حمایل التفسیر

یعنی تفسیر القرآن بالقرآن بصورت حمایل

جس میں تمام اخلاقی اور روحانی مسایل کی تفسیر قرآن مجید سے ۔ قصص کی تشریح احادیث صحیحہ۔ توریت وانجیل وغیرہ سے پیشینگوئیوں کا اثبات واقعات و تواریخ معتبرہ سے اور علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ سے کیا گیا ہے ۔ تمام باطل قصوں کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضوں کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے حضرت محمد مصطفےٰ خاتم النبیین ورحمۃ اللعالمین صلے اللہ علیہ وسلم کے نشانات اور پیشینگوئیوں کا بیان دلایل کے ساتھ جا بجا کیا گیا ہے اور اس امر میں پوری کوشش کیگئی ہے کہ ترجمہ صاف اور صحیح ہو۔

مؤلفہ

جناب مولوی ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خانصاحب ایم ۔ بی

مصنف مفتاح القرآن ۔ مفتاح العرب ۔ تذکرۃ القرآن ۔ الذکر الحکیم نمبر ۱ و ۲ و ۳ ۔ مفید عام ۔ تشخیص الامراض ۔ جامع العلوم طبی ۔ اردو انگریزی ۔ قرآن مجید مع تفسیر انگریزی ۔ رسالہ عصا ئے موسی ۔ مفید النساء والصبیان وغیرہ وغیرہ

سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق سنہ ۱۹۰۶ء

در مطبع عزیزی تراوڑی ضلع کرنال باہتمام منشی فتح محمد خانصاحب مہتمم

طبع گردید

کتبہ نور احمد خان کاتب سرساوی

مؤلف حمایل التفسیر کی دیگر ضروری اور عجیب و غریب تصانیف

تفسیر القرآن بالقرآن جسمیں تمام اخلاقی و روحانی مسایل کی تفسیر قرآن مجید سے قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور تورات و انجیل مروجہ سے پیشگوئیوں کا اثبات واقعات و تواریخ معتبرہ سے نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ سے کیا گیا ہے۔ تمام باطل اور بے بنیاد قصوں اور مسئلوں کو چھوڑ دیا گیا اور صاف طور پر ثابت کر دیا گیا ہے کہ تمام ضروریات دینی و اخلاقی پر قرآن مجید ایسے کامل طور پر حاوی ہے کہ کوئی کتاب اُس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اور تمام عیوب و نقصانات اور غلط بیانیوں سے ایسا منزہ اور پاک ہے کہ کوئی راستباز انسان اُس پر حرف زنی نہیں کر سکتا اور ہر پہلو سے یہ کلام حد اعجاز پر واقع ہے۔ کیا بلحاظ علو معانی و وسعت مضامین کے کیا بلحاظ فصاحت و بلاغت اور نبوت و حکمت اور کیا بلحاظ دلپذیری دلستانی تزکیہ نفس تفریح قلوب اور ایصال الی اللہ کے اور اس بات کا بڑا اہتمام کیا گیا ہے کہ ترجمہ اور تفسیر دونوں نہایت ہی سہل الفہم رہیں اور ہر ایک حل طلب مقام نہایت ہی مختصر اور محققانہ طریقہ سے حل ہو جاوے فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ کہ اُسی کے فضل اور اُسی کے کرم سے اور اُسی کے رحم سے مؤلف کو اس میں کامیابی حاصل ہوئی ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ مفتاح القرآن پڑھنے کے بعد ہر ایک معمولی سمجھ کا انسان تمام قرآن مجید کو اُس کی مدد سے بآسانی حل کر سکتا اور اپنے دین میں کامل ہو سکتا ہے۔ پس تمام طالبعلموں جوانوں اور بوڑھوں کو چاہئے کہ اب قرآنی علوم سے اپنے آپ کو محروم نہ رکھیں اس میں تمام دینی اور دنیاوی ترقی منحصر ہے۔ وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ
قیمت بلا جلد ہے، قیمت مع جلد ہے، محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

حمایل التفسیر یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمایل کی صورت میں۔ اسمیں قرآن مجید مع ترجمہ ہر صفحہ کے بالائی حصہ پر مسلسل چلا جاتا ہے اور تفسیر نیچے کے حصہ میں۔ ترجمہ اور تفسیر وہی ہیں جو تفسیر القرآن میں ہیں۔
قیمت بلا جلد عہ مع جلد ہے۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ✦

تذکرۃ القرآن۔ بابت ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء۔ مجلد قیمت عہ فی سال۔ ان رسایل میں مفصلہ ذیل قرآنی مضامین کا بیان قرآن مجید سے نہایت عمدگی اور کمال کے ساتھ کیا گیا ہے جس کی خوبی کا اندازہ مطالعہ ہی ہو سکتا ہے۔ دلایل ہستی باری تعالیٰ۔ اسمائے الٰہی۔ تقدیر۔ ذکر و فکر۔ غفلت۔ دعا۔ تقویٰ۔ نبوت احمدی از کتب مقدسہ۔ جہاد۔ اختلاف التفاسیر اور اُن میں توفیق و تطبیق وغیرہ۔

مفتاح العبر۔ اس کے ذریعہ سے معمولی اُردو خواں تمام صرف و نحو پر دو مہینہ میں ایسا حاوی اور مشاق ہو جاتا ہے کہ میزان منشعب صرف میر۔ دستور المبتدی۔ فصول اکبری۔ نحو میر۔ ہدایت النحو۔ کافیہ۔ شرح ملا وغیرہ سے دو سال میں نہیں ہو سکتا جو صاحب مفتاح القرآن کے بعد اس کو پڑھنا چاہیں وہ ایک مہینہ میں ہی ختم کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد دوسری کتاب صرفی یا نحوی کی ضرورت نہیں رہتی۔ قیمت۔ امر محصول ڈاک بذمہ خریدار ✦

دیباچہ طبع ثانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کا شکر ہے کہ اُس نے مجھ جیسے کم علم کم بضاعت اور قلیل الفرصت شخص کو محض اپنے فضل و کرم سے یہ توفیق عطا فرمائی کہ تفسیر القرآن بالقرآن کی پہلی تالیف میرے ہاتھ سے مکمل ہو کر بہت جلد شایع ہوگئی بعد ازاں حمائل کی صورت میں طبع کرانے کے واسطے میں اُس پر نظر ثانی کر سکا اور بہت جگہ ترمیم و اصلاح بھی کی گئی اور اب چھپ کر اشاعت کے واسطے طیار بھی ہوگئی پھر اُسی تفسیر کو میں انگریزی میں طیار کر سکا۔ تفسیر کا ترجمہ تو نہیں کیا گیا مگر مضامین وہی ہیں محض کسی کسی جگہ زیادتی یا اصلاح ہے جیسا کہ نظر ثالث میں ہونی چاہیے تھی۔ اِس نظر ثالث میں جو انگریزی میں ہوئی معجزات پر ایک وسیع مضمون بالکل نیا ایزاد ہوا جو نہایت ضروری ہے اس لئے اُس مضمون کو اختصار کے ساتھ حمائل التفسیر کے شروع میں بڑھا دیا گیا ہے کیونکہ اصل مقام پہلے ہی چھپ چکا تھا۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی ✣

المؤلف

خاکسار محمد عبد الحکیم خان ایم ۔ بی

۱۹۰۶ء

نشانات[1] محمدی کی ایک مختصر فہرست

خاتم النبیین سید المرسلین حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نشانات دکھائے جنکو عرف عام کے لحاظ سے معجزات کہا جاتا ہے اور جنکا ثبوت قرآن مجید اور احادیث معتبرہ سے ملتا ہے بیشمار ہیں۔ اس جگہ پر ہم چند ایک کا بیان نمبر وار کرینگے یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن مجید کی سند تحقیق تاریخی کے لحاظ سے ایسی کامل ہے کہ کسی قسم کا شبہ اس میں نہیں ہو سکتا تمام مورخین اسلامی اور غیر اسلامی نے اس کو بلا شبہ تسلیم کیا ہے ابتدائے نزول سے اس کے حفاظ ہزاروں اور لاکھوں مسلسل چلے آئے ہیں تمام شہروں اور ملکوں میں ہمیشہ زبانی دوہرایا جاتا ہے ماہ رمضان میں تو شہروں کی مسجدوں میں کم از کم یکبار اول سے آخر تک زبانی سُنایا جاتا ہے۔ حدیث کی چھ کتابیں جو صحاح ستہ کے نام سے مشہور ہیں تاریخی اعتبار سے اعلٰے درجہ پر ہیں۔ کیونکہ ان کے مؤلفین نے ہر ایک ایسی حدیث کو جس کے سلسلہ راویان میں کوئی جزو نادر رہے یا ناقابل اعتبار یا مشکوک ترک کر دیا ہے۔ اُن کے اصول تحقیق کے لحاظ سے موجودہ توریت وانجیل مطلقاً ترک کر دینے کے قابل ہیں کیونکہ اُن کے اصل مولفین کا پتہ نہیں اُن کے چال چلن کا کچھ علم نہیں اور سلسلہ روایت میں کوئی تسلسل نہیں۔ پس اگر صحاح کی کسی حدیث کو ناقابل اعتبار ٹھہرایا جائے تو توراۃ وانجیل اوّل درجہ پر ناقابل اعتبار رہینگی۔ بعض عیسائیوں نے نادانی یا بیحیائی کی بنا پر یہ ظاہر کیا ہے کہ محمد صلعم نے کوئی معجزہ نہیں دکھایا بلکہ قرآن میں اپنے عجز کا بار بار اقرار کیا۔ یہ تو صحیح ہے کہ بعض بعض موقعوں پر آپ نے معجزہ دکھانے سے انکار کیا کیونکہ اُس کا وقت ابھی نہیں آیا تھا مگر سراسر جھوٹ ہے کہ آپ نے کوئی معجزہ دکھایا ہی نہیں اور ہمیشہ انکار کرتے رہے۔ مسیح علیہ السلام کا انکار کرنا بھی انجیل سے بدرجہ اتم ثابت ہے چنانچہ انجیل مرقس ۸-۱۲ میں ہے کہ اس زمانے کے لوگ کیوں نشان طلب کرتے ہیں میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اس زمانہ کے لوگوں کو کوئی نشان دیا نہ جائیگا ایسا ہی جب ہیرودیس نے بار بار آپ سے معجزہ طلب کیا تو آپ انکار ہی کرتے رہے اور کوئی معجزہ نہیں دکھایا پس خاص موقعوں کے انکار سے تمام ثابت شدہ معجزات کا انکار کرنا انصاف وراستی کا خون کرنا ہے اس قدر تمہیدی بیان کے بعد ذیل میں چند نشانات محمدی کا بیان مختصراً جماعت وار کیا جاتا ہے زیادہ تفصیل کیلئے حوالجات ملاحظہ کرنے چاہئیں۔

(۱) قرآن مجید کا ہمیشہ کیواسطے بے نظیر رہنا اور تمام دنیا کا باوجود اعلان عامہ کے مقابلہ سے عاجز اور ساکت رہنا۔

(۱) فصاحت وبلاغت اور موثر ہونے میں تفصیل کیلئے دیکھو ۲/۲۲ کا حاشیہ۔

(۲) تمام عالم کے دلوں کو مقابلہ کے ارادے سے روکنے میں تفصیل کیلئے دیکھو ۲/۲۲ کا حاشیہ۔

(۳) دعوٰی بے نظیری کے عام اور دوامی ہونے میں تفصیل کیلئے دیکھو ۳/۲۲ کا حاشیہ۔

(۴) اخلاقی اور روحانی تعلیم کے کامل اور جامع ہونے میں دیکھو ۲/۱۱۳ ۶/۱۱۵

[1] غلط العام طور پر ان کو معجزات یا خرق عادت کہتے ہیں قرآن مجید میں ان کا نام الآیۃ ہے۔

(۵) پیشینگوئیوں کی بیحد کثرت اور تعداد میں۔ دیکھو اس دیباچہ کی ذیل (ج) میں۔
(۶) اپنے کلام کے علوشان اور صفائی بیان میں جو مکہ کی ہیبتناک مخالفت اور ذلت اور مدینہ کی سطوت وعزت کے درمیان یکساں اور غیر متزلزل رہی تفصیل کیلئے دیکھو ۲۲/۸ کا حاشیہ۔
(۷) تزکیہ نفس اور طمانیت قلبی میں جو اس کے مطالعہ سے ہر ایک طالب صادق کے اندر پیدا ہوتے ہیں تفصیل کیلئے دیکھو ۲۲/۵۴ کا حاشیہ۔
(۸) کثرت اولیا اور ملہمین جو اُس کی متابعت سے پیدا ہوتے رہے دیکھو ۳۳/۵ فی زمانہ حضرت مسیح الزماں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور اُن کے صدہا تابعین زندہ مثال موجود ہیں۔
(۹) اخلاقی اور روحانی اصلاح معراج کے کمال وسعت میں جو اُس پر عمل کرنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ دیکھو ۱۴/۵۴ کا حاشیہ۔
(۱۰) اپنی تعلیمات کامل تطابق وتوافق میں جو اُس کو صحیفہ عالم اور فطرت انسان کے ساتھ ہے۔
(۱۱) کمال حفاظت میں کہ ابتدائے نزول سے آجتک ہزاروں اور لاکھوں حفاظ قرآن تمام اسلامی ممالک میں مسلسل چلے آئے ہیں کہ کسی قسم کا نقص اور تغیر آجتک عمل میں نہیں ہوا تفصیل کیلئے دیکھو ۱۱/۲ کا حاشیہ۔
(۱۲) اپنے تابعین کے عروج وزوال میں جو عملی حالت کے مناسب رہا ہے یعنی جب تک مسلمانوں میں قرآنی مفہوم والفاظ کی عزت ووقعت قایم رہی اور وہ اُن پر عامل رہے اُسوقت تک اُن کا عروج روزبروز بڑھتا گیا اور جب سے قرآنی محبت اور عزت کم ہوئی اور اُن پر عمل کم ہوتا گیا تب سے زوال بڑھتا گیا تفصیل کیلئے دیکھو ۲۲/۲۹ کا حاشیہ۔
(ب) ہر زمانہ میں مخالفین کا جلد خاتمہ ہوتا رہا جسقدر شدت اور جوش کے ساتھ کسی شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کی اُسیقدر جلد وہ دنیا سے اُٹھ گیا اور اپنے منصوبوں میں نامراد رہا۔ ذلیل ہوا اور اُس کی نسل کا جلد خاتمہ ہوگیا۔
(۱) مکہ کے تمام سرکش مخالف آنحضرت صلعم کی حیات میں ہی فنا ہوگئے یا مسلمان بن گئے۔ ابوجہل۔ عتبہ۔ ولید۔ اُبی عقبہ۔ شیبہ اور عمرو۔۔ جو تمام شرارت اور مخالفت کے سرغنہ تھے جنگ بدر میں ہلاک ہوئے۔
(۲) فی زمانہ اندرمن۔ سوامی دیانند لیکھرام اور عبداللہ آتھم کی اموات جو حضرت مسیح الزماں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی پیشینگوئیوں کیمطابق مخالفت سیدالمرسلین کیوجہ سے واقع ہوئیں زندہ شہادت موجود ہیں۔
(ج) پیشینگوئیاں۔ یہ بیشمار ہیں حقیقت میں قرآن مجید کا ہر ایک کلمہ ایک ابدی صداقت یا عظیم الشان ثبوت ہے مگر قبل از وقت اُن تمام پر حاوی ہونا ناممکن امر ہے۔ اپنے اپنے وقت پر جب اُن کا ظہور ہوتا ہے تب اصل حقیقت سمجھ میں آجاتی ہے۔ ان کو ہم پانچ حصوں میں تقسیم کرکے بیان کرتے ہیں
اوّل وہ پیشینگوئیاں جو دوامی ہیں اور جن کی صداقت ہر زمانہ میں ثابت ہوتی رہی اور ہوتی رہیگی
(۱) کوئی انسان یا قوم یا انسانوں اور قوموں کا مجمع قرآن کی مثال ایک سورت بھی کبھی پیش نہ کرسکیگا۔ تفصیل کے لئے

دیکھو ۲/۲۲ اور ۱/۸ کا حاشیہ۔

(۲) قرآن ہمیشہ ہر قسم کے نقص اور اختلاف سے محفوظ رہیگا تفصیل کیلئے دیکھو ۱۵/۹ ...... ۲۷/۲۹ ... اور ۴/۱۷ کا حاشیہ

(۳) قرآن مجید جو تھوڑا تھوڑا نازل ہو رہا ہے کتاب کی صورت میں جمع ہو جائیگا۔ دیکھو ۴۵/۱۹ اور ۵۶/۲۸ کا حاشیہ

(۴) اگر عیسائی لوگ تورات اور انجیل کو قایم کریں تو اُن کو رزق بافراط ملیگا۔ دیکھو ۵/۹۶ کا حاشیہ۔

(۵) اللہ تعالیٰ محمدؐ کی حفاظت کریگا اور اُس کی جان و عزت کو دشمنوں کے منصوبوں اور حملوں سے بچائیگا۔ دیکھو ۵/۹۶ ۱/۱۶ ...... کا حاشیہ۔

(۶) اسلام ہمیشہ پھیلتا جائیگا اور انسانی قلوب کو فتح کرتا رہیگا۔ دیکھو ۶/۹ ۱۳/۱۴ ۹/۳۲ و ۳۳ اور

(۷) کعبہ کے محافظ ہمیشہ متقی لوگ رہیں گے۔ دیکھو ۸/۴

(۸) اگر مسلمان قرآن پر قایم رہیں تو پہاڑوں جیسی مضبوط سلطنتیں اُن کے مقابلہ میں ہوا ہو جائیں گی۔

(۹) عیسائیوں کو دنیاوی جاہ و جلال ملیگا مگر وہ سعادت اخروی سے محروم رہجائیں گے۔ دیکھو ۳/۱۶ کا حاشیہ۔

(۱۰) اسلام ہمیشہ بڑھتا رہیگا اور باطل نیست ہوتا جائیگا۔ دیکھو ۱۴/۲۵ ۳۶/۸ اور ۲۴/۵۵ کا حاشیہ۔

(۱۱) جب مسلمان قرآن میں اختلاف کرینگے یا اُس سے منہ پھیرینگے یا اُس کے احکام کی وقعت نہ کرینگے یا اُنکی تعلیمات سے جزءً یا کلیتاً انکار کرینگے تب اُن کو دنیاوی ذلت اور افلاس کی سزا دی جائیگی دیکھو ۱۵/۴ اور ۲۵/۴ کا حاشیہ۔

(۱۲) نئی نئی سواریاں ایجاد ہوں گی۔ دیکھو ۱۶/۸

(۱۳) جب تک مسلمان اپنے ایمان پر قایم رہینگے اور اچھے عمل کرینگے اُسوقت تک اُن کا اقبال ترقی پر رہے گا۔

(۱۴) ارض مقدسہ ہمیشہ مسلمانوں کے قبضہ میں رہے گی۔ دیکھو ۲۱/۱۰۵

(۱۵) حرم کعبہ مامون اور محفوظ رہے گا حالانکہ اُس کے قریب اردگرد لوٹ مار ہوتی رہے گی۔ دیکھو ۲۹/۶۷

(۱۶) تعلیمات قرآنی سے انسانی اخلاق۔ تمدن سیاست اور مذہب میں عجیب و غریب تغیرات پیدا ہوں گے دیکھو ۴۴/۵۴ کا حاشیہ۔

(۱۷) مکذبین اور مخالفین یکہ فنا ہو جائینگے جیسے کہ پہلے نبیوں کے مخالف اور مکذب ہلاک اور برباد ہوتے رہے دیکھو ۵۴/۴۴ کا حاشیہ۔

(۱۸) اسلامی سلطنت اسقدر پھیلے گی کہ کوئی قوم اُس سے باہر نہ جاسکے گی۔ دیکھو ۵۵/۳۳

(۱۹) مسیح علیہ السّلام کے تابعین اُن کے مخالفین پر تاقیامت غالب رہیں گے۔ دیکھو ۳/۵۵

(۲۰) محمدؐ کے دشمن مقطوع النسل اور ابتر حال رہیں گے۔ دیکھو ۱۰۸/۳

(۲۱) امام احمد علیہ الرحمۃ ایک حدیث نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رض سے فرمایا کہ تمہارا حال مسیح کے مشابہ ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ یہود نے مسیح علیہ السّلام کی مخالفت کی اور اُن کو ملعون ٹھہرایا عیسائیوں نے

آپ کو خدا بنا دیا۔ ایسا ہی نواصب اور خوارج تو حضرت علی پر لعنت ملامت کرتے ہیں اور روافض اُن کو خدا جانتے ہیں
(۲۲) حدیث مسلم میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے تمام زمین جمع کی اور اُس کے مشرقی اور مغربی انتہا مجھکو دکھائے اور فرمایا کہ یہاں تک تیرے تابعین کا غلبہ پھیلیگا۔ چنانچہ اسلامی سلطنت دنیا کے عرض و طول میں پھیلتی رہی۔

(۲۳) حدیث دار قطنی میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشینگوئی کے طور فرمایا میرے بعد ایک فرقہ پیدا ہوگا جو رافضی کہلائیگا وہ علی کی تعریف حد سے زیادہ کرے گا اور اُس سے پہلے خلفا پر لعنت کرے گا۔

(۲۴) احمد اور ابوداود کی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام میں قدریہ لوگ مجوسیوں کے مشابہ ہوں گے۔

(۲۵) احمد اور ابوداؤد۔ ترمذی اور حاکم کی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تھوڑے عرصہ میں اُس کے تابعین ۷۳ فرقہ ہوجائیں گے وہ سب کے سب سوائے ایک فرقہ کے دوزخی ہوں گے بعض سامعین نے عرض کی۔ نجات یافتہ کون ہوں گے۔ آپ نے فرمایا وہ لوگ جو میرے اور میرے اصحاب کے طریق پر قائم رہیں گے

(۲۶) حدیث صحیحین میں ہے کہ میرے تابعین عمدہ خوشنما قالین بچھائیں گے

دویم وہ پیشینگوئیاں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں پوری ہوئیں۔

(۱) مخالفین عرب اپنے نبی کی تکذیب اور مخالفت سے اُسی طرح ہلاک ہوجائیں گے جسطرح کہ فرعون اور اُس کا لشکر۔ قوم نوح۔ قوم لوط۔ قوم ہود۔ قوم صالح اور قارون مخالفت و تکذیب انبیا سے ہلاک ہوتے رہے تفصیل کے لئے دیکھو ۱۳/۱۴ ۲۸/۴۸ ۲۹/۶ ۲/۴۴ ۳/۲۷ تا ۳۵ ۲۵/۲۵ تا ۳۴

(۲) مکہ والوں کی تمام طیاریاں اور چالاکیاں جو مخالفت رسول میں کر رہے ہیں نامراد ثابت ہوں گی اُن کی فوجیں شکست کھائیں گی اور اُن کی امیدیں ٹوٹ جائیں گی تفصیل کیلئے دیکھو ۳/۱۲ ۵/۱۱ ۸/۱۸ ۸/۳۶ ۲/۱۰ [illegible] ۵۵/۲۵

(۳) عیسائیوں اور یہودیوں کو عرب چھوڑنا پڑے گا اور جہاں سے آئے تھے وہیں واپس جانا ہوگا دیکھو ۴/۳

(۴) مشرکین اور یہود عرب جو بیخ کنی اسلام کیواسطے زبردست طیاریاں کر رہے ہیں حملہ کرنے نہ پائینگے۔ دیکھو ۴/۵

(۵) مسلمانان عرب میں سے جو لوگ مرتد ہوجائینگے اُن کی بجائے اور قومیں داخل اسلام ہوں گی جو اپنے ایمان پر قائم رہینگی۔ دیکھو ۵/۵۴

(۶) مکہ جسمانی اور روحانی طور پر فتح ہوجائیگا۔ دیکھو ۵/۵۴

(۷) جب تک محمد صلعم مکے والوں کے درمیان ہے اُس وقت تک وہ سزا سے بچے رہیں گے۔ دیکھو ۸/۳۴

(۸) جب تک مکہ فتح نہ ہوجائے اُس وقت تک کوئی نہ کوئی مصیبت واقع ہوتی رہے گی یا قریب الوقوع رہے گی۔ دیکھو ۱۳/۳۱

(۹) مکے والے ایک خندق میں اور نیز ایک کھلے میدان میں ہلاک ہوں گے۔ دیکھو ۸۵/۴

(۱۰) اگر مکے والے محمد صلعم کو مکے سے نکالدیں تو وہ بھی اُس میں زیادہ نہ ٹھہرنے پائینگے۔ دیکھو ۱۷/۷۶

(۱۱) بت پرستی اور شرک جاتے رہیں گے اور توحید قایم ہوجائے گی۔ دیکھو ۴/۸

(۱۲) مخالفین مکہ قید ہوں گے اور بیڑیاں و طوق اُن کے ڈالے جائیں گے۔ دیکھو ۳/۴

(۱۳) مکے والے جو مسلمانوں کو اب تکلیفیں دے رہے ہیں مغلوب ہوں گے اور برعکس اُن کے مسلمان روز بروز بڑہیں گے اور فتحیاب ہوں گے ۱۳/۱۲

(۱۴) مکے والے خدا کے نام سے ایک عہد کریں گے اور اُس کو توڑ دیں گے تب وہ اِس بدعہدی کی وجہ سے سخت شکست کھائیں گے دیکھو ۶/۱۴

(۱۵) مسلمانوں کی مدد کے واسطے ایک روز آسمان برسیگا اور فرشتے نازل ہوں گے۔ دیکھو ۲۵/۴

(۱۶) متکبر اور گردن کش مخالفین جو مسلمانوں کو دق کر رہے ہیں وہ ایک روز مغلوب ہوں گے اور ہیبتناک شکست کے ساتھ پراگندہ ہوجائیں گے۔ دیکھو ۱۷/۲

(۱۷) محمد صلعم کے خلاف کوئی دعا قبول نہ ہوگی اور کوئی انسان اُس کی ترقی کو روک نہ سکیگا۔ دیکھو ۲۲/۱۵

(۱۸) اللہ تعالےٰ محمد کو کامیابی کے ساتھ اُس کے وطن میں واپس لیجائیگا۔ دیکھو ۲۵/۴

(۱۹) وحشیانہ مخالفت جو مکے والے محمد صلعم کے ساتھ کر رہے ہیں پاش پاش ہوجائیں گی اور اُس کو عظیم الشان کامیابیاں حاصل ہوں گی۔

(۲۰) اہل روم نے جو ایران والوں سے شکست کھائی ہے وہ نو سال کے اندر اپنے دشمنوں پر غالب ہوجائیں گے اور اُس روز مسلمانوں کو بھی مشرکین مکہ پر فتح یابی حاصل ہو کر خوشی حاصل ہوگی۔ دیکھو ۳۰/۱

(۲۱) مشرکین و یہود و دیگر اقوام عرب متفق ہو کر اسلام کے خلاف فوجیں جمع کریں گے مگر وہ سب کے سب فاش شکست کھا کر پیٹھ دکھائیں گے اور بھاگ جائیں گے۔ دیکھو ۳/۱۲ ۳۸/۱۱ ۵۴/۴۵

(۲۲) منافق لوگ جو محمد صلعم کے خلاف جھوٹی خبریں اڑاتے ہیں خود پھنس جائیں گے اور نبی کے رحم کے محتاج ہوں گے۔ دیکھو ۳۳/۸

(۲۳) مخالفین مکہ کو ہجرت نبی کے بعد ایک سال کے اندر سزا ملیگی۔ دیکھو ۴۶/۴

(۲۴) اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو مکے والوں پر ایک نمایاں فتح دیگا۔ دیکھو ۴۸/۱

(۲۵) منافق لوگ جو شمول جنگ سے کترا تے ہیں عنقریب مسلمانوں کی فتوحات دیکھکر پچتائیں گے اور کہیں گے مسلمانوں نے رشک غنیمت سے اُن کو پیچھے چھوڑ دیا۔ دیکھو ۴۸/۱۵

(۲۶) منافق لوگ جو اپنے پیچھے رہجانے پر پچھتائیں گے اُن کو بڑی سلطنتوں کیساتھ جنگ کرنے کے لئے بلایا جائیگا۔ اور اگر وہ مردانگی کے ساتھ لڑے تو اُن کو بڑی فتوحات دی جائے گی۔ دیکھو ۴۸/۱۶

(۲۷) اللہ تعالیٰ اپنے نبی کے خواب کو ضرور سچا کرے گا۔ یعنی اے مسلمانو تم کامیابی کیساتھ رسوم حج ادا کرنے کو مکہ میں داخل ہوگے۔ دیکھو ۴۸/۳

(۲۸) مکہ میں کوئی مخالف باقی نہ رہیگا۔ کچھ تو ہلاک ہوجائیں گے اور باقی مسلمان ہوجائیں گے دیکھو ۶/۲ اور ۱۱۰/۱

(۲۹) ابولہب ہلاک ہوجائیگا اور اُس کی دولت اُس کے کچھ کام نہ آئے گی۔ لہب

(۳۰) حدیث مسلم میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر سے ایک روز پیشتر وہ مقامات تبلا دیئے تھے جہاں مخالفین نے قتل ہونا تھا۔

(۳۱) حدیث بیہقی میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن خلف کو پہلے ہی تبلا دیا تھا کہ میرے ہاتھ سے مارا جائیگا چنانچہ جنگ احد میں جب ابی نے آپ پر حملہ کیا تو اُس کی ٹھوڑی پر زخم آیا اور وہ تھوڑی دیر کے بعد بطن رہا میں مر گیا۔

(۳۲) حدیث بیہقی میں ہے کہ خندق کے جنگ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ آیندہ کو مخالفین ہم پر حملہ نہ کر سکینگے بلکہ اُن کے خلاف ہم مکہ پر چڑھائی کریں گے۔

(۳۳) زمانہ جہالت میں ایکدفعہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم عثمان غنی رض کیساتھ کعبہ میں داخل ہوئے لوگ بری طرح پیش آئے آپ نے عثمان رضی اللہ سے فرمایا کہ ایکدن وہ کنجیاں میرے ہاتھ میں ہوں گی۔ میں جس کو چاہوں گا دوں گا۔ عثمان رض نے عرض کی کہ قریش اُس روز ذلیل اور گمنام ہوجائیں گے آپ نے فرمایا نہیں بلکہ اُس روز زیادہ معزز و باقبال ہوں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ فتح مکہ کے بعد جب کعبہ کی کنجیاں آپ کے ہاتھ میں آئیں تب آپ نے وہ کنجیاں عثمان غنی رض کے حوالے کردیں اور وہ پیشگوئی یاد دلائی (طبقات)

(۳۴) حدیث بخاری میں ہے کہ آپ نے ایک مسلمان قزمان نام کی بابت فرمایا کہ وہ دوزخی ہے۔ وہ جنگ حنین میں شریک ہوا۔ بہادری کیساتھ لڑتا رہا اور زخمی ہوگیا۔ اُسوقت تک سب حیران تھے کہ دوزخی کیسے ہوسکتا ہے۔ زخموں کی تکلیف سے اُس نے خودکشی کرلی۔ اِس طرح پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ سچے ثابت ہوئے

(۳۵) جنگ حنین سے ایک یوم پیشتر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی کی کہ کل کو قوم ہوازن کا تمام مال ہمارے ہاتھ آئے گا۔ چنانچہ اگلے دن ایسا ہی ہوا (ابوداؤد)

(۳۶) غزوہ تبوک کے سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اکیدر حاکم دولۃ الجندل اپنے قلعہ سے نیلگام کے شکار کو باہر آئے گا اور خالد کے ہاتھوں میں گرفتار ہوجائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا (بیہقی)

(۳۷) غزوہ تبوک میں آپ نے پیشگوئی کے طور پر فرمایا کہ سخت طوفان آندھی چلے گی سب لوگ اپنی اپنی جگہ قایم رہیں اور اونٹوں کو مضبوط کر کے باندھ دیں چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور بہت سے خیمہ اوڑ کر وادی حوے میں گر پڑے (صحیحین)

(۳۸) بیہقی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسرے کے مرنے کی خبر اُسی رات کی صبح کو دیدی تھی جس رات کو وہ مقتول ہوا تھا۔

(۳۹) بخاری انس سے راوی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو زید جعفر اور عبداللہ بن رواحہ کی شہادت کی اطلاع پہلے ہی دیدی تھی کہ ابھی کسی کو یہ خبر نہیں پہونچی تھی آپ نے یہ بھی خبر کر دی تھی کہ ایک شمشیر خدا نے علم اپنے ہاتھ میں لیا اور فتح حاصل کی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جنگ موتہ میں تینوں شخص شہید ہوئے اور

آخر کار خالد بن ولید نے کمان سنبھالی اور فتح حاصل کی۔

(۴۰) صحیحین میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی شاہ حبشہ کے مرنے کی خبر لوگوں کو اُسی روز دی کہ جس روز اُسنے وفات پائی اور نماز جنازہ ادا کی۔

(۴۱) جابر کہتے ہیں کہ ہمیں مدینہ کو واپس جاتے ہوئے سخت آندھی آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ہمارے ایک دشمن کو ہلاک کرنیکے واسطے ہے مدینہ میں داخل ہو کر ہمکو خبر ملی کہ رافع مرگیا ہے۔

سویم۔ وہ پیشگوئیاں جو اس زمانہ میں پوری ہوئیں۔

(۱) فرعون کا جسم محفوظ رہیگا۔ دیکھو ۱۹/۹۲

(۲) اے مسلمانو۔ تم میں ایک مسیح نازل ہوگا جو تمہارا ایک امام ہوگا اور تم میں سے ہی ہوگا۔ (بخاری) دیکھو ۶۲/۲ و ۵۶/۱۴

(۳) اونٹ معطل ہو جائیں گے۔ دیکھو ۵/۸۱

(۴) زمین میں عجیب عجیب تغیرات واقع ہوں گے اور علمی ترقیات انتہا کو پہنچ جائیں گی۔ دیکھو ۹۹/۵

(۵) زمین کی آبادی بڑھ جائے گی اور اس کی اندرونی تہیں معلوم ہو جائیں گی۔ دیکھو ۸۴/۴

(۶) دور دور کے لوگ مل جلیں گے۔ دیکھو ۸۱/۷

(۷) وحشی لوگ اٹھیں گے۔

(۸) پہاڑوں سے نہریں کاٹ کر نکالی جائیں گی دیکھو ۸۱/۴

(۹) پہاڑ اڑا جائیں گے ۸۱/۳

(۱۰) آسمانوں کی پوست کندہ تحقیقات ہوگی۔ دیکھو ۸۱/۱۲

(۱۱) کتابیں کثرت سے پھیلیں گی۔ دیکھو ۸۱/۱۰

(۱۲) چودھویں صدی ہجری میں مسیح ثانی ظاہر ہوگا۔ دیکھو ۳/۱۵ - ؟

(۱۳) مہدی کے وقت میں چاند گرہن پہلے وقت میں اور سورج گرہن درمیانی وقت میں ماہ رمضان میں ہوں گے دیکھو ۷۵/۱

(۱۴) ایک وقت ایسا آئے گا کہ بہت سے مسلمان عیسائی ہو جائیں گے اور بہت سے یہود کی طرح فاسق و فاجر ہو جائیں گے دیکھو ۱/۷ و ۵/۲

(۱۵) عیسائیوں کی تعداد قبل از قیامت سب سے زیادہ ہو جائے گی (احمد و ابوداؤد)

(۱۶) ہر صدی کے سر پر مسلمانوں میں ایک مجدد پیدا ہوگا جو اسلام کو تازہ کرے گا۔ (مشکوٰۃ)

(۱۷) مسیح موعود صلیب کو توڑے گا اور ایک سور کو ۱۹۰۵ء میں قتل کرے گا۔ دیکھو ۵/۳ کا حاشیہ۔

(۱۸) مسیح موعود شادی کرے گا اور اس کے اولاد ہوگی۔ دیکھو ۵/۵ کا حاشیہ۔

(۱۹) مہدی اپنے مریدوں کو ایسے گاؤں میں جسکا نام کدہ ہے جمع کرے گا جن کی تعداد اصحاب بدر کے مطابق ہوگی

اور ایک کتاب مطبوعہ میں اُن کے نام معہ ولدیت وسکونت وحرفت درج کرے گا دیکھو ۳/۵۵ کا حاشیہ۔

(۲۰) دجال تمام شہروں کو مکہ اور مدینے کے سوائے پامال کرے گا۔ (بخاری)

(۲۱) ایک سواری ایسی ایجاد ہوگی جو آگ کے ساتھ چلے گی۔ دوسری حدیث میں آگ اور پانی نہیں۔ دیکھو ۳/۵۵ کا حاشیہ۔

(۲۲) قیامت سے پہلے طاعون اور دیگر مصائب تمام شہروں پر واقعہ ہوں گے۔

(۲۳) یاجوج اور ماجوج تمام شہروں کو سوائے مکہ مدینہ اور بیت المقدس کے پامال کرینگے۔ آخر کار جب وہ اِن مقدس مقامات پر حملہ کرنے کا ارادہ کرینگے۔ تب آپس میں پھٹ جائینگے۔ تفصیل کے لئے دیکھو ۱۸/۸۳ اور ۲۱/۹۶ کا حاشیہ۔

(۲۴) یاجوج اور ماجوج اپنی اعلےٰ صنعت پر نازاں ہوں گے مگر وہ اپنی دانائی اور صنعت کو دنیاوی امور میں ہی خرچ کریں گے اور آخرت میں سب سے زیادہ نقصان اُٹھائیں گے۔ دیکھو ۱۸/۱۰۴ کا حاشیہ۔

(۲۵) یاجوج اور ماجوج کے کام ایسے عجیب وغریب ہوں گے کہ عوام الناس اُن کو خدا سمجھنے لگیں گے دیکھو ۱۸/۱۰۲ کا حاشیہ۔

(۲۶) صحیحین میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان یہودیوں کی پیروی قدم بقدم ایسی کرینگے کہ اگر کوئی یہودی چوہے کے سوراخ میں گھسا ہو تو وہ بھی گھس کر رہیں گے۔

(۲۷) بحیرۂ روم اور بحیرۂ قلزم ایک وقت ملجائیں گے اگرچہ اِس وقت اُن کے درمیان ناقابل گذر سد واقع ہے دیکھو ۵۵/۱۹ کا حاشیہ۔

چہارم۔ وہ پیشگوئیاں جو آنحضرت صلعم کی حیات کے بعد پوری ہوئیں۔

(۱) مسلمان زمین کے حاکم ہوں گے۔ دیکھو ۲۷/۶۲ اور ۲۴/۵۵

(۲) تمام مخالفین مکہ کی نسلیں مسلمان ہو جائیں گی دیکھو ۲۱/۴۴

(۳) مسلمان زرخیز زمینوں کے مالک ہوں گے جن میں دریا بہتے ہیں اور نیز قلعجات ہوں گے ۲۵/۱

(۴) اگر مسلمان قرآن پر عامل رہیں تو اُن کی عزت اور طاقت زیادہ ہوتی جائے گی ۹/۵۲

(۵) مسلمانوں کے نکاح میں خوبصورت اور بڑی آنکھوں والی عورتیں آئیں گی جو سبز لباس پہنے ہوئے ہوں گی ۴۴/۵۴

(۶) مسلمانوں کے قبضہ میں دو باغات آئیں گے جن میں دو دریا بہتے ہیں ۵۹/۴

(۷) ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ یکے بعد دیگرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جانشین ہوں گے (حاکم اور بیہقی)

(۸) ابوبکر تو محفوظ رہیگا اور عمرو عثمان شہید ہوں گے (بخاری)
(۹) عرب سے یہود دوبارہ نکالے جائیں گے۔
(۱۰) عثمان کے خلاف ایک بغاوت ہوگی اور وہ باغیوں کے ہاتھ سے شہید ہوگا (صحیحین)
(۱۱) ابوبکر صدیق۔ عمر۔ عثمان۔ علی طلحا۔ او زبیر شہید ہوں گے (مسلم)
(۱۲) جب تک عمر اُن میں موجود ہے کوئی تنازعہ اور فساد مسلمانوں میں نہ ہوں گے (مسلم)
(۱۳) عثمانؓ کی نسبت نبی صلعم نے فرمایا کہ وہ ایک جھگڑے میں بیگناہ مارا جائیگا (ترمذی)
(۱۴) جنگ خیبر کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل صبح کو میں علم ایسے شخص کے ہاتھ میں دوں گا جس کو اللہ تعالیٰ فتحیابی کی عزت بخشیگا اور جو خدا اور رسول کا دوست ہے۔ اگلی صبح کو آپ نے علم علیؓ کو دیا جسنے وہ مقام فتح کیا (بخاری ومسلم)
(۱۵) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر سے فرمایا کہ وہ علیؓ کیساتھ جنگ کرے گا اور اُسی کی طرف سے چھیڑ ہوگی۔ چنانچہ جنگ جمل میں ایسا ہی ہوا۔ (بیہقی)
(۱۶) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے تابعین میں سے سب سے زیادہ بدبخت وہ ہے جو علی کی پیشانی کو تلوار کے ساتھ زخمی کرے گا اُس کی ڈاڑھی خون میں لتھڑ پتھڑ ہو جائے گی اور اُس تلوار سے وہ شہید ہو جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ عبدالرحمٰن بن ملجم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیشانی پر ایسی تلوار ماری کہ وہ شہید ہو گئے (احمد)
(۱۷) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خلافت حقہ تیس سال تک رہے گی اُس کے بعد جابرانہ سلطنت شروع ہو جائے گی چنانچہ امام حسن علیہ السلام کے ساتھ تیس سال پورے ہوئے اور خلافت حقہ کا خاتمہ ہو گیا۔
(۱۸) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان قیصر ایران کے خزانوں پر قابض ہوں گے جو سفید محلات میں رہتا ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں ایسا ہی ہوا (مسلم)
(۱۹) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر سے فرمایا کہ تم عنقریب ملک مصر فتح کروگے وہاں کے لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ چنانچہ حضرت عمر کی خلافت میں ایسا ہی ہوا (مسلم)
(۲۰) حدیث بخاری میں ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عدی بن حاتم سے فرمایا کہ اگر تیری عمر زیادہ ہوئی دیکھیگا کہ اکیلی عورت اونٹ پر سوار ہو کر حیرا سے چلے گی اور مکہ کا حج کرے گی اور کسی قسم کا خوف سوائے خوف خدا کے نہ ہوگا۔ اور اگر تیری عمر زیادہ ہوئی تو دیکھیگا کہ قیصر کے خزانے کھولے گئے اور ایک شخص چاندی اور سونے کی مٹھی بھر کر لئے پھرے گا کہ قبول کرے مگر کوئی ایسا نہ ملے گا۔ عدی نے یہ سب کچھ اپنی حیات میں دیکھا کہ مکہ تک تمام راستہ پر امن اور بیخطر ہو گیا۔ کسرا کے خزانے مسلمانوں کے ہاتھ آئے اور وہ ایسے مالا مال ہو گئے کہ ایک مٹھی بھر چاندی اور سونے کا قبول کرنے والا کوئی نہ

ملتا تھا۔
(۲۱) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقہ بن مالک سے فرمایا کہ قیصر کے دونوں سنہری کنگن اُس کے ہاتھوں میں پہنائے جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا (بیہقی)
(۲۲) سعد بن وقاص جب قریب المرگ حالت میں ہوا اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ وہ اپنی ملکیت کا ایک ثلث اپنی بیٹی کے نام پر وصیت کرنا چاہتا ہے جو اکیلی وارث ہے اور باقی دو ثلث خیرات میں دینا چاہتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خیرات کیواسطے ایک ثلث ہی کافی ہے کیونکہ وہ ابھی بہتوں کو فائدہ اور بہتوں کو نقصان پہنچانے کے واسطے زندہ رہے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ سعد اُس مرض سے صحت یاب ہوا۔ چالیس سال اور زندہ رہا۔ ایران کا فاتح بنا اور اُس کے خزانوں پر قابض ہوا (بخاری و مسلم)
(۲۳) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عوف سے فرمایا کہ آخری دن سے پہلے چھ واقعات شمار رکھ اول نبی کی موت۔ دویم بیت المقدس کی فتح۔ سویم ایک وبائے عام جو بکریوں کی وبا کے مشابہ ہوگی۔ چہارم مال و دولت کی ایسی افراط کہ اگر کسی شخص کو سو دینار پیش کئے جائیں تو وہ قبول نہ کرے گا پنجم تمام عرب کا ایک جلسہ ہوگا۔ ششم مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان ایک عہد ہوگا۔ مگر عیسائی اُس عہد کو توڑ دیں گے اور اسّی جھنڈوں کے نیچے لڑائی کے واسطے آئیں گے۔ پہلے پانچ حصہ تو اس پیشگوئی کے پورے ہو چکے۔ (بخاری)
(۲۴) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک خواب میں دیکھا کہ آپ کے تابعین جہادوں میں جہاد کر رہے ہیں اور ام حرم اُن میں ہے اور وہ سب کے سب بہشت کے مستحق ہیں۔ پھر آپ نے خواب میں دیکھا کہ پہلی فوج جو قسطنطنیہ کے ساتھ جنگ کرے گی اُس کے گناہ معاف کئے جائیں گے چنانچہ عثمان غنی رضہ کے عہد میں ام حرم معاویہ کے ساتھ ایک جہاد میں شامل ہوئی جس میں بحیرہ روم میں گو کہ رہا اور گر کر مرگئی (بخاری)
(۲۵) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے فرمایا کہ وہ آپ کے بعد ایک سال کے اندر وفات پائے گی اور سب سے پہلے آپ کی وفات کے بعد وہی ملے گی۔ چنانچہ اُسی سال کے اندر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا۔ اور آپ سے چھ مہینے بعد فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے۔ (بخاری و مسلم)
(۲۶) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشگوئی کے طور پر فرمایا کہ حسن رضہ دو متخالف جماعت مسلمانان کے درمیان صلح کرا دے گا۔ چنانچہ سنہ ۴۱ ہجری میں جبکہ آپ کی چالیس ہزار فوج معاویہ کے مقابل ہوئی تب آپ نے محض اس نیت سے کہ ہزارہا مسلمانوں کی جانیں تلف نہ ہوں اپنا دعویٰ چھوڑ دیا اور صلح کرلی (بخاری)

(۲۷) ام فضل نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ آپ کا نصف جسم علیحدہ کیا گیا اور میری گود میں رکھا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِس کی تعبیر یہ فرمائی کہ فاطمہ سے ایک لڑکا پیدا ہوگا جو اُس کی گود میں رکھا جائیگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جنابہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے جو اُن کی گود میں رکھے گئے۔ بعد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ پیشگوئی کی کہ حسین میرے تابعین کے ہاتھ سے مارا جائیگا۔ (بیہقی)

(۲۸) ابن عساکر کی روایت میں ہے کہ جب امام حسین رضی اللہ نے شمر کو کربلا میں دیکھا تو فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میں نے چتکبرے کتے کو اپنے عزیزوں کے خون میں دانت لگاتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۲۹) بزار اور ابونعیم ایک حدیث نقل کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کو مخاطب کرکے فرمایا کہ تم میں سے ایک سُرخ اُونٹ پر یہانتک کوچ کرے گی کہ حواب میں پہونچکر کتے اُس پر بھونکیں گے اُس کے گرد بہت سے لوگ مارے جائیں گے۔ اور قریب ہوگا کہ وہ بھی ماری جائے۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سُرخ اُونٹنی پر سوار جسکا نام جمل تھا ایک بڑی فوج کے ساتھ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے خلاف روانہ ہوئیں اور جب حواب کے پانی پر گذریں کتے اُن پر بھونکے۔ تب آپ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ یاد آئے۔ اور واپسی کا ارادہ کیا۔ مگر باغیوں نے اُن کو دھوکا دیا اور آگے لیچلے یہانتک کہ دونوں فوجیں بالمقابل ہوئیں اور چند اشخاص آپ کی اُونٹنی کے گرد مارے گئے اور آپ کی جان بھی مشکل سے بچی۔

(۳۰) صحیحین میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج سے فرمایا کہ تم میں سے جس کے ہاتھ سب سے زیادہ لمبے ہیں وہ سب سے پہلے مجھے بہشت میں ملے گی۔ سب سے پہلے زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا انتقال ہوا۔ وہ سب سے زیادہ سخی تھیں۔

(۳۱) حدیث ابونعیم میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ام فضل کو فرمایا کہ اُس سے ایک لڑکا پیدا ہوگا جو خلفا کا باپ بنے گا۔ چنانچہ اس سے عباس رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے جن کی اولاد پانسو سال تک حکمراں رہی۔

(۳۲) حدیث مسلم میں۔ ہے کہ جنگ خندق کے اثنا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ افسوس اے ابن سمیہ تجھکو باغیوں کا گروہ ہلاک کرے گا۔ چنانچہ وہ جنگ صفین میں مارا گیا

(۳۳) حدیث ابوداؤد میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بڑا اسلامی شہر دریائے فرات کے قریب ہوگا۔ جسپر ایک پل ہوگا۔ اُس شہر کی آبادی بڑی گنجان ہوگی آخری دنوں میں بڑے چہرے اور چھوٹی آنکھوں والے ترک اُس شہر پر حملہ آور ہوں گے اور دریا کے قریب خیمہ لگائینگے۔ باشندگان شہر تین فریق ہوجائیں گے۔ ایک فریق تو اپنا اسباب بیلوں پر لادکر فرار ہوگا۔ وہ ہلاک ہوں گے۔

دوسرا فریق ترکوں کی پناہ مانگیگا۔ وہ بھی ہلاک ہوں گے۔ تیسرا فریق اپنی عورتوں اور بچوں کو پس پشت کرکے کافر ترک کیساتھ لڑے گا۔ وہ شہید ہوں گے۔
خلیفہ معتصم باللہ کے وقت میں ایسا ہی ہوا۔ کہ تاتاریوں نے بغداد پر حملہ کیا کچھ لوگ تو فرار ہوگئے اور کچھ ترکوں سے پناہ جو ہوئے۔ وہ سب قتل کئے گئے۔ باقی آخر تک لڑتے رہے اور شہید ہوئے۔
(۳۴) حدیث صحیحین میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قوم ثقیف میں ایک بڑا قاتل ہوگا اور ایک بڑا کذاب۔ چنانچہ اُس قوم میں حجاج پیدا ہوا جو بیرحمی اور قتل انسانی میں ضرب المثل چلا آتا ہے۔ ہشام بیان کرتا ہے کہ اُس نے ایک لاکھ بیس ہزار آدمیوں کا خون بلا کسی وجہ کے کیا۔ بڑا کذاب مختار پیدا ہوا جو اپنی چالبازیوں سے بڑے رتبہ کو پہنچا۔
(۳۵) حاکم بیہقی اور ابو نعیم کی حدیث میں ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو ذر سے فرمایا کہ مدینہ میں ایک ہیبتناک قتل ہوگا کہ خون کا سیلاب پتھروں کے اُوپر بہیگا اور اُن کو چھپا لیگا۔
چنانچہ یزید کے وقت میں ایسا ہی ہوا کہ اُس کی خونخوار فوجوں نے مدینہ پر حملہ کیا اور ہزاروں بزرگوں اور اُن کے بچوں کو بیدریغ قتل کیا۔
(۳۶) صحیحین میں ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیلمہ کذاب کی نسبت پیشگوئی کی کہ اللہ تعالےٰ اُس کو تباہ کردے گا۔ چنانچہ خالدؓ کے جنگ میں اُسنے شکست فاش کھائی اور مارا گیا۔
قرآن اور احادیث میں اور بھی بیشمار پیشینگوئیاں موجود ہیں جن کا مفصل بیان علیحدہ ضخیم جلدیں چاہتا ہے۔ اِس لئے ہم اسیقدر پر اکتفا کرکے چوتھے قسم کے معجزات کا ذکر کرتے ہیں۔

(د) قرآن مجید کے علمی نشانات یعنی قرآن مجید کا اُن تمام غلطیوں سے جو اِس زمانے کی تمام کتابوں میں کثرت سے موجود ہیں اور جو مسلمہ مسائل کے طور پر مانی جاتی تھیں مطلق پاک و صاف ہونا اور اصل حقایق کی طرف اشارات کرنا

(۱) قدیم حکمائے مانتے تھے کہ نطفہ پشت سے آتا ہے۔ سعدی علیہ الرحمۃ کا بھی قول ہے۔ ع۔ ز صلب آورد نطفہ در شکم قران مجید نے اِس غلطی کی اصلاح شائستگی کیساتھ الفاظ ذیل میں فرمائی مِن مَّاءٍ دَافِقٍ يَخْرُجُ مِن بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ ﴿ ﴾ ایک اُچھلتے پانی سے جو پشت اور پسلیوں کے درمیان سے خارج ہوتا ہے۔
(۲) زمین کو حکمائے قدیم ساکن مانتے تھے یہانتک کہ جب گیلیلیو نے زمین کا متحرک ہونا ثابت کیا تو اہل تورات

وانجیل نے اُس کی سخت مخالفت کی۔ ایسا ہی نادان مولوی جو علوم حقّہ سے بےخبر اور پرانے قیاسات میں محو ہیں ابتک زمین کو ساکن مانتے ہیں۔ مگر قرآن مجید نے صاف الفاظ میں فرمادیا۔ کُلٌّ فِیْ فَلَکٍ یَّسْبَحُوْنَ ۳۶ پ۲۳ تمام (اجرام) آسمان میں پھرتے ہیں۔ اور زمین کو گہوارا فرمایا جس میں اشارہ ہے کہ وہ گہوارہ کی طرح ایک مرکز کے گرد گھومتی ہے دیکھو ۴۸ ۲

(۳) بدیہی امور میں مثلاً اپنے اور دوسروں کے وجود کو ماننا جسم روح اور خدا کو ماننا۔ قوانین قدرت کو مستقل اور غیر متبدل ماننا۔ ہر واقعہ کا ایک سبب ماننا وغیرہ فلاسفروں میں زیر بحث چلے آتے تھے آخر کار زمانہ حال کے فلاسفروں۔ کو سالہا سال کے بحثوں کے بعد یہ ماننا پڑا کہ ایسے امور میں بحثیں کرنا سراسر لغو اور فضول کام ہے جس کا کوئی نتیجہ نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ایسے امور کو فطرتاً ماننا پڑتا ہے مگر قرآن مجید نے تیرہ سو سال پہلے سے ہی چند امور ایمانیات داخل کر کے تبلا دیا تھا کہ بہت سے امور ہیں جو بحثوں سے ثابت نہیں ہو سکتے بلکہ اُن کو بلا دلیل و بحث ماننا ضروری ہے تفصیل کیلئے دیکھو ۲ کا حاشیہ۔

(۴) انسان کی ابتدا ایک حیوان سے تبلائی جس کا نام علق رکھا۔ دیکھو ۹۶ کا حاشیہ۔
زمانہ حال میں خوردبین نے ثابت کر دیا کہ منی میں باریک حیوانات ہوتے ہیں جن کا نام سپرمیٹازوآ ہے

(۵) عام مورخین و حکما کا یہی خیال تھا اور نادان مولویوں کا ابتک ہے کہ انسان کی ابتدا آدم علیہ السلام سے ہوئی مگر قرآن مجید نے آدم کو خلیفہ فرما کر ظاہر کر دیا کہ وہ اوروں کا جانشین ہے۔ چنانچہ علم طبقات الارض نے ثابت کر دیا کہ آدم سے پہلے بھی زمین پر انسان ہو چکے ہیں۔ تفصیل کیلئے دیکھو ۲ کا حاشیہ۔

(۶) خرق عادت اور معجزہ کا لفظ عام طور پر نشانات آسمانی کیواسطے تمام قدیم اور جدید کتابوں میں مستعمل ہوا ہے مگر حقیقتاً دونوں لفظ باطل ہیں۔ کیونکہ خرق عادت کے معنی ہیں سنت مستمرہ کو توڑنا۔ ایسا کبھی ہو ہی نہیں سکتا کہ قدیم سنت اللہ کسی طرح ٹوٹ جائے چنانچہ قرآن مجید نے صاف طور پر فرما دیا ہے۔

وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِیْلًا وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَحْوِیْلًا

معجزہ کے معنی ہیں عاجز ہی کرنیوالا۔ اس سے بھی نشانات آسمانی کی حقیقت ظاہر نہیں ہوتی کیونکہ ظاہراً طور پر بعض اوقات ایک نبی عاجز ہوتا اور بادشاہ غالب۔ ان باطل الفاظ کی بجائے قرآن مجید نے الآیۃ کا لفظ استعمال کیا ہے بعض نادان عیسائیوں نے خرق عادت یا معجزہ کا لفظ قرآن مجید میں نہونے سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی معجزہ نہیں دکھایا بلکہ معجزہ دکھانے سے ہمیشہ انکار ہی کرتے رہے۔ مگر حقیقت میں یہ بھی ایک بڑا نشان ہے کہ اس وقت تک معجزہ کا ہمعنی لفظ مسلمانوں اور عیسائیوں کی کتابوں میں کثرت سے موجود ہے مگر قرآن مجید اور احادیث صحیحہ و اقوال صحابہ اس سے بالکل پاک ہیں۔

(ھ) وہ نشانات جو ملائیکہ کے متعلق ہیں۔

(۱) بخاری اور مسلم سعد بن وقاص سے روایت کرتے ہیں کہ جنگ احد کے دن اُس نے دو سفید پوش

اشخاص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں بائیں دیکھے جو تندی کیساتھ جنگ کر رہے تھے جو اُس نے نہ کبھی پہلے دیکھے تھے اور نہ کبھی بعد میں دیکھے وہ میکائیل اور جبرائیل تھے۔

(۲) مسلم ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ جنگ بدر کے دن ایک مسلمان کسی کافر کا تعاقب کر رہا تھا ناگہاں اُس نے ایک گھوڑے کی آواز سنی اور ایک سوار کو کہتے سُنا اے حیزوم تیز ہو۔ وہ کافر آگے گر پڑا کوڑے کی ضرب سے اُس کا ناک اور مُنہ زخمی ہو گیا۔ اور وہ کل جگہ سبز ہو گئی جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حال سُنا فرمایا کہ وہ جبریل تھا۔ اور حیزوم اُسکا گھوڑا تھا۔

(۳) اسی قسم کے واقعات کا بیان ابن اسحاق۔ بیہقی۔ احمد۔ ابن سعید اور ابن جریر نے کیا ہے۔

(۴) ترمذی ابن عباس سے ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ اُنہوں جبرائیل کو دوبار نبی صلعم کیساتھ دیکھا۔

(۵) بخاری اور مسلم اسامہ سے راوی ہیں کہ اُس نے جبرائیل کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیکھا۔

(و) وہ نشانات جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی تاثیرات کے متعلق ہیں

(۱) بخاری اور مسلم کی حدیث سے ثابت ہے کہ ابو ہریرہ رضہ کی والدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیا کرتی تھیں۔ آپ کی دعا سے فوراً مسلمان ہو گئیں۔

(۲) صحیحین کی حدیث سے ثابت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا کمبل سینہ پر لگانے سے ابو ہریرہ رضہ کی یادداشت نہایت اعلیٰ درجہ کی ہو گئی۔

(۳) حدیث بیہقی سے ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ حنظلہ کے سر پر رکھکر دعا کی جس کسی شخص کا مُنہ دُکھتا تھا وہ اُس جگہ کو چومتا جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ رکھا تھا اور اچھا ہو جاتا تھا

(۴) طبرانی روایت کرتے ہیں کہ جنگ حنین میں عمید کی پیشانی زخمی ہو گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا خون صاف کیا اور اُس کیواسطے دعا کی اُس کی وجہ سے اُس کی پیشانی ہمیشہ چمکتی رہی۔

(۵) حدیث صحیحین میں ہے کہ جریر بن عبد اللہ گھوڑے کی پشت پر قایم نہ رہ سکتا اور اکثر گر جایا کرتا تھا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکیواسطے دعا کی۔ اُسکے بعد وہ کبھی گھوڑے پر سے نہیں گرا اور ایک اعلےٰ درجہ کا سوار ہو گیا

(۶) بہت سے غریب لوگ آپکی دعا سے دولتمند ہو گئے۔ اور بہت سے بعلم عالم و فاضل بن گئے۔ مثلاً انس بروایت بخاری۔ عبدالرحمن بن عوف بروایت بیہقی۔ ابن عباس بروایت صحیحین۔ عبداللہ بن جریر بروایت بیہقی۔ اور عروہ

(۷) آپکی دعا سے بہت سے لوگوں میں جوانی کی تازگی اور طاقت قایم رہی اور بہت سے شوخ طبع باحیا بن گئے۔ مثلاً ابو قتادہ رضہ میں سیاہ بال اور جوانی کی تازگی ستر سال کی عمر تک قایم رہی۔ طبرانی کی حدیث میں ہے ایک شوخ گستاخ لڑکی ہمیشہ کیواسطے

(۸) ابن ماجہ اور بیہقی کی روایت میں ہے کہ آپ کی دعا کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو کبھی گرمی اور سردی کی شدت محسوس نہیں ہوئی بیہقی کی روایت میں ہے کہ آپکی دعا کے بعد فاطمہ رضی اللہ عنہ پر کبھی بھوک اور فاقہ کے آثار ظاہر نہ ہوئے

(۹) بیہقی اور ابن جریر کی روایت میں ہے کہ آپ کی دعا کے بعد طفیل کے چہرے سے ..... ایک روشنی

چمکتی تھی جو اُس کے خاندان کی علامت ٹھہر گئی بعد میں وہ روشنی اُس کی چھڑی کے سر سے پر جا رہی تھی اِسی وجہ سے اُس کا نام ذوالنور مشہور ہو گیا تھا۔

(ز) وہ نشانات جو بیماروں اور مصیبت زدوں کے متعلق ہیں

(۱) حدیث بخاری سے ثابت ہے کہ عبداللہ بن عتیق کی شکستہ ٹانگ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے محض ہاتھ پھیر کر بالکل اچھا کر دیا۔

(۲) سلمہ کے خطرناک زخم کو دعا پھونک کر اُسی وقت اچھا کر دیا (بخاری)

(۳) محمد بن حاطب کے سوختہ ہاتھ کو محض لعاب دہن ملکر فوراً اچھا کر دیا (بیہقی و نسائی)

(۴) ایک نابینا کی آنکھوں کو دعا کے ذریعہ سے کھولا (ترمذی نسائی حاکم و بیہقی)

(۵) ابن صہیب کا استسقا آنحضرت صلعم کا لعب دہن خاک میں ملا کر کھانے سے اچھا ہو گیا (ابونعیم اور واقدی)

(۶) حبیب کے پھولے اور نابینائی کو ایک دعا اُس کی آنکھوں پر پھونک کر دور کر دیا (بیہقی و طبرانی)

(۷) عبداللہ بن عمیر کی ضرب سر کو محض جائے ضرب پر تھوک کر اچھا کر دیا (طبرانی)

(۸) حضرت علی کرم اللہ وجھہ کی پرانی سوزش چشم کو لعاب دہن لگا کر فوراً اچھا کر دیا (بخاری و مسلم)

(۹) سانپ کاٹنے کے اثر کو ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جائے گزیدہ پر لعاب دہن لگا کر فوراً دور کر دیا۔ (رزین)

(۱۰) علی بن حکم کے کچلے ہوئے پاؤں کو محض ہاتھ پھیر کر فوراً اچھا کر دیا (ابوقاسم بغوی)

(۱۱) حضرت علی کرم اللہ وجھہ کو ایک شدید اور دردناک بیماری سے فوراً شفا دی (بیہقی)

(۱۲) حضرت جنیب کے زخموں کو جو تلوار سے آئے تھے۔ دعا پھونک کر فوراً اچھا کر دیا (بیہقی و ابن اسحاق)

(۱۳) ابن خصیم جو گونگا تھا اور بول نہیں سکتا تھا وسپر کر لی کی اور اپنے ہاتھوں کا دھوون پینے کیواسطے دیا۔ اس سے اُس کی زبان فوراً کھل گئی (ابن ابی شیبہ)

ایسا ہی ایک قصہ بیہقی نے بیان کیا ہے۔

(۱۴) بیہقی و ابن اسحاق ایک مضروب کا ذکر کرتے ہیں جسکا ڈیلہ اپنی جگہ سے اُکھڑ گیا تھا اور زخمی ہو گیا تھا آپ نے اُس کو اصلی جگہ پر رکھا اور اچھا کر دیا (بیہقی)

(۱۵) قتادہ کے زخم کو لعاب دہن لگا کر فوراً اچھا کر دیا (بیہقی و ترمذی)

(۱۶) ایک مجنون لڑکے کو محض سینہ پر ہاتھ پھیر کر اچھا کر دیا (بیہقی و احمد)

(ح) وہ نشانات جو احیائے موتے کے متعلق ہیں۔

(۱) ایک جوان [illegible] کہ جب قریب المرگ ہوا اُس کی ماں دعا کرنے لگی اسے خداوند

اے خداوند تو علیم ہے کہ میں تیرے اور تیرے رسول کیواسطے اس امید پر ٹھیری ہوئی ہوں کہ تمام مصائب میں تو میری مدد کرے گا۔ پس یہ مصیبت تو مجھ پر مت ڈال اس دعا کے بعد اُس مردے نے چادر اوتاری اور زندہ ہوگیا (بیہقی اور ابن عدی)

(۲) ثابت بن قیس جب اپنی قبر میں رکھا گیا بولا محمد خدا کا رسول ہے ابوبکر صدیق ہے عمر شہید ہے اور عثمان بر رحیم ہے (بیہقی)

زید بن خارجہ بھی کفن میں رکھے جانے کے بعد بول اُٹھا تھا اور مردہ پایا گیا۔

یہ یاد رکھنا چاہئے کہ حقیقی موت کے بعد زندہ ہونا توراۃ و انجیل اور قرآن مجید کی رو سے قطعاً ناممکن ہے جیسا کہ ۵ کے حاشیہ میں مفصل بیان کیا گیا ہے اس لئے پہلی مثال میں زندہ ہو جانے سے مراد قریب المرگ حالت اور انتہائی ضعف سے بحال ہونا ہو سکتا ہے۔ دوسری مثالوں میں مردوں کا کلام کرنا ایک روحانی واقعہ ہو سکتا ہے۔

(ط) وہ نشانات جو گستاخوں پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا غصہ بھڑکنے سے ظاہر ہوئے۔

(۱) صحیحین سے ثابت ہے کہ خسرو پرویز نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط پھاڑ ڈالا او رآپ نے اس خبر کے پہنچنے پر اس کے خلاف دعا کی کہ اے خداوند تو اُس کے ملک کو پھاڑ ڈال اور اُس کی سلطنت کو پاش پاش کر دے اس بددعا کے بعد خسروان ایران کا جلد ہی ہمیشہ کیواسطے خاتمہ ہوگیا

(۲) صحیحین سے ثابت ہے کہ مضر قوم پر آپ کی بددعا سے سخت قحط واقعہ ہوا۔

(۳) حدیث مسلم میں ہے کہ ایک لڑکا بائیں ہاتھ سے کھاتا تھا آپ نے اُسکو منع فرمایا اُسنے نہ مانا اور ضد کیا آپ ناراض ہوئے اور اُس کا داہنا ہاتھ بالکل بیکار ہوگیا۔

(۴) ابولہب کے بیٹے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کو طلاق دیدی۔ اس پر آپنے بددعا کی۔ فلسطین میں ایک شیر نے اُس کو پھاڑ ڈالا (بیہقی۔ حاکم اور ابن اسحاق)

(۵) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے قریب نماز ادا کر رہے تھے کہ عقبہ نے چند قریش کے اغوا سے اونٹ کی آنتیں آپ کی پشت پر ڈالدیں اور نماز کے بعد آپ نے ابوجہل۔ عتبہ بن ربیعہ۔ ولید بن عقبہ۔ ابی بن خلف۔ عقبہ اور عمرو کے خلاف بددعا کی۔ وہ تمام جنگ بدر میں ہلاک ہوئے۔

(ی) تھوڑی سی غذا کیساتھ بہت آدمیوں کو سیر کرنا

(۱) تین سیر آٹے اور ایک تہنیجی کیساتھ ۱۳۰ آدمیوں کو سیر کیا (بخاری و مسلم)

(۲) ایک پیالہ کیساتھ تمام اصحاب کو جو تعداد میں سو سے زیادہ تھے سیر کیا (مسلم)

(۳) نصف سیر آٹے کیساتھ چالیس آدمیوں کو سیر کیا (احمد و بیہقی)

(۴) ایک ہی پیالہ سے بہت سے آدمی صبح اور شام کھاتے رہے (ترمذی اور دارمی)

(۵) دو آدمیوں کے کھانے سے ڈیڑھ سو آدمیوں کو سیر کر دیا اور کھانا اسی طرح بچا رہا (بیہقی و طبرانی)

(۶) مسلم جابر سے روایت کرتے ہیں کہ ام ملک ایک پیالی میں مکھن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا کرتی تھی جب کبھی اُس کے بچوں کو گھر میں کوئی اور شے روٹی کھانے کیواسطے نہ ملتی تو اُس پیالی کو دیکھتے اور اُس میں مکھن موجود پاتے۔

(۷) چھوارے مکھن اور پنیر کی ایک رکابی سے جوام سلیم نے بھیجی تھی آپ نے ۳۰۰ آدمیوں کو سیر کر دیا

(۸) تمام اصحاب صفہ کو ایک پیالہ شیر سے سیر کر دیا (بخاری)

(۹) تین سیر جو اور ایک میلے سے سو آدمیوں کو سیر کر دیا۔

(ک) چاند زمین اور ستاروں کے متعلق نشانات۔

(۱) ایک انگشت کے اشارہ سے چاند کو پھاڑ دیا۔ دیکھو ۵۴/۱

(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کیوقت تمام گھر روشنی سے بھر گیا اور ستارے قریب ہو گئے (بیہقی)

(۳) جب سراقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملہ کرنے لگا۔ آپنے بد دعا کی زمین پھٹی اور سراقہ اپنے گھوڑے سمیت دھس گیا۔ پھر آپ کی دعا سے اُس کو نجات ملی (بخاری و مسلم)

(۴) مخالفین کی زبردست فوج پر جس میں ۹۵۰ چیدہ جوان شامل تھے ایک مشت خاک پھینکی وہ ایسی پڑی کہ سب کی آنکھوں میں جا پڑی اور وہ پریشان ہو کر بھاگ گئے۔ (بیہقی ابن جریر اور ابن منذر)

(۵) جنگ حنین میں دشمنوں پر کنکریوں کی مٹھی پھینکی اور وہ تمام فرار ہو گئے۔ (مسلم)

(۶) صحیحین سے ثابت کہ آپ نے اپنے کاتب کی نسبت جو مرتد ہو گیا تھا پیشگوئی کی اور اُس کے مطابق وہ قبر سے باہر پھینکا گیا۔

(ل) پانی اور ہوا کے متعلق نشانات۔

(۱) بخاری اور مسلم اور جابر سے روایت کرتے ہیں کہ جنگ حدیبیہ میں ایک لوٹے کے سوائے کچھ پانی نہ رہا۔ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی۔ آپ نے اپنا ہاتھ اُس لوٹے کے اندر رکھدیا۔ آپ کی تمام انگلیوں سے پانی فواروں کی طرح نکلنا شروع ہو گیا۔ تمام فوج نے سیر ہو کر پیا اور خوب نہائے۔

(۲) حدیث بخاری میں ہے کہ چاہ حدیبیہ پر چودہ سو (۱۴۰۰) آدمی تھے اُس کا تمام پانی ختم ہو گیا اور لوگ بیقرار ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب یہ خبر ملی تو آپ اُس چاہ پر آئے اور دعا کی ساتھ اُس میں کلی کی کنواں از سر نو بھر گیا اور پھر تا مدت قیام کبھی ختم نہیں ہوا۔

(۳) بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ آپ نے ۷۰ آدمیوں کو دو پانی کی بوتلوں سے سیر کر دیا اور وہ بوتلیں اُسی طرح بھری رہیں۔

(۴) حدیث صحیحین میں ہے کہ پانی کی ایک ٹھلیا سے تین سو آدمیوں کو سیراب کر دیا اور نہلایا اور پھر آپ کی انگلیوں سے فواروں کی طرح پانی نکلتا رہا۔

(۵) ایسا ہی ایک اور موقعہ پر ہوا جس کی روایت بخاری نے عبد اللہ سے کی ہے۔

(۶) مسلم سے ثابت ہے کہ کل فوج کو ایک موقعہ پر ایک لوٹے سے سیراب کر دیا۔ اور محدثین نے بھی اس قسم کے بہت سے واقعات بیان کئے ہیں جو بہ نظر اختصار اس جگہ پر ترک کئے جاتے ہیں۔

(۷) عرب میں جب سات سال تک بارش نہ ہوئی اور شدت کا قحط پڑا تب لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں دعا کے لئے التجا کی۔ آپ نے جو ہیں دعا کیواسطے ہاتھ اٹھائے آسمان پر بادل نمودار ہوئے اور ایک ہفتہ تک خوب برستے رہے (بخاری و مسلم)

(۸) جنگ احزاب میں ایک طوفانی آندھی نے دشمنوں میں تہلکہ مچادیا اور وہ تمام ہیبت زدہ ہو کر فرار ہوگئے تفصیل کیلئے دیکھو ۲۲پ ۲ کا حاشیہ۔

(۵) متفرق نشانات۔

(۱) ترمذی حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیساتھ مکے سے باہر پھر تھا جو کوئی پہاڑیاں یا درخت سامنے ہوئے انہوں نے یہی کہا۔ السلام علیکم یا نبی اللہ۔

(۲) حدیث مسلم میں ہے کہ مکہ میں ایک پتھر آنحضرت صلعم کو سلام کیا کرتا تھا۔

(۳) حدیث بیہقی میں ہے کہ جب آپ نے حضرت عباس رضی اللہ اور ان کے فرزندوں کیواسطے دعا کی تو دروازوں اور دیواروں نے آمین کہی۔

(۴) فتح مکہ کے بعد جس بت کی طرف آپ اپنی چھڑی کیساتھ اشارہ کرتے اور جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ زبان سے کہتے تھے وہ بت گر پڑتا تھا۔

(۵) حدیث صحیحین میں ہے کہ ایک میدان میں دو درخت آپ کے پیچھے چلے۔

(۶) حدیث دارمی میں ہے کہ ابن عباس رضی اللہ کے سامنے ایک درخت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بلانے سے آپ کے پاس آیا اور توحید باری تعالیٰ و رسالت محمدیؐ کی شہادت دی۔

(۷) حدیث ترمذی میں ہے کہ ایک عرب کے روبرو ایک شاخ آنحضرت صلعم کے بلانے سے آئی اور رسالت محمدیؐ کی شہادت دی اس پر وہ عرب مسلمان ہوگیا۔

(۸) حدیث بخاری و مسلم میں ہے کہ جب جنات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور نبوت کا ثبوت طلب کیا تب آپ نے ایک درخت کی طرف اشارہ کیا وہ جڑ سے اکھڑ کر چلا آیا اور شہادت ادا کی۔

(۹) حدیث بیہقی میں ہے کہ جنگ بدر کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عکاشہ کو ایک لکڑی دی جو اس کے ہاتھوں میں چمکیلی تلوار بن گئی۔ یہ تلوار عون کہلاتی تھی اور اس کی وفات تک جو خلافت

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ہوئی اُس کے پاس رہی۔

(۱۰) حدیث بیہقی میں ہے کہ عبداللہ بن جحش کو آپ نے ایک کھجور کی شاخ عطا کی جو اُس کے ہاتھوں میں تلوار بن گئی۔

(۱۱) حدیث احمد میں ہے کہ آپ نے قتادہ کو ایک شاخ عطا فرمائی جو اندھیرے میں روشن ہو جاتی اور راستہ دکھاتی تھی۔ ایسی ہی ایک مثال بخاری نے بیان کی ہے۔

(۱۲) حدیث بخاری میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مسجد میں وعظ کرنے کھڑے ہوتے تب ایک کھجور کے ستون پر پُشت لگا لیا کرتے تھے جب منبر طیار ہو گیا تب آپ اُس پر سے وعظ فرمانے لگ گئے۔ وہ لکڑی کا ستون چیخ کر رونے لگا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پھٹ جائیگا۔ مگر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر سے اُتر کر اُس کو بغل میں لیا وہ رونے سے بند ہو گیا۔

(۱۳) حدیث بخاری میں ہے کہ جابر رضی اللہ کی کھجوروں کا ابنار جو ادائیگی قرض کیواسطے کافی نہ تھا۔ آپ کی موجودگی سے بابرکت ہوا کہ تمام قرض ادا ہو گیا اور اُس میں کچھ بھی کمی نہ آئی۔

(۱۴) حدیث ترمذی سے ثابت ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ کے تھیلے میں چند کھجوریں تھیں آپ نے برکت دی اور وہ تھیلا تیس سال تک بھرا رہا حالانکہ وہ روزمرہ اُس میں سے کھاتا رہا اور دوسروں کو بھی دیتا رہا

(۱۵) حدیث ابوداؤد میں ہے کہ ساڑھے سات سیر چھواروں سے آپ نے چار سو سواروں کو سیر کر دیا اور اُن میں کچھ کمی نہ آئی۔

(۱۶) جنگ تبوک میں جب فوج کے پاس بہت ہی کم ذخیرہ رہگیا تب آپ نے سب کے توشوں کو جمع کرایا اور برکت دی۔ وہ اِسقدر بڑھا کہ تمام فوج نے سیر ہو کر کھایا اور تمام فوج نے اپنے اپنے مشکے بھر لئے مگر اُس میں کچھ کمی نہ آئی۔

(۱۷) بخاری اور مسلم میں ہے کہ جب طلحہ نے چند روٹیوں پر آپ کی دعوت کی تب آپ کی برکت سے ستر[illegible] آدمیوں نے سیر ہو کر کھا لیا اور کھانا بچا رہا۔

(۱۸) بخاری اور مسلم میں ہے کہ جابر کا اونٹ جو بہت ہی تھک گیا تھا اور چل نہیں سکتا تھا آنحضرت صلعم نے ایکبار سوار ہو جانے سے ایسا تیز ہو گیا کہ سب سے آگے رہا۔

(۱۹) مسلم ابوداؤد بیہقی۔ حاکم۔ دارمی اور بزار وغیرہ محدثین نے مختلف راویوں کے ذریعہ سے بیان کیا ہے کہ ایک تند اونٹ جو دوسروں پر حملہ کرتا تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے جھک پڑا۔

(۲۰) طبرانی بیہقی۔ ابونعیم۔ بزار اور ابن سعد نے روایت کی ہے کہ جب آنحضرت صلعم اور ابوبکر صدیق غار میں جا چھپے ایک درخت نے آپ کو چھپا لیا ایک کبوتروں کے جوڑے نے اُس پر گھونسلا بنا لیا اور انڈے دیدیئے اور ایک مکڑی نے اُس سوراخ پر جالا تن دیا یہانتک کہ جب تعاقب کرنیوالے

اُس غار کے مُنہ پر پہنچے تو اُن کو دیکھ نہ سکے۔

(ن) بینظیر عملی اصلاحیں جو محمّدی تعلیمات سے قلیل عرصہ میں عرب کی رُوحانی اخلاقی اور تمدنی اور مُلکی حالت میں ہوئی جو بہ لحاظ کمال سرعت اور دوام کے ایسے اعلیٰ درجہ کی ہیں کہ کسی نبی یا قوم یا سلطنت کی تاریخ میں اُس کی مثال نہیں مل سکتی۔ ذیل میں محض چند صلے جو نکا ذکر بطور نمونہ کیا جاتا ہے

(۱) انتہا درجہ کی بُت پرستی کو کامل طور پر اور ہمیشہ کیواسطے صاف کر دیا۔ عرب میں بت پرستی کی یہ حالت تھی کہ چاند سورج ستارہ درخت پہاڑ سمندر وغیرہ تمام اشیا کی پرستش کیجاتی تھی جیساکہ ہندوستان میں ابتک ہوتی ہے۔ عیسائی لوگ تین خدا مانتے تھے جیساکہ ابتک مانتے ہیں یہودیوں کا ایک گروہ عزیز کو خدا مانتا تھا۔ مریم صدیقہ کی تصویر کو یورپ اور زرین پارچات سے آراستہ کرکے پوجا جاتا تھا۔ زرتشتی لوگ دو خدا مانتے تھے ایک یزداں یعنی نیکی کا خدا اور دوسرا اہرمن یعنی بدی کا خدا۔ ایک فریق روح اور مادہ کو خدا مانتا تھا جیساکہ [illegible] ابتک مانتے ہیں ایسے ہی اور بہت اقسام [illegible] شرک تھے وہ تمام [illegible] تمام [illegible] زمین [illegible] سے ہمیشہ کیواسطے صاف ہوگئے۔ اور کوئی ملک دنیا میں اس وقت ایسا نہیں جس [illegible] عرب [illegible] ہمیشہ کیواسطے بت پرستی اور شرک کا نام مٹ چکا ہو۔ ہندوستان میں بڑے بڑے [illegible] ہوئے [illegible] جن میں حضرت کرشن اور رامچند صاحبان [illegible] اور گورو نانک صاحب [illegible] مگر ہندوستان کی تاریخ اور موجودہ حالت بتلا رہی [illegible] [illegible] شرک [illegible] بت [illegible] [illegible] میں ایسا نہیں جو [illegible] اور تاریخ [illegible] ہمیشہ کے واسطے [illegible]

(۲) شراب نوشی [illegible] زناکاری کو [illegible] کوئی ملک اُس کا مقابلہ نہیں کرسکتا کل ملکوں اور قوموں میں شراب کے [illegible] ہمیشہ ہوتی ہیں مگر نتیجہ کچھ بھی نہیں۔ اسلام سے پہلے یہ حالت تھی کہ شراب نوشی کے پانچ وقت جلسہ ہوا کرتے تھے اور گھر کے سب مرد و عورت چھوٹے اور بڑے ملکر گایا بجایا کرتے تھے جن کی بجائے پانچ وقتی نمازیں مقرر ہوئیں۔ زنا مطلقاً عیب نہ سمجھا جاتا بلکہ جس عورت کے بہت سے یار ہوتے تھے وہ ماں باپ اور خاوند کے واسطے موجب فخر ہوتی تھی۔ دیکھو [illegible]

(۳) بچہ کشی اور انسانی قربانی جو عام رسم تھی ہمیشہ کیواسطے عرب سے مٹا دی۔

(۴) وحشیانہ خونریز دشمنیاں اور قتال جو نسل در نسل عرب کے قبیلوں میں صدیوں سے مسلسل چلے آتے تھے موقوف کر دیئے۔ تفصیل کیلئے دیکھو [illegible]

(۵) ازدواج کی کوئی حد نہ تھی نہ کسی اور قوم میں ابتک ہے۔ چار تک محدود کر دی اور وہ بھی خاص شرائط کیساتھ۔ دیکھو [illegible]

(۶) عورتوں کی وقعت مال و متاع سے زیادہ نہ تھی۔ وراثت میں اُن کو کچھ حق نہ ملتا تھا۔ باپ کی منکوحہ کا وارث اور مختار کل بیٹا سمجھا جاتا تھا۔ اُن کو آزادی اور حقوق عطا فرمائے۔ عدالت اور مساوات کا درجہ قائم کیا۔ دیکھو ۴/۱۹

(۷) طلاق کے لئے کوئی شرط نہ تھی۔ اس کیواسطے خاص شرائط نافذ فرمائی دیکھو ۲/۲۲۹

(۸) عرب اپنی سوتیلی ماؤں۔ چاچیوں اور دادیوں سے نکاح کر لیا کرتے تھے ان رسومات کو ہمیشہ کیواسطے موقوف کیا۔ دیکھو ۴/۲۳

(۹) وحشی خود رو سرکش اور متکبر عرب کے دلوں کو ایسا فتح کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الفاظ کی جو وقعت محبت اور اطاعت عرب نے دکھائی اُس کی کوئی مثال نہیں مل سکتی۔ آجتک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام الفاظ کو جس کمال اور عظمت کے ساتھ تمام مسلمان مانتے اور اُن پر عمل کرتے ہیں اُس کا ہزاروان حصہ بھی کسی نبی یا اوتار کی نسبت ثابت نہیں ہوسکتا۔ عیسائی لوگ مسیح علیہ السلام کو باوجود خدا ماننے کے بھی اُن کے کلام پر عامل نہیں بلکہ عملی حالت مطلقاً اُن کی تعلیم کے خلاف۔ مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں ،، رستے کیلئے نہ جھولی لینا نہ دو دو کرتے نہ جوتیاں لا لاٹھی ،، متی ۱/۱۰

مگر جس سامان اور شان کیساتھ خاص پادریوں کے سفر ہوتے ہیں وہ سب کو معلوم ہیں۔ اپنے واسطے زمین پر مال جمع نہ کرو جہاں کیڑا اور زنگ خراب کرتا ہے متی ۱۹/۶ اس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ اپنی جان کیلئے فکر نہ کرو کہ ہم کیا کھائیں گے یا ہم کیا پیئنگے یا کیا پہنینگے متی ۲۵/۶ ویس کل کیلئے فکر نہ کرو متی ۶/۳۴ مگر جسقدر عیش و عشرت کے سامان خاص پادری لوگ جمع کرتے اور حریص ہوتے ہیں وہ بھی معلوم ہیں ،، لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ شریر کا مقابلہ نہ کرنا جو کوئی تیرے دہنے گال پر طمانچہ مارے دوسرا بھی اُس کی طرف پھیر دینا اور اگر کوئی نالش کرکے تیرا کرتا لینا چاہے تو چوغہ بھی اُسے لے لینے دے اور جو کوئی تجھے ایک کوس بیگار میں لیجائے اُس کے ساتھ دو کوس چلا جا ،، متی ۵/۳۹-۴۲ مگر اوروں کے ملکوں اور تجارتوں کو جسقدر چھینا اور اپنے ملک و حقوق جسقدر اوروں کو دیئے ہیں وہ بھی معلوم ہیں متی ۵/۳۲ میں ہے ،، یہ بھی لکھا کہ جو کوئی اپنی جورو کو چھوڑ دے اُسے طلاق نامہ لکھدے پر میں تمہیں کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنی جورو کو زنا کے سوائے کسی اور سبب سے چھوڑ دے اُس سے زنا کروا تا ہے اور جو کوئی اُس چھوڑی ہوئی سے بیاہ کرے زنا کرتا ہے ،، مگر طلاق کی بابت جسقدر مقدمات دائر ہوتے اور نئے قوانین سوچے جاتے ہیں وہ بھی معلوم ہیں۔

ایسا ہی گرو نانک صاحب اوتار مانے جاتے اور گرنتھ صاحب کی بڑی عزت کیجاتی ہے مگر غالی سوں پر اُٹھانے اور چوہڑ کرنے سے زاید جسقدر ایمانی اور عملی حالتیں اُس کے مطابق کرنے کی کوشش کیجاتی ہے وہ بھی ظاہر ہے

(۱) عرب کو وحشیانہ حالت سے اُٹھا کر مہذب انسان بنایا اور پھر روحانیات میں اُٹھا کر باخدا انسان بنا۔ زیادہ تفصیل کیلئے دیکھو ۵۳ کا حاشیہ۔ ذیل میں چند مشاہیر یوروپ کے تصدیقی اقوال پیش کرتے ہیں جو محمدی اصلاحوں کے کامل بنیظری پر شاہد ہیں۔

مسٹر ٹامس کارلائل جو انیسویں صدی کے مشاہیر یوروپ میں اعلیٰ درجہ پر مانے جاتے ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اصلاحوں پر نظر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"ایک تغیر عظیم انسانوں کی تمام حالت اور ایمانیات میں کیسا تغیر اور عروج اسجگہ ظاہر ہوا ہے۔!!"

"اس وقت خدا کی مخلوقات میں سے محمدؐ کے کلام کو ماننے والے بہ نسبت کسی اور کلام کے بہت زیادہ ہیں۔" "اسلام کے معنی ہیں خودی کو چھوڑنا اور خودی کو مارنا۔ یہی سب سے اعلیٰ درجہ کی حکمت ہے۔ جو آسمان نے آجتک زمین پر منکشف کی ہے۔"

"قوم عرب کیواسطے (اسلام کا آنا) اندھیرے سے نور میں پیدا ہونا تھا۔ پہلے پہل عرب ہی اُس کے ذریعہ سے زندہ ہوا۔ یہی عرب ہے۔ ایک آدمی محمدؐ ہے اور ایک صدی ہے۔ کیا ایسا نہیں ہوا کہ ایک چنگارا گرا۔ ہاں ایک ہی چنگارا۔ ایک ایسی دنیا پر جو سیاہ نامعلوم ریت معلوم ہوتی تھی۔ مگر دیکھو کہ وہ ریت آتشگیر مادہ ثابت ہوا جس کا شعلہ آسمان کے برابر اونچا۔ دہلی سے غرناطہ تک چمک اٹھا ہیں کہ بڑا آدمی ہمیشہ آسمانی بجلی کے مشابہ ہوتا ہے۔ دوسرے آدمی خشک ایندھن بنے ہوئے اُس کے منتظر ہوتے ہیں اور پھر وہ بھی آگ لے اُٹھتے ہیں۔"

سر ولیم میور۔ فرماتے ہیں۔ "محمدؐ کے احکام جو اب تک چند اور سادے معلوم ہوتے ہیں اُنہوں نے ایک حیرتناک اور عظیم الشان کام کر دکھایا تھا۔ جب سے ابتدائی عیسویت نے دنیا کو نیند سے جگایا تھا اور بت پرستی کیساتھ ہلاکت خیز جنگ شروع کیا تھا انسانوں نے نہ کبھی اسلام جیسا روحانی زندگی کا عروج دیکھا تھا اور نہ ایسا ایمان جس نے نو قلب کیساتھ نیکی کی حمایت میں اپنے آپ کو قربان لیا ہوا اور اُس میں خوشی منائی ہو۔" "ایک نامعلوم زمانے سے مکہ اور کُل جزیرۂ عرب روحانی غفلت میں غرق تھا۔ یہودیت عیسویت اور فلسفہ کے خفیف اور عارضی اثر قلوب عرب پر محض ایسی حرکت پیدا کی تھی جیساکہ ایک نہر سے کسی خاموش جھیل کی سطح پر کہیں کہیں جھریاں پڑ جائیں۔ نیچے تمام بیحرکت اور خاموش پڑا تھا۔ لوگ توہم پرستی بیرحمی اور بدی میں غرق تھے۔ یہ ایک عام رسم تھی کہ بڑا بیٹا باپ کی بیوہ کا وارث دیگر متاع کیساتھ بنتا اور اُس سے نکاح کر لیتا تھا غرور اور افلاس نے انہیں ہندوں کیطرح لڑکیوں کا مار ڈالنا رائج کر دیا تھا اُن کا مذہب پرلے درجہ کا بت پرستی تھا۔ اُن کا ایمان کسی اعلیٰ طاقت اور حکومت والے خدا میں نہ تھا بلکہ محض چند فرضی پوشیدہ چیزوں سے وہم پرستی کے طور پر ڈرتے اور اُن کی خوشنودی کیواسطے منتیں مانتے تھے (ہندوں میں اس کے نمونے اب تک بکثرت موجود ہیں) یوم آخرت اور جزائے اعمال کو وہ عملاً کچھ بھی نہ جانتے تھے۔ ہجرت سے تیرہ سال پیشتر مکہ ایسی

ذلیل حالت میں بے جان پڑا تھا۔ اُن تیرہ سالوں نے کیسا تغیر پیدا کر دیا۔ کئی سو لوگوں کے گروہ نے بُت پرستی چھوڑ کر خدائے بزرگ کی پرستش شروع کر دی اور جس کلام کو انہوں نے الہام الٰہی مانا اُس کے آگے بے چون چرا گردن جھکا دی۔ اللہ تعالیٰ کے آگے کثرت اور جوش کیساتھ دعائیں کرنے لگ گئے اُس کی رحمت سے مغفرت کے امیدوار ہے۔ نیک اعمال صدقات عفت اور عدالت میں بڑھنے کی کوشش کرنے لگے۔ اب وہ اللہ کی قدرت کاملہ اور اُس کی رحمانیت و ربوبیت کو خفیف سے خفیف معاملات پر نگراں سمجھکر زندگی بسر کرنے لگے۔ تمام قدرتی نعمتوں میں۔ اپنی زندگی کے تمام تعلقات میں۔ اپنے تمام کاروبار میں ذاتی ہوں یا عام وہ خدائی ہاتھ کو دیکھتے تھے" ... ...

پھر آگے چلکر سر ولیم میور لکھتے ہیں۔ پھر اُس سلسلہ تعلیم کے نتائج کیا ہوئے جو محمد صلعم نے قائم کر کے اپنے پیچھے چھوڑے ہم فراخ دلی سے اقرار کرتے ہیں کہ اُس نے ہمیشہ کیواسطے توہمات کے بُہت سے حصوں کو قطعاً دفع کر دیا جو جزیرہ نمائے عرب پر اندھیر کی طرح چھائے ہوئے تھے۔ اسلامی نعرہ جنگ کے آگے بُت پرستی غائب ہو گئی محمد صلعم کے تابعین کے دلوں اور روحوں میں خدا کی توحید اور اُس کے بیحد فضائل اور محیط کل ربوبیت کا زندہ دل قائم ہو گیا۔ جیسا کہ خود اُن کے دل و جان میں تھا رضائے الٰہی کی کامل اطاعت جو اسلام کے نام ہی میں مقصود ہے۔ اِس مذہب کا اصلی اصول قرار دیا گیا۔ اخلاقی نیکیوں میں بھی کمی نہیں۔ ایمانی دایرہ کے اندر برادرانہ محبت کی تلقین کی گئی۔ یتیموں کی حفاظت اور غلاموں کی خاطر داری ہونے لگی۔ نشئی چیزوں کی ممانعت ہو گئی۔ مذہب اسلام ایسے اعلیٰ درجہ پارسائی کا فخر کر سکتا ہے جس کی دوسرے کسی مذہب کو بہرہ بھی نہیں"

ڈاکٹر مارکس ڈاڈز دو اسلام کی حیرت انگیز صدموں اور نتائج کا بیان کرتے ... ہوئے لکھتے ہیں بُت پرستوں کے درمیان اور بھی موحد ہوئے ہیں مگر کوئی شخص ایسا نہیں گذرا جس نے ایک نئی اور پائیدار [illegible] مذہب کی بنیاد قائم کی ہو" پھر آگے چلکر لکھتے ہیں کہ [illegible] کہ کوئی شخص بھی اِس سے انکار نہیں کر سکتا کہ ہمعصران محمد کیواسطے آپ کا [illegible] ایمان رکھتے تھے بیحد درجہ کی ترقی تھا اُس نے متفرق قبائل کو باہم ملا کر ایک قوم بنا دیا اور [illegible] ایسا عروج دیا کہ وہ دنیا کی بڑی طاقتوں کا مقابلہ کر سکی اس نے ایسے ہی نتائج [illegible] اور ربوبیت سے کئے تھے بُت پرستی کو ہمیشہ کیواسطے صاف کر دیا اور ایک سچے خدا [illegible] ایمان قائم کر دیا۔ عرب پر جو اسلام نے کیا اُس کا صحیح اور دلگداز بیان اُن مہاجرین کے الفاظ میں موجود ہے جو مکہ سے فرار ہو کر حبش میں پناہ گیر ہوئے تھے جب حبش نے اُن سے سوال کیا کہ تمہیں مکہ میں کیوں واپس نہ کیا جا[illegible] اور تمہارے مذہب نے تمہیں کیسا فائدہ پہنچایا ہے۔ تب انہوں نے جواب دیا۔ اے شاہ ہم جہالت اور وحشت میں ڈوبے ہوئے تھے ہم بتوں کی پرستش کیا کرتے تھے مردار کھایا کرتے تھے سخت زناکار تھے۔ حقوق رشتہ داری اور پڑوس اور مہمانداری کی کچھ خبر نہ تھی۔ ہم زبردستی کر سوائے

اور کوئی قانون نہ رکھتے تھے۔ خدا نے ایک رسول ہم میں بھیجا جس کی راستبازی دیانت اور معصومیت سے ہم واقف تھے اُس نے توحید کی طرف ہمیں بلایا اور ہمیں سکھایا کہ اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں بُت پرستی سے ہمیں منع کیا اور ہمیں یہ تعلیم دی کہ سچ بولا کریں۔ اپنی امانتوں میں دیانت دار رہیں۔ رحم کیا کریں اور دوسروں کے حقوق کا خیال کیا کریں اپنے رشتہ داروں سے محبت اور ضعیفوں کی حفاظت کیا کریں ہر بدی سے بچیں اور گناہ سے دور رہیں۔ نمازیں ادا کیا کریں زکوٰۃ دیا کریں اور روزہ رکھا کریں اور اسی سبب سے کہ ہمنے اُس کو مانا اور اُس کی اطاعت کی ہمیں تکلیفیں دی گئیں اور اپنے ملک سے نکالے گئے کہ تیرے پاس پناہ گزین ہوئے۔"

ریورنڈ سٹیفنس۔ عرب کی ذلت اور اُس کے عروج کا حال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ محمد صلعم کے زمانے میں جو فسادات نہایت کثرت سے پہلے ہوئے تھے اور جن کی تردید قرآن نے پرزور الفاظ میں کی اور مطلق طور پر منع فرمایا وہ یہ ہیں شراب خواری۔ کثرت ازدواج بیحد یا بازی۔ لڑکیوں کا مار ڈالنا۔ برباد کن جوئے بازی۔ توہم پرستی۔ فال اور شگون دیکھنا۔ سحر۔ ان میں سے بعض بد رسومات تو مطلق موقوف ہو گئیں اور بعض کم ہو گئیں۔ یہ عرب کی اخلاقی حالت میں ایک عظیم الشان ترقی تھی اور مصلح کے جوش اور تاثیرات کے ثبوت میں ایک حیرت خیز اور عظیم الشان شہادت ہے۔ آپ کی کوششوں نے جو بڑی نمایاں فتح حاصل کی وہ بچہ کشی اور شراب نوشی کا کامل انسداد ہے۔

مسٹر باسورتھ سمتھ۔ تاریخ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لکھتے ہیں "ایک عجیب اتفاق ہے جو تاریخ عالم میں مطلقاً کوئی نظیر نہیں رکھتا محمدؐ تین قسم کا بانی ہوا۔ قوم۔ سلطنت اور مذہب کا۔ خود ناخواندہ کہ پڑھنے یا لکھنے کی کچھ بھی قابلیت نہ رکھتا تھا۔ باوجود اِس کے ایک ایسی کتاب کا مصنف ہو جو نظم بھی ہے مجموعۂ قوانین بھی ہے۔ عام دعائی کتاب بھی ہے اور بائبل بھی ہے اور اِس وقت تک دنیا کا چھٹا حصہ اس کو فصاحت و بلاغت حکمت اور حقیقت کے لحاظ سے معجزہ مانتا ہے یہ ایک معجزہ ہے جس کا دعوے محمد صلعم نے کیا۔ آپ نے اس کا نام مستقل معجزہ رکھا اور بیشک یہ ایک معجزہ ہی ہے۔

پاپولر انسائی کلو پیڈیا کی جلد ۶ صفحہ ۲۶۳ پر قرآن مجید کی نسبت یہ الفاظ ہیں "قرآن مجید کی زبان نہایت ہی خالص عربی مانی جاتی ہے اور اِس میں فصاحت و بلاغت اور شاعری کے ایسے سحر موجود ہوں کہ کوئی اُن کی نظیر پیش نہیں کر سکتا اُس کے اخلاقی سبق پاک ہیں جو انسان اُن پر پورے طور پر عامل ہو وہ نیک زندگی بسر کر سکتا ہے۔

ہیر بریٹ صاحب کے لکچروں میں قرآن مجید کی نسبت ہے "قانون اسلام میں عجیب و غریب اور قابل ستائش افراط قوت ہیں اور بڑی بات یہ ہے کہ وہ اُن کو عملی صورت پر لانے میں کامیاب ہوتا اور اُن پر کاربند ہونے کی حمایت بڑی طاقت کیساتھ کرتا ہے۔"

ڈین سٹینلے۔ ایسٹرن چرچ کے صفحہ ۲۷۹ پر لکھتے ہیں "ایک محدود دائرہ کے اندر قرآن بلاشبہ

زیادہ گہرا اثر کرتا ہے بہ نسبت اُس کے جو قانون بائبل نے عیسائیوں پر کیا ہے۔
عجیب و غریب اصلاحیں اور حیرتناک کامیابیاں جو اسلام نے حاصل کیں وہ گذشتہ قصہ ہی نہیں بلکہ فی زمانہ بھی افریقہ میں اِس کی بدولت ویسا ہی ہو رہا ہے۔
مسٹر باسورتھ سمتھ صاحب لکھتے ہیں۔ اسلام کی تاثیرات کی نسبت جب کوئی حبشی قوم اِس کو اختیار کر لیتی ہے کوئی شبہ نہیں ہو سکتا۔ شرک فوراً ہی غایب ہو جاتا ہے۔ جادو گر معہ اپنے ساتھی بلاؤں کے نیست ہو جاتی۔ انسانی قربانی ایک گذشتہ کہانی رہجاتی۔ عام اخلاق میں نمایاں ترقی ہوتی اصلی باشندہ اپنی زندگی میں پہلی دفعہ ستھرے کپڑے پہننے لگ جاتے۔ سخت غلاظت کی بجائے جسمانی صفائی شروع ہو جاتی مہمان نوازی ایک مذہبی فرض بنجاتی۔ شراب نوشی جو عام ہے بہت ہی کم بلکہ کالعدم ہو جاتی ہے۔ کثرت ازدواج اگرچہ ازروئے قرآن جایز ہے مگر عملاً یہ عام نہیں۔ اور حدود شرعی سے باہر زنا کاری شاذ ہو جاتی ہے پارسائی اور عفت اعلیٰ درجہ کی صفات میں شامل ہوتی اور مسلمان حبشیوں میں عام ہو جاتی ہے جو اسلام اختیار کرنے کے بعد سستی کو زوال آتا اور محنت کشی بڑھتی ہے نہ کہ برعکس جرایم کا فیصلہ بجائے اس کے کہ ایک سردار کی مرضی اور خیال پر منحصر ہو ایک مقرر قانون کے مطابق ہونے لگتا ہے۔ یہ ایک ایسا اصول ہے جس کی نسبت ہر شخص اقرار کرے گا کہ کسی قوم کی ترقی کیواسطے نہایت ہی ضروری ہے مسجد سے تعمیر کا ایک اعلیٰ خیال پیدا ہو جاتا ہے۔ جو پہلے سے حبشیوں کو معلوم نہیں علم ادب علم طبعی و فلاسفہ اور تفسیر القرآن کی پیاس پیدا ہو جاتی ہے پھر آگے چلکر لکھتے ہیں "ہم سنتے ہیں کہ کل کی کل قومیں جن بھوت اور دیوؤں کی پرستش چھوڑ کر ایک ہی زقند میں مذہب کی نہایت ہی پست حالت سے نکلکر اعلےٰ درجہ کی ایمانیات پر پہنچ جاتے ہیں عیسائی سیاحوں نے جو خواہشیں مخالف رکھتے ہیں یہ ظاہر کیا ہے کہ حبشی جو ایکدفعہ اسلام قبول کر لیتا ہے وہ فوراً ہی انسانی عظمت کا احساس حاصل کر لیتا ہے جو عموماً اُن لوگوں میں بھی نہیں پایا جاتا جنہوں نے عیسائی مذہب اختیار کیا ہے"
مسٹر جنگو پارک لکھتے ہیں کہ "بت پرست حبشیوں کو نوش جان عموماً شراب ہے جو جو یا خمیر سے طیار کی جاتی ہے جس کو وہ حد سے زیادہ پیتے رہتے ہیں مگر مسلمان شدہ حبشیوں کا نوش جان سوائے پانی کے اور کچھ نہیں رہتا"
ریورنڈ ڈور ویلا بی ٹن لکھتے ہیں کہ یہ عیسائی جنہوں نے اسلام کے بدنام کرنے اور الزام لگانے میں کوئی حد نہیں رکھی اگر مغربی افریقہ کیوسط میں سیر کرکے دیکھیں جیسا کہ میں نے دیکھا ہے تو اُن کو معلوم ہو جائے کہ بت پرست اور اسلامی جماعتوں میں کسقدر بڑا تفاوت ہو جاتا ہے۔ ایک تو ہمیشہ کے واسطے غافل اور روز بروز خراب ہے اور دوسرا جسمانی اور دماغی حالتوں میں چست اور ترقی کرنے والا ہے ایک میں قانون ندارد ہے یا محض تلون طبع اور وہم قانون ہے دوسرا خاص قواعد و ضوابط کا پابند ہے۔

ایک میں تیز شرابوں کی کثرت ہوتی جاتی ہے۔ دوسری میں سخت درجہ کی پارسائی اور مستقل پرہیزگاری ہے اگر وہ ایسا کریں تو پھر اسلام کی نسبت یہ نہ کہیں کہ وسط افریقہ میں اسلام ایک لاقابل اصلاح فساد ہے۔

ڈاکٹر بارتھ۔ ترقی اسلام کی نسبت لکھتے ہیں کہ "ایک وقت بیابان کے بربریوں کا اکثر حصہ عیسائی تھا اور بعد وہ تبدیل مذہب کرکے مسلمان ہوگئے"

پھر وہ لکھتے ہیں کہ "افریقہ میں مسلمان ہی کوئی حکومت قایم رکھ سکتے ہیں اور ایک بڑی بات یہ ہے کہ اسلام میں ایک جاندار اصول ہے جس کے قایم کرنے سے ایک مصلح بڑے بڑے کام کرسکتا ہے"

سنہ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری سے ظاہر ہے کہ گذشتہ دس سالوں میں یعنی ۱۸۹۱ء سے سنہ ۱۹۰۱ء تک ہندوستان میں مسلمانوں کی تعداد پچاس لاکھ سے زیادہ ترقی ہوئی۔ ہندوؤں میں پانچ لاکھ کی کمی ہوئی عیسائیوں میں چھ لاکھ انتالیس ہزار کی ترقی ہوئی بدھ مذہب میں بتیس لاکھ پینتالیس ہزار کی ترقی اور سکھوں میں ایک لاکھ ستائیس ہزار چار سو کی ترقی ہوئی اس طرح پر کل مذاہب کی مجموعی ترقی پچیس لاکھ چھیاسی ہزار چار سو ہوئی اور اکیلے اسلام کی ترقی پچاس لاکھ سے زیادہ ہوئی۔

بہ لحاظ آبادی کے کل مسلمان ہندوستان میں چھ کروڑ بارہ لاکھ پچاس ہزار ہیں کل آبادی ۲۹ کروڑ چالیس لاکھ۔ گویا یہ مسلمان اکیس فیصدی یعنی قریبا پانچویں حصہ اور ترقی تعداد میں دوسرے تمام مذاہب کی مجموعی ترقی کی نسبت دوچند اس حساب سے مسلمانوں کی تعداد میں اور کل مذاہب ہند کی نسبت دس گنی ترقی ہوئی +

دیباچہ طبع اوّل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدٰنَا لِھٰذَا۔ وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَآ اَنْ ھَدٰنَا اللّٰہُ ۴۳ ع

تمام حمد اللہ کیواسطے ہے جس نے ہم کو یہ ہدایت کی اور ہم اس لایق نہ تھے کہ ہدایت پاتے اگر اللہ ہم کو ہدایت نہ کرتا۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ

اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں اے مومنو تم اس پر درود بھیجو اور فرماں برداری

سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۵۶ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ

کیا کرو جیسا چاہیے۔ اے خدا درود بھیج محمد پر اور آل محمد پر جیسا تو نے

عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی

ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر درود بھیجا تحقیق تو اعلیٰ صفتوں اور بزرگیوں والا ہے اے خداوند

مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ

برکتیں نازل کر محمد اور آل محمد پر جیسی کہ تو نے ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر برکتیں نازل کیں

حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ

بس تحقیق تو اعلیٰ صفتوں اور بزرگیوں والا ہے۔ اے خداوند تو درود بھیج تمام نبیوں صدیقوں اور شہیدوں اور

وَالصّٰلِحِیْنَ۔

نیک بندوں پر

اَمَّا بَعْدُ

از اں بعد

اس تفسیر کے متعدد مقامات پر قرآنی آیات سے صاف طور پر ثابت کر دیا گیا ہے کہ مسلمانوں کا تمام دینی اور دنیاوی عروج قرآن پر ہی منحصر ہے۔ یہ کامل ہدایت۔ کامل نور۔ کامل حیات اور کامل فیصلہ ہے۔ اسیواسطے اس کے نام ہیں۔ نُوْرٌ مُّبِیْنٌ۔ حَقٌّ مُّبِیْنٌ۔ قَوْلٌ فَصْلٌ۔

ظاہر کرنیوالا نور۔ حق باطل کی جدا کرنیوالا حق۔ فیصلہ کرنیوالی۔

۵ یعنی ساتویں سورت کی ۴۳ آیت اسیطرح سے تفسیر میں جہاں کہیں آیتیں دی ہیں ان کا نمبر بتلایا گیا ہے سورت کا نمبر خط کے اوپر اور آیت کا نمبر نیچے ہے۔

تَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً ۱۲/۱۱۱ ہدایت و موعظت۔ شفا۔ میزان۔ فرقان۔

ہر ایک بات کی تفصیل اور ہدایت اور رحمت ہے

مبین کتاب مفصل۔ اسی کی شان میں ہے۔ بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ

لوگوں کیواسطے بیان ہے اور متقیوں کیواسطے ہدایت و

لِّلْمُتَّقِيْنَ ۳/۳ شِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۱۰/۶ حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ ۲۷/۵۴ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ

نصیحت ہے ۳/۳ امراض قلبی کیواسطے شفا ہے ۱۰/۶ کمال پہنچنے اور پہنچانیوالی حکمت ۲۷/۵۴ پھر اللہ کی اور

بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۲۵/۴۵ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ

اُس کی آیتوں کے بعد کونسی حدیث پر ایمان لاتے ہو ۲۵/۴۵ کیا اللہ کے سوائے میں کوئی اور فیصلہ کنندہ تلاش کروں اور اللہ تو وہ

اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ۶/۱۱۵ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً

ہے جس نے تمہاری طرف مفصل کتاب اُتاری ہے ۶/۱۱۵ اور جو کوئی میرے ذکر سے مُنہ پھیرے گا پس اُس کیواسطے روزی

ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ۲۰/۱۲۴ وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ

تنگ ہوگی اور قیامت کے دن ہم اُس کو اندھا اُٹھاویں گے ۲۰/۱۲۴ اور جو کوئی ذکر رحمانی سے غفلت کرے گا ہم اُس پر

لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ۴۳/۳۶ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ

شیطان کو قابض کردینگے تب وہ اُس کا ہمنشین رہیگا ۴۳/۳۶ اور اُس شخص سے زیادہ ظالم کون ہے جس کو اُس کے رب کی

عَنْهَا اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ۳۲/۲۲ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ

آیتوں سے یاد دہانی کرائی گئی پھر اُس نے اُس سے مُنہ پھیر لیا تو ہم ایسے مجرموں سے ضرور بدلہ لینے والے ہیں ۳۲/۲۲ جو کلام اللہ

هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۵/۴۴ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ

کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی کافر ہیں ۵/۴۴ اور جو کلام اللہ کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی بدکار ہیں ۵/۴۷

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

اور جو کلام اللہ کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی ظالم ہیں ۵/۴۵

ذیل میں چند احادیث و اقوال صحابہ کرام و ائمہ عظام پیش کرتا ہوں جس سے ظاہر ہو جائیگا کہ قرآنی آیات کے مقابلہ پر احادیث و اقوال کا کیا مرتبہ ہے بزار اور امام نسائی نے حضرت عبد اللہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر ایک شرط جو قرآن میں نہ ہو خواہ وہ سو شرطیں کیوں نہ ہوں سب کی سب باطل اور مردود ہیں۔ حدیث ابو سعید خدری میں ہے۔ کلام اللہ کی فضیلت اور تمام کلاموں پر ایسی ہے جیسی کہ اللہ کی فضیلت اپنی مخلوق پر ہے اس کی روایت ترمذی اور دارمی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں کی ہے۔ حدیث انس میں ہے جو کوئی اپنے رب سے باتیں کرنا چاہے وہ قرآن پڑھے (خطیب اور دیلمی) صحیح مسلم میں ہے۔ خَيْرُ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ۔ کنز العمال جلد اول صفحہ ۴۵ میں ہے تھوڑے عرصے کے بعد

ایک فتنہ برپا ہونیوالا ہے اور جب پوچھا گیا کہ اس سے نجات اور مخلصی کی کیا راہ ہے تو فرمایا کہ کتاب اللہ سے نجات وابستہ ہے کیونکہ اس میں تم سے پہلی اُمتوں کے قصّے اور آنیوالے زمانہ کی خبریں ہیں اور یہی کتاب تمہارا حکم ہے کل نزاعوں کا فیصلہ کرے گی۔ اور وہ قول فیصل ہے جس میں ذرہ بھی ہزل نہیں جو ظالم زبردست اُس کو ترک کرے گا خدا اُس کو کاٹ ڈالیگا اور جو اُس کو چھوڑ کر کسی چیز کو ذریعہ ہدایت سمجھے گا تو وہ ضلالت کے کنوئیں میں گرے گا۔ یہی اللہ کی طرف سے ایک مضبوط رسّی ہے جس کے سہارے سے انسان کنار امن و عافیت پر پہنچ سکتا ہے اور حکمت کی بھری ہوئی نصیحت ہے جس سے آدمی فوائد کثیر حاصل کر سکتا ہے۔ یہی صراط مستقیم ہے جس پر چلنے سے بشر اللہ تک پہنچ سکتا ہے اور یہی ایک کتاب ہے جس کی پیروی کرنے سے انسانی خواہشوں میں کجی نہیں آسکتی اور وہ نعمائے الٰہی کا ایسا خوان نعمت ہے کہ حقیقی علماء اُس سے سیر نہیں ہو سکتے اور نہ زبانیں اُس کے ذریعہ دھوکا کھا سکتی ہیں اور نہ وہ بار بار کی تکرار سے کہنہ ہو سکتی ہے اور نہ عجائبات اُس کے کبھی ختم ہو سکتے ہیں وہ ایسی کتاب ہے کہ جب کبھی جنوں نے بھی اُسے سُن پایا تو پکار اُٹھے کہ ہمنے ایک عجیب کتاب سُنی ہے جو نیکی اور نیک کرداری کی رہنمائی کرتی ہے جس شخص نے قرآن میں سے کہا اُسنے سچ کہا اور جس نے قرآن ہی کی رو سے حکم دیا اُس نے عدل کیا اور جس نے اُسکے مطابق عمل کیا اُسے اجر ملا اور جس نے اُس کی طرف بُلایا اُس نے راہ راست کی طرف ہدایت کی۔ ایسا ہی مسند امام احمد بن محمد حنبل میں بروایت حضرت علی رضؓ آیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کہ جبرئیل میرے پاس آیا اور کہا کہ اے محمدؐ تیری اُمت تیرے بعد فتنہ میں پڑنے والی ہے میں نے پوچھا کہ اے جبرئیل بتاؤ میری امت اس فتنہ سے کیونکر نجات پائے گی۔ اُس نے کہا کہ قرآن کریم ہی مخلصی کی راہ ہوگی جس میں پہلے اور پچھلوں کی خبریں ہیں۔ اور قرآن ہی تمہارا معاملات پیش یافتنہ کے لئے حکم ہے وہ اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسّی ہے اور اللہ تک پہنچانے کی سیدھی سڑک ہے۔ وہ فیصلہ کی کلام ہے جس میں کوئی ہزلیات نہیں۔ قرآن وہ کتاب ہے کہ اگر کوئی زبردست بھی اُس کو چھوڑ کر اور چیز پر عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کو پاش پاش کر دے گا اور جو شخص اُس کے سوا کسی اور چیز سے اپنا مقصود چاہے گا تو خدا اُن کو گمراہ ہی رکھے گا۔ اور قرآن کریم کسی کے تکرار سے کہنہ نہیں ہو جائیگا وہ تو ایسا دریائے ناپیدا کنار ہے کہ جس کے عجائبات ختم نہ ہونے پائیں گے۔ جو شخص قرآن کیمطابق کہے گا وہ سچ اور صحیح کہے گا اور جو اُسی کی رُو سے حکم کرے گا تو اُس کا حکم عدل و انصاف پر مبنی ہوگا اور جو اُس کی تعلیم کے مطابق عمل کرے گا اجر پائے گا اور جو اُس کے قواعد کے تحت میں تقسیم کریگا وہ سب ٹھیک اور درست ہوگا (دیکھو کنز العمال جلد اوّل صفحہ ۴۵)

مزید برآں باہمی پھوٹ اور اختلاف سے اُس پیارے نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے سخت ہی منع فرمایا ہے اور کہا ہے وَلَا تَخْتَلِفُوا قَالَ فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوا فَهَلَكُوا رواہ البخاری عن ابن مسعود بخاری نے

ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ باہم اختلاف نہ کرنا کیونکہ تم سے پہلی اُمتوں نے باہم اختلاف کیا اور تخروہ
برباد اور ہلاک ہوگئیں (دیکھو کنز العمال جلد اصفحہ ۴۵) اس سے واضح حدیث مسلم میں آئی ہے جس
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے انما ہلکت من کان قبلکم باختلافہم فی الکتب یعنی تم سے
پہلے جو اُمتیں ہوئی ہیں جب اُنہوں نے کتاب اللہ میں اختلاف کیا تو اللہ نے ان کو تباہ اور غارت کر دیا
دیکھو کنز العمال جلد اصفحہ ۴۵- طبرانی نے حضرت ثوبان سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ میری حدیث کو کتاب اللہ پر عارض کرو اگر اس کے مطابق ہو تو جان لو کہ میری طرف
سے ہے اور میں نے ہی اُس کو بیان کیا ہے (دیکھو کنز العمال جلد اصفحہ ۴۵) طبرانی نے اور سموینی
ثوبان سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی چکی پھیرنیوالی ہے
صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلعم اُس وقت کیا کریں - فرمایا کہ میری حدیث کو کتاب پر عارض
جس کو موافق پاؤ جان لو کہ میری حدیث ہے اور اس کا کہنے والا میں ہوں - دیکھو کنز العمال جلد اصفحہ ۵
ابن عساکر نے حضرت علی ع سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب
راوی پیدا ہوں گے جو میری طرف سے حدیث بیان کریں گے تم ان حدیثوں کو قرآن پر عارض
کیا کرنا اگر وہ قرآن کے موافق ہوں تو اُن کو لے لو ورنہ ترک کرو (دیکھو کنز العمال جلد اول صفحہ ۵۰)
یہ امر صرف اہل سنت والجماعت کی کتابوں سے ہی ثابت نہیں ہوتا بلکہ اہل تشیعہ کی کتابوں سے
بھی پایۂ ثبوت کو پہنچتا ہے ہم اُن سے بھی بطور نمونہ چند ایک احادیث بیان کر دیتے ہیں - اور وہ حسب
ذیل ہیں - امام کلینی اس حدیث کو باب الاخذ بالسنتہ وشواہد الکتاب میں ابو عبداللہ سے روایت
کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک حق بات کی ایک حقیقت ہوتی ہے
اور ہر نیکی پر نور ہوتا ہے لیکن جو حدیث کتاب اللہ کے موافق ہو اُس کو لے لو اور جو کتاب اللہ کے مخالف
ہو اُس کو چھوڑ دو (دیکھو کافی کلینی صفحہ ۳۳) امام کلینی باب الفرق بین الرسول والنبی والمحدث میں
ایوب بن حر سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو عبداللہ کہتے ہوئے سنا کہ ہر ایک
چیز کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر رد کی جاتی اور ہر ایک حدیث جو کتاب اللہ سے موافقت
نہ کھائے وہ لغو اور فضول ہے (دیکھو کلینی صفحہ ۸۲) حضرت عمر روایت کرتے ہیں کہ ہم سب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ملکر بیٹھے ہوئے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کے چہرہ مبارک پر
غم اور حزن کے آثار نمودار دیکھے سی حالت میں انا للہ وانا الیہ راجعون پکارا اٹھے میں نے عرض
کی یا رسول اللہ صلعم انا للہ وانا الیہ راجعون آپ کیوں پڑھتے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ ابھی میرے پاس جبرئیل آیا اور یہی کلمہ پڑھا میں نے اُس سے پوچھا کہ یہ کلمہ کیوں پڑھا تو جبرئیل
نے کہا کہ تیری امت تیرے بعد بہت قلیل زمانہ میں فتنہ میں مبتلا ہونے والی ہے میں نے کہا کہ کیا کفر کا
فتنہ ہوگا یا ضلالت کا تو اُس نے کہا سب باتیں ہوں گی میں نے کہا کہ یہ سب باتیں کہاں سے

پیدا ہوں گی حالانکہ میں اُن میں قرآن شریف چھوڑ جاؤں گا یہاں کہ قرآن شریف کے ذریعہ گمراہ ہوں گے یعنی اپنی من گھڑت تفسیریں بنالیں گے اور لوگوں کو گمراہ کریں گے کیونکہ سب سے پہلے قرآن پڑھنے والوں اور امیروں کی طرف سے یہ ناشایستہ کام وقوع میں آئے گا وجہ یہ کہ امیر لوگوں کے حقوق تلف کرینگے بلکہ اِن کو قتل کر دیا کریں گے اور قرآن کے جاننے والے علما امیروں کی خواہشوں کی پیروی کرینگے اور گمراہی میں ترقی کریں گے اور باز نہیں آئیں گے (کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۶۵) اِس حدیث سے پورے طور پر عیاں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود رسول صلعم کو آپ کے زمانہ حیات میں خبر دی تھی کہ اُن کے تھوڑے عرصہ بعد لوگ قرآن شریف کی غلط اور دور از قیاس تفاسیر لکھکر امت کو گمراہی اور ضلالت کے گڑھے میں ڈالیں گے۔ طبرانی میں ابو مسعودؓ کی روایت ہے میرے زمانہ کے لوگ سب سے اچھے ہیں اُس سے دوسرے درجہ پر دوسرے زمانہ کے پھر اُس سے اُتر کر تیسرے زمانہ کے لوگ اور پھر ایک قوم ایسی ہوگی کہ جس میں کچھ بھی خیر نہیں ہے ایسا ہی الحکیم میں بروایت ابی الدرداء یوں آیا ہے میری اُمت کا اول اور آخر اچھا ہے اور درمیانی زمانہ مکدر ہے۔

اِس امر کی وضاحت حلیہ ابو نعیم میں بروایت عروۃ بن رویم درج ہے جس میں یہ حدیث آئی ہے اِس اُمت کا اوّل اور آخیر اچھا ہے اوّل حصّہ تو وہ ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آخیر حصّہ جس میں عیسیٰ بن مریم ہیں اور ان کا درمیانہ کجرو ہوگا نہ اُن کو تم سے کچھ تعلق ہوگا اور نہ ہماری اُن سے کچھ راہ و رسم ہوگی۔

امام بیہقی اور ابو نعیم و ابن ماجہ و حاکم اور ابن عساکر اور ابن شیبا اور احمد بن حنبل رضہ اور طحاوی اور ابن عاصم اور رویانی نے عمران بن حصین سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صحابیو تمہارے لئے میرا زمانہ اچھا ہے پھر دوسرے درجہ پر بعد کا ملحق زمانہ یعنے تابعین کا اُن کے بعد ایسے لوگ ہوں گے کہ خیانت کریں گے اور امانت کے لایق نہیں ہوں گے اور بغیر شہادت کے گواہی دیا کریں گے اور لوگوں کو ڈرائیں گے مگر خود ایماندار نہیں ہوں گے اور اُن میں دولت زیادہ ہوگی۔ (کنز العمال جلد ۴)

ابن ماجہ میں حضرت انس رضہ سے روایت ہے میری اُمت کے پانچ طبقے ہیں چالیس سال تک نیکوکار اور متقی لوگ ہیں بعد ازاں ایک سو بیس برس تک باہم رحم کرنے والے اور صلہ رحمی کرنے والے پھر اُن کے بعد ایک سو ساٹھ برس تک باہم قطع تعلق کرنے والے اور پیٹھ دکھانے والے پھر لڑائی فساد کا زمانہ ہوگا (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۲۲) یہ تو احادیث سے ثابت ہے اب ہم دکھاتے ہیں کہ صحابہ کا عملدرآمد کیا رہا ہے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ فاطمہ بنت قیس نے بحضور امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت بیان کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ انہوں نے زن مطلقہ کے نان

ونفقہ وسکونت مکان کی نسبت یوں فرمایا تھا۔ چونکہ اُسکا بیان قرآن کریم کی نص صریح کے مطابق نہیں تھا تو امیر المومنین نے اِسکو یہ کہکر رد کیا۔ کہ ہم ایک عورت کے بیان کرنے پر قرآن کے حکم کو نہیں بدل سکتا دیکھو الفاروق جلد ۲ صفحہ ۲۳۹

حدیث کی تمام کتابوں میں حضرت عمر کا یہ قول درج ہے حسبنا کتاب اللہ ہمیں کتاب اللہ یعنی قرآن شریف ہی کافی ہے اور دوسری جگہ حسبکم کتاب اللہ فرمایا ہے یعنی کتاب اللہ تمکو کافی ہے دیکھو مشکوٰۃ شریف صفحہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں قرآن افضل ہے ہر شے سے جو سوا اللہ کے ہے جس نے قرآن کو اپنا امام بنایا وہ اُس کا پہنچانیوالا ہوگا طرف جنت کے اور جس نے اُس کو پس پشت ڈالا وہ اُس کو کھینچنے والا ہوگا طرف نار کے۔) روضۃ العلما میں بروایت صاحب ہدایہ نقل ہے ابوحنیفہ سے روایت ہے کہ اگر میں نے کوئی ایسی بات کہی ہو جو قرآن حمید کے مخالف ہو تو میری بات کو چھوڑ دو اور قرآن کے مطابق عمل کرو اور اگر مجھ سے رسول اللہ کی حدیث کے خلاف بھی کوئی بات سرزد ہوئی ہو تو بھی میرے قول کو ترک کرو اور حدیث پر عمل کرو اور اگر کسی صحابی کے قول کے خلاف بھی میرا قول ثابت ہو تو بھی میرے قول کو چھوڑ دو اور صحابی کے قول پر عمل کرو۔

فہرست تفاسیر معروف مع سنہ وفات مصنف

احکام القرآن سنہ ۲۰۴ھ — تفسیر اسحاق بن راہویہ سنہ ۲۳۸ھ — تفسیر نزہت القلوب سنہ ۳۰۳ھ — تفسیر النسائی سنہ ۳۰۳ھ — تفسیر ابن جریر سنہ ۳۱۰ھ

تفسیر شفاء الصدور سنہ ۳۵۱ھ — تفسیر ابو اللیث سنہ ۳۸۳ھ — تفسیر حقایق سنہ ۴۱۲ھ — تفسیر ثعلبی سنہ ۴۲۷ھ — تفسیر وارعزیز سنہ ۴۳۶ھ — تیسیر فی العلم التفسیر سنہ ۴۶۸ھ

احتجاج القرآن در قراءۃ سنہ ۵۰۳ھ — یاقوت التاویل سنہ ۵۰۵ھ — معالم التنزیل سنہ ۵۱۶ھ — تفسیر کشاف سنہ ۵۲۸ھ — تفسیر مجمع البیان سنہ ۵۶۱ھ

مفاتیح الغیب المعروف بہ تفسیر کبیر سنہ ۶۰۶ھ — تفسیر عرائس البیان سنہ ۶۰۶ھ — تفسیر کواشی سنہ ۶۰۸ھ — تفسیر ابن العربی سنہ ۶۲۸ھ — تفسیر بیضاوی سنہ ۶۸۵ھ

تفسیر مدارک سنہ ۷۰۱ یا ۷۱۰ھ — تفسیر اسکندری سنہ ۷۴۱ھ — تفسیر خازن سنہ ۷۴۱ھ — تفسیر سراج المنیر سنہ ۷۷۲ھ — تفسیر ابن کثیر سنہ ۷۷۴ھ — تفسیر ابن عرفہ سنہ ۸۰۲ھ

تفسیر تنویر المقیاس سنہ ۸۱۷ھ — فصل الخطاب سنہ ھ — تبصیر الرحمٰن و تیسیر المنان سنہ ۸۲۵ھ — تفسیر بحر امواج سنہ ۸۴۹ھ — تفسیر جلالین سنہ ۸۶۴ھ

تفسیر جامع البیان سنہ ۸۸۹ھ — تفسیر حسینی سنہ ۸۲۲ھ — تفسیر جامع البیان سنہ ۹۰۵ھ — تفسیر الدر المنثور سنہ ۹۱۱ھ — اتقان سنہ ۹۱۱ھ — تفسیر ابو السعود سنہ ۹۸۲ھ

المعروف بالجمیل تفسیر فتح القدیر تاج التفاسیر تفسیر فوز الکبیر تفسیر فتح الخبیر فتح الرحمان فی ترجمۃ القرآن تفسیر کمالین

سنہ ۱۱۹۶ھ سنہ ۱۲۵۵ھ سنہ ۱۲۰۳ھ سنہ ۱۲۷۶ھ سنہ ۱۲۷۶ھ سنہ ۱۲۷۶ھ سنہ ۱۲۸۷ھ

تفسیر فتح العزیز تفسیر فتح البیان ترجمان القرآن تفسیر الوجیز تفسیر بحر مواج روح البیان تفسیر رؤفی تفسیر مظہری

تیرھویں صدی سنہ ۱۳۰۱ھ سنہ ۱۳۰۱ھ سنہ ۱۳۱۰ھ تیرھویں صدی تیرھویں صدی تیرھویں صدی سنہ ۱۳۰۰ھ

تفسیر لوامع التنزیل تفسیر عمدۃ البیان تفسیر اکسیر اعظم تفسیر درالاسرار تفسیر فتح المنان تفسیر احمدی سید احمد خاں تفسیر معالمات الاسرار

زندہ ہیں — — زندہ ہیں زندہ ہیں سنہ ۱۳۱۶ھ زندہ ہیں

تفسیر محمدی تفسیر صافی تفسیر نفح الطیب حاشیہ قنوی علی البیضاوی حاشیہ ابن المجید علی البیضاوی تفسیر بحر الحقائق

چودھویں صدی — — — — —

حاشیہ صاوی علی الجلالین حاشیہ الشہاب المسماۃ بعنایۃ القاضی وکفایۃ الراضی علی البیضاوی تفسیر توضیح المجید

— — —

کتاب التفسیر تفسیر نیشاپوری تفسیر لطائف القرآن عجائب القرآن غایت البرہان

زندہ ہیں۔ یہ آخری چودہ تفاسیر چودھویں صدی کی ہیں

فہرست کتب احادیث مع سنہ وفات مصنف

موطا امام مالک مسند ابوداؤد طیالسی مسند الحمیدی سنن سعید بن منصور مسند مسدد مسند اسحاق بن راہویہ

سنہ ۱۷۹ھ سنہ ۲۰۴ھ سنہ ۲۱۹ھ سنہ ۲۲۷ھ سنہ ۲۲۸ھ سنہ ۲۳۵ھ

مصنف ابن ابی شیبہ مسند احمد نوادر الاصول سنن دارمی جامع الصحیح بخاری جامع الصحاح یا صحیح مسلم سنن ابن ماجہ

سنہ ۲۳۵ھ سنہ ۲۴۱ھ سنہ ۲۵۵ھ سنہ ۲۵۵ھ سنہ ۲۵۶ھ سنہ ۲۶۱ھ سنہ ۲۷۳ھ

زیادات عبداللہ بن احمد سنن ابوداؤد جامع صحیح ترمذی و نوادر الاصول سنن نسائی کتاب الکنی مسند ابویعلی

تیسری صدی میں سنہ ۲۷۵ھ سنہ ۲۷۹ھ سنہ ۳۰۳ھ چوتھی صدی میں سنہ ۳۰۷ھ

کافی کلینی اعتدال القلوب مسند ابی بکر بن ابی شیبہ مسند ابی حمید معجم ابن قانع صحیح ابن حبان و سنن ابن حبان العظمۃ ابی الشیخ

سنہ ۳۰۲ھ سنہ ۳۲۷ھ سنہ ۳۳۵ھ سنہ ۳۴۹ھ سنہ ۳۵۱ھ سنہ ۳۵۴ھ سنہ ۳۵۴ھ

المعجم الکبیر المعجم الاوسط المعجم الصغیر سنن و عمل الیوم واللیل ابن سنی و طب نبوی ابن سنی کامل ابن عدی سنن دارقطنی و افراد

سنہ ۳۶۰ھ سنہ ۳۶۰ھ سنہ ۳۶۰ھ سنہ ۳۶۴ھ سنہ ۳۶۵ھ سنہ ۳۸۵ھ

شعب الایمان مستدرک فضائل صحابہ ابونعیم معہ کتاب الہدی و حلیہ سنن الکبیر البیہقی الصلوٰۃ المروزی البلاء و تاریخ دمشق للخطیب

سنہ ۴۰۳ھ سنہ ۴۰۵ھ سنہ ۴۳۰ھ سنہ ۴۵۸ھ سنہ ۵۰۰ھ سنہ ۵۰۲ھ

تاریخ ابن عساکر مختارۃ الضیاء المقدسی سنن نووی مسند احمد بن منیع طبقات ابن سعد مسند ابی نصر الدیلمی زبا جبری*

سنہ ۵۷۱ھ سنہ ۶۴۳ھ سنہ ۶۷۶ھ دوسری صدی کے بعد سنہ ۹۱۱ھ دوسری صدی کے بعد —

*مسند امام شافعی امالی مسند الشہاب قضاء الاجوائد ابن ابی الدنیا مصنف عبدالرزاق ضعفاء عقیلی الترغیب فی الذکر

موطا امام محمد مسند الفردوس دیلمی معجم البغوی فوائد سمویہ ۱۲
دوسری صدی کے اخیر

تفسیر القرآن بالقرآن

تمہید

میں اِس بات کو دردِ دل کے ساتھ ظاہر کرتا ہوں کہ عام تفاسیر میں بہت سا رطب و یابس کئی طرح پر داخل ہو گیا اول تاریخ و جغرافیہ کے متعلق اس طرح سے کہ قرآن مجید میں سابقہ انبیا و ملوک و اقوام و دیار و امصار کا جو اشارتاً ذکر آیا ہے نہایت مختصر اور صاف الفاظ میں ہے اور جس نتیجہ کیلئے وہ قصص بیان کئے گئے ہیں اُسکی صفائی کیواسطے اُسیقدر بیان کافی ہے مگر قدیم زمانہ کی کوئی مفصل اور معتبر تاریخ ایسی موجود نہیں جن سے اُن کی تفصیلات تاریخی طور پر معلوم ہو سکیں ایسے قصص کے متعلق جو روایات یہود و نصاریٰ اور مشرکین عرب میں پشت در پشت افواہاً چلی آتی تھیں یا تورات میں مذکور تھیں مفسرین نے اپنی تفاسیر میں اُن کو درج کر لیا اور یہ التزام نہ رکھا کہ جسقدر حصہ کی تصدیق قرآنی الفاظ کی رو سے نعوذ ثابت ہوتا ہے اُسکو چھوڑ دیتے بلکہ قرآن مجید کے صاف صاف الفاظ میں کھینچ تان کر کے اُن کو سچا سمجھنے کی کوشش کی گئی مفسرین بالتحقیق کو اُن تصریحات میں عقل اور قرآن کی رُو سے اختلاف کرنا پڑا ایک تو اسطرح قصص کے بارہ میں مفسرین میں اختلاف ہوا دوم اسطرح پر کہ مختلف ذریعوں سے جو مختلف لوگوں کو روایات پہنچیں وہ مختلف تفاسیر میں درج ہوتی رہیں۔ پھر مفسرین میں علیحدہ علیحدہ روایتوں پر اختلاف اور بحث شروع ہوئی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ قرآن مجید کی تفاسیر بے سند خلاف عقل اور لغو تصریحات کا مجموعہ بن گئیں اور اُنپر مباحثات کا غیر مقطوع سلسلہ شروع ہو گیا اسطرح پر خود قرآن کریم اندرونی اور بیرونی ناظرین کی نظر میں مزخرفات اور لغویات کا مجموعہ متصور ہو کر تنازعات لاحاصل کا موجب ٹھہر گیا اِسلئے مسلمانوں میں تو اُسکا بامعنی پڑھنا اور پڑھانا متروک ہوا مخالفین کو واہیات نکتہ چینیوں اور بے معنی اعتراضات کا بیحد سامان ملا اور منصفین کیواسطے ہزار ہا حجاب پڑ گئے جس سے اصل حقیقت کو پہچاننا محال ہو گیا۔ الغرض بجائے اسکے کہ قرآن مجید دنیا کے راستی پسند لوگوں پر ایک عظیم الشان صداقت ثابت ہوتا لغو افواہوں اور بے معنی قصوں کا مجموعہ ٹھہر گیا اور ہر طرف سے کیا موافقین اور کیا مخالفین میں خفیہ یا علانیہ طور پر مضحکہ ہونے لگا

دوم۔ علوم طبعیہ کے متعلق قرآن مجید میں جو اشارات ہیں وہ بالکل صحیح ہیں مگر مفسرین نے علوم قدیمہ کے موافق [illegible] تاویلات کر کے جو تشریحات درج کیں اُن میں سے آج تجربتاً بہت سی غلط ثابت ہو گئیں۔ یہ غلطی علوم

قدیمہ یا مفسرین کی ہے مگر مخالفین اور اندرونی جہال نے اُن کو اصل قرآن تصور کرکے اُسکو نشانۂ اعتراضات و تمسخرات بنالیا

سوئم - قدیم مفسرین کے تاریخی اور علمی اختلافات اور اُن کی خامیوں کو دیکھکر سرسید احمد خان مرحوم کو جو زمانہ حال میں ایک نامی گرامی مصنف ہوگذرے ہیں ایسی باتوں سے انکار کرنیکا حوصلہ ہوا جنکی تصریحات قرآن کریم میں موجود اور جو تمام مومنین کے مشاہدہ کی باتیں اور عقل سلیم کے عین موافق ہیں مثلاً قبولیت دعا معجزات انبیا و کرامات اولیا - وحی الٰہی - رویائے صادقہ - الہامات و مکاشفات وجود ملائکہ تصرفات باریتعالیٰ ظلم و بدکاری پر مصیبتوں کا آنا مسئلہ جبر و قدر وغیرہ

چہارم - قرآن مجید کے ظاہر معنوں کو چھوڑکر مروجہ قصص کے مطابق الفاظ کے معنی گھڑے گئے جس سے صدہا طوفان پیدا ہوئے اور قرآن مجید سخت بدنام ہوگیا - اور اسلام جو عالمگیر صداقت ہے دنیا کی آنکھوں میں ایک تودۂ طوفان بیجا الخیال فسانۂ عجائب اور مجموعۂ مزخرفات ٹھہر گیا - خدا رحم کرے مفسرین اور مترجمین پر کیونکہ نیک نیتی سے جو کچھ اُنہوں نے قرآن کی خدمت کی وہ قابل اجر ہے اور جو کچھ بدنیتی یا عجائب پرستی یا قدامت پرستی یا افترا پسندی کے طور پر کیا وہ سخت ظلم ہے - قلبی حالت کو خداوند عالم خوب جانتا ہے میں خود ایک مدت تک اُن بیہودہ تاویلوں کی وجہ سے جو قرآن مجید پر ڈالے گئے حیران و پریشان تھا مگر خداوند کریم کا بڑا فضل ہے کہ قرآن مجید کی حقانیت اور عظمت کی طرف سے میرا دل کبھی متزلزل نہیں ہوا اور ہمیشہ انکشاف و انشراح ہی بڑھتا گیا اور اُسی کے فضل نے مجھکو تفسیر لکھنے کی توفیق دی جو تمام قرآن مجید کے مطابق ہے

پنجم جسقدر تفاسیر اسوقت تک موجود ہیں اُنمیں سے بعض بہت طول و طویل غیر ضروری تصریحات اور علمی مسائل وغیرہ پر اختلافات اور مباحثات ایسے طریق اور اس وسعت کے ساتھ درج ہیں کہ عام لوگ اُن کے حجم کو ہی دیکھکر خائف ہوجاتے ہیں پھر ایک تو پڑھنے والیکو کچھ پتہ نہیں لگتا اور نہ اطمینان ہوتا ہے کہ آخر فیصلہ کیا ہے جو مختصر تفاسیر ہیں اُن میں تمام مسائل صاف نہیں کئے گئے اور نہ تنازعات کا فیصلہ ہے -

ان تمام دقتوں کی وجہ سے مینے تفسیر القرآن بالقرآن تالیف کرنے کا ارادہ کیا جس قادر کریم نے مجھکو مفتاح القرآن جیسی عجیب کتاب بصرف و نحو تالیف کرنیکی توفیق دی تھی جس نے یہ ثابت کر دکھایا کہ قرآن مجید کے برابر مسلمانوں کیواسطے آسان کتاب اور زبان دانی نہیں تو کیا اپنی مادری زبان میں بھی نہیں اُسی قادر مطلق نے مجھکو اپنے خاص فضل سے اور کرم سے اور رحم سے یہ تفسیر القرآن تالیف کرنے کیواسطے ہمت دی اور توفیق عطا فرمائی اس میں نئی اور عجیب باتیں حسب ذیل ہیں

اول - مدلل و صحیح بجلیۂ ثابت کیا گیا ہے کہ آیات قرآنی کے الفاظ نہایت صاف غیر مشتبہ اور غیر مبہم ہیں اور وہ ایسے عجیب نظام پر واقع ہوئے ہیں کہ ایک ادنیٰ استعداد کا آدمی اُن سے مستفیض ہوسکتا ہے اعلیٰ سے اعلیٰ دماغ اور لیاقت کا آدمی انہیں الفاظ کے لاانتہا مدارج کی لطافتیں اخذ کرسکتا ہے جیسا کہ یہ معمولی انسان کیلئے تذکرہ ہے ویسا ہی اعلیٰ درجہ کے حکیم فلاسفر اور عارف کیواسطے ہے نمونہ کے طور پر اسجگہ ھدی للمتقین کی تفسیر درج کرتے ہیں -

هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ۔ متقیوں کیواسطے ہدایت ہے ھدایت کے مختلف معنی ہیں (۱) راستہ بتلا دینا جیسا کہ آیات ذیل میں وَأَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنَاهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمَىٰ عَلَى الْهُدَىٰ ۲۴ اور ہمنے ثمود کو ہدایت کی مگر اُنہوں نے ہدایت کے مقابلہ پر اندھے پن کو پسند کیا - وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۱۳ ہر ایک قوم کیواسطے ایک ہادی ہے (۲) راہ راست پر قائم

کر دینا جیسا کہ آیات ذیل میں اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۲۰/۵ تو جس شخص
کو چاہے ہدایت نہیں کرتا بلکہ اللہ جسکو چاہے ہدایت کرتا ہے لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ ۳/۲ تجھ پر اُن کی ہدایت کا ذمہ نہیں ہے
(۳) کسی مخلوق کے تمام قوائے کو اپنے کام میں لگا دینا جس سے وہ اپنے کمال کو پہنچ سکے جیسا کہ آیات ذیل میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى
الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۳۰/۱۶ اپنے رب اعلیٰ کے نام کی تسبیح کر جس نے پیدا کیا پھر درست کیا اور جسنے تقدیریں
مقرر کیں پھر ہدایت کر دی (۴) فطری قویٰ کا عطا فرمانا جیسا کہ آیات ذیل میں اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ۱۶/۱۲ نیکی
کے بعد اور نیک اعمال کی توفیق دینا جیسا کہ آیات ذیل میں وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى ۲۶/۵ (۵) منزل مقصود تک
آرام سے پہنچا دینا جیسا کہ قرآن مجید میں بہشتیوں کا قول ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا
اللّٰهُ ۸/۱۴ ان پانچوں معنی کے لحاظ سے قرآن مجید متقیوں کیواسطے ہدایت ہے ابتدائی درجہ میں تو یہ محض رستہ بتلانے کا کام دیتا ہے پھر
جسقدر کوئی انسان اس کے حکموں کو مانتا سمجھتا اور اُن پر عمل کرتا ہے اُسیقدر اُسکے قویٰ راہ راست پر قائم ہوتے جاتے ہیں یعنی
تمام ارادہ شوق جذبات اور عمل عین قرآن کے مطابق ہو جاتے اور فطری قویٰ ملجاتے ہیں روز بروز نیکی کی توفیق بڑھتی اور
آخرکار چین و آرام کے ساتھ منزل مقصود تک پہنچ جاتا ہے کم استعداد کے لوگوں پر اسکا فیضان تعلیمی طور پر ہوتا ہے دوئم درجہ میں
خواص امداد دیکھتے ہیں اسکا نام ہے شِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۱۱/۵ سوئم درجہ میں تائیدات غیبی تعلیمات ربانی الہامات اور
مکاشفات کے دروازہ کھل جاتے ہیں جو تمام اندھیروں کو دور کر کے صاف نور میں لیجاتے اور تمام کجرویوں کی بجائے استقامت
پیدا کر دیتے ہیں۔ مگر یہ تعلیمی اور تاثیری نتائج اُسی انسان میں پیدا ہو سکتے ہیں جو قرآن کے حکموں کو مانے خدا سے ڈرے تمام گناہوں
سے بچے اور نیکیوں کو اختیار کرے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۱/۲ یہ متقیوں کیواسطے ہدایت ہے متقی کے معنی ہیں
خدا سے ڈرنے والا۔ گناہوں سے بچنے والا۔ اپنے آپ کو ہر قسم کے فساد سے محفوظ رکھنے والا۔ اتقا کا ادنیٰ درجہ ہے کبیرہ گناہوں سے
بچنا دوسرا درجہ ہے صغایر سے بھی بچنا اور تیسرا درجہ ہے ہر قسم کی مشکوک باتوں سے بھی بچنا اور ہر حال میں خدا سے ڈرتے رہنا
پس جسقدر کسیکا اتقا ہوگا اُسیقدر قرآن اُسکو سمجھائیگا اور اسی قدر نیک اثر اُس میں مترتب کریگا۔ اتقا اور ہدایت میں وہی نسبت
ہے جو حیات اور نشو و نما میں ہے جو تخم زندہ ہے وہ تو نشو و نما پائیگا اور جو مر چکا وہ گل جائیگا قرآنی تعلیم بمنزلہ آبپاشی کے ہے۔
گویا کہ قرآن کی آبپاشی ہدایت سے وہی لوگ نشو و نمائے روحانی پا سکتے ہیں جنکے اندر روحانی زندگی باقی ہے چنانچہ قرآن مجید خود
فرماتا ہے لِيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا ۳۶/۶ اس حیات کی کیفیت دوسری آیت میں اسطرح بیان فرماتا ہے اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ
الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۳۶/۱۱ (اے محمد) تو اُسیکو سمجھا سکتا ہے جو نصیحت پر چلتا اور در پردہ رحمٰن سے ڈرتا ہے
کیسے عام فہم اور بدیہی الثبوت یہ الفاظ ہیں۔ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ متقیوں کیواسطے ہدایت ہے مگر تمام اعلیٰ سے اعلیٰ مراتب
انسانی پر کیسے کامل طور سے حاوی ہیں انہی الفاظ میں ادنیٰ درجہ کی تعلیم کیسے فصیح اور بلیغ اور پھر کیسے سہل طور پہ شامل ہے
تبھی تو اسکا نام ہے۔ ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۶۸/۵۲ اور حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ ۵۴/۵ ہے۔

دوئم۔ حتی الوسع ہر ایک لفظ کا ترجمہ قرآن مجید کے عام محاورات کے مطابق کیا گیا ہے اور ہر ایک آیت کی تفسیر بھی دوسری آیات سے
کی گئی ہے اس التزام نے ہمکو بہت سی غلطیوں اور غلط فہمیوں سے بچا دیا ذیل میں محض چند مثالیں پیش کرتا ہوں دوسرے تراجم سے مقابلہ کر کے دکھاتا ہوں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۱

ہمارا ترجمہ: تمام حمد اللہ کیواسطے ہے جو تمام عالموں کا رب ہے

دیگر تراجم:

سب تعریف اللہ کو ہے جو صاحب سارے جہان کا ہے

سب تعریف واسطے اللہ کے پروردگار عالموں کا

ہرطرح کی تعریف خدا ہی کو (سزاوار) ہے جو تمام جہان کا پروردگار ہے۔

مقابلہ - الحمد سے مراد وہ ذاتی مستقل اور بے نظیر صفات جو ذات باری تعالیٰ سے مخصوص ہیں اسلئے حمد کا ترجمہ تعریف کرنے میں ایک خامی رہجاتی ہے کیونکہ تعریف کا لفظ ہر ایک نیک و بد مخلوق پر بولا جاسکتا ہے مگر حمد کا لفظ ذات باری تعالیٰ سے مخصوص ہے اللہ کا ترجمہ خدا نہیں ہوسکتا کیونکہ خدا کے معنی ہیں خود آمدہ مگر اللہ کے معنی ہیں تمام محامد کا مجموعہ اسلئے اللہ کا ترجمہ خدا کرنے میں ایک خامی اور غلطی رہجاتی ہے۔ اسیطرح رب کا ترجمہ صاحب یا پروردگار کرنا بھی صحیح نہیں العلمین کا ترجمہ سارے جہان یا تمام جہان کرنا صیغہ جمع کو غیر دینا ہے۔ اور جو اسرار جمع لانے میں مقصود رب العالمین ہیں اُن کو ترجمہ سے مفقود کردینا۔

اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۲ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۳

ہمارا ترجمہ: جو رحمٰن اور رحیم | اور یوم جزا کا مالک ہے

دیگر تراجم:

بہت مہربان نہایت رحم والا | مالک انصاف کے دن کا۔

بخشش کرنیوالا مہربان | خداوند دن جزا کا۔

نہایت رحم والا مہربان | روز جزا کا حاکم۔

رحمان کا ترجمہ مہربان بخشش کرنے والا یا نہایت رحم والا اصل معانی کو پوری طور پر ادا نہیں کرتا رحمٰن کی نسبت قرآن مجید کے متفرق مقامات سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ وہ اسم الٰہی ہے جس کے طفیل سے تمام جاندار مخلوق کو اُنکے مناسب حال اعضا ملے اپنی اپنی غذا کی شناخت پیدا ہوئی اور اُسکے حاصل کرنے اور بقائے نوع کے طریقہ معلوم ہوئے اور یہ سب کچھ ہر ایک حیوان کی طلب اور تردد سے پیشتر ہوا اسکا ترجمہ یہ ہوسکتا ہے اپنے فضل سے تمام ضروری علموں اور طاقتوں اور سامانوں کا طلب و تردد سے پیشتر مہیا فرمانے والا۔ کوئی ایک لفظ اسکے اصل مفہوم کو ادا نہیں کرسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ مترجمین نے مختلف الفاظ اسکے ترجمہ میں استعمال کئے ہیں مالک کا ترجمہ حاکم درست نہیں کیونکہ مالک کو اپنی شے پر اختیار و تصرف کلی حاصل ہوتا ہے مگر حاکم کو نہیں بلکہ حاکم غیر ہوتا ہے۔ قیامت کے دن مالکیت تامہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہوگی یہانتک کہ کسی انسان کے ہاتھ پاؤں اور زبان بھی اپنے قابو میں نہ ہونگی بلکہ خود بخود اللہ کے حکم سے اُس کی مرضی کے خلاف صحیح گواہی دینگے یعنی جو اختیار اسوقت ہمکو اپنے اعضا پر جھوٹ سچ کیطرف مائل کرنیکا حاصل ہے وہ بھی ہاتھ سے جاتا رہیگا پس مالک کا ترجمہ حاکم کرنا حالات قیامت کو نظرانداز کرکے غلطی میں پڑنا ہے۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۵

ہمارا ترجمہ: ہمکو سیدھے رستہ کی ہدایت کر۔

دیگر: چلا ہمکو راہ سیدھی۔

دیگر تراجم

دکھا ہمکو راہ سیدھی۔

ہمکو (دین کا) سیدھا راستہ دکھا۔

ہدایت کے کئی معنی ہیں (۱) راستہ بتانا (۲) قایم کرنا (۳) فطرتی قوٰی کو اپنے اپنے کام میں لگا دینا (۴) فطرتی قوتیں عطا فرمانا (۵) نیکی کے بعد اور نیک اعمال کی توفیق عطا فرمانا (۶) منزل مقصود تک آرام سے پہنچا دینا۔ یہ چھیوں معنی قرآن مجید کے مختلف مقامات سے ثابت ہیں دیکھو هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ کی تفسیر میں۔ پس ہدایت کے معنی چلا ہمکو یا دکھا ہمکو کرنا تمام مدارج و اسرار ہدایت کو مفقود کر دینا ہے اسلئے ہمنے اسکا ترجمہ ہمکو ہدایت کر کیا ہے۔

أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ

ہمارا ترجمہ	یہی لوگ ہیں جو اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں

دیگر تراجم

اُنہوں نے پائی ہے راہ اپنے رب کی۔

یہ لوگ اوپر ہدایت کے ہیں پروردگار اپنے سے

یہی لوگ اپنے پروردگار کے سیدھے رستہ پر ہیں۔

یہی لوگ ہیں جو اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں۔ اس ترجمہ میں اصل مفہوم محفوظ ہے یعنے ہدایت یاب ہونا خدا کے فضل پر منحصر ہے نہ کہ انسانی کوششوں پر جو لوگ متقی مومن پابند صلوٰۃ اور مخیر و محسن ہیں اُن کو ہدایت رب کی طرف سے نصیب ہوتی ہے نہ کہ اپنی طرف سے مگر دوسرے اور چوتھے ترجمہ میں جو یہ عبارت ہے "اُنہوں نے پائی ہے راہ اپنے رب کی یہی لوگ اپنے پروردگار کے سیدھے رستہ پر ہیں" ان میں اصل مطلب کی بجائے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ وہ از خود ہدایت یافتہ ہوئے ہیں نہ کہ خدا کی طرف سے یہ صریح خامی اور غلطی ہے۔

وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِن قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا ١١٥

ہمارا ترجمہ	تحقیق ہم نے پہلے سے آدم سے عہد لیا تھا پس وہ بھول گیا اور ہمنے اسکا ارادہ نہیں پایا۔

دیگر تراجم

اور ہمنے تاکید کر دیا تھا آدم کو اس سے پہلے پھر بھول گیا اور نہ پائی ہمنے اُس میں کچھ ہمت۔

اور البتہ تحقیق عہد کیا تھا ہمنے طرف آدم کے پہلے اس سے پس بھول گیا اور نہ پایا ہمنے واسطے اُسکے قصد خلاف کا اگلے زمانہ میں

آدم سے (درخت گندم کو نہ کھانیکا) ایک عہد و پیمان لیا تھا تو آدم (اُسکو) بھول گئے اور ہمنے اُنکے (ارادے) میں استقلال نہ پایا

دوسرے اور چوتھے ترجمہ آدم علیہ السلام کو ہمت اور استقلال سے بے بہرہ قرار دیتے ہیں مگر قرآن کے الفاظ فرماتے ہیں کہ آدم اُس عہد کو بھول گیا تھا اور اس مخالفت ورزی میں اُسکا عزم نہ تھا یعنے شجر ممنوعہ کے قریب جانے کی خطا نسیان سے ہوئی تھی نہ کہ عزم و ارادے اور نہ بے ہمتی یا غیر مستقل مزاجی سے۔ ایک ترجمہ میں۔ یہ بھی ہے کہ ہمنے اُسکو انبیاء اولو العزم میں سے نہیں پایا۔ یہ اور بھی غلطی ہے کہ ایک ترجمہ میں اُن کو انبیائے اولوالعزم سے خارج کر دیا جائے اور دوسرے میں قوت استقلال سے بے بہرہ۔

اسیطرح اور ہزارہا مقامات ہیں جہاں دوسرے تراجم میں عام محاورات اور منشائے قرآنی کا مفہوم ادا نہیں ہوا بعض جگہ

نقص ہے اور بعض جگہہ خلاف۔

سوئم یہ کہ ہر ایک مضمون قرآنی کی نسبت ثابت کیا گیا ہے کہ وہ کسی خاص قوم کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ ہمیشہ کیواسطے ایک زندہ اور مستقل صداقت ہے جسکے نمونے ہر ایک ملک اور ہر ایک قوم میں ہر وقت مل سکتے ہیں۔

چہارم۔ ہر ایک صفحہ کے بالائی حصہ میں آیات قرآنی معہ ترجمہ بامحاورہ لکھی گئی ہیں تاکہ ایک قرآن مسلسل با ترجمہ ساتھ رہے۔

پنجم۔ ترجمہ میں حتی الامکان یہ التزام کیا گیا ہے کہ قرآنی الفاظ کا مادہ اُن میں محفوظ رہے تاکہ اُس مادہ کا ہماری زبان میں رواج ہو اور جو اسرار علم الہی ہر اصل مادہ کے اندر مقصود ہیں وہ اردو ترجمہ سے زائل نہو جائیں مثلاً تراجم ذیل ہیں۔

الحمد لله	رب العلمين	الرحمن الرحيم	ملك يوم الدين ۱	هدى للمتقين ۲
تمام حمد اللہ کیواسطے ہے	جو تمام عالموں کا رب ہے	جو رحمن اور رحیم	اور یوم جزا کا مالک ہے	متقیوں کیواسطے ہدایت ہے

ایسا کرنے سے الفاظ حمد اللہ۔ عالم۔ رب۔ رحمن۔ رحیم۔ یوم۔ مالک۔ ہدایت۔ اور متقی ترجمہ میں آگئے مطلب بھی عام فہم رہا اصل اسرار جو ان الفاظ میں مقصود ہیں زائل نہوئے اور اردو کلام میں ان کا رواج قایم ہو گیا۔

ششم۔ تمام اختلافی مسائل کی تطبیق اور لغوی تنازعات کی توفیق قرآنی آیات سے ایسے عمدہ طریق پر کی گئی ہے کہ کسی فرقہ اسلامی کو مخالفت کا موقعہ نرہے بشرطیکہ وہ طالب حق اور مخلص بندہ خدا ہو چنانچہ جس لفظ کے جو معنی کئے ہیں اُسکی صحت تمثیلات قرآنی سے ثابت کر دی ہے بجا تصرفات و تاویلات کے طور پر کوئی معنی اپنی طرف سے نہیں کئے گئے۔ جن لفظوں اور آیتوں کے معنی کئی طور پر ہو سکتے تھے اُن میں وہی معنی رکھے ہیں جن کی تصدیق دوسری آیات سے بکثرت ہوتی ہے۔ متنازعہ فیہ مقامات میں آیات بینات اور تواترات قرآنی سے فیصلہ کیا ہے۔

ہفتم ہر ایک سورت کی آیات کے سلسلہ وار نمبر دیئے گئے ہیں تاکہ حوالہ جات کے اخراج میں آسانی رہے۔ کسی آیات کی تفسیر میں جو دوسری آیات لی گئی ہیں اُن کا نمبر بطرز $\frac{\text{نمبر سورت}}{\text{نمبر آیت}}$ لکھا گیا ہے یعنی خط کے اوپر سورت کا نمبر اور نیچے آیت کا نمبر ہے مثلاً وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ $\frac{13}{7}$ اس سے مراد ہے تیرہویں سورت کی ساتویں آیت لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰهُمْ $\frac{2}{272}$ یعنی دوسری سورت کی ۲۷۲ آیت۔

ہشتم۔ اس امر کی بڑی کوشش کی گئی ہے کہ تفسیر مختصر بھی ہو اور کوئی صداقت یعنی سچا مسئلہ اُس سے باہر بھی نرہے تاکہ سب لوگ بآسانی خرید بھی سکیں اور تھوڑے وقت میں مطالعہ بھی کر سکیں اور کسی صاحب کو کم وسعتی یا کم فرصتی کا عذر باقی نہ رہے

نہم۔ تمام اعتراضات کو جو قرآن مجید پر علوم جدیدہ و قوانین قدرت اور تاریخ و جغرافیہ کے رو سے کئے گئے ہیں قرآن مجید کے الفاظ سے اور اُسی کی آیات محکمات سے لغو ثابت کر دیا ہے اور صاف طور پر دکھلا دیا گیا ہے کہ قرآن مجید کے الفاظ میں لغوی یا نحوی طریق پر یا محاورہ قرآن کی رو سے کوئی بات ایسی نہیں جسپر انسانی علوم اور سچی تحقیقاتوں کی رو سے اعتراض ہو سکے چونکہ اعتراضات علوم مصیرہ و تواریخ و جغرافیہ کی رو سے قرآن مجید پر کئے جاتے ہیں اُن کی حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید کے علمی مقامات کی تفسیر مفسرین سابقہ علوم یونانی سے کرتے رہے اور تاریخی مقامات کی تشریح اُن قصوں اور کہانیوں سے جو عرب کے یہود و نصارےٰ اور مشرکین عرب میں مشہور و معروف تھے کیونکہ وہ زمانہ عالمگیر جہالت و بے علمی کا تھا خاص عرب میں تو

کوئی بھی علم رواج پذیر نہ تھا نہ طبیعات نہ کیمیا نہ تاریخ و جغرافیہ نہ طبقات الارض نہ نباتات - یونانی علوم کچھ تو ابتدائی حالت ہونے کیوجہ سے اور کچھ زمانہ دراز گذر جانے کی وجہ سے ہزارہا غلط قیاسات اور مغشوشات کا مجموعہ ہوگئے تھے یہود و نصاریٰ میں سخت جہالت اور بدعلمی کے سبب سے ہزارہا لغو قصے اور باطل مسئلے رائج ہوگئے تھے اسلئے مفسرین نے جو اپنی تفاسیر میں یونانی علوم کی بنا پر جو قرآن کے علمی مقامات کی تشریح کی یا یہودیوں و عیسائیوں و مشرکین عرب کی زبانی روایات سے قصص درج کئے اُن کے بعض یا اکثر حصے غلط ہیں اور غلط مسئلوں یا قصوں کی بنا پر جو اعتراضات کلام الٰہی پر کئے جاتے ہیں وہ فی الحقیقت مفسرین کی تحقیقات و قیاسات پر وارد ہوتے ہیں نہ کہ کلام مجید پر تاوقتیکہ خاص قرآن کے الفاظ سے وہی قصہ یا مسئلہ ثابت نہ کیا جاوے - ہمنے اپنی اِس تفسیر میں یہ التزام کیا ہے کہ انبیا بنی اسرائیل کے قصص کی تفصیل موجودہ توراۃ و اناجیل سے درج کی ہے جن کو فی زمانہ چالیس کروڑ سے زیادہ عیسائی قابل اعتبار تسلیم کرتے ہیں اور اسمیں شک نہیں کہ تاریخی اعتبار سے موجودہ توریت و انجیل اُن زبانی روایات یا تحریری کتب کے مقابلہ پر جو عرب کے زمانہ جاہلیت میں رائج تھیں صدہا درجہ بڑھکر ہیں اگرچہ اِن کتابوں پر بار بار سخت حادثے آئے اور کئی دفعہ تو مشرکین نے جلا کر انکو دنیا سے نابود کر دیا اور تحریف کا ہونا بہت سی براہین سے انمیں ثابت ہے تفصیل کیلئے دیکھو ۵/۴۷ یعنی پانچویں سورت سینتالیس آیت کا حاشیہ تاہم زبانی روایتوں اور شخصی تحریروں کی نسبت یہ بدرجہا زیادہ قابل اعتبار ہیں - پس جن قصوں کی تصدیق قرآنی الفاظ سے ہوتی ہے وہ بجنسہ مناسب مقاموں پر ہمنے اِس تفسیر میں توریت و انجیل مروجہ سے نقل کر دیئے ہیں اور جن قصوں میں کسی قدر اختلاف ہے اُنمیں تطبیق یا اصلاح کی کوشش کی ہے اور خود توریت کے دیگر مقامات سے ثابت کرنا ہے کہ توریت کا یہ مقام الحاقی ہے یا اول مطلب علمی مقامات کی تفسیر تحقیقات جدیدہ کے رُو سے کی گئی ہے الغرض قصص میں توریت و اناجیل مروجہ اور علوم میں تحقیقات جدیدہ سے امداد لی گئی ہے تاکہ چالیس کروڑ سے زیادہ محققین یورپ و عیسائیان اور لکھوکہا نئی روشنی کے انگریزی خوان نوجوانوں پر قرآنی حجت تمام ہو جائے

دھم - اخلاقی و دینی مسائل میں سلسلہ وار یہ دکھایا گیا ہے کہ توریت میں اُس زمانہ کے مطابق بہت سے مسائل میں افراط اور بعض میں تفریط ہوئی اور آخر کار قرآن مجید نے اُنکو حد اعتدال پر قایم فرمایا بہت سے مسائل میں توریت و انجیل کی تعلیم ناقص تھی قرآن مجید نے اسکی تکمیل کی - ذیل میں چند مثالیں مختصراً پیش کر کے اس مسئلہ کو صاف کرتے ہیں کیونکہ پوری تشریح مناسب مقامات پر کی گئی ہے -

(۱) غلام بنانیکا رواج قدیم سے چلا آتا تھا توریت نے اسکی بابت حکم دیا انجیل نے کوئی صلاح نہ کی بلکہ قدیم رواج اور حکم توریت کے مطابق دشمنوں کو فتحیابی کے بعد گرفتار کر کے غلام بناتے رہے پولوس نے مالکوں کے ساتھ غلاموں کے فرائض بیان کر کے اس رسم کو اور مستحکم کر دیا آخر کار قرآن مجید نے حکیمانہ طور پر اِس رسم کے خلاف احکام جاری فرمائے چنانچہ گرفتار شدہ دشمنوں کی بابت ۴۷/۴ میں حکم ہے فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً یعنی بعد میں احسان کر کے چھوڑ دو یا فدیہ لیکر جو غلام پہلے سے موجود تھے انکے آزاد کرنیکو ثواب عظیم کا عمل ظاہر فرمایا مذکات اور کفارہ قسم و ظہار و دیت قتل خطا میں ان کی آزادی کیواسطے ایک مستقل بدی صورت مقرر فرمادی زیادہ تفصیل کیلئے دیکھو ۹/۶۰

(۲) شراب نوشی حضرت سلیمان و یونادب و حبقوق علیہم السلام نے شراب نوشی کی ہجو بیان کر کے اُس سے منع فرمایا مگر حضرت پولوس نے یہ فرما کر کہ آئندہ کو صرف پانی نہ پیا کر بلکہ اپنے معدہ اور اکثر کمزور رہنے کی وجہ سے ذرہ سی مے بھی کام میں لایا کر (دیکھو انجیل تمتھیس ۵/۲۳) تمام تعلیمات سابقہ کو خاک میں ملا دیا جسکا نتیجہ آج کل یورپ بھگت رہا ہے - اِسکے مہلک اور خطرناک نتائج کو دیکھکر مشنری چلا اُٹھے اور طوعاً و کرہاً قرآن مجید کی پاک تعلیم کی طرف جھکنا پڑا تفصیل کیلئے دیکھو ۲/۲۱۹ کا حاشیہ -

(۳) توحید باریتعالیٰ و حقیقت انبیا کی نسبت توریت و انجیل میں متشابہات اس کثرت سے بھرے ہوئے ہیں کہ یہودی عزیر علیہ السلام کو خدا بنا بیٹھے عیسائیوں نے مسیح علیہ السلام کو خدا بنا لیا۔ جو بیانات قربت الٰہی کی نسبت تھے اُنسے غلط فہمی کے طور پر انبیاء علیہم السلام کی الوہیت قائم کر لی ان غلط فہمیوں کا انسداد ہمیشہ کیواسطے خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کلمہ توحید و کلمہ شہادت سکھا کر فرمایا۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

(۴) دینی محاربات میں توریت کے احکام اور انبیاے بنی اسرائیل کے عمل سخت آتش فشاں اور غضبناک تھے تمام بچوں بوڑھوں عورتوں اور مواشی تک کو تہ تیغ کرڈالتے باغوں کھیتوں و مکانوں کو جلا دیتے دشمنوں کی ہڈیاں قبروں سے نکال کر پھینکتے اور خفیف معاملات کے بعد قتل عام کرتے تھے۔ انجیل نے عین اسکے متضاد احکام جاری فرمائے کہ جو تمہارے ایک گال پر تھپڑ مارے دوسرا گال پیش کر دو جو تمہارا کرتا اُتارے قبا بھی اُتار دو جو تمہیں ایک میل بیگار میں لیجائے دو میل چلے جاؤ خبردار شریر کا مقابلہ نہ کرنا۔ آخر کار قرآن مجید نے اس افراط و تفریط کو دور کرکے جو خاص زمانہ اور قوم کی حالت کے مطابق عین مصلحت تھی حکیمانہ اعتدال قایم کیا جو ابدی صداقت اور پایدار دین ہوسکے۔ تفصیل کیلئے دیکھو ۵/۱ کا حاشیہ

(۵) شخصی سلطنت۔ اسکا رواج قدیم سے چلا آتا تھا۔ انبیا بنی اسرائیل میں برابر جاری رہا۔ توریت نے اسکی اصلاح نہ کی انجیل نے۔ مگر قرآن مجید نے یہ حکم نافذ فرماکر وَشَاوِرْھُمْ فِی الْاَمْرِ ۳/۱۵۹ جمہوری سلطنت کی بنیاد ڈالی سلطنت جو انتظام ملک کیواسطے ایک نہایت ہی گرانبار فرض ہے موروثی سمجھی جاتی تھی خلفائے راشدین کے انتخاب نے ہمیشہ کیواسطے یہ سبق دنیا کو سکھا دیا کہ سلطنت میں وراثت کوئی چیز نہیں بلکہ انتظام ملک اور انصاف کے لحاظ سے اعلیٰ لیاقت عمدہ اخلاق اور دینداری کی ضرورت ہے اسلئے آنحضرت صلعم کے انتقال کے بعد قرابت کے لحاظ سے آپکا جانشین مقرر نہیں ہوا بلکہ ذاتی لیاقت اور کمالات کی بنا پر بمجمع صحابہ کرام نے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منتخب کیا۔ آپکے بعد آپکا فرزند جانشین نہیں ہوا بلکہ کثرت رائے سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ منتخب ہوئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد آپکا فرزند جانشین نہیں ہوا بلکہ اُسی طریق انتخاب سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے۔ انکے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ خلیفۃ المومنین قرار پائے۔ اس خلافت حقہ نے دنیا پر ثابت کر دیا کہ امور خلافت میں خواہ دینی ہو یا دنیاوی وراثت کوئی چیز نہیں بلکہ ذاتی لیاقت اور کمالات کی بنا پر ہر دفعہ خلیفہ مقرر ہونا چاہیے۔ تفصیل کیلئے دیکھو ۵/۹ کا حاشیہ۔

(۶) کثرت ازدواج۔ یہ رسم بھی قدیم زمانہ سے چلی آتی تھی یہانتک کہ داؤد علیہ السلام نے سو تک بیویاں کیں سلیمان علیہ السلام نے سات سو بیویاں اور تین سو حرم رکھے۔ انجیل نے اس کثرت ازدواج کی نسبت کچھ نہیں فرمایا۔ آخر کار قرآن مجید نے حکیمانہ اصول کے ساتھ چار تک کی حد لگادی اور بیجا کثرت ازدواج کو محدود کر دیا تفصیل کیلئے دیکھو ۴/۳ و ۴/۱۸ کا حاشیہ۔

بسیط جیسا اور صدہا تکمیلات اور ضروری اصلاحوں کا بیان موقعہ بموقعہ اس التزام کے ساتھ کیا گیا ہے کہ پہلے انبیاے بنی اسرائیل کے احکام ترتیب وار مروجہ عہد عتیق و عہد جدید سے نقل کر کے قرآن مجید کے احکام درج کئے گئے ہیں پھر دکھلایا گیا ہے کہ یہ تکمیل اور اصلاح ایسی ضروری تھی کہ خود یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنی کتابوں سے عمداً مخالفت کرکے بہ تقاضائے تجربہ و علم انکو

اختیار کرنا پڑا ہے مثلاً انیسویں صدی میں جب یوروپ نے علوم و فنون و اخلاق میں ترقی کی تو کروڑہا روپیہ جمع کرکے غلاموں کی آزادی میں صرف کیا اور بردہ فروشی کے خلاف قانون جاری کیا۔ شراب نوشی کے خلاف صدہا کمیٹیاں ممالک ایشیا و یوروپ و امریکہ میں قایم ہوئیں توحید باری تعالیٰ کو تمام دنیا مان گئی گو ابھی تک اکثر قومیں اپنے اپنے عقاید باطلہ کے سنبھے میں سکوڑ رہی ہیں مگر انصاف پسند راستباز لوگ ہر قوم اور ہر ملک میں اپنے توہمات اور تعصبات سے نکلکر توحید باری تعالیٰ کا صاف اقرار کرتے جاتے ہیں۔ دینی محاربات کو ہر قوم مکروہ اور ممنوع سمجھنے لگ گئی اور جو حکم قرآن مجید نے لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۲ اور فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۸ کہکر آج سے تیرہ سو برس پیشتر سُنایا تھا اُسی کی طرف تمام قومیں جھکتی جاتی ہیں شخصی سلطنت اور کثرت ازدواج کی خرابیوں کو تمام دنیا سمجھ گئی اور مان گئی الغرض قرآنی اصلاحیں اور تکمیلات ایسی ضروری اور ابدی صداقتوں میں داخل ہیں کہ جوں جوں زمانہ ترقی کرتا جا رہا ہے توں توں اُن تمام کو مانتا جاتا اور اُنپر کاربند ہوتا جاتا ہے یہانتک کہ اُن ابدی صداقتوں کے مقابلہ پر اپنی کتابوں کے خلاف یا موافقت کی کچھ پرواہ نہیں کرتے مگر افسوس کہ ربانی تعلیموں میں جو تکمیلات ہوئیں اُن کو ربانی الفاظ اور کلام الٰہی کے ذریعہ سے تو قبول نہ کیا بلکہ عقل اور تجربہ کی رہبری سے اپنا طریق ایجاد کرکے خلاف ورزی و انحراف کے مجرم بنگئے آج کوئی اصلاح کرتے ہیں کل کوئی کیا اچھا ہو کہ اُس کامل تعلیم کو جو ہمیشہ کیواسطے قایم رہنے والی اور خود خداوند عالم کی مجوزہ ہے ایک ہی دفعہ قبول کرلیں اور ہمیشہ کے خرخشوں اور خلاف ورزی کے جرموں سے نجات پا جائیں۔

یازدہم۔ تمام تعلیم قرآنی کی نسبت یہ ثابت کیا گیا ہے کہ یہ وہی تعلیم ہے جسکو دانشمند لوگ صحیفہ قدرت اور انسانی فطرت میں منقوش پاتے ہیں کوئی بات ایسی نہیں جو زبردستی منوائی جاوے یا جسکو سلیم العقل انسان کا دل خود بخود تسلیم نہ کرسکے اور جسکے ذریعہ سے لاانتہا اصلاحوں اور بے حد ترقیات کا سلسلہ جاری نہ ہوسکے اور کوئی بات ایسی نہیں جسپر عمل کرنے میں صحیح عقل کا خون کرنا پڑے یا قوانین عدل و رحم کو توڑنا پڑے۔

دوازدہم۔ ہر امر کے ثبوت میں استدلال بالاولیٰ سے کام لیا گیا ہے یعنی اعلیٰ درجہ کی دلایل پیش کی گئی ہیں تصرفات اور تاویلات بعیدہ سے احتراز کیا گیا ہے بے بنیاد قصّہ اور فضول ابحاث عمداً چھوڑ دیئے گئے ہیں تمام عقاید باطلہ و مذاہب فاسدہ کی تردید نہایت شائستگی اور حکمت کے ساتھ کی گئی ہے کسی جگہہ تمسخر اور ضد سے کام نہیں لیا گیا۔ اِس بات پر میں اپنے رب کو شاہد کرکے کہتا ہوں کہ مجھکو کسی قوم و مذہب سے ضد و عناد نہیں بلکہ ہر قوم اور مذہب کی سچائی کو ہر وقت قبول کرنے کیلئے تیار ہوں۔

علمائے اسلام کی خدمت میں ایک ضروری عرض

علمائے اسلام کی خدمت میں التماس ہے کہ اگر اِس تفسیر میں کوئی غلطی ہو تو برائے خدا راستبازوں اور سچے خداپرستوں کے طریق پر مجھکو اطلاع بخشیں اور اپنے اعتراض یا دعوے کے ثبوت میں آیات قرآنی یا احادیث صحیحہ اِس التزام کے ساتھ پیش فرمادیں کہ جو بات اِس تفسیر میں قرآنی آیات سے ثابت کی گئی ہے اُسکے مقابل پر احادیث پیش نہ کیجاویں اور جو بات اعلیٰ طبقہ

کی احادیث سے ثابت کی گئی ہے اُس کے مقابل پر ادنیٰ طبقہ کی احادیث نہوں اور جو امر احادیث صحیحہ سے ثابت کیا گیا ہے اُسکے
مقابلہ پر احادیث ضعیف پیش نہ کیجائیں جو مسئلہ احادیث و آیات سے ثابت کیا گیا ہے اُسکے مقابلہ پر انسانی اقوال نہوں کسی
آیت یا حدیث کے پیش کرتے ہوئے یہ بھی خوب غور فرمالیں کہ کوئی دوسری آیت یا حدیث اُس کے خلاف موجود نہو۔ کیونکہ
ایک مسئلہ کے متعلق جبتک مختلف آیات و احادیث پر مجموعی نظر نہ ڈالی جاوے اُسوقت تک صحیح نتیجہ کو پہنچنا محال ہے۔ اِس اصول
کے نظرانداز کرنے سے اسلام میں سینکڑوں فرقے پیدا ہوگئے اور ہر ایک فرقہ اپنے اپنے عقیدہ اور خیال کے مطابق آیتیں یا حدیثیں
پیش کر دیتا ہے خداوندکریم کا حکم تھا کہ قرآن کو بوٹی بوٹی مت کرو۔ اِس میں تفرقہ مت ڈالو بلکہ سب کے سب متفق ہوکر اِس
خدا کی رسی کو پکڑو۔ ہمنے تمام تفسیر میں یہی التزام کیا ہے کہ مختلف فرقے جو متنازعہ فیہ مسائل میں آیات یا حدیثیں پیش
کرتے ہیں اُن تمام کو جمع کر کے مجموعی نظر سے جو نتیجہ پیدا ہوا اُسکو بیان کیا ہے اور خداوندکریم عالم الغیب والشہادۃ گواہ ہے
کہ اس عاجز نے ضد یا تعصب یا وہم پرستی یا انسان پرستی یا فرقہ پرستی یا قدامت پرستی یا مشرکانہ تقلید سے اِس تفسیر میں
ہرگز کام نہیں لیا بلکہ راستی کے ساتھ جو کچھ صحیح صحیح سمجھ میں آیا وہ عرض کر دیا ہے۔ واللہ علی ما اقول شہید اگر
اِسی التزام کے ساتھ خدا کو شاہد جانکر کوئی صاحب مجھے کسی غلطی پر اطلاع دینگے تو میں بھی خدا کی قسم کھاکر کہتا ہوں کہ اگر میری
سمجھ میں وہ غلطی آگئی تو میں فوراً ہی قبول کر لونگا اور اپنی غلطی کا اقرار عام طور پر شایع کر دونگا وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ
اتَّبَعَ الْهُدٰى ☆ الغرض صحت کا پورا پورا لحاظ رہنا چاہئے کیونکہ جن روایات میں کسی قسم کا ذرہ بھر بھی شک ہے اور وہ
عقل سلیم اور قرآنی محکمات کے خلاف ہیں اُن کو میں نے پہلے ہی چھوڑ دیا ہے اُنکا ذکر پھر درمیان میں لانا بیفائدہ جھگڑا پیدا
کرنا ہوگا جس سے سوائے توہین قرآن اور تذلیل اسلام کے اور کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ پس میں خداوند عالم کا واسطہ دیکر
نہایت صدق اور عجز کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ برائے خدا اِس تفسیر کی مخالفت میں راستی۔ خلوص۔ قرآنی عظمت
اور سچی خداپرستی کو چھوڑ کر لغو قصوں افتراؤں۔ قدامت اور انسانوں کی پرستش میں نہ پڑے رہیں پرانے قصہ اور جھوٹی
تقلید نے یہود و نصاریٰ کو اور دیگر اقوام کو ایسا خراب کیا اور اُن کی عقلوں کو ایسا مار دیا کہ قرآن جیسی لغو کتاب اور
اسلام جیسا بیہودہ مذہب اور محمدؐ جیسا قابل توہین شخص اُنکی نظر میں ہیں نعوذباللہ منہا تغییر اور تکذیب کا ذکر قرآن میں بار بار
نہایت تکرار کے ساتھ اسیواسطے آتا ہے کہ دانشمند لوگ متنبہ رہیں اور نصیحت پکڑیں پس ہر ایک مخالفت کے وقت اُن قرآنی
آیات یا حوالجات تورات سے موازنہ کر لیں جو ہمنے پیش کئے ہیں اور پھر یہ بھی دیکھ لیں کہ جن خارجی قصوں کو ہمنے لغو اور افترا
سمجھ کر چھوڑ دیا ہے اُنکو پھر پیش کرنے سے محققین کی نظر میں قرآن کی توہین تو نہیں ہوتی اور اسلام کو خلاف فطرت
اور خلاف عقل سلیم اور خلاف سنۃ اللہ تو نہیں ماننا پڑتا۔ مشرکانہ تقلید اور بیجا ضد اور تعصب بڑے اندھیرے ہیں اِنسے
ڈرنا اور خوب سمجھکر قدم رکھنا چاہئے لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ قرآن ایک
ایسا نور ہے جو آفتاب اور ماہتاب کی طرح چمکنے والا ہے اور ایک ایسا حق ہے جو ہر ایک سلیم الفطرت انسان کے دل میں جگہ کرنے
والا ہے اور ایک ایسا پیارا کلام ہے جو ہر ایک نیک بشر کے اندر گھر کرنے والا ہے۔ اور ایک ایسا دلکش اور دلکشا بیان ہے کہ
ہر ایک طالب حق کو اپنی طرف کھینچنے والا اور ہر ایک سینہ کو کشادہ کرنے والا ہے اور ایک ایسا پاک کرنیوالا واعظ ہے کہ تمام قلبی زنگ

کو صاف کرنے والا ہے اور ایک ایسا کامل نسخہ ہے کہ تمام امراض روحانی سے شفا دینے والا ہے مگر افسوس کہ مسلمانوں کی شامت اعمال سے اس نور پر ہزار ہا ظلمات کے پردے پڑ گئے ہزار ہا لغو جھوٹے افترائی مسئلے جو لغو تا قصص کے طور پر مشہور تھے یا جو قدیم علوم طبعیہ میں رائج چلے آتے تھے ہم نے خود اسکی تفاسیر میں شامل کر دیئے ہم نے خود اسکی پیاری باتوں کو اپنی بیہودہ آمیزشوں سے نفرت خیز بنا دیا ہم نے خود اسکی دلکشی اور دلکشائی کو اپنی بدعملیوں اور آمیزشوں سے دلسوز اور قابل بغض بنا دیا ہم نے خود اپنے گندے افتراؤں سے اسکو ناپاک کر دیا اور ہم نے ہی خود کھوٹ ملا کر اس اکسیر کو بے اثر کر دیا پس اسکا نتیجہ کیا ہوا ہر روز یہاں تک تو ہوا کہ قرآنی علوم دنیا سے مفقود ہوگئے اور اسکے خواص عجیبہ کے نمونے عالم سے نابود ہوگئے آئے دن ایک نئی کتاب اسکی تردید اور توہین پر محض لغو اور جھوٹی آمیزشوں کی بدولت جو تفاسیر میں کی گئیں شائع ہو جاتی ہیں اور بار بار حامیان اسلام کو یہی جواب دیکر پیچھا چھڑانا پڑتا ہے کہ یہ غلطی مفسرین کی ہے قرآن کے الفاظ میں ایسا کوئی مذکور نہیں خدا کیواسطے کچھ تو عبرت پکڑو قرآن سے جو خارج قصے ہیں خواہ تواریخ کے متعلق ہوں یا علوم طبعیہ قدیمہ کے متعلق وہ سچے ہوں تب کیا اور جھوٹے ہوں تب کیا تم اُن کی حمایت کر کے قرآن کی توہین نہ کرو اور اس پاک کلام کا دنیا سے مسخ مت کراؤ تمہیں قسم ہے خدائے ذوالجلال والاکرام کی کہ قرآن کی عزت سے غرض رکھو باطل جھگڑوں کو چھوڑ دو خدا کیواسطے لَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ پ ۱ ع ۵ پر پورے پورے عامل ہو جاؤ نہ معلوم مفسرین نے کس نیت اور غرض سے اُن خارجی قصوں کو اپنی تفاسیر میں شامل کیا اور اُن کے پاس ان آمیزشوں کا کیا جواب ہے. مگر ہر ایک سے اُس کے ہی عملوں کی بابت باز پرس ہوگی ہمیں اپنے اعمال درست کرنے چاہئیں خدائی معاملات میں گھمنڈ کام نہیں آتا. علموں کے غرور کو چھوڑو اور خدا سے چاہو جو چاہتے ہو۔

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

الملتمس

خاکسار عبد الحکیم خان مؤلف تفسیر القرآن بالقرآن

۱۲ اپریل سنہ ۱۹۰۳ء مطابق ۱۲ محرم سنہ ۱۳۲۱ھ

سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سَبْعُ اٰيَاتٍ

سورۂ فاتحہ مکے میں نازل ہوئی اور اس کی سات آیتیں ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع ساتھ نام اللہ کے جو بڑا رحمٰن اور رحیم ہے یعنی بن مانگے دینے والا ہے اور کسی محنت کو ضایع نہیں کرتا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝٢ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝٣ اِيَّاكَ

تمام حمد اللہ کے واسطے ہے جو تمام عالموں کا رب ہے۔ جو رحمٰن اور رحیم اور روز انصاف کا مالک ہے

نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝٤ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝٥ صِرَاطَ الَّذِيْنَ

خاص تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہمیں صراط مستقیم کی ہدایت کر یعنی ان برگزیدوں

اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۵ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝٧

کے راستہ کی جن پر تو نے انعام کیا ہے نہ کہ اُن لوگوں کے راستہ سے جن پر تیرا غضب ہوا اور جو گمراہ ہیں

یہ سورت اگرچہ نہایت ہی چھوٹی سی ہے مگر اسکی ترتیب اور ترکیب ایسے ابلغ اور اکمل نظام پر واقع ہے کہ الٰہی صفات۔ عبادات۔ اعمال اور تقویٰ اور امراض روحانی اور اخلاقی کے متعلق جو کچھ تعلیم اور تلقین ضروری ہے۔ وہ تمام اس سورت میں موجود ہے اس کا ایک ایک جملہ اور لفظ اپنے معانی اور اسرار کے لحاظ سے ایک بحر بے کنار کے طور پر ہے اس میں ہزارہا روحانی اور اخلاقی امراض کا علاج موجود ہے جسکی مختصر تشریح کیواسطے بھی علیحدہ علیحدہ ضخیم جلدیں درکار ہیں۔ تفصیل کو محض چند اشارات کے برابر سمجھنا چاہئے جسقدر ان اشارات کی مدد سے ہر لفظ میں غور کیا جائیگا اسیقدر عجیب در عجیب معانی اور اسرار ظاہر ہونگے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ (تمام حمد اللہ کیواسطے ہے) یہ وہ کلمہ ہے جو ہر انسان کی فطرت میں نقش کیا گیا ہے جو ابتدائی آفرینش سے انسان کو ایک معبود کیطرف کھینچتا رہا ہے۔ تمام عبادات اور سلوک کا یہی ابتدا ہے اور تمام عرفان اور کامیابیوں کا اسی پر انتہا ہے وہ کونسا سجادہ ہے جسکا پہلا قدم الحمد للہ نہیں ہے اور وہ کونسا صحیح دین ہے جسکا انتہائی درجہ فنا فی اللہ نہیں ہے۔ ہر فرد بشر کے اندر ابتدائی ہوش سے ہی جوش پیدا ہوتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اور بہشتیوں کی آخری پکار یہی ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کون صحیح الفطرت انسان ہے جو ایک دم کیواسطے بھی اللہ تعالیٰ کو تمام خوبیوں اور کمالات کا مجمع اور اسکی ذات کو سید فیوض اور عنایات کا منبع خیال نہ کرسکے تمام۔ رکوع۔ سجود۔ دعا۔ اور بھجن جو ہر قوم اور ملت میں پایا جاتا ہے اسی فطرتی نقش کا ظہور ہے تمام صالحین سالکین۔ اور عارفین کے اندر اسی چراغ کا نور ہے کیا سخت مصیبت اور بیکسی کے وقت سوائے حمد الٰہی کے اور بھی کوئی مددگار ہوتا ہے کیا دل کے دردوں اور دکھوں کیواسطے سوائے حمد الٰہی کے اور بھی کوئی غمگسار بنتا ہے۔ الحمد کا لفظ اُن صفات کاملہ کی طرف دلالت کرتا ہے جو ذات باری تعالیٰ سے مخصوص ہیں ..... دوسرے کسی وجود کی تعریف کے اظہار میں تعریف مدح۔ وصف صفت ثناء۔ منقبت۔ خوبی کمال فضیلت وغیرہ الفاظ بولے جاتے ہیں لیکن حمد کا لفظ اللہ کیواسطے مخصوص ہے اس سے مراد وہ تمام کمالات اور فضائل ہیں جو مستقل طور پر ہمیشہ کیواسطے ذاتی ہوں کسی تعلیم و تربیت یا محنت و کوشش پر منحصر نہوں اور نہ کسی دوسرے وجود یا اسباب پر انکا دارومدار ہو۔ انسان کے جسقدر کمالات یا اوصاف ہیں وہ تمام کسی تعلیم و تربیت پر منحصر ہوتے ہیں مثلاً مصوری خوشنویسی

ع ١

منزل ١

شاعری۔ طبابت۔ محاسبہ وغیرہ یا پیدائشی طور پر عطا شدہ ہوتی ہیں مثلاً حسن۔ قوت۔ ذہن۔ سامعہ۔ باصرہ وغیرہ ان تمام اوصاف کا دارومدار عمدہ صحت و پرورش پر ہے لیکن صفات باری تعالیٰ کسی تعلیم و تربیت پر منحصر نہیں نہ کسی دوسرے کی عطا کردہ ہیں اور نہ کسی سبب سے اُن میں کمی بیشی ہو سکتی ہے ایسی ذاتی دایمی اور بے نظیر صفات کا نام الحمد ہے پس تمام الحمد کا مستحق سوائے ذات باری تعالیٰ کے اور کوئی وجود نہیں کیونکہ الف لام جو الحمد میں شامل ہے استغراقیہ ہے اور نیز معہود ذہنی کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ تمام محامد الوہیت جس قدر ہو سکتی ہیں یا کسی انسان کے قیاس و فہم میں آ سکتی ہیں اُن تمام کا مستحق اللہ تعالیٰ ہے دوسرا کوئی انسان یا حیوان یا حجر یا شجر کوئی اور مخلوق اُس میں شریک نہیں ہو سکتا خواہ وہ مسیح ہو یا کرشن یا بدھ یا لاما گرو یا جوالامکھی یا سورج یا کچھ اور۔ اللہ ایک ذاتی نام ہے اور اس سے مراد وہ ذات ہے جو تمام خوبیوں اور کمالات کا مجموعہ ہے۔ خالق کا لفظ محض خالقیت ظاہر کرتا ہے۔ رحیم کا لفظ محض رحیمیت قادر کا لفظ محض قدرت سمیع و بصیر کا لفظ سننا اور دیکھنا رب کا لفظ محض ربوبیت۔ حکیم کا لفظ محض حکمت حی و قیوم کا لفظ دایمی زندگی اور قیام۔ مالک کا لفظ مالکیت صمد کا لفظ بے نیازی احد کا لفظ یکتائی اور بے نظیری وغیرہ وغیرہ لیکن اللہ کا لفظ اُن تمام صفات کاملہ اور فاضلہ کا مجموعہ ظاہر کرتا ہے جو الحمد کے تحت میں آ سکتی ہیں پس اللہ کے معنی ہیں وہ معبود جو رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ہے الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۔ قادر مطلق۔ مالِکُ الملک۔ خالق برحق۔ سمیع و بصیر۔ عزیز و حکیم عفو و ودود۔ غفور و کریم اور حی و قیوم ہے جو اپنی ذات اور صفات کے لحاظ سے یکتا اور لاشریک ہے نہ کوئی اس کا ہم جنس ہے اور نہ کوئی مثیل ہے چنانچہ قرآن مجید جابجا اللہ تعالیٰ کی تعریف میں فرماتا ہے۔

منزل ۱

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۔ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۲ ۲۵۵ یعنی اللہ وہ ذات ہے کہ اور کوئی وجود اُس کے سوا پرستش کے قابل نہیں وہ بذات خود زندہ اور دوسروں کی زندگی کا موجب بذات خود قایم اور دوسروں کے قیام کا باعث ہے نہ کبھی اونگھتا ہے اور نہ سوتا ہے کون ہے جو اُس کی جناب میں اُس کی اجازت کے بغیر شفاعت کر سکے کیونکہ وہ تمام ظاہر و چھپا حال جانتا ہے اور کوئی شے اُس کے علم پر اُس کی مرضی سے زیادہ محیط نہیں ہو سکتی اُس کا علم آسمانوں اور زمین میں چھایا ہوا ہے اُن کی حفاظت سے اُس کو کچھ تکان نہیں ہوتا اور وہ نہایت ہی بلند اور عظمت والا ہے۔

اب غور کرو کہ کوئی انسان یا حیوان چاند سورج یا کوئی اور شے ان صفات میں سے کسی صفت کی مستحق ٹھہر سکتی ہے نہیں ہرگز نہیں۔ کوئی شے یا انسان سوائے اللہ تعالیٰ کے بذات خود زندہ اور قایم نہیں نہ اوروں کی زندگی اور قیام کا موجب ہے کوئی حیوان اونگھ یا نیند سے بے نیاز نہیں کسی کا علم ظاہر و باطن پر ایسا وسیع اور محیط نہیں ہے جیسا کہ علم الٰہی ہے اور کوئی وجود سوائے باری تعالیٰ کے ایسا نہیں ہے جو ہر جگہ حاضر و ناظر ہو اور ہمیشہ کے واسطے زمین اور آسمانوں کی حفاظت کر سکے اور کبھی نہ تھکے پھر غضب ہے کہ کسی اور حیوان یا انسان یا کسی اور شے کو خدا مان کر اُس کی پرستش کی جاوے یا اُس پر ایمان لانا کفارہ گناہ اور موجب نجات خیال کیا جاوے۔ پھر ایک اور جگہ قرآن مجید اللہ کی صفات میں فرماتا ہے۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ

اللہ وہ ذات ہے جس کے سوا اور کوئی ذات قابل پرستش نہیں ہے۔ وہ تمام ظاہر و باطن کو جاننے والا اور رحمن اور رحیم ہے

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ

اللہ وہی ہے جسکے سوا اور کوئی ذات قابل پرستش نہیں وہ بادشاہ قدوس ہے یعنی اُسکی بادشاہی رعیت یا فوج کے سہارے پر نہیں اور نہ کوئی غنیم اُسپر

الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ

حملہ آور ہو سکتا ہے خود سلامت رہنے والا اور دوسروں کی سلامتی کا سرچشمہ ہے امن دینے والا سب پر غالب ہے عزت والا اور نقصانات کو پورا کرنے والا اور بڑی

الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

شان و شوکت والا ہے شرکوں سے اللہ کی ذات خلقت پاک ہے وہی اللہ عدم سے موجود میں لانیوالا صورت بنانیوالا اسی کیواسطے تمام نیک نام ہیں جو کچھ زمین و آسمان

هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۵۹ / ۲۴ پھر ایک اور جگہ قرآن شریف فرماتا ہے۔

میں ہے اُسکی تسبیح کرتا ہے اور وہ بڑی عزت اور حکمت والا ہے

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا

کہہ اللہ اپنی ذات اور صفات کے لحاظ سے ایک ہے یعنی ذات و صفات میں کوئی اُسکا نظیر نہیں اللہ بے نیاز ہے نہ اُسنے کسیکو جنا اور نہ وہ کسی سے جنا گیا اور نہ اُسکی

اَحَدٌ ۱۱۲ لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ ۴۲ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

کفو کا تو کوئی اُسکے ہے ہی نہیں۔ .... اُسکی مثال کوئی شئے نہیں ہے اور وہ ہر شئے پر قادر ہے

اسطرح سے قرآن مجید جابجا اللہ کے اسم کو تمام محامد اور کمالات کا مستحق بیان فرماتا ہے اور اُن تمام اوصاف کو سورۃ الحمد کے دو الفاظ میں اسطرح ظاہر فرمایا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ یعنی تمام قدرتہائے کاملہ صفات فاضلہ جو حکیموں سالکوں اور عارفوں کے فہم و قیاس میں آسکتی ہیں وہ تمام اللہ کیواسطے ہیں دوسرا کوئی وجود ایک لحظہ کیواسطے بھی اُنکا مستحق نہیں ٹھہر سکتا۔ اور نہ اُن صفات کاملہ میں کوئی اُسکا نظیر یا شریک ہو سکتا ہے خواہ مسیح ہو یا کرشن۔ یا بُدھ ہو یا سورج یا آگ ہو یا کوئی اور مخلوق۔

جب کوئی نیک بندہ اپنے معبود کیطرف جھکتا ہے تو پہلے قدم پر ہی اُسکو طرح طرح کی خوبیوں اور تعریفوں سے یاد کرتا ہے گویا کہ الحمد للہ کہتا ہے اور جوں جوں روحانی ترقیات کرتا جاتا ہے توں توں ذات الٰہی کے نئے نئے اوصاف اور کمالات اُسپر کھلتے چلے جاتے ہیں اور الحمد للہ کا شجرہ روز بروز.... ٹرہتا اور پھلتا پھولتا چلا جاتا ہے حتّٰے کہ عرفان کے انتہائی درجوں پر پہونچکر وہ معلوم کرتا ہے کہ ذات الٰہی کی قدرتوں اور صفات کی کوئی حد نہیں اُن کی تعداد یا اندازہ انسان کے قیاس و گمان سے باہر ہے اور اُنکی تعریف اور حد بندی عقل اور فہم کی پہنچ سے بالا تر ہے۔ تب حیران اور پریشان ہو کر اُسکو یہی کہنا پڑتا ہے کہ الحمد للہ الحمد للہ الحمد للہ یعنی تمام کامل صفات اور کمالات اللہ کیواسطے ہیں کوئی اُن صفات میں اُسکا شریک نہیں۔ اُن کمالات کی کوئی حد نہیں کبھی کسیوجہ سے اُنمیں زوال نہیں آسکتا اُنکا قیام کسی غیر چیز کے وجود یا عدم وجود پر منحصر نہیں وہ ہمیشہ سے اُس کی ذات میں موجود ہیں اُن کے حصول کیواسطے نہ کسی تربیت کی ضرورت پڑی اور نہ تعلیم کی۔ اور کوئی وجود سوائے ذات باریتعالیٰ کے پرستش کے قابل نہیں۔ زمین اور آسمان اور تمام موجودات اُسی کے حکم سے پیدا اور قایم ہیں ذرہ ذرہ اُسیکے حکم کے نیچے حرکت و سکون کر رہا ہے اُسی کی قدرت و حکمت پر تمام عالم کا نظام مستقیم ہے۔ تمام خیر و خوبی کی نہریں اُسیکی ذات سے جاری ہوتی ہیں۔ اُسی کے حکم اور ارادہ سے سب کچھ ہوا۔ وہ شانشاہ قدوس ہے۔ اُسکا امر ہر بات پر غالب ہے کسی ارادہ یا کسی فعل میں امداد یا اسباب کا محتاج نہیں۔ محض ارادہ سے جو چاہتا ہے کر سکتا ہے

منزل ۱

منزل ۱

تمام قرآن مجید الحمد للہ کی تفصیل سے بھرا ہوا ہے کارخانہ عالم میں اُس کی قدرتوں اور حکمتوں کے بے حد نظارے موجود ہیں جسقدر کوئی عارف عرفان الٰہی میں ترقیات کرتا چلا جاتا ہے اُسیقدر الحمد للہ کا فضا اُسکی نظر و بینش میں وسیع در وسیع ہوتا چلا جاتا ہے اور الحمد للہ کی منزل کبھی طے شدہ نظر نہیں آتی بلکہ آگے ہی آگے بڑھتی معلوم ہوتی ہے شروع منزل الحمد للہ تھی اور آخر کار بھی ہمیشہ کیلئے یہی منزل آخری ہے۔ آخری مدارج سلوک و عرفان میں سوا الحمد للہ کے کچھ باقی نہیں رہتا ہے اسی طلب و شوق میں مستغرق ہو کر رہجاتا ہے۔

دنیاوی زندگی کی روح اور جان الحمد ہے کیونکہ انسانی خلقت کی علت غائی صفات الٰہی سے واقف ہونا ہے تمام دنیاوی شغل اور لیاقتیں گندہ محنتی اور گناہ ستنی ہیں اگر کوئی انسان اعلیٰ درجہ کا حکیم یا کاریگر ہوا تو کیا اور نہ ہوا تو کیا اگر اسکے ساتھ حمد الٰہی کا علم ترقی پر نہیں تو تمام حکمت اور کاریگری کھیل تماشے سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی کوئی بڑے درجہ کا ڈاکٹر ہو جاتا ہے کوئی انجنیر کوئی مقنن۔ کوئی مہندس۔ کوئی گویا۔ کوئی رقاص۔ کوئی شاعر۔ کوئی ناولسٹ۔ کوئی شعبدہ باز۔ کوئی ساحر۔ کوئی کسی علم و فن میں کمال کو پہنچ جاتا ہے کوئی کسی فن میں۔ اگر کسی دنیاوی کمال کے ساتھ جناب الٰہی سے دوری اور محجوبی ہے تو وہ کمال آخرکار حسرت و یاس کا سامان بنجاتا ہے جس کمال پر فخر تھا اُسی پر انجام میں افسوس آتا ہے تمام علم و کمال بےسود ثابت ہو کر حیات دنیا کی مفت ضائع جانے کا سخت دکھ اور درد اٹھانا پڑتا ہے ہاں اگر الحمد للہ ساتھ ہے تو ہر ایک دنیاوی علم و کمال کے ساتھ صفات الٰہی کے علم میں ترقی ہو کر انسان مقامات بہشت کی طرف صاف چڑھتا چلا جاتا ہے الحمد للہ کا حافظ اپنے ہر شغل و کسب میں عجیب عجیب حظ اٹھاتا اور ویسی منافع کی تخمریزی زمین و آسمان میں لگاتار رہتا ہے۔ تمام روحانی ترقیات کا زینہ الحمد للہ ہے اوّل قدم پر ایک بندہ خدا سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑی عزت و عظمت والا اور قدرت و حکمت والا ہے جوں جوں اس کلمہ پاک کا ورد کرتا اور اس کے مفہوم پر غور کرتا ہے۔ توں توں عجیب عجیب صفات اور کمالات ذات باری کی نسبت اُس کو معلوم ہوتی چلی جاتی ہیں اور پھر اُسکی روح میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور عظمت روز بروز ترقی کرتی چلی جاتی اور الحمد للہ الحمد للہ کی روح اُسکی رگ ریشہ اور ذرہ ذرہ میں پیدا ہوتی جاتی ہے اور ادھر وہ قادر کریم کمال عفو رحم اور محبت کے ساتھ اُسکی طرف متوجہ ہوتا اور عجیب عجیب کرشمے اپنی قدرت و رحمت کے دکھلاتا ہے اس باہمی کشش کے بعد ایقان اور عرفان کی منزل طے ہو جاتی اور تمام دنیاوی فسادات اور بلاؤں سے نجات ملتی جاتی ہے تمام اخلاق حسنہ کی بنیاد بھی الحمد للہ ہے اور تمام عادات رذیلہ کی بیخ کنی بھی اسی سے ہوتی ہے تکبر نخوت اور جہالت کی بنیاد تو اُسی دم سے منہدم ہونی شروع ہو جاتی ہے جس دم سے کہ ایک نیکبخت بندہ الحمد للہ کا ورد شروع کرکے خداوند کریم کے جمال اور جلال کو سمجھنے اور دیکھنے لگتا ہے ساتھ ہی ساتھ ان عیبوں کی بجائے عجز اور خاکساری کی صفات اُسکے اندر جڑ پکڑ لیتی ہیں جب تکبر دور ہوا اور خاکساری آئی تو رحمت الٰہی اُسکی متولی اور محافظ بنکر اُسکے اندر کی تمام خباثتوں اور شرارتوں کو صاف کرنا شروع کر دیتی ہے۔

الٰہی معیت حاصل ہو کر اُسکے تمام اخلاق اللہ تعالیٰ کے اخلاق کے رنگ میں آنے شروع ہو جاتے ہیں۔ عفو محبت مروّت صدق۔ عدل اور رحم جیسا کہ رب العلمین کی ذاتی صفات ہیں ویسا ہی اُس کی عادت اور خاصہ ہوتے چلے جاتے ہیں نیکی کرنا اُسکے نفس کیلئے کمال لذت اور خوشی کا باعث ہو جاتا ہے اور برعکس اسکے ہر قسم کے شر و فساد سے اُسکی روح کو ناقابل برداشت دکھ اور درد پہنچتا ہے۔ الغرض اس پاک دوست کی صحبت میسر آکر ہر قسم کی خیر و برکت اندر آنی شروع ہو جاتی

اور بدی اور شقاوت خارج ہوتی جاتی ہے۔

الحمد للہ کے وردمیں اشارہ ہے کہ جب تکبر یا نخوت کا شیطان کسی فرد بشر کو بہکانے پر آمادہ ہو تو فوراً الحمد للہ کہکر اُسکو دفع کرے کہ تمام عزت اور کبریائی کا حق اللہ کا ہے تمام انسانی فضیلت اضافی اور عارضی ہے۔ اگر کوئی بادشاہ ہے تو اُسکی بادشاہی رعایا کی باجگذاری اور وفاداری پر منحصر ہے اگر کوئی قوت اور شجاعت کا دم بھرتا ہے تو یاد رکھے کہ یہ تمام دم بازی صحت و عافیت کے دم تک ہے۔

اگر دغابازی ریاکاری بغض حسد خودنمائی اور شر و فساد کے وسوسے خودبخود یا شریروں کی تلقین سے پیدا ہوں تو چاہیئے کہ الحمد للہ کیطرف متوجہ ہو۔ اور اُسکی صفات کاملہ کے بحر بے کنار سے فیضان حاصل کر کے تمام آلایش کو دھو ڈالے۔ اگر کوئی مصیبت آن پڑے تو فوراً الحمد للہ کا ورد اختیار کرے کہ اصلی سلامتی اور امن اُسکی ذات کو ہے۔ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ روحانی جہالت اور تنزل کا قطعی علاج الحمد للہ ہے۔ روح کی اصل زندگی اللہ تعالیٰ کی شناخت اور اُسکی تحمید اور تمجید ہے۔ جب انسان اپنے رب کیطرف سے غافل ہوتا ہے تو اُسکی روح ایک طرح سے مردار پڑ جاتی ہے۔ اور اُسکے تمام قوائے خراب اور فاسد ہو جاتے ہیں۔ نیک عمل اور دینداری کا تخم جو فطرتاً ہر ایک روح کے اندر رکھا گیا ہے کرم خوردہ ہو کر نشو و نما کی قابلیت سے بے بہرہ ہو جاتا ہے اور بجائے اصلیت اور صلاحیت کے طرح طرح کے فاسد تغیرات اسمیں پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں اس صورت میں تمام خرابی کا قطعی علاج الحمد للہ ہے جب کوئی روحانی مُردہ یاد الٰہی کیطرف مشغول ہو کر اُسکی حمد و ستائش کو لیتا اور دہراتا ہے اور ذات باری کی پاک صفات اور کمالات کا علم حاصل کر کے اُس سے فیضان حاصل کرنا شروع کرتا ہے تو اُسکی روح کے مُردہ تخموں اور جڑوں میں از سر نو جان پڑنی شروع ہو جاتی ہے۔ اس کی بعینہ ایسی مثال ہے جیسے کہ باران رحمت کے بعد ہزار ہا قسم کے خشک شدہ تخم اور جڑیں دفعتاً تازہ ہو کر پھوٹ آتی اور نشو و نما پاتی ہیں انسانی روح کی مردہ زمین کیلئے حمد الٰہی کا ورد باران رحمت کا کام دیتا ہے حمد الٰہی سے ہمیشہ غافل رہنا اور کبھی اُسکی طرف متوجہ نہ ہونا انسانی روح کیلئے سخت اندیشناک ہے۔ اس غفلت کا آخری نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ روح مُردار پڑ کر طرح طرح کے فاسد تغیرات برداشت کرتی اور اپنی قابلیت اور لیاقت میں بہایم سے بھی بدتر ہو جاتی ہے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِیْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ بِهَا ۫ وَ لَهُمْ اَعْیُنٌ لَّا یُبْصِرُوْنَ بِهَا ۫ وَ لَهُمْ اٰذَانٌ لَّا یَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ اُولٰٓىِٕكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ یعنی تحقیق ہم نے دوزخ کیواسطے بہت سے جن اور انسان پیدا کئے ہیں جو دل تو رکھتے ہیں پر اُس سے کچھ نہیں سمجھتے۔ آنکھیں رکھتے ہیں مگر اُنسے نہیں سُنتے یہ لوگ چوپایوں کے مشابہ ہیں بلکہ اُنسے بھی زیادہ گمراہ یہ لوگ وہی ہیں جو غفلت میں رہتے ہیں تحقیق ہمنے انسان کو اعلیٰ ترکیب پر پیدا کیا ہے پھر اُس کی بدعملیوں کی وجہ سے نیچے سے نیچے درجوں میں گرا دیتے ہیں۔

الحمد للہ کے خلاف کسی اور شے یا مخلوق کو اُن صفات فاضلہ اور قدرتہائے کاملہ کا مستحق ٹھہرانا جو ذات الٰہی سے مخصوص ہیں سخت جہالت اور ریاکاری ہے غضب ہے کہ ایک انسان جسکو تمام مخلوقات سے اعلیٰ درجہ کی لیاقتیں اور قابلیتیں دی گئی ہیں۔ وہ کسی درخت یا پتھر یا پہاڑ یا دریا یا چاند اور سورج کے آگے سر جھکاتا پھرے۔ کیسی سخت نادانی اور جہالت ہے کہ جن۔

ملفوظ ۱۱

چیزوں کی نسبت وہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ خود کوئی قدرت یا اختیار نہیں رکھتیں۔ اور نہ نظام عالم پر اُنکا کوئی تصرف ہے جو بذات خود
اپنی ہستی کو بھی نہیں سہار سکتیں۔ بلکہ طرح طرح کے اسباب اور سامانوں کی محتاج ہیں اُن کو اپنا خدا بنالے اور اُن کے آگے دعا کو ہاتھ
پھیلائے کیا کوئی انسان جو کھانے پینے کا محتاج رہا۔ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے تغیرات آب و ہوا سے متاثر ہوتا رہا۔ کھانے پینے چلنے پھرنے اور
جاگنے سونے کا محتاج رہا۔ دکھ اور مصیبت کے وقت میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کا خواستگار ہوا وہ خدائی کا مستحق ہو سکتا ہے کیا
حی وقیوم۔ قادر مطلق۔ رب العٰلمین۔ الرحمن الرحیم کے ناموں کا وہ مستحق ٹھہر سکتا ہے۔ کیا کوئی پتھر یا بت جس کو
انسان خود اپنے ہاتھ سے توڑ پھوڑ سکتا ہے خالق۔ مالک۔ مجیب الدعوات خیال کیا جا سکتا ہے کیا چاند اور سورج جو اپنا کوئی
ارادہ نہیں رکھتے بلکہ حکم رب العلمین کے مطابق اپنے اپنے رستہ پر گردش میں ہیں خدا کہلانے کے مستحق ہو سکتے ہیں کیا کوئی مقبرہ یا
پہاڑ مجیب الدعوات اور الرحیم والرحمن کا قائم مقام بن سکتا ہے سخت اندھیر اور افترا ہے کہ جن چیزوں کو ہم سراسر بے اختیار اور
تغیر پذیر دیکھتے ہیں اُن کے آگے اپنے آپ کو ذلیل کیا جائے اُن کی پرستش کیجائے۔ اُن سے دعائیں مانگی جائیں اور خدائی میں
اُن کو شریک ٹھہرایا جائے کیا ایسی جہالت اور اندھیر کا نتیجہ کوئی ہدایت اور نور ہو سکتا ہے جس کے قدم اول میں انسان اپنی سوتی عقل
و حواس ظاہری کے علم کو بھی ہاتھ سے کھو دیتا ہے۔ کیا ایسا دین جس میں ہمیشہ کیلئے انسان اپنی عقل اور روح کو بیکار اور
معطل چھوڑ دے انسان کو کسی مدارج ترقیات پر پہنچا سکتا ہے جو سرے کے پہلے روز آنکھوں کو اندھا کر دے اور ہمیشہ اندھا رکھے کیا اُسکا
نتیجہ زیادتی بصر ہو سکتا ہے افسوس ایسی عقل اور ایسے ذہن پر ہزار افسوس جو پہلے روز انسان کو یہ سبق دے کہ تو اپنی عقل
اور دلیل سے کچھ کام نہ لے جو تیرے باپ اور دادا مانتے آئے وہی مان اور اُنہیں کے دین پر چل۔ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝
سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ سُبْحٰنَ اللّٰهِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ السَّلَامِ سُبْحٰنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ
سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ۝ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

الا منز

الحمد للہ سے انکار قطعی بربادی اور سخت نامرادی ہے جس وقت انسان نے ذات باری اور اُسکے تصرف کاملہ سے انکار کیا۔ اُسی دم
اُس کی روح کیواسطے تمام ترقیات اور معراج کے راستے بند ہو گئے روح کی زندگی اور نشو و نما حمد الٰہی سے ہوتی ہے جب
کوئی انسان اِس سلسلہ سے قطع تعلق کر بیٹھتا ہے تو فوراً روح مُردار پڑنی شروع ہو جاتی اور کوئی ذریعہ یا سامان اُسکی
پرورش اور بالیدگی کا نہیں رہتا۔

الحمد للہ سے انکار کرنا انتہا درجہ کی سیاہ باطنی اور شقاوت قلبی کا نتیجہ ہوتا ہے۔ ذات باری اور اُسکی قدرت تامہ کاملہ سے کون
انکار کرتا ہے؟ وہی شریر بدذات جو ہمیشہ سرکشی اور بیباکی کے ساتھ اپنی زندگی بسر کرتا رہا۔ ہر قسم کی بدکاریوں شرارتوں
اور جرائم کے وہی ارتکاب سے اُسکا دل ایسا سیاہ اور سخت ہو گیا کہ کسی بدفعلی کے ارادہ سے کچھ خوف یا دغدغہ پیدا نہیں ہوا۔ وہ
نور قلب جو انسان کو ہر ایک بدارادہ کے وقت دھمکاتا ہے ہمیشہ کی بدفعلی سے بالکل زائل ہو جاتا ہے۔ اور وہ اندرونی فرشتہ جو
بدعملی کیوقت ہر انسان کو طرح طرح سے خوف دلاتا اور نیکی کیوقت انشراح و دلبشاشت لاتا ہے ہمیشہ کے فسق و فجور سے علیحدہ
ہو جاتا ہے۔ جب بدکاری اور شرارت انتہا درجہ کو پہنچ جاتی ہے تو انسان اللہ تعالے سے منحرف ہو جاتا۔ اور آخرکار
انکار کر بیٹھتا ہے۔

نظم

الحمد للہ فطرتی تلقین اور تعلیم ہے
الحمد للہ سے ہی سچے دین کی ہے ابتدا
الحمد للہ ہر بشر کا قدرتی اقرار ہے
مقصود اصلی ہر بشر کی زندگی کا ہے یہی
جو شغل ہے اس کے سوا وہ سب تلف ہو جائیگا
دنیا کے شغلوں میں اگر الحمد للہ ساتھ ہے
روحیں تمام الحمد سے ہی پاتی ہیں نشو و نما
ایقان کا عرفان کا الحمد للہ نور ہے
حمد الٰہی پر ہیں مبنی سب ترقیاتِ روح
اخلاق حسنہ کی اسی سے زندگی اور جان ہے
الحمد للہ کہنے سے ہو جاتا ہے اللہ ساتھ
صدق و وفا جود و سخا عفو و کرم عجز و نیاز
غفلت خدا کی حمد سے ہے ظلم اپنی جان پر
ہے آخرش غفلت سے ہو جاتا بشر بالکل تباہ
اللہ سے پڑتا ہے دور اور آتا ہے انکار پہ
ہیں برکتیں بے انتہا الحمد کی تعلیم میں
افسوس ان پر جو اس سے بھی نہ ہوویں فیضیاب
افسوس صد افسوس ہے جنکو ملا یہ نور پاک

اللہ کی ہر روح میں تعظیم اور تکریم ہے
سب سالکوں اور عارفوں کی ہے اسی پہ انتہا
کل عبادات اور دعاؤں کا یہی اظہار ہے
اور معول آخر صادقوں کی بندگی کا ہے یہی
جاہ و حشم علم و ہنر ہرگز نہیں کام آئے گا
تو سب کمائی تیری عقبےٰ میں بھی تیرے ہاتھ ہی
مرجاتی ہیں گلجاتی ہیں سڑ جاتی ہیں اس کی بنا
ہے بے خبر اس نور سے جو اپنے رب سے دور ہے
اس سے ہی پیدا ہوتی ہیں ساری تجلیات روح
والی و ساتھی چونکہ اسکا خالق منان ہے
بدیاں سبھی ہیں بھاگتی اور نیکیاں آتی ہیں ہاتھ
آتے ہیں یہ اور جاتے ہیں کذب و غرور حرص و آز
اس سے تباہی آتی ہے اخلاق اور ایمان پر
انجام اسکا درد ہے اور سوز ہے اور آہ آہ
لعنت خدا کی ہے یہی آخر کو سب اشرار پہ
پر دل کے اندھے غافل و مردود بے بہرہ ہیں
دیویں گے کیا اللہ کو روز جزا میں وہ جواب
پڑھتے رہے پر نور عرفانی نہ پایا اس سے خاک

پس اُن لوگوں کیلئے جو حمد الٰہی کی طرف اپنے قوائے عقلیہ کو متوجہ کر کے اُس کی قدرت حکمت اور عظمت و جلال پر دن رات غور و فکر کرتے رہیں اور الحمد للہ کو اپنا ورد بناویں مفصلہ ذیل امراض روحانی و اخلاقی سے حفاظت اور شفا ہے۔ کسی انسان یا حیوان یا شجر۔ یا حجر۔ یا کسی اور مخلوق کو خدا ماننا۔ ضعف ایمان۔ غفلت۔ تکبر۔ خود نمائی۔ رعونت۔ ریا۔ ظلمت۔ حرص۔ جہالت ظلم۔ کذب۔ فسق و فجور۔ آوارگی روح۔ زوال قوائے روحانی۔ استرخائے قوائے روحانی۔ کفر۔ موت روحانی۔

رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۱ یہ سورہ الحمد کا دوسرا جملہ ہے جس سے ظاہر ہے کہ تمام عالم کی پرورش اور زندگی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہے اسپر غور کرنے سے قدرت اور حکمت الٰہی کے عجیب عجیب کارخانے نظر آتے ہیں تمام عالم کے ذرہ ذرہ اور ریشہ ریشہ کی پرورش کا عجیب

۱ عالم اسم لما یعلم به - مراد اللہ تعالیٰ کی ذات کا مظہر یا اللہ تعالیٰ کی پہچان کا ذریعہ چونکہ تمام ارضی و سماوی اور جسمانی و روحانی چیزیں خدا تعالیٰ کا مظہر اور اسکی پہچان کا ذریعہ ہیں اس لئے وہ عالم ارضی و عالم سماوی۔ عالم جسمانی اور عالم روحانی میں داخل ہیں۔

منزل ۱

درعجیب انتظام معلوم ہوتا ہے بظاہر انظروں میں اگرچہ چاند۔ سورج۔ ستارے۔ زمین۔ پانی۔ ہوا۔ جمادات۔ نباتات۔ حیوانات وغیرہ علیحدہ علیحدہ اقسام مخلوقات نظر آتے ہیں مگر غور کرنے سے صاف ظاہر ہوجاتا ہے کہ یہ تمام اپنے وجود اور قیام میں ایک دوسرے سے ایسے وابستہ اور متعلق ہیں کہ ایک کے خلل پذیر ہونے سے تمام میں خلل واقع ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے مثلاً اگر ایک سورج اپنی جگہ سے بیجگہ ہوجائے یا کوئی سیارہ اسکے ساتھ جا ٹکرائے تو تمام عالم کے نظام میں سخت فتور برپا ہوجائے ایسا ہی اگر زمین پر ہوا یا پانی نہ ہے تو کل نباتات و حیوانات ہلاک ہوجائیں۔ اگر نباتات نہ ہیں تو حیوانات کی زندگی محال ہوجائے کیونکہ اکثر کی غذا نباتات اور اُن کی پیداوار ہیں۔ اور جسقدر حیوانی فضلات ہیں یا خراب ہوائیں جو سانس کے ساتھ خارج ہوتی ہیں وہ نباتات کی غذا بنکر صاف ہوتی رہتی ہیں اگر وہ فضلات اور خراب ہوائیں نباتات کی غذا نہ بنیں تو ہمیشہ بے انتہا انباروں میں بتدریج جمع ہوکر تمام رُوئے زمین اور کُرۂ ہوا کو ایسا متعفن اور زہریلا کردیں کہ کسی حیوان کا ایک دم کیواسطے بھی زندہ رہنا محال ہوجائے۔

برعکس اسکے اگر حیوانات روئے زمین پر نہ رہیں تو تمام نباتات کی زندگی محال ہوجائے کیونکہ اُن کی پرورش زیادہ تر حیوانی فضلات اور سانس کی خراب ہواؤں پر ہے۔ سورج کی روشنی اور گرمی خاص خاص تغیرات پیدا کرتی ہے جس پر حیوانات اور نباتات کی زندگی کا دار و مدار ہے۔ اِسی طرح سے اگر تمام مخلوقات کے سلسلہ پر علیحدہ علیحدہ نظر غور سے دیکھا جائے تو ایک کا وجود اور قیام دوسروں پر منحصر پایا جاتا ہے تمام علوم طبعی و کیمیا و نجوم و حیوانات وغیرہ اِس قسم کی تمثیلات سے بھرے ہوئے ہیں اب اگر جماعت وار یا فرداً فرداً تمام مخلوقات پر نظر ڈالی جائے تو صاف ثابت ہوتا ہے کہ ادنیٰ سے ادنیٰ مخلوق سے لیکر اعلےٰ سے اعلےٰ مخلوق تک زندگی اور پرورش کے سامان یکساں موجود ہیں مچھر۔ پسّو اور اِن سے بھی کمتر اور چھوٹے چھوٹے حیوانات پر غور کرو تو معلوم ہوتا ہے کہ اُن کی زندگی اور پرورش کیواسطے ربّ العٰلمین نے پورے پورے سامان مُہیّا کر رکھے ہیں جو حیوانات غلاظت کے اندر پیدا ہوتے ہیں اُن کیلئے اُسی جگہ رزق موجود ہے اور جس حال میں ہیں اُسی حال کے مطابق اُن کی ہستی کی تمام ضروریات موجود ہیں۔ زمین کے اندر رہنے والے حیوانوں کو دیکھو کہ وہ اُسی جگہ بخوبی اپنی زندگی بسر کرتے رہتے ہیں پانی کے جانوروں کی طرف نظر کرو تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ اُن کیواسطے تمام رزق اور دیگر ضروریات پانی میں ہی موجود ہیں ہوائی جانوروں کی طرف نگاہ کرو تو معلوم ہوتا ہے کہ اُن کے تمام اعضا ہوا کے ہی مناسب بنے ہوئے ہیں۔ پہاڑوں میں جو جانور رہتے ہیں اُن کے اعضا اور طریق زندگی اُنہیں قطعات کے مناسب ہیں۔ برفستانی۔ سرد۔ معتدل اور گرم ملکوں کی کسی طرف بھی چلے جاؤ اور نظر غور سے دیکھو تو صاف ظاہر ہوجائیگا کہ جو جانور جس جگہ ہے اُسی جگہ کے مطابق اُسکا وجود اور طریق زندگی ہے الغرض ہوا میں یا زمین کے اندر یا زمین پر جنگلوں میں یا پہاڑ و نمیں خشکی میں یا تری میں ویرانہ میں یا آبادی میں جو جو مخلوقات ہیں سب اپنی اپنی زندگی بخوبی بسر کررہی ہیں سب کے واسطے جس جگہ ہیں مناسب رزق موجود ہے کروڑہا کرم کے جانور ہر جگہ موجود ہیں۔ مگر کوئی رزق سے محروم نہیں۔

انسان کے وجود کی طرف ذرا غور کرو۔ کیا کسی کو اپنی خبر ہے کہ جب نطفہ کی صورت میں رحم مادر کے اندر قرار پذیر ہوتا ہے۔ کس کس غذا کی اسکو ضرورت ہوتی ہے۔ اور کس کس طرح سے وہ بہم پہنچائی جاتی ہے کس کس طریق سے اُسکے فضلات خارج ہوتے ہیں کسطرح سے اُس کے خون کو ہوا پہنچتی ہے۔ کسطرح اِس سے اور کب اُسکا گوشت۔ ہڈیاں۔ منہ۔ معدہ۔ انتڑیاں۔ جگر۔ دل۔ دماغ۔ ناک

منزل ۱

کان - آنکھ - ہاتھ پاؤں - وغیرہ بنے اور کس کس طریق سے اور کب اُن کی تکمیل ہوئی کس نے اُسکی بیخبری کے زمانہ میں پوری پوری اُس کی خبرگیری کی - پھر پیدائش کے ساتھ ہی سانس آنے لگا - ماں کے پستان میں دودھ اُتر آیا - چوسنے کی ترکیب خود بخود آگئی - کیا یہ تمام انتظام خود بخود اتفاقی طور پر ہوگیا کیا ادنیٰ و اعلیٰ مخلوقات کیواسطے جسجگہ پر کہ وہ ہے خود بخود تمام رزق موجود ہوجاتا ہے کیا اُسکا جسم اور اعضا خود بخود مناسب حال ہوجاتے ہیں کیا کوئی حکمت اور انتظام کا کام بھی خود بخود ہوتا ہے یا ہوسکتا ہے نہیں نہیں ہرگز نہیں یہ محض اللہ تعالیٰ کی ربوبیت ہے جس نے ہر ذرہ ذرہ اور جماد اور حیوان مخلوق کی وجود اور قیام کیواسطے ہر جگہ پر پورا پورا انتظام کر رکھا ہے اُسکی حکمت - قدرت - اور شان عجیب ہے ہر شے اور مخلوق کا وہی موجد اور وہی سہارا ہے -

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۵۵

اُسکا علم آسمانوں و زمینوں میں پھیلا ہوا ہے اور اُن کی حفاظت میں اُسکو کچھ تکان نہیں ہوتا اور وہ بہت بلند اور بڑی عظمت والا ہے

انسان جو کچھ زراعت کرتا ہے یا درخت لگاتا ہے - اُن سے فائدہ اُٹھانا بھی الٰہی سامان پر منحصر ہے - انسان کو کچھ خبر نہیں ہوتی کہ زمین میں تخم رکھدینے کے بعد کس کس طرح سے وہ پھوٹتا ہے پھلتا ہے - اور بڑھتا ہے کس کس طرح پر وہ زمین سے غذائیت حاصل کرتا رہتا اور آخر کار پورا درخت بنکر سیکڑوں ہزاروں گنا پھل لے آتا ہے - وہی زمین ہے وہی پانی ہے وہی ہوا ہے مگر ایک ہی زمین پانی اور ہوا سے ایک ہی باغ میں آنب کا درخت آنب بنا رہا ہے سنگترہ کا درخت سنگترہ - انار کا درخت انار - امرود کا درخت امرود کیلہ کا درخت کیلہ - ناسپاتی کا درخت ناسپاتی - سیب کا درخت سیب - آڑو کا درخت آڑو - شفتالو کا درخت شفتالو - اسیطرح طرح طرح کے پھول مختلف رنگتوں اور بوؤں کے پیدا ہوجاتے ہیں کیا یہ عجیب تماشا نہیں ہے کہ ایک ہی مٹی پانی اور ہوا سے ہزارہا قسم کے پھول اور پھل پیدا ہوں جو تمام اپنے رنگ - بو - ذائقہ اور خواص میں بالکل ایک دوسرے سے علیحدہ ہوں - اے انسان کیا تو انار کے اندر داخل ہوکر ترش یا شیریں آب پیدا کردیتا ہے بادام کے اندر اپنا ہاتھ پہنچا کر تو ہی اُسکا مغز بناتا ہے کیا آنب کے اندر گھُس کر گٹھلی پر تو ہی شیرہ چڑھاتا ہے اور کیا پھولوں کو طرح طرح کے سانچوں میں تو ہی ڈھالتا ہے اور اُن کے اندر خوشبوئیں داخل کرتا ہے کیا کھیتی میں جاکر گیہوں اور چنا تو ہی بناتا ہے اور کیا یہ تمام حکمت کے کارخانے اور کامل انتظام خود بخود ہیں غیر اشیا کو جانے دو اپنی طرف ہی دیکھو کہ ایک ہی غذا اور پانی ہم کھاتے پیتے اور ایک ہی ہوا میں ہم رہتے ہیں اسی غذا سے گوشت کے ذرات اُسی سے جلد - ناخون - بال - اور اُسی سے دل - دماغ - اور جگر کے ذرات - اُسی سے سیاہ - سفید اور سرخ اور زرد رنگ وغیرہ جو جو جسم میں موجود ہیں تمام اپنی جگہ پر پرورش پاتے ہیں کیا کسی انسان کو خبر بھی ہوتی ہے کہ کب اور کسطرح ایک ہی قسم کی غذا سے دانتوں - ہڈیوں - سر بالوں - ناخون - بال اور تمام اندرونی اعضا کے ذرہ ذرہ اور ریشہ ریشہ کی پرورش ہوتی ہے - غذا جب منہ سے اتر جاتی ہے پھر کچھ خبر بھی رہتی ہے کہ اُس میں خود بخود کیا کیا طبعی اور کیمیائی تغیرات ہوتے ہیں کس کس طرح سے تمام غذائیت کے مادے اُسمیں سے علیحدہ ہوکے جاکر خون میں پہنچائے جاتے اور کس کس انداز اور طریق سے جسم کے ذرہ ذرہ اور ریشہ ریشہ میں پہنچتے ہیں جب تیرے علم - محنت اور تدبیر کے بغیر خود بخود کھیتیاں ہری ہوتی اور پھل لاتی ہیں - تمام باغات تیری خبر اور کوشش کے بغیر پھلوں اور پھولوں اور میوہ جات سے ہرے بھرے ہوجاتے ہیں جو غذا تو کھاتا ہے وہ بھی تیرے جسم کے ذرہ ذرہ اور ریشہ ریشہ میں قدرتی انتظام سے پہنچتی ہے تمام اندرونی اور بیرونی کارخانہ میں تیری پہنچ اور قدرت بہت

منزل ۱

ہی کم بلکہ ربّی انتظام کے مقابلہ میں کالعدم ہے کیا زمین پانی ہوا سورج۔ دن رات تیری محنت اور کاریگری کا نتیجہ ہیں۔ کیا اُگنے اُگانے کی طاقت پہلوں اور زمین میں تو نے رکھی ہے۔ کیا معدہ کے اندر جسم کے ہر عضو ہر رگ ریشہ۔ اور ہر ذرہ کی طرف نالیاں کا تو نے کیا ہے تاکہ غذا ہر جگہ پہنچتی رہے۔ کیا تو اُن نالیوں کے راستہ غذا کو اپنی دانائی اور کاریگری سے لیجاتا ہے۔ نہیں ہرگز نہیں تیری دانائی اور کارگذاری تیرے اپنے وجود اور پرورش کیلئے بھی کچھ حقیقت نہیں رکھتی۔ تمام زندگی کا قیام اور پرورش اللہ کریم کے بیحد فضلوں اور نعمتوں پر منحصر ہے پھر تو کسطرح اپنے رب کریم سے غافل اور انکاری ہوتا ہے۔ کسطرح اُس کے انتظام ربوبیت میں دوسرے انسان۔ حیوان۔ ہوا۔ آگ سورج وغیرہ کو شریک ٹھیراتا ہے کوئی وجود سوائے ذات باری کے بذات خود قایم نہیں پھر دوسروں کے قیام یا پرورش کا باعث کیسے بن سکتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ فِي

اے انسان کس چیز نے تجھ کو تیرے رب کریم کی طرف سے پھیر دیا ایسا رب کریم جس نے تجھکو پیدا کیا اور درست کیا اعتدال پر لایا!

أَيِّ صُورَةٍ مَّا شَاءَ رَكَّبَكَ ۸۲ هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ۲ ۲۹

اور جس صورت میں چاہا تجھکو ترکیب دی وہ خدا جس نے تمام زمینی چیزوں کو تمہارے واسطے پیدا کیا۔

قُلْ أَغَيْرَ اللَّهِ أَبْغِي رَبًّا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۶ ۱۶۴ أَأَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللَّهُ

کہہ کیا اللہ کے سوائے میں دوسرا انسان یا حیوان یا زمین آسمان یا اپنے نفس اور جذبات وغیرہ کو رب قرار دوں جبکہ وہ خود ہر ایک شے کا رب ہے کیا بہت ساری

الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۱۲ ۳۹ رب بہتر ہیں یا ایک اللہ جو اپنی ذات و صفات میں یگانہ اور سب سے زیادہ زبردست ہے۔

نظم

ہے رب العلمین سب کا سہارا
جہاں مخلوق ہے ادنیٰ و اعلیٰ
نہیں کچھ منحصر یہ بندگی پر
سبھی حیواں نباتات اور جمادات
زمیں اور چاند سورج اور ستارے
چلو باغوں میں دیکھو اک نظر سے
وہی مٹی ہے اور آب و ہوا ہے

قمر کا شمس کا ارض و سما کا
وہیں ساماں ہے سب اسکی غذا کا
نہیں تنگی کسی کی زندگی پر
برابر ہیں ربوبیت کی آیات
ہیں باہم گردشوں میں اور کنارے
بلو سبزہ سے گل سے اور ثمر سے
مگر ہر ایک کا رنگ اور بو جدا ہے

جدھر دیکھو اسی کی قدرتیں ہیں
اگر چھوٹا بڑا ہے کوئی حیوان
ربوبیت ہے اسکا عام فیضان
اسی کی ذات سے قائم ہے ہر شے
جو دیکھے اس کی قدرت کا تماشا
ہزاروں رنگ و بو کے پھول پھل ہیں
نرالا سب کا رنگ اور بو اور مزہ ہیں

ربوبیت کی ساری حکمتیں ہیں
جہاں پر ہے وہیں اسکا سامان
یہاں یکساں ہیں حیوان و انسان
اسی سے زندگی اور پرورش ہے
نہیں پاتا بجز حیرت کے حاشا
کوئی پودے ہیں اور کوئی نخل ہیں
اگرچہ ایک ہی جا پر اُگے ہیں

له لَا الشَّمْسُ يَنبَغِي لَهَا أَن تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۚ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ۳۶ ۴۰ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۳۶ ۳۸ ترجمہ سورج کو مجال نہیں کہ چاند سے جا ملے اور نہ رات کو مجال ہے کہ دن پر سبقت کرے غرض چاند۔ سورج۔ اور ستارے سب آسمان میں تیرتے ہیں مگر یہ تیرتے نہیں بلکہ اس خداوند کریم کا انتظام ہے جو بڑی عزت اور علم والا ہے۔

وہی شی وہی آب و ہوا ہے ہر اک کا لذت و خاصہ جدا ہے
سہارا سب کا ہے اللہ کی ذات مگر غافل ہیں اکثر اس سے یہہ بات
زبان و معدہ و ناخون اور بال غدود اور دانت اور عضلات اور کھال
مثانہ پھیپڑے اور ناک اور کان دماغ و چشم و دست و سینہ و ران
اُسی سے پرورش پاتا ہے ہر عضو اُسی سے چستی میں آتا ہے ہر عضو
نہیں ہے کیا عجائب یہ تماشا غذا یکساں نتیجے پر لکھو کیا
ربوبیت کی ہیں یہ ساری آیات عمل ہیں اُسکی قدرت کے یہ ذرات
جو کھاتے یا کہ پیتے ہیں ہم انساں سہارا جس سے پاتے جسم و جاں
جگر اور انتڑیاں گردہ و تلی عروق و خون و ہڈی اور جھلی
سبھوں کی پرورش واحد غذا ہے اگرچہ کیفیت سب کی جدا ہے
ہر اک چن لیتا ہے اپنے مناسب پہنچ جاتا ہے جو جسکو ہے واجب
عجائب کارخانے ہیں بدن میں مگر اک تن ہی لاکھوں ہی چمن ہیں

الغرض اللہ تعالیٰ جو رب العالمین ہے اُس نے ہر ذرہ ذرہ اور ریشہ ریشہ کی پرورش کیواسطے ہر جگہ پورا پورا سامان مہیا کر رکھا ہے ۔۔۔ جو لوگ اِس صفت الٰہی پر شب و روز غور کریں اور رب العالمین کو اپنا ورد بنا دیں اُن کیلئے مفصلہ ذیل امراض روحانی اور اخلاقی سے حفاظت و شفا ہے کسی اور انسان یا شے کو اپنا رب سمجھنا زر پرستی طمع۔ حکام کی بیجا خوشامد۔ دغا فریب ریاکاری رزق سے نا اُمیدی

اَلرَّحْمٰنِ یہ اللہ تعالیٰ کا وہ اسم ہے جسکے طفیل سے تمام جاندار مخلوق کو اُن کے مناسب حال اعضا ملے اپنی اپنی غذا کی شناخت پیدا ہوئی اور اُسکے حاصل کرنے اور بقاء نوع کے طریقے معلوم ہوئے چیونٹی کی طرف دیکھو کہ وہ ایک چھوٹا سا جانور ہے اُسکو قوت شامہ ایسی تیز عطا فرمائی گئی ہے کہ دور سے ہی اُس کے طفیل اپنی غذا کو پہچان کر وہیں پہنچ جاتی ہے۔ پرندوں کو دیکھو کہ اُن کا جسم ہلکا اور پروں سے سجا بنایا گیا ہے ہڈیوں میں بجائے گودے کے ہوا بھر دی گئی ہے اور پر پھیلانے سے اُن کا وزن مخصوص ہوا کی نسبت کم ہو جاتا ہے اسوجہ سے وہ بآسانی ہوا میں اُڑتے پھرتے ہیں۔ نظر پرندوں کی بہت تیز ہوتی ہے کہ بلندی سے غذا کو بآسانی دیکھ لیتے ہیں مچھلیوں کی طرف دیکھو کہ اُن کا تمام جسم پانی کے موزون بنا دیا گیا ہے۔ یہ ایسی آسانی سے پانی میں پھر سکتی ہیں کہ جسطرح بہایم زمین پر یا پرندے ہوا میں پانی کے اندر ہی اُن کو سانس ایسی آسانی اور خوبی کے ساتھ آتا ہے جیسا کہ اور حیوانات کو کھلی ہوا میں الغرض کسی جانور یا کسی سلسلۂ مخلوقات کی طرف نظر ڈالو تو صاف معلوم ہو جائیگا کہ جس مقام یا جس حال میں وہ جانور ہیں۔ اُسی کے مطابق اُن کا جسم اور اُن کے تمام اعضا بنائے گئے۔ برفستانی ملکوں میں چلے جاؤ یا سخت گرم ملکوں میں۔ پہاڑوں میں یا جنگلوں میں آبادی میں یا ویرانہ میں خشکی میں یا تری میں ہوا میں یا زمین کے اندر الغرض جسجگہ کوئی مخلوقات ہے اُسی جگہ اُسی حال کے مطابق اُسکے جسم اور اُسکے اعضا بنائے گئے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ ہر مخلوق کو اُس کی رحمانیت نے ساتھ ہی یہ بھی سکھلا دیا ہے کہ کیا تیرے کھانے پینے کی چیز ہے اور کس کس طریق سے غذا حاصل ہوتی ہے اور کس کس طریق سے اُن کو اپنی زندگی بسر کرنی اور اپنے بچوں کی پرورش کرنی ہے۔ شہد کی مکھی کی طرف دیکھو کہ کسطرح سے پھلوں۔ پھولوں اور پتیوں سے اپنا رزق حاصل کرتی ہے۔ کس حکمت اور کاریگری کا چھتہ اپنے بچوں کی داشت اور پرورش کیواسطے بناتی ہے پرندوں کی طرف دیکھو کہ اپنے بچوں کیواسطے کس کس طریق کے گھونسلے بناتے ہیں۔ کس کس دانائی اور انداز کے ساتھ انڈوں کو گرمی دیتے اور پورے علم و یقین کے ساتھ فاقہ کشی اور حبس کی تکلیف اُٹھاتے ہیں کسی جانور یا حیوان کی طرف دیکھو کہ سب اپنے اپنے بچوں کے جننے کا وقت اور اُن کی پرورش کا طریق کیسے کامل طور پر جانتے ہیں کس کارخانہ یا کالج میں تعلیم پا کر اُنہوں نے اپنا اپنا علم حاصل کیا۔ چرند۔ پرند تمام زمین پر پھرتے اور اپنی اپنی مناسب غذا کھاتے ہیں اُنہیں بوٹیوں۔ گیہوں۔ و درختوں میں سخت زہر بھی ہوتے ہیں مگر اُن زہروں کو

منزل ۱

تمام جانور پہچانتے اور کبھی منہ نہیں لگاتے ہیں۔ بتلاؤ کہ یہ خواص الادویہ کا علم اُنہوں نے کس میڈیکل سکول یا کالج میں حاصل کیا
یہ اس رحمٰن کی دی ہوئی تعلیم ہے جو رب العٰلمین ہے۔ بکری گائے بھینس جا بجا منہ مارتی اور چرتی پھرتی ہیں لیکن کنیر کا درخت
خواہ کسی افراط سے اُن کی چراگاہ میں موجود ہو اُسکو کبھی نہیں کھاتے کیونکہ یہ اُن کیلئے سخت زہر ہے۔ چوہے گھونس خرگوش
اور لومڑی زمین کے اندر کھود کھود کر اپنا گھر بناتے۔ کوّے درختوں پر چڑیا گھروں کی چھتوں میں۔ الّو ویرانوں میں۔ سیہ پہاڑوں میں
عود بلاؤ پانی کے قریب اپنے گھر بناتے اور وہیں بچے دیتے ہیں۔ الغرض کوئی جانور زمین کے اندر کوئی زمین کے اوپر کوئی جنگلوں میں
کوئی پہاڑوں میں۔ کوئی تری میں۔ کوئی خشکی میں۔ کوئی آبادی میں کوئی ویرانہ میں بود و باش کی جگہ اپنے مناسب حال
بناتا ہے بتلاؤ تو سہی کہ کہاں سے یہ تمام تعلیم حاصل ہوئی۔ یہ اللہ کی رحمانیت ہے جس نے تمام حیوانات کو اُن کی غذا بتلائی طریق
بود و باش سکھلایا۔ تمام اعضا مناسب حال عطا فرمائے اور اُن کا استعمال سکھلایا اور اُسکی ربوبیت نے تمام سامان جو
اُن کی پرورش کیواسطے ضروری تھا ہر جگہ پر مہیا کر دیا جسقدر کسی حیوان کو عقل دی گئی اور جس جس قسم کے اعضا اُسکو عطا فرمائے
گئے اُن تمام کو کام میں لانا واجب اور فرض ہے ربوبیت کے سامانوں سے اُسوقت ہی کوئی حیوان فیضیاب ہوتا ہے جبکہ
رحمانیت کی عطیات کو کام میں لائے مثلاً ربوبیت نے تمام پرندوں کیواسطے جا بجا رزق پھیلا رکھا ہے۔ مگر جبتک وہ اُڑ کر تلاش نہ
کریں اور اپنی چونچ سے نہ کھاویں اُسوقت تک خود بخود دانہ اُن کے جسم کی پرورش نہیں ہو سکتی۔ جبتک چیونٹی اپنی قوت شامہ کی امداد
سے غذا کو معلوم کر کے اُس کی طرف محنت اُٹھا کر نہ جاوے اُس وقت تک رزق خود بخود اُس تک نہیں پہنچتا۔ جبتک شہد کی مکھی
پھولوں۔ پھلوں اور پتوں پر محنت کرتی نہ پھرے اُسوقت تک خود بخود اُسکا چھتہ اور شہد نہیں بنجاتے جب تک انسان زمین میں
ہل جوت کر زراعت نہ کرے اُسوقت تک خود بخود اُس کی کھیتی تیار نہیں ہوتی۔ جسوقت تک کوئی درندہ محنت اور ہمت کے ساتھ اپنے
شکار کا تعاقب نہ کرے اُسوقت تک کوئی شکار اُس کے منہ کے اندر خود بخود نہیں پڑتا۔ بلی جبتک گھات لگا کر اپنے شکار پر نہ جھپٹے
اُسوقت تک کوئی چوہا یا چڑیا اُس کے منہ میں خود بخود نہیں پڑ جاتا۔ الغرض ربوبیت نے تمام سامان پرورش ہر جگہ موجود کر دیا ہے
اور رحمانیت نے تمام حیوانات کو مناسب حال قوائے عطا فرما دیئے۔ اور رزق حاصل کرنیکے طریق سکھلا دیئے ہیں جبتک کوئی حیوان
اپنی خداداد لیاقت اور قوت کو کام میں نہ لائے اُسوقت تک ممکن نہیں کہ اُسکا رزق خود بخود اُس تک پہنچ جائے۔
انسان کے اندر ہزارہا قسم کی جسمانی اور روحانی طاقتیں رکھی گئی ہیں اور جسم و روح کیواسطے علیحدہ قسم کی غذائیں مقرر فرمائی
گئی ہیں جبتک وہ اپنی جسمانی لیاقتوں اور طاقتوں کو کام میں نہیں لائیگا اُسوقت تک اُسکو جسمانی رزق نہیں مل سکتا۔
اور جسوقت تک اپنے روحانی حواس اور قوائے کو کام میں نہیں لائیگا اُسوقت تک اُسکو روحانی رزق حاصل نہیں ہو سکتا۔۔۔
اگر کوئی چاہے کہ بلا کھانے اور پینے کے اُسکے جسم کو غذا پہنچ جائے تو یہ ایک قسم کا جنون ہے۔ اور اگر کوئی چاہے کہ بلا کاشتکاری کے
اناج کاٹ لے تو یہ خیال ہی باطل ہے۔ اگر کوئی چاہے کہ بلا حمد الٰہی کے اُس کی روح تازہ اور ترقی پر رہے تو یہ محال ہے۔ چونکہ
انسان کو تمام حیوانات کی نسبت جسمانی اور روحانی قوٰے بدرجہا زیادہ دیئے گئے ہیں اسلئے اُسکو سب سے زیادہ محنت اُٹھانی پڑتی۔
تمام دینی معاملات میں خداداد عقل اور قابلیت کو کام میں لگانا اُسکا فرض ہے محض زبانی یا رسمی طور کی عبادت اور ذکر اُسکی
روح کی پرورش جسمانی قوٰی کی کارگذاری اور محنت پر۔ اگر کوئی شخص خدا کا نام لیتا رہے یا اُس کے تصور میں بیٹھا رہے تو اُس سے

لا
منز

پوری نہیں کر سکتے کیونکہ روح کی زندگی روحانی قوٰی کی محنت پر منحصر ہے جیسے کہ جسم کی پرورش

جسم کی کچھ پرورش نہیں ہو سکتی ایسا ہی اگر کوئی شخص زبان یا ہاتھ پاؤں سے اللہ تعالیٰ کی حمد کرے اور رکوع وسجود میں مصروف ہے تاوقتیکہ اُس کی رُوح مشغول نہ ہو اُس وقت تک رُوحانی ترقیات حاصل نہیں ہو سکتیں۔

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا ۝ أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ۝

تمام اشیا کی حقایق اور خواص کا ہمیشہ کیلئے ایک ہی طرح پر رہنا اور ایک طرح پر مؤثر اور متاثر ہونا اللہ تعالیٰ کی رحمانیت کا تقاضا ہے مثلاً پانی اپنے خواص پر قایم ہے۔ آگ اپنے خواص پر اور ہوا اپنے خواص پر۔ گیہوں۔ چنا۔ مونگ۔ مسور۔ اپنے خواص پر اور کونین۔ فولاد۔ سنکھیا۔ جمال گوٹہ اپنے خواص پر۔ علیٰ ہذا القیاس ہر ایک شے اپنے اپنے خواص پر قایم ہے۔ اور یہ علم کہ ہر شے اپنے اپنے خواص پر ہمیشہ کیلئے قائم ہے ہر بشر کی فطرت میں قدرتی طور پر موجود ہے چنانچہ اگر بچہ کو ایک انگور پہلی دفعہ کھلایا جائے تو ہمیشہ کیلئے یقین کر لیتا ہے کہ تمام انگور خوش ذائقہ ہوتے ہیں جب دوبارہ انگور اُسکے سامنے آئینگے تو فوراً اُن کی طلب کریگا اگر اشیا کی خواص ہمیشہ ایک طرح کی نہ رہتے بلکہ بدلتے رہتے یعنی کبھی پانی میں آگ کی خواص آجاتے اور کبھی آگ میں پانی کی۔ یا گیہوں میں سنکھیے کی خواص آجاتے اور سنکھیے میں گیہوں کی تو تمام ذوی الارواح تلاش غذا میں حیران ہوجاتے اور ڈرتے رہتے کہ اب جو پانی پینے لگے ہیں شاید اُس میں آگ کی طرح جلانے کی خاصیت آگئی ہو۔ یا جس آگ پر کھانا پکانے لگے ہیں وہ پانی کی طرح سرد ہوگئی ہو الغرض خواص اشیا کو ہمیشہ کیلئے ایک حالت پر رکھنا اور تمام ذوی الارواح کو فطرتاً اس کا علم دینا رحمانیت الٰہی کا خاص انتظام ہے اس کے بغیر کوئی ذی رُوح کسی غذا کسی مکان کسی ہوا اور کسی شے پر کسی قسم کا اعتبار نہ کر سکتا۔ اور ہمیشہ کی تحقیقات میں سرگرداں پھرا کرتا۔ فَلَن تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ۖ وَلَن تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَحْوِيلًا ۝

منزل ۱

تمام جسمانی تحقیقات کیواسطے اُس رحمن نے حواس باطنی وظاہری عطا فرما کر تجربہ اور مشاہدہ کو انسان کا رہنما بنایا روحانی تحقیقات میں وحی الہام مکاشفات اور رویائے صادقہ سے دستگیری فرمائی یہی وہ مطلب یا آفتاب ہیں جن سے تمام ظلمت دور ہوکر انسان ظنیات سے عین الیقین کے علم کو پہنچ جاتا ہے اور یہی وہ مشاہدے یا تجربے ہیں جن سے روحانی تحقیقات میں انسان ترقی کرتا کرتا قیاسات سے عین الیقین تک اور پھر عین الیقین سے حق الیقین تک پہنچ جاتا ہے اس کے بغیر ظن اور قیاسات کے ظلمات اور وساوس سے انسان کو کسی طرح نجات نہیں مل سکتی۔

نظم

دیا ہمکو سب علم رحمان نے
قوےٰ آدمی کو دیئے بے حساب
نہ رولی نہ عرفان تاے کہیں

اُسی مالک الملک یزدان نے
سبھوں کو اُسے دینا ہوگا جواب
تلاش اُس کی جب تک کریگا نہیں
ہے محنت کا حامی خداوند پاک

اُسی کی عنایات ہیں سب کی
کمائیگا جو کچھ وہی پائے گا
نہ کھو وقت بیہودہ او سعا ہیا
وگرنہ ہر انساں ہے بندہ زخاک

وہی سب کی بقول شما ہر رہنما
نہیں خود بخود کچھ بھی ہاتھ آئیگا
کہ محنت سے دیتی ہے پھل اسکی ذات

دیگر

پرندوں کا حامی ہواؤں میں وہی ہے	پرندوں کا ہادی فضا میں وہی ہے	بتاتا ہے سب کو وہی رزق سب کا	طریقہ رہائش روش اور کسب کا
غذا کو سبھی اپنی پہچانتے ہیں	مکاں اور رہائش کو سب جانتے ہیں	کہاں سے یہ تعلیم پائی اُنہوں نے	فراست یہ کیونکر کمائی اُنہوں نے
یہ سب فضل اُس پاک رحمٰن کا ہے	بھلا اس میں کیا کام حیوان کا ہے	سبھی بچے جنتے ہیں اور پالتے ہیں	نہیں بے طرح ہر جگہ ڈالتے ہیں
کہاں سے پڑھا علم دایہ اُنہوں نے	نہیں دیکھا مکتب کوئی بھی جنہوں نے	یہ تعلیم سب پاک رحمٰن کی ہے	نہیں اس میں کچھ تاب حیوان کی ہے
سبھوں کو دیئے عضو اُن کے مطابق	بتا دی غذا سب کو جیسا تھا لائق	سب اعضا سے پھر کام لینا سکھایا	ضروری تھا جو کچھ وہ سب کو بتایا

پس اللہ تعالیٰ کی رحمانیت انسان کو ہر وقت یہ سبق دیتی ہے کہ غفلت۔ بیکاری اور سُستی میں تیرا سراسر نقصان ہے۔ واہیات پھرنا یا لغو طور پر تماشبازی شطرنج بازی۔ قماربازی اور مرغبازی میں عمر عزیز کو کھونا منشائے رحمانیت کے خلاف ہے۔

اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا

تحقیق کان آنکھ اور دل ان تمام سے بازپرس ہوگی۔

سب لیاقتیں اور قوتیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمانیت سے عطا فرمائی ہیں اُن تمام کو ہر وقت محنت میں لگائے رکھو۔ اپنے جسم اور روح کی پرورش کرتے رہو۔ کوئی دغا فریب۔ ریاکاری۔ چوری ظلم خیانت بے ایمانی اور فساد کا طریق اختیار نہ کرو۔ بلکہ جو کچھ کماتے ہو خداداد طاقتوں کی محنت سے کماؤ فساد اور گمراہی کی طرف مت جھکو تاکہ تمہاری جسم کے ساتھ تمہاری روح بھی پرورش پاتی رہے اور ہلاکت سے بچ جائے پس رحمانیت الٰہی پر غور کرنیوالوں اور اُسکے حکموں پر چلنے والوں کیواسطے مفصلہ ذیل روحانی اور اخلاقی امراض سے حفاظت اور شفا ہے۔

غفلت کاہلی بیکاری ضعف روح ریاکاری ظلم فسق و فجور فساد خیانت بے ایمانی واہیات عادات تماشبازی شطرنجبازی۔ قماربازی پست ہمتی ظلمات روح مفلسی جہالت بے علمی بے ہنری۔

الرَّحِيم - یہ وہ اسم الٰہی ہے جسپر انسان ضعیف البنیان کی تمام امید اور کامیابی منحصر ہے یہی تو وہ اسم ہے جو سچے طالبوں کو اپنے کمال رحمت اور محبت سے اپنی طرف ایسا کھینچ لیتا ہے کہ تمام دنیا اور اُس کی لذات نظروں میں سراسر ہیچ اور پوچ ہو جاتی ہیں یہی تو وہ چشمۂ حیات ہے جو گنہگاروں کی میل کچیل اور گرد و غبار کو ایک دم میں جب چاہے صاف کر ڈالتا ہے۔ تمام عاشقان الٰہی کا عشق رحمت کے ہی کرشمہ سے شروع ہوتا ہے تمام سالکوں کی منزلیں اسی کی یاری اور غمگساری سے طے ہوتی ہیں تمام عارفوں کا عرفان رحمت الٰہی سے ہی چمک اُٹھتا۔ اور بجدید ترقیات حاصل کرتا ہے رحمت الٰہی کے بغیر کوئی انسان ایک دم کیواسطے بھی الٰہی راستہ پر قایم نہیں رہ سکتا۔ رحمت الٰہی سچے ایمان اور سچے اعمال کے ساتھ مخصوص ہے ربوبیت کا فیضان ہر جاندار و بیجان پر یکساں پہنچتا ہے رحمانیت کا فیضان ذوی الارواح سے خاص ہے اور تمام ذوی الارواح میں انسان پر اسکا فیضان سب سے زیادہ ہے رحمت الٰہی اُن انسانوں کیواسطے مخصوص ہے جو تمام خداداد طاقتوں اور لیاقتوں کو سچے اور پورے طور پر کام میں لاکر ربوبیت اور رحمانیت کے تمام سامانوں سے فائدہ اُٹھاتے اور اپنے سچے ایمان اور سچے اعمال اور سچی محنت سے الٰہی رحمت کے مستحق ہو جاتے ہیں تمام راستبازوں کی طرف رحمت الٰہی ہمیشہ اور ہر حال میں متوجہ رہتی ہے اُن کے ہر ارادہ اور ہر فعل میں خاص صداقت اور برکت ڈال دیتی ہے کبھی رؤیا صادقہ اور بشارات کی صورت میں کبھی الہام اور مکاشفات کی صورت میں ظاہر ہو کر سچے مومن کے ایمان۔ ایقان اور عرفان کو

منزل ۱

بڑھاتی اور تمام ظلمت و حجاب کو دور کر دیتی ہے مصیبت اور تنگی کے وقت میں عجیب طور پر غمگساری کرتی ہے اور فراخی و کامیابی کی حالتیں قلب پر عجیب عجیب رنگ لاتی ہے کوئی گناہ ایسا نہیں کہ جب انسان تایب ہو کر اللہ کریم کا سچا طالب بنے تو اُس کی رحمت اُسکو فوراً معاف نہ کر دے کوئی کیسا ہی گنہگار کیوں نہو کچھ عرصہ کیواسطے سچا تائب اور خدا کا طالب بنکر دیکھے کہ کسقدر جلدی اللہ تعالیٰ کی رحمت اُسکے اندر داخل ہو کر تمام زنگ اور سیاہی کو صاف کرنا شروع کر دیتی ہے۔ اور ظلمت و گمراہی کی بجائے کیسا نور اور رشد خود بخود آنا شروع ہوتا ہے الٰہی رحمت سے مایوس یا انکاری ہونا سخت ظلم اور فساد ہے الٰہی رحمت سے ناامید ہو کر کسی پیر یا پیغمبر کو رحمت کا واسطہ بنانا سخت جہالت اور کفران ہے وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ۱۵ یعنے اپنے رب کی رحمت سے وہی ناامید ہوتے ہیں جو بھٹکتے پھرتے ہیں یعنی جو دنیاوی طمع اور نفسانی جذبات میں غرق ہو کر آوارہ گرد ہو گئے اور کبھی الٰہی جناب کی طرف متوجہ نہیں ہوتے بلکہ تمام عمر بیدینی اور فسق و فجور میں کھو دیتے ہیں۔ رحمت الٰہی ہر وقت منتظر ہے کہ کوئی گنہگار اُسکا طالب بنے اور وہ فوراً اُسپر نازل ہو۔

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ ۲۴

اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو تحقیق اللہ تمام گناہ بخشدیتا ہے

رحمت الٰہی چاہتی ہے کہ کوئی پیاسا پانی مانگے اور وہ فوراً اُس کی پیاس کو دور کرے رحمت الٰہی چاہتی ہے کہ کوئی مریض درد کی تڑپ اور بیقراری میں اُس سے تسکین چاہے اور وہ فوراً اُسکو آکر تسکین دے رحمت الٰہی چاہتی ہے کہ کوئی مسافر بھٹکتا پھرتا ہے وہ اُس سے ہدایت مانگے اور وہ فوراً اُسکو راہ بتا دے۔ رحمت الٰہی چاہتی ہے کہ کوئی مصیبت کا مارا اُس کو پکارے اور وہ فوراً اُس کی غمگساری کرے مگر کون ہے جو سچی طلب اور سچے یقین کے ساتھ رحمت الٰہی کا طالب ہو۔ رحمت الٰہی دور نہیں پر انسان جہالت اور بدکاری کے سبب اُس سے دور ہے۔ رحمت الٰہی ہر وقت انسان کے قریب آنا چاہتی ہے پر وہ خود ہی بدکاری اور برائی کی وجہ سے دور بھاگتا پھرتا ہے افسوس اُس انسان پر جو رحمت الٰہی کا طالب نہو۔ افسوس اُس انسان پر جو دوسرے انسان کو رحمت الٰہی کا طالب بننے دے۔ افسوس اُس انسان پر جو دوسرے انسان کو رحمت الٰہی کا واسطہ بنا دے۔ افسوس اُس انسان پر جو رحمت الٰہی کو دور سمجھے اور سخت افسوس اُس انسان پر جو رحمت الٰہی کو ناممکن سمجھے اور اُس کی حرکت کیواسطے واہیات اسباب تلاش کرے۔ رحمت الٰہی قریب ہے پر کوئی اُسکا طالب بنے۔

منزل ۱

نظم

پکارو پکارو ہے رحمت قریب	خداوند ہے بس قریب اور مجیب	نہیں اُس کی رحمت سے کوئی بھی دور	مگر صدق سے مانگنا ہے ضرور
معافی کو تیار ہے وہ کریم	عفو و ودود اور غفور رحیم	ہر اک رنج و راحت میں ہے یار یار	مصیبت میں سائل کا ہے غمگسار
شفائے مریض اور دوائے سقیم	ہے ذاتِ خداوند رب کریم	نہیں اُسکی رحمت کسی سے بعید	مگر دور پڑتے ہیں از خود پلید
کبھی کشف میں اور کبھی خواب میں	وہ لاتا ہے دلکو عجب تاب میں	محبت کے دریا کو دیتا ہے جوش	عجب رنگ لاتی ہیں پھر عقل و ہوش
حجابوں کو دیتا ہے بالکل اٹھا	نہیں کچھ تکلم سے رکھتا حیا	مگر چاہیئے طالب راستباز	طلب صاف ہو اور عجز و نیاز
	طلبگار کا خود طلبگار ہے	محبت کی راہوں میں خود یار ہے	

دیگر

خطا سخت ہے اُس سے مایوس ہونا	جو ہے ہاتھ میں اُسکو مفت کھونا	گناہوں کو فوراً ہی دھو ڈالتا ہے	اگر کوئی دل سے دعا مانگتا ہے
وہ بے ساختہ ہر دم ہی موسم بخشے	اُٹھا دیتا ہے داغ ساری دلوں کے	کفارہ کی کوئی ضرورت نہیں ہے	جہاں تک رحمت خدا کی وہیں ہے
بلاتا ہے جو اُسکو وہ بوتا ہے	سبھی باب رحمت کے پھر کھولتا ہے	وہ بنتا ہے ساتھی ہر اک دم قدم کا	اُٹھا دیتا ہے خوف رنج و الم کا

رحمت الٰہی میں تمام امراض روحانی کے بدنتائج کا علاج ہے بشرطیکہ کوئی گنہگار سچی توبہ اور طلب کے ساتھ اُسکا خواستگار بنے کوئی گناہ ایسا نہیں جسکو معاف کرنے کیواسطے رحمت الٰہی تیار نہیں ہے۔ غفلت ظلمت۔ کفران شقاوت اور موت روحانی تک کے حالات فوراً رفع ہو سکتے ہیں۔ اگر کوئی اِنسان اپنے گذشتہ گناہوں سے تائب ہو کر خدا کریم کی طرف رجوع کرے اور تہہ دل جوش صدق کے ساتھ اُس کی رحمت کا طلبگار ہو۔

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔ وہ اسم الٰہی ہے جو تمام تقویٰ اور پرہیزگاری کی بنیاد ہے اسی اسم کا فطرتی نقش ہر ایک بشر کو ارادہ بد کے وقت خود بخود دھمکاتا اور ڈراتا۔ اور نیک ارادہ کیوقت بشاش کرتا ہے۔ جب کوئی اِنسان بدی کا ارادہ کرتا ہے تو فوراً اندر ہی اندر سے طرح طرح کے خوف اور دغدغے پیدا ہوتے اور کثرت بدفعلی سے اُسکو بچا دیتے ہیں لیکن اگر ایک دفعہ اِنسان گستاخی اور سرکشی کے طور پر اِس اندرونی فہمائش کی طرف کچھ توجہ نہ کرے تو دوسری دفعہ میں اُس کی دلیری اور زیادہ ہو جاتی ہے حتےٰ کہ رفتہ رفتہ ایک قسم کی متواتر بدکاری سے اِنسان ایسا سیاہ باطن اور دلیر ہو جاتا ہے کہ پھر اندرونی فہمائش کی طرف خیال تک نہیں آتا۔ یہ ملک یوم الدین الرحمٰن الرحیم کا خاص فضل اور انتظام ہے کہ چونکہ اُس نے ایک روز اِنسان سے اُسکے اعمال اور افعال کی پوری پوری بازپرس کرنی ہے اِسلئے پہلے سے ہی نیکی بدی کا علم اُسکی فطرت میں ڈالدیا ہے تاکہ انصاف کیوقت برّیت یا غیر برّیت کیواسطے حجت ہو سکے۔

فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ۝ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۝ ۹۱/۱

پس نفس میں ہم نے اُسکی بھلائی اور بُرائی الہام کر دی۔ تحقیق وہ شخص نجات پا گیا جس نے اُسکو پاک کیا۔ اور تحقیق وہ شخص تباہ ہو گیا جس نے اُسکو خراب کر دیا۔

انصاف کے روز وہ خود مالک مطلق ہوگا۔ کسی دوسرے قاضی یا حاکم کے پاس جرائم اور گناہوں کا فیصلہ دائر نہ ہوگا بلکہ وہ خود جسطرح چاہے گا قطعی فیصلہ دیگا کسی شہادت یا بیان کی ضرورت نہ پڑے گی اُس کے حضور میں اُس کی اجازت کے سوا کسی کو شفاعت کی مجال نہ ہوگی۔ نہ کوئی عذر سُنا جائیگا۔ کوئی اِنسان کسی قسم کا بہانہ یا اخفانہ کر سکیگا۔ کسی کی کچھ پیش نہ جائے گی تمام اصل حال خود بخود کھلتا چلا جائیگا اپنی زبان اپنے ہاتھ پاؤں اور اپنے حواس بھی اِنسان کی مرضی کے مطابق کچھ نہ کرینگے بلکہ حکم الٰہی کے مطابق حق حق شہادت ادا کرینگے منشائے ایزدی کے خلاف کسی ایک ذرہ بھر حرکت و سکون کی مجال نہ ہوگی اُس روز اللہ کی قدرت و علم پورے جلال کے ساتھ ظاہر ہونگے دُنیا میں انسان سب کام اپنے ارادہ سے کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی قدرت و حکمت مخفی و مخفی ہے مگر اُس روز اِنسان کا ارادہ اور اختیار کچھ نہ رہیگا۔ بلکہ تمام حکم اور اختیار قطعی اور کلی طور پر اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہونگے کوئی کسی ارادہ یا فعل کا ذرہ بھر مالک نہ ہو سکیگا بلکہ اُس دن ہر ارادہ اور فعل کا مالک مطلق رب العٰلمین ہوگا۔

لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۭ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۴۰/۱۶ **وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ ثُمَّ مَا**

(سوال ہوگا) آج کس کا ملک ہے (جواب ہوگا) اللہ کا جو ذات صفات میں ایک اور زبردست ہے۔ تو روز انصاف کی حقیقت کو کیا سمجھتا ہے پھر۔

منزل ۱

أَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا وَّالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ

یوم الدین کی حقیقت کو کیا سمجھا — اُس روز کسی نفس کو دوسرے نفس کیواسطے کچھ اختیار نہ ہوگا اور تمام حکم اور اختیار اللہ کیواسطے

لِّلّٰهِ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ۭ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

ہوجائیگا — اُس روز کہا جائیگا اے خدا سے انکار کرنیوالو آج کوئی عذر پیش مت کرو — تمکو تمہارے عملوں کے ہی مطابق جزا دی جائیگی

حَتّٰٓى اِذَا مَا جَاۗءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ

یہانتک کہ جب وہ یوم الدین کے میدان میں آئے تو اُن کے کانوں اور آنکھوں اور جلدوں نے اُن کے عملوں کی بابت شہادت دی

بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ۭ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ

تب اُنہوں نے اپنی جلدوں سے کہا کہ ہمارے خلاف کیوں شہادت دیتے ہو جواب دیا کہ ہمسے اللہ نے کہلایا ہے

الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ

جسنے ہر شے کو قوت بیان عطا فرمائی ہے اُسینے تمکو پہلی بار پیدا کیا اور اُسی کی طرف تم لوٹائے جاؤگے

نظم

رکھو یاد ہر وقت یوم جزا	کہ ہر فعل کی ہے جزا یا سزا	نہیں ضائع ہوتا ہے کوئی عمل	قیامت کی ساعت ہے بیشک اٹل
بھلا یا بُرا جو کروگے یہاں	ضرور اُس کو پاؤگے حاضر وہاں	رہو حکم میں نور ایمان کے	جو کرتا ہے آگاہ شیطان سے
بھلے کرتبوں پر جو شاباش ہر	بُرے وسوسوں پر ملامت کرے	رہو نفس کو پاک کرتے مدام	کہ اُسے گا آخر کو تزکیہ کام
جو غافل رہے اُسکی تنبیہ سے	قیامت کے دن سخت رسوا ہے	وہ قہار واحد ہو مالک وہاں	نہیں جس سے ہر ایک ذرہ نہاں
شفاعت بلا اذن کسکی مجال	نہ کوئی وہاں کہہ سکے قیل وقال	چھپا اور ظاہر ہے سب جانتا	کسیکی سُنے پھر وہ کیونکر بھلا
نہیں کام آئینگے آل وعیال	نہ علم وہنر اور نہ مال ومنال	عمل اپنے اپنے ہی آئینگے کام	نہ فرزند وبھائی نہ پیر وامام
خدا کا ہو ظاہر جمال وجلال	کوئی شادماں ہو کوئی پرملال	کسی کا نہ کچھ بھی رہے اختیار	نہ کوئی ہے ہمدم و یار غار
نہ اعضا پہ قابو کسی کا رہے	ہر ایک عضو سب حال از خود کہے	تمنا کریں عود کی سب شریر	یا کریں اُن کو معقول اُنکے نذیر
	ہوں ظاہر نہ بدوں کو وعدہ وعید	نتائج کو دیکھیں سعید اور پلید	

پس مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ پر غور کرنے والوں اور اسکو یاد رکھنے والوں کو بچیوہ طرح مفصلہ ذیل امراض روحانی اور اخلاقی سے شفا ہوتی ہے۔ ریاکاری اور رعونت۔ خودنمائی۔ غفلت۔ ظلم۔ فسق وفجور۔ شرک۔ بت پرستی۔ کسی انسان کو باعث نجات سمجھنا۔ اعمال کو ہیچ سمجھنا۔ ہر قسم کا کذب وافترا اور ہر قسم کا دنیا۔

اِيَّاكَ نَعْبُدُ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ قرآنی اصطلاح اور محاورہ کے موافق عبادت تین قسم کی ہے اوّل اپنے معبود کی اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کی حمد وثنا کرنا جیسا کہ الحمد للہ کی تفسیر میں مختصرًا بیان کیا جاچکا ہے اور یہ جملہ بھی الحمد للہ کے مقابلہ پر واقع ہوا ہے دوسرے تمام اعضا سے کامل درجہ کی تعظیم وتکریم کرکے اُس کا جلال اور اپنا عجز ونیاز ظاہر کرنا مثلاً دست بستہ قیام رکوع۔

منزل ۱

سجدہ اور قاعدہ سے۔ سوم اپنے تمام قوائے اور اعضا کو پورے پورے طور پر اُس کی خدمت اور فرمانبرداری میں لگانا پس اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ کو رٹ کے ساتھ بندہ کو اپنا قال اور حال خالصاً الٰہی حمد و ثنا اُسی کی تعظیم و تکریم اور اُسی کی فرمان برداری اور اپنے عجز و نیاز و انکساری کا تابع بنا لینا چاہیے۔ نَعْبُدُ صیغہ جمع متکلم ہے۔ اِس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ انسان کو باہم اتفاق سے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور خدمت گذاری میں مشغول ہونا چاہیے اپنے اپنے نفس کو ساتھ لیکر جنگلوں میں نکل جانا۔ دوسرے بنی نوع سے علیحدہ رہنا جایز نہیں بلکہ چاہیے کہ حتی الوسع سب کو عبادت میں اپنا شریک کرے رہبانیت کا طریق اختیار نہ کرے اور خدا رسیدوں کی صحبت یا گذشتہ انبیاء اور اولیا علیہم السلام کی تواریخ سے فیضان حاصل کرتا رہے اور کوئی دقیقہ اپنے اور دیگر بنی نوع کیواسطے عبادت الٰہی میں مشغول ہونے اور اخلاص میں ترقی کرنے کا فروگذاشت نکرے عبادت خالص اللہ کا حق ہے خالص اُسیکی عبادت کرنی چاہیے کسی اور شے یا انسان کی عبادت کرنا اللہ تعالیٰ کی ربوبیت رحمانیت اور رحیمیت کی بے حد بلا انتہا فیضانوں سے جو ہر وقت اور ہر جگہ انسان پر محیط ہیں آنکھیں بند کر کے ظلمت اور جہالت کا طریقہ اختیار کرنا ہے کیا کسی اور شے یا انسان کا نظام ربوبیت میں کچھ حصہ ہے یا رحمانیت میں یا رحیمیت میں کیا کوئی ذات سوائے باری تعالیٰ کی بذات خود قایم اور دوسروں کا سہارا ہے نہیں ہرگز نہیں پھر کیسے عبادت میں اور کو شریک ٹھہرایا جائے یا اللہ کریم کو چھوڑ کر کسی اور کی عبادت کیجائے۔ یا اللہ تعالیٰ کی اوصاف سے کسی اور کو متصف کیا جائے یا کسی اور کی خاطر اُس کی نظام ربوبیت یا رحمانیت یا رحیمیت یا حساب عاقبت کو دانستہ بیکار اور باطل سمجھا جائے۔ ہاں گذشتہ یا موجودہ صالحین اور متقین کی حالات سے ضرور واقفیت پیدا کرنی چاہیے اُن سے خاص محبت اور واسطہ رکھنا چاہیے اُنپر درود اور سلام بھیجنا چاہیے تا کہ اُن کی شمولیت سے ہماری روح میں بھی جان آئے اور عبادت کے راستے صاف طور پر نظر آنے لگجائیں۔ چنانچہ صدہا صلحا اور اولیا کا تجربہ اِس امر کا شاہد ہے کہ درود شریف میں بیحد برکات ہیں اِسکے ورد سے روح کو بڑی صفائی اور ترقیات حاصل ہوتی ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ خاص تجھی سے مدد مانگتے ہیں یہ دعا اِیَّاکَ نَعْبُدُ کے بعد واقع ہوئی ہے اسلئے اِس سے یہی مراد ہے کہ اے رب العلمین اور الرحمن الرحیم جسقدر ہم سے ہو سکتا ہے اُسقدر تمام طاقتوں اور استعدادوں سے ہم تیری عبادت اور تیرے احکام کی فرمانبرداری کیواسطے حاضر ہیں، مگر آخر ہم تیری کمزور مخلوق ہیں۔ تیری مدد کے محتاج ہیں تو ہماری مدد کر پس انسان کو چاہیے کہ خود عبادت اور دینداری میں کوشش کرے جو کچھ اُس سے ہو سکتا ہے کرے پھر اللہ تعالیٰ سے مدد چاہے اور دعا مانگے۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔ یعنے اے خداوند تو ہمکو صراط مستقیم کی ہدایت کر جو تجھ تک پہنچنے کی قریب ترین راہ ہے یعنے اُن برگزیدہ لوگوں کے راستے کی جن پر تیرے انعامات نازل ہوتے ہیں اُن لوگوں کے راستہ کی جو تیرے غضب کے نیچے ہیں اور جو گمراہ ہیں۔

اِس دعا میں تین وسیع سلسلوں کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے۔

منزل ۱

اوّل - دعاؤں کا فلسفہ اور طریق -
دوئم - اُن انعامات الٰہی کی طرف اشارہ ہے جو برگزیدہ لوگوں پر نازل ہوتے ہیں اور جنکی ہر بشر کو ہمیشہ شب و روز تمنا کرنی اور اور اُن کیواسطے دعائیں مانگنی چاہئیں -
سوئم - بدکار اور شریر لوگ جو دنیا میں بھٹکتے پھرتے اور غضب الٰہی کے نیچے ہیں -
پس واضح ہو کہ اِس سورت کی ترتیب صاف طور پر یہ فرماتی ہے کہ دعا کی بنیاد الٰہی صفات کا علم اور عبادت ہے جسقدر الٰہی صفات کے علم اور عبادت میں کوئی شخص ترقی کریگا اُسیقدر اُس کی دعا زیادہ قبول ہوگی خاصکر قبولیت دعا کیواسطے صفت رحیمیت پر ایمان اور ایقان ہونا ضروری ہے کیونکہ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ بلحاظ ترتیب کے الرحیم کے مقابلہ پر واقع ہے اور تمام دعاؤں کی قبولیت رحمت الٰہی پر منحصر ہے پس جو قومیں اللہ تعالیٰ کو رحیم نہیں جانتیں وہ دعاؤں کی اصل حقیقت اور قبولیت سے دور افتادہ اور محروم ہیں - نظام ربوبیت اور رحمانیت سے تمام حیوانات یکساں فیضان حاصل کرتے ہیں لیکن الرحیم کا فیضان خدا پرست انسانوں کیواسطے خاص ہے اور اِس فیضان کی برکات اُسوقت ہی اِنسان پر نازل ہونی شروع ہوتی ہیں جب وہ اُس کی رحیمیت پر پورا پورا یقین کر کے برگزیدوں کے گروہ میں شامل ہونے اور اُن کے انعامات میں شریک ہونے کی دعائیں مانگے اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کی تفصیل قرآن مجید میں اِسطرح پر ہے مِّنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۶۹ اِس کی تفصیل بہت بڑی تفصیل ہے - کہ وہ کیا کیا انعامات ہیں جو برگزیدہ لوگوں پر نازل ہوتے ہیں اِسجگہ پر محض اشارۃً اِسقدر ظاہر کر دینا کافی ہے کہ وہ انعامات عرفان و عشق الٰہی - رویائے صادقہ - الہامات - مکاشفات - قبولیت دعا معیت الٰہی و تائید غیبی ہیں چنانچہ قرآن مجید میں اُن انعامات کی طرف حسب ذیل اشارات ہیں -

(۱) وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۶۹ جو لوگ ہم میں ہو کر کوشش کرتے ہیں ہم ضرور اُنکو اپنے راستے دکھلا دیتے ہیں

(۲) وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ۱۹۶ اور وہ یعنی اللہ تعالیٰ صالحین کا والی بنجاتا ہے - یعنی اُن کو شیطان کی بہکاوٹ - شریروں کی شرارت - مکار و نکے فریب اور دشمنوں کے گزند سے بچائے رکھتا - اور دنیا و آخرت میں اُن کی عزت و نیکنامی کا حامی ہو جاتا ہے -

(۳) وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۶۵ جو شخص اللہ کا تقوےٰ اختیار کرتا ہے اللہ اُسکے واسطے خلاصی کا راستہ بنا دیتا - اور ایسے طریق سے اُسکو رزق دیتا ہے کہ وہ قیاس نہیں کر سکتا -

(۴) اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۱۹۴ تحقیق اللہ متقین کے ساتھ ہے اِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ تحقیق اللہ محسنین کے ساتھ ہے اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۱۵۳ تحقیق اللہ صابرین کے ساتھ ہے - یعنی اللہ مومنین محسنین اور صابرین کا رفیق - غمگسار اور یار وفادار بنجاتا ہے - ہر حال و قال میں اُن کے ساتھ رہتا - شریروں کی شرارت اور نفس کی خباثت سے اُن کو بچاتا - دُکھ اور درد کے وقت میں اطمینان و تسکین عطا کرتا ہر غلطی اور خطا کیوقت اُن کو طرح طرح سے آگاہ کر دیتا - اور اُن کو اخلاقی اور دینی معاملات میں عجیب استقامت ہمت اور شجاعت عطا فرماتا ہے الغرض جب اللہ ساتھ ہے تو سمجھ لو کیا کچھ اُس کے ساتھ ہے -

(۵) اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۲۲۲ تحقیق اللہ تائب اور طاہر لوگوں سے محبت کرتا ہے - توابین کے معنی ہیں بہت توبہ کرنیوالے جو شخص اپنی خطا اور غلطی پر آگاہ ہو کر فوراً پشیمان ہوں اور آیندہ کیواسطے اِس سے باز آجائیں تو

منزل ۱

اُن کو تائبین کہتے ہیں۔ اور توابین مبالغہ ہے۔ تائبین کا یعنی بہت توبہ کرنے والے یعنی وہ لوگ جنکے دلوں میں ایک بدی کے خیال اور ارادہ کی ساتھ ہی خوف ندامت اور درد پیدا ہوکر فوراً فعل سے پہلے ہی باز آ جائیں۔ غلطیاں ہمیشہ انسان سے سہواً یا عمداً طور پر ہوتی رہتی ہیں۔ لیکن سعید لوگ فوراً اُن سے نادم ہوکر باز آتے رہتے ہیں متطہرین کے معنی ہیں۔ پاک اور صاف رہنے والے یعنی وہ لوگ جو اپنے جسم اور روح کو ہر قسم کی غلاظت اور عیب سے پاک و صاف کرتے رہتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ تواب اور متطہر لوگوں کو دوست رکھتا ہے محبت الٰہی کے جو نتائج ہیں وہ کیا ہیں۔ ذوق و شوق پیدا ہونا نور عرفان اور اللہ کی معیت و رفاقت حاصل ہونا خواب۔ مکاشفات اور الہامات میں اُس محبوب کے پیغام پہنچنے اور ایمان و ایقان میں روز بروز ترقی ہونی اور بشارات ملکر حق الیقین کی منازل طے ہونی۔

(۶) اُولٰٓئِکَ عَلَیۡہِمۡ صَلَوٰتٌ مِّنۡ رَّبِّہِمۡ وَ رَحۡمَۃٌ ۟ وَ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُہۡتَدُوۡنَ ﴿۱۵۷﴾ یہ آیت صابرین کی نسبت ہے یعنی جو لوگ مصیبت کے وقت یہ کہکر چپ ہو رہتے ہیں کہ ہم اللہ کیواسطے ہیں اور جو کچھ ہمارا ہے وہ تمام اللہ کا ہے ہمیں اللہ کیطرف پہنچنا ہے۔ اُن پر اُن کے رب کی ..... طرف سے صلوٰۃ اور رحمت ہے۔ اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔ یعنی یہ اللہ تعالیٰ کے خاص فیوض انعامات اور رحمت کے مورد ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رہبری اور رہنمائی اُن کے شامل حال ہوتی ہے۔

(۷) اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا تَتَنَزَّلُ عَلَیۡہِمُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوۡا وَ لَا تَحۡزَنُوۡا وَ اَبۡشِرُوۡا بِالۡجَنَّۃِ الَّتِیۡ کُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ نَحۡنُ اَوۡلِیٰٓؤُکُمۡ فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَ فِی الۡاٰخِرَۃِ ﴿۳۱﴾ تحقیق جن لوگوں نے اقرار کیا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر قایم ہو گئے۔ یعنی تمام اپنا حال اور قال اس اقرار کے مطابق بنا لیا۔ یعنی تمام دنیا پرستی ریاکاری فریب۔ ظلم۔ اور بدبختی کو چھوڑ اللہ کی رضا پر پورے طور سے قایم ہو گئے اُسی کو اپنا رازق قرار دے لیا۔ کبھی کسی خوف اور اندیشہ سے اُن کا دل اس ایمان اور یقین سے متزلزل نہیں ہوا۔ اُن لوگوں پر فرشتے نازل ہوتے ہیں کہ خوف مت کرو اور غم مت کھاؤ اور جس بہشت کا تمکو وعدہ دیا گیا تھا اُسکی بشارت لو۔ اور ہم دنیا و آخرت میں تمہارے رفیق ہیں۔ تنزل ملائکہ کا عجیب سلسلہ ہے جو رویاے صادقہ مکاشفات اور الہامات کی صورت میں ہمیشہ متقی اور مومن لوگوں پر ظاہر ہوتا رہتا۔ اُن کو ہر قسم کے خوف اور حزن سے نجات دیتا اور دنیا میں بھی بہشتی زندگی کے سامان پیدا کر دیتا ہے۔

(۸) اُجِیۡبُ دَعۡوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡا لِیۡ وَ لۡیُؤۡمِنُوۡا بِیۡ لَعَلَّہُمۡ یَرۡشُدُوۡنَ ﴿۱۸۶﴾ جب کوئی پکارنے والا مجھکو پکارتا ہے تو میں اُسکی پکار کو سنتا ہوں۔ پس چاہیئے کہ مجھ سے دعا مانگا کریں۔ اور مجھ پر ایمان رکھیں۔ تا کہ رشد حاصل کریں۔

(۹) اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ۙ یُخۡرِجُہُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ ﴿۲۵۷﴾ مومنین کا اللہ والی ہے اُنکو اندھیرے سے نور کیطرف نکال لاتا ہے یعنے تمام کذب افترا۔ جہالت اور تعصب کے اندھیرے سے نکالکر صدق۔ ایمان اور رشد کی طرف لے آتا ہے اور ایک نور عطا فرماتا ہے جسکے ذریعہ سے وہ تمام اخلاقی اور دینی رستوں کو بخوبی دیکھ سکتے اور ٹھوکر کھانے سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔

(۱۰) لَہُمُ الۡبُشۡرٰی فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا ﴿۶۴﴾ یہ آیت متقین اور مومنین کی نسبت ہے۔ یعنی الحیوۃ الدنیا سے دنیا کی زندگی میں بشارتیں ہیں جو شخص اُن انعامات کی جناب الٰہی سے امید نہیں کرتا اُسکا ایمان ناقص اور مُردار ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کو جیسا کہ وہ رب العالمین

منزل ۱

اور رحمٰن رحیم ہے نہیں جانتا۔ جناب الٰہی سے مردود ہے۔ اور محض رسومات کی نقل اور دنیا پرستی میں محدود۔ اللہ تعالیٰ کی ہدایت اُسکے ساتھ نہیں الٰہی نور اُسکو عطا نہیں ہوا بلکہ سخت ضلالت اور ظلمت میں بھٹکتا پھر رہا ہے۔ اللہ اُسکے ساتھ نہیں بلکہ شیطان اُسکے ہمقرین ہے۔ جو ہر دم اُسکو شرارت اور نفس پرستی کی طرف کھینچتا ہے کبھی الٰہی فیوض اور برکات کا مورد نہیں ہوا جس وجہ سے اِس سلسلے سے وہ قطعاً بیخبر اور مایوس ہے کبھی اِن انعامات کے ملنے کی امید کرتا ہے اور نہ خواستگار ہوتا ہے بشارات اور تنزل ملائیکہ کے سلسلے سے سخت دور اور بیخبر ہے۔ نہ توبہ اور طہارت کے ساتھ اپنی بدفعلیوں اور عیبوں سے باز آتا ہے۔ نہ اپنے نفس کو پاک صاف کرتا ہے۔ اِسلئے اللہ کی محبت کا مستحق نہیں ٹھہرتا اور اِسی وجہ سے دور و دراز نامنظور رہتا ہے۔ مگر تعلیم الٰہی ہمکو یہی سکھلاتی ہے کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی محامد اور محاسن میں غور و فکر کرتے رہیں۔ اُس کے نظام ربوبیت و رحیمیت پر شب و روز نظر رکھیں۔ تقویٰ اور راستبازی کے ساتھ اپنی زندگی بسر کریں جسقدر ہم سے ہو سکتا ہے اُسکی پرستش اور تحصیل کمالات میں ساعی اور سرگرم رہیں۔ اور ہر فعل و کوشش میں اللہ تعالیٰ سے مدد چاہتے رہیں۔ اور خاص فیوض اور انعامات کی ہر حال میں اُس سے طلب کرتے رہیں اور کیسے کوئی شخص الٰہی امداد اور انعامات سے بے نیاز ہو سکتا ہے۔ کیا وہ اللہ کریم کی طرح قادر مطلق اور بے نیاز ہے۔ کہ اُسکو اُس رب العالمین اور الرحمٰن الرحیم سے کچھ مانگنے کی حاجت نہیں۔ کیا اُس کی قوتیں اور قابلیتیں اِس قسم کی ہیں کہ اُس کی امداد کے بغیر روحانیات میں کچھ ترقی کر سکیں۔

دعا سے غافل۔ اور بے نیاز ہونا سخت غلطی ہے۔ ہر انسان کو چاہیے کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے دروازہ پر محتاجوں اور فقیروں کی طرح انعامات مانگتا رہے۔ ہمیشہ اِس طلب و آرزو میں سرگرم رہے کبھی اُسکی رحمت سے لاپرواہ اور مایوس نہ ہو۔ اپنے نفس کو تمام خباثتوں سے پاک و صاف کرتا رہے۔ ہر دم اُسکی بندگی اور فرمانبرداری میں لگا رہے۔ اور ہمیشہ برگزیدوں کے انعامات سے بہرہ یاب ہونے کی دعا مانگتا رہے۔ یہی تمام ترقیات روحانی اور فیوض ربانی کی بنا ہے۔ اور یہی تمام عبادات کی جان ہے۔ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ تک اُن برگزیدہ لوگوں کا حال اور مقال بیان ہو چکا۔ جو رحمت الٰہی کے نیچے اور انعامات کے مورد ہیں۔ اِسکے بعد اُن لوگوں کی طرف اشارہ ہے جن کے عقاید اور اعمال برگزیدہ لوگوں کے خلاف ہیں۔ جو غضب الٰہی کے نیچے رہتے اور ضلالت پر ہیں۔ اور حکم ہے کہ اُن لوگوں کے راستوں سے ہمیشہ بچنے کی دعائیں مانگتے رہو۔

بلحاظ الحمد للہ کے وہ لوگ غضب الٰہی کے نیچے اور ضلالت پر ہیں جو اُسکے وجود سے قطعی انکاری ہیں یا جو اللہ تعالیٰ کو صفات کاملہ سے متصف نہیں ٹھہراتے ہیں۔ کہیں اُسکی نسبت کہتے ہیں کہ وہ کسی شے کے پیدا کرنے کی قدرت نہیں رکھتا اُسکی حکمت اور قدرت ہماری قیاس و گمان سے زیادہ نہیں۔ کہیں اُسکو رحمت پر قادر نہیں سمجھتے بلکہ عدل کرنے پر مجبور خیال کرتے ہیں۔ کہیں انسان یا پہاڑ یا چاند یا سورج یا ستاروں یا درختوں یا دریا یا سمندر یا پتھروں کو اپنا معبود بنا لیتے ہیں کہیں اللہ تعالیٰ کی پرستش چھوڑ کر ذکر و فرج کی پوجا کرتے ہیں۔ نعوذ باللہ۔ نعوذ باللہ۔

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ پاک ہے۔ خداوند کریم کی ذات ایسے عیوب۔ نقصانات اور تشبیہات سے یہ تمام سخت جہالت اور بے معنی افترا ہے اِن عقاید کے لوگ ہمیشہ غضب الٰہی کے نیچے ہیں۔ ایسے غضب کے عقاید کے علاوہ ایک لوگ وہ ہیں جو کم درجہ کی غفلتوں اور غلطیوں میں پڑے ہوئے ہیں جو ضلالت یعنی گمراہی ہے

منزل ۱

بلحاظ رب العلمین کے وہ لوگ غضب الٰہی کے نیچے ہیں جو اُس کو رازق نہیں سمجھتے اور اپنے اعمال اور محنتوں پر ہی رزق کا دار و مدار خیال کرتے ہیں۔ یا ضعیف ایمان کی وجہ سے ریاکاری ظلم فساد دغا فریب چوری۔ لوٹ مار رشوت وغیرہ ناجائز تدابیر پر رزق منحصر سمجھتے ہیں جو لوگ عمداً ایسا کرتے ہیں وہ گمراہ ہیں۔

بلحاظ رحمان کے وہ لوگ غضب الٰہی کے نیچے ہیں جو اس صفت رحمانیت سے انکاری ہیں۔ اور وہ لوگ ضلالت پر ہیں جو اِس اسم پر غور نہیں کرتے۔ یہ صفت ارشاد فرماتی ہے کہ ہر ایک حیوان کو اُس کا رزق بتلا دیا گیا۔ اُس کی پہچان دی گئی اُس کے کمانے کا طریق سکھلا دیا گیا۔ اور اُسی کے مطابق اعضا دیئے گئے جب تک کوئی حیوان اپنی عقل اور اعضا سے کام نہ لے اُس وقت تک اُسکا رزق خود بخود اُس تک نہیں پہنچتا چنانچہ ہر ایک حیوان اپنی اپنی عقل اور قویٰ کے مطابق محنت کرتا اور رزق کماتا ہے ایسا ہی انسان کو اپنی عقل اور قویٰ کے مطابق پوری پوری محنت کرنی چاہیئے تاکہ اُس کو جسمانی اور روحانی رزق حاصل ہو جائے جب تک وہ اپنی عقل اور قوتوں کو کام میں نہ لائیگا اُس وقت تک نہ روٹی نصیب ہوگی نہ عرفان پس جو لوگ عطیات رحمانی کا شکریہ ادا نہیں کرتے اپنی عقل اور قوتوں کو پورے طور پر کام میں نہیں لاتے وہ گمراہی پر ہیں اور زمرۂ ضالین میں شامل ہیں بلحاظ الرحیم کے وہ لوگ غضب الٰہی کے نیچے ہیں جو اس کی صفت رحیمیت کو نہیں مانتے۔ بلکہ دوسرے انسانوں کو اُس کی نسبت زیادہ رحیم سمجھتے۔ اور اللہ تعالیٰ کو عدل پر مجبور خیال کرتے ہیں۔ یا کسی انسان کو پھانسی لینے یا سولی چڑھنے یا بیہودہ اعتقادات و رسومات کو اُس کے رحم کا ذریعہ قرار دیتے ہیں یہ سخت افترا اور کذب ہے۔ اللہ تعالےٰ کا رحم ہر وقت جوش میں ہے۔ مگر کوئی ہے جو توبہ کے ساتھ اُس کے رحم کا طالب ہو۔ جو لوگ اِس صفت رحیمیت پر غور نہیں کرتے۔ اور اُس کے بے انتہا فیضانوں سے فائدہ نہیں اُٹھاتے۔ اور توبہ کے ساتھ جناب الٰہی کے انعامات کے طالب نہیں بنتے وہ ضلالت پر ہیں۔

منزل ۱

بلحاظ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ کے وہ لوگ غضب الٰہی کے نیچے ہیں جو روز جزا سے انکاری ہیں اور سخت سرکشی اور بیخوفی کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں۔ یا روز جزا کو مانتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کو اُس کا مالک مطلق نہیں سمجھتے بعض تو کسی انسان یا حیوان کو نجات کا ذریعہ قرار دے لیتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ ہمارے جو اعمال ہیں اُن کا نتیجہ خود بخود ظہور پذیر ہو جائیگا۔ اللہ تعالیٰ اُس میں کچھ کمی بیشی نہیں کر سکتا اور وہ لوگ گمراہ ہیں جو باوجود روز جزا پر ایمان رکھنے اور اللہ تعالیٰ کو مالک مطلق ماننے کے اپنی زندگی غفلت اور عصیاں میں بسر کرتے ہیں۔

بلحاظ اِيَّاكَ نَعْبُدُ کے وہ لوگ غضب الٰہی کے نیچے ہیں جو اللہ کو چھوڑ کر کسی غیر حیوان یا انسان یا کسی اور شے کی پرستش کرتے ہیں یا اپنی تمام طاقتوں اور لیاقتوں کو بد معاشی اور ظلم میں صرف کرتے رہتے ہیں۔ یا اللہ تعالیٰ کے کل یا بعض بعض برگزیدہ بندوں کی مخالفت یا اِن پر تبرا بھیجنے یا لعنت کرنے کو عبادت تصور کر بیٹھتے ہیں اور وہ لوگ ضلالت پر ہیں جو پورے پورے طور پر اپنی اپنی تمام قوتوں کو خالصاً اللہ تعالیٰ کی پرستش میں نہیں لگاتے اُس کے برگزیدہ بندوں سے خاص محبت اور عشق نہیں رکھتے۔ حلال طریقوں سے اپنی زندگی بسر نہیں کرتے اور اعمال صالحہ کیواسطے پوری پوری جد و جہد نہیں کرتے بلکہ غفلت اور سستی میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ بہت سا حصہ عمر اور قوتوں کا بیہودہ کھیل تماشوں عیاشی۔ طاشبازی۔ شطرنجبازی قماربازی۔ کبوتربازی مرغ بازی۔ حقہ نوشی تکیہ نشینی وغیرہ میں بسر کر دیتے ہیں۔ دھونی لگا کر بیٹھنا۔ بھنگ

چرس - افیون یا دھتورہ کھاکر سست پڑے رہنا - راکھ بھبوت ملنا - جنگلوں میں نکل جانا کوئی عبادت نہیں بلکہ عبادت یہ ہے کہ تمام قوتوں سے انسان اپنے خدا کی خدمت اور پرستش میں لگا رہے - ہر وقت کسی نیک عمل اور خدمت خلق میں مشغول رہے - جو بدست پڑا رہا یا کھیل تماشہ میں اپنا وقت بسر کیا اُسنے کیا عبادت کی اور کیا خلق خدا پر احسان کیا جو جنگلوں میں نکل گیا اُسنے صبر - شکر - عفو - رحم - احسان - مروّت - محبت - خیرات - سخاوت انتقام - عدل وغیرہ قوتوں سے کہاں کام لیا - اپنے بال بچوں اور عزیزو اقارب کے ساتھ اُسنے کیا بھلا کیا - قوائے جسمانی یا عقلی سے کونسے علوم و فنون میں اُسنے کمال پیدا کیے بلحاظ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کے وہ لوگ غضب الٰہی کے نیچے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ اللہ کسی کی مدد نہیں کر سکتا - اُسکے ہاتھ بندے ہیں - اور یہ خیال کرتے ہیں کہ جو کچھ ہم کر سکتے ہیں وہ اپنی ہی کوشش سے کر سکتے ہیں - جو ہماری اعمال ہونگے اُنکا نتیجہ ہمیں خود بہ خود پہنچ جائیگا - اور وہ لوگ ضلالت پر ہیں جو تائید الٰہی پر ایمان تو رکھتے ہیں لیکن اعمال اُسکے مطابق نہیں - بلکہ غفلت اور لاپرواہی میں اپنی عمر گذار دیتے ہیں یا الٰہی تائید سے ناامید رہتے ہیں - یا دعا کو عبث اور فضول سمجھتے ہیں -

بلحاظ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کے وہ لوگ غضب الٰہی کے نیچے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو بے بس اور نادار سمجھتے ہیں یا یہ خیال کرتے ہیں کہ جو کچھ ہمکو ملنا ہے وہ اپنے اعمال کے مطابق ملنا ہے اللہ تعالیٰ کیا انعامات دے سکتا ہے یا اگر کسی برگزیدہ بندہ کو مورد انعامات دیکھیں - مثلاً صاحب الہامات مکاشفات - رویائے صادقہ - تائید غیبی وغیرہ تو اُسپر تمسخرات کرتے یا اُسکی تکذیب و تحقیر کرتے ہیں - یا اُن انعامات کو ہی ایک تصنع یا جھوٹ سمجھتے ہیں اور وہ لوگ ضلالت پر ہیں - جو اُن انعامات سے مایوس رہتے ہیں - اور کبھی اُن کیواسطے دعا نہیں کرتے یا رسمی طور پر زبان سے دعا تو کرتے ہیں لیکن دل میں کوئی تمنا یا امید نہیں ہوتی یا اپنے آپ کو رحمت الٰہی کے مستحق نہیں سمجھتے یا اللہ تعالیٰ کے کرم کو ناقص اور محدود خیال کرتے ہیں - اور اگر کوئی نیک بندہ جو انعامات الٰہی کا مورد ہے - ظاہر ہو تو اُسکی تحقیر یا تکذیب کرتے یا حقارت اور استہزا کی نظر سے دیکھتے ہیں - اے خداوند تو ہمکو اُن بدبختوں کی راہوں سے بچا جو تیرے غضب کے نیچے ہیں اور گمراہ ہیں اور اُن برگزیدہ بندوں کے راستہ پر چلا جو صراط مستقیم پر قائم ہیں اور جنپر تیرے انعامات نازل ہوتے ہیں - اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ - اٰمین

بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ +

منزل ۱

سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ مَدَنِیَّةٌ وَّهِیَ مِائَتَانِ وَّسِتٌّ وَّثَمَانُوْنَ اٰیَةً

سورۂ بقرہ مدینے میں نازل ہوئی اور اس کی دو سو چھیاسی آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع ساتھ نام اللہ کے جو بڑا رحمٰن اور رحیم ہے

الٓمّٓ ﴿۱﴾ لے

لے اسرار القرآن میں سے مقطعات بھی ایک راز ہیں جنکی حقیقت پر ابھی تک اختلاف ہے۔ سیدنا ابوبکر صدیقؓ فرماتے ہیں کہ ہر کتاب میں خدا تعالیٰ کا راز ہو اور قرآن پاک میں اسکا راز اوائل سورتیں ہیں سیدنا علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ ہر کتاب میں ایک ایسی چیز ہے جسکا علم خدا تعالیٰ نے اپنے پاس رکھا ہوا ہو اور اس کتاب میں ایسی چیز حروف تہجی ہیں۔ ابن عباس رضہ سے روایت ہے عَجَزَتِ الْعُلَمَآءُ عَنْ اِدْرَاکِهَا علماء ان کے ادراک سے عاجز ہیں تکلمین نے آیات اور حدیث کی بنا پر ان کے معانی بیان کرنے میں کوشش کی ہے اور ممکن ہے کہ کسی وقت میں ان کی حقیقت پر یقینی علم ہو کر اتفاق ہو جائے کیونکہ قرآن کریم وعدہ فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا ط تحقیق جو لوگ ہم میں ہو کر یعنی ہماری خوشنودی کیلئے مجاہدہ کرینگے ہم ضرور ان کو اپنے راستے دکھا دینگے۔ چنانچہ اب تک جو ان کے مختلف معانی بیان کئے گئے ان میں سے چند ایک حسب ذیل ہیں (۱) ابن عباسؓ فرماتے ہیں الٓمّٓ کے الف سے مراد ہے کہ خدا احد اول آخر ازلی ابدی ہے اور لام سے مراد ہے کہ وہ لطیف ہے اور میم سے مراد ہے کہ وہ ملک مجید منان ہے۔ اسی طرح وہ کٓهٰیٰعٓصٓ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کاف سے مراد ہے کافی ھا سے ہادی۔ عین سے عالم صاد سے صادق۔ دوسرے معنی ابن عباسؓ یہ کرتے ہیں الٓمّٓ سے مراد ہے اَنَا اللّٰهُ اَعْلَمُ۔ الٓمّٓصٓ سے مراد ہے اَنَا اللّٰهُ اَفْصِلُ۔ الٓرٰ سے مراد ہے اَنَا اللّٰهُ اَرٰی (۲) بعض صوفیہ الٓمّٓ سے مراد لیتے ہیں اَنَا لِیْ مِنِّیْ (۳) بعض اکابر نے الٓمّٓ میں ا سے مراد آدم ل سے مراد بنی اسرائیل اور م سے مراد موسیٰ لی ہے کیونکہ اس سورت میں ان تینوں کا ذکر ہے (۴) میری سمجھ میں یہ آتا ہے کہ یہ حروف مقطعات پیشینگوئی کے طور پر ایک زمانہ کی طرف دلالت کرتے ہیں جسمیں مقطعات پر خطابوں عہدوں کارخانوں ملکوں اور انسانوں وغیرہ کے نام بکثرت رکھے جائینگے جو جسمانی اور روحانی ترقیات کے لحاظ سے عظیم الشان عجائبات کا زمانہ ہوگا جیسا کہ فی زمانہ ہو رہا ہے۔ ہشیار کے نام خطابوں عہدوں اور کارخانوں کے نام مقطعات پر رکھے جاتے ہیں۔ علمی ترقیات کا کچھ انتہا نہیں۔ ہر کام کیواسطے عجیب در عجیب کلیں ایجاد ہو رہی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندہ روح کل ادیان پر دین حق کا جلال ظاہر کر رہی ہے اور لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ ہشتم کے آثار ہر ملک ہر دیار میں نظر آ رہے ہیں چھاپہ خانوں کی کثرت سے کتابوں اخباروں اور اشتہاروں کے ذریعہ سے تمام دنیا میں اسلام کی اشاعت ہو رہی ہے (۵) حروف مقطعات میں ایک یہ بھی اشارہ ہے کہ آسانی اور کمالیت کے لحاظ سے قرآن مجید کو حروف تہجی کے ساتھ مشابہت ہے چنانچہ جسطرح حروف تمام الفاظ اور عبارتوں کی بنیاد ہوتے ہیں اسیطرح قرآن مجید تمام کلمات اور مسائل دینیہ کی بنیاد ہے جسطرح چھوٹے اور آسان الفاظ سے لیکر بڑی سے بڑی عبارتیں حروف سے بنتی ہیں اسی طرح ابتدائی مسائل سے شروع ہو کر اعلیٰ سے اعلیٰ معارف اور حقائق اسرار دینی بھی اسی قرآن سے پیدا ہوتے ہیں جسطرح کہ حروف کی اصلیت و ضرورت پر اعتراض کرنا یا ان کے مفید ہونے میں شبہ کرنا سراسر بیہودگی ہے

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ

یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں عہ

اسی طرح پر قرآن کی صداقت اور ضرورت میں شبہہ کرنا یا اُس کے لاانتہا برکات سے انکار کرنا سراسر لغو ہے۔
اشیائے عالم کی طرح قرآن کا ہر ایک کلمہ عجیب عجیب اسرار پر حاوی ہے ایک درخت کا پتہ جو ظاہر نظر میں معمولی پتہ نظر آتا ہے کیمیادان اُس کی کیمیائی حقیقت بیان کرتے کرتے تھک جاتے ہیں طبیب لوگ اُس کے طبی خواص کا انتہا نہیں جانتے نباتی تشریح والے اسکی ساخت اور رگ و ریشہ کا عجیب عجیب انتظام بیان کرتے ہیں اسیطرح ہر کلمہ قرآنی میں بھی لاانتہا اسرار ہیں۔ ظاہر معنی تو نہایت آسان ہیں جو ہر ایک نہی سی نہی انسان کی سمجھ میں آسکتے ہیں مگر اُن کی حقیقتوں کا کچھ انتہا نہیں ایکطرف اسکا نام نور مبین اور کتاب مبین ہے دوسری طرف اس کا نام تذکرۃ للعالمین ہے ایک پہلو سے اس کی شان ہے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ ۵۴ ۲۳-۳۲-۲۲-۴۰ ہمنے قرآن کو ذکر کیواسطے آسان کر دیا ہے دوسری طرف اس کی شان ہے تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ۱۶ ۱۳ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ ۶ ۴ حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ ۵۴ ۱ قرآن مجید کا یہ ایک معجزہ ہے کہ آسان سے آسان الفاظ و عبارات میں ادق مضامین کو ایسے طریق پر بیان فرماتا ہے کہ ایک ادنیٰ سمجھ کا انسان اُن سے فیضیاب ہو سکے اور اعلیٰ سے اعلیٰ دماغ کا فلاسفر صوفی اور عارف اپنی وسعت کیمطابق عرفان و یقین میں لاانتہا ترقیات کرتا چلا جائے ہم انشاءاللہ الکریم اپنی تفسیر میں اس امر کا التزام کرینگے کہ ظاہر معنوں سے اُن کے حقایق کی طرف اشارات کرتے جائیں۔ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔
عہ یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ ظاہر یہ ایک عام فہم بات ہے اس کے حقایق سنو۔ ذٰلِکَ اشارہ بعید ہے۔ یہ بتلاتا ہے کہ قرآن کو ظاہری کتاب نہ سمجھو بلکہ یہ وہ کتاب ہے جو لوح محفوظ[1] میں مکتوب ہے۔ جو اپنے دقایق اور حقایق کے لحاظ سے عام نظروں سے بہت دور[2] جو تمام انبیائے سابقہ کی بشارت[3] جو تمام کتب سابقہ کی تصدیق اور تکمیل۔ جو تمام قلوب سلیمہ کی تصویر اور جو تمام فطرتہائے صحیحہ کا ذکر ہے۔ ریب کے معنی ہیں شک مصیبت ہلاکت بدظنی اور خطرہ۔ ان تمام معنی کے لحاظ سے قرآن ریب سے پاک ہے۔ شک سے اسطرح کہ اسکی تمام تعلیم بدیہی الثبوت اور فطرتی ہے۔ ہر ایک مسئلہ کیساتھ صداقت دلائل موجود ہیں۔ سچائی کی نسبت شک کرنا اپنی فطرت اور عقل کے خلاف جھوٹا بولنا ہے دقیق ہونیکا بھی شبہہ اسوجہ سے نہیں ہو سکتا کہ اس کے الفاظ الف با تا کی طرح آسان ہیں جیسا کہ الٓمّٓ کی ذیل میں ظاہر کیا گیا۔ اس کے ربانی کلام ہونے میں اسوجہ سے شبہہ نہیں ہو سکتا کہ یہ ہر طرح بے مثل ہے فصاحت و بلاغت میں ہدایت و مضامین اثبات مطالب بشارات میں تعلیم تمدن اور اخلاق میں غرضیکہ کلام کے ہر ایک پہلو میں جدا اعجاز پر واقعہ ہوا ہے جسکا بدیہی ثبوت یہ ہے کہ تمام دنیا کے مخالفوں کو بار بار مقابلہ کیواسطے بلایا گیا مگر کوئی دم نہ مار سکا اور نہ اس پیشینگوئی کو جھٹلا سکا جو ان الفاظ میں کی گئی تھی کہ تم ہرگز ہرگز اس کا مقابلہ نہ کر سکو گے بدظنی کی گنجایش اسوجہ سے نہیں کہ ایک اُمی کی زبان پر ایسا کلام جاری ہوا جس کے مقابلہ پر تمام ادیب ہمیشہ کیواسطے عاجز ہیں پھر اُس کے حالات کامل صداقت اور سعادت کا آئینہ ہیں پھر خود یہ تعلیم سراسر حق اور نیز بے خطرات کو اسکا سننا اور پڑھنا خود بخود صاف اندرونی دور کر دیتا اور تزکیۂ نفس و سرور باطن اور اطمینان قلب پیدا کر دیتا ہے بشرطیکہ خلوص نیت اور راستی کیساتھ کوئی انسان اسکو پڑھے فلسفانہ یا متعصبانہ بغاوت بناتے نہ ہو ایسے سچے ایسے کامل ایسے بدیہی الثبوت ایسے دلکشا

عہ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۸۵ ۲۲ عہ وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۴۳ ۴ عہ مثلاً دیکھو بشارات محمدی از توریت و انجیل ۱۵۶ ۱۱ کے حاشیہ میں ۱۲

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝۲

متقیوں کیواسطے ہدایت ہے ۔

ایسے روح افزا اور ایسے بے نظیر کلام پر شبہ کرنا یا بدظنیوں اور خطرات کو جگہ دینا صریح لغو اور باطل ہے کیونکہ یہ تو وہ کلام ہے جو الشمس کی طرح آسان ہے جو ہر ایک انسان کی فطرت میں مکتوب ہے ۔ اور جو ہر ایک خدا ترس کیواسطے کامل رہنما اور رہبر ہے ایک اور آسان طرز ہے تمام شکوک اور خطرات دور ہو سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ اُن لوگوں پر نظر کرو جو اس کو مانتے اس کے مطابق عمل کرتے اور اس سے خاص محبت رکھتے ہیں پھر اِن کا مقابلہ اس کے مخالفوں اور منکروں سے کرو کہ ان کے اخلاق عادات علم اور فہم میں کسقدر تفاوت ہے دیکھو گے کہ نور اور اندھیرے کا فرق ہے ۔ اگر اُن مسائل پر شک کیا جاوے جو معاد یا حقیقت باری تعالیٰ یا ملائیکہ وغیرہ کے متعلق ہیں سو یہ غیبی امور ہیں ان میں اکیلی عقل کا کچھ دخل نہیں ظن اور قیاس کی ایسے معاملات میں کچھ بنیاد نہیں ۔ ایسے امور کو ابتداءً اسطرح پر ماننا ہوگا جسطرح پر ایک راستباز اور دانشمند حکیم کی انتہائی باتوں کو ایک شاگرد ابتدائی درجہ میں سمجھنے کے بغیر تسلیم کیا کرتا ہے ۔ عمل اور جہد کے بعد ایک وقت ایسا ضرور آئیگا کہ وہ بھی علمی اور یقینی امور میں داخل ہو جائینگے موجودہ حالت میں بھی اُن کی نسبت کوئی شک و شبہ کرنا بے بنیاد بات ہے ۔ ہمارے پاس کیا دلیل ہے کہ معاد کا حال جو قرآن نے بیان کیا ہے وہ صحیح نہیں مگر اس کی صحت پر ایمان لانیکیواسطے صدہا وجوہات ہیں جن سے قرآن کی حقانیت اور عظمت ثابت ہوتی ہے ۔ ہماری فطرت خود گواہی دیتی ہے کہ خدا ہے اور اعمال کا حساب ہوگا ۔ کارخانۂ عالم گواہ ہے کہ خدا وند عالم بڑی قدرت و حکمت اور عظمت و جلال والا ہے ۔ الغرض قرآن مجید کی صحت کاملیت اور حقانیت پر کسی قسم کا شک نہیں ہو سکتا اس مسئلہ کو قرآن مجید نے ہزارہا ۔۔۔ براہین سے کمال یقین تک پہنچایا ہے ۔ ذیل میں چند آیات درج کیجاتی ہیں ۔

(۱) قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۝ تحقیق تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور کتاب روشن بیان آگئی ہے ۔ پس خدا اور روشن بیان کی اصلیت میں شک کرنا کور چشمی یا جنوں ہے ۔

(۲) قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ۝ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے برہان آگئی اور ہم نے تمہاری طرف روشن کرنیوالا نور اُتار دیا ہے ۔ پس یقینی دلائل اور روشن کرنیوالے نور میں شک کرنا سفاہت اور دیوانگی ہے ۔

(۳) اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ ۝ یہ قرآن تو اُن باتوں کی ہدایت کرتا ہے جو بہت راست ہیں ۔ پھر اعلیٰ درجہ کی صداقتوں میں شک کرنا باطل ہے ۔

(۴) تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ۝ ہر ایک ضروری و مفید شے کا بیان ہے ۔ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ ۝ ہمنے اس کتاب میں کسی ضروری اور مفید چیز کی کمی نہیں چھوڑی پس کامل بیان پر نقص کا شبہ کرنا لغو ہے ۔

(۵) هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ تمام متقیوں کیواسطے ہدایت ہے ۔ پس ایسے کلام میں شک کرنا جو خدا ترسوں کی رہبری کرے بدکاری اور ناخدا ترسی کی علامت ہے ۔

(۶) تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ ۝ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۝ برکتوں والی ہو وہ ذات جس نے اپنے بندے پر فرقان نازل کیا اور ہدایت و تمیز کی ایسی باتیں نازل کیں جو صاف صاف اور بیّن ہیں پھر ایسے کلام میں

اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ

جو غیب پر ایمان لاتے

شک کرنا جو حق و باطل میں صاف فرق کر دے جس سے صاف صاف ہدایت ہو جس سے خدا کی برکتیں محسوس ہوں اور جو بدیہیات میں داخل ہو سراسر حمق ہے۔

(۷) اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ ہمنے ہی یہ ذکر اُتارا اور ہم ہی اِسکے محافظ ہیں۔ چنانچہ تمام ممالک اسلامی میں مغرب سے مشرق اور شمال سے جنوب تک پھر کر دیکھو کہ ہر ملک اور ہر شہر میں حفاظ قرآن موجود ہیں ہر زمانہ میں یہ ہزاروں اور لاکھوں حفاظ قرآن کی حفاظت کرگزار رہے ہیں تعداد رکوعات آیات کلمات و حروف اور علم قرأت نے اس کی حفاظت کو ایسا مستحکم کر دیا ہے کہ ایک حرف کی کمی بیشی بھی ممکن نہیں۔ یہ کیسی زبردست پیش گوئی ہے اور اُس کے مطابق قرآنی حفاظت کا کیسا کامل انتظام شروع سے مسلسل چلا آرہا ہے۔ پھر ایسی کامل ربانی حفاظت کی موجودگی میں قرآن کی نسبت آمیزش یا رد و بدل کا شک کرنا بے بنیاد خیال ہے۔

(۸) يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۝ اے لوگو تحقیق تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس نصیحت آگئی پھر ایسی نصیحت میں شک کرنا کہ وہ ناقص ہے یا خاص خاص قوموں یا انسانوں یا خاص ملکوں یا زمانوں کیواسطے ہے جبکہ خود رب العلمین اسکو تمام لوگوں کیواسطے ظاہر فرما دے کیسی نادانی ہے اور نصیحت کی بات میں شک کرنا بذاتہ برا ہے۔

(۹) حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ ۝ (کمال کو) پہنچنے والی حکمت۔ پھر حکمت بالغہ پر نقص کا شبہہ کرنا یا یہ خیال کرنا کہ یہ نصیحت نادانوں کیواسطے ہے یا یہ خیال کرنا کہ ہر طبقہ انسانی کیواسطے کافی نہیں سراسر لغو ہے۔

(۱۰) كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ۝ یہ وہ کتاب ہے جسکی آیتیں محکم کی گئی ہیں۔ پھر حکمت والے اور خبردار خدا کی طرف سے اُس کی تفصیل بھی ہو چکی ہے۔ ایسے کلام پر ابہام یا اجمال کا شک کرنا جسکی آیات کو خدا نے محکم کیا اور خود تفصیل کر دی سخت حماقت ہے۔

(۱۱) شِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۝ شفا ہے اُن امراض کیلئے جو صدور میں ہوں پس ایسی۔۔ بڑی شفا میں غیر ضروری ہونیکا شک کرنا لغو ہے۔

(۱۲) اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۝ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ۝ تحقیق وہ قول فیصلہ کرنیوالا ہے وہ ہزلیات میں سے نہیں ہے پس اس میں یہ شک کرنا کہ اِس سے مشکلات دینی یا اختلاف کا فیصلہ نہیں ہو سکتا کلام الٰہی کے برخلاف ہے۔

(۱۳) فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۝ اس میں وہ تمام کتابیں ہیں جو راست اور پائدار ہیں۔ پھر ایسی باتوں میں شک کرنا جو ہمیشہ سے سچی کتابوں میں موجود کارخانہ عالم کی مصدقہ فطرت انسانی کی تسلیم کردہ اور پائدار راستے ہیں سراسر باطل ہے۔

(۱۴) وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ۝ اور تحقیق وہ حق یقینی ہے۔ پھر یقینی صداقتوں میں شک کرنا لغویات ہے۔

(۱۵) وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ ۝ ہمنے نصیحت کیواسطے قرآن کو آسان کیا ہے۔ پس ایسی ہدایت۔۔ میں شک کرنا کہ یہ کلام عام لوگوں کی سمجھ سے بالاتر ہے یا اُن کے کام کا نہیں ہے یا اسکو بامعنی پڑھنا فضول محنت ہے۔ کلام الٰہی کا خلاف کرنا ہے۔

(۱۶) وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ۝ اگر اللہ کے سوا کسی اور کا کلام ہوتا تو اس میں بہت

وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ

اور قائم کرتے نماز

اختلاف پاتے۔ گویا کہ اس میں ردوبدل یا غلطیوں کا احتمال کرنا قطعیًا ممکن ہے۔ الغرض قرآن میں کسی پہلو سے کسی قسم کا شک کرنا سراسر لغو باطل اور بےبنیاد خیال ہے۔ اُن مسلمانوں کو شرم کرنی چاہیے جو کلام الٰہی کو ناقص یا مبہم یا مشکل یا منسوخ البعض بتلاتے ہیں جنہوں نے اور ہزار ہا بےمعنی اختلافات پیدا کرکے اسکو عقدۂ لاینحل بنا دیا ہے ہم انشاء اللہ الکریم تمام اختلافات کو دور کرنے اور قرآن مجید کو صافی اور حق الیقین اور قول فیصل اور تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ثابت کرنے کی کوشش کرینگے۔ منکر اسلام ان تمام آیات کو جو قرآن مجید سے ہر قسم کا شک بدظنی اور خطرہ دور کرتی ہیں بلا دلیل دعویٰ خیال کرسکتا ہے مگر ہم ان آیات کو موقعہ پر صاف طور پر دکھلا دینگے کہ یہ خالی دعویٰ نہیں بلکہ قوی اور یقینی دلایل اپنے ساتھ رکھتی ہیں۔ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔

لَا رَيْبَ فِيهِ میں لائے نفی جنس ہے اسلئے ریب کے ہر ہر فرد اور قسم کو کلیتہً طور پر نفی کرتا ہے یعنی کسی کتاب کی نسبت جس جس قسم کے شکوک وارد ہوسکتے ہیں اُن تمام سے یہ قرآن کلیتہً پاک صاف ہے۔ الکتب کے معنی ہیں لکھی ہوئی محفوظ اور مجموعہ اسمیں یہ پیشینگوئی ہے کہ یہ لکھا ہوا مجموعہ محفوظ رہیگا۔

اس بیان کے بعد ارشاد ہوتا ہے هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ۲ متقیوں کیواسطے ہدایت ہے ہدایت کے مختلف معانی ہیں (۱) راستہ بتلا دینا جیسا کہ آیات ذیل میں وَأَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنَاهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمَىٰ عَلَى الْهُدَىٰ ۲۴ اور ہمنے ثمود کو ہدایت کی مگر انہوں نے ہدایت کے مقابلہ پر اندھیرپن کو پسند کیا۔ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۱۳ ہر ایک قوم کیواسطے ایک ہادی ہے (۲) راہ راست پر قایم کر دینا جیسے آیات ذیل میں إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ ۲۰ تو جس شخص کو چاہے ہدایت نہیں کرتا بلکہ اللہ جسکو چاہے ہدایت کرتا ہے لَيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ ۳ تجھپر اُن کی ہدایت کا ذمہ نہیں ہے (۳) کسی مخلوق کے تمام قوائے کو اپنے اپنے کام میں لگا دینا جس سے وہ اپنے کمال کو پہنچ سکے جیسا کہ آیت ذیل میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّىٰ وَالَّذِي قَدَّرَ فَهَدَىٰ ۳۰ اپنے رب اعلےٰ کے نام کی تسبیح کر جسنے پیدا کیا پھر درست کیا اور جسنے تقدیریں مقرر کیں پھر ہدایت کر دی (۴) فطری قوی کا عطا فرمانا جیسا کہ آیت ذیل میں أَعْطَىٰ كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ ثُمَّ هَدَىٰ (۵) نیکی کے بعد اور نیک اعمال کی توفیق دینا جیسا کہ آیت ذیل میں وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى ۲۶ (۶) منزل مقصود تک آرام سے پہنچا دینا جیسا کہ قرآن مجید میں جنتیوں کا قول ہے الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللّٰهُ ۸

ان چھیوں معنی کے لحاظ سے قرآن مجید متقیوں کیواسطے ہدایت ہے ابتدائی درجوں میں تو یہ محض راستہ تبلانیکا کام دیتا ہے پھر جسقدر کوئی انسان اسکے حکموں کو مانتا سمجھتا اور اُن پر عمل کرتا ہے اسیقدر اُسکے قوی راہ راست پر قایم ہوتے جاتے ہیں یعنی تمام ارادے شوق جذبات اور عمل عین قرآن کے مطابق ہوجاتے اور فطری قوی ملجاتے ہیں روز بروز نیکی کی توفیق بڑہتی اور آخرکار چین و آرام کے ساتھ منزل مقصود تک پہنچ جاتا ہے۔ پس ادنیٰ استعداد کے لوگوں پر اسکا فیضان تعلیمی طور پر ہوتا ہے دوم درجہ میں خواص ادویہ کے طور پر اسیواسطے اسکا نام شِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ ۱۱ ہے سوم درجہ میں تائیدات غیبی تعلیمات ربانی الہامات اور مکاشفات کے دروازہ کھلجاتے ہیں جو تمام اندھیروں کو دور کرکے صاف نور میں لیجاتے اور تمام کجرویوں کی بجائے استقامت

صلوٰة

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ

اور اُس میں سے جو ہمنے اُن کو دیا

پیدا کر دیتے ہیں مگر یہ تعلیمی اور تاثیری نتائج اُسی انسان میں پیدا ہو سکتے ہیں جو قرآن کے حکموں کو ماننے خدا سے ڈرے تمام گناہوں سے بچے اور نیکیوں کو اختیار کرے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ یہ متقیوں کیواسطے ہدایت ہے متقی کے معنی ہیں خدا سے ڈرنیوالا گناہوں سے بچنیوالا اپنے آپ کو ہر قسم کے فساد سے محفوظ رکھنے والا تقا کا ادنیٰ درجہ ہے کبیرہ گناہوں سے بچنا دوسرا درجہ ہے صغائر سے بھی بچنا اور تیسرا درجہ ہے ہر قسم کی مشکوک باتوں سے بھی بچنا اور ہر حال میں خدا سے ڈرتے رہنا۔ پس جسقدر کسی کا اتقا ہوگا اُسیقدر قرآن مجید کو سمجھ پائیگا اور اُسیقدر نیک اثر اُس میں مترتب کریگا۔ اتقا اور ہدایت میں وہی نسبت ہے جو حیات و نشو و نما میں ہے جو تخم زندہ ہے نشو و نما پائیگا اور جو مر چکا وہ گل جائیگا قرآنی تعلیم بمنزلہ آبپاشی کے ہے گویا کہ قرآن کی آبپاشی ہدایت سے وہی لوگ نشو و نمائے روحانی پا سکتے ہیں جن کے اندر روحانی زندگی باقی ہے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے لِيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا ۳۶ اس حیات کی کیفیت دوسری آیت اسطرح بیان فرماتی ہے اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۳۶/۱۱ (اے محمد) تو اسی کو سمجھا سکتا ہے جو نصیحت پر چلے اور در پردہ رحمن سے ڈرتا ہے کیسے عام اور بدیہی الثبوت یہ الفاظ ہیں هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ متقیوں کیواسطے ہدایت ہے۔ مگر تمام اعلیٰ سے اعلیٰ مراتب انسانی پر کیسے کامل طور سے حاوی ہیں انہی الفاظ میں ادنیٰ درجہ کی تعلیم اور انہیں میں اعلیٰ درجہ کی تعلیم کیسے اصح اور ابلغ اور پھر کیسے اسہل طور پر شامل ہے۔ تبھی تو اس کا نام ہے ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۶۸ اور حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ ۵۴ ہدایت کے انتہائی فیضانوں اور انسانی کمالات کے اعلیٰ مراتب پر پہنچنے کیواسطے خالی ڈرنا اور گناہوں سے بچنا جیسا کہ ضروری ہیں ویسے ہی نیک اعمال بھی ضروری ہیں اس لئے تقویٰ کے ساتھ اعمال کا ذکر ہے۔

سے ایمان کے معنی ہیں ماننا اور اُس کا تعلق قلب سے ہے جیسا کہ آیات ذیل سے صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۶ جو لوگ منہ سے کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اُن میں سے بعض ایسے ہیں کہ اُن کے دل ایمان نہیں لائے كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ ۲۸ اُن کے دلوں میں ایمان لکھ دیا ہے وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ ۱۶/۱۴ اور اُس کا دل ایمان کے ساتھ مطمئن ہے بعض مفسرین ایمان میں اعمال کو بھی شامل کرتے ہیں مگر یہ معنی آیت ذیل کی رو سے غلط ہیں اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۲ گویا کہ اعمال صالحہ ایمان سے علیحدہ چیز ہیں اسی طرح صدہا آیات میں ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ کا ذکر ہے اگر اعمال صالح ایمان کے اندر شامل ہوں تو بیفائدہ تکرار لازم آتا ہے جو فصاحت و بلاغت کے خلاف ہے (۲) الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ ۷ جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ آلودہ نہ کیا۔ گویا کہ ظلم کرنا یا نہ کرنا ایمان سے علیحدہ شے ہے (۳) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ۲/۱۴۸ اے مومنو تم پر مقتولوں کا قصاص لکھا گیا ہے یہاں پر قاتلوں کو مومن کے لفظ سے پکارا گیا ہے (۴) وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا ۲۴ جو ایمان لائے اور ہجرت نہیں کی۔ اگر ایمان میں اعمال صالح داخل ہوتے تو ہجرت بھی اُس میں شامل ہوتی (۵) وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۴۹ اگر مومنوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو اُن دونوں میں صلح کرا دو پھر ایک دوسرے پر بغاوت کرے تو بغاوت کرنے والے سے

يُنْفِقُوْنَ ۳

خرچ کرتے ہیں

لڑو جبتک وہ خدا کے حکم کیطرف رجوع کرے۔ یہاں پر آپس میں لڑنے والوں اور بغاوت کرنے والوں کو بھی مومن شمار کیا گیا ہے جس ایمان کا اقرار محض زبان سے ہو وہ ایمان نہیں بلکہ نفاق و دغابازی ہے جیساکہ قرآن مجید منافقین کی نسبت فرماتا ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۚ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ بعض لوگ بتلاتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان لائے حالانکہ وہ مومن نہیں ہیں وہ اللہ کو اور مومنوں کو دھوکا دیتے ہیں۔ پس آیات قرآنی سے صاف طور پر ظاہر ہوگیا کہ ایمان تصدیق قلبی کا نام ہے محض زبان سے اقرار کرنا ایمان نہیں بلکہ نفاق اور دغابازی ہے اور اعمال صالحہ ایمان سے علیحدہ چیز ہیں۔

غیب میں وہ تمام امور شامل ہیں جو ہمارے حواس ظاہری و باطنی کے ادراک سے باہر ہیں مثلاً ماہیت ذات باری تعالیٰ۔ احوال آخرت وجود ملائکہ۔ بہشت دوزخ وغیرہ ایسے امور کی نسبت جو کتب آسمانی میں مذکور ہو اُس کو سچ جاننا اور خیالی بحثوں سے بچنا انسان پر واجب ہے۔ کیونکہ جو باتیں ہمارے ادراک سے دور ہیں اُن میں جھگڑے کرنا احاطۂ انسانی سے باہر قدم مارنا ہے جس کا نتیجہ سوائے پیچ در پیچ حیرانیوں اور بے معنی فسادات کے اور کچھ نہیں ہوسکتا اُن سے منکر ہونا بھی تمام دینی اصلاحوں اور ترقیوں کو روکتا ہے ایک طرف غیبی باتوں میں بحثیں اٹھانے سے لاکھوں لوگ سوفسطائی اور دہریہ بنگئے دوسری طرف کروڑوں اشخاص اُن کے انکار سے کافر مرتد اور زندیق بنگئے۔ زمانۂ حال کے حکیم اور فلاسفر اُن مسائل میں بحث نہیں کرتے جو انسانی ادراک سے باہر ہیں بلکہ ایسی باتوں کو ایمانیات میں داخل کرلیتے ہیں اُن کی تمام ترقیات بیغایات کا یہی ایک راز ہے جسکو فلاسفروں نے ہزارہا سال کی طول طویل تحقیق کے بعد آج معلوم کیا ہے مگر قرآن کریم نے آج سے تیرہ سو برس پہلے بتلادیا تھا۔ الغرض ایمان بالغیب تمام فسادوں اور اختلافوں کا علاج اور تمام دانائی و حکمت کی بنیاد ہے فَاعْتَبِرُوْا يٰۤاُولِي الْاَبْصَارِ ۝ دوسرے معنی يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ کے یہ بھی ہیں کہ در پردہ بھی خدا کو مانتے ہیں یعنی اُن کا ایمان ظاہری ہی نہیں بلکہ دل سے ہے۔ ہر ایک ایمان جو ابتدا میں کمزور ہوتا ہے رفتہ رفتہ زور پکڑ کر قوی طاقت پکڑتا جاتا اور اتقا و اعمال صالحہ کو خوب ترقی دیتا ہے اور سچا مومن اپنے کمال عبودیت و خشیت اور حسن اخلاق سے ہی پہچانا جاتا ہے جیساکہ آیات ذیل میں سچے مومن کی علامات ظاہر فرمائی گئی ہیں فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ قسم ہے تیرے رب کی وہ نہیں مومن ہوتے جب تک کہ تجھکو اپنے جھگڑوں میں حکم نہ ٹھہراویں اور پھر تیرے فیصلہ کے خلاف اُن کے نفسوں میں کچھ تنگی نہ ہو بلکہ ہر طرح سے تسلیم ہی تسلیم کریں اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ مومن تو وہی ہیں جن کے دل ذکر الٰہی کے وقت دہل جاتے ہیں اور جب اُن کو اُس کی آیتیں سنائی جاتی ہیں تب ہی اُن کا ایمان بڑھجاتا ہے اور وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں اَلَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ جو نماز قائم کرتے اور ہمارے دئیے ہوئے میں سے خرچ کرتے اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۚ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ یہی سچے مومن ہیں اُن کیواسطے اُن کے رب کے پاس درجات ہیں اور مغفرت اور عزت والا رزق

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ

جو اس کلام پر ایمان رکھتے ہیں

ایمان ایک قلبی عمل ہے جو تمام ترقیات روحانی کی بنیاد اور تمام اختلافات دینی کا علاج ہے اسکے بعد دوسرے عمل کا ذکر ہے وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ اور نماز قایم کرتے ہیں یعنی اپنی نمازوں کو تمام ارکانوں کی پابندی اور خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرتے ہیں جیسا کہ دوسرے الفاظ میں اس عمل کی نسبت قرآن مجید اسطرح فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۲۳ اور جو لوگ اپنی نمازوں کی محافظت کرتے ہیں اَلَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ۲۳ جو لوگ اپنی نمازوں پر مداوست کرتے ہیں الذین هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ۲۳ اور وہ اپنی نمازوں میں خشوع کرتے ہیں۔ صلوٰۃ کے لغوی معنی ہیں دعا۔ آگ پر لکڑی کو سینک کر سیدھا کرنا۔ ایسا ہی مصلی بھی نماز سے نفس کو سیدھا کرتا ہے جیسا کہ آیت ذیل میں ہے اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ۲۹ تحقیق نماز فحش اور ممنوعات سے روکتی ہے شرع میں صلوٰۃ اُس خاص عبادت کا نام ہے جو معروف ہے اقامت کے لغوی معنی ہیں سیدھا کرنا کھڑا کرنا کسی کام کو پوری توجہ اور شوق کے ساتھ کرنا پس اقامت صلوٰۃ کے معنی ہوئے نماز مشروعہ کو پوری درستی توجہ اور شوق کے ساتھ ہمیشہ ادا کرتے رہنا اس کے بعد تیسرے عمل کا ذکر ہے وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۲ اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے خرچ کرتے ہیں مثلاً کسب حلال میں سے اپنی اور اپنے آل وعیال کی پرورش کرتے والدین اور قرابتیوں سے سلوک کرتے زکات اور صدقات دیتے اور خیرات کرتے ہیں ہاتھ پاؤں وغیرہ سب اللہ نے دیئے ہیں۔ مِن تبعیض کیلئے ہے جس سے یہ مراد ہے کہ کُل خرچ کر دینا ضروری نہیں ورنہ لَا تُسْرِفُوْا کے مخالف ہو جائیگا۔ اگر کوئی علم یا فن آتا ہے اُس سے اوروں کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ انفاق کا بڑا درجہ یہ ہے کہ ہمارے پاس جو عزیز ترین شے ہے اُس کو بھی نیک رستے میں جایز طور پر خرچ کرنے سے دریغ نہ کریں مثلاً جسم دماغ اور جان جیسا کہ قرآن مجید فرماتا ہے۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۳ تم نیکی کو کبھی نہیں پہنچ سکتے جب تک اپنی عزیز چیزوں میں سے خرچ نہ کرو۔ اِس کے بعد چوتھے عمل کا ذکر ہے۔ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۴

یہانتک تو اُن اعمال کا بیان ہوا جو انسانی قدرت کے اندر ہیں (۱) خدا سے ڈرنا اور گناہوں سے بچنا (۲) غیب کی باتوں پر ایمان رکھنا (۳) نماز قایم کرنا (۴) خدا کا دیا ہوا جایز راستوں میں خرچ کرنا (۵) کلام الٰہی کو ماننا (۶) آخرت کا یقین رکھنا اسکے بعد رب العالمین کی ہدایت اور انعامات کا ذکر کہ ایسے لوگ اپنے رب کی دستگیری سے راہ راست پر قایم ہو جاتے اور تمام رنج وغم سے نجات پا جاتے ہیں چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۵

یہ تو ظاہری معنی ہوئے جو نہایت ہی عام فہم ہیں کسی دلیل کے محتاج نہیں کیونکہ تمام بدیہی امور ہیں اب اِن کے حقایق سنو (۱) ایمان اللہ وشر سکے فرشتوں اور رسولوں اور جزا وسزا اعمال کو ماننا ابتدا الف کی طرح ایک معمولی بات ہے مگر ان ایمانیات پر قایم ہو کر جو انسان اصلاح اعمال کرتا ہے وہ بیحد ترقیات کرتا چلا جاتا اور صالحین۔ صدیقین۔ شہدا اور انبیا کے حالات سے مشابہت پیدا کر لیتا ہے اور کبھی ترقیات کا سلسلہ ختم نہیں ہوتا (۲) نماز قایم کرنا۔ اس کے مدارج لا انتہا ہیں ایک مبتدی نماز پڑھتا ہے اور ایک انتہا درجہ کا عارف بھی مگر دونوں کی نمازوں کے درمیان ہزار ہا درجہ ہوتے ہیں۔ ظاہری صورت میں سب مشابہ.... مگر

بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ

جو تجھ پر

باطنی حالات میں سے اختلافات ہوتے ہیں اقامت اور صلوٰۃ کے لفظ لاانتہا ترقیات کی طرف دلالت کرتے ہیں (۳) وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ
يُنْفِقُوْنَ ۔ میں بھی ایک غیر محدود میدان ترقیات کیواسطے کھلا ہے جسقدر رحم اور خیرات کی طرف میلان زیادہ ہوتا جائے اسیقدر
خدائے تعالیٰ کا دیا ہوا مال ومتاع خرچ کرتا چلا جائے (۴) آسمانی کتب کے ماننے میں بھی لاانتہا مدارج ہیں ایسا ہی یقین آخرت میں
پھر یہ امور ایسی ترتیب پر بیان فرمائے گئے ہیں کہ انسان اسی ترتیب سے درجہ بدرجہ ترقی کرسکتا ہے ابتدا ایمان سے ہے اُسکے بعد نماز
پھر سلوک و انفاق اسکے بعد کی آیت ان ہرسہ مراتب کی تسہیل وتکمیل کا راستہ بیان فرماتی ہے وہ ایمان بالکتب سماوی و
یقین بالآخرۃ ہے ان اعمال کے بعد انعامات الٰہی کا ذکر ہے ہُدًی نکرہ ہے جسکے یہ معنی ہیں کہ ہدایت رحمانی کے لاانتہا اقسام
اور مدارج ہیں مِنْ رَّبِّهِمْ سے ظاہر ہے کہ یہاں وہ ہدایت مقصود ہے جو انسانی اختیارات سے باہر اور عطیات رحمانی میں سے
ہے یعنی صراط مستقیم پر قائم ہوجانا تائیدات وتعلیمات غیبی سے جو رؤیائے صادقہ مکاشفات والہامات کی صورت میں ہوتی ہیں
مستفیض ہونا اَلْمُفْلِحُوْنَ معرفہ ہے۔ ہر ایک انسان خوف اور غم سے نجات اور ہمیشہ کی خوشی وکامیابی چاہتا ہے مگر بدفہمی
سے دنیاوی متاع اولاد اور علوم وفنون کو اُس مراد تک پہونچانے والے سمجھ کر انہیں کی طلب میں دن رات بدمست رہتا اور
حقیقی سعادت سے محروم رہجاتا ہے اسلئے اَلْمُفْلِحُوْنَ میں اُس معہود ذہنی کی طرف اشارہ ہے جس گروہ میں شامل ہونے
کیواسطے ہر ایک انسان آرزو رکھتا ہے اُولٰٓئِكَ اور هُمُ میں اس بات کی تاکید اور تجدید ہے کہ یہی وہ لوگ ہیں جو فلاح پانے
والے ہیں ۔ یہ تمام امور اصولی ہیں جن کی صداقت پر ہر ایک انسان کا نور قلب اور تجربہ شاہد ہے۔ ان میں سے اگر کسی ایک کا بھی
انکار کیا جاوے تو فوراً سعادت وکامیابی کا راستہ بند ہوجاتا ہے مثلاً کوئی شخص خدا سے مطلق بے خوف بدی وشرارت میں غرق
رہنا اختیار کرے جو تقویٰ کے خلاف ہے تو فوراً اصلاحیت کا دروازہ بند ہوجاتا ہے یا اگر کوئی شخص خدا اور عاقبت سے منکر ہو جائے
جو ایمان کے خلاف ہے تو وہ کسطرح نیک نتیجے کی خواہش کرسکتا اور کس بنا پر مخفی بدکاریوں سے بچ سکتا ہے یا اگر کوئی نام کا مسلمان
نمازوں کا تارک رہے اور نماز کی تعلیم وتاکید کی کچھ حقیقت نہ سمجھے بلکہ انکار کرتا رہے اُس کی حالت ایسی ہوجاتی ہے کہ کوئی
نصیحت اور خدا کی بات اُس کے دل میں اثر نہیں کرتی یا اگر کوئی صاحب مال سخت بخل رکھے اور خیرات وصدقات کرنا سے گھبرائے
تو اسکا دل بھی سخت نیکی کا مخالف ہوجاتا ہے یا کتب سماوی اور حساب آخرت سے انکار کرنا تو اس امر کی دلیل ہوتا ہے کہ وہ بڑا
فاسق وفاجر اور مطلق بے ایمان ہے خواہ ظاہر کیسا ہی دیندار ہونے کا دعوی کرتا ہو۔ یہ تمام باتیں شب و روز مشاہدہ میں آتی
ہیں کسی دلیل کی محتاج نہیں منکروں۔ بے نمازیوں بخیلوں اور لامذہبوں کی بیشمار مثالیں ثابت کرتی ہیں کہ وہ نصیحت سے متنفر
اور بدکاریوں اور بدمستیوں کی طرف راغب ہوتی ہیں اور عموماً یہ حالت ہوجاتی ہے کہ دین کی باتوں سے اُن کو کچھ مس بھی نہیں ہوتا
قرآن مجید اس انکار اور مخالفت کی حقیقت کو آیندہ آیت میں نہایت ہی مختصر اور کامل طریق پر کیسے آسان الفاظ اور تمثیل
میں بیان فرماتا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ خَتَمَ اللّٰهُ
عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۔ پہلے اُن لوگوں کا ذکر

لعہ

منزل ۱

وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝۴ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى

اور جو تجھ سے پہلے نازل کیا گیا — اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں — یہی لوگ ہیں جو اپنے رب کی طرف سے

مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۵ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ

ہدایت پر ہیں — اور یہی لوگ ہیں جو فلاح پانے والے ہیں — تحقیق جن لوگوں نے کفر کیا اُن پر برابر ہے [۱]

[۱] تھا جو فلاح پانے والے ہیں اب اِس آیت میں اُن کے مخالف گروہ کا ذکر ہے جن کیواسطے عذاب عظیم ہے یہ بھی عام مشاہدہ اور تجربہ کی باتیں ہیں کہ جسوقت کوئی انسان کفر کرے یعنی تقوی - ایمان - عبادات اور خیرات کے طریقوں کا خلاف کرے تو معًا ایک قسم کا پردہ اُس کی عقل پر پڑ جاتا ہے (جیسے بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ۳۰ (یا نکتہ سیاہ والی حدیث) چنانچہ ظالموں اور بدکاروں کی نسبت عام محاورات ہیں اُس کی عقل ماری گئی - وہ تو اندھا ہوگیا (مَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى ۱۵) اُسے کچھ سوجھتا نہیں (يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ ۳) اُسے تو کچھ سنائی نہیں دیتا (وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ۹) وہ تو لعنتی ہوگیا - اُسے تو خدا کی بھول ہے وہ تو لعنتی کا مارا ہے اُسے تو کچھ دکھائی نہیں دیتا - (لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ ۱۷) جب تک انسان کفر کی حالت میں رہے اُسوقت تک یہ لعنت اُسکی دامنگیر رہتی ہے اور جب باز آجائے اور توبہ کرلے تو وہ پردہ اُٹھ جاتا ہے اور دل صاف ہونے لگتا ہے چنانچہ مکہ کی تاریخ ثابت کرتی ہے کہ ہزارہا مخالفین مکہ جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور قرآن مجید کی سخت سے سخت مخالفت کی اور کوئی طریقہ تکفیریات کا باقی نہیں چھوڑا اُنمیں سے ہزاروں تائب ہوئے اور بڑے دیندار ہو کر مرے ہم اپنی زندگی میں ہزارہا مشاہدہ کرتے ہیں کہ ہزاروں بیدین مرتد - منکر - ملحد - دہریہ - ظالم - فاسق فاجر اپنی حالت سے پلٹ کر دیندار - خدا ترس ہو جاتے ہیں قرآن مجید بھی بار بار توبہ اور استغفار کا حکم دیتا ہے - کفار کو تمام انبیا علیہم السّلام ہمیشہ اسلام کی دعوت کرتے رہے - نوح علیہ السّلام نے ساڑھے نوسو برس دین کی دعوت کی - اللہ تعالی فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۲۴ تحقیق اللہ تمام گناہوں کو بخشدیتا ہے - پس جس شخص نے ایکدفعہ کفر کیا یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ وہ ہمیشہ کیواسطے قطعی طور پر لعنتی ہو چکا اب کوئی تدبیر اُسکو راہ راست پر نہیں لاسکتی بلکہ انسان کی حالت ہمیشہ بدلتی رہتی ہے توبہ کا دروازہ کھلا ہے - اللہ تواب - غفار اور رحیم ہے - قرآن مجید کا مقصود مُردہ دلوں میں جان ڈالنا ہے چہ جائیکہ آنکھوں سے پردہ اُٹھا دینا یا کان میں سے ڈاٹ نکالدینا یا دل کی مہر کو صاف کردینا اس کی شان تو شِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۱۱ ہے - ہاں یہ ضرور ہے اور عام تجربہ اِس کا شاہد ہے کہ جب تک انسان کفر کی حالت میں ہے اُسوقت تک کوئی نصیحت کارگر نہیں ہوتی بلکہ نصیحت سے اور چڑتا اور زیادہ خراب ہوتا ہے چنانچہ خود اللہ تعالی قرآن کی نسبت فرماتا ہے وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ۱۵ ظالموں کو اِس سے خسارہ ہی خسارہ زیادہ ہوتا ہے - نوح علیہ السّلام فرماتے ہیں رَبِّ اِنِّيْ دَعَوْتُ قَوْمِيْ لَيْلًا وَّنَهَارًا ۝ فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِيْٓ اِلَّا فِرَارًا ۲۹ میرے رب میں نے اپنی قوم کو دن رات پکارا مگر میری دعوت سے اُن کو نفرت ہی زیادہ ہوتی گئی - لعنت کے لغوی معنی ہیں دور و دربدر ہونا - تتر بتر ہو جانا - اپنے وطن سے اضطرارًا دور رہنا - الغرض جب تک انسان انکار پر قایم ہے اُسوقت تک وہ لعنت الٰہی کے نیچے ہے اور کوئی نصیحت اُسپر کارگر نہیں ہوتی مگر جسوقت ایمان کی طرف آوے اور پہلی حالت سے تائب ہو تو فورًا ہی رحمت کے آثار شروع ہو جاتے ہیں یعنی نصیحت اثر کرنے لگتی دل صاف ہوتا اور آنکھ و کان کھل جاتے ہیں چنانچہ یہ تمام باتیں بدیہی الثبوت ہیں اور دن رات......

منزل ۱

ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۞ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى

خواہ تو ڈراوے یا نہ ڈراوے ۔۔۔ وہ ایمان نہیں لاتے ۔۔۔ اللہ نے اُن کے دلوں پر اور

عام طور پر مشاہدہ اور تجربہ میں آتی ہیں۔ یہ غلطی ہے کہ اِن الفاظ سے ہمیشہ کیواسطے لعنتی ہونا اور توبہ وا اصلاح کا دروازہ قطعاً بند ہو جانا تجویز کیا جاوے کیونکہ کسی ہمیت میں کوئی بھی لفظ ایسا نہیں ہے جو ہمیشگی پر دلالت کرے۔ ہاں جب تک کفر کی حالت ہے اُس وقت تک ضرور لعنت ساتھ ہے اور عذاب کا حق قایم ہے جیسا کہ اللہ کریم بدکاری کی حالت میں دل پر مہر لگاتا ہے ویسا ہی ایمان لے آنے اور توبہ کی حالت میں اُس کو دور کر دینے پر قادر ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۔ ان قاعدوں کا عمل اُس وقت تک جاری ہے جب تک کوئی انسان ظلم یا کفر یا فسق کی حالت میں ہے اور جب تایب ہو جائے اُس وقت یہ حکم ہے اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۔ جن لوگوں نے اِس آیت کے یہ معنی کئے کہ جس نے کفر کیا وہ ہمیشہ کیواسطے لعنتی ہو گیا اور کوئی اصلاح کی امید نہیں رہی اُن کو بڑی دقتیں پیش آئیں اور ہزار ہا سوال اِس مسئلہ پر قایم ہوئے مثلاً (۱) جب خدا نے خود مہر لگا دی پھر اُن کا کیا قصور ہے (۲) جب ایکدفعہ کفر کے بعد ہمیشہ کیواسطے لعنت پڑ چکی پھر کفار کو دعوت اسلام کرنا سراسر فضول محنت و مشقت ہے (۳) وہ کونسا کفر ہے جسکے بعد کوئی امید ایمان لانے کی نہیں رہتی (۴) یہاں کفر سے کس بات کا انکار مراد ہے پھر اِن سوالات کے متعلق بڑی طول طویل بحثیں ہیں جن کا آخیر فیصلہ کچھ بھی نہیں ہوتا وجہ یہ کہ اُس تمام کی بنیاد خیالی مسئلہ پر ہے جس کی تصدیق نہ آیات الٰہی سے ہو سکتی ہے نہ تجربہ انسانی سے۔ قرآن مجید بار بار فرماتا ہے کہ خدا نے کسی بشر پر ایمان لانے اور تائب ہونے کا دروازہ بند نہیں کیا جیسے کہ ہر ایک مرض کا علاج مہیا کیا ویسا ہی ہر ایک انکار اور کفر کا علاج توبہ ہے چنانچہ فرماتا ہے فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۔ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۔ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ ۔ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ۔ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى ۔ ابلیس تک کو حکم ہے مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ ۔ پھر اِس آیت کے الفاظ پر غور کرو کہ منکرین کی مذمت بیان کی گئی ہے کہ سمجھانا اور نہ سمجھانا اُن کیواسطے برابر ہے پس اگر وہ ایمان پر قادر نہ ہوتے تو کسی طور پر مذمت کے قابل نہ ٹھہرتے بلکہ وہ مجبور ہوتے جیسا کہ اندھے آدمی کی یہ مذمت کرنا کہ تو دیکھتا نہیں پاگل کو سرزنش کرنا کہ تو سمجھتا نہیں مرے ہوئے کو ملامت کرنا کہ تو چلتا پھرتا نہیں سراسر نادانی اور لغو ہے ایسا ہی اُسکو عدم قبولیت نصیحت کی ملامت کرنا جو خدا کی طرف سے کفر پر مجبور ہے لغو ٹھہرتا ہے وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْهَفَوَاتِ اور آیات سے بھی یہ مسئلہ صاف ہوتا ہے کہ جو بات انسان کی حد قدرت سے باہر ہے اُسکا حکم اُسکو نہیں دیا جاتا مثلاً لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۔ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ۔ کفر کی نسبت بار بار ہے كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ ۔ ایمان لانے کی نسبت سوال ہے فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۔ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا ۔ پس یہ تمام باتیں صاف صاف ہیں جن کو تمام انسانوں کی فطرت مانتی ہے ہر ایک کا علم اور تجربہ گواہی دیتا ہے اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ۔ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِي الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ۭ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۔ اب حقایق سنو اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ

منزل ۱

سَمْعِهِمْ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ⑦ وَمِنَ

شنوائی پر لگادی اور اُن کی آنکھوں پر پردہ ہے اور اُن کیواسطے عذاب عظیم ہے لوگوں

النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ⑧ يُخٰدِعُوْنَ

میں سے بعض ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان لائے مگر وہ مومنوں کے پاس تک نہیں ہیں [1]

اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ⑨ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ

اللہ اور مومنوں کو دہوکا دیتے ہیں اور (حقیقت میں) اور کسی کو نہیں بلکہ اپنے ہی نفسوں کو دہوکا دیتے ہیں [2] اور سمجھتے نہیں اُنکے دلوں میں مرض ہے

لَا يُؤْمِنُوْنَ میں کفر مہر اور پردہ کی کوئی صیاتشریح نہیں ہے جس سے ظاہر ہے کہ کسی مسئلہ دینی سے کسی قسم یا کسی درجہ کا انکار ہو جیسا کفر ہوگا ویسی ہی سخت لعنت ہوگی جیسا خفیف کفر ہوگا ویسی ہی خفیف لعنت ہوگی مگر ہر ایک انکار اور بدی کا نتیجہ اُس کی قسم اور درجہ کے مطابق ایک مہر اور پردہ ضرور ہوتا ہے یعنی جس امر دینی سے انکار یا سرکشی کیجاوے اُس کے فہم اور عمل سے ساتھ کے ساتھ دوری اور ناقابلیت پیدا ہوتی جاتی ہے یہ قانون ربانی ہے جسکا شاہد ہر ایک انسان کا تجربہ ہے۔ ایسا ہی عذاب کا لفظ نکرہ ہے یعنی جس قسم اور درجہ کا کفر ہوگا اُسی قسم اور درجہ کا عذاب ہوگا شدید کے عوض میں شدید اور خفیف کے عوض میں خفیف پس اس آیت میں بڑی بھاری تاکید ہے کہ ہر قسم کے انکار اور ہر قسم کی بدی سے انسان ڈرتا اور بچتا رہے۔ الغرض یہ آیت لا انتہا مدارج تزکیہ نفس تقوی القلوب اصلاح ایمان و اعمال پر حاوی ہے جسقدر کوئی زاہد۔ عابد۔ عارف اپنے نقصوں اور اُن کے مدارج پر نظر کرے اُسیقدر باریک باریک عیوب نظر آتے چلے جاتے ہیں اور ہمیشہ توبہ و استغفار کی ضرورت رہتی ہے عذاب کے معنی روک اور دُکھ کے ہیں۔ ہر ایک گناہ کے عوض میں نیکی کی طرف سے ایک روک واقع ہوتی اور انجام میں دُکھ پہنچتا ہے پس جب تک انکار اور سرکشی کی حالت میں ہے اُس وقت تک وہ عذاب عظیم کا مستحق ہے۔ اور اس میں یہ بھی تنبیہ ہے کہ ہر ایک گناہ اور اُس کا نتیجہ سخت عذاب ہے کیونکہ وہ سلسلہ موجبات کے طور پر اور گناہوں کا موجب بنتا ہے تاوقتیکہ انسان تائب نہو جائے پس کسی گناہ کو خفیف سمجھنا ایسا ہی ہے جیسا کہ سانپ کے بچہ یا انگاری کو۔ مگر یہ باتیں اسرار تقوی میں سے ہیں۔ ان کی باریکی یہانتک ہے کہ حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَيِّئَاتُ الْمُقَرَّبِيْنَ۔ نیکوں کی اچھائیاں مقربوں کی برائیاں۔

[1] بمومنین کے معنی ہیں مومنوں کے پاس یا ساتھ یا مومنوں کے پاس گویا کہ جو فقط منہ سے ایمان کا اقرار کرتے ہیں وہ کسی طرح کے بھی مومن نہیں ہیں۔ مومنین نکرہ واقع ہوا ہے جس سے ظاہر ہے کہ وہ کسی قسم کے کچے پکے یا آدھے یا پورے مومن نہیں ہیں اور اس قسم کے لوگ ہر ایک قوم و ملت میں ہوتے ہیں چنانچہ من الناس فرمایا ہے من المشرکین یا من الیہود یا من المسلمین نہیں فرمایا۔

[2] یہ کلام ستہزا کے طور پر ہے جیسے کوئی نادان بچہ کسی دانشمند بوڑھے کو دہوکا دینا چاہے اور اُس کے جواب میں کہے کہ مجھے دہوکا دیتا ہے اور فی الحقیقت وہ بچے کے دہوکے میں نہیں آسکتا چنانچہ منافقین کے اس دہوکے کی حقیقت بھی یہی ہے وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ہے اور باوجود اس کے کہ اُن کو اللہ تعالی نے صاف طور پر بتلا دیا کہ اللہ کو تم دہوکا نہیں دے سکتے اور نہ اُس کے مومن بندوں کو جنکے قلب صاف اور آنکھیں دوربین ہیں پھر بھی وہ نہیں سمجھتے کہ یہ تو ہمارا ہی نقصان ہو رہا ہے ہم اپنے ہی نفسوں کا دہوکا ہے۔ پس یہ خدا کا بتلایا ہوا اور ٹل ٹہری قانون ہے کہ جو خدا اور مومنوں سے دہوکا کرے وہ خود دہوکے میں پڑتا ہے مگر باوجود بتلانے کے بھی اُن کی سمجھ میں نہیں آتا اور باوجود واضح اور صاف ہونے کے اندھیر دہوکے کا کام کرتا ہے

ع ۱ وقف غ منزل ۱

فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ⑩ وَاِذَا

پس اللہ نے اُن کے مرض کو اور بڑھا دیا اور اُن کیواسطے اُن کے جھوٹ بولنے کی سزا میں دردناک عذاب ہے لے اور جب

قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ⑪ اَلَآ اِنَّهُمْ

اُن سے کہا جاوے زمین میں فساد مت کرو لے کہتے ہیں ہم تو محض اصلاح کرنے والے ہیں ۵ آگاہ ہو کہ وہی

هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ⑫ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ

مفسد ہیں مگر سمجھتے نہیں لے اور جب اُن سے کہا جاتے کہ ویساہی ایمان لاؤ

اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ۭ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ

جیسا اور لوگ ایمان لائے ہیں۔ تو کہتے ہیں کہ کیا ہم کم عقلوں جیسا ایمان لائیں آگاہ ہو کہ وہی کم عقل ہیں

وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ⑬ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ښ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى

مگر جانتے نہیں ۵ اور جب اُن لوگوں سے ملتے ہیں جو ایمان لائے تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے۔ اور جب اپنے

شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ⑭ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ

شیاطین کی طرف اکیلے ہوتے ہیں ۵ تو کہتے ہیں ہم تو تمہارے ساتھ ہیں ہم تو محض ہنسی کرنے والے ہیں ۵ اللہ ان سے ہنسی کرتا ہے

اسلئے نتائج کے لحاظ سے اُنہیں کو دھوکا ہوا اور چونکہ یہ دھوکا قانون الٰہی کے مطابق ہے اصل میں یہ دھوکا خدا کی ہی طرف سے ہوا چنانچہ خداوند کریم فرماتا ہے اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ [۱۴۲] اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ [۱۵] وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا [۵۰] یہ تمام بدیہی باتیں ہیں منافق کو نفاق اچھا معلوم ہوتا ہے خواہ وہ کیساہی ضرر پہنچاتا ہو۔ ایساہی ظالم کو ظلم۔ جھوٹے کو جھوٹھ۔ قزاق کو لوٹ۔ چور کو چوری۔ خاین کو بددیانتی زانی کو زنا۔ شرابی کو شراب۔ خواہ وہ اپنے فعلوں کے کیسے ہی بُرے نتائج بھگتتے رہیں یہ قانون الٰہی ہے جب انسان ایک دفعہ کچھ بدی کرتا ہے تو اُس کی نفرت کم ہو جاتی اور رفتہ رفتہ رغبت اور عادت میں بدلجاتی ہے گویا کہ انسان کی طرف سے بُرائی ہوتی ہے پھر اُس کے نتیجہ میں خدا کی طرف سے اُس کی عقل خراب ہو جاتی ہے اور یہی خدا کا دھوکا ہے کیونکہ دھوکا اس بات کا نام ہے کہ ایکبات کو اصل کے خلاف سمجھا جائے اِس آیت کے دوسرے معنی یہ ہیں کہ وہ اللہ اور مومنوں کو چھوڑتے ہیں اور ایسا کرنے میں اپنے ہی نفسوں کو اُن انعامات الٰہی سے محروم کرتے ہیں جسکا وعدہ مسلمانوں کیواسطے کیا گیا ہے۔ کیونکہ قاموس میں لکھا ہے خادع ترک کے اصطلاح میں بھی یہی معنی موجود ہیں اور خدع کے معنی ہیں امسک جیسے کہ محاورہ ہے فلان کان يعطي ثم خدع اے امسک۔

لے نفاق اور بے ایمانی ایک قلبی مرض ہے اور جب انسان اِس سے تائب نہ ہو اسوقت تک قوانین الٰہی اسکو اور زیادہ کرتے ہیں۔ تکذیب اور جھوٹ سے یہ امراض بہت ہی جلدی بڑھتے ہیں یہانتک کہ جو مانتا نہیں وہ ضد پر آکر اور زیادہ خراب ہوتا ہے۔

لے فساد کے معنی ہیں خود بگڑنا اور دوسروں کو بگاڑنا مثلاً نفاق جھوٹ دغا شرارت نزاع بیدینی وغیرہ ایسے امور ہیں کہ انسان خود بھی خراب ہوتا اور باشندے اور بُرے عملوں سے دوسروں کو بھی خراب کرتا ہے اسطرح پر فساد تمام دینی اور اخلاقی خرابیوں پر حاوی ہے ... منافقین کا جواب اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا [۶۲] ہمارا ارادہ سوائے بھلائی اور

منزل ۱

وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿١٥﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ

اور اُن کو اُن کی سرکشی میں بڑھاتا ہے کہ اندھے ہوئے پھرتے ہیں [1] یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے ضلالت خرید لی [2]

بِالْهُدَىٰ فَمَا رَبِحَتْ تِجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ﴿١٦﴾ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ

پس اُن کی تجارت نے نفع نہ دیا [3] اور نہ وہ ہدایت یافتہ ہوئے [4] اُن کی مثال ایسی ہے جیسے کہ مثال

الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَ

اُس شخص کی جس نے آگ سلگائی پھر جب اُس آگ نے اپنی ارد گرد کی چیزوں کو روشن کیا اللہ اُن کی نور کو لے گیا اور

كَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَا يُبْصِرُونَ ﴿١٧﴾ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿١٨﴾ أَوْ كَصَيِّ

اُن کو اندھیروں میں چھوڑ دیا اور کچھ نہیں دیکھتے بہرے ہیں گونگے ہیں اندھے ہیں پس وہ رجوع نہیں کرتے [5] یا اُن کی

بٍ مِنَ السَّمَاءِ فِيهِ ظُلُمَاتٌ وَرَعْدٌ وَبَرْقٌ يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ

مثال ایسی ہے جیسے آسمان سے مینہ برس رہا ہو اُس میں اندھیرے ہیں اور کڑک اور بجلی کڑکوں سے موت کے ڈر کے مارے اپنے کانوں میں اپنی

موافقت کی اور کچھ نہیں۔ اصلاح فساد کے خلاف ہے [3] اس لئے یہ تمام دینی اور اخلاقی درستیوں اور خوبیوں پر حاوی ہے [4] یہ ایک مثال ہے اور اس کی مثالیں ہم خود شب و روز مشاہدہ کرتے ہیں کہ اگر کسی بدکار بدین منافق کو کسی قسم کی نصیحت کیجائے تو وہ بجائے اس کے کہ سمجھے اُلٹا نصیحت کرنے والے کو بُرا اور اپنے آپ کو اچھا سمجھا کرتا ہو [5] اس کی مثالیں بھی صدہا ہمیشہ دیکھنے میں آتی ہیں کہ اگر کسی منافق یا بدکار غافل مسلمان کو سمجھایا جاوے کہ مومنوں کے راستے اختیار کر تو تکبر میں بھر جاتا اور سمجھانیوالے کو کم عقل اور پاگل سمجھنے لگتا ہے مخالف اسلام تو سرے سے اسلام کو ہی سفاہت خیال کرتے ہیں [6] یعنی اُن کے ہم جنسوں میں سخت متکبر اور مخالف لوگ جو صریحاً اسلام کی مخالفت کرتے ہیں [7] اللہ کی ہنسی یہ ہے کہ وہ اُن کو سرکشی اور بدکاری میں بڑھنے دیتا ہے اور وہ مطلق بدین اور آوارہ ہو جاتے ہیں۔

[1] عملی عقل اور آنکھوں کی نابینائی [2] عقلی نابینائی [3] یعنی فطرتی اور استماعی ہدایت جو اُن کو ملی تھی اُس کو ضائع کر کے گمراہی اختیار کرتے رہے [4] دنیاوی منافع کے خیال سے جو دین کو ترک کیا ریا ظلم۔ فریب اور ہر قسم کی بیدینی میں غرق رہے اس کا بھی اُن کو نفع نہ ہوا یعنی دنیا میں بھی برباد ہوئے یہ بھی عام مشاہدہ کی بات ہے کہ جھوٹ اور ظلم سے انسان دنیا میں بھی برباد ہو جاتا ہے دین میں تو برباد ہونا ہی تھا [5] خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ [22: 11] دنیا میں نقصان اُٹھایا اور آخرت میں بھی دنیا بھی خراب ہوئی اور دین بھی گیا [6] یعنی جب کوئی منافق بدین قرآن کو سُنتا ہے تو فطرتی اسلام اور سمجھ کی وجہ سے اُن کو ایک روشنی آگ کے مشابہ حاصل ہوتی ہے جو غیر مستقل ناپائیدار لرزتی ہوئی چمکیلی ہوتی ہے تاہم سخت اندھیروں میں اُس کی چمک سے آس پاس کی چیزیں نظر آنے لگجاتی ہیں ایسا ہی بددین لوگ قرآن کو سُنکر بعض موٹے موٹے مسائل دینی کو سمجھنے لگتے ہیں مگر اُن کی سرکشی اور بہانہ جوئی کی وجہ سے [7] یعنی لعنت الٰہی پڑتی ہے کہ وہ سمجھ ماری جاتی اور وہ اپنی گمراہی کے اندھیروں میں اسطرح پڑے رہ جاتے ہیں جسطرح ایک اندھا جو ساتھ ہی گونگا اور بہرہ بھی ہو گیا ہو جو نہ دیکھ سکے نہ کسی سے دریافت کر سکے اور نہ کسی کی آواز سُن سکے پھر اپنے حال کو سمجھنا اور اُس کی اصلاح کرنا کیسے ممکن ہے [8] اسطرح یہ بدین لوگ سخت گمراہ ناقابل

صلاح حالت کو پہنچ جاتے ہیں۔

منزل ۱

مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ۚ وَاللَّهُ مُحِيطٌ بِالْكَافِرِينَ ﴿١٩﴾ يَكَادُ الْبَرْقُ

انگلیاں کرتے ہیں — اور اللہ کافروں پر محیط ہے [1]

يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ ۖ كُلَّمَا أَضَاءَ لَهُم مَّشَوْا فِيهِ وَإِذَا أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ

قریب ہے کہ بجلی اُن کی آنکھوں کو اُچک لیجاوے جب کبھی اُن کو روشنی دی وہ اُس میں چلے اور جب اُن پر اندھیرا چھا گیا

[1] بے ایمان اور بدین لوگوں کی دوسری مثال قرآنی وعظ کے وقت یہ ہے کہ قرآنی وعظ ایک بارش کے مشابہ ہے جو آسمان سے برس رہی ہے ساتھ ہی اُس میں اندھیرے بھی ہیں اور کڑک بھی ہے اور بجلی بھی ہے یہ تمام باتیں مفید خلائق ہیں۔ آیات رحمت و فضل تو بارش کے مشابہ ہیں آیات وعید جن میں بدکاروں اور بے ایمانوں کی تباہی اور عذابوں کا ذکر ہے کڑک اور بجلی کے مشابہ ہیں یہ سب باتیں اپنے اپنے طریق پر مفید ہیں مگر بددین لوگ بجائے عبرت زدہ اور موثر ہونے اور غور کے ساتھ سننے کے اُس سے دل چراتے اور کانوں میں اُنگلیاں دیتے ہیں تاکہ صاعقہ اُن کے کانوں کو پھاڑ کر ہلاک نہ کر دے۔ مگر خدا کے علم قدرت اور گرفت سے وہ کسطرح باہر ہو سکتے ہیں۔ خدا کا علم اور قدرت تو کافروں پر محیط ہے۔ قریب ہے کہ بجلی اُن کی آنکھوں کو اُچک لیجاوے یعنی اُن کی بدی اور تنفر کی وجہ سے اُنپر خدا کی لعنت ایسی پڑی کہ کیقدر عقل اور سمجھ جو اُن میں باقی ہے وہ بھی جاتی رہی اُن کا یہ حال رہتا ہے کہ جب بجلی چمکتی ہے وہ چلتے ہیں اور جب اندھیرا ہو جاتا ہے تو کھڑے ہو جاتے ہیں یعنی جب ایمان کی طرف جھکنے سے کچھ سمجھ اُن کو آتا ہے تو عمل کرتے ہیں اور جب بے ایمانی کا اندھیرا ہوتا ہے پھر رک جاتے ہیں اور اگر اللہ چاہے تو اُن کو بہرہ اور نابینا کر دے یعنے اُنکی تمام سمجھ مار دے کیونکہ وہ تمام باتوں کے قاعدہ اور قانون مقرر کرنے والا ہے۔

منزل ۱

نوٹ قرآن مجید میں کوئی آیت ایسی نہیں جو کسی خاص موقعہ یا مکان یا زمان یا کسی خاص انسان یا قوم کیواسطے مخصوص ہو بلکہ ہر ایک آیت ایک عالمگیر اور ہمیشہ کیواسطے قایم رہنے والی صداقت ہے مفسرین نے اس بات کی تعیین میں بہت بحثیں کی ہیں کہ وہ کون لوگ تھے اور کس وقت میں اور کہاں تھے اور کس کے ساتھ یہ اُن کی بحث ہوئی اور اُن کے سمجھانے والا کون تھا؟ اور اُن بحثوں میں بہت اختلاف ہے اُن بحثوں اور اختلاف سے کچھ حاصل نہیں۔ یہ مستقل نصایح ہیں جن کی ہمیشہ کیواسطے ہر ملک اور ہر قوم میں ضرورت ہے چنانچہ اسوقت اور قوموں میں تو کیا مسلمانوں میں کثرت سے ایسے لوگ ہیں جو شرابیں پیتے عیاشی اور دنیا پرستی میں دن رات غرق رہتے ریاکاری ظلم تکبر۔ رشوت چوری۔ قتل۔ سود خوری تماش بینی۔ رنڈی بازی۔ بھنگ۔ چرس اور افیون کی عادت میں داخل ہیں۔ قرآن سے نمازوں سے۔ خدا کے ذکر سے۔ مومنوں کی صحبت سے اُن کو نفرت ہے اگر اُن سے کہا جائے سچے مومن بنو۔ خدا سے ڈرو۔ ظلم۔ تکبر۔ ریا۔ رشوت خوری۔ رنڈی بازی۔ تماش بینی اور شراب چھوڑ دو تو بُرا مانتے بلکہ سمجھانے والے کو بیوقوف و دیوانہ کہنے لگتے ہیں۔ اگر اُن کو کہا جائے نمازیں پڑھو۔ روزے رکھو۔ قرآنی اذکار کا رواج دو تو عدم فرصتی۔ یا سُستی یا غفلت و غیر بہانوں سے ٹال دیتے ہیں ان لوگوں کی حالت بہت ہی نازک ہے۔ جو ایمان باقی ہے اُس کے بھی برباد ہو جانے کا سخت اندیشہ ہے ہم دیکھتے بھی ہیں کہ ایسے لوگوں میں سے ہزاروں منکر خدا۔ دہریہ اور لامذہب ہو جاتے ہیں بس یہ آیت۔ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَّا يُبْصِرُونَ ﴿١٧﴾ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿١٨﴾ ان لوگوں پر صادق آتی ہیں اور باقیماندہ

قَامُوْا ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَذَھَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ

تو کھڑے ہو گئے اور اگر اللہ چاہے تو اُن کی شنوائی اور نظروں کو لیجائے تحقیق اللہ ہر شے پر قادر ہے

شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۝۲۰ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ

اے لوگو اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمکو اور تم سے پہلوں کو

مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝۲۱ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا

پیدا کیا تاکہ تم اُس سے ڈرتے رہو سلہ جس نے زمین کو تمہارے واسطے بطور فرش کے

وَّالسَّمَاۗءَ بِنَاۗءً ۠ وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ

اور آسمان کو بطور بنا کے بنایا سلہ اور آسمان سے پانی اُتارا پھر اُسکے ساتھ تمہارے واسطے پھلوں کا رزق پیدا کیا سلہ

رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۲۲ وَاِنْ كُنْتُمْ

پس کسی کو اللہ کا ہمسر مت بناؤ اور تم جانتے (بوجھتے) ہو اور اگر تمکو اس کلام کی

بیدینوں کیواسطے وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَذَھَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ بہت نہایت ہی عبرتناک آیت ہے۔ اُن کیواسطے پورا خطرہ ہے کہ رہا سہا ایمان بھی جاتا رہے۔ ایسے لوگ قرآنی وعظوں سے بڑے ڈرتے اور چپکتے ہیں اور عموماً قرآنی اذکار کا سُننا اور پڑھنا گوارا نہیں کر سکتے اور يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ والی حالت رہتی ہے مگر خداوند کریم ان کو سُناتا ہے کہ خدا کے دست قدرت سے تم باہر نہیں ہو سکتے اور اگر ایسا ہی حال رکھو گے تو جلدی برباد ہو جاؤ گے۔ ایسا نہ کرو کہ کبھی تھوڑا سا عمل کر لیا اور پھر منحرف ہو گئے جیسا کہ اکثر بیدین لوگوں کا حال ہے کہ وعظ و نصیحت کے بعد کسیقدر نادم ہوئے ایک دو نمازیں پڑھیں یا بری عادت سے بچے مگر پھر ویسے کے ویسے۔ ایسی حالت میں لعنت الٰہی کا فر بنجانے کا اندیشہ ہے۔ چونکہ اس قسم کی بیدینی اور بے ایمانی بہت عام ہے۔ اِس لئے قرآن مجید نے اِسکو طرح طرح کے پیرائوں اور تمثیلات میں بیان فرمایا ہے تاکہ سمجھدار لوگ عبرت پکڑیں اور دین میں طفل بازیوں سے باز آجائیں۔ یہ تمام باتیں بدیہی اور واقعی اور روزمرہ کے مشاہدہ میں آنیوالی ہیں مگر غفلت ایک ایسا نشہ ہے کہ کچھ دیکھنے اور سمجھنے نہیں دیتا بلکہ قرآن سے مسلمانوں کو نفرت اور خوف دلاتا ہے یہی وجہ ہے کہ تعلیم قرآنی کا رواج دنیا سے نابود ہو گیا محض تبرک کا بےمعنی پڑھنا دیا جاتا ہے۔

سلہ اتقا کے معنی ہیں خدا سے ڈرنا اور گناہوں سے بچنا۔ یہ مادہ ہر ایک انسان کی فطرت میں ہے اور عبادت سے ترقی پاتا ہے اگر بد عملی سے مخفی ہو گیا ہو تو عبادت سے پھر تازہ ہو جاتا ہے جیسا کہ سوکھی ہوئی جڑیں پانی سے ہری ہو جاتی ہیں۔

سلہ یہ زمین و آسمان کی ظاہری حالت کا بیان ہے۔ اُن کی ماہیت پر بحث کرنا دنیات سے متعلق ہے۔

سلہ جس رب العالمین کی یہ قدرت ہے کہ وہ تمہارا خالق اور تم سے پہلوں کا خالق ہے جس نے زمین و آسمان کو تمہارے آرام و آسائش کیواسطے بنایا ہے جو آسمان سے پانی برساتا اور تمہارا رزق پیدا کرتا ہے پھر اُس کے شریک ٹھہرانا اور غیروں کو اس کی مثل محبت کرنا جہالت ہے اور اسقدر تو تم بھی جانتے ہو کہ خدا کے سوا کوئی خالق اور رزاق نہیں پھر جان بوجھ کر کیوں ایسی جہالت میں پڑتے ہو مفسرین نے زمین و آسمان کی حقیقت اور اُن کے فوائد پر طول طویل بحثیں کی ہیں

فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَأْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ

نسبت کسی قسم کا شک ہے ؎ جو ہم نے اپنے بندہ پر نازل کیا ہے تو کوئی سورت اُس کی مثال لے آؤ ؎ اور اللہ کے سوا اپنے شاہدوں کو

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۳﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا

بلا لو اگر تم صادق ہو ۔ پس اگر تم نے ایسا نہ کیا اور ہرگز ایسا نہ کر سکو گے تو آگ سے

فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۴﴾

ڈرو جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں ؎ اور جو کافروں کیواسطے تیار کی گئی ہے

اور ذوالقرنین نے دلایل پیش کیے ہیں کہ زمین افضل ہے یا آسمان ۔ اِن بحثوں کا دینیات سے کچھ تعلق نہیں ۔ یہ مضامین علوم طبعیہ کے متعلق ہیں اسلئے ہم انکو ترک کرتے ہیں ۔ انکا عالی شان نظارہ اور انسان کیواسطے اُن کے لاانتہا فوائد خدا کی ربوبیت اور انسان کی عبودیت پر ہزارہا دلائل پیش کرتے ہیں جنکا مختصر ذکر ؎ ۲۵ کے حاشیہ میں کیا گیا۔

؎ ریبٍ نکرہ واقع ہوا ہے جو عمومیت پر دلالت کرتا ہے یعنی اگر قرآن کریم کی نسبت کسی قسم کا شک ہے ۔ اسکے علو شان یا اسرار یا حکمت و صداقت ہونے میں یا اس کے ربانی کلام ہونے میں یا اس کے محفوظ رہنے میں تو اسکی مثال ایک سورت پیش کر کے دکھاؤ ۔ مثال کی تخصیص نہیں فرمائی کہ کس لحاظ سے مثل ہو اسلئے اس سے بھی عمومیت مراد ہے یعنی ایسا کلام پیش کر کے دکھلاؤ جو فصاحت و بلاغت میں اسکے برابر ہو یا مضامین کی عظمت و شوکت میں ۔ یا معارف و حقائق کی وسعت و عمق میں یا پیشگوئیوں کی قوت و جلال میں پھر اپنے گواہ بلاؤ یعنی ایسے لوگوں کو جو ان امور میں بصیرت رکھتے ہوں بلاؤ اور وہ اللہ کے سوا کوئی ہوں یعنی جن پر تم کو بھروسہ ہو ۔ اگر تم صدق نیت کے ساتھ اپنے شکوک دور کرنا چاہتے ہو تو ایسا کرو ورنہ اگر محض ایک خیال اور جاہلانہ تعصب ہے تو کچھ حاصل نہیں ۔ اگر راستی کے ساتھ ایسا نہ کر سکو اور یاد رکھو کہ ایسا ہرگز نہ کر سکو گے پھر نار جہنم سے ڈرو جو ایسے منکرین کیواسطے تیار کی گئی ہے جو یہ دیکھکر بھی ضد و انکار میں پڑے رہیں کہ قرآن کا مقابلہ تمام انسانوں سے ایک سورت میں بھی نہیں ہو سکا اور نہ وہ مدعیانہ پیشگوئی کبھی باطل ہو سکی جو لن تفعلوا میں ظاہر فرمائی گئی تھی ۔ پس قطع حجت کے بعد بھی جو انکار کرتا ہے وہ کافر اور نار جہنم کا مستحق ہے جسکا ایندھن انسان اور پتھر ہیں یعنی وہ آگ کسی ایندھن سے نہیں بلکہ بدکار انسانوں اور پتھر کے بتوں سے تیار ہو گی ۔ بعض مفسرین نے بیان کیا ہے کہ یہ مقابلہ محض فصاحت و بلاغت کلام میں ہے صحیح نہیں کیونکہ اسی مقابلہ کے ساتھ لن تفعلوا کی پیشگوئی فرمائی گئی ہے اور ایک اور آیت میں حقایق و معارف کا ذکر ہے فَأْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى ۔ پھر یہاں بھی مثل کی تخصیص نہیں کی گئی ۔

؎ بعض مفسرین نے معنی مِّنْ مِّثْلِهٖ سے مراد محمد جیسے شخص سے لی ہے یعنے محمد کی طرح اُمی ہو کر پھر ایسا کلام پیش کر سکے یہ معنی صریحا باطل ہیں اس میں ایک تو قرآن کی توہین ہے کہ عالم فاضل لوگ تو ایسا کلام پیش کر سکتے ہیں مگر ناخواندہ لوگ نہیں دوسرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے کہ اُن کا مقابلہ جاہلوں سے کرایا جاتا تجویز کیا جاتا ہے تیسرے قرآن کی آیات سے بھی باطل ثابت ہوتے ہیں مثلاً قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ۔ اگر کل انسان اور جن اس بات پر جمع ہو کر کوشش

؎ یعنی ... پتھر کے بت ... جیسا کہ مشرکوں کی نسبت دوسری جگہ قرآن میں ہے اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ

منزل ۱

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

اے محمد اُن لوگوں کو خوشخبری سُنا دے جو ایمان لائے اور اعمال صالح کئے اُن کیواسطے جنات ہیں سلہ جنکے نیچے سے نہریں بہتی اور نکلتی ہیں

الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا

جب کبھی اُن میں سے پھلوں کا رزق دیا جاوے گا وہ کہیں گے یہ وہی رزق ہے

سلہ ایمان اور اعمال صالحہ کے ساتھ جو بندہ سعید دنیا سے گذرتا ہے تو اُس کے ساتھ بہت قسم کی خواہشات اور لذات ہوتی ہیں جو جسمانی قویٰ کے ساتھ پیدا ہوئی ہیں۔ یہ اب روحانی عالم میں متمثل ہو کر پیش آتی ہیں جیسا کہ لفظ متشابہ سے ظاہر ہے بہشت میں نیک بندہ کی تمام خواہشات پوری کیجاوینگی مگر ان سے بڑھکر اور لذات ہیں جنکو ہماری زبانوں نے نہیں چکھا ہماری آنکھوں نے نہیں دیکھا اور ہمارے کانوں نے نہیں سُنا اور جو ہمارے ادراک سے باہر ہیں یہ لذات عرفان اور حمد الٰہی سے پیدا ہونگی جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ﴿۳۵﴾ اُن کے واسطے وہاں پر جو چاہیں موجود ہوگا اور ہمارے پاس اور زیادہ ہے یعنی وہ لذات اور انعامات ہیں جنکا وہ قیاس و گمان نہیں کر سکتے وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى ﴿۷۲﴾ جو دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا۔ گویا کہ وہ لذات از قسم عرفان ہونگی اور جس شخص کو لذات معرفت اِس دنیا میں حاصل نہوئیں اُسکو وہاں بھی حاصل نہوں گی وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰﴾ اور ان کی آخری پکار یہی ہوگی کہ تمام حمد اللہ کیواسطے ہے جو رب العالمین ہے گویا کہ انتہائے لذات حمد الٰہی ہے سَلٰمٌ ۟ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿۵۸﴾ رب رحیم کا قول سلام ہوگا اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿۲۶﴾ اور اُن کا قول سلام سلام ہوگا۔ جو جسمانی لذات از قسم پھل و دودھ و شہد و ازواج بہشت میں گنائی گئی ہیں اُن کی کیفیت دنیاوی چیزوں سے علیحدہ ہے چنانچہ ازواج کی نسبت ہے کہ وہ مطہرہ ہونگی ایسے دودھ کی نہریں ہونگی جسکا ذائقہ نہیں بدلے گا ایسے پانی کی نہریں ہونگی جو سڑنے والا نہیں شراب ایسی ہوگی جو خود پاک اور دوسروں کو پاک کرنے والی ہے جس سے نہ تو بدمستی ہوتی ہے اور نہ خمار۔ عورتیں ہم عمر ہونگی۔ کوئی لغو یا جھوٹی بات وہاں پر نہوگی۔ تمام جسمانی چیزیں متغیر الکیفیت اور زوال پذیر ہیں مگر وہ کبھی متغیر نہونگی اور نہ اُن میں زوال آئیگا۔ اِن لذات کو اہل باطن لوگ خوابات اور مکاشفات کی حالت میں اِس دنیا میں بھی محسوس کرتے ہیں چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾ اُس شخص کے واسطے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے دو جنت ہیں یعنے ایک اِس جہان میں اور ایک اُس جہان میں وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى ﴿۷۲﴾ بہشت کا یہ سیدھا سادہ بیان ہے جو انسان کی فطرتی خواہشوں اور آرزوؤں کے مطابق جو قرآن کے الفاظ سے صاف طور پر ظاہر اور جو عالم خواب و مکاشفات کے نظاروں سے ثابت ہوتا ہے اور اصل حقیقت بہشت کی یہی ہے جو نیک بندہ کی خواہشات ہوں وہ سب پوری ہوں۔ انسان کی خواہشات اپنے اپنے مذاق اور عادات کے مطابق مختلف ہوتی ہیں اِسلئے جس جس قسم کی خواہشات نیک بندہ میں بہشت کے اندر پیدا ہونگی وہ سب پوری کیجاوینگی خواہ وہ از قسم لذات جسمانی و روحانی ہوں یا خالص روحانی اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ﴿۳۱﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ﴿۳۵﴾ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ﴿۲۵﴾ میں لا انتہا ترقیات کیطرف

مِنْ قَبْلُ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا ۖ وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ ۖ وَهُمْ فِيهَا

جو ہملو پہلے دیا گیا تھا اور متشابہ پھل اُن کے پاس لائے جاوینگے　اور اُن کیواسطے وہاں پر ازواج مطہرہ ہونگی اور وہ اُس میں ہمیشہ

خَالِدُونَ ﴿٢٥﴾ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي أَنْ يَضْرِبَ مَثَلًا مَا بَعُوضَةً فَمَا

رہیں گے　تحقیق اللہ اس بات سے حیا نہیں کرتا کہ کسی مچھر یا اس سے کمتر چیز کی مثال بیان کرے

فَوْقَهَا ۚ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ ۖ وَأَمَّا الَّذِينَ

پس جو ایمان لائے وہ تو جانتے ہیں کہ اُن کے رب کی طرف سے وہ حق ہے　مگر جو

كَفَرُوا فَيَقُولُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا وَ

انکاری ہوئے وہ کہتے ہیں اس مثال سے اللہ کا کیا ارادہ ہے اس سے بہتیروں کو گمراہ کرتا ہے اور بہتیروں کو

وقف لازم

اشارہ ہے کہ ایک درجہ کی لذات سے دوسرے درجہ کی لذات میں انسان پہنچیگا جو پہلے درجہ کے مشابہ ہونگی لَدَيْنَا مَزِيدٌ ۵۰/۳۵ اور وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ میں ۱۰/۱ ان ترقیات کی اور تشریح ہے پھر مَنْ كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ ۱۷/۷ سے ظاہر ہے کہ اصلی لذات روحانی اور عرفانی ہونگی کیونکہ پہلوں باغات اور عورتوں کی لذات تو دنیا میں فاسق و فاجر مشرک اور کافر لوگ بھی اُٹھاتے اور بعض مومن دنیا میں نادار اور بیزار رہتے ہیں۔ توریت اور انجیل سے بھی مرنے کے بعد جسمانی دُکھ اور سکھ کا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ متی ۲۶/۲۹ میں تم سے کہتا ہوں کہ میں آج کے بعد انگور کا شیرہ نہ پیونگا جب تک وہ دن نہ آجائے جبکہ میں اپنے باپ کی بادشاہت میں از سرِ نو تمہارے ساتھ اُسے پیوں لوقا ۱۶/۲۴ ایک دولتمند نے عالم غیب سے ابراہیم کو کہا کہ لعزر کو بھیج کہ انگلی کو پانی سے تر کرکے میری زبان کو ٹھنڈا کرے الوہت ۱۵/۲ شریر بات تیا... جہنم ہوئے گا اور وہی کی جیبھ اُسے مار ڈالیگی۔ وہ نالوں اور دریاؤں اور مکھن اور شہد کی نہروں کو دیکھنے بھی نہ پائیگا۔ نیز دیکھو مقامات ذیل خروج ۲۰/۳ استثنا ۲۳/۴ ۲۳/۶ ۷/۸ ۲۳/۱۳ ۲۰/۱۶ ۱۸/۶ قاضی ۱۲/۹ احبار ۲/۲۵ متی ۲۸/۱۹ و ۲۹ ۳۰/۲۳ مکاشفات ۲۰ باب حزقیل ۱۶ باب

منزل ۱

سلہ کافروں مشرکوں بیدینوں اور بدکاروں کا یہی حال ہوتا ہے کہ ہر ایک دینی [illegible] کسی ذکر میں بہانہ کے ساتھ پہلوتہی یا انکار یا مخالفت کیا کرتے اور اُس میں طرح طرح کے نقص نکالا کرتے ہیں ایسے ہی قرآن میں جب تمثیلات الجنوت جانوروں کا ذکر آتا تو بیدین لوگ اُس کی حقارت کرتے اور ہنسی اُڑاتے۔ مثلاً ایک جگہ بتوں کی بابت ذکر ہے۔ اے لوگو ایک مثل بیان کی گئی ہے کان لگا کر سنو خدا کے سوا جنکو تم معبود قرار دیتے ہو وہ ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے اگرچہ اُس کیلئے وہ جمع ہو جائیں ۲۲/۷۳ ایک اور مقام پر اُن کی عبادت کو مکڑی کے جالے سے تشبیہہ دی ہے فی زمانہ بھی ایسی باتیں دیکھکر بیدین لوگ تنفر و تحیر سے بھر جاتے ہیں وہ لوگ اِن سے بھی بدتر ہیں جو صاف صاف نصائح سے بھی متنفر ہو جائیں۔ اور قوموں میں تو کیا مسلمانوں میں بھی اِس کی مثالیں کثرت سے ملتی ہیں۔ قرآن کا ذکر اگر کیا جائے تو جو تھوڑے بہت ہیں وہ شوق سے جمع رہینگے جو بیدین ہیں وہ بھاگ جاوینگے۔ چار شخصوں کو لغو صحبتوں میں بیٹھنے سے منع کیجئے ایک دل سے سُنے گا اور تین رنجیدہ و متنفر ہو جائینگے۔ پچاس مرتشیوں کو رشوت کے خلاف متواتر تعلیم دیجئے دو چار دل سے سنیں گے پھر تنگ آکر آپسے ملنا یا کلام کرنا ترک کر دینگے کوئی خوش نصیب ہوگا جو اپنی عادات کے خلاف نصیحت سُنے

يُهْدِي بِهِ كَثِيرًا ۚ وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ ﴿٢٦﴾ الَّذِينَ يَنْقُضُونَ

ہدایت یاب کرتا ہے — اور گمراہ سوائے اُن فاسقوں کے اور کسی کو نہیں کرتا — جو عہد الٰہی کو

عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ

اُس کی پختگی کے بعد توڑ دیتے ہیں سلہ — اور اللہ نے جس چیز کے ملے رہنے کا حکم دیا ہے اسکو قطع کرتے ہیں سلہ

وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿٢٧﴾ كَيْفَ تَكْفُرُونَ

اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں — یہی لوگ خسارہ اٹھانے والے ہیں سلہ — اللہ سے تم کیسے کفر

بِاللَّهِ وَكُنْتُمْ أَمْوَاتًا فَأَحْيَاكُمْ ۖ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ

کرتے ہو — اور تم مردہ تھے تمکو زندہ کیا پھر تمکو مردہ کرے گا — پھر تمکو زندہ کرے گا — پھر اُس کی طرف لوٹائے جاؤ گے

تُرْجَعُونَ ﴿٢٨﴾ هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ اسْتَوَىٰ

وہ وہی ہے جس نے جو کچھ زمین میں ہے سب تمہارے واسطے پیدا کیا — اور

اور قبول کریں نوح علیہ السلام فرماتے ہیں میں اپنی قوم کو دن اور رات پکارا مگر میری پکار سے اُن کو نفرت ہی زیادہ ہوئی قرآن کی نسبت ہے کہ یہ سراسر شفا اور رحمت ہے۔ مگر ظالموں کو نقصان ہی زیادہ کرتا ہے اکثر لوگوں میں کلام الٰہی طغیان اور کفر ہی زیادہ کرتا ہے۔ جن کے دلوں میں مرض ہے قرآن اُن کے نجاست پر نجاست زیادہ کرتا ہے۔ حقیقت میں تو نوح علیہ السلام اپنی قوم کو محبت و شفقت کے ساتھ بلاتے تھے اور قرآن سراسر وعظ و نصیحت ہے مگر نتائج کے لحاظ سے بیان ہے کہ نوح نے اپنی قوم کو بہکا دیا قرآن نے بیدینوں کو سرکش بنا دیا ایسا ہی اللہ کریم تو ہدایت و رحمت و نصیحت کی باتیں نازل فرماتا تو توضیح اور تشریح کے واسطے مثالیں بیان فرماتا ہے مگر نتیجہ یہ ہے کہ بدکاروں کو اس سے گمراہ کرتا اور نیکوں کو ہدایت کرتا ہے یہ يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا نتیجہ کے لحاظ سے واقعات کا بیان ہے چونکہ نتیجہ بھی قانون الٰہی کے مطابق ہی پیدا ہوتے ہیں۔ اسلئے يُضِلُّ کی نسبت خدا کی طرف صحیح بھی ہے دوسرے معنی جو یضل کے اس آیت میں کئے گئے ہیں حسب ذیل ہیں (۱) گمراہ بتلاتا ہے (۲) مطلق العنان کرتا ہے (۳) عذاب کرتا ہے (۴) ہلاک کرتا ہے (۵) باطل کرتا ہے (۶) بہشت سے گمراہ کرتا ہے (۷) گمراہ پاتا ہے مگر پہلے معنی صاف اور واقعی نتائج کا ظہور ہے جس کی مثالیں ہزار ہا ہم ہمیشہ مشاہدہ کرتے ہیں۔

سلہ اس سے مراد ایک تو وہ عہد ہے جو خدا کی خدائی اور اپنی عبودیت کی نسبت ہر ایک فطرت میں ہے دوئم وہ احکام الٰہی جو انبیا علیہم السلام کی معرفت پہنچے۔ سوئم نیکی بدی کا علم جو ہر ایک انسان کی فطرت میں منقش ہے۔

سلہ یعنی حقوق قرابت اعتصام بالقرآن۔ اتفاق محبت۔

سلہ یعنی دونوں جہان میں نقصان اٹھانے والے۔ إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ

سلہ یعنی تم پر ایک زمانہ ایسا تھا جیسا کہ قرآن مجید فرماتا ہے۔ هَلْ أَتَىٰ عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَذْكُورًا

إِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٢٩﴾ وَإِذْ قَالَ

آسمان سلہ کی طرف بلند ہوا پس ان کو سات سلہ آسمانوں میں درست کیا اور وہ ہر شے کا جاننے والا ہے۔ اور جب

رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ إِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيْفَةً ۖ قَالُوْٓا أَتَجْعَلُ فِيْهَا

تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں سلہ انہوں نے کہا کیا تو اس میں ایسے

سلہ ثم کے معنی یہاں یہ ضروری نہیں کہ اس کا مابعد کا وقوع ما قبل کے وقوع سے پیچھے ہی ہو جیسا کہ $\frac{۶}{۱۵۲}$ اور ۱۵۵ میں ہے۔ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا $\frac{۱}{۵۵}$ ایسے مقامات پر ثم کا ترجمہ یہ کر سکتے ہیں پھر ہم کو یہ بات

سلہ سات کا عدد سے طبقات مراد ہیں جیسا کہ دوسرے مقام پر ہے سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا $\frac{۱}{۱۹}$ سات آسمان اور وہ طبقات کئی شے کے طبقات کئی طرح مقرر ہو سکتے ہیں کیونکہ یہ اضافی امر ہے۔ آیات قرآنی میں آسمان کی نسبت سات کیفیتوں کا ذکر ہے اور ممکن ہے کہ یہ سات طبقات انہیں کیفیتوں کے لحاظ سے ہوں یا اور طرح پر واللہ اعلم۔ وہ آیتیں درج کرتے ہیں جن میں سات طبقات سماوی کی طرف اشارات پائے جاتے ہیں (۱) اول وہ طبقہ جس میں ہمارا رزق ہمارا مسکن اور دیگر ضروریات کا مخزن ہے جیسے فرمایا ہے وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ $\frac{۱}{۲۲}$ یعنی آسمان میں ہی تمہارا رزق اور وعدہ چیزیں ہیں۔ (۲) دوم وہ طبقہ جس میں پرندے اڑتے ہیں جیسے فرمایا ہے اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ $\frac{۱}{۱۶}$ کیا پرندوں کو نہیں دیکھتے جو صفیں باندھے آسمانی فضا میں (پھرتے) ہیں (۳) سوم وہ طبقہ جس میں اولے بنتے اور کھیتوں و باغوں کو ویران کرتے ہیں فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ $\frac{۱}{۵۹}$ (۴) چہارم وہ طبقہ جس سے پانی برستا ہے وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ $\frac{۲}{۲۲}$ (۵) پنجم وہ طبق جس میں ستارے دورہ کرتے ہیں۔ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ $\frac{۱}{۵}$ (۶) ششم وہ طبق جس میں ستارے ہیں وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ $\frac{۱}{۱۶}$ (۷) ہفتم وہ طبق جو ان سب سے وسیع اور بہشتیوں کی جگہ ہے جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ $\frac{۱}{۱۳}$

سلہ قرآن مجید میں جس قدر مضامین ہیں وہ تمام کے تمام عالمگیر اور مستقل صداقتوں کی تمثیل یا بیان ہیں جن کا نظارہ ہر زمانہ ہر ملک اور ہر قوم میں مشاہدہ ہو سکتے ہیں کوئی قصہ یا کوئی حکم یا کوئی تمثیل ایسی نہیں جو کسی خاص زمانہ یا خاص ملک یا خاص قوم سے ہی متعلق ہو پھر ہر ایک بیان میں الفاظ اور معانی کے لحاظ سے لا انتہا اسرار بھرے ہوئے ہیں جو ہر ایک طبقہ انسانی کیلئے دلکشا اور روح افزا ثابت ہوتے ہیں۔ اسی طرح یہ قصہ ہے پہلے ہم اس کے مستقل روحانی حقائق پر نظر کرتے ہیں پھر [illegible] قصہ کا مختصر بیان کرینگے۔

اول قصہ آدم علیہ السلام کے متعلق مستقل حقائق ہم دیکھتے ہیں کہ تمام مخلوقات انسان کی خدمت میں مصروف ہیں [illegible] تو انسان کی زندگی ہی زمین اس کے رہنے اور تمام کائنات کیواسطے ہے سورج کی روشنی اور حرارت پر اسکی ہزارہا ضروریات کا انحصار ہے تمام حیوانات نباتات اور جمادات اسکی غذا یا دوا یا دیگر ضروریات کے کام آتے ہیں۔ پھر دیکھتے ہیں جو تمام ظاہری مخلوقات کے [illegible] منتظم ہیں ان کی تمام تدبیریں اور انتظامات بھی انسان کی خدمت کیواسطے ہیں اسطرح پر تمام ملائکہ انسان کی خدمت میں [illegible]

مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ

شخص کو جو فساد اور خونریزی کرے اور ہم تو تیری حمد کی تسبیح کرتے اور تیری تقدیس کرتے ہیں

قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۳۰ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ

فرمایا میں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے اور آدم کو تمام اسما سکھلا دیئے پھر ان کو

ہوئے ہیں گویا کہ انسان زمین میں خدا کا خلیفہ ہے اور تمام مخلوق اُس کو سجدہ کر رہی ہے اس عام سجدہ کی نسبت قرآن کریم فرماتا ہے وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖ تحقیق ہمنے ہی تمکو پیدا کیا پھر تمہاری صورت بنائی پھر فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو انسان کے سوا جب دوسری مخلوق پر سجدہ کا لفظ بولا جائے تو اس کے معنی اطاعت و خدمت ہی ہوتے ہیں جیسا کہ آیات قرآنی سے ظاہر ہے وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ۝ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کیونکہ بیجان سیال اور ہوائی اشیائے اور ارواح میں وہ سجدہ ممکن ہی نہیں جو انسان کیواسطے غیر خدا کیلئے شرعاً ممنوع ہے اور نہ ہم کسی حیوان یا درخت یا ستارہ یا کسی اور شے کو اُس قسم کا سجدہ کرتے دیکھتے ہیں۔ الغرض ملائکہ کے سجدہ سے وہ خدمت مراد ہے جسمیں وہ ہر وقت انسان کی ضروریات کیواسطے لگی ہوئے ہیں۔ اور یہ سجدہ تمام ملایکۃ الارض ہر ایک انسان کیواسطے خواہ نیک ہو یا بد ہمیشہ کیواسطے کر رہے ہیں جسکا مشاہدہ ہم خود دن رات کرتے ہیں اور یہ بھی ہم دیکھتے ہیں کہ انسان نے علم کے زور سے تمام مخلوق کو اپنا مطیع بنا رکھا اور ہر ایک شے سے اپنے اپنے مفید کام لیتا ہے ساتھ ہی بہت سی مخلوقات ظاہری و باطنی ایسی بھی ہیں جو اس کی دشمن اور اس کے دین و دنیا کو خراب کرنے والی ہیں وہ بجائے خدمت و اطاعت کے سرکشی اور ضد پر مائل رہتی ہیں مثلاً ظاہری دشمنوں میں۔ شراب۔ جوا۔ زنا وغیرہ باطنی دشمنوں میں تکبر۔ طمع۔ غضب۔ شہوت۔ وغیرہ ان تمام کا جو محرک اور موید ہے وہ شیطان ہے چنانچہ ابلیس کی سرکشی مخالفت اور اغواء کا نظارہ ہم دن رات مشاہدہ کرتے ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ ہمارا کھلا کھلا دشمن ہے جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ اسکا کام دن رات دلوں میں وسوسے ڈالنا ہے انسان کے اندر تکبر۔ غضب۔ شہوت۔ اور ضد و عناد کی آگ بھڑکاتا ہے جو خود چھپا رہتا ہے ہر قسم کے بد کام کراتا ہے۔ علم کے زور سے انسان تمام چیزوں کا حاکم اور بادشاہ ہے اور تمام مفید اور غیر مفید باتوں کو خوب سمجھتا ہے دن رات آرام و آسایش کے نئے نئے سامان ایجاد کرتا رہتا ہے اپنی زندگی کو ایسے چین اور امن سے گذار سکتا ہے کہ گویا بہشت میں ہے۔ جہاں اس کی تمام مرادیں پوری ہوں کوئی دشمن نہیں ستائیگا کوئی دُکھ یا درد یا غم پیش نہیں آئے گا مگر شیطان ایسا اسکے پیچھے پڑا ہے کہ اسکو چین و آرام لینے نہیں دیتا اور ہمیشہ غرور۔ طمع۔ بخت اور شہوت کی بیجا صورتوں میں پھنسا کر جنت سے نکالتا رہتا ہے جو باتیں انسان کیواسطے ممنوع اور مضر ہیں وہی کروا دیتا ہے الاماشاء اللہ۔ انسان کی عالمگیر حکومت اُس کی علمی کمالات اُس کے عیش و آرام کے لاانتہا اسباب اُس کے ساتھ شیطانی مخالفت و اغوائے اُسکا ناجایز فعلوں میں پھنسا کر جنت سے نکلنا یہ ایسے عام نظارے ہیں جو ہر وقت ہر ملک میں ہر ایک انسان کے پیش نظر رہے ہیں اور رہینگے۔

دوم قصہ آدم علیہ السلام کا مختصر بیان۔ آدم علیہ السلام سے پیشتر اور قوموں کا آباد ہونا قرآن کریم اور تفاسیر سے ثابت ہے

منزل ۱

عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِيْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْا

فرشتوں پر پیش کیا اور اُنسے کہا ان چیزوں کے نام ہمکو بتلا اگر تم سچے ہو (فرشتوں نے)

سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۳۲﴾ قَالَ

عرض کیا تو پاک ہے ہمیں کوئی علم نہیں مگر جسقدر کہ تونے ہمکو دیا تحقیق تو ہی بڑے علم اور حکمت والا ہے فرمایا

يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ

اے آدم تو اُن کو وہ اسما بتلادے پھر جب اس نے اُن کے اسما بتلادیے فرمایا کیا میں نے تمسے نہیں کہا تھا

چنانچہ خلقت آدم سے پیشتر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں زمین میں اُنکو خلیفہ بنانیوالا ہوں۔ خلیفہ کے معنی قایم مقام عالم اور بادشاہ کے ہیں جیساکہ داؤد علیہ السلام کی نسبت بھی ارشاد ہے یَا دَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ ۳۸/۲۶ اس سے صاف ظاہر ہے کہ خلافت کا مقصود حکومت وعدالت تھا اور آدم سے پیشتر ایسی قومیں تھیں جنکے فسادات اور خونریزیوں کے باعث ایک خلیفہ کی ضرورت ہوئی جیساکہ فرشتوں نے موجودہ قوموں کی حالت کو دیکھکر آدم خلیفۃ اللہ کی نسبت بھی علم غیب نہونے کی وجہ سے یہ کہدیا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ اور فرشتوں کا یہ قول آدم کی شان میں غلط ہی ثابت ہوا کیونکہ آپسے کسی فساد و خونریزی کا ہونا ثابت نہیں۔ شیطان کی نسبت یہ الفاظ ہیں وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۲/۳۴ ان سے بھی ظاہر ہے کہ آدم سے پہلے اور بعد کا فر قومیں بھی تھیں جنمیں سے ایک شیطان تھا۔ مجاہد ابن عباس سے روایت ہے کہ جن سے پہلے یہاں زمین پر ایک لوگ رہتے تھے جنہیں جن بن طم اور رم کہتے تھے اور وہ سب ناپید ہوگئے (دیکھو اخبار الدول اور آثار الدول کی چوتھی فصل) تفسیر فتح البیان میں ہے کہ جنوں نے زمین پر فساد برپا کیا اللہ تعالیٰ نے اُنپر ملائکہ کو بھیجا وہ اُنہیں پہاڑوں اور سمندروں کی طرف ہنکا کر اُن کی جگہ آباد ہوگئے۔ ایساہی خطیب شربینی سے تفسیر سراج المنیر میں ہے کہ زمین میں جن زمانہ دراز تک رہے پھر اُن میں حسد اور بغاوت پھیلکر فسادات ظاہر ہوئے تب اللہ تعالیٰ نے اُن پر ایک ملائکہ کا گروہ بھیجا جو جن کہلاتے تھے یہ اس جنت کے پاسبان تھے اسی سے اُن کا نام جن ہوا اُن کا سردار ابلیس تھا۔ ایساہی ابن کثیر نے مجاہدؒ سے روایت کیا ہے۔ امام محمد باقرؒ سے روایت ہے کہ آدم سے پہلے ہزار در ہزار آدم گذر چکے ہیں حضرت شیخ محی الدین عربی ؒ فتوحات مکیہ کے باب حدوث الدنیا میں فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ کعبہ کا طواف کرتا تھا کچھ لوگ طواف کرتے ملے اُن کی حالت سے معلوم ہوا کہ یہ کوئی روحانی گروہ ہے میں نے اُن میں سے ایک کو کہا آپ کون لوگ ہیں اُسنے کہا ہم تیرے پہلے باپ دادوں سے ہیں میں نے کہا تمہیں کتنا عرصہ ہوا کہا قریب چالیس ہزار سال کے میں نے کہا ہمارے اس آدم کو تو اتنے برس نہیں ہوئے اُس نے کہا تو کس آدم کی بابت کہتا ہے اسی تیرے آدم کی بابت یا کسی اور کی بابت میں سوچ میں پڑگیا اتنے میں مجھے ایک حدیث یاد آگئی کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے اس معلوم آدم سے پہلے لاکھ آدم پیدا کئے۔ پھر شیخ صاحب کہتے ہیں کہ میں عالم کشف میں ادریس نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملا اور اس کشف کی صحت پر سوال کیا ادریس نے جواب دیا صدق الخبر و صدق شہودک و کاشفتک۔

الغرض جب اللہ تعالیٰ نے ملائکہ اور اُسوقت کے بزرگوں کو الہاماً خبر دی کہ میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں تو اُسوقت کے

منزل ۱

إِنِّيٓ أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ

کہ میں آسمانوں اور زمین کے غیب جانتا ہوں اور جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو وہ سب جانتا ہوں

ملائکہ اور بزرگوں نے موجودہ قوموں کے فساد اور خونریزی کو دیکھ کر عرض کی کہ اے خداوند کیا تو ایسے ہی شخص کو زمین پر مامور کریگا جو فساد اور خونریزی کرے یہ سوال اسوجہ سے کیا کہ وہ غیب کا علم نہ رکھتے تھے اور موجودہ قوموں کے فساد اور خونریزی اُن کی نظروں کے سامنے تھیں ساتھ ہی یہ بھی عرض کیا کہ ہم تو تیری تسبیح اور تقدیس کرتے ہیں مگر یہ خالی تسبیح و تقدیس اور شے ہے اور قابلیت و حکومت اور شے ہے۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے اُن کو جواب دیا جو تم نہیں جانتے وہ میں جانتا ہوں۔ پھر آدم کو وہ نام کل سکھا دیئے یعنی اُسوقت جو چیزیں موجود تھیں اُن سب کے نام سکھلا دیئے انسان کا علم تمام مخلوقات کی نسبت اُن کے ذاتی یا صفاتی ناموں سے شروع ہوتا ہے اسلئے آدم کی ابتدائی تعلیم بھی اپنے ضروریات کے متعلق الہام الٰہی سے اسما کے ساتھ شروع ہوئی یہی سلسلہ تعلیم ہر ایک آدمی کے ساتھ ہے پس عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ایک بدیہی الثبوت اور عام مشاہدہ کی بات ہے۔ اسماء پر جو الف لام ہے یہ خصوصیت کا ہے یعنی خاص چیزوں کے اسماء جو اُن کے وقت اور خلافت کے لحاظ سے ضروری تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے وہ تمام چیزیں اور ضرورتیں فرشتوں پر پیش کرکے اُن کے اسماء دریافت فرمائے فرشتوں نے لاعلمی ظاہر کی اور کہا کہ ہمیں تو اُسیقدر علم ہوتا ہے جسقدر تو سکھلا دے تو ہی علم والا اور حکمتوں والا ہے پھر آدم سے کہا کہ اُن کو وہ اسماء بتلا دے پس جب آدم نے بتلا دیئے تب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا کہ کیا میں نے تم سے یہ نہیں کہا تھا کہ میں آسمانوں اور زمین کے غیب جانتا ہوں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو وہ بھی جانتا ہوں اور جو کچھ چھپاتے ہو وہ بھی جانتا ہوں۔ فرشتوں پر جب آدمؑ کے علمی کمالات ظاہر ہو چکے اُسوقت اُن کو حکم دیا کہ آدم کی خدمت میں لگ جاؤ تب وہ سب کے سب خدمت میں لگ گئے۔ مگر ابلیس نے انکار اور تکبر کیا اور کافروں میں سے ہو گیا ملائکہ جنکے واسطے خدمت آدم کا حکم ہوا تمام زمینی فرشتے تھے یعنے وہ تمام ملائکہ جو زمینی امور سے متعلق ہیں جیسا کہ ایک آیت میں شیطان سے سوال ہے اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ کیا تو نے تکبر کیا یا ملائکہ عالی مقامات میں سے تھا۔ اس سے ظاہر ہے کہ اعلیٰ طبق کے ملائکہ اس سجدہ سے مستثنےٰ تھے۔ اگر شیطان ملاء اعلیٰ میں سے ہوتا تو وہ بھی مستثنےٰ رہ سکتا تھا۔ اور چونکہ وہ ملاء اعلیٰ میں سے نہیں تھا اسلئے اسکا انکار تکبر میں شمار کیا گیا۔ الغرض اسطرح پر تمام ملائکۃ الارض آدم کی خدمت میں لگ گئے اور ہر ایک شے زمینی و آسمانی انسان کیواسطے ہو گئی پھر اس سے زیادہ کامیاب اور اس سے زیادہ خوش نصیب کون ہو سکتا تھا تب حکم ہوا اے آدم تو اور تیری بیوی اس جنت میں رہو اور اُس میں سے جہاں چاہو بافراغت کھاؤ پیو مگر اس شجر کے قریب جانا ورنہ ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔ یہ جنت زمین پر تھی جیسا کہ دلائل ذیل سے ظاہر ہے

(۱) یہ جنت زمین پر تھی جیسا کہ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً سے ظاہر ہے کیونکہ اصل بہشت آسمان پر ہے (۲) اس جنت میں شیطان پہنچا۔ گناہ ہوا۔ داخل ہونے کے بعد آدمؑ نکالے گئے۔ لغو اور جھوٹ بات سُننے میں آئی۔ الشجر کے قریب جانے سے منا ہی ہوئی۔ آرام کے بعد سخت دُکھ پہنچا۔ مگر اصل بہشت کی حقیقت عین اُسکے خلاف ہے اُس کی صفات یہ ہیں دار المقام لَهُمْ مَا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ دار السلام لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَمَا هُمْ

تَكْتُمُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى

اور جب ہمنے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کی خدمت میں لگ جاؤ پس سب خدمت میں لگ گئے مگر ابلیس نے

وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٣٤﴾ وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ

انکار اور تکبر کیا اور کافروں میں سے ہوگیا اور ہمنے اجازت دی کہ اے آدم تو اور تیری بیوی

نہا بمخرجین ۱۵/۴۸ لا لغو فیہا و لا تاثیم ۵۲/۲۲ لا یسمعون فیہا لغوا و لا کذابا ۳۵/۷۸ الیہ یصعد الکلم الطیب ۳۵/۱۰ امام ابو حنیفہ رض اور صحابہ کا یہی قول ہے کہ وہ جنت زمین میں تھی نہ کہ جنت الخلد میں۔ توریت شریف سے بھی یہی ہے کہ یہ جنت عدن میں تھی جیساکہ آیات ذیل میں درج ہے خداوند نے آدم کو لے کے باغ عدن میں رکھا کہ اُس کی باغبانی و نگہبانی کرے (پیدایش ۲۔ باب ۱۸) پھر پیدایش ۳ باب ۲۴ میں ہے اُسنے آدم کو نکالدیا اور باغ عدن کی پورب کی طرف کروبیوں کو جو چمکتی تلوار کو ساتھ چاروں طرف پھرتے تھے مقرر کیا تو بتایا یہ وہ مکان تھا جہاں قاین جاکر آباد ہوا سو قاین خداوند کے حضور سے نکل گیا اور عدن کو پورب کی طرف نود کی سرزمین میں جا رہا۔

درخت ممنوع اغلباً انگور تھا جیساکہ اکثر مفسرین اور کئی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا قول ہے مدارک میں ہے کہ یہی درخت تمام فتنوں کی جڑ ہے وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۲/۳۶ سے بھی اسی کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے کہ اُس شجر کا نتیجہ فساد اور عداوت ہوا خاص لفظ شجر کے معنی بھی جھگڑے کے ہیں چونکہ انگور اپنے نتائج کے لحاظ سے فساد مجسم ہے اسلئے اُسکا نام الشجر رکھا گیا۔ الغرض شیطان مدتوں آدم علیہ السلام کو اس جنت کی طرف رغبت دلاتا رہا یہانتک کہ بھیس بدل بدل کر جاتا رہا اور قسمیں کھاکر کہا کہ میں تمہارا سچا خیرخواہ ہوں تمہارے رب نے تمہیں اس شجر سے اس وجہ سے منع کیا ہے کہ تم فرشتے نہ بنجاؤ ہمیشگی کے وارث نہو جاؤ چنانچہ آیات ذیل سے ظاہر ہے وَقَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ۔ وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ۷ فَقَالَ يٰٓاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ۲۰ آخرکار کچھ مدت کے بعد آدم علیہ السلام الٰہی فرمان کو بھول گئے اور نادانستہ اور بلاارادہ کے اُسکا استعمال کر بیٹھے جیساکہ آیات ذیل سے ظاہر ہے وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ۱۱۵/۲۰ یعنے تحقیق ہمنے آدم سے ایک عہد لیا تھا پس وہ اُسکو بھول گیا مگر ہمنے اُس کا عزم نہیں پایا یعنے یہ خطا نسیان سے ہوئی عمداً سرکشی نہیں ہوئی اگرچہ ایسی غلطی عصیان میں داخل ہے جیساکہ اور آیت میں ہے وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ۲۰/۱۲۱ آدم نے اپنے رب کا عصیان کیا اور خواہش پر چلا مگر اصل حقیقت اس کی نسیان اور غفلت ہے اور چونکہ یہ تمام نتیجہ شیطان کی متواتر اور دائمی اغواؤں کا تھا اسلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۲/۳۶ یعنی شیطان نے اُن دونوں کو پھسلا دیا اور اُن دونوں کے اخراج کا باعث ہوا۔ یہ ایک نہایت ہی اور ہر وقت یاد رکھنے اور بار بار غور کرنے کے قابل مثال ہے کیونکہ ہر ایک انسان کو اس قسم کے واقعات ہر وقت پیش آتے رہتے اور اُس کی دین و دنیا کو خراب کرتے ہیں اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ۔ الغرض اپنی راست بازی اور نیک ظنی سے شیطان کے متواتر اور دائمی اغوا اور انسانی نسیان میں آکر خطا کر بیٹھے پہلی زمین سے سفر کرکے ہندیا سراندیپ چلے آئے جیساکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور جماعت صحابہ و تابعین سے

ا مفر

ک جنوہ - الشوہ
ال

الجنة وكلا منها رغدا حيث شئتما ولا تقربا هذه الشجرة فتكونا

اُس باغ میں رہو اور اُس سے جہاں چاہو بافراغت کھاؤ مگر اس شجر کے قریب نہ جانا ورنہ

من الظلمين ۝٣٥ فازلهما الشيطن عنها فاخرجهما مما كانا فيه

ظالموں میں سے ہو جاؤ گے پس اُن دونوں کو شیطان نے پھسلا دیا اور جہاں پہنچے وہاں سے نکلوا دیا

وقلنا اهبطوا بعضكم لبعض عدو ولكم في الارض مستقر

اور ہم نے کہا تم یہاں سے بعض بعض کے دشمن (ہوکر) نکلو اور تمہارے واسطے زمین میں جائے قرار اور ایک وقت تک

ومتاع الى حين ۝٣٦ فتلقى ادم من ربه كلمت فتاب عليه انه

صورت گذران ہوگی پس آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمات سیکھ لئے پس اللہ نے اُس کی طرف توجہ کی تحقیق وہ

هو التواب الرحيم ۝٣٧ قلنا اهبطوا منها جميعا فاما ياتينكم مني

رجوع کرنیوالا اور رحیم ہے ہم نے حکم دیا کہ سب کے سب یہاں سے نکلو پس جب میری طرف سے

هدى فمن تبع هداى فلا خوف عليهم ولا هم يحزنون ۝٣٨ و

تمہاری طرف ہدایت آوے گی جو میری ہدایت کی پیروی کرے گا اُس پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ آزردہ خاطر ہونگے۔

الذين كفروا وكذبوا بايتنا اولئك اصحب النار هم فيها خلدون ۝٣٩

جن لوگوں نے ہماری بات سے کفر کیا اور تکذیب کی وہی لوگ صاحب دوزخ ہیں وہ اُسمیں ہمیشہ رہنے والے ہیں

مروی ہے۔ چنانچہ خداوند کریم کا حکم ہوتا ہے کہ بعض بعض کے دشمن یہاں سے چلو اور اُس زمین میں تمہارے واسطے جائے قرار اور ایک وقت تک صورت گذران ہے۔ دشمنیوں اور فسادوں کا نتیجہ بھی یہی ہوتا ہے کہ ایک قوم کو زمین متنازعہ چھوڑنی پڑتی ہے۔ پس کچھ تو تنازعات کی وجہ سے اور کچھ منحوس سمجھکر آدم مع باغ عدن سے روانہ ہو کر ہند یا سراندیپ پہنچے اور اپنی خطا پر پچھتاتے اور توبہ کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے توبہ و استغفار کیواسطے آدم علیہ السلام کو یہ الفاظ القا فرمائے ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنكونن من الخسرين۔ ان الفاظ کا خود القا فرمانا گویا کہ خود اُن کے حال پر رجوع کرنا رحم کھانا اور اُن کو بخشدینا تھا جیسا کہ خود فرمایا ہے فتاب عليه انه هو التواب الرحيم ۝۳۷ باغ عدن سے نکلنے کے بعد آدم کو اللہ تعالیٰ نے عطائے نبوت اور ہدایت کا وعدہ فرمایا جیسا کہ فاما ياتينكم مني هدى ۝۳۸ سے ظاہر ہے کیونکہ وعدہ اهبطوا منها جميعا کے بعد ہے پس ظاہر ہے کہ یہ نسیانی خطا عطیہ رسالت سے پہلے صادر ہوئی تھی۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اس مثال میں جو عالمگیر اور مستقل اور قابل غور نصائح ہیں اور جو اس قصہ کے ظاہری کوائف ہیں وہ مختصر بیان کر دئے گئے ہیں مگر ان کے ساتھ بہت سی باطنی اور فطرتی حقیقتوں کا ذکر ہے جسکو اہل باطن ہی سمجھ سکتے ہیں کیونکہ انکا واسطہ فرشتوں کے ساتھ رہتا اور اس قسم کے واقعات وہ خود مشاہدہ کرتے رہتے ہیں خداوند عالم ملائکہ، و آدم خلیفۃ اللہ کے مکالمہ کو محض ظاہر پر محمول کرنا کم فہمی ہو رنا وا قفی ہے۔ والله اعلم وعلمه اتم واحكم۔ علمی فضیلت کی وجہ سے خلیفۃ اللہ بنے اور تمام ملائکۃ الارض اور اقوام موجودہ آپکی خدمت و اطاعت کے مستحق ٹھہرے۔ اسطرح پر علمی فضیلت سے انسان کی خلافت شروع ہوئی تھی اور اسکا انتہائی

ع ۴

منزل ۱

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ
اے بنی اسرائیل میری اُن نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے تم پہ نازل کیں اور میرے عہد کو پورا کرو

اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿۴۰﴾ وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا
میں تمہارا عہد پورا کروں گا اور مجھ سے ہی ڈرتے رہو اور قرآن پر ایمان لاؤ جو میں نے (اب) نازل کیا ہے

مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ ۖ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۡ وَّ
اور جو اس کی تصدیق کرتا ہے جو تمہارے پاس ہے اور اول کافر تم نہ ہو اور میری آیات کے عوض میں تھوڑے دام مت لو اور

اِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ ﴿۴۱﴾ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ
مجھ سے ہی ڈرتے رہو اور جان بوجھ کر حق کو باطل کے ساتھ مشتبہ نہ کرو اور نہ حق کو چھپاؤ اور تم

نمایاں کبھی سید المرسلین خاتم النبیین سرور کائنات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات میں ہوا قرآن مجید میں تمام علوم دینیہ ایسے افصح اور ابلغ کلام میں نازل ہوئے کہ معانی اور کلام کے لحاظ سے آجتک کوئی انسان یا انسانی مجمع ایک سورت بھی اُس کے برابر پیش نہ کرسکا نہ کرسکتا ہے اور نہ کرسکیگا۔ یہ معجزانہ دعویٰ اسیطرح بڑے زور و شور کے ساتھ تیرہ سو برسوں سے سخت از سخت مخالفین کے درمیان چلا آتا ہے یہ ایک بڑا زبردست علمی نشان ہے جسکے مقابلہ میں دوسرے معجزات کی کچھ وقعت نہیں طرفہ تر یہ ہے کہ تنزیل قرآنی کے بعد دنیاوی علوم میں ترقیات بھی لاانتہا کی ہیں اُن کی موجودگی میں اس دعویٰ کی اور بھی زیادہ عظمت ثابت ہوتی ہے۔ کم علم قوموں کے واسطے اور اور معجزات تھے۔ مگر اعلیٰ درجہ کے محققوں اور فلاسفروں کیواسطے علمی کمال اور پیشینگوئی ہی معجزہ ہوسکتی تھی۔ اسیواسطے خداوند عالم نے خاتم الانبیا کی ذات سے انہیں دو قسموں کے معجزات ہمیشہ کیواسطے ظاہر فرمائے جو ہر وقت زندہ اور درخشندہ ہیں۔

سلہ اکثر اولاد یعقوبؑ کو بنی اسرائیل کہتے ہیں۔ اسرا بمعنی عبد ہے اور ایل بمعنی اللہ پس اسرائیل کے معنی ہوئے عبداللہ یہ یعقوبؑ علیہ السلام کا دوسرا نام ہے۔ یہودا ابن یعقوب کی اولاد کو یہودی کہتے ہیں اسرا کے معنی سپاہی بھی ہیں ۲ہ یعنی میرے احکام جو تمہارے واسطے ہیں اُن کی تعمیل کرو۔ جن عبادات کا حکم ہے اُن کو پورا ادا کرو اور جن باتوں سے منع کیا گیا ہے اُن سے باز رہو

۳ہ جن جن انعامات کا وعدہ اطاعت کے صلہ میں کیا گیا ہے یعنی دنیاوی عروج و فراغت اور آخری فلاح۔

۴ہ یعنی دنیاوی اغراض کیوجہ سے تقلید تعصب یا بغاوت کی بنا پر میری آیات کی تکذیب مت کرو۔

۵ہ اہل تورات و انجیل اور نیز دیگر اہل کتب کا یہ حال ہوجاتا ہے کہ کثرت فسق و فجور کی وجہ سے اصل کتاب کی عظمت اور حقانیت اُن کے دلوں سے اُٹھ جاتی اور خارجی مسائل و قصے ایسا زور پکڑ لیتے ہیں کہ اصل کتاب سے مخالفت کرنے لگتے ہیں یہ مخالفت عموماً دو قسم کی ہوتی ہے اول تو اسطرح کہ جو بات حق ثابت ہوئی مگر وہ خارجی مسائل اور قصوں کے مخالف نظر آئی تو اُس میں معنوی یا لفظی تحریفات کرکے اصل کو مشتبہ کرنا چاہتے ہیں۔ دوئم اسطرح کہ حق الفاظ کو ہی لوگوں سے چھپاتے یا اُن کے معنی بیان کرنے سے انکار کرتے ہیں یہ دونوں صورتیں یعنے حق کو باطل کے ساتھ ملا کے مشتبہ کردینا یا اُس کو چھپائے رہنا اکثر عمداً ہوتی ہیں اسلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جان بوجھ کر حق کی تلبیس اور اخفا نہ کرو۔ یہاں پر مثال کے طور پر یہودیوں کو یہ حکم ہے

منزل

تَعۡلَمُوۡنَ ﴿٤٢﴾ وَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّکٰوةَ وَارۡکَعُوۡا مَعَ الرّٰکِعِيۡنَ ﴿٤٣﴾

جانتے ہو — نماز قائم کرو زکوۃ دو — اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو

اَتَاۡمُرُوۡنَ النَّاسَ بِالۡبِرِّ وَتَنۡسَوۡنَ اَنۡفُسَکُمۡ وَاَنۡتُمۡ تَتۡلُوۡنَ الۡکِتٰبَ ؕ اَفَلَا

کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنے نفسوں کو بھلاتے ہو حالانکہ تم کتاب (توراۃ) کی تلاوت کرتے ہو — پس

تَعۡقِلُوۡنَ ﴿٤٤﴾ وَاسۡتَعِيۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ وَاِنَّهَا لَکَبِيۡرَةٌ اِلَّا عَلَی

کیا سمجھتے نہیں ہو سلہ — اور صبر و نماز کے ساتھ مدد مانگو — اور نماز — ایک بار ہے مگر نہیں ان پر جو (نماز میں) عاجزی

الۡخٰشِعِيۡنَ ﴿٤٥﴾ الَّذِيۡنَ يَظُنُّوۡنَ اَنَّهُمۡ مُّلٰقُوۡا رَبِّهِمۡ وَاَنَّهُمۡ اِلَيۡهِ رٰجِعُوۡنَ ﴿٤٦﴾

بیان کرنے والے ہیں — جو یہ خیال رکھتے ہیں کہ وہ اپنے رب سے ملنے والے اور اس کی طرف واپس جانے والے ہیں سلہ

يٰبَنِيۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ اذۡکُرُوۡا نِعۡمَتِيَ الَّتِيۡۤ اَنۡعَمۡتُ عَلَيۡکُمۡ وَاَنِّيۡ فَضَّلۡتُکُمۡ

اے بنی اسرائیل میری وہ نعمتیں یاد کرو جو میں نے تم پر نازل کیں سلہ اور یہ بھی کہ تمکو جہانوں پر فضیلت دی سلہ

عَلَی الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿٤٧﴾ وَاتَّقُوۡا يَوۡمًا لَّا تَجۡزِيۡ نَفۡسٌ عَنۡ نَّفۡسٍ شَيۡـًٔا وَّلَا يُقۡبَلُ

اور اس دن سے ڈرو کہ کوئی نفس کسی نفس کے کچھ بھی کام نہ آئیگا اور نہ اس کی طرف سے شفاعت قبول

٥ الربع

منزل ١

تکمہ قرآن کا ہر ایک مسئلہ ایک مستقل عالمگیر صداقت ہے اسلئے اسمیں تمام عالم کے لوگوں کو ہمیشہ کیواسطے ایک بڑی ضروری نصیحت ہے کیونکہ تلبیس حق اور اخفاء حق کا ایسا مرض ہے جو ہر زمانہ میں تمام اقوام کو وبائے عالمگیر کی طرح مبتلا کرتا رہا ہے فی زمانہ تو اسکا کچھ انتہا ہی نہیں اسی مرض نے مذاہب کو ایک دوسرے کا مخالف بنا رکھا ہے یہ مرض عموماً ان حالتوں میں زور پر ہوتا ہے جبکہ نماز زکوۃ اور جماعت کا رواج کم ہو جائے اور لوگوں میں خود فضیحت و دیگراں را نصیحت کی عادت گھر کرے۔ کلام اللہ کی تلاوت بلا معنی یا بلا سمجھ بیعقلوں کی طرح کرنے لگیں خشوع و خضوع کم ہو کر نمازیں شاق معلوم ہونے لگیں۔ اسلئے اس حکم کے ساتھ کہ تلبیس حق نکرو اور نہ اخفائے حق کرو ساتھ ہی۔ نماز۔ زکوۃ۔ جماعت۔ خلوص تدبر در کلام اللہ۔ استعانت بالصبر والصلوۃ خشوع فی الصلوۃ اور یقین بالآخرت کی تعلیم ہے۔

سلہ یعنی لوگوں کو توراۃ کے وعظ سناتے ہو جو تمام صداقتوں اور نیک تعلیموں پر حاوی ہے مگر خود عمل نہیں کرتے ہو سلہ اول درجہ تو یہ کہ انسان کو خداوند عالم کی ملاقات کا شوق ہو اور نماز کو خدا سے ملاقات کرنے کی ایک صورت اور ذریعہ سمجھے دوم یہ خوف ہو کہ مرنے کے بعد خدا کیطرف جانا اور تمام چھوٹے بڑے اعمال کا حساب دینا ہے اسلئے پہلے شوق ملاقات کا ذکر فرمایا ہے اور بعد میں رجعت الی اللہ کا۔ چونکہ عموماً شوق ملاقات اور خوف حساب دونوں جمع ہوتے ہیں اسلئے ترتیب حقیقی کے ساتھ دونوں کو جمع فرمایا ہے پھر اس شوق اور خوف کے درجے ہیں جنکا کچھ حد و حساب نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ باطنی امور ہیں سلہ بنی اسرائیلوں پر رب العلمین کیطرف جو خاص فضل ہوئے ان میں سے چند یہ ہیں **اول** یہ کہ فرعون کے وحشیانہ ظلموں سے ان کو نجات دی فرعون کو غارت کیا اور اس کے بعد ان کو ملک کی حکومت عطا کی **دوم** یہ کہ انبیاء علیہم السلام اور بادشاہت سے بہرہ ور کئے **سوم** یہ کہ ان پر آسمانی صحائف اور کتب نازل ہوئیں سلہ یعنی اسرائیل کو فضیلت تمام امور میں دی گئی تھی یا خاص خاص میں ہمیشہ کیواسطے دی گئی تھی یا خاص زمانوں میں تمام

مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ

کیجاوے گی سلہ اور نہ اسکی طرف سے معاوضہ لیا جاوے گا اور نہ اُن کو کہیں سے مدد پہنچے گی   اور (اُسوقت کو یاد کرو)

مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَ

جبکہ ہمنے آلِ فرعون سے تم کو نجات دی جو تم کو بُری تکلیفیں پہونچاتے تھے تمہارے بیٹوں کو ذبح کر دیتے اور تمہاری عورتوں کو

يَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۴۹﴾ وَاِذْ فَرَقْنَا

زندہ چھوڑ دیتے تھے   اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے ایک بلاءِ عظیم تھی سلہ   اور (یاد کرو) جبکہ

افراد کو دی گئی تھی یا بعض بعض کو اس کی تشریح آیات ذیل سے ہوتی ہے۔
اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَاۗءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ڰ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰي عِلْمٍ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ۝ ان آیات سے ظاہر ہے کہ یہ فضیلت اُسوقت میں تھی جبکہ اُن میں انبیا اور بادشاہ ہوتے رہے اور اُسوقت تک کے لوگوں پر خاص فضیلت علم میں تھی لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۝ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ۝ ان آیات سے ظاہر ہے کہ بعض بنی اسرائیل کفر کی وجہ سے لعنتی ۔ بندر سور اور بندۂ شیطان بنگئے تھے پس ثابت ہوا کہ یہ فضیلت عام نہیں بلکہ خاص ہے جو بنی اسرائیل میں سے خاص خاص بندوں کو ایک خاص زمانہ میں نبوت مملکت اور علم کے لحاظ سے حاصل ہوئی تھی۔

سلہ یعنے تم جو قرآن اور محمدؐ کی جان بوجھ کر تکذیب کرتے تورات کی شہادتوں کو جو ان کے متعلق ہیں عمداً تلبیس یا اخفا کرتے ۔ لوگوں کو تورات پر چلنے اور پوری مطاوعت کا حکم دیتے پر خود عمل نہیں کرتے ہو بلکہ عالم ہو کر بیخبر لوگوں سے پہلے خود کافر بنتے ہو میری ہزارہا نعمتوں کو فراموش کر کے ناشکری نافرمانی اور سرکشی اختیار کرتے اور جس نبی کے منتظر تھے اُس کے اُلٹے بنتے ہو ایسے صریح کفر تکذیب اور مخالفت کی حالت میں کوئی شفاعت قبول نہوگی نہ کوئی نفس کسی نفس کے کام آئے گا اور نہ کسی قسم کی مدد مل سکے گی ۔

سلہ بلائے بمعنی ابتلا جو کبھی مصائب کے ساتھ ہوتا اور کبھی انعامات کے ساتھ ہوتا ہے جیسا کہ قرآن فرماتا ہے وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۝ وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ بلائے مصائب کے تین مقصود ہوتے ہیں ۔ **اوّل** ۔ فساق ۔ و فجار ۔ متکبر و جبار اور دنیادار لوگوں میں اُن کے شرک ۔ غرور ۔ سرکشی اور غفلت کو دور کرنا ۔ **دوئم** عام مومنوں کو غفلت لاپروائی اور جرائم صغیرہ سے پاک کرنا **سوئم** کامل مومنوں صدیقوں اور صلحا میں خلوص وفا صبر ۔ ثبات ۔ رضا اور شکر کے مدارج کو بڑھانا بلائے انعامی کے نتائج یہ ہوتے ہیں کہ بدکار بے ایمان لوگ ظلم و بدکاری میں

سلہ انجاء تنجیہ کے معنی ہیں خلاصی دینا علیحدہ کرنا سلہ آل اصل اہل ہے اور اسکا استعمال بڑے لوگوں کے ساتھ مخصوص ہے پس آل فرعون سے مراد قوم فرعون ہے سلہ فرعون دراصل شاہ مصر کو کہتے تھے جو عمالقہ سے تھا یہاں پر ایک فرعون کا ذکر ہے جو موسیٰؑ کے مقابلہ میں غرق کیا گیا سلہ دوسرے معنی ہیں حیا کی تلاشی لیتے تھے یعنے بنظر تحقیق حمل اسیواسطے نساء کا لفظ ہے پہلے معنوں میں مراد لڑکیوں کو عورت ہونے کی نیت سے چھوڑ دیتے تھے کہ اُن سے پھر خدمت لیں یا بیویاں بنا دیں اس تمام کشت و خون کی بنا وہ پیشگوئی تھی کہ ابراہیمؑ کی اولاد میں ملوک و انبیا ہونگے فرعون نے ایک خواب بھی دیکھا تھا کہ بیت المقدس کی طرف سے ایک آگ نکلی اور مصر کے

[illegible] بیت المقدس کی طرف سے ایک [illegible]
[illegible]

بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَاِذْ

ہمنے دریا کو تمہارے سبب سے الگ الگ حصوں میں کردیا پس تمکو نجات دی اور قوم فرعون کو ہمنے غرق کیا اور یہ سب کچھ تمہاری لہ نظروں کے سامنے ہوا اور

وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ

(وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم موسیٰ سے چالیس راتیں عہد کرتے رہے پھر تم اسکے گئے پیچھے گوسالہ کو (معبود) بنا بیٹھے ٢ه اور تم ظلم کرنے والے تھے ٣ه

ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۱﴾ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۲﴾

پھر ہمنے اس کے بعد تم کو معاف کر دیا تاکہ تم شکر گذار بنو

وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۵۳﴾ وَاِذْ قَالَ

اور (یاد کرو) جب ہمنے موسیٰ کو کتاب اور ٤ه فرقان عطا کی تاکہ تم ہدایت پاؤ اور (اسوقت کو یاد کرو) جب

بڑھتے اور مومن خدا پرست لوگ عبادت محبت اور عشق الٰہی میں ترقی کرتے ہیں جو غافل اور ضعیف الایمان لوگ ہوتے ہیں وہ عموماً دینی خدمات میں سست پڑ جاتے ہیں۔ پس نتائج کے لحاظ سے ایک وقت بلائے مصیبت زیادہ مفید ہوتی ہے اور ایک وقت بلائے انعامات۔ عموماً بلائے مصیبت زیادہ اصلاحوں اور ترقیات کا موجب ہوتی ہے کیونکہ مصیبت کے وقت انسان شکستہ دل ہو کر خدا کے آگے بہت عجز و نیاز کرتا روتا اور گڑگڑاتا منتیں مانتا صدقات اور خیرات کرتا اور اپنے گناہوں کا مقر ہو کر توبہ کرتا ہے اور اگر انسان ہمیشہ گڑگڑاتا اور توبہ کرتا رہے تو مصیبت دور رہتی ہے جیسا کہ قرآن مجید فرماتا ہے مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ۱۴۷ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۳۳ ابتلا کے معنی ہیں پرورش کرنا تربیت کرنا کامل کرنا جیسے آیات ذیل سے ظاہر ہے وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۵ یتیموں کی پرورش اور تربیت کرو یہانتک کہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ۲ پس تمام ابتلاؤں کا مدعا انسان کی روحانی پرورش تربیت اصلاح اور اکمال ہوتا ہے جو ربوبیت انسانی کے لوازمات میں سے ہے۔

لہ یہ مثال تمام مخالفین عرب کیواسطے ایک زبردست ہدایت اور نبوت ہے کہ جسطرح موسیٰؑ کے مقابلہ پر فرعون جیسا زبردست بادشاہ مع اپنی قوم کے غرق ہوا اسی طرح اے گردن کشان عرب تم بھی ہلاک ہو جاؤ گے اگر میری مخالفت پر تلے رہے۔ محمدؐ کو بے سر و سامان مت سمجھو۔ اس کی مدد پر خدائے قدیر ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ محمدؐ کے سامنے تمام گردن کشان عرب کا خاتمہ ہو گیا ٢ه غرق فرعون کے بعد جب موسیٰؑ چالیس رات کیواسطے کوہ طور پر تشریف لیگئے اور رب العالمین کے عہد و پیمان حاصل کرتے رہے اپنے بھائی ہارون کو ان کی اصلاح و انتظام کیواسطے چھوڑ گئے تھے۔ واقعہ غرق سے پیشتر بنی اسرائیلوں نے قبطیوں سے بہت سے زیورات عاریتاً لئے تھے۔ سامری نے ان زیورات کو پگھلا کر بچھڑے کی شکل بنا دی اسمیں سے آواز بھی نکلتی تھی۔ بنی اسرائیل انتہا درجہ کے احمق و مشرک تو تھے ہی اب اس گوسالہ کی پرستش کرنے لگ گئے یہ قصہ تفصیلات کے ساتھ قرآن مجید میں آگے آتا ہے ٣ه شرک بھی ایک ظلم ہے جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۱۳ ٤ه فرقان کے معنی ہیں جدا کرنے والا۔ فیصلہ کرنے والا پس اس سے مراد ہے (۱) شریعت جو حق و باطل میں فرق کرنے والی ہے (۲) آیات الٰہی جو خدائے قدیر کی قدرت اور دوسرے مخلوقات کے عجز پر دلالت کرتی اور سچے نبیوں کو جھوٹے مدعیوں سے ممتاز کر دیتی ہیں (۳) آثار و ہدایت و نصرت جو انبیاء علیہم السلام و اولیائے کرام کے ہاتھ پر ظاہر ہوتے اور ان اکیلوں کو عالم پر غالب و منظفر

منزل ۱

مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا

موسٰے نے اپنی قوم سے کہا اے قوم ...... تم نے بچھڑے کو پکڑ کر اپنے نفس پر ظلم کیا پس اپنے

اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ فَتَابَ

خالق کی طرف رجوع کرو اور اپنے نفسوں کو مارو ؎ یہ تمہارے واسطے تمہارے پیدا کرنے والے کے نزدیک بہتر ہے پھر خدا نے

عَلَيْكُمْ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۴﴾ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ

تمہاری طرف رجوع کیا تحقیق وہ بڑا ہی رجوع کرنے والا اور بڑا رحم کرنے والا ہے اور (اسوقت کو یاد کرو) جب تم نے موسٰے سے کہا ہم تجھپر

لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۵﴾

ہرگز ایمان نہ لاوینگے جب تک اللہ کو ظاہر طور پر نہ دیکھ لیں پس تم کو بجلی نے پکڑ لیا اور تم دیکھتے رہ گئے ؎

ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۶﴾ وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ

پھر ہم نے تم کو ؎ تمہاری موت کے بعد اٹھایا تاکہ تم شکرگذاری اختیار کرو اور ہم نے تم پر ابر کا سایہ

کرکے دکھلاتے ہیں نور ایمان (۴) کتاب سے مراد ہے تورات شریف (۵) فرقان کے معنی قرآن مجید میں یوم بدر کے بھی ہیں جیسا کہ آیا
ذیل میں وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ؕ ۵/۴۱ اس معنی کے لحاظ سے اس آیت کے یہ معنی ہونگے
کہ ہم نے موسٰی پر توریت نازل کی اور واقعہ بدر کی بابت خبر دی۔

؎ یہ قصہ خروج ۳۲ باب ۲۷ تا ۲۹ میں ہے اور اس نے انہیں کہا کہ خداوند اسرائیل کے خدا نے فرمایا ہے کہ تم میں سے ہر مرد اپنی کمر پر تلوار باندھے اور ایک دروازے سے دوسرے دروازے تک تمام لشکرگاہ میں پھریں اور ہر مرد تم میں سے اپنے بھائی کو اور ہر ایک اپنے دوست کو اور ہر آدمی اپنے قریبی کو قتل کرے اور بنی لاوی نے موسٰے کے کہنے کے موافق کیا چنانچہ اس دن لوگوں میں سے قریب تین ہزار مرد مارے پڑے اور موسٰے نے کہا کہ آج اپنے تئیں خداوند کیلئے مخصوص کرو ہر ایک اپنے بیٹے اور اپنے بھائی پر حملہ کرے تاکہ وہ تمہیں آج ہی برکت دیوے اور دوسرے دن صبح کو یوں ہوا کہ موسٰے نے لوگوں سے کہا کہ تم نے بڑا گناہ کیا اور اب میں خداوند کے پاس اوپر جاتا ہوں کہ شاید میں تمہارے گناہ کا کفارہ کروں۔ ؎ یعنی تمہاری آنکھیں کھلی تھیں پر حس و حرکت کچھ نہیں کر سکتے تھے اور زبان سے کچھ نہیں بول سکتے تھے۔ جب بجلی کڑک کے ساتھ ظہور کرتی ہے اسکو صاعقہ کہتے ہیں بسبب صدمہ رجعت سے بجلی کسی انسان کو مبتلا کرتی ہے تو وہ فوراً بے حس و حرکت ہوکر مردہ کی مثال گر پڑتا کبھی ساتھ ہی غشی اور بیہوشی بھی ہو جاتی اور کبھی وہ فوراً مر بھی جاتا ہے جب صدمہ انتشاری سے مبتلا کرے اسوقت گوشت پوست کو جلا دیتی ہڈیوں کو توڑ دیتی اور بڑے بڑے زخم اور چھالے پیدا کر دیتی ہے۔ اس قسم کی بجلی کا اثر ایک یا چند اشخاص پر محدود رہتا ہے مگر صدمہ رجعت کی بجلی کثیر التعداد لوگوں پر دور دور مار کر سکتی ہے اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ اور اَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ واقعہ بجلی کے صدمہ رجعت سے ہوا کیونکہ کثیر التعداد انسانوں کا بے حس و حرکت ہونا پایا جاتا ہے زخموں کا ہونا یا ہڈیوں کا ٹوٹنا یا جسم و پارچات کا جلنا مذکور نہیں اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ سے ظاہر ہے کہ ہوش قائم تھے مگر حس و حرکت مارا گیا تھا وہ آنکھوں سے اپنا اور دوسروں کا حال وہ دیکھ رہے تھے اگر غشی یا
؎ حس و حرکت کا نہ ہونا ایک طرح کی موت تھا۔ اکثر مفسرین نے موت سے مراد حقیقی موت لی ہے یہ معنی پہلے الفاظ کے خلاف

منزل ۱

فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ۭ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ ۤ وَبَاۗءُوْ بِغَضَبٍ

پس وہاں تمہارے واسطے جو تم نے مانگا ہے اور اُن پر ذلت اور مسکینی کی مار ڈالی گئی اور اللہ کے غضب میں آ گئے

مِّنَ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّھُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ

یہ اسوجہ سے ہوا کہ وہ اللہ کی آیتوں پر کفر کرتے اور نبیوں کو ناحق قتل کرتے تھے

بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۶۱﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

یہ اسوجہ سے کہ وہ نافرمان تھے اور سرکشی کرتے تھے تحقیق جو لوگ مسلمان ہوئے

وَالَّذِيْنَ ھَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـِٕيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

اور جو یہودی ہوئے اور جو نصارا یا صابی ہیں ان میں سے جو اللہ کو اور یوم آخرت کو مانتے

الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

اور عمل صالح کرتے ہیں پس اُن کیواسطے اُن کے رب کے پاس اجر ہے اور اُن پر کوئی خوف طاری ہوگا

وَلَا ھُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ۭ خُذُوْا

اور نہ وہ آزردہ خاطر ہونگے اور (اُس وقت کو یاد کرو) جب ہم نے تمہارا عہد لیا اور تمہارے اوپر طور (پہاڑ) کو اُٹھایا (اور حکم دیا کہ)

نہیں ہیں۔ پہاڑی چشمے انقلاب زمانہ سے سوکھ جاتے ہیں جیسا کہ مکہ معظمہ میں زمزم کا چشمہ خشک ہوگیا ہے اور اب اس جگہ چاہ زمزم کھودا گیا ہے۔ اُس مقام پر جہاں موسیٰ کو بارہ چشمے ملے تھے لوگوں نے کسی زمانہ میں سترہ کنوئیں کھودے تھے جو اب تک موجود ہیں اور وہ مقام عیون موسیٰ کے نام سے مشہور ہے اس مقام پر ہی تمرسک کے درخت ہوتے ہیں جنکے پتوں پر من جم جاتا ہے۔

ملہ یہ ایک ستارہ پرست قوم تھی بعض کا قول ہے کہ یہ فلسفیانہ خیال کے لوگ تھے۔ اس پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں خواہ کوئی ہوں خواہ ستارہ پرست ہوں یا آتش پرست یا دہریہ یا بت پرست۔ ان میں سے اور مسلمانوں میں سے اور یہود و نصاریٰ میں سے جو کوئی اللہ کو اور یوم آخرت کو مانے اور عمل صالح کرے اُسکے واسطے خدا کے یہاں اجر ہے۔ ایسے لوگ نجات کے مستحق ہیں۔

ملہ یہی مضمون سورۂ اعراف میں بسطرح ہے وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ مفسرین نے اس کی تفسیر میں عجیب باتیں بیان کی ہیں بعضوں نے لکھا ہے کہ کوہ سینا کو خدا اُن کے سر پر اُٹھا لایا تھا بعضوں نے کہا ہے نہیں بلکہ بیت المقدس کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ کو اکھاڑ کر ہوا میں اُڑا لایا تھا اور پانچ میل کا چوڑا اور پانچ میل کا لمبا تھا مگر خدا کے پاک کلام سے یہ باتیں ثابت نہیں ہوتیں رَفَعْنَا فَوْقَهُمْ میں یہ معنی ضروری نہیں کہ پہاڑوں کو زمین سے علیحدہ کرکے اُن کے سروں پر پھیلایا ہو اور نہ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ میں ہوا کے اندر معلق ہونا پایا جاتا ہے جو لوگ پہاڑی قطعات میں پھرے ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ پتھروں کے بڑے بڑے قطعات بلندی پر باہر کی طرف ایسے نکلے ہوئے نظر آتے ہیں گویا کہ سائبان ہیں اور اُن کے نیچے سے گذرنے والوں کو ایسا گمان ہوتا ہے کہ ابھی سر پر گر پڑینگے چنانچہ قرآن شریف میں بھی اُن کے گمان کا بیان ہے وَظَنُّوْٓا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ یعنی انہوں نے گمان کیا کہ وہ اُن پر گر جانے والا ہے اور كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ سے بھی ظاہر ہے کہ گویا وہ سائبان تھا مگر فی الحقیقت ایسا نہ تھا اگر فی الحقیقت ہوا میں سروں کے اوپر قطع پہاڑ معلق ہوگیا ہوتا تو كَاَنَّهٗ کا لفظ

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ۭ قَالُوْٓا

اور (اس وقت کو یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تم کو یہ حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کر ڈالو انہوں نے جواب دیا

ان آیات سے صاف ظاہر ہے کہ جو لوگ لعنت الٰہی سے بندر سور او بندۂ شیطان ہو جاتے ہیں ان کا درجہ بہت برا ہوتا اور وہ راستی سے بہت دور ہوتے ہیں اس پھٹکار کے نمونہ ہر قوم اور ہر زمانہ میں دیکھنے میں آتے ہیں جو شخص انتہا درجہ کا بدکار شریر بیدین بیباک ہو جاتا ہے تو آخرکار اسکا چہرہ پھٹکارا جاتا ہے جیسا کہ عام مثل ہے اسکا تو چہرہ ہی پھٹکارا ہوا ہے۔ اسکے چہرے پہ لعنت کے آثار برستے ہیں مگر مسخ صورت انتہا درجہ کی بدکاری اور بیدینی کے بعد ہوتا ہے۔ یہ پھٹکار ہر زمانہ اور ہر قوم کیواسطے ایک عبرتناک نظارہ اور صدہا ترسول کیواسطے نصیحت ہے۔ قیافہ شناس لوگ چہرہ کو دیکھکر ادنیٰ درجہ کے بدکاروں کو بھی پہچان جاتے ہیں کہ یہ ظالم ہے یا شہوت پرست یا طامع یا متکبر یا مکار یا بخیل۔ جب تغیر صورت انتہا درجہ کو پہنچ جاتی اسوقت تو عام آدمی بھی پہچان سکتے ہیں چنانچہ اس پھٹکار کی دائمی عبرت اور نصیحت کے بارہ میں قرآن کریم فرماتا ہے فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝۶۶ مجاہد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو مسخ کر دیا تھا یعنے مہر لگا دی تھی نہ یہ کہ ان کی صورتوں کو مسخ کر دیا تھا جیسے کہ اس آیت میں ہے كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ۭ تورات شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ شہر یروشلم تھا۔

لہ چونکہ اس قوم میں حماقت۔ جہالت۔ سرکشی۔ بیدینی۔ گوسالہ پرستی اور گاؤ پرستی سخت درجہ کی تھی اسلئے موسیٰ کے اس فرمان پر کہ اللہ نے تمکو ایک گائے ذبح کرنے کا حکم دیا ہے بے ایمانوں کی طرح حجتیں پیش کرنے لگے اور بیٹھے تو اس امر کو مخول تصور کیا یہ کیسی حماقت تھی کہ موسیٰ جیسا اولوالعزم نبی جسکی صحبت میں برسوں رہے ہزار ہا نشانات دیکھے ایک حکم خدا کی طرف سے اللہ کا نام لیکر سنا دے اور وہ یہ کہیں کہ کیا ہم سے مخول کرتا ہے۔ اللہ کے نام سے حکم پہنچانے میں مخول کو مد نظر رکھنا کسی جاہل کا ہی کام ہو ہے پھر اسکی ماہیت رنگت اور خصوصیت کی بابت سوال کرتے رہے پھر ان کی گستاخیوں اور متواتر سوالات کی وجہ سے آخر اس صحیح سالم خوشنما خوشرنگ جوان بیداغ گائے کا پتہ دیا گیا جس سے کوئی کام نہ لیتے تھے بلکہ پرستش کی طرح کی عزت کرتے تھے اور یہی گائے کی پرستش اور اس کی بیجا تعظیم کا دور کرنا مد نظر تھا۔ گائے کے ذبح کرنے میں یہ ایک خاص مصلحت تھی کہ گائے پرست قوموں کو ہمیشہ کیواسطے یہ نظارہ دکھایا جاوے کہ گائے خدا نہیں اگر خدا ہوتی تو اسکے ذبح کرنے والے ہلاک ہو جاتے بلکہ کسی کا ہاتھ اس کو کاٹ ہی نہ سکتا مگر جو لوگ عقل کے ساتھ اپنے مذہب پر چلتے ہیں ان کی سمجھیں ایسی ماری جاتی ہیں کہ کوئی انسان کو خدا بنا لیتا ہے کوئی قبروں کو کوئی حیوانوں کو کوئی پتھروں کو کوئی چاند سورج ستاروں کو۔ کوئی پہاڑ دریا یا سمندر کو الغرض بہت سی کج بحثیوں کے بعد انہوں نے گائے ذبح تو کی مگر ایسی بیدلی اور مجبوری کے ساتھ کہ نہ کرنے کے برابر تھی۔ مفسرین نے ذبح بقرہ کے متعلق ایک قصہ بیان کیا ہے کہ ایک بنی اسرائیل نے ورثہ کے لالچ سے اپنے ایک عزیز کو قتل کر کے چوراہے میں گرا دیا تھا پھر حضرت موسیٰ کے پاس جا کر اس نے شکایت کی کہ میرے عزیز کو کسی نے قتل کر ڈالا۔ حضرت موسیٰ نے قاتل کی تحقیقات کی تو کچھ پتہ نہ چلا تب بنی اسرائیل نے التجا کی کہ آپ اپنے رب سے اسکا حال دریافت فرما دیں تب انہوں نے جناب باری تعالیٰ میں دعا کی اسوقت وحی نازل ہوئی کہ اللہ تعالیٰ تمکو گائے ذبح کرنیکا حکم دیتا ہے اس امر کو پہلے بنی اسرائیل نے مسخرا پن سمجھا اور اس کی ماہیت رنگت اور خاص علامات کی بابت

أَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ۖ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ ۝ قَالُوا ادْعُ لَنَا

کیا تو ہمسے مخول کرتا ہے — موسیٰ نے کہا میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں کہ جاہلوں میں سے ہو جاؤں — اُنہوں نے کہا ہماری

رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا هِيَ ۚ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَا فَارِضٌ وَلَا بِكْرٌ ط

خاطر اپنے ربسے دعا کر کہ اُس کی ماہیت ہمکو بتلا دے - کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ گائے نہ بوڑھی ہو اور نہ بچھیا

بابت سوال کرتے رہے آخر کار اُسکو ذبح کیا مگر بیدلی اور بمجبوری سے - اِسکے بعد اللہ نے حکم دیا کہ اِس گائے کا ایک عضو لیکر مقتول کی نعش پر مارو وہ زندہ ہو کر خود بتلا دیگا چنانچہ اُنہوں نے ایسا ہی کیا اور وہ مقتول زندہ ہو گیا تب اُسنے قاتل کا نام بتلا دیا اور وہی قاتل ثابت ہوا جو شکایت لیکر آیا تھا خدا کی قدرت سے تو ایسا ہونا کچھ بعید نہیں اور انسان کی مجال ہے کہ اُس کے منشائے یا فعل کی نسبت یہ سوال کرے کہ اسنے ایسا اسطرح کیا اور کیوں کیا اُس کی قدرت کی شان ہے إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۳۶/۸ اور اُس کی حکمتوں کی یہ شان ہے لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ ۱۷/۲ مگر ظاہر ترتیب اور الفاظ قرآنی سے اِس قصہ کی صاف طور پر تصدیق نہیں ہوتی اوّل تو ذبح گاؤ کا قصہ پہلے ہے اور قتل نفس کا بیان بعد کو دوم وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً علیحدہ یاد دلایا گیا ہے اور وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا علیحدہ - دونوں بیانوں پر اِذْ کا وارد ہونا ثابت کرتا ہے کہ یہ ایک دوسرے سے علیحدہ ہیں سوم وَاللَّهُ مُخْرِجٌ مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ میں مُخْرِجٌ استقبال کیلئے ہے اور ایک دوامی قاعدہ کی طرف اشارہ کرتا ہے چہارم كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ سے ظاہر ہوتا ہے کہ چھپانے والے بہت سے لوگ تھے مگر اصل قصہ سے محض قاتل ہی چھپانیوالا ظاہر ہوتا ہے پنجم كَذَٰلِكَ يُحْيِي اللَّهُ الْمَوْتَىٰ سے صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ مردوں کے زندہ ہونے کا کلیہ قاعدہ بیان فرماتا ہے کہ اسی طرح اللہ مردوں کو زندہ کیا کرتا ہے مگر سب دیکھتے ہیں کہ گائے کا عضو مقتول پر مارنے سے جانا ہے وہ زندہ نہیں ہو جاتے ششم موتیٰ کا لفظ قدرتی موت ظاہر کرتا ہے مگر شخص زیر بحث مقتول تھا هفتم موتیٰ کا لفظ جمع ہے اور مقتول ایک تھا هشتم يُرِيكُمْ آيَاتِهِ میں نشانات کا ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ تم کو نشانات دکھلاتا ہے مگر اس مقتول کا نشان واحد تھا اور آیات جمع ہے نہم يُرِيكُمْ فرمایا ہے یعنی دکھلاتا ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو بنی اسرائیل تھے اُن کو کہاں یہ آیات دکھلائی گئیں اُن سے تو محض بیان کیا گیا دہم يُرِيكُمْ بھی صیغہ مضارع کا ہے جو حال و استقبال پر دلالت کرتا ہے ماضی پر نہیں اور مقتول کا قصہ پہلے ہو چکا بیان تو ہر وقت ہو سکتا ہے مگر دکھانا تو وقت پر ہی ممکن ہے یازدہم مضارع کے صیغے قرآن مجید میں عموماً ایسے قواعد پر دلالت کرتے ہیں جو کلیہ طور پر ہمیشہ کیواسطے جاری ہوں دوازدہم لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ سے ظاہر ہے کہ یہ واقعہ اِس قسم کا ہے کہ اُسمیں ہم عقل دوڑا سکیں اور سمجھ سکیں مگر ایسے گذشتہ قصوں میں جو عام مشاہدات کے خلاف ہوں کوئی عقل کیسے دوڑا سکتا ہے بلکہ عام لوگ یہ گمان کر سکتے ہیں کہ جیسے مداری لوگ جانوروں کو ٹکڑے کر کے زندہ دکھا دیا کرتے ہیں ایسا ہی یہ بھی ایک ماجرا ہوگا سیزدہم تکتمون عام مکتومات کے شامل ہے - پھر ایک خاص پہ کیسے محدود کیا جاوے چہاردہم قرآن مجید سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ گائے کا ٹکڑا مارنے سے وہ مقتول زندہ بھی ہوا بلکہ ایک کلیہ قاعدہ کے طور پر ارشاد ہے كَذَٰلِكَ يُحْيِي اللَّهُ الْمَوْتَىٰ - پانزدہم اگر كَذَٰلِكَ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ سے یہ مراد لیجائے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو اِس دلیل سے حشر و نشر کا قائل کرنا چاہتا ہے تو یہ دلیل بے موقع ہے کیونکہ بنی اسرائیل حشر و نشر کے

منزل ۱

عَوَانٌ بَيْنَ ذٰلِكَ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ (۶۸) قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا

دونوں میں بیچ کی راس ہو پس کرو جو کچھ تم کو حکم دیا گیا ہے اُنہوں نے کہا اپنے رب سے دعا کر کہ ہمیں اس کی

مَا لَوْنُهَا قَالَ إِنَّهٗ يَقُوْلُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ (۶۹)

رنگت بتلادے کہا وہ فرماتا ہے وہ گائے زرد ہو اُس کا رنگ خوب گہرا کہ دیکھنے والوں کو خوش کرے

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ إِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا وَإِنَّآ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ

اُنہوں نے کہا ہمارے واسطے اپنے رب سے دعا کر کہ ہم کو بتلادے کہ وہ کیسی ہو۔ ہم کو تو ایسی بہت سی گائیں معلوم ہوتی ہیں اور ہم انشاء اللہ ضرور

قائل تھے۔ اُنہوں نے کوئی سوال ثبوت قیامت کی بابت نہیں کیا۔ مگر اس موقعہ پر اُن کی طرف سے ایسے سوال کا پیش ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ جن مفسرین نے اس قصہ قتل اور ذبیحہ گائے کو ایک مانا ہے اُنہوں نے ظاہری الفاظ اور ترتیب میں بہت سی تاویلات کے ساتھ جواب دیئے ہیں مگر آخر میں واللہ اعلم کا اقرار ہے۔ بس ہمیں ظاہر ہے کہ اس قصہ کی صداقت کیواسطے یقینی دلائل اُن کے پاس موجود نہیں ہیں اور ایسے قصص پر جنکا بیان قرآن و حدیث میں نہیں اور نہ کوئی مستند کتاب اُن وقتوں کی ایسی چلی آتی ہے جسپر کامل یقین کیا جاسکے کچھ بحث و سعہ ہو سکتا ہے۔ چونکہ گذشتہ قصص کے متعلق اسلام سے پیشتر کوئی مستند کتاب موجود نہیں تھی اور نہ کوئی اور یقینی ذریعہ موجود تھی اسلئے اللہ تعالیٰ اُن کو اخبار غیب میں شامل فرماتا ہے جیسا کہ مریم صدیقہ کا حال بیان فرما کر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۴۴/۳ یہ اخبار غیب میں جو ہم تیری طرف وحی کرتے ہیں ایسے قصوں میں بحث کرنے سے بھی ممانعت فرمائی ہے جیسا کہ قصہ اصحاب کہف میں اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین کو ارشاد فرماتا ہے فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ۲۲/۱۸ سو تو اُن کے بارہ میں ظاہری باتوں سے زیادہ جھگڑا مت کر اور نہ اُن کی بابت اُن میں سے کسی سے دریافت کر۔ اُن کے شمار اور مدت قیام کی بابت اسی قدر فرمایا ہے قُلْ رَّبِّيْۤ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ ۲۲/۱۸ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ۲۶/۱۸ پس گذشتہ قصوں میں بحثیں اُٹھانے کی نسبت سکوت بہتر ہے۔ اب ہم اپنے ترجمہ کی تشریح کرتے ہیں انسان کے اندر نیکی بدی کے لحاظ سے تین نفس ہیں (۱) اول نفس امارہ جو بدی کیطرف حکم کرتا ہے۔ مثلاً حرص ظلم شہوت۔ شرارت بخل۔ ترک صلوٰت زکوٰۃ و خیرات۔ سرکشی اور نافرمانی اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ ۵۳/۱۲

(۲) دوئم نفس لوامہ جو بدی کے بعد انسان کو ملامت کرتا اور امارہ کے خلاف نیک باتوں کی ترغیب دیتا ہے مثلاً قناعت عدل۔ عفت۔ احسان۔ سخاوت۔ ادائے نماز زکوٰۃ و صدقات خوف خدا اور اطاعت وغیرہ کی طرف۔ اسطرح نفس لوامہ اپنی نیک تعلیموں سے نفس امارہ کی بدیوں کو مارتا رہتا ہے اسی کا نام نفس کشی ہے جو انسان نفس کشی اختیار کرتا ہے تو فوراً خدا کی طرف سے اُسکو ایک نور حاصل ہوتا ہے جیسا کہ قرآن مجید فرماتا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ۲۰۱/۷ تحقیق جو خدا ترس ہیں جب اُن کو شیطان کی طرف کا کوئی وسوسہ مس کرے وہ فوراً خدا کو یاد کرتے ہیں پھر فوراً اُن کی آنکھیں کھلجاتی ہیں۔ اسطرح پر ہر نفس کشی سے نور حاصل ہو کر انسان ترقیات کرتا جاتا ہے اور اُس کے اندر عجیب عجیب تغیرات پیدا ہوتے اور روحانی طاقتیں ظاہر ہوتی ہیں اور ایسی حالت ہو جاتی ہے کہ اُس کی باتیں

منزل ۱

اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ۭ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝ قَالُوا ادْعُ لَنَا

کیا تو ہمسے مخول کرتا ہے　موسیٰ نے کہا میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ جاہلوں میں سے ہو جاؤں　انہوں نے کہا ہماری

رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۭ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ۭ

خاطر اپنے رب سے دعا کر کہ اس کی ماہیت ہمکو بتلا دے - کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ گائے نہ بوڑھی ہو　اور نہ بچھیا

بابت سوال کرتے رہے آخر کار اسکو ذبح کیا مگر بیدلی اور مجبوری سے - اسکے بعد اللہ نے حکم دیا کہ اس گائے کا ایک عضو لیکر مقتول کی نعش پر مارو وہ زندہ ہو کر خود بتلا دیگا چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور وہ مقتول زندہ ہو گیا تب اسنے قاتل کا نام بتلا دیا اور وہی قاتل ثابت ہوا جو شکایت لیکر آیا تھا خدا کی قدرت سے تو ایسا ہونا کچھ بعید نہیں اور انسان کی مجال ہے کہ اس کے منشاء یا فعل کی نسبت یہ سوال کرے کہ اسنے ایسا کس طرح کیا اور کیوں کیا اس کی قدرت کی شان ہے اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـــًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۳۶ اور اس کی حکمتوں کی یہ شان ہے لَا يُسْـَٔـلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُوْنَ ۲۱ مگر ظاہر ترتیب اور الفاظ قرآنی سے اس قصہ کی صاف طور پر تصدیق نہیں ہوتی اوّل تو ذبح گاؤ کا قصہ پہلے ہے اور قتل نفس کا بیان بعد کو دوم وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً علیحدہ دیاد دلایا گیا ہے اور وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا علیحدہ - دونوں بیانوں پر اذ کا وارد ہونا ثابت کرتا ہے کہ یہ ایک دوسرے سے علیحدہ ہیں سوم وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ میں مُخْرِجٌ استقبال کیلئے ہے اور ایک دوامی قاعدہ کی طرف دلالت کرتا ہے چہارم كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ سے ظاہر ہوتا ہے کہ چھپانے والے بہت لوگ تھے مگر اصل قصہ سے محض قاتل ہی چھپانیوالا ظاہر ہوتا ہے پنجم كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى سے صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ مردوں کے زندہ ہونے کا کلیہ قاعدہ بیان فرماتا ہے کہ اسی طرح اللہ مردوں کو زندہ کیا کرتا ہے مگر سب دیکھتے ہیں کہ گائے کا عضو مقتول پر مارنے سے وہ زندہ نہیں ہو جاتے ششم موتیٰ کا لفظ قدرتی موت ظاہر کرتا ہے مگر شخص زیر بحث مقتول تھا هفتم موتیٰ کا لفظ جمع ہے اور مقتول ایک تھا هشتم یریکم اٰیٰتہٖ میں نشانات کا ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ تم کو نشانات دکھلاتا ہے مگر اس مقتول کا نشان واحد تھا اور آیات جمع ہے نهم یریکم فرمایا ہے یعنی دکھلاتا ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو بنی اسرائیل تھے ان کو کہاں یہ آیت دکھلائی گئیں ان سے تو محض بیان کیا گیا تھا دهم یریٰ بھی صیغہ مضارع کا ہے جو حال و استقبال پر دلالت کرتا ہے ماضی پر نہیں اور مقتول کا قصہ پہلے ہو چکا بیان تو ہر وقت ہو سکتا ہے مگر دکھانا تو وقت پر ہی ممکن ہے یازدهم مضارع کے صیغے قرآن مجید میں عموماً ایسے قواعد پر دلالت کرتے ہیں جو کلیہ طور پر ہمیشہ کیواسطے جاری ہوں دوازدهم لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ سے ظاہر ہے کہ یہ واقعہ اس قسم کا ہے کہ اسمیں ہم عقل دوڑا سکیں اور سمجھ سکیں مگر ایسے گذشتہ قصے پر جو عام مشاہدات کے خلاف ہوں کوئی عقل کیسے دوڑا سکتا ہے بلکہ عام لوگ یہ گمان کر سکتے ہیں کہ جیسے مداری لوگ جانوروں کو ٹکڑے کر کے زندہ دکھایا کرتے ہیں ایسا ہی یہ بھی ایک ماجرا ہوگا سیزدهم ما تکتمون عام مکتومات کو شامل ہے - پھر ایک خاص پر کیسے محدود کیا جاوے چهاردهم قرآن مجید سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ گائے کا ٹکڑا مارنے سے وہ مقتول زندہ بھی ہوا بلکہ ایک کلیہ قاعدہ کے طور پر ارشاد ہے كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى - پنجدهم اگر كَذٰلِكَ يُحْيِ الْمَوْتٰى سے یہ مراد لیجائے کہ اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کو اس دلیل سے حشر و نشر کا قائل کرنا چاہتا ہے تو یہ دلیل بے موقع ہے کیونکہ بنی اسرائیل حشر و نشر کے

عَوَانٌ بَيْنَ ذٰلِكَ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ (٦٨) قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا

دونوں میں بیچ کی راس ہو پس کرو جو کچھ تم کو حکم دیا گیا ہے اُنہوں نے کہا اپنے رب سے دعا کر کہ ہمیں اُس کی

مَا لَوْنُهَا قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ (٦٩)

رنگت بتلا دے کہا وہ فرماتا ہے بیشک وہ گائے ہو زرد اُس کا رنگ خوب تیز کہ دیکھنے والوں کو خوش کرے

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

اُنہوں نے کہا ہمارے واسطے اپنے رب سے دعا کر کہ ہمکو بتلا دے کہ وہ کیسی ہو۔ ہم کو تو ان سی بہت سی گائیں معلوم ہوتی ہیں اور ان شاء اللہ ہم ضرور

قائل تھے وہ اُنہوں نے کوئی سوال ثبوت قیامت کی بابت نہیں کیا۔ کم از کم اس موقع پر اُن کی طرف سے ایسے سوال کا پیش ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ جن مفسرین نے اس قصہ قتل اور ذبیحہ گائے کو ایک مانا ہے اُنہوں نے ظاہری الفاظ اور ترتیب میں بہت سی تاویلات کے ساتھ جواب دیئے ہیں مگر آخر میں واللہ اعلم کا اقرار ہے۔ پس ہے ظاہر ہے کہ اس قصہ کی صداقت کیواسطے یقینی دلائل اُن کے پاس موجود نہیں ہیں اور ایسے قصص پر جنکا بیان قرآن و حدیث میں نہیں اور نہ کوئی مستند کتاب اُن وقتوں کی ایسی چلی آتی ہے جس پر کامل یقین کیا جا سکے کچھ بھی وثوق ہو سکتا ہے چونکہ گذشتہ قصص کے متعلق اسلام سے پیشتر کوئی مستند کتاب موجود نہیں تھی اور نہ کوئی اور یقینی ذریعے موجود تھی اسلئے اللہ تعالیٰ اُن کو اخبار غیب میں شامل فرماتا جیسا کہ مریم صدیقہ کا حال بیان فرما کر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ [3/44] یہ اخبار غیب میں جو ہم تیری طرف وحی کرتے ہیں ایسے قصوں میں بحث کرنے سے بھی ممانعت فرمائی ہے جیسا کہ قصہ اصحاب کہف میں اللہ تعالےٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین کو ارشاد فرماتا ہے فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا [18/22] سو تو اُن کے بارہ میں ظاہری باتوں سے زیادہ جھگڑا مت کر اور نہ اُن کی بابت اُن میں سے کسی سے دریافت کر۔ اُن کے شمار اور مدت قیام کی بابت اسی قدر فرمایا ہے قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ [18/22] قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا [18/26] پس گذشتہ قصوں میں بحثیں اُٹھانے کی نسبت سکوت بہتر ہے۔ اب ہم اپنے ترجمہ کی تشریح کرتے ہیں انسان کے اندر نیکی بدی کے لحاظ سے تین نفس ہیں (۱) اوّل نفس امارہ جو بدی کا حکم کرتا ہے۔ مثلاً حرص ظلم شہوت۔ شرارت بخل۔ ترک صلوٰت زکوٰۃ و خیرات۔ سرکشی اور نافرمانی اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ [12/53]

(۲) دوم نفس لوامہ جو بدی کے بعد انسان کو ملامت کرتا اور امارہ کے خلاف نیک باتوں کی ترغیب دیتا ہے مثلاً قناعت عدل۔ عفت۔ احسان۔ سخاوت۔ ادائے نماز زکوٰۃ و صدقات خوف خدا اطاعت وغیرہ کی طرف۔ اسطرح نفس لوامہ اپنی نیک تعلیموں سے نفس امارہ کی بدیوں کو مارتا رہتا ہے اسی کا نام نفس کشی ہے جو انسان نفس کشی اختیار کرتا ہے تو فوراً خدا کی طرف سے اُسکو ایک نور حاصل ہوتا ہے جیسا کہ قرآن مجید فرماتا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ [7/201] تحقیق جو خدا ترس ہیں جب اُن کو شیطان کی طرف کا کوئی وسوسہ مس کرے وہ فوراً خدا کو یاد کرتے ہیں پھر فوراً اُن کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ اسطرح پر ہر نفس کشی سے نور حاصل ہو کر انسان ترقیات کرتا جاتا ہے اور اُس کے اندر عجیب عجیب تغیرات پیدا ہوتے روحانی طاقتیں ظاہر ہوتی ہیں اور ایسی حالت ہو جاتی ہے کہ اُس کی باتیں

الم منزل

وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٧٥﴾ وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ

اور وہ جانتے ہیں ۓ　اور جب اُن لوگوں سے ملتے ہیں جو ایمان لاۓ کہتے ہیں ہم ایمان لاۓ　اور جب اُن میں سے بعض

إِلَىٰ بَعْضٍ قَالُوا أَتُحَدِّثُونَهُم بِمَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَاجُّوكُم بِهِ عِندَ رَبِّكُمْ

بعض کی طرف خلوت میں جاتے ہیں کہتے ہیں کیا وہ باتیں جو اللہ نے تیرے کھولی ہیں اُن کو بتلا دیتے ہو تاکہ تمہارے رب کے نزدیک تم سے جھگڑیں

أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٧٦﴾ أَوَلَا يَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٧٧﴾

کریں پس کیا تم سمجھتے نہیں ہو　کیا وہ لوگ نہیں جانتے کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ وہ مخفی کرتے ہیں اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں۔

نصف

وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ﴿٧٨﴾

بعض اُن میں سے اَن پڑھ ہیں جو کتاب کا علم نہیں رکھتے　مگر خیالی آرزوئیں اور سوائے اٹکل بازیوں کے اور کچھ نہیں کرتے ۓ

فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَٰذَا مِنْ عِندِ

پس اُن لوگوں پر افسوس ہے جو کتاب اپنے ہاتھوں سے لکھتے　پھر کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس سے ہے

اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ

تاکہ اس کے عوض تھوڑے دام لیں ۓ　پس اُس تحریر کے باعث جو وہ اپنے ہاتھ سے لکھتے ہیں اور اُس کمائی کے باعث جو وہ کماتے ہیں

لَّهُم مِّمَّا يَكْسِبُونَ ﴿٧٩﴾ وَقَالُوا لَن تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَةً قُلْ أَتَّخَذْتُمْ

اُن پر افسوس ہے　اور وہ کہتے ہیں کہ آگ ہم کو چند معدود ایام سے زیادہ نہیں چھوئے گی (اے پیغمبر) اُن لوگوں سے کہو کیا لے

الربع

عِندَ اللَّهِ عَهْدًا فَلَن يُخْلِفَ اللَّهُ عَهْدَهُ أَمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٨٠﴾

اللہ سے یہ عہد لیا ہے　پس اللہ اپنے عہد کے خلاف ہرگز نہ کریگا　یا اللہ پر وہ باتیں بناتے ہو جو تم جانتے نہیں ہو

بَلَىٰ مَن كَسَبَ سَيِّئَةً وَأَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ

بلکہ جس نے برائی کی　اور اُس کی خطاؤں نے اُس پر احاطہ کر لیا　پس یہی لوگ اہل دوزخ ہیں

ۓ یعنے جو شخص عالم ہو کر اور ایک مسئلہ کو سمجھ کر پھر بھی کلام الٰہی میں لفظی یا معنوی تحریف کرتا ہے اُس کو روبراہ ہونے کی کوئی امید نہیں ہو سکتی۔

ۓ عند ربکم سے مراد ہے تورات شریف کی رو سے جو کلام الٰہی ہے۔

ۓ امانی جمع ہے امنیہ کی جس کے معنی ہیں خیالی آرزوئیں۔ یہاں پر اس سے مراد وہ بے بنیاد آرزوئیں جاہلانہ افترا اور بے بنیاد قصے اور فرضی مرادیں ہیں جو اہل کتاب میں رائج ہو کر اُن کو تحقیق حق اور قبولیت حق سے روک دیتے ہیں یہی وہ ظلمات ہیں جن کی وجہ سے یہود و نصاریٰ آج تک اسلام کی مخالفت چلے آتے ہیں انہیں اندھیروں کے سبب سے دنیا کی تمام قومیں اسلامی انوار سے بے نصیب ہیں انہیں امراض کی وجہ سے اسلامی فرقے ایک دوسرے کی مخالفت پر جمے ہوئے ہیں ایک دوسرے کے حق کو حق تسلیم نہیں کر سکتا۔

ۓ بیجا بند بے معنی تعصب۔ بے بنیاد آرزوؤں۔ فرضی مرادوں اور جذبات نفسانی کے عوض دین حق اور خوشنودی خدا کی کچھ پروا نہیں کرتے ایسی بیہودہ خیالات سے خدا پر تحریری اور تقریری افترا تجویز کرنے لگتے ہیں۔ یہ امراض بھی تمام مذاہب میں بالا عالمگیر طرح

پھیلے ہوئے ہیں

هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ

وہ اس کے اندر ہمیشہ رہنے والے ہیں [1] جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالح کئے یہی لوگ اہل جنت ہیں

هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۸۲﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ

وہ اس کے اندر ہمیشہ رہنے والے ہیں جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ تم سوائے اللہ کے اور کسی کی عبادت

اِلَّا اللّٰهَ ۟ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَ

نہ کرنا والدین قرابتیوں یتیموں اور مسکینوں سے نیک سلوک

[1] سیئہ ہر گناہ کو کہہ سکتے ہیں خواہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ جب انسان کی یہ حالت ہو جاوے کہ اس کے ظاہر و باطن پر گناہ محیط ہو جائیں یعنی اس کا شوق اس کا ارادہ اس کا خیال اور اُس کی امیدیں تمام گناہ ہوں اُس کی باتیں اور اُس کے فعل تمام ناجائز ہو جائیں کمائی حرام کھائے منہ سے جھوٹی فحش باتیں نکالے بد صحبتوں اور جھوٹی مجلسوں کو پسند کرے الغرض تمام اندرونی اور بیرونی حالت دین کے خلاف ہو تو ایسا شخص جہنمی ہے۔ مفسرین کا اس میں اختلاف ہے کہ جس مومن سے گناہ کبیرہ صادر ہو جائیں وہ دوزخی ہوگا یا نہیں اور اگر دوزخی ہوگا تو کچھ عرصہ کیلئے یا ہمیشہ کیواسطے اس مسئلہ کے متعلق جو قرآنی آیات ہیں ہم پہلے اُن کو تین قسموں میں تقسیم کر کے پیش کرتے ہیں بعد میں اُن پر مجموعی نظر ڈالنے سے جو نتیجہ پیدا ہوتا ہے اُس کو ظاہر کرینگے۔

اول وہ آیات جو عمومیت کے ساتھ بلا تخصیص کسی مذہب یا ذات یا قوم کے ہر ایک گناہ کیواسطے سزا کا ہونا ظاہر فرماتی ہیں۔ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۖ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا ۔ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ۔ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۔ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۔ اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ۭ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ۔ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ۔ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ۔ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۔ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ۔ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ ۔ اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ۔ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ۔ وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ۔ وَنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ۭ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ۔ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۔ اسی قسم کی اور آیات بھی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر ایک بدی کی سزا ہے ایک فرقہ اسلامی نے ایسی آیات کی بنا پر یہ مسئلہ قائم کیا کہ ہر ایک مومن و غیر مومن کو تمام گناہوں کی سزا ضرور ملے گی مگر ان کا یہ مطلب نہیں کہ توبہ کے بعد بھی سزا قائم رہیگی کیونکہ خدا کی تعریف میں ہے اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ ۔ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۔ اور نہ اُن آیات کا یہ مطلب ہے کہ انسان کی نیکیاں کسی قدر کثرت سے ہوں اُن کا پھل زائل ہو جائیگا بلکہ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ۔ نیکیاں بدیوں کو دور کر دیتی ہیں اور نہ یہ مطلب ہے کہ خدا اپنے فضل سے بلا توبہ کوئی گناہ بخشیگا بلکہ وہ خود فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۔ اللہ شرک کو نہیں بخشتا اور اُس کے سوائے سب گناہوں کو جس کیواسطے چاہے بخشدیگا اسلئے نیک بندوں کو امید دلاتا ہے لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۔ نیک بندے شرک

تَظٰهَرُونَ عَلَيْهِم بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَإِن يَأْتُوكُمْ أُسَارَىٰ تُفَادُوهُمْ

وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْ ۚ أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ

بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَاءُ مَن يَفْعَلُ ذَٰلِكَ مِنكُمْ إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ

وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّونَ إِلَىٰ أَشَدِّ الْعَذَابِ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿۸۵﴾

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ ۖ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ

یعنی ان ہی لوگوں نے آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی کو خرید لیا سو ان پر سے عذاب ہلکا نہ کیا جائیگا

متی ۱۲ باب ۳۱ آیت میں تم سے کہتا ہوں کہ آدمیوں کا ہر گناہ اور کفر تو معاف کیا جائیگا مگر جو کفر روح کے حق میں ہو وہ معاف نہ کیا جائیگا اور جو کوئی ابن آدم کے برخلاف کوئی بات کہیگا وہ تو اُسے معاف کیجائیگی۔ مگر جو روح القدس کے خلاف کوئی بات کہیگا وہ اُسے معاف نہ کیجاے گی۔

سموئیل ۲ باب ۲۵ اور اگر کوئی انسان دوسرے کا گناہ کرے تو منصف اُسکا انصاف کریگا لیکن اگر ایک انسان خداوند کا گناہ کرے تو اس کی شفاعت کون کرسکے گا۔

سوم وہ آیات جن سے ثابت ہوتا ہے کہ مومنوں کو کبیرہ گناہوں کی سزا ملے گی۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَن تَكُونَ تِجَارَةً عَن تَرَاضٍ مِّنكُمْ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ﴿۲۹﴾ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ عُدْوَانًا وَظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًا ۔۔۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوهُمُ الْأَدْبَارَ ﴿۱۵﴾ وَمَن يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَىٰ فِئَةٍ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿۱۶﴾

قسم دوم کی آیات کے ساتھ مقابلہ کرنے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ کبیرہ گناہوں میں مبتلا ہونا ایک قسم کا کفر یا شرک ہے۔

متی ۳ باب مگر جب اُسنے بہت سے فریسیوں اور صدوقیوں کو بپتسمہ کیلئے اپنے پاس آتے دیکھا تو اُن سے کہا کہ اے سانپ کے بچو! تمہیں کسنے جتا دیا کہ آنیوالے غضب سے بھاگو پس توبہ کے موافق پھل لاؤ اور اپنے دلوں میں یہ کہنے کا خیال نہ کرو کہ ہمارا باپ ابرہام ہے۔

احمق کہیگا وہ آگ جہنم کا سزاوار ہوگا۔ (مسیح)

متی ۶ باب خبردار اپنی راستبازی کے کام آدمیوں کے سامنے دکھانے کیلئے نہ کرو نہیں تو تمہارے آسمانی باپ کے پاس تمہارے لیے کچھ اجر نہیں ہے۔

متی ۷ باب ۲۱ جو مجھ سے اے خداوند اے خداوند کہتے ہیں اُن میں سے ہر ایک آسمان کی بادشاہت میں داخل نہ ہوگا۔ مگر وہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہے۔

منزل ۱

وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ

اور نہ وہ مدد دیے جاوینگے — اور بتحقیق ہمنے موسیٰ کو کتاب (توریت) عنایت کی — اور اُس کے بعد اور رسول بھیجے[۱]

وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۭ اَفَكُلَّمَا جَاۗءَكُمْ

اور عیسیٰ ابن مریم کو صاف نشانات عطا کئے گئے[۲] — اور روح القدس کے ساتھ اُس کی مدد کی — کیا پس جب کبھی تمہارے پاس

متی ۸ / ۱۱ اور میں تمسے کہے دیتا ہوں کہ بہتیرے پورب اور پچھم سے آکر ابراہیم اور اضحاق اور یعقوب کے ساتھ آسمان کی بادشاہت میں کھانے بیٹھینگے۔ مگر بادشاہت کے بیٹے باہر اندھیرے میں ڈالے جائیں گے۔ وہاں رونا اور دانتوں کا پیسنا ہوگا

چہارم - وہ آیات جن سے ثابت ہوتا ہے کہ قیامت میں مومنوں کو سزا نہ ہوگی۔ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۸/۲۸ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰۗىِٕكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ ۴/۱۲۴

پس ثابت ہو گیا کہ نبی کے ساتھ ایمان لانا یا ایمان کے ساتھ اور اعمال صالح کرنا گناہوں کا کفارہ ہو کر نجات حاصل ہو جاوے گی۔

زبور ۸۴ / ۱۰ کہ ایک دن جو تیری بارگاہوں میں کٹے ایک ہزار سے بہتر ہے کیونکہ خداوند خدا ایک آفتاب ہے۔ اور سپر ہے خداوند فضل اور جلال بخشتا ہے اُن لوگوں سے جو سیدھی چال چلتے ہیں۔

یسعیاہ ۱ / ۱۶ تا ۱۸ اپنے تئیں دھوؤ آپ کو پاک کرو۔ اپنے برے کاموں کو میری آنکھوں کے سامنے سے دور کرو بدفعلی سے باز آؤ نیکوکاری سیکھو انصاف کے پیرو ہو۔ مظلوموں کی مدد۔ یتیموں کی فریادرسی کرو بیوہ عورتوں کے حامی ہو اب آؤ کہ ہم باہم حجت کریں خداوند کہتا ہے اگرچہ تمہارے گناہ قرمزی ہوں پر برف کی مانند سفید ہو جاوینگے اور ہرچند وہ ارغوانی ہوں پر اُون کی طرح اُجلے ہونگے۔

متی ۵ / ۳ تا ۱۲ مبارک وہ ہیں جو دل کے غریب ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہت انہیں کی ہے مبارک وہ ہیں جو افسوس کرتے ہیں کیونکہ وہ تسلی پاوینگے۔ مبارک وہ ہیں جو حلیم ہیں کیونکہ زمین کو ورثہ میں پاوینگے مبارک وہ ہیں جو راستبازی کے بھوکے اور پیاسے ہیں۔ کیونکہ وہ آسودہ ہونگے۔ مبارک وہ ہیں جو رحم دل ہیں کیونکہ اُنپر رحم کیا جائیگا مبارک وہ ہیں جو پاکدل ہیں کیونکہ وہ خدا کو دیکھینگے مبارک وہ ہیں جو صلح کراتے ہیں کیونکہ وہ خدا کے بیٹے کہلائینگے۔ مبارک وہ ہیں جو راستبازی کے سبب ستائے گئے ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہت انہیں کی ہے جب میری خاطر لوگ تمہیں لعن طعن کرینگے اور ستائینگے اور ہر طرح کی بری باتیں تمہارے حق میں جھوٹ سے کہیں گے تو تم مبارک ہوگے خوشی کرنا اور نہایت شادماں ہونا کیونکہ آسمان پر تمہارا اجر بڑا ہے۔ اسلئے کہ لوگوں نے اُن نبیوں کو بھی جو تم سے پہلے تھے اسیطرح ستایا تھا۔ (مسیح م)

رومیون ۲ / ۷ جو نیکوکاری میں ثابت قدم رہکر جلال اور عزت اور بقا کے طالب ہوتے ہیں اُن کو ہمیشہ کی زندگی دیگا مگر جو تفرقہ ڈالنے والے اور حق کے نہ ماننے والے بلکہ ناراستی کے ماننے والے ہیں اُن پر غضب اور قہر اور مصیبت اور تنگی آوے گی اور یہ ہر ایک بدکار پر آئیگی پہلے یہودی پر پھر یونانی پر مگر ہر ایک نیکوکار کو جلال اور عزت اور سلامتی ملے گی۔ پہلے یہودی کو پھر یونانی کو کیونکہ خدا کے ہاں کسی کی طرفداری نہیں۔

[۱] مثلاً یوشع - شموئیل - داؤد - سلیمان - یسعیاہ - ارمیا - عزیر - حزقیل - الیاس - الیسع - یونس - زکریا - اور یحییٰ علیہم السلام
[۲] یعنی انجیل شریف اور معجزات۔

ع ۱۰ / ۱۰
منزل ۱

رَسُوْلٌ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيْقًا

کوئی رسول ایسی تعلیم لے کر آیا جو تمہارے نفسوں کی خواہش کے مطابق نہ تھی تم نے تکبر کیا پس کسی فریق کی تکذیب کی اور کسی فریق کو

رومیون ۲ ۱۳ کیونکہ شریعت کے سننے والے خدا کے نزدیک راستباز نہیں ہوتے بلکہ شریعت پر عمل کرنے والے راستباز ٹھیرائے جائینگے۔

پنجم وہ آیات جو اللہ تعالیٰ کے رحم عفو اور مغفرت کا بیان فرماتی ہیں۔ وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ ۝ وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ۝ وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ ۝ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ۝ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا ۝ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۝ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۝

اِن سے صاف ظاہر ہے کہ اللہ کریم کے اسمائے تواب غفور اور رحیم کا فیضان ایسی توبہ کے بعد ضرور ہوتا ہے جو گناہ کے ساتھ ہی وقت موت سے پہلے پہلے کی جاوے مگر اسکا عکس کہ بلا توبہ کوئی گناہ نہیں بخشا جائیگا صحیح نہیں بلکہ اُسکی رحمت اور فضل کی یہ شان ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۝ اس سے صاف ظاہر ہے کہ بلا توبہ بھی شرک کے سوا باقی سب گناہ جسکے واسطے اللہ چاہے گا بخشدیگا چنانچہ ایک اور آیت میں اپنے نیک بندوں کو مخاطب کرکے فرماتا ہے لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۝ پس پہلی آیت میں جو لمن یشاء ہے اُس سے مراد وہی لوگ ہونگے جو دوسری آیت میں لا تقنطوا کے مخاطب ہیں یعنی خدا کے طالب اور خدا کے شکر گذار بندے۔

زبور ۱۴۷ ۱۱ خداوند کو اُن سے جو اُس سے ڈرتے ہیں اور اُنسے جو اُسکی رحمت کے امیدوار ہیں رضا ہے۔

دانی ایل ۹ ۱۸ اپنی آنکھیں کھول ہماری ویرانیوں کو اور اُس شہر کو جو تیرے نام کا کہلاتا ہے دیکھ کہ ہم تیرے حضور اپنی راستبازیوں پر نہیں بلکہ تیری بے نہایت رحمتوں پر تکیہ کرکے اپنی مناجات کرتے ہیں۔

میکاہ ۷ ۱۸ تجھسا خدا کون ہے جو بدکاریوں کو معاف کرے اور اپنی میراث کے باقی لوگوں کے گناہوں سے درگذرے وہ اپنا غصہ ہمیشہ تک نہیں رکھ چھوڑتا ہے کیونکہ وہ رحم کرنے میں بہت خوش ہے۔ وہ پھر کے ہم پر شفقت کرے گا۔ وہی ہمارے گناہوں کو دبا ویگا ہاں تو اُن کی ساری خطاؤں کو سمندر کے گہراپے میں ڈالدے گا۔

زبور ۲۷ ۱ خداوند میری روشنی ہے اور میری نجات۔

زبور ۱۰۳ ۱۷ لیکن خداوند کی رحمت اُن پر جو اُس سے ڈرتے ہیں ازل سے ابد تک ہے اور اُس کی صداقت فرزندوں کے فرزندوں پر

تَقْتُلُوْنَ ﴿۸۷﴾ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾

قتل کرتے رہے۔ اور اُنہوں نے کہا ہمارے دل پردوں میں ہیں[1] نہیں بلکہ اُن کے کفر کی وجہ سے اللہ نے اُن کو لعنتی بنا دیا۔ پس تھوڑی ہی ایمان

وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ

اور جب اللہ کی طرف سے اُن کے پاس کوئی کتاب آئی جو اُن کی موجودہ (تعلیم) کی تصدیق کرنے والی تھی تو باوجودیکہ پہلے سے

اُسکے عہد کو حفظ کرتے ہیں اور اُس کے حکموں کو یاد کر کے عمل کرتے ہیں۔

متی ۱۹ اے اُستاد میں کونسی نیکی کروں تاکہ ہمیشہ کی زندگی پاؤں اُس نے اُس سے کہا تو مجھ سے نیکی کی بابت کیوں پوچھتا ہے نیک تو ایک ہی ہے البتہ اگر تو زندگی میں داخل ہونا چاہتا ہے تو حکموں پر عمل کر۔ (شاگرد مسیحؑ و مسیحؑ)

زبور ۶۵ اے تو جو دعاؤں کا سننے والا ہے سارے بشر تجھ پاس آوینگے خطاؤں نے مجھے مغلوب کیا ہے ہمارے گناہوں کا کفارہ تو ہی کریگا (داؤد علیہ السلام) کوئی اچھی چیز دریغ نہ رکھے گا (داؤد علیہ السلام)

زبور ۹۴ جب کہ میرے دل میں فکریں کثرت سے ہوتیں تب تیری تسلیاں میری جی کو خوش کرتیں۔

زبور ۱۴۵ خداوند اپنی ساری راہوں میں صادق ہے اور اپنے سب کاموں میں رحیم ہے خداوند اُن سب سے جو اُسکو پکارتے ہیں نزدیک ہے، اُن سب سے جو سچائی سے اُسکو پکارتے ہیں۔ وہ اُن لوگوں کی مراد جو اُس سے ڈرتے ہیں پوری کریگا وہی اُن کی فریاد سُنے گا اور اُنہیں بچائے گا خداوند اُن سب کی جو اُس سے محبت رکھتے ہیں حفاظت کرتا ہے لیکن۔ سارے خبیثوں کو نابود کریگا۔

آیات قسم سوم سے صاف ظاہر ہے کہ اُن لوگوں کو جو خدا اور رسول پر ایمان لائے کبیرہ گناہوں کی سزا ملیگی مگر آیات قسم دوم ظاہر فرماتی ہیں کہ سزا محض کافروں مکذبوں اور سرکشوں کو ملے گی پس ثابت ہو گیا کہ جو مومن کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہیں وہ بھی اسیطرح کے کافر یا مکذب یا سرکش ہیں تب ہی وہ سزایاب ہونگے اسلئے جو شخص اللہ اور رسول کی نافرمانی کرتا رہے خدا کے قانون سے انحراف کرے گناہ کرتے کرتے مر جائے ظلم کرتا رہے دنیاوی اشغال میں دین سے غافل بدمست اور سرکش بنا رہے فسق و فجور میں زندگی بسر کرے رشوت چوری لوٹ اور فریب سے لوگوں کا مال کھاتا رہے وہ جہنم میں جائیگا خواہ برائے نام کافروں میں شامل ہو یا مومنوں میں جیسا کہ آیات قسم اول سے صاف طور پر ظاہر ہے کیونکہ جو مومن کہلا کر گناہوں کا عادی اور خدا سے نڈر رہے وہ عملاً کافر کذاب اور سرکش ہے پر جو مومن ایسے ہیں جو اعمال صالح کرتے رہے یا انبیا علیہم السّلام پر اُن کی سخت مصیبتوں اور ذلتوں کیوقت ایمان لائے ایسے نیک بندوں اور جاں نثاروں کو کچھ عذاب نہ ہوگا نہ وہ رسوا کئے جائینگے جیسا کہ آیات قسم چہارم سے صاف ظاہر ہے۔ اِنسے جو گناہ سرزد بھی ہوئے ہیں اُن کی نیکیوں سے دب جائینگے۔ کیونکہ پہلی حالت کو چھوڑ کر نبی پر ایمان لایا اور اُسکے ساتھ ہر طرح کی ذلت و مصیبت اُٹھانا اعلیٰ درجہ کی توبہ ہے اور توبہ کے بعد ہر ایک گناہ معاف ہو جاتا ہے جن گناہوں سے توبہ نہیں کی گئی اُس کا حساب یہ ہوگا کہ اُن کی نیکیاں تو خدا کے فضل سے دس گُنی یا اُس سے بھی زیادہ ہو جائیں گی مگر بدیاں اُسی قدر رہینگی اِسلئے میزان میں اگر نیکیوں کا پلہ بھاری ہوگیا تو یہ مومن بخشے جائینگے۔ ورنہ نہیں۔ پس اصل فیصلہ میزان پر ہوگا ایک پلہ میں ہر ایک انسان

[1] یعنی ہمارے دلوں میں تمہاری کوئی بات اثر نہیں کرتی یہ بھی ایک قسم کی لعنت ہے جیسا کہ دوسری آیت میں ارشاد ہے اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۱۸/۱۵ ایک اور آیت میں کفار کا بیان ہے وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ ۴۱/۵

يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۚ فَلَعْنَةُ

(اسی امید سے) منکروں پر فتح کی دعائیں کرتے تھے [1] پھر بھی جب وہ چیز آئی جسکو اُنہوں نے پہچان لیا منکر ہوگئے پس کافروں پر

اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾ بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ

اللہ کی لعنت ہے کیا بُری چیز ہے جسکے عوض میں اپنے نفسوں کو بیچ ڈالا کر (اصل کلام سے) جو اللہ نے نازل کیا ہے

اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ

محض اسوجہ سے باغیانہ کفر کر بیٹھے کہ اللہ اپنے فضل سے اپنے بندوں میں سے جسپر چاہتا ہے اوتارتا ہے پس

الی بدیاں اور ایک میں نیکیاں رکھی جائینگی جسکی بدیاں زیادہ ہونگی وہ دوزخ میں جائیگا اور جسکی نیکیاں زیادہ ہونگی وہ بہشت میں جائیگا۔ کسی ایک عمل کو موجب عذاب یا موجب ثواب قرار دینا غلطی ہے فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ انصاف تو یہ ہے آگے اُسکا فضل و رحم ہے اس مضمون کو فرضی نقشہ میں اس طرح پر دکھا سکتے ہیں۔

اسطرح ہر انسان اپنی اپنی نیکیوں اور بدیوں کا مقابلہ کرکے اپنے واسطے فیصلہ کرسکتا ہے مگر تعصب نفسانی امید فرضی نجات اور افترائی قصوں کی حالت میں کوئی انسان کچھ نہیں سمجھتا۔ بلکہ ہر ایک مذہب والا اپنے آپ کو نجات یافتہ اور دوسروں کو جہنمی تصور کرتا ہے اور اسی طور سے ہر ایک شخص اپنے اپنے حال میں مست ہے اسلئے قرآن مجید نے جو نور مبین اور قول فیصل ہے اور ادھر طریقوں سے اس مسئلہ کو واضح اور صاف کردیا ہے چنانچہ نجات پانیوالوں کی یقینی علامتیں حسب ذیل بیان فرمائی ہیں۔

اول لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۲۶۲ اُنپر کچھ خوف نہیں اور نہ وہ حزین ہوتے ہیں۔ **دوم** مَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى ۷۲ جو یہاں اندھا ہے وہ وہاں بھی اندھا رہے گا **سوم** وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۴۶ جو اپنے رب کے جلال سے ڈرتا ہے اُسکے واسطے دو جنت ہیں **چہارم** اللہ کی معیت محبت ہدایت اور نصرت کا شامل حال رہنا پس جس شخص میں یہ آثار نہیں اُسکو نجات کا یقین رکھنا اور دعوٰی کرنا بے بنیاد خیال ہے تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ

[1] حسب نبوت تورات شریف یہود لوگ مدت سے پہلے اور محمد علیہما الصلوٰۃ والسلام کے منتظر چلے آرہے تھے اور امید میں رکھتے تھے کہ انکی طفیل اُن کو بڑی فتوحات حاصل ہونگی اور ابتک بھی اسی انتظار و امید میں ہیں مگر جب انکا ظہور ہوا تو منکر ہوگئے اور عمداً منکر ہوئے

بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ۚ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا

غضب پر غضب ہیں آئی اور کافروں کے واسطے عذاب ہے ذلت والا ہے اور جب ان کو کہا جائے کہ جو کلام

بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۗ وَهُوَ الْحَقُّ

اللہ نے اتارا ہے اس پر ایمان لاؤ جواب دیتے ہیں کہ جو ہم پر اتارا گیا ہے ہم اسکو مانتے ہیں اور جو اسکے سوا ہے اسکو نہیں مانتے حالانکہ وہ حق

مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ۗ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ

اور ان کی موجودہ کتاب کا مصدق ہے پس ان سے سوال کر کہ اگر تم مومن تھے پہلے سے انبیاء اللہ کو کیوں

قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۲-۱۱۱ ظاہری اعمال کے لحاظ سے عذاب ثواب کے مسئلہ کو مفصلہ ذیل آیات میں بیان کیا ہے جو تمام تشریحات بالا کا آخری نتیجہ ہے بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۲-۸۲ نجات اور کفارہ گناہ کی سچی فلاسفی یہی ہے جو بیان کی گئی کہ انسان کے گناہ کسی طرح سے معاف ہوتے رہتے ہیں بہت سے گناہ نیکیوں کے عوض میں بہت سے گناہ خداوند کریم کے فضل سے بہت سے گناہ توبہ سے شرک کے سوا باقی سب گناہ کے بغیر بھی معاف ہوجاتے ہیں گویا کہ گناہوں کا اصل کفارہ خود انسان کی نیکیاں اور توبہ ہے یا خداوند کریم کا لا انتہا فضل اور بے حساب رحمت غیر محدود معافی اور بیکران مغفرت ہے کہ ہر ملک اور ہر قوم میں گناہوں کا کفارہ اسی طرح ہوتا رہا اور ابد تک ہوتا رہیگا اسکو انسانی فطرت و عقل تسلیم کرتی اور یہی تمام کتب الہامی کی تعلیم ہے ۔ ہم ذیل میں وہ آیات تورات و انجیل پیش کرتے ہیں جنسے نصاریٰ نے دھوکا کھا کر کفارہ کی ایک نئی اور غیر معقول صورت تجویز کرلی ہے کہ مسیح علیہ السلام مصلوب ہوکر لعنتی بنے اور تمام دنیا کے گناہوں کا کفارہ ہوے۔

(۱) گلیتون ۱/۴ جس نے ہمارے گناہوں کے باعث اپنے آپ کو قربان کردیا تاکہ ہمارے خدا اور باپ کی مرضی کے موافق ہمیں اس موجودہ خراب جہان سے خلاصی بخشے۔ یہ ایک عام بات ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام اسی طرح بدکاروں کے واسطے قربان ہوتا ہے۔ اُن کے وعظ و نصیحت اور صاف صداقت سے بدعمل لوگ ہمیشہ ضد پکڑ کر طرح طرح کی تکلیفیں دیتے رہے بہت سے نبیوں کو مارا بہتوں کو قتل کیا۔ اس قربانی میں مسیح کی کوئی خصوصیت نہیں۔

امثال سلیمان ۲۱/۱۸ شریر لوگ صادق کے بدلے اور خطاکار راست بازوں کے عوض فدیہ دیے جائینگے۔ تو کیا نعوذ باللہ مسیح علیہ السلام شریر و خطاکار تھے تاکہ صادقوں کے بدلے فدیہ ہوسکیں اور دوسرے تمام انسان صادق و راست باز کیا یہ انصاف کی بات ہے کہ عام خلقت گناہ کرے اور مسیح ان کے عوض میں عذاب بھگتیں کیا خدا تعالیٰ کی شان اور تقدس کے موافق یہی بات ہے کہ وہ ایک معصوم نبی کو بدکاروں کے عوض مصلوب کرنا چاہے۔ پھر آپکا صلیب پر مرنا بھی اناجیل سے صاف طور پر ثابت نہیں ہوتا۔ کیا ایک غیر معقول اور فرضی مسئلہ کی بنا پر تمام فطرت و عقل اور تعلیم ربانی باطل ٹھہر سکتی ہے۔

(۲) گلیتون ۲/۱۵ و ۱۶ کہ آدمی شریعت کے اعمال سے نہیں صرف یسوع مسیح پر ایمان لانے سے راستباز ٹھہرتا ہے خود بھی یسوع مسیح پر ایمان لائے تاکہ ہم مسیح پر ایمان لانے سے راستباز ٹھہریں۔ یہ آیت یا تو الحاقی ہے یا تاویل طلب کیونکہ مفصلہ ذیل

مُؤْمِنِينَ ﴿٩١﴾ وَلَقَدْ جَاءَكُمْ مُوسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهِ

قتل کرتے رہے ہو لہ — اور تمہارے پاس موسیٰ بھی صاف نشانات کے ساتھ آیا تھا پھر اُسکے پیچھے تم نے بچھڑا (معبود) مان لیا

وَأَنْتُمْ ظَالِمُونَ ﴿٩٢﴾ وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ خُذُوا

اور تم ظالم تھے — اور جب ہم نے تم سے عہد لیا — اور تم پر کوہ طور کو بلند کیا — (اور حکم دیا)

مَا آتَيْنَاكُمْ بِقُوَّةٍ وَاسْمَعُوا قَالُوا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَأُشْرِبُوا فِي قُلُوبِهِمُ

جو کچھ ہم نے دیا ہے اُسے قوت کے ساتھ پکڑو اور سنو — بولے ہم نے سنا اور نافرمانی کی — اور انکے دلوں میں کفر کی وجہ سے

آیات کے مخالف ہے۔ متی ۴ ۱۷ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آگئی۔

متی ۱۹ ۲۴ اونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے نکل جانا اس سے آسان ہے کہ دولتمند خدا کی بادشاہت میں داخل ہو۔

متی ۵ ۲۲ جو کوئی اپنے بھائی کو پاگل کہے گا وہ صدر عدالت کی سزا کے لایق ہوگا اور جو اُس کو احمق کہیگا وہ آگ جہنم کا سزاوار ہوگا

لوقا ۱۱ ۲۸ مگر زیادہ مبارک وہ ہیں جو خدا کا کلام سنتے اور اُس پر عمل کرتے ہیں۔

متی جو مجھے اے خداوند اے خداوند کہتے ہیں اُن میں سے ہر ایک تو آسمان کی بادشاہت میں داخل نہ ہوگا مگر وہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہے۔

(۳) فلپیوں ۲ ۵ تا ۱۱ پس ویسا ہی مزاج رکھو جیسا یسوع مسیح کا تھا۔ جس نے خدا کی صورت پر ہو کر خدا کے برابر رہنے کو قبضہ میں رکھنے کی چیز نہ سمجھا بلکہ اپنے آپ کو خالی کر دیا۔ اور خادم کی صورت اختیار کی۔ اور انسانوں کے مشابہ ہو گیا اور انسانی شکل میں ظاہر ہو کر اپنے آپ کو پست کر دیا اور یہاں تک فرمانبردار رہا کہ موت بلکہ صلیبی موت گوارا کی۔ اسیواسطے خدا نے بھی اُسے بہت سربلند کیا اور اُسے وہ نام بخشا جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے۔ تا کہ یسوع کے نام پر ہر ایک گھٹنا ٹکے۔ خواہ آسمانیوں کا ہو خواہ زمینیوں کا خواہ اُن کا جو زمین کے نیچے ہیں۔ اور خدا باپ کے جلال کیلئے ہر ایک زبان اقرار کرے کہ یسوع مسیح خداوند ہے (پولس) یہ آیت بھی قابل سند نہیں ہو سکتی کیونکہ مفصلہ ذیل آیات بینات کے صاف خلاف ہے۔

متی ۲۰ ۲۳ میرا پیالہ تو پیو گے لیکن اپنے دہنے بائیں کسی کو بٹھانا میرا کام نہیں۔ مگر جن کیلئے میرے باپ کی طرف سے تیار کیا گیا انہیں کیلئے ہے۔

استثنا ۴ ۳۹ سو اس بات کو جان لو اور دل میں غور کرو کہ خداوند ہی خدا ہے جو اوپر آسمان میں ہے اور اُسکے سوا کوئی نہیں۔

استثنا ۶ ۴ سن لے اے بنی اسرائیل خداوند ہمارا خدا اکیلا خداوند ہے استثنا ۳۲ ۱۲ الغرض آیت (۳) اُن تمام آیات تورات وانجیل کے خلاف ہے جو خداوند کریم کو ایک واحد احد لاشریک اور بے مثال قرار دیتی ہیں اور مسیح کو ایک عاجز بندہ و خدا نما دہ

لہ یعنے اگر تم میں تورات پر ایمان ہوتا یا فطرتی ایمان ہی کچھ ہوتا تو یحییٰ اور زکریا اور عیسیٰ علیہم السلام کے قتل میں کوشش نہ کرتے تمہارے آباؤ اجداد کا یہ حال تھا تم بھی قدم بقدم اُن کی چال پر چلے ہو اور اُس طریق سے اب محمد صلعم کو قتل کرنا چاہتے ہو۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید گذشتہ بنی اسرائیل کے اقوال و افعال زمانہ موجودہ بنی اسرائیل کو اس طرح پر شامل فرمانا ہے گویا کہ وہ افعال اُن سے سرزد ہوئے اور حقیقت میں اُن کی مخالفت و تکذیب کی طرف سے ہو رہی ہے وہ بعینہ اُسی قسم کی ہے جو اُن کے بزرگوں سے ہوتی رہی اور یہ تکذیب و تکفیر و نیا پرستی حماقت اور جہالت مدتوں سے ایسی مسلسل چلی آتی ہے کہ گویا گذشتہ اور موجودہ بنی اسرائیل ان حرکات کے لحاظ سے ایک ہی وجود ہیں۔

منزل ۱

الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ قُلْ بِئْسَمَا يَأْمُرُكُمْ بِهِ إِيمَانُكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿۹۳﴾

بچھڑا ابلا دیا گیا (ان کو) سنادے کہ جس بات کا حکم تمہارا ایمان تمہیں کرتا ہے وہ برا ہے جب تم مومن ہو

قُلْ إِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْآخِرَةُ عِنْدَ اللَّهِ خَالِصَةً مِنْ دُونِ النَّاسِ

ان کو سنا دو کہ اگر اور لوگوں کیواسطے نہیں بلکہ خالصۃً تمہارے ہی واسطے اللہ کے پاس دار آخرت ہے

تفصیل کیلئے دیکھو توحید کا بیان ۱۰/۶ میں الوہیت و ابنیت مسیح کا ابطال ۵/۴۲ میں۔

تیمتھیس ۱/۸تا۱۱ مگر ہم جانتے ہیں کہ شریعت اچھی ہے بشرطیکہ کوئی اُسے شریعت کے طور پر کام میں لائے۔ یعنی یہ سمجھکر کہ شریعت راستبازوں کیلئے مقرر نہیں ہوئی بلکہ بے شرع اور سرکش لوگوں اور بیدینوں اور گنہگاروں اور ناپاکوں اور رندوں اور ماں باپ کے قاتلوں۔ اور خونیوں اور زناکاروں اور لونڈی بازوں۔ اور بردہ فروشوں اور جھوٹوں اور جھوٹی قسم کھانیوالوں اور ان کے سوا صحیح تعلیم کے برخلاف کرنیوالوں کیواسطے ہے۔ یہ خدائے مبارک کے جلال کے اُس خوشخبری کے موافق ہے جو میرے سپرد ہوئی

عبرانیوں ۷/۱۸تا۲۱ غرض پہلا حکم کمزور اور بے فائدہ ہونے کے سبب سے منسوخ کیا گیا۔ کیونکہ شریعت نے کسی چیز کو کامل نہیں کیا۔ اُس کی جگہ ایک بہتر اُمید پیدا ہوئی جسکے وسیلہ ہم خدا کے نزدیک جا سکتے ہیں اور چونکہ مسیح کا تقرر بغیر قسم نہوا۔ کیونکہ وہ تو بغیر قسم کے کاہن مقرر ہوئے ہیں۔ مگر یہ قسم کے ساتھ اُس کی طرف سے ہوا جس نے اس کے ساتھ کہا کہ خداوند نے قسم کھائی ہے اور اُس سے پھریگا نہیں کہ تو ابد تک کاہن رہیگا (پولس) یہ آیات صاف طور پر الحاقی یا تاویل طلب ہیں کیونکہ آیات ذیل کی مخالف ہیں

زبور ۱۱۹/۸۹ اے خداوند تیرا کلام آسمان پر سدا ثابت ہے۔ تیری سچائی پشت در پشت ہے تو نے زمین کو قیام بخشا اور وہ ٹھہری رہی وے تیری عدالتوں کیلئے آج کے دن تک قایم ہیں کیونکہ سب تیرے خادم ہیں اگر تیری شریعت میری خوشی نہوتی تو میں اپنی مصیبت میں

یسعیاہ ۴۰/۸ یقیناً لوگ گھاس ہیں۔ ہاں گھاس مرجھاتی ہے پھول کملاتے ہیں پر ہمارے خدا کا کلام ابد تک قایم ہے۔

یسعیاہ ۵۹/۲۰و۲۱ اور وہ بچانیوالا صیہون میں آوے گا ہاں اُنہیں کو درمیان جو یعقوب کے درمیان بدی سے باز آتے خداوند فرماتا ہے کیونکہ میں جو ہوں سو اُن کے ساتھ میرا عہد یہ ہے خداوند فرماتا ہے کہ میری روح جو تجھ پر ہے اور میری باتیں جو میں نے تیرے منہ میں ڈالی ہیں تیرے منہ سے اور تیری نسل کے منہ سے اور تیری نسل کی نسل کے منہ سے اب سے لیکر ابد تک جاتی نہ رہینگی خداوند کا یہی ارشاد ہے

متی ۵/۱۷تا۱۹ یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت سے ہرگز نہ ٹلے گا جب تک سب کچھ پورا نہ ہو جائے۔ پس جو کوئی ان چھوٹے سے چھوٹے حکموں میں سے بھی کسی کو توڑیگا اور آدمیوں کو بھی سکھائیگا وہ آسمان کی بادشاہت میں سب سے چھوٹا کہلائیگا لیکن جو اُنپر عمل کریگا اور اُن کی تعلیم دیگا وہ آسمان کی بادشاہت میں بڑا کہلائیگا۔

متی ۲۲/۳۴تا۴۰ اور جب فریسیوں نے سنا کہ اُسنے صدوقیوں کا منہ بند کر دیا تو وہ جمع ہو گئے اور اُن میں سے ایک عالم شرع نے آزمانے کیلئے اُس سے پوچھا کہ اے اُستاد توریت میں کونسا حکم بڑا ہے۔ اُس نے اُس سے کہا کہ خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل سے محبت رکھ۔ بڑا اور پہلا حکم یہی ہے اور دوسرا اُس کی مانند یہ ہے کہ اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت رکھ انہی دو حکموں پر تمام توریت اور انبیا کی کتابوں کا مدار ہے۔

منزل ۱

فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۹۴﴾ وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا ۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ

تو موت کی آرزو کرو اگر تم سچے ہو ملہ اور وہ اُن عملوں کے سبب سے جو انہوں نے آگے بھیجے ہیں کبھی ابتک بھی آرزو نہ کرینگے

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ ۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۵﴾ وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰي حَيٰوةٍ ڔ وَ

اور اللہ ظالموں کو جاننے والا ہے اور تو اُن کو تمام لوگوں میں زندگی پر زیادہ حریص پائیگا اور

مِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ڔ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ڔ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ

جن لوگوں نے شرک کیا اُن میں سے ہر ایک چاہتا ہے کاش ہزار برس عمر دیا جاوے حالانکہ اگر عمر دی بھی جاوے

مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ ۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا

تو عذاب سے کچھ دور کرنے والی نہیں اور اللہ دیکھ رہا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں اے محمد انہیں کہدے جو شخص جبرائیل فرشتہ کا

لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰي قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَ

دشمن ہو پس اُسی نے یہ (قرآن) اللہ کے اذن سے تیرے قلب پر نازل کیا ہے جو آپ سے پہلی تعلیمات کا مصدق اور

هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۹۷﴾ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ

مومنوں کیواسطے ہدایت و بشارت ہے جو اللہ کا اور اُس کے فرشتوں کا اور رسولوں کا

زبور ۱۳۹: ۲۳، ۲۴ اے خدا مجھے جانچ اور میرے دل کو جان مجھے آزما اور میرے اندیشوں کو پہچان۔ دیکھ کیا مجھ میں کوئی برا نگیز عادت سے ازاں نہیں اور اعمال ۲۴: ۱۴ لیکن تیرے سامنے یہ اقرار کرتا ہوں کہ جس طریق کو وہ بدعت کہتے ہیں اُسی کے مطابق میں اپنے باپ دادوں کے خدا کی عبادت کرتا ہوں۔ اور جو کچھ توریت اور نبیوں کی کتابوں میں لکھا ہے اُن سب پر ایمان ہے اور خدا سے اُسی بات کی امید رکھتا ہوں جس کے وہ بھی منتظر ہیں کہ راستبازوں اور ناراستوں دونوں کی قیامت ہوگی۔

ملہ مومنوں کو اپنے اعمال پر نظر ڈالنے سے موت کا خوف ہوتا ہے جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۴۲: ۱۸ قیامت کو جو لوگ نہیں مانتے وہ اُس کی جلدی کرتے ہیں اور جو مانتے ہیں وہ اُس سے ڈرتے ہیں۔ مگر جن لوگوں کو دعویٰ ہے کہ دار الآخرۃ اللہ کے نزدیک خالصًا اُن کا ہی ہے اور کسی انسان کا اُس میں حق نہیں اور اس دعوے پر اُن کو یقین کامل بھی ہے تو پھر چاہیے کہ ہمارے مرجانے کی دعا کریں کیونکہ اگر وہ مستجاب الدعوات ہیں تو وہ جیتے جی ہی فیصلہ کرن جنگ کریں الموت کے معنے قرآن مجید میں جنگ کے بھی ہیں جیسا کہ آیات ذیل ہیں وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۳: ۱۴۳ یہاں الموت کے معنی جنگ کے ہی ہیں۔ یہ سوال ہر ایک انسان کیواسطے قابل غور ہے اس میں تدبر کرنے سے ہر ایک انسان بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ دنیا کی طلب اُس کے اندر کسقدر اور فلاح آخرت پر اس قدر ہے۔ بقدر ہم ہر ایک انسان اپنے اپنے مذہب میں مطمئن ہے کہ وہی نجات یافتہ ہوگا اور کوئی نہیں اس سوال پر غور کرنے سے اسلوب فیصلہ ہو سکتی ہے جسقدر کوئی شخص مشرک یا خدا سے دور ہوگا اسیقدر حیات دنیا کا زیادہ طالب رہیگا۔ اور جس قدر کوئی انسان خدا کی محبت اور رحمت کے آثار دیکھے ہوئے ہوگا اُسیقدر دنیا سے بیزار رہیگا۔ مگر خوف خدا اعلیٰ چیز ہے وہ تو مومنوں کو ہی نصیب ہوتا ہے اِنَّمَا يَخْشَى

ملہ اس میں یہود کے بیہودہ توہمات کی تردید ہے وہ کہا کرتے تھے کہ جبرائیل جو محمد پر وحی لاتا ہے وہ ہمارا دشمن ہے اسلئے ہم محمد کو

ع ۲ ، ع ۱۱ ، منزل ۱

(حاشیہ: انجیل / زبور ... — دائیں حاشیے پر عمودی عبارت)

وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰىلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝۹۸ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۭ

اور جبرائیل وميكائيل كا دشمن ہے پس (یاد رکھو) کہ اللہ ایسے کافروں کا دشمن ہے اور ہم نے تو تیری طرف آیات

اللہ مِنْ عِبَادِہِ الصّٰلِحِیْنَ مگر مشرکوں کا یہ حال ہوتا ہے کہ ہر ایک اُن میں سے ہزار سال عمر چاہتا ہے اور اگر عمر زیادہ ہو بھی جائے تو عذاب تو نہیں ٹل سکتا ہزار سال سے مراد کثرت ہے نہ کہ خاص تعین جیسا کہ ساتھ کے الفاظ سے ظاہر ہے حالانکہ یہ اُنکے عذاب کو نہیں ٹال سکتا کہ اُن کو عمر (زیادہ) دی جاوے۔

اور اُس تعلیم کو نہیں مانتے۔ فرشتے جناب باری تعالیٰ میں کوئی چون وچرا نہیں کر سکتے بلکہ يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ اُنکی تعریف ہے پس جبرائیل ہو یا میکائیل یا کوئی اور فرشتہ وہ خدا کا فرمان بردار ہے وہ وہی احکام لاتے ہیں جو اللہ کریم نازل فرماتا ہے پس اُن کی مخالفت کرنا خدا کی مخالفت ہے اس مضمون کو سمجھنے کیواسطے فرشتوں کے حال سے واقف ہونا ضروری ہے اسلئے اسجگہ ہم ملایکہ کا حال مختصراً درج کرتے ہیں جب انسان خدا کی محبت الٰہی حکومت کو تمام محبتوں اور حکومتوں پر غالب کر لیتا ہے یہانتک کہ اسکا اپنا شوق اپنا ارادہ یا اپنا فعل کوئی بھی ایسا نہیں رہتا جو ذرہ بھر الٰہی منشائے اور حکم کے خلاف ہو سکے بلکہ ہر طرح سے خدا کا پکا عاشق خدا کا پکا فرماں بردار اور کامل خدمتگذار ہو کر اپنے وجود کو اُس کی رضا میں فنا کر دیتا ہے اِس حالت کا نام اسلام یا فنا فی اللہ یا فنا ہے جس میں محو ہو جاتا ہے مختصر نام اسکا فنا یا اسلام ہے۔ یہ حالت اکتسابی ہے یعنے انسان اپنی کوششوں سے اس حالت کو حاصل کر سکتا ہے جب وہ پکا مسلمان یا فنا فی اللہ ہو چکا تب خدا کے فضل سے کامل استقامت اور عرفان اُسکو حاصل ہوتے ہیں اِن حالتوں کو بقا اور لقا کہتے ہیں۔ یہ الٰہی محبت کا نزول ہے جو بندہ کی محبت پر ہوتا اور ایک عجیب لطیفہ انسانی قلب میں پیدا کر دیتا ہے جسکو روح القدس کہتے ہیں یہ ایک نئی زندگی ایک نئی روشنی اور نئی طاقت ہے جو انسان کو ملتی ہے پھر اُس کی عقل اُسکے ایمان اُسکے عرفان اور اُس کے حواس میں عظیم الشان تغیرات ظاہر ہو کر اسکو ایک نیا انسان اور بڑی طاقتوں اور لیاقتوں والا انسان بنا دیتے ہیں یہ روح القدس اُس حقیقی روح القدس کا ایک ظل ہے جو آسمان پر ہے اور جبرائیل کے نام سے مشہور ہے اس ظلی روح القدس کا تعلق فنا شدہ انسان سے بمنزلہ جان کی ہوتا ہے کہ ایک دم بھی اُس سے علیحدہ نہیں ہوتا یہ کاملوں کا دائمی نعم القرین ہے۔ برعکس اسکے اشد شریروں کا رفیق ابلیس ہوتا ہے جو بئس القرین ہے قرآن مجید فرماتا ہے اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ کوئی بھی نفس ایسا نہیں جسپر محافظ نہو۔ اس آیت سے ظاہر ہے کہ ہر وجود جسپر نفس کا اطلاق ہو سکتا ہے اُسپر ایک محافظ ہے گویا کل ستارے کیا سورج کیا چاند کیا زحل کیا مشتری سب پر محافظ ہیں جو اُن کی حفاظت کرتے اور اُن کے کام انجام دیتے ہیں روح القدس کا کامل نزول تو کاملین پر ہی ہوتا ہے مگر تھوڑا تھوڑا نزول حسب مراتب ایمان ومحبت واطاعت ہر ایک انسان پر ہوتا ہے جسقدر نیک خیال اور سچے خواب کسی انسان کو ہوتے ہیں وہ اُس جزوی نزول روح القدس کا طفیل ہیں برعکس اسکے جسقدر بد ارادے اور بد خواب پیدا ہوتے ہیں وہ حرکت شیطانی سے ہوتے ہیں۔ اسطرح عام انسانوں کے ساتھ ایک داعی الی الخیر ہے جسکو روح القدس یا ملک کہتے ہیں اور ایک داعی الی الشر ہے جسکو ابلیس یا ابلیس کہتے ہیں مختلف حالتوں کے مطابق اِن کا نفاذ اور تسلط انسان پر مختلف ہے جو کامل بندے ہیں وہ ابلیس سے بالکل آزاد اور ملک سے ہر وقت فیضیاب ہوتے ہیں برعکس اِس کے فاسق وفاجر لوگ فیوض روح القدس سے بے بہرہ اور پنجہ شیطان میں ہر وقت گرفتار رہتے ہیں۔ یہ تمام باتیں

منزل ۱

بَيِّنٰتٍ وَمَا يَكْفُرُ بِهَا إِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ﴿۹۹﴾ أَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ

بینات نازل کی ہیں ان سے تو بس وہی سرکشی کرتے ہیں جو فاسق ہیں [1] کیا جب کبھی انہوں نے عہد کیا تو ایک فریق نے اُن میں سے

انسانی فطرت اور حالات کے عین مطابق ہیں۔ ایک تو وہ لوگ ہیں اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ (اے شیطان) جو میرے بندے ہیں اُن پر تیرا کوئی غلبہ نہیں دوسرے وہ ہیں اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ شیطان نے اُن پر غلبہ پالیا ہے اِن دو حالتوں کے درمیان بہت سے مدارج ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے جو احکام اپنی مخلوق جسمانی یا روحانی کی نسبت ہوتے ہیں اُن کی تعمیل اور تکمیل کیلئے فرشتے محض ایک سائط ہیں مگر اپنی طرف سے وہ کوئی ارادہ یا تصرف نہیں رکھتے جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِأَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ فرشتے بات میں خدا پر سبقت نہیں کرتے اور اُس کے حکم پر عمل کرتے ہیں۔ فلسفیانہ بحثوں سے تو آجتک انسان کو نہ جسم کا ثبوت ملا نہ روح کا نہ ملایکہ کا۔ چنانچہ جسمانی فرقہ (میٹیریلسٹس) تو یہی مانتے ہیں کہ دنیا میں جسم ہی جسم ہے اور روح کوئی چیز نہیں وہ محض جسمانی ترکیب کا ایک نتیجہ ہے روحانی فرقہ (سپری چوالسٹس) یہ مانتے ہیں کہ دنیا میں روح ہی روح ہے جسم کوئی چیز نہیں وہ محض روح کا خیال ہے جیسے خواب میں ہوتا ہے فرقہ انانیت (ایگو اسٹس) یہ مانتا ہے کہ دنیا میں ایک میں ہی ہوں اور باقی سب میرے خیال ہیں جیسا کہ خواب میں تمام چیزیں اپنا خیال ہوتی ہیں جب فلسفیانہ بحثوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ نہ جسم رہا نہ روح اور کچھ فیصلہ نہ ہوسکا آخر کار ہزارہا سال کے طول طویل مباحثات اور بے بنیاد تنازعات کے بعد داناؤں کو یہی ماننا پڑا کہ جسم یا روح کا ہم کوئی ثبوت نہیں دے سکتے۔ پس ان کو ایمانیات میں رہنے دو اور مان لو کہ جسم بھی ہے اور روح بھی اور اپنے خواص کے لحاظ سے یہ علیحدہ علیحدہ ہیں اسلئے ہم بے بنیاد مباحثات کو چھوڑ کر ظاہری حال پر نظر کرتے ہیں۔

مخلوقات کے دو بڑے اقسام ہیں اوّل عالم اجسام دوئم عالم ملایکہ و ارواح۔ یہ دونوں خالق واحد کی مخلوق اور باہم متناسب اور مطابق ہیں مثلاً عالم اجسام میں ہم دیکھتے ہیں کہ تمام کام وسائط در وسائط ہیں جیسے کہ دیکھنے کیواسطے صحت دماغ صحت چشم اور نور سننے کیواسطے صحت دماغ صحت گوش اور ہوا لکھنے کیواسطے قلم دوات کاغذ سیاہی وغیرہ ضروری ہیں اسی طرح عالم ارواح میں القا الہام خواب اور کشف کیلئے صحت دماغ صحت قلب اور وجود ملایکہ ضروری ہے۔ تمام اجسام قوت ارادہ فہم تدبر اور حکمت سے بے بہرہ ہیں اُن میں اپنے اپنے خواص موجود ہیں مگر اپنا ارادہ یا تدبر کچھ نہیں مکان کو دیکھکر ہر شخص یہی سمجھتا ہے کہ تدبیر انسانی سے بنا ہے کیونکہ مٹی۔ پتھر چونا اور لکڑی میں یہ مدبرانہ صورت بنا لینے کی کوئی قوت اور قابلیت نہیں پکا ہوا کھانا دیکھکر ہر شخص یہی کہیگا کہ انسانی تدبیر کا کام ہے کیونکہ نمک مرچ ہلدی پیاز دھنے دال ترکاری لکڑی پانی اور آگ وغیرہ اپنے ارادہ اور فکر سے خود بخود یہ حیثیت مجموعی پیدا نہیں کر سکتے ہاں اپنے اپنے خواص سب میں موجود ہیں مگر تدبیر اور ارادہ اُن میں

---

[1] یعنی ایسی آیات جنکا مطلب صاف صاف ہے جسکو ہر ایک صحیح الفطرت انسان کی عقل خود بخود مانتی اور تسلیم کرتی ہے جسکی مثیلات صحیفہ فطرت میں ہزار در ہزار موجود ہیں اور جسکی صداقت پر روز و شب واقعات شاہد ہیں پھر ایسی واضح بدیہی الثبوت اور فطرتی صداقتوں کو تسلیم نہ کرنا خود اِس بات کی دلیل ہے کہ اُنکا منکر فاسق ہے فاسق کے معنے ہیں نافرمان عہد الٰہی کو توڑنے والا جامہ انسانی سے خارج

[2] فسق کے معنی ہیں حکم نہ ماننا۔ خارج ہونا۔ توڑنا۔ پس فاسق کے معنے ہوئے نافرمان۔ انسانیت سے خارج۔ عہد شکن

مِّنْهُمْ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٠٠﴾ وَلَمَّا جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِّنْ عِندِ اللَّهِ

اُس کو پھینک دیا بلکہ اکثر اُن میں سے ایمان ہی نہیں لاتے   اور جب اُن کے پاس اللہ کی طرف سے رسول آیا

کچھ نہیں ایک کل یا کارخانہ کو دیکھ کر ہر شخص یہی سمجھتا ہے کہ اسکا مدبر اور منتظم کوئی ضرور ہے کیونکہ لوہا لکڑی آگ پانی اینٹ پتھر چونہ ہوا اور بھاپ وغیرہ اپنے ارادہ اور تدبیر سے وہ صورت اور ہیئت نہیں بنا سکتے۔ الغرض اشیائے مادی میں تمام خواص خالق مطلق کے پیدا کئے ہوئے موجود تو ہیں مگر اپنے ارادہ و تدبیر سے انتظامی اور تدبیری کام نہیں کر سکتے۔ اِسلئے ہر ایک مصنوعی چیز یا کل یا مکان یا کارخانہ کیواسطے انسانی تدبیر ضروری ہے اِسی طرح قدرتی نظاروں میں جو انتظامی کام ہیں وہ تمام ملائکہ کی تدبیر سے ہیں مثلاً رات دن موسموں کا تغیر و تبدل۔ بارشوں کا ایک اندازہ اور مقدار سے ہونا۔ آفتاب چاند سورج اور ستاروں کا اپنے اپنے مدار پر ایک قاعدہ اور انتظام سے گردش کرنا نرم اور سخت ہواؤں کا اپنے وقت پر چلنا۔ وغیرہ۔ اِس میں شک نہیں کہ سورج خود گرمی اور روشنی دیتا سمندر سے ابخرات اُٹھتے بادل بنکر ہوا میں پھرتے ہیں مگر ان تمام کاموں کا ایک خاص انتظام اور قاعدہ سے ہونا اور کبھی گڑبڑ نہ پڑنا ثابت کرتا ہے کہ اِن تمام مادی اشیا کے ساتھ مدبر ضرور ہیں جو تمام عالم کے ہر ایک واقعہ کو ایک حد و اندازہ کے اندر رکھکر انتظام میں فتور نہیں ہونے دیتے۔ اِس میں شک نہیں کہ آگ کھانے کو پکاتی ہے مگر اُسکا ایک حد و اندازہ پر رہنا بلا مدبر کے نہیں ہوسکتا الغرض تمام مصنوعی کاموں میں جسطرح مدبر انسان ہے اسیطرح تمام قدرتی انتظاموں میں مدبر ملائکہ ہیں۔ پھر انسانی انتظاموں میں جیسے مدرج ہوتے ہیں مثلاً فوجوں میں سپاہی ہیں پھر اُن پر جمعدار کرنیل اور میجر ہوتے ہیں پھر تمام فوجوں پر ایک کمانڈر انچیف ہوتا ہے اسیطرح محکمہ پولیس و سول پر ماتحت افسروں اور اُن سب پر ایک صدر افسر ہوتا ہے۔ تمام محکمہ جات پر ایک بادشاہ ہوتا ہے یہی سلسلہ نظام ملائکہ میں ہے ایک تو وہ ملائکہ ہیں جو ہر وجود کے ساتھ اُسکی جان کی طرح ہیں دوسرے وہ ہیں جو بڑے مدبر اور منتظم ہیں وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ اور تیرے رب کی فوجوں کو سوائے اُسکے کوئی نہیں جانتا۔ ہاں اسقدر قرآن مجید نے ظاہر فرمایا ہے کہ اعلیٰ مقام کے ملائکہ جو تمام لشکروں کے منتظم و مدبر اور تمام احکام الہی و قدرتہائے ربانی کے مظہر ہیں چار ہیں انہیں چار ملائکہ میں سے جواب حاملان عرش باری تعالیٰ ہیں جبرئیل و میکائیل ہیں۔ اب ہم ذیل میں اپنے اِس بیان کا خلاصہ علیحدہ علیحدہ حصوں میں بیان کرکے ساتھ قرآنی آیات پیش کرتے ہیں جو اس مضمون کی مصدق ہیں۔

(۱) خواص اشیائے مادی اور قوانین طبعیہ پر تمام موقوفات کا مدبر و منتظم مصنوعی کاموں میں مدبر و منتظم انسان ہے اور قدرتی کاموں میں ملائکہ۔ مصنوعی کاموں میں انسانی تدبیر اور انتظام ہر ایک شخص ملاحظہ کرتا ہے قدرتی انتظام کی بابت قرآن کریم فرماتا ہے وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا قسم اُن ہواؤں کی جو ابخرات کو ایسا جدا کرتی ہیں جیسے اُن کو جدا کرنے کا حق ہے پھر اُن ہواؤں کی قسم جو ابخرات کو اپنے اندر حاملہ عورتوں کی طرح لیے پھرتی ہیں پھر اُن ہواؤں کی قسم جو بادلوں کو منزل مقصود تک پہنچانے کیلئے چلتی ہیں پھر اُن فرشتوں کی قسم ہے جو دربردہ تمام امور کے منصرم اور انجام دہ ہیں یعنی تغیر ہواؤں کا چلنا بادلوں کا بننا ایک ظاہری علل اور معلولات کا سلسلہ ہے والبتہ ہے مگر اِس تمام کام کو ایک حد و اندازہ اور انتظام سے رکھنا ملائکہ کا کام ہے وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا قسم اُن ہواؤں اور فرشتوں کی جو نرمی سے بھیجے گئے اور زور و شدت کیساتھ چلتے ہیں اور قسم اُن ہواؤں کی

منزل ۱

مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيقٌ مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ كِتَابَ اللَّهِ

جس نے اُن کی موجودہ کتاب کی تصدیق کی — اہل کتاب میں سے ایک نے کتاب اللہ کو

جو بادلوں کو اُٹھاتی اور اُن فرشتوں کی جو اُن بادلوں پر موکل ہیں اور قسم اُن ہواؤں کی جو ہر ایک کلام کو کانوں تک پہنچاتی ہیں اور قسم اُن فرشتوں کی جو الٰہی کلام کو دلوں تک پہنچاتے ہیں۔

(۲) تمام اجسام کیواسطے ملائکہ اسطرح محافظ ہیں جیسے جان درختوں اور حیوانوں کیلئے اور جب محافظ اُن سے علیحدہ ہونگے اُسوقت عام فتور ہوکر تمام نظام درہم برہم ہو جائیگا جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے اِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۸۲/۱ تم پر محافظ ضرور ہیں لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ۱۳/۲ انسان کیواسطے خداتعالیٰ کی طرف سے پاسبان مامور ہیں جو ہر طرف سے یعنی کیا ظاہری کیا باطنی طور پر اُس کی حفاظت کرتے ہیں اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۸۶ کوئی وجود ایسا نہیں جس پر محافظ نہو فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ۙ وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا ۚ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ۶۹/۱ یعنے جب قیامت واقعہ ہوگی تو آسمان پھٹ جائیگا اور ڈھیلا اور سست ہو جائیگا اور اُس کی قوتیں جاتی رہینگی کیونکہ فرشتے جو آسمان اور آسمانی اجرام کیلئے جان کی طرح تھے تعلقات چھوڑکر کنارے ہو جائینگے اور اُس دن تیرے رب کے عرش کو آٹھ اپنے اوپر اُٹھائے ہونگے۔

(۳) مکاشفات اور خوابات میں ملائکہ انسان کی صورت میں متمثل ہوکر نظر آتے اور کلام کرتے ہیں جیسے کہ انسان کی روح بھی خوابات اور مکاشفات میں دوسرا وجود لے کر دور دور پھیر آتی ہے خود نظر آنے کے بغیر انسان کے دل میں القا یا الہام کرتا کچھ کلام سُنا دیتی یا لکھا ہوا دکھا دیتی ہیں ملائکہ رسول کہلاتے ہیں اِن کے صدر اعصد و جبرائیل ہیں روح القدس جوہر ایک مومن کی تائید کرتا ہی اسی کا ظل ہی کاملین کے ساتھ ہمیشہ رہتا اور اُن کے ہر ایک ارادہ و فعل اور ہر ایک رگ و ریشہ میں ایک نیا نور اور نئی زندگی بخشتا ہی یہ خدا کی طرف سے ایک نئی روح ہوتا ہی۔ مدارج ایمان و اعمال کے مطابق اسکے فیضان مختلف ہوتے ہیں جیسا کہ قرآن کریم فرماتا وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۲/۱۱ اُس (مسیح) کی ہمنے روح قدس سے مدد کی تمام مومنین جو دین میں ثابت قدمی دکھلائیں جن کی نسبت ارشاد ہی اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ۵۸/۲ یہی لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے ایمان ثبت کر دیا اور اپنی روح سے مدد کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت ہی وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۞ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۞ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۵۳/۱ محمد یہ کلام اپنی خواہش سے نہیں کرتا بلکہ وہ وحی ہی جو اُس کی طرف وحی کی گئی اُس کو زبردست طاقتوں والے نے تعلیم دی ہی نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ۞ عَلٰى قَلْبِكَ ۲۶/۱۹ اس قرآن کو روح الامین (جبرائیل) لے کر تیرے دل پر اُترا ہے۔ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا خدا تعالیٰ فرشتوں کو پیغام رساں اور واسطہ بنانے والا ہی۔ اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا ۲۲/۱۰ اللہ فرشتوں میں سے رسالت کیلئے انتخاب کر لیتا ہی قرآن مجید کی نسبت ہے اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۞ ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ۞ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ۸۱/۱ یہ بزرگ فرستادہ کا قول ہی جو صاحب قوت ہے صاحب عرش کے پاس عزت یافتہ ہے وہاں اطاعت کیا گیا اور امانت دار۔ مریم صدیقہ علیہا السلام کی نسبت ہی فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۱۹/۲ پھر بھیجی اُس کی طرف اپنی روح یعنی فرشتہ بھیجا پس وہ اُس کے آگے بشر کی صورت میں ہو گیا۔

منزل ۱

وَرَآءَ ظُهُوۡرِهِمۡ كَاَنَّهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿١٠١﴾ وَاتَّبَعُوۡا مَا تَتۡلُوا الشَّيٰطِيۡنُ عَلٰى

اپنے پیٹھ پیچھے ڈال دیا گویا کہ وہ جانتے ہی نہیں اور اُن جھوٹی باتوں کی پیروی کرنے رہے ؎ جو شیاطین

پیدایش ۱۸ باب ۱ و ۲ پھر خداوند ممرے کے بلوطوں میں اُسے نظر آیا اور وہ دن کو گرمی کے وقت اپنے خیمے کے دروازہ پر بیٹھا تھا اور اُس نے اپنی آنکھیں اُٹھا کے نظر کی تو کیا دیکھتا ہے کہ تین مرد اُس کے پاس کھڑے ہیں وہ اُنہیں دیکھ کر خیمے کے دروازے سے اُنکی ملاقات کو دوڑا اور زمین تک اُن کے آگے جھکا

پیدایش ۲۸ باب ۱۲ اور اُس نے (یعقوب نے) خواب دیکھا اور کیا دیکھتا ہے کہ ایک سیڑھی زمین پر دھری ہے اور اُسکا سرا آسمان کو پہنچا ہے اور دیکھو خدا کے فرشتے اُس پر سے چڑھتے اور اترتے ہیں۔

گنتی ۲۲ باب ۳۱ و ۳۲ وہیں خداوند نے بلعام کی آنکھیں کھولیں اور اُس نے خداوند کے فرشتہ کو دیکھا کہ راہ میں کھڑا ہے اور اُسکے ہاتھ میں تلوار کھینچی ہوئی ہے تب اُس نے اپنا سر جھکایا اور اوندھا گرا خداوند کے فرشتہ نے اُسے کہا کہ تو نے اپنی گدھی کو یہ تین بار کیوں مارا۔

قاضیون ۱۳ باب ۳ اور خدا کا فرشتہ اُس عورت کو دکھائی دیا اور اُسے کہا کہ دیکھ اب تو بانجھ ہے اور جنتی نہیں پر اب حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی سو اب خبردار رہیو اور مے یا نشے کی کوئی چیز نہ پیجیو اور ہر ایک ناپاک چیز کے کھانے سے پرہیز کیجیو کیونکہ دیکھ تو حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی

قاضیون ۱۳ باب ۱۵ تا ۲۱ اور منوحہ نے خداوند کے فرشتہ کو کہا کہ مجھے اجازت ہو تو ہم تجھکو روک رکھیں جب تک ہم تیرے لئے ایک بکری کا بچہ تیار کریں۔ تب خداوند کے فرشتہ نے منوحہ کو جواب دیا اگرچہ تو مجھے روک رکھے تب بھی میں تیری روٹی نہیں کھانے کا پر اگر تو سوختنی قربانی گذراننی چاہتا ہے تجھے لازم ہے کہ خداوند کیلئے گذرانے کہ منوحہ نہ جانتا تھا کہ وہ خداوند کا فرشتہ ہے پھر منوحہ نے خداوند کے فرشتہ کو کہا کہ اپنا نام بتا تاکہ جب تیرا کہا پورا ہو تو ہم تیری تعریف کریں اور خداوند کے فرشتہ نے اُسے کہا تو کیوں میرا نام پوچھتا ہے میرا نام عجیب ہے تب منوحہ نے ایک بکری کا بچہ نذر کی قربانی سمیت لے کر ایک چٹان پر خداوند کیلئے اُنہیں گذرانا اور فرشتہ نے عجیب کام کئے اور منوحہ اور اُس کی جورو دونوں دیکھ رہے تھے۔ اور ایسا ہوا کہ جب شعلہ مذبح پر سے آسمان کی طرف اُٹھا تو خداوند کا فرشتہ شعلہ کے درمیان مذبح پر سے آسمان کو چلا گیا اور منوحہ اور اُسکی جورو نے اس حال کو دیکھا اور اوندھے منہ زمین پر گرے خداوند کا فرشتہ منوحہ اور اُس کی جورو کو پھر دکھائی نہ دیا۔ تب منوحہ نے جانا کہ وہ خداوند کا فرشتہ تھا۔

دانی ایل ۹ باب ۲۱ میں یہ کہتا ہی تھا اور دعا مانگتا اور اپنی اور اپنی قوم بنی اسرائیل کے گناہوں کا اقرار کرتا تھا اور خداوند اپنے خدا کے حضور اپنے خدا کے پاک پہاڑ کیلئے اپنی مناجات میں تھا ہاں دعا مانگتا ہی تھا ہنوز میرے منہ سے باتیں ہو رہی تھیں کہ وہی شخص یعنی جبرئیل جسے میں نے شروع میں رویت میں دیکھا تھا حکم کے مطابق تیز پروازی کرتا ہوا آیا اور مجھے چھوا یہ شام کی قربانی گذراننے کے وقت کے قریب تھا۔

لوقا ۲ باب ۸ تا ۱۴ (بیت لحم کی چرواہوں کو یسوع کی پیدایش کی خبر ملی) اُسی علاقہ میں چرواہے تھے جو رات کو میدان میں رہ کر اپنے گلّے کی نگہبانی کر رہے تھے۔ اور خداوند کا فرشتہ اُن کے پاس آ کھڑا ہوا اور خداوند کا جلال اُن کے گرد چمکا اور وہ نہایت ڈر گئے مگر فرشتہ نے اُن سے کہا ڈرو نہیں۔ کیونکہ دیکھو میں تمہیں بڑی خوشی کی بشارت دیتا ہوں جو ساری اُمت کیواسطے ہوگی کہ آج داؤد کے شہر میں تمہارے لئے ایک منجی پیدا ہوا یعنی مسیح خداوند اور اِسکا تمہارے لئے یہ پتہ ہے کہ تم اُس بچہ کو کپڑے میں لپٹا اور چرنی میں پڑا ہوا پاؤگے اور یکایک اُس فرشتہ کے ساتھ آسمانی لشکر کا ایک گروہ خدا کی حمد کرتا اور یہ کہتا ظاہر ہوا کہ عالم بالا پر خدا کا جلال ظاہر ہے۔ اور زمین پر اُن آدمیوں میں جنسے وہ راضی ہے صلح۔

منزل ۱

؎ یعنی شیطان اور بدمعاش لوگ ۱۲

مُلْكِ سُلَيْمٰنَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ

سلیمان کی بادشاہت پر سنایا کرتے تھے مگر سلیمان نے کفر نہیں کیا [1] بلکہ شیاطین ہی کفر کرتے رہے کہ لوگوں کو

(۴) ملائکہ اپنی کامل فرمانبرداری اور ادراک و فہم منشائے ایزدی سے اسکے جمال و جلال کا اظہار نظام عالم کی زبان حال سے ونیز (عبادت) کرتے ہیں کبھی نہ تھکتے ہیں نہ غافل ہوتے ہیں يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ۲۱/۲۰ اُس کی رات دن تسبیح کرتے ہیں تھکتے نہیں بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ۲۱/۲۶ بلکہ خدا کے معزز خدمتگزار ہیں يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ۱۶/۵۰ خدائے برتر سے ڈرتے ہیں وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ۲۱/۲۸ اپنے رب ہی کے خوف سے لرزنے والے ہیں۔

(۵) ملائکہ اُن پاک بندوں کے مددگار غمگسار اور رہنما و ہمسر بنجاتے ہیں جو خدا کی محبت و اطاعت میں ثابت قدمی و وفاداری اور جان نثاری دکھا کر اپنے رب کی خوشنودی حاصل کر لیتے ہیں جیسے آنحضرت صلعم کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ۶۶/۴ پس اللہ ہی اُسکا مددگار ہے اور جبریل اور نیک مومن، اور فرشتے اسکے پیچھے مددگار ہیں عام مومنین کی نسبت جو خدا کی ربوبیت پر توکل رکھیں ارشاد ہے اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۴۱/۳۰

(۶) خدا کی حکومت اور نظام عالم کے درمیان ملائکہ وسیلہ ہیں یعنی خدا کا جو منشا یا حکم کارخانہ عالم کی نسبت ہوتا ہے اُن کو ملائکہ پہلے سنتے یا سمجھتے ہیں پھر قریبی ملائکہ اپنے ماتحت ملائکہ کو پہنچاتے ہیں الغرض اللہ کریم کو جو کچھ کل عالم پر یا کسی خاص ملک یا شہر یا قوم پر انعام یا عذاب کرنا ہوتا ہے اسلئے ملائکہ کو مامور فرماتا ہے جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ ۴۰/۷ یہ جو فرشتے خدا کا تخت حکومت اٹھاتے ہیں وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ قیامت کے دن تیرے رب کے تخت حکومت کو آٹھ اٹھائیں گے وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۳۹/۷۵ اور تو فرشتوں کو عرش کے گرد پھرتے اور تسبیح کرتے دیکھیگا یہ نظارہ ہے جو آنحضرت صلعم کو دکھایا گیا يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ۳۲/۱۱ تمہیں وہ ملک الموت وفات دیتا ہے جو تم پر مامور کیا گیا ہے حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا ۶/۶۱ جب تم میں سے کسی کی موت آتی ہے تو ہمارے رسول اسکو وفات دیتے ہیں وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۱۳/۲۴ (بہشت میں) اُن کے پاس فرشتے ہر ایک دروازہ سے آئینگے (اور کہینگے) تم پر تمہارے صبر کی جزا میں سلامتی ہو پس آخرت کا گھر کیسا اچھا ہے دوزخ کی نسبت ارشاد ہے عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ۷۴/۳۰ اس پر ۱۹ فرشتے ہیں وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً ہم نے دوزخ کے کارکن فرشتوں کو ہی بنایا ہے اِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۸۲/۱۰ بیشک تم پر محافظ ہیں بزرگ لکھنے والے جو کچھ تم کرتے ہو جانتے ہیں۔ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ۲۱/۲۷ فرشتے اللہ کی بات پر سبقت نہیں کرتے اور جو اسکا حکم ہوتا ہے وہی کرتے ہیں حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۳۴/۲۳ (یہ) ایک حکم الٰہی

---

[1] یعنی سحر کرنا شیطانوں کا کام ہے ایسا کام سلیمان نے نہیں کیا۔

النَّاسَ السِّحْرَ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ وَمَا

سحر سکھلاتے تھے[1] اور نہ وہ فرشتوں ہاروت و ماروت نام پر بابل میں کچھ (کفریات سحر) اوتاری گئی اور نہ وہ

ساتھ کھڑکھڑاتے اور حواس باختہ ہوجاتے ہیں) یہانتک جب گھبراہٹ اُٹھائی جاتی ہے اُن کے دل سے تب کہتے ہیں تمہارے رب نے کیا حکم دیا وہ جواب میں کہتے ہیں وہی جو حق ہے اور وہ بڑی شان اور بزرگی والا ہے۔

جب ملائکہ کو کسی قوم پر عذاب یا انعام نازل کرنے کا حکم ہوتا ہے تب وہ حسب الحکم تمام اسباب ضروریہ کو جمع کرکے اُس حکم کی تعمیل کردیتے ہیں، مثلاً نوحؑ کی قوم کو طوفانِ آب سے ہلاک کیا فرعون اور اُس کے لشکر کو طغیانی بحر سے قوم عاد کو طوفان ہوا سے قوم ثمود کو ایک حادثہ سے مسیح کی صلیب کے وقت آندھی اور اندھیرا لے آئے۔ آنحضرت صلعم جب مکہ سے ہجرت کرکے غار ثور میں جا چھپے مخالفین جو قتل کے درپے تھے وہاں تک پہنچے مگر آنحضرتؐ کو نہ دیکھ سکے۔ غزوہ نجران کے بعد جب آپ درخت کے نیچے اکیلے بیٹھے ہوئے تھے دعثور تلوار لئے قتل کیواسطے سر پر آکھڑا ہوا مگر اسکے دل میں رعب ڈالکر پیچھے کو گرادیا اور تلوار اُس کے ہاتھ سے چھوٹ گئی۔ تمام غزوات محمدیہ میں مسلمانوں کی قلیل تعداد کو کثیر تعداد پر فتحیاب کرتے رہے جنگ بدر میں آنحضرتؐ نے ایک مُشت خاک پھینکی جس نے تمام مخالفین کی آنکھوں میں پہنچکر اُن کو بدحواس اور بھگوڑا بنادیا جب کثرت ظلم بدکاری اور بدینی کی وجہ سے کسی قوم کو تباہ کرنا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے ملائکہ ایسے اسباب جمع کردیتے ہیں جن سے وبائیں پھیلیں قحط پڑیں زلزلے اور طوفان کثرت سے آویں جنگ جدال ہوں بادشاہت جاتی رہے عادات سُست اور خراب ہوجائیں ظالم جس زور و حمایت پر ظلم کرتا ہے اُسی زور و حمایت کو اُس کے زوال اور تباہی کا موجب کردیتے ہیں۔ قاتل ہزار پردوں میں خون کرے مگر ملائکہ اُس کا سراغ بتلادیتے ہیں سود خور بہت کماتا ہے مگر حکم الٰہی سے ملائکہ ایسی صورتیں پیدا کردیتے ہیں کہ اُس کے مال اور اولاد میں زوال شروع ہوجائے پھر جب کسی قوم پر اللہ تعالیٰ فضل کرنے لگتا ہے تو فرشتوں کی وساطت سے نیک اسباب پیدا کردیتا ہے مثلاً بارشوں کی کثرت۔ ارزانی غلہ۔ کھیت اور باغوں کی سرسبزی۔ نسل کی ترقی عادات میں چستی ہوشیاری اور اصلاح۔ علم دولت اور سلطنت کا عروج۔ الغرض دنیا میں جو بُرے یا بھلے سامان ہوتے ہیں وہ تمام مادی ہوتے اور ظاہر نظر آتے ہیں مگر اُن کو مہیا کرنے والے اور مدبر منتظم در پردہ ملائکہ ہیں۔

۲ سموئیل ۲۴ سو خداوند نے بنی اسرائیل پر وبا بھیجی جو اُس صبح سے لیکے مقرری وقت تک ہی اور دان سے لیکے بیر سبع تک لوگوں میں سے ستر ہزار آدمی مرگئے اور جب فرشتہ نے اپنا ہاتھ بڑھایا کہ یروشلم کو فنا کرے تو خداوند بدی کرنے سے پچھتایا اور اُس فرشتہ کو جو لوگوں کو مارتا تھا کہا بس ہے اب اپنا ہاتھ کھینچ اُسوقت خداوند کا فرشتہ جو لوگوں کو مارتا تھا .... یبوسی ارُوناہ کی کھلیہان پر کھڑا تھا اور داؤد نے جب اُس فرشتہ کو جو لوگوں کو مارتا تھا دیکھا تو خداوند کو کہا کہ دیکھ گناہ تو میں نے کیا اور بدی مجھ سے ہوئی پر ان بھیڑوں کا کیا قصور پس مجھ ہی پر اور میرے باپ کے گھرانے پر اپنا ہاتھ چلا۔

[1] دل لبھانے والی باتیں مثلاً قصہ کہانیاں ناول جادو۔ فریب شعبدہ۔ ٹوٹکے وغیرہ لغویات جو کفر میں داخل ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسی کفریات میں مشغول ہونا یا دوسروں کو سکھانا بدمعاش لوگوں اور شیطانوں کا کام تھا سلیمان نے ایسی کوئی حرکت نہیں کی۔ ان آیات میں اُس بیہودہ قصہ کی تردید ہے جو یہودیوں میں ابتدائے سحر کی بابت چلا آتا تھا۔ کہ ہاروت و ماروت دو فرشتے تھے اُنہوں نے انسان کی بدعملیوں پر افسوس کیا اور جناب باری میں عرض کی کہ اے خداوند اگر تو ہم کو انسانی

يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۭ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا

کسی کو کفر سکھلاتے اور یہاں تک کہتے کہ ہم تو محض ایک فتنہ ہیں پس کفر مت کرو پس اُن سے وہ باتیں سیکھ لیتے

مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ۭ وَمَا ھُمْ بِضَاۗرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا

جن سے مرد اور اُس کی بیوی کے درمیان تفرقہ ڈالدیں اور نہ وہ اذن الٰہی کے بغیر کسی کو اُن (باتوں) سے نقصان

بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّھُمْ وَلَا يَنْفَعُھُمْ ۭ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ

پہنچا سکتے ہیں اور ایسی باتیں سیکھتے ہیں جو اُن کو نقصان دیں نفع نہ پہنچائیں اور بتحقیق اُن کو علم تھا

پیدائش ۲۴ تب اُس نے مجھے کہا کہ خداوند جس کے حضور میں چلتا ہوں اپنا فرشتہ تیرے ساتھ بھیجیگا اور وہ تجھے راہ میں کامیاب کریگا

دانی ایل ۶ ۲۲ تب دانی ایل نے بادشاہ سے کہا اے بادشاہ تا ابد زندہ رہ۔ میرے خدا نے اپنے فرشتے کو بھیجا ہے اور شیر ببروں کے مُنہ کو بند کر رکھا ہے یہاں تک کہ اُنہوں نے مجھے ضرر نہ پہنچایا اسلئے کہ اُسکے آگے مجھ میں بیگناہی پائی گئی اے بادشاہ میں نے خطا نہیں کی

اعمال ۵ ۱۷ تا ۱۹ پھر سردار کاہن اور اُسکے سب ساتھی جو صدوقیوں کے فرقہ کے تھے حسد کے مارے اُٹھے اور رسولوں کو پکڑ کر عام حوالات میں رکھدیا۔ مگر خداوند کے ایک فرشتہ نے رات کو قیدخانہ کے دروازے کھولے اور اُنہیں باہر لاکے کہا کہ جاؤ ہیکل میں کھڑے ہو کر یہ تمام زندگی بخش باتیں لوگوں کو سُناؤ وہ یہ سُنکر صبح ہوتے ہی ہیکل میں گئے اور تعلیم دینے لگے۔

اعمال ۱۲ ۶-۸ اور جب ہیرودیس اُسے پیش کرنے کو تھا تو اُسی رات پطرس دو زنجیروں سے جکڑا ہوا دو سپاہیوں کے درمیان سو رہا تھا اور چوکیدار دروازے پر قیدخانہ کی نگہبانی کر رہے تھے کہ اتنے میں خداوند کا فرشتہ آ کھڑا ہوا اور اُس کوٹھری میں نور چمک گیا اور اُس نے پطرس کی پسلی پر ہاتھ مار کر اُسے جگا دیا اور کہا کہ جلدی اُٹھ اور زنجیریں اُس کے ہاتھوں میں سے

خواہشوں کے ساتھ دنیا میں بھیجے تو ہم کبھی کفر نہ کریں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نہیں تم بھی ویسے ہی ہو جاؤ گے آخر کار اُن کے اصرار پر اللہ تعالیٰ نے انسانی جامہ میں اُن کو زمین پر بھیجدیا۔ ایک زہرہ نام فاحشہ عورت تھی جو اعلیٰ درجہ کی اور گویا تھی اُس پر عاشق ہو گئے اُس کے کہنے سے شراب بھی پی اُس کے خاوند کو قتل بھی کیا زنا کے مرتکب بھی ہوئے اور بُت پرستی بھی کی اسم اعظم بھی زہرہ کو سکھا دیا۔ اِسکے بعد زہرہ تو اسم اعظم کے طفیل آسمان کا ستارہ بن گئی اور ہاروت و ماروت بابل کے قریب اِن جرائم کی سزا میں معلق کر دیئے گئے اور تا قیامت معلق رہینگے اُن کے عذاب کی یہ کیفیت ہے کہ حقتعالیٰ نے فرشتوں کو حکم فرمایا کہ اِن کے سر کے بال اور بدن کو لوہے کی زنجیروں میں سر سے پاؤں تک باندھیں اور اُن کو اُٹھا کر کے سر نیچے کو اور پاؤں اوپر کو لٹکا دیں کہ آگ تیز اُس میں بھڑک رہی ہے لٹکا دیں اور ایک ایک فرشتہ نوبت بہ نوبت آتشین کوڑے جب تک دنیا باقی ہے مارتا رہے چنانچہ جو فرشتہ کہ کوڑا مارنے سے فارغ ہوتا ہے اُس کو دوبارہ مارنے کی نوبت نہیں پہنچتی ہمیشہ نیا فرشتہ آتا ہے اور اس کام میں مشغول ہو جاتا ہے اور ان کے اوپر پیاس اس قدر مسلط کر دی ہے کہ اُن کی زبانیں کمال تشنگی سے منہ سے باہر نکل پڑی ہیں اور اُنکے منہ سے ایک بالشت فاصلہ پر سرد پانی مرغوب طبع علیحدہ رکھے ہیں اور اُن کا منہ اُس پانی تک ہرگز نہیں پہنچتا یہ تمام باتیں عجیب کی ہیں امام فخرالدین رازی اور قاضی بیضاوی نے اُن کی صحت سے انکار کیا ہے مگر اکثر مفسرین نے اُن کو صحیح مانکر طرح طرح سے تاویلات کی ہیں۔ ظاہراً اس قصہ کا ہر ایک جز آیات

منزل ۱

اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ

جو اس کو خرید کرے اُس کیواسطے آخرت میں کوئی حصہ نہیں — اور بُری چیز ہے جسکے بدلے اُنہوں نے اپنی جانوں کو فروخت کردیا

کھل پڑیں پھر فرشتہ نے اُس سے کہا کہ پائجامہ کو اپنی جوتی پہن لے اُس نے ایسا ہی کیا اُس نے اُس سے کہا کہ اپنا چوغہ پہن کر پیچھے کر پیچھے ہوئے وہ نکل کر اُس کے پیچھے ہو لیا اور یہ نہ جانا کہ جو کچھ فرشتہ کی طرف سے ہو رہا ہے وہ سچ ہے بلکہ یہ سمجھا کہ رویا دیکھ رہا ہوں

(۸) فرشتوں میں بھی انسانوں کی طرح مدارج مختلف ہیں بعض بعض کے مقتدا اور امام ہیں جیسا کہ جبرئیل کی نسبت ارشاد ہے ذِیْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَكِیْنٍ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ ۸۱ قوت والا ہے صاحب عرش کے پاس عزت یافتہ ہے مقتدا اور امام اور امین ہے دوزخ کے فرشتوں کا افسر مالک ہے جیسا کہ آیت ذیل سے ظاہر ہے وَنَادَوْا یٰمٰلِكُ لِیَقْضِ عَلَیْنَا رَبُّكَ ۴۳ اور (دوزخی) پکارینگے اے مالک تیرا رب ہمیں موت دیدے۔

(۹) فرشتے اپنی حقیقت میں روح کے مشابہ ہیں جیسا کہ آیات ذیل سے ظاہر ہوتا ہے یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓىِٕكَةُ صَفًّا ۷۸ جس روز روح اور ملائکہ صف بستہ کھڑے ہونگے اسجگہ قرآن مجید نے روح اور فرشتوں کو اکٹھا بیان فرمایا ہے پھر بہت سی آیات میں فرشتہ کو روح کے لفظ سے پکارا ہے مثلاً آیات ذیل میں فَاَرْسَلْنَآ اِلَیْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِیًّا ۱۹ پھر مریم کی طرف ہمنے اپنی روح کو بھیجا اور وہ اُس کے آگے پورے انسان کی صورت ہوگئی نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ عَلٰی قَلْبِكَ ۲۶ اسکو روح الامین یعنی جبرئیل لیکر تیرے قلب پر نازل ہوا ہے۔

(۱۰) فرشتوں کی حقیقت کیا ہے اور وہ کسطرح پر اللہ تعالیٰ کے منشا یا کلام کو سمجھتے اور پھر کسطرح اُس کی تعمیل کرتے ہیں؟ ان سوالات کا حل کرنا انسانی ادراک سے باہر ہے۔ یہ سوالات تو ابتک روح انسانی کی بابت بھی حل نہیں ہوئے کہ اُسکی حقیقت کیا ہے اور کسطرح پر وہ جسمانی باتوں کو سمجھتی اور جسمانی اعضاء سے کام لیتی ہے۔ آیا کہ وہ جسم کے اندر ہے یا باہر اور جسم سے اُس کا تعلق

منزل ۱

قرآنی کے خلاف معلوم ہوتا ہے (۱) فرشتوں کی تعریف میں قرآن مجید فرماتا ہے۔ لَا یَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ یَعْمَلُوْنَ ۱۷ یعنی فرشتے بات میں اللہ سے سبقت نہیں کرتے اور اُس کے حکم پر عمل کرتے ہیں (۲) قرآن مجید فرماتا ہے لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ۳۰ کے خلاف ہے (۳) فرشتوں کی شان میں ہے یُسَبِّحُوْنَ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ لَا یَفْتُرُوْنَ ۱۷ رات دن خدا کی تسبیح کرتے ہیں سستی نہیں کرتے پس ایسی حالت کے بعد ایسا بد مست اور سرکش ہونا خلاف قیاس ہے (۴) اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ۲۲ اللہ کے بندوں میں سے عالم لوگ ہی اللہ سے ڈرتے ہیں۔ پس فرشتوں کا باوجود انتہائی معرفت کے ایسا بیباک ہو جانا اِس آیت کی رو سے خلاف ہے (۵) جب اُن دو فرشتوں کی ایسی کمزوری ثابت ہوئی کہ ایک فاحشہ عورت کو دیکھکر نہ رہ سکے اور اُسکے کہنے سے شراب خوری۔ قتل۔ اظہار سر الٰہی۔ بت پرستی اور زنا کے مرتکب ہوئے تو پھر کیسے ممکن ہے کہ زنجیروں میں اُلٹا لٹکے ہوئے آگ میں جلتے ہوئے آتشیں درے کھاتے ہوئے لوگوں کو سحر کی تعلیم کرتے ہیں (۶) جب وہ انسانی وجود میں آچکے تھے نے سب سے پیشتر توبہ کا دروازہ کھلا ہے تو پھر قبل از مرگ اُن کی توبہ کرنے پر ایسے سخت عذاب کا جاری رہنا نصوص قرآنی کے صریح خلاف ہے اگر وَمَآ اُنْزِلَ عَلَی الْمَلَكَیْنِ ۲ کے معنی یہ کئے جائیں اور وجود فرشتوں کی طرف آتار گیا تو اس تنزیل کا فاعل اللہ کریم ہی ٹھہرتا ہے اور وہ تنزیل نہیں فرشتوں کے قول فَلَا تَكْفُرْ کے مدد سے کفر ہے اور

لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿۱۰۲﴾ وَلَوْ أَنَّهُمْ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَمَثُوبَةٌ مِّنْ عِندِ اللَّهِ خَيْرٌ

اور اس بات کو جانتے ہیں ۔ اور اگر وہ ایمان لاتے اور متقی بنتے تو اللہ کے نزدیک سے اچھا ثواب ملتا

لَّوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿۱۰۳﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انظُرْنَا

کاش وہ اس بات کو جانتے ۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو ۔ راعنا مت کہو بلکہ انظرنا

کسطرح چرپے ہزارہا سال کی طول طویل بحثوں کے بعد ماہیت روح کی نسبت تمام فلاسفروں کو یہی ماننا پڑا ہے کہ وہ مادی چیز و
سے علیحدہ قسم کی ہے اور اصل حقیقت نہ مادہ کی معلوم ہو سکتی ہے نہ روح کی نہ یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ کیونکر اور کسطرح پر اپنے اپنے خواص
ظاہر کرتے ہیں اسیطرح ملائکہ کی حقیقت اور طریق عمل پر بحث کرنا انسانی ادراک سے بالاتر ہے ۔ مفسرین نے اس بارہ میں نہایت
طول طویل بحثیں اٹھائی ہیں کہ ملائکہ کی کیا حقیقت ہے وہ کسطرح اللہ تعالیٰ کے منشاء اور کلام کو سنتے اور پھر کسطرح اس کی تعمیل
کرتے ہیں اور خود ہی طرح طرح کے سوال کر کے پیچ در پیچ اور لاینحل مشکلات میں پڑ گئے ہیں ایک سوال کو حل کرتے ہوئے اور صدہا
لاینحل سوالات پیدا ہو جاتے ہیں چونکہ یہ بحثیں ناقابل اختتام انسانی ادراک سے بالاتر اور نتائج کے لحاظ سے فضول ہیں اسلئے
ہم انکو عمداً ترک کرتے اور انکی حالات کو واقعی واقعی بیان پر جیسا کہ کلام الٰہی کے رو سے اوپر کیا جا چکا بس کرتے ہیں ۔

اس کفر کی نسبت مَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا ۲/۱۰۲ ارشاد ہو چکا ہے تو گویا اپنے منہ اور فرشتوں کی بیان سے
خود خداوند کریم ان افتراؤں اور کفریات کا نازل کرنیوالا ٹھہرا یہ سراسر لغو و باطل ہے پس ثابت ہوا کہ یہ ما نافیہ ہے نہ کہ موصولہ پس ایسے
قصہ جات کو ماننا جو قرآنی محکمات کے سراسر خلاف اور علوم انسانی سے باہر ہیں بلا ثبوت قطعیہ کے کیسے جائز ہو سکتا ہے ناصحکر
تعجب ان کے الفاظ صاف طور پر ظاہر فرماتے ہیں کہ سحر کرنا یا سکھلانا کفر ہے ۔ سلیمان نے ایسا کفر نہیں کیا بلکہ بدمعاش تو
ایسا کفر کرتے رہے پھر فرشتوں کی طرف کفریات کیسے منسوب کیجا سکتے ہیں اور جب کہ ما کفر سلیمان میں ما نافیہ ہے اور وَمَا
أُنزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ ۲/۱۰۲ اسپر عطف متعلق ہے اسلئے ضرور ہے کہ یہ ما بھی نافیہ ہو اور اسیطرح پر ما يُعَلِّمَانِ میں بھی چونکہ
ما نافیہ تصور کرنے میں نظام و ترتیب قرآنی کے خلاف کوئی بات پیدا نہیں ہوتی اور نہ معنوں میں کوئی ایسی باتیں پیدا ہوتی
ہیں جو محکمات قرآنی یا علوم انسانی کے خلاف ہوں اسلئے ان آیات میں ہم ابو مسلم رحمہ کے ساتھ اتفاق کر کے ما کو ما ئے نفی قرار دیتے
ہیں اسمیں کثرت مفسرین کا تو ضرور خلاف ہے مگر ترتیب و نظام قرآنی اور آیات بینات اور علوم متعارفہ کا خلاف نہیں ہو تا
بلکہ عین موافقت ہے پس جو کتاب اللہ کو انہوں نے پس پشت ڈالدیا تو اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ بدمعاش لوگوں میں جو جادو اور
شعبدہ بازیوں کا رواج تھا ان میں پڑ گئے اور یہ کلیہ قاعدہ ہے کہ جب انسان سچی تعلیم کو چھوڑتا ہے تو شیطان اسکو جھوٹی باتوں
میں پھنسا دیتا ہے اور بے ایمان لوگ اپنی حرکات کو جائز ثابت کرنے کیلئے جھوٹے قصہ بنا لیا کرتے ہیں ایسا ہی یہود نے کیا کہ
اپنے سحر کو سلیمان ؑ اور ہاروت و ماروت کی طرف منسوب کر دیا اور ان کے متعلق بہت سے قصے ایجاد کر دیئے ان میں سے ایک
یہ ہے کہ ہاروت و ماروت پر سحر اتارا گیا جب خدا سحر کو کفر فرماتا ہے تو پھر خود کفریات کیسے نازل کرتا بلکہ ان کفریات کو تو سلیمان
کی شان سے بھی بعید تر فرماتا ہے چہ جائیکہ خدا کی شان پھر انہوں نے ہاروت و ماروت کی نسبت یہ بھی قصہ بنا لیا کہ وہ جادو سکھلانے
سے پہلے تنبیہ کیا کرتے تھے کہ ہم فتنہ ہیں کفر مت کرو اور لوگ ان سے مرد و عورت میں تفرقہ ڈالنے کا جادو سیکھا کرتے تھے

وَاسْمَعُوْا ۗ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾ مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ

اور سنا کرو اور کافروں کیواسطے عذاب دردناک ہے اہل کتاب میں سے جو کافر ہوئے

الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ

اور نیز مشرک لوگ اس بات کو دوست نہیں رکھتے کہ تمہارے رب کی طرف سے کوئی بھلائی نازل ہو اور اللہ

يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۰۵﴾ مَا نَنْسَخْ

اپنی رحمت کے ساتھ مخصوص کر دیتا ہے جسکو چاہتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے ہم جکو کوئی آیت منسوخ

مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ۭ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۰۶﴾

کرتے ہیں یا ترک کرتے ہیں تو اُس سے بہتر یا اُس کی مثل لے آتے ہیں کیا تجھکو معلوم نہیں ہوا کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے سلہ

منزل ۱

اللہ تعالیٰ اِن تمام افتراؤں کی نفی فرماتا ہے کہ سلیمان نے کفر نہیں کیا اور نہ ہاروت و ماروت پر بابل میں کچھ اُتارا گیا اور نہ اُن کیطرف سے یہ باتیں ظہور میں آئیں کہ ہم فتنہ ہیں کفر مت کرو اور نہ یہ واقعات ظہور میں آئے کہ لوگ اُن سے تفرقہ اندازی کے سحر سیکھتے ہوں بلکہ یہ تمام کام بدمعاش لوگوں کے تھے ۔ اور اُن کے نتائج و حال کی نسبت فرماتا ہے کہ وہ کسی کو اللہ کے اذن کے خلاف نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے اور یہ تمام کرتب کفریات میں داخل تھے ۔ اگر ما کو موصولہ مانا جائے تو قرائن ذیل سے غیر منشیٰ کی طرف اِن آیات میں اشارہ پایا جاتا ہے (۱) مَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ کے بعد سحر کا ذکر نہیں بلکہ ایک مخفی بات کی طرف اشارہ چلا جاتا ہے " جو دو فرشتوں ماروت و ہاروت پر بابل میں اُتارا گیا (۲) وہ تعلیم اُن کی ضرر دیتی تھی نہ نفع (۳) وہ تعلیم عورتوں کو نہ دیتے اور مرد و عورت میں تفرقہ کی صورت پیدا کرتے تھے ۔

سلہ رَاعِنَا اور اُنْظُرْنَا کے ایک ہی معنی ہیں ہماری طرف دیکھ یعنی ہماری طرف توجہ کر ۔ یہ کلمات اپنی طرف مخاطب کرنے کیلئے استعمال کئے جاتے تھے جیسا وَاسْمَعُوْا سے ظاہر ہے ۔ راعنا کے استعمال سے مومنوں کو اسوجہ سے منع فرمایا کہ اس میں طعن و تشنیع کے معنی بھی مراد لئے جا سکتے ہیں مخالف بے ایمان لوگ اسکو اسیطرح استعمال کرنے لگ گئے تھے اور کئی طرح طعن و تشنیع مراد رکھتے تھے (۱) بمعنی واسمع غیر مسمع یعنے ایسا سُن کہ نہ سُن سکے (۲) بدل کر دبی زبان سے راعینا کہدیا کرتے جس کے معنی ہیں ہمارا چرواہا (۳) رعونت کرنے والا (۴) ہماری رعایت کر ۔ دوسرے مقام پر قرآن مجید نے اِس مضمون کو اسطرح ارشاد فرمایا ہے وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّۢا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِي الدِّيْنِ ؕ (اور کہتے ہیں ہم نے سُنا اور نافرمانی کی اور سُن نہ سُنایا جائیو اور زبانوں کو پھیر کر دین میں طعنہ کرنے کی غرض سے راعنا کہتے ہیں)

سلہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نظارہ ہائے عالم سے قدرت کاملہ کی طرف اشارہ فرما کر سوال کی صورت میں غور و فکر کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ کیا یہ سب کچھ اختلافات لیل و نہار دیکھ کر تجھکو علم نہیں ہوا کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے ۔ آیت کا لفظ اسجگہ مثل نکرہ واقعہ ہے جو عمومیت کے معنی دیتا ہے اب ذیل میں ہم چند آیات قرآنی جو قدرت الٰہی کا اظہار فرماتی ہیں اور جن میں آیت کا لفظ نکرہ واقعہ ہوا ہے پیش کرتے ہیں تاکہ آیت کے معنی صاف ہو جائیں (۱) بیشک آسمان و زمین کی پیدائش اور رات دن کے ادل بدل میں اور جہازوں میں جو لوگوں کی منافع کی چیزیں سمندر میں لئے پھرتے ہیں اور مینہ میں جسکو اللہ آسمانوں

أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

کیا آپکو معلوم نہیں ہوا کہ اللہ ہی — آسمانوں اور زمین کا مالک ہے — اور تمھارے واسطے اللہ — کے سواے

مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۰۷﴾ أَمْ تُرِيْدُوْنَ أَنْ تَسْأَلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ

کوئی والی و مددگار نہیں — کیا تم ارادہ کرتے ہو کہ اپنے رسول سے ویسے ہی سوال کیا کرو جیسا کہ قبل ازیں

مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۗ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْإِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيْلِ ﴿۱۰۸﴾

موسے سے کئے گئے — اور جو ایمان کو — کفر سے بدلے — پس وہ راہ راست سے — بہک گیا

سے برسا ہی پس اُسکے ذریعہ سے زمین کو مرے پیچھے زندہ کر دیتا ہے۔ اور تمام جانوروں ہیں اور ہواؤں کے چلنے میں اور بادلوں میں جو خدا کے حکم سے آسمانوں اور زمین کے درمیان گھرے رہتے ہیں غرض ان سب چیزوں میں عقل والوں کیلئے قدرت خدا کی آیات ہیں لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ بتحقیق آسمان و زمین کی پیدایش اور رات دن کے ردوبدل میں عقلمندوں کی سمجھنے کیلئے قدرت خدا کی بہت آیات ہیں اِنَّ فِيْ ... لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۰﴾ اور اگر ان منکروں کی سرکشی تم پر گراں گذرتی ہے پس اگر تجھسے ہوسکے زمین کے اندر سرنگ یا آسمان میں سیڑھی تلاش کر پھر ان کو کوئی نشان دکھا فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ﴿۳۵﴾ اسی طرح سے تمام مقامات پر جہاں آیت کا لفظ نکرہ واقعہ ہوا ہے اُس سے مراد کارخانۂ عالم کا کوئی نظارہ یا انبیاء کا کوئی نشان ہے اور برعکس اسکے جہاں آیت سے مراد قرآنی آیت ہی ہو وہاں آیت کا لفظ معرفہ واقعہ ہوا ہے مثلاً آیات ذیل میں كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱۹﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ﴿۲۵۲﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ الآیہ ﴿۳﴾ پس ثابت ہوگیا کہ ما ننسخ من آیۃ میں جو لفظ آیت نکرہ واقعہ ہوا ہے اس سے مراد کارخانہ عالم تغیرات ہیں۔ دوسرے معنی معجزہ بھی ہوسکتے تھے مگر اسکے لیے کوئی قرینہ موجود نہیں اسلئے اس سے مراد تغیرات لیل و نہار ہیں اب رات ہے پھر دن ہے اب اندھیرا ہے پھر چاندنا ہی آج خزاں ہے کل بہار ہے آج گرمی ہے کل برسات ہی آج زمین پر جو کروڑہا انسان ہیں وہ ایک روز نہ ہونگے آج جو تمام زمین خشک اور تمام درخت برہنہ ہیں کل تر و تازہ و سبز ہو جاتے ہیں کیا تو کچھ نہیں ہوتا اور کیا کروڑوں من پھول پھل اور اناج فصل وار پیدا ہو جاتی ہیں اسی طرح ہر موسم اور ہر روز کیا بلکہ ہر ایک منٹ اور سیکنڈ پہلا نظارہ بدلتا ہے اور دوسرا پیش ہوتا ہے مگر یہ سب کچھ بے ترتیبی کے ساتھ نہیں بلکہ ایک خاص مستقل اور لاتغیر نظام اور قاعدہ کے ساتھ ہوتا ہی پس ایسے کروڑ در کروڑ تغیرات کا ہونا پھر وہ بھی فتور نہ واقعہ ہونا بلکہ ان تمام کا خاص قاعدہ اور انتظام کے ساتھ ہونا ایک بڑے زبردست صاحب قدرت و حکمت کیطرف صاف دلالت کرتا ہے۔ پھر ہزارہا مخلوقات ایسی ہیں جو عالم سے نابود ہوتی رہتی ہیں جیسا کہ علم حیوانات و طبقات الارض سے ظاہر ہے اور اُن کی بجائے ویسی ہی اور مخلوق یا اس سے بہتر آجاتی ہی مگر ایسا کبھی نہیں ہوتا کہ ایک مخلوق کے نابود ہونے سے کارخانہ عالم میں فتور آجاوے پس کیا یہ سب کچھ بلا کسی خاص جبار و قہار قادر مطلق اور علیم و حکیم کے ہوسکتا ہے پس کارخانہ عالم میں ورات اور ہا الرفقہ تغیرات کا ہونا اور کروڑہا بحر و بر مخلوقات کا ہمیشہ کیواسطے نابود ہوتے رہنا قدرت الٰہی کے بڑے زبردست دلائل ہیں اکثر مفسرین نے آیت سے مراد قرآنی آیت لیکر ظاہر کیا ہی کہ اس سے آیات قرآنی کا منسوخ اور فراموش ہونا ثابت

منزل ۱

وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُم مِّن بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚ حَسَدًا

اہل کتاب میں سے اکثر لوگ اپنے نفسوں کے حسد سے حق ظاہر ہونے کے بعد چاہتے ہیں کہ کاش تمکو ایمان سے پیچھے پھیر کر کافر بنادیں

مِّنْ عِندِ أَنفُسِهِم مِّن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۖ فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا

پس تم معاف کرو اور درگذر کرو

حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٠٩﴾ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ

یہانتک کہ اللہ اپنا حکم بھیجاوے تحقیق اللہ ہر شے پر قادر ہے اور نماز قایم کرو

وَآتُوا الزَّكَاةَ ۚ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللَّهِ ۗ

اور زکات دو ۔ اور جو کچھ بھلائی تم اپنے نفسوں کیواسطے آگے بھیجوگے اس کو اللہ کے پاس پاؤگے

إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿١١٠﴾ وَقَالُوا لَن يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَن كَانَ

تحقیق اللہ دیکھتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو اور انہوں نے کہا کہ سوائے یہود و نصاریٰ کے کوئی شخص جنت

ہوتا ہے اسپر قرآن کریم کی رو سے ہمارے بہت اعتراضات ہیں ۔ (۱) جبکہ ما ننسخ من آیۃ میں لفظ آیت نکرہ واقع ہوا ہے جسکے معنے عام واقعات عالم ہیں اور تمام قرآن کا محاورہ بھی یہی ہے کہ جہاں آیت کا لفظ نکرہ ہو وہاں اس سے مراد کوئی نظارہ عالم ہی ہوتا ہے پھر قاعدہ نحو اور عام محاورہ قرآنی کے خلاف اسکو معرفہ بنایا جانا غلط ہے (۲) اس تنسیخ اور ترک کو خداوند کریم دلایل قدرت قرار دیکر سوال فرماتا ہے الم تعلم أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ؎ سو وہ تغیرات عالم ہی ہوسکتے ہیں نہ کہ اپنے قولوں کا رد و بدل کرنا اس سے تو بلکہ ایسا نقص ثابت ہوتا ہے کہ معمولی علم و عقل کا آدمی بھی اپنے لئے اسکو باعث ذلت سمجھا کرتا ہے چہ جائیکہ وہ دلیل قدرت ہوسکے (۳) قرآن فرماتا ہے وَلَوْ كَانَ مِنْ عِندِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا ؎ اور نسخ کے مسئلہ کے ساتھ اختلاف ضدین ماننا پڑتا ہے پس اس بنا پر قرآن خدا کا کلام نہیں ٹھہرتا (۴) قرآن کی نسبت ہے فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ؎ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ ؎ پس جب اس میں ناسخ و منسوخ آیات ہوئیں تو یہ دعوےٰ غلط ٹھہرا کیونکہ بعض باتیں قیم نہ رہیں بلکہ ناراست و تغیر پذیر ثابت ہوگئیں (۵) قرآن کی نسبت ہے لَا رَيْبَ فِيهِ ؎ نور مبین ۔ مگر جب اس میں ناسخ و منسوخ آیات ہوئیں جنکی تعداد و تعین کا کچھ پتہ نہیں تو تمام قرآن مشکوک اور مبہم ہوگیا (۶) إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ؎ اگر یہ مانا جائے کہ بعض آیات منسوخ فی التلاوت ہوگئیں اور لوگ ان کو بھول گئے تو ماننا چاہئے کہ اللہ سے کل آیات کی پوری حفاظت نہ ہوسکی و نعوذ باللہ من ذالک (۷) قرآن کی نسبت ہے إِنَّهُ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ؎ بَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ ؎ اگر یہ مانا جاسکے کہ اس میں آیات ناسخ و منسوخ ہیں اور ان کا بیان قرآن نے خود نہیں فرمایا تو پھر قرآن قول فصل اور ہدایت کی صاف تعلیم اور فرقان نہ ٹھہرا بلکہ تمام مشکوک اور ناقابل اعتبار ٹھہر گیا (۸) قرآن کی نسبت ہے کِتَابٌ أُحْكِمَتْ آيَاتُهُ ؎ حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ ؎ الْقُرْآنِ الْحَكِيمِ ؎ اور اگر یہ مانا جاوے کہ پہلی مسودہ میں رد و بدل کیا گیا تو اللہ تعالیٰ کے دعوے بودے ثابت ہوتے ہیں و نعوذ باللہ من ذالک (۹) قرآن مجید فرماتا ہے وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا ۚ لَّا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ ؎ تیرے رب کا کلام صدق اور عدالت کے ساتھ پورا ہوگیا اسکے کلام کو کوئی بدلنے والا نہیں ۔ یعنے شرع

هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ ۗ تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ ۗ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ (۱۱۱)

میں داخل نہوگا یہ اُن کی خیالی امیدیں ہیں کہدو اگر تم سچے ہو اپنی برہان پیش کرو

بَلَىٰ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِنْدَ رَبِّهِ وَلَا خَوْفٌ

بلکہ جو شخص اپنی ذات کو اللہ کے حوالے کردے اور بھلائی کرنے والا ہو پس اُس کیواسطے اُس کے رب کے پاس اُسکے احسان پر کوئی خوف

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (۱۱۲) وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصَارَىٰ عَلَىٰ شَيْءٍ

نہیں اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں اور یہود نے کہا کہ نصاریٰ کسی چیز پر نہیں

وَقَالَتِ النَّصَارَىٰ لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلَىٰ شَيْءٍ وَهُمْ يَتْلُونَ الْكِتَابَ ۗ كَذَٰلِكَ

اور نصاریٰ نے کہا یہود کسی شے پر نہیں حالانکہ وہ سب کتاب توریت پڑھتے ہیں اسی طرح پر

خلقت سے انبیاء علیہم السلام کی معرفت جو کلام الٰہی نازل ہوتا آتا تھا اِس قرآن سے اُس کی تکمیل ہوگئی مگر کوئی کلام الٰہی مبدل یا منسوخ نہیں ہوا پس چونکہ قرآن کریم میں ناسخ و منسوخ آیات کا ماننا کسی آیت یا حدیث صحیح مرفوع سے قطعی طور پر ثابت نہیں ہوتا اور اِس کے ماننے میں قرآن مجید لاریب فیہ ۔ دین قیم ۔ نور مبین ۔ قول فیصل ۔ حکمت بالغہ محفوظ اور کامل خدا کا کامل کلام نہیں رہتا بلکہ تمام تر مشکوک ۔ تغیر پذیر اندھیر ناقابل اعتبار ۔ کلام عوام ۔ غیر محفوظ ۔ اور ناقص ٹھہرتا ہے اسلئے ایسے مسئلہ کو ہم نہیں مانتے بلکہ ابو مسلم کے ساتھ اتفاق کرکے کہتے ہیں کہ قرآن کے اندر نسخ نہیں ہے ۔ اب ذیل میں ہم وہ آیات جنکو مفسرین نے نسخ کی دلیل قرار دیا ہے اور بعض کو ناسخ و منسوخ مانا ہے پیش کرکے ثابت کرتے ہیں کہ اُن کا خیال صحیح نہیں ۔ (۱) وَإِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَكَانَ آيَةٍ ۱۴؍۱۰ یہاں بھی آیت کا لفظ نکرہ واقعہ ہوا ہے اسلئے اِس سے مراد خاص آیت قرآنی نہیں ہوسکتی بلکہ عام واقعات عالم ہیں جیسا کہ ہم اوپر ظاہر کرچکے ہیں کہ جہاں کہیں قرآن مجید میں آیت کا لفظ نکرہ آیا ہے اُس سے مراد عام واقعات عالم ہیں اور برعکس اسکے جہاں آیت قرآنی مراد ہے وہاں معرفہ واقعہ ہوا ہے پس عام محاورات قرآن مجید اور قواعد نحو کے خلاف کوئی معنی صحیح نہیں قرار دیئے جاسکتے ہیں یہاں مسلمانوں کے حالات کی طرف اشارہ ہے یعنی جب ایک حالت بدلکر دوسری حالت مسلمانوں پر آتی ہے تو کفار بد باطن لوگ کہنے لگتے ہیں کہ یہ جھوٹا نبی ہے اگر سچا ہوتا تو اِس پر بلا کیوں آتی جیسا کہ جنگ احد اور جنگ حنین میں ہوا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اصل حقیقت کو اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ وہ کیا نازل کرتا ہے (۲) يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ ۖ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ ۱۳؍۳۹ اِس میں آیت کا لفظ ہی نہیں بلکہ ما یشاء ہے جو اللہ چاہے محو کردیتا ہے چنانچہ سود اور باطل کی نسبت قرآن مجید میں آیا ہے يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا يَمْحُ اللَّهُ الْبَاطِلَ ۲۴؍۴۲ ام الکتاب صحیفہ عالم ہے جسکی تعریف لَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ (۳) وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ ۚ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَعْرُوفٍ ۲؍۲۴۰ جو لوگ تم میں سے مریں اور بیویاں چھوڑ جائیں اُن کی بیویوں کیواسطے وصیت ہے کہ ایک سال تک نان نفقہ دیا جائے اور اُن کو خود نہ نکالا جائے پس اگر وہ خود نکل جائیں تو تمپر اِس بات کا کچھ گناہ نہیں جو دستور کے مطابق اپنے حق میں یہ کچھ کرلیں اس آیت کو دوسری آیت سے منسوخ قرار

١٣ ع ٩ ١٣

منزل ١

قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

بے علم لوگ انہیں کی مثال کہتے ہیں پس قیامت کے دن اللہ ان کے

فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ

اختلافات کا فیصلہ کریگا ۵ اور اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ کی مسجدوں میں

دلیل وہ یہ ہے وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۲۳۴ اور جو لوگ تم میں سے مرجائیں اور بیویاں چھوڑ مریں ان بیویوں کو چاہئے چار مہینے اور دس روز انتظار کریں پس جب وہ عدت پوری کر چکیں تب تمپر کوئی گناہ نہیں ہے اگر وہ اپنے حق میں دستور کی بات کریں ان آیتوں میں باہم کوئی تخالف یا تضاد نہیں پہلی میں وصیت مرد متوفی کا ذکر ہے کہ اس کی بیوی کو ایک سال تک نان نفقہ دیا جاسکے اگر کوئی تمام عمر دے تو کوئی گناہ نہیں بلکہ احسان ہے ہاں اگر عورت از خود نکاح کرنا چاہے تو چار مہینہ دس یوم تک عدت میں رہے اس کے بعد اسے اختیار ہے خاوند متوفی کے ورثا کو روکنا اور زبردستی کرنا جایز نہیں پس یہ آیات ناسخ و منسوخ نہیں بلکہ ایکدوسرے کی تکمیل اور تشریح ہیں (۴) اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۶۵ کو آیت ذیل سے منسوخ قرار دیا ہے اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۶۶ یہ آیات ناسخ و منسوخ نہیں ہیں۔ پہلا وعدہ اور حکم آیندہ کیواسطے ہے جبکہ مسلمانوں میں صابر لوگ ہوجاینگے جنکی روحانی اور جسمانی طاقتیں اعلیٰ درجہ کی ہونگی دس سو پر غالب آینگے مگر چونکہ اسوقت بہت سے ضعیف اور ناتجربہ کار لوگ بھی شامل ہیں اسلئے اسوقت دس آدمی بیس پر غالب آینگے (۵) وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۱۱۵ کو آیت ذیل سے منسوخ قرار دیا ہے فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۱۴۴ پہلی آیت میں شکست مخالفین کی پیشینگوئی ہے کہ جسطرف تم رُخ کروگے اُسی طرف اللہ کی توجہ تمہارے ساتھ ہوگی چنانچہ سچے مسلمان جبتک قرآن اور حدیث کے عامل رہے اور دنیا پر دین کو مقدم کرتے رہے فتوحات پر فتوحات حاصل کرتے چلے گئے یہانتک کہ تھوڑے عرصہ میں کل عرب شام ایران روم مصر کابل افغانستان

۵ قرآن مجید نے نجات اور عذاب کے مسئلہ کو طرح طرح سے ایسا واضح اور صاف فرما دیا ہے کہ کوئی اختلاف یا شک کی گنجائش نہیں رہی پہلے تو یہ فرمایا بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۸۱ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۸۲ پھر دوسرے الفاظ میں اسطرح فرما دیا ہے بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۱۱۲ مگر تعصبات اور غرضی مسائل ایسا اندھیر ہیں کہ انسان عقل کے ہوتے کچھ نہیں سمجھتا اور علم کے ہوتے کچھ نہیں جانتا بلکہ بے بنیاد اور ادنیٰ باتوں کو نجات کا دارومدار قرار دے لیتا ہے مثلاً یہود کے حالات تو یہ کہ متواتر سرکشیاں کرکے توریت کی مخالفت اور انبیا علیہم السلام کو قتل کرتے رہے۔ مساجد کی ویرانی کی۔ گوسالہ پرست بنے۔ عزیر علیہ السلام کو خدا کا بیٹا قرار دیا موسیٰ سے کہا کہ ہم نہیں مانتے جبتک تو خدا کو ننگا سر نہ دکھاوے۔ ہفتہ کے دن میں مچھلیوں کا شکار نہ چھوڑا اور باوجود اسکے دعویٰ یہ کہ ہم ہی نجات یاب

منزل ۱

يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَا

اسکا ذکر ہونے دے — اور اُن کی خرابی میں کوشش کرے — اُن لوگوں کو سزاوار نہیں — کہ اُن میں داخل ہوں

اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾

مگر خوف کہاتے ہوئے — اُن کے واسطے دنیا میں — رسوائی — اور — آخرت میں — عذاب — عظیم ہے

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ

اور مشرق و مغرب اللہ کے واسطے ہے — پس جسطرف — تم پھرو — اُسی طرف — اللہ کی توجہ ہے[۱] — تحقیق اللہ وسعت والا

ہونگے عیسائیوں کی حالت یہ کہ مسیح کو خدا اور خدا کا بیٹا قرار دیا اور دعوی یہ کہ ہم ہی نجات یاب ہوں گے مشرکین کا حال یہ کہ پتھروں ستاروں درختوں اور حیوانات کی پرستش کرتے ہیں اور دعوی یہ کہ ہم ہی نجات یاب ہوں گے۔ اسیطرح مسلمانوں میں جسقدر فرقے ہیں وہ اپنے آپ کو نجات یافتہ اور باقیوں کو جہنمی قرار دیتے ہیں حالانکہ اختلافات ادنٰی اور غیر ضروری مسائل پر ہیں جنکی معافی کا عام وعدہ ہے کہ شرک کے سوائے اللہ تعالیٰ سارے گناہ اپنے بندوں کے حق میں بخشدیتا ہے طرفہ تر یہ ہے کہ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۲۷۷ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا ۶۲ بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ ۱۱۲ وغیرہ آیات میں جو صاف بیان ہے کہ نجات کا دارومدار اس بات پر ہے کہ انسان اللہ کو اور یوم آخرت کو مانے اور اعمال صالح کرے۔ اللہ اور آخرت کے ماننے کی یہ تشریح فرمادی ہے کہ اللہ کا فرماں بردار ہو کر رہے۔ اور اعمال صالح کی یہ تشریح ہے کہ خلق خدا کے ساتھ بھلائی کرے جیسا کہ بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ ۱۱۲ سے ظاہر ہے مگر ان بنیادی مسایل کو اپنے اپنے اختلافات سے مشروط کرتے ہیں اور یہی ایمان رکھتے ہیں کہ جب تک کوئی اُن کا خاص عقیدہ یا عمل اختیار نہ کرے اُسوقت تک خدا کا ماننا اور اعمال صالح کرنا کچھ چیز نہیں یہانتک کہ علیؓ اور صدیقؓ کی فضیلت آمین آہستہ یا زور سے کہنا ہاتھ سینہ پر یا نیچے باندھنا ایک دوسرے کی تکفیر اور مخالفت کا باعث ہوگئے حالانکہ تمام اسلامی فرقے قرآن کو مانتے ہیں اور اِن اختلافی مسئلوں کو کسی جگہ قرآن مجید نے مدار نجات نہیں ٹھہرایا۔ عوام الناس کی جہالتوں کا تو کچھ ٹھکانا ہی نہیں۔ ونرات شرمیں پیئں۔ غصب۔ چوری۔ رشوت اور سود کا مال کھائیں زنا کریں تکبر خود نمائی والے جھوٹ اور فریب کے پتلے بنے رہیں نماز روزہ کو قریب جائیں۔ فروتنی عفو اور حلم کو عیب سمجھیں تو کچھ پروا نہیں ہاں اگر شیعہ کے مُنہ سے صدیقؓ کی تعریف سُن پائیں تو کافر اور اگر اہل سنت والجماعت کو آمین زور سے کہتے سُن لیں یا ہاتھ سینہ پر باندھتے دیکھ لیں تب کافر۔ اگر مسیح علیہ السلام کی وفات کا ذکر سُن لیں تب کافر۔ ایک سکھ صاحب میرے ساتھ ریل میں سوار تھے ایک کرسچن نے چُرٹ پینا شروع کیا وہ بہت غضبناک ہوئے اور کہا تمنے میرا مذہب بگاڑ دیا بعد میں معلوم ہوا کہ وہ سکھ صاحب پرلے درجہ کا زناکار بدکار متکبر اور ظلم پیشہ شخص تھا۔ عجب ماجرا ہے کہ کوئی شرارت اور کوئی ظلم نہ کو ذرہ بھر خراش کرے مگر تمباکو کے دھوئیں سے مذہب جاتا رہے۔ ایک ہندو صاحب اثناء گفتگو میں کہنے لگے کہ پینے شراب بھی پی ہے۔ زنا بھی کیا۔ جوا بھی کھیلا۔ دو رفن فریب بھی۔ پرمیشر کا نام بھی کبھی نہیں لیا مگر دھرم کبھی نہیں بگاڑا

[۱] یہ اسلامی فتوحات کی نسبت پیشینگوئی ہے کہ مشرق و مغرب میں جسطرف تم جاؤ گے اللہ تمہیں فتوحات دے گا۔

لا مر

عَلِیْمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ لَّهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

اور علم والا ہے　اور انہوں نے کہا　کہ اللہ نے بیٹا بنا لیا　پاک ہے وہ　بلکہ جو کچھ　آسمانوں　اور زمین میں ہے

کُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِذَا قَضٰۤی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ

اسی کے واسطے ہیں سب اسکے فرمانبردار ہیں　وہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے　اور جب کسی شے کا ارادہ کرتا ہے　پس سوائے اسکے

لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ﴿۱۱۷﴾ وَقَالَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ لَوْلَا یُکَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِیْنَاۤ

نہیں کہ حکم دیتا ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے[1]　اور بے علم لوگوں نے کہا کہ اللہ ہم سے کیوں کلام نہیں کرتا　یا کوئی آیت ہم کو نہیں دیتا

اٰیَةٌ ؕ کَذٰلِکَ قَالَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ

اسی طرح سے اُن کے پہلوں نے اُنہیں کے سے قول کے مشابہ کہا تھا اُن کے دل آپس میں مشابہ ہیں

قَدْ بَیَّنَّا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰکَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا ۙ وَّ

تحقیق ہم نے یقین کرنے والے لوگوں کے واسطے صاف صاف آیات بیان کر دی ہیں۔ بیشک ہم نے تجھکو حق دیکر بشیر و نذیر کے طور پر بھیجا ہے۔

اُس سے کسی نے پوچھا کہ وہ کس طرح۔ اُس نے جواب دیا کہ چوکے سے باہر کبھی روٹی نہیں کھائی۔ اور جنیو کے بغیر کبھی نہیں رہا۔ الغرض ہر ایک مذہب اور ہر ایک فرقہ میں ہمیشہ اسی قسم کی بیوقوفیوں اور بے معنی باتوں کا ایسا اندھیر غالب رہا ہے کہ ایمان اور اعمال صالح کی وقعت دلوں میں ذرہ بھر نہیں رہی جو اصل دین ہے۔ اسلئے قرآن مجید بار بار یہود کے حالات سے اِن جہالتوں کی تمثیلات بیان فرماتا ہے تاکہ دانشمند لوگ اپنے حالات سے مقابلہ کر کے تزکیہ نفس حاصل کریں کوئی بات گذشتہ قصہ نہیں بلکہ ہزار در ہزار خرابیوں پر تنبیہ ہے جو ہمیشہ ہر مذہب کو خراب کرتی رہی ہیں اور کرتی رہینگی یہانتک کہ قیامت کے روز اُن کا فیصلہ ہوگا جیسا کہ قرآن مجید فرماتا ہے فَاللّٰهُ یَحْکُمُ بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا کَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ۱۱۳ ع

[1] یعنی جب کسی شے کے بنانے کا ارادہ فرماتا ہے تو کسی سامان یا اوزار کی امداد یا غور و فکر کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ جیسا منشا وہی ہو جاتا ہے اور ہوتا رہتا ہے جس چیز کے فوراً ہو جانے کا منشا ہو وہ فوراً ہو جاتی ہے۔ اور جس چیز کے واسطے بتدریج یا دنوں میں ملنا منشا ہو وہ بتدریج یا مدتوں میں ہوتی رہتی ہے اور تمام اسباب موجود ہو جاتے ہیں ....

.... اِذَا اَرَادَ شَیْئًا هَیَّاَ اَسْبَابَهٗ۔ جب کسی شے کا ارادہ کرے اُسکے اسباب مہیا کر دیتا ہے پس کن فیکون کے یہ معنی کرنا کہ فوراً بلا سلسلہ اسباب کے ہو جائے غلطی ہے جو کچھ عالم میں ہوا یا ہوتا ہے یا ہوگا وہ تمام کن فیکون کا ظہور ہے جسکے واسطے منٹوں میں ہونے کا منشا ہے وہ منٹوں میں ہوتا اور جسکے واسطے صدیوں میں ہونے کا منشا ہے وہ صدیوں میں ہوتا ہے اور اُس کے تمام اسباب پیدا ہوتے رہتے ہیں یہی ارادہ الٰہی ہے۔

[2] انبیا اور اولیا کرام کے مقابلہ پر جاہل لوگ ہمیشہ اسی قسم کی حجتیں پیش کرتے رہے ہیں جبتک انسان مکالمہ الٰہی کی حالت اپنے اندر پیدا نہ کر لے اُسوقت تک ایسا ممکن نہیں جیسے بغیر بوئے کسی درخت کا پھول یا پھل میسر نہیں ہو سکتا۔ بلکہ تخم کا مناسب زمین میں ڈالنا پھر اُس کی داشت اور ایک مدت تک انتظار ضروری امور ہیں اسیطرح دینیات کا پھل حاصل کرنے کیواسطے ضروری ہے کہ خدا کو ملنے اُس کے احکام پر عمل کرے اور ایک مدت تک ثابت قدمی دکھائے جیسا کہ قرآن مجید فرماتا ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ

لَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ﴿١١٩﴾ وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى

اور اہل جہنم کی بابت تجھسے بازپرس نہوگی ؎۱ اور تجھسے یہود اور نصاریٰ ہرگز خوش نہونگے یہانتک

تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۭ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۭ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَاۗءَهُمْ بَعْدَ

کہ تو اُن کے مذہبکی پیروی کرے اُن کو سُنادے کہ تحقیق ہدایت تو وہی ہے جو اللہ کی ہدایت ہے اور اگر علم آچکنے کے بعد بھی تو اُن کی موسوں کی پیروی کرے

الَّذِيْ جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿١٢٠﴾ اَلَّذِيْنَ

تو تیرے واسطے اللہ کی طرف سے کوئی ولی اور مددگار نہیں جن لوگوں کو

اٰتَيْنٰھُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ۭ اُولٰۗىِٕكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ

ہمنے کتاب (آسمانی) دی وہ اُسکی اسطرح تلاوت کرتے ہیں جیسا کہ تلاوت کا حق ہے ؎۲ وہی لوگ اُسکو مانتے ہیں اور جو کوئی اُس سے کفر کریگا بس وہی لوگ

قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ

گویا کہ اپنے حال وقال سے ظاہر کرے کہ میرا رب اللہ ہے اور اسی پر استقامت رکھے تب فرشتے اسپر نازل ہونے شروع ہوتے اور کہتے ہیں کہ خوف مت کھاؤ اور حزین مت ہو اور جس جنت کا وعدہ دیا گیا تھا اُسکی بشارت لو تم والنے اور اُسکی واشت کرانیر پہلے پہل ہانگنا چاہتا ہی۔

؎۱ یعنی تمکو اُسکا پر رنج کھانے کی کوئی ضرورت نہیں کہ اہل جہنم کی تعداد زیادہ ہے اور نہ جبر یا تشدد سے اُن کو منوانے کی ضرورت ہے تم تو محض نیکیوں کو ثواب کی بشارتیں سُنانے والے اور گناہوں کے عذاب سے خوف دلانے والے ہو۔ اگر وہ نہیں مانتے نہ مانیں اُن کو سُنادو لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ؁۱۰۹ تمہارے واسطے تمہارا دین اور میرے واسطے میرا دین ہے وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ؁۱۰ اور اُن سے خوبی کے ساتھ الگ ہو جاؤ بلکہ اگر وہ حق بات کی مخالفت میں ضد پر بھی آجائیں اور ایذا رسانی پر تیار کریں فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؁۲ پس تم معاف کرو اور درگذر کرو یہانتک کہ اللہ اپنا حکم پہنچا دے۔ مومن کی بڑی خوبی صبر شکر۔ حلم۔ عفو اور درگذر ہے۔ نہ کہ جاہلوں کی طرح جنگ اور انتقام کے منصوبوں میں خراب ہونا۔ ہاں جب موقع ہو حق بات صاف سُناتے رہو انسے کچھ خوف اور رعایت نہ کرو۔ وہ تو چاہتے ہیں کہ تو بیچاروں کی طرح سی اپنے ملک چلانے وہ بھی دنیا سازی کے طور پر نرم ہو جائیں وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ؁۲۹ چاہتے ہیں کہ تو دنیا سازی کی نرمی کرنے لگے پس وہ بھی نرمی کرنے لگ جائیں یہ نبی کی شان کیا ہر ایک راست باز کی شان سے بعید ہے اور یہ بھی یاد رکھو کہ ظاہری ملامت سے وہ کبھی راضی نہونگے جبتک تو انکے مذہب کا نہو اور ان کا مذہب کیا ہے محض فرضی مسائل نفسانی خواہشیں اور خود تراشیدہ باتیں بس یاد رکھو اور اُن کو سُنا دو ہدایت تو وہی ہے جو اللہ کی طرف سے ہے نفسانی افترا ہدایت نہیں ہو سکتے۔ پس جب تمکو ہدایت کا صحیح علم حاصل ہو چکا تو یاد رکھو کہ اُسکے خلاف چلنا خدا کی رحمت اور نصرت سے خارج ہو جانا ہے۔

؎۲ تلاوت کے معنی ہیں پڑھنا اور اُسپر عمل کرنا۔ پس اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ کسی آسمانی کتاب پر ایمان لانے کا یہ حق ہے کہ جو حق تلاوت ہے ویسی تلاوت کیجاوے۔ اب ذیل میں حق تلاوت کی تفصیل کیواسطے چند قرآنی آیتیں پیش کرتے ہیں

(۱) اول حق تلاوت یہ ہے کہ اُس کتاب میں ہمیشہ غور و فکر کیا جائے اور اُس کو خوب سمجھا جائے جیسا کہ قرآن مجید فرماتا ہے

منزل ۱

هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَ

ہار ہونے والے ہیں اے بنی اسرائیل میری اُن نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے تمپر انعام کیں اور

اَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ

تمکو جہانوں پر فضیلت دی لہ اور اُس دن کا بچاؤ کرو جبکہ کوئی نفس کسی نفس کے

شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

کچھ کام نہ آئے گا اور نہ اُس کی طرف سے کچھ معاوضہ لیا جائیگا اور نہ اُس کو شفاعت کچھ نفع دیگی اور نہ مدد دیے جائینگے لہ

وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ۭ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا

اور جب ابرہیم کو اُس کے رب نے چند کلمات سے آزمایا جنکو اُس نے پورا کیا تہ اُس نے کہا میں تجھکو لوگوں کیواسطے امام بنانے والا ہوں

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۳﴾ کتاب ہمنے تیری طرف اُتاری برکتوں والی ہے تاکہ اُس کی آیتوں میں غور و فکر کریں اور اہل دانش نصیحت پکڑیں اسی طرح سو ا و آیات میں بڑے تکرار کے ساتھ یہ الفاظ ہیں لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۔ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۔

(۳) حق تلاوت یہ ہے کہ غور کرنے اور سمجھنے کے بعد اُس سے نصیحت عبرت اور خدا ترسی حاصل کیجاوے جیسا کہ آیات ذیل سے ظاہر ہے۔ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۲﴾ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۔ اسیطرح اور صدہا آیات ہیں جو ثابت کرتی ہیں کہ قرآن اسواسطے ہے کہ تم اس سے نصیحت پکڑو اور تقوٰی حاصل کرو برعکس اسکے جو لوگ قرآن کریم کو ایسے طریق سے پڑھتے ہیں کہ نہ تو کچھ سمجھتے اور نصیحت پکڑتے ہیں وہ نبی سے ایک طرح کی دشمنی کرتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالی آنحضرت سے حکایت کرکے فرماتا ہے يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۲۵﴾ اور رسول نے کہا اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو بیہودہ بنالیا (اللہ تعالی نے فرمایا) اور اسیطرح ہمنے ہر ایک نبی کیواسطے بدکار لوگوں میں سے دشمن بنائے ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ جب کسی نبی کی اُمت میں بیدینی اور بدکاری زیادہ ہوجاتی ہے اُسوقت وہ امت اپنی کتاب کو سمجھنا اور اُسپر عمل کرنا چھوڑ دیتی ہے یہ حقیقت میں سخت درجہ کی عداوت ہے تمام مخالف دوسرے مذہب کی تعلیم پر ایسا پردہ نہیں ڈالسکتے جیسا کہ خود اسی مذہب کے پیرو ڈالدیتے ہیں چنانچہ ایسا ہی یہود نے کیا ایسا ہی عیسائیوں نے اور سب سے زیادہ اب مسلمانوں نے کہ قرآن مجید کو بے معنی پڑہنیکا رواج دیکر بامعنی پڑہنا مطلقاً متروک کر دیا حالانکہ قرآن مجید بار بار فرماتا ہے وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ﴿۳۱﴾ یہ تو انسان کیواسطے محض ایک نصیحت ہے اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۶﴾ یہ تو تمام جہانوں کیواسطے محض ایک نصیحت ہے اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۲۲﴾ اللہ کے نزدیک بدترین حیوان وہ ہیں جو گونگے اور بہرے ہیں عقل کو خرچ نہیں کرتے مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ﴿۵﴾ یعنی جن کو

لہ و لہ ان آیات کی تفسیر پہلے کیجا چکی

تہ اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ جب خواب میں ذبح اسمعیل کا واقعہ دکھلایا گیا

قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ

اُس نے کہا اور میری اولاد میں سے کہا میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچتا اور جب ہم نے خانۂ کعبہ کو

مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَعَهِدْنَا

لوگوں کے واسطے جائے ثواب اور جائے امن بنایا اور حکم دیا کہ مقام ابراہیم کو دعا کی جگہ بناؤ اور

تو فوراً خدا کی راہ میں اُسکو ذبح کرنے کیواسطے تیار ہو گئے جب ہاجرہؑ اور اسمٰعیل کو بیابان میں چھوڑ جانے کا حکم ہوا تو بلا دغدغہ پس و پیش چھوڑ کر چلدیئے اور یہ دعا کی رَبَّنَآ اِنِّیْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۱۴/۴ اے میرے رب میں نے اپنی ایک اولاد ایک میدان غیر مزروعہ میں تیرے ادب والے گھر کے قریب بسائی ہے رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ۳۷ اے رب ہمارے تاکہ نماز قایم رکھیں پس لوگوں کے دل اُن کی طرف جھکادے اور اُن کو پھلوں کا رزق دے تاکہ وہ شکر کریں۔ یہ دعا کیسی قبول ہوئی کہ بیت اللہ ابراہیم علیہ السّلام کے زمانہ سے عموماً اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ سے خصوصاً لاکھوں قسم کی مخلوقات کا مرجع اور مرکز رہا ہے۔ پھر دنیا کے پھل بھی بڑی کثرت سے اُس بنجر زمین میں پہنچتے ہیں۔ ہستی باری تعالےٰ کے وجود قبولیت دعا اور نبوت ابراہیم ومحمد علیہما الصلواۃ والسّلام پر یہ بڑے زبردست دلایل ہیں کہ کس زمانہ میں بیابان ریگستان کے اندر خدائی وعدوں کے بھروسے پر مکان بنایا اور ہمیشہ کیواسطے اُسکی کیسی رونق اور عزت ہوئی اور مسلسل چلی آتی ہے خانہ کعبہ کی نسبت توراۃ میں حسب ذیل بیانات و پیشینگوئیاں ہیں۔ پیدایش ۱۲ ابراہیم نے خداوند کیلئے کنعان میں ایک قربانگاہ بنائی اور وہاں سے روانہ ہوکے اُسنے بیت ایل کے پورب کے پہاڑ کے پاس اپنا ڈیرہ کھڑا کیا بیت ایل اُسکے پچھم اور عی اُسکے پورب تھا اور وہاں اُسنے خدا کیلئے ایک قربانگاہ بنائی اور خداوند کا نام لیا اور ابرام رفتہ رفتہ دکھن کیطرف چلا اور سفر کرتا ہوا دکھن سے بیت ایل میں پہونچا۔ بیت ایل کعبہ ہے کیونکہ مکہ جنوب میں ہے اور کنعان عرب کے حدود میں ہے یسعیاہ ۶۰ اونٹنیاں کثرت سے تجھے آکے چھپا لیں گی مدیان اور عیفہ کی جوان اونٹنیاں وہ سب جو سبا کی ہیں آوینگی قیدار (ابن اسمٰعیل) کی ساری بھیڑیں تیرے پاس جمع ہوں گی نبیط (پسر اسمٰعیل) کے مینڈھے تیری خدمت میں حاضر ہونگے وہ میری منظوری کیواسطے میرے ذبح پر چڑھائے جائینگے اور میں اپنی شوکت کے گھر کو بزرگی دوں گا یہ کون ہیں جو بدلی کیطرح اڑتے آتے ہیں اور کبوتر کی مانند اپنے کابک کی طرف یقیناً بحری ممالک تیری راہ تکیں گے اور ترسیس کے جہاز پہلے آوینگے اجنبیوں کے بیٹے بھی تیری دیوار اُٹھائینگے اور اُن کے بادشاہ تیری خدمتگذاری کرینگے۔ اگرچہ میں نے اپنے قہر سے تجھے مارا پر اپنی مہربانی سے تجھ پر رحم کروں گا اور تیرے پھاٹک نت کھلے رہینگے۔ دن رات کبھی بند نہوں گی الخ وہ سب جنہوں نے تیری تحقیر کی تیرے پاؤں پڑینگے یسعیاہ ۶۰ اُٹھ روشن ہو تیری روشنی آئی اور خداوند کے جلال نے تجھ پر طلوع کیا۔ دیکھ تاریکی زمین پر چھا گئی اور تیری قوموں پر بھی تاریکی نے اثر کیا لاکن خداوند تجھ پر طالع ہوگا اور اُسکا جلال تجھ پر نمودار ہوگا اور قومیں اور بڑے بادشاہ تیری روشنی اور تیرے طلوع کی تجلی میں چلینگے یہ تمام پیشینگوئیاں مکہ پر صادق آتی ہیں اگر نہیں تو بتاؤ کنعان کے دکھن دوسرا کونسا بیت ایل ہے؟ مدیان۔ عیفہ۔ اور سبا کی اونٹنیاں کہاں جمع ہوتی ہیں۔ قیدار کی ساری بھیڑیں

منزل ۱

اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآىِٕفِیْنَ وَ الْعٰكِفِیْنَ وَ الرُّكَّعِ

ابراہیم اور اسمٰعیل سے عہد لیا کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں اعتکاف کرنے والوں اور رکوع اور سجود کرنے والوں کیواسطے

السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾ وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّ ارْزُقْ اَهْلَهٗ

پاک رکھنا اور جب ابراہیم نے دعا کی اے میرے رب اس شہر کو جائے امن بنا اور اس کے لوگوں میں سے

مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَ مَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ

جو اللہ کو اور یوم آخرت کو مانے انکو پھلوں کا رزق دے اللہ نے فرمایا اور جو کفر کرے گا

قَلِیْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۱۲۶﴾ وَ اِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ

اسے بھی اسکو تھوڑی سی متاع دوں گا پھر اسکو عذاب جہنم کی طرف مجبور کروں گا اور وہ برا ٹھکانہ ہے اور جب ابراہیم خانہ کعبہ

الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَ اِسْمٰعِیْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ

کی بنیادیں اٹھا رہا تھا اور اسمٰعیل بھی (دعا کی) [1] اے ہمارے رب تو ہم سے قبول کر تحقیق تو سمیع

الْعَلِیْمُ ﴿۱۲۷﴾ رَبَّنَا وَ اجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَكَ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِنَاۤ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ

و علیم ہے اے ہمارے رب ہم دونوں کو اپنے واسطے مسلمان بنا اور ہماری اولاد میں سے ایک امت مسلمان اٹھا [2]

اور غیط کے مینڈھے اور کونسے مذبح پر چڑھائے جاتے ہیں۔ کونسا شوکت والا بزرگ گھر ہے جہاں لوگ ہر چہار طرف سے ذوق و شوق کے ساتھ دوڑے چلے آتے اور بحری ممالک جسکی راہ تکتے ہیں خدمتگذاری پادشاہ کرتے ہیں وہ کونسا مقام ہے جو ایکدفعہ تہ سے غیر آباد و بنجر بیابان تھا پھر ایسا رونق پر ہوا کہ نت اسکی پھاٹکیں کھلی ہیں اور دن رات کبھی بند نہیں ہوتا وہ کونسا شہر ہے جسکی روشنی نے قوموں اور بادشاہوں پر ایسے وقت میں طلوع کیا جبکہ تمام زمین میں اور خود اس شہر میں اندھیرا چھایا ہوا تھا؟ یہ تمام صفات مکہ معظمہ پر تو بعینہ صادق آتی ہیں اور کوئی شہر ایسا نہیں جو کنعان کے دکھن عظیم الشان قربانیوں کی جگہ دنیا کی قوموں اور بادشاہوں کا مرجع و مرکز اور نور عالمتاب کا مشرق ہو جہاں ہزارہا اونٹنیاں لاکھوں مینڈھے اور لاکھوں بھیڑیں مذبح پر چڑھائی جاتے ہیں پھر قومی روایات۔ ملکی تواتر۔ رسومات کا توافق۔ ابراہیمی عبادت سے ختنہ کی رسم۔ قربانی وغیرہ۔ مناسک میں اتحاد تمام اقوام عرب کا اسبات پر نسلاً بعد نسل اتفاق صاف گواہی دیتے ہیں کہ مکہ میں جو بیت اللہ ہے ابراہیم کا بنا کردہ اور خدائی وعدوں کا مصداق ہے خروج ۲۰/۲۵ اگر تو میرے لئے پتھر کا مذبح بناوے تو تراشے ہوئے پتھر کا مت بنائیو اگر تو اسے اوزار لگاویگا تو اسے ناپاک کریگا تورات سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اسحٰق یعقوب اور موسٰی نے بھی مذبح بنائے اور یعقوب نے اپنے مذبح کا نام بیت اللہ رکھا دیکھو پیدائش ۲۹/۱۸-۱۹-۲۲ مذبح عبادتگاہ یعنی مساجد ہوتے تھے۔ اسیطرح جب حضرت ابراہیم اپنی بیوی سارہ کے کہنے اور خدا کے حکم سے اپنی دوسری بیوی ہاجرہ کو معہ اسمٰعیل کے میدان مکہ میں لائے اسوقت ان کی عبادت کیواسطے پتھر کھڑا کر کے ایک مذبح یعنی عبادتگاہ بنایا جیسا کہ توریت کے بیانات اور پیشینگوئیوں سے صاف طور پر ثابت ہو چکا اور پھر ملک عرب کی عام روایات۔ تواریخ قدیمہ۔ رسومات مذہبی دین ابراہیم کے آثار اس امر کی تصدیق کرتے ہیں۔ یہی مذبح بیت اللہ میں حجر اسود و رکن یمانی الرحمٰن کے نام سے مشہور ہے مگر حجر اسود کا نام

[1] دیں آیت سے ثابت ہے کہ بیت اللہ پہلے سے موجود تھا مگر منہدم ہو چکا تھا اور اسکی بنیادیں باقی رہ گئی تھیں جسکو از سر نو ابراہیم نے تعمیر کیا

[2] ابراہیم و اسمٰعیل علیہما السلام کی یہ دعا درست تو ہم دونوں کو مسلمان بنا ثابت کرتی ہے کہ مسلمانی کوئی معمولی رسمی بات نہیں ہے بلکہ اسکا انتہا درجہ دو مراتب ہیں جنکے حصول کیواسطے انبیاء علیہم السلام دعائیں کرتے رہے مگر افسوس ان مولویوں پر جنہوں نے [illegible] بلا تو بیر اسلام کو مختصر کر کے مسلمانوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اور قرآن کریم کو بوجھل بنا دیا

منزل ۱

وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۖ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿۱۲۸﴾ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ

اور ہمکو ۱؎ ہمارے راستہ دکھا اور ہماری طرف رجوع کر تو بڑا رجوع کرنیوالا اور رحیم ہے (اور دعا کی) اے ہمارے رب تو ان میں انہیں

رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۚ

میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر تیری آیتوں کی تلاوت کرے ان کو کتاب اور حکمت سکھاوے اور ان کو پاک کرے ۲؎

إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۱۲۹﴾ وَمَنْ يَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ إِلَّا مَنْ سَفِهَ

تحقیق تو بڑا زبردست حکمت والا ہے ملت ابراہیم سے کون منہ پھیرتا ہے مگر وہی جسنے اپنے نفس کو

نَفْسَهُ ۚ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا ۖ وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ﴿۱۳۰﴾

احمق سمجھا اور بیشک ہمنے اسکو دنیا میں برگزیدہ کیا اور تحقیق وہ آخرت میں صالحین میں سے ہے

۱؎ یعنی ہمکو نماز اور حج وغیرہ کی صورتیں دکھلا دے کیونکہ جو عملی باتیں ہیں وہ دیکھنے ہی سے سمجھ میں آتی ہیں چنانچہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جبریل نے حضرت ابراہیم کو تمام حج کے مناسک دکھلائے اسیطرح اسلام میں عبادات کا طریق قرآن مجید میں مذکور نہیں بلکہ عملاً بعد عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہنچا ہے چنانچہ آخر عمر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تعلموا مجھ سے اپنے مناسک سیکھ لو شاید اس سال کے بعد میں تمکو نہ ملوں اس دعا میں ان لا انتہا مراتب اندرونی کی طرف بھی اشارہ ہے جو ہر ایک عبادت کے متعلق ہیں ایک نبی اور امتی کی عبادات ظاہراً تو ایک صورت کی ہوتی ہیں مگر حقیقت میں بہت بڑا تفاوت ہوتا ہے ایسا ہی انبیا علیہم السلام کے وقت وقت کی دعاؤں اور عبادتوں میں فرق ہوتا ہے پھر ان کے بھی مدارج و مراتب ہیں اس لئے اَرِنَا مَنَاسِكَنَا کی منزل الحمد للہ کے مقامات کی طرح کبھی طے شدہ نظر نہیں آتی بلکہ جسقدر کوئی اس رستہ میں بڑھتا ہے اسی قدر ذوق و شوق زیادہ ہوتا اور خداوند کریم سے مزید بر مزید ہدایت حاصل ہونے کی آرزو پیدا ہوتی ہے جیسا کہ دعائے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ سے ظاہر ہے چنانچہ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین نے بھی کبھی اس دعا سے بس نہیں کی اور نہ کبھی بس کر سکتے تھے۔

۲؎ توریت مقدس میں ابراہیمی دعاؤں کی قبولیت کا مفصل ذکر ہے میں نے تیری دعا اسمٰعیل کے حق میں قبول کی۔ دیکھ میں اسے برکت دونگا اور اسے برومند کرونگا اور اُسے بہت بڑھاؤنگا۔ اور اس سے بارہ سردار پیدا ہونگے اور اس سے بڑی قوم بناؤنگا تکوین باب ۱۷–۱۵ خاتون ہاجرہ آپ کی اولاد بیشمار ہوگی تکوین باب ۲۰ آپکے فرزند اسمٰعیل کو برکت دی اللہ نے پیدائش باب ۱۵ و ۱۸ آپ کی اولاد کو زمین عرب عنایت ہوئی۔ پیدائش باب ۲۷ و ۱۶ آپ کا فرزند بادشاہوں اور قوموں کا باپ ہوا پیدائش باب ۱۶ و ۲۰ آپ کو برکت دی گئی اور فرزند کی بشارت دی گئی اور آپ کو بتایا گیا کہ وہ عربی ہوگا پیدائش باب ۱۶ تا ۳ آخر جب ابراہیم بہت بوڑھے ہوئے چاہا کہ اپنے غلاموں سے کسی کو وارث بنا دیں خدائے تعالیٰ نے فرمایا تیرا بیٹا ہی تیرا وارث ہوگا حضرت ہاجرہ سے سارہ کو جیسی کہ عادتاً سوتوں میں رنجش ہو جایا کرتی ہے کچھ رنجش ہوگئی اسلئے حضرت ہاجرہ تنگ آکر وہاں سے نکلیں راستے میں فرشتہ نے کہا واپس جا اللہ تجھے برکت دے گا تیری اولاد وسیع اور بیشمار ہوگی تیرے ایک لڑکا ہوگا اسکا نام اسمٰعیل رکھنا وہ عربی ہوگا اُسکا ہاتھ سب پر ہوگا پیدائش ۱۶ باب ۱۵ حضرت ہاجرہ حاملہ ہوئیں اور لڑکا جنیں اور اسکا نام اسمٰعیل

۱۵ ع ۱۵

منزل ۱

اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَ وَصّٰى بِهَاۤ

جب اُس کے ربّ نے اُس سے کہا کہ خدا کا فرمان بردار ہو جا کہا میں ربّ العلمین کا فرمان بردار ہو گیا اور یہی نصیحت

اِبْرٰهٖمُ بَنِیْهِ وَ یَعْقُوْبُ یٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّیْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ

ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوب کو کی اے بیٹو اللہ نے تمہارے واسطے دین اسلام پسند کیا ہے پس مسلمان

اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ یَعْقُوْبَ الْمَوْتُ

ہو کر مرنا کیا تم موجود تھے جب یعقوب کے آگے موت آئی

اِذْ قَالَ لِبَنِیْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِیْ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ اٰبَآىِٕكَ

اور اُسوقت اُسنے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ میرے بعد کس چیز کی عبادت کروگے انہوں نے جواب دیا ہم تیرے معبود تیرے باپ دادوں

اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۖۚ وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۳﴾ تِلْكَ

یعنے ابراہیم و اسمعیل و اسحٰق کے معبود یعنی ایک ہی معبود کی پرستش کرینگے اور ہم اُسکے واسطے مسلمان ہونگے یہ ایک

اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ لَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَ لَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا

امت تھی جو گذر چکی اُسکے واسطے جو اسنے کمایا اور تمہارے واسطے جو تمنے کمایا اور تم سے باز پرس انکی کی نہ ہوگی

یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۴﴾ وَ قَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ۗ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ

کہ وہ عمل کرتے تھے اور انہوں نے کہا یہودی یا نصرانی ہو جاؤ تاکہ ہدایت پاؤ کہدے نہیں بلکہ مذہب تو ابراہیم

حَنِیْفًا ؕ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۱۳۵﴾ قُوْلُوْۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَ مَاۤ

حنیف[1] کا اختیار کرنا چاہئے۔ اور وہ مشرکین میں سے ہرگز نہ تھا کہو ہم ایمان لائے اللہ پر اور جو ہماری طرف اتارا گیا اور جو

ہوا پیدائش باب ۱۶۔۱۵ حضرت اسمٰعیلؑ جب تیرہ برس کے ہوئے انکا ختنہ ہوا اور کبھی اسحٰق پر ہنسے۔ سارہؑ اسپر ناراض ہوئیں اور کہا ہاجرہ کو معہ اسکے فرزند کے نکالدے اسلئے کہ یہ شمول اسحٰقؑ وارث نہ ہو خدائے تعالیٰ نے ابراہیمؑ سے فرمایا رنجیدہ مت ہو جیسے سارہ کہتی ہے ویسے ہی کر اسحٰقؑ تیری اولاد ہے مگر مجھے ہاجرہ کے فرزند سے ایک قوم بنانا ہے کیونکہ وہ تیرا نطفہ ہے علی الصباح ابراہیمؑ نے ہاجرہ اور اسمٰعیلؑ کو روٹی اور پانی دیکر نکالدیا اور انہوں سے بیر شبع بیابان میں راستہ گم ہوگیا۔ قصہ مختصر خشک بیابان میں تکلیف اٹھاتے اٹھاتے ایک دفعہ پانی سے ناچار ہوگئیں اور درخت کے نیچے بچہ کو ڈالا اور آپ دور جا بیٹھیں تاکہ اُس کی پیاس کی موت کو نہ دیکھیں اور آسمان کیطرف منہ کرکے روئیں تب فرشتے نے آواز دی یا تو بیاہے خوف مت کر خداوند نے تیرے بچہ کی آواز سن لی اے ہاجرہ اُٹھ اور بچے کو اٹھا اسواسطے کہ میں اُسے قوم کا بزرگ بناؤں گا اور خدا نے اُس کی آنکھیں کھولیں تب انہوں نے ایک چشمہ پایا (وہی چاہ زمزم کے نام سے مشہور ہے) اسمٰعیل بڑے ہوئے اور تیرانداز ہوئے۔ ہاجرہؑ نے فاران کے میدان میں بمقام بیت اللہ مکہ معظمہ میں قیام فرمایا تھا جیسا کہ تواتر ملکی و قومی روایات اور تواریخ قدیمہ سے متفقاً ثابت ہے اور ملک حجاز وہی دشت فاران ہے۔ حضرت اسمٰعیلؑ کے بارہ بیٹے تھے (۱) نبایوت (۲) قیدار (۳) ادبئیل (۴) مبسام (۵) مشماع (۶) دوماہ (۷) مسا (۸) حدر (۹) تیما

منزل ۱

[1] حنیف کے معنی ہیں سیدھا سیدھا قیم۔ یا ہر بخود مخلص۔

أُنْزِلَ إِلَىٰ إِبْرٰهِمَ وَإِسْمٰعِيلَ وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ

ابراہیم و اسمعیل و اسحٰق و یعقوب و اسباط پر اور جو دیا گیا

مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ

موسیٰ و عیسیٰ اور کل نبیوں کو اُن کے رب کی طرف سے عطا ہوا ہم کسی ایک میں اُن میں سے

مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ (۱۳۶) فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدِ

فرق نہیں کرتے اور ہم خدا کے واسطے مسلم ہیں پس اگر اُن ہی باتوں پر ایمان لائیں جن پر تم ایمان لائے ہو پس تحقیق

اهْتَدَوْا وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَ

ہدایت یافتہ ہوئے اور اگر منہ پھیر لیں پس وہ ضد پر ہیں سو پس اُن کے مقابل میں اللہ تجھ کو بس ہے اور

هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (۱۳۷) صِبْغَةَ اللَّهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً ز

ہوگا اور وہ سمیع و علیم ہے اللہ کا رنگ اور اللہ سے کس کا رنگ بہتر ہے

منزل ۱

۱؎ یعنے تمام انبیاء علیہم السلام کا دین اسلام تھا۔ یہی تمام عالم کا دین ہے۔ جو اسکے خلاف ہے وہ بناوٹی باتیں۔ نفسانی جذبات جھوٹی رسوم اور بے بنیاد قصے ہیں کسی آسمانی کتاب کی تعلیم میں یہ باتیں داخل نہیں ہیں چنانچہ ایک اور مقام پر قرآن مجید مشرح طور پر فرماتا ہے شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرٰهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ ۴۲: ۱۳

۲؎ اسلام تو ایک ہی ہے یہی تمام انبیاء علیہم السلام کا مذہب ہمیشہ سے رہا ہے اور اصل مذہب تمام عالم کا یہی ہے اور تمام مذاہب کے اندر اسکے اصول موجود ہیں مگر افترا پردازوں مشرکوں کو رباطنوں اور بدینیوں نے جھوٹی باتیں ملا کر اصل کو ایسا چھپا دیا کہ بالکل ناپید ہوگیا پس کسی کا مذہب مسیح کو خدا بنانا رہگیا۔ کسی کا مذہب مسیح کو زندہ آسمان پر چڑھانا کسی کا مسیح پر لعنت بھیجنا نعوذ باللہ من ذالک کسی کا مذہب اصحاب ثلاثہ کو گالی دینا رہگیا کسی کا علی کرم اللہ وجہہ کو۔ کسی کا مذہب جنیو رہیگا۔ کسی کا مذہب چوکا اور غیر اقوام سے نفرت کرنا۔ کسی کا مذہب کیس کھنا اور ترا اور ست بچنا رہگیا اور کسی کا منہ کو ڈھانپنا اور ننگے پاؤں پھرنا۔ پر جو اصل مذہب ہے یعنی خدا کو ماننا اور اعمال صالح بجالانا وہ مفقود ہوگیا حالانکہ یہ ایک ایسی ہی سیدھی بات ہے کہ سب مذاہب کے لوگ اسکو مانتے ہیں پھر اسکی وقعت ذرہ بھر نہیں آنحضرت صلعم یہود و نصاریٰ کو تبلیغ کرکے فرماتے ہیں اور خدا کے حکم سے کہتے ہیں قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ ۳: ۶۴ اے محمد اہل کتاب سے کہدے کہ ایک بات کیطرف آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مساوی ہے وہ یہ کہ سوائے اللہ کے اور کسی کی عبادت نہ کریں اور نہ کسی شے کو اسکا شریک ٹھہراویں اور نہ ہم میں سے ایک دوسرے کو اللہ کے سوا رب بنا وے پس اگر ایسی ایسی صاف صداقتوں کو سنکر بھی تسلیم نہ کریں بلکہ ضد میں آکر مخالفت کرتے رہیں پھر اسے محمدؐ تو صبر کر اللہ تجھکو لوگوں کے شر سے بچائے رکھیگا اور تمام

۳؎ جو انسان اللہ کریم کی پوری اطاعت کرتا اور اس کی رضا میں راضی رہتا ہے تو وہ خدا کے رنگ میں رنگا جاتا ہے

کی اقوام کی مخالفت میں وہ تیرا حامی اور ناصر رہیگا اور وہ اکیلا تجھکو اُن سب کے مقابلہ پر کافی ثابت ہوگا وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۔ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ ۔

وَنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِي اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ وَ

اور ہم اُسی کی عبادت کرنے والے ہیں — کہہ کیا تم ہم سے اللہ کے بارہ میں جھگڑتے ہو حالانکہ وہ ہمارا بھی اور تمہارا بھی رب ہے — اور

لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ﴿۱۳۹﴾ اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ

ہمارے واسطے ہمارے عمال اور تمہارے واسطے تمہارے اعمال اور ہم اسکے واسطے مخلص ہونے والے ہیں — کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ

اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ

ابراہیم — و اسمٰعیل — اور یعقوب — اور اُن کی اولاد یہود و نصاریٰ تھے [1]

نَصٰرٰى ۭ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ۭ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ

ان سے پوچھ کہ کیا تم بہتر جانتے ہو یا اللہ — اور اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہے [2] جو کوئی شہادت جسے پاس رکھتا ہو اور

مِنَ اللّٰهِ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۰﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا

اسکو چھپا دے — اور اللہ اُن باتوں سے غافل نہیں جو وہ کرتے ہیں — یہ ایک امت تھی جو گذر چکی [3] — اس کیواسطے

كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۱﴾

جو اُسنے کیا — اور تمہارے واسطے جو تُسنے کمایا — اور تم سے یہ سوال نہیں کیا جائے گا — کہ وہ کیا عمل کرتے تھے

یعنی اُسکے عادات اُسکے اخلاق اور اُسکے ارادے اور اُسکے اعمال عین خداوند عالم کے مطابق ہو جاتے ہیں اور پھر اس خدائی رنگ سے اور اچھا رنگ بھی کونسا ہے اے مسلمانو! ان یہودیوں اور نصرانیوں اور مشرکوں کو یہ سنا دو کہ تم ہم سے اللہ کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو وہ تو ہمارا بھی اور تمہارا بھی رب ہے، ہمارے واسطے ہمارے اعمال اور تمہارے واسطے تمہارے اعمال کام آئینگے پھر ہمنے کیا قصور کیا جرم کر دیا جو اسقدر ہم سے ضد و مخالفت رکھتے ہو کیا یہی ایک بنا ضد اور فساد کیواسطے تمہارے پاس ہے کہ ہم خالصاً خدا کی عبادت کرتے اور خالصاً اُسکے بندے ہونا چاہتے ہیں اور محمد سے کیوں اسقدر ضد و عناد رکھتے ہو اور جھوٹی عیب جوئیاں کر رہے ہو وہ تو محض ایک خدا کیطرف بلاتا اور مخلصاً عبادت کی تعلیم کرتا ہے یہی تمام انبیا کی تعلیم تھی یہی تمام دنیا کا اصلی مذہب ہے، اصطباغ کی رسم پہلے یہودیوں میں جاری تھی پھر عیسائیوں میں جاری ہوئی خود حضرت مسیح نے بھی یحییٰ سے اصطباغ لیا تھا مگر اصل اصطباغ وہ ہے جو خدا پر کامل الیقین ہونے اور سچی فرمانبرداری سے ملتا ہے اسکے واسطے نہ پانی کی ضرورت ہے نہ رنگت کی چنانچہ مسیح بھی اس اصطباغ کی نسبت فرماتے ہیں۔ میں تو تمہیں پانی سے بپتسما دیتا پر جب وہ آئیگا تو تمہیں روح القدس سے بپتسمہ دیگا۔ قرآن کریم بھی ثابت قدم مومنین کی نسبت فرماتا ہے كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ

[1] یعنی وہ یہی یہودی یا نصرانی نہ تھے بلکہ ایک خدا کے سچے اور مخلص پرستار اور تمام شرک و بدعت اور رسم پرستی سے بیزار تھے اچھا اگر تمہارے عقاید کے مطابق وہ یہودی یا نصرانی تھے تو تورات سے ثابت کرو۔ مگر کیونکہ ہمیں ثبوت پیش کرنے کی کیا ضرورت ہے تو اسکا جواب یہ کہ وہ شخص بڑا ہی ظالم ہے جو اللہ سے اپنی شہادت کو چھپا رکھے [2] یعنی اللہ سے شہادت کو چھپانا ایسا سخت گناہ ہے کہ اس سے بڑھکر اور کوئی گناہ نہیں ہاں اسکے برابر اور بھی گناہ ہیں مثلاً وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ۭ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا یعنی خدا پر جھوٹ باندھنا یا اُسکی آیات کی تکذیب کرنا یا خدا کا حکم سننے کے بعد انحراف کرنا یا مساجد میں خدا کا ذکر ہونے سے مانع ہونا اور اُسکی بربادی میں کوشش کرنا ایسے گناہ ہیں کہ اُن سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں [illegible] [3] [illegible]

سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي

لوگوں میں سے جو بے عقل ہیں وہ کہینگے لہ کس قبلہ پر وہ تھے کس چیز نے اُن کو اُس سے پھیر دیا!

كَانُوا عَلَيْهَا قُلْ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ

ان سے (اے پیغمبر) تو اُن کو سنادے کہ مشرق و مغرب اللہ کیواسطے ہے جسکو وہ چاہتا ہے راہ راست کی ہدایت کرویتا ہے

مُسْتَقِيمٍ ﴿۱۴۲﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ

اور اسیطرح ہمنے تمکو خیر الامم بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ (نمونہ) بنو تہ

لہ یہ پیشینگوئی کسطرح پر فرمایا گیا تھا تاریخ قدیم اور روایات قومی سے ثابت ہے کہ بیت اللہ حضرت ابراہیم کے زمانہ سے قوموں کا مرجع اور جائے تعظیم چلا آتا ہے کفار مکہ بت پرستی کی پیراہ میں اس بیت ایل یعنی بیت اللہ کو پاک عبادتگاہ نہیں کرتے تھے جب آنحضرتؐ نے سچے خدا پاک اعمال اور حقیقی عبادات کی تعلیم شروع کی تو ایک مدت تک سخت مخالفت رہی آخر لوگ اسطرف رجوع ہوئے اور دین حق پھیلنا شروع ہوا اور تمام مخالف اپنا زور لگا کر تھک گئے تب بہت سے لوگ خوف و لالچ سے منافقانہ طور پر مسلمانوں میں داخل ہونے لگے اور اپنی دغابازیوں سے طرح طرح کی اذیتیں پہنچاتے رہے ایسی حالت میں ہادی اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے ایسی تدابیر کرنی ضروری ہوئیں جس سے ریاکار منافق لوگ الگ ہو جاویں جو اندرونی دشمن بنے ہوئے مسلمانوں میں مل جل کر خفیہ تکلیفیں پہنچاتے تھے مکہ میں مشرکین مکہ کی چھانٹ کرنے کی غرض سے بیت المقدس کو قبلہ مقرر فرمایا - وہ بت پرست لوگ اپنے کعبہ کو چھوڑ کر جو بتخانہ بنا ہوا تھا دوسری سمت کب سجدہ کرتے تھے پس اب آنحضرت صلعم پر اعتراض کرنے اور اُنسے علیحدہ ہونے لگے اسطرح پر مسلمانوں کا گروہ اُن مشرکین سے پاک صاف ہو گیا جو منافقانہ طور پر اذیت رسانی کی غرض یا کسی خوف یا لالچ سے شامل ہو رہے تھے اور خالص جان نثار اصحاب رسول اللہ کے ساتھ رہگئے - پھر جب آپ مدینہ میں تشریف لیگئے جہاں یہود بکثرت رہتے تھے وہ مختلف غرضوں سے مسلمانوں میں مل جل گئے مگر یہاں حقیقی وحدانیت کی عبادت مسیحؑ کی تقدیس دیکھکر دلوں میں تنگ ہو گئے اور خفیہ خفیہ ضرر و فساد کی تدبیریں کرنے لگے - اُسوقت اللہ تعالیٰ نے ان اندرونی دشمنوں اور بد باطنوں کی علیحدگی کیواسطے یہ ہدایت فرمائی کہ کعبہ کیطرف رخ کر کے نماز پڑھا کرو - اس حکم پر عمل کرنے سے تمام منافق یہود اعتراضوں پر اتر پڑے اور سچے تابعین سے خود علیحدہ ہو گئے الغرض تحویل قبلہ سے یہی مطلب تھا کہ منافق بد باطن اور جھوٹے لوگ سچے خدا پرستوں سے الگ ہو جاویں چنانچہ قرآن مجید خود فرماتا ہے وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ پ ۲ ع ۱ جس قبلہ پر تو تھا ہمنے اُسکو نہیں مقرر کیا مگر اسیواسطے کہ علامت لگادیں کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون اُلٹے پاؤں پھر جاتا ہے - پس قبلہ کی اُلٹ پلٹ میں تو یہ مصلحت تھی جو اللہ کریم نے خود بیان فرمادی اب رہا یہ سوال کہ قبلہ مقرر کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے سو اسکا جواب یہ ہے کہ اس سے یہ مراد تو ہو ہی نہیں سکتی کہ خدا کی جہت مقرر ہے یا وہ کعبہ میں ہے بلکہ اس خیال باطل کی تردید قرآن مجید بار بار طرح طرح سے فرماتا ہے چنانچہ وہ فرماتا ہے لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ پ ۲ ع ۱ مشرق و مغرب اللہ کیواسطے ہیں فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ پ ۱ ع ۱۴ پس جسطرف تم رخ کرو اُسیطرف

تہ شاہد کے معنی نگران کے ہیں نگران کا بھی یہی مطلب ہے کہ تم دنیا پر حاکم و نگران ہو گے اور رسول تمپر

عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ۗ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي

اور رسول تمہارے لئے شاہد (نمونہ) ہو جس قبلہ پر تو تھا یعنی بیت المقدس وہ بھی

كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَى عَقِبَيْهِ ۚ وَ

ہم نے اسی واسطے مقرر کیا تھا کہ جو رسول کی پیروی کرتا ہے اسکو اس سے الگ کرکے دیکھیں جو الٹے پاؤں

إِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ ۗ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ

پھر جاتا ہے (اور یہ تبدیل قبلہ) سخت دشوار ہوئی مگر ان پر نہیں جنکو اللہ نے ہدایت کی اور اللہ ایسا نہیں کہ تمہارے ایمانوں کو ضایع کرے

إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ﴿۱۴۳﴾ قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ

تحقیق اللہ لوگوں پر مہربان اور رحیم ہے [له] تیرے رخ کا پھرنا آسمانوں میں ہم دیکھ رہے ہیں

الشیعہ ہے لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ۲-۲ نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے چہرہ کو مشرق کی طرف پھیرو یا مغرب کی طرف پس صاف ظاہر ہے کہ بخاص کعبہ کیطرف خدا ہے اور نہ کعبہ کیطرف رخ کرنے میں خاص نیکی ہے پھر نماز کے وقت کعبہ کیطرف رخ کرکے بنت یہ کہجاتی ہے إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ تحقیق میں نے اپنا رخ خالص اس ذات کیواسطے متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں پھر سورہ انعام میں ہے إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ ۖ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ۱۶۳ تحقیق میری نمازیں اور قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ کیواسطے ہے جو رب العالمین ہے پس جب خدا ہر طرف ہے اور ہر شے اُس کی مخلوق ہے اور تمام عبادات اور قربانیاں خالصاً خدا کیواسطے ہیں پھر یہ اعتراض کرنا کہ قبلہ کیوں بدلا گیا سراسر حماقت ہے۔ کیا خدا پہلی طرف تھا دوسری طرف نہیں خدا تو ہر جگہ ہے اور ہر شے کا مالک ہے ہاں یہ ایک انتظامی امر ہے اول تو رخ نماز بدلنے میں منافقوں بدباطنوں اور اندرونی دشمنوں کی صفائی ہوگئی منافقوں کا انتخاب اسطرح ہمیشہ ہوتا رہتا تھا جسکا ذکر قرآن مجید میں آتا ہے مثلاً مفصلہ ذیل موقعوں پر منافق و بدباطن لوگ مخلصین جان نثار سے علیحدہ ہوئے (۱) دعوئے رسالت کیوقت (۲) نہی عن الشرک پر (۳) ہجرت اولیٰ کی تکالیف سے (۴) عدد اصحاب النار میں جب علیہا تسعۃ عشر فرمایا گیا (۵) معراج کے ذکر سے (۵) (۶) ہجرت ثانیہ کیوقت (۷) اخراج بنو قنیقعہ کیوقت (۸) جنگ بدر میں (۹) صلح حدیبیہ میں (۱۰) جنگ احزاب میں (۱۱) جیش عسرت میں (۱۲) غزوۂ بنو قریظہ میں (۱۳) غزوۂ بنو نضیر میں (۱۴) جنگ احد میں (۱۵) افک عایشہ صدیقہ میں (۱۶) احکام استیذان میں (۱۷) شجرۃ الزقوم کی آیت سے (۱۸) تحویل قبلہ سے اسطرح پر منافقوں کا انتخاب سال میں ایکدفعہ یا دودفعہ ہوتا رہتا تھا جیساکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ دوم تحویل قبلہ سے یہ ثابت ہوگیا کہ خدا کسی خاص جہت میں نہیں ہے سوئم ہمیشہ کیواسطے تمام جہان کے مسلمانوں میں ایک وحدت کی صورت ہوگئی جیساکہ خدا واحد اور طریق عبادت واحد ہے ویسا ہی صورت نماز اور اُس کی سمت بھی واحد ہوگئی۔

له رؤف کے معنی ہیں طلب بعثت سے قبل مہربانی کرنیوالا اور رحیم کے معنی ہیں اعمال اور سوال پر اجر دینے والا اور رحم کرنیوالا

فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۠ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ وَحَيْثُ

پس ہم ضرور تجھکو ایک قبلہ کی طرف پھیر دینگے[1] جس کو تو پسند کرتا ہے پس اپنا چہرہ مسجد محترم کی طرف پھیر اور اے مسلمانو

مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ

تم بھی جہاں کہیں ہو اپنا چہرہ اُس کی طرف پھیرو اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی ہے وہ ضرور جان جائینگے[2]

اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَلَىِٕنْ اَتَيْتَ

کہ فی الحقیقت وہ اُن کے رب کی طرف سے حق ہے اور جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اُس سے غافل نہیں ہے اور جن لوگوں کو

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ

کتاب دی گئی ہے اگر تو اُن کو تمام نشان بھی دیدے تو بھی وہ تیرے قبلہ کے پیرو نہ بنینگے اور نہ تو اُن کے قبلہ کا تابع ہونے والا ہے

وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ۭ وَلَىِٕنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَاۗءَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ

اور نہ اُن میں سے بعض بعض کے قبلہ کے تابع ہونے والے ہیں اور اگر تو علم پہنچنے کے بعد بھی اُن کی گری ہوئی باتوں کی پیروی کریگا

چہارم ہمیشہ کیواسطے ایک رُخ مقرر ہو گیا تا کہ نماز کیوقت جب لوگ جمع ہوں سمت مقرر کرنے میں بیفائدہ وقت صرف نہوا کرے اور زاید جھگڑے پیدا ہو کر وحدت اور ذکر الٰہی میں خلل انداز نہوا کریں ہاں سمت کے تعین سے بہت سے مشرکانہ خیال پیدا ہوسکتے تھے مثلاً کعبہ حقیقتاً خدا کا گھر ہے یا خدا اُس جگہ ہے یا خدا کی توجہ کعبہ پر محدود ہے سو اِن وساوس کا دفعیہ دوسری آیات میں صاف طور پر فرما دیا اور تحویل قبلہ کے وجوہات صاف ظاہر فرما دئیے اب مشرکانہ عقاید کی گنجایش ہے نہ بیہودہ اعتراضات کی۔ نماز مشروعہ میں جیسے قیام رکوع سجود اور خاص کلمات مقرر فرمائے گئے ہیں ویسے ہی اُسکی سمت بھی مقرر کی گئی ہے مگر عام ذکر اور دعا کیواسطے نہ کوئی صورت مقرر ہے نہ خاص کلمات نہ کوئی سمت۔ پس اگر خدا کی ذات کسی خاص سمت یا خاص مقام یا خاص صورتوں یا خاص کلمات میں محدود ہوتی تو ضرور ہوتا کہ ہر ایک ذکر اور دعا کیواسطے ایک ہی صورت ایک ہی کلام ایک ہی سمت مقرر ہوتی پس جیسا کہ تحویل قبلہ پر اعتراض لغو ہیں ویسا ہی تعین کعبہ پر اعتراض باطل ہیں قبلہ کے معنی ہیں سامنے کی جہت یا وہ حالت جو کسی چیز کے سامنے سے پیدا ہو اسکا وہی مادہ ہے جو مقابلہ یا استقبال کا ہے۔ پس قبلہ کے لغوی معنوں میں بھی ایک سمت پائی جاتی ہے نہ کہ خاص عظمت یا الوہیت کا کوئی جزو ہاں اسقدر ضرور ثابت ہے کہ آنحضرت صلعم خود بھی چاہتے تھے کہ بیت المقدس کی بجائے کعبہ قبلہ ہو جائے جیسا کہ آیات ذیل سے ظاہر ہے قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ

[1] اس میں اشارہ ہے کہ اللہ کریم اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ سلم کی خواہشات اور دعاؤں کو پورا کرتا رہا۔ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ پ ۲ میں فتح مکہ کیطرف بھی اشارہ ہے اور اُس کے وہی امن عزت اور آزادی کیطرف بھی۔

[2] یعنی کتمان حق اور مخالفت بالارادہ کی سزا اُٹھا کر رہینگے اور نتایج سے معلوم کر لینگے کہ تحویل قبلہ ایک حق بات تھی اس سزا کی تفصیل پ ۲ میں ہے کہ وہ دربدر پھرائے جائینگے اور ملکوں سے جلاوطن کئے جائینگے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں یہود عرب سے نکالے گئے۔ اور ابھی تک کبھی روس سے کبھی فرانس سے کبھی کسی ملک سے کبھی کسی ملک سے نکالے جا رہے ہیں

مغز

مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ إِنَّكَ إِذًا لَّمِنَ الظَّالِمِينَ ﴿١٤٥﴾ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ

تو بیشک اُس وقت تو ظالموں میں سے ہو جائیگا جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے

يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ وَإِنَّ فَرِيقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَ

وہ اُس کو ایسا پہچانتے ہیں جیسا کہ اپنے بیٹوں کو اور تحقیق ایک فریق اُن میں سے حق کو

هُمْ يَعْلَمُونَ ﴿١٤٦﴾ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿١٤٧﴾ وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ

چھپاتا ہے اور وہ جانتے ہیں حق ہے تیرے رب کے پاس سے پس تو شک کرنے والوں میں سے کبھی نہ ہوگا اور ہر ایک کیواسطے

هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا إِنَّ اللَّهَ

ایک رُخ ہے جس کی طرف وہ پھیرنے والا ہے پس تم خیرات سلہ میں سبقت لیجاؤ۔ جہاں کہیں تم ہوگے اللہ سب کو لے آئیگا تحقیق اللہ

وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا ۱۴۴ تحقیق ہم آسمانوں میں تیرے چہرہ کا پھرنا دیکھتے ہیں پس تجھکو ہم اُس قبلہ کی طرف پھیر دینگے جس کو تو پسند کرتا ہے۔ اس پسندیدگی کو وجوہات حسب ذیل ہیں **اول** بیت المقدس کے قبلہ ہونے سے منافق یہودیوں کا مسلمانوں میں شامل ہوکر اندرونی دشمنوں کی طرح تکالیف پہونچانا جس کی وجہ سے آنحضرت چاہتے تھے کہ انتخاب کیواسطے کوئی تدبیر آسمان سے معلوم ہو جائے **دوم** کعبہ کی نسبت ابراہیمؑ کی دعا تھی کہ اسے خدا لوگوں کے دل اس کی طرف جھکا دے جیسا کہ خود کلام مجید فرماتا ہے فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ ۱۴ **سوم** ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ کی دعا تھی کہ اسے رب اس معبد کو اپنی طرف سے قبول فرما جیسا کہ قرآن میں ہے وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۱۲۷ اللہ تعالیٰ نے رحم سے اُن کی مخلصانہ محنت اور دعا کیسا قبول فرمایا کہ اسکو دجالی فتنوں اور دستبرد معاندوں سے ہمیشہ کیواسطے محفوظ فرماکر اسکو اپنی ربوبیت رحمانیت رحیمیت والوہیت و مالکیت کا مظہر بنادیا ہزار ہا ہزار انقلابات اُسوقت سے لیکر آجتک دنیا کی بادشاہتوں قوموں مذہبوں شہروں مکانوں اور معبدوں پر آئے مگر خانہ کعبہ اُسوقت سے آجتک اُسی عزت و رونق پر سلامت ہے کیا یہودیوں مشرکوں مجوسوں اور نصاریٰ میں اور کیا مسلمانوں میں یہیں سے توحید الٰہی از سر نو دنیا کو ملی **چہارم** اللہ کریم نے ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ سے عہد لیا تھا کہ میرے گھر طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کیواسطے پاک صاف رکھنا ۱۲۵ **پنجم** تورات میں ابو الانبیا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل کا خاندان فاران یعنی حجاز میں آباد ہونا اور عبادت کیواسطے مذبح بناکر اسکا نام بیت اللہ رکھنا مذکور ہے نیز قومی روایات سے یہود و نصاریٰ کو یہ یقین تھا کہ کعبہ حضرت ابراہیمؑ ابو الانبیا کا بنایا ہوا ہے چنانچہ اس یقینی علم کی نسبت قرآن مجید فرماتا ہے يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ وَإِنَّ فَرِيقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ اہل کتاب اسکو ایسا پہچانتے ہیں جیسا کہ اپنے بیٹوں کو اور تحقیق بعض لوگ اُن میں سے ایسے ہیں جو حق کو چھپاتے ہیں اور وہ جانتے ہیں **ششم** إِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ ۱۴۴ تحقیق اہل کتاب ضرور جانتے

سلہ یعنی ہر ایک انسان ایک طرف جھکتا ہے مگر تمکو نیکیوں کیطرف جھکنا چاہیے۔ مثلاً اہل کتاب نے عبادت کیواسطے

ہیں کہ وہ اُن کو رب کی طرف سے حق ہے **ششم** اس تحویل قبلہ کی نسبت یسعیاہ ۵۔ ۲۔ ۴۲ میں اشارات ہیں۔

عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٤٨﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ

ہر شے پر قادر ہے لہ جہاں کہیں سے تو نکلے اپنا چہرہ مسجد محترم کی طرف پھیر لیا کر

الْحَرَامِ ۖ وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِن رَّبِّكَ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿١٤٩﴾ وَمِنْ حَيْثُ

اور تحقیق وہ تیرے رب کی طرف سے حق ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اُس سے غافل نہیں ہے اور جہاں

خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ

کہیں سے تو نکلے پس اپنا چہرہ مسجد محترم کی طرف پھیر لے اور (مسلمانو) جہاں کہیں تم ہو اپنے چہرے اُس کی طرف

شَطْرَهُ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ

پھیر لیا کرو تاکہ پھر لوگوں کی کوئی حجت نہ رہے پس جو اُن میں سے ظلم کرنے والے ہیں

فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٥٠﴾

اُن سے مت ڈرو بلکہ مجھ سے ہی ڈرو اور تاکہ میں اپنی نعمت تم پر پوری کروں اور تاکہ تم ہدایت یاب ہو جاؤ

قبلہ کے مسئلہ کو اہم قرار دے دیا بعض لوگ بالوں کی تراش خراش اور ظاہری لباس کو ہی دین کا اہم جزو قرار دے لیتے ہیں بعض لہو و لعب و تماش بینی۔ رسم پرستی اور دنیاداری میں غرق ہوئے رہتے ہیں بعض کو کسی قسم کا شوق ہوتا ہے بعض کو کسی قسم کا۔ وہ اسی میں دن رات غرق رہتے ہیں مگر انسان کیواسطے حکم یہ ہے کہ نیکی میں سبقت لیجانے کی ہوس رکھے اور کوشش کرتا رہے اصل قبلہ یہی ہے جسکی طرف ہر وقت رُخ رکھنا چاہیئے یہی بنا بہترین امم ہونے اور تمام خلائق کیواسطے نمونہ بننے کی ہے جیسا کہ قرآن مجید فرماتا ہے وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا (پ۲) اور اسیطرح ہمنے تمکو بہترین امت بنایا ہے تاکہ تم لوگوں کیواسطے نمونہ بنو اور رسول تمہارے لئے نمونہ بنے۔ وسط سے مراد بہترین ہے بحکم خَيْرُ الْأُمُورِ أَوْسَطُهَا ۔ چنانچہ اسلام میں ہر ایک بات اعتدال پر ہے۔ نہ تو انجیل کی طرح یہ حکم ہے کہ جو تمہاری ایک گال پر تھپڑ مارے دوسری گال پیش کر دو نہ توریت کی طرح ایسی سختی کہ دانت کے بدلے دانت بلکہ عفو اور انتقام کے مسائل کو حکیمانہ طور پر قائم کیا ہے۔ ایک طرف تو عام حکم ہے جَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا (پ۲۵) یعنی بدی کا بدلہ اسیقدر بدی ہو دوسری طرف یہ حکم ہے فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ (پ۲۵) جو معاف کر دے اور اصلاح کرے .... پس اسکا اجر اللہ پر ہے پھر ارشاد ہے وَلَمَن صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ (پ۲۵) اور جو صبر کرے اور بخشدے تحقیق یہ بات تو عزم الامور میں سے ہے یعنی بڑی مردانگی اور حوصلہ کا کام ہے اسی طرح پر نہ تو عبادت میں افراط ہے کہ دنیاوی تعلقات کو چھوڑ کر جنگلوں میں رہو تجرد اختیار کرو اور دن رات عبادت کرتے رہو نہ تفریط ہے کہ عبادت بالکل مت کرو اور خالص دنیادار بنے رہو بلکہ ربانی اور دنیاوی تعلقات میں ایک حکیمانہ اعتدال قائم فرمایا ہے مثلاً حکم ہے بَلَىٰ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِندَ رَبِّهِ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (پ۱) بلکہ جو اپنی ذات خدا کے

لہ اس کے بطن میں ایک یہ پیشگوئی ہے کہ دور دراز ملکوں سے مسلمان مکہ کی طرف آیا کرینگے۔

منزل ۱

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ

(منافقین اور مخلصین کا انتخاب ایسا ہی احسان ہے) جیسا کہ بھیجے ہم نے تم میں تمہیں میں سے رسول نازل کیا جو تم پر ہماری آیتیں پڑھتا تمکو پاک کرتا

الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ فَاذْكُرُوْنِيْٓ

اور کتاب اور دانائی سکھلاتا اور وہ باتیں تعلیم کرتا ہے جو تم جانتے نہیں تھے پس تم میرا ذکر کرو میں بھی

اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ﴿۱۵۲﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا

تمہارا ذکر کروں گا اور میرا شکر کرو مجھ سے کفر نہ کرو اے لوگو جو ایمان لائے ہو

بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۳﴾ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ

صبر اور نماز کے ساتھ (خدا سے) مدد مانگو - تحقیق اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور جو لوگ اللہ کے راستے میں قتل ہوں

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ

اُن کی نسبت یہ نہ کہو مردے ہیں نہیں بلکہ زندے ہیں مگر تم سمجھتے نہیں ہو اور تحقیق

بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ

کچھ خوف اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کے نقصان سے ہم تمہاری تربیت کرینگے

حوالہ کر دے اور وہ نیکی کرنے والا ہو پس اُسکے واسطے اُس کے رب کے پاس اجر ہے پس ایسے لوگوں پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ آزردہ خاطر ہوتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی پوری فرمانبرداری اور اُس کی محبت میں پورا محو ہو جانے کا حکم ہے ویسا ہی اُس کی مخلوق سے بھلائی کا حکم ہے گویا کہ قرآن مجید اسلام کی دو ٹانگیں مقرر کرتا ہے ایک خدا کی عبادت دوسری خلق خدا پر شفقت - پس جس میں ان دونوں اجزا میں سے کوئی ایک نہیں وہ لنگڑا ہے چلنا پھرنا اور منزل مقصود تک پہنچنا اُسکے واسطے دشوار یا محال ہے اسی طرح پر قرآن مجید ہر ایک مسئلہ میں حکیمانہ اعتدال قائم فرماتا ہے جسکا بیان موقع بموقع آگے آئے گا اسی واسطے ایک جگہ تو مسلمانوں کو امت وسطی اور دوسری جگہ بہترین امت فرمایا ہے جیسا کہ آیات ذیل میں وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَاۗءَ عَلَي النَّاسِ ۲ع كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۳ع گویا کہ وسط اور خیر حقیقت کے لحاظ سے ہم معنی ہیں۔

[1] بندہ کی ذکر سے مراد ہے **اول** خدا کو اُسکے پاک اور بزرگ ناموں سے یاد کرنا وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۱۸ع **دویم** قرآن مجید کی تلاوت کرنا اور اُس میں غور و فکر کرنا مَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ۲۹ع **سویم** اعمال کی نتائج اور عالم کے تغیرات پر نظر کرنا اور اُن سے نصیحت پکڑنا اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّـيِّاٰتِ ۭ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۱۲ع **چہارم** اعمال صالح اور عبادت میں مشغول رہنا فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ خدا کی ذکر سے مراد ہے اُسکا والی اور ہادی اور ناصر ہو جانا اور اُسکا ذکر کرنے والے عبد کو قابل ذکر یعنے تاریخی انسان بنا دینا - انہی

[2] اِس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ اگر ہم خدا سے مدد کی دعا کریں تو اُس کے ساتھ خداوند کریم کی صفات جمیلہ پر ایمان ہونا ورنہ

[3] یہ مسئلہ کہ شہدا مرنے کے بعد زندہ رہتے ہیں حالت خواب پر نظر کرنے سے باسانی سمجھ میں آسکتا ہے کیونکہ خواب کے اللہ تعالیٰ

٭ صبر و نماز کو اپنا شعار بنانا لازمی امور ہیں ورنہ دعا قبول نہ ہوگی ۱۲

وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾ الَّذِيْنَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا

اور خوشخبری دیدو ایسے صابرین کو[1] کہ جب اُن پر مصیبت پڑی انہوں نے (اپنے حال اور قال سے) کہا تحقیق ہم اللہ کیواسطے اور بتحقیق ہم

إِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ أُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَ

اوسی کی طرف واپس جانیوالے ہیں انہیں پر ان کے رب کی طرف سے شاباشیں ہیں اور رحمت اور

أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ

یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں تحقیق صفا اور مروہ اللہ[2] کے نشانات میں سے ہیں

نے ایکقسم کی وفات فرمایا ہے هُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰكُمْ بِالَّيْلِ ﴿پ ۷﴾ وہی ہے جو تمکو رات کے وقت وفات دیتا ہے۔ اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ﴿پ ۲۴﴾ نبی صلعم جب سوکر اُٹھتے تو فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا۔ ایک لوگ تو ایسا سوتے ہیں گویا کہ مردہ ہیں۔ مثلاً عام دنیادار غافل لوگ۔ ایک لوگ ایسا سوتے ہیں کہ اُن کا دل زندہ ہیں اور وہ طرح طرح کے لذائذ اور خوشنما نظارہ روحانی عالم میں دیکھتے اور اُن سے اسطرح حظ اُٹھاتے ہیں گویا کہ عالم بیداری میں اُن کو وہ تمام نعمتیں میسر ہیں ایسا ہی شہدا کا حال ہے جو خدا کی محبت اور اطاعت میں ایسی ثابت قدمی دکہاتے ہیں کہ ہر قسم کی تکالیف عمداً اُس کی راہ میں اُٹھاتے اور برضائے خاطر جان تک نثار کر دیتے ہیں پس یہ مرتے نہیں بلکہ زندہ رہتے اپنے رب کے دیدار اور انعامات سے مستفیض ہوتے اور تمام روحانی و جسمانی لذائذ سے اسطرح محظوظ ہوتے ہیں گویا کہ عالم حیات و بیداری میں وہ تمام نعمتیں اُن کو ملی ہیں چنانچہ ایک اور موقع پر اسحالت کی تشریح قرآن مجید فرماتا ہے بَلْ أَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿پ ۴﴾ نفسانی لذات کے علاوہ روحانی لذات اور عرفانی ترقیات کا سلسلہ بھی شہدا کے ساتھ جاری رہتا ہے جیسا کہ نیک بندونکا رویائے صادقہ ہیں۔

---

[1] صبر پر انسان کی تمام ترقیات کا دارومدار ہے اس سے مراد ہے تمام اخلاق رذیلہ کا مقابلہ کر کے اخلاق جمیلہ پر قائم رہنا اس میں بہت سے اخلاق حمیدہ شامل ہیں مثلاً (۱) استقلال و استقامت یعنی کسی علم یا فن کے اکتساب یا زہد و عبادت میں یا عقاید میں ثابت قدمی دکہانا اور ہر طرح کی مشکلات و تکالیف اُٹھانے کیواسطے تیار رہنا (۲) رضا یعنی دُکھ اور مصیبت کو برضائے خاطر منظور کرنا اور راضی برضائے مولا رہنا (۳) عفت یعنی شہوت کو دبانا اور بیجا حرکات سے اپنے آپ کو بچانا (۴) زہد و قناعت یعنی فضول چیزوں کی خواہشات سے نفس کو روکنا (۵) حلم یعنے غصہ کی حالت میں دشمن سے درگذر کرنا اور انتقامی جوش کو دبانا۔ ....

(۶) رازداری کسی کے افشائے راز سے اپنی زبان کو بند رکھنا (۷) وقار یعنی زبان کو بیہودہ بکواس اور اپنے اعضا کو بیجا اور لغو حرکات سے روکنا۔ پس یہی صبر ہے جسکا بڑا مقام ہے ایسے ہی صابرین کے ساتھ خداوند عالم کی رحمت و ہدایت

[2] صفا و مروہ خانہ کعبہ سے شرقی جانب میں دو پہاڑیاں ہیں اُن کے بیچ میں تخمیناً ۷ گز کا فاصلہ ہے۔ صفا کوہ ابوقبیس

ا
۱۶۱ ع

فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ؕ وَمَنْ

پس جو خانہ کعبہ کا حج کرے یا عمرہ اُسپر گناہ نہیں ہے کہ وہ اُن دونوں کا طواف بھی کرے اور جو

تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۵۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَاۤ اَنْزَلْنَا

خوشی سے نیک کام کرے پس تحقیق اللہ قدردان اور جاننے والا ہے چھپتے جو ساف احکام اور ہدایت کی باتیں نازل کیں

مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِكَ

اور لوگوں کیواسطے کتاب میں صاف و بیان بھی کر دیں اسکے بعد

يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا

جو اُن کو چھپاتے ہیں انہیں خدا لعنت کرتا ہے اور انہیں تمام لعنت کرنیوالے لعنت کرتے ہیں جن لوگوں نے توبہ کی اور اصلاح کر لی اور جو کچھ چھپایا

اور نصرت ہے چنانچہ صفا و مروہ نتائج صبر کے بیشمار یادگار ہیں کہ صبر کا انجام کیسی دائمی عزت قبولیت شہرت اور یادگاری

ہوتا ہے جس سے اللہ کریم کی ربوبیت رحمانیت رحیمیت اور مالکیت کا کامل ثبوت ملتا ہے۔

ایوب ۲/۹ تب اُس کی جورو نے اُسسے کہا کہ کیا تو ابتک اپنی دیانت پر قایم رہتا ہے خدا کو ملامت کر اور مرجا۔ پہ اُسنے

اُسے کہا کہ تو نادان عورتوں کی سی بات بولتی ہے کیا ہم خدا سے اچھی چیزیں لیویں اور بُری چیزیں نہ لیویں اس سب میں

ایوب نے اپنے لبوں سے خطا نہ کی۔

زبور ۶/۱۴۷ خداوند حلیموں کو سنبھالتا ہے پر شریروں کو زمین پر پٹک دیتا ہے۔

یعقوب ۵/۱۰-۱۱ اے بھائیو جن نبیوں نے خداوند کے نام سے کلام کیا اُن کو دُکھ اُٹھانے اور صبر کرنے کا نمونہ سمجھو

دیکھو صبر کرنے والوں کو ہم مبارک کہتے ہیں تم نے ایوب کے صبر کا حال تو سنا ہی ہے اور خداوند کی طرف سے جو اُس کا

انجام ہوا اسے بھی معلوم کر لیا جس سے خداوند کا بہت ترس اور رحم ظاہر ہوتا ہے۔

ذاتجرہ جس ہے اور مروہ دو کوہ قعیقعان کے آگے ناک جیسے طرح ہے اب ان دونوں پہاڑیوں پر آبادی ہے جب ہاجرہ اپنے

بچہ کو لیکر خانہ کعبہ کے قریب صفا مروہ کے درمیان آرہیں اور مشک کا پانی ہو چکا اور دھوپ کی شدت اور بچہ کی پیاس

سے مضطر ہو کر ادھر ادھر دوڑیں پھریں تو خداوند کریم نے اُن کی دعا قبول فرما کر ایک چشمہ کی خبر دی جسکی جگہ اب چاہ زمزم

بنا ہوا ہے پس یہ حاجرہ کے اسلام۔ صبر اضطراری دعا اور مضطربانہ بھاگ دوڑ کی یادگار ہے۔ اسی یادگار میں انکی جگہ

پر طواف کی اجازت ہے۔ شعائر جمع ہے شعیرہ یا شعارہ کی جسکی معنی نشان یا علامت کے ہیں۔ حج و عمرہ میں یہ فرق ہے کہ حج

میں ذی الحج کو عرفات میں جانا اور پھر وہاں سے آکر طواف کرنا ہوتا ہے اور عمرہ میں یہ نہیں۔ نیز عمرہ کیلئے کوئی مہینہ یا

دن مخصوص نہیں ہے باقی احرام باندھنا اور طواف وسعی صفا و مروہ دونوں میں یکساں ہیں۔

۱۵۹ ... ت الٰہی کی آیات اور نتائج حسب ذیل ہیں (۱) ذکر خدا و تعلیم حق سے لاپروائی نفرت اور ضد اور شیطانی افکار لغو

... یات باطل رسومات اور بد صحبتوں سے رغبت و موانست ہونا (۲) دین میں عزت اور قبولیت کا معدوم ہو جانا (۳) اندرونی

... سلامتی کے ساتھ انسانی صورت کا مسخ ہو جانا کہ قیافہ شناس مومنوں کی نظر میں کتوں گدھوں بندروں اور سوروں کے مشابہ

وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوٓا۟ إِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ أَنَّ الْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا

اور کاش ظالم لوگ (اس حالتِ کرب کو) دیکھیں جب وہ عذاب دیکھینگے (تو سمجھینگے) کہ تمام قوت اللہ کیواسطے ہے

وَّأَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ ﴿١٦٥﴾ إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتُّبِعُوا۟ مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا۟

اور تحقیق اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے جب متبوعین اپنے تابعین سے بیزار ہونگے

وَرَأَوُا۟ الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ ﴿١٦٦﴾ وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا۟

اور عذاب دیکھینگے اور ان کے سب تعلقات قطع ہو جائینگے اور تابعین کہینگے

لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوا۟ مِنَّا ۗ كَذَٰلِكَ يُرِيهِمُ اللَّهُ أَعْمَٰلَهُمْ

کاش ہمکو لوٹ جانا ملے تو ہم بھی ان سے ایسے ہی بیزار ہو لیں جیسا کہ وہ ہمسے بیزار ہوگئے اسیطرح اللہ اُن کے اعمال کو

حَسَرَٰتٍ عَلَيْهِمْ ۖ وَمَا هُم بِخَٰرِجِينَ مِنَ النَّارِ ﴿١٦٧﴾ يَٰٓأَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا۟

حسرتوں کی صورت میں دکھایگا اور وہ آگ سے نکلنے والے نہونگے اے لوگو زمین میں سے جو

مِمَّا فِى الْأَرْضِ حَلَٰلًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُوا۟ خُطُوَٰتِ الشَّيْطَٰنِ ۚ إِنَّهُۥ لَكُمْ عَدُوٌّ

حلال اور طیب ہے، کھاؤ[1] اور شیطان کے قدموں کی پیروی مت کرو تحقیق وہ تمہارے واسطے

مُّبِينٌ ﴿١٦٨﴾ إِنَّمَا يَأْمُرُكُم بِالسُّوٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَأَن تَقُولُوا۟ عَلَى اللَّهِ مَا لَا

صریح دشمن ہے جو خدا سے تمکو کاٹتا ہے وہ تو تمکو یہی امر کرتا ہو کہ بدی کرو فحش کرو اور اللہ کی نسبت وہ باتیں کہو جو تم

تَعْلَمُونَ ﴿١٦٩﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا۟ مَآ أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا۟ بَلْ نَتَّبِعُ

جانتے نہیں ہو اور جب ان سے یہ کہا جاتا ہے کہ جو اللہ نے اتارا ہے اُس کی پیروی کرو کہتے ہیں کہ ہم تو اسی کی پیروی

مَآ أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ ءَابَآءَنَآ ۗ أَوَلَوْ كَانَ ءَابَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْـًٔا وَلَا

کرینگے جسپر ہمنے اپنے باپ دادوں کو پایا کیا اگر اُن کے باپ دادے نہ کچھ سمجھتے ہوں اور نہ ہدایت یافتہ ہوئے ہوں (تب بھی وہ

يَهْتَدُونَ ﴿١٧٠﴾ وَمَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا۟ كَمَثَلِ الَّذِى يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ

اُنہیں کی پیروی کرینگے) جن لوگوں نے کفر کیا اُن کی مثال ایسی ہے جیسے کہ ایک شخص ایسی چیز کے پیچھے چلا رہا ہو جو سنتی نہیں

إِلَّا دُعَآءً وَنِدَآءً ۚ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ﴿١٧١﴾ يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ

مگر پکار اور آواز کر رہا ہے وہ گونگے بہرے اندھے ہیں بس نہیں سمجھتے اے لوگو جو ایمان لائے ہو

ءَامَنُوا۟ كُلُوا۟ مِن طَيِّبَٰتِ مَا رَزَقْنَٰكُمْ وَاشْكُرُوا۟ لِلَّهِ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ

پاک چیزوں میں سے جو ہمنے تمکو دی ہیں کھاؤ اور اللہ کا شکر کرو جب تم اُسی کی

(لعنت) میں رہنے والے اس کی تفصیل یہ ہے لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ۱۶۲ اُن کو عذاب مقررہ میں تخفیف نہ کیجاوے گی اور نہ اُن کو مہلت دی جاوے گی۔ عذاب پر ال موعود ذہنی یعنی قسم و مدت عذاب مقررہ پر دلالت کرتا ہے پس بدکار لوگ عذاب کی مدت مقررہ تک ہمیشہ اسمیں رہینگے اُس سے نکلنے نہ پائینگے اور نہ اُس میں تخفیف کیجائیگی

[1] طیب سے مراد ہے خوشگوار، خوشبو۔ پاکیزہ۔ بعض نے جائز طریقوں سے کمایا ہوا۔

تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۷۲﴾ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِیْرِ وَمَآ اُهِلَّ

عبادت کرتے ہو — اُس نے تو تم پر — صرف مردار اور خون اور سور کا گوشت حرام کیا ہے ؎ۡ — اور وہ چیز

بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

جسکو غیر اللہ کیواسطے ؎ۡ نامزد یا طلال کیا جاوے پھر جو سخت مجبور ہو اور سرکشی اور عدول حکمی نہ کرنیوالا ہو پس اسپر گناہ نہیں۔ تحقیق اللہ

غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۷۳﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْکِتٰبِ

غفور اور رحیم ہے — جو لوگ اُس کو چھپاتے — اللہ نے جو کتاب میں سے نازل کیا ہے

وَیَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا ۙ اُولٰٓئِکَ مَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ

اور اُس کے عوض میں قلیل دام لیتے ہیں یہ لوگ اور کچھ نہیں مگر اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں

وَلَا یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یُزَکِّیْهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۷۴﴾

اور قیامت کے دن اللہ اُن سے کلام نہ کریگا — اور نہ اُن کو پاک کریگا — اور اُن کیواسطے عذاب دردناک ہے

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰی وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ

انہیں لوگوں نے ہدایت کی عوض گمراہی — اور مغفرت کی عوض عذاب خرید کر لیا ہیں

فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَی النَّارِ ﴿۱۷۵﴾ ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ ؕ وَ

پس (اُن کو) آگ کی برداشت بھی کیسی ہوگی — یہ اس لئے کہ اللہ نے کتاب حق کی ساتھ نازل فرمائی — اور

اِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِی الْکِتٰبِ لَفِیْ شِقَاقٍ بَعِیْدٍ ﴿۱۷۶﴾ لَیْسَ الْبِرَّ

تحقیق جن لوگوں نے — اُس کتاب میں اختلاف کیا — بڑے درجہ کی تفرقہ اندازی میں ہیں — نیکی یہ نہیں

ع ۵ — ۲ منز — الربع

؎ۡ اِس آیت کی تفصیل تین اور آیات ہیں (۱) حُرِّمَتْ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِیْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّیَةُ وَالنَّطِیْحَةُ وَمَآ اَکَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَکَّیْتُمْ ۟ وَمَا ذُبِحَ عَلَی النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ؕ ۵/۳ (۲) قُلْ لَّآ اَجِدُ فِیْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ یَّکُوْنَ مَیْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ ۶/۱۴۵ (۳) وَلَا تَاْکُلُوْا مِمَّا لَمْ یُذْکَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ۶/۱۲۲ پس میتہ سے اِس جگہ پر مراد وہ تمام جانور ہیں جو معمولی طور پہ ذبح نہ کئے گئے ہوں خواہ خود بخود مرگئے ہوں یا حلقوم کو دبا ہوا ہو یا بلندی پر سے گر کے مرا ہو یا کسی درندے نے پھاڑ کھایا ہو یا اُسکا گلا گھونٹ کر مارا ہو یا سنگ یا پتھر مارے سے مرا ہو دم پر جو ال ہے وہ خصوصیت کا ہے جسکو دوسری آیت مسفوح کی لفظ سے ظاہر فرماتی ہے (اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا) پس وہ خون حرام ہے جو جاری ہو۔ اہلال کے معنی ہیں آواز سے پکارنا۔ اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ سے مراد یہ ہے کہ ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام پکارا جائے جیسے عرب کے لوگ اپنے بتوں کا نام پکار کر

؎ۡ مثلاً بھوک کی شدت اسقدر ہو کہ چل پھر نہ سکے اور کوئی حلال شئ اُسکے پاس موجود نہ ہو یا مرض شدید میں معالج بطریق دوا تجویز کرے یا کوئی ظالم اِن کو کھانے پر مجبور کرے اور خلاف ورزی میں خود اُسکو یا اُسکے کسی عزیز کو مار ڈالنے پر آمادہ ہو یا ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالنا چاہے۔

أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ

کہ تم اپنے چہرے مشرق و مغرب کی طرف پھیر دو بلکہ نیکی اُس کی ہے جو اللہ پر

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِ ذَوِي

اور یوم آخرت پر اور فرشتوں پر اور کتاب پر اور نبیوں پر ایمان لائے اور اُس کی محبت سے

الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ

قرابتیوں یتیموں مسکینوں مسافروں سوالیوں اور غلاموں پر مال صرف کرے[1]

وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا وَ

نماز ادا کرتا ہے اور زکوۃ دے اور جو اپنے عہدوں کو جب وہ عہد کر چکے پورا کرنے والے ہیں

الصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ

اور جو تنگی اور تکلیف میں اور مشکلات میں صبر کرنے والے ہیں یہی لوگ ہیں

صَدَقُوا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ﴿۱۷۷﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ

جنہوں نے سچ بولا اور یہی لوگ متقی ہیں اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر مقتولوں کا بدلہ

الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَىٰ بِالْأُنْثَىٰ

قصاص لکھا گیا ہے آزاد آزاد کے بدلے میں غلام غلام کے بدلے اور عورت عورت کے بدلے ہیں

ذبح کرتے تھے یا غیر اللہ کے نام سے نامزد کیا گیا ہو جیسا کہ ہندوستان میں شیخ سدو کے نام کا بکرا سید احمد کے نام کی گائے اور مدار کے نام کا مرغ نامزد کر دیتے ہیں، یا جیسے ہندو کالی بھوانی کے نام کا سانڈھ چھوڑ دیتے ہیں یا تھانوں یا دیولوں یا دیوتاؤں کے تھانوں پر ذبح کیے گئے ہوں جیسا کہ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ اور وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ سے ظاہر ہے زیادہ۔

[1] فِي الرِّقَابِ میں غلام مقروض اور قیدی شامل ہیں۔

[2] یہ احکام بلوہ عام اور ڈاکہ زنی کے متعلق ہیں۔ اگر ایک قوم دوسری قوم پر حملہ کر کے لوگوں کو قتل کر ڈالتی تو عرب کے زمانہ جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ جو قومیں زبردست اور شریف تھیں وہ دوسری قوموں سے اس طرح بدلا لیتی تھیں کہ اپنے غلام کے بدلے ان میں کے ایک حر کو اپنی عورت کے بدلے ان میں کے ایک مرد کو اور اپنے ایک مرد کے بدلے ان کے دو مردوں کو مار ڈالتے تھے اور اگر مقتول کے وارث خون کو معاف کر دیتے تو قصاص ساقط ہو جاتا تھا کبھی قتل کے بدلے میں کچھ روپیہ یا مال قاتل سے یا قاتل کے قبیلہ سے لیکر راضی ہو جاتے تھے قرآن مجید نے ان بیہودہ رسومات کی تردید میں فرمایا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى یعنی مقتولوں کا قصاص لینا تم پر فرض ہے اور اس کی حکمت ظاہر فرما دی وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ یعنی بس قتل کا عوض ہے، مگر اتنا تو فرض ہے مگر زمانہ جاہلیت کے طریق پر نہیں بلکہ جو قاتل ہو وہی سزا یاب ہو گا کوئی اور نہ۔ اگر کسی حر نے حر کو مارا ہے تو وہ حر ہی مارا جائیگا اور اگر کسی غلام نے غلام کو مارا ہے تو وہ غلام بھی مارا جائیگا اور اگر کسی عورت نے عورت کو مارا ہے تو وہ عورت ہی ماری جائیگی۔ حرو عبد۔ اور انثی پر الف لام ہے

فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ

پس جسکو اُس کے بھائی کی طرف سے معاف کیا جاوے پس چاہیے کہ نیک نامی کے ساتھ پیروی کرے اور خوبی کے ساتھ ادا کرے

ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ

یہ تمہارے رب کی طرف سے تخفیف اور رحمت ہے پس جو اس کے بعد زیادتی کرے اُس کیواسطے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۸﴾ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ

دردناک عذاب ہے اے صاحبان عقل قصاص میں تمہارے واسطے زندگی ہے تاکہ تم

تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۖۚ

متقی ہو جب تم میں سے کسی پر موت حاضر ہو اور وہ مال ترکہ میں چھوڑے

الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۸۰﴾

تو تمپر حکم ہے کہ والدین اور قرابتیوں کیلئے معروف طریق سے وصیت کر دے۔ یہ پرہیزگاروں پر فرض ہے

وہ قصاص میں قاتل و مقتول کی خصوصیت پر اشارہ کرتا ہے فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ ۱۷۸ میں اُن معاہدوں کی پابندی کا حکم ہے جو وارثان مقتول اور قاتل کے درمیان دیت کی بابت ہو چکے ہیں۔ اگر وارثان مقتول کچھ فدیہ لیکر درگزر کریں تو ان کو مطابق عمل رہنا چاہیئے قاتل کو چاہیے کہ مطالبہ نیک نیتی اور دیانت سے ادا کرے جو کچھ دینا مقرر ہوا ہے ادا کرے اور وارثان کو چاہیے کہ دستور کے موافق اپنے عہد کے پابند رہیں

گنتی ۳۵ اور اگر کوئی کسی کو لوہے کے ہتھیار سے مارے ایسا کہ وہ مرجائے تو وہ خونی ہے خونی ضرور مارا جاوے اور اگر کوئی کسی کو ایسا پتھر کھینچ مارے کہ جس سے وہ مرسکتا ہو اور وہ مرجاوے تو وہ خونی ہے وہ خونی ضرور قتل کیا جاوے۔ اور کوئی کسی کو ایسا لٹھ مارے کہ جس سے وہ مرسکتا ہو اور وہ مرجاوے تو وہ خونی ہے خونی ضرور مارا جاوے وہ شخص جو مقتول کا ولی ہے خونی کو آپ ہی قتل کرے جب وہ اسے پاوے تو اُسے آپ ہی مار ڈالے اور اگر کوئی کسی کو کینہ سے دھکیل دیوے یا داؤں گھات سے اُس پر کچھ پھینک دے کہ وہ مرجائے یا عداوت سے اُسے اپنے ہاتھ سے پتھر مارے کہ وہ مرجائے تو وہ مارنیوالا ضرور مارا جاوے کہ خونی ہے مقتول کا ولی جب اُس خونی کو پاوے اُسے قتل کرے

گنتی ۳۵ اور تم اُس قاتل سے جو قتل کا فتوی پا چکا ہو دیت مت لو وہ ضرور مارا جاوے اور تم اس سے جو اپنی پناہ کے شہر کو بھاگ گیا ہو دیت مت لو تاکہ وہ سردار کاہن کی موت تک اپنی سرزمین میں پھر آوے سو تم اُس زمین کو جہاں تم رہتے ہو ناپاک مت کیجو کیونکہ خون ہی ہے جو زمین کو ناپاک کرتا ہے اور زمین اُس خون سے جو وہاں گرایا جاوے پاک نہیں ہو سکتی مگر اسکے گرانیوالے کے لہو سے پس تم اپنی بود و باش کی سرزمین کو جس میں کہ میں بستا ہوں گندہ مت کرو کیونکہ میں خداوند ہوں جو بنی اسرائیل کے درمیان رہتا ہوں۔

۱؎ اس آیت کو بعض مفسرین نے آیات میراث سے منسوخ قرار دیا ہے۔ میں حیران ہوں کہ قرآن مجید کی آیات محکمات کو رد کر کے اور خود بخود منسوخ قرار دینا کس قسم کا ادب ہے۔ کیا کوئی انسان خدائے علیم و حکیم کے کلام پاک میں اصلاح دے سکتا ہے۔ خود تو قرآن کا دعوی ہے کہ لاریب فیہ ہدی نور مبین ہے دین قیم۔ قول فیصل حکمت بالغہ اور محفوظ ہے۔ میزان ہے مہیمن تفصیل کل شیء اور ہدایت ہے تبیانا لکل شیء ہے اقوم ہے مگر ہم اپنے منہ سے یہ کہیں کہ اس میں منسوخ آیات موجود ہیں گویا کہ یہ مشکوک ہے۔ اندھیر ہے تغیر دیا

فَمَنْ بَدَّلَهُ بَعْدَ مَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ

پس اگر کوئی سننے کے بعد اس کو بدل ڈالے پس اُس کا گناہ انہیں لوگوں پر ہے جو اُس کو بدل ڈالتے ہیں تحقیق اللہ سننے والا

عَلِيمٌ ﴿١٨١﴾ فَمَنْ خَافَ مِنْ مُوصٍ جَنَفًا أَوْ إِثْمًا فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَا إِثْمَ

جاننے والا ہے اور اگر کسی شخص کو وصیت کرنے والے کی طرف سے طرفداری یا حق تلفی کا خوف ہو اور وہ وارثوں میں صلح کرا دے

عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١٨٢﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ

پس اُس پر کوئی گناہ نہیں ہے تحقیق اللہ غفور اور رحیم ہے اے مومنو! تم پر روزے لکھے گئے ہیں جیسا کہ تم سے پہلوں پر لکھے گئے تھے

مطلب ہے جھگڑوں کا اکھاڑا متنازع فیہ ناقابل اعتبار غیر محفوظ اور کلام عوام الناس کی طرح غیر مستقل اور ناقابل ترمیم و تنسیخ ہی اور پھر آیات وصیت اور توریث میں کوئی تضاد یا تخالف بھی نہیں۔ وصیت کی آیت میں حکم ہے کہ معروف یعنی جایز اور نیک طریق سے وصیت کرے یعنی نفسانی جذبات کی بنا پر ایسی وصیت نہ کرے جس میں کسی کی حق تلفی ہو اور اگر اُس کی طرف سے کسی قسم کی کجی یا ظلم کا اندیشہ ہو تو لوگوں کو چاہیے کہ سمجھا بجھا کر اصلاح کر دیں اور اگر کوئی شخص بلا وصیت کے مر گیا جیسا کہ اکثر ہوتا ہے کہ مرنے کے قریب حواس قایم نہیں رہتے یا زندگی کی طرف سے آخر دم تک مایوسی نہیں ہوتی تو اُس حالت میں آیات میراث کی مطابق ورثا کو عمل کرنا چاہیے۔ حکم وصیت اور حکم توریث میں مخالفت ہی کونسی ہی جسکی وجہ سے خواہ نخواہ ایک آیت کو منسوخ بنا دیا جاوے کیا کلام ربانی کا یہی ادب ہے کہ جس آیت کو چاہیں اپنے قیاس کی بنا پر رد کر دیں اور اگر آیت وصیت کو منسوخ قرار دے دیا جائے تو مرنے والے پر کیسا ظلم ہے کہ وہ موت کے وقت اپنے مال و جائداد پر کوئی اختیار ہی نہیں رکھتا جس میں سے خیرات و صدقات کی وصیت کر سکے یا اپنے خاص دوست یا پیر و مرید کے حق میں کچھ وصیت کر سکے یا اپنی محروم الارث اولاد و اقارب مثلاً بیٹوں کی موجودگی میں یتیم پوتے یا چچا زاد بھائیوں کی موجودگی میں نواسہ یا اور مساکین و فقرا پر رحم و شفقت بھری نگاہوں سے دیکھتا ہوا اور اُن کے حال پر بے بسی و حسرت کھینچتا ہوا جان تلف کر دے اور دل ہی دل میں جھرتا رہے کہ باوجود زندگی اور قیام ہوش و حواس کے نہ تو کسی قابل رحم پر رحم کر سکتا ہے نہ خیرات و صدقات کا جوش جو آخری دم کے وقت خوف آخرت سے اُس کے دل میں اُٹھیں اُن کی تحریک سے کوئی خیرات جاریہ یا غیر جاریہ کی بابت وصیت کر سکتا ہے یہ کیسا ظلم ہے۔ واقعی مرنے سے پہلے گلا گھونٹ دینا ہے حدیث سعد سے تہائی حصہ تک ایسے مصارف کیلئے وصیت کر دینا جایز ثابت ہوتا ہے پھر کیوں ہمارے مفسرین آیات قرآنی کو منسوخ قرار دینے کے درپے ہو گئے خدا رحم کرے۔ المختصر اِس آیت میں بھی تو وصیت بالمعروف کا حکم ہے۔۔ .... اور جو وصیت حدود شرعی کو توڑے وہ وصیت بالمعروف نہیں ہو سکتی ہاں ایک حد تک اسکو بھی مالکانہ تصرف حاصل ہے پھر خواہ نخواہ اسکو کیوں باطل کیا جاتا ہے کیا أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ ۸۵ پر عمل ہے یا وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا ۸۲ کی تردید کر کے قرآن مجید کو غیر اللہ کا کلام ثابت کرنا چاہتے ہیں مجھے ایسی باتوں کو ظاہر کرنے سے بھی درد ہوتا ہے کہ قرآن مجید میں منسوخ آیات قرار دیگئی ہیں مگر سخت مجبور ہوں کہ کوتاہ نظروں کی بدولت اور شامت اعمال کے نتیجہ میں یہ بلائیں خود سر پر اُٹھانی پڑی ہیں۔ اے خداوند تو رحم کر کہ آیت وصیت و میراث

ع ۲۲

منزل ۱

كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿۱۸۳﴾ أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ

تاکہ تم متقی [۱] ہو وہ گنتی کے چند روز ہیں [۲]

فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۚ وَعَلَى

پس اگر کوئی تم میں سے مریض ہو یا سفر میں ہو پس دوسرے دنوں سے گنتی پوری کر دے اور جو

الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ ۖ فَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ

طاقت رکھتے ہیں وہ روزے کے بدلے میں کھانا محتاج کو کھلا دیں اور جو حوصلے سے زیادہ نیکی کرنا چاہے مسکین کو کھانا دینے [۳] کی

خَيْرٌ لَّهُ ۚ وَأَن تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۱۸۴﴾ شَهْرُ رَمَضَانَ

تو وہ اسکے لئے بہتر ہے اور اگر تم روزے رکھو تو تمہارے واسطے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو رمضان کا وہ

الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ

مہینہ ہے جس میں قرآن اوتارا گیا [۴] جو لوگوں کیواسطے ہدایت اور ہدایت کی صاف تعلیمات (احکام) اور فرقان ہیں

اور حدیث سعد پر مجموعی نظر ڈالی جاوے تو وصیت بالمعروف کی تشریح یہ ہوتی ہے کہ ایک ثلث تک فقرا مساکین محروم الارث اقربا وغیرہ کیواسطے جو میراث میں حقدار نہیں ہیں وصیت کر دے اور باقی دو ثلث یا زیادہ کو حدود میراث کے مطابق تقسیم

[۱] یعنے یہود و نصاریٰ پر جیسا کہ توراۃ انجیل کے مقامات ذیل سے ظاہر ہے خروج $\frac{۳۴}{۲۸}$ استثنا $\frac{۹}{۹-۱۸-۲۵}$ احبار $\frac{۱۶}{۲۹}$ و $\frac{۲۳}{۲۷-۲۹}$ اعمال حواریان $\frac{۱۳}{۲}$ لوقا $\frac{۵}{۳۳}$ و $\frac{۱۸}{۱۲}$ زکریا $\frac{۸}{۱۹}$ کتاب اول ملوک $\frac{۱۹}{۸}$ کتاب دوم تواریخ ایام $\frac{۲۰}{۳}$ قضاۃ $\frac{۲۰}{۲۶}$ کتاب اول شموئیل $\frac{۳۱}{۱۳}$ یوناہ $\frac{۳}{۵}$ دانیال $\frac{۹}{۳}$ و $\frac{۱۰}{۳}$ کتاب اول ملوک $\frac{۹}{۸}$ متی $\frac{۴}{۱-۱۱}$ و $\frac{۱۷}{۲۱}$ لوقا $\frac{۴}{۱-۱۴}$ متی $\frac{۹}{۱۴}$ عزرا $\frac{۸}{۲۱}$ یسعیاہ $\frac{۵۸}{۳}$

[۲] وہ کون سے دن ہیں جن میں روزے فرض کئے گئے اور کس قدر ہیں اسکا جواب قرآن مجید میں یہ ہے فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ $\frac{۲}{۱۸۵}$ پس جو تم میں سے ماہ رمضان کو پاوے وہ مہینہ بھر روزے رکھے۔

[۳] عکرمہ ایوب اور عطا کی قرات میں يُطَوَّقُونَهُ ہے جسکے معنی ہیں بدقت برداشت کرنا پس اس قرات کی بنا پر اس آیت سے یہ مراد ہوئی کہ جو لوگ بدقت روزوں کی برداشت کر سکتے ہیں مثلاً نہایت بوڑھے یا حاملہ یا دودھ پلانے والی عورتیں وہ بجائے روزے کے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا کریں یہ روزہ کا فدیہ ہو جائیگا تاہم جو لوگ خدا کی خوشنودی اور نفس کی اصلاح مد نظر رکھکر تکلیف اٹھا کر بھی روزہ رکھیں یہ فدیہ وغیرہ سے بہتر ہے جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے فَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ $\frac{۲}{۱۸۴}$ پس جو حوصلہ سے نیکی کریگا وہ اس کیواسطے بہتر ہوگا وَأَن تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ $\frac{۲}{۱۸۴}$ اور اگر تم روزہ رکھو تو تمہارے واسطے بہتر ہے۔ يُطِيقُونَ کے معنی بھی نہ رکھنے کے ہو سکتے ہیں کیونکہ أَطَاقَ يُطِيقُ باب افعال میں ہے جسمیں ایک خاصیت سلب فعل کی بھی ہے۔ اسطرح پر يُطِيقُونَ اور يُطَوَّقُونَ قریب قریب ہم معنی ہوگئے اور اگر يُطِيقُونَ کے معنی یہ لئے جاویں کہ طاقت رکھتے ہیں تو اس آیت سے یہ مراد ہوگی کہ جو مریض یا مسافر فدیہ دینے کی طاقت رکھتے ہیں وہ روزہ کے عوض میں مسکین کو کھانا کھلا دیا کریں اور اگر فدیہ بھی ادا کریں اور قضا روزے بھی رکھ لیں تو نور علیٰ نور یہ اور بھی بہتر ہے ہمارے نزدیک دونوں معنے صحیح ہیں کیونکہ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ $\frac{۲}{۱۸۵}$

منزل ۱

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ

پس جو تم میں سے ماہ رمضان کو پاوے　وہ اُس میں روزہ رکھے　اور اگر کوئی مریض ہو　یا سفر میں ہو

فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا

تو اور دنوں سے گنتی پوری کردے　اللہ تمھارے ساتھ آسانی کا ارادہ رکھتا ہے　مشکلات کا ارادہ نہیں کرتا　اور تاکہ تم

الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٨٥﴾ وَإِذَا سَأَلَكَ

گنتی کو پورا کرو　اور تاکہ اس ہدایت　پر جو اللہ نے تم کو دی ہے تم اُس کی بڑائی کرو اور تاکہ شکر گذاری کرو　اور جب میرا بندہ

عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي

تجھ سے میری بابت سوال کرے　(میری طرف سے سنا دو) پس میں قریب ہوں پکارنے والے کی پکار کو جب وہ مجھے پکارے سنتا ہوں پس چاہیے کہ وہ

وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴿١٨٦﴾ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ

مجھ سے قبولیت دعا کا سوال کیا کریں اور مجھ پر ایمان رکھیں تاکہ وہ رشد حاصل کریں۔　روزوں کی راتوں میں عورتوں کی طرف رغبت[1] کرنا

إِلَىٰ نِسَائِكُمْ ۚ هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ ۗ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ

تمھارے واسطے حلال کیا گیا ہے وہ تمھارے واسطے لباس ہیں اور تم اُن کے واسطے لباس ہو　اللہ کو معلوم ہے کہ تم اپنے

تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۖ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا

نفس سے خیانت کرتے تھے[2]　پس اُس نے تم پر توجہ کی　اللہ نے معاف کیا بس اب اُن سے مباشرت کرو　اور جو

مطابق فطرت انسانی عقل سلیم لغت عرب اور نظام قرآنی کے عین موافق ہیں اور کسی آیت کو منسوخ ماننے کی ضرورت نہیں پڑتی نہ تاویلات بے بنیاد کرنے کی حاجت ہوتی ہے اور نہ مقدرات یا محذوفات ماننے پڑتے ہیں۔

[2] آنحضرت صلعم نے غار حرا میں روزے رکھے اُن پر ماہ رمضان میں شب قدر کو قرآن نازل ہوا۔ اسیطرح حضرت موسٰے نے جبکہ کوہ طور پر اُن کو توریت ملی اور خدا نے اُن سے کلام کیا چالیس روزے رکھے تھے اور حضرت عیسٰے نے بیابان میں چالیس روزے رکھے تھے۔ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ ابتداء قرآن مجید آنحضرت صلعم پر ماہ رمضان میں نازل ہوا تھا اور دوسری آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ ماہ رمضان کی ایک رات میں جسکا نام لیلۃ القدر ہے اور جو بڑی مبارک رات ہے نازل ہوا تھا جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ اور إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُبَارَكَةٍ ان آیات پر مجموعی نظر ڈالنے سے ثابت ہوتا ہے کہ پہلا قرآن مجید ماہ رمضان کی شب قدر یا شب مبارک میں نازل ہوا تھا بعد میں بتدریج نازل ہوتا رہا موسٰے نے بھی چالیس روز تک روزے رکھے تھے جب کوہ طور پر اُن کو توریت ملی حضرت عیسٰے نے بیابان میں چالیس روز تک روزے رکھے تھے متی ۴ میں روزوں کے برکات و نتائج کا اسطرح پر ذکر ہے کہ مسیح کے شاگرد مسیح سے کہنے لگے ہم کیوں اس دیو کو نہ نکال سکے تو آپ فرماتے ہیں اپنی بے اعتقادی کے سبب میں تمہیں سچ کہتا ہوں اگر تم میں رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہوتا تو پہاڑ کو یہاں سے وہاں چلا سکتے اور کوئی بات تمسے انہونی نہوتی" پر یہ جنس دعا اور روزہ کے بغیر نہیں ملتی" یوحنا اور برناس مسیح کے شاگرد روزہ رکھتے تھے دیکھو اعمال ۱۳/۲

[1] رفث سے مراد ہے وہ باتیں جو بوقت جماع کیجاتی یا جو جماع میں داخل ہیں [2] یہود اور نصاریٰ میں دن رات کے روزے

مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ

اللہ نے تمھارے واسطے لکھدیا ہے اُس کی خواہش کرو اور کھاؤ اور پیو یہانتک کہ فجر کی سفید دہاری سیاہ دہاری سے

الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ

علیحدہ نظر آنے لگے پھر رات تک روزہ پورا کرو اور جب تم مسجدوں میں

وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا كَذٰلِكَ

اعتکاف میں ہو اُن سے مباشرت نہ کرو[1] یہ اللہ کی حدیں ہیں پس اُن کے قریب نہ جاؤ اسیطرح

يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ

اللہ اپنی آیتیں لوگوں کیواسطے بیان کرتا ہے تاکہ وہ متقی بنیں اور آپسمیں اپنے مال

بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ

باطل طور پر نہ کھاؤ[2] اور نہ اس نیت سے حکام کی طرف لیجاؤ کہ جانبوجھکر ناحق لوگوں کے مال میں

رکھنے کا رواج تھا۔ اسی بنا پر مسلمانوں نے روزے کی نسبت یہی سمجھا تھا کہ ایک دفعہ کھانے پینے کے بعد پھر تمام رات اور تمام دن روزہ ہے مگر ایسے روزے ناقابل برداشت تھے مجبوراً بعض مسلمان رات کے وقت میں دوبارہ کھاپی لیتے تھے اور بعض نے اپنی عورتوں سے مباشرت بھی کی مگر اِس عمل کو اوروں سے مخفی رکھتے تھے چنانچہ امام احمد اور ابن جریر وغیرہ نے کعب سے یہ روایت کی ہے کہ لوگوں کا رمضان میں دستور تھا کہ جب کسی کو روزہ ہوتا تو وہ شام کے بعد جب سوجاتا تب اُس پر کھانا اور پینا اور عورت دوسرے روز تک حرام ہوجاتی ایک روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سونے کے بعد اپنی بیوی سے مجامعت کر لی اور اپنی حرکت کعب بن مالک سے ہوئی صبح کو حضرت عمر رضی اللہ نے یہ قصہ حضرت صلعم سے عرض کیا اس حالت کی نسبت یہ اشارہ ہے کہ تم اپنے نفسوں سے خیانت کرتے تھے پس اللہ نے تمھاری طرف رجوع کیا اور تم کو معاف کر دیا جسطرح قرآن مجید نے اور صدہا مسائل تورات و انجیل میں افراط و تفریط کی اصلاح کر کے حد اعتدال قایم کی ہے اُسی طرح روزوں کے بارے میں یہ اصلاح ہے کہ صبح صادق تک کھاؤ پیؤ اور اپنی عورتوں سے مباشرت کرو

[1] اعتکاف کے معنی ہیں کسی شے کی ملازمت کرنا اور اُس پر مقید رہنا۔ شرعاً اعتکاف سے مراد مسجد میں بہ نیت تقرب الٰہی بیٹھنا ہے اعتکاف میں جماع کرنا نادرست ہے معتکف سوائے حاجت ضروری پیشاب یا پاخانہ یا نماز جمعہ کے مسجد سے باہر نہ نکلے۔ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرنا مسنون ہے اعتکاف کی تین اقسام ہیں نذر ماننے والے پر فرض ہے رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف سُنت کفایہ ہے رمضان کے سوائے اور ایام میں مستحب ہے اور کم سے کم ایک ساعت کافی ہوجاتی ہے روزہ بھی اُس میں شرط نہیں حدیث بخاری میں ہے کہ نبی صلعم جب تک زندہ رہے رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے رہے اور سال وفات میں بیس یوم کا اعتکاف کیا تھا [2] مثلاً چوری۔ قماربازی راہزنی سود۔ رشوت۔ دغابازی غصب خیانت وغیرہ کے طریقوں سے یا ناجایز پیشوں مثلاً۔ زنا۔ لواطت اور ناچنے یا گانے بجانے سے تُدْلُوْا مشتق ہے ادلاء سے جس کے معنی ہیں کنوئیں میں ڈول ڈالنا یہاں مراد حکام سے بذریعہ رشوت ارتباط پیدا

النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ قُلْ هِىَ مَوَاقِيْتُ

لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ

مَنِ اتَّقٰى وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۸۹﴾

وَقَاتِلُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا

يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۹۰﴾ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ

حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ

الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ كَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹۱﴾

فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۲﴾ وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ

يَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹۳﴾ اَلشَّهْرُ

الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا

ع ۲۳ — منزل ۱

کرتا اور ناجائز مطالب نکالنا ہے۔

ایوب ۱۵/۳۴ ریاکاروں کی جماعت بھوکی مرے گی اور آگ رشوت خوروں کے ڈیروں کو جلا دے گی اُنہیں زیانکاری کا حمل ہے اور شرارت جنتی ہے اُن کے پیٹ میں فریب ہے۔

امثال ۱۵/۲۷ جو حرص کے مال سے خوش ہوتا ہے اپنے گھرانے کو دکھ دیتا ہے پر وہ جو رشوت سے نفرت رکھتا ہے جیتا۔

امثال ۲۹/۴ بادشاہ عدالت سے اپنی مملکت کو استقلال بخشتا ہے پر وہ شخص جو رشوت لیتا ہے اُسے بگاڑتا ہے۔

واعظ ۷/۷ یقیناً ظلم دانشور آدمی کو باؤلا بنا دیتا ہے اور رشوت دل کو بگاڑتی ہے (شاہ یروشلم - عرف واعظ)

لہ اَہِلّہ جمع ہے ہلال کی۔ پہلی اور دوسری رات کے چاند کو ہلال کہتے ہیں اور باقی راتوں کے چاند کو قمر فضائل رمضان

عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ (۱۹۴)

ویسی ہی تم بھی کرو اور اللہ سے ڈرو اور جانے رہو کہ تحقیق اللہ متقیوں کے ساتھ ہے

وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۚۖ وَاَحْسِنُوْا ۚ

اور اللہ کے رستہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں مت پڑو ؎ اور نیکی کرو

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ (۱۹۵) وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ۭ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ

تحقیق اللہ محسنوں سے محبت کرتا ہے ؎ اور اللہ کیواسطے حج و عمرہ پورا کرو پس اگر تم گھیرے جاؤ

فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ۭ

پس جو کچھ قربانی میسر آئے بھیج دیا اور جب تک قربانی اپنے محل کو نہ پہنچ لے اپنے سروں کو نہ منڈواؤ

بیان ہونے کی وجہ سے لوگوں نے یہ سوال کیا تھا کہ شاید اور مہینوں کو بھی اسیطرح فضائل ہوں ؎ اس آیت میں اس بیہودہ رسم کے اصلاح کی طرف اشارہ ہے جو عرب میں رائج تھی کہ احرام باندھنے کے بعد جو گھر میں آنے کی ضرورت پڑتی تو گھر کے دروازے سے نہ آتے بلکہ پیچھے سے نقب لگا کر یا زینہ سے چڑھ کر آیا کرتے تھے اور اس کو بڑی نیکی سمجھتے تھے اسی قسم کی صدہا رسومات باطلہ ان بیوقوف لوگوں میں رائج ہو جایا کرتی ہیں جو اصل دین سے بیخبر ہوتے ہیں۔

؎ جان و مال کی حفاظت اندفاعی جنگوں میں شریک ہونا لازم کر کے تھوڑی سی بچاؤ کرنا ہے اگر ایسا نہ کیا جاوے تو جنگ آور خونخوار کبھی پیچھا نہ چھوڑتے جب تک اکثر یا ایک ایک مسلمان کو قتل نہ کر لیتے اسلئے جہاد میں شریک ہونا بھی ایک طرح اپنی جان و مال کی حفاظت میں داخل تھا۔

ان تمام تدابیر کا مجموعی نام حفظ صحت ہے جو مختلف عمل ہیں جو عمل میں لائی جاتی ہیں خواہ وہ اپنے جسم کے متعلق ہوں یا مکان یا شہر یا غذا یا عادات وغیرہ کے متعلق اس عمل کی حقیقت کی طرف قدیم سے تمام داناؤں اور خدا رسیدہ ہادیوں کی توجہ رہی ہے۔ جسم یا لباس ظروف اور مکان وغیرہ کی صفائی اور پاکیزگی کی نسبت تمام اقوام اور مذاہب میں طرح طرح کی رسومات اور عقائد دیکھے جاتے ہیں جو غالباً ان تدابیر حفظ صحت کا بقیہ ہیں جنکی اصل بنا حقیقی دانائی پر تھی مگر بعد میں رسم پرست نادانوں کے ہاتھ میں اصل صورت بگڑ کر کچھ سے کچھ بن گئی اور چند رسوم کی اتباع کے سوا صفائی اور پاکیزگی کے اصل فلسفہ کی طرف کچھ توجہ نہیں رہی طبعاً بھی ہر صحیح الفطرت انسان صفائی اور پاکیزگی کو پسند کرتا اور غلیظ و بدبودار اشیا سے نفرت کرتا ہے کیا اگر ایک طرف خوشنما پھولوں کا ڈھیر ہو اور دوسری طرف سڑے ہوئے گھاس پھونس کا۔ تو ان کا اثر دماغ پر یکساں ہوتا ہے یا انسان یکساں نظر سے ان کیطرف دیکھ سکتا ہے؟ کیا اگر ایک جگہ ایک قطعہ زمین صاف اور پاکیزہ ہو اور دوسرا آڑ کباڑ یا غلاظت یا غلیظ کیچڑ وغیرہ کا ذخیرہ اور اسجگہ چند مسافر وارد ہوں تو وہ فطرتاً پہلے قطعۂ زمین میں مقام کرنا پسند کرینگے یا دوسرے غلیظ حصہ میں۔

خلاصہ مطلب تمام تدابیر حفظ صحت کا صرف اسقدر ہے کہ اپنے بدن۔ کپڑوں۔ مکانات ظروف زیورات کتابوں صندوقوں الماریوں۔ گلی ظروف کے نیچے کی طرف وغیرہ کو خوب صاف اور ستھرا رکھیں ہوا اور پانی کو تمام فاسد مادوں اور اجزاء سے پاک و صاف رکھنے کی کوشش کرتے رہیں مناسب ورزش اور شغل اختیار کریں تاکہ تمام فضلات بدن خارج ہوتے رہیں۔ خراب شدہ عقلیں اور طبیعتیں اگر ان تدابیر حفظ صحت کو فضول سمجھیں تو ایک علیحدہ بات ہے۔ مگر کون صحیح القوٰی اور

ع ۱

منزل ۱

؎ اس سے ظاہر ہے کہ نیت کرنے کے بعد حج اور عمرہ واجب ہو جاتے ہیں۔

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِّنْ رَّأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ

پس اگر تم میں سے کوئی مریض ہو یا اسکے سر میں کوئی تکلیف ہو تو — مال منڈانے کے بدلے میں — روزے

أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ فَإِذَا أَمِنْتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ

یا صدقہ یا قربانی ادا کرے — پس جب تم امن میں آجاؤ — پس جو کوئی عمرہ کو حج سے ملا کر فائدہ اٹھانا چاہے سو جیسی ہو سکے

سلیم الفطرت انسان ان طبعی ضروریات کو بے معنی خیال کر سکتا ہے۔ کون صفائی کو چھوڑ کر غلاظت کو پسند کر سکتا ہے سفائی ظاہر یکا وہنغ اور روح او عقل و اخلاق پر بھی بڑا اثر ہوتا ہے اسلئے قرآن مجید فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ یعنی اللہ تعالیٰ تواب اور طاہر لوگوں کو دوست رکھتا ہے۔ متطہر کا لفظ ہر قسم کی ظاہری اور باطنی صفائی پر حاوی ہے۔ اس لئے ظاہر ہے کہ یوں سمجھ جو اللہ تعالیٰ کی محبت کے مستحق ہو سکتے ہیں وہی لوگ مراد ہیں جو اپنے ظاہر و باطن کو ہر قسم کی غلاظت اور عیب سے صاف رکھیں بائیبل میں اسطرح پر ارشاد ہے کہ صفائی ایماندار ہی دوسرے درجہ پر ہے۔ ہندو مذہب میں بھی صفائی کی طرح طرح کی بڑی پابندی ہے میرا اسجگہ پر مذاہب کے حوالے دینے سے یہ مقصود ہے کہ اکثر عوام اور جاہل اور رسم کے پابند۔ بلکہ اکثر تعلیم یافتہ لوگ بھی انتظام صفائی کو بنظر وقعت کی نظر سے نہیں دیکھتے بلکہ اکثر فضول اور بے معنی سمجھتے ہیں۔ یہ ان کی بھاری غلطی ہے۔ اسمیں نہ صرف زمانہ حال کی جدید ترقیات اور معلومات کی طرف سے جہالت ثابت ہوتی ہے بلکہ اپنے اپنے دین کی طرف سے بھی بیخبری ہے اور عمداً سرکشی پائی جاتی ہے میرا خیال ہے کہ شاید دنیا کا کوئی آسمانی مذہب ایسا نہیں جس میں صفائی کی خاص تاکید نہیں پائی جاتی۔

یہ ایک علیحدہ امر ہے کہ زمانہ دراز نے اصل قواعد اور احکام کو بدلکر طرح طرح کی بیہودہ صورتوں اور بے معنی تعصبات اور رسومات میں متغیر کر دیا ہے ذیل میں ہم ہائی جین اسلام کو جو آخری آسمانی مذہب ہے، اور جسکے اصل اصل احکام کو زمانہ کی آمیزشوں اور تغیرات سے تحقیق کر لینا آسان امر ہے۔ مختصر درج کر کے ہائی جین کی ضرورت کی طرف ناظرین کو توجہ دلاتے ہیں۔ قرآن مجید فرماتا ہے وَلَا تُلْقُوْا بِأَيْدِيْكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ یعنے اپنے ہاتھوں سے ہلاکت کے سامان پیدا مت کرو یہ آیت صاف ظاہر فرماتی ہے کہ بہت سے اسباب ہلاکت خود انسان کے پیدا کردہ ہوتے ہیں۔ پس یہ قول کہ تمام ہائی جین سراسر فضول ہے جو امراض وبائی ظاہر ہوتے ہیں وہ تمام خاص تقدیر ایزدی سے وقوع پذیر ہوتے ہیں صاف اس آیت کریمہ کے خلاف ہے بلکہ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ بہت سے اسباب ہلاکت انسان خود اپنے ہاتھوں سے پیدا کر دیتا ہے اور اس میں شک ہی کیا ہے۔ چنانچہ ان بیشمار اسباب ہلاکت میں سے جو انسان خود اپنے ہاتھوں سے پیدا کرتا ہے چند ایک حسب ذیل ہیں۔ پتنگ بازی جس سے صدہا لڑکے گر کر چھتوں سے مرتے ہیں۔ ڈور کی خراش سے ہاتھ چرتے ہیں بٹیر بازی مرغ بازی۔ مینڈھوں کی لڑائی میں سخت مزاجی اور ان کے تھمنوں کے باعث بد اطواری پیدا ہوتی ہے کبوتر بازی سے تضیع اوقات اور چوری کی عادت ہوتی ہیں۔ بعض زیورات سوراخدار اور اندر سے خالی ہوتے ہیں۔ اور بچوں کی بے احتیاطی سے ان میں مواد عفنیہ جمع ہوتے رہتے ہیں اور آخر کار وہ ہلاکت کا موجب ہوتے ہیں پرانے زمانہ کی تاریخ و حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ بچوں کے گلے میں ایسی اشیاء ڈالا کرتے تھے جو امراض اطفال اور ان کے علاج میں قدرے فائدہ کریں۔

اسطرح آج کل خام رنگ کے کھلونے اور کپڑے اور جھوٹے زیور ضرر رساں ہیں۔ بعض اوقات ان کو بچے بسو ہٹ کر منہ میں ڈالکر ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اور گھر والے تعجب میں رہجاتے ہیں کہ بچہ کیوں ہلاک ہوا۔

منزل ۱

مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ

قربانی کرے اور جس کو میسر نہ ہو وہ تین روزے ایام حج میں اور سات واپسی کے وقت رکھے

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ۗ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

یہ پورا دس ہوا یہ اس کیلئے ہے جس کا گھر بار مکہ میں نہ ہو

اسیطرح تنگ زیور اور تنگ لباس خون کے دوران کو روک کر انواع و اقسام کے امراض کا باعث ہوجاتے ہیں۔ میں نے بعض عورتوں کی کلائیاں دیکھی ہیں کہ تنگ چوڑی کے باعث خشک بدشکل ہوگئی ہیں اور بعض کی بھاری چوڑی کے باعث زخمی ہوگئیں۔ یہی حال کانوں کا ہے کہ ان کے صاف نہ رکھنے کے باعث یا زخمی ہونے کے باعث بہرا پن بلکہ ٹنس یعنی گنڈ از پیدا ہوا۔ پنجاب میں ناک کا زیور اسقدر زیادہ ہوگیا ہے کہ عورت ناک کو صاف نہیں رکھ سکتی۔ اور اُن کی نوبت یہانتک پہونچی کہ کیڑے ناک میں پیدا ہوگئے اور ناک کے اندرونی زخموں سے ناک کی ہڈی گل گئی۔ موم وغیرہ بالوں میں ایسا لگایا جاتا ہے کہ بالوں کی صفائی جاتی رہتی اور آخر بال بہت ہی کم ہوجاتے ہیں۔ عطر کی کثرت استعمال سے زکام و نزلہ کی کثرت ہوجاتی ہے بعض پنجاب کے گاؤں کے اکثر زمینداروں کی ایک رسم پسندیدہ ہے کہ لحافوں اور نیچے کی تلائی پر کپڑے کا غلاف چڑھا دیتے ہیں۔ اسکا خاص فائدہ یہ ہے کہ امراض جلدیہ کا مبتلا ان میں سوئی یا سوزاک۔ جریان یا کثرت احتلام والا ان میں آرام کرے تو ان کی صفائی آسانی سے ہوجاتی ہے۔ بخلاف اُن لوگوں کے جو ایک ہی بستر کے لحاف رکھتے ہیں اور ان کے صاف کرنے کا کوئی قاعدہ نہیں ہے نیز ان میں خام رنگ کی چھینٹ استعمال کرتے ہیں۔ رسومات میں چرخے کا کاتنا چکی کا پیسنا۔ ہمارے ملک میں عمدہ ورزش تھی مگر افسوس کہ موجودہ زمانہ میں کم ہوگئی اس تدبیر سے سینے کی ورزش ہوجاتی تھی + عورتوں میں یہانتک خرابی ہے کہ کوئیلہ مٹی۔ انڈوں کے چھلکے اور گلی برتنوں کو کھانے میں استعمال کرکے آپ اور اپنے بچوں کو تباہ کرتی ہیں۔ بعض مرچ اور مصالحہ کی کثرت کرتی ہیں جس سے معدہ اپنے فعل سے سست اور ناکارہ ہوجاتا ہے بعض سالن میں امچور سے ترشی کی کثرت کرتی ہیں۔ اور ہائیپوکانڈریا سس میں گرفتار ہوتی ہیں۔ بعض نام کے فقیر بدنام کنندۂ نکو نامی چند۔ دھتورہ۔ سنکھیا سیٹھا تیلیا۔ چرس گانجہ وغیرہ کا استعمال کرکے آپ اور اپنے ہمنشینوں کو تباہ کرتے ہیں۔ بدعادات۔ مثلاً جلق۔ اغلام۔ لواطت۔ زناکاری سست اور بیکار رہنا زیادہ کھانا بہت سونا۔ شراب خوری۔ بھنگ چرس افیون پوست گانجا تمباکو کا استعمال وغیرہ کی عادات کرکے اکثر لوگ تباہ ہوتے ہیں بعض اپنی سستی اور نادانی سے اپنے جسم۔ کپڑوں یا مکان یا محلہ کو غلیظ یا متعفن رکھتے ہیں بعض غلیظ یا ناقص ہوا میں رہتے یا ناقص پانی استعمال کرتے ہیں مثلاً بڑے شہروں میں نیچے کی منزل پر اقامت رکھتے ہیں۔ حالانکہ نشیب میں عفونتیں زیادہ ہوتی ہیں بیشمار اشخاص متعدی اور وبائی امراض سے جو احتیاط لازم ہے از روئے جہالت یا سرکشی اُن کی پابندی نہیں کرتے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ صدہا وبائی امراض انسان کی بدعملیوں کی وجہ سے قہرالہٰی کے طور پر ظاہر ہوتے ہیں جو بنی نوع کو سخت ہراس و گریہ و زاری میں ڈالکر کچھ عرصہ کے بعد خود بخود دور ہوجاتے ہیں تاہم اُن کیلئے ظاہرا اسباب ضرور ظاہر ہوتے ہیں جن کے دفعیہ کے لئے انسان کوشش کرسکتا ہے حدیث شریف میں ہے کہ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ پھر کسی مرض کو انسانی تدابیر سے باہر سمجھنا سراسر عقل اور دین کے خلاف ہے۔ اس عالم کا نام دانشمندوں نے عالم اسباب رکھا

منزل ۱

ع ۲۴

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ (١٩٦) اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ فَمَنْ

اور اللہ سے ڈرو اور جانے رہو کہ اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے حج (کے خاص) مہینے ہیں جو (سب کو) معلوم ہیں پس جو

فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ وَمَا تَفْعَلُوْا

شخص ان مہینوں میں حج فرض کرے وہ شہوت کی بات ذکر سے گناہ کی جھگڑے کی (بات) حج میں نہیں ہے اور جو کچھ

مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى وَاتَّقُوْنِ

بھلائی میں سے تم کرو اللہ اس کو جانتا ہے اور زاد راہ لو کہ بہتر زاد راہ تقویٰ ہے اور اے اہل دانش

يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ (١٩٧) لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاِذَآ

تو مجھ سے ڈرتے رہو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے اگر تم اپنے رب کے فضل چاہو ۲ پس جب

بتا رہا ہے کہ اس میں ہر ایک واقعہ کے مختلف اسباب بیشک ہو سکتے ہیں مگر بلا اسباب کوئی واقعہ ظہور میں نہیں آتا پھر قرآن مجید فرماتا ہے وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ یعنی اُن کیواسطے تمام پاک اشیا اور ہر طرح سے ستھری اور پسندیدہ چیزیں حلال کرتا ہے وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ یعنے اُن پر تمام ناپاک اشیا حرام کرتا ہے طیبات سے مراد وہ تمام افعال اور اشیا ہیں جو بذات خود پاکیزہ اور خوشگوار معلوم ہوتی ہیں اور اپنے نتائج بھی مفید اور صحت بخش ظاہر کرتی ہیں ۔ برعکس اسکے خبائث وہ تمام افعال اور اشیا ہیں جو بذات خود نفرت خیز اور اُن کے نتائج بھی مُضر اور قبیح ہوتے ہیں ۔ پس حکم ہے کہ طیبات کو اختیار کرو ۔ اور خبائث سے بچو ۔

منزل ۱

مکانات محلہ شہر اور تمام گرد و نواح کو پاک و صاف رکھنا بروئے قرآن مجید اعلیٰ درجہ کی نعمتوں میں سے ہے چنانچہ وہ فرماتا ہے وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ یعنی اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی اتارا تا کہ تمہیں اور تمہاری بستیوں کو پاک و صاف کر دے ۔ تم دیکھتے ہو جب بارش ہوتی ہے تو وہ تمام درختوں اور مکانات کی بیرونی سطح کو کیسے صاف کر دیتی ہے زور کی بوچھاڑ تمام بیرونی گرد و غبار اور میل کچیل کو دھو ڈالتی ہے پھر گلیوں اور نالیوں سے پانی زور اور افراط کے ساتھ بہتا ہوا مہینوں کی غلاظت اور گندگی کو بہا کر لیجاتا ہے بارش کی پر زور دار کس طاقت کے ساتھ اپنا کام کرتی ہے کیا کوئی انسانی طاقت یا انجن ہے کہ اس قدر ۔ اسقدر بلندی ۔ اور اس زور سے پانی برسا دے جو تمام سطح زمین اور نالیوں وغیرہ کو دور دور تک دھو ڈالے اور تمام غلاظتوں کو خود بخود بہا کر بہاتے ہوئے کوسوں کے فاصلہ پر لیجا کر گرا دے ۔ ایک شہر کو تمام نیچے اور اوپر سے کامل طور پر دھو ڈالے ۔

الغرض بارش کے بیشمار فیضانوں میں سے ایک یہی ذیل شکر فیض ہے کہ تمام بستی اور گرد و نواح کی زمین کو ایسی عمدگی اور کمال کے ساتھ صاف کر ڈالتی ہے کہ کوئی میونسپل کمیٹی اُسکا عشر عشیر بھی نہیں کر سکتی ۔

۱ یعنی شوال ذیقعد اور ذی الحجہ کے دس روز ۱۲ ۲ بخاری وغیرہ سے روایت ہے کہ بعض عرب زاد راہ کے بغیر حج کو چل پڑتے اور دعوے کرتے کہ ہم اللہ پر متوکل ہیں پھر مجبور ہو کر لوگوں سے سوال کرتے اور اُن پر وبال ہو جاتے تھے اس لئے یہ حکم ہوتا کہ بھیک مت مانگو بلکہ جو تقویٰ زاد راہ ہے ۳ مثلاً تجارت سے نفع اٹھانا بزرگوں کی صحبت سے فیضیاب ہونا دینی اور اخلاقی

۳ اصلاح اور قومی ترقی کی ... تدابیر کرنا ۱۲

أَفَضْتُم مِّنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللَّهَ عِندَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْكُرُوهُ كَمَا

ہم عرفات سے لوٹو تو مشعر الحرام (مزدلفہ) میں خدا کا ذکر کرو اور اُسی کی یاد

هَدَاكُمْ وَإِن كُنتُم مِّن قَبْلِهِ لَمِنَ الضَّالِّينَ ﴿۱۹۸﴾ ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ

اُسی طریق سے کرو جیسا تم کو بتلایا ہے اور تم پہلے سے گمراہ تھے پھر جس جگہ سے لوگ چلتے ہیں

اگر کروڑہا کروڑ روپیہ صرف کیا جاکر صدہا انجن ایک ملک پر لگائے جائیں تو وہ صفائی کے لحاظ سے ہرگز اُس قدر کام نہیں دے سکتے۔ جو دو چار گھنٹہ کی بارش کر جاتی ہے۔ پس یہ اُس سینی ٹری کمشنر حقیقی کا خاص انتظام ہے جو اُس کے تقاضائے رحمانیت و ربوبیت سے ہمیشہ نوع انسان کیلئے موجود ہے۔ جس کیلئے کوئی ٹیکس یا محصول قایم نہیں کیا گیا۔ سوائے اِسکے کہ انسان خود اپنی روحانی ترقیات کیلئے اُس ذات باری کے انعامات کو یاد کرے اور اُن کا شکریہ ادا کرتا رہے۔ پس جبکہ بارش صفائی کیلئے ایک خاص انتظام ہے اسلئے بستیوں کا اونچی سطح پر ہونا ضروری ہے تاکہ تمام غلاظت جو بارش کے پانی سے دھوئی جاتی ہے۔ بہکر دور چلی جایا کرے۔ کوڑہ کرکٹ کے انبار بستی کے قریب نہ ہونے چاہئیں تا کہ متعفن ہوکر بارش کی صفائی کنندہ طاقتوں کو زایل نہ کرسکیں۔ اور کوئی نشیب بستی کے قریب ایسا نہ ہونا چاہئے۔ جس میں شہر کی غلاظتوں سے لدا ہوا پانی جمع ہو۔ اس اختصار کی تفصیل یہ ہے کہ تمام نباتی اور حیوانی اشیا مثلاً گھاس پھونس۔ لید۔ گوبر وغیرہ جن کے انبار اکثر دیہاتوں اور شہروں کے اندر دیکھے جاتے ہیں جب اُن پر بارش پڑتی ہے تو یہ سڑکر خراب اور فاسد بنا دیتے ہیں۔ ساتھ ہی بارش کا پانی اِن کی غلاظت کو حل کرکے زمین کے اندر سرایت کرتا ہوا چاہات میں پہنچ جاتا اور تمام پانی کو غلیظ اور فاسد کر دیتا ہے۔ گویا کہ کوڑی ہائے کی موجودگی سے بارش کے بعد ہوا اور پانی دونو خراب ہو جاتے ہیں۔ جو نشیب آبادی کے قریب ہوتے ہیں۔ اُن میں بارش کا پانی جمع ہو جاتا۔ اور طرح طرح کی نباتی و حیوانی اشیا اُسکے اندر سڑکر ہوا کو خراب کرتی ہیں۔ یہ تمام حضرت انسان کی پیدا کردہ خرابیاں ہیں جنسے وہ خود اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالتا ہے اسیواسطے وہ حکیم مطلق قرآن میں ارشاد فرماتا ہے وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ ۲/۱۹۵ بارش اور طرح سے بھی ہوا کو صاف کرتی ہے۔ ایک تو تمام گرد و غبار اور فاسد ہواؤں کو اپنے ساتھ زمین پر لے آتی ہے۔ اور کرۂ ہوا کو اُن سے صاف کر دیتی ہے۔ کیا کوئی انجن ہے جو تمام ہوا کو اِسطرح صاف کر سکے۔

دویم۔ بارش کے بعد جا بجا سبزہ پیدا ہوکر ہوا کے کاربانک ایسڈ وغیرہ فاسد اور مضر مادوں کو کھا جاتا ہے۔ کاربانک ایسڈ گاس ایک خراب ہوا ہے جو تمام حیوانات کی سانس کے ساتھ باہر آتی ہے اور اکثر سڑاند میں پیدا ہوتی ہے۔ یہ تمام حیوانات و انسان کیلئے مضر ہے مگر نباتات کی اِس سے پرورش ہوتی ہے۔ اِس لئے بارش کے بعد جب تمام زمین رنگارنگ نباتات سے سرسبز ہو جاتی ہے اُسوقت اِس کاربانک ایسڈ کی خوب صفائی ہوتی ہے۔ جب ہوا صاف ہوتی ہے تو اُس کے ساتھ خون بھی خوب صاف ہوتا ہے۔ کیا کوئی انسانی طاقت ہے جو ہوا کو اِسطریق سے صاف کرے جیسے کہ باران رحمت کرتا ہے۔ اِسی طرح اللہ تعالیٰ نے تَصْرِيفِ الرِّيَاحِ یعنی ہواؤں کی گردش کو بڑے نشانات اور انعامات میں سے فرمایا ہے۔ ہواؤں کی گردش بھی صفائی کا بڑا موجب ہے۔ ایک جگہ کی غلیظ ہوا اسی طاقت سے دور منتشر ہوکر بے اثر ہو جاتی ہے۔ پس اس قدرتی انجن صفائی سے ہم اسطرح پر فائدہ اُٹھا سکتے ہیں کہ اپنے مکانوں کو ہوادار بنائیں۔ تاکہ تمام غلیظ ہوائیں ساتھ کے ساتھ خارج ہو جایا کریں

حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۹﴾ فَاِذَا

تم بھی وہیں سے چلو (مزدلفہ سے منا کو) اور اللہ سے استغفار کرو تحقیق اللہ غفور اور رحیم ہے پس جب تم

قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ فَمِنَ

اپنے حج کے ارکان پورے کر چکو تو جسطرح تم اپنے باپ دادوں لہ کے ذکر میں لگے رہا کرتے ہو اسی طرح بلکہ اس سے بڑھکر اللہ کا ذکر کرو

النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ﴿۲۰۰﴾

اور لوگوں میں سے بعض ایسے ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب تو ہمیں دنیا میں دے اور اُن کیواسطے آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً

اور بعض ایسے ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب تو ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے

وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۲۰۲﴾

اور آگ کے عذاب سے بچا تلہ انہیں لوگوں کیواسطے اُن کی کمائی میں سے حصہ ہے اور اللہ جلدی حساب کرنیوالا ہے ۳ہ

اس سبق حفظ صحت کے سوائے تصریف الریاح میں اور بہت سے سبق ہیں جنکو دانشمند لوگ خوب سمجھتے اور یاد کرتے ہیں وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۙ یعنی نرم صحت بخش ہوائیں۔ وہی پسندیدہ ہیں۔ یہ آیت ہمکو صاف طور پر یہ سبق بتلاتی ہے کہ اپنے مکانوں میں ہوا کے گذر اسی قسم کی بنائیں کہ جب تیز ہوائیں چلتی ہوں تو خاص خاص گذروں کو بند کر کے اُن کی تیزی کو نرمی میں بدل دیا جایا کرے۔ اور اُس میں یہ بھی ایک سبق ہے کہ تیز ہواؤں کی جھونکے سخت مضر ہوتے ہیں جنسے انسان کو بچنا چاہیئے۔ کھانے اور پینے کے بارہ میں صاف طور پر قرآن مجید فرماتا ہے كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ یعنے کھاؤ اور پیو مگر کسی قسم کی فضولیات میں مت پڑو یعنی کھانا پینا تمپر منع نہیں۔ کسی جذبہ میں کھانا پینا ترک کر دینا۔ اور جنگلوں میں نکل جانا کوئی عبادت نہیں لیکن کھانے پینے میں کوئی اسراف مت کرو نہ اسقدر زیادہ کھاؤ کہ پیٹ تن جائے اور وہ کھانا بوجھ اور بلا ہو جائے نہ اس قدر کم کھاؤ کہ جسم زائل ہونا شروع ہو جائے۔ **بیت** نہ چنداں بخور کز دہانت برآید۔ نہ چنداں کہ از ضعف جانت برآید۔ نہ ایسی چیزیں کھاؤ کہ جو بجائے فائدہ کے نقصان پہنچائیں اور نہ کسی قسم کی فضول عادات مثلاً شراب۔ افیون۔ پوست۔ بھنگ۔ چرس۔ پان تمباکو وغیرہ اختیار کرو بلکہ جو حفظ نفس کیلئے ضروری اور لابد ہے کھاؤ اور پیو۔ لباس کی نسبت اسطرح ارشاد ہے وَجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ ؕ یہ آیت صاف ظاہر فرماتی ہے کہ گرمی اور ہر تکلیف کیلئے قسم قسم کے لباس بناؤ۔ پس کہاں ہیں وہ نام کے زہاد جو ان تمام صریح آیات کو نظر انداز کر کے ہاتھ جین کو فضول اور لغو خیال

لہ ابن جریر سے روایت ہے کہ عرب کی یہ عادت تھی کہ جب ارکان حج سے فارغ ہوتے تو جمع ہو کر اپنے باپ دادوں کی بڑائیاں بیان کیا کرتے۔ اور اس میں فخر سمجھتے تھے تلہ قفال نے انس سے روایت کی ہے کہ ایکدفعہ نبی صلعم ایک مریض کی عیادت کیواسطے تشریف لیگئے جسمیں مرض کی بہت شدت تھی اس سے آپ نے پوچھا کہ تو کیا دعا مانگا کرتا تھا اُسنے کہا کہ میں دعا مانگا کرتا تھا اے اللہ میرے اعمال کی سزا میں جو عذاب آخرت میں مجھپر ہونا ہے اسکے عوض میں دنیا میں ہی مجھپر عذاب بھیجدے مگر آخرت کی سختیوں سے نجات دے اسوقت آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ تجھمیں طاقت نہیں دنیا کے عذاب کا صبر کر سکے تو اسطرح دعا کیوں نہیں مانگتا رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

پھر نبی صلعم نے اُسکیواسطے دعا کی تو اسکو صحت ہو گئی پس انسان کو چاہئے کہ اللہ کریم سے دنیا کی بھی بھلائی مانگے اور آخرت کی بھی محض آخرت کا سوال بھی کافی ہو سکتا نہیں ۳ہ یعنی نیکی و بدی کا اجر دنیا میں ہی دیتا ہے اور حساب لینا چاہے کچھ تامل اور وقت کی اسکو ضرورت نہیں ہوتی ۔ ۱۲

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ۭ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ

اور گنتی کے دنوں میں اللہ کی یاد کرتے رہو سو جو جلدی کرے اور دو ہی دن میں (چلدے) اُس پر بھی

عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ

کچھ گناہ نہیں ہے۔ اور جو دیر تک ٹھہرا رہے اُس پر بھی کچھ گناہ نہیں بشرطیکہ وہ متقی ہو اور اللہ سے ڈرو اور جانے رہو کہ تم

اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝۲۰۳ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

اُس کی طرف اکٹھے کئے جاؤ گے لوگوں میں سے ایک ایسا ہے جس کی بات اس دنیا میں تجھ کو تعجب میں ڈالتی ہے

کرتے ہیں۔ اور تمام تدابیر کو بے معنی سمجھتے ہیں۔ میں اُن کو ارشاد الٰہی پھر یاد دلاتا ہوں کہ اپنے ہاتھوں سے اپنی جان کو ہلاکت میں مت ڈالو۔ اِن کے سوائے اور بہت سی آیات قرآنی ہیں جو اعلیٰ درجہ کی ہائی جین کی طرف کھینچتی ہیں اور جن کی تفصیل کو ایک علیحدہ کتاب چاہتی ہے۔ اب چند رسوم اسلام اور عادات رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ کی طرف ناظرین کو توجہ دلاتا ہوں۔ جن سے صاف ظاہر ہو جائیگا کہ عملاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہائی جین کی کیسی بنیاد ڈالدی ہے۔ یہ ایک علیحدہ امر ہے کہ لوگ اُن رسومات کے اصل معنی نہ سمجھ سکیں۔ اور محض رسم پرستی کے طور پر اُن کو ادا کرتے رہیں۔ **اوّل**۔ پنجوقتہ نماز اور وضو۔ نماز کے روحانی واخلاقی مقاصد وناں سے ہمکو اس جگہ پر کچھ بحث نہیں۔ محض اُس کے حفظ صحت مقاصد و نتائج پر نظر کرنا منظور ہے۔ واضح ہو کہ طہارت جسمانی اور روحانی کی تمام ضروریات نماز میں شامل ہیں۔ وضو میں چہرہ، اور ہاتھوں اور پاؤں کو دھویا جاتا ہے۔ جسم کے یہی حصے ہیں جن پر زیادہ سے زیادہ گرد وغبار پڑتا۔ اور زیادہ سے زیادہ میل کچیل پیدا ہوتی ہے۔ ہر وقت برہنگی کی وجہ سے اُن پر طرح طرح کی غلاظت کے لگنے کا اندیشہ ہے اِس لئے دن میں اِن کا پنجوقتہ نماز کے ساتھ دھویا جانا فرض کیا گیا ہے۔ خراب متعفن گرد اور بیماریوں کے حیوانات ہوا کے ساتھ ناک منہ۔ اور آنکھ کے اندر وقتاً فوقتاً پہنچتے رہتے ہیں اِسلئے ہر وضو کے ساتھ ناک کو اندر سے دھونا اور غرغرہ کرنا سنت ہے۔ جو خراب ذرات یا بیماریوں کے حیوانات ناک میں داخل ہوتے ہیں۔ اُن کی تفصیل تنفس کے بیان میں ضمیمہ عام میں دیکھ سکتے ہیں قدرت نے اُن کے روکنے کیواسطے تمام ناک اور ہوائی نالیوں کے اندر بال اور رواں پیدا کردیا ہے جو ہوا کے تمام کثیف ذرات کو پیچھے ہی روک لیتے ہیں اور پھیپھڑوں تک پہنچنے سے مانع ہوتے ہیں یہ خراب ذرات زیادہ تر ناک کے اندر رک کر جمع ہو جاتے ہیں سو اِن کی صفائی کیلئے ہر وضو کے ساتھ ناک کو اندر سے دھونا نہایت عمدہ اور ضروری انتظام ہے۔ منہ کے اندر جو کثافت اور غلاظت جمع ہو اُس کے واسطے کرلی اور غرغرہ تجویز کیا۔

۱؎ یعنی دسویں ذی الحجہ سے تیرھویں تک۔ یہ ذکر دو قسم کا ہے ایک تو رمی جمار کے وقت صفا میں تکبیرات کہنا دوم اِن دنوں میں نماز کے بعد تکبیرات تشریق کہنا خواہ حج میں ہوں یا نہوں ایام کی عدت میں تین قول ہیں اول عرفہ کی نماز صبح سے تیرھویں کی عصر کے بعد تک یعنی تیئیس ۲۳ نمازوں کے بعد۔ یہ قول حضرت علی کا ہے اور امام ابو یوسف اور امام محمد کا ہے دوم عرفے کی فجر سے دسویں کی عصر تک یہ قول ابن مسعود اور امام ابو حنیفہ کا ہے اسطرح تکبیر آٹھ نمازوں کے بعد ہوئی سوم دسویں ذی الحجہ کی ظہر سے تیرھویں کی صبح تک اسطرح پندرہ نمازوں کے بعد تکبیرات ہوئیں یہ قول ابن عباس ابن عمر اور امام مالک اور امام شافعی وغیرہ کا ہے تکبیر کے الفاظ یہ ہیں اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد ۱۲

منزل ۱

وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِي قَلْبِهٖ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ (٢٠٤) وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى

اور وہ اپنے مافی قلب پر اللہ کو گواہ ٹھہراتا ہے ۔ مگر وہ سخت جھگڑالو ہے ۔ اور جب پیٹھ پھیر کر جاتا ہے

فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ (٢٠٥)

تو کوشش کرتا ہے کہ زمین میں فساد ڈالے ۔ اور زراعت و نسل کو خراب کرے ۔ اور اللہ فساد کو دوست نہیں رکھتا

وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ وَلَبِئْسَ

اور جب اس کو کہا جاتا ہے کہ اللہ سے ڈر تب اس کو غرور پکڑ کر گناہ پر آمادہ کرتا ہے ۔ پس اس کیواسطے جہنم کافی ہے ۔ اور وہ برا

ہیں ۔ آنکھ کے کوئے اور پلکوں کو صاف کرنیکا وضو میں حکم ہے ۔ کان کے راستہ کے اندر بھی اکثر میل کچیل جمع ہوتی رہتی ہے اس لئے انگلی کے ساتھ اسکو بھی صاف کرنا وضو کے لوازمات میں سے ہے چونکہ وضو میں چہرہ ۔ اور ہاتھ پاؤں دھویا جاتا ہے جس کی وجہ سے ان حصوں کو ٹھنڈک پہنچکر سر کی طرف خون کا زیادہ رجحان ہوجاتا ہے اسلئے سر پر مسح کرنا ضروری فرمایا گیا ہے تاکہ سر کو بھی ساتھ ہی میٹھی میٹھی ٹھنڈک پہنچکر خون کی میزان برابر ہوجائے ۔ مسواک کرنا سنت موکدہ میں سے ہے حدیث شریف سے ثابت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰة والسّلام مسواک کو بہت پسند فرماتے تھے اور جب باہر تشریف لاتے تو مسواک کیا کرتے اور تلخ لکڑی کی مسواک زیادہ پسند فرماتے تھے ۔ اس میں یہ مصلحت تھی کہ ایک تو تلخی سے منہ کا لعاب بکثرت خارج ہوکر تمام باریک نالیوں کو اندر سے دھو ڈالتا ہے جو فائدہ محض مسواک یا غرغرہ سے حاصل نہیں ہوسکتا کیونکہ مسواک کے ریشے اور غرغرہ کا پانی اُن کے اندر نہیں پہنچ سکتا ۔ بلکہ جو دوربین کے بغیر وہ نظر بھی نہیں آسکتیں ۔ دوسرے تلخ لکڑیوں میں یہ خاص قدرت ہے کہ وہ تمام امراض کے کیڑوں اور فاسد ہواؤں کے زہروں کو ہلاک کردیتی ہیں ۔ الغرض تلخ لکڑی کی مسواک کرنا ایک عجیب طبی فلسفہ ہے ۔ تمام جسم اور پارچہ جات کا پاک صاف رکھنا بھی لوازمات نماز میں سے ہے جو بدات خود جسمانی صحت کیواسطے نہایت ضروری ہے ۔ مساجد کا جس جگہ نمازیوں کا مجمع ہوتا ہے اعلیٰ درجہ پر پاک وصاف رکھنا واجب ہے چنانچہ اصل مسجد نبوی میں کوئی غسلخانہ یا پاخانہ نہیں تھا اور میلا پانی رکھنے کی جگہ تھی بلکہ اس کے اندر وضو یا غسل کرنا تھوکنا کنکھارنا اور سنکنا بھی منع تھا اس تمام مناہی کا یہ فلسفہ ہے کہ اجتماع کی جگہ میں کسی قسم کا تعفن اور رطوبت وغیرہ نہ ہو ۔ کوئی بودار چیز کھاکر آنے سے بھی ممانعت تھی ۔ بلکہ خوشبودار چیزیں گاہے گاہے جلائی جاتی تھیں جس جگہ لوگوں کا مجمع ہوتا ہے وہاں سانس کے ساتھ کاربانک ایسڈ گاس جو ایک زہریلی ہوا ہے بکثرت خارج ہوکر جمع ہوجاتی ۔ ورنہ ۔

ف٣ اس قسم کے منافق لوگ جو مومن صورت اور شیطان سیرت ہوتے ہیں ہر زمانہ میں موجود ہوتے ہیں ابن جریر نے سدی سے روایت کی ہے کہ اس قسم کے منافقین میں سے ایک شخص تھا بنوی نے لکھا ہے کہ اس کی باتیں بہت میٹھی میٹھی ہوتی تھیں اور اس کی صورت میں ظاہری وجاہت بہت تھی نبی صلعم کی خدمت میں بہت بیٹھا کرتا تھا اور اپنا اخلاص ظاہر کیا کرتا تھا اور قسم کھا کر کہتا تھا کہ مجھکو آپ سے بہت محبت ہے اس وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجلس میں اس کو اپنے قریب بٹھایا کرتے تفسیر مظہری میں ہے کہ اس کو قبیلہ بنی ثقیف سے عداوت تھی ایک مرتبہ رات میں جاکر اُن کی تمام کھیتیاں جلادیں اور مویشی قتل کر ڈالے تو مقامی ذیلدار پٹیاہ کرکے ایک دفعہ وہ طائف کو ایک شخص سے اپنا قرض وصول کرنے گیا اور اس کی کھیتی جلادی اور اس کی

منزل ١

* بچوں کے پاؤں کاٹ ڈالے ۔

يَنظُرُونَ إِلَّا أَن يَأْتِيَهُمُ اللَّهُ فِي ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلَائِكَةُ وَقُضِيَ

یہی انتظار کر رہے ہیں کہ اللہ اور فرشتے بادلوں کے سایہ میں آویں اور فیصلہ ہو جاوے لے

الْأَمْرُ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿۲۱۰﴾ سَلْ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَمْ آتَيْنَاهُم مِّنْ

اور سب کام اللہ ہی کی طرف لوٹائے جائینگے بنی اسرائیل سے سوال کرو کہ ہم نے اُن کو کسقدر صاف صاف نشانیاں

آيَةٍ بَيِّنَةٍ وَمَن يُبَدِّلْ نِعْمَةَ اللَّهِ مِن بَعْدِ مَا جَاءَتْهُ فَإِنَّ اللَّهَ

دی تھیں ہے اور جو اللہ کی نعمت کو اس کے حاصل ہوئے پیچھے بدل ڈالے پس یاد رہے کہ اللہ

تطمئن القلوب ۱۳/۲۸ اس طرح سے نماز حفظ صحت کی تدابیر میں ہر ایک اعلیٰ درجہ کی تدبیر ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد سو جانا اور علی الصباح نماز صبح کیواسطے اُٹھنا اسلامی فرائض میں سے ہے۔ اس فرض میں ایک نہایت ضروری حفظ صحت کا مسئلہ شامل ہے۔ رات کو جلدی سو جانا اور صبح کو سویرے اُٹھنا نہایت ہی صحت بخش ہوتا ہے۔ بروئے حکمت سونے سے پیشتر دماغ و قلب کی ایسی حالت ہونی چاہیے کہ کسی قسم کی گھبراہٹ یا جوش یا بےچینی قریب نہ ہو۔ اور جو دن بھر کے جھگڑے بکھیڑے ہیں قطعاً علیحدہ ہو کر دماغ اور قلب کو عین اطمینان کی حالت میں چھوڑ دیں۔ اکثر یورپین حکیموں کے یہ قول ہیں کہ سونے سے پہلے دل لگی کی باتوں اور دلچسپ کہانیوں سے اپنے دماغ کو مطمئن کر لینا چاہیے۔ فکر و تردد کی حالت میں سونیکا زیادہ فکر نا چاہیے مگر اُس آسمانی فیلسوف نے جس نے خاص الٰہی فیضان سے تمام تعلیم حاصل کی یہ طریقہ جاری فرمایا ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد سو جایا کریں۔ اور غور کر کے دیکھنا چاہیے کہ دنیاوی جھگڑوں سے دور ہونے اور اصل اطمینان حاصل کرنے کا عبادت۔ ذکر۔ اور دعا سے بڑھکر کوئی طریقہ ہو سکتا ہے۔ کیا ادبیات۔ نظمیات اور بیہودہ حکایات قلب کو وہ اطمینان پہنچا سکتے ہیں جو نماز سے حاصل ہو سکتا ہے۔ کیا قصے اور کہانیاں انسان کو دنیاوی تفکرات سے پاک و صاف کر سکتے ہیں ہرگز نہیں۔ ظاہر اناؤ ٹی طور سے انسان خواہ کیسا ہی اپنے دل کو جذبات و تفکرات سے طرح طرح کے حیلوں اور بہانوں کے ساتھ علیحدہ کرنا چاہے مگر وہ اصل رضا تسلیم۔ صبر اور شکر کی روح جو نماز سے حاصل ہوتی ہے ہرگز پیدا نہیں ہو سکتی۔ یہ محض ذکر الٰہی ہے جو انسان بے بنیان کی نظر میں دنیا ما فیہا کو ہیچ دکھلا کر اس کی طرف سے قطعاً بے نیاز کر سکتا ہے۔ خواب جو حفظ صحت کیلئے نہایت ہی ضروری ہے اُس کا عمدہ طور پر حاصل ہونا ایسی تدابیر کے بغیر جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمائی ہیں ممکن نہیں۔

دوا ۱۹ غسل۔ اپنے جسم اور کپڑوں کو پاک و صاف رکھنا ہمیشہ کیلئے ضروری ہے

لہ پیشینگوئی کے طور پر فرمایا گیا ہے چنانچہ جنگ بدر میں ایسا ہی ہوا اور بڑے بڑے گردنکشوں کا اُس جنگ میں خاتمہ ہو کر کفار کا زور ٹوٹ گیا اور اسلام کی شوکت قائم ہو گئی۔ ہے یعنی صاف صاف تعلیم اور نشانات اور پیشینگوئیاں۔ جب کبھی اُنہوں نے نافرمانی اور ناقدری کی وہ سخت عذاب اُٹھاتے رہے اور اب بھی جو صاف احکام اور پیشینگوئیوں کو بدل ڈالیگا تو یاد رکھے اللہ اُس کو سخت عذاب میں مبتلا کرے گا چنانچہ یہود ایسا ہی کرتے رہے اور اُس کی سزائیں دکھ اُٹھاتے رہے مارے گئے قید ہوئے جلاوطن کئے گئے اور در بدر ذلیل و خوار پھر رہے ہیں

ع ۲۵ منزل ۱

شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۱۱﴾ زُیِّنَ لِلَّذِیْنَ کَفَرُوا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا وَیَسْخَرُوْنَ مِنَ

سخت عذاب کرنیوالا ہے جن لوگوں نے کفر کیا اُن کیواسطے دنیا کی زندگی زینت دار کی گئی اور وہ

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ط وَاللّٰهُ یَرْزُقُ مَنْ

اُن لوگوں سے جو ایمان لائے مسخر کرتے ہیں وہ قیامت کے دن اُن پر فائق ہونگے اور اللہ جسکو چاہتا ہے رزق

یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۲۱۲﴾ کَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِیّٖنَ

بے حساب دیتا ہے ۱ے لوگ ایک ہی امت تھے ۲ے پس اللہ نے نبیوں کو

وقف لازم

منزل

اس لازمی عمل کو بعض حالتوں میں اسلام نے فرض کر دیا ہے ۔ چنانچہ جماع یا احتلام کے بعد تمام جسم کو دھونا فرض ہے جو بڑی بڑی اخلاقی اور طبی مصلحتوں پر حاوی ہے ۔ غسل میں یہ امر بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اسلام نے ٹھہرے ہوئے پانی میں جنبی اور بیمار کیلئے یہ حکم دیا ہے کہ پانی کو علیحدہ لیکر غسل کیا جائے ۔ ہر انزال کے ساتھ بشرطیکہ وہ قدرتی طور پر اعضائے مخصوصہ میں پہلے اجتماع خون ہو کر تمام قویٰ اور اعضا کا خلاصہ منی کے ساتھ خارج ہوتا ہے جس سے تمام عضلات و اعصاب کو خفیف ضعف پہونچتا ہے ۔ مگر غسل کرنے سے خون منتشر ہو کر تمام جسم میں پھر برابر تقسیم ہو جاتا اور ضعف رفع ہو کر پوری تازگی اور بشاشت حاصل ہو جاتی ہے ۔ ناظرین یاد رکھیں کہ اس جگہ جماع سے مراد وہ جماع ہے جو خواہش صادق اور صحت قویٰ کی حالت میں قواعد قدرتیہ کے مطابق کیا جائے نہ وہ جماع جس میں شہوت پرست لوگ بیہودہ طور پر دن رات مشغول رہتے ہیں ۔ اور طرح طرح کی بیحیائی کی حرکات کرتے ہیں ۔ اس میں نہ تو خواہش صادق ہوتی ہے اور نہ صحیح منی پیدا ہوتی ہے ۔ بلکہ ایک عادت اور جنون کے طور پر اس میں مشغول رہتے ہیں ۔ غسل کے ساتھ پاکیزگی اور طہارت کا خیال ہونا انسان کو بہت کچھ اس فعل کی وحشیانہ کثرت اور آلودگی سے روکتا ہے ۔ منی کے متعفن ہونے سے نہایت مضر اور مہلک مادے پیدا ہوتے ہیں ۔ اسلئے اگر اسکے قطرات پارچات پر بھی لگ جائیں تو ان کا بھی فوراً پاک صاف کرنا فرائض میں سے ہے ۔ جماع قدرتی کونسا ہے اور غیر قدرتی کونسا ۔ اسکی تفصیل معاشرت میں ہو چکی ہے پس دیکھو ۱۹ کا حاشیہ

سوم روشنی کا جائے بود و باش کیلئے پورا پورا انتظام ہونا ۔ اللہ کا نام قرآن مجید کا نام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام قرآن میں نور رکھا گیا ہے ۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ روشنی ایک بڑی نعمت ہے اور اسکی بہت سخت ضرورت ہے

چہارم ۔ ختنہ یہ عمل حفظ صحت اعضائے ولادت کیلئے نہایت ضروری ہے ۔ ختنہ کے بغیر حشفہ کی جلد کے نیچے میل کچیل جمع رہتی ہے ۔ جو خراش کر کے آبلہ اٹھا دیتی اور زخم ڈالدیتی ہے پیشاب کی بوند حشفہ کی سطح پر لگی رہکر خراش کرتی اور طرح طرح کے امراض کا باعث ہو جاتی ہے بچے اس خراش کی وجہ سے اپنے عضو تناسل کو ہاتھ میں ملتے رہتے ۔ اور رفتہ رفتہ جلق کے عادی ہو جاتے ہیں ہمیشہ میل کچیل جمع ہونے اور خراش رہنے سے حشفہ کی جلد متورم ہو جاتی ہے اور اُسکا دہانہ تنگ ہوتا چلا جاتا ہے روز بروز یہ مرض بڑھتا جاتا اور سخت سخت تکالیف کا باعث ہو جاتا ہے ۔ اس مرض کا نام فائی موسس ہے ۔ اس میں اکثر پیشاب جلد کے نیچے اکر بند ہو جاتا یا قطرہ قطرہ

ے۱ یعنی مومنوں کو دنیا میں بھی اللہ رزق بے حساب دیتا ہے ے۲ یہ بھی ایک ابدی صداقت ہے کہ عام اندھیرا اور بد دینی کی حالت میں لوگ رسلے اور ایک ہو جایا کرتے ہیں تب خدا ایک طرف سے کوئی نبی مامور ہوتا اور اختلاف شروع ہو جاتا ہے

مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ

خوشخبری اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب حق اوتاری تاکہ مختلف فیہ باتوں میں لوگوں کے

فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا

درمیان فیصلہ کرے اور اس میں اختلاف بھی احکام آنے کے بعد آپسکی بغاوت سے انہیں لوگوں نے کیا جن کو

جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا

وہ دی گئی تھی پس اللہ نے اُن لوگوں کو جو ایمان لائے

ہوکر تکلیف اور جلن کے ساتھ خارج ہوتا ہے۔ یہ پیشاب اندر ہی اندر متعفن ہوکر سپاری کو گلانا شروع کر دیتا ہے کبھی اُسکا تلچھٹ بیٹھکر کنکریاں بنا دیتا ہے۔ جو اصل تکلیف کو سہ چند اور چہار چند کر دیتی ہے جب جلد حشفہ کی یہ حالت ہوجاتی ہے تو عموماً غیر اسلام کو بھی ختنہ کرانے پڑتے ہیں۔ اگر ختنہ نہ کرائیں تو تمام زندگی وبال ہوجاتی ہے۔ جماع محال ہوجاتا۔ در امید نسل قطع ہوجاتی ہے ہمیشہ کی خراش اور سوزش کی وجہ سے اکثر سولیاں پیدا ہوجاتی ہیں۔ بعض اوقات حشفہ بر سرطان سودا ہوکر عضو تناسل کو کھانا شروع کر دیتا ہے جس کی وجہ سے مریض کی حالت نہایت ہی خوفناک ہوجاتی ہے جب یہ سولی پیدا ہوجائے تو عضو تناسل کو فوراً جڑ سے کاٹنا ضروری ہوجاتا ہے۔ اگر فوراً عضو تناسل کو قطع نہ کیا جائے تو چند ایام میں ہی سرطان کا زہر غدودوں میں پہونچکر مریض کو ہلاک کر ڈالتا ہے جب اس کا زہر غدود تک پہنچ جاتا تو پھر مریض قطعاً لا علاج اور مہلک ہوجاتا ہے۔ فائی موسس کی حالت میں بعض اوقات مریض جلد کو زبردستی پیچھے ہٹا کر عضو پر چڑھا لیتا ہے۔ غلطی اور بےخبری سے ایسا کر تو بیٹھتا ہے مگر پھر اُس کی جان پر سخت بلا آپڑتی ہے۔ فائی موسس کا دہانہ عضو کو گھونٹ کر جلد متورم اور سوجا کرنا شروع کر دیتا ہے اور اگر فوراً جراحی عمل سے اس حبس کو دور نہ کیا جائے تو عضو کو گلا ڈالتا ہے۔ چونکہ ختنہ کے نہونے سے عضو ہمیشہ غلیظ رہتا ہے اور اس غلاظت کے دردناک اور خطرناک نتائج نہ صرف ایک نفس پر محدود رہتے ہیں بلکہ انقطاع نسل کا باعث ہوجاتے ہیں اسلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ختنہ کا عام رواج فرما دیا ہے۔

پنجم - احکام متفرقہ طاعون کی نسبت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی زمین میں طاعون کی خبر سنو تو وہاں مت جاؤ۔ اور جب اس زمین پر جہاں تم ہو طاعون پھیل جائے تو اس سے مت نکلو۔ ایسا ہی دیگر وبائی امراض کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے۔ اگر اس حکم کی اہل اسلام پوری پوری اطاعت کریں تو تمام وبائی امراض ایک ہی جگہ محدود رہجایا کریں۔ اور گورنمنٹ کو وہ دقتیں نہ اٹھانی پڑیں۔ جو اس مسئلہ کی عدم تعمیل سے پیش آتی ہیں۔ وبائی امراض کے انسداد کیلئے جو صد ہا طرح کی تدبیریں کیجاتی ہیں اُن میں سے یہ ایک تدبیر اعلیٰ درجہ پر ضروری اور مفید ہے۔ اس تدبیر کے بغیر باقی تمام ناکام رہجاتی ہیں۔

سر کے بالوں کی نسبت یہ ارشاد ہے کہ تمام یا منڈوا دو یا تمام بال چھوڑ دو اس میں یہ مصلحت ہے کہ سر کی تمام سطح یکساں رہنے سے تمام دماغ کو یکساں حرارت یا سردی پہنچے۔ اور صورت اطمینان قائم رہے برعکس اسکے کچھ چھوڑ دینے میں حرارت کم و بیش ہوکر دماغی امراض کا باعث ہو سکتی ہے۔ راستوں اور سایہ کی جگھوں پر پیشاب کرنے اور پاخانہ پھرنے سے منع

فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ وَاللَّهُ يَهْدِي مَن يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ (۲۱۳)

حق میں سے اس بات کی ہدایت کر دی جس میں انہوں نے اختلاف کیا اور اللہ جسکو چاہتا ہے صراط مستقیم کی ہدایت کر دیتا ہے

أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُم مَّثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِن

کیا تم نے گمان کر لیا کہ تم بہشت میں داخل ہو جاؤ گے اور ابھی تم پر ویسی حالت نہیں آئی جیسی کہ ان پر آئی تھی جو تم سے پہلے ہو گذرے

قَبْلِكُم مَّسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوا حَتَّىٰ يَقُولَ الرَّسُولُ

کہ ان پر مصیبتیں اور تکلیفیں پہنچیں اور وہ زلزلوں میں ڈالے گئے یہاں تک کہ رسول

فرمایا ہے۔ پائخانوں کی نسبت یہ حکم ہے کہ مکانوں میں نہوں اور اگر ہوں تو چھت سے اوپر ہونے چاہئیں اس حکم میں یہ حکمت ہے کہ چھت سے اوپر ہوا کھلی ہوتی ہے جسقدر متعفن ہوائیں پیدا ہوں وہ فوراً اوپر اور ادہر پھیل کر بے اثر ہو جائیں۔ کاہلی و بیکاری سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ہے۔ پیدل پھرنے کو تمام ورزشوں کا سرتاج فرمایا ہے۔ پیدل پھرنا اور گھوڑ دوڑ کرنا بھی مسنون ہیں۔ دوپہر کے وقت سونے سے منع فرمایا ہے۔ لیکن شدت گرمی کیوقت تھوڑی دیر آرام کر لینے کی اجازت فرمائی ہے۔ بچہ کو ساتھ سلانے سے منع فرمایا ہے۔ ایام حیض ونفاس میں جماع سے قطعی ممانعت ہے۔ ایام رضاعت میں بھی جماع سے منع فرمایا ہے۔ پس خلاصہ مطلب ناظرین اسلامی کا حسب ذیل ہے (۱) اپنے جسم پارچات۔ مکان وغیرہ کو حتی الوسع اعلیٰ درجہ پر پاک وصاف رکھنا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ۲/۲۲۲ (۲) کھانے اور پینے میں ہر قسم کی فضول عادات مثلاً شراب۔ افیون بھنگ۔ چرس۔ گانجہ۔ پوست۔ کثرت اچار چٹنی تیز مصالحجات۔ تنباکو۔ قہوہ۔ چاء۔ پان۔ چھالیا وغیرہ سے پرہیز کرنا۔ كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا ۸/۳۱ إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ ۷/۹۰ اور مسکرات کے متعلق كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔ حضور ختم المرسلین ہمیشہ سادی غذا کو پسند فرماتے اور ایک وقت میں ایک ہی قسم کا کھانا پسند فرمایا کرتے تھے (۳) مکانات ایسی طرز کو بناؤ جو ہر موسم کیلئے موزوں ہو سکیں (۴) اگر کسی جگہ وبا پڑے ہو تو وہاں مت جاؤ۔ اور جب اس زمین میں جہاں کہ تم ہو وبا پھیل جائے تو وہاں سے مت نکلو (۵) پنجوقتہ نماز۔ مسواک۔ روزہ ختنہ۔ عطر لگانا۔ سُرمہ کرنا۔ جماع کے بعد تھوڑی دیر ٹھیرنا۔ موئے زیر ناف صاف کرنا بغلوں کے بال لینا گرمی اور جوش کی حالت میں سر کو ٹھنڈا کرنا۔ گلی کوچوں کو صاف رکھنا۔ ہر موسم کیلئے مناسب کپڑے بنانا (۶) ہمیشہ ہر شے اور ہر فعل پر نظر رکھو۔ جس شے یا فعل میں صحت کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو اسکو ترک کرو اور جو مفید صحت ہوں انکو اختیار کرو۔ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ ۲/۱۹۵ چونکہ تمام ناظرین کا عملی نصب العین صرف اسیقدر ہے کہ جو شارع اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام فرما چکا ہے اور جسپر کوئی زیادتی یا ترقی متصور نہیں ہو سکتی اسلئے اس مضمون پر ہم زیادہ لکھنا اس کتاب میں غیر ضروری خیال کرتے ہیں۔ یہ تمام احکام اور اصول جو بیان کئے گئے کامل طور پر تمام ضروریات حفظ صحت پر حاوی ہیں۔

عادات } اس جگہ پر عادات سے ہماری مراد وہ تمام امور ہیں جن کو انسان بلا کسی فطری احتیاج کے خود بخود اختیار

عادت } ... کر لیتا ہے۔ اور ان پر مداومت کرتا رہتا ہے۔ یہ عادات مفصلہ ذیل اقسام کی ہو سکتی ہیں۔

اوّل۔ کھانے اور پینے کے متعلق۔ مثلاً شراب۔ افیون بھنگ۔ چرس۔ تمباکو۔ سنکھیا۔ حقہ کا گل۔ مٹی۔ نرم ٹھیکریاں۔

منزل ۱

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ﴿۲۱۴﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ

اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے چلا اٹھے کہ اللہ کی مدد کہاں ہے آگاہ ہو کہ تحقیق اللہ کی مدد قریب ہے لہ مجھ سے پوچھتے

مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ

ہیں کہ کیا خرچ کریں اور کہاں کریں تو ان سے کہدے کہ خیر (مال) سے جو کچھ تم خرچ کرو وہ والدین اور قرابتیوں

چھالیہ کی مٹی۔ پان چھالیا۔ چونہ کتھ۔ کوئلہ حقہ چرٹ۔ سلفہ۔ دھتورہ۔ پوست۔ وغیرہ کھانے پینے کی عادات۔

دوئیم۔ نشست وبرخاست بیداری اور خواب۔ جماع اور خور ونوش کے متعلق مثلاً عمداً زیادہ سوتے بیٹھے یا پڑے رہنا۔ یا حد سے زیادہ محنت جسمانی اختیار کرنا فطرتی حاجت سے زیادہ اور اس کے قواعد کے خلاف جماع یا خور ونوش میں مشغول ہونا۔ یا ان قدرتی حاجتوں سے متنفر ہو جانا۔ ریاضت کی بابت مفید عام میں ہم یہ ظاہر کر چکے ہیں کہ کہانتک انسان اسکے متعلقہ فطرتی قواعد کی پیروی کرتا ہے۔ اور کہانتک اس کے خلاف چلتا ہے۔ جماع اور حلق کے بیان میں ظاہر کر دیا گیا ہے کہ کیا کچھ انسان نے ان معاملوں میں فطرتی تقاضوں کی خلاف ورزی کی ہے پس دیکھو بیان ریاضت حلق۔ جماع اور حفظ صحت کا مفید عام میں۔

سوئیم۔ دین اور اخلاق کے متعلق تفسیر فاتحہ میں مفصل طور پر ظاہر کر دیا گیا ہے کہ انسان نے فطرتی تقاضاوں کے خلاف کیا کچھ اس معاملہ میں اپنی طرف سے افترا کئے ہیں اور کیا کیا واہیات عادات خلاف فطرت اس نے ایجاد کی اور ان پر مداومت اختیار کر لی ہے اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کونسے امور ہیں کہ جو الٰہی فطرت کے خلاف ہیں اس سوال کا جواب سمجھنا ان لوگوں کے واسطے کچھ مشکل نہیں ہے جو غور وفکر کی عادت رکھتے اور صاف دل ہو کر ہر فعل کی اصل اور نتیجہ پر غور کرتے رہتے ہیں قرآن مجید میں فطرت الٰہی کی طرف حسب ذیل ارشاد ہے فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ۔ یعنے الٰہی فطرت وہ چیز ہے جس پر انسان پیدائشی طور پر قایم کئے گئے ہیں خلق الٰہی کے واسطے کوئی تبدیلی نہیں۔ یہی دین قایم رہنے والا ہے۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے پس الٰہی فطرت کی یہی پہچان ہے کہ انسان پیدائشی طور پر اسکا محتاج ہو یعنی اس کی فطرت میں اس کو مادہ اور میلان رکھے گئے ہیں۔ خود بخود ہر ایک انسان اس کیطرف مائل ہوتا ہے ان فطرتی حاجتوں اور خواہشوں میں تبدیلی کرنا کسی انسان کا کام نہیں ہے۔ انپر قایم رہنا گویا دین پر قایم ہونا ہے۔

یہ ایک آیت قرآنی میزان ہے۔ جس پر ہر ایک عادت کو وزن کر کے دیکھ سکتے ہیں۔ کہ آیا وہ طبعی عادت ہے یا غیر طبعی۔ متفرق امور اور دین واخلاق کی متعلقہ عادات پر تو ہم علیحدہ علیحدہ بحث کر چکے ہیں۔ پس اپنے اپنے مقام پر ان کا بیان دیکھنا چاہیئے اسجگہ پر ہم کھانے پینے کی متعلقہ عادات پر اس میزان کے لحاظ سے نظر کرتے ہیں کہ آیا وہ طبعی ہیں یا غیر طبعی۔ پس غور کرو کہ کیا شراب پینا۔ افیون بھنگ چرس۔ سنکھیا۔ دھتورہ۔ سلفہ۔ حقہ کا گل۔ پان چھالیا۔ وغیرہ کھانا فطرتی ضروریات میں سے ہیں۔ یا محض انسانی افترا ہیں۔ میرے خیال میں ہر ایک صحیح الفطرت انسان اس بات کا اقرار کر سکتا ہے کہ پیدائشی طور پر انسان ان میں سے کسی کا کبھی محتاج نہیں۔ لیکن مصنوعی طور پر عادات ڈالنے سے بعض کا ایسا محتاج ہوتا ہے کہ جسطرح فطرتی

لہ یعنی اے اصحاب رسول مت گھبراؤ۔ انتہائی اضطرار کے بعد الٰہی نصرت تمہاری دستگیری کریگی یہ ایک بڑی صداقت ہے کہ مومن ہمیشہ اسیطرح ستائے جاتے اور ذلت ومصیبت اٹھاتے ہیں اور آخر کار غیبی امداد ان کو پہنچتی اور ان کو مظفر ومنصور کر دیتی ہے

منزل ۱

وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ

اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کا حق ہے اور جو کچھ بھلائی تم کرو پس تحقیق اللہ

ضروریات کا اور اُن کا ترک کرنا دشوار یا ناممکن ہوجاتا ہے اور بعض کو جب چاہے ترک کرسکتا ہے۔ پس جبکہ یہ تمام عادات طبعی ضروریات میں سے نہیں تو اُن کو اختیار کرنے میں لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰہِ کی صاف خلاف ورزی پائی جاتی ہے اور اوّل و آخر اس خلاف ورزی کو بدنتائج انسان کو بھگتنے پڑتے ہیں۔ جو فعل کسی حقیقی ضرورت کو پورا نہ کرتا ہو اُس کا نام قرآنی اصطلاح میں لغو یا باطل یا عبث ہے۔ دوسرے الفاظ میں کوئی غیر طبعی عادت اختیار کرنا گویا کہ لغویات یا عبثیات میں مشغول ہونا ہے۔ جو سراسر دانائی کے خلاف ہے۔

مجموعہ تورات میں بھی ابتدائی عقول اور افہام کے مطابق ناپاکیوں سے بچنے کے متعلق احکام ہیں ذیل میں چند احکام نمونہ کے طور پر درج کئے جاتے ہیں۔

احبار ٥ : ٢ اور جو شخص کوئی ناپاک چیز جیسے کسی نالایق مرے ہوئے درندے یا ناپاک مرے ہوئے چارپائے کو یا ناپاک مرے ہوئے کیڑے مکوڑے کو چھوئے اور یہ جانے تو بھی ناپاک اور خطاکار ہوگا۔ یا اگر وہ انسان کی نجاستوں میں کسی نجاست کو جس سے وہ آپ نجس ہوتا ہے چھوئے اور اُس سے غافل ہو پر اُسے جان پڑے تو وہ خطاکار ہوگا۔

احبار ١٣ : ٣ اور دیکھو اگر اُس مرض کا داغ اُس کے گنجے سر اور چندلے سر پر سرخی و سفیدی جیسے کہ بدن کے چمڑے میں برص دکھائی دیتی ہے تو وہ آدمی کوڑھی ہے وہ ناپاک ہے۔

احبار ١٥ : ١٦ اور جب کسی شخص کو احتلام ہو تو وہ اپنا سارا بدن پانی سے دھووے اور شام تک ناپاک رہے اور جس کپڑے یا چمڑے پر نطفہ ہو۔ وہ کپڑا یا چمڑا پانی سے دھویا جائے اور شام تک ناپاک رہے اور وہ عورت جس کے ساتھ مرد صحبت کرے اور منزل ہو تو وے دونوں پانی سے غسل کریں اور شام تک ناپاک ہیں۔ اور اگر عورت کو جریان ہو اور اُس کے بدن میں جو جریان ہے حیض کا ہو تو وہ سات دن جدا کی جاوے جو کوئی اُسے چھوئے گا شام تک نجس رہے گا۔ اور وہ سب چیز جس پر وہ اپنی جدائی کے ایام میں سوئے ناپاک ہے اور ہر ایک چیز جس پر وہ بیٹھے ناپاک ہے اور جو کوئی اُس کے بستر کو چھوئے اپنے کپڑے دھووے اور پانی سے نہاوے اور شام تک ناپاک رہے اور اگر کوئی چیز اُس کے بستر پر یا کسی دوسری چیز پر ہو جس پر وہ بیٹھی ہوئی ہو اور اُس وقت کوئی اُس چیز کو چھوئے تو شام تک ناپاک رہے۔ اور اگر مرد اُس کے ساتھ سوتا ہے اور اُس کی نجاست اُس پر ہو تو وہ سات دن تک ناپاک رہے گا اور ہر ایک بستر جس پر وہ سوئے گا ناپاک ہوگا اور اگر عورت کو اپنی جدائی کے ایام گزر جانے پر بھی لہو جاری رہے۔ نجاست کے بہنے کے ایام کا حکم اُس کے ایام جدائی کا سا ہوگا وہ ناپاک ہے اور جب تک اُس کا لہو بہتا ہے جس پر وہ سوئے گی سو اپنی جدائی کے ایام کے بستر کی طرح ناپاک ہوگی۔ اور جس چیز پر وہ بیٹھے گی وہ جس طرح اُس کی جدائی میں ناپاک تھی اب بھی ناپاک رہے گی اور جو کوئی اُن چیزوں کو چھوئے گا ناپاک ہوگا اپنے کپڑے دھوئے اور پانی سے غسل کرے اور شام تک ناپاک رہے۔

منزل ١

---

١٥ یہ سوال زکات سے زائد خیرات کی بابت ہے اسلئے اُسکی کوئی حد مقرر نہیں فرمائی بلکہ یہ ارشاد فرمایا کہ جو کچھ بھلائی تم کرو اللہ اُس کو جانتا ہے اور اُسکے مصرف یہ والدین بھی شامل ہیں جو مصرف زکات میں شامل نہیں ہوتے۔

بِهٖ عَلِیْمٌ ﴿۲۱۵﴾ كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِتَالُ وَ هُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَ عَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا

اُس کو جاننے والا ہے۔ تم پر جنگ فرض کیا گیا اور وہ تمکو گراں معلوم ہوتا ہے۔ اور قریب ہے کہ ایک چیز تمکو گراں معلوم ہو

شَیْـًٔا وَّ هُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ۚ وَ عَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَیْـًٔا وَّ هُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ

پر وہ تمہارے واسطے بہتر ہو۔ اور قریب ہے کہ ایک شے سے تم محبت کرو اور وہ تمہارے لئے بدتر ہو۔ اور اللہ

یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱۶﴾ یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِیْهِ ؕ

جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ تجھ سے ماہ حرمت میں جنگ کرنے کی[1] بابت

احبار ۱۵ ۔ اگر کسی شخص کے بدن میں جریان کا مرض ہو تو وہ جریان کے سبب سے ناپاک ہے اور جریان کے وقت اُس کی ناپاکی یوں ہوگی کیا اُس کے بدن سے جریان جاری ہو کیا اُس کا بدن جریان سے بند ہو وہ ناپاک ہے جو شخص جسے جریان ہے جس بستر پر سوئیگا ناپاک ہوگا اور ہر ایک چیز جس پر وہ بیٹھ جاوے ناپاک ہوگی اور جو کوئی اُس کے بستر کو چھووے اپنے کپڑے دھووے اور پانی سے غسل کرے اور شام تک ناپاک رہے اور جو کوئی اُس چیز پر جس پر جریان والا بیٹھا ہو بیٹھے اپنے کپڑے دھووے اور شام تک ناپاک رہے اور جو کوئی اُس کے بدن کو جسے جریان ہے چھوئے تو وہ اپنے کپڑے دھووے اور پانی سے غسل کرے اور شام تک ناپاک رہے اور اگر وہ جسے جریان ہے کسی شخص پر جو پاک ہے تھوک دے تو وہ شخص اپنے کپڑے دھووے اور پانی سے غسل کرے اور شام تک ناپاک رہے اور وہ سب چیزیں جس پر جریان والا سوار ہو ناپاک ہوگی اور جو کوئی کسی چیز کو جو اس جریان والے کے نیچے تھی چھووے شام تک ناپاک رہے اور جو کوئی اُن چیزوں کو اُٹھاوے وہ اپنے کپڑے دھوئے اور پانی سے غسل کرے اور شام تک ناپاک رہے اور وہ جسکو یہ شخص جسے جریان ہے بن ہاتھ دھوئے چھوئے اپنے کپڑے دھووے اور پانی سے غسل کرے اور شام تک ناپاک رہیگا اور مٹی کا باسن جسے جریان والا چھوئے توڑا جاوے اور ہر ایک باسن جو چوبی ہو سو پانی سے دھویا جاوے۔

گنتی ۱۹ ۔ ۱۱ و ۱۳ جو کوئی کسی آدمی کی لاش کو چھوئے گا سات دن تک ناپاک رہیگا وہ اپنے تئیں تیسرے دن اُس سے پاک کرے اور ساتویں دن پاک ہوگا پر اگر وہ اپنے تئیں تیسرے دن پاک نہ کریگا تو ساتویں دن پاک نہ ہوگا جس کسی نے کسی مرے ہوئے آدمی کی لاش کو چھوا اور آپ کو پاک نہ کیا تو اُس نے خداوند کا مسکن ناپاک کیا وہ شخص بنی اسرائیل میں سے کٹ جائے کیونکہ جدائی کا پانی اُس پر چھڑکا نہیں گیا وہ ناپاک ہے اُس کی ناپاکی اب تک ہے۔

[1] عرب کا قدیم دستور تھا کہ وہ رجب ذیقعدہ ذی الحجہ اور محرم کی خاص حرمت کرتے ان مہینوں میں جنگ و جدال چھوڑ دیتے۔ دوران میں کوئی کسی پر چڑھائی نہ کرتا تھا۔ یہ دستور قدیم سے چلا آتا تھا۔ اسی واسطے ان میں سے ہر مہینہ کا نام شہر حرام یعنی حرمت والا مہینہ ہے ان مہینوں میں مسلمانوں کو جنگ میں ابتدا نہ کرنی چاہئے ہاں اگر دشمن جنگ شروع کریں تو بہرحال مقابلہ کرنا ضروری ہے بعض مفسرین اپنی عادت کے مطابق شہر حرام کے حکم کو آیت ذیل کو منسوخ قرار دیا ہے وَاقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ حالانکہ ان دونوں آیتوں میں کوئی تضاد نہیں دوسری آیت اُس موقعہ کے واسطے ہے جبکہ جنگ چھڑ گیا ہے اور شہر حرام کا حکم ابتدائے جنگ کیلئے ہے یعنی حرمت والے مہینوں میں تم جنگ کرو اگر مخالف باز نہ آویں اور وہ ان مہینوں کا ادب ملحوظ نہ رکھیں اُس وقت تم بھی مقابلہ پر آمادہ ہو جاؤ پھر جہاں کہیں اُن کو پاؤ اُن سے جنگ کرو اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ

قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ ۖ وَصَدٌّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَكُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

سوال کرتے ہیں کہو کہ اس میں جنگ کرنا گناہ کبیرہ ہے مگر اللہ کے راستہ سے روکنا اور اس سے کفر کرنا اور مسجد محترم سے روکنا اور

وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ عِندَ اللَّهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۗ وَلَا يَزَالُونَ

اس کے لوگوں کو وہاں سے نکالنا اللہ کے نزدیک گناہ کبیرہ ہے اور فتنہ قتل سے بھی بڑا ہے اور وہ ہمیشہ تم سے

يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّىٰ يَرُدُّوكُمْ عَن دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا ۚ وَمَن يَرْتَدِدْ مِنكُمْ

ساتھ جنگ کرتے رہیں گے کبھی نہیں ٹلیں گے تاوقتیکہ تمکو تمہارے دین سے نہ پھیر دیں اگر وہ ان سے ہو سکے اور جو شخص تم میں سے اپنے

عَن دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآ

دین سے مرتد ہو جاوے اور اسی حالت میں مر جائے کہ وہ کافر ہو پس ایسے ہی لوگ ہیں جن کے عمل دنیا و آخرت میں برباد ہوئے

خِرَةِ ۖ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۲۱۸﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا

اور یہی صاحب دوزخ ہیں وہ اس میں مدتوں رہنے والے ہیں تحقیق جو لوگ ایمان

وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ

لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور اللہ کے راستہ میں جہاد کئے یہی لوگ ہیں جو اللہ کی رحمت کے لئے

اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۲۱۹﴾ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۖ قُلْ فِيهِمَا

امیدوار ہیں اور اللہ غفور و رحیم ہے تجھ سے شراب اور جوئے کی بابت سوال کرتے ہیں کہدے کہ

إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِن نَّفْعِهِمَا ۗ وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا

ان دونوں میں گناہ کبیرہ ہے اور لوگوں کے واسطے منافع ہیں مگر ان دونوں کا گناہ ان کے نفع سے بڑا ہے اور تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا

يُنفِقُونَ قُلِ الْعَفْوَ ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ ﴿۲۲۰﴾

خرچ کریں کہدے کہ جو زائد ہو اسیطرح اللہ تمہارے واسطے نشانیاں کھولکر بیان کرتا ہے تاکہ تم دنیا و آخرت میں فکر کرو

وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ۱۹۴ بنی اسرائیل کو غضبناک اور آتشیں جنگوں میں کسی عہد و پیمان پر قائم رہنا چاہیئے تھا نہ فی زمانہ تہذیب کو جنگوں میں کوئی مہینہ جنگوں سے علیحدہ کیا جاتا ہے۔

۱؎ یعنے جیسا کہ مخالف رسول دنیا و آخرت میں برباد ہوتے جائینگے۔ ویسا ہی اس کے مخلص تابعین دنیاوی عزتیں حاصل کرینگے اور آخرت میں خدا کے برگزیدوں میں شامل ہونگے پس ان کو چاہیئے کہ خدا کی رحمت کا امیدوار رہیں ایک اور آیت میں ہے فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ ۱۹۴ پس ان کے رب نے ان کی سنی اور فرمایا کہ میں کسی عمل کرنے والے کا عمل ضائع نہیں کرتا چنانچہ جسقدر مخلص اصحاب تھے وہ ہر جبہ بہ جبہ اپنے اعمال کے مطابق دنیاوی عہدے حاصل کرتے رہے اور منافقین کا یہ حال رہا وَهَمُّوا بِمَا لَمْ يَنَالُوا ۷۴ انہوں نے ایسے ارادے کئے جن میں وہ کامیاب نہ ہوئے یعنی منافق لوگ اپنے ارادوں میں ناکام رہے جو ان کی خواہشیں تھیں وہ پوری نہ ہوئیں لیکن مخلصین تو فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ ۱۹۴ أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ ۲۱۸ کے مطابق امیدوار ان جناب باری میں درج ہو کر و قتاً فوقتاً کامیاب ہوتے رہے اور منافقین رجسٹر امیدواران سے

فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْیَتٰمٰی قُلْ اِصْلَاحٌ لَّھُمْ خَیْرٌ وَاِنْ

اور تجھ سے یتیموں کی بابت سوال کرتے ہیں کہدے کہ اُن کے واسطے اصلاح بہتر ہے اور اگر اُن کو

تُخَالِطُوْھُمْ فَاِخْوَانُکُمْ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ وَلَوْ شَآءَ اللّٰہُ

ملا لیں تو وہ تمہارے بھائی ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ کون مفسد ہے اور کون مصلح اور اگر اللہ چاہتا

نمایج اور رفلوعبدہ دگر وقت ناکام رہے بلکہ اپنے تمام ارادوں میں ناکام رہکر خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃَ کے مصداق بنے رہے۔

۳ عرب میں رواج تھا کہ جنگ کیوقت بہت شراب جمع کرتے اور مصارف جنگ کیواسطے جوا کھیلتے تھے اس لئے صحابہ پوچھتے ہیں کہ اب اِن دونوں باتوں میں کیا کرنا چاہئیے اسکا جواب ملا کہ ایک بدی کے علاج میں اُس کی نسبت بڑی بدی کرنا دانائی کا کام نہیں پھر سوال کرتے ہیں کہ اگر جوا بند کریں تو جنگ کیواسطے روپیہ کہاں سے لائیں جواب ملا کہ ضروریات سے جسقدر کسی کے پاس بس انداز ہوسکے وہ جنگ کیواسطے دیں اس تدبیر سے تمام انتظام ہوگیا کیسا معجزہ تھا کہ جوش شراب کی بجائے تائید الٰہی کا جوش دیا اور مصارف جنگ کیواسطے ایک احسن تدبیر بتا کر عملاً کامیابی کی صورتیں دکھلادیں شراب کی ہجو اور امتناع کے بارے میں تین جگہ اور ارشاد ہے وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِیْلِ وَالْاَعْنَابِ ۱۶ لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی ۵ اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۵ یہ تہذیب اور روشنی کا زمانہ شراب کے نقصانات اور خساوات پر بہت کچھ بول رہا ہے اور اسکے انسداد کیواسطے یورپ ایشیا اور امریکہ میں جا بجا کمیٹیاں ہوتی ہیں مگر جو انسداد خاتم النبیین مصلح عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیشہ کیواسطے مسلمانوں میں اس کی نسبت فرمادیا وہ آجتک کسی قوم سے نہ ہوسکا اور نہ ہوسکیگا۔ **توریت** گنتی ۶ میں ہے۔ اُس کے بعد نذیر مے پینے کا مختار ہے۔

قاضیون ۱۳ سے ثابت ہے کہ منوحہ کی بیوی کو فرشتہ نے لڑکے کی بشارت دیکر کہا سو اب خبردار رہیو اور مے یا نشے کی کوئی چیز نہ پیجیو اور ہر ایک ناپاک چیز کے کھانے سے پرہیز کیجیو۔ اس مقام پر شراب کی ناپاکی و ممنوعی ایک خاص موقعہ کیواسطے بیان ہوئی پھر ایوب ۱ سے ظاہر ہے کہ ایوب کے بیٹوں اور بیٹیوں نے اکٹھے ہوکر گھر میں کھانا کھایا اور شراب پی پھر امثال سلیمان ۲۰ میں ہے مے مسخرہ پن والی ہے اور مست کرنیوالی ہر ایک چیز غضب آلودہ کرتی ہے جو اُن کا فریب کھاتا ہے وہ دانشمند نہیں ہے امثال سلیمان ۲۳ تو اُن لوگوں میں شامل مت ہو جو مے خور ہیں اور نہ اُن میں جو اپنے جسم کو شہوت سے رسوا کرتے ہیں کیونکہ جو شرابی اور اوباش ہیں کنگال ہوجائیں گے اور نیند اُنہیں چیتھڑے پہنائیگی۔

امثال سلیمان ۲۳ ۲۹ تا ۳۵ وہ کون ہے جو افسوس کرتا ہے اور کون غمزدہ ہے اور کون جھگڑالو ہے اور کون بڑا لڑنے والا ہے اور کون یاوہ گو ہے اور کون بے سبب گھائل ہے اور کس کی آنکھوں میں سرخی ہے۔ وہی جو دیر تک مے نوشی کرتے ہیں سو وے جو ملائی ہوئی شراب کی تلاش میں رہتے ہیں۔ جب مے لال ہوتی اور اُسکا عکس جام پر پڑے اور جب وہ بہتر وقت اپنی خوبی دکھلاوے تو تو اُسپر نظر مت کر۔ کہ انجام کار وہ سانپ کی مانند کاٹتی ہے اور افعی کی طرح ڈنک مارتی ہے۔ **امثال** ۳۱ ۴ تا ۷ اے لموائیل بادشاہوں کو مے خوری زیبا نہیں ہے اور نشے والی چیزیں شاہزادوں کے لائق نہیں۔ تا نہووے کہ پیویں اور شریعت کو بھلادیں اور مظلوموں میں سے کسیکا انصاف کرتے ہوئے بھٹک جاویں۔ شراب اُسکو پلاؤ جو مرنے پر ہے اور مے اُن کو جو شکستہ دل ہیں تاکہ وہ پیوے اور اپنی

لَاَعْنَتَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۲۰﴾ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ وَلَاَمَةٌ

تو تمکو مشکل میں ڈالدیتا تحقیق اللہ زبردست حکمت والا ہے لہ — اور مشرکات سے نکاح نہ کرو ئلہ — جبتک وہ ایمان نہ لاویں ، اور البتہ

تنگ دستی فراموش کرے اور اپنی تباہ حالی کو پھر یاد نہ کرے (الغرض منوحہ کے بعد سلیمانؑ نے شراب کی مذمت بیان کی اور دلائل کے ساتھ اس سے منع فرمایا مگر یرمیاہ نبی کی الہامی کلام میں پھر شراب پلانیکا حکم ہوا جس کی تردید یوندب کی اولاد نے اپنے باپ کے حوالے سے کی جیسا کہ یرمیاہ ۳۵ باب میں ہے وہ کلام جو یہواہ کے بادشاہ یہویقیم بن یوسیاہ کے دنوں میں خداوند کی طرف سے یرمیاہ کو پہونچا اور اُس نے کہا کہ تو رکابیوں کے گھر جا اور اُن سے کلام کر اور اُنہیں خداوند کے گھر میں لا اور اُس کی کوٹھڑیوں میں سے ایک کے بیچ میں اُنہیں پہنچا دے - اور اُنہیں مے پلا - تب میں نے یزنیاہ بن یرمیاہ بن حبصینا اور اُس کے بھائیوں اور اُس کے سب بیٹوں اور رکابیوں کے سارے گھرانے کو ساتھ لیا اور میں اُنہیں خداوند کے گھر میں مرد خدا یجدلیاہ کے بیٹے حنان کی بیٹیوں کی کوٹھڑی میں لایا جو سرداروں کی کوٹھڑی کے نزدیک تھی جو سلوم کے بیٹے معیسیاہ دربان کی کوٹھڑی کے اوپر تھی اور میں نے مے بھرے ہوئے قدح اور پیالے رکابیوں کے گھرانے کے بیٹوں کے آگے دیئے اور اُن سے کہا کہ مے پیو - پر اُنہوں نے کہا کہ ہم مے نہ پئیں گے کیونکہ ہمارا باپ یوندب بن رکاب نے ہمکو یوں کہکے حکم دیا کہ تم مے نہ پینا نہ تم نہ تمہارے بیٹے ہمیشہ تک (پھر حبقوق نبی نے ایک حد تک اس کی ممانعت کی **حبقوق** ۲ باب ۱۵ افسوس اوسپر جو اپنے ہمسایہ کو مے پلاتا ہے - اور اپنے شیشہ سے انڈیل کے اُسے متوالا کرتا ہے تاکہ تو اُس کا ستر دیکھے - **افسیون** ۵ باب اور شراب پی کر متوالے نہ بنو کیونکہ اس سے بدچلنی واقعہ ہوتی ہے - بلکہ روح سے معمور ہوتے جاؤ - اور آپس میں مزامیر اور گیت اور روحانی غزلیں گایا کرو اور دل سے خداوند کیلئے گاتے بجاتے رہا کرو اور سب باتوں میں ہمارے خداوند یسوع مسیح کے نام سے ہمیشہ خدا باپ کے شکرگذار رہو ، اور مسیح کے خوف سے ایک دوسرے کے تابع رہو (پولس) **تمتھیس** ۵ باب ۲۳ میں ہے آیندہ کو صرف پانی ہی نہ پیا کر بلکہ اپنے معدے اور اکثر کمزور رہنے کی وجہ سے ذرا سی مے بھی کام میں لایا کر (ایک) اسطرح سلیمان و یوندب و حبقوق علیہم السلام نے جو شراب کی ہجو بیان فرمائی اس سے منع فرمایا تھا حضرت پولوس کے ان الفاظ سے وہ تمام تعلیم گم ہو گئی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ان عیسائی ملکوں میں عام دنیا سے زیادہ شراب نوشی ہونے لگی اس کے ہولناک اور خطرناک نتائج کو دیکھکر مستنیر چلا اٹھے اور طوعًا یا کرہًا خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلعم کی پاک تعلیم کیطرف خود بخود رجوع کرنا پڑا مگر جو نتیجہ ایک محمد صلعم کے سادہ الفاظ نے تمام اسلامی ممالک میں پیدا کر دکھایا اسکا ادنیٰ حصہ بھی کل یورپ کے منتہی مدبر اور فلاسفر مل جمع ہو کر پیدا نہیں کر سکتے چنانچہ اسلامی ممالک کا مقابلہ یورپ و امریکہ کے ساتھ کر کے دیکھلو - قرآن مجید اپنی فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے ہی بے نظیر نہیں بلکہ اپنی تبلیغ اور اصلاح کے لحاظ سے بھی بے نظیر ہے ایسا ہی دیگر تمام پہلوؤں سے اسکی تعلیم بے

لہ چونکہ جنگ میں بہتوں کی وفات سے بچے یتیم ہوتا تھا اس لیئے اب یتامی کی بابت سوال ہے کہ ان کی پرورش کا کیا انتظام کیا جاوے اصلاح لہم خیر یعنے جسطرح ہو سکے اُن کے مال میں کفایت اور ترقی ہو اور اُن کی تعلیم و تربیت اچھی ہو وہی طریقہ بہتر ہے

ئلہ اہل کتاب یعنی عیسائیوں اور یہودیوں کی عورتیں المشرکات میں داخل نہیں - اس جگہ خصوصیت کے معنی ہوتا ہے جیسا کہ آیت ذیل اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کرنے کی اجازت دیتی ہے وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ پ ۶ ع ۵ مگر

۱۱ منز

مُؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى

تو مومنہ لونڈی بہتر ہے مشرکہ سے خواہ وہ تمکو پسندیدہ معلوم ہو اور مشرکین سے نکاح مت کرو جب تک وہ

يُؤْمِنُوْا ۭ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ يَدْعُوْنَ

ایمان نہ لائیں اور مومن غلام بہتر ہے مشرک سے خواہ وہ تمکو پسندیدہ معلوم ہو یہ تو تمکو آگ کی طرف

اِلَى النَّارِ ښ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ

بلاتے ہیں اور اللہ جنت کی اور مغفرت کی طرف اپنے حکم سے بلاتا اور لوگوں کے واسطے اپنی آیتیں بیان کرتا ہے

لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ؁۲۲۱ وَيَسْــَٔـلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۭ قُلْ هُوَ

تا کہ وہ نصیحت پکڑیں اور تجھ سے حیض کی بابت سوال کرتے ہیں [1] کہدے کہ وہ

برعکس اس کے المشرکین سے اہل کتاب مردوں کو قرآن مجید نے علیحدہ نہیں کیا۔ پس مطلب یہ ہوا کہ مسلمان مرد مومن یا اہل کتاب عورتوں سے نکاح کر سکتے ہیں برعکس اس کے مومنہ عورت کا نکاح یہودی یا عیسائی سے جایز نہیں۔

[1] محیض مصدر میمی ہے پس اس کے معنی وہی ہیں جو حیض کے ہیں ایام حیض میں عورت کے قریب جانے سے منع فرمایا ہے صحیحین میں روایت ہے کہ جب آیت نازل ہوئی تب نبی صلعم نے فرمایا کہ اُن کے ساتھ مجامعت کے سوائے سب کام کرو یہ عین حکمت ہے اس تخصیص حکم میں اُس بیہودہ رسم کی تردید ہے جو یہودیوں میں رایج تھی کہ وہ حیض والی عورت کو علیحدہ مکان میں رکھتے اس کو سخت ناپاک سمجھکر اُس کے ہاتھ کا نہ کھاتے اور کھانے پینے کی چیز کو اُسے چھونے نہ دیتے برخلاف اِن کے عیسائیوں میں کوئی بھی قید نہ تھی اس لئے یہ لوگ جماع سے پرہیز نہ کرتے تھے۔ دونوں قوموں کی افراط و تفریط کو چھوڑ کر جو درمیانی اور ضروری بات تھی کہ ایام حیض میں عورت سے مجامعت نہ کیجاوے اُسکا حکم فرما دیا ہے اس آیت میں نہایت تہذیب و حکمت کے ساتھ بہت سی دلائل کو جمع کر دیا ہے جن سے حیض کی حالت میں جماع کرنا مضر اور ممنوع ثابت ہوتا ہے ساتھ ہی لواطت و غلام کے خلاف احکام ہیں (۱) حیض کی نسبت سوال ہونا خود ثابت کرتا ہے کہ لواطت و اغلام صحابہ کرام کے نزدیک حرام تھا۔ (۲) اذیٰ ہے اس کے معنی ہیں غلاظت و تکلیف ظاہر کرتا ہے کہ جسطرح گندگی کے سبب سے لواطت ممنوع ہے اسی طرح حیض کی حالت میں جماع بھی ممنوع ہے اور نیز یہ ایک تکلیف ہے ایسی حالت میں جماع کرنا مضر ہے جیسا کہ طبی قواعد کے رو سے ثابت ہے حیض کی حالت میں جماع خون اور جریان کی وجہ سے رحم و انثیین نازک حالت میں ہوتے ہیں اسلئے صدمہ جماع کی برداشت نہیں ہوسکتی بلکہ بہت سے امراض مثل ورام رحم و انثیین۔ و بیلۃ الرحم و انثیین۔ رحم کا اپنے مقام و وضع سے اوکھڑ جانا۔ اختناق الرحم۔ عرق البطن وغیرہ پیدا ہوسکتے ہیں اور بچہ میں نقص دماغی۔ صرع جذام۔ خنازیر سل وغیرہ امراض ہونے کا اندیشہ ہے (۳) لَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ میں لواطت کی صاف ممانعت ہے کیونکہ اگر لواطت جایز ہوتی تو حیض سے پاک ہونے کی قید فضول ہو جاتی (۴) متطہرین کا لفظ لواطت سے بچنے کیطرف اشارہ کرتا ہے کیونکہ قرآنی شایستگی ایسے موقعونپر یہی پاک لفظ استعمال کرتی ہے جیسا کہ لوط اور اُن کے رفیقوں کی نسبت لواطت پیشہ قوم کیطرف سے یہی الفاظ ہیں اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ (۵) حرث کے معنی ہیں کھیتی۔ جب ہی تک ہے جب تک لواطت سے پرہیز کیا جاوے اور معروف طریق سے تمتع کیا جاوے (۶) حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ یہ صاف طور پر لواطت کے خلاف ہے (۷) قَدِّمُوْا

ع ۵ / ۱۱

منزل ۱

أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ

ایک نجاست اور دکھ ہے پس عورتوں سے حیض میں کنارہ کشی کرو اور اُن کے قریب مت جاؤ تا وقتیکہ وہ پاک نہ ہو جائیں پس جب پاک

فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ﴿۲۲۲﴾

ہو جائیں تب اُن کے پاس جاؤ جہاں سے اللہ نے تمکو حکم دیا ہے تحقیق اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے

نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ وَقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ

تمہاری بیویاں تمہارے واسطے کھیتی ہیں پس اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو آؤ اور اپنے نفسوں کیواسطے آیندہ کا ذخیرہ بھیج رکھو اور اللہ سے

وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ مُلَاقُوهُ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۲۲۳﴾ وَلَا تَجْعَلُوا اللَّهَ عُرْضَةً لِأَيْمَانِكُمْ

ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تحقیق تم اس سے ملنے والے ہو اور مومنوں کو بشارت دو اور اللہ کو اپنی قسموں کیلئے نشانہ مت بناؤ اس شرط کیساتھ کہ

أَنْ تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا وَتُصْلِحُوا بَيْنَ النَّاسِ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿۲۲۴﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ

نیکی اور تقوے کا راستہ اختیار کرو گے اور لوگوں میں صلح کراؤ گے اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے اللہ تمکو تمہاری قسموں

لِأَنْفُسِكُمْ - یہ جماع معروف سے بچہ ممکن ہے نہ کہ لواطت سے (۱) وَاتَّقُوا اللَّهَ میں لواطت کے خلیظ اور خلاف فطرت فعل سے بچنے کا حکم ہے امام احمد نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورت کے ساتھ جنسے دبر کے راستے سے جماعت کی وہ ملعون ہے۔

ل / منز

ملہ اس آیت کی تفسیر ایک دوسری آیت ہے وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ یعنے عورتوں کے ساتھ معروف طریق سے معاشرت کرو اس خاص آیت میں معاشرت کے مقصود و طریق نہایت شائستہ اور حکیمانہ طریق پر بیان فرمائے گئے ہیں تمھاری عورتیں تمہارے لئے کھیتی ہیں پس جسطرح کھیتی کیواسطے عمدہ زمین عمدہ تخم مناسب وقت خاص طریق کاشت اور مابعد کی نگہداشت ضروری ہیں اسیطرح عورت کا صحیح و تندرست ہونا جو بجائے زمین کے ہے پھر مرد کا صحیح و تندرست اور بدعادات سے محفوظ ہونا جو بجائے تخم کے ہے پھر وقت اور طریق مناسب پر عمل کرنا جو بجائے موسم و طریق کاشت کے ہے پھر ایام حمل میں عورت کی نگہداشت رکھنا جو بجائے مابعد کی نگہداشت کے ہے ضروری امور ہیں - پس جماع کا مقصود بقائے نسل ہے اور اسکا طریق یہ ہے کہ ایسے وقت میں کیا جاوے جبکہ مرد و عورت دونوں تندرست ہوں اور شہوت صادق کی حالت ہو - چونکہ یہ معاملہ بہت سی بجوئیوں و بدعملیوں کا موجب ہو جاتا ہے اسلئے اس معاملہ میں توبہ طہارت احتیاط اور تقوی کے اصول پر کاربند ہونے کی بڑی تاکید ہے چنانچہ اس حکم کے پہلے تو یہ ارشاد ہے إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ۲۲۲ اور بعد میں یہ ارشاد ہے وَقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ مُلَاقُوهُ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ۲۲۳ زیادہ تفصیل کیلئے دیکھو جماع کا بیان مولف کے رسالہ اعضائے مخصوصہ یا مفید عام میں۔

سلہ یعنے نیکی خدا ترسی اور اصلاح خلایق کے کاموں کے خلاف قسمیں کھانے کیلئے اللہ کو آڑ مت بناؤ مثلاً کوئی شخص خدا کی قسم کھا بیٹھے کہ میں نماز نہ پڑھونگا یا میں رشوت اور چوری نہ چھوڑونگا یا میں لوگوں میں صلح نہ کراؤنگا یا میں فلاں شخص کو بہکا کر چھڑا دونگا اور بعد میں اپنی قسم کو اپنی بدکاری بیباکی و نافرمانی کی آڑ بنا کر کہے کہ چونکہ میں اسکو حلف کر چکا ہوں اسلئے اب میں اسکے خلاف نہ کرونگا بلکہ بدستور تارک الصلوٰۃ مرتشی یا چور یا فسادی او مغوی بنا رہونگا اور نیکی خدا ترسی اور اصلاح کیطرف نہ آؤنگا ایسی قسموں سے اللہ کریم منع فرماتا ہے۔

سلہ یمین کے لغوی معنے ہیں قوت و مضبوطی شرعاً اس سے مراد وہ قسم ہے جو اللہ کے نام سے یا اس کی کسی صفت سے کھائی جاوے۔

فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ۭ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْ

پھر خواہ نیکی کے ساتھ رکھ چھوڑو یا نیکی کے ساتھ رخصت کردو اور تمھارے لئے حلال نہیں ہے کہ جو کچھ تم دے چکے ہو اُس میں سے

هُنَّ شَيْـًٔـا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ

کچھ واپس لو ہاں اگر یہ خوف ہو کہ میاں بی بی اللہ کی حدوں کو قائم نہیں رکھتے پس اگر تم کو خوف ہو کہ وہ دونوں اللہ کی حدوں کو قائم

اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ۭ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْھَا ۚ

نہ رکھینگے پھر اُن دونوں پر کوئی گناہ نہیں اگر بی بی کچھ واپس دیکر پیچھا چھڑا لے یہ اللہ کی حدیں ہیں پس ان سے متجاوز نہ ہو

وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۲۲۹ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا

اور جو اللہ کی حدوں سے سرکشی کرتا ہے پس وہی لوگ ظالم ہیں پھر بھی اگر وہ اُسکو طلاق دیدے پھر

تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰي تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ۭ فَاِنْ طَلَّقَھَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ

وہ [۱] اُسکیواسطے حلال نہیں رہتی تاوقتیکہ دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے (اور وہ اُسکو خود طلاق نہ دیدے) پس اگر اُسنے اُس کو طلاق دیدیا

فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۳۳ دویم اگر اُس سے صحبت ہو چکی ہو مگر حاملہ نہیں ہوئی اُس کی مدت تین حیض ہیں اگر صغر سنی یا کبر سنی کیوجہ سے حیض بند ہیں تو مدت عدت تین مہینہ ہے جیسا کہ آیات ذیل میں وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْۗءٍ ۲۲۸ وَالّٰۗىِٕيْ يَىِٕسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَاۗىِٕكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۲۸ سویم اگر صحبت کے بعد حاملہ ہو چکی تو اُس کی عدت وضع حمل ہے جیسا کہ آیت ذیل میں وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۲۸

[۱] دو طلاق تک مرد کو رجوع کا اختیار ہے اُسکے بعد نہیں اِس میں عرب کی اُس رسم بد کی اصلاح ہے کہ مرد بار بار عورت کو طلاق دیتے رہتے اور واپس بلا لیتے یہ بھی ایک سخت جبر تھا جیسا کہ مرد کو طلاق کا اختیار ویسا ہی جب مرد و عورت میں سخت اَن بن ہے اور کوئی صورت صلح اور اتفاق کی نہ اُن کو امید نہ اور لوگوں کو نظر آوے اور مرد خود طلاق بھی نہ دے تو عورت مہر اور زیور و اسباب کی واپسی سے یا کچھ کم و زیادہ دیکر طلاق لینے کی درخواست کر سکتی ہے اسکو خلع کہتے ہیں۔ مرد کو طلاق دینے کے بعد عورت سے مہر یا زیور و اسباب جو اُسکو دیچکا ہے واپس لینے کا اختیار حاصل نہیں ہاں خلع کی صورت میں عورت اپنا پیچھا چھوڑانے کیواسطے جو کچھ دے گناہ نہیں مگر مرد کو اِس نیت سے عورت پر سختی کرنی کہ وہ کچھ ادا کر کے طلاق لے منع ہے جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے وَلَا تَعْضُلُوْھُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْھُنَّ ۱۹ [۲] یعنی دو طلاقوں کے بعد مرد نے رجوع نہ کیا بلکہ تیسرا طلاق بھی دیدیا تو اب رجوع کرنیکا اختیار خاوند کو باقی نہ رہا۔ ہاں ایک صورت ہے کہ اگر وہ عورت کسی دوسرے مرد سے نکاح کرلے۔ پھر وہ مرد از خود اُسکو طلاق دیدے یا مر جائے۔ اس کے بعد یہ عورت پہلے خاوند کے نکاح میں آ سکتی ہے۔ ورنہ نہیں۔ ایسا اتفاق کب ہوتا ہے گویا کہ حقیقتاً تین طلاق کے بعد ایک عورت سے خاوند سے ہمیشہ کیواسطے علیحدہ ہو چکی اور پھر اُن کا ملنا محال ہو گیا۔ نکاح سے مراد اسجگہ جماع ہے کیونکہ امام احمد اور نسائی نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی عورت کو تین مرتبہ طلاق دیدے اور پھر اُسکے ساتھ دوسرا شخص نکاح کرلے اور دوسرے شوہر کے ساتھ خلوت بھی ہو جائے اور دروازہ بند کر دیا جائے اور پردہ چھوڑ دیا جائے مگر اس دوسرے شخص نے بغیر مجامعت کے طلاق دیدی۔ تو وہ عورت پہلے شوہر پر حلال ہو سکتی ہے یا نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ حلال نہیں ہو سکتی جب تک

أَنْ يَتَرَاجَعَا إِنْ ظَنَّا أَنْ يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ يُبَيِّنُهَا

پھر دونوں کے رجوع کرنے میں کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ دونوں کو گمان ہو کہ وہ اللہ کی حدوں پر قائم رہینگے یہ اللہ کی حدیں ہیں علم والے لوگوں کے واسطے اللہ

لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ (٢٣٠) وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ

ان کا بیان کرتا ہے اور جب تم عورتوں کو طلاق دے چکو پھر وہ عدت کو پہنچ چکیں تب خواہ ان کو نیکی کے ساتھ

بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِتَعْتَدُوا ۚ

رکھو یا نیکی کے ساتھ رخصت کر دو[1] اور نقصان پہنچانے زیادتی کرنے کی نیت سے ان کو مت روکو[2]

وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ ۚ وَلَا تَتَّخِذُوا آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا ۚ وَاذْ

اور جو ایسا کرے پس تحقیق اس نے اپنے نفس پر ظلم کیا اور اللہ کی آیتوں کو ہنسی مت بناؤ اور جو

كُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمَا أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ

اللہ کے انعام تم پر ہوئے ان کو یاد کرو اور جو تم پر کتاب و حکمت سے نازل کیا گیا اور اللہ تم کو اس سے نصیحت کرتا ہے

بِهِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (٢٣١) وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ

اور اللہ سے ڈرو اور جانے رہو کہ اللہ ہر شے کا جاننے والا ہے اور جب تم عورتوں کو طلاق دے چکے

٢٩ ع ٣ ١٣ منزل ١

فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا

پھر وہ عورتیں عدت کو پہنچ چکیں پھر ان کو اس بات سے نہ روکو کہ وہ[3] باہمی رضامندی کے بعد اپنی ازواج سے نکاح نیک طریق کے ساتھ

[5] اس کا شہد نہ چکھ لے اگر عورت اس شرط سے کسی دوسرے مرد سے نکاح کرے تو ایسے فعل پر لعنت ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے عن علی قال لعن رسول اللہ المحلل والمحلل لہ روایت ہے علی مرتضیٰؓ سے لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور کرانے والے پر

[1] یعنی طلاق کے بعد جب عدت پوری ہو جائے تو یا تو نیک طریق سے رجوع کر لو یا رخصت کر دو [2] یعنی نقصان پہنچانے کی نیت سے رجوع نہ کرو جو ایسا کرے وہ ظالم ہے اور اللہ کے احکام سے ہنسی کرتا ہے [3] یعنی عدت پوری ہونے کے بعد عورت کو پہلے خاوند کے ساتھ نکاح کرنے سے نہ روکو کیونکہ مرد عورت کے تعلقات اس قسم کے ہوتے ہیں کہ ان کی اصل حقیقت یعنی آپس میں دوبارہ ملنے کے نفع و نقصان کو وہ خود ہی بہتر سمجھ سکتے ہیں اور خود ہی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ آئندہ کو یہ تعلق نبھا سکیں گے یا نہیں پہلے خاوند کے ساتھ میل ہو جانا نئے کی نسبت زیادہ پاک اور پسندیدہ ہے طلاق کے بارہ میں یہودیوں میں یہ افراط تھی کہ جب مرد چاہے بلا کسی وجہ کے طلاق دے دے جیسا کہ موسیٰ فرماتے ہیں کہ جب کوئی طلاق دینی چاہے تو طلاق نامہ لکھ دے پھر مطلقہ عورت سے جبکہ کوئی اس سے نکاح نہ کرے جیسا کہ اجماع امت میں ہے وہ اس عورت کو جو فاحشہ یا بے حرمت ہے مجبور نہ کریں اور نہ اس عورت کو جبکہ اس کے شوہر نے طلاق دی ہو اور دہر عیسائیوں اور بت پرست قوموں میں یہ تفریط ہے کہ طلاق کی اجازت ہی نہیں عیسائیوں میں اگر ہے تو محض زنا کے جرم پر یہودیوں والی عام اجازت تو محبت و وفاداری اور حسن معاشرت کی بنیاد اکھیڑنے والی ہے ویسا ہی مطلق اجازت کا نہ ہونا بعض صورتوں میں ہمیشہ کے جھگڑوں اور دکھوں کا موجب ہو جاتا ہے۔ ناموافق عادات و خیالات خانگی اور خاندانی تعلقات

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ

اور جو یہ چاہے کہ پوری کی مدت ۔ دودھ پلایا جاۓ تو مائیں اُسکے واسطے اپنی اولاد کو دو سال کامل دودھ پلاویں لہ

الرَّضَاعَةَ وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ لَا تُكَلَّفُ

رضاعت کو اور جسکا وہ مولود ہے اُسپر دستور کے مطابق اُن عورتوں کا کھانا اور کپڑا واجب ہے کوئی

نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا لَا تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُودٌ لَهُ بِوَلَدِهِ وَ

نفس اپنی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیا جاتا نہ تو ماں کو اُس کے بچے کے سبب اور نہ والد کو اُس کے بیٹے کے سبب ضرر دیا جاوے اور

عَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَٰلِكَ فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا

ایسا ہی حکم وارث پر ہے پس اگر وہ دونوں آپسکی رضامندی اور مشورے سے دودھ چھڑانا چاہیں تو اُن دونوں پر کوئی گناہ

جُنَاحَ عَلَيْهِمَا وَإِنْ أَرَدْتُمْ أَنْ تَسْتَرْضِعُوا أَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا

نہیں ہے اور اگر تم اپنی اولاد کو دوسری عورت کا دودھ پلوانا چاہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ جو کچھ

سَلَّمْتُمْ مَا آتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ

تم نے دینا کیا ہو دستور کے موافق حوالہ کر دو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اُسکو دیکھتا ہے

بَصِيرٌ ﴿۲۳۳﴾ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ

جو لوگ تم میں سے فوت ہو جاویں اور بیبیاں چھوڑ جاویں تو وہ چار مہینے اور دس دن تک اپنے نفسوں کو

أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ

روکے رکھیں اور جب اپنی عدت پوری کر چکیں اُس بات میں کوئی گناہ نہیں جو انہوں نے

تیسری طلاق کا ہرگز ارادہ نہ کر سکیگا اور اپنی عورت کو اپنی زندگی میں دوسرے مرد سے منتفع اور ہم بستر ہونا اور اُس کی واپسی کا خیال ہرگز گوارہ نہ کر سکے گا اور جو ہانسک اُس کی مخالفت ہو سکی آخری اور اعلی فراق ہو وہ اپنے آپکو روکیگا۔ یہ تمام احکام عین حکمت و دانائی اور فطرت انسانی کے مطابق ہیں نہ تو مرد کو عام اجازت ہے کہ گاۓ بیل کی خرید و فروخت کیطرح عورت سے معاملہ کرے جب چاہے نکاح میں لے آۓ اور جب چاہے چھوڑ دے اور نہ غیر مشروط قید کا حکم ہے کہ نہ مرد عورت سے علیحدہ ہو سکے اور نہ عورت مرد سے خواہ کیسے ہی سخت سے سخت آپس میں رنج اور دکھ ہوں خواہ ایک دوسرے کے جانی دشمن ہی کیوں نہ ہو جائیں محبت و رغبت صلح اور اتفاق امن و چین ممکن ہو یا نہ ہو مگر جسکو خدا نے جوڑا اُسکو کوئی نہ توڑے یہ وہ قید ہے جسکی متحمل فطرت انسانی بلا استثنا نہیں ہو سکتی۔

لہ یعنی دو سال کامل دودھ پلانے کی حد ہے جو پوری مدت دودھ پلانا چاہے اُس کی حد دو سال ہیں اِس مدت کے اندر جب چاہیں آپس کی رضامندی اور مشورے سے دودھ چھڑا سکتے ہیں۔

سہ یعنی نہ تو ماں کو بچہ کی وجہ سے ناجائز دکھ دیا جاۓ مثلاً یہ تقاضاۓ محبت وہ اُسکو اپنے پاس رکھنا دودھ پلانا چاہتی ہے مگر جبراً زبردستی اُس سے الگ کر لیا جاۓ یا دستور و حیثیت سے کم نان نفقہ دیا جاۓ اور نہ باپ کو اُس کی وجہ سے تکلیف دی جاۓ کہ اُس کی حیثیت سے بڑھکر اُس سے نان و نفقہ طلب کیا جاۓ یا بچے کو ویسے ہی اُس کے پاس پھینکدیا جاوے۔ اگر باپ نہ ہو تو اُسکے

منزل ۱

فِي أَنفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿٢٣٤﴾ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا

نفسوں میں نیک طریق کے ساتھ سلہ کریں اور اللہ جاننے والا خبردار ہے اور تمپر کچھ گناہ نہیں اگر تم کسی بات کی

عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنتُمْ فِي أَنفُسِكُمْ ۚ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ

اشارہ میں عورتوں کو نکاح کا سلہ پیغام دو یا اپنے جی میں چھپائے رکھو اللہ کو علم ہے

سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَٰكِن لَّا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَن تَقُولُوا قَوْلًا مَّعْرُوفًا ۚ

کہ عنقریب تم کو خیال ہوگا مگر جائز باتوں کے سوائے اُن سے خفیہ معاہدے نہ کرنا سلہ

وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ

اور عقد نکاح کا ارادہ اُسوقت تک پختہ کریں جب تک عدت کی مقررہ میعاد ختم نہو لے اور جانتے رہو کہ جو کچھ تمہارے

يَعْلَمُ مَا فِي أَنفُسِكُمْ فَاحْذَرُوهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿٢٣٥﴾ لَّا

نفسوں میں ہے اللہ اُسکو جانتا ہے پس اُس سے ڈرو اور جانتے رہو کہ تحقیق اللہ غفور و حلیم ہے تمپر

جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً ۚ

کوئی گناہ نہیں اگر تم اُن عورتوں کو جنہیں تم نے مس نہیں کیا اور نہ اُن کا مہر مقرر کیا طلاق دیدو ہاں کہ

ورثا ئے پر عورت کا نان و نفقہ لازم ہے اگر آپکی رضامندی سے مرد و عورت دو سال سے ماقبل دودھ چھوڑانا لیا دوسری عورت سے دودھ پلوانا چاہیں تو کوئی حرج نہیں۔ غیر مطلقہ عورت کیلئے بھی یہ اجازت ہے اور اگر اسکو دودھ پلانے کا عوض کچھ دیا جائے تو جائز ہے۔

سلہ اس آیت میں عورت کیلئے حکم ہے کہ خاوند کی وفات کے بعد چار مہینے اور دس یوم عدت میں رہے اسکے بعد اگر وہ دستور کے موافق نکاح ثانی کرے تو تم پر کوئی گناہ نہیں اگر بعد عدت کے بعد اُس نے نکاح نہیں کیا تو اُسکے خاوند کو وصیت کر دینی چاہئے کہ اُسکے ورثا وفعتاً اُسکا نان و نفقہ بند نہ کریں بلکہ ایسی حالت میں ایک سال تک نان نفقہ دیتے رہیں یہ تو خدا کا حکم ہے آئندہ اُن کو اختیار ہے جو چاہیں اُسکو نان نفقہ دیں یا نہ دیں ورثائے خاوند متوفی پر یکسال تک نان نفقہ وغیرہ کی وصیت کا ذکر آگے آتا ہے جو تم میں سے وفات پا جائیں اور پیچھے ازواج چھوڑ جائیں اور اپنی بیویوں کے بارے میں یہ وصیت کر مریں کہ اِن کو یکسال تک نان نفقہ دیں اور گھر سے نہ نکالیں تو اگر وہ خود مدت عدت کے بعد نکل جائیں پس تم پہ کوئی گناہ نہیں اگر وہ دستور کے مطابق اپنی ذات کے بارے میں کچھ عمل کریں (مثلاً نکاح ثانی کرلیں یا اپنے ماں باپ کے گھر جا رہیں) مفسرین نے اپنے عادات کے مطابق اِس آیت پر بھی قلم نسخ پھیری ہے اور بیان کیا ہے کہ یہ آیت وصیت۔ آیت عدت سے منسوخ ہے۔ تعجب ہے، آیت عدت میں حکم عورت کو ملتا ہے اور آیت وصیت میں خاوند کو وصیت کا ذکر ہے۔ عدت کی میعاد چار مہینہ دس یوم ہے اگر وہ خود نہ نکلے اور نہ نکاح ثانی کرے تو اِس صورت میں ایکسال تک نان نفقہ دینے کی اجازت ہے تیربصن بانفسھن۔ اپنے نفسوں کو روکے رکھیں یعنی بلا ضرورت گھر سے باہر نہ جاویں اور نہ زیب و زینت کا عمل کریں سلہ خطبہ بالکسر نسبت یا پیغام نکاح کو کہتے ہیں اور بالضم ترغیب و ترہیب کا مضمون بیان کرنے کو سلہ مثلاً عام طور پر نکاح کا ارادہ یا عورت سے محبت کا ہونا ظاہر کر دیا جاوے سلہ ادائے مہر کے لحاظ سے چار صورتیں ہیں **اوّل** یہ کہ مہر مقرر ہو چکا اور خلوت کے بعد طلاق دیدی گیا ایسی صورت میں پورا مہر ادا کرنا ہوگا جیسا کہ بیان ہو چکا **دوم** یہ کہ مہر معین نہیں ہوا اور نہ خلوت ہوئی۔ ایسی صورت

وَمَتِّعُوهُنَّ عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهُ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ ۚ

ایسی عورتوں کو کچھ سامان دیدو وسعت والے پر اس کے مقدور کے مطابق اور تنگ حال پر اس کے مقدور کے مطابق ایسا سامان دینا واجب ہے جو موجب نیکنامی ہو

حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِينَ ﴿۲۳۶﴾ وَإِن طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ

یہ محسنوں پر حق ہے ۔ اور اگر تم ان کو مس کرنے سے پہلے طلاق دیدو اور ان کا مہر بھی تم مقرر کر چکے ہو تو جو

وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إِلَّا أَن يَعْفُونَ أَوْ

مقرر کر چکے ہو اس کا نصف دینا ہوگا ۔ ہاں اگر وہ عورتیں خود چھوڑ دیں

يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ۚ وَأَن تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۚ وَلَا

یا جس کے ہاتھ میں عقدِ نکاح ہے پورا ہی ادا کر دے (تو جائز ہے) ۔ اور اگر اپنا حق چھوڑ دے رہو تو پرہیزگاری سے زیادہ قریب ہے اور آپس میں

تَنسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿۲۳۷﴾ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ

فضل کی باتوں کو مت بھلاؤ ۔ تحقیق جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس کو دیکھتا ہے ۔ نمازوں کی محافظت کرو

وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ ﴿۲۳۸﴾ فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا ۖ

خاصکر نماز عصر کی [1] ۔ اور اللہ کے آگے ادب سے کھڑے ہوا کرو ۔ اور اگر تم خوف میں ہو تو پیدل یا سوار (جیسے ممکن ہو نماز ادا کر لیا

فَإِذَا أَمِنتُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَمَا عَلَّمَكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ﴿۲۳۹﴾ وَالَّذِينَ

کرو) پھر جب تم مطمئن ہو جاؤ جس طریق سے اللہ نے تمکو سکھایا ہے اسی طریق سے اللہ کا ذکر کرو ۔ اور جو لوگ

يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِّأَزْوَاجِهِم مَّتَاعًا إِلَى

تم میں سے مر جائیں اور بیبیاں چھوڑ مریں تو اپنی بیویوں کے حق میں ایک سال تک نان و نفقہ اور گھر سے نہ نکالنے کی وصیت کر دیں

الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ ۚ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ

پس اگر عورتیں خود گھر سے نکل کھڑی ہوں تو جائز باتوں میں سے جو کچھ اپنے حق میں

مِن مَّعْرُوفٍ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿۲۴۰﴾ وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ ۖ

کر لیں تم پر کچھ گناہ نہیں [2] ۔ اور اللہ زبردست حکمت والا ہے ۔ اور جن عورتوں کو طلاق دی جائے ان کے ساتھ نیکنامی کے طریق پر

میں مہر نہیں بلکہ دستور کے موافق متعہ یعنی خرچ دینا چاہئے جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے اس کی اقل مقدار عورت کے پانچ پارچات زیادہ مقدار نصف مہر ہے سوئم یہ کہ مہر معین ہو چکا مگر خلوت نہیں ہوئی اور طلاق دی گئی ایسی صورت میں آدھا مہر دینا ہوگا جیسا کہ اگلی آیت سے ظاہر ہے چہارم یہ کہ مہر معین نہیں ہوا اور نکاح کے بعد صحبت کا اتفاق ہو چکا بعد ازاں طلاق دی گئی تو اسکو مہر مثل یعنی جیسا کہ اس عورت کے کنبے میں رائج ہو دینا ہوگا جیسا کہ اس آیت میں حکم ہے فَمَا اسْتَمْتَعْتُم بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ

[1] حدیث شریف سے ثابت ہے کہ الصلوۃ الوسطے سے مراد نماز عصر ہے ۔ معاملات خانہ داری میں نماز کا ذکر آنا بتلاتا ہے کہ دنیاوی معاملات میں پڑ کر نماز سے غافل نہ ہو جایا کرنا ۔

[2] یعنے جو شخص مرض الموت میں اپنی بیوی کیواسطے سال بھر کے نان نفقہ اور مکان کی وصیت کرے مگر عورت چار مہینے دس یوم

حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ﴿۲۴۱﴾ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۴۲﴾

(مہر کے علاوہ) سلوک کرنا بھی مناسب ہے۔ یہ متقیوں پر ایک حق ہے۔ اسی طرح اللہ تمہارے واسطے اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے تاکہ تم عقل پکڑو

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ

کیا تو نے اُن لوگوں کی طرف دیکھا جو اپنے گھروں سے ہزاروں کی تعداد میں موت سے ڈرتے ہوئے نکلے پس اُنکو کہا

لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ

اللہ نے کہا کہ مر جاؤ پھر اُن کو زندہ کیا تحقیق اللہ لوگوں پر فضل کرنیوالا ہے

اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۲۴۳﴾ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ

اکثر لوگ شکر نہیں کرتے اور اللہ کے راستہ میں جنگ کرو اور جانتے رہو تحقیق اللہ

سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۴۴﴾ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ

سننے والا جاننے والا ہے وہ کون ہے جو اللہ کیواسطے قرض حسنہ علیحدہ کرتا ہے پس وہ

گئذ ۔ زکے بعد جو عورت عدت ہی خود نکلکر نکاح کرلے تو یہ دستور کیموافق ہے تم اُسکو نہ روکو اور اُسکے شوہر کی وصیت کو عورت کے اُس اختیار کا ناسخ نہ سمجھو جو اُسکو عدت پوری ہونے کے بعد حاصل ہے۔ زمانہ جاہلیت میں عورت کو وصیت شوہر کے مطابق سال بھر رکھتا ایسا تھا قرآن مجید نے اِس کی اصلاح فرمادی۔ مفسرین اِس آیت عدت کو اِسکا ناسخ بتلاتے ہیں تعجب ہے اپنے خیال کی بنا پر خواہ مخواہ کلام اللہ کی آیات کو منسوخ قرار دینا کیا ایمانداری ہے۔ ایک سال تک کے وقفہ میں یہ بھی مصلحت ہے کہ وہ اچھا زوج تلاش کر سکیں۔

لہ یہ موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کا حال ہے جبکہ بنی اسرائیل ہزاروں کی تعداد میں مصر سے نکلکر کنعان کی طرف جا رہے تھے جب قریب پہنچے تب موسیٰ نے بارہ رقیب جاسوسوں کے طور پر روانہ کئے تاکہ کنعان کے باشندوں کے حالات دریافت کرکے اطلاع دیں۔ سوائے یوشع بن نون و کالب کے باقی دس رقیبوں نے عمالقیوں کے قد و قامت اور قوت و شجاعت کا بنی اسرائیلیوں سے ذکر کر دیا اسپر وہ ہراساں ہوگئے اور کہنے لگے کہ اے موسیٰ وہاں زبردست قوی لوگ ہیں ہم ہرگز وہاں نہیں جائینگے پس تو اور تیرا رب جاکر اُن سے لڑائی کرو ہم یہاں بیٹھے ہیں اِس قول پر خدا کا غضب اُن پر ہوا اور حکم دیا کہ وہ زمین چالیس سال تمپر حرام کی گئی تورات سفر عدد باب ۱۴ میں ہے کہ تم ہرگز اُس زمین پر نہ پہنچو گے بجز یوشع اور کالب کے اور تمہارے لڑکوں کے جن کے حق میں تم کہتے ہو کہ وہ لٹ جائینگے میں اُن کو داخل کروں گا اور تمہاری لاشیں بیابان میں گرینگی پس فقال لہم اللہ موتوا ثم احیاہم سے یہی مراد ہوئی کہ پہلے تمام بیس سال سے اوپر جسقدر لوگ تھے سب ہلاک ہوئے پھر بیس سال سے کم عمر کے لڑکے چالیس سال کی بیابان کی آوارہ گردی اور حیرانی و مصیبت کے بعد یوشع بن نون کے عہد میں کنعان پر فتحیاب ہوئے زیادہ تفصیل کیلئے دیکھو ۵/۱۲ و ۵/۲۶ کا حاشیہ۔

لہ یعنی یاد رکھو کہ جو کچھ تم زبانوں سے کہو یا دلوں میں مخفی رکھو اُس تمام کو اللہ تعالیٰ سنتا اور جانتا ہے پس جو جنگ کرتا ہے وہ خالصتاً فی سبیل اللہ کرو مثلاً شریروں کو سزا دینے مظلوموں کی امداد کرنے اور دینی آزادی حاصل کرنے کیلئے۔ ایسا نہ ہو کہ فتوحات کا چہرہ دیکھکر بدمست غافل ظالم نفس پرست ہوجاؤ اور بہیمی تقاضوں اور نفسانی خواہشوں کی بنا پر لوگوں کو قتل کرتے پھرو۔

سلہ یعنی ساتھی بالضافہ اور خدا پرستی کی اشاعت مصیبت زدوں کی امداد شریروں کی سرکوبی وغیرہ کاموں کیواسطے ایسے

لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِیْرَةً ؕ وَ اللّٰهُ یَقْبِضُ وَ یَبْصُۜطُ ۪ وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ (۲۴۵) اَلَمْ

اُس کو اُس کیواسطے بہت بڑھتے کے ساتھ بڑھاتا ہے اور اللہ تنگی کرتا ہے اور کشایش اور اُسی کیطرف تم لوٹائے جاؤ گے۔ کیا تو نے سلہ

تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِیٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ

سرداران بنی اسرائیل کا حال دیکھا جو موسےؑ کے بعد ہوئے جب اُنہوں نے اپنے نبی سے کہا کہ

لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ قَالَ هَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِتَالُ

ہمارے واسطے ایک بادشاہ مقرر فرما تاکہ ہم اللہ کے رستے میں جہاد کریں۔ اُس نے جواب دیا کہ تم سے بعید نہیں کہ اگر تم پر جب و لکھ جاوے تو تم جہاد

اَلَّا تُقَاتِلُوْا ؕ قَالُوْا وَ مَا لَنَاۤ اَلَّا نُقَاتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ قَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِیَارِنَا

نہ کرو اور اُنہوں نے کہا ہمیں کیا ہوا اللہ کے راستے میں جہاد نہ کریں اور تحقیق ہم اپنے گھروں سے اور

قرض کی عوض میں، اللہ تعالیٰ دوگنا تگنا بلکہ بیشمار عطا فرماویگا جو کچھ تم اسکے رستے میں صرف کروگے خداوند کریم اُس کو اپنے قبضہ میں لیکر بڑھا ئیگا اور جب تم اُس کی طرف جاؤگے واپس دیدے گا۔

سلہ یہ قصہ بتفصیل ذیل کتاب سموئیل میں ہے کہ تابوت سکینہ بمقام شیلوہ تھا جہاں عیلی بنی اسرائیل پر حاکم تھا اُس کے عہد میں بنی اسرائیل اور فلسطینوں کے درمیان بمقام ابن عیزر لڑائی ہوئی اور بنی اسرائیل کو شکست ملی۔ تب بنی اسرائیل نے تابوت سکینہ کو شیلوہ سے لشکر گاہ میں منگایا اور دوبارہ لڑے اور شکست عظیم ہوئی عیلی کے دونوں بیٹے مارے گئے۔ اور فلسطینی تابوت سکینہ چھین کر لیگئے عیلی بھی یہ خبر سنکر کرسی پر سے گر پڑا اور مر گیا اُس زمانہ میں شموئیل نبی خورد سال تھے۔ فلسطینی تابوت سکینہ کو ابن عیزر سے اشدود لیگئے اور داگون بُت کے مندر میں رکھا پھر وہاں سے بمقام گت اور وہاں سے عقرون لیگئے اسکے بعد فلسطینوں نے تابوت کو ایک گاڑی میں رکھکر اور دو بیلوں کو جوت کر جنگل میں چھوڑ دیا۔ وہ بیل اسکو لیکر بمقام بیت الشمس چلے آئے اور یوشع کے کھیت میں جا کھڑے ہوئے۔ غیر ذوی العقول جانوروں کا گاڑی کو کھینچکر ایسی جگہ لیجانا جہاں اُسکا پہنچنا مقصود تھا فرشتوں کی رہبری سے تھا یہی مطلب ہے تحملہ الملائکہ کا) یوشع نے تابوت، اُتار کر اپنے یہاں رکھ لیا اور کتاب شموئیل سے یہ بھی ظاہر ہے کہ یہ واقعہ بنی اسرائیل کے شکست کھانے اور تابوت چھین لیجانے کے سات مہینہ بعد ہوا تھا مگر یہ بات خلاف واقعات ہے کیونکہ ابھی تو عیلی ہلاک ہوا اور شموئیل نبی خورد سال ہیں یہود پر بت پرستی کی لعنت پڑ رہی ہے بس یہ بات غلط ہے اور صحیح یہی ہے کہ طالوت کے وقت میں بنی اسرائیل کا زور اور متواتر جنگ دیکھکر اُنہوں نے واپس کیا تھا جیسے کہ قرآن کریم فرماتا ہے۔ اس کے بعد وہ تابوت قریات یعاریم میں ابنیاداب کے گھر بمقام گبعاہ رکھا گیا۔ یہاں آنے کے بیس برس بعد یہودیوں نے شموئیل نبی کی تعلیم سے بُت پرستی چھوڑ دی پھر شموئیل نبی کی سرداری میں بنی اسرائیلوں نے فلسطینوں سے لڑائی کی اور فتحیاب ہوئے جب شموئیل ضعیف ہوئے تب بنی اسرائیل کی درخواست پر اُنہوں نے ساؤل کو بادشاہ کر دیا۔ کتاب شموئیل میں طالوت اور جالوت کا باہم جنگ کرنا اور اُس میں جالوت کا داؤد کے ہاتھ سے مارا جانا مذکور ہے مگر یہ ذکر نہیں کہ طالوت نے اللہ لشکر کو دریا کا پانی پینے سے منع کر دیا تھا مگر کتاب قضات کے باب ہفتم میں جدعون کے لشکر کو ایک چشمہ کے پانی پینے سے منع کیا جانا مذکور ہے یہ واقعہ ۱۲۴۹ قبل مسیح میں ہوا تھا اور طالوت کا ۱۰۹۵ قبل مسیح بادشاہ ہونا مذکور ہے۔ اسلئے عیسائی مورخوں نے

وَأَبْنَائِنَا ۖ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ

بیٹوں سے نکالے گئے پس جب اُن پر جہاد فرض کیا گیا سوائے قلیل تعداد کے اُن میں سب پھر گئے اور اللہ ظالموں کو

بِالظَّالِمِينَ ﴿٢٤٦﴾ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا

جاننے والا ہے اور اُن کے نبی نے اُن سے کہا کہ اللہ نے تمہارے واسطے طالوت کو بادشاہ مقرر کیا ہے

قَالُوا أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ

انہوں نے کہا بھلا اُس کو ہم پر بادشاہی کا حق کہاں سے ہوا اور ہم اُس کی نسبت بادشاہی

سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ۚ قَالَ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي

کے زیادہ حق دار ہیں کیونکہ اُسکو مالی وسعت نہیں دی گئی اُسنے کہا اللہ نے اُس کو تم پر برگزیدہ کیا ہے اور اُس کو علم اور جسم میں زیادہ

الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ۖ وَاللَّهُ يُؤْتِي مُلْكَهُ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٤٧﴾ وَ

فراخی دی ہے اور اللہ اپنا ملک جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ وسعت دینے والا جاننے والا ہے اور اُن کے

دو اعتراض کئے ہیں (۱) یہ کہ قرآن مجید نے غلطی سے جدعون کے واقعہ کو طالوت کے ساتھ منسوب کر کے اُسکے لشکر کا پانی سے آزمایا جانا بیان کر دیا ہے (۲) یہ کہ تابوت سکینہ طالوت کے پادشاہ مقرر ہونے سے پہلے آگیا تھا مگر قرآن اِسکے خلاف کہتا ہے اِسکا جواب یہ ہے کہ اوّل تو ممکن ہے کہ طالوت کیوقت میں بھی دریا کا پانی پینے سے لشکر کو منع کیا گیا ہو جیسا کہ جدعون کے وقت میں چشمہ کا پانی پینے سے منع کیا گیا تھا اور کتاب شموئیل میں اسکا ذکر نہیں کیا گیا کیونکہ یہ ضروری بات نہیں کہ جو ذکر طالوت کے لشکر کا کتاب شموئیل میں نہیں وہ وقوع میں ہی نہیں آیا **دوئم** یہ کہ کتاب شموئیل میں بہت سے اختلافات ایسے ہیں کہ خود عیسائی مؤرخ بھی اِس کتاب کو کلیتہً قابل اعتبار نہیں تسلیم کرتے چنانچہ نمونہ کے طور پر چند اختلافات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں اشموئیل ۱۶ / ۱۴ تا ۲۳ سے ظاہر ہے کہ طالوت داؤد سے اور اُسکے باپ یسّی سے بخوبی واقف تھا داؤد کو اُسکے باپ کے پاس سے بلایا تھا اور اپنا سلح دار کیا تھا مگر اُسی کتاب کے باب ۱۷ سے ظاہر ہے کہ داؤد طالوت سے رخصت ہو کر اپنے گھر چلا گیا تھا۔ لڑائی کے ہنگامہ میں جب داؤد اپنے بھائیوں کی خبر لینے آیا تو داؤد نے کہا جالوت سے میں لڑوں گا یہ خبر سُنکر طالوت نے داؤد کو بلایا اور گفتگو کے بعد لڑنے کی اجازت دی اور اپنی زرہ خود وغیرہ تلوار بھی جسکو داؤد نے لیکر پھیر دیا۔ **اسموئیل** ۱۷ / ۳۱ تا ۳۹ مگر اُسی باب کے درس ۵۵ میں ہے کہ جب داؤد لڑنے کو نکلا تو طالوت نے اپنے لشکر کے سردار سے پوچھا کہ یہ جوان کس کا بیٹا ہے اور درس ۵۸ میں ہے کہ جب داؤد نے جالوت کا سر کاٹ لیا اور طالوت کے پاس لے آیا تو طالوت نے پوچھا تو کس کا بیٹا ہے۔

اِس اختلاف کی وجہ سے خود عیسائی مؤرخ یہ کہتے ہیں کہ قصہ الٹ پلٹ ہو گیا اور اصل بات یہ ہے کہ جالوت کی لڑائی کے بعد داؤد طالوت کا مصاحب اور سلح بردار تھا مگر سولہویں باب سے ظاہر ہے کہ داؤد پہلی دفعہ بطور مطرب بربط نواز کے طالوت سے ملاقی ہوا تھا۔ اِسطرح بھی اختلاف رفع نہ ہوا۔ اِس لئے متقدمین علمائے عیسائی نے مفصلہ ذیل آیات کو غلط سمجھ کر نکال دیا تھا **اشموئیل** ۱۷ / ۱۲ تا ۳۱ و ۵۰ و ۵۵ ، ۱۸ / ۱ تا ۵ چنانچہ سپٹواجینٹ کے قلمی نسخہ واٹیکن میں وہ آیتیں نہیں ہیں مگر اسپر بھی بہت سا اختلاف باقی رہجاتا ہے مثلاً ۱۸ / ۱۰ تا ۲ ؛ ۲۳ / ۳۲ تا ۳۴ الغرض بعض عیسائیوں نے سترھواں باب الحاقی اور نا معتبر قرار دیا ہے

منزل ۱

قَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِّنْ

نبی نے اُنسے کہا کہ اُس کی پادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس تابوت سکینہ آجائیگا جس میں تمہارے رب کیطرف سے تسلی ہے

رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَىٰ وَآلُ هَارُونَ تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ إِنَّ فِي

اور آل موسیٰ اور آل ہارون نے جو چھوڑا اُس کے بقیات ہیں فرشتے اُسکو اُٹھا لائینگے۔ تحقیق اِس

ذَٰلِكَ لَآيَةً لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿۲۴۸﴾ فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ بِالْجُنُودِ

میں تمہارے واسطے ایک نشان ہے جب تم مومن ہو — پس جب طالوت لشکر کے ساتھ علیحدہ ہوا اُسنے کہا

قَالَ إِنَّ اللَّهَ مُبْتَلِيكُم بِنَهَرٍ فَمَن شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَمَن لَّمْ

کہ اللہ تمکو نہر کے ساتھ آزمانے والا ہے — پس جو اُس میں سے پیے وہ مجھ سے نہیں ہے — اور جو اُسکو نہ پیے

يَطْعَمْهُ فَإِنَّهُ مِنِّي إِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهِ فَشَرِبُوا مِنْهُ إِلَّا قَلِيلًا

پس تحقیق وہ مجھ سے ہے کل اپنے ہاتھ سے ایک چلو بھر کر پی لینے کا مضائقہ نہیں — پس اُن میں سے سوائے قلیل تعداد کے

مِّنْهُمْ فَلَمَّا جَاوَزَهُ هُوَ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ قَالُوا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ

سب پی نے — پھر جب وہ اور مومن لوگ جو اُس کے ساتھ ایمان لائے تھے نہر پار ہوئے — تب اُنہوں نے کہا کہ آج جالوت اور اُس کی

بِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ قَالَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُم مُّلَاقُو اللَّهِ كَم مِّن فِئَةٍ

فوجوں کے مقابلہ کی طاقت ہم میں نہیں ہے — جو لوگ یقین رکھتے تھے کہ ہم اللہ سے ملنے والے ہیں اُنہوں نے کہا بہت سی

۳۲ ع ۱۶

منزل ۱

اور جان کیٹو نے اپنے انسائیکلوپیڈیا میں لکھا ہے کہ "یہی کافی نہیں ہے کہ جس مقام کو ہم غلط سمجھیں اُسے الحاقی سمجھ کر خارج کر دیں اور باقی کو بلا کم و کاست صحیح جانیں کیونکہ ممکن ہے جنہوں نے الحاقی بڑھایا تھا اُنہوں نے باقی حصوں میں بھی تصرف کیا ہو" علاوہ بریں یہ بھی تحقیق نہیں کہ شموئیل کی کتاب کس نے اور کب لکھی کوئی اُسکو خود شموئیل کی تصنیف کہتا ہے کوئی ناتن کی اور کوئی [illegible] کی پس ایسی مختلف فیہا ناقابل اعتبار کتاب کی رو سے قرآن پر اعتراض کرنا سراسر لغو ہے۔ پھر طالوت کی تجربہ کاری و جدعون کا پہلے پانی کے ذریعہ سے اپنی فوج کو منتخب کرنا اور اس جنگ میں دریائے شورق کا واقعہ ہونا اور بنی اسرائیل کا عام طور پر اس جنگ میں شریک ہونا اس بات کو قرین قیاس بھی ثابت کرتے ہیں کہ طالوت نے آب دریا کے ذریعہ ان کا انتخاب کیا ہو کتاب شموئیل میں اس کا ذکر نہیں ہو واقعات اس کے مطابق ہیں پھر قرآن پر غلط بیانی کا الزام لگانا کیسا بے بنیاد اور باطل ہے۔ آنحضرت ﷺ کے عہد میں یہود نے بھی اس قصہ کی مخالفت نہیں کی۔ اُن کی خموشی میں تصدیق پائی جاتی ہے۔ قرآن مجید کے الفاظ صاف ہیں کوئی ابہام نہیں جس سے اُن کی غلط فہمی کا شبہ ہو سکے ایک صریح غلطی کو دیکھ کر یہود جیسے نکتہ چین اور سخت مخالف کب خاموش رہ سکتے تھے فلسطینیوں کا تابوت سکینہ از خود واپس کرنا اس بات کی کافی دلیل ہے کہ بنی اسرائیل [illegible] تنگ ہونے سے اُنہوں نے ایسا کیا اور یہ حالت اُن کو طالوت کے عہد میں نصیب ہوئی تھی پس یہ واقعات بھی ایک طرح اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ تابوت سکینہ طالوت کے عہد میں واپس کیا گیا۔

طالوت یا ساؤل ایک نہایت خوبصورت قوی ہیکل اور باعلم آدمی تھا جب سموئیل [illegible]

قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿۲۴۹﴾ وَلَمَّا بَرَزُوا

قلیل جماعتیں کثیر جماعتوں پر اللہ کے حکم سے غالب آتی رہی ہیں اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور جب

لِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ قَالُوا رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا

جالوت اور اُس کی فوجوں کے مقابلہ میں آئے تب اُنہوں نے دعا کی اے ہمارے رب تو ہم پر صبر نازل کر دے اور ہمارے قدموں کو ثابت کر

عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴿۲۵۰﴾ فَهَزَمُوهُمْ بِإِذْنِ اللَّهِ وَقَتَلَ دَاوُودُ جَالُوتَ

اور ہمکو کافر لوگوں پر نصرت عطا فرما پس اللہ کے حکم سے اُن کو بھگا دیا اور داؤد نے جالوت کو قتل کیا

وَآتَاهُ اللَّهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهُ مِمَّا يَشَاءُ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ

اور اللہ نے اس کو ملک اور حکمت عطا فرمائی اور اپنی مرضیات میں سے جو چاہا اُسکو سکھایا اور اگر اللہ بعض لوگوں کو

بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى

بعض سے دفع نہ کرتا تو تمام زمین فساد سے بھر جاتی اور اللہ جہانوں پر فضل کرنیوالا ہے [1]

الْعَالَمِينَ ﴿۲۵۱﴾ تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿۲۵۲﴾

یہ اللہ کی آیات ہیں ہم اُن کو تجھپر حق کے ساتھ پڑھتے ہیں اور یقیناً تو مرسلین میں سے ہے

معترض ہوئے اسپر سموئیل نبی نے یہ فرمایا کہ اسکی سلطنت کی علامت یہ ہے کہ تمھارے پاس تابوت سکینہ واپس آجائیگا پس ساؤل عرف طالوت کی بادشاہت قائم ہوگئی سموئیل کی صلاح سے فلسطینوں کے ساتھ لڑائیاں ہوتی رہیں بنی اسرائیل روز بروز قوی تر اور غالب ہوتے گئے اور ادھر فلسطینی کمزور۔ علاوہ بریں فلسطینوں پر وبائیں اور متفرق بلائیں نازل ہوتی رہیں ہمیشہ کے جنگ وجدال اور متواتر وباؤں اور بلاؤں کا سبب فلسطینوں نے تابوت سکینہ کا اپنے قبضہ میں ہونا خیال کیا اسلیئے اُسکو ایک گاڑی میں رکھا اور اُس میں بیل جوت کر بیت شمس کیطرف کو جو بنی اسرائیل کا شہر اُن کی سرحد سے ملتا تھا چھوڑ آئے اس گاڑی کو فرشتے ہانک کر یشوع کے کھیت میں لے آئے۔ اسکے واپس آنے سے بنی اسرائیل میں بڑی خوشی ہوئی۔ اِس عرصہ میں ساؤل کی بہت سی نافرمانیاں دیکھکر شموئیل نبی خفا ہوگئے اور داؤد لیسی کو ہدایت ربانی سے اپنے واسطے چن لیا۔ پھر شموئیل رامہ میں چلے گئے۔ اسکے بعد فلسطینوں نے جنگ کے ارادہ سے دریلیئے شورق کی جنوبی سمت فوجیں جمع کیں۔ طالوت نے اپنی فوجیں شمالی طرف میں جمع کیں چونکہ متواتر فتوحات سے بنی اسرائیل کے بہادر اور غیر بہادر سب لوگ نکل کھڑے ہوئے تھے ایسی بھیڑ بھاڑ لڑائیوں میں شکست کا موجب ہوجایا کرتی ہے اسلئے طالوت نے اُن کی چھانٹ کی غرض سے یہ تدبیر کی کہ دریا پر پہنچکر جبکہ گرمی اور تشنگی کی شدت تھی یہ حکم جاری کر دیا کہ جو دریا کا پانی پی لے وہ میرے ساتھ نہ آوے مگر ایک چلو بھر کا کوئی مضائقہ نہیں اسیطرح پر جدعون نے مدیانوں کے مقابلہ پر ایک چشمہ سے انتخاب کیا تھا پس جو دل چلے مرد میدان تھے اُنہوں نے تو پانی نہیں پیا باقی سب نے پی لیا اور علیحدہ کئے گئے پھر جب اِن بہادروں کا مقابلہ فلسطینوں سے ہوا تو اُن میں سے ایک شخص جالوت نام جو بڑا قد آور بہادر تھا سب سے پہلے میدان میں نکلا اُن کے مقابلہ میں داؤد علیہ السلام چلے اور آخرکار جالوت کو مار ڈالا اور اُسکا سر کاٹ کر لے آئے اس سے بنی اسرائیل میں داؤد کی بڑی شہرت اور عظمت ہوگئی اور طالوت نے اپنی بیٹی میکل کا اُن سے نکاح کر دیا جب

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِّنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ

یہ رسول۔ بعض کو　بعض پر　ہمنے فضیلت دی　بعض اُن میں سے ایسے ہیں　جن سے اللہ نے

بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ وَّاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ

کلام کی اور بعض[1] کے درجات اور طرح بلند کئے۔　اور عیسےٰ ابن مریم کو صاف احکام عطا کئے اور روح القدس سے اُس کی تائید کی اور اگر اللہ چاہتا تو

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ

جو لوگ اُن کے بعد میں ہوئے صاف نشانات آئے پیچھے ایکدوسرے سے قتال نہ کرتے مگر انہوں نے اختلاف کیا پس بعض اُن میں سے ایسے ہیں جو ایمان

وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ۭ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا

لائے　اور بعض ایسے جنہوں نے کفر کیا　اور اگر خدا چاہتا تو باہم جنگ نہ کرتے مگر

طالوت اور اُسکے بیٹے ایک عرصہ کے بعد فلسطینوں کی لڑائی میں مارے گئے تب بنی اسرائیل کی تمام سلطنت داؤد علیہ السلام کو ملی (کتب اول شموئیل) تابوت سکینہ کو خداوند کا صندوق بھی کہتے ہیں اسمیں کچھ من اور وہ لوحیں جو موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور پر ملی تھیں اور ہارون و موسیٰ کے بعض کپڑے اور عصی رکھا ہوا تھا۔ بعض محققین کے نزدیک ان آیات میں دو علیحدہ قصوں کی طرف اشارہ ہے اُن کے خیال کی بنا یہ ہے کہ آیت $\frac{2}{251}$ میں باذن اللہ کے بعد وقف ہے جو ماقبل ومابعد کی علیحدگی پر دلالت کرتا ہے یہ قصہ تمام قرآنوں میں موجود چلا آتا ہے دوسری یہ بنا ہے کہ طالوت کا ذکر قرآن مجید میں ہے کے ساتھ ہے اور ساؤل کا نام نہیں۔ ساؤل کا کارنامہ توریت کی رُو سے قابل اعتراض ہے اور تورات سے یہ بھی ظاہر نہیں ہوتا کہ ساؤل کا دوسرا نام طالوت تھا اسلئے اُن کے نزدیک پہلا قصہ جدعون نبی کے وقت کا ہے اور دوسرا قصہ جو وقف کے بعد قتل جالوت سے شروع ہوتا ہے وہ داؤد علیہ السلام کے زمانہ کا ذکر ہے کہ دو بیان کیا گیا اُن کے نزدیک جالوت کا لفظ عام ہے اس کے معنی ہیں میدان میں بڑھکر لڑنے والا۔ بہادر۔ پس یہ دھوکا ہے جس کی بنا پر مفسرین نے جالوت کو ایک خاص بادشاہ کا نام قرار دیکر وقف کے مابعد وماقبل کو ایک ہی قصہ بنالیا۔ اسصورت میں تورات موجودہ سے کوئی تناقض نہیں رہتا[1] یعنی ظالموں اور شریروں کی سرکوبی کیواسطے جہاد کی اجازت ہونا خدا کا ایک فضل ہے اگر ایسا نہو تو بدکار ظلم پیشہ نیکبختوں اور خدا پرستوں کو فنا کردیں اور تمام زمین فساد سے بھر جائے۔ پس دینی جہادوں کا یہی مدعا ہے ورنہ بردستی کسی کو نیکی اور اسلام کے راستہ پر لانا جائز نہیں اور نہ مجبوری ایمان کچھ حقیقت یا قبولیت رکھتا ہے اسلئے اسلام میں زبردستی جائز نہیں ہاں صبر استقلال اور دانائی کے ساتھ لوگوں کو سمجھاؤ وعظ کرو پھر جو چاہے مانے جو چاہے نہ مانے تمہارا کام محض سمجھانا اور حکیمانہ طریق پر نیک تلقین کرنا ہے تم کسی کے ماننے یا نہ ماننے کے ذمہ دار نہیں ہو۔

[1] یعنی آدم و ابراہیم و اسمعیل و اسحٰق و یعقوب و موسیٰ داؤد و سلیمان اور عیسیٰ جنکا ذکر ہو چکا بعض ان میں سے کلیم اللہ ہوئے عیسےٰ بن مریم تو صاف صاف احکام دیے گئے مگر یہود نے بدفہمی اور ضد وعناد کی بنا پر اُن کی تکذیب کی قابل دار ہونا تجویز کیا ملعون ٹھیرایا اور دوسری عیسائیوں نے غلط فہمی سے اُن کو خدا اور خدا کا فرزند قرار دیا حالانکہ تورات میں بھی اُن کی نسبت صاف ذکر تھا اور اُن کی تعلیم کے سویدات موجود تھی موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کا تو یہ ذکر ہوا کہ ایک کلیم اللہ ہے دوسرے کی تعلیم صاف صاف اور مؤید بالتورات و روح القدس ہے اب رہے حضرت سید المرسلین خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم ان کی تعریف یہ ہے

منزل ۱

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۲۵۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ

اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے — اے لوگو جو ایمان لائے ہو — اُس چیز میں سے جو ہم نے تم کو دیا ہے

قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ

اُس وقت کے آنے سے پہلے خرچ کرو جس میں نہ خرید فروخت ہوگی نہ دوستی نہ شفاعت — اور جو کافر ہیں وہی

الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۵۴﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا

ظالم ہیں — اللہ وہ ہے جسکے سوا کوئی مطلوب کوئی محبوب اور کوئی معبود نہیں جو خود زندہ قائم اور دوسروں کی زندگی و قیام کا

نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا

موجب ہے نہ اُس کو اونگھ پکڑتی ہے نہ نیند جو کچھ آسمانوں و زمین میں ہے اُسی کا ہے — کون ہے جو اُسکے نزدیک اُس کی اجازت کے بغیر شفاعت کر سکے

بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ

جانتا ہے جو کچھ اُن کے آگے — اور جو کچھ اُن کے پیچھے ہے — لوگ اُس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے

اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَ

مگر جسقدر کہ وہ چاہے — اُس کا علم آسمانوں اور زمین سب میں پھیلا ہوا ہے — اور اُن دونوں کی حفاظت اُسکو نہیں تھکاتی اور

قرآن کو مدارج ہر طرح سے بلند کئے گئے ہیں قرآن مجید کا اکثر حصہ آپ براہ راست اللہ تعالیٰ سے سنتے تھے جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے۔ وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ [۲۷] پھر روح الامین کو ساتھ آپ اسکا دور فرمایا کرتے تھے چنانچہ لَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ [۲۰/۱۱۴] میں صوفیائے کرام نے لکھا ہے کہ اللہ سے قرآن پڑھ کر تبلیغ میں جلدی نہ کیا کرو بلکہ جب نزل بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ تلو کر صاف ہو جاوے تو اسوقت تبلیغ کیا کرو احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں قیامت کے دن تمام اولاد آدم کا سردار ہونگا اور اسپر مجھکو فخر نہیں اور میرے ہاتھ میں لوائے حمد ہوگا اسپر بھی مجھکو کچھ فخر نہیں اور آدم سے لیکر جتنے نبی گذرے ہیں سب میرے جھنڈے کے نیچے ہونگے اسپر بھی مجھے کچھ فخر نہیں اور اول میں ہی زمین کو چیر کر قبر سے نکلوں گا اور اسپر بھی مجھکو کچھ فخر نہیں اور سب سے پہلے میں ہی شفاعت کرونگا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی اسپر بھی مجھے کچھ فخر نہیں وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ [۲] میں اُن تمام لغو تاویلات اور تحریف معنوی کی تردید ہے جن کی بنا پر ایکطرف یہودیوں نے آپکو ملعون قرار دیا دوسری طرف عیسائیوں نے خدا کا فرزند اور خدا اسیطرح مَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ سے اُن لغو قصوں کی تردید فرمائی گئی تھی جو بدکار لوگ آپکیطرف منسوب کرتے تھے

---

[۱] اس آیت پر آیات ذیل کو ساتھ نظر کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعض کی تجارت خلت اور شفاعت ہوگی اور بعضوں کی نہ ہوگی اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ [۹] هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ [۶۱] وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ [۴۳]

[۲] حدیث بخاری قاموس اور دیگر کتب لغت سے کرسی کے معنی علم کے ثابت ہوتے ہیں۔ اور نیز آیات ذیل کے ساتھ مقابلہ کر نے سے قرآن مجید سے ان معنوں کی تصدیق ہوتی ہے وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا [۶/۸۰] یہ آیت آیت کرسی کہلاتی ہے۔

هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۲۵۵﴾ لَآ اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ

وہ بڑے علو اور عظمت والا ہے اسلام میں کوئی زبردستی جائز[۱] نہیں ہدایت سے گمراہی الگ ظاہر ہو چکی

فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى

پس جو شیطان سرکش کو چھوڑے[۲] اور اللہ کو مانے پس تحقیق اُسنے مضبوط رسی کو پکڑ لیا

لَا انْفِصَامَ لَهَا ۚ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۵۶﴾ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ

جس کیواسطے شکست نہیں اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے اللہ اُن لوگوں کا والی ہے جو ایمان لائے

مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۗ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ

جو اُن کو نور سے نکالکر اُن کو اندھیروں سے نکالکر نور میں لے آتا ہے اور جن لوگوں نے کفر کیا اُن کے والی شیطان سرکش ہیں

مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۗ اُولٰٓـئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵۷﴾ اَلَمْ

اندھیروں میں لے جاتے ہیں یہی لوگ صاحب دوزخ ہیں وہ اُسی میں ہمیشہ رہنے والے ہیں کیا

تَرَ اِلَى الَّذِىْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِىْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ

تونے اُس شخص کیطرف نہیں دیکھا جسنے ابراہیم کے ساتھ اُسکے رب کے بارہ میں اسوجہ سے جھگڑا کیا کہ اللہ نے اُس کو ملک عطا کیا جب ابراہیم نے کہا

رَبِّىَ الَّذِىْ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحْىٖ وَاُمِيْتُ ۗ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ

میرا رب وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اُسنے کہا میں زندہ کرتا ہوں اور مارتا ہوں ابراہیم نے کہا پس تحقیق اللہ

يَاْتِىْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِىْ كَفَرَ ۗ

سورج کو مشرق سے لاتا ہے اور تو اوس کو مغرب سے لا پس وہ کافر ہکا بکا رہگیا

ترمذی میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلعم نے کہ قرآن کے سب آیتوں کی سردار آیت الکرسی ہے نسائی نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ جو شخص ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھ لیتا ہے اُسکو دخول جنت سے روکنے والی صرف موت ہے دیلمی نے مسند الفردوس میں ابوقتادہ سے روایت کی ہے جس نے حالت کرب میں آیت الکرسی کو پڑھا اللہ اُس کی فریاد کو سنیگا اور اکثر علما کے نزدیک اللہ کا اسم اعظم الحی القیوم ہے اور بعض کے نزدیک لا الہ الا ھو الحی القیوم ہے۔

[۱] دینی معاملات میں تورات میں بڑا تشدد تھا چنانچہ احبار ۲۴ باب ۱۶ میں ہے اور وہ جو خداوند کے نام پر کفر بکیگا جان سے مارا جائیگا ساری جماعت اُسے سنگسار کرے گی خواہ وہ مسافر ہو خواہ دیسی ہو جب اُسنے اُس کے نام پر کفر کیا تو وہ جان سے ضرور مارا جائیگا زیادہ تفصیل کیلئے دیکھو ۱۹۹/۲ کا حاشیہ توریت میں بے حد تشدد تھا اور انجیل میں بے حد آزادی چنانچہ متی ۵ باب ۳۹ میں ہے کہ شریر کا مقابلہ نہ کرنا بلکہ جو کوئی تیری دہنی گال پر طمانچہ مارے دوسری بھی اُس کی طرف پھیر دینا۔ یہ افراط و تفریط ایسی ہے کہ تمام مہذب ملکوں کے لوگوں نے اُن کو قابل اصلاح قرار دیکر دینی آزادی کے قانون جاری کئے جیسا کہ قرآن مجید نے آج سے تیرہ سو سال پیشتر فرمایا تھا لَآ اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ دین میں کوئی زبردستی نہیں [۲] شیطان سرکش مفسد خود نیا نفس جو لوگوں کو گمراہ کرے سرکش۔ یکفر بالطاغوت سے مراد ہے اپنے نفس اور لوگوں اور شیطان کے خلاف چلنا اور اُنکا حکم نہ ماننا بلکہ نیکی خداترسی اور صلحکاری کا رستہ اختیار کرنا جسکی تعلیم اللہ نے انسان کی فطرت میں رکھی ہے اور نیز الہام وحی اور آسمانی کتابوں کے ذریعہ سے

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِينَ ﴿۲۵۸﴾ اَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِيَ خَاوِيَةٌ

اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا یا مثلاً اُس شخص کیطرف بھی نظر کی جو ایک [1] بستی پر گذرا

عَلٰى عُرُوشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ

جو اپنی چھتوں پر گری پڑی تھی اُسنے کہا اللہ اسکو اسکی موت کے بعد کہاں سے زندہ کرے گا پس اللہ نے اسکو سو سال مارے

عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ ۖ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ۖ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۖ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ

رکھا پھر اسکو اوٹھا کر پوچھا کہ تو کتنی مدت ٹھہرا اُسنے جواب دیا کہ میں ایک دن یا دن کا کچھ حصہ ٹھہرا ہوں۔ اللہ نے فرمایا بلکہ تو

[1] یہ حضرت نحمیا یا حزقیل علیہ السلام کی طرف اشارہ ہے بخت نصر نے ۵۸۶ قبل مسیح میں بیت المقدس کو فتح کر کے معبد کو جلا دیا اور تمام شہر کو ویران کر دیا تھا ۴۶ قبل مسیح میں نحمیا نبی اُسطرف گئے تو بیت المقدس جلا ہوا اور ڈھیا ہوا پڑا تھا یہ حالت دیکھکر اُن کو سخت رنج ہوا اور سوال کیا کہ اللہ اس کی موت کے پیچھے اسکو کیسے زندہ کریگا یعنی ایسی تباہی اور ویرانی کے بعد پھر کیسے آباد ہوگا۔ اسکے بعد ارتخششتا بادشاہ کی حضور میں حاضر ہوئے بادشاہ نے اُنکو اداس دیکھکر رنج کا موجب دریافت کیا۔ آپنے بیت المقدس کا حال سنا دیا تب بادشاہ نے اُن کو بیت المقدس تعمیر کرنے کی اجازت دی چونکہ یہ بزرگان وانبیاء بنی اسرائیل کو مزار بکثرت تھے اسلئے نحمیا علیہ السلام کو اسکے آباد ہوجانے کا بڑا فکر تھا اور خدا سے ہمیشہ دعائیں کرتے تھے۔ اس حالت میں اُن کو ایک کشف ہوا پس اس کشفی حالت میں اللہ تعالیٰ نے اُن کو سو سال مردہ رکھا۔ اہل باطن میں یہ عام مشاہدہ کی بات ہے کہ گھنٹوں میں انسان سینکڑوں سال کے معاملات دیکھ آتا ہے ایک جگہ بیٹھا ہوا کئی جگہ سیر کر آتا اور دوسروں کو نظر آتا ہے جیسا کہ معراج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسقدر سیر کی اور علوم حاصل کئے جو معمولی حالت میں صدیوں میں میسر نہیں آسکتے۔ یہی ایک بڑا ذریعہ لا انتہا معلومات اور بعید ترقیات کا ہے کَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۶ میں اسیقدرت الٰہی کیطرف اشارہ ہے انبیاء علیہم السلام اور اولیاء الکرام کو کشف میں ہی گذشتہ اور آئندہ حالات دکھائے جاتے ہیں۔ گذشتہ واقعات کی نسبت اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو مخاطب کرکے بار بار یہی فرماتا ہے کہ کیا تو نے نہیں دیکھا پس وہ دیکھنا کشفی حالت کا ہے۔ کشف میں ہی بڑی بڑی مشکلات حل ہوتی اور قدرت الٰہیہ کے عجائبات نظر آتے ہیں۔ اسیطرح حضرت نحمیا نبی کا یہ ایک کشف ہے جو کشفی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھایا گیا ہے جیسا کہ اَلَمْ تَرَ کا لفظ اسپر دال ہے بلکہ یہ ایک وحی متلو ہے جو گذشتہ یا آئندہ حالات پر متضمن ہوتی ہے اسکی اصل حقیقت مکاشفات سے معلوم ہوتی ہے کشف کی سو سال موت سے جب نحمیا بیدار ہوئے اُسوقت وحی کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے پوچھا کہ تو کسقدر دیر ٹھہرا یہ سوال کشفی مدت کی نسبت تھا مگر نحمیا نبی نے اصل مدت کیطرف خیال کرکے جواب دیا کہ میں ایکدن یا ایکدن کا کچھ حصہ ٹھہرا ہوں اسپر اللہ تعالیٰ نے کشفی حالت کی نسبت جسکا سوال تھا فرمایا نہیں بلکہ تو سو سال ٹھہرا ہے بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ سے خیال ہو سکتا تھا کہ اصلی مدت قیام بھی سو سال ہے اسلئے اللہ کریم اس تنزیہ کیواسطے ارشاد فرماتا ہے کہ تو اپنے کھانے اور پینے کی چیزوں کو دیکھ کہ اُنپر سن نہیں گذرے اور اپنے گدھے کو دیکھ پس اگر حقیقتاً سو سال گذر گئے ہوتے تو اسکے کھانے پینے کی چیزیں گل سڑ کر نیست و نابود ہوگئی ہوتیں اور ان پر نظر کرنے کا لفظ عاید بھی نہ ہو سکتا اور وہ گدھے کی ہڈیاں تک نئی مٹی اور طبقات کے نیچے دب گئی ہوتیں کھانے پینے کی چیزیں تو کیا ہستی رکھتیں

مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ إِلَىٰ طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۖ وَانْظُرْ إِلَىٰ حِمَارِكَ

سو سال ٹھیرا ہے پس اپنے طعام اور شراب کی طرف دیکھ کہ اُن پر سن نہیں گذرے اور اپنے گدہے کی طرف

وَلِنَجْعَلَكَ آيَةً لِلنَّاسِ ۖ وَانْظُرْ إِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوهَا لَحْمًا ۚ

دیکھ اور تاکہ ہم تجھکو لوگوں کیواسطے نشان بنادیں اور ہڈیوں کی طرف کہ ہم کیسے اُن کو بڑہاتے اور گوشت پہناتے ہیں

فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٥٩﴾ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ

پس جب اسپر حقیقت کھل گئی کہنے لگا میں جانتا ہوں تحقیق اللہ ہر شئے پر قادر ہے اور جب ابراہیم نے سوال کیا

رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَىٰ ۖ قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ ۖ قَالَ بَلَىٰ وَلَٰكِنْ لِيَطْمَئِنَّ

میرے رب مجھے دکھا تو کیسے مردوں کو زندہ کرتا ہے جواب ملا کیا تو ایمان نہیں لایا کہا ہاں مگر یہ سوال اسواسطے ہے کہ میرا دل اطمینان پکڑے

اُن کو برتن بھی گھر کر اور دب دبا کر نظروں سے غائب ہو گئے ہوتے اور یہ الفاظ فَانْظُرْ إِلَىٰ طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ وَانْظُرْ إِلَىٰ حِمَارِكَ خلاف واقعہ اور غلط ہو جاتی حقیقت کشف اور مدت قیام کی اصلیت کو ظاہر کرنے اور سو سال کے اشتباہ کو صاف کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے دو براہین قطعیہ کیطرف اپنے نبی کو متوجہ فرمایا کہ مکاشفہ ایسی قدرت و عجائبات والی چیز ہے اور جو اہل کشف ہوتا ہے وہ اپنے معارف علوم اور قوہائے باطن کیوجہ سے لوگوں کیواسطے ایک حجت اور ایک گواہ ہوتا ہے پھر کشفی نظارہ کے بعد اب ظاہری نظارہ کیطرف نظر کرنیکا حکم فرماتا ہے" اور ہڈیوں کیطرف نظر کر کہ کسطرح اُن کو اٹھاتے ہیں پھر اُسکو گوشت پہناتے ہیں" یہ حکم تو وحی متلو میں تھا اور عموماً ہر ایک وحی متلو کے ساتھ جو غیب کے متعلق ہو ایک کشفی نظارہ ہوتا ہے جس سے اسکی حقیقت پورے طور پر روشن ہو جاتی ہے فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ۔ یعنے جب اِن مکاشفات اور الہامات کے بعد اُن کو حقایق پر اطلاع ہوئی تب کہنے لگے کہ میں خوب جانتا ہوں کہ اللہ ہر شئے پر قادر ہے۔ خواب میں انسان کے حواس ظاہری چیزوں کیطرف سے باطل ہو جاتے ہیں اسلئے قرآن مجید خواب کو بھی ایک قسم کی موت قرار دیتا ہے ایسا ہی کشف میں تمام قوائے خاص نظاروں کیطرف کھینچے جاتے ہیں کہ موجودہ اور قریبی چیزوں کیطرف سے گویا مردہ ہو گئے ہیں۔ اسیواسطے سو سالہ مکاشفہ کو اِن الفاظ میں ظاہر فرمایا ہے کہ اللہ نے اُسکو سو سال مردہ کیا۔ اہل کشف کیلئے یہ ایک عام مشاہدہ کی بات ہے مگر ظاہر پرستوں کے نزدیک نہایت ہی حیرت انگیز ہے جسکی وجہ سے عام مفسرین نے ایک عجیب و غریب قصہ ایجاد کر دیا کہ جب یرمیا کو بیت المقدس کی ویرانی پر افسوس ہوا تو حیران ہوئے کہ اب اللہ اسکو کیسے آباد کرے گا اسپر اللہ نے اُن کو مار دیا اور سو برس مردہ رکھا پھر زندہ کیا مرنے سے پہلے اُنہوں نے روٹیوں کا تھیلا اور شیرہ انگور کا برتن درخت سے لٹکا دیا تھا جب زندہ ہوئے تو ویسے کے ویسے موجود تھے سڑے گلے نہ تھے مگر گدہا جو درخت سے باندہ دیا تھا اُس کی ہڈیاں رہگئی تھیں جب خدا نے یرمیا سے پوچھا کہ تو کتنی مدت رہا اُنہوں نے جواب دیا ایک دن یا ایکدن کا کچھ حصہ اس خیال کی بنا یہ تھی کہ آپ صبح کیوقت مرے تھے اور عصر کیوقت زندہ ہوئے اسلئے اُن کو ایک ہی دن کا خیال ہوا خدا نے فرمایا نہیں تو سو برس پڑا رہا۔ گدہے کو دیکھ کہ وہ سفید ہڈیاں ہو گیا ہے مگر تیری روٹیاں اور شیرہ نہیں سڑے۔ پھر خدا نے یرمیا کے روبرو گدہے کو زندہ کیا اور اُسکی ہڈیاں جوڑ کر اُن پر گوشت چڑھایا۔

اس قصہ پر ہمارے بہت سے اعتراضات ہیں۔ اوّل تو خلاف سنۃ اللہ جو واقعات ہوں اُن کے ماننے واسطے قطعی ثبوت

منزل ا

قَلْبِيْ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ

حکم دیا کہ چار پرند لیکر اپنی طرف ملا پھر ان میں سے ایک ایک کل پہاڑوں پر

جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ

بٹھا دے پھر ان کو پکار تیری طرف دوڑتے ہوئے چلے آوینگے[1] تحقیق اللہ زبردست حکمت والا ہے

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ

جو لوگ اپنے مال کو اللہ کے راستہ میں خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسے کہ ایک دانہ کی ہے

ور یقینی شہادتوں کا ہونا ضروری ہو مگر اسکے واسطے کوئی بھی سند نہیں قاضی بیضاوی تو یہانتک فرماتے ہیں کہ وہ شخص جو زندہ ہوا تھا یا تو عزیر یا خضر تھے یا کوئی کافر منکر بعثت تھا جب صاحب قصہ کا نام کا ہی یقینی پتہ نہیں تو پھر خلاف سنۃ اللہ واقعات کو کیسے تسلیم کیا جاوے **دوئم** ایک نبی کا سو سال کیواسطے مردہ رکھنا تقدس باری تعالیٰ اور شان نبی کے خلاف ہے کیونکہ نبی کی روح تو ایک دن بھی مردہ نہیں رہ سکتی بلکہ ہر وقت علوم اور معارف میں ترقی کرتی ہے **سوئم** نبی کی روح جسم سے علیحدہ ہوتی ہی عالم قدس میں پہنچکر مقربین رب العالمین میں شامل ہو جاتی ہے **چہارم** اسجگہ پر ایک شہر ویران شدہ کی آبادی کا سوال تھا کہ یہ کیسے آباد ہوگا سکے واسطے تاریخی مثالیں کافی ہو سکتی تھیں یہ کوئی بڑے ادق سوالات میں سے نہ تھا کہ اسکے سمجھانے کیواسطے خداوند کریم کو ایک نبی کو سو سال مردہ رکھنا اور پھر زندہ کرنا پڑا اور گدھے کو مار کر اس کی ہڈیوں پر گوشت چڑھانا پڑا۔ کیا نبی کے اطمینان کیواسطے ایک معمولی بات میں خدا کا وعدہ کافی نہیں ہو سکتا **پنجم** زمانہ نے گدھے کو گلا سڑا کر صاف ہڈیاں نکال دیں مگر روٹیاں اور شیرہ ویسے ہی پڑے رہے۔ قرآن مجید نے اس کی کوئی تفریق اور تخصیص نہیں کی **ششم** وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ فرمایا ہے اگر سفید ہڈیاں رہگئیں تھیں تو یہ کہنا چاہیے تھا وَانْظُرْ اِلٰى عِظَامِ حِمَارِكَ **ہفتم** قصہ میں جو یہ بیان کیا گیا ہے کہ یہ میاں نبی صبح کیوقت سوئے اور عصر کیوقت زندہ ہوئے تھے اسی خیال سے انہوں نے ایکدن کہا۔ مگر سو برس میں تو در و دیوار حجر و شجر اور نشیب و فراز سب بدلجاتے ہیں جب بیدار ہوئے تو وہ در و دیوار ہونگے نہ وہ حجر و شجر اور نہ وہ نشیب و فراز پھر انکے نظارہ سے کچھ نہ سمجھے بلکہ خدا کو سمجھانا پڑا کہ تو سو سال مردہ رہا **ہشتم** ایسی لاعلمی سے ثابت ہوتا ہے کہ اس موت نے ان کے روحانی قویٰ کو بیکار بنا دیا تھا ورنہ عالم قدس سے ہزار ہا معارف اور ذکر واپس آتے **نہم** اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تجھکو ہم لوگوں کیواسطے نشان بنانا چاہتے ہیں مگر جو سو سال مردہ پڑا رہا اور اپنے مرنے کی خود اسکو خبر نہیں تو وہ اوروں کیواسطے کیا نشان ہو سکتا ہے **دہم** گدھے کی ہڈیوں کو از سر نو جڑتے ہوئے اور ان پر گوشت چڑھتے ہوئے خود میاں نے دیکھا اور کسی نے نہیں تو یہ بھی دوسروں کیواسطے کیا حجت ہو سکتا ہے **یازدہم** سو سال کے بعد پہلے لوگ نہ رہے ہونگے اور ان میں اب یہ میاں نبی اجنبی ہو گیا ہوگا تو جو حجت معروف شخص ہونے میں ہو سکتی تھی وہ اب نہ رہی بلکہ ان کا یہ ظاہر کرنا کہ میں سو سال مردہ رہا اور میرا گدھا میرے سامنے زندہ کیا گیا ایک اور ابتلا کا موجب ہو گیا ایسی خلاف بات سمجھانے کیواسطے بھی ایسا ہی اور معجزہ دوسروں کو دکھانا چاہیئے۔۔۔ **دوازدہم** قرآن مجید میں ان امور میں سے کسی ایک کی بھی تصریح نہیں موت کا لفظ ویرانی پر خواب پر۔ روحانی قویٰ کے

[1] یعنی جن پرندوں کو تو نے تھوڑی سی مدت پرورش کیا ان میں ایسی کشش تیرے ساتھ ہوگئی کہ تو ندو دور پہاڑوں پر ان کو

سَبۡعَ سَنَابِلَ فِیۡ کُلِّ سُنۡۢبُلَۃٍ مِّائَۃُ حَبَّۃٍ ؕ وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ

جس سے سات بالیں پیدا ہوئیں ہر ایک بال میں سو دانے (ہوئے) اور اللہ جس کسی کیواسطے چاہتا ہے

کے معطل ہونے پر کفر اور بددینی پر قرآن مجید میں آیا ہے پس یہ قطعی طور سے عرفی موت پر دلالت نہیں کر سکتا وَانۡظُرۡ اِلَی الۡعِظَامِ عام ہے اُس گدھے کا اسمیں نام نہیں ہاں اُس تخصیص کیطرف اشارہ کرتا ہے جو ہڈیاں حالت نشو و نما میں ہوتی ہیں سو یہ معروف بات ہے **سیزدھم** عرفی موت کے بعد زندہ ہونا قرآن کریم کی کسی آیت سے ثابت نہیں ہوتا جہاں احیائے موتے کا بطور اعجاز کے ذکر ہے وہاں روحانی مردے مراد ہیں جن کو اصلاح پذیر ہونے کی کوئی امید باقی نہ ہو چنانچہ ہم اسکو موقع پر ذکر کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ - اگر واقعی مردہ زندہ ہوتے تو بشر کی مجال نہ تھی کہ مسیح کی ایسی سخت مخالفت کرتا پھر اُن کے حواریین میں کسی مردہ کا داخل ہونا مذکور نہیں مُردہ جو عذاب قبر اور سزائے اعمال دیکھ چکے اُن کو تو بدرجہ اولیٰ تابع ہو کر مخلص بننا چاہئے تھا اور اُن کی زبانی تاریخ عالم میں عذاب قبر اور حالات بعد المرگ بڑے ذوق اور شوق اور دھوم دھام کے ساتھ درج ہونے چاہئیں تھے - مگر کسی معتبر تاریخ میں ایک فقرہ بھی اُن کی زبان سے درج نہیں یہ واقعات تو سلطنتوں کے عروج و زوال سے بھی زیادہ عظیم اور قابل توجہ مورخین تھی **چہاردھم** جبکہ ان آیات سے مشاہدات کشفی کا بیان صاف صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے جو انبیا علیہم السلام اور اولیائے کرام کے حالات میں ایک عظیم الشان کیفیت ہے پھر اُسکو پلٹ کر غیر فطرت اور مخالف سنت اللہ باتوں کیطرف لیجانا کیسے جایز اور صحیح ہو سکتا ہے **پانزدھم** ایسے لغو اور بے بنیاد قصے قرآن مجید کیطرف منسوب کرنے سے بڑی حرج ہیں (۱) لَا تَلۡبِسُوا الۡحَقَّ بِالۡبَاطِلِ کے خلاف عمل کرنا (۲) محقق علما حکما اور مورخوں کی نظر میں قرآن مجید کو حقیر کرنا ہے **شانزدھم** ایسے کرشموں کی ضرورت عام منکرین کو ہوتی ہے نہ کہ انبیا علیہ السلام کو ؏ برگ درختاں سبز در نظر ہوشیار ✤ ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار ✤ کیا انبیا عام ہوشیاروں کے برابر بھی نہ تھے کہ انکو اطمینان کیواسطے قوانین مستمرہ کو توڑنا پڑا حزقیل کا ذکر مجموعہ تورات کی کتاب حزقیل باب ۳۷ میں دیکھو -

بٹھا دیا اور وہ بلانے سے دوڑے چلے آئے اسی طرح تمام ذرات اور ارواح عالم جو ہمیشہ سے خداوند عالم کی ربوبیت میں پرورش پا رہے ہیں اُسکے بلانے پر فوراً حاضر ہو جائینگے مفسرین نے اس ... نظارہ قدرت کو جو خداوند کریم کی سنت قدیمہ کا ایک مظہر ہے دلچسپ قصے میں بدل دیا ہے کہ جب ابراہیم نے خدا سے سوال کیا کہ تو مردوں کو کیسے زندہ کریگا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا تو ایمان نہیں لایا ابراہیم نے جواب دیا ہاں ایمان تو لایا مگر میں یہ سوال تو اسواسطے کرتا ہوں کہ میرا دل مطمئن ہو جائے پس اللہ نے حکم دیا کہ چار پرند لیکر اپنے ساتھ ہلا اور اُن کا قیمہ کر کے تھوڑا تھوڑا ٹکڑا ہر ایک پہاڑ پر رکھدے پھر اُن کو بلا وہ سب دوڑتے ہوئے تیری طرف چلے آئینگے چنانچہ ابراہیم نے ایسا ہی کیا اور ایسا ہی ہوا مگر یہ قصہ الفاظ قرآنی سے ثابت نہیں کسی حدیث سے ثابت نہیں اور نہ کسی اور سند معتبر سے پھر اگر قیمہ سے زندہ جانور کر کے دکھلانا تھا تو چار پرند اور پھر اُن کے ہلانے کی کیا ضرورت تھی یہ کام تو خالص کرشمہ نمائی کا تھا - اگر اس قصہ کو صحیح بھی مان لیا جاوے تو اسکو مکاشفہ ماننا پڑے گا کیونکہ ایسے نظارے مکاشفات میں بکثرت ہوتے ہیں اور خاص انبیا اور اولیا کا عرفان اور یقین مکاشفات سے ہی بڑھایا جاتا ہے نہ کہ عام منکرین کی طرح خلاف فطرت نظاروں سے ؏ برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ✤ ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار ✤ کیا انبیا علیہم السلام عام ہوشیاروں سے بھی گئے گذرے ہوئے کہ موجود

منزل ۱

وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٦١﴾ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُونَ

بڑھتی کرتا ہے اور اللہ وسعت دینے والا جاننے والا ہے۔ جو لوگ اپنے مال اللہ کے راستہ میں خرچ کرتے ہیں پھر جو کچھ بھی خرچ کیا ہو اُسکے بعد

مَا أَنْفَقُوا مَنًّا وَلَا أَذًى لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا

احسان نہیں جتلاتے اور نہ دکھ دیتے ہیں اُن کو اُن کے رب کے پاس اجر ہے اُن پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ

هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٢٦٢﴾ قَوْلٌ مَعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِنْ صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا أَذًى

وہ غمگین ہوتے ہیں بھلی بات اور بخشدینا اُس صدقہ سے بہتر ہے جس کے بعد دکھ دیا جاوے

وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَلِيمٌ ﴿٢٦٣﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَى

اور اللہ غنی و حلیم ہے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اپنے صدقات کو احسان جتلانے اور ایذا رسانی سے اُس شخص کی طرح اکارت

كَالَّذِي يُنْفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ

مت کرو۔ جو اپنا مال لوگوں کے دکھاوے میں صرف کرتا اور اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان نہیں رکھتا ہے پس اُس کی

صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَأَصَابَهُ وَابِلٌ فَتَرَكَهُ صَلْدًا لَا يَقْدِرُونَ عَلَى

چٹان کے مشابہ ہے جس پر مٹی ہے پس اُس پر زور کا مینہ برسا اور اُسکو صاف پٹ چھوڑ گیا جو کچھ اُنہوں نے کمایا ہے

شَيْءٍ مِمَّا كَسَبُوا وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ﴿٢٦٤﴾ وَمَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ

اُس میں سے وہ کسی شے کی قدرت نہیں رکھتے اور اللہ کافر لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا جو لوگ اپنے مال خوشنودی خدا کی طلب میں

أَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ وَتَثْبِيتًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ

اور اپنے نفسوں کی طرف سے قدم ہو کر صرف کرتے ہیں اُن کی مثال ایسی ہے

أَصَابَهَا وَابِلٌ فَآتَتْ أُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ فَإِنْ لَمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ۗ وَاللَّهُ

کہ جیسے ایک باغ جو بلندی پر واقع ہو زمین میں ہو اور اُس پر زور کا مینہ برسا پس وہ اپنا پھل دوچند دیوے اور اگر زور کا مینہ نہ برسے تو ہلکی پھوار

بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٢٦٥﴾ أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ مِنْ نَخِيلٍ وَأَعْنَابٍ

ہی بس ہے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسکو دیکھتا ہے۔ کیا تم میں سے کوئی ایک پسند کر سکتا ہے کہ اُسکا کھجور اور انگور کا باغ ہو جسکے نیچے

تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ لَهُ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَأَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهُ ذُرِّيَّةٌ

نہریں جاری ہوں اوس میں ہر قسم کے پھل ہوں پھر بڑھاپا اسکو پہنچے اور اُسکی واسطے ضعیف اولاد ہو

منزل

نظام عالم اور قوانین مستمرہ اُن کیواسطے کافی ہدایت نہیں ہوسکتے۔ پھر عوام الناس کا کیا حال اِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۔ تو پھر کیا ابراہیم جیسا نبی اہل دانش میں سے نہیں تھا کہ اسکو قدرت الٰہی کا علم

لہ یعنی جو کچھ فی سبیل اللہ خلوص نیت اور ثبات نفس کے ساتھ خرچ کرو گے تو یاد رکھو کہ اللہ کشائش کرنیوالا اور دونوں کے حالات سے خوب واقف ہے پس سطرح خرچ کیا ہوا مال ہرگز نقصان نہ دیگا بلکہ خدا کیطرف سے کشائش لائیگا ہاں دونوں کو اس معاملہ سے خوب سچا اور خالص بنالو پھر کوئی پروا اور فکر نہ کرو خدا واسع علیم ہے لہ ایسے صدقہ کی خدا کو کچھ پروا نہیں جسکے ساتھ احسان جتلایا جائے یا ایذا

ضعفاء فاصابها اعصار فيه نار فاحترقت كذلك يبين الله لكم

پھر اُس باغ پر یک بگولا پہنچے جس میں آگ ہو پس اُس کو جلا ڈالے اسی طرح اللہ تمہارے واسطے نشانیاں

الايت لعلكم تتفكرون ﴿۲۶۶﴾ يايها الذين امنوا انفقوا من طيبت ما

بیان کرتا ہے تاکہ تم فکر کرو اے لوگو جو ایمان لائے ہو جو کچھ تم نے کمایا ہے اور جو کچھ ہم نے تمہارے واسطے

كسبتم ومما اخرجنا لكم من الارض ولا تيمموا الخبيث منه تنفقون

زمین سے نکالا ہے اُس میں سے طیب چیزیں صدقہ کرو اور اُس میں سے ایسی خبیث چیزیں صرف کرنے کی نیت نہ کرو

ولستم باخذيه الا ان تغمضوا فيه واعلموا ان الله غني حميد ﴿۲۶۷﴾

جسکو تم خود بلا چشم پوشی کے لینے والے نہیں ہو اور جانتے رہو تحقیق اللہ غنی اور بڑی صفات والا ہے

الشيطن يعدكم الفقر ويامركم بالفحشاء والله يعدكم مغفرة منه

شیطان تمکو فقیری سے ڈراتا اور فحش باتوں کا حکم دیتا ہے اور اللہ تمکو اپنی طرف سے بخشنے اور فضل کے وعدے

وفضلا والله واسع عليم ﴿۲۶۸﴾ يؤتي الحكمة من يشاء ومن يؤت الحكمة

دیتا ہے اور اللہ وسعت دینے والا جاننے والا ہے جسکو چاہتا ہے اللہ حکمت عطا فرماتا ہے ۲ اور جسکو حکمت ملی

دیجاوے کیونکہ وہ غنی اور حلیم ہے ۱ یعنی نرم اور عمدہ زمین جو اپنی سبزی اور درختوں کیوجہ سے بلند ہوتی اور ابھرتی معلوم ہوتی ہے

۱ کتب سابقہ میں صدقات و خیرات کے بارہ میں خلوص نیت ثبات نفس اور محل انفاق کی بابت ضروری تشریحات موجود نہ تھیں۔ اسلئے قرآن مجید کا منصب بلحاظ مصدق ہونے کے ایک یہ بھی ہے کہ جو تعلیمات کتب سابقہ میں ناقص یا تشریح طلب ہیں اُنکی تکمیل اور تفصیل فرما دی اسلئے اس مقام پر تمام اصول خیرات و صدقات کی کامل شرح فرما دی ہے۔

۲ یعنی دانائی حقیقت شناسی علم اور عمل۔ حدیث شریف میں ہے (۱) علم کی طلب کرنا ہر ایک مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے (۲) رات کے وقت میں ایک گھڑی تعلیم دینا بہتر ہے تمام رات کی عبادت سے (دارمی از ابن عباس) (۳) جس نے میری امت کے واسطے چالیس حدیثیں اُسکے دین کے معاملہ میں حفظ کیں حقتعالیٰ اُسکو فقیہ بنا کر مبعوث کریگا اور میں قیامت کے دن اُسکا شفیع اور شاہد ہونگا (از ابی درداء) (۴) عالم کی فضیلت عابد پر اس قدر ہے جیسی کہ میری فضیلت تم میں سے ایک ادنیٰ شخص پر (ترمذی و دارمی) (۵) تحقیق اللہ اور اُسکے فرشتے اور آسمان و زمین کے رہنے والے یہانتک کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور مچھلی بھی صلوات بھیجتی ہیں اُس معلم پر جو لوگوں کو بھلائی سکھلانیوالا ہے (ترمذی و دارمی) (۶) جو شخص بھلائی کی ہدایت کرتا ہے اُسکے واسطے اُس بھلائی کے فاعل کے برابر اجر ہے (مسلم) (۷) تحقیق اللہ تعالیٰ اس امت کے واسطے ہر ایک صدی کے سر پر ایک مجدد پیدا کرتا ہے جو اُسکے واسطے اُسکے دین کو تازہ کر دیتا ہے (ابوداؤد)

زبور ۱-۱ تا ۳ مبارک وہ آدمی ہے جو شریروں کی صلاح پر نہیں چلتا اور خطاکاروں کی راہ پر کھڑا نہیں رہتا۔ اور ٹھٹھا کرنیوالوں کی مجلس میں نہیں بیٹھتا بلکہ خداوند کی شریعت میں مگن رہتا اور دن رات اُس کی شریعت میں سوچا کرتا ہے سو وہ اُس درخت کی مانند ہوگا جو پانی کی نہروں کے کنارے پر لگایا جاوے اور اپنے وقت پر میوہ لاوے جسکے پتے مرجھاتے نہیں اور اپنے

۳۶ ع ۴

منزل ۱

فقد اوتی خیرا کثیرا وما یذکر الا اولوا الالباب (۲۶۹) وما انفقتم من نفقة

پس تحقیق خیر کثیر ملی — مگر سوائے دانشمند لوگوں کے اور کوئی نصیحت نہیں پکڑتے — جو کچھ تم خیرات کے طور پر خرچ کرو

او نذرتم من نذر فان الله یعلمه وما للظلمین من انصار (۲۷۰) ان

یا نذر کے طور پر مانو پس تحقیق اللہ اسکو جانتا ہے — اور ظالموں کے واسطے کوئی مددگار نہیں — اگر تم

تبدوا الصدقت فنعما هی وان تخفوها وتؤتوها الفقراء فهو خیر

صدقات کو ظاہر کرو تو بھی اچھا ہے — اور اگر اسکو چھپاؤ اور فقیروں کو دو تو وہ تمہارے واسطے بہتر ہے اور اللہ تمسے

لکم ویکفر عنکم من سیاتکم والله بما تعملون خبیر (۲۷۱) لیس علیک

تمہاری بدیاں دور کرے گا — اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اُس کو جانتا ہے — تجھ پر اُن کی ہدایت

هدىهم ولكن الله يهدي من يشاء وما تنفقوا من خير فلانفسكم

کا ذمہ نہیں — بلکہ اللہ جسکو چاہے ہدایت کرتا ہے [1] — اور جو کچھ تم مال میں سے خرچ کرو — پس تمہارے ہی

وما تنفقون الا ابتغاء وجه الله وما تنفقوا من خیر یوف الیکم

نفسوں کیواسطے اور جو کچھ بھی خرچ کرو اللہ کی خوشنودی کیواسطے کرو — اور جو کچھ بھی تم خیرات کرو تمہاری طرف پوری ادا کیجاے گی

وانتم لا تظلمون (۲۷۲) للفقراء الذین احصروا فی سبیل الله لا

اور تمپر ظلم نہ کیا جائیگا — خیرات ایسے محتاجوں کیواسطے ہے — جو اللہ کے واسطے میں گھر سے ہوئے ہیں

یستطیعون ضربا فی الارض یحسبهم الجاهل اغنیاء من التعفف

زمین میں کسیطرف جا نہیں سکتے بے خبر آدمی خودداری اور حیا کے سبب اُن کو غنی خیال کرتے ہیں — تو اُن کو پیشانی سے پہچان سکتا ہے

تعرفهم بسیمهم لا یسئلون الناس الحافا وما تنفقوا من خیر فان

وہ لوگوں سے لپٹ کر سوال نہیں کرتے — جو کچھ تم مال میں سے خرچ کروگے — اللہ اُسکو

الله به علیم (۲۷۳) الذین ینفقون اموالهم باللیل والنهار سرا وعلانیة

جانتا ہے — جو لوگ اپنے مالوں کو — رات میں اور دن میں خفیہ طور پر اور علانیہ طور پر خرچ کرتے ہیں

ہر ایک کام میں پھلتا پھولتا رہے گا۔ زبور ۹۴: ۱۲ مبارک ہے وہ انسان جسے تو اے خدا تادیب کرتا اور اپنی شریعت میں سے اُسکو سکھلاتا تاکہ تو اُسے دُکھ کے دن چین بخشے یہانتک کہ شریروں کیلئے گڑھا کھودا جائے۔ زبور ۱۱۹: ۱ مبارک وے جو راہ میں کامل رفتار ہیں اور خداوند کی شرع پر چلنے والے ہیں۔ مبارک وے ہیں جو اُس کی شہادتوں کو یاد رکھتے ہیں اور اپنے سارے دل سے اُسے ڈھونڈ لیتے ہیں۔ زبور ۱۱۹: ۱۲ اے خداوند تو مبارک ہے اپنے احکام مجھے سکھلا۔ زبور ۱۱۹: ۱۶۵ اُن کو بڑا چین ہے جو تیری شریعت کو دوست رکھتے ہیں اُن کو کسی طرح سے ٹھوکر نہیں لگتی۔ امثال ۸: ۱۰ و ۱۱ میری تربیت کو قبول کرو نہ روپیے کو اور معرفت کو چوکھے سونے سے زیادہ پسند کرو کہ دانائی لعلوں سے بھی زیادہ بہتر ہے اور ساری چیزیں جنکی تمنا

[1] یعنی لوگوں کو بد سے نیک اور کافر سے مومن بنانا تیرا کام نہیں یہ خدا کا کام ہے جسکو چاہے ہدایت کرے ایمان لاوے

منزل ۱ — ع ۳۷ / ۵

فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۲﴾ اَلَّذِيْنَ

اُن کے رب کے نزدیک اُن کا اجر ہے (ان پر خوف ہے) اور نہ وہ غمگین ہوں گے جو لوگ

يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ

سود کھاتے ہیں ل وہ اُس شخص کی طرح کھڑے ہونگے جس کو شیطان نے مس کرکے مخبوط الحواس کردیا ہو

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ

یہ حالت اُن کی اس وجہ سے ہوگی کہ انہوں نے کہا کہ بیع تو بس سود کے ہی مثل ہے اور اللہ نے خرید فروخت کو تو حلال کیا ہے اور سود کو حرام

فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ

پس جس شخص کے پاس اُس کے رب کی طرف سے نصیحت پہنچی اور وہ باز رہا پس جو پہلے لے چکا وہ اُسکا اور اسکا فیصلہ اللہ کی طرف

لیجاتی ہے اُسکے برابر نہیں ہوسکتیں **امثال ۱۲** جو کوئی تادیب کو دوست رکھتا ہے معرفت کو دوست رکھتا ہے۔ پر جو کوئی تنبیہ سے کینہ رکھتا ہے حیوان ہے۔ **امثال ۱۳** شریر پیغامبر بلا میں گرفتار ہوتا ہے پر دیانتدار ایلچی صحت بخش ہے کنگالپن اور رسوائی اُسکے لئے ہیں جو تربیت کو پسند نہیں کرتا پر وہ جو تربیت پر متوجہ ہوتا ہے عزت پائیگا۔

یانہ لانے کی بنا پر خیرات وصدقات کا حساب کر۔ جو کچھ خیرات کرتے ہو مساکین اور مستحقین کو دو یہ تمہارے نفسوں کیواسطے مفید اور موجب ثواب ہے اور جو کچھ خرچ کرتے ہو وہ خوشنودی خدا کیواسطے کرو جو کچھ خدا کی راہ میں کسی محتاج آپاہج مومن یا غیر مومن کو دوگے اُسکا پورا پورا اجر تمکو دیا جائیگا اور تمپر کوئی ظلم نہ ہوگا۔

ل سود خوری کے جو بدنتائج ہیں اُن کی مختصر فہرست حسب ذیل ہے **اوّل** تو یہ مسئلہ انسانی ہمدردی مروت اور احسان کے عین مخالف ہے۔ جس شخص کے پاس اپنی ضروریات سے زاید روپیہ ہو تو ہمدردی اور مروت کا یہ تقاضا ہے کہ مصیبت زدوں اور محتاجوں کی بوقت حاجت امداد کرے اگر ایسا نہیں کرسکتا تو کم از کم یہ تو ضرور چاہیئے کہ وقت حاجت کوئی مصیبت زدہ قرض مانگتا ہو تو قرض حسنہ کے طور پر ہی دیدیا کرے اِس سے بھی بہت سعادت ہو سکتی ہے **دوم** خدا کی شکر گذاری کے خلاف ہے عمل تو یہ چاہیئے۔ خدا بر تو باشد تو بر خلق باش۔ نہ کہ بخل اور نفس پروری کی تدبیریں سوچیا ہے **سوم** محنت کشی کسب علوم وفنون اور ترقی تجارت میں کمی آتی ہے اور آرام طلبی آوارہ گردی جہالت اور بےشغلی زور پکڑتی ہیں **چہارم** جب انسان کے اعلیٰ خلاق یعنی ہمدردی شفقت مروت احسان سخاوت اور کرم زایل ہوئے خدا کی ناشکری کی محنت کشی جاتی رہی اور آرام طلبی غالب ہوئی تب تمام قوائے عقلی خراب ہونے لگتے اور یہ حال ہوجاتا ہے کہ گویا شیطان نے اپنے مساس سے اُسکو مخبط الحواس بنادیا ہے **پنجم** اس اخلاقی فساد کا نتیجہ پھر اُسکے مال ومتاع اور نسل پر پڑتا ہے۔ کہ وہ جلدی برباد ہونے لگتا۔ خسارے شروع ہوجاتے اور نسل منقطع ہونی شروع ہوتی ہے سید احمد خانصاحب بہادر نے اِس بنا پر کہ آیت میں ربٰوا پر جو ال ہے وہ خصوصیت کا ہے اِس سے مراد وہ سود در سود لیا ہے جو عرب میں رائج تھا اور جس سے غریب لوگ تباہ ہوجاتے تھے اور نیز اِس بنا پر کہ حضرت عمرؓ نے بھی کہا تھا کہ آنحضرت دنیا سے تشریف لے گئے اور ہنوز ربٰو کے مسئلے ہمنے حل نہیں کئے خاص خاص صورتوں میں سود کا لینا جائز قرار دیا ہے۔ مثلاً دولتمندوں سے گورنمنٹ پرامیسری نوٹ پر۔ رفاہ عام کے سرمایوں پر۔ ریل وغیرہ امور تمدن کے

الربع

منزل ۱

وَمَنْ عَادَ فَأُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ (٢٧٥) يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَ

اور جو پھر سود لے پس یہی لوگ صاحب دوزخ ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں اللہ سود کو مٹاتا ہے اور

الربع

يُرْبِي الصَّدَقٰتِ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ (٢٧٦) إِنَّ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا

صدقات کو بڑھاتا ہے اور کسی نافرمان بدکار سے محبت نہیں کرتا تحقیق جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے

الصّٰلِحٰتِ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ

عمل اچھے کئے اور نماز قائم رکھتے اور زکوۃ دیتے رہے اُن کیواسطے اُن کے رب کے نزدیک اجر ہے اُن پر کچھ خوف نہیں

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (٢٧٧) يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ

اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں اے لوگو جو ایمان لائے اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور جب تم مومن ہو تو سود میں سے

واسطے مگر جب خداوند کریم نے خود کوئی استثنا نہیں بیان کی اور نہ قسم سود کی تخصیص کی جسکی طرف ال کا اشارہ سمجھا جاوے اسلئے ایسے خود تراشیدہ استثناؤں کو قرآن کریم کے ساتھ ملانا ہمارا ایمان گوارا نہیں کرسکتا - قرآن کی عظمت تو یہی ہے کہ جس مسئلہ کو اُس نے عام بلا استثنا اور بلا تخصیص بیان فرمایا ہے اسکو عام بلا استثنا اور بلا تخصیص مانا جائے - اور جسکو مخصوص کیا ہے اور محدود کردیا ہے اُسکو مخصوص اور محدود مانو ﴿وَمَآ اٰتَيْتُم مِّن رِّبًا لِّيَرْبُوَا فِيٓ أَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوا عِندَ اللّٰهِ﴾ ۳۰/۲۹ جو کچھ تم سود کی صورت میں لوگوں کا مال بڑھانے کیواسطے دو وہ اللہ کے نزدیک نہیں بڑھتا اس آیت میں من ربوا ہر قسم کے سود کی مذمت پر دلالت کرتے ہیں - پھر سنت رسول اللہ اور اعمال صحابہ کرام میں کسی قسم کا سود لیا جانا ثابت نہیں ہوتا ﴿لَا تَأْكُلُوا الرِّبٰوٓا أَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً﴾ ۳/۱۳۰ سود بڑھا بڑھا کر مت کھاؤ - آٹھ آنہ سینکڑہ سود در سود کے حساب پر دس روپیہ سے سو سال میں لاکھ سے زیادہ روپیہ ہوسکتے ہیں - مگر اس رفتار سے سود خوروں کی بڑھتی نہیں ہوتی پس صاف ظاہر ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے - حالت یوروپ سے ایک اعتراض پیش کیا جاتا ہے کہ یوروپ کی تمام اقوام سود سے مالا مال ہورہی ہیں یہ بات صحیح نہیں بلکہ دیانت اور امانت اُن کو بڑھا رہی ہے جس میں اہل یوروپ معاملات تجارت میں سب پر سبقت لے گئے ہیں پھر ساتھ اسکے انتہا درجہ کی محنت کشی اور دانائی ہے جو وہ کسب علوم وفنون میں دکھا رہے ہیں راستبازی صدق معاملت اور کمال علوم و فنون کی پہلو اور ترقیات نے سود کی آفات کو بھی چھپا رکھا ہے -

بجبار ۲۵/۳۵ اور اگر تمہارا بھائی تمہارے بیچ میں محتاج اور تہیدست ہوجاوے تو تم اُس کی دستگیری کرو خواہ وہ اجنبی ہو خواہ مسافر تاکہ وہ تیرے ساتھ زندگانی بسر کرے تو اُس سے سود و نفع مت لے پھر اپنے خدا سے ڈر تاکہ تیرا بھائی تیرے ساتھ زندگانی بسر کرے تو اُسے سود پر روپیہ قرض مت دے نہ اُسے نفع کیلئے کھانا کھلا - (موسیٰ)

منزل ۱

لہ یعنی سود خوروں کو مال اور نسل میں جلد گھاٹا شروع ہوجاتا ہے اور صدقات دینے والے کے مال اور نسل میں ترقی ہوتی ہے یعنی اگر اصل بحوبہ شدت نفع کے سبب محو سے محق ہوگیا تحقیق جابر سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے سود کھانیوالے اور کھلانیوالے پر لعنت کی ہے ابو داؤد و ترمذی

استثنا ۲۳/۱۹ تو اپنے بھائی کو سود پر قرض نہ دیجیو - نہ نقد کے سود پر نہ غلہ جات کے سود پر نہ کسی چیز کے جس کی عاریت سود پر لیجاتی ہے - تو اجنبی کو سود پر قرض دے سکتا ہے پر اپنے بھائی کو سود پر قرض مت دیجیو - تاکہ خداوند تیرا خدا اُس سرزمین میں جسکا

مِنَ الرِّبٰوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷۸﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ

جو کچھ باقی رہا ہے چھوڑ دو ۔ پس اگر تم ایسا نہ کرو تو اللہ اور رسول کی طرف سے جنگ کا حکم سن لو

رَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۹﴾

اور اگر تم باز آجاؤ تو اصل مال تمہارے واسطے ہیں ۔ نہ ظلم مت کرو اور نہ تم پر بھی ظلم کیا جاوے گا

وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ۚ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ

اور اگر کوئی مقروض تنگدست ہو تو فراخی تک کی مہلت دو اور اگر بخش دو تو تمہارے واسطے بہتر ہے

كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸۰﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۖ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ

جو تم اس بات کو سمجھو اور اُس دن سے ڈرو جس میں تم اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے پھر جو کچھ کسی نے

نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۸۱﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَدَايَنْتُمْ

کمایا ہے پورا پورا اُسے دیا جائیگا اور اُن پر ظلم نہ کیا جائیگا ۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو ۔ جب تم ایک مدت وقت

بِدَيْنٍ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ۚ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ ۪ وَلَا

مقرر تک اُدھار کا لین دین کرو تو اُسکو لکھ لیا کرو ۔ اور چاہئے کہ تمہارے درمیان کوئی لکھنے والا انصاف کے ساتھ لکھ دیا

يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ

کرے اور کوئی کاتب لکھنے سے انکار نہ کرے جس طرح اللہ نے اُسکو سکھایا ہے اُسی طرح وہ لکھ دیا کرے ۔ اور جسپر حق ہے وہ بولکر لکھوایا کرے

وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـًٔا ۚ فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا

اور اللہ سے ڈرتا رہے جو اُس کا رب ہے قرض میں سے کسی قسم کی کمی نہ کرے ۔ اور اگر وہ شخص جسپر حق ہے کم عقل یا ضعیف ہو

اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ۚ وَاسْتَشْهِدُوْا

یا وہ اپنے مطلب کرنے سے معذور ہے تو اُس کا والی انصاف کے ساتھ بیان کر دے ۔ اور مردوں میں سے

تو وارث ہونے جاتا ہے اُن سب کاموں میں جن میں تو ہاتھ لگا دے برکت دیوے۔ زبور ۱۵ وہ جو اُنہیں جو خداوند سے ڈرتا ہے وہ جو اپنی ضرر پر قسم کھاتا ہے اور بدلتا نہیں وہ جو سود کیلئے قرض نہیں دیتا اور بے گناہوں کے ستانے کیلئے رشوت نہیں لیتا وہ جو یہ کرتا ہے کبھی نہ ٹلے گا۔ زبور ۱۱۲ تاریکی میں راستکاروں کیلئے نور چمکتا ہے کہ وہ مہربان اور دردمند اور صادق ہے نیک آدمی مہربانی کرتا ہے اور قرض دیتا وہ اپنی کارروائی راستی سے کریگا یقیناً اُسکو کبھی جنبش نہ ہوگی صادق کی یادگاری ابدی ہوگی۔ **امثال** جو سود خوری اور ظلم سے اپنی دولت بڑھاتا ہے وہ اُس کیلئے جو مسکینوں پر رحم کریگا جمع کرتا ہے

ملے بیع چار طرح ہو سکتی ہے (۱) نقد بہ نقد یعنی ابھی دینا اور ابھی لینا اسکا نام تجارت حاضرہ ہے (۲) اُدھار کو اُدھار سے فروخت کرنا کہ اسقدر روپیہ دیا جائیگا اور اسقدر جنس لیجائیگی (۳) کسی چیز کو اُدھار سے فروخت کرنا اسکا نام بیع العین بالدین ہے مثلاً تم کوئی چیز خریدی اور اُسکا روپیہ بعد میں دیا جائے (۴) بیع الدین بالعین یا بیع السلم اور بیع السلف بھی کہتے ہیں اس میں روپیہ تو اُسی وقت دیا جاتا اور جنس بعد میں ایک وقت مقرر تک لیجاتی ہے ہمارے مُلک میں اسکو بدنی کہتے ہیں

۳۸ ع ۶

منزل ۱

شَهِيدَيْنِ مِن رِّجَالِكُمْ فَإِن لَّمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّن

دو گواہ ملہ مقرر کر لیا کرو　ہاں اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں گواہ کرو جن پر تم راضی ہو سکو تاکہ

تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَن تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَىٰ

اگر ایک اُن میں سے بھول جائے تو دوسری یاد کرا دے

وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا وَلَا تَسْأَمُوا أَن تَكْتُبُوهُ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا

اور جب گواہ بلائے جاویں تو انکار نہ کریں　اور معاملہ میعادی چھوٹا ہو یا بڑا　اُس کے لکھنے میں

إِلَىٰ أَجَلِهِ ذَٰلِكُمْ أَقْسَطُ عِندَ اللَّهِ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنَىٰ أَلَّا تَرْتَابُوا إِلَّا

سستی نہ کرو　یہ اللہ کے نزدیک زیادہ منصفانہ شہادت کیواسطے زیادہ مضبوط　اور شبہات دور کرنے کے زیادہ قریب ہے

أَن تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا تَكْتُبُوهَا

لیکن اگر سودا نقد ہو جو دست بدست لیا دیا کرتے ہو　تو اُس کے نہ لکھنے میں تم پر کوئی گناہ نہیں (لیکن) جب خرید و فروخت کرو

وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ وَإِن تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ

تو گواہ کر لیا کرو　اور کاتب دستاویز کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچایا جاوے نہ گواہ کو　اور اگر ایسا کرو گے تو یہ تمہاری

فُسُوقٌ بِكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٢٨٢﴾ وَإِن كُنتُمْ

شرارت ہوگی　اور اللہ سے ڈرو　اللہ تمکو سکھاتا ہے　اور اللہ ہر شے کا جاننے والا ہے　اور اگر تم

عَلَىٰ سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهَانٌ مَّقْبُوضَةٌ فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُم بَعْضًا

سفر میں ہو اور کوئی کاتب نہ مل سکے تو رہن با قبضہ رکھ لیا کرو　اور اگر تم میں سے ایک کا ایک اعتبار کرے تو

فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَن

جس پر اعتبار کیا گیا ہے وہ اپنی امانت کو پورے طور پر ادا کر دے اور اللہ سے ڈرتا رہے جو اُس کا رب ہے　اور گواہی کو مت چھپایا کرو　جو اُس کو

يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴿٢٨٣﴾ لِّلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا

چھپاتا ہے　تحقیق وہ اپنے قلب کو گنہگار کرتا ہے اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اس کو جاننے والا ہے　جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ

فِي الْأَرْضِ وَإِن تُبْدُوا مَا فِي أَنفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُم بِهِ اللَّهُ فَيَغْفِرُ

زمین میں ہے اللہ کی ملکیت ہے　اور جو کچھ تمہارے نفسوں میں ہے خواہ تم اُس کو ظاہر کرو یا چھپاؤ　اللہ اُس کے ساتھ تمہارا حساب کرے گا　پھر جسکو

منزل ۱

رکوع ۳۹

...س میں جنس کی مقدار اور وقت اور مقام کا تعین ہونا ضروری ہے۔ سلہ املاء اور املال کے معنی لغت میں بتا لکھوا دینا ...

سلہ بنا میں چار شاہد اور اکثر معاملات میں دو شاہد کافی ہیں اگر ایک مرد نہ ہو تو اسکے بجائے دو عورتیں ہو جائیں مگر حدود اور

قصاص کے معاملہ میں دونوں مرد ہوں عورتیں نہ ہوں قتل قسامہ میں پچاس شاہدوں کی ضرورت ہوتی ہے سلہ اس سے

ثابت ہوا کہ الفاظ کی درستی سے حدیث ضعیف نہیں ہوتی۔

لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۸۴﴾ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ

چاہے گا بخشے گا اور جسکو چاہے گا عذاب کرے گا — اور اللہ ہر شے پر قادر ہے — جو کچھ اُس کی طرف

بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَ

اُس کے رب کی طرف سے اوتارا گیا ہے رسول اُسپر ایمان لایا ہے اور مومنین بھی تمام کے تمام اللہ اُسکے فرشتوں[1] اور اُس کی کتابوں

رُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۗ غُفْرَانَكَ

اور اُس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں ہم اُس کے رسولوں میں کسی ایک میں فرق نہیں کرتے - اور انھوں نے کہا ہمنے سُنا اور اطاعت کی اے ہمارے رب

رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ

تیری بخشش اور محافظت چاہئے - اور تیری طرف ہی بازگشت ہے - اللہ کسی نفس کو اُس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا — اُسی کیواسطے جو کچھ اُسنے کمایا

عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ

اور اُسی کے اوپر جو کچھ اُسنے کمایا ہے — اے ہمارے رب تو ہماری گرفت نہ کر - اگر ہم بھول گئے یا خطا کر بیٹھے اے ہمارے رب تو ہمپر وہ بوجھ نہ ڈال جو تونے

عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا

ہمسے پہلوں پر ڈالا تھا[2] — اے ہمارے رب ہمسے وہ چیزیں مت اُٹھوا جسکے اُٹھانے کی

بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۟ وَاغْفِرْ لَنَا ۟ وَارْحَمْنَا ۟ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾

ہمکو طاقت نہیں ہمیں معاف کر اور ہماری بخشش و محافظت کر اور ہمپر رحم کر تو ہی ہمارا مولا ہے پس تو نافرمان لوگوں پر ہماری مدد کر -

ع ۸ / ۱۱ / منز

[1] ملائکہ پر ایمان لانا اسوجہ سے ضروری ہے کہ تمام نیک تحریکیں ملائکہ سے پیدا ہوتی ہیں اگر ان تحریکوں کو سمجھ کر انسان فوراً اُن پر کاربند ہو جایا کرے تو بآسانی اپنی اصلاح کر کے ترقیات بیغایات حاصل کر سکتا ہے بدی کرتے کرتے جو نیک خیال پیدا ہوتا ہے یہ ملک کی تحریک سے ہوتا ہے اگر یہ خیال فطرتی ہوتا تو ضرور تھا کہ پہلے سے اس کی تحریک ہوتی نہ کہ دفعتاً عین بد ارادوں اور بد فعلیوں کے اثنا میں - پس اس تحریک کو ماننا اور اُس کی قدر کرنا نہایت ضروری ہے اِسیواسطے اسلام میں ایمان بالخدا و بالکتب و بالرسل کے ساتھ ایمان بالملائکہ بھی لازمی ہے کیونکہ یہ تمام انسانی اصلاحوں اور ترقیات کا ذریعہ ہے براہمو لوگ تمام انبیا کی تکذیب کرتے ہیں اور آریہ لوگ سوائے وید کے اور کسی کتاب کو الہامی نہیں مانتے یہ باتیں خداوند عالم کی ربوبیت عامہ اور رحم و رحمانیت تامہ کے خلاف ہیں کہ ایک طرف تو انسان کو ظلمات کے گرداب میں پھنسا کر چھوڑ دے جیسا کہ براہموں کا خیال ہے کہ ہماری عقل کافی رہنما ہے دوسری طرف کسی نامعلوم زمانہ میں مفقود الخبر لوگوں یا کسی گمنام قوم و ملک پر الہام نازل کر کے تمام عالم کو بیخبر اور ظلمات شبہات میں چھوڑ دے جیسا کہ آریہ سماجیوں کا خیال ہے کہ بس وید ہی آسمانی کتاب ہے جس کے زمانہ نزول کا پتہ نہیں جسکی زبان دنیا سے ناپید ہو چکی جس کی زبان نہایت مبہم مشتبہ اور ذو معنی ہے اصل بات یہی ہے کہ ہر زمانہ اور ہر قوم میں نبی آتے رہے اور آخر کار اُن کی تبلیغ کمال کو پہنچکر خاتم النبین کی ذات میں وحی نبوت کا خاتمہ ہوا مگر وحی ولایت تاقیامت جاری ہے جو وحی نبوت کا زندہ نمونہ ہے - [2] صحیحین میں روایت ہے کہ جسنے سورہ البقر کی آخر کی دونوں آئتیں رات میں پڑھ لیں تو اُس شب میں اُسکے واسطے کافی ہیں حدیث مسلم میں ہے کہ جبرائیل نے آنحضرت صلعم سے کہا کہ آپکو خوشخبری ہو کہ دو نور آپ کو ایسے دیئے گئے کہ اس سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے تھے ایک سورہ فاتحہ

دوسرے خاتمہ سورہ بقر — نبیہ: وہ آئتیں جن پر سورہ کا بعد ختم ہوتی ہیں (؟)

سورۃ آل عمران نزلت بالمدینۃ ثم الاخر وھی مائتا آیۃ

سورۂ آل عمران مدینہ میں نازل ہوئی اس کی دو سو آیتیں ہیں اسکے بعد سورۂ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع ساتھ نام اللہ جو بڑا رحمان اور رحیم ہے

الٓمٓ ۝۱ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۝۲ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ

الم اللہ وہ ہے کہ کوئی ذات پرستش و محبت کے قابل سوائے اُس کے نہیں جو خود زندہ اور دوسروں کی زندگی کا موجب خود قائم اور دوسروں کے قیام کا باعث ہے اُس نے

مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۝ مِنْ قَبْلُ هُدًى

حق و حکمت سے بھری ہوئی کتاب نازل کی ہے جو پہلی باتوں کی تصدیق کرنیوالی ہے اور توریت و انجیل پہلے نازل فرمائی جیسے لوگوں کے واسطے ہدایت ہے ؎

لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۝۳ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ

اور فرقان نازل کی تحقیق جن لوگوں نے اللہ کی نشانیوں سے کفر کیا اُن کیواسطے عذاب

شَدِيْدٌ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝۴ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ

شدید ہے اور اللہ زبردست انتقام لینے والا ہے ؎ تحقیق اللہ پر کوئی شے خواہ زمین میں ہو یا آسمان میں مخفی ہوئی نہیں

وَلَا فِي السَّمَاۗءِ ۝۵ هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاۗءُ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا

وہی ہے جو رحموں کے اندر جسطرح چاہتا ہے تمھاری صورتیں بناتا ہے کوئی معبود

هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۶ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ

مطلوب نہیں ہے مگر وہی جو زبردست حکمت والا ہے - وہی اللہ ہے جسنے تیری طرف کتاب اُتاری ہے اُس میں سے بعض آیات محکمات

؎ یہاں پر مصدقا لما بین یدیہ الگ ہے اور نزل التوراۃ والانجیل الگ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ بین یدیہ سے مراد توریت و انجیل نہیں ہے تمام بیشین یدی عذاب شدید بھی آیا ہے پس یہ اس پیشینگوئی کی طرف اشارہ ہے جو ۲۱ یسعیاہ میں ہجرت کی بابت بہ تفصیل ذیل ہے۔

یسعیاہ باب ۲۱ - عرب کی بابت الہامی کلام عرب کے صحرا میں تم رات کو کاٹو گے اے ددانیوں کے قافلو - پانی لیکر پیاسے کا استقبال کرنے آؤ اسے تیما کی سرزمین کے باشندو روٹی لیکر بھاگنیوالے کے ملنے کو نکلو - کیونکہ وے تلواروں کے سامنے سے ننگی تلوار سے اور کھینچی ہوئی کمان سے اور جنگ کی شدت سے بھاگے ہیں - کیونکہ خداوند نے مجھ کو یوں فرمایا ہنوز ایک برس ہاں مزدور کے سے ایک ٹھیک برس میں قیدار کی ساری حشمت جاتی رہے گی - اور تیراندازوں کو جو باقی رہے قیدار کے بہادر لوگ گھٹ جائینگے - کہ خداوند اسرائیل کے خدا نے یوں فرمایا - یہ پیشینگوئی تو بدر میں پوری ہو چکی جس میں کفار مکہ نے سخت شکست کھائی ابوسفیان مسلمان ہو گیا اور بڑے بڑے سردار بجز چند کے ہلاک ہوئے - اہل کتاب وہ انتقامی پیشینگوئی پوری ہونی باقی ہے جو یہود کی نسبت یرمیاہ میں درج ہے بہ تفصیل ذیل ہے یرمیاہ ۵ اس لئے خداوند فرماتا ہے پھر میں تمسے بگاڑ کروں گا اور تمہارے لڑکوں کے لڑکوں سے بھی بگاڑ کروں گا یرمیاہ ۳ عرب کی مانند جو بیابان میں گھات لگاتا ہے تو راہوں پر بیٹھی ہے تو نے اپنی زناکاریوں اور بدکاریوں سے زمین کو ناپاک کیا اس لئے بارش نہیں ہوتی اور آخری برسات نہیں ہوئی تیری پیشانی پر فاحشہ پن ظاہر ہے اور تو شرم نہیں مانتی پس مصدقا لما بین یدیہ سے مراد اسجگہ پر اُس پیشنگوئی کی

هُنَّ أُمُّ الْكِتٰبِ وَأُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ فَأَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ

ہیں جو کتاب کی اصل ہیں اور باقی متشابہ ہیں ملہ پس جن کے دلوں میں کجی ہے فتنہ بعد

مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيْلِهٖ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيْلَهٗ إِلَّا اللّٰهُ

تاویل کی خواہش سے وہ اُسی حصّہ کی پیروی کرتے ہیں جو اُس میں سے متشابہ ہے اور اُس کی تاویل کوئی نہیں جانتا مگر اللہ

وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا

اور وہ لوگ جو پختہ علم والے ہیں کہتے ہیں کہ ہم اُس پر ایمان لائے سب کا سب ہمارے رب کے پاس سے ہے مگر سوا نصیحت کوئی

تصدیق کرنیوالا ہے جو توریت میں عذاب اہل مکہ و یہود کی بابت تھے اور جسکی نسبت قرآن نے بھی یہ پیشینگوئی کی ہے دوسرے معنے جو حق کے ہو سکتے ہیں یہ ہیں (۱) دعوی پر دلائل بیان کرنا (۲) سچ کو سچ اور باطل کو باطل کرنا (۳) پیشینگوئیوں کے مطابق ظہور ہونا سے یعنی فیصلہ بدر جسکی نسبت يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ﴿۱۰ع۱﴾ زبور ۹۴ اے خداوند انتقاموں کے خدا جلوہ گر ہو اے جہان کے انصاف کرنیوالے اپنے تئیں بلند کر۔ اور گھمنڈ کرنیوالوں کو بدلہ دے۔ زبور ۱۰۳ تا ۱۰ خداوند سارے مظلوموں کی صداقت اور انصاف کرتا ہے اُسنے اپنی راہیں موسیٰ کو بتلائیں اور اپنے کام بنی اسرائیل کو خداوند رحیم و کریم ہے غصے ہونے میں دھیما اور شفقت میں بڑھکر ہے اُس کا جھنجلانا دائمی نہیں وہ اپنے غصّہ کو ابد تک نہیں رکھ چھوڑتا اُسنے ہمارے گناہوں کے مطابق ہم سے سلوک نہیں کیا اور ہماری بدکاریوں کے مطابق بدلا نہیں دیا۔

ملہ محکم اور متشابہ کے معنی میں مفسرین نے بہت اختلافات پیدا کرکے پیچ و تاب کھائے ہیں ذیل میں ہم اُن کا مختصر بیان کرتے ہیں (۱) قرآن مجید ایک مقام پر فرماتا ہے كِتٰبٌ أُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ﴿۱۱﴾ یہ کتاب ایسی ہے کہ اس کی آیتیں محکم کی گئی ہیں پھر حکمت اور خبر والے خدا کی طرف سے اُس کی تفصیل بھی کی گئی ہے دوسرے مقام پر ہے اَللّٰهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا ﴿۲۳﴾ اللہ نے نہایت ہی عمدہ کلام اتارا ہے یعنی کتاب جو متشابہ ہے تیسرا مقام یہی ہے جسپر بحث ہو رہی ہے هُوَ الَّذِيْ أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتٰبِ وَأُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ وہی ہے جسنے تجھپر کتاب اُتاری ہے اس میں سے آیتیں محکم ہیں اور باقی متشابہ۔ ان آیات پر نظر ڈالنے سے ثابت ہوتا ہے کہ کُل قرآن محکم بھی ہے اور متشابہ بھی اور ایک لحاظ سے بعض حصے محکم ہیں اور بعض متشابہ ظاہر الفاظ میں یہ تینوں بیان ایک دوسرے کے خلاف معلوم ہوتے ہیں مگر حقیقتاً اختلاف قرآنی آیات میں ممکن نہیں کیونکہ قرآن مجید خود فرماتا ہے وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴿۸۲﴾ اگر یہ غیر اللہ کی طرف سے ہوتا تو اس میں اختلاف ضرور پاتے پس صاف یہ نتیجہ نکلا کہ یہ اختلاف مختلف طبقات انسانی کے لحاظ سے ہے ایک تو ادنیٰ درجہ کی لیاقتوں کے لوگ ہیں جو بلا سمجھائے کچھ بھی نہیں سمجھ سکتے اُن کے لحاظ سے تمام قرآن متشابہ ہے دوئم اعلیٰ درجہ کے لوگ ہیں جو منازل قرآن طے کرکے تمام قرآن کو صاف طور پر سمجھ چکے ہیں اُن کے لحاظ سے تمام قرآن محکم ہے سوئم درمیانی درجہ کے لوگ ہیں جنکے نزدیک بعض حصے قرآن کے محکم ہیں بعض متشابہ متشابہ کے یہ معنی کرنا کہ وہ کسی کی سمجھ میں ہی نہیں سکتے قرآن مجید کے ایک حصہ کثیر کو بلکہ تمام کو لغو اور فضول ٹھیرا دینا ہے (۲) بخاری میں مجاہد کی تفسیر سے متشابہ کے یہ معنی لکھے ہیں يُصَدِّقُ بَعْضُهٗ بَعْضًا (۳) تیسرے معنی متشابہ کے بطن قرآن کے گئے ہیں جیسا کہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کریم سات لغت پر نازل ہوا ہے

وقف لازم

معانقہ

أُولُوا الْأَلْبَابِ ۝ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ

وانش مند لوگ ہی نصیحت پکڑتے　اے ہمارے رب تو ہمارے دلوں کو ہدایت دیکر پیچھے کج مت کر　اور اپنی جناب سے رحمت عطا کر

رَحْمَةً ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ رَبَّنَا إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ

تحقیق تو بڑا بخشنے والا ہے　اے ہمارے رب تو لوگوں کو ایک ایسے دن کے واسطے جمع کرنیوالا ہے جسمیں کوئی شک نہیں

جس کی ہر ایک آیت میں ظہر اور بطن ہے اور ہر حد کیلئے ایک مطلع ہوتا ہے (دیکھو مشکوٰۃ کتاب العلم) ظہر سے مراد محکم اور بطن سے مراد متشابہ ہے ان معنوں کی تائید قرآن مجید سے ہی ہوتی ہے کیونکہ محکمات کی نسبت فرمایا ہے هُنَّ أُمُّ الْكِتٰبِ تو جب محکمات کل کتاب کی ماں ہوئی تو ظاہر ہے کہ جو اُس کے بطن سے نکلے وہ متشابہ ہے۔ اس لحاظ سے بھی کل قرآن مجید ظاہری معنی کے لحاظ سے محکم ہے اور باطنی معنوں کے لحاظ سے متشابہ ہے تو ظہر اور بطن کے معنی ہوئے دوسرے الفاظ حد و مطلع جو حدیث ابن مسعود میں ہیں وہ بھی تفسیر کے محتاج ہیں حد وہ مقام ہے جہاں تک معنی کلام کی رُو سے فہم کی رسائی ہو اور اُس سے آگے نہ بڑھ سکے مطلع وہ مقام ہے کہ انسان صعود کرتا کرتا ملک العلام کے شہود پر مطلع ہو جاوے (۴) محکمات وہ آیات ہیں جن میں دوسرے معنی کا احتمال نہو سکے اور جو مطلب ہے وہ صاف صاف سمجھ میں آسکے چنانچہ توحید اور اعمال حسنہ کے متعلق جسقدر آیات ہیں وہ صاف اور محکم ہیں متشابہات وہ آیات ہیں جن میں کئی معنی ہو سکیں یا تمثیل یا مجاز یا استعارہ پایا جاوے مثلاً بہت سی آیات ذات و صفات باریتعالیٰ احوال بہشت و دوزخ اور کیفیت ملائیکہ و روح کے بارے میں ہیں انہی میں الفاظ ذیل کو ابتدائی سلوک و عرفان کے لحاظ سے متشابہ کہہ سکتے ہیں کیونکہ بعد میں زیادتی عرفان ہو کر تمام مشکلات سے صاف ہو جاتی اور ظلمتیں دور ہو کر ایک نور مل جاتا ہے وجہ اللہ۔ ید اللہ سمیع۔ بصیر۔ کلم اللہ۔ غضب اللہ۔ قہار۔ استوای علی العرش۔ حی لا یموت۔ کلمۃ اللہ۔ روح اللہ۔ اولی اجنحۃ۔ یحملون العرش یحمل عرش ربک یومئذٍ ثمانیہ۔ موتیٰ صم بکم عمی۔ قلوبنا غلف۔ ران علیٰ قلوبہم ان میں سے بعض کے کئی معنی ہو سکتے ہیں بعض میں تمثیل یا مجاز یا استعارہ ہے تاہم یہ الفاظ ایسے ہیں کہ ہر ایک انسان اپنے اپنے عرفان کے مطابق ایک مفہوم قائم کر سکتا ہے پھر ایک وقت ان کی حقیقت حق الیقین کے طور پر منکشف ہو جاتی ہے تورات و انجیل میں تو متشابہات کا کچھ حد و انتہا ہی نہیں قرآن مجید میں تو بہت ہی کم ہیں ساتھ ہی آیات محکمات میں اُن کی نسبت صاف طور پر فرما دیا ہے مثلاً خدا کا منہ۔ خدا کا ہاتھ۔ خدا کی نظر اور خدا کی شنوائی انسانوں سے کوئی مشابہت نہیں رکھتے لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ اُس کی مثال کوئی شے نہیں پس متشابہات میں بحث کرنا سراسر لغو ہے اُن کی حقیقت کو خود اللہ کریم ہی جب چاہے اپنے سچے طالب پر خود ظاہر فرماتا ہے وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللّٰهُ سچے دانایوں کا یہی کام ہے کہ ان ظاہر الفاظ سے جیسی کچھ بار یک حقیقت اُن کی سمجھ میں آسکتی ہے اُس کو مانیں جیسا کہ خود قرآن مجید فرماتا ہے وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا اور جو سچے علم والے لوگ ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے سب کچھ ہمارے رب کے پاس سے ہے۔ ان معنوں کے مصدق وہ قراءت ہائے شاذہ بھی ہیں چنانچہ ابن عباس اس آیت کو اسطرح پڑھتے تھے وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللّٰهُ وَيَقُولُ الرَّاسِخُونَ آمَنَّا بِهِ رواہ عبد الرزاق و ابن جریر ابن مسعود کی قراءت حسب قول ابن جریر یہ ہے اِنْ تَأْوِيلُهُ إِلَّا عِنْدَ اللّٰهِ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ ۔ ظاہر ہے کہ ایمان لانا ایسی ہی بات پر ہوتا ہے جس کا سر درست یقینی علم نہ ہو سکے اس قسم کی بیانات دین سے ہی مختص نہیں بلکہ ہر ایک علم اور ہر ایک فن میں بہت سی

منزل ۱

إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُخْلِفُ ٱلْمِيعَادَ ﴿٨﴾ إِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ لَن تُغْنِىَ عَنْهُمْ أَمْوَٰلُهُمْ

تحقیق اللہ وعدے کا خلاف نہیں کرتا — تحقیق جن لوگوں نے کفر کیا اُن کے مال اللہ کی طرف سے اُن کے کچھ کام نہ آئینگے

وَلَآ أَوْلَٰدُهُم مِّنَ ٱللَّهِ شَيْـًٔا ۖ وَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمْ وَقُودُ ٱلنَّارِ ﴿٩﴾ كَدَأْبِ ءَالِ

نہ اُن کی اولاد — اور یہی لوگ دوزخ کا ایندھن ہیں — جسطرح کہ آل

باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ اُن کا ثابت کرنا محال ہوتا ہے اس لئے اُن کو ماننا پڑتا ہے کیونکہ اُن کی بغیر کام نہیں چلتا۔ تاہم قرآن مجید نے جس مضمون کے بیان کیواسطے متشابہ الفاظ استعمال کئے ہیں وہ ایسے ہیں کہ اُن سے بڑھکر اور اُن سے زیادہ صاف اور الفاظ ہو ہی نہیں سکتے مثلاً خدا سمیع وبصیر علیم۔ و حکیم اور خبیر ہے وہ مومنوں کے ساتھ ہے اُس کا ہاتھ مومنوں کے ہاتھ پر ہے۔ اب جس مضمون کو یہ الفاظ ادا کر رہے ہیں اِن سے بڑھکر کوئی الفاظ تجویز کرکے دکھاؤ اُس کی معلومات تصرفات اور قدرت ظاہر کرنے کیواسطے اِن سے زیادہ عام فہم الفاظ ہو ہی نہیں سکتے اب رہا یہ سوال کہ اُس کے کان یا آنکھ۔ یا زبان۔ یا دماغ یا دل کس قسم کے ہیں اور وہ کسطرح سنتا یا دیکھتا یا بولتا۔ یا سمجھتا یا محبت یا نفرت کرتا ہے اُس کی کیفیت و ماہیت کو پہنچنا انسان کا کام نہیں یہ سوال تو آجتک کسی شی کی نسبت حل نہیں ہوا کہ اُس میں فلاں خواص کیوں اور کسطرح ہیں وہ وہ میں اپنے خواص کیوں اور کسطرح ہیں اور سکتے میں کیوں اور کسطرح ہیں۔ ذات باری تعالیٰ کی نسبت یہ سوال کرنا کہ وہ کیوں اور کسطرح ہے سمیع وبصیر علیم وخبیر اور خالق وقدیر ہے انسانی احاطہ سے باہر قدم مارنا ہے۔ ہاں مشرک طبع اور عجمی لوگ ایسے الفاظ سے خدا کیلئے جسم تجویز کر سکتے ہیں سو اُس کی نسبت صاف فرما دیا وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُۥٓ إِلَّا ٱللَّهُ ۗ اُس کی کیفیت ماہیت کو سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا تاویل کے معنی اصل حقیقت و انجام کے ہیں جیساکہ آیات ذیل سے ظاہر ہے يَٰٓأَبَتِ هَٰذَا تَأْوِيلُ رُءْيَٰىَ ۱۲ هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا تَأْوِيلَهُۥ ۚ يَوْمَ يَأْتِى تَأْوِيلُهُۥ لَيْسَ كَمِثْلِهِۦ شَىْءٌ ۖ اُس کی مثال کوئی شی نہیں لَّا تُدْرِكُهُ ٱلْأَبْصَٰرُ وَهُوَ يُدْرِكُ ٱلْأَبْصَٰرَ ۖ اُس تک حواس نہیں پہنچ سکتے مگر وہ تمام حواس کو پہنچتا ہے پھر اور بھی صاف طور پر فرما دیا قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ ٱللَّهُ ٱلصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ كُفُوًا أَحَدٌۢ اسیطرح کیفیت ملائکہ و روح اور بہشت و دوزخ کا حال جو متشابہات میں بیان فرمایا گیا ہے وہ اسیطرح ممکن تھا ایک وقت اُن کی اصل حقیقت پر عارفین کو اطلاع ملکر یقین کامل حاصل ہو جاتا ہے جیساکہ آیت ذیل سے ظاہر ہے وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُۥٓ إِلَّا ٱللَّهُ ۗ وَٱلرَّٰسِخُونَ فِى ٱلْعِلْمِ جسطرح بیان ہوا ہے اُسی طرح پر ایمان لانا دانائوں کا کام ہے اور اُن میں بحثیں اُٹھانا بددینوں اور مفسدوں کا کام ہے۔ ایک محقق اور طالب کیواسطے ایک وقت متشابہات میں اطمینان حاصل ہوکر حق الیقین کی صورت پیدا ہو جاتی ہے ابتدا میں ہر ایک طالب کو چاہئے کہ متشابہات کے الفاظ پر ایمان رکھے اور دعا کرتا رہے رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً ۚ إِنَّكَ أَنتَ ٱلْوَهَّابُ پس ابتدائی مدارج اور کسطرح و کیوں کے لحاظ سے جسطرح عالم کی ہر ایک شے متشابہ ہے اسی طرح پر قرآن مجید بھی متشابہ ہے مگر جوں جوں ایک طالب حق معرفت میں ترقی کرتا ہے توں توں تمام حجاب دور ہوکر صاف نور نظر آتا جاتا ہے گویا کہ ایک لحاظ سے تمام قرآن کریم متشابہ ہے اور ایک لحاظ سے تمام کا تمام محکم ہے (۵) محکم سے مراد ظاہری معنی ہیں اور تاویل سے مراد اُن پیشینگوئیوں کا انجام ہے جو ظاہری معنوں کی وجہ سے موجود ہیں کیونکہ تاویل کے معنی انجام بھی ہیں جیساکہ ابھی ثابت کیا جا چکا ہے۔ اِس انجام کو واقعی طور پر جو

فِرْعَوْنَ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ

فرعون اور وہ لوگ جو اُن سے پہلے تھے اُنہوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی پس اللہ نے اُن کے گناہوں کے سبب سے اُنہیں پکڑ لیا

وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ⑩ قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ

اور اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے نافرمان سرکش لوگوں کو سُنا دے کہ عنقریب تم مغلوب کئے جاؤ گے اور

اللہ تعالیٰ کوئی نہیں جانتا۔ قبل از وقت اُن کے ظاہر الفاظ پر ایمان رکھنا اور حقیقت کو حوالہ بخدا کرنا حقیقی دانایوں کا کام ہے مثلاً اِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۞ اِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۞ اِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۞ اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۞ اِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۞ وغیرہ آیات کو ظاہری الفاظ کے مطابق مانتے چلے آتے تھے اب اس زمانہ میں اُن کی اصل حقیقت ظاہر ہو گئی تورات و انجیل میں متشابہات نہایت کثرت سے ہیں جن کے سمجھنے میں دھوکا کھا کر اہل کتاب سخت غلطیوں میں پڑے ہیں ذیل میں چند مثالیں نمونہ کے طور پر درج کی جاتی ہیں پیدائش ۳ اور اُنہوں نے خداوند خدا کی آواز جو ٹھنڈے وقت باغ میں پھرتا تھا سُنی۔ پیدائش ۵ جس دن خدا نے آدم کو پیدا کیا خدا کی صورت پر اُسے بنایا نر و ناری اُنہیں پیدا کیا۔ پیدائش ۳۲ اور یعقوب اکیلا رہ گیا اور وہاں پو پھٹنے تک ایک شخص اُس سے کشتی لڑا کیا خروج ۱۳ اور خداوند دن کو بدلی کے ستون میں تاکہ اُن کو راہ بتاوے اور رات کو آگ کے ستون میں ہو کے تاکہ اُنہیں روشنی بخشے اُن کے آگے چلا جاتا تھا کہ دن رات چلے جائیں۔ خروج ۱۶ اور کیا دیکھتے ہیں کہ خداوند کا جلال بدلی میں ظاہر ہوا خروج ۱۷ اور اپنا عصا جو تو نے دریا پر مارا تھا اپنے ہاتھ میں لے اور جا اور دیکھ میں وہاں حوریب کی چٹان پر تیرے آگے کھڑا ہوؤں گا تو اُس چٹان کو ماریو اُس سے پانی نکلے گا تاکہ لوگ پیویں خروج ۲۰ تب وے لوگ دور ہی کھڑے رہے اور موسیٰ کالی بدلی کے جس میں خدا تھا نزدیک گیا خروج ۲۴ اور اُس نے موسیٰ سے کہا کہ خداوند پاس چڑھ آ۔ تو اور ہارون اور ندب اور ابیہو اور بنی اسرائیل کے بزرگوں میں سے ستر شخص تم دور سے سجدہ کرو اور موسیٰ اکیلا خداوند کے نزدیک آوے پر وے نزدیک نہ آویں اور لوگ اُس کے ساتھ نہ چڑھیں خروج ۲۴ اور ساتویں دن اُس نے بدلی میں سے موسیٰ کو بلایا اور خداوند کا جلال بنی اسرائیل کی نظر میں پہاڑ کی چوٹی پر بھسم کرتی آگ کی مانند دکھائی دیتا تھا اور موسیٰ بدلی کے درمیان چلا گیا اور پہاڑ پر چڑھ گیا اور موسیٰ پہاڑ پر چالیس دن رات رہا۔ گنتی ۱۲ تب خداوند بدلی کے ستون میں ہو کے اُترا اور خیمہ کے دروازہ پر کھڑا ہوا اور ہارون و مریم کو بلایا وے دونوں آئے تب اُس نے فرمایا کہ میری باتیں سُنو اگر تم میں سے کوئی نبی ہوتا تو میں جو خداوند ہوں اپنے تئیں رویا میں اُسے معلوم کرواتا اور اُس سے خواب میں باتیں کرتا۔ ایوب ۳۸ تو کہاں تھا جب میں نے زمین کی بنیاد ڈالی۔ بتلا اگر تو سمجھ حاصل کی ہے کس نے اُس کا اندازہ رکھا۔ کچھ تو جانتا ہے یا کس نے اُس پر سوت کھینچا۔ کونسی چیز پر اُس کی نیویں دھری گئیں یا کس نے اُس کے کونے کا پتھر بٹھایا جب صبح کے ستارے مل کے گاتے تھے اور سارے بنی اللہ خوشی کے مارے للکارتے تھے زبور ۴ اے خداوند تو اپنے چہرہ کا جلوہ ہم پر روشن کر زبور ۶۸ یہ وہ پہاڑ ہے جس میں خدا نے بسنا چاہا ہے ہاں خداوند اُس میں تا ابد بسے گا خدا کی گاڑیاں بیس ہزار ہیں بلکہ ہزار ہا ہزار ہیں خداوند اُن کے درمیان ہے سینا مقدس میں ہے زبور ۱۲۳ میں نے اپنی آنکھیں تیری طرف اُٹھائیں اے آسمان پر بیٹھنے والے یرمیاہ ۲۵ خداوند بلندی پر سے گرجیگا اور اپنے مقدس مکان سے آواز سُنائیگا وہ بڑے زور شور سے اپنی چراگاہ کے اوپر گرجیگا

منزل ۱

إِلَىٰ جَهَنَّمَ ۚ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۲﴾ قَدْ كَانَ لَكُمْ آيَةٌ فِي فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۖ فِئَةٌ

جہنم کی طرف اُٹھائے جاؤ گے اور وہ بُرا ٹھکانا ہے [۱] تحقیق تمہارے واسطے دو گروہوں کے جنگ میں ایک نشان تھا ایک

تُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأُخْرَىٰ كَافِرَةٌ يَرَوْنَهُم مِّثْلَيْهِمْ رَأْيَ الْعَيْنِ ۚ وَ

گروہ فی سبیل اللہ لڑتا تھا اور دوسرا کافر تھا وہ اُن کو آنکھوں سے اپنے سے دو چند دیکھتے تھے اور

اللَّهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهِ مَن يَشَاءُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّأُولِي الْأَبْصَارِ ﴿۱۳﴾ زُيِّنَ

اللہ اپنی امداد سے جسکی چاہتا ہے مدد کرتا ہے تحقیق اس میں اہل بصیرت کیواسطے عبرت ہے لوگوں

لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنطَرَةِ مِنَ

کیواسطے نفسانی خواہش کی چیزیں مثلاً عورتیں بیٹے سونے چاندی کے جمع کئے ہوئے ڈھیر

الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ۗ ذَٰلِكَ مَتَاعُ

عمدہ عمدہ گھوڑے اور مویشی اور کھیتی خوشنما اور مرغوب معلوم ہوتی ہیں [۲] دنیاوی زندگی کے

الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَاللَّهُ عِندَهُ حُسْنُ الْمَآبِ ﴿۱۴﴾ قُلْ أَؤُنَبِّئُكُم بِخَيْرٍ مِّن

سامان ہیں اور اچھا ٹھکانا تو اللہ ہی کے پاس ہے (اے نبی) تو ان سے کہدے کہ کیا میں تم کو

یوحنا [۶ : ۴۸] زندگی کی روٹی میں ہوں تمہارے باپ دادوں نے بیابان میں من کھایا تو بھی مرگئے جو روٹی آسمان سے اترتی ہے جسے آدمی کھا کر نہ مرے وہ یہی ہے میں وہ زندگی کی روٹی ہوں جو آسمان سے اُتری اگر کوئی اِس روٹی میں سے کھائے تو ابد تک زندہ رہے گا بلکہ جو روٹی میں جہان کی زندگی کے لئے دوں گا وہ میرا گوشت ہے

[۱] مدینہ میں پہنچنے کے بعد جب اہل مکہ کی ایکہزار فوج کو بدر کے مقام شکست ہو چکی تب انہوں نے مسلمانوں کے استیصال کیواسطے بڑی زبردست تیاریاں کرنی شروع کر دیں اور وہ یہود مدینہ کے جو فنون جنگ میں تجربہ کار تھے بعض بعض تعلیمات کے خلاف جنگ و جدال پر آمادہ ہو گئے اور مسلسل لڑائیوں کی بنیاد ملک عرب اور ممالک متصلہ میں قائم ہو گئی۔ مسلمانوں کی تعداد بہت کم تھی اسوقت یہ زبردست وعدہ خدا کی طرف سے ہوا کہ جو منکر ہیں اللہ کے مقابلہ پر اُن کے مال و اولاد ہرگز کچھ بھی کافی نہوں گے اور یہ لوگ دوزخ کا ایندھن ہیں (اپنی آتشوں میں آپ ہی جلکر خاک ہو جائینگے اور ہمیشہ دوزخ میں جلتے رہینگے) یہ ایسے ہی مغلوب ہونگے جیسے کہ فرعون اور اُن کے ساتھی اُن سے پہلے ہو چکے۔ انہوں نے ہماری آیات کی تکذیب کی اسلئے ہمنے اُن کو اُن کے گناہوں کی سزا میں پکڑ لیا اور اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہے (اے محمد صلعم) منکروں کو سُنا دو کہ وہ عنقریب مغلوب کئے جائینگے اور جہنم کی طرف اٹھائے جائینگے اور وہ بُرا ٹھکانا ہے پھر اس پیشینگوئی کا یقین دلانے کیواسطے بدر کی جنگ کو یاد دلاتا ہے کہ اُس میں ایک گروہ فی سبیل اللہ جنگ کرنیوالا تھا اور دوسرا اُن کا مخالف مسلمانوں کی تعداد ۳۱۳ تھی اور کفار کی ۹۵۰ اور اس جنگ کی نسبت بھی پہلے سے بتلایا گیا تھا کہ دو باتوں میں سے تم کو ایک بات ضرور نصیب ہوگی یا فتح یا قافلہ کا ہاتھ آنا چنانچہ تم فتحیاب ہوئے دشمنوں کی تعداد گو تم کو دو چند ہی نظر آتی تھی خدا کے فرشتوں نے تمہاری مدد کی۔ پس ایسا ہی اب ہوگا کہ تمام یہود اور مشرکین جو ہر طرف مخالفت پر کمر بستہ ہو کر اللہ تعالیٰ کی تیغ کشی کے درپے ہیں سب کے سب مغلوب ہونگے اپنے غضب اور جوش کی آگ میں جلکر واصل جہنم ہوں گے [۲] انا نحو ق ر

ذٰلِكُمْ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا

اِس سے بہتر چیز کی خبر دوں متقی لوگوں کیواسطے اُن کے رب کے نزدیک بہتر باغات ہیں جن کے نیچے نہریں نکلتی اور بہتی ہیں وہ اُن میں ہمیشہ رہنے والے ہیں

وَأَزْوٰجٌ مُطَهَّرَةٌ وَرِضْوٰنٌ مِنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ﴿۱۴﴾ الَّذِينَ

اور ازواج مطہرہ ہیں لہ اور اللہ کی طرف سے خوشنودی ہے اور اللہ بندوں کو دیکھنے والا ہے جو کہتے ہیں اے

يَقُولُونَ رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۵﴾ الصّٰبِرِينَ

ہمارے رب تحقیق ہم ایمان لائے پس تو ہمارے واسطے ہمارے گناہ بخشدے اور ہمیں عذاب جہنم سے بچا جو صبر کرنیوالے

وَالصّٰدِقِينَ وَالْقٰنِتِينَ وَالْمُنْفِقِينَ وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْأَسْحَارِ ﴿۱۶﴾ شَهِدَ

سچ بولنے والے فرمانبردار خدا کے راستہ میں خرچ کرنے والے اور صبح کے وقت میں استغفار کرنیوالے اللہ نے شہادت دی

اللّٰهُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلٰئِكَةُ وَأُولُوا الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ

کہ سوائے اُس کے کوئی معبود و محبوب ہے نہیں اور فرشتوں نے اور علم والوں نے جو انصاف پر قائم ہیں کوئی معبود و مطلوب نہیں مگر وہی زبردست حکمت

الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۱۷﴾ إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ

والا مقبول دین اللہ کے نزدیک فرمانبرداری ہے اور جن لوگوں کو

أُوتُوا الْكِتٰبَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ وَمَنْ يَكْفُرْ

کتاب دی گئی تھی انہوں نے اختلاف نہیں کیا مگر آپس کی ضد و عناد سے بعد اس کے کہ ان کے پاس علم آ چکا اور جو کوئی اللہ کی آیتوں سے

النصف — منزل ۱

اُسکے لشکروں کیطرح وہی غارت ہو جائیں گے جن کو مال و دولت اور کثرت اولاد کا گھمنڈ رہے ہیں اُن کے کچھ کام نہ آئیگا تفصیل کیلئے دیکھو ۸/۴۹ کا حاشیہ جنگ بدر یہود کیواسطے اس طرح بھی نشان تھا کہ اس کی بابت یسعیاہ باب ۲۱ میں پیشگوئی چلی آتی تھی ؎ اللہ کریم نے دنیاوی سامانوں کو خوشنما اسواسطے بنایا ہے کہ انسان کے اخلاق فاضلہ اور دینیات کی اُن سے تربیت ہو جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْأَرْضِ زِينَةً لَهَا لِنَبْلُوَهُمْ مگر شیطان بہکاکر ان پاک سامانوں کو بدی کا سامان بنا دیتا ہے جیسا کہ قرآن مجید فرماتا ہے وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ أَعْمَالَهُمْ مثلاً بیوی اور اولاد سے محبت رحمت اور مروت احسان ایثار صبر عفت اور پرہیزگاری میں ترقی ہو سکتی ہے مگر شیطان ان کو بے مہری ظلم بخل شہوت پرستی اور شرک کا ذریعہ بنا دیتا ہے ایسا ہی مال اور گھوڑوں کے ذریعہ سے بڑی بڑی نیک کام ہو سکتے ہیں مگر شیطان ان کو سخت سخت ظلموں اور غارتگریوں کا موجب بنا دیتا ہے گویا کہ تمام دنیاوی سامان نیکوں کیواسطے موجب حسنات ہیں اور بدوں کیواسطے موجب سیئات پس مبارک ہے وہ انسان جو دنیاوی سامانوں کو آخرت کی فلاح کا ذریعہ بناوے۔

لہ یہ پیشگوئی دنیاوی لحاظ سے اسطرح پوری ہوئی کہ متقی مسلمانوں کو قیصر و کسریٰ کی عورتیں اور لڑکیاں ملیں اور ملک شام جو دنیا پر جنت کا نمونہ ہے اور جسمیں جیحون و سیحون بہتی ہیں۔ ۔ ۔ اور حقیقت کے طور پر آخرت میں اصل جنت اور ازواج مطہرات عطا ہونگے

سلہ اللہ کی شہادت کئی طرح پر ہے اول فطرتاً دوم نظام عالم کے ذریعہ سے سوم انبیاء اور اولیاء کرام کے حالات سے چہارم خود نفس انسانی کے تجارب سے پنجم حکومت انسانی یعنی سلطنتوں کے عروج و زوال سے۔ تفصیل کیلئے دیکھو دلائل ہستی باری تعالیٰ کی تفسیر مخ

﴿ملائکہ کی شہادت میں پاک الہامات اور خوابات کے ذریعہ انسان کو پہنچتی ہے۔

بِاٰیٰتِ اللّٰہِ فَاِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۸﴾ فَاِنْ حَآجُّوْکَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَ

کفر کرتا ہے پس یاد رکھے کہ اللہ جلدی حساب لینے والا ہے پس جو تم سے جھگڑا کریں تو اُن کو سُنا دے کہ میں نے تو اپنے آپکو

جْهِیَ لِلّٰہِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ وَقُلْ لِّلَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ وَالْاُمِّیّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ

اللہ کے حوالے کر دیا اور جو میرا پیرو ہے اُس نے بھی اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی ہے جو اُمّی ہیں اُن سے کہہ دو کیا تم بھی خدا کے فرمان بردار ہوتے ہو

فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْکَ الْبَلٰغُ وَاللّٰہُ بَصِیْرٌ

پس اگر اللہ کے فرمان بردار ہو جائیں تو یقیناً ہدایت یافتہ ہو گئے اور اگر پھر جائیں تو تیرا کام تو محض پہنچا دینا ہے اور اللہ اپنے بندوں کو

بِالْعِبَادِ ﴿۱۹﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَیَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ حَقٍّ

دیکھ رہا ہے تحقیق جو لوگ اللہ کی نشانیوں سے کفر کرتے ہیں اور نبیوں کو ناحق قتل کرنا چاہتے ہیں

وَّیَقْتُلُوْنَ الَّذِیْنَ یَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ

اور اُن لوگوں کو قتل کرنا چاہتے ہیں جو لوگوں میں انصاف کا حکم کرتے ہیں پس اُن کو عذاب دردناک کی بشارت دو

اَلِیْمٍ ﴿۲۰﴾ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَا لَهُمْ

یہی لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا و آخرت میں برباد ہو گئے اور اُن کیواسطے

مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ﴿۲۱﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْکِتٰبِ یُدْعَوْنَ

کوئی مددگار نہیں ہے کیا تو نے اُن لوگوں کی طرف دیکھا جن کو کتاب میں سے کچھ حصہ دیا گیا وہ

اِلٰی کِتٰبِ اللّٰہِ لِیَحْکُمَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ یَتَوَلّٰی فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۲﴾

کتاب اللہ کی طرف بلائے جاتے ہیں تاکہ اُن کے درمیان فیصلہ کرے پھر اُن میں سے ایک فریق پھر جاتا ہے اور وہ پھر جانے والے ہیں [1]

ذٰلِکَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ وَّغَرَّهُمْ فِیْ دِیْنِهِمْ

اُن کا یہ حال اس وجہ سے ہے کہ وہ کہتے ہیں ہم کو آگ سوائے چند ایام معدودہ کے مس نہیں کرے گی اور جو کچھ وہ افترا کرتے ہیں اُس نے

مَّا کَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَکَیْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْهِ وَوُفِّیَتْ

اُن کو اُن کے دین میں دھوکا دے رکھا ہے پس کیا حال ہو گا جب ہم اُن کو ایک دن کیواسطے جمع کریں گے جس میں کوئی شک نہیں اور جو کچھ بھی

کُلُّ نَفْسٍ مَّا کَسَبَتْ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۲۴﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی

نفس نے کمایا ہے وہ اس کو پورا پورا دیا جائیگا اور اُن پر ظلم نہیں کیا جائے گا کہہ دے خداوند تو ملک کا مالک ہے

[1] یہ ایک مقدمہ کی طرف اشارہ ہے۔ ایک یہودی مرد و عورت سے جو دولتمند اور عالی خاندان کے تھے زنا سرزد ہوا اُن کے علماء نے بلحاظ ثروت خاندان سے اُن پر حد زنا جاری نہ کی اس لئے باہم جھگڑا ہوا اب وہ لوگ فیصلہ کیواسطے آنحضرت صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے آنحضرت نے بعد تحقیقات پتھروں سے مارے جانے کا حکم صادر فرمایا۔ اس پر یہود وہ اُن کی خوشامدی علماء ناراض ہو کر چلے گئے مخالفت کتاب اللہ کی یہ ایک مثال ہے اور ایسی مثالیں ہر ایک قوم میں ہزارہا مل سکتی ہیں۔ اس مخالفت کی وجہ بھی عموماً یہی ہوتی ہے کہ ہر ایک مذہب بلکہ ہر ایک مذہب کا جداگانہ فریق اپنے اپنے عقائد اور اعمال کو موجب نجات سمجھ کر اصل دین کی طرف سے بیباک

ع ۲ ۱۰

منزل ۱

الملك من تشاء وتنزع الملك ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء

جس کو چاہتا ہے ملک عطا کر دیتا اور جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے جسکو چاہتا ہے تو عزت دیتا ہے اور جسکو چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے

بيدك الخير انك على كل شيء قدير ﴿۲۵﴾ تولج الليل في النهار وتولج النهار

تیرے ہی ہاتھ میں بھلائی ہے۔ بیشک تو ہر شے پر قادر ہے [1] رات کو دن میں داخل کرتا اور دن کو رات میں داخل

في الليل وتخرج الحي من الميت وتخرج الميت من الحي وترزق من

کرتا ہے اور مردے میں سے زندہ نکالتا اور زندہ میں سے مردہ نکالتا ہے اور جسکو چاہتا ہے رزق

تشاء بغير حساب ﴿۲۶﴾ لا يتخذ المؤمنون الكافرين اولياء من دون

بے حساب دیتا ہو مومنوں کو چاہیے کہ مومنوں کو چھوڑ کر خدا کے نہ ماننے والوں کو دوست نہ بنایا کریں [2]

المؤمنين ومن يفعل ذلك فليس من الله في شيء الا ان تتقوا

اور جو ایسا کرے گا وہ اللہ کی طرف سے کسی بات میں نہیں ہے ہاں اگر خوف کی وجہ سے ان سے

منهم تقىة ويحذركم الله نفسه والى الله المصير ﴿۲۷﴾ قل ان

بچاؤ کے طریق پر میل ملاپ کیا جاوے تو مضایقہ نہیں) اور اللہ تمکو اپنی ذات سے ڈراتا ہے اللہ ہی کی طرف بازگشت ہے (اے نبی تو ان سے) کہدے

تخفوا ما في صدوركم او تبدوه يعلمه الله ويعلم ما في السموت

جو کچھ تمہارے سینوں میں ہے خواہ تم اسکو چھپاؤ یا ظاہر کرو اللہ اسکو جانتا ہے اور جو کچھ آسمانوں

وما في الارض والله على كل شيء قدير ﴿۲۸﴾ يوم تجد كل نفس ما

اور جو کچھ زمین میں ہے اس کو بھی جانتا ہے۔ اور اللہ ہر شے پر قادر ہے جس روز ہر نفس موجود پائے گا جو کچھ اسنے بھلا

عملت من خير محضرا وما عملت من سوء تود لو ان بينها و

عمل کیا ہے اور جو کچھ برا عمل کیا ہے وہ چاہے گا کاش اسکے اور

ہو جاتی ہیں اور صدہا مسائل خیالی اطمینان کیواسطے ایجاد کر لیتے ہیں جیسا کہ یہودیوں نے ایجاد کر لیا تھا کہ چند ایام سے زیادہ ہم

ہمکو مس نکرے گی غرض جسقدر رفتہ رفتہ مسئلہ اہل دین کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں اسی قدر بیدینی کفر اور شرک اہل مذاہب کو اچھے

معلوم ہونے لگتے ہیں۔ وَغَرَّهُمْ فِي دِينِهِمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿۲۴﴾ ان کی افتراؤں نے ان کو ان کے دین سے بہکا دیا۔

[1] ابن عباس کا قول ہے کہ اللہ کا اسم اعظم اس آیت میں ہے جب اس کو لیکر دعا کرو تو قبول ہو (رواہ طبرانی) معاذ نے آنحضرت صلعم

سے اپنی قرضداری کا شکوہ کیا آپ نے فرمایا اس آیت کو پڑھا کرو اس کے الفاظ یہ ہیں کہ اگر تجھ پر احد کی برابر بھی قرض ہو گا تو اللہ تجھ سے ادا کرا دیگا

(رواہ طبرانی) یہ آیت ایک دعا بھی ہے اور پیشینگوئی بھی چنانچہ آنحضرت صلعم عرب کے بادشاہ ہوئے اور آپ کے خلفا کے وقت میں یہ

سلطنت دور دور پھیلی [2] متی ۱۰ میں ہے جو کوئی ماں یا باپ کو مجھ سے زیادہ عزیز رکھتا ہے وہ میرے لائق نہیں اور

جو کوئی بیٹا یا بیٹی کو مجھ سے زیادہ عزیز رکھتا ہے وہ میرے لائق نہیں متی ۱۰ میں ہے جو تمہیں قبول کرتا ہے چونکہ یہ ایک بدیہی

صداقت ہے کہ نیکوں کی دوستی نیکوں کے ساتھ ہی ہو سکتی ہے، اور بدوں کی دوستی بدوں کے ساتھ اس لئے عام شکل نکلی

بَيْنَهُ أَمَدًا بَعِيدًا وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ ﴿۲۹﴾ قُلْ

اُس کے درمیان فاصلہ بعید ہو جائے اور اللہ تمکو اپنے نفس سے ڈراتا ہے اور اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے (اے نبی) تو ان کو کہہ دے

إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ

اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہوں کو بخشے گا اور اللہ

غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۳۰﴾ قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا

غفور رحیم ہے سنا دے کہ اللہ کی اور رسول کی اطاعت کرو پس اگر وہ پھر جاویں پس تحقیق اللہ

يُحِبُّ الْكَافِرِينَ ﴿۳۱﴾ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ

نافرمانوں سے محبت نہیں کرتا اللہ نے آدم کو اور نوح کو اور آل ابراہیم کو اور آل عمران کو[1]

عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿۳۲﴾ ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

تمام جہانوں پر برگزیدہ کیا ان میں سے بعض بعض کی اولاد میں اور اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے

إِذْ قَالَتِ امْرَأَتُ عِمْرَانَ رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ

جب عمران کی بیوی نے کہا اے میرے رب جو کچھ میرے پیٹ میں ہے میں نے اس کو آزاد کر کے تیری نذر کیا تو اس کو مجھ سے قبول فرما

مِنِّي إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿۳۴﴾ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ إِنِّي

تحقیق تو سننے والا اور جاننے والا ہے پس جب اُسکو جنا بولی میرے رب میں نے

وَضَعْتُهَا أُنْثَى وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثَى وَإِنِّي

اُس کو لڑکی جنا ہے اور اللہ خوب جانتا ہے کہ کیا اُسنے جنا ہے اور لڑکا اور لڑکی برابر نہیں ہوتے اور تحقیق

کند ہمجنس باہمجنس پرواز۔ کبوتر با کبوتر باز با باز۔ الغرض دوستی تو ہمجنسوں میں ہی ہو سکتی ہے کمو دوستی دوسروں سے ظاہری میل ملاپ اور سلوک کی مانع نہیں ہے جس سے حسن معاشرت میں خلل ہو کر فسادات پیدا ہو جائیں تفصیل کیلئے دیکھو نمبر کا حاشیہ۔ ۱۲

[1] یوحنا ۱۵ باب ۱۴ میں ہے جو کچھ میں تمہیں حکم دیتا ہوں اگر تم اُسے کرو تو میرے دوست ہو گے یعنی موسیٰ و ہارون کا باپ نہ کہ مریم کا باپ جیسا کہ ذریۃ بعضہا من بعض سے ظاہر ہے ۱۲ اگرچہ اناجیل اربعہ میں اور حواریون کے خطوط مسلمہ نصاریٰ میں عمران اور اُس کے باپ اور مریم کی ماں کا نام بہ تفصیل مرقوم نہیں ہے نہ کوئی تاریخ قابل اعتبار ایسی ہے جس سے خاندان مریم کا مفصل حال معلوم ہو سکے اور نہ مسیح کی تیس سالہ زندگی کے حالات جو قابل اعتبار ہوں موجود ہیں جیسا کہ عیسائیوں کو بھی اقرار ہے تاہم عیسائیوں نے روایات کی بنا پر یہ خیال کیا ہے کہ مریم کے والد کا نام ہیلی یا ایلی ہے اگر یہ صحیح مان لیا جائے تو ممکن ہے کہ یہ اُن کا دوسرا نام ہو مورث اعلیٰ کا نام پر بھی کل قوم کا نام لکھ دیا جاتا تھا اس صورت میں یہ مراد ہو گی کہ قوم عمران میں سے ایک عورت تھی بنی اسرائیل میں یہ دستور تھا کہ وہ اپنے لڑکے کو خدا کی نذر مانا کرتے تھے جب وہ دودھ چھوڑتا تو اُسکو ہیکل یعنی اُس مسجد میں جو حضرت سلیمانؑ نے بیت المقدس یعنی شہر یروشلم میں بنائی تھی کاہن کے پاس چھوڑ دیا کرتے تھے وہ وہاں مسجد کی خدمت کرتا تھا جیسا کہ سموئیل کو نذر مانا تھا (سموئیل کتاب اول باب اول) عمران جب مر گئے تب اُن کی بیوی نذر مانی

سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ﴿۳۵﴾

میں نے اُس کا نام مریم رکھا ہے اور تحقیق میں اُس کو اور اُس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَأَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا كُلَّمَا دَخَلَ

پس اُس کے رب نے اُس کو اچھی قبولیت کے ساتھ قبول فرمایا اور اچھی پرورش کے ساتھ اُس کو بڑھایا اور زکریا کو اُسکا خبرگیراں کیا کبھی زکریا

عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنَّىٰ لَكِ هَٰذَا قَالَتْ

مسجد میں اُس کے پاس آتا تو اُس کے پاس رزق پاتا مریم سے کہا یہ تیرے واسطے کہاں سے آتا ہے۔ جواب میں بولی یہ

هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۶﴾ هُنَالِكَ دَعَا

اللہ کے پاس سے ہے اللہ جس کو چاہتا ہے رزق بے حساب دیتا ہے وہیں زکریا نے اپنے

زَكَرِيَّا رَبَّهُ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ

رب سے دعا کی اور کہا اے میرے رب تو مجھکو اپنے پاس سے پاک اولاد عطا فرما تحقیق تو دعا کا سننے والا

الدُّعَاءِ ﴿۳۷﴾ فَنَادَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ أَنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكَ

ہے پس فرشتے نے پکار کر کہا اور ابھی وہ مسجد میں کھڑا نماز ادا کر رہا تھا[1] کہ اللہ تجھکو یحییٰ کی بشارت

بِيَحْيَىٰ مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَسَيِّدًا وَحَصُورًا وَنَبِيًّا مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿۳۸﴾

دیتا ہے جو ایک کلام الٰہی کی تصدیق کرنیوالا[2] سردار جتی[3] ستی اور صالحین میں سے ایک نبی ہوگا

قَالَ رَبِّ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَأَتِي عَاقِرٌ قَالَ كَذَٰلِكَ

وہ بولا اے میرے رب میرے واسطے لڑکا کہاں سے ہوگا کیونکہ میں بوڑھا ہوچکا اور میری عورت بانجھ ہے جواب دیا اسیطرح

اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ﴿۳۹﴾ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِي آيَةً قَالَ آيَتُكَ أَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ

اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے سوال کیا اے میرے رب میرے واسطے کوئی نشان قائم کر فرمایا کہ تیرا نشان یہ ہے کہ

کہ اے خدا جو میرے پیٹ میں ہے اُس کو سب کاموں سے آزاد کر کے تیری نذر کرتی ہوں پس تو مجھ سے قبول فرما لیکن تھی وہ لڑکی اور لڑکی اور لڑکا ایک برابر نہیں ہوتے مگر وہ حسن خلقت اور اعلیٰ مراتب والی لڑکی تھی جس کی اصل حقیقت کو خدا ہی جانتا ہے پس جب مریمؑ پیدا ہوئی تو جناب باری میں عرض کی کہ اے خداوند میں نے اس کا نام مریم رکھا اور میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں کرتی ہوں پس اللہ نے اُسکو اچھی طرح قبول فرمایا اور اُسکی عمدہ تربیت و پرورش کی جب اُس کا دودھ چھٹ چکا تو بستور بنی اسرائیل اُس کو ہیکل میں کاہنوں کے پاس بھیجدیا ...... ان میں حضرت زکریا بھی تھے جو مریمؑ کے خالو تھے اُس کی کفالت پر جب بحث ہوئی تو قلموں کے ساتھ قرعہ ڈالنے سے زکریا کا نام نکل آیا تب مریم زکریا کے سپرد ہو گئیں۔

---

[1] محراب اونچی اور عمدہ جگہ۔ بالاخانہ۔ جائے حرب۔ جو نکہ مسجد میں شیطان سے ایک طرح کا ہوتا ہے اسلئے مسجد کو بھی محراب کہتے ہیں یہاں محراب سے مراد زکریا علیہ السلام کا خلوتخانہ ہے[2] یعنی مسیح کی تصدیق کریگا[3] حصور مشتق ہے حصر سے جسکے معنی روکنے کے ہیں حصور بروزن فعول اسم مفعول بھی ہو سکتا ہے اور اسم فاعل بھی اسلئے اسکے معنی ہونگے شہوت اور برائیوں سے رکا ہوا یعنی محفوظ و معصوم۔ اگر اسم فاعل لیا جاوے تو اسکے معنی ہونگے یا رسلکم کو مجرد ...

ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ۭ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۴۰﴾ وَاِذْ قَالَتِ

تین دن تو لوگوں سے اشارات کے سوائے بات نہ کرسکیگا اور اپنے رب کا ذکر کثرت سے اور اُس کی تسبیح شام صبح کرتا رہیو[له] اور جب

الْمَلٰۗىِٕكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰىكِ عَلٰي نِسَاۗءِ

فرشتوں نے کہا اے مریم تحقیق اللہ نے تجھکو پسند کیا ہے پاک کیا ہے اور جہانوں کی عورتوں پر تجھکو برگزیدہ کیا ہے

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۱﴾ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِىْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۲﴾ ذٰلِكَ

اے مریم تو اپنے رب کی فرمانبردار رہ اور سجدہ کرتی رہ اور رکوع کرنیوالوں کے ساتھ رکوع کرتی رہ یہ

مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۭ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَھُمْ

غیب کی خبروں میں ہے جو ہم تیری طرف وحی کرتے ہیں اور تو اُن کے پاس نہ تھا جب وہ اپنی قلمیں ڈالتے تھے کہ کون اُن میں سے

اَيُّھُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۠ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰۗىِٕكَةُ

مریم کا متکفل ہوتا ہے اور نہ تو اُن کے پاس تھا جب وہ آپس میں جھگڑتے تھے جب فرشتوں نے کہا اے

يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ڰ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا

مریم اللہ تجھکو اپنی طرف سے ایک بات کی خوشخبری دیتا ہے جس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم[له] ہوگا

[له] عشی سورج ڈھلنے سے غروب تک کا وقت - ابکار طلوع آفتاب سے دوپہر تک کا وقت۔ زکریا کا فرشتہ سے بشارت پانا اور یحییٰ نام رکھنا انجیل لوقا میں تو مذکور ہے مگر اور اناجیل میں نہیں متی کی انجیل میں ہے کہ مسیح کے پیدا ہونے کے دنوں میں مجوسیوں کو ایک ستارہ دکھائی دیا تھا اور وہ اُن کے آگے آگے چلتا تھا مگر دوسری اناجیل میں یہ ذکر نہیں۔ یوحنا اپنی انجیل کے آخر میں لکھتا ہے اور بھی بہت سے کام ہیں جو یسوع نے کئے اگر وہ جُدا جُدا لکھے جاتے تو میں گمان کرتا ہوں کہ کتابیں جو لکھی جاتیں دنیا میں نہ سماتیں“۔ چنانچہ ہر چہار اناجیل میں کہیں ذکر نہیں کہ مریم کی ماں نذر مانی تھی اور مریم کو ہیکل میں بھیجدیا تھا اور وہاں کاہنوں میں اُس کی کفالت پر بحث ہوکر قرعہ اندازی کے ذریعہ سے زکریا انکے کفیل مقرر ہوئے تھے نہ یہ ذکر ہے کہ زکریا نے مریم کے پاس بے موسمی پھل موجود دیکھکر اولاد کیواسطے دعا کی تھی اور نہ لڑکپن میں مسیح کا کلام کرنا اور مٹی کے پرندے بنا کر دینا کہیں مذکور ہے پھر انجیل لوقا ہی سے معلوم ہوتا ہے کہ زکریا کو فرشتہ نے کہا تھا کہ جب یہ باتیں نہ ہولیں تو گونگا رہیگا اور ۱:۵۹ سے ظاہر ہے کہ جب یحییٰ پیدا ہوچکا آٹھویں دن اُن کا ختنہ ہوا تب زکریا کی زبان کھلی یہ غلطی اسوجہ سے واقع ہوئی کہ لوقا نے زکریا کو دیکھا نہ یحییٰ کو اور نہ عیسیٰ کو سُنی ہوئی روایت یا تحقیق میں غلطی ہے یا خود لوقا سے سہو ہوا یا بعد کے نسخوں میں اور نقلنویسوں کی بدولت یہ بھی ایک غلطی واقع ہوگئی کیونکہ تو ہمیشہ ہی زیادہ ایک نبی کو گونگا رکھنا اللہ تعالیٰ کی شان اور عصمت نبوت کے خلاف ہے یہ محض ایک جذب قلب تھا کہ اُن کا دل تین روز تک ذکر خدا میں ایسا محو ہوگیا تھا کہ لوگوں سے کلام نہ کرسکتے تھے مقربین میں جذب قلب گو ہمیشہ ہوتے رہتے ہیں مگر بعض اوقات یہ جذب ایسا قوی ہوتا ہے کہ ساری کائنات سے کنارہ دوسروں سے بات کرنا بھی گوارا نہیں یہی حال زکریا علیہ السلام کا تھا۔ ان بشارت فرزند کے بعد یا پہلے خوابوں کے ساتھ بھی ایک جذب قلب سے اندرونی انشراح وانبساط پیدا ہوا کرتا ہے جس کا اہل باطن پہچان لیتے ہیں کہ خلاف عادت ہے کیونکہ دل کو ساتھ روح القدس کی ایک زبردست تحریک ہے انہیں موجوہ کی بناپر علمائے مفسرین نے بھی رموز کا لکھ کر اس آیت کی تفسیر کی ہے۔ وہ سرزد گستاخی جب ہوا کہ سوال سے ظاہر ہوتی ہے وہ فی الحقیقت وہ گونگے رکھے گئے تھے نعوذ باللہ انبیاء معرفت کیلئے اور فرط محبت سے مقربین انبیاء کی جناب میں ہمیشہ اس قسم کے سوال کیا کرتے ہیں

[له] قرآن مجید میں عبارت کا نظام اور سیاق وسباق سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ سیدنا مسیح بغیر باپ کے پیدا ہوئے ہیں عیسائیوں اور مسلمانوں کا اعتقاد بھی

کیا کرتے ہیں جیسا کہ مریم صدیقہ اور ابراہیم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کے سوالات قرآن مجید میں مذکور ہیں ایسے سوال نہ جرم اور گستاخی ہیں نہ سزا کا باعث ہیں ۱۲

ع ۱۱/۴ ۱۲

منز ۱

فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ﴿۴۵﴾ وَیُکَلِّمُ النَّاسَ فِی الْمَهْدِ وَکَهْلًا وَّ

دنیا اور آخرت میں شان والا اور مقرب بندوں میں سے ہوگا اور لوگوں سے طفولیت اور جوانی میں تقریر کریگا اور

مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَتْ رَبِّ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ وَلَدٌ وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ ؕ

صالحین میں سے ہوگا وہ بولی اے میرے رب میرے بیٹا کہاں سے ہوگا اور بشر نے مجھکو مس نہیں کیا

قَالَ کَذٰلِکِ اللّٰهُ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰۤی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ﴿۴۷﴾

جواب دیا اسی طرح اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جب کوئی بات کرنی چاہتا ہے تو سوائے اس کے نہیں کہ اسکو حکم دیکر کہ ہوجا اور وہ ہو

وَیُعَلِّمُهُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ ﴿۴۸﴾ وَرَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْۤ

اور اللہ اسکو کتاب و دانائی اور توریت و انجیل سکھائیگا اور بنی اسرائیل کی طرف

اِسْرَآءِیْلَ ۙ۬ اَنِّیْ قَدْ جِئْتُکُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ ۙ اَنِّیْۤ اَخْلُقُ لَکُمْ مِّنَ الطِّیْنِ

رسول مقرر فرمائیگا (وہ کہیگا) کہ میں تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے نشان کے ساتھ آیا ہوں کہ میں تمہارے واسطے

عام طور پر یہی ہے مگر سید احمد خاں اپنی تفسیر القرآن میں اس مسئلہ کے خلاف لکھتے ہیں ان کے دلائل کا خلاصہ مطلب حسب ذیل ہے اول یہ کہ بلا باپ کے پیدا ہونے میں کوئی حکمت متصور نہیں کیونکہ اس میں نہ تو قدرت کاملہ الٰہیہ کا کچھ زیادہ اظہار ہے نہ یہ منکرین کے مقابلہ پر بطور معجزہ واقعہ ہوا ہے دوم حسب ال عیسائیوں کے یہ طریق پیدائش مسیح کو انسانی آمیزش سے بھی پاک نہیں رکھ سکتا کیونکہ ماں بھی تو انسان تھی سوم انجیل کی رو سے آپ ابن داؤد اور ابن ابراہیم اور ابن یوسف ہیں اور مریم علیہا السلام یوسف کی بیوی ہیں قرآن کی رو سے بھی آپ ذریت ابراہیم ہیں (سورہ انعام) اور یہ ابنیت ابراہیم ماں کے واسطے نہیں ہو سکتی کیونکہ یہودی شریع میں عورت کی طرف سے نسب قایم نہیں ہو سکتا۔ اور مریم کا داؤد کی نسل سے ہونا ثابت نہیں قرآن مجید میں جو والد مریم کا نام عمران ہے وہ بھی داؤد کی نسل سے ثابت نہیں ہوتا چہارم اس بات کو خود حواری اور تمام عیسائی تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت مریم کا خطبہ یوسف سے ہوا تھا اور خطبہ کے بعد صرف زوجہ کا ایک مدت مقررہ کے بعد گھر میں لانا باقی رہجاتا تھا اس مدت کے اندر میاں بیوی کا جمع ہو جانا شرعاً ممنوع تھا اور ایسے وقت کی اولاد جایز متصور ہوتی تھی مگر خلاف رسم ہونیکی وجہ سے یہ بات معیوب اور موجب خجالت ضرور سمجھی جاتی تھی اسی وجہ سے یہودیوں نے حضرت مریم صدیقہ پر جو اتہام لگایا وہ یوسف کی طرف نہیں بلکہ پنتھرا نالی کی طرف منسوب کیا تھا کیونکہ یوسف تو شوہر شرعی ہو چکے تھے پنجم موجودہ انجیلیں اور حواریوں کے نامہ و اعمال یونانی زبان میں لکھے گئے تھے اور یونانی بزرگ شخص کو خدا کا بیٹا کہا کرتے تھے چنانچہ فیثاغورث اور افلاطون وغیرہ حکما خدا کے بیٹے کہلاتے اور افلاطون کی پیدائش بلا باپ کے مانتے تھے اسیطرح یونانی زبان میں ابن اللہ کہلائے اور انکی پیدائش بلا باپ کے ظاہر کی گئی تھی تاکہ یونانیوں پر انکی کامل عظمت ثابت ہو ششم اناجیل و اعمال کے مقامات ذیل میں صاف لکھا ہے کہ یسوع یوسف کا بیٹا ہے یوسف مریم کا شوہر ہے متی ۱/۱۶ لوقا ۳/۲۳ و ۲/۲۷ و ۴۱ متی ۱۳/۵۵ یوحنا ۱/۴۵ و ۶/۴۲ اعمال ۲/۳۰ نامہ رومیاں ۱/۳ ہفتم قرآن مجید نے مریم صدیقہ کی عصمت کو صاف طور پر فرمایا مسیح کے ابن اللہ ہونے کی تردید بہت زور شور اور صاف الفاظ کی مگر یہ تصریح کہیں نہیں کہ مسیح بلا باپ کے پیدا ہوئے تھے اور جن آیات سے مفسرین نے انکا بلا باپ پیدا ہونا سمجھا ہے وہ محض علامات قیاسی ہیں چنانچہ جب فرشتہ نے بیٹے کی بشارت دی مریم نے کہا رَبِّ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ وَلَدٌ وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ ؕ قَالَ کَذٰلِکِ اللّٰهُ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰۤی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ اور سورہ مریم میں ہے قَالَ کَذٰلِکِ ۚ قَالَ رَبُّکِ هُوَ عَلَیَّ هَیِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهٗۤ اٰیَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَکَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا ظاہر ان الفاظ سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ مسیح

منزل ۱

كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَأَنْفُخُ فِيهِ فَيَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِ اللّٰهِ وَأُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ

خاک کی سرشت میں سے پرند کی صورت تجویز کرتا پھر اُسمیں روح پھونکتا ہوں تب وہ (بلند پرواز) طیر اللہ کے اذن سے ہوجاتا ہے اور مادر زاد

کی پیدائش بلا باپ کے ہوگی مگر سید صاحب اسکا جواب دیتے ہیں کہ بشارت رویا میں اُس زمانہ میں واقعہ ہوئی تھی جبکہ اُنکا نکاح نہیں ہوا تھا کیونکہ متی کی انجیل سے ثابت ہے کہ یوسف کو بھی اِس حمل کی خبر خواب میں بذریعہ فرشتہ کے دی گئی تھی۔ بیٹا ہونے کی بشارت حضرت اسحٰق علیہ السلام اور اُن کی بیوی کو اور حضرت زکریا کو بھی دی گئی تھی مگر محض بشارت کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ بے باپ کے پیدا ہو یا خلاف قوانین مستمرہ کوئی امر ظہور میں آوے۔ رہا تعجب کا ہونا سو ویسا ہی اسحاق اور اُن کی بیوی اور زکریا کو ہوا تھا چنانچہ اُنہوں نے کہا تھا يَا وَيْلَتَىٰ أَأَلِدُ وَأَنَا عَجُوزٌ وَهَٰذَا بَعْلِي شَيْخًا إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيبٌ ۱۱ حضرت زکریا نے فرمایا تھا أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَأَتِي عَاقِرٌ ۳ مریم کے تعجب اور قول کے بعد فرشتہ نے کہا تھا كَذَٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۳ اسیطرح حضرت زکریا سے کہا تھا كَذَٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ۳ حضرت مریم کو کہا قَالَ كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۱۹ اسیطرح حضرت زکریا سے کہا قَالَ كَذَٰلِكَ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۱۹ پس اِن الفاظ کے معنی بھی یہ نہیں ہو سکتے کہ یہ پیدائش بلا باپ یا بلا ماں کے ہونگی لفظ کن فیکون سے جو آل عمران میں ہے وہ کسی امر کے ہونے میں بلا اسباب قدرتی و فطرتی کے دلالت نہیں کرتا کیونکہ ہر شے کے ہونے کو خدا اسیطرح فرماتا ہے إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۱۳ آيَةً لِلنَّاسِ ۱۹ سے بھی بلا باپ کے پیدا ہونا خیال کرنا بیجا ہے کیونکہ قرار حمل بلا مخفی امر ہے لوگوں کو اسکے نشان کیسے ہو سکتا ہے رُوحٌ مِنْهُ يَا كَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَىٰ مَرْيَمَ ۱۲ اس بات کی دلیل نہیں ہو سکتے کہ وہ بلا باپ کے پیدا ہوئے کیونکہ کلمۃ اللہ سے مراد وہ تمام امور محققہ ہوتے ہیں جو ہونیوالے ہیں جیسے کہ آیات ذیل میں وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنَىٰ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ ۱۲ و كَذَٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا ۲۴ وَرُوحٌ مِنْهُ ۱۲ سے بلا باپ ہونا ثابت نہیں ہو سکتا کیونکہ تمام مومنین کی نسبت ہے وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ ۲۸ اور عام انسان کی نسبت ہے خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ طِينٍ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ مَاءٍ مَهِينٍ ثُمَّ سَوَّاهُ وَنَفَخَ فِيهِ مِنْ رُوحِهِ ۲۱ سورۂ مریم میں جو ف ہے یہ تعقیب کی ہے جیسے كَلِمَةً فَحَمَلَتْهُ ۱۲ فَأَجَاءَهَا الْمَخَاضُ ۱۲ مگر اس سے اتصال زمانی مستنبط نہیں ہو سکتا جیسے کہ مثال مذکورہ بالا سے ظاہر ہے کیونکہ اُن کے حاملہ ہونے اور درد زہ شروع ہونے میں اتصال زمانی نہ تھا چنانچہ لوقا کی انجیل میں ہے جب مریم کے جننے کے دن پورے ہوئے وہ اپنا پلوٹھا بیٹا جنی اور ابن عباس کی روایت میں بھی نو مہینے ہیں اسیطرح فَأَتَتْ بِهِ قَوْمَهَا تَحْمِلُهُ ۱۲ میں تعقیب کی ہے اتصال زمانی مراد نہیں۔ چنانچہ اس کی مدت میں اختلاف ہے۔ ۴۰ دن بروایت ابن عباس صغر سنی۔ باعتبار تفسیر کبیر جوان عمر بقول ابو القاسم بلخی ثابت ہوتی ہیں قرآن مجید سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ کلام عیسیٰ علیہ السلام نے نبی ہونیکے بعد کیا چنانچہ آپ نے فرمایا إِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا ۱۲ یہی اناجیل اور تواریخ سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ کی بارہ سال کی عمر تھی جب اُنہوں نے بیت المقدس میں یہودی علما سے گفتگو کی (لوقا باب ۲) اسی بات پر یہودی علما ناراض ہوئے اور اُنہوں نے اگر حضرت مریم سے کہا کہ تیرے ماں باپ تو بڑے نیک تھے تو نے یہ کیسا عجیب بد مذہب لڑکا جنا یعنی حضرت مریم نے خود اسکا جواب دیا اور حضرت عیسیٰ کو جو بالغ تھے اُس وقت اُنہوں نے فرمایا قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا ۱۲ پھر سید صاحب لکھتے ہیں کہ كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ۱۲ ہم اس سے کیا کلام کریں جو مہد میں بچہ تھا یہ مسیح کی کم عمری کے لحاظ سے کہا تھا اُنہوں نے کہا تھا کہ وہ کل کا بچہ ہے ہم اُس سے کیا کلام کریں اور یہودیوں کا یہ کلام يَا مَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا يَا أُخْتَ هَارُونَ مَا كَانَ أَبُوكِ امْرَأَ سَوْءٍ وَمَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيًّا ۱۲ مسیح کی تعلیمات کی وجہ سے تھا کیونکہ اُن کی تعلیم کو وہ کفر اور الحاد سمجھتے تھے اسواسطے اُنہوں نے مریم سے کہا کہ تو کیسی بڑی شے لائی اے ہارون کی بہن تیرا باپ بد آدمی نہ تھا اور نہ تیری ماں بدکار تھی پھر تو نے یہ کیسا

ملا اصل تفسیر سید احمد صاحب میں اسحٰق کا نام ہے یہ غلطی ہے بشارت ابراہیم کو دی گئی تھی ۱۲

منزل ۱

وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِيْ بُيُوْتِكُمْ ؕ

اندھے اور جذامی کو بری کرتا ہوں اور مُردوں کو اللہ کے اذن سے زندہ کرتا ہوں اور جو کچھ تم کھاتے اور گھروں میں جمع کرتے اُس کی

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۴۹﴾ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ

اطلاع تمکو دیتا ہوں۔ بتحقیق اِس میں تمہارے واسطے ایک نشان ہے اگر تم مومن ہو اور مجھ سے پہلے جو توریت میں ہے اُس کی تصدیق

کرنیوالا جو توریت کے خلاف باتیں کرتا ہے۔ مریم نے کہا اُسی سے پوچھو۔ یہودیوں نے کہا وہ کل کا بچہ ہمسے کیا بات کریگا اسپر وہ حضرت عیسیٰ کو اُٹھا لائیں تب اُنہوں نے کہا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اللہ نے مجھکو کتاب دی اور مجھکو نبی کیا ہے وَالَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا ؁ ۲۱ اس سے بھی بلا باپ ہونا مسیح کا ثابت نہیں ہوتا کیونکہ احصنت کا لفظ بمعنی عفاف قرآن مجید میں آیا ہے۔ تفسیر کبیر میں اسکے معنی یہ کئے ہیں احصنت ای عن الفواحش لانها قذفت بالزنا۔ اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؁ ۳ یہ ایک الزامی جواب ہے جو الوہیت مسیح کی تردید میں فرمایا گیا۔ اسمیں مخالفین نصاریٰ کے مسلمات سے اُن کو قایل کرنا منظور ہے نہ کہ مسیح کا بلا باپ ظاہر کرنا۔ قرآن مجید میں جا بجا مسیح علیہ السلام کو ابن مریم کے نام سے پکارا جانا اور باپ کا نام نہ کور ہونا باپ کی نفی نہیں کرسکتا یہ محض اسوجہ سے ہے کہ جب قرآن نازل ہوا اُسوقت عیسائیوں یہود و نصاریٰ دونوں میں ابن مریم کے لقب سے مشہور تھے وہی مشہور لقب قرآن نے اختیار کیا۔ سید صاحب تمام معجزات سے انکاری ہیں اُن کا اِس بارہ میں یہ مذہب ہے کہ قوانین فطرت کبھی نہیں بدلتے اور معجزات نام ہیں اُن واقعات کا جنمیں قوانین مستمرہ ٹوٹ جائیں۔ اسیواسطے معجزات کا نام خرق عادت ہے یہ تو بالکل صحیح ہے کہ قوانین فطرت جنکو سنۃ اللہ یا خلق اللہ کہہ سکتے ہیں کبھی نہیں ٹوٹتے چنانچہ خود قرآن کریم فرماتا ہے فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ؁ ۴۳ مگر ایک قوانین تو انسان کو معلوم ہو چکے ہیں اور بہت سے قوانین قدرت غیر معلوم ہیں۔ یہ دھوکا جو سید صاحب کو لگا ہے کہ تمام قوانین باریتعالیٰ کو محدود اور معلوم تصور کر لیا ہے ہاں اگر خود اللہ تعالیٰ نے یہ قانون بیان فرمایا ہوتا کہ کوئی بے باپ پیدا نہیں ہوسکتا تو بات صاف تھی محض اُن قوانین مستمرہ کی بنا پر جو انسان نے معلوم کئے ہیں قرآن کے انتظام اور ترتیب میں تصرف کرکے اُن کو اپنے علمی سانچے میں ڈھالنا حدود انسانی سے باہر بات ہے۔ جسقدر توجیہات اور تاویلات سید صاحب مرحوم نے کی ہیں قوانین مستمرہ معلومہ کی رُو سے درست اور دل پسند معلوم ہوتی ہیں مگر آیات قرآنی جس ترتیب پر واقع ہیں اُنکو سید احمد صاحب نے بھی واضح ہوتا ہے کہ مسیح بلا باپ کے پیدا ہوئے اور یہ وقوع کسی ایسی سنۃ اللہ کے مطابق ہوا جو نادر الوقوع ہے جسکی سبب سے آیات خاصہ میں داخل ہے جو واقعات ہمیشہ مشاہدہ میں آتے ہیں وہ تو عام باتیں داخل ہیں مگر جو شاذ و نادر طور پر کسی خاص موقعہ یا حالت میں دیکھی جاتی ہیں وہ عجائبات میں شمار ہوتی ہیں اور جبتک انکے اسباب کی اصل حقیقت معلوم نہو وہ عجیب ہی کہلاتے ہیں پھر ایک عجائبات وہ ہیں جو انبیاء اولیاء کو خاص اوقات اور حالات میں بخاص فضل الٰہی سے بخاص طریق پر السی قوانین مستمرہ کے مطابق ظہور پذیر ہوتے ہیں جو عام طور پر انسان کے تجربہ یا مشاہدہ میں نہیں آسکتے یہ واقعات خاصہ جو مقربین خاص کی زندگی میں خاص خاص حالات قرب کے وقت قوانین مستمرہ نامعلومہ کے موافق ظہور پذیر ہوتے ہیں معجزات و کرامات کہلاتے ہیں۔ انکا نام خرق عادت رکھنا یا ان کو قوانین قدرت الٰہیہ کے خلاف سمجھنا ایک علمی غلطی ہے قرآن مجید نے تو انکا نام خرق عادت رکھا ہے نہ معجزات اور نہ انکو سنت اللہ کا مخالف بتایا ہے بلکہ انکا نام آیات رکھا ہے جو عام نظام قدرت پر دلالت کرتی ہے اور صاف طور پر فرماتا ہے فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ؁ ۴۳ چونکہ مسیح علیہ السلام کا بلا باپ پیدا ہونا ہمارے ترجمہ سے صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے اسلئے ہمکو اس مضمون پر خارجی بحث کرنے کی ضرورت نہیں اصل ترجمہ کافی ہے جس بنا پر سید صاحب مرحوم ان توجیہات اور تاویلات میں مبتلا ہوئے انکی تردید کیلئے اسیقدر بیان کافی ہے۔ انجیل متی ۱/۱۸ میں ہے کہ جب اسکی ماں مریم کی منگنی یوسف کے ساتھ ہوئی تو انکے اکٹھے ہونے سے پہلے وہ روح القدس سے حاملہ پائی گئیں۔ یسعیاہ ۷/۱۴ میں ہے دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی۔ لوقا ۱/۳۴ میں ہے مریم نے فرشتہ سے کہا کہ یہ کیونکر ہوگا

منزل ۱

مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ

کرنیوالا ہوں اور (میرا ایک یہ کام بھی ہے) کہ بعض چیزیں جو تم پر حرام کی گئی ہیں ان کو تمھارے واسطے حلال کروں اور تمہارے

رَّبِّكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۴۹﴾ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرَاطٌ

رب کی طرف سے تمہارے پاس ایک نشان لایا ہوں پس اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ تحقیق اللہ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے پس اسکی

مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۵۰﴾ فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ

عبادت کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔ پس جب عیسےٰ نے ان میں کفر محسوس کیا بولا کون ہے جو اللہ کی طرف میرا مددگار بنے

اس آیت کے حاشیہ میں پہلی ایڈیشنوں میں یہ بیان کیا گیا تھا کہ مسیح علیہ السلام جو رسول اللہ تھے فوت ہو چکے اور آنیوالے مسیح مرزا غلام احمد قادیانی ہیں جو آ چکے۔ عرصہ پچیس سال تک میرا یہی بیان رہا۔ اور حسن ارادت کیساتھ میں مرزا صاحب کا مرید رہا ان کے عیب اور غلطیوں کو بشری کمزوریوں پر محمول کرتا رہا۔ عالم القرآن اور مزکی خلق ہونیکی نسبت خالی دعویٰ سنتا رہا مگر نہ کبھی کوئی قرآنی مشکل ہی انکی طرف سے حل ہوئی۔ نہ کوئی نکتہ معرفت ایسا سنا جو مجھے اپنے طور پر معلوم نہ ہوا ہو۔ انکی صحبت میں تزکیہ نفس اور رجوع الی اللہ کی خاص تاثیر دیکھی جو غیبت میں میسر نہ آئی ہو۔ پھر بھی حسن عقیدت کے طور پر تیس برس تک مرید رہا ہوا ہوں حتی الامکان انکے لنگر۔ سکول۔ اخبارات۔ اور کتب وغیرہ کی امداد کرتا رہا اردو۔ انگریزی تفاسیر اور تذکرۃ القرآن ہزاروں روپیہ کے صرف سے ان کی تائید میں شائع کرتا رہا۔ حسن عقیدت کے غلبہ نے کبھی کچھ سوچنے نہ دیا۔ ذکر مرزا کیوجہ سے عام مسلمان میری تفاسیر اور دینی مسائل سے فائدہ نہ اٹھا سکے۔ اکثر منصف مزاج اور غیر متعصب اشخاص جو میری دینی تصانیف کو پڑھا۔ وہ ان سے بہت مستفید و محظوظ ہوئے اور یہ تمام لکھتے رہے۔ کہ مرزا صاحب کے متعلق جو مضامین ان تفاسیر میں ہیں آپ انکو نکالدیجئے تاکہ عام مسلمان ان سے مستفید ہو سکیں مگر میں نے انکی تحریر پر کچھ خیال نہ کیا۔ کل امر مرہون باوقاتہا۔ جسقدر تفاسیر میرے پاس تھیں ان سے میں نے وہ مضامین نکالدئے ہیں اور ان کی بجائے یہ حاشیہ لگا دیا ہے۔ اور تمام خریداران تفاسیر کے نام بھی یہ اوراق بھیجدئے ہیں تاکہ وہ اپنی تفاسیر میں سے اوراق از صفحہ ۱۹ تا ۲۰۲ نکالکر یہ اوراق چسپاں کر لیں۔ جن بناؤں پر میں عقیدہ مسیحیت و مہدویت و مجددیت مرزا صاحب سے تائب ہوا ہوں وہ مختصر احسب ذیل ہیں۔ اوّل تمام مسلمانوں کو جو مرزا کو نہ مانیں خارج از اسلام اور جہنمی قرار دینا اور ان کے ساتھ تعلق رکھنے کو حرام بتانا۔ چنانچہ تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۱۸ پر لکھتے ہیں وہ یاد رکھو کہ جیسا خدا نے مجھے اطلاع دی ہے۔ تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھنا پھر الحکم ہو رخہ ۳۰ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء میں شائع کیا کہ وہ شخص میری جماعت سے خارج ہے۔ کہ جو احمدی ہو کر بھی اپنی رشتہ ناطے غیر احمدیوں کو دے۔ سو جو وہ رشتہ و کتابت میں تو نہ ہو۔ یا مکذب یا متردد کی شرط بھی اڑا دی بلکہ بار بار یہی لکھتے رہے کہ تیرہ کروڑ مسلمان جو مجھکو نہیں مانتے۔ سب کے سب جہنمی اور خارج از اسلام ہیں۔ خواہ ان کو تبلیغ ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو جب یہ لکھا کہ امت محمدیہ میں ہم لوگ ہماری تکذیب نہیں کرتے اور ہمیں صریحاً کافر نہیں کہتے ان تمام کو کافر نہ سمجھنا

نٰصِرِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ لَا

مددگار نہ ہوگا۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور عمل اچھے کرتے رہے اُن کو اُن کے اجر پورے دے گا اور اللہ

يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۷﴾ ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَ الذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ﴿۵۸﴾ اِنَّ مَثَلَ

ظالموں سے محبت نہیں کرتا یہ تجھکو ہم اللہ کی آیتوں اور حکمت والے ذکر میں سے پڑھکر سناتے ہیں اللہ کے

عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۵۹﴾

نزدیک عیسٰی کی مثال ایسی ہے جیسے کہ آدم کی اُس کو مٹی سے پیدا کیا پھر اُس کو حکم دیا کہ ہو جا پس ہو گیا۔

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۲ ع ۱۴ بلکہ جو کوئی اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کر دے اور محسن ہے اس کیواسطے اس کے رب کے پاس اجر ہے۔ پس انپر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہونگے۔ اکثر آیات میں ایک ایک کمال کیساتھ مغفرت و دوزخ کے وعدے ہیں۔ مثلاً آیات ذیل میں اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ وَّ اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ۸۲ بتحقیق نیک لوگ بہشت میں ہیں اور بدکار لوگ دوزخ میں قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا وَ قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۹۱ بتحقیق مراد کو پہنچا وہ جس نے نفس کو پاک کیا اور نامراد رہا وہ جس نے اسے ناپاک کیا اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۷ بتحقیق اللہ کی رحمت محسنوں کے قریب ہے وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۵۵ جو اپنے رب کے جاہ و جلال سے ڈرتا ہے۔ اس کیواسطے دو بہشتیں ہیں وَ مَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۶۵ جو اللہ پر بھروسہ کرے اللہ اس کیواسطے کافی ہے وَ مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۶۵ جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ اس کیواسطے خلاصی کے رستے پیدا کر دیتا ہے۔ اور اسکو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے۔ جہاں سے وہ گمان نہیں کرتا حدیث صحیح میں ہے مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ جس نے اپنے حال و قال سے یہ بتایا کہ اللہ کے سوائے کوئی معبود و مطلوب نہیں ہے پس وہ بہشت میں داخل ہو گیا۔ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۳ ع ۲ وَ مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَ هُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۳ ع ۹ بتحقیق اللہ کے نزدیک مقبول دین اسلام ہے جو اسلام کے سوائے اور کسی دین کی تلاش میں ہو وہ کبھی مقبول نہ ہوگا اور وہ آخرت میں زیاں کاروں میں سے ہوگا۔ اس اسلام کی وسعت یہ فرمائی وَ لَهٗۤ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا ۳ ع ۹ اس کیواسطے مسلمان ہے جو کوئی بھی سمانوں میں ہے یا زمین میں خواہ رضا و رغبت سے ہو یا جبر و اکراہ سے۔ عالمگیر اسلام کا نام فطرت اللہ بھی رکھا جیسا کہ آیات ذیل میں ہے فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۳۰ ع ۴ فطرت اللہ وہ ہے جس پر لوگ پیدا کئے گئے ہیں خلق اللہ کے واسطے کوئی تبدیلی نہیں یہ دین راست و پائیدار ہے حضرت رحمت للعالمین نے فرمایا۔ تمام فطرت اسلامی پر پیدا ہوتے ہیں پھر انکے ماں باپ ان کو یہودی کر دیتے ہیں یا نصرانی۔ اس فطرت دینی کی نسبت قرآن مجید فرماتا ہے۔ اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا كَفُوْرًا ۷۶ ہم نے اسکو رستہ بتلا دیا مگر کوئی اس کی قدر کرتا ہے اور کوئی ناقدری۔ پس سچا اور پائیدار یہی دین ہے جو ہر ایک انسان کی فطرت میں منقش کیا گیا ہے جس کا خلاف کرنا نور باطن سے سرکشی کرنا اور اپنی فطرت کو بگاڑنا ہے جو دین اس فطری دین یعنی اسلام کے خلاف ہے وہ نہ ہمیشہ نامردود ہے۔ مگر افسوس اس عالمگیر فطری اسلام کی نسبت بر خلاف

لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا

جھگڑتے ہو جن کا تمہیں کچھ بھی علم نہیں۔ اور اللہ جانتا ہے پر تم نہیں جانتے۔ ابراہیم نہ تو یہودی تھا نہ نصرانی بلکہ

وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ اِنَّ

خدا کا مخلص بندہ اور یکتا فرمان بردار تھا اور مشرکین میں سے ہرگز نہ تھا۔ لوگوں میں

سنائی دیتے تھے تمام قرآن از اول تا آخر تحمید و تسبیح۔ تقدیس و تہلیل۔ توحید اور تحمید باری تعالیٰ سے بھرا ہوا ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔
سُبْحَانَ اللّٰهِ۔ يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔
وغیرہ اپنی نسبت اسقدر بیان ہے اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ۔ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قرآنی وحی میں الحمد للہ ہر مرزائی وحی
میں اللہ یحمدک من عرشہ ہے۔ حمد کا لفظ محمدؐ اور محمود میں بصیغہ مفعول ضرور آیا ہے جس میں اہلی معنوں سے کبھی تنزل ہو جایا کرتا ہے
مگر آنحضرت کی نسبت کہیں نہیں۔ اللہ یحمدک من عرشہ یا احمد **سوم بہشتی مقبرہ کی بنیاد**۔ اس سے اول تو قرآن مجید
کے کامل اور مفصل ہونیکا دعویٰ باطل ہوتا ہے کیونکہ اس نے ایسے ضروری مسئلہ پر جو باعث نجات ہو سکتا ہے۔ کوئی ارشاد نہیں فرمایا۔ ان
تمام احادیث صحیحہ کی تردید ہوتی ہے جنمیں ارشاد ہے کہ قبریں اونچی نہ کیجائیں نہ ان پر عمارتیں بنائی جائیں ورنہ ان پر گرا دیجیے جائیں۔ سوم
سید المرسلین اور خلفائے راشدین کی سخت توہین ہے کہ انکے مدفن بہشتی مقبرہ نہیں غلام احمد کا مدفن بہشتی مقبرہ ہے۔
چہارم۔ خاتم النبیین کی نادانی ثابت ہوتی ہے کہ آخر وقت تک بہشتی مقبرہ کا کوئی انتظام نہ کیا۔ بلکہ ایسے آسان طریق نجات سے دنیا
کو محروم چھوڑ گئے۔ پنجم اس حدیث کا سخت خلاف ہے جسمیں ارشاد ہے۔ یہود پر خدا کی لعنت انہوں نے اپنے انبیا کی قبروں کو مساجد
بنالیا۔ ہاں بہشتی مقبرہ کی بنیاد سے آپ کے ورثا کیلئے ایک مستقل و عظیم الشان ریاست تو ضرور پیدا ہو جائیگی یہ سبق آپ کو
ننکانہ پیران کلیر سرہند۔ اجمیر۔ نظام الدین اولیاء وغیرہ کے نظاروں سے ملا ہے۔ ششم عام قبر پرستی جسمیں اسوقت اکثر مسلمان
مبتلا ہیں اسکی عملی تائید اور پورا استحکام ہے۔ ہفتم قرآن مجید صاف فرماتا ہے کہ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى۔ لَا تُجْزٰى نَفْسٌ
عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا۔ **چہارم۔ رب العالمین کو ایک وَلَا جَہلَا اردلی سمجھنا**۔ جو مرزا کی خاطر دور دراز ملکوں
اور شہروں کو تباہ کرتا پھر رہا ہے۔ اور اتنا بھی نہیں دیکھتا کہ مرزا کے اصل اور بڑے مکذب کون ہیں۔ قرآن مجید تو یہ فرماتا ہے
وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَاۗءِ وَالضَّرَّاۗءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ۔ اس آیت میں فی قریۃ
اور اہلہا کا لفظ صاف بتلاتے ہیں کہ جس قریہ میں کوئی نبی آتا ہے اور صاف طور پر اپنے بیانات و پیشگوئیاں تبلیغ کرتا ہے
تب وہاں کے لوگ مصائب و نقصانات اٹھاتے ہیں [illegible]
ہونیوالے واقعات سے بھی یہی ثبوت ملتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کی مخالفت سے فرعون اور اسکا لشکر [illegible]
ہوئے ہلاک ہوا ایسا ہی قوم ہود و صالح و نوح و لوط و غیرہ علیہم السلام کا حال ہوا آنحضرت [illegible]
مکہ ہلاک ہوئے اور تیرہ دس سال کی کامل تبلیغ اور سخت مخالفت کے بعد ایسا کبھی نہیں ہوا کہ مخالفت تو کریں ہوشیار اور ہلاک ہوں
کلکتہ۔ عدن۔ جاپان روس۔ کانگڑہ۔ فارموسا اور سان فرانسسکو۔ اگر تکذیب کا ہی نتیجہ طاعون اور زلزلے ہوں
تو پہلے آپ کے سخت مخالفین مثلاً پیسہ اخبار۔ مولوی ثناء اللہ۔ مولوی محمد حسین۔ جعفر زٹلی مولوی [illegible]

اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ

ابراہیم کے قریب تر وہی ہے جو اس کی پیروی کرتا ہے اور یہ نبی ہے اور وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے ہیں اور اللہ

تباہ ہوتے۔ یا سیالکوٹ۔ لاہور اور امرتسر جس جگہ آپ پر دن رات لعنتوں کی بوچھاڑ پڑتی ہے۔ اور جب خود تشریف لیگئے تو مٹی برسائی گئی اور تبرّے سنائے گئے۔ ان زلزلوں اور آتش فشانیوں کی نسبت قرآنی وحی میں کیسا صاف ہے۔ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا۔ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا افسوس اپنے اور آپ کی جماعت نے اپنی کبریائی کے نشے میں قرآنی پیشگوئی کو ایسا حقیر سمجھا۔ کہ ذاتیات سے باہر مطلق نہیں ہے

پنجم قرآن۔ حدیث اور تیرہ سو سالہ اسلام کو مردہ اسلام قرار دینا

ششم خداوند عالم کی فطرت کو لعنت قرار دینا۔ چنانچہ آپ پہلے خط کے آخیر میں لکھتے ہیں کہ فطرتی ایمان ایک لکمتی چیز ہے۔ جبتک اسکو نشان سے قوت نہ ملے۔

ہفتم متواتر خلاف عہدیاں براہین احمدیہ کے سرورق پر شایع کیا۔ کہ آب اس کتاب کی طبع میں کبھی توقف نہ ہوگا۔ مگر ابتک باقی کتاب چھپی اور نہ چندوں کا کچھ فیصلہ ہوا۔ پھر سراج منیر کی مفت اشاعت کیلئے چودہ سو روپیہ چندہ کا اعلان شایع کیا گیا۔ اور بہت سا چندہ وصول بھی ہوا مگر جب وہ مدتوں کے بعد شایع ہوا۔ تو قیمتاً دیا گیا پھر رسالہ ماہواری یعنی قرآنی طاقتوں کے جلوہ کا اشتہار دیا گیا۔ کہ وہ ۲۰ جون ۱۸۹۳ء سے ماہ بماہ نکلا کریگا۔ پھر نشان آسمانی کے صفحہ ۴۲ و ۴۳ میں ا ہمت دوستوں سے امداد چاہی ہے۔ مردان بجوشید برائے حق جوشید اور یہ بھی ارشاد جاری کیا کہ ہر ایک رسالہ جو میری طرف سے شایع ہو۔ میرے دوست اسمیں پوری مدد دیں اور ذی مقدرت لوگ زکات سے میری کتابیں خرید کر مفت تقسیم کریں۔ اور میری تالیفات اور بھی ہیں۔ مثلاً رسالہ احکام القرآن۔ اربعین۔ فی علامات المقربین۔ سراج منیر تفسیر کتاب عزیز۔ پھر جلسہ دسمبر ۱۸۹۲ء میں پریسوں کیلئے ۱۸۵ روپیہ ماہوار کی ضرورت پیش کی اور فرمایا کہ ہر ایک دوست اس میں بلا توقف شریک ہو اور چندہ ماہوار تاریخ مقررہ پہ بھیجتا ہے۔ اس سے بقیہ براہین اور اخبار اور آئندہ رسائل کا کام جاری رہ سکتا ہے۔ اب چندوں کی آمد ڈھائی سو روپیہ سے بھی تین چار گنی زیادہ ہے۔ مگر براہین احمدیہ تفسیر کتاب عزیز اور رسائل ماہوار وغیرہ کا کہیں نام و نشان نہیں۔ جو کتابیں نکلتی ہیں ان کی قیمت اصل سے تین چار گنی زیادہ وصول کیجاتی ہے۔ تمام چندہ بمعہ مد زکات سب کا سب حساب پیٹ میں ہضم ہو رہے ہیں۔ **ہشتم** فحش گوئی۔ بیچارے مولویوں کو بغض اسلام کی خاطر خلاف [illegible] ہیں [illegible] خنازیر۔ کور چشم۔ درندہ ذریت شیطان۔ حرمزادہ شیطان۔ ابوجہل۔ فرعون۔ [illegible] کی جوتیاں پڑیں ہزاروں لاکھوں مار۔ اندھیرے کے کیڑے۔ اوباش [illegible] دنیا۔ [illegible] کا گوہ کھایا۔ چوہڑے۔ چمار۔ جاہل۔ وحشی۔ سوء اور بدبخت [illegible] حرام۔ ہامان ہندوزادہ تو پھر کیا یہ عمل مرزا [illegible] قرآن کریم کی طاعت کریں جو فرماتا [illegible] عَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ یا ارشادات خاتم النبیین کو جو فرمائے [illegible] والفحش والبذی۔

وَدَّتْ طَّائِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يُضِلُّونَكُمْ وَمَا يُضِلُّونَ

مومنوں کا دوست ہے۔ اہل کتاب میں سے ایک گروہ چاہتا ہے کہ تمکو بہکا دے اور وہ اپنے

نہم۔ آرام طلبی اور شکم پروری۔ مرزا کا تو یہ حال ہو کہ اسلامی خدمت کے نام پر سات آٹھ سو روپیہ ماہوار چندہ جمع کیا۔ خود مزے سے کھایا اور دوسروں کو کھلایا۔ عنبر۔ مشک۔ کیوڑا۔ بید مشک۔ مقویات۔ محرکات اور مفرحات کثرت سے استعمال ہوتے ہیں ایک عبدالکریم کی بیماری میں ہی ڈیڑھ من پختہ برف لگاتار لاہور سے آتی رہی بیوی صاحبہ کیواسطے زیور اور روپیہ اسقدر ہو گیا۔ کہ مرزا صاحب نے چار ہزار روپیہ کا زیور اور ایک ہزار روپیہ نقد ان کی بیکراینا بلغ تیس سال میعاد پر ان کے پاس رہن رکھا گیا جو جائداد غیر منقولہ خرید لیگئی وہ علاوہ ہے سفر بھی کیا تو محض بیوی صاحبہ کی خاطر سکنڈ کلاس میں چلے۔ مکانات بھی وسیع اور فراخ بنائے اور وہ سب ملکیت مرزا ہے وقف کوئی بھی نہیں ہے برعکس اسکے خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال کہ سونیکے لئے اکثر زمین پر بستر ہونے کیلئے ایک چھوٹا سا چھونپڑا کھانیکے دیکھو ماستو یا نان جو اور وہ بھی اکثر ندارد۔ کبھی تین تین یوم کا فاقہ۔ اب فرمائیے کہ مرزا کی آرام طلبی اور شکم پرستی واجب الاطاعت ہے۔ یا سید المرسلین خاتم النبیین کی جفاکشی اور نفس کشی **دہم۔ ترک حج**۔ اس امر میں کیا مرزا کی متابعت چاہئیے۔ یا احکام قرآنی اور ارشادات سید المرسلین کی اطاعت جنمیں حج کی بابت سخت تاکید ہے۔ **یازدہم**۔ اپنی کتابوں کیلئے رقم زکات طلب کرنا اور کتابوں کی قیمت اصل مصارف سے چند اور چہار چند رکھکر ان کا نفع اپنے صرف میں لانا **دوازدہم تصاویر کھنچوانا** کیا سب مسلمان ایسا ہی کریں یا احادیث صحیحہ کی تکذیب کریں **سیزدہم۔ تفرقہ اندازی**۔ تعلیمات محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا نتیجہ یہ ہوا تھا۔ کہ عرب کے خونخوار اور جنگ جو پشت در پشت سے لڑتے آتے تھے بند ہو گئی اور آپس میں صلح و محبت ہو گئی۔ چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے۔ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنقَذَكُم مِّنْهَا۔ مگر آج کالم گلوچ ہو کر مرزا نے مسلمانوں کو ایسا پھاڑ ڈالا کہ ظاہر اتفاق ناممکن ہو گیا۔ مغربی تہذیب و وسیع النظری پیدا ہو کر اتفاق کی تحریک شروع ہوئی اسکو مرزا کی گالم گلوچ اور عالمگیر تکفیر و تحریک نے سخت تنفر و عداوت و تکفیر میں بدل دیا۔ کیونکہ اسکے نمونہ کیمطابق ہر فریق کا حق ہے۔ کہ بلا دلیل دوسروں کو کافر اور جہنمی کہے اور ہر قسم کی ہمدردی چھوڑ بیٹھے۔ نہ کہیں و چار ہزار عیسائی مسلمان ہوئے نہ آریہ نہ سکھ نہ ہندو۔ مگر باتوں میں صلیبی مذہب بھی ٹوٹ گیا۔ تمام دنیا پر اسلام غالب ہو گیا۔ تمام جھوٹے مذاہب پاش پاش ہو گئے کیا ایسی فتح مجھے نصیب ہوئی کہ میرے ہاتھ سے دجالی فتنہ پاش ہو گیا۔ اب فرمائیے کہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے صلح خیز اخلاق قابل اتباع ہیں یا مرزا کے فتنہ انگیز اعمال **چہاردہم۔ خلاف بیانیاں**۔ جنکی کوئی انتہا نہیں سمجھ پر مختصر چند ایک مطور مشتے نمونہ از خروارے بیان کیجاتی ہیں (۱) ایک وقت تو مرزا صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ میرے دعوی کے انکار سے کوئی شخص کافر نہیں ہو جاتا [illegible] کا نام ہے وہاں نہیں [illegible] کلمہ گو کا نام کافر نہیں رکھتا۔ [illegible] دعوے و انکار کر نیوالوں [illegible] حضرت نبیوں کی شان [illegible]

إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ (۶۹) يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَأَنْتُمْ

نفسوں کے سوائے اور کسی کو نہیں بہکاتے پر سمجھتے نہیں۔ اے اہل کتاب تم تو شاہد ہو تم کیوں اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے انکار

سے شریعت و احکام جدیدہ لاتے ہیں۔ ماسوا اس کے ملہم و محدث کیسا ہی عالی شان رکھتے ہوں اور مکالمہ الٰہیہ سے سرفراز ہوں ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں بنجاتا۔ میرا یہ دعویٰ نہیں کہ دمشق میں کوئی مثیل مسیح پیدا نہیں ہوگا ممکن ہے۔ کہ آئندہ زمانہ میں خاصکر دمشق میں بھی کوئی مثیل مسیح پیدا ہو جائے۔ میں نے صرف مثیل مسیح ہونیکا دعوے کیا ہے۔ میرا یہ بھی دعوے نہیں کہ مثیل مسیح ہونا میرے پر ختم ہو گیا۔ بلکہ ممکن ہے کہ آئندہ زمانوں میں میرے جیسے دس ہزار مثیل مسیح آجائیں۔ دیکھو ازالہ اوہام صفحہ ۱۹۹ و ۲۰۰۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ امت محمدیہ میں کئی کروڑ ایسے بندے ہونگے جنکو الہام ہوتا ہوگا" (ضرورۃ الامام)۔ الغرض جب مسلمانوں کو گھیرنا منظور رہتا۔ تب تو یہ قول تھی۔ کہ میں رسول نہیں ہوں میرے انکار سے کوئی کافر نہیں بنجاتا۔ اولیاء اللہ کو شیطانی الہام بھی ہو جاتے ہیں شیطانی الہاموں میں بھی پیشگوئیاں بھی ہو سکتی ہیں مگر اب جماعت کافی ہو گئی۔ تب یہ ہو گیا کہ جو مرزا کو نہ مانے خارج از اسلام اور غیر ناجی ہے مرزا کے جتنے الہامات ہیں۔ خواہ وہ کیسے ہی مخالف القرآن و حدیث ہوں سب حق اور آمیزش شیطانی سے بالکل پاک ہیں۔ تمام پیشگوئیاں خواہ وہ کیسی ہی مبہم اور مہمل ہوں کیسی ہی صورت میں ظہور پذیر ہوں وہ عظیم الشان نشان ہیں (۲) ازالہ اوہام میں دابۃ الارض کے معنے علماء ظاہری کئے گئے۔ پھر پھر سیالکوٹ میں اس کے معنی طاعونی کیڑے کئے گئے ہیں (۳) جلسہ تعطیلات دسمبر ۱۸۹۰ء میں جو لوگ قادیان میں جمع ہوئے تھے۔ ان کی فہرست میں نے خود طیار کی تھی۔ جو واقع الوساوس میں شایع ہوئی۔ بعد ازاں جو حدیث کدعہ آپ کو معلوم ہوئی جسمیں یہ ذکر ہے۔ کہ مہدی اپنے صحابہ کو جمع کریگا۔ اُن کی تعداد اہل بدر کے مطابق ۳۱۳ ہوگی اور انکے نام معہ سکونت و ولدیت و پیشہ وغیرہ ایک مطبوعہ میں درج کریگا۔ تب آپنے اصل فہرست میں تراش خراش کر کے ۳۱۳ ناموں کی فہرست انجام آتھم میں شایع کر دی بعض نام پہلی فہرست میں سے نکالدیے اور بعض نئے نام ایزاد کر دیے (۴) لفظ ذنب کا ترجمہ رسالہ اربعین اور اشتہار ریاہ میں گناہ کیا گیا پھر یہ لیو میں ان معنوں سے انکار کیا گیا۔ (۵) مدت صلیب مسیح علیہ السلام کی نسبت ازالہ اوہام صفحہ ۳۹۴ پر تین ہفتہ درج فرمائے۔ پھر صفحہ ۳۹۲ پر درج کیا۔ قریباً دو گھنٹہ سے بھی کم وقت ہے پھر صفحہ ۳۸۱ پر لکھا چند منٹ میں ہی مسیح کو صلیب پر سے اُتار لیا (۶) پہلے میری تفسیر القرآن بالقرآن کی نسبت یہ الفاظ شایع کر دیئے نہایت عمدہ ہے شیریں بیان ہے۔ نکات قرآنی خوب بیان کئے ہیں دل سے نکلی اور دلوں پر اثر کرنیوالی ہے۔ مگر اب بدر مورخہ جون ۱۹۰۶ء میں شایع کرتے ہیں "اگر ڈاکٹر عبد الحکیم کا تقویٰ صحیح ہوتا۔ تو کبھی تفسیر لکھنے کا نام نہ لیتا کیونکہ وہ اس کا اہل نہ تھا اس کی تفسیر میں ایک ذرہ روحانیت نہیں ہے اور نہ ظاہری علم کا کچھ حصہ ہے۔ بھلا مرزا تو بتلائیں کہ اسکی نصف کہاں گئی تاکہ اس کی روحانیت تھا۔ میری تفسیر سے کیا بات ہے جسقدر [illegible]

[illegible]

تَشْهَدُونَ ﴿۷۰﴾ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَلْبِسُونَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُونَ الْحَقَّ

کرتے ہو۔ اے اہل کتاب تم جان بوجھ کر کیوں حق کو باطل کے ساتھ ملاتے ہو اور حق کو چھپاتے ہو

وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۷۱﴾ وَقَالَت طَّائِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمِنُوا بِالَّذِي

اور ایک گروہ نے اہل کتاب میں سے کہا کہ کیا جو ایمانداروں پر اتارا گیا ہے اُس پر

أُنزِلَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوا آخِرَهُ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿۷۲﴾

دن میں ایمان لے آیا کرو اور دن کے آخری حصہ میں منکر ہو جایا کرو تاکہ اسی طرح وہ پھر جائیں

وَلَا تُؤْمِنُوا إِلَّا لِمَن تَبِعَ دِينَكُمْ قُلْ إِنَّ الْهُدَىٰ هُدَى اللَّهِ

اور سوائے اُس کے جو تمھارے دین کی پیروی کرتا ہے اور کسی کی بات نہ مانو کہدے تحقیق الہدایت (یعنی) اللہ کی ہدایت

(۷) ازالہ جلد ۲ صفحہ ۴۷۳۔ یہ توصیح ہے۔ کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہو گیا۔ اس کے بعد مسیح چالیس دن تک کشفی طور پر اپنے شاگردوں کو نظر آتا۔ مگر رسالہ راز حقیقت کے صفحہ ۹ پر شایع کیا۔ آخر مسیح نے اکسویں سال کی عمر میں سری نگر انتقال فرمایا اور محلہ یارخان میں مدفون ہوئے (۸) ازالہ اوہام صفحہ ۶۴ مسیح کی نسبت بعض بائبل کی پیشگوئیوں میں درج تھا۔ کہ وہ بادشاہ ہوگا۔ چونکہ مسیح غریبوں اور مسکینوں کی صورت پر ظاہر ہوا اس لئے یہودیوں نے اُسے قبول نہ کیا۔ اس داور انکار کے وجہ صرف لفظ پرستی تھی کہ انہوں نے بادشاہت کے لفظ کو ظاہر پر محمول کیا۔ مگر انجام آتھم کے صفحہ ۱۲ پر اس کے خلاف درج کیا۔ کہ یسوع صاحب نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ میں داؤد کے تخت کو قائم کرنے آیا ہوں اور اس طرح یہود کو اپنی طرف کھینچنا چاہا تھا کہ دیکھو میں تمھاری بادشاہی پھر دنیا میں دوبارہ قایم کرنے آیا ہوں اور رومی گورنمنٹ سے اب جلد تم ازاد ہونا چاہتے ہو۔ مگر وہ بات نہ ہوئی اور یسوع صاحب نے نہایت ذلت دیکھی (۹) الحکم ۱۷ مئی ۱۹۰۱ء میں عیسائیوں کو مخاطب کر کے لکھا چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد چودھویں صدی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جسکو آپ لوگ یسوع کہتے اس سلسلہ کا موئد بنا کر بھیجا۔ مگر جب یسوع کا نام لیکر اُنکو شریر۔ مکار۔ بدکار کہا اور گالیاں نکالیں اور مسلمان مدد پہ تکفیر ہوئے کیونکہ کسی نبی کی توہین صریح کفر ہے۔ اُسوقت اپنے انجام آتھم کے صفحہ ۹ سطر ۱۶ پر لکھدیا۔ کہ مسلمانوں کو واضح رہے کہ خدا نے تعالیٰ نے یسوع کی قرآن شریف میں کچھ خبر نہیں دی کہ وہ کون تھا (۱۰) ازالہ کے صفحہ ۵۴۴ پر شایع کیا کہ محققین کے نزدیک مہدی کا آنا کوئی یقینی امر نہیں ہے۔ پھر صفحہ ۵۱۹ لکھا۔ کہ مہدی کا آنا۔ بالکل صحیح نہیں ہے جب مسیح ابن مریم آئیگا تو امام مہدی کی کیا ضرورت۔ اب خود ہی مہدی موعود بنتے ہیں۔ پھر اپنی شیخت پر ازالہ میں دلیل پیش کی۔ کہ موسیٰ علیہ السلام کے بعد چودھویں صدی میں مسیح علیہ السلام آئے تھے۔ اسی طرح یہ مثیل مسیح بھی مثیل موسیٰ یعنی محمد صلعم کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہوا ہے بیخانہ ہم۔ تعمیر منارہ۔ اوّل تو بذات خود ایک لغو اور نمائشی عمارت ہے۔ دوئم اس حمیر میں اُن احادیث صحیحہ کی تردید ہے۔ جن میں یہ ارشاد ہے۔ کہ سب سے برا طریق روپیہ برباد کرنیکا فضول عمارات ہوا کرتا ہے۔ سوم اسوقت اشاعت القرآن کی ضرورت ہے۔ دس ہزار روپیہ میں دس ہزار قرآن تفاسیر مفت تقسیم ہو سکتی ہیں۔ ایسے وقت میں جبکہ اسلام مفلس ہے۔ اسلامی روپیہ کو فضول عمارات میں صرف کرنا سخت ظلم ہے۔ مگر

منزل ۱

وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿۷۵﴾ بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۷۶﴾

نہیں بلکہ جو اپنے عہد کو پورا کرے اور اللہ سے ڈرتا رہے پس تحقیق اللہ متقیوں کو دوست رکھتا ہے

(۲) متعلقہ ڈپٹی عبداللہ آتھم ۵ جون ۱۸۹۳ء کو امرتسر ایک مباحثہ کے خاتمہ پر کہا
اس بحث میں دونوں فریقین میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے۔ وہ انہی دنوں
مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لیکر یعنی پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائیگا۔ اور اسکو سخت ذلت پہنچیگی
بشرطیکہ حق کیطرف رجوع نہ کرے اور جو شخص سچ پر ہے۔ اور سچے خدا کو مانتا ہے۔ اسکی اس سے عزت ظاہر ہوگی۔ اور
اسوقت جب پیشگوئی ظہور میں آئے گی۔ بعض اندھے سوجاکھے کئے جائینگے اور بعض لنگڑے چلنے لگینگے اور بعض
بہرے سننے لگینگے۔ دیکھو جنگ مقدس صفحہ ۱۸۸۔ یہ پیشگوئی سراسر غلط ثابت ہوئی۔ ۶ ستمبر ۱۸۹۴ء کو پندرہ مہینے
پورے ہوگئے مگر اس عرصہ میں نہ تو عبداللہ آتھم نے الوہیت مسیح کو چھوڑکر اسلام کیطرف رجوع کیا نہ اس میعاد کے اندر
فوت ہوا اور نہ اندھے سوجاکھے ہوئے نہ لنگڑے چلنے لگے اور نہ بہرے سننے لگے (۳) پیشگوئی متعلق
لیکھرام۔ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء میں الہام ذیل شایع ہوا عجل جسد له خوار له نصب و عذاب۔ اور خلاصہ
طرف سے ظاہر کیا۔ کہ آج کی تاریخ جو ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء سے چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا
میں یعنی بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں کی ہیں عذاب شدید
میں مبتلا ہو جائیگا۔ پھر یہ بھی لکھا۔ کہ اگر اس شخص پر چھ سال کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل
نہ ہوا جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو۔ تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کیطرف سے
نہیں ہوں وہ ہر قسم کی سزا کا مستحق ہے۔ اصل پیشگوئی میں دکھ اور عذاب کے الفاظ ہیں۔ پھر ان کی تشریح یہ کی ہے
کہ وہ عذاب خارق عادت ہوگا۔ اور الٰہی ہیبت رکھتا ہوگا۔ مگر کرامات الصادقین میں یہ ہے کہ تسلی دلی ہمو تو
قیمت ہیں لگتا۔ میرے رب نے مجھے بشارت دی کہ وہ چھ سال کے اندر مرجائیگا۔ ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو لیکھرام چھری سے
مارا گیا۔ کیا اسکو خرق عادت عذاب الٰہی ہیبت والا عذاب کہہ سکتے ہیں؟ کیا جسقدر قتل ہوتے ہیں وہ خرق عادت
اور معجزہ میں داخل ہیں؟ ایسے معجزات تو سرحد کابل پر ہمیشہ ہوتے رہتے اور جنگ ٹرنسوال اور جنگ روم جاپان میں
تو لاکھوں ہوئے کیا ان سب کو خرق عادت کہہ سکتے ہیں مرزا صاحب نے سراج منیر میں یہ بھی ظاہر فرمایا ہے کہ اگر پیشگوئی
فی الواقع ایک عظیم الشان ہیبت کیساتھ ظہور پذیر ہو۔ تو وہ خود بخود دلوں کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ پس وہ
کون کون لوگ ہیں جنکے دلوں کو اس پیشگوئی کی عظیم الشان ہیبت نے اپنی طرف کھینچ لیا ہے (۴) پیشگوئی
مرزا احمد بیگ اور داماد اور لڑکی کی نسبت۔ اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کا اقتباس پیشگوئی کا
جب تیرہ میں پیدا ہوگا + قدرت حق کا عجب ایک تماشہ ہوگا + جھوٹ اور سچ میں جو ہے فرق وہ پیدا ہوگا +
کوئی پا جائیگا عزت کوئی رسوا ہوگا۔ اس خدائے قادر و حکیم مطلق نے مجھے فرمایا۔ کہ اس شخص کی دختر کلاں کے
سلسلہ جنبانی کر اور ان کو کہدے کہ تمام سلوک و مروت تم سے اسی شرط سے کیا جائیگا اور یہ نکاح تمہارے لئے موجب

منزل ۱

[illegible] کی رو سے یہ میعاد غلط ہوئی [illegible]

إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولٰئِكَ لَا خَلَاقَ

تحقیق جو لوگ عہد الٰہی اور اپنی قسموں کو تھوڑے سے دام لیتے ہیں ایسے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور نہ اللہ ان سے

لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ

کلام کرے گا اور نہ ان کی طرف قیامت کے دن نظر کرے گا اور نہ ان کو پاک کریگا۔

برکت اور رحمت کا نشان ہوگا۔ اور تمام رحمتوں اور برکتوں سے حصہ پائیگی جو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں درج ہیں لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام بہت برا ہوگا جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائیگی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائیگا۔ اور ان کے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑیگی اور درمیانی زمانہ میں بھی اس دختر کیلئے کراہت اور غم کے امر پیش آئینگے۔ عربی الہام اس بارہ میں یہ ہے اِنَّا زَوَّجْنٰکَھَا ہم نے تیرا نکاح اس سے کر دیا۔ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَکَانُوْا بِھَا یَسْتَھْزِءُوْنَ فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ وَیَرُدُّھَا اِلَیْکَ لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰہِ اِنَّ رَبَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ اَنْتَ مَعِیْ وَاَنَا مَعَکَ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔ انہوں نے ہمارے نشانوں کو جھٹلایا اور پہلے سے ہنسی کر رہے تھے سو خدا تعالیٰ ان سب کے تدارک کیلئے جو اس کام کو روک رہے ہیں تمہارا مددگار ہوگا اور انجام کار اس کی اس لڑکی کو تمہاری طرف پھیر لائیگا کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے تیرا رب وہ قادر ہے کہ جو کچھ چاہے وہی ہو جاتا ہے تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں اور عنقریب تجھے وہ مقام ملیگا جس میں تیری تعریف کیجاویگی۔ مرزا صاحب ... شہادت القرآن ... ۱۸۹۲ء سے ... اپنے باقی بتلاتے ہیں اس لئے اواخر ۱۸۹۲ء کو مرزا احمد بیگ کا داماد فوت ہو جانا تھا کہ فوت نہیں ہوا اور اب تک زندہ ہے ... مخالف ہیں پہلے مان گئے ... مرزا صاحب نے ظاہری اسباب بھی اس نکاح کیلئے بڑی کوششیں کیں چنانچہ مرزا صاحب کو خبر ملی کہ احمد بیگ اپنی لڑکی کی شادی اور جگہ کرنے والا ہے تب ۱۸۹۱ء میں انہوں نے ایک طویل خط ... مرزا علی شیر بیگ کے نام لکھا جس کا مضمون یہ ہے کہ اگر آپ اپنے بھائی کو اس نکاح سے روک نہ سکیں تو میں اپنے بیٹے فضل احمد کی بیوی کو طلاق دلوا دونگا۔ ایک طرف جب محمدی کا کسی شخص سے نکاح ہوگا تو دوسری طرف فضل احمد آپ کی لڑکی کو طلاق دیدیگا۔ اگر نہیں دیگا تو میں اسکو عاق اور لاوارث کر دونگا۔ اگر میرے لئے احمد بیگ سے مقابلہ کروگے اور یہ ارادہ بند کرا دوگے تو میں بدل وجان حاضر ہوں اور فضل احمد کو جو اب میرے قبضہ میں ہے ہر طرح سے درست کر کے آپ کی لڑکی کی آبادی کیلئے کوشش کرونگا اور میرا مال ان کا مال ہوگا۔ اسی تاریخ کو ایک خط عزت بی بی کی والدہ کے نام لکھا جس کی چند سطور یہ ہیں۔ والدہ عزت بی بی کو معلوم ہو کہ مجھکو خبر پہنچی ہے کہ چند روز تک محمدی یعنی مرزا احمد بیگ کی لڑکی کا نکاح ہونے والا ہے اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا چکا ہوں کہ اس نکاح سے سارے رشتے ناطے توڑ دونگا۔ اور کوئی تعلق نہیں رہیگا اسلئے نصیحت کی راہ سے لکھتا ہوں کہ اپنے بھائی مرزا احمد بیگ کو سمجھا کر یہ ارادہ موقوف کراؤ اور جس طرح تم سمجھا سکتے ہو اسکو سمجھا دو۔ اگر ایسا نہیں ہوگا تو آج میں نے مولوی نورالدین

وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۷۷﴾ وَإِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيقًا يَلْوُونَ أَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتَابِ لِتَحْسَبُوهُ مِنَ الْكِتَابِ

اور اُن کیواسطے عذاب دردناک ہے۔ اور تحقیق اُن میں سے بعض لوگ ایسے ہیں جو اپنی زبانوں کو مروڑ مروڑ کر کتاب پڑھتے ہیں

صاحب نے [illegible] محمد کو لکھ دیا ہے کہ اگر تم اس ارادہ سے باز نہ آؤ تو فضل احمد عزت بی بی کیلئے طلاق نامہ لکھکر بھیجدے
اور اگر فضل احمد طلاق نامہ لکھنے میں عذر کرے تو اسکو عاق کیا جاوے اور اپنے بعد اسکو وارث نہ سمجھا جاوے اور ایک پیسہ وراثت
کا اسکو نہ ملے۔ سو امید کرتا ہوں کہ شرعی طور پر اس کیطرف سے طلاق نامہ لکھا آجاوے گا سو محمدی کا دوسری جگہ نکاح ہوتے
ہی طلاق پڑ جائیگی ۱۱ تیسرا خط اسی مضمون کا مرزا صاحب نے اپنی بہو سے لکھوا کر اسکی والدہ کیطرف بھیجا۔ چوتھا خط مرزا
صاحب نے احمد بیگ کے نام اسی مضمون پر لکھا۔ مگر مرزا صاحب تمام تدابیر میں ناکام رہے اور انکی آسمانی منکوحہ تک مرزا
سلطان محمد کے تحت میں ہے۔ جنکو ۲۱ اگست ۱۹۰۲ء سنہ تک فوت ہو جانا چاہئے تھا۔ مگر مرزا صاحب ہمیں بھی یہی
کہتے ہیں کہ احمد بیگ تو مر گیا اور اسکا داماد سلطان محمد خوف زدہ ہو کر توبہ کر گیا [illegible] سلطان محمد مرزا صاحب کا مرید
ہو گیا اور آپکی [illegible]
ہو گیا جو تمام تفصیلی بتلایا ہے اور جسکی نسبت الہامی الفاظ ہیں۔ إِنَّا زَوَّجْنَاكَهَا فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَيَرُدُّهَا
إِلَيْكَ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِمَا يُرِيدُ [illegible] اور اسکو
تیری طرف [illegible] اللہ کے الفاظ بدل نہیں سکتے تیرا رب [illegible] کر سکتا ہے قدرت حق کا عجب ایک [illegible] ہوگا
[illegible] ہی معنی ہیں کہ آپ کی آسمانی منکوحہ دوسرے شوہر کے تحت میں ہے اور گیارہ بچے جن چکی ہے (۵) پیشگوئی
مستقلہ مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی و ملا محمد بخش صاحب مالک اخبار
جعفر زٹلی لاہوری اور مولوی ابو الحسن تبتی۔ اقتباس از اشتہار مورخہ ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء
اے میرے آقا میرے مولیٰ میرے منعم میری ان نعمتوں کے دینے والے جو تو جانتا ہے اور میں جانتا ہوں تیری جناب میں میری
کچھ عزت ہے تو میں عاجزی سے دعا کرتا ہوں کہ ان تیرہ مہینوں میں جو ۱۵ دسمبر ۱۸۹۸ء سے ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء تک شمار کئے جائینگے شیخ محمد حسین
جعفر زٹلی اور تبتی مذکور کو جنہوں نے میرے ذلیل کرنے کیلئے یہ اشتہار لکھا ہے ذلت کی مار سے دنیا میں رسوا کر غرض اگر یہ لوگ تیری
نظر میں سچے اور متقی اور پاک ہیں اور میں کذاب اور مفتری ہوں تو مجھے ان تیرہ مہینوں کے اندر ذلت کی مار سے تباہ کر اور اگر
تیری جناب میں مجھے وجاہت و عزت ہے تو میرے لئے یہ نشان ظاہر فرما کہ ان تینوں کو ذلیل اور رسوا اور ضربت
علیہم الذلۃ کا مصداق کر آمین ثم آمین۔ یہ دعا تھی جو میں نے کی اسکے جواب میں الہام ہوا کہ میں ظالم کو ذلیل
اور رسوا کرونگا اور وہ اپنے ہاتھ کاٹے گا اور چند عربی الہامات ہیں جو ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ إِنَّ الَّذِينَ
يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِنْ رَبِّهِمْ ضَرَبَ اللّٰهُ أَشَدَّ مِنْ ضَرْبِ النَّاسِ إِنَّمَا أَمْرُنَا إِذَا أَرَدْنَا شَيْئًا
أَنْ نَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ أَتَعْجَبُ لِأَمْرِي إِنِّي مَعَ الْعُشَّاقِ إِنِّي أَنَا الرَّحْمٰنُ ذُو الْمَجْدِ وَالْعُلٰى وَيَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ وَيُطْرَحُ
بَيْنَ يَدَيَّ جَزَاءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ مَا لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ فَاصْبِرْ حَتّٰى يَأْتِيَ اللّٰهُ بِأَمْرِهِ إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا
۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء تو گذر گئی محمد حسین اور ملا محمد بخش اور مولوی ابو الحسن تبتی سب ہی حال میں صحیح سلامت رہے جیسا

منزل ۱

وما هو من الكتب ويقولون هو من عند الله وما هو من عند الله ويقولون

تاکہ تم اس کو تورات میں سے گمان کرو مگر وہ تورات میں سے نہیں ہوتا اور وہ کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس سے ہے حالانکہ

على الله الكذب وهم يعلمون ⑦٨ ما كان لبشر ان يؤتيه الله الكتب

وہ اللہ کے پاس سے نہیں ہے اور جان بوجھ کر اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں۔ کسی بشر سے یہ نہیں ہو سکتا کہ اللہ اسکو

کیے ہوئے تھے جبکہ پیشگوئی کی میعاد قریب الاختتام ہوئی تب مرزا صاحب نے ایک شخص کی معرفت علماء سے فتویٰ حاصل کیا۔ کہ حضرت مہدی کے منکر کا کیا حکم ہے۔ اس پر علماء نے جو فتوے دئے اور مرزا صاحب نے انکو مولوی محمد حسین پر چسپاں کر کے جنوری ۱۸۹۹ء کو ایک اشتہار شایع کر دیا کہ جس طرح مولوی محمد حسین نے میرے اوپر فتویٰ کفر کا لگایا تھا ویسے ہی ان پر بھی لگ گیا یعنی یہی میری پیشگوئی کا مدعا تھا۔ اور بس کہاں تو الہام کے یہ الفاظ کہ میں ظالم کو ذلیل اور رسوا کر دونگا جیسے ہاتھ کاٹے گئے اور نصر من اللہ وفتح قریب اور کہاں یہ فتویٰ جو خود مرزا صاحب پر بھی ویسا ہی چسپاں ہو سکتا ہے۔ کیونکہ وہ خود بھی اس مہدی کے منکر ہیں جو عام طور پر مانا جاتا ہے رہا ہاتھ کاٹے جانے کی خود مرزا صاحب نے یہ تفسیر کی تھی کہ ظالم ناجائز تحریر پر چھوڑ دیگا کیونکہ ہاتھ ایسے کام پر چلے مگر مولوی محمد حسین و ملا محمد بخش و ابو الحسن صاحبان آجتک اسی طرح مرزا مخالف اور مکذب اور مکفر ہیں۔ پھر یہ تاویل بھی خلاف ہے انہوں نے نہیں کی چنانچہ ۱۰ دسمبر ۱۸۹۹ کو ایک اشتہار دیا جسمیں ذلت کے اسباب ذیل گنائے (۱) مولوی محمد حسین صاحب نے میرے الہامی جملہ عجیب پر اعتراض کیا حالانکہ عجیب کا صلہ لام فصحا کی کلام میں موجود ہے۔ اس سے سکی علمی بے عزتی ہوئی (۲) ہمارے مقدمہ میں ڈپٹی کمشنر گورداسپور نے اسکو سخت سست کہا بلکہ اس سے یہ عہد لیا کہ آئندہ کو وہ مجھے دجال کذاب وہابی کافر وغیرہ نہ کہیگا (۳) مولوی محمد حسین نے لفظ ڈسچارج کا ترجمہ غلط کیا ہے (۴) اسکو زمین ملنی یہ بھی ذلت ہے کیونکہ حدیث میں آیا ہے۔ کہ جس گھر میں کھیتی کے آلات داخل ہوں وہ ذلیل ہو جاتا ہے (۵) لام صلہ کے تو انکار کا کوئی ثبوت نہیں بلکہ ایک خط میں ابو سعید محمد حسین جو نام مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب بھی لکھتے ہیں۔ سلام علیکم مرزا جھوٹ لکھتا ہے میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ عجیب کا صلہ لام نہیں آتا یا حدیث مشکوٰۃ محن لا یبلد و یبید نہیں مجھے یاد ہیں گئی ہے یہ کہا تھا کہ قرآن میں عجب کا صلہ من آیا ہے والسلام ابو الحسن محمد ثناء اللہ (ابو سعید) پھر اگر عربی بامحاورہ علطی صادر ہونا کوئی بڑی ذلت ہے تو مرزا صاحب کی کسقدر ذلت ہوئی جب محمد حسین نے آپ کی غلطیوں کی طویل فہرست شایع کی اور حالانکہ میں بھی الہامی عبارتوں میں غلطیاں تھیں۔ زمینداری کی ذلت محمد حسین کو آئی۔ مگر مرزا صاحب بنت بیت۔

[illegible]

رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ

رسول آوے جو ان باتوں کی تصدیق کرنیوالا ہو جو تمہارے ساتھ ہیں تم اسپر ضرور ایمان لائیو اور ضرور اس کی مدد کیجیو فرمایا کیا

نہیں ہوئی تو سب کیوں نہیں گا بیان حالانکہ یہ سفید جھوٹ ہے کیونکہ اس کے بہت اشتہارات مرزا کے خلاف نکلے ہیں مثلاً مرزا کاذب ہے

ہم ۲۰ اپریل ۱۸۹۹ء کو بعنوان مسیح کاذب کیسا دو باتیں ۲۵ جون ۱۸۹۹ء کو بعنوان **کادیان کا جھوٹا مسیح** یکم اکتوبر

کو بعنوان **الحکم کی غلط فہمی** ۱۵ دسمبر ۱۸۹۹ء کو بعنوان **عجیب جواب** بندہ لال محمد بخش لاہوری یکم اکتوبر ۱۸۹۹ء **پیشگوئی**

متعلقہ نشان آسمانی میعادی سہ سالہ اقتباس از اشتہار مورخہ ۵ نومبر ۱۸۹۹ء کے لئے میرے مولا قادر خدا

اب مجھے راہ بتلا دے آمین اگر میں تیری جناب میں مستجاب الدعوات ہوں تو ایسا کر کہ جنوری ۱۹۰۰ء سے اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک میرے لئے کوئی اور

نشان دکھلا اور اپنے بندے کے لئے گواہی دے جسکو زبانوں سے کچلا گیا ہے دیکھ میں تیری جناب میں علیہ السلام ہاتھ اٹھاتا ہوں کہ تو ایسا ہی کر اگر میں

تیرے حضور میں سچا ہوں اور جیسا کہ خیال کیا گیا ہے کافر کاذب نہیں ہوں تو ان تین سال میں جو اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک ختم ہو جائیگی کوئی

ایسا نشان دکھلا کہ جو انسانی طاقتوں سے بالاتر ہو۔ اشتہار ۵ نومبر ۱۸۹۹ء گو یہ الفاظ دعائیہ ہیں مگر مرزا جی اپنے رسالہ اعجاز احمدی کے صفحہ ۸۰ پر اس دعا کو

پیشگوئی قرار دیتے ہیں اور اپنی دعا کی نسبت اسی اشتہار کے صفحہ ۴ پر فرماتے ہیں مجھے مارا خدا تعالیٰ مخاطب کر کے فرما چکا ہے کہ جب تو دعا کرے تو میں تیری سنونگا

پھر اس پیشگوئی کو سلطان القلم ... دیگر فرماتے ہیں کہ سلطان ... جو اپنی قبولیت اور روشنی کی وجہ سے دلوں پر قبضہ کر لے اشتہار ۲۲ اکتوبر ۱۸۹۹ء اخیر

صفحہ ۳ پر عبارت ذیل ہے۔ اگر تو اے خدا تین برس کے اندر جو جنوری ۱۹۰۰ء سے شروع ہو کر دسمبر ۱۹۰۲ء تک ختم ہو جائیگی میری تائید میں اور میری تصدیق میں کوئی

نشان نہ دکھلاوے اور اپنے بندے کو ان لوگوں کی طرح رد کر دے جو تیری نظر میں شریر اور پلید اور بے دین اور کذاب اور دجال اور خائن اور فاسد ہیں تو میں تجھے

گواہ کرتا ہوں کہ میں اپنے تئیں صادق نہیں سمجھونگا جو میری طرف منسوب کئے جاتے ہیں ... اپنے لئے یہ قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر میری یہ دعا قبول نہ ہو تو میں

ایسا ہی **مردود اور ملعون اور کافر اور بے دین اور خائن** ہوں جیسا کہ مجھے سمجھا گیا پھر اس پیشگوئی کو اس طرح پورا کیا

کہ ایک رسالہ اعجاز احمدی لکھکر مولوی ابوالوفا ثناء اللہ کے نام بھیجکر مبلغ دس ہزار روپیہ کا انعامی اشتہار دیا کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری اتنی ہی ضخامت کے

رسالہ اور اسی نظم جیسا ہے بنا لائیں پانچ دن میں بنا دے تو مبلغ دس ہزار روپیہ انکو انعام دونگا اور اس قصیدہ کا نام قصیدہ اعجازیہ رکھا اور فرمایا

کہ یہ قصیدہ ایسا فصیح و بلیغ ہے کہ جیسا کہ قرآن آنحضرت کا معجزہ ہے ویسا ہی یہ میرا ... پیشگوئی جو سہ سالہ میعادی کیلئے طلب کی تھی پوری ہو گئی

سبحان اللہ بالا اسکا جواب ثناء اللہ نے دیا اور جو ۹ نومبر کے پیسہ اخبار میں شایع ہوا اسکا خلاصہ یہ ہے کہ پہلے مرزا صاحب اس قصیدہ اعجازیہ کی

ان غلطیوں سے جو میں پیش کروں صاف کر دیں تو پھر میں آپکا شاگرد ہو جاؤنگا کیا بات ہے آپ تو کہہ دیں تمام زور لگا کر ایک مضمون اچھی جامع ...

... ہیں اور مخاطب کو جسے آپ اسکا کوئی علم نہیں محدود وقت کا پابند کریں اگر واقعی آپ خدا کی طرف سے ہیں اور جدید ... منہ ...

... آپ ... تو کوئی شخص آپ میدان میں کر طبع آزمائی ... سب ... گولہ باری کریں گے ...

قصیدہ اعجازی ہے تو ... میدان ... نیا فن شروع ... مقابلہ پر قید لگائی ہے کہ اگر ... مقابلہ ...

لاد ... تو دو دن ... جانتی ... میں ... شرط ... گویا کہ آپ کا یہ بھی معجزہ ہے ...

موجود ہیں جو ... کام ... پاس نہیں ... مرزا کی ... قصیدہ اعجازیہ میں ... نحوی

اور ... غلطیوں کی ... فہرست پیش کی اگر بالفرض مان بھی لیا جاوے کہ یہ قصیدہ اعجازی ہے تو یہ معجزہ تو بقول آپکے اس تین سالہ میعاد

منزل ۱

الجزء ۴

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۬ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ

جبتک (اللہ کے رستہ میں) اُس شے میں سے خرچ نہ کرو جس کو تم پیار کرتے ہو اسوقت تک تم نیکی کو ہرگز نہیں پہنچ سکتے

فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ﴿۹۲﴾ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ

اور جو کچھ بھی تم خرچ کرو اللہ اسکو جاننے والا ہے وہ تمام طعام (جو سلہ اسلام میں حلال ہیں) بنی اسرائیل کیواسطے بھی حلال تھے سوا

اِسْرَآءِیْلُ عَلٰی نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ

اُس چیز کے جو یعقوب نے اپنے نفس پر نزول تورات سے بیشتر حرام کر لی تھی اُن سے کہدو پس تورات لاؤ اور اسکو پڑھو

فَاتْلُوْهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۹۳﴾ فَمَنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ

اگر تم سچے ہو۔ پس جو لوگ اسکے بعد بھی اللہ پر جھوٹ باندھتے رہیں

ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۹۴﴾ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۫ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ

وہی تو ظالم ہیں کہہ اللہ نے سچ فرما دیا ہے پس مذہب ابراہیم کی پیروی کرو جو حنیف

حَنِیْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۹۵﴾ اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ

کا سچا اور مخلص پرستار تھا اور مشرکین میں سے نہ تھا لوگوں کیواسطے جو پہلا گھر بنایا گیا سلہ وہ مکہ میں ہے

بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۶﴾ فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ

مبارک ہے اور جہانوں کیواسطے موجب ہدایت ہے۔ اسمیں آیات بینات ہیں مقام ابراہیم

سلہ اہل کتاب نے سابل اتفاق سنکر مسلمانوں پر اعتراض کیا کہ یاکلون الحرام ویحجون البیت المشرکین حرام خوری کا اعتراض کا جواب یہ ہے کہ تمام کھانے جو اسلام میں حلال ہیں وہ بنی اسرائیل پر بھی حلال تھے مگر جو نذر کے طور پر یعقوب علیہ السلام نے اپنے نفس پر خود حرام کر لیئے تھے۔ اسرائیل کے معنے ہیں اللہ کا سپاہی قرآن شریف میں پہلی دفعہ کے موقعہ پر اسرائیل اور بنی اسرائیل آتا ہے ورنہ یعقوب اور اہل کتاب توریت میں اسجگہ پر لکھا ہے کہ یعقوب تمام رات خدا سے کشتی کرتا رہا۔ یہ واقعہ نزول تورات سے پہلے کا ہے یعقوب اور ابراہیم علیہم السلام بھی یہ چیزیں کھاتے رہے ہیں پھر بسبب بیماری عرق النسا کہ اسرائیل علیہ السلام نے گوشت نس اور گوشت شتر ترک کر دیا تھا متبعین نے ابتاعاً ترک کئے رکھا اور رفتہ رفتہ یہ ترک ایک حکم اور رواج میں داخل ہو گیا دوسرے اعتراض کا جواب آگے آتا ہے۔

سلہ یعنے پہلی مسجد یا عبادتگاہ جو لوگوں کے واسطے تعمیر ہوئی وہ وادی بکہ متبرکہ میں ہے بکہ کے معنے ہیں مخالف کی گردن کو توڑ دے چونکہ تمام مخالف اسکے مقابلہ میں ذلیل ہوتے رہے اور آجتک کوئی اسپر متسلط نہیں ہو سکا اسلیئے اسکا نام بکہ ہے یہ مبارک ہے لوگوں کے واسطے موجب ہدایت ہے اسمیں صاف نشانات ہیں منجملہ انکے ایک مقام ابراہیم ہے جسکی عزت مسلمانوں عیسائیوں یہودیوں مجوسیوں اور صابیوں میں مسلم چلی آئی ہے جو آجتک فتن دجالی حوادثات زمانہ اور دستبرد مخالفین سے محفوظ رہا ہے مبارک تو ایسا ہے کہ کسی زمانہ میں ویران ریگستان غیر مزروعہ بیابان کے اندر تعمیر ہوا مگر اسوقت سے برابر بڑی سلطنتوں اور قوموں کا مرجع و مرکز رہا ہے تمام ملکوں سے میوے اور پھل بکثرت پہنچتے رہے ہیں هُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ ایسا کہ اگر ان پیشینگوئیوں پر جو اس مبارک

وقف جبرئیل علیہ السلام

منزل ۱

ابرٰهِيمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ اٰمِنًا ۗ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ

اور جو اسمیں داخل ہوا امن میں آ گیا۔ اور اللہ کے واسطے اُن لوگوں پر جو اس گھر تک جانے آنے کی طاقت رکھتے ہوں حج فرض ہے

الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ۗ ۵۱ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ

اور جو کفر کرے پس تحقیق اللہ تمام جہانوں سے غنی ہے

عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۷﴾ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

کہہ اے اہل کتاب تم اللہ کی نشانیوں سے کیوں کفر کرتے ہو

گھر کی نسبت تورات و انجیل و قرآن میں چلی آتی ہیں اگر ایک دہریہ بھی نظر غور سے دیکھے تو خداوند عالم کی وسعت علم و قدرت پر حیران ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ با امن ایسا کہ آجتک فتن دجالی وہانتک نہیں پہونچ سکے جو تمام عالم میں پھیل چکے ہیں جنکا خوف سب سے بڑا خوف ہے اور جنکے علم سے تمام انبیا علیہم السلام خوف کرتے رہے ہیں کوئی دشمن بھی آجتک اس گھر کو نہ منہدم کر سکا نہ جلا سکا نہ اُسپر مسلط ہو سکا بلکہ ہمیشہ سے قیاما للناس چلا آتا ہے یروشلیم یعنے بیت المقدس کا ہیکل جسکو سلیمان علیہ السلام نے بڑے شان و شوکت کے ساتھ تیار کیا تھا جسکے محافظ سلاطین یہود و نصاریٰ و انبیاء بنی اسرائیل رہے ہے بار بار گرایا گیا اور جلایا گیا عراق سے آتشکدہ آذر خاک میں مل چکا یورپ میں بھی کا معبد مصر میں بیت الشمس ایران میں کل آتشکدے ہند میں سومنات کا مندر یونان میں پیٹراموں کا مندر جو ایک وقت مرجع خلایق تھے دنیا سے معدوم ہو چکے اسیطرح اور ہزارہا محل اور مکان اور مندر اور معبد زور و شور کے ساتھ بنے اور نابود ہو گئے مگر ایک خانہ کعبہ جب سے تعمیر ہوا ہے اُسی عزت و رونق اور امن کے ساتھ قایم ہے قومیں زیر زبر ہوئیں مذہب بدل گئے سلطنتیں بدل گئیں پر یہ بیت اللہ تمام حوادثات اور فتنوں سے محفوظ و مامون اور روز افزوں رونق و عزت کے ساتھ قایم ہے کوئی غیر بادشاہ اسپر مسلط نہیں ہو سکا سلطان روم ہی جو مسلمان بادشاہ ہے خادم الحرمین کہلاتا ہے نہ کہ سلطان الحرمین

۵۱ حج کی رسم عظیم الشان دینی اور دنیوی مقاصد پر مبنی ہے جسقدر بڑے کام ہیں خواہ دین و اخلاق کے متعلق ہوں خواہ ملکی یا قومی نظام اور تجارت کے متعلق وہ بلا اتفاق و اجتماع پورے نہیں ہو سکتے اسی بنا پر جابجا انجمنیں کلب سبھائیں اور کمیٹیں قایم ہوتی ہیں اور لایق و فایق مدبر کمال غور و فکر کے ساتھ انکے قیام اور حسن نظام کیواسطے بڑی بڑی تدبیریں کرتے اور ہمیشہ تجاویز مکان و اوقات جلوس و دعوت خلق میں سرگردان رہتے ہیں محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز جماعت و عیدین و حج کے سلسلہ میں انجمنوں کمیٹیوں اور سب کمیٹیوں کی ایسی مستحکم بنیاد ڈالدی ہے کہ تمام دنیا کے حکما و مدبرین تو کیا سلاطین بھی ملکر ایسا مستقل نظام عام مجمعوں کا قایم نہیں کر سکتے سب سے ادنے کمیٹی کا موقع اہل محلہ کو نماز پنجگانہ میں ملتا ہے جو دینی اخلاقی قومی یا تمدنی صلاح مشورہ کرتے ہوں تو نہایت آسانی سے پنجوقتہ روزانہ ہو سکتے ہیں۔ رات یا دن کے وقت میں بلا تردد مکان و وقت و نظام جلوس طے ہو سکتا ہے پھر تمام شہر کے لوگ ہفتہ میں ایک دفعہ جمعہ مسجد میں جب نماز جمعہ کے واسطے حاضر ہوں تو وہاں پر جس دینی یا قومی مسئلہ میں

منزل ۱

وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۸﴾ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ

اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اوسپر گواہ ہے کہہ اے اہل کتاب تم اُس شخص کو جو ایمان

تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ

لے آیا اللہ کے راستہ سے کیوں روکتے اور اُس میں کجی ڈالنا چاہتے ہو حالانکہ [1]

[1] یعنے تم کو تو مخالفت کی بجاے شہادت ادا کرنی چاہیئے کیونکہ تمہاری کتابوں میں نبی آخرالزمان کی نسبت پیشینگوئیاں موجود ہیں اور تم اُنکو خوب جانتے بھی ہو تفصیل کے لئے دیکھو ۲۶/۱۹۶ کا حاشیہ -

گفتگو کرنا چاہیں تو بلا تردد ہو سکتی ہے - سال بھر میں جب متصلہ دیہات اور شہر کے لوگ نماز عیدین کے واسطے جمع ہوں تو تمام لوگوں کو خاص معاملات سے بآسانی اطلاع دیجا سکتی اور صلاح مشورہ لیا جا سکتا ہے یہ موقع سال میں دو دفعہ آتا ہے پھر سال میں ایکدفعہ حج کے موقعہ پر تمام دنیا کے اہل ثروت وغیر ثروت مسلمان حج کیواسطے مکہ میں بکثرت جمع ہوتے ہیں وہاں پر تمام دنیا کے اکابر دیندار اور منتخب اشخاص کی رائے اور امداد شامل ہو سکتی ہے کیا کوئی انجمن یا کمیٹی کسی ملک یا قوم یا مذہب میں ایسی وسیع ایسی مستقل اور ایسی مستحکم ہوئی جسکی شاخیں ہر ایک شہر اور گاؤں میں کیا بلکہ ہر ایک محلہ میں پھیلی ہوئی ہوں جسکی سب کمیٹیاں تمام دنیا کے دور دراز امصار و دیہات میں پنجوقتہ روزانہ بیٹھتی ہوں جسکی صدر کمیٹیاں تمام شہروں میں ہفتہ وار اور سالانہ دو دفعہ اجلاس کرتی ہوں اور جسکی صدر الصدور کمیٹی کا اجلاس صدہا سال سے سالوار باقاعدہ ایک خاص مقام پر ہوتا رہا ہو اور جسمیں تمام ملکوں اور ولایتوں کے امیر و غریب اس کثرت سے جمع ہوتے ہوں مگر افسوس دائمی کمیٹیوں کا ایسا حسن نظام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے اس عظمت و شان کے ساتھ قایم ہے پر مسلمانوں میں اتفاق نہیں رہا - قومی مشوروں اور انجمنوں کی سمجھ نہیں رہی ذاتی ملکی اور قومی فسادات کی خبر اور اُنکی اصلاحوں کی طرف نظر نہیں رہی ہاں خاتم النبین کا قایم کیا ہوا ایک عظیم الشان وجود اپنے ڈھانچہ کے لحاظ سے موجود کھڑا ہے پر روح نکل گئی ہر ایک نماز کے لئے بدن کپڑوں اور مساجد کا صاف رکھنا جمعہ و عیدین کی نمازمیں کپڑے بدلنا عطر لگانا عیدین کی نماز کا مجمع شہر سے باہر صاف میدان میں ابتدائی روز میں ہونا چاہیئے انکا اجتماع شہر سے دور ریتیلے میدان میں ہونا فقط صحت کے لحاظ سے کیسے عظیم الشان اور سادے اصول ہیں پھر اخلاقی اور روحانی اصول جس کمال اور خوبی کے ساتھ اس تمام نظام میں قایم فرمائے گئے ہیں اُنکا تو بیان ہی نہیں ہو سکتا اکٹھے ہو کر ایک حیثیت سے ایک خدا کی ایک جہت ہو کر ایک امام کے پیچھے ایک طرح پر نمازیں ادا کرنا اکٹھے کھڑے ہونا اکٹھے جھکنا اکٹھے سجدہ کرنا اکٹھے بیٹھنا اکٹھے دعا کرنا اکٹھے ایک خدا کی حمد و ثنا کرنا عبادت اخوت اور اتفاق کے کیسے عالیشان نظارے ہیں نماز جمعہ و عیدین میں ضروریات پر لکچر ہونا دینی اصلاحوں کیواسطے کیسا مستحکم نظام ہے مگر ان تمام اجتماعوں میں نہ کہیں پتھر کی پوجا ہے نہ کہیں دیوی یا دیوتا کی سوائے ایک خدا کے جو واحد احد اور قہار ہے کسی کی عبادت نہیں کسی سے دعا نہیں کسی کو سجدہ نہیں کسی کا ذکر نہیں سوائے حمد و ثنا ذکر خدا - توبہ طہارت عجز و نیاز اور نیک و ضروری اذکار کے کوئی شغل نہیں نہ اور میلوں کیطرح ناچ تماشہ ہے نہ کوئی رنگ ترنگ ہے نہ کوئی خلاف عقل حرکات ہیں بلکہ خالص عبادت ہے حقیقی وحدت

وَفِيكُمْ رَسُولُهُ ؕ وَمَنْ يَعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ إِلَىٰ صِرَاطٍ

ہے اور جنے الله کو مضبوط پکڑا پس تحقیق وہ صراط مستقیم

ہیں۔ سات دفعہ پہرے صفا کی پہاڑی پر چڑہے اور کعبہ کیطرف منہ کر کے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اسکے بعد جو دعا چاہے مانگے اور صفا پر سے اُتر کر مروہ کو جاوے اس رستہ میں دو نشان بنے ہوئے ہیں۔ ان نشانوں کے بیچ میں دوڑ کر چلے جب مروہ پر چڑہے تو کعبہ کیطرف منہ کر کے وہی تمام جملہ جو صفا پر پڑہا تھا پڑہے یہہ ایک دوڑ ہوئی جسکو شوط کہتے ہیں اسیطرح سات دفعہ کرے۔ ساتویں دوڑ مروہ پر ختم ہوگی۔

اگر احرام باندہتے وقت صرف عمرہ کی نیت کی ہو تو عمرہ ختم ہو گیا احرام کہولدے اور پھر آٹھویں ذیحجہ کو حرم کے اندر حج کا احرام باندہے اور اگر حج و عمرہ دونوں کی نیت کی ہو تو بدستور احرام باندہے رکھے یہہ رسم ہاجرہ علیہا السلام کی شدت پیاس و اضطرار اور تگ و پو کی یادگار ہے جب کہ ابراہیم علیہ السلام نے انکو خدا کے حکم سے یہاں چھوڑا تھا اور خدا نے اس مضطربانہ تگ و پو کی حالت میں زمزم سے انکی امداد کی تھی اس قسم کی یادگاریں اولاد ابراہیم علیہ السلام میں مروج تھیں دیکھو پیدائش $\frac{۳۵}{۱۵}$ یسوع ۴ باب احبار $\frac{۲۳}{۴}$ چھارم ہ۔ خروج ۱۰۔ جو لوگ عمرہ ادا کر کے احرام سے خارج ہو گئے ہیں انکو چاہیے کہ حرم میں جاکر صبح کی نماز پڑہیں اور حج کا احرام باندہیں اور منےٰ کو روانہ ہوں اور جن لوگوں نے احرام نہیں کہولا وہ صبح کی نماز کے بعد منےٰ کو روانہ ہوں رات کو منےٰ میں رہیں۔ نویں تاریخ صبح کی نماز کے بعد علی الصباح عرفات کے میدان میں جاویں اور غروب آفتاب تک اسمیں رہیں اور دعائیں مانگتے رہیں وہاں امام اونٹنی پر چڑہکر خطبہ پڑہتا ہے اور لوگونکو نیکی اور خدا پرستی کی نصیحت کرتا ہے ہزاروں لوگ اُسکے گرد کہڑے ہو کر سنتے ہیں اور جو نہیں سن سکتے وہ اپنی ہی جگہ دعائیں کرتے ہیں موسےٰ علیہ السلام نے فرعون کو کہا تھا خداوند اسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے کہ میرے لوگونکو جانے دے تا کہ وہ بیابان میں میرے لئے عید کریں۔

پنجم وقوف مزدلفہ۔ مغرب کی نماز کے بعد لوگ اس میدان سے روانہ ہوتے اور مزدلفہ کے میدان میں آکر رات بسر کرتے ہیں ششم منےٰ اور رمی جمار دسویں ذیحجہ کو مزدلفہ سے چلکر منا میں پہنچتے ہیں میدان منےٰ میں تین ستون بطور نشان کے بنے ہوئے ہیں ہر ایک ستون پر سات سات کنکریاں ایک ایک کر کے مارتے ہیں اور ہر ایک کنکری کے مارنے کے وقت یہہ پڑہتے ہیں اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر ولله الحمد جب تینوں ستونوں پر کنکریاں مار چکیں تو ہر بلندی و پستی پر اور نماز کے بعد جو لبیک کہتا تہا وہ کہنا موقوف کر دے اور جمرۃ العقبہ کے پاس ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے وہاں قربانی کرے اور سر منڈوائے یا بال کتروا ڈالے اور احرام کہولدے اور کپڑے پہن لے۔ مگر عورت کے پاس جانے کی ابتک اجازت نہیں ہے۔

منزل ۱

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ

پر ہدایت یافتہ ہوگیا۔ اے مومنو اللہ کو اپنا سپر بناؤ جیسا کہ اُسکو سپر بنانیکا حق ہے۔ اور

لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا

نہ مرو مگر ایسی حالت میں جبکہ تم پورے فرمانبردار ہوچکے ہو اور اللہ کی رسی جمع ہوکر مضبوطی سے پکڑو

وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً

تفرقہ مت ڈالو اور اللہ کی طرف سے جو انعامات تمہیں ہوئے انکو یاد کرو کہ تم باہمیں دشمن تھے اُسنے

فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى

تمہارے دلوں کے درمیان الفت ڈالی پس اُسکے فضل سے بھائی ہوگئے اور تم غار

گیارھوین اور بارھویں کو بدستور منےٰ میں رہے اور دونوں دن اون تینوں ستونوں پر کنکریاں اسی طرح مارے جسطرح دسویں تاریخ کو ماری تہیں چونکہ بہت دنوں سر کہلا رہا اور گرد وغبار پڑا تھا اور ایسی ریگستان میں یہی طریقہ صفائی اور سر ٹھنڈا کرنیکا سب سے آسان ہی اسلیئے سر منڈوانے یا بال کتروانیکا حکم ہوا کتب مقدسہ میں بھی اسکا رواج پایا جاتا ہی دیکھو ایوب ۱/۲ گنتی ۶/۱۲ اجبار ۲۱/۵ متی ۶/۱۷۔

ہفتم۔ طواف الزیارت۔ انہی تاریخوں میں یعنے دسویں یا گیارھویں یا بارھویں کو قربانی کو بعد منےٰ سے حرم میں آوے اور خانہ کعبہ کا طواف اسیطرح کرے جسطرح اوپر بیان ہوا اور پھر منےٰ میں چلا جاوے بعد اسکے اپنے کام میں لگا اور جو چاہے سو کرے۔ اگر کسی نے طواف قدوم کے بعد سعی بین الصفا والمروۃ نہ کی ہو تو اُسکو اس طواف کے بعد کر لینی چاہیئے۔

ہشتم۔ طواف الصدور۔ جو لوگ اور ملکوں سے حج کرنے کو آئے ہیں اور حج کے بعد واپس جانا چاہتے ہیں تو اُنکو صرف طواف کرکے روانہ ہونا چاہیئے۔

نہم۔ قربانی۔ بیابان غیر مزروعہ میں انبوہ کثیر کیلیئے اور طریق پر کافی غذاؤں کا میسر آنا غیر ممکن تھا اسلیئے اکثر لوگ خوراک کیلیئے اپنے واسطے جانور لیجاتے ہیں جو بُدن اور قلائد کہلاتے ہیں جو نہیں لیجاتے وہ مکہ سے خرید لیتے ہیں۔ اسمیں سے خود بھی کھاتے ہیں مگر کسی دیوی یا دیوتا پر چڑھانیکی غرض سے یہ قربانیاں نہیں کیجاتیں نہ خدا اونکی بو یا خون یا ذبح سے خوش ہوتا ہے خدا کو خوش کرنیوالی محض ایک چیز ہے یعنی نیکی جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ۲۲/۳۸ خدا تک قربانیوں کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا بلکہ تمہارا اتقا پہنچتا ہے اسلیئے قربانی۔ ارکان حج میں سے نہیں ہے۔ قربانی کے احکام اگر بائبل میں دیکھنے ہوں تو دیکھو گنتی ۲۸/۱۹ پیدائش ۸/۲۰ و ۲۲/۱۳ تاریخ ۱۷/۱۵ اسلاطین ۸/۵ ۔

اقسام حج۔ حج تین قسم کا ہے افراد قران تمتع۔ اگر صرف حج کی نیت سے احرام باندھا ہے تو اُسکا نام حج افراد ہے اور اگر حج و عمرہ کی نیت ہے تو اُسکا نام قران ہے اور اگر صرف عمرہ کی نیت سے اور عمرہ کرنیکے بعد پھر حج کی نیت سے احرام باندھا ہے تو حج تمتع ہے حج افراد و تمتع کی تو بالکل وہی صورت ہے جو بیان ہوئی اور حج قران میں اسقدر فرق ہے کہ طواف قدوم و سعی بین الصفا والمروۃ دو دو دفعہ کرنے لازم ہیں۔ مفصلہ ذیل ارکان حج قرآن مجید میں مذکور ہیں۔ احرام میں داخل ہونا اور حج کی نیت کرنا۔ احرام کے دنوں میں جنگل کے جانور کا شکار حرام اور بحری جانور کا شکار حلال ہونا لڑائی فساد اور جماع نہ کرنا۔ احرام اور ارکان کے خاتمہ تک سر

ع ۱۰

منزل ۱

شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ۗ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ

آتش کے کنارہ پر تھے اُسنے تمہیں اُس سے بچایا اسی طرح اللہ تمہارے واسطے اپنی نشانیاں بیان

لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَ

کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔ اور تم میں سے ایک گروہ ایسا گروہ ہونا چاہیئے جو نیکی کی طرف دعوت کرے جائز

يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾

باتوں کا حکم اور ناجائز سے منع کرتا ہے اور یہی لوگ ہیں جو کامیاب ہونیوالے ہیں

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ

اُن لوگوں کیطرح مت ہو جاؤ جنہوں نے صاف صاف [5] احکام آنے کے بعد تفرقہ ڈالے اور اختلاف پیدا کیے

وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰۵﴾ يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ

یہی لوگ ہیں جنکے واسطے عذاب عظیم ہے ایکدن بہت سے چہرے سفید ہو جاینگے اور بہت سے

وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ۟ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ

چہرے سیاہ پس جن لوگوں کے چہرے سیاہ ہونگے (اُن سے پوچھا جائیگا) کیا تم ایمان کے بعد کافر ہو گئے تھے

فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ

پس اپنے کفر کے عوض میں عذاب کا ذائقہ لو اور جنکے چہرے سفید ہو گئے

وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ۗ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ

وہ اللہ کی رحمت میں ہونگے وہ اُسمیں ہمیشہ رہنے والے ہیں یہ اللہ کی آیتیں

اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۗ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ وَ

ہیں ہم اون کو حق کے ساتھ تجھے سناتے ہیں اور اللہ ایسا نہیں کہ جہانوں پر ظلم کریگا ارادہ بھی کرے

منڈوانا طواف اور ذکر خدا کرنا سعی بین الصفا والمروۃ عرفات میں جانا۔ مزدلفہ میں رہنا اور ایام تشریق تک منی میں ٹھرنا ہر سہ اقسام قربانی جو جانور مکہ میں لسی ارادہ سے ساتھ لیجا کر کیجاتی یا جو حج تمتع میں یا حج کے بعد بطور کفارہ یا دم جنایات وغیرہ کیجاتی ہے مفصلہ ذیل ارکان حج قرآن مجید میں مذکور نہیں ۔میقات۔ تہ بند باندھنا اور غیر قطع کیا ہوا کپڑا پہننا دیہ ابراہیمی زمانہ کی پوشاک ہے طواف کر سات عدد حجر اسود۔ رمی جمار۔

حج کے اجزاء میں سے احرام اور عرفات میں دعا کے لیئے ٹھرنا اور طواف زیارت بالاتفاق رکن ہیں انکے فوت ہونے سے حج نہیں ہوتا سعی بین الصفا والمروۃ سر منڈوانا یا کتروانا رمی جمار مزدلفہ میں شب کو دعا کیلئے ٹھرنا ایام تشریق تک منا میں رہنا۔ اور رمی جمار کرنا اور ان ارکان کی ترتیب کو ملحوظ رکھنا واجب ہیں کہ انکے فوت ہونے سے دم یعنے قربانی کرنی پڑتی ہے باقی چیزیں سنت ہیں یا کفارہ ہیں۔

[5] بنی اسرائیل پر تفرقہ اور اختلاف کی وجہسے عذاب الہی نازل ہوا بیس سال سے اوپر جسقدر تھے سب بیابان میں ہلاک ہوئے۔

منزل ۱

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۱۰۹﴾ كُنْتُمْ خَيْرَ

جو کچھ آسمان وزمین میں ہے اللہ کے واسطے ہے - اور اللہ ہی کیطرف تمام معاملات لوٹائی جاوینگے - لوگوں کی رہنمائی

اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ

کے واسطے جسقدر اُمتیں پیدا ہوئیں اُن سب میں تم بہتر ہو کہ اچھی باتوں کا حکم کرتے اور بری باتوں سے روکتے اور اللہ

بِاللّٰهِ ۗ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ

پر ایمان لاتے ہو اور اگر اہل کتاب ایمان لاتے تو یہ اُن کیواسطے بہتر ہوتا بعض انہیں سے مومن ہیں اور اکثر

الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى ۭ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ۣ ثُمَّ

فاسق تمہیں دل آزاری سے زیادہ نقصان نہ پہنچا سکینگے اگر تم سے وہ جنگ کریں تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جائینگے[1]

[1] یہ ایک نہایت ہی عظیم الشان پیشینگوئی ہے اپنے نبی کے اصحاب کو اللہ تعالےٰ نے مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ اہل کتاب اگر ایمان لے آئیں تو انکے واسطے دنیا اور دین میں بہتر ہوگا بعض اُن میں سے مومن ہیں اور اکثر نافرمان وہ تمکو کچھ ضرر نہ پہنچا سکینگے تمہارے دل تو بیشک دکھائیں مگر نقصان کچھ نہیں کر سکتے اور اگر تم سے لڑائی چھیڑ بیٹھیں تو پیٹھ دیکر بھاگ جائینگے چنانچہ ہر طرح سے یہود نے مخالفت کی مشرکین مکہ کے ساتھ جنگوں میں شریک ہوئے اپنے تمام قبایل کو جمع کیا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مار ڈالنے اور مسلمانوں کو نیست و نابود کرنے کے منصوبے کرتے رہے بہت سے جنگ کئے مگر ہمیشہ شکستیں کھائیں اور خود ہی عرب سے مٹ گئے اللہ اکبر جو آگ اوروں کو جلانیکے واسطے کامل امید اور پورے حوصلے کے ساتھ جلائی تھی اُسمیں خود ہی جل گئے - چنانچہ بنو قینقاع نے خود ہی جنگ چھیڑا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ آخرکار مغلوب ہو کر اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ کر دیا کہ جو سزا آپ تجویز فرمادیں ہمیں منظور ہے تب بنو قینقاع جلاوطن کئے گئے دوسرا غزوہ بنو نضیر نے خود چھیڑا مشرکین کو اشتعال دیکر مسلمانوں کی بیخکنی کیواسطے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مار ڈالنے کی بہت سی تجاویز کیں مگر انجام یہہ ہوا کہ خود مغلوب ہوئے اور جلاوطن کئے گئے تیسرا غزوہ خندق ہے جسمیں تمام مشرکین عرب غطفانی - خیبری نضیری - قریشی بنو قینقاعی وغیرہ تمام قبایل یہود نے مدینہ پر چڑھائی کی اور عہد کر لیا کہ جبتک اسلام کا استیصال نہ کرلیں مدینے سے واپس نہ جاینگے اور ہر چہار طرف سے مسلمانوں کو گھیر لیا خاص مدینہ کے اندر بھی ہر طرف فساد برپا کر دیا - اسلامیوں کی جمعیت صرف تین سو رہ گئی باقی یہہ حالت دیکھکر ٹل گئے یا مخالفین سے جاملے اودہر مخالفین کی جمعیت دس ہزار مگر آسمانی بلاؤں سے اُن سب کو بھاگنا پڑا پھر مسلمانوں نے بڑھکر بنو قریظہ کے قلعجات کا محاصرہ کر لیا آخر اُنہوں نے تنگ آکر کہلا بھیجا کہ جو فیصلہ سعد بن معاذ ہماری نسبت کر دے وہ ہمیں منظور ہے بدقسمتوں نے رحمۃ للعالمین کو اپنا حکم نہ بنایا سعد چونکہ جنگجو تجربہ کار سپاہی تھا اور بنو قریظہ کی بدچلنی اور بدعہدی دیکھ چکا تھا اسلیئے اُس نے یہی فتوی دیا کہ قابل جنگ لوگ مارے جاویں اور باقی قید کیے جاویں

ع ۱۱ ۲

منزل ۱

نصف

لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ

کہیں سے مدد بھی نہ ملیگی جہاں کہیں پائے جائیں ذلت کی مار اُنپر پڑیگی یا مسلمانوں کے تحت میں رہیں گے یا

حَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَ بَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

اور لوگوں کے اللہ کا غضب اُنپر برسیگا اور تنگی کی مار اُنپر رہے گی۔ یہ اس سبب کہ وہ

كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ

کہ وہ اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے اور نبیوں کو ناحق قتل کرتے رہے۔ یہ اسوجہ سے ہوا کہ وہ نافرمان بنے اور

كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ لَيْسُوْا سَوَآءً مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ

حد سے بڑھتے رہے سب کے سب برابر نہیں اہل کتاب میں سے بعض لوگ راست رو ہیں جو رات کے اوقات میں اللہ

اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ

کی آیتوں کو پڑھتے اور سجدے کرتے ہیں اللہ کو اور روز آخرت کو مانتے نیک باتوں کا حکم کرتے

وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَمَا

ناجائز باتوں سے روکتے اور بھلائی میں جلدی کرتے ہیں یہی لوگ صالحین میں سے ہیں اور جو

يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

بھلائی وہ کریں اُسکی ناقدری نہ کی جائیگی اور اللہ پرہیزگار کو خوب جاننے والا ہے جن لوگوں نے کفر کیا

كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِىَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ

اُن سے اُن کی مال اور اولاد اللہ کے مقابلہ پر کچھ بھی کام نہ آئیں گے اور یہی لوگ صاحب آتش

النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِىْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ

یہی جسمیں ہمیشہ رہنے والے ہیں جو کچھ وہ اس دنیا میں خرچ کرتے ہیں اُسکی مثال ایسی ہے جیسے کہ

رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ وَمَا

مثال ہوا کی جسمیں ٹھری ہے جو ایک قوم کی کھیتی پر پڑیگی جو اپنے نفسوں پر ظلم کرتی تھی بس اُسکو ہلاک کرگئی الا یہ اللہ نے ہم پر

یہ غضب کی چڑھائی اور ایسی عظیم الشان فتح۔ چوتھا غزوہ خیبر میں یہود خیبر نے مشرکین اور یہود عرب کو مختلف اقوام کو برانگیختہ کرکے مدینہ پر چڑھائی کی نتیجہ یہہ ہوا کہ اپنے سب قلعہ مسلمانوں کو دینے پڑے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے معافی مانگی اور اُنکو جایداد غیر منقولہ کی ضمانت پر معافی اور آزادی دیگئی۔ پانچواں غزوہ یہود کے ساتھ مقام موتہ پر ہوا یہاں بھی یہود کو شکست ہوئی تجھ سا ہرقل شاہ روم نے ایک لاکھ فوج کے ساتھ مدینہ پر چڑھائی کرنیکا ارادہ کیا یہ خبر سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی فوج کو ساتھ لیکر چلے روانہ ہوئے جب تبوک پہنچے ہو ایلیہ کے رئیس نے ٹیکس منظور کرکے صلح کرلی۔ پھر دولتہ الجندل پر یہود سے لڑائی ہوئی اور اکیدہ یہود کا رئیس اعظم قید ہوگیا اور ہرقل پر اللہ کی مشکلات ایسے آکر پڑیں کہ اُسکے تمام ارادہ خود ہی خاک میں ملگئے۔

منزل ۱

ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا

ظلم نہیں کیا بلکہ وہی اپنے نفسوں پر ظلم کرتے تھے اے مومنو اپنے لوگ چھوڑ کر مخالفین میں سے کسی کو رازدار

بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ۭ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاۗءُ

مت بناؤ جو تمہاری خرابی میں کوئی کمی نہیں کرتے وہ ایسی بات کو چاہتے ہیں جس سے تمہیں دکھ پہونچے

مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ښ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُھُمْ اَكْبَرُ ۭ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ

انکے مونہوں سے بغض ظاہر ہو چکے اور جو اُن کے سینہ چھپائے ہوئے ہیں وہ بہت زیادہ ہے اگر تم سمجھدار ہو تو تمہارے واسطے ہم اپنی آیتیں

تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ هٰٓاَنْتُمْ اُولَاۗءِ تُحِبُّوْنَھُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ

کھول کھولکر بیان کر چکے ہوشیار رہا جاؤ تم تو وہ لوگ ہو جو اُن سے محبت کرتے ہو پر وہ تم سے محبت نہیں کرتے تم ساری کتاب پر ایمان

كُلِّھٖ ۚ وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا ڰ وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ

لاتے ہو اور جب وہ تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اور جب اکیلے ہوتے ہیں تو غیظ و غضب کے مارے تم پر انگلیاں

قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۱۹﴾ اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ

چباتے ہیں اُن سے کہدے کہ اپنے غصے میں مر جاؤ تحقیق اللہ دلوں کا حال جانتا ہے - اگر تمہیں بھلائی پہونچے تو انہیں بری

تَسُؤْھُمْ ۡ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِھَا ۭ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ

لگتی ہے اور اگر تمکو برائی پہونچے تو اُس سے وہ خوش ہوتے ہیں اور اگر تم صبر کرو اور اللہ کو اپنا سپر بناؤ تو انکا فریب

كَيْدُھُمْ شَـيْـــًٔـا ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۱۲۰﴾ وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَھْلِكَ تُبَوِّئُ

کچھ بھی نقصان نہ پہونچا سکیگا تحقیق اللہ اُس تمام پر جو وہ کرتے ہیں محیط ہے جب تو صبح سویرے اپنے گھر سے نکلکر مومنوں کو

الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۱﴾ اِذْ ھَمَّتْ طَّاۗىِٕفَتٰنِ

لڑائی کو موقعوں پر بٹھاتا تھا اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے جب دو گروہوں نے تم میں سے بودے ہو جانیکا ارادہ

مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ۭ وَعَلَي اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَلَقَدْ

کیا مگر اللہ اُن دونوں کا مددگار تھا سلہ اور اللہ ہی پر مومنوں کو بھروسہ کرنا چاہیے اللہ تو

نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ تَقُوْلُ

بدر میں تمہاری مدد کر چکا ہے جب تم قلیل التعداد تھے پس اللہ کو سپر بناؤ تاکہ تم شکر گزار بنو جب تو مومنوں سے

لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰۗىِٕكَةِ

کہتا تھا کیا تمہارے لئے کافی نہیں کہ تمہارا رب تین ہزار فرشتہ نازل فرماکر تمہاری مدد کرے

سلہ یہ جنگ اُحد کیطرف اشارہ ہے جسمیں چند مسلمان جو عبداللہ بن جبیرؓ کے ماتحت سپاہی تھے وہ ایک گھاٹی پر مقرر کئے گئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر قایم نہ رہے تھے اسلئے انکو ذلت اور مصیبت اُٹھانی پڑی تھی دیکھو غزوہ اُحد کا بیان ۳/۲۸ کو حاشیہ میں تنگ حالت دیکھکر قبیلہ بنو سلمہ اور بنو حارثہ نے بھاگنے کا قصد کر لیا تھا

مُنْزَلِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ بَلٰٓى اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ

بلکہ اگر تم صبر کرو اور اللہ کو اپنا سپر بناؤ اور منہ پر وہ اسی دم چڑھ آئیں تو تمہارا رب پانچہزار فرشتوں ؎۱

رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى

سے تمہاری مدد کریگا جو بڑی شان کے ساتھ آموجود ہونگے اور یہہ امداد تو اللہ نے تمہاری خوش کرنے کو

لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ۗ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۱۲۶﴾

کی ہے اور اس لئے کی ہے کہ تمہاری دل اطمینان پائیں ورنہ مدد تو اللہ ہی کیطرف سے ہے جو زبردست حکمتوں والا ہے۔

لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ ﴿۱۲۷﴾ لَيْسَ لَكَ

اور اسواسطے کی ہے کہ کافروں میں سے ایک حصہ کو کاٹ ڈالے اور انکو ذلیل کرڈالے تاکہ نامراد ہو کر پھر جائیں - تیرا کچھہ بھی

مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي

اختیار نہیں ہے خواہ انپر رجوع کرے یا عذاب کرے اس تحقیق وہ ظالم ہیں جو کچھہ آسمانوں میں

؎۱ فرشتے کسطرح پر انسان کی مدد کر سکتے ہیں؟ اس بات کی سمجھنے کے واسطے کیفیت ملائکہ پر نظر کرنی ضروری ہے جسکا حال مختصراً ہم سورہ بقر کی آیت ۹۸ میں درج کر چکے ہیں۔ اسمیں ظاہر کیا گیا ہے کہ ملائکہ تمام قدرتی کاموں کے مدبر اور منتظم ہیں۔ انسان کی شکلوں میں آکر یا اور کسی طرح سے انسان کے ساتھ کلام کر سکتے ہیں۔ مادی سامان جمع کرکے جو نتیجہ خداوند عالم کو منظور ہو پیدا کر سکتے ہیں پس موقع جنگ پر فرشتوں کی امداد کئی طرح پر ہو سکتی ہے ایک تو اسطرح پر کہ قلیل تعداد مومنین میں حوصلہ استقلال جرأت شجاعت اور قوت اس قسم کی پیدا کردیں کہ اپنے سے پانچ گئے۔ دس گنے تعداد پر غالب آسکیں دوسرے مخالفین میں نامردی تزلزل گھبراہٹ اور خوف ایسا ڈالدیں کہ تھوڑے سے دشمن زیادہ نظر آویں۔ اور مقابلہ کی جرأت نہ ہو سکے تیسرے اسطرح پر کہ دوسرے انسانوں کو مقلب القلوب کے حکم سے اسطرف جھکا دیں کہ وہ شامل جنگ ہو جائیں چوتھے اسطرح پر کہ خود انسان کی شکل میں گھوڑوں پر سوار مسلح ہو کر میدان جنگ میں آموجود ہوں۔ پانچویں۔ طوفان ہوا۔ اور دیگر اسباب ظاہری سے لشکر دشمن کو تباہ کرنا شروع کر دیں ان تمام طریقوں سے ملائکہ نے تمام غزوات محمدیہ میں لشکر اسلام کی مدد کی اور مخالفین کی جماعت کثیر کو شکستیں دلائیں اسیطرح پر ان آیات میں ارشاد ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اے مومنوں اپنی قلت کا خیال مت کرو خدا پر ایمان اور توکل رکھو وہ تین ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد کر سکتا ہے بلکہ اگر ثابت قدم رہو اور خدا سے ڈرو تو پانچہزار فرشتوں سے تمہاری مدد کر سکتا ہے امداد الٰہی کی مقدار ایمانی حالت کے مطابق کم و بیش ہوتی ہے اسلئے پہلے تو تین ہزار ملائکہ کی امداد کا ذکر فرمایا پھر صبر اور تقویٰ کی شرط پر پانچہزار ملائکہ کی امداد کا ذکر کیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہہ تمام باتیں بشارت اور حقیقی طمانیت کے واسطے ہیں مدد تو اللہ

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

اور جو کچھ زمین میں ہے اللہ کیواسطے ہے جسکو چاہتے بخشتا ہے اور جسکو چاہے عذاب کرتا ہے اور اللہ غفور

رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۹﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۠ وَاتَّقُوا

اور رحیم ہے اے مومنو سود بڑھتا ہوا مت کھاؤ [سلہ] اور اللہ کو سپر بناؤ تاکہ تم

اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَاَطِيْعُوا

فلاح پاؤ اور اُس آگ سے ڈرو جو کافروں کیواسطے تیار کی گئی ہے۔ اور اللہ کی

اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ

اور اسکے رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم رحم کئے جاؤ اپنے رب کی پناہ اور بخشش کی طرف اور اُس جنت کیطرف

عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي

دوڑو جسکا پھیلاؤ آسمان و زمین ہیں جو خدا ترسوں کیواسطے تیار کیگئی ہے جو فراخی میں اور تنگدستی میں

السَّرَّاۗءِ وَالضَّرَّاۗءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ

خرچ کرتے ہیں جو غصہ کہا جانیوالے اور لوگوں کو معاف کرنیوالے ہیں [سلہ] اور اللہ

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ

محسنوں سے محبت کرتا ہے اور جو ایسے ہیں کہ جب کوئی فحش کام کر بیٹھیں یا اپنے نفسوں پر ظلم کریں تو فوراً اللہ کو یاد

ع ۹

منزل ۱

کی ہی طرف سے ہوتی ہے۔ توراۃ میں اس امداد ملایکہ کا ذکر اسطرح پر ہے۔ فاران کے پہاڑ سے ایسا ظاہر ہوا کہ تمام دنیا اُسکا لوہا مان گئی اُس کے داہنے ہاتھ میں شریعت روشن ہے۔ اُسکا لشکر ملایکہ کا لشکر ہے اُسکے سبب سے خدا جنوب سے آیا اور احمد کی ستایش سے زمین بھر گئی خدا سینا سے نکلا اور سعیر سے چمکا اور فاران کے پہاڑ سے ظاہر ہوا اُسکے داہنے ہاتھ میں شریعت ہے۔ ساتھ لشکر ملایکہ کے آیا۔

سلہ عرب میں دستور تھا کہ جب مدت معین پر قرضدار روپیہ ادا نکر سکتا تھا تو قرضخواہ کسی قدر روپیہ اصل میں بڑھا کر اور مدت بڑھا دیتا تھا پھر جب اگلی قسط پر ادا نہ ہوتا تو اور بڑھا دیتا تھا۔ جیسا کہ آجکل ہندوستان میں۔

سلہ حضرت ابوہریرہ رضے اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ پہلوان نہیں جو پچھاڑ دیتا ہے پہلوان وہ ہے جو غضب کے وقت اپنے جی کو تھامے رہتا ہے (رواہ احمد وشیخان) ایک صحابی سے مروی ہے کہ جسنے پی لیا غصہ اور وہ قادر تھا اسکے جاری کرنے پر اللہ اسکے جوف کو امن و ایمان سے بھر دیگا

(رواہ ابوداؤد)

فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلٰى مَا

کرتے اور اپنے گناہوں کیواسطے استغفار کرتے ہیں اور الله کے سوا کون ہے جو گناہوں کو بخشے یا ڈھانپے [1] اور جو ایسی کرکے

[1] توبہ کی حقیقت یہی ہے جو ان آیات میں بیان فرمائی گئی کہ جسوقت انسان سے کوئی بدی ظہور میں آئے تو فوراً خدا کی طرف جھک جائے اور اپنی بدی پر ضد اور جرأت نہ کرے توبہ کے معنے ہیں رجوع کرنا خدا کیطرف جھکنا نیکی کیطرف مایل ہونا بدی سے باز آنا برعکس اسکے جناح کے معنے ہیں بدی کیطرف جھکنا شیطان کی طرف مایل ہونا نیکی سے پلٹ کر بدی کیطرف راغب ہونا لفظ گناہ اسی جناح سے بنا ہے اسموقعہ پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ توبہ کی فلاسفی جو قرآن مجید نے بیان فرمائی ہے اُسکا مختصر ذکر کر دیا جاوے اسلئے اس مضمون کو ہم ذیل میں چند صورتوں پر تقسیم کرکے بیان کرتے ہیں۔

اوّل۔ توبہ ایک فطرتی جوش اور طبعی فعل ہے جو ہر ایک جرم کے بعد پیدا ہوتا اور پشیمانی دلاتا ہے جسقدر کوئی انسان زیادہ نیک اور پرہیزگار ہو اُسی قدر یہ جوش اور فعل زیادہ قوی ہوتا اور خفیف از خفیف خطاؤں اور گناہوں سے بھی روکتا ہے برعکس اسکے جسقدر کوئی انسان بدکار اور سرکش ہو اُسی قدر یہ جوش اور فعل ضعیف ہو جاتا اور بڑے بڑے گناہوں کے روکنے میں بھی بے اثر ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ ہر ایک انسان اس بات کا ذاتی تجربہ رکھتا ہے کہ جو گناہ ابتدا میں وہ کر بیٹھتا ہے اُس سے اسکو کتنا دکھ اور خوف ہوتا پشیمانی حاصل ہوتی مگر بار بار ویسا ہی کرنیسے وہ درد اور خوف اور پشیمانی کم ہوتے جاتے ہیں۔ مبارک ہے وہ جسمیں یہ فطرتی جوش آخر تک سلامت رہے۔ مبارک ہے وہ جو بدی کے خیال اور ارادہ سے ہی ہراساں ہو کر ارتکاب سے بچ جایا کرے مبارک ہے وہ جو اس رحمانی مؤدب کے حکم میں چلے اور مخالفت یا بغاوت نہ کرے کیونکہ ایسا شخص خداوند عالم کی محبت رحمت اور مغفرت سے محیط ہے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ [پ ۲ ع ۲۲] تحقیق توبہ کرنیوالوں اور پاک رہنیوالوں سے اللہ محبت کرتا ہے وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ۔ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ [پ ۴ ع ۴] اور جو لوگ فحش کر بیٹھیں یا اپنے نفسوں پر ظلم کریں پھر فوراً اللہ کو یاد کریں اور اپنے گناہوں کیواسطے استغفار کریں اللہ کے سوا گناہوں کا بخشنے والا اور کون ہے جو کر بیٹھے پھر جان بوجھ کر اصرار نہ کریں ایسے لوگوں کی جزا انکے رب کیطرف سے مغفرت ہے اور باغات جنکے نیچے نہریں جاری رہتی ہیں وہ اُنمیں ہمیشہ رہنیوالے ہیں اور عمل کرنیوالوں کا اجر بہت ہی اچھا ہے مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ [پ ۷ ع ۱۵] جو تم میں سے از روئے جہالت بدی کر بیٹھے پھر اسکے بعد تائب ہو جائے اور اصلاح کرلے پس تحقیق وہ غفور اور رحیم ہے وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى [پ ۱۶ ع ۱۲] تحقیق میں اُس شخص کے واسطے غفار ہوں جو توبہ کرے اللہ کو مانے عمل اچھے کرے اور ہدایت پر چلے اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ

فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿١٣٥﴾ أُولَٰئِكَ جَزَاؤُهُمْ مَغْفِرَةٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَجَنَّاتٌ

جو کر بیٹھے اُسپر جان بوجھہ کر ضد نہیں کرتے۔ یہی لوگ ہیں کہ اُنکی جزا اُنکے رب کے نزدیک مغفرت ہے اور باغات

تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ وَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ﴿١٣٦﴾ قَدْ

جنکے نیچے سے نہریں جاری ہیں وہ اُسمیں ہمیشہ رہنے والے ہیں اور عمل کرنیوالوں کا اجر کیا ہی اچھا ہے۔ تم سے پہلے

وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۚ جو کوئی توبہ کرے اور ایمان لائے اور عمل صالح کرے بس یہی لوگ ہیں جنکی بدیونکو اللہ بدلکر نیکیاں کردیتا ہے کیونکہ اللہ غفور اور رحیم ہے وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا ۚ جو کوئی توبہ کرے اور عمل اچھے کرے پس تحقیق وہ اللہ کیطرف رجوع کرتا ہے جیسا رجوع کرنیکا حق ہے۔

دوئم مقبول توبہ وہی ہے جو فوراً کیجائے اور جس ارادے یا فعل سے توبہ کی ہے اُسکا پھر اعادہ نہ کیا جائے اور ہر قسم کی بدکاری سے پرہیز کیا جائے۔ بدکار کی توبہ قبول نہیں ہوتی اور نہ اُسکی توبہ حقیقت میں توبہ شمار ہوتی ہے اور نہ حالت نزع کی توبہ قبول ہوتی ہے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِنْ قَرِيبٍ فَأُولَٰئِكَ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۚ اللہ پر انہیں لوگوں کیلئے توبہ (کا حق) ہے جو جہالت سے بُرا فعل کر بیٹھیں پھر قریب ہی توبہ کرلیں پس ایسے ہی لوگوں کیطرف اللہ رجوع کرتا ہے اور اللہ علیم و حکیم ہے۔ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ حَتَّىٰ إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ إِنِّي تُبْتُ الْآنَ وَلَا الَّذِينَ يَمُوتُونَ وَهُمْ كُفَّارٌ ۚ أُولَٰئِكَ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۚ اور اُن لوگوں کے واسطے رجوع نہیں جو بُرے عمل کرتے رہیں یہانتک کہ اُن میں سے کسی پر موت آموجود ہو تو کہنے لگے تحقیق اب میں توبہ کرتا ہوں اور نہ اُون لوگوں کی جو کفر کی حالت میں مرجائیں ایسے لوگوں کے واسطے ہمنے عذاب دردناک تیار کر رکھا ہے۔

سوئم انسان ضعیف البنیان جو متخالف جذبات اور خواہشات کا مجموعہ ہے ہمیشہ لغزش بن کھاتا رہتا ہے سوائے انبیائے علیہم السلام کے جو خاص طور پر فضل الٰہی سے معصوم و محفوظ ہیں کوئی انسان پاک صاف نہیں رہ سکتا بلکہ ہر وقت خطاؤں اور لغزشوں کا شکار رہتا ہے الا ماشاء اللہ تعالیٰ نجات کے واسطے ہی ایک فطرتی انتظام ہے جب تک وہ خود توبہ اور استغفار کو اپنا شعار نہ بنالے اُس وقت تک کوئی قربانی اور کوئی نذر اُسکے گناہونکا کفارہ نہیں ہوسکتی۔ نہ کسی کی شفاعت اسکے کارآمد ہوسکتی۔ نہ کسی نبی یا رسول کا مصلوب یا مقتول ہونا اُسکی نجات کا موجب ہوسکتا ہے انسان جو اپنی فطرت کے مطابق اپنے اعمال کا جوابدہ ہے وہ فطرتاً بھی جانتا ہے کہ گناہوں سے معافی حاصل کرنیکا اور کوئی طبعی طریق سوائے توبہ اور استغفار کے ہو نہیں سکتا۔ ہاں فطرت اور عقل کو نظرانداز کرکے مختلف قوموں نے نامعقول اور اجنبی عقاید حصول نجات کے واسطے مقرر کرلیئے ہیں۔ مگر وہ تمام فطرت اور عقل کے خلاف ہیں۔ کیا مسیح علیہ السلام کا مصلوب ہوکر ملعون

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ

خدا کی سنتیں گذر چکیں پس زمین میں پھرو اور دیکھو کہ تکذیب کرنے والوں کا انجام

عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ﴿۱۳۷﴾ هَٰذَا بَيَانٌ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةٌ

کیا ہوا یہ لوگوں کے واسطے بیان ہے اور متقیوں کیواسطے

لِلْمُتَّقِينَ ﴿۱۳۸﴾ وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ

ہدایت اور نصیحت ہے ہمت مت ہارو اور غمگین مت ہو اور جب تم مومن ہو گے تم ہی غالب

ملعون ہونا دنیا کے گناہوں کا کفارہ ہو سکتا ہے۔ کیا فطرت انسانی میں یہ عقیدہ پایا جاتا ہے۔ کیا کوئی عقل سلیم اس بات کو تسلیم کر سکتی ہے۔ کیا جبسے دنیا پیدا ہوئی تب سے یہی طریقہ حصول نجات کا چلا آیا ہے کیا خدا کے قاعدے غیر مستقل اور متخالف ہیں۔ کیا ایک زمانہ میں دین اور نجات کے قاعدے کچھ اور تھے اور دوسرے زمانے میں کچھ اور ہو گئے۔ کیا بعض قوموں کی فطرت اور عقل کیواسطے یہ عقیدہ طبعی ہے اور بعض کیواسطے توبہ و استغفار کا نہیں ہرگز نہیں بلکہ آدم علیہ السلام سے لیکر قیامت تک گناہوں سے معافی حاصل کرنیکا طریق سوائے توبہ و استغفار کے کچھ اور نہ ہوا اور نہ ہوگا موسیٰ کی کتابیں یہی بتلاتی ہیں۔ داؤد سلیمان نحمیا یرمیا یسعیا عزرا اخرقیل۔ یوحنا وغیرہ کی یہی تعلیم ہے اناجیل کا بھی یہی مسئلہ ہے ہاں پولوس نے ایک خواب کی تعبیر میں غلطی کھا کر یہ عقیدہ ظاہر کیا ہے کہ مسیح پر ایمان لانا موجب نجات ہو سکتا ہے اور مسیح مصلوب ہو کر ملعون ہوئے اور تمام دنیا کے گناہوں کا کفارہ ہو گئے۔ اس غلط خیال کی تائید میں انبیاء سابقہ کے اقوال غلط طور پر پیش کر کے اپنے تشریحوں کے ذریعہ بلا بعث ثابت کرنا چاہا ہے چونکہ ایسے عقاید صریحاً فطرت اور عقل انسانی کے خلاف ہیں اسلیئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ پس کیا وہ اللہ کیطرف رجوع نہیں کرتے اور نہ اس سے طلب مغفرت کرتے ہیں اور اللہ غفور رحیم ہے۔ تمام عیسائی اللہ کو غفور اور رحیم مانتے ہیں گناہوں کے بعد پشیمان ہو کر اسکیطرف رجوع بھی کرتے ہیں پھر یہ خیال ایسا اوپرا اور نامعقول ہے کہ توبہ و استغفار کوئی چیز نہیں بلکہ مسیح کا مصلوب و ملعون ہونا ہمارے گناہوں کا کفارہ ہو چکا تو پھر ہر ایک گناہ پوری بیباکی کے ساتھ کیا جاوے اور توبہ و استغفار کیطرف سے لاپرواہ ہو رہیں ہرگز نہیں کسی طالب حق خدا پرست نیک انسان سے ایسا ہو ہی نہیں سکتا یہ باتیں محض منہ سے کہنے کی ہیں واقعی یقین انپر نہ کبھی ہوا اور نہ ہو سکتا ہے اَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ وَأَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۹ ۱۰۴ کیا انکو یہ علم نہیں ہے کہ اللہ تو وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ اور انکی صدقات قبول فرماتا ہے اور تحقیق اللہ بڑا رجوع فرمانیوالا اور مہربان ہے۔

ان کے بعد اگر جزا مذکور نہو تو وہ شرط نہیں رہتا بلکہ ظرف زمان بمعنی جب ہو جاتا ہے

مُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۹﴾ اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ

رہنے والے ہو ۵۱ اگر تمکو ایک زخم پہنچا ہے پس اُس قوم کو بھی تو اُس جیسا ۵۲

(۴) توبہ سے آنیوالا عذاب ٹل جاتا اور قہر الٰہی کی بجائے رحمت و مغفرت حاصل ہو جاتی ہے۔ چنانچہ نوح جو آنے والے عذاب سے یقینی خبر رکھتے تھے اپنی قوم سے فرماتے ہیں "پس میں نے کہا کہ اپنے رب سے استغفار کرو تحقیق وہ غفار ہے اگر ایسا کرو گے تو وہ پانی برسانے والا بادل آسمان سے تمہاری طرف بھیجیگا اور تمہارے مالوں اور اولاد کو بڑھائیگا اور تمہارے واسطے باغات اگائیگا اور نہریں جاری کریگا" ایسا ہی ہود علیہ السلام جو اپنی قوم پر عذاب قریب سے یقینی خبر رکھتے تھے ان کو اس عذاب سے بچنے کا طریق اسطرح تعلیم فرماتے ہیں۔ "اور اے میری قوم اپنے رب سے استغفار کرو پھر اسکی طرف جھک جاؤ اگر ایسا کرو گے تو وہ پانی برسانے والا بادل تمہاری طرف بھیجیگا اور تمہاری قوت کو اور قوت دیگا اور سرکش ہو کے مجرم مت بنو۔ ایسا ہی جناب سید الرسل خاتم النبیین محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں" اور یہ کہ اپنے رب سے استغفار کرو اور اسکی طرف جھک جاؤ وہ تمہیں ایک وقت مقرر تک اچھے سامان عطا کریگا اور ہر اہل فضل پر اپنا فضل کریگا۔ ایک تیکی کلیہ قاعدہ کے طور پر قرآن مجید فرماتا ہے۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۳۴/۸ اور اللہ ایسا نہیں ہے کہ انپر عذاب کرنے لگ جائے جبکہ وہ استغفار کرتے ہوں" فرعون کا قصہ اس مسئلہ کی کامل مثال ہے جسکی تفصیل توراۃ میں درج ہے اور قرآن مجید اسکی تصدیق فرماتا ہے اسلئے ہم اسکو توراۃ مقدس سے ذیل میں نقل کرتے ہیں۔ "اور جسدن خداوند نے ملک مصر میں موسٰے سے باتیں کیں یوں ہوا کہ خداوند نے موسٰے علیہ السلام سے کہا میں خداوند ہوں سب کچھ جو میں تجھکو کہتا ہوں شاہ مصر فرعون سے کہہ۔ موسٰے علیہ السلام نے خداوند سے کہا دیکھ میرے تو ہونٹوں کا ختنہ نہیں ہوا فرعون کیونکر میری سنیگا تب خداوند نے موسٰے علیہ السلام سے کہا دیکھ میں نے تجھے فرعون کے لئے خدا سا بنایا اور تیرا بھائی ہارون تیرا نبی ہوگا سب کچھ جو میں تجھے حکم کرتا ہوں سو تو

۵۱ یعنی ثابت قدم جبکہ تم مومن رہو ۵۲ یعنی اگر جنگ احد میں تمکو ہاتھ سے شکست کھا کر بہت نقصان اٹھانا پڑا ہے

۵۲ یعنے اگر جنگ احد میں تمکو کسی قدر نقصان پہنچا تو اس سے آزردہ دل مت ہو اور ہمت نہ ہارو اور یاد رکھو جب تم مومن ہو تو تم ہی غالب ہو جاؤ گے یہ ایک زبردست پیشین گوئی ہے جو شکست احد کے بعد اللہ کریم نے مسلمانوں کو سنائی چنانچہ آیندہ کو مسلمان خلاف رسول کا نتیجہ دیکھکر متنبہ ہو کر پکے مومن ہو گئے اور ہمیشہ تمام میدانوں میں کامل فتح حاصل کرتے رہے یہانتک کہ کل عرب و دیگر متصلہ ممالک تھوڑے ہی عرصہ میں مسلمانوں کا ملک ہو گئے جو قومیں کیا مشرک کیا اہل کتاب جنگ کی تیاری کر کے مدینہ پر حملہ آور ہوئیں خود ہی مغلوب ہوئیں دیکھو بیان غزوات محمدی کا ۸۵/۹ کی تفسیر میں

منزل ۱

وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا

زخم پہنچا ہے یہ دن ہم لوگوں میں پھیرتے رہتے ہیں تاکہ اللہ ان لوگوں پر علامت لگا دے جو ایمان لائے

کہنا۔ اور تیرا بھائی ہارون فرعون سے کہیگا کہ بنی اسرائیل کو اپنے ملک سے جانے دے اور میں فرعون کے دل کو سخت کرونگا اپنی نشانیوں اور عجایب کو ملک مصر میں زیادہ کرونگا لیکن فرعون تمہاری نہ سنیگا پس میں اپنا ہاتھ مصر پر چلا کرونگا۔ اور اپنی فوجوں کو جو میری قوم بنی اسرائیل ہے بڑے معجزے دکھا کے ملک مصر سے نکال دونگا۔ اور میں جب مصر پر ہاتھ چلاؤنگا اور بنی اسرائیل کو انمیں سے نکال لاؤنگا تب مصری جانینگے کہ میں خداوند ہوں۔ موسیٰ اور ہارون نے جیسا خداوند نے انہیں کہا انہوں نے ویسا ہی کیا۔ اور جسوقت اُن دونوں نے فرعون سے گفتگو کی۔ موسیٰ علیہ السلام اسی برس اور ہارون علیہ السلام تراسی برس کا تھا۔

اور خداوند نے موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کو کہا کہ جب فرعون تمہیں کہے کہ اپنا معجزہ دکھاؤ۔ تو ہارون کو کہیو کہ اپنا عصا فرعون کے آگے پھینکدے۔ وہ ایک سانپ بن جائیگا۔ تب موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام فرعون کے آگے گئے اور انہوں نے وہ جو خداوند نے انہیں فرمایا تھا کیا ہارون نے اپنا عصا فرعون اور اُسکے خادموں کے آگے پھینکا اور وہ سانپ ہو گیا۔ تب فرعون نے بھی دانائوں اور جادوگروں کو طلب کیا چنانچہ مصر کے جادوگروں نے بھی اپنی جادو سے ایسا ہی کیا کہ انمیں سے ہر ایک نے اپنا اپنا جادو کا عصا پھینکا اور وہ سانپ ہو گیا لیکن ہارون کا عصا اُنکے عصاؤں کو نگل گیا اور اُسنے فرعون کے دل کو سخت کر دیا اُسنے اُنکی جیسا خداوند نے کہا تھا نہ سُنی تب خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ فرعون کا دل سخت ہے اور اُن لوگوں کو جانے نہیں دیتا اب تو صبح کو فرعون کے پاس جا دیکھ کہ وہ دریا پر جائیگا تو لب دریا جسوقت وہ آوے اُسکے مقابل کھڑا ہوجیو اور وہ عصا جو سانپ ہو گیا تھا اپنے ہاتھ میں لیجیو اور اُسے کہیو کہ خداوند عبرانیوں کے خدا نے میرے تئیں تجھ پاس بھیجا ہے اور کہا کہ میرے لوگوں کو جانے دے تاکہ وہ بیابان میں میری عبادت کریں اور دیکھ کہ تو نے کبھی اب تک نہ سُنی خداوند نے یوں فرمایا کہ تو اسی سے جانیگا کہ میں خداوند ہوں۔ دیکھ کہ میں یہ عصا جو میرے ہاتھ میں ہے دریا کے پانی پر مارونگا اور وہ لہو ہو جائیگا۔ اور مچھلیاں جو دریا میں ہیں مر جاوینگی اور دریا بدبو ہو جائیگا اور مصر کے لوگ دریا کا پانی پیتے ہوئے گھن کھاوینگے۔ پھر خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ ہارون سے کہہ کہ اپنا عصا لے اور اپنا ہاتھ مصر کے چشموں پر اور اُن کی نہروں۔ اور اُن کے دریاؤں اور اُن کے تالابوں۔ اور اُن کے سب حوضوں پر چلا تاکہ وے لہو بن جاویں۔ اور سارے ملک مصر میں ہر ایک سنگی اور چوبی برتن میں لہو ہو جاوے تب موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام نے جیسا کہ خداوند نے فرمایا تھا کیا اُس نے عصا اٹھایا اور دریا کے پانی پر فرعون کی آنکھوں اور اُسکے نوکروں کی آنکھوں کے سامنے مارا اور دریا کا پانی سب لہو ہو گیا اور دریا کی مچھلیاں مر گئیں اور دریا بدبو ہو گیا اور مصر کے لوگ دریا کا پانی نہ پی سکے اور مصر کی ساری زمین میں لہو ہوا تب مصر کے جادوگروں نے اپنے جادوؤں سے ایسا ہی کیا پر فرعون کا دل سخت ہو گیا اور جیسا کہ خداوند نے کہا تھا اُسنے اُنکی نہ سُنی اور فرعون پھرا اور اپنے گھر کو گیا اور اُسکا دل اس بات پر بھی متوجہ نہوا اور سارے مصریوں نے

وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَاۤءَ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۰﴾ وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

اور تم میں سے گواہ بناوے [۱] اور اللہ ظالموں سے محبت نہیں کرتا اور تاکہ ان لوگوں کو جو

دریا کے آس پاس کنوئے کھودے کہ ان سے پانی پیویں کیونکہ وہ دریا کا پانی نہ پی سکے۔ اور جب کہ خداوند نے دریا کو مارا سات دن گذر گئے۔ پھر خداوند نے موسٰی کو کہا کہ فرعون پاس جا اور یوں اُس سے کہہ کہ خداوند یوں کہتا ہے کہ میرے لوگوں کو جانے دے تاکہ وہ میری عبادت کریں اور اگر تو جانے نہ دیگا تو دیکھ میں تیرے ملک کو سب اطراف کو مینڈکوں سے بھرونگا اور وے اوپر آکے تیرے گھر میں اور تیرے آرامگاہ میں۔ اور تیرے پلنگ پر اور تیرے ملازموں کے گھروں میں اور تیری رعیت پر اور تیرے تنوروں میں اور تیرے آٹے گوندھنے کے لگنوں میں داخل ہوں گے اور مینڈک تجھ پر اور تیری رعیت اور تیرے سب نوکروں پر چڑھینگے۔

اور خداوند نے موسٰی علیہ السلام کو فرمایا کہ ہارونؑ سے کہہ کہ اپنا عصا نہروں اور دریاؤں اور حوضوں پر بڑھا۔ اور مینڈکوں کو ملک مصر پر چڑھا چنانچہ ہارونؑ نے مصر کے پانی پر ہاتھ بڑھایا اور مینڈک چڑھ آئے اور مصر کی زمین چھپا دی اور جادوگروں نے اپنے جادوؤں سے ایسا ہی کیا اور مصر کی زمین پر مینڈک چڑھائے۔

تب فرعون نے موسٰی اور ہارون کو بلایا اور کہا کہ خداوند سے شفاعت کرو کہ مینڈکوں کو مجھ سے اور میری رعیت سے دفع کرے اور میں اُن لوگوں کو جانے دونگا کہ وے خداوند کے لئے قربانی کریں موسٰیؑ نے فرعون کو کہا کہ تو میرے اوپر اپنی بڑائی کر میں تیرے اور تیرے نوکروں اور تیری رعیت کے لئے کب دعا مانگوں کہ مینڈک تجھ سے اور تیرے گھروں سے دفع ہوویں اور دریا میں رہیں۔ وہ بولا کہ کل تب اُسنے کہا کہ تیرے کہنے کے مطابق ہوگا تاکہ تو جانے کہ خداوند ہمارے خدا کی مانند کوئی نہیں اور مینڈک تجھ اور تیرے گھروں کو اور تیرے نوکروں اور تیری رعیت کو چھوڑ دینگے اور دریا میں ہی رہا کرینگے پھر موسٰیؑ اور ہارونؑ فرعون کے پاس سے نکل گئے اور موسٰیؑ نے خداوند کے آگے بسبب مینڈکوں کے جو اُس نے فرعون پر بھیجے تھے دعا مانگی اور خداوند نے موسٰی کی دعا کے موافق کیا۔ اور مینڈک گھروں اور گانوں اور کھیتوں میں سے مر گئے اور اُنہوں نے جہاں تہاں اُنہیں جمع کر کے تودے لگا دیئے کہ زمین بدبو ہو گئی پر جب فرعون نے دیکھا کہ مہلت ملی تو اُسنے اپنا دل سخت کیا اور جیسا خداوند نے کہا تھا اُن کی نہ سُنی۔ تب خداوند نے موسٰیؑ سے کہا ہارون علیہ السلام کو کہہ کہ اپنا عصا بڑھا اور اس زمین کے گرد کو مار تاکہ وہ تمام ملک مصر میں جوئیں بنجائیں اُنہوں نے ایسا ہی کیا اور ہارون علیہ السلام نے اپنا ہاتھ عصا کے ساتھ بڑھایا اور زمین کی گرد کو مارا اور وہ انسان اور حیوان پر جوئیں بن گئیں اور سب گرد زمین کی تمام ملک مصر میں جوئیں ہو گئیں اور

[۱] ایک معنے یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ تم میں سے شہید بنا دے۔

اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ

ایمان لائے نکھار دے اور کافروں کا نشان مٹا دے کیا تم نے گمان کر لیا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ گے ملہ اور ابھی اللہ نے

جادوگروں نے بھی چاہا کہ اپنے جادوں سے جوئیں نکالیں پر نکال نہ سکے اور انسان اور حیوان کو جوئیں لپٹ رہی تھیں تب جادوگروں نے فرعون سے کہا کہ یہہ خدا کی قدرت ہے اور فرعون کا دل سخت ہو گیا اور جیسا خداوند نے کہا تھا اُس نے اُن کی نہ سُنی۔

تب خداوند نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ صبح سویرے اُٹھ اور فرعون کے آگے کھڑا ہو دیکھ کہ وہ دریا پر آئیگا تو اُسے کہہ کہ خداوند یوں کہتا ہے کہ میرے لوگوں کو جانے دے کہ وہ میری عبادت کریں۔ نہیں تو اگر تو انہیں جانے نہ دیگا تو دیکھ میں تجھ پر اور تیرے نوکروں۔ اور تیری رعیت پر اور تیرے گھروں میں غول کے غول مچھر بھیجونگا کہ مصریوں کے گھر اور تمام زمین جہاں جہاں وے ہیں اُن غولوں سے بھر جاوینگی۔ اور میں اُس دن جشن کی زمین کو کہ جسمیں میری قوم رہتی ہے جدا کرونگا کہ غول مچھروں کے وہاں نہ جائینگے۔ تاکہ تو جانے کہ زمین کے درمیان خداوند میں ہوں اور میں تیرے لوگوں اور اپنے لوگوں میں جدائی کرونگا اور یہہ معجزہ کل ہوگا چنانچہ خداوند نے یوں ہی کیا اور فرعون کے گھر اور اُسکے نوکروں کے گھروں اور سارے ملک مصر میں مچھروں کے غول آئے کہ زمین مچھروں کے غول سے خراب ہو گئی۔ تب فرعون نے موسیٰ اور ہارون کو بلایا اور کہا کہ تم جاؤ اور اپنے خدا کیلیے اس زمین میں قربانی کرو موسےٰ علیہ السلام نے کہا یوں کرنا لایق نہیں کہ ہم خداوند اپنے خدا کیلیے وہ قربانی کریں جس سے مصری نفرت رکھتے ہیں۔ سو اگر ہم مصریوں کی آنکھوں کے آگے وہ قربانی کریں جس سے وے بیزار ہیں۔ تو کیا وے ہمیں پتھراؤ نکرینگے پس ہم تین دن کی راہ بیابان میں جائینگے اور اپنے خدا کیلیے جیسا کہ وہ ہمکو فرمائیگا قربانی کرینگے فرعون بولا کہ میں تمہیں جانے دونگا تم خداوند اپنے خدا کیلیے بیابان میں قربانی کرو لیکن تم بہت دور مت جاؤ میرے لیئے شفاعت کرو موسیٰ علیہ السلام بولا دیکھ میں تیرے پاس سے باہر جاتا ہوں اور میں خداوند کے آگے شفاعت کرونگا کہ مچھروں کے غول فرعون اور اُسکے نوکروں اور اُسکی رعیت پر سے کل جاتے رہیں لیکن ایسا نہو کہ فرعون پھر دغا بازی کرے۔ اور لوگوں کو خداوند کے لیئے قربانی کرنے کو جانے نہ دے۔ تب موسیٰ فرعون کے پاس سے باہر گیا اور خداوند سے شفاعت کی خداوند نے موسےٰ کی عرض کے موافق کیا اور اُسنے مچھروں کے غولوں اور فرعون اور اُسکے نوکروں اور اُسکی رعیت پر سے دور کیا کہ ایک بھی نہ رہا فرعون نے اس بار بھی اپنا دل سخت کیا۔ اُن لوگوں کو ہرگز جانے کی رخصت نہ دی۔

ملہ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ﴿۲۹﴾ کیا لوگوں نے یہہ گمان کر لیا ہے کہ وہ اتنی کہنے پر چھوڑ دیے جاوینگے کہ ہم ایمان لائے اور وہ فتنہ میں نہیں ڈالے جائینگے

منزل ۱

الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۲﴾ وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ

ان لوگوں کو نہیں پہچان لیا جنہوں نے تم میں سے جہاد کیا اور نہ صبر کرنیوالوں کو دیکھا۔ اور تم تو موت یعنے جنگ کے پیش آنے سے

تب خداوند نے موسےٰ علیہ السلام کو کہا کہ فرعون کے پاس جا اور اُسے کہہ کہ خداوند عبرانیوں کا خدا یوں کہتا ہے کہ میرے لوگونکو جانے دے تاکہ وے میری عبادت کریں کیونکہ اگر جانے نہ دیگا اور انکو ہنوز روکے گا تو دیکھ کہ خداوند کا ہاتھ۔ تیرے مواشی پر جو دشت میں ہیں۔ گہوڑوں۔ گدہوں اونٹوں۔ بیلوں اور بھیڑ و بکر پر ہوگا بڑی مری پڑے گی۔ اور خداوند اسرائیل اور مصریوں کی مواشی کو آپس سے جدا کریگا۔ اور اُن میں سے جو بنی اسرائیل کی ہے کوئی نہ مرے گی۔ اور خداوند نے ایک وقت مقرر کیا اور کہا کہ کل خداوند ویسا ہی زمین پر کرے گا اور خداوند نے دوسرے دن ایسا ہی کیا اور مصریوں کی سب مواشی مر گئے۔ لیکن بنی اسرائیل کے مویشی سے ایک بھی نہ مرا چنانچہ فرعون نے بہیجا تو کیا دیکھتا ہے کہ اسرائیلیوں کے مواشی کا کوئی بھی نہ مرا تھا تو بھی فرعون کا دل سخت ہوا اور اُس نے لوگوں کو جانے نہ دیا۔

اور خداوند نے موسےٰ اور ہارونؑ سے کہا کہ دونوں ہاتھ بھر کے بھٹی کی راکھ لے لو اور موسےٰ اُسے فرعون کے سامنے آسمان کیطرف اُڑا دے اور وہ مصر کی ساری زمین میں گرد ہو جاویگی اور تمام ملک مصر کے آدمی اور چارپایوں کے بدن پر پھوڑے اور پھپھولے ہو ویںگے۔ چنانچہ اُنہوں نے بھٹی کی راکھ لی اور فرعون کے آگے کھڑے ہوئے اور موسےٰ نے اُسے آسمان کیطرف پھینک دیا اور وہیں آدمی اور بہایم کے بدن پر پھوڑے اور پھپھولے پیدا ہو گئے۔ اور جادوگر پھوڑوں کے سبب موسےٰ کے آگے کھڑے نہ رہ سکے کہ جادوگروں اور سارے مصریوں پر پھوڑے تھے۔ اور خداوند نے فرعون کے دل کو سخت کر دیا اور اُسنے جیسا کہ خداوند نے موسےٰ سے کہا تھا انکی نہ سنی

پھر خداوند نے موسےٰ سے کہا کہ صبح سویرے اُٹھ اور فرعون کے آگے کھڑا ہو اور اُسے کہہ کہ خداوند عبرانیوں کا خدا یوں کہتا ہے کہ میرے لوگونکو جانے دے تاکہ وے میری عبادت کریں کیونکہ میں اسی بار اپنی ساری بلائیں تیرے دل اور تیرے نوکروں اور تیری رعیت پر نازل کرونگا تاکہ تو جانے کہ تمام روئے زمین میں میری مانند کوئی نہیں ہے۔ اور اب میں اپنا ہاتھ بڑھاؤنگا اور تجھے اور تیری رعیت کو وبا سے مارونگا اور تو زمین پر سے ہلاک ہوگا اور میں نے تجھے فی الحقیقت اسلیے برپا کیا ہے کہ اپنی قوت تجھے دکھاؤں تاکہ میرا نام سارے جہان میں مشہور ہووے ابتک تو میرے لوگوں پر تکبر کرتا جاتا ہے۔ کہ انہیں جانے نہیں دیتا۔ دیکھ میں کل اسیوقت ایسے بڑے بڑے اولے جو مصر میں اسکے ابتدائی بنیاد سے ابتک نہ پڑے تھے برساؤنگا پس نوکروں کو ابھی بھیج اور اپنے مواشی اور جو کچھ تیرا مال میدان میں ہے جمع کر کہ ہر ایک انسان اور حیوان پر جو میدان میں ہوگا اور گھر میں نہ لایا جائیگا

اا منز

قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَاَیْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۱۴۳﴾ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ

پہلے اُس کی آرزو کیا کرتے تھے پس تمنے اُسکو دیکھ لیا اور (جو حال ہوا وہ) تم دیکھ رہے ہو — اور محمدؐ تو ایک رسول ہی ہے

اُولے پڑینگے اور وے ہلاک ہونگے۔ فرعون کے نوکروں میں ہر ایک جو خداوند کے کلام سے ڈرتا تھا اپنے نوکروں اور اپنے مواشی کو گھروں میں بھگا لے آیا اور جسنے خداوند کی بات با ورنہ کی اپنے نوکرون اور اپنی مواشیوں کو میدان میں رہنے دیا۔

اور خداوند نے موسےؑ کو کہا کہ اپنا ہاتھ آسمان کیطرف بڑہا تاکہ ساری ملک مصر میں انسان اور حیوان اور کھیت کی سبزی پر جو مصر کی زمین میں ہے اُولے پڑیں۔ اور موسےؑ نے اپنا عصا آسمان کیطرف اٹھایا اور خداوند نے گرجایا اور اُولے بھیجے اور آگ زمین پر جلتی تھی اور خداوند نے مصر کی زمین پر اولے برسائے۔ پس اُولے گرے اور اُولوں میں آگ لپٹی ہوئی تھی آگ اس شدت سے کہ ایسا تمام ملک مصر میں جب سے کہ وہ آباد ہوا تھا نہ ہوا تھا اور اولوں نے سارے ملک مصر میں اُنکو جو میدان میں تھے کیا انسان اور کیا حیوان سب کو مارا اور اولوں سے میدان کی سبزی سب ماری گئی اور میدان کے سارے درخت ٹوٹ گئے۔ مگر فقط جشن کی زمین جہاں بنی اسرائیل تھے اولے نہ پڑے تب فرعون نے موسےؑ اور ہارونؑ کو بلوایا اور انہیں کہا کہ میں نے اسدفعہ گناہ کیا خداوند عادل ہے۔ میں اور میری قوم گنہگار ہیں خداوند سے شفاعت کرو (کہ بس) کہ آگے کو اسطرح سے نہ گرجے اور اولے نہ گریں تب میں تمہیں جانے دونگا اور تم اس سے آگے یہاں نہیں رہنے کے تب موسےؑ نے اُسے کہا کہ میں شہر سے باہر نکلتے ہوئے خداوند کے آگے ہاتھ اُٹھاؤنگا۔ اور گرجنا موقوف ہو جائیگا اور اولے بھی موقوف ہونگے تاکہ تو جانے کہ زمین خداوند ہی کی ہے پر تو اور تیرے نوکر میں جانتا ہوں کہ اب بھی خداوند خدا سے نہ ڈرینگے سو اولوں سے اَلسی اور جَو مارے پڑے کیونکہ جَو کے خوشے آچکے تھے اور اَلسی بڑھ چلی تھی۔ پر گیہوں اور اجلیاں مارے نہ پڑے کیونکہ وہ بڑھے نہ تھے اور موسٰیؑ نے فرعون پاس سے شہر کے باہر جاکر خداوند کے آگے ہاتھ لمبے کیئے۔ سو گرجنا اور اولا موقوف ہو گئے اور مینہہ جو زمین پر بہتا تھم گیا۔ جب فرعون نے دیکھا کہ مینہہ اور اولے اور گرجنا موقوف ہوئے تو پھر سرکشی کی اور اُس نے اور اُسکے نوکروں نے دل اپنا سخت کر لیا اور فرعون کا دل پتھر ہو گیا اُسنے ہرگز بنی اسرائیل کو جیسا کہ خداوند نے موسٰیؑ کی معرفت کہا تھا جانے کی رخصت نہ دی۔

پھر خداوند نے موسےؑ سے کہا کہ فرعون پاس جا کہ میں نے اُسکے دل کو اور اُسکے نوکروں کے دلوں کو سخت کر دیا تاکہ میں اپنی یہ نشانیاں انمیں نمودار کروں۔ اور تاکہ تو اپنے بیٹے اور اپنے پوتے کو میری قدرتیں اور میری نشانیاں جو میں نے مصر میں انمیں نمود کیں سنا دے تاکہ تم جانو کہ خداوند میں ہی ہوں۔ چنانچہ موسےؑ اور ہارونؑ نے فرعون پاس آکے اُسے کہا کہ خداوند عبرانیوں کا خدا یوں کہتا ہے کہ

ع ۱۴ ۵

علٰنز ۱

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۗ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ ۗ

اس سے پہلے جس قدر رسول تھے گذر چکے کیا پس اگر وہ مرگیا یا قتل کیا گیا تم اپنی ایڑیوں پر پھر جاؤ گے ۱۵

کب تک عاجزی کرنے سے میرے باز رہیگا میرے لوگونکو جانے دے کہ وے میری عبادت کریں نہیں تو اگر میرے لوگوں کو جانے نہ دیگا تو دیکھ کل میں تیرے ساری ملک میں ٹڈیاں بھیجونگا اور اُن سے زمین کے سطح چھپ جائینگے کہ کوئی زمین کو دیکھنے نہ پاوے گا اور وہ اُس باقیات کو جو اولوں کی آفت سے تیرے لئے بچ رہی ہے کھا جائیگی اور ہر ایک درخت کو جو میدان میں ہے چٹ کر جگی۔ اور وہ بھی اسطرحسے کہ تیرے باپ دادوں نے اور نہ تیرے باپ دادوں کے باپ دادوں نے جس روز سے کہ وے دنیا میں آئے آجتک نہیں دیکھا۔ تیرے گھر اور تیرے نوکروں کے گھر اور ساری مصریوں کے گھر بھر دیگی تب وہ پھرا اور فرعون پاس سے نکل گیا تب فرعون کو نوکروں نے اسے کہا کہ کب تک ہم اس مرد کی پھندے میں رہیں اُن لوگوں کو جانے دے تاکہ وے خداوند اپنے خدا کی عبادت کریں۔ اتنک تجھے خبر نہیں کہ مصر اجڑ گیا۔ تب موسیٰؑ اور ہارونؑ فرعون پاس پھر بلائے گئے اور اُسنے انہیں کہا کہ جاؤ۔ خداوند اپنے خدا کی عبادت کرو پر کون سے لوگ ہیں جو جائینگے۔ موسےٰ علیہ السلام بولا کہ ہم اپنے جوانوں اور بوڑھوں۔ اور اپنے بیٹوں اور اپنی بیٹیوں اور اپنے گلوں اور اپنے گائے بیلوں سمیت جاوینگے۔ کہ ہمکو ضرور ہے کہ اپنے خدا کی عید کریں۔ تب اُسنے انہیں کہا کہ خداوند یوں ہی تمہارے ساتھ رہی جو میں تمہیں اور تمہارے بچوں کو جانے دوں دیکھو کہ بدی تمہارے آگے ہے۔ ایسا نہو گا اب تم جو مرد ہو سو جاؤ اور خداوند کی عبادت کرو کہ تمہاری خواہش یہی تھی پس وہ فرعون کے آگے سے دھکیا نکالے گئے۔

تب خداوند نے موسےٰؑ سے کہا کہ اپنا ہاتھ ٹڈیوں کے لیئے مصر کی زمین پر بڑھا تاکہ وے ملک مصر پر آویں اور ہر ایک سبزی کو جو اس ملک میں اولوں سے بچ رہے ہیں کھالیں پس موسیٰ علیہ السلام نے زمین مصر پر اپنا عصا اُٹھایا اور خداوند نے اُس سارے دن اور ساری رات پروا آندھی چلائی جب صبح ہوئی تو پروا آندھی ٹڈیاں لائی اور ٹڈیاں تمام مصر پر آئیں اور مصر کے تمام اطراف پر پڑیں۔ اور ایسی بیشمار تھیں کہ اُن سے پیشتر ایسی ٹڈیاں نہ آئی تھیں۔ نہ اُن کے بعد پھر آوینگی۔ کہ ساری روئے زمین اُن سے چھپ گیا ایسا اندھیرا ہو گیا اور انہوں نے اُس زمین کی ہر ایک سبزے اور درختوں کے میوے کو جو اولوں سے

ف اس آیت میں جنگ اُحد کے اُس واقعہ کیطرف اشارہ ہی جبکہ عبداللہ بن قمئہ نے علم بردار اسلام کو قتل کر کے شور مچادیا کہ میں نے محمدؐ کو قتل کر ڈالا ہے۔ اس آواز سے صحابہ میں شور برپا ہو گیا جو بڑے صاحب الایمان تھے وہ مستقل رہے آخر کار عین جنگ میں ہی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آواز دی تب تمام مسلمان بشاش اور قوی حوصلہ ہو گئے پھر خوب لڑے اور مشرکین کو بھگا دیا۔

ال منز

وَمَن يَنقَلِبْ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ فَلَن يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ (۱۴۴)

اور جو کوئی اپنی ایڑیوں پر پھر جاوے وہ اللہ کو کچھ بھی نقصان نہ پہنچا سکے گا اور اللہ شکر کرنیوالوں کو عنقریب جزا دیگا اور

مَا كَانَ لِنَفْسٍ أَن تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ كِتَابًا مُّؤَجَّلًا وَمَن يُرِدْ ثَوَابَ

کوئی نفس حکم الٰہی کے بغیر جو مقرر رہو لکھا ہوا ہے مر نہیں سکتا اور جو شخص دنیا کا ثواب چاہتا ہے ہم

الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَن يُرِدْ ثَوَابَ الْآخِرَةِ نُؤْتِهِ مِنْهَا وَسَنَجْزِي الشَّاكِرِينَ (۱۴۵)

اس میں سے اسکو دینگے اور جو آخرت کا ثواب چاہتا ہے ہم اس میں سے اسکو دیتے ہیں اور شکر کرنیوالوں کو عنقریب جزا دینگے

وَكَأَيِّن مِّن نَّبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ فِي

اور بہت سے نبی ہیں جنکے ساتھ ربانی لوگ جنگ کرتے رہے ہیں اللہ کے رستہ میں جو حال ان پر گذرا وہ اس سے دل شکستہ

بچ گئے تھے چاٹ لیا اور تمام ملک مصر میں کسی درخت پر اور میدان کی گھاس میں کچھ سبزی نہ چھوٹی۔
تب فرعون نے موسیٰ اور ہارون کو جلد بلایا اور کہا کہ میں خداوند تمہارے خدا کا اور تمہارا گنہگار ہوں سو اب میں تمہاری منت کرتا ہوں فقط اسی مرتبہ میرا گناہ بخشو اور خداوند اپنے خدا سے شفاعت کرو کہ فقط اسی موت کو مجھ سے دور کرے۔ چنانچہ وہ فرعون پاس سے نکل گیا اور خداوند سے شفاعت کی خدا نے پچھوا آندھی بھیجی جو ٹڈیوں کو لے گئی اور دریائے قلزم میں ڈالدیا اور مصر کے تمام اطراف میں ایک ٹڈی بھی نہ رہی۔ پر خداوند نے فرعون کے دلکو سخت کر دیا کہ اسنے بنی اسرائیل کو جانے کی رخصت نہ دی۔
پھر خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ اپنا ہاتھ آسمان کیطرف لمبا کر تا کہ ملک مصر میں تاریکی ہو ایسی تاریکی جو ٹٹولی جاوے چنانچہ موسےٰ علیہ السلام نے اپنا ہاتھ آسمان کیطرف اٹھایا اور تین دن تک ساری ملک مصر میں عجب اندھیرا رہا انہوں نے آپس میں کسی نے کسی کو نہ دیکھا اور نہ کوئی تین دن تک اپنی جگہ سے ہلا سارے بنی اسرائیل کے مکانوں میں اجالا تھا۔ تب فرعون نے موسےٰ کو بلایا اور کہا کہ تم جاؤ خداوند کی عبادت کرو فقط تمہارے گلے اور تمہارے ڈھور پیچھے رہیں تمہارے بچے بھی تمہارے ساتھ جاویں موسیٰ نے کہا کہ تجھے ضرور ہے کہ تو ہمارے ہاتھ میں قربانیوں اور سوختنی قربانیوں کے لئے ذبیحہ دیوے تا کہ ہم خداوند اپنے خدا کے آگے قربانی کریں ہمارے مواشی بھی ہمارے ساتھ جاوینگے اور ایک کھر بھی نہ چھوڑا جائیگا کیونکہ ہمیں ضرور ہے کہ ان میں سے خداوند اپنے خدا کی عبادت کیلئے لیویں اور جبتک وہاں نہ جائیں ہم نہیں جانتے کہ کونسی چیز [illegible] سے خداوند کی عبادت کریں۔
لیکن خداوند نے فرعون کے دل کو سخت کر دیا۔ اسنے انکا جانا نہ چاہا اور فرعون نے اسے کہا کہ میری سامنے سے جا آپ سے ہشیار رہ [illegible] پھر میرا منہ دیکھنے کو مت آئیو کیونکہ جس دن تو میرا منہ دیکھیگا تو مر جائیگا موسےٰ علیہ السلام نے کہا کہ تو نے ٹھیک کہا میں پھر تیرا منہ نہ دیکھونگا۔
خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ میں فرعون اور مصر پر ایک بلا لاؤنگا اور بعد اسکے وہ تمہیں یہاں سے جانے دیگا اور جب تمہیں جانے دیگا تو یقیناً

لہ منز

سَبِيلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِينَ ﴿۱۴۶﴾

نہیں ہوئے نہ پست ہوئے نہ سست ہوئے اور اللہ ایسے صبر کرنیوالوں کو دوست رکھتا ہے

وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي

انہوں نے اور کچھ نہیں کہا مگر یہی کہ اے ہمارے رب تو ہمارے گناہوں کو بخش اور ہمارے معاملات میں زیادتی ہو جائے وہ بھی

أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِينَ ﴿۱۴۷﴾ فَآتٰهُمُ

بخش اور ہمارے قدموں کو ثابت کر اور منکر لوگوں پر ہماری مدد کر پس اللہ نے انکو

اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْآخِرَةِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿۱۴۸﴾

دنیا کا ثواب دیا اور آخرت کا بھی اچھا بدلہ دیا اور اللہ محسنوں سے محبت کرنیوالا ہے

يٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تُطِيعُوا الَّذِينَ كَفَرُوا يَرُدُّوكُمْ عَلٰى

اے لوگو جو ایمان لائے ہو اگر تم اُن لوگوں کی پیروی کروگے جنہوں نے کفر کیا وہ تم کو تمہاری

أَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوا خٰسِرِينَ ﴿۱۴۹﴾ بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ وَهُوَ خَيْرُ

ایڑیوں پر پھیر دینگے پھر تم پلٹا کھا کر زیانکار ہو جاؤگے بلکہ اللہ ہی تمہارا مولا اور وہی بہتر

النّٰصِرِينَ ﴿۱۵۰﴾ سَنُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَا أَشْرَكُوا

مددگاران ہے ہم عنقریب منکروں کے دل میں بوجہ اسکے کہ انہوں نے اللہ کے ساتھ شرک کیا

تم سب کو دھکیا کے نکال دیگا سو اب تو لوگوں کے کانوں میں کہہ کہ ہر ایک مرد اپنے پڑوسی اور ہر ایک عورت اپنی پڑوسن سے روپے کے برتن اور سونے کے برتن عاریت لیوے۔ اور خداوند نے اُن لوگوں کو مصریوں کی نظر میں عزت بخشی اور یہہ موسیٰ بھی مصر میں فرعون کے خادموں کے نزدیک اور لوگوں کی نگاہ میں بزرگ تھا۔ اور موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ خداوند یوں کہتا ہے کہ میں آدھی رات کو نکلکے مصر کے بیچوں بیچ جاؤنگا اور زمین مصر میں ساری پلوٹھے فرعون کے پلوٹھے سے جو تخت پر بیٹھا ہے لیکے اُس لونڈی کے پلوٹھے تک جو چکی کی اوٹ میں ہے اور سارے چارپایوں کے پلوٹھے مرجائینگے۔ اور ساری مصر کی زمین میں ایسا بڑا ماتم ہوگا کہ جیسا کبھی نہوا تھا نہ کبھی پھر ہوگا لیکن ساری بنی اسرائیل پر ایک کتا بھی اپنی جیبہہ نہ ہلائیگا نہ تو انسان پر اور نہ حیوان پر تاکہ تم جانو کہ خداوند کیونکر مصریوں اور اسرائیل میں فرق کرتا ہے اور یہ تیرے سب نوکر مجھہ پاس رجوع کرینگے۔ اور اپنے تئیں یہہ کہتے ہوئے میرے آگے خم کرینگے کہ تو نکل جا۔ اور سب لوگ جو تیرے پیرو ہیں جاویں اور بعد اُسکے میں نکل جاؤنگا پھر وہ فرعون پاس سے شدت سے جھنجھلاتا ہوا نکل گیا اور خداوند نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ فرعون تمہاری نہ سُنے گا۔ تاکہ میرے عجائبات زمین مصر میں فراوان ہوں اور موسیٰ اور ہارون نے یہ عجائبات فرعون کو دکھائے اور خداوند نے فرعون کو دل کو سخت کردیا کہ اُسنے اپنے ملک سے بنی اسرائیل کو جانے نہ دیا پھر خداوند نے زمین مصر میں موسیٰ اور ہارون کو کہا کہ یہہ مہینا تمہارے لیئے مہینوں کا شروع ہوگا اور یہہ تمہارے سال کا پہلا مہینہ ہوگا۔ آدھی رات کو مصر کی زمین میں سارے پلوٹھے سے

اور یوں ہوا کہ خداوند نے

۱۵ ع ۹

لا منزل

بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۚ وَبِئْسَ مَثْوَى

کوئی بھی نہیں اتاری سند رعب ڈالدینگے اور انکا ٹھکانا آگ ہوگا اور ظالموں کا ٹھکانا بہت ہی برا

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ

ہے اللہ نے تم سے اپنا وعدہ سچا کیا کہ تم ان کو اس کے حکم سے تہ تیغ کرنے لگے

بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰٓى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْ

یہانتک کہ تم پھسل گئے اور حکم میں جھگڑا کرنے لگے اور نافرمان بنے

بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ۚ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ

بعد اسکے کہ جو تم پسند کرتے تھے وہی تم نے دیکھ لیا۔ تم میں سے بعض دنیا کو چاہتے ہیں اور بعض

يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ

آخرت کو پھر تم کو ان سے پھیر دیا تاکہ تمہاری تربیت کرے اور تم کو معاف بھی کر دیا

وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۲﴾ اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ

اور اللہ مومنوں کے واسطے صاحب فضل ہے جب تم چڑھے جاتے تھے اور کسی کی طرف پھر کر

عَلٰٓي اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْٓ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّۢا بِغَمٍّ

نہیں دیکھتے تھے اور رسول تمہارے پیچھے پیچھے بلاتا تھا اسلئے تم کو غم پر غم دیا تاکہ جو کچھ تم سے فوت ہو جاتے اور جو

جو اپنے تخت پر بیٹھا تھا اُس قیدی کے پلوٹھے تک جو قیدخانہ میں تھا چارپایوں کو پلوٹھے سمیت ہلاک کیا اور فرعون رات کو اٹھا وہ اُسکے سب نوکر اور سارے مصری اُٹھے اور مصر میں بڑا نوحہ تھا۔ کیونکہ کوئی گھر نہ تھا جسمیں ایک نہ مرا تب اُسنے موسےٰ اور ہارون کو رات ہی کو بلایا اور کہا کہ اُٹھو اور میرے لوگوں میں سے نکل جاؤ۔ تم اور بنی اسرائیل جاؤ اور جیسا تمنے کہا ہے خداوند کی عبادت کرو اپنے گلے اور گائے بیل بھی جیسا تمنے کہا ہے۔ اور روانہ ہو۔ اور میرے لیئے بھی برکت چاہو۔ اور جب شاہ مصر کو خبر دی گئی کہ وہ لوگ بھاگ گئے تو فرعون اور اُسکے خادموں کا دل اون لوگوں کیطرف سے پھر گیا۔ اور وے بولے کہ ہم نے یہ کیا کیا کہ اسرائیلیوں کو اپنی خدمتگاری سے جانے دیا۔ تب اُسنے اپنی گاڑیاں جوتیں۔ اور اپنے لوگ ساتھ لئے اور اُسنے چھ سو چنی ہوئی گاڑیاں ساتھ لیں اور اون سب پر سردار بٹھلائے اور خداوند نے شاہ مصر فرعون کے دل کو سخت کر دیا اور وہ بنی اسرائیل کے پیچھے چڑھ دوڑا پر بنی اسرائیل بالا دستی سے نکلے اور مصری اُنکا پیچھا کئے چلے گئے اور فرعون کے سارے

۵۱ یہ بھی ایک زبردست پیشینگوئی ہے چنانچہ ہی جنگ احد کا خاتمہ یہ ہوا کہ ایکدفعہ غلبہ پاکر پھر مشرکین کو خوف نے گھیر لیا اور ہر مسلمان خدا کے فضل سے اطمینان کی نیند سوتے رہے جب اوٹھے خوب تر و تازہ ہو کر اٹھے اور فتحیاب ہوئے۔

۵۲ اسکے یہ معنے بھی ہو سکتے ہیں کہ غم کے بدلے تمکو غم دیا یعنے تمنے جو نافرمانی سے رسول کو رنج پہنچایا تھا اسکی سزا میں اللہ تعالےٰ نے تمکو رنج دیا۔

منزل ا

تحزنوا علیٰ ما فاتکم ولا ما اصابکم واللہ خبیر بما تعملون ۝ ثم انزل

جو کچھ تم کو پہنچے اس پر غم نہ کھاؤ اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اس سے خبردار ہے پھر اللہ نے

علیکم من بعد الغم امنۃ نعاسا یغشیٰ طائفۃ منکم وطائفۃ قد اھمتھم

غم کے بعد تم پر امن اتارا (یعنی) ایک نیند جو تم میں سے ایک گروہ پر طاری ہوئی مگر ایک گروہ کے

انفسھم یظنون باللہ غیر الحق ظن الجاھلیۃ یقولون ھل لنا من

نفسوں نے اُن کو فکروں میں ڈالے رکھا وہ اللہ پر ناحق جاہلیت والے گمان کرتے تھے وہ کہتے تھے کہ کیا ہمارے واسطے

گھوڑوں اور اُسکی گاڑیوں اور اُسکے سواروں اور اُسکے لشکر نے اُن کو خیمہ کھڑا کرتے ہوئے دریا پر فی الحیرات
اور اُسکے آگے بعل صفون کے مقابل جا ہی لیا۔
اور جب فرعون نزدیک ہوا اور بنی اسرائیل نے آنکھیں اوپر کیں اور مصریوں کو اپنے پیچھے آتے ہوئے دیکھا وہ دہشت
سے ڈر گئے تب بنی اسرائیل نے خداوند سے فریاد کی۔ اور موسیٰ سے کہا کہ کیا مصر میں قبروں کی جگہ نہ تھی کہ جو ہم کو وہاں سے
بیابان میں مرنے کیلئے لے آیا تو نے ہم سے یہہ کیا معاملہ کیا کہ ہم کو مصر سے نکال لایا۔ کیا یہہ وہی بات نہیں جو ہم نے مصر میں تجھ سے
کہی تھی کہ ہم سے ہاتھ اُٹھا تا کہ ہم مصریوں کی خدمت کریں کہ ہمارے لئے مصریوں کی خدمت کرنا بیابان میں مرنے سے بہتر تھا
تب موسیٰ نے لوگوں کو کہا خوف نہ کرو کھڑے رہو اور خداوند کی نجات دیکھو جو آج کے دن وہ تمہیں دیویگا کیونکہ اُن مصریوں کو
جنہیں تم آج دیکھتے ہو انہیں پھر تا ابد نہ دیکھو گے خداوند تمہارے لئے جنگ کریگا اور تم چپ چاپ رہو گے۔
تب خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ تو کیوں میرے آگے نالہ کرتا ہے بنی اسرائیل سے کہہ کہ وہ چلیں۔ تو اپنا عصا اُٹھا
اور دریا پر اپنا ہاتھ بڑھا۔ اور اُسے دو حصے کر بنی اسرائیل دریا کے بیچ میں سے سوکھی زمین پر ہو کر گذر جاوینگے
اور دیکھ کہ میں مصریوں کے دلوں کو سخت کرونگا اور وے اُنکا پیچھا کرینگے اور میں فرعون اور اُسکی سپاہ اور
اُسکی گاڑیوں اور اُسکے سواروں پر اپنا جلال ظاہر کرونگا اور یہہ مصری جب میں فرعون اور اُسکی گاڑیوں پر
اور اُسکے سواروں پر اپنا جلال ظاہر کرونگا تو جانینگے کہ میں خدا ہوں۔
اور خدا کا فرشتہ جو اسرائیلی لشکر کے آگے چلا جاتا تھا پھرا اور اُن کی پشت پر آیا اور بدلی کا وہ ستون اُنکے آگے سے
گیا اور اُن کی پشت پر جا ٹھہرا اور مصریوں کے لشکر اور اسرائیلی لشکر کے بیچ میں آیا اور وہ ایک اندھیری بدلی ہو کر
پر رات کو روشن ہوئی سو تمام رات ایک لشکر دوسرے کے نزدیک نہ آیا پھر موسیٰ نے دریا پر ہاتھ بڑھایا اور خداوند
نے سبب بڑی پوربی آندھی کے تمام رات میں دریا کو چلایا اور دریا کو سکھا دیا اور پانی کو دو حصے کیا اور بنی اسرائیل
دریا کے بیچ میں سے سوکھی زمین پر ہو کے گذر گئے اور پانی کی اُن کے دہنے اور بائیں دیوار تھی۔
اور مصریوں نے پیچھا کیا اور اُن کا پیچھا کئے ہوئے اور فرعون کے سب گھوڑے اور اُسکی گاڑیاں اور اُسکے
سوار دریا کے بیچوں بیچ تک آئے اور یوں ہوا کہ خداوند نے پچھلے پہر آگ اور بدلی کے ستون میں سے مصریوں کے
لشکر پر نظر کی۔ اور مصریوں کی فوج کو گھبرا دیا اور اُن کی گاڑیوں کے پہیوں کو نکال ڈالا ایسا کہ مشکل سے چلتی تھیں

صفر

الامر من شیٔ قل ان الامر کلہ للہ یخفون فی انفسہم ما لا یبدون لک

حکومت میں سے کچھ ہے اے نبی انکو کہدے کہ تمام حکومت اللہ کیواسطے ہے اپنے نفسوں میں ایسی باتیں چھپاتے تھے جنکو تیرے ظاہر نہیں کرتے تھے

یقولون لو کان لنا من الامر شیٔ ما قتلنا ہٰہنا قل لو کنتم فی

کہتے تھے کہ اگر حکومت میں سے ہمارے واسطے کچھ بھی ہوتا تو ہم یہاں مقتول نہ ہوتے تو کہدے کہ اگر تم

بیوتکم لبرز الذین کتب علیہم القتل الی مضاجعہم ولیبتلی اللہ

اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو جن لوگوں پر قتل لکھا جاچکا ہے وہ ضرور نکلکر اپنی لیٹنے کی جگہ آجاتے (اور یہ شکست اسواسطے ہوئی)

چنانچہ مصریوں نے کہا کہ آؤ اسرائیلیوں کو منہ پر سے بھاگ جاویں کیونکہ خدا انکے لئے مصریوں سے جنگ کرتا ہے۔ اور خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ اپنا ہاتھ دریا پر بڑھا۔ تاکہ پانی مصریوں اور انکی گاڑیوں اور ان کے سواروں پر پھر آوے۔ اور موسے نے اپنا ہاتھ دریا پر بڑھایا اور دریا صبح ہوتے اپنی قوت اصلی پر لوٹا اور مصری اسکے آگے بھاگے اور خداوند نے مصریوںکو دریا میں ہلاک کیا۔ اور پانی پھرا۔ اور گاڑیوں اور سواروں اور فرعون کے سب لشکر کو جو ان کے پیچھے دریا کے بیچ آئے تھے چھپالیا۔ اور ایک بھی ان میں سے باقی نہ چھوٹا پر بنی اسرائیل خشک دریا پر دریا کے بیچ میں چلے گئے اور پانی کی ان کے دہنے اور بائیں دیوار تھی۔ سو خداوند نے اسدن اسرائیلیوںکو مصریوں کے ہاتھ سے یوں بچایا اور اسرائیلیوں نے مصریوں کی لاشیں دریا کے کنارے پر دیکھیں اور اسرائیلیوں نے بڑی قدرت جو خداوند نے مصریوں پر ظاہر کی دیکھی اور لوگ خداوند سے ڈرے تب خدا پر اور اسکے بندے موسے علیہ السلام پر ایمان لائے۔

اس تمام قصہ کو قرآن کریم نہایت مختصر نہ ریخے طور پر بار بار ارشاد فرماتا ہے ایک جگہہ پر عصائے موسیٰ اور ید بیضا کا ذکر فرماکر ارشاد فرماتا ہے فذانک برہانان من ربک الی فرعون وملائہ ۲۸/۳۲ تیرے رب کیطرف سے فرعون اور اسکے سرداروں کی طرف یہہ دو برہان ہیں دوسری جگہہ پر بنا بر قحط کی نسبت اسطرح فرماتا ہے ولقد اخذنا آل فرعون بالسنین ونقص من الثمرات لعلہم یذکرون ۷/۱۳۰ اور ہمنے آل فرعون کو قحط سالیوں میں اور کمی پیداوار میں مبتلا کیا تاکہ وہ متنبہ ہوں۔ پھر متفرق معجزات کی نسبت فرماتا ہے۔ فارسلنا علیہم الطوفان والجراد والقمل والضفادع والدم آیات مفصلات فاستکبروا وکانوا قوما مجرمین ۷/۱۳۳ پس ہمنے انپر طوفان اور ٹڈیاں اور چچڑی اور مینڈک اور خون بھیجے جو علیحدہ علیحدہ نشانات تھے مگر وہ تکبر کرتے رہے اور سرکش بنے رہے متواتر عذابوں کے بعد ایمان لانا اور موسیٰ سے التجائے دعا و شفاعت کرنیکی بابت قرآن کریم اسطرح فرماتا ہے ولما وقع علیہم الرجز قالوا یٰموسیٰ ادع لنا ربک بما عہد عندک لئن کشفت عنا الرجز لنؤمنن لک ولنرسلن معک بنی اسرائیل فلما کشفنا عنہم الرجز الی اجل ہم بالغوہ اذا ہم ینکثون ۷/۱۳۵ جب کبھی انپر عذاب آتا وہ کہتے اے موسیٰ ہمارے لئے رب سے اس عہد کے طفیل جو تیرے ساتھ کیا ہے ہماری واسطے

مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿۱۵۴﴾

کہ جو کچھ تمہارے سینوں میں ہے اللہ اسکو درست کر دے اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسکو نکھار دے اور اللہ تو صدور کیحالت جانتا ہے

إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا

جو لوگ (جنگ احد میں) دو جماعتوں کے مقابلہ کیوقت پیٹھ پھیر گئے یہ محض اسطرح سے ہوا کہ بعض عملوں کے سبب سے شیطان نے انکو

كَسَبُوا وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿۱۵۵﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

پھسلا دیا تھا[1] اور تحقیق اللہ نے انکو معاف بھی کر دیا تحقیق اللہ غفور اور حلیم ہے اے لوگو جو ایمان لائے ہو اُن

دعا کر اگر تو ہمسے اس عذاب کو دور کر دیگا تو ہم ضرور ضرور تجھپر ایمان لاوینگے اور ضرور ضرور تیرے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیجدینگے پس جب ہم ایک وقت خاص کیلئے جسکو انہوں نے پہنچنا تھا عذاب کو دور کر دیتے تو فوراً بد عہدی کرنے لگتے یہانتک کہ بار بار کی عہد شکنی اور سرکشی اور روز افزوں تشدد دیکھکر بنی اسرائیل بہت گھبرا اٹھے اور موسیٰ نے بدین الفاظ انکو تسکین دی عَسٰى رَبُّكُمْ أَنْ يُهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْأَرْضِ ۱۲۹ یعنے قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے اور تمہیں اُس زمین میں جانشین کرے۔ اور خود بھی حضرت موسیٰ نے آخرکار تنگ آکر یہہ بد دعا کی رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰى أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ۸۸ اے ہمارے رب ان کے مالوں پر جھاڑو پھیر دے اور اُن کے دلونکو سخت کر دے کہ یہہ ایمان ہی نہ لاویں یہانتک کہ دردناک عذاب نہ دیکھ لیں اس بد دعا کا نتیجہ یہہ ہوا کہ آخرکار وہ دریا میں غرق کر دیئے گئے غرق ہوتے وقت بھی فرعون چلایا آمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا الَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۹۰ میں ایمان لایا کہ تحقیق کوئی معبود سوائے اس ذات کے نہیں ہے جسپر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں۔ اور میں مسلمانوں میں سے ہوں **سیدنا یونس علیہ السلام** کا قصہ بھی مسئلہ استغفار اور اُسکے نتائج کی عجیب مثال ہے سورہ والصّٰفّٰت وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ إِذْ أَبَقَ إِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ وَهُوَ مُلِيمٌ فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ لَلَبِثَ فِي بَطْنِهِ إِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُونَ فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ سَقِيمٌ وَأَنْبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِنْ يَقْطِينٍ وَأَرْسَلْنَاهُ إِلٰى مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ فَآمَنُوا فَمَتَّعْنَاهُمْ إِلٰى حِينٍ ۱۴۸ اور بیشک یونس رسولوں میں سے ہے کہ جب بھاگ کر بھری ہوئی کشتی کیطرف پہنچا اور وہاں اہل کشتی کے ساتھ قرعہ ڈالا اور قرعہ میں اُنکا نام نکلا اسلیئے دریا میں پھینک دیئے گئے تب اُسکو مچھلی نے نگل لیا اور وہ اُسوقت بہت ملامت زدہ ہوئے پس اگر وہ تسبیح کرنیوالو نمیں نہوتا تو اُسکے پیٹ میں یوم حشر تک رہتا لیکن اُسنے تسبیح کی، اسلیئے ہمنے اُسکو

[1] جنگ احد میں جو تمہاری جماعت میں سے تیر اندازوں نے خلاف حکم رسول گھاٹی کو چھوڑ دیا اور لوٹ پر پڑ گئے یہہ اُنکی شامت اعمال کا پھل تھا بعض گناہوں کی شامت سے یہہ نافرمانی سرزد ہوئی مگر اللہ کریم اس لغزش کو معاف فرما چکا ہے اسلیئے مفرورین میں سے اب کسی پر طعن کرنا قرآن مجید کے مخالفت کرنا ہے۔

لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ كَفَرُوا وَقَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ إِذَا ضَرَبُوا فِي الْأَرْضِ أَوْ كَانُوا

لوگوں کیطرح مت ہو جاؤ جنہوں نے کفر کیا اور اپنے بھائیوں سے جب وہ زمین میں چلے یا جنگ میں مصروف ہوئے کہا

غُزًّى لَّوْ كَانُوا عِندَنَا مَا مَاتُوا وَمَا قُتِلُوا لِيَجْعَلَ اللَّهُ ذَٰلِكَ حَسْرَةً فِي قُلُوبِهِمْ وَ

کہ اگر وہ ہمارے پاس ہوتے نہ تو مرتے نہ قتل کیے جاتے (یہ اسواسطے کیا) کہ اللہ اسکو انکے دلوں میں حسرت کا موجب کر دے اور

اللَّهُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿١٥٦﴾ وَلَئِن قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

اللہ ہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسکو دیکھنے والا ہے اگر تم اللہ کے رستہ میں قتل کیے جاؤ

میدان میں ڈالدیا۔ مگر وہ بیت نڈھال ہو گیا تھا اور ہمنے اُسپر ایک درخت بھی اگا دیا۔ اور پیغمبر بنا کر ایک لاکھ آدمی کیطرف بلکہ اُس سے کچھ زیادہ کیطرف بھیجا تب وہ لوگ ایمان لائے اسلیے ہمنے انکو ایک مدت تک آسایش کیساتھ بسنے دیا ۔ سورۃ انانبیا میں بھی اسکی طرف حسب ذیل اشارہ ہے وَذَا النُّونِ إِذ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ أَن لَّن نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَىٰ فِي الظُّلُمَاتِ أَن لَّا إِلَٰهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ ۚ وَكَذَٰلِكَ نُنجِي الْمُؤْمِنِينَ ۝ اور ذو النون کو یاد کرو جب خفا ہو کر چلدئے اور ایسا گمان کیا کہ ہم اوسپر قابو نہ پاینگے پس آخر کار اندھیروں کے اندر چلا اٹھے کہ اے خدا تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے تحقیق میں ہی ظالموں میں سے تھا پس ہم نے اسکی پکار کو سنا اور اسکو غم سے نجات دی اور اسیطرح ہم مومنوں کو نجات دیا کرتے ہیں۔ توریت مقدس میں یہ قصہ حسب ذیل ہے۔ یونہ نبی کی کتاب۔ (باب اول) اور خداوند کا کلام یونہ بن امتی کو پہنچا۔ اور اُس نے کہا کہ اوٹھ اور اُس بڑی شہر نینوا کو جا اور اُس کی مخالفت میں منادی کر کیونکہ انکی شرارت میرے سامنے اوپر آئی ہے لیکن یونہ خداوند کے حضور سے ترسیس کو بھاگ نکلنے کے لیے اٹھا اور وہ یافا شہر میں اتر گیا اور وہاں ایک جہاز کو جو ترسیس کو جانے پر تھا پایا تب اُسکا کرایہ دیکر اوسپر چڑھا تاکہ خداوند کے حضور سے ترسیس کو انکے ساتھ جاوے لیکن خداوند نے سمندر پر ایک بڑی آندھی بھیجی اور سمندر میں ایسا طوفان شدت کی ایسی کہ گمان تھا کہ جہاز تباہ ہو جاویگا۔ تب ملاح ہراسان ہوئے اور ہر ایک نے اپنے معبود کو پکارا اور وے اجناس جو جہاز پر تھیں سمندر میں ڈالدیں تاکہ یوں اسے ہلکا کریں پر یونہ جہاز کے اندر اتر کر پڑا تھا اور سو گیا تب ناخدا اُسکے پاس گیا اور اُسے کہا کہ کیوں ہوا کہ تو پڑا ہوا سو رہا اٹھ اپنے خدا کو پکار شاید ایسا ہوگا کہ خدا ہمیں یاد کرے تو ہم ہلاک نہ ہونگے اور انہوں نے آپس میں کہا کہ آؤ ہم لوگ قرعہ ڈالکر دریافت کریں کہ کس کے سبب سے ہمپر یہ بلا آئی چنانچہ اُنہوں نے قرعہ ڈالا اور قرعہ میں یونا کا نام نکلا انہوں نے اُس سے کہا کہ تو ہمکو بتلا کس کے سبب سے یہ بلا ہمپر آئی ہے تیرا کیا پیشہ ہے اور تو کہاں سے آیا تیرا وطن کہاں اور تو کس قوم میں کا ہے اُسنے اُنسے کہا کہ میں عبرانی ہوں اور یہوواہ آسمان کے خدا سے جسنے سمندر اور خشکی کو پیدا کیا ہے ترساں ہوں تب وے لوگ نہایت ڈرے اور اُسے کہنے لگے تو نے ایسا کیوں کیا کیونکہ انہوں نے دریافت کیا تھا کہ وہ خداوند کے حضور سے بھاگا ہے اسلیے کہ اُسنے آپ انہیں کہا تھا۔

منزل ۱

أَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ﴿۱۵۷﴾ وَلَئِن مُّتُّمْ

یا مرجاؤ تو اللہ کی مغفرت اور رحمت اس تمام سے جو وہ جمع کرتے ہیں بہتر ہے۔ اور اگر تم مرجاؤ

أَوْ قُتِلْتُمْ لَإِلَى اللَّهِ تُحْشَرُونَ ﴿۱۵۸﴾ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لِنتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنتَ

یا قتل کئے جاؤ اللہ ہی کی طرف ضرور ضرور اٹھائے جاؤگے پس اللہ کیطرف سے جو رحمت ہے اس کی وجہ سے تو ان کیواسطے

فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَ

نرم ہے اور اگر تو سخت گو غلیظ القلب ہوتا تو تیرے گرد سے ضرور چلے جاتے پس انہیں معاف کر اور انکے واسطے استغفار کر اور

شَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ ﴿۱۵۹﴾

معاملہ میں ان سے مشورہ لیا کر پس جب تو ارادہ کرے پس اللہ پر بھروسہ کر تحقیق اللہ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اسپر بھروسہ کرنیوالے ہیں

تب اُنہوں نے اُس سے پوچھا کہ ہم تجھ سے کیا کریں تاکہ سمندر ہمارے لئے ساکت ہو جاوے کہ سمندر زیادہ طوفانی ہوتا چلا جاتا تھا تب اُسنے اُنہیں کہا کہ تم لوگ مجھکو اُٹھا کر سمندر میں ڈالدو ۱۲ تو تمہارے لئے سمندر کا تلاطم جاتا رہیگا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ یہ بڑی آندھی میرے ہی سبب سے پیدا ہوئی ہے تیسرے بھی ملاحوں نے ڈانڈ مارنے میں بڑی کوشش کی تاکہ کنارہ پکڑیں لیکن وے نہ سکے اسلئے کہ سمندر اُنکی مخالفت میں اور بھی زیادہ زور سے موج مارتا تھا تب وے خداوند کے حضور میں چلائے اور بولے کہ اے خداوند ہم تیری منت کرتے ہیں کہ ہم لوگ اس آدمی کی جان کے سبب سے ہلاک نہ ہوویں اور خون ناحق کو ہماری گردن پر مت ڈال ۱۴ کیونکہ اے خدا تو نے جو چاہا سو ہی کیا ہے ۱۵ اور اُنہوں نے یونہ کو اُٹھا کر سمندر میں ڈالدیا اور سمندر کا تلاطم موقوف ہو گیا ۱۶ تب وے خداوند سے نپٹ ڈر گئے اور اُنہوں نے خداوند کے حضور ایک قربانی گذرانی اور نذریں مانی۔

باب ۱

پھر خداوند نے ایک بڑی مچھلی مقرر کر رکھی تھی کہ یونہ کو نگل جاوے اور یونہ تین دن رات مچھلی کے پیٹ میں رہا ۱

باب دویم تب یونہ نے مچھلی کے پیٹ میں خداوند اپنے خدا سے دعا مانگی اور کہا کہ میں نے اپنے مصیبت میں خداوند کو پکارا ۲ اور اُسنے میری سنی میں نے پاتال کے بطون میں چلایا اور تو نے میری آواز سنی کیونکہ تو ہی نے مجھے گہراؤ میں سمندر کے درمیان ڈالا ۳ اور پانی کی دھاروں نے مجھے گھیر لیا۔ اور تیری ساری موجیں اور لہریں مجھپر سے گذر گئیں ۴ تب میں نے کہا کہ میں تیری نظر سے دور پھینکا گیا ہوں تو بھی تیرے مقدس ہیکل کیطرف پھر نظر کرونگا ۵ پانیوں نے مجھکو میری جان تک گھیر لیا ۶ اور گہراؤ نے چاروں طرف سے مجھکو بند کر رکھا ہے اور سمندر کے سوار میرے سر پر لپیٹے گئے اور میں پہاڑوں کی جڑوں تک اوتر گیا زمین کے اڑنگے مجھپر ہمیشہ کیلئے بند رہے مگر اے خداوند میرے خدا تو میری جان کو گور میں سے رہائی دیگا ۷ جسوقت میرا جی مجھ میں ڈوب گیا تب میں نے خداوند کو یاد کیا اور میری دعا تیری مقدس ہیکل میں تجھ تک پہنچی ۸ جو لوگ کہ جھوٹے بطالتوں کو مانتے ہیں وے اپنی نعمتیں کھو دیتے ہیں ۹ پر میں شکرگذاری کی آواز سناکر تیرے آگے قربانی گذرانونگا ۱۰ میں اپنی منتیں پوری کرونگا اور نجات خداوند سے ہی اور خداوند نے مچھلی کو کہا اور اُسنے یونہ کو خشکی پر اُگل دیا

إِنْ يَنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَإِنْ يَخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِي يَنْصُرُكُمْ مِنْ بَعْدِهِ

اگر اللہ تمہاری مدد کرے کوئی تم پر غالب آنے والا نہیں اور اگر تمکو رسوا کرے پھر کون ہے جو اسکے بعد تمہاری مدد کرے

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿۱۶۰﴾ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ

اور مومنوں کو چاہئے کہ وہ اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں نبی سے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ دل میں کھوٹ رکھے اور جو کھوٹ رکھیگا وہ

بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿۱۶۱﴾

قیامت کے دن اسکو حاضر کریگا پھر ہر ایک نفس نے جو کچھ کمایا ہے اسکو پورا دیا جائیگا اور انپر ظلم نہیں کیا جائیگا۔

أَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْ بَاءَ بِسَخَطٍ مِنَ اللّٰهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ

کیا پس وہ جس جو اللہ کی خوشنودی کا تابع ہے اس شخص کی مثل ہے جو اللہ کے غضب میں آیا ہوا ہے اور جہنم اسکا ٹھکانا ہے اور وہ بازگشت

باب سوم۔ اور خداوند کا کلام دوسری بار یونہ کو پہنچا اور اس نے کہا کہ اٹھ اور اس بڑے شہر نینوہ کو جا اور وہاں اس بات کی منادی کر جسکا میں تجھے حکم دیتا ہوں تب یونہ خداوند کے کلام کے مطابق اٹھکر نینوہ کو گیا اور نینوہ خدا کے سامنے ایک بڑا شہر تھا کہ اسکے احاطہ تین دن کی راہ تھی اور یونہ شہر میں داخل ہونے لگا اور ایک دن کی راہ میں جاکر منادی کی اور کہا چالیس اور دن ہونگے تب نینوہ برباد کیا جاویگا تب نینوا کے باشندوں نے خدا پر اعتقاد کیا۔ اور روزہ کی منادی کی اور سب نے چھوٹے سے بڑے تک ٹاٹ پہنا اور یہ خبر نینوہ کے بادشاہ کو پہنچی اور وہ اپنے تخت پر سے اوٹھا اور بادشاہی لباس کو اُتار ڈالا اور ٹاٹ اوڑھکر راکھ پر بیٹھ گیا ۱۳ اور بادشاہ اور اسکے ارکان دولت کے فرمان سے ایک اشتہار نینوہ میں کیا گیا اور اس بات کی منادی ہوئی کہ کوئی انسان یا حیوان گلہ یا رمہ کوئی چیز مطلق نہ چکھے۔ اور نہ کھاوے اور نہ پانی پیوے مگر لیکن انسان اور حیوان ٹاٹ سے ملبس ہوویں اور خدا کے حضور شدت سے نالہ کریں بلکہ ہر کوئی اپنی اپنی بُری راہ سے اور اپنے اپنے ظلم سے جو ان کے ہاتھوں میں ہے باز آویں کیا جانیں کہ خدا پھریگا اور پچھتائیگا اور اپنے قہر شدید سے باز آویگا تا کہ ہم لوگ ہلاک نہ ہوں ۱۰ اور خدا نے انکے کاموں کو دیکھا کہ وے اپنے بُرے راہ سے باز آئے۔ تب خدا اس بدی سے جو اسنے کی تھی کہ میں اُن سے کرونگا پچھتا کے باز آیا اور اسنے اُن سے وہ بدی نہ کی۔

باب چہارم۔ پر یونہ اس سے نہایت ناخوش ہوا اور نہایت رنجیدہ ہو گیا اور اسنے خداوند کے آگے دعا مانگی اور کہا اے خداوند میں تجھ سے عرض کرتا ہوں کہ یہ میرا مقولہ نہ تھا جس وقت میں ہنوز اپنے وطن میں تھا اسلئے میں آگے سے ترسیس کو بھاگا کیونکہ میں جانتا تھا کہ تو کریم اور رحیم خدا ہے جو غصہ کرنے میں دھیما ہے اور نہایت مہربان اور پچھتا کے آپ کو بدی سے باز رکھتا ہے اب اے خداوند میں تیری منت کرتا ہوں کہ میری جان کو مجھ سے لے لے کیونکہ میرا مرنا میرے جینے سے بہتر ہے تب خدا نے فرمایا کیا تو شدت سے رنجیدہ ہوتا ہے

سلہ غل - عام خیانت دل کی نارضی غلطی پر اصرار۔ ہر سہ معنی کے لحاظ سے نبی پاک ہے یہ اسکی شان سے بعید ہے کہ وہ خیانت کرے یا دل میں کسی کیطرف سے کینہ یا رنج رکھے اور ظاہر نہ کرے یا غلطی پر اصرار کرے۔

الْمَصِيرُ ﴿۱۶۲﴾ هُمْ دَرَجَٰتٌ عِندَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿۱۶۳﴾ لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ

کیلئے بری جگہ ہے انکو واسطے اللہ کے نزدیک الگ الگ درجات ہیں اور جو کچھ کرتے ہیں اللہ اسکو دیکھنے والا ہے اللہ نے مومنوں پر احسان کیا

عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ

کہ انکے درمیان انہیں کے لوگوں میں سے ایک رسول پیدا کیا جو انپر اسکی آیتیں پڑھتا اُن کو پاک کرتا

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿۱۶۴﴾ أَوَلَمَّا

انکو کتاب و حکمت سکھاتا ہے [1] اور اس سے پہلے وہ صاف گمراہی میں تھے کیا جب

أَصَابَتْكُم مُّصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُم مِّثْلَيْهَا قُلْتُمْ أَنَّىٰ هَٰذَا ۖ قُلْ هُوَ مِنْ عِندِ أَنفُسِكُمْ

تم پر (احد میں) مصیبت آپڑی حالانکہ تم (بدر میں) اُس سے دو چند (مخالفوں کو) پہنچا چکے ہو پھر بھی تم نے کہا یہ کہاں سے آئی

إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۱۶۵﴾ وَمَا أَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ فَبِإِذْنِ

(انکو) کہدے کہ وہ تمہاری نفسوں کیطرف سے ہے [2] تحقیق اللہ ہر شے پر قادر ہے۔ اور جو مصیبت تم پر دو جماعتوں کے مقابلہ کے دن (جنگ احد میں)

اور یونہ شہر سے باہر جا کے شہر کی پورب طرف بیٹھا اور وہاں اپنے لیئے ایک چھپر بنایا اور اسکے نیچے چھاؤں میں بیٹھ رہا کہ دیکھے اُس شہر کا حال کیا ہوتا ہے تب خداوند نے رینڈی کا ایک درخت اگایا اور اُسے یونہ کے اوپر دوڑایا تاکہ وہ اُس کے سر پر سایہ کرے اور اُسے تکلیف سے چھڑائے اور یونہ اُس رینڈی کے پیڑ کے سبب سے نہایت خوش ہوا۔ لیکن دوسرے دن صبح کیوقت خدا نے ایک کیڑے کو تیار کیا اور اُس نے اُس رینڈی کے درخت کو کاٹا ایسا کہ وہ سوکھ گیا اور جب آفتاب چڑھا تب ایسا ہوا کہ خدا نے پورب کیطرف سے ہوا چلائی اور آفتاب کی گرمی نے یونہ کے سر میں اثر کیا وہ غش میں آیا اور اپنی جان کیلئے موت چاہی اور کہا کہ اس میرے جینے سے میرا مرنا بہتر ہے [5] اور خداوند نے یونہ کو کہا کیا تو اس رینڈی کے درخت کے سبب شدت سے رنجیدہ ہے اُس نے کہا میں یہانتک رنجیدہ ہوں کہ مرنا چاہتا ہوں تب خداوند نے فرمایا کہ تجھے اس رینڈی کے درخت پر رحم آیا جس کے لیئے تو نے کچھ محنت نہ کی اور نہ تو نے اُسے اُگایا جو ایک ہی رات میں اُگا اور ایک ہی رات میں سوکھ گیا۔ اور کیا مجھے لازم نہ تھا کہ میں اتنے بڑے شہر نینوہ پر جسمیں ایک لاکھ بیس ہزار آدمیوں سے زیادہ جو اپنے دہنے بائیں ہاتھ کے درمیان امتیاز نہیں

---

[1] دعاؤں سے توجہات سے پاک نمونہ سے وعظ تقریری تفسیر سے اُنکو پاک کرتا اور علم و دانائی اُنکو سکھاتا ہے اس سے پہلے نہ اُن میں کتاب تھی نہ قانون نہ حکومت۔ نہ فاتح ہونیکے قابل تھے نہ مفتوح ہونے کے۔

[2] یعنی تمہاری اپنی غلطی اور نافرمانی رسول کا نتیجہ ہے ہم تو فتح کا وعدہ دے چکے تھے اور وہ وعدہ پورا ہوتا تم نے دیکھ بھی لیا تھا مگر تمہاری نافرمانی کے سبب سے پھر برعکس وقوع میں آگیا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تبشیری پیشگوئی بھی پوری ہوتے ہوتے رہجایا کرتی ہے کسی پیشگوئی اور الہام پر غرہ نہ ہونا چاہیئے کسی وقت انسان دعا اور استغفار سے غافل اور مستغنی نہو۔

اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۶۶﴾ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا

واقع ہوئی وہ اللہ کی اجازت سے تھی کہ اللہ مومنوں کو دیکھے اور اُن لوگوں کو دیکھ لے جنہوں نے نفاق کیا اور اُنکو حکم دیا گیا کہ آؤ اللہ کے رستے

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّا اتَّبَعْنٰكُمْ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ

میں جنگ کرو یا (دشمنوں کو) دفع کرو[1] انہوں نے جواب دیا اگر ہم جنگ کا علم رکھتے تمہاری پیروی ہرگز نہ کرتے وہ اس روز

اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

ایمان کی نسبت کفر سے زیادہ قریب تھے اپنے مونہوں سے وہ بات کہتے تھے جو اُن کے دل میں نہ تھی اور جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اللہ اُسکا

بِمَا يَكْتُمُوْنَ ﴿۱۶۷﴾ الَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا

خوب جانتا ہے جنہوں نے اپنے بھائیوں سے کہا اور بیٹھے رہکر اگر ہماری اطاعت کرتے

کر سکتے ہیں اور مواشی بھی بہت ہیں شفقت نہ کروں۔

(۵) تمام گناہوں کی معافی توبہ سے ہی ہوتی ہے اور تمام جرموں سے حفاظت استغفار سے۔ اسطرح پچھلے گناہوں کی معافی اور آئندہ کی حفاظت ہو کر ترقیات روحانی اور رفع الی اللہ کا رستہ آسان ہو جاتا ہے اور گناہ کیسا ہی سخت ہو وہ توبہ اور استغفار کے بعد معاف ہو جاتا ہے اسلئے تمام انبیا علیہم السلام توبہ و استغفار کی تعلیم بڑے تکرار کے ساتھ فرماتے رہے ہیں چنانچہ قرآن شریف فرماتا ہے وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ۭ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ [۱۱/۹] اپنے رب سے استغفار کرو پھر اُسکی طرف جھک جاؤ تحقیق میرا رب رحم کرنیوالا اور محبت کرنے والا ہے۔ فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ۭ اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ [۱۱/۶] پس اُسی سے مغفرت چاہو پھر اُسی کی طرف رجوع کرو تحقیق میرا رب قریب ہے اور دعاؤں کا قبول کرنے والا وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ [۲۴/۳۱] اے مومنو تم سب کے سب اللہ کی طرف رجوع کرو تاکہ فلاح پاؤ۔ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ [۷۳/۲۰] اور اللہ سے استغفار کرو تحقیق اللہ غفور اور رحیم ہے۔

[6] استغفار کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد و ستائش کرنا حصول قبولیت کیواسطے ضروری ہے جیساکہ قرآن کریم فرماتا ہے فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا [۱۱۰/۳] پس اپنے رب کی حمد و ستائش میں تسبیح کر تحقیق وہ بہت ہی رجوع کرنے والا ہے۔

(۷) توبہ کے ساتھ اپنے نفس پر جانی اور مالی نقصانات کا عمداً برداشت کرنا حصول معافی کا ایک طریق ہے مثلاً روزے رکھنا صدقات و خیرات دینا غلام آزاد کرنا شرعی تعزیرات برداشت کرنا جیساکہ قسم لغو۔ ظہار۔ زنا۔ چوری نقص صوم میں قرآن مجید نے اس قسم کے کفارات مقرر فرمائے ہیں جب موسیٰ علیہ السلام کے غیبت میں

[1] یہ ضعیف الایمان اور منافق لوگوں کی نسبت حکم ہے عبداللہ بن ابی مدینہ ہی میں اپنے تین سو آدمیوں سمیت لشکر اسلام سے علیحدہ ہو گیا تھا جب اس سے یہ کہا گیا کہ آؤ لڑائی میں شامل ہو یا شہر اور برادری کے تحفظ کو لڑائی سے باز رکھو تو اُسنے جواب میں کہا اگر ہم لڑنا جانتے تو تمہارے ساتھ چلتے یہ کلام نفاق اور بے ایمانی کی وجہ سے تھا۔

قُتِلُوا قُلْ فَادْرَءُوا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٦٨﴾ وَلَا

قتل نہ کئے جاتے اے نبی ان سے کہدے بھلا اپنے نفسوں سے موت کو تو ٹلا دو اگر تم سچے ہو اور آن

تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ

لوگوں کو جو اللہ کے رستے میں قتل ہوئے مردے مت خیال کرو بلکہ وہ اپنے رب کے نزدیک زندہ ہیں رزق دئے جا رہے ہیں۔

بنی اسرائیل نے بچھڑے کی پرستش کرنی شروع کردی تو موسیٰ علیہ السلام نے کوہ طور سے واپس آکر انکو حکم دیا کہ آپسمیں ایکدوسرے کا قتل کرو جیسا کہ خروج ب ۳۲ آ ۲۶ تا ۲۹ میں ہے۔ اور اُس نے اُنہیں کہا کہ خداوند اسرائیل کے خدا نے فرمایا ہے کہ تم میں سے ہر مرد اپنی کمر پر تلوار باندھے اور ایک دروازہ سے دوسرے دروازہ تک تمام لشکرگاہ میں گذرتے پھریں اور ہر مرد تم میں سے اپنے بھائی کو اور ہر ایک آدمی اپنے دوست کو اور ہر ایک آدمی اپنے قریب کو قتل کرے۔ اور بنی لاوی نے موسےٰ کے کہنے کے موافق کیا چنانچہ اُس دن لوگوں میں سے قریب تین ہزار مرد مارے پڑے اور موسےٰ نے کہا کہ آج خداوند کے لئے اپنے تئیں مخصوص کرو ہر ایک مرد اپنے بیٹے اور بھائی پر حملہ کرے تاکہ وہ تمہیں آج ہی برکت دیوے اور دوسرے دن صبح کو یوں ہوا کہ موسےٰ نے لوگوں سے کہا کہ تمنے بڑا گناہ کیا اور اب میں خداوند کے پاس اوپر جاتا ہوں کہ شاید میں تمہارے گناہ کا کفارہ کروں۔ ایساہی قرآن مجید فرماتاہے فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ب ۱ ع ۵۴ پس اپنے رب کیطرف رجوع کرو اور اپنے نفسوں کو قتل کرو ایسا کرنا تمہارے رب کے نزدیک تمہارے واسطے بہتر ہے پس وہ تمہاری طرف رجوع ہوا تحقیق وہ بڑا ہی رجوع کرنیوالا اور رحیم ہے۔

(۸) جو وقت کوئی انسان توبہ اور استغفار کی حالت میں ہو اُس وقت تک عذاب الٰہی دور رہتا ہے جیسا کہ قرآن کریم فرماتاہے۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ب ۹ ع ۱۸ اور اللہ انکو عذاب کرنیوالا نہیں جبکہ وہ استغفار کر رہے ہوں۔

(۹) انبیا علیہم السلام میں توبہ اور استغفار کی روح ایسی تیز اور قوی ہوتی ہے کہ خفیف سی خفیف سہو اور لغزش بھی انہیں سخت اضطراب اور عجز و نیاز کا موجب بنجاتی ہے جیسا کہ آدم علیہ السلام ایک نسیانی خطا پر عرض کرتے ہیں رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ب ۸ ع ۹ اے ہمارے رب ہمنے اپنے نفسوں پر ظلم کیا پس اگر تو ہماری مغفرت نہ کرے اور رحم نہ کرے تو ہم ضرور نقصان اُٹھانیوالوں میں سے ہوجائیں انبیاء علیہم السلام کی ایک دعا عام طور پر قرآن مجید میں ہے رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ب ۳ ع ۹ اے ہمارے رب تو ہمارے دلوں کو بعد اسکے کہ ہدایت یافتہ کرچکا کجی کیطرف مت پھیر اور اپنے پاس سے ہمکو رحمت عطا کر تحقیق تو بہت ہی بخشنیوالا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہے وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ب ۵ ع ۱۶ اور اللہ سے طلب مغفرت کر تحقیق اللہ غفور اور رحیم ہے فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ب ۲۴ ع ۵۵ پس صبر کر تحقیق اللہ کا وعدہ حق ہے۔

منزل ۱

فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِن فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِم

جو اللہ نے اونکو اپنے فضل سے دیا اُس سے خوش ہیں اور جو لوگ ابھی ان سے آن کے پس ماندوں میں سے نہیں

مِّنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿۱۷۰﴾ يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ

ملے ان کی نسبت بشارتیں پا رہے ہیں کہ اُنپر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہونگے۔ اللہ کی نعمت اور فضل سے خوش ہو رہے

اور اپنے قصور کیواسطے مغفرت طلب کر اور صبح اور شام اپنے رب کی حمد کی تسبیح کر۔

(۱) توبہ کرنیوالوں اور خدا کے رستہ پر چلنے والوں کیواسطے حاملین عرش عظیم اور تمام ملائکہ اپنے رب کی تسبیح اور تحمید کیساتھ دعائے مغفرت اور رحمت کرتے ہیں اور جناب باری میں عرض کرتے ہیں کہ انکو عذاب جہنم سے بچا الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ۔ جو (فرشتے) عرش کو اُٹھائے ہوئے ہیں اور جو اُسکے گرد ہیں اپنے رب کی تسبیح کرتے اُسپر ایمان رکھتے ہیں اور مومنوں کیواسطے استغفار کرتے ہوئے کہتے ہیں اے ہمارے رب تیری رحمت اور تیرا علم ہر شے میں سمایا ہوا ہے پس اُن لوگوں کی مغفرت کر جو توبہ کرتے اور تیرے رستہ پر چلتے ہیں اور انکو عذاب جہنم سے بچا۔

انسان ضعیف البنیان کی لغزشوں خطاؤں اور گناہوں کی معافی اور آئندہ محافظت کا یہی ایک ذریعہ ہے بلا توبہ و استغفار کے نہ کوئی شفاعت کارآمد ہوسکتی ہے نہ کوئی قربانی یا نذر و نیاز یا کسی نبی معصوم کا مقتول یا مصلوب ہونا کفارہ ہوسکتی ہیں یہی توریت و انجیل سے نہایت تکرار و وضاحت کے ساتھ ثابت ہے چنانچہ دیکھو مقامات ذیل۔

زبور ۱۹ / ۱۲-۱۳ اپنی بھول چوک کون جان سکتا ہے تو مجھکو گناہ پنہانی سے پاک کر اپنے بندہ کو عمدی گناہوں سے [illegible] غالب ہونے مت [illegible] تب میں راست ہونگا اور بڑے گناہ سے پاک ہونگا

زبور ۲۵ / ۱۱ - اے خداوند اپنے نام کے واسطے میری بدی کو بخشدے کہ وہ بڑی ہے۔

زبور ۵۱ / ۹ میرے گناہوں کی چشم پوشی کر اور میری ساری برائیاں مٹا ڈال اے خدا میرے اندر ایک پاک دل پیدا کر اور ایک مستقیم روح میرے باطن میں نئے سر سے ڈال مجھکو اپنے حضور سے مت ہانک اور اپنی روح پاک مجھ سے نہ نکال اپنی نجات کی شادمانی مجھکو پھر عنایت کر اور اپنی آزاد روح سے مجھکو سنبھال تب میں خطاکاروں کو تیری راہیں سکھلاؤنگا اور گنہگار تیری طرف رجوع کرینگے۔

مرقس ۱ / ۴ یوحنا جو بیابان میں بپتسمہ دیتا اور گناہوں کی توبہ کے لیئے بپتسمہ کی منادی کرتا تھا آموجود ہوا۔

مرقس ۱ / ۱۵ اور یسوع نے کہا کہ وقت پورا ہوگیا ہے اور خدا کی بادشاہت نزدیک آگئی ہے توبہ کرو اور خوشخبری کو مانو۔

لوقا ۳ / ۸ اے افعی کے بچو تمہیں کس نے جتایا کہ آنے والے غضب سے بھاگو پس توبہ کے موافق پھل لاؤ۔

رکوع ۸ ع

اللّٰهِ وَفَضْلٍ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۱﴾ اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ

اور اس سے کہ اللہ مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرتا جو لوگ کہ زخم اٹھانے پیچھے اللہ

المتقدمین متعمد

وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ

اور رسول کی فرمانبرداری کرتے رہے انہیں سے جنہوں نے احسان کیا[1] اور خدا کو اپنا سپر بنایا ہے اجر

گنتی ۱۴ باب ۱۸ خداوند بڑا جبار اور بڑا رحیم ہے گناہوں اور خطاؤں کا بخشنے والا۔

قاضیون ۱۰ باب ۱۵ پھر بنی اسرائیل نے خداوند سے کہا کہ ہمنے تو گناہ کیا سو تو سب کو موافق جو تیرے نزدیک اچھا ہے ہمسے کر فقط آج ہی ہمیں رہائی دیجئے اور اُنہوں نے اجنبی معبودوں کو اپنے درمیان سے دور کیا اور خداوند کی بندگی کی تب اُسکا دل بنی اسرائیل کی پریشانی سے غمگین ہوا۔

ایوب ۲۲ باب ۲۳ اگر تو قادر مطلق کیطرف پھرے تو تو بحال کیا جائیگا مگر بدکاری کو اپنے ڈیرے سے باہر پھینکدیا ہوگا۔

سلاطین ۲ باب ۸ تا ۲۹ آیت اور جبکہ زمین پر کال اور وبا اور بادسموم اور گیروئی ہو یا جبکہ ٹڈی اور جھانجھا ہوں یا جبکہ اُن کے دشمن اون کے شہروں کی سرزمین میں اُنہیں گھیر لیویں یا جبکہ کوئی بلا اور مرض ہو پھر جو کوئی انسان یا تیرے سارے گروہ اسرائیل جن میں سے ہر ایک نے اپنے دل کی مرض کو جانا دعا اور زاری کرے اور اپنے ہاتھ اس گھر میں پھیلاے تو مسکن آسمان پر سے سُن اور بخشدے اور عمل کر۔

سلاطین ۱ باب ۲۱ آیت ۲۹ تب خداوند کا کلام ایلیا تشبیح پر نازل ہوا اور اُسنے کہا تو دیکھتا ہے کہ اخی اب نے آپکو میرے حضور کیسا خاکسار بنایا ہے اسلئے میں اُسکے ایام میں یہہ بلا نہ بھیجونگا بلکہ اُسکے بیٹے کے ایام میں اُس کے گھرانہ پر وہ بلا نازل کرونگا۔

ایوب ۸ باب ۴ اگر تیرے فرزندوں نے اُسکا گناہ کیا ہے اور اُسنے اُنہیں اُن کے گناہوں کے باعث سے رد کر دیا جب خدا کو سویرے ڈھونڈیگا اور اُس قادر مطلق سے منت کریگا اگر تو پاک دل اور راست کار ہے تو وہ البتہ تیرے لیئے ابھی چوک اُٹھیگا اور تیرے صداقت کے گھر کو بھاگوان کریگا اگرچہ تیرا شروع کوتاہ تھا پر وہ تیرا انجام نہایت بڑھائیگا۔

ایوب ۴۲ باب ۱۰ اور خداوند نے جو وقت کہ ایوب نے اپنے دوستوں کے لئے دعا مانگی ایوب کی گرفتاری کو مبدل کیا اور خداوند نے ایوب کو آگے کی نسبت سے دونی دولت عنایت کی اور اُسکے سب بھائی اور سب بہن اور اُسکے اگلے سب جان پہچان اُسکے پاس آئے اور اُسکے گھر میں اُنہوں نے اُس کے ساتھ کھانا کھایا الخ اور وہ ۱۴ ہزار بھیڑوں اور چھ ہزار اونٹوں اور ایکہزار جوڑی بیل اور ایکہزار گدہوں کا مالک ہوا اُسکے سات بیٹے اور تین بیٹیاں ہوئیں

یسعیاہ ۱ باب ۱۶ تا ۱۸ اپنے تئیں دھوؤ آپکو پاک کرو اپنے بُرے کاموں کو میری آنکھوں کے سامنے سے دور کرو بدفعلی سے باز آؤ نیکوکاری سیکھو انصاف کی پیروی ہو مظلوموں کی مدد کرو یتیموں کی فریادرسی کرو بیوہ عورتوں کے

---

[1] حدیث شریف میں ہے کہ احسان سے مراد یہہ ہے کہ اللہ کی ایسی عبادت کرو گویا تم اُسے دیکھ رہے ہو پس اگر تم اُسکو نہیں دیکھتے تو یہی سمجھو کہ وہ تمکو دیکھ رہا ہے۔

عَظِيمٌ ﴿۱۷۱﴾ اَلَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ

عظیم ہے جنکو لوگوں نے سنایا کہ لوگ تمہارے خلاف جمع ہوئے پس اُن سے ڈرو اس بات سے

فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ﴿۱۷۲﴾ فَانْقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللهِ وَ

انکا ایمان ہی زیادہ ہوا اور اُنہوں نے کہا کہ اللہ ہمکو کافی ہے اور وہ (بہت ہی) اچھا ذمہ دار ہے۔ الغرض اللہ کی نعمتوں اور فضل سے

حامی ہو اب آؤ کہ ہم باہم حجت کریں خداوند کہتا ہے اگرچہ تمہارے گناہ قرمزی ہوویں پر برف کی مانند سفید ہو جاوینگے

مرقس ۴ ایسا نہو کہ وہ پھریں اور معافی پائیں۔

لوقا ۱۵ از ۱۱ تا ۳۲ پھر اُسنے کہا کہ ایک شخص کے دو بیٹے تھے اُن میں سے چھوٹے نے باپ سے کہا کہ ای باپ مال کا حصہ جو مجکو پہنچتا ہے مجھے دے اُسنے اپنا مال متاع اُنہیں بانٹ دی اور تھوڑے دنوں بعد چھوٹا بیٹا اپنا سب کچھ جمع کرکے دور کے ملک کو روانہ ہوا اور وہاں اپنا مال بدچلنی میں اوڑا دیا۔ اور جب سب خرچ کر چکا تو اُس ملک میں سخت کال پڑا اور وہ محتاج ہونے لگا پھر اُس ملک کے ایک باشندے کے ہاں جا پڑا اُس نے اُسکو اپنے کھیتوں میں سور چرانے بھیجا اور اُسے آرزو تھی کہ جو پھلیاں سور کھاتے تھے اُن سے اپنا پیٹ بھرے مگر کوئی اُسے نہ دیتا تھا پھر اُسنے ہوش میں آکر کہا کہ میرے باپ کے کتنے ہی مزدوروں کو روٹی افراط سے ملتی ہے اور میں یہاں بھوکا مر رہا ہوں میں اُٹھکر اپنے باپ کے پاس جاؤنگا اور اُس سے کہونگا کہ ای باپ میں آسمان کا اور تیری نظر میں گنہگار ہوا اب اس لایق نہیں رہا کہ تیرا بیٹا کہلاؤں مجھے اپنے مزدوروں جیسا ہی کر لے پس وہ اُٹھکر اپنے باپ کیطرف روانہ ہوا وہ ابھی دور ہی تھا کہ اُسے دیکھکر اُسکے باپ کو ترس آیا اور دوڑ کر اُسکو گلے لگایا اور بوسے لیے بیٹے نے اُس سے کہا کہ ای باپ میں آسمان کا اور تیری نظر میں گنہگار ہوا اب اس لایق نہیں رہا کہ پھر تیرا بیٹا کہلاؤں باپ نے اپنے نوکروں سے کہا کہ اچھے سے اچھا جامہ جلد نکالکر اُسے پہناؤ اور اُسکے ہاتھ میں انگوٹھی اور پاؤں میں جوتی پہناؤ اور پلے ہوئے بچھڑے کو لاکر ذبح کرو تاکہ ہم کھاکر خوشی منائیں کیونکہ میرا یہ بیٹا مردہ تھا اب زندہ ہوا کھویا گیا تھا اب ملا ہے پس وہ خوشی منانے لگے لیکن اُسکا بڑا بیٹا کھیت میں تھا جب وہ آکر گھر کے نزدیک پہنچا تو گانے بجانے اور ناچنے کی آواز سُنی اور ایک نوکر کو بلاکر دریافت کیا کہ یہ کیا ہو رہا ہے اُسنے اُس سے کہا کہ تیرا بھائی آگیا ہے اور تیرے

لا منز

سلہ یہ بدر صغرے کیطرف اشارہ ہے جنگ اُحد سے واپسی کیوقت ابوسفیان یہ کہہ گیا تھا کہ آیندہ سال ہمارا مقابلہ بدر کے مقام پر ہوگا چنانچہ جب وہ دن آئے تو ابوسفیان لوگوں کو جمع کرکے بارادہ جنگ مرالظہران تک آیا مگر از خود خوف زدہ ہوکر واپس ہو گیا اور نعیم بن مسعود کو کچھ لالچ دیکر مدینہ میں بھیجدیا کہ وہاں جاکر یہ مشتہر کرے کہ ابکی دفعہ ابوسفیان عظیم الشان لشکر لیکر آیا ہے جسکا مقابلہ مسلمانوں سے محال ہے اور صلاح خیر کے طور پر مسلمانوں کو کہتا پھرے کہ اگر مسلمان اُسکے مقابلہ پر گئے تو کوئی زندہ واپس نہ آسکے گا جو منافق لوگ تھے وہ تو ہراساں ہو گئے اور جنگ کے ارادے چھوڑ دیے مگر مخلصین اور صادقین نے کچھ پروا نہ کی چنانچہ ستر صحابہ کے ساتھ آنحضرت حسب وعدہ وہاں پہنچے۔ یہاں مخالفین میں سے کوئی بھی نہ تھا۔ اسجگہ ہر سال خرید و فروخت کا میلہ ہوا کرتا تھا۔ صحابہ نے جو زاد راہ اپنے ساتھ لائے تھے اُسکو فروخت کرکے بہت نفع اٹھایا

فَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۷۴﴾

ساتھ (بدر سے) واپس ہوئے کوئی برائی انکو نہیں پہنچی اور اللہ کی خوشنودی کے پیرو ہوئے اور اللہ بڑے فضل والا ہے

اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَاۗءَهٗ ۠ فَلَا تَخَافُوْھُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۵﴾

یہ محض شیطان ہی جو اپنے رفیقوں سے ڈراتا ہے [1] پس اُن سے مت ڈرو بلکہ مجھ سے ہی ڈرو جب تم مومن ہو

وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ ۚ اِنَّھُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَـيْـــًٔـا ۭ يُرِيْدُ اللّٰهُ

اور تمکو اُن لوگوں سے رنج نہو جو کفر میں تیزی کرتے ہیں کہ تحقیق وہ اللہ کو کچھہ نہیں نقصان پہنچا سکیں گے اللہ ارادہ کرتا

اَلَّا يَجْعَلَ لَھُمْ حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَھُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا

ہے کہ اُن کے واسطے آخرت میں کچھہ بھی حظ مقرر نہ کرے اور اُنکو واسطے عذاب عظیم ہے تحقیق جو لوگ ایمان کو بدلے

باپ نے پلا ہوا بچھڑا ذبح کرایا ہے اسلئے کہ اُسے بھلا چنگا پایا وہ غصے ہوا اور اندر جانا نہ چاہا مگر اُسکا باپ اُسے باہر جاکر منانے لگا اُس نے اپنے باپ سے جواب میں کہا کہ دیکھ اتنے برس سے میں تیری خدمت کرتا ہوں اور کبھی تیرے حکم کی عدولی نہیں کی مگر مجھے تو نے کبھی ایک بکری کا بچہ بھی نہیں دیا کہ اپنے دوستوں کے ساتھ خوشی مناتا لیکن جب تیرا یہ بیٹا آیا جس نے تیرا مال و متاع کسبیوں میں اڑا دی تو اُسکے لئے تو نے پلا ہوا بچھڑا ذبح کروایا اُس نے اُس سے کہا بیٹا تو تو ہمیشہ میرے پاس ہے اور جو کچھہ میرا ہے وہ تیرا ہے لیکن خوشی منانا اور شادمان ہونا مناسب تھا کیونکہ تیرا یہ بھائی مردہ تھا اب زندہ ہوا۔ کھو گیا تھا اب ملا ہے۔

حزقیل ۱۴ باب ۵ و ۶ کیونکہ وہ سب کے سب اپنے بتوں کے سبب مجھہ سے پھر گئے ہیں اسلئے تو اہل اسرائیل سے کہہ کہ خداوند یہوواہ یوں فرماتا ہے کہ توبہ کرو اور اپنے بتوں سے پھرو اور اپنی ساری مکروہات سے اپنا منہ پھیرو۔

حزقیل ۱۸ باب ۲۱ تا ۲۳ لیکن اگر شریر اپنی ساری خطاؤں سے جو اُسنے کی ہیں باز آوے اور میری ساری حکموں کو حفظ کرے اور جو کچھہ شرع میں درست اور روا ہے کرے تو وہ یقیناً جئے گا وہ نہ مریگا اُسکے سارے گناہ جو اُسنے کئے اُسکے لئے محسوب نہ ہونگے اپنی راستبازی میں جو اُسنے کی وہ جئے گا۔ خداوند یہوواہ کہتا ہے کہ کیا مجھے اُس سے کچھہ شادیانہ ہے کہ شریر مر جاوے اور اس سے نہیں کہ وہ اپنے راہوں سے باز آوے اور جیوے

حزقیل ۳۳ باب ۱۸ تا ۱۹ جب صادق اپنی صداقت سے باز آوے اور بدکاری کرے اور اُسمیں مرے تو وہ اپنی بدکاری کے سبب جو اُس نے کی مر جائیگا اور اگر شریر اپنی شرارت سے جو کرتا ہے باز آوے اور وہ کام کرے

[1] یعنے اپنے رفیقوں سے جو اپنے اعمال کے لحاظ سے اُس کے دوست ہیں یہاں پر شیطان سے مراد مالک بن وخشم ہے جو مسلمانوں کو کفار سے ڈراتا پھرتا تھا مگر مخلص مسلمان کب ڈرتے تھے اُن کی شان تو یہ ہے اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ ۲۹ ؏ ۴۸ انکے مقابلہ پر کفار کے۔ لت یہ ہوتی يَىِٕسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ ۵ ؏ ۳

منزل ۱

الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ لَن يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (۱۷۷) وَلَا يَحْسَبَنَّ

کفر خریدتے ہیں وہ ہرگز ہرگز اللہ کو کچھ بھی نقصان نہ پہنچا سکینگے اور انکیواسطے عذاب دردناک ہی جنہوں نے کفر کیا

الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ لِّأَنفُسِهِمْ ۚ إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِثْمًا ۚ

وہ یہہ گمان کبھی نہ کریں کہ ہم جو ڈھیل انکو دیتے ہیں انکی نفسوں کیواسطے بہتر ہی ہم تو ڈھیل محض اسواسطے دیتے ہیں کہ وہ گناہ میں

جو درست اور جایز ہے تو وہ اپنی جان جیتی رکھیگا۔ اسلئے کہ اُس نے سوچا اور اپنے ساری گناہوں سے جو کرتا تھا باز آیا۔ سو وہ یقیناً جئے گا وہ نہ مرے گا۔

حزقیل ۱۸ | ۳۱ و ۳۲ سو توبہ کرو اور اپنی ساری بدکاریوں سے باز آؤ تاکہ بدکاری تمہاری ہلاکت کا باعث نہو سارے بُرے کام جنہیں کرکے تم گنہگار ہوئے آپ سے جدا کرکے پھینکدو اور اپنے لئے ایک نیا دل نئی روح پیدا کرو۔ کاہے کو تم جو اہل اسرائیل ہو مرو گے؟ کہ خداوند یہوواہ کہتا ہے کہ مجھے کسیکو مرنے سے جو مرتا ہے شادمانی ہے اسلئے پھرو اور جیتے رہو۔

ہوسیع ۶ | ۱ و ۲ و ۳ آؤ ہم خداوند کیطرف پھریں کیونکہ اُسنے ہمیں پھاڑا ہے اور وہی ہمیں چنگا کریگا اُسنے مارا ہے اور وہی ہمارا زخم باندہے گا وہ دو دن بعد ہمیں حیات تازہ بخشیگا۔ تیسرے دن میں وہ ہمکو اُٹھا کھڑا کریگا۔

ہوسیع ۱۴ | ۲ تم کلام ساتھ لیکے خداوند کیطرف پھرو اور اُسے کہو کہ ساری بدکاری کو دور کر اور ہمیں عنایت سے قبول کر۔

ملاکی ۱ | ۹ اب تم خدا کو مناؤ تاکہ وہ ہم پر رحم فرماوے۔

استثنا ۴ | ۲۸ تا ۳۰ وہاں تم ان معبودوں کی بندگی کروگے جو آدمیوں کے ہاتھوں سے بنے ہیں لکڑی کے اور پتھر کے جو نہ دیکھتے نہ سُنتے نہ کھاتے نہ سونگھتے ہیں پر وہاں بھی جب تو اپنے خداوند خدا کا طالب ہوگا اور اپنے پورے دل سے اور اپنی ساری جان سے اُسے ڈھونڈھیگا تو تو اُسے پائیگا۔ جب وقت تو مصیبت میں پڑے اور یہہ سب حادثہ آخری دنوں میں تجھپر گذریں تب بھی اگر خداوند اپنے خدا کیطرف پھریگا اور اُسکی آواز سُنے گا۔ کیونکہ خداوند تیرا خدا رحیم خدا ہے وہ تجھے چھوڑ نہ دیگا نہ تجھے ہلاک کریگا۔

متی ۳ | ۱ اسیوقت سے یسوع نے منادی کرنی اور یہ کہنا شروع کیا کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آگئی۔

مرقس ۱ | ۱۵ اور کہا کہ وقت پورا ہوگیا ہے اور خدا کی بادشاہت نزدیک آگئی ہے توبہ کرو اور خوشخبری کو مانو۔

اعمال ۳ | ۱۹ پس توبہ کرو اور رجوع لاؤ تاکہ تمہارے گناہ مٹائے جاویں اور اسطرح خداوند کے پاس سے تازگی کے دن آئیں۔

سلہ یہ ایک زبردست پیشینگوئی ہی کہ کفار اللہ کو کچھہ نقصان نہ پہنچا سکینگے یعنے اے محمد تجکو اور تیرے سچے تابعین کو وہ کچھہ بھی ضرر نہ دے سکینگے چنانچہ آیندہ کے تمام جنگوں اور غزوات میں ایسا ہی ہوا۔ اسلام روز بروز بڑھتا گیا۔ تمام مشرکین اور اہل کتاب کی سر توڑ مخالفت اُسکی ترقیات کو نہ روک سکی مخالفتوں سے کفار کا ہی نقصان پر نقصان ہوتا رہا یہانتک کہ ہمیشہ کے واسطے ملک عرب سے تمام کافرین اور مشرکین کا نام و نشان مٹ گیا۔

متی ۱۱

وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿۱۷۸﴾ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَنتُمْ عَلَيْهِ

اور انکیواسطے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔ الله ایسا نہیں کہ جسی حالت پر تم ہو مومنوں کو اُسی حالت پر چھوڑ دے اور

حَتَّىٰ يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۗ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَ

خبیث کو طیب سے الگ نہ کرے ۵۰ اور نہ الله ایسا ہے کہ تمکو اپنے غیب پر مطلع کرے

لَٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِي مِن رُّسُلِهِ مَن يَشَاءُ ۖ فَآمِنُوا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ ۚ وَإِن تُؤْمِنُوا

مگر الله اپنے رسولوں میں سے جسکو چاہتا ہے منتخب کر لیتا ہے بس الله پر اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اگر ایمان لاؤ

وَتَتَّقُوا فَلَكُمْ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿۱۷۹﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ

اور اُس سے ڈرتے رہو بس تمہارے واسطے اجر عظیم ہے۔ جن لوگوں کو الله نے اپنے فضل سے کچھ دیا اور وہ اُس میں بخل کرتے ہیں۔

ایوحنا ۱ باب ۹ اگر اپنے گناہوں کا اقرار کریں تو وہ ہمارے گناہوں کو معاف کرنے اور ہمیں ساری ناراستی سے پاک کرنے میں سچا اور عادل ہے۔

احبار ۵ باب ۵و۶ اور جب وہ اُن میں سے کسی نے خطا کی ہو تو لازم ہے کہ وہ اقرار کرے کہ میں نے فلانی خطا کی ہے تب وہ اپنی تقصیر کی قربانی خداوند کے لیئے اپنی خطا کے واسطے جو اُس نے کی ہے مادہ بھیڑ بکری سے خطا کی قربانی کے لیئے لاوے اور کاہن اُسکی خطا کا کفارہ دیوے۔

سموئیل ۲۔ باب ۲۴۔ اور داؤد کا دل بعد اسکے کہ اُس نے لوگوں کو شمار کیا بیچین ہو گیا اور داؤد نے خداوند کو کہا یہہ جو میں نے کیا سو بڑا گناہ ہوا اب اے خداوند فضل سے اپنے بندہ کا گناہ بخشدیجیو کہ میں نے بڑی احمقی کا کام کیا سو جب داؤد صبح کو اُٹھا تو خداوند جابر جو داؤد کا غیب بین تھا نازل ہوا اور اسنے کہا کہ جا اور داؤد سے کہہ کہ خداوند یوں فرماتا ہے میں تیرے سامنے تین بلائیں پیش کرتا ہوں تو اُنمیں سے ایک کو اختیار کر کہ میں اُسے تجھپر بھیجوں جج جاد داؤد پاس آیا اور اُسکو خبر دی اور اُس سے پوچھا کہ تو کیا چاہتا ہے کیا تجھپر تیری ملک میں ساٹھ برس کال پڑے یا تو تین مہینے تک اپنے دشمنوں سے بھاگتا پھرا اور وہ تجھے رگیدیں یا تیری مملکت میں تین دن تک مری پڑے اب صلاح لے اور تجویز کر کہ میں اُسے جسنے مجھے بھیجا کیا جواب دوں تب داؤد نے جاد کو کہا کہ میں بڑے شکنجہ میں ہوں لیکن خداوند کے ہاتھ گرفتار ہونا بہتر ہے کہ اُسکی رحمتیں عظیم ہیں پر انسان کے ہاتھ میں گرفتار ہونا نچاہیئے سو خداوند نے اسرائیل پر وبا بھیجی جو اُس صبح سے لیکر مقرری وقت تک رہی اور دان سے لیکے بیر سبع تک ۷۰ ہزار آدمی مر گئے۔

سلہ ۵۱ ہماری ڈھیل میں چاہیئے تھا کہ وہ سرکشی اور مخالفت سے تائب ہو کر نیک اور صلاحکار ہو جاتے مگر وہ اور بھی شرارت و مخالفت میں بڑھتے جاتے ہیں۔ ۵۲ صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی کیسی تمیز ہوئی کہ شروع سے آخر تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے مرنیکے بعد بھی ساتھ ہوئے اور خلافت راشدہ میں جسکا وعدہ الله توریت انجیل اور فرقان حمید میں فرما چکا تھا وہی پہلے جانشین ہوئے عمر فاروق بھی زندگی میں ساتھ رہے مرنے میں ساتھ ہیں اور خلافت موعودہ میں دوئم پھر عثمان غنی اور علی اسد الله رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں جو زندگی بھر جان نثار و وفادار مہاجرین و اصحاب میں شامل رہے اور خلافت موعودہ میں سوئم و چہارم خلیفہ ہیں۔

مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۭ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ

یہہ گمان مت کریں کہ یہہ اُن کیواسطے اچھا ہے بلکہ وہ اُن کیواسطے برا ہے جس جس چیز میں اُنہوں نے بخل کیا ہے اُنکے

الْقِيٰمَةِ ۭ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ (۱۸۰)

طوق قیامت کے دن اُنکو پہنائے جائیں گے اور آسمانوں اور زمین کی میراث اللہ کیواسطے ہے اور جو کچھہ تم کرتے ہو اللہ اُسکی خبر

لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَاۗءُ ۘ سَنَكْتُبُ

اللہ نے اُن لوگوں کی بات کو سنا جنہوں نے کہا کہ اللہ فقیر ہے اور ہم غنی ہیں جو کچھہ اُنہوں نے کہا ہم اُسکو لکھہ لیتے ہیں (یعنی

مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَاۗءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ (۱۸۱) ذٰلِكَ

محفوظ کر لیتے ہیں) اور نیز اُنکا انبیا کو ناحق قتل کرنا اور ہم اُن سے کہینگے کہ آتش جہنم کا عذاب چکھو یہ

بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ (۱۸۲) اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ

اسی کا نتیجہ ہے جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور تحقیق اللہ اپنے ناچیز بندوں پر ظلم کرنیوالا نہیں جن لوگوں نے یہہ کہا کہ تحقیق

اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ۭ قُلْ قَدْ

اللہ نے ہمسے عہد لیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لاویں جب تک وہ ایسی قربانی جاری نہ کرے جسکو آگ کھاوے[1] اُنکو کہہ

جَاۗءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ

کہ مجھسے پہلے تمہارے پاس بہت سے رسول صاف صاف حکموں کے ساتھ اور اسی چیز کو ساتھ لائے جو تم کہتے ہو پھر تم نے اُنکو کیوں قتل کیا اگر تم

ع ۱۸ — وقف لازم

ایوب ۴۲ باب ۶ اسلیئے میں اپنے سے ہی بیزار ہوں اور خاک اور راکھ پر بیٹھا توبہ کرتا ہوں۔

لوقا ۱۱ باب ۴ اور ہمارے گناہوں کو معاف کر کیونکہ ہم بھی اپنے قرضدار کو معاف کرتے ہیں اور ہمیں آزمائش میں نہ پڑنے دے۔

لوقا ۱۵ باب ۸ و ۹ و ۱۰ یا کون ایسی عورت ہے جسکے پاس دس درہم ہوں اور ایک کھو جائے تو وہ چراغ جلا کر گھر میں جھاڑو نہ دیوے اور جبتک پا نہ لے کوشش سے ڈھونڈھتی نہ رہے اور جب مل جائے تو سہیلیوں اور پڑوسنوں کو بلا کر نہ کہے کہ میرے ساتھہ خوشی کرو کیونکہ میرا کھویا ہوا درہم ملگیا۔ میں تمسے کہتا ہوں کہ اسی طرح خدا کے فرشتوں کے سامنے ایک توبہ کرنیوالے گنہگار کی بابت خوشی ہوتی ہے۔

[1] یہودی اپنی قربانی کو آگ پر جلا دیا کرتے تھے چنانچہ توراۃ سفر لاویان ۱ باب ۹ میں لکھا ہے۔ قربانی سوختنی را پوست کندہ آنرا پارہ پارہ نماید و پسران ہارون کاہن آتش را بر مذبح بگذارند و ہیزم را بالائے آتش بچینند۔ پس اس درخواست سے یہی مراد ہے کہ سوختنی قربانی کا حکم جاری ہو جائے۔ ہوم کی رسم میں اہل ہنود بھی جانور کو جلا دیتے ہیں بعض انبیاء جو تابع توراۃ تھے وہ بھی سوختنی قربانی کرتے تھے حتے کہ حضرت عیسے نے ایسا ہی کیا ہے۔ پھر اُن کے ساتھ کیوں جنگ کرتے رہے قتلتموہم میں قتل سے مراد جنگ و اقدام بر قتل ہے کیونکہ واقعی طور پر کوئی نبی مقتول نہیں ہوا خدا کے فضل سے سب کے سب محفوظ اور مظفر و منصور رہے۔ توراۃ سے چھوٹے نبی کی علامات میں مقتول ہونا ظاہر فرمایا تھا ایسا ہی قرآن مجید نے فرمایا تفصیل

صٰدِقِیْنَ ﴿۱۸۳﴾ فَاِنْ کَذَّبُوْکَ فَقَدْ کُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِکَ جَآءُوْ بِالْبَیِّنٰتِ وَ

سچے تھے پس اگر تجھکو جھٹلادیں (تو کیا) تجھسے پہلے بھی رسول جھٹلائے گئے جو صاف صاف احکام زبوروں اور کتاب

الزُّبُرِ وَالْکِتٰبِ الْمُنِیْرِ ﴿۱۸۴﴾ کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَکُمْ یَوْمَ

روشن کے ساتھ آئے تھے ؁ ہر ایک نفس موت کا ذائقہ چکھنے والا ہے اور تم تو اپنے پورے پورے اجر قیامت کے دن

الْقِیٰمَۃِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّۃَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَآ

دیئے جاؤگے پس جو شخص آگ سے کنارہ کیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا پس تحقیق مراد کو پہنچا دنیا کی زندگی

اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۱۸۵﴾ لَتُبْلَوُنَّ فِیْٓ اَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ

تو محض دھوکے کا سامان ہے تم اپنے مالوں میں اور اپنے نفسوں میں آزمائے جاؤگے اور جن لوگوں کو تم سے

الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَمِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْٓا اَذًی کَثِیْرًا وَاِنْ

پہلے کتاب دی گئی اور جن لوگوں نے ؁ شرک کیا انسے بہت دکھ سنوگے اور اگر صبر کروگے

تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۸۶﴾ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ

اور اللہ کو اپنا سپر بناؤگے تو یہ بڑی ہمت کی باتوں میں سے ہے۔ اور جب اللہ نے ان لوگوں سے عہد لیا

الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ لَتُبَیِّنُنَّہٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَکْتُمُوْنَہٗ فَنَبَذُوْہُ وَرَآءَ ظُہُوْرِہِمْ

جن کو کتاب دی گئی تھی کہ اسکو (یعنے کتاب الٰہی کو) لوگوں سے بیان کروگے اور اسکو چھپاؤگے نہیں پر انہوں نے اسکو پس پشت ڈالدیا

وَاشْتَرَوْا بِہٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا فَبِئْسَ مَا یَشْتَرُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ

اور اسکے عوض میں تھوڑے دام سے لی ؁ پس کیا ہی برا ہے جو وہ خریدتے ہیں اور جو لوگ اپنے کئے سے خوش ہوتے اور اسپر چاہتے ہیں

کیلئے دیکھو ص... کا حاشیہ قتل کے لغوی معنی بھی محاورہ قرآنی کی رو سے جنگ ہے مثلاً آیت ذیل میں فَوَجَدَ فِیْہَا رَجُلَیْنِ یَقْتَتِلٰنِ

ش ۲۵/۱۵ یہاں پر قتل انبیاء سے مراد صحابہ کرام کے قتل کے منصوبے ہیں جنہیں مشرکین اور یہود عرب ہر وقت مستغرق رہتے تھے گویا کہ اپنی طرف سے انکو قتل کر ہی چکے تھے۔ حجۃ الوداع میں صحابہ کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار تھی جیسا کہ انبیاء علیہم السلام کی تعداد مانی جاتی ہے

المنز

؁ زبور چھوٹی کتابیں کتب منیر بڑی کتابیں۔

؁ یہ پیشگوئی اس زمانہ پر خوب صادق آتی ہے کیونکہ ایک طرف تو اہل کتاب یعنی عیسائی لوگ ہزارہا جھوٹی اور لغو کتابیں اسلام اور پیغمبر اسلام کی توہین پر شایع کر رہے ہیں دوسری طرف مشرکین۔ ایسی حالت میں صبر اور تقویٰ کا حکم ہے ایسا نہ کرنا چاہیئے کہ گالی کے عوض گالی نکالی جاوے یا جھوٹے الزاموں اور تہمتوں کے مقابلہ پر جھوٹے الزام اور اتہام تراشے جائیں یہ شیوہ خدا پرستوں اور راستبازوں کی شان سے بعید ہے۔ اُن مسلمانوں پر بھی افسوس ہے جو اس ہدایت پر عمل نہیں کرتے بلکہ انتقامی جوش میں صبر اور خدا ترسی کو ہاتھ سے کھو بیٹھتے ہیں۔

؁ ثمن قلیل سے مراد دنیاوی چیزیں ہیں جیسا کہ آیت ذیل میں ہے۔ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ ۚ

يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوا وَّيُحِبُّونَ أَنْ يُّحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ

کہ اُنکی تعریف کیجاوے[1] ہو حالانکہ اُنہوں نے کچھ نہ کیا پس تو اے پیغمبر ایسے لوگوں کی نسبت ہرگز یہ خیال نہ کرنا

مِّنَ الْعَذَابِ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۱۸۸﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَ

کہ یہ لوگ عذاب سے بچے رہیں گے بلکہ اُنکے واسطے عذاب دردناک ہے۔ آسمانوں اور زمین کا ملک اللہ ہی کا ہے اور

اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۱۸۹﴾ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ

اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ تحقیق آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات دن کے

وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿۱۹۰﴾ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُودًا

اختلاف میں اہل عقل کے واسطے نشانات ہیں جو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے

وَّعَلٰى جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ

اور اپنے پہلوؤں پر لیٹے ہوئے یاد کرتے اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں فکر کرتے ہیں اے ہمارے رب تو نے یہ

هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾ رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ

باطل پیدا نہیں کیا تو پاک ہے پس ہمکو آگ کے عذاب سے بچا اے ہمارے رب تو نے جس کو آگ میں داخل کیا

فَقَدْ أَخْزَيْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ﴿۱۹۲﴾ رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِي

پس تحقیق اسکو رسوا کیا اور ظالموں کیواسطے کوئی مددگار نہیں اے ہمارے رب ہمنے ایک پکارنے والے کو سنا

لِلْإِيمَانِ أَنْ اٰمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَ

جو ایمان کیواسطے پکارتا ہے کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ پس ہم ایمان لائے اے ہمارے رب تو ہمارے گناہ بخشدے ہماری برائیاں ہمسے دور

تَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

کردے اور ہمکو نیکوں کیساتھ موت دے اے ہمارے رب جو کچھ تو نے اپنے رسولوں کی معرفت ہمسے وعدہ کیا ہے وہ ہمکو دے اور قیامت کے دن رسوا نہ کر

إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ ﴿۱۹۴﴾ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ

تحقیق تو وعدہ کیخلاف نہیں کرتا پس اُنکے رب نے اُنکی (دعا کو) سنا کہ میں تم میں سے کسی عمل کرنیوالے کے عمل کو ضائع نہیں کرتا

مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ فَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَأُخْرِجُوا مِنْ

خواہ مرد ہو خواہ عورت بعض تمہارے بعض سے ہیں پس جنہوں نے ہجرت کی[2] اور اپنے گھروں سے نکالے گئے

[1] مثلاً اسلام پر جھوٹے اعتراضات تراشنے سے مخالف پادریوں اور پنڈتوں کی بڑی واہ واہ ہوتی اور جھوٹی تعریفوں سے وہ پھول کر متکبر اور خود نما بنے رہتے ہیں عیسائیوں کو پادری اپنا آپ کو ربی! اور راہب کہلانے سے بڑی خوشی ہوتی ہے

[2] ہجرت کے معنی ہیں یا تو اللہ کو چھوڑنا پس انسان ہر وقت مہاجر ہو سکتا ہے غضبناک طبیعت کا غصہ کو چھوڑ کر شہوت پرست شہوت کو چھوڑ کر چور چوری کو چھوڑ کر بخیل بخل کو چھوڑ کر تارک الصلوٰۃ اپنی سستی اور غفلت کو چھوڑ کر بد صحبت والا بد صحبت کو چھوڑ کر۔ اگر خطبہ میں نیند آئے تو وہاں سے اٹھ جاوے جس وادی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز قضا ہو جاتی وہاں نماز نہ پڑھتے بلکہ وہاں سے کوچ کر کے دوسری جگہ نماز ادا کرتے

دِيَارِهِمْ وَأُوذُوا فِي سَبِيلِي وَقَاتَلُوا وَقُتِلُوا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ

اور میرے رستہ میں تکلیف دیئے گئے اور جنگ کی اور قتل کیئے گئے میں ضرور ضرور انسے انکی برائیاں دور کردونگا اور جنت میں

جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ثَوَابًا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ

ان کو داخل کرونگا جنکے نیچے سے نہریں بہتی اور نکلتی ہیں یہ ثواب اللہ کے پاس سے ہے اور اللہ ہی کے پاس اچھا

الثَّوَابِ ﴿١٩٥﴾ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي الْبِلَادِ ﴿١٩٦﴾ مَتَاعٌ

بدلہ ہے جن لوگوں نے کفر کیا انکا شہروں میں پھرنا تجکو دہوکے میں نہ ڈالے تھوڑا سا سامان

قَلِيلٌ ثُمَّ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۚ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿١٩٧﴾ لَٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ

ہے پھر انکا ٹھکانا دوزخ ہے اور برا ٹھکانا ہے مگر جن لوگوں نے اپنے رب کو اپنا سپر بنایا

لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا نُزُلًا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ۗ

انکے واسطے باغات ہیں جنکے نیچے سے نہریں بہتی اور نکلتی ہیں وہ اسمیں ہمیشہ رہنے والے ہیں اللہ کے پاس سے مہمانی ہے

وَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِلْأَبْرَارِ ﴿١٩٨﴾ وَإِنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَمَنْ يُؤْمِنُ

اور جو اللہ کے پاس ہے وہ نیکوں کیواسطے بہتر ہے اور تحقیق اہل کتاب میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ کو مانتے

بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ خَاشِعِينَ لِلَّهِ لَا يَشْتَرُونَ

اور جو تمہاری طرف اتارا گیا اور جو انکی طرف اتارا گیا اسکو مانتے اللہ سے ڈرنیوالے ہیں اللہ کی آیتوں کے عوض

بِآيَاتِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۗ أُولَٰئِكَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ

تھوڑی دام نہیں لیتے انہیں لوگوں کیواسطے انکے رب کے نزدیک انکا اجر ہے تحقیق اللہ جلد

الْحِسَابِ ﴿١٩٩﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا

حساب کرنیوالا ہے اے لوگو جو ایمان لائے ہو صبر کرو اور ایک دوسرے کو صبر کی تعلیم دو اور آپسمیں ملکر رہو

وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٢٠٠﴾

اور اللہ کو اپنا سپر بناؤ[1] تاکہ تم فلاح پاؤ[2]

سورۃ النساء مدنی ۴	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ	مائۃ وستّ وسبعون آیۃ

سورۃ النساء مدینہ میں نازل ہوئی رکوع (شروع) اللہ کے نام سے جو رحمن اور رحیم ہے ایکسو چھہتر آیات ہیں

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ

اے لوگو اپنے رب کو اپنا سپر بناؤ جس نے تم کو نفس واحدہ سے

[1] احادیث کی رو سے رابطوا کے دو معنی ثابت ہوتے ہیں (۱) انتظار صلوٰۃ بعد صلوٰۃ یعنے نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرتے رہنا (۲) سرحد اسلام ...

[2] سورۃ بقر کا خاتمہ فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ پر ہوا تھا اور اسکا خاتمہ تُفْلِحُونَ پر ہوا ہے ان دونوں سورتوں کے پڑھنے اور انپر عمل کرنے سے انسان باقبال ہو جاتا اور الٰہی نصرت نصیب ہوتی ہے۔

ثلثۃ

الربع منزل

ع ۲۰ / ۱۱

نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً

پیدا کیا ۱؎ اور اُس سے اُسکا ۲؎ زوج بنایا اور اُن دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پیدا کیں

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

اللہ کو اپنا سپر بناؤ جس سے تم سوال کرتے ہو اور رحموں کو ۳؎ تحقیق اللہ تمہارے اوپر

عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۞ وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ

نگہبان ہے۔ اور یتیموں کو اُن کے مال دو خبیث کے بدلے طیب مت بدلو

۱؎ یعنی ایک ہی عورت کو بطن سے یا بلحاظ تخم کے ایک ہی مرد کے نطفہ سے ۲؎ یعنی اُسی کی جنس سے کہ گائے بیل بکری بھیڑ وغیرہ دیگر حیوانات سے جیسا کہ آیات ذیل سے بھی مطلب صاف ہوتا ہے وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا ۲۱ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ۹/۱۲۸ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ ۲/۱۲۹ اگر یہاں پر کہ کو مخاطب سمجھا جائے تو سارے اہل مکہ ابراہیم کی اولاد ہیں اور اگر اہل مدینہ کو خیال کیا جاوے تو وہ اسحٰق علیہ السلام کی اولاد ہیں جو ابراہیمؑ کے چھوٹے فرزند ہیں اگر کل ہی نوع مخاطب ہیں تو وہ بھی ایک جنس ہیں۔ پس فرمایا کہ ہم تم ایک ہی ہیں پھر حسد بغض اور تنفر کیوں کرتے ہو لَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى ۲۳/۴۲ گویا کہ تحریک اتحاد و موانست کیلئے یہ ایک خطاب ہی ہے اور ایک آیت میں ہے اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۵۴/۴ آدم اور حوّا کے تعلق میں مفسرین کا اختلاف ہے (۱) بعض کے نزدیک حضرت آدمؑ کی پسلی سے حوّا پیدا ہوئیں اور وہی زوجہ ہیں۔ (۲) آدمؑ حوّا سے پیدا ہوئے کیونکہ یہاں نفس مونث ہے اور زوج مذکر تو گویا فرمایا کہ مونث سے مذکر پیدا کیا خلق منہا زوجہا نہیں فرمایا بلکہ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا فرمایا ہے انہیں معنوں کی تصدیق آیات ذیل سے بھی ہوتی ہے اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ۳/۵۹ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ۷/۱۸۹ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا ۳۰/۲۱ (۳) حوّا الگ نسل سے ہیں اور آدمؑ الگ نسل سے حدیث اور تورات میں ہڈی پسلی کا محاورہ موجود ہے جیسے لَحْمُكَ لَحْمِيْ وَدَمُكَ دَمِيْ وغیرہ جب یعقوبؑ کا رشتہ کرنیکی خواہش اُنکی ننہال میں ہوگئی تو اُنہوں نے کہا کہ تم ہماری ہڈی پسلی ہو ہم کیوں یہ رشتہ نہ کریں پس آدم و حوّا باہم رشتہ دار تھے اُنکا نکاح ہوگیا۔ (۴) صوفیا کا مذہب ہے کہ آدمؑ و حوّا ایک ہی جوڑے کا جوڑا پیدا ہوئے گویا کہ ملائکۃ اللہ نے اُنکو باہم سے علیحدہ کیا۔

۳؎ یعنی رحموں کو بھی اپنا سپر بناؤ۔ جسطرح خدا تعالےٰ نے اُنکو رحمٰن رحیم سے ملایا ہے کہ ایک ہی مادہ سے بنایا ہے اَلرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ (الحدیث) یکرم الانسان باسنۃ واضحتہ۔ قرابت کو بھی رحم اسلئے کہتے ہیں کہ اقارب آپس میں ایکدوسرے پر رحم اور عطوفت کرتے ہیں۔ صلہ رحمی کو کسی حالت میں قطع کرنا نہ چاہیے کیونکہ قاطع رحم بہشت میں داخل نہ ہوگا چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مَنْ قَطَعَ الرَّحِمَ قَطَعَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ الْجَنَّةِ۔

بِالطَّيِّبِ وَلَا تَأْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ﴿۲﴾

نہ اُن کے مال اپنے مالوں کے ساتھ ملا کر کھاؤ کیونکہ یہ بڑی سلہ ہلاکت ہے۔

وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِى الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ

اور اگر تمکو یہ خوف ہو کہ یتیموں کے ساتھ انصاف سلہ نہ کرسکوگے تو عورتوں میں سے دو دو تین تین چار چار کے ساتھ حسب منشا

مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ

خود نکاح کر لیا کرو پس اگر تمکو خوف ہو کہ عدالت نہ کرسکوگے تو ایک ہی کے ساتھ یا جو تمہارے ہاتھوں کی ملکیت ہو

مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا ﴿۳﴾ وَاٰتُوا النِّسَآءَ

ظلم سے بچنے کے لیئے یہ زیادہ تر قرین مصلحت ہے عورتوں کو اُن کے

صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَىْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓئًا مَّرِيْٓئًا ﴿۴﴾

مہر خوشی سے ادا کر دو سلہ ہاں اگر وہ اُس میں سے کچھ بخوشی خاطر چھوڑ دیں تو اُسکو خوشگوار اور مبارک سمجھکر کھاؤ سلہ منز

سلہ حوبا۔ ہلاکت۔ بلا۔ مرض۔ گناہ

سلہ عرب میں یہ دستور تھا کہ یتیم لڑکیاں جو کسی کی کفالت میں آتیں وہ اُنکو مال یا حسن کیوجہ سے خود نکاح کر لیتا تھا لا وارث ہونے کی وجہ سے مہر کم باندھتا اور بعد میں بے انصافی اور ظلم بہت کرتا تھا۔ مومن کی یہ شان نہیں کہ جس کام میں ظلم اور بے انصافی کا اندیشہ ہو اُس کے قریب جائے اس لئے یہ حکم فرما دیا کہ اگر تمکو اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں کے معاملات میں انصاف نہ کرسکوگے پس حسب پسند دو یا تین یا چار عورتوں سے نکاح کرو۔ اس میں بھی اگر تم کو خوف ہو کہ اون کے حقوق ادا نہ کرسکوگے یا اُن کے ساتھ منصفانہ برتاؤ نہ رکھ سکوگے پھر ایک ہی سے یا زر خرید لونڈی سے نکاح کرو تاکہ ظلم سے بچے رہو۔ جہاں تک ہمکو معلوم ہے توریت انجیل اور دیگر مذہبی کتب میں تعداد ازواج کی کوئی حد نہیں تھی انبیاء کرام مثلاً ابراہیم ؑ موسٰی ؑ داؤد ؑ و سلیمان علیہم السلام کے حالات میں خاص توریت سے کثرت ازدواج ثابت ہے۔ مسیح کو ابتدائے عروج میں ہی ملک شام چھوڑنا پڑا اور جسقدر رہے حضور کو سر رکھنے کی جگہ نہ ملی اسلیئے اُنکو ایک بھی شادی کا موقع نہ ملا۔ رگوید انوکا ۷ اسکت ایمن بہت سی کنواریوں کی صاف اجازت ہے۔ اسیطرح عرب میں بھی کثرت ازدواج کی کوئی حد نہ تھی اسلیئے قرآن مجید نے جو آخری اور کامل کتاب ہے اسمیں چار تک کی حد لگادی اور وہ بھی شرط انصاف کے ساتھ

سلہ عرب میں دستور تھا کہ عورت کو نکاح کے وقت اُسکی خوشنودی کیواسطے کچھ دیا کرتے تھے اسکا نام مہر یا صدقہ یا صداق تھا۔ اس رسم کو اسلام نے بھی قایم رکھا۔

سلہ ہنیاً مبارک خوشگوار۔ مریٔا جسکا انجام اچھا ہو۔ خوشگوار ہو۔

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ قِيَامًا وَارْزُقُوهُمْ

اور کم عقل ؁ (بچوں یا عورتوں) کو اپنے مالوں میں سے کچھ مت دو جسپر اللہ نے تمکو محافظ بنایا ہے ہاں اسمیں سے انکو

فِيهَا وَاكْسُوهُمْ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَعْرُوفًا ﴿٥﴾ وَابْتَلُوا الْيَتَامَىٰ حَتَّىٰ

کھلاتے اور پہناتے رہو اور ان سے نیک کلام کیا کرو اور یتیموں کی پرورش کرو

إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ

یہانتک کہ وہ نکاح ؁ کی عمر تک پہنچ جائیں پس اگر تم ان میں قابلیت پاؤ تو ان کے مال انہیں واپس دیدو

وَلَا تَأْكُلُوهَا إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَنْ يَكْبَرُوا وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ

اسکو فضول خرچی اور شتاب کاری سے ان کے بڑے ہوجانیکے خیال سے مت کھاؤ اور جو غنی ہے بس چاہیئے کہ بچتا رہے

وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ

اور اگر تنگ حال ہے تو نیکنامی کے طریق (محافظت کی اجرت میں) کھالیا کرے اور جب تم انکی طرف انکا مال واپس کیا کرو

فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا ﴿٦﴾ لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَٰنِ

تو اپنر گواہ کرلیا کرو اور اللہ کافی حساب کرنیوالا ہے ؁ جو ورثہ ماں باپ یا قرابتی لوگ چھوڑ جائیں

؁ بچہ اور عورت سفیہ ہیں اون کو کل اختیار نہ دو۔ خواہ وہ مال تمہارا ہو یا اونکا یعنے اگر تمہارا مال ہے تو اپنی کم عقل اولاد اور بیویوں کو اسکے صرف کا اختیار نہ دو۔ اور اگر کم عقل بچوں یا عورتوں کو ورثہ میں پہنچا ہے اور تم ان کے سرپرست ہو تب بھی انکو پورا اختیار نہ دو۔

؁ اس سے ظاہر ہے کہ چھوٹے بچوں کا نکاح نہیں ہوسکتا۔

؁ زمانہ جاہلیت میں دو طرح سے وارث ہوتے تھے ایک نسب۔ دوسرے عہد سے۔ نسب میں بھی وہی لوگ وارث ہوسکتے تھے جو مرد کی طرف سے میدان میں نیزہ لے کر لڑسکے اسلیئے عورت اور چھوٹے بچوں کو کوئی حق نہیں پہنچتا تھا۔ عہد دو طرح کا ہوتا تھا اوّل یہ کہ کسی لڑکے کو متبنّے بنا لیتا جیسے کہ اہل ہنود میں رواج ہے یہ متبنّے بیٹے کیطرح وارث ہوتا تھا دوئم یہ کہ ایک شخص دوسرے کو کہہ لیتا کہ میری جان تیری جان اور تیری جان میری جان ہے تیرا خون میرا خون ہے اور میرا خون تیرا خون۔ میں تیرا وارث ہوں اور تو میرا وارث ہے سو اسکے رو برو بھائی بیٹے کسی کو بھی کچھ ورثہ نہیں ملتا تھا۔ اسلام نے ان رواجوں کی اصلاح کی۔ اور توریت کا مدار تین چیز و نیز رکھا۔ اول نسب پر۔ دوئم نکاح پر۔ سوئم ولا پر نسب کے چند اقسام ہیں۔ اوّل اولاد اسکی کئی صورتیں ہیں (۱) اگر بیٹے اور بیٹیاں ہیں۔ ساتھ اور وارث بھی ہیں تو اونکا حصہ دیکر اسطرح پر تقسیم کریں کہ مرد کو عورت کی نسبت دو چند ملے۔ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ ہے (۲) اگر بیٹے اور بیٹیاں ہیں ساتھ اور کوئی وارث نہیں تو انہیں اوسیطرح تقسیم کردیں یعنے مرد کو دو حصہ اور عورت

وَلِلنِّسَاۤءِ نَصِیْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ وَالْاَقْرَبُوْنَ

اسمیں مردونکا حصہ ہے (ایسا ہی) جو ترکہ ماں باپ یا رشتہ دار چھوڑ جائیں اسمیں عورتوں کا حصہ ہے خواہ وہ تھوڑا ہو

مِنْهُ اَوْ كَثُرَ نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا ۝۷ وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْیَتٰمٰى

یا بہت یہ حصہ فرض کیا گیا ہے - اور اگر تقسیم کے وقت عام رشتہ دار اور یتیم اور مساکین موجود ہوں

وَالْمَسٰكِیْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝۸ وَلْیَخْشَ الَّذِیْنَ

اوسمیں سے اون کو بھی کچھ دیدو - اور اُن سے بھلی بات کہو - اور اُن لوگوں کو ڈرنے

لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّیَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَیْهِمْ فَلْیَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْیَقُوْلُوْا

رہنا چاہیئے کہ اگر وہ کمزور اولاد اپنے پیچھے چھوڑ جاویں تو اُنپر اُنکو کیسا ترس آوے بس چاہیئے کہ

قَوْلًا سَدِیْدًا ۝۹ اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ

اللہ کو اپنا سپر بناویں اور بات راست کریں جو لوگ یتیموں کا مال ظلم سے کہاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں بس آگ ہی بھرتے ہیں

فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَسَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا ۝۱۰ یُوْصِیْكُمُ اللّٰهُ فِیْۤ اَوْلَادِكُمْ

اور عنقریب دوزخ میں داخل ہونگے اللہ تعالے تمہیں اولاد کے بارہ میں وصیت کرتا

ع ۱ ۱۲

ایک (۳) اگر دو سے زیادہ لڑکیاں ہیں اور بیٹا نہیں تو کل مال کا دو ثلث لیکر انہیں برابر تقسیم کردیں فَاِنْ كُنَّ نِسَاۤءً فَوْقَ اثْنَتَیْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۴/۱۱ باقی ایک ثلث اور وارثوں کو دیا جاوے (۴) اگر ایک ہی بیٹی ہو تو اُسکو کل مال کا نصف ملیگا وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۴/۱۱ (۵) اگر ایک ہی بیٹا ہو تو اُسکو کل ترکہ ملیگا (۶) اگر کئی بیٹے ہوں تو اور وارثوں کا حصہ نکالکر باقی برابر تقسیم کردیا جائے دُوُم ماں باپ اسکی تین صورتیں ہیں (۱) ماں باپ کے ساتھ میت کی اولاد بھی ہو تو تقسیم اسطرح کریں کہ کل ترکہ کے چھ حصہ کرکے ایک حصہ ماں کو ایک باپ کو دیں۔ باقی اولاد کو وَلِاَبَوَیْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۴/۱۱ اگر صرف ایک بیٹی ہے تو آدھا مال وہ لے گی یعنے ۶ حصہ میں سے تین حصہ باقی رہا ایک حصہ وہ باپ کو عصبیت کی وجہ سے دیں - (۲) اگر ماں باپ کے سوا سے میت کا اور کوئی وارث نہ ہو تو کل مال کے تین حصہ کرکے ایک ماں کو اور باقی باپ کو دیں فَاِنْ لَّمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۴/۱۱ اگر ماں باپ کے ساتھ خاوند یا بیوی ہو اسمیں اختلاف ہے۔ اکثر صحابہ کا یہ قول ہے کہ پہلے خاوند کو نصف یا بیوی کو چہارم حصہ دیا جاوے بعد ازاں ایک ثلث ماں کو باقی باپ کو ابن عباسؓ کا قول ہے کہ کل کا ثلث ماں کو دیں پھر زوج کو حصہ باقی باپ کو (۳) ماں باپ کے ساتھ اولاد تو نہ ہو مگر بہن بھائی ہوں تو ماں کیواسطے چھٹا حصہ ہے فَاِنْ كَانَ لَهٗۤ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ ۴/۱۱ باقی باپ کا اسمیں ایک قول یہ ہے کہ ایک

الرّبع منزل

لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا

مرد کیواسطے دو عورتوں کے برابر حصہ ہے پس اگر دو عورتیں ہوں (یا زیادہ) تو اُن کے واسطے ترکہ کا

مَا تَرَكَ ۚ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ؕ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا

دو تہائی ہے اور اگر ایک ہی عورت ہو تو اسکے واسطے نصف ہے اور اسکے ماں باپ میں سے ہر ایک کیواسطے

السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗۤ

ترکہ کا چھٹا حصہ ہے بشرطیکہ اوسکی اولاد ہو پس اگر اسکی اولاد نہو اور اسکے والدین وارث ہوں

اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗۤ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ

تو اُسکی ماں کیواسطے تیسرا حصہ ہے پر اگر اُسکے بھائی بہنیں ہوں تو اُسکی ماں کے واسطے چھٹا حصہ ہوگا

وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ؕ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ

یہہ تمام حصہ اداے وصیت کے بعد ہونگے جو اُسنے وصیت کی ہو اور قرض کے بعد تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے

لَكُمْ نَفْعًا ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۱﴾ وَلَكُمْ نِصْفُ

تم نہیں جانتے کہ اُنمیں سے بلحاظ نفع کے کون قریب تر ہیں حصص کا تقرر اللہ کیطرف سے ہے تحقیق اللہ علم اور حکمت والا ہے اور تمہارے لیے

منزل ۱

اسدس بھائی بہن کا اور دو ثلث باپ کا. مگر یہ حکم اُسوقت ہے جبکہ میت نے دو یا دو سے زیادہ بہن بھائی چھوڑی ہوں۔ اگر ایک بھائی ہے تب ماں کو ثلث دیں اگر تنہا بہنیں ہوں تو بھی ماں کو ثلث ہی ملے گا۔

نوٹ اگر باپ نہو تو میراث میں اُسکا قایم مقام دادا ہے۔ اور ماں نہو تو اُس کے قایم مقام نانی ہے یا دادی اسیطرح پوتا قایم مقام بیٹے کے ہوتا ہے۔ یہ سب حصہ میت کی وصیت اور قرضہ ادا کرنے کے بعد ہوتے ہیں مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ سورۃ ۱۱ سویم بھائی بہن اگر کوئی مرد یا عورت کلالہ ہے یعنی نہ اوسکے ماں باپ ہیں نہ اولاد بلکہ صرف اخیافی بھائی بہن ہیں تو اُن میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ ملیگا اور جو دو یا دو سے زیادہ ہوں تو ایک تہائی اُسکو وہ سب آپسمیں برابر تقسیم کرلیں۔ بھائی بہن کا حصہ برابر ہے۔ اگر میت کی اولاد یا ماں باپ یا عینی یا علاتی بھائی بہن ہیں تو اخیافی کو کچھہ بھی نہیں ملے گا۔ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗۤ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ع ۱۲ اس آیت میں اخ اور اخت سے مراد اخیافی بہن بھائی ہیں جیساکہ آیت ذیل کے ساتھ مقابلہ کرنے سے ظاہر ہوتا ہے قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ؕ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗۤ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَاۤ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ؕ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ؕ وَاِنْ كَانُوْۤا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ع ۲۴ کہہ اللہ تمہیں کلالہ کے بارہ میں فتوے دیتا ہے اگر کوئی ایسا شخص مرے جسکی اولاد نہو اور بہن ہو تو اُس بہن کو نصف ترکہ ملیگا اور وہ بھائی

لہ بھائی بہن کی تین اقسام ہیں (۱) عینی جو ایک ماں باپ سے ہوں (۲) علاتی جو ماں غیر ہو باپ ایک (۳) اخیافی۔ ماں ایک باپ غیر۔

مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ

تمہاری بیویوں کے ترکہ میں سے نصف ہے بشرطیکہ اونکی اولاد نہو پس اگر اون کی اولاد ہو تو تمہارا واسطے انکے ترکہ میں

الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَلَهُنَّ

سے چوتھا حصہ ہے (یہ حصص) اداے وصیت کے بعد جو انہوں نے وصیت کی اور قرض کے بعد (ہوبھی) اور

الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ

تمہاری ترکہ میں سے عورتوں کا چوتھا حصہ ہے اگر انکے اولاد نہو اور اگر انکی اولاد ہو تو انکیواسطے تمہاری ترکہ میں سے

الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَاِنْ

آٹھواں حصہ ہے بعد اداے وصیت کے جو تم وصیت کر جاؤ اور بعد قرض کے اور اگر کسی مرد

كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗۤ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ

یا عورت کی میراث ہو اور اُس کے باپ بیٹا (یعنے اصل و فرع) نہو اور (دوسری باپ سے) اسکے بھائی یا بہن ہوں

مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنْ كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِى الثُّلُثِ مِنْۢ

تو ان میں سے ہر ایک کا چھٹا حصہ ہوگا - اور اگر اس سے زیادہ ہوں تو وہ تیسرے حصہ میں شریک ہیں بعد

ع منز

وارث ہوگا اس بہن کا اگر اس بہن کے اولاد نہو - پھر اگر دو بہنیں ہوں تو ان کو ترکہ میں دو ثلث ملینگے اور (کلالہ کے وارث) انکی بھائی بہن ہوں تو مرد کو دو عورتوں کے حصہ کے برابر ملیگا اس آیت کی بہن بھائی سے مراد عینی اور علاتی بہن بھائی ہیں (بقول ابابکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ)

میراث بر بنائے نکاح - اگر خاوند لاولد مرے تو بیوی خواہ ایک ہو یا کئی انکو کل کا چہارم حصہ دیا جاوے - اگر میت کی اولاد ہے خواہ بیوی سے یا لونڈی سے تب بیوی کو آٹھواں حصہ ملیگا - اگر بیوی لاولد مرے تو خاوند کو نصف ورنہ چہارم ملے گا وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۱۲ یہ تمام ورثا جنکے حصہ قرآن مجید نے بیان فرمادے ذوالفروض کہلاتے ہیں - جس صورت میں یہ لوگ مرتد نہوں یا مورث کو عمداً قتل نہ کریں یا اختلاف دارین نہو یا اختلاف حریت و عبدیت نہو اسوقت انکو یہ حصہ ملیگا چونکہ متعہ کو قرآن مجید کراہت سے منع فرماتا ہے اسلئے متاعی عورت اور اسکی اولاد کے حقوق کا میراث میں کہیں ذکر نہیں بلکہ یہ عمل مُحصنین غیر مسافحین کی حد سے خارج اور مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۱۲ کی تعریف کے مخالف ہے -

عصوبت یہ نسب کی چوتھی قسم ہے (عصبہ اُس وارث کو کہتے ہیں کہ اگر اکیلا ہو تو کل مال لیوے - ذوالفروض کو حصوں کے بعد جو کچھ باقی بچتا ہے وہ عصبوں کو دیں - ان کی تین اقسام ہیں (۱) عصبہ بنفسہٖ جسمیں غیر کی احتیاج نہو یعنے وہ مرد جسکا واسطہ میت سے بغیر وساطت عورت کے ہو جیسا کہ میت کی اولاد مذکر اور اسکا باپ دادا پھر اوسکے بھائی پھر اسکے دادا کی اولاد - درجہ بدرجہ یہ چار قسم میں (۲) عصبہ بغیرہٖ

مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ

وصیت کے جو اسنے وصیت کی اور قرض کے بشرطیکہ میت نے کسی کو نقصان پہنچانا نہ چاہا ہو۔ یہ خدا کیطرف سے وصیت

عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۲﴾ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ

ہے اور اللہ علیم و حلیم ہے یہہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اللہ کی اور اسکے رسول کی اطاعت کرتا ہے وہ اسکو

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۳﴾

جنتوں میں داخل کریگا جسکے نیچے سے نہریں نکلتی اور بہتی ہیں وہ اسمیں ہمیشہ رہنے والے ہیں اور یہ بڑی کامیابی ہے

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ص

اور جو اللہ کی اور اسکے رسول کی نافرمانی کرتا ہے اور اسکی حدوں کو چھوڑتا ہے وہ اسکو آگ میں داخل کریگا اسمیں ہمیشہ رہنے والا

وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۴﴾ وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا

اور اسیکے واسطے رسوا کرنیوالا عذاب ہے [1] جو عورتیں تمہاری بی بیوں میں سے بیجا حرکتیں کریں تو اپنے لوگوں میں سے انکے خلاف

عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ حَتّٰى

چار گواہ طلب کرو پس اگر وہ گواہی ادا کریں تو انکو گھروں میں بند رکھو یہانتک کہ انہیں

ع ۲ ۱۳

منزل ۱

جسمیں غیر کی حاجت ہو اور وہ غیر بھی عصبہ ہو جیسا کہ میت کی بیٹیاں اور پوتیاں اور بہنیں۔ یہ بھائیوں کے ساتھ مل کر عصبہ ہوتی ہیں جو خود بھی عصبہ ہیں اگر وہ عصبہ نہیں تو اسکو (۳) عصبہ مع غیرہ کہتے ہیں جیسے کہ میت کی بہن پوتی کے ساتھ عصبہ ہو جاتی ہے۔ ان کے بعد ذوی الارحام ہیں عصبات کی وراثت احادیث اور اجماع سے ثابت ہے (ذوے الارحام۔ ذو رحم اس رشتہ دار کو کہتے ہیں جسکا حصہ شریعت میں مقرر نہو اور نہ وہ عصبہ ہو) ذو رحم کسی فرض والا اور عصبہ کے ساتھ میں وارث نہیں ہو سکتا بجز شوہر یا بی بی کی، توریث پر بنائے ولاء کوئی شخص اپنے غلام کو آزاد کرے اور اسکے اقارب نہوں تو یہہ آزاد کرنیوالا جو مولی العتاقہ کہلاتا ہے وارث ہوگا اور اسکو عصبہ سببیہ کہتے ہیں یا دو شخص ایسے جنکے اقارب نہوں باہم معاہدہ یگانگت کرکے گذران کرتے ہوں تو انمیں بھی وراثت قایم ہو جاتی ہے اسکو مولی الموالات کہتے ہیں۔ یہ تمام تقسیم ادائی وصیت اور قرض میت کے بعد ہونی چاہیے جیسا کہ پہلے بھی بیان ہو چکا ہے ہر ایک شخص اپنے ترکہ میں سے ایک ثلث تک وصیت کرنے کا اختیار رکھتا ہے اگر کل کی وصیت کرے تو اسمیں سے موصی لہ کو صرف ایک ثلث دیا جاویگا۔ ایک تہائی تک اسکو اختیار حاصل ہے کہ مسجد یا انجمن یا شفا خانہ یا محروم الارث اقارب یا فقرا یا احباب کے لیئے وصیت کر جاسے۔

[1] شرارت۔ بدخلقی۔ منہیات شرعی۔ الفاحش۔ السیۃ الخلق۔ ما اشتد قبحہ من الذنوب و کل ما نہی اللہ عنہ مثلاً گھر سے اجازت خاوند کے بغیر نکلنا یا کسی قسم کی شرارتیں کرتے پھرنا۔ پس جب عورت عام قسم کی شرارتیں کرتی پھرے تو اسکو باہر جانے سے روکدو اور چار مردوں کو شاہد کر لو تاکہ خلقت کی ملامت

يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ﴿۱۵﴾ وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا

موت سے وہ مر جائیں یا اللہ اُن کے واسطے کوئی راستہ بنا دے اور اگر مرد و عورت سلہ

مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

دونوں بیجا حرکات کریں تو دونوں کو کچھ سزا دو ہاں اگر تائب ہو جائیں اور اصلاح کرلیں تو ان دونوں سے

تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۱۶﴾ اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ

اعراض کرو تحقیق اللہ بہت ہی توبہ قبول کرنیوالا اور رحیم ہے۔ اللہ پر انہیں لوگوں کیطرف رجوع کرنا حق ہے جو نادانی سے برا عمل کر

ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا

بیٹھیں پھر عنقریب توبہ کریں یہی لوگ ہیں جن پر اللہ رجوع کرتا ہے اور اللہ علیم و حکیم ہے

حَكِيْمًا ﴿۱۷﴾ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ

اور ان لوگوں کیواسطے رجوع نہیں ہے جو برے عمل کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب انمیں کسی ایک پر موت

اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّىْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ

آموجود ہو پھر کہے کہ میں نے اب توبہ کی اور نہ ان لوگوں کیواسطے جو کفر کی حالت پر مرجاتے ہیں

اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۸﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ

انہیں لوگوں کیواسطے عذاب دردناک تیار کیا گیا ہے اے لوگو جو ایمان لائے ہو تمہارے واسطے جائز نہیں ہے کہ

سے بچے رہو اور عورت کو بیجا انکاریوں اور عیب چینیوں کا موقع نہ ہے بعض مفسرین نے اسجگہ بخش سے مراد سحق و لواطت لی ہے یہ صریحاً باطل ہے کیونکہ سحق و لواطت کی سزا گھر میں بند رکھنا نہیں ہو سکتی بلکہ اسکی سزا سنگسار کرنا ہے جیسا کہ قوم لوط کے قصہ سے ثابت ہوتا ہے۔

سلہ یعنے اگر مرد و عورت دونوں کی شرارت ہو تو حکام دونوں کو سزا دے دیں اس آیت سے بھی بعض مفسرین نے لواطت مراد لی ہے۔ یہ صریحًا باطل ہے۔ کیونکہ لواطت کی اور سزا ہے جو اللہ تعالےٰ نے قوم لوط پر نازل فرما کر دکھادی ہے۔ اس حکم میں عورت کا ذکر تغلیباً ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کے نزدیک لائطہ کی سزا یہ ہے کہ اونچی جگہ پہاڑ یا ٹیلہ سے گرا کر پتھر سے چکنا چور کریں جس طرح قوم لوط کو کیا گیا۔

بعض علما کا قول ہے کہ سنگسار کیا جائے خواہ محصن ہو یا غیر محصن۔ حدیث ابن عباس میں ہے کہ جس کسی کو تم پاؤ کہ قوم لوط کا کام کرتا ہے تو فاعل و مفعول دونوں کو قتل کر ڈالو۔

(رواہ احمد و ابوداؤد والترمذی و ابن ماجہ)

تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا ۖ وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ

زبردستی عورتوں کے وارث بنجاؤ اور نہ اُنکو اس نیت سے روکے رکھو کہ جو کچھ تمنے اُنکو دیا ہے اُسمیں سے کچھ واپس

إِلَّا أَن يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ فَإِن

لے لو نا وقتیکہ اُنہوں نے کوئی صریح بیحیائی نہ کی ہو اور اُن سے نیکنامی کے طریق پر سلہ گذران کرو مگر اگر تم

كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا ﴿١٩﴾

اُن سے کراہیت کرتے ہو تو یاد رکھو کہ ممکن ہے کہ تم ایسی بات سے کراہیت کرتے ہو جسمیں اللہ نے بہت بھلائی

وَإِنْ أَرَدتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ قِنطَارًا

اور اگر تم ایک بیوی کے بجائے دوسری بیوی بدلنی چاہو اور انمیں سے کسی ایک کو تمنے ڈھیروں مال دیا

فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا ۚ أَتَأْخُذُونَهُ بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا ﴿٢٠﴾ وَكَيْفَ

ہو تو اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو کیا تم اُسکو تہمت لگاکر اور صریح ظلم کے ساتھ لینا چاہتے ہو اور تم

سلہ عرب میں یہ دستور تھا کہ جب کوئی شخص مرتا تھا اُسکی بیوی پر سوتیلہ بیٹا یا اور وارث اپنا کپڑا ڈال دیتا اور یہہ کہتا کہ جسطرح میں میت کے مال کا وارث ہوں اسی طرح اس بیوہ کا بھی ہوں ــ اسکے بعد یا تو بلا مہر اُسکو اپنے نکاح میں لے آتا یا اور کسی سے نکاح کرکے اُسکا مہر آپ لے لیتا تھا اگر بیوہ مالدار ہوتی اور خود نکاح کرنا پسند نہ کرتی تو کسی اور سے بھی نکاح کرنے نہ دیتا تھا تاکہ اُسکے مرنیکے بعد خود اُسکے مال و متاع کا وارث ہو جاوے۔ ایک اور ظالمانہ دستور تھا کہ جب کسی عورت منکوحہ سے دل نفرت کرجاتا تب اُسکو تنگ کرنا شروع کردیتے تاکہ وہ مہر واپس دیکر طلاق لینیکی درخواست کردے۔ چنانچہ بخاری نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ اونمیں جب کوئی مرد مرجاتا تو اُسکے وارث اُسکی جورو کے حقدار ہوتے اگر کوئی چاہتا اُس سے نکاح کرلیتا اور اگر چاہتا کسی اور سے نکاح پڑھا دیتا اور اگر چاہتا تو بٹھا رکھتا وہی اہل زن کی نسبت زیادہ حقدار ٹھہرتا تھا۔ اُن تمام رسوم باطلہ کی اصلاح فرمائی گئی کہ مسلمانوں پر یہہ حلال نہیں کہ زبردستی بیوہ عورتوں کے وارث بن بیٹھیں یا واپسی مہر کی نیت سے عورتوں کو تنگ کرنا شروع کریں ہاں اگر اُن سے فحش صریح سرزد ہو یعنی زنا ثابت ہو جائے تب ایسا کرنا مضایقہ نہیں رکھتا فاحشۃ مبینۃ سے مراد زنا ہے جیسا کہ آیت ذیل میں ہے وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَىٰ ۖ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً ۖ وَسَاءَ سَبِيلًا پ۱۵

سلہ یعنے حسن اخلاق کے ساتھ پیش آؤ۔ اُنکی غلطیوں اور کج خلقیوں پر صبر کیا کرو ہر معاملہ میں رحم عفو اور انصاف کو مدنظر رکھا کرو اور اگر کوئی بات ناپسندیدہ معلوم ہو تو اُسپر صبر کے ساتھ غور کیا کرو کیونکہ ممکن ہے کہ ایک بات تمکو ناپسند معلوم ہو مگر اللہ نے اُسمیں بہت بڑی نیکی رکھی ہو۔ اسجگہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مرد و عورت کے باہمی معاملات پر جو تعلیم قرآن مجید اور احادیث صحیحہ میں ہے اُسکا مختصر ذکر ہم کریں

تَأْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ

اسکو کیسے لے سکتے ہو جبکہ بعض تمہارے بعض کیطرف جاچکے ہیں اور وہ تم سے پکا عہد لےچکی

پر کردیا جائے۔

مرد کا اپنی منکوحہ کے ساتھ جائز طریق سے صحبت کرنا جماع کہلاتا ہے۔ یہہ فعل اپنی کیفیت موجودہ اور نتائج کے لحاظ سے تمام انسانی افعال میں اعلیٰ درجہ پہ خاص خاص آداب کی پابندی چاہتا ہے کیونکہ اسکے نقص و کمال پر تمام حسن معاشرت اور اولاد کا نقص و کمال منحصر ہے۔ اگر خواہش صادق اور جائز طریقوں کے ساتھ جماع کیا جائے تو اعلیٰ درجہ کی لذات انسانی اور ضروریات صحت جسمانی میں سے ثابت ہوتا ہے اور برعکس اسکے اگر کاذب خواہشوں اور بیہودہ طریقوں سے کیا جائے تو انسان اسکی خاص لذات سے ہی محروم نہیں رہتا بلکہ تمام قوائے جسمانی و دماغی کو سخت نقصان پہنچاتا ہے جہانتک گذشتہ تاریخ انسان پر نظر پہنچتی ہے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ہمیشہ سے تمام دانشمندوں اور بزرگوں کی اس فعل کے آداب پر خاص نظر رہی ہے حیوانات میں یہ فعل محض ایک جذبہ شہوت پورا کرنے کے واسطے ہوتا ہے اسکے ضمن میں تسلسل نوع قدرتی طور پر ظہور پذیر ہوجاتا ہے۔ مگر انسان میں اس فعل کے مقاصد اور آداب کچھہ اور ہیں جنکی پابندی بقاء نوع التذاذ نفس حسن معاشرت صحت والدین اور نسل کیلئے نہایت ضروری ہے مگر افسوس کہ جسقدر انسانی حالت اخلاقی اور جسمانی سلسلہ میں روز بروز تنزل کرتی چلی جاتی ہے جسکا نتیجہ اس عالم میں بھی اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرنا اور خود بھگتنا پڑتا ہے تاریخ ثابت کرتی ہے کہ ایک وقت وہ تھا جبکہ اندھے لنگڑے لولے بہرے ناقص القوٰے ضعیف الفطرت بچے پیدا ہی نہیں ہوتے تھے اور اگر ہوتے بھی تھے تو اسقدر کم تعداد میں کہ کالعدم کے برابر تھے جنکا تاریخ سے پتا نہیں ملتا انکی تمام زندگی امراض سے صاف رہتی تھی بڑی بڑی عمریں پاتے اور آخرکار عمر طبعی کو پہنچکر مرض موت میں ہی مبتلا ہوکر راہی ملک بقا ہوتے تھے اور اب وہ زمانہ ہے کہ شاید بیس فیصدی سے زیادہ بچے ناقص الفطرت اور ضعیف القویٰ پیدا ہوتے ہیں جو طفولیت میں ہی ضائع ہوجاتے ہیں اگر زندہ رہے تو ہمیشہ کیلئے اپنی ذات اور اپنے والدین اور رفیقوں پر وبال جان رہتے ہیں کبھی کوئی مرض ہے کبھی کوئی مرض غرضکہ ہمیشہ کیلئے صاف تندرست رہنا ایک شاذ و نادر امر ہوگیا ہے ادھر عورتوں کا حال سنو کہ بے ادبی اور خلاف ورزی قوانین جماع کیوجہ سے ہمیشہ ہسپتالوں یا طبیبوں کے دروازوں کی فقیر رہتی ہیں۔ ہاضمہ اور اشتہا کا ہمیشہ فاسد رہنا عام ضعف۔ اختلاج القلب۔ صداع۔ درد ران۔ سرتکان اور سستی لاحق حال رہنا تو ایک معمولی بات ہے۔

ان تمام امراض کی اگر غور سے تحقیقات کیجائے اور مرد یا عورت اپنی خفیہ چال چلن کو صاف طور پر ظاہر کردیں تو ثابت ہوجائیگا کہ یہہ تمام نتیجہ جماع کی بے ادبیوں کا ہے۔

یہ فعل ایسے عجیب و غریب اسرار سے بھرا ہوا ہے کہ اب تک تمام محققوں۔ اسرار دانوں اور حکیموں کی نظر میں اس ...

مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿۲۱﴾ وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا

(یعنے عہد نکاح) اور جن عورتوں سے تمہارے سلہ باپوں نے نکاح کیا ہی انسے نکاح مت کرو

ہیں سوائے سرگردانی اور حیرانی کے کچھہ حاصل نہیں کرتیں ہاں بیحد عجائبات واقعہ ہوتی مشاہدہ کرتے ہیں لیکن اُنکے اسرار اور حقائق پر حاوی نہیں ہوسکتے. کیا وجہ ہی کہ ایک ہی والدین کی بہت سی اولاد ہوتی ہی کبھی لڑکی ہی کبھی لڑکا- ایک سعید ہی ایک شقی- ایک سلیم الفطرت اور صحیح القویٰ ہی اور ایک ناقص الفطرت اور ضعیف القویٰ ایک صحیح اور تندرست ہی اور ایک مریض لنگڑا لولا یا اندھا وغیرہ- کیا وجہ ہی کہ ایک بچہ ماں کے مشابہ ہوتا ہی اور دوسرا باپ کے- ایک دونوں میں سے ہر ایک کی نقش و نگار اور اخلاق و قویٰ لیکر نکلتا ہی اور ایک دونوں میں سے بالکل نرالا ہوتا ہی- ایک حسین خوبرو والدین کے ایک تو حسین اور وجیہ بچہ پیدا ہوجاتا ہی اور دوسرا بدشکل اور کریہہ. ایسا ہی ہوتا ہی کہ بدشکل اور کریہہ منظر والدین کے ایک نہایت حسین اور خوش نگار بچہ پیدا ہوجاتا ہی ایسا ہی دیکھا گیا ہی کہ عورت کا پہلا خاوند مرجائے اور بعد میں وہ عورت دوسرا خاوند کرلے تو دو ایک بچوں تک پہلے خاوند کی شکل صورت کے لڑکے ہوتے رہتی ہیں- یہ کیا تماشا اور کیا حال ہی پہلے خاوند کی منی نے اُسکی اشیلین پر کسطرح سے ایسا دیرپا اثر ڈالدیا اور کیا کردیا غرضکہ اسی قسم کے اسرار ہزار در ہزار دیکھنے میں آتے ہیں جنکو ابھی تک انسانی تحقیق نے حل نہیں کیا اور بلا تکرار اسرار میں شمار ہوتے ہیں بیان کیا گیا ہے کہ جماع کے قریب اور قرار حمل کے بعد جسقدر مرد و عورت میں باہم گہری محبت اور الفت رہی جسقدر اُنکی صحت اعلیٰ درجہ پر ہو اور جسقدر اُنکی اخلاقی دماغی اور روحانی حالت عمدگی اور بہتری پر رہی- اور جسقدر پورے زور کی شہوت اور رغبت کے ساتھ جماع کیا جائے اور جسقدر زیادہ لذت اور فرحت حاصل ہو اوسیقدر اولاد حسین جمیل اور صحیح القویٰ. کامل الفطرت اور مبارک پیدا ہوگی- برعکس اسکے جسقدر اُن میں باہم تنفر اور مخالفت ہو جسقدر اُنکی صحت خراب ہو اور جسقدر اونکی اخلاقی دماغی اور روحانی حالت ابتر اور فاسد ہو اور جسقدر ضعیف شہوت اور کم رغبتی کے ساتھ جماع کیا جائے اور جسقدر لذت جماع میں کمی واقع ہو اوسیقدر اولاد بدصورت کریہہ منظر. ناقص القویٰ بداطوار اور بدبخت پیدا ہوگی- اکثر انمیں سے جب تک کہ شکم مادر میں ہیں اُوسکو دایم المریض اور خستہ حال رکھینگے. بعض اُن میں سے پیش از وقت گرجائینگے بعض ایسے ضعیف القویٰ پیدا ہونگے کہ چند روز دنیا میں ہوا کھاکر چلتے لگیں گے جو زندہ رہے وہ خنازیر سل رگیش وغیرہ امراض کا شکار بنینگے- بعض اندھے یا بہرے یا لنگڑے یا لولے پیدا ہونگے بعض ہمیشہ کے سہال قبض- بدہضمی وغیرہ میں مبتلا رہینگے. بعض بد اخلاق اور بداطوار ہوجاوینگے بعض شاہ دولا کے چوہوں کیطرح بیعقل بے حواس اور سادہ لوح رہیں گے- الغرض تمام ناقص پیدائش فسادات جماع یا نقص والدین کا نتیجہ ہوتا ہے- اس بات کا ثبوت ہمکو

سلہ نکاح کے لغوی معنے مباشرت کے ہیں شرعًا اسکا اطلاق ایجاب قبول پر عمل ہوتا ہی اسلیئے جس عورت سے ایک مرد نے صحبت کی یا ایجاب و قبول ہوچکا تو اُسکی اولاد پر وہ عورت حرام ہوچکی اُس سے نکاح جائز نہیں اہل عرب میں یہ دستور تہا کہ بڑا بیٹا اپنے باپ کی بیویوں کو گہر میں ڈال لیا کرتا تھا قرآن مجید منع کرتا اور ظاہر فرماتا ہی کہ یہ فحش نفرت خیز اور بُرا فعل ہی اس لیے

منزل ۱

قَدْ سَلَفَ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿۲۲﴾ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ

ہاں جو ہو چکا سو ہو چکا تحقیق وہ نحش بات تھی اور قابل نفرت اور بہت برا طریق تھا۔ تمہاری مائیں ؎ تمہاری بیٹیاں

نباتات اور حیوانات کے تجربہ اور مشاہدہ سے کافی طور پر ملتا ہے نباتات کی عمدہ پیدائش کیلئے پہلے عمدہ تخم کا ہونا ضروری ہے پھر زمین مناسب اور عمدہ ہونی چاہئے تخم بھی خاص خاص طرح بویں اور خاص موسم میں لگایا جاوے اور بعد میں اسکی نگہداشت بھی مناسب طرح پر ہو تب ہی وہ عمدہ طور پر پھولتا اور پھلتا ہے ورنہ یا تو ضایع ہو جاتا ہے یا ناقص اور بے پھل رہجاتا ہے خواہ تخم میں کوئی نقص یا خرابی ہو یا زمین یا طریق و وقت کاشت میں یا بعد کی نگہداشت میں تو ہرگز ہرگز اسکا چلنا اور پھولنا کامل طور پر نہیں ہو سکتا۔ عورت بھی مرد کیلئے ایک کھیتی ہے بقول سبحانہ تعالیٰ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ مرد کا نطفہ بجائے تخم کے ہے رحم و انثیین بجائے زمین کے مناسب وقت پر جماع کرنا مناسب موسم کی کاشت اور ایام حمل کی نگرانی مابعد کی نگہداشت ہے پس جسقدر یہ تمام اجزا کامل اور صحیح ہونگے اُسیقدر نسل عمدہ ہوگی جب زمین کمزور ہو جاتی ہے اسکو ایک سال چھوڑ دیتے ہیں اسیطرح اگر عورت کا رحم کمزور ہو جائے مرض آٹھرا ہو یا اولاد نہ ہو یا اسقاط ہو جاتا ہو یا چھوٹے بچے مرجاتے ہوں تو اُسکو بھی ایک دو سال کیواسطے چھوڑ دیا جاوے اسطرح کرنے سے رحم قوی ہو جاتا ہے۔ اوّل تو نطفہ صحیح و سالم بننا چاہیئے جو اُسی حالتمیں ممکن ہو سکتا ہے جبکہ تمام قوائے جسمانی و دماغی و روحانی پوری پوری صحت و عافیت کیحالت میں ہوں۔ دوئم انثیین اور رحم کا عمدہ حالت میں ہونا تاکہ نطفہ کو بخوبی قبول کر سکیں۔ سوئم جماع کے وقت مرد اور عورت کا ایسا باہمی ارتباط اور التفات ہو کہ گویا دو جسم اور دو روح نہیں بلکہ عین جوش و لذت کیحالتمیں ایک ہی جسم اور ایک ہی روح معلوم ہو تاکہ نطفہ کے ساتھ تمام قوائے و اعضائے کا ست کامل طور پر نکلکر عورت کے اندر قرار پذیر ہو جاوے اور اُدھر عورت اپنی تمام خواہشوں اور طاقتوں کے ساتھ اسکے جذب کرنے اور پکڑنے کی کوشش کرے غرضکہ کوئی قوت اور کوئی خواہش نہ مرد کیطرف سے اُسوقت میں علیحدہ یا پریشان رہنی چاہیئے اور نہ عورت کیطرف سے جو قوت یا خواہش اُسوقت میں کسی کیطرف سے علیحدہ رہجائیگی وہی نقص اولاد میں ہمیشہ کیلئے قایم رہیگا۔ اگر معدہ پر ہے اور اُسکی توجہ ہضم غذا کیطرف مصروف ہے اور خون بھی معمول کی نسبت اُسکیطرف زیادہ آرہا ہے تو بچہ کے معدہ میں نقصان رہ کر ہمیشہ بدہضمی اور ضعف کا موجب رہیگا۔ اگر دماغ تفکرات یا صدمات وغیرہ کیوجہ سے پریشان حالتمیں ہے تو دماغی قوائے ہمیشہ کیلئے ناقص رہجائینگے۔ اگر کسی خیال یا بدعملی کیوجہ سے جماع کیوقت اخلاق اور روح کا حال خراب ہے تو بدخلق اور بے دین بچہ پیدا ہوگا۔ اگر کسی عضو مثل آنکھ۔ ناک۔ کان۔ جگر۔ دل۔ پھیپھڑے وغیرہ میں کوئی مرض موجود ہے تو اُسی قسم کا مرض نطفہ کے ساتھ جاکر بچہ کا دامنگیر رہیگا۔ اگر خون میں آتشک یا سل یا خنازیر یا وجع المفاصل یا جریان وغیرہ کا مادہ ہے تو وہی مادہ نطفہ کے ساتھ خارج ہوکر بچہ کے خون کو خراب کریگا۔ اگر جماع سے پہلے لڑتا جھگڑتا یا بیہودہ متکبرانہ دعوے باندھتا آیا ہے تو نطفہ پر خصومت نفاق اور تکبر کا رنگ چڑھکر بچہ میں وہی آثار نمودار کریگا اگر خدا پرستی عبودیت اور پاک باطنی کیحالتمیں اُس نے صحبت کی ہے اور عورت کا بھی یہی حال ہے تو خدا پرست نیک نہاد غریب بچہ پیدا ہوگا اگر ناموافقت عورت کیحالتمیں صحبت کی ہے تو اغلباً اولاد کے ساتھ محبت اور شفقت کم ہوگی۔ یہ مسایل ہیں جو فی الحال خیالی طور پر قایم کئے گئے ہیں اور

؎ امہات میں نانی دادی پردادی اور پڑنانی بھی شامل ہیں اسیطرح بنات میں بیٹی پوتی اور نواسی بھی داخل ہیں۔ اخوات میں عینی علاتی اور اخیافی سب بہنیں شریک ہیں عمات میں دادا اور نانا کی بہن بھی شامل ہے خالات میں نانی یا پڑنانی کی بہن بھی شامل ہے یہ بہنیں خواہ عینی ہوں یا علاتی یا اخیافی۔ لفظ اخ اور اخت میں عینی علاتی اور اخیافی بہن بھائی سب شامل ہیں اسیطرح جو رشتے نسب میں نکاح کیواسطے حرام ہوئے

وَأَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْأَخِ وَبَنٰتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيٓ أَرْضَعْنَكُمْ

تمہاری بہنیں تمہاری پھوپھیاں تمہاری خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمہاری (دودھ کی) مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا

جنکی تصدیق یا تکذیب محققین کی مزید تحقیقات پر منحصر ہے۔ حیوانات کے تجربہ اور مشاہدہ سے بھی ان مسائل کا ثبوت ملتا ہے مختلف حیوانات کو نہ عمدہ طور سے پرورش کیے گئے ورخاص حالتوں میں مادہ کو رکھا گیا تو بعض حالتوں میں نہایت عمدہ نسل پیدا ہوئی اور بعض میں ضعیف اور کمزور مرغیوں کے انڈوں کا حال شاید ہر شخص جانتا ہے کہ جنکو مناسب حرارت پہنچتی رہتی ہے انہیں بچہ ہو جاتا ہے ورنہ گندے نکل جاتے ہیں مصنوعی طور پر انڈوں کو حرارت پہنچانے سے جسمیں یکساں اور مناسب حرارت کا پورا انتظام کیا جاتا ہے شاذونادر ہی انڈے خراب جاتے ہیں۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جس مرغی کے ساتھ ایک حد سے زیادہ دفعہ مرغ جفتی کرے اسکے انڈے ناقص ہو جاتے ہیں یعنی کثرت جفتی سے مرغی کے انثیین کو نقصان پہنچتا ہے جس وجہ سے وہ صحیح انڈے بنانے کے قابل نہیں رہتی۔ عمدہ اصل کے گھوڑے عمدہ نسلوں کے واسطے طویلوں میں پرورش کیے جاتے ہیں **چہارم** ایام حمل میں عورت کی خاص نگہداشت ضروری ہے۔ کثرت تفکرات اور زحمت سے آزاد رہنا تمام اصول حفظ صحت کی پابندی سے اپنی صحت اور طاقت کو قایم رکھنا۔ ہر قسم کے بد ارادوں بد عادات بد اخلاق اور بد بینی کے خیالات اور حرکات سے بچنا صحیح اور نیک اولاد حاصل کرنے کیلئے ضروری امور ہیں۔

اسقدر تمہید کے بعد ہم ذیل میں ہر مضمون کو علیحدہ علیحدہ کر کے بیان کرتے ہیں۔ **اوّل** جماع کے مقاصد و مطالب **دوئم** کس وقت اور کسی حالتمیں جماع کرنا چاہیئے تاکہ وہ مقاصد اور مطالب پورے حاصل ہو سکیں **سوئم** عورت کے ساتھ طرز معاشرت **چہارم** طبی طور پر کن حالتوں میں کثرت ازدواج جایز ہے **پنجم** کیا ایسی کوئی تدابیر ہیں جن سے والدین لڑکوں یا لڑکیوں کی پیدایش پر قادر ہو سکیں۔

اوّل جماع کے مقاصد و مطالب کا بیان۔

(۱) جماع سے پہلا مقصود جو تمام مخلوقات حیوانی میں بالاشتراک دیکھا جاتا ہے بقائے نوع ہے اسلیئے انسان پر لازم ہے کہ ہمیشہ اس پہلے مقصد کو مدنظر رکھکر ایسے اوقات اور ایسے طریق اور ایسی حالتوں میں جماع کرے اور اپنی عادات اور اخلاق کو اس قسم کا بنائے جو عمدہ نسلیں پیدا کرنے کے لیے موزوں ہوں جبتک شہوت صادق طور پر غالب نہو اسوقت تک جماع کا ہرگز ارادہ کرے اور جماع سے پہلے عورت کو خوب بوس و کنار اور دلفریب باتوں سے برانگیختہ کرے جبتک دونوں طرف شہوت کافی طور پر برانگیختہ نہو اسوقت تک جماع کا ارادہ کرنا تحت ظلم میں داخل ہے کیونکہ ایسی حالت کے جماع سے فریق مظلوم کو نہ صرف عارضی تکلیف پہنچتی بلکہ طرح طرح کے امراض مخصوصہ متعلقہ رحم و انثیین پیدا ہونیکا اندیشہ ہے اور اگر نطفہ قرار پا جائے تو اولاد میں طرح طرح کے جسمانی دماغی اخلاقی اور روحانی نقص واقع ہو جاتے ہیں تمام کمزور دائم المریض اور ناقص الخلقت بچے عموماً ایسی ناموافقت شہوت سے پیدا ہوتے ہیں عورت کیلئے

ہیں رضاعت میں بھی حرام ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب (رواہ بخاری و مسلم عن ابن عباس) چنانچہ مرضعہ کی ماں اور بیٹی اسکی بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں بیوی کی ماں اور بیوی کی بیٹی اسوقت حرام ہوتی ہے جبکہ اس سے صحبت ہو چکی ہو جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے۔ ربائب جمع ہے ربیبہ کی اسکے معنی ہیں عورت کی پہلے خاوند سے جو بیٹی ہو۔ حلائل جمع ہے حلیلہ کی اس سے مراد منکوحہ عورت ہے جیسا کہ دو بہنوں کو ایک کے نکاح میں جمع کرنا حرام ہے ایسا ہی ایک عورت کے ساتھ اسکی خالہ اور پھوپھی کو شریک کرنا بھی حدیث کی رو سے حرام ہے مجوس بیٹی سے اور یہود حقیقی بھانجی سے نکاح کر سکتے ہیں عرب باپ کی منکوحہ کو گھر میں ڈال لیتے تھے یہ تمام وحشیانہ اور خلاف تمدن و معاشرت باتیں تھیں قرآن مجید نے ان رسومات باطلہ کی اصلاح فرما دی۔

وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ

اور تمہاری دودھ کی بہنیں اور تمہاری ساسیں تم پر حرام ہیں اور جن بیبیوں کے ساتھ تم صحبت کر چکے ہو ان کی پہلی لڑکیاں جو تمہاری گود میں

لازم ہے کہ جب وہ خیزش شہوت کیجاتیں اسکو اپنی طرف بلائے تو فورًا خوشی اور رغبت کے ساتھ اسکی خدمت میں حاضر ہو جائے خواہ کسی ہی کام میں مصروف ہو کیونکہ جماع موافق اعلیٰ درجہ کی ضروریات بشری میں ہے ہے بلا عذر بیماری یا حیض و نفاس وغیرہ کے انکار یا کراہیت ظاہر کرنا اسکے لئے جائز نہیں بلکہ اکثر اوقات سخت رنجش اور فسادات کا باعث ہو جاتا ہے۔ نیز حیوانات میں عمومًا یہ دیکھا جاتا ہے کہ جب مادہ گرمی پر آتی ہے یعنی اسکی شہوت افروختہ ہوتی ہے اسوقت وہ خود نر کو چاہتی ہے تب نر فورًا اسکی طرف رغبت کرتا اور جفتی میں مشغول ہوتا ہے جب تک مادہ کی اپنی شہوت غالب نہ ہو اسوقت تک وہ نر کو اپنے قریب نہیں آنے دیتی مگر یہ کلیہ قاعدہ نہیں بہت حیوانات میں اسکی استثنائیں موجود ہیں بعض حیوانات میں نر زور کرتا اور مادہ کو دبانے کے لئے بھاگتا پھرتا ہے اور زبردستی اسکو پکڑ لیتا ہے مادہ ہر چند انکار کرتی اور اسکی گرفت سے نکلکر بھاگنا چاہتی ہے مگر بوجہ کم طاقتی کے اسکا کچھ بس نہیں چلتا اور نر زبردستی مادہ کو دبا کر اپنی حاجت پوری کر لیتا ہے۔ مگر انسان میں اسکی کیفیت دگرگون ہے نہ مرد کو جائز ہے کہ زبردستی وحشیانہ طور پر عورت پر حملہ آور ہو اور نہ عورت پر جائز ہے کہ جب اسکی اپنی شہوت برانگیختہ ہو اسوقت ہی مرد کو پاس آنے دے بلکہ جب مرد کو شہوت ہو اسوقت فورًا اسکی طلبی پر برضا و رغبت حاضر ہو جائے۔ اگر شہوت پہلے سے نہیں ہے تھوڑی دیر کے مساس اور بوس و کنار اور شیریں گفت و کلام سے جماع کے لئے تیار ہو سکتی ہے اور جب عورت خود چاہے تو مرد کو بھی بلا کسی عذر معقول کے اسکو مایوس الوقت اور شکستہ خاطر نہ کرنا چاہیے۔ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۲۲۳ یعنی عورتیں تمہاری کھیتی ہیں جن سے تم اولاد حاصل کرتے ہو پس اپنی کھیتی میں جسطرح پر چاہو آمد و رفت کرو جیسے چاہو مساس کرو بوس و کنار کرو محبت آمیز باتیں کرو۔ رغبت کیوقت جماع کرو مگر تمام فعل ایسے طریق سے کرو کہ ہر ایک حرکت آئندہ کیواسطے ہر قسم کی خیر و برکت کا باعث ہو یہ انسان کیواسطے بڑی فتنہ اور بلا کا مقام ہے پس ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ سے خوف کھاتے رہو تاکہ شہوت کے مغلوب ہو کر کوئی بیجا حرکت نہ کر بیٹھو اور یقینًا جانو کہ تمکو اللہ تعالیٰ سے جو یوم الحساب کا مالک ہے ملنا ہے اسے اپنے تمام فعل اور ارادہ کی جوابدہی کرنی ہے اور با ایمان لوگوں کو بشارت دو کہ انکے لئے اس جہان میں بھی فلاح ہے۔ اس آیت کا خلاصہ ایک اور آیت میں اسطرح بیان فرمایا وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۱۹ یعنی عورتوں کے ساتھ ایسے طریق سے معاشرت کرو جو فطرتی عقل اور نیک تقاضاؤں کے موافق ہو حدیث یعنی کلام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں اسطرح وارد ہے۔ خِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَآئِهِمْ یعنی تم میں نیک لوگ وہی ہیں جو اپنی عورتوں کے ساتھ نیک ہیں یعنی انکے ساتھ ہمیشہ محبت و شفقت۔ رحم اور موافقت کے ساتھ بسر اوقات کرتے ہیں اور غلبہ شہوت کیوقت کسی قسم کی زبردستی یا بیجا حرکت ظاہر نہیں کرتے اور ہر عورتوں کیلئے تاکید فرمائی ہے کہ ہر حال میں مردوں کی تابعدار ہو کر رہیں تمام رشتہ داروں اور محسنوں کی نسبت اپنے خاوند کی سب سے زیادہ عزت و ادب کریں جب مرد اپنی شہوت پورا کرنیکے لئے بلاوے تو فورًا بلا کسی عذر معقول کے حاضر خدمت ہو جائیں

(۳) جماع سے دوسرا مقصود ایک دنیاوی عیش و انتظام ہے چنانچہ نبی امی محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ ارشاد جاری ہو چکا ہے اَلدُّنْيَا مَتَاعٌ وَّخَيْرُ مَتَاعِهَا الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ دنیا ایک عارضی عیش و آرام کا سامان ہے اور اسکے تمام سامان میں نیک عورت سب سے بڑھکر عیش و آرام کا ذریعہ ہے یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ تمام خانگی امن۔ لذت جماع حصول اولاد و صحت و عورت

دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ

تمپر حرام ہیں۔ اگر ان کے ساتھ تمنے صحبت نہ کی ہو تو تمپر کچھ گناہ نہیں (اگر بیلڑکیوں سی نکاح کرلو) اور تمہاری ہو تمہارے صلبی بیٹیونکی بیبیاں

اسی ایک مسئلہ پر مبنی ہے کہ عورت ہر طرح سے مرد کی فرمانبردار ہے اور جماع ہمیشہ ایسے وقت میں کیا جاوے جبکہ دونوں کو پوری پوری خواہش اور رغبت ہو اور دونوں کی جسمانی۔ اخلاقی۔ دماغی اور روحانی حالت اعلیٰ درجہ پر قایم ہو۔ دراصل نیک اور فرمانبردار عورت کے برابر دنیا میں کوئی لذت اور عیش نہیں۔

(۳) جماع سے تیسرا مقصود آفات شہوانی اور اسکے متعلقہ بے حیائیوں سے بچنا ہے چنانچہ وہ ربانی فیلسوف جسنے کبھی کسی کالج میں تعلیم نہیں پائی تھی بلکہ جو کچھ سیکھا وہ براہ راست اپنے اندرا و صحیفۂ قدرت اور الٰہی فیضان سے حاصل کیا تھا۔ فرماتا ہے کہ عورتیں جوان مرد کیواسطے ایک حفاظت ہیں اَلْمَرْأَةُ نِصْفُ الْاِيْمَان۔ ترمذی۔ قرآن مجید میں نکاح کرنیکا حکم ہے لیکن اگر کوئی شخص افلاس کیوجہ سے عورت کے اخراجات برداشت کرنیکی طاقت نہ رکھتا ہو اسکے لیے صبر کرنے اور روزہ رکھنے کا حکم ہے اور عورت کو مرد کا لباس فرمایا گیا ہے۔ اَلْغَرَض اسمیں کوئی شبہ نہیں کہ عورت اعلیٰ درجہ کے سامان دنیاوی میں سے ہے نفس کی شہوانی خواہشیں اس سے پوری ہوتی اور اولاد کا سلسلہ جاری ہوتا اور ہر طرح کی فحش اور بیحیائی کے کاموں سے پناہ ملتی ہے۔

(۴) جماع سے چوتھا مقصود صحت جسمانی و دماغی و روحانی ہے۔ یہ کلیہ قاعدہ ہے کہ اگر کوئی عضو کچھ عرصہ کیلیے بیکار پڑا رہے تو رفتہ رفتہ زائل اور خراب ہو کر بیکار ہوجاتا ہے یہی حال اعضائے ولادت کا ہے یعنے اگر کوئی خدا ترس مرد یا عورت عدم موجودگی زوج کیوجہ سے انکو بیکار رکھے تو آخرکار یہ اعضا ضعیف اور بیکار ہوجاتے ہیں اور انکے زوال کے ساتھ دیگر اعضائے جسمانی و دماغی بھی فتور پذیر ہوجاتے ہیں قوائے عقلیہ ناقص ہوجاتے۔ جوانمردی اور ہمت کی بجائے بزدلی اور کاہلی آجاتی ہے اور عام لاغری و ضعف طاری ہوجاتے ہیں۔ قوت فکر و غور میں فتور واقع ہو کر انسان مخبوط الحواس اور سادہ لوح بنجاتا ہے۔ جریان۔ اختناق الرحم۔ اختلاج القلب۔ رعشہ۔ خفقان۔ توحش۔ مالیخولیا وغیرہ امراض لاحق ہوجاتے ہیں۔ ان نقصانات اور فسادات کا ثبوت خوجوں کے حالات سے کافی طور پر ملتا ہے۔ کہ خصیوں کے نکالڈالنے سے انکے قوائے جسمانی و دماغی و اخلاقی کا کیا حال ہوجاتا ہے ایسا ہی جو شخص اپنے خصیونکو اپنے مجاہدہ سے بیکار کر بیٹھتا ہے۔ اُسکا حال ہوتا ہے۔ برعکس اسکے ناخدا ترس لوگ عدم موجودگی زوج کیوجہ سے طرح طرح کے مکروہ اور مہلک عادات مثلاً جلق۔ احتلام۔ لواطت۔ زنا وغیرہ میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ یہ غلیظ عادات انکے تمام جسم کو کھوکھلا اور بودا کر ڈالتی ہیں۔ انکی عقل۔ اخلاق۔ اور دین میں سخت فتور واقع ہوجاتا ہے۔ اور منی جیسا بے بہا تخم ہمیشہ کیلیے بیجان اور بیکار ہوجاتا ہے چنانچہ اس قسم کی عادات کے لوگ اکثر اولاد سے مایوس گذرجاتے ہیں اگر کسی ایسے شخص کی اولاد ہو بھی تو نہایت ضعیف اور دایم المرض ہوتی ہے جو اپنے لیے اپنے ماں باپ اور دیگر عزیزوں کیلیے ہمیشہ کی مصیبت رہتی ہے۔ اَلْغَرَض جوانمرد کا مجرد رہنا دو مردم خواروں دانتوں کے درمیان کھڑے ہونا ہے کہ انمیں سے ایک ضرور اسکو نگل جائیگی یہی وجہ ہے کہ اسلام میں تجرد جایز نہیں چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں لَا رَهْبَانِيَّةَ فِي الْاِسْلَام مجرد آدمی اُن پاک انسانی جذبات اور اخلاق کی تکمیل سے بھی بے بہرہ رہجاتا ہے جو خاوند اور باپ اور دادا اور نانا وغیرہ بننے کیجالتمیں حاصل ہوسکتی ہیں عمدہ لباس عمدہ خوراک عمدہ مکانات عمدہ باغات وغیرہ انسان کیلئے دنیا میں باعث اطمینان اور فرحت ہوتے ہیں مگر ایسی صورتوں میں نیک عورت اور اولاد کا ہونا نہایت ضروری ہوتا ہے ورنہ تمام سامان ماتم اور اداسی ... کا باعث ہے ...

منزل ۱

اَصْلَابِكُمْ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۲۳﴾

اور دو بہنوں کا ایک ساتھ نکاح کرنا نیز حرام ہے ہاں جو ہو چکا سو ہو چکا بیشک اللہ غفور اور رحیم ہے۔

کوئی انسانی قوت بالاصل باطل یا بیفایدہ نہیں ہے ہاں اگر اُسکو بیہودہ طور پر استعمال کیا جاے تو بدی میں شامل ہو جاتی ہے اور اگر جائز طریقوں سے استعمال کیا جاے تو کمال اور خوبی میں شمار ہوتی ہے یہی قوت شہوت کا حال ہے اسکو در اصل باطل سمجھنا اور عمداً ہلاک کرنا سخت غلطی ہے ہاں اگر بیہودہ طور پر غلط طریقوں مثلاً جلق، زنا، لواطت وغیرہ میں استعمال کیجاے تو سخت ظلم اور گناہ ہے لیکن اگر معروف طریقوں سے کام میں لائی جاے تو اعلیٰ

دوم کس وقت اور کیسی حالت میں جماع کرنا چاہیے تاکہ بقائے نوع حفظ نفس اور حفظ صحت وغیرہ مقاصد کامل طور پر حاصل ہو سکیں پس واضح ہو کہ اصل جماع کیلئے بہترین وقت اور حالت وہ ہے جبکہ مرد و عورت دونوں پوری پوری صحت کیحالت میں ہوں تمام جسمانی و دماغی قوای صحیح و سالم اور ہر قسم کے فساد اور ضعف سے پاک ہوں کھانیکے بعد اسقدر وقت گذر چکا ہو کہ معدہ کا فعل ہاضمہ قریب الاختتام ہو یعنی کھانیکے بعد قریباً تین گھنٹہ یا زیادہ وقت گذر چکا ہو شہوت خود بخود تیزی اور جولانی پر آئے پہلے دیر تک عورت کے ساتھ بوس و کنار کیا جاے اور محبت آمیز باتوں سے تالیف قلوب کامل طور پر حاصل کیجاے + حیض کیحالت میں جماع کرنا سخت اندیشناک ہے جب خون بند ہو کر زردی کا آنا بھی موقوف ہو جائے اسکے بعد جماع کرنا جائز ہے + شہوت صادق اور کاذب میں امتیاز کرنا ایک نہایت ضروری امر ہے شہوت کاذب کی یہ پہچان ہے کہ اوّل تو اسمیں اصل شہوت کی برابر جوش و قیام نہیں ہوتا بلکہ ضعیف و ناپایدار ہوتی ہے اعضائے مخصوصہ کو ایستادگی اور حرکت پوری زور کے ساتھ حاصل نہیں ہوتی دوم یہ خود بخود برانگیختہ نہیں ہوتی بلکہ بناوٹی طور پر اپنے ارادہ اور خیال سے یا دیگر ظاہری اسباب شراب انڈے تیز مصالحے مچھلی وغیرہ گرم اشیاء کھانیسے یا مقعد کے اندر براز یا کرم کی موجودگی سے یا عضو خاص کو کھجلانے یا ملنے سے پیدا ہوتی ہے سوم یہ کہ شہوت عموماً بد عادات کے مریضوں مثلاً جلق زدوں یا مفلوجوں میں ظاہر ہوتی ہے شہوت کاذب نہایت خفیف اسباب سے پیدا ہو کر معاً جماع پر مستعد کر دیتی ہے یہ نہایت مضر اور خوفناک عادت ہے نہ تو اسمیں حفظ نفس پوری طور پر حاصل ہوتا ہے اور نہ اولاد صحیح اور صالح حاصل ہونیکی امید ہو سکتی ہے اور عام صحت کو اس سے سخت نقصان پہنچتا ہے ایسے اشخاص اکثر نامردی، سرعت انزال، ضعف باہ، کثرت احتلام اور جریان وغیرہ کے شاکی اور یہی ممسک و ملذذ ادویہ کے متلاشی رہتے ہیں اور در اصل ایسے مریضوں کا کوئی علاج نہیں ہوتا بیچارہ غریب طبیبوں عطاروں اور ڈاکٹروں کے دروازوں پر بھٹکتے پھرتے ہیں اور اکثر دغا باز عطاروں اور اشتہاری نسخوں کے شکار ہو جاتے ہیں، غلط فہمی اور اشتہاری طبیبوں کی خود غرضی اور بے ایمانی اُن بیچاروں کو خستہ و خراب حال کر دیتی ہے۔ اُن نادانوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ ہر ایک انسانی فعل اور طاقت کی ایک حد ہے۔ قوت شہوت اس سے مستثنیٰ نہیں ایک جوان صحیح القویٰ اوسطاً ایک یا دو دفعہ فی ہفتہ مجامعت کر سکتا ہے اکثر کیلئے ایک دفعہ فی ہفتہ اور بعض کیلئے ایکدفعہ فی مہینہ کافی ہوتا ہے پس جو شخص اس حساب سے تجاوز کرتا ہو وہ عموماً شہوت صادق پر عمل نہیں کرتا بلکہ شہوت کاذب کی ہی حالت میں مصروف ہو کر اپنی نہایت بیش قیمت مادہ رجولیت کو ضائع کرتا ہے اور آخرکار اس بد اعتدالی کا نتیجہ اسکو بھگتنا پڑتا ہے تمام نباتات ایک موسم میں پھل لاتے اور ایک موسم میں آرام کرتے ہیں یعنی ایک وقت سبزی اپنے اندر سے اگاتی ہے اور ایک وقت [illegible] آرام [illegible] تمام حیوانات کیطرف نظر کرو کہ وہ ایک سال یا چھ مہینہ کے [illegible] موسم اور کتنی دفعہ فی ماہ یا فی ہفتہ جفتی کرتے ہیں اور کسقدر عرصہ اس عمل سے بالکل علیحدہ اور بے خیال رہکر اپنے اعضائے مخصوصہ کو آرام دیتے ہیں [illegible] یا تم اپنے اختلاط کی نسبت یہ خیال کرتے ہو کہ وہ [illegible] جماع کیلئے مستعد ہیں اور کسی [illegible] مہلت اور آرام

وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

اور دوسروں کی منکوحہ عورتیں بھی تم پر حرام ہیں) مگر جو (جنگ میں) تمہارے قبضہ میں آ جائیں تم پر اللہ کا حکم

کی ضرورت نہ پڑے ۔ این خیال است و محال است و جنوں :: جلق اغلام کچھ اور شے ہے اور اصل جماع کچھ اور شے ہے تیسری جواس بارہ میں نصائح میں وہ امپوٹینسی کے ضمن میں بیان کیجا چکی ہیں بس دیکھو بیان امپوٹینسی اور جلق کا مؤلف کے رسالہ اعضائے مخصوصہ میں یا مفید عام میں۔ تمام حیوانات اپنی فطرتی عقل سے کام لیتے ہیں جبتک خود بخود شہوت صادق انپر غالب نہیں ہوتی وہ از خود جفتی کا ارادہ نہیں کرتے اور کسی قسم کی بدعادت سے اس مادہ لذت و بقائے نوع کو خراب نہیں کرتے مگر انسان پر افسوس کہ ایسے معاملہ میں اُسنے اپنی فطرتی عقل سے کام نہیں لیا۔ ہزارہا تدبیر شہوت کاذب افروختہ کرنیکی ایجاد اور طرح طرح کی بدفعلیاں اختیار کیں۔ ہند یونان کی پرانی کتب بھی ممسک ملذذ ادویات سے پر ہیں۔ اُنہوں نے ہزارہا بنی نوع کو دھوکہ میں ڈالکر برباد کر دیا ہے۔ اخبارات میں جسقدر اُن ادویہ کے اشتہارات شایع ہوتے ہیں شاید اور کسی مضمون یا مطلب کی نسبت شایع نہیں ہوتے مگر ڈاکٹری کتابوں میں اس بیہودہ اشاعت پر کوئی تنبیہ نہیں ہوتی۔ اور کبھی کا بجوئیز ربانی طور پر اس معاملہ میں خیانت ہوتی ہے اسلئے میں اپنے ناظرین کو خاص طور پر توجہ دلاتا ہوں کہ ایسے ضروری مضمون کو بہت غور اور توجہ سے پڑھیں اور اُسکی حتی الوسع اشاعت بھی کریں تاکہ عندالناس مشکور اور عنداللہ ماجور ہوسکیں ایسے مضامین کی اشاعت میں تمام بنی نوع کی ہمدردی اور بہبودی متصور ہے

تمہیدی بیان سے یہ تو معلوم ہوچکا ہے کہ جماع کے قریب جو اخلاقی اور روحانی حالت مرد اور عورت کی ہو اُسکا اثر نطفہ کیساتھ اولاد پر ضرور پہنچتا ہے اور جب مرد و عورت ایک جگہہ ہیں تو جماع کیلئے کوئی دن یا کوئی وقت مقرر نہیں ہو سکتا اسلئے اُنکا ہمیشہ خاص محبت اور الفت کے ساتھ ہو کر رہنا نہایت ضروری امر ہے۔ اگر کم الفتی یا ناموافقت کیحالت میں جماع واقع ہوگا تو اس سے اولاد میں طرح طرح کے نقصانات یا بدعادات پیدا ہونیکا اندیشہ ہے۔ کون ماں باپ ہے جو چاہے اولاد کے حق میں اندھا یا لنگڑا یا لولا یا ناقص الخلقت یا بدحواس یا بدخلق ہونا عمداً پسند کرسکے مگر اپنی نادانی اور بیخبری کیوجہ سے اپنی اولاد میں طرح طرح کے نقصانات پیدا کر دیتے ہیں۔ خواہش تو ہر ایک ماں باپ کی یہی ہوتی ہے کہ اُسکی اولاد نہایت حسین قوی تندرست۔ دانشمند اور نیکبخت پیدا ہو مگر اکثر اعمال ایسے کر بیٹھتے ہیں کہ نتیجہ سراسر اُسکے خلاف ہوتا ہے۔ طرز معاشرت کی خرابی کا اثر نہ صرف اولاد ہی پر پہنچتا ہے بلکہ ماں کی صحت پر بھی بہت برا اثر مرتب کرتا ہے اکثر قوموں و مذہبوں میں عورت کیلئے خاوند کی خاص عزت اور اطاعت کی بڑی تاکید ہے۔ اُدھر خاوند کیلئے خاص محبت رحم اور شفقت کے ساتھ عورت کے رکھنے اور پرورش کرنیکا حکم ہے یہی مسئلہ تمام حسن معاشرت کی جڑ ہے چنانچہ قرآن مجید میں اس بارہ میں اسطرح ارشاد ہے اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ۭ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ۭ یعنی مرد عورتوں کے محافظ اور سردار ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خاص خاص قوای میں بعض مردوں کو بعض عورتوں پر فضیلت عطا فرمائی ہے اور وہ اپنے مال عورتوں کی پرورش میں صرف کرتے ہیں۔ پس چونکہ مرد عورتوں پر فضیلت رکھتے ہیں اور اُن کی پرورش کرتے ہیں اسلئے نیک بخت وہی بیبیاں ہیں جو اپنے خاوندوں کی تابعدار ہیں —

۵۔ حصان کے معنے ہیں منع کرنا۔ قلعہ کا نام اسیواسطے ہے کہ وہ غیر لوگوں سے منع کرتا ہے اسیطرح جس شہر پناہ والے شہر کو مدینہ حصینہ کہتے ہیں حصان کہوڑا جو مالک کو دشمن کی گرفت سے روکے۔ حصان پارسا عورت جو اپنے آپ کو بدکاری سے روکے۔ قرآن مجید میں لفظ احصان مفصلہ ذیل معنوں میں آیا ہے (۱) پارسا جیسے محصنت غیر مسافحات میں (۲) خاندانی لونڈی جیسے والمحصنات من النساء میں (۳) آزاد مرد و عورت جیسے وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ میں ۔۔ اس آیت میں محصنت سے مراد خاوند والی عورتیں ہیں۔ پس اس آیت کا یہ مطلب ہوا کہ تم پر خاوند والی عورتوں کے ساتھ نکاح کرنا حرام ہے

ملا وہ شوہردار عورتیں جو جہادوں کے موقعہ پر تمہارے قید میں آ جائیں حلال ہیں۔

وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ فَمَا

تم پر حرام ہے ان کے علاوہ تمہیں حلال ہیں کہ اپنی مالوں سے پارساؤں کی طریق پر نہ کہ شہوت پرستوں کیطرح عورتیں طلب کیا چاہو پھر جنسے

اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ

تم لطف صحبت اٹھالو تو انکو انکا مہر جو مقرر ہوا ہے ادا کردو ہاں ٹھہرائے پیچھے آپس کی رضامندی سے کچھ کمی بیشی کرلو تو

اور بس پردہ اُن کے مال و متاع کی حفاظت کریں اور اس چیز کی حفاظت کریں جس کی حفاظت کا خدا نے حکم دیا ہے -

ایک حدیث شریف میں وارد ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں کسی دوسرے شخص کے لئے سجدہ کرنیکا

حکم کرتا تو عورت کیلئے یہ حکم کرتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کیا کرے - اسلام میں سجدہ کرنا اپنی انتہا درجہ کی ذلت اور دوسرے کی

اعلےٰ درجہ کی عظمت ظاہر کرنا اور اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں سے اُسکے آگے جھک جانا ہوتا ہے اسکی سوائے ذات باری کے

اور کسی کیواسطے سجدہ کرنا جایز نہیں تو گویا اس حدیث شریف کا دوسرے الفاظ میں یہ مطلب ہے کہ عورت پر اس درجہ کی تابعداری اور

خدمتگزاری اپنے خاوند کے لئے واجب ہے جو دوسرے کسی شخص کے لیئے واجب نہیں -

اور مرد پر خاوند کیلئے خوش خلقی محبت - رحم اور عفو کی تاکید ہے الغرض عورت میں وفاداری اور اطاعت اور مرد میں عفو اور محبت

کا ہونا تمام حسن معاشرت کی بنیاد ہیں - اور حسن معاشرت پر تمام مقاصد جماع کا کامل طور پر حاصل ہونا منحصر ہے -

چہارم طبی طور پر کثرت ازدواج جایز ہو سکتا ہے یا نہیں - اسکا جواب مختصر لفظوں میں تو یہی ہے کہ جایز بلکہ بعض حالتوں میں

ضروری ہوتا ہے اس اختصار کی تفصیل حسب ذیل ہے - التنز

اس مضمون کے حصہ اول میں بیان کیا جاچکا ہے کہ جماع کے چار مقاصد ہیں اول بقائے نوع - دوم حفظ نفس سوم حفظ صحت

۵۱ یعنی مہر اور دعوتوں وغیرہ پر مال صرف کرکے جو عورت نکاح میں لائی جاہو اسمیں محض مستی نکالنا مد نظر نہ ہو جیسا کہ رسم متعہ میں کیا جاتا ہے بلکہ

ہمیشہ کیواسطے اپنی بیوی بناکر رکھنا مد نظر ہو - اسمیں اس صورت زنا کی تردید ہے جو عرب میں نکاح متعہ کے نام سے مشہور تھا جسکے رو سے کوئی مرد کسی عورت

کو کچھ روپیہ دیکر کچھ وقت کیلئے اپنے پاس رکھ سکتا تھا جیسا کہ فی زمانہ رنڈی بازی کا دستور ہے محض فرق اسقدر ہے کہ پہلے یہ دستور عام تھا

اور اب محض بازاری کسبیوں یا بدکار خانگیوں میں محدود ہے چونکہ متعہ اسلام سے خارج ہے اسلئے متاعی عورت اور اُسکی اولاد کے حقوق

میراث وغیرہ کے متعلق کچھ نہیں بیان فرمائے گئے ۵۲ استمتاع کے لغوی معنی حظ یا نفع اٹھانا ہے پس اس آیت کا یہ مطلب ہوا کہ جس چیز کے عوض

میں تم منکوحہ عورتوں سے حظ اٹھاؤ وہ انکا اجر مفروضہ ہے اسکو ادا کرو اس حکم میں دو رسومات باطلہ کی اصلاح ہے اول تو یہ کہ عرب

مہر کو واجب الادا خیال نہ کرتے تھے اسلام نے اسکی ادائیگی واجب فرمادی دوم یہ کہ اجل بیہودہ طور پر جو وسعت خاوند سے زاید مہر مقرر

کردیا جاتا ہے اس سے اسکا ابطال ثابت ہوتا ہے قرآن مجید نے مہر کی مقدار مقرر نہیں فرمائی مگر اسکی ادائیگی مباشرت کے بعد فرض کردینے

سے ظاہر ہے کہ وہ اسقدر ہو جسکو خاوند ادا کرسکے - امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اسکی اقل مقدار دس درہم ہے جو تخمیناً پونے چار روپیہ کے برابر

ہوتے ہیں مگر امام شافعیؒ کے نزدیک اس کی کوئی حد نہیں خواہ ایک پیسہ ہی ہو یا کچھ اور - احادیث سے ثابت ہے

کہ بعض عورتوں کا مہر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعلیم قرآن مقرر فرمایا تھا - ۱۲ ۵۳ یعنی مہر چونکہ حظ

نفس کے عوض میں یہ رقم مقرر ہوتی اور مباشرت کے بعد واجب الادا ہوجاتی ہے اسلئے اسکا نام اجر ہوا اور مقامات

قرآنی پر اجر کا لفظ بمعنی مہر آیا ہے مثلاً آیت ذیل میں لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ

بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۲۴﴾ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ

کوئی گناہ نہیں　تحقیق　اللہ علیم　و حکیم ہے　۔ اور جسکو مقدور حاصل نہو کہ عفیفہ　مومنہ

يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

عورتوں سے نکاح کرسکے　تو مومنہ لونڈیوں میں سے جو تمہارے قبضہ میں آئی ہوں　نکاح کرے　اور اللہ تمہارے

چہارم فحش عادات مثلاً حلق اغلام لواحت زنا وغیرہ سے بچنا۔ اگر ان تمام مقاصد پر علیحدہ علیحدہ یا مجموعی طور پر نظر ڈالکر دیکھا جائے تو کثرت ازدواج نہ صرف جایز بلکہ اکثر حالتوں میں ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اگر بقائے نوع کے لحاظ سے دیکھا جائے تو صاف ظاہر ہے کہ اگر ایک عورت سے اولاد حاصل نہیں ہوتی اور اس نکاح سے جو پہلا مقصود تھا یعنی بقائے نوع فوت ہوتا ہے تو سوائے اسکے اور کیا ہو سکتا ہے کہ دوسرے نکاح کی تجویز کیجائے یا اگر پہلی عورت کسی ایسے مرض میں مبتلا ہو گئی ہے جو لا علاج ہے کہ جسکی وجہ سے جماع محال یا نامناسب ہو گیا ہے تو تمام مقاصد جو نکاح سے مطلوب تھے حاصل نہیں ہو سکتے پھر ایسی صورت میں کسطرح ایک جوان باثروت آدمی کو ہمیشہ کی مایوسی۔ بدحالی اور بے اولادی پر مجبور کیا جا سکتا ہے قطع نظر اتفاقی اسباب کے عام طور پر بھی مرد کیلئے ایک سے زیادہ ازدواج جایز ہو سکتے ہیں کیونکہ اول تو عورت پر حیض و نفاس کے ایام ایسے ہیں جو اسکو قطعاً مرد سے علیحدہ کر دیتے ہیں۔ دوم طبی طور پر قرار حمل کے بعد اور اختتام زمانہ رضاعت تک جماع نامناسب ہے جو دو یا تین سال کا زمانہ خیال کیا جا سکتا ہے سوم عورت میں قابلیت جماع اوسطاً پینتالیس ۴۵ برس تک رہتی ہے اور مرد میں ساٹھ برس تک۔ اسی اور نوے برس تک کے بوڑھے مرد کے اولاد اکثر دیکھنے اور سننے میں آتی ہے مگر ساٹھ برس سے اوپر عورت کے اولاد ہونا ایک نہایت ہی شاذ و نادر ماجرا ہے اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مرد کو زیادہ عورتیں کرنیکی اجازت دیجاتی ہے تو عورت کو ایک سے زیادہ خاوند کرنیکی بھی اجازت ملنی چاہیئے۔ اس سوال کی بنیاد سراسر سطحی خیالات اور بیغوری پر معلوم ہوتی ہے۔ اول تو عورت اپنے خاوند سے علیحدہ ہو کر اولاد کی خواہش ہی نہیں کر سکتی کیونکہ اولاد کی پرورش اور تعلیم وغیرہ کل تمام بالعموم مرد پر ہی ہے دوم مردوں میں ایسے امراض جو اسکو جماع کے ناقابل کر دیں اور لا علاج بھی ہوں ایسے شاذ و نادر ہیں کہ عدم کے برابر ہیں جسکا کلیہ قواعد مرتب کرنیکے وقت خیال کرنا سراسر فضول ہے مگر ان ہر دو صورتوں کا علاج اسلام میں طلاق رکھا گیا ہے یعنے بالفرض عورت کو اولاد کی [illegible] اور اس وجہ سے اپنے موجودہ خاوند سے ہمیشہ رنجیدہ خاطر اور مایوس الوقت رہتی ہے اور اس سے علیحدگی چاہتی یا اسکو کسی حقیقی مرض کی وجہ سے قطع تعلق کی طلبگار ہے تو وہ طلاق کی درخواست کر سکتی ہے جسکو خلع کہتے ہیں۔ سوم قطع نظر ان نقصانات کے بہت سی ہیں جو عورتوں کو ایک مدت تک جماع کے ناقابل کر دیتے ہیں مثلاً حیض نفاس۔ حمل۔ رضاعت۔ چہارم عورت کی وہ مدت عمر [illegible] وہ قابل جماع رہتی ہے مردوں [illegible] دو تہائی [illegible] ہے پنجم [illegible] اور اکثر [illegible] اور اسکے بر عکس [illegible] اور انکے [illegible] فطرتاً اسی قابل ہیں۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بِاِيْمَانِكُمْ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ

ایمانوں کو جانتا ہے بعض تمہارے بعض سے ہیں پس اُن کے مالکوں کے اذن سے اُنکے ساتھ نکاح کرلو اور نیکنامی کے طریق پر

مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ

انکا مہر انکو ادا کرو وہ عفیفہ بنکر رہنے والی ہوں نہ کہ کسبیوں کیطرح مستی نکالنے یا چھپے یار کرنیوالی [1] پس جب قید نکاح میں آجائیں پھر

طرح پچاس سال کو پہنچکر ناقابل جماع ہو جاتے ہیں کیا اگر ایک عورت بہت سے خاوند کرے تو ان تمام کی پرورش کرے گی۔

ششم۔ کیا کوئی ایسی تدابیر ہیں جن سے والدین لڑکوں یا لڑکیوں کی پیدایش پر قادر ہو سکیں؟ اگرچہ انسان کی بارہ میں قطعی اور یقینی طور پر اس سوال کا ابھی تک فیصلہ نہیں ہوا لیکن دوسرے حیوانات پر قدرتی اور مصنوعی تجربوں سے ہزارہا بار مفصلہ ذیل قواعد کا صحیح ہونا ثابت ہو چکا ہے۔ (۱) اگر مرد کا نطفہ عورت کے اوّدم کی نسبت زیادہ قوی اور جاندار ہے تو اُسکا مادہ غالب آکے لڑکا بنا دیتا ہے اور برعکس اسکے اگر عورت کا اوّدم قوت اور صحت میں غالب ہے تو لڑکی بنتی ہے اس قاعدہ کا تجربہ صدہا مویشیوں پر اسطرح کیا گیا ہے کہ پچاس جفت اس قسم کے جمع کئے گئے ہیں جن میں نر زیادہ عمر اور قوی تر تھا اور مادہ خورد سال اور کمزور تھی۔ ایسی صورت میں نر اولاد کی تعداد مادہ کی نسبت زیادہ رہی اور جسقدر نر قوت اور صحت میں زیادہ تر تھے اُسی قدر مقابلتاً نروں کی تعداد زیادہ دیکھی گئی۔ برعکس اسکے پچاس جفت اس قسم کے جمع کئے گئے ہیں جن میں نر خورد سال اور کمزور تھا اور مادہ پوری جوان اور قوی تھی تو ایسی صورت میں مادہ اولاد کی تعداد نر کی نسبت زیادہ رہی اور جسقدر مادہ عمر اور طاقت میں زیادہ تھی اُسیقدر اُسکی اولاد میں مادہ بچوں کی تعداد زیادہ دیکھی گئی۔ (۲) ایام حیض سے جسقدر قریب تر جماع واقع ہو اسیقدر مادہ بچوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے اور جسقدر دیر کے بعد ہو اُسیقدر نر بچوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔ اسکی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ حیض کے قریب اوّدم اوویری کے قریب فلوپین ٹیوب میں ہوتا ہے اسپرمے ٹازوآ کو ایک فاصلہ بعید طے کر کے اس تک پہنچنا پڑتا ہے جسوجہ سے بہت کم تعداد سپرمے ٹازوآ اوّدم سے ملتی ہے اور اوّدم غالب ہو کر لڑکی بنتی ہے برعکس اسکے اگر حیض کے بعد کچھ مدت گذر جائے تو اوّدم رحم میں آپہنچتا ہے جس پر زیادہ تعداد سپرمے ٹازوآ کی حملہ آور ہو کر لڑکا بنا دیتی ہیں اور وجوہات بھی بطور شرح پیش کی گئی ہیں جنکا اس کتاب میں بیان کیا جانا خلاف محل معلوم ہوتا ہے۔ (۳) جسقدر [illegible] اور فاعلان ہو اُسیقدر لڑکیوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔ یہ ایک عجیب مسئلہ ہے اسکا ثبوت تمام حیوانات اور نیز انسان کے حالات دیکھنے سے ہے اسکی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ آسودگی اور فراغت کے ایام میں عورتیں زیادہ خوش وقت اور خوش باش رہتی ہیں اور زیادہ قوی اور تندرست ہو جاتی ہیں اسلئے انکا اوّدم زیادہ قوی اور جاندار ہونیکی وجہ سے لڑکیاں زیادہ پیدا ہوتی ہیں برعکس اسکے قحط اور مصیبت کے ایام میں محنت اور تکلیف زیادہ پہنچتی ہے اور لطافت کا اثر زیادہ ہو جاتا ہے اسلئے مقابلتاً انکا اوّدم کمزور اور بیجان پڑ جاتا ہے اور مرد کے سپرمے ٹازوآ غالب آکر لڑکوں کی زیادہ پیدائش کا موجب

[1] یعنی بوشیدہ دوست [illegible] جیسا کہ [illegible] زمانہ جاہلیت میں تھی کی طرح محض مستی نکالنا [illegible] وقت معین کیلئے [illegible]
[illegible] کی نیت سے [illegible] حقوق تمام معاشرت [illegible]
[illegible] موافقہ [illegible] کا حکم [illegible] علی ابن ابی طالب [illegible] روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible]
[illegible]

نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ وَاللّٰهُ

سزا نہیں کرتی لگیں تو ایر حرعورتوں کی نسبت نصف سزا ہے۔ یہ اُسکے واسطے ہے جو تم میں سے گناہ سے ڈرتا ہے اور اگر صبر کرو تو تمہارے واسطے بہتر ہے اور اللہ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۵﴾ يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ وَاللّٰهُ

غفور و رحیم ہے۔ اللہ چاہتا ہے کہ تم سے بیان کر دے اور تمسے پہلے جو لوگ ہو گزرے اُنکی سنتیں تمہیں بتا دے اور تمہاری طرف رجوع کرے

عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۶﴾ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا

اور اللہ علم و الا حکمت والا ہے اور اللہ ارادہ کرتا ہے کہ تم پر رجوع کرے پر جو لوگ شہوتوں کے تابع ہیں وہ چاہتے ہیں کہ بڑی خواہش کے ساتھ اُدہر

عَظِيْمًا ﴿۲۷﴾ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ﴿۲۸﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا

طرف جھک پڑو۔ اللہ ارادہ کرتا ہے کہ تمہارا بوجھ ہلکا کر دے اور انسان ضعیف پیدا کیا گیا ہے اے لوگو جو ایمان لائے ہو اپنے مال آپس میں

اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿۲۹﴾

باطل طور پر نہ کھاؤ ہاں تمہاری آپسکی رضامندی سے تجارت میں جو حاصل ہو اور اپنی جانوں کو ہلاک مت کرو[۵۱] تحقیق اللہ تمپر رحیم ہے[۵۲]

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾ اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ

جو سرکشی اور ظلم سے ایسا کرے گا ہم اُسکو آگ میں داخل کریں گے۔ اور یہ اللہ پر آسان ہے[۵۳] اگر تم کبیرہ گناہوں سے بچو جن سے تمہیں منع

ناظرین اس بات کو یاد رکھیں کہ یہ ہر سہ اصول جو بیان کئے گئے کلیہ یا عامہ نہیں بلکہ مقابلتاً ہیں جنکا ثبوت بتجربۂ حیوانات کے حال سے ہم پہونچ چکا ہے۔

۵۱ گویا کہ دھوکہ یا ظلم سے باطل طریق پر ایک دوسرے کا مال کھانا اپنے آپ کو ہلاک کرنا ہے پس ایسا مت کرو ہر قسم کی خیانت چوری رشوت ستانی رہزنی۔ قماربازی جھوٹے اشتہارات جاری کر کے روپیہ کمانا۔ ناقص مال پوری داموں پر بیچنا وغیرہ۔

۵۲ اللہ پر مشکل نہیں کیونکہ وہ تمام صفات کاملہ کا مجموعہ ہے بد پر عذاب نازل کرنا اور نیک پر رحمت۔ جو محض رحیم ہی رحیم ہو اُسکے لئے یہ مشکل ہے۔ ۵۳ کبائر اور صغائر میں کیا تمیز ہے اس سوال پر مفسرین نے بہت طول و طویل بحثیں کی ہیں اور ہر ایک صاحب نے اپنے ثبوت میں آیات و احادیث سے دلائل پیش کرتے ہیں جنکا آخری فیصلہ نہایت دشوار ہو گیا مگر ہمکو کبیرہ صغیرہ گناہوں کی پہچان اس آیت میں ہی صاف نظر آتی ہے۔ کبائر کی تعریف اس آیت میں یہ درج ہے مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ یعنی جس بات سے منع فرمایا گیا ہے پس ممنوعات و منہیات جن سے قرآن مجید منع فرماتا ہے کبیرہ گناہوں میں داخل ہیں پھر صغیرہ گناہ کیا ہوئے۔ صاف ظاہر ہے کہ وہ کبیرہ گناہوں کے مقدمات و مبادیات ہوئے جنکی مناہی علیحدہ طور پر قرآن کریم میں نہیں۔ مثلاً حکم ہے کہ لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤى [۱۷/۳۲] پس زنا کرنا تو کبیرہ گناہوں میں سے ہوا۔ اور اسکے مبادیات یعنی ارادی بد سے کسی طرف جانا کسی کے ساتھ خفیہ سازش کرنا کوئی طمع یا دلیجوئی کی بات پیش کرنا۔ و لیز اپنی کامیابی کے لئے تدابیر سوچنا وغیرہ صغیرہ گناہ ہوئے غیر عورت کی طرف نظر شہوت سے دیکھنا ممنوع ہے۔ تو کبیرہ گناہ ہوا اسکے مقدمات یعنی اسی نیت سے کسی طرف جانا یا خاص تدابیر کرنا صغیرہ گناہ ہوئے۔ چوری کرنا ممنوع ہے اسلئے کبیرہ گناہوں میں داخل ہے اسکے مبادیات یعنی امیر کے گھر کی بابت حالات دریافت کرنا۔ نقب کے موقعہ سوچنا یا نقب مناسب معلوم کرنا۔ خاص خاص لوگوں سے سازشیں کرنا صغیرہ گناہوں میں داخل ہیں پس جسنے ابتدائی محنت اور صغائر کو ملیامیٹ کر دیا اور نہائی گناہ سے باز رہا اسیطرح اللہ تعالیٰ بھی ان صغائر کو ملیامیٹ کر کے اُسکو رحمت و مغفرت کے ساتھ عزت اور کامیابی

نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ﴿۳۱﴾ وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ لِلرِّجَالِ

ہم تم سے تمہاری بدیاں دور کر دینگے اور تمکو عزت کے ساتھ مقامات عزت میں داخل کرینگے۔ اور اُسکی تمنا مت کرو جو بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے

نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ وَسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ

مردوں کیلئے اُسمیں حصہ ہے جو انہوں نے کمایا اور عورتوں کیواسطے اُسمیں سے جو انہوں نے کمایا۔ اور الله سے اُسکے فضل کا سوال کرتے رہو تحقیق الله ہر چیز کو

عَلِيْمًا ﴿۳۲﴾ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ

جانتا ہے۔ اور ہمنے اُس چیز میں سے جو والدین چھوڑ مریں یا قرابتی ہر ایک کے وارث بنائے ہیں جن لوگوں نے تمہارے ساتھ عہد کر لیا ہو اُنکو اُنکا حصہ

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ﴿۳۳﴾ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

تحقیق الله ہر شے پر شاہد ہے۔ مرد عورتوں پر حاکم ہیں بسبب اسکے کہ الله نے بعض (مردوں) کو بعض عورتوں پر فضیلت دی ہے اور

وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ

بسبب اسکے کہ وہ اپنے مالوں سے صرف کرتے ہیں پس نیک بیبیاں وہ ہیں جو فرمانبرداری کرنیوالی اور الله کی حفاظت کے سبب (مال) غیب

فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا

کی حفاظت کرنیوالیاں ہیں جن عورتوں کی سرکشی سے تمہیں ڈر ہو تو اُنکو (پہلے) سمجھاؤ پھر اُنکو خوابگاہوں میں علیحدہ چھوڑ دو پھر اُنکو مارو پس اگر تمہاری

ع ۵/۲

سے یوروپ اور انگلستان میں کوئی عورت اپنے نام سے کوئی معاہدہ نہیں کر سکتی جائداد کی مالک نہیں۔ اگر نفقہ کا دعوٰی کرے تو وہ دعوٰی مسموع نہیں۔ شوہر کے ایام مفارقت میں جو کچھ کماوے وہ سب شوہر کا۔ خیانت مجرمانہ میں مجرم نہیں۔ موسٰی اور یعقوبؑ نے جو کامل نبی تھے اپنے اپنے نکاح کے حق الخدمت کا نفع عورت کو سوا دوسرے کو پہنچایا جیسا کہ پیدائش ۲۴ و ۲۳ باب اسموئیل ۱۸ و ۲۵ باب اور یشوع ۱۵ باب سے ظاہر ہے۔ عرب میں بھی عورتوں کے حقوق کچھ نہ تھے بلکہ اُسپر بہت جبر کیا جاتا تھا قرآن مجید نے مرد و عورت کے حقوق معقول طور پر قایم فرمائے اول تو سورۂ نساء میں ہے لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ۱۹ تمہارے لئے حلال نہیں کہ زبردستی عورتوں کے ورثا ہو جاؤ اسمیں اس ظالمانہ دستور کی اصلاح ہے جو عرب میں رائج تھا کہ بیوہ عورت پر اُسکے خاوند کے ورثاء میں سے کوئی شخص پلہ ڈالدیتا پھر خواہ اُسکو خود رکھتا یا اُسکا مہر آپ لیکر دوسرے سے نکاح کر دیتا سورہ بقر میں ہے وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۲۲۸ معقول طریق پر عورت کیواسطے وہی حق ہے جو اُنپر ہے۔ اسمیں اُن جابرانہ رواجوں کی تردید ہے جن میں عورت کوئی چیز نہیں سمجھی جاتی تھی اس آیت میں مردوں اور عورتوں کا حق اپنی اپنی کمائی میں مقرر فرمایا گیا ہے اسمیں یوروپین رواج کی تردید ہے جسمیں عورت کی کمائی خاوند کا ہی مال محسوب ہوتی ہے پھر سورہ نساء میں ہے وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ۴ اور عورتوں کو اُنکے مہر خوشی سے ادا کر دو۔ اسمیں اُس بے انصافی کی اصلاح ہے کہ عورت کی بجائے اُسکا مہر اُسکے ماں باپ یا دیگر ورثا کو دیا جاتا تھا۔ اب بھی بہت سی قوموں میں ایسا ہی رواج ہے۔

سے تقسیم میراث کا بیان پہلے ہو چکا ہے ۱۲ تا ۱۴ کی تفسیر میں۔

سے ان آیات سے امام مالکؒ و امام شافعیؒ وغیرہ نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اگر مرد نان و نفقہ نہ دیسکے تو نکاح فسخ کر دیا جائے اور جو عورت بلا حجت شرعی خود سری اور نافرمانی کرتی رہے سمجھانے علیحدہ کرنے اور سرزنش سے بھی باز نہ آوے تو اُسکو نان و نفقہ دینا پھر واجب نہیں توراۃ میں ہے کہ خدا تعالیٰ نے حوا کو کہا کہ میں تمکو رعیت بناؤنگا اور مرد کو تم پر حاکم۔ لہ حدیث شریف میں حکم ہے کہ بہت نرمی سے مارے

إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا ﴿٣٤﴾ وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ

تحقیق اللہ بڑے علو اور کبریائی والا ہے ۵ اور اگر انکو میاں بی بی کو درمیان کھٹ پٹ کا خوف ہو تو ایک پنچ اُسکے لوگوں میں سے اور ایک پنچ اُسکے

أَهْلِهَا إِنْ يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللَّهُ بَيْنَهُمَا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا خَبِيرًا ﴿٣٥﴾ وَاعْبُدُوا اللَّهَ

لوگوں میں سے مقرر کرو اگر وہ دونوں اصلاح چاہتے ہیں تو اللہ اُن دونوں کو درمیان موافقت پیدا کر دیگا تحقیق اللہ علیم و خبیر ہے اور اللہ کی عبادت کرو

وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ

کسی شے کو اُسکا شریک مت ٹھہراؤ والدین اور قرابت والوں اور یتیموں مسکینوں اور رشتہ دار پڑوسی اور اجنبی پڑوسی

وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ

اور ہم صحبت سے اور مسافر سے اور لونڈی و غلام سے جنپر تم قابض ہو ۵۱ بھلا سلوک کرو تحقیق اللہ کسی

مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا ﴿٣٦﴾ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُونَ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ

اکڑباز شیخی بگھارنیوالے کو دوست نہیں رکھتا جو بخل کرتے اور لوگوں کو بخل کرنیکا امر کرتے اور جو اللہ نے اپنے فضل سے انکو دیا ہے اُسکو

مِنْ فَضْلِهِ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا ﴿٣٧﴾ وَالَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ رِئَاءَ النَّاسِ

چھپاتے ہیں۔ ایسے کافروں کیواسطے رسوا کرنیوالا عذاب ہے۔ اور جو اپنے مالوں کو لوگوں کو دکھانیکے واسطے خرچ کرتے اور

وَلَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَنْ يَكُنِ الشَّيْطَانُ لَهُ قَرِينًا فَسَاءَ قَرِينًا ﴿٣٨﴾ وَمَاذَا عَلَيْهِمْ

اللہ و یوم آخرت پر ایمان نہیں لاتے ہیں اور جسکا ساتھی شیطان ہو گیا پس وہ بہت ہی برا ساتھی ہے اور انپر کیا ہو جاتا

لَوْ آمَنُوا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللَّهُ وَكَانَ اللَّهُ بِهِمْ عَلِيمًا ﴿٣٩﴾ إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ

اگر وہ اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان لے آتے اور جو اللہ نے انکو دیا ہے اسمیں سے خرچ کرتے اور اللہ انکو جاننے والا ہے تحقیق اللہ ایک ذرہ بھر

مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٤٠﴾ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا

ظلم نہیں کرتا اور اگر بھلائی ہو تو اُسکو بڑھاتا اور اپنے پاس سے اجر عظیم دیتا ہے۔ پس کیا حال ہو گا جب ہم ہر ایک

مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا ﴿٤١﴾ يَوْمَئِذٍ يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَعَصَوُا

امت میں سے شاہد لے آئینگے اور تجھکو ان لوگوں پر بطور شاہد لائیں گے اس روز وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور رسول کی نافرمانی کی

الرَّسُولَ لَوْ تُسَوَّىٰ بِهِمُ الْأَرْضُ وَلَا يَكْتُمُونَ اللَّهَ حَدِيثًا ﴿٤٢﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

آرزو کریں گے کہ کاش وہ زمین کے برابر کر دیئے جائیں اور اللہ سے کوئی بات چھپا نہ سکیں گے ۵۵ اے لوگو جو ایمان لائے ہو

منزل ۱

۵۱ یعنی اپنی بڑائی اور بزرگی کے نشہ میں آکر ظلم اور سختی کی جیسے نہ بڑھو بلکہ اپنے خدا کو یاد کرو جو سب سے زیادہ علو اور بڑائی والا ہے اور کیسا حلیم و غفور اور رحیم ہے۔ ۵۲ مثلاً ایک کا سفر ساتھی یا ایک محکمہ میں کام کرنیوالے لوگ ہم جماعت طلبا ایک کمپنی کے سپاہی وغیرہ ۱۲

۵۳ مثلاً خادم ملازم مویشی اور پنجاب رواجی ملکیت ہوں۔ ۵۵ اسکے یہ آیت ظاہراً اُس آیت کے خلاف معلوم ہوتی ہے جسمیں کفار کا قول [illegible] مگر حقیقت میں کچھ اختلاف نہیں کفار زبان سے کچھ کہیں اللہ کو تو اصل حال معلوم ہے اور زبان کے [illegible] الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ إِنَّمَا تُجْزَوْنَ [illegible] حَتَّىٰ إِذَا مَا جَاءُوهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَجُلُودُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۱۲

لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِىْ سَبِيْلٍ

مسجد کے قریب مت جاؤ جب تم نشہ میں ہو یہانتک کہ جو کچھ تم کہتے ہو اسکو سمجھنے لگ جاؤ اور نیز جب نہانے کی حاجت ہو یہانتک کہ

حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ

غسل کرلو ہاں راستے چلتے جانیکا مضایقہ نہیں اور اگر تم مریض ہو یا مسافر یا کوئی تم میں سے پاخانہ پیشاب سے آوے یا عورتوں سے

النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ اِنَّ اللّٰهَ

ہم صحبت رہے ہو اور پانی نہ پاسکو تو پاک مٹی سے مسح کرلو پس اپنے چہروں اور ہاتھوں کا مسح کرو تحقیق اللہ معاف کرنے والا

كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۴۳﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَ

اور بخشنے والا ہے۔ کیا تو نے ان لوگوں کیطرف دیکھا جنکو کتاب کا کچھ حصہ دیا گیا وہ گمراہی خریدتے اور

يُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ﴿۴۴﴾ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا وَّكَفٰى بِاللّٰهِ

چاہتے ہیں کہ تم بھی راستہ سے بہک جاؤ۔ اور اللہ تمہارے دشمنوں کو خوب جانتا ہے اور اللہ ہی والی کافی ہے اور اللہ ہی مددگار

نَصِيْرًا ﴿۴۵﴾ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا

کافی ہے بعض یہودی کلام کو اپنے محل و موقعہ سے بدل ڈالتے اور کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور نافرمانی کی

وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّۢا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِى الدِّيْنِ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا

اور سن نا سنا اور راعنا (یہ سب کچھ) زبانوں کو مروڑ کر اور دین میں طعنہ زنی کے طریق سے کہتے ہیں اور اگر وہ یہ کہتے کہ ہم نے سنا اور مانا

لہ یہ نشہ خواہ شراب۔ افیون بھنگ دھتورہ وغیرہ منشیات کا ہو خواہ مرض یا غلبہ نیند کا تاکہ غلطی سے کچھ کا کچھ نہ کہہ بیٹھو پس جب نشہ کی حالت ہو یا غسل کی حاجت ہو تو جب تک غسل نہ کرلو مسجد میں نہ جاؤ یہاں الصلوٰۃ سے مراد مسجد یعنی مظروف سے مراد ظرف ہے بہ قرینہ الاعابری سبیل سفر کی حالت میں غسل کے بجائے تیمم سے نماز ہو سکتی ہے جیسا کہ اگلی آیت میں اسکی تفصیل آتی ہے۔ کہ اگر تم بیمار ہو یا سفر میں یا کوئی تم میں سے جائے ضرورت ہو کر آئے یا عورت سے صحبت کی ہو اور پانی نہ ملے ان تمام حالتوں میں پاک مٹی سے تیمم کرو اسکا طریق یہ ہے کہ پاک مٹی پر ہاتھ مار کر منہ پر پھیر و پھر کہنیوں تک پھراؤ جیسا کہ حدیث عمار سے ظاہر ہے جسکو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے ان آیات سے یہ بھی ظاہر ہے کہ یہی تیمم وضو کا بھی قائم مقام ہو جاتا ہے اور غسل کا بھی۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک تیمم میں دو دفعہ ہاتھ مارنا لازم ہے احبار ۱۵/۸ و ۱۵/۱۸ میں ہے کہ جریان والا کپڑے دھووے اور غسل کرے شام تک ناپاک ہے اور جس پر وہ سوار ہوا اور جو کوئی اسکی سواری کو چھوئے وہ بھی ناپاک ہے۔ ان الفاظ سے کہ شرابی مسجد میں نہ جاوے حرمت شراب کی شدت ثابت ہوتی ہے کیونکہ زانی ڈاکو خونی کافر اور مشرک تک کو مسجد میں جانے سے ممانعت نہیں مگر شرابی کو ہے ایک اور آیت میں ہے اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّىَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ اس آیت میں اثم کو حرام فرمایا گیا ہے اور شراب کی نسبت ہے يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ۲/۲۱۹ اس آیت سے ظاہر ہے کہ شراب میں اثم کبیر ہے گویا کہ شراب محرمات کبیرہ میں سے ہے عرب میں عموماً پانچ وقت شراب پی جاتی تھی اس سے زیادہ پینے والے ۸ وقت اور اس سے بڑھکر ہر وقت پیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے صلوٰۃ خمسہ فرض فرما کر پانچ وقتہ شراب کو بند فرمایا پھر تہجد اشراق ضحٰی کی نماز سے خواص کو اور يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ سے ہر وقت کے شرابیوں کا انتظام فرمایا اسطرح پر عملاً تمام اوقات شراب سے پاک ہو گئے ایک اور آیت میں شراب کو رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ فرما کر اسکی شدت حرمت کو اور

۲ لمس سے مراد اس آیت میں جماع ہے بدلیل آیت ذیل اِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ ۲/۲۳۷ سے اسکی تفسیر پہلے دیکھو ۲ کا حاشیہ۔

وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا

اور اسمع وانظرنا تو اُن کے واسطے بہتر تھا اور زیادہ راست مگر اللہ نے اُنکے کفر کے سبب انپر لعنت کردی ہے پس شاذ ہی ایمان لاتے ہیں

قَلِيْلًا ﴿۴۶﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ

اے لوگو جنکو کتاب دی گئی ہے جو کچھ ہمنے اوتارا ہے جو تصدیق کرنیوالا ہے اُسکی جو تمہارے ساتھ ہے اُسپر ایمان لاؤ بیشتر اسکے کہ ہم (بعض)

نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰۤى اَدْبَارِهَاۤ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّاۤ اَصْحٰبَ السَّبْتِ وَكَانَ

برے چہروں کو بگاڑ دیں پھر انکو انکی پشتوں پر پھیر دیں یا اُن پر لعنت کریں جیسا کہ ہفتہ والوں پر لعنت کی تھی اور اللہ کا

اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۴۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ

امر تو ہوا ہوا ہی ہے تحقیق اللہ اس بات کو نہیں بخشتا کہ اُسکے ساتھ شرک کیا جاوے ہاں اسکے سوا جو کچھ ہے جسکے واسطے چاہے بخشدیتا

بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰۤى اِثْمًا عَظِيْمًا ﴿۴۸﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ

ہے اور جسنے اللہ کے ساتھ شرک کیا اُسنے ایک گناہ عظیم افترا کیا - کیا تو نے اُن لوگوں کیطرف دیکھا جو اپنے نفسوں کو پاک ٹھہراتے ہیں نہیں بلکہ اللہ جسکو چاہتا ہے

وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۴۹﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَكَفٰى بِهٖۤ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۰﴾ اَلَمْ

اور انپر دھاگے برابر بھی ظلم نہ کیا جاویگا دیکھ لو کہ وہ اللہ پر کیا جھوٹھ باندھتے ہیں اور گناہ صریح یہ ہی کافی ہے - کیا

تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ

تو نے ان لوگوں کیطرف دیکھا جنکو کتاب میں سے حصہ دیا گیا وہ بتوں پر اور شیطان پر ایمان لاتے اور جن لوگوں نے

لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰۤؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ﴿۵۱﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ

کفر کیا اُن کی نسبت کہتے ہیں کہ یہی لوگ مومنوں کی نسبت زیادہ ہدایت یافتہ ہیں [۲] انہیں لوگوں پر اللہ نے لعنت کی ہے اور جس پر اللہ لعنت کرے

فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ﴿۵۲﴾ اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ

تو اسکا کوئی مددگار نہ پاوے گا - کیا اُن کو (بھی) ملک میں کوئی حصہ ہے اور وہ لوگونکو ایک تل برابر بھی دینا نہیں

[۱] وجوہ سے مراد ہے اکابر لوگ. فنردھا علیٰ ادبارھا اُن کو واپس پشتوں پر پھیر دینگے یعنے جہاں سے بیت المقدس سے آئے تھے وہیں واپس کردئے جائیں گے چنانچہ اول الحشر اور حضرت عمرؓ کے ثانی الحشر میں ایسا ہی واقعہ ہوا پس یہ زبردست پیشینگوئیاں ہیں کہ اُنکی شرارتوں اور بغاوت کیوجہ سے جو آسمانی بادشاہت کے خلاف کر رہے ہیں جو یسعیاہ اور موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کی نبوت کے مطابق قایم ہو رہی ہے ہم اُنکے چہرے بگاڑ دینگے یعنی اُنکی دنیاوی ثروت عزت اور اقبال کو برباد کرکے مفلس ذلیل اور بدبخت بنادینگے ذلت کے ساتھ دربدر اُنکو پھرا دینگے جو لعنت کی ایک قسم ہے کیونکہ لعنت کے معنے ہیں دربدر پھرانا اور اگر اسپر بھی نہ سمجھے اصحاب سبت کیطرح ملعون کر کے دینگے سمجھ اور اصلاح ہی ان سے چھین لینگے جو لعنت کی دوسری قسم ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خلاف کرتے کرتے تمام یہود خود ہی برباد ہو گئے غلام ہوئے اسیر ہوئے جلاوطن کئے گئے اور ذلت کے ساتھ عرب سے اور بیت المقدس سے نکالے گئے مگر اسپر بھی نہ سمجھے اور تایب نہ ہوئے اسلئے اصحاب سبت کیطرح ملعون ہوئے کہ آجتک عیسیٰؑ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو نہ پہچان سکے اور ٹھکرائے ہوئے بندر کیطرح ذلیل و خوار اور احمق بنے ہوئے پھر رہے ہیں کبھی قرآن اور محمدؐ کی حقیقت اُنکی سمجھ میں نہیں آتی حالانکہ خدا تعالےٰ نے توریت و انجیل میں اُسکی نسبت صاف پیشینگوئیاں فرمائی ہیں چنانچہ دیکھو آیات ذیل کا حاشیہ ۲۶/۱۹۹ ۱۶/۱۰۳ ۶۱/۶ [illegible]

[۲] چنانچہ یہود مدینہ میں سے حی بن اخطب اور کعب بن اشرف مکہ میں اس غرض سے پہنچے کہ قریش مکہ کو استیصال اسلام پر آمادہ کریں اور جب قریش نے اُن سے سوال کیا کہ کیا ہمارا مذہب اچھا ہے یا اسلام اُنہوں نے جواب دیا کہ تمہارا ہی مذہب اچھا ہے - ۱۲

نَقِيرًا ﴿۵۳﴾ أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ ۖ فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ

ع؎ جانتے کیا وہ لوگوں سے اُن چیزوں کا حسد کرتے ہیں جو اللہ نے انکو اپنے فضل سے دی۔ کیونکہ ہیں پس تحقیق ہمنے آل ابراہیم کو

الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُم مُّلْكًا عَظِيمًا ﴿۵۴﴾ فَمِنْهُم مَّنْ آمَنَ بِهِ وَمِنْهُم مَّن صَدَّ عَنْهُ

کتاب اور حکمت عطا فرمائی اور اُن کو ملک عظیم دیا۔ بعض اُن میں سے ایسے ہیں جو اُسپر ایمان لاتے ہیں اور بعض ایسے جو اُس سے رکے

وَكَفَىٰ بِجَهَنَّمَ سَعِيرًا ﴿۵۵﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَارًا كُلَّمَا نَضِجَتْ

اور دہکتی ہوئی دوزخ کافی ہے تحقیق جن لوگوں نے ہماری آیتوں سے کفر کیا ہم انکو آگ میں داخل کرینگے جب کبھی ان کی جلدیں

جُلُودُهُم بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿۵۶﴾

گلجائینگی ہم انکو بدل کر اور جلدیں دینگے تاکہ وہ عذاب چکھتے رہیں تحقیق اللہ زبردست حکمت والا ہے

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ

جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کئے ہم انکو باغوں میں داخل کرینگے جنکے نیچے سے نہریں بہتی اور نکلتی ہیں وہ ہمیشہ ہمیشہ

فِيهَا أَبَدًا ۖ لَّهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۖ وَنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيلًا ﴿۵۷﴾ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن

اُنمیں رہنے والے ہیں۔ اُن کے واسطے اُنمیں ازواج مطہرہ ہیں اور ہم اونکو گہرے سایوں میں داخل کرینگے تحقیق اللہ حکم دیتا ہے کہ سلطنت

تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُم بَيْنَ النَّاسِ أَن تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ ۚ إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُم بِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ

ایسے کو سپرد کیا کرو جو اسکے اہل ہو اور جب لوگوں کے درمیاں حکم کرو تو عدل کے ساتھ حکم کیا کرو تحقیق اللہ اچھی بات کی تمکو نصیحت کرتا ہے تحقیق اللہ

سَمِيعًا بَصِيرًا ﴿۵۸﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ ۖ فَإِن

سننے والا اور دیکھنے والا ہے اے لوگو ایمان لائے ہو اللہ کی اور اُسکے رسول کی اطاعت کرو اور صاحب حکم کی جو تم میں سے ؎۲ ہو اور جب

؎۱ یہاں پر امانت سے مراد سلطنت ہے کیونکہ ساتھ ہی یہ الفاظ ہیں وَإِذَا حَكَمْتُم بَيْنَ النَّاسِ أَن تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ پس اس آیت کا یہ مطلب ہوا کہ سلطنت کسی کا موروثی حق نہیں ہے بلکہ جو اُس کے لائق ہو اُسکے سپرد کیا کرو غیر اہل کو سپرد کرنا ایک قیامت برپا کرنا ہے چنانچہ اضاعۃ الامانۃ کی تفسیر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اذا وسد الامر الی غیر اھلھا فانتظر الساعۃ جب نالایق کو حکومت سپرد کیجائے پس چاہیے کہ ایک قیامت کا انتظار کریں یعنی نا اہل کے ہاتھ میں سلطنت آنے سے بڑے بڑے طوفان پیدا ہو کر انقلابات عظیم پیدا ہونگے جو واقعات قیامت کے مشابہ ہیں

؎۲ یہاں پر منکم سے مراد ہے من الناس یعنی بنی نوع میں سے کوئی حاکم مقرر ہو وہ خدا کیطرف سے ہوتا ہے اسکی اطاعت کرنی چاہیے جیسا کہ اہل دوزخ کو کہا جائیگا اَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ ۸۷/۱۳۰ حالانکہ ہر شخص کے پاس رسول اوسی کے مذہب یا قوم یا خاندان میں سے نہیں ہوتے ہے مثلاً موسیٰ و لوط پس منکم سے یہاں پر مسلمانوں میں سے مراد لینا عام کو خاص کرنا اور نظام الٰہی کے خلاف بغاوت کا تخم کاشت کرنا ہے۔ یوسف ؑ کی مثال اطاعت حاکم کا عملی ہے کہ کیسی وفاداری اور عاجزی کے ساتھ وہ اپنے آقا کی خدمت کرتے رہے اور انکو رب کر کے پکارتے رہے حدیث شریف میں ہے سنو اور کہا مانو اگرچہ تمپر کوئی حبشی غلام کیا جاوے جسکا سر مثل دانہ منقے کے ہو یعنی چھوٹا رواہ بخاری شیخین کی حدیث میں بھی ہے انما الطاعۃ فی المعروف۔ ابن عمر نے مرفوعاً کہا ہے کہ مرد مسلمان پر حاکم کا حکم سننا اور ماننا واجب ہے محبوب بات ہو یا نہیں اور مکروہ میں بھی جبتک کہ وہ معصیت کا حکم نہ کرے اور جب گناہ کا حکم کرے تو نہ سننا واجب اور نہ ماننا رواہ ابو داؤد و الشیخان معصیت کی تشریح ایک اور حدیث میں یہ ہے کہ ہم حاکم سے کسی بات میں نزاع نہ کریں جبتک کفر بواح یعنی صریح نہ دیکھیں جسمیں تمہارے پاس اللہ کی طرف سے کوئی برہان ہو (اخرجاہ الشیخان) شیخین نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی اپنے حاکم

ع؎ یہ نقر سے مشتق ہے جسکے معنے کھودنا ہے۔ خرمہ کا چھلکا ہی نقیر کہلاتا ہے خرمہ کی گٹھلی کے سرے پر جو ایک سوراخ ہوتا ہے اسکو بھی نقیر کہتے ہیں یہ ضرب المثل کے طور پر خفیف اور قلیل مقدار کے واسطے بولا جاتا ہے اسیطرح فتیل اور قطمیر سے مراد خفیف اور قلیل ہوتی ہے۔

تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ

کسی شے کی بابت تم میں تنازع ہو تو اوسکو اللہ اور رسول کیطرف پھیرا کرو اگر تم اللہ کو اور یوم آخرت کو مانتے ہو یہہ تمہارے لیے

خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿۵۹﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ

بہتر ہے اور اسکا انجام بھی اچھا ہے کیا تونے اُن لوگوں کی طرف نگاہ کی جو گمان کرتے ہیں کہ جو تجھپر اتارا گیا اور جو تجھسے پہلے اوتارا

مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ

گیا اس تمام پر ایمان رکھتے ہیں مگر ارادہ یہہ رکھتے ہیں کہ ایک شیطان سے اپنا فیصلہ کرائیں [۱] حالانکہ انکو حکم دیا جاچکا ہے کہ اسکی نامانی

اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿۶۰﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ

کریں اور شیطان چاہتا ہے کہ انکو بہکا کر راستہ سے دور لیجاے اور جب اُن سے کہا جاے کہ جو اللہ نے نازل فرمایا ہے اوسکی طرف اور اللہ کے رسول کیطرف

رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ﴿۶۱﴾ فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ

تب تو منافقوں کو دیکھتا ہے کہ تجھسے کیسے رکتے اور ہچکتے ہیں پس جو اُن کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے اُس کی سزا میں جب مصیبت

بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَاۗءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا ﴿۶۲﴾

انپر آئیگی تو کیا حال ہوگا پھر تیرے پاس اللہ کی قسمیں کھاتے ہوے آئیں گے کہ ہمارا تو صلح اور موافقت کے سوا اور کوئی ارادہ نہ تھا

اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ

انکو لوگو نکو اللہ جانتا ہے کہ اُن کے دلو نمیں کیا ہے پس اُن سے منہ پھیرلے اور انکو نصیحت کر اور ان سے ایسی کہہ جو انکے نفسوں کے

اَنْفُسِهِمْ قَوْلًۢا بَلِيْغًا ﴿۶۳﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَلَوْ اَنَّهُمْ

اندر پہونچنے والی ہو اور ہمنے جو کوئی رسول بھیجا وہ اسیواسطے بھیجا کہ اللہ کے اذن سے اُسکی اطاعت کیجاوے اور

منزل ۱

سے ایسی بات دیکھے جسکو وہ مکروہ جانتا ہے تو چاہیئے کہ صبر کرے کیونکہ کوئی شخص جماعت کو ایک بالشت نہیں چھوڑتا مگر اُسکا مرنا جاہلیت کا سا مرنا ہوتا ہے لفظ مِنْكُمْ میں ایک یہ اشارہ بھی ہے کہ اگر تمہارا حاکم تمہاری قوم اور برادری میں سے ہوجاے تو اُسکی بھی اطاعت کرو اسمیں اوس حمق اور نخوت کی اصلاح مقصود ہے جو احمق لوگ اپنی برادری کے حاکم سے ظاہر کیا کرتے اور اُسکی اطاعت اور عزت کو عار سمجھا کرتے ہیں - یوسف علیہ السلام کا قصہ اس اصلاح کیواسطے ایک عملی نمونہ ہے کہ پہلے تو خواب میں اونہیں دکھایا گیا کہ چاند سورج اور گیارہ ستاروں نے اونہیں سجدہ کیا ہے پھر اُسکی تاویل یہ ہوئی وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا [۱۰۰] سکلپ یہاں شاید بھائیوں کی گیارہ کی اور والدین کی نسبت ہے - ۱۲

[۱] یہ کعب بن اشرف نام یہودی کیطرف اشارہ ہے جو نہایت شریر اور سرکش تھا ایک یہودی اور ایک منافق مسلمان کا آپسمیں ایک مقدمہ ہوا مسلمان چاہتا تھا کہ کعب بن اشرف سے فیصلہ کرائے مگر یہودی اس خیال سے کہ وہ حق پر ہے اُسکو کشاں کشاں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی کے حق میں فیصلہ دیا - اسپر مسلمان ناراض ہوکر یہودی کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لیگیا کہ وہ کٹر مسلمان ہیں شاید مسلمانی کے خیال سے اسکے حق میں فیصلہ کردیں یہودی نے پہنچتے ہی رسول اکرم صلعم کا فیصلہ حضرت عمر کو سنا دیا تب حضرت عمرؓ نے طیش میں آکر منافق مسلمان کی گردن اڑادی تب اسکے ورثا خون کے دعویدار ہوئے کہ ہم تو عمرؓ کے پاس آپکے فیصلہ کا مرافعہ لیکر نہیں گئے تھے بلکہ اسلئے گئے تھے کہ وہ آپسمیں صلح کرادیں اور قسمیں کھاکر کہنے لگے اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا [۶۲] - ۱۲

إِذ ظَّلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ﴿٦٤﴾

اگر وہ اپنے نفسوں پر ظلم کرنے کے بعد تیرے پاس آکر اللہ سے استغفار کریں اور رسول اُن کیواسطے استغفار کریں تو اللہ کو توبہ قبول کرنیوالا اور رحیم

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ

بس قسم ہے تیرے پروردگار کی وہ مومن نہیں جبتک وہ اپنے باہمی جھگڑوں میں تجھکو حاکم نہ بناویں پھر جو کچھ تو فیصلہ کرے اُس سے اپنے نفسوں

وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿٦٥﴾ وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ أَنِ اقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ أَوِ اخْرُجُوا مِن دِيَارِكُم مَّا فَعَلُوهُ

میں کوئی تنگی نہ پاویں بلکہ پوری پوری رضا کیساتھ تسلیم کریں اور اگر ہم اُن پر لکھدیتے کہ اپنے نفسوں کو قتل کرو یا اپنے گھروں سے نکلو تو

إِلَّا قَلِيلٌ مِّنْهُمْ ۖ وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَأَشَدَّ تَثْبِيتًا ﴿٦٦﴾ وَإِذًا لَّآتَيْنَاهُم

سوائے چند ایک کے اُن میں سے کوئی ایسا نہ کرتا اور اگر وہ وہی کرتے جو اُن کو نصیحت کی گئی تو اُن کیواسطے بہتر ہوتا اور مزید

مِّن لَّدُنَّا أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٦٧﴾ وَلَهَدَيْنَاهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ﴿٦٨﴾ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ

ثابت قدمی کا موجب اور ہم کبھی اُس وقت اُن کو اپنے پاس سے اجر عظیم دیتے۔ اور صراط مستقیم کی اُن کو ہدایت کردیتے اور جو اللہ کی اور اُس کے

مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ ۚ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ

رسول کی اطاعت کرے پس وہی لوگوں کے ساتھی ہیں جن پر اللہ نے انعام کیا یعنی نبی صدیق اور شہید اور صالح لوگ اور یہ کیا ہی اچھے

رَفِيقًا ﴿٦٩﴾ ذَٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ عَلِيمًا ﴿٧٠﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِذْرَكُمْ فَانفِرُوا

رفیق ہیں یہ اللہ کا فضل ہے اور اللہ جاننے والا کافی ہے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم اپنا بچاؤ کر رکھو پھر جدا جدا دستے دستے

ثُبَاتٍ أَوِ انفِرُوا جَمِيعًا ﴿٧١﴾ وَإِنَّ مِنكُمْ لَمَن لَّيُبَطِّئَنَّ فَإِنْ أَصَابَتْكُم مُّصِيبَةٌ قَالَ قَدْ أَنْعَمَ اللَّهُ

ہو کر نکلو یا سب اکٹھے ہو کر اور تم میں سے بعض ایسا بھی ہے جو ضرور ضرور (جہاد) سے پیچھے ہٹ رہیگا پھر اگر تم پر مصیبت

عَلَيَّ إِذْ لَمْ أَكُن مَّعَهُمْ شَهِيدًا ﴿٧٢﴾ وَلَئِنْ أَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللَّهِ لَيَقُولَنَّ كَأَن لَّمْ تَكُن بَيْنَكُمْ وَ

پڑے تو کہیگا کہ اللہ نے مجھپر فضل کیا کہ میں تمہارے ساتھ موجود نہ تھا۔ اور اگر اللہ کی طرف سے تمپر فضل آوے تو وہ اس طرح پر بولیگا گویا کہ

بَيْنَهُ مَوَدَّةٌ يَا لَيْتَنِي كُنتُ مَعَهُمْ فَأَفُوزَ فَوْزًا عَظِيمًا ﴿٧٣﴾ فَلْيُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يَشْرُونَ

تمہارے اور اُس کے درمیان دوستی نہ تھی کاش میں اُن کیساتھ ہوتا تو بڑی کامیابی کو پہنچ جاتا۔ پس چاہیے کہ اللہ کے رستے میں جنگ کریں جنہوں نے

الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ ۚ وَمَن يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلْ أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٧٤﴾

آخرت کیواسطے دنیا کی زندگی کو بیچ دیا ہے اور جو اللہ کے راستے میں جنگ کرتا ہے خواہ قتل ہو جاوے یا غالب ہووے ہم اُسکو اجر عظیم دینگے

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ

اور تم لوگوں کو کیا ہوا کہ اللہ کے رستے میں اور ضعیف مردوں اور عورتوں اور بچوں کے لئے جنگ نہیں کرتے جو یہ کہ رہے ہیں اے ہمارے

يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا وَاجْعَل

رب ہمکو اس بستی (مکہ) سے نکال کہ جہاں کے لوگ ظالم ہیں اور اپنی طرف سے ہمارا کوئی والی مقرر فرما اور اپنی طرف سے ہمارے واسطے

لَّنَا مِن لَّدُنكَ نَصِيرًا ﴿٧٥﴾ الَّذِينَ آمَنُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يُقَاتِلُونَ فِي

مددگار بھیج جو ایمان لائے وہ اللہ کے رستے میں جنگ کرتے ہیں اور جنہوں نے کفر کیا وہ شیطان کے رستے

سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا ﴿٧٦﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ

میں لڑتے ہیں پس تم شیطان کے ساتھیوں سے جنگ کرو (اور یاد رکھو) کہ فی التحقیق شیطان کا مکر بودا ہے لہ کیا تو نے ان لوگوں

قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ

کی طرف نظر نہیں کی جنکو کہا گیا کہ اپنے ہاتھوں کو روکے رہو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو پس جب ۵۲ انپر جنگ کا حکم لکھا گیا تو ایک فریق ان میں سے

النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللَّهِ أَوْ أَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ لَوْلَا أَخَّرْتَنَا إِلَىٰ أَجَلٍ

لوگوں سے ایسا ڈرنے لگ گیا جیسا کہ اللہ سے ڈرنا چاہیے بلکہ اس سے بھی سخت تر اور کہنے لگے کہ اے ہمارے رب تو نے ہم پر جنگ کیوں لکھ دیا ہمکو تھوڑی دیر کیوں نہ مہلت دی

قَرِيبٍ ۗ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقَىٰ وَلَا تُظْلَمُونَ فَتِيلًا ﴿٧٧﴾ أَيْنَمَا تَكُونُوا

تو ان کو سنا دے کہ دنیا کا سامان تھوڑا ہے اور جو خدا کو سپر بناتا ہے اس کے واسطے آخرت بہتر ہے اور تم پر ایک تاگے کی برابر ظلم نہ کیا جائیگا جہاں کہیں

يُدْرِككُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشَيَّدَةٍ ۗ وَإِن تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ

تم ہوگی موت تمہیں لیگی خواہ مضبوط برجوں میں ہی کیوں نہ ہو اور اگر ان کو بھلائی پہنچے تو کہتے ہیں یہ اللہ کے پاس سے ہے

عِندِ اللَّهِ ۖ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِندِكَ ۚ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِندِ اللَّهِ ۖ فَمَالِ هَٰؤُلَاءِ

اور اگر انکو برائی پہنچے تو کہتے ہیں کہ یہ تیرے پاس سے ہے ان کو بتا دے کہ سب اللہ کی طرف سے ہے پس ان کو کیا

الْقَوْمِ لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ حَدِيثًا ﴿٧٨﴾ مَّا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللَّهِ ۖ وَمَا أَصَابَكَ مِن

ہو گیا کہ بات سمجھنے کے قریب تک نہیں جاتے جو بھلائی تجھ کو پہنچے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو برائی تجھکو پہنچے وہ تیرے

سَيِّئَةٍ فَمِن نَّفْسِكَ ۚ وَأَرْسَلْنَاكَ لِلنَّاسِ رَسُولًا ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ﴿٧٩﴾ مَّن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ

نفس سے ہے لہ اور ہمنے تجھکو لوگوں کیواسطے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے اور گواہی کیلئے اللہ کافی ہے جس نے رسول کی اطاعت کی تحقیق

أَطَاعَ اللَّهَ ۖ وَمَن تَوَلَّىٰ فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ﴿٨٠﴾ وَيَقُولُونَ طَاعَةٌ فَإِذَا بَرَزُوا

اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جو پھر گیا (سو پھر جائے) ہمنے تجھکو ان کا نگہبان کر کے نہیں بھیجا اطاعت کا نام تو لیتے ہیں مگر جب تیرے پاس سے

لہ یعنی جسقدر بدکردار اور سرکش اور کذاب لوگ تیری مخالفت میں منصوبے باندھتے اور تدابیر کرتے ہیں وہ انجام کار ناکام رہینگے۔ ۵۲
عبدالرحمن بن عوف و مقداد و قدامہ بن مظعون و سعد بن ابی وقاص اور دیگر صحابہ کرام اکثر موقعجات پر ظلم و تشدد کفار سے تنگ آ کر
مقابلہ کی اجازت مانگتے تھے مگر آنحضرت صلعم کمال تحمل و صبر کیوجہ سے اجازت جنگ نہ دیتے اور یہی نصیحت کیا کرتے تھے کہ
اپنی اصلاح کی طرف کوشش کرو نمازیں پڑھو صدقہ و خیرات دیا کرو انہیں واقعات کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے آخر کار
جب مخالفین کسی طرح باز نہ آئے مسلمانوں کو ہر طرح سے دکھ دیتے رہے یہانتک کہ وطن سے نکال دیا بہتوں کو قتل کر دیا اس پر بھی
بس نہ کیا مدینہ پر چڑھائیاں شروع کر دیں پھر اجازت جنگ دی گئی وہ بھی بکمال حکمت عدالت رحم اور عفو کے اصولوں پر جنکا
ذکر ہر موقعہ جنگ پر آتا ہے مسیح ؑ نے بھی آخر کار تنگ آ کر تلواریں خریدنے اور مقابلہ کرنیکا حکم دیا تھا جیسا انجیل لوقا ۲۲ باب
۳۶ ورس میں ہے اور جس پاس نہ ہو اپنا کپڑا بیچ اور تلوار مول لے پھر ۴۹ ورس سے ظاہر ہے کہ ایک یہودی مخالف کا مقابلہ میں
کان کاٹا گیا۔ مسیح نے بھی اسی کا کوڑا بنا کر لوگوں کو ہیکل میں سے سودا بیچتے ہوئے نکالدیا مگر محمدی غزوات تو کامل درجہ کی
حکمت و شوکت اور عدل و رحمت اپنے ساتھ رکھتی ہیں لہ یعنی راحت و آرام کی چیزیں تو اکثر خدا کے فضل و کرم سے

مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ۚ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ

چلے جاتے ہیں تو ان میں سے ایک گروہ رات کو مشورہ اوس کی خلاف کرتے ہیں جو کہتے ہیں اور اللہ محفوظ کر لیتا ہے جو وہ رات کو مشورہ کرتے ہیں پس ان سے

عَلَى اللّٰهِ ۗ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۸۱﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۗ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا

منہ پھیر لو اور اللہ پر بھروسہ کرو اور بھروسہ کیلئے اللہ کافی ہے۔ کیا پس وہ قرآن پر غور و فکر نہیں کرتے اور اگر اللہ کے سوا کسی غیر کی طرف سے ہوتا تو اس میں

فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴿۸۲﴾ وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ۗ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى

بہت سا اختلاف ضرور پاتے ۵۲ اور جب ان کے پاس کوئی بات امن کی یا خوف کی پہنچتی ہے تو وہ اوسکی اشاعت کر دیتے ہیں اور اگر وہ اسکو

الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ۗ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ

رسول کی طرف یا اپنے میں سے اہل حکومت کی طرف لیجاتے تو جو لوگ ان میں سے اون باتوں کی تہ کو پہنچنے والے ہیں ۵۳ وہ اسکو جان لیتے اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اسکی

رَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۸۳﴾ فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ

رحمت نہ ہوتی تو سوائے چند ایک کے تم سب کے سب شیطان کے پیرو ہو جاتے پس اللہ کے رستے میں جہاد کر تجھ کو سوائے تیرے نفس کے اور کسی کا ذمہ دار نہیں کیا جاتا۔۔

ہی ملتی ہیں مگر دکھ اور روگ کی چیزیں اُسیقدر ملتی ہیں جسقدر انسان نے برے عمل کئے ہیں بلکہ اُن سے بھی بہت کم یہاں پر رسول مخاطب ہے اور مراد عام ہیں یعنی جو کچھ برائی یا مصیبت تجھکو یا کسی اور شخص کو پہنچے وہ بعض اعمال کی پاداش میں پہنچی ہے جیسا کہ آیت ذیل میں صاف بیان ہے۔ وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۲۴ پس مِنْ نَّفْسِكَ سے مراد بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ ہوئی اور چونکہ اعمال کی پاداش میں مصائب کا آنا بھی قانون الٰہی کے مطابق ہے اسلئے پہلی آیت میں حسنات اور سیئات کی نسبت یہ ارشاد ہے۔ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ہے اور چونکہ حسنات زیادہ اُس کے رحم اور فضل سے ہی ملتے ہیں بلکہ ساری کی ساری اُسی کے رحم اور فضل سے کیونکہ انسان کے اعمال کچھ نہیں اور اُس کے گناہ بے حساب ہیں اس لئے دوسری آیت میں حسنات خاص کر اپنی طرف منسوب فرما کر ارشاد فرمایا۔ مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۔

۵۱ تبییت کے معنی رات گذارنا اور رات کو گھر رہنا ہے۔ چونکہ رات کیوقت گھر میں بیٹھکر سوچ بچار کا خوب موقعہ ملتا ہے اسلئے ہر فکر و غور اور منصوبہ بندی اور مشورہ پر تبییت کا استعمال ہونے لگ گیا۔ ۵۲ یہ اختلاف کئی طرح کا ہو سکتا ہے (۱) بعض آیتیں بعض کی مخالف ہوتی ہیں۔ مگر بیس سال سے زیادہ عرصہ میں یہ قرآن تھوڑا تھوڑا نازل ہوا انہی کے حالات میں تغیرات عظیم واقعہ ہوئے تغیرات حالت کیساتھ انسان کیلئے ضروری اور لازمی ہے کہ اسکے عادات خیالات اور اقوال میں اختلاف پیدا ہو مگر قرآن کریم ایسا نہیں ہوا (۲) بعض باتوں کو بعض لوگ مانتے اور بعض کو نہ مانتے مگر ایسا نہیں ہوا تمام فرق اسلامی میں وہی قرآن اُسی عظمت کیساتھ چلا آتا ہے (۳) بشارتیں غلط ثابت ہوتیں ایسا بھی نہیں ہوا (۴) بہت سی باتیں ترقی علوم اور تحقیقات صحیحہ کے رو سے غلط ثابت ہو جاتی ایسا بھی نہیں ہوا (۵) کامیابی اور قبولیت عامہ حاصل نہ ہوتی (۶) بعد میں حوادث زمانہ تغیرات سلاطین اور اختلاف مذاہب کیساتھ مختلف ملکوں قوموں اور فرقوں کو قرآن مجید ایک دوسرے کے مطابق نہ رہتی ایسا بھی نہیں ہوا (۷) پہلے ایک حکم فرما کر پھر اُس کی اصلاح کی ہو یا اُس کو منسوخ کر دیا ہو جس سے تجربہ اور علم اور سمجھ کا نقص ثابت ہو کر انسانی کلام ہونیکا گمان ہوتا۔ ایسا بھی نہیں ہوا۔ حدیث عمرو بن شعیب میں ہے کہ صحابہ میں ایک آیت قرآنی کی نسبت اختلاف ہوا آوازیں بلند ہوئیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غضبناک سرخ چہرہ باہر آئے اُن پر مٹی پھینک کر ماری کہا اے قوم تم سے پہلے کی امتیں اسی اختلاف کیوجہ سے ہلاک ہوئیں کہ وہ بعض حصہ کتاب کی تصدیق بعض حصے سے کرتے تھے قرآن

منزل

عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَكُفَّ بَأْسَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ وَاللّٰهُ أَشَدُّ بَأْسًا وَأَشَدُّ تَنْكِيلًا ﴿٨٤﴾ مَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً

قریب ہے کہ اللہ ان لوگوں کی شدت کو روک دے جو منکر ہوگئے ہیں اور اللہ کی سختی اور سزا شدید تر ہے ؎ جو کوئی نیک شفاعت کرے اسکے واسطے اس

يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِنْهَا ۖ وَمَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَكُنْ لَهُ كِفْلٌ مِنْهَا ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلَىٰ كُلِّ

میں سے ایک حصہ ہے اور جو شفاعت کیوقت بری شفاعت کرے اس کیواسطے اسمیں حصہ ہوگا اور اللہ ہر شے پر

شَيْءٍ مُقِيتًا ﴿٨٥﴾ وَإِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا ۗ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ

نگہبان ہے ؎ اور جب تمکو کسی طرح کی سلام ؎ سے سلام کیا جائے تو تم اس سے بہتر سلام کرو یا وہی واپس کردو تحقیق اللہ ہر شے پر محاسب

شَيْءٍ حَسِيبًا ﴿٨٦﴾ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۗ وَمَنْ أَصْدَقُ

ہے اللہ وہی ہے جسکے سوائے کوئی ذات قابل محبت اور قابل پرستش نہیں وہ تمکو ضرور ضرور قیامت کے دن جسمیں کوئی شک نہیں جمع کریگا

مِنَ اللّٰهِ حَدِيثًا ﴿٨٧﴾ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ أَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوا ۚ أَتُرِيدُونَ أَنْ تَهْدُوا

اور اللہ سے زیادہ سچی بات کہنے والا کون ہے۔ پس تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارہ میں دو گروہ ہوگئے ہو؎ اور اللہ نے انکو اس کمائی کے سبب سے الٹا دیا ہے جو انہوں نے کی

مَنْ أَضَلَّ اللّٰهُ ۖ وَمَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا ﴿٨٨﴾ وَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُوا

کیا تم چاہتے ہو کہ جسکو اللہ نے گمراہ کردیا تم اسکو ہدایت یافتہ کردو اور جسکو اللہ گمراہ کریں تو اسکیواسطے کوئی راستہ ہرگز نہ پائیگا — وہ چاہتے ہیں کاش تم بھی کافر ہو

اسلئے نازل نہیں ہوا کہ بعض اسکا بعض کی تکذیب کرے بلکہ اسلئے نازل ہوا ہے کہ بعض اسکا بعض کی تصدیق کرے سو جو تم اسمیں پہچانو اسپر عمل کرو اور جو نہ جانو اسکو جاننے والے کیطرف لیجاؤ رواہ احمد۔ (۸) جو جو اسباب کامیابی اور عروج کے فرمائے ہیں انپر عملدرآمد کرنے سے کبھی ناکامی اور پستی حاصل ہوتی اور جو اسباب تنزیل و ناکامی فرمائے گئے ہیں ان سے عروج اور کامیابی حاصل ہوا کرتی ایسا بھی کبھی نہیں ہوا کہ جبتک مسلمان قرآن مجید پر قائم رہے روز بروز بڑھتے گئے اور کامیاب ہوتے رہے اور جب سے اسکو چھوڑ دیا روز بروز پست و ذلیل ہوتے گئے ؎ استنباط کے لغوی معنی طلب تنبط ہیں تنبط اس پانی کو کہتے ہیں جو کنواں کھودنے سے اول باہر نکلتا ہے۔ اس لئے کسی مسئلہ کو اجتہاد اور غور و فکر سے اول بار معلوم کرنا استنباط کہلاتا ہے۔

؎ یہ غزوہ بدر صغریٰ کی طرف اشارہ ہے جس کیلئے ابوسفیان ایک سال پیشتر اعلان کر گیا تھا اور سال بھر بڑی اہتمام کی تیاریاں کرتا رہا اور مدینہ میں نعیم بن مسعود کو بہت سا روپیہ دیکر بھیجا کہ یہاں یہ مشہور کرے کہ ابوسفیان ایک عظیم الشان فوج اور سامان کیساتھ آیا ہے اگر مسلمان اسکے مقابلہ پر گئے تو سب کے سب ہلاک ہوجائینگے اس شہرت سے تمام مسلمان ہراساں ہوگئے اسلئے آنحضرت خدائی وعدہ پر توکل کرکے نکل کھڑے ہوئے پیچھے سو ستر مسلمان آملے مگر ابوسفیان اور اسکے لشکر پر باوجود اس سامان کے ایسا رعب طاری ہوگیا کہ وہ پہلے ہی مدینہ کو واپس ہوگئے ؎ یہ ایک زبردست پیشینگوئی تھی اور ایسے وقت کی جبکہ مسلمان بہت ہی قلیل التعداد اور بے سامان تھے۔ مشرکین عرب اور یہود انکا نام و نشان مٹا دینے کیواسطے تدابیر کررہے تھے اور تمام عرب اس تھوڑی قوم کے مقابلہ پر کھڑا ہوگیا تھا مگر اس پیشینگوئی کا یہ ظہور ہوا کہ چالیس سال کے عرصہ میں دنیا میں کوئی بت پرست اور کوئی منکر خدا قوم ایسی نہ رہی جو اس آسمانی سلطنت کا مقابلہ کرسکتی جو موسیٰ و یسعیاہ و سلیمان و داؤد یحیےٰ عیسیٰ علیہم السلام کی نبوت کے مطابق قائم ہوئی تھی۔ ادھر جبل الطارق (جبرالٹر) سے لیکر چین تک ادھر کوہ قاف اور آذربیجان سے لیکر افریقہ تک ممالک کے ممالک اسکے جھنڈے کے نیچے آگئے ؎ مقیت کے معنی ہیں قوت والا قدرت والا نگہبان روزی دینے والا ؎ اسلام سے پہلے عرب کا سلام یہ تھا حیاک اللہ اللہ تجھے جیتا رکھے۔ اسلام نے بجائے اسکے السلام و سلام علیکم قائم کیا جسکے معنی ہیں تم پر سلامتی ہو۔ اس میں فروتنی اور اطاعت کی طرف اشارہ ہے۔ سلام نام خدا کا ہے وہی اسلام کا سرچشمہ ہے۔ ۱۲ [illegible]

النصف

منزل

سوآء فلا تتخذوا منهم اولیآء حتی یهاجروا فی سبیل الله فان تولوا فخذوهم و

سب برابر ہو جاؤ پس اُن میں سے دوست مت بناؤ جب تک وہ اللہ کے راستے میں ہجرت نہ کریں پس اگر پھر جاویں تو اُنکو پکڑو اور جہاں کہیں تم

اقتلوهم حیث وجدتموهم ولا تتخذوا منهم ولیا ولا نصیرا ﴿۸۹﴾ الا الذین یصلون

پاؤ قتل کر ڈالو اور اُن میں سے کسی کو دوست نہ بناؤ نہ مددگار مگر جو لوگ ایسی قوم سے ملتے ہیں

الی قوم بینکم وبینهم میثاق او جآءوکم حصرت صدورهم ان یقاتلوکم او یقاتلوا قومهم

تمہارے اور اُن کے درمیان عہد ہے یا تمہارے پاس اس بات سے دل تنگ ہو کر آویں کہ تم سے یا اپنی قوم سے جنگ کریں اور اگر

ولو شآء الله لسلطهم علیکم فلقٰتلوکم فان اعتزلوکم فلم یقاتلوکم والقوا الیکم السلم

سے میل ملاپ رکھنے کا مضایقہ نہیں اور اگر اللہ چاہتا تو اُنکو تم پر غالب کر دیتا پھر وہ تم سے ضرور لڑتے پس اگر وہ تم سے کنارہ کشی کریں بلکہ تمہاری طرف

فما جعل الله لکم علیهم سبیلا ﴿۹۰﴾ ستجدون اٰخرین یریدون ان یامنوکم ویامنوا قومهم کلما

صلح کا پیغام ڈالیں تو اللہ نے تمہارے واسطے اُن پر کوئی راستہ نہیں بنایا دوسرے لوگوں کو تم ایسا پاؤگے کہ وہ چاہتے ہیں کہ تم سے امن میں رہیں اور اپنی قوم سے امن میں رہیں

ردوا الی الفتنة ارکسوا فیها فان لم یعتزلوکم ویلقوا الیکم السلم ویکفوا ایدیهم فخذوهم

جب اُنکو کوئی فساد کی طرف لوٹایا جاتا ہے تو وہ اوسمیں اوندھے گر جاتے ہیں پس اگر وہ تم سے کنارہ نہ کریں اور نہ پیغام صلح تمہاری طرف ڈالیں اور نہ اپنے ہاتھوں کو بند کریں تو جہاں

واقتلوهم حیث ثقفتموهم واولٰئکم جعلنا لکم علیهم سلطانا مبینا ﴿۹۱﴾ وما کان لمؤمن ان

کہیں تم اُنکو پاؤ پکڑو اور ان سے جنگ کرو یہی لوگ ہیں جن پر ہم نے تمہارے واسطے صریح حجت قائم کر دی ہے مومن کی شان نہیں کہ کسی مومن کو

یقتل مؤمنا الا خطا ومن قتل مؤمنا خطا فتحریر رقبة مؤمنة ودیة مسلمة الی

جان سے مار ڈالے مگر غلطی سے اور جس نے کسی مومن کو غلطی سے قتل کر دیا تو ایک مسلمان غلام آزاد کر دے اور وارثان مقتول کو خون بہا ادا کر دے ہاں اگر

له مہاجر کے عام معنی یہ ہیں کہ جن باتوں سے اللہ نے منع کیا ہے اُس سے بچے جیسا حدیث شریف میں ہے والمہاجر من ہجر ما نہی اللہ عنه (بخاری) ایک خاص صورت ہجرت کی یہ ہے کہ جس جگہ دین کی آزادی حاصل نہ ہو بلکہ خدا پرستوں کے اوپر دشمنان دین درپے کشت و خون کے در پے رہیں تو وہاں سے کسی امن اور آزادی کی جگہ پر چلے جانا چاہیے۔ سختی یہاجروا فی سبیل اللہ کے الفاظ سے ثابت ہوتا ہے کہ مہاجر کبھی منافق نہیں ہو سکتا بلکہ ہجرت کرنا نفاق کے عین خلاف ہے۔ ۲ه یعنی تم سے میل یا دشمنی اور جنگ کو چھوڑ کر صلح و امن کی طرف مائل ہو جائیں۔ ۳ه دیت مشتق ہے ودی سے۔ اس کے معنی معاوضہ کے ہیں۔ مگر یہ خون کے معاوضہ پر مخصوص ہو گیا ہے۔ اسلئے عموماً خون بہا کے معنوں میں مستعمل ہوتا ہے۔ دیت کی دو قسمیں ہیں (۱) مغلظہ۔ یہ شبہ عمد میں دیجاتی ہے اس کی مقدار سو اونٹ ہیں جو چار قسم کے ہوں ۲۵ بنت مخاض ۲۵ بنت لبون ۲۵ حقہ ۲۵ جذعہ۔ شافعی اور امام محمد کے نزدیک تین قسم کے لینے چاہئیں۔ ۳۰ جذعہ ۳۰ حقہ اور ۴۰ ثنیہ حاملہ (۲) مخففہ اسکی مقدار سو اونٹ پانچ قسم کے ہیں ۲۰ بنت مخاض ۲۰ بنت لبون ۲۰ ابن مخاض ۲۰ حقہ ۲۰ جذعہ۔ یا ہزار دینار اور یہ نہوں تو دس ہزار درہم۔ امام شافعی کے نزدیک بارہ ہزار درہم ہیں۔ عورت کی دیت مرد کی نسبت نصف ہے۔ مسلمان اور ذمی کی دیت برابر ہے مگر امام شافعی اسمیں مخالف ہیں)۔ یہ دیت تین سال میں قاتل کے کنبہ اور قوم سے تب تک وصول کرنی چاہیے مگر ابوبکر اصم کا قول ہے کہ دیت قاتل سے ہی لینی چاہیے۔ احادیث کی رو سے قتل کی پانچ اقسام ہیں (۱) قتل عمد اس میں قاتل مارا جائیگا خواہ کوئی قاتل کیوں نہ ہو

منزل ۱ ع ۱۲

أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَصَّدَّقُوا ۚ فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ ۖ وَ

وارث معاف کردیں (تو خیر) اور اگر مقتول ایسی قوم میں سے ہو جو تمہاری دشمن ہے اور وہ مومن ہو تو ایک غلام آزاد کرنا چاہیے اور اگر

إِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ فَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ ۖ فَمَنْ لَمْ

ایسی قوم میں سے ہو کہ تمہارے اور ان کے درمیان عہد و پیمان ہیں تو اسکے وارثوں کو خون بہا ادا کرے اور ایک غلام مسلمان آزاد کر دے پر جسکو

يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِنَ اللَّهِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿٩٢﴾ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا

مقدور نہ ہو تو دو مہینے کے متواتر روزے رکھے یہ اللہ کی طرف سے توبہ ہے اور اللہ علم والا حکمت والا ہے اور جو کوئی کسی مومن کو ارادتاً

مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا

مار ڈالے تو اسکی سزا جہنم ہے ہمیشہ اسمیں رہنے والا اور اس پر اللہ کا غضب ہے اور لعنت اور اسکے واسطے اللہ نے عذاب عظیم تیار کر رکھا ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَىٰ إِلَيْكُمُ السَّلَامَ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب تم فی سبیل اللہ سفر میں نکلو تو تحقیق کر لیا کرو اور جو شخص تمہاری طرف سلام کہے اسکو یہ نہ کہدیا کرو

لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللَّهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ ۚ كَذَٰلِكَ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلُ

کہ تو مومن نہیں ہے اور تمہیں مقصود دنیاوی زندگی کا سامان (لوٹ لینا) ہو پس اللہ کے پاس بہت سی لوٹیں ہیں پہلے تم بھی تو ایسے ہی تھے

فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿٩٤﴾ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ

پس اللہ نے تم پر احسان کیا پس تحقیق کر لیا کرو جو کچھ بھی تم کرتے ہو تحقیق اسے خبر دار ہے مومنوں میں سے جو بلا مجبوری بیٹھے رہتے ہیں

الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ ۚ فَضَّلَ اللَّهُ

وہ اور فی سبیل اللہ اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرنیوالے برابر نہیں ہوتے اللہ نے درجے کے

الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً ۚ وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَفَضَّلَ اللَّهُ

لحاظ سے ان لوگوں کو جو اپنے مالوں اور نفسوں سے جہاد کرتے ہیں بیٹھے رہنے والوں پر فضیلت دی ہے اور سب (مسلمانوں) سے اللہ نے اچھی وعدہ کر رکھا ہے

الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٩٥﴾ دَرَجَاتٍ مِنْهُ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا

اور اللہ نے اجر عظیم کے لحاظ سے جہاد کرنیوالوں کو بیٹھے رہنے والوں پر فضیلت دی ہے اللہ کی طرف سے بڑے درجات ہیں اور بخشش اور رحمت اور اللہ غفور

رَحِيمًا ﴿٩٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنْتُمْ ۖ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ

الرحیم ہے جن لوگوں کو فرشتے وفات دیتے ہیں اور وہ اپنے نفسوں پر ظلم کرنیوالے ہوتے کہ جہاد میں شریک نہ ہوئے (سوال) تو اسے پوچھتے ہیں تم کس

فِي الْأَرْضِ ۚ قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا ۚ فَأُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَسَاءَتْ

حال میں تھے (جواب) ہم ذلیل ہیں اور زمین میں بیکس تھے پھر وہ کہتے ہیں کیا اللہ کی زمین فراخ نہ تھی کہ تم اسمیں ہجرت کر جاتے پس یہی لوگ ہیں جنکا ٹھکانا جہنم ہے اور بہت بری جگہ

بحکم کُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ ۲-۱۲ آخرت کی سزا اسکے واسطے جہنم ہے ایسا قاتل مقتول کی میراث سے بھی محروم ہو جاتا ہے (۲) قتل خطاء - اسکی سزا ہے ایک غلام مسلمان کو آزاد کرنا - وارثین مقتول کو دیت ادا کر دینا - ایسا قاتل بھی میراث سے محروم ہو جاتا ہے (۳) قتل شبہ بالعمد یعنی وہ قتل جو ایسے آلات سے واقع ہو جو قتل کیواسطے موضوع نہ ہوں جیسا کہ لٹھ اور پتھر سے لہ دنیاوی سزا تو ایسے قاتل کیلئے مارا جانا ہے جیسا کہ آیت قصاص میں ارشاد ہو چکا کُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ ۲ع اور اُخروی سزا

جہنم ہے لہ یعنی کلمہ توحید یا کلمہ شہادت زبان پر لائے یا السلام علیکم کہے جس سے ظاہر ہو کہ وہ مومن ہو چکا ہے پس تم اسکے الفاظ کو جھوٹا سمجھ کر یہ نہ کہو کہ تو مومن نہیں ہے کیونکہ دل کا حال خدا جانتا ہے ۔ ۱۲

منزل ۱

ع ۱۴

مَصِيرًا ﴿۹۷﴾ إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً

باز گشت مگر جو مردوں عورتوں اور بچوں میں سے ایسے مجبور ہیں کہ ۔ تو وہ کوئی حیلہ کر سکتے ہیں

وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا ﴿۹۸﴾ فَأُولَٰئِكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَفُوًّا غَفُورًا ﴿۹۹﴾

ورنہ کوئی راستہ پاتے ہیں پس ایسے ہی لوگ ہیں کہ قریب ہے اللہ انکو معاف کر دے اور اللہ معاف کرنیوالا بخشنے والا ہے

وَمَنْ يُهَاجِرْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَجِدْ فِي الْأَرْضِ مُرَاغَمًا كَثِيرًا وَسَعَةً ۚ وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا

اور جو اللہ کے راستہ میں ہجرت کریگا تو وہ دنیا میں بڑی فراغت لے اور کشایش پائیگا اور جو اپنے گھر سے اللہ و رسول کی طرف ہجرت کر کے

إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿۱۰۰﴾

ٹلہ نکلے اور اسکو آپکڑے موت تو تحقیق اسکا اجر اللہ کے ذمہ ہو چکا اور اللہ غفور الرحیم ہے

وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ

اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تمپر گناہ نہیں کہ نماز میں کمی کر لو (خاصکر) جب ٹلہ تمکو اس بات کا خوف ہو کہ جن لوگوں نے

الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ إِنَّ الْكَافِرِينَ كَانُوا لَكُمْ عَدُوًّا مُبِينًا ﴿۱۰۱﴾ وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ

کفر کیا ہے وہ تمپے فساد کرینگے تحقیق کافر تمہارے واسطے صریح دشمن ہے اور جب تو انمیں ہو اور انکے واسطے نماز قایم کرے تو چاہیے ایک گروہ انمیں

طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِنْ وَرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ

سے تیرے ساتھ کھڑا ہو جاوے اور اپنے ہتیار لئے رہے پس جب سجدہ ٹلہ کر چکیں تو وہ تمہارے پیچھے چلے جائیں اور پھر دوسرا گروہ

یا چھڑی یا کسی سے اس کی سزا دیت مغلظہ اور کفارہ اور میراث سے محرومی ہے (۴) قایمقام قتل خطا جیسا سوتا ہوا آدمی کسی پر گر پڑے اور جسپر گرے وہ مرجائے اُس کی سزا قتل کیمطابق ہے (۵) قتل بالسبب جیسے راستہ میں کنواں کھودے اور اُس میں گر کر کوئی مرجائے۔ اس میں نہ دیت ہے نہ کفارہ نہ حرمان میراث مگر امام شافعی کے نزدیک کفارہ بھی ہے اور حرمان میراث بھی۔

لہ مراغم مشتق ہے رغام سے اس کے معنی خاک کے ہیں۔ رغم انف سے مراد ناک کٹنا یعنی شرمندہ ہونا ہوتا ہے چونکہ مہاجر کو دار ہجرت میں کشایش پانا اُس کے مخالف کیواسطے کمال شرم کا موجب ہوتا ہے اسلئے اس کشایش کو مراغم فرمایا ٹلہ اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ ہجرت کرنیوالا اللہ تعالیٰ کے اسمائے غفور و رحیم کے سایہ میں آجاتا اُسکو جزائے نیک دینا اللہ پر حق ہوتا ہے۔ ٹلہ کمی نماز سے مختصر کرنے کی مختلف مرادیں لی ہیں (۱) رکوع و سجود کی جگہ صرف اشارہ کر دینا۔ نماز میں ہتھیار چلاتے رہنا اور چلنا۔ خوف آئے تو دو کبیروں پر کفایت کر لینا (طاؤس اور عبد اللہ ابن عباس) (۲) ظہر و عصر کیوقت ایک رکعت پڑہنا (جابر بن عبد اللہ) ۔ ایک جماعت یہ تو قصر خوف ہوا۔ عام سفر ہر حال میں جسمیں خوف نہو چار رکعت کی بجائے دو پڑہنا درست ہے۔ جمہور آیمہ مجتہدین۔ اذا ضربتم فی الارض سے بعض نے تو مراد مطلق سفر کی ہے خواہ کیقدر ہو جیسے داؤد ظاہری اور قاضی شوکانی نے بعض کے نزدیک اسکی اقل مقدار تین روز کا راستہ ہے۔ شعبی نخعی۔ سعید ابن جبیر۔ امام ابو حنیفہ) امام مالک اور شافعی کے نزدیک اقل مقدار ۴۸ برد ہیں جو ۴۸ میل کے برابر ہوتا ہے من الصلوٰۃ سے ظاہر ہے کہ قصر جایز ہے واجب نہیں الصلوٰۃ کے بعد وقف جایز ظاہر کرتا ہے کہ ان خفتم کا مفہوم متصل ماقبل نہیں بلکہ یہ نماز کی دوسری صورت کا بیان ہے جو خوف کی وجہ سے ہو نیز جب صرف ان کے بعد جزا مذکور نہو تو وہ شرطیہ نہیں رہتا بلکہ ظرفیہ ہو جاتا ہے۔ ٹلہ صلوٰۃ الخوف کی یہ صورت ہے کہ امام قوم کے دو ٹکڑے کرے ان میں سے ایک کو ایک رکعت پڑھا دے

طائفة اخرى لم يصلوا فليصلوا معك وليأخذوا حذرهم واسلحتهم ود الذين

جس نے نماز نہیں پڑھی ہے وہ آوے تیری ساتھ نماز ادا کرے اور اپنے بچاؤ اور اپنے ہتھیاروں کو پکڑے رہے جن لوگوں نے

كفروا لو تغفلون عن اسلحتكم وامتعتكم فيميلون عليكم ميلة واحدة ولا جناح

کفر کیا وہ چاہتے ہیں کہ تم اپنے ہتھیاروں اور مال اسباب سے غافل ہو جاؤ پھر وہ یکبارگی تم پر ٹوٹ

عليكم ان كان بكم اذى من مطر او كنتم مرضى ان تضعوا اسلحتكم وخذوا

پڑیں اگر تمہیں تکلیف ہو مینہ سے یا بیماری ہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں اگر اپنے ہتھیار رکھ دو اور اپنے بچاؤ سے

حذركم ان الله اعد للكفرين عذابا مهينا (۱۰۲) فاذا قضيتم الصلوة فاذكروا الله قياما

خبردار رہو تحقیق اللہ نے کافروں کیواسطے رسوا کرنیوالا عذاب تیار کر رکھا ہے بس جب نماز ادا کر چکو تو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے

وقعودا وعلى جنوبكم فاذا اطمانتم فاقيموا الصلوة ان الصلوة كانت على المؤمنين

اور لیٹے ہوئے یاد کرو اور جب اطمینان ہو جاوے تو نماز قایم کرو تحقیق مومنوں پر نماز بقید وقت فرض ہے

كتبا موقوتا (۱۰۳) ولا تهنوا في ابتغاء القوم ان تكونوا تالمون فانهم يالمون كما تالمون

اور اس قوم کا پیچھا کرنے میں سستی مت کرنا اگر تم دکھ اوٹھاتے ہو تو وہ بھی دکھ اوٹھاتے ہیں جیسا کہ تم دکھ اوٹھاتے

وترجون من الله ما لا يرجون وكان الله عليما حكيما (۱۰۴) انا انزلنا اليك الكتب بالحق لتحكم بين

ہو اور تم تو اللہ سے وہ امیدیں رکھتے ہو جو امیدیں وہ نہیں رکھتے اور اللہ علم والا حکمت والا ہے تحقیق ہم نے تیری طرف کتاب حق کیساتھ اوتاری ہے

الناس بما اريك الله ولا تكن للخائنين خصيما (۱۰۵) واستغفر الله ان الله كان غفورا رحيما (۱۰۶)

تاکہ جو کچھ اللہ نے تجھکو دکھلایا ہے اوسکی رو سے لوگوں کے درمیان فیصلہ کرے اور خیانت کرنیوالوں کیواسطے جھگڑا کرنیوالا مت بنو اور اللہ سے استغفار کرو

پھر یہ گروہ غنیم کے مقابلہ پر چلا جاوے اور وہ دوسرا گروہ آ کر صرف ایک رکعت امام کے ساتھ پڑھے اور سلام پھیر دے مجاہد اور جابر ابن عبداللہ
حسن بصری کا قول ہے کہ پہلا گروہ کو امام دو رکعت پڑھا کر اوسکو مقابلہ پر بھیجے پھر دوسرے کو دو رکعت پڑھا دے۔ عبداللہ ابن مسعود
کا قول ہے کہ اگر ایک گروہ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھکر مقابلہ میں جاوے اور سلام نہ پھیرے اور جو لوگ مقابلہ میں تھے وہ آ کر اخیر رکعت
میں شریک ہو جاویں اور ایک رکعت پڑھکر دشمن کے مقابلہ میں چلے جاویں پھر اول گروہ آ کر وہ جو ایک رکعت فوت ہوئی ہے
اوسکو پورا کر کے دشمن کے مقابلہ پر چلے جائیں پھر دوسرا گروہ آ کر اپنی نماز تمام کرے یہی مذہب امام ابوحنیفہ کا ہے چوتھی صورت یہ ہے
کہ امام ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھا دے اور پھر چپکا کھڑا رہے اور یہ لوگ اپنی دوسری رکعت از خود تمام کر کے سلام پھیر دیں
اور دشمن کے مقابلہ پر چلے جائیں اور جو مقابلہ میں تھے وہ آ کر امام کے ساتھ رکعت اخیر میں شریک ہو جائیں اور جب یہ لوگ وہ دوسری
رکعت جو فوت ہوئی تھی تمام نہ کر لیں امام تشہد میں بیٹھا رہے پھر امام سلام پھیرے یہی امام کیساتھ سلام پھیریں (سہل بن ابی حثمہ) اور امام
[۱] یعنی پابندی اوقات کیساتھ فرض کی گئی ہے [۲] اسمیں طعمہ بن ابیرق کے قصہ کی طرف اشارہ ہے جو ایک منافق مسلمان تھا اوسنے ایک
مسلمان کی زرہ چرا کر ایک یہودی کے یہاں گروی رکھدی تھی جب اتفاقاً وہ زرہ اوس یہودی کے یہاں سے برآمد ہوئی تو اوسنے
ظاہر کیا یہ چوری مالی نہیں طعمہ بن ابیرق نے اسکو گروی رکھا ہے طعمہ سے جو دریافت کیا گیا تو وہ انکاری ہو گیا اور جھوٹی قسمیں کھاتا
رہا علاوہ بریں اور مسلمانوں کو بہکا کر اپنا شاہد بنا لیا چونکہ یہودی کے گھر سے مال برآمد ہوا اور وہ طعمہ کی نسبت کوئی ثبوت پیش

کر سکا اسلئے آنحضرت صلعم کا رجحان اوس کی سزا دہی کیطرف ہوا مگر تھوڑی دیر کے بعد وحی الٰہی سے حقیقت حال معلوم ہو گئی اسلئے آپنے
فرمایا کہ یہودی کی جگہ طعمہ کا ہاتھ کاٹا جاوے اس سزا سے طعمہ مرتد ہو گیا اور مکہ کو بھاگ گیا ...

وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ يَخْتَانُونَ أَنفُسَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ خَوَّانًا أَثِيمًا ﴿١٠٧﴾ يَسْتَخْفُونَ

جو لوگ اپنی نفسون سے خیانت کرتے ہین اُن سے جھگڑا مت کر ۵ تحقیق الله خیانت پیشہ اور بدکار آدمی کو دوست نہین رکھتا وہ لوگون سے چھپاتے

مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُونَ مِنَ اللَّهِ وَهُوَ مَعَهُمْ إِذْ يُبَيِّتُونَ مَا لَا يَرْضَىٰ مِنَ الْقَوْلِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ

ہین پر الله سے نہیں چھپا سکتے اور جب نا پسندیدہ باتون کو راتون کو مشورہ کرتے ہین تو وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے ۔ اور جو کچھ بھی وہ کرتے ہین

بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطًا ﴿١٠٨﴾ هَا أَنتُمْ هَٰؤُلَاءِ جَادَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَمَن يُجَادِلُ اللَّهَ

الله اسپر محیط ہے کیا تم وہی لوگ ہو جو انکی طرف سے دنیاوی زندگی میں جھگڑا کرتے ہو قیامت کے دن کون الله کے ساتھ ان کی

عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَم مَّن يَكُونُ عَلَيْهِمْ وَكِيلًا ﴿١٠٩﴾ وَمَن يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ

طرف سے جھگڑا کریگا یا کون اون کا وکیل ہوگا اور جو کوئی برا عمل کر بیٹھے یا اپنے نفس پر ظلم کرے پھر الله سے مغفرت

اللَّهَ يَجِدِ اللَّهَ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿١١٠﴾ وَمَن يَكْسِبْ إِثْمًا فَإِنَّمَا يَكْسِبُهُ عَلَىٰ نَفْسِهِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١١١﴾

چاہے تو الله کو غفور و رحیم پائیگا اور جو کوئی بدی کماتا ہے تو سوائے اسکے نہیں کہ وہ اسکو اپنے نفس پر کماتا ہے اور الله علم والا حکمت والا ہے

وَمَن يَكْسِبْ خَطِيئَةً أَوْ إِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهِ بَرِيئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا ﴿١١٢﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ

اور جو کوئی خطا کر بیٹھے یا گناہ پھر کسی بے گناہ پر اسکو لگا دے تو اسنے بہتان ۳ اور صریح گناہ اپنے سر پر اٹھایا اور اگر تجھپر الله کا فضل

اللَّهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ لَهَمَّت طَّائِفَةٌ مِّنْهُمْ أَن يُضِلُّوكَ وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ ۖ وَمَا

اور اسکی رحمت نہوتی تو ایک گروہ ان میں سے ارادہ کر ہی چکا تھا کہ تجھکو بہکا دین مگر وہ اپنے نفسون کے سوائے کسی کو نہیں بہکا تے

يَضُرُّونَكَ مِن شَيْءٍ ۚ وَأَنزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُن تَعْلَمُ ۚ وَكَانَ فَضْلُ

اور تجھکو کچھ بھی ضرر نہیں پہنچا سکتے اور الله نے تجھپر کتاب اور حکمت نازل کی ہے اور جو تو نہیں جانتا تھا وہ تجھکو سکھایا ہے اور تجھپر الله کا بڑا ہی

اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا ﴿١١٣﴾ لَّا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ

فضل ہے اور انکے بہت سے مشورون میں کوئی بھلائی نہیں ہے مگر جو خیرات کا حکم کرے یا نیک نامی کی باتون یا لوگون کے درمیان

بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿١١٤﴾ وَمَن يُشَاقِقِ

اصلاح کریگا اور جو ایسا فعل الله کی خوشنودی کی طلب مین کرتا ہے ہم اوسکو اجر عظیم دینگے بعد اسکے کہ کسی پر ہدایت

الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۖ وَ

ظاہر ہوگئی اگر وہ رسول سے پھٹتا اور مومنوں کے راستہ کے سوا کوئی اور راستہ اختیار کرتا ہے ہم اسکو اسی طرف پھیر دینگے جسطرف وہ پھرا ہے اور جہنم مین ڈال

سَاءَتْ مَصِيرًا ﴿١١٥﴾ إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ ۚ وَمَن يُشْرِكْ

دینگے اور وہ برا ٹھکانا ہے الله اسبات کو نہیں بخشتا کہ اوسکے ساتھ شرک کیا جاوے ۵ اور اسکے سوائے جسکے واسطے چاہے بخشدیتا ہے اور جو الله سے شرک

۱ یعنی جو مسلمان یہودی کے مقابلہ پر طعمہ کی جھوٹی حمایت کر رہے ہیں تو اے محمد اُن کی طرف سے جھگڑا مت کر کیونکہ الله تعالیٰ کو خیانت اور ظلم پسند نہیں ہے ۲ یہ اُن تدابیر کیطرف اشارہ ہے جو طعمہ رات کیوقت میں اپنی بھائیوں اور دوستوں کو جمع کرکے اپنی بریت کیواسطے کر رہا تھا کہ میں اپنی بریت پر حلف اٹھا جاؤنگا اور تم شہادت ادا کردینا اسکی نسبت الله تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ باتیں خدا کو راضی کرنیوالی نہ تھیں ۳ یعنی طعمہ اور اُسکے اقارب نے جھوٹی قسموں اور شہادتوں سے تجھکو بہکا کر یہودی

۴ پر تجھ سے زور دیا تھا مگر خدا کا فضل ہوا کہ اسنے اصل حال سے تجھکو مطلع کر دیا اور آئندہ کو بھی کوئی شخص دھوکا دیکر تجھ سے ظلم نہ کرا سکیگا ۔ ۵ اسی الله سے ۔ ۶ جو سب گناہوں سے زیادہ ہے کا کفر معاف نہوگا ۔ ۱۲

بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ﴿۱۱۶﴾ اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ﴿۱۱۷﴾

کرے پس تحقیق گمراہ ہوا گمراہی بہت دور جا پڑا — اللہ کو چھوڑ کر وہ عورتوں ہی کو پکارتے ہیں [1] — اور شیطان مردود ہی کو پکارتے ہیں

لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿۱۱۸﴾ وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ

اللہ نے اس پر لعنت کی ہے اور اسنے کہا کہ میں تیرے بندوں سے ایک حصہ معین ضرور لیا کرونگا — اور ان کو ضرور بہکاؤنگا اور انکو امیدیں ضرور

وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ

دلاؤنگا اور انکو سمجھاؤنگا کہ چوپایوں کے کان کاٹ دیا [2] کریں اور ضرور سمجھاؤنگا کہ اللہ کی خلقت کو بدل دیا کریں [3] — اور جو اللہ کو چھوڑ کر شیطان

وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۹﴾ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ۚ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا

کو دوست بناوے پس تحقیق اسنے صریح نقصان اٹھایا — شیطان انکو وعدے دیتا اور امیدیں دلاتا ہے اور شیطان انکو کوئی وعدہ نہیں

غُرُوْرًا ﴿۱۲۰﴾ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۡ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ﴿۱۲۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

دیتا مگر دھوکے کا — انہیں لوگوں کی جگہ جہنم ہے اور اس سے چھٹکارے کا راستہ نہ پائینگے — اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کئے

الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ

انکو باغات میں داخل کرینگے جنکے نیچے سے نہریں بہتی اور نکلتی ہیں وہ اسمیں ہمیشہ ہمیش رہنیوالے ہیں — اللہ کا وعدہ حق ہے

وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ﴿۱۲۲﴾ لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ۭ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْۗءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ

اور بات کے لحاظ سے اللہ سے سچا کون ہے اے مسلمانو! نہ تمہاری اور نہ اہل کتاب کی [4] آرزو کیسا ہی ہو جو کوئی بری عمل کریگا اسکی سزا

وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۲۳﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ

اور اسکے واسطے اللہ کے سوائے کوئی والی اور مددگار نہیں ملیگا — اور جو کوئی نیک عمل کرتا ہو خواہ مرد ہو یا عورت — اور وہ مومن ہو

مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴿۱۲۴﴾ وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ

پس یہی لوگ ہیں جو بہشت میں داخل ہونگے اور ان پر ذرا برابر ظلم نہ کیا جائیگا — اور دین کے لحاظ سے اس شخص سے کون بہتر ہے جس نے اپنے

لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ﴿۱۲۵﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

وجود کو اللہ کے حوالے کر دیا محسن بنا اور ابراہیم حنیف کے مذہب کا پیرو ہوا اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا دوست بنایا ہے اور — جو کچھ آسمانوں میں

منزل ۱

[1] عرب کے بت پرست اپنی خیالی معبودوں کے نام عموماً مونث رکھتے تھے مثلاً لات۔ عزیٰ۔ منات اور ہر ایک قبیلہ کا ایک بت ہوتا تھا جسکو وہ انثیٰ کہتے تھے چنانچہ عایشہ صدیقہ کی وہ قرات بھی اس امر کی شاہد ہے جسمیں انثیٰ کی بجائے اوثانا ہے۔ ہندوستان میں کالی بھوانی لاٹوں والی ماتا رانی لچھمی اور بہت سی عورتیں پوجی جاتی ہیں [2] عرب میں یہ دستور تھا کہ وہ اپنے بتوں کی نذر و نیاز کیواسطے جانوروں کا کان کاٹ ڈالا کرتے تھے جو ایک شرک تھا [3] مثلاً راستی اور توحید کو چھوڑ کر کذب اور شرک میں پڑ جانا جینے کی امید پر بچوں کے کان یا ناک چھیدنا۔ عورتوں میں تزئین کیواسطے بدن گودنا دانتوں کو ریت کر باریک کرنا مرد کو خصی کر کے خواجہ سرا بنانا جانوروں کا کان چیرنا [4] ہر ایک مذہب کے لوگوں نے ایک زمانہ گذرنے کے بعد یہ گمان کیا کہ اصل دین کو چھوڑ کر لغو اور باطل مسئلوں میں پڑ گئے اور انہیں کو موجب نجات قرار دے لیا۔ مثلاً عیسائیوں نے قرار دے لیا کہ مسیح دنیا کے گناہوں کا کفارہ ہونے کیواسطے مصلوب ہو گئے۔ یہود نے یہ ٹھان لیا کہ ہم انبیا کی اولاد اور خدا کے پیارے بیٹے ہیں۔ تمام بہشت ہماری ہے۔

وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطًا ﴿۱۲۶﴾ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ ۖ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا

اور جو کچھ زمین میں ہی اللہ کیواسطے ہی اور اللہ ہر شے پر محیط ہے۔ تجھ سے عورتوں کے بارے میں سوال کرتے ہیں سلہ کہ اللہ انکے بارہ میں فتویٰ دیتا ہے اور

يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَن تَنكِحُوهُنَّ

قرآن میں جو سنایا جاچکا ہی وہ ان سلہ یتیم عورتوں کی بارہ میں ہی جنکو تم انکا حق ادا نہیں کرتے جو انکیلئے فرض کیا گیا ہی اور انکے نکاح کرنیکی رغبت رکھتے ہو

وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْوِلْدَانِ وَأَن تَقُومُوا لِلْيَتَامَىٰ بِالْقِسْطِ ۚ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ

اور نیز کمزور بچوں کے بارے میں بھی (حکم کرتا ہی) اور یہ حکم کرتا ہی کہ یتیموں کے بارے میں انصاف پر قائم رہا کرو اور جو کچھ بھلائی تم کروگے پس تحقیق اللہ

كَانَ بِهِ عَلِيمًا ﴿۱۲۷﴾ وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِن بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَن يُصْلِحَا

اسکو جاننے والا ہی اور اگر عورت کو اپنے خاوند کی طرف سے زیادتی کا اندیشہ ہو یا بے پروائی کا تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ دونوں آپس میں کسی طرح

بَيْنَهُمَا صُلْحًا ۚ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ۗ وَأُحْضِرَتِ الْأَنفُسُ الشُّحَّ ۚ وَإِن تُحْسِنُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ

سے صلح کرلیں اور صلح ہر حال بہتر ہی سلہ نفسوں میں بخل آجاتا ہی اور اگر تم نیکی کرو اور خطا سے بچنا اختیار کرو جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے

بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿۱۲۸﴾ وَلَن تَسْتَطِيعُوا أَن تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ ۖ فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ

خبردار ہے یہ تم سے کبھی نہیں ہو سکتا کہ عورتوں کے درمیان عدالت کر سکو خواہ تم اسکی حرص کرتے ہو پس تمام رغبت کیساتھ ایک ہی طرف

مسلمانوں نے سمجھ لیا کہ قرآن اور محمد پر ایمان لے آئے بس کافی ہی روز قیامت کو شفاعت محمدی سے نجات پاجائینگے گو اعمال کیطرف سے ایسے غافل ہوگئے کہ قرآن مجید کی خبر نہیں نہ محمد کی۔ نہ یہ فکر ہے کہ کن باتوں سے بچنا چاہئے اور کن سے نہیں اور کیا کرنا چاہئے۔ حضرات دنیا پرستی آرام طلبی اور عیاشی میں غرق ہیں بت پرست ہیں وہ مطمئن ہیں کہ پتھروں کی مورتیں اُن کے خدا اُن کے بخشنیوالے اور عذاب سے بچانیوالے ہیں۔ سکھوں نے گرنتھ صاحب کو سروں پر اُٹھانا اور اسکو چومنا بس انتہائی عبادت و زہد و اعمال صالحہ سمجھ لیا ہے اُسکے معانی و مطالب در اصل حقیقت و تعلیم گرو صاحب سے کچھ سروکار نہیں اسلئے ارشاد ہی کہ اے مسلمانو اللہ نہ تمہاری آرزوں کیمطابق ہی نہ اہل کتاب کی آرزوں کیمطابق بلکہ جو بُرا عمل کریگا اسکی سزا پائیگا۔ بو ہریرہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت اتری مسلمانوں پر شاق گذری نبی صلعم نے فرمایا درست پر قایم رہو اور میانہ روی اختیار کرو حقیقت میں جو کچھ مصیبت کسی فرمانبردار پر آتی ہے وہ اُسکے گناہ کا کفارہ ہوتی ہی یہانتک کہ ایک کانٹا جو اُسکے چبھ جاتا ہی یا کوئی دکھ دے۔ اسکو مسلم اور ترمذی اور نسائی اور احمد سعید بن منصور نے روایت کیا ہے ابوبکر صدیق نے عرض کی تھی اے رسول خدا اب اس آیت کے بعد نجات کی کیا صورت ہے ہمسے جو برا کام ہوا ہی ہمکو سزا ملیگی فرمایا اے ابوبکر صدیق اللہ تجھکو بخشے تو بیمار نہیں ہوتا ہی کیا تجھکو تکلیف نہیں پہنچتی ہی کیا تجھکو غم نہیں لگتا کیا تجھکو آفت نہیں پہنچتی عرض کی ہاں فرمایا یہی ان کی سزا ہے

سلہ عرب کے لوگ عورتوں کو ورثہ نہ دیتے تھے چھوٹے لڑکوں کو بھی جو میدان میں نیزہ بازی نہ کرسکتے میراث سے محروم رکھتے تھے اور جو یتیم لڑکیوں پر یہ ظلم ہوتا کہ جو انکا سرپرست بنتا وہی انکا وارث اور مختار کل سمجھا جاتا تھا خواہ اُنسے خود نکاح کرے خواہ دوسرے سے نکاح کرکے مہر خود وصول کرے۔ بیواؤں پر اُن کے خاوند کا وارث کُل اختیار رکھتا تھا۔ اس خوف سے کہ یتیموں کا حق ادا نہ کرسکینگے بعض نے یتیم عورتوں سے نکاح کرنا ہی چھوڑ دیا تھا۔ ان تمام رسومات باطلہ کو قرآن مجید نے دور کیا عورتوں کا حق میراث میں ٹھہرایا جسکا بیان پہلے ہوچکا دیکھو ہے تاہم کی تفسیر یتیم لڑکیوں کی نسبت اور نیز یتیم لڑکوں کی نسبت قوانین عدل و رحم جاری فرمائے جنکا بیان پہلے آچکا سلہ یعنی جو اسی سورت کی ابتدا میں تمہارا انکی بابت احکام پڑھے گئے ہیں سلہ یعنی جب عورت کو

ع ۱۸ / ۱۵

منزل ۱

فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۲۹﴾ وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ

معلق ہوئی کیطرح چھوڑ دو اور اگر اصلاح کرو اور خدا سے ڈرو پس تحقیق اللہ غفور و رحیم ہے اور اگر دونوں جدا ہو جائیں

كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا ﴿۱۳۰﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا

تو اپنی کشائش سے غنی کر دیگا اور اللہ کشائش کرنیوالا حکمت والا ہے اور جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے اللہ کیواسطے ہے جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب دی گئی

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا

اُنکو اور تمکو وصیت کی کہ اللہ سے ڈرو اور اگر کفر کرو گے (تو یاد رکھو) کہ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے

فِي الْاَرْضِ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا ﴿۱۳۱﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۳۲﴾

اللہ کیواسطے ہے اور اللہ غنی اور اعلیٰ صفات والا ہے اور جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے اللہ کیواسطے ہے اور وکالت کیواسطے بس اللہ کافی ہے

اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا ﴿۱۳۳﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ

اگر چاہے اے لوگو تمکو لیجائے اور دوسرے لوگوں کو لے آئے اور اللہ اس بات پر قادر ہے جو کوئی دنیا کا ثواب چاہتا ہے

الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ﴿۱۳۴﴾ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا

پس اللہ کے پاس دنیا اور آخرت کا ثواب ہے اور اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے اے لوگو جو ایمان لائے ہو انصاف پر خوب

قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا

اللہ کے راستے میں شہادت دینے والے ہو جاؤ اور گواہی خواہ تمہارے نفسوں کے خلاف ہو یا والدین کے یا نہایت قریبی رشتہ داروں کے اگر کوئی غنی

فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤى اَنْ تَعْدِلُوْا وَاِنْ تَلْوٗۤا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

ہے یا فقیر پس اللہ دونوں کے واسطے بہتر کارساز ہے پس خواہش نفسانی کی پیروی مت کرو تاکہ انصاف کرتے رہو اور اگر تم اپنی زبان سے گواہی دینے میں

خوف ہو کہ اُسکا خاوند اُسکو چھوڑ دیگا یا اُس سے بیزار رہیگا اور وہ اُسکے نکاح میں رہنا چاہتی ہو تو اپنا مہر چھوڑ کر یا اپنے دن اور تقسیم میں کمی یا معافی کر کے صلح کرلے تو جائز ہے جیسا کہ احادیث ذیل سے ظاہر ہے ترمذی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ سودہؓ کو یہ خوف ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُسے طلاق دیدینگے پس اُسنے عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھکو طلاق مت دو اس کیواسطے دن مقرر کر دو پس آپ نے ایسا ہی کیا اور یہ آیت نازل ہوئی شیخین نے اِس قصہ کو الفاظ ذیل میں روایت کیا ہے کہ جب سودہ بنت زمعہ بوڑھی ہوئیں تب اُنہوں نے اپنا دن عائشہ کو دیدیا پس نبی صلعم سودہ کا دن عائشہ کی تقسیم میں دے[illegible] شافعی اور حاکم اور بیہقی نے ابن المسیب سے روایت کی ہے کہ محمد بن مسلم کی دختر رافع بن خدیج کے گھر میں تھیں اُن کو کوئی امر مکروہ معلوم ہوا اکبر سن یا کچھ اور چاہا کہ طلاق دیدیں تب اُس نے کہا کہ مجھکو طلاق مت دو اور میرے حصہ میں جو کچھ تمہارا دل چاہے دیتے رہو

سلہ احمد و ابو داؤد نے عائشہ سے روایت کی ہے کہ حضرت صلعم اپنی ازواج میں انصاف سے تقسیم فرماتے اور دعا کرتے تھے اے خداوند یہ میری تقسیم ہے جسمیں میں اختیار رکھتا ہوں پس تو اُن باتوں میں مجھے ملامت نہ کر جنکا مجھکو اختیار نہیں اصحاب السنن اور احمد نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا نبی صلعم نے جس شخص کی دو عورتیں ہوں اور وہ ایک طرف مائل ہوتا ہو تو قیامت کے دن ایسی حالت میں آئیگا کہ اُسکا آدھا دھڑ ساقط ہو گا سلہ یہ ہمیشہ حکم و تصرف خداوندی سے عالم میں ہوتا رہتا ہے کہ آج ایک قوم مالا مال سرسبز اور ترقی پر ہے کل کوئی [illegible] عروج و زوال اعمال کی بھلائی برائی کے مطابق ہوتا ہے جو قوم عروج پاتی ہے

خبيرا ﴿١٣٥﴾ يٰأيها الذين آمنوا آمنوا بالله ورسوله والكتٰب الذي نزل على رسوله والكتٰب الذي أنزل من

اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کو اور اس کے رسول کو اور اس کتاب کو جو اس نے اپنے رسول پر اوتاری اور اس کتاب کو جو پہلے اوتاری تھی

قبل ومن يكفر بالله وملٰئكته وكتبه ورسله واليوم الآخر فقد ضل ضلٰلا بعيدا ﴿١٣٦﴾ إن الذين

اور جو اللہ سے اور اسکے فرشتوں اور اسکی کتابوں اور اسکے رسولوں سے اور یوم آخر سے کفر کرے تحقیق وہ بہک کر دور جا پڑا۔ جو لوگ

آمنوا ثم كفروا ثم آمنوا ثم كفروا ثم ازدادوا كفرا لم يكن الله ليغفر لهم ولا ليهديهم سبيلا ﴿١٣٧﴾

ایمان لائے پہر کافر ہو گئے پہر ایمان لائے پہر کافر ہو گئے پہر کفر میں بڑہے گئے اللہ ایسا نہیں کہ انکی مغفرت کرے یا انکو راستہ کی ہدایت کرے

بشر المنٰفقين بأن لهم عذابا أليما ﴿١٣٨﴾ الذين يتخذون الكٰفرين أولياء من دون المؤمنين أيبتغون

ان منافقوں کو خوشخبری سنا دو کہ انکے واسطے عذاب دردناک ہے۔ جو مومنوں کو چہوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں کیا ان کے پاس وہ

عندهم العزة فإن العزة لله جميعا ﴿١٣٩﴾ وقد نزل عليكم في الكتٰب أن إذا سمعتم آيٰت الله يكفر

عزت چاہتے ہیں (پس وہ جانیں) کہ تمام عزت اللہ کیواسطے ہے اور تمپر کتاب میں اسنے یہ حکم نازل کر دیا ہے کہ جب تم اللہ کی آیات کی نسبت سنو کہ ان سے انکار

بها ويستهزأ بها فلا تقعدوا معهم حتى يخوضوا في حديث غيره إنكم إذا مثلهم إن

کیا جاتا یا ان سے تمسخر کیا جاتا ہے تو ان کے ساتھ مت بیٹھو یہانتک کہ کسی اور بات میں غوض کرنے لگیں (ورنہ) اسوقت تم بھی ویسے ہی ہوگے

الله جامع المنٰفقين والكٰفرين في جهنم جميعا ﴿١٤٠﴾ الذين يتربصون بكم فإن كان لكم فتح

حقیقت اللہ ... کہ تمام منافقوں اور کافروں کو جہنم میں جمع کرنیوالا ہے جو تمہارے مال کار کے منتظر ہیں پس اگر اللہ کی طرف سے تمکو فتح ملے

منزل ١

من الله قالوا ألم نكن معكم وإن كان للكٰفرين نصيب قالوا ألم نستحوذ عليكم ونمنعكم

تو کہتے ہیں کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تہے اور اگر کافروں کو کچھ کامیابی نصیب ہو تو کہتے ہیں کیا ہم تمپر غالب نہ ہو گئے تہے اور تمکو مومنوں کی

وہ سچے علوم اور اعمال صالحہ کی بدولت پاتی ہے اور جب زوال آتا ہے تو جہالت اور فسق و فجور کی بدولت اس مسئلہ کی تفسیر کیواسطے دیکھو ۲۲ کا حاشیہ ۔ یعنی شہادت خالصًا خدا کیواسطے ادا کرو اپنے نفع نقصان ماں باپ بھائی یا عزیز و اقارب یا تونگر مفلس کا کچھ خیال نہ کرو نہ اہل دولت و ثروت دیکھکر اُسکے خوف یا خوشامد یا خود غرضی سے کوئی جھوٹی بات کہو اور نہ غریب دیکھکر رعایت یا ترحّم جھوٹی گواہی ادا کرو۔ بلکہ جو کچھ کہو سچ سچ خدا کیواسطے کہو۔ حدیث ابو سعید میں ہے کہ سب سے بڑھکر جہاد یہ ہے کہ سلطان جابر کے نزدیک کلمہ حق کہے۔ رواہ اہل السنن الا النسائی۔ استیعاب ۱/۱ اور اُسی وقت میں نے تمہاری قاضیوں سے تاکید کی کہ تمہارے بھائیوں میں جو مقدمہ ہو تو اُسے سنو۔ اور دونوں شخصوں میں خواہ دونوں بھائی ہوں یا ایک مسافر جو اُس کے ساتھ رہتا ہو انصاف سے فیصلہ کرو اور تم ہرگز عدالت میں کسی کی طرف داری نہ کرو۔ تم چھوٹے کی ایسی سنو جیسے کہ بڑے کی سنتے ہو تم کسی انسان کی پروا نہ کرو کیونکہ عدالت جو ہے خدا کی ہے۔ اور جو مقدمہ تمہارے نزدیک مشکل ہو میرے پاس لاؤ میں اسے سنونگا۔ عبداللہ بن رواحہ کو نبی صلعم نے خیبر کیطرف پھل اور کھیتی کا اندازہ کرنے کیواسطے بھیجا انہوں نے رشوت دیکر چاہا کہ بری کریں عبداللہ نے کہا کہ اللہ کی قسم میں تمہارے پاس ایسے شخص کے پاس سے آیا ہوں جو مجھکو ساری مخلوق سے زیادہ محبوب ہے اور تم مجھکو بندروں سے بھی زیادہ مبغوض ہو مگر مجھکو اُن کی محبت اور تمہارا بغض اس بات پر آمادہ نہیں کر سکتا کہ میں بے انصافی کروں وہ بولے۔ لہذا اقامت السموات والارض ہے ۱۳۵ اس آیت میں دوسرا آمنوا تاکید

[illegible] ... دوام کیواسطے ہے جیسا کہ پہلے اور آیت میں بھی ہے۔ یاایہا الذین آمنوا ... دوسری آیت ... اسلام جیسے وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین ولکن المنٰفقین لا یعلمون ۔ ۱۴۰ ... اے ... کے واسطے ... اذا رأیت الذین یخوضون فی آیاتنا فاعرض عنہم ... [illegible] ... فلا تقعدوا معہم ... ولٰکن ذکرٰی لعلہم یتقون ہے۔

مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ﴿۱۴۱﴾ اِنَّ

ہاتھوں سے نہیں بچا لیا تھا پس اللہ تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا اور اللہ کافروں کیواسطے مومنوں پر غالب رہنے کا کوئی موقعہ ہرگز نہ دے گا تحقیق

الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَاِذَا قَامُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى يُرَآءُوْنَ

منافق لوگ اللہ کو دھوکا دیتے اور چھوڑ دیتے ہیں اور وہ اُن کو دھوکا دیتا اور چھوڑتا ہے اور جب نماز کیواسطے کھڑے ہوتے ہیں تو الکسائی ہوئے کھڑے ہوتے ہیں

النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۴۲﴾ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ

لوگوں کو دکھلاتے مگر اللہ کا ذکر بہت ہی کم کرتے ہیں اِن کے درمیان مذبذب ہیں یہ لوگ نہ ادھر کے ہیں نہ ادھر کے ہیں

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۱۴۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ

اور جسکو اللہ گمراہ کرے پس تو اسکیواسطے کوئی راستہ نہ پائیگا اے لوگو جو ایمان لائے ہو مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست مت بناؤ۔ کیا تم چاہتے

دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۴۴﴾ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ

ہو کہ تم اللہ کیواسطے اپنے نفسوں کے خلاف صریح حجت قائم کرو تحقیق منافق تو دوزخ کے سب سے نیچے کے

الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ﴿۱۴۵﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ

درجے میں ہوں گے اور تو اُن کیواسطے کوئی مددگار ہرگز نہ پائیگا۔ مگر جن لوگوں نے توبہ کر لی اور اصلاح کی اور اللہ کو مضبوط ہو کر پکڑ و اور اپنے

وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا

دین کو اللہ کیواسطے خالص بنالیا پس یہی لوگ مومنوں کے ساتھ ہیں اور اللہ مومنوں کو اجر عظیم دے گا

عَظِيْمًا ﴿۱۴۶﴾ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۷﴾

اور تمہارے عذاب سے اللہ کیا کرے گا اگر تم شاکر اور مومن بنو اور اللہ شکر کرنیوالا جاننے والا ہے

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا

اللہ پسند نہیں کرتا کہ کوئی کسی کو بُرا کہے مگر جس پر ظلم ہوا ہو اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے

اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ﴿۱۴۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

اگر بھلائی کو تم ظاہر کرو یا چھپاؤ یا بدی سے درگذر کرو پس تحقیق اللہ تو معاف کرنیوالا قدرت والا ہے جو لوگ اللہ سے

يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ

اور اس کے رسولوں سے انکار کرتے اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان تفرقہ ڈالدیں اور کہتے ہیں کہ ہم بعض کو مانتے اور بعض سے انکار کرتے

بِبَعْضٍ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿۱۵۰﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا وَاَعْتَدْنَا

ہیں اور چاہتے ہیں کہ اس کے درمیان راستہ اختیار کریں یہی وہ لوگ ہیں جو فی الحقیقت کافر ہیں اور ہم نے کافروں کیواسطے

لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۵۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ

رسوا کرنیوالا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ جو لوگ اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور اُن میں سے کسی کے درمیان تفرقہ نہ کیا یہی لوگ

سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۵۲﴾ يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا

ہیں جن کو اللہ اُن کے اجر دے گا اور اللہ غفور اور رحیم ہے تجھ سے اہل کتاب سوال کرتے ہیں کہ اُن پر آسمان سے

ف لیعنی جب کافروں کو فتح ہوتی ہے تو منافق لوگ بول اٹھتے ہیں کہ دیکھو ہم تم پر غالب ہو سکتے تھے مگر پھر بھی ہم نے تمہاری مدد کی اور مسلمانوں کو تم سے روکے رکھا ... ہر کافر ... اور ... (footnote largely illegible)

اس اصول کا مد نظر رکھنا نہایت ضروری ہے تاکہ اپنے عیوب کا افشا سے غضب آلودہ ہو کر پہلے ہی مشتہر ہو جائیں عموماً یہی جو اشاعت کرنے سے عام خلقت کے اخلاق پر برا اثر پڑتا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ ... شَهِيدًا ۞ لَٰكِنِ اللَّهُ يَشْهَدُ بِمَا أَنزَلَ إِلَيْكَ أَنزَلَهُ بِعِلْمِهِ وَالْمَلَائِكَةُ يَشْهَدُونَ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ۞ إِنَّ الَّذِينَ

اور اللہ زبردست حکمت والا ہے۔ لیکن جو کچھ اللہ نے تیری طرف اتارا ہے اللہ اسکی بابت گواہی دیتا ہے کہ اُس نے اسکو اپنے علم سے اتارا ہے اور فرشتے بھی شہادت دیتے ہیں اور شہادت کیواسطے

كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ قَدْ ضَلُّوا ضَلَالًا بَعِيدًا ۞ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَظَلَمُوا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ

تحقیق جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کے راستے سے روکتے رہے پس وہ راستے سے بہک کر دور جا پڑے۔ تحقیق جن لوگوں نے کفر کیا اور ظلم کرتے رہے اللہ ایسا نہیں کہ اُن کی مغفرت

طَرِيقًا ۞ إِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ۞ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِن رَّبِّكُمْ

کرے یا اُن کو کسی راستہ کی ہدایت کرے۔ مگر جہنم کے راستہ کی وہ اُس میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے ہیں اور یہ اللہ پر آسان ہے۔ اے لوگو تمہارے پاس رسول تمہارے

فَآمِنُوا خَيْرًا لَّكُمْ وَإِن تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۞ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا

رب کی طرف سے حق کیساتھ آیا پس ایمان لاؤ تمہارے واسطے بہتر ہے۔ اور اگر کفر کرو تو جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے اللہ ہی کے واسطے ہے اور اللہ علم والا اور حکمت والا ہے

تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَىٰ مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَ

اے اہل کتاب اپنے دین میں زیادتی مت کرو اور اللہ پر حق کے سوا کوئی بات نہ کہو مسیح تو مریم کا بیٹا اور اللہ کا رسول اور اُسکا ایک کلمہ ہے جو اُسنے مریم کی طرف القا کیا اور

رُسُلِهِ وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةٌ انتَهُوا خَيْرًا لَّكُمْ إِنَّمَا اللَّهُ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ سُبْحَانَهُ أَن يَكُونَ لَهُ وَلَدٌ لَّهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ

کلام الٰہی ہے پس اللہ پر اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ اور یہ نہ کہو کہ تین (خدا) ہیں باز آؤ یہی تمہارے واسطے بہتر ہے اللہ تو ایک ہی معبود ہے وہ اس سے پاک ہے کہ اسکے بیٹا

وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ۞ لَّن يَسْتَنكِفَ الْمَسِيحُ أَن يَكُونَ عَبْدًا لِّلَّهِ وَلَا الْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ وَمَن يَسْتَنكِفْ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيَسْتَكْبِرْ

اور وکالت کیواسطے اللہ کافی ہے۔ مسیح اس سے ہرگز عار نہیں کرتا کہ وہ اللہ کا بندہ ہو اور نہ مقرب فرشتے انکار کرتے ہیں اور جو اُسکی بندگی سے عار کرے اور تکبر کرے اور اُن

فَسَيَحْشُرُهُمْ إِلَيْهِ جَمِيعًا ۞ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدُهُم مِّن فَضْلِهِ وَأَمَّا الَّذِينَ اسْتَنكَفُوا

سب کو اپنی طرف اُٹھا لیگا۔ پس جو ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے وہ اُن کو اُن کی اجر پوری پوری دیگا اور اپنے فضل سے زیادہ کرے گا مگر جن لوگوں نے

وَاسْتَكْبَرُوا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَلَا يَجِدُونَ لَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۞ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُم بُرْهَانٌ

عار کی اور تکبر کیا تو اُن کو دردناک عذاب کی سزا دیگا۔ اور وہ اپنے واسطے اللہ کے سوا کوئی دوست اور کوئی مددگار نہ پائیں گے۔ اے لوگو تحقیق تمہارے پاس تمہارے

مِّن رَّبِّكُمْ وَأَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا ۞ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَاعْتَصَمُوا بِهِ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِي رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ وَيَهْدِيهِمْ

رب کی طرف سے حجت آچکی ہے اور ہم نے تمہاری طرف صاف نور اتارا ہے۔ پس جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور اُسکو مضبوط پکڑا وہ اُن کو اپنی رحمت اور فضل میں داخل کریگا

إِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ۞ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ

اور اپنی طرف سیدھے راستہ کی ہدایت کریگا۔ تجھ سے فتویٰ پوچھتے ہیں کہہ اللہ تمکو کلالہ کے بارہ میں فتویٰ دیتا ہے اگر کوئی مرجائے اور اُس کی اولاد نہ ہو اور ایک بہن

يَرِثُهَا إِن لَّمْ يَكُن لَّهَا وَلَدٌ فَإِن كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ وَإِن كَانُوا إِخْوَةً رِّجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ يُبَيِّنُ

ہو تو اُسکے واسطے ترکہ کا نصف ہے اور وہ اُس بہن کا وارث ہوگا۔ اگر اُسکے اولاد نہ ہو اور اگر وہ دو بہنیں ہوں تو وہ دونوں کیواسطے ترکہ کے دو ثلث ہیں۔ اور اگر بھائی

اللَّهُ لَكُمْ أَن تَضِلُّوا وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۞ | سورۃ المائدۃ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | ركوعاتها ...

اللہ تمہارے واسطے بیان کرتا ہے تاکہ تم بہک نہ جاؤ اور اللہ ہر شے کو جاننے والا ہے۔ (شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا رحمن اور رحیم ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ أُحِلَّتْ لَكُم بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو عہدوں اور اقراروں کو پورا کرو۔ تمہارے واسطے چارپائے جانور حلال کئے گئے ہیں سوا اُن کے جو تمکو پڑھکر سنائے جاتے ہیں

[illegible] لفظ میں ایک یہ بھی اشارہ ہے کہ مسیح جو وراثت نبوت کے ... نبوت کا ورثہ اُن کے بعد بنی اسرائیل سے منتقل ہو کر بنی اسمٰعیل میں ... جو آپ کے جدی بھائی ہیں ... انعام ... شتر گاؤ ... بھیڑ بکری ... ہرن ... شکاری یا گوشت خوار ... شیر ... اسلئے اُنکا گوشت انسان کیواسطے سخت مضر ... گوشت ... خونخواری کی عادت ... شکاری یا گوشت خوار ... [illegible]

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۰۹)

وَأَنتُمْ حُرُمٌ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ ① يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحِلُّوا

جب تم احرام کی حالت میں ہو۔ تو شکار کو حلال مت سمجھو۔ اللہ جو چاہتا ہی کرتا ہی۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم اللہ

شَعَائِرَ اللَّهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَائِدَ وَلَا

کے نشانون ؎ کی بے ادبی مت کرو۔ نہ حرمت والے ؎ مہینے کی نہ قربانی حج کی اور نہ پٹے والی قربانی کی اور

آمِّينَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّن رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا

نہ ان لوگون کی جو خانہ کعبہ کا قصد کر کے جا رہے ہیں۔ اور اپنے رب کی فضل اور خوشنودی کی تلاش کرتے ہیں

سڑے ہوئے مردار کھانے کی وجہ سے انکا گوشت انسان کے لئے مضر اور بعض حالتوں میں مہلک ہو جاتا ہی اگر ہضم ہو تو اُس سے وحشت غضب اور خونخواری پیدا ہونیکا احتمال ہی۔ احرام کی حالت میں کسی جانور کا شکار کرنا جائز نہیں خواہ یہ احرام حج کے واسطے ہو یا عمرے کے واسطے یا بلا نیت حج و عمرہ ہی جب کوئی شخص حرم مکہ معظمہ میں داخل ہو مگر جو قابل شکار جانور نہیں جیسے بھیڑ بکری اونٹ گائے وغیرہ انکا گوشت حالت احرام یا حرم میں کھانا جائز ہے اسی بنا پر وہ جانور جو موذی ہیں یا مردار یا غلاظت کھانے والے ہیں حلال نہیں مثلاً کتا۔ چوہا۔ سانپ۔ بچھو۔ بلی۔ کاگدہا۔ سور۔ برعکس اسکے جو جانور اناج یا پھل وغیرہ پاک چیزیں کھانیوالے ہیں یا موذی عادات نہیں رکھتے حلال ہیں جیسے کوا کھانیوالا کھیتی کا۔ مچھلی۔ بکری۔ اسی بنا پر حلال جانوروں کا گوشت مفصلہ ذیل حالتوں میں حرام ہی۔

(۱) الْمَيْتَةُ۔ یعنی مردار۔ جو بغیر ذبح کے کسی مرض یا صدمہ سے مرا ہو جس جانور کو زندگی میں نہیں دیکھا گیا اور مرا ہوا ملا ہے یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ وہ کس مرض سے مرا ہے اور مرنے کے بعد تعفن سے سخت زہر بنجاتے ہیں جسکی تشخیص عوام الناس کو بالطبع ناممکن ہی اسلئے ایسے مردار کا کھانا جو پہلے سے مرا ہوا ملا ہی نہایت ہی خطرناک اور مہلک ہی۔ مردار کا تمام خون بھی اندر ہی بند رہتا ہی اور خون میں ۳۴ قسم کے

(۲) الدَّم یعنی دم مسفوح یعنی وہ خون جو بہہ سکتا یا بہا یا گیا ہے وہ نہیں جو قدرے رگوں کے اندر یا گوشت پر لگا رہجاتا ہی۔ وبائی امراض کا زہر زیادہ خون میں ہوتا ہی۔ حدیث شریف میں دو مردار اور دو خون جائز فرمائے گئے ہیں۔ مچھلی اور ٹڈی۔ جگر اور طحال طبی طور پر خون میں ۳۴ قسم کا زہر ثابت ہو گیا

(۳) الْمُنْخَنِقَةُ۔ جو گلا گھٹ کر مرا ہو مثلاً رسی کی پھندے سے یا ٹہنی میں پھنسکر یا ہاتھ سے گلا گھونٹا گیا ہو

؎ شعائر جمع شعیرہ کی ہی شعور کے معنے ہیں سمجھ جس سے اللہ تعالیٰ سمجھ میں آجاتا ہی وہ شعائر اللہ ہیں جن لوگوں کے سبب اللہ کی سمجھ آتی ہی وہ بھی شعائر اللہ ہیں مثلاً انبیا امام مجتہد دین۔

؎ حرمت والے مہینوں میں یا حرم میں مخالف فساد نہ کریں تو تم بھی نہ کرو یہ وہ جانور ہیں جو لوگ اپنی قربانی کے لئے کعبہ کو بھیجیں یا بیت حج جاویں تو لوٹ مار نہ کرو یا احرام باندھ کر پھر اُسکی شرائط کے خلاف عمل نہ کرو حرمت۔ الاشہر الحرم چار ہیں ذی قعدہ ذی الحجہ محرم رجب ھدی وہ نذر نیاز ہی جو کعبہ معظمہ میں بھیجی جائے۔ قلائد جمع ہی قلادہ کی اس سے مراد وہ ہدی ہیں جنکے گلے میں پٹے ڈالدیں یا جسم میں چیر کر نشان کر دیں۔ آمین البیت خانہ کعبہ کا قصد کرنیوالے یعنی وہ لوگ

؎ جو حج یا عمرہ کو جاتے ہیں۔

وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْکُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ

اور جب احرام سے باہر آجاؤ تو شکار کرو لوگوں نے جو تم کو حرمت والی مسجد سے روکا ہے یہ دشمنی تمہاری

الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ

زیادتی کرنے کا موجب نہو اور نیکی و پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کے مددگار ہو جایا کرو گناہ

وقف لازم

ایسی موت میں خون اندر بند ہو جاتا ہے۔

(۴) اَلْمَوْقُوْذَۃُ۔ کند آلہ کی ضرب سے مارا گیا مثلاً لاٹھی پتھر وغیرہ سے جس میں خون خارج نہو۔ یا دی اگر دھار دار آلہ مثلاً تلوار نیزہ یا تیر سے مارا گیا ہے اور بوقت چلانے آلہ کے بسم اللہ پڑھ لی تھی اور زخم سے خون بھی خارج ہوا ہو تو جانور حلال ہے اسیطرح شکاری جانور کا بسم اللہ کہکر چھوڑنا ذبح میں شمار ہو جاتا ہے۔

(۵) اَلْمُتَرَدِّیَۃُ۔ جو اوپر سے نیچے گر کر مرے مثلاً درخت یا مکان یا پہاڑ سے۔ یہ بھی میتہ میں شمار ہے

(۶) اَلنَّطِیْحَۃُ۔ جو سینگ کی ضرب سے مرے یہ بھی کند آلہ کی ضرب ہے۔ اسمیں خون پورے طور سے خارج نہیں ہوتا۔ اور ذبح نہ ہونے کی وجہ سے میتہ میں شمار ہے۔

(۷) مَا اَکَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَکَّیْتُمْ۔ جسکو کسی درندے نے پھاڑا اور ذبح یا نحر کرنے کا موقع نہیں ملا۔ یہی حکم منخنقہ۔ موقوذہ۔ متردیہ ونطیحہ کی نسبت ہے کہ اگر مرنے سے پہلے وہ ذبح یا نحر کئے جاسکیں تو حلال ہیں۔

دوسری بنا حلت گوشت کیلئے رسومات شرک و بے ایمانی سے پاک ہونا ہے۔ اسلئے مفصلہ ذیل رسومات کا گوشت حلال نہیں۔

(۱) مَا اُھِلَّ لِغَیْرِ اللّٰہِ بِہٖ۔ وہ جانور جسپر غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو مثلاً کسی دیبی یا دیوتا یا پیر یا مزار کے نام پر ذبح کیا جاوے یعنی پہلے سے کسی غیر اللہ کے نام پر نامزد کیا گیا ہو مثلاً شیخ سدو کا بکرا مدار کا مرغ سید احمد کی گائے۔ کالی بھوانی کا سانڈھ یا ذبح کرنے کے وقت غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو۔

(۲) مَا ذُبِحَ عَلَی النُّصُبِ۔ جو استھانوں پر ذبح کیا جاوے۔ نصب کہتے ہیں ان گھڑت پتھروں کو جو مشرکین اپنی پرستش کے واسطے کھڑا کر لیا کرتے ہیں۔ اصنام کہتے ہیں پتھر کی تراشی ہوئی مورتوں کو ایسی پرستشگاہوں پر ذبح کئے ہوئے جانور حرام ہیں اس میں شرک کی تحقیر مدنظر ہے۔

(۳) اَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ یہ کہ تقسیم کرو تم تیروں کے ساتھ۔ یہ ایک مثال ہے ناجائز قرعہ اندازی کی۔ عرب کے لوگ تیروں سے قرعہ اسطرح ڈالتے تھے کہ کسی تیر پر چار حصے لکھ دیتے کسی کو خالی رہنے دیتے اور انکو ایک تھیلی میں بند کر کے ایک ایک تیر نکلوا لیتے پھر جو تیر اُس کے حصے میں آتا اُسی کے مطابق اُسکو حصہ دیتے تھے۔ خواہ خالی تیر آئے یا چار یا پانچ حصوں والا۔ اسمیں بعض زیادہ حصہ لیجاتے اور بعض محروم رہجاتے تھے ایک بیجا فعل ہے۔ اسلام نے عام طور پر اس قسم کی قرعہ اندازی اور جوئے سے منع فرمایا ہے۔ اگر قرعہ اندازی برابر برابر حصوں پر ہو جسمیں کسی کو کچھ نقصان نہ ہو تو وہ منع نہیں

(۴) وَلَا تَاْکُلُوْا مِمَّا لَمْ یُذْکَرِ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اور اس گوشت میں سے جسپر اللہ کا نام یاد نہیں کیا گیا مت کھاؤ۔

ربع

وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲﴾ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ

اور سرکشی میں ایک دوسری کی مدد نکیا کرو اور اللہ کو اپنا سپر بناؤ تحقیق اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہی حرام ہوا تم پر مردار اور خون

وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ

اور سور کا گوشت اور ہر ایک چیز جسپر غیر اللہ کا نام پکارا جائے اور گلا گھٹ کر یا لٹھ لگ کر مرے یا بلندی سے گر کر

پس تفصیل بالا سے ظاہر ہی کہ جو جانور یا جو گوشت حرام کئے گئے ہیں یا خون جو حرام فرمایا گیا ہے اسکی حرمت کی وجہ یہ ہیں یا تو جانور گوشت خوری کی جہت زندہ جانوروں کو پھاڑ کھانیوالے نہایت بیدرد آتشی مزاج اور تند خو ہیں جنکے گوشت سے وحشت غضب خونخواری کی بڑھنے کا احتمال ہی یا مردار خور ہیں جنکا گوشت ہضم نہیں ہو سکتا بلکہ سخت مضر اور اندیشہ ناک ہے یا حلال جانوروں کا گوشت خاص حالتوں کیوجہ سے مشتبہ اور مضر یا ہلاک ہو گیا ہی یا اُن کو متعلق شرک و ظلم کی رسوما قایم کیگئی ہیں اسطرح پر حرمت گوشت کیلئے چار بنائیں ہوئیں (۱) جسمانی نقصانات جیسے مردار کھانے سے (۲) فطری قوائے نقصانات جیسے خون سے (۳) اخلاقی فسادات جیسے سور و شراب سے (۴) عقاید کی فسادات جیسے ما اہل لغیر اللہ بہ کے استعمال سے الغرض جس گوشت سے جسم یا قوائے فطری یا اخلاق یا عقائد پر برا اثر مترتب ہوتا ہی اُس سے منع فرمایا گیا ہے سور کے گوشت میں تو جسمانی اور اخلاقی خباثت ظاہر ہے کہ غلاظت کھاتا غضب کیوقت از خود رفتہ ہو کر سید ہا حملہ کرتا خواہ درخت پر جا پڑے یا دیوار پر غصہ کیوقت دشمن کی تمیز نہیں رکھتا شہوت کیوقت ایک سورنی پر بہت سے جمع ہو جاتے ہیں۔ سڑا ہوا مردار ہضم کر لیتا ہے۔ اسکے کھانے سے غضب شہوت اور بیحیائی زیادہ ہو جاتی ہیں۔ مسیح حضرت مسیح کی بعد پولس وغیرہ نے سب ناپاک چیزوں کو حلال بتا کر شریعت انبیاء کو درہم برہم کر دیا تھا اسلئے اس اصلاح کی ضرورت ہوئی توریت میں حرام و حلال کی تفصیلات مکرر سہ کرر درج ہیں فیل میں چند مثالیں نمونہ کی طور پر پیش کرتی ہیں

نزول

احبار ۲۲ تا ۲۷ پھر خداوند نے موسیٰ کو خطاب کر کے فرمایا کہ بنی اسرائیل کو حکم کر کہ بیل اور بھیڑ بکری کی کوئی چربی نہ کھائیو اُس حیوان کی جو خود بخود مر گیا ہو یا جسکو درندوں نے پھاڑا ہو تو اسے اور کاموں میں لا سکتے ہو پر اُسکو ہرگز ہرگز نہ کھائیو کہ جو انسان ایسی چارپائے کی چربی جس سے آگ کی قربانی خداوند کیلئے گذرانتے ہیں کہائے تو وہ انسان کھانیوالا اپنی قوم میں سے کٹ جائیگا اور تم کسی چرندے اور پرندے کا لہو اپنے سب مکانوں میں نہ کھائیو اور جو

احبار ۱ تا ۷ پھر خداوند نے موسیٰ اور ہارون کو خطاب کر کے فرمایا کہ تم بنی اسرائیل سے کہو سب چارپایوں سے جو زمین پر ہیں اور تمہیں انکا کھانا روا ہے سو یہ ہیں سب چارپائے کھر والے جنکا کھر چرا ہوا ہوا اور وہ جگالی کرتے ہوں تم انہیں کھاؤ۔ مگر انمیں سے جو جگالی کرتے ہیں پر کہر اُن کے چیرے ہوئے نہیں ہیں انکو نہ کھاؤ جیسے اونٹ وہ جگالی کرتا ہی پر کھر اسکا چرا ہوا نہیں ہے وہ تمہارے لئے ناپاک ہے اور سافن کہ وہ جگالی کرتا ہے اور کھر اُسکا چرا ہوا نہیں ہے وہ بھی تمہارے لئے ناپاک ہے اور سور کہ کھر اسکا دو حصہ ہوتا ہے اور اُسکا پاؤں چرا ہے پر وہ جگالی نہیں کرتا وہ بھی تمہارے لئے ناپاک ہی تم اُسکے گوشت میں سے کچھ نہ کھائیو اُن کی لاشوں کو نہ چھوئیو کہ یہ تمہارے لئے ناپاک ہیں اور سب انمیں سے جو پانیوں میں ہیں جنکا کھانا تمہیں روا ہے سو یہ ہیں سب کے جانور جنکے پر ہوں اور چھلکے سمندر میں ہوں یا نہروں میں وے سب جو پانی میں رہتے ہیں اور وے سب جیو ان جو پانی میں رہتے ہیں وے تمہارے لئے

وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا

یا سینگ کی مار سے مرا ہو اور جو درندوں نے کھایا ہو سوائے اسکے جو تم حلال کر چکے ہو اور جو استھانوں پر ذبح کیا گیا ہو حرام ہے

بِالْأَزْلَامِ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ الْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ

اور یہ بھی حرام ہے کہ تم تیروں کے پاسے سے تقسیم کرو یہ گناہ ہے آج کے دن وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا تمہارے دین سے نا امید ہوئے پس اُن سے مت

مکروہ ہیں وے تمہارے لیئے مکروہ ہونگے تم اُن کے گوشت میں سے نہ کھاؤ اور اُن کی مردار سے گھن کرو سب جنکے نہ پر ہوں اور

اور پرندوں میں سے جن سے تم گھن کرو اور جنکو نہ کھاؤ اسلیئے کہ وے مکروہ ہیں سو یہ ہیں نسر اور عقاب اور گدھ اور چیلہ

اور شاہین اور سب قسم اُس کی اور سب کوے اور اقسام اُس کی اور شتر مرغ اور اُلو اور کوکل اور باز اور سب

اقسام اُس کی اور بوم اور ہڑگیلا اور رخم اور راج ہنس اور حواصل اور چہہ مار اور لق لق اور بگلا اور سب

اقسام اُسکی اور ہدہد اور چمگادڑ اور سب پرندے جو چارپایوں پر چلتے ہیں وے تمہارے لیئے مکروہ ہیں مگر سب ہینوں کی

کیڑے مکوڑوں میں سے جو چار پانوں پر چلتے ہیں اور اُن کی ٹانگیں اُوپر سے بندلیوں پر جھک جاتیں کہ وے اُن سے کود کر

زمین پر چلتے ہیں تم اُن میں سے کھائیو سو وے جنہیں تم کھا سکتے ہو یہ ہیں جیسے ٹڈی اور اقسام اُسکی اور سالعام اور

اقسام اُس کی اور خرگول اور اقسام اُسکی اور ٹڈی اور اقسام اُسکی پر سب باقی رینگنے والے پرندوں میں سے جنکے چار

پانوں ہیں وے تمہارے لیئے مکروہ ہیں اور اُن سے تم ناپاک ہوگے جو کوئی اُنمیں سے کسی کی لاش کو چھوئیگا تو وہ شام تک

ناپاک رہیگا اور جو کوئی انمیں سے کسی کی لاش کو اُٹھاویگا تو وہ کپڑے اپنے دھوئے اور شام تک ناپاک رہیگا اور سب چارپائے

جنکے کھر دو حصے ہوں پر پانوں پرے ہوئے نہ ہوں اور نہ جگالی کرتے ہوں وے تمہارے لیئے ناپاک ہیں جو کوئی انکو

چھوئیگا وہ ناپاک ہوگا۔ اور ہر ایک جو انگلیوں کے بل چلتے ہیں چارپاؤں پر چلنے والوں سب طرح کے جانوروں میں سے

تمہارے لیئے ناپاک ہیں جو کوئی انمیں سے کسی کی لاش کو چھوئیگا وہ شام تک ناپاک رہیگا اور جو کوئی انمیں سے کسی

کی لاش کو اُٹھاویگا وہ کپڑے اپنے دھوئے اور وہ شام تک ناپاک رہیگا اور یہ سب تمہارے لیئے ناپاک ہیں۔

اور رینگنے والوں میں سے جو زمین پر رینگتے ہیں تمہارے لیئے ناپاک ہیں یعنی چھچھوندر اور چوہا اور گوہ اور اقسام اُسکی اور دو

اور چھپکلی اور ازاعت اور گرگٹ سب رینگنے والوں میں سے یہ تمہارے لیئے ناپاک ہیں جو کوئی انکے مرے ہوئے کو چھوئیگا

تو وہ شام تک ناپاک رہیگا اور جس چیز پر انمیں سے کوئی مر کر گر پڑے تو وہ چیز ناپاک ہوگی خواہ لکڑی کا برتن ہو خواہ کپڑا خواہ چمڑا

خواہ ٹاٹ ہر ایک قسم کا برتن جو کام میں آتا ہو [illegible] پانی میں ڈالا جاوے اور شام تک ناپاک رہے [illegible] اسطور سے

پاک ہوجاویگا اور ہر ایک مٹی کا برتن جسکے بیچ میں انمیں سے کچھ پڑ جاوے جو کچھ اُسمیں ہو سو ناپاک ہوگا۔ اور وہ برتن توڑ ڈالو

سب وہ کھانا کہ کھایا جاتا ہے جسپر اُن سے پانی پڑے ناپاک ہوگا۔ اور سب وے چیزیں جو ایسے برتن میں پی جاویں ناپاک

ہونگی اور اگر مردے ہوؤں سے کچھ کسی چیز پر گرے خواہ تنور ہو خواہ چولہا وہ ناپاک ہوگی اُسکو توڑ ڈالو اسلیئے کہ وہ ناپاک ہیں

وے ناپاک ہیں اور تمہارے لیئے ناپاک ہونگے مگر چشمہ یا کنوا جسمیں بہت پانی ہو تو پاک رہیگا لیکن جو کوئی انمیں سے کسی کی لاش

کو چھوئیگا ناپاک ہوگا اور مرے ہوؤں میں سے جو کچھ بیج پر جو بویا جاتا ہے گر پڑے وہ پاک رہیگا پر اگر بیج پر پانی ڈالا گیا ہو

اور [illegible] بیج پر گرے تو وہ تمہارے لیئے ناپاک ہوگا اور جب [illegible]

تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ

اور جو اللہ نے تمکو سکھایا ہے اوسمیں سے تم اونکو سکھاتے ہو پس جو کچھ وہ تمہارے واسطے پکڑ رکھیں اسمیں سے کہاؤ اور اوسپر اللہ کا نام

عَلَيْهِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۞ اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ

لیا کرو اور اللہ کو اپنا سپر بناؤ تحقیق اللہ جلدی حساب کرنے والا ہے۔ آج کے دن تمپر پاک چیزیں حلال کی گئیں

وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ وَالْمُحْصَنٰتُ

اون لوگوں کا طعام جنکو کتاب دی گئی تمہارے واسطے حلال ہے اور تمہارا طعام انکے واسطے حلال ہے

مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ

اور مسلمانوں کی پارسا عورتیں اور نیز اون لوگوں کی عفیفہ عورتیں جنکو تمسے پہلے کتاب دی گئی تمپر حلال ہیں

لئے ناپاک ہیں تم اُسے مت کہاؤ سب وے پرندے جو پاک ہیں تم اُنہیں کہاؤ گے۔ جو حیوان آپ ہی مرجائے تم اُسے مت کہاؤ تو اُسے کسی پردیسی کو جو ترے پھاٹکوں کے اندر ہووے دیجیو تا کہ وہ اُسے کہاوے یا کسی اجنبی آدمی کے ہاتھ بیچ ڈالیو کیونکہ تو خداوند اپنے خدا کی مقدس قوم ہے تو حلوان اور اُس کی ماں کے دودہ میں مت اوبالیو۔

یسعیاہ ۶۶ ۱۵ تا ۱۸ کیونکہ دیکھو خداوند آگ لئے ہوئی آویگا۔ اور اوسکی گاڑیاں گردباد کی مانند چلینگی تاکہ جوش سے اپنا غصہ اور آتش کے شعلے کے ساتھ اپنا قہر اُنپر لاوے کہ آگ ہی اور اوسہی اپنی تلوار سے خداوند سارے بشر کا مقابلہ کریگا اور خداوند کے مقتول بہت سے ہونگے۔ وے جو باغوں کے بیچ میں ایک خدا کی پیروی میں اپنے تئیں پاک اور طاہر کرتے ہیں اُن کے درمیان جو سور کا گوشت اور مکروہ چیزیں اور چوہا کھاتے ہیں وے سب کے سب فنا ہو جائیں گے خداوند فرماتا ہے میں جو ہوں سو اُن کے کام اور اُن کے اندیشے میرے حضور ہیں اور ایسا ہوگا کہ میں ساری امتوں کو اور گروہوں کو جنکی زبانیں مختلف ہیں فراہم کرونگا اور وے سب آوینگے اور میرا جلال دیکھیں گے۔

رومیون ۱۴ ۱۴ بلکہ خداوند یسوع میں مجھے یقین ہے کہ کوئی چیز بذاتہ حرام نہیں۔ لیکن جو اُس کو حرام سمجھتا ہے اُسکے لئے حرام ہے۔ پس اگر تیرے بھائی کو تیرے کہانے سے رنج پہنچتا ہے تو پھر تو محبت کے قاعدہ پر نہیں چلتا جس شخص کے واسطے مسیح موا اوسکو تو اپنے کہانے سے ہلاک نہ کر کیونکہ خدا کی بادشاہت کہانے سے پر نہیں بلکہ راستبازی اور میل ملاپ اور اُس خوشی پر موقوف ہے جو روح القدس کیطرف سے ہوتی ہے۔

ف ۱ یعنے تمام خوشگوار مفید اور پاک چیزیں جو ہمارے جسم یا قوائے فطری یا اخلاق یا عقاید پر برا اثر نہ ڈالیں اور فسادات پیدا نہ کریں۔ ۱۲

ف ۲ یعنے وہ جانور اور وہ گوشت اور دیگر طعام جو مسلمانوں میں جائز ہیں وہی اہل کتاب یعنے یہود و نصاریٰ کے لئے بھی جایز ہیں جو اسلام میں ناجایز ہیں مثلاً سور خون اور مردار وہ اہل کتاب کے ہاتھ سے جایز نہیں ہو سکتی۔ ۱۲

إِذَآ ءَاتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَٰفِحِينَ وَلَا مُتَّخِذِىٓ

جب تم اونکو اُن کے مہر ادا کردو اور تمہارا ارادہ نکاح میں لانیکا ہو نہ کہ کھلم کھلا بدکاری کرنے اور در پردہ آشنا

أَخْدَانٍ ۗ وَمَن يَكْفُرْ بِٱلْإِيمَٰنِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُۥ وَهُوَ فِى ٱلْءَاخِرَةِ مِنَ

کرنے کا اور جو ایمان کے ساتھ کفر کرے پس تحقیق اوسکی عمل باطل ہوئی اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانیوالوں

ٱلْخَٰسِرِينَ ⑤ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى ٱلصَّلَوٰةِ فَٱغْسِلُوا۟ وُجُوهَكُمْ

میں ہو ہے اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب تم نماز کیواسطے کھڑے ہو تو اپنے چہروں اور ہاتھوں کو کہنیوں تک

وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى ٱلْمَرَافِقِ وَٱمْسَحُوا۟ بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى ٱلْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِن كُنتُمْ

دھوؤ اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پیروں کو ٹخنوں تک دھوؤ اور اگر تم لوگ

جُنُبًا فَٱطَّهَّرُوا۟ ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰٓ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَآءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ ٱلْغَآئِطِ أَوْ لَٰمَسْتُمُ

غسل کی حاجت ہو تو پاک ہو جاؤ اور اگر مریض ہو یا سفر میں یا کوئی تم میں سے جائے ضرورت سے آوے یا عورتوں

ٱلنِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوا۟ مَآءً فَتَيَمَّمُوا۟ صَعِيدًا طَيِّبًا فَٱمْسَحُوا۟ بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ ٱللَّهُ

سے صحبت کی ہو پھر پانی نہ پا سکو تو پاک مٹی سے تیمم کرلو پس اسکی ساتھ اپنے چہروں کا اور اپنے ہاتھوں کا مسح

لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُۥ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ⑥

کرو اللہ یہ نہیں چاہتا کہ تمپر کچھ تنگی ڈالے لیکن چاہتا ہے کہ تم کو پاک کرے اور اپنی نعمت تمپر پوری کرے تاکہ تم شکر کرو

وَٱذْكُرُوا۟ نِعْمَةَ ٱللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمِيثَٰقَهُ ٱلَّذِى وَاثَقَكُم بِهِۦٓ إِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۖ وَٱتَّقُوا۟

اور اللہ کی نعمت جو تمپر ہوئی اُسکو یاد کرو اور اُس کے عہد کو جو تمہارے ساتھ پکا کیا جب تم نے کہا کہ ہم نے سنا اور تابعداری

ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ⑦ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ كُونُوا۟ قَوَّٰمِينَ لِلَّهِ شُهَدَآءَ

کی اور اللہ سے ڈرو تحقیق اللہ دلوں کی حقیقت جاننے والا ہے اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کیواسطے ہمیشہ

بِٱلْقِسْطِ ۖ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَـَٔانُ قَوْمٍ عَلَىٰٓ أَلَّا تَعْدِلُوا۟ ۚ ٱعْدِلُوا۟ هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۖ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ ۚ

انصاف کی گواہی دینے والے ہو جاؤ اور تمہارے لئے کسی قوم کی دشمنی اس بات کا موجب نہ ہو کہ زیادتی کرو انصاف کرو یہ خدا ترسی

إِنَّ ٱللَّهَ خَبِيرٌۢ بِمَا تَعْمَلُونَ ⑧ وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ ۙ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ

کے قریب ہے اور اللہ سے ڈرو اپنا سپر بنا دو تحقیق جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خبردار ہے ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور عمل اچھے کیے ہیں

ف۱ اس آیت کی رو سے نکاح متعہ جو عرب میں رنڈی بازی کی بجائے رائج تھا حرام ہے کیونکہ متعہ میں یہ نیت نہیں ہوتی کہ جس عورت سے نکاح کیا جاتا ہے وہ ہمیشہ کے واسطے محصنات کی طرح اسکی پاکدامن بیوی ہو کر رہے بلکہ محض مستی نکالنا اور شہوت پرستی کرنا مد نظر ہوتا ہے اسلئے مرد کے ترکہ میں نہ متعہ والی عورت کا حق اسلام نے مقرر کیا ہے نہ اُس کی اولاد کا کیونکہ رنڈی بازی کی طرح اسلام نے اسکو جائز قرار نہیں دیا پھر اسکا یا اوس کی اولاد کا حق کیسے قائم ہو تا جیسا کہ رنڈی بازی مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَٰفِحِينَ کی حد سے باہر ہے ایسا ہی متعہ بھی ہے۔ کیونکہ متعہ میں ایک وقت معین کے واسطے خواہ گھنٹے ہوں یا دن اجرت دیکر مستی نکالنا مقصود

عَظِيمٌ ﴿٩﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿١٠﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

اللہ نے وعدہ کر لیا ہے کہ ان کیواسطے مغفرت اور اجر عظیم ہے اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے رہے یہی اصحاب جہنم ہیں

اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ هَمَّ قَوْمٌ أَنْ يَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو جو تمپر ہوئیں جب ایک قوم نے ارادہ کیا کہ اپنی ہاتھ تمہاری طرف دراز کریں پس اوس

وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿١١﴾ وَلَقَدْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَبَعَثْنَا

نے انکی ہاتھوں کو روک دیا اور اللہ کو اپنا سپر بناؤ اور اللہ پر ہی مومنوں کو توکل کرنا چاہیئے اور اللہ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا اور انمیں سے

ہوتا ہے پہر وہ عورتیں محصنت غیر مسافحات نہیں رہسکتیں قرآن مجید نے اس مضمون کو کہ مسلمان کیواسطے اپنی منکوحہ بیوی اور لونڈی کے علاوہ اور کسی عورت کے قریب جانا جائز نہیں سورہ مومنون کی مفصلہ ذیل آیات میں اور بہی واضح اور صاف فرما دیا ہے وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ۝ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ۝ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ٢٣ اور وہ جو اپنی شرمگاہونکو بچاتے ہیں مگر اپنی بی بیوں اور لونڈیوں سے پس انکے ساتھ قربت کرنیمیں انپر کوئی ملامت نہیں اور جو لوگ انکے علاوہ اور کے طلبگار ہوں تو وہ خدا سے سرکش ہیں۔ ۱۲

سلہ چنانچہ مشرکین عرب اور یہود متواتر کوششیں کرتے رہے کہ آنحضرت ؐ کو قتل کر ڈالیں اور کسی مسلمان کو زمین پر باقی نہ رہنے دیں۔ بار بار بڑی تیاریوں کے ساتھ مدینہ پر حملے کئے مگر خداوند کریم جلشانہ اپنی خاص امداد سے اونکو ناکام واپس کرتا رہا ہجرت کے پانچویں سال واپسی جنگ کے بعد جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معہ صحابہ کرام عسفان کے مقام پر نماز ظہر میں مصروف تھے دشمنوں نے یہ حال دیکھکر ارادہ کیا کہ نماز عصر میں جب مسلمان جنگ سے غافل ہوں انپر یکلخت جا پڑو اور سب کو قتل کر دو مگر اس بات سے خدا تعالیٰ نے اپنے نبی کو پہلے ہی مطلع کر دیا اور وہ ہوشیار ہوگئے ایک موقعہ پر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معہ خلفاء اربعہ قبیلہ بنی نضیر میں تشریف لیگئے ان یہودیوں نے آپکو ایک ایسی جگہ بٹہادیا جسجگہ کہ آپ پر پتھر گرا کر ہلاک کر سکیں مگر اس موقعہ پر اللہ تعالےٰ نے پہلے ہی مطلع فرما دیا۔ غزوہ بدر صغریٰ میں ابوسفیان بڑی تیاریوں کے ساتھ آیا اور مکہ میں جھوٹا اعلان کرا دیا کہ اس دفعہ اگر مسلمان مقابلہ پر گئے تو سب ہلاک ہو جائیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محض ستر مسلمان مقابلہ کیواسطے روانہ ہوئے باقی سب خوف زدہ ہو کر پیچھے رہگئے مگر اللہ تعالےٰ نے انکے پہنچنے سے پیشتر ہی دشمنوں کے دل میں ایسا رعب ڈالا کہ وہ از خود واپس ہوگئے غطفانیوں کے انتشار کے بعد جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک درخت کے نیچے تنہا پڑے سو رہے تھے دعثور نام ایک شخص جو غطفانیوں کا سرغنہ تہا ننگی تلوار لئے سر پر آکھڑا ہوا مگر خود ہی ہیبت زدہ ہو کر پیچھے کو گر پڑا اور تلوار ہاتھ سے چھوٹ گئی زیادہ تفصیل کیلئے دیکھو غزوات محمدی کا حال ۱۸/۴ کے حاشیہ میں کہ کس کس طرح دشمنوں نے مسلمانوں کے قتل کی تیاریاں کیں اور بار بار چڑھکر آتے رہے مگر ہمیشہ ذلیل ہو کر پسپا ہوتے رہے یا قید ہوئے یا جلا وطن کئے گئے یا قتل کئے گئے آخر کار تمام عرب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی ہی میں کوئی مخالف نہ رہا۔ ایک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محفوظ رہے اور آپکے ہزاروں جانی دشمن

بلکہ اسکی نظروں کے سامنے ہلاک ہوگئے۔

مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيبًا ۖ وَقَالَ اللَّهُ إِنِّي مَعَكُمْ ۖ لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ

اور ان میں سے بارہ نقیب مقرر کئے تھے [۱] اور اللہ نے فرمایا تحقیق میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو

وَآمَنْتُمْ بِرُسُلِي وَعَزَّرْتُمُوهُمْ وَأَقْرَضْتُمُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ

اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی مدد کرو اور اللہ کے واسطے قرض حسنہ علیحدہ کرو تو میں تم سے تمہاری بدیاں دور کروں گا

وَلَأُدْخِلَنَّكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ

اور تمکو باغات میں داخل کرونگا جنکے نیچے سے نہریں بہتی اور نکلتی ہیں پس جو اسکے بعد بھی تم میں سے کفر کرے پس تحقیق وہ راہ

سَوَاءَ السَّبِيلِ ﴿۱۲﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِيثَاقَهُمْ لَعَنَّاهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قَاسِيَةً ۖ يُحَرِّفُونَ

راست سے بہک گیا　پس بوجہ اسکے کہ انہوں نے اپنے عہد کو توڑا ہمنے ان پر لعنت کی اور ان کے دلوں کو سخت کردیا وہ کلام

الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ ۙ وَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلَىٰ خَائِنَةٍ مِنْهُمْ

الٰہی کو اسکے موقع و محل سے بدل ڈالتے تھے اور جو کچھ ان کو کلام الٰہی میں یاد دلایا گیا تھا اسکا حصہ کثیر بھلا بیٹھے اور تو ہمیشہ ان میں سے کسی نہ کسی خیانت

[۱] جب موسیٰ معہ بنی اسرائیل جنگلوں میں حیران سرگردان پھرتے ہوئے دشت فاران میں پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ بنی اسرائیل کے بارہ سبط یعنی قبیلوں میں سے ایک ایک نقیب یعنی جاسوس بنا کر کنعان میں بھیج جسکے دینے کا ہمنے تم سے عہد کیا ہے چنانچہ موسیٰ نے بارہ نقیب بتفصیل ذیل مقرر فرما کر روانہ کئے (۱) روبن کے فرقہ میں سے سموع (۲) شمعون کے فرقہ میں سے سفت (۳) یہوداہ کے فرقہ میں سے کالب (۴) اشکار کے فرقہ میں سے اجال (۵) افرائیم کے فرقہ میں سے ہوسیعہ یا یوشع بن نون (۶) بنیامین کے فرقہ میں سے فلتی (۷) زبلون کے فرقہ میں سے جدی ایل (۸) دان کے فرقہ میں سے عمی ایل (۹) آشر کے فرقہ میں سے ستور (۱۰) نفتالی کے فرقہ میں سے نحبی (۱۱) جد کے فرقہ میں سے جوائیل (۱۲) منسی کے فرقہ میں سے جدی۔ یہ بارہ نقیب حبرون تک گئے اور وہاں سے ملک کی سرسبزی اور لوگوں کے قد و قامت اور شجاعت دیکھکر واپس چلے گئے۔ بنی اسرائیل انکی قوت و شجاعت کی خبریں سنکر ڈر گئے مگر کالب اور یوشع نے لوگوں کو تسلی دی اور خدا کی امداد کا بھروسہ دلایا جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے قَالَ رَجُلَانِ مِنَ الَّذِينَ يَخَافُونَ ۵/۲۳ زیادہ تفصیل کیلئے دیکھو تورات سفر عدد باب ۱۳ و ۱۴ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے یہ عہد لیا تھے کہ کنعانیوں کی قد آوری اور بہادری کا ذکر نہ کرنا۔ جب اس ملک میں جاؤ تو خدا کے احکام پر عمل کرنا (سفر عدد باب ۳۳) اور خدا نے وعدہ دیا تھا کہ میں تمہیں اس سرزمین میں بساؤنگا کہ جہاں ماں غار ہیں اور شہد جاری ہیں سو اول تو نقیبوں نے خلاف عہد کنعانیوں کی قد آوری اور بہادری کہی بنی اسرائیلیوں کو ڈرا دیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے غصہ ظاہر کر کے فرمایا میں اس خبیث گروہ کو بجز کالب و یوشع اور چھوٹے لڑکوں کے کبھی نجات نہ دونگا چنانچہ بیس برس کی عمر کے لوگ اور زیادہ تک کے سب بیابان میں چالیس سال کے اندر وبا سے یا دشمنوں کی تلوار سے فنا ہوگئے۔ پھر حضرت موسیٰ کی وفات کے بعد یوشع بن نون کے عہد میں اللہ تعالیٰ نے ملک کنعان بنی اسرائیلیوں کو عطا کیا مگر خلاف عہد بنی اسرائیل بت پرستی اور خلاف شریعت کرنے لگ گئے (کتاب یشوع باب اور س ۸) اسلئے طرح طرح کی مصیبتیں ان پر پڑیں (کتاب سموئیل) صریح نافرمانیوں اور بت پرستی کیوجہ سے ہمیشہ ذلیل اور خوار ہوتے رہے مگر پھر بھی تحریفات اور تاویلات بیجا سے باز نہیں آتے اور اکثر ان میں سے ہمیشہ دین میں خیانت کرتے رہتے ہیں۔

حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت موسیٰ ہی کی مثل ۱۲ نقیب مقرر فرمائے تھے جنکی تفصیل حسب ذیل ہے (۱) باذان یمن میں (۲) خالد صنعا میں (۳) زیاد حضرموت میں (۴) ابوموسیٰ زبید میں (۵) معاذ بن جبل جند میں (۶) عتاب مکہ میں (۷) علی یمن میں (۸) یزید بن ابوسفیان تیمہ میں (۹) ابوبکر صدیق حج میں (۱۰) عمرو بن عاص عمان میں (۱۱) عمرو بن حزم بحرین میں

۱۲ ابو سفیان نجران میں۔

(Left margin notes:) [illegible]

إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿١٣﴾

مگر تھوڑے ان میں سے پیچھے رہنے پس انہیں معاف کر اور ان سے درگذر کر تحقیق اللہ محسنوں سے محبت کرتا ہے

وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ فَنَسُوا حَظًّا

اور ان لوگوں سے جنہوں نے کہا کہ ہم نصاریٰ ہیں ہم نے اُنکا عہد لیا پس جو کچھ اُنکو نصیحت کی گئی تھی

مِّمَّا ذُكِّرُوا بِهِ فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَسَوْفَ

اس میں سے ایک حصہ وہ بھلا بیٹھے پس ہم نے اُن کے درمیان عداوت اور بغض روز قیامت تک ڈالدیا اور جو کچھ کہ وہ کرتے تھے

يُنَبِّئُهُمُ اللَّهُ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ﴿١٤﴾ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ

عنقریب اللہ اُنکو جتلا دیگا اے اہل کتاب تمہارے پاس ہمارا رسول آچکا جو کچھ کہ تم میں سے

كَثِيرًا مِّمَّا كُنتُمْ تُخْفُونَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ قَدْ جَاءَكُم مِّنَ اللَّهِ نُورٌ

چھپاتے تھے اس میں بہت سا حصہ وہ تم سے بیان کرتا اور بہت سے درگذر کرتا ہے تمہارے پاس اللہ کیطرف سے نور آچکا

وَكِتَابٌ مُّبِينٌ ﴿١٥﴾ يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُم مِّنَ

و کتاب روشن بیان جو اسکی خوشنودی کی پیروی کرتا ہے ور اسکو اسکے ساتھ سلامتی کے راستوں کی ہدایت کرتا اور اپنے حکم

الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿١٦﴾ لَّقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ

سے انکو اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے اور سیدھی راہ کی ہدایت کرتا ہے تحقیق اُن لوگوں نے

قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ قُلْ فَمَن يَمْلِكُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ أَن يُهْلِكَ

[illegible]

الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ وَمَن فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

[illegible]

وَمَا بَيْنَهُمَا يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٧﴾ وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَىٰ

[illegible]

نَحْنُ أَبْنَاءُ اللَّهِ وَأَحِبَّاؤُهُ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُم بِذُنُوبِكُم بَلْ أَنتُم بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ

[illegible]

يَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا

[illegible]

وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ﴿١٨﴾ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلَىٰ فَتْرَةٍ مِّنَ

[illegible]

الرُّسُلِ أَن تَقُولُوا مَا جَاءَنَا مِن بَشِيرٍ وَلَا نَذِيرٍ فَقَدْ جَاءَكُم بَشِيرٌ وَنَذِيرٌ وَاللَّهُ

[illegible]

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٩﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

ہر شئے پر قادر ہے۔ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے قوم اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو جو تم پر ہوئیں

اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٠﴾

جب تمہارے درمیان انبیا مبعوث کئے اور تمکو بادشاہ بنایا اور تمکو وہ کچھ دیا جو جہانوں میں کسی کو نہیں دیا گیا تھا

يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ

اے میری قوم اس پاک زمین میں داخل ہو جو اللہ نے تمہارے واسطے لکھدی ہے اور پیٹھ موڑ کر مت پھرو ورنہ نقصان اٹھانیوالے

فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿٢١﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا

ہو جاؤ گے۔ انہوں نے کہا اے موسیٰ اسمیں تو بڑے زبردست لوگ ہیں اور ہم اسمیں ہرگز داخل نہ ہوں گے

حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿٢٢﴾ قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ

جبتک وہ اس سے نکل نہ جائیں پس اگر وہ وہاں سے نکل جائیں تو ہم داخل ہو جاوینگے۔ اون میں دو مردوں نے

يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ

جو ڈرتے تھے اور اللہ نے اون دونوں پر انعام کیا تھا کہا کہ انپر دروازہ سے داخل ہو جاؤ اور جب تم داخل ہو جاؤ تو تم ہی غالب

وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٢٣﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا

اور اللہ پر توکل کرو اگر تم مومن ہو۔ انہوں نے جواب دیا اے موسیٰ ہم اسمیں ہرگز کبھی داخل نہ ہونگے

دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿٢٤﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِيْ

جب تک وہ اسمیں ہیں پس تو اور تیرا رب جا اور جنگ کرو ہم یہاں بیٹھنے والے ہیں۔ موسیٰ نے کہا اے میرے رب میں اپنے نفس اور اپنے

وَاَخِيْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٥﴾ قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً

بھائی کے سوا اور کسی پر اختیار نہیں رکھتا پس تو ہمارے اور اس قوم بدکار کے درمیان جدائی کر فرمایا کہ تحقیق وہ ان پر چالیس

سلہ بنی اسرائیل کی اس نافرمانی اور سرکشی کا نتیجہ توریت کے سفر عدد باب ۱۴ میں اس طرح ہے کہ خدا نے موسیٰ کو فرمایا کہ تم بیشک اس زمین میں نہ پہنچو گے جس کی بابت میں نے تم سے وعدہ کیا ہے مگر یوشع اور کالب کے بعد تمہارے لڑکوں کو جن کے حق میں تم کہتے ہو کہ وہ لٹ جائیں گے میں انکو داخل کرونگا اور تمہاری لاشیں اس بیابان میں گرینگی اور تمہارے لڑکے اس بیابان میں چالیس برس تک بھٹکتے پھرینگے ان دنوں کے شمار کے موافق جن میں تم اس زمین کی جاسوسی کرتے تھے جو چالیس دن ہیں ہر دن کے پیچھے ایک سال ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اکثر لوگ تو اسی قصہ کے اگلے روز عمالیق کے ہاتھ سے قتل ہوئے اور کالب و یوشع کے سوا جو ان دس جاسوسوں میں تھے باقی سب لوگ وقتاً فوقتاً وبا یا قتل سے ہلاک ہوئے قریب چالیس سال کے عرصہ میں ہارون اور بعد اس کے موسیٰ بھی یردن ندی کے اس پار مر گئے۔ چالیس سال گذرنے کے بعد یوشع بن نون جو موسیٰ کے بھانجے تھے انکے خلیفہ ہوئے تو خدا نے بنی اسرائیل کی قوم کو مشرق کی طرف بیابان فاران اور عرب کا شمالی و مغربی گوشہ اور دریائے یردن یعنی شام کے کنارہ تک پھیلا ہوا ہے یہ کئی سو کوس کا میدان ہے یہ فاصلہ چند منزل ہی میں طے ہو سکتا تھا اور پہلے جاسوس خود دیکھ بھی آئے تھے مگر غضب خدائی سے چالیس سال تک بھٹکتے اور ادھر ادھر پھرتے رہے

يَتِيهُونَ فِي الْأَرْضِ فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ﴿٢٦﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ

حیرانگی میں زمین میں وہ سرگردان پھرینگے پس ان بدعہد لوگوں پر افسوس مت کر اور ان کو آدم کے دو بیٹوں کی خبر حق سے سنا دے

إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ قَالَ لَأَقْتُلَنَّكَ قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ

جب ان دونوں نے ؎ تقرب حاصل کرنے کے لیئے ایک کام کیا تو ایک سے قبول کیا گیا اور دوسرے سے قبول نہ کیا گیا تو اسنے کہا کہ میں ضرور

مِنَ الْمُتَّقِينَ ﴿٢٧﴾ لَئِنْ بَسَطْتَ إِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِي مَا أَنَا بِبَاسِطٍ يَدِيَ إِلَيْكَ لِأَقْتُلَكَ

تو متقیوں ہی کا عمل قبول کرتا ہے اگر تو اپنا ہاتھ پھیلاویگا کہ مجھے قتل کرے میں اپنا ہاتھ تیرے طرف پھیلانیوالا نہیں ہوں کہ تجھکو قتل کروں

إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ﴿٢٨﴾ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ تَبُوءَ بِإِثْمِي وَإِثْمِكَ فَتَكُونَ مِنْ

میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں جو رب العالمین ہے میں چاہتا ہوں کہ تو میرے گناہ اور اپنے گناہ میں گرفتار ہو کر

أَصْحَابِ النَّارِ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ﴿٢٩﴾ فَطَوَّعَتْ لَهُ نَفْسُهُ قَتْلَ أَخِيهِ فَقَتَلَهُ فَأَصْبَحَ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿٣٠﴾

اصحاب دوزخ میں سے ہو جاوے اور یہی ظالموں کی جزا ہے پر اسکے نفس نے اوسکو اپنے بھائی کے قتل پر آمادہ کیا پس اسنے اسکو قتل کیا اور نقصان اٹھانیوالوں

فَبَعَثَ اللَّهُ غُرَابًا يَبْحَثُ فِي الْأَرْضِ لِيُرِيَهُ كَيْفَ يُوَارِي سَوْءَةَ أَخِيهِ قَالَ يَا وَيْلَتَا أَعَجَزْتُ أَنْ أَكُونَ مِثْلَ هَٰذَا

پھر اللہ نے ایک کوا بھیجا جو زمین کھودتا تھا تاکہ اسکو دکھاوے کہ اپنے بھائی کی لاش کو کس طرح چھپاوے وہ بولا وا افسوس کیا میں اس سے بھی عاجز ہو گیا کہ اس کوے کی مانند

الْغُرَابِ فَأُوَارِيَ سَوْءَةَ أَخِي فَأَصْبَحَ مِنَ النَّادِمِينَ ﴿٣١﴾ مِنْ أَجْلِ ذَٰلِكَ كَتَبْنَا عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا

ہو جاؤں اور اپنے بھائی کی نعش چھپاؤں پس وہ شرمندگی اٹھانیوالوں سے ہو گیا اسلیے ہمنے بنی اسرائیل پر لکھ دیا کہ جسنے کسی نفس کو بلا معاوضہ

بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا

نفس کے قتل کیا یا زمین میں فساد پھیلایا تو ایسا ہی گویا اسنے کل مردوں کو قتل کر دیا اور جسنے اسے زندہ کیا تو گویا کہ کل انسانوں کو زندہ کر دیا۔ اور تحقیق

؎ توراۃ کے سفر پیدائش باب ۴ میں یہ قصہ اسطرح ہے آدم اپنی جورو حوا سے ہمبستر ہو وہ حاملہ ہوئی اور قاین کو جنی (اسے عربی میں قابیل کہتے ہیں) پھر اسکے بھائی ہابل کو جنی اور ہابیل بھیڑ بکری کا چرواہا اور قاین کسان تھا چند روز کے بعد یوں ہوا کہ قاین اپنے کھیت کے حاصل میں سے خداوند کیلئے ہدیہ لایا اور ہابیل بھی پلوٹھی اور موٹی موٹی بھیڑ بکریوں میں سے لایا اور خداوند نے ہابیل کو اور اسکے ہدیہ کو قبول کیا پر قاین کو اور اسکے ہدیہ کو قبول نہ کیا اسلیئے قاین نہایت غصے اور ترشرو ہوا اور خداوند نے قاین سے کہا تجھے کیوں غصہ آیا اگر تو اچھا کرتا تو کیا مقبول ہوتا الخ

اور جب وہ دونوں کھیت میں تھے تو قاین اپنے بھائی ہابیل پر اٹھا اور اسے مار ڈالا تب خداوند نے کہا تیرا بھائی کہاں ہے اسنے کہا میں اسکا نگہبان ہوں پھر اسنے کہا کہ تو نے کیا کیا تیرے بھائی کا خون زمین سے تجھے پکارتا ہے اور اب تو زمین سے لعنتی ہوا الخ ... خداوند کی حضور سے نکل گیا اور عدن کے پورب کی طرف نود کی سرزمین میں جا رہا پھر آدم اپنی جورو سے ہمبستر ہوا اور ... اسکا نام سیت (یعنی شیث) رکھا۔ الخ

... زمین کریدکر اسکو دکھا دیا پس قابیل کو ندامت ہوئی اور اپنے بھائی کی لاش کو زمین کھود کر دبا دیا۔

... کیو سطح شریعت میں قصاص ... مقرر کردیا کیونکہ ایک انسان کو قتل ... لکھو کھا انسان جو اسکی نسل سے ہ...

... عبرت و خوف ہو کر ... کی حفاظت ہوتی ہے بعض کہتے ہیں کہ ایک ... جگہ پر نفس سے مراد نبی ...

... بعض ... ہیں ...

وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ إِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم بَعْدَ ذَٰلِكَ فِي الْأَرْضِ لَمُسْرِفُونَ ﴿٣٢﴾ إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ

اور تحقیق اُن کے پاس ہمارے رسول صاف آیتوں کے ساتھ آئے پھر بعد اسکے بہت سے اُن میں سے زمین میں زیادتی کرنیوالے ہیں جو لوگ ، سزا ہے اُن کی

يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَن يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم

رسول سے جنگ کرتے اور زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں [۱] تو اُن کی سزا یہی ہے کہ قتل کئے جائیں یا سولی دئے جائیں یا ہاتھ اور

مِّنْ خِلَافٍ أَوْ يُنفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ۚ ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا ۖ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٣٣﴾

پاؤں مخالف اطراف سے کاٹے جائیں یا اس زمین سے خارج کر دئے جائیں یہ اُنکے واسطے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں ان کیواسطے عذاب عظیم ہے

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِن قَبْلِ أَن تَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ ۖ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٣٤﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

جو لوگ اس سے پیشتر کہ تم اُن پر قدرت پاسکو توبہ کرلیں پس جانے رہو کہ تحقیق اللہ غفور و رحیم ہے اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کو

اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٣٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا

اپنا سپر بناؤ اور اسکی طرف پہنچنے کا وسیلہ [۲] تلاش کرو اللہ کے راستہ میں کوشش کرو تاکہ تم مظفر و منصور ہو جاؤ تحقیق جن لوگوں نے کفر کیا

ع ٨

[۱] یعنی جو لوگ رسول کے قتل پر تلواریں اٹھائے پھرتے اور بار بار حملہ کرتے ہیں یا جو لوگ راہزنی کرتے مسافروں کو مار ڈالتے اور لوٹتے ہیں اُنکی سزا حسب حیثیت جرم قتل ہے یا سولی چڑھانا یا ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالنا یا جلاوطن کر دینا۔ اگر یہ لوگ گرفتار ہونے سے پیشتر تائب ہو جائیں تو حقوق عباد خواہ مالی ہوں خواہ جانی وہ تو اُن سے مظلوموں کو دلائے ہی جائینگے مگر باقی سزا اور عذاب آخرت معاف ہو سکتے ہیں۔ چوروں کو جب سزائے بدنی دینی ہو تو ایکطرف کا ہاتھ اور دوسریطرف کا پاؤں کاٹا جاویگا بلکہ محض ہاتھ کاٹا جائیگا جیسا کہ اس سورہ کی آیت ۴۳ میں آتا ہے کوئی جرم ہو اسکے واسطے قرآن مجید تین صورتیں بیان فرماتا ہے (۱) إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِن قَبْلِ أَن تَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ ۖ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۳۴ یعنی جو لوگ گرفتار ہونے اور جرم ثابت ہونے سے پیشتر توبہ کرلیں تو خدا کے اسماء غفور و رحیم کو یاد کرکے انکو بخشدینا اور اُن کے حال پر رحم کیا جانا چاہیئے چنانچہ ابن ابی حاتم اور ابن جریر کی احادیث سے ظاہر ہے کہ جاریہ بن بدر تیمی۔ علی اسدی اور ایک شخص قبیلہ مراد میں سے جو زمین میں فساد کرتے رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کی علی اسدی نے راہزنی قتل اور غارتگریاں تک کیں مگر جب ان اشخاص نے قبل از گرفتاری توبہ کرلی اور خود حاضر ہوگئے تو انکو معافی دیگئی (۲) فَمَن تَابَ مِن بَعْدِ ظُلْمِهِ وَأَصْلَحَ فَإِنَّ اللَّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ جو ظلم کرنیکے بعد توبہ کرے اور اپنی اصلاح کرلے پس تحقیق اللہ اُسپر رجوع کرتا ہے تحقیق اللہ غفور اور رحیم ہے اس آیت میں گرفتاری اور عدم گرفتاری کی بھی کوئی شرط نہیں یہ حکام کی تحقیق تفتیش اور سمجھ پر منحصر ہے پس اگر وہ سمجھیں کہ مجرم زیر بحث تائب ہوچکا اور اسکے درست ہونے کی امید ہے تو انکو اخلاق باریتعالیٰ کے مطابق معافی بخشش اور رحم کیطرف مائل ہونا چاہیئے (۳) حیثیت جرم کے مطابق قتل یا سولی یا قطع ید و پا بجانب خلاف یا جلاوطنی ہے مگر ان تمام سزاؤں کو جاری کرنے سے پیشتر مجرم کے حالات توبہ و اصلاح پر نظر کرنی ضروری ہے ایکطرف جیسے پوری سزا ہے دوسریطرف اخلاق باریتعالیٰ کو جتلا کر معافی کی تعلیم ہے پوری سزا اور معافی کے درمیان بہت سے مدارج ہو سکتے ہیں تمام حدود جاری کرنے میں حکام کا فرض ہے کہ حیثیت جرم اور حالت مجرم پر غور کرکے اخلاق باریتعالیٰ کے مطابق عمل کریں۔ سزا کی جگہ سزا دیں اور معافی کی جگہ معافی

[۲] یعنی ایمان اور اعمال صالحہ کو قربت اور رحمت الٰہی کا ذریعہ بناؤ قرآنی اذکار انبیا علیہم السلام اور بندگان حق کے حالات کو پڑھنا اور اُنپر غور کرکے عبرت حاصل کرنا قرب معرفت کا ایک بڑا ذریعہ ہو سکتا ہے صالحین اور صادقین کی صحبت میں بیٹھنا انکے اقوال سننا اور متابعت کرنا بھی معرفت الٰہی کا حقیقی وسیلہ ہے۔ آمین معیت صالحین و مقربین کیطرف بھی اشارہ ہے۔

لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لِیَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ

اگر جو کچھ زمین میں ہو وہ تمام اُن کے واسطے ہو جائے اور اُس کے ساتھ اُسکی مثل اور بھی ہو تا کہ قیامت کے دن کے عذاب سے چھٹنے کیلئے فدیہ دینے کو

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۳۶﴾ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِیْنَ مِنْهَا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ

تو اُنکو قبول نہ کیا جائیگا اور اُنکو واسطے عذاب دردناک ہے وہ چاہیں گے کہ آگ سے نکل جاویں مگر وہ نکلنے والے نہیں اور اُن کے واسطے عذاب پائیدار ہے

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَیْدِیَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ

اور جو چور مرد اور چورنی عورت مشہور و معروف ہو تو اُن دونوں کے ہاتھ کاٹ ڈالو بدلہ اُن کے کسب کی جزا اللہ کی طرف سے عبرت اور اللہ عزت والا حکمت والا

حَكِیْمٌ ﴿۳۸﴾ فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ یَتُوْبُ عَلَیْهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۹﴾

ہے پھر جو اپنے ظلم کے بعد تائب ہو جائے اور اصلاح کر لے تو یاد رکھو کہ اللہ اُسپر رجوع کرتا ہے تحقیق اللہ غفور رحیم ہے

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ وَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ

کیا تجھکو علم نہیں کہ آسمانوں اور زمین کا مالک اللہ ہی کے واسطے ہے جسکو چاہتا عذاب کرتا اور جسکو چاہتا بخشتا ہے اور اللہ ہر شے پر

عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۴۰﴾ یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ لَا یَحْزُنْكَ الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْكُفْرِ مِنَ

قادر ہے اے رسول تجھکو وہ لوگ آزردہ خاطر نہ کریں جو کفر میں جلدی کرتے ہیں تو انہیں میں سے ہیں کہ منہ سے کہتے ہیں کہ ہم ایمان

الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ وَمِنَ الَّذِیْنَ هَادُوْا سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ

پر ان کے دل ایمان نہیں لائے اور جو یہودیوں میں سے جھوٹی باتوں کو بہت سننے والے اور دوسرے لوگوں کی باتیں بہت سننے والے ہیں جو

۵ یعنی جو مرد یا چورنی عورت کی پوری سزا تو ہاتھ کاٹ ڈالنا ہے مگر جو شخص چوری کے بعد نادم ہو جاوے اور اپنی اصلاح کرلے تو اللہ تعالے مہربانی سے معاف کر دیتا ہے کیونکہ وہ غفور اور رحیم ہے پس ایسا ہی جج اور حاکم الوقت کو اخلاق باری تعالیٰ کے مطابق السیدر مرد یا عورت کو جو متواتر چوری سے بخت کا ہو چکا ہے اور سارق و سارقہ کہلاتا ہے ہاتھ کاٹنے کی سزا دینی چاہیئے مگر جس نے ابتداءً یا دو ایک دفعہ یا سخت مجبوری کی حالت میں خفیف چوری ہو گئی اور بعد ازاں پچھتایا اور اپنی اصلاح کرلی تو اسکو معاف کر دینا چاہیئے جب ایک طرف تو سزا ہاتھ کاٹ ڈالنا ہے اور دوسری طرف اخلاق الٰہی کے مطابق معافی ہے تو ضرور ہوا کہ عادت کے مطابق پوری سزا اور معافی کے درمیان بہت مدارج ہوں اور یہ معلوم کرنے کے واسطے کہ وہ اس عمل سے تائب ہوتا اور اصلاح کرتا ہے یا نہیں بدنی سزا اور مہلت طلبی ضروری ہے سو وہ قید کی صورت میں دیجا سکتی ہے ہاتھ کاٹنے کا حکم السارق اور السارقہ کے واسطے ہے نہ کہ من سرق اور من سرقت کے واسطے ان میں فرق یہ ہے کہ چوری کرنا تو پہلے اور خفیف فعل پر بھی عاید ہو سکتا ہے مگر چور اور چورنی کا لفظ اُسی مرد اور عورت کا نام ہو سکتا ہے جو متواتر چوری کرتے رہے ہوں اور اُن کی عادت چوری کی ہو گئی ہو ہر ایک زبان کا یہی محاورہ ہے کچھ زبان عرب ہی کی خصوصیت نہیں مثلاً کوئی ایکدفعہ کسی پر رحم کرنے سے رحیم نہیں کہلا سکتا ایکدفعہ کسی فقیر کو پیسہ دینے سے سخی نہیں کہلا سکتا کسی بعض کو ایک تنخواہ دینے سے صاحب نہیں کہلا سکتا ایک لکڑی چیر دینے یا چھانٹنے سے بڑھئی نہیں کہلا سکتے علی ہذا القیاس ایکدفعہ کسی کی شے اٹھا لینے سے چور یا سارق نہیں کہلا سکتے پس یہ آیت میں جو ہاتھ کاٹنا سزا مقرر فرمائی گئی ہے وہ السارق اور السارقہ کے واسطے ہے ان دونوں ناموں کا اول مصداق وہ ہے جو ہمیشہ ذریعہ بسر کرتا ہے اور چوری میں مشاق اور عادی ہو چکا ہو ان ایسوں کو بھی پہلے قید میں رکھکر ان کی حالت پر غور کرنا چاہیئے کہ وہ توبہ کرتے اور اصلاح پذیر ہوتے ہیں یا نہیں اگر توبہ کریں اور اصلاح پر آجائیں تو انکے واسطے بھی معافی ہے اگر یہ معنی کئے جائیں کہ چوری خواہ

الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ

درست رکھتا ہے ۔ اور تجھکو کیسے حکم بناتے ہیں حالانکہ ان کے پاس تورات ہے جسمیں اللہ کا حکم ہے پھر بعد اسکے پھر جاتے ہیں [1]

ذٰلِكَ ؕ وَمَاۤ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ

اور یہ لوگ ایمان لانے والوں میں نہیں ہیں ۔ تحقیق ہمنے تورات اُتاری جسمیں ہدایت اور نور ہے اُسی کی رو سے اللہ کے فرمانبردار نبی

ع ۹ ۱۰

عرب کے دستور کو مدنظر رکھکر قرآن مجید کے حکیمانہ الفاظ اور نظم پر پورا غور نہیں کیا ہیں دونوں آیات متعلقہ سزا و معافی پر مجموعی نظر ڈالکر غور کیا جاوے تو یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ کسی شخص کی چوری ثابت ہونے پر حیثیت چوری کے مطابق قید کیجاوے ۔ اگر اس سزا کے بعد وہ تائب ہوجائے اور اپنی اصلاح کرے تو معاف کردینا چاہیئے توبہ اور اصلاح کا حال اُس طرز زندگی سے بخوبی واضح ہوسکتا ہے جو وہ حالت قید میں بسر کر رہا ہے اگر قید سے رہائی کے بعد پھر وہی عمل کرنے لگے تو پھر اُسی طرح قید رکھکر دیکھنا چاہیئے اگر متواتر قید دلنے سے بلز نہ آئے بلکہ بڑی بڑی چوریاں کرکے نامور چور ہوچکا ہو کہ السارق یا السارقہ کے لفظ سے پکارا جاتا ہو اور سزائے قید سے کوئی اصلاح کی امید نہ رہی تو آخر کار ایک ہاتھ کاٹ ڈالنا چاہیئے ۔ بعض حالتوں میں جبکہ قیدخانوں کا پورا انتظام نہو اور معمولی سزاؤں سے وہ باز نہ رہ سکے اور چوری میں مشہور و معروف ہوچکا ہو تو ابتداً اسی ہی ہاتھ کاٹ سکتے ہیں مگر متقی جج کیواسطے یہ بڑے خطرے کا کام ہے کیونکہ بموجب حکم باریتعالیٰ اُسکو توبہ اور اصلاح کا موقعہ ہر حال میں ملنا ضروری ہے اور جو سلطنت کی بدانتظامی سے اُسکو موقعہ نہ دیا گیا اسمیں سلطنت کا قصور ہے نہ کہ چور کا ۔ ایسی سزا کا جوابدہ جناب باریتعالیٰ میں اُس حاکم کو ہونا پڑیگا جو اپنی مجبوری سے مجرم کو مہلت توبہ و اصلاح سے محروم کرتا ہے کیونکہ جو مہلت خدا نے عمر طبعی میں دیکر انسان کو مہلت دی ہے اسمیں وہ انسان ہوکر مہلت کرتا ہے مَا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ ۔ اور تفکروا وما یتفکر الا اولوا الالباب ۔ یہی معنی ہیں حق انسان ضعیف البنیان کی فطرت کے مطابق اور اخلاق رب العالمین کے الفاظ قرآنی کے عین موافق ہیں ۔ مظلوم کی حق رسی ان تمام صورتوں میں کرانی پڑیگی معافی محض چور کی دی ہوئی سزا میں ہوسکتی ہے نہ کہ مظلوم کے مال میں ۔ احادیث سے جن اشخاص کا ہاتھ کاٹا جانا جرم چوری میں ثابت ہوتا ہے وہ عادی چور تھے چنانچہ حدیث دارقطنی میں ہے ۔ ایک چور کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے لائے اُسنے شملہ چرایا تھا اُسکے ہاتھ کاٹ ڈالنے کا حکم دیا گیا حدیث ابن ماجہ میں ہے کہ عمرو بن سمرہ نے خود آکر عرض کی کہ میں نے اونٹ چرایا ہے مجھے پاک کرو ایسی بڑی چوری اور جرأت ایک عادی چور کا ہی کام ہوسکتا ہے ۔ حدیث صحیحین ۔ در ابن جریر میں ایک عورت مخزومیہ کے ہاتھ کاٹ ڈالنے کا ذکر ہے صحیحین میں اُسکا نام زن سارقہ ہے اور اُسکی نسبت یہ بھی ذکر ہے کہ وہ متاع عاریت لیکر مکر جایا کرتی تھی ۔ احمد ابوداؤد و نسائی میں اسکی نسبت یہ الفاظ ہیں کہ زن مخزومیہ ہمسایوں کے نام سے لوگوں کی چیز عاریت لیکر منکر ہوجایا کرتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکا ہاتھ کاٹ ڈالنے کا حکم نافذ فرمایا ۔ حدیث مسلم میں ہے کہ جب اس عورت کی سفارش کیواسطے قریش نے اسامہ بن زید کو پیش کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سخت ناراض ہوئے اور کھڑے ہوکر وعظ فرمایا جسمیں آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا محمد کی بیٹی چوری کرے تو میں اُسکا بھی ہاتھ کاٹ ڈالوں ۔

[1] چنانچہ خیبر کے دو معزز مرد و عورت سے جو یہودی تھے زنا سرزد ہوگیا بموجب تورات سفر احبار ۲۰ باب اُنکو سنگسار کرنا یا قتل کرنا ضروری تھا لیکن یہ سزا اُنکو واسطے شاق اور ناپسند تھی اسلئے بہت قیل و قال کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فیصلہ کے خواستگار ہوئے چونکہ وہ یہودی تھے اسلئے حکم تورات کے بموجب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سنگسار کئے جانیکا حکم نافذ فرمایا انہوں نے انکار کیا اور کہا تورات میں ایسا کوئی حکم نہیں جب تورات منگوائی گئی اور اللہ تعالیٰ کی سزا اسمیں پڑھی گئی تو یہی ثابت ہوا پھر سچی نصیحت ماننا اور تنگدل ہوکر چلے گئے

الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا

یہودیوں کے فیصلہ کرتے رہے ہیں اور نیز اُن کے مشایخ اور علما کیونکہ وہ کتاب اللہ کے محافظ ٹھہرائے گئے تھے اور وہ اسپر گواہ تھے

عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۚ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ

پس لوگوں سے مت ڈرو بلکہ مجھ سے ہی ڈرو اور میری آیتوں کے عوض تھوڑے دام مت لو اور جو اللہ کی اُتاری

بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَ

ہوئی (کتاب) سے فیصلہ نہ کریں پس وہی لوگ کافر ہیں اور ہمنے اس میں اُنپر لکھدیا تھا کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ

الْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ؕ

کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں کا بدلہ (ویسا

فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۵﴾

ہی زخم) پھر جو معاف کردے وہ اوسکے واسطے کفارہ ہے اور جو اللہ کی اُتاری ہوئی کتاب کی رو سے فیصلہ نہ کرے پس یہی لوگ ظالم ہیں

وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۪ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ

اور اُنکے بعد ہمنے عیسےٰ بن مریم کو اُنہیں کے قدم بقدم بھیجا جو اپنے سے پہلے کی ۵ موجودہ توراۃ کا مصدق تھا اور ہمنے اسکو انجیل دی

فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۶﴾

اُسمیں ہدایت اور نور ہے اور وہ تصدیق کرنے والی ہے اس کلام کی جو توراۃ میں ہے اُس سے پہلے موجود تھی اور وہ متقیوں کیواسطے ہدایت اور نصیحت

ف ۵ ایک نبی جو دوسرے نبی کی تصدیق کرتا ہے اُسکے یہ معنی لینا کہ دونوں کی تعلیمات میں لفظ بلفظ پورا توافق و تطابق ہے صریحاً باطل ہے کیونکہ اگر ایسا ہی ہو تو پھر ایک نبی کے بعد دوسرے نبی کا آنا فضول اور غیر ضروری ہوتا ہے بلکہ اس تصدیق سے مراد یہ ہوتی ہے اول موافقین و مخالفین کے بارہ میں جو پیشینگوئیاں ہوں انکا مصداق ہوتے ہیں جیسا کہ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم اور اُنکے مخالفین کی نسبت جسقدر تبشیری اور تنذیری پیشینگوئیاں توریت و انجیل میں موجود تھیں سب اُنکے ظہور سے پوری ہوئیں تفصیل کیلئے دیکھو ۲۶/۱۹ کا حاشیہ - دوسرے - جو ہدایتیں یا احکام پہلی کتابوں میں دعوے کی صورت میں ہوں انکو دلائل و براہین کے ساتھ ثابت کرنا جیسا کہ قرآن مجید نے تمام تعلیمات کو براہین کے ساتھ روشن و واضح کر کے کل عالم پر پیش کر دیا تاکہ سمجھدار لوگ عبرت زدہ ہو جائیں اور بد باطنوں پر حجت قطع ہو جائے توریت و انجیل میں یہ التزام نہ تھا بلکہ خالی حکم یا دعوے تھے - تیسرے - سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ ثابت کرنا چنانچہ ایک کام قرآن مجید کا یہ بھی ہے کہ تمام افترائی مسئلوں جھوٹی آمیزشوں کی تردید براہین قاطعہ کے ساتھ فرمائی حق باتوں کا ثبوت دیا اور مختلف فیہ باتوں کا تصفیہ کیا اسیواسطے اسکا نام میزان - فرقان - مہیمن - اور قول فیصل ہے چوتھے دین قیم کی ابدی صداقتوں میں تشریحات کر کے توافق و تطابق ظاہر کرنا مثلاً توحید باریتعالیٰ جزا اور سزائے اعمال تزکیہ نفس اور اصلاح عادات و اخلاق ہیں - ف ۵ یہ تو انجیل کی تعریف ہوئی کہ اسمیں ہدایت اور نور ہے وہ توراۃ کی اور صداقتوں کی مصدق ہے متقیوں کے واسطے ہدایت اور نصیحت ہے پس اہل انجیل کو چاہیئے کہ انجیل میں جو کلام الٰہی ہے اسکے رو سے کیا کریں ایسا ہی ف ۳ میں توریت کی نسبت بڑے تعریفی الفاظ آچکے ہیں کہ اسمیں ہدایت و نور ہے پھر ۵/۶ میں توریت و انجیل کی نسبت یہ الفاظ ہیں کہ اگر یہ توراۃ و انجیل اور ان صحیفوں کو جو اُن پر اُنکے پروردگار کیطرف سے اُترے ہیں قایم رکھتے تو ضرور اوپر سے اور پاؤں کے تلے سے کھاتے یعنے زمین و آسمان کی برکتیں اُنپر نازل ہوتیں - اور مقامات پر بھی توراۃ و انجیل کی نسبت تعریفی الفاظ ہیں

ف دیکھو سفر استثنا ۱۸/۱۵ اور سفر خروج ۲۲/۱۴

وَلْيَحْكُمْ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ ۚ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ

اور اہل انجیل کو چاہیئے کہ جو کچھ اللہ نے اُتارا ہے اس کے رو سے فیصلہ کریں اور جو شخص اس کلام کے رو سے نہیں کرتا جو اللہ نے اتارا

هُمُ الْفَاسِقُونَ ۞ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ

پس وہی لوگ بدعہد ہیں اور ہمنے تیری طرف کتاب حق کے ساتھ اُتاری ہے جو اپنے سے پہلے موجودہ کتاب کی تصدیق کرنیوالی

اس سے بڑھکر اور کیا تعریف ہوسکتی ہے کہ قرآن مجید اپنے آپ کو اُنکا تصدیق کرنیوالا بتلاتا ہے پھر یہ مسئلہ کیسا باطل ہے کہ زبور سے توریت اور انجیل پہلے منسوخ ہوئی پھر آخر کار قرآن کے آنے سے توریت زبور اور انجیل منسوخ ہوگئیں تمام قرآن مجید میں کہیں بھی یہ ذکر نہیں کہ پہلی کتابوں کی تنسیخ کرتا ہے بلکہ بار بار یہی فرماتا ہے کہ سابقہ تعلیمات حقانی کا مقصد ہے اور یہ فرماکر کہ ہر ایک شہر اور ہر ایک قوم میں نبی و رسول گذرے ہیں اجمالی طور پر تمام انبیا کی تصدیق فرماتا ہے تنسیخ کا لفظ القائے شیطانی نسبت تو ضرور آیا ہے جیسا کہ ۲۲ میں ہے فَيَنْسَخُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ ۲۲/۵۲ یعنی جو شیطان القا کرتا ہے اُسکو اللہ منسوخ کردیتا ہے ہاں وہاں تمام کا لفظ ضرور قرآن کریم کی نسبت آیا ہے جیسا کہ ۵ میں ہے الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي ۵ پس مسلمانوں کو بھی لازم ہے کہ تکمیل اور تمام کے الفاظ جو خود رب العالمین نے اپنے علم و حکمت کاملہ سے تجویز فرمائے ہیں انہی کا استعمال کریں اور تغیر و تبدیل و تنسیخ کے الفاظ کو چھوڑ دیں جس پر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ موسیٰ کے زمانہ میں خدا کم علم اور کم تجربہ کار تھا اور داؤد کے وقت میں کچھ زیادہ علم اور تجربہ والا ہوا پھر مسیح کے وقت میں اور زیادہ اور پھر محمد صلعم کے وقت میں پورے علم اور تجربہ کو پہنچ گیا نعوذ باللہ من ہذا الہفوات۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ابتدائی زمانوں میں انسان قابل نہیں ہوا تھا کہ وہ کامل التعلیم کا متحمل ہو سکتا جیسا کہ خود مسیح نے فرمایا کہ میری اور بہت سی باتیں ہیں جنکی تم برداشت نہیں کرسکتے پر جب روح حق آویگی وہ تمہیں تمام سچائی کی راہیں بتلا دیگی جب کمال آویگا تو اُسوقت ناقص نیست ہو جاویگا۔ پس اصول دین تو وہی ہیں جو ابتدا سے تھے صرف عارضی رسومات میں نسانی حالات کے لحاظ سے جزوی اختلافات ہوتے رہے ہیں جنکا آخری تصفیہ قرآن مجید اور آنحضرت صلعم کی کامل التعلیم نے ہمیشہ کے واسطے فرمادیا اور اس کمال کے آگے تمام ناقص تعلیمیں بے حقیقت اور غیر ضروری ہوگئیں مگر انجیل مروجہ و موجودہ نے بعض ابدی رسومات کو منسوخ کردیا مثلاً پیدایش ۱۷/۱۴ سے ثابت ہے کہ ختنہ نبی ابراہیم میں ابدی رسم تھی اور حضرت مسیح نے بھی ختنہ کرایا جیسا کہ لوقا ۲/۲۱ سے ظاہر ہے مگر اعمال ۱۵ اباب و نامہ گلتیان کے ۵ و ۶ باب میں بڑی تشدد سے منسوخ کی گئی توریت میں قربانی ابدی اور ضروری رسم تھی مگر شریعت عیسوی نے اُٹھا دی اور کل احکام تورات کو منسوخ کردیا چنانچہ رومیان ۱۴/۱۴ میں ہے کہ کوئی چیز ناپاک نہیں ہاں کہ جو اُسے ناپاک جانتا ہے اس کو لئے ناپاک ہے نامہ افسیان ۲/۱۵ میں ہے کہ مسیح نے اپنا جسم دیکے دشمنی یعنی شریعت کے حکموں اور رسموں کو کھو دیا بالکل ۲/۱۴ شریعت پر چلنے والا جہنمی ہوا بعض رسومات کا نسخ تورات موجودہ میں بھی ہے مثلاً ابراہیم نے اپنی سوتیلی بہن سے نکاح کیا جس سے تمام انبیا بنی اسرائیل پیدا ہوئے پیدایش ۲۰/۱۲ موسیٰ نے ایسے نکاح کو حرام کردیا دیکھو ۱۸/۹ ۲۰/۱۷ احبار و ۲۷/۲۲ استثنا آدم کے وقت حلال چرند و پرند کا خون بھی حلال تھا پیدایش ۱/۲۹ و ۹/۴ نوح کے وقت خون حرام ہوا استثنا ۱۲/۱۶ اشعیا ۵۰/۱ طلاق دینا موسیٰ کے وقت میں جائز تھا استثنا ۲۴/۱ عیسیٰ نے یا تو مطلق طلاق کو منع کیا مرقس ۱۰ یا بجز الزام زنا منع فرمایا متی ۵ یعقوب نے دو حقیقی بہنوں سے ایک ہی وقت نکاح کیا پیدایش ۲۹ موسیٰ نے جمع کو حرام فرمایا یسعیاہ ۶۶ میں ہے جو سور کا گوشت اور مکروہ چیزیں و چوہا کھاتے ہیں وہ سب فنا ہو جاویں گے خدا فرماتا ہے مگر طبطرس ۱۵/۱۱ نے سب کچھ پاک کردیا الغرض اس قسم کا جزوی اختلاف اور تناقض تورات و انجیل میں کثرت سے ہیں ان تمام کا آخری تصفیہ محمد صلعم کی کامل شریعت نے ابد تک کے واسطے فرمادیا اور اکمل و اتم دین و شریعت حاصل ہوکر نبیوں کا خاتمہ ہوگیا۔

وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا

اور جو کچھ اسنے تمہیں دیا وہ اسی میں تمہاری آزمایش کرنی چاہتا ہے پس خیرات میں بڑھنے کی کوشش کرو۔ اللہ ہی کیطرف تم سبکی

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ

بازگشت ہے پس جن باتوں میں تم اختلاف کرتے ہو وہ سب تمہیں بتلا دیگا اور انکے درمیان انکی کلام سے فیصلہ کر جو اللہ نے اوتارا ہے اور ان کی گری ہوئی

وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ

خواہشوں کی پیروی مت کر اور ان سے بچ کہیں رہ ایسا نہو کہ بعض باتوں سے جو اللہ نے تیری طرف اتاری ہیں تجھکو پھلا دیں پس اگر وہ پھر

اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ﴿٤٩﴾ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ

کہ ان کے بعض گناہوں کے سبب سے ان کو مصیبت میں ڈالے اور بتحقیق اکثر لوگ بد عہد ہیں کیا پس وہ جاہلیت کا حکم

يَبْغُوْنَ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿٥٠﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

چاہتے ہیں اور جو قوم یقین کرتی ہے اسکیواسطے اللہ سے زیادہ کون اچھا حکم دینے والا ہے اے لوگو جو ایمان لائے ہو یہود اور

جو حضرت مسیح سے تین سو برس پیشتر تھا مگر ۱۷۰ قبل مسیح میں انٹیوکس شاہ سریا نے اورشلیم اور ہیکل کو نیست و نابود کیا ہزاروں بنی اسرائیل کو تہ تیغ کیا شہر اور ہیکل کو اور تمام کتب یہود کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر جلا دیا اور یہ حکم جاری کیا کہ جسکے پاس کوئی کتاب عہد عتیق کی نکلے گی یا وہ شریعت کی رسم بجا لائیگا مارا جاویگا اور ہر مہینے میں یہ تحقیقات ہوتی تھی جیسا کہ مقابیس کی پہلی کتاب کے باب ۱ سے ظاہر ہے اسطرح عزیر یا شمعون کا مجموعہ تورات بھی جاتا رہا اسکے بعد ۱۶۵ قبل مسیح میں یہودا مقابیس نے ہیکل تعمیر کیا اور زبانی روایات سے ایک مجموعہ احکام و قصص تیار کیا جسکا نام اسنے توریت رکھا دیکھو مفتاح الکتاب صفحہ ۱۳۵ یہی نسخہ حضرت مسیح کے عہد تک تھا اسی کی بابت مسیح یہود کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں تمنے اپنی روایت سے خدا کے حکم کو باطل کیا ۷۰ء میں روم کے بادشاہ طیطس نے اورشلیم پر چڑہائی کی تمام شہر اور ہیکل کو جلا دیا لاکھوں آدمیوں کو تہ تیغ کیا اور اس نقلی تورات کو بھی نیست و نابود کر دیا بعض کہتے ہیں کہ طیطس اس نسخہ کو روم میں لے گیا اسکے ۶۵ سال بعد آدرین قیصر شاہ روم نے شہر اور ہیکل پر ہل چلوا کر بیسٹر بت کا مندر بنوا دیا اور اورشلیم کا نام اپنے خاندان کی یادگار میں الیہ رکھدیا۔ اسکے بعد بھی اہل کتاب پر کئی دفعہ سخت بربادیاں آئیں پھر امن کا زمانہ پا کر علمائے یہود و نصاریٰ نے بڑی کوششوں سے ایک مجموعہ تورات کے احکام و قصص کا تیار کیا **چہارم** اس تاخت تاراج مشرکین کے ساتھ تبونکا یہود اور علمائے یہود کی تعصبات ہیں اسمیں کوئی شک نہیں کہ فی زمانہ اصل کتاب کے بہم پہنچانے میں بڑی کوششیں کیگئی ہیں اور کوئی دقیقہ انسانی تحقیقات کا اصل کتاب کے بہم پہنچانے میں فروگذاشت نہیں کیا گیا مگر جو نقصانات بخت نصر انیٹیاکس طیطس اور آدرین غیرہ بت پرست شاہوں کی تاخت و تاراج سے ہوئے اور گذشتہ صدیوں میں سہو و نسیان یا تعصبات سے جو غلط آمیزشیں ہوئیں انکی تکمیل یا ترمیم یا اصلاح یقینی طور پر صدہا سال کے بعد کیسے ہو سکتی ہے **پنجم** موسیٰ کے زمانہ میں لکھنے کا دستور نہ تھا اور نہ کاغذ تھا بلکہ پہلے سلائیوں سے تختوں پر حرف نقش کیا کرتے تھے پھر اول اول مصر کے ایک درخت پیپرس نام پر لکھنے لگے پھر پرگس میں خس کی جھلیوں پر آٹھویں صدی عیسوی میں روئی اور ریشم کا کاغذ تیار ہوا۔ اسلئے تیرہ وعمیں تورات مذکور کے تیرہ نسخے **ششم** توریت و اناجیل موجودہ میں اختلافات نہایت کثرت سے ہیں چنانچہ پادری فنڈر صاحب نے مباحثہ دینی مطبوعہ اکبر آباد میں ۴۰ ہزار سے زیادہ اختلافات تسلیم کئے ہیں چنانچہ صفحہ ۵۳ میں وہ لکھتے ہیں کہ گریسباخ نے ایسے غلط مقامات ایک لاکھ پچاس ہزار گنے ہیں اور انسائی کلوپیڈیا بری ٹانیکا میں لکھا ہے کہ فاضل وٹسبلیٹس نے ایسے مقامات دس لاکھ سے زیادہ گنے ہیں۔

وقف منزل
وقف غفران
وقف لازم

لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ

نصارے کو اپنا والی مت بناؤ اُن میں سے بعض بعض کے دوست ہیں اور تم میں سے جو اُن کو دوست رکھتا ہے

مِنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿٥١﴾ فَتَرَى الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ يُسَارِعُونَ

پس تحقیق وہ انہیں میں سے ہے تحقیق اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا پس جن کے دلوں میں مرض ہے تو دیکھیگا کہ وہ اُن کیطرف دوڑتے

فِيهِمْ يَقُولُونَ نَخْشَىٰ أَن تُصِيبَنَا دَائِرَةٌ فَعَسَى اللَّهُ أَن يَأْتِيَ بِالْفَتْحِ أَوْ أَمْرٍ مِّنْ عِندِهِ

ہیں اور دوڑے جاتے اور کہتے ہیں کہ ہم ڈرتے ہیں کہ ہم پر گردش نہ آپڑے پس قریب ہے کہ اللہ ایک فتح یا ایک حکومت اپنی طرف سے عطا کریگا

فَيُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا أَسَرُّوا فِي أَنفُسِهِمْ نَادِمِينَ ﴿٥٢﴾ وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا أَهَٰؤُلَاءِ

پھر وہ اُن باتوں پر جو وہ اپنے نفسوں میں چھپاتے ہیں شرمندہ ہو جاوینگے۔ اور مسلمان کہیں گے کیا یہی لوگ ہیں جو اپنی قسموں

الَّذِينَ أَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ إِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَأَصْبَحُوا

کے ساتھ زور اللہ کی قسم کھا کر کہا کرتے تھے کہ ہم تحقیق تمہارے ساتھ ہیں اُن کے اعمال برباد گئے اور وہ نقصان اُٹھانیوالے ہوگئے

ھفتم۔ بعض بعض مقامات ایسے فحش اور خلاف تہذیب ہیں کہ انکو کلام الٰہی کا کلام ہی نہیں کہہ سکتے مثلاً یسعیاہ ۴۲ میں ہے۔ میں بہت مدت چپ رہا میں خاموش ہو رہا آپکو روکتا گیا۔ پر اب میں اُس عورت کیطرح جسے درد زہ ہو چلاؤنگا اور ہانپونگا اور زور زور سے ٹھنڈی سانس بھی لونگا۔ نوحہ یرمیاہ کے باب ۳ میں خدا کو ریچھ اور شیر کہا ہے۔ حزقیل ۲۳ خداوند کا کلام مجھکو پہنچا اور اس نے کہا اے آدمزاد دو عورتیں تھیں جو ایک ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئی تھیں اُنہوں نے مصر میں زناکاری کی وے اپنی جوانی میں یا ساز ہوئیں وہاں اُنکی چھاتیاں ملی گئیں اور وہاں اُنکی بکر کے پستان چھوئے گئے اُنمیں کی بڑی کا نام اہولہ اور اُسکی بہن اہولیبہ وے میری جورواں ہوئیں اور بیٹے بیٹیاں جنیں۔ کیا یہی خدا کی شان ہے!!! یرمیاہ ۳ میں ہے لیکن تو نے بہت یاروں سے زنا کیا تب بھی میری طرف پھر۔ یسعیاہ ۲۳ اور وہ پھر خرچی کو لَوٹ جائیگی اور سارے جہان کی مملکتوں سے زنا کرائیگی لیکن اُسکی تجارت اور خرچی خداوند کیلئے مقدس ہوگی۔ حزقیل ۲۳، ۲۰، ۲۱ میں ہے پر تسپر بھی اُسنے اپنی جوانی کے دنوں کو یاد کر کے (جبکہ وہ مصر کی زمین میں چھنالا کرتی تھی) زناکاری پر زناکاری کی سو وہ پھر اپنے یاروں پر مرنے لگی جنکا بدن گدھوں کا سا بدن اور جنکا انزال گھوڑوں کا سا انزال تھا۔ غزل الغزلات ۸ میں ہے ہماری ایک بہن ہے کہ نوجوان ہے اُسکی چھاتیاں نہیں ... عشق کیا خوب ہے۔ کیا ایسا فحش کلام خدا کا پاک کلام ہو سکتا ہے یا اُسکے مقدس ہونیکا یا کسی تہذیب یافتہ انسان کا بھی۔ ہشتم۔ تمام کتب عہد عتیق کا مؤلفین یا مصنفین اور زمانہ تالیف و تصنیف میں سلف سے خلف تک اسقدر اختلاف چلے آتے ہیں کہ ابتک بھی پتہ نہیں لگتا کہ یہ کتابیں کب تصنیف یا تالیف ہوئیں اور حقیقت میں کون مصنف یا مؤلف ہے الغرض توریت کی گذشتہ تواریخ اور موجودہ بیانات پر منصفانہ نظر کرنے سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ اُسکا درجہ ظنیات سے زیادہ نہیں ہو سکتا اسوقت ایسی آسمانی کتاب جسکا لفظ لفظ پوری طور پر محفوظ ہو جسکے حفاظ اول سے آخر تک سلسلہ ایام نزول سے آجتک چلے آئے ہوں سوائے قرآن کے کوئی نہیں پس یہی ایک کتاب ہے جو حق اور ہر طرح حق اور ہر قسم کے شک و شبہ سے پاک صاف ہے یہی ایک محفوظ آسمانی کلام ہے جو تمام آسمانی کتابوں کی اصلیت اور تحریف پرکھنے کے واسطے معیار یا میزان کا کام دیسکتا ہے اسواسطے اسکا نام مہیمن یعنی محافظ و حکم قول فیصل نور مبین اور حق مبین ہے تمام صداقتوں کا یہی ایک اصلی اور یقینی مرکز کل مجموعہ ہے۔ پس خواہ توریت ہو یا انجیل یا کوئی آسمانی کتاب موجودہ ہو بعد تغیر و تبدل اور حوادثات زمانہ کے انسانی آمیزشوں اور تحریفات و تنسیخ ہو گیا ہے جسکی اصلیت کی بابت آج کچھ پتہ نہیں لگ سکتا اسلئے مضامین کو اس میزان سے پرکھ لینا چاہئے جو مضمون اس کے موافق ہو وہ صحیح ہے اور جو مخالف ہو ... غلط ہے

أَنَبِّئُكُم بِشَرٍّ مِّن ذَٰلِكَ مَثُوبَةً عِندَ اللَّهِ مَن لَّعَنَهُ اللَّهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ

میں تمکو بتادوں کہ ثواب کے لحاظ سے اللہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ بدتر ہیں جنپر اللہ نے لعنت کی اور غصہ کیا اور ان میں سے بندر

وَالْخَنَازِيرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوتَ أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضَلُّ عَن سَوَاءِ السَّبِيلِ ﴿٦٠﴾ وَإِذَا جَاءُوكُمْ

اور سور اور بندہ شیطان بنا دیئے سلہ یہی لوگ برے ٹھکانے والے اور راہ راست سے بہت بھٹکے ہوئے اور جب تمہارے پاس

قَالُوا آمَنَّا وَقَد دَّخَلُوا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوا بِهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا يَكْتُمُونَ ﴿٦١﴾ وَتَرَىٰ كَثِيرًا مِّنْهُمْ

آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اور حقیقت میں وہ کفر کو ساتھ ہی داخل ہوئے اور اسی کو ساتھ نکلے ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اور تو

يُسَارِعُونَ فِي الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٦٢﴾ لَوْلَا يَنْهَاهُمُ الرَّبَّانِيُّونَ

گناہ اور سرکشی اور حرام خوری میں جلدی کرتے ہیں بہت ہی برا ہے جو وہ کرتے رہے ہیں ان کے درویش اور علما انکو بد بات کہنے اور

وَالْأَحْبَارُ عَن قَوْلِهِمُ الْإِثْمَ وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ﴿٦٣﴾ وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللَّهِ مَغْلُولَةٌ

حرام کھانے سے کیوں نہیں روکتے بہت ہی برا ہے جو وہ کاریگریاں کرتے رہے ہیں اور یہود نے کہا کہ اللہ کے ہاتھ بندھے ہیں سلہ

چہاردہم دوسری صدی سے بہت سے جھوٹے مسیح پیدا ہونے شروع ہوئے جنہوں نے غلط اوہام کو رواج دینا شروع کیا جیسا کہ تاریخ دوم کلیسیان ... سے ثابت ہے صدہا جھوٹی انجیلیں اور نامجات مشہور ہو گئیں انجیل لوقا کے باب اول اور نامہ تسلنیقیوں کے باب دوم سے ظاہر ہے

پانزدہم ۔ موجودہ اناجیل کے بعض مضامین صاف ظاہر کرتے ہیں کہ وہ الہامی نہیں ہیں مثلاً متی نے جو مسیح کا نسب نامہ لکھا ہے اس میں وہ بہت نام بھول گیا ہے لوقا نے لکھا ہے کہ اوگوسطس قیصر نے اسم نویسی کا حکم دیا تھا اور قورینیوس حاکم یہودیہ کے وقت میں یوسف نجار بی بی مریم علیہا السلام کو کہ جو حاملہ تھیں ہمراہ لیکر شہر بیت لحم میں نام لکھوانے آیا تھا اور وہاں حضرت مسیح پیدا ہو گئے حالانکہ یہ صریح غلط ہے کیونکہ اول تو قورینیوس حضرت مسیح کی ولادت کے پندرہ برس بعد وہاں کا حاکم ہوا تھا دوم جب بیان یہ ہی حضرت مسیح ہیرود کے زمانہ میں پیدا ہوئے تھے اور اسکی زندگی تک یہ ملک قورینیوس وغیرہ حکام روم کے قبضہ میں آیا تھا متی نے ۲۷ باب میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح جب صلیب پر چڑھائے گئے تو ہیکل کا پردہ اوپر سے نیچے تک پھٹ گیا اور زمین کانپی اور پتھر تڑک گئے اور قبریں کھل گئیں اور بہت لاشیں پاک لوگوں کی قبروں سے نکل کر مقدس شہر میں ... بہتوں کو نظر آئیں اسیطرح لوقا ۲۳ میں ہے کہ چھٹے گھنٹہ کے قریب تھا کہ تمام زمین پر اندھیرا چھا گیا اور نویں گھنٹہ تک رہا اور سورج تاریک ہو گیا اور ہیکل کا پردہ بیچ سے پھٹ گیا مگر کسی تاریخ سے آجتک ان باتوں کا پتہ نہیں ملا یوحنا ... میں مسیح کا قول لکھتے ہیں کہ مجھ سے پیشتر جسقدر انبیاء آئے ہیں سب چور اور رہزن تھے حضرت پولوس جناب موسیٰ کی شان میں لکھتے ہیں کہ ہم موسیٰ کی مانند عمل نہیں کرتے جس نے اپنے چہرہ پر پردہ ڈالا ۔ **شانزدہم** ۔ ان کتابوں میں بہت سی پیشگوئیاں ہیں جو خلاف اصل تھیں اور صریح غلط ثابت ہو چکی ہیں مثلاً متی ۲۴ مرقس ۱۳ لوقا ۲۱ میں مسیح اپنے دوبارہ آنے کی بابت حواریوں کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ ان دنوں میں سخت مصیبت پڑیگی کہ جو نہ کبھی پہلے پڑی ہے

سلہ ابن مسعود کہتے ہیں کہ حضرت سے پوچھا کہ یہ بندر و سور وہی مسخ شدہ ہیں آپ نے فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے کسی قوم کو ہلاک یا مسخ نہیں کیا کہ پھر انکی نسل و عقب رکھی ہو بندر اور سور اس سے پہلے بھی تھے رواہ مسلم دوسرا لفظ یہ ہے کہ حضرت سے سوال کیا کہ یہ بندر و سور وہی نسل یہود میں فرمایا نہیں اللہ نے کسی قوم پر لعنت نہیں کی و مسخ کیا کہ پھر انکی نسل باقی چھوڑی ہو یہ اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق پہلے سے ہے جب اللہ نے یہود پر غضب کیا تب انکو مسخ کر کے انکی مثل کر دیا تھا رواہ ابوداود والطیالسی

سلہ بعض وقت اکثر بے ایمان مکار لوگ اس قسم کے الفاظ پکار اٹھا کرتے ہیں کہ کیا خدا کے خزانہ میں کمی آ گئی۔ خدا قواب دینا پر نہیں ایسا ہی یہود عرب ایسی سخت مصیبت تنگی کو دیکھ کر چلا اٹھتے ہونگے مفسرین نے یہ روایت کی ہے کہ جب حکم اترا مَن ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا اسوقت یہود عرب نے طعنہ کہا تھا کیا خدا نادار ہو گیا ... اس قسم کے کلمات منہ سے نکالنا اپنے اوپر لعنت الٰہی لینا ہے مغلولۃ کے معنی بخیل ہے جیسا کہ آیت ... وَلَا تَجْعَلْ

يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا

غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ وَلَيَزِيدَنَّ

ہوئے ہیں انہیں کے ہاتھ باندھے گئے ہیں اور وہ لعنتی کئے گئے بسبب اسکے جو انہوں نے کہا بلکہ اللہ کے دونوں ہاتھ کھلے ہیں وہ جسطرح چاہتا ہے

كَثِيرًا مِنْهُمْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا وَأَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ

خرچ کرتا ہے۔ اور جو تیری طرف تیرے رب کی طرف سے اتارا گیا ہے وہ اُن میں سے اکثر میں سرکشی اور کفر ہی زیادہ کرتا ہے اور

وَالْبَغْضَاءَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا لِلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللَّهُ وَيَسْعَوْنَ

ہمنے اُن کے درمیان دشمنی اور بغض تا قیامت ڈالدیئے ہیں [ا] وہ جنگ کیواسطے آگ سُلگاتے ہیں اللہ اُس کو بجھا دیتا ہے [۲]

فِي الْأَرْضِ فَسَادًا وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ﴿۶۴﴾ وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ آمَنُوا

اور زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں اور اللہ فساد کرنیوالوں کو پسند نہیں کرتا اور اگر اہل کتاب ایمان لاتے

اور نہ آگے پھر پڑے گی اور سورج اندھیرا ہو جائیگا اور چاند اپنی روشنی نہ دیگا اور ستارے آسمان سے گر جائینگے اور آسمان کی قوتیں ہل جاوینگی تب ابن آدم کو بادل پر بڑی قدرت و جلال سے آتے دیکھینگے۔ اس کے بعد پھر فرماتے ہیں کہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جبتک یہ سب کچھ نہ ہولے اُس وقت کے لوگ گذر نہ جائیں گے اور بعض کتب مطبوعہ ۱۸۴۶ء میں ہے کہ جبتک یہ سب کچھ پورا نہ ہولے یہ پشت گذر نہ جائیگی۔ انجیل مرقس میں ہے کہ اس زمانہ کے لوگ جبتک یہ سب کچھ پورا نہ ہولے یہ پشت گذر نہ جائیگی۔ انجیل مرقس میں ہے کہ اس زمانہ کے لوگ جبتک یہ سب کچھ واقعہ نہ ہولے گذر نہ جاوینگے۔ مگر اُس زمانہ اور پشت کے لوگ سب گذر چکے پر سورج اور چاند تاریک نہ ہوئے و ستارے آسمان سے گرے نہ آسمان کی قوتیں ہلیں اور نہ مسیح بادلوں پر آتے ہوئے قدرت و جلال کے ساتھ نظر آئے اور نہ کبھی آویں۔ اصل بات یہی ہے کہ مسیح رسول اللہ فوت ہو چکے اور جو آنیوالا تھا وہ اُسکا مثیل تھا سو آچکا اس تفصیل کیلئے دیکھو [ا] کا حاشیہ ہفتاد ہم اہل کتاب اپنی تمام کتب سماویہ کے مجموعہ کو بائبل کہتے ہیں پھر اسکے دو حصے ہیں عہد عتیق و عہد جدید۔ عہد عتیق یعنی پرانہ عہد نامہ میں ۳۹ کتابیں بہ تفصیل ذیل شامل ہیں (۱) سفر پیدائش (۲) سفر خروج (۳) احبار (۴) سفر عدد (۵) سفر استثنا۔ ان پانچوں کو حضرت موسیٰ کی تورات کہتے ہیں (۶) یشوع (۷) قاضیون (۸) روت (۹) سموئیل (۱۰) سموئیل (۱۱) سلاطین (۱۲) سلاطین (۱۳) تواریخ (۱۴) تاریخ (۱۵) عزرا (۱۶) نحمیاہ (۱۷) استیر (۱۸) ایوب (۱۹) زبور (۲۰) امثال سلیمان (۲۱) واعظ (۲۲) غزل الغزلات (۲۳) یسعیا (۲۴) یرمیاہ (۲۵) نوحہ یرمیاہ (۲۶) حزقیل (۲۷) دانیال (۲۸) ہوسیع (۲۹) یوئیل (۳۰) عاموس (۳۱) عبدیاہ (۳۲) یونہ (۳۳) میکاہ (۳۴) ناحوم (۳۵) حبقوق (۳۶) صفنیاہ (۳۷) حجی (۳۸) زکریاہ (۳۹) ملاکی۔ کبھی اس مجموعہ کو تورات کہدیتے ہیں۔ ان ۳۹ کتابوں کو سوائے فرقہ سامریہ کے تمام یہود و نصاریٰ مانتے ہیں۔ سامریہ صرف موسیٰ کی پانچ کتابوں اور کتاب یشوع اور کتاب القضاۃ کو مانتے ہیں باقی سب کے منکر ہیں عیسائیوں نے نو اور کتابیں اس مجموعہ میں داخل کی ہیں کہ جن کی تسلیم و عدم تسلیم میں متقدمین و متاخرین میں سخت اختلاف ہے اور وہ نو کتابیں یہ ہیں (۱) کتاب استر

[ا] یعنی یہود و نصاریٰ اور اُن کے فرقوں میں تا قیامت دینی و دنیوی بغض و فساد رہیگا [۲] اس کی کیفیت غزوات محمدیہ کے مطالعہ سے بخوبی ظاہر ہو گئی کہ کسطرح یہودیوں نے بارہا آتش فساد افروختہ کی اور کسطرح پھر دفعۃً اللہ نے بجھا دیا

منزل ۲

وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ

اور اللہ سے ڈرتے تو ہم اُن سے اُن کی بدیاں دُور کر دیتے اور نعمتوں والے باغوں میں داخل کر دیتے اور اگر وہ تورات

اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ

اور انجیل کو اور اُس کو جو اُن کی طرف اُن کے رب سے اُتارا گیا ہے قایم کرتے تو بہ تحقیق اپنے اوپر سے

وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٦﴾

اور اپنے پاؤں کے نیچے سے بھی کھاتے اور اُن کے پیروں کے نیچے سے ۔ اُن میں سے ایک جماعت میانہ رو ہے اور اکثر اُن میں سے بُرے عمل کرتے ہیں

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلَتَهٗ

اے رسول پہنچا دے جو کچھ تیری طرف تیرے رب کی طرف سے اُتارا گیا ہے اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو تو نے اُس کی رسالت کو نہیں پہنچایا

(۲) کتاب باروق (۳) ایک حصہ کتاب دانیال (۴) کتاب توبیاس (۵) کتاب یہودیت (۶) کتاب ایکلیزیاسٹیکس (۷) کتاب وزدم (۸) مکابیس (۹) مقدمین۔ یہودی ان کتابوں کو فضول قصے سمجھتے ہیں۔ بہت سی کتابیں جنکے حوالے موجودہ بائبل میں پائے جاتے ہیں مفقود ہیں مثلاً (۱) موسیٰ کا جنگنامہ جسکا حوالہ سفر عدد ۲۱/۱۴ میں ہے۔ کتاب الیاشر جسکا ذکر یوشع ۱۰/۱۳ میں ہے کتاب سلیمان جس میں پندرہ سو زبور تھے (۴) کتاب سلیمان جس میں مخلوقات کی تاریخ تھی (۵) سلیمان کے تین ہزار امثال ان کا حوالہ سلاطین ا ۴/۳۲ میں ہے (۶) سموئیل کے قوانین سلطنت جسکا حوالہ سموئیل ا ۱۰/۲۵ میں ہے (۷) تاریخ سموئیل (۸) تاریخ ناتن (۹) تاریخ جد بینی کرد اد کی ان تینوں کا حوالہ تاریخ ا ۲۹ میں ہے (۱۰) کتاب سمعیا (۱۱) کتاب عہد وغیب بین (۱۲) کتاب اخیاہ نبی کی (۱۳) مشاہدات عیدو غیب بین دیکھو تواریخ ۲ ۹/۲۹ میں (۱۴) یاہو نبی کی کتاب جسکا حوالہ تواریخ ۲ ۲۰/۳۴ میں ہے (۱۵) اشعیا نبی کی کتاب جس میں شاہ عزیا کا حال تھا تواریخ ۲ ۲۶/۲۲ میں ہے (۱۶) حزقیا نبی کے مشاہدات جسکا ذکر تواریخ ۲ ۳۲/۳۲ میں ہے (۱۷) مرثیہ ارمیہ یوشیا پر جسکا ذکر تواریخ ۲ ۳۵/۲۵ میں ہے (۱۸) تواریخ الایام جسکا ذکر کتاب نحمیا ۱۲/۲۳ میں ہے (۱۹) و (۲۰) دو کتابیں حزقیل کی جسکا ذکر مؤرخ یوسیفس نے کیا ہے۔ ان بیس کتابوں کے گم ہونیکا اقرار افسوس کیساتھ تمام علمائے اہل کتاب کو ہے ان کے علاوہ حضرت موسیٰ کی کئی کتابیں اور تھیں جنکے متعلق بعض عیسائیان سند پکڑتے رہے ہیں اُن میں سے بھی اکثر مفقود ہیں اُن کتابوں کے نام یہ ہیں (۱) گیارہ زبور (۲) ایوب کی دوسری کتاب (۳) کتاب مشاہدات (۴) پیدائش کی چھوٹی کتاب (۵) کتاب معراج (۶) کتاب الاسرار (۷) ٹسٹمنٹ (۸) کتاب الاقرار۔ پادریان حال کا قول ان کتابوں کی نسبت یہ ہے کہ یہ کتابیں الہامی نہ تھیں اسواسطے محفوظ نہیں رہیں اور ساتھ یہ بھی اقرار ہے کہ تاریخی کتابیں انبیاء علیہم السلام کی تصنیف تھیں۔ پھر کیسے ممکن ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی تصانیف الہام سے خالی ہوں ایسا ہی موجودہ کتب عہد عتیق و عہد جدید کی نسبت کہہ سکتے ہیں کیونکہ وہ بھی

لہ یہ ایک عظیم الشان پیشینگوئی ہے جسکا ظہور ہم اسوقت دیکھ رہے ہیں کہ یورپ نے تورات اور انجیل کی اشاعت میں بڑی کوشش کی اور راستی و انصاف کے احکام پر عمل قایم ہو گئے سو اُسکے اجر میں کیسا فراغت رزق کھا رہے ہیں کاش کہ اُن کو عقیدہ ذات باری تعالیٰ اور انبیاء علیہم السلام کی نسبت بھی صحیح ہو جاتا۔ اگر ایسا ہو جائے تو آسمانی رزق

منزل ۲

جو سے یعنی جو الہامات و مکاشفات کی صورت میں ملتا ہے ۱۲ ۔ ... اور جنگ ایسا نہ سے اسوقت تک ... ایک خطرناک ابتلا ہے ۱۲

فَعَمُوا وَصَمُّوا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوا وَصَمُّوا كَثِيرٌ مِّنْهُمْ ۚ وَاللّٰهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿٧١﴾

پس اندھے اور بہرے ہو گئے پھر اللہ تعالیٰ نے اُن پر رجوع کیا پھر اکثر اُن میں سے اندھے اور بہرے ہو گئے اور جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ دیکھنے والا ہے

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۖ وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي

تحقیق وہ کافر ہو گئے جنہوں نے کہا کہ اللہ وہی مسیح ابن مریم ہے[1] اور مسیح نے کہا اے بنی اسرائیل اللہ کی

إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۖ إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ

عبادت کرو جو میرا رب تمہارا رب ہے بات یہی ہے کہ جسنے اللہ کیساتھ شرک کیا پس تحقیق اللہ نے اُس پر بہشت حرام

الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ ۖ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ ﴿٧٢﴾ لَّقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللّٰهَ

کر دیا اور اُس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں تحقیق وہ کافر ہو گئے جنہوں نے کہا کہ اللہ

ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۚ وَإِن لَّمْ يَنتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ

تین میں سے تیسرا ہے۔ اور کوئی معبود سوائے اُس معبود یکے ہی نہیں اور اگر اُن باتوں سے جو وہ کہتے ہیں باز نہ آئے تو اُن میں کے جنہوں نے

عبداللہ ابن ابی جو ایک یہودی سردار تھا کہا کرتا تھا کہ ہم یہود سے دوستی سے دست بردار ہو کر مسلمانوں سے نہیں مل سکتے ایسا کرنے میں سخت مصائب کا اندیشہ ہے چنانچہ یَقُوْلُوْنَ نَخْشٰی اَنْ تُصِیْبَنَا دَآئِرَۃٌ ... الیسوہی ظاہر ہے منافقوں کا قول تھا۔ صابی ایک قوم ملک عراق میں تھی جن کے تین فرقے ہیں جو مسلمانوں میں بھی ملے جلے ہیں۔ اول گنڈے تعویذ کرنے والے موکلوں اور دنوں کے خواص کے قائل۔ دوم ستاروں کی پرستش کرنیوالے اُن کے نام سے دعا مانگنے اور وظیفے کرنیوالے (۳) فلاسفر لوگ جو اپنے خیالات و عقل کو اپنا رہبر بناتے اور کتب سماوی کو اس کے مطابق کرتے ہیں

[1] مسیح ایک رسول ہیں یہی مسئلہ توراۃ و انجیل سے صاف طور پر ثابت ہے یہی خلقت عالم اور فطرۃ انسان پر غور کرنے سے ثابت ہوتا ہے اور یہی عقل سلیم مان سکتی ہے مگر بعض الفاظ جو مسیح کی شان میں توراۃ اور انجیل میں وارد ہوئے ہیں اُن ہی وھوکا کھا کر نصاریٰ نے اُن کو خدا اور خدا کا بیٹا قرار دیدیا بلکہ بعض عیسائی تو یہاں تک بڑھے ہیں کہ قرآن مجید کے بعض الفاظ سے الوہیت مسیح کو ثابت کرنے کی جرأت کرنے لگے۔ یہ سراسر باطل بات ہے ایسا ہی مسیح کو مصلوب مانکر ایک باطل مسئلہ یہ قرار دے لیا کہ تمام دنیا کے گناہوں کا کفارہ ہونے کے واسطے خدا نے اپنے اکلوتے بیٹے کو مصلوب کیا اور تمام دنیا کے گناہوں کے عوض میں اُن کو لعنتی بنا لیا یہ تو ہم ثابت کر چکے ہیں کہ مسیح صلیب پر نہیں مرے بلکہ زندہ اُتارے گئے اور ملک شام سے ہجرت کر کے کشمیر پہنچے اور وہاں طبعی پا کر سری نگر محلہ خان یار میں مدفون ہوئے پس اس کفارہ کا مسئلہ تو باطل ہو چکا۔ اب ذیل میں ہم ابطال الوہیت مسیح پر چند دلائل مختصر پیش کرتے ہیں (۱) مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ ... مسیح ابن مریم محض ایک رسول ہے اس سے پہلے جو رسول تھے وہ گذر چکے اور اُس کی ماں صدیقہ ہے دونوں کھانا کھایا کرتے تھے۔ یہ کیسی سیدھی بات ہے پھر کیسے مسیح کو خدا بناتے ہو (۲) أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُ وَلَدٌ وَلَمْ تَكُن لَّهُ صَاحِبَةٌ ... خدا کے بیٹا کہاں سے ہو کیونکہ اُس کی جورو تو ہے نہیں تو کیا اگر نعوذ باللہ مریم صدیقہ خدا کی جورو ہے؟ (۳) خدا کی صفت تو یہ ہے۔ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ وہ ہر شئے کا خالق ہے۔ مگر مسیح تو کسی انسان یا حیوان یا زمین و آسمان کا خالق نہیں۔ (۴) خدا کی صفت ہے لَّا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ

منزل ٢

كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٧٣﴾ أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى اللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُ وَاللَّهُ غَفُورٌ

کفر کیا اور دردناک عذاب ضرور پہنچیگا — کیا پس وہ اللہ کی طرف رجوع نہیں کرتے اور اُس سے استغفار نہیں کرتے اور اللہ

رَحِيمٌ ﴿٧٤﴾ مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأُمُّهُ

غفور و رحیم ہے — مسیح ابن مریم اور کچھ نہیں مگر ایک رسول ہے — اُس سے پہلے بہت سے رسول ہوگذرے ہیں۔ اور اُس کی

صِدِّيقَةٌ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ انْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ انْظُرْ أَنَّى يُؤْفَكُونَ

ماں صدیقہ ہے دونوں کھانا کھایا کرتے تھے دیکھ تو اُن کیواسطے ہم آیتیں کیسے بیان کرتے ہیں پھر دیکھ کہ وہ کہاں سے پھیرے جاتے ہیں

قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَاللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ

اُن سے کہہ کیا تم اللہ کو چھوڑ کر اُس کی عبادت کرتے ہو جو تمہارے واسطے نہ ضرر کا مالک ہے نہ نفع کا — اور اللہ وہی سننے والا اور جاننے والا

الْعَلِيمُ ﴿٧٦﴾ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ قَوْمٍ

ہے — اے اہل کتاب اپنے دین میں ناحق زیادتی مت کرو اور ایک قوم کی جو گری ہوئی خواہشوں کی پیروی مت کرو جو پہلے سے

قَدْ ضَلُّوا مِنْ قَبْلُ وَأَضَلُّوا كَثِيرًا وَضَلُّوا عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ ﴿٧٧﴾ لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا

گمراہ ہو چکی اور جس نے بہتوں کو گمراہ کر دیا — اور جو راہ راست سے بہک گئے — بنی اسرائیل میں سے

مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُودَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا

جنہوں نے کفر کیا وہ زبان داؤد و عیسے ابن مریم پر لعنتی کئے گئے یہ اس وجہ سے ہوا کہ انہوں نے نافرمانی کی — اور حد سے

يَعْتَدُونَ ﴿٧٨﴾ كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿٧٩﴾ تَرَىٰ

بڑھتے رہے — جو بدی وہ کر بیٹھتے اُس سے باز نہیں آتے تھے بہت ہی بری بات جو وہ کرتے رہے ہیں — تو دیکھے گا

كَثِيرًا مِنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنْفُسُهُمْ أَنْ سَخِطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ

بہت سے اُن میں سے کافروں کو دوست رکھتے ہیں — بہت ہی بری ہے جو اُن کیواسطے اُن کے نفسوں نے آگے بھیجا کہ اللہ اُن پر غصے ہوا

وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُونَ ﴿٨٠﴾ وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ

اور عذاب میں وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں — اور اگر وہ اللہ کو — اور نبی کو — اور اُس کلام کو جو اُن کی طرف

مَا اتَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَاءَ وَلَٰكِنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ فَاسِقُونَ ﴿٨١﴾ لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً

اُتارا گیا مانتے تو اُن کو دوست نہ بناتے مگر بہت سے اُن میں سے بدعہد ہیں — تو دیکھے گا کہ مسلمانوں کی عداوت میں لوگوں میں سے سخت تر

لِلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا وَلَتَجِدَنَّ أَقْرَبَهُمْ مَوَدَّةً لِلَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ

یہود اور مشرک ہیں — اور دیکھے گا کہ محبت میں مسلمانوں سے قریب تر وہ لوگ ہیں جنہوں نے کہا کہ ہم

حواس ظاہری و باطنی اسکو نہیں پاسکتے اور وہ حواس کو پاتا ہو۔ مگر مسیح کو سب کی آنکھیں دیکھ سکتی تھیں (ھ) خدا کی صفت ہے
کہ وہ عالم الغیب والشہادۃ ہو مگر مسیح تو کہتے ہیں وہ اُس دن اور اُس گھڑی کی بابت سوا باپ کے: تو فرشتے جو آسمان پر ہیں اور نہ
بیٹا کوئی نہیں جانتا۔ (۶) خدا تو کسی کی عبادت نہیں کرتا مگر مسیح تو نمازیں پڑھتے اور دعائیں مانگتے تھے۔ پس ان اوصاف اور بدیہی
الثبوت بات سے کہ مسیح نہ خدا ہے اور نہ خدا کا بیٹا اسپر زیادہ دلائل پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ اب ذیل میں ہم

لہ ایک اور مقام پر عیسائیوں کی نسبت اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَجَعَلْنَا فِي قُلُوبِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ رَأْفَةً وَرَحْمَةً وَرَهْبَانِيَّةً ۲۷

قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۸۲﴾

نصاریٰ ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں سے عالم و فاضل لوگ ہیں اور درویش ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے ۸۲

عیسائیوں کو وہ دلائل رد کرتے ہیں جو وہ نادانی سے الوہیت و ابنیت مسیح پر پیش کرتے ہیں۔ (۱) الوہیم۔ خدا نے پیدا کیا اس سے اس طرح دلیل کرتے ہیں کہ الوہیم جمع ہے الوہ کی جس کے معنی معبود ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ پیدا کرنے والے کئی خدا ہیں۔ مگر یہ دلیل غلط ہے کیونکہ الوہیم واحد کے واسطے بھی بولا گیا ہے جیسا کہ موسیٰ کو خروج ۷/۱ اور ۴/۱۶ میں الوہیم کہا گیا ہے خدا کہتا ہے میں نے تجھے اے موسیٰ فرعون کے واسطے الوہیم بنایا۔ اور ہارون کیلئے الوہیم بنایا۔ نیز دیکھو پیدائش ۱/۱ سلاطین ۱۸-۲۴-۲۹-۲۷ (۲) و یوم ہیوا ۸ الوہیم ھا آدم ھا یاہ کا حاد ممنو کہا خدا نے ہوگیا آدم ہم میں سے ایک کی مانند۔ یہ ترجمہ غلط کیا گیا ہے۔ حد کا ترجمہ یکہ چاہیئے اور ممنو کا ترجمہ اسمیں سے نہ کہ ہم میں سے۔ پس اس آیت کا ٹھیک ترجمہ یہ ہوگا۔ ہوگیا آدم یکہ ان میں یعنی آدم حیوانات میں سے ممتاز ہو کر یکتا ہوگیا۔ ابی شمعون لکھتا ہے۔ کہ خداوند نے کہا دیکھو وہ یکتا ہے نیچے والوں میں سے چنانچہ آیات ذیل میں بھی ممنو غائب کا صیغہ ہے پیدائش ۲-۱۷-۳-۳-۱۱-۱۷-۲۲-۳۳-۳ و ۹۴ و ۲۶-۶ و ۴۸-۴-۱۹ اخبار ۲-۱۱ و ۳-۳۴۔ ایسے ہی اور بہت سے مقامات ہیں (۳) مسیح کی نسبت ابن اللہ کا لفظ تورات و انجیل میں آیا ہے اسلئے مسیح حقیقتاً خدا کا بیٹا و خدا ہے۔ یہ دلیل ہی غلط ہے کیونکہ تورات و انجیل میں ابن کا لفظ اور انبیا علیہم السلام کی نسبت بھی بولا گیا ہے مثلاً آدم خدا کے بیٹے لوقا ۳/۳۸ شیث خدا کے بیٹے پیدائش ۶/۲ اسرائیل خدا کے بیٹے خروج ۴/۲۲ افرائیم خدا کا پلوٹھا بیٹا یرمیاہ ۳۱/۹ داؤد خدا کے بڑے بیٹے زبور ۸۹/۲۶ و ۲۷ سلیمان خدا کے بیٹے تواریخ ۲۲/۱۰ و ۲۸/۶ تمام حواری خدا کے بیٹے یوحنا ۲۰/۱۷ سب عیسائی بلکہ سب مومن خدا کے بیٹے ۱ یوحنا ۳/۱ سب خاص و عام خدا کے بیٹے متی ۵/۹ و ۱۶ اشراف خدا کے بیٹے پیدائش ۶/۲ تو کیا یہ سب انسان نہیں بلکہ غیر مخلوق خدا اور خدا کے حقیقتاً بیٹے ہیں پھر مسیح کو جا بجا ابن آدم بھی کہا گیا ہے جیسا کہ مقامات ذیل میں مسیح ابن داؤد ابن ابراہیم متی ۱/۱ ابن آدم انسان ہیں متی ۹/۶ میں جو ابن آدم انسان ہوں کون ہوں متی ۱۶/۱۳ انسان کا بیٹا لکھا پیتا آیا ۱۱/۱۹ (۴) مسیح نے مردے زندے کئے اسلئے کہ وہ خدا ہیں یہ دلیل بھی باطل ہے کیونکہ الیاس نے بھی مردوں کو زندہ کیا ۱ سلاطین ۱۷/۲۲ الیسع نے بھی مردے زندہ کئے ۲ سلاطین ۴/۳۵ الیسع کی مردہ لاش نے بھی مردوں کو زندہ کیا ۲ سلاطین ۱۳/۲۱ حزقیل نے ہزار دل پر پڑے مردوں کو زندہ کیا حزقیل ۳۷/۱ (۵) مسیح نے بیماروں کو اچھا کیا اسلئے وہ خدا ہیں۔ یہ بھی الوہیت کی کوئی دلیل نہیں کیونکہ الیسع نے نعمان سپہ سالار کو جو کوڑھی تھا اچھا کیا ۲ سلاطین ۵/۱۴ یوسف نے اپنے باپ یعقوب کو آنکھیں دیں پیدائش ۴۶/۴ و ۵۰/۱ (۶) مسیح نے تھوڑے سے کھانے اور شراب کو زیادہ کر دکھایا۔ یہ بھی خدائی کی کوئی دلیل نہیں کیونکہ الیاس نے مٹھی بھر آٹے کو اور تھوڑے سے تیل کو اتنا بڑھایا کہ وہ سال بھر تک تمام نہوا ۱ سلاطین ۱۷/۱۴ و ۱۶ انجیل کی ۔ وسے مردوں کا زندہ کرنا گناہوں سے پاک کرنا ہے جیسا کہ مقامات ذیل سے ثابت ہے خدا کو سارے دل ساری جان سارا زور اور ساری سمجھ سے پیار کر اور پڑوسی کو جیسا اپنے ساتھ تو تو جئے گا لوقا ۱۰/۲۷ وہ جو موا سو گناہ کی نسبت ایک بار موا پھر جو جیتا ہے خدا کی نسبت جیتا ہے رومی کا خط ۶/۱۰ پولوس کہتا ہے میں ہر روز مرتا ہوں اقرنتی ۱۵/۳۱ اگر کوئی شخص میرے کلام پر عمل کرے تو وہ ابد تک موت ہرگز نہ دیکھے گا یوحنا ۸/۵۱ و ۵۲ انسان روٹی سے نہیں خدا کی بات سے جیتا ہے لوقا ۴/۴ ایسا ہی اندھے اور کوڑھی کے الفاظ امراض روحانی پر انجیل میں آئے ہیں (۷) یوحنا ۸/۲۳ تم نیچے سے ہو میں اوپر سے ہوں تم اس

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ

اور جب اُنہوں نے سُنا جو رسول کی طرف اُتارا گیا ہے تو دیکھتا ہے کہ ان کی آنکھیں معرفت حق کے سبب پھوٹ پڑتی ہیں ك

جیسا کہ مجھ میں اس جہان کا نہیں۔ اس سے بھی خدائی ثابت نہیں ہوتی ہر ایک نیک اور تارک الدنیا کی نسبت اسیطرح
کہا جاتا ہے یوحنا ۱۵ باب ۱۹ اگر تم دنیا کے ہوتے تو دنیا اپنوں کو پیار کرتی لیکن اسلئے کہ تم دنیا کے نہیں یوحنا ۱۷ باب ۱۴ اسلئے کہ جیسے میں
دنیا کا نہیں وہ بھی دنیا کے نہیں۔ (۸) میں اور باپ دونوں ایک ہیں یوحنا ۱۰ باب ۳۰ اس سے بھی مسیح کی خدائی ثابت
نہیں ہوتی بلکہ ایک مقام معرفت پر ہر ایک انسان کیواسطے ایسا ہی بولا جاتا ہے چنانچہ دیکھو یوحنا ۱۷ باب ۲۱ وے سب
ایک ہوویں جیسا کہ تو اے باپ مجھ میں اور میں تجھ میں وے بھی ہم میں ایک ہوں یوحنا ۱۷ باب ۱۱ کہ وے ہماری طرح ایک ہوجاویں
یوحنا کا پہلا خط ۱ باب ۷ خدا نور ہے پر ہم اگر نور میں چلیں جسطرح وہ نور میں ہے تو ہم ایکدوسرے کیساتھ شراکت رکھتے ہیں (۹)
یوحنا ۱۴ باب ۹ جس نے مجھے دیکھا اُسنے باپ کو دیکھا کیونکہ میں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں۔ اس میں بھی مسیح کی کوئی خصوصیت
نہیں ہے جس سے ان کی خدائی ثابت ہو کیونکہ یوحنا ۶ باب ۵۶ میں ہے جو شخص ایمان لاوے وہ بھی مسیح اور خداوند میں ایک ہے اور فرقتی
... کی ہیکل ہو چنانچہ خدا نے کہا ہے میں اُن میں رہوں گا اور ان میں چلوں گا یوحنا کا پہلا خط ۳ باب ۲۴ جو اسکے حکموں پر
عمل کرتا ہے وہ اس میں اور وہ اس میں رہتا اور اس سے جو اسنے ہمیں دی ہے ہم جانتے ہیں کہ وہ ہم میں رہتا ہے یوحنا کا پہلا
خط ۴ باب ۱۳ ہم اس میں رہتے ہیں اور وہ ہم میں (۱۰) مسیح بلا باپ کے پیدا ہوئے۔ یہ بھی خدائی کی دلیل نہیں کیونکہ آدم اور حوا بلا ماں
باپ کے پیدا ہوئے اور ملک صدق بھی حسب نامہ عبرانیاں ۷ باب ۳ بلا ماں باپ کے پیدا ہوئے۔ (۱۱) قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ مسیح
کو اپنی روح فرماتا ہے۔ اس سے بھی خدائی ثابت نہیں ہوتی کیونکہ جبرائیل کو بھی خدا کی روح کہا ہے آدم علیہ السلام کی سانس کو بھی
خدا کی روح کہا ہے فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ ۲۹ بلکہ ہر انسان کے اندر خدا نے اپنی روح پھونکی ہے جیسا کہ نسل آدم کی
نسبت ارشاد ہے وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ پھر کلام الٰہی کا نام بھی روح ہے جیسا کہ آیت ذیل میں۔ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا
مِّنْ اَمْرِنَا ۲۵ پ۔ (۱۲) قرآن مجید مسیح کو کلمۃ اللہ فرماتا ہے جیسا کہ آیت ذیل میں۔ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ
اَلْقٰهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ۶ ۲۳ کلمۃ اللہ ہونا بھی خدائی کی دلیل نہیں ہو سکتا کیونکہ تمام آیات قرآن و تورات و انجیل کی کلمۃ اللہ
ہیں اور تمام مخلوق کلمۃ اللہ ہے (۱۳) قرآن مجید کی رو سے مسیح آسمانوں پر انیس سو سال سے زندہ ہیں یہ مسئلہ ہی غلط ہے
قرآن مجید سے کہیں مسیح کا آسمان پر جانا ظاہر نہیں فرمایا شب معراج میں جو آنحضرت صلعم نے عیسیٰ کو دیکھا سو وہ روحانی
نظارہ تھا جیسا اور انبیا یعنی موسیٰ و ابراہیم و نوح و آدم علیہم السلام کو بھی دیکھا تھا۔ بلکہ ہم پہلے ثابت کر چکے ہیں کہ مسیح شام
سے ہجرت کرکے کشمیر پہنچے اور عمر طبعی پاکر فوت ہوئے چنانچہ ان کا مزار اب تک سری نگر محلہ خان یار میں موجود ہے۔

ك چنانچہ نجاشی ... کے متبعین نے جب آنحضرت صلعم اور مسلمانوں کے حالات سُنے تو دل گداختہ ہو کر رونے لگ گئے
تھے قوم نصاریٰ میں چونکہ رحم اور عفو کی بڑی تعلیم ہے اسلئے اُن میں اکثر ایسے نرم دل اور راستی پسند لوگ ہر زمانہ
میں دیکھے گئے ہیں جو قرآن کو پڑھکر موثر ہوئے اور ایمان لے آئے زمانہ بھی سینکڑوں نیک دل حق پرست عیسائی اسلام
مسلمان ہوتے ہیں۔ نجاشی افریقہ میں ملک حبشہ کا بادشاہ تھا۔ جب مشرکین مکہ مسلمانوں کو متواتر ستاتے رہے بعضوں کو
گرم پتھروں سے جلا کر مارا کسی کو دھوپ میں گرا کر کوڑوں سے۔ کسی کا گوشت کاٹا کسی عورت کو شرمگاہ میں نیزہ مارا

مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِينَ ﴿۸۳﴾ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ

میں | کہتے ہیں اے ہمارے رب ہم ایمان لائے پس ہم کو گواہوں کے ساتھ لکھ | اور ہم کو کیا ہوا کہ ہم اللہ پر ایمان

بِاللّٰهِ وَمَا جَاءَنَا مِنَ الْحَقِّ وَنَطْمَعُ أَنْ يُدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِينَ ﴿۸۴﴾

جو حق ہمارے پاس آیا ہے اس پر ایمان نہ لائیں اور ہم امید رکھتے ہیں کہ ہمارا رب صالح لوگوں کے ساتھ داخل (جنت) کرے

فَأَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوا جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا وَذٰلِكَ جَزَاءُ

پس اللہ نے ان کی باتوں کے سبب ان کو ثواب میں باغات دیے جن کے نیچے سے نہریں نکلتی اور بہتی ہیں ہمیشہ ان میں رہنے والے ہیں یہ محسنوں

الْمُحْسِنِينَ ﴿۸۵﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيٰتِنَا أُولٰئِكَ أَصْحٰبُ الْجَحِيمِ ﴿۸۶﴾ يٰأَيُّهَا الَّذِينَ

کی جزا ہے | پس جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کی تکذیب کی یہی لوگ صاحب دوزخ ہیں | اے لوگو جو ایما

آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبٰتِ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿۸۷﴾

لائے ہو پاک چیزیں جو اللہ نے لہ تمہارے واسطے حلال کر دی ہیں ان کو حرام مت کرو اور حد سے مت بڑھو تحقیق اللہ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا

وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ ﴿۸۸﴾ لَا

اور اللہ کے دیئے ہوئے میں سے جو حلال ہے اور طیب ہے کھاؤ | اور اللہ کو اپنا سپر بناؤ جس پر تم ایمان لائے ہو۔ | تمہاری

يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمٰنِكُمْ وَلٰكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُمُ الْأَيْمٰنَ فَكَفَّارَتُهُ

قسموں میں جو لغو ہوں اللہ ان کا مواخذہ تم سے نہیں کرتا مگر جس بات پر تم قسمیں پکی کرو اس کا مواخذہ کرتا ہے | پس اس

إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ

کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو اوسط درجہ کا کھانا جو تم اپنے کنبے کو کھلاتے ہو کھلاؤ یا ان کو کپڑا دیدو یا ایک غلام آزاد کر دو

فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمٰنِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوا

پھر جو یہ نہ کر سکے تو تین یوم کے روزے رکھے | یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے | جب تم حلف اٹھاؤ اور اپنی قسموں کی

أَيْمٰنَكُمْ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ آيٰتِهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿۸۹﴾ يٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَ

حفاظت کرو۔ اور اسی طرح اللہ تمہارے واسطے اپنی آیتیں بیان کرتا ہے تاکہ تم شکر کرو | اے مسلمانو شراب اور جوا اور بت

مارا اور آخر تمام مسلمانوں کو یکدم قتل کرنے کے منصوبے کرنے لگے تو ۸۳ مسلمان مکہ کو چھوڑ کر باجازت آنحضرت صلعم افریقہ پہنچے اور وہاں پہنچکر نجاشی کی سلطنت میں پناہ ملی۔ ادھر کفار قریش نے عبداللہ بن ابی ربیعہ اور عمرو بن العاص کو مراسلہ دیکر شاہ حبش کے پاس بھیجا کہ تم مسلمانوں کو مقید کرکے واپس بھیجدو اس پر نجاشی نے مسلمانوں اور مشرکوں کو بلوایا۔ جب مسلمانوں سے آنحضرت صلعم اور اسلام کے حالات سنے اور حضرت جعفر طیار سے سورۂ مریم سنی تو رقت سے رو پڑے اور وہیں مسلمان ہوگئے۔ ان مہاجرین میں عمر بن الخطاب بھی تھے منجملہ ۸۳ کے ۱۳ عورتیں تھیں اور باقی مرد تھے۔

لہ اس حکم میں رہبانیت جوگ اور تجرد کی تردید ہو کہ حلال باتوں کو حرام قرار دیکر جنگلوں میں نکل جانا ماں باپ اور فرزند سے قطع تعلق کرنا اور خدا کی جائز نعمتوں کو مکروہ خیال کرنا شعار اسلامی سے خارج ہے ۔ دیکھو ۔ کی تفسیر میں ۔ یعنی ہیں قمار شطرنج اور ہر قسم کا کھیل جو کہ خدا اور نماز سے غافل کردے حضرت علی کا ارشاد ہے کہ شطرنج میسر

وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿۹۰﴾

اور تیر کے پاسے ناپاک شیطانی عملوں میں سے ہیں پس انسے بچو تاکہ تم مظفر و منصور رہو

إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ

شیطان چاہتا ہے کہ تمہارے درمیان شراب اور جوے سے عداوت اور بغض ڈالدے اور تم کو اللہ کے ذکر سے

عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ ﴿۹۱﴾ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا

اور نماز سے روکدے پس کیا تم باز رہنے والے ہو اور اللہ کی اور اس کے رسول کی

الرَّسُولَ وَاحْذَرُوا فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿۹۲﴾

اطاعت کرو اور ہوشیار رہو پس اگر تم پھر جاؤ تو جانے رہو کہ ہمارے رسول پر تو صاف صاف پہنچا دینا ہی فرض ہے۔

لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَ

جو لوگ ایمان لائے اور عمل اچھے کرتے رہے ان پر کوئی گناہ ان چیزوں کا نہیں جو وہ کھا چکے جب وہ خدا سے ڈرے اور ایمان لائے

عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَآمَنُوا ثُمَّ اتَّقَوْا وَأَحْسَنُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿۹۳﴾ يَا

اور عمل اچھے کرنے لگ گئے پھر ڈرے اور ایمان لائے پھر ڈرے اور نیکوکار رہو گئے۔ اور اللہ محسنوں سے محبت کرتا ہے اے

أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللَّهُ بِشَيْءٍ مِنَ الصَّيْدِ تَنَالُهُ أَيْدِيكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ

مسلمانوں۔ اللہ تمکو کچھ شکار سے ضرور آزمائیگا جسکو تمہارے ہاتھ اور نیزے پہنچتے ہونگے

اللَّهُ مَنْ يَخَافُهُ بِالْغَيْبِ فَمَنِ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۹۴﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

تاکہ اللہ دیکھ لے کہ کون اس سے در پردہ ڈرتا ہے لے پس جو اسکے بعد حد سے بڑھے اسکیواسطے عذاب دردناک ہے۔ اے مسلمانو جب تم

آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ ۚ وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ

احرام میں ہو شکار مت مارو لہ اور جو تم میں سے عمدًا اسکو مارے پس اس کی جزا چوپایوں میں سے اسی شکار کے

منزل ۲

رواہ ابن ابی حاتم و صحیح مسلم میں بریدہ بن نصیب اسلمی سے آیا ہے کہ فرمایا نبی صلعم نے جسنے کھیل کھیلا نردشیر کا اسنے گویا
اپنا ہاتھ سور کے گوشت کے خون میں رنگا۔ ان کا دوسرا لقاء مرفوعًا اسطرح ہے کہ جسنے نرد سے کھیلا وہ اللہ اور رسول کا عاصی
ہوا رواہ مالک و ابو داؤد و احمد و ابن ماجہ جس کے معنی ہیں ناپاک۔ غضبناک۔ گناہ۔ ابن عمر کہتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے
فرمایا شراب کی وجہ سے دس ملعون ہو جاتے ہیں خود شراب پینے والا پلانے والا بیچنے والا خریدنے والا۔ بنانے والا۔ بنوانے والا۔ اٹھانے والا
جسکے واسطے اٹھائی جاوے۔ اسکی قیمت کھانیوالا رواہ ابو داود و ابن ماجہ۔ ابن عمر سے روایت ہے کہ مجھکو آنحضرت صلعم نے حکم دیا کہ چھری
لاؤ جب میں لایا تو بھونک کے شراب بہا دی پھر چھری مجھکو دیکر فرمایا اسی کیطرح پھر وہ اصحاب بازار ہائے مدینہ میں گئے وہاں شام کیطرف
سے شراب کی مشکیں آئیں تھیں مجھسے چھری لیکر سب مشکیں انکے روبرو چیر پھاڑ ڈالیں پھر چھری مجھکو دی اور اصحاب کو حکم دیا
کہ وہ بھی مدد کریں ہمراہ چلیں اور مجھکو حکم دیا کہ سب بازاروں میں جاکر تمام شراب کی مشکیں جہاں کہیں ملیں چیر ڈالوں میں نے ایسا ہی
کیا بازاروں میں پھر کر تمام مشکوں کو چیر پھاڑ ڈالا رواہ احمد حدیث نسائی میں ہے کہ قیامت کو اللہ تین آدمیوں پر نظر نہ کریگا ایک ماں
باپ کے نافرمان پر دوسرے مدمن الخمر پر تیسرے دیکر احسان جتانا رواہ احمد لے چنانچہ حالت احرام و حرم میں شکار منع کیا گیا اور مقاتل بن حیان سے

لے اسمیں موذی جانور مستثنٰی ہیں جیسے سانپ بچھو ۔۔۔ اور گدھ ۔۔۔ شکار بھی اس سے مستثنٰی ہے کیونکہ اس کی نسبت ہے۔ أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ

مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ

برابر ہے جو دو صاحب عدل تم میں سے فیصلہ کر دیں یہ چوپایہ قربانی کے طور پر کعبہ تک پہنچایا جاوے یا اس کی قیمت سے مسکینوں کو کھانا

اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ وَمَنْ عَادَ

کھلانا یا بتعداد مساکین کے برابر روزے رکھنا تاکہ اپنے عمل کا مزہ چکھے جو گذر گیا اس سے اللہ نے درگذر کی اور جو پھر ویسا ہی

فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ (۹۵) اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا

کرے پس اس سے بدلہ لیگا اور اللہ زبردست انتقام لینے والا ہے تمہارے واسطے دریائی شکار اور اس کا کھانا حلال کیا گیا ہے

لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ اِلَيْهِ

تمہارے واسطے اور مسافروں کیواسطے اور تم پر جنگل کا شکار حرام کیا گیا ہے جس وقت تک تم احرام میں ہو اور اللہ سے ڈرو

تُحْشَرُوْنَ (۹۶) جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ

جسکی طرف اٹھائے جاؤگے اللہ نے کعبہ کو عزت کا گھر جب تک لوگ قائم ہیں بنایا ہے[1] اور حرمت کا مہینہ اور ہدی اور

وَالْقَلَآئِدَ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَ

قلائد یہ اسواسطے تاکہ جانو کہ تحقیق اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور

اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (۹۷) اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (۹۸)

تحقیق اللہ ہر شے کو جاننے والا ہے جان رکھو تحقیق اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے اور یہ کہ اللہ غفور اور رحیم ہے

مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ (۹۹) قُلْ لَّا يَسْتَوِي

رسول پر پہنچا دینے کے سوا اور کچھ فرض نہیں اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو ان کو سنا دو کہ

الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ

ناپاک اور پاک برابر نہیں ہوسکتے خواہ ناپاک کی کثرت تجھکو تعجب میں ڈالے پس اے دانش والو اللہ سے ڈرو تاکہ تم مظفر و منصور

تُفْلِحُوْنَ (۱۰۰) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَاِنْ

ہو اے مسلمانوں ایسی باتوں کا سوال مت کرو کہ اگر تمہارے واسطے ظاہر کیجائیں تو تمہیں بری لگیں اور تم اگر

[1] یعنی اگر حالت احرام یا حرم میں شکار کرینگے تو تین سزاؤں میں سے ایک اسکو برداشت کرنی پڑیگی (۱) اسی کا مثل چارپایہ جسکو دو منصف اہل اسلام میں سے مقرر کر دیں ہدی بناکر کعبہ میں بھیجا جاوے اور وہاں ذبح ہوکر فقیروں کو تقسیم ہو (۲) یا اسکی قیمت سے اناج خرید کر مساکین کو دیا جاوے (۳) ہر مسکین کے کھانے کے بدلہ میں ایک روزہ رکھے[2] ایک تو امن کیوجہ سے دوسرے کثرت ذبائح کیوجہ سے فقرا باسانی ٹھہر سکتے ہیں ان دو باتوں نے مکہ کو ایسا مرجع خلائق بنادیا کہ دنیا میں اسکی کوئی نظیر نہیں - قیاماً للناس تو ایسا ہے کہ دنیا میں بڑے انقلاب ہوئے قومیں اور سلطنتیں بدل گئیں عالیشان شہر اور مکانات ویران اور اجاڑ ہوئے سلیمانی ہیکل بڑی شان کی تھی بیت المقدس میں بار بار تعمیر ہوا مخالفین نے بار بار حملہ کرکے اسکو منہدم کیا جلایا اور بنیاد تک اکھڑوا ڈالی پھر وادی عراق میں آتشکدہ آذر نہ رہا یورپ میں ڈیانا دیوی کا معبد نہ رہا مصر میں بیت الشمس اور ایران کے کل آتشکدے نابود ہوچکے ہندوستان میں سومنات جیسا عالیشان مندر اور یونان میں زیوس کا عظیم الشان معبد نابید ہوگئے مگر کعبہ جب سے تعمیر ہوا مشرکوں مجوسیوں یہودیوں عیسائیوں اور مسلمانوں میں برابر اسی رونق اور عزت کیساتھ چلا آتا ہے - سبحان اللہ ۱۲

تَسْئَلُوا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿١٠١﴾

کسی سوال کرو گے جس وقت قرآن نازل ہو رہا ہے تو ظاہر کر دیے جائیں گے اللہ نے اُن سے درگذر کی اور اللہ بخشنے والا تحمل والا ہے

قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ﴿١٠٢﴾ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا

ایسے سوال تم سے پہلے لوگوں نے بھی کیے تھے پھر اُنسے وہ منکر ہو گئے اللہ نے نہ تو کوئی بحیرہ مقرر کیا

سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَ

سائبہ نہ وصیلہ اور نہ حام بلکہ جن لوگوں نے کفر کیا ہے اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں اور

اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿١٠٣﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا

اُن میں سے اکثر کچھ نہیں سمجھتے اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ جو اللہ نے اُتارا ہے اُس کی طرف اور اُس کے رسول کی طرف

حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿١٠٤﴾

آجاؤ تو کہتے ہیں ہم کو وہی کافی ہے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا خواہ اُن کے باپ دادے کچھ جانتے نہ ہوں اور ہدایت یاب ہوئے ہوں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ

اے مسلمانو تم اپنے نفسوں کو بچاؤ جو گمراہ ہو گیا وہ تمکو کچھ نقصان نہیں دے سکتا جب تم ہدایت یاب ہو جاؤ تم اللہ کی ہی طرف تم سب کی بازگشت

جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٠٥﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ

ہے پس جو کچھ تم کرتے ہو وہ تمہیں بتلادے گا مسلمانو جب تم میں سے کسی کو موت آ موجود ہو تو وصیت کے وقت

اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ

اپنے میں سے دو صاحب عقل و امانت کو اپنے درمیان حاضر کر لیا کرو یا دو اور لوگ جو تمہارے غیر ہوں جبکہ تم

اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ

سفر میں ہو اور موت کی مصیبت تم پر آ پہنچے اُن دونو کو نماز کے بعد تک روک رکھو

فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ

اگر تم کو کوئی شبہ ہو تو وہ اللہ کی قسم کھا کر بیان کریں کہ ہم اُس کے عوض کوئی دام نہیں لیتے خواہ قرابتی ہی کیوں نہ ہوں اور نہ اللہ کی گواہی کو

ل مثلاً آپ کو غیب داں سمجھکر لوگ دنیاوی معاملات میں سوال کرنے لگجاتے تھے۔ عبداللہ بن حذافہ نے سوال کیا تھا کہ میرا باپ کون ہے۔ شریعت میں غیر ضروری سوالات کرتے تھے۔ اقرع بن حابس نے پوچھا کہ حج ہر سال واجب ہے یا ایکبار ابن عباس رضی اللہ کہتے ہیں کہ بعض لوگ استہزا کے طور پر حضرت سے سوال کرنے لگجاتے تھے کوئی آدمی پوچھتا میرا باپ کون ہے کسی کی اونٹنی گم ہو جاتی وہ پوچھتا میری اونٹنی کہاں ہے۔ پس اللہ نے یہ آیت اُتاری تفرد به البخاری۔ اس قسم کی بیہودہ سوالات اس آیت میں منع فرمائے گئے ہیں ورنہ جائز اور محققانہ سوالات منع نہیں بلکہ حکم ہے فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔ ۲ حدیث شریف میں ہے فانما شفاء العی السوال ۳ چنانچہ قوم صالح پر ناقہ کے سوال سے آفت آئی بنی اسرائیل پر رویت خدا کے سوال سے بجلی گری ۴ عمرو بن لحی خزاعی جو آنحضرت صلعم سے تین سو برس پیشتر مکہ کا بادشاہ تھا اُسنے ملت ابراہیمی میں سے بہت سے حلال چیزیں حرام کر دی تھیں مثلاً بحیرہ، سائبہ اور وصیلہ بحیرہ۔ کان چیری ہوئی

اللّٰهِ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ فَاِنْ عُثِرَ عَلٰٓى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ

چھپاتے ہیں اگر ہم ایسا کریں تو ہم گنہگاروں میں سے ہیں۔ پس اگر یہ اطلاع ملے کہ وہ دونوں کسی گناہ کے مستحق ہوئے ہیں تو دو اور اُن لوگوں میں سے

مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَآ اَحَقُّ

اُن کی بجائے کھڑے ہو جائیں جنکا حق پہلے دو گواہوں نے دبا لینا چاہا تھا پس وہ اللہ کی قسم کھا کر کہیں کہ ہماری گواہی اُن دونوں کی گواہی سے

مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَآ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا

زیادہ حق ہے اور اگر ہمنے زیادتی کی تو ہم ضرور ظالموں میں سے ہیں اسیطرح پر قریب تر ہے کہ وہ اصل

بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَآ اَوْ يَخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ

اصل گواہی دیں اور ڈریں (کہ اگر خلاف گواہی دی) تو اُن کو قسموں کے بعد (ہماری) قسمیں رد کی جائیں گی۔ اور (اے مسلمانوں) اللہ سے

اسْمَعُوْا وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ

ڈرو اور (اُس کے حکموں کو) سنو اور اللہ بدعہد لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا[1] اور یاد کرو کہ اللہ ایک دن اپنے رسولوں کو جمع

مَاذَآ اُجِبْتُمْ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۰۹﴾ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ

کر کے پوچھے گا کہ تمہیں کیا جواب دیا گیا وہ کہیں گے ہم کو کچھ علم نہیں[2] تحقیق تو ہی تمام غیبوں کا جاننے والا ہے (اور اُس وقت کو یاد کرو) جب اللہ نے

مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ تُكَلِّمُ

کہا اے عیسیٰ مریم کے بیٹے یاد کر جو میری نعمتیں تجھپر اور تیری ماں پر ہوئیں جب میں نے کلام پاک سے تیری مدد کی[3] طفولیت میں اور

النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ

جوانی میں لوگوں سے (فصیح و بلیغ) کلام کرتا تھا اور جب میں نے تجھکو شریعت اور دانائی اور توریت و انجیل سکھائی۔

اونٹنی عرب میں دستور تھا کہ جو اونٹنی پانچ بچے دے لیتی اور آخری نر ہوتا تو اُس کے کان چیر کر بتوں کی یاد پر آزاد کر دیتے تھے۔ پھر اُسپر نہ کوئی سوار ہوتا اور نہ بوجھ لادتا اور نہ اُسکو ذبح کرتا تھا نہ اُسکو اپنی ملکیت سے روکتا تھا۔ سائبہ اُس اونٹنی کو کہتے ہیں جو سفر سے سلامت واپس آنے یا مرض سے صحت پانے یا اُسکے دس بچے جننے کی بعد بتوں کے نام پر آزاد کر دی جاتی تھی۔ وصیلہ وہ اونٹنی جسکے پلوٹھی کے اوپر تلے کے دو بچے مادہ ہوں اُسکو متبرک سمجھکر آزاد کر دیتے تھے۔ حام وہ شتر نر جسکی نسل سے کئی بچے ہو گئے ہوں اُسکو بھی آزاد کر دیتے تھے[1] اس آیت سے بعض اصحاب نے سمجھ لیا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر واجب نہیں ہے۔ ابو بکر صدیق نے کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا اور حمد و ثنا کی بعد کہا اے لوگو تم اسکو پڑھتے ہو اور جو جگہ اُسکے رکھنے کی ہے وہاں اُسکو رکھتے ہو میں نے حضرت سے سنا ہے جب لوگ ناجایز کام ہوتے دیکھیں اور اُنکو نہ بدلیں تو قریب ہے کہ اللہ عزوجل اُن سبکو عذاب کرے پھر ابو بکر نے کہا اے لوگو جھوٹھ سے بچو بیشک کذب ایمان سے جدا ہے رواہ احمد و اصحاب السنن[2] کیونکہ اسوقت مجمع موجود ہو گیا

[1] یعنے فاسق جو کام کر رہے ہیں وہ اللہ کے بتائے ہوئے نہیں ہیں[2] یعنے لا علم لنا الا علم انت اعلم بہ منا یہی تفسیر لا علم لنا کی ابن عباس نے کی ہے اور اسکے الفاظ یعنی انک انت علام الغیوب میں اسیکی طرف اشارہ ہے ورنہ لا علمی کا اقرار کسی خوف کی وجہ سے نہوگا جیسا کہ اُنکے حق میں قرآن فرماتا ہے لا یحزنہم الفزع الاکبر و لا ھم یحزنون[3] قوت بیانیہ بھی ایک عظیم الشان نعمت الٰہی ہے اسی نعمت کی طرف علمہ البیان میں اشارہ ہے۔ موسیٰ نے اس فضل الٰہی کیواسطے

وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّیْنِ كَهَیْـَٔةِ الطَّیْرِ بِاِذْنِیْ فَتَنْفُخُ فِیْهَا فَتَكُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِیْ وَتُبْرِئُ

(اور اُسوقت کو یاد کر) جب تو میری [1] اجازت سے انسانی مادوں سے پرندوں جیسے (بلند پرواز انسان) تجویز کرتا اور اُن میں پاک روح پھونکتا تھا

الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِیْ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِیْ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ

تب وہ میری اجازت سے اُڑنیوالے ہو جاتے تھے اور میری اجازت سے مادر زاد اندھوں اور جذامیوں کو بری کرتا اور میری اجازت سے مردے زندہ کرتا

عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۱۰﴾

تھا۔ جب بنی اسرائیل کو تجھ سے روکے رکھا (کہ وہ تجھکو مقتول یا مصلوب نہ کر سکے) جب تو اُن کے پاس صاف حکم لیکر پہنچا تو جن لوگوں نے اُن میں سے کفر کیا بولے

الفاظ ذیل میں دعا کی رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْۤ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ [۲۰-۲] فِی الْمَهْدِ کے لفظی معنی ہیں گہوارہ میں۔ اِس سے مراد ہے طفولیت۔ کہل سے مراد ہے بلوغ۔ جوانی جیسا کہ بخاری شریف میں ہے۔ اَلْكَهْلُ۔ اَلْحُلُمُ۔

[1] خلق بمعنی تجویز جیسے آیت ذیل میں هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ [۵۹-۲۴] عام محاورہ عرب بھی ہے فلاں یخلق ویفری۔ طین سے مراد مادۂ انسانی ہے جیسا کہ قرآن مجید میں شیطان کا قول ہے خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ [۷-۱۲] طیر سے مراد بلند پرواز انسان ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں بعض صحابہ کی نسبت آیا ہے مثلاً جعفر طیار۔ [۱۵-۱۳] احبار [۴۶-۱۳] میں ابرص کو ناپاک ٹھہرایا گیا ہے اور اُسکے لئے حکم ہے کہ وہ چلا چلا کر کہے ناپاک ناپاک جتنے دنوں تک کہ یہ بیماری اسکو رہے وہ ناپاک رہیگا وہ ناپاک ہے، وہ اکیلا رہا کرے۔ پس اِس آیت کا ایک تو یہی معنی ہیں کہ مسیح نے مادرزاد اندھوں کو پاک ٹھہرایا۔ دوسرے یہ ہیں کہ وہ روحانی اندھوں اور جذامیوں کو اچھا کرتے تھے۔ قرآن مجید نے بھی آیت ذیل میں اِس قسم کی توہمات سے برات ثابت کر دی ہے لَیْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِیْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُیُوْتِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ اٰبَآىِٕكُمْ اَوْ بُیُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗۤ اَوْ صَدِیْقِكُمْ [۲۴-۶۱] احیائے موتیٰ سے مراد ہے بدی سے نیک اور غافل سے خدا پرست بنانا جیسا کہ انجیل کے مقامات ذیل سے ثابت ہے۔ خدا کے سارے دل ساری جان ساری زور اور ساری سمجھ سے پیار کر اور پڑوسی کو جیسا کہ اپنے آپ تو جئے گا لوقا [۱۰-۲۸] وہ جو موا سو گناہ کی نسبت ایک بار موا پھر جو جیتا ہے خدا کی نسبت جیتا ہے رومیوں کا خط [۶-۱۰] پولوس کہتا ہے میں ہر روز مرتا ہوں اقرنتیون [۱۵-۳۱] اگر کوئی شخص میرے کلام پر عمل کرے تو وہ ابد تک موت ہرگز نہ دیکھے گا یوحنا [۸-۵۲] و [۴-۴] انسان روٹی سے نہیں خدا کی بات سے جیتا ہے لوقا [۴-۴]۔ ایسا ہی قرآن مجید کے مقامات ذیل سے ثابت ہے۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْ [۸-۲۴] اے لوگو جب محمد تمکو زندہ کرنیوالی باتوں کی طرف بلائے تو تم اللہ اور رسول کا حکم مانو۔ اِس آیت سے یہ بھی ظاہر ہے کہ روحانی مردوں کا زندہ کرنا آنحضرت صلعم کا عام معجزہ تھا پھر [۱۶-۹۷] میں عام وعدہ ہے۔ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْیِیَنَّهٗ حَیٰوةً طَیِّبَةً [۱۶-۹۷] جو کوئی اچھے عمل کرے خواہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ خدا کو ماننے والا ہے پس ہم ضرور ایک پاک حیات سے اُسکو زندہ کرینگے ایسا ہی [۶-۱۲۲] میں ہے اَوَمَنْ كَانَ مَیْتًا فَاَحْیَیْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا یَّمْشِیْ بِهٖ فِی النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِی الظُّلُمٰتِ لَیْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا [۶-۱۲۲] ایک شخص جو مردہ تھا پھر ہمنے اُسکو زندہ کیا یعنی اُس کو ایک نور عطا کیا جس سے وہ لوگوں کے درمیان چلتا پھرتا ہے وہ اُس جیسا ہو سکتا ہے جو اندھیروں میں ہے اُس سے نکلنے والا نہیں۔ موت و حیات کا لفظ اِن معنوں کی

منزل ۲

وَاِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ ۚ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا

اور جب میں نے حواریوں کی طرف وحی کی کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ — انہوں نے کہا ہم ایمان لائے اور

مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ

گواہ رہو کہ ہم فرمان بردار ہیں۔ جب حواریوں نے کہا اے عیسےٰ ابن مریم کیا تیرا رب یہ کر سکتا ہے کہ ہم پر

اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ۭ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ قَالُوْا

آسمان سے ایک خوان اتار دے (عیسےٰ نے) جواب دیا اللہ سے ڈرو اگر تم مومن ہو۔ انہوں نے

نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا

کہا ہم چاہتے ہیں کہ ہم اس میں سے کھائیں اور ہمارے دل اطمینان پائیں اور جانیں کہ تو نے ہم سے سچ کہا اور ہم اس پر گواہوں

مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۱۱۳﴾ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً

میں سے ہو جائیں۔ عیسےٰ ابن مریم نے دعا کی اے خداوند اے ہمارے رب تو ہم پر آسمان سے ایک خوان اتار جو ہمارے

مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ

پہلوں اور پچھلوں کیواسطے عید ہو جائے اور تیری طرف سے نشان ہو یعنی رزق

لحاظ سے نہایت کثرت کیساتھ توریت و انجیل میں مستعمل ہوا نقل میں ہم چند مقامات تمثیلاً درج کرتے ہیں۔ **احبار** ۱۸ میرے حکموں پر عمل کرو کہ جو کوئی انپر عمل کریگا تو ان سے جیئیگا۔ **سموئیل** ۲ ۱۲ تا ۲۵ پر جب داؤد نے دیکھا کہ اُسکے خادم دبا نا پھوسی کر رہے ہیں تو داؤد سمجھ گیا کہ لڑکا مر گیا۔ اسلئے داؤد نے اپنے خادموں کو کہا کیا لڑکا مر گیا۔ وے بولے مر گیا تب داؤد خاک پر سے اُٹھا اور نہایا اور عطر ملا اور پوشاک بدلی اور خداوند کے گھر میں آیا اور سجدہ کیا۔ پھر اپنے گھر میں گیا اور کھانا مانگا اور اُس کے آگے روٹی لائے سو اُسنے کھائی تب اُس کے خادموں نے اُسے کہا یہ کیسا کام ہے جو تو نے کیا تو نے اس لڑکے کیلئے جب وہ جیتا تھا روزہ رکھا اور رویا۔ اور جب وہ لڑکا مر گیا تو اُٹھ کر تو نے روٹی کھائی۔ اُسنے کہا جبتک وہ لڑکا زندہ تھا تو مینے روزہ رکھا اور میں روتا رہا کہ مینے کہا کون کہہ سکتا ہے کہ خداوند مجھپر رحم کریگا تا کہ لڑکا جئے پر اب تو وہ مر گیا پس کس لئے میں روزہ رکھوں کیا میں اُسے اپنے پاس پھر لا سکتا ہوں۔ میں اُس پاس جانیوالا ہوں پر وہ مجھ پاس آنیوالا نہیں اور داؤد نے اپنی جورو بت سبع کو دلاسا دیا اور اُس کے ساتھ خلوت کی سو وہ ایک بیٹا جنی اور اُسنے اُس کا نام سلیمان رکھا اور وہ خداوند کا پیارا ہوا **امثال** ۶ ۳۲ وہ جو کسی کی جورو سے زنا کرتا ہے کم عقل ہے۔ جو یہ کرتا ہے اپنی جان کو ہلاک کرتا ہے وہ زخم اور ذلت پائیگا۔ اسکی رسوائی

له یہ آسمانی خوان یہ تھا کہ جب حضرت عیسےٰ نے دریائے طبریاس کے پاس دعا کی تو خدا نے پانچ روٹیوں اور مچھلیوں سے پانچ ہزار آدمیوں کا شکم سیر کر دیا دیکھو یوحنا باب چھ نیز مسیح کی یہ خاص دعا تھی کہ اللہ تعالیٰ اُن کے تابعین کو روزی فراخ عطا فرمائے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے نصاریٰ کو روزی فراخ عطا فرمائی۔ انجیل متی ۴ ۸ تا ۱۱ میں ہے پھر ابلیس اُسے (یسوع کو) ایک بہت بڑے اونچے پہاڑ پر اپنے ساتھ لے گیا اور دنیا کی ساری بادشاہتیں اور اُس کی شان و شوکت اُسے دکھائی اور اُس سے کہا اگر تو جھک کر مجھے سجدہ کرے تو یہ سب چیزیں تجھے دوں گا۔ یسوع نے اُس سے کہا اے شیطان

منزل ۲

خیر الرّٰزقین ﴿۱۱۴﴾ قال اللّٰه انی منزلها علیکم فمن یکفر بعد منکم فانی اعذبه عذابا لا

بارِ نعمت مدد کر اور تو رزق دینے والوں میں سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔ اللہ نے فرمایا میں وہ اُتار نیوالا ہوں پر جو کوئی بعد اُس کے تم میں سے کفر کریگا پس

اعذبه احدا من العٰلمین ﴿۱۱۵﴾ واذ قال اللّٰه یٰعیسی ابن مریم ءانت قلت للناس اتخذونی

تحقیق میں اُسکو ایسا عذاب کروں گا کہ جہانوں میں سے کسی کو بھی ایسا عذاب نہیں دونگا۔ اور جب کہیگا اللہ اے عیسیٰ ابن مریم کیا تو نے لوگوں کو

وامی الٰهین من دون اللّٰه قال سبحٰنك ما یكون لی ان اقول ما لیس لی بحق ان كنت

کہا تھا کہ مجھ کو اور میری ماں کو اللہ کے سوا معبود بنالو (مسیح نے) یہ جواب دیا تو پاک ہے میری کیا مجال ہے کہ میں ایسی بات کہتا جسکا میرا حق نہیں

قلته فقد علمته تعلم ما فی نفسی ولا اعلم ما فی نفسك انك انت علام الغیوب ﴿۱۱۶﴾

اگر میں نے ایسا کہا تو تو خود اُسکو جانتا ہے تو جانتا ہے جو کچھ میرے نفس میں ہے مگر میں نہیں جانتا جو تیرے نفس میں ہے تحقیق تو تو تمام غیبوں کا خوب

ما قلت لهم الا ما امرتنی به ان اعبدوا اللّٰه ربی وربكم وكنت علیهم شهیدا

جاننے والا ہے۔ میں نے تو اُن کو کچھ نہیں کہا مگر وہی بات کہ تو نے مجھے حکم دیا کہ اللہ کی عبادت کرو جو میرا رب اور تمہارا رب ہے۔ اور جب تک میں اُن میں رہا

ما دمت فیهم فلما توفیتنی كنت انت الرقیب علیهم وانت علی كل شیء شهید ﴿۱۱۷﴾ ان

میں اُن پر گواہ تھا۔ پر جب تو نے مجھکو وفات دیدی تو تو ہی اُن پر نگہبان تھا اور تو ہر شے پر شاہد ہے اگر تو

تعذبهم فانهم عبادك وان تغفر لهم فانك انت العزیز الحكیم ﴿۱۱۸﴾ قال اللّٰه هذا یوم

اُن کو عذاب کرے پس وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو اُن کو بخشدے پس تو زبردست حکمت والا ہے۔ اللہ نے فرمایا یہ وہ

ینفع الصٰدقین صدقهم لهم جنٰت تجری من تحتها الانهٰر خٰلدین فیها ابدا رضی اللّٰه عنهم

دن ہے کہ صادقوں کو اُن کا صدق نفع دیگا۔ اُن کیواسطے باغات ہیں جنکے نیچے سے نہریں بہتی اور نکلتی ہیں وہ اُن میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ اور اللہ نے

امثال ۱۳ ۱۴ و ۱۳ جو کلام کی تحقیر کرتا ہو ہلاک کیا جائیگا پر جو حکم سے ڈرتا ہے اُسکی خیرت ہوگی۔ دانشمند کا قانون حیات کا

دور ہو کیونکہ لکھا ہے کہ تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور صرف اُسی کی عبادت کر اُسوقت ابلیس اُسکے پاس سے چلا گیا اور دیکھو فرشتے

آکر اُسکی خدمت کرنے لگے چالیس دن اور چالیس رات مسیح جنگل میں رہا اور ابلیس سے آزمائے گئے مگر آخرکار شیطان کو پیچھے ہٹا

گئے او بچ گئے نصاریٰ ہمکیلئے یہاں پر نہایت ہی قابل غور اور قابل عبرت سبق ہے کہ جس شیطان نے خاص مسیح کو اسقدر دو ہوکی

میں رکھا اور اُنکی حالی آرزو دکھلا مطابق دنیا کی ساری بادشاہتیں اور اُنکی شان و شوکت اُنہیں دکھا کر کہا کہ مجھے سجدہ کرتا کہ یہ سب

کچھ میں تجھے دیدوں مسیح نے بادشاہتوں کو چھوڑا پر غیر خدا کو سجدہ نہ کیا پر نصاریٰ نے غیر خدا کو سجدہ کیا اور بادشاہتیں نہ چھوڑیں

اُس عمل کا نتیجہ قرآن مجید یہ فرماتا ہے۔ فمن یکفر بعد منکم فانی اعذبه عذابا لا اعذبه احدا من العٰلمین ﴿۵﴾ ایک دوسرے مقام

پر اِس عذاب کی نسبت یہ الفاظ ہیں تكاد السمٰوٰت یتفطرن منه وتنشق الارض وتخر الجبال هدا ان دعوا للرحمٰن

ولدا ﴿۱۹﴾ اِن حالات کی نسبت مکاشفات یوحنا ۲۰ باب میں ہے اور جب ہزار سال ہوچکینگے شیطان اپنی قید سے چھوڑ دیا جائیگا اور

نکلیگا تاکہ اُن قوموں کو جو زمین کی چاروں کونوں میں ہیں یعنی یاجوج و ماجوج کو فریب دے اور اُنہیں لڑائی کیلئے جمع کرے وہ شمار میں سمندر کی

ریت کی مانند ہیں اور وہ زمین کی وسعت پر چڑھ گئے اور اُنہوں نے مقدسوں کی چھاؤنی اور عزیز شہر کو گھیر لیا تب آسمان پر سے خدا کے

پاس سے آگ اُتری اور اُنکو کھا گئی اور شیطان جس نے اُنہیں فریب دیا تھا آگ اور گندھک کی جھیل میں ڈالا گیا جہاں وہ درندہ

کے بچاؤ اور جھوٹا نبی ہے اور وہ رات دن ابدالآباد عذاب میں رہینگے۔ تفصیل کیلئے دیکھو مقامات ذیل مکاشفہ ۱۴ حزقیل ۳۸ و ۳۹ یسعیاہ ۶۶ مکاشفہ ۱۹ و ۲۰۔ ۱۶ یعنی اے خدا میں نے تو لوگوں کو وہی تعلیم دی جو تیرے حکم کے مطابق تھی کہ اپنے رب کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا رب ہے اور یہ میں نے ہرگز نہیں کہا کہ مجھکو اور میری ماں کو معبود بنالینا اور جب تک میں اُن میں رہا میں اُن پر شاہد تھا پر جب تو نے مجھکو وفات دی تو تو ہی اُن پر نگہبان تھا یعنی میری امت نے مجھکو اور میری ماں کو خدا میری وفات کے بعد بنایا میں اپنی موت کے بعد کیا کر سکتا تھا۔ اُسوقت تو تو ہی اُن کا نگہبان تھا۔ اِس آیت سے کھلی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ مسیح وفات پاچکے اور ...

وَرَضُوا عَنْهُ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۱۹﴾ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۲۰﴾

راضی اور وہ اُس سے راضی ہیں۔ وہی بڑی کامیابی ہے اللہ کے واسطے ہے آسمانوں اور زمین کا ملک اور جو کچھ اُس میں ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | مِائَةٌ وَّخَمْسٌ وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا رحمٰن اور رحیم ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ

تمام حمد اللہ کے واسطے ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور اندھیرے اور نور بنائے پھر بھی جو کافر ہیں وہ اپنے

يَعْدِلُوْنَ ﴿۱﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰۤى اَجَلًا وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ

رب کے ساتھ (اوروں کو) برابر ٹھہراتے ہیں۔ وہ تو وہی ہے جس نے تم کو (اثر غیر) مادے سے پیدا کیا پھر (ہر چیز کیلئے) ایک مدت مقرر فرمائی اور اُس

وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ﴿۳﴾ وَمَا تَاْتِيْهِمْ

مدت مقررہ (کا علم) اُسی کے پاس ہے پھر بھی تم شک کرتے ہو۔ اور وہ اللہ ہی کیا آسمانوں میں اور کیا زمین میں [1] تمہارے چھپے

مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿۴﴾ فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَسَوْفَ

اور ظاہر کو جانتا ہے اور جو کچھ تم کماتے ہو سب جانتا ہے۔ اور کوئی نشان اُن کے رب کے نشانات میں سے اُن کے پاس نہیں آتا مگر وہ اُس سے منہ پھیر لیتے ہیں

يَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۵﴾ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ

پس جب کبھی حق اُن کے پاس آیا انہوں نے اُس حق کو جھٹلایا۔ پس عنقریب ضرور اُن کو خبر ہو جائے گی کہ کس چیز پر وہ ہنسی کرتے تھے [2]

فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمْ

کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے اُن سے پہلے کتنی امتوں کو ہلاک کر ڈالا جن کو ہم نے زمین میں ایسا پائیدار کیا کہ (اے منکرو) تمکو نہیں کیا اور اُن کے اوپر

فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿۶﴾ وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا

پانی برسانے والے بادل بھیجے تھے اور اُن کے نیچے سے نہریں جاری کی تھیں۔ پھر اُن کے گناہوں کے سبب اُن کو ہلاک کر دیا اور اُن کے بعد دوسری امتیں پیدا کر دیں

فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷﴾

اور اگر ہم تجھ پر ایک کتاب کاغذوں میں نازل کرتے اور وہ اُسکو اپنے ہاتھوں سے چھو لیتے تو جو منکر ہیں وہ یہی کہتے کہ یہ تو (ہمکو تو صاف) جادو ہے

چشمہ ہے تاکہ وہ موت کے پھندوں سے چھٹکارا پانیکا باعث ہوئے۔ امثال ۱۴ خداوند کا خوف زندگانی کا چشمہ ہے تاکہ موت کے پھندوں سے چھٹکارا ہو۔ امثال ۱۵ وہ جسنے رستے کو ترک کیا ہے سخت تادیب پائیگا اور وہ جو تنبیہ کا کینہ رکھتا ہے مر جائیگا متی ۸ ایک اور شاگرد نے اُس سے کہا اے خداوند مجھے اجازت دے کہ پہلے جاکر اپنے باپ کو دفن کروں یسوع نے اُس سے کہا تو میرے پیچھے چل اور مردوں کو اپنے مردے دفن کرنے دے اگر تو زندگی میں داخل ہونا چاہتا ہے تو حکموں پر عمل کر۔ تا ئیمتھیس ۵ مگر جو عیش و عشرت میں پڑ گئے وہ جیتے جی مر گئے۔ ایوحنا ۵ اگر کوئی اپنے بھائی کو ایسا گناہ کرتے دیکھے جس کا نتیجہ موت نہ ہو تو دعا مانگے خدا اُسکو ... حقیقی موت کے بعد انسان زندہ ہو کر اس دنیا میں نہیں آ سکتا یہ مسئلہ تکرار و تفصیل کیساتھ قرآن مجید و احادیث سے ثابت ہے ذیل میں چند آیات و احادیث

(۱) وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَاۤ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۔ جس قریہ کے لوگوں کو ہم ہلاک کر دیتے ہیں پھر اُن کا لوٹ آنا اُس پر حرام ہے

(۲) اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۔ کیا اُن لوگوں نے نہیں دیکھا کہ اُن سے بہت سے

[1] یعنی آسمانوں اور زمینوں کا وہی خدا ہے جیسا ایک دوسری جگہ ہے وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ [2] یعنی دنیا میں بھی تباہ اور ذلیل ہو جائینگے اور آخرت میں سخت عذاب اُٹھائینگے چنانچہ تمام مخالفین عرب کا انجام جو دنیا میں ہوا وہ سب دیکھ چکے اور آخرت کا حال اللہ کو معلوم ہے آئندہ آیات اس پیشگوئی کی اور بھی تصریح ہے کہ دیکھو جسطرح اور بہت سی امتیں تم سے پہلے ہو گذری ہیں جو بڑی زبردست اور قدرت والی تھیں جنہیں بادشاہت اور حکومت بھی ملی تھی وہ آخر کار گناہوں کے سبب ہلاک کر دی گئیں ... اُن کی جانشین ہو گئیں ویسا ہی اے مخالفین عرب تم بھی مخالفت کر کے ہلاک ہو جاؤ گے

وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ۭ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ۝۸ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ

اور انہوں نے کہا ان پر فرشتہ کیوں نہیں اتارا جاتا اور اگر ہم فرشتہ اتارتے تو بات فیصلہ ہو جاتی پھر وہ مہلت نہ دئے جاتے اور اگر ہم اسکو فرشتہ بناتے

زمانہ کے لوگوں کو مار ڈالا ہے اور پھر وہ دنیا میں ان لوگوں کے ہاں واپس نہیں آئے (۳) فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ یہ لوگ جن کو ہم ہلاک کرتے ہیں وصیت کی توفیق بھی نہیں پا سکتے۔ اور نہ مرنے کے بعد اپنے اہل کے پاس آسکتے ہیں۔ (۴) حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ۭ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَاۗىِٕلُهَا ۭ وَمِنْ وَّرَاۗىِٕهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آگئی تو کہتا ہے رب مجھے واپس کر دے تاکہ میں جو کچھ چھوڑ آیا ہوں اس میں اب نیک عمل کر لوں یہ بات تو ہرگز نہیں ہو سکتی یہ تو بات ہے جو وہ کہتا ہے ہاں ان سے پرے اس دن تک دوزخ ہے جب وہ اٹھائے جائیں گے۔ (۵) ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ۝ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ۝ پھر تم اس کے بعد مر جاؤ گے۔ پھر تم قیامت کے دن زندہ کئے جاؤ گے۔ (۶) وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ اَتَعِدٰنِنِيْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ ۝ وہ شخص جس نے اپنے والدین کو کہا کہ تمہارے پر اُف ہے کہ تم مجھے کہتے کہ میں دوبارہ پیدا کیا جاؤں گا۔ حالانکہ مجھ سے پہلے بہت گذر چکے ہیں اس آیت میں اس وجہ سے انکار کیا گیا ہے کہ دنیا میں مردہ زندہ نہیں ہوتا۔ اور اللہ تعالیٰ نے قیامت کا جواب دیکر مردوں کو زندہ کرنے کے بارے میں سکوت فرمایا۔ (۷) جو شخص جنت میں چلا گیا اللہ تعالیٰ اس کی نسبت فرماتا ہے۔ لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ۝ یعنی جو جنت میں داخل ہوتے ہیں انکو نہ وہاں کوئی تکلیف پہنچتی ہے اور نہ وہ اس سے نکالے جاتے ہیں (۸) وَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى ۝ یعنی جس پر موت کا حکم صادر ہوتا ہے اس کی روح کو روک دیا جاتا ہے اور جس پر موت کا حکم صادر نہیں ہوتا۔ اس کی روح کو واپس کیا جاتا ہے گویا کہ حقیقی دنیا میں نہیں آسکتے۔ (۹) وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ۭ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ۭ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ۝ دوزخی لوگ درخواست کرینگے کہ ایک دفعہ ہم دنیا میں جائیں تاکہ ہم اپنے باطل معبودوں سے ایسے بیزار ہو جائیں۔ جیسے وہ ہم سے بیزار ہیں لیکن وہ اپنے اعمال کا نتیجہ بھگتتے رہینگے۔ اور انکو دوزخ سے نہیں نکالا جائیگا۔ (۱۰) وَمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ۝ وہ لوگ دوزخ سے نہیں نکلینگے (۱۱) اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ یہ لوگ تو جنتی ہیں اور جنت میں ہمیشہ رہینگے

احادیث

(۱) امام احمد بن حنبل اور عبد اللہ بن حمید اور ابو یعلی اور شافعی اور طبرانی اپنی اپنی کتابوں میں جو انکے نام سے موسوم ہیں۔ اور حافظ سعید بن منصور سنن سعید بن منصور میں حدیث ذیل جابر بن عبد اللہ سے لائے ہیں (دیکھو کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۲۰۱) یعنی جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جابر کیا تجھکو علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ کو زندہ کیا اور اس سے کہا ای عبد اللہ جو خواہش ہے

رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ﴿۹﴾ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ

تو اسکو انسان بنا کر بھیجتے اور جو شبہ کر رہے ہیں وہی شبہ ہم ان پر ڈالتے ۱ ے اور تجھ سے پہلے رسولوں پر بھی تمسخر کیا گیا پس انہیں سے جن لوگوں نے

سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۰﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ

ہنسی کی انہیں پر اسی چیز کا وبال آپڑا جسکی وہ ہنسی کرتے تھے (انسے) کہدو کہ زمین میں سیر کرو پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا انجام

عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۱﴾ قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قُلْ لِّلّٰهِ كَتَبَ عَلٰى

کیا ہوا تھا (انسے پوچھو) کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمینوں میں ہے وہ کس کے واسطے ہے تو کہدو کہ اللہ کے

محبوب ترین ہو اسکو میرے سامنے پیش کر۔ تو اُس نے کہا اے مولا مجھے دنیا کی طرف واپس کر تاکہ میں پھر ایکدفعہ قتل کیا جاؤں۔ تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ تو میرا قطعی حکم ہوچکا ہے کہ موتے دوبارہ دنیا میں نہیں بھیجے جاتے۔

(۲) ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی اپنی معجم طبرانی میں یہ حدیث لائے ہیں جسکے راوی جابر ہی ہیں۔ (دیکھو کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۲۸۱) یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے جابر کیا میں تمہیں اللہ اور اسکے رسول کیطرف سے ایک بشارت نہ سناؤں اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ اور تیرے چچا کو زندہ کرکے کہا کہ تم مجھ سے کچھ مانگو۔ انہوں نے اپنے رب سے یہ مانگا کہ ہم کو دنیا میں واپس بھیجدے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں قرآن مجید میں قطعی حکم صادر کرچکا ہوں کہ مردے پھر نہیں لوٹائے جائیں گے۔

(۳) حاکم اپنی کتاب مستدرک میں حضرت جابر سے یہ حدیث یوں بیان کرتے ہیں (کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۲۸۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جابر سے کہا کہ اے جابر اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ کو زندہ کرکے اُس سے کلام کی اور کہا کہ کوئی خواہش ظاہر کر۔ اُسنے کہا میں یہ خواہش ظاہر کرتا ہوں کہ میری روح کو واپس کر اور مجھے ویسا بنادے جیسے میں پہلے تھا۔ اور مجھے اپنے نبی کے پاس واپس کردے تاکہ میں تیری راہ میں دوبارہ جہاد کروں۔ تو اللہ نے کہا کہ یہ تو عہد ہوچکا ہے کہ مردے دوبارہ نہیں جاسکتے۔

(۴) ابونعیم اصفہانی اپنی کتاب حلیہ ابونعیم میں حضرت عائشہؓ سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں۔ کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۲۸۱) اے جابر میں تمہیں عمدہ خبر سناتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ کو زندہ کرکے میرے سامنے بٹھا کر کہا کہ اے میرے بندے جو چاہے مجھ سے مانگ میں تجھے دونگا۔ اُسنے کہا اے میرے رب میں تیری عبادت کا حق جیسے چاہیئے تھا ادا نہیں کیا۔ اسلئے میں تیرے حضور میں یہ خواہش کرتا ہوں کہ مجھے دنیا میں پھر بھیج تاکہ میں تیرے نبی کے ساتھ ہوکر جہاد کروں اور تیرے ہی لیئے پھر ایک دفعہ مارا جاؤں۔ اسپر اللہ نے کہا یہ بات تو نہیں ہوسکتی کیونکہ یہ مجھسے پہلے فیصلہ ہوچکا ہے کہ تو دنیا میں واپس نہیں جاسکتا۔

(۵) شرح مواہب لدنیہ زرقانی جلد ۲ صفحہ ۳۱ روی ابوبکر بن مردویہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا جابر الا اخبرک ما کلم اللہ تعالیٰ احداً قط الا من وراء حجاب وانہ کلم اباک فقال سلنی اعطیک قال اسئلک ان ترد نی الی الدنیا فاقتل فیک ثانیۃ فقال الرب عزوجل انہ سبق منی انہم لا یرجعون الی الدنیا قال یا رب فابلغ من ورائی۔

لہ چنانچہ جب پورا قرآن اتر گیا تب کفار نے اسکو سحر ہی بتلایا جنگ بدر اور جنگ احزاب میں ملائکہ نے اتر کر کل مخالفین کی گردن بھی توڑدی مگر پھر بھی انکے شکوک اور انکار رفع نہوئے۔

تہ یعنے اے یہود و مشرکین عرب تم جو محمد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تمسخر کرتے اور اسکی تکذیب کرتے ہو تم بھی اسیطرح تباہ ہوجاؤ گے اور دنیا کو دانشمند لوگ تمسے عبرت پکڑینگے نیز دیکھو … کا حاشیہ

منزل ۲

نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ

واسطے ہی اسنے اپنے نفس پر رحمت فرض کرلی ہے وہ ضرور بضرور تمکو یوم قیامت کیطرف جمع کریگا جسمیں کوئی شبہ نہیں جن لوگوں نے اپنے نفسوں کو

فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۱۲﴾ وَلَهُ مَا سَكَنَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿۱۳﴾ قُلْ

برباد کردیا وہی ایمان نہیں لاتے اور اوسی کا ہے جو کچھ رات میں اور دن میں ٹھہرتا ہے اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے کہہ

أَغَيْرَ اللَّهِ أَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ قُلْ إِنِّي

کیا اللہ کے سوا کسی اور کو میں سرپرست بناؤں اللہ تو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنیوالا ہے اور وہ سب کو کھانا دیتا اور اسکو کوئی نہیں دیتا

أُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿۱۴﴾ قُلْ إِنِّي أَخَافُ

اے محمد کہ مجھکو حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے بڑھ کر فرمانبردار ہو جاؤں اور تو مشرکوں میں سے مت ہو کہہ کہ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں

إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿۱۵﴾ مَنْ يُصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهُ وَذَٰلِكَ

تو میں ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں جس سے اس دن عذاب ٹلا دیا گیا اوسپر تحقیق اللہ نے رحم کیا

الْفَوْزُ الْمُبِينُ ﴿۱۶﴾ وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِنْ يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۱۷﴾ وَ

اور یہ وہ کامیابی ہے جو اوسکو بجرموں سے جدا کرنیوالی ہے اور اگر اللہ تجھکو نقصان پہونچاوے تو کوئی اسکے سوا اسکو دور کرنیوالا نہیں اور اگر بھلائی پہنچاوے تو

منزل ۲

هُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ﴿۱۸﴾ قُلْ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادَةً قُلِ

وہ اپنے بندوں پر زبردست ہے اور وہی حکمت والا اور خبردار ہے کہہ کونسی شے گواہی کے لحاظ سے بہت بڑی ہے کہہ کر

اللَّهُ شَهِيدٌ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنْذِرَكُمْ بِهِ وَمَنْ بَلَغَ

میرے اور تمہارے درمیان اللہ گواہ ہے اور میری طرف یہ قرآن وحی کیا گیا ہے تاکہ میں اس سے تمکو اور جسکو یہ پہنچے

(ف ۶) امام محمد علی ترمذی اپنی کتاب صحیح ترمذی میں یہ حدیث بیان کرتے ہیں۔ دیکھو کتاب سنن ترمذی حضرت جابر سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ملے اور فرمایا کہ اے جابر کیا وجہ ہے کہ میں تجھکو منکسر دیکھتا ہوں میں نے کہا کہ میرا باپ شہید ہو گیا اور کنبا اور قرض چھوڑ گیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تجھکو خوشخبری نہ سناؤں کہ کسطرح اللہ تعالیٰ تیرے باپ سے سلوک کیا میں نے کہا ہاں یا رسول اللہ مجھے سنائیے تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کبھی کسی سے بغیر حجاب کے گفتگو نہیں کی لیکن اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ کو زندہ کر کے اپنے سامنے کلام کیا اور فرمایا کہ میرے بندے کوئی خواہش میرے آگے بیان کر میں ادا کروں گا اسنے کہا کہ مجھے دنیا کی زندگی عطا کر تاکہ دین کی راہ میں دوبارہ شہید ہوں رب تبارک تعالیٰ نے کہا کہ یہ تو نہیں ہو سکتا کیونکہ میں پہلے حکم دیچکا ہوں کہ مر کر دوبارہ واپس نہیں آئیں گے یہ حدیث مشکوۃ میں ہے کہ کتب بخاری مصری جلد ۲ صفحہ ۱۰۰ انس بن مالک نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ کوئی آدمی ایسا نہیں جو جنت میں داخل ہو جائے پھر وہ اسکو پسند کرے کہ دنیا میں واپس لوٹایا جاوے اور زمین میں اسکے لئے کوئی ایسی چیز ہے جسکو وہ پسند کرتا ہو مگر شہید کہ وہ دنیا میں واپس ہونے کی خواہش کرتا ہے کہ دس مرتبہ قتل کیا جائے اور یہ اسواسطے کہ شہید کی بزرگی کو جنت میں دیکھ چکا ہے۔

له یعنے دوزخ سے نجات رحمت باری تعالیٰ پر موقوف ہے کسی کے اپنے اعمال پاس کی کفلہ فمن زحزح عن النار وادخل الجنة فقد فاز۔

له یعنی قطع حجت کیلئے تبلیغ قرآن وہی حکم رکھتی ہے جیسا خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جامع عبدالرزاق (۱) رہ محمد بن کعب روایت قال من بلغه القرآن فكأنما رأى النبي صلى الله عليه وسلم فقد بلغه امر الله ابن كعب لفظ الاحة تفسير ... فقد بلغه کہ جملہ

أَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُونَ أَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً أُخْرٰى قُلْ لَّا أَشْهَدُ قُلْ إِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ

کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کیساتھ کوئی دوسرا معبود بھی ہے ان کو سُنا دے کہ میں تو یہ

وَّإِنَّنِيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ

گواہی نہیں دیتا اور سنادے کہ وہ تو ایک ہی معبود ہے اور میں اس سے بری ہوں جسکو تم شریک خدا ٹھہراتے ہو جنکو ہم نے کتاب

اَبْنَآءَهُمْ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ

دی ہے وہ اسکو ایسا ہی پہچانتے ہیں جیسا کہ اپنے بیٹوں کو جنھوں نے اپنے نفسوں کو برباد کر لیا وہ تو ایمان نہیں لاتے اور اس شخص سے

افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ

زیادہ ظالم کون ہے جس نے اللہ پر جھوٹ افترا کیا یا اس کی آیتوں کی تکذیب کی تحقیق وہ ظالموں کو فلاح نہیں دیتا اور ایک

جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۲۲﴾ ثُمَّ

دن ہم اُن سب کو اکٹھا کریں گے پھر مشرکوں سے پوچھیں گے کہ تمہارے شرکا کہاں ہیں جنکو تم شریک خدا سمجھتے تھے پھر

لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ﴿۲۳﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى

انکی شرارت نہ رہے گی مگر یہی کہ وہ کہینگے کہ اللہ کی قسم جو ہمارا رب ہے ہم مشرک نہ تھے دیکھ اُنہوں نے کیسا جھوٹ

اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ وَجَعَلْنَا

اپنے نفسوں پر بولا اور جو کچھ وہ افترا کرتے تھے کیسا اُن سے دور ہو گیا۔ اور بعض اُن میں سے ایسے ہیں جو تیری بات سنتا ہے اور ہم

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا

اُن کے دلوں پر پردہ ڈال دیا ہے کہ وہ اسے سمجھیں نہیں اور اُن کے کانوں میں ٹھینٹ ہے اور اگر تمام نشانات بھی دیکھ لیں

حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ

تب بھی وہ اسپر ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ جب تیرے پاس آتے ہیں تجھسے جھگڑا بھی کرتے ہیں منکر کہتے ہیں کہ یہ تو محض

الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۵﴾ وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْـَٔوْنَ عَنْهُ وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا

پہلوں کے قصے ہیں اور وہ قرآن سے اوروں کو روکتے اور خود بھی اُس سے بھاگتے ہیں اور ایسا کرنے سے اپنی ہی

يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ

نفس کو ہلاک کرتے ہیں مگر سمجھتے نہیں۔ کاش تو دیکھے جب وہ آگ پر کھڑے کیے جائیں گے پس کہینگے کہ کاش پھر ہم واپس کیے

رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷﴾ بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ وَلَوْ

جائیں اور اپنے رب کی آیتوں کی تکذیب نہ کریں اور مومنوں میں سے ہو جائیں بلکہ جو وہ پہلے سے چھپاتے تھے وہ اُنکے واسطے

رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَقَالُوْٓا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا

ظاہر ہو گیا۔ اور اگر وہ واپس کیے جائیں تو جن باتوں سے وہ منع کیے گئے تھے ضرور وہی پھر کریں گے اور تحقیق وہ جھوٹے ہیں اور اُنہوں نے کہا کہ

---

[۱] یعنی عبرت خیز قصص سے متاثر نہ ہونا بلکہ اُن کو باطل اور لغو خیال کرکے خود بھی اُنکو نہ سننا اور اوروں کو اس سے روکنا اپنے آپ کو ہلاک کرنا ہے اصل موت یہی ہے۔ مسیح ایسے ہی مردوں کو زندہ کیا کرتے تھے قرآن مجید بھی

الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ ﴿٢٩﴾ وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ وُقِفُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ قَالَ أَلَيْسَ هَٰذَا

کچھ نہیں بس دنیا کی زندگی ہے اور ہم اٹھائے نہیں جائینگے اور اگر تو دیکھے جب وہ اپنے رب کے سامنے کھڑے کئے جائینگے اور فرما‌ئیگا

بِالْحَقِّ قَالُوا بَلَىٰ وَرَبِّنَا قَالَ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿٣٠﴾ قَدْ خَسِرَ

کیا یہ (دوبارہ اٹھنا) حق نہیں ہے وہ کہیں گے ہاں اور ہمارے رب کی قسم (حق ہے) فرمائیگا پس اپنے کفر کے سبب اس عذاب کا ذائقہ چکھو

الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوا يَا حَسْرَتَنَا عَلَىٰ

جنہوں نے اللہ کے دیدار کی تکذیب کی تحقیق انہوں نے نقصان اٹھایا یہاں تک کہ جب بیخبر قیامت دفعتاً آئی تب انہوں نے کہا ہے

مَا فَرَّطْنَا فِيهَا وَهُمْ يَحْمِلُونَ أَوْزَارَهُمْ عَلَىٰ ظُهُورِهِمْ ۚ أَلَا سَاءَ مَا يَزِرُونَ ﴿٣١﴾ وَمَا الْحَيَاةُ

افسوس کہ ہم اس میں کوتاہی کرتے رہے اور اپنی پیٹھوں پر اپنے (گناہوں کے) بوجھ اٹھائے ہونگے پھر دیکھو تو کیسا برا ہے جو اٹھائے پھرتے ہیں

الدُّنْيَا إِلَّا لَعِبٌ وَلَهْوٌ ۖ وَلَلدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٣٢﴾

دنیا کی زندگی کچھ نہیں مگر ایک کھیل اور لغو شغل ہے اور آخرت کا گھر ضرور ضرور خدا ترسوں کیواسطے بہتر ہے پس کیا تم سمجھتے نہیں ہو

قَدْ نَعْلَمُ إِنَّهُ لَيَحْزُنُكَ الَّذِي يَقُولُونَ ۖ فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلَٰكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ

ہم جانتے ہیں کہ ان کے قول تجھکو آزردہ خاطر کرتے ہیں مگر حقیقت میں وہ تیری تکذیب نہیں کرتے بلکہ ظالم لوگ اللہ کی آیتوں سے انکار

اللَّهِ يَجْحَدُونَ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوا عَلَىٰ مَا كُذِّبُوا وَأُو

کرتے ہیں اور تجھ سے پہلے بھی رسول جھٹلائے گئے پس انہوں نے جھٹلائے جانے اور دکھ دیئے جانے پر صبر کیا یہانتک

ذُوا حَتَّىٰ أَتَاهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ۚ وَلَقَدْ جَاءَكَ مِنْ نَبَإِ

کہ انکو ہماری مدد پہنچی اور اللہ کی باتوں کو بدلنے والا کوئی نہیں اور تیرے پاس رسولوں کی خبریں آ ہی چکی ہیں

الْمُرْسَلِينَ ﴿٣٤﴾ وَإِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ إِعْرَاضُهُمْ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا

اگر تجھپر ان کا منہ پھیرنا گراں گذرتا ہے تو اگر تجھ سے ہو سکے زمین میں سرنگ لگالے یا آسمان

فِي الْأَرْضِ أَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَاءِ فَتَأْتِيَهُمْ بِآيَةٍ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدَىٰ

میں زینہ اور ان کیواسطے کوئی نشان لے آ اور اگر اللہ چاہتا تو ان کو ہدایت پر جمع کر دیتا [1]

ایسے ہی مردوں میں نفخ روح کرتا ہے دیکھو ب۱۱ کا حاشیہ مفسرین نے بیان کیا ہے کہ ان آیات میں خاصکر نو مفسدوں کیطرف اشارہ ہے یعنی ابوجہل۔ ولید۔ نضر۔ ملنہ۔ شیبہ۔ امیہ۔ ابی۔ عقبہ۔ حرث بن عامر صالح علیہ السلام کے وقت میں ثمود قوم کے بھی نو شخص بڑے مفسد سرکش تھے جیسے کہ پ۱۹ع۱۹ میں ہے وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ جنہوں نے صالح پر شبخوں مارنیکی قسم کھائی تھی مگر انجام یہ ہوا أَنَّا دَمَّرْنَاهُمْ وَقَوْمَهُمْ أَجْمَعِينَ اسیطرح ای محمد صلعم تو کامیاب ہوگا اور تیرے دشمن ہلاک۔ الحمد کہ پیشگوئی پوری ہوئی اور اسکے مطابق ظہور میں آیا

[1] یعنی زبردستی منوانا ہوتا تو بغیر نصیحت کے مان لیتے مگر ماننا تو صول بات ہے دین میں جبر کچھ حاصل نہیں اگر اللہ ایسا چاہتا تو سب کو دین پر قائم کر دیتا اور کوئی شخص بھی بے دین نہ رہتا مگر اللہ تعالیٰ نے نیک و بد اسباب اور علوم پیدا کرکے انسان کو وسعت اور طاقت دی ہے پس جو چاہے خدا کو مانے اور جو چاہے نہ مانے اسے نہ ماننے کا

ف. تو رنج مت کر کہ ان کی بدکاری اور سرکشی تجھپر گراں گذرتی ہے تو اگر تیری بس میں ہے تو زمین میں سرنگ لگالے یا زینہ لگا کر آسمان پر چڑھ جا اور کوئی نشان لے آ تو بحث جہالت ہے تو کبھی باطل نہ ہو ... لیو نجمعہ وَلَا عَلٰی ... اسلم اللہ کا ہے ... تفصیل کے واسطے دیکھو پ۲ کا حاشیہ

حَتّٰۤى اِذَا فَرِحُوْا بِمَاۤ اُوْتُوْۤا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

یہانتک کہ ہماری نعمتوں سے اکڑباز ہو گئے تب ہمنے انکو پکڑ لیا پھر نا امید ہم انکو سرنگون ہو گئے پس ظالموں کی جڑ کاٹی گئی سلہ

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۵﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى

اور تمام حمد اللہ کے واسطے ہے جو جہانوں کا رب ہے کہہ کیا تمنے دیکھا اگر اللہ تمہاری شنوائی کو اور آنکھوں کو مار دے اور تمہارے دلوں پر مہر

قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ﴿۴۶﴾ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ

کر دے تو اللہ کے سوا کونسا معبود ہے جو تمکو یہہ (طاقتیں) واپس لا دے دیکھہ کہ ہم کسطرح اپنی آیتیں پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں اور وہ منہ پھیر جاتے ہیں

اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ

دیکھو تو سہی کہ اگر اللہ کا عذاب دفعۃً آ جاوے یا بتا کر تو کیا نافرمانوں کے سوائے کوئی اور بھی ہلاک کیا جائیگا اور ہمنے جسقدر رسول بھیجے ہیں

اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

وہ سب خوشخبری سنانے والے اور ڈرانے والے تھے پس جو ایمان لایا اور نیک بنا انپر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہونگے مگر جن لوگوں نے ہماری

بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۴۹﴾ قُلْ لَّاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَاۤ اَعْلَمُ

آیتوں کو جھٹلایا انکو بدکاریوں کے سبب عذاب مس کریگا۔ ان سے کہہ کہ میں تمسے یہہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ

الْغَيْبَ وَلَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ

میں غیب جانتا ہوں اور نہ میں تمسے یہہ کہتا ہوں سلہ کہ میں فرشتہ ہوں تو صرف اسی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کیا گیا

سلہ چنانچہ حی بن اخطب۔ ابو رافع عبد اللہ بن ابی۔ ابو جہل۔ کعب بن اشرف۔ ابو عامر راہب وغیرہ جو مخالف یہود نصاریٰ اور مشرکین کے پیشوا تھے سب کے سب مارے گئے اور اُن کے بعد تمام عرب مسلمان ہو گیا فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

سلہ ان الفاظ کے ضمن میں جو غیب کی خبریں یعنی پیشگوئیاں تھیں وہ اسطرح پوری ہوئیں کہ قیصر و کسریٰ کے خزانے کی کنجیاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ آئیں گویا کہ عمرؓ کا ہاتھ روحانی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ تھا اپنا ملک ہونا کمال اطاعت الٰہی سے ثابت ہوا جیسا کہ فرشتوں کی شان میں ہے لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ ۲۸ معراج میں آپ تمام ملائکہ سے بالاتر مقامات طے کر گئے۔ توراتی و انجیلی اور قرآنی پیشگوئیوں کی نسبت منکر و مخالف بار بار رسول کیہا کرتے کہ وہ کب ظاہر ہونگی کبھی خاص پیشگوئی کا نام لے کر اور کبھی عام طور پر اُن سوالات کا جواب قرآن مجید میں مختلف موقعوں پر مختلف الفاظ میں دیا گیا ہے یہاں پر تو اسطرح فرما دیا کہ خزانے میرے پاس نہیں دتا کہ میں اپنے اختیار سے وہ خزانے جنکو وعدہ اللہ کریم دیچکا ہے ابھی دکھا دوں اور نہ میں عالم الغیب ہوں کہ نصرت و عذاب کی پیشگوئیوں کا دن اور وقت ظاہر کر دوں) ۶ میں اسطرح پر ہے کہ جن باتوں کی تم جلدی کرتے ہو اگر میرے پاس ہوتی تو کبھی کا فیصلہ ہو گیا ہوتا یعنی تمام منکرین و مخالفین کا خاتمہ ہو کر تمام عرب اسلام سے مشرف ہو جاتا اور آنکی فتوحات دیگر ممالک میں بڑہنی شروع ہو جاتیں اور ۱۵ میں ہے سبحان ربی هل كنت الا بشرا رسولا ۹۳ پھر ۱۳ میں ہے وما كان لرسول ان يأتي باية الا باذن الله لكل اجل كتاب ۳۸ کسی رسول کو یہہ طاقت نہ تھی کہ کوئی نشان لے آوے مگر اللہ کی اجازت سے ہر وعدہ کو واسطے ایک وقت مقرر ہے ۱۳ پھر ۶ میں ہے لكل نبا مستقر وسوف تعلمون ۶۷ ہر ایک خبر کا وقت و مکان مقرر ہے اور تم ضرور جان لوگے

سلہ یہ حاشیہ صفحہ ۴۵۲ کے آخیر میں درج ہے۔

أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ ﴿۵۰﴾ وَأَنذِرْ بِهِ الَّذِينَ يَخَافُونَ أَن يُحْشَرُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُم مِّن

پس کیا تم فکر نہیں کرتے ہو اور جو ڈرنے والے ہیں انکو اس کیساتھ سمجھا کہ وہ اپنے رب کی طرف اٹھائے جائینگے اللہ کے سوا انکا

دُونِهِ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿۵۱﴾ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم

کوئی سرپرست اور شفاعت کرنیوالا نہیں تاکہ وہ متقی بنیں اور جو لوگ اپنے رب کو صبح و شام پکارتے [1] اور

بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِم مِّن شَيْءٍ وَمَا مِنْ

اسکی رضا کے طالب رہتے ہیں انکو اپنے پاس سے مت نکال تجھپر انکا کوئی حساب نہیں اور نہ تیرا

حِسَابِكَ عَلَيْهِم مِّن شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ ﴿۵۲﴾ وَكَذَٰلِكَ

تیرا کوئی حساب ہے اور اگر تو انکو نکالیگا تو ظالموں میں سے ہو جائیگا اور اسی طرح

فَتَنَّا بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لِّيَقُولُوا أَهَٰؤُلَاءِ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّن بَيْنِنَا أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ

ہمنے بعض کو بعض سے آزمایا ہے تاکہ وہ لوگ کہیں کیا اللہ نے ہم میں سے انہیں پر احسان کیا ہے کیا اللہ شکر گذاروں

بِالشَّاكِرِينَ ﴿۵۳﴾ وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ

کو نہیں جانتا اور جب تیرے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے ہیں ان سے کہو تمپر سلامتی

كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنكُمْ سُوءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِن بَعْدِهِ

ہو تمہارے رب نے اپنے نفس پر رحمت لازم کر لی ہے کہ جو کوئی تم میں سے نادانستہ خطا کر بیٹھے پھر اس کے بعد

وَأَصْلَحَ فَأَنَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۵۴﴾ وَكَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ وَلِتَسْتَبِينَ سَبِيلُ

تائب ہو جاوے اور اصلاح کرے پس تحقیق وہ غفور الرحیم ہے۔ اور اسیطرح ہم اپنی آیتیں مفصل بیان کرتے ہیں اور اسلئے کہ

الْمُجْرِمِينَ ﴿۵۵﴾ قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ قُل لَّا

مجرموں کا راستہ (سب پر) ظاہر ہو جائے۔ کہ مجھکو منع کیا گیا ہے کہ میں انکی عبادت کروں جنکو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو۔ انکو

أَتَّبِعُ أَهْوَاءَكُمْ قَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ ﴿۵۶﴾ قُلْ إِنِّي عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن

سنادے کہ میں تمہاری گری ہوئی باتوں کی پیروی نہیں کرتا اگر ایسا کروں تو میں راستے سے بھٹک جاؤں اور ہدایت یافتہ نہیں ہے

رَّبِّي وَكَذَّبْتُم بِهِ مَا عِندِي مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ يَقُصُّ الْحَقَّ وَ

رہوں۔ ان کو بتلادے کہ میں تو اپنے رب کیطرف سے صاف ہدایت پر ہوں اور تم اسکو جھٹلاتے ہو جسکی تم جلدی کرتے ہو

هُوَ خَيْرُ الْفَاصِلِينَ ﴿۵۷﴾ قُل لَّوْ أَنَّ عِندِي مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِ لَقُضِيَ الْأَمْرُ بَيْنِي

وہ میرے پاس نہیں حکم تو اللہ ہی کے پاس ہے وہ سچ سچ باتیں بیان فرماتا اور وہی بہترین فیصلہ کنندگان ہے کہدے اگر میرے پاس ہوتا

وَبَيْنَكُمْ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالظَّالِمِينَ ﴿۵۸﴾ وَعِندَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ

جسکی تم جلدی کرتے ہو تو میرا اور تمہارے درمیان کبھی کا فیصلہ ہو گیا ہوتا اور اللہ ظالموں کا جاننے والا ہے اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں

[1] قریش کے متکبر امرا و سردار جب آنحضرت صلعم کے پاس آنا چاہتے تو خدا پرست غربا کو مجلس میں بیٹھا ہوا دیکھکر ننگ سمجھتے اور عار سمجھتے تھے۔ ایک دفعہ امرائے درخواست کی کہ جسوقت ہم آنا چاہیں اسوقت آپ انکو علیحدہ کر دیا کریں۔ آنحضرت صلعم نے تلقین دین کی غرض سے ایسا منظور فرما لیا مگر اس پر جناب باری سے یہ حکم نافذ ہوا کہ خدا پرست غربا کو اپنے پاس سے نکالدینا ظلم میں داخل ہے اگر ایسا

* کرو گے تو تم بھی ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔ ابن مسعود کا یہ لفظ ہے کہ شرفاء قریش کا ایک گروہ آنحضرت صلعم پر گذرا آپ کے پاس جناب حضرت بلال اور عمار تھے انہوں نے کہا اے محمد کیا تم ان لوگوں کو پسند کرتے ہو اسپر یہ آیت شاکرین تک اتری رواہ احمد ۱۲

مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۚ وَمَا تَسْقُطُ مِن وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ

اس کے سوا اُس کو کوئی نہیں جانتا وہ جانتا ہی جو کچھ جنگل اور سمندر میں ہی - اور کوئی پتہ نہیں گرتا مگر وہ اُسکو جانتا ہی اور کوئی

وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ﴿٥٩﴾ وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُم بِاللَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُم

دانہ زمین کے اندھیروں میں نہیں ہی اور نہ کچھ خشک یا تر مگر (سب کچھ) لہ کھلی ہوئی کتاب میں ہی - اور وہ وہی ہے جو تمکو رات میں وفات دیتا

بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيهِ لِيُقْضَىٰ أَجَلٌ مُّسَمًّى ۖ ثُمَّ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ

اور جانتا ہی جو کچھ دن میں تم کرتے ہو پھر تمکو دن میں اُٹھاتا ہی کہ مدت مقررہ پوری ہو جائے پھر اُسکیطرف تمہاری بازگشت ہوگی

تَعْمَلُونَ ﴿٦٠﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ ۖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ

پھر وہ تمہیں تبلا دیگا جو کچھ بھی تم کرتے تھے اور وہ اپنے بندوں پر غالب ہے اور تمہارے اوپر محافظ بھیجتا ہے یہانتک کہ جب تم

أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ ﴿٦١﴾ ثُمَّ رُدُّوا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ

میں سے کسی پر موت آجاتی تو اسکو ہمارے بھیجے ہوئے وفات دیتے اور کوئی کمی نہیں کرتے ہیں پھر اللہ کیطرف لوٹائے جاتے ہیں

الْحَقِّ ۚ أَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ أَسْرَعُ الْحَاسِبِينَ ﴿٦٢﴾ قُلْ مَن يُنَجِّيكُم مِّن ظُلُمَاتِ الْبَرِّ

جو اُنکا مولا حق ہی - خبردار اُسی کا حکم ہی اور وہ بہت جلدی حساب کرنیوالا ہے - اُن سے پوچھ کون تم کو خشکی اور تری کے اندھیروں

وَالْبَحْرِ تَدْعُونَهُ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً لَّئِنْ أَنجَانَا مِنْ هَٰذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ ﴿٦٣﴾

سے نجات دیتا ہے کہ اسکو تم رو رو کر ظاہر اور چھپے پکارتے ہو کہ اگر ہم کو اس (آفت) سے نجات دے تو ہم ضرور قدر شناس ہونگے

قُلِ اللَّهُ يُنَجِّيكُم مِّنْهَا وَمِن كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ أَنتُمْ تُشْرِكُونَ ﴿٦٤﴾ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَن

کہ اللہ ہی تم کو ہر ایک دکھ سے نجات دیتا ہی پھر تم شرک کرنے لگتے ہو - کہہ وہ اس بات پر قادر ہی کہ تم پر عذاب اوپر سے بھیجدے

يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّن فَوْقِكُمْ أَوْ مِن تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ

یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے یا تمکو گروہ گروہ کرکے بھڑا دے اور بعض کو بعض کے جنگ کا مزہ

بَعْضَكُم بَأْسَ بَعْضٍ ۗ انظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُونَ ﴿٦٥﴾ وَكَذَّبَ بِهِ قَوْمُكَ

چکھا دے - دیکھ کسطرح ہم اپنی آیتیں پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں تاکہ وہ سمجھیں - اور تیری قوم نے اُس کو جھٹلایا

وَهُوَ الْحَقُّ ۚ قُل لَّسْتُ عَلَيْكُم بِوَكِيلٍ ﴿٦٦﴾ لِّكُلِّ نَبَإٍ مُّسْتَقَرٌّ ۚ وَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿٦٧﴾ وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ

حالانکہ وہ حق ہے - ان کو کہدے کہ میں تم پر مختار کار نہیں ہوں ہر ایک چیز کا وقت مقرر اور مکان مقرر ہی ضرور ضرور تم جان لوگے

فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ ۚ وَإِمَّا يُنسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَىٰ

اور جب تو اُن لوگوں کو دیکھے جو ہماری آیتوں میں بحث کرتے ہیں تو اُن سے کنارہ کر یہانتک کہ اُس کے سوا کسی بات میں لگ جائیں اور اگر شیطان تجھکو بھلادے تو یاد

لہ یعنی صحیفہ عالم جو تمام ارباب تحقیق و دانش کی نظروں کے سامنے ہر وقت کھلا ہی کوئی اس میں غور و فکر کرے کوئی رات کسی وقت میں ہر وقت علیحدہ نظارے پیش نظر ہیں - کوئی ذرہ اور کوئی روح اس سے باہر نہیں جا سکتی فونوگرام نے ثابت کر دیا ہی کہ آوازیں بھی محفوظ رہتی ہیں فوٹوگراف نے ثابت کر دیا کہ کسی شی کا عکس بھی زایل نہیں ہوتا علم کیمیا نے ثابت کر دیا کہ کوئی ذرہ عالم سے ضایع نہیں ہوتا طبیعات نے ثابت کر دیا کہ بجلی اور مقناطیسی طاقتیں سب میں ہیں اور دیگر اشیا کے کیں جمع رہتی ہیں وہ کبھی زایل نہیں ہوتیں الغرض جو کچھ ہی وہ اس عالم کی کھلی ہوئی کتاب میں موجود رہتا ہی خواہ اسکو صحیفہ قدرت کہو یا صحیفہ عالم یا کتاب مبین یا لکھی ہوئی کتاب زبور ۱۳۹ : ۱۶ تیری آنکھوں نے میرے بے ترتیب مادہ کو دیکھا اور تیری دفتر میں یہ سب چیزیں تحریر کی گئیں اور اُن دنوں کا حال بھی کہ کب بنینگے جب ہنوز انمیں کوئی بھی نہ تھی

مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۸﴾ وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ

جو لوگ خدا ترس ہیں اونپر ان کے حساب میں سے کچھ نہیں مگر یہ کہ نصیحت کردیں تاکہ وہ ڈرنے لگیں

يَتَّقُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖ اَنْ تُبْسَلَ

اور ان لوگوں کو چھوڑ جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور ہنسی بنالیا اور جنکو دنیاوی زندگی نے دھوکہ میں ڈالدیا اور قرآن

نَفْسٌ بِمَا كَسَبَتْ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ

سے سمجھا تاکہ کوئی نفس اپنے عملوں کے بدلہ میں آفت میں نہ پڑجائے اللہ کے سوا اوسکا کوئی حمایتی اور سفارشی نہیں اور اگر ہر قسم کے معاوضہ وہ دیگا

مِنْهَا اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿۷۰﴾

تب بھی اس سے نہ لیے جائینگے یہی لوگ ہیں جو اپنے عملوں کی سبب مبتلا ئے آفت ہوئے ان کے واسطے پینے کو کھولتا ہوا پانی اور دردناک عذاب ہے بسبب

قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِي

کہہ کیا ہم اللہ کے سوائے ایسی چیز سے دعا مانگیں جو ہمکو نہ نفع دے سکے نہ نقصان اور اللہ کی ہدایت کے پیچھے اس شخص کی طرح اپنی ایڑیوں پر پھر جائیں

اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِي الْاَرْضِ حَيْرَانَ لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا قُلْ اِنَّ هُدَى

جسکو ۵ شیطانوں نے بہکاکر زمین میں حیران پریشان کردیا اسکے اصحاب اسکو ہدایت کی طرف بلاتے (اور کہتے ہیں) ہمارے طرف آ تو کہہ جو اللہ کی

منزل ۲

اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۱﴾ وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ وَهُوَ الَّذِيْٓ

ہدایت ہے وہی ہدایت ہے اور ہمکو حکم دیا گیا ہے کہ رب العلمین کی فرمانبردار ہوجائیں اور یہ کہ نمازیں قائم کرو اور اوس سے ڈرتے رہو اور وہ وہی ہے

اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ

جسکی طرف تم اوٹھائے جاؤگے اور وہ وہی ہے جسنے آسمانوں اور زمینوں کو حق کے ساتھ پیدا کیا اور جسدن کہیگا ہوجا پس ہوجائیگا۔

الثلثة

قَوْلُهُ الْحَقُّ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۷۳﴾

اسکی بات حق ہے اور اوسی کا ملک ہے جسدن صور میں پھونکا جائیگا چھپے اور ظاہر کا جاننے والا ہے اور وہ حکمت والا خبردار ہے

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً اِنِّيْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۷۴﴾ وَ

اور جب ابراہیم نے ۶ اپنے باپ آزر سے کہا کیا تو بتوں کو خدا بناتا ہے میں تجھکو اور تیری قوم کو کھلی گمراہی میں دیکھتا ہوں اور

كَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ

اسیطرح ہم ابراہیمکو آسمانوں اور زمین کی بادشاہتیں دکھاتے رہے تاکہ وہ یقین کرنے والوں میں سے ہوجائے پس جب اوسپر رات چھاگئی

الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ﴿۷۶﴾ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا

ایک ستارہ دیکھا اور کہا یہی میرا رب ہے! پس جب چھپ گیا کہا میں چھپ جانے والوں کو دوست نہیں رکھتا پس جب چاند کو دیکھا کہ چمکنے والا ہے

قَالَ هٰذَا رَبِّيْ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ﴿۷۷﴾

بولا یہ میرا رب ہے یہ بہت بڑا ہے پس جب چھپ گیا بولا کہ اگر میرا رب میری ہدایت نہ کرتا تو میں ضرور ضرور بہکی ہوئی قوم میں سے ہوجاتا

۵ استہوا مشتق ہے ہوی سے الارض سے جسکے معنے ہیں بلندی سے گڑھے میں گرنا

۶ ابراہیم قریباً ... قبل مسیح عراق میں بمقام اُر میں پیدا ہوئے تھے جب بڑے ہوئے تو اپنے وطن سے ہجرت کرکے حران میں آئے یہاں سے کوچ کرگئے

نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۸۳﴾ وَ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا

ہم درجے بلند کر دیتے ہیں جسکے چاہیں تحقیق تیرا رب حکیم و علیم ہے اور ہمنے اسکو اسحق اور یعقوب دیا سب کو ہمنے ہدایت کی اور اس سے

هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَ

پہلے ہمنے نوح کی ہدایت کی اور اسکی اولاد میں سے داؤد اور سلیمن اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کی اور اسیطرح ہم

هٰرُوْنَ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۵﴾

نیکوں کو جزا دیا کرتے ہیں اور زکریا اور یحییٰ عیسیٰ و الیاس کی (ہدایت کی) سب کے سب صالحین میں سے

وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا ؕ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَ

ہیں اور اسمٰعیل اور الیسع و یونس اور لوط کی اور سب کو ہمنے جہانوں پر فضیلت دی اور ان کے باپ دادوں اور

ذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ ۚ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۸۷﴾ ذٰلِكَ هُدَى

اولاد اور بھائیوں میں سے (بعض کی) اور انکو ہمنے برگزیدہ کیا اور صراط مستقیم کی طرف انکی ہدایت کی۔ یہ وہ ہدایت الٰہی ہے

اللّٰهِ يَهْدِىْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۸﴾ اُولٰٓئِكَ

جسکی طرف اللہ اپنے بندوں میں سے جسکو چاہے ہدایت کر دیتا ہے اور اگر وہ شرک کرتے تو انکے ضائع ہو جاتا جو کچھ عمل انہوں نے کئے تھے

الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا

یہی لوگ ہیں جنکو ہمنے کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کی پس اگر یہ لوگ اسکا انکار کریں (تو کریں) ہمنے تو اس کیواسطے ایک

منزل ۲

لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ؕ قُلْ لَّاۤ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا

قوم کا ذمہ اختیار کیا ہے کہ وہ اس کا انکار کرنے والے نہیں یہ (انبیا سلف) وہ ہیں جنکو اللہ نے ہدایت کی تھی پس تو بھی ان کی

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۰﴾ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖۤ اِذْ قَالُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ

ہدایت کی پیروی کر تو (انکو) کہدے کہ میں تم سے اس پر کوئی اجر نہیں مانگتا یہ تو تمام جہانوں کیواسطے فقط ایک نصیحت ہے۔ اور

مِّنْ شَىْءٍ ؕ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِىْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ

انہوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جیسا کہ اسکی قدر کا حق ہے جبکہ وہ یہ کہتے ہیں کہ بشر پر اللہ نے کچھ نہیں اتارا ان سے پوچھو کہ وہ کتاب

قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ۚ وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنْتُمْ وَلَاۤ اٰبَآؤُكُمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ

کس نے اتاری تھی جو موسیٰ لے کر آیا جو لوگوں کیواسطے نور و ہدایت ہے تم اسکو ورق ورق کر کے ظاہر کرتے ہو اور

ذَرْهُمْ فِىْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِىْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ

بہت سا حصہ چھپا رکھتے ہو۔ اور تم کو وہ کچھ سکھایا گیا تھا جو تم اور تمہارے باپ دادے نہ جانتے تھے انکو بتلادے کہ اللہ نے پھر انکو ان کے

ف۱ یہ عظیم الشان پیشینگوئی ہے جب آنحضرت مشرکین اور یہود عرب کیطرف سے مایوس ہوگئے تو اسوقت اللہ تعالیٰ نے بشارت دی کہ ہمنے تمہارا ایمان لانیکو اسطے ایسی قومیں مقرر کر رکھی ہیں جو انکار ہی نہ کرینگی چنانچہ رفتہ رفتہ عرب روم ایران افغانستان بلوچستان ہندوستان چین تبت ترکستان روس وغیرہ ممالک میں ہزارہا قومیں مسلمان ہو گئیں ف۲ ام القریٰ کے لفظی معنی ہیں بستیوں کی ماں اس سے مراد مکہ ہے کیونکہ عرب کی خاص کر اور تمام عالم کی عموماً روحانی پرورش اسی جگہ سے شروع ہوئی اسی بنا پر اسکا نام تورات میں

ناف زمین بھی ہے کیونکہ جنین ناف کے ہی ذریعہ سے پرورش پاتا ہے ۱۲

أُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ۚ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ

شہلوں میں بستی کو نقل کرتے ہوئے چھوڑ دیئے۔ اور یہ کتاب ہمنے اُتاری ہر مبارک ہی جو کتاب اس کے پہلے سے موجود ہیں اُن کی

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوْحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ وَمَنْ قَالَ

تصدیق کرنے والی ہر اور تاکہ تو ام القرا سے لئے اور اس کے گرد نواح کے لوگوں کو سمجھا دے اور جو لوگ آخرت کو مانتے ہیں وہ قرآن کو بھی مانتے

سَأُنْزِلُ مِثْلَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ ۗ وَلَوْ تَرٰى إِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْا

اور اُس سے زیادہ ظالم کون ہر جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا یا یہ کہا کہ میری طرف وحی کیگئی ہر حالانکہ اُسکی طرف کچھ بھی وحی نہ کی گئی ہو

أَيْدِيْهِمْ ۚ أَخْرِجُوْا أَنْفُسَكُمُ ۖ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ

اور جس نے کہا کہ میں بھی ویسا ہی اُتار دوں گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اُتارا ہے اور کاش تو دیکھے جب ظالم موت کی بیہوشیوں میں ہوں

غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٩٣﴾ وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ

اور فرشتے اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے دکھیں، اپنے نفسوں کو نکالو آج کے دن تمکو رسوائی کا عذاب دیا جائیگا کیونکہ تم اللہ پر ناحق باتیں کہتے اور

وَتَرَكْتُمْ مَا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ أَنَّهُمْ

اس کی آیتوں سے تکبر کرتے تھے اور تم ہمارے پاس اکیلے اکیلے آئے جیسا کہ تم کو پہلی بار ہمنے پیدا کیا تھا اور جو کچھ سازوسامان ہمنے تمکو دیا تھا

فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ۚ لَقَدْ تَقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٩٤﴾ إِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى

وہ سب تم اپنی پشت کے پیچھے چھوڑ آئے اور تمہارے ساتھ تمہارے سفارشی بھی نہیں دیکھتے جنکی نسبت تمہارا گمان تھا کہ تمہارے معاملات

يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ۚ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَأَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿٩٥﴾ فَالِقُ الْإِصْبَاحِ

میں شریک خدا ہیں تمہارے درمیان قطع تعلق ہو چکا۔ اور جو تمہارا گمان تھا وہ تم سے دور ہو گیا۔ تحقیق اللہ دانہ اور گٹھلی کا پھاڑنیوالا ہے

وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ۚ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿٩٦﴾ وَهُوَ الَّذِيْ

مردے سے زندہ اور زندہ سے مردے نکالتا ہے یہی تو اللہ ہے پس کہاں سے پھرے جاتے ہو صبح کا پھاڑنیوالا اور اُسی نے رات کو آرام کیواسطے

جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۗ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٩٧﴾ وَهُوَ

اور سورج و چاند کو حساب کیواسطے بنایا زبردست علم والے کا اندازہ ٹھہرا ہے اور وہ وہی ہے جسنے تمہارے واسطے ستارے بنائے تاکہ تم اُنکی مدد سے جنگل

الَّذِيْٓ أَنْشَأَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ۗ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ﴿٩٨﴾ وَهُوَ الَّذِيْ

اور سمندر کے اندھیروں میں راہ پاؤ تحقیق ہمنے علم والے لوگوں کیواسطے اپنی آیتیں مفصل بیان کر دی ہیں اور وہ وہی ہے جسنے تم کو نفس واحد سے پیدا کیا پھر قرار اور سپردگی

منزل ۲

لہ زبور پ خداوند کی ستایش کرو۔ آسمانوں پر سے خدا کی ستایش کرو۔ بلندیوں پر سے اُس کی ستایش کرو
اے اس کے سب لشکر اُس کی ستایش کرو اے سورج اور چاند اس کی ستایش کرو۔ اے روشن ستارو
تم سب اُسکی ستایش کرو۔ اے آسمانوں کے آسمانوں اور اے پانیو جو آسمانوں کے اوپر ہو اُسکی ستایش کرو
وے خداوند کے نام کی ستایش کریں کہ اُس نے حکم دیا اور موجود ہوگئے اُس نے انکو ابدی پائیداری بخشی الخ
ایک تقدیر مقرر کی جو ٹل نہیں سکتی ۔ لہ اس کی خبر محذوف ہے مستقر سے معانی ذیل مراد لئے جا سکتے
ہیں رحم مادر زمین شہر و مکانات وغیرہ مستودع سے معانی ذیل مراد لئے جا سکتے ہیں۔ زمین، سمندر وغیرہ ۱۲

أنزل من السماء ماء فأخرجنا به نبات كل شيء فأخرجنا منه خضرا نخرج منه حبا متراكبا ومن النخل

جسنے آسمان سے پانی اتارا اور پھر اوس کے ساتھ ہر ایک شئے کے اُگنے کو ہی نکالی پھر اس میں سے سبز شاخیں نکالیں اس میں سے ہم گتھے ہوئے دانے نکالتے ہیں اور کھجور کے گابھے میں سے

من طلعها قنوان دانية وجنت من أعناب والزيتون والرمان مشتبها وغير متشابه انظروا إلى ثمره إذا أثمر

خوشے جو جھکے ہوئے اور باغات انگور زیتون اور اناروں کے ملتے جلتے اور نہ ملتے جلتے نظر کرو اسکے پھل کیطرف جب وہ پھل دیوے اور

وينعه إن في ذلكم لآيت لقوم يؤمنون ﴿۹۹﴾ وجعلوا لله شركاء الجن وخلقهم

اسکے پکنے کیطرف ان میں سے ان لوگوں کے واسطے نشانیاں ہیں جو ایمان لاتے ہیں اور اللہ کیواسطے جنات میں شریک[۲] قرار دے لیتے ہیں

وخرقوا له بنين وبنت بغير علم سبحنه وتعلى عما يصفون ﴿۱۰۰﴾ بديع السموت

حالانکہ اسی نے انہیں پیدا کیا ہے اور اسکے واسطے بلا جانے بوجھے بیٹے اور بیٹیاں تراشتے ہیں جو وصف وہ بیان کرتے ہیں وہ اس سے پاک اور

والأرض أنى يكون له ولد ولم تكن له صحبة وخلق كل شيء وهو بكل شيء عليم ﴿۱۰۱﴾

اسکے بیٹا کہاں سے ہو کیونکہ اسکی جورو تو ہے نہیں اور اسنے ہر شئے کو پیدا کیا ہے اور وہ ہر شئے کا جاننے والا ہے

ذلكم الله ربكم لا إله إلا هو خلق كل شيء فاعبدوه وهو على كل شيء وكيل ﴿۱۰۲﴾

اللہ ہے جو تمہارا رب ہے کوئی ذات قابل پرستش و محبت نہیں مگر وہی جو ہر شئے کا خالق ہے پس اسی کی عبادت کرو اور وہ ہر شئے کا نگہدار ہے

لا تدركه الأبصر وهو يدرك الأبصر وهو اللطيف الخبير ﴿۱۰۳﴾ قد جاءكم بصائر

اس تک آنکھیں نہیں پہنچتیں[۳] مگر وہ آنکھوں کو پہنچتا ہے اور وہ باریک بین اور خبردار ہے تمہارے پاس تمہارے

من ربكم فمن أبصر فلنفسه ومن عمي فعليها وما أنا عليكم بحفيظ ﴿۱۰۴﴾ وكذلك

رب کیطرف سے آنکھیں کھلیں پس جو دیکھے اپنے نفس کے واسطے اور جو اندھا رہے اسی پر اسکا بار ہے اور میں تم پر کچھ محافظ نہیں ہوں

[۱] صیغوں کا ایک عبارت میں بدلنا صنعت التفات ہے اس سے مقصود خاص توجہ ہوتی ہے جیسا کہ اس آیت میں صیغہ غائب سے صیغہ متکلم کو

[۲] مثلاً عرب کے بعض فرقے ملایکہ اور جنات کو پوجتے تھے بعض انہیں سے ملایکہ کو خدا کی بیٹیاں بتلاتے تھے۔ زردشتی دو خدا مانتے تھے ایک یزدان جسکو خالق خیر اور ایک اہرمن جسکو خالق شر تصور کرتے تھے یزدان کی فوج کو ملایکہ اور اہرمن کی فوج کو شیاطین کہتے تھے یہود عزیر کو خدا کا بیٹا مانتے تھے اور عیسائی مسیح کو پھر بعض عیسائی مریم کو خدا کی بیوی کہتے تھے اور انکی مورت پر گوٹے کی گڑیا چڑھاتے

[۳] ادراک کے معنے پہنچنا یا پکڑنا بدلیل ذیل ہیں لا الشمس ینبغی لها ان تدرك القمر اس آیت سے رویت باریتعالی کی نفی ثابت نہیں ہوتی بلکہ اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ ہماری آنکھیں باختیار خود اُس تک نہیں پہنچ سکتیں بلکہ اللہ تعالی خود جسطرح چاہے اپنے آپکو ہماری آنکھوں تک پہنچا سکتا ہے یعنے اپنا جمال دکھا سکتا ہے تفصیل کے لیے دیکھو ۷/۱۴۳ اور ۷۵/۲۲ کا حاشیہ ۱۲

[۴] اگر انسان کو معلوم ہو جائے کہ اسکی اصل حقیقت کیا ہے اور رب العالمین کے ساتھ اُسکے کیا کیا تعلقات ہیں تو ہرگز اس غفلت اور بدمستی کا آثار باقی نہ رہیں جو بالعموم دیکھے جاتے ہیں کاش کہ انسان اس مسئلہ پر غور کرے۔ جو اسمائے الٰہی قرآن مجید سے ثابت ہوتے ہیں وہ پانچ اقسام پر بیان کیے جا سکتے ہیں۔ **اول وہ اسمائے الٰہی جو انسان کی فطرتی ضروریات اور سچی خواہشات کے متکفل ہیں۔** مثلاً اللہ۔ اله العالمین۔ رب العالمین۔ رزاق۔ رفیع الدرجات۔ ولی المومنین۔ خیر الناصرین۔ نعم المولی۔ نعم النصیر۔ غنی۔ حمید۔ حفیظ۔ ہادی المؤمنین۔ قائم۔ عزیز ذو انتقام۔ ارحم الراحمین۔ ذو الفضل العظیم

[۵] بصائر جمع ہے بصیرت کی جسکے معنے اندرونی بصارت یعنے نور قلب کے ہیں یہاں مراد روحانی نور اور براہین واضحہ و آیات بینہ ہیں۔

نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ

ہم اپنی آیتوں کو ہیر پھیر کر بیان کرتے ہیں اور تاکہ وہ کہیں کہ تو وعظ کر چکا اور تاکہ ہم علم والی قوم کو واسطے اسکا بیان کریں جو تیری طرف تیرے رب کیطرف سے

رَّبِّكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ

وحی کیا گیا ہے اس کی پیروی کر اسکے سوا کوئی معبود مطلوب نہیں اور مشرکوں سے کنارہ کر اور اگر اللہ چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے اور ہمنے تجھکو انپر حافظ نہیں

حَفِيْظًا وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۱۰۷﴾ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا

بنایا اور نہ تو انپر کسیطرح ذمہ وار ہے (اے مسلمانو) جو لوگ اللہ کے سوائے اوروں کو پکارتے ہیں انکو گالیاں مت دو ورنہ وہ ظلم سے ضد

سمیع الدعا۔ غافر الذنب۔ قابل التوبۃ۔ خیر و ابقیٰ۔ دائم الملیات۔ سلام مومن۔ وہاب قابض باسط معز۔ مذل۔ باقی وارث

دوئم وہ اسمائے الٰہی جو پیدائش اور نظام عالم کے متعلق ہیں شلاً خالق کل شئ۔ عزیز حکیم حی لا یموت قوی عزیز رب العلمین

رحمٰن۔ فاطر السموٰت والارض۔ باری مصور مبدی۔ معید۔ محی۔ ممیت۔ **سوئم** وہ اسمائے الٰہی جو حکومت انسانی کے متعلق

ہیں شلاً احکم الحاکمین۔ مالک الملک۔ شدید العذاب۔ شدید العقاب۔ سریع الحساب۔ علیم حکیم۔ الملک القدوس۔ جبار قہار

چہارم وہ اسمائے الٰہی جو اصلاح نفس اور رفع انسانی کے متکفل ہیں شلاً تواب رحیم۔ عفو قدیر۔ شاکر علیم۔ غفور

رحیم۔ غفور حلیم۔ خیر الغافرین۔ عفو۔ غفور۔ علیم خبیر۔ سمیع۔ بصیر۔ علام الغیوب۔ عالم الغیب والشہادۃ۔ ولی المومنین

مخزی الکافرین۔ سمیع۔ بصیر۔ نور السموٰت والارض۔

پنجم وہ اسمائے الٰہی جو انبیاء کرام علیہم السلام و اولیاء عظام کے متعلق ہیں یعنی

جو نزول وحی اور الہام کا موجب ہوتے ہیں۔

اول وہ اسمائے الٰہی جو انسان کی فطرتی ضروریات اور سچی خواہشات کے متکفل ہیں۔ ذ۔

(۱) رب العلمین۔ انسان کو سب سے پہلے جو فطرتی حاجت پیدا ہوتی ہے وہ رزق جسمانی ہے جو انتظام رب کا ہر جگہ ہر

حال میں موجود ہے جب بچہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے اسکے واسطے اسی جگہ رزق دیا ہے اور اسکی مناسب طور پر پہونچنے

کا پورا پورا انتظام ہو جاتا ہے۔ جو بچہ انڈوں میں بند ہے اسکے واسطے انہی کے اندر رزق موجود ہے جب ایک بچہ

رحم یا انڈے میں سے باہر آتا ہے تو معاً اپنی منشا سب حال رزق موجود پاتا ہے وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ

اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا ۱۱ سو وہ رب کل شئ ہے۔ پس جو شخص رب العلمین کو اپنا رزاق مانتا ہے وہ ہر حال میں اسی کے

سپرد معاملہ کرتا ہے اور جس شخص نے اسپر توکل کیا بس کافی ہے چنانچہ ان غیبی تعلقات کی نسبت قرآن مجید فرماتا ہے

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۲۲ اِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۲۲ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ

مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۲ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۱۳ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ

وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ ۲ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۱۶ یہ تو سعیدوں کا حال ہے مگر جو شقی ہیں وہ اپنے رب کریم

کیطرف سے غافل اور متکبر رہتے اور آخرکار انکاری ہو جاتے ہیں اپنا رزق اپنی کوشش اور محنت پر منحصر سمجھتے

ہیں قرآن مجید فرماتا ہے۔ يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ

مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۳۰ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ

ف ۱۰۵ یعنی تیرے قرآنی ہیں ہر دو وارد سب کچھ تو نے دوسروں کو سیکھ لیا اور اب ان میں اسکا بیان کرتا ہے اعانہ علیہ قوم آخرون ۲۵ دوئم قد درست کے یہ معنے ہیں

کہ سب قصے بیان کرتا ہے جسکو وہ قرآن کا استفادہ سمجھتے تھے۔ تیسرے درست یعنی تو نے اوروں سے پڑھ لیا ہے ۔ ۳

بِغَيْرِ عِلْمٍ كَذَٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِم مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُم

اللہ کو گالیاں دینے لگیں گے۔ اسی طرح ہم نے ہر ایک امت کیواسطے ان کا عمل آراستہ کر دیا پھر انکے رب کی طرف ان کی

بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٠٨﴾ وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِن جَاءَتْهُمْ آيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ

بازگشت ہے پھر جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ ان کو بتلا دے گا اور اپنی قسموں کے ساری زور سے اللہ کی قسمیں کھا کر کہتے ہیں اگر انکے پاس

بِهَا قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِندَ اللَّهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ أَنَّهَا إِذَا جَاءَتْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٠٩﴾ وَنُقَلِّبُ

کوئی نشان آئے تو وہ ضرور ضرور اسپر ایمان لے آئینگے انکو کہدے کہ نشانیاں تو اللہ ہی کے پاس ہیں اور یہ تمکو کسطرح بتلا دیا

أَفْئِدَتَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوا بِهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَنَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿١١٠﴾

بات یہ ہے کہ نشانیاں جب آئیں وہ ایمان نہ لائیں گے۔ اور جیسا کہ وہ پہلی بار ایمان نہیں لائے ویسا ہی اسوقت بھی ہم ان کے دلوں اور آنکھوں کو پھیر دینگے

متکبر اور منکر لوگ جو اپنی کوششوں پر اپنے رزق کا دار و مدار سمجھتے ہیں فسادوں اور ظلموں میں مشتاق ہو جاتے ہیں جھوٹ۔ دغا۔ ظلم۔ رشوت۔ چوری۔ قزاقی۔ ان لوگوں کا عام شیوہ ہو جاتا ہے حلال و حرام اور حق و ناحق میں کچھ تمیز نہیں کرتے۔ کسی قسم کے ظلم سے نہیں ڈرتے۔ مومنین اور منکرین کے درمیان ایک گروہ ہے جو غافلین میں شمار ہوتا ہے مصیبت اور مجبوری کیوقت میں یہ لوگ اللہ کیطرف جھک جاتے اور بڑی تضرع اور اخلاص کیساتھ اُسکو پکارتے ہیں مگر آسانی اور آسایش کیوقت شرک کرنے لگجاتے ہیں اُن لوگوں کا حال قرآن مجید اسطرح پر بیان فرماتا ہے۔ اِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ ۲۹ غافلوں کے اکثر افعال اور ارادے منکرین کے مشابہ ہوتے ہیں۔ جھوٹ۔ دغا۔ رشوت۔ چوری۔ اور قزاقی کیطرف یہ لوگ زیادہ تر جھکتے ہیں اور اگر انکو ایسی حرکات سے منع کیا جائے اور احکام الٰہی سنائے جاویں تو طرح طرح سے اُن حکموں کو ٹال دیتے ہیں یا ایسا جواب دیتے ہیں کہ اللہ نے ہمارا رزق اسطور پر مقرر کیا ہے۔ حالانکہ الٰہی احکام کے مطابق یہ افعال قطعاً حرام اور جرایم کبیرہ ہیں۔ کسبیاں کہتی ہیں ہمارا یہی کسب ہے۔ ڈوم کہتے ہیں کہ ہمارا یہی ہنر ہے مرتشی کہتے ہیں کہ ہماری رشوت سے ہی گذر ہے چور اور قزاق کہتے ہیں کہ اللہ نے ہمارا یہی پیشہ کیا ہے۔ کیا قرآن مجید میں ان لوگوں کیواسطے کوئی علیحدہ حکم ہے جو اُن کیواسطے حرام فعلوں کو حلال قرار دیتا ہے یا وہ احکام نازل ہونے سے رہ گئے یا الٰہی جناب میں سہو ہو گیا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا۔ اب ہر ایک مومن کو غور کرنا چاہئیے کہ کہاں تک وہ خالصاً اپنے رب کو اپنا رزاق سمجھتا ہے اور کہاں تک اپنی تدبیروں کو ایمان تو یہ ہے کہ اپنے رب کو ہی اپنا رزاق سمجھا جائے اور اُسی پر توکل کیا جائے۔ اور اُسی سے ہر حال میں امداد کی دعا کیجائے وہ کیا ایمان ہے جو اپنے رب کو اپنی تدبیروں کے برابر بھی رزاق نہیں سمجھتا پھر افسوس ہے اُس شخص پر جو اپنی تدبیروں کو ہی رزاق اور باسط اور قابض بنائے بیٹھا ہے اور سخت افسوس اُس شخص پر جو اپنے رب کو مطلقاً جانتا ہی نہیں کیا وہ ذات جو رب السموات والارض اور رب العالمین ہے انسان کی رب نہیں ہے۔ کیا وہ غنی و حمید اس قابل نہیں ہے کہ انسان اُس سے کچھ طلب کرے اور اُسپر بھروسہ کرے۔ اور اُسی کو کافی سمجھے فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ ۲۸ (۲) رحیم۔ دل کے رازمصیبتوں اور جانسوز تکلیفوں کیوقت میں انسان چاہتا ہے کہ کوئی اُسپر رحم کیا جاوے اور

یعنی نشانات کا ظاہر کرنا اللہ کریم کے اختیار میں ہے وہ اپنے وقت پر ضرور ظاہر کریگا دوسری موقعہ پر ایسے سوالات کا یہ جواب دیا گیا ہے قُل لَّوْ أَنَّ عِندِي مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِ لَقُضِيَ الْأَمْرُ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ یعنی جسکی تم جلدی کرتے ہو اگر میرے پاس ہوتا تو میرے اور تمہارے درمیان کبھی کا فیصلہ ہو گیا ہوتا فقط [illegible] کا حاشیہ

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ

اور اگر ہم اُن کی طرف فرشتے اتارتے اور اُن سے مردے باتیں کرتے اور اُن کے لئے سامنے تمام چیزیں کھڑی کر دیتے

قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَكَذٰلِكَ

تب بھی وہ ایمان نہ لاتے مگر جو اللہ چاہتا پر اکثر ان میں سے جہالت کی باتیں کرتے ہیں اور اسی طرح

جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ

ہم نے ہر ایک نبی کے واسطے انسانوں اور جنوں کے شیطان دشمن بنائے جن میں سے ایک دوسرے کی طرف دھوکے کے طور پر چکنی چپڑی بنی

زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ؕ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

پھونکتا ہے اور اگر تیرا رب چاہتا وہ ایسا نہ کرتے پس اُن کو اور اُن کی افترا کو چھوڑ

اور کون اُس کی نسبت زیادہ رحیم ہے جو رحم کھاؤ اس حالت میں انسان ضرور اپنے رب کو پکارتا ہے مگر بعض ایسے نادان اور بیوقوف ہوتے ہیں رب کو چھوڑ کر اوروں سے التجا کرنی شروع کر دیتے ہیں اور قبروں یا پتھروں کی منتیں مانتے ہیں کیا جناب باری میں بلا واسطے کسی کی آواز نہیں پہنچتی کیا وہ ہر جگہ حاضر و ناظر نہیں ہے یا سب سے زیادہ اور سب سے پہلے وہ خود رحم کرنیوالا نہیں ہے۔ قرآن مجید فرماتا ہے کہ رب قریب ہے اور مجیب ہے کی آواز کو سنتا ہے وہ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ مُجِيْبُ الدَّعْوٰتِ قَاضِيُ الْحَاجَاتِ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ اور فَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ہے خدا اور کریم کی رحمت سے نا امید ہونا باعث ہیبت ہے کہ یاس کو دوسروں کی نسبت سمجھنا بدکاروں کا کام ہے جیسے کہ قرآن مجید فرماتا ہے وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ﴿۵۶﴾ پھر فرماتا ہے لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ﴿۵۳﴾ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ﴿۵۴﴾ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۶۴﴾ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ﴿۴۳﴾ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۴﴾ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۲﴾

(۳) رَافِعُ الدَّرَجَاتِ۔ انسان میں فطرتاً عزت کی بڑی طلب ہے مگر اس کا طلب مومن اور منکروں میں مختلف طرح پر ہوتی ہے۔ مومن اپنی عزت راستبازی مسکینی رحم انصاف خوش خلقی اور تواضع میں سمجھتا ہے۔ مگر منکر ریاکاری ظلم تحکم اور تشدد میں۔ شادی غمی کے وقت مومن اپنی عزت اس بات میں سمجھتا ہے کہ رسم کاری یہ کیا جاوے اور احکام الٰہی کے طریق پر سنت لی جاوے۔ مگر منکر کے عمل سراسر ریا اور فسق کا اظہار ہوتے ہیں۔ مومن اپنی عزت سادگی اور خلوص میں سمجھتا ہے۔ مگر منکر اور مشرک بناوٹ خود نمائی اور سرانجام کاری ہیں۔ ایک تو خدا اور اس کی خوشنودی کا طالب رہتا ہے دوسرا دنیا پرستی اور ریاکاری میں بدمست ہے ایک حق کی طرف جھکتا ہے تو دوسرا باطل کی طرف ایک کی تمام عزت اور امید اپنے مولا کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے اور دوسرے کی بیہودہ باتوں اور چالبازیوں پر حقیقت یہ ہے کہ تمام عزت اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور وہی جسکو چاہے اپنی حکمت سے عزت دے اور جسکو چاہے ذلیل کرے ہاں جسکو وہ عزت دینا چاہے کوئی اس کو ذلیل نہیں کر سکتا اور جسکو وہ ذلیل کرنا چاہے کوئی اُس کو عزت نہیں دے سکتا وہ قادر مطلق اور جبار اور متکبر ہے چنانچہ وہ خود فرماتا ہے اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ﴿۶۵﴾ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۰﴾ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ﴿۲۶﴾ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ﴿۷۶﴾ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ﴿۱۸﴾

ملحیہ الفاظ بتینیگوئیوں کے طور پر فرمائے گئے تھے جنگ بدر میں خوابات میں منکرین اور مخالفین کو بانظارہ دیکھے کہ فرشتے مسلح گھوڑ سوار اور بیل جنگ کرتے ہوئے نظر آئے اور خوابات میں مردوں نے اُن سے باتیں کیں مگر پھر بھی ایمان نہیں لائے اور مخالفت پر تلے رہے

وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ

اور تاکہ اُس کی طرف اُن کے دل جھک جائیں جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور تاکہ وہ اُس سے خوش ہو جائیں اور جو کچھ خود کرنیوالے

مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا

ہیں وہ بھی کرنے لگیں کیا پس اللہ کے سوائے میں کسی اور سے فیصلہ چاہوں اور وہ تو وہ ہے جس نے تمہاری طرف کتاب مفصل اُتار دی ہے

وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ

اور جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ تو جانتے ہیں کہ وہ تیرے رب کی طرف سے حق کے ساتھ اُتاری گئی ہے پس تو شک کرنیوالوں

مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ۭ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ

میں سے مت ہوجا اور تیرے رب کا کلمہ سچائی اور انصاف کے ساتھ پورا ہوگیا اُس کے کلموں کو کوئی بدلنے والا نہیں ۵

وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۱۶﴾ وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ

اور وہ سننے والا جاننے والا ہے اور اگر تو زمین کے رہنے والوں میں سے اکثر کی بات مانیگا وہ تجھ کو اللہ کے راستے سے گمراہ کر دینگے

اللّٰهِ ۭ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ

وہ تو محض ظن کی پیروی کرتے ہیں اور سوائے اٹکل بازی کے اور کچھ نہیں کرتے تمہارا رب خوب جانتا ہے

کیا ایمان ہے جو اپنی عزت کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں سمجھتا بلکہ اپنی ذاتی کوششوں پر منحصر سمجھ کر طرح طرح کی منہیات اور مکروہات کا مرتکب ہوتا ہے ۴ حافظ و ناصر۔ کون ہے جو خداوند کریم کے برابر انسان کا مددگار و محافظ ہو سکے کون ہے جو کسی بشر کی موجودہ اور آئندہ مصیبتوں اور بیرونی و اندرونی آفتوں پر اطلاع رکھتا ہو پھر کون ہے جو اُس کے برابر ہر جگہ حاضر و ناظر اور قادر مطلق ہو لیں کیا ایمان ہے اُس شخص کا جو اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور نصرت سے لاپروا ہو کر مشرکانہ اور متکبرانہ زندگی بسر کرتا اور ہر موقع ضرورت پر اپنے نفس یا دوسرے انسانوں کی مدد کو کافی سمجھ کر رحمٰن کی طرف سے غافل رہتا ہے فی الحقیقت وہی ہمارا مولا اور وہی ہمارا معاون ہے جیسے کہ قرآن مجید فرماتا ہے ....

بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ۴ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ۵ اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۹ مگر اُس کی حفاظت اور نصرت کیواسطے ضروری ہے کہ انسان ہر حال میں اسی کی حفاظت اور نصرت کا طلبگار رہے اور اسی کی حفاظت اور نصرت پر توکل رکھے کیونکہ قرآن کریم فرماتا ہے وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ۳ ہر طالب صادق کی حفاظت اور نصرت کا خداوند کریم متکفل ہے پر جو لاپرواہی اور تکبر میں غرق رہے اُس کی کچھ پروا نہیں جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۳ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۱۳ اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۱۷ وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۳ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ اللہ کریم سے انسان کبھی لاپروا نہیں ہو سکتا۔ مگر بدکاری اور بد ایمانی کی حالت میں لیکن جب خود بدکار اور بے ایمان ہو تو رفیق اور مولیٰ بھی ویسا ہی تلاش کریگا یا جاہلانہ طور پر پتھروں یا درختوں یا ستاروں کو خدا بنا لیگا۔ چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ۱۷

لہ یعنی شروع خلقت سے انبیاء علیہم السلام کی معرفت جو کلام الٰہی نازل ہوتا آرہا تھا وہ اس قرآن سے کمال کو پہنچ گیا مگر کوئی کلام الٰہی مبدل یا منسوخ نہیں ہوا مسیح نے بھی اس کمال اور اتمام کی خبر دی تھی دیکھو انجیل یوحنا ۱۶ تا ۱۴ متی ۵ اکرنتھیوں ۱۳ یسعیاہ کے معنی اس آیت کے یہی ہیں کہ نبی آخر الزماں اور قرآن کی نسبت جو پیشگوئیاں انبیائے سابقین کرتے آئے وہ پوری ہو چکیں۔

منزل ۲

مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ

کہ کون اُس کے راستے سے بہکتا ہے | اور وہ ہدایت یافتوں کو خوب جاننے والا ہے | پس اُس میں سے کھاؤ جس پر اللہ کا نام

اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ

لیا گیا ہے | اگر تم اُس کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہو | اور تمکو کیا ہوا کہ اُس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لے لیا

اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ؕ وَاِنَّ

گیا ہے | اور تحقیق اُسنے تم پر حرام کیا ہے اُس کا اُسنے مفصل بیان کر دیا ہے مگر جس کی طرف تم مجبور ہو جاؤ | اور اکثر

كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۲۰﴾

لوگ اپنی گری ہوئی باتوں سے نادانستہ بہکاتے رہتے ہیں تحقیق تیرا رب حد سے گذرنیوالوں کو خوب جانتا ہے

وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا

گناہ کے ظاہر کو بھی چھوڑ دو | اور باطن کو بھی | تحقیق جو لوگ گناہ کا کسب کرتے رہتے ہیں تو جو کچھ وہ کرتے ہیں اُس کی سزا

كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ

دیئے جائینگے | اور جس پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا اُس میں سے مت کھاؤ کہ | اور تحقیق وہ فسق ہے

وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ

اور شیطان لوگ اپنے ساتھیوں کی طرف پھونکتے ہی رہتے ہیں تاکہ تم سے وہ بحث کریں | اور اگر تم اُن کی اطاعت کروگے تو تم بھی

لَمُشْرِكُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ

مشرک ہو جاؤ گے | کیا جو مردہ تھا | پس ہمنے اُس کو زندہ کیا اور اُس کو ایک نور دیا جس کے ذریعے

منزل ۲ ع ۱۴

لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ۲۲

(۵) سلام مؤمن۔ (یعنی سلامتی دینے والا اور امن دینے والا) انسان سلامتی اور امن اور شادمانی کا برابر طالب رہتا ہے۔ مگر تلاش مومنوں اور غیر مومنوں میں مختلف طرح پر ہے۔ جو مومن ہیں وہ اپنی سلامتی و شادمانی ذکر الٰہی اخلاص اور نیکی میں سمجھتے ہیں اور ظلم یا جھوٹ یا بدکاری یا ان کیلئے سخت دُکھ اور مصیبت معلوم ہوتے ہیں یہ لوگ ہر ایک نوکری اور تجارت اور ہر ایک کسب میں سلامت روی راستبازی دیانت داری اور امانت کا کامل نمونہ بنکر دکھاتے ہیں۔ جو لوگ غیر مومن ہیں اُن کے خیالات اور افعال برعکس ہوتے ہیں۔ انکا غایت مقصد یہ ہوتا ہے کہ اچھا کپڑا پہننے کو ملے اچھا مکان بنائیں بہت سے مددگار ہوں اچھا کھانے کو ملے انہیں ہوسوں میں اپنے آپ کو برباد کر لیتے ہیں بے ایمانی خیانت چوری رشوت اور ظلم کو اپنا پیشہ بنا لیتے ہیں ایمان کھو بیٹھتے ہیں قرآن مجید فرماتا ہے اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ۔ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ۔ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۲۸ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۲

لہ مشرکین مکہ اور دیگر منکرین طعنہ مسلمانوں کو کہا کرتے تھے کہ خدا کا مارا ہوا تو حرام ہے اور تمھارے ہاتھ کا مارا ہوا حلال اسی قسم کی کج خیالی اور سجھ کی ہمیشہ کرتے رہتے ہیں الخ۔ تو اُسکے اعتراض کے رد میں عموماً مناسب ہوتا ہے خدا کا نام لیکر جو حلال جانور ذبح کیا جاوے اُس میں قباحت کیا ہے تاکہ اسکے کھانے پر بحث کیجاوے۔ ... کے کھانے میں جو قباحتیں ہیں وہ ہم پ ۲ ع ۵ کی تفسیر میں بیان کر چکے ہیں

[illegible]

فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ

وہ لوگوں میں چلتا پھرتا ہے وہ اس کی مثل ہو سکتا ہے جو اندھیروں میں ہے نکلنے والا نہیں اسی طرح کافروں کیواسطے جو کچھ وہ

مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا

کرتے ہیں اچھا دکھایا گیا اور اسی طرح ہم نے ہر ایک بستی میں اس کے گنہگاروں میں سے بڑے لوگوں کو بنایا تاکہ وہ اس میں مکر

فِيْهَا ؕ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ

کریں مگر اپنے نفسوں کے سوائے وہ اور کسی سے مکر نہیں کرتے پر نہیں سمجھتے اور جب ان کے پاس کوئی نشان آیا

قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ؔؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ

تو بول اٹھے کہ ہم ہرگز نہ مانیں گے جب تک ہم کو نہ دیا جاوے جو اللہ کے رسولوں کو دیا گیا ہے اللہ بہتر جانتا ہے کہ اپنی رسالت کو

رِسَالَتَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ

کہاں رکھے عنقریب نافرمانوں پر اللہ کی طرف سے ان کے مکروں کے سبب ذلت اور عذاب شدید

بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ

پہنچیگا پس جس کی بابت اللہ ارادہ کرتا ہے کہ اس کو ہدایت کرے اس کا سینہ اسلام کیواسطے کھول دیتا ہے

وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ؕ

اور جس کی بابت ارادہ کرے کہ اسکو گمراہ کردے اس کے سینہ کو تنگ اور کھنچا ہوا کر دیتا ہے گویا کہ وہ آسمانوں میں چڑھتا ہے

وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ۔ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۔ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ

(۶) خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ۔ انسان فطرتاً انجام کی بہت فکر کرتا ہے یہ فکر اسکو طرح طرح کے فتنوں میں ڈالدیتا ہے کہیں تو روپیہ جمع کرنے کی فکر بیجا طمع اور بیجا کاروائیوں کا مرتکب بنتا ہے ۔ کہیں اولاد سے اسقدر محبت کرتا ہے کہ خدا اور اسکے احکام سے سرکش ہوکر ناجائز حرکتوں کو اپنا شیوہ بنالیتا ہے ان خیالات فاسدہ کی قرآن مجید اسطرح تردید فرماتا ہے وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۨالَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ۚ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۔ اِنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ فی الحقیقت مال اور اولاد پر ایسا مست ہونا اور اللہ کریم کو بھلا دینا سخت نادانی اور شرک ہے بلکہ اپنی تمام امیدیں اللہ کریم کے فضل و کرم پر چھوڑ دینی چاہئیں کیونکہ جس جس خیال سے وہ اولاد و مال کا طالب ہے ان تمام کا خود خداوند کریم متکفل ہے اگر اولاد اس خیال سے چاہتا ہے کہ ایام پیری میں کام آئے گی سو اللہ تعالیٰ متکفل ہے نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۔ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ اور اگر اس خیال سے چاہتا ہے کہ میرا نام اور ذکر ان کی وجہ سے دنیا میں باقی رہے سو قرآن مجید فرماتا ہے وَاللّٰهُ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ (یعنی اللہ تعالیٰ بہتر وارث ہے) کیا دیکھتے ہو جسکا وارث خداوند کریم ہو جاتا ہے اسکا نام عالم میں روشن ہو جاتا ہے اور تمام عالمین اسکو دعائے رحمت اور مغفرت سے یاد کرتے ہیں کیا اسقدر نیکنامی اور دعائے خیر اولاد کے ذریعہ سے کبھی حاصل ہو سکتی ہے جو اللہ کریم کی وراثت سے حاصل ہوئی بلکہ عموماً دیکھا جاتا ہے کہ ظالموں اور بدکاروں کے وارث بدکار ہوتے ہیں جو مال حرام کو حرام راستہ میں اوڑاتے ہیں اور آباؤ اجداد کو خوب بدنام کرتے ہیں ۔ بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ حرام کمائی کا کوئی وارث نہیں رہتا ۔ پس افسوس ہے کہ وارث کی طلب میں انسان اندھا ہوکر حرام طریقوں کو اپنا کسب بنائے خدا کو چھوڑ دے

كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۶﴾ وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ

اسی طرح اللہ اُن لوگوں پر ناپاکی ڈالتا ہے جو ایمان نہیں لاتے اور یہ تیرے رب کا سیدھا

مُسْتَقِيْمًا ۭ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ

راستہ ہے ہم نے اُس قوم کیواسطے آیتیں کھولکر بیان کر دی ہیں جو نصیحت پکڑنیوالے ہیں - اُن کیواسطے اُن کے رب کے پاس سلامتی کا گھر

رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ

ہے اور وہی اُن کے عملوں کے سبب سے اُن کا کارساز ہے اور جس دن اللہ اُن سب کو جمع کریگا اور (کہیگا) اے

الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ

جنوں کے گروہ انسانوں میں سے بکثرت ہو گئے اور انسانوں میں سے اُن کے رفیق کہینگے اے ہمارے رب ہم میں سے

اور اُس کے حکموں سے غافل اور سرکش ہو جائے اور انجام کار بہت سا مال و دولت بدکار اولاد کی بدکاریوں کیواسطے چھوڑ جائے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ۳ وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۲۰ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ۲۸ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۲۸

(۷) عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ - فطرتاً انسان کے اندر علم و دانائی کی طلب بھی موجود ہے مگر سعید لوگ اور قسم کا علم چاہتے ہیں اور بدبخت لوگ اور قسم کے سعیدوں کی نظر مفید علوم پر پڑتی ہے مگر بدبخت لوگ جھوٹے قصوں عشقیہ افسانوں اور فضول کتابوں کے طالب رہتے ہیں - آخرکار ایک تو انبیا اور حکما کی وراثت پاتا ہے اور دوسرا فاسق و فجار کی - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ۲۶۹ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ۲۸۲ چونکہ علم و حکمت صفات باری تعالیٰ میں سے ہیں اسلئے جب تک کوئی شخص الٰہی رنگ میں نہ آجائے اُسوقت تک حقیقی سکون حاصل نہیں کرسکتا۔

(۸) هَادِي - ہر ایک انسان فطرتاً نیکی کو پسند کرتا ہے اور نیک بننا چاہتا ہے مگر صحبتوں اور بد تعلیموں سے خراب ہو کر فطرت ایسی گمراہ ہو جاتی ہے کہ انسان تمام نیک راہوں کو چھوڑ کر بدی کے راستوں پر چلتا اور اپنے آپکو تباہ کر لیتا ہے - راہ مستقیم پر قائم رہنا الٰہی صفات میں سے ہے جیسے کہ قرآن مجید فرماتا ہے اِنَّ رَبِّيْ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ جب تک کوئی انسان خدا [illegible] خدا پرستی میں [illegible] ترقی کرتا ہوا اللہ کریم کا مخلص بندہ نہ بنجائے اور اللہ کریم کا فضل و رحمت شامل نہ ہو جائے اسوقت تک وہ کسی طرح ہدایت یافتہ نہیں ہو سکتا چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۵۴ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۵۶

(۹) معبود - ہر ایک انسان فطرتاً معبود کی تلاش اپنے اندر رکھتا ہے - مگر ایک وہ شخص ہے جو آنکھوں سے دیکھکر چلتا ہے اور ایک وہ ہے جو آنکھیں بند کر کے چلتا ہے پس جو عقل کیساتھ معبود کی تلاش کرتا ہے وہ کسی انسان یا پتھر یا درخت یا چاند یا سورج یا ستارہ کو خدا نہیں مان سکتا اور جو بیوقوف بنکر رسموں کو پوجتا اور سماعی باتوں پر چلتا ہے وہ جو چاہے سو کرے قرآن مجید فرماتا ہے اللہ وہ ہے جسکے سوا کوئی معبود نہیں جو خود زندہ اور دوسروں کی زندگی کا موجب ہے جو خود قائم اور دوسروں کے قیام کا باعث ہے جو نہ کبھی اونگھتا ہے اور نہ سوتا ہے جو کچھ زمین و آسمان میں ہے وہ اُسی کا ہے کس کی مجال ہے جو اُس کی جناب میں اُس کے اذن کے بغیر شفاعت کرسکے کیونکہ وہ ہر ایک بات کو جانتا ہے [illegible]

بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ۭ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ

بعض بعض سے نفع اٹھاتے رہے اور جو وقت تونے ہمارے لئے مقرر کیا تھا وہ ہم تک آپہنچا (اللہ) فرمائیگا کہ اب تمہارا ٹھکانا ہے دوزخ اس میں ہمیشہ رہتے

فِيْهَآ اِلَّا مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾ وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ

والے رہو مگر جو اللہ چاہے تحقیق تیرا رب حکمت والا اور علم والا ہے اور اسی طرح ہم بعض ظالموں کو بعض کا حاکم اُن کے عملوں

بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ

کے سبب بنا دیتے ہیں اے گروہ جنوں اور انسانوں کے کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہیں آئے جو تمہیں

يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَاۗءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۭ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓي

میری آیتیں بیان کرتے اور تمکو اس دن کے پیش آنے سے ڈراتے تھے بولے ہم نے اپنے نفسوں پر

اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا

خود اقرار کیا اور اُن کو دنیا کی زندگی نے دھوکا دیا اور اپنے نفسوں کے خلاف اقرار کر لیا کہ وہ فی الحقیقت

كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰي بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ

تھے یہ اسواسطے کہ تیرا رب کسی بستی کو ظلم سے ہلاک کرنیوالا نہیں جبکہ اُس کے لوگ غافل ہوں

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ

جو کچھ انہوں نے عمل کیا ہے ہر ایک کیواسطے اُس میں درجے ہیں اور جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اُس سے غافل نہیں ہے اور تیرا رب غنی اور صاحب رحمت

ذُو الرَّحْمَةِ ۭ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَاۗءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ

ہے اگر وہ چاہے تو تمکو لیجائے اور بعد تمہارے جسکو چاہے جانشین کردے جیسا کہ تمکو دوسرے

اُن کے نزدیک ظاہر جیسا چھپا ہوا اور پھر اسکا علم بھی کیسا باریک اور کامل ہے کہ کوئی شے اسکا احاطہ نہیں کرسکتی مگر جسقدر کہ وہ چاہے
اُس کی کرسی زمین و آسمان میں چھائی ہوئی ہے اور اُن کی حفاظت سے اُس کو کچھ تکان نہیں ہوتا اور وہ بڑے علو اور بڑی عظمت والا ہے وہ موجودہ
اور آئیندہ حالت کو جاننے والا ۔ اور کبیر المتعال ہے ۔ وہ زمین و آسمان کا خالق اور رب ہے آسمان و زمین میں اُس کے سوائے کوئی اللہ نہیں ہے

لے الا ماشاء اللہ کی تفسیر ۲۳ میں ہے لٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ۳۳ یعنی دوزخی لوگ دوزخ میں بہت سے حقاب رہینگے حدیث ابن عمر میں
مرفوعاً آیا ہے کہ واللہ نکلیگا کوئی آگ میں سے یہانتک ٹھہر کر اس میں حقاب تک حقب کچھ اوپر اسی سال کا ہے اور ہر سال ۳۶۰ دن ہر دن ہزار برس کی
گنتی سے امام سیوطی نے الا ماشاء اللہ کی تفسیر یہ کی ہے کہ کل وقتات میں مخلد فی النار ہونگے مگر اسوقت نہیں جب اللہ اُن کا نکالنا چاہیگا
چاہیگا سلہ حدیث میں ہے مَنْ اَعَانَ ظَالِمًا سَلَّطَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ رواہ ابن عساکر ۱۵ انجیل مرقس ۵ اور متی ۸ میں دیکھو کہ جنوں کا
دیوں کے پاس آنا اور نکالنا ثابت ہے خیانت سے مراد آسمانی کتب میں سرکش جبار اور بدمعاش لوگ بھی ہو سکتے ہیں ۔ آیت ذیل دیکھو وَاِذَا
خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۲ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۱۷ تورات و انجیل کی رو سے فرعون ۔ اسعون فلسطی وغیرہ اور
پطرس حواری بھی شیطان اور جن ہیں پطرس کی نسبت دیکھو متی ۱۶ اس آیت میں بھی جن سے مراد نا تربیت یافتہ انسان ہیں کیونکہ جنوں میں سے
کوئی رسول نہیں ہوا بلکہ سب کے سب انسانوں میں سے ہوتے رہے ہیں جیسا کہ آیت ذیل سے ظاہر ہے وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ

مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ۱۲ وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ۲۵ ۱۹

۱۵ [illegible] منزل ۲ [illegible]

مِّن ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ آخَرِينَ ﴿۱۳۴﴾ إِنَّ مَا تُوعَدُونَ لَآتٍ ۖ وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ ﴿۱۳۵﴾ قُلْ يَا قَوْمِ

قوم کی اولاد سے پیدا کیا ہے ۔ جو کچھ تم کو وعدہ دیا گیا ہے وہ ضرور آنیوالا ہے اور تم عاجز کرنیوالے نہیں ہو سکتے ۔ کہہ دے اے میری قوم

اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ ۖ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۗ

تم اپنی جگہ عمل کرو میں اپنی جگہ عمل کرنیوالا ہوں ۔ پس تم ضرور جان لوگے کہ کسو اسطے اس دنیا کا اچھا انجام ہوتا ہے

إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ﴿۱۳۶﴾ وَجَعَلُوا لِلَّهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْأَنْعَامِ نَصِيبًا

وہ کبھی ظالموں کو کامیابی نہیں دیتا ۔ اور جو کچھ از قسم کھیتی یا حیوانات اللہ پیدا کرتا ہے اس میں سے وہ اللہ کیواسطے حصہ ٹہراتے ہیں

فَقَالُوا هَٰذَا لِلَّهِ بِزَعْمِهِمْ وَهَٰذَا لِشُرَكَائِنَا ۖ فَمَا كَانَ لِشُرَكَائِهِمْ فَلَا

پھر کہتے ہیں کہ اپنے گمان میں یہ اللہ کیواسطے ہے اور یہ ہمارے شریکوں کیواسطے ۔ پس جو اُن کے شریکوں کیواسطے ہے وہ اللہ کی طرف

يَصِلُ إِلَى اللَّهِ ۖ وَمَا كَانَ لِلَّهِ فَهُوَ يَصِلُ إِلَىٰ شُرَكَائِهِمْ ۗ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿۱۳۷﴾

نہیں پہونچتا ۔ اور جو اللہ کا ہے وہ اُن کے شریکوں کی طرف پہنچ جاتا ہے کیا ہی برا فیصلہ ہے جو وہ کرتے ہیں

وَكَذَٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ قَتْلَ أَوْلَادِهِمْ شُرَكَاؤُهُمْ لِيُرْدُوهُمْ

اور اسی طرح اُن کے شریکوں نے مشرکین میں سے بہتوں کیواسطے اپنی اولاد کا قتل کرنا اچھا کر دکھایا ہے تاکہ اُن کو ہلاکت میں ڈالدیں

اگر اللہ کے سوائے زمین و آسمان میں کوئی اور معبود ہوتا تو ضرور فساد پڑ جاتا ہر ایک آسمانی اور زمینی چیز اُس کی حکم بردار ہے جب کرنا چاہتا ہے تو محض کن کہتا ہے اور ہو جاتا ہے اُس کی مشابہ کوئی شئی نہیں ہے ۔ قوائے حسیہ عقلیہ اسکو نہیں پہنچتے مگر وہ قوائے عقلیہ و حسیہ کو پہنچتا ہے اُسی کو الٰہ کہنا حق ہے وہ اللہ اپنی ذات و صفات میں یکتا اور ایک ہے ۔ وہ بے احتیاج ہے نہ کسیکا والد ہے نہ کسیکا ولد ہے اور اُس کا کفو کا کوئی نہیں ہے جو چاہتا ہے سو کرتا ہے قادر مطلق اور قہار و جبار ہے اُسی کی حقیقت اور اُسی کا حکم ہے ۔ جو اللہ کیساتھ دوسرے معبودوں کو پکارتا ہے اُس کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے جو لوگ اللہ کے سوائے دوسرے کو معبود قرار دیتے ہیں وہ کسی شے کے خالق نہیں بلکہ خود مخلوق ہیں مردہ ہیں اور زندگی سے دور ہیں الغرض طالب بھی ضعیف ہیں اور مطلوب بھی ضعیف ہے اللہ کا حق ہے کہ اُس کا عظمت و جلال ظاہر کیا جاوے ہر قسم کے عیوب و نقصان سے پاک سمجھا جاوے ساری قوتوں اور طاقتوں کیساتھ اُسی کی عبادت کی جاوے ہر ایک حکومت اور ہر ایک جذبہ اور ہر ایک خواہش پر اُس کے حکم کو مقدم کیا جاوے کسی مخلوق کو نہ اُس کا ہمسر نہ اُس کا شریک نہ اُس کا مثیل قرار دیا جاوے ۔ تمام حاجتیں اُسی کی جناب میں پیش کیجاویں اور تمام دعائیں اُسی سے مانگی جاویں اپنی عادات اور خیالات اور رسوم کو اُسی کے احکام کے مطابق بنایا جاوے ہر ایک عادت اور ہر ایک خواہش اور ہر ایک شوق کو جو اُس کے احکام کے خلاف ہو دور کیا جاوے ۔ کامل شوق اور عجز اور تضرع کیساتھ اُس کا ہر دم اور ہر وقت ذکر کیا جاوے ۔ ہر حال میں اور ہر قال میں مناسب شکر و تسلیم کا اظہار کیا جاوے الغرض ہر ایک خیال ہر ایک ارادہ ہر ایک فعل ہر ایک خواہش ہر ایک جذبہ ہر ایک عادت اور ہر ایک رسم پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا نقش قایم کیا جاوے مگر افسوس کہ ایسا نہیں کیا جاتا ہے ابو نعیم اور حاکم نے عائشہ صدیقہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ

ؐ چنانچہ تمام جزیرہ عرب اور یمن وغیرہ نبی صلعم کے قبضہ میں آگئے اور اُن کے بعد خلفاء کے ہاتھ پر بکثرت فتوحات ہوئیں ۔ عرب کے لوگ بتوں سے اولاد کا سوال کیا کرتے تھے اور جب زیادہ اولاد ہوتی تو اُن میں سے کسی ایک کو تبرع نذر لیا کر اُس بت کے نام سے ذبح کرتے یا آگ میں جلا دیتے تھے معصوم زندہ بچوں کو ذبح کرنا یا آگ میں جلانا انہیں بدکار مشرکوں کا حوصلہ تھا ۔

منزل ۲

حُرِّمَتْ ظُهُورُهَا وَأَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُونَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا افْتِرَاءً عَلَيْهِ

حرام کر رکھی ہیں اور بعض چوپائے (ایسے مانتے ہیں) کہ اُس پر اللہ کا نام نہیں لیتے (یہ سب) اللہ پر افترا ہے

سَيَجْزِيهِم بِمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ (۱۳۸) وَقَالُوا مَا فِي بُطُونِ هَٰذِهِ الْأَنْعَامِ

اللہ اُن کو اُن کے افتراؤں کی عنقریب سزا دے گا اور کہتے ہیں کہ جو کچھ ان چوپایوں کے پیٹ میں ہے وہ

خَالِصَةٌ لِّذُكُورِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلَىٰ أَزْوَاجِنَا وَإِن يَكُن مَّيْتَةً فَهُمْ فِيهِ

خالص ہمارے مردوں کیواسطے ہے اور عورتوں پر حرام ہے اور اگر مردہ ہو پس وہ اُس

شُرَكَاءُ سَيَجْزِيهِمْ وَصْفَهُمْ إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ (۱۳۹) قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ

میں شریک ہیں اللہ اُن کو اُن کے وصف کی سزا عنقریب دیگا تحقیق وہ حکمت والا علم والا ہے تحقیق اُن لوگوں نے نقصان اٹھایا

قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ افْتِرَاءً عَلَى اللَّهِ

جنہوں نے اپنی اولاد کو بیوقوفی اور نادانی سے قتل کیا اور جو اللہ نے اُن کو دیا تھا اللہ پر افترا کر کے اُس کو حرام ٹھہرایا

قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ (۱۴۰) وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَ جَنَّاتٍ مَّعْرُوشَاتٍ

تحقیق وہ گمراہ ہوگئے اور ہدایت یاب نہ ہوئے اور وہ وہی ہے جس نے باغات پیدا کئے (بعض) ٹٹیوں پر

ع ۱۶ الربع ۳

منزل ۲

کسقدر افسوس ہے دنیوی سختی کو دور کرنے کی طلب کسقدر ہے کہ کسی شادی کے موقع پر لطف کرنے کو قبل از وقت لوگ کیا کیا تردد کرتے ہیں۔ اگر ممکن ہے تو روپیہ جمع کرتے ہیں۔ ورنہ قرض لیتے ہیں بھڑ ڈوموں اور ڈومنیوں کے راگ رنڈیوں کے ناچ اور حرام تماشوں کیواسطے کیا کیا اہتمام کرتے ہیں برادری میں نام حاصل کرنے کیواسطے کیسے مستعد ہوتے ہیں۔ پھر اُن حرام تماشوں کو کس شوق سے اور واہیات غزلوں کو کس ذوق سے سنتے ہیں اور کیسے محظوظ ہوتے ہیں کیا لا الٰہ الا اللہ کا بھی اظہار کیا اُس کیواسطے بھی قبل از وقت ایسے مستعد ہوتے ہیں کیا اللہ کے نام پر بھی اپنا روپیہ صرف کرتے ہیں کیا اللہ کی جناب میں بھی ایسی نیک نامی چاہتے ہیں۔ کیا اللہ کے ذکر کو بھی ایسے ذوق و شوق سے سنتے ہیں۔ کیا عبادت الٰہی سے کبھی ایسے محظوظ ہوتے ہیں افسوس کہ الٰہی جناب سے تو گئے گذرے ہوئے تھے سرکشی اور عصیان کے راستوں میں روز بروز بڑھتے جاتے ہیں پھر مدعی ہیں کہ بہشت ہمارا ہے۔ ایمان کی یہ حالت اور اعمال کی یہ حالت [illegible] کی یہ حالت پیدا کرنے کی تسعیر کی تکمیل کرتے ہیں۔ نسبت اولاد کی طرف نظر کرو پھر دیکھو کس نسبت [illegible] دیکھا جاتا ہے کہ اُس کے پڑھنے اور کمانے کا تردد ہوتا ہے لیکن اُس کے اخلاق اور دین کی درستی ملحوظ نظر نہیں اگر اپنا کوئی دینی ایمان ہو یا خدا کی محبت ہو تو ضرور ہے کہ اولاد کو نیک تلقین کریں۔ اپنی عادتیں اور خیالات واہیات ہیں وہی وجہ سے ذرے بچوں کو تلقین کرتے ہیں پتنگبازی۔ مرغبازی کبوتربازی۔ شطرنج بازی حقہ نوشی غزل خوانی اور راگ تو بہت جلد سکھا دیتے ہیں جھوٹے قصے اور غزلیں چھوٹے چھوٹے بچوں کو خوب یاد ہوتی ہیں۔ جھوٹ بولنا دھوکہ دینا گالیاں نکالنا یا جھگڑا کرنا۔ شبرات پر آتشبازی اور محرم پر تعزیہ داری کے ہوش سنبھالتے ہی ساتھ ہی آجاتی ہیں۔ شادیوں اور عرسوں کی مجلسوں میں نظربازی اور رسم کا خوب مذاق پیدا ہو جاتا ہے [illegible] خیالات [illegible] ترقی پاتے اور نعمت حیا زائل ہو جاتی ہے مگر خدا کی [illegible] کو بھی انکے [illegible] [illegible] [illegible]

وَغَيْرَ مَعْرُوشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا

چڑھنے والے اور (بعض) نہ چڑھنے والے اور کھجور اور کھیتی کہ اُس کے پھل طرح طرح کے ہیں اور زیتون اور انار (بعض) ملتے جلتے اور (بعض)

وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ڮ وَلَا

نہ ملتے جلتے اُس کے پھل میں سے جب وہ پھل دیوے کھاؤ اور کاٹنے (توڑنے) کے دن اُس کا حق ادا کرو[1] اور فضول خرچی نہ کرو

تُسْرِفُوْا ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝۱۴۲ وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ۭ كُلُوْا

تحقیق وہ فضول خرچوں کو دوست نہیں رکھتا اور چوپایہ کہ اُن میں سے بعض بوجھ اٹھانے والے اور بعض[2] سواری کے واسطے

مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝۱۴۳

ہیں جو اللہ نے تمکو دیا ہے اُس میں سے کھاؤ اور شیطان کے قدموں پر مت چلو تحقیق وہ تمہارے واسطے کھلا دشمن ہے

ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ۭ قُلْ ءٰۗالذَّكَرَيْنِ

آٹھ جوڑے[3] - بھیڑ میں سے دو (نر و مادہ) بکری میں سے دو (نر و مادہ) اُن سے پوچھ کیا دونوں نر

وہ کبھی رسمی طور پر۔ اصلاح نفس اور تزکیہ خیالات پر کہیں نظر نہیں جب کچھ حرف شناسی حاصل ہوئی تب اندر سبھا بدر منیر فسانۂ عجائب گل بکاؤلی سسی پنوں لیلی مجنوں اور زلیخا کا مطالعہ ہوا و تنہائی ہے یا مجمع اوباشان ہو۔ اب مکتبوں کی تعلیم پر نظر کرو تو بہار دانش ہے مینا بازار پنج رقعہ ہے قصاید عرفی ہے قصاید بدر چاچ ہے ابوالفضل ہے جو عمدہ کتابیں ہیں وہ بھی ایسے طریق سے پڑھائی جاتی ہیں کہ دماغی ترقی اور معلومات کی وسعت کا کچھ خیال نہیں محض لفظوں اور لغتوں سے دماغ کو ٹھوس دینا مد نظر ہوتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہی شاعری جس کی نسبت قرآن و حدیث منع فرماتے ہیں اور جو سنت انبیاء علیہم السلام سے بعید ہے اور وہی لغو اور کذبانہ انشا پردازی جس کا فخر مبالغہ ریا و دروغ گوئی ہو سر بہت کر جاتے ہیں اور دینی مذاق کو کلیتاً صاف کر دیتے ہیں۔ اسطرح نمازوں کا ذوق اور قرآن کا شوق بالکل دور ہو جاتا ہے ایسی ابتدائی تعلیموں کی وجہ سے علما کے دماغ بھی ایسے فاسد ہو جاتے ہیں کہ ان کو واہیات کتابوں کی تعلیم اور رواج کے خلاف کوئی جوش پیدا نہیں ہوتا اور نہ کبھی اخلاقی و روحانی اصلاح کی طرف خیال جاتا ہے۔ بلکہ میں نے خود بڑے بڑے علما کو اپنے مکتبوں میں بہار دانش اور زلیخا پڑھاتے دیکھا ہے۔ ہاں ظاہری جسمانی امور کی نسبت بہت سی جھگڑے

[1] یہ علاوہ عشر و نصف عشر کے جو زمین کی پیداوار پر فرض ہے کٹنے کے روز جو غربا و مساکین کھیت و باغ میں آویں اُن کو بطور تصدیق و خیرات کچھ دینا چاہیئے۔ [2] حمول اور فرش کے معنی مفسرین نے مختلف کئے ہیں مثلاً حمول سے مراد وہ مواشی ہیں جن پر بوجھ لادا جاتا ہے جیسے شتر اسپ خچر بیل اور فرش سے مراد اُن کے بچے ہیں اور بھیڑ بکری بعض کے نزدیک حمولہ وہ جانور ہیں جو سواری اور بار برداری کے کام آتے ہیں اور فرش وہ جو کھائے جاتے یا اُن کے بالوں اور کھال کے فرش بنتے ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں ہے فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ۔ وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَآ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ۔ [3] عرب میں زیادہ تر چار قسم کے جانور لوگوں کے پاس تھے (۱) بکری (۲) بھیڑ جس میں دُنبہ بھی شامل ہے (۳) اونٹ (۴) گائے نر و مادہ کے لحاظ سے کل آٹھ قسم ہوئے جنکو ثمانیہ ازواج میں جمع کیا گیا ان آٹھوں کی نسبت لوگوں کے عجیب توہمات اور تعصبات تھے۔ اب اُن احمقوں سے سوال ہے کہ ان میں سے خدا نے نر کو حرام کیا ہے یا مادہ کو یا جو مادہ کے رحم میں ہو اُسکو اور جب تمکو یہ حکم ملا کیا تم جناب باری میں اُس وقت موجود تھے یا اور کسی طرح سے تمکو حرمت کا یقینی علم

بندہ جو بسا و مکر س حاملہ میں محض تہ سے وساوس ہیں پھر اپنے بے بنیاد خیالات کو خدا کی طرف کیسے منسوب کرتے ہو

بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿١٤٥﴾ قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ

تحقیق اللہ ظالموں کی قوم کو راستہ نہیں بتلاتا ۔ تو ان کو نادے کہ جو میری طرف وحی کیا گیا ہے

إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا

اُس میں کھانے والے پر جو چیز وہ کھاوے اور کوئی شے حرام نہیں پاتا مگر یہ کہ وہ مردہ ہو یا خون جاری

أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ

سور کا گوشت ۔ پس وہ ناپاک ہے ۔ یا بے دینی کا موجب جو غیر اللہ کے نام سے نامزد کیا گیا ہو ۔ اگر کوئی مجبور ہو کہ نہ تو بغاوت ہو

بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١٤٦﴾ وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا كُلَّ

نہ باغی اور سرکشی کے طور پر پس تحقیق تیرا رب غفور و رحیم ہے ۔ اور یہودیوں پر ہم نے ہر ایک ناخون والا

چھ سال میں ہوتی ہے وہ قرآن مجید با ترجمہ پڑھنے کے بعد چار سال میں پوری ہو سکتی ہے۔ اس طرح اگر قرآن مجید کیواسطے دو سال فرض کئے جاویں تو ٹدل کیواسطے کل وہی چھ سال ہوئے گویا اِس سلسلہ پر چلنے سے اس چھ سال کے عرصہ میں قرآن مجید بھی با ترجمہ آگیا اور ٹدل کی تعلیم بھی ہو گئی پھر ابتدا سے قرآن مجید با ترجمہ آنے میں جو برکات دینی و دنیاوی ہیں اُس کا کوئی حد و حساب نہیں ہو سکتا جسقدر فسادات اور خراب عادات بچوں اور جوانوں اور بوڑھوں میں دیکھے جاتے ہیں اور وہ تمام شرک جو ہر ایک خواہش اور ہر ایک فعل اور ہر ایک موقعہ شادی و غمی اور ہر ایک رسم کیوقت لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا منافی ہوتا ہے اور وہ تمام شاعری اور انشا پردازی ۔ طاشبازی اور شطرنج بازی مرغبازی ۔ بٹیربازی آتشبازی ۔ قوالی ۔ ترنم غزل خوانی اغلام ۔ زناکاری ۔ قماربازی ۔ اولاد پرستی اور مال پرستی وغیرہ جو بتوں کی طرح دلوں میں جانشین ہو رہی ہیں اور جنہوں نے عام مسلمانوں کو اللہ اور اُس کے کلام سے دور پھینک رکھا ہے اور نماز و روزہ کا خط بالکل زایل کر دیا ہے ہرگز ہرگز دور نہ ہو سکینگے جب تک ابتدا ہی سے قرآنی مذاق پیدا نہ کیا جائیگا ۔ تمام طالبعلموں اور تعلیم یافتوں کو چاہیے کہ وہ مفتاح القرآن کو بلکہ ہمیشہ ترجمہ دیکھنے قرآن مجید کی تلاوت کیا کریں جب تک وہ ایسا نہ کرینگے تو ہرگز خدا کی عظمت و محبت اور توحید اُن کے اندر پیدا نہ ہو سکے گی ۔ تمام شرک اور تمام باطل رسوم و عادات کا ایک ہی علاج ہے ۔ اس کے پڑھنے سے دس روز میں ہی معلوم ہو جائیگا کہ دنیا میں قرآن مجید سے زیادہ کوئی آسان کتاب نہیں ہے ۔ یہانتک کہ ہندوستانی کیواسطے اردو کتابوں سے اور فارسی کیواسطے فارسی کتابوں سے بھی قرآن زیادہ آسان ہے ۔ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ کی عجیب تصدیق ہوتی اور عجیب کیفیت نظر آتی ہے ۔ تمام جاہلوں اور بوڑھوں کو بھی چاہیے کہ مفتاح القرآن کو ضرور پڑھیں جسکو وہ بہت جلد ختم کر سکتے ہیں اور پھر ہمیشہ قرآن کریم کی با ترجمہ تلاوت کرتے رہیں ۔ اب سمجھنا چاہیے کہ توحید کی اصل حقیقت کیا ہے کیا بات ہے جو الٰہی محبت اور

لہ یعنی جسقدر طعام حرام کئے گئے ہیں وہ نجاست یا فسق کی بنا پر حرام کئے گئے ہیں پس جو خوشگوار صحت بخش غیر مضر اور مشرکانہ آمیزش سے پاک ہے وہ حلال ہے برعکس اسکے جو نجس اور مضر یا مشرکانہ ہے وہ حرام ہے جیسا کہ ایک اور آیت میں ارشاد ہے وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ زیادہ تفصیل کیلئے دیکھو ۵ ا کی تفسیر اس آیت سے ظاہر ہے کہ مردار کا کھانا حرام ہے اسکا چمڑہ یا دانت یا ہڈی ہو اور کام لینا حرام نہیں چنانچہ ابن عباس سے روایت ہے کہ سودہ بنت زمعہ کی بکری مر گئی انہوں نے آنحضرت صلعم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا تم نے اسکا چمڑہ کیوں نہ لیا عرض کی کیا ہم مردار کا چمڑہ لیتی آپ نے یہ آیت پڑھی قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ

بے محرماً تک ۔ تم نے تو اسکو کھانا ہے تم نہیں چمڑہ کا لکر فائدہ اٹھاتی سو فوراً اسکا چمڑہ نکلوا کر ایک مشک بنائی یہانتک کہ وہ پرانی ہو کر پھٹ گئی ۔ رواہ البخاری واحمد و النسائی ۔

ذِي ظُفُرٍ ۖ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُومَهُمَا إِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُورُهُمَا

جانور حرام کر دیا تھا اور گائے و بکری میں سے اُن دونوں کی چربی سوائے اُس چربی کے جو اُن کی پشتوں پیا

أَوِ الْحَوَايَا أَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۚ ذَٰلِكَ جَزَيْنَاهُم بِبَغْيِهِمْ ۖ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ﴿١٤٧﴾

انتڑیوں پر ہو یا جو ہڈیوں سے ملی جلی ہو اُن پر ہم نے حرام کر دی تھی یہ اُن کی بغاوت کے سبب سے اُن کو ہم نے سزا دی تھی اور ہم ضرور سچے ہیں

فَإِن كَذَّبُوكَ فَقُل رَّبُّكُمْ ذُو رَحْمَةٍ وَاسِعَةٍ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُهُ عَنِ الْقَوْمِ

پس اگر وہ تجھکو جھٹلاویں پس کہدے تمہارا رب وسیع رحمت والا ہے مگر اُس کا عذاب بدکار لوگوں سے نہیں

الْمُجْرِمِينَ ﴿١٤٨﴾ سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا آبَاؤُنَا

ٹلایا جاتا مشرکین عنقریب کہینگے کہ اگر اللہ چاہتا ہم شرک نہ کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا اور نہ

وَلَا حَرَّمْنَا مِن شَيْءٍ ۚ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ حَتَّىٰ ذَاقُوا بَأْسَنَا

ہم کسی شے کو حرام ٹھہراتے اسی طرح اِن سے پہلے جو لوگ تھے جھٹلاتے رہے یہانتک کہ ہمارا عذاب اُنہوں نے چکھا

عظمت اور خوف عاقبت کو دلوں سے دور کرتے ہیں۔ توحید کی اصل حقیقت یہ ہے کہ انسان کے اندر اللہ کی محبت اسقدر ہو کہ مال و اولاد کی محبت اُس کے مقابلہ میں ہیچ ہو جاوے خدا کی عظمت اسقدر غالب ہو کہ کسی بزرگ یا حاکم کی عظمت اُس پر غالب نہ آسکے۔ اللہ کے کلام سے ایسی محبت ہو کہ کسی انسانی کلام کی محبت اس کے مقابلہ میں ہیچ نظر آوے اللہ کے کلام پر اعتبار اور یقین اسقدر پکا ہو کہ کوئی دوسرا کلام اس میں شک پیدا نہ کر سکے۔ اللہ تعالیٰ کے تمام حکموں کو اسقدر خوشی کیساتھ مانتا ہو کہ کوئی رسم یا رواج اور کوئی خواہش اور کوئی ضد اُس پر غالب نہ آسکے۔ ہر ایک حاجت اور ہر ایک درد کو کامل یقین اور عجز و نیاز کیساتھ اللہ کی جناب میں پیش کرتا رہے اور اُسی پر توکل رکھے اسی کو اپنا رزاق اور حافظ و ناصر اور مولیٰ اور رفیق اور ہادی اور معز اور مذل اور خیر الناصرین جیسا کہ حق ہے مانتا رہے اور اُسی کی یاد اور ذکر اور اُسی کی عبادت اور اطاعت کا مذاق رکھے اور اسی میں اپنی خوشی اور بہتری سمجھے ذکر الٰہی اور عبودیت کے خلاف جسقدر شغل اور رواج ہوں اُن سے نفرت کرے کسی پیر یا پیغمبر یا کسی اور مخلوق کو اُس کی صفات کاملہ میں شریک نہ مانے اور اُن کو زبان سننے والا اور رحم کرنیوالا اور الٰہی اذن کے بغیر سفارشی یا شفیع قرار دے۔ مگر افسوس کہ توحید کا کوئی شمہ باقی نہیں رہا۔ اور شرک کے ہزارہا اقسام کے رواج اور نذریں ہیں۔ نماز میں دل نہیں لگتا پر ناچ رنگ میں لگتا ہے قرآن سے کوئی حظ حاصل نہیں ہوتا پر الف لیلیٰ سے ہوتا ہے قرآن کو بامعنی نہیں پڑھایا جاتا پر بہار دانش پڑھائی جاتی ہے اللہ کے واسطے خرچ نہیں کیا جاتا پر اولاد کے واسطے کیا جاتا ہے اللہ کی خوشنودی کا کچھ خیال نہیں پر برادری کا ہے اللہ کی ناراضگی کا کچھ خوف نہیں پر برادری کا ہے عاقبت کی سُرخروئی کوئی نہیں چاہتا پر دنیا کی چاہتا ہے۔ حلال کمائی سے کسی کا پیٹ نہیں بھرتا راستی و دیانت داری اور خدا پرستی سے کنبہ نہیں ہوتا۔ پھر جھوٹ اور خیانت اور ظلم سے ہوتا ہے۔ سادگی صاف گوئی اور سلامت روی میں کوئی عزت نہیں سمجھتا پر ریاکاری بناوٹ اور تکبر میں سمجھتا ہے۔ اولاد کو خدا پرستی راست گوئی اور نیک چلنی کوئی نہیں سکھاتا۔ پر شیطان پرستی جھوٹ اور بد چلنی ہر ایک سکھاتا ہے۔ عشقیہ واہیات راگ اور واہیات قصے سب یاد کرتے ہیں اور خوب مذاق سے پڑھتے ہیں پر حمد اور دعائیہ شعر اور پاک قصہ کوئی نہیں دیکھتا اور یاد کرتا حقہ چرٹ اور پان تمباکو کا روز بروز خوب چرچا ہوتا جاتا ہے۔ پر ذکر الٰہی

منزل ۲

قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ۭ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ

پوچھ کیا تمہارے پاس کوئی علمی سند ہے اگر ہے تو ہمارے واسطے نکالو نہیں تم تو فقط ظن کی پیروی کرتے ہو

اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ﴿۱۴۸﴾ قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَاۗءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۴۹﴾

اور انکلوں پر چلتے ہو کہہ کہ تمام کو پہنچانے والی حجت پس اللہ کے ہی واسطے ہے۔ پس اگر وہ چاہتا سب کو ہدایت کر دیتا

قُلْ هَلُمَّ شُهَدَاۗءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا

کہہ اپنے گواہوں کو بلاؤ جن کو تم گواہ ٹھہراتے ہو کہ اللہ نے یہ حرام کیا ہے پس اگر وہ گواہی دیں

فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

تو ان کے ساتھ گواہی مت دے اور ان لوگوں کی گری ہوئی خواہشوں کی پیروی مت کر جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور جو آخرت پر ایمان

اور خیرات کا کچھ نہیں۔ اللہ سے دعا نہیں اللہ سے خوشامد نہیں پر حکام سے بڑی التجا اور خوشامد ہے۔ کپڑوں کا بناؤ سنگار ہر ایک چاہتا ہے دل کی صفائی کوئی نہیں چاہتا۔ طاش و شطرنج کی مجلسیں حقہ بھنگ۔ چرس اور افیون کی محفلیں اور ناچ تماشے کے جلسے خوب رونق پر دیکھے جاتے ہیں پر قرآنی جلسہ کہیں نہیں۔ اللہ کے رستہ میں فدا شدہ کوئی نظر نہیں آتا پر حقہ افیون۔ راگ ناچ شراب شطرنج بازی قماربازی نعت خوانی مرثیہ خوانی شاعری قصہ خوانی پتنگ بازی مرغبازی اور آوارہ گردی پر فدا شدہ ہزاروں نظر آتے ہیں کیا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے یہی معنی ہیں کہ غیر اللہ کے واسطے اپنے سرح اپنے دماغ اپنی عمر اور اپنے مال کو کھلے دل کے ساتھ صرف کیا جاوے مگر اللہ کے واسطے اس کا ہزارواں حصہ بھی نہیں صرف کیا جاتا کیا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے یہی معنی ہیں کہ واہیات شغلوں ناجائز رسموں حرام فعلوں اور شیطانی تماشوں کے واسطے کامل ذوق و شوق ہو پر اللہ اور اس کی کلام کے واسطے اس کا لاکھواں حصہ بھی نہ ہو کیا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے یہی معنی ہیں کہ دنیاوی کسبوں اور جھگڑوں میں خوب غور و فکر کیا جاوے اور تمام قوائے حسیہ اور عقلیہ کو اس میں لگایا جاوے پر اللہ کے سمجھنے اور اس کے کلام کے سمجھنے میں اس کا کروڑواں حصہ بھی نہیں بلکہ برعکس لاپروائی اور نفرت ظاہر کی جاتی ہے کیا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے یہی معنی ہیں کہ ادنیٰ سے ادنیٰ انسان کے ساتھ کلام سمجھ کر کیا جاوے پر اللہ کے روبرو بے سمجھے ہوئے بے خبری کے ساتھ۔ کیا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے یہی معنی ہیں کہ رفع یدین اور آمین اور قرأت مقتدی پر جھگڑے ہوں تزکیہ نفس اور صفائی ایمان کی طرف کچھ بھی خیال نہ ہو کیا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے یہی معنی ہیں جن مسائل کو قرآن مجید بار بار شد و مد کے ساتھ بیان فرماتا ہے اُن کا کچھ خیال نہ ہو پر جن کی طرف اشارہ تک بھی یا محض کنایتاً ذکر ہے اُن کی بابت دن رات بحثیں ہوں اور خوب چھان بین ہو کیا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے یہی معنی ہیں کہ نثر تو تمام یاد ہو اور قرآن کچھ بھی نہ آتا ہو۔ کیا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے یہی معنی ہیں کہ الف لیلیٰ اور اخوان الصفا کا خوب شوق اور ذوق ہو پر کلام اللہ کا کچھ بھی نہ ہو۔ کیا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے یہی معنی ہیں کہ اولاد کی بسم اللہ ختنہ شادی اور کھلانے پہنانے کا دن رات فکر و تردد ہو پر دین کا کچھ بھی نہ ہو کیا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے یہی معنی ہیں کہ کتاب کا شوق ہو پتنگ کا شوق ہو اولاد کا شوق ہو پر اللہ کا شوق کچھ بھی نہ ہو۔ کیا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے یہی معنی ہیں کہ نیوتا دینے بھات بھرنے ناچ کرانے آتش بازی چھڑوانے رشوت لینے اور ظلم و تکبر کرنے میں عزت سمجھیں پر اللہ کا حکم ماننے کو بے عزتی خیال کریں۔ اسی علمائے وقت ہر قسم کے ہزاروں ہزار ایسے ہیں جنہوں نے خدا کی جگہ [illegible] لی ہے اور ہر ایک [illegible] شغل اور ذکر الٰہی سے نفرت پیدا کر دی

۱۸ ع ۵

بِالْآخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ ﴿١٥١﴾ قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ

نہیں لاتے اور اپنے رب کے شریک ٹھہراتے ہیں ان سے کہہ آؤ میں پڑھ کر سناتا ہوں کہ کیا تمہارے رب نے تم پر حرام کیا ہے

ق

أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ۖ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۖ وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ مِنْ إِمْلَاقٍ

یہ کہ کسی شے کو اس کا شریک نہ کرو والدین سے احسان کرو اولاد مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرو

نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ ۖ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۖ وَلَا

ہم ہی تم کو اور اُن کو رزق دیتے ہیں بدکاری کے قصد نہ جاؤ خواہ ظاہری قسم کی ہو یا باطنی قسم کی اور

تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ

جس نفس کو مارنا اللہ نے حرام کر دیا اُس کو سوائے حق طریق کے مت مار ڈالو وہ تم کو یہ حکم دیتا ہے تاکہ تم

تَعْقِلُونَ ﴿١٥٢﴾ وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ

عقل پکڑو یتیموں کے مال کے قصد سوائے احسن طریق کے مت جاؤ یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائیں [1]

وَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ ۖ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۖ وَإِذَا قُلْتُمْ

اور پیمانے اور میزان کو انصاف سے ٹھیک پورا رکھو ہم کسی نفس کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور جب کہو تو

فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۖ وَبِعَهْدِ اللَّهِ أَوْفُوا ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ

منزل ۲

انصاف کی بات کہو خواہ قریبی ہی کیوں نہ ہو اور اللہ کے عہد کو پورا کرو اللہ تم کو نصیحت کرتا ہے تاکہ تم

تَذَكَّرُونَ ﴿١٥٣﴾ وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ

نصیحت پکڑو اور (یاد رکھو) کہ ہاں یہ سیدھا رستہ ہے [illegible] اور راستوں پر مت پڑو

فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١٥٤﴾ ثُمَّ آتَيْنَا

ورنہ وہ تم کو اُس کے راستے سے جدا کر لینگے وہ تم کو یہ نصیحت کرتا ہے تاکہ تم بچو پھر اور بات سنو

جب تک یہ ہزار در ہزار بت نہ توڑے جاوینگے اُس وقت تک ممکن نہیں کہ مسلمانوں کی دینی و دنیاوی حالت درست ہو۔ اگر اب بھی نصیحت نہ پکڑو اور قرآنی تعلیم کو رواج نہ دو تو اندازہ کر لو کیا حال ہو چکا اور کیا ہوتا جا رہا ہے۔ اور انجام کار کیا ہوگا۔ اور یاد رکھو کہ اُن تمام بتوں کے توڑنے کی اور کوئی تدبیر سوائے اس کے نہیں ہے کہ مسائل قرآنی کو رواج دیا جاوے سب سے پہلے قرآن مجید با ترجمہ پڑھایا جاوے اور ہمیشہ با ترجمہ تلاوت کیجاتی رہے ساری کتابوں ساری علموں اور سارے ہنروں پر اسی کو مقدم کیا جاوے۔

منع شرک میں عہدنامہ عتیق وجدید کی آیات

استثنا ۷ باب ۲ اور جبکہ خداوند تیرا خدا اُنہیں تیرے حوالے کرے۔ تو تو اُنہیں مار لیو اور حرام کیجو۔ نہ تو اُن سے کوئی عہد کریو

[1] یعنے تا حق خون نہ کرو۔ [2] اشدہ کی تشریح دوسری آیت میں عمر نکاح کو پہنچ جانا ہے اور ساتھ ہی صلاحیت کا حاصل ہو جانا وَابْتَلُوا الْيَتَامَىٰ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ ۴ ع ۵

مُوسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى

ہمنے موسیٰ کو کتاب دی جو نیکی کرنیوالوں کیواسطے کامل تھی اور ہر شے کی تفصیل تھی اور ہدایت و

وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ

رحمت تھی تاکہ وہ اپنے رب کی ملاقات پر ایمان لاویں اور یہ کتاب ہمنے اُتاری ہے مبارک ہے

فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى

پس اس کی پیروی کرو اور متقی بنو تاکہ تم پر رحم کیا جاوے تاکہ تم یہ نہ کہو کتاب ہم سے پہلے دو گروہوں یہود و نصاریٰ پر

طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا ۠ وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿۱۵۷﴾ اَوْ تَقُوْلُوْا

اُتاری گئی تھی اور کسی پر نہیں اور ہم اس کے پڑھنے پڑھانے سے بیخبر ہیں یا یہ کہو کہ اگر ہم پر

لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ

کتاب اُتاری جاتی تو ہم ضرور بضرور ان سے زیادہ ہدایت یاب ہوتے پس تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے

رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ

صاف دلیل اور ہدایت و رحمت آگئی ہے۔ پس اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہے جس نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا اور اُن سے کنارہ کشی

عَنْهَا ۭ سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا

کی ہم اُن لوگوں کو جو ہماری آیتوں سے کنارہ کشی کرتے ہیں اُن کی کنارہ کشی کے سبب عنقریب

يَصْدِفُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ

بہت برے عذاب کی سزا دینگے کیا وہ یہی انتظار کر رہے ہیں کہ اُن پر فرشتے آجائیں[۱] یا تیرا رب آجائے یا تیرے رب کی بعض نشانیاں

يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ۭ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا

آجائیں جس روز تیرے رب کی بعض نشانیاں آئیں گی کسی نفس کو اُس کا ایمان نفع نہ دے گا

اور نہ اُن پر رحم کریو جنہ اُن سے بیاہ کرنا۔ اُس کے بیٹے کو اپنی بیٹی نہ دینا۔ نہ اپنے بیٹے کیلئے اُس کی کوئی بیٹی لینا کیونکہ وے تیرے بیٹے

[۱] یعنی کیا وہ اس انتظار میں ہیں کہ جب عذاب الٰہی آئیگا اور کفار کی ہلاکت شروع ہوگی جیساکہ نوحؑ لوطؑ شعیبؑ ہودؑ وصالحؑ اور موسےٰؑ کی مخالفت سے گذشتہ لوگوں کی ہلاکت ہوئی تھی تب ایمان لائینگے وہ یاد رکھیں کہ جب عذاب وہلاکت کے آثار شروع ہونگے اُس وقت اُن کو ایمان لانیکے توفیق نہیں ملیگی اُس روز بھی وہی مومن رہینگے جو قبل از عذاب مومن ہیں اور ایمان کیساتھ نیک عمل بھی ہیں چنانچہ جنگ بدر جنگ احزاب وغیرہ میں ملائیکہ بھی نازل ہوئے اور اللہ کریم کے دست قدرت نے محمد صلعم کے ہاتھ پر یہ کرشمہ بھی دکھادیا کہ ایک خاک مٹھی تمام کفار کی آنکھوں میں جا پڑی جس کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى یعنی اسے محمد وہ مشت خاک تو نے نہیں چلائی تھی بلکہ اللہ نے چلائی تھی۔ پھر بھی وہی مومن رہے جو پہلے سے مومن تھے۔ ان صاف نشانوں نے کفار کو کچھ نفع نہ دیا۔

منزل ۲

لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِیْۤ اِیْمَانِهَا خَیْرًا ؕ قُلِ انْتَظِرُوْۤا اِنَّا

جو پہلے سے ایمان نہیں لایا جس نے اپنے ایمان میں بھلائی نہیں کمائی ان سے کہدے کہ انتظار کرو اور ہم بھی

مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَ كَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِیْ

منتظر ہیں جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے کر دیا اور فرقہ فرقہ ہو گئے تو اُن میں سے کسی بات میں

شَیْءٍ ؕ اِنَّمَاۤ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ یُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ مَنْ جَآءَ

نہیں ہے بس اُن کا معاملہ اللہ کے حوالے پھر جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اُن کو خبردار کرے گا جو کوئی ایک

بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَ مَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجْزٰۤى اِلَّا

نیکی لے کر آئے اس کیواسطے اُس کی مثل دس (نیکیاں) اور جو بدی لیکر آئے اسکو اسکے برابر بدلہ دیا جائیگا

کو میرا کہا بیروی سے پھرا دینگے تاکہ وہ اور معبودوں کی عبادت کریں اور خداوند کا غصہ تجھپر بھڑکیگا اور تجھے یکایک ہلاک کر دے گا سو تم ان سے یہہ سلوک کرو تم ان کے مذبحوں کو ڈھادو اور اُن کے بتوں کو توڑ دو۔ اُن کی کھیتی باغوں کو کاٹ ڈالو اور ان کی تراشی ہوئی مورتیں آگ میں جلاؤ کیونکہ تو خداوند اپنے خدا کیلیئے پاک قوم ہے۔ استثنا ۷ باب ۴-۶ اور یوں ہوگا کہ اگر تو کبھی خداوند اپنے خدا کو بھولے گا اور غیر معبودوں کی پیروی اور اُن کی بندگی اور پرستش کرے گا تو میں آج کے دن تمہارے برخلاف گواہی دیتا ہوں کہ تم نیست و نابود ہو جاؤ گے۔ استثنا ۸ باب ۱۹ اور تو اُن سب گروہوں کو جنہیں خداوند تیرا خدا تیرے حوالے کریگا نگل جائیگا انپر مطلق تیری شفقت کی نظر نہووے تو ان کے معبودوں کی بندگی کر کہ وہ تیرے لئے پھندا ہے۔ استثنا ۷ باب ۱۶ اگر تیرا بھائی جو تیری ماں کا بیٹا ہے یا تیرا ہی بیٹا یا بیٹی یا تیری ہمکنار جورو یا تیرا دوست جو تجھے تیری جان کی برابر عزیز ہے تجھے پوشیدہ میں پھسلاوے اور کہے آؤ غیر معبودوں کی بندگی کریں۔ جنہیں تو اور تیرے باپ دادے واقف نہیں تھے یعنی اُن لوگوں کے معبودوں میں سے جو تمہارے گرداگرد تمہارے نزدیک یا تم سے دور زمین کی اس سرے سے اُس سرے تک رہتے ہیں تو اُس سے موافق نہونا اور نہ اُس کی بات سننا تو اُس پر رحم کی نگاہ نہ رکھنا اور اُس کی رعایت نہ کرنا تو اُسے پوشیدہ نہ رکھنا۔ بلکہ تو اُسے ضرور قتل کرنا اُس کے قتل پر پہلے تیرا ہاتھ پڑے اور بعد اس کے سب قوم کے ہاتھ اور تو اُسے سنگسار کرنا تاکہ وہ مرجاوے کیونکہ اُس نے چاہا کہ تجھے خداوند تیرے خدا سے جو تجھے زمین مصر سے غلام خانہ میں سے نکال لایا برگشتہ کرے تب سارے بنی اسرائیل سُن کر ڈرینگے اور تمہارے درمیان پھر ویسی شرارت نہ کرینگے۔ استثنا ۱۳ باب ۶-۱۱ اگر تمہارے درمیان تیری بستی کے پھاٹک کے اندر جو خداوند تیرا خدا تجھکو دیتا ہے کہیں کوئی مرد یا عورت پایا جاوے جس نے خداوند تیرے خدا کی حضور بدکاری کی ہو کہ اُسکے عہد کو توڑا ہو اور جا کے غیر معبودوں کی بندگی کی ہو اور اُنہیں سجدہ کیا ہو خواہ سورج کو خواہ چاند خواہ آسمانی فوج کو کسی جرم کو جس کی پرستش کا حکم میں نے نہیں دیا اور یہ تجھے کہا جاوے اور تو سُن پاوے اور تحقیقات کرے اور دیکھ یہ سچ نکلے اور یہ بات یقین کو پہنچے کہ اسرائیل میں ایسا گھنونا کام ہوا۔ تو اُس مرد یا اُس عورت کو جس نے یہ بُرا کام کیا اپنے پھاٹکوں پر باہر لا اور اُس مرد یا عورت پر یہانتک پتھراؤ کیجیو کہ وے مرجاویں وہ جو واجب القتل ہے دو یا تین آدمیوں کی گواہی سے قتل کیا جاوے لیکن ایک ہی آدمی کی گواہی سے وہ قتل نہ کیا جاوے۔ گواہوں کے ہاتھ پہلے اُسپر اٹھیں تاکہ اُس کو قتل کریں۔ اور اُن کے بعد باقی سب

منزل ۲

مِّثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿۱۶۱﴾ قُلْ إِنَّنِي هَدَانِي رَبِّي إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ

اور اُن پر ظلم نہ کیا جائے گا ۔ کہہ تحقیق مجھے میرے رب نے سیدھے رستہ کی ہدایت کی ہے

دِينًا قِيَمًا مِّلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿۱۶۲﴾ قُلْ إِنَّ

یعنے سیدھا دین ابراہیم جو ایک مخلص کا مذہب ہے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھا کہہ تحقیق میری

صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۶۳﴾ لَا شَرِيكَ لَهُ ۖ

نماز میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ کیواسطے ہے جو جہانوں کا رب ہے اُسکا کوئی شریک نہیں ہے

وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ﴿۱۶۴﴾ قُلْ أَغَيْرَ اللَّهِ أَبْغِي رَبًّا وَهُوَ

مجھکو حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے فرماں بردار ہوں کہہ کیا میں اللہ کے سوا اور رب کی تلاش کروں اور

رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۚ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ إِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ

وہ ہر شے کا رب ہے اور جو کچھ کوئی نفس کرتا ہے وہ اُسی پر ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ

لوگوں کے ہاتھ تم یوں ہی اپنے بیچ سے شرارت کو نیست و نابود کیجیو۔ **قاضیون** ۲/۱۱ و ۱۳ تب بنی اسرائیل نے خداوند کے آگے بدکاریاں کیں اور بعلیم کی بندگی کرنے لگے اور خداوند اپنے باپ دادوں کے خدا کو جو اُنہیں زمین مصر سے نکال لایا تھا چھوڑ دیا اور اجنبی معبودوں کی لوگوں کے معبودوں میں سے جو اُن کے گردنواح تھے بندگی کی اور اُن کے آگے سجدے کئے اور خداوند کو غصہ میں لائے سو انہوں نے خداوند کو ترک کیا ۔ اور بعل اور عستارات کی بندگی کی تب خداوند کا قہر اسرائیل پر بھڑکا اور اُسنے اُن کو غارت گروں کے قبضہ میں کر دیا جنہوں نے اُنہیں غارت کیا اور اُنہیں اُن کے دشمنوں کے ہاتھ جو آس پاس تھے بیچا کہ وے پھر اپنے دشمنوں سے مقابلہ نہ کر سکے ۔ **زبور** ۱۱۵/۲ تا ۸ قومیں کیوں کہیں کہ اُن کا خدا اب کہاں ہے ہمارا خدا تو آسمان پر ہے اسنے جو کچھ چاہا سو کیا ۔ اُن کے بُت روپا اور سونا ہیں آدمیوں کی دستکاریاں ۔ وے منہہ رکھتی ہیں پر بولتے نہیں وے آنکھیں رکھتے ہیں پر دیکھتے نہیں وے کان رکھتے ہیں پر سنتے نہیں ۔ اُن کی ناکیں بھی ہیں لیکن سونگھتے نہیں ۔ وے ہاتھ رکھتے ہیں پر پکڑتے نہیں وے پاؤں رکھتے ہیں پر چلتے نہیں وے اپنے گلے سے بھی آواز نہیں نکالتے وے جو اُنہیں بناتے ہیں اور وے سب جو اُن کا بھروسا رکھتے ہیں اُنہیں کی مانند ہیں ۔ پس مسیح کو خدا یا خدا کا بیٹا بنانا نہ صرف عقل و فطرت انسانی اور تمام کتب آسمانی کے رو سے سراسر لغو اور باطل ہے بلکہ عہد عتیق کی رو سے بھی نہایت گھنونا اور غضبناک کام ہے پھر اس باطل مسئلہ کی بنا پر جو اور باطل مسائل قائم کئے گئے یا اس سے بطور نتیجہ پیدا ہوتے ہیں مثلاً مسیح کا زندہ آسمان پر اٹھایا جانا ۵/۴ تمام دنیا کے گناہوں کیواسطے مسیح کا مصلوب ہونا ۱/۲ توبہ اور اعمال صالح کا بیفائدہ اور باطل ٹھہرنا ۳/۱۳ مسیح کا خدا یا خدا کا بیٹا قرار پانا ۵/۲ ان باطل مسائل کا ابطال عہد عتیق و جدید کی رو سے اس تفسیر کے مختلف مقامات پر کیا گیا ہے پس دیکھو ان آیات کا حاشیہ جنکا نمبر ان مضامین کے

ف مثلاً ایک نیکی کا پھل تھا سو گنا ہوتا ہے تو اللہ کریم اسکو دس گنا کر دیگا بر عکس اسکے فرض کرو کہ ایک بدی کا پھل دس سال کا دکھ ہے تو اللہ تعالیٰ اسکو اسیقدر سزا دیگا زیادہ نہیں بڑھا دیگا ۔ نیکی کے اجر کا حساب محدود نہیں بلکہ غیر محدود اور بے نہایت ہے چنانچہ آیات ذیل میں ارشاد ہے فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ۹۵ إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ ۲۳/۹ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنبَتَتْ

سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۗ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَن يَشَاءُ ۲/۳۴

أُخْرٰى ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ وَ

نہیں اٹھا سکتا[1] پھر تمہارے رب کی طرف تمہاری بازگشت ہوگی پھر وہ تمہیں بتلا دے گا جس میں تم اختلاف کرتے تھے اور

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ

وہ وہی ہے جس نے تمکو زمین کے خلیفہ بنایا اور تم میں سے بعض کے درجات بعض پر بلند کئے

لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ ښ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۶۵﴾

تاکہ جو کچھ اسنے تمکو دیا ہے اسمیں تمہاری تربیت کرے۔ تحقیق تیرا رب جلد عذاب کرنے والا[2] ہے اور تحقیق وہ غفور و رحیم ہے

سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ اِلَّا اٰيَاتٍ ... وَهِيَ مِائَتَانِ وَسِتُّ اٰيَاتٍ

سورہ اعراف مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی دو سو چھ آتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

(شروع) ساتھ نام اللہ کے جو بڑا رحمن و رحیم ہے

الٓمّٓصٓ ﴿۱﴾ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ

المص[3] کتاب ہے جو تیری طرف اتاری گئی پس تیرے سینہ میں اس سے کچھ تنگی نہو تاکہ تو اس سے (لوگوں کو) ڈرا دے

ساتھ دیا گیا ہے یعنی ۳/۴ و ۲/۸۱ و ۳/۱۴۴ و ۵/۴۲ کا حاشیہ۔

دوم وہ اسمائے الٰہی جو نظام عالم کے متعلق ہیں مثلاً رب۔ رحمان۔ خالق۔ محی۔ ممیت۔ قدیر۔

(۱) **رب**۔ دیکھو سورہ فاتحہ کی تفسیر میں (۲) **رحمٰن**۔ دیکھو سورہ فاتحہ کی تفسیر میں۔ (۳) **خالق** صانع باری۔ فاطر۔ امر۔ یہ وہ اسمائے الٰہی ہیں جو تمام عالم کی پیدائش و انتظام کا موجب اور انتہا اسرار کا مظہر ہیں۔ الٰہی امر کا اظہار وہ اشیائے ہیں جو دوسری اشیاء کی ترکیب یا قطع برید کے بغیر حکم الٰہی سے ظہور پذیر ہوتی ہیں جیسے ارواح و عناصر۔ الٰہی خلقت کا اظہار وہ اشیائے ہیں جو دوسری اشیاء کی ترکیب یا قطع برید سے پیدا ہوتی ہیں جیسے نباتات حیوانات وغیرہ۔ خلق اور امر کی اصل حقیقت کو سوائے رب العالمین کے کوئی نہیں جانتا۔ اس لاعلمی کی وجہ سے بعض متکبر خداوند کریم سے انکاری ہو کر دہریہ ہو جاتے ہیں بعض ارواح اور مادہ کو ابدی متصور کر کے خداوند کریم کو محض صانع قرار دیتے ہیں۔ قرآن مجید عقاید

[1] یعنی بلا وجہ کوئی شخص دوسرے کا بوجھ نہ اٹھا۔ یگا مگر خاص خاص تعلقات کی وجہ سے بعض بعض کا بوجھ اٹھائینگے جیسا کہ آیات ذیل میں ہے۔ وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ (۲۹/۱۳) لِيَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۙ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ (۱۶/۲۵) . . . . . . [2] چنانچہ ہر بدی کی سزا میں وہ فوراً ایک دکھ اور پشیمانی دیتا ہے مگر انسان اپنی غفلت کے نشہ میں کچھ نہیں سمجھتا۔ [3] اَنَا اللّٰهُ اَعْلَمُ وَاَصْدَقُ۔ میں اللہ بہت جاننے والا اور صداقت والا ہوں۔ حرج اس جنگل کو کہتے ہیں جو بڑا گھمسان ہو اور اسمیں ٹیڑھی کانٹے اور جھاڑیاں ہوں جنمیں سے گذرنا دشوار ہو جائے۔ تنگی۔ مشکل۔ باطل عقاید رسومات اور عادات کے خلاف تعلیم حق کا پھیلانا بھی نہایت دشوار کام ہوتا ہے برادری قوم اور حکام کی مخالفت سے دل گھبراتا اور تنگ ہوتا

وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝۲ اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا

اور مومنوں کیواسطے نصیحت ہے — تمہارے رب کی طرف سے جو تم پر اتارا گیا ہے اُس کی پیروی کرو — اور اُس کے سوائے

مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝۳ وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا

(اور) دوسرے کارسازوں کے پیرو مت ہو — تھوڑا ہے جو تم سمجھتے ہو — اور بہت سی بستیاں ہیں جو ہم نے ہلاک کیں

فَجَاۗءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَاۗىِٕلُوْنَ ۝۴ فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَاۗءَهُمْ

پس اُن پر ہمارا عذاب رات کو آیا یا جب وہ دوپہر کو سوتے تھے — جب ہمارا عذاب اُن پر آیا اُن کا اور کوئی دعویٰ نہ تھا

بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝۵ فَلَنَسْــَٔـلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ

مگر یہی کہ کہنے لگے ہم ہی ظالم تھے — پس اُن سے پوچھیں گے جن کی طرف (رسول) بھیجے گئے

باطلہ کی تردید کرتا ہے اور اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ فرما کر اللہ کریم کو تمام عالم کا خالق و آمر ظاہر فرماتا ہے۔ ہر ایک انسان کا تجربہ اس امر کا شاہد ہے کہ جو چیزیں قدرتی طور پر بنتی ہیں اُس کو انسان ہرگز ہرگز نہیں بنا سکتا اور نہ اُس کی اصل حقیقت کو پہونچ سکتا ہے کیا کوئی انسان ہے جو ایک مکھی یا پسو یا مچھر یا گھاس پھوس بنا کر تمام خواص حیوانی و طبی و کیمیائی وغیرہ اُس میں پیدا کر سکتا ہے نہیں ہرگز نہیں۔ کیا کوئی حکیم یا فلاسفر ہے جو یہ بتلا سکے کہ کسطرح پر وہ پیدا اور کیونکر علیحدہ علیحدہ خواص اُن میں ظہور پذیر ہوئی نہیں ہرگز نہیں اگر کسی حکیم کو اُن کی اصلیت کا حقیقی علم حاصل ہو جاتا تو ضرور اُن کو پیدا بھی کر سکتا۔ برعکس اِس کے جن چیزوں کو انسان مصنوعی طور پر اپنے ہاتھوں سے بناتا ہے وہ خود بخود قدرتی طور پر پیدا نہیں ہوتیں۔ مثلاً دیا سلائی۔ انجن۔ سکپڑا کوٹ پتلون۔ کاغذ۔ صندوق۔ مکان۔ بوری۔ شکنجہ۔ پریس۔ میز۔ کرسی۔ لیمپ۔ چمنی۔ تصویریں۔ مورتیں۔ وغیرہ جسقدر چیزیں انسانی ساخت کی ہیں اُن تمام کا مادہ پہلے سے موجود ہوتا ہے اور تمام مادوں میں خاص خاص خواص بھی پہلے سے موجود ہوتے ہیں انسان اُن کو خاص خاص طرح پر ترکیب دیکر اپنے کار آمد کر لیتا ہے۔ مگر کسی چیز میں اپنی طرف سے نئے کیمیائی خواص پیدا نہیں کر سکتا اور نہ اُن میں قوت نشو نما یا مادہ حیات ڈال سکتا ہے۔ اِس فعل میں انسان رب العلمین کے فعل خالقیت سے ایک قسم کی ظاہر مشابہت پیدا کرتا ہے جو اصل حقیقت میں محض ربانی خلقتوں کو خاص خاص طرح پر ترکیب دینا ہوتا ہے فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ۝۱۴ انسان اپنے ہر ایک فعل میں خاص خاص مادوں اور اوزارات اور امداد کا محتاج ہے مگر اللہ تعالیٰ کی ذات اِن تمام حاجتوں سے پاک ہے چنانچہ اُس کی قدرت کاملہ کی نسبت قرآن مجید فرماتا ہے اِذَآ اَرَادَ شَيْـــًٔا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝۸۲ پس کیا نادان اور متکبر ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ اللہ کریم اپنی خالقیت میں ارواح اور مادہ کا محتاج تھا۔ اور سوال کرتا ہے کہ کسطرح اور کیونکر وہ بلا موجودگی مادہ اور روح کے دنیا کو پیدا کر سکتا تھا۔ گویا اُس کی نظروں میں الٰہی صنعت و حکمت اُس کی عقل اور پہونچ سے زیادہ نہیں۔ جب ہم کسی ادنیٰ سے ادنیٰ مخلوق کی نسبت یہ نہیں بتلا سکتے کہ وہ کسطرح پر بنتی ہے اور اُس کی پیدائش کی حقیقت کیا ہے تو پھر دوسری چیزوں کی نسبت سوال کرنا کیسا فضول اور لغو ہے۔

(۴) قَادِرٌ۔ قَدِيْرٌ۔ مُقْتَدِرٌ۔ ہر ایک شے پر قدرت رکھنے والا۔ اور ہر ایک شے کی تقدیر مقرر کرنے والا۔

منزل ۲

وَلَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ ۝

اور رسولوں سے بھی پوچھینگے[1] — پھر اُن پر اپنے علم سے قصہ بیان کرینگے — اور ہم غایب نہ تھے

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ࣙالْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

اس دن وزن حق ہوگا[2] — پس جنکے وزن بھاری رہے — وہی ہیں جو فلاح پائینگے

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا

اور جن کے وزن ہلکے ہوئے وہی ہیں جنہوں نے اپنے نفسوں کو نقصان دیا — بسبب اسکے کہ

بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ۝ وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِى الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ۭ

ہماری آیتوں سے ظلم کرتے تھے — اور تحقیق ہمنے تم کو زمین میں جگہ دی — اور اُس میں تمہارے واسطے زندگی کے سامان بنائے

قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝ وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ

کم ہے جو تم شکر کرتے ہو — اور تحقیق ہمنے تمکو پیدا کیا پھر تمہاری صورت بنائی پھر فرشتوں کو کہا کہ

اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ڰ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝ قَالَ

آدم کو سجدہ کرو سب نے سجدہ کیا مگر شیطان نے نہیں کیا — وہ سجدہ کرنیوالوں میں سے نہ تھا — اللہ نے کہا

مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ۭ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّ

تجھکو سجدہ کرنے سے کس چیز نے روکا جب میں نے حکم کیا تھا — بولا میں اُس سے بہتر ہوں مجھکو تو نے آگ سے پیدا کیا اور اُس کو

خَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا

نرم مٹی سے[3] — فرمایا یہاں سے نکل جا تیرا حق نہیں کہ تو اُس میں تکبر کرے پس

سویم وہ اسمائے الٰہی جو حکومت انسانی کے متعلق ہیں

قوموں کا عروج وزوال اللہ کریم کے منشاء کے مطابق ہوتا ہے جو قومیں کہ عروج حاصل کرتی ہیں وہ خاص مخلوق

[1] یعنی امتوں سے سوال ہوگا کہ تمنے ایسا کیوں کیا اور رسولوں سے سوال ہوگا کیا تمنے ہی تعلیم دی تھی تاکہ حجت قطع ہو جاوے مگر مجرموں سے سوال کرنے کی ضرورت نہ ہوگی کہ کیا کیا گناہ اُنہوں نے کئے کیونکہ خدا خود سمیع و بصیر اور علیم و خبیر ہے جیسا کہ دوسری آیات میں ہے فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ اِنْسٌ وَّلَا جَاۗنٌّ $\frac{55}{39}$ وَلَا يُسْـَٔلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ $\frac{28}{78}$ [2] میزان اور وزن اعمال کا نام قرآنی آیات اور احادیث میں آیا ہے قسطلانی لکھتے ہیں تمام صحابہ کا نصوص کی بنا پر اجماع تھا کہ وزن اور میزان واقعی ہونگے۔ ابن کثیر زجاج اور قشیری کا یہی قول ہے اہل سنت کا مشہور مذہب یہی ہے دوسرا مذہب یہ ہے کہ وزن سے عدل مراد ہے۔ امام فخر الدین رازی کا یہی قول ہے اور وہ لکھتے ہیں کہ مجاہد ضحاک اور اعمش کا بھی یہی قول ہے اور معتزلہ بھی یہی مانتے ہیں قسطلانی لکھتے ہیں کہ قول مخالف کے ظاہر ہونے سے پیشتر اجماع اسی پر تھا کہ وزن اور میزان واقعی ہونگے محدثین کا بھی اسی پر اجماع ہے مگر وزن کس چیز کا ہوگا اسمیں بعض کا قول ہے کہ اعمال بصورت اجسام ہو کر وزن ہونگے دوسرا قول یہ ہے کہ نامہ اعمال وزن ہونگے تیسرا قول ہے کہ عمل کرنیوالے وزن کئے جائینگے ابن کثیر نے تینوں اقوال میں یہ طرح تطبیق کی ہے کہ بعض کے اعمال کے وزن ہونگے بعض کے نامہ اعمال اور بعض خود [3] یعنی ایسا مادہ ہے جو تربیت پذیر ہے جیسا کہ نرم مٹی ہر قسم کے سانچے میں ڈھالی جا سکتی ہے بر عکس آگ کے جو کسی کا اثر قبول نہیں کرتی بلکہ خود اثر کرتی ہے

فَاخْرُجْ إِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِينَ ﴿۱۳﴾ قَالَ أَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿۱۴﴾ قَالَ

نکل جا تحقیق تو ذلیل ہونیوالوں میں سے ہے سوال کیا مجھکو اُس دن تک مہلت دے جسدن سلہ (لوگ) اٹھائے جائینگے۔ فرمایا

إِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ ﴿۱۵﴾ قَالَ فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ﴿۱۶﴾

تجھکو مہلت دی گئی بولا تو نے میری راہ ماری ہے میں بھی تیرے سیدھے راستہ پر اُن کیواسطے بیٹھا کروں گا۔

ثُمَّ لَآتِيَنَّهُم مِّن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَن شَمَائِلِهِمْ ۖ

پھر ان کے آگے اور پیچھے دائیں اور بائیں سے سلہ آیا کروں گا

وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ ﴿۱۷﴾ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُومًا مَّدْحُورًا ۖ لَّمَن

اور تو اُن میں سے اکثر کو شکر گذار نہ پائیگا فرمایا یہاں سے پھٹکارا اور دھتکارا ہوا نکل جا ان میں سے

تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿۱۸﴾ وَيَا آدَمُ اسْكُنْ أَنتَ

جو تیری پیروی کرے گا میں تم سب کے (اے سردار شیطان) جہنم کو بھر دوں گا (اور حکم ہوا) اے آدم تو اور تیری بیوی باغ میں رہو

وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ

جہاں کہیں سے چاہو کھاؤ مگر اس درخت کے قریب نہ جاؤ

اور لیاقتوں اور قابلیتوں کی وجہ سے ہوتا ہے برعکس اس کے جن قوموں پر زوال آتا ہے وہ بھی اُن کی خاص خاص غفلتوں عیبوں اور بدعملیوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ایک کو بڑھانا اور ایک کو گھٹانا خداوند عالم کا کام ہے چنانچہ اُس کا نام اَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوسُ مَالِكُ الْمُلْكِ۔ سَرِيعُ الْحِسَابِ شَدِيدُ الْعِقَابِ، خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ہیں زمین و آسمان اُسی کے ملک ہیں ہر ایک ذرہ اور ہر ایک ادنیٰ و اعلیٰ شے پر اُس کا حکم ہے وہ جس قوم کو چاہتا ہے غالب اور حکمراں بنا دیتا ہے اور جسکو چاہتا ہے مغلوب اور محکوم کر دیتا ہے اُس کے منشار کے بغیر کوئی مالک بن سکتا ہے نہ مملوک نہ حاکم بن سکتا ہے نہ محکوم نہ عزیز ہو سکتا ہے نہ ذلیل۔

ان تصرفات الٰہیہ کی تشریح سے قرآن مجید بھرا ہوا ہے جیسا کہ ایک جگہ فرماتا ہے قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَن تَشَاءُ وَتَنزِعُ الْمُلْكَ مِمَّن تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَن تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَن تَشَاءُ ۖ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۳ کہہ اے خداوند ملک کے مالک تو جس کو چاہتا ہے ملک دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے ملک چھین لیتا ہے اور جسکو چاہتا ہے عزیز کرتا ہے اور جسکو چاہتا ہے ذلیل کر دیتا ہے تیرے ہاتھ میں بھلائی ہے اور تو ہر شے پر قادر ہے۔ اس آیت شریفہ سے صاف ظاہر ہے کہ شاہنشاہ حقیقی خداوند کریم ہے پھر جسکو چاہتا ہے وہ دنیا میں حاکم یا بادشاہ بنا دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے حکومت اور بادشاہی کو چھین لیتا ہے مگر یہ تغیر و

سلہ اس آخری بعث کے علاوہ ایک دنیاوی بعث بھی ہے جس میں خدا کے پاک بندے شیطانی تسلط سے محفوظ ہو جاتے ہیں جن کی نسبت قرآن مجید فرماتا ہے اِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ ۱۴ میرے بندوں پر (اے شیطان) تیرا کوئی غلبہ نہیں بلکہ اُن کی حالت یہ ہے مُوتُوا قَبْلَ اَنْ تَمُوتُوا موت سے پہلے مر جاؤ۔ جب انسان خدا کی یاد اور فرمانبرداری میں ہلاک ہو جاتا ہے اُس وقت اُس کو خدا کی طرف سے ایک پاک زندگی ملجاتی ہے۔ جسکا نام بقا اور لقاہے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً ۹۷ ہم اسکو ایک پاک زندگی سے زندہ کرتے ہیں۔ سلہ فوق یعنی اوپر کیطرف سے آنا نہیں ظاہر کیا۔ بس اوپر کیطرف یعنے خدا وند عالم سے تعلق پیدا کرنا چاہیئے

۱ تاکہ انسان شیطانی مکروں سے بچ جائے اور من اللہ کی شانتعلق رکھنے سے یہ بات آسانی حاصل ہو سکتی ہے۔ ۱۲

فتكونا من الظلمين ﴿١٩﴾ فوسوس لهما الشيطن ليبدي لهما ما وري

ورنہ ظالم ہو جاؤ گے پس شیطان نے اُن دونوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالا تاکہ اُن دونوں کی

عنهما من سواتهما وقال ما نهكما ربكما عن هذه الشجرة الا ان تكونا

شرمگاہوں میں سے جو چھپا ہوا تھا اُن پر ظاہر کر دے اور کہا کہ تم دونوں کو تمہارے رب نے اس درخت سے منع نہیں کیا مگر اس وجہ سے کہ تم دونوں

ملكين او تكونا من الخلدين ﴿٢٠﴾ وقاسمهما اني لكما لمن النصحين ﴿٢١﴾

فرشتے ہو جاؤ یا ہمیشہ رہنے والوں میں سے نہ بن جاؤ اور اُن دونوں سے قسم کھا کر کہا کہ میں تم دونوں کا خیر خواہ ہوں

فدلهما بغرور فلما ذاقا الشجرة بدت لهما سواتهما وطفقا يخصفن عليهما

پس شیطان نے اُن کو دھوکہ دیکر مائل کیا اور جب درخت (ممنوعہ) کا پھل چکھ لیا تو اُن پر اُن کی شرمگاہیں ظاہر ہوئیں تب دونوں باغ کے پتے

من ورق الجنة وناديهما ربهما الم انهكما عن تلكما الشجرة واقل

لگا کر چھپانے لگے اُن کے رب نے دونوں کو پکار کر کہا کیا میں نے تم دونوں کو اس درخت سے منع نہ کیا تھا اور دونوں کو تبلا نہ

تبدل جبر یا ظلم کے طریق پر نہیں ہوتے بلکہ اللہ کے ہاتھ میں ایسی بھلائی ہے جو بذات خود بھلائی اور اپنے نتیجہ میں بھلی ہے لیکن خاص خاص قانون اور قاعدے اُس رب العالمین نے مقرر فرما دیئے ہیں جو حکومت اور عزت حاصل کرنیکے واسطے علیحدہ ہیں اور ماتحتی و ذلت حاصل کرنیکے علیحدہ - اسی طرح ہر شے کی ایک تقدیر مقرر فرمائی گئی ہے اور جو کچھ اُسکی تقدیر ہے وہ بھلائی کیواسطے ہے پس جب ایک قوم کو خداوند کریم بادشاہی عطا فرماتا ہے تو فی الحقیقت وہ قوم اُسی قابل ہوتی ہے اور اسی میں اس کی بہترائی ہوتی ہے برعکس اس کے جب کسی قوم کو وہ محکوم بناتا ہے تو فی الحقیقت وہ قوم اُسی قابل ہوتی ہے اور اسی میں اُس کی بہترائی ہوتی ہے - اس کی ایسی مثال ہے جیسے کہ ایک نہایت ہی لائق نیک دل اور خیر خواہ اُستاد اپنے شاگردوں کیساتھ ایک وقت بڑی نرمی کا سلوک کرتا ہے اور ایک وقت سختی کا یا دانشمند والدین ایک وقت اپنی اولاد سے محبت اور پیار کرتے ہیں اور ایک وقت اُس کی اصلاح کیواسطے دھمکاتے ہیں یا ایک کیمسٹ ایک وقت عمدہ دھاتوں کو بڑی احتیاط سے رکھتا ہے اور ایک وقت اُن کو نکھارنے یا مختلف صورتوں میں ڈھالنے کیواسطے آنچ دیتا ہے - اب اگر ہم موجودہ قوموں کیطرف جو ہماری نظروں کے سامنے ہیں غور سے دیکھیں تو اس تقدیر الہٰی اور سنت اللہ کی صاف تصدیق ہوتی ہے - چنانچہ ایک طرف تو وہ قوم ہے جو حکمراں ہے وہ محنت کش علم دوست باہنر باکمال اور روز افزوں ترقیات کرنیوالی ہے اُس کی دانائی ہوشیاری - دیانت اور راست روی ہر قسم کی فتوحات کا باعث ہو رہی ہیں - یعنی ملکی معاملات میں ہنر میں تجارت میں اور ہر ایک فن میں وہ فتحیاب اور خوشحال ہے دوسری طرف وہ قوم ہے جو محکوم ہے یہ قوم نہایت ہی سست آوارگی پسند بے علم بے ہنر اور بے سر و سامان ہے اُس کی بد علمی جہالت بیدیانتی اور ناراستی ہر قسم کی ذلت اور خواری کا باعث ہو رہی ہے نہ ملکی لیاقت ہے نہ کوئی ہنر ہے نہ کوئی تجارت الغرض ہر طرح سے نکمی بیکار اور ذلیل و خوار ہے مگر غصہ تکبر رعونت خود نمائی اور زود رنجی اپنے حال کو لئے ہوئے کئی درجہ بڑھی ہوئی ہے ایسی پست اور ذلیل اور تنگ حالت میں بھی خانہ جنگیوں اور بیہودہ شیخیوں کا کچھ انتہا نہیں اور ایسا علتیں جو انسان کو محنت اور کسب کمال سے دور رکھتی ہیں نہایت رواج اور رونق پر ہیں - مثلاً حقہ افیون - تاش - شطرنج - مرغ - بٹیر - پتنگ - قمار بازی اور تماش بینی وغیرہ - ایک ذلت اور خواری تو پہلے سے موجود ہے پھر بیہودہ عادات اور رسوم کی وجہ سے اُس کو اور بڑھاتے جاتے ہیں اگر ایک دانشمند انسان اُن کیطرف نظر کرے

لَكُمَا إِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿٢٢﴾ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ

نہ دیا تھا کہ شیطان تم دونوں کا دشمن خدا سے کاٹنے والا ہے — بولے اے ہمارے رب ہم نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا

تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخٰسِرِينَ ﴿٢٣﴾ قَالَ اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ

اگر تو ہم کو نہ بخشے اور رحم نہ کرے تو ہم ضرور زیاں کاروں میں سے ہو جاوینگے — فرمایا تم یہاں سے بعض بعض کے دشمن ہو کر

عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلٰى حِينٍ ﴿٢٤﴾ قَالَ فِيهَا تَحْيَوْنَ

نکلو — تمہارے واسطے زمین میں ہی جائے قرار ہوگی اور ایک وقت تک صورت گذران — فرمایا تم اسی میں زندہ

وَفِيهَا تَمُوتُونَ وَمِنْهَا تُخْرَجُونَ ﴿٢٥﴾ يٰبَنِي آدَمَ قَدْ أَنزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُوَارِي

رہو گے اور اسی میں مرو گے اور اسی سے نکالے جاؤ گے — اے بنی آدم ہم نے تمہاری طرف لباس نازل کیا ہے جو تمہارے ستروں کو

تو یہی خیال پیدا ہوتا ہے کہ یا تو ایسے لوگ بالکل ناپید ہو جائینگے یا روز بروز ذلیل پر ذلیل ہوتے جائینگے کیونکہ اُن کو اپنی مفلسی اور خواری پر کوئی عبرت نہیں اور کوئی ہمت یا آرزو محنت اُٹھانے اور اصلاح کرنے کی نہیں ساتھ ہی یہ بھی صاف سمجھ میں آجاتا ہے کہ اِس قوم کیواسطے ذلت اور تنگی ہی مناسب اور موزوں ہے۔ کیونکہ اگر ایسے لوگوں کو حکومت یا دولت میسر آجاوے تو سوائے اِس کے کہ سخت درجہ کے حرامکار عیاش اور بدمعاش ہو جائیں اور کوئی امید اُن سے نہیں ہو سکتی چنانچہ ہمیشہ دیکھا جاتا ہے کہ جب کبھی آوارہ گردوں بے ہنروں اور بے علموں کے ہاتھ میں حکومت یا دولت آجاتی ہے تو پکے بدمعاش بے حیا متکبر بے مروت سنگدل اور ظالم بنجاتے ہیں۔ سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ کا ایک قول اُن پر خوب صادق آتا ہے ؎ گربہ مسکین اگر پر داشتے ۔ تخم گنجشک از جہاں بر داشتے ✤ فی الحقیقت تنگی اور خواری ایسے آوارہ گردوں بے علموں اور بے ہنروں کیواسطے عین بھلائی ہے جو اُن کو فسق و فجور اور ظلم و فساد سے بہت کچھ بچائے رکھتی ہے یہی سر ہے کہ الفاظ خداوندی میں تُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ کیساتھ بِيَدِكَ الْخَيْرُ لگا ہوا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ ذلت سے بھی ایک اصلاح مقصود ہوتی ہے پھر اگلے الفاظ میں اِس کی تشریح اِسطرحپر فرمائی ہے کہ خداوند ہر شئے کی تقدیر مقرر کرنیوالا ہے پس دانشمند وہ ہے جو دوسروں کی ذلت سے عبرت پکڑے نادان وہ ہے جو اپنی ذلت سے سمجھے اور جاہل مطلق وہ ہے جو نہ دوسروں کے حال سے نصیحت پکڑے اور نہ اپنے حال سے۔ دانشمند منصف مزاج حکام کی سزا فی الحقیقت خیر ہوتی ہے خود مجرم کیلئے اِسطرحپر کہ آیندہ کو سزا کے بعد صلاحیت اختیار کرے اور دوسروں کیلئے اِسطرحپر کہ وہ اُسکے شر سے بچیں اور عبرت پکڑیں اِسیطرحپر اُس مالک الملک احکم الحاکمین کی ہر ایک سزا فی الحقیقت خیر ہے کاش کوئی سمجھے اور عبرت پکڑے پس یاد رکھو کہ تمام مصیبت اور ذلت ہمارے عملوں کا نتیجہ ہوتی ہے اور تمام حکومت اور عزت اللہ کریم کا فضل اور کبھی کسی انسان یا کسی قوم کے حالات میں بُرا یا بھلا انقلاب پیدا نہیں ہوتا جبتک وہ خود اپنے حال کو نہ بدلے إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ ۱۲ تحقیق اللہ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جبتک وہ اپنے نفسوں کے حال کو نہ بدل لے ذلت اور تنگی کا علاج سوائے اِس کے کوئی نہیں کہ اپنی سستیوں غفلتوں اور بدکاریوں پر نظر ڈالکر اُن سے توبہ کی جاوے تمام فضول عادتوں اور واہیات رسموں کو جو کسب علوم و فنون میں حارج ہیں ترک کیا جاوے اللہ کریم کے احکام کی پوری پوری اطاعت کیجاوے عجز و نیاز کے ساتھ معافی اور مغفرت کی دعائیں مانگی جائیں اور ہر ارادہ اور ہر فعل میں اُسکی خوشنودی کو مقدم کیا جاوے الغرض اصلاح اعمال

سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ؕ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ

ڈھانپتا اور موجب زینت ہے اور جو خدا ترسی کا لباس ہے وہی بہتر ہے یہ اللہ کی آیتوں میں سے ہے تاکہ تم عمل کرو

يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۲۶﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ

اے بنی آدم تمکو شیطان بہکا نہ دے جیسا کہ تمہارے ماں باپ کو باغ سے نکال دیا

يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ؕ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا

اور دونوں سے اُن کا لباس اُتروا دیا تاکہ اُن کی شرمگاہیں اُن کو دکھا دے تحقیق وہ اور اُسکا قبیلہ تم پر ایسی جگہ سے دیکھتے ہیں جہاں سے تم اُن کو

تَرَوْنَهُمْ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَاِذَا فَعَلُوْا

نہیں دیکھتے۔ ہم نے شیطانوں کو اُن لوگوں کا رفیق بنایا جو ایمان نہیں لاتے اور جب کوئی ناجائز

فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ

بات کریں تو کہدیتے ہیں کہ ہمنے اپنے باپ دادوں کو اسی پر پایا تھا اور اللہ نے ہمکو یہ حکم دیا اُن کو سنا دے کہ اللہ ناجائز باتوں کا حکم نہیں دیتا

بِالْفَحْشَآءِ ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾ قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۟ وَاَقِيْمُوْا

کیا اللہ پر وہ باتیں بناتے ہو جو تم جانتے نہیں ہو اُن کو کہدے کہ میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ہے اور

وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ؕ كَمَا بَدَاَكُمْ

یہ کہ ہر نماز کے وقت اپنے منہ سیدھا کر لیا کرو[۵۲] اور اُسی کیواسطے دین خالص کر کے اُس کو پکارا کرو جیسا کہ پہلے تمکو پیدا کیا ویسا[۵۳]

منزل ۲

اور توبہ وہ ہے کہ تمام طریقوں پر ثابت قدم ہونا چاہئے ورنہ کوئی ٹھکانا نہیں قرآن مجید فرماتا ہے وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ۱۳ اور جب اللہ کسی قوم کیساتھ برائی کا ارادہ کرتا ہے پس اسکو کوئی رد نہیں کر سکتا اور اللہ کے سوا اُن کا کوئی والی بھی نہیں بن سکتا۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ کریم کا کوئی فعل ظالمانہ طریق پر نہیں ہوتا جیسا کہ خود قرآن کریم اس مسئلہ کی بار بار تشریح فرماتا ہے وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۱۵۱ تحقیق اللہ اپنے بندوں پر ظلم کرنیوالا نہیں ہے بندہ کے لفظ سے کوئی شخص خصوصیت کا اشتباہ نہیں کرے کیونکہ ایک اور آیت میں اس طرح پر فرمایا ہے وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ۱۰۸ اللہ ایسا نہیں ہے کہ جہانوں پر ظلم کا ارادہ کرے۔ گویا کہ ظلم تو درکنار عالم کی کسی شے پر ظلم کا ارادہ بھی نہیں کرتا یہ اُس کی شان سے بعید ہے ہاں ظالموں بدکاروں اور نافرمانوں کو صلاحیت اور بہبودی کا راستہ نہیں دکھاتا اُن کی نسبت اُس کے یہ قانون ہیں۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۵۱ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۶۳ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۶۷ بلکہ شریروں نافرمانوں اور بدکاروں کے مقابلہ اُس کے نام یہ ہیں۔ سَرِيْعُ الْحِسَابِ۔ شَدِيْدُ الْعِقَابِ۔ شَدِيْدُ الْمِحَالِ۔ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک شریر النفس بدکار انسان بہت کچھ عروج حاصل کر لیتا ہے اور نہایت تکبر اور فخر کی حالت میں زندگی بسر کر لیتا ہے۔ اول تو دنیاوی جاہ و حشم جسکے ساتھ شرارت و تکبر اور بدکاری شامل ہو اُس سرور حقانی کے مقابلہ میں کچھ حقیقت ہی نہیں رکھتا جو سچے خدا پرست کو فراخی اور تنگی کی حالت میں برابر حاصل رہتا ہے دوم شریر النفس اور ظالم انسان کا

[۵۲] یعنی شریر النفس۔ شریعت سے ہٹا دینے والے۔ اخلاص اور معدوستی کرنے میں بہکانے والے لوگ جو ہمارا انسان ایسوں کو دوہ کریں تاکر خراب ہو جاوے اسلئے اللہ کریم

* اُن کی علامتیں بتلاتا ہے کہ اول تو وہ ایمانوں اور بد دینوں کی صحبت میں زیادہ دور رہتے ہیں اور دوسرے جب اُنکو کسی شرارت یا بدعت یا خلاف شرع امر سے روکا جائے تو کہدیا کرتے ہیں کہ ہمارے باپ دادا اسی پر چلتے آئے تو سوم یہ کہ ایسی واہیات اور ناجائز باتوں کی نسبت کہدیا کرتے ہیں کہ خدا نے ایسا حکم دیا ہے [۵۲] توجہ و مت وجہ سے مراد خلوص نیت اور توجہ الی اللہ ہے کبھی ہو سکتے ہیں [۵۳] یعنی ہر کسی کیلئے نئے سرے سے پیدا کیے جاؤ گے

تَعُوْدُوْنَ ﴿٢٩﴾ فَرِيْقًا هَدٰى وَفَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ۭ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا

ہی تم دوبارہ ہو گے۔ ایک فریق کو ہدایت کی اور ایک پر گمراہی حق ہو گئی کیونکہ انہوں نے اللہ کو

الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٣٠﴾ يٰبَنِيْٓ

چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا کارساز بنا لیا اور گمان یہ کرتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں اے اولاد

اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا

آدم ہر ایک نماز کے وقت آراستہ ہو جایا کرو[1] اور کھاؤ پیو اور خطاکاری مت کرو تحقیق اللہ

يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿٣١﴾ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ

خطاکاروں کو دوست نہیں رکھتا۔ پوچھ کہ اللہ کی آرایش جو اُسنے اپنے بندوں کیواسطے پیدا کی ہے اور رزق میں سے طیب

ع ۳ ۱۰

دل حقیقتاً کبھی مطمئن نہیں ہوتا۔ سوئم ظاہری حشمت اور حکومت اُس کی بے ایمانی و بدکاری کو اور بڑھاتی اور آخر کار سخت رسوائی اور ذلت اور ہلاکت کا موجب ہو جاتی ہے اسیواسطے کوئی دانشمند جو حقیقی سعادت سے کچھ بھی حصہ رکھتا ہے بدکاروں اور ظالموں کی عارضی وجاہت اور حشمت کو ہمیشہ نظر حقارت سے دیکھتا اور کبھی ان کے عملوں کیطرف مائل نہیں ہوتا چہارم ظالموں اور بدکاروں کا عروج بہت ہی تھوڑی دیر رہتا ہے۔ چنانچہ اللہ کریم اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب فرما کر ظالموں کی نسبت اسطرح فرماتا ہے وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ؕ۱۳ تو ہرگز یہ گمان نہ کر کہ اللہ ظالموں کی کرتوتوں سے غافل ہے۔ پھر فرماتا ہے۔ اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ؕ۱۸ کیا ہمنے پہلوں کو ہلاک نہیں کر دیا پھر اُن کے بعد دوسروں کو نہیں لائے۔ ہم مجرموں کیساتھ ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔ پھر فرماتا ہے فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ؕ۱۰ پس نظر کر اور دیکھ کہ ظالموں کا انجام کیسا ہوتا ہے۔ پھر فرماتا ہے وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ؕ۱۸۵ دنیا کی زندگی تو محض دھوکہ کا سامان ہے وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ؕ۱۲۸ اور آخر کار کامیابی اور فلاح متقین کیواسطے ہے وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ ؕ۱۸ ہاں جو چیز لوگوں کو نفع دیتی ہے وہ زمین میں قایم رہتی ہے اس آیت شریفہ سے صاف ظاہر ہے کہ جو مفید خلائق چیز ہوتی ہے خواہ وہ کوئی کتاب ہو یا کل ہو یا دوا ہو وہ زمین میں دیرپا رہتی ہے ایسا ہی جو قوم محسن اور مفید خلائق ثابت ہوتی ہے اسکو عروج دیا جاتا ہے اور جب تک وہ قوم خیر خواہی پر ثابت قدم رہتی ہے اُسکا اقبال قایم رہتا ہے اور جب نفسانیت اور ظلم غالب ہو جاتے ہیں تب زوال کے آثار شروع ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ محسنوں کی ترقی اور مقبولیت کی نسبت قرآن کریم ایک اور جگہ فرماتا ہے اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ؕ۵۶ تحقیق اللہ کی رحمت محسنوں سے قریب ہے۔ پھر فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ؕ۱۲۰ اللہ محسنوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ پھر فرماتا ہے وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ؕ۱۴۷ اللہ شاکر اور علیم ہے پھر فرماتا ہے يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ؕ۲۷۶ تحقیق اللہ صدقات کو بڑھاتا اور سود کو مٹاتا ہے۔

منزل ۲

[1] حسب حیثیت خود آراستہ و پیراستہ ہو کر مساجد میں جمع ہوا کرو کم از کم اسقدر لباس ہوتا تو فرض ہے جو ستر ہو سکے یعنی عورت میں سوائے ہاتھ پاؤں اور منہ کے کل جسم ڈھکا ہو اور مرد میں ناف سے گھٹنوں تک۔ جہاں تک ہو سکے نہا دھو کر خوشبو لگا اور نفیس کپڑے جو سانی میسر آ سکیں وہ اور بہتر ہیں اس میں رسوم جاہلیہ کی تردید ہے جیسا کہ بعض قبایل عرب برہنہ ہو کر طواف کعبہ کرتے تھے۔ اور عورتیں بھی رات کو برہنہ طواف کرتی تھیں سمجھتے تھے کہ ان کپڑوں میں ہم گناہ کرتے ہیں اس لئے ان کپڑوں میں طواف جائز نہیں اور دنوں میں گوشت وغیرہ اچھی غذا نہیں کھاتے تھے۔ بلا ضرورت کھانا کھاتی خوش مزہ

* چیز دکھ والے کو ملا کر مزہ کر لیتے ہیں ابھی ہندوستان میں اس وحشیانہ بے حیائی کا نمونہ موجود ہے مثلاً پارس جیو کے تیرتھ پر فقیر بند دیا مرد کیا عورت سب برہنہ طواف کرتے ہیں اور تعجب یہ ہے کہ معتکفین کل مسلمان ہیں اور زیارت شیو جی کی ہوتی ہے جو اس مقصود سے یاد رکھتے ہیں جو عورت لوطی سوفت دیکھے ہے سب [illegible] اپنی قبر کو نیند تک اور ملتی ہیں۔

مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ

چیزیں کس نے حرام کر دیں - انسے کہدے کہ وہ دنیاوی زندگی میں یہ اُن لوگوں کیواسطے ہیں جو خدا کو مانتے ہیں اور قیامت کے دن خالصۃً انہیں کیواسطے ہونگی

كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿۳۲﴾ قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ

اسیطرح ہم آیتیں علم والی قوم کیواسطے مفصل بیان کرتے ہیں کہہ کہ میرے رب نے بدکاریوں کو حرام کیا ہے خواہ اُن میں سے ظاہر ہوں یا پوشیدہ

مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَنْ تُشْرِكُوا بِاللَّهِ

اور گناہ کو اور ناحق کی بغاوت[1] کو اور اس بات کو کہ اللہ کے ساتھ شریک کرو جسکے واسطے اُسنے کوئی دلیل نہیں نازل

مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿۳۳﴾ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ

فرمائی اور اس بات کو کہ اللہ پر ایسی باتیں کہو جو تم جانتے نہیں ہو اور ہر ایک اُمت کیواسطے[2] ایک

چہارم وہ اسمائے الٰہی جو اصلاح نفس اور رفع انسانی کے متعلق ہیں

فی الحقیقت اللہ کریم کا ہر ایک اسم مبارک انسان کیواسطے اصلاح نفس اور ترقیات کا موجب ہے یہ تقسیم محض تسہیل بیان کیواسطے کی گئی ہے اِس تقسیم میں سب سے اعلیٰ درجہ پر دو اسمائے الٰہی ہیں ایک رحیم اور ایک مالک یوم الدین اِن کے بعد اور اسمائے ہیں - مثلاً غفار - ستار - تواب شکور - سمیع الدعا - علیم - خبیر - سمیع - بصیر - علام الغیوب - رقیب - حسیب - شہید - وکیل - رفیق المومنین - محب المتقین - ولی الصالحین شدید العقاب - مخزی الکافرین - ہادی المومنین - سریع الحساب - اب ذیل میں چند اسمائے الٰہی کی حقیقت اور اُن کے خواص بیان کئے جاتے ہیں - **الرحیم** یہ وہ اسم الٰہی ہے جسپر انسان ضعیف بنیان کی تمام امید اور کامیابی منحصر ہے یہی تو وہ اسم ہے جو جمیع طالبوں کو اپنی کمال رحمت اور محبت سے اپنی طرف ایسا کھینچ لیتا ہے کہ تمام دنیا اور اُس کی لذات نظروں میں سراسر ہیچ اور بے پوچ ہو جاتی ہیں یہی تو وہ چشمہ حیات ہے جو گنہگاروں کی میل کچیل اور گرد و غبار کو ایک دم میں جب چاہے صاف کر ڈالتا ہے - تمام عاشقان الٰہی کا عشق رحمت کے ہی کرشمہ سے شروع ہوتا ہے تمام سالکوں کی منزلیں اِسی کی یاری اور غمگساری سے طے ہوتی ہیں - تمام عارفوں کا عرفان رحمت الٰہی سے ہی چمک اُٹھتا اور بیحد ترقیات حاصل کرتا ہے رحمت الٰہی کے بغیر کوئی انسان ایک دم کیواسطے بھی الٰہیات کے رستہ پر قائم نہیں رہ سکتا **علیم و خبیر و سمیع و بصیر** یہ وہ اسمائے الٰہی ہیں جو انسان کو بتلاتے ہیں کہ خداوند کریم سب کچھ جانتا ہے تیرے ہر ایک فعل کو دیکھتا ہے تیرے ہر ایک کلام کو سُنتا اور تیرے ہر ایک ارادہ سے خبردار ہے - جو کچھ ارادہ تیرے دل میں پیدا ہوا یا ہوگا اُسکی خبر بھی رکھتا ہے - پھر اپنے بُرے ارادوں اور بُرے فعلوں کو انسانوں سے چھپانا سخت نادانی ہے - اُس شخص کا اپنے اللہ کریم پر کیا ایمان ہے جو رشوت یا چوری یا جھوٹ یا زنا کو دنیا سے چھپاتا ہے - اور خوف کھاتا ہے مگر اُس علام الغیوب عالم الغیب والشہادت کا کچھ خوف

[1] امام حسین تعالیٰ عنہ پر بغاوت کا جرم لگانا سراسر باطل ہے کیونکہ آپنے شروع سے بیعت ہی نہیں کی تھی نہ کر دا دوں کو - بغاوت کا جرم سلطان ماننے کے بعد عاید ہو سکتا ہے - عبد اللہ بن زبیر نے مقابلہ پر جیتک

[2] سلطنت کی[2] یعنی ہر قوم کے قیام اور عروج کیواسطے ایک وقت ہوتا ہے چنانچہ تاریخ عالم پر نظر ڈالنے سے ہر زمانہ کی خبر سے شہادت ملتی ہے کہ صدہا قومیں کچھ عرصہ بعد عروج پر پہنچیں اور بعض نے روز زوال نے اُن کو نیست یا پست کر دیا - ہر انسان کی عمر میں تدابیر سے کمی بیشی ہو سکتی ہے جیسا آیات ذیل سے ثابت ہے وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُعَمَّرٍ وَلَا يُنْقَصُ مِنْ

عُمُرِهِ إِلَّا فِي كِتَابٍ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ صلہ رحمی خدا ترسی حسن خلق اور سلوک ہمسایہ سے عمر بڑھتی ہے اور دعا اُن کو قضا رد سکتی ہے۔

منزل ۲

أَجَلٌ فَإِذَا جَآءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُونَ ﴿۳۴﴾

ہے پس جب اُن کا وقت آجاتا ہے تو وہ نہ ایک گھڑی دیر کرتے ہیں اور نہ جلدی

يٰبَنِيٓ اٰدَمَ إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَمَنِ اتَّقٰى وَ

اے بنی آدم تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول ضرور ضرور آیا کرینگے جو تم پر میرے احکام بیان کیا کرینگے پس جو خدا سے ڈرے گا

أَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا

اور اصلاح کرے گا پس ان پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہونگے اور جو ہماری آیتوں کو جھٹلاویں اور اُن سے تکبر کرینگے

عَنْهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۶﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى

یہی لوگ صاحب دوزخ ہیں وہ اُس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں پس اُس شخص سے زیادہ ظالم کون ہے جو

نہیں کرتا۔ کیا اُس کے خیال میں دنیا کی ذلت اور دنیا کا عذاب صحیح ہے مگر عاقبت کی ذلت اور عاقبت کی رسوائی کوئی چیز نہیں فی الحقیقت یہ سخت بے ایمانی اور کفر ہے کہ انسان دنیا کے حساب کا خوف کرے اور اپنے بُرے ارادوں اور فعلوں کو اُس سے چھپاوے مگر اُس علیم و خبیر و سمیع و بصیر کی کچھ بھی پروا نہ کرے۔ ان اسمائی کی تفصیل قرآن مجید نے بڑے شدومد اور بار بار کی تکرار کیساتھ فرمائی ہے کیونکہ ان اسماء پر واقعی ایمان اور یقین ہونا تزکیہ باطن اور راستبازی کی بنیاد ہے ایک جگہ فرماتا۔ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۳ اور اللہ بندوں کو دیکھنے والا ہے اس آیت شریف میں بندوں کو تنبیہہ فرمائی ہے کہ تم کس سے چھپتے ہو تمہارا اللہ تمہیں دیکھ رہا ہے تم کیسے بندے ہو کہ مخلوق سے ڈرتے ہو پر خالق سے بے خوف ہو پھر فرماتا ہے وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ۳ اللہ تمہارے عملوں پر شاہد ہے اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۳ تحقیق اللہ اُن کے عملوں پر محیط ہے پھر فرماتا ہے وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ۵ اللہ جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو۔ پھر فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۳ تحقیق اللہ دلوں کی کیفیت جانتا ہے۔ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ۹ کیا اُن کو علم نہیں ہے کہ اللہ اُن کے بھید اور مشورہ کو جانتا ہے پھر فرماتا ہے عٰلِمِ الْغَيْبِ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۲۲ چھپی اور ظاہر باتوں کے جاننے والا ہے۔ تیرے رب سے زمین و آسمان میں ایک ذرہ برابر بھی کچھ چھپا ہوا نہیں اور نہ اس سے کوئی چھوٹی چیز اور نہ کوئی بڑی چیز ایسی ہے جو کتاب مبین میں نہ ہو۔ پھر قرآن کریم میں اُس کے نام علیم و حکیم۔ علیم و خبیر۔ سمیع و بصیر۔ سمیع و علیم۔ علیم و حکیم اور حکیم و خبیر بار بار آئے ہیں۔ تاکہ یہ مسئلہ انسان کو خوب یاد ہو جائے۔ اور بار بار کی تعلیم و تلقین سے عملی طاقت پیدا کر کے تمام ریا کذب اور افترا کو دلوں سے دور کر دے مگر افسوس کہ قرآن کا با معنی پڑھنا اُسکے احکام پر نظر رکھنا اور عملی حالتوں کو اُس کے مطابق بنانا قریب قریب معدوم ہو گیا محض نقالی کا پیرایہ رہ گیا ہے خوش الحانی سے زیادہ کوئی مذاق قرآن کریم کیساتھ نہیں رہا چھوٹے بچوں کو مکتبوں میں بے معنی قرآن پڑھا دیتے یا تبرکاً بے معنی تلاوت کرتے ہیں۔ یا بغرض ثواب نمازوں اور نفلوں میں پڑھتے ہیں اور سنتے ہیں مگر اُس کے معنوں اور مطالب کیطرف کبھی خیال نہیں کیا جاتا۔ پھر قرآن کے مطابق اعمال کیسے ہوں کیسے وہ تمام ایمانی اور عملی ناپاکیاں دور ہوں جن کو دور کرنیکے واسطے قرآن نازل ہوا۔ اور جنکے خلاف بار بار نہایت شدومد کیساتھ پکارتا ہے اور کسطرح وہ ایمانی انوار اور عملی خوبیاں پیدا ہوں جن کا اُسنے بیڑا اُٹھایا ہے۔ دنیا کو اپنی بدکاریوں کی وجہ سے سکو ننگے کی نہایت بنا دیا ہے۔ قرآن مجید فرماتا ہے کہ یہودیوں کی نماز محض

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۭ اُولٰۗىِٕكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ۭ حَتّٰٓي

اللہ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلاوے ان لوگوں کو نوشتہ (تقدیر) میں سے ان کا حصہ پہنچ جائیگا یہاں تک

اِذَا جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ

کہ جب ان کے پاس ہمارے رسول آئے کہ ان کو وفات دیں اور پوچھا کہاں ہیں جن کو تم اللہ کے سوا پکارا کرتے تھے

قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ۝۳۷ قَالَ ادْ

انہوں نے کہا کہ وہ ہم سے دور چلے گئے اور اپنے نفسوں پر گواہی دی کہ وہ منکر تھے (فرشتوں نے) کہا

خُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِي النَّارِ ۭ كُلَّمَا دَخَلَتْ

تم بھی انہیں گروہوں میں داخل ہو جاؤ جو تم سے پہلے جن وانس میں سے آگ میں داخل ہو چکے ہیں جب کبھی ایک

اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ۭ حَتّٰٓي اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ

امت اس میں داخل ہوئی اپنی بہن پر (یا اس پر) لعنت کی یہاں تک کہ جب سب کے سب اس میں متواتر گرے پچھلوں نے پہلوں کی نسبت کہا اے ہمارے

منزل ۲

سنگینیاں اور تالیاں بجانی رکھی ہیں۔ اب مسلمانوں کو دیکھئے کہ انہوں نے قرآن کریم کو محض الفاظ کا سامان بنا لیا ہے۔ جیسا کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے قرآن کریم میں الفاظ ہیں یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ مَھْجُوْرًا ۲۵ ع ۳ میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو مہجور بنا لیا۔ پھر ایک اور جگہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ قرآن کے الفاظ ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترتے پھر فرماتا ہے کہ کیا قرآن پر تدبر کرتے ہی نہیں کیا دلوں پر قفل لگ گئے ہیں پھر فرماتا ہے کہ اس میں تو نصیحتوں کا تذکرہ ہے پس جو چاہے نصیحت پکڑے۔ افسوس کہ مسلمانوں کو الفاظ اور قرآنی احکام کی کوئی پرواہ ہی نہیں رہی۔ دنیا میں کسی کتاب پر ایسے پردے نہیں ڈالے گئے اور کسی کتاب کے معنوں سے ایسی نفرت نہیں کی گئی جیسا کہ قرآن کریم کا حال ہو رہا ہے۔ کتاب کی یہ بڑی ذلت ہوتی ہے کہ اس کے معنوں اور مطلب کا کچھ خیال نہ کیا جائے مگر مسلمانوں نے قرآن کو ایسا ہی جیل کر دیا گویا کہ اس کا کوئی لفظ اس قابل نہیں ہے کہ اسکو سمجھیں اور اس سے فائدہ اٹھائیں اور اس پر عمل کریں۔ باوجودیکہ قرآن کا بامعنی پڑھنا ایسا آسان ہے کہ دنیا میں کوئی کتاب ایسی آسان نہیں۔ اس مسئلہ کو ہم نے مفتاح القرآن میں خوب واضح طور پر ثابت کر دیا ہے کہ جن جن ملکوں میں اسلام پھیلتا گیا ہے فضل الٰہی سے ان ملکوں میں قرآنی لغت اس کثرت سے رائج ہوتے گئے ہیں کہ مادری زبان کا جزو اعظم بن گئے ہیں۔ یہاں تک کہ ہندوستانی کیواسطے اردو زبان ایسی آسان نہیں جیسا کہ قرآن کریم کا فہم ہے۔ چونکہ قرآن کے مطلب اور معنوں سے لوگوں کو نفرت ہو گئی ہے اس لئے **مفتاح القرآن** نے ابھی تک کوئی قبولیت حاصل نہیں کی مگر دنیا کہاں تک قرآن کو چھپائیگی اللہ تعالیٰ خود اسکا محافظ ہے اور اب وہ وقت قریب ہے کہ قرآن مجید بڑے زور وشور کے ساتھ دنیا کو اپنا اصل جلوہ دکھاوے۔ اور تمام مغایرت و مخالفت دور ہو کر اس کا مذاق اور عشق دلوں میں بھر جاوے پر بڑا ثواب ان کو ملیگا جو اس عام تنفر کے زمانہ میں اس کی طرف نظر کریں اور محبت وخلوص کا جوش دکھلاویں پس اے خوش قسمتو اٹھو **مفتاح القرآن** اور **تذکرۃ القرآن** کو ایک نظر دیکھو پھر تمہیں معلوم ہو جائیگا کہ قرآن کیا چیز ہے اور مسلمان کیسے غافل اور محجوب پڑے ہوئے ہیں۔۔۔ اٹھو زیادہ سونا ہلاکت ہے۔ زمانہ نازک ہے سوائے قرآن مجید کے اس وقت اور کوئی یار وغمگسار نہیں ہو سکتا۔ آنکھیں کھولو اور ایک محبت بھری نگاہ کتاب اللہ پر ڈالو۔ ورنہ کرو۔ بدمستی اور دنیا پرستی کو چھوڑو اور ہوشیاری اور خدا پرستی کے راستوں کو اختیار کرو۔ قرآن مجید کامل نور اور کامل ہدایت ہے اسکے بغیر انسان گمراہ اور

رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ۬ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ

رب انہوں نے ہم کو گمراہ کیا تھا پس اون کو آگ کا عذاب بڑھ بڑھکر دے فرمایا ہرایک کیواسطے بڑھ بڑھکر ہے مگر تم جانتے

لَّا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ

نہیں ہو اور پہلوں نے پچھلوں کیواسطے کہا پس تم کو ہم پر کوئی فضیلت نہیں ہے

فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا

پس جو کچھ تم کرتے تھے اُس کے عوض میں عذاب چکھو جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور اون سے تکبر کیا

عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ

اُن کیواسطے آسمانوں کے دروازے نہ کھولے جائینگے اور نہ وہ بہشت میں داخل ہونگے یہانتک کہ ۲ جہاز کا رسہ سوئی کے سوراخ

الْخِيَاطِ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ

میں ہو نکل جائے اور اسیطرح ہم بدکاروں کو سزا دیتے ہیں اُن کیواسطے دوزخ کا فرش ہوگا اور اُن کے اوپر سے

غَوَاشٍ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا

سائبان ۳ اور اسیطرح ہم ظالموں کو جزا دیتے ہیں اور جو لوگ ایمان لائے اور عمل اچھے کرتے رہے

نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ ۫ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَ

ہم کسی نفس کو تکلیف نہیں دیتے مگر اُس کی وسعت کے مطابق - وہی لوگ صاحب جنت ہیں وہ اُسمیں ہمیشہ رہنے والے ہیں

نَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ

کچھ رنج یا کھوٹ اُن کے سینے میں ہوگا ہم سب نکال ۴ پھینکینگے اُن کے نیچے سے نہریں نکلتی اور بہتی ہونگی اور وہ کہینگے تمام حمد

ع ۵ / ۱۱ — منزل ۲

خوار ہو اِس آخری اور کامل ہدایت نامہ سے یہ لاپرواہی اور اُس کے معانی کیطرف سے عمداً اعراض - پھر سچ تو بتلاؤ کہ خداوند عالم کے آگے کیا عذر پیش کروگے - میں یقیناً کہتا ہوں کہ یہی قرآن جو کامل رحمت اور کامل ہدایت ہے - لاپرواہی اور نافرمانیوں کی وجہ سے ہلاکت کا سامان ہو رہا ہے اور ہوتا رہیگا جبتک موجودہ تنفر اور حجاب کو دور کر کے صدق ارادت اور مخلصانہ طلب کے ساتھ اُس کو حاصل نہ کروگے تمام علوم و تمام فنون اور تمام لیاقتیں مسلمانوں کیواسطے وبال جان ہیں اگر ساتھ کے ساتھ قرآن کی چاہت دل میں نہیں اور اُس کی سیکھنے سکھانیکی کوئی کوشش نہیں - کیا اللہ تعالیٰ کا یہ قول سرسری اور ناقابل خیال ہے کہ جس شخص نے میرے ذکر سے منہ پھیرا پس اُس کیواسطے گذران تنگ ... ہوگی اور قیامت کے دن ہم اُس کو اندھا اٹھاوینگے - اور اب تو مشکلات کا خیال بھی باطل ہو چکا کیونکہ مفتاح القرآن نے ثابت کر دیا کہ محض ایک دو مہینہ کی محنت کے بعد معمولی اُردو خواں قرآن مجید کو باترجمہ خود پڑھ سکتا ہے - پھر قرآن کریم بھی بار بار یہی فرماتا ہے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۵۴﴾ اور تحقیق ہمنے قرآن کو نصیحت کیواسطے آسان بنا دیا ہے مگر کوئی ہے جو نصیحت پکڑے ہو بیس

۱ بعض دنیا میں رویائے صادقہ مکاشفات اور الہامات وغیرہ فیوض آسمانی سے بہرہ یاب نہیں ہو سکتا اور مرنیکے بعد اسکا رفع آسمانوں کیطرف نہوگا تاکہ جنت میں داخل ہو بلکہ جہنم کی آتشیں غاروں میں گرایا جائیگا ۲ جہاز یا کشتی کا رسہ - اونٹ ۳ یعنی بچاؤ نہ رہ سکے کہ آسمانوں کے دروازے اُسپر کھولے جائیں برعکس اور پردے اور اندھیرے چھائے ہوئے ہونگے ۴ کھوٹ - جوش بدی حسد - کینہ ۱۲

لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۟ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَاۤ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَآءَتْ

اللہ کیواسطے ہے جس نے ہمکو یہانتک پہونچا دیا اور ہم خود نہ پہونچ سکتے تھے اگر اللہ ہمکو نہ پہونچاتا [۱] تحقیق ہمارے رب کے

رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ؕ وَنُوْدُوْۤا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۴۳

رسول حق کیساتھ آئے تھے اور ندا کی جائیگی کہ یہ وہ جنت ہے جو تم کو تمہارے عملوں کے سبب بطور وراثت دیا گیا ہے

وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا

اور جنت والے لوگ دوزخ والوں کو پکار کر کہینگے کہ جو ہمارے رب نے ہمسے وعدہ کیا تھا ہمنے اُس کو حق پایا

فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ؕ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَیْنَهُمْ

پس جو تمسے تمہارے رب نے وعدہ کیا تھا کیا تمنے بھی اُس کو حق پایا وہ بولینگے ہاں پس اُن کے درمیان ایک پکارنیوالا پکارے گا کہ

اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِیْنَ ۝۴۴ الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ

اللہ کی لعنت ہے ظالموں پر [۲] جو اللہ کے راستہ سے روکا کرتے اور اُس میں

جب خود رب العالمین اسکو آسان فرماتا ہے پھر کیوں اشتباہ کیا جاتا ہے اور نص صریح کے خلاف اس کو مشکل کہا جاتا ہے اور کیوں منشاء الہی کے خلاف اس سے تنفر کیا جاتا ہے کیا نص صریح کے خلاف جوش کرنا اور اُس کی تکذیب و بطلان پر زور دینا اور اُس کے خلاف قسم قسم کی حجتیں اُٹھانا کسیطرح جایز ہیں نہیں نہیں ہرگز نہیں۔ خداوند کریم سب دلوں کو خوب دیکھ رہا ہے اور مسلمانوں کو اس کے نتایج ٹھیک ٹھیک دکھلا رہا ہے کاش کہ مسلمان اب بھی عبرت پکڑیں۔ آؤ اب ذرا غور کر کے دیکھیں کہ کہانتک ہم عملی طور پر رب العالمین کو علیم و خبیر اور سمیع و بصیر مانتے اور کہانتک اُس کا خوف کرتے ہیں سپہلے مسئلہ ملازمین پر نظر کرتے ہیں۔ جس وقت ایک راشی اور مرتشی علیحدہ ہو کر اپنی باتیں کرتے ہیں وہ اُس وقت اس معاملہ کو بالادست حکام اور عوام الناس سے کیسا چھپاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم محفوظ ہیں کوئی سننے والا اسوقت موجود نہیں ہے اور جب فریقین کے سوا کوئی دوسرا موجود نہیں اس معاملہ کی نیت نہیں ہو سکتی تو کیا اُن کا یہ بھی ایمان ہوتا ہے کہ خداوند کریم تو دیکھتا اور سنتا اور خوب جانتا ہے کیا اُن کو خدا کا کچھ خوف ہوتا ہے میں تو یقیناً کہتا ہوں کہ یا تو خدا کے علیم و خبیر اور سمیع و بصیر ہونیکا ایمان نہیں ہوتا یا اُس کا کچھ خوف

[۱] اس سے ظاہر ہے کہ بہشت کا ملنا اللہ کی رحمت اسی کی توفیق پر منحصر ہے۔ حدیث شریف میں ہے سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّهٗ لَنْ یَّدْخُلَ اَحَدٌ الْجَنَّةَ بِعَمَلِهٖ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّاۤ اَنْ یَّتَغَمَّدَنِیَ اللّٰهُ بِرَحْمَتِهٖ۔ ثابت قدم رہو میانہ روی اختیار کرو اور عمل کرتے رہو جنت میں تو کوئی بھی اپنے عمل سے داخل نہ ہو گا۔ لوگوں نے کہا کیا آپ بھی اے رسول اللہ فرمایا میں بھی مگر جبکہ اللہ اپنی رحمت سے مجھکو ڈھانپ لے۔ پس عمل جذب رحمت کا موجب ہوتے ہیں نہ کہ بذات خود نجات کیواسطے کافی [۲] فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بچو ظلم کرنے سے کیونکہ ظلم کرنیوالیکو قیامت کے دن نور نہ ملیگا اور بچو تم حرص سے کیونکہ حرص نے ہی پہلے لوگوں کو تباہ کیا ہے حرص ہی کی وجہ سے کسی نے کسی کا خون کیا اور کسی نے کسی کی آبرو اور مال کو برباد کیا (مشکوٰۃ ۱۵۶) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مظلوم کی بددعا سے ڈرنا کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان میں کوئی پردہ نہیں ہے (صحیح بخاری ہندی ۳۳۳) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جس شخص نے کسی کی زمین ناحق دبالی قیامت کو ساتوں طبقے زمین کے کاٹ کر اُس کی گردن میں طوق ڈالا جائیگا (مشکوٰۃ ۱۸۸) اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے جس شخص نے کوئی جھوٹا دعویٰ کیا وہ ہمارے دین پر نہیں ہے اور وہ دوزخ میں اپنا گھر سمجھے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

يَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى

کجی چاہتے اور آخرت سے انکار کرتے ہیں اور اُن کے درمیان ایک سلہ پردہ ہوگا اور بلند

الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسِيْمٰىهُمْ ۚ وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ

مقامات پر (عارف) لوگ ہونگے جو سب کو اُن کے نشانوں سے پہچانینگے اور جنت والوں کو پکار کر کہینگے کہ تم پر

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۟ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ

سلام ہو وہ ابھی اُس میں داخل نہیں ہوئے اور وہ طمع رکھتے ہونگے اور جب اُن کی نظریں دوزخ والوں کیطرف پھرینگی

تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَنَادٰٓى

تو کہینگے اے ہمارے رب ہمکو تو ظالموں کے ساتھ مت کر اور عرفان والے

اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰىهُمْ قَالُوْا مَآ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ

لوگ ایسے لوگوں کو سلہ پکارینگے جن کو اُن کے نشانوں سے پہچانیں گے تو کہینگے کہ تمہاری جمع تمہارے کچھ کام نہ آئی

نہیں ہوتا یا اس کے حساب و کتاب کو فضول خیال کر لیا جاتا ہے چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے اَلرَّاشِيْ وَالْمُرْتَشِيْ كِلَاهُمَا فِي النَّارِ یعنے رشوت لینے والا اور رشوت دینے والا دونوں آگ میں ہیں پھر جب ایک زانی اور زانیہ جمع ہو کر بدکاری میں مشغول ہوتے ہیں تو خداوند عالم کو اسوقت سمیع و بصیر مانتے اور اس کی حیا کرتے ہیں نہیں نہیں اگر خداوند کریم کے حاضر و ناظر ہونیکا کچھ ایمان ہوتا تو ضرور خوف و حیا کرتے انکے عمل صاف گواہی دے رہے ہیں کہ ایسا ایمان ان کا ہرگز نہیں اگر کہنے کو کچھ ہے بھی تو وہ بالکل فضول اور بیجان ہے۔ پھر جب چور یا ڈاکو یا قمار باز یا گٹھ کترے اپنے اپنے کرتبوں کیمتعلق چھپے ارادے کرتے اور طرح طرح کی چالیں چلتے ہیں تو جیساکہ دنیا سے خوف کھاتے ویسا مالک یوم الدین کا بھی کچھ خوف کرتے ہیں اور اُس کو علیم و خبیر اور سمیع و بصیر مانتے ہیں نہیں ہرگز نہیں۔ بدعملیوں سے پہلے ہمیشہ چھپے ارادے ہوتے ہیں۔ اور ارادہ پختہ ہونے کے بعد عملی تدابیر شروع ہوتی ہیں۔ تو خیال کرو کہ بد ارادوں کیوقت انسان اپنے آپ کو دنیا سے کیسا چھپاتا ہے کاش کہ خداوند عالم کا بھی خوف کرتا اور حقیقی رشد اور سعادت میں حصہ لیتا معمولی بدزبانیوں اور چھوٹے چھوٹے عیبوں کیوقت بھی ہم اخفا کو پسند کرتے ہیں۔ یہانتک کہ معمولی حالتوں میں بھی اپنے حالات کو مخفی رکھنا اور دنیا سے علیحدہ رہنا تہذیب کا لازمہ خیال کیا گیا ہے۔ کاش کہ اُس علیم و خبیر اور سمیع و بصیر سے بھی کچھ حیا ہوتی جو تمام پاکیزگی اور شائستگی کا سرچشمہ ہے۔ فی الحقیقت یہ اسمائے الٰہی انسان کیواسطے ایسے ضروری ہیں کہ ان کے بغیر کوئی اصلاح نفس اور کوئی ترقی متصور نہیں ہو سکتی۔ وہ کونسا معلم یا مودب یا حاکم یا بادشاہ ہے جو انسان کے بد ارادوں پر فوراً اطلاع پا کر اُس کی اصلاح کر سکے اور عین بدفعلی کیوقت موقعہ پر پہونچکر انسان کو بچا سکے کوئی نہیں مگر اللہ

سبحانہ ہے۔ جس شخص نے کسی ظالم کی مدد کی اور اسکو معلوم ہوا کہ یہ شخص ناحق پر ہے پس تحقیق وہ شخص اسلام سے خارج ہو گیا۔ (مشکوۃ ۴۲۸) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس شخص نے کسی جھگڑے میں مدد کی اور یہ نہیں جانتا سچ ہے یا جھوٹ ہے تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کے غضب میں ہے

سلہ ایسا ہی دنیا میں نیکوں اور بدوں کے درمیان حجاب رہنا چاہئے تعلق رہنا اچھا نہیں سلہ اعراف جمع ہے عرف کی جس کے معنی ہیں بلند مقام۔ المرتفع من المکان۔ تماشا گاہوں میں امراء لوگ بلند جگہ بیٹھکر تماشا دیکھا کرتے ہیں اسی سے عرفان اور عارف ...... نکلے ہیں۔ اصحاب اعراف سے مراد ہیں بلند مقامات اور اعلیٰ عرفان والے لوگ جو بہشتیوں اور دوزخیوں کا نظارہ دیکھینگے جیساکہ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسِيْمٰىهُمْ سے اظہر ہے سدی کا قول ہے کہ اعراف کو اعراف اسلئے کہتے ہیں کہ اعراف والے لوگ عارف ہونگے۔ صحاح ستہ میں اعراف کا کہیں ذکر نہیں

ع ۵

منزل ۲

الحیوٰۃ الدنیا فالیوم ننسٰھم کما نسوا لقاء یومھم ھذا وما کانوا باٰیٰتنا

دہوکے میں آگئے　پس آج ہم نے اُن کو بھلا دیا جیسا کہ اُنہوں نے اِن دنوں کو بھلا دیا تھا　اور ہماری آیتوں سے انکار

یجحدون ۵۱ ولقد جئنٰھم بکتٰب فصّلنٰہ علیٰ علمٍ ھدًی ورحمۃً

کیا کرتے تھے　اور تحقیق ہم اُن کے پاس کتاب لائے کہ علمی طور پر اُس کی تفصیل بھی ہم نے کر دی جو ماننے والی قوم کیواسطے ہدایت

لقومٍ یؤمنون ۵۲ ھل ینظرون الا تاویلہ یوم یاتی تاویلہ یقول

و رحمت ہے　کیا وہ اُس کے وقوع کا بھی انتظار کرتے ہیں　جس روز اُس کا وقوع ہو جائیگا

الذین نسوہ من قبل قد جاءت رسل ربنا بالحق فھل لنا من

جن لوگوں نے اُسے پہلے سے بھلا دیا تھا وہ کہینگے کہ ہمارے ربّ کے رسول حق کے ساتھ ضرور آئے تھے　پس کیا ہمارے واسطے

کیواسطے اللہ کافی ہے وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا وکالت کیواسطے اللہ کافی ہے اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَسِیْبًا تحقیق اللہ ہر ایک شے کا حساب کرنے والا ہے وَمَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اللہ تمہارے عملوں سے غافل نہیں ہے اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَھِیْدًا تحقیق اللہ ہر ایک شے پر شاہد ہے　سبحان اللہ سچے اخلاص سچے احسان اور سچے صبر اور سچی رضا کی اِن آیات شریفہ میں کیسی پر زور تعلیم ہے جس وقت انسان اپنی خیر خواہی راستبازی دیانتداری اور حق پرستی کے عوض میں دوسروں سے بدگوئی سنتا اور تکالیف اٹھاتا ہے تو کیسا دل شکستہ اور مایوس الوقت ہو کر واہیات جذبوں میں مبتلا ہو جاتا ہے ایسے موقعوں کیواسطے اِن الفاظ کے برابر کوئی غمخوار اور کوئی مددگار نہیں ہو سکتا۔ یہی تو وجہ ہے کہ ریاکار اور دنیا پرست اِس قسم کی ٹھوکر کھا کر اپنے حال و قال کو دنیا کے مطابق بنا لیتے ہیں پر جو مخلص خدا پرست ہوتے ہیں وہ جوں جوں نیکی کے راستہ میں بدنامی اور تکالیف زیادہ دیکھتے ہیں توں توں زیادہ شجاعت جان نثاری اور ثابت قدمی کا نمونہ دکھاتے ہیں۔ انبیاء علیہم السّلام نے خیر خواہی خلائق اور اشاعت دین میں جسقدر مخالفت زیادہ دیکھی اور جسقدر تکلیفیں زیادہ اٹھائیں اُسیقدر وہ زیادہ بہادر زیادہ سرگرم اور زیادہ مستعد ثابت ہوتے ہیں پس جو شخص اپنے اعمال کا حساب خدا کے ساتھ رکھتا اور خداوند عالم کو کافی محافظ سمجھتا ہے وہ دنیا اور اُس کے دُکھ سکھ کی کچھ پروا نہیں کرتا۔ عموماً ایسے لوگ دنیا کی نظروں میں حقیر اور ذلیل ہوتے پر خدا کی جناب میں مقبول اور عزیز ہوتے ہیں بعض اوقات ہم اپنی صداقت یا بریت کیواسطے شاہد تلاش کرتے ہیں ہاں دنیاوی حکام یا منصفوں کے روبرو تنازعات کیوقت شہادتوں کی ضرورت پڑتی ہے لیکن جن معاملات کا تعلق مالک یوم الدین سے ہے یا جن معاملات کا تصفیہ ہم خاص اللہ کریم سے چاہتے ہیں اُن میں کسی شاہد کی ضرورت نہیں چنانچہ وَکَفٰی بِاللّٰہِ شَھِیْدًا　اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَھِیْدًا اس دعوے پر کافی دلائل ہیں یہ ذلت اور پستی بھی علی العموم دیکھی جاتی ہے کہ خفیف معاملات میں سخت جھگڑے اٹھا کر اپنی حمایت میں ثبوت اور گواہ پیش کرنے لگ جاتے ہیں ذرہ بھر صبر اور عفو سے کام نہیں لیتے۔ جسکا نتیجہ دنیا میں تو یہ ہوتا ہے کہ ایک جھگڑے کے بجائے ہزار جھگڑے چمٹ جاتے اور ہزارہا خود پیدا کردہ تکالیف اٹھانی پڑتی ہیں اور دین میں یہ ہوتا ہے کہ صبر اور عفو کی عادات زائل ہو کر جھگڑے کی عادات پیدا ہو جاتی اور الٰہی جناب سے دور پڑ جاتے ہیں بعض لوگ اپنی طول طویل تقریروں اور خوش بیانیوں سے بظاہر لائق اور سچے معلوم ہوتے ہیں مگر فی الحقیقت اُن کا دل شکر و صبر اور عفو کی صفات سے عاری اور جھگڑوں کا مخزن ہوتا ہے

منزل ۲

شُفَعَاءَ فَيَشْفَعُوا لَنَا أَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ قَدْ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ

کوئی سفارشی ہیں جو ہمارے واسطے شفاعت کریں یا ہم واپس کئے جائیں تاکہ اُن عملوں کے سوا جو ہم کیا کرتے تھے اور عمل کریں۔ انہوں نے اپنے

وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٥٣﴾ إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ

نفسوں کو نقصان دیا اور جو کچھ وہ افترا کیا کرتے تھے اُن سے دور ہو گیا۔ تحقیق تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو

ایسے لوگوں کی نسبت اللہ کریم اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے وَمِنَ النَّاسِ مَن يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللَّهَ عَلَىٰ مَا فِي قَلْبِهِ وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ اور انسانوں میں سے ایک ایسا ہوتا ہے کہ اُس کی بات اس دنیا میں تجھکو بہت اچھی معلوم ہوتی ہے اور اللہ اُس کی قلبی حالت کے خلاف گواہی دیتا ہے یعنی وہ سخت جھگڑالو ہے بس یاد رکھو کہ جو آدمی زیادہ جھگڑالو ہوتا ہے وہ خدا سے دور اور ملکی صفات سے بے بہرہ ہوتا ہے وہ اپنے خدا کیواسطے کچھ صبر نہیں کرتا عفو اور احسان کا ملکہ نہیں رکھتا اور اپنے خدا وند کے حساب اور شہادت اور وکالت کی کچھ حقیقت نہیں سمجھتا۔ فی الحقیقت وہ ریاکار سخت بے ایمان اور سخت دل ہوتا ہے (۵) مَعَ الصَّابِرِينَ۔ مَعَ الْمُتَّقِينَ۔ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ۔ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ۔ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ۔ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ۔ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ۔ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ۔ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ۔ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ۔ هَادِي۔ وَلِيّ۔ حَافِظ۔ نَاصِر۔ غَافِرِ الذَّنبِ۔ قَابِلِ التَّوْبِ۔ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ۔ شَاكِرٌ عَلِيمٌ۔ یہ وہ اسمائے مبارکہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے اُن باطنی اور ظاہری تعلقات کا اظہار کرتے ہیں جو کہ مومنوں متقیوں اور محسنوں کیساتھ ہوتے ہیں اِن تعلقات کا نام قرآنی اصطلاح میں انعامات الٰہیہ بھی ہے اور انہیں انعامات کیواسطے ہر ایک نماز اور ہر ایک رکعت میں دعا مانگی جاتی ہے یہی انعامات ہیں جن کی وجہ سے اللہ کیلئے تکلیف اُٹھانے اور صبر کرنے میں ایک لذت عظیم معلوم ہوتی ہے دنیا اور اس کی لذات سے انسان مستغنی اور بے نیاز ہو جاتا ہے کہ بعض اوقات نفرت تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ تمام دنیا اُس کی مخالف ہو مگر اُس کے ارادوں اور اُس کے کاموں میں کچھ لغزش نہیں آتی۔ ماں باپ اولاد اور بیوی وغیرہ کی محبت اسیطرح اُسکو ایمان اور احسان کے رستوں سے نہیں پھیر سکتے ایسے شخص کے دشمن بہت ہوتے ہیں مگر وہ سب اُس کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے بلکہ جسقدر زیادہ تدابیر اُس کے خلاف کرتے اور جسقدر زیادہ اُس کو دکھ دیتے ہیں اسیقدر خود نقصان اُٹھاتے اور ہلاک ہوتے جاتے ہیں۔ وہ اکیلا ہزاروں پر غالب آ جاتا ہے اُس کی دعائیں فوجوں اور ہتھیاروں کا کام کرتی ہیں۔ کوئی شیطان اُس پر تسلط نہیں پا سکتا اور وہ دنیا کے خاردار رستوں میں سخت اندھیرے کے وقت امن امان کے ساتھ اپنے رستے پر چلتا رہتا ہے وہ اپنے خدا سے خوش اور خدا اُس سے خوش ہوتا ہے۔ یہی ایک مرتبہ ہے جس کی اُس کو طلب لگی جاتی ہے اور جو ہر وقت خدا کی جناب سے اُسکو ملتی رہتی ہے۔ جب اللہ کسی بندہ کیساتھ ہو اور اُس سے محبت کرتا ہے اور اُس کا والی اور حافظ و ناصر بنگیا ہے اور ہر طرح سے اُس کے دینی و دنیاوی حفاظت کا متکفل ہے تو اُس کے انعامات کی کیا حد و انتہا ہو سکتی ہے قرآن میں اُن انعامات کی تفصیل ہے جیسا چاہیے ہم انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ اُن کا ذکر کرینگے۔ اے خداوند تو ہمارے گناہوں کو بخش اور ہماری خطاؤں کو معاف کر۔ اے خداوند تو رب العالمین ہے رحمٰن ہے اور رحیم ہے اپنے فضل سے اور اپنے کرم سے اور اپنے رحم سے ہماری دستگیری کر۔ تو ہمارے ساتھ ہو اور ہمیں اپنے ساتھ رکھ تا ہم بدکاریوں اور بے راہیوں سے بچیں بچا اور اُس راستہ پر قائم کر جس پر چلنے سے تیرے انعامات ملتے ہیں اور تیری معیت محبت اور نصرت حاصل ہو [illegible] استقامت اور بدی سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔ اے خداوند کریم تو غفور الرحیم ہے تجھ کو سب [illegible]

وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ

چھ دن میں پیدا کیا اور عرش پر بلند ہوا وہ دن کو رات سے ڈھانپتا ہے دن

يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ

اس کے پیچھے دوڑا آتا ہے اور سورج و چاند اور ستارے پیدا کئے جو اس کے حکم کے بندھے ہوئے ہیں آگاہ ہو اسی کے

آسان ہے۔ جم فرما کر اپنی طرف کھینچ لے آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

پنجم وہ اسمائے الٰہی جو انبیاء علیہم السلام اور اولیائے کرام کے متعلق ہیں

انبیاء علیہم السلام اور اولیائے کرام کے متعلق جو اسمائے الٰہی ہیں وہ اُن اسمائے سے علیحدہ نہیں جو عام طور پر گذشتہ سلسلوں میں بیان کئے گئے ہیں اُن تمام اسمائے الٰہی کا حقیقی اور واقعی طور پر عملی ثبوت ملتا ہے اُن کی زندگی عام انسانوں سے نرالی ہوتی ہے اور اُن کا ہر ایک ارادہ اور ہر ایک فعل ایسے عجائبات کا مظہر ہوتا ہے کہ اُن تمام کو آیت یا معجزہ کہہ سکتے ہیں۔ کاش کہ انسان برگزیدہ حالات پر نظر محبت اور غور سے دیکھے اور تمام شوخیوں اور بکواسوں کو چھوڑ کر علمی اصلاح کی نیت سے اُن کا مطالعہ کرے۔ اسوقت اُن برگزیدوں کے حالات میں جو اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کی قابل اعتبار کتاب روئے عالم پر موجود ہے وہ قرآن مجید ہے اور جس نبی کے افعال و اقوال کامل اور یقینی طور پر معلوم ہو سکتے ہیں وہ نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفےٰ صلعم ہیں اور اُن کی اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کی سوانح عمری جو انسان کے واسطے ضروری اور مفید ہو سکتی ہے قرآن کریم ہے۔ تمام انبیاء اپنے اپنے زمانہ کی اصلاحوں کیواسطے کامل ہادی ہو گذرے ہیں جو اُن کے اقوال تھے خدا پرستی اور خیر خواہی خلایق میں جسقدر ہمت شجاعت اور استقامت اس برگزیدہ گروہ نے دکھلائی ہے اُس کی نظیر عام انسانوں میں ہرگز نہیں مل سکتی۔ دنیا کی کوئی امت اور کوئی بستی نذیروں سے خالی نہیں رہی اور کوئی قوم عذاب کی مستحق نہیں ہوتی ہے جب تک اُس میں کوئی رسول پیغام وعظ نہ سنائے چنانچہ ایسا ہی قرآن مجید فرماتا ہے لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ؎ ہم انبیاء میں سے کسی ایک کے درمیان فرق نہیں کرتے۔ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ؎ کوئی امت ایسی نہیں جسمیں نذیر نہیں ہو گذرا وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ؎ اور کوئی گاؤں ایسا نہیں جسمیں کوئی نذیر نہیں ہو گذرا وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ؎ اور جب تک ہم کوئی رسول نہ بھیجیں اُس وقت تک ہم عذاب کرنیوالے نہیں ہیں پس صاف ظاہر ہے کہ کوئی ملک رسول یا نذیر سے خالی نہیں رہا اور جب تک کسی قوم میں کوئی رسول نہ پہنچ جائے اُسوقت تک اُسکو عذاب نہیں کیا جاتا۔ اللہ تعالیٰ کے جو جو فضل اور انعامات اس برگزیدہ [illegible] پر ہیں اُن کا کوئی حد و حساب نہیں اور اُن لوگوں کی جو خدمات ہیں وہ بھی عجیب در عجیب استقامت اور شجاعت کا رنگ [illegible] ان کا جینا اور ان کا مرنا ان کا جاگنا ان کا سونا ان کا بیٹھنا اور کھڑے ہونا ان کا چلنا اور پھرنا خالصاً للہ کیواسطے [illegible] اُسی کی ترنگ اُٹھتی ہے بس یہی کہ خدائے وحدہ لاشریک کا عظمت و جلال ظاہر ہو اُس کی پرستش ہو اُسی کے [illegible] اُسی کی خوشنودی ہر وقت مطلوب رہے اور اُسی کیواسطے تمام تکلیفیں ان کی نظروں میں بڑی حقیر اور ان کے مقابل [illegible] ہوتی ہیں۔ عالم کی ہدایت نظر رہے آخری نجات کے سبق سکھاتے رہتے ہیں۔ اللہ کریم ان کے ساتھ [illegible] عجیب طرح سے ان کی پرورش کرتا ہے

صفات [illegible] توحید الٰہی کے متعلق پرانے اور نئے عہد نامے کی آیات

أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۵۴﴾ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً اِنَّهٗ

اسی کے واسطے خلق اور امر ہے برکت والا ہے جو اللہ جہانوں کا رب ہے۔ اپنے رب کو رو رو کر اور خفیہ پکارو تحقیق

لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۵۵﴾ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْ

وہ حد سے گذر جانے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد مت پھیلاؤ اور اس کو

عُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَ

خوف و طمع کے ساتھ پکارو تحقیق اللہ کی رحمت نیکوں سے قریب ہے اور وہ

هُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ حَتّٰى اِذَا اَقَلَّتْ

وہی ہے جو ہوائیں اپنی رحمت کی خوشخبری کیواسطے اسکے آگے بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب وہ بھاری بادل اٹھا لاتی

سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ

ہیں ہم اس کو شہر مردہ کی طرف ہانک لیجاتے ہیں پھر اس سے پانی نازل کرتے ہیں پھر اس سے ہر قسم کے پھل نکالتے ہیں

الثَّمَرٰتِ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ

اسی طرح ہم مردوں کو زندہ کرینگے تاکہ تم نصیحت پکڑو پاک شہر (یعنی جید زمین والی بستی)

استثنا ۴ باب ۳۹ پس آج کے دن جان اور اپنے دل میں غور کر کہ خداوند وہی خدا ہے جو اوپر آسمان میں ہے اور نیچے زمین میں ہے اوسکے سوا کوئی نہیں۔ **استثنا** ۶ باب ۴ سن لے اے اسرائیل خداوند ہمارا خدا اکیلا خداوند ہے تو اپنے سارے دل اور سارے جی اور اپنے ساری زور سے خداوند اپنے خدا کو دوست رکھ۔ اور یہ باتیں جو آج کے دن میں تجھے فرماتا ہوں تیرے دل میں رہیں **استثنا** ۱۳ باب ۱ اگر تمہارے درمیان کوئی نبی یا خواب دیکھنے والا ظاہر ہو اور تمہیں کوئی نشان یا معجزہ دکھلاوے اور اس نشان و معجزہ کے مطابق جو اسنے تمہیں دکھایا بات واقع ہو اور وہ تمہیں کہے آؤ ہم غیر معبودوں کی جنہیں تم نے نہیں جانا پیروی کریں اور ان کی بندگی کریں تو ہرگز اس نبی یا خواب دیکھنے والے کی بات پر کان مت دھر کیونکہ خداوند تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے تا دریافت کرے کہ تم خداوند اپنے خدا کو اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان سے دوست رکھتے ہو کہ نہیں۔ چاہیے کہ تم خداوند اپنے خدا کی پیروی کرو اور اس سے ڈرو اور اس کے حکموں کو حفظ کرو اور اس کی بات مانو تم اسی کی بندگی کرو اور اسی سے لپٹے رہو اور وہ نبی یا وہ خواب دیکھنے والا قتل کیا جائیگا۔ **استثنا** ۳۲ باب ۳۹ اب دیکھو کہ میں ہاں میں ہی وہ ہوں اور کوئی معبود میرے ساتھ نہیں **۲ سموئیل** ۷ باب ۲۲ سو تو اے خداوند بزرگ ہے اس لیے کہ کوئی تیری مانند نہیں اور تیرے سوا جہاں تک کہ ہم نے اپنے کانوں سے سنا ہے کوئی خدا نہیں ہے۔ **ایوب** ۱۵ باب ۱۴ تا ۱۶ انسان کون ہے کہ پاک ہو سکے اور وہ جو عورت سے پیدا ہوا کیا ہے کہ صادق ٹھہرے دیکھ کہ وہ اپنے قدسیوں کا اعتبار نہیں کرتا اس کی آنکھوں میں آسمان بھی پاک نہیں تو گھنونے اور ناپاک آدمی کا کیا ذکر جو بدی کو پانی کی مانند پیتا ہے۔ **زبور** ۹۰ باب ۲ ازل سے ابد تک تو ہی خدا ہے۔ زبور ۸۶ باب ۱۰ تو ہی اکیلا خدا ہے۔ **یسعیاہ**

لہ جو اشیائی موجودہ مادوں سے بنتی ہیں ان کی پیدائش کو خلقت کہتے ہیں اور جو چیزیں بلا موجودگی مادوں کے محض حکم الہی سے پیدا ہوئیں اسکو امر کہتے ہیں دونوں قسم کی پیدائش یعنی کیا خلق سے اور کیا امر سے اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے اور کوئی اس میں شریک نہیں

يَخْرُجُ نَبَاتُهُ بِإِذْنِ رَبِّهِ وَالَّذِي خَبُثَ لَا يَخْرُجُ إِلَّا نَكِدًا كَذَٰلِكَ نُصَرِّفُ

اپنے رب کے اذن سے اپنی سبزی نکالتی ہے اور جو خراب ہے وہ خراب ہی نکالتی ہے اسی طرح ہم قدردان قوم

الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَشْكُرُونَ ﴿٥٨﴾ لَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ

کیلئے آیتیں بیان کرتے ہیں بیشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تھا اس نے کہا اے میری قوم

اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ

اللہ کی عبادت کرو تمہارے واسطے اُس کے سوائے اور کوئی معبود نہیں۔ تحقیق میں تم پر بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں

عَظِيمٍ ﴿٥٩﴾ قَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِهِ إِنَّا لَنَرَاكَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿٦٠﴾ قَالَ

اُس کی قوم کے سرداروں نے کہا تحقیق ہم تجھکو کھلی گمراہی میں دیکھتے ہیں وہ بولا

يَا قَوْمِ لَيْسَ بِي ضَلَالَةٌ وَلَٰكِنِّي رَسُولٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٦١﴾ أُبَلِّغُكُمْ

اے میری قوم میرے ساتھ گمراہی نہیں بلکہ میں رب العالمین کی طرف سے رسول ہوں تم کو اپنے رب کے

رِسَالَاتِ رَبِّي وَأَنْصَحُ لَكُمْ وَأَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٦٢﴾ أَوَعَجِبْتُمْ

پیغام پہنچاتا ہوں اور تمہارے واسطے خیرخواہی کرتا ہوں اور اللہ کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ کیا تمنے تعجب کیا

۱۲/۱۲ اے یعقوب میری سن اور اے اسرائیل جو میرا بلایا ہوا ہے میں وہی ہوں میں ہی اول اور میں ہی آخر بھی ہوں یقیناً میرے ہی ہاتھ نے زمین کی نیو ڈالی اور میرے دہنے ہاتھ نے آسمان کو پھیلایا میں نے انہیں پکارا وہ ایک ساتھ اُٹھ کھڑے ہو گئے۔ **متی** ۱۰/۴ یسوع نے اُس سے کہا اے شیطان دور ہو۔ کیونکہ لکھا ہے کہ تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور صرف اُسی کی عبادت کر اُسوقت ابلیس اُس کے پاس سے چلا گیا اور دیکھو فرشتے آ کر اُس کی خدمت کرنے لگے۔ **یوحنا** ۱۰/۳۴ تا ۳۸ یسوع نے اُنہیں جواب دیا کیا تمہاری شریعت میں یہ نہیں آیا کہ میں نے کہا تم الٰہ ہو۔ جبکہ اُس نے اُنہیں الٰہ کہا جن کے پاس خدا کا کلام آیا اور کتاب مقدس کا باطل ہونا ممکن نہیں۔ تو تم اُس شخص سے جسے باپ نے مقدس کر کے دنیا میں بھیجا۔ اس سبب سے کیونکر کہتے ہو تو کفر بکتا ہے کہ اُس نے کہا۔ میں خدا کا بیٹا ہوں اگر میں اپنے باپ کے کام نہیں کرتا تو میرا یقین نہ کرو۔ لیکن اگر میں کرتا ہوں تو گو میرا یقین نہ کرو مگر اُن کاموں کا تو یقین کرو تاکہ تم جانو اور سمجھو کہ باپ مجھ میں ہے۔ **یوحنا** ۱/۵ تا ۵ جس کا یہ ایمان ہے کہ یسوع ہی مسیح ہے وہ خدا سے پیدا ہوا ہے اور جو کوئی والد سے محبت رکھتا ہے وہ اُس کی اولاد سے محبت رکھتا ہے جب ہم خدا سے محبت رکھتے اور اُس کے حکموں پر عمل کرتے ہیں تو اس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ خدا کے فرزندوں سے بھی محبت رکھتے ہیں اور خدا کی محبت یہ ہے کہ ہم اُس کے حکموں پر عمل کریں اور اُس کے حکم سخت نہیں جو کوئی خدا سے پیدا ہوتا ہے وہ دنیا پر غالب آتا ہے اور ہمارا ایمان وہ فتح ہے جس سے دنیا مغلوب ہوئی ہے دنیا کا مغلوب کرنیوالا کون ہے سوائے اُس شخص کے جسکا یہ ایمان ہے کہ یسوع خدا کا بیٹا ہے۔ **متی** ۶/۲۴ کوئی آدمی دو مالکوں کی خدمت نہیں کر سکتا کیونکہ یا تو ایک سے عداوت رکھیگا اور دوسرے سے محبت یا ایک سے ملا رہیگا اور دوسرے کو ناچیز جانیگا تم خدا اور دولت دونوں کی خدمت نہیں کر سکتے۔ **متی** ۱۲/۳۱ اسلئے میں تم سے کہتا ہوں کہ آدمی کا ہر گناہ اور کفر تو معاف کیا جائیگا مگر جو کفر روح کے حق میں ہو وہ معاف نہ کیا جائیگا اور جو کوئی ابن آدم کے خلاف کوئی بات کہیگا وہ اُسے معاف کی جائیگی مگر جو کوئی روح القدس کے خلاف کوئی بات کہیگا وہ اُسے نہ اس عالم میں معاف کی جائیگی نہ آنیوالے میں۔ یا تو درخت کو بھی اچھا کہو

أَنْ جَاءَكُمْ ذِكْرٌ مِنْ رَبِّكُمْ عَلَىٰ رَجُلٍ مِنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوا وَلَعَلَّكُمْ

کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے تم میں سے ایک شخص پر نصیحت آئی تاکہ وہ تمکو ڈرا دے اور تاکہ تم متقی بنو اور تاکہ تم

تُرْحَمُونَ ﴿٦٣﴾ فَكَذَّبُوهُ فَأَنْجَيْنَاهُ وَالَّذِينَ مَعَهُ فِي الْفُلْكِ وَأَغْرَقْنَا الَّذِينَ

رحم کئے جاؤ۔ پس انہوں نے اُس کو جھٹلایا ہمنے اُس کو اور اُس کے ساتھ والوں کو کشتی میں (بٹھا کر) نجات دی اور جنہوں نے

كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا عَمِينَ ﴿٦٤﴾ وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ۗ قَالَ

ہماری آیتوں کو جھٹلایا اُن کو غرق کر دیا۔ کیونکہ وہ قوم اندھی تھی۔ اور (قوم) عاد کیطرف اُن کے بھائی ہود کو (ہمنے بھیجا) اُسنے

يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۚ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿٦٥﴾ قَالَ الْمَلَأُ

کہا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو تمہارے واسطے اللہ کے سوائے کوئی معبود نہیں کیا پس تم خدا سے نہیں ڈرتے ہو۔ اُس کی قوم میں سے

الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ إِنَّا لَنَرَاكَ فِي سَفَاهَةٍ وَإِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ

جن سرداروں نے کفر کیا تھا بولے کہ ہم تجھکو بیوقوفی میں (پھنسا ہوا) دیکھتے ہیں اور تجھکو جھوٹوں میں سے گمان کرتے ہیں

الْكَاذِبِينَ ﴿٦٦﴾ قَالَ يَا قَوْمِ لَيْسَ بِي سَفَاهَةٌ وَلَٰكِنِّي رَسُولٌ مِنْ رَبِّ

(ہود نے) کہا اے میری قوم میرے ساتھ بیوقوفی نہیں بلکہ میں رب العالمین کی طرف سے رسول ہوں

اور اُس کے پھل کو بھی اچھا۔ یا درخت کو بھی بُرا کہو اور اُس کے پھل کو بھی بُرا کیونکہ درخت پھل ہی سے پہچانا جاتا ہے۔ متی ۱۲ باب ۳۳ اور دیکھو ایک شخص نے پاس آکر اُس سے کہا اے اُستاد میں کونسی نیکی کروں تاکہ ہمیشہ کی زندگی پاؤں اُسنے اُس سے کہا کہ تو مجھ سے نیکی کی بابت کیوں پوچھتا ہے نیک تو ایک ہی ہے البتہ اگر تو زندگی میں داخل ہونا چاہتا ہے تو حکموں پر عمل کر۔ زبور ۱۴۸: ۱۳ وے خداوند کے نام کی ستائش کریں کہ اسکا نام اکیلا عالیشان ہے اُسی کا جلال آسمان اور زمین کے اوپر پھیلا ہے متی ۸: ۱۸ تا ۲۰ جب یسوع نے اپنے گرد بہت سی بھیڑیں دیکھیں تو باہر جانے کا حکم دیا اور ایک فقیہ نے پاس آکر اُس سے کہا اے اُستاد جہاں کہیں تو جائیگا میں تیرے پیچھے چلونگا۔ یسوع نے اُس سے کہا کہ لومڑیوں کے بھٹ ہوتے ہیں اور ہوا کے پرندوں کے گھونسلے مگر ابن آدم کیلئے سر دھرنے کی بھی جگہ نہیں۔ ایک اور شاگرد نے اُس سے کہا اے خداوند مجھے اجازت دے کہ پہلے جاکر اپنے باپ کو دفن کروں یسوع نے اُس سے کہا تو میرے پیچھے چل اور مردوں کو اپنے مردے دفن کرنے دے۔ متی ۲۴: ۳۵ آسمان اور زمین ٹل جائینگے لیکن میری باتیں ہرگز نہ ٹلیں گی لیکن اُس دن اور اُس گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا نہ آسمان کے فرشتے نہ بیٹا مگر صرف باپ۔ ۱ کرنتیون ۸: ۳ لیکن جو کوئی خدا سے محبت رکھتا ہے خدا اُسے پہچانتا ہے بس بتوں کی قربانیوں کے گوشت کھانے کی نسبت جانتے ہیں کہ بُت دنیا میں کوئی چیز نہیں اور سوا ایک کے کوئی خدا نہیں۔ اگرچہ آسمان و زمین میں بہت سے الٰہ کہلاتے ہیں۔ چنانچہ بہتیرے الٰہ اور بہتیرے خداوند ہیں۔ لیکن ہمارے نزدیک تو ایک ہی اللہ ہے یعنی باپ جسکی طرف سے ساری چیزیں ہیں اور ہم اُسی کیلئے ہیں اور ایک ہی خداوند ہے یعنی یسوع مسیح جسکے وسیلہ ساری چیزیں موجود ہوئیں اور ہم بھی اُسی کے وسیلہ سے ہیں۔ پس عیسائیوں کا یہ مسئلہ کہ مسیح خدا ہے نہ صرف عقل اور نکات انسانی کے خلاف ہے اور بظاہر نظر میں صریحاً باطل اور لغو ہے اور بت پرستی میں داخل ہے بلکہ تمام انبیائے بنی اسرائیل کی تعلیمات کے

ے قوم ہود طوفان نوح کے بعد عرب کے جنوبی حصہ یمن میں بمقام احقاف آباد تھی جو عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح کی اولاد

قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَغَضَبٌ ۖ أَتُجَادِلُونَنِي فِي

اُسنے کہا تحقیق تمپر تمہارے رب کی طرف سے پلیدی اور غضب پڑ چکے کیا تم مجھ سے اُن ناموں میں جو تمنے

أَسْمَاءٍ سَمَّيْتُمُوهَا أَنتُمْ وَآبَاؤُكُم مَّا نَزَّلَ اللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَانٍ ۚ فَا

اور تمہارے باپ دادوں نے رکھے ہیں جھگڑتے ہو جنکے ساتھ اللہ نے کوئی دلیل نہیں نازل فرمائی پس

نتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُنتَظِرِينَ ﴿٧١﴾ فَأَنجَيْنَاهُ وَالَّذِينَ مَعَهُ

انتظار کرو اور میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں پس ہمنے اُسکو اور اُس کے ساتھ والوں کو اپنی رحمت سے

بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۖ وَمَا كَانُوا مُؤْمِنِينَ ﴿٧٢﴾

بچالیا اور جنہوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی اور مومن نہ تھے اُن کی جڑ کاٹ ڈالی

وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا ۗ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ

اور قوم ثمود کی طرف ہمنے اُن کے بھائی صالح کو بھیجا اُسنے کہا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو تمہارے واسطے اُس کے سوائے کوئی معبود

غَيْرُهُ ۖ قَدْ جَاءَتْكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ ۖ هَٰذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ آيَةً ۖ فَذَرُوهَا

نہیں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے صاف دلیل آچکی یہ اللہ کی ناقہ تمہارے واسطے بطور نشان کے ہے پس اُسکو چھوڑ دو

تَأْكُلْ فِي أَرْضِ اللَّهِ ۖ وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٧٣﴾

کہ اللہ کی زمین پر کھاتی پھرے اور اُسکو برائی سے مت مس کرو ورنہ تمکو عذاب دردناک پکڑ لے گا

وَاذْكُرُوا إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ مِن بَعْدِ عَادٍ وَبَوَّأَكُمْ فِي الْأَرْضِ تَتَّخِذُونَ

اور اُس وقت کو یاد کرو جب ہمنے تمکو عاد کے بعد جانشین کیا اور تمکو زمین میں جگہ دی کہ تم اُسکے نرم میدانوں میں

مِن سُهُولِهَا قُصُورًا وَتَنْحِتُونَ الْجِبَالَ بُيُوتًا ۖ فَاذْكُرُوا آلَاءَ اللَّهِ وَلَا

محل اور پہاڑوں کو تراش کر گھر بنا سکتے پس اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو اور

ملے یہ قوم ثمود بن عاد بن ارم بن سام بن نوح کی اولاد تھی قوم عاد کے تھوڑے ہی عرصہ بعد عرب کے شمال مشرقی حصہ میں جو ملک حجر کہلاتا تھا عروج پایا یہ لوگ سنگتراش تھے اور کوہ کنی میں استاد بڑے پہاڑوں کو تراش کر مکان بنانے کا ہنر جانتے تھے اور نہایت مرفہ الحال تھے مگر سخت بت پرست ہ اور بدکار اور زنا کی تھے ان کی اصلاح کیواسطے اللہ تعالیٰ نے صالح بن عبید بن حاذر بن ثمود کو مبعوث فرمایا مگر تمام قوم ہمیشہ تمسخر اور بدسلوکی کے ساتھ پیش آتی رہی اور کبھی ان کو ... آخرکار وہ معجزہ کے خواستگار ہوئے ۔ صالح نے اپنی قوم کو اللہ کی طرف سے ایک نشان ہے اسکو تکلیف نہ دینا آزاد چرنے چھوڑ دو ورنہ سخت عذاب میں مبتلا ہو جاؤ گے مگر ایک بدبخت نے بکمال شوخی اور بیباکی سے اُس کی کونچیں کاٹ ڈالیں صالح کو یہ خبر سنکر سخت ملال ہوا اور فرمایا کہ ای قوم اب تمہارا وقت پورا ہو گیا تین روز بعد تم غیر معمولی حوادث سے ہلاک ہو جاؤ گے چنانچہ قرآن مجید میں ایک جگہ پر تو یہ الفاظ ہیں وَأَخَذَ الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ یعنی ظالموں کو ایک ہولناک حادثہ نے پکڑ لیا اس جگہ یہ ہے فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ پس لرزش نے انکو پکڑ لیا تیسری جگہ یہ الفاظ ہیں فَأَمَّا ثَمُودُ فَأُهْلِكُوا بِالطَّاغِيَةِ ثمود قوم ایک خلاف معمول واقعہ سے ہلاک کی گئی

تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿۷۴﴾ قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِنْ

زمین میں فساد کرتے مت پھرو — سردار لوگ جنہوں نے اس کی قوم میں سے تکبر کیا ان سے پوچھنے

قَوْمِهِ لِلَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِمَنْ آمَنَ مِنْهُمْ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ صَالِحًا

لگے جو ضعیف گنے گئے تھے (یعنی) اس سے جو ان میں سے ایمان لائے تھے — کیا تم جانتے ہو کہ صالح اپنے رب کی طرف سے

مُرْسَلٌ مِنْ رَبِّهِ قَالُوا إِنَّا بِمَا أُرْسِلَ بِهِ مُؤْمِنُونَ ﴿۷۵﴾ قَالَ الَّذِينَ

بھیجا ہوا ہے — وہ بولے ہم تو جو کچھ اس کے ساتھ بھیجا گیا ایمان لانے والے ہیں — جنہوں نے تکبر کیا وہ بولے

اسْتَكْبَرُوا إِنَّا بِالَّذِي آمَنْتُمْ بِهِ كَافِرُونَ ﴿۷۶﴾ فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا

تحقیق ہم تو جس پر تم ایمان لائے ہو — کافر ہیں — پس انہوں نے ناقہ کو کاٹ ڈالا اور پھر گئے

عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوا يَا صَالِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿۷۷﴾

رب کے فرمان سے نافرمان ہو گئے اور بولے اے صالح ہمارے پاس لے آ جس سے تو ہم کو ڈراتا ہے اگر تو رسولوں میں سے ہے

فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ ﴿۷۸﴾ فَتَوَلَّى عَنْهُمْ

پس زلزلے نے ان کو آ لیا — اور اپنے گھروں میں وہ اوندھے گرے رہ گئے — پس وہ ان سے پھرا اور

وَقَالَ يَا قَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّي وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلَٰكِنْ لَا تُحِبُّونَ

بولا اے میری قوم میں نے تمہارے پاس اپنے رب کا پیغام پہنچا دیا تھا — اور تمہارے واسطے خیر خواہی کی تھی مگر تم نصیحت کرنے والوں سے

النَّاصِحِينَ ﴿۷۹﴾ وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا

محبت نہیں کرتے — اور لوط کو بھیجا — (بھیجا) جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا ایسا فحش کرتے ہو کہ جہانوں میں سے تم سے پہلے

مِنْ أَحَدٍ مِنَ الْعَالَمِينَ ﴿۸۰﴾ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِنْ دُونِ النِّسَاءِ

کسی نے نہیں کیا — یہ کہ تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے شہوت رانی کرتے ہو

بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُسْرِفُونَ ﴿۸۱﴾ وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَخْرِجُوهُمْ

بلکہ تم حد سے گزرنے والی قوم ہو — اس کی قوم نے اور کچھ جواب نہ دیا — مگر یہی کہا کہ ان کو اپنی بستی سے نکال دو

مِنْ قَرْيَتِكُمْ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ ﴿۸۲﴾ فَأَنْجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ

تحقیق یہ لوگ بڑے پاکباز ہیں — پس ہم نے اسکو اور اسکے گھر والوں کو بچا لیا سوائے

كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ ﴿۸۳﴾ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ

اس کی بیوی کے کہ وہ پیچھے رہنے والوں میں سے تھی — اور ہم نے ان پر ایک مینہ برسایا — پس دیکھ کہ مجرموں کا انجام

عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ ﴿۸۴﴾ وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا

کیسا ہوا — اور (قوم) مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب (کو بھیجا) — اس نے کہا اے میری قوم اللہ کی

اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ قَدْ جَاءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ فَأَوْفُوا الْكَيْلَ

عبادت کرو تمہارے واسطے اس کے سوا کوئی معبود نہیں — تمہارے پاس تمہارے رب سے دلیل آ چکی — پس ناپ پورا کرو

منزل ۲ — ع ۱۰

وَالْمِيزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ

اور میزان کو پورا کرو اور لوگوں کو اُن کی چیزیں کم مت دو اور زمین میں اُس کی اصلاح کے بعد فساد مت کرو

إِصْلَاحِهَا ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿٨٥﴾ وَلَا تَقْعُدُوا

یہ تمہارے واسطے بہتر ہے اگر تم مومن ہو اور سب راستوں پر مت

بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوعِدُونَ وَتَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ مَنْ آمَنَ

بیٹھو کہ جو اللہ پر ایمان لاتے ہیں اُن کو ڈراؤ اور اللہ کے راستے سے روکو اور اُس میں

بِهِ وَتَبْغُونَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوا إِذْ كُنتُمْ قَلِيلًا فَكَثَّرَكُمْ ۖ وَانظُرُوا

کجی چاہو اور اُس وقت کو یاد کرو جب تم تھوڑے سے تھے پس اللہ نے تمکو بہت کیا اور دیکھو کہ فساد

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ﴿٨٦﴾ وَإِن كَانَ طَائِفَةٌ مِّنكُمْ

کرنیوالوں کا انجام کیسا ہوتا ہے اور اگر تم میں سے ایک گروہ ایسا ہے جو ایمان لایا ہے

آمَنُوا بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ وَطَائِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوا فَاصْبِرُوا حَتَّىٰ يَحْكُمَ

اُس پر جس کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں اور ایک گروہ ایسا ہے جو ایمان نہیں لایا پس صبر کرو یہانتک کہ ہمارے درمیان فیصلہ

اللَّهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ﴿٨٧﴾

کر دے۔ اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنیوالا ہے۔

ركوع ۱۰

؁ شعیبؑ کی قوم اور بستی کا نام مدین ہے۔ یہ بستی عرب کے شمال مغربی حصہ میں اُن بیابانوں میں واقع تھی جہاں حضرت موسےٰؑ بحر قلزم کو عبور کر کے کوہ سینا اور اُس کی اطراف میں بنی اسرائیل کو لیے پھرتے تھے۔ حضرت ابراہیمؑ کے ایک بیٹے کا نام مدین تھا جو عرب میں آرہا تھا۔ اس کی نسل کے لوگ یہاں آباد ہوئے۔ انہیں میں سے حضرت شعیب بن میکیل بن یشجر بن مدین بن ابراہیمؑ خدا کی طرف سے نبی ہوئے۔ مدین کے قریب ایک گاؤں ایکہ نام نہایت شریر اور بُت پرست لوگوں کا مسکن تھا جو نہایت گنجان درختوں سے گھرا ہوا تھا۔ یہ لوگ ماپ تول میں بڑی بے ایمانی کرتے سخت دغاباز چور راہزن اور ظالم تھے۔ لوگوں کو شعیبؑ کے پاس جانے سے روکتے تھے۔ شعیبؑ نے نہایت حلم رحم اور حکمت کے ساتھ اُن کو وعظ کرنے شروع کئے اور خدا کے احسانات طرح طرح یاد دلائے اور اُس کا عظمت و جلال ظاہر کرنا چاہا۔ بعض بعض غریبوں نے تو اُن کی بات کو مانا مگر امرا لوگ ویسے ہی سرکش اور شریر بنے رہے اور اُنہوں نے شعیبؑ سے کہا کہ یا تو تیرے متبعین پھر ہمارے مذہب و طریقہ کو اختیار کر لیں ورنہ ہمارے شہر سے نکل جائیں اور تم بھی ہمارے مذہب میں آجاؤ۔ آخر انہیں شرارت اور سرکشی کی وجہ سے اُن کا بھی وقت آگیا غضب الٰہی سے ایک دھواں سا اُٹھا جس میں شدت کی گرمی بھی تھی جس کی نسبت قرآن مجید فرماتا ہے فَأَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ؁

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ

اس کی قوم میں سے متکبر سرداروں نے کہا اے شعیب ہم تجھکو اور اُن کو جو

اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ ﴿۸۸﴾

تیرے ساتھ ایمان لائے ہیں اپنی بستی سے نکال دینگے یا تمکو ہمارے مذہب میں واپس آنا پڑیگا وہ بولے خواہ کراہیت ہی کرنے والے کیوں

قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِيْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ؕ وَمَا

نہوں بتحقیق ہم اللہ پر جھوٹ باندھنے والے ٹھہرینگے اگر ہم تمہارے مذہب میں لوٹیں بعد اس کے کہ اللہ نے ہمکو اس سے بچا لیا اور یہ ہمیں

يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ؕ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ؕ

کیا پڑی کہ ہم اُس میں لوٹیں مگر یہ کہ اللہ ہمارا رب چاہے ہمارے رب کا علم ہر شے میں سمایا ہوا ہے

عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ؕ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ﴿۸۹﴾

اللہ ہی پر ہمنے بھروسا کیا ہے اے ہمارے رب تو ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دے اور تو خیر الفاتحین ہے

وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۹۰﴾

اور جن سرداروں نے اُس کی قوم میں سے کفر کیا بولے اگر تم شعیب کی پیروی کروگے نقصان اٹھاؤگے

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۹۱﴾ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا

پس اُن کو زلزلے نے پکڑ لیا اور اپنے گھروں میں اوندھے گرے ہوئے رہگئے جن لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا

كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۚ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۹۲﴾ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ

ایسے ہوگئے گویا کہ وہاں[1] رہے ہی نہ تھے جنہوں نے شعیب کو جھٹلایا وہی نقصان اٹھانیوالے ہوئے پس وہاں سے ہم

وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۚ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى

اور بولا اے میری قوم میں نے تم کو اپنے رب کے پیغام پہونچا دیئے اور تمہیں نصیحت کر دی پس میں قوم کفر پر کیا افسوس

قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿۹۳﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ

کروں جس کسی بستی میں ہمنے کوئی نبی بھیجا ساتھ ہی اُس کے لوگوں کو سختی اور نقصان میں مبتلا کیا

وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ ﴿۹۴﴾ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى

تاکہ وہ گڑگڑائیں پھر ہمنے مصیبت کی جگہ آسائش[2] اُن کو دی یہانتک کہ

عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا

وہ بڑھ گئے اور کہنے لگے ہمارے باپ دادا پر بھی دکھ اور سکھ پہونچتے ہی تھے پس ہمنے اُن کو ناگہاں پکڑ لیا اور وہ جانتے نہیں تھے

يَشْعُرُوْنَ ﴿۹۵﴾ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ

اور اگر بستیوں کے لوگ ایمان لاتے اور خدا سے ڈرتے ہم اُن پر آسمانوں اور زمین سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے

وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۶﴾ اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى

مگر اُنہوں نے جھٹلایا پس اُن کو عملوں کے سبب جو وہ کرتے تھے ہمنے پکڑ لیا کیا بستیوں کے لوگ نڈر ہوگئے

[1] غنا بمعنی طول اقامت و بمعنی منزل آتا ہے جیسے غنی القوم ۔۔۔ [illegible]

[2] [illegible]

إِمَّا أَن تُلْقِيَ وَإِمَّا أَن نَّكُونَ نَحْنُ الْمُلْقِينَ (۱۱۵) قَالَ أَلْقُوا فَلَمَّا أَلْقَوْا سَحَرُوا أَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوهُمْ

کیا تو پہلے ڈالتا ہے یا ہم پہلے ڈالنے والے ہوں۔ بولا (تم ہی) ڈالو۔ پھر جب انہوں نے (چیزیں) ڈالیں تو لوگوں کی آنکھوں کو سحر زدہ کر دیا اور ان کو ڈرا دیا

وَجَاءُوا بِسِحْرٍ عَظِيمٍ (۱۱۶) وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ (۱۱۷) فَوَقَعَ

اور جادو بڑا لائے۔ اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ اپنا عصا ڈال دے۔ پس وہ ایک ایک نگلنے لگا جو کچھ وہ گھڑتے تھے

الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (۱۱۸) فَغُلِبُوا هُنَالِكَ وَانقَلَبُوا صَاغِرِينَ (۱۱۹) وَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِينَ (۱۲۰)

پس حق ثابت ہو گیا اور جو کچھ وہ کرتے تھے باطل ہو گیا۔ پس وہیں وہ مغلوب ہوئے اور ذلیل ہو کر پھرے۔ اور تمام جادوگر سجدے میں گر پڑے

قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ (۱۲۱) رَبِّ مُوسَىٰ وَهَارُونَ (۱۲۲) قَالَ فِرْعَوْنُ آمَنتُم بِهِ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ إِنَّ

انہوں نے کہا ہم رب العالمین پر ایمان لائے۔ جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہے۔ فرعون نے کہا کیا تم میری اجازت سے پہلے ایمان لے آئے۔ بے شک

هَٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوهُ فِي الْمَدِينَةِ لِتُخْرِجُوا مِنْهَا أَهْلَهَا فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ (۱۲۳) لَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ

یہ ایک مکر ہے جو تم نے شہر میں کیا ہے تاکہ اس کے لوگوں کو وہاں سے نکال باہر کرو۔ پس جان لو گے۔ میں تمہارے ہاتھوں اور

وَأَرْجُلَكُم مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَأُصَلِّبَنَّكُمْ أَجْمَعِينَ (۱۲۴) قَالُوا إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا مُنقَلِبُونَ (۱۲۵) وَمَا

پاؤں کو خلاف ورزی کی سزا میں کاٹ ڈالوں گا پھر تم سب کو صلیب پر چڑھا دوں گا۔ انہوں نے کہا ہم تو اپنے رب کی طرف پھرنے والے ہیں۔ اور

تَنقِمُ مِنَّا إِلَّا أَنْ آمَنَّا بِآيَاتِ رَبِّنَا لَمَّا جَاءَتْنَا رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ (۱۲۶)

تو ہم سے اسی بات کا بدلہ لیتا ہے کہ ہم اپنے رب کی نشانیوں پر جب وہ ہمارے پاس آئیں ایمان لائے۔ اے ہمارے رب ہم پر صبر ڈال اور ہمیں فرمانبردار وفات دے

وَقَالَ الْمَلَأُ مِن قَوْمِ فِرْعَوْنَ أَتَذَرُ مُوسَىٰ وَقَوْمَهُ لِيُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَيَذَرَكَ وَآلِهَتَكَ

اور فرعون کی قوم کے سرداروں نے کہا کیا تو موسیٰ اور اس کی قوم کو چھوڑتا ہے کہ زمین میں خرابی کریں اور تجھ کو اور تیرے معبودوں کو چھوڑ دیں

قَالَ سَنُقَتِّلُ أَبْنَاءَهُمْ وَنَسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ وَإِنَّا فَوْقَهُمْ قَاهِرُونَ (۱۲۷) قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ

وہ بولا ہم ان کے بیٹوں کو قتل کریں گے اور ان کی عورتوں کو زندہ چھوڑیں گے اور ہم تو بیشک ان پر غالب ہیں۔ موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اللہ سے

اسْتَعِينُوا بِاللَّهِ وَاصْبِرُوا إِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَالْعَاقِبَةُ

مدد مانگو اور صبر کرو۔ زمین اللہ ہی کی ہے جس کو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے وارث بناتا ہے۔ اور انجام تو

لِلْمُتَّقِينَ (۱۲۸) قَالُوا أُوذِينَا مِن قَبْلِ أَن تَأْتِيَنَا وَمِن بَعْدِ مَا جِئْتَنَا قَالَ عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يُهْلِكَ

خدا ترسوں کے واسطے ہے۔ وہ بولے ہم تیرے آنے سے پہلے بھی ستائے گئے اور تیرے آنے کے بعد بھی۔ کہا قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے

عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ (۱۲۹) وَلَقَدْ أَخَذْنَا آلَ فِرْعَوْنَ

دشمنوں کو ہلاک کر دے اور تم کو زمین میں خلیفہ بنا دے۔ پھر دیکھے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ اور بے شک ہم نے آلِ فرعون کو چند سال قحط

بِالسِّنِينَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ (۱۳۰) فَإِذَا جَاءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوا لَنَا

اور پھلوں کی کمی میں مبتلا کیا تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔ پس جب ان کے پاس بھلائی آتی تو کہتے یہ ہماری ہی خاطر ہے

هَٰذِهِ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَطَّيَّرُوا بِمُوسَىٰ وَمَن مَّعَهُ أَلَا إِنَّمَا طَائِرُهُمْ عِندَ اللَّهِ وَلَٰكِنَّ

اور اگر مصیبت پہنچتی تو موسیٰ اور اس کے ساتھیوں کی نحوست بیان کرتے۔ خبردار سوائے اس کے نہیں کہ ان کی نحوست اللہ کے پاس ہے مگر

ع ۱۴ — منزل ۲ — ع ۱۵

أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٣١﴾ وَقَالُوا مَهْمَا تَأْتِنَا بِهِ مِنْ آيَةٍ لِتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ ﴿١٣٢﴾ فَأَرْسَلْنَا

اُن میں سے اکثر جانتے نہیں۔ اور انہوں نے کہا کہ جو نشانیاں تو ہمارے پاس لائے گا کہ اُن سے ہم پر جادو کرے سو ہم تجھ پر ایمان لانے والے نہیں پس ہم نے بھیجا

عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ آيَاتٍ مُفَصَّلَاتٍ فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا

طوفان سلہ اور ٹڈیاں اور جوں اور مینڈک اور خون سلہ علیحدہ علیحدہ معجزات کے طور پر بھیجے پس اُنہوں نے تکبر کیا اور

قَوْمًا مُجْرِمِينَ ﴿١٣٣﴾ وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوا يَا مُوسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ لَئِنْ

سرکش قوم بنے رہے جب کبھی اُن پر عذاب واقع ہوا بولے اے موسیٰ ہمارے واسطے اُس عہد کے طفیل جو تیرے پاس ہے اپنے رب سے دعا کر اور

كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿١٣٤﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ

اگر تو نے یہ عذاب ہم سے دور کر دیا تو ہم ضرور تجھ پر ایمان لے آوینگے اور تیرے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دینگے پس جب اُن سے عذاب ایک میعاد

إِلَىٰ أَجَلٍ هُمْ بَالِغُوهُ إِذَا هُمْ يَنْكُثُونَ ﴿١٣٥﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا

تک جسکو وہ پہونچنے والے تھے دور کر دیتے تو وہ عہد کو توڑ دیتے پس ہم نے اُن سے بدلہ لیا پس اُن کو سمندر میں غرق کر دیا بسبب اسکے کہ اُنہوں نے

بِآيَاتِنَا وَكَانُوا عَنْهَا غَافِلِينَ ﴿١٣٦﴾ وَأَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِينَ كَانُوا يُسْتَضْعَفُونَ مَشَارِقَ

ہماری نشانوں کی تکذیب کی اور اُس سے غافل رہے۔ اور ہمنے اُس قوم کو جو بیچاری کمزور خیال کیجاتی تھی اُس زمین کے مشرقوں

الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا ۖ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنَىٰ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ بِمَا صَبَرُوا

اور غربوں کا وارث کر دیا جسمیں ہمنے برکتیں رکھیں تھیں سلہ اور بنی اسرائیل پر جو تیرے رب کا اچھا وعدہ تھا اُن کے صبر کے سبب پورا ہوا

وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهُ وَمَا كَانُوا يَعْرِشُونَ ﴿١٣٧﴾ وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ

اور جو کچھ فرعون اور اُس کی قوم صنعتیں کرتے اور (باغوں میں) ٹٹیاں چڑھاتے تھے اُس کو ہمنے ملیامیٹ کر دیا اور (جب) بنی اسرائیل کو ہمنے بحر (قلزم)

فَأَتَوْا عَلَىٰ قَوْمٍ يَعْكُفُونَ عَلَىٰ أَصْنَامٍ لَهُمْ ۚ قَالُوا يَا مُوسَى اجْعَلْ لَنَا إِلَٰهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ ۚ

کے پار کیا تب وہ ایک قوم سے ملے جو اپنے بتوں پر اعتکاف کر رہی تھی بنی اسرائیل بولے اے موسیٰ ہمارے واسطے بھی ایسے ہی معبود بنا دے جیسا

قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ﴿١٣٨﴾ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ مُتَبَّرٌ مَا هُمْ فِيهِ وَبَاطِلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٣٩﴾ قَالَ

کہ اُنکے واسطے ہیں۔ موسیٰ نے کہا تم لوگ جہالت کرتے ہو۔ تحقیق جسمیں یہ لوگ ہیں وہ تباہ شدہ ہے اور جو کچھ وہ عمل کرتے ہیں باطل ہے کہا

أَغَيْرَ اللَّهِ أَبْغِيكُمْ إِلَٰهًا وَهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿١٤٠﴾ وَإِذْ أَنْجَيْنَاكُمْ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ

کیا اللہ کے سوا میں تمہارے واسطے معبود تلاش کروں حالانکہ اُسنے تمکو جہانوں پر فضیلت دی ہے۔ (اور اُس وقت کو یاد کرو) جب ہمنے تمکو آل فرعون سے بچایا

سُوءَ الْعَذَابِ ۚ يُقَتِّلُونَ أَبْنَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ ۚ وَفِي ذَٰلِكُمْ بَلَاءٌ مِنْ رَبِّكُمْ عَظِيمٌ ﴿١٤١﴾

جو تمکو بڑا عذاب پہونچاتے تھے تمہارے بیٹوں کو قتل کرتے اور تمہاری عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے۔ اور اسمیں تمہارے رب کی طرف سے بلاء عظیم تھی

وَوَاعَدْنَا مُوسَىٰ ثَلَاثِينَ لَيْلَةً وَأَتْمَمْنَاهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيقَاتُ رَبِّهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوسَىٰ

اور ہمنے موسیٰ کو تیس راتوں کا وعدہ دیا اور دس سے اُس کو ہمنے کامل کیا پس اُسکے رب کا وعدہ چالیس رات سے پورا ہوا اور موسیٰ نے

لِأَخِيهِ هَارُونَ اخْلُفْنِي فِي قَوْمِي وَأَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُفْسِدِينَ ﴿١٤٢﴾ وَلَمَّا جَاءَ مُوسَىٰ

اپنے بھائی ہارون سے کہا کہ تم میری بجائے میری قوم کے خلیفے رہو اور اصلاح کرتے رہو اور مفسدوں کے راستے پر مت چلنا۔ اور جب موسیٰ ہمارے وعدے پر

منزل ٢ — الربع — ع ١٦

سلہ مہما ۔ مہما اصل میں ما ما تھا پہلا ما شرطیہ ہے اور دوسرا اسکی تاکید ۔ یا مہ بمعنی کف ہے اور ما شرطیہ ۔ سلہ طوفان کے معنی ہیں ہر وہ چیز جو گھیر لے اور ابن عباس کہتے ہیں طوفان کے معنی کثرت بارش کے بھی آئے ہیں جیسا کہ آیت میں ہے فَطَافَ عَلَيْهِمْ طَائِفٌ مِنْ رَبِّكَ وَهُمْ نَائِمُونَ ۔ سلہ اس سے دو مراد ہو سکتی ہیں (۱) خسرہ مرض بکثرت ہونا (۲) بکثرت نکسیر کی طغیانی جس سے ہر سو خون ہی خون ہو گیا ۔ سلہ یعنی ملک شام جس میں کنعان ہے جسکا نام ارض مقدس ۔ فلسطین وغیرہ بھی ہیں دوسری آیت میں اسکی بابت ہے بارکنا حولہ ۔ حدیث بخاری میں ہے کہ آنحضرت صلعم نے دعا کی اللہم بارک لنا فی شامنا ۔ بولہ یہ دعا کی ۔

لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنظُرْ إِلَيْكَ قَالَ لَن تَرَانِي وَلَٰكِنِ انظُرْ إِلَى الْجَبَلِ فَإِنِ اسْتَقَرَّ

واسطے ہمارے وعدہ کے اور اسکے رب نے اس سے کلام کیا سوال کیا کہ اے میرے رب مجھکو (اپنا جلوہ) دکھا میں تیری طرف دیکھوں فرمایا تو ہرگز مجھکو نہ دیکھ سکیگا لیکن اس

مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرَانِي فَلَمَّا تَجَلَّىٰ رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا وَخَرَّ مُوسَىٰ صَعِقًا فَلَمَّا أَفَاقَ

پہاڑ کی طرف نظر کر پس اگر وہ اپنی جگہ پر برقرار رہا تو تو بھی مجھکو دیکھ لیگا پس جب اسکے رب نے پہاڑ پر جلوہ کیا تو اسکو ٹکڑے ٹکڑے کردیا اور موسیٰ بیہوش ہو کر

قَالَ سُبْحَانَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۴۳﴾ قَالَ يَا مُوسَىٰ

گر پڑا۔ پس جب افاقہ ہوا بولا تو پاک ہے میں تیری طرف رجوع کرتا اور سب سے پہلے مومن ہوں ۔۔۔ (اللہ نے) کہا اے موسیٰ

إِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَاتِي وَبِكَلَامِي فَخُذْ مَا آتَيْتُكَ وَكُن مِّنَ

میں نے تجھکو لوگوں پر ۔۔۔ اپنی رسالت اور کلام سے برگزیدہ کیا۔ ۔۔۔ پس جو میں نے تجھکو دوں وہ لے اور شکر گذاروں میں

ملہ موسیٰ کی تو وہ خواستیں منظور ہوئیں (۱) اِسْتَسْقَاهُ قَوْمُهُ ۔۔۔ لوگوں کے کھانا مانگا ہے وہ انکا مگر (۲) رَبِّ أَرِنِي أَنظُرْ إِلَيْكَ

اِس دوسری خواست کا جواب ملا لَن تَرَانِي۔ اِسکی وجہ یہ ہے کہ جو فیضان صفت رحمانیت و ربوبیت سے ہورہا ہو اُس سلسلہ میں اور کچھ مانگنا بعض وقت

پسندیدہ مقبول نہیں ہوتا چنانچہ یہ ہم میں ۔۔۔ فَخُذْ مَا آتَيْتُكَ وَكُن مِّنَ الشَّاكِرِينَ ۔۔۔ اے موسیٰ پس جو میں تجھکو دیا ہے وہ لے شکر گذار بنا رہ

رہ جو نکہ اسوقت خدا کا کلام اور شریعت نازل ہورہی تھی بیچ میں موسیٰ یہ سوال کر بیٹھے اسلئے جناب باریتعالیٰ میں پسندیدہ مقبول نہوا اور جواب ملا

لَن تَرَانِي۔ اور آگے اسکی وجہ بتادی فَخُذْ مَا آتَيْتُكَ وَكُن مِّنَ الشَّاكِرِينَ ایسی ہی موقعہ پر ابراہیم کو فرمایا تھا يُجَادِلُنَا فِي قَوْمِ لُوطٍ ۔۔۔ یعنی ابراہیم

قوم لوط کے بارہ میں جھگڑا کیا نوح نے سلسلہ باریتعالیٰ کے درمیان ایک غیر کے حق میں دعا کی تھی جواب ملا إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْأَلْنِ

مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنِّي أَعِظُكَ أَن تَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ ۔۔۔ پس لن ترانی کا ارشاد سو روئے باریتعالیٰ کا منشی انکار نہ تھا کہ کبھی کوئی نبی یا

انسان اللہ تعالیٰ کو اس عالم میں دیکھ ہی نہیں سکتا چنانچہ معراج میں آنحضرت صلعم نے اللہ کریم کو دیکھا حدیث شریف میں ہے کہ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ کیا ہم قیامت

میں اپنے رب کو دیکھینگے آپنے فرمایا کہ تم ماہتاب کے دیکھنے میں جبکہ بادل نہو یہ شک کرتے ہو یا کوئی مانع ہوتا ہے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ پھر فرمایا چودھویں رات

کا چاند دیکھنے میں جبکہ کوئی حجاب اور بادل نہو کوئی مانع ہوتا ہے لوگوں نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ پھر تم اسیطرح قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھوگے۔ ابن کثیر

کا قول ہے کہ یہ مسئلہ صحابہ میں متفق علیہ تھا اور تابعین اور اُن کے بعد ائمہ اسلام کا بھی اتفاق رہا۔ انجیل میں ہم توریت کی آیات جو اس موقعہ اور دیدار الٰہی کے متعلق

خروج ۳۳ باب ۲۰ آیت ہیں ۔۔۔ اور بولا تو میرا چہرہ نہیں دیکھ سکتا اسلئے کوئی انسان نہیں جو مجھے دیکھے اور جیتا رہے اور خداوند نے کہا دیکھ ایک جگہ میرے پاس ہے اور تو اُس ٹیلے

پر کھڑا رہ اور یوں ہوگا کہ جب میرا جلال گذر ہوگا تو میں تجھکو اُس چٹان کی دراڑ میں رکھونگا اور جب تک نہ گذر جاؤں تجھے اپنی ہتھیلی سے ڈھانپونگا اور پھر

اپنی ہتھیلی اٹھا لونگا اور تو میرا پیچھا دیکھیگا لیکن میرا چہرہ ہرگز دکھائی نہ دیگا۔ گنتی ۱۲ باب تب خداوند بادل کے ستون میں ہوکر اترا اور خیمہ کے دروازہ

پر کھڑا رہا اور ہارون اور مریم کو بلایا سو وہ دونوں آئے تب اُسنے فرمایا کہ میری باتیں سنو اگر تم میں سے کوئی نبی ہوتا تو میں جو خداوند ہوں اپنے تئیں رویا میں

اُسے معلوم کروتا اور اُس سے خواب میں باتیں کرتا۔ پر میرا بندہ موسیٰ یوں نہیں کہ وہ میرے سارے گھر میں امانتدار ہے میں اُس سے آمنے سامنے صریح باتیں

کرتا ہوں نہ کہ پوشیدہ باتیں اور وہ خداوند کی شبیہ کو دیکھیگا پس تم میرے بندہ موسیٰ کا شکوہ کرتے ہوئے کیوں نہ ڈرے اور خداوند کے غضب کی آگ اُنپر

بھڑکی اور وہ چلا گیا۔ استثنا ۴ باب چنانچہ تم نزدیک آئے اور اس پہاڑ کے نیچے کھڑے رہے۔ اور وہ پہاڑ آسمان کے بیچوں بیچ تک اندھیری

اور بدلیوں اور تیرگی کے ساتھ آگ سے جل رہا اور خداوند نے اُس آگ میں سے تمہارے ساتھ خطاب کیا تم نے باتوں کی آواز سنی لیکن تم نے کچھ صورت نہ دیکھی فقط

الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَكَتَبْنَا لَهٗ فِي الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ

والے ہو۔ اور ہمنے اُسکیواسطے تختیوں میں ہر ایک بات میں نصیحت اور ہر شے کی تفصیل لکھدی (اور حکم دیا) کہ ان کو مضبوطی کیساتھ لے

وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِيَ الَّذِيْنَ

اور اپنی قوم کو حکم کر کہ اُس کی بہتر باتیں پکڑے رہیں۔ ہم تمہیں عنقریب بدکاروں کے گھر دکھا دینگے۔ اور اپنی آیتوں سے اُن لوگوں کو جو

يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ

ناحق زمین میں تکبر کرتے ہیں پھیر دینگے اور اگر تمام نشانیاں دیکھ لیں تب بھی اُن پر ایمان نہ لائینگے اور اگر بھلائی کا راستہ

لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ

دیکھیں تو اُس کو راستہ ہی نہ سمجھینگے۔ اور اگر گمراہی کا راستہ دیکھیں تو اُس کا راستہ سمجھینگے یہ اسواسطے کہ اُنہوں نے ہماری نشانیوں کو

كَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَاۗءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ هَلْ يُجْزَوْنَ

جھٹلایا اور اُس سے غافل رہے۔ جن لوگوں نے ہماری نشانیوں کو اور آخرت کو جھٹلایا اُن کے اعمال ضایع ہوگئے۔ کیا جو کچھ وہ

اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰي مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ اَلَمْ

عمل کرتے ہیں اُس کے سوا کچھ جزا دیئے جائینگے۔ اور موسیٰ کی قوم نے اُس کے بعد اپنے زیوروں سے ایک بچھڑا بنالیا جو جسم (بلا

يَرَوْا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۸﴾ وَلَمَّا سُقِطَ فِيْٓ اَيْدِيْهِمْ

روح) تھا جس کی آواز بیل سی تھی۔ کیا اُنہوں نے یہ نہ دیکھا کہ وہ نہ تو اُن سے کلام کرتا اور نہ اُن کو راستہ کی ہدایت کرتا۔ اُسی کو پکڑ لیا اور وہ ظالم تھے

وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا قَالُوْا لَىِٕنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ وَلَمَّا

اور جب اُن کے آگے ڈالا گیا اُنہوں نے دیکھ لیا کہ بیشک وہ بہکے بولے اگر ہمیں ہمارا رب رحم نہ کرے اور نہ ہمکو بخشے تو ہم ضرور تباہ حال ہو جائینگے۔ اور جب

رَجَعَ مُوْسٰٓي اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ مِنْۢ بَعْدِيْ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ

جب موسیٰ اپنی قوم کی طرف غصے میں بھرا ہوا افسوس کرتا ہوا واپس ہوا کہا تُمنے میرے بعد کیا ہی بُری خلافت کی۔ کیا تُمنے اپنے رب کے حکم میں

وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗٓ اِلَيْهِ قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِيْ وَكَادُوْا

شتابکاری کی اور تختیاں رکھدیں اور اپنے بھائی کا سر پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے لگا۔ اُسنے کہا اے میری ماں کے بیٹے اس قوم نے مجھکو ضعیف

يَقْتُلُوْنَنِيْ فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْاَعْدَاۗءَ وَلَا تَجْعَلْنِيْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۰﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ

سمجھا اور قریب ہوئے کہ مجھکو قتل کر دیں۔ پس مجھپر دشمنوں کو مت ہنسا۔ اور مجھکو ظالموں کی قوم میں شامل مت کر۔ دعا کی اے میرے رب مجھپر

وَاَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ

اور میرے بھائی پر رحم کر اور ہمکو اپنی رحمت میں داخل کر تحقیق تو تمام رحم کرنیوالوں سے بڑھکر رحم کرنیوالا ہے۔ جن لوگوں نے بچھڑے کو معبود بنایا

مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ ﴿۱۵۲﴾ وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا

عنقریب اُن پر اُن کے رب کی طرف سے غضب اور دنیاوی زندگی میں ذلت پہنچیگی [۱۲۵] اور اسی طرح ہم افترا کرنے والوں کو سزا دیا کرتے ہیں۔ اور

مِنْۢ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۵۳﴾ وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَي الْغَضَبُ

جنہوں نے بُرے عمل کئے پھر اُس کے بعد تائب ہو گئے اور ایمان لائے تحقیق تیرا رب اُسکے بعد ضرور غفور و رحیم ہے۔ اور جب موسےٰ سے غصہ

ع ۱۷

ع ۱۸

۱۲۵ موجودہ توریت میں غلطی سے بچھڑے کا بنانا ہارون علیہ السلام کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ اس کی تشریح کیلئے دیکھو ۳۰/۹۵ کا حاشیہ ۲۔

أَخَذَ الْأَلْوَاحَ ۖ وَفِي نُسْخَتِهَا هُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُونَ ﴿١٥٤﴾ وَاخْتَارَ مُوسَىٰ

پچھا ہوا تب اُس نے تختیاں لیں اور اُس کی نسخہ میں اُن لوگوں کیواسطے ہدایت اور رحمت ہے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ اور موسیٰ نے اپنی

قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا لِّمِيقَاتِنَا ۖ فَلَمَّا أَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ أَهْلَكْتَهُم مِّن قَبْلُ وَإِيَّايَ ۖ

قوم کے ستر مرد اس جگہ کیلئے جو ہمنے مقرر کی تھی پسند کئے پس جب اُن کو زلزلے نے پکڑ لیا کہا اے میرے رب اگر تو چاہتا تو پہلے سے ہی اِن کو

أَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا ۖ إِنْ هِيَ إِلَّا فِتْنَتُكَ تُضِلُّ بِهَا مَن تَشَاءُ وَتَهْدِي مَن تَشَاءُ ۖ أَنتَ وَلِيُّنَا

اور مجھکو ہلاک کر ڈالتا۔ کیا تو ہمکو اُس فعل پر ہلاک کرتا ہے جو ہم میں سے بیوقوفوں نے کیا۔ اور کچھ نہیں مگر تیرا امتحان ہی تو اس سے جسکو چاہے گمراہ

فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا ۖ وَأَنتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ ﴿١٥٥﴾ وَاكْتُبْ لَنَا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ

کرتا اور جسکو چاہتا ہدایت کرتا ہے تو ہی ہمارا والی ہے پس ہم کو بخش اور ہمپر رحم کر اور تو ہی بہتر بخشنے والا ہے۔ اور ہمارے واسطے اس دنیا میں بھلائی لکھ

إِنَّا هُدْنَا إِلَيْكَ ۚ قَالَ عَذَابِي أُصِيبُ بِهِ مَنْ أَشَاءُ ۖ وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ۚ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ

اور آخرت میں بھی ہم تیری طرف جھکے۔ فرمایا میرا عذاب اُسی پر آتا ہے کہ جس پر میں چاہتا ہوں گا اور میری رحمت ہر شے میں سما گئی ہے پس

يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالَّذِينَ هُم بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٥٦﴾ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي

میں اُس کو (رحمت کو) اُن کیواسطے لکھ لیتا ہوں جو ڈرتے زکوٰۃ ادا کرتے اور جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں۔ جو اس رسول نبی امی

يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِندَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ يَأْمُرُهُم بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنكَرِ

کی پیروی کرتے ہیں جسکو وہ اپنے پاس لکھا ہوا توریت و انجیل میں پاتے ہیں[1] وہ اُن کو نیک باتوں کا حکم دیتا اور بد باتوں سے روکتا ہے اُن کیواسطے

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ

پاک چیزوں کو حلال ٹھہراتا اور ناپاک کو حرام کرتا اور اُن سے بوجھ اتارتا اور اُن طوقوں کو جو اُن پر تھے[2] پس جو لوگ اُسپر ایمان لائے اور اُس

عَلَيْهِمْ ۚ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنزِلَ مَعَهُ ۙ أُولَٰئِكَ

کی رفاقت کی اور اُس کی مدد کی اور اُس نور کی پیروی کی جو اُس کیساتھ اتارا گیا ہے یہی لوگ

هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿١٥٧﴾ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ

فلاح پانے والے ہیں۔ کہہ اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں جسکیواسطے آسمانوں اور زمین کا ملک ہے

وَالْأَرْضِ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۖ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ

کوئی معبود و مطلوب اُس کے سوائے نہیں وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ پس اللہ پر ایمان لاؤ اور اُس کے رسول

وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٥٨﴾ وَمِن قَوْمِ مُوسَىٰ أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ ﴿١٥٩﴾

پر جو نبی امی ہے جو اللہ پر اور اُس کے حکموں پر ایمان لاتا ہے۔ اور اُس کی پیروی کرو تاکہ تم ہدایت پاؤ۔ اور موسیٰ کی قوم میں سے ایک گروہ ہے جو حق

[1] چنانچہ قحط وبا اور جنگ سے تمام بنی اسرائیل ہلاک ہوئے اور چالیس سال تک جنگل میں حیران پھرتے رہے یہانتک کہ بجز اُن کی نسل کے کوئی لوگ کنعان تک پہونچ سکے اور بیس برس سے زیادہ عمر کے لوگ سب ہلاک ہوگئے[2] یعنی الصاعقة جیسا کہ دوسری آیت میں ہے فاخذتهم الصاعقة ۱۵۲ دیکھو سورہ بقرہ ۵۵ کی تفسیر۔ توریت اور انجیل میں محمد صلعم کی نسبت پیشینگوئیاں بڑی کثرت سے ہیں جن میں سے چند ایک نمونہ کے طور پر آیات ذیل کی تفسیر میں درج کی گئی ہیں بقرہ ۱۰۲/۱۲۶، ۱۹۹/۲۶، ۵۶/۳۳، ۶/۱۱، ۱۵/۴۲ تفصیل

[3] یعنی اُن سخت احکام کو دیکھو جو بنی اسرائیلی شریعت کی طرف اشارہ ہے جو بہت سخت اور انسان کو آزادی سے محروم کرنیوالی تھی چنانچہ دیکھو احبار، خروج و عدد ۱۴۰

وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ

اور ہمنے اُن کو بارہ خاندانوں میں علیحدہ علیحدہ گروہ کر دیا لہ اور ہمنے موسیٰ کی طرف وحی کی جب اُس سے اُس کی قوم نے پانی مانگا اُس پہاڑ پر

بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۭ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۭ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ

اپنی جماعت کو لیکر چل لہ پس اُس میں سے بارہ چشمے بہ رہے ہیں ہر ایک شخص نے اپنا اپنا گھاٹ پہچان لیا اور اُن پر ہمنے

الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۭ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ۭ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا

بادل کا سایہ کیا اور اُن پر من وسلویٰ اتارا اور حکم دیا کہ جو ہمنے تمکو دیا ہے اُس میں سے پاک چیزیں کھاؤ اُنہوں نے ہمپر ظلم نہیں کیا بلکہ اپنے

اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿١٦٠﴾ وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ

ہی نفسوں پر ظلم کرتے رہے۔ اور جب اُن سے کہا گیا کہ اس بستی میں ٹھہرو لہ اور اُس میں سے جہاں کہیں چاہو کھاؤ پیو اور توبہ توبہ کرتے ہوئے

وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ ۭ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٦١﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ

اور دروازہ میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو ہم تمہاری خطائیں بخشدینگے۔ اور نیکوں کو ثواب زیادہ دینگے۔

قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَاۗءِ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿١٦٢﴾ وَسْـَٔـلْهُمْ عَنِ

جن لوگوں نے اُن میں سے ظلم کیا۔ اُنہوں نے بدلکر جو کہا گیا تھا اُسکو کچھ اور کر دیا۔ پس ہمنے اُن پر آسمان سے عذاب اُتارا کیونکہ وہ ظلم کرتے

الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ اِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ

اور اُن سے اُس بستی کی بابت سوال کر جو سمندر کے کنارے پر تھی۔ جب وہ ہفتے میں زیادتی کرتے تھے جب اُن پاس مچھلیاں ہفتہ کے دن پانی

شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ ۚ كَذٰلِكَ ۚ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿١٦٣﴾ وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ

پر آجاتی اور جسدن ہفتہ نہ مناتے اُن کے پاس نہ آتی تھی لہ اسیطرح اُن کی نافرمانی کیوجہ سے ہم اُن کو آزمایش کرتے رہے۔ اور جب اُن میں سے

٢٠ ع ٥ ١٠ — وقف لازم — ٢ منزل — النصف

لہ اسرائیل یعنی یعقوبؑ کے بارہ بیٹے تھے اُن میں سے ہر ایک کی اولاد ایک علیحدہ سبط یا فرقہ یا خاندان قرار پایا۔ لہ اسکے تین معنی ہوسکتے ہیں (۱) اپنا عصا پتھر پر مارو۔ (۲) اپنی جماعت کیساتھ پہاڑ پر چل (۳) اپنی جماعت کیساتھ اس پہاڑ میں رہو۔ لہ یعنی اریحا میں ٹھہرو۔ یہ حضرت موسیٰؑ کی وفات کے بعد کا قصہ ہے جب اُن کے خلیفہ یوشع بن نون یردن ندی کو عبور کرکے اریحا پر پہنچے تھے جو شام میں یروشلم سے بیس میل کے فاصلہ پر آباد تھا۔ اس شہر میں پہنچکر کنعانیوں سے بڑی لڑائی ہوئی بنی اسرائیل فتحیاب ہوئے اور شہر کو اُنہوں نے غارت کر دیا۔ عی کے لوگوں نے بنی اسرائیل کو شکست دیکر بہتوں کو قتل کیا۔ اس واقعہ کی نسبت کتاب یشوع کے باب ۷ میں اسطرح مذکور ہے۔ تب یشوعؑ اور سارے اسرائیلی بزرگوں نے کپڑے پھاڑے اور خداوند کے عہد کے صندوق کے آگے شام تک پڑے رہے اور اپنے سروں پر خاک ڈالی اور یشوع بولا کہ آہ خداوند مالک تو اس قوم کو کسلئے یردن پار لایا۔ الخ تب خداوند نے فرمایا اُٹھ کھڑا ہو کسلئے یوں اوندھا پڑا ہے اسرائیل نے گناہ کیا اور اُنہوں نے اس عہد سے جسکی بابت میں نے اُن کو حکم دیا عدول کیا کیونکہ اُنہوں نے حرام چیزوں میں سے بھی کچھ لیا اور چوری بھی کی اور ریاکاری بھی کی اور اپنے اسباب میں ملا بھی لیا اسلئے وہ دشمنوں کے مقابلہ میں ٹھہر نہ سکے لعنتی ہوئے لہ اسکا بیان دیکھو ٢/١٦ کی تفسیر میں۔ سبت کے معنی ہفتہ کے ہیں۔ اس قصہ میں مسلمانوں کیلئے ایک عبرتناک تمثیلی پیشگوئی ہے کہ جب مسلمان جمعہ کی بیقدری کرینگے اُن کی دینی اور دنیاوی ذلت شروع ہوجائیگی چنانچہ زمانہ عالمگیر کے بعد جمعہ کی قدر کم ہوئی۔ اُسیوقت سے مسلمانوں کی دینی اور دنیاوی حالت تباہ ہوئی۔

مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمًا ۙ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ

ایک گروہ نے کہا تم اُس کی قوم کو کیوں وعظ کرتے ہو جسکو اللہ ہلاک کرنیوالا یا عذاب شدید کرنیوالا ہے تاکہ تمہارے رب کی طرف سے ہم پر الزام نہ رہے

وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖۤ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ

اور شاید ہو کہ وہ خدا ترس ہو جائیں۔ پس جب اُن باتوں کو بھول گئے جن کی نصیحت کی گئی تھی ہمنے اُن کو بچا لیا جو بدی سے منع کرتے تھے اور

ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَئِيْسٍۭ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۵﴾ فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً

ظالموں کو اُن کی بدعہدیوں کے سبب سخت عذاب میں پکڑ لیا۔ پس جن باتوں سے اُن کو منع کیا گیا جب وہ اُن سے سرکش ہو گئے ہمنے اُن کو

خٰسِئِيْنَ ﴿۱۶۶﴾ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ؕ

کہا کہ بندر ذلیل ہو جاؤ۔ اور جب تیرے رب نے اعلان کر دیا کہ وہ روز قیامت تک اُن پر ایسے حاکم مقرر کرے گا جو اُن کو بُرا دکھ دیتے

اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖۚ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۶۷﴾ وَقَطَّعْنٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ

رہیں گے۔ تحقیق تیرا رب جلدی عذاب کرنیوالا ہے اور تحقیق وہ غفور رحیم ہے۔ اور ہمنے اُن کو گروہ گروہ کر کے زمین میں علیحدہ کر دیا۔ بعض

وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ ۫ وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۶۸﴾ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ

اُن میں سے نیک ہیں اور بعض اس کے برعکس اور ہم نے بھلائیوں اور برائیوں کیساتھ ترتیب کی تاکہ وہ رجوع کریں۔ پس اُن کے بعد ایسے

وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ وَاِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ

بیٹے جانشین ہوئے کہ کتاب کے وارث تو بنے مگر اس دنیائے دوں کی چیزیں لیتے اور کہتے ہیں کہ اللہ ہمکو بخش ہی دے گا اور اگر اُن کے پاس

يَاْخُذُوْهُ ؕ اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوْا مَا فِيْهِ ؕ

ویسا ہی اسباب پھر آوے اُس کو بھی لے لیتے ہیں کیا اُن سے کتاب کا عہد نہیں لیا تھا کہ اللہ پر سوائے حق بات کے اور کچھ نہ کہنا اور جو کچھ

وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا

اُس میں ہے وہ اُنہوں نے پڑھ لیا ہے اور آخرت کا گھر اُن لوگوں کیواسطے بہتر ہے جو خدا ترس ہیں کیا پس سمجھتے نہیں ہیں۔ اور جو لوگ کتاب سے

الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْۤا اَنَّهٗ

تمسک کرتے ہیں اور نماز قایم کرتے ہیں۔ تحقیق ہم اصلاح کرنیوالوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔ اور جب ہمنے پہاڑ کو اُن کے اوپر اُٹھایا گویا کہ وہ سائبان

جاتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ ایک جمعہ کے ترک سے چہارم حصہ دل کا سیاہ ہو جاتا ہے۔ دوئم سبت کے معنی السبت الراحت ہے پس اس سے یہ بھی مراد ہوئی کہ جب اللہ تعالیٰ کسی انسان یا قوم کو آرام و آسایش کے سامان عطا فرماوے تو وہ اُسکی قدر کرے ورنہ جلد قہر کے نیچے آ جاویگا سوئم سبت سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہیں کیونکہ پولوس آپکو سبتی نبی قرار دیتا ہے۔ اسلئے آنحضرت صلعم کی قدر لازمی ہوئی اور آپکی بیقدری میں ذلت و مصیبت کا خوف ہے جیسا کہ عرب اور عام مسلمانوں کے حالات سے ظاہر ہے جسقدر آپ کی اور آپ کے دین مبارک کی قدر کم کی جا رہی ہے اُسیقدر روز بروز ذلت اور مفلسی زیادہ ہے۔

[1] ایسا ہی سفر استثنا $\frac{11}{26}$ و $\frac{8}{19}$ میں درج ہے کہ اگر تم بدی کرو گے تو وہ ابد تک تمکو تمہارے دشمنوں کے ہاتھوں میں دیدیگا جو سخت تکلیف میں مبتلا رکھینگے۔ چنانچہ داؤد علیہ السّلام بعد بابل و نینوہ کے بادشاہوں نے بنی اسرائیل کو غلام بنایا پھر شاہان مصر نے اُن پر سخت ظلم کیے سکندر اعظم کے وقت میں قیدی غلام اور مظلوم ہو گئے اور یہی حال آجتک چلا آتا ہے

بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ

اور اگر ہم چاہتے تو اسکے سبب اُسکے درجے بلند کرتے مگر وہ زمین کی طرف ہی پڑا رہا اور اپنی گری ہوئی خواہش کا تابع ہوا پس اُسکی لہ مثال کتے کی مثال ہے کہ اگر تو اسکو

کرے۔ سو اب آئیے اور میری خاطر سے اُن لوگوں کے حق میں بددعا کیجے۔ کہ وے مجھ سے بہت قوی ہیں۔ شاید کہ میں غالب آؤں کہ اُنہیں مار سکوں
اور اُنہیں اِس زمین پر سے ہٹا دوں۔ کہ میں یقین جانتا ہوں جسے تو برکت دیتا ہے اُسے برکت ہوتی ہے۔ اور جس پر تو لعنت کرتا وہ لعنتی
ہوا۔ سو موآب کے مشایخ اور مدیان کے بزرگ جادو کی مزدوری ہاتھ میں لیکے روانہ ہوئے اور بلعام پاس آئے اور بلق کا پیغام
اُسے پہنچایا اُسنے اُنہیں کہا کہ آج رات تم یہاں رہو اور جیسا کچھ خداوند مجھے فرمائیگا میں تمہیں کہوں گا۔ چنانچہ موآب کے امیروں
نے بلعام کے یہاں مقام کیا۔ تب خدا بلعام پاس آیا اور اُسسے کہا یہ کون آدمی ہیں جو تیرے پاس ہیں؟ بلعام نے خدا کو جواب
دیا کہ صفور کے بیٹے بلق نے جو موآب کا پادشاہ ہے میرے پاس کہلا بھیجا ہے کہ دیکھ ایک قوم ہے جو مصر سے نکل آئی ہے اور اُنسے
زمین کی سطح چھپ گئی۔ تو آ اور میری خاطر کیلئے اُن کے حق میں بددعا کر۔ شاید میں اُن پر غالب آ سکوں اور اُنہیں بھگا
دوں۔ تب خداوند نے بلعام کو کہا کہ تو اُن کیساتھ مت جائیو۔ تو اُن لوگوں کے حق میں بددعا نہ کیجیو۔ اِسلئے کہ وے مبارک
ہیں بلعام نے صبح کو اُٹھکے بلق کے امیروں سے کہا تم اپنی سرزمین کو جاؤ کیونکہ خداوند مجھے تمہارے ساتھ جانے کی اجازت نہیں دیتا
اور موآب کے سردار اُٹھے اور بلق پاس گئے اور بولے کہ بلعام ہمارے ساتھ آنے سے انکار کرتا ہے۔ تب بلق نے اور امیروں کو جو پہلوں سے زیادہ اور
شرافت میں اُنسے زیادہ بڑھکر تھے دوسری بار بھیجا۔ اُنہوں نے بلعام پاس آکے اُس سے کہا صفور کے بیٹے بلق نے یوں کہا ہے کہ میرے
پاس آنے سے کسیطرح نہ رکیے۔ میں بہت بڑی عزت سے تیرا مرتبہ بڑھاؤنگا اور جو کچھ تو مجھے فرمائیگا میں تیرے لئے کروں گا۔ میں تیری
منت کرتا ہوں کہ آ اور ان لوگوں کے حق میں میری خاطر سے بددعا کر۔ بلعام نے بلق کے خادموں کے جواب میں کہا اگر بلق اپنا
گھر روپے اور سونے سے بھرکے مجھے دیوے تو بھی میں خداوند اپنے خدا کے حکم سے باہر نہیں جا سکتا ہوں کہ اُس سے کم یا زیادہ کروں
سو اب آپ بھی اِس رات کو یہاں کاٹئے تاکہ میں دیکھوں کہ خداوند مجھے کیا اور فرماتا ہے پھر خدا رات کو بلعام پاس آیا اور
اُس سے کہا کہ اگر وے لوگ تجھے بلانے آویں تو اُٹھ اور اُن کیساتھ جا مگر جو بات میں تجھے کہونگا وہی کیجیو۔ سو بلعام صبح کو اُٹھا
اور اپنی گدہی پہ زین رکھا اور موآب کے امیروں کے ہمراہ گیا۔ تب خداوند کا قہر بھڑکا اِسلئے کہ وہ گیا اور خداوند کا فرشتہ جاکے
راہ میں کھڑا ہوا تاکہ اُس سے مزاحمت کرے پس وہ اپنی گدہے پر چڑھا ہوا جاتا تھا اور اُس کے دو چاکر اُسکے ساتھ تھے۔ سو گدہے
نے خداوند کے فرشتے کو دیکھا کہ راہ میں کھڑا ہے۔ اور اُسکے ہاتھ میں کھینچی ہوئی تلوار ہے۔ تب گدہی نے راہ سے مُنہ موڑا اور میدان
کو چلی۔ تب بلعام نے گدہی کو مارا تاکہ اُسے راہ پر لاوے۔ تب خداوند کا فرشتہ انگورستان کے ایک کوچے میں کھڑا ہوا۔ وہاں
ایک دیوار ادہر تھی اور ایک دیوار اُدہر۔ پھر جو گدہی نے خداوند کے فرشتے کو دیکھا تو دیوار سے جا اڑی اور بلعام کا پاؤں
دیوار سے دبایا پھر اُسنے اُسے مارا تب خداوند کا فرشتہ پھر آگے چلا اور ایک تنگ راہ میں جہاں جگہ نہ تھی کہ دہنے یا بائیں مڑے
جا کے کھڑا ہوا۔ پھر جو گدہی نے خداوند کے فرشتے کو دیکھا تو بلعام کو لئے ہوئے بیٹھ گئی۔ تب بلعام کا غصہ بھڑکا اور اُسنے گدہی
کو لاٹھی سے مارا۔ تب خداوند نے گدہی کا مُنہ کھولا اور اُسنے بلعام کو کہا میں نے تیرا کیا کیا ہے کہ تو نے یہ تین بار مجھے مارا؟ بلعام
نے گدہی کو کہا کہ تو نے مجھے مسخرہ بنایا۔ کاش کہ میرے ہاتھ میں تلوار ہوتی تو میں تجھے اِسی دم مار کے ڈالدیتا۔ گدہی نے بلعام کو کہا کیا
میں تیری گدہی نہیں ہوں جسپر تو چڑھا ہوا ہے جب سے کہ میں تجھے پاس ہوں اِسدن تک؟ کبھو میں نے تجھسے ایسا کیا ہے؟

منزل ٢

لہ کتّے میں چار بد صفتیں ہوتی ہیں (۱) حرص (۲) غریب کو بھونکنا (۳) قوم کا دشمن ہوتا ہے (۴) جب قریب ہو تو الہام نہیں ہوتا۔ ١٢

ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿۱۷۶﴾ سَاءَ مَثَلًا الْقَوْمُ الَّذِينَ

کچھ لادے تو ہانپے اور اگر اسکو چھوڑ دے تب بھی ہانپے یہ اُن لوگوں کی مثال ہے جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا پس نصیحت آمیز قصہ بیان کرتا رہ تاکہ وہ فکر کریں کیسی

وہ بولا نہیں۔ وہیں خداوند نے بلعام کی آنکھیں کھولیں اور اُسنے خداوند کے فرشتے کو دیکھا کہ راہ میں کھڑا ہے اور اُسکے ہاتھ میں تلوار کھنچی ہوئی ہے۔ اُسنے اپنا سر جھکایا اور اوندھا گرا۔ خداوند کے فرشتے نے اُسے کہا کہ تو نے اپنی گدھی کو یہ تین بار کیوں مارا؟ دیکھ میں نکلا ہوں کہ تیرا مخالف ہوں اسلئے کہ تیری چال میری نظر میں ٹیڑھی ہے۔ اور گدھی نے مجھکو دیکھا اور یہ تین بار میرے سامنے سے پھری اگر وہ میرے سامنے سے نہ پھرتی تو میں تجھکو مار ہی ڈالتا اور اُسکو جیتا چھوڑتا۔ بلعام نے خداوند کے فرشتہ کو کہا مجھ سے گناہ ہوا اور میں نہ جانا کہ تو میرے مقابلہ کو راہ میں کھڑا ہے۔ سو اگر تو اُس سے ناخوش ہے تو میں پھر جاؤں۔ خداوند کے فرشتے نے بلعام کو کہا اب تو اُن آدمیوں کے ساتھ جا۔ مگر فقط وہی بات جو میں تجھے کہونگا کہیو۔ سو بلعام بلق کے امیروں کے ہمراہ گیا۔ جب بلق نے سُنا کہ بلعام پہنچا ہے وہ اُسکے استقبال کو نکل کے مواب کے اُس شہر تک گیا جو ارنون کی سرحد اُسکے ملک کی دور کی سوانے پر تھا۔ تب بلق نے بلعام کو کہا کیا میں نے تاکید سے تیرے پاس نہیں بھیجا تھا کہ تجھکو بلاویں؟ تو مجھ پاس کیوں نہ چلا آیا؟ کیا مجھ میں طاقت نہیں کہ تیرا مرتبہ بڑھاؤں؟ بلعام نے بلق کو جواب دیا دیکھ میں تجھ پاس آیا ہوں۔ مجھ میں اب کچھ طاقت ہے کہ تجھے کوئی بات کہوں؟ وہ بات جو خدا میرے مُنہ میں ڈالیگا وہی میں کہوں گا۔ اور بلعام بلق کے ساتھ گیا اور وے جا کر قریت حصات میں داخل ہوئے بلق نے بیل اور بھینڑے ذبح کئے اور بلعام اور اُن سرداروں کے پاس جو اُسکے ساتھ تھے بھیجے۔ اور صبح کو یوں ہوا کہ بلق نے بلعام کو ساتھ لیا اور اُسے بعل کی اونچی جگہوں پر لایا تاکہ وہاں سے اُس قوم کی انتہا تک دیکھے تب بلعام نے بلق کو کہا کہ میرے لئے یہاں سات مذبح بنا اور میرے لئے یہاں سات بیل اور سات مینڈھے تیار کر۔ بلق نے جیسا بلعام نے کہا تھا کیا۔ اور بلق اور بلعام نے ہر مذبح پر ایک بیل اور ایک مینڈھا چڑھایا۔ پھر بلعام نے بلق کو کہا کہ اپنی سوختنی قربانی کے پاس کھڑا رہ اور میں جاتا ہوں شاید خداوند مجھسے ملاقات کرے۔ جو کچھ وہ مجھے دکھائیگا میں تجھسے کہونگا۔ سو وہ ایک اونچی جگہ پر چلا۔ چنانچہ خدا بلعام کو ملا۔ اُسنے کہا میں نے سات مذبح تیار کئے اور اُن پر ایک ایک بیل اور ایک ایک مینڈھا چڑھایا۔ تب خداوند نے ایک بات بلعام کے مُنہ میں ڈالی اور اُسے کہا بلق کنے پھر جا اور اُسکو یوں کہہ۔ سو وہ اُسکے پاس پھر آیا اور کیا دیکھتا کہ وہ اپنی سوختنی قربانی کے نزدیک مواب کے سب امیروں سمیت کھڑا ہوا ہے۔ تب اُسنے اپنی مثل کہنی شروع کی۔ مواب کے بادشاہ بلق نے ارام سے پورب کے پہاڑوں سے مجھکو بلایا۔ آ میرے لئے یعقوب کی خاطر سے بددعا کیجیو اور آ اسرائیل کو بُرا کہیو۔ میں کیونکر اُسکو بددعا کروں جسکو خدا نے بددعا نہیں کی؟ یا اُسکو بُرا کہوں جسکو خداوند نے بُرا نہیں کہا۔ کیونکہ چٹانوں کی چوٹی پر سے اُسکو میں دیکھتا ہوں اور ٹیلوں پر سے میں اُسے تاکتا ہوں دیکھ یہ لوگ اکیلے سکونت کرینگے اور قوموں کے درمیان گنے نہ جائینگے۔ یعقوب کی گرد کے ذروں کو کون گن سکتا ہے اور اسرائیل کی چوتھائی کو کون شمار کر سکتا ہے؟ کاش کہ میں صادقوں کی موت مروں اور میری عاقبت اُس کی سی ہو۔ تب بلق نے بلعام کو کہا یہ تو نے مجھ سے کیا کیا؟ میں نے تجھے لیا کہ میرے دشمنوں کو بددعا کرے اور دیکھ تو نے انہیں سراسر برکت دی ہے۔ اور اُسنے جواب دیا اور کہا کیا مجھے اس پر لحاظ کرنا واجب نہیں کہ وہی بات جو خداوند نے میرے مُنہ میں ڈالی کہوں؟ پھر بلق نے اُسے کہا اب میرے ساتھ اور ایک جگہ چلیے۔ وہاں سے آپ اُنکو دیکھئے۔ تو اُن میں سے فقط کنارے والوں کو دیکھیگا۔ تو سب کے سب تجھے نظر نہ آئینگے۔ میرے لئے وہاں سے اُن پر لعنت کر۔ سو وہ اُسے ضوفیم کے میدان میں کوہ پسگہ کی چوٹی پر لے گیا۔

منزل ۲

كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَأَنفُسَهُمْ كَانُوا يَظْلِمُونَ ﴿١٧٧﴾ مَن يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِي ۖ وَمَن يُضْلِلْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ

بری مثال ہے جس قوم نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا اور اپنی نفسوں پر ظلم کرتی رہی ہے جسکو اللہ ہدایت کرے پس وہی ہدایت پانیوالا ہے۔ اور جسکو گمراہ کرے پس

الْخَاسِرُونَ ﴿١٧٨﴾ وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ

وہی لوگ تباہ ہونیوالے ہیں۔ اور تحقیق ہمنے جہنم کیواسطے بہت سے جن اور انس پیدا کئے اُن کو دل تو ہیں پر اُس سے سمجھتے نہیں اور اُن کی آنکھیں

لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا ۚ أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ

ہیں پر اُن سے دیکھتے نہیں اُن کو کان تو ہیں پر اُس سے سنتے نہیں یہ چوپایوں کی مثل ہیں بلکہ اُن سے بھی بدتر یہی وہ لوگ ہیں جو غافل ہیں

الْغَافِلُونَ ﴿١٧٩﴾ وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا ۖ وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ ۚ سَيُجْزَوْنَ

اور اللہ کیواسطے اچھے اچھے نام ہیں پس اُس کو اُن ناموں کیساتھ پکارا کرو اور اُن لوگوں کو چھوڑ دو جو اُس کے ناموں میں کجروی

مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٨٠﴾ وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ ﴿١٨١﴾ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا

کرتے ہیں جو کچھ وہ کرتے ہیں اُس کی سزا عنقریب پائینگے۔ ہماری مخلوقات میں سے ایک گروہ جو حق بات کی ہدایت کرتا اور اُس سے عدالت کرتا ہے

سَنَسْتَدْرِجُهُم مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٨٢﴾ وَأُمْلِي لَهُمْ ۚ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ﴿١٨٣﴾ أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا

اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہم اُن کو ایسے طور سے تدریج پکڑینگے کہ وہ نہ جانیں گے۔ اور میں اُن کو مہلت دیتا ہوں تحقیق میری تدبیر پکی ہے کیا

مَا بِصَاحِبِهِم مِّن جِنَّةٍ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿١٨٤﴾ أَوَلَمْ يَنظُرُوا فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

انہوں نے فکر نہیں کی کہ اُن کے صاحب کو کوئی جنون نہیں ہے۔ وہ تو صاف صاف طور پر ڈرانیوالا ہے کیا انہوں نے آسمان اور زمین کی

وَمَا خَلَقَ اللَّهُ مِن شَيْءٍ وَأَنْ عَسَىٰ أَن يَكُونَ قَدِ اقْتَرَبَ أَجَلُهُمْ ۖ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ

بادشاہتوں میں اور جو کچھ اللہ نے پیدا کیا ہے اُس میں نظر نہیں کی اور قریب ہے کہ اُن کی مدت (تباہی) قریب آگئی ہو پس کونسی حدیث پر

يُؤْمِنُونَ ﴿١٨٥﴾ مَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ ۚ وَيَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿١٨٦﴾ يَسْأَلُونَكَ

بعد اُس کے ایمان لائینگے جسکو اللہ گمراہ کرے اُس کو کوئی ہدایت کرنیوالا نہیں۔ اور اللہ اُن کو اُن کی سرکشی میں چھوڑ دیتا ہے کہ اندھے ہوئے پھرتے ہیں

عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ رَبِّي ۖ لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ ۚ ثَقُلَتْ

تجھ سے قیامت کی بابت سوال کرتے ہیں کہ اُس کا وقت ظہور کب ہے کہہ اُس کا علم تو میرے رب ہی پاس ہے۔ وہی اُس کو اُس کے وقت

فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً ۗ يَسْأَلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ

پر دکھلائیگا۔ آسمانوں اور زمین میں وہ بھاری بات ہے تم پر ناگہانی آئیگی۔ تجھ سے ایسے پوچھتے ہیں گویا تو اُس کا بڑا متلاشی ہے کہہ کہ اُس کا علم تو

اللَّهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٨٧﴾ قُل لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ

اللہ کے پاس ہے مگر اکثر لوگ جانتے نہیں۔ کہہ میں تو اپنے نفس کیواسطے نہ نفع کا مالک ہوں نہ نقصان کا مگر جو اللہ چاہے

۲۲ ع ۱۲

منزل ۲

وقف لازم

نصف منزل

وہاں سات مذبح بنائے اور ہر مذبح پر ایک بیل اور ایک مینڈھا چڑھایا۔ تب اُس نے بلق سے کہا کہ تو یہاں اپنی سوختنی قربانی پاس ٹھہرا رہ جب تک میں وہاں خدا سے ملاقات کروں چنانچہ خداوند بلعام کو ملا اور اُس کے منہ میں بات ڈالی اور فرمایا کہ بلق پاس پھر جا اور یوں کہہ۔ اور جب وہ اُس پاس آیا تو کیا دیکھتا ہے کہ وہ اپنی سوختنی قربانی کے پاس موآب کے رئیسوں سمیت کھڑا ہے تب بلق نے اُس سے پوچھا خداوند نے کیا فرمایا ہے تب اُس نے اپنی مثل کہنی شروع کی اور بولا اُٹھ

ف۵ ایک قیامت عرب کا زیر و زبر ہونا اور عمل مع الفین کا ہلاک ہونا بھی ہے۔

ع ۵

وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِقَوْمٍ

اور اگر میں غیب جانتا ہوتا تو بھلائی (بہت سی) جمع کر لیتا۔ اور برائی مجھکو مس نہ کرتی میں تو صرف مومن قوم کیواسطے ڈرانیوالا اور بشارت دینیوالا

ای بلق اور سن۔ ای صفور کے بیٹے میری طرف کان دہر خدا انسان نہیں جو جھوٹھ بولے نہ آدمی زاد ہی کہ پشیمان ہووی۔ کیا
اُسنے جو کچھ کہے کہا ہی سو بجا نہ لاویگا اور جو کچھ کہ فرمایا ہی کیا اُسے پورا نہ کریگا؟ دیکھ میں نے حکم پایا کہ برکت دوں اُسنی
برکت دی ہی۔ میں اسی بدل نہیں سکتا۔ وہ یعقوب میں بدی نہیں پاتا نہ اسرائیل میں فساد دیکھتا ہی۔ خداوند اُسکا
خدا اُس کیساتھ ہی اور بادشاہ کی دہوم اُن کے درمیان ہی۔ خدا اُنہیں مصر سی نکال لایا۔ اُسکا گینڈے کا سا زور ہی کوئی افسون
یعقوب پر نہیں چلتا کوئی بدفالی اسرائیل کے برخلاف نہیں۔ چنانچہ اسیوقت یعقوب کے اور اسرائیل کے حق میں یہ
کہا جائیگا کہ خدا نے کیا کیا! دیکھ لوگ بہاری سنگھہ کے طور سی کہڑے ہونگے اور وہ آپکو جوان سنگھ کیطرح اُٹھاویگا اور نہ
سوویگا جبتک کہ شکار نہ کہالے اور جبتک کہ مارے ہوؤں کا لہو نہ پی لے۔ تب بلق نے بلعام کو کہا تو ہرگز بددعا نہ کر اور اُنہیں
تو ہرگز برکت نہ دے۔ بلعام نے جوابدیا اور بلق کو کہا کیا میں نے تجھے نہیں کہا کہ سب کچھ جو خداوند کہیگا میں وہی کروں گا۔ تب
بلق نے بلعام کو کہا آئیے میں آپکو ایک اور جگہہ لیجاؤں۔ شاید خدا کو پسند آوے کہ تو میرے لئے وہانسے اُن پر بددعا کرے۔ تب
بلق نے بلعام کو فعور کی چوٹی پر جسکا رخ بیابان کی طرف ہی لایا۔ وہاں بلعام نے بلق سی کہا کہ یہاں میرے لئے سات مذبح
اور اسجگہہ میرے واسطے سات بیل اور سات مینڈہے تیار کر۔ چنانچہ بلق نے جیسا بلعام نے فرمایا تھا کیا اور ہر ایک مذبح پر ایک
بیل اور ایک مینڈہا گذرانا۔ جب بلعام نے دیکھا کہ اسرائیل کو برکت دینا خداوند کو خوش آیا تو اب کی بار جیسا آگی شگون
کی کھوج میں جاتا تھا نہ گیا بلکہ بیابان کی طرف توجہ کی۔ اور بلعام نے اپنی آنکھیں اُٹھائیں اور اسرائیل کو دیکھا کہ اپنے فرقوں کی
ترتیب پر ٹھیرا ہی۔ تب روح اللہ اُس پر نازل ہوئی اور وہ اپنی مثل کہہ چلا اور بولا بعور کا بیٹا بلعام کہتا ہی ہاں وہ شخص
جسکی آنکھیں کھل گئی ہیں کہتا ہی وہ جسنے خدا کی باتیں سنیں اور قادر مطلق کی رویا کو دیکھا ہی سو پڑا تھا پر اُسکی آنکھیں
کھلی تھیں کہتا ہی۔ کیا ہی خوب ہیں تیرے خیمے ای یعقوب اور تیرے مسکن۔ ای اسرائیل! وے پھیلے ہوئے ہیں وادیوں
کیطرح سی اور لب دریا کے باغوں کی مانند اور ایسے جیسے عود کے درخت جو خداوند نے لگائے ہوں اور جیسے دیودار کے درخت جو پانی کے کنارے
ہوں اور وہ اپنے ڈولوں سی پانی بہاویگا اور اُسکا بیج بہتیرے پانیوں میں ہوگا۔ اُسکا پادشاہ اگاگ سی بزرگ ہوگا اور
اُسکی بادشاہت بلند ہوگی۔ خدا اُسکو مصر سے باہر نکال لایا اُس میں گینڈے کی سی قوت ہی۔ وہ قوموں کو جو اُسکی دشمن
ہوں کہا جائیگا اور اُن کی ہڈیاں توڑ ڈالیگا اور اپنے تیروں سی اُنہیں چھیدیگا۔ وہ جھکتا ہی اور سنگھ کی مانند بلکہ بہاری سنگھ
کیطرح بیٹھ جاتا اُسکو کون اُٹھا سکتا ہی؟ مبارک ہی وہ جو تجھے مبارک کہے اور ملعون ہی وہ جو تجھپر لعنت کرے۔ تب بلق کا غصہ بلعام
پر بھڑکا اور اُسنے اپنے ہاتھ ملا کے مارے اور بلق نے بلعام کو کہا میں نے تجھے بلایا کہ تو میرے دشمنوں پر بددعا کرے اور دیکھ
تو نے تینوں بار اُنہیں سراسر برکت دی۔ چل اب اپنے مکان کو بھاگ۔ میں نے تو کہا تھا کہ بڑی عزت سی تیرا ادب کروں پر
دیکھ خداوند نے تجھے عزت سی باز رکھا۔ بلعام نے بلق کو جوابدیا کہ میں نے تیرے قاصدوں کو بھی جنہیں تو نے میرے پاس بھیجا نہ
کہا تھا کہ اگر بلق اپنا گھر روپے سونے سے بھر کے مجھے دیوے مجھے طاقت نہیں کہ خداوند کے فرمان کے سوا اپنے دل سی کچھ بھلا یا بُرا
کروں۔ بلکہ جو کچھ خداوند کہیگا میں وہی کہوں گا؟ اب تو دیکھ میں اپنے لوگوں میں جاتا ہوں۔ سو آ کہ میں تجھے خبر دونگا

منزل ۲

يُؤْمِنُوْنَ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا فَلَمَّا تَغَشّٰهَا

ہوں   اللہ وہ ہے جس نے تم کو ایک نفس واحد سے پیدا کیا اور اُس سے اُس کا خاوند نکالا تاکہ وہ اُس سے آرام پاوے پس جب اُسکو

حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ (۱۸۹)

ڈھانپ لیا پہلے حمل خفیف اٹھایا پھر اُسے لئے پھرتی رہی جب بوجھل ہوا دونوں اپنے رب کو پکارنے لگے اگر ہمکو صحیح سلامت بچہ دیگا تو ہم ضرور

فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ (۱۹۰) اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ

تیرے شکر گزار بندوں میں سے ہو جائیں گے پس اُن دونوں کو صحیح سالم بچہ دیا تو جو ہمنے دیا تھا اُس میں شریک مقرر کرنے لگے پس جو شرک

شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ (۱۹۱) وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ (۱۹۲) وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ

کیا اُس چیز کو شریک ٹھہراتے ہیں جو کچھ بھی پیدا نہیں کرتے بلکہ خود مخلوق ہیں اور نہ وہ اُن کی مدد کر سکتے ہیں اور نہ اپنی نفسوں ہی کو مدد دیتے

اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ (۱۹۳) اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ

اور اگر تو اُن کو ہدایت کی طرف پکارے تو وہ تمہاری پیروی نہیں کرتے اُن پر برابر ہے خواہ تم اُن کو بلاؤ یا خاموش رہو۔ تحقیق جن کو اللہ کے سوائے تم

دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (۱۹۴) اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ

پکارتے ہو وہ تمہارے جیسے بندے ہیں پس اُن سے دعا کرو اور وہ تمہاری دعا قبول کریں اگر تم سچے ہو۔   کیا اُن کے پاؤں ہیں جن سے

بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا قُلِ ادْعُوْا

وہ چلتے ہیں یا اُن کے ہاتھ ہیں جن سے وہ پکڑتے ہیں یا اُن کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے ہیں یا اُن کے کان ہیں جن سے وہ سنتے ہیں (ان سے کہہ)

شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ (۱۹۵) اِنَّ وَلِيِّۦَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ (۱۹۶)

اپنے شریکوں کو بلاؤ پھر مجھ سے داؤ کر دیکھو اور مجھ کو مہلت نہ دو۔ تحقیق میرا کارساز تو وہ اللہ ہے جس نے کتاب اُتاری اور وہی نیکوں کا سرپرست ہے

وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ (۱۹۷) وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ

اور جن کو تم اُس کے سوائے پکارتے ہو وہ تمہاری مدد نہیں کر سکتے اور نہ اپنی نفسوں کو مدد دے سکتے ہیں   اور اگر تو اُن کو ہدایت

اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ (۱۹۸) خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ

کی طرف بلاؤ تو وہ نہیں سنتے اور تو اُن کو دیکھیگا کہ وہ تیری طرف نظر کرتے ہیں اور دیکھتے نہیں ہیں۔ تو عفو کا پیشہ اختیار کر اور نیک باتوں کا حکم کر

کہ یہ لوگ تیرے لوگوں سے پچھلے دنوں میں کیا کرینگے۔ پھر اُسنے اپنی مثل کہنی شروع کی اور بولا بعور کا بیٹا بلعام کہتا ہے
ہاں وہ شخص جسکی آنکھیں کھل گئی ہیں کہتا۔ وہ جس نے خدا کی باتیں سنیں اور حق تعالیٰ کا علم پایا جس نے قادر مطلق کی رؤیا
دیکھی جو پڑا تھا پر اُس کی آنکھیں کھلی تھیں کہتا ہے میں اُسے دیکھوں گا پر ابھی نہیں۔ میں اُن پر نظر کروں گا پر نزدیک سے نہیں
یعقوب سے ایک ستارہ نکلے گا اور اسرائیل سے ایک عصا اُٹھیگا اور موآب کی نواحی کو ماریگا اور سب ہنگامہ کرنیوالوں کو ہلاک
کرے گا۔ اور ادوم ملکیت ہوگا اور شعیر بھی دشمنوں کی ملکیت ہوگا اور اسرائیل بہادری کرے گا یعقوب کی نسل سے نکلے گا۔ وہ اُسے
جو شہر میں باقی رہا ہے ہلاک کریگا۔ پھر اُس نے عمالیق کو دیکھا اور اپنی مثل کہی اور بولا عمالیق قوموں کے درمیان پہلا تھا

لہ نیک صحیح سالم۔ پورا۔ کامل۔ ؎۲ مثنا اُمشرکانہ خیال ؎۳ اس طرح کے لوگ اپنے بیٹوں کے نام عبد الحارث۔ عبد العزی۔ عبد مناف۔
عبد قصی۔ عبد الشمس رکھتے ہیں جیسے کہ آجکل بہت سے مسلمان اپنی اولاد کے نام سالار بخش۔ مدار بخش۔ پیر بخش اور پیراں دتا رکھتے
ہیں۔ ؎۴ اس سے معبودوں کا خالق ہونا صاف طور پر باطل ثابت ہو گیا۔ ۱۲

وَأَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِينَ ﴿١٩٩﴾ وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٠٠﴾

اور جاہلوں سے کنارہ کر ۔ اور اگر شیطان کی کوئی چھیڑ تجھکو ابھارے تو اللہ سے پناہ مانگ ۔ تحقیق وہ سننے والا جاننے والا ہے ۔

إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُمْ مُبْصِرُونَ ﴿٢٠١﴾ وَإِخْوٰنُهُمْ يَمُدُّونَهُمْ

تحقیق جو لوگ متقی ہیں جب اُن کو شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ مس کرے تو چوکس ہو جاتے اور فوراً دیکھنے والے ہو جاتے ہیں ۔ اور اُن کے

فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُونَ ﴿٢٠٢﴾ وَإِذَا لَمْ تَأْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا قُلْ إِنَّمَا أَتَّبِعُ مَا يُوحٰىٓ إِلَيَّ

بھائی اُن کو سرکشی میں کھینچتے ہیں پھر کچھ کمی نہیں کرتے اور جب تو اُن کے پاس کوئی نشان نہ لائے تو کہتے ہیں کیوں تو اُس کو چھانٹ نہ لایا کہہ میں تو صرف

مِنْ رَبِّي هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٢٠٣﴾ وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ

اُسی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف میرے رب کی جانب سے وحی کیا گیا ہے یہ تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں ہیں اور ہدایت اور رحمت اُن لوگوں کیلئے جو ایمان

وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٢٠٤﴾ وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ

اور جب قرآن پڑھا جاوے پس اُس کو سنو اور چپکے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جاوے ۔ اور اپنے رب کو اپنے نفس میں گڑگڑا کر اور خوف سے بہت زور کی آواز سے کم نہیں

بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغٰفِلِينَ ﴿٢٠٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيُسَبِّحُونَهُ

بلکہ دھیمی آواز سے صبح اور شام یاد کیا کر اور غافلوں میں سے مت ہو جو لوگ تیرے رب کے پاس ہیں وہ اُس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور اُسی کی تسبیح کرتے

وَلَهُ يَسْجُدُونَ ﴿٢٠٦﴾

اور اُسی کو سجدہ کرتے ہیں

سُورَةُ الْأَنْفَالِ مَدَنِيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ① وَهِيَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ اٰيَةً

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا رحمٰن اور رحیم ہے ۔

يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَأَطِيعُوا اللّٰهَ

تجھ سے اُس غنیمت کی بابت (جو مصارف جنگ سے بہت زیادہ وصول ہو) سوال کرتے ہیں تو کہدے کہ انفال اللہ اور رسول کیواسطے ہیں پس اللہ

وَرَسُولَهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ① إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ

سے ڈرو اور اپنی باہمی اصلاح کرو اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اگر تم مومن ہو ۔ مومن تو وہی ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاوے تو اُن کے دل بھر آئیں اور جب

بر اُسکا اپنی ہستی نابود ہی ہو گا ۔ پھر اُسنے تبخیر پر نگاہ ڈالی اور بہی مشق کبھی شروع کی اور بولا کہ تیرا مسکن منسوب تو بہار مدینا استیانہ نہانا بیکر

قیمتی برباد ہو گئی یہاں تک اسو تجھے پھر طلب کیا ۔ پھر وہ اپنی مشعل لیا اور بولا افسوس ! کون زندہ ہے کہ جب ندامیوں ہی کریگا ؟ اور کتم کیطرف سے جہاز اوپنگو در

اسے رکو دیکو ۔ بیلے اور بھر کو بھی دُکھ دینگے ۔ پھر وہ بھی نیست و نابود ہو گا ۔ تب بلوام اُٹھا اور روانہ ہوا اور اپنے مکان کو پھر گیا ۔ اور بلق نے اپنی راہ لی ۔

لے یعنی جو ذکر خدا زبان سے ہو اُسکو دل سے سمجھو اور تضرع و خوف کیساتھ اُسکو ادا کرو ۔ ٹے اِسکی تفسیر دوسری آیت ہے اسطرح پر جو وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ

وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا ۔ یعنی نہ تو بہت چیخ کر پڑھ اور نہ بالکل چپکے سے بلکہ درمیانہ اوسط طریق اختیار

کرو ۔ ٹے انفال وہ مال ہے جو جنگ ہو کر مصارف جنگ سے بہت زیادہ ہو جیسے بدر میں کہ مسلمان ۳۱۳ تھے اگر جنگ رک جاتی تو غنیمت

ہی مگر جنگ تھوڑی سی ہو کر غنیمت بہت ہاتھ آئی ۔ چونکہ اِسکی شکل عام غنیمت سے نرالی تھی اسلئے سوال کیا انفال کی تقسیم کسطرح کیجاوے حکم ہوتا

ہے اسکی تقسیم اللہ و رسول کے حکم کیمطابق ہو گی ۔ غنیمت وہ مال ہے جو جنگ کے برابر ہاتھ آئے اسکی تقسیم اسطرح ہے کہ ایک حصہ بقدر مجاہدین

وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ ۝ إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوا فَوْقَ

دلوں کو مضبوط اور تمہارے قدموں کو ثابت کر دے۔ جب تیرا رب فرشتوں کی طرف وحی کرتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں پس مومنوں کو ثابت قدم رکھو عنقریب کافروں کے دل میں رعب ڈالونگا

الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ۝ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ وَمَنْ يُشَاقِقِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝

پس اُن کی گردنوں کے اوپر اور ساری پوروں پر ضرب مارو۔ یہ اس بات کی سزا ہے جو ان کو دی جاتی ہے کہ انہوں نے اللہ اور رسول کی مخالفت کی۔ اور جو اللہ اور اسکے

ذَٰلِكُمْ فَذُوقُوهُ وَأَنَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابَ النَّارِ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوهُمُ الْأَدْبَارَ ۝ وَمَنْ

رسول کی مخالفت کرے پس تحقیق اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہے۔ یہ سزا ہے پس اسکا مزہ چکھو اور تحقیق کافروں کیواسطے آگ کا عذاب ہے۔ اے مومنو جب تم

يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلَّا مُتَحَرِّفًا لِقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَىٰ فِئَةٍ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ

کافروں سے میدان جنگ میں ملو تو ان کو پیٹھ نہ دکھاؤ۔ اور جو شخص اُن کو اسدن پیٹھ دکھائیگا سوائے اس وجہ کے کہ جنگ کیواسطے کوئی چال کرتا ہو یا کسی گروہ میں شامل

وَلَٰكِنَّ اللَّهَ قَتَلَهُمْ ۚ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ بَلَاءً حَسَنًا ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ ذَٰلِكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ

ہونا چاہتا ہو تو وہ اللہ کی طرف سے غضب میں ہوگا اور اسکا ٹھکانا جہنم ہے اور بُرا ٹھکانا ہے۔ پس تم نے انکو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے ان کو قتل کیا۔ اور جب تو نے تیر چلایا وہ

مُوهِنُ كَيْدِ الْكَافِرِينَ ۝ إِنْ تَسْتَفْتِحُوا فَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَتْحُ ۖ وَإِنْ تَنْتَهُوا فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ ۖ وَإِنْ تَعُودُوا نَعُدْ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ

تو نے نہیں چلایا بلکہ اللہ نے چلایا اور تاکہ اللہ مومنوں کو اپنی طرف سے اچھا انعام دیوے۔ تحقیق اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔ تحقیق اللہ کافروں کی جنگ کو سست کرنیوالا ہے

فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَلَوْ كَثُرَتْ وَأَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنْتُمْ

اگر تم فتح چاہتے تھے پس تمہارے سامنے فتح آچکی۔ اور اگر تم باز رہو پس وہ تمہارے واسطے بہتر ہے اور اگر پھر ویسا ہی کرو گے تو ہم بھی ویسا ہی کریں گے اور تمہاری جماعت تمہارے کچھ بھی کام

نازل ہوئی۔ اذ تستغیثون ربکم فاستجاب لکم انی ممدکم بالف من الملائکۃ مردفین ۝ آنحضرت صلعم نے فرمایا دیکھو کہ جبرائیل گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے مسلح ہو کر آتے ہیں مردفین کے معنی پیچھے بعد دیگرے کے ہیں چنانچہ اول ہزار فرشتوں کا عدد تھا پھر تین ہزار ہو گئے پھر پانچ ہزار ہو گئی۔ اکثر مسلمانوں کو بھی یہ فرشتے دکھائی دئے تمام کام اور نظارہ مسلمانوں کی تسلی اور دل افزائی کا موجب تھا۔ بعض مفسرین نے غلطی سے یہ بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلعم ابو سفیان کی جو بڑا گروہ چالیس آدمیوں کا تھا شام سے بہت سامال تجارت لئے آ رہا تھا اسکے لوٹنے کیواسطے روانہ ہوئے تھے۔ ابو سفیان کو جو یہ خبر ملی تو اس نے مکہ کو [illegible] مدد کیواسطے بھیجا ورنہ ہم لٹ جائینگے تب قریش مکہ مسلح ہو کر [illegible] ان کی مدد کو پہنچے یہ محض باطل ہے کیونکہ مدینہ سے مکہ [illegible] اطلاع [illegible] روانہ ہوئے ہوتی تو مسلمانوں نے پہلے بدر کے پانی پر کیسے قبضہ کر لیا اور اگر اسقدر فرصت ملتی تو مسلمانوں کے پاس سامان جنگ کی قلت کیوں رہتی پھر قرآن مجید فرماتا ہے ولو تواعدتم لاختلفتم فی المیعاد ۝ اگر تم آپس میں مقرر کرتے تو میدان جنگ کے تقرر میں اختلاف [illegible] انتظام کا موقع نہیں ملا پھر ایک اور آیت میں ہے وھم بدءوکم اول مرۃ ۝ انہوں نے ہی [illegible] جنگ شروع کی تھی یعنی جنگ بدر کی ابتدا کفار کی ہی طرف سے ہوئی تھی پس مسلمانوں کیطرف اس کی ابتدا بیان کرنا قرآن کریم کے خلاف [illegible] سے رات کو مسلمانوں کو خوب گہری نیند آئی جب [illegible] بیدار ہوئے تو خوب تر و تازہ ہو گئے جس تمام تکان [illegible] دفع ہو گیا [illegible] اور بارش ہو گئی جس نے قلت پانی کی تکلیف کو دور کر دیا اور تمام پیاس کے مارے ہوئے انسانوں و حیوانوں [illegible] قدم [illegible] گیا ہوا گرد و غبار [illegible] ہو کر تازگی بخش ہو گئی۔

[illegible] آنحضرت صلعم نے ایک مٹھی ریت کی مخالفوں کی طرف پھینکی قدرت خدا سے وہ ریت ایسا پڑا کہ ہر ایک مخالف کی آنکھوں میں جا گھسا اور ہر مسلمان نے تمام کفار کو آنکھیں ملتے ہوئے دیکھ کر عام حملہ کر دیا ستر کفار تہ تیغ ہوئے ستر قیدی باقی فرار ہو گئے۔ اسی جنگ میں ابو جہل اور دیگر سرغنہ کفار مارے

* یہ گویا [illegible] عرب کا زور ٹوٹ گیا اور [illegible] عجیب فتح [illegible] ریت کا نشان ظاہر ہو کر حجت قطع ہو گئی اور ان [illegible] کیواسطے سنا دیا گیا کہ تمکو تمہاری جماعت کچھ بھی کام نہ دیگی خواہ کس قدر کثیر ہو [illegible] یہ ایک عظیم الشان پیشگوئی تھی جس کا ظہور آئندہ کو تمام غزوات میں ہوتا رہا۔ بار بار مشرکین عرب اور یہود متفق ہو کر

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿٤٦﴾ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِم

اور اللہ کی اور اُسکے رسول کی اطاعت کرو اور جھگڑو مت ورنہ پھسل جاؤگے اور وہ تمہاری ہوا بیجا ئیگا اور صبر کرو تحقیق اللہ صبر کرنیوالوں کیساتھ ہے۔ اور اُن لوگوں کیطرح مت

بَطَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿٤٧﴾ وَإِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ

ہوجا جو اپنے گھروں سے اتراتے ہوئے اور لوگوں کو دکھاتے ہوئے نکلے اور وہ اللہ کے راستہ سے روکتے ہیں اور جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اسکو گھیرے ہوئے ہے۔ اور جب شیطان نے اُن کے اعمال کو

النَّاسِ وَإِنِّي جَارٌ لَكُمْ فَلَمَّا تَرَاءَتِ الْفِئَتَانِ نَكَصَ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ وَقَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنْكُمْ إِنِّي أَرَىٰ مَا لَا تَرَوْنَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٤٨﴾

آراستہ کرکے دکھایا اور کہا کہ آج لوگوں میں سے کوئی تمپر غالب نہیں اور میں تمہارے واسطے پشت پناہ ہوں پس جب دو گروہ آمنے سامنے ہوئے تو الٹا پھر گیا اور کہنے لگا

إِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ غَرَّ هَٰؤُلَاءِ دِينُهُمْ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٤٩﴾ وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ يَتَوَفَّى الَّذِينَ كَفَرُوا

میں تمسے بری ہوں میں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہے جب منافق کہتے تھے اور نیز وہ لوگ جنکے دلوں میں مرض ہے

الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ﴿٥٠﴾ ذَٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ ﴿٥١﴾ كَدَأْبِ

کہ ان لوگوں کو انکے دین نے مغرور کر دیا ہے اور جو اللہ پر توکل کرے پس تحقیق اللہ زبردست حکمت والا ہے اور کاش تو دیکھے جب فرشتے کافروں کو وفات دیتے اور انکے چہروں

آلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٥٢﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُ

اور پشتوں پر ضرب مارتے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ جلنے کا عذاب چکھو۔ یہ اسکا نتیجہ ہے جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور اللہ اپنے بندوں پر ظلم کرنیوالا نہیں ہے۔ جیسا کہ

مُغَيِّرًا نِعْمَةً أَنْعَمَهَا عَلَىٰ قَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ وَأَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٥٣﴾ كَدَأْبِ آلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِ

آل فرعون اور اُنسے پہلوں کیساتھ ہوا کہ انہوں نے ہماری آیتوں سے کفر کیا۔ پس اللہ نے اُن کو اُن کے گناہوں کے سبب پکڑ لیا (ایسا موجودہ مخالفین کا حال ہوگا) اللہ قوت

رَبِّهِمْ فَأَهْلَكْنَاهُمْ بِذُنُوبِهِمْ وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ وَكُلٌّ كَانُوا ظَالِمِينَ ﴿٥٤﴾ إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللَّهِ الَّذِينَ كَفَرُوا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٥٥﴾ الَّذِينَ

اور تحقیق اللہ سننے والا جاننے والا ہے جسطرح آل فرعون اور اُن سے پہلوں کیساتھ ہوا انہوں نے اپنے رب کی آیتوں کو جھٹلایا پس ہم نے اُن کے گناہوں کے سبب انکو

عَاهَدْتَ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَهُمْ لَا يَتَّقُونَ ﴿٥٦﴾ فَإِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ

ہلاک کر دیا اور آل فرعون کو غرق کیا (ایسا ہی موجودہ مکذبین کا حال ہوگا) اور یہ سب سرکش تھے تحقیق اللہ کے نزدیک شریر ترین حیوانات وہ ہیں جنہوں نے

يَذَّكَّرُونَ ﴿٥٧﴾ وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَىٰ سَوَاءٍ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ ﴿٥٨﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا

کفر کیا پس وہ ایمان نہیں لاتے جن میں سے بعض کیساتھ تو نے عہد کیا پھر وہ اپنے عہد کو ہر بار توڑ دیتے اور اللہ سے نہیں ڈرتے ہیں پس جب اُن کو لڑائی میں پا وے تو ایسا

سَبَقُوا إِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُونَ ﴿٥٩﴾ وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ

اور اگر تجھکو کسی قوم سے خیانت کا خوف ہو تو اُن کا عہد مساوی طور پر انہیں کیطرف پھینکدے تحقیق اللہ خیانت کرنیوالوں کو پسند نہیں کرتا۔ جنہوں نے کفر کیا اُن کی نسبت

وَآخَرِينَ مِنْ دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تُظْلَمُونَ ﴿٦٠﴾ وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ

یہی گمان نہ کر کہ وہ غالب آگئے تحقیق وہ غالب نہیں آسکتے اور جسقدر قوت اور گھوڑے ہو سکیں اُن کے مقابلہ پر مہیا کر رکھو تاکہ اللہ کے دشمنوں اور اپنے دشمنوں میں اور

فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٦١﴾ وَإِنْ يُرِيدُوا أَنْ يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ اللَّهُ هُوَ الَّذِي

اور اگر وہ صلح کیواسطے جھکیں پس تو بھی انکیواسطے جھک اور اللہ پر بھروسہ رکھ تحقیق وہ سننے والا جاننے والا ہے اور اگر وہ تجھے دغا دینا چاہیں تو اللہ تجھکو کافی ہے

أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ ﴿٦٢﴾ وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ

وہی ہے جسنے تجھکو اپنی اور مومنوں کی مدد سے قوت دی اور تمہارے دلوں میں آپس کی الفت ڈالدی جو کچھ زمین میں ہے اگر تو سارا خرچ کر ڈالتا تب بھی تو انکے دلوں میں الفت نہ ڈال سکتا

ہو رہا ہے سیر دیکھا قتال بجا ہے قوت جنگ۔ معاذ لاامر فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جھگڑا اور جن چھوڑو کیونکہ اس میں فائدہ کچھ نہیں ہے جھگڑا ...

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۳﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ

لیکن اللہ نے ہی اونکے درمیان الفت پیدا کی تحقیق وہ عزت والا حکمت والا ہے۔ اے نبی تجھکو اور مومنین میں سے انکو جو تیری پیروی کریں

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۴﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ

اللہ کافی ہے اے نبی مومنوں کو جنگ کی خوب ترغیب دے اگر تم میں سے بیس ثابت قدم ہونگے

صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْۤا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا

تو دو سو کفار پر غالب آجائینگے اور اگر تم میں سے سو ایسے ہونگے تو وہ ہزار کفار پر غالب آئینگے کیونکہ وہ لوگ سمجھ

يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾ اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ

نہیں اب اللہ نے تمسے تخفیف کردی اور دیکھا کہ اسوقت تم میں ضعف ہے۔ پس اب اگر تم میں سو لوگ ثابت قدم ہیں تو

يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْۤا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۶۶﴾

تو اللہ کے اذن سے وہ دو سو پر غالب آئینگے اور اگر تم سے ہزار ہیں تو دو ہزار پر غالب آئینگے اور اللہ صبر کرنیوالوں کیساتھ ہے

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗۤ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ يُرِيْدُ

نبی کیواسطے شایاں نہیں ہے کہ اسکے واسطے قیدی ہوں کہ جبتک کہ زمین میں خون نہ بہالے تم دنیا کا سامان چاہتے ہو اور اللہ آخرت کا ارادہ

الْاٰخِرَةَ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۷﴾ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَاۤ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۶۸﴾

کرتا ہے اور اللہ زبردست حکمت والا ہے اگر کتاب میں پہلے سے یہ حکم نہوتا تب ہی تمکو اس وصول کے سبب بڑا عذاب آتا

فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۶۹﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ

پس جو تمنے غنیمت حاصل کی اس میں سے حلال طیب سمجھکر کھاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو تحقیق اللہ غفور رحیم ہے اے نبی جو قیدی تمہارے ہاتھوں

فِيْۤ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰۤى اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّاۤ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ

میں ہیں ان کو سنا دے اگر اللہ تمہارے دلوں میں کوئی بھلائی دیکھیگا تو تمکو اس سے بہتر دیگا جو تمسے لیا گیا ہے اور تمہیں بخشدیگا

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۷۰﴾ وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ وَاللّٰهُ

اللہ غفور رحیم ہے اور اگر تجھسے خیانت کا ارادہ کرینگے تو پہلے وہ اللہ سے خیانت کرچکے ہیں پس ان میں سے بعض

عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۷۱﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ

علم والا حکمت والا ہے جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کے رستے میں جہاد کیا اور جنہوں

اٰوَوْا وَّنَصَرُوْۤا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ

نے مہاجرین کو جگہہ دی اور مدد کی بعض ان میں کے بعض کے والی ہیں اور جو لوگ ایمان لائے پر ہجرت نہیں کی انکی اور انکی رفاقت کچھ نہیں

سلہ اونے درجہ کی حرص کیواسطے لفظ رس ہے اسکے بعد حرص اوس سے بڑھکر حرص ۔ یہ سب سے بڑھکر حرص ہے سلہ یعنی فدیہ لینا یا قتل کرنا وغیرہ

خدا کیطرف سے جائز ہو چکے تھے اسلیئے اس فدیہ لینے میں تمپر کچھ مواخذہ نہیں اگر ایسا نہوتا اور یہ فعل محض لالچ سے صادر ہوتا تو اسکی سزا میں

ضرور عذاب نازل ہوتا سلہ مثلاً مسلمانوں کو تمام عرب اور قرب جوار کا سلطنت کیا کیا کسریٰ اور قیصر کے خزانے ہاتھ آئے سلہ یعنے

نہ تو دین کیواسطے اپنے وطنوں کو چھوڑا نہ لغو فضول سست اور خراب عادتوں کو ترک کیا نہ بیہودہ رسموں اور خیالات کی اصلاح کی ایسوں کیساتھ

رفاقت اور اتحاد کرنا مخلص مسلمان پر واجب نہیں ۔ ۱۲

حَتّٰى يُهَاجِرُوا وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ

جبتک وہ ہجرت نہ کریں اور اگر تم سے دین میں مدد مانگیں تو تم پر مدد کرنا فرض ہے بشرطیکہ ایسی قوم کے خلاف نہو جنکے ساتھ تمہارا

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۷۲﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ

باہمی عہد و پیمان ہو اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اسکو دیکھنے والا ہے اور جنہوں نے کفر کیا ہے وہ بعض بعض کے رفیق ہیں اگر تم ایسا نہ کرو گے تو ملک میں فتنہ ہو جاوے

وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ ﴿۷۳﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا اُولٰٓئِكَ

اور بڑا فساد اور جنہوں نے مانا اور ہجرت کی اور اللہ کے رستہ میں جہاد کیا اور جنہوں نے پناہ دی اور مدد کی یہی لوگ

هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۷۴﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا مَعَكُمْ

ہیں جو سچے مومن ہیں اونکے واسطے بخشش و محافظت اور عزت و الا رزق ہے جو لوگ بعد میں ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ جہاد کیا

فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۷۵﴾

پس یہ لوگ بھی تم میں سے ہیں اور کتاب اللہ کی رو سے بعض رشتہ دار بعض سے زیادہ قریب ہیں تحقیق اللہ ہر شے کا جاننے والا ہے

سُوْرَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّتِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

... جسکے ساتھ تمنے عہد کیا تھا

له نعوذ بالله من النار ومن شر الكفار ومن غضب الجبار العزة لله ولرسوله وللمؤمنين۔

امام سیوطی کا قول ہے کہ اس سورت پر بسم اللہ الخ اسوجہ سے نہیں لکھی گئی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم نہیں دیا جیسا کہ ایک روایت حاکم میں ہے کہ عثمانؓ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انتقال فرمایا اور بیان نہ کیا کہ یہ دونوں سورتیں ایک ہیں یا دو اسلیے ہمنے دونوں کو پاس پاس لکھدیا اور بیچ میں بسم اللہ نہیں لکھی اخرجہ ترمذی وحسنہ۔
بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ اسکی وجہ یہ ہے جبکہ عرب کسی عہد کو توڑتے تو ایسی تحریر پر بسم اللہ نہیں لکھتے تھے اسیوجہ سے سورت برات پر بسم اللہ نہیں لکھی گئی کیونکہ اسمیں مشرکین کو عہد سے جواب ہے۔

سلہ جب آٹھویں سال ہجری میں مکہ فتح ہوا تو بہت سی قومیں مسلمان ہوگئیں اور بہت سی قوموں نے عہد کر لیا کہ ہم آئندہ مسلمانوں کی مخالفت نہ کرینگے بلکہ مدد کے موقعہ پر مدد بھی دینگے مگر جب نویں سال ہجری آنحضرت صلعم شام کیطرف غزوہ تبوک میں تشریف لیگئے تو پیچھے بہت سی قوموں نے عہد توڑ دیا اور بہت سی مخالفانہ اور حاسدانہ افواہیں اوڑائیں بغزوہ تبوک میں شامل نہوئے اور موقعہ پاکر مسلمانوں کی ایذارسانی کے منصوبہ باندھنے لگے۔ تب یہ آیات نازل ہوئیں آنحضرت صلعم نے اس سال حاجیوں کا قافلہ سالار ابوبکرؓ کو کیا اور بعد میں علیؓ کو اپنی ناقہ پر سوار کرکے بھیجا کہ وہاں مجمع عام میں یہ آیات لوگوں کو سنادیں کہ آئندہ سے کسی مشرک کا عہد باقی نہیں رہا پس ابوبکر نے احکام حج تعلیم کیے اور حضرت علیؓ نے یوم النحر کو جمرۃ العقبہ کے پاس کھڑے ہوکر لوگوں کو اس سورت کی آیات سنادیں اور فرمایا کہ سال آئندہ میں خانہ کعبہ میں کوئی مشرک نہ آوے نہ کوئی برہنہ ہوکر طواف کرے جیسا کہ جاہلیت میں بعض قوموں کا دستور تھا جنت میں بجز اہل ایمان کے کوئی داخل نہ ہوگا ہر ایک عہد والے کا عہد تمام کیا گیا۔ لوگوں نے کہا

الی الذین عاهدتم من المشرکین ⓵ فسیحوا فی الارض اربعة اشهر واعلموا انکم غیر معجزی

ہے اونکو اللہ اور رسول کیطرف سے جواب ہے پس چار مہینے زمین میں پھر و لے اور جانتے رہو کہ تم اللہ کو ہرانے والے نہیں

اللہ وان اللہ مخزی الکفرین ⓶ واذان من اللہ ورسولہ الی الناس یوم

اللہ کا وہ کافروں کو رسوا کرنے والا ہے اور اللہ اور اسکے رسول کیطرف سے لوگوں کو

الحج الاکبر ان اللہ بریء من المشرکین ورسولہ فان تبتم فہو خیر لکم وان تولیتم فاعلموا انکم غیر معجزی

دن سنا دیا جاتا ہے کہ اللہ اور اسکا رسول مشرکوں سے دست بردار ہے پس اگر تم باز آ جاؤ تو تمہارے واسطے بہتر ہے اور اگر پھر جاؤ

اللہ وبشر الذین کفروا بعذاب الیم ⓷ الا الذین عاهدتم من المشرکین ثم لم ینقصوکم شیئا ولم یظاهروا

تو جانتے رہو کہ تم اللہ کو عاجز کرنے والے نہیں ہو اور کافروں کو درد ناک عذاب کی بشارت سنا دو مگر جن مشرکوں کے ساتھ تمنے عہد کیا پھر انہوں نے تمسے عہد شکنی

علیکم احدا فاتموا الیہم عہدہم الی مدتہم ان اللہ یحب المتقین ⓸ فاذا انسلخ الاشہر الحرم فاقتلوا المشرکین

نہیں کی اور نہ تمہارے خلاف کسی کی مدد کی پس ان کیطرف اونکی مدت تک عہد پورا کرو بحقیق اللہ پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے پس جب حرمت والے مہینے گذر جائیں

حیث وجدتموہم وخذوہم واحصروہم واقعدوا لہم کل مرصد فان تابوا واقاموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ

اون کو پکڑو اور اونکو گھیرو اور داؤں کے واسطے ہر ایک گھات کی جگہ پر بیٹھو پس اگر توبہ کریں اور نماز پڑھیں اور

فخلوا سبیلہم ان اللہ غفور رحیم ⓹ وان احد من المشرکین استجارک فاجرہ حتی یسمع کلم اللہ ثم ابلغہ

زکوۃ دیں تو ان کے رستے خالی کرو تحقیق اللہ بخشنے والا رحم والا ہے اور اگر کوئی مشرکوں سے تجھسے پناہ چاہے تو اوسکو پناہ دے یہاں تک کہ

مامنہ ذلک بانہم قوم لا یعلمون ⓺ کیف یکون للمشرکین عہد عند اللہ وعند رسولہ الا الذین عاهدتم

اسکو اس کی جگہ امن پہنچا دے یہ سلوک سو چاہیئے کہ وہ لوگ سمجھ نہیں رکھتے مشرکوں کے واسطے اللہ اور رسول کے نزدیک عہد کیسے ہو مگر جن کا تمہارے عہد باہم ہو چکا

عند المسجد الحرام فما استقاموا لکم فاستقیموا لہم ان اللہ یحب المتقین ⓻ کیف وان یظہروا علیکم لا یرقبوا

جن لوگوں سے مسجد حرام کے پاس عہد کیا پس جبتک وہ تمہارے ساتھ عہد قایم رکھیں تم بھی اونکے ساتھ قایم رکھو بحقیق اللہ پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے اور انکے ساتھ عہد کیا

منزل ۲

ع ۱۷

ے علی کرم اللہ وجہہ اپنے بھائی کو کہہ بھیجا کہ ہمنے خود عہد کو پشت ڈال دیا اب تلوار ہے یا تیر الغرض ان آیات میں مشرکین

متعاہدین کیطرف سے بیزاری اور برات ظاہر فرمائی گئی کہ عہد خواہ زیادہ مدت کرلئے ہو یا قلیل کے لئے سب کو چار مہینہ

کی مہلت ہے مگر جن مشرکین نے عہد شکنی اور مسلمانوں کے مقابلہ پر کسی کی امداد کی وہ اس برات سے باہر ہیں انکا

عہد پوری مدت تک پورا کرنا چاہیئے فما استقاموا لکم فاستقیموا لہم ۹ جب تک وہ عہد پر قایم رہیں

سلہ ان چار مہینوں سے مراد وہی حرمت والے مہینے نہیں جنمیں جنگ منع تھا یعنے ذیقعدہ ذی الحجہ محرم رجب جیساکہ

۹ میں ہے فاذا انسلخ الاشہر الحرم فاقتلوا المشرکین حیث وجدتموہم وخذوہم واحصروہم واقعدوا

لہم کل مرصد بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حج میں جہاں اور پکارنیوالے بھیجے ان میں مجھکو بھی

ابو بکر نے بھیجا تھا قربانی کے دن منا میں تم سب اسطرح پکارتے تھے لا یحج بعد العام مشرک ولا یطوف

بالبیت عریان حمید بن عبد الرحمن راوی نے کہا پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی کو ردیف بنا کر بھیجا اور یہ حکم دیا کہ وہ آیات

برات سنا دو ۱۲ سلہ بعضوں کے نزدیک اس سے مراد عرفہ کا دن ہے اور بعض کے نزدیک یوم نحر ہے ۱۲

فِيكُمْ إِلًّا وَلَا ذِمَّةً يُرْضُونَكُم بِأَفْوَاهِهِمْ وَتَأْبَىٰ قُلُوبُهُمْ وَأَكْثَرُهُمْ فَاسِقُونَ ﴿٨﴾ اشْتَرَوْا بِآيَاتِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا

اگر تم پر غلبہ پالیں تو تمہارے بارے میں نہ قرابت کا لحاظ کریں نہ عہد کا تمکو اپنے منہ سے خوش کر دیتے ہیں اور انکے دل انکار کرتے ہیں اور اکثر ان میں نافرمان ہیں انہوں نے اللہ کی آیتوں کے عوض تھوڑی سی قیمت لی

فَصَدُّوا عَن سَبِيلِهِ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٩﴾ لَا يَرْقُبُونَ فِي مُؤْمِنٍ إِلًّا وَلَا ذِمَّةً وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُونَ ﴿١٠﴾

اور اللہ کے راستے سے روکتے رہے تحقیق جو کچھ وہ کرتے ہیں بہت ہی برا ہے مومنوں کے بارے میں نہ قرابت کا لحاظ رکھتے ہیں نہ عہد کا اور یہی لوگ حد سے تجاوز کرنے والے ہیں

فَإِن تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَنُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿١١﴾ وَإِن نَّكَثُوا

پس اگر وہ توبہ کرلیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کرنے لگیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں اور ہم ان لوگوں کیواسطے اپنی آیتیں مفصل بیان کرتے ہیں جو علم والے ہیں اور اگر توڑ ڈالیں

أَيْمَانَهُم مِّن بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوا فِي دِينِكُمْ فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنتَهُونَ ﴿١٢﴾

اپنے عہد کے بعد قسموں کو توڑ ڈالیں اور تمہارے دین میں طعنہ زن ہوں پس کفر کے اماموں سے لڑو انکا تو یہ حال ہے کہ ان کی قسمیں کوئی چیز نہیں تاکہ وہ باز آجائیں

أَلَا تُقَاتِلُونَ قَوْمًا نَّكَثُوا أَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوا بِإِخْرَاجِ الرَّسُولِ وَهُم بَدَءُوكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ أَتَخْشَوْنَهُمْ فَاللَّهُ أَحَقُّ

کیا تم اس قوم سے نہ لڑوگے جنہوں نے اپنی قسموں کو توڑ ڈالا اور رسول کے نکالنے پر آمادہ ہوئے اور انہوں نے ہی تم سے پہلی بار (جنگ) شروع کی کیا تم ان سے ڈرتے ہو

أَن تَخْشَوْهُ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿١٣﴾ قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ

پس اللہ زیادہ حقدار ہے کہ تم اس سے ڈرو اگر تم مومن ہو تم ان سے لڑو اللہ انکو تمہارے ہاتھ سے عذاب دیگا اور انکو رسوا کریگا اور تمہیں ان پر فتح دیگا اور مومن قوم کے سینوں

مُّؤْمِنِينَ ﴿١٤﴾ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوبِهِمْ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿١٥﴾ أَمْ حَسِبْتُمْ أَن

اور ان کے دلوں کے غصے کو دور کریگا اور اللہ جس پر چاہتا ہے رجوع کرتا ہے اور جاننے والا حکمت والا ہے۔ کیا تمہارا یہ گمان ہے کہ تم چھوڑ دیے جاؤگے

تُتْرَكُوا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوا مِن دُونِ اللَّهِ وَلَا رَسُولِهِ وَلَا الْمُؤْمِنِينَ وَلِيجَةً

اور اللہ نے ابھی نہیں دیکھا کہ کون لوگ ہیں جو تم میں سے جہاد کرتے ہیں اور اللہ اور اسکے رسول اور مومنوں کے سوا کسی کو دوست نہیں بنایا ہے اور جو کچھ بھی تم کرتے

وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٦﴾ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَن يَعْمُرُوا مَسَاجِدَ اللَّهِ شَاهِدِينَ عَلَىٰ أَنفُسِهِم بِالْكُفْرِ أُولَٰئِكَ

ہو اللہ اس سے خبردار ہے مشرکوں کا کوئی حق نہیں کہ وہ اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں جبکہ وہ اپنے کفر پر آپ گواہ ہیں یہی لوگ

حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ وَفِي النَّارِ هُمْ خَالِدُونَ ﴿١٧﴾ إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ

ہیں جنکے اعمال اکارت گئے اور آگ میں وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں اللہ کی مسجدوں کو تو بس وہی آباد کرے جو اللہ کو اور یوم آخرت کو مانتا اور نماز قائم

الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللَّهَ فَعَسَىٰ أُولَٰئِكَ أَن يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ ﴿١٨﴾ أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ

رکھتا اور زکوٰۃ دیتا اور اللہ کے سوا اور کسی سے نہیں ڈرتا پس قریب ہے کہ وہ ہدایت یافتوں میں سے ہو جائیں کیا تم نے حاجیوں کو پانی

الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

پلانے اور مسجد حرام کی تعمیر کرنے کو اس شخص کے برابر سمجھ لیا ہے جو اللہ کو اور یوم آخرت کو مانتا اور اللہ کے راستہ میں جہاد کرتا ہے

مشرکین اور یہود کے خلاف جہاد۔ کا حال غزوات محمدیہ کے مطالعہ سے بخوبی ظاہر ہو جائیگا ملاحظہ ہو بیان فتح مکہ

ــــ یہ بتایا کہ ... قرآن مجید میں اللہ کی طرف سے حق اور واجب کیوں

ــــ مشرکین عرب خانہ کعبہ کی تعمیر کیا کرتے اور حاجیوں کو پانی پلایا کرتے تھے بس اسی کو اپنا دین اور موجب

عزت بڑے رکھا تھا ایسا ہی اب وہ مسلمان جو بحر شکر کے سینے نہ پہونچے مسجد کعبہ کی تعمیر کرنے اور حاجیوں کو پانی

... ایسا ہی نبی زمانہ مسجدیں تعمیر کرتے ... کی مدد سے ... ہی دین کا جزو اعظم سمجھا جاتا ہے

أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ﴿۳۳﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ

جس نے بھیجا اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دیکر بھیجا تاکہ اسکو تمام دینوں پر غالب کردے خواہ یہ مشرکوں کو کیسا ہی مشکل معلوم ہو اے ایمان والو بیشک

الْأَحْبَارِ ... بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۗ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ

سے علما اور مشائخ لوگوں کے مال باطل طریق سے کھاتے اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں جو لوگ چاندی اور سونا جمع کرتے ہیں اور انکو

وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿۳۴﴾ يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ

اللہ کی راستے میں خرچ نہیں کرتے اُن کو دردناک عذاب کی خبر سنا دو جس دن چاندی کا سونا آگ کے اوپر جہنم کی آگ میں تپایا جائیگا پس داغے

وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ ۖ هَٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَكْنِزُونَ ﴿۳۵﴾ إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِندَ اللَّهِ اثْنَا

جائینگے انکی پیشانیاں اور پہلو اور پیٹھیں پر داغ دیا جائیگا اور کہا جائیگا کہ یہ وہی ہے جو تم نے اپنے نفس کیواسطے جمع کر رکھا تھا پس اسکا مزہ چکھو جو تم جمع کرتے تھے

عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ ۚ فَلَا تَظْلِمُوا

بارہ ہیں کتاب اللہ میں جس دن ہوئے آسمان اور زمین پیدا کئے بارہ مہینے ہیں ان میں سے چار ادب کے مہینے ہیں یہی پائدار صداقت ہے پس انمیں ظلم نہ کرو

ا۵ یعنی انجام یہ ہوگا کہ کل ادیان پر اسلام کا غلبہ ظاہر ہو جائیگا ۵۲ مشائخ اور علمائے یہود کیواسطے احبار آتا ہے جیسا کہ آیت ذیل میں ہے لولا ینھھم الربانیون والاحبار عن قولھم الاثم واکلھم السحت مشائخ نصاریٰ کے واسطے جو تارک الدنیا ہو جاتے تھے لفظ رہبان آتا ہے جیسا کہ آیت ذیل میں ہے ذلک بان منھم قسیسین ورھبانا اس آیت میں تمثیلی طور پر مسلمانوں کو تنبیہ ہے کہ ایک وقت آئیگا کہ علما اور مشائخ بھی ایسے ہی ہو جائینگے جیسا کہ حدیث صحیح میں ہے لترکبن سنن من کان قبلکم حذو القذة بالقذة قال الیھود والنصاریٰ قال فمن۔

۵۳ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے انسان جو کچھ ضروری خرچ کے بعد تیرے پاس بچ رہے اسکو جمع رکھنا تیرے حق میں بہتر نہیں ہے بلکہ خیرات کر دینا بہتر ہے اور اہل عیال کے ضروری خرچ کے موافق جمع رکھنے میں تجھپر کچھ الزام نہیں ہے۔ (مشکوٰۃ ۱۵۶) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یعنے ایمان والوں میں دو چیز جمع نہیں ہوتیں حرص اور بدخلقی (رواہ الترمذی مشکوٰۃ ۱۵۷) ۵۴ یعنے ذیقعدہ ذی الحجہ محرم رجب مشرکین عرب کو اگر ان مہینوں میں جنگ پیش آجاتا تو ایک مہینے کو اور مہینہ تصور کرکے جنگ چھیڑ دیتے تھے مثلاً محرم کو صفر تصور کرکے جنگ شروع کر دیتے۔ اسکا نام نسئی یعنی ہٹا دینا تھا کیونکہ ایک حرمت والے مہینے کو ہٹا کر دوسرے مہینے میں ڈالدیتے تھے۔ حرمت والے مہینوں میں مار دھاڑ جنگ جدال اور تمام فساد ممنوع تھے۔ اسلئے انکو امن والے مہینے بھی کہتے تھے۔ نسی بروزن فعیل بمعنی مفعول ہے یعنی موخر۔

عرب کو جب اللہ تعالےٰ نے بڑا بنانا چاہا تو تجارت کا شوق دلایا۔ اُن کے چھ سفر ہوتے تین سردی میں اور تین گرمی میں تین گرمی کے سفر حسب ذیل ہوتے تھے اول ایران عراق کردو عراق عرب و عجم خراسان و تاتار کی طرف دوسرا شام و ایشیائے کوچک کیطرف تیسرا مصر کو ہوکر ڈنمارک اور جرمن کیطرف تین سردی کے سفر حبش اور چین کیطرف ہوتے تھے ان تجارتی سفروں میں دنیاوی منافع کے ساتھ اسلامی اشاعت بھی خوب ہوتی تھی انہیں سفروں کیطرف آیات ذیل میں اشارہ ہے لایلف قریش ایلفھم رحلة الشتاء والصیف فلیعبدوا رب ھذا البیت الذی اطعمھم من جوع وامنھم من خوف ۱۰۶ دنیاوی تجارت کا اندازہ کچھ تمدن حساب

منزل ۲

فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۶﴾

نے نفسوں پر ظلم مت کرو اور مشرکوں سے ویسے ہی سب تم جو کر لڑو جیسا کہ وہ تم سے لڑتے رہتے ہیں اور جانے رہو کہ اللہ متقیوں کے ساتھ ہے

اِنَّمَا النَّسِیْٓءُ زِیَادَةٌ فِی الْكُفْرِ یُضَلُّ بِهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّ یُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّیُوَاطِـُٔوْا عِدَّةَ

لوند کا مہینہ کفر کی زیادتی ہے۔ کافر لوگ اس سے بہکائے جاتے ہیں وہ ایک سال اوسکو حلال اور ایک سال حرام کر لیتے ہیں تاکہ اللہ کے حرام کردہ

مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَیُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ زُیِّنَ لَهُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۳۷﴾

کی گنتی تو پوری کر لیں اور اسطرح سے جو اللہ نے حرام کیا اسکو حلال کر لیتے ہیں ان کو

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِیْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ اَرَضِیْتُمْ

ہیں کرتا اے مومنو تمہیں کیا ہوا جب تمہیں کہا گیا کہ اللہ کے راستہ میں جہاد کیواسطے نکلو تم سلہ زمین میں ڈھیری ہو گئے کیا تم آخرت کی نسبت

برتا جاتا ہے اور دینی کا قمری پر تاجروں کو بارشوں کے خیال سے موسموں کا ٹھیک علم رہنا ضروری بات ہے اسواسطے اہل شمسی حساب پورا کرنیکے لئے عرب کے لوگ ایک مہینہ زیادہ کر دیا کرتے جسکو نسی کہتے تھے گویا کہ یہ انکا لوند کا مہینہ تھا اہل حساب میں ادب کے مہینے اپنی جگہ نہ رہتے اور حجاج و عوام الناس کو اکثر اوقات لاعلمی اور مغالطے کو سبب سے سخت بڑی بڑی مشکلات کا سامنا ہو جاتا تھا۔ چاند کے حساب پر وہ ادب کے مہینوں حساب کر کے چلتے اور عرب میں پہنچکر معلوم ہوتا کہ وہ مہینہ اور ہیں سفر کی مصائب انجام میں مایوسی مکہ میں رسد کا انتظام نہونا پھر آتے جاتے قزاقوں کے ہاتھوں میں پھنسنا یہ تو حاجیوں کو مصیبتیں تھیں جو نسی کے سبب اٹھانی پڑتیں پھر معاملات میں ظلم ہوتا تھا جیسا کہ اب بھی اہل ہود بدھی سدی کے حساب پر سود کے آمد زیادہ کر لیتے ہیں اسلئے قمری حساب پہ قرآن مجید نے خاص طور پر زور دیا اور فرمایا ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ یہی پکا دین ہے اسکو چھوڑ کر غیروں سے تعلق رکھنا اور دینی حساب میں خلل ڈالنا ہوگا اور نسی کی نسبت فرمایا اِنَّمَا النَّسِیْٓءُ زِیَادَةٌ فِی الْكُفْرِ ۹/۳۷ لوند کا مہینہ تو کفریات میں زیادتی ہے پھر جو ایسا کرتے ہیں انکی نسبت فرمایا زُیِّنَ لَهُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ ۹/۳۷ انکو انکی بدعملیاں ہی اچھی لگتی ہیں۔ اس تعلیم کا یہ نتیجہ ہوا کہ لاکھوں حاجیوں کو جو جانی اور مالی مصیبتیں اٹھانی پڑتی تھیں انکا انسداد ہو گیا اور لاکھوں خونریزیاں بند ہو گئیں۔

سلہ ہجرت کی نویں سال غزوہ طائف سے واپس آتے ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک قافلہ سے خبر ملی جو شام سے آیا تھا کہ ہرقل شاہ روم کو مخالفین اسلام نے یہ خبر دی ہے کہ آنحضرت صلعم کا انتقال ہو گیا اور قحط پڑنے کے سبب تمام مسلمان بے سروسامان اور پریشان ہیں ایسے وقت میں اسکا ملک با سانی ہاتھ آسکتا ہے اسلئے اوسنے چالیس ہزار فوج قباد کے ماتحت بھیجنے کا ارادہ کیا ہے اور عرب کے نصرانی قبایل لخم و جذام و عاملہ و غسان وغیرہ کو اسکی مدد کیواسطے معین کر دیا ہے یہ خبر سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہاد کا اعلان فرمایا اس سال قحط سخت اور گرمی کا موسم تھا۔ ... ... کا کھجوروں کا وقت اور مسلمانوں کی تنگدستی یہانتک کہ دس کے پاس ایک سواری ... جو کی روٹی کے سوائے کچھ کھانے کو نہ تھا منزلوں پانی نہ تھا اسلئے اس غزوہ کو غزوة العسر جیش العسرة و غزوہ فاضحہ بھی کہتے ہیں کہ جسمیں منافقوں کی قلعی کھل گئی جسقدر ضعیف الایمان اور منافق مسلمان تھے ان مصایب سے گھبرانے اور عذر کرنے لگے تاہم تیس ہزار سے زیادہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہو گئے رستے میں منافق لوگ طرح طرح کے عذرات تراش کر کے عذر جو نفے لگے

لَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يُجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ

جو اللہ کو اور یوم آخرت کو مانتے ہیں وہ تجھ سے اجازت نہ طلب کریں گے کہ اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد نہ کریں اور اللہ متقیوں کو جاننے والا ہے

بِالْمُتَّقِينَ ﴿٤٤﴾ إِنَّمَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوبُهُمْ فَهُمْ فِي رَيْبِهِمْ

(پیچھے رہنے کی) اجازت تو وہی مانگا کرتے ہیں جو اللہ اور روز آخرت کو نہیں مانتے اور ان کے دل شکوک میں پڑے ہیں پس اپنے شکوک

يَتَرَدَّدُونَ ﴿٤٥﴾ وَلَوْ أَرَادُوا الْخُرُوجَ لَأَعَدُّوا لَهُ عُدَّةً وَلَٰكِنْ كَرِهَ اللَّهُ انْبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيلَ

میں حیران ہیں اگر وہ نکلنے کا ارادہ کرتے تو اس کیلئے سروسامان تیار رکھتے مگر اللہ نے اُن کا نکلنا پسند نہ کیا پس اُن کو روک دیا اور حکم دیا

اقْعُدُوا مَعَ الْقَاعِدِينَ ﴿٤٦﴾ لَوْ خَرَجُوا فِيكُمْ مَا زَادُوكُمْ إِلَّا خَبَالًا وَلَأَوْضَعُوا خِلَالَكُمْ يَبْغُونَكُمُ الْفِتْنَةَ

کہ پیچھے رہنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو اگر تم میں شامل ہو کر وہ نکلتے بھی تو تمہارا نقصان زیادہ کرتے اور تمہارے درمیان فتنہ کے پیدا کرنے سے دوڑتے پھرتے اور

وَفِيكُمْ سَمَّاعُونَ لَهُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ﴿٤٧﴾ لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوا لَكَ الْأُمُورَ حَتَّىٰ جَاءَ

تم میں ان کی بات سننے والے بھی ہیں اور اللہ ظالموں کو جانتا ہے پہلے وہ فتنہ چاہتے رہے ہیں اور تیرے واسطے بہت سی تدبیریں الٹ پلٹ کی ہیں یہاں تک کہ

الْحَقُّ وَظَهَرَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ كَارِهُونَ ﴿٤٨﴾ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ ائْذَنْ لِي وَلَا تَفْتِنِّي أَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوا وَإِنَّ

حق آیا اور اللہ کا حکم غالب ہو گیا وہ ناخوش ہی سمجھتے رہے۔ ان میں سے بعض کہتے ہیں کہ مجھکو اجازت دو اور فتنہ میں مت ڈالو سنو کہ وہ فتنہ میں

جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ ﴿٤٩﴾ إِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَإِنْ تُصِبْكَ مُصِيبَةٌ يَقُولُوا قَدْ أَخَذْنَا أَمْرَنَا

گر پڑے اور جہنم کافروں پر محیط ہے اگر تجھکو بھلائی پہنچے تو ان کو بری لگتی ہے اور اگر مصیبت آپڑے تو کہتے ہیں ہم نے تو اپنا انتظام پہلے سے ہی

مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَهُمْ فَرِحُونَ ﴿٥٠﴾ قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا هُوَ مَوْلَانَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿٥١﴾

کر لیا تھا اور پھر اترائے ہوئے واپس ہو جاتے ہیں۔ تو کہدے کہ ہمکو ہرگز نہیں پہنچیگا مگر وہی جو اللہ نے ہمارے واسطے لکھدیا ہے وہی ہمارا مولا ہے اور مومنوں کو چاہیے

قُلْ هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ أَنْ يُصِيبَكُمُ اللَّهُ بِعَذَابٍ مِنْ عِنْدِهِ أَوْ

کہ اللہ پر ہی توکل کریں۔ کہہ کیا تم ہمارے حق میں امید کرتے ہو مگر دو بھلائیوں میں سے ایک کی اور ہم تمہاری نسبت یہ انتظار کرتے ہیں کہ اللہ تمکو اپنے پاس سے

بِأَيْدِينَا فَتَرَبَّصُوا إِنَّا مَعَكُمْ مُتَرَبِّصُونَ ﴿٥٢﴾ قُلْ أَنْفِقُوا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا لَنْ يُتَقَبَّلَ مِنْكُمْ إِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا

یا ہمارے ہاتھوں سے عذاب پہنچاوے۔ پس تم انتظار کرو ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں ہیں۔ کہہ خوشی سے خرچ کرو یا دل تنگی سے تم سے ہرگز

فَاسِقِينَ ﴿٥٣﴾ وَمَا مَنَعَهُمْ أَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقَاتُهُمْ إِلَّا أَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ وَلَا يَأْتُونَ الصَّلَاةَ

قبول نہ کیا جائیگا کیونکہ تم بدعہد لوگ ہو۔ اور ان کیلئے کچھ مانع نہ ہوا کہ ان کی خیرات صدقات قبول کی جائے مگر یہ کہ انہوں نے اللہ سے اور رسول سے کفر

إِلَّا وَهُمْ كُسَالَىٰ وَلَا يُنْفِقُونَ إِلَّا وَهُمْ كَارِهُونَ ﴿٥٤﴾ فَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ

کیا [illegible] تجھکو ان کے مال اور اولاد تعجب میں نہ ڈالیں اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ

بِهَا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ أَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ ﴿٥٥﴾ وَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ وَمَا هُمْ مِنْكُمْ وَلَٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَفْرَقُونَ

ان کے ساتھ دنیا ہی میں عذاب کرے اور ان کی جانیں کفر ہی کی حالت میں جاویں۔ وہ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ وہ تم ہی میں سے ہیں مگر وہ لوگ ڈرتے ہیں

لَوْ يَجِدُونَ مَلْجَأً أَوْ مَغَارَاتٍ أَوْ مُدَّخَلًا لَوَلَّوْا إِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُونَ ﴿٥٧﴾ وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ

اگر کوئی جگہ بچاؤ کی یا غار یا گھسنے کو سوراخ پاویں تو اسی طرف رسیاں تڑاتے بھاگ جاویں اور ان میں سے بعض تجھکو صدقات کی تقسیم میں

منزل ٢

فَإِنْ أُعْطُوا مِنْهَا رَضُوا وَإِنْ لَمْ يُعْطَوْا مِنْهَا إِذَا هُمْ يَسْخَطُونَ ﴿٥٨﴾ وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَا آتَاهُمُ اللَّهُ

پاتے ہیں اگر انہیں سے دیے جائیں تو خوش ہوجاتے ہیں اور اگر نہ دیے جائیں تو ناخوش ہوجاتے ہیں اور اگر وہ اللہ اور رسول کے دیے

وَرَسُولُهُ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ سَيُؤْتِينَا اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَرَسُولُهُ إِنَّا إِلَى اللَّهِ رَاغِبُونَ ﴿٥٩﴾ إِنَّمَا

پر خوش ہوتے اور یہی کہتے کہ ہمکو اللہ کافی ہے اللہ اپنے فضل سے اور اسکا رسول ہمکو اور دیگے ہم تو اپنے اللہ کیطرف راغب ہیں

الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ

صدقات تو فقیروں کا ف۱ اور مسکینوں کے واسطے ہیں اور انکے لیے جو انکے حصول پر مقرر ہیں اور جن کا دل پرچانا ہے اور غلام

وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٦٠﴾ وَمِنْهُمُ الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ

ور قرضداروں اور غازیان فی سبیل اللہ اور مسافروں کے لیے ہیں یہ اللہ کا حکم ہے اور اللہ علم والا حکمت والا ہے اور بعض ان میں سے نبی کو ایذا د

وَيَقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ قُلْ أُذُنُ خَيْرٍ لَكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةٌ لِلَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ

اور کہتے ہیں کہ وہ تو کانوں ہی کان ہے ف۲ ان سے کہدے کہ وہ تمہاری بھلائی کا کان ہے اللہ کو مانتا اور مومنوں کی بات مانتا اور رحمت ہے جو ایمان لا

يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٦١﴾ يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ لِيُرْضُوكُمْ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَقُّ أَنْ

کے واسطے رحمت ہے جو اللہ کے رسول کو ایذا دیتے ہیں انکو دکھ کا عذاب ہے تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھاتے تاکہ تمہیں خوش کریں مگر اللہ اور ا

يُرْضُوهُ إِنْ كَانُوا مُؤْمِنِينَ ﴿٦٢﴾ أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّهُ مَنْ يُحَادِدِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَأَنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا

رسول زیادہ حقدار ہیں کہ انکو خوش کریں اگر وہ مومن ہیں کیا انہوں نے نہیں جانا کہ جو کوئی اللہ کا اور اسکے رسول کا مقابلہ کرتا ہے

فِيهَا ذَلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيمُ ﴿٦٣﴾ يَحْذَرُ الْمُنَافِقُونَ أَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُورَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِي قُلُوبِهِمْ

دوزخ کی آگ ہے ہمیشہ اس میں رہیگا یہ بڑی رسوائی ہے منافق ڈرتے ہیں کہ ان پر ایسی سورت نازل ہو جو ان کے دلوں کا حال ظاہر کر دے

قُلِ اسْتَهْزِئُوا إِنَّ اللَّهَ مُخْرِجٌ مَا تَحْذَرُونَ ﴿٦٤﴾ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ قُلْ

ان سے کہدے کہ ہنسی کرو جس سے تم ڈرتے ہو اللہ وہ نکالکر رہیگا اور اگر تو ان سے پوچھے تو کہینگے کہ ہم تو یونہی

أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ﴿٦٥﴾ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ إِنْ نَعْفُ

چہت اور مذاق کرتے تھے کیا تم اللہ اور اسکی آیتوں اور اسکے رسول سے ہنسی کرتے تھے بہانے مت بناؤ تم ایمان لاکر کافر ہوگئے اگر ہم ایک گروہ کو

ف۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قوم بنو ہاشم پر زکوۃ اور صدقہ حرام فرمادیا ہے۔ وہ کیسے ہی غریب اور مسکین کیوں نہوں۔ امام حسین رضی اللہ عنہ بچے تھے صدقہ کی کھجوروں میں سے آپ نے ایک کھجور اٹھالی۔ چنانچہ نبی ذوالیمن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منہ ڈالا منہ سے نکلوادی اگر ایسا نہوتا تو اندیشہ تھا کہ لوگ سیدوں کی منت مانا کرتے اور پنڈتوں اور برہمنوں کی طرح انہیں مفت خوری رواج پاجاتی اور اغلب تھا کہ رفتہ رفتہ لوگ انکی پوجا کرنے لگ جاتے۔ یہودی شریعت میں زکوۃ وخیرات کے مستحق خاص لاوی یعنے قوم موسیٰ وہارون علیہ السلام کے لوگ تھے یا مسکین کہ خروج میں آئی تھی دیکھو گنتی ۱۸/۷ و ۱۸/۸ و ۲۵/۴ و ۱/۴۲ و ۱۴/۳۲ خروج ۳۰/۱۳ و تاریخ ۹/۳۱ و ۹/۳۲ و استثنا ۱۹/۱۴

ف۲ یعنے ہر ایک کی سننے والا ہے۔ وہ اس سے طنز یہ مراد رکھتے تھے کہ جو کوئی ہمارے حق میں دشمن کچھ کہہ جاتا ہے وہ اسکو سچ مان لیتے ہیں پھر جب ہم آکر قسم کھاتے ہیں تو ہمکو سچا سمجھ لیتے ہیں۔

عَنْ طَائِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَائِفَةً بِأَنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ ﴿٦٦﴾ الْمُنٰفِقُونَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ

تو ایک گروہ کو عذاب کرینگے کیونکہ وہ مجرم تھے نفاق کرنے والے مرد اور عورتیں بعض کی

مِّنْ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ وَيَقْبِضُونَ أَيْدِيَهُمْ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ

بعض سے ہیں ناجائز کا حکم کرتے ہیں اور جائز سے روکتے اور اپنے ہاتھوں کو بند کرتے ہیں انہوں نے اللہ کو چھوڑ دیا پس اللہ نے

إِنَّ الْمُنٰفِقِينَ هُمُ الْفٰسِقُونَ ﴿٦٧﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِينَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِينَ

ان کو چھوڑ دیا جو نفاق کرتے والے ہیں وہی بدعہد بدکار ہیں اللہ نے منافق مرد اور منافق عورتوں سے آتش جہنم کا وعدہ کیا ہے وہ اسمیں ہمیشہ

فِيهَا هِيَ حَسْبُهُمْ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ﴿٦٨﴾ كَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوا أَشَدَّ مِنْكُمْ

رہنے والے ہیں یہ انکو کافی ہے اور اللہ نے انپر لعنت کی اور انکے واسطے پائدار عذاب ہے (یہ تو ویسے ہی ہوگئے) جیسے کہ ان سے پہلے لوگ تھے وہ تم سے شدت قوت

قُوَّةً وَّأَكْثَرَ أَمْوٰلًا وَّأَوْلٰدًا فَاسْتَمْتَعُوا بِخَلٰقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلٰقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِينَ مِنْ

اور کثرت مال و اولاد میں زیادہ تھے پس اپنے (دنیاوی) حصوں سے انہوں نے حظ اٹھایا اور تم اپنے نصیب کا حظ اٹھا چکے جیسا کہ تم سے پہلوں

قَبْلِكُمْ بِخَلٰقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِي خَاضُوا أُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ أَعْمٰلُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَأُولٰٓئِكَ

نے اپنے حصوں کا حظ اٹھایا تھا اور تم نے وہی بکواس کیا جو انہوں نے کیا تھا انہیں کے اعمال دنیا و آخرت میں اکارت گئے اور یہی لوگ

هُمُ الْخٰسِرُونَ ﴿٦٩﴾ أَلَمْ يَأْتِهِمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُودَ وَقَوْمِ إِبْرٰهِيمَ

وہ ہیں جو تباہ ہونے والے ہیں کیا انکو ان سے پہلوں کی خبریں نہیں پہنچیں یعنے قوم نوح و عاد و ثمود اور قوم ابراہیم

وَأَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ أَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ

اور اصحٰب مدین اور الٹائی ہوئی بستیوں کی ان کے پاس ہمارے رسول صاف دلایل لیکر آئے اللہ کی یہ شان نہ تھی کہ انپر ظلم کرتا بلکہ وہی

يَظْلِمُونَ ﴿٧٠﴾ وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ

اپنے نفسوں پر ظلم کرتے رہے اور مومن مرد اور مومنہ عورتیں بعض ان کے بعض کے رفیق ہیں نیک بات کا حکم کرتے اور بد بات سے روکتے

عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيعُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ أُولٰٓئِكَ

نمازیں قایم کرتے زکوٰۃ دیتے اللہ کی اور اسکے رسول کی اطاعت کرتے ہیں یہی لوگ ہیں

سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ إِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٧١﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ

جنپر اللہ ضرور رحم کریگا تحقیق اللہ زبردست حکمت والا ہے اللہ نے مومن مرد اور مومنہ عورتوں سے باغوں کا وعدہ کیا ہے جنکے نیچے نہریں چلتی ہیں

خٰلِدِينَ فِيهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنّٰتِ عَدْنٍ وَرِضْوٰنٌ مِّنَ اللّٰهِ أَكْبَرُ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٧٢﴾

ہیں وہ انمیں ہمیشہ رہنے والے ہیں اور پاک ہیں مکان وعدہ کیا ہے جو ہمیشگی کے باغوں میں اللہ کی خوشنودی ان سب سے بڑی ہے یہی وہ کامیابی ہے جو سب سے زیادہ عظیم ہے

يٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ جٰهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَأْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿٧٣﴾

اے نبی کافروں اور منافقوں سے جہاد کر اور انپر سختی کر اور انکا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ برا ٹھکانا ہے۔

يَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلٰمِهِمْ وَهَمُّوا

اور یہ قسمیں کھاتے ہیں کہ انہوں نے نہیں کہا اور حقیقت میں وہ کفر کا کلمہ کہہ چکے اور اپنے اسلام کے بعد کفر کرنے لگے اور ایسے ارادے

ع ۶ وقف لازم وقف لازم ع ۷

بِمَا لَمْ يَنَالُوا ۚ وَمَا نَقَمُوا إِلَّا أَنْ أَغْنَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ ۚ فَإِنْ يَتُوبُوا يَكُ خَيْرًا لَهُمْ ۖ

کرتے رہے لے جسکو وہ نہیں پہنچے اور یہ انہوں نے اسی بات کا بدلہ دیا کہ اللہ نے اور اسکے رسول نے رب کے فضل سے انکو غنی بنا دیا پس اگر وہ باز آجائیں

وَإِنْ يَتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ عَذَابًا أَلِيمًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِي الْأَرْضِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿۷۴﴾

تو انکے واسطے بہتر ہے اور اگر پھر جائیں تو اللہ انکو دردناک عذاب سے دنیا و آخرت میں سزا دیگا اور انکے واسطے زمین میں کوئی رفیق و مددگار نہوگا

وَمِنْهُمْ مَنْ عَاهَدَ اللَّهَ لَئِنْ آتَانَا مِنْ فَضْلِهِ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُونَنَّ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿۷۵﴾ فَلَمَّا آتَاهُمْ مِنْ

اور ان میں سے بعض ایسے ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا اگر وہ اپنے فضل سے ہمیں کچھ دیگا تو ہم ضرور تصدیق کرینگے اور ضرور صالحین سے ہوجاوینگے

فَضْلِهِ بَخِلُوا بِهِ وَتَوَلَّوْا وَهُمْ مُعْرِضُونَ ﴿۷۶﴾ فَأَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِي قُلُوبِهِمْ إِلَىٰ يَوْمِ يَلْقَوْنَهُ بِمَا

تو اس میں بخیل ہوگئے اور پیچھے پھیر گئے اور وہ منہ پھیرنے والے ہیں پس اللہ نے انکو یہ نتیجہ دیا کہ نفاق انکے دلوں میں اسدن تک جب وہ اس سے ملینگے (رہا) بسبب

أَخْلَفُوا اللَّهَ مَا وَعَدُوهُ وَبِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ﴿۷۷﴾ أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ وَأَنَّ اللَّهَ

اسکے کہ اللہ سے انہوں نے وعدہ کیا تھا اسمیں انہوں نے خلاف ورزی کی اور جھٹلاتے رہے کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ انکی اسرار اور سرگوشیاں جانتا ہے اور اللہ تمام غیبوں کا خوب

عَلَّامُ الْغُيُوبِ ﴿۷۸﴾ الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ

جاننے والا ہے جو لوگ ایسے مومنوں کو الزام لگاتے ہیں جو بڑی خوشی سے صدقات دینے والے ہیں اور جو اپنی محنت سے زیادہ کچھ نہیں پاتے

إِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ ۙ سَخِرَ اللَّهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۷۹﴾ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ

اور ان سے تمسخر کرتے ہیں اللہ ان کی ہنسی کرتا اور انکے واسطے عذاب دردناک ہے انکے واسطے بخشش مانگ یا نہ مانگ اگر ان کیواسطے ستر مرتبہ

سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ﴿۸۰﴾

بھی بخشش مانگیگا اللہ ہرگز انکو نہ بخشیگا یہ اسوجہ سے ہے کہ انہوں نے اللہ سے اور اسکے رسول سے کفر کیا اور اللہ بدعہد قوم کو ہدایت نہیں کرتا

فَرِحَ الْمُخَلَّفُونَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُولِ اللَّهِ وَكَرِهُوا أَنْ يُجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

پیچھے رہنے والے رسول اللہ کے پیچھے اپنے بیٹھ رہنے سے خوش ہوئے اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کے راستے میں جہاد کرنے کو مشکل سمجھا

وَقَالُوا لَا تَنْفِرُوا فِي الْحَرِّ ۗ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا ۚ لَوْ كَانُوا يَفْقَهُونَ ﴿۸۱﴾ فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَلْيَبْكُوا

اور کہنے لگے کہ گرمی میں مت نکلو (اسنے کہہ) کہ جہنم کی آگ زیادہ گرم ہے اگر تم سمجھو پس چاہیے کہ وہ تھوڑا ہنسیں اور بہت

كَثِيرًا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿۸۲﴾ فَإِنْ رَجَعَكَ اللَّهُ إِلَىٰ طَائِفَةٍ مِنْهُمْ فَاسْتَأْذَنُوكَ لِلْخُرُوجِ فَقُلْ

روئیں یہ ان کے عملوں کی سزا ہے پس اگر اللہ تجھکو ان میں سے کسی گروہ کیطرف واپس لیجائے اور وہ تجھ سے نکلنے کیواسطے اجازت

لے اس آیت سے ظاہر ہے کہ منافق اپنی تدابیروں اور منشاؤں میں کبھی کامیاب نہیں ہوتے بلکہ وہ ایسے ارادے کرتے ہیں جس میں ناکامی رہے گویا کہ منافق اور غیر منافق کی یہ ایک شناخت ہے کہ وہ آخرکار کامیاب ہوتا ہے یا نہیں چنانچہ جنگ تبوک میں منافقوں نے یہ قصد کیا تھا کہ مدینہ میں جاکر عبداللہ بن ابی کو تاج پہنا دینگے سو یہ بات انکو نصیب نہوئی اور یہی تمام منافقین عرب کا حال ہوا۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک حجرہ کے سایہ میں بیٹھے ہوئے فرما رہے تھے کہ تمہارے پاس ایک آدمی کہ جسکی آنکھوں کا آنا ہی جو شیطان کیطرح دیکھتا ہے اس سے بات نہ کرنا تھوڑی دیر کے بعد ایک شخص ایسا ہی آیا آپنے بلا کر پوچھا کہ تو اور تیرے دوست مجھکو کس بات پر گالیاں نکالتے ہیں وہ شخص اپنے یاروں کو بلا لایا تب قسمیں کھائیں کہ ہمنے

أَن تَخْرُجُوا مَعِيَ أَبَدًا وَلَن تُقَاتِلُوا مَعِيَ عَدُوًّا إِنَّكُمْ رَضِيتُم بِالْقُعُودِ أَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوا مَعَ الْخَالِفِينَ

مانگے تو ان سے کہدینا کہ تم میرے ساتھ کبھی نہ نکلوگے اور میرے ساتھ ہوکر کسی دشمن کے ساتھ جنگ کروگے تم پہلی دفعہ بیٹھ رہنے سے خوش ہوئے تو پیچھے رہنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو

وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ

اور ان میں سے کوئی مر جائے تو اوسپر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ انکی قبر پر کھڑا ہونا کیونکہ انہوں نے اللہ سے اور اسکے رسول سے کفر کیا اور بدعہدی کی حالت

فَاسِقُونَ ﴿٨٤﴾ وَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَأَوْلَادُهُمْ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ أَن يُعَذِّبَهُم بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ

ہی میں مرگئے اور تجھکو ان کے مال اور انکی اولاد تعجب میں نہ ڈالیں[۲] اس سے تو اللہ کا یہی ارادہ ہے کہ انکو دنیا میں انکا دکھ دے اور انکی جانیں

أَنفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ ﴿٨٥﴾ وَإِذَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ أَنْ آمِنُوا بِاللَّهِ وَجَاهِدُوا مَعَ رَسُولِهِ اسْتَأْذَنَكَ

حالت کفر میں ہلاک ہوں اور جب کوئی سورت اترتی ہے کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور اسکے رسول کے ساتھ جہاد کرو تو ان میں سے صاحب وسعت تجھ سے

أُولُو الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوا ذَرْنَا نَكُن مَّعَ الْقَاعِدِينَ ﴿٨٦﴾ رَضُوا بِأَن يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ

اجازت مانگتے اور کہتے ہیں کہ ہمکو چھوڑ تاکہ ہم بیٹھنے والوں کے ساتھ رہیں اس پر راضی ہیں کہ پیچھے رہنے والوں کے ساتھ ہوجائیں اور انکے دلوں پر

فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ﴿٨٧﴾ لَٰكِنِ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ جَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ وَأُولَٰئِكَ لَهُمُ

مہر لگادی گئی ہے سو وہ سمجھتے نہیں مگر رسول اور وہ لوگ جو اسکے ساتھ ایمان لائے وہ تو اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں انہیں لوگوں کیواسطے بھلائیاں

الْخَيْرَاتُ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٨٨﴾ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ذَٰلِكَ

اور یہی مظفر و منصور ہونے والے ہیں اللہ نے انکے واسطے باغات تیار کر رکھے ہیں جنکے نیچے نہریں بہتی ہیں ہمیشہ ان میں رہیں

الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٨٩﴾ وَجَاءَ الْمُعَذِّرُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِينَ كَذَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ

یہی بڑی عظیم الشان کامیابی ہے اور دیہاتیوں میں بہت عذر کرنے والے آئے کہ انکو اجازت دیجائے اور جنہوں نے اللہ اور رسول کی تکذیب کی وہ

سَيُصِيبُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٩٠﴾ لَّيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضَىٰ وَلَا عَلَى الَّذِينَ

بیٹھ رہے اور ان میں سے جنہوں نے کفر کیا انپر عذاب دردناک ضرور پڑیگا ضعیفوں پر اور مریضوں پر اور ان لوگوں پر جو خرچ کرنے کیواسطے کچھ نہیں پاتے کچھ

[۱] بخاری میں ابن عمر سے روایت ہے کہ جب عبداللہ بن ابی مرگیا اُسکا بیٹا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور آپکا کرتہ مانگا تاکہ اپنے باپ کو اُسمیں دفن کرے آپنے کرتہ عطا کیا پھر عرض کی کہ اوسپر نماز پڑہائیں آپ نماز کے واسطے کھڑے ہوئے عمر رضی نے آپکا کپڑا پکڑا اور عرض کی یا رسول خدا آپ اسپر نماز پڑہتے ہیں حالانکہ اللہ نے آپکو اسپر نماز پڑہنے سے منع فرمایا ہے ۔ حضرت نے کہا کہ اللہ نے مجھکو اختیار دیدیا ہے میں اسپر ستر بار سے بھی زیادہ استغفار کرونگا عمر رض نے عرض کی یہ تو منافق تھا ۔ حضرت نے اسپر نماز پڑہی تب یہ آیت نازل ہوئی اسیطرح مسلم نے بھی اسکو روایت کیا ہے ۔

[۲] یعنی یہ تعجب نہ کر کہ ایسے بدعہدوں اور سرکشوں کے مال و اولاد میں اسقدر کثرت کیسے ہوجاتی ہے جبکہ وہ ہر فعل میں رب العالمین کو ناراض کرنے والے ہیں یہ کثرت باعث راحت و آسائش نہیں بلکہ اسکا دکھ دنیا میں بھی انکو اُٹھانا پڑتا ہے ۔ کیونکہ اسمیں جلد تباہی آنی شروع ہوجاتی اور سرکشی اور بدکاری کی حالت میں خاتمہ ہوتا ہے ۔

لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

کچھ مضائقہ نہیں ہے بشرطیکہ اللہ اور رسول کی خیر خواہی کرتے رہیں نیکوں پر کوئی الزام نہیں اور اللہ غفور رحیم ہے

وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۠ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ

اور اُن پر کوئی حرج ہے جو تیرے پاس آئے کہ تو اُن کو سواری [illegible] نہیں پاتا کہ تمہیں اس پر سوار کر کے بھیجوں وہ پھر گئے

الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ۝۹۲ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ اَغْنِيَاۗءُ ۚ

اور اُنکی آنکھیں اس غم سے کہ خرچ کرنے کے واسطے کچھ پاتے نہیں آنسوؤں سے بہہ رہی تھیں الزام تو اُن لوگوں پر ہے جو تجھ سے باوجود دولتمند ہونے کے

رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ ۙ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۹۳

اجازت مانگتے ہیں اور راضی ہیں کہ پیچھے رہنے والوں کے ساتھ رہیں اور اللہ نے اُن کے دلوں پر مہر کر دی پس وہ نہیں جانتے

يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ ۭ قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ

وہ تم سے عذر کریں گے جب تم اُنکی طرف واپس ہو گے (آپ) کہہ دیجئے کہ عذر مت کرو ہم ہرگز تمہاری بات نہ مانیں گے

لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ ۭ وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

بیشک ہم کو تمہاری خبریں بتادی ہیں اور عنقریب اللہ اور اسکا رسول تمہارے عملوں کو دیکھیں گے پھر تم اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے جو چھپے اور ظاہر کا

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۹۴ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ۭ فَاَعْرِضُوْا

جاننے والا ہے پھر وہ تم کو جو تم کرتے ہو وہ سب بتلا دیگا جب تم اُن کی طرف لوٹ کر جاؤ گے وہ ضرور تمہارے آگے اللہ کی قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے درگذر کرو تو

عَنْهُمْ ۭ اِنَّهُمْ رِجْسٌ ۡ وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ جَزَاۗءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝۹۵ يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَاِنْ

[illegible] یہ گندے لوگ ہیں اور اُن کے عملوں کی جزا میں جہنم اُنکا ٹھکانا ہے وہ تمہارے آگے قسمیں کھائیں گے تاکہ تم اُن سے راضی

تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝۹۶ اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا

ہو جاؤ پس اگر تم اُن سے راضی ہو بھی جاؤ تو بدکار قوم سے اللہ راضی نہیں ہوتا دیہاتی لوگ کفر و نفاق میں بہت سخت ہیں اور زیادہ تر اسی

حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰي رَسُوْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۹۷ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ

لائق ہیں کہ جو اللہ نے اپنے رسول پر اتارا ہے اسکی حدود نہ جانیں اور اللہ علم والا حکمت والا ہے اور بعض گنوار ایسے ہیں کہ جو کچھ وہ خرچ کریں اُسکو چٹی

بِكُمُ الدَّوَاۗىِٕرَ ۭ عَلَيْهِمْ دَاۗىِٕرَةُ السَّوْءِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۹۸ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

سمجھتے اور منتظر رہتے ہیں تم پر گردش کے آنے کے انہی پر بری گردش آوے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے اور بعض گنوار ایسے بھی ہیں جو اللہ کو اور یوم آخرت

وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ۭ اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ۭ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ

کو مانتا اور جو کچھ خرچ کرتا ہے اسکو قربت الہی اور دعائے رسول کا موجب سمجھتا ہے آگاہ ہو وہ بیشک انکے واسطے موجب قربت ہے اللہ انکو رحمت

ل صحیحین میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان بالمدینۃ اقواما ما قطعتم وادیا ولا سرتم سیرا الا وھم معکم وھم بالمدینۃ قال نعم حبسھم العذر وفی لفظ رفقا یہ ہے لقد خلفتم بالمدینۃ رجالا ما قطعتم وادیا ولا سلکتم طریقا الا اشرکوکم فی الاجر حبسھم المرض۔ رواہ احمد ومسلم وابن ماجہ

منزل ۲

إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٩٩﴾ وَالسّٰبِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهٰجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ

تحقیق اللہ بخشنے والا رحم کرنیوالا ہے جو مہاجرین اور انصار میں سے آگے بڑھنے والے اور پہلے ہیں۔ اور جنہوں نے نیک طریق سے انکی پیروی کی

رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١٠٠﴾

اللہ اُن سے راضی ہے اور وہ اُس سے راضی ہیں اور اُسنے انکے واسطے باغات تیار کیے ہیں جنکے نیچے نہریں جاری ہیں وہ اُس میں ہمیشہ رہینگے یہی

وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ مُنٰفِقُونَ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ

گنواروں میں سے جو تمہارے اردگرد ہیں اور اہل مدینہ میں سے بعض منافق ہیں جو نفاق پر اڑے ہوئے ہیں تو اونکو نہیں جانتا ہم انکو جانتے ہیں

سَنُعَذِّبُهُمْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلٰى عَذَابٍ عَظِيمٍ ﴿١٠١﴾ وَاٰخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صٰلِحًا

ہم اونکو دو دفعہ سزا دینگے پس وہ بڑے عذاب کیطرف لوٹائے جاینگے اور باقی ایسے ہیں کہ انہوں نے اپنے گناہوں کا اقرار کیا (گویا کہ) اچھے

وَاٰخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٠٢﴾ خُذْ مِنْ أَمْوٰلِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ

عملوں کے ساتھ برے عمل ملا دیے قریب ہے کہ اللہ ونپر رجوع کرے تحقیق اللہ غفور و رحیم ہے اون کے مالوں میں سے صدقات لے (اس کل سے) تو انکو

تُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿١٠٣﴾ أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ

پاک کرے اور ستھرا بنا ماتا اور پھر دعا سے جسپر تیری دعا تسکین ہو بسبب سبب ہے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے کیا ان کو معلوم نہیں کہ اللہ اپنے

عَنْ عِبَادِهِ وَيَأْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَأَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿١٠٤﴾ وَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ

بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور صدقات لیتا ہے اور تحقیق اللہ بہت رجوع کرنیوالا اور رحیم ہے (اور اسنے کہہ) تم عمل کرو پس اللہ اور اسکا رسول

وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ وَسَتُرَدُّونَ إِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهٰدَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٠٥﴾ وَ

اور مومن تمہارے عملوں کو ضرور دیکھینگے اور تم عالم الغیب والشہادت کیطرف ضرور لوٹائے جاؤگے پر وہ تمہیں بتلائیگا جو کچھ تم عمل کرتے ہو اور

اٰخَرُونَ مُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللّٰهِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿١٠٦﴾

باقی وہ ہیں جو اللہ کے حکم تک امید وار رکھے گئے ہیں خواہ وہ ان کو عذاب کرے یا انپر رجوع کرے اور اللہ علم والا حکمت والا ہے۔

ف۵ جو لوگ سابقین و اولین مہاجرین اور انصار مثلاً حضرت علی وابوبکر صدیق و عمرؓ اور عثمانؓ پر لعنت کرنا عبادت سمجھتے ہیں ان بزرگوں کی نسبت بدگمانی رکھتے ہیں وہ اس آیت سے عبرت پکڑیں اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ جو لوگ سابقین اولین مہاجرین و انصار کے سچے اور نیک تابعین ہیں ان سے ہی اللہ خوش ہے اور وہ جنتی ہونگے نیز دیکھو آیات ذیل $\frac{9}{12}$ $\frac{48}{29}$ $\frac{59}{9|8}$۔

مثلاً ابی لبابہ اور دیگر اصحاب جو اپنی غفلت اور سستی سے جنگ تبوک میں شریک نہو سکے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے واپس تشریف لے آئے انکو سخت ندامت ہوئی اور اپنے آپکو مسجد نبوی کے ستونوں سے باندھ دیا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں کھولیں گے تب ہم کھلینگے آپ انکا حال دیکھکر فرمایا کہ میں بھی جبھی کھولونگا جب اللہ حکم دیگا چنانچہ کئی روز بندھے رہے اور روتے رہے آخر یہ آیت نازل ہوئی تب کھلے اور گناہوں کے کفارہ میں اونہوں نے صدقات دیے۔

ف۳ اسکی تفسیر حدیث ابوہریرہ اسطرح ہے۔ اللہ صدقہ قبول کرتا اور اسکو اپنے ہاتھ میں لیتا اور اسکو تمہارے واسطے پالتا ہے جسطرح کہ کوئی تم میں سے بچھیرے کو پالا کرتا ہے یہانتک کہ وہ دانہ کھجور احد کے برابر ہو جاتا ہے اسکی تصدیق کتاب اللہ میں موجود ہے الم یعلموا ان اللہ ھو یقبل التوبۃ عن عبادہ و یاخذ الصدقات $\frac{9}{14}$ رواہ الترمذی ذیل میں بھی اسکی تفصیل ہے یمحق اللہ الربوا و یربی الصدقات $\frac{2}{38}$

وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَكُفْرًا وَتَفْرِيقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَإِرْصَادًا لِمَنْ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

اور جن لوگوں نے نقصان پہنچانے ۵۱ کفر کرنے اور مسلمانوں کے درمیان تفرقہ ڈالنے اور جو پہلے اللہ اور رسول سے جنگ کر چکے

مِنْ قَبْلُ وَلَيَحْلِفُنَّ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا الْحُسْنَىٰ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿١٠٧﴾ لَا تَقُمْ

ان کو پناہ دینے کو واسطے مسجد بنائی اور وہ قسمیں بھی ضرور کھائینگے کہ ہمارا تو ارادہ محض بھلائی کا ہے اور اللہ شہادت دیتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں

فِيهِ أَبَدًا لَمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُومَ فِيهِ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ

تو اسمیں کبھی کھڑا نہو جس مسجد کی بنیاد ۵۲ اول روز سے تقوے پر رکھی گئی وہ زیادہ مستحق ہے کہ تو اسمیں کھڑا ہے اسمیں ایسے لوگ ہیں

أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ ﴿١٠٨﴾ أَفَمَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ تَقْوَىٰ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٍ

جو پاک بننے کو دوست رکھتے ہیں اور اللہ پاک بننے والوں کو دوست رکھتا ہے پس کیا جسنے اپنی بنیاد خوف اور خوشنودی خدا پر رکھی وہ بہتر ہے

خَيْرٌ أَمْ مَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

یا وہ شخص جسنے اپنی بنیاد گرنے والی کھائی کے کنارے پر رکھی پس وہ اسکو جہنم کی آگ میں لے گری اور اللہ ظالم قوم کی ہدایت

الظَّالِمِينَ ﴿١٠٩﴾ لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِي بَنَوْا رِيبَةً فِي قُلُوبِهِمْ إِلَّا أَنْ تَقَطَّعَ قُلُوبُهُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ

نہیں کرتا ۔ انکی بنیاد جسکی انہوں نے بنا ڈالی انکے دلوں میں ہمیشہ خطرہ کا موجب رہیگی یہانتک کہ انکے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جاویں اور اللہ جاننے والا

حَكِيمٌ ﴿١١٠﴾ إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ

حکمت والا ہے ۔ تحقیق اللہ نے مومنوں سے انکے نفسوں اور مالوں کو اس بات پر خرید لیا ہے کہ ان کے واسطے بہشت ہے وہ اللہ

فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ

کے راستے میں جنگ کرتے ہیں پھر ان دل انکو قتل کرتے یا (خود) قتل کیے جاتے ہیں یہ وعدہ ایسا حق ہے جو توریت اور انجیل ۵۳

منزل ۲

---

۵۱ مسجد ضرار کا قصہ حسب ذیل ہے ۔ ایک شخص ابو عامر نام توریت و انجیل سے واقف پیشوا بننے کی ہوس رکھتا اسکا بیٹا حنظلہ مسلمان ہو چکا تھا ۔ غزوہ ہوازن کے بعد مایوس ہو کر یہ شخص شام کیطرف نکل گیا اور مخالفت اسلام کے منصوبے باندھتا رہا وہیں سے اس نے منافقین مدینہ کو کہلا بھیجا کہ سامان جنگ تیار رکھو اور میں قیصر روم کا ایک لشکر لیکر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملہ کرونگا منافقین نے ایک مسجد اس غرض سے تعمیر کی کہ بعض مسلمانوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد سے علیحدہ کرکے اپنے میں شامل کر لیا جائے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ تبوک کیواسطے تیار تھے اسوقت یہ مسجد ضرار تیار ہو چکی تھی ۔ منافقین نے آنحضرت ص سے درخواست کی کہ آپ ہی تبرکاً اس مسجد میں تشریف لے چلیں اور نماز پڑھا دیں آپنے فرمایا اب میں بر سر سفر ہوں انشاء اللہ واپس آکر چلونگا جب واپس آئے تب ان لوگوں نے پھر وہی درخواست کی تب اللہ تعالی نے ان آیات میں انکی قلعی کھولدی اسپر آنحضرت ص نے مالک بن دخشم و معن بن عدی و عامر بن سکن وغیرہ کو جاکر فرمایا کہ اسکو گرا دو چنانچہ انہوں نے اسکو جلا دیا اب بھی قبا میں مسجد ضرار کی جگہ کوڑا کرکٹ پڑا رہتا ہے ۔

۵۳ دیکھو سفر استثناء ۲۸ باب ۱۴ درس تک اور ۳۱ باب ۸ درس ا نیز دیکھو انجیل متی $\frac{5}{12}$

۵۲ مسجد قبا یا مسجد نبوی ۔

الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتَّىٰ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَن لَّا مَلْجَأَ

بھی جو پیچھے رہ گئے تھے یہاں تک کہ زمین باوجود اپنی فراخی کے ان کو تنگ معلوم ہوئی اور انکی جانیں اونپر تنگ ہیں اور سمجھے تھے

مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿١١٨﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ

کہ اللہ کی طرف کے سوائے اور کہیں پناہ نہیں ملتی پھر وہ انپر رجوع ہوا تاکہ وہ رجوع کریں تحقیق اللہ ہی ہے بہت رجوع کرنیوالا اور بڑا رحیم ہے اے مومنو اللہ کو اپنا بچاؤ

وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ﴿١١٩﴾ مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُم مِّنَ الْأَعْرَابِ أَن يَتَخَلَّفُوا عَن

صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ ۔ اہل مدینہ اور انکے گرد و نواح کے دیہاتیوں کے واسطے شایاں نہیں کہ رسول اللہ کے ساتھ سے رہ جاویں

رَّسُولِ اللَّهِ وَلَا يَرْغَبُوا بِأَنفُسِهِمْ عَن نَّفْسِهِ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ لَا يُصِيبُهُمْ ظَمَأٌ وَلَا نَصَبٌ وَلَا مَخْمَصَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

اور نہ یہ شایاں ہے کہ انکی جان سے بڑھکر اپنی جان کو چاہیں کیونکہ ان کو اللہ کی راہ میں نہ پیاس کی مصیبت پہنچتی ہے اور نہ دکھ کی اور نہ بھوک کی

کہ یا تو منافق نہیں گئے یا صاحب عذر تو میں اپنے دل میں نہایت غمگین ہوتا تھا یہاں تک کہ آنحضرت تبوک میں پہنچ گئے وہاں سے اپنے لوگوں کے روبرو مجھے یاد فرمایا تو بنی سلمہ میں سے ایک نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ اپنے عیش و آرام کی وجہ سے نہیں آیا معاذ بن جبل نے کہا تو نے برا کہا وہ شخص نیک ہے پس جب مجھکو یہ خبر ملی کہ آنحضرت بہت ہی قریب آگئے تب مجھکو فکر ہوئی کہ کیا حیلہ کروں جس سے آنحضرت کی ناراضی دور ہو سب سے مشورہ کر لیا پھر اپنے دل میں قصد کیا کہ جھوٹ تو ہرگز نہ بولونگا پس جب آپ تشریف لائے اور حسب عادت مسجد میں دو رکعت پڑھکر صبح کو بیٹھے تو جو لوگ پیچھے رہ گئے وہ انکے قریب آئے اور عذر کرنے لگے ۔ انکے ظاہر قول پر اعتبار کر کے انسے بیعت لیتے جاتے اور انکے لیئے معافی مانگتے تھے اور انکے باطن کو اللہ کے سپرد کرتے تھے ۔ آخر میں بھی آیا اور میں نے سلام کیا آپنے غضب آلود تبسم سے فرمایا کہ آئیے میں آکر آپ کے سامنے بیٹھ گیا پوچھا کہ تم کیسلیے نہیں گئے تھے میں نے کہا کہ سچ سے ہی نجات ہے آپکے سامنے جھوٹ نہیں بولنے کا مجھے کوئی عذر نہ تھا آپنے فرمایا چلو اٹھو تمہارے حق میں اب جو کچھ اللہ فیصلہ کر دے ۔ آپنے فرمایا کہ اسنے سچ کہا اور اسیطرح ان دونوں کے لیئے ہوا لوگوں کو ہم سے کلام سلام سے منع کر دیا وہ دونوں تو اپنے گھر میں بیٹھ گئے مگر میں نماز جماعت میں آکر شریک ہوتا اور آپکو سلام کرتا اور دیکھتا تھا کہ جواب میں آپکے لب ہلے جب میں آپکی طرف دیکھتا تو آنکھ چرا جاتے اور جب میری آنکھ پھرتی تو گوشہ چشم سے مجھے دیکھتے کوئی شخص ہمسے بات یا سلام نہ کرتا تھا اسی عرصہ میں میں اپنے چچا زاد بھائی ابو قتادہ کے باغ میں گیا اس سے بہت کچھ ترحم آمیز کلمات سے کلام کیا مگر اسنے جواب نہ دیا تب تو ہمپر باوجود فراخی کے زمین تنگ آگئی اس عرصہ میں پچاس راتیں گذر گئیں پچاسویں رات کی صبح کو میں سینے کوٹھے کے چھت پر تھا کہ کسی نے سلع پہاڑ سے پکار کر آواز دی کہ اے کعب بشارت ہو اور اسی طرح انکی طرف بھی لوگ دوڑے ہوئے بشارت دینے آئے میرے پاس بھی ایک سوار آیا اور جسکی آواز میں نے پہلے سنی تھی اسکو میں نے اپنے کپڑے اتار دیئے ۔ اس روز کی خوشی کا کچھ بیان نہیں پھر میں مسجد میں گیا آنحضرت کے پاس لوگ بیٹھے تھے وہ مجھے مبارکباد دینے لگے آنحضرت کو میں نے سلام کیا دیکھا آپکا خوشی سے چہرہ چمکتا تھا فرمایا کہ آج تجھے ایسی خوشی کا تردد ہو کہ جب سے پیدا ہوا ہے کبھی نہیں ہوئی ہوگی پھر میں نے عرض کیا کہ میں اپنی توبہ میں اپنا تمام مال دیتا ہوں آپ نے فرمایا کہ کچھ رکھ بھی لے ۔

ف ۵ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انسان کا بھی دوست کے دین پر ہے پس تم خیال رکھا کرو کہ کسطرح کے لوگوں سے تمہارا میل جول ہے درمنثور

منزل ۳

وَلَا يَطَـُٔونَ مَوْطِئًا يَغِيظُ ٱلْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا إِلَّا كُتِبَ لَهُم بِهِۦ عَمَلٌ صَـٰلِحٌ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُضِيعُ

اور نہ پاؤں سے چلتے کسی جگہ چلتے ہیں جو کفار کا غصہ بھڑکاوے اور نہ دشمن کی کچھ مال متاع کو پہونچتے ہیں مگر سب حرکتوں سے انکے واسطے ایک اچھا عمل لکھا جاتا

أَجْرَ ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿١٢٠﴾ وَلَا يُنفِقُونَ نَفَقَةً صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً وَلَا يَقْطَعُونَ وَادِيًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ ٱللَّهُ

نہیں کرتا اور کچھ بھی تھوڑا یا بہت وہ خرچ نہیں کرتے اور نہ کسی وادی کو قطع کرتے ہیں مگر ان کیواسطے وہ سب لکھا گیا ہے

أَحْسَنَ مَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿١٢١﴾ ۞ وَمَا كَانَ ٱلْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا۟ كَآفَّةً ۚ فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا۟

کہ انکو انکے اچھے عملوں کی جزا دے اور مومنوں کو نہ چاہیے کہ وہ سب سب جہاد کو نکل پڑیں پس ان کو ہر ایک فرقہ میں سے ایک جماعت اسواسطے کیوں

فِى ٱلدِّينِ وَلِيُنذِرُوا۟ قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوٓا۟ إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ﴿١٢٢﴾ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ قَـٰتِلُوا۟ ٱلَّذِينَ

نہیں نکلی کہ دین میں غور و فکر کریں اور جب اپنی قوم کیطرف واپس جائیں تب انکو سمجھائیں تاکہ وہ ڈریں اے مومنو کفار میں سے جو تمہارے قریب

يَلُونَكُم مِّنَ ٱلْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا۟ فِيكُمْ غِلْظَةً ۚ وَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ مَعَ ٱلْمُتَّقِينَ ﴿١٢٣﴾ وَإِذَا مَآ أُنزِلَتْ سُورَةٌ فَمِنْهُم

ہیں ان سے لڑو اور چاہیے کہ وہ تم میں سختی پاویں اور جانے رہو کہ تحقیق اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے اور جب کبھی کوئی سورۃ اتاری

مَّن يَقُولُ أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَـٰذِهِۦٓ إِيمَـٰنًا ۚ فَأَمَّا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ فَزَادَتْهُمْ إِيمَـٰنًا وَهُمْ

گئی تو بعض ان میں سے کہنے لگے کہ اسنے تم میں سے کسکا ایمان زیادہ کیا پس جو ایمان لائے انکا ایمان زیادہ ہوا اور وہ خوشحال

يَسْتَبْشِرُونَ ﴿١٢٤﴾ وَأَمَّا ٱلَّذِينَ فِى قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا إِلَىٰ رِجْسِهِمْ

ہوتے ہیں پس جن لوگوں کے دل میں مرض ہے انکی گندگی پر اور گندگی زیادہ کرتا ہے

وَمَاتُوا۟ وَهُمْ كَـٰفِرُونَ ﴿١٢٥﴾ أَوَلَا يَرَوْنَ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِى كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوبُونَ وَ

اور کفر کی حالت میں وہ مرتے ہیں کیا وہ نہیں دیکھتے کہ وہ ہر سال ایکدفعہ یا دو دفعہ آزمائے جاتے ہیں پھر بھی وہ توبہ نہیں کرتے

لَا هُمْ يَذَّكَّرُونَ ﴿١٢٦﴾ وَإِذَا مَآ أُنزِلَتْ سُورَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ هَلْ يَرَىٰكُم مِّنْ

اور نہ وہ نصیحت پکڑتے ہیں اور جب کوئی سورۃ نازل کی جاتی ہے تو ان میں سے بعض بعض کیطرف نظر کرتے ہیں اور

أَحَدٍ ثُمَّ ٱنصَرَفُوا۟ ۚ صَرَفَ ٱللَّهُ قُلُوبَهُم بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ ﴿١٢٧﴾ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ

کہتے ہیں کیا تم کو کسی نے دیکھا تو نہیں پھر لوٹ کر چلے جاتے ہیں اللہ نے ان کے دلوں کو پھیر دیا ہے کیونکہ وہ لوگ غور و فکر نہیں کرتے تمہارے پاس تمہیں میں سے

عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِٱلْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿١٢٨﴾ فَإِن تَوَلَّوْا۟ فَقُلْ حَسْبِىَ ٱللَّهُ لَآ إِلَـٰهَ

رسول آگیا ہے جس کو تمہیں دکھ ہو وہ اسپر شاق ہے تمہاری بھلائی کا حریص اور مومنوں پر مہربان اور رحیم ہے پس اگر وہ پھر جاویں تو تو کہدے

إِلَّا هُوَ ۖ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ وَهُوَ رَبُّ ٱلْعَرْشِ ٱلْعَظِيمِ ﴿١٢٩﴾ | سورۃ یونس مکیۃ وہی مائۃ تسع آیات | بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ

کہ میرے لیے اللہ کافی ہے کوئی معبود مطلوب سوائے اسکے نہیں ہے میں نے اسی پر توکل کیا اور وہ عرش عظیم کا رب ہے شروع اللہ کے نام سے

سنہ ۵۱ موقعہ ۱۷ سے دیل پر منافقین کی چھانٹ ہوئی۔ تحویل قبلہ۔ دعوے رسالت۔ نہی عن الشرک ہجرت اولی۔ عدت اصحاب النار۔ معراج ہجرت ثانیہ۔ جنگ بدر جنگ احزاب۔ جنگ احد۔ صلح حدیبیہ اخراج بنو قینقاع۔ غزوہ بنو قریظہ غزوہ بنی نضیر۔ افک عائشہ صدیقہ حبش ہجرت۔ استیذان۔ شجرۃ الزقوم کے نام سے۔

سنہ ۵۲ سیبویہ نے عرب سے اسکے معنے انا اوڑھ ادی کئے ہیں۔

بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿۸﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ يَهْدِيهِمْ رَبُّهُم بِإِيمَانِهِمْ تَجْرِي

آگ ہے ۔ جو لوگ ایمان لائے اور عمل اچھے کرتے رہے اون کو اونکا رب اُن کے ایمان کی وجہ سے ہدایت کرتا ہے انکے نیچے

مِن تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿۹﴾ دَعْوَاهُمْ فِيهَا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ وَآخِرُ

سے نہریں نعمت میں بہریں چلتی اور بہتی ہیں ۔ اُسمیں ان کی پکار ہوگی اے خداوند تو پاک ہے اور اسمیں انکا سلام ہوگا سلامتی

دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۰﴾ وَلَوْ يُعَجِّلُ اللَّهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُم بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ إِلَيْهِمْ

اور انکی آخری پکار ہوگی تمام تعریف خدا کے واسطے ہے جو عالمین کا رب ہے اور اگر خدا لوگوں کیواسطے برائی کی ویسی ہی جلدی کرتا جیسا کہ وہ بھلائی کی جلدی کرتے ہیں تو انکی مدت

غفلت نے بالکل مدہوش اور بیخبر بنا رکھا ہے ۔ ہر ایک برے اور بھلے عمل کے برے اور بھلے نتائج ہم ساتھ کے ساتھ دیکھتے جاتے ہیں ایک بدی سے دوسری بدی پیدا ہوتی ہے اور دوسری سے تیسری ۔ اسیطرح بدفعلیوں کے سلسلے ترقی کرتے ہیں برعکس اسکے نیکیوں سے نیکیوں کے سلسلے ۔ ہر ایک نتایج تو ساتھ کے ساتھ ہم بھگت رہے ہیں اور آخری نتایج کو یوم الدین کے بعد پہنچ جائینگے قرآن مجید فرماتا ہے اقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُّعْرِضُونَ ۱۲ لوگوں کے واسطے انکا حساب قریب ہوگیا پر وہ غفلت میں منہ پھیرے ہوئے ہیں ۔ جب مجرم سزا کو پہنچتا یا شرابی زناکار برباد ہوجاتا یا وقت نزع پہنچتا ہے اُسوقت انسان اپنے عملوں پر پشیمان ہوتا اور افسوس کھاتا ہے اور جب اپنے عملوں کی پوری سزا کو دیکھیگا اُسوقت تو صاف آنکھیں کھلجائیں گے چلائیگا ۔ يَا وَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِي غَفْلَةٍ مِّنْ هَٰذَا بَلْ كُنَّا ظَالِمِينَ ۱۲ ہائے کمبختی کہ ہم درحقیقت اس حال سے غفلت میں تھے بلکہ ظالم بنے رہے

اب ہم اس مضمون کو علیحدہ علیحدہ حصوں میں آیات قرآنی کے مطابق بیان کرتے ہیں ۔

اوّل جو شخص تذکرہ قرآنی اور آیات الٰہی سے منہ پھیرتا ہے وہ بڑا ظالم اور خدا کا مجرم ہے اللہ تعالیٰ اُسکو دنیا میں ذلیل و خوار کرتا ہے اور آخرت میں بھی کریگا چنانچہ فرماتا ہے وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنتَقِمُونَ ۲۱ اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہے جسکو اُس کے رب کی آیتوں سے یاد دہانی کرائی گئی پر اُس نے منہ پھیر لیا ہم تو ایسے مجرموں سے انتقام لینے والے ہیں وَمَن يُعْرِضْ عَن ذِكْرِ رَبِّهِ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۲۹ اور جو شخص اپنے رب کے ذکر سے منہ پھیرے اللہ اُسکو سخت عذاب میں ڈالیگا ۔ وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ ۱۶ اور جس نے میرے ذکر سے منہ پھیرا پس تحقیق اسکے واسطے گذران تنگ ہے اور قیامت کے دن ہم انکو اندھا اٹھا دینگے ۔ چنانچہ تاریخ مسلمانوں اور زمانہ حال گواہی دیتا ہے کہ قرآن مجید سے غافل رہے کا دنیا میں تو یہ نتیجہ ہے کہ روز بروز ذلت و خواری بڑھتی جارہی ہے کسب علوم و فنون اور تجارت میں بہت نیچے گر گئے ہیں محنت کی عادت نہیں رہی جو تمام کامیابیوں کی بنیاد ہے آرام طلبی آوارہ گردی تماش بینی اور لغو کھیل دلوں میں ایسی بیٹھے ہیں کہ انکا اخراج محال ہوگیا ہے کتب اخلاق و سیر اذکار الٰہی اور تذکرہ قرآنی کا کوئی ذوق و شوق نہیں مگر واہیات قصوں اور عشقیہ مضامین ہے دین کا یہ حال ہوگیا ہے کہ اول تو نمازوں سے متنفر اور تمام احکام الٰہی کی نافرمان ساعی ہیں جو برائے نام نمازی ہیں وہ رسمی طور سے ادا کر جاتے ہیں ۔ تسبیح تحمید و تکبیر کے عمدہ نتائج مترتب نہیں ہوتے دعاؤں اور عجز نیاز کے ثمرات حاصل نہیں ہوتے یہ تمام

أَجَلُهُمْ فَنَذَرُ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿۱۱﴾ وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا

انکی طرف پوری کر دی ہوتی پس جو لوگ ہماری ملاقات کی امید نہیں کرتے انکو ہم چھوڑ دیتے ہیں کہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے پھریں جب انسان کو دکھ پہنچتا ہے تو

لِجَنْبِهِ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّ كَأَنْ لَمْ يَدْعُنَا إِلَىٰ ضُرٍّ مَسَّهُ كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِينَ

ہمکو لیٹے ہوئے یا بیٹھے یا کھڑے پکارتا ہے پس جب ہٹا دی ہمنے اسکی مصیبت دور کر دی تو ایسا چلا کہ گویا ہمکو کسی مصیبت کے پہنچنے پر پکارا ہی نہ تھا ایسے ہی

مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۲﴾ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوا وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ

جو کچھ وہ کرتے ہیں بھلا کا ... دلکو انکو آراستہ کر دیا گیا اور تم سے پہلے ہم بستیوں کو ہلاک کر چکے ہیں جب انہوں نے ظلم کیا اور انکے پاس انکے رسول نشانیاں لیکر آئے

وَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ جَعَلْنَاكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ

پہلے اور ان سے نہو سکا کہ ایمان لاتے اسیطرح ہم اس سرکش قوم کو سزا دیتے ہیں پھر ہمنے تمکو انکے بعد زمین میں جانشین کیا تا کہ ہم

نتیجہ یہی طور پر ذاکرے کا ہے وعظ و نصیحت سے کوئی دلچسپی نہیں الغرض یہ صاف طور پر ظاہر ہے کہ مسلمانوں نے قرآن کو چھوڑ دیا پس اللہ نے مسلمانوں کو چھوڑ دیا اب انکی دنیا بھی خراب ہے اور دین بھی۔

دوم غفلت میں انسان اعمال کے نتائج سے عبرت حاصل نہیں کر سکتا بلکہ بے خبر مست اور بدکاری میں غرق رہتا ہے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے اقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُعْرِضُونَ ﴿۱﴾ لوگوں کے واسطے انکا حساب قریب ہو گیا پھر وہ غفلت میں منہ پھیرے ہوئے ہیں۔ يَا وَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِي غَفْلَةٍ مِنْ هَٰذَا بَلْ كُنَّا ظَالِمِينَ ﴿۹۷﴾ ہائے ہماری کمبختی کہ ہم تو حقیقتاً اس حال سے غفلت میں تھے بلکہ ظالم بنے رہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ شامت اعمال سے ہم تباہ و برباد ہوتے جا رہے ہیں پر کچھ عبرت نہیں پکڑتے بلکہ روز بروز واہیات عادات اور واہیات شغلوں کی ترقی ہے۔

سوم غفلت سے انسان صحیح العقل لا یعقل بنجاتا اور ایسی حالت کو پہنچ جاتا ہے کہ اسکی اصلاح غیر ممکن ہو جاتی اور سمجھ و صلاحیت کے قوالے مارے جاتے ہیں بلکہ نصیحت کی بات اور ذکر الہی سے بدکتا اور متنفر رہتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ أَفَأَنْتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ أَوْ يَعْقِلُونَ إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا ﴿۲۵﴾ کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جسنے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا لیا کیا تو اسکی وکالت کر سکتا ہے۔ کیا تو گمان کرتا ہے کہ اکثر ان میں سے سنتے یا سمجھتے ہیں نہیں نہیں وہ تو چوپایوں کے مشابہ ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ بیراہ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُسْتَنْفِرَةٌ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ﴿۵۱﴾ پس انکو کیا ہوا کہ تذکرہ قرآنی سے منہ پھیرتے ہیں گویا وہ بھاگ جانیوالے گدھے ہیں کہ شیر سے بھاگ جاتے ہیں۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ احکام الہی کے مخالف اور نفسانی اغراض کی متابعت سے عموماً مسلمانوں کا یہ حال ہو گیا ہے کہ قرآنی احکام کو سن نہیں سکتے ورنہ اوس پر عمل کر سکتے ہیں بلکہ ایسے شخص کے پاس جو قرآنی اذکار کرتا ہو بیٹھ بھی نہیں سکتے اور فوراً بھاگ جاتے ہیں۔

ایک پیرزادہ صاحب سے میں نے کہا کہ آپ عرسوں کے موقعہ پر جو مسجد میں قوال اور ناچ کراتے ہیں یہ نہایت ہی درد گناہ ہے مساجد جو عبادت الہی کے واسطے مخصوص کیگئی ہیں انمیں بیٹھکر ناچ دیکھنا اور قوالی سننا بڑا ہی سخت گناہ

مِنْ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ﴿۱۴﴾ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ ۙ قَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا ائْتِ

دیکھیں کہ تم کیسے عمل کرتے ہو ۵۴ اور جب اُنپر ہماری صاف صاف آیتیں پڑہی جاتی ہیں تو جو ہمسے ملنے کی امید نہیں رکھتے

بِقُرْآنٍ غَيْرِ هَٰذَا أَوْ بَدِّلْهُ ۚ قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِي ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ

کہتے ہیں اسکے علاوہ اور قرآن لے آؤ یا اسی کو بدل ڈالو تم کہدو میرا کیا حق ہے کہ میں اسکو اپنے نفس کیطرف سے بدلدوں میں تو اسی کی پیروی کرتا ہوں

إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿۱۵﴾ قُلْ لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا تَلَوْتُهُ عَلَيْكُمْ وَلَا أَدْرَاكُمْ

جو میری طرف وحی کیا گیا ہے اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو میں ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں کہہ اگر اللہ چاہتا تو میں اسکو تمپر نہ پڑہتا اور نہ وہ تمکو

اور میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ آپ دین سے بالکل بیخبر یا قرآن کے مخالف ہیں غفلت نے آپ کو بیخبر بنا رکھا اور آپکی دینی سمجھ اور غیرت کو مار دیا ہے - آپ بزرگوں کی اولاد کہلاتے ہیں آپ کو ایسا واہیات نمونہ پیش کرنا ہرگز مناسب نہیں اُسنے اس تمام تقریر کا یہہ جواب دیا کہ بزرگوں سے یہی رسم چلی آتی ہے پھر مینے کہا جن لوگوں نے یہ رسم چلائی یا اس رسم میں شریک ہوئے اور کوئی جہاد اسکے خلاف نہ کیا آپ اُنکو بزرگ کہتے ہیں - میں آپکی اس سمجھ پر افسوس کرتا ہوں کہ جو لوگ خلاف شرع رسوم کے بانی ہوئے یا اُنمیں شریک ہوتے رہے آپ اُنکو بزرگ کے نام سے یاد کریں ایسا کہنے میں خدا اور رسول کی توہین ہوتی ہے - پھر اُسنے جواب دیا کہ اسموقعہ پر بہت سے بھوکوں کو کھلایا جاتا ہے اور حمدیہ اور نعتیہ شعر بھی پڑہے جاتے ہیں مینے کہا کہ پانی جو پاک کرنیوالی شے ہے اگر اُسمیں گند ملا یا جاوے یا ایک کنوئیں میں مردار کتا پڑ جاوے تو وہ تمام غلیظ ہوجاتا ہے اور جسقدر لوگ اُس پانی سے وضو کریں یا نہاویں تمام ناپاک رہتے ہیں پھر کیا سبب آپ ان ظاہری باتوں کو مانتے ہیں پر باطنی طہارت کیطرف کچھ خیال نہیں بندہ خدا رنڈیوں کے منہ کیطرف دیکھنا اور اُن سے حمدیہ و نعتیہ اشعار سُننا کیسی حماقت اور شوخی ہے خدا کے کلام کی ایسی بے ادبی - اگر قرآن مجید کو آپ ایک گند کے ڈھیر میں ڈالدیں تو کیسا ثواب ہوگا - اُسنے جواب دیا کہ ثواب کیا بلکہ سخت گناہ اور بے ادبی ہے مینے کہا یہی حال آپ کے ان عرسوں کا ہے کہ مساجد کے اندر فاحشہ عورتوں سے ناچ کراتے اور راگ سُنتے ہو تمہاری تمام خیرات بھی حرام ہے کیونکہ حرام نیت سے ہے - خدا واسطے نہیں اگر خدا واسطے ہو تو ضرور اُسکا خوف کرو اور اُسکے حکموں کو مانو آپ بزرگوں کو بدنام نہ کیجئے بلکہ بدکاروں بدفہموں اور بدعتیوں کی یہ رسمیں ایجاد کردہ ہیں جس شخص میں ایک ذرہ بھی دینی حیا یا اسلامی سمجھ ہو وہ کبھی ایسی واہیات رسمیں ایجاد کرنا تو درکنار شامل بھی نہیں ہوسکتا پھر اُسنے دو ایک صاحبوں کے نام لئے جو اپنی اوقات کو تسبیح اور وظایف میں خرچ کرتے اور عرسوں میں شریک ہوتے تھے مینے کہا وہ عجب بدفہم اور بدعتی تھے کہ اُنکو مساجد کے اندر خلاف شرع رسومات ہوتے دیکھکر کبھی جوش پیدا نہ ہوا - کم از کم اتنا تو کرسکتے تھے کہ خود شریک نہ ہوا کرتے اور متنفر رہتے تاکہ اُن کے واسطے اُن کی شراکت حجت نہو جاتی اب آپ لوگوں کو ایسے واہیات بدفہم و بدعتی لوگوں کے نمونے نے اللہ اور رسول کے خلاف دیر جما رکھا ہے - میرا تو یہی مسئلہ ہے کہ جو شخص عمداً احکام الہی کی خلاف ورزی کرتا ہے وہ شیطان ہے اُس سے پناہ مانگنی چاہیے - جب قرآن دنیا میں موجود ہے تو پھر

۵۴ حدیث ابو سعید میں ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ دنیا شیریں و سرسبز ہے اور اللہ اسمیں تمکو خلیفہ کرنے والا ہے پھر دیکھیگا کہ تم کیا کرتے ہو سو بچو تم دنیا سے اور بچو عورتوں سے - بنی اسرائیل کا پہلا فتنہ عورتوں ہی کی طرف سے تھا روایۃ مسلم

منزل ۳

بِهٖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿۱۶﴾ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا

پس تم میں اس سے پہلے ایک عمر بسر کرچکا ہوں پس کیا تم سمجھتے نہیں ہو — پس اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے

أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهٖ ۚ إِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُونَ ﴿۱۷﴾ وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ

یا اسکی آیتوں کو جھٹلا دے تحقیق وہ سرکش لوگوں کو مظفر و منصور نہیں کرتا اور اللہ کے سوائے وہ ایسی چیز کی عبادت کرتے ہیں جو ان کو نقصان دے نہ نفع

هٰٓؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ ۚ سُبْحٰنَهٗ

اور کہتے ہیں کہ اللہ کے پاس یہ ہماری سفارشی ہیں کہہ کیا تم اللہ کو وہ باتیں بتلاتے ہو جو وہ نہیں جانتا نہ آسمانوں میں نہ زمین میں پاک ہے وہ اور برتر

آپ اُسکو کیوں حکم نہیں بنا لیتے اور کیوں اس میزان پر بری یا بھلی باتوں کا موازنہ نہیں کر لیتے اُسنے جواب دیا کہ جیسا قرآن کو ہمارے بزرگوں نے سمجھا ہم نہیں سمجھ سکتے اُنہوں نے اسکو سمجھکر عمل کیا ہے بھلا خلاف کب کر سکتے تھے۔ میں نے کہا کہ جن الفاظ سے اُنہوں نے رنڈیوں کا ناچ مساجد کے اندر جایز قرار دیا ہے وہ الفاظ تو مجھے سنا دو۔ اُسنے کہا کہ اگر ہمکو سمجھ ہوتی تو پھر ہم پہلے ہی آپ کو قائل کر دیتے میں نے کہا کہ کیا قرآن کے الفاظ ایسے ہیں کہ ظاہرا معنے کچھ اور ہوں اور معنے اور جیسے تاں کے طور پر ظاہر کے خلاف اور ہوں اُس نے کہا اسمیں کیا شک ہے قرآن کو ہر ایک شخص تھوڑا ہی سمجھ سکتا ہے اسیواسطے تو اسکا بامعنی پڑھنا اور پڑھانا متروک ہے بزرگوں نے اسکو سمجھکر رنڈیوں کا ناچ جایز قرار دیا ورنہ کیسے کیا اور آپ ظاہری لفظوں کو پکڑ کر اُنپر اعتراض کرتے ہیں یہ اسرار ہیں اور آپ انکو کیا سمجھ سکتے ہیں پھر میں نے کہا کہ تو شاید شراب خوری اور رنڈی بازی بھی جایز ہے۔ مولی نے جواب دیا کہ ہمارے بزرگوں نے ایسا کیا ہے جبکہ قرآن میں یہ بات جایز تھی تب ہی تو اُنہوں نے ایسا کیا۔ ہاں یہ بات ضرور ہے کہ قرآن مجید کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن۔ آپ لوگوں نے ظاہر لیا ہے اور بزرگ باطن کیطرف جاتے باطن کو آپ لوگ نہیں سمجھ سکتے سنو قرآن ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین ۵۹/۷ تمام رطب یابس قرآن کے اندر ہے میں نے کہا یہاں قرآن کا لفظ کہاں ہے اُسنے کہا کتاب مبین قرآن کا ہی نام ہے اور کیا۔ مینے کہا اس سے مراد صحیفہ قدرت ہے کہ سب کچھ اُسکے اندر ہے کوئی شے باہر نہیں۔ قرآن میں بعض نبیوں کے نام ہیں اور باقی انبیاء کے بعض قصے ہیں و باقی نہیں چنانچہ اس بات کا خود قرآن مجید کو اقرار ہے۔ قرآن مجید۔ نور مبین۔ حق مبین قول فصل۔ میزان مبین لاریب فیہ اور ہزلیات سے پاک ہے انہ لقول فصل وما ھو بالھزل ۸۶/۱۴ تحقیق یہ قول فیصل کرنیوالا اور ہزلیات سے پاک ہے بالحق انزلناہ وبالحق نزل۔ حق کے ساتھ ہمنے اسکو اتارا ہے اور حق کے ساتھ یہ اترا ہے۔ فیھا کتب قیمۃ ۹۸/۳ جسمیں راست راست نوشتے موجود ہیں یعنے یہ تمام صداقتوں کا جو مختلف آسمانی کتابوں میں منتشر تھیں مجموعہ ہے۔ اسمیں کوئی لغو اور باطل بات نہیں ہے یہ تو حکمت والی کتاب ہے۔ رطب و یابس سے اسکا کیا تعلق یہ سراسر نصیحت اور ذکر اور نصیحت ہے ہر ایک بندہ کی روح ہے ہاں اگر کتاب مبین سے مراد قرآن ہے تو یہ معنے ہیں کہ دینی رطب و یابس یعنی روح کو زندہ یا مردہ کرنیوالی۔ تر و تازہ یا خشک کرنیوالی جسقدر باتیں ہیں وہ سب قرآن میں ہیں اور یہ قاعدہ بھی ہے کہ اگر طب کی کتاب کی نسبت کہا جائے کہ اسمیں سب کچھ موجود ہے تو اسکے کلمات سے مراد یہی ہوتی ہے کہ طب کے متعلق سب کچھ اسمیں ہے یا صرف کی کتاب کہا جائے کہ اسمیں عام رطب و یابس ہے

منزل ۳

وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ

اُس سے جو وہ شریک ٹھہراتے ہیں ۔ اور لوگ تو ایک ہی گروہ تھے پھر انہوں نے اختلاف کیا اور اگر تیرے رب کی طرف سے ایک بات پہلے نہ ہو چکی ہوتی تو جن

مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَقُلْ اِنَّمَا

میں اختلاف کرتے ہیں اُنمیں فیصلہ ہو گیا ہوتا ۔ اور وہ کہتے ہیں کیوں نہیں اُتری اس پر اسکے رب کیطرف سے کوئی آیت تو کہہ

الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ

کہ غیب تو اللہ ہی کے پاس ہے سو تم انتظار کرو اور میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں ۔ اور جب چکھاتے ہیں ہم لوگوں کو رحمت بعد اسکے کہ ان کو مصیبت لگی رہتی تھی

ع ۲

قرآن سے مراد یہی ہوگی کہ صرف کے متعلق سب کچھ اسمیں ہے اسیطرح سیر کا ہاں مراد ہے کہ دین کے متعلق سب کچھ قرآن میں ہے اور یہی واقعی امر ہے کوئی دینی اور اخلاقی مسئلہ اس سے باہر نہیں بلکہ یہ تفصیل کل شے و رحمت ہے مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ کا مصداق ہے تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً ہے یہ کتاب مفصلاً ہے لَا رَيْبَ فِيْهِ ہے تمام شیاں بیری کی میزان اور تمام آسمانی کتابوں پر مہیمن ہے اسنے جواب دیا کہ یہ سب صحیح ہے مگر بزرگ ہی اسکو خوب سمجھتے اور اسپر عمل کرتے تھے اسپر مجھے وہ آیت شریف یاد آگئی جس میں اللہ تعالیٰ نفس پرستوں کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کرکے فرماتا ہے اور کیا تو نے اُس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا لیا ہے کیا تو اُسکی وکالت کر سکتا ہے کیا تو گمان کرتا ہے کہ اکثر انمیں سے سنتے یا سمجھتے ہیں نہیں نہیں بلکہ وہ تو چارپایوں کے مشابہ ہیں بلکہ اُن سے بھی زیادہ بیراہ۔ بس اُسکی طرف نا امید ہو کر خاموش ہو گیا۔

اس مجمع میں میں نے ذکر کیا کہ قرآن مجید کا معنے سمجھنا مسلمانوں کے واسطے ایسا آسان ہے جیسا کہ اپنی مادری زبان کی کسی کتاب کو پڑھ لینا۔ چنانچہ یہ مسئلہ میں نے بخوبی مفتاح القرآن میں ثابت کر دیا اور آزما لیا ہے کہ معمولی اُردو خوان اُسکو ایک مہینہ میں یاد کرکے قرآن مجید با ترجمہ با آسانی پڑھ سکتا ہے۔ ایک مولوی صاحب بیٹھے ہوئے تھے فرمانے لگے قرآن کے برابر تو مشکل اور اوق کتاب ہمنے نہ دیکھی نہ سنی میں نے کہا مولوی صاحب قرآن تو بار بار فرماتا ہے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ اور تحقیق تحقیق ہمنے قرآن کو آسان بنا دیا ہے اور آپ نص صریح کے خلاف اسکو مشکل اور اوق بتلاتے ہو۔ کیا یہ ارشاد الٰہی آپ کے نزدیک غلط ہے۔ مولوی صاحب فرمانے لگے نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مگر یہ انکی شان میں ہے جو اعلے درجہ کے عالم اور عارف ہیں میں نے کہا کہ یہ تحدید جو آپ لگاتے ہیں ان الفاظ میں کہاں ہے آپ کیوں تحریف معنوی کرتے ہیں جواب دیا کہ آپ یا میں ان باتوں کو نہیں سمجھ سکتے متقدمین نے اسکو سمجھا تھا میں نے کہا یہ آپ کے الفاظ ہیں قرآن نے کہاں ایسا فرمایا ہے کہ فلاں زمانہ کیواسطے میں آسان ہوں اور پھر نہیں۔ فرمایا کہ قرآن تو یہ بھی دعوے کرتا ہے کہ کل سیاہ و سفید جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہے اور جو کچھ ہوگا سب مجھ میں موجود ہے ایک ذرہ بھر مجھ سے باہر نہیں چنانچہ وہ فرماتا ہے وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ میں نے کہا اس آیت میں قرآن مجید کا کہاں نام ہے یہی تو تحریف معنوی ہے مفسرین نے بھی اسمیں اختلاف کیا ہے اتفاق سے ایک دیانندی صاحب بیٹھے ہوئے تھے وہ کہنے لگے کہ مولوی صاحب سچ فرماتے ہیں قرآن تو ایسی لغو و مہمل کتاب ہے کہ اس سے جو چاہو معنے بنا لو کوئی بات صاف نہیں ہے بلکہ پنڈت لیکھرام نے قرآن سے اغلام کا حکم ثابت کر دکھایا ہے۔ ایک مولوی صاحب

إِذَا لَهُم مَّكْرٌ فِي آيَاتِنَا قُلِ اللَّهُ أَسْرَعُ مَكْرًا إِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُونَ مَا تَمْكُرُونَ (٢١) هُوَ الَّذِي يُسَيِّرُكُمْ

[illegible]

فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ حَتَّىٰ إِذَا كُنتُمْ فِي الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِم بِرِيحٍ طَيِّبَةٍ وَفَرِحُوا بِهَا جَاءَتْهَا رِيحٌ عَاصِفٌ

[illegible]

وَجَاءَهُمُ الْمَوْجُ مِن كُلِّ مَكَانٍ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ أُحِيطَ بِهِمْ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ لَئِنْ أَنجَيْتَنَا

[illegible]

مِنْ هَٰذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ (٢٢) فَلَمَّا أَنجَاهُمْ إِذَا هُمْ يَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ يَا أَيُّهَا النَّاسُ

[illegible]

إِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلَىٰ أَنفُسِكُم مَّتَاعَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (٢٣) إِنَّمَا

[illegible]

مَثَلُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْأَنْعَامُ حَتَّىٰ إِذَا أَخَذَتِ

[illegible]

الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَا أَنَّهُمْ قَادِرُونَ عَلَيْهَا أَتَاهَا أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنَاهَا حَصِيدًا

[illegible]

توبہ توبہ پکارنے لگے دیانندی صاحب بولے مولوی صاحب اب بولئے نہیں آپ کی الفاظ کے بموجب قرآن مہمل ہے جسمیں ہر طرح کا رطب و یابس موجود ہے پس اس مسئلہ کو آپ یا بسات سے ... ثابت کیجئے۔ آخر مولوی صاحب آسمی تردید میں آیات اور حدیثیں پیش کرنے لگے۔ دیانندی صاحب نے جواب دیا کہ آیت اور حدیث کے بڑا معنوں پر تو کوئی اعتبار ہی نہیں جیسا کہ آپ فرما چکے ہیں میں انکو نہیں سنتا یا میں جسطرح چاہونگا معنے کرونگا اور جہاں اگر یہ مان لو کہ قرآن کے الفاظ صاف صاف ہیں مہمل اور محمل نہیں ہیں نہ معما اور چیستاں کے طور پر ہیں بلکہ ... کی اُس سے معنی ہوتے ہیں وہی صحیح ہیں تب فیصلہ ہوسکتا ہے اور اگر یہ گونگی کی زبان سے تو آپ جسطرف کو چاہیں کھینچکر لیجاویں اور میں جسطرف کو چاہوں کھینچکر لیجاؤنگا بس پھر فیصلہ محال ہے میں نے کہا کہ اسوقت کیا عجیب شان ثابت ہوتی ہے اُن آیات الٰہی کی جسمیں قرآن مجید نے دعوٰی کیا ہے کہ میرا بیان صاف صاف اور محکم ہے میں نور مبین اور حق مبین ہوں میں کتاب مفصل اور قول فیصل ہوں میں سراسر حق اور تمام حقانی صداقتوں کا مجموعہ ہوں پر افسوس کہ مسلمانوں نے اسکو بکوس بنا لیا۔ اُن کے حلق سے نیچے میرے الفاظ نہیں اُترتے وہ دل سے مجھکو نہیں سمجھتے بلکہ بکواس کیطرح پڑھتے ہیں کیوں وہ میری آیات پر تدبر نہیں کرتے کیا اُن کے دلوں پر قفل لگ گئے ہیں کیوں وہ گدھوں کیطرح مجھسے بھاگتے ہیں یہ تمام طعن نہیں بلکہ پیشینگوئیاں اور پیش بندیاں ہیں جسکا مشاہدہ ہم آج بکثرت سے کر رہے ہیں اللہ اللہ کیا تیری شان ہے مولوی لوگ کیسے حامل الکتب اور زمانہ کی حالات سے بیخبر اور قرآن کیطرف سے غافل ہوگئے۔ دیانندی تازیانہ بیدار کرنے کے واسطے کچھ کم نہیں تھا مگر افسوس ہمکو کچھ خبر نہیں بلکہ اسی طرح بدمست پڑے سو رہے ہیں۔ ایسے دیانندی صاحب بولے ڈاکٹر صاحب آپ اور طریق پر

كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ

گویا کل وہ تھی ہی نہیں اسیطرح ہم فکر کرنے والے لوگوں کے واسطے اپنی آیتیں مفصل بیان کرتے ہیں اور مامن سلامتی کے گھر کیطرف بلاتا ہے

وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۵﴾ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ وَلَا يَرْهَقُ

اور جسکو چاہتا ہے راہ راست کیطرف ہدایت کر دیتا ہے جو لوگ بھلائی کرتے ہیں اُن کیواسطے بھلائی اور بڑھتی ہے اور نہ اُنکے چہروں پر

وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَالَّذِيْنَ

نہ سیاہی چھاوے گی اور نہ رسوائی یہی لوگ صاحب جنت ہیں وہ اُسمیں ہمیشہ رہنے والے ہیں اور جن لوگوں نے

گفتگو کرتے ہیں اسمیں ہم بول نہیں سکتے ہیں کہا سچ ہے کہ فی الحقیقت ان مولویوں کی غفلت اور خوش فہمی نے آپ لوگوں کو اُٹھایا ہے ورنہ قرآن اور اسپر اعتراض قریب ہی کہ آسمان اور زمین پھٹ کر ایسے لوگوں کو ہلاک کر دی مگر آپ کو بنا دان لوگوں سے مل گئی اور ان مولویوں کو بعض احکام الٰہی کے اتباع سے تاہم ذلت اور رسوائی تو یہ لوگ بہت کچھ اُٹھا رہے ہیں۔ میرے اس بیان سے وہ علمائے دین مستثنیٰ ہیں جو قرآن کو سمجھتے اور اُسکے الفاظ کا ادب رکھتے ہیں جنکی رو میں ملکے الفاظ سنکر مبشر اور منور ہو جاتی اور تحریف لفظی یا معنوی کے نام سے کانپ جانیوالی ہیں۔ میں ایسے واہیات قصہ کو درج نہ کرتا مگر مجھے اُس جوش نے مجبور کیا جو ہر وقت یہ چاہتا ہی کہ قرآن کا رواج ہو۔ لوگ قرآن کو با معنے پڑھنا شروع کریں۔ آسکی طرف سے جو غفلت اور دوری ہے وہ رفع ہو جاوے۔ کسی طرح تو وہ سمجھیں پر غفلت نے تمام عقلیں مار دیں۔ اور تمام صلاحیت اور قابلیت کو کھو کر حیوان لایعقل بنا دیا بلکہ اُن سے بھی کچھ زیادہ بیراہ۔ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿۵۹﴾ مولوی صاحب پھر فرمانے لگے کہ شاہ عبد العزیز صاحب علیہ الرحمۃ کا قول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ سے آجتک جو جو حالات زمانہ میں ہوئی وہ سب میں قرآن سے ثابت کر سکتا ہوں۔ چنانچہ ایک شخص نے سوال کیا کہ حضرت تیمور اور چنگیز خاں کے حالات قرآن سے بیان فرمائیے تو مولانا صاحب علیہ الرحمۃ کی تمام حالات تفصیلوار قرآن سے ثابت کر دکھائے فی الحقیقت قرآن میں یہی تو کمال ہی کہ ازل سے ابد تک کی تمام رطب و یابس بھا دی ہی مگر ہماری فہم ناقص ہیں۔ پھر ڈاکٹر صاحب اُسکو آسان بتلاتے ہیں اسپر دیانندی صاحب نے

۵۱ ابو موسی اشعری حضرت سے راوی ہیں کہ اللہ تعالی قیامت کو ایک منادی کھڑا کریگا وہ پکاریگا اے اہل جنت۔ ایسی آواز سے ندا کریگا جسکو سارے اہل جنت اول و آخر سنینگے کہ اللہ نے تمسے وعدہ حسنے اور زیادہ کا کیا ہے حسنے جنت ہی اور زیادہ دیدار الٰہی ہے۔ رواہ ابن جریر وابن ابی حاتم صہیب کہتے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی پھر فرمایا کہ اہل جنت جب جنت میں جا چکینگے اور اہل نار نار میں تو ایک منادی ندا کریگا۔ اے اہل جنت تمہارے لیے اللہ کے پاس ایک موعد ہے اللہ چاہتا ہے کہ تمہارے ساتھ اس وعدے کو پورا کرے وہ کہینگے وہ کیا موعد ہے کیا اللہ نے ہمارے موازین بھاری نہیں کر دئے کیا ہمارے منہ سفید نہیں کئے اور ہمکو جنت میں داخل نہیں کیا اور آگ سے ہمکو سرکا نہیں دیا تب اللہ تعالے پردہ اُٹھا دیگا وہ اللہ کیطرف نگاہ کرینگے۔ اللہ کی قسم اللہ نے اُنکو کوئی شے ایسی نہیں دی جو اپنے دیدار سے زیادہ محبوب اور آنکھوں کو ٹھنڈا کرنیوالی اور دل کو خوش کرنیوالی ہو۔
رواہ احمد وھکذا رواہ مسلم وجماعۃ من الائمۃ ۱۲

كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ مَا لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ

بدی کا بدلہ انکو اسی کی مثل ملیگا اور ... سوائی انپر چہا جائے گی اللہ سے بچانیوالا اُن کے واسطے کوئی نہیں (ایسا ہوگا) گویا

كَاَنَّمَا اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا

اندھیری رات کے ٹکڑوں سے ان کے چہرے ڈھانپے گئے ہیں یہی صاحب دوزخ ہیں وہ اس میں رہنے

خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَشُرَكَآؤُكُمْ

والے ہیں جسدن ہم اُن سب کو اکٹھا کرینگے پھر شرکوں کو کہینگے کہ تم اور تمہارے شریک اپنی جگہ ٹھہرو

جواب دیا کہ جب آپ آجتک کر دنیا کے حالات قرآن سے ثابت کر دکھائینگے تو ہم اسی طریق پر ثابت کرینگے اعلام۔ زناکاری جھوٹھ چوری قزاقی شرابخوری اور تمام فسق و فجور قرآن کی رو سے جایز ہے پھر مولوی صاحب توبہ توبہ کرنے لگے مگر یہ نہ سمجھے کہ ہمارے الفاظ اور ہمارے قصے ہی تو اس جرأت کی بنا ہیں یہ ایک مثال ہے مگر مولویوں کی وعظوں میں اسقسم کی صدہا تمثیلات مل سکتی ہیں کیسے یہ لوگ قرآن اور اسلام کو بدنام کر رہے ہیں پر کچھ نہیں سمجھتے یہ تمام نتیجہ غفلت اور نادانت اندیشی کا ہے ادھر مولویوں کا تو یہ حال ہے ادھر امرا کو تکبر ریاکاری خوشامد نفس پرستی اور دنیاداری ایسا خراب کیا ہے کہ الامان الاماں دین کے ذکر اور قرآنی تذکروں سے کوسوں بھاگتے ہیں مینے عموماً دیکھا ہے امرا لوگ میرے کلام کو نہیں سن سکتے قرآنی اذکار کو لغو اور مہمل بات خیال کرتے ہیں یہ تمام نتیجہ غفلت اور نفس پرستی کا ہے کیا ہی سچ ہے اولئك كالانعام بل هم اضل اولئك هم الغافلون ﴿۱۷۹﴾ یہ لوگ چوپایوں کے مشابہ بلکہ زیادہ گمراہ ہیں وہ لوگ ہیں جو غافل ہیں۔

چہارم غفلت بدفہمی بے ایمانی۔ دنیاپرستی اور استغنا عن اللہ کا نتیجہ ہے چنانچہ قرآن فرماتا ہے ام حسب الذين يعملون السيئات ان يسبقونا ﴿۲۹﴾ کیا بدکاروں کا یہ گمان ہے کہ وہ ہمپر سبقت لیجائینگے والذين كفروا عما انذروا معرضون ﴿۳﴾ مگر کفار کا تو یہ حال ہے کہ تنبیہ و نصیحت سے منہ پھیرتے ہیں يعلمون ظاهرا من الحيوة الدنيا وهم عن الاخرة هم غفلون دنیا کی ظاہری باتوں کو جانتے ہیں پر آخرت سے وہ غافل ہیں۔

صاف ظاہر ہے کہ جس شخص کی فطرت سلیم اور عقل درست ہو وہ کیسے چند روزہ لذایذ میں مبتلا ہو کر ایسے کریم سے غافل اور کیسے اپنی ناچیز طاقتوں اور قابلیتوں کو اپنے واسطے کافی سمجھکر مولائے حقیقی کی عبادت اور رہنمائی سے لاپرواہ اور کیسے ہزار در ہزار ہائے ظاہری عبرتوں اور آسمانی نصیحتوں کو دیکھ کر بیخبر اور جاہل رہ سکتا ہے بدمستی اور غفلت اسی بدفہمی کا نتیجہ ہے جسکو رب العالمین بدکاروں کی نسبت اسطرح پر ظاہر فرماتا ہے ام حسب الذين يعملون السيئات ان يسبقونا ﴿۲۹﴾ کیا بدکاروں کا یہ گمان ہے کہ وہ ہمپر سبقت لیجائینگے۔

اگر انسان بدفہم ہو تو ایمانی اصول سے اسکی صلاح ہو سکتی ہے جو شخص خداوند عالم کو اپنا خیرخواہ سچا مددگار سچا ہادی اور حساب اعمال کو واقعی و صحیح مانتا ہے وہ اس ایمان کے نیچے نامعلوم طور پر بہت ترقیات کر سکتا ہے بشرطیکہ اپنے اعمال کو ایمانیات کے مطابق بنائے رکھے اور پوری امید اور یقین کے ساتھ خداوند عالم کی ہدایت اور مدد کا طالب بنا رہے ایسا شخص احکام الٰہی سنکر فوراً بشاش اور مستفیض ہو جاتا ہے پس بے ایمانی کی علامت ہے کہ انسان کو آیات الٰہی

زَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَآؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۸﴾ فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ

تمکو پس ہم جدا کر دینگے تب ان کے شریک کہینگے کہ تم ہماری عبادت تو نہیں کرتے تھے ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی شہادت کافی ہے کہ ہم تمہاری عبا

لَغٰفِلِيْنَ ﴿۲۹﴾ هُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَّآ اَسْلَفَتْ وَرُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ

بیخبر ہیں وہاں ہر ایک نفس جو کچھ کر چکا ہے جانچ لیگا اور وہ اللہ کیطرف لوٹائے جاینگے جو انکا سچا مولیٰ ہے اور جو کچھ وہ افترا کرتے تھے

عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۳۰﴾ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ

وہ ان سے کھو گیا کہہ تمکو آسمان اور زمین سے رزق کون دیتا ہے کون مالک ہے شنوائی اور آنکھوں کا

وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۱﴾

اور کون ہے جو مردہ سے زندہ نکالتا اور زندہ سے مردہ نکالتا ہے اور کون حکومت کی تدبیر کرتا ہے پس وہ کہینگے کہ اللہ پس ان سے پوچھ کیا تم

فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ﴿۳۲﴾ كَذٰلِكَ

وہی اللہ تمہارا سچا رب ہے پس حق کے بعد سوا گمراہی کے اور کیا ہے پس کہاں سے پھرائے جاتے ہو اسیطرح

حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ

تیرے رب کا ان لوگوں پر جو بدعہد ہوے حکم ثابت ہوا کہ وہ ایمان نہیں لائے ان سے پوچھ تمہارے شرکا میں کوئی ہے

مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ قُلْ هَلْ مِنْ

جو اول بار خلق کو پیدا کرتا پھر وہ دوبارہ اسکو کرے گا کہہ کہ اللہ ہی اول بار خلقت کو پیدا کرتا پھر دوبارہ ... اسکو بکانے

ع ۳ النصف منزل ۳

سنائی جو وہ ان سے محفوظ نہو بلکہ لاپرواہ یا متنفر رہے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ۱۲ کفار نصیحت سے منہ پھیر لینے والے دنیا پرستی ایک ایسا اندھیرا ہے کہ انسان کی روح کو مردہ بنا کر اسکے دینی اور اخلاقی قوتوں کو برباد کر دیتی ہے پھر اسکو اپنے حساب و کتاب اور جزا و سزا کا کچھ خیال نہیں رہتا چنانچہ ظاہرا ہی ہم دیکھتے ہیں بعض عدالتوں اور جیلخانوں کی موجودگی میں چور ڈاکو گٹھ کترے زانی راشی ایسے بیباکانہ طور پر اپنی شرارت میں مشغول رہتے ہیں کہ کچھ پرواہ نہیں کرتے اور جسقدر زیادہ کوئی مشتاق ہو اسی قدر زیادہ بیخوف ہو جاتا ہے ایسا ہی رموں کا حال ہے کہ نفس پرستی میں پڑ کر حساب آخرت سے بالکل غافل ہو جاتے ہیں بلکہ دنیاوی ملاؤں اور ذلتوں کو کچھ حقیقت میں نہیں سمجھتے محض ظاہری اور موجودہ باتوں پر نظر رہجاتی ہے سچ ہے يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ۱۲ دنیاوی زندگانی میں سے ظاہر باتوں کو جانتے ہیں پر آخرت سے وہ غافل ہیں

پنجم غفلت میں انسان کا دل غیر مستقل رہتا اور آخر کار دینی و دنیاوی خرابیوں کا باعث بنجاتا ہے چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ اِۨطْمَاَنَّ بِهٖ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ اِۨنْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۲۲ لوگوں میں سے ایک ایسا ہے کہ کنارہ پر اللہ کی عبادت کرتا ہے پس اگر بھلائی اسکو پہونچے تو اس سے مطمئن ہو جاتا ہے اور اگر کوئی فتنہ پہونچے تو جدھر سے آیا الٹا اودھر ہی کو لوٹ جاتا ہے دنیا کا بھی خسارہ اور آخرت کا بھی یہی صریح برباد ہے غفلت میں انسان کی حالت بیونس کے مشابہ ہو جاتی ہے جسطرف کو ہوا چلی اسی طرف کو چلنے لگتا ہے ایسا ہی ناسم ۱۲

شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ قُلِ اللَّهُ يَهْدِي لِلْحَقِّ أَفَمَنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَنْ

پھر کہاں سے لوٹائے جاتے ہیں۔ پوچھہ کیا تمہارے شریکوں میں سے کوئی ہے جو حق کی ہدایت کرتا ہے پس کیا جو حق کیطرف

يُتَّبَعَ أَمَّنْ لَا يَهِدِّي إِلَّا أَنْ يُهْدَىٰ فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ﴿۳۵﴾ وَمَا يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ إِلَّا ظَنًّا

ہدایت کرتا وہ زیادہ مستحق ہے کہ اسکی پیروی کی جائے یا وہ جو رستہ نہیں پاتا جبتک دوسرا نہ بتلا دے پس تمکو کیا ہوا کیسا فیصلہ کرتے ہو اور اکثر ان میں سے

إِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ ﴿۳۶﴾ وَمَا كَانَ هَٰذَا الْقُرْآنُ أَنْ يُفْتَرَىٰ

ظن کی پیروی کرتے ہیں۔ حقیقت میں ظن حق کے مقابلہ میں کچھ کام نہیں دیتا اللہ جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں یہ قرآن اس شان کا نہیں اللہ کے سوا

مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِنْ تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِنْ رَبِّ

کوئی بنا لے بلکہ یہ ان چیزوں کی تصدیق ہے جو اسکے آگے موجود تھے اور کتاب کی تفصیل ہے[۵] اسمیں کوئی شک و شبہ نہیں

الْعَالَمِينَ ﴿۳۷﴾ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِثْلِهِ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ

رب العالمین کیطرف سے ہے۔ کیا یہ کہتے ہیں کہ اسکو خود بنا لیا ہے۔ ان سے کہہ کہ اچھا اسکے برابر ایک سورۃ تم لے آؤ اور اللہ کے سوا جسکو بلا سکو بلا لو اگر تم سچے ہو

إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿۳۸﴾ بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ

بلکہ یہ بات ہے کہ انکا علم محیط نہ ہو سکا اسکو جھٹلا دیا اور ابھی اسکی حقیقت ان تک نہیں پہنچی اسیطرح ان سے پہلے

الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ ﴿۳۹﴾ وَمِنْهُمْ مَنْ يُؤْمِنُ بِهِ وَمِنْهُمْ

والوں نے جھٹلایا تھا پس نظر کر کہ ظالموں کا انجام کیسا ہوا اور ان میں سے بعض وہ ہیں جو اسپر ایمان لاتا ہے اور

ع ۲ مترجم

آدمی جس قسم کی صحبت میں بیٹھتا ہے ویسا ہی بن جاتا ہے۔ اپنی عقل اور تمیز کچھ خرچ نہیں کرتا یہ نہیں دیکھتا کہ یہ فعل حلال ہے یا حرام جایز ہے یا ناجایز مفید ہے یا مضر۔ اور چونکہ عموماً صحبتیں خراب ہیں اسلئے زیادہ تر خراب محرکات پیش آتے ہیں اور انسکو برباد کر کے چھوڑتے ہیں چنانچہ اسی طرح پر لوگ راستی سے اور دین کو چھوڑ کر آوارہ گرد و نفس پرست بنا مرغبازی تماش بین بھنگی چرسی۔ فیونی زانی ریا کار اور حرامخور بنجاتے ہیں فی زمانہ ایک اور سخت بلا ہے کہ یورپین خیالات اور عادات سے متاثر ہو کر خدا پرستی اور دینداری سے اکثر غافل ہوئے جاتے ہیں۔ ظاہری بناوٹ اور نمائش میں ایسا پھنسے ہیں کہ اپنی قوم کا کچھ خیال نہیں رکھتے ظاہر پرستوں کا خوف یہ حال ہوتا ہے کہ یورپ کی محنت کشی قدر اوقات اور جہد فی العلم کو تو پیدا کرتے نہیں بلکہ لباس میں تمام نقالی محدود رہجاتی ہے۔ طرز لباس بذات خود دین کا کوئی جز نہیں ہے مگر دین سے غفلت اور اسلامی شعار سے دوری بیشک قابل افسوس ہے حالانکہ تمام علوم اسلام کے ممد اور ریا کاری کی مخالف ہیں مگر غفلت اور بدفہمی سے ریاکاری میں زیادہ ترقی کرتے ہیں جسکا نام تہذیب اور نئی روشنی رکھا گیا ہے فی الحقیقت نئی روشنی ایک عمدہ روشنی ہے جس نے لغویات۔ ہزلیات اور کذب کو بہت کچھ صاف کیا ہے مگر ریاکاری کا نام نئی روشنی یا تہذیب رکھنا سخت غلطی ہے۔ ایک اپنے عزیز کا ذکر سناتا ہوں جو ظاہری سنگار اور درستی لباس کیطرف خوب متوجہ رہتا ہے مگر دین سے غافل اور متنفر ہے میں نے ہر چند کوشش کی کہ کسیطرح وہ نماز میں شریک ہو یا تذکرۃ القرآن دیکھا کرے شاید کچھ عبرت حاصل ہو مگر ناکام رہا جمعہ کی نماز کا وقت تھا اور انہوں نے آراستہ پیراستہ ہو کر کسی جگہ جانا چاہا میں نے کہا بندہ خدا چلو آج تو سجدہ کر لو جواب دیا بہت اچھا غرضکہ میرے ساتھ ہو لئے رستہ میں مجھے ایک مریض سے گفتگو کرنیکا اتفاق ہوا

[۵] یعنی کتاب فطرت کی تفصیل ہے۔

مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ ۭ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ

بعض وہ ہے جو اوسکو نہیں مانتا اور تیرا رب فسادیوں کو خوب جانتا ہے اور اگر انہوں نے تیری تکذیب کی ہیں اُن سے کہدے کہ میرے واسطے عمل

عَمَلُكُمْ ۚ اَنْتُمْ بَرِيْۗـــُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ۭ اَفَاَنْتَ

ہے اور تمہارے واسطے تمہارا عمل، تم اس سے بری ہو جو میں کرتا ہوں اور میں اس سے بری ہوں جو تم کرتے ہو اور ان میں بعض ایسے ہیں جو تیری بات سننا چاہتے ہیں

تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ۭ اَفَاَنْتَ تَهْدِي الْعُمْيَ

کیا تم بہروں کو سنا سکتا ہے خواہ وہ عقل خرچ ہی نہ کر سکتا ہوں اور ان میں بعض ایسے ہیں جو تیری طرف دیکھتے ہیں کیا پس تو اندھوں کو دکھا سکتا ہے

وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْــــًٔا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ

خواہ وہ دیکھتے ہی نہ ہوں اللہ لوگوں پر کچھ بھی نہیں ظلم کرتا مگر لوگ ہی اپنے نفسوں پر ظلم کرتے ہیں

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ ۭ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ

اور جس دن وہ ان کو اٹھائیگا تو ایسا معلوم کرینگے گویا وہ دن کی ایک گھڑی سے زیادہ نہ رہے تھے اور وہ آپس میں جانتے پہچانتے ہیں بیشک خسارہ میں

كَذَّبُوْا بِلِقَاۗءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ

تحقیق جن لوگوں نے اللہ کے ملنے کو جھوٹی بات سمجھا وہ ٹوٹے میں رہے اور ہدایت یافتہ نہ ہوئے اور اگر ہم تجھکو بعض باتیں دکھلادیں جن سے ہم انکو

نَعِدُھُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا مَرْجِعُھُمْ ثُمَّ اللّٰهُ

ڈراتے ہیں یا تجھکو وفات دیدیں پس ہماری طرف اُن کی بازگشت ہے اور جو کچھ ہے

وہ جھٹ کھسک کر چلنے لگے میں نے کہا ٹھہر وابھی چلتے ہیں جواب دیا کہ میں راستہ میں ٹھیرونگا غیر چالیس پچاس قدم چلکر وہ ایک مکان میں رونق افروز ہوئے وہ مکان مسجد کے راستہ ہی میں تھا اُسجگہ سے میں نے پھر انہیں بلوا لیا اب مسجد تک پہونچے دروازہ میں داخل ہوتا تھا مسجد میں نمازیوں کا ہجوم تھا پس وہ چپکے سے واپس ہو کر غائب ہوگئے میرا ارادہ تھا کہ نماز کے بعد میں وعظ میں دینی ضرورت پر بحث کرونگا اور غفلت کے بُرے نتائج دکھاؤنگا شاید کچھ سمجھیں مگر وہ قابو میں نہ آسکے چندروز کے بعد وہ کسی سرکاری مواخذہ میں گرفتار ہوگئے تب میری سفارشوں کی التجا کرنے لگے اور دو چار روز نماز بھی پڑھیں طبیعت میں کچھ رقت بھی رہی مگر رفع بلا کے بعد پھر وہی غفلت اور وہی تنفر یہ ایک مثال ہے اور ایسی ہزارہا مثالیں شب و روز امیروں اور نئی روشنی والوں میں مشاہدہ ہوتی ہیں جو چاہے دیکھ لے قرآن مجید ایسے لوگوں کا کیا کامل نقشہ کھینچکر فرماتا ہے۔ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ [۳۱] اور جب اُسکو ہماری آیتیں پڑھکر سنائی جاتی ہیں تو متکبرانہ منہ پھیر کر چلدیتا ہے گویا کہ اُسنے انکو سنا ہی نہیں گویا کہ اُسکے کانوں میں ٹینٹے ہیں پس اے محمد ایسے شخص کو دردناک عذاب کی خوشخبری

ششم۔ واہیات قصے نامعلوم طور پر انسان کو بیدین بنا دیتے ہیں مگر وہ آیات الٰہی کو ہنسی سمجھنے لگتا ہے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ڰ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ [۳۱] اور لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو واہیات قصے مول لیتا ہے تاکہ بے سمجھے بوجھے راہ خدا سے بہکادے اور آیات الٰہی کی ہنسی بنائے ایسے لوگوں کے واسطے رسوا کرنیوالا عذاب ہے

سورة ۲۱

شَهِيدٌ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ ﴿٤٦﴾ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولٌ ۖ فَإِذَا جَاءَ رَسُولُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ وَهُمْ

وہ کرتے ہیں اللہ اسپر گواہ ہے۔ اور ہر ایک امت کیواسطے رسول ہے پس جب انکا رسول پہنچا تو اُن کے درمیان انصاف سے

لَا يُظْلَمُونَ ﴿٤٧﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٤٨﴾ قُل لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِي ضَرًّا وَ

فیصلہ ہو گیا اور وہ ہی ظلم نہیں کئے جائینگے[۱] اور وہ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب ہے اگر تم سچے ہو ان سے کہہ کہ میں تو اپنے نفع کا بھی

اس آیت کی شان نزول کی نسبت مفسرین نے لکھا ہے کہ کفار مکہ میں سے ایک شخص تھا نضر بن حارث نام وہ فارس کی داستانیں لوگوں کو سنایا کرتا تا کہ لوگ اُن قصوں میں مبتلا ہو کر قرآن سے متنفر ہو جائیں اور کہا کرتا کہ محمدؐ تمکو عاد و ثمود کے قصے سناتا ہے اور میں رستم و اسفندیار کے کارنامے سناتا ہوں۔ اگر اس زمانہ پر غور کیا جائے تو ایک نضر بن حارث کیا لاکھوں اور کروڑوں مسلمانوں کا یہی حال ہے کہ واہیات قصے مطالعہ کرتے لوگوں کو سناتے اور خود تصنیف کرتے ہیں قصاید ہیں تو سر بسر کذب و افترا ہیں مرثیے ہیں تو سراسر لغو و باطل ہیں غزلیں ہیں تو محض بکواس اور خرافات ہیں دیوان ہیں تو دیوانہ وار بہک اور ہزلیات ہیں بیہودہ فسانوں اور ناولوں کا تو کچھ حد و حساب ہی نہیں۔ اگر کسی مطبع یا کتب فروش کی فہرست ملاحظہ کرو تو نصف سے زیادہ غزلیات دیوان۔ فسانے و ناول ہی ہونگے خلوت میں لیا اور جلوت میں کیا عشقیہ مضامین اور جھوٹے قصوں کا خوب رواج اور چرچا ہے مولویوں کے وعظوں میں بیٹھکر دیکھو تو اُن کے فسانوں نے سب کہیں کان کتر ڈالے جسکا نام شاعری اور عبارت آرائی ہے یہ اعلے سے اعلے جھوٹھ اور افتراؤں کا اکھاڑا ہے۔ اس تمام کا نتیجہ کیا ہوا کہ لوگوں کے دلوں میں مبالغہ اور افترانے ایسا گھر کر لیا کہ صاف صاف اور سیدھی بات سے کچھ مذاق ہی نہیں رہا بلکہ دینیات میں بھی مبالغہ آمیز مسئلے اور افترائی قصے آداخل ہوئے۔ قرآن کا مذاق کلیتہً دور ہو گیا یہی وجہ ہے کہ قرآن با معنی پڑھنا پڑھانا متروک ہی بلکہ خالص قرآنی رسائل اور وعظ بھی ناپید ہو گئے اسکی تدریس کا ایک ایسا نرالا ڈھنگ نکال لیا جو سراسر خلاف فطرت اور خلاف عقل ہے یعنے بے معنی پڑھانا حالانکہ اسکا با معنی پڑھنا ایسا آسان ہے جیسا کہ بے معنی پڑھنا جیسا کہ ہم مفتاح القرآن میں بخوبی ثابت کر چکے اور بتجربہ دنیا کو دکھلا چکے ہیں کہ اسکو معمولی اردو خواں ابجد پڑھنے میں پڑھکر قرآن مجید با آسانی پڑھ سکتا ہے۔ محض ایک ۔ اور الحان کا مذاق رہ گیا جو ترنم کا ایک شعبہ ہے۔ اور جس مذاق کی ہلاہل میں سنا ہی ہے یا جو تخطی خوش نگاری عمدہ خط اور عمدہ کاغذ کا مذاق رہ گیا ہے جو مصوری کا ایک شعبہ ہے مگر مطالب اور معانی نہ کہیں مذاق ہے اور نہ کہیں تذکرہ جب کبھی قرآن کا ذکر ہو تو محض اسیقدر سننے میں آتا ہے کہ فلاں شخص کیسا عمدہ قاری ہے اور کیسا خوش الحان ہے۔ فلاں قرآن کیسا خوش خط کیسا عمدہ چھپا ہوا اور کیسے صاف کاغذ پر ہے اور کیسا عمدہ بین السطور رنگیسازی کیگئی ہے حروف کیسے خوش قطع اور واضح ہیں۔ کیا قرآن کو متعلق محض الحان اور خط اور مصوری اور کاغذ کے ہی کمالات قابل غور و قابل ذکر ہیں اور کچھ نہیں فی الحقیقت اس آیت نے تعالیٰ کے طور پر زمانہ موجودہ کا نقشہ کھینچکر دکھلایا ہے نضر بن حارث کا ایک واقعہ تھا مگر آج ہم ویسے ویسے کروڑوں کروڑ واقعات اور انکے نتائج دیکھ رہے ہیں قرآن مجید جو تمام زمانوں اور تمام قوموں کیواسطے کامل ہدایت ہے ہر زمانہ کے ساتھ ایسی لغویات کے خلاف تعلیم فرماتا ہے وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿﴾ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا وَلَّىٰ مُسْتَكْبِرًا كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا كَأَنَّ فِي أُذُنَيْهِ

[۱] یعنی اہل مکہ کا فیصلہ بھی قوانین عدل و انصاف کے مطابق ہوگا ۔۔۔ [illegible]

نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا

رکھتا ہوں اور نہ نفع کا مگر جو اللہ چاہے (ہاں) ہر ایک امت کیواسطے ایک وقت ہے جب انکا وقت آپہنچیگا پھر نہ ایک گھڑی پیچھے ہو سکینگے

يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۴۹﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ

نہ آگے بڑھ سکینگے ان سے کہہ کیا تمنے دیکھا کہ اسکا عذاب تمپر سوتے ہوئے آجاوے یا دن میں نافرمان لوگ اسکی جلدی کیا کرینگے

وَّقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿ـ﴾ اور لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو واہیات قصے خریدتا ہے تاکہ بے سمجھے بوجھے خدا سے بہکا دے اور آیات الٰہی کی ہنسی اڑائے ایسے لوگوں کیواسطے رسوا کرنیوالا عذاب ہے اور جب اسکو ہماری آیتیں پڑھکر سنائی جاتی ہیں تو تکبر کے ساتھ منہ پھیر کر چلدیتا ہے گویا کہ اسنے انکو سنا ہی نہیں گویا اسکے دونوں کانوں میں ٹینٹ بھرے ہیں (اے محمد) ایسے شخص کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنادو۔

اے مسلمانو ذرا غور ہے جبکہ ایک کافر کی نسبت رستم و اسفندیار کا رواج دینے پر ایسے خوفناک الفاظ ہیں تو پھر انکا کیا حال ہونا چاہیئے جو مسلمان ہوتے اور اس آیت الٰہی کو دن رات پڑھنے کی حالت میں کروڑوں کروڑ قصہ جات کو رواج دیتے خود پڑھتے اور دوسروں کو سناتے ہیں دینیات اور وعظوں کے سلسلوں کے افتراؤں کو واقعی صورتوں میں دیکھو اور رواج دیتے ہیں ہائے افسوس جس ذوق اور سرگرمی کے ساتھ تماشہ دیکھے جاتے اور لاکھوں روپیہ اس شوق میں خراب کیا جاتا ہے۔ قرآنی خدمات میں اسکا لاکھواں حصہ بھی خرچ نہیں کیا جاتا۔ افسوس افسوس قرآن کی یہ قدر اور اسکے مخالف کی یہ اور ابھی تک کچھ خبر۔ خدا جانے یہ غفلت مسلمانوں کا کیا انجام کرکے چھوڑے گی۔

ہفتم۔ جو لوگ آخرت کو جھلا دیتے ہیں وہ خود عذاب شدید کے مستحق اور دوسری گمراہی کا موجب بنتے ہیں۔ وہ شیطانی گروہ میں شامل اور دنیا و آخرت میں برباد ہونے والے ہیں چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ ﴿ـ﴾ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿ـ﴾ تحقیق جو لوگ اللہ کے راستے سے بھٹکانے والے ہیں ان کے واسطے عذاب شدید ہے کیونکہ انہوں نے روز حساب کو بھلا دیا ان لوگوں پر جن کے دل ذکر الٰہی کیطرف سے سخت ہوگئے۔ یہ لوگ صریح گمراہی میں ہیں اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ۚ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ۚ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿ـ﴾ شیطان اُنپر قابو پالیا پس ان کو اللہ کے ذکر سے غافل بنا دیا یہی لوگ شیطانی گروہ ہیں۔ خبردار تحقیق شیطانی گروہ ہی برباد ہونیوالا ہے وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ﴿ـ﴾ جو شخص ذکر رحمن سے غافل ہوتا ہے ہم اوسپر شیطان کو قابض کردیتے ہیں پس وہ اسکا ساتھی بنجاتا ہے۔

کیا واقعی اوصاف انسانی تباہی کا بیان ہے جسکو ہم دن رات اپنے اور دوسروں کے حالات میں مشاہدہ کرتے ہیں مگر افسوس کہ غفلت کچھ بھی سمجھنے نہیں دیتی۔ حساب اعمال کو بھولجانا شیطانی جماعتوں کے ساتھ میل ملاپ کرتا ہے پس تمام خوف اور سعادت سے دور ہو کر انسان بری صحبتوں میں پھنستا آوارہ گردی تماش بینی لہو و لعب اور ہر قسم کے واہیات شغلوں کا شکار رہتا پھر رفتہ رفتہ بدکاری اور بدمعاشی کی طرف جھک کر پکا بدمعاش بنجاتا ہے تب لعنت الٰہی کے نیچے آکر ذکر الٰہی کیطرف سے پتھر بنجاتا ہے اب نہ تو کوئی نصیحت کارگر ہوتی ہے اور نہ کوئی عبرت جو لاکھ دردناک صورتوں میں ہر وقت نظر کے سامنے ہی خوف دلاتی ہے

أَثُمَّ إِذَا مَا وَقَعَ آمَنْتُمْ بِهِ آلْآنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ ﴿٥١﴾ ثُمَّ قِيلَ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا

کیا جب وہ واقعہ ہوجائیگا تبھی مانوگے کیا اب اور اسکی تم جلدی کیا کرتے تھے ۔ پھر ظالموں کو کہا جائیگا

ذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿٥٢﴾ وَيَسْتَنْبِئُونَكَ أَحَقٌّ هُوَ

ہمیشہ کا عذاب چکھو کیا تمکو تمہارے عملوں کے سوائے کوئی اور جزا دیجاے گی نہیں ۔ اور تجھسے پوچھتے ہیں کیا یہ سچ بات ہے

دقعہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

پس وہ پورا شیطان کا بندہ ۔ شیطان کا امتی ۔ شیطان کی اولاد اور شیطان کا بھائی بنجاتا ہے ۔ کہلانی کو خواہ مسلمان ہو مومن ہو ۔ عبد اللہ ہو ۔ احمد حسن محمد حسین ہو مگر غفلت سے آوارہ ہوتا ۔ پھر سرکش وبدکار بنتا ۔ پھر پورا شیطان بنجاتا ہے چنانچہ اسکی مثالیں ہزار در ہزار ہم شب و روز مشاہدہ کرتے ہیں ۔ ایک مثال سناتا ہوں میں نے اپنے ایک عزیز کو بغرض تربیت اپنے پاس رکھا اسکو طاش اور شطرنج کی بہت بہت تھی جب کبھی مجکو یہ اطلاع ملتی میں اسکو سمجھاتا منع کرتا دھمکاتا مگر روز بروز وہ اس علت میں ترقی کرتا گیا ۔ کئی ایک متفرق شغلوں پر لگایا مگر کبھی شوق کے ساتھ محنت نہ کی بلکہ ہمیشہ دل چراتا ۔ با آخر آوارہ ہوگیا ۔ اسکی بدچلنی کی اطلاع مجھکو ہوئی بہت کچھ سمجھایا مگر روز بروز زیادہ بیخوف بیحیا اور بدکار ہوتا گیا ۔ یہانتک کہ میری نصائح اور تنبیہہ کو لغو اور بیہودہ خیال کرنے لگا ۔ آخر کار قطعًا مایوس ہو کر میں نے اسکو نکالدیا ۔ اب حرامخواری پر بسر اوقات ہے شطرنج یا چوپڑ کے سوا اور کوئی شغل نہیں ہے ۔ اسی کا نام لعنت الٰہی ہے کہ انسان محنت کو عار اور حرام کو حلال سمجھنے لگجاوے کیا ہی سچ ہے اور کیا ہی ذرات ہم اس دائمی صداقت کا نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ ﴿پ ٢٥﴾ جو شخص ذکر رحمن سے غافل ہوتا ہے ہم شیطان کو اسپر قابض کردیتے ہیں پس وہ اسکا ساتھی بنجاتا ہے ۔

لعا عشر

ششم غفلت سے بھولے ہوئے لوگ اٹکل بازیوں سے لعنت الٰہی کے نیچے آجاتے ہیں ۔ جیسا کہ قرآن مجید فرماتا ہے قُتِلَ الْخَرَّاصُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي غَمْرَةٍ سَاهُونَ اٹکل باز لوگ ہلاک ہوں جو غفلت میں بیخبر ہیں ۔ یہ بھی علم مشاہدہ اور تجربہ کی بات ہے کہ غافل لوگ جو آوارہ گرد تماشبین اور بدکار ہوتے ہیں وہ دینی باتوں میں اٹکل بازیوں کے ساتھ کر اپنا اطمینان کرلیا کرتے ہیں ۔ یہی لعنت الٰہی کی دلیل ہے ۔ ہی اٹکل بازی نے یہودیوں کو مسیح کے فیضان سے لاپروا بنائے رکھا اور اسی نے عیسائیوں کو سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدایت سے محروم کردیا قرآن کریم میں انکی اٹکل بازیوں کا کثرت سے بار بار ذکر ہے مثلاً یہود کا قول کہ ہمکو آگ محض چند روز مس کریگی یہود و نصاریٰ کا قول کہ ہم ہی بہشت میں داخل ہونگے ۔ اور کوئی داخل نہ ہوسکیگا ۔ یہود کا قول کہ ہمارے دل غلف ہیں اگر اس زمانہ کی اٹکل بازیوں کا شمار کیا جاوے تو کوئی عدو حساب ہی نہیں جسقدر زیادہ کوئی شخص متکبر اور جاہل ہوتا ہے اسی قدر زیادہ اٹکل باز ہوتا ہے ۔ ایک شخص سے میں نے کہا کہ امام الوقت کے حالات کو دیکھیں اور انکی کتابوں کا مطالعہ کریں اسنے جواب دیا کہ ہمیں ضرورت کیا ہے جہاں اور کروڑ ہا مسلمان جہنم میں جائینگے ہم بھی چلے جائینگے ایک حضرت دلشی سے میں نے کہا کہ آپکو رشوت ستانی کے وقت احکام الٰہی کا خیال ہی کبھی آتا ہے یا نہیں اسنے جواب دیا کہ رشوت کے طفیل میرے ساتھ چار آدمی اور بیرونی پلتے ہیں اللہ غفور رحیم ہے اگر ہمارے گناہ بیحد نہوں تو اسکی غفاری کیسے ثابت ہو ۔ گناہم اگر نامدے در شمار تر انام کے بودے آمرزگار ۔

قُلْ إِي وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ ﴿٥٣﴾ وَلَوْ أَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْأَرْضِ

بتادے کہ ہاں اور مجھ اپنے رب کی قسم کہ وہ سچ ہے اور تم ہرا نہیں سکتے۔ اور جس نفس نے ظلم کیا خواہ تمام جو کچھ زمین میں ہے اسکا

لَافْتَدَتْ بِهِ وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ وَقُضِيَ بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٥٤﴾

ہو جاوے اور وہ اسے فدیہ میں دیدے ۵۳ اور جب عذاب دیکھینگے تو ندامت کو چھپا بیٹھیں گے اور اُن کے درمیان انصاف سے فیصلہ ہوگا اور ظلم نہ کیا جائیگا

ایک مولویصاحب بڑے عیاش تھے ایک دفعہ خود ہی فرمانے لگے کہ اگر غور کیا جاوے تو رنڈی بازی میں تمام شرائط نکاح پوری ہوجاتی ہیں۔ ایسیں کوئی ہرج معلوم نہیں ہوتا۔ رضائے طرفین ہی ورثا او شاہد بھی عموماً موجود ہوتے ہیں وقت پر مہر ادا ہوجاتا ہے۔

ایک سود خور سے سود کی منا ہی پر اتفاقاً گفتگو شروع ہوگئی تو کہنے لگا نہ معلوم سود کن حالتوں میں اور کن وجوہات سے منع ہوا تھا ورنہ اسمیں کوئی جبر نہیں کوئی تشدد نہیں۔ کوئی ظلم نہیں۔ اپنی کمائی کی صورت اور دوسری کی حاجت برآری

ایک مولویصاحب سے مینے ذکر کیا کہ آپ مفتاح القرآن پڑھا کر قرآن مجید باترجمہ شروع کرادیں ابتدا چھوٹی عمر میں قرآن مجید بامعنے آجانا اور پھر اسکی ہمیشہ تلاوت ہونا اعلیٰ درجہ کی عبادت اور ہدایت ہے انہوں نے جواب دیا کہ جو رواج پہلے سے چلا آتا ہے وہی ٹھیک معلوم ہوتا ہے آخر سابقین نے سوچ سمجھکر یہہ رواج ڈالا ہوگا الغرض اس قسم کے ہزار در ہزار اٰفلبا [illegible] یاں ہیں جنہوں نے مسلمانوں کو اصلاح اور ترقی سے روک رکھا ہے اور قُلُوبُنَا غُلْفٌ ٢٢/٨٨ والا معاملہ ہوتا ہے۔ کیا ہی سچ ہے قُتِلَ الْخَرَّاصُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي غَمْرَةٍ سَاهُونَ ١١/٥١ اٹکل باز لوگ ہلاک ہوں جو غفلت میں بے خبر ہیں۔

نصیحت اور یاد دہانی مومنوں اور خداترسوں کے واسطے مفید مگر جہنمیوں کے واسطے غیر مؤثر ہوتی ہے پس سعید و شقی اور جنتی اور جہنمی کی یہی شناخت ہے کہ وہ نصیحت کو مانتا ہے یا نہیں۔ تذکیر سے عبرت زدہ ہوتا ہے یا نہیں اور ذکر الٰہی کو چاہتا ہے یا نہیں چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے فَذَكِّرْ إِن نَّفَعَتِ الذِّكْرَىٰ سَيَذَّكَّرُ مَن يَخْشَىٰ وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى الَّذِي يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرَىٰ ١١/٨٧ پس تو نصیحت کر جہانتک نصیحت مفید ہو جو خداترس ہے وہ نصیحت پذیر ہو جائیگا مگر وہ بدبخت گریز کریگا جو بڑی آگ میں داخل ہونیوالا ہے وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ ٥٥/٥١ اور تو نصیحت کر پس تحقیق مومنوں کو نصیحت سود مند ہوتی ہے اب ان آیات الٰہی کے مطابق اگر مسلمانوں کو جانچا جاوے کہ کسقدر بہشتی ہیں اور کسقدر دوزخی تو علی العموم یہی ثابت ہوگا کہ اپنی رسموں کی پابند واہیات قصوں کو پسند کرنیوالے ریاکار اور نفس پرست ہوگئے ہیں۔ تذکرہ قرآنی سے مؤثر ہونا تو درکنار سننا بھی پسند نہیں کرتے بلکہ اعراض کرتے ہیں جو سنتے بھی ہیں وہ عمل نہیں کرتے شاید ہی کوئی پانچ فی ہزار ایسے ہوں جو تذکرہ قرآنی سے محفوظ اور مستفید ہوسکیں اے مسلمانو! اپنی حالتوں میں غور کرو سمجھو اور اصلاح کی کوشش کرو۔ غفلت سے برباد ہوچکے اب کیا باقی ہے فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ ٥٩/٢

جب شامت عملی اور بدکاری انتہا درجہ کو پہنچ جاتی ہے تب سنت اللہ یہی ہے کہ رحمت اور ہدایت کے

سلسلے پیدا کئے اور اختلاف طبائع کی وجہ سے ہی جب عام طور پر پیش آیا کہ ظالموں کو کہا جاوے گا ہمیشہ کا عذاب چکھو کیا تمکو تمہارے عملوں کے سوائے کوئی اور بدلہ دیا جاتا ہے بعض طبیعتوں نے اس سے اطمینان نہ پایا اور سوال پیش کیا کہ کیا یہ بات ضرور ہونیوالی ہے اسلئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ پیغمبر ان کو سنادے کہ ہاں ایسا ضرور ہی ہوگا اور قسم ہے مجھکو میرے رب کی کہ یہ بات ضرور حق ہے

منزل ٣

أَلَآ إِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۗ أَلَآ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۵۵﴾

آگاہ ہو اللہ کے ہی واسطے ہے جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے آگاہ ہو کہ اللہ کا وعدہ حق ہے۔ مگر انمیں سے اکثر نہیں جانتے

هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۵۶﴾ يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُم مَّوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ

وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور اسی کیطرف تم لوٹائے جاؤگے۔ اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کیطرف سے نصیحت آگئی

سامان پیدا ہوا کرتے ہیں جنسے سعید لوگ از سر نو زندہ ہو جاتے مگر بدبخت لوگ سرکشی اور مخالفت کی وجہ سے اور زیادہ برباد ہو جاتے ہیں اسکی حقیقت بعینہ ایسی ہے جیسے کہ خشک موسم کے بعد جبکہ زمین مردہ ہو جاتی ہے۔ بارش ضرور آتی اور صحیح تخموں اور جڑوں کو نشو و نما دیکر سرسبز کر دیتی ہے مگر گلے ہوئے تخم اور جلدی گل سڑ جاتے ہیں۔

اب چونکہ غفلت کیوجہ سے قساوت قلبی اور بدکاری انتہا درجہ کو پہنچ گئی ہے اسلئے سنت اللہ کیمطابق رحمت و ہدایت کے سامان بھی پیدا ہوگئے ہیں جنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَن تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ مِن قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُونَ ۔ اعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۔ کیا مسلمانوں کیواسطے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ذکر خدا اور ذکر قرآن کیلئے ان کے دل گداز ہوں اور اُن لوگوں کیطرح نہو جاویں جنکو پہلے کتاب دی گئی تھی پھر اُنپر ایک مدت دراز گذر گئی اور ان کے دل سخت ہوگئے اور اکثر اُن میں سے فاسق ہیں لوگو! جانتے رہو کہ اللہ زمین کو اُسکے مرے پیچھے زندہ کیا کرتا ہے ہم نے اپنی آیتیں صاف صاف بیان کر دی ہیں تاکہ تم سمجھو۔

پس اے مسلمانو! تمام واہیات قصوں جھوٹی کہانیوں لغو قصاید۔ باطل غزلوں بیہودہ شاعری اور فضول عبارت آرائی کو چھوڑکر کلیتہً قرآن کیطرف جھک جاؤ اور اس حق کے ساتھ باطل کو مت ملاؤ مفتاح القرآن نے اسکا پڑھنا ایسا آسان کر دیا ہے کہ ایک دو مہینے کی معمولی محنت کے بعد باترجمہ بآسانی پڑھ سکتے ہو۔ پس اسکو خود پڑھو اور اپنے بچوں کو پڑھاؤ اس کے بعد قرآن مجید باترجمہ یاد کرو اور ہمیشہ بامعنی تلاوت کیا کرو۔ تفسیر القرآن بالقرآن اور تذکرۃ القرآن نے تمام مشکلوں اور ظلمتوں کو جو قرآن کے سمجھنے میں ڈالی گئی تھیں دور کر دیا ہے یہی ہدایت اور رحمت کے سامان ہیں جو رب العالمین نے انتہائے غفلت و سقاوت کے بعد پیدا کروئے ہیں جو سعید وہ ضرور مستفید ہونگے واہیات قصوں نے مسلمانوں کا مذاق ایسا بدل دیا کہ قرآن کے مطالب اور معانی سے مغایر اور مخالف ہوگیا اسی وجہ سے قرآن بےمعنی پڑھنے کا رواج ہوا۔ نمازیں بےمعنی پڑھی جاتی ہیں خطبہ بےمعنی طور پر سنائے جاتے ہیں کلمہ توحید و تسبیحات وغیرہ بےمعنی سکھائے جاتے ہیں یہی غفلت کے بڑے سبب ہیں پس اسکا علاج یہی ہے کہ مفتاح القرآن پڑھکر مسلمان قرآن بامعنے پڑھیں۔ نمازوں کا ترجمہ سیکھیں خطبے معنوں کے ساتھ سنائیں

اس آیت شریف میں ایک ایسے زمانہ کا ذکر ہے جس میں غفلت در زیادہ ہوکر مومنین کے دل سخت ہوکر فسق و فجور کا غلبہ ہو جاویگا اور اس بات کی سخت ضرورت ہوگی کہ ذکر خدا ذکر قرآن اور فیوض ہادی کیطرف ان کے دل جھک جائیں کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قران الفاظ کے مخاطب ہو نہیں سکتے کہ آنپر زمانہ دراز گذر جانے کیوجہ سے

وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۞ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ

جو سینوں میں ہے اُسکے واسطے شفا ہے۔ اور مومنوں کے واسطے ہدایت و رحمت ہے۔ کہہ اللہ کے فضل سے اور

بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۞ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ

اسی کی رحمت سے (ایسا ہوا) پس اگر وہ اس سے خوش ہوں تو وہ اُس تمام سے جو جمع کرتے ہیں بہتر ہے۔ کہہ کیا تم نے دیکھا کہ اللہ نے جو

اہل کتب کیطرح دل سخت ہوگئے اور اکثر اُن میں فاسق و فاجر ہیں اُنکی شان تو یہ تھی رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ اولٰئک هم المؤمنین حقا لهم مغفرة ورزق کریم اعظم درجة عند الله واولٰئک هم الفائزون۔ حدیث میں بھی ان اصحابی کالنجوم منہ تو آنحضرت تعلیم آسمانی پاتے ہوئے زمانہ دراز گذرا تھا نہ اُنکے دل سخت ہوئے تھے نہ اُن میں سے اکثر فاسق و نافرمان تھے پس صاف ظاہر ہے کہ یہ آیت کسی آئندہ زمانہ کی نسبت پیشگوئی ہے جب کہ ہنوز بر زمانہ دراز گذر جانے کی وجہ سے قرآن مجید سے غفلت ہو جاویگی اور غفلت قرآنی کے نتیجہ میں قساوت قلبی پیدا ہو کر اکثر لوگ فاسق و فاجر بنجائینگے اب رہا یہ سوال کہ وہ زمانہ کب آویگا اُسوقت خدا کی طرف سے کیا نازل ہوگا جو وما نزل من الحق کا مصداق بنے اسکا جواب تمثیلی طور پر اس آیت میں موجود ہے جسطرح پہلے اہل تورات ایک زمانہ دراز جانے کی وجہ سے قسی القلب اور فاسق ہوگئے تھے اور تجدید دین کے لیئے ایک مصلح یعنے مسیح رسول اللہ آئے تھے اُسطرح اہل اسلام نواسی قدر زمانہ گذرنے کے بعد تم میں اکثر لوگ قسی القلب اور فاسق ہو جائینگے پھر ایک مصلح و مجدد یعنے مسیح موعود نزول کرے گا اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس آیت میں من الذین اوتوا الکتٰب سے مراد اہل تورات ہی کیوں لی گئی ان میں تو اہل انجیل بھی شامل پائے جاتے ہیں تو اُسکا جواب اسی آیت میں موجود ہے کہ یہاں وہ اہل کتاب مراد ہیں جو زمانہ دراز گذر جانے کے بعد قسی القلب اور فاسق ہوگئے تھے سو یہ بات یہود پر ہی صادق آتی ہے نہ کہ نصاریٰ پر کیونکہ نصاریٰ میں تو قلیل مدت گذر جانے کے بعد ہی انجیل دنیا سے غائب ہو کر انسان پرستی اور تثلیث شرک آ داخل ہوا تھا مسلمانوں میں اس قسم کا شرک تو کبھی نہیں آسکتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی اور انسان کو خدا یا خدا کا فرزند یا شریک قرار دے سکیں کیونکہ لا اله الا الله محمد رسول الله واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له واشهد ان محمدا عبده ورسوله کے کلمات نے اسکا قطعی انتظام ہمیشہ کیواسطے فرما دیا ہے۔ پانچوں وقت اذان میں اور تکبیرات میں اور متفرق موقعات میں یہی مضمون ہر مسلمان کو سنا دیا جاتا ہے اور دل پر بٹھایا جاتا ہے تمام قرآن مجید میں اسکا بیان اور تصریح ہے پھر جب سید المرسلین سرور کائنات رحمۃ للعالمین بھی اللہ کا عبد اور رسول ہووے تو دوسرا انسان یا کوئی اور مخلوق کیسے خدا کا شریک قرار دیا جاسکتا ہے الغرض نصاریٰ جیسا شرک تو یہاں کسی کلمہ گو کے قیاس و گمان میں نہیں آسکتا چہ جائیکہ اُسکا عام غلبہ اور قرار ہو جاوے ہاں قرآن مجید کا پڑھنا غفلت اور متروک ہوکر مسلمان کثرت سے قسی القلب اور نافرمان ضرور ہوگئے ہیں جیسا کہ تھوڑا نمونہ از خروار یہاں ہم نے متفرق مقامات اور نیز اسی مضمون میں بیان کر چکے ہیں یہ بھی فساد یہود میں ہوا تھا جیسا کہ ایک دو آیت میں اسکی تفصیل ہے ان الذین حملوا التورٰىة ثم لم یحملوها کمثل الحمار یحمل اسفارا۔ احادیث صحیحہ میں بھی یہی مضمون بتکرار بتفصیل درج ہے کہ ایک زمانہ میں علم قرآن دنیا سے مفقود ہو جاویگا علماء ایسے ہو جاویں گے

مِنْ رِزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِنْهُ حَرَامًا وَحَلٰلًا قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ

رزق تمہارے واسطے اُتارا ہے تم نے اُس میں سے کچھ حرام کچھ حلال کر لیا ہے۔ کہہ کیا اللہ نے تمکو اسکی اجازت دی ہے یا اللہ پر تم افترا کرتے ہو

وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ

اور جو لوگ اللہ پر افترا باندھتے ہیں انکا ظن یوم قیامت کی نسبت کیا ہے اللہ تو لوگوں پر بڑا فضل کرنیوالا ہے

مشابہ و شریر ترین مخلوقات ہو جائینگے تاریخی طور پر یہہ بات مسلمہ یہود و نصارا و مسلمانان ہے کہ موسیٰ کے بعد چودھویں
صدی میں مبعوث ہوئے تھے اسلئے اس آیت میں جو ماذا بعد الحق فرمایا گیا ہے اُسکا ظہور بھی مثیل موسیٰ یعنے خاتم النبیین
[illegible] اور چودھویں صدی میں مثیل عیسیٰ کی صورت میں ہونا چاہیئے سو ہو چکا یہ
مثیل مسیح ہیں عین چودھویں صدی ہجری کے سر پر اور عین ایسے وقت میں جبکہ مسلمانوں میں قساوت قلبی اور فسق و فجور انتہا
درجہ کو پہنچ چکی تھی ظاہر و نمایاں ہو گئے ہیں جسطرح مسیح کا بڑا کام تورات کو قایم کرنا اور خاتم النبیین سرور عالم اور روح حق
کی بشارت دینا تھا اسی طرح اس مثیل مسیح کا بڑا کام یہہ ہے کہ دین یعنی قرآن مجید کو قایم کرے اور ایک بڑے
طلسم باطل کو جو صلیب پرستی کی شکل میں تعلیمات قرآنی کے خلاف دنیا میں قایم ہوا ہے توڑے اور پاش پاش کرے
جیساکہ مسیح ایک اہل کتاب سلطنت کی ماتحت دلیل براہین کے ساتھ اپنی تعلیم پھیلائی تھی اسیطرح یہہ مثیل مسیح بھی لائل
و براہین کے ساتھ تثلیث و کفارہ کے بت کو جو صلیب کے باعث ہے شکستہ کر ڈالی چنانچہ اس مسیح نے ثابت کر دیا کہ مسیح مصلوب
نہیں ہوئے بلکہ صلیب سے زندہ اُتارے گئے اور پھر یہود سے نکلکر ملک شام سے ہجرت کر گئے ایران افغانستان
ہندوستان ہو کر پھرتے ہوئے کشمیر میں پہنچے جہاں اُن کی کھوئی ہوئی بھیڑیں موجود تھیں یعنی دس اسرئیل
جو بخت نصر کے ظلموں سے ملک بدر ہو کر چلے آئے تھے میں یکسر الصلیب و یقتل الخنزیر کی پیشگوئی کے
مطابق اس مثیل نے عین وقت پر صلیب کو توڑا اور سور کو قتل کیا مگر غفلت ایک ایسا شیطان ہے کہ اُسنے ایک طرف مسلمانوں
کو قرآن مجید سے متنفر اور لاپرواہ اور مسیح وقت کا دشمن بنا دیا ہے اور طرح طرح کے افترائی قصوں اور ڈھکوسلوں کے دلدل میں
دھنسا رکھا ہے اور عیسائیوں کو مردہ پرستی کے اندھیر میں اندھا بنا رکھا ہے اس مسیح کے وقت میں مفتاح القرآن جیسی
عجیب و غریب کتاب صرف و نحو عربی میں شائع ہوئی جسنے ثابت کر دیا اور کر دکھا دیا کہ قرآن مجید بامعنی پڑھنا تمام مسلمانوں
کے واسطے اپنی مادری زبان سے بھی آسان تر ہے اسکے عہد میں اور اسی کے انفاس مبارکہ کی طفیل سے تفسیر القرآن
بالقرآن کا سلسلہ شروع ہوا جسکے لئے یہہ پہلا نمونہ ہے پھر بھی امام الوقت اور قرآن کو نہ ماننا یا اُن سے لاپرواہ
یا متنفر یا متکبر رہنا سخت نادانی اور بدقسمتی ہے یہہ پیشگوئی سوال کی صورت میں شروع ہوئی ہے کہ کیا ابھی مومنوں کیلئے
وقت نہیں آیا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ وقت آجائیگا قساوت قلبی و فسق و فجور انتہا درجہ کو پہنچ جائینگے نزول مسیح
سے نشانات و انعامات بھی ہونگے مگر مسلمان لاپرواہ بدمست اور غافل بنے رہیں گے نہ تو قرآن سے اُن کے دل گداز ہونگے اور
اُن نشانات و انعامات سے جو مسیح الوقت پر لگاتار نازل ہوتے رہینگے چنانچہ ہو بہو اس پیشگوئی کے مطابق ہو رہا ہے اس سلسلہ
تمثیلی کی طرف آیت ذیل اشارہ کرتی ہے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ
مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ

عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ ۝ وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ وَمَا تَتْلُوا مِنْهُ مِنْ

پر لوگوں کے اکثر شکر نہیں کرتے اور تو خواہ کسی حال میں ہو خواہ قرآن میں سے کچھ پڑھتا ہو

قُرْآنٍ وَلَا تَعْمَلُونَ مِنْ عَمَلٍ إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُودًا إِذْ تُفِيضُونَ فِيهِ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ

خواہ کوئی عمل کرتا ہو ہم ہر عمل تمہارے گواہ ہیں ۵ جب تم اس میں مشغول ہوتے ہو تیرے

رَبِّكَ مِنْ مِثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَلَا أَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَا أَكْبَرَ

رب سے کوئی ذرہ زمین میں چھپا نہیں نہ آسمان میں اور نہ کوئی اس سے چھوٹی ہے نہ بڑی مگر سب کھلی ہوئی کتاب

وَفَرِيقًا تَقْتُلُونَ ۸۷ چونکہ ہر ایک واقعہ گذشتہ جسکا بیان قرآن مجید میں ہے ہمیشہ کے واسطے ایک صداقت ہے اور آئندہ حالات کا تمثیلی بیان ہے اسی طرح اس قصہ میں تمثیلی طور پر پیشگوئی تھی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا کہ مثیل موسے ہیں اور انبیاء بنی اسرائیل کا خاتمہ مسیح پر ہوا تھا اسیطرح جیسے مثیل موسیٰ یعنے خاتم النبیین کے سلسلہ میں مثیل مسیح پر ہوگا جو مسیح موعود ہی ہے جیسا کہ حدیث میں ہے لا مهدی الا عیسیٰ پس اس مثیلی پیشگوئی کے مطابق مہدی موعود آخر الزمان تو آجائیگے مگر سامانوں کا حال ہو دیکھ طرح یہ ہے انکا حال جاء کم رسول بما لا تھوی انفسکم فریقا کذبتم وفریقا تقتلون ۸۷ یعنے جب تمہارے پاس خدا کا فرستادہ ایسی باتیں لیکر آیا جو تمہارے نفسوں کے موافق نہ تھیں تو ایک فریق کو تم نے جھٹلایا اور ایک فریق کو قتل میں ساعی ہوئے چنانچہ مسیح کی موت اور اسکا دوبارہ معمولی صورت میں ایک امام کیطرح امت محمدی میں ظاہر ہو انکی سنتوں کے خلاف واقعہ ہوا اسی وجہ سے اسکی تکذیب کی اور قتل کے درپے ہیں مگر جبکہ تمام انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ نے قتل سے محفوظ رکھا اسیطرح المسیح اور امام آخر الزمان کو بھی محفوظ رکھیگا جبکہ وہ وعدہ دیا جا چکا ہے یعصمک اللہ ولو بعد یعصمک من الناس قرآن مجید میں جابجا تکذیب کا ذکر صیغہ ماضی میں ہے مگر قتل کا ذکر صیغہ مضارع میں جیسا کہ اس آیت میں [illegible] ساتھ کذبتم وفریقا تقتلون ۸۷ جس سے ظاہر ہے کہ وہ تکذیب کا در ہوئے مگر قتل پر قادر ہو سکے اور ارادے ہی ارادے کرتے رہے غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۷ جو سورہ الحمد کی آخری آیت ہے جو ہر ایک رکعت میں پڑھی جاتی ہے اسکا دائمی تکرار ثابت کرتا ہے کہ آخری زمانہ میں مسلمانوں کا ایک فرقہ مغضوب علیہم اور ضال ضرور ہوگا ورنہ سورۃ فاتحہ جیسی چھوٹی سی صورت میں جو کمال اختصار کے ساتھ ام الکتاب ہے ایسی بات کا ذکر کرنا امر فضول و بے محل ٹھہر جاتا جو کبھی واقعی طور پر ظہور میں نہ آتی

سے ۵ یہ ایک پیشگوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے منافقین و مخالفین کے تمام منصوبہ جاننا ہے ان تمام کے گزند سے اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو اور انکے ازواج کو بچائیگا خواہ وہ کسی حال میں ہوں اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور نصرت انکے شامل حال رہے گی ایک اور آیت میں ہے وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ - اللہ تجھکو لوگوں کے ہاتھوں سے بچائیگا یہ ایک نہایت ہی عظیم الشان پیشگوئی تھی تمام عرب مخالفین سے [illegible] مکی زندگی میں کوئی بڑی جماعت آپکے ساتھ نہ تھی جو کثیر التعداد مخالفوں سے آپکی حفاظت کر سکتی مگر عمر بھر آپ محفوظ و صحیح سلامت رہے حضرت عمرؓ کا زمانہ بڑے رعب اور سطوت کا تھا مگر مقتول ہو کر شہید ہوئے حضرت عثمانؓ ذی النورین باوجود سطوت خلافت کے ہاتھوں سے شہید ہوئے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنکی مخالفت میں تمام عرب آگ بگولا ہو رہا تھا خود بھی محفوظ رہے اور آپکی ازواج مطہرات بھی [?]

اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ﴿٦١﴾ اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿٦٢﴾

میں ہے آگاہ ہو جو اللہ کے ولی ہیں اون پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ گذشتہ باتوں پر غمناک ہوتے ہیں

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا یَتَّقُوْنَ ﴿٦٣﴾ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَةِ لَا تَبْدِیْلَ

جو اللہ کے ماننے اور متقی بنتے ہیں اُن کے واسطے اس دنیا میں بھی بشارتیں ہیں اور آخرت میں بھی اللہ کے

لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿٦٤﴾ وَ لَا یَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا

کلموں کے واسطے تبدیلی نہیں یہ وہی بڑی کامیابی ہے تجھکو اُن کی باتیں غمناک نہ کریں تمام عزت تو اللہ کے

هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿٦٥﴾ اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ وَ مَا یَتَّبِعُ الَّذِیْنَ

واسطے ہے وہ سننے والا جاننے والا ہے۔ آگاہ ہو کہ جو کوئی آسمانوں میں ہیں اور زمین میں ہیں سب اللہ کے واسطے ہے اور جو لوگ اللہ کے

یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ اِنْ هُمْ اِلَّا یَخْرُصُوْنَ ﴿٦٦﴾

سوا شریکوں کو پکارتے ہیں وہ کس چیز کی پیروی نہیں کرتے مگر ظن کی اور وہ محض اٹکلوں پر چلتے ہیں۔

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ وَ النَّهَارَ مُبْصِرًا اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ ﴿٦٧﴾

خدا وہ ہے جس نے تمہارے واسطے رات کو بنایا کہ اسمیں آرام کرو اور دن کو کہ اس میں دیکھ کر کام کرو تحقیق اسمیں ان لوگوں کیلئے نشانیاں ہیں

نہ آتا پھر متبع الوقوع ماننے کی نسبت۔ ایک نماز کو۔ ایک کہتے ہیں بھی دعا کرنا کہ ای خدا تو ہمکو مغضوب اور ضال ہونے سے بچا کر اگر لغو ٹھہر جاتا اگر غفلت ایک ایسا اندھیرا ہے کہ اپنے تمام عقلیں خراب کردیں نہ خدا کا خوف نہ مخالفت امام و تکذیب کی پرواہ۔ صلیب پرستی کی کثرت سے سچ نہ امام الوقت او۔ آیات الٰہی کی قدر کہلانے کو تو مومن ہیں مگر قساوت قلبی اور فسق و فجور کا کچھ انتہا نہیں ادب اللہ نومنون وبایتہ بجحد۔ مسیح موعود کی نسبت بشارات اور دلایل کی تفصیل کیلئے دیکھو ؁ کا حاشیہ

انسان کی ننگ و ناموس ہوتی ہیں اسلیے اللہ تعالیٰ نے آپ کی حفاظت کی ساتھ انکی حفاظت کا وعدہ فرمادیا جیسا کہ آیت سے ظاہر ہے کہ مَا تَكُوْنُ اور مَا تَتْلُوْا صیغہ مفرد تھے پھر مَا تَعْمَلُوْنَ و عَلَیْكُمْ شُهُوْدًا میں ضمایر جمع آگئے جس سے صاف ظاہر ہو کہ ازواج مطہرات شامل کر لی گئی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عمل بھی اس بات کا شاہد ہے کہ آپ ازواج کو ساتھ رکھا کرتے تھے صدیق بھی جو اپنے نبی متبوع کے رنگ میں کامل طور پر رنگین اور ثابت قدمی و وفاداری میں سب سے بڑھکر ہوتا ہے محفوظ رہا رضی اللہ تعالیٰ حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیو اسطے پہرا رہا کرتا تھا جب آیت واللّٰہ یعصمک من الناس آئی آپنے اسی وقت سے پہرہ موقوف کردیا اور فرمایا کہ اب پہرہ کی حاجت نہیں رہی۔ (ترمذی دوم جلد)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ ابوجہل نے کہا کہ اگر میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھوں گا کہ اپنا منہ خاک پر رکھتے ہیں تو قسم ہے لات عزیٰ کی میں انکی گردن کو کچل ڈالونگا پھر ایک مرتبہ آپ نماز پڑھ رہے تھے ابوجہل اس نیت سے آپکی طرف چلا کہ بے ادبی کرے یکایک الٹے پاؤں پھرا اور ہاتھوں سے کسی چیز کو روکتا تھا۔ لوگوں نے پوچھا کہ تجھکو کیا ہوا کہنے لگا کہ زمین سے آسمان تک آگ اور کچھ پر بر چمکتے ہوئے تھے رسول اللہ م نے فرمایا کہ اگر میرے قریب آتا تو فرشتے اسکو ریزہ ریزہ کر ڈالتے۔ ١٢ (مشکوٰۃ المصابیح)

سلہ جو اسمیہ میں استمرار و دوام پایا جاتا ہے اسلیے جملہ اسمیہ فرمایا۔

قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ الْغَنِيُّ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ اِنْ

انہوں نے کہا کہ اللہ نے بیٹا بنا لیا وہ سے پاک ہے وہ غنی ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے اسیکا ہے کیا

عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ بِهٰذَا ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٨﴾ قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ

تمہارے پاس اسکی کوئی دلیل ہے یا اللہ پر وہ باتیں بناتے ہو جو تم جانتے نہیں ہو۔ کہدے کہ جو لوگ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں

لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿٦٩﴾ مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿٧٠﴾

فلاح نہیں پاتے۔ (یہاں) دنیا کا سے آرام و آسایش ہے پھر ہماری طرف انکی بازگشت ہوگی اور ہم انکو ان کے کفر کے سبب سخت عذاب چکھائینگے

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ ۘ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَّقَامِيْ وَتَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى

انکو نوح کی خبر پڑھکر سنا جب اُسنے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم اگر تم پر میرا مقام اور میرا اللہ کی آیات سے تذکرہ کرنا گران ہے

اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿٧١﴾

(تو ہو) میں نے تو اللہ پر بھروسہ کر لیا ہے پس تم بات کو اور اپنے شریکوں کو اکٹھا کرو پھر تمہاری بات تم پر شبہہ و تردد کا موجب نہو پھر تم مجھ پر (اجرا کرو)

فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۙ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٧٢﴾

پس اگر تم پھر جاؤ (تو پھرو) میں تو تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا میرا اجر تو اللہ پر ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ فرمانبرداروں میں سے ہو جاؤں

فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَجَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓئِفَ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ

پر انہوں نے اُسکی تکذیب کی پس اُسکو اور اُسکے ساتھیوں کو کشتی میں (بٹھاکر) نجات دی اور انکو خلیفہ بنا دیا اور جنہوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿٧٣﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ ۢ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا

کی تھی انہیں غرق کر دیا پس دیکھو کہ جو لوگ ڈرائے گئے انکا انجام کیا ہوا۔ پھر ہمنے اسکے بعد رسول انہیں کی قوموں کیطرف بھیجے وہ اُن کے پاس معجزے لیکر

كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿٧٤﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ ۢ بَعْدِهِمْ

مگر چونکہ پہلے انکو جھٹلا چکے تھے اسلئے اُن سے نہو سکا کہ ایمان لانے اسیطرح ہم حد سے گذر جانیوالوں کے دلوں پر مہر لگا دیا کرتے ہیں۔ پھر ہمنے انکے بعد

مُّوْسٰى وَهٰرُوْنَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۠ئِهٖ بِاٰيٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿٧٥﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا اِنَّ

موسیٰ اور ہارون کو اپنی آیتوں کے ساتھ فرعون اور اسکے سرداروں کیطرف بھیجا پس انہوں نے تکبر کیا اور سرکش قوم بنے رہے پس جب انکے پاس ہماری طرف

سلہ خدا کی شان ان باتوں سے نہایت ہی بعید ہے اور وہ سراسر پاک ہے کہ اُس کیواسطے بیٹا تجویز کیا جائے کیا
یہہ بھی کوئی دلیل ہے کہ جب نبیوں سے دنیا پاک نہوئی تو اللہ تعالے خود مریم علیہا السلام کے پیٹ سے پیدا ہوکر
انسانی شکل میں آکر دنیا کو پاک کرے اور پھر بھی کامیاب نہو نعوذ باللہ منہا خدا کو بھی روپ بدلنے اور فریب کرنیکی کیا ضرورت
ہے عیسائیوں کے عقیدہ کے مطابق بیٹے میں رحم ہے عدالت نہیں۔ خدا میں عدالت ہے۔ معہ مہر
سبحان اللہ یعنے اللہ تعالے پاک اور بے عیب ہے

سلہ یہہ نصاریٰ کی نسبت پیشگوئی ہے کہ دنیا میں تو وہ دولتمند ہو جائیں گے مگر دین سے بے بہرہ رہینگے جو
مسیح کو خدا اور خدا کا فرزند مانتے ہیں۔

سلہ اظہار بہر دینا۔ لا ہوہ لوگ جنکا رعب بیچ دل بھر جائے۔ امر۔ احکام۔ درباری۔

إن هذا لسحر مبين ﴿٧٦﴾ قال موسى أتقولون للحق لما جاءكم أسحر هذا ولا يفلح الساحرون ﴿٧٧﴾ قالوا أجئتنا لتلفتنا

جو اگر نیوالا جادو ہے۔ موسیٰ نے کہا کیا تم حق کی نسبت جب وہ تمہارے پاس آیا یہ کہتے ہو کیا یہ سحر ہے اور جادوگر فلاح نہیں پاتے۔ انہوں نے کہا

عما وجدنا عليه آباءنا وتكون لكما الكبرياء في الأرض وما نحن لكما بمؤمنين ﴿٧٨﴾ وقال فرعون ائتوني بكل ساحر

کیا تو اسواسطے آیا ہے کہ ہمکو اُس (دین) سے پھیر دے جسپر ہم نے اپنے آبا اجداد کو پایا اور تمہارا دونوں کا زمین میں بڑائی ہو۔ اور فرعون نے کہا میرے پاس

عليم ﴿٧٩﴾ فلما جاء السحرة قال لهم موسى ألقوا ما أنتم ملقون ﴿٨٠﴾ فلما ألقوا قال موسى

تمام واقف کار جادوگروں کو بلاؤ۔ پس جب جادوگر آئے تو موسیٰ نے ان سے کہا کہ ڈالو جو تم ڈالنا چاہتے ہو۔ پس جب ... ڈالچکے تو موسیٰ

ما جئتم به السحر إن الله سيبطله إن الله لا يصلح عمل المفسدين ﴿٨١﴾ ويحق الله الحق بكلماته

نے کہا جو تم لائے ہو یہ جادو ہے اللہ اُسکو ضرور باطل کریگا کیونکہ اللہ فسادیوں کے عملونکو درست کرتا۔ اور اللہ اپنے کلموں سے حق کو حق ثابت

ولو كره المجرمون ﴿٨٢﴾ فما آمن لموسى إلا ذرية من قومه على خوف من فرعون وملئهم

کر دکھاتا ہے خواہ سرکشوں کو کیسا ہی گراں معلوم ہو۔ پس موسیٰ پر سوائے اُسکی قوم کے نوجوانوں کے کوئی ایمان نہ لایا اور فرعون اور اُسکے سرداروں

أن يفتنهم وإن فرعون لعال في الأرض وإنه لمن المسرفين ﴿٨٣﴾ وقال موسى يا قوم إن كنتم آمنتم

سے ڈرتے تھے کہ وہ انکو مصیبت میں ڈالدینگے کیونکہ فرعون زمین میں بڑا جابر تھا اور زیادتی کرنیوالوں میں سے تھا۔ اور موسیٰ نے کہا اے میری قوم اگر اللہ کو مانتے ہو

بالله فعليه توكلوا إن كنتم مسلمين ﴿٨٤﴾ فقالوا على الله توكلنا ربنا لا تجعلنا فتنة للقوم

تو اسی پر توکل کرو جب تم مسلمان ہو۔ پس انہوں نے کہا کہ ہم نے اللہ پر توکل کیا اے ہمارے رب تو ہمکو ظالم قوم کیواسطے موجب

الظالمين ﴿٨٥﴾ ونجنا برحمتك من القوم الكافرين ﴿٨٦﴾ وأوحينا إلى موسى وأخيه أن تبوآ

امتحان مت بنا اور ہمکو اپنی رحمت سے نجات دے اور ہم نے موسیٰ اور اُسکے بھائی کیطرف وحی بھیجی کہ اپنی قوم کیواسطے

لقومكما بمصر بيوتا واجعلوا بيوتكم قبلة وأقيموا الصلاة وبشر المؤمنين ﴿٨٧﴾

مصر میں گھر بناؤ اور اپنے گھروں کو قبلہ بناؤ[1] اور نمازیں قائم کرو اور مومنوں کو بشارت دو

وقال موسى ربنا إنك آتيت فرعون وملأه زينة وأموالا في الحياة الدنيا ربنا

اور موسیٰ نے کہا اے ہمارے رب تو نے فرعون اور اُسکے سرداروں کو دنیاوی زندگی میں آرائش اور مال عطا کئے ہیں اے ہمارے رب

[1] یعنے اپنے گھروں میں نماز کی جگہہ بناؤ کیونکہ عام جگہوں میں نمازیں ادا کرنے میں فرعون کا خوف ہے۔ دوسرے یہہ بھی معنے ہو سکتے ہیں کہ اپنے گھروں کو آمنے سامنے بناؤ تیسرے یہہ معنی ہو سکتے ہیں کہ اپنے اپنے گھروں میں قربانی کیا کرو کیونکہ قبلہ یہود وہ جگہہ تھی جہاں وہ قربانی کرتے تھے چنانچہ خروج میں ہے کہ اس مہینے کے دسویں دن ہر ایک مرد اپنے گھر باپ دادوں کے گھرانے کے مطابق ایک برہ گھر پیچھے اپنے لئے اور شام کو ذبح کر دے پھر خروج ۱۲ میں ہے اور یہہ رسم گھر کے اندر ہی ادا ہوتی تھی یہہ معنی ہو سکتے ہیں کہ امن کے واسطے اپنے گھر علیحدہ بناؤ کیونکہ قبلہ جائے امن ہوتا ہے جیسا کہ خروج میں لکھا ہے کہ قربانیاں کر کے ہاتھ کا چھاپا چوکھٹ پر لگا دو اسکا نتیجہ یہہ ہوگا کہ میں ایک وبا بھیجوں گا کہ سارے مصریوں کے پلوٹھے مر جاوینگے جب چھاپا لگا ہوا ہوگا اُس گھر پر امن رہیگا۔

لِيُضِلُّوا عَنْ سَبِيلِكَ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَىٰ أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّىٰ

کہ وہ تیرے رستے سے گمراہ ہو جائیں اے ہمارے رب تو اُن کے مالوں پر جھاڑو پھیر دے اور اُن کے دلوں کو سخت کر دے۔ پس وہ ایمان نہ لاویں جبتک

يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿٨٨﴾ قَالَ قَدْ أُجِيبَتْ دَعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيمَا وَلَا تَتَّبِعَانِّ سَبِيلَ الَّذِينَ لَا

دردناک عذاب نہ دیکھ لیں۔ فرمایا کہ تم دونوں کی دعا قبول کی گئی۔ پس دونوں قایم رہو اور اُن لوگوں کے رستے کی پیروی مت کرو

يَعْلَمُونَ ﴿٨٩﴾ وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ بَغْيًا وَعَدْوًا حَتَّىٰ

جو علم نہیں رکھتے۔ اور ہمنے بنی اسرائیل کو دریا پار کیا پھر اُن کے پیچھے پیچھے فرعون اور اُسکا لشکر سرکشی اور ضد میں پیرا ہوا آیا یہانتک

إِذَا أَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ آمَنتُ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا الَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَأَنَا مِنَ

کہ جب وہ غرق ہونے لگا [a] بولا میں ایمان لایا کہ کوئی معبود و مطلوب نہیں مگر وہی جسپر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں

الْمُسْلِمِينَ ﴿٩٠﴾ آلْآنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنتَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ ﴿٩١﴾ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ

مسلمانوں میں سے ہوں کیا اب اور پہلے تو نافرمان رہا اور فسادیوں میں سے تھا۔ پس ہم آج تیرے بدن کو نجات دیگے

لِتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ آيَةً وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ آيَاتِنَا لَغَافِلُونَ ﴿٩٢﴾ وَلَقَدْ بَوَّأْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ

[b] تاکہ تیرے بعد والوں کے لئے نشان رہے۔ اور بتحقیق اکثر لوگ ہماری نشانیوں سے غافل ہیں۔ اور ہمنے بنی اسرائیل کو بڑے آرام کی جگہ میں

مُبَوَّأَ صِدْقٍ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ فَمَا اخْتَلَفُوا حَتَّىٰ جَاءَهُمُ الْعِلْمُ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ

ٹھکانا دیا اور پاکیزہ چیزیں عطا کیں۔ پس انہوں نے اختلاف نہ کیا یہانتک کہ انہیں عالم ہو گیا تیرا رب قیامت کے دن اُنکے درمیان

يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿٩٣﴾ فَإِن كُنتَ فِي شَكٍّ مِّمَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ فَاسْأَلِ الَّذِينَ يَقْرَءُونَ

اُن باتوں میں جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں فیصلہ کرے گا۔ پس جو ہمنے تیری طرف اُتارا ہے اگر تجھکو اُس میں کچھ شک ہو تو پس اُن لوگوں سے پوچھ

الْكِتَابَ مِن قَبْلِكَ لَقَدْ جَاءَكَ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿٩٤﴾ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ

دیکھ جو تجھسے پہلے تورات پڑھتے ہیں بتحقیق تیری پاس تیرے رب کیطرف سے حق آگیا ہے پس تو شک کرنیوالوں میں سے نہیں ہوگا۔ اور نہ اُن لوگوں میں سے

الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ فَتَكُونَ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿٩٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٩٦﴾

ہوگا جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور برباد ہوگئے۔ جن لوگوں پر تیرے رب کا کلام حق ثابت ہو چکا وہ تو نہیں مانینگے

وَلَوْ جَاءَتْهُمْ كُلُّ آيَةٍ حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿٩٧﴾ فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ آمَنَتْ فَنَفَعَهَا إِيمَانُهَا

خواہ اُن کے پاس ساری نشان آجائیں یہانتک کہ وہ دردناک عذاب دیکھ لیں۔ پس ایسی بستی کیوں نہ ہوئی کہ ایمان لاوے اور اُسکا ایمان نفع دے

إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ لَمَّا آمَنُوا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

ہاں قوم یونس کی بستی ایسی تھی جب ایمان لائے ہمنے اُنپر سے دنیاوی زندگی میں رسوائی کا عذاب دور کردیا

[a] بخاری شریف میں ابن عباسؓ سے آیا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے یہود یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے اُنہوں نے کہا یہ وہ دن ہے کہ اُسدن موسےٰ فرعون پر غالب ہوئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب کو فرمایا کہ تم موسیٰ کے ساتھ ہوئی کی نسبت زیادہ حقدار ہو اسدن روزہ رکھو۔ [b] یہ پیشگوئی اسطرح پوری کہ زمانہ حال میں فرعون کی نعش دستیاب ہوئی جو مصر کے عجائب خانہ میں رکھی گئی ہے دیکھو اکتشاف عالم۔

وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۹۸﴾ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِى الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ۭ اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ

اور ایک وقت تک اُن کو رسا ہا بسایا - اور اگر تیرا رب چاہتا تو زمین میں جسقدر رہیں سب کے سب ایمان لے آتے پس کیا تو لوگوں کو

النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۹۹﴾ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ

مجبور کریگا یہاں تک کہ وہ مومن ہو جائیں (نہیں ہرگز نہیں) کسی نفس سے یہ نہیں ہو سکتا کہ اللہ کے اذن کو بغیر ایمان لائے اور اللہ

عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَا تُغْنِى الْاٰيٰتُ وَ

لوگوں پر ڈالتا ہے جو عقل کو کام میں نہیں لاتے - کہدے آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اُسکی طرف نظر غور سے تو دیکھو مگر جو لوگ مانتے نہیں اُنکو ہماری

النُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ فَهَلْ يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ قُلْ

آیتیں اور ڈراوے کچھ فایدہ نہیں دیتے - پس کیا وہ ویسے ہی دنوں کا انتظار کرتے ہیں جو اُن سے پہلو پیرا آئے کہدے کہ

فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّىْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ ثُمَّ نُنَجِّىْ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ

اچھا انتظار کرو اور میں تمہارے ساتھ انتظار کرنیوالوں میں ہوں پھر (جب وہ بربادی کردن آئیں گے) تو ہم اپنے رسولوں کو اور اُنکو جو اُنکے ساتھ ایمان

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِىْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِىْ فَلَآ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

لا نجات دیتے ہیں ہمپر حق ہے کہ ہم مومنوں کو نجات دیں - اُن سے کہدے لوگو اگر تم میرے دین کی بابت شک میں ہو (تو رہو) میں تو اللہ کو چھوڑ کر

وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِىْ يَتَوَفّٰىكُمْ ۚ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ

اُسی کی عبادت کرونگا جو تمکو وفات دیتا ہے اور مجھکو حکم دیا گیا ہے کہ میں مومنوں میں سے ہو جاؤں اور یہ کہ اپنی توجہ دین کی طرف

حَنِيْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۵﴾ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ

اخلاص کے ساتھ قایم کر اور مشرکوں میں مت ہو - اور اللہ کے سوا اور کسی سے دعا مت کر جو نہ تجھکو نفع دے سکتا ہے نہ نقصان

فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ

اور اگر تو نے ایسا کیا تو تو اُسی وقت ظالموں میں ہو جائیگا - اور اگر اللہ تجھکو نقصان پہونچائے تو کوئی اور اسکے سوا دور کرنیوالا نہیں - اور اگر تجھکو بھلائی

فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ۭ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۰۷﴾ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ

پہنچانا چاہے تو اُسکے فضل کو کوئی رد کرنے والا نہیں - وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے پہنچاتا ہے اور وہ غفور و رحیم ہے - کہدے لوگو تمہارے پاس

الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِىْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ

تمہارے رب کیطرف سے حق آ گیا ہے پس جسنے ہدایت پائی اُس نے اپنے نفس کیواسطے ہدایت پائی اور جو گمراہ رہا اُسکا وبال بھی اُسی پر ہے اور میں تمہارا

بِوَكِيْلٍ ﴿۱۰۸﴾ وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾

ذمہ دار نہیں ہوں اور جو تجھپر وحی کیا گیا ہے اسکی پیروی کر اور صبر کر یہانتک کہ اللہ فیصلہ کرے اور وہ بہتر فیصلہ کرنے والا ہے -

ع ۱۵ — منزل ۳ — ع ۱۶

ف یعنے قبل از وقت وہ ہلاک نہ ہوئے بلکہ ایک مدت اُن کو دنیا میں بسنے بسنے دیا - قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہوتا ہے کہ تین قسم کے لوگوں کی عمریں زیادہ کیجاتی ہیں اوّل مفید خلایق کام کرنے والوں کی جیسا کہ آیت ذیل میں ہے واما ما ينفع الناس فيمكث في الارض ۱۳ دوسرے صدقات دینے والوں کی جیسا کہ آیت ذیل میں ہے يمحق الله الربوٰا ويربي الصدقات ۳ تیسری رشتہ داروں سے سلوک کرنے والوں کی ۵۲ یہ کیا گو رشاد نبوی ہے -

سورة هود مكية وهي بسم الله الرحمن الرحيم مائة وثلث وعشرون اٰية

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحیم والا ہے

الٓرٰ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ① اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنَّنِيْ

الٓر۔ یہ کتاب — اسکی آیتیں پختہ کی گئیں پھر حکیم و خبیر کیطرف سے اسکی تفصیل بیان ہو گئی ہے — کہ اسکے سوا اور کسی کی عبادت نہ کرو

لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ ② وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى

میں تو تمہارے لیے صرف ڈرانیوالا اور بشارت دینیوالا ہوں اور یہ کہ اپنے رب سے استغفار کرو اور اُسی کی طرف جھک جاؤ اگر ایسا کرو گے تو وہ تمہیں ایک وقت

اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ؕ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ

مقرر تک متاع حسنہ عطا کریگا اور ہر ایک اہل فضل کو اُسکا فضل دیگا اور اگر پھر جاؤ گے تو میں ڈرتا ہوں کہ تم پر ایک بڑے دن کا عذاب آئے

كَبِيْرٍ ③ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ④ اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ

اللہ کی ہی طرف تم سب کی بازگشت ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔ آگاہ ہو کہ وہ اپنے سینوں کو دوہرا کرتے ہیں سلہ تاکہ وہ اُس سے چھپے رہیں

لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ؕ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ ۙ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ

آگاہ ہو جس وقت وہ اپنے کپڑے اوڑھتے ہیں وہ جانتا ہے جو کچھ وہ چھپاتے اور ظاہر کرتے ہیں تحقیق وہ دلوں کے حال جاننے

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ⑤ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ

والا ہے۔ زمین میں کوئی جانور چلنے والا ایسا نہیں جسکا رزق اللہ پر نہیں

رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ⑥ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ

ہے وہ جانتا ہے کہ کونسی جگہ اسکے سلہ قرار کی ہے اور کونسی اسکے سپرد کیجانیکی سب کھلی ہوئی کتاب میں ہیں اور اللہ وہ ہے جسنے آسمانوں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَلَئِنْ قُلْتَ

اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا اور اُسکا تخت حکومت پانی پر تھا سلہ تاکہ تمکو امتحان دے کہ کون تم میں سے بہتر عمل کرنیوالا ہے اور اگر

اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ⑦ وَلَئِنْ اَخَّرْنَا

کہ موت کے بعد تم اٹھائے جاؤ گے تو جن لوگوں نے کفر کیا وہ کہتے ہیں کہ یہ تو بس صریح جادو ہے سلہ اور اگر ہم عذاب کو ان

عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ ؕ اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا

ایک وقت مقررہ تک ٹھہرائے رہیں تو کہتے ہیں کس چیز نے اسکو روک رکھا ہے آگاہ ہو جس دن وہ انپر آئیگا وہ ان سے پھر ایا نہ جائیگا

بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ⑧ وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ اِنَّهٗ لَيَـُٔوْسٌ كَفُوْرٌ ⑨ وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ

اور جس چیز کا وہ مخول کرتے ہیں وہی انپر الٹ پڑیگی۔ اور اگر انسان کو ہم اپنی طرف سے رحمت چکھائیں پھر اس سے چھین لیں تو وہ نا امید ناشکرا

سلہ دنیا میں جو اُس جا کا قرار ہے اور آخرت میں بہشت ہے یا دوزخ۔ سلہ مستقر رحم۔ دنیا۔ قبر۔ حشر۔

سلہ جب تمام زمین اور آسمانی اجرام سیال گیس کیطرح تھی اور سب پر اُسکی حکومت تھی۔ یا نطفہ جس سے انسان اور دیگر حیوانات میں اُسی پر اُسکی حکومت ہے۔ موفیائے کرام کے نزدیک الماء سے مراد وہ پانی ہے جو خشیت الٰہی اور ذکر میں آنکھ سے جاری ہو۔ سلہ سمجھتے سے یہی ہے یہ تمثیل ہے نبی کا فیضان منتظر فی النفس پہ ہے وہ دلی مگر بہر حال غریب —

بَعْدَ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ ذَهَبَ السَّيِّئَاتُ عَنِّي ۚ إِنَّهُ لَفَرِحٌ فَخُورٌ ﴿۱۰﴾ إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَمِلُوا

ہم اپنی نعمتیں چکھائیں تو کہنے لگتے ہیں کہ دکھ مجھ سے دور ہو گئے۔ تحقیق انسان اکڑ باز اترانیوالا ہے۔ مگر وہ لوگ ایسے نہیں جو صبر کرتے اور نیک

الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ﴿۱۱﴾ فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَضَائِقٌ

کام کرتے ہیں انہیں لوگوں کیواسطے بخشش و حفاظت اور بڑا اجر ہے۔ پس شاید تو ان باتوں میں سے جو تیری طرف وحی کی گئیں ۱؎ بعض کو

بِهِ صَدْرُكَ أَنْ يَقُولُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ أَوْ جَاءَ مَعَهُ مَلَكٌ ۚ إِنَّمَا أَنْتَ نَذِيرٌ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ

چھوڑنیوالا اور اس بات سے دل تنگ ہونیوالا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اسپر خزانہ کیوں نہیں اتارا گیا یا اسکے ساتھ فرشتے کیوں نہیں آئے تو نذیر ہی ہے اور

كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ﴿۱۲﴾ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۖ قُلْ فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ وَادْعُوا مَنِ

ہے اور اللہ ہر بات پر ذمہ دار ہے۔ کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ قرآن خود بنالیا ہے ۲؎ تو کہہ کہ دس سورتیں تو اسکی برابر بنا کر لے آؤ اور اللہ کے سوا

اسْتَطَعْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿۱۳﴾ فَإِلَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا أُنْزِلَ بِعِلْمِ

جو جو تم سے ہو سکے گواہی کے واسطے بلالو۔ اگر تم سچے ہو۔ پس اگر تمہاری بات قبول نہ کریں پس جان رہو کہ وہ اللہ کے علم سے اتارا گیا ہے

اللَّهِ وَأَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَهَلْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ﴿۱۴﴾ مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ

اور کوئی معبود و محبوب سوائے اسکے نہیں ہے پس کیا تم فرمانبردار ہو۔ جو شخص دنیا کی زندگی اور اسکی آرائش چاہتا ہے ہم اسکو اسکے عملوں کا

إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ ﴿۱۵﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ

کر دینگے اور کمی نہ کیجائیگی۔ یہی لوگ ہیں جنکے واسطے آخرت میں سوائے آگ کے اور کوئی حصہ نہیں۔ اور

وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۶﴾ أَفَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ

اکارت جائیگا جو کچھ انہوں نے بنایا اور باطل ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔ کیا پس جو شخص اپنے رب کیطرف سے صاف علم پر ہے اور

مِنْهُ وَمِنْ قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَىٰ إِمَامًا وَرَحْمَةً ۚ أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ ۚ وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ مِنَ الْأَحْزَابِ فَالنَّارُ

اسکیطرف سے ایک شاہد اسکو پڑھتا ہے ۲؎ اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب موجود ہے جو نور اور رحمت ہے یہی لوگ اسکو مانتے ہیں اور جو

مَوْعِدُهُ ۚ فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِنْهُ ۚ إِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۱۷﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ

اسکے وعدے کی جگہ ہے پس تو اسکیطرف سے شک میں مت پڑ تحقیق وہ تیرے رب کی طرف سے حق ہے۔ مگر اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔ اور اس سے

عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۚ أُولَٰئِكَ يُعْرَضُونَ عَلَىٰ رَبِّهِمْ وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ ۚ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ

زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے ۴؎ یہ لوگ اپنے رب کے سامنے پیش کئے جائینگے اور گواہ کہینگے کہ یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ باندھا تھا

عَلَى الظَّالِمِينَ ﴿۱۸﴾ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ﴿۱۹﴾

آگاہ ہو کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔ جو اللہ کے رستہ سے (لوگوں کو) روکتے اور اسکے لئے کجی چاہتے ہیں اور وہی آخرت میں کافر ہیں

---

۵۱ مخالفین کہتے تھے لو تدھن فیدھنون۔ اگر تو نرمی کرے وہ بھی نرمی کرنے لگیں ۵۲ یعنے عقل سلیم و فطرت صحیح جو ہر ایک نیک بندے کے اندر موجود ہے ۵۳ یعنے اگر میں مفتری ہوں تو بہت جلد ہلاک ہو جاؤنگا کیونکہ مفتری کو زیادہ مہلت نہیں دیجاتی تفصیل کیلئے دیکھو ۶۹/۴۴ کا حاشیہ ۵۴ گواہ خود انسان کے اعضا ہونگے جو اسکے خلاف گواہی دینگے اور متبوع و تابع لوگ جو ایکدوسرے کے خلاف گواہی دینگے اور ایکدوسرے پر لعنت کرینگے جیسا کہ آیات قرآنی سے ظاہر ہے ۱۴/۲۱

أُولَٰئِكَ لَمْ يَكُونُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ۘ يُضَاعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ

یہ لوگ زمین میں غالب آنیوالے نہیں۔ اور اللہ کے سوائے اُنکے واسطے کوئی کارساز بھی نہیں اور انکا عذاب بڑھایا جائیگا

مَا كَانُوا يَسْتَطِيعُونَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوا يُبْصِرُونَ ﴿٢٠﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُم

نہ وہ سننے کی طاقت رکھتے تھے اور نہ دیکھتے تھے یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے نفسوں کو برباد کیا اور

مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٢١﴾ لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ ﴿٢٢﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

جو کچھ وہ افترا کرتے تھے ان سے دور ہوگیا۔ کوئی شک نہیں [۱] کہ آخرت میں وہی برباد ہونیوالے ہیں۔ جو لوگ ایمان لائے اور عمل اچھے کرتے رہے

وَأَخْبَتُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢٣﴾ مَثَلُ الْفَرِيقَيْنِ كَالْأَعْمَىٰ وَالْأَصَمِّ

اور اپنے رب کیطرف عجز کے ساتھ جھک گئے یہی صاحب جنت ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں دو فریقوں کی مثال ایسی ہے جیسے کہ (ایک) اندھا اور بہرا

وَالْبَصِيرِ وَالسَّمِيعِ ۚ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٢٤﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ إِنِّي لَكُمْ

اور دوسرا) دیکھنے والا اور سننے والا کیا دونوں برابر ہو سکتے ہیں کیا سمجھتے نہیں اور ہمنے نوح کو اسکی قوم کیطرف بھیجا اور اسنے جا کر کہا کہ میں

نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٢٥﴾ أَن لَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۖ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ أَلِيمٍ ﴿٢٦﴾ فَقَالَ الْمَلَأُ

صاف نذیر ہو کر آیا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کسی کی عبادت مت کرو میں ڈرتا ہوں کہ تمپر دردناک دن کا عذاب (آ رہے) پس سرداروں نے

الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ مَا نَرَاكَ إِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرَاكَ اتَّبَعَكَ إِلَّا الَّذِينَ هُمْ أَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّأْيِ

جو اسکی قوم میں سے کافر ہوگئے کہا کہ ہم تو تجھکو اپنے جیسا ہی انسان دیکھتے ہیں اور تیرے تابعین بھی ایسے ہی لوگ دیکھتے ہیں جو ہم میں

وَمَا نَرَىٰ لَكُمْ عَلَيْنَا مِن فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كَاذِبِينَ ﴿٢٧﴾ قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن

ظاہر ارذل ہیں اور اپنے اوپر ہم تم میں کوئی فضیلت نہیں دیکھتے بلکہ تمکو جھوٹے گمان کرتے ہیں۔ اسنے کہا اے میری قوم کیا تمنے غور کیا اگر میں اپنے

رَّبِّي وَآتَانِي رَحْمَةً مِّنْ عِندِهِ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ أَنُلْزِمُكُمُوهَا وَأَنتُمْ لَهَا كَارِهُونَ ﴿٢٨﴾ وَيَا قَوْمِ لَا أَسْأَلُكُمْ

رب کیطرف سے صاف علم پر ہوں اور اسنے اپنے پاس سے مجھپر رحمت کی ہو اور وہ تمسے مخفی رکھی گئی ہو کیا تمہارے ساتھ ہم وہ (علوم اور نعمتیں) چمٹا دیں حالانکہ

عَلَيْهِ مَالًا ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ ۚ وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الَّذِينَ آمَنُوا ۚ إِنَّهُم مُّلَاقُو رَبِّهِمْ وَلَٰكِنِّي أَرَاكُمْ قَوْمًا

مال نہیں مانگتا اور میرا اجر تو بس اللہ ہی پر ہے اور نہ میں انکو نکال سکتا ہوں جو ایمان لائے کیونکہ وہ اپنے رب سے ملنے والے ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں تم لوگ

تَجْهَلُونَ ﴿٢٩﴾ وَيَا قَوْمِ مَن يَنصُرُنِي مِنَ اللَّهِ إِن طَرَدتُّهُمْ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٣٠﴾ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ عِندِي خَزَائِنُ

بازرس کرینوالے ہو۔ اے میری قوم اگر میں انکو نکالدوں تو اللہ کے خلاف میری کون مدد کریگا پس کیا تم سمجھتے نہیں ہو اور میں تمسے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس

اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ إِنِّي مَلَكٌ وَلَا أَقُولُ لِلَّذِينَ تَزْدَرِي أَعْيُنُكُمْ لَن يُؤْتِيَهُمُ اللَّهُ خَيْرًا ۖ

اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور نہ اُن لوگوں کی نسبت جنکو تمہاری آنکھیں حقارت سے

اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا فِي أَنفُسِهِمْ ۖ إِنِّي إِذًا لَّمِنَ الظَّالِمِينَ ﴿٣١﴾ قَالُوا يَا نُوحُ قَدْ جَادَلْتَنَا فَأَكْثَرْتَ جِدَالَنَا

دیکھتی ہیں یہ کہتا ہوں کہ اللہ انکو کچھ بھلائی نہ دیگا اللہ خوب جانتا ہے کہ انکے نفسوں میں کیا ہے اگر میں ایسا کروں تو بیشک ظالموں میں سے ہو جاؤنگا۔ انہوں نے کہا اے نوح

[۱] لا جرم کا اصل معنی یہ ہیں حق نہیں ہے وہ بلکہ حق یہ ہے [۲] فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ڈھونڈو مجھکو غریب نرمالوگوں میں اور جان رکھو کہ غریب غرباہی کی برکت سے تمکو روزی اور فتح حاصل ہوتی ہے (مشکوۃ)

فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِن كُنتَ مِنَ الصّٰدِقِينَ ﴿۳۲﴾ قَالَ إِنَّمَا يَأْتِيكُم بِهِ اللَّهُ إِن شَاءَ وَمَا أَنتُم

پس سچا ہے تو لے آ جس سے تو ہمکو ڈراتا ہے نوح نے جواب دیا کہ اسکو اللہ ہی تمہارے پاس لائیگا جب چاہیگا اور تم

بِمُعْجِزِينَ ﴿۳۳﴾ وَلَا يَنفَعُكُمْ نُصْحِي إِنْ أَرَدتُّ أَنْ أَنصَحَ لَكُمْ إِن كَانَ اللَّهُ يُرِيدُ أَن يُغْوِيَكُمْ

اسکو عاجز نہیں کر سکتے اور میری خیر خواہی تمکو نفع نہ دیگی اگر میں چاہوں بھی کہ تمہاری خیر خواہی کروں جبکہ اللہ کا یہ ارادہ ہو کہ تمکو سرکش بنا دے

هُوَ رَبُّكُمْ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۳۴﴾ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُ فَعَلَيَّ إِجْرَامِي وَأَنَا بَرِيءٌ مِّمَّا

وہ تمہارا رب ہے اور اسکی طرف تم لوٹائے جاؤگے کیا وہ کہتے ہیں کہ اسنے خود افترا کیا ہے اُن سے کہدے کہ اگر میں نے اسکو افترا کیا ہے تو مجھپر

تُجْرِمُونَ ﴿۳۵﴾ وَأُوحِيَ إِلَىٰ نُوحٍ أَنَّهُ لَن يُؤْمِنَ مِن قَوْمِكَ إِلَّا مَن قَدْ آمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ

اسکا گناہ ہے اور میں بری اُس سے جو تم کرتے ہو اور نوح کیطرف وحی کی گئی کہ تیری قوم میں کوئی ایمان نہ لائیگا مگر وہی جو ایمان لا چکا پس تو غمگین مت ہو

بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿۳۶﴾ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا إِنَّهُم

ان کاموں پر جو وہ کرتے ہیں اور ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی کے مطابق کشتی بنا اور ظالموں کی بابت مجھ سے کلام نہ کر کیونکہ وہ

مُّغْرَقُونَ ﴿۳۷﴾ وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأٌ مِّن قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ قَالَ إِن تَسْخَرُوا مِنَّا

ضرور غرق ہونیوالے ہیں اور وہ کشتی بناتا تھا جب کبھی اُس قوم کے سردار اُسپر گذرتے تو اُس سے مسخری کرتے اُسنے کہا اگر تم ہم سے مسخری کرتے ہو

مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ ﴿۳۸﴾ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ

جیسا کہ تم مسخری کرتے ہو تم جان جاؤگے کہ کسپر عذاب آتا ہے جو اسکو رسوا کرے اور کسپر پائدار عذاب اترتا ہے

عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ﴿۳۹﴾ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا مِن كُلٍّ زَوْجَيْنِ

یہانتک کہ ہمارے حکم (کا وقت) آ پہنچا[1] اور تنور جوش زن ہوا ہمنے (نوح کو) حکم دیا کہ ہم

اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَن سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ آمَنَ وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ ﴿۴۰﴾

ہر قسم کے دو دو جوڑے بٹھا اور اپنے گھر والوں کو سوائے اسکے جسپر ہمارا قول (عذاب) ہو چکا اور اُن لوگوں کو جو ایمان لائے مگر اسکے ساتھ بہت ہی تھوڑے

وَقَالَ ارْكَبُوا فِيهَا بِسْمِ اللَّهِ مَجْرَاهَا وَمُرْسَاهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۴۱﴾ وَهِيَ تَجْرِي بِهِمْ

ایمان لائے تھے اور اسنے کہا اسمیں سوار ہو جاؤ اللہ کے نام پر اسکا چلنا اور اسکا ٹھہرنا ہے تحقیق میرا رب غفور و رحیم ہے اور وہ ان کو اٹھائے ہوئے

فِي مَوْجٍ كَالْجِبَالِ وَنَادَىٰ نُوحٌ ابْنَهُ وَكَانَ فِي مَعْزِلٍ يَا بُنَيَّ ارْكَب مَّعَنَا وَلَا تَكُن مَّعَ

پہاڑ جیسی موج میں چلی اور نوح نے آواز دی اپنے ایک بیٹے کو[2] جبکہ وہ کنارے پر تھا اے میرے بیٹے ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں کا

[1] یعنی پانی کے سیلاب جوش مارنے لگے جیسا کہ دوسری آیت میں اسکی تفسیر اسطرح ہے فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُّنْهَمِرٍ وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلَىٰ أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ۔ إِنَّا لَمَّا طَغَى الْمَاءُ حَمَلْنَاكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ایسا ہی توریت سفر پیدائش کو باب میں آسمان سے پانی برسنا اور زمین کے سوتوں سے نکلنا لکھا ہے۔

[2] توریت میں نوح کے بیٹوں کی نسبت مختلف بیان ہیں چنانچہ توریت سفر پیدائش ۹ باب میں ہے کہ حام نے اپنے باپ نوح کو نشے میں بحالت مخموری برہنہ دیکھا جسپر سام اور یافث نے اُسپر کپڑا ڈھانکا (۱۸ تا ۲۳) درس ۲۴ میں ہے کہ جب نوح اپنے نشے سے ہوش میں آیا تو اسکے چھوٹے بیٹے نے جو اسکے ساتھ کیا تھا اسے معلوم کیا۔ ۲۵ ۔ تب وہ بولا کہ کنعان ملعون ہو

الْكٰفِرِيْنَ ﴿٤٢﴾ قَالَ سَاٰوِيْٓ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ ۭ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ

ساتھ مت رہ ۔ کہنے لگا میں عنقریب پہاڑ کیطرف پناہ لونگا وہ مجھکو پانی سے بچا لیگا نوح نے کہا کہ آج کے دن اللہ کے حکم سے بچانیوالا نہیں مگر

رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ﴿٤٣﴾ وَقِيْلَ يٰٓاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ

جسپر وہ رحم کرے اور ان دونو کے درمیان موج حائل ہوگئی اور وہ غرق شدوں میں سے ہوگیا اور حکم دیا گیا اے زمین تو اپنا پانی نگلجا اور اے آسمان تو تھم جا

بیٹے نہ ہیوں کنعان کا غلام ہوگا ۔ ۲۶ ۔ پہر بولا خداوند سام کا خدا مبارک اور کنعان اُسکا غلام ہوگا ۲۷ خدا یافث کو پھیلا وے اور وہ سام کے ڈیروں میں رہے اور کنعان اسکا غلام ہو ۔ گستاخی حام نے کی اور لعنت کنعان پر یہ بات صحیح نہیں ہوسکتی اس سے ظاہر ہے کہ بیان توریت میں خلط ملط ہوگیا ہے اور اغلب ہے کہ کنعان نوحؑ کا چھوٹا بیٹا ہو یا اسجگہ قرآن میں کسی اور بیٹے کا ذکر ہے جو غرق ہوا شاید وہ یام ہو جیسا کہ صاحب قاموس نے لغت یوم میں اسکا نام یام لکھا ہے مگر قرآن سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ وہ نوح کا حقیقی بیٹا تھا بلکہ اُسکے اہل بیت میں سے تہا جیسا کہ نوح کا قول ہے اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ مجاہد اور حسن کا قول ہے کہ وہ اُنکی بی بی کا بیٹا تھا مگر اللہ تعالیٰ اُسکو بدعملی کے سبب نوح کے اہل بیت سے خارج کرتا ہے اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ایسا ہی مدت سیلاب کی بابت توریت میں اختلاف ہے ۔ توریت سفر پیدائش ۷ باب ۱۷ میں ہے اور چالیس دن طوفان کی باڑھ زمین پر رہی مگر ۲۴ میں ہے اور پانی کی باڑھ ڈیڑھ سو دن تک زمین پر رہی ۔

پیدائش ۹ سے ظاہر ہے کہ پہر دنیا اسطرح طوفان سے ہلاک نہ کی جاویگی وسعت طوفان کی بابت یہود و نصاریٰ اور اہل اسلام کے مورخوں میں اختلاف ہے بعض کا قول ہے کہ یہ طوفان کل دنیا میں آیا تھا اور بعض کہتے ہیں کہ آرمینیہ کردستان وغیرہ ممالک میں جو بہت پست تھے جو بستی آباد تھی

۵ توریت سفر پیدائش ۸ میں ہے اور ساتویں مہینے کی سترہویں تاریخ کو ارارات کے پہاڑوں پر کشتی ٹک گئی ۔ جودی کے معنے ہیں جود اور رحمت کے ۔ مسٹر میتھ اپنی لغات بائبل کے صفحہ ۲۰ و ۱۶ میں لکھتے ہیں کہ ارارات ملک آرمینیہ کا صوبہ ہے مگر یہ معلوم نہیں کہ اس ملک کے کون سے پہاڑ پر کشتی نوح ٹھہری تھی ۔ سکندر کے دنوں میں بروس نے یہ قرار دیا تھا کہ جبال جودی کردستان کے پہاڑوں میں اور آرمینیہ کے جنوب کیطرف ہے وہی پہاڑ ہے اور اُسوقت کے لوگوں کا خیال تھا کہ کشتی کے ٹکڑے جودی پر اب تک موجود ہیں ایک خانقاہ بھی اسجگہ تعمیر ہوئی جو کشتی کی خانقاہ کے نام سے مشہور تھی یہ خانقاہ ۷۷۶ء میں بجلی سے نیست ہوئی اس بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ارارات کے پہاڑوں کا سلسلہ خارجیہ یعنی کردستان کے پہاڑوں سے آملتا ہے اور اس اتصال کا موقع جودی پہاڑ ہے ۔ ۶ چالیس یوم تک یا کچھ زیادہ یہ حال رہا کہ کشتی پانیو پر تیرتی پھرتی تھی پہر خدا نے رحمت کی آسمان کا پانی بند ہوا زمین کا پانی کچھ بہ نکلا اور باقی خشک ہوتا گیا اب نوحؑ کشتی سے اتر کر ملک آرمینیہ میں ایک جگہ رہے جہاں ایک گاؤں آرگوری نام تھا جو ۱۸۴۰ء میں اس پہاڑ کی آتش فشانی سے غارت ہوا پہلے زلزلہ آیا اور لاوا پھوٹ نکلا پہر میلوں تک بڑے بڑے پتھر پہاڑ سے جاکر گرے ۔ توریت پیدائش ۷ و ۸ باب میں اس طوفان کا ذکر اسطرح ہے

پیدائش ۷ باب آیت ۱ تا ۴ اور خداوند نے نوح سے کہا کہ تو اپنے سب خاندان سمیت کشتی میں آ ۔ کیونکہ میں نے تجھی کو اپنے حضور میں اس زمانہ کے درمیان صادق دیکھا ۔ سب پاک جانداروں میں سے سات سات نر اور انکی مادہ اور ان میں سے جو پاک نہیں ہیں دو دو نر اور اُن کی مادہ اپنے پاس رکھ اور آسمان کے پرندوں میں سے بھی جو پاک ہیں سات سات نر و مادہ تاکہ تمام زمین پر اُن کی نسل باقی رہے کیونکہ سات دن کے بعد میں زمین پر چالیس دن اور چالیس رات پانی برساؤنگا

وَغِيضَ الْمَاءُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ وَقِيلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿۴۴﴾ وَنَادَىٰ

کم کر دیا گیا اور خدا کا حکم پورا ہو چکا اور کشتی جودی پر جا ٹھہری اور کہا گیا ظالم لوگوں کے واسطے دوری ہے اور نوح نے اپنے

نُوحٌ رَّبَّهُ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي وَإِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَأَنتَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ ﴿۴۵﴾ قَالَ يَا نُوحُ

رب کو پکار کر کہا اے میرے رب میرا بیٹا میرے اہل سے ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تو تمام فیصلہ کرنے والوں سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے فرمایا اے نوح

إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْأَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنِّي أَعِظُكَ

وہ تیرے اہل سے نہیں کیونکہ اوسکے عمل صالح نہیں پس تو مجھ سے ایسا سوال مت کر جسکا تجھکو علم نہیں میں تجھکو سمجھاتا ہوں

اور سب جاندار موجودات کو جنہیں میں نے بنایا زمین پر سے مٹا ڈالونگا۔ اور نوح نے اُس سب کے مطابق جو خداوند نے فرمایا تھا کیا۔ اور نوح چھ سو برس کا تھا جب طوفان کا پانی زمین پر آیا۔ تب نوح اور اُسکے بیٹے اور اُسکی جورو اور اُسکے بیٹوں کی جوروئیں اُسکے ساتھ طوفان کے پانی کے سبب کشتی میں گئے۔ اور پاک چارپایوں میں سے اور اُن چارپایوں میں سے جو پاک نہیں اور پرندوں میں سے اور زمین پر کے ہر ایک رینگنے والے میں سے دو دو نر و مادہ نوح کے پاس کشتی میں جیسا کہ خدا نے نوح کو فرمایا تھا داخل ہوئے اور سات دن کے بعد ایسا ہوا کہ طوفان کا پانی زمین پر آیا۔

جب نوح کی عمر کے چھ سو برس کی ہوئی دوسرے مہینے کی سترھویں تاریخ کو اُسی دن بڑے سمندر کے سب سوتے پھوٹ نکلے اور آسمان کی کھڑکیاں کھل گئیں۔ اور چالیس دن اور چالیس رات زمین پر پانی کی جھڑی لگی رہی۔ اُسی دن نوح اور سم اور حام اور یافت نوح کے بیٹے اور نوح کی جورو اور اُسکے بیٹوں کی تین جوروئیں اُن کے ساتھ کشتی میں داخل ہوئیں۔ وے اور ہر ایک جانور اُسکی قسم کے مطابق اور ہر ایک مواشی اُن کی قسم کے مطابق اور ہر ایک رینگنے والا جو زمین پر رینگتا ہے اس کی قسم کے مطابق اور ہر ایک پرندہ اُسکی قسم کے مطابق سب چڑیوں کی ہر ایک قسم کشتی میں داخل ہوئی۔ اور سب ہو نیں سے جن میں زندگی کا دم ہے جوڑے جوڑے نوح کے پاس کشتی میں آئے۔ جو اندر آئے سب نر و مادہ تھے جیسا کہ خدا نے فرمایا تھا اور خداوند نے اسکو باہر سے بند کیا اور چالیس دن طوفان کی باہرت زمین پر رہی اور پانی بڑھ گیا اور کشتی کو اوپر اُٹھا دیا سو کشتی زمین پر سے اُٹھ گئی۔ اور پانی زمین پر بڑھا اور بہت زیادہ ہوا اور کشتی پانی کے اوپر بہتی رہی اور پانی زمین پر بے نہایت بڑھ گیا۔ اور سب اونچے پہاڑ جو آسمان کے نیچے ہیں چھپ گئے پندرہ ہاتھ پانی اُنکے اوپر بڑھا اور پہاڑ ڈوب گئے اور سب جاندار جو زمین پر چلتے تھے پرندے اور چرندے اور جنگلی جانور اور کیڑے مکوڑے جو زمین پر رینگتے تھے اور سب انسان مر گئے۔ سب جنکے نتھنوں میں زندگی کا دم تھا اُن میں سے جو خشکی پر رہتے تھے مر گئے بلکہ سب موجودات جو روے زمین پر جان رکھتی تھیں مٹ گئیں انسان سے لیکے حیوان تک اور کیڑے مکوڑوں اور آسمان کے پرندوں تک وے سب زمین سے مٹ گئیں فقط نوح اور جو اُسکے ساتھ کشتی کے اندر تھے بچ رہے اور پانی [illegible]

پیدایش ۸ آیات ۱ تا ۵ پھر خدا نے نوح کو اور سب جانداروں اور سب مواشیوں کو جو اُسکے ساتھ کشتی میں تھے یاد کیا اور خدا نے زمین پر ایک ہوا چلائی اور پانی ٹھہر گیا۔ اور گہراؤ کے سوتے اور آسمان کی کھڑکیاں بند ہوئیں اور آسمان سے مینہ تھم گیا اور پانی زمین پر سے رفتہ رفتہ گھٹتا جاتا تھا اور ڈیڑھ سو دن کے بعد کم ہوا۔ اور ساتویں مہینے کی سترھویں تاریخ کو ارارات کے پہاڑوں پر کشتی ٹک گئی۔ اور پانی دسویں مہینے تک گھٹتا جاتا تھا۔ اور دسویں مہینے کی پہلی تاریخ کو پہاڑوں کی چوٹیاں نظر آئیں

هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ۭ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۵۶ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ

جسکی چوٹی اسکے ہاتھ میں نہ ہو تحقیق میرا رب راہ راست پر ہے سو پس اگر تم پھر جاؤ تو میں تمہاری طرف پہنچا چکا وہ جو بھیجا گیا

بِهٖٓ اِلَيْكُمْ ۭ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّيْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۚ وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ شَـيْـــًٔا ۭ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ

میں بھیجا گیا تھا اور میرا رب تمہارے سوائے دوسری قوم کو جانشین کریگا اور تم اُس کو کچھ بھی نقصان نہ پہنچا سکو گے میرا رب ہر شے پر نگہبان ہے

حَفِيْظٌ ۝۵۷ وَلَمَّا جَاۗءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَنَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ

اور جب ہمارا حکم آپہنچا ہود اور جو اسکے ساتھ ایمان لائے تھے ان کو اپنی رحمت سے نجات دی اور ہم نے ان کو سخت عذاب سے

غَلِيْظٍ ۝۵۸ وَتِلْكَ عَادٌ جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ۝۵۹ وَاُتْبِعُوْا

نجات دی اور یہ عاد قوم ہے جنہوں نے اپنے رب کی آیتوں سے انکار کیا اسکے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر ایک سرکش ضدی کی بات کی پیروی کی اور پیچھا

فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اَلَآ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ۭ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ۝۶۰

دنیا میں اور یوم قیامت میں بھی لعنت نے ان کا پیچھا کیا گیا آگاہ ہو کہ عاد نے اپنے رب سے کفر کیا آگاہ ہو کہ عاد یعنی قوم ہود پر لعنت ہے اور

وَاِلٰي ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ

ثمود کیطرف انکے بھائی صالح کو بھیجا اسنے کہا کہ اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو تمہارے واسطے اسکے سوا کوئی معبود نہیں اوسنے زمین سے تمہیں پیدا

وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ۭ اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ۝۶۱ قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ

کیا اور اسمیں تمہیں بسایا پس اسی کی مغفرت چاہو اور اسی کیطرف جھک جاؤ تحقیق میرا رب قریب اور سننے والا ہے انہوں نے کہا اے صالح تو

كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَآ اَتَنْهٰىنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ

ہم میں اس سے پہلے ہونہار تھا کیا تو ہمکو منع کرتا ہے کہ جنکی پرستش ہمارے آباؤ اجداد کرتے ہیں ہم اسکی [illegible] جس کی طرف تو ہمکو

مُرِيْبٍ ۝۶۲ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰي بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ

ہے ہم تو اس کی شک میں حیران ہیں اسنے جو بلایا کہ اے میری قوم کیا تمنے غور کیا کہ اگر میں اپنے رب کیطرف سے صاف علم پر ہوں [illegible]

اِنْ عَصَيْتُهٗ ۣ فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ۝۶۳ وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ

مجھکو رحمت دی ہو [illegible] تو میری کون مدد کریگا اگر میں اسکی نافرمانی کروں [illegible] تم نقصان [illegible] اور اے میری قوم یہ اللہ کی اونٹنی

لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْۗءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ

تمہارے واسطے ایک نشان ہے پس اسکو چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں چرتی پھرے اور اسکو ضرر مت پہنچاؤ ورنہ تمکو عذاب فوری

قَرِيْبٌ ۝۶۴ فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ وَعْدٌ

پکڑ لیگا پر انہوں نے اسکی کونچیں کاٹ ڈالیں پس صالح نے کہا اپنے گھروں میں تین دن رہ لو یہ وعدہ

ف ناقہ صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا ذکر ہے کہ وہ بہی نشانات و آیات الٰہی سے ایک نشان تھا قوم صالح نے اسکی قدر نہ کی جسکے وبال سے تمام قوم صالح معہ ہلاک ہوئی سو جو کوئی آیات الٰہی کا انکار کریگا گویا وہ اپنا ہی بیڑا برباد کریگا

ف یعنے میں صراط مستقیم پر ہوں اور میرا رب بھی وہاں ہے اور تمام جانداروں کی چوٹی اسکے ہاتھ میں ہے۔ پھر کسی کی مجال ہے کہ نقصان پہنچا سکے۔

غَيْرُ مَكْذُوبٍ ﴿٦٥﴾ فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا صَالِحًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ إِنَّ

ہو جھوٹا نہ ہوگا ۱ پس جب ہمارا حکم آیا ہم نے صالح کو اور جو اسکے ساتھ ایمان لائے تھے اُنکو اپنی رحمت سے اُس دن کی رسوائی سے بچایا تحقیق تیرا

رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ﴿٦٦﴾ وَأَخَذَ الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جَاثِمِينَ ﴿٦٧﴾

رب وہی زور آور عزت والا ہے اور ظالموں کو ایک حادثہ نے پکڑ لیا پس وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے

كَأَن لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا أَلَا إِنَّ ثَمُودَ كَفَرُوا رَبَّهُمْ أَلَا بُعْدًا لِّثَمُودَ ﴿٦٨﴾ وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا

گویا کہ کبھی وہاں رہے ہی نہ تھے آگاہ ہو کہ ثمود نے اپنے رب سے کفر کیا خبردار قوم ثمود پر لعنت ہے اور ہمارے بھیجے ہوئے ابراہیم کے

إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَىٰ قَالُوا سَلَامًا قَالَ سَلَامٌ فَمَا لَبِثَ أَن جَاءَ بِعِجْلٍ حَنِيذٍ ﴿٦٩﴾ فَلَمَّا رَأَىٰ

پاس بشارت لیکر آئے بولے سلام جواب دیا سلام ابھی کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ وہ ایک تلا ہوا بچھڑا لے آیا پس جب اسنے

أَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ إِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً قَالُوا لَا تَخَفْ إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمِ

دیکھا کہ اُن کے ہاتھ اسکی طرف نہیں پہنچتے اُنکو اوپرا سمجھا اور اُن سے دل میں ڈرا ۲ بولے خوف مت کر ہم قوم لوط کیطرف بھیجے گئے ہیں

لُوطٍ ﴿٧٠﴾ وَامْرَأَتُهُ قَائِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنَاهَا بِإِسْحَاقَ وَمِن وَرَاءِ إِسْحَاقَ يَعْقُوبَ ﴿٧١﴾

اور اُسکی بیوی کھڑی تھی وہ ہنس پڑی پھر انہوں نے اُسکو اسحق کی اور اسحق کے بعد یعقوب کی بشارت دی

قَالَتْ يَا وَيْلَتَىٰ أَأَلِدُ وَأَنَا عَجُوزٌ وَهَٰذَا بَعْلِي شَيْخًا إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيبٌ ﴿٧٢﴾ قَالُوا

وہ بولی اے وائے کیا میں جنوں گی حالانکہ میں بوڑھی ہوں اور یہ میرا خاوند بوڑھا ہے یہ بات بیشک عجیب ہے انہوں نے کہا

أَتَعْجَبِينَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ رَحْمَتُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ إِنَّهُ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ﴿٧٣﴾

کیا تو اللہ کی بات سے تعجب کرتی ہے اے اہل بیت تم پر اللہ کی رحمت ہے اور اسکی برکات ہیں تحقیق وہ بڑی خوبیوں والا اور بزرگ ہے

فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الرَّوْعُ وَجَاءَتْهُ الْبُشْرَىٰ يُجَادِلُنَا فِي قَوْمِ لُوطٍ ﴿٧٤﴾ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ

پس جب ابراہیم سے خوف دور ہوا اور اسکو بشارت ملی ہم سے قوم لوط کے بارے میں جھگڑنے لگا ۳ تحقیق ابراہیم

ف۱ یعنے یہ قطعی وعدہ ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بعض وعدے ٹل بھی سکتے ہیں مثلاً عذاب کے وعدے توبہ و استغفار سے جیسا کہ قوم فرعون اور قوم یونس علیہ السلام پر سے عذاب ٹلا۔ انعام و رحمت کے وعدے نافرمانی سے بدل سکتے ہیں جیسا کہ جنگ احد میں بعض مسلمانوں کی نافرمانی سے فتح ہو کر بھی شکست ہو گئی۔

ف۲ توریت کی کتاب پیدائش ۱۸ باب میں لکھا ہے کہ ان تین فرشتوں نے جو ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے تھے مکھن اور دودھ اور بھنا ہوا بچھڑا اور روٹیاں کھائیں یہ عبارت تحریفی معلوم ہوتی ہے فرشتوں کا کھانا محض خلاف قیاس ہے بلکہ قاضیوں ۱۳ باب کے بھی خلاف ہے جہاں لکھا ہے۔ تب خداوند کے فرشتہ نے منوحہ کو جواب دیا اگرچہ تو مجھے روک رکھے تب بھی میں تیری روٹی نہیں کھانے کا پر اگر تو سوختنی قربانی گذراننی چاہتا ہے تو تجھے لازم ہے کہ خداوند کیلئے گذرانے کیونکہ منوحہ نہ جانتا تھا کہ وہ خداوند کا فرشتہ ہے پھر منوحہ نے خداوند کے فرشتے کو کہا اپنا نام بتا تاکہ تیرا کہا پورا ہو تو ہم تیری تعریف کریں اور خداوند کے فرشتہ نے اُسے کہا تو کیوں میرا نام پوچھتا ہے میرا نام عجیب ہے۔

ف۳ دیکھو حاشیہ ۔۔۔

حَلِيمٌ أَوَّاهٌ مُّنِيبٌ ﴿۷۵﴾ يَا إِبْرَاهِيمُ أَعْرِضْ عَنْ هَٰذَا إِنَّهُ قَدْ جَاءَ أَمْرُ رَبِّكَ وَإِنَّهُمْ آتِيهِمْ عَذَابٌ

حلم والا آہیں بھرنیوالا خدا کیطرف جھکنیوالا تھا (جسے کہا) اے ابراہیم اس سے کنارہ کر تیرے رب کا حکم آچکا لہ اور ان پر عذاب آنیوالا ہے جو

غَيْرُ مَرْدُودٍ ﴿۷۶﴾ وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالَ هَٰذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ ﴿۷۷﴾

نہیں اور جب ہمارے بھیجے ہوئے لوط کے پاس آئے تو اُسنے بُرا مانا اور دل تنگ ہوا اور بولا یہ دن بڑی مصیبت کا ہے

لہ اس قصہ کا مفصل ذکر توریت کی کتاب پیدایش باب ۱۸ و ۱۹ میں اسطرح پر ہے۔

پیدایش ۱۸ آیت ۱ پھر خداوند ممرے کے بلوطوں میں اُسے نظر آیا۔ اور وہ دن کو گرمی کے وقت اپنے خیمے کے دروازے پر بیٹھا تھا۔ اور اُس نے اپنی آنکھیں اُٹھا کے نظر کی اور کیا دیکھا ہے کہ تین مرد اُسکے پاس کھڑے ہیں۔ وہ انہیں دیکھکر خیمے کے دروازے سے اُن کے ملنے کو دوڑا اور زمین تک اُن کے آگے جھکا اور بولا کہ اے خداوند اگر مجھ پر تیری مہربانی ہے تو اپنے بندے کے پاس سے چلے نہ جائیے کہ تھوڑا سا پانی لایا جاوے۔ اور آپ اپنے پاؤں دھو کر اُس درخت کے نیچے آرام کیجیے میں تھوڑی روٹی لاتا ہوں تا نہ دم ہو جئے بعد اُسکے آگے جائیے۔ کیونکہ اسی لیے آپ اپنے بندے کے ہاں آئے ہیں۔ تب اُنہوں نے کہا یوں ہی کر جیسا تو نے کہا۔ اور ابرہام خیمے میں سرہ کے پاس دوڑا گیا اور کہا کہ تین پیمانہ آٹا لیکے جلد گوندھ کے پھلکے پکا۔ اور ابرہام گلے کی طرف دوڑا اور ایک موٹا تازہ بچھڑا لا کر ایک جوان کو دیا۔ اُسنے جلد اُسے تیار کیا۔ پھر اُسنے گھی اور دودھ اور اس بچھڑے کو جو اُسنے پکوایا تھا لیکے اُن کے سامنے رکھا اور آپ اُنکے پاس درخت کے نیچے کھڑا رہا۔ اور اُنہوں نے کھایا تب اُنہوں نے اُسے کہا کہ تیری جورو سرہ کہاں ہے؟ وہ بولا دیکھو خیمے میں ہے اور اُسنے کہا میں زندگی کے حساب سے موسم معین پر تیرے پاس پھر آؤنگا۔ اور دیکھ تیری جورو سرہ کے بیٹا ہوگا اُسکے پیچھے خیمے کے دروازے سرہ اُسکی سنتی تھی۔ ور ابرہام اور سرہ بوڑھے اور بہت دن کے تھے اور سرہ سے عورتوں کی معمولی عادت موقوف ہو گئی تھی۔ تب سرہ نے اپنے دل میں ہنسکر کہا کہ بعد اُسکے کہ میں ضعیف ہو گئی اور میرا خداوند بھی بوڑھا ہوا کیا مجھکو خوشی ہوگی؟ پھر خداوند نے ابرہام سے کہا کہ سرہ کیوں ہنسکر بولی کہ کیا میں جو ایسی بوڑھیا ہوتی ہوں سچ مچ بنونگی؟ کیا خداوند کے نزدیک کوئی بات مشکل ہے؟ میں معین وقت میں تجھ پاس پھر آؤنگا اور سرہ کو بیٹا ہوگا۔ تب سرہ نے انکار کر کے کہا کہ نہیں ہنسی کیونکہ وہ ڈرتی تھی پر اُس نے کہا نہیں تو البتہ ہنسی۔

تب وے مرد وہاں سے اُٹھ کے سدوم کیطرف متوجہ ہوے۔ اور ابرہام انہیں رخصت کرنیکو اُن کے ساتھ چلا اور خداوند نے کہا کہ یہ جو میں کرتا ہوں کیا ابرہام سے چھپاؤں؟ ابرہام تو یقیناً ایک بڑی اور زبردست قوم ہوگا اور زمین کی سب قومیں اُس سے برکت پاوینگی۔ کیونکہ میں اسکو جانتا ہوں کہ وہ اپنے بیٹوں اور اپنے بعد اپنے گھرانے کو حکم دیگا اور وے خداوند کی راہ کی نگہبانی کر کے عدل اور انصاف کرینگے تاکہ خداوند ابرہام کے واسطے جو کچھ کہ اُس نے اُسکے حق میں کہا ہے پورا کرے پھر خداوند نے کہا اسلیے کہ سدوم اور عمورہ کا چلانا بلند ہوا اور اُنکا جرم نہایت سنگین ہو گیا ہے میں اب اُتر کے دیکھونگا کہ اُنہوں نے سراسر اُس چلانے کے مطابق جو مجھ تک پہنچا کیا ہے یا نہیں اور اگر نہیں تو میں دریافت کرونگا تب وے مرد وہاں سے اپنا مُنہ پھیر کے سدوم کیطرف چلے۔ پر ابرہام ہنوز خداوند کے حضور میں کھڑا رہا۔

تب ابرہام نزدیک جا کے بولا کیا تو نیک کو بد کے ساتھ ہلاک کریگا؟ شاید پچاس صادق اس شہر میں ہوں۔ کیا تو اسے

وَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ وَمِن قَبْلُ كَانُوا يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ قَالَ يَا قَوْمِ هَٰؤُلَاءِ بَنَاتِي هُنَّ

اور آئے پاس اس کے قوم اس کی دوڑتی ہوئی آپ کیونکہ وہ پہلے سے بدعمل تھے لوط بولا اے میری قوم یہ میری بیٹیاں تمہارے واسطے

أَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ فِي ضَيْفِي أَلَيْسَ مِنكُمْ رَجُلٌ رَّشِيدٌ ﴿۷۸﴾ قَالُوا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِي بَنَاتِكَ

زیادہ پاک ہیں پس خدا سے ڈرو اور مجھکو مہمانوں میں رسوا مت کرو کیا تم میں کوئی آدمی بھلا نہیں ہے وہ بولے تو جانتا ہے تیری بیٹیوں میں

ہلاک کریگا اور اُن پچاس صادقوں کی خاطر جو اُسکے درمیان ہیں اس مقام کو نہ چھوڑیگا؟ ایسا کرنا تجھ سے بعید ہے کہ نیک کو بد کے ساتھ مار ڈالے اور نیک بد کے برابر ہو جاویں یہ تجھ سے بعید ہے کیا تمام دنیا کا انصاف کرنیوالا انصاف نہ کریگا؟ اور خداوند نے کہا کہ اگر میں سدوم میں شہر کے درمیان پچاس صادق پاؤں تو میں اُنکے واسطے تمام مکان کو چھوڑونگا۔ تب ابرہام نے جواب دیا اور کہا اب دیکھ میں نے خداوند سے بولنے میں جرأت کی اگرچہ میں خاک اور راکھ ہوں شاید پچاس صادقوں سے پانچ کم ہوں کیا اُن پانچ کے واسطے تو تمام شہر کو نیست کریگا؟ اور اُس نے کہا اگر میں وہاں پینتالیس پاؤں تو نیست نہ کرونگا۔ پھر اُس نے اُس سے کہا کہ شاید وہاں چالیس پائے جائیں تب اُس نے کہا کہ میں اُن چالیس کے واسطے بھی نہ کرونگا۔ پھر اُس نے کہا میں منت کرتا ہوں کہ اگر خداوند خفا نہ ہوں تو میں پھر کہوں۔ شاید وہاں تیس پائے جائیں وہ بولا کہ اگر میں وہاں تیس پاؤں تو میں یہ نہ کرونگا۔ پھر اُس نے کہا دیکھ میں نے خداوند سے بات کرنے میں جرأت کی شاید وہاں بیس پائے جائیں وہ بولا میں بیس کے واسطے بھی اسے نیست نہ کرونگا۔ تب اُس نے کہا میں منت کرتا ہوں کہ خداوند خفا نہ ہووے تب میں فقط اب کی بار پھر کہوں۔ شاید وہاں دس پائے جائیں۔ وہ بولا کہ میں اُن دس کے واسطے بھی اُسے نیست نہ کرونگا۔ جب خداوند ابرہام سے باتیں کر چکا تو چلا گیا۔ اور ابرہام اپنے مقام کو پھرا۔

پیدایش $\frac{19}{1 تا 18}$ اور دے دو فرشتے شام کو سدوم میں آئے۔ اور لوط سدوم کے پھاٹک پر بیٹھا تھا۔ اور لوط انہیں دیکھکر اُن کے استقبال کے لئے اٹھا اور اپنا سر زمین تک جھکایا۔ اور کہا کہ اے میرے خداوندو اب توجہ کر کے اپنے بندے کے گھر چلئے اور رات بھر رہیے اور اپنے پاؤں دھوئیے اور فجر کو اٹھکر اپنی راہ لیجئے۔ اور وے بولے کہ نہیں ہم رات بھر راہ میں رہیں گے پر جب اُس نے اُن سے بہت منت کی تب وے اُسکی طرف پھرے اور اُسکے گھر میں آئے۔ اور اُس نے اُن کی مہمانی کی اور فطیری روٹی اُن کے لئے پکائی اور انہوں نے کھائی۔

اور اُس سے پہلے کہ وے لیٹیں شہر کے مردوں یعنے سدوم کے مردوں نے جوان سے لیکے بڈھے تک سب لوگوں نے ہر طرف سے اُس گھر کو گھیر لیا۔ اور انہوں نے لوط کو پکار کے اُس سے کہا کہ وے مرد جو آج کی رات تیرے یہاں آئے کہاں ہیں؟ انہیں ہمارے پاس باہر لا تاکہ ہم اُن سے صحبت کریں۔ تب لوط دروازے سے اُن پاس باہر گیا۔ اور کواڑ اپنے پیچھے بند کیا اور کہا کہ اے بھائیو میں منت کرتا ہوں ایسا برا کام نہ کیجیو۔ اب دیکھو میری دو بیٹیاں ہیں جو مرد سے واقف نہیں مرضی ہو تو انکو تمہارے پاس نکال لاؤں اور جو تمہاری نظر میں اچھا ہو سو اُن سے کرو مگر ان مردوں سے کچھ کام نہ رکھو کیونکہ وے اسی واسطے میری چھت کے سایہ میں آئے۔ تب انہوں نے کہا کہ پرے ہٹ اور انہوں نے کہا کہ یہ ایک شخص ہمارے بیچ گزران کرنے کو آیا سو حاکم بنا چاہتا ہے۔ اب ہم تیرے ساتھ اُن سے زیادہ برا سلوک کریں گے۔ تب وے اُس مرد یعنے لوط پر حملہ کر کے آگے بڑھے اور کواڑ توڑنے کو نزدیک آئے۔ تب اُن مردوں نے اپنا ہاتھ بڑھا کر لوط کو اپنے پاس گھر میں کھینچ لیا اور دروازہ بند کر دیا۔ اور اُن مردوں کو جو گھر کے دروازہ پر تھے کیا چھوٹے کیا بڑے اندھا کر دیا سو وے دروازہ ڈھونڈتے ڈھونڈتے تھک گئے۔

مِنْ حَقٍّ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ﴿۷۹﴾ قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْٓ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ﴿۸۰﴾ قَالُوْا

ہمارا کوئی حق نہیں تیرا اور تو جانتا ہی ہے ہم کیا چاہتے ہیں اُسنے کہا میرے پاس تمہارے مقابلہ کی قوت ہوتی یا کسی [illegible] زبردست سہارے پر تکیہ کر لیتا وہ کہنے لگے

يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا

اے لوط تحقیق ہم تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہیں وہ ہرگز تجھ تک نہ پہنچ سکیں گے پس تو کچھ رات سے اپنے خاندان کو لیکر چلا جا اور تم میں کوئی بھی

امْرَاَتَكَ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ﴿۸۱﴾ فَلَمَّا جَآءَ

سوائے تیری بیوی کے مڑ کر نہ دیکھے کیونکہ جو ان پر ہونے والا ہے وہ اوس پر بھی ہو کر رہیگا ان کے وعدہ کا وقت صبح ہے کیا صبح نزدیک نہیں ہے پس جب آیا

اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿۸۲﴾ مُّسَوَّمَةً

حکم ہمارا تو اون کے اوپر کو نیچے کر دیا اور ہمنے اُس پر پتھر کی کنکریاں سلسلہ نہ بر تہ برسائیں جن پر تیرے رب کی طرف سے نشان لگا

تب ان مردوں نے لوط سے کہا کیا یہاں تیرا اور کوئی ہے؟ داماد یا بیٹے یا بیٹیاں اور جو کوئی تیرا اس شہر میں ہو تو انہیں لیکر اس مقام سے نکل جا۔ کیونکہ ہم اس مقام کو غارت کرینگے اسلئے کہ انکا چلانا خداوند کے حضور بہت بلند ہوا۔ اور خداوند نے اُسکے غارت کرنیکو ہمیں بھیجا۔ تب لوط باہر جا کے اپنے دامادوں سے جن سے اسکی بیٹیاں بیاہی تھیں بولا اور اُن سے کہا کہ اٹھو اس مقام سے نکلو۔ کیونکہ خداوند اس شہر کو غارت کریگا۔ لیکن وہ اپنے دامادوں کی نظر میں مضحک سا معلوم ہوا۔

جب صبح ہوئی فرشتوں نے لوط سے تاکید کر کے کہا کہ اٹھ اپنی جورو اور اپنی دو بیٹیاں جو یہاں موجود ہیں لے ایسا نہو کہ تو بھی اس شہر کی بدی میں گرفتار ہو کے ہلاک ہو جاوے۔ اور جب وہ دیری کرتا تھا اُن مردوں نے اُسکا اور اُسکی جورو کا اور اُسکی دونوں بیٹیوں کا ہاتھ پکڑا۔ کیونکہ خداوند کی مہربانی اُسپر ہوئی۔ اور اُسے نکالکر شہر سے باہر پہنچا دیا۔

اور ایسا ہوا کہ جب وے اُن کو باہر نکال لائے تو اُسنے کہا کہ اپنی جان لیکر بھاگ۔ اپنے پیچھے مت دیکھ اور میدان میں کہیں مت ٹھہر پہاڑ پر بھاگ جا نہ ہو کہ تو ہلاک ہو جاوے۔ اور لوط نے اُن سے کہا کہ اے میرے خداوند ایسا نہ ہو۔ دیکھ اب تو نے اپنے بندے پر رحم کی نظر کی اور تو نے مجھپر ایسا بڑا افضل کیا کہ میری جان بچائی ہے پر میں پہاڑ تک بھاگ نہیں سکتا نہو کہ مجھپر ایسی کوئی مصیبت پڑے کہ میں مر جاؤں۔ اب دیکھ یہ شہر قریب ہے کہ میں اُسمیں بھاگ جا [illegible] ہے مرضی ہو تو وہاں بھاگ جاؤں کیا وہ چھوٹا نہیں؟ سو میری جان بچیگی۔ تب اُسنے اُسے کہا دیکھ میں [illegible] اس شہر کو جسکے واسطے تو نے کہا غارت نہ کرونگا۔ جلدی کر اور اُدھر بھاگ کیونکہ جب تک تو وہاں نہ پہونچے میں کچھ کر نہیں سکتا ہوں۔ اسواسطے اُس شہر کا نام ضغر رکھا گیا۔

اور جس وقت لوط ضغر میں داخل ہوا سورج زمین پر نکلا۔ تب خداوند نے سدوم اور عمورہ پر گندھک اور آگ خداوند کی طرف سے آسمان سے برسائی اور اُسنے اُن شہروں کو اور اُس سارے میدان کو اور اُن شہروں کے سب رہنے والوں کو اور سب کچھ جو زمین سے اُگا تھا غارت کیا۔ [illegible] اُسکے پیچھے سے پھر کے دیکھا اور وہ نمک کا کھمبا بن گئی۔

اور ابرہام صبح کو سویرے اٹھ کر اُس جگہ گیا جہاں وہ خداوند کے حضور کھڑا تھا۔ اور سدوم اور عمورہ اور اُس تمام میدان کی زمین کی طرف نظر کی اور کیا دیکھا کہ دیکھو زمین پر سے دھواں بھٹی کے دھوئیں کی مانند اٹھ رہا ہے۔

[illegible] ظاہر ہے کہ [illegible] کی کنکریں [illegible] تھا

عِندَ رَبِّكَ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِينَ بِبَعِيدٍ ۝٨٣ وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ

ہوا تہا اور یہ ظالموں سے کچھ دور نہیں ہے اور مدین کیطرف ہمنے انکے بھائی شعیب کو بہیجا اسنے کہا اے میری قوم اللہ کی

مَا لَكُم مِّنْ إِلٰهٍ غَيْرُهُ وَلَا تَنقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِنِّي أَرٰىكُم بِخَيْرٍ وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ

عبادت کرو اسکے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں اور ناپ تول میں کمی کرو میں تمکو آسودہ حال دیکھتا ہوں اور ڈرتا ہوں کہ تمپر ایک گھیرنے

يَوْمٍ مُّحِيطٍ ۝٨٤ وَيٰقَوْمِ أَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا

والے دن کا عذاب آپڑے اور اے میری قوم اپنے پیمانوں اور ترازوں کو انصاف سے پورا رکھو اور لوگوں کو انکی چیزیں کم مت دو اور

تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ۝٨٥ بَقِيَّتُ اللَّهِ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ وَمَا أَنَا عَلَيْكُم بِحَفِيظٍ ۝٨٦

زمین میں فساد کرتے مت پہرو اللہ کا بقیہ تمہارے واسطے بہتر ہے جب تم مومن ہو اور میں تمپر کوئی نگہبان نہیں ہوں

قَالُوا يٰشُعَيْبُ أَصَلٰوتُكَ تَأْمُرُكَ أَن نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا أَوْ أَن نَّفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشٰؤُا

وہ بولے اے شعیب کیا تیری نماز تجھکو یہہ حکم کرتی ہے کہ جنکی پرستش ہمارے باپ دادا کرتے رہے اسکو چھوڑدیں یا اپنے مالوں میں جو چاہیں کریں

إِنَّكَ لَأَنتَ الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ ۝٨٧ قَالَ يٰقَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَرَزَقَنِي

تو تو سمائی والا اور سعادت والا ہے اسنے کہا اے میری قوم کیا تمنے غور کیا اگر میں اپنے رب کیطرف سے صاف علم پر ہوں اور وہ مجھے

مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا وَمَا أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلَىٰ مَا أَنْهٰىكُمْ عَنْهُ إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا

نیک رزق عطا کیا ہے اور نہیں چاہتا کہ جس سے اسنے تمہیں منع کیا ہے وہی میں تمہارے پیچھے کروں میں تو جہانتک میری طاقت ہو اصلاح کرنی

اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ۝٨٨ وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِي

اور کچھ نہیں چاہتا اور میری توفیق اللہ کے ہی ساتھ ہے اسی پر میرا بھروسہ ہے اور اسی کی طرف میں جہکتا ہوں اے میری قوم میری ضد تمکو ایسی جرم

أَن يُصِيبَكُم مِّثْلُ مَا أَصَابَ قَوْمَ نُوحٍ أَوْ قَوْمَ هُودٍ أَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ وَمَا قَوْمُ لُوطٍ مِّنكُم بِبَعِيدٍ ۝٨٩

میں نہ ڈالدے کہ تمپر ویسے ہی مصیبت آپڑے جیسے کہ قوم نوح قوم ہود یا قوم صالح پر آئی تھی اور قوم لوط تمسے کچھ دور نہیں ہے

وَاسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ وَدُودٌ ۝٩٠ قَالُوا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيرًا مِّمَّا

اور اپنے رب سے استغفار کرو پہر اسی کی طرف جہک جاؤ تحقیق میرا رب رحیم اور محبت کرنیوالا ہے انہوں نے کہا اے شعیب جو تو کہتا ہے اسمیں سے بہت

تَقُولُ وَإِنَّا لَنَرٰىكَ فِينَا ضَعِيفًا وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ وَمَا أَنتَ عَلَيْنَا بِعَزِيزٍ ۝٩١ قَالَ

سا تو ہماری سمجھ میں نہیں آتا اور ہم تو تجھکو اپنے میں کمزور دیکھتے ہیں اور اگر تیری بہائی بندی نہ ہوتی تو ہم تجھکو پتہراو کرتے اور تو ہمپر کسیطرح زبردست نہیں ہے

يٰقَوْمِ أَرَهْطِي أَعَزُّ عَلَيْكُم مِّنَ اللَّهِ وَاتَّخَذْتُمُوهُ وَرَاءَكُمْ ظِهْرِيًّا إِنَّ رَبِّي بِمَا تَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ۝٩٢

وہ بولا اے میری قوم کیا اللہ کی نسبت میری رشتہ داری تمپر زیادہ عزیز ہے اور اسکو تمنے پس پشت ڈالدیا ہے جو کچھ تم کرتے ہو میرا رب اسپر محیط ہے

وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ سَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَمَنْ هُوَ

اور اے میری قوم تم اپنی جگہہ عمل کرو میں بہی عمل کرنے والا ہوں آیندہ جان لوگے کہ کس پر رسوا کرنے والا عذاب آتا اور کون جھوٹا

كَاذِبٌ وَارْتَقِبُوا إِنِّي مَعَكُمْ رَقِيبٌ ۝٩٣ وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا

ہے تم انتظار کرو میں بہی تمہارے ساتھ منتظر ہوں اور جب ہمارا حکم آیا ہمنے شعیب کو اور جو اسکے ساتھ ایمان لائے تھے انکو اپنی رحمت

وَأَخَذَتِ الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جَاثِمِينَ ﴿۹۴﴾ كَأَن لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا ۗ أَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ

اور جنہوں نے ظلم کیا اُنکو ایک حادثہ نے پکڑ لیا پس وہ اپنے گھروں میں اوندھے گرے رہ گئے گویا کہ وہ اس میں کبھی نہ تھے خبردار مدین

كَمَا بَعِدَتْ ثَمُودُ ﴿۹۵﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿۹۶﴾ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَاتَّبَعُوا

کے واسطے لعنت ہے جیسا کہ ثمود پر لعنت ہوئی اور بھیجے موسے کو اپنی نشانیوں اور صاف دلیل کے ساتھ فرعون اور اسکے سرداروں کیطرف پس پیروی

أَمْرَ فِرْعَوْنَ ۖ وَمَا أَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيدٍ ﴿۹۷﴾ يَقْدُمُ قَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَوْرَدَهُمُ النَّارَ ۖ وَبِئْسَ

وہ حکم فرعون کی پیروی کی اور فرعون کا حکم کچھ بھلائی والا نہ تھا وہ قیامت کے دن اپنی قوم کے آگے آگے جائیگا اور پھر انکو آگ میں ڈالدیگا اور بہت ہی

الْوِرْدُ الْمَوْرُودُ ﴿۹۸﴾ وَأُتْبِعُوا فِي هَٰذِهِ .. لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُودُ ﴿۹۹﴾ ذَٰلِكَ

برا اتارا ہے جسمیں اتارے گئے اور اس دنیا میں اور یوم قیامت میں لعنت سے انکا پیچھا کیا گیا برا ہی انعام ہے جو دیا گیا ہے یہ بستیوں

مِنْ أَنبَاءِ الْقُرَىٰ نَقُصُّهُ عَلَيْكَ ۖ مِنْهَا قَائِمٌ وَحَصِيدٌ ﴿۱۰۰﴾ وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَٰكِن ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ

کی خبریں ہیں جو ہم تجھسے بیان کرتے ہیں ان میں سے بعض قایم ہیں اور بعض کٹی ہوئی اور ہم نے اُن پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہی اپنے نفسوں پر ظلم کرتے تھے

فَمَا أَغْنَتْ عَنْهُمْ آلِهَتُهُمُ الَّتِي يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مِن شَيْءٍ لَّمَّا جَاءَ أَمْرُ رَبِّكَ ۖ وَمَا زَادُوهُمْ

پس ان کے ان کو دیوتا جنکو وہ اللہ کے سوائے پکارتے ہیں کچھ بھی کام نہ آئے جب تیرے رب کا حکم پہنچا اور ان کو سوائے ہلاکت

غَيْرَ تَتْبِيبٍ ﴿۱۰۱﴾ وَكَذَٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَىٰ وَهِيَ ظَالِمَةٌ ۚ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ ﴿۱۰۲﴾

کے اور کچھ انہوں نے زیادہ نہ کیا اور اسیطرح تیرے رب کا پکڑنا ہے جب وہ بستیوں کو ظلم کی حالت میں پکڑتا ہے تحقیق اسکا پکڑنا دردناک اور سخت ہے

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْآخِرَةِ ۚ ذَٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوعٌ لَّهُ النَّاسُ وَذَٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُودٌ

تحقیق اس میں اس شخص کے واسطے جو عذاب آخرت سے ڈرتا ہے ایک نشان ہے وہ ایک دن ہے کہ لوگ اسمیں جمع کیے جاوینگے اور وہ دن

وَمَا نُؤَخِّرُهُ إِلَّا لِأَجَلٍ مَّعْدُودٍ ﴿۱۰۴﴾ يَوْمَ يَأْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ ﴿۱۰۵﴾

اور سوائے گنے ہوئے وقت کے کسی کو زیادہ مہلت نہیں دیتے جس دن وہ آئیگا کوئی نفس اسکی اجازت کے بغیر کلام نہ کر سکیگا پس بعض انمیں سے بدبخت ہیں

فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ ﴿۱۰۶﴾ خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ

پس جو بدبخت ہیں وہ آگ میں ہونگے ان کو وہاں چلانا اور دھاڑنا ہوگا وہ اس میں رہینگے جبتک آسمان اور زمین ہیں

وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ﴿۱۰۷﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي الْجَنَّةِ

مگر جو تیرا رب چاہے تحقیق تیرا رب جو چاہتا ہے کرلیتا ہے اور جو نیکبخت ہیں وہ بہشت میں ہیں وہ

خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ ۖ عَطَاءً غَيْرَ مَجْذُوذٍ ﴿۱۰۸﴾ فَلَا تَكُ

اس میں رہینگے جبتک آسمان اور زمین رہینگے سلہ مگر جو تیرا رب چاہے یہہ بخشش کبھی قطع نہ کیجاویگی سلہ پس تو

فِي مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هَٰؤُلَاءِ ۚ مَا يَعْبُدُونَ إِلَّا كَمَا يَعْبُدُ آبَاؤُهُم مِّن قَبْلُ ۚ وَإِنَّا لَمُوَفُّوهُمْ

یہہ لوگ عبادت کرتے ہیں تو اسکی نسبت شک میں مت پڑ یہہ تو وہی عبادت کرتے ہیں جیسے کہ انکے اجداد کرتے تھے اور ہم انکو انکا پورا حصہ

نَصِيبَهُمْ غَيْرَ مَنقُوصٍ ﴿۱۰۹﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَاخْتُلِفَ فِيهِ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ

دینے والے ہیں جس میں کوئی کمی نہ کیجاویگی اور ہمنے موسے کو کتاب دی پھر اسمیں اختلاف کیا گیا اور اگر تیرے رب کیطرف سے

سلہ یعنی وہ آسمان و زمین جو عالم آخرت میں ہونگے کیونکہ یہہ آسمان و زمین تو فنا ہو جائینگے جیسا کہ سورہ ابراہیم میں ہے یوم تبدل الارض غیر الارض والسموت وبرزوا للہ الواحد القہار سلہ یک اصل میں تکن تھا کثرت استعمال سے فصحائے عرب نون کو حذف کر دیتے ہیں

مِن رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَإِنَّهُمْ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ (۱۱۰) وَإِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ أَعْمَالَهُمْ إِنَّهُ

ایک بات نہ ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ ہو چکا اور وہ تو اسکی نسبت شک میں حیران ہیں اور جب ہر ایک کو تیرا رب انکے اعمال پوری پوری دیگا بے

بِمَا يَعْمَلُونَ خَبِيرٌ (۱۱۱) فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَن تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (۱۱۲)

سمجھتے ہیں اور جو کچھ کہ کرتے ہیں وہ اس سے خبردار ہے پس جو تجھکو حکم دیا گیا ہے اسپر قائم رہ اور جو تیرے ساتھ تائب ہوا ہو (وہ بھی اسپر قائم رہے) اور حد سے نہ بڑھو

وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ (۱۱۳)

اور ظالموں کی طرف مت جھکو ورنہ تمکو آگ پکڑے گی اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی مددگار نہ ہوگا پھر تمکو کوئی مدد نہ پہنچیگی

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَٰلِكَ ذِكْرَىٰ

اور دن کے دونوں سروں پر اور کچھ رات گذرے نماز ادا کرو تحقیق نیکیاں بدیوں کو دور کر دیتی ہیں سمجھنے والوں کے واسطے

لِلذَّاكِرِينَ (۱۱۴) وَاصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ (۱۱۵) فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُونِ مِن قَبْلِكُمْ

یہ ایک نصیحت ہے اور صبر کر تحقیق اللہ محسنوں کا اجر ضائع نہیں کرتا پس تم سے پہلے ان امتوں میں کوئی باقی کیوں نہ رہا

أُولُو بَقِيَّةٍ يَنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّنْ أَنجَيْنَا مِنْهُمْ وَاتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا

جو زمین میں فساد سے منع کرتا مگر بہت تھوڑے (وہی باقی رہے) جنکو ہمنے ان میں سے نجات دی اور جو ظلم پیشہ تھے وہ اسی

مَا أُتْرِفُوا فِيهِ وَكَانُوا مُجْرِمِينَ (۱۱۶) وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ (۱۱۷)

کی پیروی کرتے رہے جسمیں آسایش پایا اور خطاوار تھے اور تیرے رب کی یہ شان نہیں کہ کسی بستی کو ظلم سے ہلاک کرے جبکہ اسکے لوگ نیکی کرتے ہوں

وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ (۱۱۸) إِلَّا مَن رَّحِمَ رَبُّكَ وَلِذَٰلِكَ

اور اگر تیرا رب چاہتا تو لوگوں کو ایک ہی امت بنا دیتا اور وہ تو ہمیشہ اختلاف کرتے رہینگے سوا ان کے جنپر تیرا رب رحم کرے اور اسیواسطے اسنے

خَلَقَهُمْ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ (۱۱۹) وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ

ان کو پیدا کیا ہے اور تیرے رب کی بات پوری ہوئی کہ میں جہنم کو کل جنوں اور انسانوں سے بھرونگا اور رسولوں کی خبروں میں

مِنْ أَنبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ وَجَاءَكَ فِي هَٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَذِكْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ (۱۲۰)

سے ہم کل احوال تجھسے بیان کرتے ہیں تاکہ اس سے تیرا دل قائم کریں اور تیرے پاس اس (قرآن) میں حق و نصیحت اور مومنوں کے واسطے

وَقُل لِّلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنَّا عَامِلُونَ (۱۲۱) وَانتَظِرُوا إِنَّا مُنتَظِرُونَ (۱۲۲) وَ

اور جو ایمان نہیں لاتے ان کو کہہ کہ تم اپنے مکان پر عمل کرتے رہو ہم بھی عمل کرتے ہیں اور انتظار کرو ہم بھی منتظر ہیں

لِلَّهِ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَإِلَيْهِ يُرْجَعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ وَمَا رَبُّكَ

اور اللہ ہی کو آسمانوں اور زمین کی غیب ہے اور اسی کی طرف تمام امر لوٹتا ہے پس اسی کی عبادت کرو اور اسی پر توکل کرو اور تیرا

بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ (۱۲۳)

رب تمہارے کاموں سے غافل نہیں

سورة يوسف مكية — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — مائة واحد عشر آية

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا رحمن اور رحیم ہے

أَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْآنَ وَإِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الْغَافِلِينَ ۝۳ إِذْ قَالَ

احسن بیان له کرتے ہیں کیونکہ ہمنے یہہ قرآن تجہپر وحی کیا ہے اور تو اس سے پہلے بے خبر تھا جب یوسف نے

يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ ۝۴ قَالَ

اپنے باپ سے کہا اے میرے باپ میں نے گیارہ ستاروں اور سورج اور قمر کو دیکھا ہے دیکھتا ہوں کہ وہ مجھے سجدہ کرتے ہیں له یعقوب نے

له توراۃ کی کتاب پیدایش باب ۳۷ میں یہہ خواب اسطرح درج ہے۔

پہر اوس نے دوسرا خواب دیکھا اور اُسنے اپنے بہائیوں سے بیان کیا اور کہا کہ دیکھو میں نے ایک خواب دیکھا کہ سورج اور چاند اور گیارہ ستاروں نے مجھے سجدہ کیا اور اُسنے یہہ اپنی باپ اور بہائیوں سے بیان کیا تب اُسکے باپ نے اُسے ڈپٹا اور اُس سے کہا کہ یہ کیا خواب ہی جو تو نے دیکھا ہے کیا میں اور تیری ماں اور تیرے بہائی سچ مچ تیرے آگے زمین پر جہک کے تجہے سجدہ کرینگے۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ خواب کے سنتے ہی یعقوبؑ اُسکی اصل تعبیر سمجھ گئے تھے کہ یوسفؑ کے ماں باپ اور بہائی اُسے سجدہ کرینگے اور غیب کی نسبت جو کچھ کسی انسان کو معلوم ہو وہ خدا کی طرف سے ہوتا ہے کیونکہ علم غیب سوائے ذات باری تعالیٰ کے اور کسی کو نہیں پہر اس علم اور فہم کی موجودگی میں یعقوبؑ کا یوسفؑ کو ڈپٹنا اور یہ کہنا کہ یہ کیا خواب ہی جو تو نے دیکھا ہے حقیقت میں باری تعالیٰ کو ڈانٹنا ہے جو اُس خبر کا مخبر ہے اور اُسی پر اعتراض کرنا ہے ایسا کرنا ایک نبی کی شان سے سراسر بعید ہے اسلئے توراۃ مقدس کی اس آیت میں لفظی اور معنوی غلطی معلوم ہوتی ہے سہوًا کسی وقت میں واقع ہوگئی اور اصل حقیقت وہی ہے جو قرآن مجید فرماتا ہے کہ اس خواب کو سنکر یعقوبؑ نے یوسفؑ کو یہی فرمایا اپنے بہائیوں سے اس خواب کا ذکر نہ کرنا ورنہ از روے حسد وہ تجکو نقصان پہنچانا چاہیں گے کیونکہ شیطان انسان کے واسطے صریح دشمن ہے اور اسیطرح اللہ تعالیٰ تجکو برگزیدہ کریگا اور تجکو خوابوں کی تعبیر سکہائیگا۔ اور تمام قصہ کے سلسلہ سے یہہ بہی ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت یعقوبؑ کو اُن مصائب کی نسبت جو یوسفؑ پر پیش آنے والی تہیں کچھ کچھ علم تھا مگر صاف اور یقینی طور پر کچھ معلوم نہ تھا چنانچہ جب انکے اور بیٹوں نے جمع ہو کر یہہ کہا کہ یوسف کو سیر گشت کیواسطے ہمارے ساتھ بہیج دو تو ہم اُسکی محافظت کرینگے تو یعقوبؑ نے یہی جواب دیا "مجہے اس بات سے دُکہ ہوتا ہے کہ تم اُسکو اپنے ساتھ لیجاؤ اور میں خوف کرتا ہوں کہ تمہاری غفلت سے اُسکو بہیڑیا کہا جاوے" یہہ الفاظ اپنے اندر ایک معنے رکہتے ہیں۔ اور بتلاتے ہیں کہ خوابات یا مکاشفات میں کوئی ایسا نظارہ ضرور دیکہا تہا اور جب بیٹوں نے واپس آکر کہا کہ ہم تو جاکر آپسمیں دوڑنے لگے اور یوسف کو اپنے اسباب کے پاس چہوڑ دیا اور اُسکو بہیڑیا کہا گیا اور گو ہم سچ ہی کہتے ہوں پر تو ہمارا یقین نکریگا اور اُسکے کُرتے پر جہوٹ موٹ کا خون لگا ہوا ہی پیش کیا تو یعقوبؑ نے جواب دیا کہ نہیں۔ بلکہ تمہارے نفسوں نے ایک بات بنالی ہے پس صبر بہتر ہے اور جو بات تم بیان کرتے ہو اُسپر میں اللہ سے مدد مانگونگا ان الفاظ سے بہی ظاہر ہے کہ یعقوبؑ کو پہلے سے کچھ علم تہا اور آخر کامیابی کی امید تھی۔ تب ہی تو یہہ فرمایا بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُونَ ۱۲ پہر جب بنیامین کو یوسفؑ نے ایک حیلہ سے اپنے پاس مصر میں رکہ لیا اور دوسرے بہائیوں نے آکر بیان کیا کہ وہ چوری کے جرم میں پکڑا گیا ہے تو اسپر بہی یعقوبؑ نے فرمایا بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِيلٌ عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَأْتِيَنِي بِهِمْ جَمِيعًا ۱۲ ان الفاظ سے صاف

يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ

اے میرے بیٹے تو اپنا خواب اپنے بھائیوں پر نہ بیان کرنا ورنہ تجھہ سے وہ کچھہ فریب کرینگے تحقیق شیطان انسان کیواسطے بدائی ذالنے والا

ظاہر ہے کہ یعقوب علیہ السلام کو تینوں بیٹوں کی حیات اور واپسی کا علم اور یقین تہا۔ چنانچہ اس خیال کی تائید اگلی آیات قرآنی سے صاف طور پر ہوتی ہے کہ جب بیٹوں نے یعقوبؑ کا حال زار دیکھکر یہ کہا کہ تم یوسفؑ کے غم میں ہلاک ہوجاؤگے تو یعقوبؑ نے جواب دیا کہ جو پریشانی اور رنج مجھکو ہے اُسکی فریاد میں خدا سے ہی کرتا ہوں اور اللہ نے مجھکو وہ باتیں بتلائی ہیں جو تمکو معلوم نہیں۔ اور اسی اندرونی علم اور یقین سے یہہ بہی فرمایا کہ اے بیٹو جاؤ اور یوسف اور اُسکے بہائی کو تلاش کرو اور اللہ کی رحمت سے نا امید مت ہو کیونکہ اللہ کی رحمت سے وہی لوگ نا امید ہوا کرتے ہیں جو کافر ہیں وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۱۲/۸۶ يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْـــَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يَايْـــَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ۱۲/۸۷ مگر باوجود علم ہونے کے پہر تمام مصائب پر ادہر یعقوبؑ اودہر یوسف خدا کی رضا پر صابر و شاکر رہے جب بہیڑئے کے پہاڑ جانے کی جہوٹی خبر یعقوب علیہ السلام کے کانوں میں پہونچی تو اُنہوں نے ایسا نہیں کیا کہ اُٹھکر جنگلوں میں پہرتے اور لوگوں کو دوڑاتے تاکہ یوسف کی لاش ملجائے اور نہ یوسفؑ نے جب وہ کوئیں سے نکالے گئے ایسا کیا کہ وہ قافلہ کو کہتے کہ میرا باپ یہاں سے دو تین میل کے فاصلہ پر ہے وہاں مجھے لے چلو۔ اور نہ اُسوقت جب مصر میں پہونچے اپنے باپ کو اطلاع دی اور نہ اُسوقت جب فرعون کے مقرب بنے اور جہان پناہ کہلائے اور ہر طرح کا اعتبار حاصل کیا اپنے باپ کو خبر بہیجی اور نہ اُسوقت جب بہائی غلہ خریدنے کیلئے پہلی اور دوسری دفعہ مصر میں پہنچے اُنکو اپنی بابت اطلاع دی اور نہ اپنے باپ کو خبر کی الغرض جسوقت تک جدائی کا غم اُٹھانا یعقوب اور یوسف علیہما السلام کیواسطے منشائے ایزدی میں مقدر تہا اور اُنکو معلوم ہو چکا تہا اور اُسوقت تک نہایت صبر اور شکر کے ساتھ اپنی اپنی جگہہ برداشت کرتے رہے۔ پہر جب وہ وقت پورا ہو چکا اُدہر یعقوبؑ نے فرمایا کہ جاؤ یوسف اور بن یامین کی تلاش کرو اودہر یوسفؑ نے اپنی قمیص دیکر بہائیوں کو بہیجا کہ باپ کو میری خبر کرو اور میری قمیص اُسکی آنکہوں پر ڈالو وہ بینا ہو جائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا یہہ قصہ اہل باطن کے علوم و حالات اور اُنکے صبر و استقامت کا تمثیلی بیان ہے اس قصہ کے متعلق تورات میں چند باتیں ایسی ملتی ہیں جن سے اصل مطلب مفقود ہو گیا ہے۔

(۱) پیدائش ۱۳/۳۷ تب اسرائیل نے یوسف کو کہا کیا تیرے بہائی سکم میں نہیں چراتے ہیں آ میں تجھکو اُن کے پاس بہیجوں یہ بات کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتی کہ یعقوبؑ نے اُنکو بہائیوں کے ساتھ خود چراگاہ میں بہیجا ہو کیونکہ اوّل تو ظاہری طور پر اُنکو دوسرے بہائیوں کے بغض و عناد کا حال معلوم تہا۔ دوم یہ نبوت کی شان سے یہ بات بہت بعید ہے کہ ایسی پیش آنیوالی مصیبت کا حال اُنکو کچہہ معلوم نہو جو برسوں کے واسطے یوسف کے فراق میں اُنکو رولاتی رہی۔

(۲) پیدائش ۳۳/۳۷ اور اُسنے اُسے پہچانا اور کہا کہ یہہ تو میرے بیٹے کی قبا ہے کوئی برا درندہ اُسے کہا گیا۔ یوسف علیہ السلام بیشک پہاڑا گیا۔ یہہ بات بہی نور نبوت اور عرفان قربت کے خلاف ہے۔

(۳) پیدائش ۲۵/۴۵ و ۲۶ اور وہ مصر سے روانہ ہوئے اور کنعان کی زمین میں اپنے باپ یعقوبؑ کے پاس پہنچے اور اُس سے کہا کہ یوسف اب تک زندہ ہے اور وہ مصر کی ساری زمین کا حاکم ہے اور یعقوبؑ کا دل سُنسنا گیا کیونکہ اُس نے اُن کا یقین نہ کیا یہہ قول بہی نور نبوت اور عرفان قربت کے خلاف ہے یہ کسی طرح ممکن نہیں ہو سکتا کہ یعقوب جیسا نبی جسنے

مبین ۵ وکذٰلک یجتبیک ربک ویعلمک من تاویل الاحادیث ویتم نعمتہ علیک وعلی

دشمن ہے اور تیرا رب تجھکو اسیطرح برگزیدہ کریگا تجھکو باتوں کی حقیقت بتلائے گا اور تجھپر اور

ہیوں تک اپنے عزیز اور نیک فرزند کی نسبت خدا کیطرف سے مطلق بے خبر ہے اور جو تغیرات عظیم یوسف ع کو حالات میں واقعہ ہوں اُنکی خبر باطنی طور پر کچھ بھی نہ ملی چونکہ اس قصہ میں اہل معرفت کو علوم و حالات کا ایک تمثیلی بیان ہے اسلئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ خواب اور وحی کی نسبت جو قرآن مجید و توریت شریف سے ثابت ہے اسجگہ پر مختصراً بیان کر دیا جائے۔

اوّل خوابات۔ خوابوں کو اگر سرسری نظر سے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ کوئی خواب عموماً تین قسم سے باہر نہیں ہوتا۔

(۱) وہ خواب جو بالکل پریشان خیالات اور جذبات معلوم ہوتے ہیں۔ اس قسم کے خواب بہت عام ہیں ایسے خوابوں سے بیداری کے بعد اکثر ایک قسم کی بے چینی اور سرگرانی معلوم ہوا کرتی ہے اور یہ خواب عام صحت پر بیماری کا اثر پیدا کرتے ہیں یہ خواب ہمیشہ اُنہیں لوگوں کو ملتے ہیں جو دنیاوی نشوں میں مخمور ہو کر اپنے رب کریم کو یاد نہیں کرتے۔ یا اگر یاد کرتے ہیں تو محض رسمی طور سے اور حقیقت میں شرک خفی کے مرتکب ہوتے ہیں اگرچہ برائے نام مومن یا مسلمان ہوں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ بعض خوابات جو سراسر پریشان خوابات ہونے کی وجہ سے ناقابل تعبیر اور باطل معلوم ہوتے ہیں اُنکی بھی کچھ حقیقت اور تاویل ہوتی ہے جیساکہ قرآن مجید سے ظاہر ہے کہ فرعون مصر کے خوابات جو معبروں کی نظر میں اضغاث و احلام قرار پائے تھے اُنکی نسبت معبروں نے یہی کہا تھا کہ ہم اضغاث و احلام کی تعبیر نہیں جانتے اور یہ نہیں کہا کہ اُنکی کچھ تعبیر ہی نہیں ہو سکتی اگر یوسف علیہ السلام نے اُنکی صاف تعبیر فرمادی کہ سات موٹی گائیوں سے مراد سات ارزانی کے سال ہیں اور سات دبلی گائیوں سے مراد سات قحط کے سال۔ ایسا ہی سات سبز بالوں سے مراد سات ارزانی کے سال ہیں اور سات خشک بالوں سے سات قحط کے سال۔

تشریحات

امثال ۵ اپنے منہ سے بولنے میں جلدی مت کر اور اپنے دل کو روک کہ وہ شتابی سے خدا کے حضور میں کچھ نکلے کیونکہ خدا آسمان پر ہے اور تو زمین پر اسلئے تو اپنی باتیں تھوڑی کر کیونکہ کام کی کثرت کے باعث سے خواب دیکھا جاتا ہے اور احمق کی آواز باتوں کی کثرت سے جانی جاتی ہے۔

امثال ۶ میں ہے کہ خدا تیری آواز سے بیزار ہو اور تیرے ہاتھوں کا کام برباد کرے کیونکہ خوابوں کے وفور میں اور باتوں کی کثرت میں گوناگوں بطالتیں ہیں پس تو خدا سے ڈر۔

لیسعیاہ ۵۶ اے دشتی حیوانو تم سب کے سب آؤ کھالو اے جنگل کے سارے درندو۔ اُسکے نگہبان سارے اندھے ہیں وے سب جاہل ہیں وہ سب گونگے کتے ہیں جو بھونک نہیں سکتے وے خواب دیکھنے والے ہیں اور اونگھنا دوست رکھتے ہیں۔

اسموئیل ۲۸ اور جسوقت ساؤل نے خداوند سے مشورت پوچھی خداوند نے اُسے کچھ جواب نہ دیا نہ تو خوابوں سے اور نہ اوریم سے اور نہ نبیوں کی معرفت سے۔

میکاہ ۳ خداوند ان نبیوں کے حق میں جو میرے لوگوں کو گمراہ کر دیتے ہیں اور جو اپنے دانتوں سے چبایا کرتے ہیں اور سلامتی پکارتے ہیں پر اس سے جو ان کے منہ میں نہیں ڈالتا ہے لڑنے کو مستعد ہوتے ہیں یوں فرماتا ہے کہ اسلئے تم پر رات ہو جائیگی جس میں تم

اٰلِ یَعْقُوْبَ کَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓی اَبَوَیْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ۝

جیسا کہ پہلے سے تیرے دو اجداد یعنے ابراہیم واسحٰق پر تمام کی تھی تحقیق تیرا رب علم والا حکمت والا ہے

رویا نہیں دیکھو گا اور تم پر تاریکی چھا جائیگی جسکے سبب تم عجیب والی نہ کر سکو گے۔ اور نبیوں پر آفتاب غروب ہو گا اور اُن کیلئے دن اندھیرا بن جائیگا تب عجیب دل پشیمان ہونگے اور نالے کرنیوالے شرم کھائینگے ہاں سارے لوگ اپنی ڈاڑھی کو ہاتھ اپنے لینگے کیونکہ خدا کی طرف سے کچھ جواب نہیں ہے

تورات کی آیات بالا سے ظاہر ہے کہ خوابوں کی کثرت میں بہت سی بطالتیں بھی ہوتی ہیں زیادہ خواب دیکھنے والے سست بھی پڑ رہا کرتے ہیں دنیا پرستی بیدینی اور بدکاری کی حالت میں خواب آنے اور خوابوں میں جواب ملنے بند ہو جاتے ہیں اللہ کریم کسی انسان پر یہ فضل کرے کہ اسکو سچے خواب کثرت سے آنے لگیں اور خوابات میں جواب ملتے ہوں تو خود غرضی اور فساد فطرت اختیار کرنے سے بشارات اور تفہیم الٰہی کا سلسلہ بند ہو جائیگا

اس قسم کے خواب کثرت سے لوگ دیکھتے ہیں مثالوں کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ شاید کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جسنے اپنی زندگی میں پریشان اور بے معنی خواب نہ دیکھے ہوں۔

خوابات قسم دوم وہ خواب ہیں جو تعبیر طلب ہوتے ہیں کسی آئندہ واقعہ کا استعارہ کے طور پر اِن خوابوں میں نقشہ نظر آجاتا ہے جب تک اُسکے مطابق واقعہ ظہور پذیر نہیں ہوتا تب تک تو ٹھیک معنی سمجھ میں نہیں آتے مگر جب اسکے مطابق واقعہ ظہور پذیر ہو جاتا ہے تب معلوم ہوتا ہے کہ وہ خواب ایک عجیب مختصر اور پر معنی بیان تھا۔ اور جو تفصیل اس استعارہ سے سمجھ میں آجاتی ہے۔ وہ بیان میں نہیں آسکتی تھی اور جو باریک نکات اس استعارہ میں ہوتے ہیں وہ صاف بیان میں نہیں سما سکتے تھے۔ مثال کے طور پر میں ایک خواب بیان کرتا ہوں۔

میں ایکدفعہ دوپہر کیوقت زمین پر پڑا سو رہا تھا میرے نیچے ایک چٹائی اور اس پر ایک چادر بچھی ہوئی تھی۔ میں خواب دیکھتا ہوں کہ ایک بلی کا بچہ میرے پاؤں کو اپنے پنجوں سے زخمی کر رہا ہے تھوڑی دیر میں کیا دیکھتا ہوں کہ وہ بلی کا بچہ نہیں بلکہ بکری کا بچہ ہے اور میرے پاؤں کو مسکینی کیساتھ چاٹتا ہے۔ جب میں بیدار ہوا تو حیران تھا کہ یہ خواب کیا ہے؟ میں یہ سمجھا کہ شاید میرا پاؤں چٹائی سے رگڑا ہے اور تکلیف کیوجہ سے مجھے خواب میں بلی کا بچہ پاؤں چھیلتے ہوئے نظر آیا۔ اور پھر شاید میرا پاؤں چادر پر ہو گیا ہے اور اس لئے بلی کا بچہ بکری کا بچہ بن گیا اُسی روز شام کیوقت میں ایک طالب علم کیساتھ لارنس ہال تک بطور سیر گیا اُس طالب علم نے اِس سے پہلے لارنس ہال نہیں دیکھا تھا اسوجہ سے وہ دروازے کے قریب ہو کر شیشے میں سے جھانکنے لگا پولیس کے ایک سپاہی نے اُسکو اور مجھے دونوں کو پکڑ لیا اور کچھ وصول کرنے کی غرض سے ہم پر سختی کرنے لگا میں نے کہا تم اپنے افسر کے پاس چلو اور لارنس ہال کے دروازے کیطرف چلنا شروع کیا وہاں پر لائبریری کا کلرک بیٹھا تھا میں نے وہ حال سُنایا اُسنے کہا آپ ذرا صبر کیجئے پولیس کو کثرت آمدنی ایسی ہی ہوتی ہیں وہ مجھ سے انگریزی میں باتیں کرتا رہا ہماری انگریزی گفتگو سنکر وہ سپاہی ڈرنے لگا اور دور کھڑے ہو کر کہنے لگا بابو جی! آپ کل کسی وقت تشریف لائیں میں اندر سب مکان آپ کو دکھا دونگا+ دیکھیئے ابھی وہ بلی کا بچہ تھا اور ابھی بکری کا بچہ بن گیا جو نتائج اہل بصیرت اس استعارہ سے نکال سکتے ہیں۔ وہ صاف بیان میں نہیں آسکتے۔

منزل ۳

لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ آيَاتٌ لِّلسَّائِلِينَ ۞ إِذْ قَالُوا لَيُوسُفُ وَأَخُوهُ أَحَبُّ

یوسف اور اُس کے بہائیوں میں طلبگاروں کے لئے نشانات ہیں۔ جب وہ کہنے لگے کہ یوسف اور اُسکا بہائی ہمارے

بطور نمونہ میں چند خواب ذیل میں درج کرتا ہوں تاکہ علم دوست طبیعتیں اپنے غور و فکر سے علم خواب پر اصول و قواعد قایم کر سکیں

پیدایش ۳۷ باب ۵ تا ۱۱ اور یوسفؑ نے ایک خواب دیکھا اور اُسے اپنے بہائیوں سے کہا تب وے اُس سے زیادہ متنفر ہوئے اور اُسنے

اُن سے یوں کہا کہ جو خواب میں نے دیکھا ہے سو سُنئے کہ ہم کہیت پر پولے باندھتے تھے اور کیا دیکھتا ہوں کہ میرا پولا

اُٹھا اور سیدھا کھڑا رہا اور تمہارے پولے آس پاس کھڑے ہوئے اور میرے پولے کو سجدہ کیا تب اُسکے بہائیوں نے اُسے

کہا کہ کیا تو سچ ہمارا بادشاہ ہوگا یا تو ہمارا حاکم ہوگا اور انہوں نے اُسکی خوابوں اور اُسکی باتوں سے زیادہ کینہ پیدا کیا

پیدایش ۳۱ باب ۱۱ و ۱۲ اور خدا کے فرشتے نے خواب میں مجھے فرمایا کہ اے یعقوب میں بولا کہ میں حاضر ہوں تب اُسنے کہا کہ تو

اب اپنی آنکھ اُٹھا اور دیکھ کہ سارے مینڈھے جو بھیڑوں پر چڑھتے ہیں ابلق اور داغدار چتکبرے ہیں۔

پیدایش ۲ باب ۲۷ تا ۴۵ دانی ایل نے بادشاہ کے حضور جواب دیا اور کہا وہ بھید جو بادشاہ نے پوچھا حکما اور نجومی اور جادوگر

اور فالگیر بادشاہ کو بتا نہیں سکتے۔ لیکن آسمان پر ایک خدا ہے جو سب بھید آشکارا کرتا ہے۔ اور بنوکدنضر بادشاہ

کو وہ بات بتاتا ہے جو آخری ایام میں ہوگی ۞ تیرا خواب اور تیرے دماغی خیال جو تو نے اپنے پلنگ پر دیکھے سو یہ ہیں۔

تو اے بادشاہ اپنے پلنگ پر لیٹا ہوا خیال کرنے لگا کہ آیندہ میں کیا ہوگا۔ سو وہ جو رازوں کا کھولنے والا ہے

تجھ پر ظاہر کرتا ہے کہ کیا کچھ ہوگا۔ لیکن یہ راز مجھ پر آشکارا کیا گیا اسلئے نہیں کہ مجھ میں کسی اور زندہ کی نسبت

سے زیادہ حکمت ہے بلکہ اسلئے کہ اس کی تعبیر بادشاہ سے کہی جاوے اور تاکہ تو اپنے دل کے تصوّروں کو پہچانے ۞

تو نے اے بادشاہ نظر کی تھی اور دیکھ ایک بڑی مورت جسکی رونق بے نہایت تھی تیرے سامنے کھڑی ہوئی اور

اُسکی صورت ہیبت ناک تھی۔ اُس مورت کا سر خالص سونے کا تھا اُسکا سینہ اور اُسکے بازو چاندی کے اُسکا شکم

اور رانیں تانبے کی تھیں۔ اُسکی ٹانگیں لوہے کی اور اُسکے پاؤں کچھ لوہے کے کچھ مٹی کے تھے۔ اور تو اُسے دیکھتا رہا

تب لوہا اور مٹی اور تانبا اور چاندی اور سونا ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے اور تابستانی کھلیان کی مانند ہوئے

اور ہوا اُنہیں اُڑا لیگئی یہانتک کہ اُنکا پتہ نہ ملا اور وہ پتھر جسنے اُس مورت کو مارا ایک بڑا پہاڑ بنگیا اور تمام زمین کو

بہر دیا ۞ وہ خواب یہ ہے اور اُسکی تعبیر بادشاہ کے حضور بیان کرتا ہوں ۞ تو اے بادشاہ بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔

اسلئے کہ آسمان کے خدا نے تجھے ایک بادشاہت اور توانائی اور قوت اور شوکت بخشی ہے ۞ اور جہاں کہیں بنی

آدم سکونت کرتے ہیں اُس نے میدان کے چوپائے اور ہوا کے پرندے تیرے قابو میں کر دئے اور تجھے اُن سبھوں کا

حاکم کیا۔ تو ہی وہ سونے کا سر ہے ۞ اور تیرے بعد ایک اور سلطنت برپا ہوگی جو تجھ سے چھوٹی ہوگی اور اُسکے بعد ایک

اور سلطنت تانبے کی جو تمام زمین پر حکومت کرے گی۔ اور چوتھی سلطنت لوہے کی مانند مضبوط ہوگی اور جسطرح کہ

لوہا توڑ ڈالتا ہے اور سب چیزوں پر غالب ہوتا ہے ہاں لوہے کی طرح سے جو سب چیزوں کو ٹکڑے کرتا ہے اُس ہی

طرح ٹکڑے ٹکڑے کرے گی اور کچل ڈالے گی ۞ اور جو تو نے دیکھا کہ اُسکے پاؤں اور انگلیاں کچھ تو کمہار کی مٹی

کی اور کچھ لوہے کی تھیں سو اُس سلطنت میں تفرقہ ہوگا۔ مگر جیسا کہ تو نے دیکھا کہ اُسمیں لوہا گلاوے سے ملا ہوا

منزل ۳

اکرام

اکرام

اِلٰٓی اَبِیۡنَا مِنَّا وَنَحۡنُ عُصۡبَۃٌ ؕ اِنَّ اَبَانَا لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنِ ۨ ﴿۸﴾ اقۡتُلُوۡا یُوۡسُفَ اَوِ اطۡرَحُوۡہُ

باپ کو ہمارے سے زیادہ پیارے ہیں اور ہم جوان گروہ ہیں تحقیق ہمارا باپ صاف گمراہی بیچ ہے ۔ یوسف کو قتل کر ڈالو یا کسی زمین میں ڈال آؤ

تھا سو ہوسکے کی توانائی اس میں ہوگی ۔ +

پیدائش باب ۴۰ ورس ۶ لغایت ۲۳ ۔ اور یوسف صبح کو اون پاس اندر گیا ۔ اور اونپر نگاہ کی ۔ اور دیکھا کہ وے اوداس ہیں اُسنے فرعون سرداروں سے جو اُسکے ساتھ اُسکے خداوند کے گہر میں نگہبانی کیلیے اسیر تھے پوچھا کہ آج کس لئے تم اوداس نظر آتے ہو وے بولے ہمنے ایک خواب دیکھا ہے جسکی تعبیر کرنیوالا کوئی نہیں ۔ یوسف نے اونہیں کہا کیا تعبیر کی قدرت خدا کو نہیں ۔ مجھسے بیان کیجئے تب سردار ساقی نے اپنا خواب یوسف سے بیان کیا اور اُسے کہا دیکھ میرے خواب میں ایک تاک میرے سامنے تھی ۔ اوس تاک میں تین ڈالیاں تھیں ۔ اونمیں کلیاں نکلیں اور انمیں پھول آئے اور اُسکے سب گچھوں میں انگور پکے اور فرعون کا پیالہ میرے ہاتھ میں تھا سو مینے اون انگوروں کو لیکر فرعون کے جام میں نچوڑا اور وہ جام مینے فرعون کے ہاتھ میں دیا تب یوسف بولا اُسکی تعبیر یہ ہے کہ تین ڈالیاں تین دن ہیں ۔ اور فرعون اب سے تین دن میں تیری روبکاری کریگا ۔ اور تجھے تیرا منصب پھیر دیگا اور تو آگے کیطرح جب تو فرعون کا ساقی تھا اُسکے ہاتھ میں پھر جام دیگا لیکن جب تو خوشحال ہو تو مجھے یاد کیجیو ۔ اور مجھپر مہربانی کیجیو ۔ اور فرعون سے میرا ذکر کیجیو اور مجھے اس گہر سے مخلصی دلوائیو ۔ کہ وے عبرانیوں کی ولایت سے مجھے چرا لائے ۔ اور یہاں بھی مینے ایسا کام نہیں کیا کہ وے مجھے اس قیدخانے میں رکھیں ۔ جب سردار نانپز نے دیکھا کہ تعبیر خوب ہوئی تو یوسف سے کہا کہ میں بھی خواب میں تھا اور دیکھا کہ سر پر تین ٹوکریاں سفیدی کی تھیں اور اوپر کے ٹوکرے میں فرعون کیلئے سب قسم کا پکا ہوا مال تھا ۔ اور پرندے میرے سر پر اوس ٹوکرے میں کہاتے تھے یوسف نے جواب دیا اور کہا اُسکی تعبیر یہہ ہے کہ یہ تین ٹوکریاں تین دن ہیں ۔ فرعون اب سے تین دن میں تیرا سر تن سے جدا کریگا ۔ اور ایک درخت پر تجھے لٹکائیگا اور پرندے تیرا گوشت نوچ نوچ کہائینگے اور تیسرے دن جو فرعون کی سالگرہ کا دن تھا یوں ہوا کہ اُسنے اپنے سب نوکروں کی مہمانی کی اور اُسنے سردار ساقی اور نانپز کی اپنے نوکروں میں سے روبکاری کی ۔ اور اُسنے سردار ساقی کو اُسکی خدمت پر پھر قایم کیا ۔ اور اوسنے فرعون کے ہاتھ میں جام دیا پھر اوسنے سردار نانپز کو پھانسی دی ۔ جیسا یوسف علیہ السلام نے اون سے تعبیر میں کہیں تھیں ۔ پر سردار ساقی نے یوسف کو یاد نہ کیا ۔ بلکہ اُسے بہول گیا ۔

پیدائش باب ۴۱ ۔ پھر فرعون نے دوسرے سال کے آخیر دنوں میں خواب دیکھا ۔ کہ وہ لب دریا کھڑا ہے اور کیا دیکھتا ہے کہ دریا سے سات خوبصورت اور موٹی گائیں نکلیں ۔ اور نیستان میں چرنے لگیں اور کیا دیکھتا ہے اُسکے بعد اور سات گائیں بدشکل اور دُبلی دریا سے نکلیں اور دریا کے گھاٹ پر اون سات گائیوں کے نزدیک کھڑی ہوئیں اور اون بدصورت اور دُبلی گائیوں نے اون خوبصورت اور موٹی سات گائیوں کو کہا لیا ۔ تب فرعون جاگا ۔ اور پھر سو گیا اور دوبارہ خواب دیکھا کہ اناج کی بھری ہوئی اور اچھی سات بالیں ایک ڈانٹھی میں ظاہر ہوئیں ۔ اور کیا دیکھتا ہے کہ بعد اون کے اور سات بالیں پتلی اور پروا ہوا سے مرجھائی ہوئیں نکلیں ۔ اور وے پتلی سات بالیں اون اچھی بھری ہوئی سات بالوں کو نگل گئیں ۔ اور فرعون جاگا اور دیکھا کہ وہ خواب تھا ۔ اور یوں ہوا کہ صبح کو اُسکا جی گھبرایا ۔ تب اُسنے مصر کے سارے جادوگروں اور اُسکے سب دانشمندوں کو بلا بھیجا ۔ اور فرعون نے اپنا خواب اُن سے کہا ۔ پر اُنمیں سے کوئی فرعون کی

ارضا یخل لکم وجہ ابیکم وتکونوا من بعدہ قوما صلحین ⑨ قال قائل منھم لا تقتلوا

تاکہ تمہارے باپ کی توجہ ہمارے واسطے خالی ہو جائے اور اس کے بعد نیک لوگ بنا۔ اُن میں سے ایک کہنے والے نے کہا کہ یوسف کو قتل

خواب کی تعبیر نہ کر سکا۔ اُسوقت سردار ساقی نے کہا کہ میری خطائیں آج مجھے یاد آئیں کہ فرعون اپنے بندے پر غصہ تھا۔ اور مجھ جلوداروں کے گھر میں قید کیا تھا مجھے اور سردار نان بائی کو بھی۔ تب ہم نے یعنے میں نے اور اُس نے ایک ہی رات میں ایک خواب دیکھا۔ ہم میں ہر ایک نے ایک خواب دیکھا۔ اپنی خواب کے موافق اور ایک عبری جوان جلوداروں کے سردار کا نوکر وہاں ہمارے ساتھ تھا ہم نے اُس کو اُس سے کہا اُس نے ہماری خوابوں کی تعبیر کی اور اُس نے جیسے ہمسے تعبیر کی تھی ویسا ہی ہوا مجھے اپنے منصب پر قائم کیا اور اُسی کو پھانسی دی۔

اعمال ۱۰ تا ۱۶ (پطرس کی رویا) اور اُسے بھوک لگی اور کچھ کھانا چاہتا تھا لیکن جب لوگ تیار کر رہے تھے تو اُس پر بیخودی چھا گئی اور اُس نے دیکھا کہ آسمان کھل گیا۔ اور ایک چیز بڑی چادر کی مانند چاروں کونوں سے لٹکتی ہوئی زمین کی طرف اُتر رہی ہے اُس میں زمین کی سب قسم کے چوپائے اور کیڑے مکوڑے اور ہوا کے پرندے ہیں۔ اور اُسے ایک آواز آئی کہ اے پطرس اُٹھ ذبح کر کے کھا لے مگر پطرس نے کہا اے خداوند ہرگز نہیں کیونکہ میں نے کبھی کوئی حرام یا ناپاک چیز نہیں کھائی پھر دوسری بار اُسے آواز آئی کہ جنکو خدا نے پاک ٹھہرایا ہے تو اُنہیں حرام نہ کہہ۔ تین بار ایسا ہی ہوا۔ اور فی الفور وہ چیز آسمان کی طرف اُٹھائی گئی۔

خوابات قسم سوم۔ اس قسم کے خواب قسم دوم سے اعلٰے درجہ پر ہوتے ہیں ان میں اکثر ایک واقعہ کا واقعی بیان ہوتا ہے اور کسی قدر استعارہ سے بھی ہوتے ہیں اور بعض وقت اہل خواب کی زبان سے خود بخود کوئی عمدہ فقرہ یا شعر یا مصرع جاری ہو جاتا ہے اور بیداری تک صاف صاف یاد رہتا ہے اور اکثر ایسا کلام زبان سے نکلنے کے بعد فوراً آنکھ کھل جاتی ہے اور غنودگی بکلیتہ دور ہو جاتی ہے بعض اوقات یہ کلام بالکل نیا ہوتا ہے اور بعض وقت کوئی آیت قرآنی یا حدیث نبوی یا کسی بزرگ کا قول یا شعر ہوتا ہے اگر کسی اور شخص کا قول ہو تو یہ قول مبالغہ اور ریا و کذب سے پاک ہوتا ہے۔

پیدائش ۱ (۱۵) اِن باتوں کے بعد خداوند کا کلام رویا میں ابرام پر اُترا اور کہا کہ اے ابرام تو مت ڈر میں تیری سپر اور بہت بڑا اجر ہوں۔

پیدائش ۲۰ (۲،۳) اور جرار کے بادشاہ ابی ملک نے لوگ بھیجکر سارہ کو لے لیا لیکن رات کیوقت خدا ابی ملک کے پاس خواب میں آیا اور اُسے کہا کہ دیکھ تو اُس عورت کے سبب جسے تو نے لیا مرے گا کیونکہ وہ خصم والی ہے۔

پیدائش ۳۵ (۹) اور خدا یعقوب کو جبکہ وہ فدان آرام سے آیا تھا پھر دکھائی دیا اور اُسے برکت بخشی۔

پیدائش ۳۱ (۲۴) پر خدا لابن ارامی کو خواب میں رات کو آیا اور اُسے کہا کہ خبردار تو یعقوب کو بھلا بُرا مت کہیو۔

۱ سلاطین ۳ (۵) سو جبعون میں خداوند رات کیوقت سلیمان کو خواب میں دکھائی دیا اور خدا نے کہا جو تو چاہے کہ میں تجھے دوں مانگ

متی ۱ (۲۰) (حال پیدائش یسوع مسیح و قرار یافتن حمل قبل از منگنی) پس اُس کے شوہر یوسف نے جو راستباز تھا اور اُسے بدنام کرنا نہ چاہتا تھا چپکے سے اُسے چھوڑ دینے کا ارادہ کیا وہ ان باتوں کو سوچ ہی رہا تھا کہ خداوند کے فرشتہ نے اُسے خواب میں دکھائی دیکر کہا اے یوسف ابن داؤد اپنی بیوی مریم کو اپنے یہاں لے آنے سے نہ ڈر کیونکہ جو اُس کے پیٹ میں ہے وہ روح القدس کی طرف سے ہے وہ بیٹا جنے گی اور تو اُس کا نام یسوع رکھ

متی ۲ (۱۳) جب وہ روانہ ہو گئے تو دیکھو کہ خداوند کے فرشتہ نے یوسف کو خواب میں دکھائی دیکر کہا کہ اُٹھ بچے اور اُس کی ما

منزل ۳

يُوسُفَ ﴿ قَالُوْا ﴾ إِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿۱۰﴾ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ ... غَيٰبَتِ الْجُبِّ ... الْقُوْهُ فِيْ

مت کرو بلکہ کنوئیں کی گہرائیوں میں ڈال دو اگر تم کرنا چاہتے ہو کوئی قافلہ اُسکو اٹھا کر لے جائیگا۔ (باپ کے پاس جاکر) کہنے لگے

کو ساتھ لیکر مصر کو بھاگ جا اور جب تک کہ میں تجھ سے نہ کہوں وہیں رہنا کیونکہ ہیرودیس اِس بچے کو ہلاک کرنے کے لئے ڈھونڈنے کو ہے۔

متی ۲-۱۹ جب ہیرودیس مرگیا تو دیکھو خداوند کے فرشتہ نے مصر میں یوسف کو خواب میں دکھائی دیکر کہا کہ اُٹھ اِس بچے اور اُسکی ماں کو لیکر اسرائیل کے ملک میں آگیا مگر جب سُنا کہ ارخلاؤس اپنے باپ ہیرودیس کی جگہ یہودیہ پر بادشاہی کرتا ہے تو وہاں جانے سے ڈرا۔ اور خواب میں ہدایت پاکر گلیل کے علاقہ کو روانہ ہوگیا۔ اور ایک شہر میں جسکا نام ناصرت تھا جا بسا تاکہ جو نبیوں کی معرفت کہا گیا تھا وہ پورا ہو کہ وہ ناصری کہلائیگا۔

پیدائش ۴۶-۲ اور خدا نے رات کو خواب میں اسرائیل سے باتیں کیں اور کہا اے یعقوب اے یعقوب وہ بولا میں حاضر ہوں اُسنے کہا میں خدا تیرے باپ کا خدا ہوں مصر میں جاتے ہوئے مت ڈر کیونکہ میں تجھے بڑی گروہ بناؤں گا۔ میں تیرے ساتھ مصر میں جاؤنگا اور تجھے پھر بیشک لے آؤنگا۔ اور یوسف اپنا ہاتھ تیری آنکھوں پر رکھیگا۔

پیدائش ۴۸-۳ اور یعقوب نے یوسف سے کہا خدا قادر مطلق مجھے لوز میں جو کنعان کی زمین میں ہے دکھائی دیا اور مجھے برکت دی اور مجھے کہا کہ دیکھ میں تجھے برومند اور فراواں کرونگا۔ اور تجھ سے بہت گروہیں پیدا کرونگا۔ اور تیرے بعد یہ زمین تیری نسل کی ابدی ملکیت کروں گا

متی ۲۷-۱۹ اور جب وہ تخت عدالت پر بیٹھا ہوا تھا تو اُس کی بیوی نے اُس سے کہلا بھیجا کہ تو اِس راستباز سے کچھ کام نہ رکھ کیونکہ میں نے آج خواب میں اُس کے سبب سے بہت دُکھ اُٹھایا ہے۔

اعمال ۹-۱۰ دمشق میں حنناہ نام ایک شاگرد تھا اُس سے خداوند نے رویا میں کہا کہ اے حنناہ! اُسنے کہا اے خداوند میں حاضر ہوں خداوند نے اس سے کہا اُٹھ اُس کوچہ میں جا جو سیدھا کہلاتا ہے اور یہوداہ کے گھر میں ساؤل نام ترسیکو ڈھونڈ کیونکہ وہ دعا مانگ رہا ہے اور اُسنے حنناہ نام ایک آدمی کو اندر آتے اور اپنے اوپر ہاتھ رکھتے دیکھا ہے تاکہ پھر بینا ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نیک خواب اللہ کی طرف سے ہے۔ اور برا خواب شیطانی وسوسہ ہے۔ پس جب کوئی اچھا خواب دیکھے تو اُسکو ایسے آدمی کے سامنے بیان کرے جو اپنا دوست اور خیرخواہ ہو اور جب بُرا خواب دیکھے تو تین دفعہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا کہے اور سینہ پر بائیں طرف تین دفعہ تھتکار دے اور کسی سے اُس خواب کو بیان نہ کرے ابو رزین عقیلی کی روایت میں مرفوعاً یہ لفظ ہیں۔ مسلمانوں کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔ اور خواب کی تعبیر ایسی ہے جیسے اڑتا جانور جو گرنے کو طیار ہو جسوقت کسی نے کچھ تعبیر بیان کردی وہی تعبیر ہو جاتی ہے اِس لئے لازم ہے کہ کسی خیرخواہ یا کسی عالم دیندار کے سامنے بیان کرے۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۹۵)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بڑا بہتان اور افترا ہے کہ آدمی جھوٹا خواب بنا کر کہدے کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے (مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۳۸۹) صبح کے قریب جو خواب دیکھا جائے وہ اکثر صحیح ہوتا ہے۔
(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۸۹)

منزل ۳

يٰۤاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ﴿۱۱﴾ اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَ

اے باپ تجھکو کیا ہوا کہ یوسف پر تو ہمارا اعتبار نہیں کرتا اور ہم تو اسکے خیر خواہ ہیں کل اُس کو ہمارے ساتھ بھیج تاکہ جنگل میں چرے

تعبیر خواب میں چند عام اصول کا بیان جو مجھکو اپنے ذاتی تجربے سے معلوم ہوے ہیں

(۱) خواب میں کسی ایسی شے کا دیکھنا جو از روی قرآن یا حدیث صحیح کے بہشتی چیزوں میں سے ہو یا حلال ہے تو اسکی تعبیر ہمیشہ بہتری یا کامیابی یا خوشی ہوتی ہے مثلاً سبزہ آب صاف و روان گلزار پھل اور میوہ جات خوشنما دودھ شیرینی زرق جوان ہوکے خوشگوار سایہ درختان فرش خوشنما مکانات عمدہ و آباد شربت خوش ذائقہ وغیرہ۔

(۲) خواب میں ایسی چیز دیکھنا جو از روئے قرآن و حدیث دوزخی چیزوں میں سے ہو یا حرام ہو تو اسکی تعبیر ہمیشہ خرابی حال ہوتی ہے مثلاً آگ دھواں گرمی دھوپ سخت پانی مکدر و بودار ہر قسم کی غلیظ اور بدبودار شے نجو بعض خوک لحم الخنزیر شراب طوق و زنجیر وغیرہ۔ (۳) خواب میں کسی ایسے قول و فعل کا صادر ہونا یا دیکھنا جو از روے قرآن و حدیث عمل صالحہ میں سے ہیں تو اسکی تعبیر ہمیشہ بہتری ایمان ہوگی مثلاً نماز روزہ حج زکوٰۃ حمد خدا نعت رسول درود بر پیغمبران علیہم السلام ہر قسم خیرات ہمدردی وغیرہ وغیرہ (۴) خواب میں اگر کوئی ایسا قول یا فعل صادر ہو یا دیکھا جاوے جو ازروئے شرع محمدی ناجائز ہے یا دوزخی افعال میں سے ہے تو اسکی تعبیر ہمیشہ خرابی حال ہوگی مثلاً جنگ و فساد و قتل و ہر قسم لغویات ناچ و رنگ شراب دروغگوئی و تہمت وغیرہ (۵) خواب میں اگر کوئی قرآنی آیت زبان پر جاری ہو تو اسکی تعبیر حقیقۃً بعینہ اُس آیت کے منشاء کے مطابق ہوگی اور ایک ذرہ بھر تفاوت نہ ہوگا۔ یہ میرا بارہا دفعہ کا تجربہ ہے۔

(۶) خواب میں اگر کوئی حدیث صحیح یا کسی بزرگ کا قول یا شعر جو بالکل مبالغہ اور کذب سے پاک ہو زبان پر جاری ہو تو اسکی تعبیر بھی اُسکے منشاء کے مطابق ہوگی (۷) خواب میں اگر ستارہ دکھلایا جاکر کوئی خبر اُن کے مطابق ویسی ہی ویسا ہی ہوگا۔ (۸) خواب میں اگر کوئی شرعاً جائز خوشی دیکھنا اسکی تعبیر خوشی ہوگی۔ اگر ناجائز خوشی دیکھی ہو تو اسکی تعبیر خرابی دین یا رنج و ملال ہوگا۔ (۹) خواب میں اگر جلی قلم سے کچھ لکھا ہوا دیکھا ہو اور صاف پڑھا جا سکتا ہو تو ویسا ہی ہوگا (۱۰) خواب میں کوئی فصیح و بلیغ نیا فقرہ یا شعر خود بخود جاری ہو تو اسکی تعبیر ویسی ہی ہوگی (۱۱) خواب میں کسی پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام یا کسی بندہ نیک سیرت و بزرگ صورت کو دیکھنا تعبیر اُس پیغمبر یا بزرگ کے حالات کے مطابق نیکی و خیر کی طرف ہوگی (۱۲) خواب کی تعبیر بعض اوقات محاورات زبان کے مطابق ہوتی ہے مثلاً اگر کوئی شخص خواب میں ہاتھ دھوے تو اسکی تعبیر کسی امر میں حصول مایوسی ہوگی کیونکہ دست

دوم الہام وحی اور کشف کا بیان

(۱) اگر غیر عورت کے ساتھ خواب میں ہم صحبت ہو تو اسکی تعبیر خرابی دین مثلاً بد نظری یا بدنیتی وغیرہ ہوگی کیونکہ بہشت میں ازدواج ظاہرہ ملیگی خواب میں احتلام اگر عمداً کسی فعل کیوجہ سے ہو تو اس سے کمزوری دین ہوگی اور اگر احتلام محض بے خبری میں ہوا ہے تو اس سے اہل خواب کی نیت و ایمان پر کوئی الزام ثابت نہیں ہوتا۔

يَلْعَبْ وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۱۲﴾ قَالَ إِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْٓ أَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَأَخَافُ أَنْ يَّأْكُلَهُ الذِّئْبُ

کھیلے کودے اور ہم اسکے محافظ ہیں۔ جواب دیا کہ مجھے اس سے رنج و فکر ہوتا ہے کہ تم اسکو لیجاؤ اور میں ڈرتا ہوں کہ تم اس سے غافل ہو

الہام اور وحی کے لغوی معنی ہیں دل میں القا کرنا یہ دونو لفظ لغوی لحاظ سے قریب المعنی ہیں۔ اور اکثر جگہ دونوں کے ایک ہی معنی مراد لیے جاتے ہیں۔ قرآن مجید میں وحی کا لفظ الہام کے واسطے آیا ہے جیسا کہ آیات ذیل میں ہے [۱۶/۶۸] وَاَوْحٰی رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ تیرے رب نے شہد کی مکھی کیطرف وحی بھیجی وَاَوْحَیْنَآ اِلٰٓی اُمِّ مُوْسٰی [۲۸] ہمنے موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کیطرف وحی بھیجی وَاَوْحٰی فِیْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا [۱۱] اور ہر ایک آسمان کیطرف اسنے اسکے امر کی وحی کی۔ وَاِذْ اَوْحَیْتُ اِلَى الْحَوَارِیّٖنَ [۱۱] اور جسوقت میں حواریوں کیطرف وحی کی۔ لَیُوْحُوْنَ اِلٰٓی اَوْلِیٰٓئِهِمْ [۶/۱۲۲] اور البتہ وہ اپنے دوستوں کیطرف وحی کرتے ہیں۔ الہام اور وحی کا نزول حالت خواب میں ہوتا ہے اور حالت بیداری میں بھی تمام ملہمین کے الہامات اور وحی کی ابتدا رؤیائے صادقہ سے ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ خواب نبوت کا چھالیسواں حصہ ہے۔ یوسف علیہ السلام کو ابتدا میں خوابات سے اطلاع ملنا قرآن مجید سے ظاہر ہے جو الہام یا وحی حالت بیداری میں ہو اُسکی کئی صورتیں ہیں عموماً نزول وحی کیوقت ایک غنودگی اور ربودگی طاری ہو کر ظاہری حواس معطل یا ضعیف ہو جاتے ہیں اور اکثر مختلف قسم کی آوازیں مثلاً جرس یا رہٹ یا گرج کی آوازیں سنائی دیتی بظاہر بیہوشی ہو جاتی ہے خراٹوں کے سے لگتے اور تمام جسم میں ایک انقلاب عظیم محسوس ہوتا ہے کبھی تمام جسم پسینہ پسینہ ہو جاتا اور چہرہ کا رنگ متغیر ہو جاتا ہے یہ ابتدائی حالات وقوع میں آکر زبان پر کچھ کلام جاری ہو جاتا یا دل میں کچھ مضمون القا ہو جاتا ہے۔ یا خدا کا فرشتہ کسی انسان یا دوسری مخلوق کی شکل میں نظر آکر کچھ بات کرتا یا غیب سے کوئی آواز آتی ہے یا غیبی امور اور واقعات نظروں کے سامنے پیش آجاتے ہیں۔ الغرض وحی کی اقسام حسب ذیل ہیں۔

اوّل۔ رؤیائے صادقہ یعنے سچے خواب جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔

دوئم۔ کشف یا مکاشفہ۔ اسکی حقیقت یہ ہے کہ بیداری کیحالت میں دفعتاً خواب کی مشابہ ایک حالت طاری ہو کر دور دراز شہر و مقامات اور آیندہ ہونیوالے معاملات نظر آجاتے ہیں۔ اور پھر تھوڑی دیر کے بعد وہ حالت دور ہو جاتی ہے لاہور میں بیٹھا ہوا ایک انسان کشفی حالت میں لندن کی سیر کامل طور پر کرسکتا ہے اور جو واقفیت سالہا سال میں حاصل نہو وہ منٹوں میں حاصل کرسکتا ہے۔ کلام الٰہی جو مختصر لفظوں میں نازل ہوتا ہے اُسکی اصل حقیقت مکاشفات میں کھل جاتی ہے۔ جو نظارے کہ ضخیم کتابوں میں بیان نہو سکیں وہ ایک لمحہ کے کشف سے صاف ہو جاتے ہیں۔

یہی کشف تھا جسنے نحمیاہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چند گھنٹوں میں بیت المقدس کے متعلق سو برس کے حالات دکھلا دیے یہی کشف تھا جسنے خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہشت و دوزخ اور عالم برزخ کی سیر کرادی۔ یہی کشف تھا جسنے ابراہیم علیہ السلام کو ملکوت السمٰوٰت والارض کی سیر کرائی۔ ۔:۔

اعمال [۲/۲] جب عید پنتیکُست کا دن آیا تو وہ سب ایک جگہ جمع ہوئے یکایک آسمان سے ایسی آواز آئی جیسے زور کی آندھی کا سناٹا ہوتا ہے اور اُس سے سارا گھر جہاں وہ بیٹھے تھے گونج گیا اور انہیں آگ کے شعلہ کی سی پھٹتی ہوئی زبانیں دکھائی دیں اور اُن میں ہر ایک پر آٹھہریں اور وہ سب روح القدس سے بھر گئے اور غیر زبانیں بولنے لگے جیسی روح

منزل ۳

وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳﴾ قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّاۤ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَلَمَّا

اور بھیڑیا اسکو کھا جاوے | وہ بولے اگر اسکو بھیڑیا کھا جاوے جبکہ ہم جوان گروہ موجود ہوں تو ہم بیتاحال ہو جاینگے | پس جب

سوم یہ غیب سے آواز آتی ہے جسکو ہاتف غیب کی آواز کہتے ہیں ۔ ایسا کبھی خواب میں ہوتا ہے کبھی کشف میں اور کبھی بیداری میں۔ دانی ایل ۴ میں ہے سارا حادثہ بادشاہ نبوکدنضر پر پڑا جب ایک برس گذر گیا تو وہ بابل کے قصر میں ٹہلتا تھا بادشاہ نے فرمایا اور کہا یہ وہ بڑی بابل نہیں جسکو میں نے اپنی توانائی کی قدرت سے بنایا تاکہ وہ دار السلطنت ہو اور اس سے میری شان وشوکت جلوہ گر ہوئی بادشاہ کے منہ میں یہ کلام تھا کہ آسمان سے آواز آئی اے بادشاہ نبوکدنضر تجھے کہا جاتا ہے کہ سلطنت تجھ سے جاتی رہی اور تجھے آدمیوں میں سے ہانک کے نکالدینگے ۔ اور میدان کے حیوانوں کیساتھ تیری سکونت ہوگی اور تجھے بیل کیطرح گھاس کھلا چہارم یہ کہ جبرئیل علیہ السّلام کسی شکل میں ظاہر ہوکر کچھ تعلیم کرجائیں ۔ یا حالات غیبی پر مطلع فرماجاویں جیسا کہ جنگ احزاب کے بعد جبرئیل علیہ السّلام آدمی کی شکل میں غبار آلود ظاہر ہوئے اور یہ کہہ گئے کہ اے نبی اللہ آپ جنگ سے فارغ ہو گئے لیکن ہم نہیں ہوئے آپ چلیں اور بنی قریظہ کا محاصرہ کریں ۔ احادیث سے ظاہر ہے کہ جبرئیل علیہ السّلام اکثر دحیہ کلبی کی صورت میں نظر آیا کرتے تھے اور کبھی اجنبی شکل میں اسطرح ظاہر ہوتے تھے کہ حضار مجلس آپ کو دیکھ لیتے تھے چنانچہ بخاری ومسلم وغیرہ محدثین نے باسناد صحیح روایت کیا ہے کہ حضرت جبرئیل ع مسافرانہ صورت میں نہایت سفید لباس میں ظاہر ہوکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو زانو سے زانو ملاکر بیٹھے اور پوچھنے لگے کہ ایمان واسلام کے کیا معنی ہیں اور آپ کے جواب کے بعد خود ہی تصدیق کرتے جاتے تھے پھر حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہمکو اسکے اس سوال و تصدیق سے نہایت تعجب ہوا پس جب وہ چلے گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ جبرئیل تھے تمکو ایمان واسلام کے معنی سکھلانے آئے تھے ۔ اور اسیطرح دو روز جماعت کے ساتھ نماز پڑھائی کہ ایک روز اول وقت اور دوسرے آخر وقت امام مالک وغیرہ محدثین نے روایت کیا ہے اس امامت کو بھی غالبًا حضار جماعت نے مشاہدہ کیا ہوگا ۔ صحیح بخاری میں ہے کہ آنحضرت ع فرماتے ہیں کہ کبھی فرشتہ آدمی کی صورت میں آکے مجھ سے کلام کرتا ہے تو میں اس کی بات سمجھ لیتا ہوں قرآن مجید سے ثابت ہے کہ فرشتے انسان کی صورت میں ابراہیم ع کے پاس پہونچے اور اسحٰق کی بشارت دی اُن کو ابراہیم ع نے بھی دیکھا اور اُن کی بیوی سارہ علیہا السّلام نے بھی اور اُن کا کلام بھی سنا پھر یہی فرشتے لوط علیہ السّلام کی بستی کیطرف گئے تو سب لوگوں نے اُن کو دیکھا اور جب تک انہوں نے خود ظاہر نہ کیا ابراہیم اور لوط علیہم السّلام اور دوسرے لوگ بھی اُن کو نہ پہچان سکے کہ یہ خدا کے فرشتے ہیں مریم صدیقہ علیہا الصلوٰۃ والسّلام کو جبرئیل علیہ السّلام انسان کی شکل میں نظر آئے پنجم یہ کہ جبرئیل ملکوتی صورت میں روحانی طور پر خاص ملہم علیہ پر ظاہر ہوکر کلام الٰہی تحریر شدہ لوحیں یا لکھی ہوئی دکھاویں یا زبان پر جاری کردیں بعض بعض حصہ قرآن مجید اسی قسم کی وحی ہے جیساکہ خود قرآن کریم فرماتا ہے فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ پ۱ پس تحقیق جبرائیل ہی نے قرآن کو تیرے قلب پر اللہ کی اجازت سے اتارا ہے نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ عَلٰى قَلْبِكَ پ۱۹ روح الامین یعنی جبرائیل نے اس (قرآن کو) تیرے قلب پر اتارا ہے اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ اس خدا کے نام سے پڑھ جسنے (تمام مخلوقات کو) پیدا کیا۔

پیدایش ۲۱ تب خدا نے اس لڑکے کی آواز سُنی اور خدا کے فرشتے نے آسمان سے ہاجرہ کو پکارا اور اس سے کہا کہ اے ہاجرہ

فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهِ وَأَجْمَعُوا أَنْ يَجْعَلُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِأَمْرِهِمْ هَٰذَا

وہ اُسکو لے گئے اور اِس بات پر متفق ہوئے کہ اُسکو کنوئیں کی تہ (اندھیرے) میں ڈال دیں اور ہمنے یوسف کی طرف وحی کی کہ تو اُن کو اُن کی اِس بات

مجھکو کیا ہوا مت ڈر کہ اُس لڑکے کی آواز جہاں وہ پڑا ہے خدا نے سُنی۔ اُٹھ اور لڑکے کو اُٹھا اور اُسے اپنے ہاتھ سے سنبھال کیونکہ میں اُسکو ایک بڑی قوم بناؤنگا۔ پھر خدا نے اُس کی آنکھیں کھولیں اور اُسنے پانی کا ایک کنواں دیکھا اور جا کر اُس مشک کو پانی سے بھر لیا۔ اور لڑکے کو پلایا اور خدا اُس لڑکے کے ساتھ تھا۔ اور وہ بڑھا اور بیابان میں رہا کیا اور تیرانداز ہوگیا۔

پیدائش ۲۲ ۱۱ اور ابرہام نے اپنا ہاتھ بڑھا کے چھری لی کہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے۔ تب خداوند کے فرشتے نے آسمان سے پکارا کے کہا کہ اے ابرہام اے ابرہام وہ بولا میں حاضر ہوں۔

قاضیون ۱۳ ۲ اور دان کے گھرانہ میں صرعہ کا ایک شخص تھا جسکا نام منوحہ تھا۔ اُس کی جورو بانجھ تھی اور کوئی لڑکا نہ جنی اور خداوند کے فرشتے نے اُس عورت کو دکھائی دی اور اُسے کہا کہ دیکھ اب تو بانجھ ہے اور جنتی نہیں پر اب حاملہ ہوگی اور بیٹا جنیگی سو اب خبردار رہو۔ اور مے یا نشہ کی کوئی چیز نہ پیجیو۔ اور ہر ایک ناپاک چیز کے کھانے سے پرہیز کیجیو۔

اعمال ۱۹ ۶ جب پولس نے اُن پر ہاتھ رکھے تو روح القدس اُن پر نازل ہوا اور وہ طرح طرح کی زبانیں بولنے لگے اور نبوت کرنے لگے۔ اور وہ سب تخمیناً بارہ آدمی تھے۔

ششم القائے غیبی جس میں مضمون کا القا ہوجائے مگر لفظ ساتھ نہوں یہ القا ہر ایک نیک ہو یا انسان کو اپنے اپنے شغل میں عین مصروفیت اور توجہ کیوقت ہوتا رہتا ہے کاریگروں کو عمدہ صنعت شاعروں کو نیا مضمون خداپرستوں کو نیک باتیں بعضوں کو عجیب ترکیب سوجھ جانا اِسی القائے غیبی کا طفیل ہوتا ہے۔ جو نیک القا ہے وہ رحمان کی طرف سے ہوتا ہے اور جو بد ہے وہ شیطان کی طرف سے ہوتا جسقدر عجیب غریب کلیں ایجاد ہوئیں اور علوم و فنون میں نئے نئے مسایل پیدا ہوئے جسقدر آلات ہلاکت یا حفاظت عجیب در عجیب نکلے وہ بالعموم اِسی القائے غیبی کا نتیجہ ہے۔

ہفتم تجلی ذاتی ہوکر خاص باری تعالیٰ سے ہمکلامی میسر آجاتا ہے۔ حقیقتاً تو کوئی اِنسان خداوند کو دیکھ نہیں سکتا اور نہ بلا واسطے اُس سے کلام کرسکتا ہے یہ تجلی ذاتی اور مکالمۂ الٰہی بھی خاص خاص نظاروں اور آوازوں کی صورت میں ہوتا ہے۔ مثلاً شب معراج میں آنحضرتؐ کا اور کوہ طور پر موسیٰ کا دیدار و کلام الٰہی سے مشرف ہونا۔ قرآن مجید کا اکثر حصہ اِسی قسم کا کلام ہے۔

خروج ۳ ۱ تا ۶ اور موسیٰ اپنے سسرے یترو کی جو مدیان کا کاہن تھا گلہ کی نگہبانی کرتا تھا تب وہ گلہ کو بیابان کی اُسطرف تک لیگیا اور خدا کے پہاڑ حورب کے نزدیک آیا۔ اُسوقت خداوند کا فرشتہ ایک بوٹے میں سے آگ کے شعلہ میں اُسپر ظاہر ہوا اُسنے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک بوٹا آگ میں روشن ہے اور وہ جل نہیں جاتا۔ تب موسیٰ نے کہا کہ میں اب نزدیک جاؤں اور اِس بڑے منظر کو دیکھوں کہ یہ بوٹا کیوں نہیں جلتا۔ جب خداوند نے دیکھا کہ وہ دیکھنے کو نزدیک آیا تو خدا نے اُسی بوٹے کے اندر سے پکارا اور کہا اے موسیٰ اے موسیٰ وہ بولا میں یہاں ہوں تب اُسنے کہا یہاں نزدیک مت آ اپنے پاؤں سے جوتا اُتار کیونکہ یہ جگہ جہاں تو کھڑا ہے مقدس زمین ہے پھر اُسنے کہا کہ میں تیرے باپ کا خدا اور ابرہام کا خدا اور اضحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا ہوں۔ موسیٰ نے اپنا مُنہ چھپایا کیونکہ وہ خدا پر نظر کرنے سے ڈرتا تھا۔

خروج ۳۳ ۱۱ اور خداوند موسیٰ سے روبرو ہمکلام ہوا جسطرح کوئی اپنے دوست سے کلام کرتا ہے اور وہ لشکرگاہ کو

منزل ۳

وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿۱۵﴾ وَجَاءُوا أَبَاهُمْ عِشَاءً يَبْكُونَ ﴿۱۶﴾ قَالُوا يَا أَبَانَا إِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَ

پر متنبہ نہ کریگا اور وہ بیخبر ہونگے اور وہ رات کو اپنے باپ کے پاس روتے ہوئے آئے. بولے اے ہمارے باپ ہم تو دوڑنے لگے تھے اور

پھر ابراسکا خادم نوجوان یشوع بن نون خیمے میں سے نہ نکلا۔

خروج ۳۳ باب ۲۰ اور بولا تو میرا چہرا نہیں دیکھ سکتا اسلئے کہ کوئی انسان نہیں کہ مجھے دیکھے اور جیتا رہے اور خداوند نے کہا دیکھ یہ جگہ میرے پاس ہے۔ اور تو اُس چٹان پر کھڑا رہ اور یوں ہوگا کہ جب میرے جلال کا گذر ہوگا۔ تو میں تجھکو اُس چٹان کے دراڑ میں رکھونگا۔ اور جب تک نہ گذروں تجھے اپنی ہتھیلی سے ڈھانپونگا۔ اور پھر اپنی ہتھیلی اٹھاؤنگا۔ اور تو میرا پیچھا دیکھیگا لیکن میرا چہرہ ہرگز دکھائی نہ دے گا۔

پیدائش ۱۸ باب ۲۳ تب ابرہام نزدیک جاکر بولا کیا تو نیک کو بد کے ساتھ ہلاک کریگا۔ شاید پچاس صادق اُس شہر میں ہوں کیا تو اُسے ہلاک کریگا۔ اور اُن پچاس صادقوں کی خاطر جو اُسکے درمیان ہیں۔ اُس مقام کو نہ چھوڑیگا۔ ایسا کرنا تجھسے بعید ہے کہ نیک کو بد کے ساتھ مار ڈالے اور نیک بد کے برابر ہو جاویں یہ تجھ سے بعید ہے کہ تمام دنیا کا انصاف کرنیوالا انصاف نہ کریگا۔ اور خداوند نے کہا کہ اگر میں سدوم شہر کے درمیان پچاس صادق پاؤں تو میں اُنکے واسطے تمام مکان کو چھوڑونگا۔ تب ابرہام نے جواب دیا اور کہا کہ اب دیکھ میں نے خداوند سے بولنے میں جرأت کی اگرچہ میں خاک اور راکھ ہوں شاید پچاس صادقوں سے پانچ کم ہوں کیا اُن پانچ کے واسطے تو تمام شہر کو نیست کریگا۔ اور اُسنے کہا کہ اگر میں اُن پینتالیس پاؤں تو نیست نکرونگا پھر اُسنے اُس سے کہا کہ شاید وہاں چالیس پائے جائیں تب اُسنے کہا کہ میں اُن چالیس کے واسطے بھی نہ کرونگا۔ پھر اُسنے کہا کہ میں منت کرتا ہوں کہ خداوند خفا نہوں تو میں پھر کہوں شاید وہاں تیس پائے جاویں وہ بولا کہ اگر وہاں تیس پاؤں تو میں یہ نکرونگا۔ پھر اُسنے کہا دیکھ میں نے خداوند سے بات کرنے میں جرأت کی شاید وہاں بیس پائے جائیں وہ بولا میں بیس کیواسطے بھی اُسے نیست نکرونگا تب اُسنے کہا میں منت کرتا ہوں کہ خداوند خفا نہوں تو میں فقط اب کی بار پھر کہوں شاید وہاں دس پائے جاویں۔ وہ بولا میں دس کیواسطے بھی اُسے نیست نہ کرونگا جب خداوند ابرہام سے باتیں کرچکا تو چلا گیا اور ابرہام اپنے مقام کو پھرا۔

پیدائش ۲۲ باب ۱ اُن باتوں کے بعد یوں ہوا کہ خدا نے ابرہام کو آزمایا اور اُسے کہا کہ اے ابرہام وہ بولا دیکھ میں حاضر ہوں تب اُس نے کہا کہ تو اپنے بیٹے **ہاں اکلوتی** بیٹے کو جسے تو پیار کرتا ہے اضحاق کو لے اور زمین موریاہ میں جا اور اُسے وہاں پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ پر جو میں تجھے بتاؤنگا سوختنی قربانی کے لئے چڑھا۔

پیدائش ۶ باب ۱۳ اور خدا نے نوح سے کہا کہ سب بشر کی اجل میرے سامنے آپہونچی ہے۔ اسلئے کہ اُنکے سبب زمین ظلم سے بھر گئی اور دیکھ میں اُنکو زمین کے ساتھ نابود کرونگا۔ تو اپنے واسطے گوپھر کی لکڑی کی ایک کشتی بنا۔ اُس کشتی میں کوٹھریاں تیار کر۔ اور اُسکے باہر اور بھیتر رال لگا اور اُسکو ایسی بنا کہ اُسکی لنبائی تین سو ہاتھ اور اُسکی چوڑائی پچاس ہاتھ اور اُسکی اونچائی تیس ہاتھ کی ہو۔ اور اُسی کشتی میں ایک روشندان بنا اور اوپر سے لیکے ہاتھ بھر میں اُسے تمام کر اور کشتی کی ایکطرف دروازہ بنا اور نیچے کا طبقہ اور دوسرا اور تیسرا بھی بنا۔ اور دیکھ میں ہاں میں ہی زمین پر طوفان کا پانی لاتا ہوں کہ ہر ایک جسم کو جس میں زندگی کا دم ہے آسمان کے نیچے سے مٹا ڈالوں۔

منزل ۳

تَرَكْنَا يُوسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَأَكَلَهُ الذِّئْبُ وَمَا أَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَنَا وَلَوْ كُنَّا صَادِقِينَ (۱۷)

یوسف کو اپنے اسباب کے پاس چھوڑ دیا تھا پس اُسکو بھیڑیا کھا گیا اور تو ہماری بات ماننے والا نہیں خواہ ہم سچے ہی کیوں نہ ہوں

وَجَاءُوا عَلَى قَمِيصِهِ بِدَمٍ كَذِبٍ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِيلٌ

اور اسکی قمیص پر جھوٹ موٹ کا خون لگا لائے یعقوب نے کہا بلکہ تمہارے واسطے تمہارے نفسوں نے ایک بات بنائی ہے پس صبر عمدہ ہے

اور سب جو زمین پر ہیں مر جائینگے پھر میں تجھسے اپنا عہد قایم کرونگا اور تو کشتی میں جائیگا۔ تو اور تیرے بیٹے اور تیری جورو اور تیرے بیٹوں کی جوروان تیرے ساتھ اور سب جانوروں میں سے ہر جنس کے دو دو اپنے ساتھ کشتی میں لے کہ جیتے رہیں۔ چاہیئے کہ وے نر و مادہ ہوں۔

پیدایش ۱۴ ۱۳ اور بعد اُسکے کہ لوط اُس سے جدا ہوا خداوند نے ابرام سے کہا کہ اپنی آنکھ اُٹھا اور اُس جگہ سے جہاں تو ہے اُتر اور دکھن اور پورب اور پچھم دیکھ کہ یہ تمام ملک جو تو دیکھتا ہے میں تجھکو اور تیری نسل کو ہمیشہ کیلئے دونگا۔

پیدایش ۱۵ ۱۷ اور خدا نے ابرہام سے کہا کہ تیری جورو سری جو ہے سو اُسکو سری مت کہا کر بلکہ اُسکا نام سرہ ہے

گنتی ۱۲ ۵ تا ۱۵ تب خداوند بدلی کے ستون میں ہوکے اُترا اور خیمہ کے دروازہ پہ کھڑا رہا۔ اور ہارون اور مریم کو بلایا وے دونوں آئے تب اُس نے فرمایا کہ میری باتیں سنو۔ اگر تم میں سے کوئی نبی ہوتا تو میں جو خداوند ہوں اپنے تئیں رویا میں اُسے معلوم کرواتا۔ اور اُس سے خواب میں باتیں کرتا پر میرا بندہ موسیٰ ایسا نہیں کہ وہ میرے سارے گھر میں امانت دار ہے میں اُس سے آمنے سامنے صریح باتیں کرتا ہوں اور نہ کہ پوشیدہ باتیں اور وہ خداوند کی شبیہ کو دیکھیگا۔ پس تم میرے بندہ موسیٰ کا شکوہ کرتے ہوئے کیوں نہ ڈرے اور خداوند کے غصہ کی آگ اُنپر بھڑکی اور وہ چلا گیا تب وہ بدلی خیمہ کے پاس جاتی رہی۔ اور ناگہان مریم برص سے برف کی مانند سفید ہوگئی اور ہارون نے جو مریم کیطرف دیکھا تو وہ مبروص تھی تب ہارون نے موسے کو کہا ہائے ہائے میرے خداوند میں تیری منت کرتا ہوں اس گناہ کو ہم پر مت رکھ کہ نادانی سے ہمنے یہ کیا اور اسمیں خطا کی اور وہ اُس مردہ کی مانند نہو جو اپنی ماں کے پیٹ سے نکلتے اور اُسکا آدھا بدن گلگیا ہو تب موسیٰ نے خداوند کے آگے چلا کے کہا اے خداوند میں تیری منت کرتا ہوں اب اسے چنگا کر۔

گنتی ۳۴ ۱۰ اب تک بنی اسرائیل میں موسیٰ کی مانند کوئی نبی نہیں اُٹھا جس سے خداوند آمنے سامنے آشنائی کرتا۔ اُن سب نشانیوں اور عجایب و غرایب کی بابت جنکو کرنے کے لیے فرعون اور سب خادموں اور اُسکے سارے سرزمین کے سامنے خداوند نے اُس مصر کی زمین میں بھیجا تھا اور اُس قوی ہاتھ اور بڑی ہیبت کے سب کاموں کی بابت جو موسیٰ نے بنی اسرائیل کے آگے کر دکھایا۔:

قاضیون ۲۰ ۲۳ و ۲۴ لیکن بنی اسرائیل اُتر گئے اور شام تک خداوند کے آگے روئے اور خداوند سے صلاح پوچھی کہ ہم اپنے بھائی بن یامین کے بیٹوں سے لڑنے کے لئے اُنپر پھر چڑھیں یا نہیں خداوند نے فرمایا اُنپر پھر چڑھو۔

سموئیل ۱ ۳ ۴ تا ۱۰ اور سموئیل لیٹا تھا کہ خداوند نے سموئیل کو پکارا وہ بولا میں حاضر ہوں اور دوڑ کر عیلی پاس گیا اور کہا تو نے جو مجھے پکارا ہے میں حاضر ہوں وہ بولا میں نے نہیں پکارا۔ پھر لیٹ جا سو وہ جا کر لیٹ رہا۔ اور خداوند نے سموئیل کو پھر پکارا سموئیل اُٹھکے عیلی پاس گیا اور بولا میں حاضر ہوں کہ تو نے مجھے بلایا اُسنے کہا کہ اے میرے بیٹے

منزل ۳

وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى

اور جو کچھ تم بات بناتے ہو میں اُس پر اللہ سے مدد مانگتا ہوں (اور پھر) ایک قافلہ ہو نکلا اور اُنہوں نے اپنا سقا بھیجا پس اُسنے ڈول لٹکایا

دَلْوَهٗ قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ

(جب یوسف نظر آیا) بولا اے خوشخبری ہو یہ تو لڑکا ہے۔ اور اُسکو پونجی کر کے چھپا رکھا۔ اور جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ جانتا ہے اور

شَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَقَالَ الَّذِى اشْتَرٰىهُ مِنْ

اُس کو کم داموں یعنی گنتی کے چند درہموں کو بیچ دیا کیونکہ وہ اُسکے بارہ میں پکنا چاہتے تھے اور جسنے اُسکو مصر میں خریدا وہ

بیٹے نہیں بولایا پھر لیٹ جا پر سموئیل نے ہنوز خداوند کو نہ پہچانا تھا اور نہ خداوند کا کلام اُس پر ظاہر ہوا پھر خداوند نے تیسری دفعہ سموئیل کو پکارا اور وہ اُٹھکے عیلی پاس گیا اور کہا میں حاضر ہوں کہ تو نے مجھے بلایا ہے عیلی نے معلوم کیا کہ خداوند نے اُس لڑکے کو پکارا تھا عیلی نے سموئیل کو کہا جا اور پڑ رہ۔ اور ایسا ہوگا کہ جب وہ تجھے پکارے تو کہیو اے خداوند فرما کہ تیرا بندہ سنتا ہے سو سموئیل اپنی جگہ جا کے لیٹ رہا۔ تب خداوند آ کھڑا ہوا۔ اور آگے کی طرح پکارا سموئیل سموئیل تب سموئیل بولا فرما کیونکہ تیرا بندہ سنتا ہے

سلاطین ۹ ۱ اور ایسا ہوا کہ جب سلیمان خداوند کا گھر اور بادشاہ کا قصر بنا چکا۔ اور سلیمان کی ساری تمنا جو اُس کے دل میں تھی پوری ہو چکی تو خداوند نے سلیمان کو دوسری بار دکھائی دیا جس طرح کہ جبعون میں دکھائی دیا تھا اور خداوند نے اُسے کہا میں نے تیری دعا اور تیری مناجات جو تو نے میرے آگے کی سُنی ہے۔

پیدائش ۳۹ ۵ اور یوں ہوا کہ جس وقت سے کہ اُسنے اُسکے گھر پر اور سب چیزوں پر مختار کیا خداوند نے اس مصری کے گھر میں یوسف کے سبب سے برکت بخشی۔ اور اُس کی سب چیزوں میں جو گھر میں اور کھیت میں تھیں خداوند کی طرف سے برکت ہوئی اور اُسنے اپنا سب کچھ یوسف کے قبضہ میں کر دیا۔ اور اُسنے روٹی کے سوا جسے کھا لیتا تھا اور کسی چیز سے کام نہ رکھا اور یوسف خوبصورت اور نور پیکر تھا (شخصی برکات کا ثبوت مقامات ذیل سے بھی ملتا ہے)

سلاطین ۱۷ ۱۴ کہ خداوند اسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے کہ مٹکے کا آٹا چک نہ جائیگا اور لوٹے کا تیل تمام نہ ہوگا اُس دن تک جس میں خداوند زمین پر مینہ برساوے جو اُسنے جا کے جیسا کہ الیاہ نے اُس سے کہا تھا کیا اور یہ اور وہ اُس کا کنبہ بہت دنوں تک کھاتے رہے اور نہ مٹکے کا آٹا چکا اور نہ لوٹے کا تیل تمام ہوا جیسا کہ خداوند نے الیاہ کی معرفت فرمایا تھا۔

سلاطین ۴ ۱ اور انبیازادوں کی جوروؤں میں سے ایک عورت الیسع کے آگے چلائی، اور یوں بولی کہ تیرا خادم میرا شوہر مر گیا اور تو جانتا ہے کہ تیرا خادم خداوند سے ڈرتا تھا۔ سو اب اُسکا قرضخواہ آیا ہے۔ کہ میرے دونوں بیٹوں کو لیکے اپنے غلام بناوے۔ تب الیسع نے اُسے فرمایا میں تیرے لئے کیا کروں۔ مجھے بتا کہ تیرے پاس گھر میں کیا ہے وہ بولی کہ تیری باندی کے گھر میں ایک پیالہ تیل کے سوا کچھ نہیں تب اُسنے کہا تو جا اور باہر سے اپنے ہمسائیوں سے برتن عاریت لے اور وے سب خالی ہوویں اور تھوڑے برتن مت مانگ اور جب تو پھر اندر آوے تو اپنے پر اور اپنے دو بیٹوں پر دروازہ بند کر اور اُن سب برتنوں میں انڈیل دے اور جو بھر جاوے اُسے اُٹھا کے الگ رکھ سو وہ اُس کے پاس سے گئی اور اُسنے اپنے پر اور اپنے دو بیٹوں پر دروازہ بند کیا اور وے اُسکے پاس لاتے جاتے تھے۔ اور وہ انڈیلتی جاتی تھی اور ایسا ہوا کہ جب وے برتن معمور ہو گئے تب اُسنے اپنے بیٹے کو کہا کہ ایک اور بھی

منزل ۳

مِصْرَ لِامْرَاَتِهٖٓ اَكْرِمِيْ مَثْوٰىهُ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ۭ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي

اپنی جورو سے بولا اُسکو عزت سے رکھ کہ شاید ہمکو نفع دے یا ہم اُسکو بیٹا بنالیں اور اسطرح ہمنے یوسف کو زمین میں جگہ دی

الْاَرْضِ ۡ وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۭ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓي اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

اور تاکہ ہم اُسکو باتوں کی حقیقت سکھلا دیں اور اللہ اپنی بات پر غالب ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے

لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۲۱ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗٓ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝۲۲

اور جب وہ اپنی جوانی کو پہنچا تب ہمنے اُسکو حکومت اور علم عطا کیا اور اسیطرح ہم محسنوں کو جزا دیا کرتے ہیں

وَرَاوَدَتْهُ الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ۭ قَالَ

اور اُسکی گھروالی نے اُسکے نفس سے اُس کی خواہش کی اور دروازے بند کرکے کہنے لگی کہ آؤ یوسف نے کہا

مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّيْٓ اَحْسَنَ مَثْوَايَ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۲۳ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ

اللہ کی پناہ وہ کیسے ہو سکتا ہے میرے آقا نے مجھے کیسی اچھی طرح رکھا ہے (اور خدا کا بھی یہ قانون ہے) کہ ظالموں کو فلاح نہیں دیتا۔ اور عورت نے تو اُسکا ارادہ

بِهَا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ۭ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْۗءَ وَالْفَحْشَاۗءَ ۭ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا

کر ہی لیا تھا اور وہ بھی اُسکا ارادہ کر لیتا اگر اپنے رب کی برہان اُسنے نہ دیکھی ہوتی اسیطرح (ہوا) کہ ہم اُس سے بدی اور بدکاری کو پھیر دیں تحقیق

الْمُخْلَصِيْنَ ۝۲۴ وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّاَلْفَيَا سَيِّدَهَا

وہ ہمارے اُن بندوں میں سے تھا جو خالص کر لئے گئے ہیں اور دونوں دروازے کی طرف دوڑے اور اُس عورت نے اُس کا کرتا پیچھے سے

لَدَا الْبَابِ ۭ قَالَتْ مَا جَزَاۗءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْۗءًا اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ

پھاڑ دیا اور دونوں کو اُس کا مالک دروازے کے پاس ملا وہ بولی اُس کی یا سزا ہے جو تیری بیوی سے برا ارادہ کرے سوائے اسکے کہ قید کیا جاوے

اَلِيْمٌ ۝۲۵ قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ كَانَ

یوسف نے کہا اسی عورت نے اپنے نفس پر میری خواہش کی تھی اور اُس کے لوگوں میں سے ایک گواہ نے گواہی دی کہ

قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝۲۶ وَاِنْ كَانَ

اگر اُس کا کرتہ آگے سے پھٹا ہے تو وہ سچی ہے اور یہ جھوٹا ہے اور اگر

منزل ۳ ع

ر تو نہیں تب تیل موقوف ہوگیا اسوقت اُسنے آکر مرد خدا کو خبر دی تب وہ بولا جا اور تیل بیچ اور قرض ادا کر اور باقی جو بچے اُس سے تو اور تیرے فرزند

اعمال ۲۷ باب ۲۴ کیونکہ خدا جسکا میں ہوں اور جس کی عبادت بھی میں کرتا ہوں اُس کے فرشتے نے اسی رات کو میرے پاس آکر کہا اے پولس

نہ ڈر کیونکہ ضرور ہے کہ تو قیصر کے سامنے حاضر ہو اور دیکھ جتنے لوگ تیرے ساتھ جہاز میں سوار ہیں اُن سب کی خدا نے تیری خاطر

جان بخشی کی اسلئے اے لوگو خاطر جمع رکھو کیونکہ میں خدا کا یقین کرتا ہوں کہ جیسا مجھے کہا گیا ہے ویسا ہی ہوگا لیکن یہ ضرور ہے کہ ہم کسی ٹاپو

میں جا پڑیں۔ ۱۲

ے اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ یوسف علیہ السلام نے (بدی) کا ارادہ تک بھی نہ کیا تھا پھر اُسکے شاہد اقوال ذیل ہیں۔

(۱) اُسیکی کنبے والوں میں سے ایک شخص کی شہادت۔ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۲۶/۱۲ بقیہ حاشیہ برصفحہ ۵۰۶

ے اسکے دو معنے ہو سکتے ہیں اوّل یہ کہ نیک کیرکٹر پر جیسا کہ یہ شریف قوموں میں رواج چلا آتا ہے ہم اس سے اولاد حاصل کرینگے یا اسکو بیٹا بنالینگے دوم یہ کہ شاید ہمارا وجود یہ موجب برکات کا ہو جاوے جیسا کہ توراۃ سے ظاہر ہوتا ہے۔ ۱۲

قَمِيصُهُ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۷﴾ فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ

اور اگر اسکا کرتہ پیچھے سے پھٹا ہے تو وہ جھوٹی ہے اور یہ سچا ہے پس جب اسنے دیکھا کہ اسکی قمیص

مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾ يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا

پیچھے سے پھٹی ہے تو بولا یہ تم عورتوں کا ہی مکر ہے تحقیق تم عورتوں کا مکر بڑا ہے اے یوسف اس بات سے درگذر کر اور اے

وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْبِكِ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ ﴿۲۹﴾ وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ

عورت تو اپنے قصور کی معافی مانگ بیشک تو ہی خطا کاروں میں سے ہے اور شہر میں عورتوں نے کہا

امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ ضَلٰلٍ

کہ عزیز کی بیوی اپنے غلام کو چاہتی ہے اسکی محبت نے اسے فریفتہ کر دیا ہے ہم تو اس عورت کو صریح گمراہی

مُّبِيْنٍ ﴿۳۰﴾ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَـاً وَّاٰتَتْ

میں دیکھتی ہیں۔ جب اُن کی باتیں اسنے سنی انکو بلا بھیجا اور ایک محفل اُن کے واسطے طیار کی اور انہیں دی

(۲) تحقیقات کے بعد خود عزیز کا قول اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ۲۸/۱۲ يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْبِكِ اِنَّكِ كُنْتِ

(۳) مصر کی عورتوں کا قول اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۳۰/۱۲ —

(۴) مصر کی عورتوں کے روبرو خود زلیخا کا اقرار وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ۳۲/۱۲

(۵) یوسف علیہ السلام کا قول رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ ۳۳/۱۲ —

(۶) جب زلیخا نے یوسف ع سے کہا کہ میرے پاس آؤ تو آپ نے فوراً کہا مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّيْٓ اَحْسَنَ مَثْوَايَ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۲۳/۱۲

(۷) یوسف علیہ السلام کی دعا اور اسکا جناب الٰہی میں مقبول ہونا فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ۳۴/۱۲ —

(۸) خود اللہ کریم کا ارشاد کہ یوسف بھی ارادہ کر لیتا اگر اسنے اپنے رب کی برہان نہ دیکھی ہوتی اسیطرح ہوا تاکہ ہم اس سے بدی اور بدکاری کو پھیر دیں وہ تو ہمارے اُن بندوں میں سے تھا جو خالص کئے گئے ہیں ۲۴/۱۲

قرآن مجید کیسی وضاحت اور تکرار کے ساتھ یوسف کی صاف بریت ظاہر فرماتا۔ خود زلیخا۔ عورات مصر۔ عزیز مصر۔ اور اسکے کنبے کا ایک شخص کو بطور گواہ بریت پیش کرتا اور خود بیان فرماتا ہے کہ یوسف ارادہ کر لیتا اگر خدا کا نور اُسکے ساتھ نہ ہوتا ہمنے بدی اور بدکاری کو اُس سے پھیرے رکھا وہ تو ہمارے اُن بندوں میں سے ہے جسکو ہمنے خالص کیا ہے مگر افسوس کہ بعض مفسرین نے سماعی اور افواہی قصوں کو رواج دیکر اس نبی معصوم کو بدنام کرنیمیں کوئی کمی نہیں چھوڑی چنانچہ وہ مشہور کرتے ہیں کہ آخر یوسف کا ارادہ ہو گیا تھا اور اپنے ازار بند کی گرہیں کھول لی تھیں تو غیب سے آواز آئی کہ یوسف ایسا نکر مگر وہ باز نہ آئے پھر چھت پھٹ کر غیب سے ایک ہاتھ نمودار ہوا جو انکو اس حرکت سے منع کرتا تھا پھر بھی نہ رکے پھر آخر کار جبرائیل یعقوب کی شکل میں سامنے آکھڑے ہوئے تب شرمندہ ہو کر بھاگے نعوذ باللہ من ہذہ الھفوات یہ عصمت تو ہر ایک شخص کی ہے کہ جب اُسکا باپ سامنے آکھڑا ہو تو فوراً باز آجائے پھر اس لغو اور باطل قصے کو اپنی رنگ آمیزیوں اور افتراؤں سے ایسا طول دیا ہے کہ ایک شہوت انگیز عشقیہ فسانہ بنا دیا ہے جسکے مضامین کیطرف اشارہ کرتے ہوئے بھی دل شرماتا اور طبیعت نفرت کرتی ہے گو یہ زبان سے کہتے ہیں کہ تمام انبیا کو معصوم کہتے ہیں مگر عیسائیوں کیطرح قصے ایسے رائج کئے ہیں جس سے تمام انبیاء نعوذ باللہ مخبوط الحواس مغلوب الغضب شہوت پرست مکار ثابت ہوتے ہیں قصص کے نشہ میں ایسے مدہوش اور خود رفتہ ہوئے ہیں کہ قرآنی آیات اور احادیث صحیحہ کی کچھ پرواہ نہ کرکے جو چاہا لکھ مارا ہے۔

* تفصیل کیلئے دیکھو آیات ذیل کا حاشیہ ۳۸/۴۴ و ۳۶/۴۱ و ۵۵/۴ مسیح علیہ السلام کو اسیطرح بلا کسی سند صحیح کے زندہ آسمان پر چڑھا دیا اور انکو خالق طیر مانا ہے۔

كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ

ہر ایک کے ہاتھ میں ایک چھری دی اور یوسف کو کہا ان کے سامنے آ۔ پس جب ان عورتوں نے اسے دیکھا اسکی عظمت

اَيْدِيَهُنَّ ...... وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ

اور اپنے ہاتھوں کو کاٹ بیٹھیں اور کہنے لگیں حاش للہ یہ تو بشر نہیں یہ تو کوئی معزز فرشتہ

كَرِيْمٌ ﴿۳۱﴾ قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ

ہے وہ بولی یہی ہے جسکے بارے میں تم مجھے ملامت کرتی تھیں اور میں نے تو اسکو چاہتی تھی لیکن وہ

فَاسْتَعْصَمَ وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَاۤ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۳۲﴾

بچا رہا اور اگر وہ نہ کریگا جو میں اسکو حکم کرتی ہوں وہ ضرور قید کیا جائیگا اور ذلیل و خوار ہوگا۔

قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْۤ اِلَيْهِ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ

یوسف نے دعا مانگی اے میرے رب قید مجھے اس سے زیادہ پیاری ہے جسکی طرف وہ مجھے بلاتی ہیں اور اگر مجھ سے انکا مکر تو نہ پھیریگا

اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۳﴾ فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ

تو میں انکی طرف جھک جاؤنگا اور جاہلوں میں سے ہو جاؤنگا پس اسکے رب نے اسکی دعا کو قبول کیا اور اس سے انکا مکر ٹال دیا

اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۴﴾ ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ

تحقیق وہ سننے والا جاننے والا ہے۔ پھر بعد اسکے کہ انہوں نے نشانات دیکھ لئے یہ سوجھا کہ ایک مدت تک اسکو

حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۳۵﴾ وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ قَالَ اَحَدُهُمَاۤ اِنِّيْۤ اَرٰىنِيْۤ اَعْصِرُ

قید کر دیں۔ اور قید میں اسکے ساتھ دو جوان داخل ہوئے ایک نے ان میں سے کہا میں دیکھتا ہوں کہ انگور نچوڑ رہا

خَمْرًا وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّيْۤ اَرٰىنِيْۤ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ نَبِّئْنَا

ہوں اور دوسرے نے کہا میں دیکھتا ہوں کہ اپنے سر پر روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں اسمیں سے پرند کھاتے ہیں ہمکو اسکی

بِتَاْوِيْلِهٖ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۶﴾ قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖۤ اِلَّا

تعبیر بتا دو ہم تمکو محسنین میں سے دیکھتے ہیں یوسف نے کہا تمہارے پاس ابھی کھانا نہیں آئیگا جو تمہیں دیا جاتا ہے

نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ اِنِّيْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ

مگر میں تمہیں اسکی حقیقت اسکے آنے سے پہلے بتا دونگا یہ اس علم میں سے ہے جو میرے رب نے مجھکو دیا میں نے اس قوم

لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَاۤءِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ

کا مذہب چھوڑ دیا ہے جو اللہ کو نہیں مانتے اور آخرت سے انکاری ہیں۔ اور میں نے اپنے آبا و اجداد یعنے ابراہیم و

وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ مَا كَانَ لَنَاۤ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ

اسحٰق و یعقوب کا پیرو بنا ہوں ہمارے واسطے شایاں نہیں کہ کسی شے کو اللہ کا شریک ٹھہرائیں یہ ہم پر اور

ف۱ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسی دعا سے منع فرما کر دعا رحمت و مغفرت کی تاکید فرمائی کہ اسیواسطے جواب میں جناب باریتعالٰی سے ارشاد ہوتا ہے فاستجاب لہ۔ یہ نہیں کہ ہمنے اسکو قید کیا بلکہ یہی فرمایا کہ ہمنے اسکی بات

عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ﴿۳۸﴾ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ

لوگوں پر اللہ کا فضل ہے — مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے — اے قید کے ساتھیو

ءَأَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۳۹﴾ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا

کیا بہت سے رب بہتر ہیں یا اللہ — جو ایک اور زبردست ہے — تم اس کے سوائے صرف ناموں کی عبادت

أَسْمَاءً سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا

کرتے ہو جو نام تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لئے ہیں جس کی دلیل اللہ نے کوئی نازل نہیں کی — حکم تو بس اللہ کا

لِلّٰهِ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ ذٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۴۰﴾ يٰصَا

ہے اسنے حکم دیا ہے کہ بس اسی کی عبادت کرو یہی دین قیم ہے — مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں — اے

حِبَيِ السِّجْنِ أَمَّا أَحَدُكُمَا فَيَسْقِي رَبَّهُ خَمْرًا وَأَمَّا الْآخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَأْكُلُ الطَّيْرُ

قید کے ساتھیو ایک تو تم میں سے اپنے آقا کو شراب پلائیگا اور دوسرا صلیب سے مارا جائیگا — پس پرندے اس کا

مِنْ رَأْسِهِ قُضِيَ الْأَمْرُ الَّذِي فِيهِ تَسْتَفْتِيَانِ ﴿۴۱﴾ وَقَالَ لِلَّذِي ظَنَّ أَنَّهُ نَاجٍ مِنْهُمَا

سر کھائینگے ان باتوں کا فیصلہ ہو چکا کہ جن کی بابت تم دونو مجھ سے پوچھتے تھے — اور جس شخص کی نسبت ان دونوں میں سے گمان تھا کہ وہ نجات

اذْكُرْنِي عِنْدَ رَبِّكَ فَأَنْسٰهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهِ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِينَ ﴿۴۲﴾

پانیوالا ہے — اس سے یوسف نے کہا کہ اپنے آقا کے پاس میرا ذکر کرنا مگر شیطان نے آقا کے پاس ذکر کرنا اسے بھلا دیا اسلئے یوسف

وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعَ

قید میں چند سال رہا — اور بادشاہ نے کہا کہ میں نے سات موٹی گائیں دیکھیں کہ ان کو سات دبلی گائیں کھاتی ہیں — اور سات سبز

سُنْبُلٰتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يٰبِسٰتٍ يٰأَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي رُءْيَايَ إِنْ كُنْتُمْ

بالیں (دیکھیں) پھر دوسری خشک — اے سردارو مجھے میرے خواب کی تعبیر بتلاؤ — اگر تم خواب کی تعبیر

لِلرُّءْيَا تَعْبُرُونَ ﴿۴۳﴾ قَالُوا أَضْغٰثُ أَحْلٰمٍ وَمَا نَحْنُ بِتَأْوِيلِ الْأَحْلٰمِ

کر سکتے ہو — وہ بولے یہ پراگندہ خیالات ہیں — اور ہم پراگندہ خیالات کی تعبیر نہیں کرتے

بِعٰلِمِينَ ﴿۴۴﴾ وَقَالَ الَّذِي نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ أَنَا أُنَبِّئُكُمْ بِتَأْوِيلِهِ

اور جسنے ان دونوں میں سے نجات پائی تھی اسکو ایک مدت کے بعد یاد آگیا اور وہ بولا میں تمکو اس کی تعبیر بتلا دیتا ہوں

فَأَرْسِلُونِ ﴿۴۵﴾ يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ

مجھے قید خانہ میں بھیجدو — اے یوسف اے سچے (انسان) مجھے تعبیر بتلا کہ سات موٹی گائیں ہیں — ان کو سات دبلی گائیں کھاتی ہیں

ل؎ یعنی فرعون کا ساقی بچ گیا چنانچہ تین روز کے بعد ویسا ہی ہوا کہ فرعون نے جشن سالگرہ کیا اور ان دونوں کی روبکاری ہوئی ساقی پھر اسی عہدہ پر مقرر کیا گیا دوسرا قیدی جو خانساماں تھا پھانسی دیا گیا مگر ساقی یوسف علیہ السلام کی بات کو بھول گیا کہ فرعون سے یہ عرض کیا کہ ایک غریب پردیسی جسکو بھائیوں نے غلام بنا کر ایک قافلہ کے ہاتھ بیچ دیا تھا پھر مصر میں آکر تیرے عزیز کے ہاتھ فروخت ہوا پھر عزیز کی جورو نے اسپر تہمت لگا کر

ناحق قید میں ڈلوا دیا۔ فرعون نے دو سال کے آخری دنوں میں ایک خواب دیکھا تھا جسکا بیان قرآن مجید میں مفصل مذکور ہے ۱۲

سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ لَّعَلِّيْٓ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ

سات دبلی گائیں کھاتی ہیں اور سات سبز بالیں ہیں اور دوسری خشک تاکہ میں لوگوں کی طرف واپس جاؤں اور تاکہ وہ

يَعْلَمُوْنَ (۴۶) قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِيْ سُنْۢبُلِهٖٓ اِلَّا

جان لیں یوسف نے بتلایا کہ تم سات سال بدستور خوب زراعت کروگے پس جب کاٹوگے تو اوسکو بالوں میں چھوڑ دوگے

قَلِيْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ (۴۷) ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ

مگر قدرے قلیل جس میں سے تم کھاؤگے پھر اسکے بعد سات سال شدت قحط کے آئینگے جو کچھ تمنے ان کے واسطے بچایا ہوگا وہ سب کھاجائینگے

اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ (۴۸) ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَ

سوائے قلیل مقدار کے جو تم (بیج کے واسطے) بچاؤگے پھر اسکے بعد ایک سال آئیگا کہ اسمیں لوگوں کو پانی دیا جائیگا اور

فِيْهِ يَعْصِرُوْنَ (۴۹) وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى

اسمیں لوگ انگور نچوڑینگے بادشاہ نے کہا کہ اس مرد کو میرے پاس لاؤ پس جب قاصد پہنچا یوسف نے کہا اپنے آقا کے پاس

رَبِّكَ فَسْـَٔلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ۭ اِنَّ رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ (۵۰)

واپس جا اور اس سے پوچھ کہ ان عورتوں کا کیا حال ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے تھے میرا آقا انکے مکر سے خوب واقف ہے

قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ

(بادشاہ) نے عورتوں سے پوچھا کہ تمہارا کیا حال تھا جب تمنے یوسف کے وجود سے خواہش کی تھی وہ بولیں حاش للہ ہمنے اسمیں کوئی بدی

سُوْۗءٍ ۭ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ۡ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ

معلوم نہیں کی عزیز کی عورت نے کہا کہ اب حق ظاہر ہوگیا (پس بولی) میں نے ہی اس سے خواہش کی تھی اور وہ بیشک صادقین

الصّٰدِقِيْنَ (۵۱) ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّىْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَاۗىِٕنِيْنَ

میں سے ہے (یہ اسواسطے ہوا) کہ میرا آقا جان لے کہ میں نے پیٹھ پیچھے اسکی خیانت نہیں کی اور اللہ خیانت کرنیوالوں کے مکر کو نہیں چلنے دیتا

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْۗءِ اِلَّا مَا رَحِمَ

اور میں اپنے نفس کی برأت نہیں بیان کرتی نفس تو بدی کی طرف حکم کرتا ہی رہتا ہے مگر جسپر میرا رب رحم کرے

رَبِّيْ ۭ اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (۵۳) وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖٓ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِيْ ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ

بیشک میرا رب غفور و رحیم ہے اور بادشاہ نے کہا اسکو میرے پاس لاؤ میں اسکو اپنے نفس کیواسطے خاص

قَالَ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ (۵۴) قَالَ اجْعَلْنِيْ عَلٰي خَزَاۗىِٕنِ الْاَرْضِ ۚ

کر لوں پس جب اس سے کلام کی فرمایا آج سے تو ہمارا معتبر اور اعتباری ہے یوسف نے کہا مجھکو زمین کے خزانوں پر مقرر کریں

اِنِّىْ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ (۵۵) وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ ۚ يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَاۗءُ ۭ

(اچھا) محافظ اور واقفکار ہوں اور اسطرح ہمنے یوسف کو زمین (مصر) میں جگہہ دی کہ اسمیں جہاں چاہے رہے ہم جسکو چاہتے ہیں

نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَاۗءُ وَلَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ (۵۶) وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ

پہنچاتے ہیں اپنی رحمت نصیب کرتے ہیں اور محسنوں کے اجر کو ضایع نہیں کرتے ہیں اور البتہ آخرت کا ثواب ان لوگوں کیلئے بہتر ہے

لِلَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ﴿٥٧﴾ وَجَاءَ إِخْوَةُ يُوسُفَ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ

جو ایمان لائے اور متقی بنے رہے ۔ اور یوسف کے بھائی (مصر میں) آئے اور اوسکے پاس بھی پہنچے تو یوسف نے پہچان لیا

لَهُ مُنكِرُونَ ﴿٥٨﴾ وَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُونِي بِأَخٍ لَّكُم مِّنْ أَبِيكُمْ أَلَا تَرَوْنَ

اور وہ [illegible] ۔ اور جب اُن کا سامان (غلہ) طیار کر دیا تو کہا میرے پاس اپنے بے مات بھائی کو لاؤ کیا تم نہیں دیکھتے

أَنِّي أُوفِي الْكَيْلَ وَأَنَا خَيْرُ الْمُنزِلِينَ ﴿٥٩﴾ فَإِن لَّمْ تَأْتُونِي بِهِ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِندِي

کہ میں پورا ناپ دیتا ہوں اور بہترین مہمان نواز ہوں ۔ پس اگر تم اسکو میرے پاس نہ لاؤ گے تو میرے پاس تمہارے واسطے کوئی

وَلَا تَقْرَبُونِ ﴿٦٠﴾ قَالُوا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ أَبَاهُ وَإِنَّا لَفَاعِلُونَ ﴿٦١﴾ وَقَالَ لِفِتْيَانِهِ اجْعَلُوا

ناپ (غلہ کا) نہیں اور نہ میرے پاس آنا ۔ وہ بولے ہم اپنے باپ سے اسکی خواہش کرینگے اور ہم ایسا ضرور کرنیوالے ہیں ۔ اور یوسف نے اپنے غلاموں سے کہا اونکی

بِضَاعَتَهُمْ فِي رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا إِذَا انقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٦٢﴾

پونجی انکے بوروں میں رکھدو تاکہ وہ اپنے عیال و اطفال میں واپس جائیں تو اسکو اس بات سے پسند کریں اور (اسطرح) شاید واپس آجائیں

فَلَمَّا رَجَعُوا إِلَىٰ أَبِيهِمْ قَالُوا يَا أَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَأَرْسِلْ مَعَنَا أَخَانَا نَكْتَلْ وَإِنَّا

پس جب وہ اپنے باپ کے پاس واپس پہونچے کہنے لگے اے باپ ہمسے ناپ منع کیا گیا پس ہمارے ساتھ ہمارے بھائی کو بھیج تاکہ ہم غلہ لائیں

لَهُ لَحَافِظُونَ ﴿٦٣﴾ قَالَ هَلْ آمَنُكُمْ عَلَيْهِ إِلَّا كَمَا أَمِنتُكُمْ عَلَىٰ أَخِيهِ مِن قَبْلُ فَاللَّهُ خَيْرٌ

اور ہم اسکے محافظ ہیں (یعقوب نے) کہا کیا میں بھی تمہارا ویسا ہی اعتبار کروں جیسا کہ پہلے اسکے بھائی پر تمہارا بھروسہ کر چکا ہوں خیر اللہ

حَافِظًا وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ﴿٦٤﴾ وَلَمَّا فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ

بہتر محافظ ہے اور وہ تمام رحم کرنیوالوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے اور جب انہوں نے اپنی پونجی کھولی تو پونجی کو واپس شدہ پایا

قَالُوا يَا أَبَانَا مَا نَبْغِي هَٰذِهِ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ إِلَيْنَا وَنَمِيرُ أَهْلَنَا وَنَحْفَظُ أَخَانَا وَنَزْدَادُ

بولے اے باپ ہمیں کیا چاہیے یہ ہماری پونجی ہے جو ہماری طرف واپس کی گئی اور ہم اپنے عیال و اطفال کیواسطے رسد لاوینگے

كَيْلَ بَعِيرٍ ذَٰلِكَ كَيْلٌ يَسِيرٌ ﴿٦٥﴾ قَالَ لَنْ أُرْسِلَهُ مَعَكُمْ حَتَّىٰ تُؤْتُونِ مَوْثِقًا مِّنَ اللَّهِ لَتَأْتُنَّنِي

اپنے بھائی کی حفاظت کرینگے اور ایک بار شتر زیادہ لائینگے یہ ناپ تو تھوڑا ہے اوسنے جواب دیا کہ میں اسکو تمہارے ساتھ کبھی نہیں بھیجونگا جبتک اللہ کا عہد دو

بِهِ إِلَّا أَن يُحَاطَ بِكُمْ فَلَمَّا آتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ﴿٦٦﴾ وَقَالَ يَا بَنِيَّ

کہ تم اسکو میرے پاس ضرور لے آؤگے تاوقتیکہ تم (سب ہی) گھیرے جاؤ پس جب اپنا عہد دیچکے تو (یعقوب) بولا جو ہم کہتے ہیں اللہ اسپر ضامن ہے اور اوسنے کہا

لَا تَدْخُلُوا مِن بَابٍ وَاحِدٍ وَادْخُلُوا مِنْ أَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ وَمَا أُغْنِي عَنكُم مِّنَ اللَّهِ

اے میرے بیٹو تم ایک دروازہ سے داخل نہ ہونا بلکہ علیحدہ علیحدہ دروازوں سے داخل ہونا اور میں اللہ کے حکم سے کچھ بھی نہیں بچا سکتا حکم

مِن شَيْءٍ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ ﴿٦٧﴾ وَلَمَّا

اور کسی کا نہیں صرف اللہ کا ہے اسیپر میں نے بھروسہ کیا اور تمام توکل کرنے والوں کو توکل کرنا چاہیے ۔ اور جب

ف اس ارشاد کی علت کئی احتمالات ہو سکتی ہیں (۱) یہ خوف کہ جاسوس سمجھے جائینگے (۲) یہ خیال کہ سب کو ایک تصور کرکے ایک ہی سے [illegible] دیا جائے (۳) یہ خوف کہ [illegible] ۱۲

دَخَلُوا مِنْ حَيْثُ أَمَرَهُمْ أَبُوهُمْ مَا كَانَ يُغْنِي عَنْهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا حَاجَةً فِي نَفْسِ

وہ داخل ہوئے جہاں سے داخل ہونے کے واسطے اُن کے باپ نے کہا تھا تو یہ اُنکو اللہ سے کچھ بھی بچا نہیں سکتا تھا ہاں وہ محض ایک یعقوب

يَعْقُوبَ قَضَاهَا وَإِنَّهُ لَذُو عِلْمٍ لِمَا عَلَّمْنَاهُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٦٨﴾ وَلَمَّا

کے نفس کی خواہش تھی جو اُسنے ظاہر کی اور جو علم ہمنے اُسکو دیا تھا اُسکی وجہ سے وہ صاحب علم بھی تھا مگر بہت لوگ جانتے نہیں اور جب یہ لوگ

دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ آوَىٰ إِلَيْهِ أَخَاهُ قَالَ إِنِّي أَنَا أَخُوكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٦٩﴾

(مکان میں) داخل ہوکر یوسف کے پاس پہونچے تو اُسنے اپنے (اصل جانے) بھائی کو اپنے پاس ٹھہرایا اور اُسے سمجھا دیا کہ میں تیرا بھائی ہوں پس جو وہ کر گئے

فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِي رَحْلِ أَخِيهِ ثُمَّ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ أَيَّتُهَا الْعِيرُ

اور جب اُنکا سامان تیار کر دیا تو ایک کٹورہ اپنے بھائی کے بوری میں رکھدیا پھر جب وہ چلدیئے تو ایک پکارنے والے نے پکارا کہ اے قافلہ والو

إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ ﴿٧٠﴾ قَالُوا وَأَقْبَلُوا عَلَيْهِمْ مَاذَا تَفْقِدُونَ ﴿٧١﴾ قَالُوا نَفْقِدُ صُوَاعَ

تم تو چور ہو وہ اُنکے سامنے ہوکر بولے کہ تمنے کیا کھو دیا بولے ہمنے شاہی پیمانہ گم کر دیا

الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَاءَ بِهِ حِمْلُ بَعِيرٍ وَأَنَا بِهِ زَعِيمٌ ﴿٧٢﴾ قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَا جِئْنَا

ہے اور جو اُسکو لا دیگا اُسکے لیے ایک بار شتر (انعام) ہے اور ہم اسکے ضامن ہیں اُنہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم تم جانتے ہو کہ ہم اسواسطے نہیں آئے

لِنُفْسِدَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كُنَّا سَارِقِينَ ﴿٧٣﴾ قَالُوا فَمَا جَزَاؤُهُ إِنْ كُنْتُمْ كَاذِبِينَ ﴿٧٤﴾ قَالُوا

کہ زمین میں فساد کریں اور نہ ہم چور ہیں اُنہوں نے کہا اُسکی جزا کیا ہے اگر تم جھوٹے ہوئے وہ بولے

جَزَاؤُهُ مَنْ وُجِدَ فِي رَحْلِهِ فَهُوَ جَزَاؤُهُ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ﴿٧٥﴾ فَبَدَأَ بِأَوْعِيَتِهِمْ

اُسکی جزا وہی شخص ہے جسکی بوری میں سے وہ ملجاوے ہم چوروں کو یہی سزا دیا کرتے ہیں پس اُسکے بھائی کے تھیلے سے پہلے

قَبْلَ وِعَاءِ أَخِيهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِعَاءِ أَخِيهِ كَذَٰلِكَ كِدْنَا لِيُوسُفَ مَا كَانَ لِيَأْخُذَ

اُنکے تھیلیوں کی (تلاشی) شروع کی اور آخر کار یوسف کے بھائی کے بورے میں سے نکال لیا اسیطرح ہمنے یوسف کیواسطے تدبیر کی شاہی

أَخَاهُ فِي دِينِ الْمَلِكِ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَنْ نَشَاءُ وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ

قانون کے روسے وہ اپنے بھائی کو نہیں رکھ سکتا تھا مگر جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے جسکے ہم چاہتے ہیں درجے بلند کر دیتے ہیں

قَالُوا إِنْ يَسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ أَخٌ لَهُ مِنْ قَبْلُ فَأَسَرَّهَا يُوسُفُ فِي نَفْسِهِ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ

اب وہ جھوٹ موٹ کہنے لگے اگر اُسنے چوری کی (تو کیا مضائقہ ہوا) اسکا بھائی بھی اس سے پہلے چوری کر چکا ہے یوسف نے اس بات کو جی ہی جی

قَالَ أَنْتُمْ شَرٌّ مَكَانًا وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَصِفُونَ ﴿٧٧﴾ قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ إِنَّ لَهُ أَبًا شَيْخًا

میں چھپالیا اور اُنپر ظاہر نہ کیا بولا تمہارا خانہ خراب (بری جگہ میں ہو) اور اللہ خوب جانتا ہے جو باتیں تم بناتے ہو وہ بولے اے عزیز اسکا باپ بوڑھا

كَبِيرًا فَخُذْ أَحَدَنَا مَكَانَهُ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٧٨﴾ قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ نَأْخُذَ إِلَّا

بڑی عمر کا ہے پس اسکی بجائے ہم میں سے کسی ایک کو رکھ لے ہم تجھکو محسنوں میں سے سمجھتے ہیں اسنے کہا معاذ اللہ کہ ہم (اوروں کو) پکڑیں

مَنْ وَجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهُ إِنَّا إِذًا لَظَالِمُونَ ﴿٧٩﴾ فَلَمَّا اسْتَيْأَسُوا مِنْهُ خَلَصُوا نَجِيًّا

اور جسکے پاس ہمنے اپنی چیز پائی اُسکو چھوڑ دیں، تو اُسوقت بیشک ہم ظالم ہیں پس جب اُس سے نا امید ہوگئے تو اکیلے ہوکر مشورہ کرنے

؎ یہ ایک جھوٹا الزام تھا جو بھائیوں نے یوسف علیہ السلام پر لگایا جیسا کہ انتم شر مکانا واللہ اعلم بما تصفون ۷۸ سے ظاہر ہوتا ہے۔

قَالَ كَبِيرُهُمْ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ أَبَاكُمْ قَدْ أَخَذَ عَلَيْكُم

ان میں سے بڑے نے کہا کیا تم نہیں جانتے ہو کہ تمہارے باپ نے تم سے اللہ

مَوْثِقًا مِنَ اللَّهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُمْ فِي يُوسُفَ فَلَنْ أَبْرَحَ

کا عہد لیا تھا اور پہلے تم یوسف کے بارے میں قصور کر چکے ہو بس میں تو

الْأَرْضَ حَتَّىٰ يَأْذَنَ لِي أَبِي أَوْ يَحْكُمَ اللَّهُ لِي وَهُوَ خَيْرُ

اس زمین سے ہرگز نہ سرکوں گا جب تک میرا باپ مجھکو اجازت نہ دے یا میرے واسطے اللہ

الْحَاكِمِينَ ﴿٨٠﴾ ارْجِعُوا إِلَىٰ أَبِيكُمْ فَقُولُوا يَا أَبَانَا إِنَّ ابْنَكَ

ہی فیصلہ کردے اور وہ سب فیصلہ کرنیوالوں میں اچھا ہے تم اپنے باپ کیطرف واپس جاؤ اور کہو اے باپ تیرے بیٹے نے

سَرَقَ وَمَا شَهِدْنَا إِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ

چوری کی اور ہمنے وہی گواہی دی جو ہمیں معلوم تھا اور ہم غیب کے محافظ نہ تھے

حَافِظِينَ ﴿٨١﴾ وَاسْأَلِ الْقَرْيَةَ الَّتِي كُنَّا فِيهَا وَالْعِيرَ

اور اس بستی سے پوچھ لو جس میں ہم گئے تھے اور اس قافلہ سے پوچھ لو

الَّتِي أَقْبَلْنَا فِيهَا وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ﴿٨٢﴾ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ

جس میں ہم آئے ہیں اور ہم سچے ہیں یعقوب نے کہا بلکہ تمہارے

لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِيلٌ عَسَى اللَّهُ أَنْ

نفسوں نے ایک بات بنائی ہے پس صبر پیارا ہے قریب ہے کہ اللہ ان

يَأْتِيَنِي بِهِمْ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ﴿٨٣﴾ وَتَوَلَّىٰ

سب کو میرے پاس لے آئیگا وہ علم والا حکمت والا ہے اور وہ

عَنْهُمْ وَقَالَ يَا أَسَفَىٰ عَلَىٰ يُوسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ

ان سے پھرا اور بولا اے واوسے بر یوسف اور اسکی آنکھیں پانی سے بھر آئیں سے

الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ ﴿٨٤﴾ قَالُوا تَاللَّهِ تَفْتَأُ تَذْكُرُ يُوسُفَ

اور وہ دل ہی میں گھٹتا ہوا تھا وہ بولے اللہ کی قسم تو تو یوسف کو ہمیشہ یاد ہی کرتا رہیگا

حَتَّىٰ تَكُونَ حَرَضًا أَوْ تَكُونَ مِنَ الْهَالِكِينَ ﴿٨٥﴾ قَالَ

یہانتک کہ ازرفتہ ہو جاوے یا ہلاک ہو جاوے اسنے

إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللَّهِ وَأَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ

کہا میں تو اپنے حال اور دکھ کی شکایت اللہ کے ہی پاس کرتا ہوں اور اللہ کیطرف سے وہ کچھ جانتا ہوں

منزل ۳

[illegible] الا نادمتے برس [illegible] بسنر درخت ـ [illegible] جب برج آبی میں شمس [illegible]

[illegible] انعام ہوا کرتے ہیں یعنی انعام پانی سے بھر گیا

يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْــَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا

اے میرے بیٹو جاؤ یوسف کی اور اوسکے بھائی کی تلاش کرو اور اللہ کی رحمت سے نا امیدی مت کرو اللہ کی رحمت سے نا امید ہو گا

يَايْــــَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۷﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ

ہی نا امید ہوا کرتے ہیں پس جب فرزندان یعقوب یوسف کے پاس اندر پہنچے

مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا

بولے اے عزیز ہم پر اور ہمارے اہل و عیال و اطفال پر تنگی پڑی ہے اور ہم تھوڑی پونجی لیکر آئے ہیں سو تم ہمکو پورا ناپ دو اور

اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿۸۸﴾ قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ

ہمپر خیرات کر تحقیق اللہ خیرات کرنیوالوں کو جزا دیتا ہے (یوسف) نے پوچھا کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم نے یوسف اور اسکے بھائی کے ساتھ جبکہ تم

جٰهِلُوْنَ ﴿۸۹﴾ قَالُوْٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ۭ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَآ اَخِيْ ۡ قَدْ مَنَّ

جاہل تھے کیا کیا تھا وہ بولے کیا تو ہی یوسف ہے وہ بولا میں یوسف ہوں اور یہہ میرا بھائی ہے۔

اللّٰهُ عَلَيْنَا ۭ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا

اللہ نے ہمپر احسان کیا ہے۔ جو متقی بنتا اور صبر کرتا ہے (تو یاد رکھ) کہ اللہ نیکوں کا اجر ضائع نہیں کرتا انہوں نے کہا

تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِـــِٕيْنَ ﴿۹۱﴾ قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۭ

اللہ کی قسم اللہ نے تجھکو ہمپر بڑائی دی اور ہم تو بیشک خطاوار ہیں یوسف نے کہا آج تمپر کوئی الزام نہیں

يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ۡ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۹۲﴾ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰي

اللہ تمکو بخشے اور وہ تمام رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ تم میرا یہ کرتہ لیجاؤ [۱] اور اسکو میرے باپ کے چہرے

وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۳﴾ وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ

پر ڈالدو وہ بینا ہو جاویگا اور تم اپنے تمام کنبے کو میرے پاس لے آؤ اور جب قافلہ جدا ہوا تو انکا باپ

قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّىْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ﴿۹۴﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ

بولا مجھے یوسف کی خوشبو آتی ہے کاش اگر تم مجھے بوڑھا بہکا ہوا نہ کہو وہ بولے اللہ کی قسم تو اپنی

ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ﴿۹۵﴾ فَلَمَّآ اَنْ جَاۗءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰي وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ قَالَ

پرانی بہک میں ہے پس جب بشارت دینے والا آیا اسنے اسکے منہ پر کرتہ رکھدیا پس وہ فوراً بینا ہوگیا

اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ڔ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ

بولا کیا میں نے نہ کہا تھا کہ میں اللہ کیطرف سے وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے بولے ہمارے باپ ہمارے گناہوں کیواسطے

اِنَّا كُنَّا خٰطِـــِٕيْنَ ﴿۹۷﴾ قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۹۸﴾

استغفار کر ہم تو خطاکار تھے اسنے کہا میں اپنے رب سے تمہارے واسطے استغفار کرونگا وہ بیشک غفور و رحیم ہے

[۱] جب فرعون کو یہ خبر ملی کہ یوسف کے بھائی آئے ہیں تب اسنے یوسف علیہ السلام کو حکم دیا کہ اپنے والدین اور بھائیوں کو بھیج کر بلاؤ میں انکی عزت کرونگا یوسف علیہ السلام نے بڑے سامان کے ساتھ اپنے بھائیوں کو اپنا پیراہن دیکر روانہ کیا کہ میرے باپ کے منہ پر ڈالنا بینا ہو

جائیگا۔ اور سب تمام خاندان کو میرے پاس لے آؤ۔

منزل ۳

الربع

(۹۹) فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَى يُوسُفَ آوَى إِلَيْهِ أَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوا مِصْرَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ

پس جب وہ اسکے پاس اندر پہنچے تو یوسف نے اپنے والدین کو اپنے پاس لے جگہ دی اور انہیں کہا مشائے الٰہی کے مطابق شہر

وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوا لَهُ سُجَّدًا وَقَالَ يَا أَبَتِ هَٰذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِنْ

اور وہ اپنے باپ کو تخت (شاہی) پر بیٹھایا اور وہ اسکے واسطے سجدہ (شکر) میں گر گئے۔ یوسف بولا اے میرے ابا یہ میری خواب کی

قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي مِنَ السِّجْنِ وَجَاءَ بِكُمْ مِنَ

تعبیر ہے جو میں نے پہلے (دیکھا تھا) تحقیق میرے رب نے اسکو حق کر دکھایا اور اُسنے مجھپر احسان کیا کہ مجھکو قید سے نکالا

الْبَدْوِ مِنْ بَعْدِ أَنْ نَزَغَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِمَا يَشَاءُ

اور بعد اسکے کہ شیطان میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان تفرقہ ڈالدیا تھا تمکو باہر سے میرے پاس لے آیا تحقیق میرا رب جو

إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ (۱۰۰) رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي

کرتا ہے جو چاہتا ہے تحقیق وہ علم والا اور حکمت والا ہے اے میرے رب تونے مجھکو ملک عطا فرمایا اور

سلہ یعقوب علیہ السلام معہ اپنی بیٹوں پوتوں اور ان کی بیبیوں کے جنکی تعداد ستر بیان کیگئی ہے فرعون کی بھیجی ہوئی سواریوں پر مصر پہنچے۔ جب قریب مصر پہنچے تب یہودا کو پیشتر اطلاع کیواسطے بھیجا یوسف علیہ السلام نے جشن تک استقبال کیا اور محل میں لیجا کر بڑی عزت کے ساتھ اُتار اشاہی مجلس میں یعقوب اور اپنی سوتیلی ماں کو بٹھایا۔ اُسوقت یوسف کے گیارہ بھائیوں اور ماں نے اسکے لئے سجدہ شکر ادا کیا یہی سجدہ تھا کہ جو خواب کی تعبیر کے مطابق سب نے ادا کیا۔ فرعون نے بڑی عزت کے ساتھ یعقوب علیہ السلام سے ملاقات کی اور بنی اسرائیل کو اطراف شہر میں ایک عمدہ قطع زمین کا عطا کیا جسکا نام رعمسیس تھا۔ اُسوقت حضرت یعقوب علیہ السلام کی عمر ۱۳۰ برس کی تھی اور بقول اہل کتاب ۱۴۷ سال کی عمر میں مصر میں انتقال فرمایا۔ مرنے سے پہلے یوسف علیہ السلام کو بلا کر وصیت کی کہ مجھکو مصر میں نہیں بلکہ کنعان ابا واجداد کی گورستان میں دفن کرنا۔ مصری حکیموں کو بلا کر۔ یوسف علیہ السلام نے اپنے باپ کی نعش میں خوشبو بھر دی جس سے نعش برسوں نہیں بگڑ تی تھی۔ اور اپنے خاندان و معزز اہلکاراں کے ساتھ لاش کو لیکر کنعان پہنچے اور اپنی گورستان میں انکو دفن کیا۔ پھر مصر کو واپس آگئے۔ اسکے بعد ایکسو دس برس کی عمر میں یوسف علیہ السلام نے بھی مصر میں وفات پائی۔ موت کے پہلے اپنے بھائیوں کو وصیت کی کہ اللہ تعالے ایک بار اور تمکو ملک شام میں لیجائیگا۔ تم میری لاش کو ساتھ لیجانا۔ اُسوقت تو آپکی لاش میں خوشبوئیں بھر کر سنگ مرمر کے صندوق میں دفن کی گئی۔ پھر کئی برس کے بعد جب موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو لیکر مصر سے شام کو چلے تو ان کی ہڈیاں بھی ساتھ لیں حضرت موسے علیہ السلام تو رستہ میں فوت ہوگئے۔ بعد میں بنی اسرائیل نے اُنکو کنعان میں بمقام نابلس دفن کیا۔ زلیخا کا قصہ توراۃ میں نہیں ہے۔

سلہ سنت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ کی یہی ہے کہ شہر میں داخل ہو کر دوگانہ شکرانہ ادا کیا جاوے ۱۲

سلہ یعنی قید سے نکالنا۔ خدا کا فضل تھا کیونکہ یہ قید اُنکی دعا سے ہوئی تھی۔ ۱۲

يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى يُدَبِّرُ الْأَمْرَ يُفَصِّلُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُم بِلِقَاءِ رَبِّكُمْ تُوقِنُونَ ② وَهُوَ الَّذِي مَدَّ

سب کے سب ایک وقت تک چل رہے ہیں وہ کام کی تدبیر کرتا ہے اور اپنی آیتیں مفصل بیان کرتا ہے تاکہ تم اپنے رب کو ملنے پر یقین کرو

الْأَرْضَ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْهَارًا ۖ وَمِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ جَعَلَ فِيهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ ۖ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ

زمین کو پھیلایا اور اس میں اٹل پہاڑ بنائے اور نہریں بنائیں اور اسمیں ہر قسم کے پھلوں سے دو دو جوڑے بنائے رات کو دن سے

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ③ وَفِي الْأَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجَاوِرَاتٌ وَجَنَّاتٌ مِّنْ أَعْنَابٍ وَزَرْعٌ وَ

ڈھانپتا ہے۔ اس میں فکر کرنیوالی قوم کیواسطے نشانات ہیں اور زمین میں قطعات (مختلف خواص کی) آس پاس ہوئے ہیں اور انگور کے باغات

نَخِيلٌ صِنْوَانٌ وَغَيْرُ صِنْوَانٍ يُسْقَىٰ بِمَاءٍ وَاحِدٍ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الْأُكُلِ ۚ إِنَّ

اور کھیتی اور کھجور کے درخت دو شاخ بھی اور اکیلے سو بھی انکو ایک ہی پانی پلایا جاتا ہے مگر کھانے میں بعض کو بعض پر فضیلت دیدیتا ہے

فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ④ وَإِن تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ أَإِذَا كُنَّا تُرَابًا أَإِنَّا لَفِي خَلْقٍ

تحقیق اسمیں عقل خرچ کرنے والی قوم کے واسطے نشانات ہیں اور اگر تو تعجب کرے تو انکا یہ قول تو عجیب ہی ہے کہ جب ہم مٹی ہو جائینگے تو کیا

جَدِيدٍ ۗ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ

نئی پیدائش میں پھینکے۔ انہوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا اور انکی گردنوں میں زنجیریں ہونگی سلہ اور یہی صاحب دوزخ

فِيهَا خَالِدُونَ ⑤ وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِمُ الْمَثُلَاتُ ۗ

ہیں وہ اسمیں ہمیشہ رہنے والے ہیں اور بھلائی سے پہلے تجھسے برائی کی جلدی کرتے ہیں حالانکہ ان سے پہلے مثالیں گزر چکی ہیں سلہ

وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلَىٰ ظُلْمِهِمْ ۖ وَإِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيدُ الْعِقَابِ ⑥ وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا

اور تحقیق تیرا رب ان کے ظلم پر بھی بخشش کرنیوالا ہے اور تیرا رب سخت عذاب کرنے والا ہے اور کافر کہتے ہیں کہ اسپر

لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ ۗ إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرٌ ۖ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ⑦ اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنثَىٰ

اسکے رب کیطرف سے کوئی نشان کیوں نہیں اتارا جاتا تو تو محض ڈرانیوالا ہے اور ہر ایک قوم کیواسطے ہادی ہے۔ اللہ جانتا ہے کہ ہر ایک مادہ کیا اٹھاتی

وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ۖ وَكُلُّ شَيْءٍ عِندَهُ بِمِقْدَارٍ ⑧ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ

اور جو رحم سکڑتے یا بڑھتے ہیں سلہ اور ہر ایک شے اسکے پاس ایک اندازہ سے ہے وہ چھپے اور ظاہر کا جاننے والا ہے بلند اور عالی مرتبہ

الْمُتَعَالِ ⑨ سَوَاءٌ مِّنكُم مَّنْ أَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَن جَهَرَ بِهِ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِاللَّيْلِ وَسَارِبٌ

ہے۔ تم میں سے برابر ہے خواہ کوئی بات کو چھپاوے یا اسکو ظاہر کرے یا کوئی رات میں چھپنے والا ہو یا دن میں گلی کوچوں

سلہ چنانچہ جنگ بدر میں ظاہر طور پر یہ پیشگوئی پوری ہوئی کہ مخالف قید ہوئے اور اون کی گردنوں میں طوق ڈالے گئے ایک طوق رسومات لغو اور توہمات بے معنے کے ہیں جو مشرکوں و دیگر باطلوں کی گردن میں ہوتے ہیں جیسا کہ پ۹ ع۱۵ میں ہے وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ پ۹ ع۱۵ ۱۲

سلہ مثلات جمع ہے مثلہ کی جسکے معنے ہیں عقوبت فاضحہ۔ ۱۲

سلہ ان الفاظ کے باطن میں ایک تمثیلی پیشگوئی ہے جیسا کہ عالم الغیب والشہادہ کے الفاظ میں اشارہ پایا جاتا ہے وہ یہ کہ اسلام اسوقت بچہ ہے اور اپنے وقت پر سمیع و بصیر ہوکر اور اسی کبیر و متعال کے فضل سے بہت بڑھے گا اور تمہارے تمام ظاہری و باطنی منصوبے بیکار ہوجائینگے۔ ۱۲

منزل ۳

ع ۱

وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ ﴿۱۰﴾ لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ

دن میں چلنے والا اسکے واسطے آگے اور پیچھے پاسبان ہیں جو اللہ کے حکم سے اسکی حفاظت کرتے ہیں اللہ کسی قوم کی حالت

لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ سُوءًا فَلَا مَرَدَّ لَهُ وَمَا

نہیں بدلتا جب تک وہ اپنے نفسوں کی حالت کو نہ بدل ڈالیں اور جب اللہ کسی قوم پر عذاب کا ارادہ کرتا ہے تو کوئی اسکا رد کرنیوالا نہیں

لَهُم مِّن دُونِهِ مِن وَالٍ ﴿۱۱﴾ هُوَ الَّذِي يُرِيكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنشِئُ السَّحَابَ

اور نہ انکے واسطے اسکے سوا کوئی کارساز ہوتا ہے اللہ وہ ہے جو تمکو بجلی دکھاتا ہے جو موجب خوف بھی ہے اور موجب طمع بھی اور بھاری بادلوں

الثِّقَالَ ﴿۱۲﴾ وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيبُ بِهَا

کو اٹھاتا ہے اور گرجنے والا بادل اسکی حمد اور تسبیح کرتا ہے اور فرشتے بھی اسکے خوف سے (تسبیح) کرتے ہیں اور وہی کڑک بھیجتا ہے

مَن يَشَاءُ وَهُمْ يُجَادِلُونَ فِي اللَّهِ وَهُوَ شَدِيدُ الْمِحَالِ ﴿۱۳﴾ لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ

اور جسپر چاہتا ہے ڈالدیتا ہے ف۲ وہ اللہ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں اور وہ سخت عذاب کرنیوالا ہے اسکو پکارنا حق ہے جو لوگ اسکے سوا کسی اور کو

مِن دُونِهِ لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُم بِشَيْءٍ إِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَاءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ

پکارتے ہیں وہ انکی کچھ بھی نہیں سنتے مگر جیسے کوئی اپنے دونوں ہاتھ پانی کیطرف پسارنے والا ہو کہ وہ اسکے منہ تک پہنچ جاوے حالانکہ

بِبَالِغِهِ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ﴿۱۴﴾ وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

وہ اس تک پہنچنے والا نہیں (اسیطرح) کافروں کی دعا بیراہی میں ہے اور جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ کو سجدہ کرتا ہے

السجدۃ

منزل ۳

طَوْعًا وَكَرْهًا وَظِلَالُهُم بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ ﴿۱۵﴾ قُلْ مَن رَّبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

خواہ رغبت سے کرے یا مجبوری سے اور اسکے سائے بھی صبح و شام سجدہ کرتے ہیں ان سے پوچھ کہ آسمانوں اور زمین کا رب کون ہے بتلادے

قُلِ اللَّهُ قُلْ أَفَاتَّخَذْتُم مِّن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ لَا يَمْلِكُونَ لِأَنفُسِهِمْ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا قُلْ هَلْ

کہ اللہ ان سے پوچھ کیا تمنے اسکے سوائے کارساز بنائے ہیں جو اپنے نفسوں کو نفع و نقصان کا بھی اختیار نہیں رکھتے کہہ کیا اندھا اور

يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ أَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمَاتُ وَالنُّورُ أَمْ جَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ خَلَقُوا

سوجھا برابر ہو سکتے ہیں کیا اندھیری اور نور برابر ہوتے ہیں کیا انہوں نے اللہ کے واسطے شریک ٹھرائے ہیں کہ اسکے

كَخَلْقِهِ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ قُلِ اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۱۶﴾ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ

نے اسکی طرح کچھ پیدا کیا ہے پس دونوں کی خلقت انپر مشتبہ ہوگئی ہے ف۱ کہہ اللہ ہر شی کا خالق ہے اور وہ ایک زبردست ہے اسنے آسمان سے پانی اتارا

مَاءً فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا وَمِمَّا يُوقِدُونَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ

جس سے نالیاں اپنے اپنے اندازہ کے مطابق بہ نکلیں پھر سیلاب سے پھولا ہوا جھاگ اٹھایا اور جو آگ میں زیور یا نقدی بنانیکے واسطے تپاتے

ف۱ اس سے صاف ثابت ہے کہ مسیح کی نسبت جو یخلق من الطین الخ الفاظ آئے ہیں وہ خالقیت اور قسم کی ہے خالقیت باری تعالیٰ سے اسکی کوئی مشابہت نہیں اگر در اصل جاندار پیدا انکے بنائے ہوئے ہوتے تو خدا کی خالقیت سے مشابہ ہو جاتی اور خلقوا کخلقہ کا دعوی باطل ہو جاتا۔ ف۲ ان الفاظ کے بطن میں پیشگوئی ہے کہ بارش الہام ہو رہی ہے دیکھنا کسطرح بجلی پڑتی اور انکی کھیتی سرسبز ہوتی ہے جیسا کہ الفاظ میں صاف فرما دیا کہ کفار جو اللہ کی آیات میں جھگڑتے ہیں وہ یاد رکھیں کہ وہ سخت عذاب کرنے والا ہے۔

ابْتِغَاۗءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ

پگھلاتے ہو اسکی جھاگ بھی ویسی ہوتی ہے اسیطرح اللہ حق اور باطل کی مثال بیان کرتا ہے پس جو جھاگ ہے وہ تو سوکھ کر

جُفَاۗءً وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ﴿١٧﴾ لِلَّذِيْنَ

جاتا ہے پر جو لوگوں کو نفع دیتا ہے وہ زمین میں ٹھہرتا ہے اسیطرح اللہ مثالیں بیان فرماتا ہے جنہوں نے

اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا

اپنے رب کا حکم مانا اُنکے واسطے بھلائی ہی بھلائی ہے اور جنہوں نے اُسکا کہا نہ مانا اگر تمام جو کچھ زمین میں ہے اُنکا ہو جائے

وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ سُوْۗءُ الْحِسَابِ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿١٨﴾

اور ساتھ ہی اُسکی برابر اور بھی ہو اور اُسکو فدیہ میں ڈالیں (تو بھی کچھ فائدہ نہ ہوگا) ان لوگوں کیواسطے بُرا حساب (درپیش ہے) اور اُنکا

اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿١٩﴾

کیا جو شخص جانتا ہے کہ جو تیری طرف تیرے رب کی جانب سے اُتارا گیا حق ہے وہ اُسکی برابر ہو سکتا ہے جو اندھا ہے مگر نصیحت تو وہی پکڑتے ہیں جو

الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ﴿٢٠﴾ وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ

عقل والے ہیں جو اللہ کے عہد کو پورا کرتے اور عہد و پیمان کو نہیں توڑتے ہیں اور جو اُس چیز کو ملاتے ہیں جسکی نسبت اللہ نے

يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْۗءَ الْحِسَابِ ﴿٢١﴾ وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَاۗءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ

حکم دیا کہ ملائی جائے اور اپنے رب سے ڈرتے اور بُرے حساب کا خوف رکھتے ہیں اور جو اپنے رب کی خوشنودی کی تلاش میں صبر

وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰۗىِٕكَ

کرتے ہیں اور نماز قایم کرتے ہیں اور جو کچھ ہمنے اُنکو دیا اُس میں سے چھپے اور ظاہر خرچ کرتے ہیں اور بُری کے بدلے میں نیکی کرتے ہیں

لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٢٢﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَاۗىِٕهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ

انہیں کے واسطے آخرت کا گھر ہے یعنی ہمیشگی کے باغات جس میں وہ داخل ہونگے اور اُن کے آبا و اجداد اور بیبیوں اور اولاد

وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ﴿٢٣﴾ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٢٤﴾

میں سے جو لائق ہوں جنہوں نے اصلاح کی اور ہر ایک دروازے سے فرشتے اُنپر داخل ہو کر کہینگے تمہارے صبر کیوجہ سے تم پر سلامتی ہو پس آخرت کا گھر بہت اچھا ہے

ع ١١

النصف

اس لئے کہ معنی ہیں کہ جن لوگوں سے ملنا چاہیئے اُنہیں سے ملتے ہیں یعنی اُن لوگوں کو غور کرنا چاہیئے جو صحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بُرا کہتے ہیں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ذریت کو برا کہتے ہیں نعوذ باللہ ۔ ؎۲ اللہ تعالے نے فرمایا ہے میں نے رحم کو پیدا کیا ہے اور اپنے نام میں سے اُسکا نام نکالا ہے یعنی رحمن میں سے جو کوئی اُسکی رعایت کریگا میں اُسکے ساتھ رعایت و سلوک کرونگا اور جو کوئی اُسکو قطع کریگا میں اُس سے قطعیت و جدائی کرونگا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا گناہ جسکی سزا دنیا میں بھی جلدی ملجائے اور پھر آخرت کا عذاب بھی اُسپر باقی رہے بغاوت اور قطع رحمی سے بڑھ کر (مشکوۃ صفحہ ۴۱۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص چاہتا ہو کہ میری رزق میں برکت ہو اور گناہ بخشے جائیں یا عمر میں ترقی ہو اُسکو چاہیئے کہ اپنی قرابت والوں کے ساتھ نیکی کرتا رہے (مشکوۃ) صفحہ ۴۱۱ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس قوم میں قطع رحمی کرنے والا ہو اس قوم پر رحمت نہیں اترتی (مشکوۃ) صفحہ ۴۱۲ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ اُنکی برکت سے اللہ تعالی دنیا میں آبادی رکھتا ہے اور درختوں میں پھل پیدا کرتا ہے اور اُنپر کبھی جنگی کی نظر نہیں کی اصحابہ رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اُنکا ایسا مرتبہ کسوجہ سے ہوا فرمایا کہ اُن میں صلہ رحمی کی عادت ہے۔ (ترغیب صفحہ ۳۶۵)

وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَ

اور جو اسکے عہد کو اسکی پختگی کے بعد توڑ دیتے اور جسکے ملے رہنے کا اللہ نے حکم دیا اسکو قطع کرتے ہیں

يُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۲۵﴾ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ

اور زمین میں فساد کرتے ہیں انپر اللہ کی لعنت ہے اور انکیواسطے برا گھر ہے اللہ جسکے واسطے چاہتا ہے

لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۭ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿۲۶﴾ وَيَقُوْلُ

رزق فراخ کرتا ہے اور تنگ کر دیتا ہے اور وہ دنیاوی زندگی پر اکڑ بیٹھے ہیں حالانکہ آخرت کے لحاظ سے دنیاوی زندگی صرف ایک گذران ہے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ

اور کافر کہتے ہیں کہ کیوں اسکے رب کی جانب سے کوئی آیت کیوں نہیں نازل ہوئی کہہ اللہ جسکو چاہتا گمراہ کرتا اور اپنی طرف انکو ہدایت

مَنْ اَنَابَ ﴿۲۷﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ۭ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

کرتا ہے جو جھکتے ہیں جو ایمان لائے اور انکے دل اللہ کے ذکر سے تسلی پاتے ہیں خبردار رہو اللہ کے ذکر سے تسلی پاتے ہیں خبردار دل

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ﴿۲۸﴾ كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ

جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کیے انکے واسطے خوشحالی اور اچھی بازگشت ہے اسیطرح ہمنے تجھکو ایک امت میں رسول

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا۟ عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ۭ قُلْ

بنا کر بھیجا ہے کہ اس سے پہلے اور امتیں ہو گذری ہیں تاکہ تو انکو وہ سنا دے جو ہمنے تیری طرف وحی کی ہے اور وہ رحمٰن سے کفر کرتے ہیں

هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ ﴿۲۹﴾ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ

کہہ کہ وہ میرا رب ہے کوئی معبود سوا اسکے نہیں اسی پر میں نے بھروسا کیا اور اسی کیطرف میری رجوع ہے اور اگر قرآن ایسا بھی ہوتا

اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ۭ بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ۭ اَفَلَمْ يَايْـــَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

کہ اس سے پہاڑ اڑا دیے جاتے یا زمین اس سے کاٹی جاتی یا مردے اس سے بولائے جا سکتے (تب بھی کیا تھا) بلکہ تمام حکم اللہ کے واسطے ہے

اَنْ لَّوْ يَشَاۗءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ

پس کیا مومن نا امید ہو گئے کہ اگر اللہ چاہتا تو تمام لوگوں کو ہدایت کرتا اور کافر ہمیشہ انکی کارستانیوں کے سبب ہلا ڈالنے والا

اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۳۱﴾ وَلَقَدِ

عذاب پہنچتا رہیگا یا وہ انکے گھروں کے قریب اترتا رہیگا یہانتک کہ اللہ کا وعدہ آ جائے اللہ وعدہ کا کبھی خلاف نہیں کرتا اور تجھسے

اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۣ فَكَيْفَ كَانَ

پہلے رسولوں سے ٹھٹھا کیا گیا پس ہمنے منکروں کو مہلت دی پھر انکو پکڑ لیا پس میرا عذاب کیسا تھا

ف۱ جیسا کہ مشرکین عرب کو خدا کی وحدانیت سے چڑ تھی ویسا ہی انکو نام رحمٰن سے بھی چڑ تھی۔ اسکی طرف اس قول میں اشارہ ہے اِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ ف۲ چنانچہ ایسا ہوا بھی کہ روم شام اور فارس کی گویا سلطنتیں اس قرآن مجید کے مقابلہ پر اڑ گئیں دور دراز زمینوں کو قطع کر کے ہوا یہ قرآن پھیل گیا ہر اسلامی روحانی مردوں میں سے زندہ ہو گئے لاکھوں بے زبان اسکی بدولت بڑے بڑے متکلم و مقرر ہوئے اور علم کلام پیدا ہو گیا مگر پھر بھی بہت لوگ کافر رہ گئے حالانکہ فلسفہ اسکے مسائل کیلئے جھکا ۲۔ ف۳ یعنی فتح مکہ تک بلکہ ہر ایک بلا پہنچتی رہیگی یا قریب الوقوع

پر کبھی سوا نیا پہنچا رہا

عِقَابِ ۝ أَفَمَنْ هُوَ قَائِمٌ عَلَىٰ كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَجَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ قُلْ سَمُّوهُمْ

عذاب کیسا تھا کیا پس جو ہر ایک نفس پر اسکے عملوں کے سبب سے کھڑا ہے (انکو بے سزا چھوڑ دے) اور انہوں نے اللہ کیواسطے شریک ٹھہرا

أَمْ تُنَبِّئُونَهُ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ أَمْ بِظَاهِرٍ مِنَ الْقَوْلِ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوا

دیئے کہہ انکے نام تو لو کیا تم اسکو بتلاتے ہو جو زمین میں اسکو معلوم نہیں یا ظاہر بات بلکہ کافروں کو انکی بات اچھی دکھائی گئی اور وہ اللہ کی

عَنِ السَّبِيلِ ۗ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ۝ لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ

راستے سے روکتے رہے اور جسکو اللہ گمراہ کردے اسکو ہدایت کرنیوالا کوئی نہیں اُن کے واسطے دنیا کی زندگی میں عذاب

الْآخِرَةِ أَشَقُّ ۖ وَمَا لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَاقٍ ۝ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۖ

سخت ہے اور اللہ کے سوائے انکو کوئی بچانیوالا نہیں جس جنت کا وعدہ متقیوں کو دیا گیا ہے اسکی مثال یہ ہے کہ

تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ أُكُلُهَا دَائِمٌ وَظِلُّهَا ۚ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِينَ اتَّقَوْا ۖ وَعُقْبَى

اسکے نیچے سے نہریں نکلتی اور بہتی ہیں اسکے پھل اور اسکا سایہ دائمی ہے یہ اُن لوگوں کا انجام ہے جنہوں نے تقوی اختیار کیا اور

الْكَافِرِينَ النَّارُ ۝ وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَفْرَحُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ ۖ وَمِنَ الْأَحْزَابِ

کافروں کا انجام آگ ہے اور جن لوگوں کو ہمنے کتاب دی ہے وہ اس کلام سے خوشیاں مناتے ہیں جو تیرطرف اتارا گیا اور

مَنْ يُنْكِرُ بَعْضَهُ ۚ قُلْ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا أُشْرِكَ بِهِ ۚ إِلَيْهِ أَدْعُو وَ

دوسری فرقوں میں ہوا ایک ایسا ہے جو اسکی بعض حصے کا انکار کرتا ہے کہہ مجھکو تو یہی حکم دیا ہے کہ اللہ کی عبادت کروں اور اسکے ساتھ کسی کو شریک

إِلَيْهِ مَآبِ ۝ وَكَذَٰلِكَ أَنْزَلْنَاهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ۚ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ بَعْدَ مَا

نہ بناؤں اُسی کو میں پکارتا ہوں اور اُسی کیطرف میرا رجوع ہے اور اسیطرح ہمنے اسکے احکام عربی میں اتارے اور اگر تو علم پہنچنے کے بعد اُن کی

جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا وَاقٍ ۝ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ

خواہشوں کی پیروی کریگا تو خدا کے مقابلہ پر تیرا حمایتی اور بچانے والا کوئی نہیں ہوگا اور تحقیق ہمنے تجھسے پہلے بھی تو رسول بھیجے ہیں

وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً ۚ وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَنْ يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ لِكُلِّ أَجَلٍ

اور ان کے واسطے ہمنے بیویاں بھی بنائیں تھی اور اولاد بھی[۵] رسول کو یہ نہ تھا کہ بدون اللہ کے حکم کے بغیر کوئی نشان لے آئے ہر ایک

كِتَابٌ ۝ يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ ۖ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ ۝ وَإِنْ مَا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ

وعدہ لکھا ہوا ہے اللہ جو چاہتا ہے محو کر دیتا ہے اور جو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے اور اصل کتاب اسی کے پاس ہے[۵] اور اگر ہم تجھکو بعض باتیں جنکا

نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ۝ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا

ہم وعدہ کرتے ہیں دکھا دیں یہانتک کہ تجھکو وفات دیدیں (تو کیا) مجھپر تو فرض محض پہنچا دینا ہے اور حساب کا ذمہ ہمپر ہے کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو

[۵] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چار لڑکیاں اور تین لڑکے ہوئیں اونکی ترتیب ولادت حسب ذیل ہے قاسم زینب رقیہ فاطمہ ام کلثوم عبداللہ ابراہیم
ابراہیم تو ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوئے تھے باقی سب خدیجہ سے [۵] یعنی ایک قوم کو با اقبال اور ایک کو تباہ کر رہے ہیں یہ اللہ کا منشا اور فعل ہے اور رسی کی باتر
[۵] یعنی تعزیرات کی کتاب ہم اسیطرح عام اشیائے عالم کا بھی محو و اثبات ہوتا رہتا ہے جیسا کہ آیت ذیل سے فمحونا آیة اللیل وجعلنا آیة النهار مبصرة
[۵] یعنی ہم زمین کو گھیرتے اسکا فائدہ اور تسلط کم کرتے جاتے ہیں ... ہیں بھیجتی جاتی ہیں ... اطراف کو

... بھی ... وال اور عذاب محالفین ... آیات ... ولقد اهلکنا ... حولکم من القری ... الذین کفروا تصیبهم

وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ۚ وَهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۴۱﴾ وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ

اور اللہ حکم کرتا ہے کوئی اسکے حکم کو پیچھے ڈالنے والا نہیں اور وہ جلد حساب کرنیوالا ہے اور جو لوگ ان سے پہلے تھے وہ بھی مکر کر چکے ہیں پس تمام تدبیر اللہ کے

جَمِيْعًا ۖ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ۗ وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۴۲﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ

ہے وہ جانتا ہے جو کچھ ہر ایک نفس کماتا ہے اور کافر بھی جان جاینگے کہ آخری گھر کسکے واسطے ہے اور کافر کہتے ہیں کہ تو خدا

كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ۗ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ﴿۴۳﴾

کا بھیجا ہوا نہیں تو کہدے کہ میرے اور تمہارے درمیان شہادت کے لیے اللہ کافی ہے اور وہ شخص جو کتاب تورات کا علم رکھتا ہے

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وَهِيَ اثْنَتَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً

شروع اللہ کے نام سے جو رحمن اور رحیم ہے

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ

الر کتاب ہے اسکو ہم نے تیری طرف اتارا ہے تاکہ تو لوگوں کو اندھیروں سے نکالکر نور کیطرف انکے رب کی اجازت سے اس زبردست کامل صفات والے

الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۗ وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ

کے رستے پر لے آئے یعنے اللہ (کے رستے پر) جسکے واسطے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور کافروں کے واسطے عذاب شدید کی وجہ

عَذَابٍ شَدِيْدٍ ۙ ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ

افسوس ہے جو دنیاوی زندگی کو آخرت کی نسبت پسند کرتے ہیں اور اللہ کے راستے سے روکتے ہیں

اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۗ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۳﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ

اور اسمیں کجی چاہتے ہیں یہ لوگ دور کی گمراہی میں ہیں اور ہمنے ہر ایک رسول کو اسی قوم کی زبان میں بھیجا ہے

قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۗ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۴﴾ وَلَقَدْ

تاکہ ان سے ہمارے حکم بیان کرے پس اللہ جسکو چاہتا گمراہ کر دیتا اور جسکو چاہتا ہدایت کرتا ہے اور وہ زبردست حکمت والا ہے اور ہمنے موسیٰ کو

اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ۗ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

اپنی نشانیوں کے ساتھ بھیجا کہ اپنی قوم کو اندھیروں سے نکالکر روشنی کیطرف لے آ اور انکو اللہ کے دن یاد دلا ۱۲ تحقیق اسمیں ہر ایک

لے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے یعنی دو بھیڑیے بھوکے کسے ریوڑ یا گلہ میں چھوڑ دیے جائیں تو ان سے اس ریوڑ میں اسقدر نقصان نہ پہنچیگا جتنا نقصان مال اور منصب کی حرص سے دین کو پہنچتا ہے (مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۴۴۳) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ جس شخص نے دنیا کی محبت کی اس نے دنیا کو بگاڑا پس تمکو چاہیئے کہ باقی رہنے والی کو اختیار کرو اور فنا ہونیوالی یعنی دنیا کو چھوڑو۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۴۳) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کیطرف سے پکارنیوالا پکارتا ہے کہ دنیا چھوڑ دو دنیا والوں پر دنیا کو چھوڑ دو دنیا والوں پر دنیا کو چھوڑ دو دنیا والوں پر یعنی جو لوگ آخرت سے مایوس اور بے پرواہ ہیں اور دنیا پر بچھے رہے ہیں انہیں کو اسکے بناؤ سنوار میں مرنے کھپنے دو۔ تم اسے آخرت کی چاہت والو آخرت کا فکر کرو جسنے دنیا کو ضرورت سے زیادہ جمع کیا اسنے اپنے اوپر مصیبت ڈال لی مگر اسکو خبر نہیں ہے قیامت کو تحقیق معلوم ہوگی اور بمقدار ضرورت کا [illegible] یہ ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ انسان کا ضروری حق اللہ تعالیٰ پر اتنا ہے کہ کوئی مکان اتنا ہو کہ جس میں وہ گذارہ کرے اور کوئی کپڑا اتنا جس سے ستر ڈھانکے اور روٹی اور پانی۔ (مشکوٰۃ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ تم دنیا کی محبت میں پھنس جاؤ گے وہ تمہارے دلوں کو ٹیڑھا کر دیگی، ورنہ قسم ہے اصلی کہ میں تمہارے آگے آفتاب یعنی اسکی روح کے موافق صاف اور سیدھا راہ چھوڑ چلا ہوں جسکی رات بھی ایسی چمکتی ہے جیسا روز روشن ۱۲ ۲ یعنی وہ دن جسمیں پچھلی امتوں پر عذاب آئے ۱۲

لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝۵ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ

ہر ایک صبر کرنے والے اور شکر کرنے والے کو اس میں نشانیاں ہیں اور جب موسےٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ جو اللہ کی نعمتیں تم پر ہیں انکو یاد کرو (اور اس وقت کو یاد کرو)

اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ

جب ہمنے تمکو آل فرعون سے نجات دی وہ تمکو برا عذاب پہنچاتے اور تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے اور تمہاری عورتوں کو زندہ

نِسَآءَكُمْ ۚ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝۶ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ

چھوڑ دیتے تھے اسمیں تمہارے رب کیطرف سے بلائے عظیم تھی اور جب تمہارے رب نے تمہیں سنا دیا کہ اگر تم شکر گزار رہو

لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۝۷ وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَمَنْ

تو میں ضرور ضرور تمہیں زیادہ دونگا اور کفر کروگے تو یاد رکھو کہ میرا عذاب سخت ہے اور موسےٰ نے کہا کہ اگر تم اور تمام زمین والے کفر کریں (تو اللہ کو کچھ)

فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝۸ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ

پرواہ نہیں) کیونکہ اللہ غنی اور حمید ہے کیا تمہیں پہلوں کی خبریں تمکو نہیں ملیں یعنی قوم نوح اور عاد و ثمود کی

وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۛ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۛ لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ۭ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرَدُّوْٓا

اور ان لوگوں کی جو ان کے بعد ہوئے انکو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا ان کے پاس انکے رسول صاف آیتیں لیکر آئے

اَيْدِيَهُمْ فِيْٓ اَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوْٓا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَاِنَّا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ

پر انہوں نے ان کے ہاتھ ان کے منہوں میں واپس کردیے [1] اور بولے جس چیز کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو ہم اس کے منکر ہیں اور جس بات

قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ

کہنے رسولوں نے کہا کیا اللہ میں شک ہے جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنیوالا ہے تمکو بلاتا ہے تاکہ تمہارے گناہوں کو بخشش

وَيُؤَخِّرَكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۭ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا

حفاظت کرے اور تمکو ایک وقت مقرر تک ڈھیل دیوے وہ بولے تم تو بس ہمارے جیسے ہی انسان ہو چاہتے ہو کہ ہمکو ان چیزوں سے روک دو جنکی

عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝۱۰ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

پرستش ہمارے آبا اجداد کرتے رہے ہیں اچھا کوئی صاف دلیل پیش کرو ان کے رسولوں نے ان کو جواب دیا کہ ہم تو تمہاری جیسے ہی بشر ہیں مگر

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَمَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَعَلَي اللّٰهِ

اپنے بندوں میں سے جسپر چاہتا ہے احسان کرتا ہے اور ہمارا کوئی حق نہیں کہ اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی دلیل پیش کریں اور اللہ پر ہی

ف ۱ ایک شخص نے علیؓ سے کہا کہ میں لوگوں کو نسب خوب جانتا ہوں آپنے فرمایا کہ تو لوگوں کو نسب نہیں بیان کر سکتا اسنے کہا کہ میں کر سکتا ہوں آپنے فرمایا کہ کیا تونے اللہ کا یہ کلام سنا ہے عَادًا وَّثَمُوْدَا۟ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًۢا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا اسنے کہا کہ میں ان کثیر کا نسب بتا سکتا ہوں آپنے فرمایا بھلا تو اس آیت کو کیا سمجھتا ہے وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۛ لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ تب وہ چپ ہو رہا ف ۲ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے بندو میں نے ظلم کو اپنے اوپر حرام کرلیا ہے اور تمہارے آپسمیں بھی حرام کردیا ہے پس تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو اے بندو تم سب راہ بھولے ہوئے ہو مگر جسکو میں راہ دوں سو تم مجھسے ہدایت مانگو تو کہ میں تمکو ہدایت کروں اور تم سب بھوکے ہو مگر جسکو میں روزی دوں سو تم مجھسے روزی مانگو تو میں تمکو کھلاؤں اور تم سب ننگے ہو مگر میں جسکو کپڑا دوں سو تم مجھسے لباس مانگو تاکہ میں تمکو لباس دوں اے بندو تم رات دن خطائیں کرتے ہو اور میں

[1] یعنے تعجب یا غصہ سے ۔۱۲

فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿١١﴾ وَمَا لَنَا أَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ وَقَدْ هَدَانَا سُبُلَنَا وَلَنَصْبِرَنَّ عَلَىٰ مَا

مومنوں کو توکل کرنا چاہیے اور ہمیں کیا ہوا کہ اللہ پر توکل نہ کریں اور اسنے ہمکو رستہ کی ہدایت کر دی ہے اور جتنا

آذَيْتُمُونَا ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ ﴿١٢﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُم مِّنْ

تم ہمکو دوگے ہم اسپر صبر کرینگے اور تمام توکل کرنیوالوں کو اللہ ہی پر توکل کرنا چاہیے اور کافروں نے رسولوں کو کہا ہم تمکو اپنی زمین

أَرْضِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا ۖ فَأَوْحَىٰ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظَّالِمِينَ ﴿١٣﴾ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْأَرْضَ

سے نکال باہر کرینگے یا تم ہمارے مذہب میں واپس آجاؤ گے پس ان کے رب نے انکی طرف وحی کی کہ ہم ظالموں کو ضرور ہلاک کرینگے اور انکے بعد تم

مِن بَعْدِهِمْ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِي وَخَافَ وَعِيدِ ﴿١٤﴾ وَاسْتَفْتَحُوا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ

تمکو ہی زمین پر بسائینگے یہ وعدہ اس شخص کیواسطے ہے جو میرے جلال اور میری تنبیہ سے ڈرتا ہے اور انہوں نے فتح کی دعا کی اور ہر ایک سرکش

عَنِيدٍ ﴿١٥﴾ مِّن وَرَائِهِ جَهَنَّمُ وَيُسْقَىٰ مِن مَّاءٍ صَدِيدٍ ﴿١٦﴾ يَتَجَرَّعُهُ وَلَا يَكَادُ يُسِيغُهُ وَيَأْتِيهِ

ضدی ہلاک ہوگیا اسکے علاوہ جہنم ہے وہاں پیپ کا پانی پلایا جائیگا اسکو گھونٹ گھونٹ پئینگے مگر گلے سے نہ نکلیگا اور ہر طرف سے موت آویگی پر

الْمَوْتُ مِن كُلِّ مَكَانٍ وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ۖ وَمِن وَرَائِهِ عَذَابٌ غَلِيظٌ ﴿١٧﴾ مَّثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا

وہ مرینگے نہیں اور اسکے علاوہ عذاب سخت ہے جن لوگوں نے اپنے رب کو

بِرَبِّهِمْ ۖ أَعْمَالُهُمْ كَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ ۖ لَّا يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُوا عَلَىٰ شَيْءٍ ۚ

ان کے عملوں کی مثال ایسی ہے جیسے کہ خاک کا ڈھیر کہ جھونکے والی آندھی کے دن میں ہوا اسکو شدت سے لے چلی جو کچھ انہوں نے کمایا ہے وہ کسی چیز

ذَٰلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ ﴿١٨﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ إِن يَشَأْ

پر قدرت نہیں رکھتے یہی پرلے درجہ کی گمراہی ہے کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے جب چاہیگا تمکو لیجائیگا

يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ﴿١٩﴾ وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ ﴿٢٠﴾ وَبَرَزُوا لِلَّهِ جَمِيعًا فَقَالَ

اور نئی مخلوق لے آئیگا اور یہ اللہ پر کچھ مشکل نہیں اور جب اللہ کے روبرو پیش کیے جائینگے

الضُّعَفَاءُ لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ أَنتُم مُّغْنُونَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِن شَيْءٍ ۚ

پس جو کمزور ہیں وہ متکبروں کو کہینگے کہ ہم تو تمہارے پیرو تھے پس کیا تم عذاب الٰہی میں سے ہمارا کچھ بھی بچاؤ نہیں کرسکتے

قَالُوا لَوْ هَدَانَا اللَّهُ لَهَدَيْنَاكُمْ ۖ سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَجَزِعْنَا أَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِن مَّحِيصٍ ﴿٢١﴾ وَقَالَ

وہ بولے کہ اگر اللہ ہماری ہدایت کرتا تو تم تمہاری ہدایت کرتے ہم پر برابر ہے خواہ ہم روئیں یا صبر کریں ہماری کوئی خلاصی کا رستہ نہیں

الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللَّهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدتُّكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ ۖ وَمَا كَانَ

اور جب بات کا فیصلہ ہوچکا تو شیطان نے کہا کہ اللہ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا اور جو میں نے تم سے وعدہ کیا میں نے اسکا خلاف ہی کیا

(بقیہ صفحہ گذشتہ) اور میں سب گناہ بخش سکتا ہوں سو تم مجھ ہی سے بخشش مانگو تو میں تمہارے گناہ بخشوں اے بندو تم مجھکو کچھ ضرر یا نفع نہیں پہنچا سکتے سو اگر تم سب اگلے اور پچھلے اور جن اور انسان ایک بڑے متقی شخص کی مانند ہوجاؤ تو میری بادشاہت کچھ زیادہ نہو جائیگی اور تم سب ملکر ایک بدبخت نافرمان کی مانند ہوجاؤ تو میری بادشاہت کچھ کم نہو جائیگی اے بندو اگر تم سب اگلے اور پچھلے جن اور انسان ایک میدان میں جمع ہوکر ایکدفعہ ہی اپنی مراد مانگو اور میں سب کے سوال کی موافق دیدوں تو اسقدر بخشش میری میرے خزانہ کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے سمندر میں ایک سوئی کو تر کر لیا اے بندو میں تمہارے عمل رات دن لکھواتا ہوں پھر تمکو پورا پورا بدلا دونگا۔ پس جس کسی کے عملنامے میں نیکیاں نکلیں وہ اللہ تعالیٰ کا شکر کرے اور جس کے عملنامے میں گناہ نکلیں وہ اپنے ہی نفس کو ملامت کرے کسی اور پر الاہنا نہیں ہے۔ صحیح مسلم

ع ٢ / ١٣

منزل ٣

ع ٣ / ١٥

لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ

اور تمپر کوئی میرا زور بھی نہ تھا مگر صرف اسقدر کہ مینے تمکو بلایا اور تمنے میری بات کو مانا پس مجھکو ملامت مت کرو بلکہ اپنے ہی نفسوں

مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ اِنِّيْ كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ

کو ملامت کرو میں تمہارا کوئی فریاد رس نہیں ہوں اور نہ تم میری فریاد رس ہو (میں تو اولاہی) مانتا ہی نہیں کہ مجھکو اس سے پہلے دنیا میں شریک کیا

لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۲﴾ وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

کے لیئے عذاب دردناک ہے اور ان کے رب کے اذن سے وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل اچھے کرتے رہے باغات میں داخل کیئے جائینگے

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ﴿۲۳﴾ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ

جنکے نیچے نہریں نکلتی اور بہتی ہیں وہ اسمیں ہمیشہ رہینگے وہاں انکا سلام ہوگا سلامت رہو کیا تونے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کیونکر بیان کی

مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ﴿۲۴﴾ تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ

کی مثال کیسی بیان کی ہے کہ وہ ایک پاک درخت کی مانند ہے کہ اسکی جڑ ثابت اور اسکی شاخ آسمان میں ہے اپنا پھل اپنے رب کی اجازت

حِيْنٍۢ بِاِذْنِ رَبِّهَا ۭ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ

سے ہر وقت دیتا ہے اور اللہ لوگوں کے واسطے مثالیں بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں اور ناپاک کلمہ کی

خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ ۨاجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ﴿۲۶﴾ يُثَبِّتُ اللّٰهُ

مثال ایسی ہے جیسے کہ ناپاک درخت جو زمین کے اوپر سے اوکھاڑ پھینکا گیا اسکے واسطے کوئی قرار نہیں اللہ مومنوں کو دنیا

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ

اور آخرت کی زندگی میں پائدار بات سے ثابت قدم رکھتا ہے اور ظالموں کو اللہ گمراہ کرتا ہے

وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاۗءُ ﴿۲۷﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ

اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے کیا تونے ان لوگوں کیطرف دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمتوں کو بدل کر کفر اختیار کرلیا اور

دَارَ الْبَوَارِ ﴿۲۸﴾ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۭ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۲۹﴾ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ

اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر میں جا اتارا یعنی جہنم جسمیں وہ داخل ہونگے وہ بری جگہ قرار ہے اور انہوں نے اللہ کے لیئے ہمسر بنالیئے ہیں تاکہ گمراہ کریں

قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ ﴿۳۰﴾ قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا

رستہ سے بہکا کر ان سے کہدے کہ اپنے دن گذار لو پھر تمہارا ٹھکانا آگ کیطرف ہے میرے ایماندار بندوں سے کہدے کہ نماز قائم رکھیں اور

مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ﴿۳۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ

اور جو ہمنے انکو دیا ہے اسمیں سے چھپا اور ظاہر اس دن سے پہلے خرچ کرتے رہیں کہ وہ دن آجائے جسمیں نہ خرید و فروخت ہوگی اور نہ دوستی

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ

جسنے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے پانی اتارا پھر اسکے ساتھ میوؤں سے تمہارے واسطے رزق نکالا اور کشتی کو

سلہ اسمیں ایک تمثیلی پیشگوئی ہے کہ اسلام سدا رہیگا اور باطل مٹا دیا جاویگا … سلہ …
سے بدر کے دن ابوجہل نے قوم مغیرہ کو ہلاک کیا اور احد کے دن ابوسفیان نے بنو امیہ کو دار البوار … حضرت … علی … صحابہ
کرام سے اس آیت کی تفسیر میں ایسا ہی منقول ہے ۱۲

وَقَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ۝۶ لَوْ مَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ اِنْ كُنْتَ مِنَ

اور انہوں نے کہا کہ اے وہ شخص جس پر ذکر اتارا گیا ہے تو تو مجنون ہے کیوں تو ہمارے پاس فرشتے نہیں لے آتا اگر تو

الصّٰدِقِيْنَ ۝۷ مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوْۤا اِذًا مُّنْظَرِيْنَ ۝۸ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ

سچا ہے ہم فرشتے ایک قاعدے کے مطابق ہی اتارا کرتے ہیں اور اسوقت وہ وقفہ نہیں دی جاتے ہمنے ہی اس ذکر کو اتارا ہے

وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝۹ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ ۝۱۰ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ

اور ہم ہی اسکے محافظ ہیں ۵ اور ہمنے تجھسے پہلے بھی پہلے گروہوں میں رسول بھیجے ہیں۔ مگر کوئی رسول نہیں آیا جسکے ساتھ انہوں نے

اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۱۱ كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝۱۲ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ

مخول نہ کیا ہو اسیطرح (تکذیب و استہزا) ہم بدکاروں کے دلوں میں بٹھا دیا کرتے ہیں کہ وہ اسکو نہیں مانتے چنانچہ

ف ۵ یہ ایک زبردست ابدی پیشگوئی ہے جسکا ثبوت ہر زمانہ اور ہر ملک میں موجود رہا اور رہیگا نقل در نقل اور چھپائی میں ہمیشہ غلطیاں واقعہ ہوتی رہی ہیں اسوقت بھی مطبوعہ اور غیر مطبوعہ قرآنوں میں غلطیاں دیکھنے میں آتی ہیں مگر قرآن مجید کیواسطے حافظوں کا سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ سے اسوقت تک مسلسل چلا آتا ہے چھوٹے چھوٹے دیہات میں بھی ایسے حافظ ملجاتے ہیں جو طبع شدہ قرآنوں کی غلطیاں فوراً بتلا دیتے ہیں یہ الٰہی حفاظت کا انتظام ہے جس نے آجتک قرآن مجید میں ایک لفظ، حرف تو کیا ایک نقطہ یا زیر و زبر کا فرق بھی نہیں ہونے دیا۔ توریت اور انجیل کا تو یہ حال ہوا کہ اصل کتابوں کا بھی پتہ نہیں کہ کب اور کسکے زمانہ میں تالیف یا تصنیف ہوئیں اور ابتداءً کس زبان میں اور کسقدر تھیں ایسا ہی اور آسمانی کتابوں کا حال ہوا۔

ھارن صاحب اپنے دیباچہ کی جلد دوم صفحہ ۱۴۳ میں لکھتے ہیں کہ عہد عتیق و جدید کی کتب میں اور تمام قدیم تحریریں عموماً بذریعہ نقل کے ہر ایک لکھی گئیں اور مروج ہوئی ہیں اسلئے ممکن تھا کہ ان میں غلطیاں داخل ہوتیں اور جسقدر کثرت سے کتابیں بڑھیں اسیقدر ان میں غلطیاں زیادہ ہوتی گئیں اور اختلاف عبارت پیدا ہوا پھر صفحہ ۱۴۴ میں لکھتے ہیں کہ تمام نسخوں کو نقل کرایا گیا تھا یا ناقلوں نے خود ہی نقل کیا تھا۔ اور چونکہ نقل غلطی کا امکان ہر ایک طرف سے محفوظ نہ تھا اسلیئے جو غلطیاں واقعہ ہوئیں۔ اُسکے چار سبب ہیں اول ناقلوں کی غفلت، غلطیوں سے کبھی تو یا اتفاقاً ہو سکتا ہے (۱) بتلا یو ان کا سہو یا غلط بینی ناقل کا سہو یا غلط فہمی (۲) عبرانی اور یونانی حرف آواز صورت میں مشابہ ہیں اس سبب سے اور بے علم نقل کرنے والا ایک لفظ یا حرف کی بجائے دوسرا لفظ یا حرف لکھکر عبارت میں اختلاف ڈالدیتا ہے (۳) منقول عنہ جو لکیر کھینچکر لکھی گئی تھی نقل کرنیوالا اسکو کسی حرف کا جزو سمجھ گیا یا حرف کی کسی شوشہ کو غلطی سے لکیر سمجھ گیا یا اُسنے اصل لفظ کے صحیح معنے کو غلط سمجھکر اسطرح لفظ بدلدیا یا جب وہ غلط لفظ لکھا گیا اور اُسنے جان بھی لیا کہ میں نے غلط لکھا مگر اس خیال سے کہ نقل میں گٹ ہو کر بدصورت ہوجائیگی اُسکو صحیح نہ کیا اور اپنی نقل کی خوبصورتی پر اسکی صحت کو قربان کر دیا اور اس سبب سے نسخوں کی عبارتوں میں اختلاف پڑگیا (۴) نقل کرنیوالا لکھتا کہیں تھا اور لکھ گیا اور کہیں سہو اور پھر اسکو خبر نہ ہوئی یا خبر ہوئی مگر اپنے لکھے کو مٹانا یا کاٹنا پسند نہ کیا اور جہاں سے چھوٹا تھا۔ وہیں سے پھر شروع کیا اور اسیطرح سے ایک لفظ یا جزو نامناسب طور سے داخل ہوگیا (۵) نقل کرنے والے نے کوئی لفظ چھوڑ دیا اور جب اسکو معلوم ہوا تو اسنے سب چھوٹے ہوئے لفظوں کو اور جگہہ پر لکھ دیا جہاں اسکو خبر ہوئی اور اسیطرح پر لفظ الٹ پلٹ ہوگئے یعنی کہیں کا کہیں لکھا گیا [illegible] نسخوں میں اختلاف عبارت کا [illegible] سبب یہ ہے کہ سطروں کا ابتدا برابر رکھنے کے لیے سطروں کے آخیر میں زیادہ لفظ

وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٣﴾ وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِنَ السَّمَاءِ فَظَلُّوا فِيهِ يَعْرُجُونَ ﴿١٤﴾

پہلوں کا طریق گذر چکا اور اگر ہم اوپر آسمانوں کے دروازے بھی کھول دیتے اور وہ اوس میں چڑھ بھی جاتے

لَقَالُوا إِنَّمَا سُكِّرَتْ أَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَسْحُورُونَ ﴿١٥﴾ وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا

تو بھی کہتے کہ ہماری آنکھوں کو نشہ ہوگیا بلکہ ہمپر جادو کر دیا گیا ہے اور ہمنے آسمان میں روشن ستارے بنائے اور

وَزَيَّنَّاهَا لِلنَّاظِرِينَ ﴿١٦﴾ وَحَفِظْنَاهَا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ رَجِيمٍ ﴿١٧﴾ إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ

اُن کو دیکھنے والوں کے واسطے آراستہ کیا اور ہر ایک شیطان مردود سے اُسکو محفوظ کیا مگر جو کوئی چوری سے کچھ سن لے تو اُسکے پیچھے

شِهَابٌ مُبِينٌ ﴿١٨﴾ وَالْأَرْضَ مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ

چمکتا ہوا شہاب آتا ہے اور زمین کو ہمنے پھیلایا ۵ اور اسمیں اٹل پہاڑ بنائے اور ہر ایک مناسب چیز اسمیں اُگائی اور ٹھہرائی

مَوْزُونٍ ﴿١٩﴾ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَسْتُمْ لَهُ بِرَازِقِينَ ﴿٢٠﴾ وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا عِنْدَنَا

واسطے اسمیں گذران کے سامان ہے اور نیز اُن کے واسطے جنکو تم نہیں کھلاتے ہو اور کوئی بھی شے نہیں جسکے خزانے

(بقیہ صفحہ گذشتہ) پڑھا دیئے جاتے تھے یونانی قلمی نسخوں میں اکثر الفاظ اور جملے اسلیئے لکھنے سے رہ گئے کہ ایک لفظ جو آچکا تھا تھوڑی دور بعد پھر وہی لفظ آیا اور نقل کرنیوالے کی نگاہ پہلے لفظ پر سے چوک کر دوسرے لفظ پر جا پڑی وہ اسسے لکھنے لگا اور اُن دونوں لفظوں کے درمیان میں جو کچھ تھا لکھنے سے رہ گیا (۷) تمام قلمی نسخے بڑے بڑے حرفوں میں لکھے جاتے تھے اور لفظوں بلکہ فقروں کے درمیان میں جگہ نہ چھوڑتے تھے اس سبب سے کہیں بعض لفظ کے جزو لکھنے سے رہ گئے کہیں مکرر لکھے گئے (۸) بے پروائی بے پرواہ اور جاہل نقل کرنیوالے اختصار کے نشانوں کو جو قدیم قلمی نسخوں میں اکثر واقعہ ہوتے ہیں غلط سمجھے (۹) بہت بڑا اختلاف عبارت کا نقل کرنیوالوں کی جہالت یا غفلت ہے کہ اُنہوں نے حاشیہ پر جو شرح لکھی ہوئی ہیں اُسکو متن کا جزو سمجھا قدیم قلمی نسخوں کے حاشیہ میں مشکل مقامات کی شرح لکھنے کا اکثر رواج تھا اور آسانی سے سمجھا جاتا تھا کہ یہ حاشیہ کی شرح ہے ۔ پس اُن حاشیوں کی شرحوں میں سے تھوڑا یا سب اُن نسخوں کے متن میں آسانی سے مل گیا ہوگا جو نسخے ایسے نسخوں سے نقل ہوئے جنکے حاشیہ پر شرحیں لکھی ہوئی ہونگی ۔

دوم دوسرا سبب اختلاف عبارتوں کا اُس قلمی نسخہ میں غلطیوں کا ہونا ہے جسسے نقل لکھنے والے نے نقل لی سوا علاوہ اُن غلطیوں کے جو بعض حرفوں کی سوشہ کم ہوجانے یا مٹ جانے سے واقعہ ہوتی ہیں چمڑے یا کاغذ کے مختلف حالات سے بھی پیدا ہوتی ہیں کاغذ یا چمڑہ پتلا ہو جسمیں سے ایک ورق کا ایک طرف کا لکھا ہوا دوسری طرف پھوٹ جاوے اور دوسری طرف کی طرف کا ایک جزو معلوم ہونے لگے اور لفظ سمجھہ میں آئے ۔ **سوم** تیسرا اختلاف عبارتوں کا سبب یہ بھی ہے کہ نکتہ چین قیاس سے اصلی متن کو ارادتاً بہتر اور درست کرنے کی مراد سے صحیح کیا گیا ہے جبکہ ایک مشہور عالم کی تصنیف کی ہوئی کتاب پڑھتے ہیں اگر اُسکی کتاب میں کوئی صرف نحو یا قواعد مناظرہ کی غلطی پاتے ہیں تب اُس غلطی کو زیادہ تر چھاپنے والے سے منسوب کرتے ہیں بہ نسبت اسکے کہ مصنف کیطرف نسبت کریں اسیطرح ایک قلمی نسخہ کا نقل کرنیوالا جو اُس کتاب میں جسے وہ نقل کرتا ہے غلطیاں پائے تو اُسکو ناقل اول کیطرف منسوب کرتا ہے اور پھر اُنکو اپنی دانست میں اسیطرح پر صحیح کرلیتا ہے کہ مصنف نے اُسکو یوں لکھا ہوگا لیکن اگر وہ اپنی نکتہ چینی کو بہت وسعت دیتا ہے تب وہ خود اسی غلطی میں پڑتا ہے جسکو رفع کرنے کا اُسنے ارادہ کیا تھا اُسکا غلطی میں پڑنا کئی طرح پر ہوسکتا ہے (۱) مثلاً نقل کرنیوالا ایک لفظ کو جو حقیقت میں صحیح ہے غلط سمجھ لے یا جو مصنف کی مراد ہے اُسکو غلط سمجھے اور یہ جانے کہ اسنے

۵ زمین ہمیشہ بڑھتی جاتی اور نئے نئے جزائر بنتے رہتے ہیں ایک زمانہ میں شمالی حصہ پانی میں تھا اب وہاں آبادی ہے ۔ ۱۲

خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۱﴾ وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ

اللہ کے پاس نہوں مگر ہم اس کو اندازِ معلوم کے ہی مطابق نازل کرتے ہیں۔ اور ہم ہی حمل کرنیوالی ہوائیں بھیجتے اور آسمان سے پانی نازل

مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ ۚ وَمَاۤ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ ﴿۲۲﴾ وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَنَحْنُ

کرتے ہیں پھر تمکو پلاتے ہیں اور تم اس کو خزانے جمع کرنیوالے نہیں ہو۔ اور ہم ہی زندہ کرتے اور ہم ہی مارتے اور ہم ہی

الْوٰرِثُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ ﴿۲۴﴾

وارث ہیں۔ اور ہم کو معلوم ہے کہ کون تم میں سے پہلے آنیوالے ہیں اور کون پیچھے رہنے والا ہے

وَاِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ ۭ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۵﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ

اور تیرا رب ہی اُن کو اٹھاوے گا۔ تحقیق وہ علم والا حکمت والا ہے۔ اور ہمنے انسان کو سڑے ہوئے گارے سے جو سوکھ کر کھنکھناتا ہو

مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۶﴾ وَالْجَاۗنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾ وَاِذْ قَالَ

پیدا کیا ہے۔ اور جن کو اس سے پہلے ہمنے لو کی آگ سے پیدا کیا ہے۔ اور جب

رَبُّكَ لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اِنِّىْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۸﴾ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ

تیرے رب نے فرشتوں کو کہا کہ میں سڑے ہوئے گارے سے جو سوکھ کر کھنکھناتا ہے ایک انسان پیدا کرنیوالا ہوں۔ پس جب اس کو

وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿۲۹﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰۗىِٕكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿۳۰﴾

درست کر چکوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو اس کے سامنے خدمت گذار ہو جانا۔ پس سب کے سب فرشتے خدمت میں لگ گئے

اِلَّاۤ اِبْلِيْسَ ۭ اَبٰۤى اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ يٰۤاِبْلِيْسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ

مگر شیطان نے خدمت گذاروں میں شامل ہونے سے انکار کیا۔ اللہ نے پوچھا اے شیطان تجھکو کیا ہوا کہ تو خدمت گذاروں کا ساتھ نہیں دیتا

قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۳۳﴾ قَالَ فَاخْرُجْ

وہ بولا میرے شایاں نہیں کہ میں انسان کی خدمت کروں تو نے اسکو سڑے ہوئے گارے سے جو خشک ہو کر کھنکھناتا ہے۔ حکم دیا کہ یہاں سے نکل جا

صرف و نحو کی غلطی پکڑی۔ حالانکہ وہ خود غلطی پر ہے یا یہ بات ہو کہ وہ صرف نحو کی غلطی جسکے صحیح کرنیکا اُسنے ارادہ کیا ہے
حقیقت میں خود مصنف ہی نے کی ہو (۲) بعض نکتہ چین ناقلوں نے نادرست کلاموں کو حرف صحیح تو نہیں کیا بلکہ
عمدہ طرز کلاموں کی بجائے غیر عمدہ طرز کلاموں کو بدل دیا۔ اور اسی طرح اُنہوں نے اُن الفاظ کو جو اُن کو فضول معلوم ہوئے
ایسے جنکے فرق کو وہ نہ سمجھے لکھنے سے چھوڑ دیا (۳) اختلاف عبارت کے سببوں میں سے بموجب قول میکلس صاحب کے
بہت بڑا سبب جس سے عہد جدید میں دروغ آمیز مقامات نہایت کثرت سے پیدا ہوئے ہیں یہ ہے کہ یکساں مقامات کو

لہ واقح کے معنی ہیں حمل کرنیوالی یعنی درختوں میں نر و مادہ پھول الگ الگ ہوتے ہیں اُن میں جو پھول کا پالن ہوا کے ذریعہ اُڑ کر مادہ پھول پر
جا لگتا ہے اور اسکو بار آور کر دیتا ہے۔ سلہ بقول ابن عباس یہ نام جنوں کے باپ کا ہے بعض جان سے مراد ابلیس لیتے ہیں۔ تمام شریر اور نافرمان لوگ دوزخ میں
جائینگے جو اُن کی ماں ہے جیسا کہ لکھا ہے وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ نَارٌ حَامِيَةٌ جس کی
تول ہلکی ہوئی اس کی ماں گڑھا ہے اور تو جانتا ہے کہ وہ کیا ہے وہ جلتی ہوئی آگ ہے۔ اسی طرح یہ تمام شریر شیطان آگ کے فرزند ہیں یا یوں کہو کہ لوؤں کی آگ
سے بنے ہیں یہ احناف ہیں ہی ساری شریر شیطان یا شیطان کی فرزند ہیں شیطان جو تمام شریروں کا باپ ہے وہ تو پہلے سے ہی نار سموم کا بنا ہوا ہے

ابتدا میں الگ آتشیں گیس تھے تو ظاہر ہے کہ اُس وقت نظام قدرتی بھی نار ہی تھا۔ مر کی ہو گی سلہ یعنے اُسکو علیم بنا دیا ہو

مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ۝ وَّاِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝

تو مردود ہے ۔ اور تجھ پر روز انصاف تک لعنت ہے ۔ وہ بولا اے میرے رب تو مجھکو یوم بعث تک مہلت دے

قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۝ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۝ قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ

فرمایا کہ تجھکو وقت معلوم تک مہلت دی گئی ۔ وہ بولا اے میرے رب تو نے تو مجھکو بہکایا ہی اسلئے میں بھی

اسطرح تبدیل کیا گیا ہی جس سے اُن میں ایک دوسروں سے زیادہ کامل مطابقت کیجائے اور خاصکر انجیلونکی اسطرح تفسیر سے نقصان پہونچا اور سنٹ پال کی نامونکو اکثر مقامات میں سے الٹ پلٹ کیا گیا ہی کہ اُسکے عہد جدید کی حوالونکو اُن مقامات میں جہاں وہ سپٹواجنٹ ترجمہ کے بعض الفاظ سے تفاوت رکھتے ہیں سپٹواجنٹ ترجمہ سے مطابق کریں (۴) بعض نکتہ چینیوں نے عہد جدید کی نسخوں میں اسطرح اختلاف عبارت ڈالدیئے کہ انکو ترجموں کو ولگٹ کیمطابق تبدیل کر دیا چہارم ایک سبب اختلاف عبارت کا ایسی خرابیاں یا تبدیلیاں ہیں جو کسی فریق کی مطلب برآری کیلئے دانستہ کی گئی ہوں خواہ فریق درست مذہب رکھتا یا بدعتی ہو یہ بات تحقیق ہی کہ اُن لوگوں نے جو دیندار کہلاتے ہیں ارادتاً بعض خرابیاں ایسی کیں جنکو خرابیاں یا تبدیلیاں اوسی دوراندیشی سے لکھی گئی ہیں کہ جو مسئلہ تسلیم کیا گیا ہی اُسکی لغویت ثابت ہو یا جو اعتراض اُس مسئلہ پر ہوتا ہو وہ ہوسکے (انتہی قولہ) ہمکو یہ بات تسلیم کرنی چاہئے کہ قرآن مجید بھی اس سے مستثنیٰ نہیں کہ اُس کی نقل میں بھی غلطیوں کا ہونا ممکن ہی مگر اُس میں اور اور کتابوں میں جو فرق ہی وہ یہ ہی کہ اور کاتبوں کی غلطی سے عہد عتیق و عہد جدید کی کتابوں کی طرح اُسکو کچھ نقصان نہیں پہونچا اور نہ پہونچ سکتا ہی کیونکہ خدا تعالیٰ نے اپنے اس کلام کو جو اُسکا آخری کلام ہی غلطیوں اور کمی بیشی سے محفوظ اور مصئون رکھنے کیلئے شروع سے ہی ایسا سامان کر دیا ہی کہ اُسکو کسیطرح کا نقصان پہونچنا ممکن نہیں یعنے مسلمانوں کے دلوں میں اُسکے حفظ یاد رکھنے کا ایک پرجوش شوق پیدا کر دیا اور اُس کی وجہ سے ہر ایک ملک اور ہر زمانہ میں ایسے ہزارہا شخصوں کا موجود ہونا کہ جنکو قرآن مجید بترتیب من اولہ الی آخرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک سند متصل کیساتھ یاد تھا اور کسی کی قرأت میں ایک حرف یا ایک نقطہ کا بھی فرق نہ تھا اور آجکے دن بھی جو ۱۱ جون ۱۹۰۱ء ہے جہاں جہاں مسلمان رہتے ہیں وہاں سینکڑوں ہزاروں بلکہ لاکھوں ایسے لوگ موجود ہیں کہ جنکو وہ ویسا ہی نہ بان یاد ہی جیسا کہ آنحضرت نبی الامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاک اور مبارک منھ سے نکلا تھا اور جس کو خلافت اولیٰ میں زید بن ثابت نے سورتوں کی موجودہ ترتیب کیموافق مصحف میں لکھا تھا اور خلافت ثالثہ میں جبکہ اسلام دور دراز ملکوں میں پھیل گیا تھا اُسکی نقلیں تمام ممالک اسلامیہ میں بھیجدی گئی تھیں پس یہ شرف و فضیلت صرف قرآن مجید کو ہی حاصل ہی کہ اگر بالفرض اُسکے تمام قلمی اور چھاپے کے نسخے دنیا سے معدوم کر دئیے جائیں تو ہمکو اُس کے موجود کرنیمیں کچھ بھی دقت نہ ہوگی اور حافظوں کے سینہ سے (جسکو لوح محفوظ کہنا چاہئے) ایسا ہی نقل ہوسکیگا جیسا کہ ہی اور ایک لفظ اور ایک شوشہ اور ایک اعراب کا بھی فرق نہ ہوگا اور یہ اسلام پاک کا اعجاز اور اُس وعدہ کی صداقت کا نتیجہ ہی جو خدا نے اُسکی نسبت فرمایا ہی کہ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ سر ولیم میور صاحب اپنی کتاب لائف آف محمد میں لکھتے ہیں کہ نہایت قوی قیاس سے ہم کہتے ہیں کہ ہر ایک آیت قرآن کی محمد کی غیر محرف اور صحیح الفاظ ہیں اور ہم کو اسکے نتیجہ میں وان ہیمر کے اس قول کو بہت ہی قریب پہنچے ہیں کہ ہم قرآن کو محمد کا کلام ایسا ہی یقینی جانتے ہیں جیسا مسلمان کہ اسے آخری پیغام خدا کا سمجھتے ہیں اُس کی ضرورت تھی کہ دنیا کے آخر دن تک ویسا ہی محفوظ اور مصئون رکھا جائے جیسا کہ خدا نے اُسکو اپنے آخر الزمان پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمایا تھا ..

وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿۳۹﴾ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ﴿۴۰﴾ قَالَ هَٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ ﴿۴۱﴾

زمین میں انکو بناؤ سنگار کے دہت لگاؤنگا اور ان سب کو بہکاؤنگا مگر ان میں سے تیرے بندے جو خالص کئے گئے ہیں (بچے رہینگے) اللہ نے فرمایا یہ میرا

إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغَاوِينَ ﴿۴۲﴾ وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ

سیدھا راستہ ہے کہ جو میرے بندے ہیں ان پر تیرا کوئی غلبہ نہیں مگر جو سرکشوں میں سے تیری پیروی کریں (انہیں پر تیرا غلبہ ہوگا) اور ان سب کے وعدے

أَجْمَعِينَ ﴿۴۳﴾ لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَقْسُومٌ ﴿۴۴﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ

مقام وعدہ جہنم ہے اسکے سات دروازے ہیں اور ہر ایک دروازے کو دوزخیوں کے حصے کئے گئے ہیں متقی لوگ باغوں اور چشموں میں ہونگے

وَعُيُونٍ ﴿۴۵﴾ ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ آمِنِينَ ﴿۴۶﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا

(انکو حکم ہوگا) کہ سلامتی کے ساتھ با امن بہشت میں داخل ہو جاؤ اور جو کچھ خلش ان کے سینوں میں ہوگی ہم اسکو نکال ڈالینگے کہ وہ بھائی ہو

عَلَىٰ سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ ﴿۴۷﴾ لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِينَ ﴿۴۸﴾ نَبِّئْ عِبَادِي

تختوں پر آمنے سامنے رہیں اس میں نہ تو ان کو دکھ ہو پہنچیگا اور نہ وہ نکالے جاوینگے میرے بندوں کو خبر دے

أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿۴۹﴾ وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ ﴿۵۰﴾ وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ

کہ میں غفور رحیم ہوں اور میرا عذاب بھی دردناک عذاب ہے اور انکو ابراہیم کے مہمانوں کی

إِبْرَاهِيمَ ﴿۵۱﴾ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا قَالَ إِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُونَ ﴿۵۲﴾ قَالُوا لَا تَوْجَلْ إِنَّا نُبَشِّرُكَ

خبر کردے جب وہ اسکے پاس اندر پہنچے بولے سلام اسنے کہا ہمکو تو تم سے ڈر آتا ہے وہ بولے مت ڈر ہم تجھکو علم والا

بِغُلَامٍ عَلِيمٍ ﴿۵۳﴾ قَالَ أَبَشَّرْتُمُونِي عَلَىٰ أَنْ مَسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُونَ ﴿۵۴﴾ قَالُوا بَشَّرْنَاكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِنَ الْقَانِطِينَ ﴿۵۵﴾

لڑکے کی بشارت دیتے ہیں ابراہیم بولا کیا تم مجھکو بڑھاپا پہونچنے پر خوشخبری دیتے ہو پس کیا خوشخبری دیتے ہو وہ بولے ہم نے تو تجھکو سچی ہی خوشخبری ساتھ

قَالَ وَمَنْ يَقْنَطُ مِنْ رَحْمَةِ رَبِّهِ إِلَّا الضَّالُّونَ ﴿۵۶﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ﴿۵۷﴾ قَالُوا

ابراہیم نے کہا کہ اپنے رب کی رحمت سے کون ناامید ہوتا ہے مگر وہی جو گمراہ ہے۔ اسنے کہا اے فرستادو تمہارا کیا مہم ہے وہ بولے

إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمٍ مُجْرِمِينَ ﴿۵۸﴾ إِلَّا آلَ لُوطٍ إِنَّا لَمُنَجُّوهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿۵۹﴾ إِلَّا امْرَأَتَهُ

ہم بدکار قوم کیطرف سوائے آل لوط کے بھیجے گئے ہیں[۱] سوائے اسکے بیوی کے ہم ان سب کو بچانے والے ہیں ہم نے اندازہ

قَدَّرْنَا إِنَّهَا لَمِنَ الْغَابِرِينَ ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا جَاءَ آلَ لُوطٍ الْمُرْسَلُونَ ﴿۶۱﴾ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ

کرلیا ہے کہ وہ پیچھے رہجانے والوں میں ہی ہے پس جب آل لوط کے پاس ہمارے فرستادے پہنچے وہ بولا تم تو اوپرے

(بقیہ صفحہ گذشتہ) تاکہ کسی اور کلام کے نازل کرنے کی حاجت نہ ہو پس خداوندتعالے نے اس کی حفاظت کا ذمہ اٹھایا اور ایسے اسباب مہیا کردئے کہ جو کبھی زایل ہونے والے نہیں۔ یعنے ہر ملک اور ہر زمانہ میں حافظوں کا کثرت کی ساتھ موجود ہونا جنکے ہوتے ممکن نہیں کہ اس میں کسیطرح سے غلطی یا کمی بیشی واقعہ ہوسکے جیساکہ تیرہ سو برس کے تجربہ سے ثابت ہو چکا ہے پھر قرآن مجید کی سورتین رکوع آیات۔ کلمات اور حروف شمار ہوچکے ہیں اس تعداد نے ایک ایک حرف کی کمی بیشی کو ناممکن کر دیا ہے ۱۲

[۱] قوم لوط کی بستیاں جھیل شور (مردار) کے کنارے پر تھی جو بدکاریوں کی وجہ سے برباد کی گئی دیکھو کتاب کا حاشیہ۔ ۱۲

مُّنكَرُونَ ﴿٦٢﴾ قَالُوا بَلْ جِئْنَاكَ بِمَا كَانُوا فِيهِ يَمْتَرُونَ ﴿٦٣﴾ وَأَتَيْنَاكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّا

(آدمی) ہو — وہ بولے ہم وہی لیکر آئے ہیں جسمیں وہ شک کرتے تھے — اور تیرے پاس ایک قانون الٰہی کے مطابق

لَصَادِقُونَ ﴿٦٤﴾ فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ اللَّيْلِ وَاتَّبِعْ أَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنكُمْ أَحَدٌ

آئے ہیں اور ہم ریتا باز ہیں پس تھوڑی رات سے تو اپنے لوگوں کو لیکر چلا جا اور انکی پشتوں کے پیچھے پیچھے جا اور تم میں سے کوئی بھی نہ مڑے

وَامْضُوا حَيْثُ تُؤْمَرُونَ ﴿٦٥﴾ وَقَضَيْنَا إِلَيْهِ ذَٰلِكَ الْأَمْرَ أَنَّ دَابِرَ هَٰؤُلَاءِ مَقْطُوعٌ

اور جہاں کا حکم دیا گیا ہے وہیں جاؤ — اور ہمنے یہ حکم قطعی طور پر اسکو سنادیا کہ صبح ہوتے ان لوگوں کی جڑ کاٹی جائیگی

مُّصْبِحِينَ ﴿٦٦﴾ وَجَاءَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿٦٧﴾ قَالَ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ ضَيْفِي فَلَا

اور شہر کے لوگ خوشیاں مناتے ہوئے — آئے — لوط نے کہا یہ میرے مہمان ہیں پس مجھکو رسوا

تَفْضَحُونِ ﴿٦٨﴾ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ ﴿٦٩﴾ قَالُوا أَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعَالَمِينَ ﴿٧٠﴾ قَالَ

مت کرو — اور اللہ سے ڈرو اور مجھکو رسوا نہ کرو — وہ کہنے لگے کہ کیا ہمنے تجھکو منع نہ کیا تھا کہ جہان کے لوگوں کو نہ لادیا

هَٰؤُلَاءِ بَنَاتِي إِن كُنتُمْ فَاعِلِينَ ﴿٧١﴾ لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿٧٢﴾ فَأَخَذَتْهُمُ

اسنے کہا[1] یہ میری بیٹیاں (ضامن ہیں) اگر تم ایسا کرنا چاہتے ہو (اللہ نے فرمایا اے لوط) تیری عمر کی قسم وہ اپنی مستی میں اندھے ہو رہے ہیں پس

الصَّيْحَةُ مُشْرِقِينَ ﴿٧٣﴾ فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّن سِجِّيلٍ ﴿٧٤﴾

صبح ہوتے ہی انکو ایک حادثہ نے پکڑ لیا پس ہمنے انکو زیر و بالا کردیا اور ان پر کھنگر کے پتھر برسائے

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ ﴿٧٥﴾ وَإِنَّهَا لَبِسَبِيلٍ مُّقِيمٍ ﴿٧٦﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً

تحقیق اسمیں غور کرنے والوں کیواسطے ایک نشان ہے — اور وہ گھر آباد راستے پر (موجود) ہے — تحقیق اسمیں مومنوں کیواسطے ایک

لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿٧٧﴾ وَإِن كَانَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ لَظَالِمِينَ ﴿٧٨﴾ فَانتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَإِنَّهُمَا لَبِإِمَامٍ مُّبِينٍ ﴿٧٩﴾

نشان ہے — اور جب بن والے[2] ظالم ہوئے — تو ہمنے اُن سے بدلہ لیا اور وہ دونو کھلے شاہراہ پر ہیں

وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِينَ ﴿٨٠﴾ وَآتَيْنَاهُمْ آيَاتِنَا فَكَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿٨١﴾ وَكَانُوا

اور حجر کے لوگوں نے بھی[3] اپنے رسولوں کو جھٹلایا — اور ہمنے انکو اپنے نشانات دئے پر وہ انسے منہ پھیرتے رہے — وہ پہاڑوں

يَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا آمِنِينَ ﴿٨٢﴾ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِينَ ﴿٨٣﴾ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُم

کو کاٹ کر امن کے واسطے مکانات بناتے تھے — پس انکو صبح ہوتے ہی ایک حادثہ نے پکڑ لیا — پس جو کچھ وہ کرتے تھے

[1] بادشاہوں کے حملوں کے خوف سے قوم لوط کو یہ خیال ہوا کہ یہ جاسوس ہیں اسلیئے انکی مٹی خراب کرنے اور مارنے کے درپے ہوئے تب لوط علیہ السلام نے اپنی بیٹیوں کو بطور ضمانت کے پیش کیا اور کہا کہ اگر یہ جاسوس ثابت ہوئے تو میری بیٹیوں کو مار دینا یا انسے نکاح کر لینا ۱۲

[2] ایکہ درختوں کے بن کو کہتے ہیں۔ مدین شہر کے گرد درختوں کے بہت جھنڈ تھے اسلیئے مدین کے لوگ اصحاب ایکہ کے نام سے مشہور تھے۔ یہی شعیب علیہ السلام کی قوم ہے۔ دیکھو ۵ کا حاشیہ ۱۲

[3] حجر اُس وادی کا نام تھا جو شام اور عرب کے درمیان واقع ہے۔ یہاں قوم ثمود رہتی تھی جو حضرت صالح علیہ السلام کی امت تھی دیکھو ۱۳ کا حاشیہ

منزل ٣

ع ٥

مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٨٤﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ ۗ وَإِنَّ السَّاعَةَ

وہ کچھ بھی اُن کے کام نہ آیا — اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو — اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے یونہی نہیں بنایا بلکہ سچائی کیساتھ

لَآتِيَةٌ ۖ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ ﴿٨٥﴾ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ﴿٨٦﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ

بنایا ہے اور قیامت ضرور آنیوالی ہے پس تو حسن و خوبی کیساتھ درگذر کر — تحقیق تیرا رب پیدا کرنیوالا علم والا ہے — اور ہم نے تجھکو دوہرائی

سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ ﴿٨٧﴾ لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ

جانیوالی سات (آیتیں) دی ہیں اور قرآن عظیم عطا کیا — تو اپنی آنکھیں اُس مال و متاع کیطرف جو ہم نے

أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٨٨﴾ وَقُلْ

اُن کی قسم کے لوگوں کو دیا ہے نہ اُٹھا اور نہ اُن پر رنجیدہ خاطر ہو اور مومنوں کیواسطے اپنے بازو جھکا — اور

إِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْمُبِينُ ﴿٨٩﴾ كَمَا أَنزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِينَ ﴿٩٠﴾ الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ ﴿٩١﴾

سنادے کہ میں تو بس صاف صاف ڈرانیوالا ہوں جیسا کہ ہم نے بانٹنے والوں پر (رسول) نازل کیا تھا جنہوں نے اپنے قرآنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر لیا تھا

فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٩٢﴾ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٩٣﴾ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ

پس تیرے رب کی قسم ہم اُن تمام سے اُن کے عملوں کی بابت ضرور باز پرس کریں گے — پس جو تجھکو حکم دیا گیا ہے کھول کر سنادے

عَنِ الْمُشْرِكِينَ ﴿٩٤﴾ إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ ﴿٩٥﴾ الَّذِينَ يَجْعَلُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ ۚ

اور مشرکوں سے منہ پھیرلے — ہم تجھے ہنسی ٹھٹھا کرنیوالوں (کے مقابلہ) پر کافی ہیں — جو اللہ کے ساتھ دوسرا خدا بناتے ہیں (ایک وقت)

فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٩٦﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ ﴿٩٧﴾ فَسَبِّحْ

وہ جان جائیں گے — اور ہم کو معلوم ہے کہ تیرا دل اُن کی باتوں سے ضرور تنگ ہوتا ہے — پس اپنے

بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُن مِّنَ السَّاجِدِينَ ﴿٩٨﴾ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ ﴿٩٩﴾

رب کی حمد میں تسبیح کر اور سجدہ کرتا رہ — اور اپنے رب کی عبادت کرتا رہ یہاں تک کہ تجھکو یقین آجائے

سُورَةُ النَّحْلِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴿١﴾ | مِائَةٌ وَثَمَانٌ وَعِشْرُونَ آيَةً

شروع ... اللہ کے نام سے جو ... رحمن اور ... رحیم ہے

أَتَىٰ أَمْرُ اللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ ۚ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٢﴾ يُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ

اللہ کا حکم آپہنچا پس اُس کی جلدی مت کرو — اُن کے شریکوں سے وہ پاک اور برتر ہے — وہ فرشتوں کو وحی کلام

بِالرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ أَنْ أَنذِرُوا أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاتَّقُونِ ﴿٣﴾

کیساتھ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اُتارتا ہے کہ لوگوں کو خبردار کرو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں پس مجھ سے ڈرتے رہو

لہ قدیم فلسفہ عرب کے نزدیک ایک کرہ نار مانا ہوا تھا اور یہ مسئلہ نہایت ہی عام سمجھا گیا تھا کہ تمام حکماء آگ کو ایک عنصر قرار دیتے تھے۔ مگر قرآن مجید میں پانی ہوا زمین ... ان کا تو بکثرت ذکر ہے مگر کرہ نار کا کہیں ذکر نہیں نہ اشارہ نہ کنایہ ہے یہ ایک علمی نشان ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت اور قرآن مجید کے آسمانی ہونیکا ؎ یعنے سورۃ الحمد جو نماز میں دوہرائی جاتی ہے اور جس میں سات آیتیں ہیں ؎ یہ یہود کیطرف اشارہ ہے اور مثلی طور پر مسلمانوں کی نسبت پیشگوئی ہے کہ تم بھی ایک

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝۳ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ

اسی نے آسمانوں اور زمین کو سچائی کیساتھ پیدا کیا ہے وہ اُن کے شریکوں سے بلند تر ہے۔ اسنے انسان کو نطفے سے پیدا کیا پس وہ اچانک

فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝۴ وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝۵

کھلا جھگڑنے والا ہو جاتا ہے اور چوپایوں کو پیدا کیا اُن میں تمہارے واسطے جاڑے کا بچاؤ اور منافع ہیں اور انکو تم کھاتے بھی ہو

وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ۝۶ وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ

اور اُن میں تمہارے واسطے رونق ہے جب وہ شام کو واپس لاتے ہو اور جب چرنے جاتے ہیں وہ شہروں تک تمہارے بوجھ اٹھا لیجاتے

لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝۷ وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ

ہیں جہاں تم سخت جانکاہی کے بغیر نہ پہنچ سکتے تھے تحقیق تمہارا رب مہربان رحم کرنے والا ہے اور گھوڑے اور خچر اور گدھے پیدا کئے

لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۸ وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ وَ

جنپر تم سوار ہوتے ہو اور موجب زیبائش بھی ہیں اور ایسی چیزیں پیدا کرے گا جو تم نہیں جانتے ہو اور اللہ تک سیدھا راستہ پہنچتا ہے

لَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝۹ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ

اور اس میں سے کوئی ٹیڑھا بھی ہے اور اگر اللہ چاہتا تو سب کو ہدایت پر جمع کر دیتا۔ اللہ وہی ہے جس نے آسمانوں سے پانی اتارا جس میں سے

تُسِيْمُوْنَ ۝۱۰ يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ اِنَّ فِيْ

[illegible]

ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝۱۱ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌ

اور انگور اور ہر قسم کے پھل اگاتا ہے تحقیق اس میں فکر کرنیوالی قوم کیواسطے ایک نشان ہے اور رات و دن اور سورج و چاند تمہارے کام میں لگا

بِاَمْرِهٖ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝۱۲ وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ اِنَّ

دیئے اور تمام ستارے اسکے حکم سے کام میں لگے ہیں۔ بیشک تحقیق اسمیں عقل والی قوم کیلئے نشان ہیں۔ اور کیا کچھ تمہارے واسطے زمین میں رنگارنگ

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ۝۱۳ وَهُوَ الَّذِيْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَّ

چیزیں پیدا کیں بیشک تحقیق اس میں نصیحت پانے والوں کیلئے نشان ہے۔ اور وہی ہے جس نے سمندر کو مسخر کر دیا تاکہ تم اس سے تازہ گوشت کھاؤ اور

تَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ

زیور کیواسطے (جواہرات) نکالو جسکو تم پہنتے ہو اور تو دیکھتا ہے کہ اس میں کشتی (پانی کو) پھاڑتی ہوئی جاتی ہے اور تاکہ اس کے

وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۱۴ وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ

فضل کی تلاش کرو اور قدر کرو اور زمین میں بوجھل پہاڑ ڈالدیئے تاکہ تمکو لیکر نہ ڈولے اور نہریں اور راستے بنائے تاکہ تم

تَهْتَدُوْنَ ۝۱۵ وَعَلٰمٰتٍ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝۱۶ اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝۱۷ وَاِنْ تَعُدُّوْا

ہدایت پاؤ اور علامتیں بنائیں اور ستاروں سے بھی وہ راستہ پہچانتے ہیں۔ پس کیا جو پیدا کرتا ہے وہ اسکی مانند ہے جو پیدا نہیں کرتا کیا تم نصیحت نہیں

سلہ گرم مہیا جات جو اُن سے مہیا ہوتی ہیں جو جگر میں کو کہتے ہیں۔ سلہ مثلاً ریل غبارے دخانی جہاز بائیسکل وغیرہ قسم کی سواریاں

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک میں جو چیزیں نہ تھیں زمانہ حالیہ میں جو ہیں سلہ مثلاً عمدہ سیب ہونگا۔

نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۸﴾ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿۱۹﴾

نعمتوں کو گنو تو اُنکا اندازہ ہی نہ کر سکو تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور جو کچھ تم چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو اللہ اُسکو جانتا ہے

وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَاۗءٍ ۚ وَمَا

اور جو اللہ کے سوا اوروں کو پکارتے ہیں وہ اور وں کی خالق نہیں بلکہ مخلوق ہیں [۱] مردے ہیں زندہ نہیں ہیں اور نہیں جانتے

يَشْعُرُوْنَ ۙ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۲۱﴾ اِلٰــهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ

کہ کب اُٹھائے جائینگے تمہارا خدا تو ایک ہی خدا ہے پس جو لوگ آخرت کو نہیں مانتے اُن کے دل انکاری اور

مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۲۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ

وہ تکبر سے بھرے ہوئے ہیں یہ انکا خیال حق نہیں بلکہ حق یہ ہو کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ وہ چھپاتے اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں

الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ مَّاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۙ قَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۴﴾ لِيَحْمِلُوْٓا

سے محبت نہیں کرتا اور جب اُن سے کہا جائے کہ تمہارے رب نے کیا اتارا ہے کہتے ہیں کہ پہلوں کے قصے (اونکی یہ حالت اسوجہ سے ہی) کہ وہ قیامت کے

اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۙ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ اَلَا سَاۗءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿۲۵﴾

دن اپنی بوجھ پوری پورے اُٹھاویں اور نیز کچھ حصہ اُن کے بوجھوں کا جنکو اُنہوں نے جہالت سے گمراہ کیا ہے خبردار برا بوجھ ہے جو وہ اٹھاتے ہیں

قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَاَتٰىهُمُ

اُن سے پہلے لوگوں نے بھی مکر کیے تھے مگر اللہ نے اُن کی جڑ بنیاد کو ہلا دیا پس اوپر سے اُن پر چھت گر پڑی [۲] اور ایسی جگہ سے اُن پر عذاب آیا

الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَاۗءِيَ

کہ وہ جانتے نہ تھے پھر قیامت کے دن اُنکو رسوا کریگا اور پوچھیگا میرے شریک کہاں ہیں جنکی

الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَاۗقُّوْنَ فِيْهِمْ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوْۗءَ عَلَي الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۷﴾

بابت تم سخت جھگڑا کیا کرتے تھے جنکو علم دیا گیا ہے وہ کہینگے کہ آج کے دن رسوائی اور دکھ کافروں پر ہی ہے

الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۠ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْۗءٍ ۭ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ

جنکو فرشتے ایسی حالت میں وفات دیتے ہیں کہ وہ اپنے نفسوں پر ظلم کرنے والے ہیں پھر وہ صلح سلامتی چاہتے ہیں کہ ہم تو کوئی برا عمل نہ کرتے تھے

عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾ فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۲۹﴾

نہیں بلکہ جو کچھ تم کرتے تھے اللہ اسکو خوب جانتا ہے پس حکم ہوگا کہ جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ اسمیں وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں پس مغروروں کا ٹھکانا برا ہے

وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۭ قَالُوْا خَيْرًا ۭ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ

اور جو خدا ترس ہیں ان سے پوچھا جائیگا کہ تمہارے رب نے کیا اُتارا۔ کہینگے جو سراسر خیر ہے جنہوں نے بھلائی کی اُن کے واسطے اس دنیا میں بھی بھلائی ہے [۳]

[۱] اس سے صاف ظاہر ہو کہ مسیح علیہ السلام خالق نہیں اور تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ جو مسیح علیہ السلام کی نسبت وارد ہی اس سے مراد وہ معنی نہیں جو خالقیت باری تعالیٰ میں ہو کیونکہ جیسا کہ آیات ذیل سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ ۱۳ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۲۵ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ۱۴ / ۲۰

[۲] یعنی اُنکے تمام منصوبوں کو خاک میں ملا دیا۔ اس آیت میں کفار کی اُن تدابیر کیطرف اشارہ ہو کہ یا تو محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو قتل کر ڈالیں یا قید کر لیں یا وطن سے نکال دیں۔ تمثیلی پیشگوئی کے طور پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہو کہ کبھی سچا نبی دشمنوں کے ہاتھ سے ہلاک نہیں ہوا بلکہ اسکے مخالفوں کی ہی جڑ بنیاد کٹتی رہی ہی اسیطرح تیرے مخالفوں کا حال ہوگا چنانچہ آخر کا یہی ہوا۔ ۱۲

[۳] اس پیشگوئی کے مطابق صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے دنیاوی حسنات حاصل کیں جب ایک جزو پورا ہو چکا تو ضرور ہے کہ اس پیشگوئی کا دوسرا جزو بھی پورا ہو یعنی وہ جنت میں داخل ہوں ۱۲

وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ۭ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ۝۳۰ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

اور آخرت کا گھر تو ضرور بہتر ہے اور بیشک متقیوں کا گھر اچھا ہے یعنی ہمیشگی کے باغات جنمیں وہ داخل ہونگے انکے نیچے سے نہریں نکلتی اور بہتی ہونگی

الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَاۗءُوْنَ ۭ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ۝۳۱ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ

جو کچھ وہ چاہیں انکے واسطے وہاں موجود ہوگا اسیطرح اللہ متقیوں کو جزا دیا کرتا ہے جنکو فرشتے پاک حالت میں وفات دیتے ہیں اور

يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۳۲ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ

کہتے ہیں تمپر سلام ہو اپنے عملوں کے سبب بہشت میں داخل ہو جاؤ کیا وہ یہی انتظار کرتے ہیں کہ انپر فرشتے آجائیں

اَوْ يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ ۭ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

یا تیرے رب کا حکم آپہنچے یہی انکے پہلوں نے کیا اور اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہی اپنی نفسوں پر

يَظْلِمُوْنَ ۝۳۳ فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۳۴ وَقَالَ الَّذِيْنَ

ظلم کرتے رہے پس ان کو عملوں کی برائیاں پہنچیں اور وہی مخول جو وہ کرتے تھے انپر آپڑا اور مشرکوں نے کہا

اَشْرَكُوْا لَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَآ اٰبَاۗؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ

کہ اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم اور نہ ہمارے باپ دادے اسکے سوائے کسی چیز کی پرستش کرتے اور نہ اسکے سوا کسی

مِنْ شَيْءٍ ۭ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَي الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝۳۵ وَلَقَدْ

شے کو حرام ٹھہراتے یہی انکے پہلوں نے کیا سو رسولوں کے ذمہ کچھ نہیں مگر صاف طور پر پہنچا دینا اور

بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ

ہر ایک امت میں ہمنے رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو اور شیطان سے بچو پس بعض تو ان میں سے وہ ہیں جنکو اللہ نے ہدایت

وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ۭ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝۳۶

یافتہ کیا اور بعض وہ کہ ان پر گمراہی ثابت ہو گئی پس زمین میں پھرو اور نظر کرو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا

اِنْ تَحْرِصْ عَلٰي هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝۳۷ وَاَقْسَمُوْا

اگر تو انکی ہدایت پر حرص کرے تو اللہ اسکو ہدایت نہیں کرتا جسکو گمراہ کرتا ہے اور انکا کوئی مددگار نہیں

بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ ۭ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۳۸

سارے زور کی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ جسکو اللہ مار دیگا اسکو وہ نہیں اٹھائیگا نہیں بلکہ یہ وعدہ اسپر فرض ہے پر اکثر لوگ نہیں جانتے

لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ۝۳۹ اِنَّمَا

تاکہ جن باتوں میں وہ اختلاف کرتے ہیں انکو بتلا دے اور تاکہ کافر لوگ جان جائیں کہ وہ جھوٹے تھے کسی چیز کیلئے

قَوْلُنَا لِشَيْءٍ اِذَآ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝۴۰ وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا

جب ہم اسکا ارادہ کرتے ہیں ہمارا یہی قول ہے کہ اسکو کہتے ہیں ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے اور جن لوگوں نے مظلوم ہو کر اللہ کے واسطے ہجرت کی ہم

ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۭ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝۴۱ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰي

انکو دنیا میں ضرور ضرور اچھا ٹھکانا دینگے اور آخرت کا اجر تو بہت ہی بڑا ہے کاش کہ وہ جانیں جنہوں نے دکھ اٹھائے اور

ع ۴ ل منزل ۳ ع ۵ النصف رقعہ

رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿٤٢﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِي إِلَيْهِمْ فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ

اپنے رب پر بھروسہ کرتے رہتے ہیں۔ اور ہم نے تجھ سے پہلے انسان کے سوا کوئی رسول بنا کر نہیں بھیجا اُن کی طرف ہم وحی کرتے تھے

إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٤٣﴾ بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ

پس اے مسلمانو اگر تم نہیں جانتے ہو تو اہل ذکر (یعنی یہود و نصاریٰ) سے پوچھ لو۔ اُن کی طرف بھیجے صاف آیتیں اور کتابیں (وحی کی) اور تیری طرف

وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٤٤﴾ أَفَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ أَن يَخْسِفَ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ

بھی ذکر اُتارا ہے کہ لوگوں سے بیان کر دے جو اُن کی طرف اُتارا گیا ہے تاکہ وہ فکر کریں۔ کیا جو لوگ بری تدبیریں کرتے ہیں بے خوف ہو گئے کہ اللہ اُن کو

يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٤٥﴾ أَوْ يَأْخُذَهُمْ فِي تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُم بِمُعْجِزِينَ

زمین میں دھنسا دے یا ایسی جگہ سے وہ نہیں جانتے اُن پر عذاب آ جائے۔ یا اُن کو چلتے پھرتے پکڑ لے پس وہ اللہ کو ہرانے والے نہیں۔

أَوْ يَأْخُذَهُمْ عَلَىٰ تَخَوُّفٍ فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿٤٧﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَىٰ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِن

یا اُن کو خوف کی حالت میں پکڑ لے پر تمہارا رب بہت مہربان رحم کرنیوالا ہے کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ جو کچھ اللہ نے پیدا کیا ہے

شَيْءٍ يَتَفَيَّأُ ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَائِلِ سُجَّدًا لِّلَّهِ وَهُمْ دَاخِرُونَ ﴿٤٨﴾ وَلِلَّهِ يَسْجُدُ

اُس کا سایہ دائیں اور بائیں ڈھلتا ہے (گویا) اللہ کو سجدہ کرتا ہے اور وہ عاجزی کرنیوالے ہیں جو کوئی چلنے والا

مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِن دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ﴿٤٩﴾ يَخَافُونَ رَبَّهُم

آسمانوں میں اور زمین میں ہے اللہ کو سجدہ کرتا ہے اور فرشتے بھی اور وہ تکبر نہیں کرتے اپنے رب سے جو

مِّن فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ﴿٥٠﴾ وَقَالَ اللَّهُ لَا تَتَّخِذُوا إِلَٰهَيْنِ اثْنَيْنِ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ

اُن کے اوپر ہے ڈرتے رہتے اور جو حکم پاتے ہیں وہی کرتے ہیں اور اللہ نے فرمایا کہ دو دو خدا مت بناؤ بیشک وہ تو ایک ہی معبود ہے

وَاحِدٌ فَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ ﴿٥١﴾ وَلَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَهُ الدِّينُ وَاصِبًا أَفَغَيْرَ

سو مجھ ہی سے ڈرتے رہو۔ اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے اسی کا ہے اور ہمیشہ اسی کے واسطے

اللَّهِ تَتَّقُونَ ﴿٥٢﴾ وَمَا بِكُم مِّن نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللَّهِ ثُمَّ إِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَإِلَيْهِ تَجْأَرُونَ ﴿٥٣﴾ ثُمَّ

دین ہے تو کیا اللہ کے سوا تم کسی سے ڈرتے ہو۔ اور جو کچھ نعمت تمہارے پاس ہے سو اللہ کی طرف سے ہے پھر جب تم کو نقصان

إِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنكُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنكُم بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ﴿٥٤﴾ لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ فَتَمَتَّعُوا

پہنچتا ہے تو اسی کے آگے چلاتے ہو پھر جب تم سے تکلیف کو دور کر دیتا ہے تو ایک گروہ تم میں سے اپنے رب کے ساتھ شریک کرنے لگتا ہے تاکہ جو ہم نے اُن کو دیا ہے

فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿٥٥﴾ وَيَجْعَلُونَ لِمَا لَا يَعْلَمُونَ نَصِيبًا مِّمَّا رَزَقْنَاهُمْ تَاللَّهِ لَتُسْأَلُنَّ عَمَّا

اس کا انکار کریں سو مزے اڑا لو اور (ایک وقت) پہچان جاؤ گے۔ اور جن کو وہ نہیں جانتے اُن کے واسطے ہمارے دیے ہوئے میں سے حصہ مقرر کرتے ہیں جو ہم نے اُن کو دیا ہے

كُنتُمْ تَفْتَرُونَ ﴿٥٦﴾ وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ الْبَنَاتِ سُبْحَانَهُ وَلَهُم مَّا يَشْتَهُونَ ﴿٥٧﴾ وَإِذَا بُشِّرَ

اللہ کی قسم جو کچھ باتیں تم بناتے تھے اُس کی بابت تم سے پوچھا جائے گا اور اللہ کے واسطے بیٹیاں ٹھہراتے ہیں وہ پاک ہے اور اُن کے واسطے وہ ہے جو وہ چاہتے ہیں

أَحَدُهُم بِالْأُنثَىٰ ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ﴿٥٨﴾ يَتَوَارَىٰ مِنَ الْقَوْمِ مِن

اور جب اُن میں کسی کو لڑکی کی بشارت دی جاتی ہے تو سارا دن منہ سیاہ ہوتا اور وہ غمگین ہوتا ہے اپنی قوم سے چھپتا ہے اس خوشخبری کی

ع ۱۳ منزل ۳

ؕ یعنی ماشیتوں کا مذہب ہے کہ دو خدا ہیں۔ ایک یزدان یعنی نیکی کا خدا دوسرا اہرمن یعنی بدی کا ۱۲۔ ؕ عیسائی لوگ خدا کو باپ اُس کی مخلوق کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں۔ عرب کے لوگ فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے تھے۔ برہمن لوگ خدا کو ماں کر کے پکارتے تھے ۱۲

سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ۭ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰي هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِي التُّرَابِ ۭ اَلَا سَاۗءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿٥٩﴾ لِلَّذِيْنَ لَا

برائی کو چھپا پھرتا ہے آیا رہنے دے اسکو ساتھ ذلت کے یا اسکو دبا دے مٹی میں خبردار برا ہے جو وہ فیصلہ کرتے ہیں جو لوگ

يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۚ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٦٠﴾ وَلَوْ

آخرت کو نہیں مانتے ان کیواسطے بری مثل ہے اور واسطے اللہ کیواسطے مثل برتر ہے۔ اور وہ عزت والا حکمت والا ہے اور اگر

يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَاۗبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى

اللہ لوگوں کو انکے ظلم کیمطابق پکڑتا تو زمین پر کوئی چلنے والا نہ رہتا مگر وہ ان کو ایک مقررہ وقت تک مہلت دیتا ہے

فَاِذَا جَاۗءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿٦١﴾ وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا

پس جب انکا وقت آگیا تو نہ ایک گھڑی پیچھے ہوتے اور نہ آگے بڑھتے ہیں اور اللہ کیواسطے وہ مقرر کرتے

يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ۭ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ

ہیں جس کو وہ کراہت کرتے اور ان کی زبانیں جھوٹ بناتی ہیں کہ ان کیواسطے بہتری ہے نہیں بلکہ سچ یہ ہے کہ ان کیواسطے آگ ہے اور وہ

وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ﴿٦٢﴾ تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ

آگے آگے جانیوالے اللہ کی قسم ہم نے تجھ سے پہلے بھی امتوں کی طرف رسول بھیجے ہیں پس شیطان نے ان کے عملوں کو آراستہ کر دکھایا پس

وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦٣﴾ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ

آج کے دن وہ ان کا رفیق ہے اور ان کیواسطے دردناک عذاب ہے اور ہم نے کتاب تجھپر اسواسطے اتاری ہے کہ جن

لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٦٤﴾

باتوں میں وہ اختلاف کرتے ہیں تو ان کو بتلا دے اور تاکہ مومن قوم کیواسطے وہ سبب ہدایت و رحمت ہو

ف۵۹ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مضمون کا وعظ فرما رہے تھے کہ ایک شخص چلا اٹھا کہ میری ایک لڑکی نہایت حسین پیدا ہوئی اسکے حسن کو دیکھکر میرا دل نہ چاہا کہ اسے قتل کر ڈالوں مگر جب وہ جوان ہوئی تو شیطنت غیرت نے مجبور کیا میں نے اس کی والدہ کو کہا کہ اسے خوب عمدہ پوشاک اور زیور پہناوے جب وہ خوب بناؤ سنگار کر چکی تو اسکو جنگل میں لیگیا جہاں اسکیواسطے کنواں پہلے سے کھدوا رکھا گیا تھا جب لڑکی نے میرا ارادہ معلوم کیا تو وہ بلبلائی اور چلا اٹھی اے میرے باپ میں تیری کیسی پیاری بیٹی ہوں اگرچہ میں بڑا دل تو پگھلا مگر غیرت غالب رہی۔ اور آخرکار میں نے اسکو کنوئیں میں دھکیل دیا اور شخص چلا کہا کہ میں نے آٹھ لڑکیاں قتل کیں تھیں۔ یہ سخت بیرحمی اور ظلم کی رسم عرب میں عام تھی جسکو رحمۃ للعالمین خاتم النبیین صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ہمیشہ کیواسطے

ف۶۲ یعنی وہ آگ میں چھوڑی گئی۔ دوسرے یہ معنی ہو سکتے ہیں کہ آگ کی طرف ان افعال کی جلدی کر رہے ہیں سب سے پہلے جا رہے ہیں تاقافلہ سالار بنکر پہلے جہنم میں جھنڈا الٹی جا رہے ہیں۔ دوسری قرات بالکسر ہے اس صورت میں اسکے معنی یہ ہونگے وہ گناہ ہو نہیں خدا پر جو بولنے میں حد سے

ف۶۴ یہاں ضرورت نبوت پر دلایل شروع ہوتے ہیں (۱) وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا۔ [illegible] اسی طرح ہدایت کے سامان بھی انسانی فطرتوں اور نظارہ عالم میں موجود ہیں مگر جب تک الہام الہی کی بارش نہ ہو اسوقت تک وہ مردہ اور مرجھائے ہوئے ہیں خود بخود نہ نشو ونما پا سکتے اور نہ زندہ رہ سکتے ہیں (۲) [illegible] جیسی گھاس اور اناج میں وہ دانہ اور گوبر کے [illegible] ان کی صفائی اور علیحدگی کیواسطے [illegible] ......

وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ

اور اللہ نے آسمان سے پانی اُتارا پس اُسکے ساتھ زمین کو اسکے مرنے کے پیچھے زندہ کیا۔ تحقیق اس میں سننے والی قوم

يَّسْمَعُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۭ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّ

کے واسطے نشان ہے اور تمہارے واسطے چوپائیوں میں ایک سبق ہے ہم تمکو ان کے پیٹ کی چیزوں سے جو گوبر اور خون

دَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَاۗىِٕغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ

کے درمیان ہی خالص دودھ پلاتے ہیں جسکا پینا بہت آسان ہو اور کھجوروں اور انگوروں کے پھلوں سے تم نشے کی چیز بھی

مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ

بنلاتے ہو اور پاک رزق حاصل کرتے ہو۔ اسمیں بھی عقل والی قوم کیواسطے نشان ہے　　اور تیرے رب نے شہد کی مکھی کیطرف

اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ﴿۶۸﴾ ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ

وحی کی کہ پہاڑوں میں اور درختوں میں اور بلند چھتریوں میں جو لوگ بناتے ہیں تو گھر بنا ۵ل　　ہر قسم کے پھلوں سے غذا حاصل کر

فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ۭ يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَاۗءٌ

اور اپنے رب کے راستہ میں فرمانبرداروں کیطرح چلی جا اُسکے پیٹ میں سے رنگ برنگ پینے کی شے نکلتی ہے اسمیں لوگوں کیواسطے

لِّلنَّاسِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ ڐ وَمِنْكُمْ

شفا ہے تحقیق اسمیں فکر کرنے والی قوم کے واسطے نشان ہے　　اور اللہ نے تمکو پیدا کیا پھر تمکو وفات دیگا اور بعض تم میں

مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَـيْــــًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿۷۰﴾

سے خوار ترین عمر کیطرف بھیجا جاتا ہے تاکہ جاننے کے بعد کچھ بھی نہ جانے　تحقیق اللہ جاننے والا قدرت والا ہے

وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰي بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ

اور اللہ بعض کو بعض پر رزق میں فضیلت دیتا ہے　پس جن کو

(بقیہ صفحہ گذشتہ) ہونا ضروری ہے اسیطرح عالم میں ہدایت وضلالت کے سامان موجود ہیں۔ مگر اُن کی صفائی اور علیحدگی کیواسطے ایک ایسے انسان کی ضرورت ہے جسکی فطرت میں خداوند عالم نے یہ قوت رکھی ہو یعنے نبی کی (۳) کھجوروں اور انگوروں کے پھل کے مادے زمین اور ہوا میں موجود ہوتے ہیں مگر کوئی حکیم یا صناع اُن پھلوں کو خود نہیں بنا سکتا۔ یہ اُن درختوں کا ہی کام ہے جو اس کام کیواسطے خدا کیطرف سے مامور ہیں اسیطرح روحانی غذائیں طیار کرنا مرسلین کا ہی کام ہے (۴) شہد کی مکھی الہام الٰہی سے شہد طیار کر لیتی ہے مگر اور کوئی حکیم یا صناع ایسا نہیں کرسکتا ایسا ہی جو کام مامور من اللہ کر سکتے ہیں وہ دوسروں سے نہیں ہو سکتا (۵) تمام حیات و ممات اور نشو و نما کی حالات میں الٰہی سامانوں کا احتیاج ہے۔ اسیطرح روحانی ترقیات کیواسطے الہام الٰہی کی حاجت ہے (۶) زوج سے نسل کا ہونا۔ اگر انسان کیواسطے اللہ کریم عورت کا جوڑا نہ بناتا تو انسان اولاد حاصل نہ کرسکتا تھا خواہ کیسا ہی قوی ہو منی صحیح ہو اور باقی تمام سامان موجود ہوں۔ اسیطرح مجرد عقل سے انسان کسی کامیابی کو نہیں پہنچ سکتا تاوقتیکہ نور الہام اُسکے ساتھ ہو۔ ۱۲

۵ل انگور، عشق پیچاں یا گلو وغیرہ کی بیلیں جو دیواروں درختوں اور چھتوں پر چڑھائی جاتی ہیں جیسے پہاڑی لوگ چھتہ تنور بنا کر مکھی کو دکھا دیتے ہیں اگر مکھی کو پسند آوے تو وہ اور مکھیوں کو بلا لاتی اور وہاں چھتہ طیار

فُضِّلُوْا بِرَآدِّیْ رِزْقِهِمْ عَلٰی مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَهُمْ فِیْهِ سَوَآءٌ ؕ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ

فضیلت دیگئی ہے وہ اپنے رزق کو اپنے غلاموں کو نہیں دیڈالتے کہ وہ اسمیں برابر ہوجاویں کیا پس الله کی نعمت سے انکار

یَجْحَدُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِیْنَ

کرتے ہیں اور الله نے تمہارے واسطے تمہارے نفسوں سے جوڑے بنائے اور تمہارے واسطے تمہاری بیویوں سے

وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ یُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ یَكْفُرُوْنَ ﴿۷۲﴾

بیٹے اور پوتے بنائے اور تمکو پاک چیزوں کا رزق دیا کیا پس باطل کو مانتے اور نعمت الٰہی سے انکار کرتے ہیں

وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَیْئًا وَّلَا

اور الله کے سوا انکی عبادت کرتے ہیں جو انکے واسطے آسمانوں اور زمین میں کسی رزق کا مالک نہیں اور نہ مالک بننے کی طاقت

یَسْتَطِیْعُوْنَ ﴿۷۳﴾ فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۴﴾ ضَرَبَ

رکھتے ہیں پس الله کے واسطے مثالیں نہ بناؤ الله ہی جانتا ہے اور تم نہیں جانتے الله ایک

اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا یَقْدِرُ عَلٰی شَیْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ یُنْفِقُ

مثل بیان فرماتا ہے کہ ایک بندہ دوسری کی ملکیت وہ کچھ بھی اختیار نہیں رکھتا اور ایک شخص ہے جسکو ہمنے اچھا رزق دیا

مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا ؕ هَلْ یَسْتَوٗنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا

ہے اور وہ اسمیں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتا ہے کیا دونوں برابر ہوسکتے ہیں تمام حمد الله کیواسطے ہے بلکہ انمیں سے اکثر نہیں جانتے

رَّجُلَیْنِ اَحَدُهُمَاۤ اَبْكَمُ لَا یَقْدِرُ عَلٰی شَیْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰی مَوْلٰىهُ ۙ اَیْنَمَا یُوَجِّهْهُّ لَا یَاْتِ بِخَیْرٍ ؕ

اور الله دو شخصوں کی مثال بیان فرماتا ہے ایک تو ان میں سے بہرہ ہے جو کچھ بھی نہیں کرسکتا اور وہ اپنے آقا پر بار ہے جدھر جا

هَلْ یَسْتَوِیْ هُوَ ۙ وَمَنْ یَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۷۶﴾ وَلِلّٰهِ غَیْبُ

کیا وہ اور وہ برابر ہوسکتے ہیں جو منصفانہ حکم کرتا اور سیدھے راستے پر ہے [۵] اور آسمانوں اور

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَاۤ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ

زمین کا غیب الله کے واسطے ہے قیامت کا معاملہ تو بس ایک آنکھ جھپکنے کے برابر ہے بلکہ اس سے بھی نزدیک ہے تحقیق

[۵] پیرپرست اور مشرک لوگ مثال کی طور پر کہا کرتے ہیں کہ بادشاہوں کا کام وزیروں اور اہلکاروں کے بغیر نہیں چل سکتا اور جسقدر کام ہیں وزرا اور دیگر اہلکاروں سلطنت کی معرفت ہوتے ہیں اسی طرح خدا کی جناب میں بلاوساطت انبیا و اولیا وغیرہ کوئی عرض نہیں ہوسکتی معاذ الله باریتعالی پر ایسی مثالیں مت گھڑا کرو عیسائی لوگ کہدیا کرتے ہیں کہ جب نبیوں سے کام نہ چلا تو خود خدا انسان کی شکل میں ہوکر آسمان سے اترا یا مگر کام تو پھر بھی نہ چلا تمام عمر میں کل بارہ حواری ہوئے اور کل سب آخری وقت میں بھاگ گئے۔ یہودا نے تیس روپیہ لیکر آپکو پکڑوا دیا اور پطرس نے آپ پر لعنت کی۔ آپکی انجیل دنیا سے ناپید ہوگئی پھر انسانوں کو ہی روح القدس کی مدد سے کتاب جمع کرنی پڑی۔ وہ بھی اختلافات کی جہ سے اکٹ رہی پھر وہ مجموعہ بھی ایسا ناقص کہ اس سے نہ خدا کا ہی پورا پتہ ملتا ہے۔ نہ فرشتوں کا نہ روح کا نہ بہشت کا نہ دوزخ کا نہ فرائض کا نہ واجبات کا نہ دین کا نہ اخلاق کا بلکہ تمام جو مسائل موجود ہیں وہ ناقابل عمل اور خلاف فطرت ہیں کہ اگر کوئی ایک گال پر طمانچہ مارے تو دوسرا گال پیش کر دو کوئی کرتہ اتارے تو قبا بھی دیدو۔ نکاح کے متعلق بیان نہ کیا تو بس یہ کہکر چھوڑ دیا کہ جسکو خدا نے جوڑا اسکو کوئی نہ توڑے حرام حلال پاک ناپاک یکساں کر دیا۔ پھر بھی کہے جاتے ہیں کہ جب نبیوں سے کام نہ چلا تو خود خدا آسمان سے یسوع مسیح کی شکل میں پیدا ہوا سبحان الله۔ نعوذ بالله

[۵] یہ حاشیہ صفحہ ۵۸۲ پر تحریر

منزل ۳

قَدِيرٌ ۝٧٧ وَاللَّهُ أَخْرَجَكُم مِّن بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ لَا تَعْلَمُونَ شَيْئًا وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ

قادر ہے ۔ اور اللہ نے تمکو ماؤں کے پیٹ سے نکالا کہ تم کچھ بھی نہ جانتے تھے اور تمہارے کان آنکھ اور دل بنائے

وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝٧٨ أَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرَاتٍ فِي جَوِّ

تاکہ تم قدر کرو ۔ کیا انہوں نے پرندوں کیطرف نہیں دیکھا جو آسمانی

السَّمَاءِ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝٧٩ وَاللَّهُ جَعَلَ

فضا میں ٹھیرائے ہوئے ہیں انکو سوائے اللہ کے کون ٹھیراتا ہے تحقیق اسمیں ایمان لانے والی قوم کیواسطے ایک نشان ہے اور اللہ نے

لَكُم مِّن بُيُوتِكُمْ سَكَنًا وَجَعَلَ لَكُم مِّن جُلُودِ الْأَنْعَامِ بُيُوتًا تَسْتَخِفُّونَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ

تمہارے واسطے گھروں کو جائے سکونت بنایا اور چوپایوں کی جلدوں سے تمہارے واسطے گھر بنائے جنکو سفر اور مقام

وَيَوْمَ إِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ أَصْوَافِهَا وَأَوْبَارِهَا وَأَشْعَارِهَا أَثَاثًا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ۝٨٠

کے دن ہلکا جانتے ہو اور ان کی اون اور روئی اور بالوں سے اسباب اور پونجی ایک وقت تک بنائی گئی

وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُم مِّمَّا خَلَقَ ظِلَالًا وَجَعَلَ لَكُم مِّنَ الْجِبَالِ أَكْنَانًا وَجَعَلَ لَكُمْ

اور اللہ نے تمہارے واسطے اپنی مخلوق میں سے بعض کے سایہ بنائے اور پہاڑوں میں تمہارے واسطے چھپنے کی جگہہ بنائی اور تمہارے

سَرَابِيلَ تَقِيكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيلَ تَقِيكُم بَأْسَكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُونَ ۝٨١

منزل ۳

واسطے کرتے بنائے جو تمکو گرمی سے بچاتے ہیں اور ہر ایک کرتے تمکو جنگ سے بچاتے ہیں اسیطرح اللہ اپنی نعمتیں تمپر تمام کرتا ہے

فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۝٨٢ يَعْرِفُونَ نِعْمَتَ اللَّهِ ثُمَّ يُنكِرُونَهَا وَأَكْثَرُهُمُ

پس اگر وہ پھر جائیں (تو پھریں) تیرا فرض تو کھلے طور پر پہنچا دینا ہے اللہ کی نعمت کو پہچانتے ہیں اور پھر اس سے انکار کر بیٹھتے ہیں اور

الْكَافِرُونَ ۝٨٣ وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِن كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَلَا هُمْ

اکثر ان میں سے کافر ہیں اور اس دن ہم ہر ایک امت میں سے گواہ اٹھاوینگے پھر کافروں کو اجازت نہ دیجائیگی اور نہ ان سے عذر

يُسْتَعْتَبُونَ ۝٨٤ وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ۝٨٥

طلب کیا جائیگا ؁ اور جب ظالم عذاب کو دیکھینگے ان سے عذاب کم نہ کیا جائیگا اور نہ انکو ڈھیل دیجاوے گی

وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ أَشْرَكُوا شُرَكَاءَهُمْ قَالُوا رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ شُرَكَاؤُنَا الَّذِينَ كُنَّا نَدْعُو مِن دُونِكَ

اور جب مشرک لوگ اپنے شریکوں کو دیکھینگے تو کہینگے اے ہمارے رب یہی ہمارے شریک ہیں جنکو ہم تیرے سوا پکارا کرتے تھے

علہ ملہم اور غیر ملہم اشخاص کی یہ مثال ہے کہ جو غیر ملہم ہے اوسکے اوصاف تو یہ ہیں (۱) لایقدر علی شیء یعنی کچھ بھی اخلاقی اور روحانی ترقی حاصل نہیں کر سکتا اور نہ بگڑی ہوئی عادت کی کوئی اصلاح (۲) ابکم یعنی دوسروں کو نہ بتلا سکتا ہے اور نہ راہ راست پر لا سکتا ہے (۳) لا یأت بخیر یعنی اپنی کوششوں میں کامیاب بھی نہیں ہوتا (۴) کل علی مولاہ یعنی اپنے آقا کو وہ بار معلوم ہوتا ہے جو ملہم ہے اسکے یہ اوصاف ہیں (۱) من رزقناہ منا رزقا حسنا یعنے جسکو ہمنے اعلےٰ درجہ کی طاقتیں اور تعلیما عطا کی ہیں (۲) فھو ینفق منہ سرا وجہرا یعنی وہ چھپ اور ظاہر اپنے خوش عقیدہ کو فیضان پہنچاتا ہے یامر بالعدل انکی زندگی ہے (۳) اسکی کامیابی روز بروز ترقی جاتی ہے (۴) وھو علی صراط مستقیم جسکی تعریف دوسرے الفاظ میں صراط الذین انعمت علیہم ہے یعنی اللہ کو اسیر انعامات ہوتے ہیں علہ سردی سے بچنے کیواسطے کپڑے کی ضرورت ہر ایک شخص سمجھتا ہے اسلیئے اسکو اسدلالا باالاولی کے طریق پر ترک فرمایا گرمی سے بچنے کا بیان فرمایا کیونکہ گرمی سے بچنے کے لیئے جو کپڑے کی ضرورت ہے وہ ہر ایک شخص کی سمجھ سے باہر ہے علہ یستعتبون کے ایک یہ معنے ہیں کہ انپر دروازہ کیا جائیگا عتب کے معنے ہیں دروازہ

الثلثہ

فَأَلْقَوْا إِلَيْهِمُ الْقَوْلَ إِنَّكُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿٨٦﴾ وَأَلْقَوْا إِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذٍ السَّلَمَ وَ

پس وہ انپر بات پھینکینگے کہ تم تو جھوٹے ہو اور اس روز اللہ سے صلح چاہینگے اور

ضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٨٧﴾ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ زِدْنَاهُمْ

جو کچھ وہ افترا کرتے تھے ان سے دور ہو جائیگا جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کے راستے سے روکتے رہے ہم ان کے

عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يُفْسِدُونَ ﴿٨٨﴾ وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا

عذاب پر عذاب زیادہ کرینگے کیونکہ وہ فساد کرتے رہے اور ایک دن ہم ہر ایک امت میں ان کے

عَلَيْهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا عَلَىٰ هٰؤُلَاءِ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِكُلِّ

خلاف انہیں میں سے گواہ کھڑا کرینگے اور تجھکو ان لوگوں پر گواہ لاینگے عہ اور تجھپر کتاب اتاری ہے جسمیں ہر

ع ۱۴ / ۱۸

شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ ﴿٨٩﴾ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَ

ایک شئے کا بیان ہے اور ہدایت اور رحمت ہے مسلمانوں کو بشارت ہے تحقیق اللہ حکم دیتا ہے کہ عدل کرو احسان کرو بلکہ اسطرح

إِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿٩٠﴾

وہ جسطرح قرابتیوں کو دیا کرتے ہیں اور شرارت سے اور بدی سے اور سرکشی سے منع کرتا ہے تمکو نصیحت کرتا ہے تاکہ تم عمل کرو

وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللّٰهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ

اور اللہ کے عہد کو جب تم عہد کرچکو پورا کرو اور پختگی کے بعد قسموں کو مت توڑو اور تم اللہ کو

اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ﴿٩١﴾ وَلَا تَكُونُوا

اوپر ضامن ٹھہرا چکے ہو سلہ تحقیق اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو اور اس عورت کیطرح نہ ہو جاؤ جسنے اپنا سوت

كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ

اسکی مضبوطی کے بعد توڑ کر ٹکڑے کر ڈالا تم اپنی قسموں کو آپس میں سلہ سے اسکے فساد کا موجب بناتے ہو کہ ایک گروہ

أَنْ تَكُونَ أُمَّةٌ هِيَ أَرْبَىٰ مِنْ أُمَّةٍ إِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللّٰهُ بِهِ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

دوسرے گروہ سے بڑھ کر ہو گی ہے اس سے تو اللہ تمکو آزماتا ہے اور قیامت کے دن تمکو بتلا دیگا کہ جن باتوں میں تم اختلاف کرتے

مَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿٩٢﴾ وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلٰكِنْ يُضِلُّ مَنْ

تھے اور اگر اللہ چاہتا تو تمکو ایک گروہ کردیتا مگر وہ جسکو چاہتا گمراہ کر دیتا

سلہ کفار نے جو صلح حدیبیہ کی بعد بدعہدی کی وہ ذلیل و خوار ہوئے اور مسلمانوں کو فتح مکہ نصیب ہوئی یہ پیشگوئی کے طور پر فرمایا گیا ہے کہ وہ عہد نام اللہ کی نام ہی ہو گا چنانچہ صلحنامہ حدیبیہ کی پیشانی پر یہی بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ تھا مگر تم من بعد قوۃ یعنے بڑے معاملات طے ہو جانے اور پختگی کے بعد بھی اُسے توڑ دو گے مگر تم کچے سوت کیطرح اس عہد کا تمام تانا بانا توڑ ڈالوگے اور اپنے بڑھجانے کی خیال سے وہ عہد شکنی کرو گے چنانچہ کفار مکہ نے خزاعہ کو جو مسلمانوں کی حلیف تھے بنو بکر کے ساتھ ملکر مار ڈالا۔ پس اس بدعہدی میں تمکو ایک سبق ملیگا جس سے قیامت کا یقین ہو سکتا ہے ۱۲۔

سلہ زمانہ جاہلیت میں یہ حال تہا کہ ایک قوم سے ہم قسم ہونے کے بعد جب یہ دیکھتے کہ دوسری قوم زیادہ زور پر ہے تب اپنی قسم توڑ کر زیادہ زبردست قوم سے ملجاتے تھے ایسا ہی ریاکار دنیا پرست لوگ خوشامد از رخ ملتے رہتے ہیں۔ یہ عمل مومنوں کی شان سے بعید ہے اس سے قرآن مجید منع فرماتا ہے۔ ۱۲ عہ یہی مضمون آیات ذیل میں ہے فَلَنَسْئَلَنَّ الَّذِينَ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ وَلَنَسْئَلَنَّ الْمُرْسَلِينَ ۱۲

يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۚ وَلَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۹۳﴾ وَلَا تَتَّخِذُوا أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا

چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اسکی بابت تم سے پوچھا جائیگا اور اپنی قسموں کو آپس کی دغل کا ذریعہ مت

بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوتِهَا وَتَذُوقُوا السُّوءَ بِمَا صَدَدْتُمْ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَلَكُمْ

بناؤ ورنہ قایم ہونے کے بعد قدم پھسل جائیگا اور بسبب اسکے کہ تم اللہ کے راستے سے روکتے رہے تمہیں دکھ اٹھانا پڑیگا

عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿۹۴﴾ وَلَا تَشْتَرُوا بِعَهْدِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۚ إِنَّمَا عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ

اور تمہارے واسطے بڑا عذاب ہوگا اور اللہ کے عہد کے بدلے تھوڑے دام مت لو جو اللہ کے نزدیک ہے وہ تمہارے واسطے بہتر

إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۹۵﴾ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ ۖ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ بَاقٍ ۗ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِينَ صَبَرُوا

ہے اگر تم جانتے ہو جو تمہارے پاس ہے وہ نبڑ جاتا ہے اور جو اللہ کے پاس ہے باقی رہنے والا ہے اور جن لوگوں

أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۹۶﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ

نے صبر کیا ہم انکو اچھے عملوں کا اجر دینگے جسنے عمل اچھے کئے خواہ مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہو

فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً ۖ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۹۷﴾ فَإِذَا قَرَأْتَ

ہم اسکو پاک زندگی سے زندہ کرینگے اور انکے اچھے عملوں کا اجر دینگے پس جب تو قرآن پڑھے

الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ﴿۹۸﴾ إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطَانٌ عَلَى الَّذِينَ

[۱] تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کر اسکا غلبہ ان لوگوں پر نہیں جو ایمان لائے اور

آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿۹۹﴾ إِنَّمَا سُلْطَانُهُ عَلَى الَّذِينَ يَتَوَلَّوْنَهُ وَالَّذِينَ هُمْ بِهِ مُشْرِكُونَ ﴿۱۰۰﴾

اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں اسکا غلبہ تو انہیں لوگوں پر ہے جو اس سے محبت کرتے اور اسکو شریک خدا ٹھہراتے ہیں

وَإِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَكَانَ آيَةٍ ۙ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مُفْتَرٍ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۱۰۱﴾

اور جب ہم ایک حال بدلکر (مسلمانوں پر) دوسرا حال لاتے ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ نازل فرماتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ تو

قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِنْ رَبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِينَ آمَنُوا وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ ﴿۱۰۲﴾

کہہ قرآن کو روح القدس [۲] نے تیرے رب کیطرف سے حق کے ساتھ اتارا ہے تاکہ مومنوں کو ثابت (قدم) کردے اور فرمانبرداروں کیلئے

[۱] چنانچہ جنگ بدر وغیرہ میں کفار مکہ نے بڑی شکست اور ذلت اٹھائی ۱۲ [۲] فَاسْتَعِذْ میں ف تعقیب کے واسطے نہیں بلکہ محاورہ کو مطابق اس سے یہی مراد ہے کہ قرآن پڑھنے سے پہلے أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھنا چاہئے جیسا کہ اقوال ذیل میں اِذَا اَكَلْتَ فَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۔ اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ ۔ ان میں بھی ف تعقیب کے واسطے نہیں ہے۔ عام صحابہ و فقہا کا اسپر اجماع ہے مگر بعض صحابہ و تابعین اور فقہا اور داود ظاہری اسطرف گئے ہیں کہ قرأت کے بعد اعوذ پڑھنی چاہیئے قرآن مجید میں سورتین آخر میں نازل ہوئی ہیں نماز میں قرأت سے پہلے اعوذ پڑھی جاتی ہے ان تمام حالات پر مجموعی نظر ڈالنے سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ قرآن پڑھنے سے پہلے بھی اور بعد میں بھی شیطان سے پناہ مانگنی چاہیئے اور اگر شیطانی وساوس کی وجہ سے ضرورت پڑے تو بیچ میں بھی الغرض جبکہ ظاہر محل کے معنے دیکھتی ہے تو بلا وجہ تخصیص کرنی جائز نہیں ہو سکتی ۔ [۳] چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تمام باتیں روح القدس سے تھیں اسلئے انجیل میں آپکا نام روح حق ہے جیسا کہ یوحنا ۱۴ میں ہے میری اور بہت سی باتیں ہیں

وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ؕ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ

اور ہمکو معلوم ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اسکو تو ایک انسان سکہاتا ہے اور جسکی طرف یہہ بات ؎ منسوب

اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۰۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

کرتے ہیں اوسکی زبان ؎ عجمی ہے اور یہہ صاف عربی ہے جو لوگ اللہ کی نشانیوں پر

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾ اِنَّمَا

ایمان نہیں لاتے اللہ انکو ہدایت نہیں کرتا اور اون کے واسطے دردناک عذاب ہے

بقیہ صفحہ گذشتہ) کہ میں تمہیں کہوں پر اب تم اُسکی برداشت نہیں کرسکتے۔ لاکن جب وہ روح حق آوے گی تو وہ تمہیں سارے سچائی کی راہ بتاوے گی۔ اسلیئے کہ وہ اپنی نہ کہیگی لاکن جو کچھ وہ سنے گی سو کہے گی۔ اور تمہیں آئندہ کی خبریں دیگی۔ پھر $\frac{15}{26}$ میں ہے لاکن فارقلیط روح القدس وہ جسے میں باپ کیطرف سے بہیجونگا۔ خوش عقیدہ عیسائی یہہ خیال کر بیٹھے ہیں کہ یہہ بشارت مسیح علیہ السلام یا حواریوں کے حق میں ہے یہہ خیال بوجوہات ذیل غلط ہے (۱) مسیح علیہ السلام حواریوں کو فرماتے ہیں میں نے یہہ باتیں تمسے اسلیئے کہیں کہ تم ٹھوکر نہ کھاؤ۔ دیکھو یوحنا $\frac{1}{16}$ (۲) وہ روح میرے لیئے گواہی دیگی۔ اور تم بہی گواہی دیتے ہو یوحنا $\frac{27}{15}$ گویا کہ اُس روح کی گواہی حواریوں کی گواہی سے علیحدہ ہے (۳) یوحنا $\frac{7}{16}$ میں ہے مسیح علیہ السلام نے فرمایا میرا جانا بہتر ہے میں جاؤں تو وہ آوے پس صاف ظاہر ہے کہ وہ روح القدس نہ مسیح علیہ السلام ہیں نہ حواری (۴) یوحنا $\frac{8}{16}$ میں ہے وہ سزا دے گی۔ مگر مسیح علیہ السلام اور حواریوں والی روح نے مخالفین کو کوئی سزا نہیں دی (۵) یوحنا $\frac{12}{16}$ میں ہے مجھے بہت کچھ کہنا ہے پر اب تم اُسکی برداشت نہیں کرسکتے۔ وہ روح جسکی بشارت ہے سب کچھ بتائے گی۔ مگر حواریوں والی روح نے تعلیمات مسیحی سے کوئی زیادہ بات نہیں بتلائی (۶) یوحنا $\frac{13}{16}$ میں ہے۔ وہ اپنی نہ کہے گی۔ مگر حواریوں نے خاصکر پولوس نے بہت کچھ اپنا کہا۔ پھر مسیح علیہ السلام اور حواریوں کو چھوڑکر عیسائیوں نے روح حق سے مراد اقنوم ثالث لی ہے۔ یہہ انکا دعویٰ بے دلیل ہے۔ انجیل میں روح بمعنے وعظ آیا ہے جیسا کہ یوحنا کے پہلے خط میں ہے ہر ایک روح کی تصدیق مت کرو بلکہ امتحان کرلیا کرو اور روح بمعنے نفس حیوانی بھی آیا ہے جیسا کہ حزقیل $\frac{37}{14}$ میں مردوں کو فرمایا۔ میں اپنی روح تم میں ڈالوں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب کرنے سے عیسائیوں کا یہہ اعتراض ہے کہ اِن بشارات میں حواری مخاطب ہیں۔ اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حواریوں کے وقت تشریف نہیں لائے۔ یہہ پیشینگوئیوں کا ایک طرز کلام ہے۔ کہ مخاطب سے مراد اور لوگ ہوتے ہیں جیسا کہ متی $\frac{26}{64}$ میں کاہنوں کو مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں۔ تم ابن آدم کو تخت پر اُترتا دیکھو گے حالانکہ اُن کاہنوں میں سے کسی نے ایسا ہوتے نہیں دیکھا پھر ایک تیسرا اعتراض یہہ کہتے ہیں کہ فارقلیط کی تعریف میں ہے کہ تم اوسے نہیں دیکھتے۔ مگر لوگوں نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا۔ یہہ اعتراض غلط فہمی پر مبنی ہے۔ اسجگہہ دیکھنے سے مراد اسکی حقیقت

؎ الحاد کے معنے میں مایل کرنا۔ پھیرنا۔ ؎ عجم کہتے ہیں ابہام اور اخفا کو جسکے بیان میں صفائی نہو اسکو اعجمی کہتے ہیں اسلیئے عرب کے لوگ چوپاؤں کو عجما اور دوسرے ملکوں کے باشندوں کو اعجام کہتے ہیں۔ ۱۲

يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ ۖ وَأُولَٰئِكَ

جھوٹ تو وے لوگ بنایا کرتے ہیں جو اللہ کی آیتوں کو نہیں مانتے اور یہی لوگ

هُمُ الْكَاذِبُونَ ﴿١٠٥﴾ مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ

جھوٹے ہیں جو اپنے ایمان کے بعد اللہ سے انکار کرے مگر سوا جو

أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ وَلَٰكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا

ایسی حالت کے کہ وہ مجبور کیا گیا ہو ساتھ ہے اسکا دل ایمان پر مطمئن ہو پر جسکا سینہ انکار پر بھی کھل گیا

فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِنَ اللَّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٠٦﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ

تو ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب ہے اور اُنکے واسطے بڑا عذاب ہے یہہ اسواسطے ہے کہ اُنہوں نے

اسْتَحَبُّوا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ﴿١٠٧﴾

دنیاوی زندگانی کو آخرت کے مقابلہ میں پسند کیا اور اللہ کافروں کی قوم کو ہدایت نہیں کرتا

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ

یہی وہ لوگ ہیں جنکے دلوں اور کانوں اور آنکھوں پر اللہ نے مہر کر دی ہے اور یہی لوگ

هُمُ الْغَافِلُونَ ﴿١٠٨﴾ لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿١٠٩﴾ ثُمَّ إِنَّ

غافل ہیں بیشک یہی لوگ آخرت میں نقصان اٹھانے والے ہیں پھر تیرا

رَبَّكَ لِلَّذِينَ هَاجَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوا ثُمَّ جَاهَدُوا وَصَبَرُوا إِنَّ رَبَّكَ

رب اُن لوگوں کے واسطے جنہوں نے ستائے جانے کے بعد وطنوں کو چھوڑا پھر جہاد کئے اور صبر کرتے رہے

مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١١٠﴾ يَوْمَ تَأْتِي كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَفْسِهَا

ایسی حالتوں کے بعد تیرا رب مزور بخشنے والا مہربان ہے ایک دن ہر ایک نفس اپنے نفس سے جھگڑے گا اور ہر ایک نفس

منزل ۳ ع ۱۴

یہہ صفو گذشتہ) اور عظمت کو سمجھنا ہے چنانچہ عیسائیوں نے نہیں سمجھا تب ہی تو معترض ہیں۔ اور اگر وہ واقفی نظر نہیں آسکتا تو یہہ انجیل کا یہہ کلام کیسے صحیح ہوگا کہ وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ بتاویگی۔ وہ میری چیزوں سے لیگی اور تمہیں دکھلائے گی۔ وہ میرے لیئے گواہی دے گی۔ تمکو سکھلاوے گی اور یاد دلاوے گی۔ وہ سزا دے گی۔ چوتھا اعتراض یہہ ہے وہ تمہاری ساتھی ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ساتھ نہیں۔ یہ ماضی بمعنے استقبال ہے۔ اور پیشنگوئیوں میں اکثر ایسا ہوتا ہے۔ پانچواں اعتراض یہہ ہے کہ وہ میری چیزوں سے پاوے گی اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسیح علیہ السلام کی چیزوں سے کیا پایا اُسکا جواب وہی ہے جو مسیح نے فرمایا۔ سب چیزیں میرے باپ کی میری ہیں۔ چھٹا اعتراض یہہ ہے کہ اعمال باب اول میں ہے اسکے آنے تک یروشلم میں رہو معلوم ہوتا ہے وہ روح یروشلم میں حواریوں پر اُتری یہہ اُنکا خیال ہے مسیح علیہ السلام کے الفاظ میں یہہ بات نہیں۔ آپنے اُسکے ظہور تک یروشلم میں ٹھہرنے کو فرمایا ہے۔ جب اُسکا ظہور عالمتاب ہوگا تو سعید لوگ سب جگہہ سے اُسکو پالینگے اور یروشلم میں اُسکا ایک ابدی نشان بھی قایم ہونا تھا کہ اسجگہہ کے وارث ابد تک نیک لوگ ہونگے اور اب تک اُس زمین پر ابراہیم علیہ السلام کی اولاد وارث رہیگی ۱۲ بقیہ بر صفحہ

۵۱ مثلاً قتل یا ضرب شدید کی دہمکی دیکر زبان سے خلاف اقرار کرایا جائے۔ یہہ معاف ہے بشرطیکہ دل میں ایمان قایم ہو

وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً

کو جو کچھ اسنے کیا ہے پورا پورا دیا جائیگا اور انپر ظلم نہ کیا جاویگا — اللہ ایک بستی کی مثل بیان کرتا ہے

كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ

جو امن اور تسلی کی حالت میں تھی ہر طرف سے رزق با فراغت اسکی طرف پہنچتا تھا پھر اللہ کی نعمتوں سے وہ کافر

بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

ہو گئے پس اللہ نے اسکو بھوک اور خوف کا مزہ انکی کارستانیوں کے سبب سے چکھایا

وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ

اور انکے پاس انہیں میں سے رسول پہنچا۔ پس انہوں نے اسکی تکذیب کی پس جب وہ ظالم بنے تو عذاب نے انہیں

ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ

آ پکڑا — پس جو کچھ اللہ نے تمکو دیا ہے اوسمیں سے حلال طیب کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا شکر کرو اگر تم اسکی عبادت

اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَ

کرتے ہو — تم پر تو بس مردار اور خون اور سور کا گوشت اور جس چیز پر غیر اللہ کا

لَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ

نام لیا جاوے — حرام کئے گئے ہیں پس جو سرکشی یا زیادتی کے ارادہ سے نہیں بلکہ لاچاری میں حرام کھالے

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّ

تو اللہ غفور و رحیم ہے — اور جو تمہاری زبانیں جھوٹ بات بنانی ہیں اسکی بنا پر نہ کہو کہ یہ حلال ہے اور یہ

هٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ

حرام ہے — تاکہ اللہ پر جھوٹ بات بناؤ — تحقیق جو لوگ اللہ پر جھوٹی بات بناتے ہیں

لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۠ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۱۷﴾ وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا

وہ فلاح نہیں پاتے تھوڑی گذران ہے اور انکیواسطے عذاب دردناک ہے اور یہودیوں پر ہمنے حرام کر دیا تھا جو

(بقیہ صفحہ گذشتہ) حضرت بلال رضی اللہ عنہ۔ حباب سالم۔ یاسر۔ اور سمیہ وغیرہ کو سخت سخت جسمانی تکالیف پہنچائی یہانتک کہ ابو جہل نے سمیہ کی شرمگاہ میں نیزہ داخل کرکے اسکو مار دیا۔ پھر اسکے خاوند یاسر کو مار ڈالا۔ بعض کو دہوپ میں ڈالکر گرم پتھر انپر چن دیئے۔ مگر کسی نے قلبی ایمان کے خلاف زبان سے اقرار نہ کیا۔ مگر عمار شدت تکلیف کی حالت میں خلاف اقرار کر بیٹھا تھا۔ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذکر کیا کہ عمار آپ سے پھر گیا۔ فرمایا ہر گز نہیں۔ اسکا دل ایمان سے بھرا ہوا ہے۔ عمار روتے ہوئے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھوں سے آنسو پونچھکر فرمایا اے عمار کچھ غم نہ کر۔ اس آیت سے اس تقیہ کا صاف ابطال ثابت ہوتا ہے جو بعض نادان لوگ شیران خدا و مردان باصفا کیطرف منسوب کرکے انکو بزدل ریاکار اور کمینہ ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ پس چاہیے کہ وہ بھی خداوند تعالیٰ کا سچے دل سے خوف کرکے عبرت پکڑیں۔ ۱۲ — ۱۰۵ مثلاً مکہ جہاں ہر قسم کا فساد اور جنگ و جدل ممنوع تھا ہر طرف سے روزی کے سامان چلے آتے تھے تمام عرب اور ممالک متصلہ اسکا ادب کرتے تھے مگر جب مکہ والوں نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا دی اور اسلام کی مخالفت کی۔ تب خدا نے سات سال کا قحط انپر ڈالا کہ مرے ہوئے کتے اور ہڈیاں کھانے لگ گئے (بقیہ بر صفحہ ۵۴۸)

منزل ۳

قصصنا عليك من قبل وما ظلمنٰهم ولكن كانوا انفسهم يظلمون ﴿۱۱۸﴾ ثم ان

پہلے تجھ پر بیان کر چکے اور ہم نے انپر ظلم نہیں کیا بلکہ وہی اپنے نفسوں پر ظلم کرتے رہے جو لوگ جہالت

ربك للذين عملوا السوء بجهالة ثم تابوا من بعد ذلك واصلحوا ان ربك

سے برا عمل کر بیٹھیں پھر اسکے بعد توبہ کریں اور اصلاح پر آجائیں تیرا رب

من بعدها لغفور رحيم ﴿۱۱۹﴾ ان ابرٰهيم كان امة قانتا لله حنيفا ولم يك من

انکے واسطے اسکے بعد ضرور بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ تحقیق ابراہیم ایک پیشوا تھا اور اللہ کا فرمانبردار خالص اور

المشركين ﴿۱۲۰﴾ شاكرا لانعمه اجتبٰه وهدٰه الى صراط مستقيم ﴿۱۲۱﴾ واٰتينٰه في الدنيا

مشرکین میں سے نہ تھا اسکی نعمتوں کا شکر گذار تھا اللہ نے اسکو برگزیدہ کیا اور راہ راست کیطرف ہدایت کی اور اسکو ہمنے دنیا

حسنة وانه في الاٰخرة لمن الصٰلحين ﴿۱۲۲﴾ ثم اوحينا اليك ان اتبع ملة ابرٰهيم حنيفا و

میں بھلائی دی اور وہ آخرت میں نیکوکاروں میں سے ہے پھر ہمنے تیری طرف وحی کی کہ تو مذہب ابراہیم کی پیروی کر اور وہ

ما كان من المشركين ﴿۱۲۳﴾ انما جعل السبت على الذين اختلفوا فيه وان ربك ليحكم

مشرکین میں سے نہ تھا سبت انہیں کیواسطے مقرر کیا گیا تھا جنہوں نے اسمیں اختلاف کیا اور تحقیق تیرا رب

بينهم يوم القيٰمة فيما كانوا فيه يختلفون ﴿۱۲۴﴾ ادع الى سبيل ربك بالحكمة و

انکے درمیان قیامت کے دن انکے اختلافات کا فیصلہ کریگا اپنے رب کے راستہ کیطرف حکمت اور اچھی نصیحتوں کی دعوت

الموعظة الحسنة وجادلهم بالتي هي احسن ان ربك هو اعلم بمن ضل عن

کرو اور ان کے ساتھ احسن طریق سے بحث کر تحقیق تیرا رب خوب جانتا ہے کہ کون اسکے راستے سے

سبيله وهو اعلم بالمهتدين ﴿۱۲۵﴾ وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم به ولئن

گمراہ ہو گیا اور ہدایت یافتوں کو بھی خوب جانتا ہے اور اگر تمکو سختی کرنی پڑے تو اسی قسم کی سختی کرو جیسی تم پر کیگئی ہے اور

صبرتم لهو خير للصٰبرين ﴿۱۲۶﴾ واصبر وما صبرك الا بالله ولا تحزن عليهم ولا

اگر صبر کرو تو صابرین کیواسطے یہ بہتر ہے اور تو صبر کر تیرا صبر تو اللہ کے ساتھ ہے اور انپر افسوس نہ کر نہ انکے

تك في ضيق مما يمكرون ﴿۱۲۷﴾ ان الله مع الذين اتقوا والذين هم محسنون ﴿۱۲۸﴾

مکروں سے دل تنگ ہو تحقیق اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو خدا کو اپنا بچاؤ بنانے اور سراسر نیکی کرتے ہیں

بقیہ صفحہ گذشتہ کی اور بھوک میں جب آسمان کیطرف دیکھتے تھے تو دھواں سا معلوم ہوتا تھا آخر جب قریش نے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس گریہ وزاری کی بچوں اور عورتوں کی حالت پر رحم دلایا تو آپنے دعا کی تب وہ بلا رفع ہوئی۔ ۵۱ دیکھو تفسیر آیات ذیل کی وعلى الذين هادوا حرمنا۔ فبظلم من الذين هادوا حرمنا عليهم طيبٰت احلت لهم ۴/۱۶۰

۵۲ یعنی سبت کا دن ابراہیم علیہ السلام پر مقرر ہوا تھا بلکہ انہیں یہود پر حضرت موسےٰ علیہ السلام کے عہد میں کہ جنہوں نے اسمیں اختلاف کیا یعنی بہت سے احکام کا خلاف کیا اسلیے سبت کے دن میں کاروبار اور شکار سے مناہی کی گئی۔ ۱۲

سُوۡرَۃُ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ مَکِّیَّۃٌ | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ | وَھِیَ مِائَۃٌ وَّاحِدٌ عَشَرَ اٰیَۃً

شروع اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِهٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ

پاک ہے وہ جو لے گیا اپنے بندے کو ایک رات مسجد حرام سے مسجد

الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ ①

(بیت المقدس) تک لیگیا جسکے گرد نواح کو ہمنے برکت دی ہے تاکہ ہم اسکو اپنی نشانیاں دکھلا دیں [1] تحقیق وہ سننے والا دیکھنے والا

[1] یعنے وہ نشانات جنکا ظہور ہجرت کے بعد ہوگا اِمَّا نُرِیَنَّكَ بَعۡضَ الَّذِیۡ نَعِدُهُمۡ اَوۡ نَتَوَفَّیَنَّكَ ۱۳ میں جنکا وعدہ تھا اور نیز ملاکی باب ۳ کی پیشینگوئی ہے کہ اچانک ہیکل میں پہنچیگا۔

اس آیت میں معراج کیطرف اشارہ ہے جو رات کے وقت میں ہوئی تھی۔ صحیحین میں قتادہ انس اور ابن شہاب وغیرہ سے معراج کی بابت کئی حدیثیں ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں شہر مکہ میں ام ہانی دختر ابوطالب و ہمشیرہ علیؑ کے گھر میں سوتا تھا مجھکو جبرائیل علیہ السلام آئے اور گھر کی چھت پھاڑ کر مجھکو کعبہ کے پاس حطیم میں لائے اور میرے سینہ کو دل کیطرف سے چاک کیا اور دل نکالکر سونیکے طشت میں آب زمزم سے دھوکر اور حکمت ورحمت سے بھر کر اُسی جگہ ملا دیا پھر براق سفید جو بجلی کی مانند تیز تھا جو کچھ اور رنگ میں صاف وسفید میانہ قد خچر سے نیچا اور گدہے سے اونچا تھا اور ایسا تیز رفتار کہ اپنا قدم منتہائے نظر پر جہاں تک پہنچتی تھی رکھتا تھا میرے پاس لایا۔ اور مجھکو سوار کرا کر بیت المقدس میں پہنچایا اور براق کو بیت المقدس کے دروازہ پر اُس حلقہ سے باندھا جہاں سب انبیاء اپنے جانور باندھتے تھے اور بیت المقدس میں تمام جماعت انبیا کو دیکھا اور اُنمیں امام ہوکر دو رکعت نماز پڑھی پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام سوار کرا کر آسمان پر لے چلے۔ جب پہلے آسمان پر پہونچے تو وہاں فرشتوں نے کہا آپ کا آنا مبارک ہو اور آسمان کا دروازہ کھولا پہلے آسمان پر حضرت آدم علیہ السلام ملے جبرائیلؑ نے کہا یہ آدمؑ ہیں مینے انکو سلام کیا حضرت آدم علیہ السلام نے سلام کا جواب دیکر کہا پیارے بیٹے آپکا آنا مبارک ہو حضرت آدم علیہ السلام کے دائیں بائیں مینے دو جماعتیں دیکھیں جب آدمؑ اپنی دہنی طرف کی جماعت کو دیکھتے تھے تو ہنستے تھے جب بائیں طرف والی جماعت کو دیکھتے تھے تو روتے تھے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ دہنی طرف بہشتی بائیں طرف دوزخی ہیں پھر مجھکو دوسرے آسمان پر پہونچایا فرشتوں نے مبارکباد دیکر دروازہ کھولا دوسرے آسمان میں حضرت عیسٰیؑ اور اُن کی خالہ کے بیٹے یحییٰ علیہ السلام جو بچپن میں نبی ہوگئے تھے ملے مینے اُن کو سلام کیا اُنہوں نے سلام کا جواب دیکر کہا اچھے بھائی آپکا آنا مبارک ہو پھر تیسرے آسمان پر پہنچا اور فرشتوں نے مبارکباد دیکر دروازہ کھولا وہاں یوسف علیہ السلام ملے مینے انکو سلام کیا اُنہوں نے سلام کا جواب دیکر کہا اچھے بھائی آپکا آنا مبارک ہو۔ پھر میں چوتھے آسمان پر پہنچا فرشتوں نے مبارکباد دیکر دروازہ کھولا وہاں ادریس علیہ السلام ملے مینے سلام کیا اُنہوں نے سلام کا جواب دیکر کہا اچھے بھائی آپکا آنا مبارک ہو۔ پھر پانچویں آسمان پر پہنچا فرشتوں نے مبارکباد دیکر دروازہ کھولا وہاں ہارون علیہ السلام ملے مینے سلام کیا اُنہوں نے سلام کا جواب دیکر کہا اچھے بھائی آپکا آنا مبارک ہو۔ پھر چھٹے آسمان پر پہنچا اور فرشتوں نے مبارکباد دیکر دروازہ کھولا وہاں موسیٰ علیہ السلام ملے مینے سلام کیا اُنہوں نے سلام کا جواب دیکر کہا اچھے بھائی آپکا آنا مبارک ہو۔ حضرت موسیٰ آزردہ ہوکر

منزل ۴

تسین

وَاٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا

اور ہمنے موسیٰ کو کتاب دی اور اسکو بنی اسرائیل کیواسطے موجب ہدایت بنایا کہ میرے سوائے

آپ مجھ سے پیچھے نبی ہوئے اور آپ کی امت میری امت سے زیادہ بہشت میں جائیگی۔ پھر ساتویں آسمان پر پہنچا اور فرشتوں نے
پکارا کیا دیکر دروازہ کہولا وہاں ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ملے مینے انکو سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیکر فرمایا اے
پیارے بیٹے اور پیارے نبی آپکا آنا مبارک ہو ابراہیم علیہ السلام بیت المعمور سے بیٹھ لگائے سدرۃ المنتہیٰ کے پاس
بیٹھے تھے مینے سدرۃ المنتہیٰ کو دیکھا یہ درخت بیری کے مشابہ ہے اسکے پاس بہشت ہے اس درخت کے پھل ہجر کے مٹکوں کے
برابر اور پتے ہاتھی کے کان کے برابر ہیں۔ اس درخت پر سنہری پروانے خوشرنگ چھا رہے ہیں دیکھنے سے دل کھنچتا ہے اور
طرح طرح کے رنگ اور خوبیوں سے آراستہ ہے جسکی کوئی تعریف نہیں کرسکتا اور یہاں چار نہریں بہشت کی دیکھیں
دو چھپی ہوئی دو ظاہر ظاہری نہریں نیل و فرات تھیں پھر مجھکو بیت المعمور جو فرشتوں کے طواف کا کعبہ ہے دکھایا گیا
اسکا طواف روزمرہ ستر ہزار فرشتے کرتے ہیں۔ پھر طواف کئے ہوئے فرشتوں کی دوبارہ نوبت قیامت تک نہیں آتی۔
اس درخت کے پاس مینے بہشت کو دیکھا اسمیں عمدہ موتیوں کے بڑے بڑے برج تھے اور مشک کی زمین تھی اور مجھکو تین
پیالے شراب اور دودھ اور شہد کے دیئے گئے تو مینے دودھ کا پیالہ لیکر پی لیا جبرائیل علیہ السلام نے کہا دودھ
فطرت یعنی دین و اسلام ہے اور یہ درخت سدرۃ المنتہیٰ حد ہے نیچے اور اوپر میں نیچے کے لوگ اوپر نہیں پہنچتے
اور اوپر والے نیچے نہیں اترتے یہیں سے حکم اترتا ہے۔ اور یہیں جبرائیل علیہ السلام ٹھہر گئے پھر مجھپر پچاس وقت کی
نماز دو دو رکعت سے ہر دن رات میں فرض کیگئیں مینے واپس آکر موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ میری امت پر پچاس
وقت کی نماز فرض ہوئی ہے موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپ کی امت اسقدر نماز ادا نہیں کرسکتی میں بنی اسرائیل کو
آزما چکا ہوں۔ آپ بارگاہ الٰہی میں پہنچکر نمازیں کم کرائے مینے بارگاہ الٰہی میں پہنچکر عرض کیا کہ میری امت اسقدر نمازوں
کی طاقت نہیں رکھتی۔ اللہ تعالیٰ عزشانہ نے دس وقت کی نماز کم کردی پھر مینے موسےٰ علیہ السلام سے چالیس وقت کی
نمازوں کا حال کہا۔ انہوں نے وہی جواب دیا کہ نمازیں کم کرلیئے مینے پھر بارگاہ خدا میں کمی نماز کیواسطے التجا
کی دس وقت کی نمازیں پھر کم ہوگئیں پھر موسیٰ علیہ السلام سے تیس وقت کی نمازوں کا ذکر کیا تب بھی انہوں نے
وہی جواب دیا۔ یہ اوقات بھی بہت ہیں۔ آپ پھر جاویں اور نمازیں کم کرائیں۔ مینے بارگاہ رب العزت میں عرض کی کہ
میری امت اسقدر نمازوں کی طاقت نہیں رکھتی اللہ تعالیٰ نے دس نمازیں اور کم فرمادیں۔ جب موسیٰؑ سے بیس وقت کی
نمازوں کا حال کہا تو وہی جواب دیا کہ اور نمازیں کم کرائے پھر مینے اور نمازوں کی کمی کرانیکی التجا کی دس وقت کی اور نمازیں کم
ہوگئیں۔ جب موسیٰؑ سے دس وقت کی نمازوں کا ذکر کیا پھر بھی انہوں نے وہی جواب دیا کہ اسقدر نمازیں آپکی امت
سے ادا نہو سکینگی۔ اور کم کرائے پانچویں دفعہ مینے خدا تعالیٰ سے جاکر عرض کی یہ نمازیں میری امت کے لئے زیادہ ہیں اور تخفیف
ہو صرف پانچ ہی وقت کی نماز ادا کرنیکا حکم رہا۔ جب مینے موسیٰ علیہ السلام سے پانچوں وقت کی نمازوں کا ذکر کیا تو موسیٰؑ نے
وہی پہلا سا جواب دیا اور کہا پانچوقت کی نمازیں بھی بہت ہیں آپ پھر جائے اور نمازیں کم کرائے موسیٰ علیہ السلام سے مینے کہا اب
مجھکو بار بار اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے کمی کا سوال کرتے ہوئے حیا آتی ہے میں پانچوقت کی نمازیں قبول کرتا ہوں۔

منزل ۴

مِنْ دُوْنِیْ وَكِیْلًا ۝۲ ذُرِّیَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا

کسی کو کارساز مت سمجھو۔ کہ (تم) اُن لوگوں کی نسل ہو جنکو ہمنے نوح کے ساتھ کشتی میں سوار کرایا تھا بیشک وہ

اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ ان پانچوقت کی نمازوں میں ہی پچاس وقت کا ثواب دیا جائیگا۔ پھر میں یہانتک سب سے اوپر مکان برابر

میں پہنچا کہ میں نے قلموں کے چلنے کی آواز سنی + سورہ نجم میں اس معراج کی نسبت حسب ذیل اشارات ہیں۔

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰى ۝ فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى ۝ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ۝ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى

مَا یَرٰى ۝ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۝ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ۝ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ۝ اِذْ یَغْشَى السِّدْرَةَ مَا

یَغْشٰى ۝ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ۝ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ۝ ۵۳ / ۱۸ پھر قریب ہوا اور جھکتا گیا پس دو کمانوں کے

قاب بلکہ اس سے بھی قریب تر ہوگیا پس اللہ نے اپنے بندے کیطرف قرآن کی وحی کی اسکے دل نے جو دیکھا اسمیں مغالطہ نہیں

کھایا۔ پھر کیا اُسکی دید میں جھگڑتے ہو اور وہ اُسکو یقیناً انتہائی بیری کے پاس نظر ثانی میں بھی دیکھ چکا ہے جسکے پاس جنۃ الماویٰ

ہے جب اُس بیری کو اعلیٰ درجہ کے انوار ڈھانکے ہوئے تھے۔

حلیہ ابونعیم میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جبرائیل نے کہا میرے اور اللہ کے درمیان ستر پردے نور کے

ہیں اگر کسی پردے کے قریب ہوں تو جل جاؤں + یہ تمام نہایت ہی عجیب و غریب اور عظیم الشان رویا تھا جو اللہ تعالیٰ

نے اپنے پیارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رات کیوقت میں دکھایا جیساکہ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَیْلًا سے ظاہر ہے۔

قرآن مجید نے بھی اسکا نام رویا رکھا ہے جیساکہ آیت ذیل میں ہے وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْیَا الَّتِیْۤ اَرَیْنٰكَ

اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ بخاری نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ رویا عین تھی جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

دکھائی گئی۔ محمد بن اسحاق نے سیرت میں کہا ہے کہ معاویہ بن ابی سفیان سے جب کوئی سوال نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی معراج کی نسبت کرتا تو کہتے كَانَتْ رُؤْیَا مِنَ اللّٰهِ صَادِقَةً اور مجسے بعض آل ابی بکر نے کہا ہے کہ عائشہ رض

کہتی تہی مَا فُقِدَ جَسَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ اَسْرٰى بِرُوْحِهٖ ابن اسحٰق کہتے ہیں کہ

اس قول سے عائشہ کا انکار نہیں کیا گیا یہ سب قول حسن کہ یہ آیت نازل ہوئی وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْیَا الَّتِیْۤ اَرَیْنٰكَ اِلَّا

فِتْنَةً لِّلنَّاسِ حدیث صحیحین جو اوپر نقل کیگئی اُسکے الفاظ سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں شہر مکہ میں اُم ہانی دختر ابو طالب ہمشیرہ علی کے گھر سوتا تھا رات کو جبرائیل آئے

اور گھر کی چھت پھاڑ کر مجھکو کعبہ کے پاس حطیم میں لائے پھر اسی حدیث میں جبرائیل نے دودھ کی تعبیر بتلائی

کہ دودھ فطرت یعنی دین و اسلام ہے عائشہ صدیقہ رض کی حدیث بھی شاہد ہے کہ معراج ایک رویا تھا حدیث

بخاری میں فَاسْتَیْقَظَ کا لفظ موجود ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بار بار موسیٰ علیہ السلام کے کہنے سے

جناب باری میں جانا اور کمی نماز کیواسطے پانچ بار عرض کرنا خواب میں ہی ممکن ہو سکتا ہے بیداری میں ہر ایک انسان

مکلف ہوتا ہے اور کسی نبی کی یہ مجال نہیں ہو سکتی کہ حکم الٰہی کے خلاف بار بار عرض کرے اگر اسی جسم سے عالم

بیداری میں سیر ہوتی تو اسکے واسطے دن کا وقت زیادہ موزون ہوتا نہ کہ رات کا۔ الغرض تمام واقعات

معراج بھی بتلا رہے ہیں کہ وہ ایک رویا تھا۔ مکاشفات یوحنا سے بھی ظاہر ہے کہ یوحنا نے کشفی حالت میں ایکم

شَكُورًا ۝ وَقَضَيْنَآ اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ فِى الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ

وہ شکر گذار بندہ تھا۔ اور ہمنے بنی اسرائیل کو کتاب تورات میں قطعی طور پر خبر دیدی تھی کہ تم زمین میں ضرور دو بار

نقرئی گھوڑے کا سوار دیکھا تھا دیکھو مکاشفات یوحنا ۱۹ باب ۱۱ تا ۱۶ انبیا علیہم السلام کے خوابات اور مکاشفات بھی بیداری کی طرح یقینی ہوتے ہیں یہ رویائے آنحضرت ؐ کو آیندہ حالات کا نقشہ تھا جسمیں فتوحات دینی و دنیاوی کے نظارے قبل از وقت آپکو دکھلائے گئے تاکہ مخالف حالات میں آپکا اطمینان رہے جیسا کہ حضرت یوسف ؑ کو چاند سورج اور ستاروں کی خواب سے بتلایا گیا تھا۔ مکاشفات یوحنا کے باب ۱۹ میں بھی آپ کے مبارک حالات کی قبل از وقت خبر دیگئی ہے۔ جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب قریش نے مجھکو جھٹلایا جبکہ مجھے راتوں رات بیت المقدس کو لیگئے میں حجر میں کھڑا ہوا اللہ نے میرے واسطے بیت المقدس کو ظاہر کر دیا میں انکو خبر دینے لگا اور میں بیت المقدس کیطرف نظر کرتا تھا رواہ احمد والشیخان بیہقی نے بھی اسکے مثل روایت کی ہے۔ اب ذیل میں ہم اس مبارک خواب یا کشف کے نظاروں کی تاویلات علیحدہ علیحدہ درج کرتے ہیں (دیکھو خواب نامجات خاصکر کامل التعبیر و تعطیر الانام

تعبیر بموجب کامل الرؤیا و تعطیر الانام وابن سیرین	خواب
عزت وکامیابی ہو اور تمام انبیا کے علوم اسپر کھولے جاویں وہ وارث انبیا ہے چنانچہ اس شہر کو فتح کیا	بیت المقدس۔
گھوڑے پر اوڑنا دلیل ہے کہ دین اور دنیا کی بزرگی حاصل کرے سفر کے بعد بڑا مرتبہ	براق۔
حصول علم کے لئے سفر کرنا امن پانا اور اعدا پر مظفر و منصور رہنا۔	جبرائیل
جائز کاموں کا حکم کرے۔ اور ناجائز سے روکے اور عزت حاصل ہو۔	میکائیل
کمی عمر کی دلیل ہے چنانچہ آنحضرت ؐ کی عمر تمام انبیا سے کم ہوئی اور معراج کے	آسمان اول پر چڑھنا۔
علم اور حکمت حاصل کرے۔	آسمان دویم پر چڑھنا۔
دنیا میں عزت و اقبال حاصل ہو چنانچہ ایسا ہی ہوا [illegible]	آسمان سویم پر چڑھنا۔
قرب سلطان اور حصول سلطنت چنانچہ صدیق اور معاویہ وغیرہ جو بادشاہ	آسمان چہارم پر چڑھنا۔
فزع وجزع اور جنگ و مخالفت جیسے جنگ احد وجنگ احزاب و حنین میں ہوا۔	آسمان پنجم میں چڑھنا۔
لازوال سعادت وجاہ حاصل ہو۔	آسمان ششم میں چڑھنا۔
علو قدر میں بے نظیر و بے مثل ہو۔	آسمان ہفتم پر چڑھنا۔
قبولیت دعا اور حقیقی خیر و برکت کی دلیل ہے	آسمانوں کے دروازے کھلنا۔
ادائے حاجت حصول عزت عند اللہ وتوف دین۔	اللہ تعالےٰ جل شانہ
نصرت و مغفرت و توبہ	نزول الرب۔
عز وجاہ مرتبہ ریاست اور رفعت۔	عرش۔
علم۔	کرسی۔
عالم مومن اور مقبول الکلام ہونے کی دلیل ہے۔	لوح محفوظ۔

فِي الْأَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيرًا ﴿۴﴾ فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ

فساد کرو گے اور بہت بڑکر زیادتی کرو گے سلہ پس جب آگیا

آدم علیہ السلام۔	بزرگی و دولت حاصل ہو آدم علیہ السلام سے کلام کرنا تحصیل علوم لدنی کی دلیل ہے حکیم ہوجانے کی علامت ہے۔
عیسے علیہ السلام۔	حق تعالے کی طرف سے توفیق خیر عطا ہو۔
یحیے علیہ السلام۔	دلیل ہے کہ قریبی رشتہ دار اُسپر الزام لگاویں بانجام میں سرفراز اور
یوسف علیہ السلام۔	کامیاب اور بلند ہونے کی دلیل ہے۔
ادریس علیہ السلام۔	اہل وعیال کے ساتھ ابتلا میں پڑے مگر بعد میں حال اچھا ہوجاوے اور دشمنو پر
موسیٰ علیہ السلام۔	دلیل ہے کہ بادشاہ اقبال با دین اور با دیانت ہو اور عالم پرہیزگار۔
فرشتے۔	کل وعدے پورے ہوجائیں۔
سدرۃ المنتہیٰ۔	کسی سے ذاتی کینہ نہ رہے۔ الٰہی علوم بکثرت حاصل ہوں۔
انشراح صدر۔	ترقی دولت اقبال ہو دونوں جہان کی بھلائی حاصل ہو۔
نہریں۔	اسکی طرف سے بشارت ہو درخت طوبیٰ کو دیکھنا دلیل ہے کہ دونو جہان کی مرادیں حاصل ہوں
جنت۔	اگر خوشبو و خوش ذائقہ ہے خیر و خوبی اور ستایش دین علم نافع۔ ذکر الٰہی۔
شراب۔	علم و دانش۔ فراخی روزی۔ قران۔
شہد۔	اسکی تعبیر خود جبرائیل علیہ السلام نے بتادی کہ یہ فطرت اسلام ہے۔
دودھ۔	علم وحکمت۔ پسران و دختران۔ ترقی دین و دیانت۔ مال و دولت۔
مروارید۔	زن یا دختر نیک سیرت و خوبرو۔
یاقوت۔	

سلہ چنانچہ یہ مضمون متفرق طور پر یسعیاہ۔ یرمیاہ۔ حزقیل۔ ہوسیع۔ یوئیل۔ عاموس۔ میکیاہ اور حبقوق کی کتابوں میں ہے پہلی دفعہ میں اسرائیل کی شرارتوں اور بت پرستی پر اللہ تعالے نے بخت نصر شاہ بابل کو مسلط کیا جسنے بیت المقدس پر بار بار حملہ کرکے بنی اسرائیل کو تاخت و تاراج کیا ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ کہ چنانچہ ماد و فارس کے بادشاہوں نے بابل پر حملہ کرکے اسکو تباہ کیا۔ اور اغلب ہو کہ بنی اسرائیل جو بابل میں قید تھے مخبریوں سے مدد پہنچاتے رہے ہوں دوسری دفعہ اینٹوکس شاہ انطاکیہ کو انکی سرکوبی کے واسطے مامور فرمایا اسکے حملوں کے بعد کچھ حالت سنبھلی تھی اور عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يَرْحَمَكُمْ کے مصداق بنے تھے مگر حضرت مسیح علیہ السلام کی تکفیر اور تکذیب کرتے رہے آخرکار انکو پتھروں سے مارنے اور مصلوب کرنے کے درپے ہوئے تو خدا نے طیطس شہزادہ روم کے ہاتھ سے بنی اسرائیل کو ایسا غارت کرایا کہ تمام بیت المقدس کو اسنے جلا کر گرادیا اور پھر اُسپر ہل چلوا کر ایک بت خانہ تعمیر کروادیا۔ پھر عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يَرْحَمَكُمْ کے مطابق اللہ تعالٰے نے رحمۃ للعالمین سید المرسلین محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجا جو سبت ہو اور جسکا ماننا حسب عہر انبیاء بابت باقی تھا مگر اسکو نہ مانا اور وَإِنْ عُدْتُمْ عُدْنَا کے مطابق انکی متواتر شرارتوں اور بدعہدیوں کی وجہ سے

فَإِذَا جَآءَ وَعْدُ أُولَىٰهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ أُولِى بَأْسٍ شَدِيدٍ فَجَاسُوا۟ خِلَٰلَ

پہلا وعدہ آیا تو بھیجے ہمنے اپنے بندے جو سخت لڑائی کرنے والے تھے اُنھانے پس وہ شہروں میں

قلمیں .... آمور حق ولوامر حقتعالےٰ۔

قلب کو چیر کر آب زمزم سے دھونا۔ ترقی فہم وعقل کی علامت ہے۔ کرم ممنہ

امامت انبیا علیہم السلام اُسکی امت میں ایسے بزرگ لوگ ہونگے جو انبیا کے

جنات کا باتیں سُننا۔ دلیل ہے کہ عظیم الشان لوگ اُسکے ماتحت ہو جاوینگے۔

مکاشفہ یوحنا میں یہ نظارے اور رنگ اور کیفیت اسطرح پر مذکور ہیں۔

پھر مینے آسمان کو کھلا ہوا دیکھا۔ اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سفید گھوڑا ہے اور اُسپر ایک سوار ہے جو سچا اور برحق کہلاتا ہے اور راستی سے انصاف اور لڑائی کرتا ہے اور اُسکی آنکھیں آگ کے شعلے کی مانند ہیں اور اسکے سر پر بہت سے تاج ہیں اور ایک نام لکھا ہوا ہے جسے اُسکے سوائے اور کوئی نہیں جانتا اور وہ خون کی چھڑکی ہوئی پوشاک پہنے ہوئے ہے اور اسکا نام کلام خدا ہے اور آسمان کی فوجیں سفید گھوڑوں پر سوار اور سفید صاف مہین کتان کپڑے پہنے ہوئے اسکے پیچھے پیچھے ہیں اور قوموں کو مارنیکے لئے اُسکے منہ سے تیز تلوار نکلتی ہے اور وہی لوہے کی عصا سے اُنپر حکومت کریگا اور قادر مطلق خدا کی سخت غضب کی مئے کے حوض میں انگور روندیگا اور اُسکی پوشاک اور ران پر یہ نام لکھا ہوا ہے۔ بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند۔ دیکھو مکاشفہ یوحنا ۱۹ تا ۱۱

منزل ۴

بنو قریظہ بنو نضیر بنو قینقاع اور خیبری یہود قتل اور جلا وطن ہوئے۔

مسجد اقصیٰ یا بیت المقدس اُس مسجد کا نام ہے جسکو حضرت سلیمان نے شہر یروشلیم یا جیروسلیم میں تعمیر کیا تھا اہل کتاب اُسکو ہیکل کہتے ہیں یہ ملک فلسطین میں واقعہ ہے جسکے دوسرے نام یہودیہ۔ ارض مقدسہ شام کنعان اور ہولی لینڈ ہیں اسکے حدود اربعہ یہ ہیں۔ شمال میں سریا یعنی شام۔ مغرب میں بحیرۂ روم جسکے کنارہ پر طرابلس اور بیروت وغیرہ شہر واقعہ ہیں۔ جنوب میں عرب۔ اور مشرق میں یردن ندی اور بحر مردار ہیں۔ بحر مردار کو بحر المیت۔ بحر لوط اور بحر شور بھی کہتے ہیں اسی بحر مردار کے کنارہ پر وہ پانچ گاؤں واقعہ تھے۔ جو حضرت لوط علیہ السلام کی نافرمانی سے ہلاک ہوئے۔ یروسلیم سے دریائے یردن جہاں حضرت مسیحؑ نے اصطباغ لیا تھا جسکا پانی ہزاروں عیسائی گنگا جلی کیطرح تبرکاً لیجاتے ہیں ۱۸ میل ہے۔ نابلس جو حضرت یعقوبؑ کا مسکن تھا ۳۳ میل۔ اور ناصرہ جہاں حضرت مسیحؑ مصر سے آکر رہے تھے ۷۰ میل۔ اور بیت لحم جو انکا مولد ہے ۴ میل ہے۔ کوہ طور یہاں سے دو سو میل اور مدینہ منورہ چھ سو میل ہے۔ یریحا جسکے پاس بنی اسرائیل یردن ندی کو دو حصہ کرکے اُتر آئے تھے یہاں سے ۱۶ میل ہے۔ سال میں یہودی تین دفعہ یروشلیم میں جمع ہوتے تھے (۱) عید فصح میں جو فرعون سے رہائی پانے کی یادگار میں تھے جسمیں قربانی کرتے اور فطیری روٹی کھاتے تھے (۲) عید خیمہ جو بیابان میں چالیس سال رہنے کی یادگار میں تھی اسمیں پتوں اور شاخوں کی جھونپڑی بنا کر سات روز میدان میں رہتے تھے (۳) عید پنتکوست جو کوہ سینا پر شریعت پانے کی یادگار میں مقرر ہوئی تھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یروشلیم میں ایک مسجد تعمیر کی تھی جو مسجد الصخرہ کے نام سے نامزد ہے سلیمان علیہ السلام نے جو ہیکل بڑے اہتمام سے یروشلیم میں طیار کرائی تھی۔ اسکی نسبت توراۃ میں

الدِّيَارِ ۭ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ۝ ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ

گھسے | اور اللہ کا وعدہ تو پورا ہونا ہی تھا | پھر ہمنے ایکبار تمکو انپر | لوٹا کر | غلبہ دیا

مختلف بیانات ہیں کتاب اسلاطین باب ۶ ۱ میں ہے وہ گھر جو سلیمان نے خداوند کریم کیلئے بنایا طول اُسکا ساٹھ ہاتھ عرض بیس ہاتھ اور بلندی اُسکی ۳۰ ہاتھ تھی اور کتاب ۲ تواریخ کے ۳ باب ۳ و ۴ و ۵ میں ہے طول ساٹھ اگلے انداز کے موافق اور عرض بیس ہاتھ بعد سامنے کو اُسارے کی لمبائی گھر کی چوڑائی کے موافق ۲۰ ہاتھ اور اونچائی ایکسو بیس ہاتھ جب ہیکل اور اُسکا سب ساز و سامان تیار ہو چکا تو حضرت سلیمان ع نے تمام بنی اسرائیل کو دور دراز سے جمع کیا اور بڑی دھوم دھام سے اُنکی دعوت کی اور بڑے اہتمام سے صندوق شہادت اندر رکھا۔ سلیمان ع چالیس سال سلطنت کر کے ۴۹ سال کی عمر میں جان بحق ہوئے بعد اُنکے اُنکا بیٹا رحبعام تخت نشین ہوا جو اوباش بد عقل اور بیدین تھا اسلئے بنی اسرائیل کے دس فرقوں نے بغاوت کر کے یربعام کو اپنا بادشاہ بنا لیا اور محض دو فرقہ رحبعام کے ماتحت رہے اسکے چند روز بعد سیساق شاہ مصر نے حملہ کیا اور یروشلیم میں سے تمام چاندی سونے کا قیمتی اسباب لے گیا۔ چار سو برس تک بنی اسرائیل کی دونوں سلطنتوں میں جنگ و جدال ہوتے رہے جسنے انکو نہایت ذلیل اور پست کر دیا۔ بہت بت پرست ہو گئے ہیکل خراب و خستہ اور بے مرمت پڑی رہی۔ تورات و صندوق شہادت معہ تبرکات بنی اسرائیل کے ہاتھ سے جاتے رہے۔ چار سو سال کے بعد رحبعام کی سلطنت میں یوحیا ایک دیندار بادشاہ ہوا اُسنے بہت سا روپیہ صرف کر کے ہیکل کی مرمت کرائی اسکے عہد میں فرعون نزلک اُسوا پر چڑھائی کی جس کا ایک صوبہ بخت نصر کا باپ تھا۔ یوحیا کا ملک چونکہ بیچ بین حائل تھا اسلئے یہ شاہ مصر کا معارض ہوا اسلئے باہم جنگ ہوئی جسمیں یوحیا زخمی ہو کر مر گیا۔ اسی زمانہ میں یرمیا علیہ السلام نبی تھے یوحیاہ کے بعد اسکا بیٹا یہو آخذ یروشلیم کے تخت پر بیٹھا اسکے عہد میں پھر فرعون نے چڑھائی کی اور یہو آخذ کو قید کر کے لیگیا شہر یروشلیم اور ہیکل کو بھی بہت برباد کیا اب یوحیاہ کے دوسرے بیٹے الیقیم کو یروشلیم کے تخت پر بیٹھا کر اسکا نام یہو یقیم رکھا اور چار لاکھ چار ہزار تین سو اکاون روپیہ سالانہ خراج اُسپر مقرر کر دیا۔

اس واقعہ کے چند سال بعد بابل کے بادشاہ بخت نصر نے یروشلیم پر چڑھائی کی یہو یقیم کو اپنا باج گذار بنایا اُسکے عزیزوں اور حضرت دانیال علیہ السلام کو اسیر کر کے لیگیا مگر بعد میں یہو یقیم بد عہدی کر کے منحرف ہو گیا اسلئے بخت نصر نے اپنی افواج کو اسکی سزا دہی کیواسطے بھیجا جنہوں نے گیارہ سال تک اُسکے ملک کو تاخت و تاراج کیا اور آخر کار یہو یقیم کو قتل کر کے یروشلیم سے باہر پھینکدیا۔ اسکے بعد اُسکا بیٹا یکونیاہ یروشلیم کے تخت پر بیٹھا مگر تیسرے مہینہ میں بخت نصر نے خود چڑھائی کی یکونیا اور اسکی بیگمات اور اقارب کو گرفتار کیا خزانوں اور ہیکل کے قیمتی سامان کو لوٹ لیا اور اُسکے عزیزوں میں سے ایک شخص صدقیاہ نام کو حکومت دیگیا بخت نصر کی واپسی کے بعد آس پاس کے سرداروں نے بغاوت شروع کر دی اودھر شاہ مصر نے بھی ہمت دلائی اسلئے دو سال بعد پھر بخت نصر نے زبردست حملہ کر کے شہر کو فتح کر لیا صدقیاہ کو گرفتار کیا۔ یروشلیم اور ہیکل سے سب مال و اسباب جمع کر کے تمام شہر اور ہیکل کو جلا دیا۔ مکانات کی بنیادیں تک اُکھاڑ دیں۔ تورات کا ایک قلمی نسخہ تھا وہ بھی جلا دیا۔ ہزارہا مرد و زن کو قید کر کے لیگیا یہ عبرتناک واقعہ ۵۸۶ قبل مسیح میں ہوا تھا۔ یرمیاہ علیہ السلام صدقیاہ کو اس پیش آنیوالی مصیبت سے مطلع کر کے بغاوت شرک اور بدکاری سے منع فرمایا کرتے تھے مگر صدقیاہ نے اُنکی نصیحت کو نہ مانا بلکہ انکو قید کر دیا اسلئے یہ آفت پیش آئی۔ شاہ بابل کے ملازموں نے یرمیاہ کو قید سے رہا کیا۔ اور نیک سلوک کرتے رہے بابل میں ستر برس یہودی بطور قیدیوں اور غلاموں کے رہے اسمیں ابجد وتوم

منزل ۴

وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا ۝۶ اِنْ اَحْسَنْتُمْ

اور تمہارے مالوں اور اولاد کو بڑھایا اور تمہارا جتھا زیادہ کیا (اور بنا دیا) اگر تم بھلائی کرو گے

اور زبان سے بھی ناآشنا ہو گئے تھے۔ آخر جب شاہان بابل کا ایران کے بادشاہ کے ہاتھ سے خاتمہ ہوا۔ تو مسیح علیہ السلام سے تخمیناً
پانسو برس پیشتر خسرو شاہ ایران کے حکم سے بیالیس ہزار یہودی جن میں یشوع اور زروبابل تھے پھر اپنے ملک کو روانہ ہوئے۔ اور شہر
ہیکل تعمیر کرنے کی اجازت مل گئی کچھ ہیکل کا سہارا بھی ملگیا۔ حضرت حزقیل اور دانیال بابل ہی میں فوت ہو گئے تھے کئی برس میں ہیکل اسی جگہ
اور اُسی نمونہ کی تعمیر ہوئی اُس بنا کے موقعہ پر سامری لوگ (جو بنی اسرائیل کی دوسری سلطنت کے لوگ تھے جو ربعام کی ماتحتی میں قائم
ہوئے تھے) بھی اس میں شریک ہونیکو موجود ہوئے۔ مگر آپس میں فساد رہا۔ اسلئے اُنہوں نے کوہ جرزیم پر ایک اور ہیکل بنائی سامری تورات
کے پانچوں حصوں کے سوائے عہد عتیق اور عہد جدید میں سے کسی کتاب کو الہامی نہیں جانتے یہ لوگ اب بھی شام میں موجود ہیں۔
الغرض دارا کے عہد میں سات سال میں ہیکل دوبارہ اُسی طور سے تعمیر ہوئی زروبابل اور یوشع مہتمم رہے حجی اور ذکریاؑ
مصلح کار تھے۔ حضرت عزیر بھی معہ بہت سے ساز و سامان اور ایک جماعت کے آکر شریک ہوئے اور اپنی دیرا اور نیز حجی و ذکریاؑ
کی مدد سے ایک کتاب بھی مرتب کی جسکو یہود حضرت موسیٰؑ کی تورات کہتے ہیں اور نیز انکے دین اور رسومات کا بھی انتظام کیا

عزیرؑ

دارا کے بعد اُسکا بیٹا خشیارشا شاہ ایران ہوا یہ بھی بنی اسرائیل پر مہربان تھا اسکے مقرب حضرت نحمیاہؑ تھے جو شہر سوسن
دار السلطنت ایران میں رہتے تھے اُنہوں نے دارا سے اجازت لیکر یروشلیم کی شہر پناہ بنائی سکندر رومی کے عہد تک
یروشلیم اور اسکے باشندے شاہ ایران کے مطیع رہے جب سکندر نے آخری دارا کو شکست دیکر فارس اپنے قبضہ میں کر لیا
اُسوقت سے اسکے ماتحت ہو گئے۔ حملہ ہندوستان سے واپس آکر سکندر نے شہر بابل میں وفات پائی اسکے بعد اسکی سلطنت
اُسکے چار سرداروں میں تقسیم ہوئی (۱) سلوکس کو ایران و بابل و چند مشرقی صوبے ملے (۲) کالس سانڈر کو مقدونیہ
اور اُسکے صوبجات ملے (۳) انٹگونس (انٹیوکس) کو شام اور ایشیائے کوچک کے اکثر صوبجات (۴) طالمی کو مصر اور اسکی اطراف
و شام کچھ مدت تو بنی اسرائیل تابع اور نیک چلن رہے طالمی انپر مہربان رہا اور بڑے بڑے عہدے بھی دیئے بہت سے
یہودی اسکندریہ اور مصر میں بھی جا کر آباد ہو گئے اسی بادشاہ کے شوق اور ایما اور مدد سے ایلی العزر جو یہودیوں کا کاہن
تھا شریعت کا عبرانی سے یونانی میں ترجمہ کیا اس ترجمہ کو سپٹواجنٹ کہتے ہیں جو ۳۰۰ قبل مسیح میں ہوا۔ ادھر سلوکس
نے بھی ایشیا اور سوریا میں قلعہ بنا کر یہودیوں کو سردار کیا۔ اور اپنی دار السلطنت انطاکیہ میں بھی انکو دخل دیا خاندان
انٹیوکس اور طالمی کے درمیان ہمیشہ لڑائیاں رہتی تھیں اور کچھ زمانہ آزادی اور عزت کو پاکر یہود پھر غافل اور بدکار
ہو گئے تھے اسلئے غضب الٰہی سے اب وہ سلطنتوں کے درمیان پسنے لگے آخر کار انٹیوکس چہارم کا تسلط یروشلیم پر ہو گیا اُسنے
کہانت کا عہدہ تیرہ لاکھ میں یسون یہودی کے ہاتھ فروخت کیا پھر اُس سے لیکر اُسکے بھائی منلاؤس کو چوبیس لاکھ چھ ہزار
میں فروخت کر ڈالا۔ انٹیوکس کے مرنے کی خبر سنکر یسون نے اپنے بھائی منلاؤس کو قتل کر ڈالا مگر یہ بادشاہ ابھی زندہ تھا اسلئے
طیش میں آکر ۱۷۰ قبل مسیح میں یروشلیم پر چڑھ آیا چالیس ہزار یہودیوں کو قتل کیا چالیس ہزار کو قید کرکے لے گیا۔ اور
ہیکل کا قیمتی اسباب جو چار کروڑ اور اُنسٹھ لاکھ ساٹھ ہزار کی مالیت تھا لوٹ کر لے گیا ہیکل کی نہایت بےعزتی کی اور ایک ظالم کو
یروشلیم کا حاکم مقرر کر گیا پھر جب انٹیوکس نے مصر پر چوتھا حملہ کیا یہودی مصریوں کے طرفدار رہے اسلئے اسنے اپنے سپہ سالار کو حکم دیا

أَحْسَنْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ وَإِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ الْآخِرَةِ لِيَسُوءُوا

تو اپنے ہی نفسوں کا بھلا کروگے اور اگر بدی کروگے تو انہی کیواسطے (ہوگی) پس جب دوسرا وعدہ آیا کہ تمہارے چہروں کو

کہ یروسلیم کو برباد کردے۔ چنانچہ اُسنے آکر بہتوں کو قتل کیا شہر کو جلا دیا مکانات اور شہر پناہ کو گرادیا۔ پھر انیتوکس نے یہودیوں سے بت پرستی کرانی شروع کی جو حکم نہ مانتا قتل کیا جاتا۔ اور تمام کتب یہود کو تلاش کرکے جلا دیا اسمونی خاندان کا ایک بوڑھا کاہن اپنے بیٹوں یوحنا شمعون یہوداہ الیعازر اور یوناتان کو لیکر اپنا دین بچانے کی غرض سے یروسلیم سے بھاگ نکلا اور اپنے وطن شہر مودن میں آرہا۔ انیتوکس نے تعاقب کیا۔ مگر بہت سے یہودی اُسنے جمع کرکے اُس کو پسپا کردیا۔ پھر اُسنے بتوں کو توڑا۔ بت پرستوں کو قتل کیا۔ یہ واقعہ سنہ ۱۶۶ ق م میں ہوا اس کے بعد اس کا بیٹا یہوداہ جسکا لقب مقابیس ہے قایمقام ہوا۔ جس کی دو کتابیں مقابیس اوّل اور مقابیس دوم عبرانی زبان میں ہیں جن کو رومن کیتھولک اور یونانی و سریانی عیسائی اب تک آسمانی خیال کرتے ہیں مقابیس نے یروسلیم کو لیا اور کھنڈرات کی مرمت کی اور ہیکل کو بتوں سے صاف کیا۔ انیتوکس کی وفات کے بعد اُس کے قایمقام دیمیٹریوس نے یروسلیم کو سنہ ۱۶۱ ق م آن گھیرا اس جنگ میں مقابیس شہید ہوا مقابیس کے بعد اس کا بھائی یوناتان قایم مقام کیا گیا اُس نے بھی اپنے بھائی شمعون کی امداد سے انتظام اچھا رکھا۔ اور اُس کی وفات کے بعد سنہ ۱۴۳ ق م میں دوسرے کے پادشاہ کے ہاتھ سے مارا گیا۔ تب شمعون اُس کا جانشین ہوا۔ شمعون کو دغابازی سے اُس کے داماد نے قلعہ ریحو میں قتل کردیا۔ پھر اُس کا بیٹا یوحنا حاکم اور سردار کاہن ہوا۔ اُس کے بعد سنہ ۱۰۶ ق م میں اُس کا بیٹا ارسطوبولس اُس کی گدی پر بیٹھا اُس نے یہودی سلطنت کو پھر رونق دی اور پادشاہ کہلایا۔ اسیری بابل کے بعد یہ پہلا پادشاہ تھا اس کے بعد اس کا بیٹا سکندر جنیوس تخت نشین ہوا۔ جو ستائیس برس حکومت کرکے سنہ ۷۹ ق م میں فوت ہوا۔ اس کے بعد دو بھائیوں میں عہدہ کہانت کی بابت جھگڑا ہوا اور ہر ایک نے شاہ روم سے امداد چاہی یہ پادشاہ موقعہ پاکر یروسلیم پر چڑھ آیا اور تین مہینہ کے محاصرہ کے بعد یروسلیم کو فتح کرلیا۔ بارہ ہزار یہودی قتل ہوئے اور اپنی طرف سے سردار کاہن مقرر کردیا اُسوقت سے ملک یہودیہ یعنی شام یا کنعان شاہ روم کے ماتحت ہوگیا۔ جولیس قیصر روم نے انٹی پیٹر کو ملک یہودیہ کا حاکم مقرر کردیا۔ یہ انٹی پیٹر سنہ ۴۳ ق م میں فوت ہوگیا اور اسکی جگہ اُسکا بیٹا ہیرودیس سوریا اور جلیل کا حاکم مقرر ہوا۔ یروسلیم کا کاہن اسکا ماتحت تھا دونوں میں باہم تین سال جنگ رہا آخر یروسلیم کو ہیرودیس نے فتح کرلیا اسکے آخر عہد میں حضرت مسیح علیہ السلام پیدا ہوئے۔ یہودیوں کے خوش کرنیکو اُسنے ہیکل رفتہ رفتہ از سر نو تعمیر کرائی چھیالیس سال میں نہایت خوشنما مسجد تیار ہوگئی نو سال تک اسمیں اٹھارہ ہزار آدمی کام کرتے تھے۔..............

ہیرودیس کی وفات کے بعد اُسکا بیٹا ہیرودیس جانشین ہوا۔ ہیرودیس اول ظالم مشہور تھا۔ اسلئے مریم صدیقہ حضرت مسیح علیہ السلام کی طفولیت میں مصر چلی گئیں تھیں اور اسکے عہد میں اُسکے حکم سے یوحنا یعنی یحیٰی کا سر کاٹ کر اُس کے سامنے ایک طشت میں لایا گیا تھا اُسکے تین بیٹے تھے جو ہیرودیس کہلاتے تھے اسکا دوسرا ہیرودیس جو یہودیہ میں جانشین ہوا باپ کیطرح بڑا ظالم اور سنگدل تھا۔ حکومت نو سال۔ بعد اگسٹس قیصر روم نے اُسکو معزول کرکے فرانس میں بھیجدیا۔ اور وہیں جاکر مر گیا انہیں دنوں میں مسیح علیہ السلام مبعوث ہوئے یہود انکے منتظر تھے مگر انکی شامت اعمال اور بدکاری نے پلاطوس کے پاس جو کہ روم کیطرف سے اُس ملک کا حاکم تھا اور الزام بغاوت لگا کر اُن کو مصلوب کرانا چاہا اس کی تفصیل دیکھو

وُجُوهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوهُ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَلِيُتَبِّرُوا مَا عَلَوْا

بگاڑدیں اور جیسے پہلی بار داخل ہوئے تھے اسی طرح اب بھی مسجد (بیت المقدس) میں داخل ہوجائیں اور جس چیز پر غلبہ

دیکھو آیت ذیل کی تفسیر میں یَا عِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ ۳۲ مسیح کے بعد حواریوں پر بھی بڑے ظلم وستم ہوتے رہے یہود پر ایک تو حکام وقت کا ظلم اور آمد مسیح کا انتظار کہ وہ آکر از سر نو بادشاہت قایم کرینگے۔ اور حقیقت میں شامت اعمال بغاوت کرنی شروع کردی۔ اور بہت سے آدمیوں نے حاکم وقت کو قتل کرڈالا یروشلیم پر قبضہ کرلیا۔ عیسائی اس بغاوت سے علیحدہ ہوکر بھاگ گئے تھے۔ تب سپاشین رومی سردار فوج کثیر لیکر انپر چڑھ آیا۔ پھر جب وہ قیصر ہوگیا تب اُسکے بیٹے شہزادہ طیطس نے شہر کا محاصرہ کیا۔ آخر کار غلبہ نہونیکی وجہ سے یہود تنگ آگئے اور آپسمیں بھی یہودیوں میں فساد پڑگیا۔ تب رومی لشکر شہر میں گھس آیا۔ بلا امتیاز جو سامنے آیا کیا مرد کیا عورت کیا جوان کیا بچہ سب کو قتل کیا۔ شہر میں آگ لگادی ہیکل میں بھی آگ لگ گئی۔ شہر میں خون کی ندیاں جاری ہوگئے۔ مکانات اور ہیکل کی اینٹ اینٹ گرادی پھر شہر اور ہیکل پر ہل چلوادیا۔ توریت بھی جل گئی بعض کا قول ہے کہ توریت کو طیطس روم میں لیگیا لاکھوں بنی اسرائیل مقتول اور اسیر ہوئے یہ واقعہ ۷۰ء میں ہوا (تاریخ کلیسیا ہندی صفحہ ۲۷ تا ۲۸ صفحہ تک) بلحاظ صعود عیسائی مورخ ۳۷ء بیان کرتے ہیں لسکے بعد بھی یہود کی شرارت کم نہوئی۔ اس حادثہ کو ۶۲ برس بعد آدریان قیصر روم نے سخت ظلم کئے۔ اور حکم دیا کہ جو کوئی فتنہ کریگا قتل کیا جاویگا۔ اُسی دن سے عیسائیوں نے توریت اور حواریوں کو بالائے طاق رکھکر یہودیوں کے کہنے سے رسم فتنہ کو ترک کردیا تا کہ یہودیوں کے شبہہ میں مارے نہ جائیں پھر اس قیصر نے یروشلیم اور ہیکل پر دوبارہ ہل چلوائے اور شہر کا نام بدلکر اپنے خاندان کے نام سے ایلیہ رکھدیا ۱۳۸ء میں آدریان فوت ہوا طیطس کے عہد سے لیکر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد تک کسی نے ہیکل کو تعمیر نہ کیا۔ گو یروشلیم آباد ہوا۔ اور عیسائیوں نے وہاں اپنے معبد بنائے۔ مگر ہیکل چھ سو سال تک اوجاڑ ہی پڑا رہا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں ۶۳۲ء میں ایک لشکر یزید بن ابی سفیان کی ماتحت ملک شام کو روانہ کیا۔ ادھر ایک اور لشکر تسخیر بیت المقدس کیلئے تیار کیا۔ آخر شہر بصرہ کو فتح کیا اسکے چار دن بعد مسلمانوں کا لشکر دمشق تک پہنچ گیا جو شام کا قدیم دار الخلافہ ہے۔ دونوں فوجیں جو شام اور بیت المقدس کی فتح کیواسطے بھیجی گئی تھیں۔ آیزناڈن کے میدان میں جمع ہوئیں۔ یونان کے ستر ہزار چیدہ سپاہی اُن کے مقابلہ پر آئے۔ بہت عیسائی مارے گئے باقی تتر بتر ہوگئے سونے چاندی کی صلیبیں اور اُنکے عمدہ ہتھیار مسلمانوں کے ہاتھ آئے۔ دمشق فتح ہونے سے پہلے ۲۳ جولائی ۶۳۴ء میں ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وفات پائی۔ اور انکی وصیت کے مطابق حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے پھر لشکر اسلام نے ایما اور بعلبک کو ۶۳۵ء میں فتح کیا۔ ندی یرموک کے کنارہ پر جو بحر تبریہ میں گرتی ہے اُسکے کنارہ پر شاہ استنبول کیطرف سے اسی ہزار لشکر مسلمانوں کے مقابلہ پر جمع ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آٹھ ہزار مسلمان اور امداد کیواسطے بھیجے۔ آخر کار مسلمانوں کو یہاں بھی فتح عظیم نصیب ہوئی بہت سے رومی مارے گئے بہت سے دریا میں ڈوب مرے اور باقی جنگلوں اور پہاڑوں میں جا چھپے۔ اسکے بعد خلیفہ کے حکم سے بیت المقدس کا محاصرہ کیا گیا پہلی پانچ ہزار مسلمان محاصرہ کیواسطے بھیجے گئے بعد میں ابو عبیدہ نے تمام لشکر کے ساتھ اس شہر کو گھیر لیا۔ شدت سرما میں چار مہینے برابر محاصرہ رہا۔ آخر پادری سوفرونیس نے مسلمانوں کو یہ لکھا کہ یروشلیم پاک جگہ ہے سوائے خلیفہ کے میں اور کسی کو

تتبیرا ○ عسیٰ ربکم ان یرحمکم وان عدتم عدنا وجعلنا جہنم للکفرین

وقف لازم

باتیں اسکو توڑ پھوڑ کر ملیامیٹ کریں قریب ہے کہ تمہارا رب تمپر رحم کرے اور اگر تم پھر ویسا ہی کرو تو ہم بھی ویسا ہی کرینگے اور ہمنے کافروں کی قید

سپرد ہنکو فرمایا۔ اس امر کی اطلاع خلیفۃ الوقت یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کیخدمت میں بھیجی گئی آخر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مشورہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جانا قرار پایا آپنے اول مسجد میں نماز پڑھی پھر مزار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی بعد ازاں حضرت علی کو اپنی جگہ مقرر کرکے چند رفیقوں کے ساتھ باہر نکلے جو تھوڑی ہی دور سے واپس آئے ایک سرخ رنگ کے اونٹ پر سوار ہوئے اور دو تھیلے ساتھ لئے ایک میں جو کے ستو اور دوسرے میں کھجوریں تھیں اور کاٹھ کا طباق اونٹ کے پیچھے باندھ لیا۔ اور پانی کی مشک آگے رکھ لی جسجگہ رات کو اترتے وہاں سے صبح کی نماز پڑھکر چلتے اور ہمراہیوں سے مخاطب کرکے خدا کی حمد وثنا کرنے کہ اُسنے ہمکو راہ راست پر چلایا اور گمراہی سے بچایا اور باہم محبت دی اور مخالفوں پر غالب کیا تم اُسکا شکر کرو۔ جو شکر کرتا ہے وہ خدا کی نعمتیں زیادہ پاتا ہے پھر ستووں کا طباق بھرکر اپنے مصاحبوں کے ساتھ کھاتے جب بیت المقدس کے قریب پہونچے نعرہ اللہ اکبر بلند کیا۔ رئیس قوم نصاریٰ نے آپ کے حالات طبیعات معلوم کرکے جو کچھ تو مشاہدہ ہو چکے تھے اور جو کچھ عہد عتیق میں حضرت عمر کا بیت المقدس کو فتح کرنا اور انکا برگزیدہ ہونا ثابت تھا اپنے سرداروں سے کہا یہ برگزیدہ لوگ ہیں انکی بڑی ترقی ہوگی تمام قوموں پر انکی شرع غالب آئیگی۔ اور شہر کے دروازے کھول دئے خلیفہ اور رئیس نصاریٰ باتیں کرتے ہوئے شہر میں داخل ہوئے ہیکل کی جگہ پر ایک نہایت عمدہ مسجد خلیفہ کے حکم سے تیار کرائی گئی۔ خلیفہ دس روز مقام کرکے وہاں سے مدینہ کو واپس آئے اسطرح پر مسیح کی پیشگوئی پوری ہوئی کہ جب تک غیر قوموں کا وقت پورا نہو یروشلیم غیر قوموں سے روندی جائیگی چنانچہ یہود اور نصاریٰ جو اپنی نافرمانیوں اور بدکاریوں اور افتراؤں سے غیر قوم بن چکے تھے۔ آج اُسکا وقت پورا ہو چکا۔ اس وقت سے پہلے انکو مصری اور رومی اور یونانی اور ایرانی وغیرہ مشرک قومیں جو روندی رہی مگر آج جو سچے مومنوں کا قبضہ ہوا اُسکے بعد کسی قوم کی مجال نہیں کہ اسمیں حکومت یا تاخت تاراج کر سکے آج ساڑھے بارہ سو برس سے بھی زیادہ ہوئے کہ مسلمان نہ صرف یروشلیم بلکہ اس کل ملک کے مالک ہیں کہ جسکا وعدہ خدا نے ابراہیم اور اُسکی نسل کیلئے ابد تک کیا تھا چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد جو مسلمانوں کی سلطنت نہایت وسیع ہوگئی اور غافل بادشاہوں سے انتظام حکومت نہ ہو سکا۔ بغاوتیں ہو کر تمام سلطنت کئی ٹکڑے ہو گئی۔ اور آپسمیں جنگ وجدال کیوجہ سے سخت ضعف آگیا۔ اودہر مشرق کیطرف سے چنگیز خاں وغیرہ نے غارت مچادی۔ اسحالت ضعف اور پھوٹ کو دیکھکر عیسائی پادریوں نے اپنی معبدگاہ کیواسطے جو نہایت ہی مبارک خیال کیجاتی تھی تمام ممالک یورپ کو بھڑکانا شروع کر دیا۔ فرانس انگلستان جرمنی روس اٹلی اسٹیریلیا ہسپانیہ پرتگال اور سوٹزرلنڈ وغیرہ ممالک یورپ میں صلیبی جہادوں کیواسطے عام طور پر آگ بھڑک گئی اور دو سو برس تک بار بار مختلف ممالک متفق ہو کر حملہ کرتی رہی چنانچہ ان میں آٹھ بڑے عظیم الشان جنگ ہوئے تھے جس میں لاکھوں عیسائی مقابلہ پر آئے ہے مگر مسیح کی اُس پیشینگوئی کو نہ جھٹلا سکے جو مسیح نے ان الفاظ میں فرمائی تھی کہ جب تک غیر قوموں کا وقت پورا نہو یروشلیم غیر قوموں سے روندی جائیگی اور نہ اس وعدہ کو جھٹلا سکے جو خدا تعالیٰ نے ابراہیم سے کیا تھا کہ یہ ملک ابد تک میں تیری نسل کو دونگا اور نہ مسیح کے الفاظ انجیل کو جھٹلا سکے جو متی ۲۱ باب ۴۲–۴۴ وہ پتھر جسے معماروں نے رد کیا وہی کونے کا سرا ہوا یہ خداوند کیطرف سے ہوا اور ہماری نظروں میں عجیب ہے اسلئے میں تمسے کہتا ہوں خدا کی بادشاہت تمسے لیلیجائیگی اور اُس قوم کو جو اسکے پھل لاویگی دیجاویگی جو اس پتھر پر گریگا چور چور ہو جاویگا پھر جسپر وہ

منزل ۴

گریگا اُسے پیس ڈالیگا اور نہ ان الفاظ کو جھٹلا سکو جو کتاب ملاکی ۳ باب ۱ زبور ۱۱۸ باب ۲۲ حزقیل ۲۱ باب ۲۷ میں درج ہیں ۱۲۰

وقف لازم

حَصِيْرًا ﴿۸﴾ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ

کیواسطے جہنم طیار کر رکھا ہی۔ یہ قرآن اُن باتوں کی ہدایت کرتا ہے جو نہایت پائیدار ہیں اور اُن مومنوں کو جو اچھے عمل کرتے ہیں خوشخبری

الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ﴿۹﴾ وَّاَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا

دیتا ہے کہ اُن کیواسطے بڑا اجر ہے۔ یہ جو آخرت کو نہیں مانتے اُن کیواسطے ہمنے دردناک عذاب طیار کر رکھا ہے

ع

اَلِيْمًا ﴿۱۰﴾ وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ﴿۱۱﴾ وَجَعَلْنَا

اور انسان بدی کو ایسا یاد کرتا ہے جیسا کہ بھلائی کو اور انسان شتاب کار ہے۔ اور ہمنے رات

الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ

اور دن دو نشان بنائے ہیں پس رات کے نشان کو ہم محو کر دیتے اور دن کے نشان کو دکھلانے کا وقت بناتے ہیں تاکہ تم اپنے

رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ۭ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ﴿۱۲﴾ وَكُلَّ اِنْسَانٍ

رب کے فضل سے تلاش کرو اور تاکہ سالوں کا حساب اور شمار جانو۔ اور ہر ایک شے کو ہمنے کھول کھول کر بیان کر دیا ہے۔ اور ہر ایک

اَلْزَمْنٰهُ طٰۗىِٕرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ۭ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ﴿۱۳﴾ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ۭ

انسان کی قسمت ہمنے اُس کی گردن کیساتھ لگا دی ہے اور قیامت کے دن ہم اُس کیواسطے ایک کتاب نکالینگے جسکو وہ کھلی ہوئی دیکھیگا

منزل ۴

كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ﴿۱۴﴾ مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ

(کہا جائیگا) اپنی کتاب پڑھ آج تیرے حساب پر تیرا ہی نفس کافی ہے۔ جس نے ہدایت پائی پس اُس نے اپنے ہی نفس کیواسطے ہدایت

عَلَيْهَا ۭ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾ وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ

پائی۔ اور جو گمراہ ہوا وہ گمراہی اُسی کے نفس پر پڑے گی۔ اور کوئی بوجھ اُٹھانیوالا دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائیگا۔ اور جب تک ہم رسول نہ بھیج لیں

نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ﴿۱۶﴾ وَ

ہم کسی کو عذاب کرنے والے نہیں۔ اور جب ہم ارادہ کرتے ہیں کہ کسی بستی کو ہلاک کر دیں تو اس کے آسودہ حال لوگوں کیطرف حکم بھیجتے ہیں

كَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ ۭ وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ﴿۱۷﴾

اور نوح کے بعد ہمنے بہت سی بستیاں ہلاک کر دیں۔ اور اپنے بندوں کے گناہوں کی خبر رکھنے اور دیکھنے کو تیرا رب ہی کافی ہے

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَاۗءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰىهَا

جو اس جلدی جانیوالی (دنیا) کو چاہتا ہے ہم اسی میں جو چاہیں اور جسکو چاہیں جلد دیدیتے ہیں پھر اُسکے واسطے جہنم مقرر کر دیتے ہیں وہ اس پر

مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۱۸﴾ وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰۗىِٕكَ

برے حال پھٹکارا ہوا داخل ہوگا۔ اور جسنے آخرت چاہی اور اُسکیواسطے اپنے بس بھر کوشش کرتا اور مومن بنا رہا پس ان لوگوں کی

۱۳ عرب کے لوگ پرندوں کی پرواز سے نیک و بد فال سمجھا کرتے تھے۔ اگر دائیں جانب سے اُڑتا تو نیک فال سمجھتے اور اگر بائیں جانب سے اُڑتا تو بدفال سمجھتے۔ اس رواج کی کثرت سے ہر نیک و بد کو طائر کہنے لگے۔ اور تطیّر کا لفظ بمعنی شگون بد ہوگیا۔ چنانچہ قرآن مجید کی آیات ذیل میں بھی یہ لغت اُن معنوں میں آیا ہے مثلاً تَطَیَّرْنَا بِکُمْ طٰۗىِٕرُکُمْ ... گردن میں قسمت لگانے سے یہ مراد ہے کہ جیسا کرے ویسا پاوے۔ گندم از گندم بروید جو ز جو۔ وازمکافات ...

كَانَ سَعْيُهُم مَّشْكُورًا ﴿١٩﴾ كُلًّا نُّمِدُّ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ مِنْ عَطَاءِ رَبِّكَ ۚ وَمَا كَانَ عَطَاءُ

کوشش کی ضرور قدر کیجائے گی سب کو تیرے رب کے فضل سے ہم بڑھاتے ہیں ان کو بھی اور اُن کو بھی (یعنی طالبان دنیا کو بھی اور

رَبِّكَ مَحْظُورًا ﴿٢٠﴾ انظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ وَلَلْآخِرَةُ أَكْبَرُ دَرَجَاتٍ

طالبان آخرت کو بھی) اور تیرے رب کا فضل بند نہیں کیا جاسکتا۔ دیکھ ہم نے بعض کو بعض پر کیسی فضیلت دی ہے۔ اور آخرت تو درجوں

وَأَكْبَرُ تَفْضِيلًا ﴿٢١﴾ لَّا تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ إِلٰهًا آخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُومًا مَّخْذُولًا ﴿٢٢﴾ وَقَضَىٰ

اور فضیلت کے لحاظ سے بہت بڑھکر ہے۔ خدا کے ساتھ دوسرا خدا مت مقرر کر ورنہ بُرے حال شرمسار ہو کر بیٹھ رہیگا۔ اور تیرے رب نے

رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۚ إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا

قطعی حکم دیدیا کہ اُسکے سوائے کسی کی عبادت مت کرو۔ اور والدین سے احسان کرو جب اُن میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو تیرے سامنے

أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ﴿٢٣﴾ وَاخْفِضْ لَهُمَا

پہنچ جائیں تو ان کو اُف مت کہہ اور نہ ان کو جھڑک بلکہ ان سے ادب کی بات کر ۔ اور رحم کے ساتھ ادب کے

جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ﴿٢٤﴾ رَّبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا فِي نُفُوسِكُمْ

بازو اُن کے آگے پھیلائے رہ اور دعا کر اے میرے رب جیسی کہ انہوں نے بچپن میں میری پرورش کی تو بھی اُن دونوں پر رحم کر

إِن تَكُونُوا صَالِحِينَ فَإِنَّهُ كَانَ لِلْأَوَّابِينَ غَفُورًا ﴿٢٥﴾ وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ

تمہارا رب جانتا ہے تمہارے دلوں میں کیا ہے اگر تم نیک ہو تو وہ جھکنے والوں کیواسطے بخشنہار ہے۔ اور ہر ایک رشتہ دار کو اور مسکین

وَابْنَ السَّبِيلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا ﴿٢٦﴾ إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ ۖ وَكَانَ

و مسافر کو اُس کا حق دو مگر فضول طور پر خرچ نہ کرو۔ فضول خرچ بیشک شیطان کے بڑے بھائی ہیں اور شیطان

الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا ﴿٢٧﴾ وَإِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَاءَ رَحْمَةٍ مِّن رَّبِّكَ تَرْجُوهَا

اپنے رب کا انکاری ہے۔ اور اگر تو اس امید پر اُن سے کنارہ کرتا ہے کہ اپنے رب کے فضل کی تلاش میں (جب اُس کا فضل

فَقُل لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُورًا ﴿٢٨﴾ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ

ہو تب تو دیگا اُس وقت) نرم طور پر اُن کو کہدو اور نہ تو اپنے ہاتھ کو اپنی گردن سے ہی جوڑا رکھ

عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا

اور نہ اُس کو کلیۃً کھولدے کہ ملامت

ملہ امام ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پوچھا کہ ماں باپ کا حق اولاد پر کتنا ہے فرمایا کہ وے دونوں تیری جنت اور دوزخ ہیں (مشکوٰۃ باب البر والصلوٰۃ) مشکوٰۃ باب البر والصلوٰۃ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ ہر ایک گناہ کیواسطے یہ بات مقرر ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہے تو بخشدے لیکن ماں باپ کی نافرمانی کیواسطے یہ مقرر ہوا ہے کہ معاف نہ ہوگا۔ بلکہ ماں باپ کی نافرمانی کی بابت سزائیں اسقدر جلدی ہوتی ہیں کہ اکثر دنیا ہی میں سزا ملجاتی ہے مثلاً غریبی و بینوائی و بیکسی وغیرہ وغیرہ مصائب کا وارد ہونا اگر ماں باپ کی نافرمانی سے پیش آجاویں تو عجب نہیں

مَّحْسُوْرًا ﴿۲۹﴾ اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ﴿۳۰﴾

تنگ حال ہو بیٹھے۔ تیرا رب جسکو چاہتا رزق فراخ کردیتا ہے اور جسکو چاہتا ہے تنگ کردیتا ہے تحقیق وہ اپنے بندوں کی خبر رکھنے والا اور دیکھنے والا ہے

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ۭ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ﴿۳۱﴾

اور اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے مت مارو [۵۲] ہم ہی انکو اور تمکو رزق دیتے ہیں انکا مارنا بڑا گناہ ہے

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ۭ وَسَاۗءَ سَبِيْلًا ﴿۳۲﴾ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ

اور زنا کے قریب نہ جاؤ یہ بد بات اور برا رستہ ہے۔ [۵۳] اور جس نفس کا قتل اللہ نے حرام کردیا

اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ ۭ

ہے اسکو ناحق مت مارو اور جو ظلم سے مارا گیا پس اسکے وارث کو ہمنے زور دیا ہے پر وہ قتل میں زیادتی نہ کرے

اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ﴿۳۳﴾ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِىَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۠

وہ مدد دیا جائیگا اور یتیم کے مال کے نزدیک نہ جاؤ مگر احسن طریق سے یہانتک کہ اپنی جوانی کو پہنچے

وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْــــُٔوْلًا ﴿۳۴﴾ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ

اور عہد پورا کرو عہد کی بابت ضرور پوچھا جائیگا جب ناپ کر دینا ہو تو پورا ناپ دو اور

الْمُسْتَقِيْمِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿۳۵﴾ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ اِنَّ السَّمْعَ

سیدھے ترازو سے تولا کرو یہ سراسر خیر ہے اور اسکا نتیجہ اچھا ہے اور جس چیز کا تجھکو علم نہیں اسکے پیچھے مت پڑ۔ کان

وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰۗىِٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْــــُٔوْلًا ﴿۳۶﴾ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ

اور آنکھ اور دل انہیں سے ہر ایک کی بابت بازپرس ہوگی اور زمین میں اکڑ کر مت چل

اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ

تو زمین کو نہیں پھاڑ دیگا اور پہاڑ کی برابر اونچا نہو سکیگا تیرے رب کے نزدیک یہ سب کروہ بدی

مَكْرُوْهًا ﴿۳۸﴾ ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰٓى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ۭ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ

ہے یہ اس حکمت میں سے ہے جو تیرے رب نے تیری طرف وحی کی ہے اور اللہ کے ساتھ دوسرا معبود نہ ٹھیرا

[۵۱] اس آیت میں بخیلی افراط کی اصلاح مدنظر ہے جو متی پ۱۹ آ ۲۱ میں اسطرح ہے۔ ایک دولتمند نے حضور کے پاس رہنا اور ضدائی بادشاہت میں داخل ہونا چاہا اُسے حکم دیا تمام مال دے ڈال تب میرے ساتھ رہ متی پ۶ آ ۱۹ میں ہے مال اپنے لئے آسمان پر جمع رکھو جہاں کیڑا نہ موچہ خراب کری نہ چور ستیند دے جہاں مال ہو وہاں دل ہے یہ احکام فطرت انسانی اور حکمت و مصلحت کے خلاف ہیں اسپر آجتک نہ عمل ہوا اور نہ ہو سکتا ہے ہاں خاص صورتوں میں انکی تعمیل مناسب ہو تو مضائقہ نہیں۔ مگر ایسے حکم ابدی نہیں ہو سکتے۔

[۵۲] عرب کے لوگ لڑکیوں کو ایک تو اس خیال سے مار ڈالتے تھے کہ وہ کما نہیں سکتیں اور اُن کے اخراجات کا بار عمر بلوغ تک اُٹھانا پڑتا ہے دوسرے اس خیال سے کہ بافلاس کیوجہ سے اہل کفو اُن سے نکاح نہیں کرتے تھے اسلئے غیر کفو میں دیجاتی تھیں جو بڑی عار کی بات شمار کیجاتی ہے۔

[۵۳] فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یعنی آدمی جسوقت زنا کرتا ہے اُسوقت ایمان اُسکے اندر نہیں ہوتا۔

[۵۴] یعنے جو مظلوم مارا جاوے اُسکے وارث کو شرعاً قاتل کا قتل کا استحقاق حاصل ہے مگر قصاص میں زیادتی نہو یعنی اصل قاتل کے عوض میں دوسرے شخص کو نہ مارا جاوے اور نہ اسکو بیدردی سے مارا جاوے کہ اسکے ورثا میں اشتعال پیدا ہو موجودہ گورنمنٹ کی خدمت در رزق کی توقع میں آئے۔ ۱۲

فَتُلْقٰى فِىْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۳۹﴾ اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِيْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا ؕ اِنَّكُمْ

اور تو ملامت کھاتا اور دھتکارا ہوا جہنم میں ڈالا جائیگا کیا تمہارے رب نے تمہارے واسطے بیٹے پسند کرلے اور فرشتوں کو بیٹیاں بنالیا بیشک تم بڑی سخت

لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِيْمًا ﴿۴۰﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِىْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا ؕ وَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ﴿۴۱﴾

بات کہتے ہو ۔ اور ہمنے اس قرآن میں طرح طرح سے سمجھایا ہے تاکہ وہ سمجھیں مگر انکو نفرت ہی زیادہ ہوتی ہے

قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗۤ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِى الْعَرْشِ سَبِيْلًا ﴿۴۲﴾ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى

کہہ اگر اسکے ساتھ کوئی اور خدا ہوتا جیسا کہ وہ کہتے ہیں تو وہ کبھی کے صاحب عرش کیطرف رستہ ڈھونڈ لیتے جو وہ کہتے ہیں وہ اس سے پاک

عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ﴿۴۳﴾ تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ وَاِنْ مِّنْ شَىْءٍ اِلَّا

اور بہت برتر بلند ہے ساتوں آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے اسکی تسبیح کرتے ہیں اور کوئی بھی چیز ایسی نہیں

يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۴﴾ وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا

جو اسکی حمد کی تسبیح نہ کرتی ہو مگر تم ان کی تسبیح کو نہیں سمجھتے تحقیق وہ حلم والا بخشنے والا ہے اور جب تو قرآن پڑھتا ہے تو ہم تیرے اور

بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ﴿۴۵﴾ وَّجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ

ان لوگوں کے درمیان جو آخرت کو نہیں مانتے پردہ کر دیتے اور انکے دلوں پر پردہ ڈالدیتے ہیں تاکہ وہ سمجھیں نہیں اور

وَفِىْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِى الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ﴿۴۶﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ

ان کے کانوں میں ڈاٹ لگا دیتے ہیں اور جب تو قرآن میں اپنے رب کا ذکر کرے کہ وہ ایک ہے تو پیٹھ پھیر کر نفرت کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں

بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ بِهٖۤ اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ وَاِذْ هُمْ نَجْوٰۤى اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا

ہم خوب جانتے ہیں کہ جب وہ سننے کیلئے تیری طرف کان کرتے ہیں تو وہ کس چیز کو سننا چاہتے ہیں اور جب وہ مشورہ کرتے ہیں جب

مَّسْحُوْرًا ﴿۴۷﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ﴿۴۸﴾ وَقَالُوْۤا ءَاِذَا كُنَّا

ظالم کہتے ہیں کہ تم تو ایک ایسے شخص کی پیروی کرتے ہو جو جادو کا مارا ہے ۔ دیکھ وہ تیرے واسطے کیسی کیسی مثالیں دیتے ہیں پس بہک گئے پھر رستہ پانیکے قابل نہیں رہے

عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿۴۹﴾ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ﴿۵۰﴾ اَوْ خَلْقًا

اور انہوں نے کہا کہ جب ہم ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو جائینگے کیا پھر نئی پیدائش میں اٹھائے جاوینگے کہدے کہ تم پتھر ہو جاؤ یا لوہا ۔ یا ایسی پیدائش ہو جو

مِّمَّا يَكْبُرُ فِىْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا ؕ قُلِ الَّذِىْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ

تمہارے سینوں میں بڑی معلوم ہوتی ہے پھر کہینگے کہ کون ہمکو دوبارہ زندہ کریگا بتلادے کہ وہی جسنے تمہیں پہلی بار پیدا کیا پھر وہ تیری طرف

رُءُوْسَهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ ؕ قُلْ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ﴿۵۱﴾ يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِيْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ وَتَظُنُّوْنَ

اپنے سر کو مٹکاتے اور کہتے ہیں یہ کب ہوگا کہدے کہ شاید کہ یہ قریب ہی ہو جاوے ایک دن اللہ تمکو بلاویگا پس تم اسکی حمد کیساتھ چلے آؤگے اور تم یہی گمان

اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۵۲﴾ وَقُلْ لِّعِبَادِىْ يَقُوْلُوا الَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّ

کروگے کہ تم تو بہت ہی تھوڑا ٹھیرے ہو ۔ میرے بندوں سے کہدے کہ عمدہ سے عمدہ بات بولا کریں تحقیق شیطان تمہارے درمیان

الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿۵۳﴾ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ ؕ اِنْ يَّشَاْ يَرْحَمْكُمْ اَوْ اِنْ يَّشَاْ يُعَذِّبْكُمْ ؕ وَمَا

فرق ڈالتا ہے تحقیق شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے تمہارا رب تمکو خوب جانتا ہے اگر چاہے تم پر رحم کرے یا اگر چاہے تو تم پر عذاب کرے

أَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿۵۴﴾ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا

اور ہمنے تجھکو اُن پر ذمہ وار کر کے نہیں بھیجا۔ جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہے تیرا رب اُسکو خوب جانتا ہے۔ اور ہمنے بعض نبیوں کو

بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰى بَعْضٍ وَّاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۵۵﴾ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ

بعض پر فضیلت دی ہے اور داؤد کو زبور دی تھی۔ اُن سے کہہ اللہ کے سوائے جنکا گھمنڈ رکھتے ہو

فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ﴿۵۶﴾ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ إِلٰى رَبِّهِمُ

اُنکو پکارو۔ پس وہ تمسے مصیبت کو دور نہ کر سکینگے اور نہ بدل سکینگے۔ جنکو وہ پکارتے ہیں[1] اُن میں سے جو قریب تر ہیں وہ خود

الْوَسِيْلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ۗ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ

ذریعہ قرب الہی کیواسطے چاہتے اور اُس کی رحمت کے امیدوار رہتے اور اُسکے عذاب سے ڈرتے ہیں تیرے رب کا عذاب بیشک

مَحْذُوْرًا ﴿۵۷﴾ وَإِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ إِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ أَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا ۗ

ڈرنے والا ہے۔ اور کوئی بھی بستی ایسی نہیں جسکو ہم روز قیامت سے پہلے ہلاک نہ کریں یا اُسکو سخت عذاب نہ دیں

كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ﴿۵۸﴾ وَمَا مَنَعَنَآ أَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ إِلَّآ أَنْ كَذَّبَ بِهَا

یہ اللہ کی کتاب میں لکھا جا چکا ہے۔ اور ہمکو کسی بات نے نشانات بھیجنے سے نہیں روکا اور نہ اِس بات نے،

الْأَوَّلُوْنَ ۗ وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا ۗ وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ إِلَّا تَخْوِيْفًا ﴿۵۹﴾

کہ پہلے لوگ اُن کی تکذیب کرتے رہے ہے[2] اور ہمنے ثمود کو ناقہ سمجھنے کیواسطے نشان دیا تھا پھر اُنہوں نے اُن پر ظلم کیا اور ہم نشانات ڈرانیکے واسطے

---

[1] ملائکہ وانبیا اور اولیا کی پرستش کی طرف اشارہ ہے کہ اُن کو جو مشرکین پوجتے ہیں یہ تو خود اپنے سے قریب تر کا وسیلہ ڈھونڈتے اور بیم و رجا کی حالت میں اعمال صالحہ میں کوشاں رہتے ہیں۔ جبکہ وہ خود اپنے رب کے جاہ وجلال سے ڈرتے اور اُس کی تسبیح اور تقدیس میں لگے ہوئے ہیں۔ پھر اِن کو شریک خدا ٹھہرانا اور ان کی پرستش کرنا کیسی جہالت ہے [2] ہر ایک معجزہ جو منکرین کی درخواست پر دکھایا جاتا ہے وہ ہمیشہ قہر الہی اور عذاب شدید کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ قوم فرعون وثمود وعاد کی حالت سے بخوبی ظاہر ہے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات رحمۃ اللعالمین ہے اِس لئے بہ تقاضائے رحم ایسے معجزات دکھانے سے عموماً اعراض فرماتے رہے۔ کیونکہ اگر ایسے معجزات دکھائے جاتے تو منکرین ضرور تکذیب کرتے اور پھر اُسکے عوض میں ہلاک کئے جاتے بعض متعصب مخالفین نے اِس آیت سے یہ استدلال کیا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی معجزہ ہی نہیں دکھایا اپنے انکار پر وہ دلیلیں پیش کرتے ہیں (اول) یہ کہ قرآن مجید میں معجزہ یا خرق عادت کا لفظ کہیں موجود نہیں (دوئم) یہ کہ اس آیت میں معجزات سے قطعی انکار ہے۔ حالانکہ انکار نہیں بلکہ الا بمعنی واو عاطفہ ہے۔ (۱) خرق عادت اور معجزہ کا لفظ دونوں بے معنی اور غلط ہیں۔ کیونکہ کوئی واقعہ عادت اللہ کے خلاف ہونا ممکن ہی نہیں۔ جو نشانات انبیا علیہم السلام ہمیشہ دکھاتے رہے وہ بھی عادت میں ہی داخل ہیں جو نبیوں کے ساتھ مخصوص ہے۔ معجزہ کے معنی عاجز کرنیوالا مقابلہ کیوقت ایک مخالف دوسرے کو کئی طرح پر عاجز کر سکتا ہے۔ اِسلئے یہ لفظ بھی لغو ہے۔ چنانچہ بقول اناجیل اربعہ یہودیوں اور پلاطس سے ایسا فعل سرزد ہوا جسنے مسیح اور اُن کے شاگردوں کو عاجز کر دیا تورات استثنا

وَاِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ؕ وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِیْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ

اور جب ہمنے تجھے کہا کہ تیرے رب نے لوگوں کو گھیر رکھا ہے ۱؎ اور جو خواب ہمنے تجھکو دکھایا اور جس شجر ملعون کا ذکر ہے ۲؎ قرآن میں

فِی الْقُرْاٰنِ ؕ وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا ﴿۶۰﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا

کیا ہمنے اُسکو بس لوگوں کیواسطے فتنہ بنایا تھا - اور ہم تو اُن کو خوف دلاتے ہیں پس وہ اور بھی سرکشی میں زیادہ بڑھتے ہیں - اور جب ہمنے فرشتوں

اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا ﴿۶۱﴾ قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِیْ كَرَّمْتَ عَلَیَّ ۫ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ

سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو پس اُنہوں نے سوائے ابلیس کے سجدہ کیا - وہ بولا کیا میں اُسکو سجدہ کروں جسکو تو نے مٹی سے پیدا کیا - اور کہا

اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۶۲﴾ قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ

کیا تو نے دیکھا کہ اُسکو مجھپر فضیلت دی اگر تو مجھکو قیامت تک مہلت دے تو میں قیامت کے دن تک سوائے قلیل تعداد کے ۳؎ اسکی اولاد کو اپنے بس

جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ﴿۶۳﴾ وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ

اللہ نے کہا جا پس جو اُن میں سے تیری پیروی کرے گا پس جہنم اُس کی جزا ہوگی جو پوری پوری جزا ہے ۴؎ اور ان میں سے جسپر تیرا بس چلے اپنی آواز سے بہکا

سے ظاہر ہے کہ صرف معجزہ مثبت نبوت نہیں ہو سکتا بلکہ جھوٹے نبی بھی معجزہ دکھلا سکتے ہیں - بلکہ انجیل مرقس ۱۶ باب ۱۷ سے ثابت ہے کہ ہر ایک مومن عیسائی معجزہ دکھلا سکتا ہے - چونکہ معجزہ اور خرق عادت کے الفاظ لغو اور دھوکا دینے والے تھے اس لئے نہ یہ الفاظ قرآن میں ہیں نہ احادیث میں اور نہ اعلےٰ طبقہ کی اسلامی کتب میں بلکہ بجائے اسکے آیت اور برہان کا لفظ ہی یہ بھی ایک نشان ہے کہ تمام علما و فضلا ان الفاظ میں دھوکا کھائیں اور ایک اُمی عربی اس غلطی سے محفوظ رہے - (۲) اس آیت میں الآیات کا لفظ ہے جسکے معنی خاص یا کل آیات ہو سکتے ہیں پہلی صورت میں یہ مراد ہے کہ جو نشان مخالف بہ تجویز خود طلب کرتے ہیں وہ ان کو نہ دکھائے جائینگے - ایسا ہی مرقس ۸ باب ۱۱ میں ہے فریسیوں نے مسیح کے نشانات طلب کئے اُس نے آہ کھینچکر کہا اس زمانہ کے لوگ کیوں نشان چاہتے ہیں میں تم سے سچ کہتا ہوں اس زمانہ کے لوگوں کو کوئی نشان دیا نہ جائیگا - لوقا ۲۳ باب میں ہے ہیرودیس کو بڑی خواہش تھی کہ کچھ بھی معجزہ دیکھے باوجود اصرار مسیح علیہ السلام اُس کے سامنے بولے بھی نہیں آخر اُسنے اُن کو ناچیز ٹھیرایا - اگر الآیات سے مراد کل معجزات کیجاوے تب بھی بات صاف ہے کہ کل نہیں تو بعض نشانات ضرور دکھائے گئے - الغرض دونوں صورتوں میں معجزات سے کلیتًا انکار نہیں ثابت ہو سکتا - پھر صدہا نشانات کا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر ہونا خاص قرآن میں مذکور ہے جن میں سے چند یہ ہیں (۱) قرآن مجید کا فصاحت و بلاغت اور علو مضامین کے لحاظ سے بے نظیر ہونا (۲) تمام مخالفین کا آپکے مقابلہ پر خاتمہ ہو جانا (۳) صدہا عظیم الشان پیشگوئیوں کا پورا ہونا (۴) حسب وعدہ الٰہی قرآن مجید کی بے نظیر حفاظت (۵) ملک عرب کی بے نظیر اصلاح (۶) قرآن مجید کا علمی اور تاریخی غلطیوں سے پاک ہونا (۷) بیس سالہ تنزیل میں کسی قسم کا اختلاف نہ ہونا (۸) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں کا منقطع النسل ہوتے رہنا (۹) آپکی اُمت میں ہر زمانہ میں اولیائے کرام پیدا ہوتے رہنا جنکے ہاتھوں سے کرامتیں ظاہر ہوتی رہیں

۱؎ جب معراج کا حال منکرین نے سنا جو ایک قسم کی صداقت ہے تو ہنسی اُڑانے لگے کہ ہماری کہنے سے تو معجزات دکھلاتے نہیں اور از خود زمین و آسمان کی سیر کر آئے جنت و دوزخ دیکھ آئے ایسا ہی شجر زقوم کی نسبت مضحکہ اڑاتے تھے کہ جہنم کی دہکتی آگ اور اس کے ۲؎ سبز درخت یہ عجیب بات ہے ۳؎ احتناک کے معنے ہیں بالکل لے لینا گدھے کے منہ میں رسی ڈالکر اور نیچے کے جبڑے کو باندھکر لے جانا - تمام دنیا کے جاہلوں کو دوڑانا و ملو اکرتا ۱۲

بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ۚ وَمَا يَعِدُهُمُ

اپنے سوار اور پیدلوں سے دباؤ کر اور ان کے ساتھ مالوں اور اولاد میں شریک ہو اور انکو وعدے دے اور

الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا ﴿٦٤﴾ إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ ۚ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ

شیطان انکو جو وعدے دیتا ہے فریب ہے بے شک جو میرے بندے ہیں انپر تیرا کوئی زور نہیں اور وکالت کیواسطے تیرا

وَكِيلًا ﴿٦٥﴾ رَبُّكُمُ الَّذِي يُزْجِي لَكُمُ الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ كَانَ

رب کافی ہے تمہارا رب وہی ہے جو سمندر میں واسطے تمہارے کشتی کو چلاتا ہے تاکہ تم اسکے فضل کی تلاش کرو تحقیق وہ تمپر

بِكُمْ رَحِيمًا ﴿٦٦﴾ وَإِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُونَ إِلَّا إِيَّاهُ ۖ فَلَمَّا

مہربان ہے۔ اور جب سمندر میں تمکو مشکل آپڑے تو اسکے سوائے جنکو پکارتے ہو دور ہو جاتا ہے پس جب تمکو

نَجَّاكُمْ إِلَى الْبَرِّ أَعْرَضْتُمْ ۚ وَكَانَ الْإِنْسَانُ كَفُورًا ﴿٦٧﴾ أَفَأَمِنْتُمْ أَنْ

بچاکر وہ خشکی میں لے آئے تو تم منہ پھیر لیتے ہو اور انسان ناشکرا ہے بس کیا تم نڈر ہو گئے

يَخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ أَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوا لَكُمْ وَكِيلًا ﴿٦٨﴾

وہ تمکو جنگل کی ایک طرف دھنسا دے یا تیز آندھی کا طوفان بھیجے پھر تم کسیکو اپنا کارساز نہ پاؤ

أَمْ أَمِنْتُمْ أَنْ يُعِيدَكُمْ فِيهِ تَارَةً أُخْرَىٰ فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِنَ الرِّيحِ فَيُغْرِقَكُمْ

کیا تم نڈر ہو گئے ہو کہ تمکو پھر اسی (دریا کی طرف) میں دوسری بار مبتلا کر دے پھر تمپر ہوا کا جھکڑ بھیجکر تمہارے کفر کی وجہ سے

بِمَا كَفَرْتُمْ ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوا لَكُمْ عَلَيْنَا بِهِ تَبِيعًا ﴿٦٩﴾ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ

تمہیں غرق کر دے پھر تم کسیکو ہمارے خلاف اسکے واسطے پیروکار نہ پاؤ اور تحقیق ہمنے آدم کو شرف دیا اور انکو خشکی

فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا ﴿٧٠﴾

اور تری میں اٹھائے پھرے اور انکو پاک چیزیں عطا کیں اور اپنی مخلوقات میں سے اکثر پر انکو بڑی فضیلت دی

يَوْمَ نَدْعُو كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ ۖ فَمَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَأُولَٰئِكَ يَقْرَءُونَ

ایک دن ہم کل لوگوں کو انکے پیشواؤں کے ساتھ بلائینگے پس جنکی کتاب داہنے ہاتھ میں دیجائیگی وہ لوگ اپنی کتاب کو پڑھینگے

كِتَابَهُمْ وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا ﴿٧١﴾ وَمَنْ كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ

اور انپر ذرہ بھر ظلم نہ کیا جائیگا اور جو اس دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا اور

وَأَضَلُّ سَبِيلًا ﴿٧٢﴾ وَإِنْ كَادُوا لَيَفْتِنُونَكَ عَنِ الَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ

بہت بے راہ اور قریب تھے کہ تجھکو اس کلام سے بچلا دیتے جو ہمنے تیری طرف وحی کیا ہے تاکہ تو پھر

سلہ یعنی انکا مال فضول اور حرام طریقوں میں خرچ کروا صواب کے طریقوں سے روک چوک۔ غصب رشوت اور سود کو ستو پر ڈال۔ کسب حلال سے پھیر دے شرکت فی الاولاد سے مراد ہے انکی خاطر سے قبروں اور دیویوں کی منتیں ماننا ناز اور پیار کرنا کسب علم وہنر اور اخلاق حسنہ سے محروم رکھنا۔

ﮧ یہ اندازی پیشینگوئیاں جنگ بدر و جنگ احزاب میں پوری ہوئیں۔

عَلَيْنَا غَيْرَهٗ ۖ وَ اِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا (۷۳) وَ لَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ

اسکے سواے لے کچھ اور بات بنادے۔ اور تب وہ تجھکو دوست بنا لیتے۔ اور اگر ہم تجھکو ثابت (قدم) نرکھتے تو قریب تھا کہ

تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْـًٔا قَلِيْلًا (۷۴) اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَ ضِعْفَ الْمَمَاتِ

تو انکی طرف تھوڑا سا مائل ہو جاتا تب ہم تجھکو جینے کا بھی اور مرنے کا بھی دوچند مزہ چکھاتے

ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا (۷۵) وَ اِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ

پھر تو کسی کو ہمارے خلاف مددگار نہ پا سکتا۔ اور وہ قریب تھے کہ تجھکو زمین سے دل برداشتہ کرکے

لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَ اِذًا لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا (۷۶) سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا

اس سے نکالدیں تب وہ بھی تیرے بعد تھوڑی مدت سے زیادہ ٹھہرنے نہ پاتے جو لوگ رسول ہم نے تجھ سے پہلے

قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَ لَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا (۷۷) اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ

بھیجے یہ انکا طریق تھا اور تو ہمارے قاعدہ میں تبدیلی نہ پائیگا سورج کے ڈھلنے سے رات کے

اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا (۷۸) وَ

اندھیرے تک نماز قائم کر اور صبح کا قرآن۔ صبح کے قرآن پر بیشک دل حاضر رہتا ہے اور

مِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (۷۹)

کچھ رات کبھی اٹھکر نماز پڑھ یہ تیرے واسطے نفل ہیں قریب ہو کہ تجھکو تیرا رب مقام محمود پر اٹھاوے

لے مثلاً کفار نے یہ درخواست کی تھی کہ آپ ہماری بتوں اور ہماری رسوم و عادات کی مذمت بیان نہ کیا کریں ہم بھی آپکو کچھ ایذا نہ دینگے بلکہ دوستانہ میل ملاپ رکھینگے شرک کو شرک کفر کو کفر اور بدی کو بدی نہ کہنا رسالت کی شان نبوت کے خلاف ہے۔ ایسا کب ہو سکتا تھا۔ ۱۲

لے مشرکین کمہ طرح طرح کے فریبوں اور دہمکیوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مکہ سے نکال دینا چاہتے تھے اسکی بابت اللہ کریم فرماتا ہے کہ اگر وہ ایسا کریں تو وہ بھی زیادہ عرصہ مکہ میں ٹھہرنے نہ پاوینگے چنانچہ آخر کار جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ منورہ میں تشریف لیگئے تو ایسا سخت قحط پڑا کہ ہڈیاں تک چبانے کی نوبت آگئی ضعف کیوجہ سے زمین و آسمان کے درمیان میں دھواں نظر آنے لگا جنگ بدر میں شکست کھائی اور رفتہ رفتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات میں ہی تمام کفار مکہ کا خاتمہ ہو گیا۔ ۱۲

سے دن ڈھلنے کے بعد ظہر اور عصر کی نمازیں ہیں۔ اور اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ میں مغرب عشا اور فجر کی نمازیں شامل ہیں بدلیل آیات ذیل اِلَی الْمَرَافِقِ۔ اِلَی الْکَعْبَیْنِ ۖ ۶ لَا تَاْکُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓی اَمْوَالِکُمْ ۖ ۲ وَ اِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِهِمْ ۖ ۱ مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰهِ ۱۲

سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز تہجد کا یہ حال تھا کہ کبھی وہی رات کو بعد اٹھکر وضو کرکے نماز میں مصروف ہوتے دو دو رکعت کی نیت باندھتے کبھی چار چار کی آخر میں وتر پڑھتے اور کبھی دو رکعت پڑھکر پھر لیٹ جاتے پھر اٹھکر دو رکعت پڑھتے اسیطرح رات گذار دیتے تھے ہجود کے لغوی معنے سونیکے ہیں۔ چونکہ تہجد کی نماز عموماً سونے سے بیدار ہو کر پڑھی جاتی ہے۔ اسلئے اسکا نام نماز تہجد ہوا اسکا وقت سو کر اٹھنے کے بعد سے لیکر صبح صادق تک ہے مگر یہ شرط نہیں کہ ضرور اول شب میں سوئے اور جو نہ سوئیگا اسکی نماز تہجد

۵ مقام محمود کی تفسیر میں مفسرین یہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد وہ مقام ہے کہ جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کے

وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ

اور دعا کر اے میرے رب مجھکو راستی کے ساتھ داخل کیجیو اور مجھکو راستی کیساتھ ہی نکالیو لہ اور میرے واسطے اپنے پاس سے

سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ﴿۸۰﴾ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۭ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ﴿۸۱﴾

غلبہ اور مدد عطا فرما اور کہہ حق آیا اور باطل نیست ہو گیا اور باطل تو نیست ہونیوالا ہی تھا ٢ہ

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاۗءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿۸۲﴾

اور ہم قرآن سے وہ باتیں نازل کرتے ہیں جو مومنوں کیواسطے شفا و رحمت ہیں مگر وہ ظالموں کو ہی نقصان زیادہ کرتا ہے

وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَي الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَـــُٔوْسًا ﴿۸۳﴾ قُلْ

اور جب ہم انسان پر فضل کرتے ہیں تو وہ اپنے پہلو پر پھر جاتا ہے اور جب اُس کو بُرائی پہنچے تو بے آس ہو جاتا ہے کہہ

روز عاصیوں کی شفاعت کرینگے۔ شفاعت کبرے کی بابت صحیح بخاری اور دیگر کتب حدیث میں اس طرح پر درج ہے کہ قیامت کے روز لوگوں پر سختی ہوگی۔ تو حضرت آدم علیہ السّلام کے پاس آوینگے کہ وہ شفاعت کریں مگر وہ عذر کرینگے یہانتک کہ یکے بعد دیگرے سب انبیاء اولوالعزم علیہ السّلام مثلاً حضرت ابراہیم حضرت موسٰی حضرت داؤد حضرت عیسٰے علیہم السّلام کے پاس آوینگے۔ مگر سب عذر کرینگے اور کہینگے کہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ جسکے خداوند تعالیٰ نے سب اگلے پچھلے گناہ معاف کردیئے۔ آج بجز اُسکے اور کوئی اس لائق نہیں۔ پس میرے پاس آکر مجھ سے درخواست کرینگے۔ تب میں خدائے تعالیٰ کے پاس اُس کے آگے سجدے میں گر پڑوں گا۔ اور بہت عرصہ تک سجدے میں خدا تعالیٰ کی تحمید و ثنا کرتا رہوں گا۔ پس حکم ہوگا اے محمدؐ سر اُٹھا۔ کہہ تیرا کہا سُنا جائے گا شفاعت کر کہ تیری شفاعت قبول ہوگی۔ مانگ دیا جاوے گا تب میں اُس کی ثنا و صفت کرکے شفاعت کرونگا۔ پس ایک تعداد معین ہوگی کہ وہ جہنم سے میری شفاعت سے نکلینگی پھر آکر اسی طرح سجدہ میں گر پڑونگا۔ پھر اسی طرح حکم ہوگا۔ پھر ایک جماعت کثیر بخشی جائے گی۔ الغرض اسی طرح تین بار کروں گا پھر وہی تو جہنم میں رہجاوینگے جو از روئے خبر قرآن ہمیشہ جہنم میں رہینگے یعنی کافر و مشرک۔

لہ یعنی اے خدا تو مجھے مکہ سے راستی کیساتھ نکال کہ حب وطن اور منکرین کا تشدد مجھکو کلام حق سے نہ بہکا سکے اور ایسا ہی راستی کیساتھ مجھکو مدینہ میں داخل کر اور اپنی جناب سے قوت و شوکت بھی عطا فرما۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ بشارت زبور کیمطابق ایسے شان کے ساتھ آسمانی سلطنت قایم ہوئی کہ چند سال میں ہی کل عرب اور عرب و جوار میں توحید کا آوزہ بلند ہوگیا۔ اور تمام قومیں اُس کا کہا مان گئیں۔

٢ہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہے کہ فتح مکہ کے دن جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کعبہ میں داخل ہوئے تو کعبہ کے پاس تین سو ساٹھ بت رکھے تھے ان میں سے جس کی طرف لکڑی سے اشارہ کرکے یہ آیت پڑھتے تھے وہ منہ کے بل گر پڑتا تھا۔ آیت یہ ہے۔ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۭ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۸۱/۱۷

٣ہ شاکلہ سے مراد اپنی فطرت۔ جبلت۔ خلقت۔ نیت۔ (بخاری)

كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ؕ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ۝ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ

ہر شخص اپنے طور پر عمل کرتا ہے [1] پس تیرا رب ہی بہتر جانتا ہے کہ کون زیادہ راہ یافتہ ہے ۔ اور تجھ سے

الرُّوْحِ ؕ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَاۤ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ۝

روح کی بابت سوال کرتے ہیں [2] تو بتلا دے کہ روح حکم الٰہی میں سے ہے اور تمکو اسکا علم نہیں دیا گیا مگر تھوڑا سا

وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ

اور اگر ہم چاہتے تو جو تیری طرف وحی کیا ہے اس کو لیجاتے

[2] یہاں پر روح سے مراد کلام الٰہی ہے جس سے انسان مردہ کو ایک نئی حیات حاصل ہوتی ہے ۔ چنانچہ آیات ذیل سے ان معنوں کی صاف تصدیق ہوتی ہے وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ ۲۵ يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ اَنْ اَنْذِرُوْۤا اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ۱۴ يُلْقِى الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ۲۴ اسموئیل ۱۹ اور ساؤل نے داؤد کے پکڑنے کو ہرکارے بھیجے اور انہوں نے جو دیکھا کہ نبیوں کا ایک مجمع اور وے نبوت کر رہے ہیں اور سموئیل ان کا پیشوا بنا کھڑا ہے ۔ تو خدا کی روح ساؤل کے ہرکاروں پر بھی نازل ہوئی اور وے بھی نبوت کرنے لگے ۔ اور جب ساؤل تک یہ خبر پہنچی تو اس نے اور ہرکارے بھیجے اور وے بھی نبوت کرنے لگے تو ساؤل نے پھر تیسری بار اور ہرکارے بھیجے اور وے بھی نبوت کرنے لگے ۔

اسموئیل ۲۳ یسے کے بیٹے داؤد نے کہا اور اس شخص نے جو سرفراز کیا گیا تھا کہا یعقوب کے خدا کے مسیح نے جو اسرائیل میں اچھا گانیوالا تھا کہا خداوند کی روح مجھ میں بولی اور اسکا سخن میری زبان پر تھا ۔

اسموئیل ۱۱ اور جونہیں ساؤل نے یہ سند سنی ۔ وونہیں خدا کی روح اس پر نازل ہوئی اور اسکا غصہ نہایت بھڑکا ۔

امثال ۱ تم میری تنبیہہ پر متوجہ ہو ۔ دیکھو میں اپنی روح تمپر ڈالوں گا ۔ اور میں اپنی باتیں تمہیں سمجھاؤں گا ۔

کلام الٰہی کا نام روح اسواسطے ہے کہ اس سے انسان کے اندر ایک نئی زندگی پیدا ہوتی ہے ۔ جسکو حیات جاودانی حیات ۔ ابدی نجات ۔ دھرم جیون اور نیو لائیف کہتے ہیں حیوانی روح سے چند روزہ جسمانی نشو ونما حرکت و سکون و دیگر ضروریات حاصل ہوتی ہیں ۔ مگر کلام الٰہی کی روح سے ابدی سرور رہا انند اور ابدی آرام ملسکتا ہے ۔ اس لئے یہ روح مخلوق نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ہے ۔ یعنے یہ روح اللہ کا کلام اور اللہ تعالیٰ اس کا متکلم ہے ۔

روح کا لفظ کئی معنوں میں قرآن مجید اور توریت اور انجیل میں آیا ہے جسکا مختصر ذکر اسجگہ پر کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے

(۱) کلام الٰہی ۔ جیسا کہ ابھی بیان کیا جا چکا ہے ۔

(۲) روح یعنے جبرائیل ۔ جیسا کہ آیات ذیل میں ۔

۹ ع ۹ ۔ ۲۳ صاد ۱۷

ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَيْنَا وَكِيْلًا ﴿٨٦﴾ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ عَلَيْكَ

پھر تو اپنے واسطے ہمارے خلاف کوئی ذمہ وار نہ پاتا مگر تیرے رب کیطرف سے رحمت ہے تحقیق اسکا فضل تجھپر

كَبِيْرًا ﴿٨٧﴾ قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓي اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ

بہت بڑا ہے اُنسے کہدے کہ اگر انسان اور جن اس بات پر متفق ہو جائیں کہ اس قرآن کے برابر

لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ﴿٨٨﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ

(کتاب) بنا لائیں وہ اسکے برابر نہ لاسکیں خواہ اُنمیں سے بعض بعض کے مددگار ہو جائیں اور ہمنے لوگوں کیواسطے

یعنے نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ٢٦/١٩٤ فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ١٩/١٧ قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ ١٦/١٠٢ -

حزقی ایل ١١/١ اور روح مجھکو اُٹھا کر خداوند کے گھر کی پوربی دروازے پر جسکا رخ پورب کیطرف ہے لیکن اور کیا دیکھتا ہوں کہ اُسکے دروازے کی دہلیز پر پچیس شخص ہیں اور مینے اُن کے درمیان یازنیاہ بن عزور اور فلطیاہ بن بنایا لوگوں کے سرداروں کو دیکھا - ؛

لوقا ١/٣٥ مریم نے فرشتہ سے کہا یہ کیونکر ہوگا جس حال میں کہ مرد سے وہ واقف ہی نہیں اور فرشتہ نے جواب میں اس سے کہا کہ روح القدس تجھپر نازل ہوگا - اور خدا یتعالی کی قدرت تجھپر سایہ ڈالیگی -

(٣) روح بمعنے انبیاء جیساکہ آیات ذیل میں ہے وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰىهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ٤/١٧١

یوحنا ١٦/١٣ لکن جب وہ یعنی روح حق آوے تو وہ تمہیں سچائی کے راہ بتادیگی - ملائکہ اور انبیا حادث اور مخلوق ہیں جو خمسہ عناصر سے پیدا ہوئے - پس یہ روح بھی جو فرشتہ یا نبی کے معنوں میں ہو حادث اور مخلوق ہے -

متی ١٢/٣١ لوگوں کا ہر طرح کا کفر اور گناہ معاف کیا جائیگا مگر وہ کفر جو روح کے حق ہو وے معاف نہ ہوگا -

(٤) روح بمعنے حیات جسمانی یا روح حیوانی - جیساکہ آیات ذیل میں ہے -

فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ١٥/٢٩ - ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ ٣٢/٩

حزقیل ٣٧/١٤ جب میں اپنی روح تم میں رکھونگا اور تم جیوگے - ؛

یہ روح بھی حادث اور مخلوق ہے جو عروق اور پھیپھڑے وغیرہ بنجانے کے بعد انسان میں پھونکی جاتی ہے -

ایوب ٢٧/٣ جبتک میرا دم مجھ میں رہیگا اور خدا کی روح میرے نتھوں میں باقی ہوگی میرے ہونٹ بد گوئی نہ کرینگے اور میری زبان جھوٹھ نہ بولیگی -

(٥) توریت میں روح کا لفظ دو اور معنوں میں آیا ہے ایک تو اُس ہوا کے معنوں میں جو پانی پر چلتی ہے جیساکہ پیدائش ١/٢ میں ہے زمین ویران اور سنسان تھی - اور گہراؤں کے اوپر اندھیرا تھا - اور خدا کی روح پانیوں پر جنبش کرتی تھی دوسرا نیک وبد جذبات کے معنوں میں جیساکہ اسموئیل ١٦/١٤ میں ہے - خداوند کی روح ساؤل پر سے چلی گئی اور خداوند کیطرف سے ایک بری روح اُسے ستانے لگی - یہ دونوں روحیں حادث اور مخلوق ہیں - !

هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ فَاَبٰۤى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۸۹﴾ وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ

اس قرآن میں ہر طرح کی مثل پھیر پھیر کر بیان کی ہے مگر اکثر لوگ نافرمانی کئے بغیر نہیں رہتے اور بولے کہ ہم تیری بات

لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا ﴿۹۰﴾ اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ

ہرگز نہ مانینگے جبتک تو ہمارے واسطے زمین سے چشمہ نہ جاری کردے یا تیرے واسطے کھجور اور انگور کا باغ ہو

عِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا ﴿۹۱﴾ اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا

جسکے بیچ میں سے تو نہریں جاری کردے۔ یا جیسا کہ تیرا گمان ہے آسمان کا ایک ٹکڑا ہم پر ڈالدے

كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيْلًا ﴿۹۲﴾ اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ

اور اللہ اور فرشتوں کو آمنے سامنے نہ لے آئے یا تیرے واسطے ایک گھر طلائی نہ ہو جائے

اَوْ تَرْقٰى فِى السَّمَآءِ ؕ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ؕ قُلْ

یا تو آسمانوں پر چڑھکر نہ دکھادے اور ہم تیرے چڑھنے کو بھی ہرگز نہ مانینگے جب تک تو ہم پر کتاب نہ اتار لاوے جسکو ہم پڑھیں

سُبْحَانَ رَبِّىْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۳﴾ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْۤا

تو کہدے کہ میرا رب پاک ہے کیا میں ایک بشر فرستادہ کے سوائی اور کچھ ہوں اور لوگوں کو کسی چیز نے ایمان لانے سے منع کیا

(۶۹) حیات جسمانی کے علاوہ ایک حیات روحانی ہے جسکو ایمانی حیات اور دھرم جیون کہتے ہیں جیسا کہ آیات ذیل سے ظاہر ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۸/۲۴ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۱۶/۹۷

ان آیات سے یہی ظاہر ہے کہ یہ حیات جاودانی یا حقیقی حیات کلام الٰہی اور ایمان و اعمال صالحہ سے حاصل ہوتی ہے

یوحنا ۴/۲۴ خدا روح ہے اور ضرور ہے کہ اسکی پرستار روح اور سچائی سے پرستش کریں :

یوحنا ۶/۶۳ زندہ کرنیوالی شے روح ہے جسم سے کچھ فایدہ نہیں جو باتیں میں نے تم سے کہی ہیں وہ روح ہیں اور زندگی بھی ہیں :

سلے یعنے میں ایک انسان اور اللہ کا رسول ہوں میرے اختیار میں کچھ نہیں۔ اپنے اپنے وقت پر حسب منشائے ایزدی یہ سب باتیں پوری ہو جائینگی۔

اہل کتاب کے یہ سوالات توراتی پیشینگوئیوں کی بنا پر تھے اور سلسلے اپنے وقت پر وہ تمام پیشینگوئیاں پوری ہوئیں جنکو ہم ترتیب وار ذیل میں ثبت کرتے ہیں۔

(۱) چشموں کی بابت مجموعہ تورات کی کتاب یسعیاہ نبی میں ہے۔ سو تم خوش ہوکے نجات کے چشموں سے پانی بھروگے۔ یسعیاہ ۱۲/۳ میں ٹیلوں میں نہریں اور وادیوں میں چشمے کھولونگا۔ میں صحرا کو تالاب، اور سوکھی زمین کو پانی کی نہریں کرونگا یسعیاہ ۴۱/۱۸ چنانچہ مکہ اور مدینہ میں نہریں جاری ہوگئیں جو خشک صحرا اور ریت کے ٹیلے تھے۔

(۲) باغات کی بابت یسعیاہ ۵/۱ میں ہے میرے محبوب کا تاکستان بلند اور جید پہاڑ کی چوٹی پر لگا چنانچہ باغات فدک و عدن و بنی نضیر وغیرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہاتھ آئے۔

(۳) نہروں کی بابت یسعیاہ ۴۱/۱۸ میں ہے ٹیلوں میں نہریں اور وادیوں میں چشمے کھولونگا میں صحرا کو تالاب اور سوکھی

اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰۤى اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۴﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ فِی الْاَرْضِ مَلٰٓىٕكَةٌ

جب اُن کے پاس ہدایت آگئی مگر اس بات نے کہ وہ کہتے رہے کہ اللہ نے ایک انسان کو رسول بناکر بھیجا ہے۔ ان کو سُنا دے

یَّمْشُوْنَ مُطْمَىٕنِّیْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ﴿۹۵﴾ قُلْ كَفٰى

کہ اگر زمین میں فرشتے اطمینان کیساتھ چلتے پھرتے تو ہم اُن پر آسمان سے فرشتے رسول بناکر بھیجتے کہہ میرے اور تمہارے

بِاللّٰهِ شَهِیْدًۢا بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِیْرًۢا بَصِیْرًا ﴿۹۶﴾

درمیان گواہی کیواسطے اللہ کافی ہے وہ اپنے بندوں کی خبر رکھتا اور دیکھتا ہے۔

زمین کو پانی کی نہریں کروں گا۔ حبقوق ۳ میں ہے تو نے زمین کو چیر کر اُسے ندیاں کر دیا۔ چنانچہ مکہ و مدینہ کے خشک بیابانوں اور ٹیلیوں میں نہریں جاری ہو گئیں۔

(۴) آسمان کے ٹوٹ پڑنے زمین اور پہاڑوں کے دھسجانیکی بابت حبقوق ۳ ۶ و ۱۰ میں ہے وہ کھڑا ہوا اور اُس نے زمین کو لرزا دیا اُس نے نگاہ کی اور قوموں کو پراگندہ کیا اور قدیم پہاڑ ریزہ ریزہ ہوگئے اور پرانی پہاڑیاں اُس کے آگے دھس گئیں۔ پہاڑوں نے تجھے دیکھا اور کانپ گئے چنانچہ جنگ احزاب اور جنگ بدر میں اُسکے نظارے پیش آئے۔

(۵) اللہ اور فرشتوں کے نزول کی بابت استثنا ۳۳ و ۲ میں ہے خداوند سینا سے آیا۔ اور شعیر سے اُن پر طلوع ہوا فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا دس ہزار قدسیوں کیساتھ آیا۔ چنانچہ فتح مکہ کے بعد دس ہزار صحابہؓ کرام کے ساتھ فاران کی طرف سے آپ مکہ میں داخل ہوئے۔ جنگ بدر میں ملائکہ کا نزول ہوا۔

(۶) سونے اور جواہرات کی مکان کی بابت یسعیاہ ۵۴ ۱۲ میں ہے۔ تیرے فصیلوں کے لعلوں سے اور تیری پھاٹکوں کو چمکتے ہوئے جواہر سے اور تیرا سارا احاطہ بیش قیمت پتھروں سے بناؤں گا۔ چنانچہ مزار اور مکان بیش قیمت پتھروں سے اور جواہرات اور چاندی و سونے سے سجائے گئے۔

(۷) فرشتوں سے ہمکلام ہونیکی بابت یوئیل ۲ ۲۸ و ۳۲ میں ہے اور اسکے بعد ایسا ہوگا کہ میں اپنی روح ساری بشر پر ڈالونگا اور تمہارے بیٹے بیٹیاں نبوت کرینگے اور تمہارے بوڑھے خواب دیکھینگے۔ اور تمہارے جوان رویتیں۔ بلکہ میں انہیں دنوں میں اپنی روح کو غلاموں اور لونڈیوں پر ڈھالونگا۔ اور میں آسمان اور زمین پر عجب قدرتیں ظاہر کرونگا۔ یعنے لہو اور آگ اور دھوئیں کے ستون۔ سورج اندھیرا اور چاند لہو ہو جائیگا۔ پیشتر اسکے کہ خداوند کا بڑا اور خوفناک دن آپہنچے۔ اور ایسا ہی ہوگا۔ جو کوئی خداوند کا نام لیگا سو نجات پائیگا۔ چنانچہ اس ہمکلامی کے نمونے امت محمدی میں قرون اولے میں بکثرت موجود تھے۔ اور اب مسیح آخر الزماں کے زمانے میں بکثرت ہیں۔

(۸) آسمان پر جانے اور کتاب لانیکا سوال مکاشفات یوحنا کی بنا پر تھا جو معراج اور نزول قرآن سے پورا ہوا دیکھو مکاشفہ یوحنا ۱۹ ۱۱ تا ۱۳

چونکہ قرآن مجید میں پیشینگوئیاں کثرت اور تکرار کیساتھ تھیں۔ اور کتب سابقہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت پیشینگوئیاں بکثرت چلی آتی تھیں۔ اس لئے منکر و مخالف بار بار سوال کرتے تھے کہ فلاں پیشینگوئی پوری کرکے دکھاؤ۔ پھر عذاب اُتار لاؤ۔ جن خزانوں کا تیرے وعدہ ہے وہ ہم کو دکھلاؤ وغیرہ وغیرہ ایسے سوالات

وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ

اور جسکو اللہ ہدایت کرے وہی ہدایت یاب ہے اور جسکو وہ گمراہ کرے تو اُن کے واسطے کسی سوائے اسکے لوگ کارساز نہ پائیگا

وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ

اور ہم انکو قیامت کے دن ان کے چہروں پر اندھا اور بہرا اور گونگا اُٹھاینگے انکا ٹھکانا جہنم ہوگا

كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ﴿۹۷﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا وَقَالُوْا

جب کبھی آگ کم ہوگی تو ہم اسکو زیادہ بھڑکا دینگے انکی یہ سزا اسواسطے ہے کہ انہوں نے ہماری آیتوں سے کفر کیا اور

ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿۹۸﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ

کہتے رہے کہ کیا جب ہم ہڈیاں اور ریزے ہوجاینگے تو کیا نئی پیدایش میں اُٹھائے جاوینگے کیا انہوں نے نہیں دیکھا

اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَجَعَلَ

یہ کہ اللہ جسنے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اس بات پر قادر ہے کہ اُن کی مثال پیدا کرے ۵۱ اور اُسنے

سے کے جوابات مختلف مقامات پر مختلف الفاظ میں دئے گئے ہیں مثلاً اس آیت میں فرمایا گیا ہے۔ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ۔ پھر پ ۶ میں یہ الفاظ ہیں لَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۔ پھر پ ۷ میں ہے لَوْ اَنَّ عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِيَ الْاَمْرُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۔ پس هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا سے یہ خیال کرنا کہ ان تمام معجزات سے انکار کیا گیا ہے سراسر غلط اور خلاف واقعات ہے کیونکہ یہ تمام واقعات اپنے اپنے وقت پر ظہور پذیر ہوئے ہاں جب منکرین طعن ولعن سے طور پر سوال کرتے کہ تمہاری فتوحات کہاں ہیں تمہارے خزانے کہاں ہیں ہم پر عذاب کیوں نہیں آتا کیوں آسمان ہم پر ٹوٹ نہیں پڑتا فرشتے تمہاری مدد کو کیوں نہیں آتے لاؤ یہ سب کچھ ہمکو دکھلا دو تب ہم مان جاینگے مگر وقت سے پہلے خدا کے وعدے پورے نہیں ہوسکتے اسلئے مخالفین کو یہی جواب دئے جاتے تھے جو نمونہ کے طور پر بیان کئے گئے پ ۱۳ میں ہے وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ کسی رسول کو (یہ طاقت) نہیں تھی کہ کوئی نشان (از خود) اللہ کے اذن کے بغیر لے آئے ہر وعدہ کیواسطے ایک وقت لکھا ہوا ہے ایسا ہی پ ۷ میں ہے لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ہر ایک خبر کا وقت ومکان مقرر ہے۔ اور تم ضرور ضرور یہ جان لوگے ؛

۵۲ تناسخ کے ماننے والے اپنے دعوی کی دلیل میں اس آیت اور نیز بعض اور آیات سے ثبوت پیش کیا کرتے ہیں اسلئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تناسخ پر اس جگہ مختصر بحث کیجاوے۔ اس بحث کو تصدیق براہین کی جلد دوم سے نقل کرکے پیش ناظرین کرتے ہیں تناسخ کو سنسکرت والے اواگون کہتے ہیں اور تناسخ ماننے والے تناسخ کے یہ معنی بتلاتے ہیں ؛

گناہوں اور نیکیوں کے باعث بار بار جنم لینا پیدا ہونا) اور مرنا - پہلا منکیر -

جہانتک تناسخ کے ماننے والوں سے دریافت کیا اور اُن کی رسایل میں دیکھا اثبات تناسخ میں اُنکی یہی ایک دلیل ہے جو ہم دیکھتے ہیں کوئی آدمی جنم کے اندھے لنگڑے لولے کانے بہرے کنگال ہوتے ہیں اور کوئی راجہ مہاراجہ [illegible] پر میشر کی مرضی ہے تو گویا پرمیشر منصف وعادل نہیں جو بلا قصور ایک دوسرے میں فرق کرکے [illegible]

لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۹۹﴾ قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ

اونکی اجل مقرر کی ہے جسمیں کوئی شک نہیں پر ظالم تو ناشکری اور نافرمانی کئے بغیر نہ رہے۔ کہہ اگر تم اپنے رب کی رحمت کے

کیا کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ خدا ایسی طرفداری اور ناانصافی نہیں کرسکتا۔"

تناسخ کی دلیل کا خلاصہ

ہم اس دنیا میں تفرقہ کو دیکھتے ہیں۔ اور اس تفرقہ کی وجہ بجز پہلے جنم کی برائی بھلائی کے اور کوئی نہیں۔

پہلا جواب۔ قائلین تناسخ کی اس دلیل سے صاف واضح ہے کہ تناسخ ماننے کا کوئی **ثبوت تناسخ** ہی والوں کے پاس نہیں بلکہ صرف اس سے کہ سکھی آسودگی اور آرام والے سکھ آسودگی اور آرام کی وجہ اور دکھی بیمار رنج والے دکھ بیماری رنج کی وجوہ اور ان لوگوں کے باہمی تفرقہ کے اسباب تناسخ ماننے والوں کو معلوم نہیں ہوئے تو سمجھ لیا کہ ان لوگوں نے یقین کر لیا کہ سابقہ اعمال ہی اس تفرقہ کا باعث ہیں۔ پر شکر ہے اس رب العلمین کا جسنے اسلامیوں کو ایسے دلائل سے بچنے کے واسطے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ﴿پ ۱۵﴾ اور جس چیز کا تجھے علم نہیں اسکے پیچھے مت لگ کیونکہ کان آنکھ اور دل سب سے سوال کیا جائیگا۔

دوسرا جواب۔ اپنی کم علمی اپنی کم فہمی اور کمزوری سے تفرقہ کے اسباب رنج اور راحت کے موجبات اور سامان نہ جاننے سے یہ اعتقاد کر لینا کہ ان تفرقوں کا باعث ہمارے پہلے جنم کے اعمال ہی ہیں گویا بے وجہ تو یہ ایک چیز کا سبب قرار دے لینا ہے اور یہ جرأت اس قسم کی ہے کہ ہم کسی آدمی کو اندھیری رات میں کہیں جاتا دیکھیں اور اپنے ہی آپ میں یہ سوچ لیں کہ اسوقت کچہریاں بند ہیں بازار بند ہیں پس بجز اسکے کہ یہ آدمی اسوقت صرف چوری کرنے جاتا ہے اور کوئی وجہ نہیں۔ عقل والا سوچ لیوے کیسی منطق اور لاجک ہے اسیواسطے قرآن کریم نے تناسخ ماننے والوں کی نسبت فرمایا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ لوگ **اٹکل بازی** میں پڑے ہیں۔ وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿پ ۲۵﴾ اور وہ کہتے ہیں یہی دنیا کی زندگی ہے ہم مرتے ہیں اور زندے ہیں اور زمانہ ہی ہمیں ہلاک کرتا ہے اس بات کا انکو علم نہیں یہ اٹکل لگاتے ہیں۔

تیسرا جواب۔ دنیا میں ہم یہ تفرقہ تو دیکھتے ہیں کہ ایک جسم کا بیمار ہے اور دوسرا تندرست ہے ایک جسم سے دولتمند ہے اور دوسرا غریب ہے مفلس اور دنیا کا تمام کارخانہ اور اسکا تمام انتظام چونکہ ایک علیم وحکیم کی زبردست طاقت اور صفات کا نتیجہ اور اثر ہے پس ہمیں یقین ہے کہ یہ تفرقہ بے وجہ و بے حکمت نہ ہوگا مگر یہ کیا ضروری ہے کہ اس غیر محدود کی کل باریک حکمتیں اور بے تعداد تدبیریں ایسی ہوں کہ انسانی محدود عقل اور سمجھ انپر حاوی ہوجاوے یاد رکھو کسی کی بصر اور بصیرۃ اسکو احاطہ نہیں کر سکتی اور وہ سب پر محیط ہے قرآن کریم فرماتا ہے۔ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۡ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿پ ۷﴾ اسکو آنکھیں ادراک نہیں کرتیں اور وہ آنکھوں کو ادراک کرتا ہے۔ اور وہ لطیف اور خبیر ہے ۔ اور فرمایا ہے يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ﴿پ ۳﴾۔ ان کے آگے اور پیچھے کی سب چیزوں کو جانتا ہے اور مخلوق

منزل ۴

خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّيْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ

خزانوں پر مالک ہو جاؤ تو تم مفلسی کے خوف سے ضرور کنجوسی کرو اور انسان ہی

علم کا کچھ بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر جو وہ آپ چاہے اور فرمایا ہے یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا یعنی انکے آگے اور پیچھے کی سب چیزوں کو جانتا ہے اور وہ اسکے علم کا احاطہ نہیں کر سکتے۔

چوتھا جواب کسیکا بیمار ہونا اور کسی کا تندرست کسیکا آسودوں کے گھر جنم لینا اور کسیکا مفلسوں کے گھر میں جا پیدا ہونا اعمال کے سوا کسی اور وجہ سے ہو سکتے ہیں بایں احتمال آواگون ماننے والوں کا استدلال صحیح اور تام نہیں۔ پس ہم انکو کہتے ہیں کوئی ایسی عقلی دلیل لاؤ جس سے ثابت ہو جاوے کہ ایسے تفرقوں کا اعمال کے سوا اور کوئی باعث نہیں صرف اعمال ہی اس تفرقہ کا باعث ہیں بلکہ بتعمیل ارشاد قرآنی جو ذیل میں ہے کہتے ہیں کوئی علمی دلیل لاؤ اٹکلوں اور گمانوں سے کام نہ لو۔ کیونکہ سچ ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ۭ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ۔ یعنی کہہ تمہارے پاس کوئی علم ہے تو ہمارے پاس نکال لاؤ تم تو ظن کی پیروی کرتے ہو اور اٹکلیں دوڑاتے ہو۔

پانچواں جواب۔ اگر آریہ اسپر از راہ انصاف غور کریں تو کسیقدر لطیف اور داد کے قابل ہے موجودہ اشیاء میں اس تفرقہ سے بڑھکر ایک بڑا تفرقہ ہم دیکھتے ہیں۔ اور اس بڑے تفرقہ کا باعث پہلے جنم کی جزا و سزا نہیں اور اس امر کو دیانندی آریہ صاحبان آپ بھی تسلیم کرینگے۔

سنو۔ ارواح ایک جیتن وستو یعنی عالم ہوشیار چیز ہے۔ اور پرکرتی بلکہ پرمانو یعنی اجسام صغیرہ اور نہایت باریک ذرات جنکو عربی علوم طبعیہ کے عالم اجسام ذیمقراطیسی کہتے ہیں ایک جڑھ اور غیر ذی شعور چیز ہے اور باریتعالی علیم و خبیر عزیز و غالب القدوس السلام ایک تیسری چیز ہے۔ جو ان دونوں سے اول الذکر ارواح اور اجسام بلکہ کال یعنی زمانہ پر **حکمران** ہے۔

دیانندی آریہ صاحبان! بلکہ تمام تناسخ کے ماننے والو۔ ان تین اشیائے موجودہ میں اول روحیں جنم سے کیا ازل ہی سے بقول آریہ اللہ تعالی کے ماتحت اور اسکی صفت عدل کے باعث جزا و سزا میں گرفتار ہیں اور بقول تناسخ کے ماننے والوں کے بلکہ دیانندی آریہ کے ابد الآباد تک اسیطرح گرفتار رہیں گی۔ اگر جہان پر سے کے وقت یا اسکے کسیقدر پہلے اور پیچھے اجسام سے الگ ارواح آلام و راحت میں بھی ہے تو اسوقت بھی تخم کیطرح برائی انمیں رہتی ہے جسکے باعث ارواح کو پھر جنم لینا پڑتا ہے اور دوم پرمانو بیچارے تو ازل سے ابد تک بھی بقول آریہ کے محروم ہی رہینگے اور سوم اللہ تعالی ازل سے ابد تک ہمیشہ انپر حکمران رہا اور ہمیشہ انپر حکمران رہیگا۔

اب ہم تناسخ والوں کی دلیل کیطرف توجہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں ان تین میں بعض اشیاء جنم سے کیا ہمیشہ سے لنگڑے اور بعض اشیاء جنم سے کیا ہمیشہ سے جزا و سزا میں گرفتار اور ایک الغنی اور ان دونوں پر حکمران جل شانہ اب آپ کی دلیل تناسخ کو بعینہ لیکر کہتے ہیں دیکھو اثبات تناسخ بحث کی ابتدا میں جو کہو پرمیشر کی مرضی تو کیا وہ عادل نہیں پس بجز نتیجہ سابقہ جنم کے اور کیا کر سکتے۔ دیکھا

تِسْعَ اٰیٰتٍ بَیِّنٰتٍ فَسْئَلْ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ۞ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسٰی

لوگ اس سے برتر ہیں۔ اور تحقیق ہم نے موسیٰ کو نو نشانات صاف صاف دیے تھے پس بنی اسرائیل سے پوچھ

لیکن تم آریہ اور تمام قومیں اللہ تعالیٰ کو ماننے والے اللہ تعالیٰ اور پرمانوں میں تو جنم کے قائل نہیں پس ظاہر ہوا کہ تفرقہ کا باعث فقط اعمال ہی نہیں جو ہم تناسخ کے قائل ہو جاویں بلکہ تفرقہ کے اور اسباب بھی ہوتے ہیں بلکہ ایزدی مخلوق میں ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی چیز سورج کہلاتی ہے اور کوئی پانی کچھ روشنی کی کرنیں اور الکٹرسٹی کے ذرات اور بڑے بڑے درجہ کی مختلف اشیا کا رہن وغیرہ بتاؤ کیا اس تفرقہ کا باعث پوربلی جنم کے اعمال ہیں۔ ان کے کسی کام کی جزا اور سزا ہے معلوم ہوا کہ تفرقہ کا باعث فقط اعمال ہی نہیں بلکہ اَلْقَادِرُ کی اور ... حکمتیں ہیں جیسے ہمکو بتایا اور خبر دی وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا یقیناً اس نے تمکو مختلف طور پر بنایا۔ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْهُ (آسمان و زمین میں جو کچھ ہے سب تمہارے لئے پیدا کیا) دیکھو یہ سب اعلیٰ مطالب ہیں

چھٹا جواب سائنس یعنی پدارتھ ودیا علم طبعی نے ثابت کر دیا ہے کہ مابین جمادات اور نباتات اور انسان اور حیوانات کے تباین اور تفرقہ ضرور ہے۔ مگر تناسخ ماننے والے کہتے ہیں کہ ان اشیاء میں کوئی تباین نہیں انسانی روح نافعل عمال سے مر کر حیوان اور حیوانی روح انسانی بن جاتی ہے بعض انسان شجر و حجر ہو جاتے ہیں اور بعض شجر و حجر انسان۔ اور روح وہی روح رہتی ہے اور یہ امر سائنس کے بالکل خلاف ہے۔

تعجب آتا ہے دیانندی آریہ کے اعتقاد پر روح۔ گن۔ کرم۔ سبھاؤ یعنی روح کے خواص افعال اور عادات انادی اور غیر مخلوق ہیں اور روح کیلئے یہ امور دیانندیوں کے نزدیک لازمی ہیں روح سے کبھی علیحدہ نہیں ہوتے پھر روح شجر اور حجر ہو جانیکی حالتیں ہم پوچھتے ہیں وہ صفات اور لوازمات کہاں چلے جاتے ہیں کیا ثبوت ہے کہ یہ صفات و لوازمات اسوقت بھی روح کے ساتھ موجود رہتے ہیں۔

ساتواں جواب۔ تناسخ کے ماننے میں سچے علم طب کا وہ بڑا بھاری خزانہ جسکی صداقت کو ہم رات و دن بچشم خود دیکھتے ہیں لغو ہوگا **حالانکہ** بداہت مشاہدہ اسکو لغو نہیں ٹھہرا سکتا اور کیوں لغو ٹھہرا سکے خالق فطرت اور نیچر کا پیدا کرنیوالا خود فرماتا ہے خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا تناسخ ماننے میں علم طب کا بیفایدہ ہونا اسلئے ثابت ہوتا ہے کہ جب یہ مانا کہ تمام بیماریاں جو انسان اور حیوانات کو لاحق ہوتی ہیں وہ سب بیماریوں کے سابقہ اعمال کا نتیجہ اور ثمرہ ہے اور بد اعمال کی سزا ہی تو طبیب اور نیچرل فلاسفی کے جاننے والے نیچرل اسباب کو کیوں ڈھونڈنے لگے اور جب حسب الاعتقاد تناسخ کے مانا گیا کہ سزاؤں کا بھگتنا ضروری ہے اور کسیطرح بھی ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عدالت سے وہ سزا ٹل جاوے تو علاج سے کیا فائدہ اور اسکے باعث کیونکر فضل اور کرم الٰہی عدالت کو چھوڑ سکتا ہے اور تشخیص اسباب الامراض اور معالجۃ الامراض سے کیا نفع ہوگا۔

آٹھواں جواب روح کے گن یعنے خواص روح کے کرم یعنے اعمال روح کا سبھاؤ یعنی عادات دیانند کے

سلہ یہ بھائی سبت دوسرہ کی آیت میں ہی فی قوم تنبیع ... [illegible]

[illegible]

فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا (۱۰۱)

جب وہ انکے پاس آیا تو فرعون نے اس سے کہا میں تو گمان کرتا ہوں کہ اے موسی تجھے جادو ہو گیا ہے۔

آریوں کے نزدیک ارواح کو لازم و راسخ ہیں مادی ہیں۔ اور آریوں کے نزدیک یہ صفات ارواح میں باری تعالیٰ کی دی ہوئی نہیں۔ اب تناسخ کے ہم کا مسئلہ اگر یوں کہیں کہ بعض ارواح کا سبھاؤ اور لچھن ہی ایسے ہیں کہ ناقص ذرات کا جسم لیا کریں اور دکھ والے جسم میں زندگی بسر کریں۔ آسودگی میں رہنے والوں کے گھر جنم نہ لیں اور یہ امر اُن کے لئے پوربلی جنم یعنی پہلی زندگی کے اعمال جزا یا سزا نہو۔ بلکہ ایسی روح کی شقاوت ازلیہ اور اسکا سبھاؤ ہی اس تکلیف کا موجب ہو۔ بعض ارواح اصل ایسا سبھاؤ رکھتے ہوں کہ عورتوں کا بدن لیں بعضی ارواح مردوں کا جسم اپنے لئے اپنے سبھاؤ سے پسند کرلیں سابقہ اعمال کو اسمیں کچھ دخل نہو اور نہ پہلا جنم کی یہ جزا اور سزا ہو سچ ہے فَمِنْهُمْ شَقِیٌّ وَّ سَعِیْدٌ ۱۰۵/۱۱ (انمیں ہر کوئی سعید ہر کوئی شقی)

نواں جواب دیانندی آریہ کا اعتقاد ہے کل ارواح محدود اور غیر مخلوق ہیں ہمیشہ اواگون یعنے جنم اور مرن میں مبتلا رہیں اور ہمیشہ رہینگی۔ اگرچہ زمانہ آزاد بھی رہیں تو بھی ان میں بیج انکرما ریعنے تخم کی طرح برائی موجود رہتی ہے جسکے باعث آخر پھر ارواح کو جنم لینا پڑتا ہے۔ اور جو لوگ ارواح کو مخلوق مانکر تناسخ کو مانتے ہیں انکو بھی ماننا پڑتا ہے کہ ارواح غیر مخلوق ازلی و ابدی ہیں کیونکہ ہر ایک جنم کے اعمال افعال اور اقوال جب پہلے جنم کے پھل اور ثمرات ٹھیرے تو بصورت مخلوق ہونے روح کو ماننی پڑیگی کس جنم کا ثمرہ ہوگا اسلئے بر تقدیر تسلیم مسئلہ تناسخ یعنے اواگون کے ارواح کو غیر مخلوق اور ہمیشہ سے جسم اور بدن میں ماننا ہوگا۔ جب روح انادی غیر مخلوق ٹھہری اور روح کا وجود اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا نہ ٹھہرا۔ اور روح انلی اور ابدی ہوئی تو چاہیئے کہ روح اپنی بقا میں اللہ تعالیٰ کی محتاج نہو۔ لاکن ہم دیکھتے ہیں کہ جیسے ہمارا بدن کھانے پینے پہننے وغیرہ وغیرہ کا محتاج ہے روح بھی بدن سے کم محتاج نہیں اور احتیاجوں سے قطع نظر کرکے اسی امر کا خیال کرو کہ روح علوم کو حاصل کرنے میں کتنی محتاج ہے اسی دلیل کیطرف قرآن کریم نے ایما فرمایا ہے یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَ اللّٰهُ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ۳۵ وَ اللّٰهُ الْغَنِیُّ وَ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۲۶ اے لوگو تم سب اللہ کے محتاج ہو اور اللہ ہی غنی حمد کیا گیا ہے اور اللہ ہی غنی ہے اور تم محتاج ہو۔ اور فرمایا ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ یہ ہے تمہارا پیدا کرنیوالا ہر چیز کا پیدا کرنیوالا

دسواں جواب۔ اگر ارواح الٰہی مخلوق نہیں۔ تو ہم پوچھتے ہیں بدی اور بدکاری ارواح کا ذاتی اور فطرتی تقاضا ہے یا عارضی؟۔ اگر بدی اور بدکاری ارواح کا ذاتی تقاضا اور جبلی منشاء ہے تو ظاہر ہے کہ ذاتی تقاضوں اور جبلی منشاؤں کے پورا ہونیکا نام **راحت** اور آرام ہے نہ **رنج** اور تکلیف اور اگر بدی اور بدکاری کوئی عارضی امر ہے۔ جو ارواح کو لاحق ہوا۔ تو چاہیئے کبھی وہ عارضہ دور ہو جاوے جب عرض دور ہوگئی۔ تو روح پاک اور بہتر ہو کر آیندہ ہمیشہ نیک اعمال کیطرف متوجہ رہے۔ بلکہ یقین ہے کہ وہ ایسا ہی کرے کیونکہ روح کو آریہ نے چیتن اور سمجھدار مانا ہے **آریہ صاحبان**! اگر اپنے تجربہ پر روح نے ابتک نہیں سمجھا تو وہ چیتن نہیں۔ یا کسی رازدار الہامی کو الہامًا پتہ لگ جاوے کہ آپکی ارواح بعض کے حق میں اس عرض کے دوام لحوق کا ہو چکا ہے۔۔

گیارہواں جواب لڑکوں کی پرورش کیجاتی ہے اور انکو تعلیم کیواسطے تکالیف اور سرزنش دیجاتی ہے اس تکلیف کو سزا یا جزا نہیں کہا جاتا بلکہ اسکا نام تربیت رکھتے ہیں پس ایسی ہی وہ تکالیف جو دنیا میں عارض ہوتی ہیں انکو

قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَآئِرَ ۚ

(موسیٰ) نے کہا تو خوب جانتا ہے کہ ان لوگوں نے تو نہیں اُتارا بلکہ آسمانوں اور زمین کے رب نے نور اُتارے ہیں۔

نسبت کیوں نہیں کہا جاتا کہ وہ تربیت الٰہی میں داخل ہیں۔ نہ سزا اور جزا میں ہمارے لئے نہ ہی مجموعہ عالم کے واسطے بھی اس جواب کو بارہواں جواب اور زیادہ واضح کرتا ہے۔

بارہواں جواب جناب حضرت سیدنا مسیح علیہ السلام کے ہاتھ پر جب ایک جنم کا اندھا اچھا ہوا تو حضور علیہ السلام کے حواریوں نے عرض کیا یہ لڑکا کیوں نابینا تھا۔ کیا اپنے گناہوں کے باعث یا اپنے ماں باپ کے گناہ کے باعث حضرت مسیح نے جواب دیا نہ اپنے گناہ کے باعث اور نہ اپنے ماں باپ کے گناہ کے باعث بلکہ یہ لڑکا اسلئے نابینا تھا کہ الٰہی جلال ظاہر ہو گیا معنے اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول اور بنی اسرائیل کے گھرانے کے خاتم الانبیا نبی حضرت مسیح کی بزرگی اور صداقت ظاہر ہو میرا اس قصہ کو بیان سے صرف یہ مطلب ہے کہ دکھ اور سکھ کے واسطے اعمال کی جزا اور سزا کے ماسوا اور بھی بہت اسباب ہیں۔ آواگون ماننے والوں کے پاس کیا دلیل ہے کہ پورب لے جنم کے اعمال ہی اسکا باعث ہیں۔

تیرہواں جواب قانون قدرت اور اللہ تعالیٰ کی بے انت کارخانہ میں ہزاروں ہزار اسباب ہیں مثلاً غور کرو ان اسباب پر جو علم طب میں بیان ہوتے ہیں اور ان علامات و معالجات پر جنکی ذریعہ ہم اسباب کا پتہ لگا لیتے ہیں اور انکو دفعیہ کی صائب تدبیر کر سکتے ہیں بیماریوں کے اسباب جانتے ہیں ہم افلاس اور غریبی دولتمندی اور حکومت کی سبب کا اجمالی علم حاصل اس مختصر تمہید کے بعد گذارش ہے۔ اس تفرقہ کا باعث جسنے ایک لڑکا بیمار اور دوسرا تندرست ہے۔ ناملایم عناصر ہیں اسلئے کہ انسانی اور حیوانی روح یا تو عناصر کا خلاصہ ہے یا فرض کر لیتے ہیں کہ روح کو عناصر کے ساتھ تعلق ہے پہلی صورت میں ظاہر ہے جیسے عناصر ہونگے ویسی ہی روح ہوگی اور دوسری صورت میں جیسی عناصر کے ساتھ روح کا تعلق ہوگا ویسی تندرستی اور بیماری کے ثمرات روح کو لینے پڑیں گے اور جیسی جگہہ ارواح جمع ہونگی ویسا ہی سکھ اور دکھ اٹھاوینگی۔ پہلی صورت میں روح کا وجود ہی عناصر سے ہوا جزا اور سزا سابقہ جنم کی کہاں! اور دوسری صورت پر اگر کوئی اعتراض کرے کہ ارواح نے ایسی جگہہ کیوں تعلق پیدا کیا جہاں انکو آخر تکلیف اٹھانی پڑی۔ تو اسکا جواب بالکل ظاہر ہے کیونکہ ارواح بقول آریہ کے سوتنتر۔ اور آزاد ہیں۔ ارواح کو کوئی روک نہیں۔ اور یہ بھی ہے کہ اس روح کو جب ابد الآباد ترقی کی راہ کھول دی گئی۔ تو اسپر کوئی ظلم نہوا بلکہ اسپر رحم ہوا۔ اور یہ بھی ہے کہ اگرچہ آج روح کو بظاہر تکلیف معلوم ہوتی ہے کہ ناقص اور دکھی قالب سے اسکا تعلق ہے مگر اسی عنصری میں اسے بڑی بڑی فضیلتوں کے لینے کا موقع دیا گیا ہے اسلئے اسپر رحم ہے ظلم نہیں۔ ہاں ایسے موقع بنتے ہیں اگر اسنے نافرمانی کی تو ضرور سزا کا مستحق ہے اللہ تعالیٰ رحیم کریم اور عادل جاہے پکڑے چاہے عفو کرے اور وہ اپنے امر پر غالب ہے۔ بشہود آیۃ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ ۱۲/۲۱

چودہواں جواب مختلف ملکوں کی آب و ہوا سے ارواح کے مختلف صفات ہم مشاہدہ کرتے ہیں۔ بلکہ مختلف پیشوں مختلف قسم کے مکانوں جنمیں روشنی اور ہوا کی آمدورفت اور صفائی کے لحاظ سے اختلاف ہو مختلف اشیا کے کھانے اور مختلف چیزوں کے پینے پہننے اور استعمال میں لانیسے اور انواع و اقسام کی عادات سے ارواح کو

منزل ۴

وَاِنِّیْ لَاَظُنُّكَ يٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ﴿۱۰۲﴾ فَاَرَادَ اَنْ يَّسْتَفِزَّهُمْ

اور میں گمان کرتا ہوں کہ اے فرعون تو ہلاک ہونیوالا ہے۔ پس اس نے چاہا کہ انہیں گھبرا کر

حالات صفات اور معاملات میں اختلاف نظر آتا ہے۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ ہمیں ہوئی حالات کی اصلاح ان مختلف تدابیر ہوجاتی ہے جنکو اطبا طب میں اور طبعی حکما علوم طبعیات میں بیان کرتے ہیں۔

جن لوگوں کو لڑکے بیمار پیدا ہوتے ہیں ان کے علاج و معالجہ و حفظ صحت تبدیل آب و ہوا اور کچھ مدت ترک جماع تندرست بچوں کا پیدا ہونا۔ بگرمی اور خراب کلوں کی اصلاحات کا جس سے تکلیف ہو نیچرل اسباب سے درست ہوجانا وغیرہ وغیرہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ یا تو ارواح انہیں عناصر کا لطیف جوہر ہیں یا ان عناصر سے ارواح کا تعلق ایسے مختلف اور اقسام اسباب سے ہے جن میں بعض خاص حالتوں میں ہم اعمال کو داخل کر سکتے ہیں مگر یہ نہیں کہتے کہ یہ پہلی جنم کی اعمال ہوں کیونکہ اس دعوی کی دلیل کوئی نہیں اور **دعوی بے دلیل** عقلا کا کام نہیں۔

پندرہواں جواب۔ پہلے جنم کے اعمال ہرگز ہرگز اس تفرقہ کا باعث نہیں جس تفرقہ کو دیکھکر تناسخ کو ماننے والوں نے تناسخ پر اعتقاد کیا کیونکہ ہم قدرتی نظارہ میں دیکھتے ہیں تمام اشیا انسانی آرام اور راحت کی سامان روشنی ہوا پانی برق نباتات حیوانات سب کچھ اسکے کام میں لگ رہا ہے مگر یہ تیلا ان اشیا میں سے کسیکے مصرف کا نہیں۔ تو پھر کیا یہ **عجوبہ قدرت** بالکل لغو اور اتنی بڑی مخلوق پر حکمران محض نکما ہے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ جیسے **ملہمیں** کو بذریعہ الہام اور سلیم الفطرتوں کو بوساطت فطرۃ معلوم ہوا ہے کہ یہ **لطیفہ عبادۃ الٰہیہ** کے واسطے پیدا ہوا مگر ظاہر ہے جب تک انسان کے پاس یہ چیزیں موجود نہوں انسان کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ **پس** ثابت ہوا یہ تمام سامان انسان کو عبادت کے لئے دئیے گئے ہیں۔ اور یہ کل اسباب مقصد عبادت کے آلات اور متممات ہیں۔ یہ مضمون قرآن مجید میں یوں ادا ہوا يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا ۲/۲۲ اے لوگو! فرمانبردار بنے رہو اپنے اس رب کے جسنے تمکو اور تمسے پہلوں کو بنایا۔ اور فرمانبرداری کا یہ فائدہ ہوگا کہ تم دکھوں سے بچے رہو گے اسی رب نے زمین کو تمہارے لئے فراش (آرامگاہ اور گول) اور آسمان کو بنا بنایا اور بادلوں سے پانی اوتارا پھر نکالے اس سے کئی قسم کے پھل رزق تمہارے لئے پس خبردار اللہ کا کسیکو کسی امر میں شریک نہ بنایو۔ اور فرمایا وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۵۱/۵۶ جن اور انس تو صرف اسلئے ہیں کہ اللہ تعالی کے فرمانبردار رہیں جب عبادت الٰہی انسان پر واجب ہوئی اور یہ سامان اسلئے عطا ہوا کہ آسان اپنے فرائض منصبی کو ادا کر سکے پس یہ سامان جزا و سزا میں داخل نہوگا کیونکہ اگر جزا اور سزائے اعمال میں ملے داخل کیا جاوے تو باری تعالی پر ظلم کا الزام ہوگا اسلئے کہ یہی چیزیں منصبی فرائض کے ادا کرنے میں ابھی ضروری تھیں اور یہی اشیا ضروری میں بھی داخل ہو گئیں۔ ہاں انکا وفور اور انکا عمدگی سے میسر ہوجانا بعض وقت اعمال کے بعد ہوتا ہو تو بعید نہیں۔

سولھواں جواب۔ اگر یہ تفرقہ جسکے باعث تناسخ کے ماننے والوں کو شبہ پڑا سابقہ جنم کے اعمال کی سزا

منزل ۴

مِنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِيْعًا ﴿۱۰۳﴾ وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِیْۤ اِسْرَآءِيْلَ

زمین سے نکالدے پس ہمنے اُسکو اور اُسکے ساتھیوں کو سبکو غرق کردیا اور اسکے بعد ہمنے بنی اسرائیل سے کہا

اور جزا ہوتا تو ضرور تھا کہ اتنی مدت کی بات بلکہ یوں کہئے کہ لاانتہا زمانہ کی باتیں ہیں یاد ہوتیں اتنی لمبی مدت کہ ہزاروں ہزار باتیں اور کام ہم یک قلم کیوں بھول گئے۔

اب انعام اور خلعت کے لینے والے کو خبر نہیں کس کس نیک عمل پر مجھے انعام ملا اور سزا پانیوالے کو اطلاع نہیں کس کس کار کے بدلہ میں ماخوذ ہوں لیکن کے حالات بھول جانے پر قیاس نہیں ہوسکتا اوّل تو اسلئے کہ ہو وقت انسانی عقل ناقص اور بالکل نکمی ہوتی ہے دوم جیسے آریہ مانتے ہیں کہ سب آدمی سودر پیدا ہوتے ہیں۔ قرآن کریم یوں فرماتا ہے وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْئًا ۱۶/۱۶ اور اللہ تعالےٰ نے نکالا تمکو تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے (اور ماں کے پیٹ میں) نہ جانتے تھے تم کچھ۔ سیوم وہ حالت بھی مختصر وقت کی ہے اور کچھ بڑے کاموں سے اسکا تعلق نہیں البتہ اہل اسلام اس جسم سے پہلے ارواح پر عہد الست کا زمانہ تجویز کرتے ہیں۔ اور اس زمانہ کو مانتے ہیں۔

مگر اوّل تو وہ ایک عالم مثال کی عجائبات اور اس کی نیرنگیوں کی ایک بات ہے۔

دوم اسوقت کو بہت تھوڑا وقت سمجھا جاتا ہے مگر پھر بھی غور کرو آجتک اسکا کتنا اثر باقی ہے کہ تمام ارواح کی فطرت میں اس اثر کے باعث باہم اختلاف ادیان و ازمان۔ اور تباغض و تحاسد کے ہیبات پر قریبًا اتفاق ہے کہ ہمارا کوئی مربّی ہے چاہے کوئی اسے اَللّٰہُ کہے۔ کوئی بھگوان کوئی اونگ کہے کوئی یزدان کسی کی زبان پر دھر کے نام سے موسوم ہوا کسی کے دہن پر شکتی کے نام سے۔

انبیاء علیہم السلام کو لوگوں نے دیکھا انکی عجائبات معجزات کو مشاہدہ کیا مگر انکے منکر رہے اور باریتعالیٰ کو بن دیکھے یوں مان لیا کہ گویا وہ عیاں ہے دلایل سے یہ اتفاق ہرگز مت سمجھو کیونکہ روزمرہ دیکھ رہے ہیں۔ مباحث اور دلائل سے متخاصمین میں جھگڑا اور عناد بڑھتا ہے نہ اتفاق۔ بات یہی ہے کہ انہی کانوں نے اپنے خالق و فاطر کی آواز سنی تھی۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ مختلف مذاہب کے لوگ کیسی کیسی پر تکلیف عبادات کیطرف اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے پر متوجہ ہیں کیا ایسی جانکاہی اور اسطرح کی محبت بدون کسی تجلی دیکھنے کے صرف شنیدن سے ہے؟ نہیں نہیں۔ ایسا ہوتا تو نادیدہ محبوب کے حسن کو سنکر لوگ ایسے ہی عشق میں مبتلا ہوتے جیسے حسینوں کو دیکھکر جانبازعشاق کا حال ہو رہا ہے۔

ولیس الخبر کالمعاینة ایک سلیم الفطرت ہمارے سید و مولیٰ کا مقولہ علی قائلہا الصلوٰة والسلام بالکل سچ ہے اس تحقیق پر بعین واثق ہے بے ریب کبھی ارواح کو تجلی الٰہی کی سعادت حاصل ہوچکی ہے گو اس عالم میں نہ سہی عالم مثال میں ہی اور گو اسوقت ہماری جسمانی ذرات بقدر عظیم و نیہ ہوں جیسے اسوقت میں۔ بلکہ الست کے وقت نہایت چھوٹے۔

سترھواں جواب ابدی نجات دوامی آرام کا حاصل کرنا تمام صحیح الفطرة ارواح کا تقاضا ہے تو کیا یہ فطری خواہش بیل طلب و ... جو اس طالب ہو محروم رہیگی؟ اور باریتعالےٰ کے کامل رحم کامل فضل والے گھرانے کو ہیتے طالبوں کو صاف جواب دیگا کہ ابدی نجات سرمدی راحت اور دوامی آرام سرور کا سامان اس ہمہ قدرت

ظاہر بحث بسیط تر کی آوازیں

عالم ارواح

اسْكُنُوا الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا ﴿۱۰۴﴾ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ

کہ زمین میں ٹھیرو پس جب آخرت کا وعدہ آئیگا تو ہم سمیٹ کر جمع کر لینگے اور حق کے ساتھ ہمنے اسکو اُتارا

ہمہ فضل ہمہ طاقت کے گھر میں موجود نہیں! ہرگز ایسا نہ ہوگا۔ او کم نصیب آریو! ہرگز ایسا نہوگا ہاں او تناسخ کے ماننے والو! اس کریم کی بارگاہ سے ایسا روکھا سوکھا جواب ہرگز نہ ملیگا! بلکہ بات تو یہ ہے کہ اسکی صفت عدل بھی ہم طالبوں کی سپارش فرماہوگی اور عرض کریگی کہ ان غربا کے فطری اور جبلی تقاضا کو پورا کیجیو لے اللہ الکریم آپکے دروازے کو چھوڑ کر کدھر جاویں۔ آپ کی سرب شکتیمان القادر بارگاہ معلیٰ سے محروم ہوکر کہاں سے کامیاب ہوسکتے ہیں آپ کی شب و روز کیا ازل سے ابد تک کی بخششیں ایسی نہیں کہ انہیں کوئی خرچ بھی کم کرسکے۔ تب ہمکو انشاء اللہ تعالیٰ ابدی آرام نصیب ہوگا۔

اٹھارہواں جواب دیانندی آریہ کے نزدیک آواگون ہی ایک جھگڑا اور یہی مع کچھ مکتی اس آزادی کے جسمیں روح جسم سے الگ رہیگی۔ بھشت ہے والا نہ کوئی بہشت نہ سرگ اور نہ جہنم نہ نرگ

اور تمام ارواح ازل سے ابد تک ہمیشہ گرفتار ہیں اور ہمیشہ گرفتار رہینگی پس ہمکو سخت حیرانی ہے اگر تمام ارواح کو ہمیشہ ایسی گرفتاری رہی بانیکہ دیانندی آریہ مانتے ہیں کہ ارواح اللہ تعالےٰ کی مخلوق نہیں اور نہ اسکے پرنے کے سبب یعنے ظلم ہی پس دیانندی آریہ صاحبان بتایئے ایسی سخت گیری کسی رحیم یا عادل کا کام ہے۔ قرآن کریم کیسے لطف سے فرماتا ہے۔ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ۱۸ پ ۱۵ تیرا رب تو کسی پر ظلم نہیں کرتا۔

اُنیسواں جواب قطع نظر اس امر کے دیانندیوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ ارواح کا خالق نہیں۔ اور پھر انپر ایسا سخت گیر ہو کہ ارواح کو کبھی ابد الآباد نجات نہ دیگا۔ بتقدیر تسلیم اعتقاد آواگون کے وہ رحیم کریم محسن یعنی دیالو کرپالو بھی نہیں (معاذ اللہ) کیونکہ اس رحمٰن رحیم کریم کے ہر ایک احسان کے بدلے میں آریہ لوگ کہدینگے کہ انکو اپنے اعمال کی مزدوری مل رہی ہے پس اللہ تعالیٰ کا کوئی فضل انپر نہیں مگر سچ ہے وہی کتاب جسمیں لکھا ہے نجات اُسکے فضل سے ہوگی۔ وَوَقٰهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ۲۵ پ اور بچایا انکو دوزخ کے عذاب سے یہ فضل ہوا تیرے رب کا۔ سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۲۷ پ دوڑو اپنے رب کی معافی اور اس جنت کیطرف جسکا پھیلاؤ ہے آسمان اور زمین کے پھیلاؤ کے برابر رکھی گئی ہے انکے لئے جو یقین لائے اللہ پر اور اُسکے رسولوں پر یہ فضل ہے اللہ کا دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور اللہ کا بڑا فضل ہے۔ نجات کا مسئلہ فصل الخطاب نام رد نصاریٰ میں مفصل ہے۔

بیسواں جواب۔ آریہ صاحبان! باریتعالیٰ کو فضل و کرم سے کسنے روکا۔ اسپر کون غالب اسپر کون حکمراں اسنے کب عہد نہیں بلکہ وعید کردیا ہے کہ کسی پر محض فضل نکریگا؟ ہم تو کہتے ہیں کہ اگر ایسا سخت ڈراوا دیا بھی ہو تو بھی وہ نجات دے سکتا ہے کیونکہ وہ ہر طرح کے عیوب سے پاک ہی جانتا ہے کہ وعدوں کے خلاف کا نام اگر کذب ہے تو وعید کا خلاف کذب نہیں بلکہ کرم اور فضل ہے لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ جو کچھ اللہ تعالیٰ کرتا ہے اسپر کسیکو نکتہ چینی اور سوال کی جگہ نہیں اور جو کچھ لوگ کرتے ہیں اسپر تو ہو سکتا ہے۔

اکیسواں جواب تناسخ کا مسئلہ جیسے توحید کے خلاف ہے اور شرک کا باعث ویسے ہی اخلاق اور مال دنیا فی کا خطرناک

منزل ۴

وَبِالْحَقِّ نَزَلَ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۱۰۵﴾ وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى

اور حق کے ساتھ اترا اور ہمنے تجھکو بشیر و نذیر بناکر بھیجا ہے ۔ اور قرآن کو ہمنے جدا جدا کیا ہے تاکہ تو

توحید کے خلاف تو اسلئے ہی کہ تناسخ ماننے والوں پر لازم ہی جیسے دیانندیوں کا اعتقاد ہی کہ ارواح اشخاص کی بنائی ہوئی نہیں پر مانو اسکے مخلوق نہیں زمانہ اسکی کثرت نہیں ۔ جسطرح اللہ تعالیٰ غیر مخلوق ہی ارواح اور میٹر بھی غیر مخلوق ہیں یہ لوگ وحدت وجود کے بھی قائل نہیں جیسے انکے ویدانتیوں کا خیال ہی تو کہا جاوے کہ اصل واحد کے معتقد ہوکر توحید کے مدعی ہیں ۔ اور اخلاق مارل فلاسفی کا ایسا خطرناک دشمن ہی کہ بشرطیکہ اعتقاد مسئلہ تناسخ کوئی شخص اپنے کسی محسن خیر خواہ الٰہی محب انسانی ہمدرد کی نسبت اعتقاد یقین نہیں کرسکتا کہ اس شخص نے مجھپر احسان کیا یا رحم کیا یا بلکہ تناسخ کا معتقد محسن کے ہر ایک احسان کو بدلے میں کہہ سکتا ہی کہ اس محسن نے کوئی احسان نہیں کیا ۔ ممکن ہی کہ اسنے ہمارے پہلے احسان کا بدلہ دیا ہو ۔

مجھے یاد ہی کہ ایک مہاراجہ کو بچھونے کاٹا ۔ شدید درد میں ایک مسمریزم کرنیوالے نے جسکو اس ملک کی زبان میں منتر جھاڑنیوالا کہتے ہیں جھاڑا گیا ۔ جب اس عصبی المزاج راجہ کو آرام آیا اور جھاڑ کرنے والے کو انعام دیا ۔ اسکا پہرہ معاف کیا ۔ تو تناسخ والے خوش اعتقاد بول اٹھے ۔ دیکھو کسطرح اس بچھونے سپاہی کا قرضہ اوتارا ۔

فصل

بائیسواں جواب تناسخ کا مسئلہ ماننے سے ثابت ہوتا ہی باریتعالیٰ سخت خود غرض ہیں کہ بلا مزدوری کسی پر رحم احسان نہیں فرماتے سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ پ ۱۴ پاک ہی وہ اللہ اور بلند ہے جو تم صفت کرتے ہو ۔

تئیسواں جواب ہم لوگ بعض وقت بوجہ احسان کرتے اور پھر دوسرے وقت احسان کے خلاف کرتے یا احسان نہیں کرتے ان دو قسم کی مختلف کارروائی سے معلوم ہوتا ہی کہ احسان کرنا ہمارا ذاتی او خانہ زاد وصف نہیں بلکہ ما بالعرض ہمکو یہ صفت لاحق ہوجاتی ہی اور ہر ما بالعرض کیواسطے ما بالذات ضرور ہی پس لازم آیا کسیجگہ احسان بالذات موجود ہی تو کیوں آریو اسجگہ کا نام باریتعالیٰ کی پاک ذات نہیں جانتے

چوبیسواں جواب تناسخ کے اعتقاد پر ضرور ہی کہ کسی شخص کو جناب باریتعالیٰ کی ذات پاک سے محبت نہ رہی حالانکہ نص ہے اور آپ مانتے ہیں وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ پ ۲ ایمان والے تو اللہ تعالیٰ سے بڑی محبت رکھا کرتے ہیں ۔ اور یہ بات کہ تناسخ کے ماننے پر باریتعالیٰ سے محبت نہیں ہو سکتی آسلئی ہی کہ جس جج کی نسبت مجرم کو اعتقاد ہو جاوے کہ ممکن نہیں کہ میری خلاف ورزی قانون اور جرم کے بعد یہ حاکم مجھے قصور دار پر رحم کریگا وہ تو مجرم کو کیوں پیارا ہونے لگا ہاں جس مجرم کا یہ ایمان ہو کہ شاید حاکم کرم

پچیسواں جواب حسب الاعتقاد ایسے عدل یزدی کے جسمیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم عطا اور احسان کی امید نہ ہے ۔ بدکاروں کو اسکی جناب میں دعا پر آرتھنا لغو اور بیہودہ ہوگی معاذ اللہ مگر کیا پیارا کلمہ قرآن مجید میں موجود ہی اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ پ ۱۳ بات تو یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ کے انعامات اور احسانوں سے اسکے منکر ہی ناامید ہوا کرتے ہیں ۔ اور کیا پیارا ہے لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا پ ۲۴ خبردار اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کبھی ناامید ہو جیو اللہ تعالیٰ تو تمام گناہوں کو عفو کیا کرتا ہی پس ایسے رحیم کریم کے در سے ناامیدی جہل ہے اور کیا روح افزا یہ کلمہ ہے وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ پ ۲ جب تجھ سے میرے بندے یہ پوچھیں ہمارا رب کہاں ہی جو ہم اسسے دعا کریں ۔ تو کہہ وہ فرماتا ہے میں تو بہت ہی قریب ہوں جب کبھی خاص لوگ دعا مانگنے والے مجھ سے مانگیں پس لوگو ! چاہیئے اپنے آپ کو ایسا بناؤ کہ تمہاری دعائیں قبول ہوا کریں اور پورے طور پر مجھے مانو ۔

النَّاسِ عَلٰی مُکۡثٍ وَّ نَزَّلۡنٰهُ تَنۡزِیۡلًا (۱۰۶) قُلۡ اٰمِنُوۡا بِهٖۤ اَوۡ لَا تُؤۡمِنُوۡا اِنَّ الَّذِیۡنَ

اسکو لوگو نپر ٹھیر ٹھیر کر پڑھے۔ اور اسکو رفتہ رفتہ اوتارا ہی کہہ اسپر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ جن لوگوں کو اس سے پہلے

اُدۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ اِنَّ الَّذِیۡنَ یَسۡتَکۡبِرُوۡنَ عَنۡ عِبَادَتِیۡ سَیَدۡخُلُوۡنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِیۡنَ ۔ مجھ ہی سے مانگو اور میری عبادت کرو میں تمہاری دعا۔ اور عبادت قبول کرونگا جو لوگ میری فرمانبرداری سے تکبر کرتے ہیں وہ تو ضرور ذلیل ہوکر جہنم میں داخل ہونگے

چھبیسواں جواب بدکاری اور نافرمانی کے بعد تناسخ ماننے والوں کو عصیان و نافرمانی سے نکلنے کیواسطے تناسخ کے اعتقاد پر چاہیے کوئی مددگار نہ رہے اسلیے کہ جناب باریتعالیٰ سے کسی عطیہ کی امید نہیں۔ ہو سکتا کہ اس عدالت سے سزا ہی سزا کا فتویٰ لگ چکا وہاں سے عفو کی امید نہیں مگر کیسی لطیف بشارت ہے اس کتاب میں کہ جسمیں آیا ہے اَمَّنۡ یُّجِیۡبُ الۡمُضۡطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ یَکۡشِفُ السُّوۡٓءَ اللہ تعالیٰ کے سوائے دوسرا کون ہے جو مضطر کے اضطراب کیوقت اسکی دعا پر قبولیت عطا کرے۔ اور اس

ستائیسواں جواب تناسخ کے اعتقاد پر چاہیے کہ گناہ اور اللہ تعالیٰ کی بغاوت ہمیشہ ہوتی رہے اور بدی دنیا سے کبھی نہ اٹھے۔ اوّل اسلیے کہ باریتعالیٰ کو بدی کے قایم رکھنے کی ضرورت ہے دوم اسواسطے کہ نیکوں اللہ تعالیٰ کے فرمانبرداروں کو بھی بدی کے قایم رکھنے کی ضرورت ہے۔ باریتعالیٰ کو ہو اسطے کہ جب نیک نے نیکی کی تو حسب الاعتقاد اہل تناسخ کے ضرور ہے کہ باریتعالیٰ اس نیک کو نیکی کا بدلہ دیوے بدلہ کیا ہے یہی گھوڑے ہاتھی بیل اونٹ بکری خوبصورت عورتیں وغیرہ وغیرہ۔ اب اگر بدکار بدکاری نکریں تو نیکوں کیواسطے وہ اسباب جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے کہاں سے آوے۔ ہو سکتا یا تو بدکاروں کا اسپر احسان ہے کہ ایسے سامان مہیا کر دیتے ہیں یا معاذ اللہ یہ مجبوری ان سے بدی کراتا ہے تاکہ ایسے نیکوں کے انعام میں مددملے۔ نیک اسواسطے بدکاری کو چاہیں کہ انکو دون بدی بدکاروں کے گھوڑے ہاتھی خچر عورتیں کہاں سے ملیں مکانات کی لکڑیاں کہاں سے آویں۔ گرمی میں بیچارے ہندوستان کس بڑ برگد پیل کے نیچے آرام کریں اسیواسطے آریہ کے خیال پر لا انتہا زمانہ سے بدکاری دنیا میں موجود ہے اور لا انتہا زمانہ تک بدی موجود رہیگی

اٹھائیسواں جواب جب گناہ کا ہمیشہ رہنا جیسا ستائیسویں جواب میں بیان ہوا ضروری ٹھیرا اور بدکار کو بدکاری کی سزا اٹھانا بھی ضرور پڑا تو بتاؤ پھر بدکار کو جناب باریتعالیٰ سے محبت ہوگی یا نفرت؟۔

انتیسواں جواب محسن۔ مربی۔ مخدوم مصلح ہادی مکرم کو برا کہنا فطرت کی گواہی ہے کہ بہت بڑا ظلم ہے۔ خالق فطرت کی کلام میں ایک صدیق کا ذکر ہے وہ فرماتا ہے اِنَّهٗ رَبِّیۡۤ اَحۡسَنَ مَثۡوَایَ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفۡلِحُ الظّٰلِمُوۡنَ اور خالق فطرت کی کلام میں ہے اَلطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیۡنَ وَ الطَّیِّبُوۡنَ لِلطَّیِّبٰتِ بھلوں کو بھلی بات کہو بھلی باتیں تو بھلوں ہی کیلئے ہیں اور بھلے لوگ ہی بھلی باتوں کے مستحق ہیں مگر تناسخ کے ماننے والے اپنے تمام محسنوں کو بدکار اور برا جانتے ہیں بلکہ ان پر سوار ہوتے اور ان سے زنا و لواطت کیوقوع ہونیکو مجوز ہیں کیونکہ اگر ان کے محسن برائیوں کے مرتکب نہوں تو وہ آواگون اور جنم مرن میں کیونکر آویں۔ مگر جنم مرن میں آنا ضرور ہے اسلیے ثابت ہوا کہ وہ لوگ بدی کے بھی مرتکب ہوا کرتے ہیں۔ مسلمان انبیا کی عصمت کے قائل ہیں اور جو اعتراض عیسائیوں یہود ونکی تواریخ سے اہل اسلام پر کیے جاتے ہیں انمیں معترضوں کو دھوکا ہے یا وہ دھوکہ دیا چاہتے ہیں

تیسواں جواب ہم دیانندی آریہ سے پوچھتے ہیں انکے بزرگ مہاتما نیک خجستہ کردار تھے اور ہیں یا پاپی اور بدکاری اگر نیک اور بھلے تھے اور ہیں اور برائی ان میں نہیں تو چاہیے وہ ابدی نجات پاجاویں اور آیندہ آواگون میں جو جہنم اور سزا کا گھر ہے نہ آویں۔ پھر اور لوگ آپ کے محسن اور مربی اور بزرگ بن جاویں اور وہ بھی اسیطرح نجات

أُوتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهِ إِذَا يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ يَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ سُجَّدًا ﴿۱۰۷﴾

علم دیا گیا ہے | جب ان پر پڑھا جاوے | تو ٹھوڑیوں کے بل سجدے میں گر جاتے

بالیں یہانتک کہ محدود ارواح کا سلسلہ آخر محدود زمانہ میں ختم ہوجاوے پھر سرشٹی کے پیدا ہونیکا سامان ہی خدا کے پاس نہ رہے معاذ اللہ اور بصورت ثانیہ اگر نیک نہیں اور بُرے نہیں تو انمیں کوئی بھی قابل اعتبار نہ رہا پہلا بدکار کا اعتبار کیا۔

اکتیسواں جواب ہمنے اپنے کانوں بڑے بڑے راجوں مہاراجوں سے سنا اور بتقدیر ملنے مسئلہ تناسخ کے سچ بھی وہ لوگ کہا کرتے تھے تپ دراج اور راجو نرگ۔ کیا معنے تپ یعنی ریاضتوں اور سخت سخت اور مشکل عبادتوں کا نتیجہ ہے کہ ریاضت کنندہ ریاضت کے بعد راجہ ہوجاتا ہے پھر راج کا نتیجہ ہے کہ وہ انسان یعنے راجہ دوزخی ہوجاتا ہے اس کلام کا دوسرا جملہ یعنی راجوں نرگ اسلئے بھی سچ ہے کہ راجوں اور مہاراجوں سے اکثر ظلم و تعدی ہو جاتی ہے ان سے پورا انصاف محال ہے پھر عیاشی اور فضولی وغیرہ وغیرہ آفات میں مبتلا رہتے ہیں۔ بلکہ میرے جیسا تجربہ کار تو شہادت دیتا ہی ہے ویسکتا ہے کہ علی العموم یہ دوسرا جملہ سچ ہو کیونکہ دوزخ کا نمونہ ان میں بھی دکھائی دیتا ہے جیسے سفلس آتشک بہارئی رگ گرمی باد مشجر مبارک کہتے ہیں اہل مصر نے نیٹرٹ اف سلوم کا کیسا خوبصورت نام رکھا ہے الحجر الجھنمی میں جب کبھی آتشک کے زخمو نپر اسکا استعمال کرتا ہوں اسوقت اس مصری نام کی خوبی جیسی مجھے معلوم ہوتی ہے شاید ایک ناتجربہ کار یا شرائع سے ناواقف کو ہرگز معلوم نہ ہوتی ہوگی۔

بتیسواں جواب ہمنے مانا آرام و تکلیف اعمال کے ثمرات ہیں۔ مگر یہ کیوں نہیں کہا جاتا ہے کہ وہ اعمال دنیوی اور اسی جنم کے ہیں ہاں ثمرات کہتے ہیں یہ فائدہ بھی ہے کہ جزا سزا میں۔ باعث انعام اور موجب سزا کا علم اور اسکا یاد ہونا ضروری ہے ثمرات میں علم اور یاد اسباب ضروری نہیں ۞ غایتہ ما فی الباب ہیں وہ اسباب و موجبات یاد نہوں سو ایسی یادداشت تو تناسخ ماننے والوں کے نزدیک بھی ضرور نہیں ۞ رہی یہ بات کہ بچہ میں ایسے کون سے اعمال ہیں جنکے باعث بچہ نے سزا بھگتی یا جسکا ثمرہ اٹھایا سو اسکے سردست دو جواب ہیں۔ اوّل یہ کہ اعمال دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ اعمال ہیں جنکا ثمرہ یا جزا لینے میں عامل اور فاعل یا مرتکب کا عاقل و بالغ اور سمجھدار ہونا جان بوجھ کر قانون قدرت کی خلاف ورزی کا مرتکب ہونا ضرور نہیں مثلاً ایک نادان لڑکا آگ میں ہاتھ ڈالدے زہر ملا دودھ پلایا جاوے ایسی خلاف ورزی میں سزا جزا اور ثمرہ کا اٹھانا ضرور ہے بہت نہو تھوڑا سہی مگر ایسی صورتمیں اگر قدرے دکھ والک اور رنج رسان ہوں تو ان کی تلافی اجر عظیم سے ہو جاتی ہے جسے شہادت کا مرتبہ کہتے ہیں۔ دوسرے وہ اعمال ہیں جنمیں قانون کی خلاف ورزی میں مرتکب جرایم کا عاقل بالغ جان بوجھ کر جرم کا مرتکب ہونا ضروری ہے ایسے قوانین کو قانون شریعت قانون حکام کہتے ہیں پس لڑکے قانون قدرت کی خلاف ورزی میں گرفتار ہیں انہوں نے خود کی ہے یا ان کے والدین اور مربیوں نے

دوم لڑکے بھی ہم کہہ سکتے ہیں کہ جان بوجھ کر کسی برائی کے مرتکب ہوا کرتے ہیں اور اسی کی سزا میں گرفتار ہوتے ہیں یا تو اسلئے کہ برائی کی مرتکب انکی روح ہے اور ان کی روح جیتی ہوشیار۔ اور انکی کمزوری کے وقت ایسی گن کرم اور سبھاؤ کی ساتھ ہے جیسے جوانی کے وقت۔ اور یا اسلئے کہ جسقدر رسکے وہ لڑکے ہیں اور جسقدر انکے جسم اور عناصر کی استعداد ہے اسقدر کی سمجھ والی ان کی

وَّيَقُولُونَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولًا ﴿۱۰۸﴾

اور کہتے ہیں ہمارا رب پاک ہے ہمارے رب کا وعدہ تو ہو نہو پورا ہونے والا ہے

روح بھی ہے۔ پھر جیسے چھوٹی سی چیونٹی بھی روح اور سمجھ کا ایک مقدار رکھتی ہے اور سمجھ کے خلاف مرتکب بھی ہوتی ہے ایسے ہی بعض بچے جنکو بیمار دیکھتے ہو اپنی وسعت سمجھ کے موافق کسی خلاف ورزی کے مرتکب ہوئی ہوں۔ جب ہم عقلا اور حکما اور بڑے بڑے سمجھ والوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ بھی عقل اور سمجھ کے خلاف کرتے ہیں اور اسکی سزا پاتے ہیں۔ بھلا چھوٹی سی عقل کے بچے ایسا کیوں نہ کرتے ہوں بلکہ ہم کہہ سکتے ہیں۔ لڑکونکو کچھ بڑی تکلیف نہیں ہوتی اور اسکے والدین و مربی اپنے اسی جنم کے اعمال کی سزا بھگت لیتے ہیں اور جائز ہے کہ ایسی لڑکونکو آیندہ ابد الآباد زندگی میں ترقی کا سامان ملجاوے۔

تینتیسواں جواب نیکی کا اثر اگرچہ عمدہ ہوتا ہے مگر نیک اپنی نیکی پر کبھی تکبر کرتا ہے نیکی کو ریا اور لوگونکو دکھلانیکے واسطے بجالاتا ہے کمزور لوگونکو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور بدی کا اثر اگرچہ برا ہونا چاہیئے مگر بدکار اپنی بدکاری پر جب نظر کرتا ہے تو بارگاہ الٰہی میں عجز و انکسار اضطراب شرمندگی ظاہر کرتا اور دعائیں مانگتا ہے اسلئے نیک اپنی نیکی کو تباہ کر دیتا ہے اور بدکار بدی کے بعد مقرب بارگاہ الٰہی ہو جاتا ہے تب جسکو ہم اور تم عام نگاہ کی لوگ نیک سمجھتے تھے۔ دکھی دیکھتے ہیں۔ اور بدکار سکھی اور اپنی غلط فہمی سے اگر کہدیں کہ یہ تکلیف نیک پر اسکے پورب جنم کا پھل ہیں اور یہ آسایشیں بدکار کو اسکے پورب جنم کا پھل ہیں تو ہمارا یہ توہم غلط ہوگا کیونکہ ممکن ہے یہاں ہی

چونتیسواں نیکیوں کی بہت اقسام ہیں پھر جیسے نیکیوں کی انواع و اقسام ہیں ایسی ہی نیکیونکے ثمرات اور نتائج کے بھی اقسام ہیں۔ اکثر لوگونکی یہ حالت ہے ایک قسم یا سو ہزار قسم کی نیکی کرتے ہیں اور جس جس قسم کی نیکی کرتے ہیں اسکے انواع و اقسام کی برکات اور ثمرات کو حاصل کرتے ہیں ⁂ مگر وہی نیک ایک قسم کی نیکی کرنیوالا اور طرح طرح کی بدی بھی کرتے ہیں اور ان بدیونکی سزا بھگتتے ہیں۔

پھر یہ بھی ہے کہ بعض نیکیاں اس قسم کی ہیں کہ جلد اپنا پھل دیتی ہیں اور بعض نیکیاں اپنا ثمرہ مدت کے بعد ظاہر کرتی ہیں۔ ایسی حالتوں میں نظارہ کنندہ کبھی غلطی میں پھنسکر کسی قسم کی بدی کے مرتکب کو مطلق نیک اور کسی قسم کی نیکی کرنیوالے کو بدکار دیکھ بیٹھتا ہے اس جواب کو بھی یہ قصہ واضح کرتا ہے ⁂ خاکسار ایک مجلس میں اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا پر احباب کو کچھ سنا رہا تھا ایک شخص نے ہمیں دریافت کیا کہ جب تمام آرام ایمان سے حاصل ہو سکتے ہیں اور انواع و اقسام آلام کفر و نافرمانی سے تو انگریز کیوں حیوۃ دنیا میں منصور و دولتمند ہیں تب خاکسار نے اسے اور عام اہل مجلس سے عرض کیا کہ ایمان کے ادنیٰ ترین شعبوں میں سے اماطة الاذی عن الطریق ہے یعنی رستونکو صاف کرنا رستوں میں سے دکھ دینے والی اشیا کو دور کرنا اور مومنونکی تعریف میں آیا ہے وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ مومن وہ ہیں جنکی حکومت جنکے کام مشورہ سے ہوں اور مومنو نکو کہا گیا وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى میرے پیارے مخاطبو ان چند ایمانی احکام پر انگریزوں نے عمل کیا اور جتنے ان احکام پر عملدرآمد سے سونہہ موڑا جن لوگوں نے ان احکام اسلام کو لیا وہ ان احکام کے پھل بھی اٹھا رہے ہیں جتنے نافرمانی کی اسکا بدلہ بھی بھگت رہے ہو نمونہ تو امر کی تمثیل ہے۔ ایسا ہی الٰہی نواہی پر نظر کرو وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ اس آیت شریف میں تمکو حکم ہے کہ آپس میں جھگڑا نہ کرو اور جھگڑنے سے پھر ان جھگڑوں والا بزدل ہو جاوےگا تمہاری ہوا بگڑ جاویگی اس نہی کی تمیز نہ رکھو تو ہ سنو اللہ کے فضل سے تم بھائی بھائی بنتے یا باہم اعدا ہوگئے۔ غرض یہ کہ تم لوگ اپنے ناعاقبت اندیشوں کو دیکھاوں میں گرفتار رہو۔ آں ہمہ زیر دست بھی ہو بندہ سے رکھتے ہو اور نیک بھی ہو جن لوگوں نے بیہودہ ان سب مقدم توحید پر ایمان لا ہو۔ اور انگریز مثلاً

السجدة

وَيَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ يَبْكُونَ وَيَزِيدُهُمْ خُشُوعًا ﴿۱۰۹﴾ قُلِ ادْعُوا اللَّهَ أَوِ ادْعُوا

اور ٹھوڑیوں کے بل روتے ہوئے گر جاتے ہیں اور انکا عجز و نیاز زیادہ ہوتا ہے کہہ اللہ کو پکارو یا

الرَّحْمَٰنَ أَيًّا مَا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ

رحمن کو کسی نام سے پکارو اسکے واسطے اچھے ۵ نام ہیں - اور اپنی نماز میں نہ تو اونچی آواز کر نہ دھیمی

بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا ﴿۱۱۰﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا

بلکہ اسکے درمیان رستہ اختیار کر ۶ اور کہہ تمام حمد اللہ کے واسطے ہے جسنے کوئی بیٹا نہیں بنایا

وَلَمْ يَكُن لَّهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُن لَّهُ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا ﴿۱۱۱﴾

ع ۱۲

اور نہ ملک میں اسکا کوئی شریک ہے اور نہ اسکا کمزوری کیوجہ سے کوئی کارساز ہے تکبیرات سے اسکی بڑائی بیان کر

ان احکام کے منکر ہیں - تو ان اعمال کے ثمرات تم ہی اٹھاؤ گے - الغرض ان کا پھل نیکی کے عوض جو شخص جس قسم کا بیج بوئے گا اسی قسم کا پھل اٹھائیگا لعلکم تتفکرون فی الدنیا والآخرۃ ۲ کی صدا سنکر صحابہ کرام اور ان کے اتباع عظام نے دین اور دنیا دونوں حسنات کا بیج بویا تھا دونوں کا پھل اٹھایا -

فائدہ ۱۴

پینتیسواں جواب نیک شخص کے دو پہلو ہیں - ایک جہت میں وہ اللہ تعالیٰ کا محب - اور ایک جہت میں بباعث اپنی نیکیوں کے اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے نیک پر تکالیف کا آنا ممکن ہے کہ محبت سے ہو نہ محبوبیت کی جہت سے اور انعامات محبوبیت کی جہت سے ہوں نہ محب ہونیکی وجہ سے -

۵ اللہ تعالیٰ کے بہت سے نام ہیں جسقدر افعال یا صفات اللہ کیطرف منسوب ہو سکتے ہیں اوسیقدر اسکے نام ہیں مگر تمام نام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی کلام میں جمع فرمائے وہ ننانوے ہیں جیسا کہ ترمذی نے روایت کیا ہے -

اللہ الذی لا الہ الا ہو الرحمن الرحیم الملک القدوس السلام المؤمن المہیمن العزیز الجبار المتکبر الخالق البارئ المصور الغفار القہار الوہاب الرزاق الفتاح العلیم القابض الباسط الخافض الرافع المعز المذل السمیع البصیر الحکم العدل اللطیف الخبیر الحلیم العظیم الغفور الشکور العلی الکبیر الحفیظ المقیت الحسیب الجلیل الکریم الرقیب المجیب الواسع الحکیم الودود المجید الباعث الشہید الحق الوکیل القوی المتین الولی الحمید المحصی المبدی المعید المحیی الممیت الحی القیوم الواجد الماجد الواحد الصمد القادر المقتدر المقدم المؤخر الاول الآخر الظاہر الباطن الوالی المتعالی البر التواب المنتقم العفو الرؤف مالک الملک ذو الجلال والاکرام المقسط الجامع الغنی المغنی الضار النافع النور الہادی البدیع الباقی الوارث الرشید الصبور الستار -

۶ یعنی بعض نمازیں آواز سے اور بعض ہلکے سے پڑھو یا یہ حکم نماز تہجد کے واسطے ہے -

سورۃ الکھف مکیۃ ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝ وھی مائۃ عشر ایات

شروع اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۜ قَیِّمًا ①

تمام حمد اللہ کے واسطے ہے جسنے اپنے بندے پر کتاب نازل فرمائی اور اسمیں کوئی کجی نہیں رکھی بلکہ ٹھیک اور صداقت سے

لِّیُنْذِرَ بَاْسًا شَدِیْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَیُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ

تاکہ اسکی طرف کے سخت عذاب سے (لوگوں کو) ڈراوے اور ان مومنوں کو خوشخبری دے جو اچھے عمل کرتے ہیں کہ انکو واسطے

اَجْرًا حَسَنًا ② مَّاكِثِیْنَ فِیْهِ اَبَدًا ③ وَّیُنْذِرَ الَّذِیْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا

اچھا اجر ہے ۔ وہ اسمیں ہمیشہ رہنے والے ہیں اور ان لوگوں کو متنبہ کر دے جنہوں نے کہا کہ اللہ نے بیٹا بنا لیا ہے

مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ؕ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؕ اِنْ یَّقُوْلُوْنَ

انکو اسکا کچھ علم نہیں اور نہ انکے باپ دادوں کو ۔ یہ بھاری بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی ہے یہ تو محض جھوٹ بات کہتے ہیں (یعنی قادری) کیا تو

اِلَّا كَذِبًا ④ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓی اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ یُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِیْثِ

ان سے بیزار دل سے کہ وہ اس قرآن پر ایمان نہیں لائے افسوس کے مارے اپنے نفس کو گھونٹ دیگا

اَسَفًا ⑤ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَی الْاَرْضِ زِیْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَیُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ⑥

ہمنے زمینی چیزوں کو اس کے واسطے آرایش کا سامان بنا دیا ہے تاکہ ہم انکو آزمائیں کہ کون ان میں سے اچھے عمل کرنیوالا ہے

وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَیْهَا صَعِیْدًا جُرُزًا ⑦ ؕ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ

اور جو کچھ اس پر ہے ہم اسکو چٹیل میدان کر دینگے کیا تیرا گمان ہے کہ اصحاب کہف

وَالرَّقِیْمِ ۙ كَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا ⑧ اِذْ اَوَی الْفِتْیَةُ اِلَی الْكَهْفِ فَقَالُوْا

اور رقیم ہماری عجیب آیتوں میں سے ہیں ۔ کہ چند نوجوان ایک غار میں پناہ گیر ہوئے اور دعا کی

رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ⑨ فَضَرَبْنَا

اے ہمارے رب تو ہمکو اپنے پاس سے رحمت دے اور ہمارے کام میں نیک نتیجے کا سامان طیار کر پس ہمنے

ف ۱ ابو درداکی حدیث میں ہے کہ جو شخص سورۃ کہف کی پہلی دس آیتیں یاد کر لے تو وہ فتنہ دجال سے محفوظ رہیگا دیکھو کنز العمال جلد صفحہ ۲۴۳ گویا کہ ان آیات میں اُسکے فتنوں کا ذکر ہے لغت عرب میں دجال کے معنے گروہ عظیم کے ہیں ان آیات میں جو حدیث رسول اللہ صلعم دجالی فتنوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں ایک ایسی قوم کا ذکر ہے جو خدا کا بیٹا ماننے والی ہوگی وہ بڑے بڑے حیرتناک کام کریگی زمین کی ہر چیز سے فائدہ اٹھائیگی اور انکو خوبصورت کر کے دکھائیگی سو یہ حلیہ زمانہ حال کے پادریوں پر صادق آتا ہے کہ کیسا تو یہ کریہ اور غضبناک مسئلہ ہے کہ خود خدا سارے سکا ایک کنواری کے پیٹ میں نو مہینہ پرورش پاتا رہا پھر عام بچوں کی طرح پیدا ہو کر بڑا ہوا عام انسانوں کی طرح کھانے پینے پھرنے جاگنے سونے اور پاخانہ کا محتاج رہا اور یہودیوں کے ہاتھوں سے مار کھاتا رہا اور آخر کار صلیب پر چڑھایا گیا طرفہ یہ کہ مدعی یہ بھی کہتے ہیں کہ جب نبیوں سے کچھ کام نہ ہو سکا

ف ۲ زینت دنیا کیسا تھ اہل یورپ نے صنعتکاری کو کس انتہا درجہ تک پہنچایا کہ ہر ایک چیز وہاں کی پسند کی جاتی ہے ہر ایک ساخت کی عمدگی صفائی اور سچائی اس درجہ کو پہنچ گئی ہے کہ تمام دنیا میں انہیں کی چیزیں خریدی جاتی اور انہیں پر اعتبار کیا جاتا ہے ف ۳ رقیم اُس جنگل یا پہاڑ کا نام ہے جس میں

غار کہف واقع تھا ۔ کہف کے معنی بھی غار کے ہیں اسی سے اردو زبان کا لفظ کھوہ مشتق معلوم ہوتا ہے ۔

عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِى الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ﴿۱۱﴾ ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَىُّ الْحِزْبَيْنِ

ان کے کانوں پر چند سال — تھپکی دی — پھر انکو اٹھایا کہ کون دونوں گروہوں میں سے بہتر گننے کی

اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا ﴿۱۲﴾ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ

مدت کو زیادہ یاد رکھتا ہے (یہ باتیں ہوئیں) ہم تجھپر انکا صحیح قصہ بیان کرتے ہیں وہ چند نوجوان تھے

اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى ﴿۱۳﴾ وَّرَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ

جو اپنے رب کو مانتے تھے اور ہم نے انکو زیادہ ہدایت دی تھی اور ان کے دلوں کو مضبوط کیا تھا جس وقت وہ کھڑے ہوئے اور بولے ہمارا

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا۟ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا ﴿۱۴﴾ هٰٓؤُلَاۤءِ

تو وہی ہے جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے ہم اسکے ساتھ دوسرے خدا کو ہرگز نہ پکاریں گے اگر ایسا کہیں تو بڑی بیجا بات ہوگی یہ ہماری

قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ؕ لَوْلَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۭ بَيِّنٍ ؕ فَمَنْ اَظْلَمُ

قوم ہی انہوں نے اسکے علاوہ خدا بنا لئے ہیں کیوں انپر کوئی صاف دلیل نہیں لے آتے پس اس شخص سے ظالم کون ہے

مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ﴿۱۵﴾ وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗٓا

جو اللہ پر جھوٹ باندھے — اور جب تم ان سے اور ان کے معبودوں سے جو اللہ کے سوا ہیں کنارہ کش ہو گئے

اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ﴿۱۶﴾ وَ

پس چلو کسی غار میں جا رہیں تمہارا رب تمپر رحمت پھیلائیگا اور تمہارے کام میں آرام و آسائش کا سامان طیار کر دیگا اور

تَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ

جب سورج طلوع ہو تو دیکھے کہ وہ ان کے غار سے داہنی طرف رہجاتا ہے اور جب چھپے تو

تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِىْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ

اسکے بائیں جانب کترا جاتا ہے اور وہ اسکی فضا میں ہیں یہ اللہ کے نشانات میں سے ہے

مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ﴿۱۷﴾ وَتَحْسَبُهُمْ

اللہ جسکو ہدایت کرے پس وہی ہدایت یاب ہے اور جسکو وہ گمراہ کرے پس تو اسکے واسطے کسی کارساز رہنما کو نہ پائیگا اور تو انکو

اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ۖ وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۖ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ

گمان کرے جاگتے ہیں جب وہ سوتے ہوں اور ہم ان کو داہنے اور بائیں کروٹیں دیتے ہیں اور انکا کتا دہلیز پر

ع ۱۴ — منزل ۴ — ع ۱۵

ف ۱ یعنی اصحاب کہف کی نسبت عجیب بات نہیں ہے ایک یہ ہے کہ ہم نے مدتوں غار کے اندر انکو سلا رکھا بقول بعض دو سو سال اور بقول بعض تین سو سال اور پھر انکو جگایا تاکہ معلوم ہو کہ مدت قیام کی نسبت کسکو صاف علم ہے ہمیں بہت سی افترائی باتیں شامل ہیں جو فسانہ گویوں نے تراش دی ہیں ہم انکا صحیح قصہ بیان کرتے ہیں جیسا کہ آگے آتا ہے۔ ف ۲ یعنی وہ غار شمال رویہ واقع ہے۔ ف ۳ یعنی وہ غار ایسا خوفناک ہے کہ سوتا آدمی ایسا معلوم ہو کہ جاگ رہا ہے اور سکون کی حالت میں لیٹا ہوا ایسا معلوم ہو کہ کروٹیں بدل رہا ہے چنانچہ وحشتناک جنگلوں اور پہاڑوں میں اپنے ہی خیالات اور توہمات سے ساکن اجسام حرکت کرتے ہوئے نظر آیا کرتے اور خود بخود طرح طرح کی خوفناک آوازیں کانوں میں پڑتی ہیں چنانچہ اسی وحشتناک نظارے کو دوسرے الفاظ میں قرآن مجید اسطرح بیان فرماتا ہے کہ اگر تو انکو جھانک مارے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جاوے اور دہشت سے بھر جاوے۔ (باقی سلسلہ صفحہ ۵۸۹ میں درج ہے اسی کو دیکھو)

ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ ۚ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ﴿۱۸﴾

دونوں ہاتھ پھیلائے ہوئے ہے اگر تو انکو جھانکے تو پیٹھ موڑ کر بھاگ جائے اور اُن کے نظارے سے خوف میں بھر جائے گا

وَكَذَٰلِكَ بَعَثْنَاهُمْ لِيَتَسَاءَلُوا بَيْنَهُمْ ۚ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ۖ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ

اور اسی طرح ہمنے انکو اٹھایا تاکہ وہ آپس میں سوال کریں اُن میں سے ایک بولنے والے نے کہا تم کتنی دیر ٹھہرے وہ بولے ایک

يَوْمٍ ۚ قَالُوا رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ فَابْعَثُوا أَحَدَكُم بِوَرِقِكُمْ هَٰذِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلْيَنظُرْ

دن یا کچھ حصہ (دوسرے) بولے تمہارا رب ہی خوب جانتا ہے کہ کتنی دیر ٹھہرے پس اپنے میں سے کسی ایک کو یہ اپنا روپیہ دیکر شہر کو

أَيُّهَا أَزْكَىٰ طَعَامًا فَلْيَأْتِكُم بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ أَحَدًا ﴿۱۹﴾

بھیجو وہ دیکھے کہ کون سا کھانا ستھرا ہے پس اس میں سے کھانے کے واسطے تمہارے پاس لاوے اور چپکے سے جاوے اور کسی کو

إِنَّهُمْ إِن يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوكُمْ أَوْ يُعِيدُوكُمْ فِي مِلَّتِهِمْ وَلَن تُفْلِحُوا إِذًا أَبَدًا ﴿۲۰﴾

اگر تم کو معلوم کر لینگے تو پتھر مار دینگے یا اپنے مذہب میں تمکو واپس کر لینگے اور تم پھر ہرگز کبھی بامراد نہ ہوگے

وَكَذَٰلِكَ أَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوا أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيهَا إِذْ

اور اسیطرح ہمنے انکو اطلاع دیدی تاکہ وہ جان لیں اللہ کا وعدہ حق ہے اور قیامت میں کوئی شبہ نہیں ہے جبکہ وہ

يَتَنَازَعُونَ بَيْنَهُمْ أَمْرَهُمْ ۖ فَقَالُوا ابْنُوا عَلَيْهِم بُنْيَانًا ۖ رَّبُّهُمْ أَعْلَمُ بِهِمْ ۚ قَالَ الَّذِينَ

آپس میں اُن کے بارے میں جھگڑنے لگے پس بولے اُن پر دیوار بنا کر (بند کر دو) ان کا رب ہی انکا خیال خوب جانتا ہے جو لوگ

غَلَبُوا عَلَىٰ أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِم مَّسْجِدًا ﴿۲۱﴾ سَيَقُولُونَ ثَلَاثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ

اپنی بات میں غالب رہے بولے کہ ہم تو انپر مسجد بناوینگے اب کہینگے کہ وہ تین ہیں اور چوتھا انکا کتا ہے

وَيَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ ۖ وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ وَثَامِنُهُمْ

اور بعض کہینگے کہ وہ پانچ ہیں چھٹا انکا کتا ہے غیب میں پتھر چلانا ہے اور بعض کہینگے وہ سات ہیں اور آٹھواں

كَلْبُهُمْ ۚ قُل رَّبِّي أَعْلَمُ بِعِدَّتِهِم مَّا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ ۗ فَلَا تُمَارِ فِيهِمْ إِلَّا مِرَاءً

انکا کتا ہے تو کہہ میرا رب ہی اُن کی تعداد خوب جانتا ہے انکو تھوڑے ہی لوگ جانتے ہیں پس تو اُن کے بارے میں

ف۱ یعنی سنسان بیابان پہاڑ کی دہشتناک کھوہ اور پھر اُسکا بھی منہ بند کر کے مشہور ہے۔ اب جو اُنپر حال گذرتا ہے اُسکو خدا جانتا ہے عیسائیوں کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ۲۵۶ء میں وہ داخل (غار) ہوئے تھے اور ۴۴۶ء میں ایک عیسائی بادشاہ نے بضرورت خشت وہ دیوار کھلوائی اور اُن کی ہڈیاں بطور تبرک اُٹھا لیں مسجدیں جو اب تک وہاں محفوظ رکھی ہوئی ہیں اور انکی عزت کیجاتی ہے مگر عیسائی لوگ اُن کے ذکر میں توحید کا ذکر نہیں کرتے بلکہ تثلیث پرست بتلاتے ہیں اور اُن کے مزار پر شرک کیا جاتا ہے۔

ف۲ اب یہاں سے اصحاب کہف کی نسبت لوگوں کے قول شروع ہوتے ہیں کہ بعض انکو تین بعض پانچ اور بعض سات بتلاتے ہیں یہ تمام اٹکل پچو ہیں پس اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو اُن سے کہدے کہ انکی تعداد کو اللہ ہی جانتا ہے اور مضبوط بات سے زیادہ ان سے اس بارے میں کوئی کلام نہ کر پھر مدت قیام کی نسبت کہتے ہیں کہ وہ اپنے غار میں تین سو برس رہے اور (بعض) نو اور زیادہ کرتے ہیں اُن سے کہدے کہ مدت قیام کو بھی اللہ ہی بہتر جانتا ہے

ظَاهِرًا ۪ وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ﴿۲۲﴾ وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ

ظاہر بات سے زیادہ جھگڑا نہ کر اور نہ اُن کے بارے میں کسی سے دریافت کر۔ اور کسی شے کی نسبت یہ نہ کہہ کہ میں اُس کو کل

ذٰلِكَ غَدًا ﴿۲۳﴾ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۫ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ وَقُلْ عَسٰۤى اَنْ

کرنے والا ہوں مگر (ساتھ ہی کہہ) اگر اللہ چاہے [1] اور جب تو بھول جائے تو اپنے رب کو یاد کر اور کہہ

اور مدت قیام پر فضول قصہ گھڑنے سے حاصل کیا ہے ظاہر بات صرف اسقدر ہے کہ اصحاب کہف چند نوجوان ایمان خدا پرست اور ہدایت یافتہ لوگ تھے جو شہر افسس یا طرسوس میں ڈیشیش یا دقیانوس کے زمانہ میں رہتے تھے ڈیشیش بڑا ظالم بادشاہ تھا جو زبردستی لوگوں سے بت پرستی کراتا تھا۔ جو نہ مانتا پہلے اُس کو فہمایش کرتا پھر جسمانی سزا دیتا پھر قتل کر ڈالتا تھا بعض کو درندوں سے پھڑوا دیتا اور بعض کو جلا دیتا اور بعض کو پتھروں سے مروا ڈالتا تھا۔ یہ حالت دیکھکر یہ خدا پرست جوان ایک پہاڑ کی کھو میں جا چھپے جو شمالی رو یہ واقع ہے ساتھ ایک کتا جو غار کے منہ پر پڑا رہتا تھا خوف دہشت کے مارے لق و دق بیابان اور پہاڑ کی جو لناک کھوہ کے درمیان جا چھپے اور پڑکر سو گئے اور جب بیدار ہوئے تو آپس میں پوچھنے لگے کہ کسقدر دیر ٹھہرے بعض نے کہا ایکدن یا دن کا کچھ حصہ بعض نے کہا واللہ اعلم پھر ایک شخص کو طعام لانیکے واسطے ایک سکہ دیکر روانہ کیا اور اُس سے کہدیا کہ خفیہ طور پر جائیو ایسا نہ ہو کہ لوگ اطلاع پاکر ہم کو پتھروں سے ماردیں یا اپنے دین میں پھیر لیں۔ خدا اور حساب اعمال ماننے کے یہی معنی ہیں کہ انسان اپنے ایمان قایم ہونے پر ایسی ثابت قدمی دکھائے جیسی کہ اصحاب کہف نے دکھائی۔ بس اصل قصہ تو اسیقدر ہے جس سے یہ سبق سیکھنا چاہئے کہ دنیاداروں اور مشرکوں سے ڈر کر حق اور ایمان کو چھوڑ دینا مومنوں کی شان سے بعید ہے باقی لوگوں کے انگلی شوشے ہیں جن میں بحثیں کہنا امر فضول ہے تین ہوئے تب کیا اور سات ہوئے تب کیا۔ دس برس رہے تب کیا تین سو یا تین سو نو سال رہے تو کیا اس قصہ سے تو محض ایمانداری کی حقیقت سمجھانا مد نظر تھا کہ خدا اور عاقبت کو ماننے کا یہ حق ہے کہ انسان دنیا کے خوف سے مشرکانہ باتوں میں نہ پڑے بلکہ خدا کے حکموں پر قایم رہے بدکاروں اور ظالموں سے ڈر کر تقیہ نہ کرے بلکہ راست بازی پر ثابت قدم رہے خواہ شہر کو چھوڑ کر لق و دق جنگلوں میں اور پہاڑوں کے غاروں میں ہی کیوں نہ چھپنا پڑے۔ مگر افسوس ہمارے مفسر فضول روایت نقل کرنے میں تمام فسانہ پردازوں سے سبقت لیگئے۔ اُنہوں نے یہ قصہ اس طرح پر بنالیا کہ دقیانوس کے زمانہ میں سات جوان غار کہف میں جا چھپے خدا تعالیٰ اپنی قدرت سے اُن کو آفتاب کی شعاعوں سے بچاتا ہے اور دائیں بائیں کروٹیں بدلتا ہے تاکہ ایک طور پڑے رہنے سے اُن کو زمین نہ کھاجائے اور اسی حالت سے اُن کا کتا بازو پھیلائے ہوئے غار کی دہلیز پر پڑا ہے اور اُن کے ناخون و بال بڑھ جانے سے ایسی مہیب شکل ہوگئی

[1] یعقوب ۴ باب ۱۴ و ۱۵ تم جو یہ کہتے ہو کہ ہم آج یا کل فلاں شہر میں جاکر وہاں ایک برس ٹھہرینگے اور سوداگری کرکے نفع اٹھائینگے۔ اور یہ جانتے نہیں کہ کل کیا ہوگا۔ ذرا سنو تو سہی تمہاری زندگی چیز کیا ہے بخارات کا سا جو ابھی نظر آئی ابھی غائب ہوگئے بجائے اس کے تمہیں یہ کہنا چاہیے کہ اگر خداوند چاہے تو ہم زندہ بھی رہیں اور یہ

۱۰۶ * ۱۰ ریہ یا وہ ، مہینے ، ویں کے ۔

يَّهْدِيَنِ رَبِّيْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ﴿۲۴﴾ وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ

قریب ہے کہ میرا رب مجھے اِس سے بھی قریب تر راستہ نیکی کا بتلا دے - اور بعض نے کہا کہ وہ اپنے غار میں تین سو سال

سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

ٹھہرے اور (بعض نے کہا) نو اور زیادہ کئے - تو کہہ کہ اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ کسقدر ٹھہرے آسمانوں اور زمین کا غیب اسی کا ہی

ہے کہ جو کوئی دیکھے تو ڈر کر بھاگے - مگر قرآن مجید میں خود اُن کا قول اِس طرح پر ہے لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۱۹ یعنی ہم ایک دن یا دن کا کچھ حصّہ ٹھہرے اگر ناخون اور بال بڑھ گئے ہوتے - تو وہ سمجھ سکتے تھے کہ بہت زیادہ مدت گذری ہے تین سو نو سال گذر جانے کے بعد دقیانوسی عہد کے تمام لوگ مر کھپ گئے اُس وقت خداوند نے اُن کو بیدار کیا - اب افس میں عیسائی بادشاہ ہو گیا تھا - اِس زمانہ میں حشر و نشر پر بحثیں رہتی تھیں - جب اصحاب کہف تین سو نو سال کے بعد بیدار ہوئے تو اُنہوں نے ایک شخص کو روپیہ دے کر کھانا لانے کیواسطے افسس یا ترسوس میں بھیجا لوگ دقیانوسی وقت کا سکہ دیکھکر حیران ہو گئے اور اُس کے ارد گرد میلہ جمع ہو گیا - آخیر پولیس کے سپاہی اِس اشتباہ پر کہ اُس کو پرانہ دفینہ ملا ہے پکڑ کر شاہ وقت کے پاس لے گئے - جب پولوس کے روبرو وہ شخص پیش ہوا تو اُس نے تمام حال دریافت کیا - اُس نے تمام سرگذشت بیان کی تب بادشاہ نے کہا کہ ہم خود ساتھ چلتے ہیں اور تم اپنے دوسرے رفیقوں اور اُس غار کو ہمیں دکھلاؤ - جب بادشاہ معہ ارکین سلطنت اُس کو ساتھ لیکر غار کے دروازہ پر پہنچے - تب اُس نے کہا پہلے مجھے اندر جانے دو ایسا نہو وہ ہراساں ہو جائیں - الغرض وہ اندر گیا اور پھر واپس نہ آیا تب بادشاہ نے غار کے اندر ہرچند جستجو کرائی مگر کہیں اصحاب کہف کا پتہ نہ ملا مجبور ہو کر واپس چلا آیا - مگر اصحاب کہف اِس غار میں اِبتک وہیں سوتے ہیں اور قیامت تک وہیں سوتے رہینگے - آنحضرت صلعم کے پاس ایک چادر بھی آئی تھی - اُس کے چاروں گوشہ خلفائے اربعہ نے پکڑے اور بیچ میں آنحضرت صلعم بیٹھے اور اُڑا کر فرشتے اصحاب کہف کے پاس لے گئے - اُن سے آنحضرت صلعم نے ملاقات کی اور اسلام کی تعلیم فرمائی تعجب ہے کہ اِن لغویات ہزلیات اور مزخرفات کا قرآن مجید اور احادیث میں نام و نشان تک نہیں بلکہ تین پانچ اور سات کی تعداد بھی قرآن مجید رَجْمًا بِالْغَيْبِ ۲۲ یعنی غیب میں نشانہ مارنا بتلاتا ہے - اور تین سو نو کی تعداد کو عام روایت کی طرف منسوب کر کے فرماتا ہے - قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ۲۶ اور قراءت ابن مسعود اِس طرح پر ہے وَقَالُوْا لَبِثُوْا اِسسے صاف ظاہر ہے کہ تین سو سال مدت قیام بتلانا بھی لوگوں کا قول ہے اور وَازْدَادُوْا تِسْعًا میں جمع مذکر غایب کا صیغہ بھی صاف بتلا رہا ہے کہ یہ بھی لوگوں کا قول ہے نہ کہ اللہ تعالیٰ کا پھر اِس قصہ میں ظاہر باتوں سے زاید کلام کرنے سے صاف منع فرماتا ہے - مگر تعجب ہے حضرات مفسرین پر جنہوں نے خواہ مخواہ قرآن مجید کو فسانہ عجائب اور مجمع مزخرفات بنا کر مخالفین کی نظروں میں اُس کو لغو اور باطل کلام ثابت کر دیا اور لَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ کی کچھ پرواہ نہ کی إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

أَبْصِرْ بِهِ وَأَسْمِعْ مَا لَهُم مِّن دُونِهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَدًا ﴿٢٦﴾

وہ خوب دیکھتا اور سنتا ہے اُن کیواسطے اُسکے سوائے کوئی کارساز نہیں اور وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا

وَاتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِن كِتَابِ رَبِّكَ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَلَن تَجِدَ مِن دُونِهِ

اور جو تیری طرف تیرے رب کی کتاب وحی کی گئی ہے تو اُسکو پڑھ اُسکی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں اور تو اُسکے سوا

مُلْتَحَدًا ﴿٢٧﴾ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ

کوئی پناہ نہ پائیگا اور اپنے نفس کو اُن لوگوں کے ساتھ جو اپنے رب کو صبح اور شام پکارتے اور

يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَا

اُسکی رضا چاہتے ہیں ٹھیرائے رکھ اور اپنی آنکھوں کو اُن سے مت پھیر کہ دنیاوی زندگی کی زینت کا طالب ہو جائے

تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَن ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا ﴿٢٨﴾ وَ

اور اُسکی اطاعت کر جسکے دل کو ہمنے اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے اور جو اپنی خواہشوں کا تابع ہو گیا اور اسکا کام حد سے

قُلِ الْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ فَمَن شَاءَ فَلْيُؤْمِن وَمَن شَاءَ فَلْيَكْفُرْ إِنَّا أَعْتَدْنَا

گذرا ہوا ہو اور کہہ حق تمہارے رب کیطرف سے ہے پس جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے ہمنے ظالموں کیواسطے

ف۱ یعنی اصحاب کہف کا قصہ آپکی پیشگوئی ہے اسکو پڑھکر سناؤ کہ اسکے مطابق واقعات تم پر بھی آنے والے ہیں چنانچہ آپکو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ غار میں جاکر چھپنا پڑا۔ خدا کے سوائے کہیں پناہ نہ ملی اسلئے پہلے ہی حکم ہے کہ اپنی نفس کو اُن لوگوں کے ساتھ جو اپنے رب کو صبح اور شام پکارتے اور اُسکی رضا چاہتے ہیں ٹھہرائے رکھ اور جو لوگ غافل ہوا پرست اور بیجا باتیں کرنیوالے [illegible]

ف۲ اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ دین میں کوئی زبردستی جائز نہیں مگر مخالفین نے محض ضد و عناد کیوجہ سے اسلام پر یہ اعتراض کیا ہے کہ اسکی اشاعت بزور شمشیر ہوئی اور قرآنی تعلیمات کی رو سے زبردستی مسلمان کرنا جائز ہے۔ اسلئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اسجگہ اس اعتراض کی حقیقت ظاہر کردی جائے دوسری سورت کی ۱۹۲ آیت میں یہ جو ذیل میں درج ہے

وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ۝ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُم مِّنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ عِندَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتَّىٰ يُقَاتِلُوكُمْ فِيهِ فَإِن قَاتَلُوكُمْ فَاقْتُلُوهُمْ كَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ ۝ فَإِنِ انتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ — ۲/۱۹۲

اللہ کے راستہ میں اُن لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں مگر زیادتی نہ کرو کیونکہ اللہ زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا جہاں کہیں اُن کو پاؤ اُن سے لڑو اور جہاں سے انہوں نے تمکو نکال دیا ہے تم بھی انہیں نکال دو کیونکہ فتنہ [illegible] کی نسبت سخت تر ہے اور مسجد حرم کے قریب اُن سے نہ لڑو جب تک وہ تم سے وہاں لڑائی نہ کریں پس اگر وہ [illegible] جگہ بھی [illegible] تم بھی اُن سے جنگ کرو یہی کافروں کی سزا ہے پس اگر وہ باز رہیں [illegible] تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

[illegible]

لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ

آگ طیار کر رکھی ہے جسکی قناتیں اُنکو گھیرے ہوئے ہونگی اور جب پانی مانگینگے تو اُنکو پگھلے ہوئے تانبے کی مثال پانی دیا جائیگا

يَشْوِى الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ۞ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

جو اُن کے چہروں کو بھون دیگا وہ بری پینے کی چیز اور آرام کے لحاظ سے بُری جگہ ہے جن لوگوں نے اللہ کو مانا

انبیائے بنی اسرائیل کے جہاد تو ایسے غضبناک ہیں کہ اُن کے حالات پڑھکر روح کانپتی ہے مکانونکا ڈھانا شہرونکا جلا دینا۔ مواشی کو ہلاک کرنا باغوں اور سبز درختونکو آگ لگانا عام قتل کرنا سروںمیں میخ گاڑنا۔ آروں اور کلہاڑوں سے چروانا بھٹاؤں میں جلوانا کنواریوں کو سپاہیونکیواسطے رکھنا حاملہ عورتوں کے پیٹ پھاڑنا معصوم بچوں بوڑھے مرد عورتوں اور مریضوں کو بلا امتیاز قتل کرنا عہد عتیق سے ثابت ہے بلکہ طیش اور غضب کیحالتمیں قبروں سے ہڈیاں تک نکلوا کر جلا دینا مذکور ہے چنانچہ مقامات ذیل کا ملاحظہ کرو۔ پیدائش ۳۴/۲۵ اعداد ۳۱/۷-۸-۱۵ اعداد ۳۳/۵۵ اعداد ۳۵/۱۶ تا ۱۵ اعداد ۳۵/۸ استثنا ۳/۴ استثنا ۲/۳۴ تا ۲ استثنا ۲۰/۱۰ و ۱۳ ۷/۲ تا ۶ اعداد ۲۱ و ۲۹ و ۳۱ یشوع ۶/۱۴ و ۶/۲۴ و ۸/۱۵ و ۲۵ ۸/۲۲ و ۲۹ و ۱۰/۴۰ قاضی ۱/۲۱ و ۵/۲۴ و ۲۵ و ۹/۴۹ و ۸/۱۶ ۲ سموئیل ۱۲/۳۱ ۱ تواریخ ۲۰/۳ ۲ سلاطین ۱۰/۱۱ و ۱۵/۱۶ و ۲۳/۱۶ ذیل میں نمونہ کے طور پر ان مقامات میں سے محض چند آیات درج کیجاتی ہیں۔ اعداد ۳۱/۷ و ۸ و ۱۵ اُنہوں نے مدیانوں سے لڑائی کی جیسا خداوند نے موسیٰؑ سے فرمایا تھا اور سارے مردوں کو قتل کیا آدی اور رقم اور صور و حور اور ربع کو جو مدیانوں کے پانچ بادشاہ تھے جان سے مارا مدیان کی عورتوں اور بچونکو اسیر کیا مواشی و مال و اسباب کو لوٹا شہروں اور قلعوں کو توڑ ڈالیو۔ گھنو باغوں میں آگ لگا دیو اُن کے معبودوں کی کھدی ہوئی مورتونکو جلا دیو استثنا ۱۲/۲ ۲۰/۱۰ و ۱۳ جزیہ لینا لوٹ مارنا اور خوبصورت عورتوں کو پسند کرنا یشوع ۵/۱۴ الٰہی فرشتہ یشوع کا لشکر ہو کر آیا تب اُس یشوع نے تمام لوگونکو جو شہر میں تھے کیا مرد کیا عورت کیا جوان کیا بوڑھا کیا بیل کیا بھیڑ اور گدہا سبکو بیک لخت ہلاک کیا تہ تیغ کیا حرم کیا ۶/۲۱ و ۲۴ سب کو پھونک دیا مگر سونا اور روپا یشوع ۷/۲۵ و ۸/۲۲ و ۲۹ و ۱۰/۴۰ سنگسار کر کے جلانا اور پھر اسپر پتھروں کا تودہ لگانا قتل عام کرنا بادشاہونکو پھانسی دیکر پتھراؤ کرنا۔ بادشاہوں کو فنا کرنا بلکہ حسب الحکم خداوندی کوئی ذی روح باقی نہ رکھا۔ ایک بادشاہ بھاگ کر یاعیل کے خیمہ میں آیا اُسنے فریب سے اُسکے سر میں میخ گاڑ دی قاضی ۵/۲۴ دو دو کنواریوں کو سپاہیوں کے لئے رکھا ۲ سموئیل ۱۲/۳۱ داؤد نے ربہ کے بادشاہ کا تاج اوتار کے اپنے سر پر رکھا لوگوں کو آروں اور کلہاڑوں اور لوہے کی داؤنی گاڑیوں کے نیچے کیا اور اینٹوں کے جلتے پژاوے میں جلا دیا ۲ سلاطین ۱۵/۱۶ و ۲۳/۱۶ منا خم نے تمام حاملہ عورتوں کے پیٹ پھاڑ ڈالے۔ قبروں میں سے ہڈیاں نکلوا کر آتش غضب سے جلوائیں استثنا ۷/۲ جب خداوند تیرا خدا ان قوموں کو تیرے حوالے کرے اُنہیں ماریو حرم کیجیو اُن سے عہد نہ کریو اُنپر رحم نہ کریو۔

الغرض اس قسم کے غضبناک آتشیں احکام توریت میں بکثرت ہیں جو اس زمانہ اور اقوام کے حالات کے لحاظ سے عین عدل و انصاف ہونگے ہم انبیاء علیہم السلام پر بے انصافی اور ظلم کی بدظنی نہیں کر سکتے اور ممکن ہے کہ ان میں سے بہت سے احکام بے اصل بھی ہوں قرآن مجید نے صاف طور پر حکم فرما دیا لَآ اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ﴿۳۰﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ

اور عمل اچھے کئے زیادہ رکھیں کہ جو اچھے عمل کرتا ہے ہم اسکا اجر ضائع نہیں کرتے یہی لوگ ہیں جنکے واسطے

جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ

[1] ہمیشہ کے باغات ہیں جن کے نیچے سے نہریں نکلتی اور بہتی ہیں اُس میں وہ سونے کے کنگن اور

مِنَ الْغَيِّ ۲۵۶ اسلام میں جبر نہیں ہے ہدایت اور گمراہی میں کھلا فرق ہو گیا اس حکم کے مطابق حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اُن کے خلفائے برحق کا یہ قول رہا کہ جب کسی طرف کو ضرورتاً بدفاع مخالفین کے لئے لشکر روانہ کرتے تو سردار لشکر کو یہ نصیحت فرماتے کہ ملک مفتوح کی عورتوں بچوں اور بوڑھوں کو نقصان نہ پہنچانا خانقاہوں و عبادتگاہوں اور خانقاہ نشینوں کو خراب نہ کرنا کھیتوں کو مت جلانا پھلدار درختوں کو مت کاٹنا جو عہد کرو اُسپر قایم رہنا۔ انجیلائے بنی اسرائیل کے حالات میں جسقدر تشدد اور غضب انتہا درجہ کو پہنچا ہوا ہے اُسیقدر مسیح علیہ السلام کے حالات میں نرمی اور رحم حد انسانی سے تجاوز کئے ہوئے ہیں چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی تجھے ایک گال پر طمانچہ مارے دوسرا گال بھی پھیر دے اور اگر ایک کوس بیگار میں پکڑ کر لیجائے تو دو کوس چلا جا اگر کوئی تیرا کپڑا ایکھڑے تو اُسے دیدے یہ تمام احکامات مصالحت ملکی و قومی و اخلاقی و دینی کے ایسے مخالف ہیں کہ اُن کیمطابق نہ کبھی عمل ہوا اور نہ ہو سکتا ہے بدوں کیساتھ نیکی کرنا ظالم کو ظلم پر حوصلہ دینا ایسا ہی بُرا ہے جیسا کہ نیکوں کیساتھ بدی کرنا اور راستبازوں پر ظلم کرنا نہ یہ عقل سلیم کا ہی تقاضائے ہو سکتا ہے نہ تجربہ انسانی کا اور نہ کسی قانون مستقل کا۔ ہاں ممکن ہے کہ خاص قوم مسیح علیہ السلام کیلئے ایک خاص وقت میں یہ قواعد مفید ہوں اس لئے قرآن مجید جو تمام تعلیموں کا کمال اور تمام باطل کا مست کرنیوالا ہے ہر ایک امر میں میانہ روی رحم عدل اور مصلحت حکیمانہ کو مدنظر رکھکر محل انتقام پر انتقام کی تعلیم دیتا ہے محل انصاف پر انصاف کی اور محل رحم پر رحم کی ایک طرف تو عام طور پر یہ حکم فرما دیا کہ دین میں جبر کا کوئی کام نہیں دوسری طرف جبکہ دنیا کے بدکار سرکش لوگ خوامخواہ مخالف اور خونریزی پر آمادہ ہوں اور ایذارسانی و جنگجوئی سے باز نہ آئیں اُس وقت کے واسطے اجازت ہے اور جو لوگ تم سے لڑیں تم بھی اللہ کے راستہ (یعنی جان و ایمان کی حمایت) میں اُن سے لڑو اور زیادتی نہ کرنا اللہ کسی طرح زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور اپنے قاتلوں کو جہاں پاؤ قتل کرو اور جہاں سے اُنہوں نے تم کو نکالا ہے تم بھی اُن کو وہاں سے نکالو کیونکہ فساد کا برپا رہنا خونریزی سے بڑھکر ہے اور ادب والی مسجد یعنی خانہ کعبہ کے قریب اُن سے مت لڑو جب تک وہ تم سے اُس کے اندر لڑائی نہ چھیڑیں پس اگر وہ تم کو قتل کریں تو تم بھی اُن کو قتل کرو ایسے کافروں کی یہی سزا ہے اگر وہ باز رہیں تو تم بھی باز رہو (پس تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور وہاں تک اُن سے لڑو کہ ملک میں فساد نہ رہے اور اللہ کیواسطے دین ہو جاوے (یعنی دین میں زبردستی موقوف ہو کر دین میں آزادی حاصل ہو جائے) پس اگر فساد سے باز آجاویں تو انہیں پر کسی طرح کی زیادتی نہ کرنی چاہیے کیونکہ زیادتی تو ظالموں کے سوائے کسی پر جایز نہیں حرمت والے مہینوں کا بدلہ حرمت والے مہینے اور تمام ادب والی

[1] ظاہر طور سے بھی یہ وعدہ فتح عارفین سے پورا ہو سکا مئی ۱۹۱۲ء میں فتح کی [illegible] ہے۔

يَلْبَسُونَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّن سُندُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِئِينَ فِيهَا

پہنیں وہ سبز ریشمی کپڑے پہنائے جائیں گے تختوں پر تکیئے لگائے ہوئے ہوں گے

عَلَى الْأَرَائِكِ نِعْمَ الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۳۱﴾

اچھا ثواب اور اچھی آرام گاہ ہے

چیزوں میں اولیٰ کا بدلہ جو تم پر کسی قسم کی زیادتی کرے تو جیسی زیادتی اُس نے تم پر کی ویسی ہی زیادتی تم بھی اُس پر کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جانتے رہو کہ اللہ اُنہیں کا ساتھی ہے جو متقی ہیں ۔ ۲ع ۱۹۴تا۱۹۰ ان آیات بینات سے صاف ظاہر ہے کہ مسلمانوں کو اُنہیں لوگوں کے قتل کرنے کی اجازت ہے جو اُن کو قتل کرتے رہے اور جنہوں نے اُنکو گھروں سے نکالکر جلاوطن کر دیا اور پھر بھی جنگ کے منصوبوں سے باز نہ آئے ۔ مگر اجازت جنگ کیساتھ حد اعتدال پر قایم رہنے اور زیادتی سے بچنے کا بار بار حکم ہے خانہ کعبہ کے قریب یا کسی حرمت والے مہینہ میں اگر وہ خود قتال کا ابتدا نہ کریں تو مسلمانوں کو باز رہنے کا حکم ہے اور اس قتال کی بھی حد قرار دی ہے کہ فتنہ تبدہ ہو کر عام آزادی حاصل ہو جائے جو جس دین میں چاہے رہے کوئی زبردستی نہ کیجائے میاں قتال میں بھی بار بار حکم ہے کہ اگر وہ باز رہیں تو تم بھی خدائے غفور رحیم کی طرح باز رہو پھر بار بار یہ تاکید ہے کہ جسقدر زیادتی وہ تم پر کر چکے ہیں اُسیقدر زیادتی کی تم کو اجازت ہے زیادہ کی نہیں انتقامی حرکات میں بار بار حد انصاف کو قایم رکھنے خدا سے ڈرنے اور معاندین کے باز رہنے پر معاف کرنے کی تاکید ہے پس ان احکام میں نہ تو انبیاء بنی اسرائیل والے آتش فشاں غضب اور تشدد کی اجازت ہے نہ مسیح علیہ السّلام والے بے معنی حلم و نرمی کی ۔ خود انجیل شریف سے ثابت ہے کہ یہ احکام ایک خاص وقت اور ایک خاص قوم کیواسطے تھے کیونکہ آیندہ کے واسطے وہ فرماتے ہیں ۔ جب میں آؤں گا تو دنیا کی ساری قومیں چھاتی پیٹینگی متی ۲۴ ج ”کیونکہ ابن آدم اپنے باپ کے جلال میں اپنے فرشتوں کیساتھ آوے گا تب ہر ایک کو اُسکے کام کیموافق سزا دے گا بعضے ابھی موت کا مزہ نہ چکھینگے“ ۱۶ مرقس چنانچہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ظہور سے جو تمام انبیائے سابقین کے کمالات کا مجموعہ ہیں اور جن کا آنا تمام انبیا علیہم السّلام کے آنیکے برابر ہے ایسا ہی ظہور پذیر ہوا ۔ بودھ ۔ اور آریہ اور جینیوں میں انجیل سے کہیں بڑھ کر خیالی رحم کی تعلیم ہے یہانتک کہ جینی مت کے بعض لوگ پکانا نہیں جایز سمجھتے کہ اس سے بہت جانور ہلاک ہوتے ہیں پاؤں میں جوتا نہیں چلنے کہ بہت سے جانور روندے جاتے ہیں ۔ منہ کھلا نہیں رکھتے کہ ہوا کے ساتھ جانور منہ کے اندر نہ جائیں ۔ بچھو سانپ جوں اور مچھر تک کا مارنا گوارا نہیں کرتے نہانے سے بھی پرہیز کرتے ہیں کہ اُس میں بہت سے چھوٹے حیوانات کا خون ہوتا ہے مگر کہانتک کوئی انسان اس خیالی رحم پر عمل کر سکتا ہے ۔ منہ کو بند کریگا تو سانس کیساتھ حیوانات ہلاک ہونگے سانس بھی بند کریگا تو خود مریگا ۔ اگر تمام دنیا کا کھانا پکانا اور پانی پینا اور ہوا میں دم لینا چھوڑ دے جیسا کہ ان سوانگ کا منشا ہے تو کیا نتیجہ ہو ۔ مسیحی اصول بھی تمام دنیا پابند ہو جائے تو کیا حال ہو جان تصورات کو جانے دیجیے دیکھو کیا تمام قومیں ان اصولوں کی کبھی پوری طرح پابند ہوئیں ہو سکتی ہیں یا ہو سکیں گی کیا اصول انسانی حالات اور عقول کیمطابق ہے تمام پولیس اور فوج یکلخت موقوف کر دینی چاہیے تمام توپیں بندوقیں اور بارود اور تمام سامان حرب یکقلم دنیا سے معدوم کر دینی چاہیے تمام قومیں نہ زیری یکلخت جلا دینی چاہیں مگر ایسا کبھی ہوا اور نہ کبھی ہو سکتا ہے حسن معاملات عفو اور رحم کی تعلیم

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِأَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ أَعْنَابٍ وَّ

اُن کو دو شخصوں کی مثال سنا دو اُن دونوں میں سے ہمنے ایک کیو سطے دو باغ انگور کے بنائے اور

جو قرآن میں ہے وہ حکیمانہ اور فطرت انسانی کے عین مطابق ہے اسکے مطابق تمام دانشمندوں کا عمل رہا اور رہیگا۔
نا سمجھ اور افترا پسند لوگوں نے اسلام پر یہ بہتان شایع کیا ہے کہ قرآن مجید نے زبردستی مسلمان بنانے کی
تعلیم دی ہے اسموقعہ پر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ آیات قرآنی کے روسے ثابت کردیں کہ یہ بہتان کیسا لغو اور باطل ہے
(۱) لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۲/۲۵۶ اسلام میں جبر نہیں ہے ہدایت اور
گمراہی میں کھلا فرق ہوگیا ہے۔ (۲) قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُل لَّمْ تُؤْمِنُوا وَلَٰكِن قُولُوا أَسْلَمْنَا
وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ ۴۹/۱۴ اعراب نے کہا ہم ایمان لائے اے محمد تو اُن سے کہدے کہ تم ایمان نہیں لائے
مگر یہ کہو کہ ہم فرمانبردار ہوگئے کیونکہ ابھی ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔ اس آیت سے ظاہر ہے کہ ایمان کا تعلق
قلب سے ہے زبان کے کہنے سے کچھ نہیں ہوتا پس زبردستی کیسے کوئی مومن ہوسکتا ہے اگر جان یا مال کے نقصان سے
کوئی شخص زبان سے ایمان کا اقرار کرے اور دل میں اُسکے ایمان نہ ہو تو یہ نفاق میں داخل ہے منافقین کی نسبت
حکم ہے إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۴/۱۴۵ (۳) فَمَن شَاءَ فَلْيُؤْمِن وَمَن
شَاءَ فَلْيَكْفُرْ ۱۸/۲۹ جو چاہے مومن ہوجائے اور جو چاہے کافر رہے۔ (۴) أَفَأَنتَ تُكْرِهُ النَّاسَ
حَتَّىٰ يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ۱۰/۹۹ کیا تو (اے محمدؐ) لوگوں کو مومن بننے پر مجبور کرتا ہے (نہیں)۔
(۵) وَإِنْ أَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّىٰ يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ
ثُمَّ أَبْلِغْهُ مَأْمَنَهُ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُونَ ۹/۶ اور اگر مشرکین میں سے کوئی شخص تجھسے پناہ
چاہے تو اُسے پناہ دے کہ وہ خدا کا کلام سن لے پھر اُسے امن کی جگہ پہنچا دے اسلئے کہ وہ لوگ بے علم ہیں۔
(۶) إِنَّمَا أَنتَ مُذَكِّرٌ لَّسْتَ عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ ۸۸/۲۲ تو محض نصیحت کرنیوالا ہے تو انپر کوئی
داروغہ نہیں ہے۔ اُن آیات بینات سے صاف ظاہر ہے کہ دین میں زبردستی جایز نہیں اور نہ وہ ایمان جس کا
اقرار کوئی انسان مجبور ہوکر کرے۔ (۷) وَمَن تَوَلَّىٰ فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۴/۸۰
اگر کوئی پھر جاتا ہے پھرے ہمنے تجکو اُنکا نگہبان بناکر نہیں بھیجا کسی کام کا ہے بلکہ نفاق میں داخل ہے
جس کی سزا جہنم ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کام محض سمجھانا اور نصیحت کرنا ہے نہ کسی قسم کی
زبردستی کرنا۔ پھر یہ کیسا شرمناک جھوٹ ہے جو مخالفین نے اسلام پر باندھا ہے کہ اسلام میں زبردستی
جایز ہے یا اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا ہے خدا اپنی مخلوق پر رحم فرماوے۔ نادانوں کو تو جھوٹ سے شرم
نہیں ہوتی مگر دانایوں کو تو ایسے سفید جھوٹ سے شرم کرنی چاہیے پھر زبردستی مسلمان کرنیکی ایک
دلیل پیش کیگئی ہے کہ جو مسلمان نہیں ہوتا اُس سے جزیہ لیا جاتا ہے حالانکہ یہ رقم خفیف جو لاکھ
روپیہ پر تین روپیہ اور کچھ آنے ہوتے ہیں رعایا غیر اسلام سے اُن کی جان و مال کی حفاظت میں
بطور ٹیکس کے لیجاتی اور مسلمان مالداروں کو زکوٰۃ کے طریق پر لاکھ روپیہ میں سے ڈھائی ہزار روپیہ ادا

منزل ۴

حَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ﴿۳۲﴾ كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَ

ان دونوں کے اردگرد کھجوریں لگائیں اور ان کے درمیان میں کھیتی ہی دونوں باغ اپنا پھل دیتے

کرنے پڑتے ہیں مساکین اس خفیف ٹیکس سے بھی بری کئے جاتے تھے جو ذمی فوجی خدمات میں شریک ہونا ازخود منظور کرتے وہ ادائے جزیہ سے بری سمجھے جاتے تھے اور جو جزیہ ادا کرتے اُن کی جان و مال کی محافظت مسلمانوں کے ذمہ تھی اور شمولیت جنگ سے بری رہتے تھے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو والی ایلہ کو فرمان تحریر فرمایا اسمیں یہ الفاظ تھے یُحْفَظُوْا وَیُمْنَعُوْا یعنی اِن لوگوں کی حفاظت کیجائے اور دشمنوں سے بچائے جائیں دیکھو فتح البلدان بلاذری صفحہ ۵۹- ایسا ہی حضرت عمرؓ نے وفات کے قریب نہایت ضروری وصیتوں میں سے ایک یہ وصیت فرمائی تھی کہ غیر مذہب والے جو ہماری رعایا ہیں وہ خدا اور رسول کی ذمہ واری میں ہیں اور مسلمانوں کو اُن کیطرف سے اُن کے دشمنوں کا مقابلہ کرنا چاہیئے ایسا ہی خالد بن ولید نے صلوبا بن نسطونا اور اُسکی قوم سے جو ۱۲ھ میں معاہدہ کیا تھا۔ اُسمیں تحریر کیا کہ میں نے تمسے معاہدہ کیا جزیہ اور محافظت پر تیس تمہاری ذمہ واری اور محافظت ہم پر ہے جب تک ہم تمہاری محافظت کریں ہمکو جزیہ کا حق ہے ورنہ نہیں۔ تاریخ طبری صفحہ ۵۴ میں رعایائے عراق کی تحریر ہے ہمنے وہ جزیہ ادا کردیا۔ جسپر خالد نے معاہدہ کیا اس شرط پر کہ مسلمان یا دیگر اقوام ہمکو گزند پہنچانا چاہیں تو جماعت اسلام اور اُن کے افسر ہماری حفاظت کے ذمہ وار ہوں پس صاف ظاہر ہوگیا کہ جزیہ محض جان و مال کی حفاظت کا رعایائے غیر اسلام پر جو ذمی کہلاتے تھے ایک ٹیکس تھا۔ علاوہ بریں لڑائی کے وقت سامان جنگ دینا پڑتا ہے مگر غیر مذہب والے اس امداد سے بری رہتے ہیں۔ اب مسلمان رعایا پر جو مذہبی ٹیکس لگتا ہے اُسکا مقابلہ کرو مسلمان پر تو ایک لاکھ روپیہ میں ڈہائی ہزار روپیہ دینا اور لڑائی کے وقت سامان جنگ سے مدد کرنا لازم ہے غیر مسلمان عالم پر ایک لاکھ روپیہ میں سے محض تین روپیہ اور کچھ آنے ہیں دنیاوی اغراض کے لحاظ سے مالدار لوگوں کو مسلمان ہونے میں کسقدر نقصان رہتا ہے۔ اس لحاظ سے جزیہ مسلمان نہونے کا موید ہے نہ کہ مسلمان ہونے کا۔ جو دنیا پرست انسان ہے وہ کیوں تین روپیہ کی جگہ ڈہائی ہزار روپیہ دینا اور لڑائی کے وقت سامان جنگ سے مدد کرنا گوارہ کرسکتا ہے۔ ہاں خالص ایمان جو چاہے سو کرادے اور اُس مال کو کیا جانوں تک کو راہ خدا میں نثار کرا دے غیر مسلمان جو مالدار نہوں وہ صرف دو آنے کے پیسہ دیکر ہر طرح سے آزاد اپنے اپنے جان و مال کی حفاظت کیطرف سے مطمئن ہوجاتے تھے یہ ٹیکس تو میونسپل کمیٹیوں سے بھی کئی درجہ کم ہے چہ جائیکہ گورنمنٹ کا ٹیکس مفتوح قوم پر پھر کیسا خطرناک جھوٹ ہے جو یہ کہا جاتا ہے کہ جزیہ میں مسلمان کرنے کے واسطے ایک زبردستی تھی۔ ہاں اگر بعض شاہان اسلام نے خونریزیاں کیں اور مغلوب قوموں پر جور و ستم کئے اُس سے اسلام پر کیا الزام یہ اُن کے ذاتی معاملات ہیں جن کی سزا وہ خود بھگتینگے وہ بھی تو مسلمانوں میں ہی سے تھے جنہوں نے عمرؓ کو عثمانؓ کو علیؓ کو حسینؓ کو ذبح کر ڈالا اور کعبہ کو جلا دیا تھا اُن کے کردار سے اسلام کو کیا تعلق ہے اسمیں بھی شک نہیں کہ دنیا پرست مسلمانوں نے ظالم بادشاہوں کی خوشامد سے ظالمانہ مسئلہ بھی بہت سے گھڑ دیئے تھے جنسے بدذات متکبر اور ظلم پیشہ سلاطین کو مذہب کی بناوٹی آڑ میں خونریزیوں کے موقعہ ملے مگر قرآن مجید . واحادیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ

منزل ۴

لَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْئًا وَّفَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ﴿۳۳﴾ وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ

اور اس میں سے کچھ کمی نہیں کرتے اور اُن دونوں کے بیچ میں ہمنے نہریں جاری کر دیں اور اسکیواسطے پھل تھے پس اپنے ساتھی سے کہا

اور حالات خلفائے راشدین اُن ظالمانہ افتراؤں سے مطلقاً پاک صاف ہیں مکہ کے بدکار متکبر اور نااہل لوگوں نے خدائے واحد کی حقیقی پرستش اور سچی تعلیم کی مخالفت میں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کے مخلصین تابعین کو جانی اور مالی نقصانات دس سال تک برابر پہونچائے ہر طرح سے اُن کو ذلیل اور تنگ کرنا چاہا جب اُن کے صدق و وفا اور خلوص میں کوئی کمی نہ ہوئی بلکہ جسقدر مخالفت بڑہتی گئی اُسیقدر وہ ثابت قدمی اور جان نثاری دکھاتے گئے یہانتک کہ مشرکین مکہ اُن کے قتل کے درپے ہوگئے اور تجاویز و تدابیر کرنے لگے اس سبب سے ۸۳ مسلمان تو اپنے گھروں اور مال متاع کو چھوڑ کر توکل بخدا مکہ سے چل نکلے اور حبشہ میں جاکر پناہ گیر ہوئے کچھ عرصہ کے بعد خود آنحضرت صلعم اور اُن کے مخلص اصحاب کو بھی چھوڑ کر مدینہ جانا پڑا۔ بیچارے مسلمانوں کی یہ مظلومیت کہ دس سال تک اس طرح پر ستائے گئے بہت سے مارے پیٹے گئے۔ ایک دفعہ اثنائے نماز میں سجدہ کیوقت آنحضرت صلعم کے سر پر خون اور گوبر کا لتھڑا ہوا اونٹنی کا بچہ دان ڈالا گیا۔ ایک موقعہ پر غلام زید سخت زخمی ہوئے ابو جہل نے عمار کی ماں سمیہ کو مسلمان ہونے کے جرم میں اِس طرح ستایا کہ شرمگاہ میں برچھے مار کر اُس کو مارا اور بعض صحابہ کو دھوپ میں گرم پتھروں کے نیچے دبایا گیا۔ ان مصائب جانکاہ کے بعد جو بیچارے مظلوم افریقہ کے اجنبی ملک اور مدینہ منورہ میں پناہ گزین ہوئے وہاں بھی اُن کو ٹکنے نہ دیا بلکہ اپنی طرف سے متواتر اُن کی ایذا رسانی اور تذلیل کی تدابیر کرتے رہے مگر مظلوم کا حامی اور ظالم کا دشمن خدا ہے کہاں تک ظالموں کو مُہلت ملتی جب مسلمان اپنے خلوص اور صدق و وفا کے امتحان میں پاس ہوچکے اور ہر طرح کی ذلت و مصیبت میں ثابت قدمی دکھا چکے تب خدا کے فضل سے اُن کی جمعیت بڑہنی شروع ہوئی اور ادھر کفار مکہ نے اس رشک و حسد سے غیظ و غضب میں مدینہ منورہ پر اُن کو نیست و نابود کرنے کا ارادہ کر لیا اور مسلح فوجوں کیساتھ چڑہائی شروع کی تب مسلمانوں کو بھی اپنے دین اور جان و مال کی حفاظت کیواسطے اجازت مل گئی۔ اس طرح پر اور محض اندفاعی بنا پر غزوات محمدیہ کا آغاز ہوا جن کا ذکر مختصراً ہم ذیل میں کرتے ہیں۔

اوّل غزوہ ودان یا ابواء یہ لڑائی قریش مکہ سے انہیں مظالم اور تدابیر قتل کی وجہ سے قرار پائی جو قریش مکہ مسلمانوں کی مخالفت کرتے آتے تھے مگر جنگ نہ ہونے پائی اور بنو حمزہ تمام قوم سے اِس شرط پر صلح ہوئی کہ بنو حمزہ صاحب اسلام سے نہ لڑائی کریں اور نہ اُن سے لڑنے والوں کے معاون ہوں

دوئم غزوہ بواط یہ جنگ قریش مکہ سے اُن کے ظلموں اور تدابیر قتل کیوجہ سے شروع ہوئی تھی مگر ہوتے ہوتے رہ گئی۔

سوئم غزوہ العشیرہ یہ حملہ صرف قریش پر اُنکے ظلموں کیوجہ سے تھا مگر لڑائی نہ ہوئی اور بنو مدلج سے جو کنانہ میں سے تھے شرائط ذیل صلح ہو گئی کہ بنو مدلج کی جان و مال کو امن ہوگا اور مصائب کے ہنگام پر اُن کی مدد کیجاویگی بشرطیکہ اہل اسلام سے نہ لڑیں بلکہ متفق رہیں

چہارم غزوہ بدر اولیٰ اس کی بنا یہ ہوئی کہ کرز بن جابر الفہری نے جو روسائے مکہ میں سے تھا مدینے پہنچکر

منزل ۴

وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا ﴿۳۴﴾

جو اُس کے پڑوس میں رہتا تھا کہ میرا مال تجھسے زیادہ اور میرا جتھا زیادہ زبردست ہے

مسلمانوں کے مویشی لوٹ لئے آنحضرت صلعم نے اُس کا تعاقب کیا سفوان تک مگر سلامت نکل گیا۔

پنجم جنگ بدر۔ اس میں ایک ہزار قریش نے مسلمانوں پر اپنے پہلے غیض و غضب کے اشتعال سے جو مسلمانوں کا عروج مدینہ میں دیکھکر اور زیادہ جوش زن ہو گیا تھا چڑھائی کی۔ مقابلہ پر محض تین سو مسلمان روانہ ہوئے اور خدا کے خاص فضل سے کامیاب ہوئے جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۳/۱۲۲ اور بتحقیق اللہ نے تم کو بدر میں نصرت دی اور تم قلیل تھے جب کفار کی نعشیں دفن کی گئیں اُس وقت آنحضرت صلعم نے عبرت انگیز الفاظ میں یہ فرمایا بنی کے تم بڑے رشتہ دار تھے تم نے میری تکذیب کی اور لوگوں نے میری تصدیق کی تم نے مجھے وطن سے نکالا لوگوں نے مجھے جگہ دی تم نے مجھ سے لڑائی کی لوگوں نے مدد دی۔

ششم غزوۃ الکدر یہ حملہ بدر کی لڑائی سے سات روز بعد سلیم اور غطفان قبیلوں پر کیا گیا لڑائی نہ ہوئی اس کی

ہفتم غزوۃ الاغر یا غزوۃ ذی امر یہ حملہ نجد کی طرف قریش کے قبیلہ غطفان پر ہوا مگر لڑائی نہ ہوئی۔

ہشتم غزوۃ البحران یا غزوۃ بنی سلیم۔ اس میں بھی لڑائی نہ ہوئی قبیلہ غطفان و سلیم مدینہ کے مسلمانوں پر شبخون مارنے کیواسطے جمع ہوئے تھے آنحضرت کو جب اس اجتماع کی خبر ہوئی تو احتیاطاً پیش قدمی کی مگر وہ لوگ متفرق ہو گئے اس لئے آپنے تعاقب نہ فرمایا غطفانیوں کے حملہ میں ایک یہ واقعہ ہوا کہ حضرت صلعم کے کپڑے بارش سے بھیگ گئے تھے آپ ان کو ایک درخت پر لٹکا کر نیچے لیٹ گئے دعثور جو غطفانیوں کا سرغنہ تھا آنحضرت کو اکیلے لیٹے ہوئے دیکھکر تلوار برہنہ سر پر آ پہنچا اور للکار کر کہنے لگا کہ آج تجھکو مجھ سے کون بچائیگا آپنے فرمایا اللہ اس کلمہ کے رعب سے دعثور دہکا کھا کر گر پڑا تب فوراً آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اٹھکر تلوار اٹھالی اور فرمایا کہ تجھکو کون بچائیگا دعثور نے جواب دیا کوئی نہیں۔ مگر آپ نے اُسے معاف کر دیا اور فرمایا کہ میں قتل کرنے کیواسطے نہیں آیا بلکہ رحم کرنے کیواسطے آیا ہوں اپنی عداوت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فوق العادت رحم کو دیکھکر دعثور مسلمان ہو گیا۔ اس بڑے فضل خداوندی کی نسبت قرآن مجید میں ارشاد ہے اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ۵/۱۱ خدا کی نعمت کو اے مسلمانوں یاد کرو جب ایک قوم نے اپنے ہاتھ تمپر دراز کرنے چاہے پر خدا نے اُن کے ہاتھوں کو تم سے روک دیا۔

نہم غزوۃ السویق بدر کی شکست کے بعد باقیماندہ کفار مکہ کو سخت آگ لگ گئی ابوسفیان دو سو (۲۰۰) سوار لیکر مدینہ کو روانہ ہوا اور راہ میں مدینہ سے ایک منزل پر خیمہ زن ہوا۔ رات کو سلیم بن مشکم یہودی کے یہاں دعوت اڑائی اس یہودی نے مسلمانوں کے حالات کی اس کو خبر دی ابوسفیان نے اپنے ڈیرے پر آکر چند سپاہی بھیجے انہوں نے مدینہ کی کھجوروں کو آگ لگا دی اور دو آدمیوں کو مار ڈالا اور مکہ کی راہ لی مسلمانوں نے خبر پاکر قرقرۃ الکدر تک تعاقب کیا ابوسفیان کا لشکر اپنے ستو چھوڑ کر بھاگے تو چلتے ہوئے اس غزوہ کا نام غزوۃ السویق ستوون والی جنگ ... بھی ہے

وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَآ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖٓ اَبَدًا ۝

اور وہ باغ میں داخل ہوا جبکہ اپنے نفس پر ظلم کرتا جاتا اور کہتا تھا میں نہیں گمان کرتا کہ یہ کبھی برباد ہو۔

دھم غزوہ احد۔ احد ایک پہاڑ مدینے سے دو ڈھائی میل کے فاصلہ پر ہے۔ دشمن مکہ سے چلکر مدینہ پہونچے
لڑائی کا سامان جو ابوسفیان شام سے لایا تھا اور جسکی پیشبندی کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بدر تک
سفر کرنا پڑا تھا اب وہی سامان مسلمانوں کے مقابلہ پر جمع کیا گیا اس جنگ میں قریش کے ساتھ قبیلہ بنی تھامہ
سردار بنی کنانہ بھی شریک ہو گئے تھے کفار کی مسلح فوج تین ہزار کے قریب ہو گئی تھی جسمیں سات سو زرہ پوش سوار
تھے انہوں نے بسرداری ابوسفیان مدینے کے شمال مشرق میں ایک خاص مقام پر اپنا مورچہ قایم کر لیا اور آئندہ
اور شہر مدینہ میں حد فاصل صرف کوہ احد کی گھاٹی تھی۔ اس مورچہ سے انھوں نے اہل مدینہ کے کھیتوں اور باغوں کو
تباہ کرنا شروع کر دیا۔ اسپر صحابہ کو بھی غصہ آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بکمال اصرار دفاع کی درخواست
کی آپ ہزار آدمیونکو لیکر مقابلہ کیواسطے مدینے سے باہر نکلے۔ عبداللہ بن ابی ایک سردار جو مدینہ میں رہتا تھا اور
بظاہر مسلمانوں کے ساتھ تھا اب عین معرکہ جنگ میں اپنے تین سو آدمیوں سمیت مسلمانوں سے الگ ہو گیا۔
جس سے مسلمانوں کی جمعیت سات سو رہگئی اس جمعیت میں کل دو گھوڑے تھے مگر مجاہدین کمال شجاعت اور
استقلال سے آگے بڑھتے چلے گئے اور نخلہائے خرما سے گذر کر کوہ احد پر پہنچگئے لشکر اسلام رات بھر اس پہاڑ
کی کھوہ میں پڑا رہا صبح نماز فجر کے بعد میدان میں آجما۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوہ احد کے نیچے فوج
کی صف کو آراستہ کیا اور عبداللہ بن جبیر کو چند آدمیوں سمیت عقب لشکر ایک ٹیلے پر متعین کر کے قطعی حکم دیا
جو ہو سو ہو وہاں سے نہ ہلنا مشرکین کو اپنی کثرت پر بڑا گھمنڈ تھا اپنے بتوں کو قلب لشکر میں رکھکر وہ فوراً
میدان میں چلے آئے اور اُن کے سردار ونکی بیٹیاں لڑائی کے گیت گاتی اور ڈھول بجاتی تھیں قریش نے
پہلے بڑے زور شور سے حملہ کیا مگر مسلمانوں نے بڑی بہادری سے انہیں پسپا کر دیا حضرت حمزہؓ لشکر کفار کو
پریشان دیکھکر قلب لشکر میں گھس گئے گویا کہ مسلمانوں کو فتح ہو چکی تھی کہ عبداللہ بن جبیر کے ساتھی آنحضرتؐ
کے حکم کو فراموش کر کے بامید مال غنیمت مورچہ چھوڑ نیچے اتر آئے دشمن مورچہ خالی دیکھ سواروں کو سمیٹ
فوج اسلام کے عقب پر آگرے جنگ عظیم ہوئی حضرت حمزہؓ اور عبداللہ بن جبیر شہید ہوئے حضرت علیؓ
حضرت عمرؓ اور حضرت ابابکر صدیقؓ بھی مجروح ہوئے ہندہ زوجہ ابوسفیان نے امیر حمزہ کا جگر چیر
چبایا۔ اور مسلمان مقتولوں کی گوش و بینی کاٹکر اور ان کے ہار بنا کر پہنے اسپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور صحابہ کرام کو جوش آیا مگر آپ تو رحمت للعالمین تھے اُس روز سے لاشوں کی پامالی کرنیکی وحشیانہ
جو پہلے سے یہودیوں۔ فارسیوں۔ رومیوں۔ یونانیوں نیز عیسائیوں میں جاری تھی یہانتک کہ سولھویں صدی
عیسوی تک زندہ آدمیوں کے اعضاء کاٹ کاٹ کر انکو مار ڈالتے تھے مسلمانوں میں قطعاً حرام کیگئی اس لڑائی
سے مسلمانوں کو صدمہ عظیم پہنچا مگر ایک نادر تعلیم بھی حاصل ہوا کہ نبی کی نافرمانی کا صریح نتیجہ تمام مسلمانوں
کو معلوم ہوگیا کہ فتح ہو ہوا کر شکست کھانی پڑتی ہے اور منافقوں کا نفاق اور یہودیوں کا بغض صاف ظاہر

وَّمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّىْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا

اور میں نہیں گمان کرتا کہ قیامت کبھی قایم ہو اور اگر میں اپنے رب کیطرف واپس جاؤں بھی تو ضرور اس سے بہتر

یازدھم غزوہ حمراء الاسد - یہ مقام مدینہ سے ۸ میل کے فاصلہ پر ہے جب اہل مکہ مقام احد سے فتحیابی کے بعد آٹھ دس میل کے فاصلہ پر چلے گئے تو پھر انکو خیال آیا کہ جو ہو سو ہو ایکدفعہ مسلمانوں کا استیصال پورے طور پر کر دیں اس خبر کو سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معہ اپنے احباب کے جو احد میں شریک ہوئے تھے مقابلہ کیواسطے روانہ ہوئے ادہر مشرکین حمراء الاسد میں قریش کو کہہ رہے تھے نہ تمنے محمد کو مارا اور نہ مسلمانوں کی جوان عورتوں کو اپنے پیچھے چڑھا لائے تمنے برا کیا لوٹ جاؤ آپنے بیشتر دو جاسوسوں کو بھیجا مشرکین نے انکو قتل کر ڈالا۔ مگر لڑائی نہ ہوئی کیونکہ قریش سیدھے مکہ کیطرف چلے آئے ۔

دوازدھم غزوۂ ذات الرقاع یا غزوہ محارب یا غزوہ بنی انمار یا غزوہ بنی ثعلبہ

یہ وہی بنی ثعلبہ ہیں جنسے سابق غزوہ بنی غطفان میں مقابلہ ہوا چاہتا تھا اب کی دفعہ یہ لوگ پھر جمع ہوئے اور مدینہ پر لوٹ مارنیکا ارادہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انپر چڑھے اور نخل مقام میں خیمہ لگایا - دونوں لشکر آمنے سامنے رہے یہیں آپ نماز خوف ادا فرمائی ۔

سیزدھم غزوہ بدر الموعد احد کی جنگ کے بعد ابوسفیان کہہ گیا تھا کہ آیندہ سال میں سخت جنگ ہوگا اس لیے غزوہ ذات الرقاع کے بعد آپنے اُسکے مقابلہ کی طیاری کی مگر ابوسفیان رستہ سے ہی لوٹ گیا ۔

چہاردھم غزوۂ دومۃ الجندل یہ ایک مقام مدینے سے پندرہ سولہ منزل دور ہے دومہ ابن اسمٰعیل کا بنایا ہوا ہے۔ یہاں دشمنان اسلام جمع ہوئے اور مسافرین کو غارت کرنا شروع کر دیا اور اُن کا قصد تھا کہ مدینہ پر جا پڑیں اس لیئے بہ نظر پیشبندی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہاں کا عزم کیا مگر وہاں پہنچے پر دشمنوں کی جمعیت پراگندہ ہوگئی

پانزدھم غزوۂ المریسیع یا غزوہ بنی المصطلق الحرث نام ایک شخص اپنی تمام قوم اور اُن تمام عربوں میں پھرا جن پر اُسکی تقریر کا اثر ممکن تھا اور انہیں اسلام کی مخالفت پر برانگیختہ کیا آنحضرت اس خبر کی تحقیق کرکے مریسیع تک جا پہنچے مخالفین کیطرف سے پہلے تیر چلا تب مسلمانوں کی طرف سے حملہ کیا گیا ۔

شانزدھم غزوہ خندق یا غزوہ احزاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس موقعہ پر سلمان کی صلاح سے اپنی فوج کے گرد خندق کھدوائی تھی عرب کے بہت سی قبائل اہل اسلام کے استیصال کیلئے جمع ہوئے یہود کی ایک جماعت سلام بن ابی الحقیق نضری وحیی بن اخطب نضری وکنانہ بن ربیع بن ابی الحقیق نضری وہوذہ بن قیس وائلی و ابو عمار وائلی - بنی نضیر اور بنی وائل قبیلے بہت سی لوگوں کو [illegible] مکہ [illegible] قریش [illegible] انہیں اپنی کمک و رفاقت کی قوی وعدے دیکر آنحضرت [illegible] [illegible] کا استیصال کر ہی ڈالیں قریش نے یہود سے سوال [illegible] محمد کا یہود [illegible] اہل کتاب اور موحد ہونیکے بھی جو

مِّنْهَا مُنقَلَبًا ﴿٣٦﴾ قَالَ لَهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَكَفَرْتَ بِالَّذِي

حالت پاؤں گا — اُس کے ساتھی نے جو اُس کا پڑوسی تھا کہا کیا تو اُس کی ناشکری کرتا ہے جس نے تجھکو

دیا کہ اے قریش تمہارا دین اُس سے کہیں بہتر ہے اور تم اُس سے زیادہ حق پر ہو قرآن مجید میں ہے کیا تو نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو کتاب کا حصہ دیا گیا وہ بتوں کو اور شیطانوں کو مانتے اور کافروں کو کہتے ہیں کہ یہ مسلمانوں سے زیادہ راہ یافتہ ہیں"۔ یا لوگوں سے اُس چیز کا حسد کرتے ہیں جو اللہ نے اُن کو اپنے فضل سے عطا کی ہیں تحقیق ہمنے تو آل ابراہیم کو کتاب اور حکمت دی اور نیز ملک عظیم عطا کیا تھا۔ قریش اِس بات سے نہایت خوش ہوئے اور اجتماع عظیم کیا پھر وہ یہود غطفان قیس کے پاس آئے اور وہی مضمون پیش کیا اور کہا کہ قریش سب اِس امر میں متفق ہیں وہ بھی جمع ہوئے قریش اور غطفان نکل کھڑے ہوئے۔ قریش کا سپہ سالار ابوسفیان تھا اور غطفان کا ابن حصین فزاری غرض دس ہزار فوج جرار استیصال اسلام کا ارادہ مصمم کرکے لشکر خدا کے مقابلہ پر روانہ ہوئے۔ مقابلہ پر مسلمان محض تین ہزار تھے قریش تو مدینہ کے اُس طرف اُترے جس طرف بارشی ندیاں بہتی تھیں یہود یعنی بنی کنانہ اہل تہامہ بنو قریظہ۔ بنو نضیر غطفان اہل نجد وغیرہ اُحد کی طرف اُترے مسلمان سلع پہاڑ کے عقب میں اُترے خیبر کا ایک یہودی حیی بن اخطب نام کعب بن اسد قرظی رئیس بنی قریظہ کے پاس آیا جو پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے صلح کا عہد کر چکا تھا مگر حیی بن اخطب کے بہکانے سے پھر وہ شامل ہو گیا اور نقض عہد کی شامت سے نہ ڈرا الغرض ایک جم غفیر ہر طرف سے اہل اسلام کی مخالفت پر کھڑا ہو گیا۔ اِس واقعہ کی نسبت قرآن مجید فرماتا ہے "جب تم پر اوپر نیچے کی طرف سے آپڑے اور جب آنکھیں گھبرانے لگیں اور دل گلوں تک پہنچ گئے اور تم اللہ پر کئی قسم کے ظن کرنے لگے اُس وقت مومن ابتلا میں ڈالے گئے اور سخت زلزلہ سے ہلا دیئے گئے"، "اور جب منافق لوگ اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض تھا کہنے لگے کہ ہمنے اللہ اور اُس کے رسول سے دھوکے کا وعدہ کیا"، اِس لڑائی میں نوفل بن عبداللہ کفار کی طرف سے حملہ آور ہوا اور خندق میں گر کر مر گیا دشمنوں نے خوں بہا دیکر اُس کی لاش لینی چاہی مگر نبی اللہ نے مفت دیدی شدت اور غلبہ مخالفین دیکھکر منافق اور بد ایمان لوگ علیحدہ ہونے شروع ہو گئے اور کل تین سو آدمی آنحضرت صلعم کے پاس رہ گئے تب خدائی لشکر مخلصین مومنین کی امداد کے واسطے آیا ہوا کی تیزی اور سردی نے دشمنوں کے خیمے اُکھیڑ کر ایسا رعب اُن پر بٹھایا کہ وہ رات کو بھاگ گئے اور وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ ۲۵/۳۳ کی تصدیق ظاہر ہوئی۔ اِس جنگ میں غطفان۔ بنو قریظہ بنو نضیر اور اہل خیبر نے ابتداءً مخالفت کی استیصال اسلام کے ارادہ سے قریش کے شامل ہوئے اور بعض بدعہد اور عہد شکن ثابت ہوئے اِس لئے بعد میں اُن کے ساتھ غزوات یا جنگیں ہوئیں آئے جن کا ذکر علیحدہ آئے گا یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہود کے ساتھ جہاد ہونے کی وجہ یہ ابتدائی دشمنی اور عہد شکنی ہے۔

ہفتم غزوہ بنو لحیان اِس لڑائی کی وجہ یہ ہوئی کہ عضل اور قارہ عرب کے دو قبیلے تھے ان لوگوں کے سفیر جنگ احد کے بعد آنحضرت صلعم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ ہم لوگ مسلمان ہو چکے ہیں ہماری تعلیم کے واسطے چند واعظین اسلام کو بھیجیئے چنانچہ آنحضرت صلعم نے عاصم خبیب مرثد۔ زید۔ عبداللہ بن طارق۔ خالد۔ حرم۔ اور معتب کو

خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ﴿۳۷﴾ لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ

مٹی (یعنی مجموعہ عناصر) سے پھر نطفہ سے پیدا کیا پھر تجھکو پورا انسان بنایا ۔ مگر وہ ۔ اللہ تو

روانہ فرمایا۔ یہ اُن کا فریب تھا موقعہ پاکر خبیب اور زید کے سوائے باقی چھ سفیروں کو جو بطور واعظین گئے تھے قتل کر ڈالا اور خبیب وزید کو مکہ میں لاکر بیچ ڈالا۔ ہذیل کا بیٹا لحیان تھا اس لئے سعادتین کو قتل کو بنو لحیان کہتے ہیں اس غداری کے پاداش کیلئے آنحضرت صلعم کو ان پر حملہ کرنا پڑا مگر وہ لوگ پہاڑ میں بھاگ گئے۔

هشتدهم غزوۃ ذوقرد یا غزوہ غابہ ابوذر اور اُس کا بیٹا آنحضرت صلعم کی بیس اونٹنیوں پر محافظ تھے اور ابوذر کی بیوی بھی ساتھ رہتی تھی اُن پر عیینہ بن حصن فزاری نے چھاپا مارا۔ ابوذر کا بیٹا مارا گیا ابوذر کی بیوی اور اونٹنیوں کو عیینہ لے گیا کئی روز کے بعد ابوذر کی بیوی رسول خدا کی خاص اونٹنی پر سوار ہوکر عیینہ قزاق کی قید سے بھاگ آئی ایسی لوٹوں کے انسداد کے لئے فزاریوں پر حملہ کیا گیا۔ اور اونٹنیاں واپس لے لی گئیں مگر باوجود طاقت کے آنحضرت نے زیادہ تعاقب نہ فرمایا۔

نوزدهم غزوہ فتح مکہ اس عظیم الشان فتحیابی کے جنگ سے پیشتر رسول خدا صلعم نے مکہ معظمہ کی زیارت کا قصد فرمایا تھا جب حدیبیہ میں پہنچے اہل مکہ نے زیارت سے اُن کو روکدیا۔ آپ نے فرمایا میں لڑائی کے واسطے نہیں آیا ہوں غرض شرایط ذیل پر صلح ہوگئی۔ اب کی دفعہ مسلمان مدینہ کو واپس جائیں اور مکہ میں داخل نہوں اگر آیندہ سال مسلمان زیارت کعبہ کو آئیں تو کھلے ہتھیاروں نہ آویں اور تین دن سے زیادہ نہ ٹھہریں اگر کوئی مسلمان منکر اسلام ہوکر مشرکین مکہ سے ملنا چاہے تو اُسے اختیار اور آزادی ہے اگر کوئی آدمی مشرکین میں سے مسلمان ہونا چاہے تو مسلمان اُسے واپس کردیں جس قوم کی مرضی ہو اُسی وقت مسلمانوں کی طرف ہوجائے یا اہل مکہ کی طرف ہوجاوے۔ اُس کو اختیار ہے اس شرط کے بعد پیغمبر خدا بدون ادائے رسم عمرہ مدینہ کو واپس چلے آئے بنو بکر نام قبیلہ قریش کی طرف اور خزاعہ اسلامیوں کی طرف ہوگئے۔ بنو بکر اور خزاعہ میں مدت سے جنگ چلا آتا تھا۔ اسلام کے نئے مشغل سے اُن کے جنگ بند ہونے تھے جب اہل مکہ و اہل اسلام میں صلح ہوگئی اُس وقت اِن جنگجو اقوام کو نچلا بیٹھنا محال ہوگیا۔ نوفل بن معاویہ نے جو بنو بکر میں ایک نامور سپاہی تھا۔ خزاعہ پر شبخون مارا جبکہ خزاعہ بیخوف و خطر و تیر نام چشمہ پر غافل پڑے تھے۔ نوفل کے حملہ سے چونک اُٹھے اور جنگ شروع ہوگیا۔ بنو بکر ہٹتے ہٹتے حرم مکہ میں پہنچ گئے۔ وہاں کفار مکہ نے پہلے اُن کی امداد ہتھیاروں سے کی جب اندھیرا ہوگیا بنو بکر کے ساتھ شریک ہوگئے مکہ والوں کی امداد سے بنو بکر قوی تر اور خزاعہ کمزور ہوگئے اس لئے بُدیل بن ورقہ خزاعی اور رافع کے گھر میں پناہ گزین ہوئے تاہم صبح تک بہت سے خزاعہ مارے گئے۔ اور صبح کے ہوتے ہی بھاگ گئے پھر عمرو بن سالم خزاعی کو چالیس آدمی کے ساتھ مدینے کو آنحضرت صلعم کی خدمت میں بھیجا کہ بنو بکر اور اہل مکہ کی عہد شکنی کا اظہار کرے بعد میں کفار مکہ کو بھی اپنی عہد شکنی پر افسوس ہوا اور ابوسفیان کو جھوٹی معذرت اور حیلہ تراشیوں کے لئے مدینہ .... کو

منزل ۴

رَبِّي وَلَآ أُشْرِكُ بِرَبِّيٓ أَحَدًا ﴿٣٨﴾ وَلَوْلَآ إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ

میرا رب ہی میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا اور جب تو اپنے باغ میں داخل ہوا تو تو نے یہ کیوں نہ کہا

روانہ کیا۔ اُسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ میں حدیبیہ کی صلح میں موجود نہ تھا اسلیئے میں چاہتا ہوں
کہ آپ عہد سابقہ کی تجدید کریں اور صلح کی مدت کو بڑھا دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکی بدعہدیوں کو بار ہا دیکھ
چکے تھے اور خزاعہ کے مقابلہ میں بنوبکر کی امداد خلاف عہد حدیبیہ کی خبر عمرو بن سالم کے ذریعے پہنچ چکی تھی۔ ابوسفیان
سے فرمایا کہ کیا تمنے کوئی عہد شکنی کی ہے جس کی تجدید چاہتے ہو۔ ابوسفیان نے کہا معاذ اللہ ایسا نہ ہو۔ تب آپنے فرمایا
الحال سابقہ عہد و پیمان کو رہنے دو۔ آخر ابوسفیان واپس مکے چلا گیا۔ ابوسفیان کے جانے کے بعد آنحضرت ص
نے ایک سفیر مکے کو بھیجا اور حسب دستور ملک و قوانین اخلاق کہلا بھیجا۔ یا تو خزاعہ کے مقتولوں کا خون بہا
دیدو یا بنوبکر کی حمایت اور جانب داری سے الگ ہو جاؤ یا حدیبیہ کی صلح کا عہد جو ہمارے تمہارے درمیان ہے
اُسے پھیر دو اہل مکہ نے یہ خیال کر کے کہ مسلمان ہمارا کیا بگاڑ سکتے ہیں۔ صلح کا عہد پھیر دیا چونکہ اہل مکہ نے عہد کو
وفا نہ کیا بلکہ اُسکو واپس کر دیا اور خزاعہ پر خلاف عہد حملہ آور ہوئے اس لئے آپنے مکہ پر چڑھائی کی اور اس حملہ
میں وہ نرمی رحم اور شفقت دکھلائی جس کی نظیر تواریخ عالم میں ملنی مشکل ہے۔ فرمایا جو کوئی ابوسفیان کے
گھر میں گھس جاوے اُسے امان جو کوئی اپنا پھاٹک بند کرے اُسے امان جو کوئی مسجد میں چلا جاوے اُسے امان غرض
مکہ فتح ہوا اور کچھ بڑی خونریزی وہاں نہ ہوئی مگر کوئی متنفس بھی بہ جبر مسلمان نہیں کیا گیا جب مکہ فتح ہو گیا
تو خبر آئی کہ ہوازن قوم اہل اسلام سے لڑنے کو اکٹھی ہو گئی ہے اور اُنکا سپہ سالار مالک بن عوف نضری تھا۔

بستم غزوہ ہوازن۔ فتح مکہ کے بعد قوم ہوازن مسلمانوں سے جنگ کرنے پر آمادہ ہوئی
مسلمان اپنی کثرت کے گھمنڈ میں کسیقدر لاپرواہ ہو گئے تھے اس لئے پہلی پہل ہوازن قوم کے تیراندازوں نے اُنکا منہ
پھیر دیا مگر اب مسلمانوں کیلئے ایام نصرت پہنچ چکے تھے خدا کا فضل شامل حال تھا ابتلا کا زمانہ گذر چکا تھا اسلئے
آخر کار فتحیاب ہوئے اور دشمن بھاگ کر وادی اوطاس میں پہنچے۔

بست ویکم غزوہ اوطاس ہوازن قوم کے لوگ جب اُس وادی میں پہنچے تو اُنکا وہاں تک تعاقب کیا گیا۔

بست و دوم غزوہ طایف۔ ثقیف قوم کے لوگ جب اوطاس سے بھاگ کر قلعہ طایف میں جمع
ہوئے اُس قلعہ کا اہل اسلام نے محاصرہ کیا جب پناہ گزین گھبرائے آپنے فرمایا جو کوئی قلعہ سے اوتر آئے وہ آزاد
اس عہد کو سنتے ہی بہت غلام اوتر آئے ثقیف مسلمان ہو گئے تب اُنہوں نے یہ غلام طلب کئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے جواب دیا کہ وہ آزاد ہو چکے نصف آخر رمضان میں تمام ثقیف مسلمان ہو کر مدینے میں پہنچے اور اسی لڑائی سے
مکہ میں کیا بلکہ کل عرب میں کفر کا خاتمہ ہو گیا۔ ساتھ ہی کفار قریش کی لڑائیوں کا خاتمہ ہو گیا ان تمام لڑائیوں میں
کسی شخص کو بہ جبر و اکراہ مسلمان نہیں کیا گیا کسی جنگ کی ابتدا بلا وجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف سے
نہیں ہوئی کسی فتح اور غلبہ کے بعد انتقام و جوش نہیں دکھایا گیا۔ تھوڑے تھوڑے بہانوں سے معافی دیدی
کسی مریض بوڑھے مرد یا عورت یا بچہ کو جو شریک جنگ نہ تھا تکلیف نہیں دی گئی کامل غلبہ کے بعد کوئی زبردستی

منزل ۴

مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّ وَلَدًا ﴿۳۹﴾

کہ جو اللہ چاہے (وہی ہوتا ہے) تمام قوت اللہ کو پاس ہی تو دیکھتا ہی کہ میں مال اور اولاد میں تجھ سے کم ہوں۔

ظاہر نہیں کیگئی ہر موقعہ نصرت وقوت پر شفقت ورحمت کو غالب رکھا جن لوگوں نے مسلمانوں کو گھروں سے نکالا ہر طرح کی تکالیف انکو پہنچائی مدتوں غیظ وغضب کیحالت میں ان کے خون کے پیاسے رہے بارہا دہوکے دیئے عہد توڑے شبخون مارے ہمیشہ مسلمانوں کی بیخ کنی کے درپے رہے اور یہی تدابیر کرتے رہے کہ اسلام کا نام دنیا سے مٹ جائے جب انکو مغلوب کیا تو سوائے انصاف رحم اور معافی کے اور کوئی معاملہ انکے ساتھ نہ کیا۔

بست وسویم وجہ غزوات نبویہ جو عہد شکن خلاف سنن منافق یہود کے ساتھ اسوجہ سے ہوئی کہ وہ متواتر مسلمانوں کے ساتھ عہد شکنی کرتے رہے دشمنان مکہ کی سازشوں میں شامل ہو کر اسلام کی بیخکنی میں ظاہر یا خفیہ طور پر ساعی رہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مار ڈالنے کی تجاویز کرتے رہے اور ہمیشہ مسلمانوں کو دکھ دینے اور مار ڈالنے کی موقعہ تلاش کرتے رہے انکا مختصر ذکر فصل الخطاب مصنفہ مولٰنا مولوی نور الدین صاحب بھیروی سے نقل کیا جاتا ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وعظ کے سوا قاضی اور حاکم بننا پڑا۔ اور انسانی فطرت کے لحاظ سے یہ امر نہایت ضروری تھا مدینہ کی رونق افروزی کیوقت عرب میں تین قسم کے لوگ تھے کھلے دشمن جیسے قریش اور انکے حلیف۔ دوسرے وہ لوگ جن سے عہد وپیمان ہو چکے تھے جیسے یہود کے مختلف قبائل تیسرے منافق ظاہر میں اسلام کے ساتھ اور باطن میں کفار کے دوست عامہ عرب میں بعض قومیں اسلام کی ترقی خواہ تھیں جیسے خزاعہ۔ اور بعض دشمن کی فتح کے طالب جیسے بنو بکر۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے میں پہنچتے ہی یہود سے ایک عہد کیا جسکا خلاصہ یہی یہ فرمان محمد رسول اللہ نے تمام مسلمانوں کو خواہ وہ قریش ہوں خواہ اہل یثرب (مدینے کا پرانا نام ہے) اور سب لوگوں کو چاہے کسی مذہب اور قوم کے ہوں جنہوں نے مسلمانوں سے صلح اور جنگ کیحالت سب مسلمانوں کیلئے عام ہوگی۔ اور کسی مسلمان کو یہ اختیار نہ ہوگا کہ اپنے برادران اسلام کے دشمنوں سے صلح یا جنگ کریں۔ یہود جو ہماری حکومت اسلامیہ سے تعلق رکھتے ہیں تمام ذلتوں اور ایذاؤں سے بچائے جائینگے اور ہماری امت کے ساتھ مساوی حقوق انکو ہماری نصرت اور حمایت اور حسن سلوک کے حاصل رہینگے۔ یہود ان بنی عوف بنی نجار بنی حارث بنی حسم بنی غالب بنی اوس اور سب ساکنان یثرب مسلمانوں کیساتھ ملکر ایک قوم سمجھے جائینگے اور وہ اپنے اعمال مذہبی کو ویسی آزادی کے ساتھ بجا لائینگے جیسے مسلمان اپنی رسومات یہود کی حفاظت اور حمایت میں جو لوگ ہیں یا جو ان سے دوستی رکھتے ہیں انکو بھی تحفظ اور آزادی حاصل ہوگی اور تمام وہ لوگ جو فرمان کو قبول کرینگے یثرب میں محفوظ و مامون رہینگے مسلمانوں اور یہود کے دوست آشنا کا ویسا ہی اعزاز کیا جاویگا۔ جیسا خود ان کا کیا جاوے گا۔

تب سچے مسلمان اس شخص سے بیزار رہینگے جو کسی گناہ و یا ظلم نا اتفاقی یا بغاوت کا مرتکب ہوگا اور کوئی شخص کسی مجرم کی حمایت نہ کریگا گو وہ کیسا ہی عزیز و قریب ہووے۔

آئندہ جو تنازعات ان لوگوں میں ہونگے جو اس فرمان کو قبول کرینگے انکا فیصلہ خداوند عالم کے حکم کیموافق رسول اللہ

فَعَسٰی رَبِّیٓ اَنْ یُّؤْتِیَنِ خَیْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَ یُرْسِلَ عَلَیْهَا

پس قریب ہی کہ میرا رب مجھکو تیرے باغ سے بہتر عطا فرما دے اور اُسپر آسمان سے

حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِیْدًا زَلَقًا ﴿۴۰﴾ اَوْ یُصْبِحَ مَآؤُهَا

بادِ گولہ بھیجدے کہ صبح ہوئی کو سخت صاف میدان رہجائے یا صبح ہونے کو اُسکا

غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِیْعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿۴۱﴾ وَ اُحِیْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ یُقَلِّبُ

پانی سکھادے پھر تو ہرگز اُس کو ڈھونڈھ نہ سکے اور اُسکے پھل (آفت کی) گھیر لئیں پھر

كَفَّیْهِ عَلٰی مَآ اَنْفَقَ فِیْهَا وَ هِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰی عُرُوْشِهَا وَ یَقُوْلُ

آگئی پس صبح کو وہ اُس تمام لاگت اور محنت پر جو اُسنے (باغ کی طیاری) میں خرچ کی تھی دونوں ہاتھ ملتا رہگیا

یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّیْٓ اَحَدًا ﴿۴۲﴾ وَ لَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ یَّنْصُرُوْنَهٗ

اور وہ اپنی ٹیو پر گرا پڑا تھا اور کہتا تھا ای کاش میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا اور کوئی گروہ اللہ کے سوائے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ مَا كَانَ مُنْتَصِرًا ﴿۴۳﴾ هُنَالِكَ الْوَلَایَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ

ایسا نہ ہوا کہ اُسکی مدد کرتا اور نہ وہ بدلہ لینے والا ہو سکا (پس ثابت ہوا) کہ تمام قدرت و حکمت اللہ برحق کے واسطے ہے۔

صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم فرما دینگے تھوڑے دنوں بعد یہود ان بنی نضیر اور بنی قریظہ اور بنی قینقاع اس معاہدے میں شامل ہوگئے۔ اس فرمان سے وہ قبیح رسم دفع ہوگئی جو عرب میں رائج تھی کہ مظلوم ظالم سے انتقام لینے میں اپنی ذاتی قوت یا اپنے اعزا کی طاقت پر بھروسہ کرتا تھا دادرسی اور عدل گستری جنگ جدل پر موقوف تھی۔ ابن ہشام صفحہ ۱۰۸ ولائف محمد صفحہ ۲۷، یہود بڑے قسی القلب تھے۔ چونکہ وہ اعلیٰ درجے کے تعلیم یافتہ بھی تھے اور عقیل بھی۔ اور فرقہ منافقین سے اُنکو اتفاق تھا اور باہمی بھی یہود میں اتفاق تھا (برخلاف عرب جن میں باہمی سخت نااتفاقی تھی) لہذا وہ نہایت خطرناک دشمن اس جمہوری سلطنت کے تھے جو شارع اسلام کے زیر حکومت قایم ہوئی تھی۔

تربیت یافتہ قوموں میں شاعروں کا وہی مرتبہ ہوتا ہے اور شاعر وہی اقتدار رکھتے ہیں جو اہل اخبار مہذب قوم میں شعرائے یہود چونکہ ذی علم اور ذی شعور تھے لہذا اہل مدینہ پر بڑے حاوی تھے اس قوت کو اُنہوں نے اسمیں صرف کیا کہ مسلمانوں میں نفاق ڈالنے لگے اور اُنمیں اور فریق مخالف میں بغض و عداوت کو ترقی دینے لگے بلکہ میں کہتا ہوں باہم اہل اسلام میں اختلاف و عناد کا بیج بوتے تھے شاس بن قیس یہودی نے ایکبار دیکھا کہ انصار مسلمان (مدینہ کے اصلی باشندے) باہم کمال محبت و اتفاق سے بیٹھے ہیں اور خیال کیا یہ وہی گروہ اوس اور خزرج کا ہے جو ہمیشہ جنگ و جدل میں بسر کرتے تھے اب اہل شہر و لشکر اور اسلام کی پاک تعلیم کی بدولت کمال اتحاد اور اخوت کیساتھ مل جلے ہیں۔ اس اتفاق کو دیکھ شاس کا دل ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا اور ایک جوان یہودی سے کہا تو انمیں بیٹھ جا اور باتوں باتوں میں جو باہم اوس اور خزرج کی ایک سخت جنگ ہوئی تھی اسمیں سینکڑوں آدمی اور امرا مارے گئے تھے اور فتح اُسکے ہاتھ رہا تھا) بعاث کی لڑائی کا قصہ چھیڑ دے اور وہ اشعار پڑھ سنا جو اُسوقت پڑھے گئے غرض اس یہودی نے یہ کرتوت شروع کی آخر وہ نتیجہ نے اپنی قدیمی چال پر آگئے اور باہم کہنے لگے آؤ اس معاملہ کو باہم دیکھائیں خلاصہ کلام حرہ نام جگہ مقام جنگ تجویز ہوا اور ہتھیار لینے کو وہاں سے جلد ہی مصلح عام خیرخواہ

منزل ۴

هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا ﴿۴۴﴾ وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

وہی اچھا ثواب اور اچھا بدلہ دینے والا ہے انکو دنیا وی زندگی کی مثال سنادو کہ وہ پانی کیطرح ہے

كَمَآءٍ اَنزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ

جسکو ہمنے آسمان سے نازل کیا پھر اسکے ساتھ زمین کی روئیدگی ملکر نکلی پھر صبح کو وہ

بنی آدم کو خبر ہوگئی۔ آپ جھٹ پہونچگئے اور فرمایا اے مسلمانو - اللہ اللہ یہ جہالت کے دعوے اور میں تمہارے درمیان ہوں اسکے پیچھے کہ تمکو اللہ تعالےٰ نے اسلام کی طرف ہدایت کی اور اسلام کے ساتھ تمکو عزت بخشی اور جہالت کی باتیں تمسے کاٹ دیں اور اسلام کے باعث تمکو کفر سے نکالا اور تمکو باہم الفت دی۔

غرض یہ آرام بخش اور حیات افزا بات سنکر رو پڑے اور باہم گلے ملے اور آپ کے ساتھ شہر میں چلے آئے اُسوقت یہ حکم نازل ہوا اے اہل کتاب مومن کو خدا کی راہ سے کیوں روکتے اور اُسمیں کجروی چاہتے ہو اور انصار اہل[1] کو قرآن نے بتایا۔ ایمان والو اگر تم اہل کتاب میں سے ایک فریق کے کہے پر چلوگے تو وہ تمکو تمہارے مومن ہونیکے بعد پلٹا کر کافر بنا دینگے۔

بدر کی لڑائی میں چونکہ مسلمانوں کی فتح ہوئی ایکطرف قریش مکہ آگ بگولا ہوگئے تھے اور ایکطرف ان یہود کو غضب آیا اور ابو عفک نام یہودی نے آپ کو مار ڈالنے پر کوشش کی اور بہت اشعار میں لوگونکو بھی عرب کو مار ڈالنے کی ترغیب دی اسواسطے وہ مارا گیا۔ کچھ عداوت سابقہ اور کچھ ابو عفک کا مارا جانا یہود کی خطرناک کارروائیونکا باعث ہوا۔

(۱) غزوہ بنی قینقاع یہ صنعت اور حرفت والی قوم تھی مگر اسکندریہ کے یہودونکیطرح شریر و غدار فاسق و فاجر تھے لیک روز ایک نوجوان مسلمان لڑکی انکے بازار میں گئی اور بضرورت اپنی کاروبار کے ایک یہودی لوہار کی دوکان پر پہنچی نوجوانان یہود نے حرمت نسوان اور مہمان نوازی کے اصول کو بالائے طاق رکھ اُس نوجوان عورت کی ہتک حرمت اور آبرو ریزی چاہی وہاں ایک مسلمان راہگیر اس عورت کا شریک ہوگیا اور خوب مارپیٹ ہوئی جو یہودی شرارت کا بانی تھا مارا گیا تب یہودیوں نے جمع ہوکر اُس مسلمان کو قتل کرڈالا۔ اور فتنہ عظیم برپا ہوا۔ اِدہر مسلمان جوش میں آگئے اور ہتھیار لے یہودیوں پر جا پڑے اور طرفین میں لوگ مارے گئے جو ہیں مصلح عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں پہونچے فساد کو فرو کیا۔ اور مسلمانوں کا طیش کم ہوا۔ اس عاقبت اندیش اور دور بین مصلح نے دیکھا اور غور کیا کہ اگر یہی حالت مدینے کی رہی تو انجام اچھا نہ ہوگا۔ مدینہ باہمی فسادوں کا جنگ گاہ ہی نہ رہیگا بلکہ مخالف فرقوں کیلئے بے تردد حملہ آوری کا باعث ہوگا۔ یہود خلاف عہد کر ہی چکے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوراً یہود کے محلے میں جا پہنچے اور یہ حکم قرآنی اُترا۔

(۱) اگر تجھکو کسی قوم کی خیانت کا خوف ہو تو اُنسے راستی کا معاملہ کر اللہ خیانت کرنیوالوں سے محبت نہیں کرتا۔ اور اسی واسطے آپنے خود تشریف لیجا کر یہود سے فرمایا تو مسلمان ہوجاؤ یا یہاں سے چلدو۔ یہود نے بڑی سختی سے جواب دیا کہ قریش کو شکست دیکر بدر میں نہ پھولو وہ فنون جنگ سے ناواقف ہیں۔ اگر ہم سے لڑا تو دیکھیگا لڑنے والے

[1] اس میں سلطنت نصارٰی کیطرف اشارہ پایا جاتا ہے دیکھو ۱/۲ اور ۵/۱۲ و ۱۵ کا حاشیہ۔

هَشِيمًا تَذْرُوهُ الرِّيَاحُ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿٤٥﴾

چورا چورا ہوگئی اور ہوا اسکو اڑا کر لیگئی اور اللہ ہر شے کا اندازہ مقرر کرنیوالا ہے

الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ

مال اور بیٹے دنیاوی زندگی کی زینت ہیں اور نیک باتیں باقی رہیں۔

ایسے ہوتے ہیں یہ کہکر قلعہ بند ہوگئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکومت سے باہمہ عہد سرکش بن گئے اس شریر قوم کا فتنہ فرو کرنا نہایت ضروری تھا بنا بر اں انکا محاصرہ کیا گیا پندرہ روز کے بعد قلعہ بند لوگ گھبرا گئے اور یہ کہکر اتر آئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو ہماری نسبت فیصلہ فرمائیں وہ فیصلہ ہمیں منظور ہے آپ نے پہلے سخت سزا تجویز فرمائی مگر آپکا جبلی رحم طبعی خلق ان کو سزا دینے پر غالب آگیا اور عبد اللہ بن ابی نے بھی سفارش کی اسلئے بنو قینقاع

(۲) یہود کے ساتھ دوسری لڑائی غزوہ بنو نضیر۔

کعب بن اشرف یہود میں یعنی بنو نضیر میں کا سردار تھا اور بڑا شاعر۔ برخلاف عہد نامہ بدر کی لڑائی کے بعد قریش مکہ کے پاس پہنچا اور انکو برانگیختہ دلایا اور وعدہ کیا کہ ہم تمکو مدینے میں امداد دینگے تم اسلام پر حملہ کرو۔ اور اپنی جادو اثر تقریر سے قریش کو انتقام پر آمادہ کیا آخر قریش کعب بن اشرف کی اثر بھری تقریر و نسے مدینہ پر حملہ آور ہوئے مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر جبل احد کے پاس لڑائی ہوئی۔ اور نیز کعب بن اشرف نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قتل پر منصوبہ باندھا مگر قدرت الٰہی سے وہ راز کھل گیا۔ اور یہ کعب بن اشرف اپنی ایسی ایسی حرکتوں سے مارا گیا۔ بنو نضیر کے دلونپر اسکے قتل کا رنج پیدا ہوا اور اسپر یہ طرہ ہوا کہ ابو براء نام عامری آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور دم دلا سا دیکر اپنے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ستر حواری جو قرآن کے قاری تھے اس عہد پر ساتھ لے گیا کہ انکو ہر طرح امداد دیجائیگی جب اپنے ملک میں پہونچا اور صحابہ کرام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خط عامر عامری اہل نجد کے رئیس کے پاس پہونچایا۔ تو عامر نے ایلچی کو مار ڈالا اور عصیہ اور رعل قبیلوں کے لوگونکو اپنا مدد بناکر ان ستر قاریوں محمد رسول اللہ کے صحابونپر آپڑا اور مسلمانوں کو مار ڈالا صرف دو آدمی بچگئے ایک تو زخمی تھا اور دوسرا قید کیا گیا اس مقید کا نام عمرو بن امیہ تھا اور اسلئے کہ مضری قوم کا تھا اسکو عامر ابن طفیل نے اپنی ماں کی کسی کفارہ میں آزاد کر دیا یہ قیدی عمرو بن امیہ آزاد ہو کر مدینہ کو آتا تھا راستے میں اسے دو عامری مل گئے۔ یہ دونوں عامری اگرچہ اس قوم کے تھے جنہوں نے غداری سے ستر آدمیونکو مع ایلچی مارا تھا۔ مگر یہ دو عامری بخلاف اپنی قوم کے رسول اللہ کے ہم عہد تھے اور عمرو اس عہد سے ناواقف تہا عمرو نے موقع پا کر ان دونوں عامریونکو مار ڈالا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر ہوئی کہ عمرو بن امیہ نے ان دو عامریونکو مار ڈالا ہے جو ہمارے ہم عہد تھے تو آپ نے تجویز کی کہ ان دو مقتولونکا خون بہا دیدیا جاوے حسب عہد نامہ مذکورہ سابق یہودونکو بھی اس خون بہا کے چندے میں شریک ہونا نہایت ضرور تھا۔ آپ یہود کے پاس تشریف لیگئے۔ دونوں مقتولین کے وارث بنو نضیر کے دوست تھے اور انہیں کو یہ چندہ دیا جاتا تھا اسلئے آنحضرت کو بنو نضیر کی شرکت کا اس چندے میں بڑا یقین تھا۔ اور خیال کیا اول تو حسب معاہدہ یہود کو اس چندے میں شریک ہونا ضرور ہے دوم جنکو روپیہ دیا جاتا ہے وہ ان کے دوست ہیں۔

عِنۡدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيۡرٌ اَمَلًا ﴿۴۶﴾ وَيَوۡمَ نُسَيِّرُ الۡجِبَالَ وَتَرَى

تیرے رب کے نزدیک اُنکا ثواب بھی اچھا ہے اور اُس سے امیدیں بھی اچھی ہیں اور ایکدن ہم پہاڑوں کو اُڑا دینگے

الۡاَرۡضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرۡنٰهُمۡ فَلَمۡ نُغَادِرۡ مِنۡهُمۡ اَحَدًا ﴿۴۷﴾ وَعُرِضُوۡا

اور تو اس زمین کو میدان کیطرح کھلی دیکھیگا [1] اور ہم اُن سب کو اٹھا کر جمع کرینگے پھر انمیں سے کسی کو بھی نہ چھوڑینگے اور

جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یہودان بنونضیر کے محلہ میں تشریف لیگئے تو اُنہوں نے چندہ دینے سے انکار کیا اور اُسوقت ایک دلیر سپاہی عمرو بن جحش نام یہودی سے کہدیا کہ ایک بڑا بھاری پتھر کوٹھے کی چھت پر سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لڑھکا دو اور اُن کا کام تمام کر۔ سلام بن مشکم نے یہود کو بہت روکا اور منع کیا مگر وہ اس غدر سے باز نہ آئے آخر اُس پر حافظ حقیقی نے جسے بَلِّغۡ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ ؕ وَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلۡ فَمَا بَلَّغۡتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعۡصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ کہا تھا خبر دیدی۔

زرقانی نے لکھا ہے کہ ایک یہودیہ عورت نے اپنے مسلمان بھائی کے ذریعے سے جناب کو یہود کی غداری کی اطلاع دیدی۔ اسلئے یہودان بنونضیر کا محاصرہ کیا گیا۔ اخیر چھے دن کے بعد اُنہوں نے صلح چاہی مگر عبداللہ بن ابی منافق نے کچھ اپنی امداد کا ایسا چکما دیا کہ پھر باغی بن بیٹھے اسلئے پھر محاصرہ کیا گیا۔ بہت دنوں بعد لاچار ہو کر جلاوطنی پر راضی ہو گئے۔ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جبر و اکراہ سے مسلمان بنانا منظور ہی نہ تھا انکو اجازت دیدی مدینے سے چلے جاویں اور مدینے کو امن و امان کا محل بنایا اور وہ خیبر کو چلے گئے۔

بیل ۳ ۹ ۸

(۳) غزوۂ قریظہ۔ خندق اور احزاب کی لڑائی میں تم دیکھ چکے ہو مشرکوں کے مختلف گروہ اور یہودی اور غطفانی خاص مدینے میں اسلامیوں پر چڑھ آئے حیی بن اخطب یہودی بنونضیر کی جلاوطنی کے بعد قریش کو تحریص دیتا۔ اور کنانہ ابو الحقیق کا پوتا غطفانیوں کو اکسالایا اور اُن سے وعدہ کیا خیبر کی آمدنی سے نصف آمدنی میں دونگا اگر مسلمانوں پر حملہ آوری کرو۔ سلام بن مشکم اور ابن ابی الحقیق اور حیی اور کنانہ یہ سب بنونضیر مکے میں پہنچے اور کہا ہم تمہارے ساتھ ہیں اگر تم اسلام پر حملہ آوری کرو۔ ان یہودوں کی کارستانی اور جادو بیانی قریش کے غیظ و غضب سے ملکر تمام عرب کو مدینے پر چڑھا لائی جب یہ مختلف اقوام بغرض استیصال اسلام مدینے میں پہنچے حیی بن اخطب یہودی خیبری نضری کعب بن اسد قرظی (یہ شخص بنوقریظہ کا ہم عہد تھا) کے پاس پہنچا پہلے تو کعب نے حیی کو گھر میں گھسنے نہ دیا اور کہا ہمارا اور مسلمانوں کا باہم معاہدہ اور اتحاد ہے اور بنوقینقاع اور بنونضیر پر جو کچھ بدعہدی کا وبال آیا اُسے یاد کیا مگر حیی نے کہا میں تمام قریش اور عرب کے مختلف قبائل کو مدینے پر چڑھا لایا ہوں اور اُن تمام اقوام عرب نے عہد کر لیا ہے کہ جب تک اسلام کا استیصال نہ کر لینگے مدینے سے واپس نہ جائینگے کعب نے پہلے پہل بہت ٹالم ٹولا کیا اور کہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑا راستگو راستی پسند انسان ہے اور عہد کا بڑا پکا ہے۔ ہمکو مناسب نہیں اُسکے ساتھ بدعہد بنیں مگر آخر دشمنوں کی کثرت اور اُنکا استقلال کو دیکھ اور حیی کو پھسلانے اور عداوت اسلام کی قدیم بدعہدی میں آکر باغی بنگیا اور تمام عہدوں کو بالائے طاق رکھکر اُس عبرت بخش عاقبت اندیش عقل کو کھو بیٹھا جو معاملات بنوقینقاع اور بنونضیر میں تجربہ کار ہو چکے تھے۔ اور عین جنگ کیوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان یہودوں کی بدعہدی کی خبر

[1] اس میں بھی سر و ارض مقدس ہے کہ وہ زمین میدان جنگ ہو جائیگی اسی کیطرف مکاشفات یوحنا کے باب ۱۶ میں ذکر ہے جب مقدسوں کی چھاونی اور عزیز شہر کو گھیر لینگے تو ایک آگ آسمان سے اتر کر ان کو کھا جائیگی۔

عَلٰی رَبِّکَ صَفًّا لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا کَمَا خَلَقْنٰکُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ بَلْ زَعَمْتُمْ

تیرے رب کے آگے صفوں میں پیش کئے جاوینگے تم ویسے ہی آئے جیسے کہ ہمنے پہلی بار تمکو پیدا کیا بلکہ تم تو گمان

اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَکُمْ مَّوْعِدًا ﴿۴۸﴾ وَوُضِعَ الْکِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِیْنَ

کرتے تھے کہ تمہارے واسطے ہمنے کوئی وقت ٹھہرایا ہی نہیں اور کتاب رکھی جاویگی پس تو بدکاروں کو دیکھیگا

پہونچی آپنے بہت سے آدمی تحقیق خبر کیلئے روانہ فرمائے اور کہا ان لوگوں کو فہمایش کرو کہ عہد پر قایم رہیں مگر یہود نے درشت جواب دیا
اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ہیں جو ہم انکی اطاعت کریں ہمارا انکا کوئی عہد نہیں۔ ان تمام آدمیوں نے جو یہود کو
مقابلہ کی خبر لینے گئے تھے آکر عرض کیا یہود دشمن کے ساتھ ہوگئے قرآن مجید بھی اسکی خبر دیتا ہے اور احزاب کے قصے میں کہتا ہے
اِذْ جَآءُوْکُمْ مِّنْ فَوْقِکُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْکُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَ
تَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا هُنَالِکَ ابْتُلِیَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِیْدًا سیپارہ ۲۱ رکوع ۱۸ سورہ
جہاں یہود کی سزا کا قرآن نے تذکرہ کیا ہے وہاں صاف وجہ سزا کو بیان فرمایا ہے اور اسی سورت میں کہا ہے۔
وَاَنْزَلَ الَّذِیْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ مِنْ صَیَاصِیْهِمْ وَقَذَفَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِیْقًا
تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِیْقًا ۲۶ سیپارہ ۲۱ رکوع ۱۹ سورہ احزاب۔
آپ کے ساتھی گھبرا گئے ادھر تھوڑے سے معدود گروہ پر سارے عرب کی چڑھائی ادھر گھر میں یہود کی بدعہدی پھر یہود
مدینے کی طرق اور رستوں کی کیفیت سے واقف محاصرین کفار کو غیر محفوظ مقام بتا سکتے تھے۔ اسلیے بڑا خوف ہوا علاوہ براں
منافقین کا نکل بھاگنا اور لشکر دشمن کا غدر بلاؤں پر بلائیں تھیں۔ قربان جائے الٰہی عاجز نوازی کہ اسی کے جنود نے ان
سب عدا کو بھگو بنایا۔ اور تخمینا ایک مہینے کے محاصرہ پر کفار عرب الٰہی اسبابوں سے بھاگ گئے کیونکہ دس ہزار کی بھیڑ
کے ساتھ تین ہزار اسلامیوں میں سے صرف تین سو باقی رہگئے تھے (وہی جو سچے مسلمان تھے) جب دشمن خود بخود
بھاگ گئے اور آپ کو اُن کی طرف سے امن ہوا اور یہ اندیشہ مٹ گیا تو اہل اسلام کو ایک نیا کھٹکا ہوا کہ بنو قریظہ عہد شکنی
کر چکے ہیں۔ اگر انہوں نے مدینے پر شبخون مارا تو ہر ایک اسلام والا قتل ہو جائیگا۔ لہذا مقتضے عاقبت اندیشی نے
بتایا تو آپ مقام جنگ سے جہاں خود حفاظت کے لئے آپنے کھائی کھودی تھی مدینہ میں تشریف لائے اور قلعجات بنو قریظہ کا
محاصرہ کیا۔ دس پندرہ روز محاصرہ میں لگ گئے اب قلعہ بند لوگ گھبرائے اللہ تعالیٰ نے اُن کے دلوں میں رعب ڈالا
وَقَذَفَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ تب یہودان بنو قریظہ کا رئیس کعب بن اسد قوم میں کھڑا ہوا۔ اور وہ سب جمع تھے تب
کہا اے قوم تمکو مناسب ہے تین باتوں میں سے ایک بات مان لو۔ یا تو اس شخص (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
پر ایمان لاؤ تم کو صاف عیاں ہو چکا ہے یہ شخص بیشک نبی ہے۔ اور یہ وہی ہے جسکی بابت توریت میں پیشینگوئی اور بشارت
ہو چکی ہے تم اور تمہارا مال و اسباب اور تمہاری جانیں بچ رہینگی۔ قوم نے اس سے انکار کیا۔ تب اسنے کہا آؤ عورتوں
اور بچوں کو قتل کر ڈالیں (اس کی سزا پائی) اور تلواریں اسلام والوں پر گر پڑیں یہانتک کہ شہید ہو جاویں۔ قوم نے کہا
اگر ہم جیت گئے تو بال بچوں اور عورتوں کے بغیر ہماری زندگی کیونکر ہوگی۔ تب کعب نے کہا آج سبت کی رات ہے محمد جانتے

شہ جبکہ وہ لوگ آئے تمہارے اوپر سے اور نیچے سے تمہارے اور جبکہ بہک گئیں آنکھیں اور پہنچ گئے دل گلوں تک اور تم گمان کرتے تھے اللہ پر طرح طرح کے اسجگہ آزمائے گئے ایمان والے اور ہلائے گئے
شہ ۲ اور اتار دیا اللہ نے ان لوگوں کو جنہوں نے انکی مدد کی تھی اہل کتاب سے ان کے قلعوں سے اور ڈالا انکے دلوں میں خوف کہ ایک گروہ کو تم ہلاک کرتے ہو اور ایک گروہ کو

مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ

کہ وہ اُس کے بیان سے ڈرتے اور کہتے ہیں ہائے وائے ہم پر یہ کتاب کیسی ہے نہیں چھوڑتی کوئی

صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰىهَا وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا وَلَا يَظْلِمُ

چھوٹی بات نہ بڑی بات تلمبند ہوئے بغیر نہیں رہی اور جو عمل اُنہوں نے کئے موجود پائینگے اور تیرا رب کسی پر ظلم

ہیں آج ہم غافل ہیں لڑ نہیں سکتے۔ اسلئے مسلمان بھی غافل اور سست ہیں آؤ غفلت میں مسلمانوں پر حملہ آور ی کریں ایک قوم نے کہا تجھکو خبر نہیں سبت کی بے حرمتی سے ہمارے بڑوں پر کیسے وبال آئے وہ سور اور بندر بن گئے۔ آخر قوم کی اتفاق سے یہود نے ایک سفیر جناب رسالتمآب کے حضور میں روانہ کیا اور کہا ابو البابہ بن منذر کو ہمارے پاس بھیجیے ہم اُس سے صلاح لینگے جب ابو البابہ ان کی درخواست سے وہاں آئے عورتیں اور بچے چلائے اور یہود نے کہا کیا تیری صلاح ہے ہم لوگ محمدؐ کے فیصلے پر دروازہ کھولدیں اُسنے کہا بیشک مگر اشارہ کیا وہ تمکو ذبح کا فتوٰی دینگے۔ پھر ابو البابہ پچھتایا اور اپنے آپ کو مسجد میں جا باندھا جب محاصرے پر مدت گذری اور وہ یہود تنگ ہو لئے۔ تو ان کمبخت لوگوں نے کہلا بھیجا ہماری نسبت جو سعد بن معاذ فیصلہ کرے وہ فیصلہ ہمکو منظور ہے بدقسمتوں نے رحمۃ للعالمین کو حاکم نہ بنایا بلکہ سعد کے فتوے پر راضی ہو گئے اور قلعے سے نکل آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سعد بن معاذ کو بلایا اور کہا یہ لوگ تیرے فیصلے پر ہمارے پاس آئے ہیں۔ اُس سپاہی کو اس قوم کی بدچلنی اور بدعہدی اور ناعاقبت اندیشی اور بنو قینقاع اور بنو نضیر سے عبرت نہ پکڑنے پر یہی سوجھی کہ اس بدذات قوم کا قصہ تمام کردو۔ اس نے کہا ان کے قابل جنگ لوگ مارے جاویں اور باقی قید کئے جاویں غرض کئی سو آدمی قریظی مدینے میں لا کر قتل کیا گیا مانا انسانی فطرت کا خاصہ ہو۔ چاہے کوئی کیسے جرائم اور معاصی کا مرتکب ہو۔ جب اُس سے کوئی ایسا سلوک کیا جاوے جو ہمارے نزدیک سختی اور بے رحمی ہے۔ تو اُسوقت ہمیں خواہ مخواہ ایک نفرت اور کراہت معلوم ہوتی ہے اور ہمارے دل میں رحم عدل کی جگہ کو چھین لیتا ہے مگر رحم کے باعث عدل چھوڑنا اور جرائم کی سزا سے درگذر نا نہ چاہیے۔ یہود نے دغا دی۔ بدعہدی کی۔ عین شہر کا امن کھو دیا مسلمانوں کی توحید اور موسیٰ ع و توریت کی تعظیم کو بت پرست قوم کے مقابلہ میں بھولا دیا۔ بہرحال مسلمانوں کا حکم قریظہ کی نسبت گراموال کے حکم سے بہت کم تھا جسکی بموجب آیرلینڈ میں شہر ورڈہیڈا کے سب باشندے بلا فرق تہ تیغ بے دریغ کئے گئے۔ کارلائل لکھتا ہے سچ ہے شریر کا سو مرتبہ قتل ہونا بہتر ہے کہ وہ بیگناہوں کو اغوا کرے۔ یہ اسلام کا فعل ہو تو کرامول کے فعل سے بہت نرم تھا اور حضرت داؤد علیہ السلام کی سزا سے جسمیں اُنہوں نے جیتے آدمی جلتی بٹھاؤں میں جلائے اور پھر ہمیشہ خدا کے مطیع کہلائے نہایت نرم ہے

(۴) غزوۂ خیبر۔ غزوہ احزاب کے بیان میں گذر چکا سلام بن مشکم اور ابن ابی الحقیق اور حیی اور کنانہ اور ہوذہ اور ابو عمار خیبر سے قریش کے پاس پہونچے اور ان کو اور عرب کی مختلف اقوام غطفان اور فزارہ کو مدینے پر چڑھا لائے اور پھر ابو رافع سلام بن مشکم جو یہودیوں کا رئیس تھا اپنی ایسی حرکتوں سے مارا گیا اور یہود نے اسکے جا پر اسیر بن رزام یہودی کو اپنا امیر بنایا اور اس نئے امیر نے اپنی بڑائی کیلئے یہ تدبیر نکالی کہ غطفان قبیلے میں پھر دن اور انکو ہمراہ لیکے اسلام پر چڑھائی کروں اسی فکر میں تھا مصلح عالم کو خبر ہو گئی آپنے اپنا سفیر بھیجا ملنے جا کر اُس سے

منزل ۴

اَحَدًا ﴿۴۹﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ط

نہیں کریگا - اور جب ہمنے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کی خدمت میں لگجاؤ پس سوائے ابلیس کے سب خدمتیں لگ گئے

كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ط اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗ

جو جنوں میں سے تھا پس اسنے اپنے رب کا حکم نہ مانا کیا پس تم اسکو اور اسکی اولاد کو بھی چھوڑ کر

نے امیر کو پھانسی کی اور ہمراہ لایا۔ الاثنے امیر کو پھر ایک خبط سوجھا اور راہ میں ان سفیروں کو مار ڈالا اس امر کی اطلاع پر عبداللہ انیس نے اسیر کو مار ڈالا غرض اہل خیبر سے یہ معاملات صادر ہوتے رہے علاوہ بریں خیبر والوں سے بنو نضیر و بنو قینقاع جا ملے تھے۔ اُن کے شور و فساد کرنے کے خیال سے آپنے خیبر کا عزم کیا اور وہاں کی رجز صاف اسباب اور وجہ جنگ کو ظاہر کرتی ہے۔

اِنَّ الْاُوْلٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا ⁂ اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا

خیبری اور سب قومیں اسی سازش میں رہتی تھیں کہ مسلمانوں کی بیخ کنی کریں[1] اسلام نے اس بات کا تدارک یہ کیا کہ چودہ سو سپاہیوں کے ساتھ خیبر چلدیے اول اسلام نے صلح کا پیغام بھیجا۔ جب خیبریوں نے نہ مانا تب انپر حملہ کیا۔ خیبر میں یہود کے بہت قلعے تھے اور آہستہ آہستہ وہ سب فتح ہوگئے آخر بڑا قلعہ القموص نام تھا اُسپر لڑائی ہوئی جب وہ فتح ہوا یہود کو شکست کا یقین ہوگیا تب اُنہوں نے معافی مانگی۔ اور اُنکی درخواست پر معافی دیگئی مگر اُن کی یک کرد ارتی کی ضمانت (کاسن) دی پرسول جلد ۲ صفحہ ۱۹۳-۱۹۴ جائداد و غیرہ منقولہ سے لیگئی اور رسومات مذہبی کی نسبت یہود کو آزادی دیگئی چونکہ کوئی باضابطہ ٹیکس انپر نہ تھا اور سلطنت کو خرچ میں شرکت انپر فرض نہ تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کی حفاظت کے معاوضے میں جو اب اُن کو حاصل ہوئی ایک محصول بقدر نصف پیداوار اُن کی اراضی کا اُنپر مقرر کیا اور منقولہ جائداد جو لڑائی اور محاصرے کے بعد قلعوں سے نکلی اور ضبط ہوئی وہ لشکر اسلام میں سپاہیوں کو تقسیم کی گئی۔ پادریوں اور اُن کے ہمدم لوگوں کی یہ روایت غلط ہے کہ کنانہ کو خزائن و دفائن بتلانے کے لئے عذاب دیا گیا۔

یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زہر دینے کا منصوبہ ہوا۔ اور اس دغاباز قوم نے گوشت میں زہر ملا کر آپکو کھلانا چاہا۔ اس دعوت میں ایک صحابی اسی زہر سے مر گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زہر کی بڑی تکلیف رہی مگر آپنے اُس عورت کا جرم معاف کیا جس نے زہر دیا تھا۔

(۵) غزوہ موتہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حارث بن عمیر الازدی کو امیر بصری کے پاس ایک خط دیکر روانہ کیا۔ جب یہ قاصد موتہ نام مقام پر پہونچا۔ تو وہاں کے حاکم شرحبیل غسانی عیسائی نے اس قاصد کو مار ڈالا (عیسائی صاحبوں کی تہذیب اور خاکساری ہے) اس واقعے کی جب مدینے میں اطلاع ہوئی تو آپنے زید بن حارث

---

[1] تحقیق پہلی جماعت نے بغاوت کی ہم پر جبکہ ارادہ کیا فتنہ کا یوں ہمارے کا۔ ۱۲

[2] وہ صحرائی قومیں اُن کے ساتھ متفق تھیں اور ہمیشہ اُن لوگوں کی یہ حالت رہی کہ لوٹ مار کی جب اُنپر کسی حملہ ہوا تو بھاگ گئے۔ ۱۲ [حکم نامہ]

أَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ۭ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ﴿۵۰﴾ مَآ

کارساز بناتے ہو حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں اور ظالموں کیواسطے بہت برا بدلہ ہے ~~~ میں نے

أَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلَا خَلْقَ أَنْفُسِهِمْ ۠ وَمَا كُنْتُ

تو آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور نہ اُن کے نفسوں کی پیدائش پر اُنکو موجود نہیں پایا اور میں

کو تین ہزار سپاہ کا افسر بنا کر موتہ کیطرف روانہ کیا۔ اور فرمایا جہاں حارث مارا گیا وہاں جاؤ اور یہ ارشاد فرمایا
”میں وصیت کرتا ہوں تمکو اللہ کے ساتھ پرہیزگاری کی اور اپنے ساتھی مسلمانوں کے ساتھ نیکی کرنیکی راہ
خدا میں اللہ کے نام سے اُس شخص کے ساتھ لڑو جسنے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور بیوفائی اور سرکشی نہ کرو اور بچو اور عورت
اور بڑھے عبادتخانے کے گوشہ نشینوں کو نہ مارو اور باغ کے نزدیک جاؤ اور درخت نہ کاٹو اور مکانات کو نہ ڈھاؤ۔
غرض یہ فوج ظفر موج وہاں پہونچی اور موتہ کے لوگ مقابلہ کو کھڑے ہوئے زید سپہ سالار مارا گیا اور اُسکی جگہ
عبد اللہ بن رواحہ مقرر ہوا۔ پھر جعفر بن ابی طالب علی کرم اللہ وجہ کے بھائی سپہ سالار ہوئے اُن کے نصف بدن میں
اسی سے زیادہ زخم تھے اور وہ سب آگے کی جانب۔ پھر خالد بن ولید سپہ سالار ہوئے اور یہ تدبیر کی کہ میمنہ اور
میسرہ اور ساق اور مقدام کو بدل دیا۔ دشمن نے سمجھا کہ ان کی مدد آگئی ہے۔ غرض وہاں مخالف کو شکست ہوئی۔
(۶) **غزوۂ تبوک** موتہ کی جنگ میں جسکا بیان نمبر ۵ میں ہو چکا مخالف ہرقل شاہ روم کی ماتحت تھی۔
اسلئے عرب کیطرف روم کا خیال بڑھ گیا پہلے بھی وہ فتح عرب کے خواہاں تھے اب وہ خواہش دوبالا ہو گئی ہجرت کے نویں
سال شام کے تجار سے خبر ملی ہرقل ایک لاکھ سپاہ کے ساتھ حملہ آوری کی طیاری کر رہا ہے جب یہ خبر مدینے میں پہونچی
اُن دنوں بڑی گرمی پڑتی تھی۔ آپ نے جب کوچ کیا راستے میں اونٹوں کی وجہ سے پانی میسر ہوتا تھا۔
عثمان رضی اللہ عنہ نے اس جنگ میں ایکہزار اونٹ مع ساز و سامان اور ستر گھوڑے اور دس اوقیہ چاندی کے
بلکہ ہزار اشرفی کا چندہ دیا جسپر آپ نے فرمایا لَا عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَهَا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے
اپنا تمام مال و اسباب چار ہزار درم کا اور عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے نصف مال دیا غرض اس جنگ میں عثمان رضی
کی امداد تہائی لشکر کو کافی تھی منافقوں نے لوگوں کو بہت بہکایا۔ الا خالص مسلمان جسقدر تھے وہ سب ساتھ
ہو لئے تیس ہزار سپاہ آپ کے ساتھ تھی اور اسمیں دس ہزار گھوڑے تھے غرض آپ تبوک پہونچے۔ ایلیہ کے رئیس نے
ٹیکس منظور کر کے صلح کر لی۔ پھر آپ نے خالد بن ولید کو دومۃ الجندل بھیجا وہاں یہود سے لڑائی ہوئی اور اکیدر یہود
کا رئیس اعظم قید ہو گیا اکیدر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے لایا گیا اُس نے جزیہ منظور کیا اسواسطے
رہا کیا گیا اور بدستور رئیس بنایا گیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہرقل کو خط لکھا اور چونکہ بڑا بھاری سفر
فوج کو طے کرنا پڑا اور تبوک میں کھانا چارہ پانی زیادہ تہا اور نیز ہرقل کی خبر کو جاسوس بھیجے گئے تھے اسلئے آپ بیس
روز وہاں ٹھیرے تبوک نصف راہ شام سے تھا وہاں معلوم ہوا ہرقل کو اندرونی مشکلات ایسی آپڑے ہیں کہ
وہ مدینے کو فوج نہیں پہونچا سکتا اس لئے وہاں سے واپس تشریف لائے۔

مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ﴿۵۱﴾ وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ

گمراہوں کو اپنا قوت بازو بناتا رہا اور ایکدن (اللہ) کہیگا میرے شریکوں کو بلاؤ جنکا

زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ

تم گھمنڈ کرتے تھے پس وہ انکو پکارینگے مگر وہ ان کی نہ سنینگے اور ان کے درمیان ہم ایک

مسلمانوں کی سلطنت دنیا کے بہت بڑے حصہ میں پھیلی ہوئی تھی اُس کی حکومت میں مختلف مذہب کی قومیں رہتی تھیں۔ تمام سینگاک مسجد یہود۔ اور تمام گرج جو زیادہ تر رومن کیتھولک مذہب کے تھے۔ بدستور قرنائے اور گھنٹے بجاتے تھے تمام ملک میں ناقوس کی آواز گونجتی تھی۔ مندروں میں بُت موجود تھے ہر ایک قوم اپنے مذہب میں آزاد تھی۔ مخالفین اس کی اگر کوئی نظیر رکھتے ہوں تو پیش کریں کہ خلیفہ عمر ابن عبد العزیز اموی نے دمشق کے عامل کو فرمان بھیجا کہ ولید (خلیفہ نے) گرج توڑ کر مسجد میں جو اضافہ کر لیا تھا وہ ڈہا دیا جاوے اور عیسائیوں کو اجازت دیجاوے کہ وہاں پھر اپنا گرجا بنالیں مسٹر ڈور دگبن اپنی مشہور و معروف تاریخ میں لکھتے ہیں کہ فطرت الٰہیہ کی روسے ہر ایک شخص کا حق ہے کہ ہتھیاروں کے ذریعہ سے اپنی جان و مال کی حفاظت کرے اپنے دشمنوں کی ظلم و تشدد کو بزور دفع کرے یا روکے اور اُن کے ساتھ عداوت کو انتقام کی ایک حد مناسب تک وسعت دے۔ عربوں کی آزاد سوسائٹی میں کیا بلحاظ رعایا ہونیکے اور کیا بلحاظ ایک شہر کے باشندوں کے باہمی برتاؤ کے لوگوں کے فرائض میں ایک ضعیف سی روک تھی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے وطنوں کی ناانصافی سے اپنی رسالت کی بجاآوری سے جو بالکل صلح آمیز اور خلائق کی خیر اندیشی پر مبنی تھی محروم کیا گیا اور جلاوطن کیا گیا تھا ایک خود مختار قوم کی قبولیت نے مکہ کی اس پناہ گیر کو بادشاہ کے درجہ پر پہنچا دیا اور اسکو واجب طور پر لوگوں کے ساتھ معاہدات کرنے اور مخالفوں کے حملہ دفع کرنے یا اُنپر حملہ آور ہونیکا حق حاصل ہو گیا۔

لائق فائق مورخ مسٹر ہالم اپنی تاریخ آئین سلطنت انگلستان جلد اول باب (۲) میں لکھتے ہیں کہ دین اسلام بندگان خدا پر عرض کیا گیا مگر کبھی اُن سے جبراً انہیں قبول کرایا گیا اور جس شخص نے اس دین کو بطیب خاطر قبول کر لیا اُسکو وہی حقوق بخشے گئے جو قوم فاتح کے تھے اور اس دین نے مغلوب قوموں کو اُن شرائط سے بری کر دیا جو ابتدائے خلقت آدم سے پیغمبر اسلام کے زمانہ تک ہر ایک فاتح نے مفتوحین پر قایم کئے تھے قوانین اسلام کے موافق ہر قسم کی مذہبی آزادی اور مذہب والوں کو بخشی گئی جو سلطنت اسلام کے مطیع و محکوم تھے لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ دلیل بین اور برہان قاطع اس دعوے کی ہے اسلام میں اور اہل مذاہب کو مذہبی آزادی بخشنے اور اُن کے ساتھ نیکی کرنیکا حکم یہ آیت کسی بے قابو مجذوب کی بڑ نہیں ہے نہ کسی حکیم فلسفی کا خیال خام ہے بلکہ یہ اُس شخص کا قول ہے جو ایسی سلطنت کا بادشاہ تھا جو اتنی قدرت رکھتے تھے اور جسکا انتظام عمدہ تھا جیسے اصول کو چاہتے نافذ کر سکتے تھے دین میں بھی اور سیاست مدن میں بھی کوئی ایک شخص یا فرقہ نے مذہبی آزادی بخشنے کی ترغیب دی ہے مگر اس عملدرآمد کی تاکید صرف اسوقت تک ہے جبتک وہ خود بے قابو اور کمزور رہے ہیں لیکن شارع اسلام نے مذہبی آزادی کی طرف ترغیب ہی نہیں دی بلکہ اُسکو احکام شریعت میں داخل کر دیا ہے۔ بندگان خدا پر لطف و شفقت کرنیکا اصول ہر ایک قوم کے ساتھ برتا گیا۔ جو مطیع و محکوم اسلام ہوئے

اور ہر قوم کو اپنی رسوم و اعمال مذہبی کو بلا مزاحمت بجالانیکا معاوضہ کچھ برائے نام خراج لیا جاتا تھا اور جب ایک خراج یا جزیہ طے ہو جاتا تھا تو اس قوم کے عقاید دینی اور امور مذہبی میں مداخلت بیجا کرنا سراسر خلاف شرع اور حرام مطلق سمجھا جاتا تھا۔ ۱۲

منزل

مَوْبِقًا ﴿۵۲﴾ وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ﴿۵۳﴾

ہلاکت کی جگہ[۱] اور دیکھا اور سرکش لوگ آگ کو دیکھکر گمان کرینگے کہ وہ اسمیں گرنے والے ہیں اور اوس سے کوئی راہ گریز نہ پا سکینگے

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ﴿۵۴﴾

اور ہمنے اس قرآن میں لوگوں کے واسطے ہر قسم کی مثال پھیر پھیر کر بیان کردی ہے اور انسان تو اکثر باتوں میں جھگڑنا لو ہے

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَاۗءَهُمُ الْهُدٰى وَيَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اِلَّآ اَنْ

اور لوگوں کو کس چیز نے منع کیا کہ جب ان کے پاس ہدایت آگئی تو ایمان لاویں اور اپنے رب سے پناہ مانگیں مگر اس بات نے کہ اُنپر

تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿۵۵﴾ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ

پہلوں کی طرح عمل ہو یا اُنپر عذاب سامنے آکھڑا ہو اور ہم تو رسولوں کو جب بھیجتے ہیں تو بشارت دینے

وَمُنْذِرِيْنَ ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ

والے اور ڈرانے والے ہی بنا کر بھیجتے ہیں اور منکر لوگ جھوٹی (بے سند) باتوں کی بنا پر جھگڑتے ہیں تاکہ اس سے حق کو گرا دیں اور ہماری آیتوں کو

وَمَآ اُنْذِرُوْا هُزُوًا ﴿۵۶﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ ۭ

اور نیز جن باتوں سے وہ ڈرائے گئے ہیں اُنکو ہنسی بنالیں اور اُس شخص سے زیادہ ظالم کون ہے جسکو اُسکے رب کی آیتوں سے یاد دہانی کرائی گئی ہو اور اُن سے منہ پھیرا

اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰي قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ

تحقیق ہمنے ان کے دلوں پر پردہ ڈالدیا ہے تاکہ وہ اُسکو سمجھ ہی نہ سکیں اور اُن کے کانوں میں ڈاٹ ہے اور اگر تو اُن کو ہدایت کیطرف بلا دے تو

يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿۵۷﴾ وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ

وہ کبھی بھی ہدایت یاب نہونگے اور تیرا رب بخشنے والا اور صاحب رحمت ہے اگر اُنکے عملوں پر اللہ اُن کو پکڑتا تو جلد اُنپر عذاب لے آتا

الْعَذَابَ ۭ بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْىِٕلًا ﴿۵۸﴾ وَتِلْكَ الْقُرٰٓى اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا

بلکہ ان کیواسطے ایک وقت اور مکان مقرر ہے کہ اُسکے سوا وہ کہیں پناہ نہیں پا سکتے اور یہ بستیاں تھیں کہ جب اُنہوں نے ظلم کیا ہمنے اُنکو

وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ﴿۵۹﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰي لِفَتٰىهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰٓي اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ

ہلاک کردیا اور اُن کی ہلاکت کیواسطے ہمنے ایک میعاد مقرر کردی تھی اور جب موسے نے اپنے خادم سے کہا[۲] کہ میں باز نہیں آونگا جبتک دو سمندر

[۱] یعنی سب کو اکٹھے آتش جہنم میں ہلاک کردیا۔ دوسرے یہ معنی ہوسکتے ہیں کہ اُنکی باہمی محبت دنیا موبق یعنی موجب ہلاک ہوگی تب بَین کے مراد وصل ہے یعنی اُنکا باہمی میل ملاپ جو دنیا میں تھا قیامت کے دن موجب ہلاکت ہوگا۔ [۲] جوان سے مراد خادم ہے جسکی نسبت مفسرین کا گمان ہے کہ یوشع بن نون تھا اس قصہ کا مجمل بیان صحیح بخاری میں اسطرح پر ہے کہ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل میں وعظ کر رہے تھے کسی نے پوچھا سب میں زیادہ علم کون ہے آپنے فرمایا میں یہ بات خدا کو ناگوار معلوم ہوئی کیونکہ سب سے زیادہ عالم ہونا اللہ کیطرف کیوں نہ کہا تب خدا تعالیٰ نے اُن کو حکم دیا کہ مجمع البحرین کے موقعہ پر تمکو ہمارا ایک بندہ ملیگا جو تمسے بھی زیادہ علم ہے موسیٰ نے عرض کیا کہ اُن تک پہنچنے کی کیا صورت ہے فرمایا اپنی تھیلی میں ایک مچھلی رکھ لو پھر جہاں وہ مچھلی گم ہو جاوے وہ شخص وہیں ملیگا پس موسیٰ مچھلی تھیلی میں ڈالکر یوشع بن نون کو ہمراہ لیکر چلتے چلتے ایک موقعہ پر پہنچے ایک پتھر پر سر رکھکر سو گئے مچھلی اُس تھیلی میں سے تڑپ کر دریا میں جا گری اور جہاں تک وہ جاتی تھی پانی میں ایک سوراخ سا ہوتا جاتا تھا حکم الٰہی سے پانی ادہر اودہر سے ملنے نہیں پاتا تھا پھر بیدار ہوئے تو یوشع کو یاد دلانا یاد نہ رہا کہ اس مقام پر مچھلی گم ہوگئی اُسدن رات تک چلتے رہے یہاں تک کہ جب اگلے روز صبح کا وقت آیا تو موسیٰ نے اپنے جوان مرید سے کہا کھانا لاؤ اس سے پہلی منزلوں میں موسیٰ تھکے نہ تھے لیکن اس منزل میں تھک گئے جب مقام مطلوب کو چھوڑ کر چلے گئے تو مچھلی کو دیکھا تو غائب تھی یوشع نے عذر کیا کہ شیطان نے مجھے یاد دلانا بھلا دیا پھر اُس مقام کے پاس آئے تو وہ شخص ملا کہ جسکو علم لدنی دیا تھا آیندہ جو معاملہ ہوا اُسکا ذکر قرآن میں ہے مجمع البحرین سے مراد بحر قلزم اور بحر روم کے ملنے کی جگہ ہے

أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ﴿٦١﴾

اور برسوں چلا جاؤنگا۔ پس جب وہ دونوں اُن کے جائے اجتماع پر پہونچے تو اپنی مچھلی بھول گئے وہ اپنے رستہ سمندر میں چلی گئی

فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِن سَفَرِنَا هَٰذَا نَصَبًا ﴿٦٢﴾ قَالَ أَرَأَيْتَ

پس جب وہ آگے بڑھے تو موسے نے اپنے خادم سے کہا کہ ناشتہ لاؤ ہمکو اس سفر سے بہت تکان ہوگیا ہے وہ بولا کیا تونے

إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ

نہیں دیکھا جب ہمنے اوس پتھر کے پاس آرام کیا تو میں مچھلی بھول گیا اور شیطان ہی نے اسکا ذکر کرنا مجھے بھلا دیا

وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا ﴿٦٣﴾ قَالَ ذَٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلَىٰ آثَارِهِمَا

اور وہ عجب طرح سمندر میں چلی گئی اُسنے کہا وہی تو ہے جسکی ہم تلاش کرتے تھے پس دونوں اپنے قدموں

قَصَصًا ﴿٦٤﴾ فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَا آتَيْنَاهُ رَحْمَةً مِّنْ عِندِنَا

کا کھوج لگاتے ہوئے واپس ہوئے پس ہماری بندوں میں سے ایک بندے کو پایا جسکو ہمنے اپنے پاس سے رحمت دی تھی اور اپنے پاس سے ہی

وَعَلَّمْنَاهُ مِن لَّدُنَّا عِلْمًا ﴿٦٥﴾ قَالَ لَهُ مُوسَىٰ هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَىٰ أَن تُعَلِّمَنِ

اُسکو علم سکھایا تھا۔ اُسکو موسے نے کہا کیا اس (شرط) پر میں تیری تابعداری کروں کہ جو راستی تجھکو

مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ﴿٦٦﴾ قَالَ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٦٧﴾ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَىٰ

سکھائی گئی ہے اس سے مجھے بھی کچھ سکھاوے وہ بولا تجھ میں ہرگز طاقت نہیں کہ میرے ساتھ صبر کرسکے اور جن باتوں کی تجھے خبر ہی نہیں

مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا ﴿٦٨﴾ قَالَ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا ﴿٦٩﴾

تو ان پر صبر کیسے کریگا موسے نے کہا تو مجھکو انشاء اللہ صبر کرنے والا دیکھیگا اور کسی امر میں تیری نافرمانی نہ کرونگا

قَالَ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَن شَيْءٍ حَتَّىٰ أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ

اُسنے کہا اچھا اگر تو میری تابعداری کرتا ہے تو مجھے کسی بات کا سوال نہ کیجیو جب تک میں (خود) اُسکا ذکر تجھ سے نہ کروں

ذِكْرًا ﴿٧٠﴾ فَانطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ خَرَقَهَا قَالَ

پس دونوں چلے یہانتک کہ جب ایک کشتی میں سوار ہوئے تو اُسنے اُسکو توڑ ڈالا موسے نے پوچھا

أَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا ﴿٧١﴾ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ

کیا تو نے اسکو اس غرض سے توڑا ہے کہ اسکے لوگوں کو غرق کردے تو تونے خطرناک بات کی ہے وہ بولا کیا میں نے تجھکو نہ کہا کہ تجھ

لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٧٢﴾ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي

میں ہرگز طاقت نہیں کہ میرے ساتھ صبر کرسکے موسے نے کہا کہ جو میں بھول گیا اسپر مجھے مت پکڑ اور میری بات میں مجھپر سختی

مِنْ أَمْرِي عُسْرًا ﴿٧٣﴾ فَانطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا لَقِيَا غُلَامًا فَقَتَلَهُ قَالَ

مت ڈال (الغرض) پھر دونوں چلے یہانتک کہ جب ایک لڑکے سے ملے تو اُسنے اُسے مار ڈالا موسے چلا

أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَّقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُّكْرًا ﴿٧٤﴾

اُٹھا کیا تو نے ایک معصوم نفس کو بلا معاوضہ کسی نفس کے مار ڈالا تو تونے تو یہ ناجائز بات کی ہے۔

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿۷۵﴾

اُسنے کہا کیا مینے تجھے نہ کہا تھا کہ تجھ میں ہرگز طاقت نہیں کہ میرے ساتھ صبر کر سکے

قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِيْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا ﴿۷۶﴾ فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَا اَتَيَا اَهْلَ قَرْيَةِ اسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا

موسے نے کہا کہ اگر آج کے بعد کسی شے کی بابت میں تجھسے سوال کروں تو مجھکو اپنی صحبت میں نہ رکھنا تو میری طرف سے (حد) عذر کو پہنچ چکا پھر دونوں چلے یہاں تک کہ ایک بستی کے پاس پہنچے وہاں کے لوگوں سے کھانا مانگا مگر اُنہوں نے اُن کی

فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ

مہمانداری سے انکار کر دیا پھر اُنہوں نے ایک دیوار اس (گاؤں) میں پائی جو بیٹ گرا چاہتی تھی پس اُسنے اُسکو کھڑا کیا

قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا ﴿۷۷﴾ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿۷۸﴾ اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ

موسے نے پوچھا اگر تو چاہتا تو اسپر مزدوری لے لیتا وہ بولا میری اور تیرے درمیان جدائی ہے میں اب اُن باتوں کی حقیقت تجھکو بتلائے دیتا ہوں، جسپر تو صبر نہ کر سکا وہ کشتی تو محتاجوں کی تھی جو مزدوری پر سمندر میں

يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا ﴿۷۹﴾

چلاتے تھے پس مینے چاہا کہ اُسمیں عیب ڈالدوں کیونکہ اُنکے پرے ایک بادشاہ تھا جو کل کشتیوں کو زبردستی پکڑ کر غصب سے

وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَا اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ﴿۸۰﴾ فَاَرَدْنَا اَنْ

اس لڑکے کا یہ حال ہے کہ اُسکے والدین مومن تھے پس ہم ڈرگئے کہ وہ ان دونوں پر سرکشی اور کفر کی مار نہ ڈالے اسلیے چاہا کہ اُن کا رب اُنکو

يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا ﴿۸۱﴾ وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ

اُسکی بجائے بدل خیر دے جو پاکبازی میں بہتر اور رحمت میں قریب تر ہو اور وہ دیوار دو یتیم بچوں کی تھی جو اس شہر میں (رہتے) تھے اور اسکے

وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا

نیچے اُن دونوں کے واسطے ایک خزانہ تھا اور اُنکا باپ صالح تھا پس تیرے رب نے چاہا کہ وہ دونوں اپنی جوانی کو پہنچیں اور اپنا خزانہ

كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿۸۲﴾

نکال لیں یہ تیرے رب کیطرف سے رحمت تھی اور مینے یہ سب اپنے اختیار سے نہیں کیا تھا یہ تاویل ہے اُن باتوں کی جسپر تو صبر نہیں کر سکا تھا

وَيَسْــَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ﴿۸۳﴾

اور تجھسے ذوالقرنین کی بابت پوچھتے ہیں[۵۲] اُن سے کہہ کہ میں ابھی تمپر اُسکا ذکر پڑھ سناتا ہوں

[۵۲] ان آیات میں دانیال نبی کے ایک مکاشفہ کی تفسیر ہے جو دانیال کے کتاب آٹھ باب چار آیت میں بالفاظ ذیل درج ہے تب مینے اپنی آنکھ اٹھا کر نظر کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ندی کے آگے ایک مینڈھا کھڑا ہے جسکے دو سینگ تھے اور وہ دو سینگ اونچے تھے اور ایک دوسرے سے بڑا تھا پھر جبرائیل علیہ السلام نے دانیال کو اس مکاشفہ کی تعبیر بتائی کہ مینڈھا جسے تو نے دیکھا کہ اسکے دو سینگ ہیں سو وہ مادہ اور فارس کی بادشاہت ہے دیکھو دانیال آٹھواں باب بیسویں آیت بیس

[۵۱] ابی بن کعب کی قرأت میں ہے کل سفینۃ صالحۃ

إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي الْأَرْضِ وَآتَيْنَاهُ مِن كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ﴿۸۴﴾ فَأَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۸۵﴾

ہمنے اسکو زمین میں قدرت دی تھی اور ہر قسم کے سامان عطا کئے تھے پس وہ ایک سامان (یعنی سفر مغرب) کے پیچھے چلا

حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَ

یہانتک کہ سورج کی جائے غروب پر پہنچا تو اُسنے دیکھا کہ وہ ایک کالے چشمے میں ڈوبتا ہے اور

ذوالقرنین سے مراد وہی دو سینگ والا یعنی مادہ اور فارس کا بادشاہ ہے جسکا نام خورس تھا جب وہ بلاد شام اور شمالی عرب کو فتح کرچکا تو بحر اسود کا کالا دلدل آگے آگیا اور کیقباد کو دوسرا کنارہ نظر نہ آنے کیوجہ سے سورج سمندر میں ڈوبتا دکھائی دیا یہ محاورہ ذکریا ۹ میں بھی ہے اور ہمیں لینے لوگوں کو سورج کے نکلنے کے ملک اور اسکے غروب ہونے کے ملک سے چھوڑا لاؤنگا مگر قرآن مجید نے یہ بیان واقعی الفاظ میں بیان نہیں فرمایا جس سے کچھ دھوکا ہو جاتا بلکہ اسطرح پر فرمایا کہ سکندر کو معلوم ہوا کہ سورج کالی دل دل میں ڈوبتا ہے مغرب الشمس کا محاورہ دانیال ۸ باب میں بھی ہے خورس یا کیقباد کا تسلط پچھم زمین پر ہوا جیسا کہ دانیال آٹھ باب ۴ آیت میں ہے۔ میں نے اُس مینڈھے کو دیکھا کہ پچھم اور اتر دکھن کو سینگ مارتا ہے ایسا ہی تاریخ عبران سے ظاہر ہے۔ الغرض کیقباد جب بلاد شام پر فتحیاب ہوا تو الہام الٰہی سے وہاں بُروں کو سزا اور نیکوں کو انعام دیئے جیسا کہ عزرا نبی کی کتاب میں ہے کہ شاہ خورس یوں فرماتا ہے کہ خداوند آسمان کے خدا نے زمین کی سب مملکتیں مجھکو بخشیں اور مجھے حکم کیا ہے پھر جب خورس بلوچستان میں پہنچا تو وہاں کے لوگ بے خانمان پائے جنکی چھت آسمان اور بستر زمین تھا یہ لوگ خانہ بدوش جنگلی تھے پھر وہ ساز و سامان کرکے دو خاص پہاڑوں کے درمیان پہنچا اور اُن پہاڑوں کے ورے ایک ایسی قوم کو پایا جو بے سمجھ تھی یہ وہ مقام ہے جو ایران کے شمال میں دربند کر کے مشہور ہے اور اُسکے قریب ابتک قبہ نام ایک بستی اُسی کیقباد خورس کے نام سے موجود ہے انہوں نے عرض کیا اے ذوالقرنین یاجوج و ماجوج ہمارے ملک میں آکر فساد کرتے ہیں پس کیا ہم تجھے خراج دیں تاکہ تو اُن کے اور ہمارے درمیان ایک دیوار کھینچ دے اب سوال یہ ہوتا ہے کہ یاجوج اور ماجوج کون ہیں۔ روضۃ الصفا کے خاتمہ پر لکھا ہے اقلیم چہارم مشرق سے شمال چین سے گذر کر تبت اور حوالی کشمیر اور بدخشاں کے شمال سے اور بلاد یاجوج و ماجوج کے جنوب سے مغرب کو چلی جاتی ہے۔ بلاد یاجوج و ماجوج سے اقلیم ششم شمالی میں ہے پس ثابت ہوا کہ بلاد یاجوج و ماجوج اقلیم پنجم میں ہیں۔ شاہنامہ میں بھی یاجوج ماجوج کا مسکن باختر کے شمال میں بخارا کی جانب لکھا ہے ایسا ہی غیاث اللغات سے ظاہر ہے ایسا ہی تفسیر بیضاوی میں ہے آذربیجان اور آرمینیہ کے درمیان ذوالقرنین نے ۳۰ میل کی دیوار بنائی ہے تفسیر معالم میں لکھا ہے کہ ترک کو ترک اسواسطے کہتے ہیں کہ ذوالقرنین نے یاجوج اور ماجوج کے ۲۲ قبیلوں میں سے اُن کو چھوڑ کر باقی قوموں کے ہمدان کی روک کیواسطے دیوار بنائی تھی اور ضحاک سے روایت ہے کہ یاجوج و ماجوج ترکوں کی قوم میں سے ہیں۔ ایسا ہی حزقیل کے ۳۸ باب میں ہے کہ اے جوج روس اور ماسکو اور طوبال کے سردار میں تیرا مخالف ہوں اور میں تجھکو پھرا دونگا اور تیرے منہ میں بنسیاں ملا دونگا اور اسی باب کی پہلی اور دوسری آیت میں ہے اے آدم زاد تو جوج کے مقابلہ میں جو ماجوج کی سرزمین

وَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ۬ قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّاۤ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّاۤ اَنْ تَتَّخِذَ

اس پاس ایک قوم کو پایا ہمنے کہا اے ذوالقرنین خواہ تو عذاب کرے یا اُن میں کوئی بھلائی کا رستہ

فِيْهِمْ حُسْنًا ۝ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ

اختیار کرے (تجھے اختیار ہے) وہ بولا جو کوئی ظلم کریگا میں اُسکو سزا دونگا پھر وہ اپنے رب کیطرف لوٹایا جائیگا۔

میں بستا ہے اور روس اور مسک اور طوبال کا سردار ہے متنبہ کر اور اسکے برخلاف نبوت کر بس ان تمام بیانات سے ثابت ہوگیا کہ روس یاجوج ہے گویا جوج کی اور قومیں بھی ہیں اب ماجوج کا حال سنو حزقیل کے باب ۵ و ۶ آیت میں ہے اور میں ماجوج پر اور انپر جو جزیروں پر بے پروائی سے سکونت کرتے ہیں ایک آگ بھیجونگا۔ اہل قبہ کی درخواست پر ذوالقرنین نے جواب دیا جو قدرت میرے رب نے مجھکو دی ہے وہ بہتر ہے بس تم مجھے اپنے زور سے مدد دیں تم میں اور اُن میں ایک موٹی دیوار بنا دونگا تم میرے پاس لوہے کے ٹکڑے لا دو آخیر جب اُسنے دونوں پہاڑوں کے درمیان لوہے کی سلیں پاٹ کر جوف کو برابر کر دیا کہا دھونکو آخیر جب اُسکو گرم آگ سا کر دیا بولا میرے پاس لے آو میں اس پر پگلا ہوا تانبا ڈالدوں پھر نہ وہ اُسکو پھاند سکیں اور نہ اسمیں چھید کر سکیں مگر یہ جنگجو قومیں نچلی نہ بیٹھ سکیں۔ جرمن۔ ڈنمارک سوئیڈن ناروے وغیرہ ممالک میں آہستہ آہستہ پھیل گئیں گاہنہ قوم نے جزایر برطانیہ آباد کرلئے ذوالقرنین نے دیوار بنانیکے بعد یہ کہا تھا کہ یہ میرے رب کا احسان ہے پھر جب میرے رب کا وعدہ آیا اُسے چور چور کر دیگا اور میرے رب کا وعدہ سچا ہے چنانچہ جن حملہ آوروں کے لئے وہ دیوار روک تھی کچھ اور بلاد میں چلے گئے اور مختلف جگہوں میں ریاستیں اور سلطنتیں قایم کرلیں پھر ہزار سال ہجری میں پھر اُس ملک پر چڑھنے لگیں جس طرف انکی مورث اعلیٰ متوجہ تھی اور قرآن مجید کی آیت ذیل کی صداقت ثابت ہوئی اور اُسدن ہم چھوڑ دینگے کہ وہ آپسمیں اٹکٹ مریں اور نرسنگا پھونکا جاویگا پھر ہم اُن سب کو اکٹھا کرینگے چنانچہ مکاشفات یوحنا کے ۲۰ میں ہے اور جب ہزار سال ہو چکیں گے (یہ ہزار سال حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے وقت سے ہیں) اپنی قوم سے چھوٹے گا اور نکلیگا تاکہ اُن قوموں کو جو زمین کے (یعنے یروسلیم مکہ کی) چاروں کونوں میں ہیں یعنے یاجوج اور ماجوج کو فریب دے اور انھیں لڑائی کے لئے جمع کرے اِن قدیمی الہامی نوشتوں کی مطابق روس اور انگریز جرمن اور فرانس کا تسلط ہزار سال ہجری کے بعد سے عرب اور شام کے چاروں کونوں پر شروع ہوا سنہ ۱۵۹۱ء سے یہ قومیں اسلامی بلاد پر مسلط ہو رہی ہیں۔ قرآن مجید کو نازل ہوئے تیرہ سو برس گذرے اور مکاشفات و حزقیل نبی کی کتاب کو اور بہت زمانہ گذرا مگر ان کتابوں کی ہزاروں برس کی نبوتیں کیسی سچی ثابت ہو رہی ہیں یاجوج روس اور ماجوج انگریز و دیگر اقوام یورپ کیسی نزدیک آپہونچی اور قریب ہے کہ دونوں آپسمیں اُلجھکر وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ ۹۹ کا نظارہ دکھلاویں۔ احمد بن حنبل اور ابن ماجہ اور ابن حبان اور حاکم ابو سعید سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ یاجوج و ماجوج کھولدیئے جائینگے اور وہ لوگوں پر موجب آیۃ اللہ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ۹۶ [21] اور لوگوں کو اپنے ماتحت کرلیں گے اور مسلمان اُن سے اپنے

منزل ۴

رکوع ۴۶

إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي الْأَرْضِ وَآتَيْنَاهُ مِن كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ﴿٨٤﴾ فَأَتْبَعَ سَبَبًا

ہمنے اسکو زمین میں قدرت دی تھی اور ہر قسم کے سامان عطا کئے تھے پس وہ ایک سامان (یعنی سفر مغرب) کے پیچھے چلا

حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَ

یہانتک کہ سورج کی جائے غروب پر پہنچا تو اُسنے دیکھا کہ وہ ایک کالے چشمے میں ڈوبتا ہے اور

ذوالقرنین سے مراد وہی دو سینگ والا یعنی مادہ اور فارس کا بادشاہ ہے جسکا نام خورس تھا جب وہ بلاد شام اور شمالی غرب کو فتح کر چکا تو بحر اسود کا کالا دلدل آگے آگیا اور کیقباد کو دوسرا کنارہ نظر نہ آنے کیوجہ سے سورج سمندر میں ڈوبتا دکھائی دیا یہ محاورہ زکریا ۲ میں بھی ہے اور میں اپنے لوگوں کو سورج کے نکلنے کے ملک اور اُسکے غروب ہونے کے ملک سے چھوڑا لاؤنگا مگر قرآن مجید نے یہ بیان واقعی الفاظ میں بیان نہیں فرمایا جس سے کچھ دھوکا ہو جاتا بلکہ اسطرح پر فرمایا کہ سکندر کو معلوم ہوا کہ سورج کالی دل دل میں ڈوبتا ہے مغرب الشمس کا محاورہ دانیال ۸ میں بھی ہے خورس یا کیقباد کا تسلط پچھم زمین پر ہوا جیسا کہ دانیال آٹھ باب ۴ آیت میں ہے۔ میں نے اُس مینڈھے کو دیکھا کہ پچھم اوتر دکھن کو سینگ مارتا ہے ایسا ہی تاریخ عبران سے ظاہر ہے۔ الغرض کیقباد جب بلاد شام پر فتح یاب ہوا تو الہام الٰہی سے وہاں بُروں کو سزا اور نیکوں کو انعام دیئے جیسا کہ عزرا نبی کی کتاب میں ہے کہ شاہ خورس یوں فرماتا ہے کہ خداوند آسمان کے خدا نے زمین کی سب مملکتیں مجھکو بخشیں اور مجھے حکم کیا ہے پھر جب خورس بلوچستان میں پہنچا تو وہاں کے لوگ بے خانمان پائے جنکی چھت آسمان اور بستر زمین تھا یہ لوگ خانہ بدوش جنگلی تھے پھر وہ ساز و سامان کر کے دو خاص پہاڑوں کے درمیان پہنچا اور اُن پہاڑوں کے ورے ایک ایسی قوم کو پایا جو بے سمجھ تھی یہ وہ مقام ہے جو ایران کے شمال میں دربند کر کے مشہور ہے اور اُسکے قریب ابتک قبہ نام ایک بستی اُسی کیقباد خورس کے نام سے موجود ہے انہوں نے عرض کیا اے ذوالقرنین یاجوج و ماجوج ہمارے ملک میں آکر فساد کرتے ہیں پس کیا ہم تجھے خراج دیں تاکہ تو اُن کے اور ہمارے درمیان ایک دیوار کھینچ دے اب سوال یہ ہوتا ہے کہ یاجوج اور ماجوج کون ہیں۔ روضۃ الصفا کے خاتمہ پر لکھا ہے اقلیم چہارم مشرق سے شمال چین سے گذر کر تبت اور حوالی کشمیر اور بدخشاں کے شمال سے اور بلاد یاجوج و ماجوج کے جنوب سے مغرب کو چلی جاتی ہے۔ بلاد یاجوج و ماجوج سے اقلیم ششم میں ہے پس ثابت ہوا کہ بلاد یاجوج و ماجوج اقلیم پنجم میں ہیں۔ شاہنامہ میں بھی یاجوج و ماجوج کا مسکن باختر کے شمال میں بخارا کی جانب لکھا ہے ایسا ہی غیاث اللغات سے ظاہر ہے ایسا ہی تفسیر بیضاوی میں ہے آذربیجان اور آرمینیہ کے درمیان ذوالقرنین نے ۳۰ میل کی دیوار بنائی ہے تفسیر معالم میں لکھا ہے کہ ترک کو ترک اسواسطے کہتے ہیں کہ ذوالقرنین نے یاجوج اور ماجوج کے ۲۲ قبیلوں میں سے اُن کو چھوڑ کر باقی قوموں کے ہمراہ ان کی روک کیواسطے دیوار بنائی تھی اور ضحاک سے روایت ہے کہ یاجوج و ماجوج ترکوں کی قوم میں سے ہیں۔ ایسا ہی حزقیل کے ۳۸ باب میں ہے کہ اے جوج روس اور ماسکو اور طوبال کے سردار دیکھ میں تیرا مخالف ہوں اور میں تجھکو پھرا دونگا اور تیرے منہ میں بنسیاں ڈالدونگا اور اسی باب کی پہلی اور دوسری آیت میں ہے اے آدم زاد تو جوج کے مقابلہ میں جو ماجوج کی سرزمین

وَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ۬ قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّآ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّآ اَنْ تَتَّخِذَ

اس پاس ایک قوم کو پایا ہمنے کہا اے ذالقرنین خواہ تو عذاب کرے یا اُن میں کوئی بھلائی کا رستہ

فِيْهِمْ حُسْنًا ۝ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ

اختیار کرے (تجھے اختیار ہے) وہ بولا جو کوئی ظلم کریگا ہم اُسکو سزا دینگے پھر وہ اپنے رب کیطرف لوٹایا جائیگا۔

میں لیستا ہے اور روس اور مسک اور طوبال کا سردار ہے متنبہ کر اور اسکے برخلاف نبوت کر پس ان تمام بیانات سے ثابت ہوگیا کہ روس یاجوج ہے گویا جوج کی اور قومیں بھی ہیں اب ماجوج کا حال سنو حزقیل کے باب ۵ و ۶ آیت میں ہے اور میں ماجوج پر اور ان پر جو جزیروں میں بے پروائی سے سکونت کرتے ہیں ایک آگ بھیجونگا۔ اہل قبہ کی درخواست پر ذوالقرنین نے جواب دیا جو قدرت میرے رب نے مجھ کو دی ہے وہ بہتر ہے بس تم مجھے اپنے زور سے مدد دو میں تم میں اور اُن میں ایک موٹی دیوار بنا دونگا تم میرے پاس لوہے کے ٹکڑے لا دو آخیر جب اُسنے دونوں پہاڑوں کے درمیان کو سلیں پاٹ کر جوف کو برابر کر دیا کہا دھونکو آخیر جب اُسکو گرم آگ سا کر دیا بولا میرے پاس لے آؤ میں اس پر پگھلا ہوا تانبا ڈالوں پھر نہ وہ اُسکو پھاند سکیں اور نہ اسمیں چھید کر سکیں مگر یہ جنگجو قومیں نچلی نہ بیٹھ سکیں۔ جرمن۔ ڈنمارک سویڈن ناروے وغیرہ ممالک میں آہستہ آہستہ پھیل گئیں گاہنہ قوم نے جزایر برطانیہ آباد کر لئے ذوالقرنین نے دیوار بنانیکے بعد یہ کہا تھا کہ یہ میرے رب کا احسان ہے پھر جب میرے رب کا وعدہ آیا وہ اسے چور چور کر دیگا اور میرے رب کا وعدہ سچا ہے چنانچہ جن حملہ آوروں کے لئے وہ دیوار روک تھی کچھ اور بلاد میں چلے گئے اور مختلف جگہوں میں ریاستیں اور سلطنتیں قایم کر لیں پھر ہزار سال ہجری میں پھر اُس ملک پر چڑھنے لگیں جس طرف اُنکی مورث اعلیٰ متوجہ تھی اور قرآن مجید کی آیت ذیل کی صداقت ثابت ہوئی اور اُس دن ہم چھوڑ دینگے کہ وہ آپسمیں الٹ مریں اور نرسنگا پھونکا جاویگا پھر ہم اُن سب کو اکٹھا کرینگے چنانچہ مکاشفات یوحنا ۲۰ میں ہے اور جب ہزار سال ہو چکیں گے (یہ ہزار سال حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وقت سے ہیں) اپنی قوم سے چھوٹے گا اور نکلیگا تاکہ اُن قوموں کو جو زمین کے (یعنے یروسلیم مکہ کی) چاروں کونوں میں ہیں یعنے یاجوج اور ماجوج کو فریب دے اور انھیں لڑائی کے لئے جمع کرے اِن قدیمی الہامی نوشتوں کی مطابق روس اور انگریز جرمن اور فرانس کا تسلط ہزار سال ہجری کے بعد سے عرب اور شام کے چاروں کونوں پر شروع ہوا سنہ ۱۵۹۱ء سے یہ قومیں اسلامی بلاد پر مسلط ہو رہی ہیں۔ قرآن مجید کو نازل ہوئے تیرہ سو برس گذرے اور مکاشفات و حزقیل نبی کی کتاب کو اور بہت زمانہ گذرا مگر ان کتابوں کی ہزاروں برس کی نبوتیں کیسی سچی ثابت ہو رہی ہیں یاجوج روس اور ماجوج انگریز و دیگر اقوام یورپ کیسے نزدیک آ پہونچے اور قریب ہے کہ دونوں آپسمیں الجھکر وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ ۹۹ کا نظارہ دکھلاویں۔ احمد بن حنبل اور ابن ماجہ اور ابن حبان اور حاکم ابوسعید سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ یاجوج و ماجوج کھول دیئے جائینگے اور وہ لوگوں بموجب آیۃ اللہ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ۹۶ اور لوگوں کو اپنے ماتحت کر لیں گے اور مسلمان اُن سے اپنے

فَيُعَذِّبُهُ عَذَابًا نُّكْرًا ﴿٨٧﴾ وَأَمَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُ جَزَاءً الْحُسْنَىٰ

پس وہ اسکو سخت عذاب دیگا اور جو کوئی اللہ کو مانے اور عمل اچھے کرے تو اُسکے واسطے جزا اچھی ہے

وَسَنَقُولُ لَهُ مِنْ أَمْرِنَا يُسْرًا ﴿٨٨﴾ ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٩﴾ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ

اور اسکو ہم اپنی طرف سے آسان بات کہینگے۔ پھر وہ ایک رستے کے پیچھے چلا یہانتک کہ سورج کے نکلنے کی جگہ پہنچا

وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلَىٰ قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَل لَّهُم مِّن دُونِهَا سِتْرًا ﴿٩٠﴾ كَذَٰلِكَ وَقَدْ

تو دیکھا کہ وہ ایسی قوم پر طلوع کرتا ہے جن کے واسطے ہمنے اسکے بچاؤ کیلئے کوئی پردہ نہیں بنایا تھا اسیطرح (وہ پھرتا رہا)

أَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ﴿٩١﴾ ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٩٢﴾ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ

اور اسکے تمام حالات کی ہمکو خبر ہے پھر وہ ایک اور طرف چلا یہانتک کہ وہ درمیان دو روکوں کے پہنچا

وَجَدَ مِن دُونِهِمَا قَوْمًا لَّا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ قَوْلًا ﴿٩٣﴾ قَالُوا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ

اور اُن سے ورے ایک قوم دیکھی جو کسی بات کو نہیں سمجھتی تھی اُنہوں نے عرض کی اے ذوالقرنین

شہروں اور قلعوں میں پناہ لینگی اور اُن کو مواشیو پر اپنا قبضہ کرلیں گا اور نہروں کا پانی پی جاینگے یہانتک کہ ان میں کوئی ایک شہر کے پاس جاینگا اور جو کچھ پانی نہر میں ہوگا پی جائیگا اور نہر خشک ہوجائیگی اور پھر اُن کے بعد کوئی اور گذریگا تو کہیگا کہ یہاں کبھی پانی ہوتا تھا اور جب کوئی آدمی بھی باقی نرہیگی جنکو وہ تحت میں لا دیں تو پھر اُنکا مواخذہ کرینگے۔ جو قلعہ یا شہر میں پناہ گیر ہوں گے اُن میں سے پھر ایک شخص کہیگا یہ تو زمینی لوگ ہیں ان سے فراغت ہوگئی اب آسمان والے باقی رہ گئے ہیں اُسکے بعد ان میں سے ایک ہتھیار طیار کرکے آسمان کیطرف پھینکیگا اور وہ خون آلودہ ہوکر آئیگا۔ نہروں کا پانی پی جانے اور خشک کرنے سے ظاہر ایسی معلوم ہوتا ہے کہ دریاؤں سے نہریں نکالکر اُن کو خشک کردیں گے آسمان والوں سے مراد اہل مکہ و مدینہ و بیت المقدس موسوم ہوتے ہیں جیسا کہ آسمان کی نسبت قرآن مجید میں ہے وَحِفْظًا مِّن كُلِّ شَيْطَانٍ مَّارِدٍ ۳۷ وَجَعَلْنَا السَّمَاءَ سَقْفًا مَّحْفُوظًا ۳۱/۲۲ ویسا ہی مکہ مدینہ و بیت المقدس کی نسبت احادیث میں ہے کہ یہ شہر فتنہ دجالی سے محفوظ رہیں گے اور مکاشفہ یوحنا ۲۰ میں ہے کہ جب یاجوج و ماجوج اُسکے مقدسوں کی لشکرگاہ۔ اور عزیز شہر کو چاروں طرف سے گھیر لینگے تو آسمان پر سے آگ نازل ہوکر اُنکو کھا جائیگی۔ دوسری مراد آسمان پر ہتھیار چلانے اور اُن کے خون آلودہ واپس آنے سے یہ ہوسکتی ہے کہ آلات سے آسمانی اجرام کی تحقیقات کرنا اور اُسمیں قدرے کامیاب ہونا جیسا کہ فی زمانہ ہو رہا ہے لغوی تحقیقات سے ثابت ہوتا ہے کہ الفاظ یاجوج و ماجوج مشتق ہیں اج یا اجیج سے جسکے معنی پانی اور آگ کے ہیں (دیکھو اقرب الموارد) یہ اسی لغت میں تمثیلات ہیں أَجَّتِ النَّارُ أَجِيجًا۔ تلہبت یعنی آگ روشن ہوئی اور بھڑکی أَجَّ الْمَاءُ أُجُوجًا پانی موج زن ہوا قرآن مجید کی سورہ تبت میں اس قوم کا نام ابی لہب یعنی شعلوں کا باپ رکھا ہے اور اگلی سورت میں ان کے عقاید کی اصلاح کیواسطے تعلیم فرمائی ہے قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۱۱۲ اس سے ظاہر ہے کہ یاجوج و ماجوج ایسی قومیں ہونگی

اِنَّ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ

یاجوج اور ماجوج زمین میں فساد کرتے رہتے ہیں پس کیا ہم تیرے واسطے

خَرْجًا عَلٰٓی اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿۹۴﴾ قَالَ مَا مَكَّنِّیْ

خراج جمع کریں تاکہ تو ہمارے اور اُن کے درمیان دیوار بناوے۔ اُس نے کہا کہ میرے رب نے

فِيْهِ رَبِّیْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِیْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ

جو اس بارے میں قدرت عطا کی ہے وہ بہتر ہے پس تم دست بازو سے مدد کرو میں تمہارے اور اُنکے درمیان

کہ اللہ کو ایک اور بے نیاز نہیں مانینگی اور اُسکے واسطے بیٹا تجویز کریں گے اور خدا کو والد مانینگے۔ اور لفظ ابی لہب سے ظاہر ہے کہ اُن کے تمام کارخانے آگ پر ہوں گے تلخیص التاریخ میں مذکور ہے کہ یاجوج و ماجوج یافث بن نوح کی اولاد ہیں جس کی اولاد میں آرمینی جرمنی فرانسیسی اور دیگر اقوام یوروپ شامل ہیں ابتداء میں یہ لوگ چینی تاتار کے حصہ مانچوریا سے لیکر کوہ یورال تک سکونت رکھتے تھے اور یہ ایک ایسی قوم تھی کہ اپنے ملک کی حدود سے نکل کر آس پاس کے ملکوں پر غارت گری کیا کرتے تھے اُن کی اولاد مشرق ماچین تک اور غرب میں جرمن فرانس و ناروے تک پھیل گئی۔ یہی سبب ہے کہ ایک طرف سے چین والوں نے بارہ سو میل لمبی دیوار اُن کے روکنے کے واسطے بنائی تھی اور دوسری طرف سے یعنے کوہ یورال اور جھیل کسپین کے مابین بمقام دربند ایک دیوار ۳۰ میل لمبی ذوالقرنین نے بنائی جسکا ذکر ابھی ہو چکا۔ پھر آرمینیہ اور آذربیجان کے وسط میں باب و دربند بنائے اور بلونہ کے شمال میں کئی مضبوط قلعے کھڑے کئے جن سے اُن قوموں سے خوب حفاظت ہوگئی۔ مشرق و جنوب میں روک ہو جانے سے ان اقوام نے براعظم یوروپ کیطرف بڑھنا شروع کیا۔

ابو عساکر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نوح علیہ السلام کے تین بیٹے تھے ایک سام دوسرا حام تیسرا یافث۔ سام کی اولاد عرب فارس اور روم ہیں جن میں خیر و برکت ہے اور یافث کی اولاد یاجوج و ماجوج اور ترک اور صقالی ہیں جن میں خیر نہیں اور حام کی اولاد بربری قبطی اور سوڈانی ہیں دیکھو کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۲۹۔

جب احادیث نبوی و توریت اور کتب تاریخ سے ثابت ہو گیا کہ یاجوج و ماجوج یافث بن نوح علیہ السلام کی اولاد ہیں اور تمام اقوام یوروپ و روس ہی یاجوج و ماجوج ہیں پس سمجھنا چاہیئے کہ اُن کی نسبت جو احادیث میں خلاف فطرت انسانی الفاظ آئے ہیں وہ تاویل طلب ہیں مثلاً (اوّل) ایسے طول طویل کان کہ ایک کو بچھا لیتے اور ایک کو اوپر لیکر سوتے ہیں۔ ان سے مراد اُن کی جاسوسی ہے جسکی وجہ سے وہ جاگتے اور سوتے دور دراز ملکوں کی خبریں جمع کرتے رہتے ہیں یا اخباروں کی بیحد اشاعت اور تار اور ٹیلی فون و فونوگراف وغیرہ کے ایجاد۔

(دوم) دراز قد سے مراد اُن کا قوی ہمت ہونا جنگلوں پہاڑوں اور سمندروں کو دور دراز سفر کرتے رہنا۔

ع ۱۱
۳۹ ر

ندو

رَدْمًا ﴿٩٥﴾ اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِ حَتّٰٓی اِذَا سَاوٰی بَیْنَ الصَّدَفَیْنِ

دیوار بنا دونگا میرے پاس لوہے کی سلیں لے آؤ۔ یہانتک جب اسنے دو کناروں کے درمیان سلیں

قَالَ انْفُخُوْا حَتّٰٓی اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا قَالَ اٰتُوْنِیْٓ اُفْرِغْ عَلَیْهِ

پاٹ کر غار برابر کر دیا تو کہا کہ دھونکو یہانتک کہ آن سب کو آگ کر دیا تو حکم دیا کہ پگھلا ہوا تانبا لاؤ تاکہ میں اسپر

قِطْرًا ﴿٩٦﴾ فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ یَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ

ڈالدوں پھر وہ نہ تو اسپر چڑھ سکینگے اور نہ سوراخ کر سکینگے۔

(سیوم) نہروں کا تمام پانی پی جانا ظاہرًا یہی مراد معلوم ہوتی ہے کہ دریاؤں سے نہریں نکالکر انکو خشک کر دینگے یا نہروں سے آبپاشی اس کثرت سے ہوگی کہ وہ خشک کر دی جایا کرینگی۔ جیساکہ فی زمانہ ہو رہا ہے۔

(چہارم) آسمان کی طرف ہتھیار چلانا اور اسکا خون آلودہ واپس آنا۔ اس سے دو مرادیں ہوسکتی ہیں اوّل مکہ مدینہ اور بیت المقدس پر حملہ کرنا کیونکہ جیساکہ آسمان کی نسبت قرآن مجید میں ہے۔ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا۔ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَیْطٰنٍ مَّارِدٍ ویسا ہی ان شہروں کی نسبت احادیث میں ہے کہ یہ دجال سے محفوظ رہینگے مکہ کی نسبت قرآن مجید میں ہے قِیٰمًا لِّلنَّاسِ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا۔ حَرَمًا اٰمِنًا۔ مکاشفہ یوحنا ۲۰ میں ہے یاجوج و ماجوج مقدسوں کی لشکرگاہ اور عزیز شہر کو گھیر لینگے اور آسمان پر سے آگ نازل ہوکر انہیں کھا جائیگی۔

حدیث معاذ سے ظاہر ہے کہ جب قسطنطنیہ فتح ہوگا اسکے بعد یاجوج و ماجوج خروج کرینگے۔ دیکھو ابو داؤد جلد ۲ صفحہ ۲۳۴ تاریخ ولیم سونٹن سے پتہ لگتا ہے کہ ۱۴۹۸ء میں پرتگیزوں نے ایک جہاز بزیر نگرانی مسٹر واسکوڈ اگاما ہند کیطرف روانہ کیا اور ۱۵۸۰ء میں بھی مسٹر البوکرک کو نایب مقرر کیا جسنے آکر گوا فتح کیا دیکھو تاریخ لیتھبرج ۔ ۱۴۵۳ء میں قسطنطنیہ سلطان محمد ثانی کے ہاتھ سے فتح ہوا تھا گویا کہ فتح قسطنطنیہ کے بعد یاجوج و ماجوج کا خروج شروع ہوا جیساکہ حدیث نبوی میں پہلے سے خبر دی گئی تھی حدیث زینب بنت جحش سے جو مشکوۃ کے صفحہ ۴۴۸ میں درج ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں سے اشارہ کرکے بتایا تھا کہ یاجوج و ماجوج ایک ہزار سال بعد سد ذوالقرنین کو توڑ کر آگے بڑھینگے یہ دوسری سمت میں بڑھنے کی بابت پیشینگوئی ہے جو پہلی پیشینگوئی سے علیحدہ ہے۔ یہی مکاشفات یوحنا باب ۲۰ میں مذکور ہے جیساکہ اوپر بیان ہوچکا۔ چنانچہ ایکہزار سال گذرنے کے بعد شیطان رہا ہوا اسنے مسلمانوں کو عیاشی بیکاری بزدلی کم ہمتی اور آرام طلبی میں مبتلا کر دیا اسلئے اقوام یورپ کو موقعہ ملا اور انکی ممالک پر یکے بعد دیگرے مسلط ہوتی چلی گئیں تاریخ ہند سے ظاہر ہے کہ انگریزوں کا اول بیڑہ ہندوستان کیطرف ۱۶۰۱ء میں روانہ ہوا جسکا سردار رین کا مسٹر تھا۔ اب اگر ہم سنہ ہجری سے

نَقْبًا ﴿۹۷﴾ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ

بولا کہ یہ میرے رب کی رحمت ہے پر جب آئیگا میرے رب کا وعدہ تو اسکو کرے ٹکڑے

دَكَّآءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا ﴿۹۸﴾ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ

گرا دیگا اور میرے رب کا وعدہ حق ہے اور ہم اس روز بعض کو بعض میں

يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ﴿۹۹﴾ وَّعَرَضْنَا

موج مارتے چھوڑ دینگے اور صور پھونکا جائیگا پھر اُن سب کو ہم جمع کرینگے۔ اور اس روز

جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضًا ﴿۱۰۰﴾ الَّذِيْنَ كَانَتْ

اُن کافروں کے سامنے ہم جہنم کو ایک خاص صورت میں پیش کرینگے جنکی آنکھیں میرے

اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

ذکر سے پردے میں رہیں اور ایسی حالت میں رہے کہ سُن نہ سکے

سَمْعًا ﴿۱۰۱﴾ اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ

پس کیا کافروں نے گمان کر لیا کہ مجھے چھوڑ کر میرے بندوں کو

مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ ۚ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ﴿۱۰۲﴾ قُلْ

کارساز بنالیں ہمنے جہنم کی آگ کافروں پر برسانے کیلئے طیار رکھی ہے۔ تو

هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ﴿۱۰۳﴾ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ

سنا دے کہ کیا ہم تمہیں بتلائیں کون عملوں کے لحاظ سے بہت برباد ہونیوالے ہیں جنکی کوششیں

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿۱۰۴﴾

اس دنیا کی زندگانی میں برباد ہوئیں پر وہ گمان کرتے ہیں کہ وہ اچھے کاریگر ہیں

۱۱ رکوع ۲

منزل ۴

ایکہزار لیکر مطابقت کریں تو ٹھیک ۱۵۹۱ء نکلتا ہے ادہر تو انگریز ڈچ اور فرانسیسی بڑہے دوسری طرف وسط ایشیا سے روس بڑہا لگ بربر میں جرمن فرانسیسیوں او یٹالین قوموں کا تسلط ہوگیا۔

الغرض کل یوروپ و ایشیا افریقہ امریکہ آسٹریلیا اور تمام جزایر میں اقوام یاجوج و ماجوج کا غلبہ اور تسلط بڑھگیا اور بڑہتا جارہا ہے یہی سد ذوالقرنین کے ٹوٹنے کی تاویل ہے جو حسب نبوت مخبر صادق و مکاشفات یوحنا ۱۰۰۰ ہجری یعنی ۱۵۹۱ء کے بعد ظہور میں آئی پھر اُن کے انجام کی بابت تورات و انجیل کے مفصلہ ذیل مقامات میں اشارات ہیں مکاشفات ۲۰ باب ۷ تا ۱۰ حزقیل ۳۸ / ۲۲، ۹ و ۱۶ و ۳۹ / ۱ یسعیاہ ۶ / ۸۔

ف ۱ یہ دجال کی طرف اشارہ ہے کہ اپنے گمان میں بڑے کاریگر اور صناع و موجد ہیں مگر دینی لحاظ سے اُن کی کوششیں ناکامی اور بربادی میں ختم ہونے والی ہیں کیونکہ حدیث شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ سورۂ کہف کی

رَدْمًا ﴿۹۵﴾ اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِ ؕ حَتّٰۤی اِذَا سَاوٰی بَیْنَ الصَّدَفَیْنِ

دیوار بنا دونگا میرے پاس لوہے کی سلیں لے آؤ ۔ یہانتک جب اُسنے دو کہساروں کے درمیان سلیں

قَالَ انْفُخُوْا ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِیْۤ اُفْرِغْ عَلَیْهِ

پاٹ کر غار برابر کر دیا تو کہا کہ دھونکو یہانتک کہ اُن سب کو آگ کر دیا تو حکم دیا کہ پگھلا ہوا تانبا لاؤ تاکہ میں اسپر

قِطْرًا ﴿۹۶﴾ فَمَا اسْطَاعُوْۤا اَنْ یَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ

ڈالدوں پھر وہ نہ تو اسپر چڑھ سکینگے اور نہ سوراخ کر سکینگے ۔

(سیوم) نہروں کا تمام پانی پی جانا ۔ ظاہرًا یہی مراد معلوم ہوتی ہے کہ دریاؤں سے نہریں نکالکر انکو خشک کر دیں گے یا نہروں سے آبپاشی اس کثرت سے ہوگی کہ وہ خشک کر دی جایا کریں گی ۔ جیساکہ فی زمانہ ہو رہا ہے ۔

(چہارم) آسمان کی طرف ہتھیار چلانا اور اُسکا خون آلودہ واپس آنا ۔ اس سے دو مرادیں ہو سکتی ہیں اوّل مکہ مدینہ اور بیت المقدس پر حملہ کرنا کیونکہ جیساکہ آسمان کی نسبت قرآن مجید میں ہے ۔ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ۔ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَیْطٰنٍ مَّارِدٍ ۷ ؎ ویسا ہی ان شہروں کی نسبت احادیث میں ہے کہ یہ دجال سے محفوظ رہینگے مکہ کی نسبت قرآن مجید میں ہے قِیٰمًا لِّلنَّاسِ ۳ ؎ مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ۔ حَرَمًا اٰمِنًا ۔ مکاشفہ یوحنا ۲۰ ؎ میں ہے یاجوج و ماجوج مقدسوں کی لشکرگاہ اور عزیز شہر کو گھیر لینگے اور آسمان پر سے آگ نازل ہو کر انہیں کھا جائیگی ۔

حدیث معاذ سے ظاہر ہے کہ جب قسطنطنیہ فتح ہوگا اُسکے بعد یاجوج و ماجوج خروج کرینگے ۔ دیکھو ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۲۳۴ تاریخ ولیم سونٹن سے پتہ لگتا ہے کہ ۱۴۹۸ء میں پرتگیزوں نے ایک جہاز بزیر نگرانی مسٹر واسکوڈاگاما ہند کیطرف روانہ کیا اور ۱۵۰۸ء میں بھی مسٹر البوکرک کو نایب مقرر کیا جنے آکر گوا فتح کیا دیکھو تاریخ بتصرح ۔ در ۱۴۵۳ء میں قسطنطنیہ سلطان محمد ثانی کے ہاتھ سے فتح ہوا تھا گویا کہ فتح قسطنطنیہ کے بعد یاجوج و ماجوج کا خروج شروع ہوا جیساکہ حدیث نبوی میں پہلے سے خبر دی گئی تھی حدیث زینب بنت جحش سے جو مشکوٰۃ کے صفحہ ۴۶۴ میں درج ہے اُس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں سے اشارہ کر کے بتایا تھا کہ یاجوج و ماجوج ایک ہزار سال بعد سد ذوالقرنین کو توڑ کر آگے بڑھینگے یہ دوسری سمت میں بڑھنے کی بابت پیشینگوئی جو پہلی پیشینگوئی سے علیحدہ ہے ۔ یہی مکاشفات یوحنا باب ۲۰ میں مذکور ہے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ۔ چنانچہ ایکہزار سال گذرنے کے بعد شیطان رہا ہوا اُسنے مسلمانوں کو عیاشی بیکاری بزدلی کم ہمتی اور آرام طلبی میں مبتلا کر دیا اسلئے اقوام یورپ کو موقعہ ملا اور انکی ممالک پر یکے بعد دیگرے مسلط ہوتی چلی گئیں تاریخ ہند سے ظاہر ہے کہ انگریزوں کا اول بیڑہ ہندوستان کیطرف ۱۵۹۱ء میں روانہ ہوا جسکا سردار رین کا مسٹر تھا ۔ اب اگر ہم سنجیری سے

نقبا ﴿٩٧﴾ قال هذا رحمة من ربي فإذا جاء وعد ربي جعله

بولا یہ میرے رب کی رحمت ہے پھر جب میرے رب کا وعدہ آئیگا تو اسکو ٹکڑے ٹکڑے

دكاء وكان وعد ربي حقا ﴿٩٨﴾ وتركنا بعضهم يومئذ

کر دیگا اور میرے رب کا وعدہ حق ہے اور ہم اس روز بعض کو بعض میں

يموج في بعض ونفخ في الصور فجمعناهم جمعا ﴿٩٩﴾ وعرضنا

موج مارتے چھوڑ دینگے اور صور پھونکا جائیگا پھر ان سب کو ہم جمع کرینگے۔ اور اس روز

جهنم يومئذ للكافرين عرضا ﴿١٠٠﴾ الذين كانت

ان کافروں کے سامنے ہم جہنم کو ایک خاص صورت میں پیش کردینگے جنکی آنکھیں میرے

أعينهم في غطاء عن ذكري وكانوا لا يستطيعون

ذکر سے پردے میں رہیں اور ایسی حالت میں رہے کہ سن نہ سکے

سمعا ﴿١٠١﴾ أفحسب الذين كفروا أن يتخذوا عبادي

پس کیا کافروں نے گمان کرلیا کہ مجھے چھوڑ کر میرے بندوں کو

من دوني أولياء إنا أعتدنا جهنم للكافرين نزلا ﴿١٠٢﴾ قل

کارساز بنالیں ہمنے جہنم کی آگ کافروں پر برسانے کیلئے تیار رکھی ہے۔ تو

هل ننبئكم بالأخسرين أعمالا ﴿١٠٣﴾ الذين ضل سعيهم

سنادے کہ کیا ہم تمہیں بتادیں کون عملوں کے لحاظ سے بہت برباد ہونیوالے ہیں جنکی کوششیں

في الحياة الدنيا وهم يحسبون أنهم يحسنون صنعا ﴿١٠٤﴾

اس دنیا کی زندگانی میں برباد ہوئیں پر وہ گمان کرتے ہیں کہ وہ اچھے کاریگر ہیں

ع ١١ — منزل ٤

ایکہزار لیکر مطابقت کریں تو ٹھیک ۱۹۱۵ء نکلتا ہے ادہر تو انگریز ڈچ اور فرانسیسی بڑہے دوسری طرف وسط ایشیا سے روس بڑھا لکے بربریں جرمن فرانسیسیوں اور اٹالین قوموں کا تسلط ہوگیا۔

الغرض کل یوروپ والیشیا افریقہ امریکہ اسٹریلیا اور تمام جزایر میں اقوام یاجوج و ماجوج کا غلبہ اور تسلط بڑھگیا اور بڑھتا جارہا ہے یہی سد ذوالقرنین کے ٹوٹنے کی تاویل ہے جو حسب نبوت مخبر صادق و مکاشفات یوحنا ۱۳۰۰ھ ہجری یعنی ۱۹۱۵ء کے بعد ظہور میں آئی پھر اُن کے انجام کی بابت تورات و انجیل کے مفصلہ ذیل مقامات میں اشارات ہیں مکاشفات ۲۰ باب ۷ تا ۱۰ حزقیل ۳۸ و ۳۹ یسعیاہ ۸۔

ف۱ یہ دجال کی طرف اشارہ ہے کہ اپنے گمان میں بڑے کاریگر اور صناع و موجد ہیں مگر دینی لحاظ سے اُن کی کوششیں ناکامی اور بربادی میں ختم ہونے والی ہیں کیونکہ حدیث شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ سورۂ کہف کی

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ

اُن لوگوں نے اپنے رب کی نشانیوں سے اور اس کی ملاقات سے کفر کیا پس اُن کے

أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا ○ ذَٰلِكَ

عمل رائیگاں گئے اسلئے اُس قیامت (دنیا) کے دن ہم اُنکی کچھ بھی قدر نہ کرینگے یہ جہنم

جَزَاؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوا وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَرُسُلِي

کی جزا اُن کے کفر کی وجہ سے ہے اور اسوجہ سے کہ اُنھوں نے میری آیتوں اور میرے رسولوں سے

پہلی اور آخری دس آیتوں میں دجال کا ذکر ہے جیساکہ احمد بن حنبل و مسلم ابوداؤد اور نسائی نے ابودرداء سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ کہف کی پہلی دس آیتیں یاد کرلے تو وہ فتنہ دجال سے محفوظ رہیگا دیکھو کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۴۳ ۔ پھر ایک اور حدیث میں ترمذی نے ابودرداء سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ کہف کی آخری دس آیتیں پڑھیگا تو وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہیگا ابوسعید کی روایت میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو شخص سورۂ کہف کو اس ہیئت میں جسطرح نازل ہوئی ہے پڑھے تو اُسکے لئے مقام رہائش سے مکہ تک نور ہوگا اور جو کوئی سورۂ کہف کی آخری دس آیتیں پڑھے اور پھر دجال خروج کرے تو اُسکا اُسپر تسلط نہیں ہوگا دیکھو کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۴۴ ۔ لغت عرب میں دجال کے معنی گروہ عظیم کے ہیں جیساکہ تاج العروس میں ہے اَلدَّجَّالُ مِنَ الدَّجَّالَةِ لِطَائِفَةٍ عَظِيمَةٍ تَحْمِلُ الْمَتَاعَ لِلتِّجَارَةِ یعنے دجال لفظ دجالہ سے نکلا ہے جسکے معنے ایک بڑے گروہ کے ہیں جو تجارت کے لئے مال لئے پھرتا ہو۔ یہی معنے دیگر کتب لغت میں ہیں مثلاً دیکھو اقرب الموارد و لسان یعرب منتہی العرب ۔ صحاح جوہری صراح ۔ قاموس غیاث اللغات وغیرہ دوسرے معنے دجال کے کذاب و سیاح کے ہیں ۔ عمدۃ القاری جلد اول صفحہ ۲۸۶ میں ہے کہ دجال بروزن فعال لفظ دجل سے نکلا ہے جسکے معنے جھوٹ اور فریب اور حق کو جھوٹ کے ساتھ ملانے کے ہیں ۔ ابو العباس کہتا ہے کہ اسواسطے دجال کہتے ہیں کہ وہ زمین میں سفر کریگا اور اُسکا زیادہ تر حصہ قطع کریگا ابن درید کہتا ہے کہ اسواسطے دجال نام ہے کہ بڑی جماعت سے زمین کو اُسیطرح ڈھانپ دیگا جسطرح دریائے دجلہ اپنے پانی سے زمین کو ڈھانپتا ہے ۔ دیکھو عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری جلد اول صفحہ ۲۸۶ و تفسیر لوامع التنزیل جلد ۳ صفحہ ۲۶ آیت یہ کہ لَخَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ ہے یعنی آسمان و زمین کا پیدا کرنا دجال کی کارسازیوں سے بڑھکر ہے اس آیت میں جو الناس ہے اُس سے مراد مفسرین نے دجال لی ہے چنانچہ تفسیر معالم التنزیل صفحہ ۷۸۲ میں ہے کہ ایک قوم کہتی ہے الناس سے مراد دجال ہے لیکن بہت لوگ نہیں جانتے اور وہ لوگ یہودی ہیں جو دجال کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں احمد و مسلم نے ہشام بن عامر سے روایت

هُزُوًا ﴿۱۰۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ

ہنسی کی تحقیق جو لوگ ایمان لائے اور عمل اچھے کرتے رہے اُن کی مہمانی کے واسطے

جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿۱۰۷﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا

باغات فردوس ہیں وہ ہمیشہ اُس میں رہنے والے ہیں اس میں سے کبھی بدلنا

حِوَلًا ﴿۱۰۸﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ

نہ چاہینگے۔ کہہ کہ اگر میرے رب کے کلموں کے واسطے سمندر سیاہی ہو جاویں تو سمندر نبڑ جاوینگے

کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ آدم کی پیدائش اور قیامت کے درمیان کوئی ایسی خلق نہیں جو دجال کے فتنہ سے بڑی ہو اب ہم سورۃ کہف کی پہلی اور آخری دس آیتوں پر نظر غور سے دیکھتے ہیں جنکی نسبت مخبر صادق نے فرمایا ہے کہ جو انکو پڑھیگا وہ فتنہ دجالی سے محفوظ رہیگا پہلی آیتوں سے پایا جاتا ہے کہ دجال ایک ایسی قوم ہوگا جو خدا کا بیٹا مانیگا وہ بڑے بڑے حیرت انگیز کام کریگا زمین کی ہر چیز سے فایدہ اُٹھائیگا اور اُسکو خوب صورت کرکے دکھائیگا۔ یہ باتیں پادریان حال پر خوب صادق آتی ہیں۔ آخری دس آیتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ دوسرا دجالی گروہ وہ ہے جو اپنی عقل و نیچر کو اپنا ہادی سمجھتا اور اپنی صنعتکاری سے گویا کہتا ہے کہ خدا کوئی نہیں اور اُسکا کل دارومدار اپنی تحقیقات پر ہے جسپر فریفتہ ہو کر لوگ دین سے گمراہ ہو جاتے ہیں۔ سو یہ حلیہ صناعان و فلاسفران یوروپ پر صادق آتا ہے گویا کہ دجالی قوم کے دو بڑے گروہ ہوئے ایک پادریان یوروپ کا اور دوسرا صناعان و فلاسفران یوروپ کا پہلے گروہ نے شرک و بت پرستی کا ایک نہایت ہی کریہ اور بے بنیاد پہلو اختیار کیا جسکا ثبوت موجودہ تورات و انجیل سے بھی نہیں ہو سکتا چنانچہ دیکھو مقام ذیل ۵/۲ کا حاشیہ دوسرا گروہ خدا سے ہی منکر ہو بیٹھا سو ان آیات میں تنبیہ اور ہدایت ہے کہ پادریوں کی رنگ آمیزیوں یا فلاسفروں کے کارخانوں کو دیکھکر خدائے قدوس واحد لاشریک لہ سے الگ نہو جانا نہ اُسکے حقیقی بیٹا مان بیٹھنا نہ اُسکے وجود کے انکاری ہو جانا یہی دو بڑے سخت فتنہ ہیں جنسے قرآن مجید نے قبل از وقت متنبہ فرمادیا ہے پادریوں کی شکر بیانی اور رنگ آمیزیوں کا بیان حدیث ذیل میں ہے۔

نسائی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ آخری زمانہ میں دجال نکلیگا وہ جماعت ایسی ہوگی جسکے لوگ دنیا کو دین کے ساتھ ملاوینگے اور لوگوں کو دین کے بارہ میں بکریوں کی کھال میں دکھائی دینگے (یعنے بظاہر مسکین اور غریب طبع ہوں گے) اُن کی زبانیں شہد سے بھی میٹھی ہوں گی اور اُن کے دل بھیڑیوں کے سے ہوں گے اللہ تعالی کہیگا کیا میرے ساتھ دھوکے کرتے ہیں یا میری ذات پر جرأت کرتے ہیں۔ مجھو اسقدر غصہ ہے کہ میں قسم کھا لونگا کہ انہیں میں سے میں ایک فتنہ برپا کر دونگا جس سے اُن کے دانا سے دانا بھی حیران رہ جاوینگے دیکھو کنز العمال جلد ۶۔ تمیم انصاری کی حدیث میں ہے کہ دجال کو کسی مغربی جزیرہ میں بند دیکھا۔ یہ بات بھی واقعی ثابت ہوتی ہے کہ دجال صنعت اور کمزوری

الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ

بیشتر اس سے کہ میرے رب کے کلمات ختم ہوں خواہ ہم اس کے برابر اور بھی

مَدَدًا ﴿١٠٩﴾ قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى إِلَيَّ أَنَّمَا

دیں کہہ کہ میں تو صرف تم جیسا ایک بشر ہوں میری طرف یہ وحی کی گئی ہے

إِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ

کہ تمہارا معبود و مطلوب ایک ہی معبود ہے پس جو کوئی اپنے رب سے ملاقات چاہتا ہے

کی حالت میں ایک جزیرہ میں محدود تھا اور جب وہ کھلا تو اُسنے اپنا سر مشرق میں دکھایا - آیات
و احادیث و کتب لغت و تفاسیر مذکورہ بالا سے ظاہر ہوگیا کہ دجال ایک دنیا پرست انسانی قوم
ہے جسکے دو بڑے گروہ ہیں ایک پادریاں حال جو ایک انسان کو خدا اور خدا کا بیٹا مانتے اور تمام
دنیا کو منواتے پھرتے ہیں دوم صناعان و فلاسفران یوروپ جو خدا سے انکاری ہو گئے ہیں -

بخاری و مسلم نے روایت کی ہے کہ محمد بن منکدر نے کہا کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ کو
اللہ کی قسم کھاکر کہتے ہوئے سُنا کہ ابن صیاد ہی دجال معہود ہے میںنے کہا کہ تو اللہ کی قسم کھاتا ہے آپنے
جواب میں کہا کہ میں قسم کھاکر نہ کہوں - کیونکہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اسی بات پر نبی صلے اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے نفی نہیں فرمائی - دیکھو مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۷۸ - مسلم نے حضرت ابن مسعود سے روایت
کی ہے کہ عمر نے نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ابن صیاد کے قتل کی اجازت مانگی تو آپنے فرمایا کہ اس کو
چھوڑ دے اگر یہی دجال ہے جس سے ہم خوف کھاتے ہیں تو تو ہرگز اسکے قتل پر قادر نہیں ہو سکتا دیکھو کنز العمال جلد ۷
صفحہ ۲۰۲ ان احادیث سے صاف ظاہر ہے کہ صحابہ کرام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا یہی خیال تھا کہ دجال
معمولی انسان کی شکل میں ہوگا اسی وجہ سے ابن صیاد کی طرف خیال لیا گیا حالانکہ نہ وہ کانا تھا نہ اُسکی آنکھ
میں کچھ نقص تھا نہ اُسکی پیشانی پر ک - ف - ر - یا کافر کا لفظ لکھا ہوا تھا نہ اُسکا قد چالیس گز کا تھا اور نہ وہ اندھوں
یا بہروں کو اچھا کرتا تھا نہ اُسکے ہمراہ جنت و نار کے نشان تھے نہ اُسکے ساتھ پانی و آگ تھے - نہ وہ جاری رہنے
والی نہریں تھیں نہ وادیاں تھے اور نہ اُسکے زمانہ میں مہینہ ہفتہ کا ہوا اور نہ روٹیوں کا پہاڑ اُسکے ساتھ تھا جیسا
کہ متفرق حدیثوں میں اُسکی نسبت بیان کیا گیا ہے پس صاف ظاہر ہو کہ یہ تمام عجیب و عجیب حالات جو احادیث نبوی
میں دجال کی نسبت آئے ہیں وہ تمام عالم کشف یا عالم خواب کے نظارے ہیں جنکا فیصلہ تاویلات سے کرنا چاہیئے -
کیونکہ صحیح احادیث نہ تو آپس میں ایک دوسرے کے خلاف ہو سکتی ہیں نہ قرآنی بینات کے - اب ذیل میں ہم متفرق
احادیث میں دجال کی عجیب خلقت و قدرت کا بیان ہے درج کرکے اُنکی تاویلات بہ پروے واقعات
و تعبیر الرؤیا سے ظاہر کرتے ہیں وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا أَرَدْنَا - حدیث ابن المنادی میں حضرت علی رضی
سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنے خطبہ میں دجال کے علامات اور حالات کی نسبت حسب ذیل

فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿۱۱۰﴾

پس وہ عمل اچھے کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی ایک کو شریک نہ ٹھہرائے

سورۃ مریم مکیۃ وھی | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | ثمان وتسعون ایۃ

(شروع، اللہ کے نام سے (جو) بڑا رحمن اور رحیم ہے

كٓهٰيٰعٓصٓ ﴿۱﴾ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ﴿۲﴾ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ﴿۳﴾ قَالَ

کھیعص ۱ یہ تیرے رب کی رحمت کا ذکر ہے کہ اپنے بندے ذکریا پر ہوئی جب انہنے اپنے رب کو چھپی آواز سے پکارا ۔ اور دعا

رَبِّ اِنِّىْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّىْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ﴿۴﴾

کی اے میرے رب میری ہڈیاں بودی ہو گئیں اور بڑھاپے سے سر سفید ہو گیا اور میں کبھی اے میرے رب تجھسے دعا مانگ کر محروم

ارشادات فرمائے۔ سو واضح ہو کہ دجال اُسوقت نکلیگا جب دیکھو کہ لوگوں نے نماز کو ترک کر دیا۔ امانتوں کو ضایع کیا۔ اللہ کے حکم میں ضعف آگیا اور ظلم فخر سے کیا جاتا ہو امیر لوگ فاسق و فاجر ہوں وزیر خاین اور ارکین سلطنت ظالم۔ قاری بدکار۔ ظلم و تعدی برملا ہوتا ہو اور زنا کھلا سود کا عام رواج ہو قطع رحمی بہت ہو۔ گانے والی کنچنیاں بلائی جائیں شراب دن دھاڑے پی جائے عہد توڑے جاویں قسمیں ضایع کی جائیں لوگ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں سستی کریں مسجدیں سجائی جائیں لمبے چوڑے ممبر ٹھرے کئے جائیں قرآن کریم آراستہ کئے جائیں رشوت لی جائے سود کھایا جائے کمینے اور کم عقل عامل بنائے جائیں خون کرنا ہلکی بات سمجھی جائے۔ دین کو دنیا سے بیچیں۔ دنیا کی حرص میں آکر عورتیں اپنے خاوندوں کے ساتھ تجارت میں شریک ہوں عورتیں ممبروں پر چڑھکر لیکچر دیتی ہوں اور مردوں کے مشابہ ہوں اور سلام صرف جان پہچان پر ہوتا ہو اور گواہ بغیر طلب گواہی دیں اور بغیر طلب قسم کے قسم کھایا کریں۔ اور انسان ایسی صورت بنالیں کہ بظاہر بکری کے مشابہ مگر باطن میں بھیڑے جیسا دل ہو اُن کے دل صبر کے بھی زیادہ کڑوے ہوں اور اُن کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی اور اُن کی چھپی باتیں مردار سے زیادہ بودار ہوں اور دین کے سوائے اور سب باتوں میں غور و تفقہ ہو نیک باتیں بُری اور بُری باتیں نیک سمجھی جائیں اُسوقت خرابی ہی خرابی ہوگی جسسے بچنا ضرور ہے اُسوقت اچھا مکان عبادان ہوگا جسمیں ہونیوالا مجاہد فی سبیل اللہ کے برابر ہوگا اور وہ پہلا مقام ہے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے تھے۔ لوگوں پر ضرور ضرور ایسا زمانہ آئیگا کہ ہر ایک کہیگا کاش میں عبادان کے مکان میں اینٹوں کی ذرات ہوتا۔ پھر اصبغ بن نباتہ اُٹھا اور عرض کیا کہ اے امیر المومنین دجال کون ہے انہوں نے کہا کہ صائد بن صاید یعنی ابن صیاد جو اسکی تصدیق کریگا وہ شقی ہے اور جو اسکی تکذیب کریگا وہ سعید ہے خبردار۔ دجال کھانا کھائیگا۔ شراب

ف ک۔ زکریا ھ = ابراہیم ی = یحییٰ ع = عیسیٰ ص = موسیٰ (مخلص) ادریس صدیق، اسماعیل صادق مریم (صدیقہ) گویا کھیعص ایک ایجازی عنوان ہے جو اُن تمام انبیاء کیطرف اشارہ کرتا ہے جنکا ذکر اس سورۃ میں آیا ہے دوسرے معنے ہر کہ حاشیہ میں بیان کئے گئے ہیں اُس مقام پر دیکھئے

وَإِنِّي خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِن وَرَائِي وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا فَهَبْ لِي مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا ۝۵

(میں اپنے بعد وارثوں سے ڈرتا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے پس تو اپنے پاس سے مجھکو ایک وارث عطا کر جو میرا اور

يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ۝۶ يَا زَكَرِيَّا إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهُ يَحْيَىٰ

آل یعقوب کا وارث بنے اور اے میرے رب تو اسکو موجب خوشنودی بنا ۵ اے زکریا ہم تجھکو ایک لڑکے کی بشارت دیتے ہیں جسکا نام یحییٰ

لَمْ نَجْعَل لَّهُ مِن قَبْلُ سَمِيًّا ۝۷ قَالَ رَبِّ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا وَقَدْ بَلَغْتُ

پہلے اس سے ہمنے کسیکو اسکا ہمنام نہیں کیا وہ بولا اے میرے رب کہاں سے میرے لڑکا ہوگا جبکہ میری بیوی تو بانجھ ہے اور میں

بیٹھیگا اور بازاروں میں چلا کریگا اور اللہ تعالیٰ ایسی باتوں سے بلند تر ہے۔ اور دجال کا طول چالیس گز ہے جو آدم کیوقت تھا اسکے نیچے سفید گدھا ہوگا اور اسکے دونوں کانوں کے درمیان تیس گز کا فاصلہ ہے اور اسکے کھر یعنی قدم اول سے دوسرے قدم تک ایک رات دن کے سفر کے برابر ہوگا (یعنی اغلباً مراد ہوا ایک سٹیشن سے دوسرے سٹیشن تک ہی) زمین اسکے ذریعہ سے آسان طے ہوگی بادل اُن کے دائیں طرف رہ جایا کریگا۔ اور سورج کو اسکے غروب کے مقام سے پیچھے چھوڑ جائیگا سمندر میں اپنے ٹخنوں تک غوطہ زن ہوگا اسکے آگے دھوئیں کا پہاڑ اور اسکے پیچھے سبز پہاڑ ہوگا وہ آواز نکالیگا جو زمین کے دونوں کناروں تک کے لوگوں کو سنائی دیگی اور وہ آواز یہ ہوگی اے پیار ولے دوستو میرے پاس آؤ میں وہ ہوں جسنے پیدا کر کے ٹھیک ٹھاک کیا اور جسنے اندازہ کر کے ہدایت کی راہ بتائی اور میں ہی تمہارا بڑا رب ہوں اللہ کا دشمن جھوٹ کہیگا وہ تمہارا رب نہیں یہ یاد رکھو دجال کے بہت سے گروہ ہونگے اور اسکے تابعدار یہودی اور ولد الزنا ہونگے اور اللہ تعالیٰ اسکو شام میں ایک ٹیلے پر جسکو افیق کہتے ہیں دن کی تین ساعت میں عیسیٰ ابن مریم کے ہاتھ سے قتل کرائیگا وغیرہ وغیرہ دیکھو کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۶۶ اس حدیث کے تین بڑے جز ہیں اوّل دجالی زمانہ کی کیفیت سو وہ بعینہ اس زمانہ پر مطابق ہے کسی قسم کا ایک ذرہ بھر بھی تفاوت نہیں ہے دوم دجال کا حلیہ و حقیقت۔ پہلے صافی بن صاید کو دجال قرار دینے سے مراد یہی ہے کہ دجالی گروہ کے لوگ اسکے مشابہ ہونگے مگر انکے کام اور ہمتیں اور حوصلے یہ بتلائینگے کہ وہ چالیس گز کے آدمی ہیں۔ کلوں کے ذریعہ سے حقیقت میں فی زمانہ ایک ایک صناع دیوؤں کا کام کرتا ہے اور ان میں بہت لوگ خدا سے انکاری بلکہ زبان حال سے خدائی کے مدعی ہیں۔ سوم دجال کی سواری کا حال یہ بعینہ ریل گاڑی پر مطابق آتا ہے۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جب وہ مشرق کیطرف رخ کئے ہوئے تھے کہتے ہوئے سنا کہ دجالی فتنہ اسجگہ سے جہاں شیطان کی قرن یعنی سورج نکلتا ہے پیدا ہوگا دیکھو عمدۃ القاری جلد ۱ صفحہ ۲۵۳ چنانچہ ہندوستان و چین جو عرب کے مشرق میں ہیں سب سے زیادہ دجالی فتنے اسی جگہ سے شروع ہوئے ان ملکوں میں آنے سے دجال اپنے جزیروں میں قیدیوں کیطرح سے تھا جیسا کہ تمیم انصاری کی حدیث میں ہے کہ دجال کو کسی مغربی جزیرہ میں بند دیکھا چنانچہ دجال کے اصل ملک عرب سے مغرب کی طرف ہیں جہاں تک وہ

ع ۵ حضرت زکریا شہر یروشلم کے باشندے بیت المقدس کی ایک کاہن یعنی امام تھے اس زمانہ میں یہود کی سلطنت قائم نہیں تھی رومانوں قوم اسپر حکومت کرتے تھے اور انکا ایک نائب گورنر یہاں رہا کرتا تھا جو ہیرودیس کہلاتا تھا یہ یہودیوں میں سے نہیں بلکہ غیر تھا زکریا علیہ السلام ابد طبیعت ہوگئے تھے اور انکی بیوی الیشبع حضرت مریم کی خالہ تھیں بانجھ تھیں ایکروز بہیکل میں نماز میں دعا کی کہ اے رب میں کہیں بے تجھ سے ... ہوں [illegible] ... حضرت زکریا ... ... کو فرزند کی بشارت دی جسکا نام یحییٰ

منزل

مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ⑧ قَالَ كَذٰلِكَ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ

بڑھاپے کی حد کو پہنچ چکا ہوں فرمایا اسیطرح ہوگا تیرے رب نے فرمایا ہے کہ وہ مجھپر آسان ہے اور تحقیق پہلے میں تجھکو پیدا کر چکا ہوں اور

شَيْئًا ⑨ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ⑩

تو کچھ بھی نہ تھا وہ بولا اے میرے رب میرے لیئے ایک نشان بنا فرمایا تیرا نشان یہ ہے کہ تو تین رات برابر لوگوں سے کلام نہ کریگا

فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ⑪ يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ

پس وہ مسجد سے اپنی قوم کے سامنے آیا اور انکو سمجھایا کہ صبح اور شام اسکی تسبیح کرو اے یحیٰی کتاب (توراۃ) کو مضبوطی سے پکڑ

ان میں رہا قید یونگیطرح جیسے تھا اور جب سنہ ۱۵۹۱ء یا سنہ ہجری کی بعد مشرقی ممالک میں آیا اسی وقت سے اسکے فتنہ شروع ہوئے - ذیل میں ہم دجال و خروج دجال اور زمانہ دجال کی نسبت احادیث علیحدہ علیحدہ جمع کرکے انپر مجموعی نظر کرتے ہیں اوّل کیفیت دجال کی نسبت متفرق احادیث طبرانی احمد اور ابو داؤد طیالسی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دجال کے بال گھونگر والے ہیں سفید اونٹ کیطرح چلنے والا گویا کہ اسکا سر درخت کی شاخ ہے اسکی بائیں آنکھ اندھی ہے اور دوسری انگور کے دانہ کے مشابہ جو نکلا ہوا ہو اور زیادہ تر عبد العزیٰ ابن قطن کے مشابہ ہے لیکن جسنے ہلاک ہونا ہے وہ ہلاک ہی ہوگا کیونکہ وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے کنز العمال $\frac{۷}{۱۹۹}$ - دوئم مالک اور احمد بن حنبل اور بخاری نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے کعبہ کے نزدیک ایک رات کو رویا میں دکھلایا گیا کہ ایک آدمی گندمی رنگ خوبصورت تر ہے اُنسے جو تم گندمی رنگ دیکھتے ہو اور اسکے سر کے بال کانوں تک جیسے تم دیکھا کرتے ہو لٹکتے ہوئے ہیں اور انپر کنگھی کی ہوئی ہے اور اُن سے پانی کے قطرے ٹپکتے ہیں دو آدمیوں پر تکیہ کئے ہوئے بیت اللہ کا طواف کرتا ہے مینے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے جواب ملا کہ وہ مسیح ابن مریم ہے پھر میری نظر ایک اور شخص پر پڑی جسکے بال گھونگر والے ہیں اور اسکی ایک آنکھ کانی ہے اور ایسی معلوم ہوتی ہے گویا انگور کا دانہ جو باہر نکلا پڑتا ہے میں نے دریافت کیا کہ یہ کون ہے کہا گیا کہ مسیح الدجال ہے دیکھو کنز العمال $\frac{۹}{۱۲۶}$ مسلم کی حدیث میں آخری الفاظ یہ ہیں اور وہ شخص سرخ رنگ بھاری جسم والا ہے جسکے سر کے بال گھونگر والے ہیں اور آنکھ سے کانا ہے گویا اسکی آنکھ انگور سی ہے جو باہر نکلی پڑتی ہے مینے پوچھا کہ یہ کون ہے جواب ملا یہ دجال ہے اور اسکی مشابہت زیادہ ابن قطن سے ہے (دیکھو کنز العمال $\frac{۹}{۱۲۶}$) حلیوں کا اختلاف ثابت کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کئی دجالوں کو دیکھا تھا سیوم صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی نبی ایسا نبی نہیں گذرا جسنے اپنی امت کو کانے دجال سے جو بڑا جھوٹ بولنے والا ہے نہیں ڈرایا تم خبردار رہو کہ وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے اور اسکی دو آنکھوں کے درمیان ک ف ر لکھا ہوا ہے (مشکوٰۃ احمدی صفحہ ۳۹۸) دونوں آنکھ یعنی کانا ہونا اور خدا سے مقابلہ ظاہر کرتا ہے کہ اس سے مراد اندرونی بصارت کا نہونا ہے پیشانی پر ک ف ر یا کافر لکھا ہونا جسکو پڑھا ہوا اور ان پڑھ دونوں پڑھ سکیں ثابت کرتا ہے کہ یہ اُسکا کفر ظاہر ہے جسکو ہر ایک مومن خواہ علم والا ہو یا نہو پہچان سکیگا چہارم ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں دجال کی نسبت ایسی بات سناتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو

کانا ہوتا ہے

وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ⑫ وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ۭ وَكَانَ تَقِيًّا ⑬ وَّبَرًّۢا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ

اور بچپن ہی سے اسکو قوت فیصلہ عطا کی اور اپنی پاس سے رحمدلی اور پاکیزگی دی اور وہ پرہیزگار اور اپنے والدین سے نیکی کرنیوالا تھا اور ظالم و نافرمان

جَبَّارًا عَصِيًّا ⑭ وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ⑮ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ

نہ تھا اور اوسپر سلامتی ہے جسروز جنا گیا اور جسروز مریگا اور جسروز زندہ اٹھایا جائیگا اور کتاب مریم کو یاد کر جب

نہیں سنائی اور وہ یہ ہے کہ دجال کانا ہوگا اور وہ ضرور آئیگا اور ساتھ جنت ونار کی مثال کچھ ہوگا جسکو وہ کہیگا کہ وہ جنت ہے وہ حقیقت میں نار ہوگی اور میں تمہیں اس سے اسیطرح ڈراتا ہوں جسطرح نوح نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا متفق علیہ مشکوۃ صــ۴۷۱ یعنی کھانے پینے میں بہت تکلیف اور فضول خرچی جو ظاہرا جنت معلوم ہوتی ہیں حقیقت میں دوزخ کا سامان ہے اور آگ کے کارخانے جو سخت محنت اور جانگدازی کے سبب دوزخ معلوم ہوتے ہیں خاصکر برف کا کارخانہ بہشت کا نمونہ ہیں اسیواسطے ایک حدیث میں تشریح بھی ہے کہ وہ ٹھنڈا پانی ہے **پنجم** حضرت احمد بن حنبل نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ دجال کی بائیں آنکھ خراب ہوگی جیسے ناخنہ ہوگا اور اسکی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا کنز العال ۱۹۴ صحیحین کی ایک اور حدیث میں ہے کہ پڑھا اور غیر پڑھا بھی اسکو پڑھیگا مشکوۃ احمدی ۳۸۷ **ششم** حدیث ابی بکر میں جو احمد بن حنبل اور ترمذی نے بیان کی ہے یہ الفاظ ہیں. کان انفہ منقار یعنی اسکی ناک چونچ کی سی ہوگی۔ **ہفتم** نواس بن سمعان سے احمد بن حنبل اور مسلم و ترمذی نے روایت کی ہے. دجال کے سوائے تمہارے لیئے کوئی زیادہ خوفناک چیز نہیں ہے اگر وہ نکلا اور میں تم میں موجود ہوں تو اسکا مقابلہ میں کرونگا اور اگر وہ ایسے وقت میں کہ میں موجود نہوں نکلے تو ہر آدمی اپنے نفس سے اسکا مقابلہ کریگا اور اللہ تعالی ہر حال میں ہر مسلمان کا نگہبان ہے اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ وہ جسمانی طاقتوں کے لحاظ سے وحشتناک اور قوی نہیں بلکہ اپنے جھوٹ فریب اور ظاہری نمایشوں کے سبب سے خوفناک ہے اسلیے ہر ایک مومن اپنے آپ اسکا مقابلہ کرسکیگا چنانچہ کسی مومن پر نہ پادریوں کا زور چلتا ہے نہ خدا سے منکر صناعوں اور فلاسفروں کا **ہشتم** احمد بن حنبل بیہقی اور ابوداؤد نے حذیفہ و ابو مسعود سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ضرور میں اُن لوگونکو جانتا ہوں جو دجال کے ساتھ ہونگی اسکے ساتھ دو جاری رہنے والی نہریں ہونگی ایک تو ظاہرا دیکھنے میں سفید پانی کی اور دوسری بظاہر شعلہ مارتی ہوئی آگ ہوگی پس جسکو تم میں سے ان تک پہنچنے کا اتفاق ہو تو چاہیئے اُس نہر پر جائے جسکو آگ دیکھتا ہے پھر کلی کرے پھر اپنے سر پر ڈالے اور پی لے کیونکہ وہ ٹھنڈا پانی ہے اور دجال کی بائیں آنکھ بگڑی ہوئی ہوگی جیسے غلیظ ناخنہ ہوگا اور اسکی پیشانی پر کافر لکھا ہوا ہوگا جسکو ہر مومن لکھنے والا اور نہ لکھنے والا بھی پڑھلیگا دیکھو کنز العال ۱۹۵ شعلہ والی نہر جسمیں ٹھنڈا پانی ہے ظاہرا برف کا کارخانہ معلوم ہوتا ہے جو نکہ برف انہیں کے ذریعہ سے بنتی ہے مسلمانوں کو اسکی جاننے میں جھجک ہوسکتی تھی اسلیئے اسکی نسبت پہلے ہی فرما دیا کہ اسکو منع نہیں ہا دوسری پانی کی نہر کا حال پہلے ہی سے سبکو معلوم ہے اسلیے اسکی بابت نہیں **نہم** طبرانی نے اسما بنت عمیس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اُسوقت تمہارا کیا حال ہوگا جبتم ایک آدمی کی سبب ابتلا میں پڑوگے کیونکہ اُسکی واسطے زمین کی نہریں اور پھل مسخر کردیئے گئے ہیں جسکو وہ غلہ دیگا اُسکو وہ کافر بنا دیگا اور جو اسکی نافرمانی کریگا تو روٹی اسپر حرام کریگا اور روک رکھیگا اللہ تم مومنوں کو اسدن محفوظ رکھیگا جسطرح ملائکہ کو تسبیح کے ذریعہ محفوظ رکھتا ہے اور اسکی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا۔ پڑھا ہوا اور ان پڑھ بھی پڑھ لیگا چنانچہ یہ سب نظارے یاد رہنے کے حالات میں صاف طور پر دیکھنے میں آرہے ہیں مسکرانکا کیسا ظاہر ہے خدا کی نسبت مانتے ہیں کہ وہ تمام کا تمام مریم کے پیٹ میں نو مہینہ تک رہا اور بچہ پیدا ہوا۔ **دہم** سفینہ کی حدیث میں ہے کہ جب وہ نکلینگے تو سکے ساتھ دو دریا ہونگے جن میں سے ایک تو جنت ہے اور دوسری دوزخ ہے کنز العال ۱۹۵ جیسے ثابت ہو چکا کہ دجالی قوم کے لوگ

رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ﴿۱۷﴾ قَالَتْ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ

کو بھیجا جو اسکو خاصے انسان کی شکل میں نظر آیا وہ بولی میں تجھسے رحمان کی پناہ مانگتی ہوں

مِنْكَ إِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ﴿۱۸﴾ قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِأَهَبَ

اگر تو خدا ترس ہے (تو دور ہو جا) وہ بولا میں تو تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں تاکہ تجھکو ایک

کی سی رفتار کرینگی اور دن کو چلینگی اور رات کو قیام کرینگی صبح کو بھی چلینگی اور شام کو بھی چلینگی اور پکار ہوگی اے لوگو وہ دن کو چلینگی تم بھی طیار ہو جاؤ پھر آواز ہوگی دوپہر کو چلی تم بھی چلو پھر شام کو چلی تم بھی چلو اور وہ جسکو کھیرلیگی کھا جائیگی جو کسیکی چپیٹ میں آگیا آگیا۔

سوئم حدیث ابن المنادی میں جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت سے ہے یہ بھی درج ہے کہ دجال کا گدھا ایسا ہوگا کہ اُسکے چلنے کا مقام سے ٹھیرنے کے مقام تک ایک دن اور ایک رات کا سفر ہوگا یعنی جتنا ایک آدمی رات اور دن میں سفر کرے اتنا ہوگا چنانچہ ایک سٹیشن سے دوسرے سٹیشن تک جہاں انجن بدلنا پڑتا ہے قریب پچاس ساٹھ میل کے فاصلہ ہوتا ہے جسکو انسان ایک دن رات میں طے کر سکتا ہے چھارم پھر اسی حدیث میں اُسکی تیزی کی بابت ہے کہ وہ اتنا تیز چلیگا کہ اُسکے دائیں طرف بادل ہو تو فوراً وہاں تک پہنچ جائے اور سورج کے غروب ہونے سے پہلے ہی کہیں کا کہیں چلا جائے چنانچہ اصل الفاظ حدیث کے یہ ہیں یتناول السحاب بیمینه ویسبق الشمس الی مغیبها پنجم اسی حدیث میں ہے کہ سمندر میں بھی چلیگا چنانچہ الفاظ حدیث یہ ہیں یخوض البحر الی کعبیه سمندر میں ٹخنوں تک غوطہ لگائیگا چنانچہ دخانی جہازوں اور کشتیوں کا ایک حصہ پانی میں ہوتا ہے۔ ششم اسی حدیث میں ہے کہ اُسکے آگے ایک دھوئیں کا پہاڑ اور پیچھے سبزی نما پہاڑ ہوگا چنانچہ آگے کیطرف دھوئیں کا پہاڑ انجن سے نکلتا ہے پیچھے کی طرف وہی دھواں منتشر ہوکر سبز پہاڑ سا نظر آیا کرتا ہے۔

ھفتم۔ اسی حدیث میں ہے کہ وہ گدھا آواز کرے گا جو دور تک سنائی دیگی یہ بھی ریل گاڑیوں میں ہوتا ہے تمام تشریحات بالا جو خر دجال کی نسبت ہیں ریل گاڑی پر بخوبی صادق آتی ہیں۔

سوئم دجال کے ساتھ عورتوں کا ہونا۔ نعیم بن حماد نے کتاب الفتن میں ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ دجال کے ہمراہ عورت ہوگی جسکو لبیہ کہتے ہیں جس قریہ میں دجال جائے گا اس سے پہلے وہ عورت پھر آئیگی اور بتادے گی لے دیہاتیو تمہیر یہ آدمی داخل ہونیوالا ہے اس سے بچیو۔ یہ اشارہ مسون کیطرف ہے جو گاؤں درگاؤں پھر کر لوگوں کو متنبہ کر دیتے ہیں کہ اب پادری بھی آنیوالا ہے جو اپنا مشن قایم کریگا اور مضبوط قدم جمائیگا۔ احمد بن حنبل ومسلم وطبرانی نے فاطمہ بنت قیس سے روایت کی ہے کہ اہل کشتی جزیرہ میں داخل ہوئے تو انکو ایک جاندار چیز ملی جسکے بہت ہی بال تھے اور بالوں کی کثرت کی وجہ سے اُسکا سامنا اور پیچھا نہیں دکھائی دیتا تھا اُنہوں نے اُس سے پوچھا کہ تو کون ہے اُسنے جواب دیا کہ جساسہ ہوں اُنہوں نے کہا کہ کون جساسہ اُسنے کہا اے لوگو اُس شخص کیطرف چلو جو فلاں گرجے میں ہے وہ تمہاری خبر سننے کا بڑا مشتاق ہے یہ نظارہ بھی اکثر دیکھنے اور سننے میں آتا ہے کہ مسین لوگوں کے گھروں میں جاکر پادریوں کو خبریں دیتی اور بعض اوقات ان عورتوں کو نکال لاتی ہیں۔ ۱۲

لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ⑲ قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ

پاک لڑکا دوں وہ بولی میرے لڑکا کہاں سے ہوگا حالانکہ بشر نے مجھکو

بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا ⑳ قَالَ كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ

چھوا نہیں اور نہ کبھی میں سرکش ہوئی وہ بولا اسیطرح ہوگا تیرے رب نے کہا ہے وہ مجھپر آسان ہے

وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ㉑

اور تاکہ ہم اسکو لوگوں کے واسطے ایک نشان بنادیں اور اپنی طرف سے رحمت کا موجب اور یہ ہے

فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ㉒ فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ

فیصلہ شدہ ہے۔ پس وہ اوس سے حاملہ ہوئی اور ایک علیحدہ مکان میں اسے لیکر چلی گئی پس کھجور کی جڑ کے قریب اسکو دردزہ ہوا

النَّخْلَةِ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ㉓ فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِيْ

بولی کاش میں اس (درد) سے پہلے بیہوش ہو جاتی اور مجھے کچھ بھی خبر نہ ہوتی[1] پس وہ اسکے نیچے سے پکار اٹھا کہ رنجیدہ

قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ㉔ وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ㉕

مت ہو تیرے رب نے تیرے نیچے ایک چشمہ یا سردار بنایا ہے اور کھجور کی جڑ کو اپنی طرف ہلا کہ تازی کھجوریں تیری طرف جھڑ پڑیں گی

فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا

پس کھا اور پی اور آنکھیں ٹھنڈی کر پس اگر تو کسی انسان کو دیکھے تو کہدینا کہ میں نے رحمن کیواسطے روزہ مانا ہے پس میں آج کسی انسان سے کلام

فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ㉖ فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ۭ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا فَرِيًّا ㉗ يٰٓاُخْتَ

نہ کروں گی پس اسکو سوار کرا کر اپنی قوم کی طرف لائی وہ بولے اے مریم تو تو یہ بہت ہی بری بات لائی اے[2]

هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ㉘ فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ۭ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ

اخت ہارون تیرا باپ تو برا مرد نہ تھا اور نہ تیری ماں سرکش تھی پس اسنے اسکی طرف اشارہ کیا انہوں نے کہا وہ کیا

مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ㉙ قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ ۣ اٰتٰىنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ㉚ وَّجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا

کلام کریگا جو ابھی بچہ گہوارے میں ہے وہ بولا میں اللہ کا بندہ ہوں مجھکو اسنے کتاب دی اور مجھے نبی بنایا ہے اور جہاں کہیں میں ہوں

اَيْنَ مَا كُنْتُ ۠ وَاَوْصٰىنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ㉛ وَّبَرًّۢا بِوَالِدَتِيْ ۡ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا

مجھے مبارک بنایا ہے اور مجھکو جبتک میں جیتا رہوں نماز اور زکوۃ کی نصیحت کی ہے اور والدین سے بھلائی کرنے والا مجھکو بنایا ہے اور مجھکو

شَقِيًّا ㉜ وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ㉝ ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ

ظالم بدبخت نہیں بنایا جس روز میں جنا گیا اور جس روز میں مرونگا اور جس روز زندہ اٹھایا جاؤنگا مجھپر سلامتی ہے یہ عیسیٰ ابن مریم ہے

[1] اس آیت میں مِتُّ کے معنے میں مرجاتی کرنا صحیح نہیں معلوم ہوتے کیونکہ موت کی دعا مانگنا متقی کی شان کے خلاف ہے اور مذہب ہنود و نصاریٰ و اسلام کی رو سے ناجائز ہے۔

[2] اخت کے حقیقی معنے بہن کے ہیں۔ یہاں یہ معنے مراد نہیں۔ کلام عرب میں اخ اور اخت اور ابن مجازی طور پر خاص نسبتوں کے لحاظ سے بکثرت مستعمل ہوتے ہیں جیسے اخو العرب اخو ہمدان۔ ابن السبیل ابن اللیل۔ اسیطرح اخت ہارون ایک نسبت کے لحاظ سے مجازاً استعمال ہوا ہے چونکہ مریم ہارون علیہ السلام کی نسل سے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ مریم کا ایک حقیقی بھائی کا نام بھی ہارون تھا جو بڑا نیک مرد تھا مگر توریت و انجیل میں مریم کے خاندان کا مفصل حال مرقوم نہیں اور نہ کوئی تاریخی کتاب عیسائیوں کی ایسی ہے جس سے مریم کے بھائیوں اور ماں باپ وغیرہ رشتہ داروں کا پتہ یقینی طور پر لگ سکے

مَرْيَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ يَمْتَرُونَ ﴿٣٤﴾ مَا كَانَ لِلَّهِ أَنْ يَتَّخِذَ مِنْ وَلَدٍ سُبْحَانَهُ إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا

مریم ہے بات حق ہے جسمیں وہ شک کرتے ہیں اللہ کی یہ شان نہیں کہ کسیکو بیٹا بنائے وہ پاک ہے جب وہ کچھ کرنا چاہے

يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴿٣٥﴾ وَإِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ﴿٣٦﴾

تو بس یہی کہتا ہے کہ ہو جا پس وہ ہو جاتا ہے اور تحقیق میرا رب اور تمہارا رب ہے پس اسکی بندگی کرو یہی سیدھا راستہ ہے

فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ مَشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿٣٧﴾ أَسْمِعْ

پھر فرقوں میں آپس میں اختلاف کرتے رہیں پس کافروں پر جو بڑے دن کے جائے شہود سے انکار کرتے رہتے افسوس ہے وہ خوب

بِهِمْ وَأَبْصِرْ يَوْمَ يَأْتُونَنَا لَٰكِنِ الظَّالِمُونَ الْيَوْمَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿٣٨﴾ وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ

دیکھیں اور سنینگے جسدن ہمارے پاس آئینگے مگر ظالم لوگ آج کے دن کھلی ہوئی گمراہی میں ہوں گے اور ان کو افسوس کے دن سے ڈرا

إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٣٩﴾ إِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْأَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا

جب بات کا فیصلہ ہو چکیگا پر وہ غفلت میں ہونگے اور ایمان نہ لائینگے ہم ہی زمین کے اور ہر چیز کے جو اسپر ہے وارث ہونگے

وَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ ﴿٤٠﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ ﴿٤١﴾ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا ﴿٤٢﴾ إِذْ قَالَ

اور ہماری طرف ہی لوٹائے جائینگے کتاب میں ابراہیم کا ذکر کر کہ وہ سچا نبی تھا جب اسنے اپنے باپ سے

لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي عَنْكَ شَيْئًا ﴿٤٣﴾ يَا أَبَتِ إِنِّي قَدْ جَاءَنِي

کہا اے باپ تو ایسی چیز کی پرستش کیوں کرتا ہے جو نہ سنتی ہے نہ دیکھتی ہے اور نہ تیرے کچھ کام آسکتی ہے اے باپ میرے پاس ایسا علم

مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِي أَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿٤٤﴾ يَا أَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ إِنَّ

آیا ہے جو تیرے پاس نہیں آیا پس میری پیروی کر تاکہ میں تجھے سیدھا رستہ بتا دوں اے باپ شیطان کی عبادت مت کر تحقیق

الشَّيْطَانَ كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ عَصِيًّا ﴿٤٥﴾ يَا أَبَتِ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَمَسَّكَ عَذَابٌ مِنَ الرَّحْمَٰنِ فَتَكُونَ

شیطان تو رحمن سے نافرمان ہے اے باپ میں ڈرتا ہوں کہ تجھکو رحمان کی طرف سے عذاب پہنچے۔ اور تو

لِلشَّيْطَانِ وَلِيًّا ﴿٤٦﴾ قَالَ أَرَاغِبٌ أَنْتَ عَنْ آلِهَتِي يَا إِبْرَاهِيمُ لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ لَأَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِي

شیطان کا ساتھی بنے وہ بولا اے ابراہیم کیا تو میرے معبودوں سے متنفر ہے اگر تو باز نہ آئیگا تو میں تجھے پتھراؤ کرونگا اور

مَلِيًّا ﴿٤٧﴾ قَالَ سَلَامٌ عَلَيْكَ سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّي إِنَّهُ كَانَ بِي حَفِيًّا ﴿٤٨﴾ وَأَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُونَ

مجھسے ایک مدت تک دور ہو جا ابراہیم نے کہا تم پر سلامتی ہو میں تیرے واسطے اپنے رب سے معافی مانگونگا وہ بیشک مجھپر مہربان ہے

مِنْ دُونِ اللَّهِ وَأَدْعُو رَبِّي عَسَىٰ أَلَّا أَكُونَ بِدُعَاءِ رَبِّي شَقِيًّا ﴿٤٩﴾ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا

اور میں تم سے اور ان سے جنکو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو کنارہ کرونگا اور اپنے رب ہی سے دعا مانگونگا قریب ہے کہ اپنے رب کو دعا کر کے محروم نہ رہوں

يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿٥٠﴾ وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِنْ

پس جب وہ ان سے اور ان کے معبودوں سے جو اللہ کے سوا تھے علیحدہ ہوا تو ہمنے اسکو اسحق اور یعقوب دیا اور سب کو ہمنے نبی

رَحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ﴿٥١﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مُوسَىٰ إِنَّهُ كَانَ مُخْلَصًا وَ

اپنے پاس سے رحمت دی اور ان کی اسطرح نیک درجہ کا ذکر قائم کیا اور کتاب (قرآن) میں موسے کا ذکر کر کہ وہ خالص کیا گیا اور

وقف لازم

ع ٥

له یعنے ثنائے حسن ذکر جمیل یا استباہل کی شہرت ۱۲

كَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا ﴿٥١﴾ وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ﴿٥٢﴾ وَوَهَبْنَا لَهُ مِنْ

اور رسول و نبی تھا اور ہمنے اسکو طور کے داہنی جانب سے پکارا اور اسکو نجات دینے کیلئے مقرب کیا اور اپنی رحمت سے ہمنے

رَّحْمَتِنَا أَخَاهُ هٰرُونَ نَبِيًّا ﴿٥٣﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ إِسْمٰعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَ

اسکو اسکا بھائی ہارون نبی دیا اور کتاب (قرآن) میں اسمٰعیل کا ذکر کر وہ وعدہ کا سچا اور رسول و نبی

كَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا ﴿٥٤﴾ وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا ﴿٥٥﴾

تھا وہ اپنے اہل کو نماز کا اور زکات کا حکم دیتا اور اپنے رب کے نزدیک مقبول تھا

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ إِدْرِيسَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا ﴿٥٦﴾ وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ﴿٥٧﴾ أُولٰٓئِكَ الَّذِينَ

اور کتاب (قرآن) میں ادریس کا بھی ذکر کر وہ سچا نبی تھا اور ہمنے اسکے مقامات بلند کئے [1] یہ وہ لوگ ہیں جنپر

أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ مِنْ ذُرِّيَّةِ آدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ وَمِنْ ذُرِّيَّةِ إِبْرٰهِيمَ

اللہ نے انعام کیا ہے جو نبیوں سے ہیں اولاد آدم میں سے اور ان میں سے جنکو ہمنے نوح کیساتھ کشتی میں اٹھایا اور

وَإِسْرَآءِيلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا إِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ آيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَبُكِيًّا ﴿٥٨﴾ فَخَلَفَ

ابراہیم و یعقوب کی اولاد میں سے ہیں اور ان میں سے جنکو ہمنے ہدایت دی اور برگزیدہ کیا جب انپر رحمان کی آیتیں پڑھی گئیں تو وہ سجدہ

مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿٥٩﴾ إِلَّا مَنْ

پر انکے بعد ایسی نسلیں جانشین ہوئیں جنہوں نے نمازیں ضایع کیں اور خواہشوں کے پیچھے پڑے سو عنقریب وہ گمراہی کو دیکھینگے مگر

تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صٰلِحًا فَأُولٰٓئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ شَيْئًا ﴿٦٠﴾ جَنّٰتِ عَدْنٍ

جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور عمل اچھے کئے یہی لوگ ہیں جو بہشت میں داخل ہونگے اور جنپر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائیگا ہمیشہ کا جنت

الَّتِي وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهُ بِالْغَيْبِ إِنَّهُ كَانَ وَعْدُهُ مَأْتِيًّا ﴿٦١﴾ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا إِلَّا

جسکا وعدہ رحمان نے اپنے ان بندوں سے کر رکھا ہے جو غیب میں اسکے بندے ہیں اسکا وعدہ تو ضرور ہی پورا ہونیوالا ہے وہ اسمیں لغو نہ سنینگے

سَلٰمًا وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿٦٢﴾ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي نُورِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ

مگر سلامت ہی سلامت رہو انکو وہاں صبح و شام رزق ہے یہ وہ جنت ہے کہ ہم اپنے بندوں میں سے جو متقی ہو ہم اسکو اسکا وارث بنا دینگے

كَانَ تَقِيًّا ﴿٦٣﴾ وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَ

ہم سنتے اور ہم (فرشتے) تیرے رب کے بغیر حکم نہیں اترتے اسی کیواسطے ہے جو کچھ ہمارے سامنے اور ہمارے پیچھے اور جو کچھ اسکے درمیان ہے

مَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ﴿٦٤﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ

اور تیرا رب غافل نہیں وہ آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے ان کا رب ہے پس اسکی عبادت کر اور اسکی عبادت پر صبر

[1] یہ وہی نعمت روحانی ہے جسکی طرف آیات ذیل میں بھی اشارات ہیں کَلَّا إِنَّ كِتٰبَ الْأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ سلم و مراتب کی نسبت آیات ذیل میں وَمِنْ دُونِهِمَا جَنَّتَانِ فِيهِمَا عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُونَ
زبور میں ہے کہ بدکار کاٹ ڈالے جائینگے لیکن وہ جو خداوند کے منتظر ہیں زمین کے وارث ہونگے ...

لِعِبَادَتِهٖ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ﴿۶۵﴾ وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ﴿۶۶﴾

کیا تو اسکے واسطے کوئی ہمنام جانتا ہے اور انسان کہتا ہے کہ جب میں مرجاؤنگا تو کیا زندہ نکالا جاؤنگا

اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْـًٔا ﴿۶۷﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ

کیا انسان کو یہ یاد نہیں رہا کہ ہمنے اسکو پہلے سے پیدا کیا ہے اور وہ کچھ بھی شے نہ تھا پس قسم ہے تیرے رب کی کہ ہم ان کو

وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿۶۸﴾ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ

اور شیطانوں کو ضرور اکٹھا کرینگے پھر انکو دوزانو گرے ہوئے جہنم کے گرد حاضر کرینگے پھر ہر ایک گروہ میں سے ہم ان لوگوں کو نکالکر

اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ﴿۶۹﴾ ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ﴿۷۰﴾ وَاِنْ مِّنْكُمْ

الگ کر دینگے جو رحمان سے زیادہ سرکش تھا اور ہم خوب جانتے ہیں کہ اسمیں داخل ہونے کے زیادہ مستحق کون ہیں اور تم میں سے ایسا

اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿۷۱﴾ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ﴿۷۲﴾

سرکش؎ کوئی بھی ایسا نہیں جو اس پر نہ گذرے یہ تیرے رب کا حتمی فیصلہ شدہ امر ہے اور ہم خدا ترسوں کو نجات دینگے اور ظالموں کو زانو پر

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا

گرے ہوئے جہنم میں چھوڑ دینگے اور جب ان پر ہماری صاف صاف آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کافر مومنوں کو کہتے ہیں کہ کونسا

وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا ﴿۷۳﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِءْيًا ﴿۷۴﴾ قُلْ مَنْ

فریق دونوں میں مقام میں بہتر اور مجلس میں اچھا ہے۔ اور ہم ان سے پہلے بہت سی بستیوں کو ہلاک کر چکے ہیں جو سامان اور نمود میں بڑھکر تھے کہہ کہ جو

كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ﴿۷۵﴾ حَتّٰۤى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ

گمراہی میں ہے رحمن اسکو اسی میں بڑھاتا ہے؎ یہانتک کہ جب وہ دیکھینگے جسکا ان کو وعدہ دیا گیا خواہ عذاب خواہ

وَاِمَّا السَّاعَةَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضْعَفُ جُنْدًا ﴿۷۶﴾ وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

قیامت تب جانینگے کہ کسکا مقام زیادہ خراب اور کس کا لشکر زیادہ کمزور ہے اور جو ہدایت یافتہ ہوئے انکی

اهْتَدَوْا هُدًى وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ﴿۷۷﴾ اَفَرَءَيْتَ

ہدایت کو اور زیادہ کرتا ہے جو اچھی باقی رہنے والی نیکیاں ہیں ان کا ثواب تیرے رب کے پاس اچھا ہے اور ان کا انجام بھی اچھا ہے کیا

الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿۷۸﴾ اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ

تونے ان لوگوں کو دیکھا؎ جنہوں نے ہماری نشانیوں سے انکار کیا اور کہا کہ مجھکو تو مال اور اولاد ضرور دیا جائیگا۔ کیا اسنے غیب پر اطلاع پائی

؎ یہاں پر منکم کی ضمیر سرکشوں کی طرف راجع ہے جو جہنم میں داخل ہونے کے مستحق ہیں جنکا ذکر آیات ماقبل میں چلا آتا ہے کیونکہ خداپرست اور صالح لوگ تو جہنم سے دور رکھے جائینگے جیسا کہ آیات ذیل سے ظاہر ہے یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ۱۹/۸۵ وَنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ۱۹/۸۶ اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰۤى اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ۲۱/۱۰۱ ؎ فَلْيَمْدُدْ اگرچہ امر کا صیغہ ہے مگر اس سے مراد خبر ہے تاکہ اس سے وقوع پر دلالت کرے جو لامحالہ ہونے والا ہے جیسا کہ آیت ذیل سے ظاہر ہے کہ قطع حجت کے واسطے سرکشوں کو اللہ کریم کافی مہلت دیتا ہے اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ۳۵/۳۷ ؎ اسکی بابت بخاری و مسلم وغیرہ نے روایت کی ہے کہ خباب بن ارت کہتے ہیں کہ میں عاص بن وائل سہمی کے پاس تقاضے کیلئے گیا اسنے کہا تو محمد کا منکر ہوجاوے تو تیرا قرضہ دوں میں نے کہا ہرگز نہیں یہانتک کہ تو مر کر بھی جی اٹھے اسنے کہا میں مر کر جب زندہ ہونگا تو وہاں بھی میرے پاس مال اور اولاد سب کچھ ہوگا۔ وہاں تجھکو دیدونگا ۱۲

عَهْدًا ﴿٧٩﴾ كَلَّا ۚ سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ﴿٨٠﴾ وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَ

عہد لے لیا ہے ہرگز نہیں ہم محفوظ کر لیتے ہیں جو کچھ وہ کہتا ہے اور اسکے عذاب کو ایک قاعدے کے ساتھ بڑھاتے ہیں اور جو کچھ وہ کہتا ہے ہم

يَأْتِينَا فَرْدًا ﴿٨١﴾ وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لِيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا ﴿٨٢﴾ كَلَّا ۚ سَيَكْفُرُونَ

وارث ہونگے اور وہ ہمارے پاس اکیلا آئیگا اور اللہ کے سوا انہوں نے اور معبود بنائے ہیں تا کہ اُن کی مدد کریں ہرگز ایسا نہ ہوگا بلکہ وہ

بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿٨٣﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّا أَرْسَلْنَا الشَّيَاطِينَ عَلَى الْكَافِرِينَ

اُن کی عبادت سے انکار کرینگے اور اُنکے مخالف ہو جاوینگے کیا تو نے نہیں دیکھا کہ ہم شیطانوں کو کافروں پر بھیجتے ہیں اور وہ

تَؤُزُّهُمْ أَزًّا ﴿٨٤﴾ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿٨٥﴾ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى

اُنکو اکساتے ہیں پس تو اُن پر جلدی مت کر ہم تو اُنکو گن گن کر عذاب دینگے ایکدن ہم خدا ترسوں کو اکٹھا کر کے مہمانوں

الرَّحْمَٰنِ وَفْدًا ﴿٨٦﴾ وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿٨٧﴾ لَا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا

کیطرح رحمان کیطرف لیجائینگے اور سرکشوں کو جہنم کیطرف پانی کیواسطے کھینچینگے وہ شفاعت حاصل نہ کر سکینگے مگر اُن لوگوں

مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَٰنِ عَهْدًا ﴿٨٨﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَٰنُ وَلَدًا ﴿٨٩﴾ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا ﴿٩٠﴾ تَكَادُ

کے جنہوں نے رحمٰن سے عہد لیا ہے اور کہتے ہیں رحمٰن نے بیٹا بنایا ہے (اُنکو کہا جائیگا) کہ تم بڑی گندی بات لائے ہو[۱] قریب ہے

السَّمَاوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ﴿٩١﴾ أَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمَٰنِ

کہ آسمان اس سے پھٹ جاویں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر گر پڑیں کہ انہوں نے رحمٰن کے واسطے

وَلَدًا ﴿٩٢﴾ وَمَا يَنْبَغِي لِلرَّحْمَٰنِ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا ﴿٩٣﴾ إِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا آتِي الرَّحْمَٰنِ

بیٹا پکارا ہے اور رحمٰن کو اسکی ہرگز شایان نہیں کہ وہ بیٹا بنائے جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہے وہ رحمان کیواسطے بندہ ہو کر آئیگا

عَبْدًا ﴿٩٤﴾ لَقَدْ أَحْصَاهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ﴿٩٥﴾ وَكُلُّهُمْ آتِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَرْدًا ﴿٩٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا

اسنے اُن سب کو نظر میں کر رکھا اور پورا پورا اُن کو گن رکھا ہے اور وہ سب قیامت کے دن اُسکے پاس اکیلے آئینگے جو لوگ ایمان لائے اور

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَٰنُ وُدًّا ﴿٩٧﴾ فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ وَتُنْذِرَ بِهِ قَوْمًا لُدًّا ﴿٩٨﴾

عمل اچھے کرتے رہے رحمٰن اُن سے پیار کریگا سو ہمنے قرآن کو تیری زبان پر آسان کر دیا ہے تاکہ اس سے پرہیزگاروں کو بشارت دے اور جھگڑالو[۲] لوگوں کو ڈرائے

وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْنٍ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِنْ أَحَدٍ أَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿٩٩﴾

اور ہمنے اُن سے پہلے کتنی بستیاں ہلاک کیں کیا تو اُس میں سے کسی کی آہٹ پاتا یا کسی کی بھنک سنتا ہے

سُورَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | مِائَةٌ وَخَمْسٌ وَثَلَاثُونَ آيَةً

(شروع) اللہ کے نام سے (جو) رحمٰن اور رحیم ہے

طه ﴿١﴾ مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَىٰ ﴿٢﴾ إِلَّا تَذْكِرَةً لِمَنْ يَخْشَىٰ ﴿٣﴾ تَنْزِيلًا مِمَّنْ خَلَقَ

طٰہٰ[۳] یعنے قرآن مجید ہمنے اسواسطے نہیں اتارا کہ تو مشقت میں پڑے اور ناکام رہے بلکہ یہ اس شخص کیواسطے تذکرہ ہے جو ڈرتا ہے اس ذات

الْأَرْضَ وَالسَّمَاوَاتِ الْعُلَى ﴿٤﴾ الرَّحْمَٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَىٰ ﴿٥﴾ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ

زمین کو اور بلند آسمانوں کو پیدا کیا ہے رحمٰن عرش پر بلند ہوا اسی کیواسطے ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں

وقف لازم

وقف لازم

[۱] گندی تا پنجابی میں اینڈی یا ای جو گلی ہوئی معلوم ہوتی ہے [۲] جھگڑالو پنجابی میں اسکا مترادف لنبیا [۳] طٰہٰ بمعنی یا مرد ہدایت ۱۲

وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرَىٰ ﴿٦﴾ وَإِن تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَإِنَّهُ يَعْلَمُ السِّرَّ وَأَخْفَى ﴿٧﴾ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ

اور جو کچھ نیچے درمیان اور جو نیچے کی سیال خطہ کے نیچے ہے اور اگر تم بات اونچی کہو (تو کیا) تحقیق وہ چھپا اور ظاہر جانتا ہے اللہ وہ ہے کہ کوئی

إِلَّا هُوَ ۖ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ ﴿٨﴾ وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَىٰ ﴿٩﴾ إِذْ رَأَىٰ نَارًا فَقَالَ لِأَهْلِهِ

ذات قابل پرستش اور قابل طلب سوا اسکے نہیں ہے تمام خوبیوں کی بھری ہوئی نام اسی کے ہیں کیا تیرے پاس موسیٰ کی بات پہنچی جب اسنے آگ

امْكُثُوا إِنِّي آنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّي آتِيكُم مِّنْهَا بِقَبَسٍ أَوْ أَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ﴿١٠﴾ فَلَمَّا أَتَاهَا

دیکھی تو اپنی بیوی سے بولا کہ تم ٹھیرو بیٹھے آگ دیکھی ہے تاکہ میں تمہارے پاس اسمیں سے ایک انگارا لے آؤں یا آگ پر کچھ رستہ ملجائے

نُودِيَ يَا مُوسَىٰ ﴿١١﴾ إِنِّي أَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۖ إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿١٢﴾ وَأَنَا

تو ندا ہوئی اے موسیٰ میں تو تیرا رب ہوں پس اپنی جوتیاں اتار تحقیق تو طویٰ کی پاک گھاٹی میں ہے اور میں نے

اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوحَىٰ ﴿١٣﴾ إِنَّنِي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلَاةَ

تجھکو برگزیدہ کیا ہے پس جو وحی کی جائے اسکو سن میں اللہ ہوں کوئی معبود و مطلوب میرے سوا نہیں پس میری ہی پرستش کر

لِذِكْرِي ﴿١٤﴾ إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ أَكَادُ أُخْفِيهَا لِتُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعَىٰ ﴿١٥﴾ فَلَا يَصُدَّنَّكَ

اور میری ذکر کیواسطے نماز قائم کر. قیامت ضرور آنے والی ہے قریب ہے کہ میں اسکو ظاہر[1] کروں تاکہ ہر نفس اپنی کوشش کا اجر دیا جاوے پس جو

عَنْهَا مَن لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ فَتَرْدَىٰ ﴿١٦﴾ وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسَىٰ ﴿١٧﴾ قَالَ هِيَ

اسکو نہیں مانتا اور اپنی گری ہوئی خواہشوں کا پیرو ہے وہ تجھکو اس سے نہ روکدے پس تو ہلاک ہو جائے اور اے موسیٰ تیرے داہنے ہاتھ میں یہ کیا ہے کہا

عَصَايَ أَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا وَأَهُشُّ بِهَا عَلَىٰ غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرَىٰ ﴿١٨﴾ قَالَ

یہ میری لاٹھی ہے میں اسپر سہارا لیتا اور اپنے ریوڑ کے واسطے اس سے پتے جھاڑتا اور اسمیں میرے لیئے اور بھی مقاصد ہیں اللہ نے فرمایا

أَلْقِهَا يَا مُوسَىٰ ﴿١٩﴾ فَأَلْقَاهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعَىٰ ﴿٢٠﴾ قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ ۖ سَنُعِيدُهَا

اے موسیٰ اسکو رکھدے پس اسنے اسے رکھدیا پس وہ اسی دم دوڑنے والا سانپ ہو گیا فرمایا اسکو پکڑ اور خوف مت کر ہم اسکو اسکی پہلی

سِيرَتَهَا الْأُولَىٰ ﴿٢١﴾ وَاضْمُمْ يَدَكَ إِلَىٰ جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ آيَةً

حالت پر کر دینگے اور اپنا ہاتھ اپنی بغل سے ملا وہ بلا مرض کے سفید ہو کر نکل آئیگا یہ ایک دوسری آیت ہے

أُخْرَىٰ ﴿٢٢﴾ لِنُرِيَكَ مِنْ آيَاتِنَا الْكُبْرَى ﴿٢٣﴾ اذْهَبْ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ ﴿٢٤﴾ قَالَ رَبِّ

تاکہ ہم تجھکو اپنی بڑی آیات میں سے کچھ دکھائیں فرعون کیطرف جا وہ سرکش ہو رہا ہے عرض کی اے میرے رب

اشْرَحْ لِي صَدْرِي ﴿٢٥﴾ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ﴿٢٦﴾ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي ﴿٢٧﴾ يَفْقَهُوا قَوْلِي ﴿٢٨﴾

میرا سینہ کھولدے اور میرا کام میرے واسطے آسان کر دے اور میری زبان سے گرہ کھولدے کہ وہ میری بات سمجھیں اور

[1] نیچے کا سیال حصہ اور کیچڑ دیکھو تاج ۵،ح ۱۰ ۔ ؎ خفیٰ متضاد لغت میں سے ہے پس اسکے معنے اسجگہ ظاہر کرنے کے ہیں جیسا کہ محاورات عرب میں ہے خفی البرق خفی الشیء ای ظہر اور چونکہ اخفا باب افعال سے ہے جسمیں کبھی سلب فعل کے معنے ہوتے ہیں اسطرح یہ بھی اخفا کے معنے ظاہر کرنے کے ہو جائینگے جیسے اشکیت کے معنے ہیں شکوہ دور کیا. اشکلت میں نے مشکل دور کی اٹھانا کیطرف بھی طاقت رکھنا اکاد کے معنے اسجگہ ہیں میں ارادہ کرتا ہوں جیسا کہ آیت ذیل میں ہے۔ کَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوسُفَ

وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ﴿٢٩﴾ هٰرُوْنَ اَخِي ﴿٣٠﴾ اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ ﴿٣١﴾ وَاَشْرِكْهُ فِيْٓ اَمْرِيْ

اور میرے اہل میں سے میرا بوجھ بٹانے والا بنا (یعنی) میرے بھائی ہارون کو اس سے میری کمر مضبوط کر دے اور اسکو میرے کام میں شامل کر

﴿٣٢﴾ كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ﴿٣٣﴾ وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ﴿٣٤﴾ اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ﴿٣٥﴾ قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ

کر تاکہ تیری تسبیح بہت کریں اور تیرا ذکر بہت کریں تحقیق تو بیشک ہمارا نگہبان ہے فرمایا اے موسے تجھکو تیرا سوال

يٰمُوْسٰى ﴿٣٦﴾ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً اُخْرٰٓى ﴿٣٧﴾ اِذْ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوْحٰٓى ﴿٣٨﴾ اَنِ اقْذِفِيْهِ

دیا گیا اور تحقیق ہمنے تجھپر دوبارہ احسان کیا جب ہمنے تیری ماں کیطرف ایک عظیم الشان وحی کی کہ اسکو بچے

فِي التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّيْ وَعَدُوٌّ

تابوت میں رکھکر دریا میں رکھدے وہ دریا اسکو کنارہ پر ڈالدیگا میرا اور اسکا دشمن اسکو اٹھا لیگا

لَّهٗ ۭ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ ۥ وَلِتُصْنَعَ عَلٰي عَيْنِيْ ﴿٣٩﴾ اِذْ تَمْشِيْٓ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ

اور میں نے اپنی طرف سے اسپر محبت له ڈالدی اور تاکہ تو میری آنکھوں کے سامنے پرورش پاوے جب تیری بہن گئی اور کہا میں تمھیں بتاؤں

اَدُلُّكُمْ عَلٰي مَنْ يَّكْفُلُهٗ ۭ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ڛ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ

کہ کون اسکی پرورش خیریت کر سکتی ہے پس ہمنے تجھکو تیری ماں کی طرف لوٹا دیا تاکہ اسکی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور غمناک نہو اور تو نے ایک نفس

مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ڛ فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ ڏ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰي قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ﴿٤٠﴾

کو قتل کر ڈالا پس ہمنے تجھکو غم سے نجات دی اور تجھکو ہم طرح طرح سے آزماتے رہے پس تو چند سال اہل مدین میں ٹھیرا رہا ٢ده پھر تو اے موسیٰ اندازہ پر آیا

وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِيْ ﴿٤١﴾ اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ ﴿٤٢﴾ اِذْهَبَآ اِلٰى

سے پر پہونچا اور میں نے تجھکو اپنے نفس کیواسطے بنایا اور حکم دیا کہ تو اور تیرا بھائی میری نشانیوں کے ساتھ جاؤ اور میرے ذکر میں سستی مت کرو ۔ دونوں فرعون کی

فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿٤٣﴾ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ﴿٤٤﴾ قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ

طرف جاؤ تحقیق وہ سرکش ہو گیا ہے پس اسکو نرم بات کہو کہ وہ سمجھے یا کہ خوف زدہ ہو بولے اے ہمارے رب ہم ڈرتے ہیں

اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ﴿٤٥﴾ قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى ﴿٤٦﴾ فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ

کہ ہمپر زیادتی کرے یا سرکش ہو جائے فرمایا مت ڈرو میں تم دونوں کے ساتھ ہوں خوب سنتا اور دیکھتا ہوں پس اسکے پاس جاؤ

اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ڏ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ۭ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ۭ وَالسَّلٰمُ

اور کہو کہ ہم دونوں تیرے رب کے فرستادے ہیں پس ہمارے ساتھ ہی اسرائیل کو بھیجدے اور ان کو دکھ نہ دے ہم تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے ایک نشانی

عَلٰي مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ﴿٤٧﴾ اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَآ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰي مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿٤٨﴾

اسپر جو ہدایت کی پیروی کرے ہماری طرف یہ وحی کی گئی ہے کہ جو جھٹلائے اور سرکشی کرے اسکے واسطے عذاب ہے

قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى ﴿٤٩﴾ قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰي كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ﴿٥٠﴾

وہ بولا اے موسے تمہارا رب کون ہے جواب دیا میرا رب وہ ہے جسنے ہر شے کو خلقت عطا کی پھر اسے راستہ بتا دیا

له یعنی تجھکو محبوب کر دیا جسنے تجھے دیکھا محبت کی اور فرعون اور آسیہ کے دلمیں بھی تیری محبت ڈالدی ٢ده توراۃ میں حضرت موسے کے خسر کا نام یترو اور قرآن مجید میں شہر کا نام مدین ہے اور مدینہ کو یثرب بھی کہتے ہیں مگر قرآن مجید سے اسکا خاص نام صاف طور پر ظاہر نہیں ہوتا اسلئے یہ ثابت نہیں ہو سکتا کہ حضرت شعیب اور موسے ہمعصر تھے یا نہیں ۔ ١٢

وقف لازم

منزل ٤

مترجم

قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُونِ الْأُولَىٰ ﴿۴۷﴾ قَالَ عِلْمُهَا عِندَ رَبِّي فِي كِتَابٍ لَّا يَضِلُّ رَبِّي وَ

فرعون نے کہا کہ پہلی بستیوں کا کیا حال ہے — جواب دیا کہ ان کا علم میرے رب کے پاس کتاب میں محفوظ ہے — میرا رب نہ بھٹکتا ہے نہ بھولتا ہے

لَا يَنسَى ﴿۴۸﴾ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ مَهْدًا وَسَلَكَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ

جسنے تمہارے واسطے زمین کو گہوارہ بنایا اور اوسمیں تمہارے واسطے راستے بنائے اور آسمان سے پانی اتارا

مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّن نَّبَاتٍ شَتَّىٰ ﴿۴۹﴾ كُلُوا وَارْعَوْا أَنْعَامَكُمْ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ

پھر مختلف قسم کی روئیدگیوں کے جوڑے نکالے — کھاؤ اور اپنے مویشیوں کو چراؤ تحقیق اس میں صاحب عقل کے لیے

لِّأُولِي النُّهَىٰ ﴿۵۰﴾ مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ ﴿۵۱﴾ وَلَقَدْ

نشانیاں — اس سے ہی تم کو پیدا کیا اس میں ہی ہم تمہیں پھر لیجائینگے اور اسی سے دوبارہ نکالینگے — اور بیشک

أَرَيْنَاهُ آيَاتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَأَبَىٰ ﴿۵۲﴾ قَالَ أَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ أَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يَا مُوسَىٰ ﴿۵۳﴾

ہم نے اسکو تمام نشانیاں دکھائیں مگر اسنے تکذیب کی اور انکار کیا۔ اسنے کہا کیا تو اسوقت ہمارے پاس آیا ہے کہ ہمکو ہماری زمین سے اپنے جادو

فَلَنَأْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهِ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهُ نَحْنُ وَلَا أَنتَ مَكَانًا

ہم بھی ایسے جادو تیرے پاس لائینگے پس ہمارے اور اپنے درمیان ایک وقت اور کھلا میدان مقرر کر کہ اس سے نہ تو ہم خلاف کریں اور نہ تو

سُوًى ﴿۵۴﴾ قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّينَةِ وَأَن يُحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿۵۵﴾ فَتَوَلَّىٰ فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ

خلاف کرے — موسے نے کہا آرائش (میلا) کا دن تمہارے ساتھ مقرر رہا اور یہ کہ لوگ دن چڑھے جمع ہو جاویں پس فرعون پھرا اور اسنے

كَيْدَهُ ثُمَّ أَتَىٰ ﴿۵۶﴾ قَالَ لَهُم مُّوسَىٰ وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُم بِعَذَابٍ

اپنا مکر جمع کیا پھر آیا — موسے نے انسے کہا تم پر افسوس اللہ پر جھوٹ مت باندھو ورنہ وہ تم کو کسی عذاب میں نیست کردیگا

وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرَىٰ ﴿۵۷﴾ فَتَنَازَعُوا أَمْرَهُم بَيْنَهُمْ وَأَسَرُّوا النَّجْوَىٰ ﴿۵۸﴾ قَالُوا إِنْ هَٰذَانِ لَسَاحِرَانِ

اور جس کسی نے افترا کیا وہ ضرور ہلاک ہوا پس انہوں نے اپنی بات میں جھگڑا کیا اور چپکے چپکے مشورہ کیا — بولے کہ یہ دونوں جادوگر

يُرِيدَانِ أَن يُخْرِجَاكُم مِّنْ أَرْضِكُم بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيقَتِكُمُ الْمُثْلَىٰ ﴿۵۹﴾ فَأَجْمِعُوا كَيْدَكُمْ

ہیں چاہتے ہیں کہ تمکو تمہاری زمین سے اپنے جادو سے نکالدیں اور تمہارے عمدہ راستے کو مٹادیں پس اپنی تدبیروں کو

ثُمَّ ائْتُوا صَفًّا وَقَدْ أَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلَىٰ ﴿۶۰﴾ قَالُوا يَا مُوسَىٰ إِمَّا أَن تُلْقِيَ وَإِمَّا أَن نَّكُونَ

جمع کرو اور صف باندھ کر آؤ آج جو غالب آئیگا مراد پائیگا — جادوگروں نے کہا اے موسے کیا تو ڈالتا ہے یا پہلے ہم

أَوَّلَ مَنْ أَلْقَىٰ ﴿۶۱﴾ قَالَ بَلْ أَلْقُوا فَإِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِن سِحْرِهِمْ أَنَّهَا

ڈالیں — موسے نے کہا بلکہ تم ہی ڈالو پس دیکھا یک ان کی رسیاں اور لاٹھیاں ان کی جادو سے اوسکے خیال میں ایسی

تَسْعَىٰ ﴿۶۲﴾ فَأَوْجَسَ فِي نَفْسِهِ خِيفَةً مُّوسَىٰ ﴿۶۳﴾ قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنتَ الْأَعْلَىٰ ﴿۶۴﴾ وَ

نظر آنے لگیں کہ وہ دوڑ رہی ہیں پس موسے اپنے جی ہی جی میں ڈرے — ہمنے کہا خوف مت کر تو ہی غالب ہونیوالا ہے — اور

أَلْقِ مَا فِي يَمِينِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوا إِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدُ سَاحِرٍ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ

جو تیرے داہنے ہاتھ میں ہے رکھدے کہ جو کچھ انہوں نے بنایا ہے وہ اسکو نگل جائیگا جو کچھ انہوں نے بنایا ہے وہ تو بس جادوگر کا فریب ہے

حَيْثُ أَتَىٰ ﴿٦٥﴾ فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ هَارُونَ وَمُوسَىٰ ﴿٦٦﴾ قَالَ آمَنتُمْ

کبھی بامراد نہیں ہوتی پس جادوگر سجدے میں ڈالے گئے وہ بولے ہم ہارون اور موسیٰ کے رب پر ایمان لائے فرعون نے کہا کیا تم

لَهُ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ إِنَّهُ لَكَبِيرُكُمُ الَّذِي عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ فَلَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُم

میری اجازت سے پہلے ایمان لے آئے بیشک وہ تمہارا بڑا ہے جس نے تمہیں جادو سکھلایا ہے پس خلاف ورزی کی وجہ سے میں تمہارے ہاتھ

مِّنْ خِلَافٍ وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ فِي جُذُوعِ النَّخْلِ وَلَتَعْلَمُنَّ أَيُّنَا أَشَدُّ عَذَابًا وَأَبْقَىٰ ﴿٦٧﴾

اور پاؤں کاٹ ڈالونگا اور تمہیں کھجور کے تنوں میں صلیب دونگا اور تم جان جاؤ گے کہ ہم میں

قَالُوا لَن نُّؤْثِرَكَ عَلَىٰ مَا جَاءَنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالَّذِي فَطَرَنَا فَاقْضِ مَا أَنتَ قَاضٍ

وہ بولے ہم ہرگز تجھکو اس صاف علم پر جو ہمارے پاس آیا اختیار نہ کرینگے اور نہ اس ذات پر جس نے ہمیں پیدا کیا پس تو کر گذر جو تو کرنا چاہتا ہے

إِنَّمَا تَقْضِي هَٰذِهِ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ﴿٦٨﴾ إِنَّا آمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطَايَانَا وَمَا أَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ

تو تو اسی دنیا کی زندگی کا خاتمہ کر سکتا ہے ہم تو اپنے رب پر ایمان لاچکے تاکہ ہماری خطائیں بخشدے اور جو تجھ جادو کے طور پر مجبور

مِنَ السِّحْرِ وَاللَّهُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ﴿٦٩﴾ إِنَّهُ مَن يَأْتِ رَبَّهُ مُجْرِمًا فَإِنَّ لَهُ جَهَنَّمَ لَا يَمُوتُ فِيهَا

اس پر جو کیا وہ بھی بخشدے اور اللہ ہر طرح سے بہتر اور زیادہ باقی رہنے والا ہے جو کوئی اپنے رب کے پاس سرکش ہو کر پہنچے اسکے واسطے جہنم ہے وہ اس میں نہ مریگا

وَلَا يَحْيَىٰ ﴿٧٠﴾ وَمَن يَأْتِهِ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصَّالِحَاتِ فَأُولَٰئِكَ لَهُمُ الدَّرَجَاتُ الْعُلَىٰ ﴿٧١﴾

اور نہ جیئے گا اور جو اسکے پاس مومن ہو کر اچھے عمل کرتا ہوا آوے اُن لوگوں کے واسطے بلند درجے ہیں (یعنی) رہنے کے

جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَذَٰلِكَ جَزَاءُ مَن تَزَكَّىٰ ﴿٧٢﴾ وَلَقَدْ

باغات جنکے نیچے سے نہریں نکلتی اور بہتی ہیں وہ اُنمیں ہمیشہ رہنے والے ہیں یہ جزا ہے اُس شخص کی جو پاک بنے اور ہم نے موسیٰ

أَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا لَّا تَخَافُ دَرَكًا

کی طرف وحی کی کہ میرے بندوں کو راتوں رات لے چل اور سمندر میں خشک راستہ بنا انہیں لیجا پکڑے جانے کا خوف مت کر

وَلَا تَخْشَىٰ ﴿٧٣﴾ فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُودِهِ فَغَشِيَهُم مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ﴿٧٤﴾ وَأَضَلَّ فِرْعَوْنُ

اور مت ڈر پس فرعون نے اپنے لشکروں کو ساتھ لیکر پیچھا کیا پس دریا کے تلاطم نے انہیں ڈھانپ لیا جیسا کہ ڈھانپ لیا اور فرعون نے اپنی

قَوْمَهُ وَمَا هَدَىٰ ﴿٧٥﴾ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ قَدْ أَنجَيْنَاكُم مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوَاعَدْنَاكُمْ جَانِبَ الطُّورِ

قوم کو گمراہ کیا اور ہدایت نہ کی اے بنی اسرائیل ہم نے تمکو تمہارے دشمن سے بچوایا اور طور کی دائیں جانب سے وعدہ کیا

الْأَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَىٰ ﴿٧٦﴾ كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَلَا تَطْغَوْا

اور تم پر من سلوےٰ نازل کیا پاکیزہ چیزیں جو ہم نے تمکو دی ہیں اُن میں سے کھاؤ اور اُنمیں

فِيهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِي وَمَن يَحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِي فَقَدْ هَوَىٰ ﴿٧٧﴾ وَإِنِّي لَغَفَّارٌ

سرکشی مت کرو ورنہ تم پر میرا غضب پڑیگا اور جس پر میرا غضب پڑا وہ (جہنم میں) گیا اور بیشک میں توبہ کرنے

لِّمَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَىٰ ﴿٧٨﴾ وَمَا أَعْجَلَكَ عَن قَوْمِكَ يَا مُوسَىٰ ﴿٧٩﴾

اور عمل اچھے کئے اور راہ راست پر چلا میں اسکے واسطے بخشنے والا ہوں اور (فرشتے نے پوچھا) اے موسیٰ کیا بات تجھکو تیری قوم سے جلدی لائی

الثلثہ

منزل ٤

ربع ١٢

قَالَ هُمْ أُولَاءِ عَلَىٰ أَثَرِي وَعَجِلْتُ إِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضَىٰ ﴿٨٠﴾ قَالَ فَإِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ

اُسنے کہا وہ لوگ میرے قدم بقدم ہیں اور میں نے تیری طرف اے میرے رب اسوجہ سے جلدی کی ہے کہ تو راضی ہو جاوے فرمایا کہ ہمنے تیری قوم کو تیرے بعد

مِن بَعْدِكَ وَأَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ﴿٨١﴾ فَرَجَعَ مُوسَىٰ إِلَىٰ قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ

ایک امتحان میں ڈالا اور سامری نے اُن کو گمراہ کر دیا پس موسےٰ اپنی قوم کیطرف غصہ اور افسوس میں بھرا ہوا واپس آیا اے میری

أَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۚ أَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ أَمْ أَرَدتُّمْ أَن يَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ

قوم کیا تمہارے رب نے تم سے اچھا وعدہ نہ کیا تھا کیا تمکو اس عہد پر بہت عرصہ گذر گیا یا تمنے یہ چاہا کہ تم پر تمہارے رب کیطرف سے غضب

مِّن رَّبِّكُمْ فَأَخْلَفْتُم مَّوْعِدِي ﴿٨٢﴾ قَالُوا مَا أَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلَٰكِنَّا حُمِّلْنَا

اُترے سو اسواسطے تمنے میرے وعدہ کا خلاف کیا وہ بولے ہمنے تیرے وعدہ کا خلاف اپنے آپ سے نہیں کیا ہے بلکہ ہمقوم (فرعون)

أَوْزَارًا مِّن زِينَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنَاهَا فَكَذَٰلِكَ أَلْقَى السَّامِرِيُّ ﴿٨٣﴾ فَأَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا

کے زیور کا بوجھ اٹھوائے گئے پس ہمنے اسکو آگ میں ڈالدیا اسیطرح سامری نے بھی کچھ ڈالا اور انکے واسطے ایک بچھڑے کا جسم

لَّهُ خُوَارٌ فَقَالُوا هَٰذَا إِلَٰهُكُمْ وَإِلَٰهُ مُوسَىٰ فَنَسِيَ ﴿٨٤﴾ أَفَلَا يَرَوْنَ أَلَّا يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ قَوْلًا

جسمیں آواز بھی تھی بنا نکالا پس وہ بولے کہ یہ تمہارا معبود اور موسےٰ کا معبود ہے وہ اسکو بھول گیا ہے پس کیا وہ نہیں دیکھتے کہ وہ انکو

وَلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ﴿٨٥﴾ وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هَارُونُ مِن قَبْلُ يَا قَوْمِ إِنَّمَا فُتِنتُم

کوئی بات اُن سے نہیں کر سکتا اور نہ اُن کے واسطے نفع اور نقصان کی قدرت رکھتا ہے اور ہارون پہلے سے ان کو کہہ چکا تھا کہ اے میری قوم تم تو اس سے

بِهِ ۖ وَإِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمَٰنُ فَاتَّبِعُونِي وَأَطِيعُوا أَمْرِي ﴿٨٦﴾ قَالُوا لَن نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عَاكِفِينَ حَتَّىٰ يَرْجِعَ

آزمائے گئے ہو اور تمہارا رب تو بیشک رحمان ہے پس میری پیروی کرو اور میرا حکم مانو۔ انہوں نے کہا ہم تو اسی کی پوجا میں لگے بیٹھے رہیں گے جبتک کہ

إِلَيْنَا مُوسَىٰ ﴿٨٧﴾ قَالَ يَا هَارُونُ مَا مَنَعَكَ إِذْ رَأَيْتَهُمْ ضَلُّوا ﴿٨٨﴾ أَلَّا تَتَّبِعَنِ ۖ أَفَعَصَيْتَ أَمْرِي

ہمارے طرف موسیٰ واپس آجاویں موسےٰ نے پوچھا اے ہارون جب تمنے انکو دیکھا کہ گمراہ ہوگئے ہیں تو تجھکو میری کس بات نے روک کہ رکھا کیا تونے میرے حکم کی

قَالَ يَا ابْنَ أُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي ۖ إِنِّي خَشِيتُ أَن تَقُولَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِي إِسْرَائِيلَ

وہ بولا اے میری ماں کے بیٹے تو میری داڑھی اور سر نہ پکڑ میں اس بات سے ڈر گیا کہ تو کہے کہ تونے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈالا اور میری بات

وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِي ﴿٨٩﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يَا سَامِرِيُّ ﴿٩٠﴾ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوا بِهِ

کا انتظار نہ کیا اور سامری سے پوچھا کہ تیرا کیا حال ہے اُسنے کہا کہ مجھکو ایسی بات سوجھی جو ان کو نہ سوجھی پس آثار رسول میں سے

فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ أَثَرِ الرَّسُولِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذَٰلِكَ سَوَّلَتْ لِي نَفْسِي ﴿٩١﴾ قَالَ

ایک مٹھی حصہ لیا پھر اسکو پھینک دیا اور اسیطرح میرے نفس نے میرے واسطے ایک بات بنائی موسےٰ نے کہا

لہ سامری بسامرہ کا رہنے والا خروج ۳۲ اصل نام نہیں ظاہر فرمایا جس بدکار کی نسل باقی رہی قرآن مجید اسکا خاص نام ظاہر نہیں کرتا تاکہ آیندہ نسل

میں جو نیک ہونیوالی ہیں شرمسار نہوں ایسا ہی ابوجہل اور ابولہب کا خاص نام قرآن مجید نے ظاہر نہیں فرمایا کہ اسکی نسل کے

لوگ مسلمان ہو گئے ٢ے یعنی اول میں موسےٰ علیہ السلام پر ایمان لایا تھا پھر اُسکو چھوڑ دیا اور بت پرستی کا یہ سامان بہم پہونچایا عرب کا محاورہ ہے کہ جو کسی کے طریقہ کا پیرو ہو تو اسکو کہتے ہیں کہ یہ اسکے اثر پر قائم ہے مگر علمائے مفسرین نے یہاں بھی یہ قصہ درج کر دیا ہے کہ سامری نے …

فَاذْهَبْ فَإِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ أَنْ تَقُولَ لَا مِسَاسَ وَإِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهُ وَانْظُرْ إِلٰى

چلا جا دنیاوی زندگی میں تیرے واسطے یہ حکم ہے کہ تو کہتا رہ لا مساس (کوئی نہ چھوئے) اور تیرے واسطے ایک وعدہ ہی

إِلٰهِكَ الَّذِي ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا لَّنُحَرِّقَنَّهُ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهُ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ﴿٩٢﴾ إِنَّمَا إِلٰهُكُمُ

اور تو اپنے معبود کیطرف دیکھ جسکی پوجا میں تو لگا بیٹھا تھا کہ ہم اسکو جلا دینگے پھر اسکی خاک دہول بنا کر دریا میں بکھیر دینگے تمہارا معبود تو بس

اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿٩٣﴾ كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ مَا

اللہ ہے جسکے سوائے کوئی معبود نہیں اسنے ہر ایک شے کا علم سے احاطہ کر لیا ہے اسیطرح ہم تجھپر گذری ہوئی حال کی خبر بیان کرتے ہیں

قَدْ سَبَقَ وَقَدْ آتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا ﴿٩٤﴾ مَنْ أَعْرَضَ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا

اور ہمنے ہی تجھکو اپنے پاس سے ایک ذکر دیا ہے جو اس سے منہ پھیرے وہ قیامت کے دن بوجھ اٹھائیگا

خٰلِدِينَ فِيهِ وَسَاءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ﴿١٠١﴾ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ

وہ ہمیشہ اسمیں رہنے والے ہیں اور قیامت کے دن انکے واسطے برا بوجھ ہوگا ایک دن صور پھونکا جائیگا اور ہم سرکشوں کو اس روز نیلی آنکھوں والے

زُرْقًا ﴿١٠٢﴾ يَتَخَافَتُونَ بَيْنَهُمْ إِنْ لَّبِثْتُمْ إِلَّا عَشْرًا ﴿١٠٣﴾ نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ إِذْ يَقُولُ

سے اٹھائینگے آپس میں دبے دبے کہتے ہونگے کہ تم تو صرف ایک عشرہ ہی ٹھہرے ہیں ہم خوب جانتے ہیں جو کچھ وہ کہتے ہیں جب ان میں کا زیادہ

أَمْثَلُهُمْ طَرِيقَةً إِنْ لَّبِثْتُمْ إِلَّا يَوْمًا ﴿١٠٤﴾ وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّي

رو براہ کہیگا کہ تم تو بس ایکدن ٹھہرے ہو اور تجھسے پہاڑوں کی بابت سوال کرتے ہیں پس کہدے کہ میرا رب ان کو خاک

نَسْفًا ﴿١٠٥﴾ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ﴿١٠٦﴾ لَّا تَرٰى فِيهَا عِوَجًا وَّلَا أَمْتًا ﴿١٠٧﴾ يَوْمَئِذٍ يَّتَّبِعُونَ

دہول بنا کر اڑا دیگا اور زمین کو صاف میدان چھوڑ دے گا تو ادہر کوئی کجی اور اونچ نیچ نہ دیکھیگا۔ اس روز لوگ پکارنے والے کے

الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهُ وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا ﴿١٠٨﴾ يَوْمَئِذٍ

پیچھے دوڑینگے اسکے واسطے کوئی کجی نہ ہوگی اور رحمان (کے خوف سے) آوازیں دب جائینگی پس تو سوائے کھسر پھسر کے کچھ نہ سنیگا اور اس روز

لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا ﴿١٠٩﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَ

شفاعت نفع نہ دے گی مگر جسکو رحمان (اجازت دیدی)[1] اور اسکی خوشنودی کی بات کرے وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے اور

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) تلے کی مٹی سے ایک مٹھی بھر لی جسکو اسنے ڈھلے ہوئے بچھڑے میں ڈالدیا اس مٹی کی تاثیر سے وہ بچھڑا آواز دینے لگا حالانکہ قرآن مجید میں یہاں نہ تو جبرئیل کا نام ہے نہ اسکے گھوڑے کا اور نہ یہ ذکر ہے کہ سامری نے جبرئیل کے گھوڑے کو دیکھا اور نہ ایک بدمعاش آدمی جبرائیل کو دیکھ سکتا ہے سفر خروج کے ۳۲ باب میں ہے کہ انہوں نے یہ بچھڑا بنا کر پوجا تھا اور سامری کا نام نہیں اہل کتاب نے غلطی سے بچھڑے کا بنوانا ہارون کی طرف منسوب کر دیا یہ صریح غلطی ہے کیونکہ اسی باب کے آخیر میں ہے اس فعل کے مرتکب سب قتلائے بلا بھنڈے تلوار سے کئے

[1] فنی ... سو میں تیری بڑی منت کرتا ہوں کہ میرے خداوند کی بزرگی قدرت ظاہر کیجاوے۔ جیسا تو نے یہ کہہ کے فرمایا ہے کہ خداوند بڑا صابر اور بڑا رحیم ہے اور خطاؤں کا بخشنے والا لیکن وہ ہرحال بے گناہ نہ ٹھہراویگا بلکہ باپ دادوں کے گناہوں کا ان کے لڑکوں سے جو ان کی تیسری چوتھی پشت ہے بدلا لیتا ہے اب تو اپنی رحمت کی فراوانی سے اس امت کا گناہ بخش دیجئے جیسا تو مصر سے لیکے یہانتک انہیں بخشتا رہا ہے خداوند نے فرمایا کہ میں نے تیرے کہنے سے بخشا پر مجھے اپنی حیات کی قسم کہ ساری زمین خداوند کے جلال سے معمور ہووے گی۔

مَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا ﴿١١٠﴾ وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ

اور اُن کے پیچھے ہے اور وہ اسکا علم سے احاطہ نہیں کر سکتے اور تمام چہرے اُس حی قیوم کے آگے جھکے ہونگے تحقیق بربادہوا

ظُلْمًا ﴿١١١﴾ وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخَافُ ظُلْمًا وَلَا هَضْمًا ﴿١١٢﴾ وَ

جسنے ظلم اوٹھایا اور جو عمل اچھے کرتا رہا اور مومن رہا تو وہ کسی ظلم اور زبردستی نہیں ڈرےگا اور

كَذَٰلِكَ أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا وَصَرَّفْنَا فِيهِ مِنَ الْوَعِيدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ أَوْ يُحْدِثُ

اسیطرح ہمنے اُسکو عربی زبان کا قرآن اوتارا اور اسمیں ڈراوے پھیر پھیر کر سناتے ہیں تاکہ وہ متقی بنیں یا اُن کے

لَهُمْ ذِكْرًا ﴿١١٣﴾ فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۗ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُقْضَىٰ

لئے نصیحت تازہ ہو پس بہت بلند ہے اللہ جو سچا بادشاہ ہے اور قرآن کے ساتھ جلدی مت کرو قبل اسکے کہ اسکی

إِلَيْكَ وَحْيُهُ ۖ وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا ﴿١١٤﴾ وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ

وحی تیری طرف پوری کیجائے اور دعا کر اے میرے رب علم زیادہ کر اور ہمنے پہلے آدم سے عہد کیا تھا پس وہ بھول گیا

وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا ﴿١١٥﴾ إِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ

اور ہمنے اسکا ارادہ نہیں پایا اور جب فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو پس سوائے ابلیس کے اُنہوں نے سجدہ کیا

أَبَىٰ ﴿١١٦﴾ فَقُلْنَا يَا آدَمُ إِنَّ هَٰذَا عَدُوٌّ لَكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ

مگر اسنے انکار کیا پس ہمنے کہا اے آدم یہ تیرا اور تیری بیوی کا دشمن ہے ایسا نہو کہ تم دونوں کو بہشت سے نکلوا دے پھر تم مشقت

فَتَشْقَىٰ ﴿١١٧﴾ إِنَّ لَكَ أَلَّا تَجُوعَ فِيهَا وَلَا تَعْرَىٰ ﴿١١٨﴾ وَأَنَّكَ لَا تَظْمَأُ فِيهَا وَلَا تَضْحَىٰ ﴿١١٩﴾

اور ناکامی اٹھاؤ اسمیں نہ تو بھوکا رہیگا اور نہ ننگا اور نہ تو اسمیں پیاسا ہوگا اور نہ دھوپ کی تکلیف اٹھائیگا

فَوَسْوَسَ إِلَيْهِ الشَّيْطَانُ قَالَ يَا آدَمُ هَلْ أَدُلُّكَ عَلَىٰ شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَا يَبْلَىٰ ﴿١٢٠﴾

مگر شیطان نے اُنکے اندر وسوسے ڈالے اسنے کہا اے آدم کیا میں تجھکو ہمیشگی کے درخت اور ایسے ملک کی راہ بتاؤں جو کبھی زائل نہ ہو

فَأَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْآتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ

پھر وہ دونوں اسمیں سے کھا بیٹھے پس اُن دونوں کی شرمگاہ اُن پر ظاہر ہوئی اور وہ دونوں پر باغ کے پتے چپکانے لگے اور

تتمہ صفحہ گذشتہ وبلے مرے خداتعالے اور موسے کا غصہ اُس بچھڑے کا ہر ایک کو حکم دیا کہ اپنے قرابتی کو اس جرم پر قتل کریں

مگر ہارون پر کوئی بلا نہ آئی بلکہ اُن کی امامت نسل در نسل قایم رہی اور نیز ہارون نبی تھے اور نبی سے ایسا صریح شرک صادر

ہونا ناممکن ہے پس حسب بیان توراۃ بھی ہارون سے مراد یہاں پر ہارون نبی نہیں ہوسکتے بلکہ توریت کے کئی مقامات سے ہارون

کی بریت ثابت ہوتی ہے۔ زبور ۱۰۶ ۱۹ اُنہوں نے حوب میں ایک بچھڑا بنایا اور ڈھلی ہوئی صورت کے آگے سجدہ کیا نحمیاہ ۹ ۱۸

ہاں جب اُنہوں نے اپنے لیئے ایک ڈھلا ہوا بچھڑا بنایا تھا اعمال ۷ ۴۱ اور اُنہوں نے ان دنوں ایک بچھڑا بنایا اور ان تمام مقامات

میں بچھڑے کا بنانا ایک جماعت کی طرف منسوب ہے نہ کہ ہارون کی طرف بلکہ ہارون کو زبور ۱۰۶ ۱۶ میں مقدس کہا ہے اور اُسکے

حاسدوں کو زمین میں غرق کیا اور زبور ۱۰۵ ۲۶ میں ہارون کو برگزیدہ کہا گنتی ۱۶ ۴۴ میں ہارون کی نسبت الزامات کا

ذکر ہے۔ مگر اس بہاری الزام کا ذکر نہیں اب ہم اُن مقامات کو جنمیں ہارون پر غلطی سے الزام لگایا گیا ہے مع مختصر

وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ﴿۱۲۱﴾ ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ﴿۱۲۲﴾ قَالَ اهْبِطَا

اور آدم نے بھولکر اپنے رب کی نافرمانی کی اور خواہش کے مطابق کیا۔ پھر اسکے ربنے اُسے برگزیدہ کیا اُسکی طرف رجوع کی اور ہدایت دی فرمایا

مِنْهَا جَمِيْعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ

دونوں سب یہاں سے نکلو بعض بعض کے دشمن ہو کر پس جو میری ہدایت کی پیروی کریگا وہ نہ تو گمراہ

فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ

ہوگا اور نہ دُکھ اُٹھائیگا اور جو میرے ذکر سے منہ پھیریگا اُسکے واسطے گذران تنگ ہوگی ۵ اور

نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴿۱۲۵﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿۱۲۶﴾

قیامت کے دن ہم اُسکو اندھا اُٹھائینگے وہ کہیگا اے میرے رب تو نے مجھے اندھا کیوں اُٹھایا تھا اور میں تو سوانکھا

قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ﴿۱۲۷﴾ وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ

تھا فرمایا اسیطرح تیرے پاس ہماری نشانیاں آئی تھیں پر تو نے اُنکو بھلا دیا اور اسیطرح آجکے دن تو بھلایا گیا ہے اور اسیطرح ہم اُس شخص

مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ﴿۱۲۸﴾ اَفَلَمْ يَهْدِ

کو سزا دیتے ہیں جو خطا کاری کرے اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان نہ لائے اور آخرت کا عذاب تو نہایت سخت اور بہت دیر پا ہے

لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

کیا اسبات نے بھی اُن کو راہ نہیں بتایا کہ ہمنے اُن سے پہلے کتنی بستیاں ہلاک کر دیں جنکے گھروں میں چلتے پھرتے ہیں سمیں عقل والوں کیلئے

منزل ۴

(بقیہ صفحہ گذشتہ) تفسیر کے درج کرتے ہیں خروج ۳۲ باب سے ظاہر ہے کہ جب موسےٰ کی واپسی میں دیر ہوئی تو بنی اسرائیل نے ہارون سے درخواست کی کہ ہمارے واسطے قضات اور ائمہ بناوے ہارون نے اُن سے کہا سونے کے حلقے جو تمہاری عورتوں اور لڑکوں کے کانوں میں ہیں اُن کو نکال کر میرے پاس لاؤ (یہ اس مصلحت سے فرمایا کہ زیورات جمع کرنے میں دیر ہوگی اور اس عرصہ میں موسےٰ آجائینگے) قوم وہ زیورات ہارون کے پاس اُتار لائی۔ تو لے لیا ہارون نے اُسے اُن کے ہاتھ سے۔ اور بند کیا بھٹی میں بنایا اُن لوگوں نے اس کو سالہ سحر اور کہا انہوں نے بنی اسرائیل یہی تمہارا معبود ہے جو تم کو ملک مصر سے چھوڑا لایا۔ (اس آیت میں لوگوں نے غلطی سے صیغہائے جمع کو واحد سمجھکر ہارون کیطرف منسوب کر دیا۔ ... . اور اصل میں وہ ضمیریں اُن ساحروں کیطرف پھرتی ہیں جو مصر سے موسےٰ کے ساتھ ہو لئے تھے) جب ہارون نے دیکھا تو ایک مذبح اپنے سامنے بنایا اور منادی کی کل خدا کیلئے جشن ہے (یہ بھی ایک تدبیر دفع الوقتی کی تھی) پھر جب موسےٰ نے پس آکر ہارون سے استفسار کیا تو اُسنے تمام حال بیان کرکے کہا کہ لوگوں نے مجھے زیور دیا اور میں نے اُسے آگ میں ڈالا تو یہ بچھڑا نکلا (یہ نہیں کہا کہ میں نے بچھڑا بنا دیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُن کی لاعلمی میں ساحروں نے اپنی تدبیر سے بچھڑا بنا دیا تھا) اور فنا کیا خدا نے اُس جماعت کو اسلئے کہ بنایا اُنہوں نے گوسالہ اُس چیز کا جسے ہارون نے آمادہ کیا (یعنی ضرب دینار کے لئے یا محض دفع الوقتی کے لئے پگھلایا)

سـ۵ ایوب ۵/۱۸ ہاں شریر کا چراغ بجھا یا جائیگا ۱۲/۲۰ تنگ حالی اُسکے پاس مستعد رہیگی ۱۵/۲۸ وہ ویران شہروں میں بسیگا ۲۰/۵ پر جاتی ہو بہت شریر خوش ہیں۔ نہیں بلکہ یہ ہے شریروں کی خوشی کرنی تھوڑے دن کی ہے اور ریاکاروں کی شادمانی لمحے کی جو نیکوں کو کبھی دکھ بھی ہوتا ہے وہ اصل سکھ ہے فیلبی ۱/۲۹ وہ دکھ جو خدا کیلئے ہو ایک بخشش ہے اعمال ۵/۴۱ وہ دکھ جو خدا کیلئے ہے خوشی کا باعث ہے یسعیاہ ۲/۴۴ اسمیں غوطہ لگا کر مرتے ہیں اور آرام سے نا امید نہیں۔

لِاُولِی النُّهٰی ﴿۱۲۸﴾ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿۱۲۹﴾ فَاصْبِرْ

بیشک نشانیاں ہیں اور اگر تیرے رب کی طرف سے ایک بات ہو چکی ہوتی اور میعاد مقرر نہوتی تو عذاب ضرور ساتھ کے ساتھ آ پہنچ جاتا

عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا وَ

وہ کہتے ہیں اس پر صبر کر اور اپنے رب کی حمد میں تسبیح کر سورج کے نکلنے اور ڈوبنے سے پہلے اور رات کے اوقات میں

مِنْ اٰنَآئِ الَّیْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰی ﴿۱۳۰﴾ وَلَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْكَ

بھی تسبیح کر اور دن کے سروں پر بھی تاکہ تو خوش رہے اور ان میں سے چند اقسام کی

اِلٰی مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا لِنَفْتِنَهُمْ فِیْهِ وَرِزْقُ

لوگوں کو جو ہم نے حیات دنیا کی آرائشوں کے سامان عطا فرمائے ہیں کہ ان کو اسمیں آزمائیں اسکی طرف نہ

رَبِّكَ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی ﴿۱۳۱﴾ وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْهَا لَا نَسْـَٔلُكَ

انکھیں بہت پھیلا اور تیرے رب کا رزق بہتر اور زیادہ پائدار ہے اور اپنے لوگوں کو نماز کا حکم دے اور اوس پر قائم رہ ؂ ہم تجھسے رزق کا سوال

رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰی ﴿۱۳۲﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا یَاْتِیْنَا بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ

نہیں کرتے ہم ہی تجھکو رزق دیتے ہیں اور انجام پرہیزگاری کیواسطے ہے اور انہوں نے کہا کہ اپنے رب کیطرف سے کوئی نشان کیوں نہیں لاتا

؂ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی نماز پر محافظت کرے اسکے واسطے قیامت کو دن نور اور حجت اور نجات ہونگی اور جو نماز پر محافظت نہ کرے اُس کیواسطے نہ نور ہوگا اور نہ حجت اور نہ نجات اور وہ شخص قیامت کو دن قارون و فرعون وہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

جب تمہاری اولاد سات برس کی ہو اُسکو نماز کی ہدایت کرو اور جب دس برس کی ہو تو مار کر نماز پڑھاؤ۔ سیکھ ہر بھلے۔ اسجگہ پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ وضو غسل اور نماز کی کیفیت مختصراً بیان کر دی جاوے تاکہ ہر ایک اصحاب سی بخوبی

اوّل وضو کا بیان۔ اس میں چار فرایض ہیں۔ اول منہ کا دھونا۔ ماتھے کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور دونو کانوں تک۔ دویم دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا۔ سویم چوتھائی سر کا مسح کرنا۔ چہارم دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونے سنت طریق یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہکر دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین بار دھوئیں پھر تین بار کلی کریں مسواک سمیت پھر تین بار دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھوئیں پھر ایکبار تمام سر کا مسح کرکے کانونکا مسح کریں پھر تین بار ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھوئیں وضو تمام ہوا اور وضو کرتے ہوئے کلمہ شہادت کا پڑھیں یا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَاَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ ؎

نواقض وضو یعنی وہ اسباب جنسے وضو ٹوٹ جاتا ہے (۱) آگے یا پیچھے سے نجاست کا خارج ہونا (۲) لہو یا پیپ کا نکل کر بہنا (۳) چت یا کروٹ پر یا تکیہ لگاکر سونا (۴) نشہ پیکر مست ہو جانا (۵) بیماری سے غشی یا بیہوشی یا دیوانہ ہو جانا نماز کے اندر قیام یا رکوع یا سجود یا قعدہ میں سو جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا **بیان غسل کا** غسل کے اندر فرض تین ہی کلی کرنا ناک میں پانی ڈالنا سارے بدن پر ایک بار پانی بہانا پر سنت یوں ہے کہ پہلے ہاتھ دھوئے اور ناپاکی بدن سے

أَوَلَمْ تَأْتِهِم بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ ﴿۱۳۳﴾ وَلَوْ أَنَّا أَهْلَكْنَاهُم بِعَذَابٍ مِّن

کیا جو پہلے صحیفوں میں ہے اُس کی صاف تعلیم اُن کے پاس نہیں آئی اور اگر ہم اوس سے پہلے ہی عذاب سے اُن کو ہلاک کر دیتے

قَبْلِهِ لَقَالُوا رَبَّنَا لَوْلَا أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا فَنَتَّبِعَ آيَاتِكَ مِن قَبْلِ أَن نَّذِلَّ

تو کہتے اے رب ہمارے تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہیں بھیجا تا کہ ہم ذلیل اور رسوا ہونے سے پہلے

دور کرے پھر وضو کرے پھر بدن پر تین بار پانی بہاوے غسل جماع سے فرض ہوتا ہے دونوں پر منی نکلے یا نہ اور جو سوتا اُٹھا اور بدن پر یا کپڑے پر منی پائی غسل فرض ہے احتلام یاد ہو یا نہ ہو پر جو احتلام یاد ہو اور بدن پر یا کپڑے پر اثر نہ پاوے غسل واجب نہیں اگر عورت کے پاس بیٹھا اُسے ہاتھ لگایا یا بوسہ لیا اور شہوت ہو کر چیپ سا نکلا اُسے مذی کہتے ہیں اُسکے نکلنے سے غسل واجب نہیں ہوتا پر جو ہاتھ لگانے سے منی شہوت سے کود کے نکلے اور لذت ہوئی غسل واجب ہوا علماء فرماتے ہیں کہ جو انسان سوتا اُٹھا اور نا ئزی پر تراوت مذی کی پائے اُسے چاہیے کہ احتیاط کیواسطے غسل کرے جب عورت حیض اور نفاس سے پاک ہو اُسپر غسل واجب ہوا کمتر مدت حیض کی تین دن ہیں اور زیادہ دس روز ہیں اس مدت کے اندر جس رنگ کا لہو نکلے وہ حیض ہے جب سفید پانی آیا حیض ہو چکا غسل کر کے نماز پڑھے جو جننے کے پیچھے نکلے وہ جب تک لہو نکلے نماز موقوف کرے جب خشک ہو جاوے نماز پڑھے جو لہو چالیس دن سے آگے چلا غسل کر کے نماز پڑھے حیض و نفاس میں نماز نہ پڑھے اور روزہ نہ رکھے جب سوکھ جائے نماز قضا نہیں پر روزے جتنے گھٹاوے اُسے قضا کرے عورت سے حیض و نفاس میں جماع کرنا حرام ہے اور استحاضہ میں روا ہی بے وضو قرآن شریف کو ہاتھ لگانا روا نہیں پر یاد پڑھنا روا ہے اور صاحب غسل اور حیض و نفاس والی کو دونوں باتیں روا نہیں اور کعبہ شریف کے گرد پھرنا بھی روا نہیں

بیان تیمم کا اگر نمازی کو پانی نہ ملے ایک کوس بھر دور ہو یا بیماری سے پانی خلل کرتا ہے تو پاک مٹی سے تیمم کر کے نماز پڑھے ہرگز نماز ترک نہ کرے پہلے نیت کرے تیمم کرتا ہوں میں واسطے دور کرنے ناپاکی اور درست ہونے نماز کے تقربًا الی اللہ تعالیٰ لئے نیت کر کے دونوں ہاتھ زمین پر مار کے منہ پر ملے پھر زمین پر مار کے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت ملے اور اسیطرح ملے کہ جتنا منہ ہاتھ دھونا فرض ہے سب جگہ پہونچے اور اگر ہاتھ میں انگوٹھی بھی ہو اُسے بھی ہلاوے تیمم غسل کا اور وضو کا ایک سا ہے جیسا آدمی وضو اور غسل سے پاک ہوتا ہے تیمم سے بھی پاک ہوتا ہے بے وسواس نماز اور قرآن پڑھا کرے جبتک پانی نہ ملے جب پانی ملا تیمم ٹوٹ جاتا ہے اُنہیں سے تیمم ٹوٹ جاتا ہے کہ جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اگر بدن یا کپڑا ناپاک ہوا اور پاک کرنے کے لئے پانی نہیں ملتا اِسی طرح نماز فرض پڑھے پر جو ستر کے موافق کپڑا پاک ملا سارے کپڑے ناپاک اُتار کے نماز پڑھے

فرض نماز کے تیرہ ہیں سات باہر نماز سے ہیں اور چھ اندر نماز کے ہیں باہر کے سات یہ ہیں اوّل پاکی بدن کی دوسرے پاکی کپڑے کی تیسرے پاکی جائے نماز کی چوتھے سر ڈھانکنا پانچویں وقت پر نماز پڑھنی چھٹے قبلہ کیطرف کھڑا ہونا ساتویں نیت نماز کی دل میں کرنی یعنے جی میں سمجھنا کہ فجر کے فرض پڑھتا ہوں نیت زبان سے کرنی ضرور نہیں چاہے کرے یا نہ کرے اگر آدمی کے بدن میں پھوڑا ہے یا زخم ہے اور ہر وقت بہتا ہے یا کسی کا ہر وقت پیشاب ٹپکتا ہے یا باؤ سرتی ہے بند نہیں ہوتی یا نکسیر بند نہیں

وَنَخْزٰى ﴿١٣٤﴾ قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ

تیری نشانیوں کی پیروی کرلیتے کہہ سب منتظر ہیں پس تم بھی انتظار کرو اور عنقریب جان لوگے

سُوْرَةُ الْاَنْبِيَاۗءِ مَكِّيَّةٌ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ﴿١٣٥﴾ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّاثْنَتَا عَشَرَةَ اٰيَةً

کون سیدھے رستہ والے ہیں اور کون ہدایت یافتہ ہیں

ہوتے بلکہ سیلتی ہے بند نہیں ہوتی ایسا آدمی ہر نماز کیوقت وضو تازہ کیا کرے اور بے خطرہ نماز پڑھا کرے ترک نماز نہ کرے جب وقت نماز کا گیا وضو ٹوٹا مرد کو ستر ڈھانکنا زانوں سمیت فرض ہے اور عورت کو سارا بدن ڈھانکنا فرض ہے سوائے منہ اور دونوں ہتھیلیوں اور دونوں پاؤں کے اور باندی کو پیٹ اور پیٹھ سے گھٹنوں سمیت ڈھانکنا فرض ہے اور باقی مستحب جتنا ستر فرض ہے اُسمیں سے جونسے عضو کی چوتھائی نماز میں کھل جائے نماز ٹوٹ جائے جیسے چوتھائی ران کی یا چوتھائی ذکر کی یا انثیین کی یا چوتڑ کی یا چوتھائی عورت کے سر کی یا کہیں اور کھل جائے نماز فاسد ہو جائے جسے کپڑا میسر نہو نماز ترک نہ کرے کہ نماز کے ترک کا بڑا عذاب ہے جسے پگڑی جامہ کو نہ میسر نہو اسے ٹوپی سے یا الگیلی ازار سے نماز مکروہ ہے ثواب کم ہو جاتا ہے پر نماز جاتی نہیں۔ اگر نمازی جنگل میں ایسے مکان پر ہو کہ قبلہ معلوم نہو جہتر ہو یا اندھیری رات ہو اور کوئی آدمی نہ ملے جس سے پوچھے ایسی جگہ سوچ کرے جسطرف دل اُسکا شہادت کرے اُسیطرف نماز پڑھے بغیر سوچ کے نماز درست نہیں اور جو کئی آدمی ہوں ہر آدمی اپنی سوچ یعنی قیاس پر نماز کرے وقت نماز کا مشہور ہیں پر مستحب یوں ہے کہ صبح کی نماز ذرا اوّل وقت سے ذرا دیر کر کے پڑھے قرات سے پڑھے اور ظہر کی نماز گرمیوں میں ذرا دیر سے پڑھے اور مغرب کی نماز ابر کے دن دیر کر کے پڑھے اور عشا کی نماز بڑی رات گئی پڑھے اور باقی نمازیں اول وقت پڑھنی بہتر ہیں جسوقت سورج نکلے اور جسوقت دوپہر برابر ہو اور جسوقت سورج چھپے نماز پڑھنی درست نہیں نہ فرض نہ نفل نہ نماز جنازہ کی نہ سجدہ تلاوت کا جسنے عصر کی نماز نہ پڑھی ہو تو جاری کو سورج جھکے چھپنے کے وقت پڑھ لے صبح کی نماز کے پیچھے سورج کے نکلنے سے پہلے اور عصر کی نماز کے پیچھے سورج چھپنے سے پہلے نفلیں پڑھنی مکروہ ہیں پر قضا نماز جائز ہے چھ فرض داخل نماز کے یہ ہیں اوّل تکبیر تحریمہ یعنے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہکے نماز شروع کرنی دوسرے قبلہ رو کھڑے ہوکے نماز پڑھنی تیسرے قرات یعنی نماز میں قرآن مجید پڑھنا چوتھے رکوع پانچویں دو سجدے ہر رکعت میں کرنے چھٹے قعدہ اخیر نماز میں التحیات کی قدر بیٹھا رہنا۔ فرض نماز اور وتر بیٹھکے پڑھنے بغیر بیماری کے صحیح نہیں اور سنت اور نفل بیٹھ کر بھی پڑھ لینے جائز ہیں پر کھڑے ہوکر نماز پڑھنا بہت ثواب ہے یہ تیرہ فرض نماز کے ہیں ان میں سے ایک بھی اگر ترک کرے نماز ٹوٹ جائے پھر از سر نو نماز پڑھے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ تعالی کے مذہب میں ایک آیت قرآن کی پڑھنی نماز میں فرض ہے اور ایک آیت سے زیادہ پڑھنا واجب ہے یا سنت اور اماموں کے مذہب میں الحمد شریف ساری پڑھنی فرض ہے قرات دو رکعت فرضوں میں فرض ہے اور باقی میں سنت ہے اور جو وتر اور سنت اور نفل ہو ہر رکعت میں فرض ہے واجب نماز کے چودہ ہیں اوّل ساری الحمد شریف پڑھنا دوسرے الحمد کے پیچھے سورۃ ملی ہوئی پڑھنی تیسرے رکوع اور سجدوں میں دیر کرنی (یعنی قومہ و جلسہ بخوبی کرنا) چوتھے رکوع کر کے سیدھا کھڑا ہو کر سجدے کو جانا پانچویں ایک سجدہ کر کے بیٹھکے دوسرا سجدہ کرنا چھٹے درمیان نماز کے التحیات کیواسطے بیٹھنا ساتویں التحیات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع) اللہ کے نام سے (جو) رحمٰن اور رحیم (ہے)

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ

لوگوں کے واسطے انکا حساب قریب ہو گیا پر وہ غفلت میں

دونوں قعدوں میں پڑھنی آٹھویں پکار کے پڑھنا ہے جہاں پکار کے پڑھتے ہیں امام کو یعنی مغرب و عشاء و فجر کو فرضوں کی پہلی دو رکعت میں قرأت کا بلند پڑھنا اور آہستہ پڑھنا جہاں آہستہ پڑھنا ہے (یعنی ظہر و عصر کی نماز میں قرأت کا آہستہ پڑھنا) نویں لفظ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ آخیر میں کہنا دسویں دعاء قنوت وتر میں پڑھنی گیارہویں چھ چھ تکبیریں دو عید کی نماز میں پڑھنی بارہویں چار رکعت فرض میں سے دو رکعت اول کو قرأت کیواسطے مقرر کرنا تیرہویں جو فرض بار بار ہر رکعت میں آتے ہیں اُن میں ترکیب کی رعایت کرنی چودہویں ہر واجب میں ترتیب نگاہ رکھنی یہ سب چودہ واجب ہوئے ان میں سے اگر قصد کر کے ایک بھی ترک کریگا نماز جاتی نہیں پر نہایت مکروہ ہوتی ہے اور جانے کے پاس ہو جاتی ہے واجب ہے کہ پھر کے اس نماز کو پڑھ لے اور جو ان واجبوں میں ایک بار یا زیادہ ایک سے بھول کر ترک کیا اور اخیر نماز کے سجدہ سہو کا کر لیا نماز صحیح ہوئی اور جو سجدہ سہو کا نہ کیا واجب ہے کہ نماز پھر کے پڑھے اور جو پھر کے نماز نہ پڑھے فرض اوتر گیا واجب کی ترک سے گناہ سر پر رہا سجدہ سہو کا یہ ہے کہ جب آخر کی التحیات پڑھ چکے ایک سلام پھیر کے دو سجدے کرے پھر التحیات اور درود پڑھ کے سلام پھیرے لازم ہے ہر مسلمان پر کہ الحمد شریف اور کئی سورتیں قرآن کی اور جو چیز نماز کے اندر پڑھی جاتی ہے صحیح کر کے یاد کرے تاکہ نماز بھی صحیح صحیح ادا ہو جاوے اور نہیں تو گنہگار ہوگا بلکہ بعض غلطیوں سے نماز جاتی رہیگی الحمد سے پہلے بھول کے سورۃ پڑھ گیا یا ایک آیت پڑھ گیا سجدہ سہو کا واجب ہو گیا جو الحمد شریف کے پیچھے پہلی یا دوسری رکعت میں سورۃ پڑھنا بھول گیا تیسری چوتھی میں الحمد کے پیچھے پڑھ لے اور سجدہ سہو کا ادا کر لے امام پر واجب ہے کہ دو رکعت صبح اور مغرب اور عشاء اور جمعہ اور عیدین اور تمام تراویح میں قرأت پکار کر پڑھے خواہ وقتی نماز کا پڑھنا ہو یا قضا کا اگر بھول کر آہستہ پڑھے تو سجدہ سہو کا کرے اور اکیلا آدمی مختار ہے ان نمازوں میں پکار کے پڑھے چاہے آہستہ اگر وقت کی پڑھتا ہو پکار کر پڑھنا اچھا ہے اور جو اکیلا قضا پڑھتا ہو آہستہ پڑھے پکار کے جائز نہیں اور ظہر اور عصر کی نماز میں اور ان کے نفلوں میں آہستہ پڑھے پکار کے جائز نہیں اور اگر دو رکعت پڑھ کے التحیات کیواسطے بیٹھنا بھول گیا جبتک سیدھا کھڑا نہیں ہوا بیٹھ جائے اور التحیات پڑھے اور سجدہ سہو کا لازم نہیں اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا پھر نہ بیٹھے آخر نماز کے سجدہ سہو کا کرے اور جو بیٹھ جائیگا نماز ٹوٹ جائیگی اور جو چار رکعت پڑھ کے پانچویں کیواسطے کھڑا ہوا اور التحیات بھول گیا جبتک پانچویں رکعت کا سجدہ نہیں کیا بیٹھ جائے اور التحیات پڑھے اور سجدہ سہو کا کر کے سلام پھیرے نماز درست ہوئی اور جو پانچویں رکعت کا سجدہ کیا فرض باطل ہوئے یہ نماز نفل ہوئی چاہیے التحیات پڑھ کے سجدہ سہو کا کر کے سلام دے اور اب چار رکعت نفل ہوئیں اور ایک رکعت ضائع ہوئی اور جو چاہے پانچویں کے ساتھ ایک رکعت اور پڑھ کے چھ پوری کر کے سجدہ سہو کا کر کے سلام دے اب چھ رکعتیں نفلیں ہو جائینگی اور جو چار رکعت کے پیچھے التحیات پڑھ کے بھول کر پانچویں کیطرف کھڑا

مُعْرِضُونَ ① مَا يَأْتِيهِمْ مِّن ذِكْرٍ مِّن رَّبِّهِم مُّحْدَثٍ إِلَّا اسْتَمَعُوهُ وَهُمْ يَلْعَبُونَ ②

منہ پھیرے ہوئے ہیں سلہ کوئی ذکر بھی اُن کے رب کیطرف سے نیا ہو کر نہیں آتا مگر وہ اُسکو سنتے اور کھیل سمجھتے

ہوجائے جب یاد آئے بیٹھ جائے اور سجدہ سہو کا کرکے سلام دے اور جو پانچویں رکعت پڑھ کر چھٹی رکعت اُسکے ساتھ ملاکر سجدہ سہو کا کرکے سلام دیگا تو بھی نماز صحیح ہوگی چار فرض دو نفل ہوگئے **بیان سُنتوں نماز کا** سنت موکدہ نماز میں بارہ ہیں ایک رفع یدین یعنی دونوں ہاتھ کانوں تک شروع کیوقت اُٹھانے دوسرے دونوں ہاتھ باندھکر نماز پڑھنی تیسرے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھنا پہلی رکعت میں ریہ ثنا ہے) چوتھے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پہلی رکعت میں پڑھنا پانچویں ہر رکعت میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا چھٹے تکبیر یعنی اللّٰہ اکبر کہنی ہر اُٹھتے بیٹھتے اللہ اکبر کہنا ساتویں رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ تین بار یا پانچ بار یا سات بار کہنا آٹھویں سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہنا نویں سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى تین بار یا پانچ بار یا سات بار کہنا دسویں التحیات کے پیچھے درود پڑھنا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ گیارہویں کوئی دعا قرآن مجید میں سے اچھی رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ یا حدیث سے یاد کرکے درود کے پیچھے پڑھے بارہویں الحمد کے پیچھے آمین کہنا سنت یہ بارہ سنتیں موکدہ نماز میں ہیں ان کے سوا اور بعضی چیزیں کتابوں میں سنت لکھی ہیں اور بعضی مستحب اگر یہ ساری نماز میں بجالایا نماز کامل ہوئی اور جو ان میں سے کوئی سنت ترک کرے نماز صحیح ہے پر مکروہ ہوتی ہے یعنی ثواب کم ہوجاتا ہے نماز میں سنت اور نفل اسواسطے مقرر ہوئی ہیں کہ جو فرض نماز میں کچھ نقصان یا خلل واقع ہوا قیامت کے دن سنت اور نفل پورا کردیں اور اُس شخص کی نجات ہو اسواسطے ہر انسان پر لازم ہے کہ فرضوں کے ادا کرنے میں بہت کوشش کرے سب کاروبار چھوڑ کے فرض ادا کرے اگر وقت نماز کا تنگ ہو یا بیماری سے نماز پڑھنی مشکل پڑے یا سفر میں قافلہ جاتا ہو فرض کو ادا کرلے باقی نماز کی فرصت ملے تو اُسے بھی پڑھے نہیں خیر کیونکہ قیامت کے دن فرضوں کے ترک سے بڑا عذاب ہوگا اور واجب کی ترک سے بھی عذاب ہوگا پر فرض سے کم اور سنت کی ترک سے قیامت کے دن اُسے غصہ کرینگے جھڑکیں گے پر عذاب سخت نہ کرینگے اور مستحب کی نفل کی ترک کرنیوالے بڑے درجوں سے محروم رہینگے **جماعت سے** نماز پڑھنی سنت موکدہ ہے بلکہ بعض علمانے واجب کہا ہے ہر مسلمان پر لازم ہے کہ جماعت کا تقید بہت رکھے اگر جماعت سے ایک نماز پڑھیگا تو ستائیس نمازوں کا ثواب پاویگا اور فرض نماز مسجد میں پڑھے اگر گھر یا دوکان میں پڑھیگا تو ایک نماز کا ثواب ملیگا اور جو محلہ کی مسجد میں پڑھیگا تو پچیس نمازوں کا ثواب ملیگا اور جو جامع مسجد میں پڑھیگا پانسو نماز کا ثواب ملیگا اور جو کوئی مسجد اقصٰی میں پڑھیگا ہزار نماز کا ثواب ملیگا اور جو مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں پڑھیگا پچاس ہزار نماز کا ثواب ملیگا اور جو کعبہ شریف کی مسجد میں پڑھیگا لاکھ نماز کا ثواب پاویگا **امامت** ایسا آدمی کرے کہ ساری جماعت میں علم دین کا زیادہ رکھتا ہو اور قرآن مجید صحیح پڑھتا ہو اگر جاہل امام ہوگا اپنی اور تمام مقتدیوں کی نماز کھوئیگا جس شخص کے مذہب میں خلل ہو نماز اُسکے پیچھے مکروہ ہے اور نماز فاسق کے پیچھے بھی صحیح ہے پر مکروہ ہے فاسق وہ ہے کہ گناہ کبیرہ جسنے کیا یا صغیرہ پر خو پکڑے ہمیشہ کیا کرتا ہے لڑکے نابالغ کے پیچھے نماز صحیح نہیں پر تراویح کو بعضے علمانے جائز رکھا ہے اور بعضوں نے نہیں رکھا اگر امام بیماری سے بیٹھ کر نماز پڑھتا ہو

سلہ یہ مستنا ہے اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتوں کو جتنیں وہ میرا نام لیکے کہہ نہ سکیگا تو میں اسکا حساب اُس سے لونگا ۱۲

لَاهِيَةً قُلُوبُهُمْ وَأَسَرُّوا النَّجْوَى الَّذِينَ ظَلَمُوا هَلْ هَٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ أَفَتَأْتُونَ

اور اُن کے دل بے پروا ہوتے ہیں اور جو ظالم ہیں وہ چھپے چھپے سرگوشیاں کرتے ہیں کہ کیا یہ تمہارے جیسا بشر نہیں ہے پس کیا تم دیدہ دانستہ

اور مقتدی کھڑے یا امام کسی عذر سے تیمم کرے اور مقتدی وضو کرکے پڑھیں یہ جایز ہے اور نماز سب کی صحیح ہے ساری صف کے پیچھے جدا ہو کے ایک آدمی کو کھڑا ہونا مکروہ ہے اور بہت برا ہے سُنت یوں ہے کہ جب تک صف اول سار[ی] نہ بھرے پیچھے کوئی کھڑا نہ ہو اور جو صف میں جگہ نہ رہی تو ایک آدمی صف سے نکلے پچھلے کے پاس دو ہو جائیں اُسے اکیلا نہ چھوڑیں اور مقتدی سب کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہوں بیچ میں جگہ نہ چھوڑیں اور پاؤں آگے پیچھے کرکے صف کو ٹیڑھا نہ کریں کہ بہت برا ہے ہاں اگر کسی کے پاؤں پیدایش میں کم و بیش ہوں تو وہ بات ہی الگ ہے اپنے دونوں پاؤں میں چار انگل کا فاصلہ رکھے

اذان کہنی فرضوں کے واسطے سنت ہے وقت پر پڑھے یا قضا ہو اور مسافر جنگل میں بھی اذان کہہ کر نماز پڑھے اور چاہیے نری اقامت کہے جب مؤذن کہے اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ سُننے والا بھی اسکے پیچھے یہی کہے اور جب مؤذن کہے أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ یہی کہے جب وہ کہے أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ یہی کہے جب وہ کہے حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ یہ کہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ جب وہ کہے حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہے مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ جب وہ کہے اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ یہ بھی یہی کہے اور جو کوئی بعد اذان کے شہادت کلمہ پڑھ کے یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ حق تعالیٰ اُسکے گناہ بخشے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسکی شفاعت کریں جسطور جواب اذان کا اُسی طور جواب اقامت کا ہے پر جب مؤذن کہے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ یہ کہے أَقَامَهَا اللّٰهُ وَأَدَامَهَا اذان کے پیچھے دعا کرے جو چاہے (یعنے تکبیر کہنے والا) امید قبولیت کی ہے اذان سُنکے نماز کیواسطے آہستہ آہستہ چلے آدمی دوڑ کے نہ چلے کہ برا ہے اور جماعت کیواسطے بھی دوڑ کے نہ چلے اگر انسان چاہے کہ جید نماز پڑھے یعنے ایسے طور سے کہ جس میں فرض واجب مستحب سب ادا ہوں اور مکروہات سے خالی ہو وہ نماز یوں ہے کہ اذان کہے اور اُسکے پیچھے اقامت یعنے تکبیر ہو اور حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ کے وقت امام اُٹھے اور دلکو خدا کیطرف متوجہ کرکے نیت کرے اور قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ کے وقت دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھا کر اَللّٰهُ أَكْبَرُ کہے اور مقتدی اسکے پیچھے اَللّٰهُ أَكْبَرُ کہیں اور عورت مونڈھوں تک ہاتھ اُٹھائے اور دایاں ہاتھ بائیں کے اوپر مرد ناف سے نیچے اور عورت چھاتی پر باندھے امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مذہب میں اور اور علما کے مذہب میں مرد بھی چھاتی پر باندھیں اور سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ سب نمازی آہستہ پڑھیں امام ہو یا مقتدی یا اکیلا پھر امام اور اکیلا أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ و بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ آہستہ پڑھیں مقتدی پھر نہ پڑھیں امام اور منفرد الحمد شریف پڑھے پھر سارے نمازی آمین آہستہ کہیں امام اعظم کے مذہب میں مگر مقتدی چپکے امام الحمد سُنے پھر امام اور اکیلا سورۃ پڑھے مقتدی چپ کر سُنا کریں جب قراءت پڑھ چکے اَللّٰهُ أَكْبَرُ کہتا ہوا رکوع میں جاوے اور مقتدی امام سے پیچھے رکوع کریں اور انگلیاں دونوں ہاتھوں کی کشادہ کرکے دونوں گھٹنے مضبوط پکڑیں اور دونوں ہاتھ سیدھے رکھیں جیسے کمان کا چلہ اور سر کمر سرین ہموار اور برابر

بند نخال

السَّمْعَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ﴿۳﴾ قٰلَ رَبِّیْ یَعْلَمُ الْقَوْلَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ

جادو (سننے کو) آنکھوں دیکھتے ہو کہا کہ میرا رب تو آسمانوں اور زمین کی بات جانتا ہے اور وہ

رہے سر اونچا نیچا نہ ہو اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ تین بار یا پانچ بار یا سات بار کہیں پھر امام پیچھے اسکے مقتدی سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہوں امام سر اٹھانے کے وقت سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اور مقتدی رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اور اکیلا نمازی دونوں کہے اور صاحبین کے نزدیک امام بھی دونوں کہے بہت علما کا اسپر عمل ہے جب قومہ پورا کر لیں اول امام پیچھے اسکے مقتدی اللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے ہوئے سجدہ میں جاویں پہلے زمین پر گھٹنے پھر دونوں ہاتھ کی انگلیاں قبلہ کیطرف کرکے برابر کانوں کے رکھیں اور بازو کو بغل سے اور پیٹ کو زانو سے اور پنڈلی کو اور باہوں کو زمین سے دور رکھیں اور عورتان سب کو ملا کر رکھیں اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تین بار یا پانچ بار یا سات بار کہیں پھر امام پیچھے اسکے مقتدی اللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے ہوئے سجدے سے سر اٹھا کر چین تسلی سے بیٹھکر پڑھیں۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ اور سارے کلمے نہ پڑھ سکے ایک یا دو کلمے پڑھے غنیمت ہے۔ پھر امام پیچھے اسکے مقتدی اللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے ہوئے دوسرے سجدہ میں جاویں امام پیچھے اسکے مقتدی اللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے ہوئے دوسری رکعت کیواسطے اٹھیں پہلے ماتھا پھر ناک پھر دونوں گھٹنے اٹھا کر کھڑے ہوں جس طور پہلی رکعت پڑھی تھی دوسری رکعت پڑھیں پر سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ اور اَعُوْذُ بِاللّٰهِ نہ پڑھیں جب دوسری رکعت پڑھ لیں داہنا پاؤں کھڑا کرکے انگلیاں اسکی قبلہ کیطرف کریں اور بایاں پاؤں بچھا کر اسی کے اوپر بیٹھیں اور انگلیاں دونوں ہاتھوں کی قبلہ کیطرف کرکے دونوں زانو پر رکھیں التحیات پڑھیں اگر نماز دوگانہ ہے درود دعا التحیات کے پیچھے پڑھ کے دونوں طرف سلام دیں اکیلا نمازی سلام کے وقت دل میں یہ نیت کرے کہ سلام دونوں طرف کے فرشتوں کو کرتا ہوں اور امام یوں نیت کرے کہ سلام مقتدیوں کو اور فرشتوں کو کرتا ہوں اور مقتدی یوں ہی سمجھیں کہ سلام امام کو اور ادھر ادھر کے مقتدیوں کو اور فرشتوں کو کرتا ہوں اور عورت التحیات کے اسطور بیٹھے کہ دونوں پاؤں داہنی طرف سے نکال دے اور بائیں سرین پر بیٹھ جائے اور جو نماز تین یا چار رکعت کی ہو دو رکعت کے پیچھے التحیات پڑھ کے کھڑا ہو کے تیسری یا چوتھی رکعت نری الحمد سے پڑھ کے آخر کی التحیات کے پیچھے درود دعا پڑھکے سلام دے نمازی نماز میں سیدھا کھڑا رہے اور بوجھ دونوں پاؤں پر برابر رکھے اور دونوں پاؤں کے بیچ چار انگل کھلا رکھے بہت چوڑا اور بہت تنگ نہ کرے اور نظر سجدہ کی جگہ پر رکھے ادھر ادھر نہ دیکھے اور امام کی متابعت ہر بات میں کرے یعنی رکوع یا قومہ یا سجدہ یا جلسہ میں امام سے جلدی نہ کرے کہ بہت گناہ ہے جو کوئی امام سے جلدی کریگا سر اسکا گدہے کا سا ہوگا اور قومہ جلسہ کو خوب ادا کرے اور نہیں تو بڑا گنہگار ہوگا بلکہ خدا کے چوروں میں لکھا جاویگا اور نمازی کو لائق ہے کہ نماز میں دل خدا کیطرف متوجہ رکھے ادھر ادھر نہ لیجائے کہ بہت برا ہے اور جو خدا توفیق دے بعد سلام کے آیۃ الکرسی ایکبار اور سبحان اللہ تینتیس بار اور الحمد للہ اسیقدر اللہ اکبر چونتیس بار لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ایکبار پڑھے اور جناب الٰہی میں دعا مانگے اور وظیفہ اور دعائیں حدیث میں بہت ہیں جا ہے جو پڑھے اور جو کوئی امام کو رکوع میں پاوے نیت کرکے کھڑا ہو کے اللّٰهُ اَكْبَرُ کہکے دوسری بار اللّٰهُ اَكْبَرُ کہتا ہوا رکوع میں شریک ہو جائے جو کھڑا ہو کے ایکبار اللہ اکبر کہا اور رکوع کیا تو بھی نماز میں داخل ہوا

السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٤﴾ بَلْ قَالُوٓا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍۭ بَلِ افْتَرَىٰهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ فَلْيَأْتِنَا

سننے والا جاننے والا ہے بلکہ (بعض یہ بھی) کہتے ہیں کہ پریشان خیالات کا مجموعہ ہے بلکہ اسی نے بنا لیا ہے بلکہ وہ شاعر ہی بس چاہیے

نماز صحیح ہوئی پر بعض علماء نے جبتک دوبارہ نہ کہے نہیں رکھا ہے اور جو نیت کر کے اللہ اکبر جھک کر رکوع کے نزدیک ہو کے کہا نماز صحیح
نہ ہوئی سب علماء کے مذہب میں اگر فرض نماز قضا ہوا اور دوسری نماز کا وقت آوے یا وتر قضا ہوا اور فجری نماز کا وقت آوے واجب ہے
کہ پہلے قضا نماز پڑھ کے پیچھے اُسکے ادا پڑھے اور اگر دو تین نمازیں قضا ہوں واجب ہے کہ ترتیب سے پڑھے یعنی پہلے صبح کی پھر ظہر
کی پھر اسی طور آخر تک اگر ایک نماز قضا ہوا اور اس کی یاد بعد دوسرے وقت کی پڑھے ادا نماز صحیح نہ ہوئی اگر قضا یاد ہوا اور ادا کا وقت
تنگ ہے کہ دونوں نمازیں نہیں پڑھ سکتا چاہیے اول نماز ادا پڑھے پیچھے اُسکے قضا پڑھے اور جو نماز قضا بھول گیا اور ادا
پڑھ لی تو بھی جایز ہے بعد اُسکے قضا پڑھ لے اور جو کسی شخص نے چھ نمازیں قضا کیں اب ساتویں نماز اُسکی یاد پر پڑھی جو
ہے جب ان چھیوں کو پڑھ چکے گا پھر صاحب ترتیب ہوجاویگا اگر بعد اسکے ایک یا دو یا تین یا چار یا پانچ نمازیں قضا ہوں پہلے
انکو پڑھ کر تب وقت کی نماز پڑھیگا اور جو چھ نمازیں قضا ہوئیں پھر ترتیب ساقط ہوئی پھر جب اُن چھیوں کو پڑھ لیا صاحب ترتیب
ہو گیا اگر نمازی نماز کے اندر کچھ بول اُٹھا جان کر یا بھول کر یا کسی کو سلام کرے یا کسی کے سلام کا جواب دیوے زبان سے یا ہاتھ سے
یا روے یا آواز کر کے روے درد مصیبت سے یا اوہ آہ کرے یا اُخ اُخ کھانسے یا چھینکنے والے کو کہے یرحمک اللہ یا کسی نے
اپنی خبر نیک یا خوشی کی بات کہی اور اُسکے جواب میں سبحان اللہ والحمد للہ کہا یا کسی نے اپنی مصیبت کی بات سُنی اُسکے
جواب میں کہا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ یا کہا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ یا قرآن نماز میں ایسا غلط پڑھا
جس سے معنے بدل جاویں یا اپنے امام کے سوا کسی اور کو غلطی بتائی یا نماز میں قرآن بھول گیا اور اپنے مقتدی کے سوا کسی اور کے
بتلانے سے لقمہ لیا یا نجاست پر سجدہ کیا یا قبلہ کی طرف سے چھاتی اُسکی پھیری یا نمازی نے اپنی نماز میں کوئی فرض بعذر ترک کیا
یا سجدہ میں دونوں پاؤں زمین سے اُٹھالیے یا نماز میں قرآن دیکھ کر پڑھا یا نماز میں امام کے آگے کھڑا ہو گیا نماز اُس کی ان سب
صورتوں میں باطل ہوئی یعنی ٹوٹ گئی اور جاتی رہی پھر نماز پڑھے اور جو نماز کے اندر عمل کثیر کیا نماز ٹوٹی عمل کثیر وہ ہے کہ
جو کام دونوں ہاتھوں سے ہوا کرتا ہے اگر نمازی نے کسی کام کو دونوں ہاتھوں سے کیا یا ایک ہاتھ سے نماز ٹوٹی اگر نماز میں نماز
مسکرایا بغیر آواز کے نہ وضو جاتا ہے نہ نماز اور جو آواز سے ہنسا اسی نے سُنا ... ایسی ہنسی سے نماز جاتی رہتی ہے پر وضو
نہیں جاتا اور اگر کھل کھلا کر ہنسا کہ غیروں نے بھی سُنا وضو بھی گیا نماز بھی گئی بعد کرنے وضو کے نماز فاسد ہوئی اگر تین
بار ایک رکن کے اندر نماز میں بدن کھجلایا نماز فاسد ہوئی **مکروہات نماز کے بہت ہیں** پر بعض ضروری
بیان ہوتے ہیں اگر واجب نماز کا ترک کیا مکروہ تحریمی ہوئی یعنی ... ہوئی ... ہے کہ ایسی نماز کو پھر پڑھے اور جو سنت موکدہ
ترک کی تو بھی پھر پڑھے اور جو مستحب ترک کیا نماز صحیح ... جو نماز میں حرکت عبث یعنی بے فائدہ کرنی
مکروہ ہے تھوڑی ہو اور جو بہت ہو نماز فاسد ہوتی ہے نماز میں ... مکروہ ہے اور کپڑے کو مٹی سے بچانے کیواسطے
اُٹھانا مکروہ ہے اور کپڑا کاندھے پر ڈال کر دونوں ... مکروہ ہے ... سر ننگے نماز پڑھنی
مکروہ ہے ... پر نماز مکروہ ہے ... کو نماز کے وقت ... تو وہ بھی سجدہ کرے
... دور کرے ... ایک بار یا دو بار دور کرے تین بار ...

مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ ۞ فَلْيَأْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ۞

کہ لاوے ہمپاس کوئی نشانی جیسا کہ پہلے انبیاء نشانات کیساتھ بھیجے گئے تھے کوئی بستی جسکو ہمنے ہلاک کیا ان سے پہلے ایمان نہیں لائے

انگلیاں نماز میں چٹکانی مکروہ ہیں نماز میں ادہر ادوہر دیکھنا آسمان کیطرف دیکھنا یا ہلنا دائیں طرف یا بائیں طرف اور جانی یعنی انگڑائی توڑنی زمین پر سجدہ کرنیمیں باہیں ڈالنی یا پیٹ سے ران ملانی مکروہ ہے اور مرد کو سرخ زرد کپڑوں سے یا ریشمی کپڑوں سے یا گہیرہ پگڑی سر پر باندھ کر مثل اکمول کے نماز مکروہ ہے اور جن کپڑوں میں آدمی یا جانور کی مورت ہو نماز پڑہنی مکروہ ہے اور نمازی کے آگے چلا جانا بڑا گناہ ہے اسواسطے نمازی کو لایق ہے کہ جس جگہ رستہ چلتا ہو نماز نہ پڑہے بلکہ ایک لکڑی اپنے آگے کھڑی کرکے پڑہے نماز میں کہانا سنا خوب نہیں جب تک زور نہ کرے لاچاری کو معاف ہے جسوقت بھوک غالب ہو اور کہانا بھی تیار رہو اور وقت بڑا ہو یا انسان کو احتیاج مکان ضرور یا پیشاب کی ہو نماز مکروہ ہے اول خاطر جمع کرکے نماز پڑہے جو نماز مکروہ ہو پھر کے نماز پڑہنا خوب ہے تو قیامت کے دن عذاب سے چھوٹیگا اور جو نہ پڑہیگا فرض سر سے اترا پر تقصیر وار رہا اگر انسان ایسا بیمار ہو کہ کھڑا نہ ہو سکے بیٹھ کے نماز پڑہے اور رکوع سجدہ کرے اور جو رکوع سجدہ بھی نہ کرسکے دونوں کیواسطے اشارہ کرے پر رکوع کو تھوڑا جھکائے سجدہ کیواسطے بہت جھکا دیوے اور جو بیٹھنے کی طاقت نہو لیٹ کر نماز اشارے سے پڑہے چت لیٹے اور پاؤں قبلہ طرف کرکے یا جیسا گور میں لٹاتے ہیں اسطور پر لیٹ کر قبلہ طرف منہ کرے اور جو ایسا بیمار ہو کہ اشارہ کیواسطے بھی سر نہیں اٹھا سکتا ہو نماز موقوف رکھے جبتک حق تعالی سر اٹھانیکی طاقت نہ دے جب طاقت سر اٹھانے کی آوے تو نماز شروع کرے اور بعضے علماء نے کہا ہے جسے طاقت سر اٹھانیکی نہو دل میں نیت کرکے دل سے نماز پڑہے اور پلکوں سے اشارے رکوع سجدوں کے کرے غرض نماز نہ چھوڑے کہ چھوڑنا نماز کا بہت بد چیز ہے قیامت کے روز بے نماز کو عذاب سخت ہوگا **اگر انسان تین منزل یا زیادہ** سفر کا ارادہ کرکے اپنے گھر سے نکلے اور عمارت شہر کی سے باہر ہو اب یہ شخص مسافر ہوا چار رکعت نماز کو دو رکعت نماز پڑہے یعنی ظہر عصر عشا کی نماز دو دو رکعت پڑہا کرے اور فجر مغرب کی پوری نماز پڑہے کم نہ کرے اور جو مسافر امام ہو اور مقتدی مقیم ہوں مسافر اپنی دو رکعت نماز پڑہکے سلام پھیرے اور مقیم مقتدی کھڑا ہو کے دو رکعت باقی اپنی پڑہکے سلام پھیرے اگر مسافر اپنے گھر آیا اب سفر تمام ہوا چار رکعت اپنے گھر میں پڑہے اور جو راہ میں مسافر نے کسی شہر یا کسی گاؤں میں پندرہ دن یا پندرہ دن سے زیادہ رہنے کا ارادہ کیا تو بھی چار رکعت پڑہا کرے جب اس مکان سے سفر کریگا پھر دوگانہ پڑہیگا مسافر سنتوں کو کم نکرے پر جو راہ میں چلا جاتا ہو اور سنت پڑہنے کی فرصت نہ پاوے سنت موقوف کرے اور فرض پڑہلے **نماز جمعہ کی فرض ہے** دو رکعت جماعت سے شہر میں البتہ صحیح نہیں گاؤں میں بھی صحیح نہیں جمعہ کے فرض پڑہنے سے ظہر کی نماز سر سے اتر جاتی ہے نیت یوں کرے نیت کرتا ہوں دو رکعت فرض اس جمعہ کیواسطے اترے فرض ظہر کے میرے سر سے خالصًا لله تعالى اقتديت [illegible] متوجهًا الى جهة الكعبة الشريفة الله اكبر جمعہ کے دن بعد دوپہر کے وقت اذان کے خرید و فروخت [illegible] نماز کی کرے اور دنیا کا کاروبار موقوف کرے جب امام خطبہ پڑہنے اسکی طرف سب توجہ ہوکر [illegible] خطبہ کے بیچ باتیں نہ کریں اور نماز نفل سنت نہ پڑہیں چپکے بیٹھے رہیں جب نماز ہو چکے خرید فروخت [illegible] دن شہر میں ظہر کی نماز جماعت سے مکروہ ہے امام اعظم رحمۃ اللہ تعالی کے مذہب میں [illegible]

منزل ۴

وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

کہا بھیجا ہم نے تجھ سے پہلے بھی مرد ونکو ہی بھیجا تھا کہ ہم انکیطرف وحی کی پس اہل ذکر سے پوچھ لو اگر تم نہیں جانتے ہو

عید کی نماز واجب ہے اور علمار کے مذہب میں یہ تینوں نمازیں سنت مؤکدہ ہیں عید الفطر کے دن سنت طریقہ یوں ہی کہ پہلے کچھ کھاوے اور غسل کرکے اچھے اچھے کپڑے پہنے اور خوشبو اگر میسر ہو لگا وے اور مسواک کرے اور صدقہ فطر کا غربا کو دیکر نماز کیواسطے عیدگاہ کو جاوے و راہ میں آہستہ آہستہ تکبیر کہتا ہوا چلا جائے جب عیدگاہ میں پہونچے تکبیر موقوف کرے تکبیر یوں اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وقت نماز عیدین کا اشراق کے وقت سے دوپہر تک ہے عیدین کی نماز یوں پڑھے نیت کرکے تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھ کے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھے جب پڑھ چکے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر اللہ اکبر کہے اور ہاتھ چھوڑ دے پھر ہاتھ اٹھا کے اللہ اکبر کہے اور ہاتھ چھوڑ دے پھر ہاتھ اٹھا کے اللہ اکبر کہے ہاتھ باندھ لے اور دوسری رکعت میں جب قرأت پڑھ چکے اسیطور تین بار اللہ اکبر کہکے پھر ہاتھ تیسری بار نہ باندھے بلکہ چوتھی بار اللہ اکبر کہکے رکوع کرے عید الضحی کے دن بھی یوں ہی کرے جیسے عید الفطر میں ہے پر نماز سے پہلے نہ کھاوے بلکہ جب نماز عید کے اپنی قربانی میں سے کھاوے یا روزہ رکھے عید الضحی کے دن سوا اسکے جو مستحب ہیں اور راہ میں تکبیر پکار کے پڑھتا چلے اور دونوں عیدوں میں بہتر یوں ہے کہ ایک راہ سے جاوے اور دوسری راہ سے آوے نویں تاریخ ذی الحجہ کی سے تیرھویں تاریخ عصر کی نماز تک ایکبار پیچھے ہر نماز کے کہے اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ **بیان جنایز** کا مردہ مسلمان کو غسل دینا اور کفن گور کرنا اور نماز جنازہ کی پڑھنا فرض کفایہ ہے جو بعضے مسلمان بھی یہ کام کرلینگے سب کے سر سے اتر جائیگا اور جو کسی نے نہ کیا جس جس کو مردہ کا حال معلوم ہوگا سب گنہگار رہیں گے ہر مسلمان کو لازم ہے کہ اپنی موت یاد رکھے حدیث شریف میں لکھا ہے جو کوئی موت کو ہر روز بیس بار یاد کریگا درجہ شہادت کا پاویگا اور لازم ہے کہ جو کسی کا دین یعنے قرض یا حق اسپر آتا ہو نماز یا روزہ یا کفارہ یا اور قسم کی یا کچھ اور اسکے ذمہ ہوں سب چیزوں کو لکھ کے اپنے پاس رکھے کہ اگر اچانک موت آوے اسکے پیچھے اسکے وارث ادا کریں جب انسان مرنے لگے اسکے پاس والے کلمہ پڑھیں اور سورہ یٰسٓ. جب مر جائے جلدی سے غسل کفن کرکے نماز جنازہ کی پڑھکر دفن کریں اور صبر کریں اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہیں۔ آہ در رونا چلا کر اور ہائے کرنا اور بال نوچنا اور پیٹنا حرام ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے لوگوں پر لعنت کی ہے لیکن فقط دل سے غم کرنا اور آنسو سے آہستہ آہستہ رونا مضائقہ نہیں اگر بغیر نماز پڑھے مردے کو دفن کیا تین دن کے اندر نماز اسکی گور پر پڑھیں نماز جنازہ کی یوں ہے کہ پہلے نیت کرے نیت یہ نماز پڑھتا ہوں میں اس جنازہ کی ثنا واسطے اللہ تعالیٰ کے اور دعا واسطے اس میت کے درود واسطے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر اور دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاوے اور باندھ لے پھر ہاتھ نہ اٹھاوے اور پڑھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ پھر اللہ اکبر کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ پڑھے پھر تیسری بار اللہ اکبر کہکے اگر جنازہ بالغ ہو یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ

صدقہ فطر کا شیر خوار بچہ سے لیکر بوڑھے تک جسقدر گھر کے آدمی ہوں فی جی دو سیر گیہوں اگر جو ہوں تو دوگنی دیوے ۔ ۱۲ عبد

وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ۝ ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ فَاَنْجَيْنٰهُمْ

اور ہمنے انکا ایسا جسم نہ بنایا تھا جو کھانا نہ کھاتے ہوں اور نہ وہ ہمیشہ رہنے والے تھے پھر ہمنے رسولوں سے وعدہ سچا کیا پس انکو

عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَی الْاِيْمَانِ اور اگر میت لڑکا ہے تو یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا اگر لڑکی کی میت ہو تو یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً پھر چوتھی بار اللہ اکبر کہکر دونوں طرف سلام دے جو بچہ پیدا ہو کر روئے یا حرکت کرے کہ جینا اسکا معلوم ہوا پھر نماز پڑھیں اور جو مردہ پیدا ہو غسل دے کے کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں نماز نہ پڑھیں جس عورت کا خاوند مرے اسپر واجب ہے کہ چار مہینے اور دس روز تک سوگ کرے یعنے پہنا و سنگار موقوف کرے مہندی چوڑی سرخ زعفرانی کپڑا استعمال نہ کرے سر میں تیل سرمہ کاجل نہ لگاوے اور خاوند کے گھر سے باہر نہ جاوے اور جو کوئی آدمی سودے سلف کو نہو لاچاری کو دن کو باہر جایا کرے اور رات کو اسی گھر میں رہا کرے پر جو چوروں کا رات کو خطرہ ہو یا گھر کے گر جانیکا یا کوئی زبردستی اسے گھر سے نکالے لاچاری کو کسی اور گھر میں جا کر سوگ کرے پر صبر سے بیٹھی رہے چیخنا حرام ہے جب چار مہینے دس روز ہو لیں سوگ دور کرے یعنے مہندی یا خوشبو لگاوے اور جو خاوند کے سوا کوئی اور مر جاوے مثلاً باپ بھائی یا بیٹا یا اور کوئی تین دن تک سوگ کرنا جائز ہے واجب نہیں چاہے کرے چاہے نہ کرے اور تین دن سے زیادہ سوگ کرنا حرام ہے قبرستان میں زیارت کیواسطے جانا ثواب ہے پر قبروں کو دیکھکر اپنی موت یاد کرے اور خدا سے اپنے واسطے اور مردوں کیواسطے دعا رحمت اور بخشش کی مانگے اور الحمد اور قل ہو اللہ اور الہٰکم التکاثر یا اور کچھ پڑھکر ثواب انکو بخشے اور قبرستان میں جاوے تو یہ دعا پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ وَّاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ نَسْئَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ وَيَرْحَمُنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ جو عبادت خدا کے واسطے نماز نفل یا روزہ یا حج یا فقیروں کو کھانا یا پانی بنا کر دے اور اس عبادت کا ثواب مردہ کی روح کو بخشے اسی ثواب پہنچتا ہے پر جو نیت اس عبادت میں خدا کیواسطے نہ ہو جیسا بعض جاہل پیروں کے نام بکرا یا مرغا پال کے نیاز کرتے ہیں ایسی نیاز کچھ کام کی نہیں ایسی نیاز پیر کا خوش ہونا [illegible] ہیں بلکہ ایسے بکرے مارے کا گوشت کھانا بعض علماء نے حرام لکھا ہے خدا تعالیٰ مسلمانوں [illegible] حرام ہوا [illegible] ہونا اور منت ان کی ماننی اور روشنی انکی [illegible] نام [illegible] برا ہے اور سہ دال [illegible] نام پر رکھنی [illegible] نجات [illegible] اولیا کے وسیلے سے منظور ہو یوں کہے یا اللہ میری مراد [illegible] یوں کہے یا پیر میری مراد بر لاؤ اور بتا یوں کرے یا اللہ میری مراد پوری ہو تو تیرے نام کا فقیر [illegible] روح کو بخشوں یوں کہے یا پیر تو مجھے بیٹا دے میں تیری نیاز کرونگا [illegible] سب برا ہے [illegible] بلکہ ہر وقت حرام ہیں لو لبا [illegible] ہو یا شہید کو یا کسی اور [illegible] بیہودہ بات ہے جیسے فاتحہ دینی منظور [illegible] ہو [illegible] خدا کیواسطے [illegible] حرام ہے کیونکہ [illegible]

منزل ۴

وَمَنْ نَّشَاۗءُ وَاَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِيْنَ ⑨ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ⑩ وَ

اور جنکو چاہا بچا دی اور بدکاروں کو ہمنے ہلاک کردیا۔ ہمنے تمہاری طرف کتاب اوتاری ہے اسمیں تمہارا ذکر ہے پس کیا تم سمجھتے نہیں ہو

كَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ⑪ فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ

اور کتنی بستیوں کو جو ظالم تھی ہمنے توڑ پھوڑ کر برابر کردیا اور ان کے بعد دوسری قوموں کو پیدا کیا پس جب انہوں نے ہمارے عذاب

اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ⑫ لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْــَٔـلُوْنَ ⑬

کی آہٹ سنی تب وہ یکایک وہاں سے دوڑنے لگے حکم ملا بھاگو نہیں بلکہ جہاں تم آسودہ حالی دیے گئے تھے وہیں اور اپنے مسکنوں میں لوٹو

قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ⑭ فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ⑮

تاکہ تم سے سوال کیا جاوے کہنے لگے ہائے ہماری کمبختی ہم تو ظالم تھے ان کا یہ دعوی نہ ٹلا جبتک ہمنے ان کو کٹی ہوئی کھیتی اور بجھی ہوئی آگ کی طرح نہ کردیا

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاۗءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ⑯ لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ

اور ہمنے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے کھیل کرتے ہوئے پیدا نہیں کیا اگر ہم کھیل بنانا چاہتے تو اپنے پاس سے ہی بنا لیتے

لَّدُنَّآ ڰ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ⑰ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَي الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۭ

ہم ایسا کرنے والے نہیں ہیں بلکہ ہم تو حق کو باطل پر مارتے اور اسکا سر کچل کر بھیجا نکال دیتے ہیں پس وہ نیست و نابود ہو جاتا ہے اور جو

وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ⑱ وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ

باتیں تم بناتے ہو انکی وجہ سے تم پر افسوس ہے اور اسی کے واسطے ہے جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہے اور جو اسکے مقرب ہیں وہ

عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ⑲ يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ⑳ اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً

عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور نہ تھکتے ہیں رات اور دن تسبیح کرتے اور کاہل نہیں ہوتے ہیں کیا زمین میں سے انہوں نے

مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ㉑ لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ

خدا بنا لیے ہیں جو مردوں کو زندہ کر دیتے ہیں اگر ان دونوں میں اللہ کے سوائے کوئی خدا ہوتا تو دونوں خراب ہو جاتے پس ان باتوں سے جو وہ بناتے

عَمَّا يَصِفُوْنَ ㉒ لَا يُسْــَٔـلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْــَٔـلُوْنَ ㉓ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ۭ

ہیں اللہ پاک ہے جو رب العرش ہے جو کچھ وہ کرتا ہے اس سے بازپرس نہیں کیجاتی اور ان سے بازپرس کیجاوے گی کیا اسکے سوائے اور معبود بنا لیے ہیں

قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ ۙ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ

کہہ اپنے دلائل پیش کرو یہ میرے ساتھ والوں اور مجھ سے پہلوں کا ذکر ہے بلکہ اکثر ان میں سے حق کو نہیں جانتے اسلیے منہ پھیرے رہتے ہیں

مُّعْرِضُوْنَ ㉔ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا

اور تجھ سے پہلے ہمنے کوئی رسول نہیں بھیجا جسکی طرف یہ وحی نہ کی گئی ہو کہ میرے سوائے کوئی معبود نہیں پس میری

فَاعْبُدُوْنِ ㉕ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ۭ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ㉖ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ

عبادت کرو اور انہوں نے کہا کہ رحمن نے بیٹا بنا لیا ہے وہ پاک ہے بلکہ وہ (فرشتے) معزز بندے ہیں بات میں اس

بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ㉗ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى

سے آگے نہیں بڑھتے اور اسکے حکم کی تعمیل کرتے ہیں وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور وہ شفاعت

وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّیْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ۭ كَذٰلِكَ

اور وہ اسکے خوف سے ڈرتے رہتے ہیں اور اُن میں سے جو یہ کہے کہ میں بھی اسکے سوا ایک معبود ہوں تو اسکو اللہ جہنم کی سزا دیگا ایسے طور

نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾ اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ۭ

ہم ظالموں کو سزا دیا کرتے ہیں کیا کافروں نے نہیں دیکھا کہ آسمان اور زمین بند ہوتے ہیں ہم اُن دونوں کو کھولدیتے ہیں ۵۱ اور ہمنے کو

وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاۗءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۭ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ

ہمنے پانی سے زندہ کیا ہے ۵۲ کیا پھر وہ نہیں مانتے اور ہمنے زمین میں اٹل پہاڑ بنائے تاکہ وہ اُن کو لیکر ادھر ادھر ۵۳

تَمِيْدَ بِهِمْ ۠ وَجَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ

اور ہمنے اسمیں کھلے راستے بنائے ہیں تاکہ وہ

يَهْتَدُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَجَعَلْنَا السَّمَاۗءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ښ وَّهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَهُوَ

ہدایت پاویں اور آسمان کو ہمنے محفوظ چھت بنایا ہے مگر وہ اُسکی نشانیوں سے منہ پھیرے ہوئے ہیں اور وہ وہی

الَّذِيْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَمَا جَعَلْنَا

ہے جسنے رات اور دن اور سورج اور چاند کو پیدا کیا کل اجرام آسمانی پھرتے ہیں اور ہمنے کسی

لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ۭ اَفَا۟ىِٕنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ﴿۳۴﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَاۗىِٕقَةُ الْمَوْتِ ۭ وَنَبْلُوْكُمْ

کیواسطے تجھسے پہلے دائمی زندگی نہیں کی کیا پس اگر تو مرجائے تو وہ ہمیشہ زندہ رہیں ہر ایک نفس موت کو ذائقہ چکھنے والا ہے اور ہم تمکو

بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۭ وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا

بُرائی اور بھلائی کی آزمایش سے تربیت دینگے اور ہماری طرف ہی تم لوٹائے جاؤگے اور کافر جب تجھکو دیکھتے ہیں تو سوائے ہنسی کے تیرے ساتھ

۵۱ آسمان کے بند ہونیسے مراد ہی بارش کا نہونا اور زمین کو بند ہونیسے مراد نباتات کا پیدا نہونا پس آسمان اور زمین کے کھلنے سے مراد بارش کا ہونا اور نباتات کا اوگنا ہوا۔ جیسا کہ اگلی آیت میں آتا ہے کہ ہر ایک جاندار چیز کو پانی سے زندہ کیا چنانچہ ہر ایک جاندار مخلوق کا نشو پانی پر ہی منحصر ہے یہی محاورہ تورات و انجیل میں بکثرت آیا ہے چنانچہ مقاما ذیل کو دیکھو پیدایش ۷/۱۱ و ۱۲ آسمان کی کھڑکیاں کھل گئیں چالیس دن اور رات پانی کی جھڑی لگی رہی پیدایش ۸/۲ آسمان کی کھڑکیاں بند ہوئیں اور آسمان سے مینہ تھم گیا اول سلاطین ۸/۳۵ پھر جب آسمان بند ہو جاوے اور بارش نہو۔ لوقا ۴/۲۵ ساڑھے تین برس آسمان بند رہا زمین حاصل دینے سے باز رہی اور جس نے خشک سالی کو طلب کیا متی ۳/۱۶ یسوع بپتسما پا کر فوراً پانی سے نکلکر اوپر آیا اور دیکھو اسکے لئے آسمان کھل گیا۔

۵۲ یعنی کیا حیوان کیا نباتات پانی میں ہی پیدا ہوتے اور پانی ہی میں زندہ رہتے ہیں کوئی نبات اور کوئی حیوان ایسا نہیں کہ خشکی میں پیدا ہوا اور مطلق خشکی میں بلا کسی قسم کے پانی کے زندہ رہ سکے ۱۲

۵۳ تَمِيْدَ بِهِمْ کے ایک تو یہی معنی ہیں جو ہمنے کئے اسکا وہی مادہ ہے جو مائدہ کا ہے۔ بادل پہاڑ سے ٹکرا کر ایسی کو وقت برستے ہیں اسطرح پر پہاڑ ایک طرح سے غذا کا سامان ہیں نیز پہاڑوں سے دریا نکلکر دور دور تک قطعات کو سیراب کرتے چلے جاتے ہیں۔ دوسرے یہ معنی ہو سکتے ہیں کہ زمین پھٹ کر انکو ہلاک کردے۔ ابتدا میں زمین ایک سیال گیس تھی پھر دو وقت ہے بیرونی طبقات منجمد ہو کر اندر ایک نہایت ہی گرم سیال مادہ بند ہو گیا جو جوش مارنے سے وقتاً فوقتاً پہاڑ نکلتے رہے آخر کار ایک حد تک اسطرح سے اخراج ہو کر زمین کو ہلانے سے بند ہو گئے تب زمین انسانوں اور حیوانوں کی رہایش اور گذران کے قابل ہو گئی ۱۲

هُزُوًا ۭ اَهٰذَا الَّذِيْ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ ۚ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۶﴾ خُلِقَ الْاِنْسَانُ

اور کچھ نہیں کرتے یہی ہے جو تمہارے معبودوں کا ذکر کیا کرتا ہے اور وہ رحمان کے ذکر سے انکاری ہیں انسان شتاب کاری

مِنْ عَجَلٍ ۭ سَاُورِيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۳۷﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۸﴾

سے پیدا کیا گیا ہے عنقریب میں تمہیں اپنی نشانیاں دکھاؤں گا پس تم جلدی مت کرو اور وہ کہتے ہیں یہ وعدہ کب ہے اگر تم سچے ہو

لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ

کاش منکرین خدا اس وقت کو جانیں جب ان کے چہروں سے آگ نہ روکی جاویگی اور نہ ان کی پشتوں سے اور نہ

يُنْصَرُوْنَ ﴿۳۹﴾ بَلْ تَاْتِيْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۴۰﴾

وہ مدد دیے جاوینگے بلکہ (وہ وقت) دفعتاً ان پر آئیگا پس ان کو ہکا بکا کردیگا اسکو وہ رد نہ کرسکینگے اور نہ وہ ڈھیل دیے جاوینگے

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۱﴾

تجھ سے پہلے بھی رسولوں سے ہنسی کی گئی پس جس عذاب کی ہنسی اڑاتے تھے وہی ان میں سے ہنسی کرنے والوں پر آن پڑا

قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ۭ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمْ لَهُمْ

کہہ رحمان کے سوا کون رات اور دن میں تمہاری پاسبانی کرتا ہے بلکہ وہ اپنے رب کے ذکر سے منہ پھیرے ہوئے ہیں کیا ان کے واسطے

اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ۭ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ﴿۴۳﴾ بَلْ مَتَّعْنَا

کوئی معبود ہیں جو ان کو ہم سے بچا سکتے ہیں نہ تو وہ اپنے نفسوں کی مدد کرسکتے اور نہ ہمارے مقابلہ پر ساتھ دیے جاسکتے ہیں بلکہ ہم نے ان

هٰٓؤُلَاۗءِ وَاٰبَاۗءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۭ اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ

لوگوں کو اور ان کے باپ دادوں کو دنیاوی سامان دیا یہاں تک کہ ان پر عمریں گذر گئیں پس کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو اسکے

اَطْرَافِهَا ۭ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۴﴾ قُلْ اِنَّمَاۤ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ ڮ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَاۗءَ اِذَا

کناروں سے[1] دباتے (فتح کرتے) آتے ہیں کیا پس وہ غالب ہونے والے ہیں۔ کہہ میں تو تم کو بس وحی کے ذریعہ ڈراتا ہوں اور جب وہ ڈرائے جاتے

مَا يُنْذَرُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَىِٕنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ يٰوَيْلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۴۶﴾

ہیں تو بہرہ تو دعا کو نہیں سن سکتا اور اگر تیرے رب کی طرف سے عذاب کی ہوا ان کو چھو جائے تو بول اٹھیں ہائے وائے ہم پر کہ ظالم بنے رہے۔

وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـــًٔا ۭ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ

اور یوم قیامت کیواسطے ہم انصاف کی[2] میزانیں کھڑی کرینگے پس کوئی نفس کچھ بھی ظلم نہ کیا جاویگا اور اگر کوئی عمل رائی کے دانے کے برابر بھی ہو

[1] موجودہ لوگوں کے ساتھ ان کے آباء اجداد کا تو ذکر ہے مگر ان کا نہیں کیونکہ وہ علم الٰہی میں مسلمان ہونے والے تھے اور موجودہ لوگوں کو جتلادیا کہ تم بھی چند روزہ ہو۔ چنانچہ زمین مکہ کو دیکھو کہ ہم اسکو گھٹاتے آتے ہیں یہاں الارض سے مراد مکہ کے سردار ہیں۔ یہ تمام محاورہ ہے کہ مکان سے مراد مکین لے لیا کرتے ہیں جیسا کہ متی ۲۳/۳۷ میں ہے اے یروشلم جو نبیوں کو مار ڈالتا اور انہیں جو تیرے پاس بھیجے گئے سنگسار کرتا ہے کتنی بار میں چاہا تیرے لڑکوں کو جمع کروں متی ۱۱/۲۱ میں ہے ملئے خورزین تجھپر افسوس ملئے بیت صیدا تجھپر افسوس کیونکہ معجزہ جو تمہیں دکھلائے اگر صور و صیدا میں دکھلائے جاتے تو ٹاٹ اوڑھ کے اور خاک میں بیٹھ کے کب کے توبہ کرتے (پس یہاں سے) اہل مکہ کو مخاطب کرکے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم نہیں دیکھتے کہ ہم کے مقابلہ پر تمہارا

[2] دوسری جگہ پر قرآن مجید میں ہے فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ۱۸/۱۰۵

خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ۗ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِيَآءً

ہم اُسکو لے آئینگے اور ہم خود حساب کرنے والے کافی ہیں اور ہمنے موسےٰ اور ہارون کو فرقان عطا کیا اور روشنی اور

وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۸﴾ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَهُمْ مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ ﴿۴۹﴾

پرہیزگاروں کے واسطے نصیحت جو درپردہ اپنے رب سے ڈرتے اور اُس گھڑی سے خوف رکھتے ہیں

وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ۚ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ

اور یہ مبارک ذکر ہے جو ہمنے اُتارا ہے کیا بس تم اس سے انکاری ہو اور ہمنے پہلے ابراہیم کو اسکی نیکبختی عطا کی

قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ﴿۵۱﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ﴿۵۲﴾

اور ہم اُسکی خبر رکھتے تھے جب اُسنے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ یہ مورتیں کیا ہیں جنکی پرستش میں تم لگے بیٹھے ہو

قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ﴿۵۳﴾ قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۵۴﴾ قَالُوْٓا

وہ بولے ہمنے اپنے باپ دادوں کو انکی عبادت کرتے ہوئے پایا وہ بولا تم اور تمہارے باپ دادا بیشک صریح گمراہی میں تھے (جوڑ اسے کاٹنے والی ہی)

اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ﴿۵۵﴾ قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِيْ

اُنہوں نے پوچھا کیا تو حق کے ساتھ آیا ہے یا کھیل کرتا ہے وہ بولا بلکہ تمہارا رب وہی ہے جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے جسنے اُن کو

فَطَرَهُنَّ ۖ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا

پیدا کیا ہے اور میں اس بات پر گواہ ہوں اور اللہ کی قسم میں اُن کے بتوں سے جب وہ منہ پھیر کر جا نکلے ایک

مُدْبِرِيْنَ ﴿۵۷﴾ فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ﴿۵۸﴾ قَالُوْا مَنْ فَعَلَ

چال کرونگا پس (موقعہ پاکر) اپنے اُنکو سوائے بڑے بت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تاکہ وہ رجوع کریں (جب انہوں نے دیکھا) بولے کہ جسنے

هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۹﴾ قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ﴿۶۰﴾

ہماری معبودوں کو ساتھ ایسا کیا وہ بیشک ظالموں میں سے ہے (بعض نے کہا) ہمنے ایک لڑکے کو اُن کا ذکر کرتے سنا ہے جسکو ابراہیم کہتے ہیں

جاتا ہوا جاتا ہے مگر منکرین کا دینی حصہ برابر بڑھتا ہے یہانتک کہ گھٹتے گھٹتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ہی تمام کا تمام فنا ہوگیا اور دیکھتے ہی دیکھتے ہی نکل آئی جسمیں شرک و مشرکین کا نام و نشان نہ رہا۔ توحید و موحدین کا تمام عرب میں زور ہوگیا یہی صحابہؓ توریت میں بھی ہیں دیکھو یسعیاہ ۱۳ زمین کے کنارے برابر اسان ہوتے وہ نزدیک آئے اور حاضر ہوتے ہیں خرقیل ۳۴ اُس زمین کے چاروں کونوں

ف۵ حضرت ابراہیم علیہ السلام شہر بابل میں پیدا ہوئے جو بت پرست تھے اس عہد میں صابیوں کا مذہب رائج تھا۔ جو ستاروں اور آگ کو پوجا کرتے تھے جب منکرین نے یہ مشورہ کیا کہ ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں جلا دو کیونکہ ان وحشی قوموں میں سخت جرم کی ایسی ہی سزا ہوتی تھی مگر وہ اپنی تدابیر میں ناکامیاب رہے اور ابراہیم علیہ السلام اُن سے بچکر ملک شام کو پہنچے تب تو اور بھی لوگوں کو حیرت ہوئی اور اُن کے بھتیجے لوط علیہ السلام بھی ایمان لے آئے ہاران ابراہیم علیہ السلام کے حقیقی بھائی سے لوط انکے بیٹے تھے ابراہیم خداوند کے حکم کے موافق روانہ ہوئے اور لوط بھی اُنکے ساتھ تھا اور یہ ملک کنعان میں سکونت پذیر ہوئے یہیں اسحق پیدا ہوئے پھر اسحاق سے یعقوب کی نسل بڑھی اور انبیاء علیہم السلام پیدا ہوئے خدا پرستی کا یہ نتیجہ ہے لوط کو بھی مردار کے پاس رہنے کا حکم ہوا ۱۲

قَالُوْا فَأْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ﴿٦١﴾ قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا

بولے اُسکو لوگوں کے سامنے لاؤ تاکہ وہ بھی شہادت دیں وہ بولے اے ابراہیم کیا ہمارے خداؤں کے

بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿٦٢﴾ قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْئَلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٣﴾

ساتھ یہ تو نے کیا ہے کہا بلکہ یہ اُن کے اس بڑے نے کیا ہے بس اُن سے پوچھ لو اگر وہ بول سکتے ہیں سلہ

سلہ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ تین موقعے ایسے ہیں کہ ان میں کوئی بات جھوٹی کہدینی کوئی گناہ نہیں ہے ایک یہ کہ عورت بوجہ ناقص العقل ہونے کے اگر کبھی کسی فضول بات پر جھگڑا اور غصہ کرنے لگی تو اُسکا جھگڑا اور غصہ مٹانیکے واسطے کوئی بات یا وعدہ جھوٹ موٹ کر دے دوسرے جہاد میں جسوقت لڑائی ہو رہی ہے اُس وقت دشمن کو غافل کرنیکو واسطے کوئی کلمہ خلاف کہدے تیسرے دو مسلمانوں میں غصہ اور لڑائی ہے تو اُن میں صلح کرانے کیواسطے کوئی کلمہ جھوٹ بنا کر ایسا کہدے جس سے وہ آپسمیں راضی ہو جائیں اور صلح کر لیں تو یہ تین موقعے ایسے ہیں کہ ضرورت کیموافق کچھ جھوٹ بات کہدینی کوئی گناہ نہیں ہے ترمذی ٧ اور توراۃ کے مقامات ذیل میں بھی اس قسم کا کلام درج ہے۔

پیدایش $\frac{12}{13}$ (ابراہیم کا اپنی بیوی سرہ سے کہنا) اور یوں ہوگا کہ مصری تجھے دیکھکے کہینگے کہ یہ اُس کی جورو ہے سو مجھکو مار ڈالینگے اور تجھے جیتا رکھینگے تو کہیو کہ میں اسکی بہن ہوں تاکہ تیرے سبب میری خیر ہو اور میری جان تیرے وسیلہ سے سلامت رہے۔

پیدایش $\frac{20}{2}$ اور ابراہیم نے اپنی جورو سرہ کے حق میں کہا کہ وہ میری بہن ہے۔ اور جرار کے بادشاہ ابی ملک نے لوگ بھیجکر سرہ کو لیا۔

پیدایش $\frac{26}{6 و 7}$ سو اضحاق جرار میں رہا۔ اور وہاں کے باشندوں نے اُس سے اُسکی جورو کی بابت پوچھا وہ بولا کہ وہ میری بہن ہے کیونکہ وہ اُسے اپنی جورو کہنے سے ڈرا تا نہووے کہ وہاں کے لوگ رِبقہ کیلئے اُسے قتل کریں کیونکہ وہ خوب صورت تھی۔

پیدایش $\frac{27}{19}$ تب اُسنے اپنے باپ پاس آکر کہا کہ اے میرے باپ وہ بولا دیکھ میں ہوں۔ تو کون ہے میرے بیٹے یعقوب اپنے باپ سے بولا کہ میں عیسو ہوں تیرا پلوٹھا جیسا تو نے مجھسے کہا میں نے ویسا ہی کیا اُٹھ بیٹھے اور میرے شکار سے کچھ کھائیے تاکہ تو جی سے مجھے برکت بخشے۔ تب اضحاق نے اپنے بیٹے سے کہا کہ یہ کیونکر ہوا کہ تو نے ایسا جلد پایا ہے اے میرے بیٹے وہ بولا اسلئے کہ خداوند تیرا خدا میرے آگے لایا تب اضحاق نے یعقوب کو کہا کہ آ میرے بیٹے نزدیک آ کہ میں تجھے چھوؤں کہ تو میرا بیٹا عیسو ہی ہے کہ نہیں اور یعقوب اپنے باپ اضحاق کے پاس گیا اور اسنے اُسے چھوکے کہا کہ آواز تو یعقوب کی ہے پر ہاتھ عیسو کے ہیں اور اُسنے اُسے نہ پہچانا کہ اُسکے ہاتھوں پر اُسکے بھائی عیسو کے ہاتھوں کیطرح بال تھے سو اسنے اُسے برکت دی اور کہا کہ تو میرا وہی بیٹا عیسو ہے۔

پیدایش $\frac{42}{7}$ (یوسف کے بھائیوں کا غلہ لینے کو مصر میں آنا اور یوسف علیہ السلام کا اُن کو پہچان لینا) یوسف نے اپنے بھائیوں کو دیکھا اور انہیں پہچان گیا پر اُسنے آپکو ناواقف بنایا اور اُن سے سخت بولی بولا اور اُن سے پوچھا کہ تم کہاں سے آئے ہو۔ وے بولے کنعان کی زمین سے کھانے کی چیز مول لینے کو آئے ہیں۔ یوسف علیہ السلام نے تو اپنے بھائیوں کو پہچانا پر اُنہوں نے اُسے نہ پہچانا تا اور یوسف علیہ السلام کو وہ خواب جو اُسنے اپنی بابت دیکھے تھے یاد آئے اور اسنے انہیں کہا کہ تم جاسوس ہو کرتے ہو۔ تاکہ اس زمین کی بری حالت دریافت کرو۔ ١٢

منزل ٤

فَرَجَعُوا إِلَىٰ أَنفُسِهِمْ فَقَالُوا إِنَّكُمْ أَنتُمُ الظَّالِمُونَ ﴿۶۴﴾ ثُمَّ نُكِسُوا عَلَىٰ رُءُوسِهِمْ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا

پس وہ اپنے نفسوں کیطرف جھکے اور کہنے لگے کہ تم ہی ظالم ہو پھر اپنے سروں پر الٹائے گئے (اور بولے) تو جانتا ہی ہے

هَٰؤُلَاءِ يَنطِقُونَ ﴿۶۵﴾ قَالَ أَفَتَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنفَعُكُمْ شَيْئًا وَلَا يَضُرُّكُمْ ﴿۶۶﴾

کہ یہ لوگ بولا ہی نہیں کرتے بولا کیا تم اللہ کے سوائے اُسکی عبادت کرتے ہو جو تمکو نہ کچھ نفع دے سکے اور نہ نقصان

أُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ ۖ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿۶۷﴾ قَالُوا حَرِّقُوهُ وَانصُرُوا آلِهَتَكُمْ

تم پر تف ہو اور اُنپر بھی جنکی اللہ کے سوائے تم عبادت کرتے ہو پس کیا تم سمجھتے نہیں ہو وہ بولے اُسکو جلا دو اور اپنے خداؤں

إِن كُنتُمْ فَاعِلِينَ ﴿۶۸﴾ قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ﴿۶۹﴾ وَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا

کی مدد کرو اگر تم کرنے والے ہو ہمنے کہا اے آگ تو ابراہیم کے حق میں ٹھنڈا اور سلامتی کا موجب ہو جا اور اُنہوں نے اُس سے ایک مکر کرنا چاہا

فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَخْسَرِينَ ﴿۷۰﴾ وَنَجَّيْنَاهُ وَلُوطًا إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا لِلْعَالَمِينَ ﴿۷۱﴾ وَ

تھا پر ہمنے اُن کو ناکام رکھا اور اُسکو اور لوط کو بچا کر اس زمین (شام) میں لے گئے جسمیں ہمنے جہانوں کیواسطے برکتیں رکھی ہیں اور ہمنے

وَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ نَافِلَةً ۖ وَكُلًّا جَعَلْنَا صَالِحِينَ ﴿۷۲﴾ وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ

اُسکو اسحٰق عطا کیا اور یعقوب بھی مزید انعام کے طور پر اور سب کو ہمنے نیک بنایا اور اُنکو ہمنے پیشوا بنایا ہمارے حکم سے وہ ہدایت کرتے تھے

بِأَمْرِنَا وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ ۖ وَكَانُوا لَنَا عَابِدِينَ ﴿۷۳﴾

اور اُنکی طرف نیک کام کرنے نماز ادا کرنے اور زکوۃ دینے کی بابت وحی کی اور وہ ہماری عبادت کرنے والے تھے

لہ کید یعنی مکر کے لفظ سے ظاہر ہے کہ آگ دہکا کر ابراہیم کا جلانا مقصود نہ تھا بلکہ اس میں یہ مکر تھا کہ اس دہمکی سے بت پرستی اختیار کر لیں مگر اس دہمکی کے مکر میں وہ ناکام رہے اور وہ آگ جو ابراہیم کے واسطے سلگائی تھی ابراہیم کو مس کرنے نہ پائی بلکہ انکو واسطے ٹھنڈا اور سلامتی بنی رہی اور اللہ تعالیٰ نے ابراہیم اور لوط کو اپنی رحمت سے ارض مقدسہ یعنی ملک شام کیطرف پہنچا دیا ایسا ہی ۲۹ میں ہے فَقَالُوا اقْتُلُوهُ أَوْ حَرِّقُوهُ فَأَنجَاهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ ۲۴ یعنی آپ کی قوم نے کہا کہ اُسکو قتل کر ڈالو یا جلا دو پس اللہ نے اُسے آگ سے بچائے رکھا ایسا ہی آیت ذیل سے ظاہر ہے کہ اونکا ارادہ ایک تدبیر کا تھا قَالُوا ابْنُوا لَهُ بُنْيَانًا فَأَلْقُوهُ فِي الْجَحِيمِ فَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَسْفَلِينَ ۳۷ اس آیت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جلانے کے واسطے دہکا چکے تھے مگر اللہ نے اُسکو بچائے رکھا۔ تورات میں یہ قصہ نہیں اور نہ ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنے کا ذکر ہے مگر کتاب پیدائش میں یہ ہے ۱۱/۲۹ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے رشتہ داروں سمیت (اُر کلدانیوں) سے کنعان جانے کے قصد سے نکل آئے تھے۔ تورات نے یہ نہیں بتلایا کہ اس ہجرت کا کیا سبب ہوا تھا۔ ہاں اُور کے لفظ میں اشارہ پایا جاتا ہے کہ دہکتی آگ ہی اُن کی ہجرت کا موجب ہوئی تھی کیونکہ قدیم مشرقی عیسائی اور یہودی اُور کے معنے دہکتی ہوئی آگ بتلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کلدانیوں نے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جلانے کے لیئے آگ دہکائی تھی اُس آگ میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کنعان جانے کے لیئے نکل آئے قرآن مجید کے الفاظ سے ظاہر ہے کہ آپ کی قوم رشتہ داری کے سبب ابراہیم کو آگ میں تو ڈالنا نہیں چاہتی تھی بلکہ آگ دہکانے سے ایک مکر مقصود تھا کہ اس دہمکی سے ہی خدا پرستی چھوڑ کر بت پرست بنجائیں مگر ناکام رہے اور اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام اور لوط کو اُن ظالموں سے بچا کر کنعان پہونچایا۔ تورات سے معلوم ہوتا ہے کہ تارخ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے باپ تھے باپ اپنے بیٹے

وَلُوطًا آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَت تَّعْمَلُ الْخَبَائِثَ ۗ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فَاسِقِينَ ﴿٧٤﴾ وَأَدْخَلْنَاهُ فِي رَحْمَتِنَا ۖ إِنَّهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿٧٥﴾ وَنُوحًا إِذْ نَادَىٰ مِن قَبْلُ

اور لوط کو ہمنے حکم اور علم عطا کیا اور اسکو اس بستی سے بچایا جو بدکاریاں کرتی تھی وہ لوگ بڑے نافرمان تھے اور ہمنے اُسکو اپنی رحمت میں داخل کیا کیونکہ وہ صالحین میں سے تھا اور نوح نے جب اس سے پہلے (ہمیں پکارا)

فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ﴿٧٦﴾ وَنَصَرْنَاهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فَأَغْرَقْنَاهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٧٧﴾ وَدَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ إِذْ يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شَاهِدِينَ ﴿٧٨﴾ فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ ۚ وَكُلًّا آتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا ۚ وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوُودَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ۚ وَكُنَّا فَاعِلِينَ ﴿٧٩﴾ وَعَلَّمْنَاهُ صَنْعَةَ

پکارا پس ہمنے اُسکی دعا قبول کی اور اسکو اور اسکے گھر والوں کو بڑے دکھ سے بچایا اور اُس قوم کے مقابلہ پر جنہوں نے ہماری نشانیوں کی تکذیب کی ہمنے اُسکی مدد کی کیونکہ وہ لوگ ایک بُری قوم تھے اسلیئے ہمنے اُن سب کو غرق کردیا اور داود و سلیمان کو بھی ہمنے ہی بنایا جب وہ ایک کھیتی کی بابت فیصلہ کرتے تھے جسمیں لوگوں کی بکریاں جا پڑی تھیں اور ہم اُنکے فیصلہ کو دیکھنے والے تھے پس ہمنے سلیمان کو سمجھا دیا اور سب کو حلم اور علم عطا کیا اور داود کے ساتھ پہاڑوں کو مسخر کردیا[۱] کہ وہ اور پرند بھی تسبیح کرتے تھے اور ہم ایسا کرنے والے تھے اور ہمنے اُسکو ہتھیار

(بقیہ صفحہ گذشتہ) اور اپنے پوتے لوط اور اپنی بہو سارا کو ساتھ لیکر اُور کلدانیوں سے نکلے تھے۔ کتاب دانیال باب ۳ اور یرمیا باب ۹ سے پایا جاتا ہے کہ کلدانیوں میں یہ دستور تھا کہ جو بت پرستی سے انکار کرتا اُسکو جلا دیتے تھے دانیال باب ۳ میں یہ قصہ لکھا ہے کہ تین شخص یہودی خدا پرست بت کو سجدہ نہ کرنے کے جرم میں آگ میں ڈالے گئے اور وہ نہیں جلے اور صحیح و سالم آگ سے نکل آئے اس قسم کا قصہ حضرت ابراہیم کی نسبت مشہور ہوگیا تھا مگر اسکی تصدیق نہ توراۃ سے ہوتی ہے اور نہ قرآن سے اور نہ کسی حدیث صحیح سے۔ یہودیوں اور عیسائیوں کی زبانی روائتیں کسی طرح قابل اعتبار نہیں ہوسکتیں جنکی بنا پر مفسرین نے ایسے قصص درج کیئے ہیں یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا کے ایک یہ معنے بھی ہوسکتے ہیں کہ اے آتش جنگ تو سرد اور موجب سلامتی ہو کیونکہ حضرت ابراہیم کو آتشکدہ میں قید رکھا گیا تھا یہی محاورہ آیت ذیل میں بھی ہے کُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ ایسا ہی توراۃ کا محاورہ ہے "مصر کے تنور میں تم ڈالے گئے"۔

[۱] یہ قصہ ابن مسعود و شریح و مقاتل نے اس طرح پر نقل کیا ہے کہ داؤد علیہ السلام کے عہد حکومت میں ایکرات چرواہے کی بے خبری سے بکریاں کسی کے انگور کے کھیت میں جا پڑیں بکریوں نے انگور کی کونپلیں کھالیں صبح کو یہ مقدمہ حضرت داؤد علیہ السلام کے سامنے پیش ہوا حضرت نے اسکے نقصان کا اندازہ لگایا تو اسقدر قیمت ہوئی کہ جسقدر بکریوں کی مالیت تھی اسلیئے وہ بکریاں کھیت والے کو دلا دیں جب سلیمانؑ نے یہ فیصلہ سنا تو فرمایا کہ بہتر فیصلہ یہ ہے کہ بکریاں کھیت والے کو دیجائیں اور چرواہے کو حکم ہو کہ جبتک پھر اسیطرح اُسکا باغ درست نہو جائے وہ تیری بکریوں کا دودھ اور اُن کا نفع لیتا رہے اور وہ اتنی مدت اُسکے کھیت کی درستی کرے پھر جب ویسا ہی ہوجاوے تو تیری بکریاں تجھکو واپس ملجائیں اسپر فریقین راضی ہوگئے اور داؤد علیہ السلام نے بھی اسی فیصلہ کو بہت پسند کیا اور اپنی اجتہادی غلطی کو تسلیم فرمالیا (یہ قصہ مختلف فیہ ہے)

[۲] جبال سے مراد پہاڑی لوگ۔ و طیر سے مراد سرداران یا مدبرین یا شاعر ہو سکتے ہیں یا وحشی لوگ یا رقیق القلب انسان۔ ۱۲

لبوس لکم لتحصنکم من باسکم فہل انتم شاکرون ۞ ولسلیمن الریح عاصفۃ

سکھایا تھا تاکہ تمکو جنگوں سے محفوظ کرے پس کیا تم شکرگزار ہو اور سلیمان کیواسطے جھونکے سے چلنے والی ہوا

تجری بامرہ الی الارض التی برکنا فیہا وکنا بکل شیء علمین ۞ ومن الشیطین من یغوصون

اُسکے حکم سے اُس زمین کیطرف کو چلتی تھی جسمیں ہمنے برکتیں رکھی ہیں اور ہم ہر شے سے خبردار ہیں اور شیطانوں میں سے ۲ سے اسکے واسطے

لہ ویعملون عملا دون ذلک وکنا لہم حفظین ۞ وایوب اذ نادی ربہ انی مسنی الضر

غوطے لگاتے اور اسکے سوا اور محنتیں بھی کرتے تھے اور ہم انکے نگہبان تھے اور ایوب ۳ (کو یاد کرو) جب اُسنے اپنے رب کو پکارا کہ مجھپر

وانت ارحم الرحمین ۞ فاستجبنا لہ فکشفنا ما بہ من ضر واتینہ اہلہ ومثلہم معہم

مصیبت پڑی ہے اور تو رحم کرنے والوں میں ۔ رحم کرنیوالا ہے پس ہمنے اُسکو قبول کیا اور جو دکھ اُسپر تھا اُسکو دور کردیا اور

رحمۃ من عندنا وذکری للعبدین ۞ واسمعیل وادریس وذا الکفل کل من الصبرین

اور بھی یہہ ہماری طرف سے رحمت تھی اور عبادت کرنیوالوں کیواسطے ایک نصیحت ۔ اور اسمعیل اور ادریس اور عبد ۴ (کو یاد کر) یہ سب صابرین میں سے تھے

(بقیہ صفحہ گذشتہ ۶۶۳) جیساکہ اول سلاطین ۴ باب سے ظاہر ہے مگر یہ تمام باتیں صاف طور پر بائبل میں نہیں ہیں ۔ بائبل کی کتاب تاریخ اول میں لکھا ہے کہ داؤد بادشاہ کے اعمال اول و آخر دیکھو وہ سب غیب بین کی تواریخ میں اور ناطن کی تاریخ میں اور جاد غیب بین کی تواریخ میں یعنی اُسکی ساری حکومت اور زور کا تذکرہ اور جو زمانہ اُسپر اور اسرائیل پر اور زمین کی ساری مملکتوں پر گذر گئے اُن سب کا حال لکھا ہے مگر یہہ سب کتابیں اب موجود نہیں ۔

۱ یہ سلیمان علیہ السلام کے جہازی بیڑہ کیطرف اشارہ ہے جو حیرام شہر صور کے بادشاہ نے بیت المقدس کی تعمیر کیلئے لکڑی پہونچانے پر بنوایا تھا جیساکہ اول سلاطین ۵ باب میں مذکور ہے اور تجری بامرہ الی الارض التی برکنا فیہا ۲۱ اسپر صاف دلیل ہے کیونکہ وہ بیڑہ لبنان سے سمندر کو طے کرتا ہوا یروشلم کی طرف آتا تھا ۲ یہہ عمالیقی اور فلسطی قوم کے سرکش تنومند اور قد آور لوگوں کیطرف اشارہ ہے جنکو کبھی جن اور کبھی شیاطین سے تعبیر کرتے تھے کیونکہ حضرت سلیمان ؑ کی عملداری نہر فرات سے لیکر فلستیوں کی زمین تک اور مصر کی سرحد تک تھی اور دریا کے اس پار تفسح سے لیکر غزہ تک سب رئیسوں پر اُسکی حکومت تھی ۔

۳ ایوب علیہ السلام کی بابت کتاب ایوب ۱ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ شیطان نے خدا سے کہا ایوب کی جو تو تعریف کرتا ہے اُسکا سبب یہہ ہے کہ اُسکو تو نے بہت نعمتیں دی رکھی ہیں اگر مصیبت میں شکر و صبر کرے تب معلوم ہو کہ صابر و شاکر ہے خدا نے شیطان کو ایوب ؑ کی اولاد و اموال و مواشی پر مختار کردیا ۔ ایوب علیہ السلام کے سات بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں سات ہزار بھیڑیں تین ہزار اونٹ پانسو جوڑی بیل اور پانسو گدہیاں تھیں ایک روز سب بہن بھائی جو ضیافت کھا رہے تھے ناگاہ سبا کے لوگ آگرے گدہوں کو چھین لیگئے اور آدمیوں کو قتل کرگئے پھر ایک آگ کا شعلہ آسمان سے آیا جسنے بھیڑوں اور نوکر چاکروں کو ہلاک کردیا اور کسدی اونٹ چھین کر لیگئے اور نوکروں کو مار گئے پھر ایک زور کی آندہی آئی جس سے مکان گر گیا سب بیٹے بیٹیاں دب کر مر گئیں ۔ ایوب کو ان تمام حادثات کی خبر یکے بعد دیگرے پہونچی پر اُسنے شکر سجدہ کیا اور کہا میں ماں کے پیٹ سے ننگا نکلا تھا اور ننگا ہی قبر میں جاؤنگا خداوند نے دیا خداوند نے لیا خداوند کا نام ہی مبارک ہو اسکے بعد شیطان نے کہا کہ تو نے اُسکی ذات کو دکھ نہیں پہونچایا اسواسطے صبر و شکر کرتا ہے اسپر بھی خداوند نے شیطان کو اجازت دی تب شیطان نے ایوب کے جسم پر اثر کیا جسکی وجہ سے تمام بدن میں پھوڑے نکل آئے

۴ اسلاطین باب ۱۸ آیت ۴ سے ظاہر ہے کہ عبدیا فی صفات میں بھی جسکی وجہ سے انکا نام ذوالکفل یعنی صاحب صحت پڑ گیا ہے ۱۲

منزل ۴

وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ۭ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ

اور ہمنے انکو اپنی رحمت میں داخل کیا تھا کیونکہ وہ نیکوں میں سے تھے اور یونس (کو یاد کر) جب وہ غصہ میں بھرا ہوا چلدیا اور گمان

نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰي فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ڰ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۷﴾

کیا کہ ہم اس پر قدرت نہ پاسکینگے پس (غم کے) اندھیروں میں سے پکارا کہ کوئی معبود و مطلوب سوائے تیرے نہیں تو پاک ہے تحقیق میں ہی

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ۭ وَكَذٰلِكَ نُـــْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۸﴾ وَزَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ

تھا پس ہمنے اسکی پکار کو سنا اور اسکو غم سے نجات دی اور اسیطرح ہم مومنوں کو نجات دیا کرتے ہیں اور زکریا (کو یاد کرو) جب اسنے اپنے رب

لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۸۹﴾ ښ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۡ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ۭ

کو پکارا اے میرے رب مجھکو اکیلا مت چھوڑ اور تو بہتر وارث ہے پس ہمنے اسکی پکار کو سنا اور اسکو یحییٰ عطا کیا اور اسکے واسطے اسکی

اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ۭ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿۹۰﴾ وَالَّتِيْٓ

بیوی کی اصلاح کی کیونکہ وہ خیرات میں جلدی کرتے اور شوق اور خوف کے ساتھ ہمیں پکارا کرتے اور ہمسے ڈرنے والے تھے (اور مریم

اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۱﴾ اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ

صدیقہ) کہ جسنے اپنی عصمت کو بچایا پس ہمنے اوسمیں اپنا کلام پھونکا اور اسکو اور اسکے بیٹے کو جہانوں کیواسطے نشان بنایا یہ تمہاری

اُمَّةً وَّاحِدَةً ڮ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۹۲﴾ وَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ۭ كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ﴿۹۳﴾ فَمَنْ

امت ہی جو ایک ہی امت ہے اور میں تمہارا رب ہوں پس میری عبادت کرو اور انہوں نے آپس میں اپنے درمیان ٹکڑے ٹکڑے کرلیا سب ہماری

يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ﴿۹۴﴾ وَحَرٰمٌ عَلٰي قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ

طرف لوٹنے والے ہیں جو کوئی نیک کام کریگا اور وہ مومن ہوگا پس اسکی کوشش کیواسطے کوئی ناقدری نہیں اور ہم اسکو محفوظ رکھنے والے ہیں اور جن بستی کو ہمنے ہلاک کیا اسپر

اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۹۵﴾ حَتّٰٓي اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَاقْتَرَبَ

حرام ہے کہ وہ دنیا میں واپس آویں اور جب یاجوج ماجوج کھولدیے جائینگے اور وہ ہر ایک بلندی سے دوڑتے ہوئے آئینگے اور سچا وعدہ

الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِىَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ

قریب ہو جائیگا پس اس روز کافروں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائینگی اور کہینگے ہائے افسوس ہم اس سے غفلت میں تھے بلکہ ظالم تھے

كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۹۷﴾ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ۭ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ﴿۹۸﴾

(اے کافرو) تم اور جنکو سوائے خدا کے تم پوجتے ہو وہ سب جہنم کا ایندھن ہیں تم اسمیں اترنے والے ہو

[illegible]) ایوب پر ایک بیماری آئی کہ تمام بدن خراب ہوگیا اور پھوٹ نکلا [illegible] حضرت ایوب کے

[illegible] پھوٹ پھوٹ کر روئے [illegible] اپنے بندہ پر رحم کر [illegible] کسی مصیبت [illegible] اللہ تعالی نے ایوب پر

رحمت کی [illegible] کیطرح اولاد [illegible] عطا کی جیسا کہ (واٰتینٰہ اھلہٗ ومثلھم معھم) [illegible] بیٹے

[illegible] تندرست ہونے کے بعد پیدا ہوئیں اور اسکے بعد ایوب علیہ السلام [illegible]

[illegible] سے نکلا ہے

[illegible] سے مراد ہر قسم کی عیب [illegible] ذیل ہے وما لھا من فروج [illegible]

[illegible] کے چالیس باب میں مذکور ہے [illegible]

لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ۭ وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٩٩﴾ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿١٠٠﴾

اگر یہ لوگ خدا ہوتے تو اسمیں نہ اترتے اور سب اسمیں ہمیشہ رہنے والے ہیں انکو واسطے اسمیں چلانا ہوگا اور وہ اسمیں کچھ بھی نہ سنینگے

اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى ۙ اُولٰۗىِٕكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ﴿١٠١﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ۚ وَهُمْ

جن لوگوں کے واسطے ہماری طرف سے بھلائی کا قول ہو چکا وہ اس سے دور رکھے جائینگے وہ اسکی بھنک تک نہ سنینگے اور اپنی نفسو

فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿١٠٢﴾ لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ ۭ هٰذَا يَوْمُكُمُ

کی خواہشوں میں وہ ہمیشہ رہینگے ان کو بڑا گھبراہٹ غمناک نہ کریگا اور ان سے فرشتے ملاقات کرینگے کہ یہ تمہارا

الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿١٠٣﴾ يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاۗءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ۭ كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ

دن ہے جسکا تمکو وعدہ دیا گیا تھا ایک دن ہم آسمانوں کو اسطرح لپیٹ لینگے جیسے طومار اپنے تحریروں کو لپیٹ لیتا ہے

خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ۭ وَعْدًا عَلَيْنَا ۭ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿١٠٤﴾ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ

جیسا کہ پہلے اول پیدا کیا ویسا ہی دوبارہ کرینگے یہ ہمپر ایک وعدہ ہے اور ہم (ایسا) کرنے والے ہیں اور ہمنے زبور میں نصیحتوں کے بعد

يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ﴿١٠٥﴾ اِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ﴿١٠٦﴾ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً

لکھدیا تھا کہ اس زمین (شام) کے وارث میرے نیک بندے ہونگے تحقیق اسمیں عبادت کرنے والے لوگوں کیواسطے ایک پہنچنی کی بات ہے اور ہمنے

لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٧﴾ قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٠٨﴾ فَاِنْ

تجھکو جہانوں کیواسطے بس رحمت بنا کر بھیجا ہے کہہ کہ میری طرف بس یہی وحی کی گئی ہے کہ تمہارا معبود بس ایک ہی ہے پس کیا تم فرمانبردار ہو

تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰي سَوَاۗءٍ ۭ وَاِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ﴿١٠٩﴾ اِنَّهٗ يَعْلَمُ

پھر جاویں تو کہدے کہ مینے تو سب کو برابر سنا دیا ہے اور میں نہیں جانتا جو تم کو وعدہ دیا گیا ہے وہ قریب ہے یا بعید ہے وہ ظاہر بات

الْجَــهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿١١٠﴾ وَاِنْ اَدْرِيْ لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿١١١﴾

کو بھی جانتا ہے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو وہ بھی جانتا ہے اور میں نہیں جانتا شاید وہ تمہارے واسطے فتنہ ہو اور ایک وقت تک سامان انکو

قٰلَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ۭ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰي مَا تَصِفُوْنَ ﴿١١٢﴾

دعا کی ای میرے رب تو حق کے ساتھ فیصلہ کردے اور ہمارا رب تو رحمان ہے تمہاری باتوں کے مقابلہ پر ہم اس سے مدد چاہتے ہیں

سُوْرَةُ الْحَجِّ مَدَنِيَّةٌ وَقِيْلَ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ ثَمَانٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً

(شروع) اللہ کے نام سے (جو) رحمٰن و رحیم ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ﴿١﴾ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ

ای لوگو اپنے رب سے ڈرو کیونکہ اس گھڑی کا زلزلہ بہت ہی بڑی بات ہے جسروز اسکو دیکھینگے ہر ایک دودھ پلانے والی اس بچہ سے غافل

ف۱ نامہ عبرانیاں ۱۱:۱ میں ہے وہ سب پوشاک کی مانند پرانے ہونگے اور چادر کیطرح تو انہیں لپیٹیگا۔

ف۲ اس زمین سے مراد ارض مقدس یعنی بیت المقدس اور ملک شام ہے یہی مضمون زبور ۳۷ میں ہے کہ بدکار کاٹ ڈالے جائینگے لیکن وہ جو خداوند کے منتظر ہیں زمین کے وارث ہونگے کہ تھوڑی سی مدت ہے کہ شریر نہ ہوگا تو غور کرے اسکا مکان ڈھونڈھیگا اور وہ نہ ہوگا لیکن وہ جو حلیم ہیں زمین کے وارث ہونگے اور بہت سی سلامتی کے خوشدل ہونگے یہی وعدہ دوسرے مقام پر قرآن مجید میں اسطرح ہے

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ

مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَ

ہو جاویگی جسکو وہ دودھ پلاتی ہے اور ہر ایک حمل والی اپنا حمل گرا دیگی اور تو لوگوں کو متوالے دیکھیگا حالانکہ وہ متوالے نہ ہونگے

لٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ۝۲ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ

بلکہ اللہ کا عذاب سخت ہوگا اور بعض انسان ایسا ہے جو اللہ کے معاملات میں علم کے بغیر جھگڑا کرتا ہے اور ہر ایک

مَّرِيْدٍ ۝۳ كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝۴ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ

شیطان مردود کی پیروی کرتا ہے اسپر یہ لکھا جا چکا ہے کہ جو کوئی اس سے محبت کریگا وہ اسکو گمراہ کریگا اور عذاب آتش کیطرف لیجاوے گا

اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ

اگر تم مرکے اٹھنے کی بابت شک میں ہو تو (غور کرو) کہ ہمنے تم کو مٹی سے بنایا (جو مجموعہ عناصر ہے) پھر نطفہ سے پھر حیوان منی (کیسے منجمد ہوا)

مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ۚ وَنُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى

سے پھر مکمل اور غیر مکمل مضغہ سے تاکہ تمپر (اپنی قدرتیں) ظاہر کریں اور ایک وقت مقرر تک جسکو چاہتے ہیں رحم میں قرار دیتے ہیں پھر بچہ بنا کر

ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ

نکالتے ہیں پھر (زندہ رکھتے ہیں) یہانتک کہ تم جوانی کو پہنچ جاتے ہو اور بعض تو تم میں سے وفات پا جاتا ہے اور بعض ذلیل ترین عمر کی طرف

لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا ۭ وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ

لیجایا جاتا ہے یہانتک کہ علم کے بعد کچھ نہیں جانتا اور تو زمین کو بے حس و حرکت پڑی دیکھتا ہے پس جب ہم اسپر پانی برساتے ہیں تو وہ لہلہاتی

مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۝۵ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۶

اور ابھرتی اور ہر قسم کی خوشنما روئیدگی اگاتی ہے (اسپر غور کرو) کہ اللہ وہی ہے اور وہ مردوں کو زندہ کرتا اور ہر شے پر قادر ہے

وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ۝۷ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ

اور یہ کہ قیامت ضرور آنے والی ہے اسمیں کوئی شک نہیں اور اللہ ان کو ضرور اٹھائیگا جو قبروں میں ہیں اور لوگوں میں ایسا بھی ہے

يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۝۸ ثَانِيَ عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ

جو اللہ کے معاملات میں بے علم اور ہدایت اور کتاب روشن کے بغیر جھگڑتا ہے وہ اپنا منہ پھیرنے والا ہے تاکہ اللہ کے راہ سے گمراہ کرے

لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّنُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝۹ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ

اسکے واسطے دنیا میں رسوائی ہے اور قیامت کے دن ہم اسکو جلنے والا عذاب چکھائینگے یہ سب کا نتیجہ ہے جو تیرے ہاتھوں نے آگے بھیجا

لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝۱۰ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ اطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ

اور اللہ تو بندوں پر ظلم کرنیوالا نہیں ہے اور لوگوں میں سے کچھ ایسا ہے جو اللہ کی عبادت کنارہ پر کرتا ہے پس اگر اسکو بھلائی پہنچی تو اس سے مطمئن ہو گیا

وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ِۨانْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ڗ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝۱۱

اور اگر اسکو کوئی آزمائش پہنچی تو اپنے منہ کے بل پھر گیا دنیا اور آخرت کا نقصان اٹھایا یہی صریح نقصان ہے

يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ۝۱۲ يَدْعُوْا لَمَنْ

وہ اللہ کے سوا ایسی چیز کو پکارتا ہے جو نہ اسکو نقصان دے سکے نہ نفع دے سکے یہی دور کی گمراہی ہے وہ ایسے کو پکارتا ہے

ضَرُّهُ أَقْرَبُ مِنْ نَفْعِهِ لَبِئْسَ الْمَوْلَىٰ وَلَبِئْسَ الْعَشِيرُ ﴿١٣﴾ إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

جسکا نقصان اسکے نفع سے قریب ہے وہ برا کارساز ہے اور برا رفیق تحقیق اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور عمل اچھے کرتے رہے

جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ ﴿١٤﴾ مَنْ كَانَ يَظُنُّ أَنْ لَنْ يَنْصُرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا

باغات میں داخل کرتا ہے جنکے نیچے سے نہریں نکلتی اور بہتی ہیں تحقیق اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے جو یہ گمان کرتا ہے کہ اللہ اسکی (محمد کی)

وَالْآخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهُ مَا يَغِيظُ ﴿١٥﴾ وَكَذَٰلِكَ

مدد دنیا و آخرت میں نہ کریگا پس چاہیے کہ ایک رسی آسمان تک تانے پھر کاٹ ڈالے (اسکا آسمان الحلق) پھر دیکھے کہ اسکی تدبیر غصہ [illegible]

أَنْزَلْنَاهُ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ وَأَنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يُرِيدُ ﴿١٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصَّابِئِينَ

اور اسیطرح ہم نے قرآن کو کھلی نشانیاں اتاردی ہیں اور اللہ جسکو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے تحقیق جو لوگ مسلمان ہوئے اور یہودی ہوئے اور صابئی اور

وَالنَّصَارَىٰ وَالْمَجُوسَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا إِنَّ اللَّهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ

نصاریٰ ہے اور مجوسی اور مشرک۔ اللہ ان کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کریگا تحقیق اللہ ہر شے پر شاہد ہے

شَهِيدٌ ﴿١٧﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ وَالْجِبَالُ

کیا تو نے نہیں دیکھا کہ جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ

وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ وَكَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ وَكَثِيرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ وَمَنْ يُهِنِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ مُكْرِمٍ

اور درخت اور چارپایے اور اکثر انسان اللہ کو سجدہ کرتے ہیں اور اکثر پر عذاب حق ہو گیا ہے اور جسکو اللہ ذلیل کرے کوئی [illegible]

إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ﴿١٨﴾ هَٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ فَالَّذِينَ كَفَرُوا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ

تحقیق اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے (یہ دو فریق) دو دشمن جو اپنے رب کے بارے میں جھگڑے ہیں پس جنہوں نے کفر کیا انکے لباس

مِنْ نَارٍ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ ﴿١٩﴾ يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ ﴿٢٠﴾ وَلَهُمْ مَقَامِعُ مِنْ

آگ سے قطع کیے جائینگے ان کے سروں کے اوپر سے کھولتا ہوا پانی ڈالا جائیگا جو کچھ ان کے پیٹوں میں ہے وہ اور جلدیں اس سے گلجائینگی اور ان کو

حَدِيدٍ ﴿٢١﴾ كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ أُعِيدُوا فِيهَا وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ﴿٢٢﴾ إِنَّ

لوہے کے گرز ہونگے جب کبھی چاہینگے کہ دکھ کے مارے اس سے نکلیں پھر اسی میں لوٹا دیئے جائینگے اور چکھو عذاب جلنے کا [illegible]

اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ

اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور عمل اچھے کرتے رہے باغات میں داخل کریگا جنکے نیچے سے نہریں بہتی ہیں [illegible] وہاں

مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ﴿٢٣﴾ وَهُدُوا إِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ وَهُدُوا إِلَىٰ صِرَاطِ

پر سونے اور موتیوں کے کنگن ان کو پہنائے جائینگے اور [illegible]

الْحَمِيدِ ﴿٢٤﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ

[illegible]

سَوَاءً الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٢٥﴾

[illegible]

منزل ٤ — السجدة — ع ٥ — ١٠

وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَن لَّا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ

اور جب ہم نے ابراہیم کو خانہ کعبہ میں بسایا اور حکم دیا کہ میرے ساتھ کسی شے کو شریک مت ٹھہرا اور میرا گھر طواف کرنیوالوں اور قیام

وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ﴿٢٦﴾ وَأَذِّن فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِن

کرنیوالوں اور رکوع کرنیوالوں سجدہ کرنیوالوں کیلئے پاک رکھو اور لوگوں میں حج کی منادی کر دو تیرے پاس لوگ پیدل اور دبلے سواریوں پر

كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ﴿٢٧﴾ لِّيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ عَلَىٰ مَا

تمام دور دراز رستوں سے آئینگے تاکہ اپنے منافع کا مشاہدہ کریں اور معلوم دنوں میں اُن چارپایوں پر جو اللہ نے

رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ ﴿٢٨﴾ ثُمَّ لْيَقْضُوا

انکو دئیے ہیں اللہ کا نام لیں پس اُنہیں سے کھائیں اور مصیبت زدہ فقیروں کو کھلائیں پھر اپنی میل کچیل دور

تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ﴿٢٩﴾ ذَٰلِكَ وَمَن يُعَظِّمْ حُرُمَاتِ

کریں اور اپنی منتیں ادا کریں اور اس پرانے آزاد گھر کا طواف کریں۔ یہ (غور طلب باتیں ہیں) جو اللہ کی حرمات کی عزت کرتا ہے

اللَّهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ عِندَ رَبِّهِ وَأُحِلَّتْ لَكُمُ الْأَنْعَامُ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ

وہ اسکے واسطے اسکے رب کے نزدیک بہتر ہے اور تمہیں چارپائے سوائے ان کے جو تمہیں پڑھکر سنا دئیے گئے سب حلال ہیں

مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ ﴿٣٠﴾ حُنَفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ وَمَن

منزل ۴

بتوں کی گندگی سے بچو اور مکر و فریب کی بات سے بچو خاص اللہ کیلئے سیدھے ہو کر اسکے ساتھ شرک کرنیوالے نہ ہو اور جسنے اللہ سے شرک کیا

يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ

پس گویا وہ آسمان سے گر پڑا پھر پرندہ اسکو اُچک لیگیا اور ہوا اسکو دور کے مکان میں اڑا کر لے گئی

سَحِيقٍ ﴿٣١﴾ ذَٰلِكَ وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى الْقُلُوبِ ﴿٣٢﴾ لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ إِلَىٰ

یہ (سچ ہے) جو اللہ کے نشانات کی تعظیم کرے پس یہ دلوں کے تقوے میں سے ہے تمہارے واسطے انمیں ایک وقت مقرر

ربع

أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ ﴿٣٣﴾ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا لِّيَذْكُرُوا

تک منافع ہیں پھر ان کے حلال ہونے کی جگہ خانہ قدیم (کعبہ) کے قریب ہے اور ہر ایک امت کیواسطے ہم نے قربانی کا طریق مقرر کیا ہے تاکہ جو

۵۱ حج میں جو بیشمار دینی اور دنیاوی فوائد ہیں انکا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے اُن کی مختصر فہرست حسب ذیل ہے:- اول دنیاوی فوائد (۱) تمام مسلمانوں کا ایک جگہ جمع ہو کر غرضی مسائل پر مشورہ کرنا (۲) مختلف اقوام ملکوں شہروں دریاؤں سمندروں پہاڑوں کو مشاہدہ کرنا (۳) تجارت کر کے منافع سے مستفید ہونا سفر کا عادی اور عادات مشقت اٹھانے سے تجربہ کار ہو۔ دوم دینی فوائد (۱) صد ہا بزرگوں کی صحبت اور نمونہ سے مستفید ہونا (۲) تمام تکلیفات اور متکبرانہ خیالات کو چھوڑ کر وحدت اور اخوت کا نمونہ دکھلانا۔

۵۲ یعنے عشرہ ذی الحجہ و یوم النحر اور اسکے بعد کے تین روز میں خدا کا ذکر کرو قربانی کرو ۵۳ یعنے ہدی تطوع و تمتع اور قربانی میں سے کچھ کھا دو اور فقیروں اور محتاجوں کو دیدو گو جو قربانی کہ نذر یا کفارہ حج میں کیجاتی ہے اُس میں سے نہ کھانا چاہیئے کیونکہ یہ مساکین کا حق اور صدقہ ہے ۵۴ یعنے حج میں قربانی کرکے احرام کھولدو حجامت بنواؤ نہاؤ دھوؤ میل کچیل دور کرو۔

۵۵ یعنے اُن کے مردے پرندے کھاجائینگے اور جنگل میں آبادی سے دور پڑے رہینگے جیسا کہ بدر میں ہوا۔

كَفَرُوا فِي مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيمٍ ﴿۵۵﴾ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ

اس سے شک ہی میں رہینگے یہانتک کہ وہ گھڑی دفعتاً آجاوے یا ایک منحوس دن کا عذاب آپڑے آج کے دن ملک اللہ ہی کیواسطے ہے

يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فَالَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِي جَنّٰتِ النَّعِيمِ ﴿۵۶﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِاٰيٰتِنَا

وہ ان کے درمیان حکم کرتا ہے پس جو لوگ ایمان لائے اور عمل اچھے کرتے رہے وہ نعمتوں والی بہشتوں میں ہیں اور جو انکاری ہوئے اور ہماری آیتوں کو

فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿۵۷﴾ وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوا اَوْ مَاتُوا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا

تو ان لوگوں کیواسطے رسوا کرنیوالا عذاب ہے اور جو لوگ اللہ کے رستے میں وطنوں سے جدا ہوئے پھر قتل کئے گئے یا مرگئے البتہ اللہ ان کو

حَسَنًا وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِينَ ﴿۵۸﴾ لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهُ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيمٌ حَلِيمٌ

اچھا رزق عطا فرمائیگا اور اللہ ہی سب سے اچھا رزق دینے والا ہے وہ انکو ایسے مقامات میں داخل کریگا کہ وہ اس سے خوش ہونگے اور البتہ اللہ

ذٰلِكَ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوقِبَ بِهِ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُورٌ ﴿۶۰﴾

یہ قابل غور بات ہے اور جو کوئی دوسرے کو اسقدر ستاوے جسقدر کہ وہ ستایا گیا پھر اس پر زیادتی کی جاوے تو اللہ اسکی ضرور مدد کریگا

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُولِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ﴿۶۱﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ

یہ قابل غور بات ہے کہ اللہ رات کو دن میں داخل کر دیتا اور دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے اور تحقیق اللہ سننے والا جاننے والا ہے یہ اسلئے کہ

هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ﴿۶۲﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ

تحقیق اللہ وہی حق ہے اور اسکے سوا جسکو وہ پکارتے ہیں باطل ہے اور تحقیق اللہ وہی ہے جو بہت بلند اور بزرگی والا ہے کیا تو نے نہیں

اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً اِنَّ اللّٰهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ﴿۶۳﴾ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا

دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا پھر صبح کو زمین سبز ہو گئی تحقیق اللہ مہربان خبردار ہے اسی کے واسطے ہے جو کچھ

فِي الْاَرْضِ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿۶۴﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِي

آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ وہی ہے جو لاپرواہ اور اچھی صفات والا ہے کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے تمہارے تابع کر دیا

فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿۶۵﴾

جو زمین میں ہے اور کشتیاں جو اسکے حکم سے سمندر میں چلتی ہیں اور وہی آسمان کو روکے ہوئے ہے کہ اسکی اجازت کے بغیر زمین پر نہ گر پڑے

وَهُوَ الَّذِيٓ اَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُورٌ ﴿۶۶﴾ لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا

اور وہ وہی ہے جس نے تمکو زندہ کیا پھر تمہیں مارے گا پھر تمہیں زندہ کریگا تحقیق انسان ناشکرا ہے ہم نے ہر ایک امت کیواسطے ایک

هُمْ نَاسِكُوهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيمٍ ﴿۶۷﴾

مقرر کیا ہے جس پر وہ چلتے ہیں پس وہ تجھسے دین کے معاملہ میں جھگڑا نہ کریں اور تو اپنے رب کیطرف بلا تحقیق تو سیدھی راہ پر ہے

یہ جملہ پڑھا تلك الغرانيق العلى وان شفاعتهن لترتجى۔ اس سے تمام بت پرست خوش ہو گئے مگر بعد میں جبرائیل علیہ السلام نے
آپکو متنبہ کر دیا کہ یہ شیطانی الہام تھا یہ قصہ سراسر لغو اور بے بنیاد ہے شیطان وساوس سے زیادہ قلب نبی پر ہرگز تسلط
نہیں پا سکتا وہ وساوس بھی فوراً صاف کر دیئے جاتے ہیں چہ جائیکہ وحی متلو کے ساتھ شیطان کچھ آمیزش کر سکے امام فخر الدین
رازی اور صاحب مدارک بیضاوی وغیرہ محققین نے اس قصہ کا بطلان دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا ہے ۱۲

وَإِن جَادَلُوكَ فَقُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿٦٨﴾ اللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كُنتُمْ فِيهِ

اور اگر وہ تجھ سے جھگڑیں تو انکو کہدے کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسکو خوب جانتا ہے جن باتوں میں تم اختلاف کرتے ہو اللہ انکو دن قیامت کے

تَخْتَلِفُونَ ﴿٦٩﴾ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّ ذَٰلِكَ فِي كِتَابٍ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿٧٠﴾

کو فیصلہ کریگا کیا تجھکو معلوم نہیں کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے یہ (سب) کتاب میں ہے یہ سب اللہ پر آسان ہے

وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَمَا لَيْسَ لَهُم بِهِ عِلْمٌ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِن نَّصِيرٍ ﴿٧١﴾

اور اسکے سوائے ایسی چیز کی عبادت کرتے ہیں جسکے واسطے اسنے کوئی دلیل نہیں اتاری اور نہ انکو اسکا کچھ علم ہے اور ظالموں کا

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِ الَّذِينَ كَفَرُوا الْمُنكَرَ يَكَادُونَ يَسْطُونَ

اور جب انپر ہماری صاف آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو منکروں کے چہروں میں تو ناخوشی کے آثار دیکھتا ہے قریب ہے کہ وہ ان لوگوں پر حملہ کر بیٹھیں

بِالَّذِينَ يَتْلُونَ عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا قُلْ أَفَأُنَبِّئُكُم بِشَرٍّ مِّن ذَٰلِكُمُ النَّارُ وَعَدَهَا اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا

جو انکو ہماری آیتیں پڑھکر سناتے ہیں تو کہہ کیا میں اس سے بھی بدتر تبلا دوں وہ آگ ہے اللہ نے کافروں سے اسکا وعدہ کر رکھا

وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿٧٢﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوا لَهُ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن

ہے اور وہ برا ٹھکانا ہے لوگو مثل بیان کی گئی ہے پس تم اسکو سنو جن لوگوں کو اللہ کے سوائے (اور) تم پکارتے ہیں

دُونِ اللَّهِ لَن يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَلَوِ اجْتَمَعُوا لَهُ وَإِن يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا

وہ ایک مکھی بھی کبھی نہ بنا سکینگے خواہ سب جمع ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کوئی شے چھین لے جائے تو وہ اسکو

لَّا يَسْتَنقِذُوهُ مِنْهُ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ ﴿٧٣﴾ مَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ إِنَّ اللَّهَ

چھڑا نہیں سکتے طالب بھی کمزور اور مطلوب بھی انہوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جیسا کہ اسکی قدر کا حق ہے تحقیق

لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿٧٤﴾ اللَّهُ يَصْطَفِي مِنَ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا وَمِنَ النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ﴿٧٥﴾ يَعْلَمُ

قوی اور زبردست ہے اللہ فرشتوں میں سے رسول انتخاب کرتا ہے اور انسانوں میں سے بھی تحقیق اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے

مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿٧٦﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا

وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے اور ان کے پیچھے ہے اور اللہ کی ہی طرف تمام معاملات لوٹے جاتے ہیں اے مومنوں رکوع کرو اور سجدہ کرو

وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۩ ﴿٧٧﴾ وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ

السجدۃ

اور اپنے رب کی عبادت کرو اور بھلائی کرو تاکہ تم مظفر اور منصور رہو اور اللہ کے رستے میں جہاد کرو جیسا کہ جہاد کا حق ہے

هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ مِّلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ سَمَّاكُمُ

اسنے تمہیں برگزیدہ کیا اور دین میں تمپر کچھ مشکلات نہیں ڈالیں اپنے باپ ابراہیم کا ہی مذہب ہے اسی نے پہلے سے

الْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ وَفِي هَٰذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى

تمہارا نام مسلمان رکھا ہے اور اس قرآن میں بھی تمہارا نام مسلمان ہے تاکہ رسول تمپر گواہ ہو اور نمونہ ٹھہرے اور تم لوگوں پر گواہ اور نمونہ ﴿٧٨﴾

النَّاسِ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ هُوَ مَوْلَاكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ

ٹھہرو پس نماز قائم کرو زکوٰۃ دو اور اللہ کو مضبوط پکڑے رہو وہ تمہارا مولا ہے کیسا ہی اچھا مولا اور اچھا مددگار ہے

سورة المؤمنون مكية وهي مائة وثمان عشرة آية وست ركوعات

بسم الله الرحمن الرحيم

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا رحمان اور رحیم ہے

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ① الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ②

تحقیق ان مومنوں نے نجات پائی سلہ جو اپنی نمازوں میں عجز و نیاز کرنے والے ہیں

سلہ ایمان سے مراد ہے کسی امر کا صدق دل کیساتھ ماننا دینیات میں ایمان سے مراد اللہ کو اعمال کی جزا و سزا کو فرشتوں کو آسمانی کتابوں اور رسولوں کو ماننا ہوتا ہے یہی وہ ایمان ہے جسکو ہر ایک انسان صدق دل سے قبول کرسکتا ہے اس کی فطرت عقل اور تجربہ گواہی دیسکتا اور جسکی تلقین ہر ایک نبی ابتدائے آفرینش سے کرتا رہا ہے کیا ایشیا میں کیا یورپ و افریقہ میں کیا امریکہ میں اور جزائر میں چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے

لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ

ع ۱ نیکی یہ نہیں کہ اپنا منہ مشرق اور مغرب کی طرف پھیرو بلکہ نیکی تو اُن کی ہے جو اللہ پر اور یوم آخرت پر اور فرشتوں پر اور آسمانی کتاب پر اور نبیوں پر ایمان لاویں يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي أَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَنْ يَكْفُرْ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ۱۳۶ اے مومنو اللہ پر ایمان لاؤ اور اسکے رسول پر اور اُس کتاب پر جو اسنے اپنے رسول پر اُتاری ہے اور اُس کتاب پر جو پہلے سے اُتاری گئی اور جو اللہ کو اور اسکے فرشتوں کو اور کتابوں اور رسولوں کو اور یوم آخرت کو نہیں مانتا پس وہ بہت ہی بے راہ و بھٹکا ہوا ہے۔

یہی وہ ایمان ہے جسکی تلقین کتب انبیائے سابقہ میں ہے جو ہیں اُن بیگانہ امور کے منوانے میں کسی زبردستی کی ضرورت نہیں اور نہ عقل سلیم کا خون کرنا پڑتا ہے جیسا کہ قرآن مجید فرماتا ہے لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ ۖ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۲ع دین میں کسی زبردستی کی حاجت نہیں کیونکہ بدی و نیکی صاف ظاہر ہو چکی وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَآمَنَ مَنْ فِي الْأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعًا ۚ أَفَأَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّىٰ يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ۹۹ کیا تو اے محمد لوگوں پر زبردستی کرتا رہیگا یہانتک کہ وہ مومن ہو جائیں اور اگر تیرا رب ایسا چاہتا تو سب کے سب زمین میں ایمان لے آتے ان آیات سے صاف ظاہر ہے کہ ایمان رضا و رغبت سے ماننے کی چیز ہے نہ کہ زبردستی منوانے کی اور سنۃ اللہ یہی ہے کہ اس ایمان کی صاف صاف تبلیغ کر دیجائے پھر جو چاہے مان لے اور جو چاہے انکاری رہے فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ ۵ع پس جو چاہے انکاری رہے اور جو چاہے مان لے یہی تعلیم کل انبیا علیہم السلام

(۲) محض زبان سے اقرار کرنا اور دل سے نہ ماننا ایمان نہیں بلکہ ایک قسم کا فریب ہے جسکا ضرر خاص اسی کو پہنچتا ہے ایسا انسان خدا کی جناب سے مردود اور زناکاریوں اور بدعملیوں میں غرق رہتا ہے نیکی اور بدی کی تمیز اُس سے زائل ہو جاتی اور تکبر خودسری ریا کاری اور ظلم اسکا شیوہ ہو جاتے ہیں چنانچہ قرآن مثال کے طور پر فرماتا ہے اور لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور روز آخرت پر ایمان لائے حالانکہ در اصل وہ مومن نہیں ہوتے اللہ کو اور مومنوں کو دھوکے دیتے ہیں مگر حقیقت میں اپنے ہی نفسوں کو دھوکا دے رہے ہیں اور سمجھتے نہیں ان کے دلوں میں مرض ہے اللہ نے انکا مرض اور بڑھا دیا اور جھوٹ بولنے کی سزا میں اُن کیواسطے عذاب دردناک ہے اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ پھیلاؤ تو کہتے ہیں

منزل ۴

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ③ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ④ وَالَّذِيْنَ

لغو سے منہ پھیرنے والے زکات دینے والے

هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ⑤ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ

شرمگاہوں کو اپنی بیویوں اور لونڈیوں کے سوائے اوروں سے بچانے والے الیوینہ

کہ ہم فقط اصلاح کرنیوالے ہیں خبردار رہو حقیقت میں یہی لوگ مفسد ہیں مگر سمجھتے نہیں اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ جس طرح اور لوگ ایمان لائے ہیں تم بھی ایمان لاؤ تو کہتے ہیں کہ کیا ہم بھی احمقوں کی طرح ایمان لائیں۔ آگاہ ہو کہ حقیقتاً یہی لوگ احمق ہیں مگر جانتے نہیں اور جب مومنوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اور جب اپنے شیطانوں سے خلوت کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو تمہارے ہی ساتھی ہیں ہم تو محض ایک ہنسی کرتے تھے اللہ اُنپر ہنستا ہے یعنی اُن کو اُن کی سرکشی میں بڑھنے دیتا ہے یہی لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی کو خرید لیا پس اُن کو تجارت نے کچھ نفع نہ دیا اور نہ وہ ہدایت یافتہ ہوئے (قرآن مجید ۱۶ تا ۸)

ایک اور بھی آیت میں ہے قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۹۵ جنگلی لوگوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے اُن سے کہو کہ تم ایمان نہیں لائے ہاں یہ کہو کہ فرمانبردار ہو گئے کیونکہ ابھی ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا برعکس اسکے اگر کوئی شخص دل سے خدا اور اعمال کی جزا و سزا کو مانتا ہوا ور مخالفین کے تشدد سے انکار کرے مگر یہ انکار محض زبان سے ہو اور دل میں پورا اطمینان ہو تو وہ مومنوں کی فہرست سے خارج نہیں ہو جاتا ایمان سے خارج اُسوقت ہوگا جبکہ وہ شرح صدر کیساتھ انکار کرے گا جیسا کہ آیت ذیل میں ہے مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۱۶ جو کوئی اپنے ایمان لانیکے بعد اللہ سے کفر کرے سوائے ایسے شخص کے جو کفر پر مجبور کیا گیا ہو اور اُسکا دل ایمان پر مطمئن ہو مگر جنکا دل کفر پر کھل گیا اُنپر اللہ کا

(۳) ایمان سے خدا کی محبت اور شیطان سے مخالفت ہوتی ہے یعنی خداوند کریم مومنوں کی ہدایت اور مدد فرماتا ظلمات سے نکالکر اُن کو خالص نور میں لیتا مشکلات اور مصیبتوں سے اُن کو رہائی بخشتا دشمنوں کے مقابلہ پر اُن کو غلبہ دیتا اُن کی عمر و دولت اور اقبال میں زیادتی کرتا زمین کے پادشاہ اور وارث بناتا دنیا اور آخرت میں اُن کو خوشحال رکھتا اُن کی دعاؤں کو قبول فرماتا اپنی رحمتوں اور برکتوں کی بارش اُنپر نازل فرماتا اور شیطانوں کے اغوا اور ضرر سے اُن کو محفوظ رکھتا ہے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے۔ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۲۵۷ اللہ دوست ہے ایمان والوں کا اُن کو اندھیرے سے نکالکر نور میں لاتا ہے بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ۱۴۹ (اے ایمان والو) بلکہ اللہ ہی تمہارا مولا ہے اور وہی بہترین مددگار ہے وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۱۵۲ مومنوں پر اللہ فضل کرنیوالا ہے اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ ۷۶ جو مومن ہیں وہ تو اللہ کے رستہ میں جنگ کرتے ہیں اور جو کافر ہیں وہ شیطان سرکش کے رستہ میں جنگ کرتے ہیں اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۳۶ تحقیق اللہ مومنوں کیساتھ ہے اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۱۱۱ تحقیق اللہ نے مومنوں سے اُن کی نفسوں اور مالوں کو اس (اقرار) پر خرید کر لیا ہے کہ انکیواسطے جنت ہے حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۱۰۳ ہم پر حق ہے کہ مومنوں کو نجات دیں اِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِلٰى صِرَاطٍ

غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝

کوئی ملامت نہیں پر جو لگے سوائے چاہتا ہے ایسے لوگ سرکش ہیں

مُّسْتَقِيْمٍ ؏ اللہ مومنوں کو صراط مستقیم کیطرف ہدایت کرنے والا ہے وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ ؏ جو تم میں سے ایمان لائیں اور عمل اچھے کریں ان سے اللہ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں ضرور
ضرور خلیفہ بنائیگا وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ؏ ہم پر حق ہے کہ مومنوں کی مدد کریں وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ
ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؏ بے ایمانوں پر ابلیس نے اپنا ظن سچ کر دکھایا پس سوا مومنین کے ایک فریق کے
سب وہ اسکے پیرو بنگئے وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ان لوگوں کی دعائیں
اللہ قبول کرتا ہے جو ایمان لائے اور عمل اچھے کرتے رہے اور اپنی فضل سے ان کو اور زیادہ دیتا ہے یعقوب ۵ باب ۱۵ تا ۱۷ جو دعا ایمان
کے ساتھ ہوگی اسکے باعث بیمار بچ جائیگا اور خداوند اسے اٹھا کھڑا کریگا اور اگر اسنے گناہ کئے ہوں تو ان کی معافی ہو جائیگی پس
تم آپس میں ایک دوسرے سے اپنے گناہوں کا اقرار کرو اور ایک دوسرے کیلیے دعا مانگو تا کہ شفا پاؤ راستباز کی دعا کے اثر سے بہت کچھ ہو سکتا
ہے ایلیاہ ہمارا ہم طبیعت انسان تھا اسنے بڑے جوش سے دعا کی تو آسمان سے پانی برسا اور زمین میں پیداوار ہوئی۔

(۴) ایمان کی حیات اعمال صالحہ سے ہے جو شخص ایمان رکھتا ہے اعمال صالح سے دور ہے وہ اس باغ کے مشابہ ہے جسکو پانی
نہیں سینچا پس جو ایمان لاتا ہے اسکو چاہیے کہ اپنے اعمال بھی درست کرے تاکہ اسکا ایمان قایم رہے ایمان کے ساتھ نیکی اختیار کرنا اور بدی سے
بچنا ضروری اور لازمی باتیں ہیں ورنہ اکیلا ایمان سلامت نہ رہیگا اور نہ ایسا مومن مومن کہلائیگا بلکہ وہ دغابازوں اور
ناراستوں میں داخل ہو جائیگا۔ خدا کو ماننا اور اسکی مرضی پر چلنا عین دانائی اور حقیقی آزادی ہے اسطرح زندگی بسر کرنے سے جو مصیبتیں
انسان پر آئیں ان کی بخوشی خاطر برداشت کر لی جاتی ہے کیونکہ ایسی مصیبتوں کا نتیجہ نمایاں فتح اور دائمی آسایش ہوتا ہے
جن لوگوں کا ایمان بھی درست ہے اور اعمال بھی درست وہی لوگ ہیں جو حقیقی رشد و سعادت کے مالک اور قرآنی اصطلاح میں المومن
کہلانے کے مستحق ہیں یہی لوگ ہیں جو دنیا میں سرسبز اور کامیاب ہوتے ہیں اور آخرت میں بھی ہونگے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے
وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؏ ۲۵ جو لوگ ایمان لائے اور عمل
اچھے کرتے رہے ان کو خوشخبری سنا دو کہ انکے واسطے باغ ہیں جنکے نیچے نہریں جاری وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ
؏ اور مومنوں کو چاہیے کہ اللہ ہی پر توکل رکھیں فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ؏ اگر تم مومن ہو تو
ان سے نہ ڈرو اور مجھ ہی سے ڈرتے رہو مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ
؏ اللہ کی یہ شان نہیں ہے کہ مومنوں کو اسی حال میں چھوڑ دے جس میں وہ ہیں یہانتک کہ ناپاک کو پاک سے علیحدہ کر کے نہ دکھادے
اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ؏ ۸۳ جو لوگ ایمان لائے
اور اپنے ایمان کو انہوں نے ظلم سے ملبوس نہیں کیا یہی لوگ ہیں جنکے واسطے امن ہے اور یہی ہدایت یافتہ ہونیوالے ہیں۔
يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ؏ ۱۵۹
جس روز تیرے رب کی بعض نشانیاں ظاہر ہونگی اس روز کسی نفس کو اسکا ایمان نفع نہ دیگا اگر وہ پہلے سے ایمان نہ لایا ہو یا اپنے ایمان میں بھلائی
نہ کمائی ہو اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ؏ اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرو اگر تم مومن ہو۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ﴿۸﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ

جو اپنی امانتوں اور عہد کی نگہداشت کرنے والے اور اپنی نمازوں کی حفاظت

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۞ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۞ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۞ مومن تو بس وہی ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل جگمگا اٹھیں اور جب اسکی آیتیں سنائی جائیں تب ان کے ایمان زیادہ ہوں اور اپنے رب پر متوکل رہیں جو نمازیں قایم رکھیں اور خدا کے دیئے ہوئے میں سے کچھ خرچ کرتے رہیں یہی لوگ ہیں جو سچے مومن ہیں انہیں کے واسطے اُن کے رب کے پاس درجات ہیں اور مغفرت ہے اور عزت والا رزق ہے۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۞ مومن تو بس وہی ہیں جو اللہ پر اور اسکے رسول پر ایمان لائیں پھر شک نہ کریں اور اپنے مالوں سے اور جانوں سے خدا کی راہ میں کوشش کرتے رہیں یہی لوگ ہیں جو راستباز ہیں۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۞ جو لوگ اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان لائے تو انکو ایسا نہ پائیگا کہ وہ ایسے شخص سے محبت رکھیں جو اللہ سے اور اسکے رسول سے دشمنی رکھتے ہوں خواہ یہ ان کے باپ ہوں یا بیٹے یا بھائی یا بیوی یہی لوگ ہیں جنکے دلوں میں اللہ نے ایمان ثبت کر دیا اور اپنی طرف سے ایک روح بھیجکر امداد کی ہے اور جنکو وہ باغات میں داخل کریگا جنکے نیچے نہریں جاری ہیں وہ اُنمیں ہمیشہ رہنے والے ہیں اللہ اُن سے راضی اور وہ اللہ سے راضی ہیں یہی لوگ اللہ کا گروہ ہیں۔ آگاہ ہو کہ اللہ ہی کا گروہ فلاح پانیوالا ہے۔

اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۞ ہماری آیتوں پر ایمان تو انہیں لوگوں کا ہے جو یاد دلانے ہوتے ہی سجدہ میں گر پڑیں اور اپنے رب کی حمد میں تسبیح کرنے لگجائیں اور جو تکبر نہیں کرتے وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۞ کاش اگر بستیوں کے لوگ ایمان لاتے اور خدا سے ڈرتے رہتے تو ہم اُن پر برکتوں کے دروازے آسمان سے بھی کھولدیتے اور زمین سے مگر انہوں نے تکذیب کی پس ہمنے انکے عملوں کی سزا میں انکو پکڑ لیا

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۞ دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞ جو لوگ ایمان لائے اور عمل اچھے کرتے رہے ان کو ان کا رب اُن کے ایمان کے ساتھ ہدایت کریگا اُن کے نیچے نعمتوں والے باغات میں نہریں جاری ہونگی وہاں پر انکی پکار ہوگی اے خداوند تو پاک ہے اور وہاں ملاقات ہوگی سلامتی اور آخری اُن کی پکار ہوگی کہ تمام حمد اللہ کیواسطے ہے جو رب العالمین ہے

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۞ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۞ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۞ آگاہ ہو کہ تحقیق اولیاء اللہ پر

منزل

يُحَافِظُونَ ۝٩ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُونَ ۝١٠ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ

کرنے والے ہیں   یہی وہ وارث ہیں   جو فردوس کے وارث ہوں گے [ا]

کچھ خوف نہیں اور نہ وہ غمناک ہوتے ہیں جو ایمان لائے اور متقی ہیں اُن کیواسطے دنیا میں بھی بشارتیں ہیں اور آخرت میں بھی
فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ٢٢ پس جو لوگ ایمان لائے اور عمل اچھے کرتے ہیں اُنکیواسطے مغفرت ہے اور
لوقا ٤٦/٦ جب تم میرے کہنے پر عمل نہیں کرتے تو کیوں مجھے خداوند خداوند کہتے ہو۔

یعقوب ٢/١ و ٣ و ٤ اے میرے بھائیو جب تم طرح طرح کی آزمائشوں میں پڑو تو اُسکو تم یہ جان کر کمال خوشی کی بات سمجھنا کہ تمہارے ایمان کی آزمائش صبر پیدا کرتی ہے اور صبر کا اثر پورا ہونے دو تاکہ تم پورے اور کامل ہو جاؤ اور تم میں کسی بات کی کمی نہ رہے۔ لیکن اگر تم میں سے کسی میں حکمت کی کمی ہو تو خدا سے مانگے جو بغیر ملامت کئے سب کو فیاضی کیساتھ دیتا ہے اُسکو دیجائیگی مگر ایمان سے مانگے اور کچھ شک نہ کرے کیونکہ شک کرنیوالا سمندر کی لہر کے مانند ہوتا ہے جو ہوا سے بہتی اور اچھلتی ہے ایسا آدمی یہ نہ سمجھے کہ مجھے خداوند سے کچھ ملیگا وہ شخص دو دلا ہے اور اپنی ساری باتوں میں بے قیام۔

٢ پطرس ١/١ تا ٥ یسوع مسیح کے بندے اور رسول شمعون پطرس کی طرف سے اُن لوگوں کے نام جنہوں نے ہم سب کی خدا اور منجی یسوع مسیح کی راستبازی کے سبب ہمارا سا قیمتی ایمان پایا ہے خدا اور ہمارے خداوند یسوع کی پہچان کے سبب فضل اور اطمینان تمہیں زیادہ ہوتا جائے کیونکہ اُسکی الٰہی قدرت نے وہ سب چیزیں جو زندگی اور دینداری سے متعلق ہیں ہمیں اُسکی پہچان کے وسیلہ سے عنایت کیں جس نے ہمکو اپنے خاص جلال اور نیکی کے ذریعہ سے بُلایا جنکے باعث اُسنے ہم سے قیمتی اور نہایت بڑے وعدے کئے تاکہ تم اُس خرابی سے چھوٹ کر جو دنیا میں بری خواہش کے سبب سے ہے اُن کے وسیلہ ذات الٰہی میں شریک ہو جاؤ پس اسی باعث تم اپنی طرف سے کمال کوشش کر کے اپنے ایمان پر نیکی اور نیکی پر معرفت اور معرفت پر پرہیزگاری اور پرہیزگاری پر صبر اور صبر پر دینداری اور دینداری پر برادرانہ الفت اور برادرانہ الفت پر محبت بڑھاؤ۔

یعقوب ٢/١٤ تا ٢٤ اے میرے بھائیو اگر کوئی کہے کہ میں ایماندار ہوں مگر عمل نہ کرتا ہو تو کیا فائدہ۔ کیا ایسا ایمان اُسے نجات دے سکتا ہے اگر کوئی بھائی یا بہن ننگی ہوں اور اُن کو روزانہ روٹی کی کمی ہو اور تم میں سے کوئی اُن سے کہے کہ سلامتی کیساتھ جاؤ گرم اور سیر رہو مگر جو چیزیں جسم کیلئے درکار ہیں وہ انہیں نہ دے تو کیا فائدہ اسی طرح ایمان بھی اگر اُس کیساتھ اعمال نہ ہوں تو اپنی ذات سے مردہ ہے بلکہ کوئی کہہ سکتا ہے کہ تو تو ایماندار ہے اور میں عمل کرنیوالا ہوں تو اپنا ایمان بغیر اعمال تو مجھکو دکھا اور میں اپنا ایمان اعمال سے تجھے دکھاؤنگا تو اس بات پر ایمان رکھتا ہے کہ خدا ایک ہی ہے خیر اچھا کرتا ہے بدروحیں بھی ایمان رکھتی اور تھرتھراتی ہیں مگر اے نکمے آدمی کیا تو یہ بھی نہیں جانتا کہ ایمان بغیر اعمال کے بیکار ہے جب ہمارے باپ ابرہام نے اپنے بیٹے اضحاق کو قربانگاہ پر قربان کیا تو کیا وہ اعمال کے سبب سے راستباز نہ ٹھیرا پس تو نے دیکھ لیا کہ ایمان نے اُسکے اعمال کیساتھ ملکر اثر کیا اور اعمال کے سبب ایمان کامل ہوا اور یہ نوشتہ پورا ہوا کہ ابرہام خدا پر ایمان لایا اور یہ اُسکے حق میں راستبازی گنا گیا اور وہ خدا کا دوست کہلایا پس تمنے دیکھ لیا کہ انسان صرف ایمان ہی سے نہیں بلکہ اعمال سے راستباز ٹھہرتا ہے اسیطرح راحاب فاحشہ بھی جب اُسنے قاصدوں کو اپنے گھر میں اوتارا اور دوسری راہ سے رخصت کیا تو کیا اعمال کے سبب سے راستباز نہ ٹھہری۔ غرض ... جیسے جسم

[ا] ابو ہریرہؓ نے روایت سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص کیواسطے دو دو جگہیں ہیں ایک جنت میں اور ایک دوزخ میں پس جو شخص دوزخی ہو جنت والے اُسکی جگہ کے وارث ہوتے ہیں یہی وارث مراد ہے اس قول اللہ تعالیٰ میں فرمایا رسول خدا نے کہ مومن کو قبر میں منکر نکیر کے جواب کے بعد دوزخ دکھا کر ...

هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ﴿۱۱﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ﴿۱۲﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ

اُس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں — ہمنے اِنسان کو مٹی کے خلاصے سے پیدا کیا — پھر ہمنے اُسکو

بغیر روح کے مردہ ہے ویسے ہی ایمان بغیر اعمال کے مردہ ہے۔

یوحنا ۲ ہم ۵ اگر ہم اُسکے حکموں پر عمل کرینگے تو اُس سے ہمیں معلوم ہوگا کہ ہم اُسے جان گئے ہیں جو کوئی یہ کہے کہ میں اُسے جان گیا ہوں اور اُسکے حکموں پر عمل نہ کرے وہ جھوٹا ہے اور اُسمیں سچائی نہیں۔ ہاں جو کوئی اُسکے کلام پر عمل کرے اُسکے دل میں یقیناً خدا کی محبت (۵) ممکن ہے کہ ایمان کے بغیر کسی انسان کے بعض بعض اعمال اچھے ہو سکیں مگر ایسے اعمال کا آخری نتیجہ اُسکے واسطے کچھ نہیں ہو سکتا وہ ایک چادر یا چشمہ کا مالک ہے مگر کھیتی یا باغ کچھ نہیں رکھتا جو تبلیغ کے بعد بھی ایمان نہیں لاتے وہ دنیا میں بھی برباد اور بے نسل ہو جاتے ہیں اور آخرت میں تو اُسکا کچھ ٹھکانا نہیں عموماً جو لوگ خدا کو اور آخرت کو نہیں مانتے وہ مشرک بدسمجھ بدچلن اور بدکار ہو جاتے ہیں چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۶ ۱۲۶ اسیطرح اللہ اُن لوگوں پر ناپاکی ڈالتا ہے جو ایمان نہیں لاتے اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۷ ہمنے شیطانوں کو اُن لوگوں کا رفیق بنا دیا ہے جو ایمان نہیں لاتے وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۷ ہمنے اُن لوگوں کی جڑیں کاٹ ڈالیں جنہوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی اور مومن نہ اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوٗنَ ۲۱ کیا مومن اور فاسق برابر ہو سکتے ہیں۔ نہیں برابر نہیں ہوتے۔

(۶) ایمان آخر نیکی اور برکت کی ابتدا ہوتی ہے اور کفر سے بدی اور شقاوت کی۔ ایمان کا انتہا کمال سعادت و برکات ہے اور کفر کا انتہا کمال بدبختی اور لعنت ہے جو خدا کے رسول کو مان لیتا ہے اسکے واسطے ربانی رحمتوں اور برکتوں اور ہدایت و نصرت کے دروازے اُس پر کھل جاتے ہیں مومن شخص لا انتہا اصلاحوں اور ترقیات کے راستہ پر قدم مارنے لگجاتا ہے منکر اور مکذب اندھیرا اور گمراہی میں پھنسا رہتا ہے فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ۚ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ۱۰۱ پہلے سے جو تکذیب کرنے ہوا اسوجہ سے وہ ایمان نہ لاسکے اسیطرح اللہ کافروں کے دلوں پر مہر کر دیتا ہے وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۱۴۶ اور اگر تمام نشانیاں دیکھیں تب بھی اُن پر ایمان نہ لاوینگے اور اگر نیکبختی کا راستہ دیکھیں اس۔ سنہ کو اختیار نہ کریں اور اگر گمراہی کا راستہ دیکھیں تو اس راستہ کو اختیار کریں اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۸ میں تو محض نذیر و بشیر ہوں نہیں لوگوں کیواسطے ہوں جو ایمان لاویں وَمَا تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۱۰۱ جو لوگ ایمان نہیں لاتے اُنکو نشانیاں اور وعظ و نصیحت کچھ مفید نہیں ہوتے وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ۭ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ۙ وَانْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ۱۲۲ جو لوگ ایمان نہیں رکھتے اُن سے کہدو کہ تم اپنی جگہ پر عمل کرتے رہو ہم بھی عمل کرینگے اور انتظار کرو ہم بھی انتظار کرنیوالے ہیں۔ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۴۴ پس جو لوگ ایمان نہیں رکھتے اُنکے واسطے دوری ہے هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ۴۸ اللہ وہ ہے جسنے مومنوں کے دلوں میں اطمینان نازل فرمایا کہ اُن کے ایمان میں اور زیادتی ہو۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ڰ وَالشُّهَدَاۗءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا

منزل ۴

نُطْفَةً فِیْ قَرَارٍ مَّكِیْنٍ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا

نطفہ بنا کر ایک با محفوظ میں رکھا پھر نطفہ سے ہمنے جونک سی شے پر حیوانات بنائے پھر اس جونک سی مضغہ بنایا پھر مضغہ میں

فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۗ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ ﴿۱۴﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ

ہڈیاں پیدا کیں پھر ہڈیوں پر گوشت چڑھایا پھر اسکو ایک اور خلقت سے پیدا کیا لے پس برکتوں والا ہے اللہ جو سب سے اچھا بنانے والا ہے

لَمَیِّتُوْنَ ﴿۱۵﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ

مردہ ہو جاتے ہو پھر قیامت کے دن تم اٹھائے جاؤ گے اور ہمنے تمہارے اوپر سات طریقے بنائے ہیں اور خلقت سے ہم

غٰفِلِیْنَ ﴿۱۷﴾ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِی الْاَرْضِ ۖ وَاِنَّا عَلٰی ذَهَابٍۭ بِهٖ

غافل نہیں ہیں اور ہمنے ہی آسمان سے پانی ایک انداز سے اُتارا اور اسکو زمین میں ٹھہرائے رکھا اور ہم اسکے لیجانے

لَقٰدِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّاَعْنَابٍ ۘ لَكُمْ فِیْهَا فَوَاكِهُ كَثِیْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۱۹﴾

پر بھی قادر ہیں پھر ہمنے اس سے تمہارے واسطے کھجور اور انگور کے باغات پیدا کیے اسمیں تمہارے واسطے میوے بکثرت ہیں اسمیں سے کھاتے ہو

وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَیْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِیْنَ ﴿۲۰﴾ وَاِنَّ لَكُمْ فِی الْاَنْعَامِ

اور درخت (زیتون پیدا کیا) جو طور سینا سے نکلتا اور روغن اور سالن کھانیوالوں کے واسطے لیکر نکلتا ہے اور چوپایوں میں

لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِیْكُمْ مِّمَّا فِیْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ كَثِیْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَعَلَیْهَا وَعَلَی الْفُلْكِ

تمہارے واسطے ایک سبق ہے انکے بطن میں جو ہے ہم اسمیں سے تمکو (دودھ) پلاتے ہیں اور ان میں تمہارے واسطے بہت نفع ہیں اور انمیں سے تم کھاتے

تُحْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اَفَلَا

سوار کیے جاتے ہو اور ہمنے نوح کو اسکی قوم کیطرف بھیجا پس اسنے کہا اے قوم اللہ کی عبادت کرو تمہارا اسکے سوا کوئی معبود

تَتَّقُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ یُرِیْدُ اَنْ یَّتَفَضَّلَ عَلَیْكُمْ ؕ

ڈرتے ہو۔ اسکی قوم میں جو سردار منکر تھے وہ بولے یہ تم جیسا ہی ایک انسان ہے چاہتا ہے کہ تم پر فضیلت حاصل کرے اور اگر

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً ۚ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِیْۤ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِیْنَ ﴿۲۴﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ

اللہ چاہتا تو فرشتے ضرور نازل کرتا ہمنے تو پہلے اپنے باپ دادوں میں یہ بات نہیں سنی یہ شخص تو بس مجنون

جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰی حِیْنٍ ﴿۲۵﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۲۶﴾ فَاَوْحَیْنَاۤ اِلَیْهِ اَنِ اصْنَعِ

معلوم ہوتا ہے پس تم ایک وقت تک اسکے ساتھ انتظار کرو اسنے دعا کی اے میرے رب انہوں نے مجھے جھٹلایا ہے تو میری مدد کر پس ہمنے

لے یعنی روح ڈالی ؎ یعنی سات آسمان طبق بر طبق بنا جیسا کہ ؎ میں ہے سبع سموٰت طباقاً عرب کا محاورہ ہے کہ جب ایک چیز کو اوپر نیچے رکھتے ہیں تو کہتے ہیں طارقت الشیئ اور اس چیز کو جو کسی چیز کے اوپر ہو اسکو طریق کہتے ہیں ؎ طور کے معنے ہیں سرسبز پہاڑ۔ جو پہاڑ سرسبز

بلند یا اولئک اصحٰب الجحیم ؎ جو لوگ اللہ پر اور اسکے رسولوں پر ایمان لائے یہی لوگ ہیں جو اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں ان کیواسطے انکا اجر اور انکا نور ہے اور جو لوگ انکار اور تکذیب کرتے ہیں وہ صاحب دوزخ ہیں یرفع اللہ الذین اٰمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجٰت ؎ جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور جنکو علم دیا گیا اللہ اُن کے درجے بلند کرتا ہے۔

الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ

میری آنکھوں اور وحی کے سامنے کشتی بنا پس جب ہمارا حکم پہنچا اور تنور جوش زن ہوا (حکم دیا گیا) کہ اس میں ہر قسم کے دو دو جوڑے

وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ۝۲۷

اور اپنے اہل کو سوائے اسکے جسپر ان میں سے قول عذاب ہوچکا بٹھا لے اور ظالموں کے بارے میں مجھ سے کلام نہ کر وہ

فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝۲۸

پس جب تو اور تیرے ساتھی کشتی میں بیٹھ جائیں تو کہیو تمام حمد اللہ کیواسطے ہے جسنے ہمکو ظالموں کی قوم سے نجات دی

وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ۝۲۹ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ وَّاِنْ كُنَّا

اور دعا کر لے میرے رب تو مجھکو مبارک وقت اور مقام پر اوتار اور تو سب سے اچھا مہمان نواز ہے تحقیق اس میں نشانیاں

لَمُبْتَلِيْنَ ۝۳۰ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۝۳۱ فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا

ہیں اور ہم ضرور تربیت کرنیوالے ہیں پھر ان کے بعد اور بستیاں پیدا کیں پس ہمنے ان میں ایک رسول ان میں سے بھیجا کہ

اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝۳۲ وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِلِقَآءِ

اللہ کی عبادت کرو تمہارا بجز اسکے سوا کوئی معبود نہیں کیا پس تم خدا سے نہیں ڈرتے اور اسکی قوم کے سردار جو منکر ہوئے اور جنہوں نے آخرت

الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مَا هٰذَا اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ

کے ملنے کو جھٹلایا تھا اور دنیاوی زندگی میں ہمنے انکو آسودہ حال کیا بولے کہ یہ تو بس تم جیسا ہی انسان ہے جو تم کھاتے ہو کھاتا

مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ۝۳۳ وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝۳۴ اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ

اور جو تم پیتے ہو وہی یہ پیتا ہے اور اگر تم نے اپنے جیسے انسان کی تابعداری کی تو زیانکار ہوگے کیا وہ تمہیں ڈراتا ہے کہ جب مر کر

وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ۝۳۵ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ۝۳۶ اِنْ هِيَ

مٹی اور ہڈیاں ہو جاؤ گے تب نکالے جاؤ گے افسوس افسوس کیا تمکو وعدہ دیا جاتا ہے یہ تو ہماری

اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۝۳۷ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ

دنیاوی زندگی ہے ہم مرتے اور جیتے ہیں مگر ہم (مرنے کے بعد) اٹھائے نہ جائینگے اس شخص نے تو اللہ پر جھوٹ بات باندھی

كَذِبًا وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝۳۸ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ۝۳۹ قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ

ہے اور ہم اسکے ماننے والے نہیں ہیں اسنے کہا اے میرے رب انہوں نے مجھے جھٹلایا پس تو میری مدد کر فرمایا تھوڑے

نٰدِمِيْنَ ۝۴۰ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝۴۱ ثُمَّ اَنْشَاْنَا

چند ایک کہ وہ صبح ہوتے پشیمان ہونگے پس یا حق طور پر اس حادثہ نے انہیں پکڑ لیا پس ہمنے انکو خس و خاشاک بنا دیا پس ظالموں

مِنْ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ۝۴۲ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ۝۴۳ ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا

پھر ہمنے ان کے بعد اور بستیاں پیدا کیں کوئی امت اپنے وقت مقررہ سے نہ آگے ہو سکتی ہے اور نہ پیچھے رہ سکتی ہے پھر ہم ایک دوسرے

تَتْرَا كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ فَبُعْدًا

کے پیچھے رسول بھیجتے رہے جب کبھی کسی امت کے پاس اسکا رسول آیا انہوں نے اسکو جھٹلایا پس ہم نے بعض کو بعض کے بعد ہلاک کیا اور

فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿۱۰۲﴾ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ

پس جنکے وزن بھاری ہوں وہی لوگ فلاح پانیوالے ہیں اور جنکے وزن ہلکے ہوئے سو انہوں نے

الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فِي جَهَنَّمَ خَالِدُونَ ﴿۱۰۳﴾ تَلْفَحُ وُجُوهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيهَا

اپنے نفسوں کا نقصان کیا وہ جہنم میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ آگ اُن کے چہروں کو جھلس دیگی اور وہ

كَالِحُونَ ﴿۱۰۴﴾ أَلَمْ تَكُنْ آيَاتِي تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَكُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ ﴿۱۰۵﴾ قَالُوا رَبَّنَا

کالے جھلسے ہوئے ہونگے کیا تمپر میری نشانیاں پڑھی نہ جاتی تھیں پر تم انکو جھٹلاتے رہے وہ بولے اے ہمارے رب

غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ ﴿۱۰۶﴾ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا

ہم پر ہماری بدبختی غالب رہی اور ہم ایک گمراہ قوم بنے رہے اے ہمارے رب تو ہمکو وہاں سے نکال اگر پھر ہم ویسی کریں

ظَالِمُونَ ﴿۱۰۷﴾ قَالَ اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ ﴿۱۰۸﴾ إِنَّهُ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْ عِبَادِي يَقُولُونَ رَبَّنَا

تو بیشک ظالم ہیں اللہ نے فرمایا پھٹکارے ہوئے اسمیں پڑے رہو اور مجھ سے کلام مت کرو میرے بندوں میں ایک فریق ایسا ہی تھا جو کہتا تھا

آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ﴿۱۰۹﴾ فَاتَّخَذْتُمُوهُمْ سِخْرِيًّا حَتَّىٰ أَنسَوْكُمْ ذِكْرِي

اے ہمارے رب ہم ایمان لائے تو ہمیں بخش اور ہمپر رحم کر اور تو سب سے اچھا رحم کرنیوالا ہے پھر تمنے ان سے ہنسی کی یہانتک کہ میرا ذکر

وَكُنتُم مِّنْهُمْ تَضْحَكُونَ ﴿۱۱۰﴾ إِنِّي جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوا أَنَّهُمْ هُمُ الْفَائِزُونَ ﴿۱۱۱﴾

تمنے بھلا دیا اور تم ان سے ہنسی کرتے رہے بیشک آج انکو اُن کے صبر کی جزا دی اور بیشک وہی کامیاب ہیں۔

قَالَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْأَرْضِ عَدَدَ سِنِينَ ﴿۱۱۲﴾ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَاسْأَلِ

وہ پوچھے گا کہ تم زمین میں کتنے سال ٹھیرے وہ بولے کہ ہم ایکدن یا ایکدن کا کچھ حصہ ٹھیرے بس گننے والوں ہی سے پوچھ لے

الْعَادِّينَ ﴿۱۱۳﴾ قَالَ إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا لَّوْ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۱۱۴﴾ أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا

اللہ فرمائیگا کہ تم تو بہت ہی تھوڑا ٹھیرے ہو کاش تم جانتے ہوتے۔ کیا پس تمنے گمان کر لیا ہے کہ

خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ ﴿۱۱۵﴾ فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ

ہمنے تمکو محض عبث پیدا کیا ہے اور تم ہماری طرف لوٹائے نہ جاؤ گے پس بلند ہے اللہ جو سچا بادشاہ ہے کوئی معبود نہیں مگر وہی

رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ ﴿۱۱۶﴾ وَمَن يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ

جو عرش بزرگ کا رب ہے اور جو اللہ کے ساتھ دوسرا معبود پکارے اسکے پاس اسکی کوئی دلیل نہیں اور اسکا حساب

عِندَ رَبِّهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ ﴿۱۱۷﴾ وَقُل رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ﴿۱۱۸﴾

اسکے رب کے پاس ہے وہ کافروں کو فلاح نہیں دیتا اور کہہ اے میرے رب تو میری معافی اور محافظت کر اور رحم کر تو سب سے

سُورَةُ النُّورِ مَدَنِيَّةٌ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | وَهِيَ أَرْبَعٌ وَسِتُّونَ آيَةً

(شروع) اللہ کے نام سے (جو) رحمٰن اور رحیم ہے

سُورَةٌ أَنزَلْنَاهَا وَفَرَضْنَاهَا وَأَنزَلْنَا فِيهَا آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿۱﴾ الزَّانِيَةُ

(یہ) ایک سورۃ ہے جو ہمنے نازل کی اور اسکو فرض کیا اور اسمیں صاف صاف آیتیں اتاریں تاکہ تم سمجھو زانیہ عورت

لـه [illegible] یقیناً کم قدر لوگ بیہودہ ہیں [illegible] سب بیہودگی [illegible]

وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۖ وَلَا تَأْخُذْكُم بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي

اور زانی مرد ہر ایک کو اُن میں سے سو درے لگاؤ اور اُن دونوں پر اللہ کے دین میں

دِينِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۖ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ

اگر تم اللہ کو اور یوم آخرت کو مانتے ہو ترس نہ آوے اور مومنوں کا ایک گروہ اُن کے عذاب کو دیکھے

الزَّانِي لَا يَنكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذَٰلِكَ

زانی نکاح نہ کرے مگر زانیہ یا مشرک عورت سے اور زانیہ عورت نکاح نہ کرے مگر زنا کار یا مشرک مرد سے اور یہ

عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ﴿٣﴾ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ

مومنوں پر حرام کیا گیا ہے اور جو پاک دامن بیبیوں (زنا کی) تہمت لگاویں پھر چار شاہد پیش نہ کر سکیں تو اُن کے

ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿٤﴾ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا

اسی درے لگاؤ اور ہمیشہ تک اُن کی شہادت کبھی قبول نہ کرو یہی وہ لوگ ہیں جو فاسق ہیں مگر جو لوگ اس کے

مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٥﴾ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ

بعد توبہ کریں اور اصلاح کرلیں تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور جو لوگ اپنی بیویوں کو تہمت لگاویں

وَلَمْ يَكُن لَّهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ ۙ إِنَّهُ

اور سوائے اپنے نفسوں کے اُن کے اور شاہد نہ ہوں تو اُن میں سے ایک کی شہادت یہ ہے کہ چار بار اللہ کی قسم

لَمِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٦﴾ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِن كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿٧﴾

شہادت ادا کرے کہ وہ سچا ہے اور پانچویں بار (کہے) کہ اُس پر اللہ کی لعنت اگر وہ جھوٹا ہو اور اس عورت سے عذاب ٹل سکتا ہے اگر وہ چار

وَيَدْرَأُ عَنْهَا الْعَذَابَ أَن تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ ۙ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿٨﴾ وَ

بار اللہ کی قسم کھا کر شہادت دے کہ وہ جھوٹا ہے اور

ف۱ شریعت موسوی میں زنا کی سزا جان سے مار ڈالنا تھا جیسا کہ کتاب احبار ۲۰ : ۱۰ میں ہے وہ جو دوسرے کی جورو کے ساتھ یا اپنے پڑوسی کی جورو کے ساتھ زنا کرے وہ دونوں قتل کیے جاویں اور ۱۹ : ۲۰ میں غیر کی لونڈی اور غیر کی منگیتر کے ساتھ زنا کرنے کی سزا صرف کوڑے مارنے کا حکم ہے مگر مسیح کے پاس ایک زنا کار عورت کو مار ڈالنے کے لئے لائے تو آپ نے سزا نہ ماری نہ مارنے کا حکم دیا جیسا کہ انجیل میں موجود ہے۔ توریت میں یہ افراط اور انجیل میں یہ تفریط ان دونوں کی اصلاح قرآن مجید نے اس آیت میں فرمائی کہ زانی مرد اور زانیہ عورت ان میں سے ہر ایک کو سو سو کوڑے مارو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یعنی اللہ تعالیٰ کے احکام کو جاری کرو خواہ کوئی تمہارا قرابتی ہو یا غیر ہو اور اس معاملہ میں کسی کے طعن و تشنیع سے مت ڈرو (مشکوٰۃ ۳۰۵)۔ اور بنی مخزوم میں ایک عورت پر چوری ثابت ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ اس کا ہاتھ کاٹا جائے۔ اُن کی قوم نے سفارش کرنی چاہی لیکن ڈر کے مارے خود نہ کر سکے حضرت اسامہ رض چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت پیارے تھے اُن سے سفارش کرائی جب انہوں نے سفارش کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو فرمایا کہ تو اللہ تعالیٰ کی حد کے بارے میں سفارش کرتا ہے اور خطبہ یعنی وعظ کیا لوگوں کو فرمایا کہ پہلی امتوں کے لوگ اس بات کے سبب ہلاک ہو چکے ہیں کہ اگر کوئی بڑے مرتبہ کا آدمی چوری کرتا تو اسکو چھوڑ دیتے اور کوئی غریب غربا چوری کرتا تو اسکو سزا دیتے قسم اُس ذات کی کہ جسکے ہاتھ میں میری جان ہے اگر چوری کرنے والی فاطمہ بنت محمدؐ بھی ہوتی تو میں اسکو بھی سزا دیتا۔ اسکے بعد اُس مخزومیہ کا ہاتھ کاٹا گیا اور فرمایا رسول اللہؐ نے یعنی اللہ کی حدوں میں سے کسی حد کا جاری کرنا زمین و دنیا میں ایسی خیر و برکت ہوتی ہے کہ چالیس دفعہ کی بارش سے بھی ویسی برکت نہیں ہوتی (مشکوٰۃ ۳۰۵)

الْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ إِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٩﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

پانچویں بار کہے کہ اسپر اللہ کا غضب اگر وہ سچا ہو اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور رحمت نہوتی (تو کیا

وَرَحْمَتُهٗ وَأَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ﴿١٠﴾ إِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ لَا

ٹھکانا تھا) اور تحقیق اللہ رجوع کرنیوالا حکمت والا ہے جن لوگوں نے تہمت کا طوفان سلہ اوٹھایا وہ تم میں سے ہی ایک گروہ

تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ وَ

ہے اسکو اپنے واسطے برا مت سمجھو بلکہ اچھا سمجھو (کہ منافقین کی چھانٹ ہوگئی) اُن میں سے ہر ایک مرد کیواسطے جو گناہ اُسنے کمایا اور

الَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿١١﴾ لَوْلَآ إِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ

جس نے اس طوفان میں بڑا حصہ لیا اسکے واسطے عذاب عظیم ہے کیوں ایسا نہ ہوا کہ جب تمنے اسکو سنا تو مومن مرد

وَالْمُؤْمِنٰتُ بِأَنْفُسِهِمْ خَيْرًا وَّقَالُوْا هٰذَآ إِفْكٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٢﴾ لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ

اور مومنہ عورتوں نے اپنے نفسوں میں اچھا گمان نہ کیا اور یہ نہ کہا کہ یہ تو صاف بہتان ہے کیوں وہ اسپر چار گواہ نہیں لائے

شُهَدَآءَ فَإِذْ لَمْ يَأْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَأُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿١٣﴾ وَلَوْلَا

پس جب وہ گواہ نہیں لائے تو اللہ کے نزدیک وہی جھوٹے ہیں اور اگر دنیا و

فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْ مَآ أَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ

آخرت میں تمپر اللہ کا فضل اور رحمت نہوتی تو جس چرچے میں تم پڑے تھے اسکے سبب تمپر بڑا

عَظِيْمٌ ﴿١٤﴾ إِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِأَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ

عذاب آتا۔ جب تم اپنی زبانوں سے اوسکو نقل در نقل چلاتے اور جس بات کا تم کو علم نہ تھا وہ مونہوں سے نکالتے تھے۔

سلہ اس بہتان کی تفصیل میں امام بخاری و مسلم وغیرہ محدثین نے اسطرح روایت کی ہے کہ عائشہ صدیقہ رض فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلعم جب باہر جاتے تو جس بیوی کا نام قرعہ میں نکلتا تھا اسکو ساتھ لیجاتے تھے چنانچہ ایکبار ایک جہاد میں چلے اور میرا قرعہ میں نام نکلا تو مجھے ساتھ لیگئے آیت حجاب نازل ہو چکی تھی اونٹ پر ہودہ میں پردہ میں چلتی تھی جب اس سفر سے لوٹے اور ایک شب کو مدینہ کے قریب قیام ہوا رات ہی کو کوچ پکارا گیا میں اس عرصہ میں قضاء حاجت کو گئی لوٹ کر آئی تو گلے کا گلوبند نہ پایا اسکو لینے گئی اتنے میں لوگوں نے میرا ہودہ اسیطرح سے اونٹ پر کسدیا اور بوجھ کا تفاوت خیال نہ کیا کیونکہ اس زمانہ میں تنگدستی کیوجہ سے کھانا کم میسر آتا تھا عورتیں ہلکی ہلکی تھیں وہ سمجھے کہ میں ہودہ میں ہوں قافلہ چلدیا میں لوٹ کر آئی تو کسی کو نہ پایا یہ سمجھکر کہ آخر میری تلاش کرتے ہوئے لوگ یہاں ہی آئینگے اسی جگہ بیٹھ گئی اتنے میں نیند آگئی صفوان بن معطل لشکر کے بعد اسلیے چھوڑا گیا تھا کہ پیچھے سے گری پڑی چیز یا بھولے بھٹکے آدمی کا خیال رکھے جب وہ میرے قریب آیا اور صبح ہوگئی تھی اُسنے مجھے پہچان کر انا للہ کہا اسکی آواز سے میں بیدار ہوگئی اُسنے ہاتھ نہیں پکڑا الٹے پیٹ کر مجھے اپنے اونٹ پر چڑھا لیا اور نہ میں نے اس سے بات کی نہ اُس نے مجھ سے دوپہر کے قریب تک مجھے فرودگاہ لشکر میں لے آیا عبد اللہ بن ابی منافق نے جو بظاہر مسلمان تھا یہ طوفان اُٹھایا اور مجھے تہمت لگائی اور حسان بن ثابت اور مسطح و حمنہ بنت جحش اسکی ہاں میں ہاں ملانیوالے اور اس بات کے مشہور کرنیوالے ہوگئے جب یہ خبر مسطح کی والدہ کے ذریعہ سے مجھے پہونچی تو میری آنکھوں سے آنسو نہ تھمتے تھے مہینے بھر تک یہی حال رہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس التفات سابقہ سے پیش نہ آتے تھے آخرکار میری برأت میں یہ آیت نازل ہوئی اور مجھے اپنے اللہ پر بھروسہ تھا کہ وہ ضرور میرے

م معاملہ میں کچھ نازل فرماکر مجھے سچا کریگا۔ ۱۲

وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِندَ اللَّهِ عَظِيمٌ ⑮ وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُم مَّا يَكُونُ

اور اسکو ہلکی بات سمجھتے تھے حالانکہ وہ اللہ کے نزدیک بڑی بات تھی اور جب تم نے اوسکو سنا تو کیوں نہ کہا کہ ہمیں شایاں

لَنَا أَن نَّتَكَلَّمَ بِهَٰذَا سُبْحَانَكَ هَٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ ⑯ يَعِظُكُمُ اللَّهُ أَن تَعُودُوا

نہیں کہ ایسی بات کہیں تو پاک ہے یہ تو بڑا بہتان ہے اللہ تمکو سمجھاتا ہے کہ پھر کبھی تم

لِمِثْلِهِ أَبَدًا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ⑰ وَيُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ⑱

ایسا نہ کرو جب تم مومن ہو اور اللہ تمہارے واسطے آیتیں بیان کرتا ہے اور اللہ علم والا حکمت والا ہے

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَ

جو لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ مومنوں کی بابت بد باتیں شائع کریں ان کے واسطے دنیا اور آخرت میں

الْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ⑲ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ

درد ناک عذاب ہے اور اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور رحمت نہ ہوتی تو کیا ہوتا

اللَّهَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ⑳ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ وَ

شفیق اور اللہ تو مہربان رحم کرنیوالا ہے اے لوگو جو ایمان لائے ہو شیطان کے قدموں کی پیروی مت چلو اور

مَن يَتَّبِعْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ

جو شیطان کے قدموں پہ چلتا ہے (تو یاد رکھو) کہ وہ بد و ناجائز باتوں کا ہی حکم کرتا ہے اور اگر تم پر اللہ کا

وَرَحْمَتُهُ مَا زَكَىٰ مِنكُم مِّنْ أَحَدٍ أَبَدًا وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يُزَكِّي مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ㉑

فضل اور رحمت نہ ہوتی تو تم میں سے کوئی بھی پاک نہ ہوتا مگر اللہ جسکو چاہے پاک کرتا ہے جو کہ سنتا جانتا ہے اور

وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنكُمْ وَالسَّعَةِ أَن يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَ

تم میں سے جو فضل والے اور گنجائش والے ہیں قسم نہ کھاویں کہ قرابتیوں مسکینوں اور ہجرت کرنیوالوں کو

الْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ

فی سبیل اللہ کچھ نہ دینگے بلکہ انکو چاہیے کہ معاف کریں اور درگذر کریں کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہاری معافی

وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ㉒ إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا

اور حفاظت کرے اور اللہ غفور رحیم ہے تحقیق جو لوگ بے خبر مومنہ پاکدامنوں پر جھوٹا الزام لگاتے ہیں ان پر دنیا اور

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ㉓ يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ

آخرت میں لعنت کی گئی اور انکو بڑا عذاب ہے ایک دن اون کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور

وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ㉔ يَوْمَئِذٍ يُوَفِّيهِمُ اللَّهُ دِينَهُمُ الْحَقَّ وَ

ان کے پاؤں اون کے عملوں کی گواہی ان کے خلاف دینگے اوسدن اللہ انکو انکا واجب اجر پورا پورا دیگا

يَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ ㉕ الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ

اور وہ جان جاتے کہ اللہ ہی سچا اور ہر چیز کو ظاہر کرتا ہے خبیث عورتیں خبیث مردوں کیواسطے اور خبیث مرد خبیث عورتوں کیواسطے

[illegible]

وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ؕ

اور پاک عورتیں پاک مردوں کیواسطے اور پاک مرد پاک عورتوں کیواسطے جو کچھ وہ کہتے ہیں یہ لوگ اُس سے بری ہیں ؎۱

لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۲۶﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ

ان کیواسطے معافی وحفاظت اور عزت والا رزق ہے اے مومنو اپنے گھروں کے سوائے غیروں کے گھروں میں داخل

حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاِنْ

مت ہوا کرو جبتک تم اُن سے پوچھ نہ لو اور گھر والوں پر سلام نہ کرلو یہ تمہارے لئے بہتر ہے تاکہ تم سمجھو ارشاد ؎۲ اور اگر تم

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۸۹ نمبر ؎۳) معاملہ میں منافقین کے شریک ہوا تب صدیق رضی اللہ عنہ نے اُسکا روزینہ بند کردیا اسپر یہ آیت نازل ہوئی تب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنی امداد پھر بدستور سابق جاری کردی مگر تہمت لگانے کی وجہ سے اوسپر حد لگائی گئی صدیق رضی اللہ عنہ پہلے قسم کھا بیٹھے تھے کہ میں اب مسطح کو کبھی کچھ فائدہ نہ پہونچاؤنگا۔ اس آیت کے نزول پر اونہوں نے پھر قسم کھائی کہ میں کبھی اپنی امداد بند نہ کرونگا۔ ۱۲

؎۱ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا امور ذیل پر فخر کیا کرتی تھیں (۱) یہ کہ نکاح سے پہلے جبرئیل علیہ السلام نے اونکی صورت ایک ریشمی کپڑے میں چھپا کر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دکھائی تھی اور ظاہر کیا تھا کہ یہ تمہاری بیوی ہے (۲) یہ کہ اونکے سوا اور کوئی کنواری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں نہیں آئی (۳) یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی باری میں اُنکی گود میں وفات پائی (۴) یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اونہیں کے گھر میں دفن ہوئے (۵) نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی زیادہ تر انہیں کی باری کے دن اترتی جب اونکے ساتھ ایک کپڑے میں ہوتے (۶) یہ کہ خود اللہ کریم نے اون کی برأت نازل کی (۷) یہ کہ وہ خلیفہ اول صدیق اکبر کی بیٹی ہیں (۸) وہ طیبات میں شامل ہیں اور اونکو بخشش اور عزت کی روزی کا وعدہ دیا گیا جیساکہ ۲۵/۲۶ میں ہے۔

؎۲ ربعی بن حراش بیان کرتا ہے کہ ہمارے پاس ایک آدمی نے بنی عامر میں سے بات کی کہ اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اذن طلب کیا اور آپ اُسوقت گھر میں تھے اُسنے کہا میں اندر آجاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خادم کو فرمایا کہ جا اور اُسکو اذن مانگنا سکھا اُسکو تعلیم کر کہ کہے السلام علیکم میں اندر آجاؤں اُس آدمی نے سن لیا اور اُسنے کہا السلام علیکم میں اندر آجاؤں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو اذن دیا پس وہ اندر آگیا (ترمذی) ابو داؤد کی حدیث میں ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی شخص کے دروازہ پر جاتے تو دروازہ کے سامنے کھڑے نہ ہوتے بلکہ دائیں یا بائیں طرف کھڑے ہوتے اور فرماتے السلام علیکم السلام علیکم صحیحین میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ایک بلا اجازت تیرے گھر میں تجھپر جھانکے اور تو کنکری مارکر اوسکی آنکھ پھوڑ دے تب بھی تجھپر کوئی گناہ نہیں۔ زینب رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ میرا خاوند عبداللہ بن مسعود کا بیٹا جب کسی ضرورت کیلئے جاتا اور پھر گھر کو واپس آتا تو دروازے پر کھڑے ہوکر کھنکارتا اور تھوک ڈالتا تاکہ ہم خبردار ہوجائیں اور وہ ہمکو ایسی حالت میں نہ دیکھے جسکو وہ برا جانتا ہے۔ رواہ الحافظ ابو جعفر ابن جریر

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ بغیر ارادہ کے اگر کسی موقع میں کسی غیر محرم پر نگاہ پڑ جائے تو کیا حکم ہے فرمایا کہ اپنی نگاہ اُسکی طرف سے پھیر لینا واجب ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے پاس اچھے برے سب طرح کے آدمی آتے ہیں آپ امہات المومنین کو پردہ کا حکم فرمادیں تو خوب ہے اسپر اللہ تعالے نے سب مسلمانوں کیواسطے پردہ کا حکم اوتار دیا (ترمذی) ۱۲

بقیہ حاشیہ بر صفحہ ۶۹۰

لَمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا

اُن گہروں میں کسی کو نہ پاؤ تو اُن میں داخل مت ہو جب تک کہ تمکو اجازت نہ دی جائے اور اگر تمکو کہا جاوے کہ لوٹ جاؤ تو لوٹ جایا کرو

هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۲۸﴾ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ

کہ وہ تمہارے واسطے زیادہ پاک ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اُسکو جانتا ہے تمپر کوئی گناہ نہیں اگر تم غیر رہائشی مکانوں میں جہاں تمہارا اسباب ہو

فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۲۹﴾ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ

(بلا اجازت) چلے جایا کرو اور جو کچھ تم ظاہر کرتے اور چھپاتے ہو اللہ اُسکو جانتا ہے مومنوں سے کہدے کہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں

وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۗ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ

اور اپنی سوراخوں کی حفاظت کریں یہ اُن کیواسطے زیادہ پاک ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اُس سے خبردار ہے اور مومنہ عورتوں سے کہدے

مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ

کہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی ستروں کی حفاظت کریں اپنی آرایش نہ دکھایا کریں سوائے اسقدر کے جو خواہ مخواہ ظاہر ہو جاوے اور

ف ۵ مقاتل نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ اسماء بنت مرشدہ اپنے گھر میں تھی جو بنی حارثہ کے قبیلہ میں تہا عورتیں بلا ازار انکے پاس آتیں اور جہانجھراں جو اُن کے پاؤں میں تھیں وہ ننگی ہوتی تھیں اور اونکی چھاتیاں اور مینڈھیاں بھی کھلی ہوتی تہیں اسماء نے کہا ان عورتوں کا کیسا برا طریق ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو اُتارا وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ آخر تک صحیح بخاری میں ہے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ثابت ہوا ہے کہ آپ حبشیوں کیطرف دیکھ رہے تھے اور وہ عید کے روز اپنی برچھیوں سے مسجد میں کھیل رہے تھے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضہ ام المومنین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوٹ میں کھڑی ہو کر حبشیوں کو دیکھ رہی تھیں یہانتک کہ لوٹ گئیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ اسماء بنت ابوبکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس باریک کپڑے پہنے ہوئے آئی آپنے اوسکیطرف سے منہ پھیر کر فرمایا کہ اے اسماء عورت جب بالغہ ہو جاوے تو اوسکے بدن میں سے کسی حصہ کا دکھائی دینا سوائے اسکے درست نہیں ہے اور آپنے اپنے منہ اور دونوں ہاتھوں کیطرف اشارہ کیا (رواہ ابوداؤد)

ف ۶ حضرت عائشہ رضہ فرماتی ہیں کہ اللہ اون عورتوں پر رحم کرے جنہوں نے پہلی بار ہجرت کی۔ کیونکہ جب پہلی بار اللہ نے یہ آیت اُتاری وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ تو اُنہوں نے اپنی چادروں کو پھاڑ کر اوڑھنیاں بنا لیا (رواہ البخاری) صحیحین میں روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے عورتوں کے پاس جانے سے منع فرمایا۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ دیور جیٹھ کے واسطے بھی یہی حکم ہے آپنے فرمایا کہ دیور جیٹھ کا تو عورت کے پاس جانا موت ہے۔

حدیث ترمذی میں ہے کہ ہر ایک آنکھ سے زنا ہوتا ہے۔ اور عورت جب عطر لگا کر کسی مجلس سے گذرے تو وہ بھی زنا کار ہے۔

امام بخاری اور دیگر اہل سنن نے بہز بن حکیم سے روایت کی ہے کہ اوس نے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سوال کیا یا نبی اللہ ہم اپنی شرمگاہوں کو کس کس سے چھپاویں آپنے فرمایا کہ اپنے ستر کو اپنی بیوی یا لونڈی کے سوائے ہر ایک سے چھپا پھر اوسنے عرض کی یا نبی اللہ اگر لوگ آپس میں بیٹھے ہوں آپنے فرمایا جہانتک تجھ سے ہو سکے تو اپنے ستر کو اونسے چھپا پھر اوسنے سوال کیا اگر ہم میں سے کوئی اکیلا ہو تو آپنے فرمایا کہ لوگوں سے بڑھکر اللہ سے شرم کرنی چاہیے۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے ابن آدم پر زنا سے حصہ لکھا ہے (بقیہ حاشیہ بر صفحہ ۶۹۱)

بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ

اور اپنے سینوں پر اپنے دوپٹوں کی بکل مار لیا کریں اور اپنی آرائش کسی پر ظاہر نہ کیا کریں مگر اپنے خاوندوں پر یا اپنے باپ دادوں پر یا اپنے خاوندوں

اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ

کے باپ پر یا اپنے بیٹوں پر یا اپنے خاوندوں کے بیٹوں پر یا اپنے بھائیوں پر یا اپنے بھتیجوں پر یا اپنے بھانجوں پر یا اپنی عورتوں (ہمجنس) پر

بقیہ ف ۶۹) اوسکا حصہ زنا سے لکھدیا ہے جسکو وہ لامحالہ پانیوالا ہے پس آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے۔ زبان کا زنا بولنا۔ کانوں کا زنا سننا ہاتھوں کا زنا پکڑ لینا اور پاؤں کا زنا چلکر جانا ہے جی للچاتا ہے اور شرمگاہ اوسکو جھوٹا یا سچا ثابت کر دکھاتا ہے (اخرجاہ) حذیفہ رضہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عورتوں اور بے ریش لڑکوں کیطرف دیکھنا شیطانی تیروں میں سے ایک زہر آلودہ تیر ہے جسنے خوف الٰہی سے نظر کرنا چھوڑ دیا اللہ اوسکو اوسکے بدلے میں ایک لذیذ ایمان نصیب فرماتا ہے جسکی لذت وہ دل میں پاتا ہے (اخرجہ الحاکم وصححہ)۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تین باتوں میں میری خواہش کیموافق اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ایک یہ کہ مینے عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ کاش آپ مقام ابراہیم کو مصلیٰ مقرر فرمادیں دوسرے مینے عرض کیا کہ آپکے پاس کافر و مومن سب قسم کے لوگ آتے ہیں اگر ازواج مطہرات کو پردے کا حکم فرمادیں تو اچھا ہو پس پردہ کا حکم بھی نازل ہوا اور مینے سنا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بعض امہات المومنین پر خفا ہیں مینے اُن ازواج کو نصیحت کی کہ تم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض مت کیا کرو اگر تم اسبات میں احتیاط نہیں کروگی تو اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تمسے بہتر بیویاں دیدیگا اللہ پاک نے یہی مضمون قرآن مجید میں اُتارا عَسٰی رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ (ثَيِّبٰتٍ) وَّاَبْكَارًا

حضرت ام سلمہ و میمونہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں جب پردہ کا حکم آچکا تھا اوسکے بعد ایکدن ہم آنحضرت کے پاس حاضر تھیں کہ عبداللہ ابن ام مکتوم سے آنحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمسے فرمایا کہ تم دونو پردہ میں ہو جاؤ ہم نے عرض کیا کہ یہ تو نابینا ہے نہ ہم کو دیکھیگا اور نہ پہچانیگا آپنے فرمایا کہ تم تو اُسکو دیکھوگی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جسطرح مرد کو جائز نہیں ہے کہ غیر عورت کو دیکھے اسیطرح عورت کو بھی جائز نہیں کہ غیر مرد کو دیکھے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ اکثر عورتیں جو دینی بھائی بہن اور ماں بیٹی بن جاتی ہیں اور اس رشتہ کے سبب پردہ رہنے لگجاتے ہیں سو ناجائز بات ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیاں سب مسلمانوں کی مائیں ہیں جیساکہ قرآن مجید میں ہے جبکہ ایسی ماں بیٹوں میں بھی پردہ ہے۔ حضرت [illegible] پالکے دینی [illegible] بیٹا غیر ہے تو اُن سے زیادہ کون ہے دینی ماں بیٹے یا بھائی بہن ہو سکتے ہیں جنکو بے پردہ رہنا درست ہو۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو گروہ دوزخ والے ہیں جو میرے زمانہ میں نہیں میرے بعد ہونگے ایک گروہ وہ لوگ ہیں جنکے ہاتھ میں کوڑے ہونگے اور لوگوں کو اُن سے [illegible] مارینگے یعنے ظالم اور متکبر امیر و حاکم اور دوسرا گروہ اُن عورتوں کا کہ [illegible] پہنی ہوئی ہونگی اور پھر ننگی ہیں یعنی ایسا باریک کپڑا پہنے ہیں جسمیں بدن اور زیور سب نظر آوے اور علقمہ کی روایت ہے کہ حضرت عایشہ رضہ کے پاس اُن کی بھتیجی آئی وہ باریک اوڑھنی اوڑھے ہوئے تھی اُسکو پھاڑ ڈالا اور غفلت کی اوڑھنی اُن کو پہنا دی ہے۔ ابن زبیر کی روایت میں ہے حضرت زبیر رضہ کی لڑکی کو اُن کے پاس لائی اور اوسکے گھونگرو تھے حضرت عمر رضہ نے وہ گھونگرو توڑ کر پھینکدیئے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر ایک باجے کے ساتھ ایک

شیطان ہوتا ہے اور نسائی کی روایت میں ہے کہ ایک لڑکی کو لئے ہوئے ایک عورت عائشہ رضہ کے پاس آئی اُس لڑکی کے پاؤں میں گھونگرو بجنے وا(لے)

أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ

یا لونڈیوں پر یا ایسے خدمتگار مردوں پر جو (عورتوں سے) بے غرض ہیں (مثلاً خواجہ سرا ہے یا بڈھے بہوتس) یا ایسے

لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ ۖ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ

لڑکوں پر جو عورتوں کے پردے سے واقف نہیں ہوئے اور اپنے پاؤں کو اس طرح پر نہ مارا کریں کہ جو آرایش اُن کی

مِنْ زِينَتِهِنَّ ۚ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿۳۱﴾ وَأَنْكِحُوا

پوشیدہ ہے وہ ظاہر ہوجائے اور اے مومنو سب کے سب اللہ کیطرف جھک جاؤ تاکہ تم با اقبال اور بامراد ہو اور اپنی

الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ ۚ إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ

بیواؤں اور نیک غلاموں اور لونڈیوں کے نکاح کیا کرو اگر یہ محتاج ہونگے تو اللہ اپنے فضل سے انکو غنی کر دیگا اور

اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿۳۲﴾ وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ

اللہ کشایش والا علم والا ہے پر وہ لوگ بچے رہیں جو نکاح کی وسعت نہیں رکھتے

نِكَاحًا حَتَّىٰ يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۗ وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ

یہانتک کہ اللہ اپنے فضل سے اُن کو غنی کر دے اور تمہارے غلاموں سے جو لوگ تحریر[۱] چاہیں

فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا ۖ وَآتُوهُمْ مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي آتَاكُمْ ۚ

تو اُن کو تحریر لکھدیا کرو بشرطیکہ تم اُن میں بہتری دیکھو اور جو مال اللہ نے تمکو دیا ہے اُس میں سے اون کو دو

وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ

اور اپنی لونڈیوں کو دنیاوی فایدے کی غرض سے[۲] بد کاری پہ مجبور نہ کرو اگر وہ پارسائی یا زوج چاہتی ہوں

الدُّنْيَا ۚ وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ

اور جو اُن کو مجبور کریگا تو اللہ انکی مجبوری کے بعد (اون لونڈیوں پر) غفور و رحیم ہے اور ہمنے

[۱] شرع میں اس تحریر سے یہ مراد ہے کہ اگر غلام درخواست کرے کہ میں محنت مزدوری سے اسقدر روپیہ کما کر تمہیں دیدونگا تم مجھے آزاد کر دینا اور مالک اسپر رضامند ہوکر اُسکو اپنی تحریر دیدے اس تحریر دینے کو اسلام نے حکم ہے اور ساتھ ہی یہ بھی حکم ہے کہ کچھ روپیہ دیدے کہ جس سے وہ کوئی کام کرکے یا تجارت کرکے رہائی کا روپیہ کمائے اور اگر اُن سے خود بھی سلوک کرتے رہیں یا اپنا روپیہ دیکر اُس سے کمائی کرالیں اسکے سوا غلاموں کی آزادی کیلئے قرآن مجید نے اور بھی صورتیں مقرر فرمائی ہیں اوّل غلام آزاد کرنا بڑے ثواب کا کام فرمایا ہے دوم مدز کوٰۃ خیرات و صدقات میں غلاموں کی آزادی کے واسطے حصہ مقرر فرماکر گویا دائمی چندہ مقرر فرما دیا ہے سوم قسم توڑنے اور ظہار کا کفارہ یہ مقرر فرمایا ہے کہ غلام آزاد کر دیا جاوے چہارم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی ہے کہ غلاموں کو وہی کھلاؤ جو آپ کھاتے ہو وہی پہناؤ جو آپ پہنتے ہو۔ اور اون کے ساتھ حسن سلوک کا نمونہ پیش کر دیا ہے تفصیل کیلئے دیکھو معاملات

[۲] ابن عباس سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن ابی بن سلول اپنی لونڈی سے زنا کرواتا تھا اور اوسکو زنا کی اولاد بھی ہوئی مگر اسلام کے بعد اوسنے زناکاری چھوڑ دی تب عبد اللہ نے اوس سے کہا تو زنا کیوں نہیں کرتی وہ بولی اللہ کی قسم میں اب تو بدکاری نہیں کرونگی تب اوسنے اپنی لونڈی کو مارا اسپر یہ آیت نازل ہوئی وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ آخر آیت تک رواہ ابو داؤد۔ یہ عبد اللہ بن ابی بن سلول ایک منافق مسلمان تھا جو اپنی لونڈیوں سے جبراً زنا کرواتا

أَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ آيَاتٍ مُّبَيِّنَاتٍ وَمَثَلًا مِّنَ الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ

تمہاری طرف صاف صاف آیتیں اُتاری ہیں اور اُن لوگوں کی تمثیلات جو تم سے پہلے ہو گذرے اور پرہیزگاروں کیلئے نصیحت

اللَّهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ ۖ الْمِصْبَاحُ فِي

اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے اُسکے نور کی مثال ایسی ہے جیسے کہ ایک طاق کہ اُسمیں ایک چراغ ہے

زُجَاجَةٍ ۖ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِن شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ

اور وہ چراغ شیشے میں وہ شیشہ ایسا ہے جیسا کہ چمکتا ہوا تارہ اُسمیں تیل ایک مبارک درخت کا

لَّا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ۚ نُّورٌ عَلَىٰ نُورٍ ۗ

جو زیتون ہے جلایا گیا ہے جو نہ شرقی ہے نہ غربی لے اور وہ ایسا تیز ہے کہ قریب ہے کہ اوسکا تیل جل اُٹھے اور ابھی آگ نے

يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ

اوسکو مس بھی نہ کیا ہو نور پر نور ہے اللہ اپنے نور کی ہدایت جسکو چاہتا ہے کرتا ہے اور لوگوں کیواسطے مثالیں بیان کرتا ہے اور اللہ ہر شے

سلے یعنی آسمانی ہے اس آسمانی نور کی حقیقت یہ ہے کہ وہ نورٌ علیٰ نور ہوتا ہے اور جسکو چاہتا ہے اللہ تعالےٰ یہ آسمانی نور عطا فرماتا ہے۔ اگلی آیات میں اس نور کا ذکر ہے وہ آسمانی نور اُن گھروں میں ہے جنکو اللہ بلند کرنا چاہتا ہے اور جہاں اللہ کا نام صبح و شام لیا جاتا ہے جن گھروں میں ایسے لوگ اللہ کی تسبیح کرتے ہیں جو اہل تجارت ہیں مگر تجارت اور خرید و فروخت کا شغل اُنکو اللہ سے غافل نہیں کرتا نہ اقامت نماز اور نہ ادائے زکوٰۃ سے غافل کرتا ہے جو یوم قیامت سے ڈرتے رہتے ہیں اور اللہ اُن کو بے حساب رزق دینا چاہتا ہے اُن کے مقابلہ پر دو قسم کے لوگ ہیں ایک تو وہ جو اہل کتاب نہیں بلکہ خشک عقل کے پیرو ہیں اُن کی حالت بیابانی ریگ کی تمثیل سے ظاہر فرمائی ہے جیسا کہ اسی سورۃ کی ۳۹ آیت میں آتا ہے دوسرے وہ لوگ ہیں جو اہل کتاب ہیں اُن کی حالت بحر عمیق و امواج کی تمثیل سے ظاہر فرمائی ہے جیسا کہ اس سورت کی چالیس آیت میں آتا ہے پھر ۴۷ آیت میں اُن مسلماں کا ذکر کیا ہے جو کہتے تو ہیں کہ ہم اللہ اور رسول کو مانتے اور فرمانبرداری کرتے ہیں مگر ایک فریق اُن میں سے اس قول کے مخالف عمل کرتا ہے اور جب قرآن و حدیث کی رو سے فیصلہ کرنیکے واسطے اُنکو بلایا جاتا ہے تو فوراً پھر جاتے ہیں ہاں اگر اُنکو حق پہنچتا ہے تو فوراً تسلیم کرنے ہوئے آتے ہیں پھر ۵۰ آیت میں ہے کہ یہ لوگ مریض القلب اور شکی اور ناقص الایمان ہیں پھر وہ لوگ جنکو اللہ نے آسمانی نور عطا فرمایا اُن کی تمیز ایسے ناقص الایمان اور قلبی مرض والے مسلمانوں سے کسطرح پر ہو اسکا جواب ۵۵ آیت میں ہے کہ جو تم میں سے ایمان لائے اور عمل اچھے کرتے رہے اللہ نے اُن سے وعدہ کیا ہے کہ اللہ اُنکو زمین میں ضرور ضرور خلیفہ بنائیگا جیسا کہ وہ اُن سے پہلے خلیفہ بناتا رہا ہے اور اُن کے پسندیدہ دین کو قایم کریگا اور خوف کا زمانہ بدلکر امن کا زمانہ دیگا۔ جو ایسی حالتیں دیکھکر بھی منکر ہیں وہ بدعہد ہیں پس سوائے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ و عمر فاروق رضؓ و عثمان غنی رضؓ اور علی ابن الخطاب رضؓ کے اور کون ایسے لوگ ہیں جنکے گھروں میں اللہ کا ذکر صبح و شام ہوتا رہا جنکے گھر بلند کئے گئے یہانتک کہ قیصر و کسریٰ کے محلات پر قابض ہوگئے جو اہل تجارت تھے جو باوجود اشغال تجارت و خرید و فروخت کبھی ذکر الٰہی اور نماز و زکوٰۃ سے غافل نہیں ہوئے جنکے مقابلہ پر دو قسم کے لوگ ادھر ایک وہ جو اہل کتاب تھے اور ایک وہ جو اہل کتاب نہ تھے اور جنکے عہد میں مسلمانوں کے بعض فریق بھی انکار و مخالفت پر قایم رہے اور جو وعدہ الٰہی کیموافق خلیفہ ہوا اور جنکے عہد میں خوف و خطرات بہیں آکر آخر امن قایم ہوگیا اور دین اسلام کو تقویت حاصل ہوئی بس ہو قہ ان چاروں خلیفوں کے مخالف اور دشمن ہیں وہ یہ رکھیں کہ اُنکی نسبت اللہ تعالیٰ کا یہی حکم ہے وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ جو ان کے تمامہ بعد بھی

عَلِيمٌ ﴿٣٥﴾ فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللَّهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ ﴿٣٦﴾

جاننے والا ہے وہ نور چند گھروں میں ہے جنکی بابت اللہ نے حکم دیا ہے بلند کئے جائیں اور اُن میں اُسکا نام یاد کیا جاوے اُن گھروں میں

رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُونَ

ایسے لوگ اُسکی تسبیح کرتے ہیں جنکو تجارت اور خرید فروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کر سکتی نہ ادائے نماز و زکوۃ سے وہ اُس دن

يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ ﴿٣٧﴾ لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَيَزِيدَهُمْ

سے ڈرتے ہیں جس میں دل اور آنکھیں بدل جائینگی تاکہ اللہ اُن کو اُن کے اعمال کی جزائے احسن دے اور اپنے

مِنْ فَضْلِهِ وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ

فضل سے اُن کی بڑھتی کرے اور اللہ جسکو چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے اور جن لوگوں نے کفر کیا اُنکے اعمال جنگل کی ریت کی چمک ہے

يَحْسَبُهُ الظَّمْآنُ مَاءً حَتَّى إِذَا جَاءَهُ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا وَوَجَدَ اللَّهَ عِنْدَهُ فَوَفَّاهُ

پیاسا اُسکو خیال کرتا ہے کہ پانی ہے یہانتک کہ جب اُسکے پاس آ پہونچتا ہے تو اُسکو کچھ بھی نہیں پاتا اور اپنے اللہ کو اپنے پاس

حِسَابَهُ وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿٣٩﴾ أَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لُجِّيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ

پایا پس اُسنے اُسکا حساب پورا دیدیا اور اللہ جلدی حساب لینے والا ہے یا کافروں کے اعمال ایسے ہیں جیسے کہ بحر عمیق میں اندھیرے اُسپر موج

مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكَدْ

چھائی ہوئی ہے پھر اُسپر موج ہے اور اُسپر بادل ہیں بعض کے تلے اندھیرے بعض کے اوپر ہیں جب اپنا ہاتھ نکالے اُسکو دیکھ نہیں

يَرَاهَا وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِنْ نُورٍ ﴿٤٠﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُسَبِّحُ لَهُ مَنْ فِي

سکتا اور جسکو اللہ روشنی نہ دے اُس کیواسطے کہیں روشنی نہیں ہے کیا تو نے نہیں دیکھا کہ جو کچھ آسمانوں میں اور

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالطَّيْرُ صَافَّاتٍ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ وَتَسْبِيحَهُ وَاللَّهُ عَلِيمٌ

زمین میں ہے اور پرند جو صف باندھے پھرتے ہیں اللہ کی تسبیح کرتے ہیں ہر ایک اپنی اپنی نماز اور تسبیح جانتا ہے

بِمَا يَفْعَلُونَ ﴿٤١﴾ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ﴿٤٢﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُزْجِي

اور جو کچھ بھی وہ کرتے ہیں اللہ جاننے والا ہے اور اللہ کیواسطے ہی آسمانوں اور زمین کا ملک ہے اور اللہ کی ہی طرف واپس جانا ہے کیا تو نے نہیں دیکھا کہ

سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهُ ثُمَّ يَجْعَلُهُ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ

اللہ ہی بادلوں کو ہانک لاتا ہے پھر اُنکو آپس میں ملاتا ہے پھر اُنکو تہ بر تہ کرتا ہے پھر تو دیکھتا ہے کہ مینہ اُسکے بیچ میں سے نکلتا ہے اور آسمان سے پہاڑوں

مِنْ جِبَالٍ فِيهَا مِنْ بَرَدٍ فَيُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَصْرِفُهُ عَنْ مَنْ يَشَاءُ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهِ

کے ذریعہ برساتا ہے جسمیں سے اولے [illegible] جسپر چاہتا ہے برساتا ہے اور جس سے چاہے پھیر دیتا ہے قریب ہے اُسکی بجلی کی

عہ یعنی پہاڑ سے مگر کثرت بارش ہے یا حال سے مراد وہ ہیں جو پتھر [illegible] سخت ہو جاتے ہیں۔۔ ١١

ا یعنی کافر ہی بہت سے اندھیروں میں ہے اول عقائد فاسد [illegible] دوسرا جو بحر عمیق کی مشابہ ہے جسکے تلاطم سے ایمان نور [illegible] بیرون کی

صورتیں دل کے [illegible] اُٹھتے ہیں [illegible] ارادات ہو کر اندھیرے [illegible] زبان سے پیدا ہوتی ہیں اور اعمال بد کی

يَذْهَبُ بِالْأَبْصَارِ ﴿۴۳﴾ يُقَلِّبُ اللَّهُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً

کو نہ آنکھوں کو لے جائے۔ اللہ رات اور دن بدلتا رہتا ہے تحقیق اسمیں اہل بصارت کیلئے عبرت

لِأُولِي الْأَبْصَارِ ﴿۴۴﴾ وَاللَّهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ مِنْ مَاءٍ فَمِنْهُمْ مَنْ يَمْشِي عَلَىٰ بَطْنِهِ وَ

ہے اور اللہ نے تمام جانور پانی سے بنائے بعض انہیں سے پیٹ پر چلتے ہیں اور

مِنْهُمْ مَنْ يَمْشِي عَلَىٰ رِجْلَيْنِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَمْشِي عَلَىٰ أَرْبَعٍ يَخْلُقُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ إِنَّ اللَّهَ

بعض دو پاؤں پر اور بعض چار پر اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے

عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۴۵﴾ لَقَدْ أَنْزَلْنَا آيَاتٍ مُبَيِّنَاتٍ وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَىٰ

تحقیق اللہ ہر شے پر قادر ہے یقیناً ہمنے صاف صاف آئتیں نازل کیں ہیں اور اللہ جسکو چاہتا ہے

صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿۴۶﴾ وَيَقُولُونَ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالرَّسُولِ وَأَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلَّىٰ

صراط مستقیم کی ہدایت کرتا ہے اور کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور اسکے رسول پر ایمان لائے اور

فَرِيقٌ مِنْهُمْ مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ وَمَا أُولَٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ ﴿۴۷﴾ وَإِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ

اور فرمانبردار بنے پھر اس کے بعد ایک فریق ان میں سے پھر گیا اور یہ لوگ کسی طرح مومن نہیں۔ اور جب انکو اللہ اور اسکے رسول

لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ مُعْرِضُونَ ﴿۴۸﴾ وَإِنْ يَكُنْ لَهُمُ الْحَقُّ يَأْتُوا إِلَيْهِ مُذْعِنِينَ

کیطرف بلایا جاوے تاکہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے تو اچانک ایک گروہ ان میں سے پھر جاتا ہے اور اگر ان کا کوئی حق ہو تو اسکیطرف

أَفِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ أَمِ ارْتَابُوا أَمْ يَخَافُونَ أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُولُهُ بَلْ

قبول کرتے ہوئے آئیں کیا ان کے دلوں میں مرض ہے یا شبہ میں ہیں یا ڈرتے ہیں کہ اللہ اور ان کا رسول ان پر

أُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿۵۰﴾ إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ

ظلم کریگا بلکہ یہی لوگ ظالم ہیں مومنوں کو تو جب کبھی اللہ کیطرف اور اسکے رسول کیطرف بلایا جاوے کہ ان کے درمیان فیصلہ

بَيْنَهُمْ أَنْ يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿۵۱﴾ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

کرے تو وہ یہی کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور فرمانبرداری کی اور یہی لوگ مطلب منشور ہونیوالے ہیں اور جو اللہ کی اور اسکے رسول کی

وَيَخْشَ اللَّهَ وَيَتَّقْهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ ﴿۵۲﴾ وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ

اطاعت کرے اور اللہ سے ڈرے اور اسکا تقویٰ [illegible] اور [illegible] اللہ کی قسمیں [illegible]

لَئِنْ أَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ قُلْ لَا تُقْسِمُوا طَاعَةٌ مَعْرُوفَةٌ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿۵۳﴾

وہ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر تو حکم کرتا تو وہ ضرور نکل پڑتے۔ آپ کہدے کہ قسمیں مت کھاؤ [illegible] اللہ خبر رکھتا ہے جو تم کرتے ہو

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ

آپ کہدے کہ اللہ کی اور اسکے رسول کی اطاعت کرو پس اگر پھر جاویں پس اسکے ذمے ہے جو اسپر اٹھوایا گیا اور تمہارے

مَا حُمِّلْتُمْ وَإِنْ تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿۵۴﴾ وَعَدَ

جو تم اٹھوائے گئے اور اگر تم اسکی اطاعت کرو گے ہدایت پا جاؤ گے اور رسول کے ذمہ نہیں ہے مگر صاف پہنچانا

منزل ۴ — الثلثه ع ۱۲

۵ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے [illegible]

اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ

جو تم میں سے ایمان لائے اور عمل اچھے کرتے رہے اللہ نے اُن سے وعدہ کیا ہے کہ اللہ اُن کو زمین میں ضرور ضرور خلیفہ بناویگا جیسا

مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا

اُن سے پہلے وہ خلیفہ بناتا رہا ہے اور اُن کیواسطے اُس دین کو قایم کر دیگا جو اُن کیواسطے آپنے پسند کیا ہے اور اُن کو خوف

يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۵﴾

وخطرات کے بعد امن بدل دے گا اسلئے کہ وہ میری ہی عبادت کرینگے اور میرے ساتھ کسیکو شریک نہ ٹھیرا ئینگے اور جس نے بعد اسکے کفر کیا

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۵۶﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ

اور نمازیں قایم کرو زکوۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے جن لوگوں نے کفر کیا اُن کی

كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۵۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ

نسبت یہ گمان مت کرو کہ وہ زمین میں غالب ہو جاینگے نہیں اور انکا ٹھکانا آگ ہوگا۔ اور بہت برا ٹھکانا ہی۔ آمنو تم سے تمہارے غلام

سله حاکم اور طبرانی نے اس آیت کی شان نزول میں باسناد ذیل صحیح یوں روایت کی ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو تمام عرب دشمن ہو گیا خوف کیوجہ سے مسلمان ہر وقت مسلح رہتے اور آرزو کرتے کہ کبھی وہ دن بھی آئیگا کہ ہم رات کو امن سے سوئیں اور خوف خدا کے سوا اور کسی کا خوف نہ رہے ایسی حالت میں پیشینگوئی کے طور پر اُن کے اطمینان کیواسطے یہ آیت نازل ہوئی خصوصًا جنگ احزاب میں تو مسلمانوں پر بڑا دکھ اور خوف و ہراس تھا۔ ابو العالیہ اور ابن ابی حاتم سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔ تمام وعدے جو کمال خوف و خطر کیحالت میں اس پیشینگوئی میں فرمائے گئے تھے اسی طرح پر پورے ہوئے کہ جنگ احزاب کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غلبہ پر غلبہ حاصل ہوتا گیا یہانتک کہ آپ کی حیات میں کل دشمنان عرب کا خاتمہ ہو گیا وہ تمام ضادید مکہ و روساء یہود و نصاریٰ جو دن رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو مٹانے کے درپے رہتے تھے خود ہی دنیا سے مٹتے چلے گئے پھر آپ کے بعد حضرت ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم اور بنی امیہ کے عہد خلافت میں روم و ایران وغیرہ سرسبز سلطنتیں اُن کے ہاتھ میں آئیں اور بہایت امن کے ساتھ دین حقہ کی اشاعت ہوئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ میں تم میں سے ایمان داروں اور اچھے عمل کرنے والوں کو زمین میں خلیفہ بناؤنگا جیسا کہ اُن سے پہلوں کو خلیفہ بناتا رہا ہوں اور اُن کے لئے اُس دین کو کہ جسکو اُن کے واسطے میں نے پسند کیا ہے غالب کر دونگا اور خوف کے بعد امن دونگا۔ ویسا ہی ہوا کہ خلفائے راشدین جنکے ایمان اور اعمال صالح ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا خدا کے وعدہ کے مطابق خلیفہ ہوئے پس شیعوں کا قول جو اصحاب ثلثہ اور دیگر خلفاء کو خارج کرتے اور خوارج کا قول جو حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کے خلاف ہو ان آیات کی وسے سراسر باطل ہے۔ کیونکہ فتوحات اسلام انہیں حضرات کے عہد میں ظہور میں آئیں حضرت علیؓ عقاید شیعہ کے مطابق ہمیشہ ڈرتے اور تقیہ ہی کرتے رہے کبھی اُنکو امن حاصل نہوا ایسا ہی باقی ائمہ اثنا عشریہ حکومت سے محروم اور خوف سے تقیہ کرنے رہے اُن کے نزدیک امام مہدی تو ڈر کے مارے آجتک کسی غار میں چھپے بیٹھے ہیں اور باوجودیکہ مدتوں سے مذہبی آزادی اور عام امن کا زمانہ فضل الٰہی سے قایم ہو چکا ہے ہنوز وہ ایسے ڈرے کہ ظاہر ہونیکا حوصلہ نہیں کر سکتے ایسے عقاید میں نہ صرف چہار خلفاء کی تکذیب و توہین متصور رہتی بلکہ ساتھ ہی وعدہ الٰہی کی جو ان آیات بینات میں صاف طور پر فرمایا گیا تھا اور جو

سله ۲ میرے مرد دن کو پہلے حکم ہوتا تھا کہ اجازت و دستک کرنیکو بغیر گھروں میں داخل نہوا کریں اب ان آیات میں بالغ اور غلاموں اور نوکروں کی نسبت حکم ہو کہ تین وقتوں میں تم سے اجازت

الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۚ مِّن قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ

اور نابالغ لڑکے تین دفعہ اجازت لے کر (اندر آیا کریں) نماز فجر سے پہلے اور جب تم دوپہر

ثِيَابَكُم مِّنَ الظَّهِيرَةِ وَمِن بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ۚ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَّكُمْ ۚ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ

کے وقت اپنے کپڑے اتار دو اور نماز عشا کے بعد تمہارے واسطے تین پردے کے وقت ہیں ان کے بعد نہ تم پر کوئی گناہ

جُنَاحٌ بَعْدَهُنَّ ۚ طَوَّافُونَ عَلَيْكُم بَعْضُكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ ۗ وَاللَّهُ

ہے کہ بعض بعض کی طرف آتے جاتے رہیں اسی طرح تمہارے واسطے اللہ اپنی آیتیں بیان کرتا

عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٥٨﴾ وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ

اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے اور جب تمہارے لڑکے جوانی کو پہنچیں تو چاہیے کہ جیسے ان سے پہلے لوگ اجازت طلب کرتے تھے

كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٥٩﴾ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا يَرْجُونَ

ویسا ہی وہ بھی اجازت لے کر آیا کریں اسی طرح تمہارے واسطے اپنی آیتیں بیان کرتا ہے اور اللہ علم والا حکمت والا ہے اور جو عورتیں بیٹھ رہی

نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَن يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ ۖ وَأَن يَسْتَعْفِفْنَ

ہو گئیں اور جن کو نکاح کی امید نہیں ان پر کوئی گناہ نہیں کہ اپنے کپڑے اتار رکھیں بشرطیکہ زینت کی نمائش نہ ہو اور وہ

خَيْرٌ لَّهُنَّ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٦٠﴾ لَّيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى

اس سے بھی بچیں تو ان کے واسطے بہتر ہے اور اللہ سنتا جانتا ہے اندھے پر کوئی مضائقہ نہیں نہ لنگڑے پر مضائقہ ہے اور نہ

الْمَرِيضِ حَرَجٌ وَلَا عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ أَن تَأْكُلُوا مِن بُيُوتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ آبَائِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أُمَّهَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ

بیمار پر اور نہ تمہارے نفسوں پر کہ تم اپنے گھروں سے کھاؤ یا اپنے باپوں کے گھروں سے یا اپنی ماؤں کے گھروں سے یا اپنے

خط کشیدہ ... سخت تنگدستی ہوتی ہے اور تمام خلفائے راشدین کو شجاعت و توکل و استغنا نہ اور خدا پرستی سے محروم نہ کر دیتا ہو

منافق اور ریاکار ثابت کرتا ہے۔ عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تنگی رزق کی

شکایت کی دوسرے نے رستوں کے لوٹ مار کی شکایت کی آپ نے فرمایا کہ اے عدی تو نے حیرہ کو دیکھا ہے عرض کیا نہیں دیکھا البتہ

سنا ہی ہے فرمایا اگر تو زندہ رہا تو دیکھ لے گا کہ حیرہ سے مکہ معظمہ تک کوئی عورت اکیلی چلی جائے گی تمام رستے میں کچھ خوف اور خطر نہ ہوگا اور تم

لوگ کسریٰ کے خزانوں کو فتح کرو گے میں نے عرض کیا کہ کسریٰ بن ہرمز آپ نے فرمایا کہ ہاں ہی کسریٰ بن ہرمز۔ راوی حدیث کہتے ہیں اپنے

دل میں کہا کہ بنی طے کے قزاق کہاں چلے جائیں گے جنہوں نے ملکوں کو غارت کر دیا ہے پھر وہ وقت میں نے اپنی آنکھ سے دیکھ لیا کہ اکیلی عورت حیرہ سے

مکہ معظمہ میں چلی آتی ہے اور رستے میں کوئی خوف نہیں اور کسریٰ بادشاہ کا خزانہ فتح کرنے میں خود میں بھی شریک تھا۔ صحیح بخاری ۱۲

سلہ یعنی جیسے غیر مردوں کو بے اجازت لیے آنے کا جو حکم ہو چکا ہے ویسا ہی تمہارے بالغ لڑکوں کو اجازت لے کر آنا چاہیے۔ ۱۲

سلہ عرب میں یہ دستور تھا کہ اندھے اور لنگڑے کے ساتھ کھانا نہ کھاتے اور نیز ان لوگوں سے بھی کھانے میں تامل کرتے اور جب ایسے اشخاص کو

کھانا کھلانے کی ضرورت ہوتی تو اپنے گھر کھانا نہ کھلاتے بلکہ ان کے عزیز اقارب کے گھر لے جا کر کھلاتے ان توہمات اور رسومات باطلہ کی تردید اس آیت

میں ہے المریض میں جو الف لام ہے بہ خصوصیت کا معنی دیتا ہے یعنی وہ مریض جو امراض غیر متعدی میں مبتلا ہوں باپ اور ماں

اور بھائی بہن وغیرہ کے گھر سے جو علیحدہ علیحدہ بیوت کا لفظ آیا ہے [illegible] یہ ایک اشارہ ہے کہ جب گھر علیحدہ علیحدہ ہو جائیں

[illegible] کی وضع ایسی ہونی چاہیے کہ باپ ماں بیٹا اور بیٹی اور بہن بھائی کا مسکن علیحدہ علیحدہ ہو سکے اس حکم کی قدر مسلمانوں نے نہیں کی جس کی وجہ سے ایذا و تقصیر [illegible]

إِخْوَانِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخَوَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَعْمَامِكُمْ أَوْ بُيُوتِ عَمَّاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخْوَالِكُمْ أَوْ بُيُوتِ

بھائیوں کے گھروں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چچاؤں کے گھر سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھر سے یا اپنے

خَالَاتِكُمْ أَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَفَاتِحَهُ أَوْ صَدِيقِكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَأْكُلُوا جَمِيعًا أَوْ أَشْتَاتًا

ماموں کے گھر سے یا اپنی خالاؤں کے گھر سے یا ان گھروں سے جنکی کنجیاں تمہارے اختیار میں ہیں یا اپنے دوستوں کے گھروں

فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ

یا الگ الگ ہو پس جب تم گھروں میں داخل ہو تو اپنے لوگوں پر سلام کہو (یہ) اللہ کیطرف سے ایک دعائے خیر ہے جو برکت والی پاکیزہ

لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿۶۱﴾ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ

اور پاک ہے اللہ اسیطرح تمہارے لیے آیتیں بیان کرتا ہے تاکہ تم سمجھو مومن تو وہی ہیں جو اللہ کو اور اوسکے رسول کو مانتے ہیں

عَلَى أَمْرٍ جَامِعٍ لَمْ يَذْهَبُوا حَتَّى يَسْتَأْذِنُوهُ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ أُولَئِكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ

اور جب کسی ایسے کام میں اسکے ساتھ ہوتے ہیں جسمیں لوگوں کے جمع ہونے کی ضرورت ہے تو اجازت ملے بغیر چلے نہیں جاتے

بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِذَا اسْتَأْذَنُوكَ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ فَأْذَنْ لِمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ

تحقیق جو لوگ تجھ سے اجازت مانگکر جاتے ہیں وہی لوگ ہیں جو اللہ کو اور اوسکے رسول کو مانتے ہیں پس اگر وہ اپنے

اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۶۲﴾ لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا

کی اللہ سے دعا کر اللہ غفور رحیم ہے اپنے درمیان رسول کے بلانے کو ایسا مت سمجھو جیسا کہ تم میں سے ایک دوسرے

قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الَّذِينَ يَتَسَلَّلُونَ مِنْكُمْ لِوَاذًا فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ

کو بلا دی اللہ انکو جانتا ہے جو تم میں سے کھسک کر چلے جاتے ہیں پس جو لوگ اوس کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں وہ اس بات

ف۵ یعنے اسکا انحصار تمہاری معلومات اور رائے پر ہے مثلاً اگر کسی دوسرے انسان کی نسبت غلیظ رہنے یا کسی مرض متعدی میں مبتلا ہونیکا علم ہے تو اُس سے علیحدہ کھا سکتے ہو اور اگر نہیں تو اکٹھے کھا سکتے ہو مگر فرائض دینی پر سے نہ تو یہی امر ہے کہ ضرور اکٹھے کھایا کرو اور نہ یہ کہ علیحدہ علیحدہ اس آیت میں اُن بیہودہ رسومات اور توہمات کی اصلاح بھی ہے جو بعض مشرک (اقوام) ان قوموں میں اُسوقت موجود تھیں اور اب بھی ہیں مثلاً اپنی بیٹی یا بہن کے گھر سے کھانا نہ کھانا یہانتک کہ آجکل بعض اہل ہنود اُن کے گھر کے سایہ میں بیٹھنا بھی گوارا نہیں کرتے۔ عیبدار لوگ مثلاً اندھے کانے لنگڑے لولے اور بہرے ناپاک خیال کئے جاتے تھے عام بیمار بھی ناپاک خیال کئے جاتے تھے۔ یہ تمام لغو خیال تھے تاکلوا جمیعا میں عمومیت بیان فرما کر اشتاتا میں مستثنے ظاہر فرما دئے ہیں جس سے مراد متعدی بیماریوں کے مریض یا

ف۶ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں میں سے خدا کا قریب تر وہ ہے جو پہلے سلام کرے (ابوداؤد) سوار پیدل کو سلام کیا کرے اور پیدل بیٹھنے والے کو اور تھوڑے بہتوں کو اور چھوٹے بڑوں کو (بخاری) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انس کو فرمایا اے بیٹے جب تو اپنے گھر والوں کے پاس جایا کرے تو سلام کہا کر کہ تجھ پر اور تیرے گھر والوں پر برکت ہوگی (ترمذی) آنحضرت ایک جماعت پر گذرے جس میں مسلمان مشرک بت پرست اور یہود ملے جلے تھے آپ نے اونکو سلام کیا۔ (متفق علیہ)

ف۷ بیہقی نے دلائل میں عروہ و محمد بن کعب قرظی وغیرہما سے روایت کی ہے کہ غزوہ احزاب کے ایام میں ابوسفیان قریش

تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٦٣﴾ أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

کہ انپر کوئی فتنہ آپڑے یا دردناک عذاب انپر آپڑے خبردار جو کچھہ آسمانوں اور زمین میں ہے

قَدْ يَعْلَمُ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ وَيَوْمَ يُرْجَعُونَ إِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٦٤﴾

وہ اللہ کیلئے ہے جس (حال) پر تم ہو وہ جانتا ہے اور جبدن وہ اسکیطرف لوٹائے جاینگے پس وہ انکو جتلا دیگا جو کچھہ عمل انہوں

سُورَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | سَبْعٌ وَسَبْعُونَ آيَةً

(شروع) اللہ کے نام سے جو رحمن اور رحیم ہے

تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا ﴿١﴾ الَّذِي لَهُ مُلْكُ

وہ برکتوں والا ہے جسنے اپنے بندے پر فرقان اوتارا تاکہ جہانوں کیواسطے ڈرانے والا ہوجائے جسکے واسطے

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ

آسمانوں اور زمین کا ملک ہے اوسنے کوئی بیٹا نہیں بنایا اور نہ ملک میں اسکا کوئی شریک ہے اور اسی نے ہرشے کو پیدا کیا

شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا ﴿٢﴾ وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ آلِهَةً لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ

پھر اوسکے قاعدے مقرر فرمائے سلہ اور لوگوں نے اوسکو چھوڑکر ایسے خدا نالیے جو کچھہ بھی پیدا نہیں کرتے بلکہ خود

کو لیکر چڑھ آیا اور رومہ کنوئیں کے پاس اوترا ادہر قبیلہ غطفان نے آکر احد پہاڑ کے نیچے ڈیرہ ڈالدیا مدینہ پر حملہ کرنے کیلئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر پاکر مدینہ کے اردگرد خندق کہودنیکا حکم دیا خود بنفس نفیس اور مسلمان بھی اسمیں شریک ہوئے مگر منافقوں نے بیلوتہی کی ذراسی بات کا بہانہ کرکے بغیر اجازت چلے جایا کرتے اور جب کبھی آنحضرت صلعم کو بلانیکی ضرورت ہوتی تو محمد یا یا ابا القاسم کرکے عام لوگوں کی طرح پکارا کرتے مجموعی کاموں سے آنکھہ بچاکر نکل جانا اور اپنے پیشوا کو جاہلوں کیطرح پکارنا خلاف تہذیب ہے اسلیئے ان آیات میں ایسے ناشائستہ حرکات سے منع فرمایا گیا۔ ۱۲

سلہ مسئلہ تقدیر کی نسبت ہزارہا قسم کی غلط فہمیاں عام رواج پر ہیں جنکی وجہ سے اس مبارک قانون پر اعتراضات پیش کیجاتے ہیں حالانکہ یہی ایک قانون ہے جسپر تمام عالم کا نظام قایم ہے اور اسی پر تمام انسانی ترقیات [illegible] تمام غلط فہمیوں اور غلط اعتراضات کی بنا کوتاہ نظری اور نقص استدلال ہے جس کی مختصر تشریح اسجگہ پر ضروری معلوم ہوتی ہے۔ قرآنی اصطلاح میں تقدیر سے مراد وہ قانون الٰہی ہے جسکے مطابق ہرشے وجود میں آتی اور اپنے اپنے خواص ظاہر کرتی ہے۔ دوسرے الفاظ میں اس تقدیر کو فطرت اللہ اسلام نیچر قانون قدرت سنت اللہ اور خلق اللہ کہتے ہیں۔ جیساکہ قرآن مجید فرماتا ہے وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا ﴿۲﴾ ہرشے کو پیدا کیا پھر اسکی خاص خاص انداز مقرر کردی پھر فرماتا ہے إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ ﴿۴۹﴾ ہرشے کو ہمنے ایک اندازے پیدا کیا ہے پھر فرماتا ہے لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ۔ خلق اللہ کے واسطے کوئی تبدیلی نہیں۔ پھر ایک اور جگہ پر نظام عالم کیطرف اشارہ فرماکر ارشاد فرماتا ہے ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿۳۸﴾ یہ اس عزیز اور علیم کی یہ تقدیر ہے۔ اب اگر اشیاء عالم پر نظر کریں تو ہرایک شے ایک قانون الٰہی کی پابند معلوم ہوتی ہے پانی کے اپنے قاعدے ہیں۔ ہوا روشنی اور بجلی کے اپنے قاعدے ہیں ایک

يُخْلَقُوْنَ وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً

مخلوق ہیں اور اپنے نفسوں کے واسطے نقصان اور نفع کا اختیار ہی نہیں رکھتے نہ موت اور زندگی کا اختیار

وَّلَا نُشُوْرًا ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اِفْكُ ِۨافْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ

رکھتے ہیں اور نہ مرنیکے بعد زندہ کرنیکا اور منکر دین نے کہا کہ محض یہ تو ایک بہتان ہے جو اُسنے باندھا ہے اور دوسرے لوگوں نے

غذا اپنے اپنے خواص رکھتی ہے اور ہر ایک دوا اپنے اپنے ہر ایک حیوان اپنی اپنی تقدیر کے مطابق پیدا ہوتا اور زندگی بسر کرتا ہے۔ کسی کی غذا گھانس پھونس ہے کسی کی گوشت اور کسی کی دونوں بعض حیوان پانی میں رہ سکتے ہیں بعض ہوا میں۔ اور بعض دونوں میں غذا اپنا کام دیتی ہے ہوا اپنا اور پانی اپنا۔ آنکھوں کی تقدیر دیکھنا ہے کانوں کی تقدیر سُننا دل کی تقدیر دوران خون ہے اور پھیپھڑوں کی تقدیر تنفس۔

تخم آب کی تقدیر آب بنانا ہے اور خربوزہ کی تقدیر خربوزہ بنانا ہے ع گندم از گندم بروید جو ز جو ؎

بال اپنے طریق پر پیدا ہوتے ہیں۔ ناخن اپنے طریق پر گوشت اور ہڈی اپنے طریق پر۔ زبان کی تقدیر کچھ اور ہے اور جگر کی کچھ اور عالم میں کروڑہا کروڑ قسم کی اشیا ہیں ہر ایک کی تقدیر علیحدہ علیحدہ ہے جیسا کہ قدرتی اشیا کی تقدیر علیحدہ علیحدہ ہے ایسی ہی ہر ایک انسانی فعل کی بھی تقدیر علیحدہ ہے مثلاً روٹی پکانے کی تقدیر ہے آٹے اور پانی کا انداز اوسے گوندھنے روٹی گھڑنے اور حرارت پہنچانے کا ایک انداز۔

باغبانی اور زراعت کی تقدیر ہے۔ موافق زمین پانی ہوا اور حرارت تخم کی صلاحیت اور اسکے بونے کا خاص انداز۔

چھاپے کی تقدیر ہے ترکیب سیاہی۔ کاغذ کی تقدیر پیمین وغیرہ۔

اسیطرح ہر ایک انسانی فعل کے واسطے علیحدہ علیحدہ تقدیر ہے جن ذریعوں یا طریقوں سے ایک فعل پورا ہوتا ہے انکو اسباب وتدابیر کہتے ہیں۔ پس ہر ایک فعل انسانی کیواسطے خاص خاص اسباب اور تدابیر کا ہونا ضروری ہے۔ بھوک میں غذا پیاس میں پانی اور مرض میں دوا ضروری ہے ایک جگہ سے دوسری جگہ تک پہونچنے کے واسطے چلنا یا سواری ضروری ہیں جسقدر انسانی فعل ہیں ان میں سے کوئی بھی خود بخود نہیں ہوتا نہ لکھنا نہ پڑھنا نہ کھانا نہ پینا۔ نہ کپڑا نہ جوتا۔ نہ باغ نہ مکان۔ نہ میز نہ کرسی۔ نہ قلم نہ دوات۔ آلغرض ہر ایک مصنوعی چیز خاص خاص تدبیروں اور مادوں سے بنائی جاتی ہے خود بخود کبھی نہیں بنتی۔ جو حال ظاہری فعلوں کا ہے بعینہٖ یہی حال دینی معاملات کا ہے جیسے کہ قرآن مجید فرماتا ہے۔ وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ۙ وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ‎۵۳ اور یہ کہ انسان کے واسطے کچھ نہیں مگر جو اوسنے کوشش کی اور یہ کہ اپنی کوشش کو دیکھے گا۔ یعنے انسان کو اوسکی کوشش کے سوا کچھ نہیں ملتا اور اپنی کوششوں کے نتائج ضرور دیکھ لیتا ہے۔ پھر ایک اور جگہ پر فرماتا ہے فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ‎۹۹ جسنے ایک ذرہ بھر بھلائی کی وہ اوسکو دیکھ لیتا ہے وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ‎۹۹۔ اور جسنے ذرہ بھر برائی کی وہ اوسکو دیکھ لیتا ہے۔ اور جگہ پر فرماتا ہے۔ كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ‎۷۴ ہر ایک نفس اپنے عملوں پر گروی ہے۔ پھر فرماتا ہے لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ‎۲ اُسی کو ملتا ہے جو کمایا اور اُسی پر پڑتا ہے جو کیا۔

قوم اخرون فقد جاؤ ظلما وزورا ④ وقالوا اساطير الاولين اكتتبها فهي

پس تحقیق یہ تو ظلم اور جھوٹ کے مرتکب ہوئے - اور بولے یہ تو پہلوں کے قصے ہیں جو اسنے لکھ لیے اور

تملى عليه بكرة واصيلا ⑤ قل انزله الذي يعلم السر في السموت والارض انه كان غفورا

صبح و شام اوسپر پڑھے جاتے ہیں - تو کہہ کہ اسکو تو اسنے اتارا ہے جو آسمانوں اور زمین کے بھید کو جانتا ہے وہ تو بخشنے والا

رحيما ⑥ وقالوا مال هذا الرسول ياكل الطعام ويمشي في الاسواق لولا انزل اليه ملك

رحم کرنیوالا ہے اور وہ بولے کہ اس رسول کو کیا ہوا کہ کھانا کھاتا اور بازاروں میں چلتا ہے اسکی طرف فرشتہ کیوں نہیں اتارا گیا جو

فيكون معه نذيرا ⑦ او يلقى اليه كنز او تكون له جنة ياكل منها وقال الظلمون ان

اسکے ساتھ ڈرانیوالا ہوتا - یا اسکی طرف خزانہ ڈالا جاتا یا اسکے واسطے باغ ہوتا جسمیں وہ کھاتا اور ظالموں نے کہا کہ تم تو بس ایک جادو کے مارے

اسی قسم کی اور صدہا آیات ہیں جن سے صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ انسان کو نتائج اسکے اعمال کے مطابق ملتے ہیں پس اعمال کو
ہیچ سمجھنا یا اعمال کے خلاف نتائج کی امید کرنا کیسا بے بنیاد اور بیہودہ خیال ہے ایسے خیالات باطلہ کی تردید قرآن کریم بڑے شد و مد کے
ساتھ فرماتا ہے اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُونَ ۳۲/۱۸ کیا ایک مومن اور ایک فاسق برابر ہیں نہیں برابر
ہوتے پھر فرماتا ہے اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ كَالْفُجَّارِ ۳۸/۲۸ کیا ہم پرہیزگاروں کو بدکاروں کے برابر کر دیتے ہیں یا کر دینگے اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِينَ كَالْمُجْرِمِينَ
۶۸/۳۵ کیا ہم فرمانبرداروں کو مجرموں کے برابر کر دیتے ہیں یا کر دینگے - پس صاف ہے کہ اللہ کریم کی نظر میں پرہیزگار اور بدکار برابر نہیں پھر فرماتا ہے
اللہ محسنوں کے عمل ضائع نہیں کرتا پھر فرماتا ہے اللہ اپنے بندوں پر ظلم کرنیوالا نہیں ہے پھر فرماتا ہے کسی پر ذرہ بھر ظلم نہیں کیا جاتا -
باوجود ایسی صریح آیات کے ظلم پیشہ بدکار اور غافل لوگ جو ندامت اور توبہ کے مادہ سے بے بہرہ ہیں وہ اکثر اپنی سستی یا بدکاری کے قائل نہیں
ہوتے بلکہ تقدیر یا مشیت ایزدی کا بہانہ پیش کر کے کہدیتے ہیں کہ ہمارا کوئی قصور نہیں بلکہ ہماری تقدیر میں ایسا ہی لکھا تھا مشیت ایزدی
کے خلاف کوئی کیا کر سکتا ہے گویا کہ اپنے فعل کا فاعل خداوند حقیقی کو ٹھیراتے اور اپنا الزام اپنے رب پر لگا دیتے ہیں یہ کیسا ظلم اور کیسا جھوٹ ہے
نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا - قرآن مجید ایسے واہیات خیالات کی نسبت حسب ذیل ارشاد فرماتا ہے وَمَا اَصَابَكَ
مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ اور جو برائی تجھکو پہنچی وہ تیرے نفس سے ہے - پھر فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ - تحقیق اللہ فحش
باتوں کا حکم نہیں دیتا جبکہ انسان یقیناً اسبات کو جانتا اور شب و روز عملاً ثبوت پیش کرتا ہے کہ اسکے عملوں کے مطابق تمام نتیجے مرتب ہوتے ہیں اسیواسطے
اپنی خواہشات کے مطابق کوشش کرتا ہے - کسان - باغبان - جولاہا - تیلی - لوہار - سنار - مزدور - معمار - ہر ایک اپنی اپنے کام میں کامیابی کی امید پر
محنت اٹھاتا اور اپنی جان و مال کو صرف کرتا ہے - اگر محنت کے نتیجہ پر پورا یقین نہ ہوتا تو کون دنیا میں اسقدر محنت کرتا اور مصیبت اٹھاتا - تمام
کوششیں فضول ہوتیں تمام تعلیمیں اور ہدایتیں بیمعنی ٹھیرتیں اور نصیحت و تربیت و تہذیب اور محنت کے الفاظ انسانی لغتوں سے ناپید ہو جاتے
نالائقی - یا قصور - یا غفلت کسی انسان کی نسبت ثابت نہو سکتی نیک و بد - عالم و جاہل عامل و غیر عامل مطیع و سرکش پاک
و ناپاک اور سست میں کوئی امتیاز نہ رہتا کتب آسمانی اور انبیاء علیہم السلام کی جانفشانی فضول ٹھیرتی - کوئی امر یا نہی انسان
پر عاید نہو سکتے فی الحقیقت یہ خیالات ان بدمست دنیا پرستوں کے خود تراشیدہ ہیں جو دین کیطرف ذرہ بھر توجہ نہیں کرتے بلکہ دن
رات دنیا پرستی میں غرق رہتے ہیں دنیاوی کاموں میں یہ لوگ سخت از سخت محنتیں اٹھاتے اور تردد و کوشش کرتے ہیں مگر دینی معاملہ
میں تقدیر کا بہانہ کر دیتے ہیں - حالانکہ قرآن مجید و دیگر کتب ہائے سماوی اور امر و نواہی سب کے سب اور بھلے و برے عملوں کی جزا و سزا اصاف

ن منزل ۴

كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَّمَصِيْرًا ﴿۱۵﴾ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ خٰلِدِيْنَ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْئُوْلًا ﴿۱۶﴾

وہ اُن کیواسطے جزا اور جائے بازگشت ہے۔ جو کچھ وہ چاہینگے وہی اُن کیواسطے وہاں موجود ہوگا اور وہ ہمیشہ وہاں رہینگے تیرے رب

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَآءِ اَمْ هُمْ

اور ایکدن وہ اُنکو اور اللہ کے سوا اُنکی جن کی وہ عبادت کرتے ہیں اُنکو جمع کریگا پھر پوچھیگا کیا تمنے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا

ضَلُّوا السَّبِيْلَ ﴿۱۷﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنْ

تھا یا وہ خود راہ سے بہک گئے تھے۔ وہ جواب دینگے تو پاک ہے ہمیں کب شایاں تھا کہ تیرے سوائے ہم اور کارساز بناتے (ہم تو خود بندے تھے)

تندخو، بخیل اور جفاپیشہ لوگونکو جو رشوت، غفلت، غضب، بخل اور ظلم اچھے معلوم ہوتے ہیں اور ایسے ہی اُن کے ارادے اور عمل ہوتے ہیں، برعکس اسکے جب نیک بندے ان نیکی و بدی پر ثابت قدم ہوجاتے ہیں تو نیکوں کیواسطے اللہ کریم پیش قدمی کے طور پر بھی نیکی کا راستہ اور نیک سامان مہیا کردیتا ہے اور بدونکیواسطے بدی کا سامان و اسباب پہنچا دیتا ہے جیسا کہ اور آیت میں قرآن کریم فرماتا ہے وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ اور اُن کو اون کی سرکشی میں بڑھنے دیتا ہے پھر ایک اور جگہ فرماتا ہے وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ جو شخص رحمان کے ذکر سے غافل رہتا ہے ہم اُسپر شیطان کو مسلط کردیتے ہیں پس وہ اُسکا ہمنشین ہوجاتا ہے یہ تسلط اور ہمنشینی بدکار کیواسطے بدی اور شرارت کا محرک ہوتی ہیں پس جو کچھ وہ بدی کا ارادہ کرتا ہے الٰہی قانون اور منشا کے مطابق ہوتا ہے برعکس اسکے جو خدا کے رستہ میں ثابت قدم ہوچکا تو اللہ کریم اُسکی مدد فرماتا ہے اور نیک ارادوں اور فعلوں کا خود محرک اور معاون ہوتا ہے یہی قدرتی سلسلہ کا تعلق ہے جو وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ اور وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ میں ظاہر فرمایا گیا ہے فی الحقیقت یہ ایک سیدھی اور فطرتی سلسلہ ہے جسکو ہر ایک بشر اپنے نفس اور دیگر بنی نوع کے حالات میں ہمیشہ مشاہدہ کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ ایک نیک بندہ بدکار کو نظر حقارت و تعجب سے دیکھتا ہے اور بدکار شخص نیک بندہ کو نیک بندہ اس آیت کے نیچے پرورش پاتا ہے فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى برعکس اسکے بدکار شخص اس آیت کے نیچے ہے فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى اسطرح نیکی اور بدی کا سلسلہ قانون الٰہی کے مطابق بڑھتا یا گھٹنا شروع ہوتا ہے یا یوں کہیں کہ دونوں سلسلے منشاء الٰہی کے مطابق ہیں یا یوں کہیں وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ مگر اس آیت کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہوسکتا کہ ابتداءً اللہ تعالیٰ کسی کو نیکی یا بدی پر مجبور یا مجبول کرتا ہے کیونکہ خود قرآن کریم فرماتا ہے وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا اور اگر اللہ چاہتا تو شرک نہ کرتے پھر فرماتا ہے وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ اور اگر تیرا رب چاہتا تو یہ کام نہ کرتے فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ پس اگر چاہتا تو تم سبکی ہدایت کردیتا پس صاف ظاہر ہوگیا کہ اللہ کریم نہ تو کسی کو نیکی پر مجبور کرتا ہے نہ بدی پر بلکہ جو کچھ انسان اپنے ارادہ سے نیکی یا بدی کا کام کرتا ہے اُسکے نتائج کو قانون الٰہی کے مطابق پہنچ جاتا ہے اسکی بعینہ ایسی مثال ہے جیسے کہ گورنمنٹ جزا و سزا کے قانون مرتب کرتی اور فوج و پولیس و دیگر محکمہ جات اُن کی مناسب تعمیل کیواسطے مامور فرماتی ہے مگر کسی محکمہ اور کسی قانون کا یہ منشا یا عمل نہیں ہوتا کہ جبراً کسی سے بدی کرائی جاوے اور جیلخانوں میں بھر دینے یا جرمانوں کے وصول کرنے کی نیت ہو۔ لہٰذا کیا نصیحا کوئی کرتا ہے ویسا ہی بھگت لیتا ہے ——

(۵) مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ جسکو اللہ گمراہ کرے اُسکا کوئی ہادی نہیں فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ پس تحقیق اللہ جسکو چاہتا ہے گمراہ کردیتا ہے اور جسکو چاہتا ہے ہدایت کردیتا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ کون لوگ ہیں جنکو واسطے اللہ تعالیٰ ہدایت چاہتا اور گمراہی نہیں جنکی واسطے گمراہی چاہتا ہے۔ اس سوال کا جواب خود قرآن مجید اسطرح فرماتا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا تحقیق جن لوگوں نے کفر اور ظلم کیا ایسا نہیں ہوگا کہ اللہ اُنکی مغفرت کرے یا اُن کی ہدایت کرے

مَتَّعْتَهُمْ وَآبَاءَهُمْ حَتَّىٰ نَسُوا الذِّكْرَ وَكَانُوا قَوْمًا بُورًا ﴿١٨﴾ فَقَدْ كَذَّبُوكُم بِمَا تَقُولُونَ فَمَا تَسْتَطِيعُونَ

مگر تونے ان کو اور ان کے باپ دادوں کو سامان آسایش دیا یہاں تک کہ وہ (تیرا) ذکر بھول گئے اور ہلاک ہونیوالی قوم ہو گئے (اکا فرو) تمہاری

صَرْفًا وَلَا نَصْرًا ۚ وَمَن يَظْلِم مِّنكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيرًا ﴿١٩﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا

باتوں میں انہوں نے تمہیں جھٹلایا پس تم (میرے عذاب کو) پھیر نہیں سکتے اور نہ مدد حاصل کر سکتے ہو اور جو کوئی تم میں سے ظلم کریگا ہم اسکو بڑا عذاب چکھائینگے

إِنَّهُمْ لَيَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَيَمْشُونَ فِي الْأَسْوَاقِ ۗ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً أَتَصْبِرُونَ

اور بازاروں میں چلتے تھے اور ہمنے تم میں سے بعض کو بعض کیواسطے آزمایش بنایا ہے کیا تم (اے مسلمانوں) صبر کروگے؟

پس ثابت ہو گیا کہ ہدایت الٰہی سے محروم وہ لوگ ہیں جو خدا کے حکموں کو نہیں مانتے اور ظلم پیشہ ہیں جبھی تو فرماتا ہے فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَاعْتَصَمُوا بِهِ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِي رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ وَيَهْدِيهِمْ إِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا پس جن لوگوں نے اللہ کو مانا اور اسکو مضبوطی کے ساتھ پکڑا اللہ انکو اپنی رحمت اور فضل میں داخل کریگا اور اپنی طرف کا صراط مستقیم بتلا دیگا۔ پس ثابت ہو گیا کہ جو لوگ اللہ کو مانتے اور اسکے حکموں پر قایم رہتے ہیں انہیں کو اللہ کی ہدایت رحمت اور مغفرت ہے تقدیر کی یہی اصل حقیقت ہے جسکو قرآن کریم نے حکیمانہ طور پر بیان فرمایا ہے چونکہ پادری صاحبان اکثر محض ضد و تعصب کی رو سے اس پاک قدرتی مسئلہ پر جسکی شہادت زمین و آسمان کی مخلوقات اور بنی نوع کے حالات و ذرات پیش کر رہے ہیں معترض ہو جاتے ہیں حالانکہ اسی کے مطابق صدہا آیات عہد عتیق و جدید میں بھی موجود ہیں اسلئے مصلحتاً بطور نمونہ ہم چند آیات ذیل میں درج کرتے ہیں۔

(۱) خروج ۱۰ باب ۲۰۔ پر خداوند نے فرعون کے دل کو سخت کر دیا۔ (۲) استثنا ۲۹ باب ۴۔ لاکن خداوند نے تمکو وہ دل جو سمجھے اور وے آنکھیں جو دیکھیں اور وے کان جو سنیں آجتک نہیں دیے۔

(۳) زبور ۱۰۵-۲۵ اسنے اُن کے دلونکو پھیرا کہ وے اسکے لوگوں سے عداوت کرینگے اور اسکے بندوں سے دغابازی سے (۴) ۸ ہم (۵) امثال ۱۶ باب ۴ خدا نے ہر ایک چیز اپنے لیئے بنائی ہاں شریر ونکو بھی اُس نے بُرے دن کیلیے بنایا۔ (۶) مرقس باب ۴ و متی ۱۳ باب ۱۲ اس لیے کہ جسکے پاس کچھ ہے اُسے دیا جائیگا اور جسکے پاس کچھ نہیں اُس سے وہ بھی جو اُس کے پاس ہے لے لیا جائیگا۔ (۷) یوحنا ۶ باب ۴۴ کوئی شخص مجھ پاس نہیں آسکتا مگر جب تک باپ جسنے مجھے بھیجا ہے اُسے کھینچ لاوے۔ اعمال ۱۳ باب ۴۸ (۸) نامہ رومیان ۱ باب ۲۴ سو اسلئے خدا نے بھی اُن کے دلوں کی خواہشوں سے اونہیں ناپاکی میں چھوڑ دیا۔ (۹) اور جتنے ہمیشہ کی زندگی کیلئے تیار کئے گئے تھے ایمان لائے۔ (۱۰) متی ۱۳ باب اور اسنے جواب دیکر انہیں کہا اسلئے کہ تمہیں آسمان کی بادشاہت کے بھیدوں کی سمجھ دیگئی ہے پر اُنہیں نہیں دی گئی ہے۔

مسئلہ تقدیر کے سمجھنے میں لوگوں نے سخت سخت غلطیاں کہائی ہیں حالانکہ یہ مسئلہ نہایت ہی صاف اور تمام علوم و فنون کی بنیاد ہے۔ تمام انسانی کوششوں اور ترقیات کا اس پر دارومدار ہے بعض نے تو اسکے یہ معانی کئے ہیں کہ ہر ایک انسان کیواسطے دکھ اور سکھ زوال اور کمال پہلے سے مقرر ہو چکا ہے اسمیں نہ کبھی فرق بہر کمی ہو سکتی ہے اور نہ بیشی گویا کہ اُن کے نزدیک تمام کوشش اور تدبیر ہیچ اور فضول ہے مگر عملاً تقدیر کے یہ معنی کوئی فرد بشر بھی نہیں کرتا بلکہ ہم شب و روز یہی دیکھتے ہیں کہ ہر ایک انسان اپنی اپنی حالت اور شغل کیمطابق محنت اٹھاتا اور حتی الوسع غفلت اور سستی کو جائز نہیں سمجھتا ہے۔ ہاں جس کام کے کرنیکا ارادہ نہ ہو یا طبیعت میں کسی شغل کیطرف سے نفرت ہو تو بہانہ بازی کے طور پر تقدیر کا عذر پیش کر دیا کرتے ہیں مثلاً جو شخص تذکرۃ القرآن یا صوم و صلوٰۃ کا عادی نہیں بلکہ قرآنی اذکار اور نماز روزہ سے متنفر ہے اگر اوسکو ان امور کیطرف ترغیب دیجائے تو یہ بہانہ پیش کر دیتا ہے کہ ہماری قسمت ہو گی تو خود بخود قرآن اور نماز کیطرف توجہ ہو جائیگی۔ کیا جو پیاسا ہے کبھی خود بخود اُس کے منہ میں پانی آ پڑتا ہے؟ کیا جو بھوکا ہے کبھی خود بخود اُس کے پیٹ میں کھانا چلا جاتا ہے۔ کیا جو ننگا ہے کبھی خود بخود اُسکے بدن پر مناسب کپڑے

وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيرًا ﴿۲۰﴾ وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا لَوْلَا أُنزِلَ

اور تیرا رب سب کچھ دیکھ رہا ہے۔ جو لوگ ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے انہوں نے کہا کہ ہم پر فرشتے

عَلَيْنَا الْمَلَائِكَةُ أَوْ نَرَىٰ رَبَّنَا لَقَدِ اسْتَكْبَرُوا فِي أَنفُسِهِمْ وَعَتَوْا عُتُوًّا كَبِيرًا ﴿۲۱﴾ يَوْمَ

کیوں نہیں اتارے جاتے یا ہم اپنے رب کو کیوں نہیں دیکھ لیتے۔ انہوں نے اپنے نفسوں میں تکبر کیا اور حد سے بہت ہی بڑھ گئے

جاتا ہیں جس شخص کو ایک شہر سے دوسرے شہر کو جانا ہے کیا وہ کبھی خود بخود وہیں پہنچ جاتا ہے جو شخص انگریزی زبان سیکھنا چاہتا ہے کیا کبھی خود
بلا کسی تردد کے یہ زبان آجاتی ہے جو لڑکا مڈل یا انٹرنس پاس کرنا چاہتا ہے کیا کبھی یہ امتحان بلا کسی محنت کے خود بخود پاس ہو جاتے
ہیں جو شخص ایک خط لکھنا چاہتا ہے کیا کبھی خود بخود ہی لکھا جاتا ہے۔ اگر کوئی پولیس کا ملازم کسی چور یا ڈاکو کی تلاش میں ہے
تو کیا وہ بلا کسی تردد کے خود بخود پکڑا جاتا ہے کیا جن مجرموں کو طوق اور زنجیر کے ساتھ محفوظ مکانوں میں محبوس رکھا
جاتا ہے کبھی کھلے میدانوں میں بلا کسی حفاظت کے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ کیا کوئی کام خود بخود ہو جاتا ہے ہرگز نہیں ہرگز نہیں
ہر ایک فعل اور ہر ایک مراد کیواسطے خاص تدابیر ضروری ہیں اور انہیں کا نام تقدیر ہے۔ الغرض ہر ایک ظہور اور ہر ایک فعل خاص خاص اسباب
کے مطابق ہوتا ہے اور انہیں اسباب کا نام تقدیر الٰہی یا سنت اللہ ہے۔ بعض تقدیر کے سلسلہ کو محض طبعی اسباب اور انسانی ترددات
پر محدود سمجھتے اور مشیت ایزدی کا کچھ تعلق نہیں جانتے ہیں۔ یہ بھی سراسر غلطی ہے ہر ایک ظہور اور ہر ایک فعل کے واسطے جیسا کہ
اسباب طبعی اور ترددات انسانی موجب ہوتے ہیں ویسا ہی ایک موجب مشیت ایزدی بھی ہے جو خواہشات و ترددات انسانی کیمطابق
اپنے نتائج دکھلاتی ہے یہی مشیت ایزدی ہے جو ظالموں کو برباد کر ڈالتی بدنیت اور ظلم پیشہ سلطنتوں کو تہ و بالا کر دیتی اور
برعکس اسکے حق پرستوں کی بڑھتی کرتی اور نیک نیت و عادل سلطنتوں کو روز افزوں ترقی دیتی ہے اگرچہ تمام زوال اور
کمال کے اسباب ظاہری ضرور پیدا ہوتے ہیں مگر ان کی اصل محرک مشیت ایزدی ہی ہوتی ہے اس مشیت ایزدی کے تصرفات
کی تشریح اور تمثیلات سے تمام قرآن مجید بھرا ہوا ہے۔ انبیاء علیہم السلام کا صبر استقلال اور توکل اور پوری یقین کے ساتھ
جانفشانیاں صاف بتلا رہی ہیں کہ ہر کام میں کوشش اور محنت واجب ہے۔ مگر ساتھ ہی رحمت و نصرت الٰہی کا شامل ہونا بھی
ضروری ہے یہی تو وجہ ہے کہ وہ اپنی طرف سے سخت سخت محنتیں کرنے اور تکلیفیں اٹھاتے تھے اور دوسری طرف دعائے استغفار و
استعانت میں کامل درجہ کے سرگرم اور مستقل ہوتے تھے نہ اُن کی ذاتی محنتوں اور کوششوں میں کوئی کمی ہوتی اور نہ کبھی توکل
اور استمداد الٰہی سے غافل یا سست ہوتے تھے۔ الغرض تمام قرآن کریم کے مطالعہ انبیاء علیہم السلام کے حالات کارخانہ عالم کے
مشاہدہ اور انسانی اعمال و نتائج سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ اسباب عالم اور مشیت ایزدی کا مجموعی نام تقدیر ہے جسکو نیچر یا
سنت اللہ بھی کہہ سکتے ہیں یہ کہنا غلط ہے کہ انسان اپنے ارادہ کوشش سے کچھ کر ہی نہیں سکتا دوسرے لفظوں میں یوں کہہ
سکتے ہیں کہ انسان کو محض مجبور یا محض قادر سمجھنا غلطی ہے بلکہ اصل یہ ہے کہ انسان کے اعمال بجائے خود ہیں اور مشیت ایزدی بجائے
خود یہ جھگڑا تو اس قسم کا ہے جیسا کہ ایک شخص کہے کہ کھیتی پانی کے بغیر نہیں ہو سکتی اور پھر پانی کو ہی تمام روئیدگی کا دارو مدار
ثابت کرنا چاہے دوسرا شخص کہے کہ ہوا تمام روئیدگی کا دارو مدار ہے حالانکہ پانی بجائے خود ہے اور ہوا بجائے خود دونوں
روئیدگی کے واسطے ضروری اور لازمی ہیں مگر یہ کہنا غلط ہوگا کہ پانی ضروری نہیں یا ہوا ضروری نہیں یا اکیلا پانی
یا اکیلی ہوا۔ یہ کیسے کام چلا سکتا ہے اگر یہ مانا جائے کہ انسان مجبور ہے تو تمام انسانی ارادہ اور کوششیں تمام مکاتب

منزل ۴

يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَيَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۲۲﴾ وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا

جس دن وہ فرشتوں کو دیکھینگے اسدن بدکاروں کیواسطے کوئی خوشی کی بات نہ ہوگی بلکہ وہ پکارینگے کہ یہ دور دفع ہوجائیں اور جو کوئی عمل انہوں نے کیا

مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿۲۳﴾ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ مَقِيْلًا ﴿۲۴﴾

تھا ہمنے اسکیطرف توجہ کی اور اسکو اوڑائی ہوئی دہول کیطرح کردیا بہشت کے لوگ اسروز اچھی جائے قرار میں اور دوپہر کیوقت عمدہ آرامگاہ میں ہونگے

اور مدارس تمام تعلیم اور تلقین بھی عبث ثابت ہوتا ہے انبیاء علیہم السلام کا نزول الٰہی احکام علمائے کے وعظ سلطنتوں کے انتظام سرپرستوں اور استادوں کی حفاظت وغیرہ سب فضول ٹھیرتی ہیں اگر ایکدن کیواسطے بھی عملاً مان لیا جائے کہ جو کچھ قسمت میں لکھا ہے وہی ہوکر رہیگا اور اپنی طرف سے ہر ایک ارادہ اور کوشش کو ترک کردیا جائے تو تمام بنی نوع کیواسطے بربادی کا سامان سامنے آجاویں یہی وجہ ہے کہ عملی طور پر یہ ایمان آجتک کسی قوم کا ہوا اور نہ آیندہ کو ہو سکتا ہے ہاں بعض بعض ایسے اشخاص کی زبان سے اس قسم کے الفاظ سننے میں ضرور آئے ہیں جو سست بیکار۔ آوارہ گرد۔ بھنگی چرسی افیونی قمار باز شطرنج باز طاشباز ہیں جب کبھی اُن کو کہا جاوے کوئی شغل اور محنت اختیار کرو بیکاری اور آوارہ گردی اور ایسا عادتیں اچھی نہیں تم یہ جواب دیکر ٹال دیا کرتے ہیں کہ ہماری قسمت میں ایسا ہی لکھا ہے ہم مجبور ہیں ہم سے کچھ بن نہیں آتا ہم کچھ نہیں کرسکتے ہماری تقدیر میں یہی لکھا ہے جسکے برے دن آتے ہیں۔ لوگ بھی اسکو برا کہنے لگجاتے ہیں —

الغرض مجبوری کا مسئلہ جسکے بطلان پر تمام عالم کی شہادت ہے بدکاروں آوارہ گردوں اور مجہول الحواسوں کا ایک بہانہ ہوتا ہے حقیقتاً ایمان انکا بھی اسپر نہیں ہوتا برعکس اسکے ہم دیکھتے ہیں کہ جسقدر کوئی قوم زیادہ محنت کش ہوتی ہے اسی قدر وہ ترقیات اور عروج حاصل کرتی ہے ہر ایک شخص جانتا ہے کہ تمام دینی اور دنیاوی کمالات کا زینہ محنت ہے پس صاف ثابت ہوگیا کہ جبر کا مسئلہ تو صریحی البطلان ہے تمام آسمانی تعلیمیں اسکے خلاف ہیں اور تمام زمینی فعل بھی اسکے خلاف ہیں۔

آب رہا مسئلہ قدر یعنی ہر انسان اپنے اپنے کام موثر قدرت رکھتا ہے اور مشیت ایزدی کا اسمیں کچھ تصرف نہیں یہ بھی سراسر باطل ہے شرعی طور پر اسطرح جسکہ انسان کو قادر ماننے سے تقوے اور دعا کے سلسلہ لغو ٹھیرتے ہیں حالانکہ متقین کی نصرت اور کامیابی کا وعدہ خداوند کریم بار بار فرماتا ہے عملی طور پر اسطرح سے کہ متقین کے عروج اور بدکاروں کے زوال کو ہم ہمیشہ خود ملاحظہ کرتے ہیں۔ ظالموں چوروں راہزنوں۔ رشوتیوں اور سودخوروں کے سلسلے ہم دیکھتے ہیں کہ جلد منقطع ہوجاتے ہیں اور اون کے کارخانے جلد برباد ہوجاتے ہیں یہانتک کہ اون کے عالیشان اور بارونق مکان تہوڑے عرصہ میں ہولناک سے ہوجاتے ہیں یا بدکار اولاد کی بدمعاشیوں کا اکھاڑا بنجاتے یا ویران ہوجاتے یا کسی دوسرے شخص کا ورثہ بنجاتے ہیں ہم بڑی زبردست سلطنتوں کو گرتے اور ضعیف نادار قوموں کو بڑہتے دیکھ لیتے ہیں ایک ہی باپ کے دو بیٹے ہوتے ہیں اور دونوں کیواسطے برابر کوشش کرتا ہے مگر ایک لایق ہوجاتا ہے اور ایک نالایق رہجاتا ہے ایک وارث انبیاء بنتا ہے اور ایک وارث شیطان ہم ایک ہی قسم کی تجارت اور ایک ہی زمانہ میں دیکھتے ہیں کہ بعض تاجروں کو بڑی کامیابی ہوجاتی ہے اور بعض برباد ہوجاتے ہیں حالانکہ ہر ایک تاجر اپنی مقدرت کے موافق ترقی اور کامیابی میں کوئی کمی نہیں کرتا۔

ہم دیکھتے ہیں کہ شاہی خاندانوں کی اولاد جو ظاہراً قوی اور تندرست ہوتی ہے اور جنکے واسطے تمام عیش و آرام کے سامان با فراغت موجود ہوتے ہیں اور جنکے کہانے پینے پہننے سونے جاگنے چلنے پہرنے اور سفر و مقام کا تمام انتظام پورے طور پر طبی قواعد اور اصول حفظ صحت کے مطابق ہوتا ہے مگر پہر بھی مشیت ایزدی جنکو چاہتی ہے بچاتی ہے اور جنکو چاہتی ہے ہمیشہ کا مریض بنائے رکھتی ہے۔

وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلَائِكَةُ تَنْزِيلًا ﴿٢٥﴾ الْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ لِلرَّحْمَٰنِ

اور جس دن آسمان بادلوں کو پھاڑیگا اور فرشتے کثرت سے اتارے جائینگے اسدن بادشاہی رحمن کیواسطے حق ہوگی

وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكَافِرِينَ عَسِيرًا ﴿٢٦﴾ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَىٰ يَدَيْهِ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ

اور وہ کافروں پر ایک بھاری دن ہوگا۔ اور جسدن ظالم اپنے دونوں ہاتھ کاٹیگا اور کہیگا کاش میں رسول کیساتھ

الرَّسُولِ سَبِيلًا ﴿٢٧﴾ يَا وَيْلَتَىٰ لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا ﴿٢٨﴾ لَقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَ

کوئی راہ اختیار کی ہوتی ہائے وائے مجھ پر میں نے فلانے کو دوست نہ بنایا ہوتا اسنے نصیحت کے آئے پیچھے مجھے گمراہ کر دیا

نِي وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنْسَانِ خَذُولًا ﴿٢٩﴾ وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَٰذَا

اور شیطان تو انسان کو وقت پڑے پر چھوڑنے والا ہی ہے اور رسول نے کہا اے میرے رب تحقیق میری قوم نے

الْقُرْآنَ مَهْجُورًا ﴿٣٠﴾ وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ هَادِيًا

اس قرآن کو چھوڑ دیا اور اسیطرح ہمنے بدکاروں میں سے ہر ایک نبی کے دشمن بنائے ہیں اور ہدایت و مدد کیواسطے

وَنَصِيرًا ﴿٣١﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَاحِدَةً كَذَٰلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهِ

تیرا رب کافی ہے اور کافروں نے کہا کہ اسپر قرآن ایک ہی بار کیوں نہ اتارا گیا اسیطرح ہوتا تھا کہ اس سے تیرے

فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلًا ﴿٣٢﴾ وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ إِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وَأَحْسَنَ تَفْسِيرًا ﴿٣٣﴾

دل کو ثابت رکھیں اور ہمنے اوسکو ٹھہر ٹھہر کر اتارا ہے اور تیرے پاس جو کوئی مثال وہ لاتے ہیں ہم حق تجھکو بتا دیتے اور اچھے

الَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ إِلَىٰ جَهَنَّمَ أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَكَانًا وَأَضَلُّ سَبِيلًا ﴿٣٤﴾ وَلَقَدْ

جو لوگ اپنے چہروں پر جہنم کیطرف اٹھائے جائینگے اونکا مقام بہت برا اور وہ بہت بیراہ ہیں (یعنی بہشتی راہ کو چھوڑ کر جہنم کیطرف جانیوالے)

فرعون کو ظاہرا سامان اور طاقتیں موسٰی علیہ السلام سے بدرجہا بڑھکر تھے موسٰی علیہ السلام کو بہاگنا اور فرعون کو تعاقب سے ظاہر ہوتا تھا کہ فرعون غالب ہو جائیگا مگر وہی دریا جسنے موسٰیؑ کو رستہ دیا اسی نے فرعون کو غرق کر دیا اسی طرح تصرفات الٰہیہ کا ظہور ہوتا ہے کہ وہی اسباب ایک کیلئے مفید ثابت ہوتے ہیں دوسرے کو ہلاک کر ڈالتے ہیں پھر انسان کس قدر تو نیز ناز ان ہو سکتا ہے یہی تصرفات تمام دعا اور عبودیت اور تقویٰ کی بنیاد ہیں اور انپر نظر رکھنا کمال دانائی ہے فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ پ ۱۴ پس زمین میں پھر کر دیکھ لو کہ ظالموں کا انجام کیا ہوتا ہے گویا کہ ہم زندگی ہی میں اگر غور سے دیکھیں تو صدہا مثالیں اس قسم کی نظر آئینگی کہ ظالم متکبر غافل اور بدمست لوگ بہت جلد تباہ ہو جاتے ہیں پس ثابت ہو گیا کہ ظاہرا سامان پر بھروسہ کرنا اور اپنے آپ کو کافی سمجھنا ہی سراسر باطل ہے گویا کہ محض مجبوری اور محض قدرت کے مسئلہ غلط ثابت ہو چکے پس اصل حقیقت یہ ہے کہ انسانی کوششیں اور دنیاوی سامان بجائے خود ہیں اور مشیت ایزدی بجائے خود ظاہرا اسباب اور مشیت کے مجموعہ کا نام تقدیر ہے جو تمام حکمت و دانائی کی بنیاد اور تمام ترقیات کا زینہ ہے جسکی صحت کا شاہد تمام عالم ہے اور جسکے نظارے روز و شب ہر روز انسانی حالات میں نظر آتے ہیں۔

ف۱ ظاہری طور پر کفار کی یہ حالت بدر میں ہوئی کہ بارش کے بعد فرشتوں کا نزول ہوا اور بڑی بڑی گردن کشان مکہ ہلاک ہو کر مخالفین کا زور ٹوٹ گیا اور روحانی بادشاہی کی بنیاد پڑ گئی اسکی نسبت تورات میں تھا۔ خدا بدلیوں میں آیا جنگ بدر میں مسلمانوں اور کفار دونوں نے فرشتوں کو دیکھا تھا بعض عرب پہاڑ پر بیٹھے تماشا دیکھتے رہے اور غنیمت کے منتظر تھے مگر وہ فرشتوں کو دیکھ کر ڈر گئے بعض

غش کھا کر گر گئے اور بعض جو زندہ رہے وہ لوٹ میں شریک ہو گئے۔

اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهٗۤ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِیْرًا ﴿۳۵﴾ فَقُلْنَا اذْهَبَاۤ اِلَی الْقَوْمِ

اور ہمنے موسیٰ کو کتاب دی اور اسکے بھائی ہارون کو اسکے ساتھ اسکا وزیر بنایا - اور حکم دیا کہ دونوں اس قوم کی طرف جاؤ

الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ؕ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِیْرًا ﴿۳۶﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ

جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہے پھر انکو ملیامیٹ کر دیا اور قوم نوح نے جب رسولوں کو جھٹلایا تب ہمنے انکو غرق کر دیا اور

لِلنَّاسِ اٰیَةً ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۳۷﴾ وَّعَادًا وَّثَمُوْدَا۠ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًۢا بَیْنَ

انکو لوگوں کیواسطے ایک نشان بنایا اور ظالموں کیواسطے ہمنے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے اور عاد اور ثمود اور رس کنویں والوں اور بیچ

ذٰلِكَ كَثِیْرًا ﴿۳۸﴾ وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ؗ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِیْرًا ﴿۳۹﴾ وَلَقَدْ اَتَوْا عَلَی الْقَرْیَةِ

بیچ میں انکے دوسرے ان کو دریاں سب کو ہم مثالیں دیکر سمجھاتے رہے اور سبکو ہی ہمنے مار مار کر تباہ کر دیا اور وہ اس بستی پر ہی تو گذر چکے ہیں جسپر

الَّتِیْۤ اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ؕ اَفَلَمْ یَكُوْنُوْا یَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا لَا یَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ﴿۴۰﴾

برا برساؤ برسایا گیا پس کیا وہ اسکو دیکھتے نہیں بلکہ وہ مر کر بھی اٹھنے کی امید نہیں رکھتے

۱ف رس کنوے کو کہتے ہیں اکثر مفسرین کا یہ قول ہے کہ اصحاب الرس ایک بت پرست قوم تھی جنکی سبب سے جا بات ہے اون کی ہدایت کیلئے حضرت شعیب بھیجے گئے مگر سرکشی اور ایذا رسانی کیوجہ سے آخر کار ہلاک کئے گئے مگر قرآن مجید میں اصحاب الرس کا نام نہیں آیا بعض نے اسکے معنے خندق بعض نے بن کئے ہیں اسلیئے مفسرین میں اصحاب الرس کی بابت بھی اختلاف ہے بعض کے نزدیک یہ وہی صاحب اخدود ہیں جنکا ذکر سورۃ بروج میں ہے - ۱۲

۲ف قرآن مجید نے اس مسئلہ کو نہایت تکرار اور وضاحت سے بیان فرمایا ہے کہ تمام مرسلین کی تکذیب ہمیشہ ہوتی رہی ہے مگر انجام کار تکذیب کرنے والے نامراد اور نابود ہوتے رہے اور جو سچے مرسل تھے وہ بامراد ہوئے اور دائمی عزت و اقبال کو پہنچے ہم اس مضمون ذیل کو سات حصوں میں تقسیم کر کے پیش کرتے ہیں - (۱) ہر ایک نبی ہر ایک رسول اور ہر ایک مامور من اللہ کو لوگوں نے جھٹلایا اسکی ہنسی کی ہر قسم کی تکلیفیں اسکو پہنچائیں یہانتک کہ بعض کو قتل کرنیکی کوشش کرتے رہے برادری سے نکال دیا اور گالیاں نکالنا تو ایک معمولی بات تھی جیسا کہ آیات ذیل سے ظاہر ہے :-

كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰۤی اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِیْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِیْقًا یَّقْتُلُوْنَ ۵ اور وَمَا تَاْتِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ مِّنْ اٰیٰتِ رَبِّهِمْ ... فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۷ اور وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ ۷ وَمَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۱۵ اور وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِیْ وُجُوْهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ۲۲ یٰحَسْرَةً عَلَی الْعِبَادِ ۚ مَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۳۶ وَمَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ نَّبِیٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۲۵ وَمَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِیْنَ ۲۶ اور مَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ یَلْعَبُوْنَ ۲۱ ان آیات مذکورہ صدر کی تشریح ان کے مقامات میں ہی ملاحظہ کرو -

(۲) مامور من اللہ کی تکذیب حقیقت میں آیات الٰہی کی تکذیب ہوتی ہے کیونکہ جو نشانات اور کمالات خداوند عالم کیطرف سے لیکر ایک مامور آتا ہے دنیا کے غافل اور محجوب لوگ جو باطنی انوار اور ربانی تعلقات سے بے نصیب ہوتے ہیں اونکو نہیں سمجھتے اور اپنی نادانی سے متکبرانہ طریق پر اُن کی حقارت کرتے اور جناب الٰہی سے اور زیادہ دور جا پڑتے ہیں چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے فَاِنَّهُمْ لَا یُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِیْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ یَجْحَدُوْنَ ۷ (اے رسول ! وہ تیری تکذیب

وَإِذَا رَأَوْكَ إِن يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا أَهَٰذَا الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ رَسُولًا (۴۱) إِن كَادَ لَيُضِلُّنَا

اور جب تجھے دیکھتے ہیں تو تجھ سے ہنسی ہی کرتے ہیں کہ کیا یہی ہے جسکو اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے قریب تھا کہ ہمکو ہمارے

عَنْ آلِهَتِنَا لَوْلَا أَن صَبَرْنَا عَلَيْهَا وَسَوْفَ يَعْلَمُونَ حِينَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ أَضَلُّ سَبِيلًا (۴۲)

خداؤں سے بہکا دے اگر ہم انپر قائم نہ رہیں اور جسوقت عذاب دیکھینگے جان جاینگے کہ کون زیادہ گمراہ ہے

أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ أَفَأَنتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا (۴۳) أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ

کیا تونے اس شخص کو دیکھا جسنے اپنی گری ہوئی خواہشوں کو خدا بنا لیا کیا تو اوسکی وکالت کر سکتا ہے کیا تو گمان کرتا ہے کہ ان میں اکثر

(۳) مامور من اللہ کے انکار سے لوگ معاً لعنت الٰہی کے نیچے آجاتے ہیں جسکی وجہ سے رویائے صادقہ الہامات مکاشفات اور ربانی ہدایات کا دروازہ انپر قطعاً بند ہوجاتا اور شیطانی الہام انکی طرف نازل ہونے شروع ہوجاتے ہیں تب مامور کی نسبت انکو برے خواب اور الہام ہونے لگتے اور یہ نہیں سمجھتے کہ ان خوابات کے ساتھ سچی پیشگوئیوں کا بھی کوئی سلسلہ ہے یا نہیں جس سے وہ تمیز کرسکیں کہ یہ خواب اور الہام رحمانی ہیں یا شیطانی انکا تمام استدلال خارج از قرآن و حدیث ہوتا ہے اور تمام بحث علوم محققہ اور وحی ربانی کے خلاف ان کے حالات کی نسبت قرآن کریم فرماتا ہے لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ۷ وَإِن يَرَوْا سَبِيلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا وَإِن يَرَوْا سَبِيلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا ۷ وَلَئِن سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ۹ وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُّنِيرٍ ثَانِيَ عِطْفِهِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۲۲

(۴) تکذیب اور استہزا اور مخالفت جو مرسلین کے خلاف لوگ کرتے ہیں انکی وجوہات حسب ذیل ہوتی ہیں (۱) مرسلین کی تعلیمات کا انکے وعظ عقاید و رسومات و قصص کے خلاف ہونا رواج یافتہ باتیں خواہ کیسی ہی بے بنیاد اور باطل ہوں وہ ایسی دلپذیر اور دلپسند ہوتی ہیں کہ کوئی تعلیم اُن کے خلاف دل میں جگہ نہیں کرسکتی إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے أَفَكُلَّمَا جَاءَكُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَىٰ أَنفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيقًا تَقْتُلُونَ ۲ کیا جب کبھی کوئی رسول تمہارے پاس ایسی تعلیم لیکر آیا جسکو تمہارے نفس نہیں چاہتے تھے تو تمنے تکبر کیا پس کسی گروہ کی تکذیب کی اور کسی کو قتل کرنے لگے۔ (۲) مامور کی حقیقت اور نشانات آسمانی کا شعور اور علم نہونا اسلیئے مکذبین عموماً یہی کہا کرتے ہیں أَهَٰذَا الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ رَسُولًا ۲۵ کیا یہی ہے وہ جسکو اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے اپنی نادانی سے محجوب اور بے بہرہ لوگ اُن کے استقلال کو جنون اور اُن کے نشانات کو سحر بتلایا کرتے ہیں كَذَٰلِكَ مَا أَتَى الَّذِينَ مِن قَبْلِهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا قَالُوا سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ ۵۱ اسی طرح ہوتا رہا کہ اُن سے پہلے کوئی بھی رسول ایسا نہیں آیا جسکو انہوں نے جادوگر یا دیوانہ نہیں بتلایا أَفْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَم بِهِ جِنَّةٌ ۳۴ اسنے جھوٹ باندھ لیا ہے یا اوسکو جنون ہے۔ (۳) عذاب الٰہی جو مخالفت مامورین سے ضرور آتا ہے اسمیں دیر ہونا جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے وَإِذْ قَالُوا اللَّهُمَّ إِن كَانَ هَٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِندِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۸ (۴) تکبر اور جہالت کی وجہ سے مامور کی صحبت میں نہ بیٹھنا اور نہ اسکے کلام کو دل سے سُننا بلکہ نادانی سے یہی کہتے رہنا کہ تمہاری باتیں ہماری سمجھ میں نہیں آتیں ہمیں اپنے دین میں کوئی شبہ نہیں ہمکو پورا اطمینان حاصل ہے۔ وَقَالُوا قُلُوبُنَا فِي أَكِنَّةٍ

يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۴۴﴾ اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ

سنتے یا سمجھتے ہیں وہ تو بس چوپایوں کی مانند ہیں بلکہ اُن سے بھی زیادہ گمراہ کیا تو نے اپنے رب کی طرف دیکھا

مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ﴿۴۵﴾ ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا

کہ وہ سایہ کو کیسے بڑھاتا ہے اور اگر وہ چاہتا تو اوسکو ساکن کر دیتا پھر سورج کو ہم نے اُس پر رہنما بنایا ہے پھر ہم اوسکو اپنا

مِمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ﴿۵﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا

كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۱﴾ (۵) نادانی سے یہ خیال رکھنا کہ اگر یہ ماموری سچا ہوتا

تو اللہ ہمکو سب سے پہلے اوس کیطرف پھیر دیتا اور دوسرے لوگ ہم سے نہ بڑھ جاتے وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا

سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ﴿۱۱﴾ (۶) تکبر اور جہالت سے یہی خیال کرتے رہنا کہ اس قسم کے جھوٹے لوگ ہمیشہ ہوتے رہے ہیں وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا

بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ﴿۱۱﴾ (۷) جس مجلس میں آیات الٰہی کی مخالفت یا اُنپر ہنسی مخول ہوتا ہے

وہاں بیٹھنا مناسب نہیں کیونکہ وہ مجلس شیطانی ہے اور اُسکا توبہ سخت زہر یلا اور متعدی ہے اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ

اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ ﴿۵﴾ جب تم سنو کہ اللہ کی آیتوں سے کفر کیا جاتا ہے اور مخول کیا جاتا

ہے پس تم اُن کے ساتھ مت بیٹھو وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸﴾

(۸) مکذبین کا انجام کیا ہوتا ہے یہ یاد رہے کہ وہ بہت جلد رسوا ہو جاتے ذلیل ہوتے دکھ اور نقصان اوٹھاتے

اور بہت جلد فنا اور نیست ہو جاتے ہیں وہ صادق کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے بلکہ جس قسم کی ذلت اور جس قسم کا نقصان

وہ ماموروں کیواسطے سوچتے ہیں وہی اُنپر پڑتا ہے ذلیل کرنا چاہیں تو خود ذلیل ہونگے نقصان پہنچانا چاہیں تو خود نقصان اوٹھائیگے

مارنا چاہیں تو خود ہلاک ہونگے اُسکا نام و نشان مٹانا چاہیں تو خود مٹ جائینگے اور جو مامور ہے وہ وزیر بڑا زیادہ عزت

پائیگا نفع اٹھائیگا زندگی پائیگا اور ہمیشہ کیواسطے اُسکا نام قائم کیا جائیگا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۱﴾ اور

جو مخول وہ کرتے تھے وہی اُنپر الٹ پڑا وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ﴿۸۵﴾ ۔ اس مضمون کو قرآن مجید مثالوں کے ساتھ ۲۵ تا ۴۵ میں بیان

فرماتا ہے۔ (۹) مصدقین اور مومنین کا کیا انجام ہوتا ہے کہ مقابلہ کے وقت وہی غالب رہتے دنیاوی عروج

اور اخروی فلاح حاصل کرتے اور ہمیشہ الٰہی نصرت بحث معیت اور فتوحات غیبی کا مظہر بنے رہتے تمام دنیا اون کے مقابلہ میں

پست اور ذلیل ہو جاتی اور کوئی دشمن ایذا رسانی سے زیادہ اُن کو نقصان نہیں پہنچا سکتا جیسا کہ آیات ذیل سے ظاہر ہے

وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۰﴾ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۲۲﴾

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ﴿۲﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ﴿۲۲﴾ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ﴿۲۴﴾ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۵۶﴾ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ

قَبْضًا یَّسِیْرًا ﴿۴۶﴾ وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ

سے اپنی طرف سمیٹ لیتے ہیں وہ وہی ہے جسنے تمہارے واسطے رات کو لباس اور نیند آرام کا موجب بنایا اور دن کو بھی اُٹھنے اور چلنے پھرنے کا

نُشُوْرًا ﴿۴۷﴾ وَهُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ بُشْرًۢا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ ۚ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً

وقت کیا وہ وہی ہے جو ہواؤں کو اپنی رحمت کے آگے بشارت کے واسطے بھیجتا ہے اور ہمنے آسمان سے پاک پانی اُتارا

بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ۝ جناب نوح علیہ السلام جو اپنی قوم کو ایک آنیوالی عذاب سے ڈراتے تھے خفیہ اور علانیہ طور پر اُنکو سمجھاتے رہے

بہت کم نے مانا آخر کار فرماتے ہیں فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا وَّیُمْدِدْكُمْ

بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَیَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّیَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۝ پس میں کہا اپنے رب سے استغفار

کرو تحقیق وہ تم پر پانی برسانیوالا آسمان بھیجیگا. تمہارے مالوں اور اولاد کو بڑھائیگا اور تمہارے لیئے باغ اُگائیگا اور نہریں جاری کریگا۔

تمہیں کیا ہو گیا کہ اللہ سے بڑی بڑی امیدیں نہیں رکھتے۔ ایسا ہی سیدنا ہود علیہ السلام اپنی قوم عاد سے فرماتے ہیں وَیٰقَوْمِ

اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ یُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا وَّیَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰی قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِیْنَ ۝

ایسا ہی شعیب علیہ السلام اپنی قوم مدین سے فرماتے ہیں وَیٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْیَالَ وَالْمِیْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا

النَّاسَ اَشْیَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ۝ بَقِیَّتُ اللّٰهِ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝

ایسا ہی ایک اور جگہ پر قرآن کریم فرماتا ہے وَاَوْفُوا الْكَیْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ ۚ ذٰلِكَ خَیْرٌ

وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا ۝ قرآن مجید اہل تورات و انجیل کی نسبت فرماتا ہے وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ وَمَاۤ

اُنْزِلَ اِلَیْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ۝ اگر یہ لوگ تورات و انجیل کو اور نیز اون صحیفوں کو جو انکی طرف اُن کی

رب کیطرف سے نازل ہوئے قایم کرتے تو ضرور سروں کے اوپر اور پاؤں کے تلے سے رزق حاصل کرتے یعنے آسمانی رزق جو رویائے

صادقہ الہامات مکاشفات اور تائیدات غیبی ہیں وہ بھی حاصل ہوتے اور زمینی رزق بھی جو جسمانی پرورش کی چیزیں ہیں جناب

خاتم النبیین سید المرسلین بھی فرماتے ہیں وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ یُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰۤی اَجَلٍ

مُّسَمًّی وَّیُؤْتِ كُلَّ ذِیْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ؕ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ كَبِیْرٍ ۝ اس

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰهَ یَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتٰبِ اَقْوَامًا وَّیَضَعُ بِهٖ اٰخَرِیْنَ (مسلم شریف) اللہ اس

کتاب سے بعض قوموں کو اُٹھاتا اور دوسروں کو پست کر دیتا ہے خَیْرُكُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ (بخاری) تم میں سے اچھا آدمی وہی

(۸) ہر ایک بانی کلام اور رسول کے ساتھ عذاب الٰہی بھی ضرور آتا ہے تاکہ بے باک اور ناپاک لوگ اسیطرح جبراً اسکیطرف متوجہ ہوں

بلکہ جس بدکار قوم کو رب العلمین برباد کرنا چاہتا ہے پہلے اُسکے مرفہ الحال لوگوں کیطرف احکام بھیجتا ہے پس جب وہ

نافرمانی کرتے ہیں تب عذاب کے مستحق ٹھہر جاتے اور ہلاک کر دیئے جاتے ہیں چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے وَمَاۤ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ

مِّنْ نَّبِیٍّ اِلَّاۤ اَخَذْنَاۤ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ یَضَّرَّعُوْنَ ۝ برعکس اسکے قرآن مجید یہ بھی

فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی فرد یا قوم پر عذاب نازل نہیں فرماتا جب تک رسول مبعوث نہ فرمائے وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِیْنَ

حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا ۝ ایک اور جگہ فرماتا ہے وَاِذَاۤ اَرَدْنَاۤ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْیَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِیْهَا فَفَسَقُوْا فِیْهَا فَحَقَّ

عَلَیْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِیْرًا ۝ اور جب کبھی ہم یہ ارادہ کرتے ہیں کہ کسی بستی کو برباد کر دیں تب اسکے مرفہ الحال لوگوں کی

منزل ۴

طَهُوْرًا ﴿۴۸﴾ لِّنُحْيِۦَ بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا وَّنُسْقِيَهٗ مِمَّا خَلَقْنَآ اَنْعَامًا وَّاَنَاسِيَّ كَثِيْرًا ﴿۴۹﴾ وَلَقَدْ

تاکہ اوس سے مردہ شہر کو زندہ کر دیں اور بہت سے چوپاؤں اور انسانوں کو سیراب کریں جو ہم نے پیدا کیے ہیں اور ہم

صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوْا ۖ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۵۰﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ

اسکو اون کے درمیان پھیرتے ہیں تاکہ وہ سمجھیں مگر اکثر لوگ ناشکر اور نافرمان ہی بنے رہتے ہیں اور اگر ہم چاہتے تو ہر ایک بستی

کی طرف ایک حکم بھیجتے ہیں پس وہ نافرمانی کرتی ہیں تب اون پر قول عذاب حق ہو جاتا ہے پس اسکو مار مار کر ہلاک کر ڈالتی ہیں ۱۲

چند احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے خراب ہونیکی یہ صورت ہوئی کہ ایک آدمی گنہگار آدمی کو کوئی گناہ کرتے دیکھتا تو اسکو منع نہ کرتا پھر اوسکی کہانے پینے میں شریک ہو جاتا تو میں جول کے سبب منع نہ کرتا پس اللہ نے سب کے دل یکساں کر دئے اور اُن کی بارے میں قرآن نازل ہوا کہ لعنت کیگئی کفر کرنیوالوں پر بنی اسرائیل میں سے اور اوپر زبان داود اور عیسیٰ کے بسبب اسکی کہ نافرمانی کی اُنہوں نے اور حد پر قایم نہ رہے اور نصیحت بھی موقوف کر دی پھر رسول اللہ نے فرمایا کہ خبردار جبتک تم گنہگار کا ہاتھ نہ پکڑوگے اور اُسکو گناہ سے ہٹا کر حق کیطرف نہ پھیر لاؤگے تب تک اللہ تمکو معاف اور معذور نہ رکھیگا (ترمذی) ۴۶ جلد ۲ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ترمذی ۲/۴۲ جلد) قسم ہے اوس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے کہ اگر تم لوگ گناہ اور خلاف شرع کاموں سے روک ٹوک نہ کروگے اور نصیحت موقوف کر دوگے تو اللہ تمپر کوئی مصیبت بھیجیگا اور پھر تم دعا کروگے تو اُس دعا کو قبول نہ کریگا۔ حضرت ابو سعید رضہ سے مرفوعاً روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کوئی دیکھے خلاف شرع کام پس چاہیے کہ مٹا دے اوسکو اپنے ہاتھ سے اور جسکو اتنی ہمت نہو وہ اپنی زبان سے مٹا دے یعنے اُسکا رد بیان کرے اور جسکو اتنی بھی ہمت نہ ہو وہ اپنے دل سے مٹا دے یعنی اُسکو بُرا جانے اور نفرت رکھے اور یہ ادنیٰ درجہ ایمان کا ہے ترمذی نے اسی حدیث کو حسن صحیح کہا ہے ۲/۴۴ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان گناہوں کے سبب رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ ۱۰) فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا حال ہوگا تمہارا جبکہ تم میں یہ پانچ خصلتیں ہو جاوینگی اور میں پناہ اللہ کی مانگتا ہوں کہ تم میں یہ خصلتیں ہو جاویں ایک یہ کہ جس قوم میں زناکاری کھلم کھلا ہونے لگے اُس قوم میں طاعون ظاہر ہوگا اور ایسی بیماریاں ہونگی جو پہلے کبھی نہیں ہوئی تھیں دوسرے زکوٰۃ بند ہوگی تو بارش کی تنگی ہو جاویگی اگر جانور نہوں تو بالکل ہی بارش نہو یعنی کچھ برسیگا تو جانوروں کی برکت سے برسیگا اور جب ناپ تول میں دغا بازی کرینگے تو قحط ہونگے۔ اور حاکم و بادشاہ ظالم اور جابر آوینگے اور جب امیر اور حاکم لوگ شریعت کے خلاف فیصلہ کرینگے تو اللہ تعالیٰ انکے دشمن کو اُنپر حاکم بنا دیگا جو اُن کی ریاست و ثروت کو چھین لینگے اور جب اللہ کی کتاب اور نبی کی سنت پر عمل کرنا چھوڑ دینگے تو آپسمیں عداوت پھیل جاویگی (رواہ البیہقی۔ ترغیب ۳۴۳) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب تم لوگ بیلانہ پر خرید فروخت کرنے لگوگے اور گائے بیل ہانکنے لگوگے اور کھیتی میں جی لگاؤگے اور جہاد چھوڑ دوگے تو اللہ تمپر ذلت کو ڈالیگا پھر جبتک تم اپنے دین کو ٹھیک طور پر اختیار نہ کروگے تب تک تمہاری ذلت دور نہ ہوگی (بلوغ المرام ۵۵ رواہ احمد)

توریت میں بھی یہ بیان نہایت تکرار و تشریحات کے ساتھ ہے چنانچہ احبار باب ۲۶ میں ہے اگر تم میری شریعتوں پر چلوگے اور میرے حکموں کو حفظ کروگے اور اُنپر عمل کروگے تو میں تمہارے لیے وقت پر مینہ برساؤنگا اور زمین اپنی بڑھتی تمکو دیگی اور میدان کے درخت اپنے پھل دینگے یہانتک کہ داؤنے کا وقت انگور توڑنیکے وقت تک اور انگور توڑنیکا وقت بونیکے وقت تک پہنچیگا اور تم پیٹ بھر کر کھانا کھا

ل۴
منزل

نَذِيرًا ﴿٥١﴾ فَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَجَاهِدْهُم بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا ﴿٥٢﴾ وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ

ایک نذیر بھیجدیتے پس کافروں کا کہامت مان اور اُن سے بڑا جہاد کر اور وہ وہی ہے جسنے دو سمندر

اور تم آرام سے اپنے ملک میں رہو گے۔ اور میں زمین میں سلامتی بخشونگا اور تم سوؤگے اور تم کو کوئی نہ ڈرائیگا۔ اور میں سب درندوں کو اُس زمین پر سے دفع
کرونگا اور تمہاری زمین پر ہرگز تلوار نہ چلیگی۔ اور تم اپنے دشمنوں کا پیچھا کروگے اور وے تمہارے آگے تلوار سے گر جائینگے اور تمہارے پانچ ایک سو کا پیچھا کرینگے
اور تمہارے سو دس ہزار کا پیچھا کرینگے اور تمہارے دشمن تلوار سے تمہارے آگے گر جائینگے میں تمہاری طرف توجہ کرونگا اور تمہیں برومند کرونگا اور
میں تمکو بڑھاؤنگا اور اپنا عہد تمسے قایم کرونگا اور پرانا ذخیرہ کھاؤگے اور اگلا ذخیرہ نئے کے ہونیکے سبب نکال باہر کروگے۔ اور میں اپنا مسکن تم
میں قایم رکھونگا اور میری روح تمسے نفرت نہ کریگی اور میں تمہارے درمیان سیر کرونگا اور تمہارا خدا ہونگا اور تم میری قوم ہوگے میں خداوند تمہارا
خدا ہوں جو تمکو زمین مصر سے نکال لایا کہ تم اُن کے غلام نہ ہو۔ اور میں نے تمہاری گردنوں کی جوؤں کو توڑا اور تمہیں سیدھا چلایا۔
پر اگر تم میرے سننے والے نہ ہو اور ان سب حکموں پر عمل نہ کرو اور مجھسے عہد شکنی کرو۔ تو میں بھی تم سے ویسا ہی کرونگا اور خوف اور سل
اور تپ سوزان کو تمہارے اوپر غالب کراؤنگا جس سے تمہاری آنکھیں پھوٹیں اور دل دکھیں اور تم اپنے بیج بیفائدہ بوؤگے اسلیے کہ تمہارے دشمن
اُسے کھائینگے اور میرا چہرا تمہارے برخلاف ہوگا اور تم اپنے دشمنوں کے سامنے قتل کئے جاؤگے وے جو تمہارا کینہ رکھتے ہیں تمپر حکومت کرینگے
اور تم بغیر اُسکے کہ کوئی تمہیں رگیدے بھاگتے جاؤگے اور اگر تم باوجود اُن سب حادثوں کے میری فرمانبرداری نہ کروگے تو میں تمہارے گناہوں کے
باعث تمپر اپنی سزا کو سات مرتبہ زیادہ کرونگا اور تمہیں جو گھمنڈ اپنے زور کا ہے سو میں اسے توڑونگا اور تمہارا آسمان لوہا سا اور تمہاری
زمین پیتل سی کرونگا۔ اور تمہاری قوت بیفائدہ خرچ ہوگی کیونکہ تمہاری زمین اپنا حاصل نہ بخشیگی اور نہ زمین کے درخت اپنے پھل دینگے۔
اور اگر تم اُسپر بھی میری مخالفت کروگے اور میرا کہا نہ مانوگے تو میں تمہارے گناہوں کے موافق تمہارے اوپر سات مرتبہ زیادہ بلائیں لاؤنگا۔ اور
میں جنگل کے درندے بھی تم میں بھیجونگا اور وے تمہیں بے اولاد کرینگے۔ اور تمہارے چارپایوں کو نیست کرینگے اور تمہیں کم کر دینگے اور تمہارے رستے
سونے پڑے رہینگے اور اگر تم اِن چیزوں سے نہ سدھرو کہ میری طرف پھرو بلکہ میری مخالفت پر چلوگے تو میں بھی تمہاری مخالفت پر چلونگا اور میں تمہارے گناہوں
کے لیے تمہیں اور سات بار مارونگا اور تمپر اُس تلوار کو جو میرے عہد کے جھگڑے کا بدلا لینے والی ہوگی اُتارونگا کہ جب تم اپنے شہروں میں جمع ہوگے تب میں
تم میں وبا بھیجونگا اور تم اپنے دشمنوں کے ہاتھ میں سونپے جاؤگے اور جب میں تمہاری زندگی کی ٹیک توڑ ڈالونگا تو دس رنڈیاں تمہاری روٹیاں ایک تنور
میں پکاوینگی اور تمہاری روٹیاں تول کر کے تمہیں دینگی۔ اور تم کھاؤگے پر سیر نہ ہوگے۔ اور اگر تم اُس پر بھی میری نہ سنوگے اور میرے برخلاف چلوگے
تو میں غضب کی راہ سے تمہارے برخلاف چلونگا اور میں ہی تمہارے گناہوں کے باعث تم کو سات بار سزا دونگا اور تم اپنے بیٹوں کا گوشت کھاؤگے اور اپنی
بیٹیوں کا گوشت بھی کھاؤگے۔ اور میں تمہارے اونچے جگہوں کو ڈھا دونگا اور تمہاری سورتوں کو کاٹ ڈالونگا تمہاری لاشیں تمہارے بتوں کی لاشوں پر
پھینکونگا اور میرا جی تم سے نفرت کریگا اور تمہارے شہروں کو ویران کرونگا اور تمہارے مقدسوں کو اُجاڑ دونگا اور میں تمہاری خوشبوئیوں کی بو کو نہ
سونگھونگا اور میں تمہاری زمین کو اُجاڑ کر ڈالونگا۔ اور تمہارے دشمن جو وہاں رہتے ہیں اُس سے حیران ہونگے۔ اور میں تمہیں غیر قوموں میں تتر بتر کرونگا
اور تمہارے پیچھے سے تلوار چلاؤنگا کہ تمہاری زمین اُجاڑ ہوگی اور تمہارے شہر ویران۔ تب زمین اپنے ویران رہنے کی ساری مدت میں اور جس وقت
تم دشمنوں کے شہروں میں ہوگے اپنے سبتوں کا آرام پاویگی تب زمین آرام کریگی اور اپنے سبتوں سے حظ اُٹھائیگی اور وہ اپنی ویرانی کی مدت میں اسلیے کہ جب
تم اوسپر بودو باش کرتے تھے تمہارے سبتوں میں پڑتی ہوئی کا آرام نہ کیا تھا چین کریگی اور میں اُن کے دلوں میں جو تم میں سے اپنے دشمنوں کی
زمین میں بچ رہینگے خوف ڈالونگا اور پات کھڑکنے کی صدا اُن کا پیچھا کریگی اور وے ایسے بھاگینگے جیسے تلوار سے بھاگتے ہیں اور وے بغیر اسکے
کہ کوئی اُنکا پیچھا کرے گر پڑینگے اور وے بغیر اسکے کہ کوئی اُنکا پیچھا کرے اونکی مانند جو تلوار سے بھاگتے ہیں ایک پر ایک گر پڑینگے اور تم اپنے دشمنوں کے سامنے ٹھہر نہ سکوگے

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا ۗ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا ﴿۵۴﴾ وَيَعْبُدُونَ

اور وہی ہے جسنے انسان کو پیدا کیا پھر اسکو نسبکا بیٹا بیٹی اور نسبکا داماد و بہو بنایا اور تیرا رب تمام قادری مقرر کرنیوالا ہی اور

مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ۗ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلَىٰ رَبِّهِ ظَهِيرًا ﴿۵۵﴾ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا

اللہ کے سوائے ایسی عبادت کرتے ہیں جو انکو نہ نفع دے اور نہ نقصان اور کافر اپنے رب کے خلاف مدد کرتا رہتا ہے اور ہمنے تو تجھکو بشارت

مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ﴿۵۶﴾ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِلَّا مَنْ شَاءَ أَنْ يَتَّخِذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ﴿۵۷﴾

دینے اور ڈرانیوالا بنا کر بھیجا ہے ان سے کہہ کہ میں اس پر تم سے اجر نہیں مانگتا مگر یہی جو چاہے اپنے رب کیطرف رستہ اختیار کرے

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِ ۚ وَكَفَىٰ بِهِ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيرًا ﴿۵۸﴾ الَّذِي

اور اس زندہ پر بھروسہ کر جو کبھی نہیں مریگا اور اسکی حمد کی تسبیح کرتا رہ اور اپنے بندوں کے گناہوں کی خبر کیواسطے وہ کافی ہی جسنے

نور چشم عاقلاں ہی بس یہی — جانفزائے عارفاں ہی بس یہی — جان بخش عاشقاں ہے بس یہی — دستگیر طالباں ہے بس یہی
صادقونکا حرز جاں ہی بس یہی — روح بخش تائباں ہی بس یہی — دلنواز طالباں ہی بس یہی — چارہ ساز مومناں ہی بس یہی
دلفزائے عاجزاں ہی بس یہی — دلنواز بیدلاں ہی بس یہی — رہنمائے گمرہاں ہی بس یہی — غمگسار عالماں ہی بس یہی
کاشف راز نہاں ہی بس یہی — دلبر پیر و جواں ہی بس یہی — ہر بلا میں پاسباں ہی بس یہی — ہادی راہ جناں ہی بس یہی
دلدہ دلدادگاں ہی بس یہی — جانگداز فاسقاں ہے بس یہی — مومنوں کی رزق و عزت کا کفیل — رب عالم کی مدد کا ہے وکیل
فاسقوں کو اس سی نفرت ہو سدا — صادقونکو اس سی رغبت ہو سدا — کافروں کیواسطی کرب و بلا — مومنوں کیواسطی نور و شفا
کھینچتا ہی نیک بندوں کو ضرور — بد جو ہیں بیکار وہ رہتی ہیں دور — ظالمونکو اس سی وحشت ہو سدا — عادلونکو اس سی الفت ہو سدا
مشرکونکیواسطی اندھیر ہے — منکرونکیواسطی شمشیر ہے — مخلصونکیواسطی رحمت ہے یہ — سرکشونکیواسطی زحمت ہے یہ
دلکی آنکھوں کیلئی ہی صاف نور — پر طلب اور شوق محنت ہی ضرور — طالبونکو صاف بتلاتا ہی راہ — کھینچتا ہی زور سی سوئے الہ
ہے خدائے پاک کا پیارا کلام — جلد کر دیتا ہی حق سی التیام — آزمالو دیکھ لو اے طالبو — چند ہفتہ شوق سی اسکو پڑھو
ہر جگہ آئے ہیں اللہ کے نذیر — اور لائے علم و دانش بینظیر — پر کیا لوگوں نے از بس ارتداد — پس کیا اپنی کتابوں میں فساد
اسلئے وہ شرک سی خالی نہیں — مثل قرآن ہی نہیں وحدت کہیں — ہی یہی تعلیم محفوظ و صحیح — اور تعلیمیں ہیں آمیزش صریح
صاف انمیں ہی دروغ و افترا — اور ان سی پھر کیونکر ملے راہ صفا — متقی کیواسطی نور و بیاں — ہے یہی قرآن اقدس بیگماں
ہے یہی تعلیم حق اور صفا صفا — مشکلوں کا ہوا اسی سی انکشاف — ظلمتیں ساری اسی سی دور ہوں — داخل حق اس سے سب پر نور ہوں
امی و عالم ہوں یکساں فیضیاب — سب کریں اپنی موافق اکتساب — ہر بشر کیواسطی کافی ہے یہ — ہر مرض کیواسطی شافی ہے یہ
ساری دردونکیلئی کامل دوا — سب اندھیروں کیلئی کامل ضیا — بس یہی قرآن ہے قرآن ہے — خوب جانے جس میں کچھ ایمان ہے
نیک و بدکی بس یہی میزان ہی — حق و ناحق میں یہی فرقان ہے — چشمۂ صدق و صفا قرآن ہی — منبع فضل و ہدی قرآن ہے
جانفزائے مردگان قرآن ہے — روح دل پژمردگان قرآن ہے — حق تعالی کا ہی یہ سچا کلام — دلبر عالم کا ہے اصلی پیام
ذرہ شک کی اسمیں گنجایش نہیں — اس بنا یک ذرہ آلایش نہیں — خواب غفلت میں پڑی سوتی ہو کیوں — عمر اپنی مفت میں کھوتی ہو کیوں
شوق دل سی اسکی جانب اب جھکو — آنکھ اپنی کھولکر اسکو پڑھو — دائمی آرام میں آجاؤ گے — معرفت کی نور سارے پاؤ گے
حق تعالی کی بہت ہوگے قریب — جلد تر پہنچاؤ گے اسکے حبیب — اور ملیگی عزت دنیا و دین — رحمت و برکات اور فضل متین

سلہ ہر ایک انسان کسی نہ کسی شے پر بھروسہ کرتا ہے کوئی اپنے ماں باپ پر کوئی اولاد پر کوئی رفیق دوست یا عزیز پر کوئی اپنے افسر کی مہربانی پر کوئی اپنے علم یا فن یا زور بازو پر کوئی (بقیہ حاشیہ برصفحہ ۶۸۷)

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ

آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اسکو چھ دنوں میں پیدا کیا پھر عرش پر بلند ہوا

اپنی کمائی اور جائیداد پر مگران تمام سامانوں کا مہیا کرنیوالا رب العالمین ہے اسلئے مومن کی یہی شناخت ہے کہ وہ اپنے رب پر بھروسہ کرے جو کچھ طاقتیں یا قدرتیں اُس مالک نے ہمکو عطا فرمائیں ہیں اُن سے کام لے اور کوشش کرتا رہے مگر بھروسہ اللہ پر رکھے جیسا کہ خود قرآن کریم فرماتا ہے وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ١٤/١٢ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ١٢٢/٣ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ٣٦/٣٩

(٢) افسوس اُس مومن پر جو انسانوں سے ڈرتا اور اُن پر بھروسہ کر کے خوشامد بیجا کرتا یا دکھاوے کے واسطے کام کرتا یا اپنی تدابیر کو ہی مرادوں کا ذریعہ سمجھکر جھوٹ، چوری، رشوت ستانی، سود خوری اور بے ایمانیوں کا شیوہ اختیار کرتا ہے کیا وہ قادر مطلق رب العالمین انسانوں کے برابر بھی عظمت و قدر نہیں رکھتا کیا اُسنے سچائی دیانت اور امانت اور احسان کے رستوں کو ذلیل اور تنگ بنایا ہے اور تمام برکت و عزت جھوٹ اور بے ایمانی ہی میں رکھی ہے جو ایسا خیال کرتا اور اسی کے مطابق عمل کرتا ہے وہ سخت بے ایمان ہے نہ اُسنے خدا کو ہی سمجھا ہے اور نہ اسکی تربیت کے عمدہ اور اعلیٰ طریقوں کو۔ بلکہ جو اللہ پر بھروسہ رکھتا اور راستبازی کے رستوں کو کامیابی کے راستے سمجھتا ہے وہی کامیاب ہوتا اور پائیدار عزت و دولت اُسی کو حاصل ہوتی ہے بشر بے ایمان کی دولت و عزت چندروزہ ہوتی اور جلد نابود ہو جاتی ہے چنانچہ اللہ کریم فرماتا ہے وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ٦٥/٣ جو اللہ پر بھروسہ کرے پس وہ اُسکے واسطے کافی ہے اللہ تو اپنی ہر ایک بات کی قدرت رکھتا ہے اللہ ہی نے تو ہر ایک شی کے واسطے اندازے مقرر فرمائے ہیں وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ٨/٤٩ اور جو اللہ پر بھروسہ کرے پس (وہ جان جائیگا) کہ اللہ زبردست اور حکمت والا ہے۔

(٣) مبارک ہے وہ جو اللہ پر توکل رکھتا ہے تمام دنیا اُسکے مقابلہ پر پست اور ذلیل ہو جاتی ہے اور روز بروز اُسی کی ترقی ہوتی ہے۔ انبیاء علیہم السلام کے حالات میں اسکا ثبوت موجود ہے چنانچہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ١٠/٧١ اے مخالفان حق میں نے تو بس اللہ پر بھروسہ کر لیا ہے پس تم اپنی سلطنتوں کو اور اپنے وثنوں کو جمع کر کے دیکھو اور كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ٥٨/٢١ اللہ نے تو یہ لکھ دیا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب رہینگے اور اُسی نے فرمایا ہے فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ٥/٥٦ خبردار اللہ کا ہی گروہ غالب ہوا کرتا ہے اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ٥٨/١٩ خبردار شیطان کا ہی گروہ نقصان اٹھایا کرتا ہے۔

(٤) بعض اوقات سچ بولنے میں نقصان ہوتا یا مصیبت پیش آتی ہے ایسے موقعوں پر مومن کا یہی کام ہے کہ صبر کرے اور خدا پر بھروسہ رکھے کہ یہ امتحان ہوتا ہے اور اسکے نتیجہ میں بڑے بڑے انعام ملا کرتے ہیں چنانچہ ایسے موقعوں کی نسبت قرآن مجید میں مومنوں کا قول بیان فرماتا ہے وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَاۤ اٰذَيْتُمُوْنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ١٤/١٢ (اے مخالفین) تم جو ایذا ہمیں دیتے ہو ہم اُس پر صبر ہی کرتے رہینگے اور تمام متوکلوں کو اللہ پر ہی بھروسہ کرنا چاہیے وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ٤٥/٤ دوستی کے واسطے اللہ ہی کافی ہے اور مدد کیواسطے اللہ ہی کافی ہے وَمَا لَنَاۤ اَلَّا نَتَوَكَّلَ

منزل ٤

الرَّحْمٰنُ فَسْئَلْ بِهٖ خَبِيْرًا ﴿٥٩﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ ق

یعنی رحمان پس کسی خبردار سے اس کی بابت پوچھ - اور جب اُنسے کہا جائے کہ رحمان کو سجدہ کرو تو وہ پوچھتے ہیں رحمان کیا ہے

عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ١٤/١٢ اور ہم سے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ اللہ پر بھروسہ کریں کیونکہ وہ ہمکو ہمارے تمام راستے بتلا چکا ہے
حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ٣/١٧٣ ہمیں اللہ کافی ہے اور بہت ہی اچھا ضامن ہے

(۵) مبارک ہیں وہ جو خدا پر بھروسہ رکھتا ہے کیونکہ وہ شیطانی بہکاوٹوں سے محفوظ رہتا ہے جب شیطان اسکو جھوٹ یا دغا یا چوری یا کسی اور
بے ایمانی پر آمادہ کرے اور اُسکو دکھاوے کہ تیرا اسمیں بڑا نفع ہے اور ایسا نکرنے میں نقصان تب وہ اُسپر لعنت بھیجتا اور کہتا ہے
کہ یہ جلانیوالی آگ اور ڈسنے والے سانپ ہیں جو مجھے اور میری اولاد کو تباہ کر کے چھوڑینگے میں اپنے اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں وہ مجھے
بے انت اور پائیدار نعمتیں عطا فرمائیگا چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ
١٦/٩٩ اُس (شیطان) کا غلبہ اُن لوگوں پر کچھ نہیں جو ایمان لائے اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى
لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ٤٢/٣٦ اور جو اللہ کے پاس ہے وہ اُن لوگوں کیواسطے سراسر خیر اور زیادہ پائیدار ہے جو ایمان لائے اور اپنے

(۶) توکل کے یہ معنے نہیں ہیں کہ انسان ہمت اور کوشش چھوڑ بیٹھے اور رحمانی سامانوں سے کام نہ لے بلکہ یہ معنے ہیں کہ جسقدر
جائز طریق اور جائز شغل ہیں اُن سب میں جائز طریقوں سے خوب کوشش کرو محنت کرو پھر اللہ پر بھروسہ رکھو کہ شیطانی
دھوکہ میں آکر بے ایمانی کرنے نہ لگجائے چوری سودخوری رشوت ستانی جھوٹھ دغا اور ہر قسم کی بے ایمانی کو خواہ وقت
پر وہ کسیقدر مال متاع تمکو دلا دے اسکو چھوڑ دو اور خدا پر بھروسہ کرو کہ وہ ایمانداری کے رستوں میں بڑی برکت کریگا
کسی پر احسان کرتے ہوئے یا قرض دیتے ہوئے مت ڈرو کہ مال میں کمی آجائیگی بلکہ اللہ پر بھروسہ رکھو کہ وہ احسان کرنیوالوں
سے محبت کرتا توکل کرنیوالوں سے محبت کرتا اور اُسکی رحمت نیکوں کے قریب رہتی اور ظالم اور بے ایمانوں کو وہ ہمیشہ
گرا دیتا ہے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ٤٠/٢٨ پس نظر کرو کہ ظالموں کا انجام کیا ہوا
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ٣/١٥٩ اللہ توکل کرنیوالوں سے محبت رکھتا ہے اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ٢/١٩٥ اللہ نیکی کرنیوالوں سے محبت
رکھتا ہے وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ٣٠/٤٧ ہمپر مومنوں کی مدد کرنا فرض ہے وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ٢١/٨٨ ہم اسیطرح
مومنوں کو نجات دیا کرتے ہیں جسقدر نیک اشغال ہیں وہ اللہ کریم کے فضل ہیں جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے وَابْتَغُوْا مِنْ
فَضْلِ اللّٰهِ ٦٢/١٠ اللہ کے فضل میں سے (روزی) تلاش کرو۔ وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ٧٨/١١ اور ہمنے دن کو روزی
کمانے کے واسطے بنایا ہے پس جو کاہلی اور سستی پن کو توکل سمجھتے ہیں وہ جھوٹے ہیں وہ اللہ کریم
کے تمام سامانوں کو لغو اور فضول ثابت کرنا چاہتے ہیں وہ بے ایمان اور بدعقل ہیں۔ انسانی عقل
دل دماغ ہاتھ پاؤں اور آنکھ کان فضول نہیں بلکہ سب کاموں کے واسطے ہیں پس جتنا کچھ کروگے
اُسی قدر پاؤگے وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ٥٣/٣٩ انسان کے واسطے بس اسیقدر ہے کہ
جسقدر وہ کوشش کرے كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ٧٤/٣٨ ہر ایک نفس جو کچھ کماتا ہے اسکا
گروی ہے۔ دنیا کی زندگی ہی ایک کھیتی کی مثال ہے جب کوئی اسمیں بیج بویگا آخرت کو ویسا ہی کاٹیگا
نیک اعمالوں کی نیک جزا برے کاموں کی بری - ١٢

منزل ۵

أَنَسْجُدُ لِمَا تَأْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُورًا ﴿٦٠﴾ تَبَارَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا

کیا ہم اسے سجدہ کریں جسکا تو حکم کرتا ہے اور انکو نفرت ہی زیادہ ہوتی ہے۔ بڑی برکتوں والا ہے جسنے آسمانوں میں روشن تاملہ

وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا مُنِيرًا ﴿٦١﴾ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً

اور اسمیں آفتاب کی مشعل اور چمکنے والا چاند بنایا اور وہ وہی ہے جسنے رات اور دن کو اس شخص کیلئے

لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَذَّكَّرَ أَوْ أَرَادَ شُكُورًا ﴿٦٢﴾ وَعِبَادُ الرَّحْمَٰنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى

جو سمجھنا اور شکر گذار رہنا چاہے ایک دوسرے کے پیچھے بنایا۔ اور رحمان کے بندے وہی ہیں جو زمین میں فروتنی

الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا ﴿٦٣﴾ وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ

کے ساتھ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے کلام کریں تو کہتے ہیں کہ سلامتی ہو لہ اور جو اپنے رب کے واسطے راتوں کو

لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا ﴿٦٤﴾ وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا

سجدے اور قیام میں گذارتے ہیں اور جو دعائیں کرتے ہیں اے ہمارے رب تو ہم سے جہنم کا عذاب دور رکھ کہ اسکا عذاب

لہ بروج - اجرام مضیہ ستارے - جو بڑے روشن اجرام ہیں -

لہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت پیاری مجھکو اور بہت قریب ہونیوالے مجھسے قیامت میں خلق ہوں گے اور بہت ناپسند مجھکو اور بہت دور رہنے والے مجھسے قیامت میں برا اخلاق والے اور بد مزاج والے لوگ ہونگے (ترغیب ۴۹۰)
عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ فاحش تھے اور نہ متفحش اور فرمایا کرتے تھے کہ تم میں وہ بہتر ہے جسکے اخلاق اچھے ہوں (متفق علیہ) فاحش وہ جو بد کلامی سے پیش آئے اور متفحش جو قصداً ایسا کرے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میں تمکو بتلاؤں وہ کون لوگ ہیں جو دوزخ پر حرام ہیں اور دوزخ انپر حرام ہے وہ لوگ وہ ہیں جو خوش خلق نرم مزاج غریبوں سے میل اور محبت رکھنے والے ہیں -
فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم میں سے بہت پیارا اور بہت قریب ہونیوالا مجھسے آخرت میں وہ شخص ہوگا جو زیادہ خوش خلق اور نیک خصلت ہے اور ناپسند اور بہت دور ہونیوالا وہ ہوگا جو بد خلق اور اترا اترا کر اور گلا پھلا پھلا کر بہت باتیں کرنیوالا ہو کہ اپنی بڑائی اور فصاحت اور عقلمندی جتلانے والا (ترغیب ۴۸۹)
مومنوں میں سے کامل تر ایمان والا وہ شخص ہے جسکے اخلاق بہت اچھے ہوں اور تم میں سے بہتر وہ لوگ ہیں جو اپنی عورتوں سے اچھا برتاؤ کرتے ہیں (ترمذی) مومن خوشخلقی سے صایم و قایم کا درجہ حاصل کرتا ہے (ابوداؤد)
جو شخص باوجود حق پر ہونے کے جھگڑا چھوڑ دے میں اسکا ضامن ہوں کہ بہشت کے کنارے میں اسکو گھر دلادوں جو شخص جھوٹ بولنا چھوڑ دے اگرچہ خوشطبعی کے ہی طور پر بولتا ہو میں اسکو بہشت کے بیچ میں گھر دلانیکا ضامن ہوں اور جو شخص اپنا خلق سنوار لے میں اسکو بہشت میں اوپر کے درجے میں گھر دلادینے کا ضامن ہوں (ابوداؤد) مجھکو تم میں سے قیامت کے دن وہ شخص بہت محبوب اور میرے بہت ہی نزدیک ہوگا جسکے اخلاق بہت نیک ہوں اور تحقیق دشمن ترین اور دور ترین مجھسے ثرثار ون اور متشدقون اور متفیہقون ہیں عرض کی یا رسول اللہ ہم ثرثار اور متشدق تو جانتے ہیں متفیہقون کون ہیں آپنے فرمایا تکبر کرنیوالے (ترمذی) ثرثارون تکلف سے بہت باتیں کرنیوالے متشدقون - لسان زبان دراز منہ بھر کر

كَانَ غَرَامًا ﴿٦٥﴾ إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ﴿٦٦﴾ وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا

بڑی مصیبت ہے وہ قرار اور قیام کیواسطے بری جگہ ہے اور جو خرچ کرتے وقت خطاکاری نہیں کرتے

وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَٰلِكَ قَوَامًا ﴿٦٧﴾ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ

اور نہ تنگدلی کرتے ہیں بلکہ اُن کے درمیان قائم رہتے ہیں اور جو اللہ کیساتھ دوسرے معبود نہیں پکارتے اور نہ

وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ ۚ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ يَلْقَ

کسی نفس کو جسکا قتل کرنا اللہ نے حرام کر دیا ہے ناحق قتل کرتے ہیں اور نہ زنا کرتے ہیں اور جو ایسا کیا وہ گنہگار

أَثَامًا ﴿٦٨﴾ يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا ﴿٦٩﴾ إِلَّا مَنْ تَابَ

ہوا اسکے واسطے قیامت کے دن عذاب بڑھایا جائیگا اور وہ ہمیشہ اس میں خوار رہیگا مگر جو تائب ہوا اور

وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ۗ وَكَانَ اللَّهُ

ایمان لایا اور عمل اچھے کرتا رہا اللہ انکی برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیگا کیونکہ اللہ

غَفُورًا رَحِيمًا ﴿٧٠﴾ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا ﴿٧١﴾ وَالَّذِينَ

غفور اور رحیم ہے اور جنے توبہ کی اور عمل اچھے کئے تو وہ اللہ کیطرف اصل توبہ کیساتھ رجوع کرتا ہے اور جو

لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا ﴿٧٢﴾ وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ

جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب لغویات پر اُن کا گذر ہوتا تو بزرگانہ طریق پر گذر جاتے ہیں اور جنکو جب انکے

لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا صُمًّا وَعُمْيَانًا ﴿٧٣﴾ وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا

اُن کے رب کی آیتوں سے انکو یاد دہانی کرائی جاتی تو وہ اندھے اور بہرے ہوکر نہیں گر جاتے اور جو دعا میں مانگتے ہیں کہ اے رب تو

قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ﴿٧٤﴾ أُولَٰئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا

ہمکو ایسی بیویاں اور اولاد دے جو آنکھوں کی ٹھنڈک ہوں اور ہمکو پرہیزگاروں کیواسطے امام بنا انکو صبر کے بدلے اعلیٰ مقامات دئے جائینگے

بڑے بڑے الفاظ میں طوالت کیساتھ کلام کرنیوالے متفیہقون متکبر شیخی خور اپنی بڑائی اور تعریف جتانیکی حرص میں تفصیل کلام کرنے والے۔ اللہ تعالیٰ نرمی کرنیوالا ہے اور ہر کام میں نرمی کو دوست رکھتا ہے (متفق علیہ) جو شخص نرمی سے محروم کیا گیا وہ سب بھلائی سے محروم کیا گیا (مسلم) انس رضہ کا قول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلق میں سب لوگوں سے بہتر تھے میں نے دس برس آپ کی خدمت کی مگر آپ نے کبھی مجھے اُف تک نہیں کہا اور اگر میں کوئی کام جو نہ کرتا ہوتا کر بیٹھتا تو آپ کبھی نہ کہتے کہ تو نے یہ کیوں کیا اور اگر کوئی کام جو مجھے کرنا ہوتا میں نہ کرتا تو آپ کبھی نہ کہتے کہ تو نے فلاں کام کیوں نہیں کیا (متفق علیہ) انس رضہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چلا جاتا تھا اور آپ پر ایک چادر نجرانی موٹے کنارے والی تھی ایک اعرابی نے آپ کی چادر کو پکڑ کر سخت کھینچا تو میں نے دیکھا کہ آپ کی گردن مبارک میں چادر کی رگڑ کا اثر ہو گیا تھا۔ وہ آپ سے مخاطب ہوا کہ اللہ کا مال جو تیرے پاس ہے اس میں سے میرے لئے حکم کر آپ نے ہنسکر اسکیطرف دیکھا پھر اسکو کچھ دلوانیکا حکم فرمایا (متفق علیہ) کلمہ طیب صدقہ ہے (متفق علیہ) ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ وہ عرفہ کے دن نبی کے ہمراہ گیا نبی نے اپنے پیچھے سے زجر شدید اور مار۔۔۔ اونٹوں کی آواز سنی تو کوڑے سے ان کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اے لوگو تمکو سکینہ اور آہستگی لازم ہے کیونکہ اونٹ دوڑانا کوئی نیکی نہیں (بخاری) الحیاء من الایمان (متفق)

ف فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جھوٹی گواہی دینے والے کا قدم اسکی جگہ سے نہ ہٹ سکیگا جب تک اللہ تعالیٰ اسکے واسطے دوزخ واجب نہ کر دے گا۔ (مشکوٰۃ ۳۲۶)

وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَامًا ﴿٧٥﴾ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ﴿٧٦﴾ قُلْ مَا يَعْبَأُ

اور وہاں انہیں دعائے خیر اور سلام پہنچیگے ہمیشہ وہ اسمیں رہنے والے ہونگے۔ وہ قرار اور مقام کے واسطے عمدہ جگہ ہوگی

بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ ۖ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا ﴿٧٧﴾

تو کہہ میرے رب کو تمہاری کیا پرواہ ہے اگر تم دعا نہ کرو تم نے تکذیب کی پس (عذاب بھی تم پر) ضرور آئیگا۔

سورة الشعراء مكية وهي مائتان وسبع وعشرون آية

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

(شروع) اللہ کے نام سے جو رحمان اور رحیم ہے

طسم ﴿١﴾ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ ﴿٢﴾ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَفْسَكَ أَلَّا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ﴿٣﴾

طسم[1] یہ روشن بیان کتاب کی آیتیں ہیں۔ شاید تو اس بات پر اپنے نفس کو گھونٹنے والا ہے کہ لوگ مومن کیوں نہیں ہوتے

إِنْ نَشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ ﴿٤﴾ وَمَا يَأْتِيهِمْ

جب ہم چاہینگے آسمان سے انپر ایک نشان نازل کر دینگے تب ان کی گردنیں جھکی ہوئی رہجائینگی اور ان کے پاس تو کوئی

مِنْ ذِكْرٍ مِنَ الرَّحْمَٰنِ مُحْدَثٍ إِلَّا كَانُوا عَنْهُ مُعْرِضِينَ ﴿٥﴾ فَقَدْ كَذَّبُوا فَسَيَأْتِيهِمْ

نصیحت بھی نئی صورت میں نہیں آتی جس سے وہ منہ نہ پھیر لیتے ہوں۔ پس تحقیق انہوں نے تکذیب کی پس جس بات کی

أَنْبَاءُ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٦﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الْأَرْضِ كَمْ أَنْبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ

وہ ہنسی کرتے ہیں اس کی خبریں ان کو ملجائینگی۔ کیا انہوں نے زمین کی طرف نہیں دیکھا کہ ہمنے اسمیں ہر قسم کے شاندار جوڑے

كَرِيمٍ ﴿٧﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿٨﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ

اگائے۔ اسمیں بیشک ایک نشان ہے[2] اور اکثر انمیں سے ایمان لانے والے نہ تھے اور تیرا رب تو ہی عزت والا

الرَّحِيمُ ﴿٩﴾ وَإِذْ نَادَىٰ رَبُّكَ مُوسَىٰ أَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿١٠﴾ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ۚ أَلَا

رحم والا ہے اور جب تیرے رب نے موسیٰ کو پکارا کہ تو ظالموں کی قوم یعنی فرعون کی قوم کے پاس جا کیا وہ خدا سے نہیں

يَتَّقُونَ ﴿١١﴾ قَالَ رَبِّ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُكَذِّبُونِ ﴿١٢﴾ وَيَضِيقُ صَدْرِي وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِي

ڈرتے موسیٰ نے کہا میرے رب میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے جھٹلا دیں اور میرا سینہ تنگ ہوتا اور میری زبان نہیں چلتی

فَأَرْسِلْ إِلَىٰ هَارُونَ ﴿١٣﴾ وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْبٌ فَأَخَافُ أَنْ يَقْتُلُونِ ﴿١٤﴾ قَالَ كَلَّا ۖ فَاذْهَبَا

پس ہارون کو بلا بھیج اور میرے ذمہ ان کا[3] ایک گناہ بھی ہے پس میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے قتل کر ڈالیں۔ اللہ نے فرمایا

بِآيَاتِنَا ۖ إِنَّا مَعَكُمْ مُسْتَمِعُونَ ﴿١٥﴾ فَأْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُولَا إِنَّا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٦﴾

ہرگز نہیں تم دونوں میری آیتوں کے ساتھ جاؤ ہم تمہارے ساتھ سننے والے ہیں۔ پس دونوں فرعون کے پاس گئے اور کہا ہم رب العلمین کے

[1] ط۔ طور۔ س۔ سینا۔ م۔ موعود یعنی اے نبی موعود جسکی بشارت طور سینا پر دی گئی تھی۔ اسکے دوسرے معنے یہ ہیں۔ ط۔ طالب۔ س۔ سید ولد آدم۔ م۔ محمد۔ یعنے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سید ولد آدم تو جو ہدایت کا حریص ہے۔

[2] وہ نشان یہ ہے کہ جسطرح بیج سے بڑھتے بڑھتے اکھڑ درکشت زار ہو جاتی ہے ایسا ہی اسلام بھی اپنے وقت پر سرسبز کشت زار ہو جائیگا اور تمام اڑ کھاڑ دور کر دیا جائیگا انجیل متی میں یہ پیشگوئی کھیتی اور غلہ کی مثال میں لکھی گئی تھی۔ غلہ سے بھوسہ ضرور الگ کیا جائیگا ۔۱۲

[3] یعنی خدا کا گناہ نہیں بلکہ انکا گناہ ہے کیونکہ فرعون ہزارہا بنی اسرائیل کو قتل کرا چکا تھا۔ اگر ایک قبطی موسے کی مکے سے مرگیا تو کوئی زیادتی نہیں ہوئی ہاں وہ اپنی سمجھ میں بیشک اس کو زیادتی سمجھے ہوئے ہیں ۔۱۲

أَنْ أَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ (١٧) قَالَ أَلَمْ نُرَبِّكَ فِينَا وَلِيدًا وَلَبِثْتَ فِينَا مِنْ عُمُرِكَ

کہ ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دے۔ اسنے کہا کیا ہم نے تجھے بچپن میں اپنے درمیان نہیں پالا تھا اور تو ہمارے درمیان

سِنِينَ (١٨) وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِي فَعَلْتَ وَأَنْتَ مِنَ الْكَافِرِينَ (١٩) قَالَ فَعَلْتُهَآ إِذًا وَ

اپنی عمر کے کئی سال نہیں ٹھہرا رہا۔ اور تو نے وہ فعل کیا جو تو نے کیا اور تو کافر نعمت میں سے ہے۔ موسیٰ نے جواب دیا کہ میں نے

أَنَا مِنَ الضَّآلِّينَ (٢٠) فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْمًا وَجَعَلَنِي

وہ تب کیا اور میں (ہمدردی) قوم کی جوش میں تھا پس میں تم سے خوف کے مارے نکل بھاگا پس میرے رب نے مجھکو حکومت عطا کی اور مجھ

مِنَ الْمُرْسَلِينَ (٢١) وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ أَنْ عَبَّدْتَ بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ (٢٢) قَالَ فِرْعَوْنُ

رسولوں میں بنایا۔ اور یہ احسان ہے جسکا احسان تو مجھ پر دھرتا ہے کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا۔ فرعون نے پوچھا

وَمَا رَبُّ الْعَالَمِينَ (٢٣) قَالَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَآ إِنْ كُنْتُمْ مُوقِنِينَ (٢٤)

کہ رب العالمین کون ہے۔ جواب دیا کہ آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ اُس کے درمیان ہے۔ اس کا رب اگر تم یقین کرتے ہو

قَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ أَلَا تَسْتَمِعُونَ (٢٥) قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَآئِكُمُ الْأَوَّلِينَ (٢٦) قَالَ

اپنے مصاحبوں سے فرعون نے کہا کیا تم نہیں سنتے۔ موسیٰ نے (پھر) کہا تمہارا اور تمہارے پہلے باپ دادوں کا رب۔ وہ بولا

إِنَّ رَسُولَكُمُ الَّذِيٓ أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ لَمَجْنُونٌ (٢٧) قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَآ إِنْ كُنْتُمْ

کہ تمہارا رسول جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے ضرور دیوانہ ہے (پھر موسیٰ نے) کہا کہ مشرق و مغرب اور ان کے درمیان جو کچھ ہے اسکا رب اگر تم

تَعْقِلُونَ (٢٨) قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ إِلَٰهًا غَيْرِي لَأَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُونِينَ (٢٩) قَالَ

عقل رکھتے ہو (فرعون نے) کہا اگر تو میرے سوا کوئی اور خدا بنائیگا تو میں تجھے ضرور قیدیوں میں داخل کر دونگا۔ موسیٰ نے

أَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُبِينٍ (٣٠) قَالَ فَأْتِ بِهِٓ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ (٣١) فَأَلْقَىٰ

کہا کیا اگرچہ میں تیرے پاس کوئی صریح بات بھی لے آیا ہوں۔ اس نے کہا اچھا پیش کر اگر تو سچا ہے۔ پس اسنے اپنا

عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُبِينٌ (٣٢) وَنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنَّاظِرِينَ (٣٣)

عصا رکھ دیا اور وہ یکایک صاف اژدہا ہو گیا۔ اور اپنا ہاتھ نکالا تو وہ دیکھنے والوں کے واسطے سفید

قَالَ لِلْمَلَإِ حَوْلَهُٓ إِنَّ هَٰذَا لَسَاحِرٌ عَلِيمٌ (٣٤) يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَكُمْ مِنْ أَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِ

فرعون نے اپنے پاس والوں سے کہا کہ یہ تو ضرور واقف کار جادوگر ہے چاہتا ہے تمکو تمہاری زمین سے اپنے جادو

فَمَاذَا تَأْمُرُونَ (٣٥) قَالُوٓا أَرْجِهْ وَأَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَآئِنِ حَاشِرِينَ (٣٦) يَأْتُوكَ

سے نکالدے پس تم کیا حکم کرتے ہو وہ بولے اسکو اور اسکے بھائی کو مہلت دے اور شہروں میں جمع کرنے والے

بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيمٍ (٣٧) فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيقَاتِ يَوْمٍ مَعْلُومٍ (٣٨) وَقِيلَ لِلنَّاسِ

بھیج دے کہ وہ تمام واقفکار جادوگروں کو لے آئیں۔ پس تمام جادوگر ایک مشہور دن میں وقت مقرر پر جمع ہوئے

هَلْ أَنْتُمْ مُجْتَمِعُونَ (٣٩) لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ إِنْ كَانُوا هُمُ الْغَالِبِينَ (٤٠)

اور لوگوں میں منادی کر دی گئی کیا تم بھی جمع ہونا چاہتے ہو۔ شاید ہم جادوگروں کی پیروی کریں اگر وہ غالب رہے

فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿٤١﴾ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ

پس جب جادوگر آئے تو فرعون سے انہوں نے کہا کیا ہمارا کوئی اجر بھی ہے اگر ہم غالب رہے (فرعون نے) کہا ہاں ہے اور تم

اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٤٢﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤى اَلْقُوْا مَاۤ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿٤٣﴾ فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ

اس وقت مقربین میں سے ہو جاؤ گے۔ موسیٰ نے انسے کہا کہ جو تم رکھنا چاہتے ہو رکھو۔ پس انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیوں کو

وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿٤٤﴾ فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِىَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿٤٥﴾

رکھدیا اور وہ بولے کہ عزت فرعون کی قسم کہ ہم ہی غالب رہنے والے ہیں۔ تب موسیٰ نے بھی اپنا عصا رکھدیا وہ وہیں اس

فَاُلْقِىَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿٤٦﴾ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٧﴾ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿٤٨﴾ قَالَ

پس جادوگر سجدے میں گر پڑے وہ بولے ہم رب العلمین پر ایمان لائے جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہے (فرعون) چلایا کہ

اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِىْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۚ

میری اجازت سے پہلے اس پر ایمان لے آئے وہ بیشک تمہارا بڑا ہے جسنے تمکو جادو سکھلایا پس تم جان لوگے کہ تمہارا

لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٤٩﴾ قَالُوْا لَا ضَيْرَ ۖ

کیا حال ہوتا ہے میں تمہارے ہاتھوں اور پاؤں کو خلاف ورزی کے سبب سے کاٹ ڈالوں گا اور تم سبکو صلیب پر لٹکا دونگا بولے کہ

اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿٥٠﴾ اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَاۤ اَنْ كُنَّاۤ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥١﴾

کہ تمہاری دھمکی کی چیز نہیں پڑے۔ وہ بولے کوئی مضائقہ نہیں ہم اپنے رب کیطرف لوٹ جانیوالے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا رب ہماری خطائیں

وَاَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِىْۤ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿٥٢﴾ فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِى الْمَدَآئِنِ

بخشدے کہ ہم اول درجہ کے مومن ہو جائیں اور ہمنے موسیٰ کیطرف وحی کی کہ تو راتوں رات میرے بندوں کو لیچل تمہارا پیچھا کیا جائیگا پس فرعون نے شہروں میں

حٰشِرِيْنَ ﴿٥٣﴾ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ﴿٥٤﴾ وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ﴿٥٥﴾ وَاِنَّا

جمع کرنیوالے نقیب بھیجے کہ یہ تھوڑی سی جماعت ہیں اور انہوں نے ہمکو غصہ دلایا ہے اور ہم باہنیا۔ ہوشیار جماعت

لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ﴿٥٦﴾ فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿٥٧﴾ وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿٥٨﴾

ہیں پس ہمنے انکو باغوں اور چشموں اور خزانوں اور عزت والے مقاموں سے نکال باہر کیا

كَذٰلِكَ ۚ وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِىْۤ اِسْرَآءِيْلَ ﴿٥٩﴾ فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا تَرَآءَ

اسیطرح ہوا اور ہمنے ویسے (باغوں چشموں خزانوں اور باعزت مقاموں) کا وارث بنی اسرائیل کو کیا پس وہ صبح ہوتے

الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰۤى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ﴿٦١﴾ قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِىَ رَبِّىْ سَيَهْدِيْنِ ﴿٦٢﴾

ہی ان کے تعاقب میں چلے جب دونوں جماعتوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تو موسیٰ کے ساتھی بولے ہم تو ضرور پکڑے گئے کہا ہرگز

١ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی رات کو ہی ہجرت کی تھی۔ مسیح نے واقعہ صلیب کے بعد ایسا ہی کیا اور داؤد نے ساؤل کی شرارتوں کے خوف سے ایسا کیا ابراہیم لوط نے

٢ یعنی ارض مقدسہ کا وارث جسکا نام شام اور یہودیہ ہے۔ ٣ اس آیت سے ظاہر ہے کہ ادراک اور رویت میں فرق ہے کیونکہ آپس میں

ایک دوسرے کو دیکھکر جب بنی اسرائیل چلائے انا لمدرکون ہم تو پکڑے گئے۔ تو موسیٰ نے فرمایا ہرگز نہیں پس آیت لا تدرکہ الابصار سے یہ استدلال کرنا کہ خدا کو

انسان دیکھ نہیں سکتا صریحا باطل ہوا ہاں اسکا ادراک نہیں ہو سکتا ادراک کے معنے ہیں احاطہ کرنا سو ناممکن ہے سمجھنے کی نسبت صاف قرآن مجید میں آیا

ہے الیٰ ربہا ناظرۃ ۵ اس نازک وقت پر موسیٰ علیہ السلام نے ہارون کو بھی اس قابل سمجھا کہ معیت الٰہی میں انکو

شامل کر لیتے اور یہ کہتے ان معنا ربنا۔ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم جس غار میں چھپے تھے جب مخالفین اسکے سر پر (باقی برصفحہ آیندہ)

ع ٣

منزل ٥

فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ؕ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ

بس ہمنے موسٰے کیطرف وحی کی کہ تو اپنی جماعت کیساتھ سمندر میں چل کہ وہ پھٹا ہوا ہے اور ہر ایک ٹکڑا مثل پہاڑ کی طرح

الْعَظِيْمِ ﴿۶۳﴾ وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ﴿۶۴﴾ وَاَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿۶۵﴾

ہو رہا ہے اور دوسرے گروہ کو ہم قریب لے آئے اور ہمنے موسٰے کو اور اُن کے تمام ساتھیوں کو بچا یا

ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۶۶﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۶۷﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ

اور پھر دوسروں کو غرق کر دیا اسمیں بیشک ایک نشان ہے مگر انمیں سے اکثر لوگ نہیں مانتے اور تیرا رب تحقیق

لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۶۸﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ ﴿۶۹﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۷۰﴾

وہی عزت والا رحم والا ہے اور انکو ابراہیم کی خبر پڑھکر سنا دے جب اسنے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ تم کس چیز کی پرستش

قَالُوْا نَعْبُدُ اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِيْنَ ﴿۷۱﴾ قَالَ هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ ﴿۷۲﴾

کرتے ہو وہ بولے ہم بتوں کو پوجتے ہیں اور ہمیشہ انہیں کی پوجا میں لگے رہینگے۔ اسنے پوچھا کہ کیا وہ تمہاری سنتے ہیں جب تم پکارتے ہو

آپہونچے کہ صاف نظر آنے لگے تو اُس نازک وقت میں اپنے صدیق رضی اللہ عنہ کو معیت الٰہی میں شامل سمجھا اور فرمایا اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا ۹ پ ۱۰ اس سے صاف ظاہر ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو جو خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت ہے وہ اس نسبت سے بڑھکر ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔

معیت الٰہی سے مراد ہی خدا کی نصرت اور اُس کی مدد جیسا کہ آیات ذیل سے ظاہر ہے۔ کہ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۹ پ جب وہ (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے صاحب (یعنی ابابکر صدیق) سے کہتا تھا کہ غم مت کر اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۱۴ پ اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو خدا ترس ہیں اور جو نیکی کرنیوالے ہیں۔ قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى ۱۶ پ (موسیٰ و ہارون سے) اللہ نے فرمایا تم دونوں مت ڈرو میں تمہارے ساتھ ہوں سب سنتا اور دیکھتا ہوں اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۱۰ پ اللہ متقیوں کے ساتھ ہے۔ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ۲۱ پ اور تحقیق اللہ محسنوں کے ساتھ ہے۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے جو شخص میرے دوست سے عداوت کرے میں اسکو لڑائی کا اعلان کر دیتا ہوں اور میرا بندہ کسی شے کے ساتھ میرا تقرب نہیں ڈھونڈتا جو مجھے فرائض سے زیادہ محبوب ہو اور میرا بندہ ہمیشہ میری نزدیکی نفل عبادت کے ذریعہ سے طلب کرتا ہے یہانتک کہ میں اسکو چاہنے لگتا ہوں جب اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو اُسوقت میں اُسکا کان ہوجاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اُسکی آنکھ ہوجاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اسکا ہاتھ ہوجاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اُسکا پاؤں ہوجاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھسے مانگتا ہے تو میں اسکو دیتا ہوں اور اگر مجھسے پناہ مانگے تو میں اسکو ضرور اپنی پناہ میں رکھتا ہوں (بخاری) جب اللہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرائیل کو فرماتا ہے کہ اللہ نے فلانے سے محبت کی ہے تو بھی اُس سے محبت کر تو جبرائیل اس سے محبت کرتا ہے جبرائیل علیہ السلام آسمان والوں یعنے فرشتوں کو پکار کر کہہ دیتا ہے کہ اللہ نے فلانے سے محبت کی ہے تم بھی اُس سے محبت کرو تو آسمان والے اُس سے محبت کرتے ہیں پھر اوس محبوب بندے کی قبولیت زمین پر اُتاری جاتی ہے (حدیث متفق علیہ)

ع ۴ ۸

أَوْ يَنفَعُونَكُمْ أَوْ يَضُرُّونَ ﴿٧٣﴾ قَالُوا بَلْ وَجَدْنَا آبَاءَنَا كَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ ﴿٧٤﴾

یا تمکو نفع دیتے یا نقصان پہنچاتے ہیں وہ بولے نہیں ہمنے اپنے باپ دادوں کو ایسا ہی کرتے پایا ہے

قَالَ أَفَرَأَيْتُم مَّا كُنتُمْ تَعْبُدُونَ ﴿٧٥﴾ أَنتُمْ وَآبَاؤُكُمُ الْأَقْدَمُونَ ﴿٧٦﴾ فَإِنَّهُمْ

اسنے پوچھا کیا تمنے دیکھا کہ تم اور تمہارے پہلے اباو اجداد کس چیز کی پوجا کرتے رہے ہیں اچھا وہ

عَدُوٌّ لِّي إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِينَ ﴿٧٧﴾ الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِينِ ﴿٧٨﴾ وَالَّذِي

میرے دشمن ہیں اگر میں جو میری سہائتا کرسکتے ہیں سوائے رب العالمین کے جسنے مجھے پیدا کیا پس وہی میری ہدایت کرتا

هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ ﴿٧٩﴾ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ﴿٨٠﴾ وَالَّذِي يُمِيتُنِي ثُمَّ

اور وہی ہے جو مجھے کھلاتا ہے اور پینے کو دیتا ہے اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی شفا دیتا ہے اور جو مجھے مارتا اور

يُحْيِينِ ﴿٨١﴾ وَالَّذِي أَطْمَعُ أَن يَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ ﴿٨٢﴾ رَبِّ هَبْ لِي

پھر زندہ کرتا ہے اور جس سے میں طمع رکھتا ہوں کہ انصاف کے دن وہ میری خطاؤں کو بخشدے اے میرے رب مجھکو

ذیل میں چند آیات توریت (عہد عتیق) سے نقل کیجاتی ہیں جو معیت الٰہی کی تفسیر ہیں

منزل ۵

پیدائش ۱۲ باب ۱ تا ۵ — اور خداوند نے ابرام کو کہا تھا تو اپنے ملک اور اپنے قرابتیوں کے درمیان اور اپنے باپ کے گھر سے اُس ملک میں جو میں تجھے دکھلاؤنگا نکل چل۔ اور میں تجھے ایک بڑی قوم بناؤنگا اور تجھکو مبارک اور تیرا نام بزرگ کرونگا اور تو ایک برکت ہوگا اور انکو جو تجھے برکت دیتے ہیں برکت دونگا اور اسکو جو تجھپر لعنت کرتا ہے لعنتی کرونگا اور دنیا کے سب گھرانے تجھسے برکت پاوینگے سو ابرام خداوند کے کہنے کے مطابق روانہ ہوا اور لوط بھی اسکے ساتھ چلا اور ابرام جب حاران سے روانہ ہوا پچھتر برس کا تھا اور ابرام اپنی جورو سری اور اپنے بھتیجے لوط کو اور سب مال کو جو انہوں نے حاصل کیا تھا اور اُن آدمیوں کو جو انہوں نے حاران میں پائے تھے لیکے کنعان کے ملک میں جانے کو نکلا سو وے ملک کنعان میں آئے۔

پیدائش ۳۹ باب ۲۰ و ۲۱ — اور یوسف کے آقا نے اُس کو پکڑا اور اُسکو ایک جگہ جہاں بادشاہ کے قیدی بند تھے قید میں ڈالا۔ سو وہ وہاں قیدخانہ میں رہا کرتا تھا لیکن خداوند یوسف کے ساتھ تھا اُسنے اُسپر رحم کیا اور قیدخانہ کے داروغہ کی نظر میں اُسے عزت بخشی۔

پیدائش ۴۶ باب ۲ تا ۴ — اور خدا نے رات کو خواب میں اسرائیل سے باتیں کیں اور کہا اے یعقوب اے یعقوب وہ بولا میں حاضر ہوں اُسنے کہا میں خدا تیرے باپ کا خدا ہوں مصر میں جاتے ہوئے مت ڈر کیونکہ میں وہاں تجھے بڑی گروہ بناؤنگا میں تیرے ساتھ مصر کو جاؤنگا اور تجھے پھر بیشک لے آؤنگا اور یوسف اپنا ہاتھ تیری آنکھوں پر رکھیگا۔

گنتی ۱۴ باب ۹ و ۱۰ — مگر تم خداوند سے بغاوت نہ کرو اور نہ تم اُس زمین کے لوگوں سے ڈرو۔ وے تو ہماری خوراک ہیں اُن سے سایہ جاچکا ہے اور خداوند ہمارے ساتھ ہے اُنکا خوف نہ کرو۔ تب ساری جماعت نے چاہا کہ اُنپر پتھراؤ کرے تب حضور جماعت کے خیمہ میں سارے بنی اسرائیل کے سامنے خداوند کا جلال نمایاں ہوا۔

زبور ۲۳ ۱ تا ۴ — خداوند میرا چوپان ہے مجھکو کچھ کمی نہیں۔ وہ مجھے ہری چراگاہوں میں بٹھلاتا ہے وہ راحت کے چشموں کیطرف مجھے لے پہنچاتا ہے وہ میری جان پھیر لاتا ہے اور اپنے نام کی خاطر مجھے صداقت کی راہوں میں لے چلتا ہے

حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَاجْعَلْنِيْ

حکومت عطا کر اور مجھکو نیکوں سے ملا اور میرا بیان آنے والی قوموں میں سچا ثابت کر اور مجھکو نعمتوں والی بہشت کے

مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ﴿۸۵﴾ وَاغْفِرْ لِاَبِيْ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّاۗلِّيْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ

وارثوں میں سے بنا اور میرے باپ کی مغفرت کر کہ وہ گمراہوں میں سے ہے اور قیامت کے دن مجھے

يُبْعَثُوْنَ ﴿۸۷﴾ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ﴿۸۸﴾ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿۸۹﴾

شرمندہ مت کیجیو جسدن مال اور اولاد کچھ نفع نہ دینگے مگر اسی شخص کو جو سلامتی والے دل کے ساتھ اللہ کی جناب میں حاضر ہو

وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۹۰﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ ﴿۹۱﴾ وَقِيْلَ لَهُمْ اَيْنَمَا

اور بہشت متقیوں کے لئے نزدیک کیا جائیگا اور دوزخ سرکشوں کیواسطے ظاہر کیا جائیگا اور ان سے پوچھا جائیگا کہ وہ کہاں ہیں

كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿۹۲﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿۹۳﴾

جنکی تم اللہ کے سوائے پوجا کرتے تھے کیا وہ تمہاری مدد کرتے یا انتقام لے سکتے ہیں پس وہ اور تمام سرکش اور تمام شیطانی لشکر

فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ ﴿۹۴﴾ وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ ﴿۹۵﴾ قَالُوْا وَهُمْ فِيْهَا

جہنم میں اوندھے منہ گرادیے جاوینگے اور وہ اسمیں جھگڑتے ہوے بولینگے

يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۹۶﴾ تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۹۷﴾ اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۸﴾

کہ اللہ کی قسم ہم تو صریح گمراہی میں تھے کہ ہم تمکو رب العلمین کے برابر کرتے تھے۔

وَمَآ اَضَلَّنَآ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۹۹﴾ فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾

اور ہمکو سرکشوں نے ہی گمراہ کیا۔ پس ہمارا نہ تو کوئی شفاعت کرنے والا ہے اور نہ کوئی گرمجوش دوست

فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ

پس اگر ہم کو ایکبار اور (زندگی نصیب) ہو تو ہم مومن ہو جائیں تحقیق اسمیں ایک نشان ہے اور اکثر ان میں سے

بلکہ جب میں موت کے سایہ کے وادی میں پھروں تو بھی کچھ خوف و خطر نہ ہوگا کیونکہ تو میرے ساتھ ہے تیری چھڑی اور تیری لاٹھی وے ہی میری تسلی کا باعث ہیں۔ تو میرے دشمنوں کے روبرو میرے آگے دسترخوان بچھاتا تو میرے سر پر تیل ملتا میرا پیالہ لبریز ہو کے چھلکتا ہے لا کلام مہربانی اور رحمت عمر بھر میرے ساتھ ساتھ رہینگی اور میں ہمیشہ خداوند کے گھر میں رہونگا۔ یسعیاہ ۴۱ب۔ تو مت ڈر کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ ہراساں مت ہو کہ میں تیرا خدا ہوں میں تجھے زور بخشونگا میں تیری کمک کرونگا میں اپنی صداقت کے داہنے ہاتھ سے تجھے سنبھالونگا۔ دیکھ وے سب جو تجھ سے جھگڑتے تھے ناچیز ہو کے ہلاک ہو جاوینگے۔ تو انہیں جو تجھ سے جھگڑتے ہیں ڈھونڈھیگا اور نہ پائیگا۔ وے جو تجھسے لڑتے ہیں ناچیز اور ہیچ ہو جائینگے۔ کیونکہ میں خداوند تیرا خدا تیرا دہنا ہاتھ پکڑونگا اور تجھے کہتا مت ڈر کہ میں تیری پشتی کرونگا۔ ہراساں مت ہو اے کیڑے یعقوب اے اسرائیل کے فانی لوگ میں تیری مدد کرونگا خداوند فرماتا ہے ہاں میں جو اسرائیل کا قدوس تیرا رہائی دینے والا ہوں۔ ۱۲

سلیم مفسرین نے سلیم کے معنے مختلف کئے ہیں مگر سب سے عمدہ یہ معنی ہیں کہ جسکا دل شرک اور ما سوائے اللہ کی محبت سے پاک ہو۔ ۱۲ عبد

مُؤْمِنِينَ ﴿١٠٣﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٠٤﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٠٥﴾ إِذْ قَالَ

ایمان لانے والے ہیں اور تیرا رب تو وہی زبردست حکمت والا ہے نوح کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا جب ان کے

لَهُمْ أَخُوهُمْ نُوحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٠٦﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٠٧﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٠٨﴾

بھائی نوح نے ان سے کہا کیا تم خدا سے نہیں ڈرتے ہو میں تمہارے واسطے امانت دار رسول ہوں پس اللہ سے ڈرو

وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٠٩﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١١٠﴾

اور میں تم سے اس بات پر کوئی اجرت نہیں مانگتا میری اجرت تو بس اللہ پر ہے جو رب العلمین ہے پس اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو

قَالُوا أَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْأَرْذَلُونَ ﴿١١١﴾ قَالَ وَمَا عِلْمِي بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١١٢﴾ إِنْ حِسَابُهُمْ

وہ بولے کیا ہم تجھ پر ایمان لائیں حالانکہ رذیلے لوگ تیرے پیرو ہیں اس نے کہا مجھے کیا علم ہے کہ وہ کیا کرتے ہیں ان کا حساب

إِلَّا عَلَىٰ رَبِّي لَوْ تَشْعُرُونَ ﴿١١٣﴾ وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١٤﴾ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿١١٥﴾

تو بس میرے رب کے ذمہ ہے کاش تم یہ شعور رکھتے اور میں مومنوں کو ہانکنے والا نہیں ہوں میں تو فقط صاف صاف ڈرانے والا ہوں

النصف

قَالُوا لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ يَا نُوحُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمَرْجُومِينَ ﴿١١٦﴾ قَالَ رَبِّ إِنَّ قَوْمِي كَذَّبُونِ ﴿١١٧﴾

وہ بولے اے نوح اگر تو باز نہ آئے گا تو تو سنگسار کئے ہوؤں میں سے ہو جائے گا اس نے دعا کی اے میرے رب میری قوم نے مجھے جھٹلایا

منزل ٥

فَافْتَحْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَنَجِّنِي وَمَنْ مَعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١٨﴾ فَأَنْجَيْنَاهُ وَمَنْ مَعَهُ

پس تو میرے اور ان کے درمیان فیصلہ کرنے والی فتح دے اور مجھ کو اور میرے ساتھ والے مومنوں کو نجات دے پس ہم نے اس کو اور

فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ﴿١١٩﴾ ثُمَّ أَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبَاقِينَ ﴿١٢٠﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ

اس کے ساتھیوں کو بھری ہوئی کشتی میں نجات دی پھر باقیوں کو غرق کر دیا تحقیق اس میں ایک نشانی ہے اور اکثر

أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٢١﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٢٢﴾ كَذَّبَتْ عَادٌ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٢٣﴾ إِذْ

ان میں سے ایمان لانے والے نہیں اور تیرا رب تو وہی زبردست رحم والا ہے قوم عاد نے رسولوں کو جھٹلایا جب

قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ هُودٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٢٤﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٢٥﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٢٦﴾

ان کو ان کے بھائی ہود نے کہا کیا تم ڈرتے نہیں ہو میں تمہارے واسطے امانت دار رسول ہوں پس اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو

وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٢٧﴾ أَتَبْنُونَ بِكُلِّ رِيعٍ

اور میں تم سے اس پر کوئی اجرت نہیں مانگتا میرا اجر تو بس رب العالمین پر ہے کیا تم ہر ایک بلند جگہ عبث یادگاریں

آيَةً تَعْبَثُونَ ﴿١٢٨﴾ وَتَتَّخِذُونَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ ﴿١٢٩﴾ وَإِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ

بناتے اور صنعتوں کے مکان کھڑے کرتے ہو شاید تم اس میں ہمیشہ رہو گے اور جب پکڑتے ہو تو ظالموں کی طرح

جَبَّارِينَ ﴿١٣٠﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٣١﴾ وَاتَّقُوا الَّذِي أَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُونَ ﴿١٣٢﴾

پکڑتے ہو پس اللہ سے ڈرو اور میری طاعت کرو اور اس سے ڈرو جس نے ان (نعمتوں) سے امداد کی جو تم جانتے ہو

أَمَدَّكُمْ بِأَنْعَامٍ وَبَنِينَ ﴿١٣٣﴾ وَجَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿١٣٤﴾ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ

مواشی اور اولاد اور باغات اور چشموں سے اس نے تمہاری امداد کی تحقیق میں ایک بڑے دن کے عذاب سے تم پر

عَظِيمٍ ﴿١٣٥﴾ قَالُوا سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَوَعَظْتَ أَمْ لَمْ تَكُن مِّنَ الْوَاعِظِينَ ﴿١٣٦﴾ إِنْ هَٰذَا

سے ڈرتا ہوں وہ بولے ہم پر برابر ہے خواہ تو وعظ کرے یا واعظین میں سے نہ بنے یہی پہلوں کا

إِلَّا خُلُقُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٣٧﴾ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ﴿١٣٨﴾ فَكَذَّبُوهُ فَأَهْلَكْنَاهُمْ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ

طریق چلا آتا ہے اور ہم پر عذاب آنیوالا نہیں پھر انہوں نے اسے جھٹلایا پس ہم نے انہیں ہلاک کر ڈالا تحقیق

وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿١٣٩﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٤٠﴾ كَذَّبَتْ ثَمُودُ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٤١﴾

اسمیں ایک نشان ہے اور اکثر انمیں سے ایمان لانے والے نہ تھے اور تحقیق تیرا رب تو وہی زبردست رحم والا ہے قوم ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا

إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ صَالِحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٤٢﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٤٣﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَ

جب اُن کے بھائی صالح نے انہے کہا کیا تم ڈرتے نہیں ہو میں تمہارے واسطے امانتدار رسول ہوں پس اللہ سے ڈرو

أَطِيعُونِ ﴿١٤٤﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٤٥﴾ أَتُتْرَكُونَ

اور میری اطاعت کرو اور میں اس پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا میرا اجر تو بس رب العالمین پر ہے کیا تم جس حال میں ہو

فِي مَا هَاهُنَا آمِنِينَ ﴿١٤٦﴾ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿١٤٧﴾ وَزُرُوعٍ وَنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيمٌ ﴿١٤٨﴾ وَ

اسی میں امن سے چھوڑ دیے جاؤ گے کہ باغوں اور چشموں اور کھیتوں اور کھجوروں میں جنکے خوشے جھکے پڑتے ہیں (رہو)

تَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا فَارِهِينَ ﴿١٤٩﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٥٠﴾ وَلَا تُطِيعُوا أَمْرَ

اور پہاڑوں سے آرام و آسائش کے ساتھ گھر تراشتے رہو پس اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو اور خطا کاروں کی بات

الْمُسْرِفِينَ ﴿١٥١﴾ الَّذِينَ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ ﴿١٥٢﴾ قَالُوا إِنَّمَا أَنتَ مِنَ

کا کہنا مت کرو جو زمین میں فساد کرتے اور اصلاح نہیں کرتے ہیں وہ بولے کہ تو تو بس جادو زدوں میں

الْمُسَحَّرِينَ ﴿١٥٣﴾ مَا أَنتَ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا فَأْتِ بِآيَةٍ إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿١٥٤﴾ قَالَ هَٰذِهِ

سے ہے نہیں تو بس تم جیسا ایک بشر ہوں پس کوئی نشان لے آ اگر تو سچا ہے اس نے کہا کہ یہ

نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ﴿١٥٥﴾ وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابُ

اونٹنی ہے اس کے پینے اور تمہارے پینے کے واسطے دن مقرر ہے اور اسکو بدی نہ پہنچانا ورنہ تمکو بڑے دن کا

يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٥٦﴾ فَعَقَرُوهَا فَأَصْبَحُوا نَادِمِينَ ﴿١٥٧﴾ فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ

عذاب پکڑ لیگا پس انہوں نے اسکو مار ڈالا پس وہ صبح کو ندامت زدہ ہو گئے پس عذاب نے انہیں پکڑ لیا

وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿١٥٨﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٥٩﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ

تحقیق اسمیں ایک نشان ہے مگر اکثر انمیں سے ایمان لانیوالے نہ تھے اور تحقیق تیرا رب زبردست رحم والا ہے لوط کی قوم نے

الْمُرْسَلِينَ ﴿١٦٠﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ لُوطٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٦١﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٦٢﴾

رسولوں کو جھٹلایا جب اُن کے بھائی لوط نے کہا کیا تم ڈرتے نہیں ہو میں تمہارے واسطے امانتدار رسول ہوں

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٦٣﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٦٤﴾

پس اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو اور میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا میرا اجر تو بس رب العالمین پر ہے

أَتَأْتُونَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعَالَمِينَ ﴿١٦٥﴾ وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ ۚ بَلْ أَنْتُمْ

کیا تم جہانوں میں سے مردوں پر آتے ہو اور جو تمہارے رب نے تمہارے واسطے بیویاں پیدا کیں ان کو چھوڑتے ہو بلکہ تم

قَوْمٌ عَادُونَ ﴿١٦٦﴾ قَالُوا لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ يَا لُوطُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِينَ ﴿١٦٧﴾ قَالَ إِنِّي لِعَمَلِكُمْ

سرکش قوم ہو وہ بولے اے لوط اگر باز نہ آیا تو تو ضرور نکالا جائیگا اسنے کہا میں تو تمہارے عمل سے

مِنَ الْقَالِينَ ﴿١٦٨﴾ رَبِّ نَجِّنِي وَأَهْلِي مِمَّا يَعْمَلُونَ ﴿١٦٩﴾ فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ﴿١٧٠﴾ إِلَّا

بیزار ہوں اے میرے رب تو مجھے اور میرے گھر والوں کو ان کے عملوں سے نجات دے پس ہمنے اس کو اور اسکے

عَجُوزًا فِي الْغَابِرِينَ ﴿١٧١﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ ﴿١٧٢﴾ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا ۖ فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ ﴿١٧٣﴾ إِنَّ فِي

گھر والوں کو سب کو نجات دی مگر ایک بڑھیا جو پیچھے رہنے والوں میں رہی پھر دوسروں کو ہمنے ہلاک کر دیا اور ہمنے ان پر ایک برساؤ برسایا

ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٧٤﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٧٥﴾ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ الْمُرْ

تحقیق اسمیں ایک نشان ہے اور ان میں سے اکثر ایمان لانیوالے نہ تھے۔ اور تیرا رب تو وہی زبردست رحم والا ہے بن والوں نے

إِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٧٧﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٧٨﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٧٩﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ

رسولوں کو جھٹلایا جب ان سے شعیب نے کہا کیا تم ڈرتے نہیں ہو میں تو تمہارے واسطے امانت دار رسول ہوں پس اللہ سے ڈرو اور میرا کہا

عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٨٠﴾ أَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ

اور میں اسپر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا میرا اجر تو بس رب العالمین پر ہے۔ پیمانے پورے دو اور نقصان پہنچانیوالے

الْمُخْسِرِينَ ﴿١٨١﴾ وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ﴿١٨٢﴾ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا

مت بنو اور سیدھی ترازو سے تول کر دیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم مت دو اور زمین میں فساد

تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿١٨٣﴾ وَاتَّقُوا الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْأَوَّلِينَ ﴿١٨٤﴾ قَالُوا

کرتے مت پھرو اور اس سے ڈرو جس نے تمکو اور تم سے پہلوں کو پیدا کیا وہ بولے

إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ ﴿١٨٥﴾ وَمَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا وَإِنْ نَظُنُّكَ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿١٨٦﴾ فَأَسْقِطْ

تو تو جادو زدوں میں سے ہے اور تو تو بس ہمارے جیسا ایک انسان ہے اور ہم تو تجھے جھوٹا خیال کرتے ہیں پس ہم پر

عَلَيْنَا كِسَفًا مِنَ السَّمَاءِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿١٨٧﴾ قَالَ رَبِّي أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٨٨﴾

کوئی آسمان سے ٹکڑا گرا دے اگر تو سچا ہے اسنے کہا جو کچھ تم کرتے ہو میرا رب اسکو خوب جانتا ہے

فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٨٩﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ

پس انہوں نے اسے جھٹلایا پس ان کو ایک ڈھانکنے والے دن کے عذاب نے پکڑ لیا وہ بیشک ایک بڑے دن کا عذاب تھا تحقیق

لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٩٠﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٩١﴾ وَإِنَّهُ لَتَنْزِيلُ

اسمیں ایک نشانی ہے اور ان میں سے اکثر ایمان لانیوالے نہ تھے اور تحقیق تیرا رب تو وہی زبردست رحم والا ہے اور تحقیق

رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٩٢﴾ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ﴿١٩٣﴾ عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنْذِرِينَ ﴿١٩٤﴾

وہ رب العالمین کی تنزیل ہے کہ روح الامین اس کو لیکر تیرے قلب پر اترا ہے تاکہ تو ڈرانیوالوں میں سے ہو جاوے

سلہ یعنے یہ سزا اس کی بدکاری کی وجہ سے نہ تھی بلکہ اسوجہ سے کہ وہ ظالم لوگوں کیطرف متوجہ تھی وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا ۱۱/۱۱۳ کے خلاف اسکا عمل تھا نبی کی عورت بدکار نہیں ہو سکتی بحکم الطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ ۲۴/۲۶

بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ ﴿١٩٥﴾ وَإِنَّهُ لَفِي زُبُرِ الْأَوَّلِينَ ﴿١٩٦﴾ أَوَلَمْ يَكُن لَّهُمْ آيَةً أَن يَعْلَمَهُ عُلَمَاءُ

صاف عربی زبان میں ہے اور تحقیق اسکا بیان پہلی کتابوں[1] میں ہے کیا ان کے واسطے یہ ایک نشان نہیں ہے کہ اسکو علمائے

بَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿١٩٧﴾ وَلَوْ نَزَّلْنَاهُ عَلَىٰ بَعْضِ الْأَعْجَمِينَ ﴿١٩٨﴾ فَقَرَأَهُ عَلَيْهِم مَّا كَانُوا بِهِ

بنی اسرائیل جانتے ہیں اور اگر ہم اوسکو بعض عجمیوں پر اوتارتے اور وہ انپر پڑھتا تو وہ اوسپر ایمان نہ لاتے

[1] توریت و انجیل میں آنحضرت صلعم کی نسبت پیشینگوئیاں بکثرت ہیں ذیل میں ہم محض چند ایک نمونہ کے طور پر مختصراً درج کرتے ہیں۔

(۱) توریت سفر استثنا ١٨ میں اُن کے لیئے اُن کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کرونگا اور اپنا کلام اسکے منہ میں ڈالونگا" بھائیوں سے مراد بنی اسمٰعیل ہیں جنمیں محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے یہ پیشگوئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر منطبق نہیں ہو سکتی کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے تھے موسیٰ باپ سے پیدا ہوئے تھے عیسیٰ کی شریعت میں زنا کی کوئی سزا نہیں ایسا ہی اور جرایم کی سزا کی بابت کوئی تشریح نہیں موسیٰ کی نبوت حکومت و شوکت ساتھ تھی مگر مسیح ہمیشہ غربت بیکسی اور بے بسی کیحالت میں رہے حضرت عیسیٰ اور یحییٰ کے عہد تک اس بشارت کے بموجب لوگونکو اُس نبی کا انتظار تھا اور یہ نبی موعود اُنمیں نہایت مشہور تھا چنانچہ انجیل یوحنا کے اول باب میں ہے کہ لوگوں نے یوحنا یعنی یحییٰ سے پوچھا کیا تو الیاس ہے اُسنے جواب دیا کہ نہیں پھر پوچھا کیا تو مسیح ہے اُسنے کہا نہیں پھر پوچھا کیا تو وہ نبی ہے اُسنے جواب دیا کہ نہیں پس ثابت ہوا کہ وہ نبی جو یہودیوں میں توراۃ کی پیشینگوئیوں کے مطابق ایسا مشہور و معروف چلا آتا ہے کہ بجائے نام لینے کے وہ نبی کہدینا کافی ہے حسب اقوال یوحنا و سوالات یہود یحییٰ نبی الیاس نبی اور مسیح رسول کے علاوہ ہے بعض حواریوں نے یہود کے مقابلہ میں اس بشارت کا مصداق حضرت عیسیٰ کو قرار دیا ہے مگر یہ بات کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتی کیونکہ مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں۔ وہ تمہیں دوسرا تسلی دینے والا بخشیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے یعنی روح حق جسے دنیا حاصل نہیں کر سکتی دیکھو انجیل یوحنا ١٤ باب ١٦ و ١٥ پھر یوحنا ١٥ باب میں ہے کہ مسیح فرماتے ہیں بعد اسکے میں تمسے کلام نکرونگا اسلیئے کہ اس جہان کا سردار آتا ہے مجھ میں اُسکی کوئی چیز نہیں پھر اعمال ١ باب ٥ میں مسیح کا قول ہے کیونکہ یوحنا نے تو پانی سے بپتسما دیا اور تم تھوڑے ہی دنوں کے بعد روح قدس سے بپتسما پاؤ گے پھر کرنتھیوں ١٣ باب ٩ میں ہے کیونکہ ہمارا علم ناقص ہے اور ہماری نبوت ناتمام یعنی جب کمال آویگا تو ناقص نیست ہو جاویگا پھر مکاشفات ١٩ باب ١٦ میں ہے اور اسکے لباس اور اوسکی ران پر یہ نام لکھا ہے بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند الغرض وہ نبی جو بادشاہوں والی شان و شوکت اور موسیٰ کیطرح کامل شریعت لیکر آنے والا تھا خود مسیح کے اقوال کے بموجب اُن کے علاوہ ہے اور وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کوئی نہیں ہو سکتا جسطرح موسیٰ نے بنی اسرائیل کو فرعون کی قید سے آزاد کیا اُسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عرب کو غیر قوموں کی حکومت سے ابد تک رہائی بخشی جسطرح حضرت موسیٰ کے بعد یوشع بن نون ایک غیر شخص انکا جانشین ہوا اور اسی طرح حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جانشین ہوئے جسطرح موسیٰ علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل میں سردار ہوئے اُسیطرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اُن کی امت میں ہوئے جسطرح موسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں طہارت۔ نجاست۔ حلت و حرمت۔ قصاص۔ زنا۔ نکاح۔ مہر۔ طلاق۔ عبادت وغیرہ کے متعلق پورے احکام تھے اُسی طرح شریعت محمدی میں ہر ایک مسئلہ کے متعلق کامل احکام ہیں الغرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات اور شریعت کو موسیٰ علیہ السلام کے حالات اور شریعت

منزل ٥

مُؤْمِنِينَ ﴿١٩٩﴾ كَذَٰلِكَ سَلَكْنَاهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ ﴿٢٠٠﴾ لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿٢٠١﴾

اسی طرح ہمنے اسکو سرکشوں کے دلوں میں داخل کردیا ہے وہ تو اسکو نہیں ماننے جبتک دکھ دینے والا عذاب

فَيَأْتِيَهُم بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٢٠٢﴾ فَيَقُولُوا هَلْ نَحْنُ مُنظَرُونَ ﴿٢٠٣﴾ أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ ﴿٢٠٤﴾

انپر نہ آئے پس وہ انپر دفعتاً آئیگا اور وہ جانتے نہ ہونگے پس وہ کہتے ہیں کیا ہم کو مہلت دی گئی ہے کیا پس وہ ہمارے عذاب کی جلدی کر رہے ہیں

سے پوری مماثلت ہے اور قرآن مجید بھی اس مماثلت کو ظاہر فرماتا ہے اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ٣؎ مگر مسیح کے حالات اور شریعت کو موسیٰ کے حالات اور شریعت سے کوئی بھی مماثلت نہیں اور نہ مسیح نے خود کبھی اس مماثلت کا اظہار فرمایا۔ (٢) یسعیاہ نبی علیہ السلام کے ساٹھویں باب میں ہے۔ اُٹھ روشن ہو کہ تیری روشنی آئی اور خداوند کے جلال نے تجھپر طلوع کیا ہے کہ دیکھ تاریکی زمین پر چھا جائیگی اور تیرگی قوموں پر لیکن خداوند تجھپر طالع ہوگا اور اُسکا جلال تجھپر نمود ہوگا اور قومیں تیری روشنی میں اور شاہان تیری طلوع کی تجلی میں چلینگی۔ یہ طلوع خداوندی اس پیشینگوئی کے بعد بجز قوم عرب کی اور کسی پر ابتک نہیں ہوا اور اسی طلوع خداوندی کا حضرت موسیٰ سے بھی ارشاد ہوا تھا جیسا کہ توریت سفر استثنا کے تینتیسویں باب میں ہے جسکے یہ جملے ہیں اور اُسنے کہا کہ خداوند سینا سے آیا اور سعیر سے انپر طلوع ہوا فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آیا اور اُسکے داہنے ہاتھ میں ایک آتشی شریعت اُن کیلئے تھی چنانچہ صحیح بخاری مطبوعہ مصر و ہند میں لکھا ہے کہ جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ معظمہ میں تشریف لائے فاران کے پہاڑ سے ٹھیک دس ہزار قدسیوں کے ساتھ جلوہ گر ہوئے دیکھو بخاری مصری نصف ثانی صفحہ ٥٠ و ہندی صفحہ ٦١٣۔

(٣) پیدایش ١٧/٢٠ آپ کے فرزند اسمٰعیل کو برکت دی اللہ تعالیٰ نے پیدایش ١٥/١٨ آپ کی اولاد کو زمین عرب عطا ہوئی پیدایش ١٧/٦ آپ کا فرزند بادشاہوں اور قوموں کا باپ ہوا۔ پیدایش ١٢/١ آپ کو برکت دی گئی اور فرزند کی بشارت دی گئی اور آپ کو بتایا گیا کہ وہ عربی ہوگا پیدایش ١٧/١ تا ٨ جب ابراہیمؑ ٩٩ سال کے ہوئے خدا نے وعدہ کیا کہ تجھے زیادہ سے زیادہ کرونگا تجھسے قومیں پیدا ہونگیں اور بادشاہ ہونگے اور کنعان کی زمین بطور ابدی میراث تجھکو دونگا (٤) استثنا ١٨/١٩ میں ہے اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ میرا نام لیکے کہیگا نہ سنیگا تو میں اُسکا حساب اُن سے لونگا چنانچہ تمام مکہ اور عرب کے گھر گھر ہو گئے تمام مخالفوں اور اسکا کہنا نہ ماننے والوں کا نام و نشان بھی نہ رہا (٥) استثنا ١٨/٢٠ میں ہے لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جسکے کہنے کا میں نے اسے حکم نہیں دیا یا اور معبودوں کے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جاوے ایسا ہی قرآن مجید نے بھی فرمایا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعض باتیں ہمپر بنا کر کہتا تو ہم اُسکا داہنا ہاتھ پکڑتے اور اُسکی شہ رگ کاٹ ڈالتے پھر تم میں کوئی بھی اُسے روکنے والا نہ ہوتا چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے سچے نبی اور خدا کی طرف سے سچے نبی تھے اسواسطے صحیح سالم رہے اگر جھوٹے ہوتے تو قتل کردیئے جاتے۔ (٦) استثنا ١٨/٢١ میں ہے اگر تو اپنے دل میں کہے کہ میں کیونکر جان لیں کہ یہ بات خداوند کی کہی ہوئی نہیں تو جان رکھ کہ جب نبی خداوند کے نام سے کچھ کہے اور وہ جو اُس نے کہا ہے واقع نہو یا پورا نہو تو وہ بات خداوند نے نہیں کہی بلکہ اُس نبی نے گستاخی سے کہی تو اُس سے مت ڈر چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صدہا پیشینگوئیاں پوری ہوئیں اور اُن کے تمام مخالف تھوڑے عرصہ میں ہلاک ہوئے (٧) یسعیاہ ٢١/١٣ تا ١٥ میں ہے عرب کی بابت الہامی کلام عرب کے صحرا میں تم رات کو کاٹو گے اے ددانیوں کے

أَفَرَءَيْتَ إِن مَّتَّعْنَٰهُمْ سِنِينَ ﴿٢٠٥﴾ ثُمَّ جَآءَهُم مَّا كَانُوا۟ يُوعَدُونَ ﴿٢٠٦﴾ مَآ أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا۟

پس کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اگر ہم اون کو چند سال آسائش دیں پھر عذاب موعود ان پر آپڑے تو جو سامان آسائش اُن کو دی گئی

يُمَتَّعُونَ ﴿٢٠٧﴾ وَمَآ أَهْلَكْنَا مِن قَرْيَةٍ إِلَّا لَهَا مُنذِرُونَ ﴿٢٠٨﴾ ذِكْرَىٰ وَمَا كُنَّا ظَٰلِمِينَ ﴿٢٠٩﴾

وہ اُن کے کچھ بھی کام نہ آئیگی اور ہم نے کسی بستی کو ہلاک نہیں کیا مگر اُس کے واسطے ڈرانیوالے تھے نصیحت کے اور ہم ظالم نہ تھے

قافلو پانی لیکر پیاسے کا استقبال کرنے آؤ اے تیما کی سرزمین کے باشندو روٹی لیکے بھاگنے والے کے ملنے کو نکلو کیونکہ وے لوگ سامنے سے ننگی تلوار سے اور کھنچی ہوئی کمان سے اور جنگ کی شدت سے بھاگے ہیں کیونکہ خداوند نے مجھکو یوں فرمایا ہنوز ایک برس ہاں مزدور کے ایک ٹھیک برس میں قیدار کی ساری حشمت جاتی رہے گی اور تیراندازوں کی جو باقی رہے قیدار کے بہادر لوگ گھٹ جائینگے کہ خداوند اسرائیل کے خدا نے یوں فرمایا اسی کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مخالفین مکہ کو فرما دیا تھا کہ میری ہجرت سے ایک سال بعد تم پر عذاب آئیگا چنانچہ اول تو یہ ہی مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ ٣٣ یعنی اللہ انکو عذاب نہیں کریگا جب تک تو انمیں ہے۔ اب رہا یہ سوال کہ مکہ سے چلے جانے کے بعد کسقدر عرصہ میں عذاب آئیگا اُسکا جواب آیت ذیل میں ہے وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ قُل لَّكُم مِّيعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَأْخِرُونَ عَنْهُ سَاعَةً وَلَا تَسْتَقْدِمُونَ اس آیت سے ظاہر ہے کہ عذاب کی میعاد ایکدن ہے اور نبوت کا ایکدن ایک سال کا ہوتا ہے جبکہ اُسمیں صبح شام کی قید لگائی جائے جیسا کہ اندرونہ بائبل کے صفحہ ٢١٣ میں بھی درج ہے پس آیت کے بموجب عذاب کی میعاد مکہ سے چلے جانیکے بعد ایکسال ہوئی اور ایسا ہی وقوع میں آیا ٦٢٢ء میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ سے مدینہ کو ہجرت کی تھی اور ٦٢٣ء میں قریش مکہ کو جنگ بدر میں سخت شکست ہوئی جسمیں قیدار کے اکثر سردار مارے گئے اسی طرح پر یسعیاہ نبی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشینگوئی لفظ بلفظ پوری ہوئی۔ (٨) خدا سینا سے نکلا اور سعیر سے چمکا اور فاران کی پہاڑ سے ظاہر ہوا اُس کے داہنے ہاتھ میں شریعت ہی ساتھ لشکر ملائکہ کے آیا۔ توریت کتاب پنجم ٣٣ چنانچہ سینا سے موسیٰ جیسا بادشاہ صاحب شریعت نکلا سعیر سے جسکے پاس بیت لحم اور ناصرہ ہیں مسیح ظاہر ہوا اور فاران سے جن میں مکہ ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا (٩) فاران کی پہاڑ سے ایسا ظاہر ہوا کہ تمام دنیا اُسکا لوہا مان گئی اُسکے داہنے ہاتھ میں شریعت روشن ہے اُسکا لشکر ملائکہ کا لشکر ہے اسکے سبب سے خدا جنوب سے آیا اُسکی ستائش سے زمین بھر گئی عربی ترجمہ میں یہ لفظ ہیں وَامْتَلَأَتِ الْأَرْضُ مِن تَحْمِيدِ أَحْمَدَ یعنی احمد کی تعریف سے زمین بھر گئی چنانچہ موافق تو تعریف کرتے ہی ہیں پر دشمن بھی آپ کو محمد نام سے پکارتے ہیں جسکے معنے ہیں تعریف کیا گیا (١٠) کتاب تسبیحات سلیمان باب ٥ آیت ١٥ میں ہے اُسکا چہرہ مانند لبنان کے جوان مانند صنوبر کے اُسکا گلا نہایت شیریں اور وہ بالکل محمد یعنے تعریف کیا گیا ہے یہ ہے میرا دوست ہے یہ محبوب ہے اے بنات یروشلم حضرت سلیمان نے اپنے محبوب کی تعریف کرتے کرتے صاف نام محمد بھی بتا دیا۔ اصل لفظ عبرانی میں محمدیم ہے یم جمع کی علامت ہے عبرانی زبان میں تعظیماً مفرد نام کو جمع کر لیا کرتے ہیں جیسے الوہ سے الوہیم اور بعل سے بعلیم ارو بعد مین مفرد کیواسطے جمع کی ضمیر بھی استعمال کر لیتے ہیں ایسا ہی محمد کے بجائے عبرانی زبان میں محمدیم کا لفظ آیا ہے (١١) کتاب یحییٰ نبی ہے سب قوموں کو ہلا دونگا اور حمد سب قوموں کا آویگا اور اس گھر کو جلال سے بھر دونگا کہا خدا نے خلائق نے اصل عبارت میں لفظ حمدت آیا ہے اسی مادہ سے محمد، احمد، حامد اور محمود جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام ہیں

وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ﴿٢١٠﴾ وَمَا يَنْبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿٢١١﴾ اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ

اور اس کو ساتھ شیطان نازل نہیں ہوئے تھے اور نہ اُن کے شایاں تھا اور نہ وہ ایسا کر سکتے تھے وہ (ایسا کلام) سننے سے بھی

مشتق ہیں اور کسی نبی کا ایسا نام نہیں جو حمد کے مادہ سے مشتق ہوا ہو مسیح علیہ السلام نے بھی بشارت دی تھی کہ میرے بعد رسول آویگا جسکا نام احمد ہے (۱۲) کتاب یسعیا نبی باب ۲۱ اور ایک جوڑی سواروں کی دیکھی ایک سوار گدہے کا اور ایک سوار اونٹ کا گدہے کے سوار سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں کیونکہ آپ گدہے پر سوار ہوکر یروشلم میں داخل ہوتے تھے اونٹ کے سوار سے مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں کیونکہ آپ اونٹ پر سوار ہوکر مکہ میں داخل ہوئے تھے اور خر عیسیٰ اور عرب کا اونٹ عام طور پر مشہور بھی ہیں۔ (۱۳) انجیل متی ۲۱ باب ۴۲ و ۴۳ و ۴۴ وہ پتھر جسے معماروں نے رد کیا وہی کونے کا سرا ہوا یہ خداوند سے ہے اور ہماری نظروں میں عجیب اس لیے میں تم سے کہتا ہوں خدا کی بادشاہت تمسے لیلیجائیگی اور ایک قوم کو جو اُسکے پھل لاوے دیجاویگی جو اس پتھر پر گریگا چور چور ہو جاویگا اور جسپر وہ گریگا اُسے پیس ڈالیگا یہ بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوائے کسی دوسرے نبی پر صادق نہیں آسکتی یہاں معماروں سے مراد بنی اسرائیل ہیں جو بنی اسمٰعیل کو رد کرتے رہے آخرکار بنی اسمٰعیل میں سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایسا نبی پیدا ہوا جو کونے کا پتھر بنا اور اُسکا اقبال ایسا چمکا کہ جو اُسکے مقابلہ پر کھڑا ہوا وہ چور چور ہوا جیسے کہ مشرکین اور یہود عرب اور جسپر وہ گرا اُسے پیس ڈالا مثلاً سلاطین روم و ایران و یونان و شام اور بابل وغیرہ کو بنی اسرائیلیوں نے مسیح علیہ السلام کو مارا اور پیٹا اور انجیل کی تکذیب کی اور توریت کے خلاف چلے اسلیئے اُن سے بادشاہت چھین لیگئی اور دوسری قوم بنی اسمٰعیل کو جو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت سے اُسکے پھل لائی دیگئی یہ بادشاہت چاہے روحانی ہو چاہے جسمانی دونوں طرح سے نبی عربی پر ثابت تھی۔ (۱۴) یسعیا ۲۸ باب ۱۳ حکم پر حکم حکم پر حکم قانون پر قانون قانون پر قانون ہوتا جاتا تھوڑا یہاں تھوڑا وہاں تاکہ وہ چلیجاویں اور پیچھا ڑی گریں اور شکست کھاویں اور دام میں پھنسیں اور گرفتار ہوویں یہ تمام باتیں صاف صاف قرآن پر صادق آتی ہیں جو کچھ مکہ میں کچھ مدینہ میں کچھ اور مقامات میں اُترا جسکی مخالفت میں بنو نضیر جلاوطن ہوئے اور بنو قریظہ جیسے شریر مقتول ہوئے یہ دونوں بنی اسرائیلی گروہ تھے یہی حال اور یہودی مخالفوں کا ہوا۔ (۱۵) دانیال ۲ باب ۳۲ تا ۳۵ اُس مورت کا سر خالص سونے کا تھا اُسکا سینہ اور اُسکے بازو چاندی کے اُسکا شکم اور رانیں تانبے کی تھیں۔ اُسکی ٹانگیں لوہے کی اور اُسکے پاؤں کچھ لوہے کے اور کچھ مٹی کے تھے اور تو اُسے دیکھتا رہا یہانتک کہ ایک پتھر بغیر اسکے کہ کوئی ہاتھ سے کاٹ کر نکالے آپ ہی نکلا جو اس شکل کے پاؤں پر جو لوہے اور مٹی کے تھے لگا اور انہیں ٹکڑے ٹکڑے کیا تب لوہا اور مٹی اور تانبا اور چاندی اور سونا ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے اور تابستانی کھلیان کی بھوسے کی مانند ہوئے اور ہوا اُنہیں اُڑا لیگئی یہانتک کہ اُنکا پتہ نہ ملا اور وہ پتھر جسنے اُس مورت کو مارا ایک بڑا پہاڑ بن گیا اور تمام زمین کو بھر دیا۔ یہ دانیال علیہ السلام کا خواب ہے جسکی تعبیر یہ بیان کی ہے کہ حسب ذیل ہے سونے کا سر بابل کا بادشاہ ہے۔ دانیال ۸ باب ۴ چاندی کے بازو فارس اور مادی کی سلطنت ہے دانیال ۸ باب ۲۰۔ رانیں تانبے کی ایشیا اور یوروپ کا بادشاہ سکندر۔ یہی ہے دانیال ۸ باب ۲۱ ٹانگیں لوہے کی رومی سلطنت جسکو دس سینگ والا بھی کہا ہے جو آخر دس سلطنتوں میں تقسیم ہوئی جسکی نسبت ۷ باب ۲۳ میں ہے کہ وہ ساری زمین کو نگلے گی زمین سے مراد شام ہے اس رومی سلطنت کا آخری گیارہواں شاخ ہرقل ہے جسکی نسبت دانیال ۷ باب ۲۴ میں ہے کہ وہ تین بادشاہوں کو گرا دیگا

منزل ۵

لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴿۲۱۲﴾ فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ﴿۲۱۳﴾ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ

دور ہیں۔ پس اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا خدامت پکارو ورنہ عذاب زدوں میں سے ہو جاؤ گے اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو

کی مخالفت میں باتیں کریگا چنانچہ ہرقل مسیح کو خداوند اور خدا کا بیٹا کہتا اور مریم و مسیح کی پرستش کرتا تھا پھر دانیال ۷/۲۶ میں ہے
پھر عدالت بیٹھے گی اور وے اوسکی سلطنت اُس سے لینگے کہ اُسے ہمیشہ کیلئے نیست و نابود کریں اور تمام آسمان تلے کی ساری ملکوں
کی سلطنت اور مملکت اور سلطنت کی حشمت حق تعالے کے مقدس لوگوں کو بخشی جائیگی اور اوسکی سلطنت ابدی سلطنت ہے اور ساری
مملکتیں اسکی بندگی کرینگی اور فرمانبردار ہو ونگی چنانچہ ہرقل گیارہویں شاخ نبی عربی کیوقت میں ظاہر ہوا نبی عرب کی سلطنت بلاد شام و
عرب میں ابدی ہوئی ہرقل حق تعالی کی مخالف باتیں کرنیوالا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں ایک سال ابوبکر کے عہد میں دو سال اور
عمر فاروق کی خلافت میں چھ مہینے تک باہمہ شہ ارت زمین کی ساری ملکوں اور روی زمین کے تمام آسمانوں کے تلے رہا پھر عمر فاروق
کے عہد میں عدالت بیٹھی اور دانیال ۲/۴۴ کے مطابق ایک پتھر بغیر اسکے کوئی ہاتھ سے کاٹ کر نکالے ایسا نکلا جو اس شکل کے پاؤں پر جو لوہے اور
مٹی کے تھے لگا اور انہیں ٹکڑے کیا تب لوہا اور مٹی تانبا اور چاندی اور سونا ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے یہاں تک کہ انکا پتہ نہ ملا اور وہ پتھر جس نے اس
مورت کو مارا پہاڑ بنگیا اور تمام زمین کو بھر دیا یعنے فارس بابل و روم کی سلطنتیں اسکے ہاتھ سے تباہ ہوئیں اور مسیح کی وہ پیشینگوئی
بھی پوری ہوئی جو متی ۲۱/۳۳ و ۴۴ و ۳۵ میں ہے کہ باغبان جب بیٹے کو سزا دینگے تب وہ پتھر نکلیگا ﴿۱۶﴾ دانیال ۹/۲۴ سے ظاہر ہے
کہ ستر ہفتے کے بعد شرارت ختم ہو گی اور اُس نبوت پر مہر ہو گی اور اُسے جو سب سے زیادہ قدوس ہے مسیح کیا جائیگا خطا کاریاں آخر ہو نگی
اور ابدی راستبازی پیش کیجائیگی حسب بائبل انڈر ونہ صفحہ ۳۱۳ نبوت کا ایک دن ایک سال ہے پس ستر ہفتہ کے ۴۹۰ سال ہوئے۔ دانیال
۹/۲۵ میں مسیح تک کی مدتوں کا ذکر ہے اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ وہ قتل کیا جائیگا پھر ۹/۲ میں مذکور ہے کہ یروشلم غارت کیا جائیگا اور غارت
کرنیوالے کی ہلاکت اور یروشلم کی غارت ایکدن میں ہو گی اور یہ بالکل ظاہر ہے کہ مسیح علیہ السلام کے بعد یروشلیم کا غارت کنندہ ۸۰ شہ میں گیا
اب کو ۴۹۰ میں جمع کیا تو ۵۷۰ ہوا اور یہی سال پیدائش نبی عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے ﴿۱۷﴾ ۴۵/۵ زبور ۳ و ۴ میں
ہے تو بنی آدم میں سے از حد حسین ہے اے پہلوان تو جاہ و جلال سے اپنی تلوار حمایل کر کے اپنی ران پر لٹکا امانت و حلم اور عدالت پر اپنی بزرگوار
اور اقبال مندی پر سوار ہو تیرا دہنا ہاتھ تجھے ہیبت ناک کام دکھائیگا۔ چنانچہ کتب سیر و تواریخ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن و جمال
امانت حلم اور عدالت بخوبی ثابت ہیں شعرائے عرب نے آپکے حسن و جمال و امانت حلم اور عدالت پر بہت کچھ لکھا ہے یورپ کے مورخین مثلاً گاڈفر
ہگنس جان ڈیون پورٹ ایڈ ورڈ گبن اور کارلائیل وغیرہ نے بھی آپ کے ان کمالات حسن و امانت و حلم و عدالت کی بابت زبردست
شہادتیں پیش کی ہیں آپ کی جاہ و جلال اور اقبال مندی کا نقشہ تو خود عرب اس وقت موجود ہے کہ آج تک آپکے زمانہ کے
بعد کوئی مخالف پیدا نہیں ہوا تمام موجودہ مخالفین کا خاتمہ آپ کے سامنے ہو گیا عیسائی لوگ جو اس پیشینگوئی کو مسیح کی طرف کھینچتے
ہیں وہ یہ تو دیکھیں کہ ان کے جمال کی بابت اندرونہ بائبل صفحہ [illegible] میں ہے کہ [illegible] سے معرا تھے
جیسے کرشن جی کا رنگ کہ حقیر تھے پہلوانی اور ملک گیری اور اقبال مندی کا یہ حال کہ [illegible] رکھتے
اور [illegible] آپ کی گرفتاری ایسی ہی کریں اور [illegible] حال سب کو معلوم [illegible]

[illegible]

دورنگ سکو [illegible]

* [illegible]

ع ۵ ۱۱

الاقربین ﴿۲۱۴﴾ واخفض جناحک لمن اتبعک من المؤمنین ﴿۲۱۵﴾ فان عصوک فقل

بھی ڈراؤ اور مومنوں میں سے جو تیری پیروی کریں اسکے واسطے اپنے بازو بچھا۔ پس اگر وہ تیری نافرمانی کریں تو سنادے

انی بریء مما تعملون ﴿۲۱۶﴾ وتوکل علی العزیز الرحیم ﴿۲۱۷﴾ الذی یرٰک حین تقوم ﴿۲۱۸﴾

کہ جو کچھ تم کرتے ہو میں اُس سے بیزار ہوں اور زبردست رحم والے پر بھروسہ کر جو تجھکو دیکھتا ہے جسوقت تو کھڑا ہوتا ہے

کرکے راں پر لٹکائی اور جیسے ہیبت ناک کام آپ کے دہنے ہاتھ نے دکھلائے وہ بھی روشن ہیں (۱۸) انجیل یوحنا ۱/۲ جب یہودیوں نے یروشلم سے کاہنوں اور لاویوں کو بھیجا کہ یوحنا سے پوچھیں کہ تو کون ہے اُسنے اقرار کیا اور انکار نکیا بلکہ اقرار کیا کہ میں مسیح نہیں ہوں تب اُنہوں نے اُس سے پوچھا تو اور کون ہے کیا تو الیاس ہے اُسنے کہا میں وہ نہیں ہوں اُنہوں نے کہا آیا تو وہ نبی ہے اُسنے جواب دیا کہ نہیں اس آیت سے صاف ثابت ہے کہ یہودیوں کو ۳ نبیوں کا انتظار تھا الیاس عیسیٰ اور وہ نبی جو ایسا مشہور تھا کہ بجائے نام کے صرف اشارہ ہی اُسکے بتانیکو کافی تھا جیسا کہ مسلمان بھی آپ کی نسبت آنحضرت یا رسول اللہ کہنا کافی سمجھتے ہیں اور آپکے کلام کو لفظ حدیث سے سمجھ جاتے ہیں پس ایسا مظہر پیغمبر سوائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کون ہے جسکی نسبت خدا نے ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ کو برکت دی جسکی نسبت اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ سے کہا کہ تیرے بھائیوں میں تجھسا پیغمبر پیدا کرونگا اور جسکی نسبت حضرت سلیمانؑ نے کہا میرا محبوب تعریف کیا گیا محمدؐ ہے جسکی نسبت یحییٰ نبی نے فرمایا کہ محمد سب قوموں کا آویگا اور جسکی نسبت حضرت عیسیٰؑ نے کہا میرا جانا ضرور ہے تاکہ فارقلیط آوے (۱۹) مرقس ۱۶/۱۶ جو ایمان نہیں لاتا اُسپر سزا کا حکم کیا جائیگا چنانچہ مشرکین مکہ و یہودان بنی نضیر اور بنو قریظہ کا عدل حکمی میں کیا حال ہوا (۲۰) انجیل مرقس ۱/۷ و ۸ یوحنا منادی کرتا تھا میرے پیچھے ایک مجھ سے زور آور آتا ہے اور میں اس لائق نہیں کہ جھک کر اُسکی جوتیوں کا تسمہ کھولوں میں نے تمہیں پانی سے بپتسما دیا مگر وہ تمہیں روح القدس سے بپتسما دیگا اور انہیں دنوں میں ایسا ہوا کہ یسوع نے گلیل کے ناصرت سے آکر یردن میں یوحنا کے ہاتھ سے بپتسما پالیا۔ (۲۱) انجیل متی ۴/۱۷ اُسوقت سے یسوع نے منادی کرنی اور یہ کہنا شروع کیا کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آئی (۲۲) یسوع فرماتے ہیں بعد اسکے میں تم سے کلام نکرونگا ۔۔۔ کہ اس جہان کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اُسکی کوئی چیز نہیں (۲۳) یوحنا ۱۶/۷ یسوع فرماتے ہیں ۔۔۔ میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ تمہارے لیئے میرا جانا ہی فائدہ ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو تسلی دینے والا تم پاس نہ آویگا پھر اگر میں جاؤں تو میں اُسے تم پاس بھیجدونگا اور وہ آنکر دنیا کو گناہ سے راستی سے اور عدالت سے تقصیروار ٹھہرائیگا —

(۲۴) یوحنا ۱۶/۱۲ و ۱۳ یسوع فرماتے ہیں میری اور بہت سی باتیں ہیں کہ میں تمہیں کہوں پر اب تم برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ یعنے روح حق آوے تو وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ بتا دیگی اسلئے کہ وہ اپنی نہ کہیگی لیکن جو کچھ وہ سنیگی سو کہیگی اور تمہیں آیندہ کی خبریں دیگی۔ وہ میری بزرگی کریگی۔ اسلئے کہ وہ میری چیزوں سے پاویگی اور تمہیں دکھاویگی (۲۵) اکرنتھیوں ۱۳/۹ کیونکہ ہمارا علم ناقص ہے اور ہماری نبوت ناتمام پر جب کامل آئیگا تو ناقص نیست ہوجاویگا۔ (۲۶) مکاشفات ۱۹/۱۱ پھر میں نے آسمان کو کھلا ہوا دیکھا اور دیکھو کہ ایک نقرئی گھوڑا اور اسکا سوار امانتدار اور سچا کہلاتا ہے اور وہ راستی سے عدالت کرتا اور لڑتا ہے۔ (۲۷) مکاشفات ۱۹/۱۶ ۔۔۔ اور اسکی ران پر یہ نام لکھا ہے بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند۔ (۲۸) اعمال ۳/۱۵ یسوع کے آنے سے پہلے ایک نبی ہوچکے

وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ﴿۲۱۹﴾ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۲۲۰﴾ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ﴿۲۲۱﴾

اور سجدہ کرنے والوں کے بیچ میں تیری حرکات و سکنات کو دیکھتا ہے تحقیق وہ سننے والا جاننے والا ہے کیا میں بتلادوں کہ شیطان

تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿۲۲۲﴾ يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ﴿۲۲۳﴾ وَالشُّعَرَآءُ

کس پر اترا کرتے ہیں وہ ہر ایک جھوٹے گنہگار پر اترتے ہیں کہ سنی سنائی باتیں القا کرتے اور ان میں اکثر جھوٹے ہوتے ہیں اور شاعر

حکم دیا کہ یروشلم سے باہر نہ جاؤ بلکہ باپ کے اس وعدہ کی جسکا ذکر تم مجھ سے سن چکے ہو راہ دیکھو کیونکہ یوحنا نے تو پانی سے بپتسما دیا تم تھوڑے دنوں کے بعد روح قدس سے بپتسما پاؤ گے تب انہوں نے جو اکٹھے تھے اس سے پوچھا کہ اے خداوند کیا تو اسی وقت اسرائیل کی بادشاہت کو بحال کیا چاہتا ہے پر اُسنے انہیں کہا تمہارا کام نہیں ان وقتوں اور موسموں کو جنہیں باپ نے اپنے ہی اختیار میں رکھا ہے جانو لیکن جب روح قدس تم پر آوے گی تم قوت پاؤ گے اور یروشلم اور سارے یہودیہ و سامریہ میں بلکہ زمین کی حد تک میرے گواہ ہو گے۔

متعصب عیسائیوں نے محض ضد اور ہٹ دھرمی کی عادت سے ان تمام پیشینگوئیوں پر نکتہ چینی کرکے تکذیب کی ہے اُن کی تکذیب کی بنا اول تو تعصب ہی ہے جسنے یہود کو اندھا بنا کر مسیح کی تکذیب پر آمادہ رکھا جسنے تمام انبیا اور اولیائے کرام کی موجودہ علما اور عوام سے تکذیب کرائی جسنے یہود و نصاریٰ کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے عظیم الشان نبی رسول کا مکذب بنائے رکھا جسکی شہادت تمام انبیائے کرام دیتے آئے تھے جسنے تمام اقوام عالم کو قرآن جیسی کامل تعلیم کا مخالف اور دشمن بنائے رکھا ہے اور جسنے اسوقت مسلمانوں اور دیگر اقوام کو مسیح موعود کا مکذب و مکفر بنا رکھا ہے دوم اُس تکذیب کی بنا پیشینگوئیوں کی نسبت یہ غلطی ہے کہ انہیں ابہام یا اجمال دیکھکر صاف بیانات کے طالب ہو جاتے ہیں مگر پیشینگوئیوں میں ایسا نہیں ہوتا یہانتک کہ بعض اوقات ملہمین کو اُن کے سمجھنے میں دھوکا لگجاتا ہے دیکھو خاص یوحنا نبی نے اپنے ایلیا ہونے میں دھوکا کھایا (یوحنا ۱/۲۱) مگر متی ۱۱/۱۴ اور ۱۷/۱۲ سے ظاہر ہے کہ یوحنا ایلیا تھا کاہنوں اور لاویوں کو مسیح اور یوحنا کی نسبت جو پیشینگوئیاں تھیں سمجھ میں نہ آئیں اسلیے یوحنا سے پوچھنے کی ضرورت پڑی (یوحنا ۱/۲۰-۲۱) حوارین مسیح جو اہل الہام اور نبی تھے یوحنا کی نسبت شبہ میں رہے متی ۱۱/۱۴ حالانکہ عیسائیوں کے نزدیک حواری موسیٰ سے بھی رتبہ میں بڑھکر ہیں تیس برس تک یوحنا جیسے جلیل القدر رسول حضرت مسیح کو نہ پہچان سکے جیسا کہ متی ۱۱/۲ اور لوقا ۷/۱۹ سے ظاہر ہے کاہنوں کے رئیس قیافا نے جو یوحنا ۱۱/۵۱ کے موجب نبی تھا مسیح کی نسبت قتل اور کفر اور سلاخت کا فتویٰ دیا (متی ۲۶ باب) سوم بہت سی پیشینگوئیاں کتب سابقہ میں درج ہونے سے رہ گئیں جیسا کہ متی ۲/۲۳ میں ہے مسیح ناصرت میں رہا تاکہ وہ بشارت ہو جو انبیا کہتے آتے تھے کہ وہ ناصری کہلاویگا مگر یہ پیشینگوئی کسی نبی کی کتاب میں موجود نہیں پیدائش پچاس باب میں یوسف نے جس خدائی قسم کا جو ابراہیم اسحٰق و یعقوب سے ہوئی ذکر کیا ہے کسی کتاب میں موجود نہیں چہارم بہت سے انبیا علیہم السلام کی کتابیں بھی اسوقت موجود نہیں مثلاً آدم نوح ابراہیم یعقوب یوسف وغیرہ کے پنجم بعض پیشینگوئیاں ایسی مجمل ہوتی ہیں کہ سوائے الہام الٰہی کے اور کسی طرح اسکا اصل مقصود سمجھ میں نہیں آسکتا مثلاً یوحنا نے یسعیاہ ۴۰/۳ کی نسبت فرمایا کہ میں جنگل میں پکارنیوالے کی آواز ہوں کہ خداوند کی راہ صاف کرو جیسا کہ انجیل لوقا و مرقس و یوحنا میں درج ہے ششم ناموں کا ترجمہ کر دینا سخت دھوکے میں ڈالتا ہے مثلاً سلیمان کی غزل الغزلات میں لفظ محمدیم موجود ہے دوسری زبانوں میں اسکا ترجمہ کر دینے سے

يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُنَ ﴿٢٢٤﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ ﴿٢٢٥﴾ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا

کے پیرو بے راہ لوگ ہوتے ہیں کیا تو نے نہیں دیکھا کہ وہ ہر ایک جنگل میں بہکے پھرتے ہیں اور ایسی باتیں کہتے ہیں جو

لَا يَفْعَلُونَ ﴿٢٢٦﴾ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا وَانْتَصَرُوا

کرتے نہیں ہیں مگر جو ایمان لائے اور عمل اچھے کرتے رہے اور اللہ کو بہت یاد کیا اور مظلوم ہونے کے

مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا ۗ وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ ﴿٢٢٧﴾

بعد انتقام لیا اور ظالم لوگ عنقریب جان جائینگے کہ کس گردش میں وہ پلٹا کھاتے ہیں

ع ۱۱ / ۱۵

کیا دمو کا لگتا ہے ھفتو استعارات و تشبیہات ومجازات کو حقیقت کیطرف لے جانے سے غلطی ہو جاتی ہے۔

جونکہ متعصب عیسائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشینگوئیوں پر لغو اعتراضات کیا کرتے ہیں حالانکہ مسیح کی نسبت جو پیشینگوئیاں ہیں ان کی نسبت وہی اعتراض بدرجہ اولی وارد ہوتے ہیں اسلیے اُن کی آگاہی اور عبرت کے لیے ہم ذیل میں وہ پیشینگوئیاں درج کرتے ہیں جو مسیح علیہ السلام کی نسبت کتب سابقہ میں موجود تھیں،

(۱) یسعیاہ ۷/۱۴ میں ہے یسعیاہ نے کہا کہ ایک عملہ (جوان) یا کنواری کو حمل ہوگا اور وہ عمانوئیل نام بیٹا جنیگی پھر یسعیاہ کے ۸ اور ۹ باب میں ہے کہ وہ لڑکا پیدا ہوا اُسکا نام مہیر شالال حاش بز رکھا گیا پھر بھی متی نے کہدیا کہ یہ بشارت مسیح کے حق میں ہے جو کنواری سے پیدا ہوا متی ۱/۱۸ تا ۲۳ حالانکہ مسیح کا نام کسی نے عمانوئیل نہ رکھا علمہ کے معنے امثال سلیمان ۳۰/۱۹ میں اسکے معنے ایسی جوان کے ہیں جو بیاہی ہوئی ہو (۲) میکاہ ۵/۲ سے بیت لحم افراتاہ اگر چہ تو یہوداہ کے ہزاروں میں چھوٹا ہے لاکن میرے لیے ایک شخص جو بنی اسرائیل میں سلطنت کریگا اور اسکی نمود بہت قدیم زمانہ سے مقرر ہو چکا ہے تجھ میں سے نکلیگا متی ۲/۶ میں کہا کہ بشارت مسیح کے حق میں ہے حالانکہ مسیح نے سلطنت نہیں کی بلکہ یہودیوں نے طمانچہ مارے ہاتھ پاؤں میں میخیں ٹھونکیں کانٹوں کا تاج پہنایا لکڑی پر باندھا خود ایسے گھبرائے کہ یہ کہنے لگے ایلی ایلی لما سبقتانی۔ پھر روحانی سلطنت بھی مراد نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ عام ہے اُسکی خصوصیت بنی اسرائیل سے کچھ نہیں پھر یرمیاہ ۳۶/۳۰ میں ہے خدا نے فرمایا یہویقیم کی نسل سے داود کی کرسی پر کوئی نہ بیٹھیگا اور حسب متی ۱/۱۱ مسیح الیاقیم کی اولاد میں ہے (۳) ہوشیع ۱۱/۱ جب اسرائیل بچہ تھا اُسکو میں پیار کرتا تھا اور اپنے بیٹے کو میں نے مصر سے بلایا متی کہتا ہے یہ مسیح کے حق میں ہے یونانہ اسرائیل کی نسل سے ہیں مگر یہود میں عورت کی طرف نسل نہیں چلتی ہیرود کے مرنیکے بعد مسیح مصر سے واپس گئے تھے کہ اسم مسیح کا کہیں نام نہیں اور خروج ۴/۲۲ سے ظاہر ہے کہ مصر میں بنی اسرائیل جب بیت حداً تھے تو انکو موسٰی کی معرفت خدا مصر سے لایا بنی اسرائیل کا بیٹا ہونا ہوشیع ۱/۱۰ دمی ۹/۴ استثنا ۳۲/۱۱ اور ۳۲/۱۹ سے ثابت ہے نیز ہوشیع کی کتاب مطبوعہ ۱۸۱۲ء میں لفظ اولاد موجود ہے جسکو ۱۸۲۲ء میں جمع سے مفرد اور غایب سے متکلم کر دیا گیا۔

۵ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شعر بھی ایک کلام ہے اسمیں جسکا مضمون اچھا ہے وہ اچھا ہے اور جسکا مضمون برا ہے وہ برا ہے کافر لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسلام کی ہجو اور مذمت میں شعر کہتے تھے حضرت حسان رض اسکا جواب دیتے تھے یعنے کافروں کی مذمت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اسلام کی تعریف میں شعر کہتے تھے اسکے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ سبحانہ تعالی نے جبرائیل علیہ السلام کو حکم فرمایا ہے کہ اس کلام میں حسان کی مدد کریں (مشکوۃ ۴۰۲)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حقیقی مومن تلوار سے بھی جہاد کرتا ہے اور زبان سے بھی کرتا ہے قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے تمہارے شعر دشمن کو ایسا ہی صدمہ پہونچاتا ہے جیسا تیر کا صدمہ ہوتا ہے (مشکوۃ ۴۰۲)

سورۃ النمل مکیۃ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وھی ثلث وتسعون اٰیۃ

(شروع) اللہ کے نام سے (جو) رحمٰن رحیم

طٰسٓ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ① هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ② الَّذِيْنَ

طٰسٓ یہ قرآن اور روشن کتاب کی آیتیں ہیں جو مومنوں کے واسطے ہدایت اور بشارت ہے جو

يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ③ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

نماز قائم کرتے زکوٰۃ دیتے اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں تحقیق جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے

(۴) یرمیاہ ۳۱/۱۵ راما میں دھاڑ مار کر رونے اور نالہ کرنے کی آواز سنائی دیتی ہے کہ راحیل اپنے بیٹوں کے لئے روتی ہے اور تسلی نہیں پاتی کیونکہ وہ نہیں ہیں۔ متی نے ۲/۱۸ میں یہ پیشینگوئی مسیح کیطرف منسوب کی اور بیان کیا کہ جب مسیح پیدا ہوا تو ہیرودیس نے اس شبہ پر کہ کون بچہ ہے جو عیسیٰ ہے بیت لحم اور اسکی حد کے لڑکوں کو قتل کرایا مگر اسی آیت کے ماقبل اور مابعد سے ظاہر ہے کہ یہ اُس حادثہ کا بیان ہے جو ارمیاہ کے زمانہ میں بخت نصر کے ہاتھ سے یروشلم پر واقعہ ہوا تھا جسمیں ہزاروں اسرائیلی قتل اور ہزاروں اسیر ہوئے اور بابل کیطرف جلاوطن کئے گئے۔ اُنہیں کو راحیل کی اولاد کہا ہے (۵) یسعیاہ ۹/۱ و ۲ تنگی کی ظلمت جسمیں زمین مبتلا ہوئی ہے باقی نہ رہیگی جسطرح اگلے زمانہ میں زبولون کی زمین اور نفتالی کی زمین کو حقیر کر کر آخر اسیطرح دریا کی طرف (یعنی) فرات کے کنارہ جلیل میں بڑے بڑے قبیلے ہونگے جو قوم کہ اندھیرے میں چلتی ہے نور عظیم دیکھینگی اور موت کے سایہ کی زمین کے رہنے والوں پر ایک نور چمکیگا۔ اشعیاء نبی نے یہ بیان کرتے کرتے کہ اب یروشلم میں تکلیف نہ رہیگی یہ بات فرمائی مگر متی اسکو بھی مسیح کے حق میں بشارت کہتے ہیں کیونکہ جب مسیح نے سنا یحییٰ گرفتار ہوا تو آپ جلیل کو چلے گئے اور ناصرہ کو چھوڑ کر ناحوم میں دریا کے کنارے زبولون اور نفتالی کی حدود میں بسے ہیں متی ۴/۱۲ تا ۱۶ حالانکہ یسعیاہ نبی کی کتاب سے یہ زیادہ مناسب ہے کیونکہ انکی بشارت ۔۔۔ میں توحید پھیلی بت پرستی کا استیصال ہوا اور مسیح کی نسبت غلط عقاید کی صحت ہوئی (۶) ملاکی ۳/۱ دیکھو میں اپنے رسول کو بھیجونگا اور وہ میرے آگے میری راہ کو درست کریگا اور جس خداوند کی تلاش میں تم ہو یعنی رسول عہد کے اور اس سے خوش ہو گے یکایک اپنی ہیکل میں آ جاویگا حکموں کا خداوند فرماتا ہے کہ وہ یقیناً آویگا یہ بات ملاکی نبی نے بنی اسرائیل کو خداوند عالم کی عدول حکمی پر ملامت کرتے کرتے فرمائی اور یسعیاہ نبی نے بنی اسرائیل کو اور یروشلم کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا پکارنیوالا پکارتا ہے بیابان میں خداوند کیلئے ایک راہ طیار کرو اور جنگل میں ایک شاہراہ میرے خدا کے لئے درست کرو یسعیاہ ۴۰/۳ مگر متی مرقس اور لوقا ان دونوں بشارتوں کو مسیح کیطرف منسوب کرتے ہیں کیونکہ یوحنا کا اصطباغ دینا مسیح کے لئے راہ بنانا ہے اور یوحنا کا کہنا کہ میرے پیچھے وہ آتا ہے پکارنیوالے کی آواز ہوگی متی ۳ مرقس ۱ لوقا ۳ مگر یہود یحییٰ کو نبی نہیں مانتے پر دو عہدنامہ میں انکا صاف طور پر ذکر نہیں یحییٰ کی کوئی کتاب موجود نہیں۔ اناجیل کے اقوال زبانی اور آیات ہیں جو مسیح سے زمانہ دراز کے بعد مجہول اور قسم قسم لوگوں نے تحریر کیں جنہیں راویوں کا کچھ پتہ نہیں اور نہ اُنکے نام درج ہیں۔ عیسائیوں کا خیال ہے کہ یہ کتابیں روح القدس کے وسیلے مرقوم ہوئیں مگر احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرح اسناد کا ہونا ضروری ہے۔

منزل ۵

ربع

۱؎ ط سے طور س سے سینا یعنی اے رسول جسکا ذکر طور سینا پر کیا گیا تھا۔ ۱۲

بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿٤﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ

ان کیواسطے نہیں مانتے — ان کے اعمال آراستہ کر دیے ہیں وہ بھٹکے پھرتے ہیں — ان لوگوں کیواسطے برا عذاب ہے

هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿٥﴾ وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ﴿٦﴾ اِذْ قَالَ مُوْسٰى

اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانیوالے ہیں — اور تحقیق تو قرآن کو حکمت والے علم والے خدا کی جناب سے سیکھتا ہے — جب موسیٰ نے

لِاَهْلِهٖٓ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿٧﴾

اپنی بیوی سے کہا کہ میں آگ سی دیکھتا ہوں میں اس میں سے تمہارے پاس کوئی خبر یا سلگتا ہوا انگارا لاؤں تاکہ تم تاپو

اب ناظرین خود غور فرمالیں اور خاتم النبیین و مسیح علیہ السلام کی نسبت جو پیشینگوئیاں کتب سابقہ میں موجود ہیں انکا موازنہ کرلیں، کہ کثرت و وضاحت اور صفائی کے لحاظ سے کونسی بڑھکر اور ان نبیوں کے حالات سے کونسی زیادہ مطابق و مناسب ہیں —

مگر افسوس کہ ضد اور ہٹ دھرمی ایسی بلا ہے کہ عیسائی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشینگوئیوں پر طرح طرح کی لغو جرح کرتے مگر مسیح کی پیشینگوئیوں پر کچھ بھی نظر نہیں کرتے۔ یرمیاہ ۲ میں ایک قابل غور حجت ہے "قیدار میں جاکر خوب سوچو اور دیکھو ایسی بات کہیں ہوئی جیسی یہ بات ہے کیا کسی قوم نے اپنی آنکھوں کو جو حقیقت میں خدا نہیں بدل ڈالا" قیدار اسمٰعیل کے بیٹے تھے جو حجاز میں آباد ہوئے حجاز میں جیسی خالص توحید ہمیشہ کیواسطے قائم ہوئی حقیقت میں کہیں نہیں ہوئی یہ پیشینگوئی بڑی قابل غور ہے یہود نے عزیر کو خدا بنایا عیسائیوں نے مسیح کو ایک فرقہ مریم صدیقہ کی پرستش کرتا رہا سری رامچندر جیسے صدمہ رسیدہ بادشاہ خدائے مجسم اور اوتار قرار دیئے سری کرشن جی جو ایک تیر کے صدمہ سے دنیا سے کوچ کر گئے پرمیشور سمجھے گئے اگنی وایو اور سورج وغیرہ عناصر کی ہندوستان میں پرستش ہوتی رہی گرونانک صاحب جو عشق الٰہی میں مست اور اسی کی حمد میں سرشار تھے حاجت روا اور پرمیشر اور اوتار مانے گئے مگر قیدار کے ملک حجاز سے ایسی نادر کی توحید شروع ہوئی اور ہمیشہ کیواسطے کہ آجتک غیر خدا کی عبادت کا نام و نشان نہیں جہاں اللہ کو معبود کہا جاتا ہے ساتھ ہی محمد کو اسکا بندہ اور رسول کہا جاتا ہے کسی فرقہ اسلامی نے آجتک محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم انبیا کی طرح خدا انہیں بنایا یا زیادہ تفصیل کیلئے دیکھو مقامات ذیل کا حاشیہ ۹۱/۱

ف ۵ یہ آگ اگر موسیٰ علیہ السلام کو ظاہری آنکھوں سے نظر آئی ہوتی تو سمجھا جاتا کہ یہ وہی فوسفرس کی روشنی ہے جو رات کے وقت کرم شب تاب یا ہڈیوں میں یا بعض نباتات میں یا معدنی چیزوں میں آگ کیطرح چمکتی ہوئی نظر آیا کرتی ہے کیونکہ خدا کا اصلی نور ان آنکھوں سے دنیا میں نہیں آ سکتا اور موسیٰ علیہ السلام کے قول سے جو ان الفاظ میں ہے کہ میں نے ایک آگ دیکھی ہے ابھی میں تمہارے پاس وہاں کی کوئی خبر لاتا ہوں یا کوئی انگارا سلگا کر لاتا ہوں تاکہ تم تاپو اس سے ابھی یہ گمان ہو سکتا تھا کہ وہ ظاہری آگ تھی مگر بعض اوقات اہل کشف کا خیال اپنے نظارے کی نسبت غلط بھی ہو جایا کرتا ہے چنانچہ اسموقعہ پر بھی ایسا ہی ہوا کہ وہ کشفی نظارہ تھا کہ تجلی الٰہی کا نور نظر آیا مگر اپنی غلطی سے اسکو ظاہری آگ سمجھکر یہ فرمایا کہ میں وہاں سے تاپنے کے واسطے آگ لاتا ہوں یا کوئی خبر پھیر جھاڑی کا نہ جلنا اور وہاں پہونچکر آگ ظاہری کا معلوم نہ ہونا بلکہ ندا ہونا اَنْ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ۱ یہ تمام امور اس بات کی دلیل ہیں کہ وہ کشفی نور تھا۔ یہ بھی اقسام وحی میں سے ایک قسم ہے کہ کسی شئے میں سے آواز آتی ہے جیسا کہ اسموقعہ پر آگ میں سے آواز آئی توریت مقدس میں اسموقعہ کی نسبت اسطرح پر لکھا ہے جب اُسنے گلہ کو بیابان کی ایکطرف ہانک دیا او خدا کی پہاڑ حوریب کے نزدیک آیا اسوقت خداوند کا ایک فرشتہ ایک بوٹے

إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِينُ ﴿١٦﴾ وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُودُهُ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالطَّيْرِ

تحقیق یہ صاف فضل ہے اور سلیمان کے واسطے جنوں اور انسانوں اور طیور کے لشکر جمع کئے گئے ملہ اور جماعت وار

فَهُمْ يُوزَعُونَ حَتّٰى إِذَا أَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَةٌ يٰأَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسٰكِنَكُمْ

ترتیب دیئے گئے۔ یہاں تک کہ جب وہ وادی نمل میں پہنچے تو ایک نملہ نے کہا کہ اے نملو تم اپنے گھروں میں داخل ہو جاؤ

لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُودُهُ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿١٨﴾ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا

ایسا نہ ہو کہ سلیمان اور اسکا لشکر تمہیں کچل ڈالیں اور انہیں خبر بھی نہ ہو پس اُن کی بات سے ہنستے ہنسی کے ساتھ

وَقَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَأَنْ

تبسم کیا اور کہا اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ میں تیری نعمتوں کا شکر کروں جو تو نے مجھپر اور میرے والدین پر انعام کئے ہیں

أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصّٰلِحِينَ ﴿١٩﴾ وَتَفَقَّدَ

اور اچھے عمل کروں جن سے تو خوش ہو جائے اور مجھکو اپنے رحمت سے اپنے نیک بندوں میں داخل کر اور رسالے کی

الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ ﴿٢٠﴾ لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا

کی موجودات لی پس کہا کہ مجھے کیا ہوا کہ میں ہدہد کو نہیں دیکھتا کیا وہ غائب ہی ہے۔ میں اسکو ضرور سخت عذاب

جیساکہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ بہتر وہ شخص ہے جو گھوڑے کی لگام کو اللہ کی راہ میں تھامے ہوئے ہو لطیر یعنے اڑ جاوے جہاں کھٹکا پاوے عام طور پر بھی کلام عرب میں طایر تیز گھوڑے کے سوار کو کہتے ہیں پس منطق الطیر سے مراد ہوئے رسالہ کی قواعد کی بولیاں

اس آیت سے یہ ظاہر ہے کہ سلیمان علیہ السلام کو بہت سے علوم میں سے ایک یہ بھی علم حاصل تھا کہ وہ رسالہ کی قواعد جانتے تھے اور یہ ممکن ہے جیساکہ تمام مفسرین نے سمجھا ہے کہ وہ پرندوں کی بولیاں سمجھتے تھے کیونکہ منطق الطیر ایک علم جسمیں عجایبات طیور بیان ہوتے ہیں اور اُن کی بولیوں کی سمجھ میں بڑی بڑی عجایبات ہوتی ہیں مگر ربط کلام سے پہلے ہی معنی ظاہر ہوتے ہیں۔ کیونکہ آگے سلیمان علیہ السلام کے لشکروں کا ذکر آتا ہے۔ سلیمانؑ کی لشکروں کی بابت ۲ تاریخ ۱ باب ۱۴ میں ہے اور سلیمان نے گاڑیاں اور سوار بہت سے جمع کئے اوسکی ایکہزار چارسو گاڑیاں تھیں اور بارہ ہزار سوار جنہیں اُسنے گاڑیوں کے شہروں میں رکھا اور کتنوں کو یروشلم میں پادشاہ کے ساتھ

ملہ جن سے مراد قوم عمالیق کے زبردست قد آور اور اصبہادر جوان ہیں جو سلیمان کی فوج میں بھرتی تھے اور طیر سے مراد سوار دل یا رسالے ہیں یا بنی اسرائیل کے سردار ہو سکتے ہیں یا وحشی لوگ جیساکہ ایکتواریخ باب ۲ سے ظاہر ہوتا ہے طیر کے معنے چڑیا خانہ بھی ہو سکتے ہیں والانس سے مراد بنی اسرائیل ہیں تمام مفسرین نے جن سے مراد اصل جنات لئے ہیں اور طیر سے مراد پرند مگران معنوں پر قرآن کے الفاظ منطبق نہیں ہو سکتے کیونکہ اس آیت کریمہ کے معنے ہیں کہ سلیمان کے لشکر جمع کئے گئے پر وہ صف بستہ کھڑے ہوتے تھے پھر اصل پرند انسانوں کے ساتھ کیسے صف بستہ کھڑے ہو سکتے ہیں جنات تو غیر مرئی مخلوق ہیں اور پرند لشکروں میں صف بستہ ہونے کی قابلیت نہیں رکھ سکتے اگر پرند کی جگہ درند اور چرند یعنی چوپایے یا درندہ ہوتے تو موزونیت ہو سکتی تھی اور جنات وطیور سے چیونٹیوں کو خوف بھی کیا ہو سکتا تھا پھر جب سالہ کی گنتی لی تو ہدہد کو موجود نہ پایا۔ ہدہد ایک سپہ سالار کا نام تھا جیساکہ کتاب السلاطین سے ثابت ہے۔ بغرض اطلاع مین کیطرف ملکہ سبا کے حالات دریافت کرنے چلا گیا اور آکر سلیمانؑ کو خبر دی۔ نمل ایک قبیلہ کا نام ہے ملہ یعنے جب رسالہ کی گنتی لی تو ہدہد کو حاضر نہ پایا جو ادوم کا پادشاہ تھا

شَدِيدًا أَوْ لَأَاذْبَحَنَّهُ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ ﴿٢١﴾ فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَقَالَ أَحَطتُ

وعدل کا یا قتل کر ڈالونگا یا میرے پاس وہ صاف طور پر دلیل پیش کریگے پس تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا کہ وہ آیا اور

بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ وَجِئْتُكَ مِن سَبَإٍ بِنَبَإٍ يَقِينٍ ﴿٢٢﴾ إِنِّي وَجَدتُّ امْرَأَةً تَمْلِكُهُمْ وَأُوتِيَتْ مِن

اسنے کہا کہ میں نے احاطہ کیا ہے جسکا تونے احاطہ نہیں کیا اور میں سبا سے تیرے پاس یقینی خبر لیکر آیا ہوں میں نے وہاں پر ایک عورت

كُلِّ شَيْءٍ وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ ﴿٢٣﴾ وَجَدتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِن دُونِ اللَّهِ

کو دیکھا جو ان کی ملکہ ہے اور اوسکو ہر قسم کا سامان دیا گیا ہے اور اوسکے واسطے ایک عظیم الشان تخت ہے میں نے دیکھا کہ وہ اور اوسکی قوم اللہ کو چھوڑ کر

باغی ہو کر مصر میں چلا گیا تھا اور پھر داؤد کی وفات کے بعد واپس آ گیا تھا ۔۔ سلیمان ؑ کے عہد میں ملکہ سبا سے جا ملا تھا یہ ہدہد اسلاطین بابل سے ایک بلقیس کا رشتہ دار بھی تھا اور بطور معتمد سلیمان ؑ کی خدمت میں رہنے لگ گیا تھا اس لئے ہر دم حاضر باشی ضروری تھی اس لیے سلیمان ؑ نے فرمایا کیا وہ غایب ہو گیا ہے میں اسکو سخت سزا دونگا یا قتل کر ڈالونگا یا وہ میری پاس آکر کوئی صاف وجہ پیش کرے اس موقعہ پر مفسرین نے ہدہد سے مراد پرند لیا ہے اور ذبح کے لفظ سے پرند کا ہونا استدلال کیا ہے مگر یہ استدلال صحیح نہیں کیونکہ ذبح کا لفظ قرآن مجید میں قتل انسان کیواسطے بھی آیا ہے جیسا کہ فرعون کے حالات میں ہے يُذَبِّحُونَ أَبْنَاءَكُمْ اور ابراہیم اپنے بیٹے کو کہتے ہیں إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ ٣٧ جانور وغیرہ اکثر نام تجویز ہیں مثلاً طوطا۔ مینا۔ بیا۔ شیر برڈ سٹیگ ہڈ۔ پی کاک۔ وغیرہ اسلیے لفظ ہدہد سے پرند سمجھ لینا ضروری نہیں۔ پھر سلیمان ؑ جیسے عظیم الشان بادشاہ کیطرف سے ایک چھوٹے سے پرند کی نسبت یہ الفاظ کسطرح مناسب اور موزون نہیں ہو سکتے کہ کیا وہ غایب ہو یا تو وہ آکر معقول وجوہات پیش کرے ورنہ اسکو سخت سزا دونگا یا قتل کر ڈالونگا۔

یہ تو ممکن ہے کہ سلیمان تمام پرند و پرند کی بولی کو سمجھتے اور ان سے کلام کر سکتے ہوں مگر ایک ہدہد میں قوت شناسی اور حاضر باشی کی تمیز اور شرک و توحید کی پہچان قرین قیاس نہیں اور نہ یہ ممکن ہو کہ ایک ہدہد کا علم اور عقل ایسے وسیع ہو کہ سلیمان کو کہہ سکے کہ میں نے ایسی بات پر احاطہ کیا ہے جسکی خبر اے سلیمان تجھکو نہیں اور میں سبا سے یقینی خبر لیکر آیا ہوں وہاں پر ایک عورت حکمران ہے جسکو ہر قسم کی زیب و زینت اور آرام و آسایش کا سامان میسر ہے اور اسکے پاس ایک عظیم الشان تخت ہے اور وہ قوم سورج کو سجدہ کرتی ہے کیا ایک ننھی پرند کی عقل و علم ایسے وسیع ہو سکتے ہیں کہ وہ کہہ سکے کہ ای سلیمان میں ایسی خبر ہی لیکر آیا ہوں جسکی تجھکو کچھ اطلاع نہیں کیا ہدہد میں ایسی تمیز ہو سکتی ہے کہ وہ زیب و زینت عیش و آرام کے سامانوں کا جو انسان اپنے واسطے ایجاد کرتا ہے اندازہ لگا سکے کیا وہ خدا پرستی اور سورج پرستی میں تمیز کر سکتا ہے کیا وہ مشرکین پر بد فہمی اور عقل کے الزام لگا سکتا ہے ۔۔ ہاں ایکطرح پر یہ سب کچھ ممکن ہے کہ کشفی حالت میں ایک ہدہد نے آکر اس قسم کی دانشمندانہ اور مدبرانہ گفتگو کی ہو مگر واقعات اسکے ہی خلاف ہیں یہ نہم تو زعون ٢٧ میں جمع واو اور نون سے ہے جو ذوی العقول کے لئے آتی ہے اس سے بھی ظاہر ہے کہ طیر ذوی العقول مخلوقات میں سے ہے مِنَ الْغَائِبِينَ ٢٧ میں جمع سالم ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے ہد ذوی العقول میں سے تھا کیونکہ جمع سالم ذوی العقول کے ہی واسطے آتی ہے ہدہد کی بابت اسلاطین بابل میں ہے سو خداوند نے ادومی ہدد کو ابھارا کہ سلیمان کا دشمن ہو یہ ادومی بادشاہوں کی نسل میں سے تھا کیونکہ ایسا ہوا کہ جب داؤد ادوم میں تھا اور لشکر کا سردار یوآب ادوم میں سب مرد قتل کر کے ان مقتولوں کو وہاں گاڑنے گیا تھا اسوقت

منزل ۵

وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿٢٤﴾ اَلَّا يَسْجُدُوْا

اور شیطان نے اُن کے عملوں کو رستہ کر دکھایا اور اون کو اصل راستے سے روکدیا ہے پس وہ ہدایت یاب نہیں ہوتے

لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿٢٥﴾ اَللّٰهُ

کہ وہ اللہ کو سجدہ نہیں کرتے جو آسمان اور زمین کی چھپی چیزوں کو نکالتا اور جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو سب جانتا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿٢٦﴾ قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٢٧﴾

السجدۃ

اللہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی جو عرش عظیم کا رب ہے (سلیمان نے) کہا کہ ہم دیکھیں گا آیا کہ تو نے سچ کہا ہے یا جھوٹا ہے

اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٨﴾ قَالَتْ يٰاَيُّهَا الْمَلَؤُا

میرا یہ خط لیکر جا اور اونکی طرف ڈالدے پھر اُن سے پھر کر آجا تاکہ میں دیکھوں کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں وہ بولی سردارو

اِنِّيْٓ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ﴿٢٩﴾ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿٣٠﴾

میری طرف ایک بزرگ خط ڈالا گیا ہے اور وہ سلیمان کیطرف سے ہے اور اسکا سرنامہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہدد کنی ایک آدمیوں کے ساتھ جو اسکے باپ کے چاکر تھے مصر کو بھاگ گیا اور ہدد اُسوقت چھوٹا لڑکا تھا اور ہدد فرعون کا نہایت منظور نظر ہوتا گیا اور جب ہدد نے مصر میں سنا کہ داؤد اپنے باپ دادوں کے ساتھ سو رہا اور لشکر کا سردار یواب بھی مرگیا تب ہدد نے فرعون سے واپسی کی اجازت مانگی ملکہ سبا کی ملاقات کا ذکر اسلاطین ۱ باب میں ہے ✱ ہدد بلقیس سے بھی جا ملا تھا اور اُس سازش کی تھی اسلاطین ۱۰ اور جب کہ خداوند کے نام کی بابت سلیمان ؑ کی شہرت سبا کی ملکہ تک پہنچی تو وہ مشکل سوالوں سے اُسے آزمانے آئی اور وہ بہت جبروت ساتھ اور اونٹوں کے ساتھ جنپر خوشبوئیاں لدی تھیں اور نہایت سونا اور قیمتی جواہر لادے ہوئے یروشلم میں آئی اور اُسنے سلیمان پاس آکے جو کچھ اُسکے دلمیں تھا اس سب کی بابت اُس سے گفتگو کی سلیمان نے اُسکے سب سوالوں کا جواب دیا پادشاہ سے کوئی چیز پوشیدہ نہ تھی جو اُسکے کسی سوال کا جواب دیا اور جبکہ سبا کی ملکہ نے سلیمان کی ساری دانشمندی کا حال اور اُس گھر کو جو اُسنے بنالیا تھا اور اُسکے دسترخوان کی نعمتوں اور اُسکے ملازموں کی نشست اور اُسکے خادموں کی حاضرباشی اور اُن کی پوشاک اور اُسکے ساقیوں اور اُس سیڑھی کو کہ جس سے وہ خداوند کے مسکن کو جاتا تھا دیکھا تو اُسمیں حواس نہ رہے اور اوسنے پادشاہ سے کہا یہ تحقیق خبر تھی جو میں نے تیری کراماتوں اور تیری دانش کے باب اپنے ملک میں سنی تھی لیکن جب تک کہ میں نے آکے اپنی آنکھوں سے نہ دیکھا تھا تب تک ان باتوں کو باور نہ کیا تھا اور دیکھ وہ خبر جو میں نے سنی تھی سو آدھی بھی نہ ہوئی کیونکہ تیری دانش اور اقبالمندی اُس شہرت سے جو میں نے سنی تھی کہیں زیادہ ہے نیکبخت ہیں تیرے لوگ اور نیکبخت ہیں تیرے خواص جو نت تیرے حضور کھڑے رہتے ہیں اور تیری حکمت سنتے ہیں خداوند تیرا خدا مبارک ہو جو تجھ سے راضی ہے اور تجھے اسرائیل کے تخت پر بٹھایا ہے اسلئے کہ خداوند نے اسرائیلیوں کو سدا پیار کیا اسی واسطے اُسنے تجھے بادشاہ کیا تاکہ تو عدل اور انصاف کرے اور اُسنے بادشاہ کو ایک سو بیس قنطار سونا اور مصالحے کا بڑا ڈھیر اور جواہر دیئے اور جس قدر سے کہ سبا کی ملکہ نے مصالحے سلیمان بادشاہ کو عنایت کئے پھر کسی سے کبھی نہ ملے اور حیرام کی بحری جہاز لاد کے اوفیر کا سونا لائے اُسی پر اوفیر سے چندن کے بہت سے درخت اور جواہر بھرے ہوئے آئے سو بادشاہ نے چندن کے درختوں کے ستون خداوند کے گھر کے لیئے اور اپنے قصر کے لیئے بنوا

منزل ٥

أَلَّا تَعْلُوا عَلَيَّ وَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ﴿۳۱﴾ قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي أَمْرِي

سرکشی نہ کرو اور میرے پاس فرمانبردار ہو کر آجاؤ ۔ اُسنے پوچھا اے سردارو میرے معاملہ میں مجھے رائے دو میں کسی

مَا كُنتُ قَاطِعَةً أَمْرًا حَتَّىٰ تَشْهَدُونِ ﴿۳۲﴾ قَالُوا نَحْنُ أُولُو قُوَّةٍ وَأُولُو بَأْسٍ شَدِيدٍ

امر کا فیصلہ کرنے والی نہیں جب تک تم موجود نہو ۔ وہ بولے ہم قوت والے اور جنگ شدید والے ہیں

وَالْأَمْرُ إِلَيْكِ فَانظُرِي مَاذَا تَأْمُرِينَ ﴿۳۳﴾ قَالَتْ إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً

اور حکم تیرے ہاتھ میں ہے پس غور کرلے جو کچھ تو حکم کرتی ہے ۔ وہ بولی کہ بادشاہ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں

أَفْسَدُوهَا وَجَعَلُوا أَعِزَّةَ أَهْلِهَا أَذِلَّةً ۖ وَكَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ ﴿۳۴﴾ وَإِنِّي

تو اوسکو خراب کر ڈالتے اور اوسکے معزز لوگوں کو ذلیل کر دیتے ہیں اور ایسا ہی کیا کرتے ہیں ۔ اور میں

مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِم بِهَدِيَّةٍ فَنَاظِرَةٌ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُونَ ﴿۳۵﴾ فَلَمَّا جَاءَ سُلَيْمَانَ قَالَ

اُنکیطرف ہدیہ بھیجتی اور انتظار کرتی ہوں کہ قاصد کیا جواب لاتے ہیں ۔ پس جب وہ سلیمان کے پاس آئے

أَتُمِدُّونَنِ بِمَالٍ فَمَا آتَانِيَ اللَّهُ خَيْرٌ مِّمَّا آتَاكُم بَلْ أَنتُم بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُونَ ﴿۳۶﴾

تو سلیمان نے کہا کیا تم مال سے میری مدد کرتے ہو پس جو کچھ اللہ نے مجھکو دیا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو تمکو دیا ہے

ارْجِعْ إِلَيْهِمْ فَلَنَأْتِيَنَّهُم بِجُنُودٍ لَّا قِبَلَ لَهُم بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُم مِّنْهَا أَذِلَّةً وَهُمْ

اُنکیطرف واپس لیجاؤ ۔ پس ہم ایسے لشکر کے ساتھ پہنچینگے کہ وہ اونکا مقابلہ نہ کر سکینگے اور اونکو ذلت

صَاغِرُونَ ﴿۳۷﴾ قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَن يَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ﴿۳۸﴾

کے ساتھ وہاں سے نکال دینگے اور وہ ذلیل ہونگے ۔ پوچھا اے سردارو تم میں سے کون اسکا عرش میرے پاس

قَالَ عِفْرِيتٌ مِّنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن تَقُومَ مِن مَّقَامِكَ ۖ وَإِنِّي عَلَيْهِ

تو جنات میں سے ایک دیو نے کہا کہ میں اوسکو تیرے پاس لے آونگا پیشتر اسکے کہ تو اپنے مقام سے کوچ

اور بعض اور بین گھلنے والی سکیں بنوائے ۔ اور چند دن کی ایسی بہت لکڑیاں نہ کبھی آئیں اور نہ آج کے دن تک دیکھی

گئیں ۔ اور سلیمان بادشاہ نے سبا کی ملکہ کو اُس کی ساری خواہش کے مطابق جو کچھ اُسنے مانگا سو دیا سوا اسکے

سلیمان نے اُسکو اپنی بادشاہانہ سخاوت سے بہت کچھ عنایت کیا پس وہ رخصت ہوئی اور اپنے ملازموں سمیت

اپنی مملکت کو پھر گئی ۔ ہد ہد کی نسبت حسن بصری سے مروی ہے کہ سلیمان کی ہد ہد کا نام عنبر تھا امام شوکانی کا قول

ہے کہ میں نہیں جانتا حسن بصری کو یہ بات کہاں سے معلوم ہوئی یہی حال نملہ کی بابت ہے اور ہم جانتے ہیں کہ

جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسبارہ میں کچھ بھی ثابت نہیں انتہی ۔ یہ ہی جانتے ہیں

کہ حسن کے پاس کوئی سند متصل نہیں ہے جو سلیمان علیہ السلام تک پہنچ جاوے اور نہ اصحاب سلیمان

تک یہ انہوں نے اہل کتاب سے نقل کیا ہے اور ہمکو حکم ہے کہ ہم اہل کتاب کی نہ تصدیق کریں اور نہ تکذیب ایسا ہی بلا تغییر

اور سلیمان علیہ السلام کی نسبت عجیب عجیب قصص ہیں جنکی کوئی سند متصل نہیں ۔ ۱۲

ف ۱ یعنے عمالیقی سرداروں سے ایک شخص نے کہا کہ آپکے کوچ کرنے سے پیشتر میں اُس تخت کو لے آؤں گا ۔ ۱۲

لَقَوِيٌّ أَمِينٌ ﴿٣٩﴾ قَالَ الَّذِي عِندَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ

کوچ کرے اور میں اس کام کے لیئے قوت بھی رکھتا ہوں اور امانت دار بھی ہوں ایک شخص جو علم کتاب سے رکھتا تھا بولا

قَبْلَ أَن يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ فَلَمَّا رَآهُ مُسْتَقِرًّا عِندَهُ قَالَ هَٰذَا

کہ میں اوسکو تیرے پاس پیشتر اس سے لے آوں کا کہ تیرے پاس تیرا طرف پہنچے (تصرف کرتا) جب اسے اوسکو اپنے پاس

مِن فَضْلِ رَبِّي لِيَبْلُوَنِي أَأَشْكُرُ أَمْ أَكْفُرُ وَمَن شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ

موجود پایا تو بولا کہ یہ میرے رب کا فضل ہے کہ مجھکو آزمائے آیا کہ میں شکر کرتا ہوں یا کفر اور جو شکر کرے پس وہ

لِنَفْسِهِ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ ﴿٤٠﴾ قَالَ نَكِّرُوا لَهَا عَرْشَهَا

اپنی ہی نفس کے واسطے شکر کرتا ہے اور جو کفر کرے پس تحقیق میرا رب لاپرواہ اور بزرگی والا ہے حکم دیا کہ اسکے تخت کو

نَنظُرْ أَتَهْتَدِي أَمْ تَكُونُ مِنَ الَّذِينَ لَا يَهْتَدُونَ ﴿٤١﴾ فَلَمَّا جَاءَتْ

واسطے بدل دو تاکہ ہم دیکھیں کہ وہ پہچانتی ہے یا ان لوگوں میں سے ہے جو نہیں پہچانتے پس جب وہ آئی تو

قِيلَ أَهَٰكَذَا عَرْشُكِ قَالَتْ كَأَنَّهُ هُوَ وَأُوتِينَا الْعِلْمَ مِن

پوچھا گیا کیا یہی تیرا عرش ہے بولی گویا کہ یہ وہی ہے اور ہمکو پہلے ہی علم دیا گیا تھا اور

قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِينَ ﴿٤٢﴾ وَصَدَّهَا مَا كَانَت تَّعْبُدُ مِن دُونِ اللَّهِ

ہم فرمانبردار تھے اور اللہ کے سوائے جو غیر کی وہ پرستش کرتی تھی اسنے اوسکو روکے

إِنَّهَا كَانَتْ مِن قَوْمٍ كَافِرِينَ ﴿٤٣﴾ قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ فَلَمَّا رَأَتْهُ

رکھا کیونکہ وہ کافر لوگوں میں سے تھی اوسکو کہا گیا کہ محل میں داخل ہو پس اسکو دیکھا تو

حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَكَشَفَتْ عَن سَاقَيْهَا قَالَ إِنَّهُ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّن

گمان کیا کہ وہ پانی ہے اور (پائچے اوٹھا کر) اپنی پنڈلیوں کو ننگا کیا سلیمان نے کہا کہ وہ تو جڑاؤ محل

قَوَارِيرَ قَالَتْ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي وَأَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمَانَ

ہے جس میں شیشے جڑے گئے ہیں وہ بولی اے میرے رب میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا اور سلیمان کے ساتھ

لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٤٤﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا أَنِ اعْبُدُوا

اللہ کے واسطے مسلمان ہوئے جو رب العلمین ہے اور بیشک قوم ثمود کیطرف اونکے بھائی صالح کو بھیجا کہ اللہ کی

اللَّهَ فَإِذَا هُمْ فَرِيقَانِ يَخْتَصِمُونَ ﴿٤٥﴾ قَالَ يَا قَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُونَ بِالسَّيِّئَةِ

عبادت کرو پس وہ وہیں دو جھگڑنے والے فریق ہو گئے بولا اے میری قوم تم بھلائی سے پہلے بدی کی

قَبْلَ الْحَسَنَةِ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٤٦﴾ قَالُوا اطَّيَّرْنَا

کیوں جلدی کرتے ہو کیوں اللہ سے معافی اور مغفرت کی طلب نہیں کرتے تاکہ تم پر رحم کیا جاوے وہ بولے ہم تو

سلہ یعنے بنی اسرائیل میں سے جو اہل کتاب میں ایک شخص نے کہا۔

بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ ۚ قَالَ طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَكَانَ

تجھ میں اور تیرے ساتھیوں میں بد فالی دیکھتے ہیں جواب دیا کہ تمہاری بد فالی اللہ کے پاس ہے بلکہ تم فتنہ میں پڑنے والے ہو اور

فِی الْمَدِیْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ یُّفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ وَلَا یُصْلِحُوْنَ ﴿۴۸﴾ قَالُوْا

شہر میں نو گروہ تھے جو زمین میں[1] فساد کرتے اور اصلاح نہیں کرتے تھے وہ بولے کہ

تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَیِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِیِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ

آپس میں اللہ کی قسمیں کھاؤ کہ ہم ضرور ضرور اسپر اور اسکے لوگوں پر شبخون ماریں گے اور اسکے وارث کو کہدیں گے کہ ہمنے

اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ

اسکے لوگوں کا قتل ہوتا نہیں دیکھا اور ہم بیشک سچے ہیں۔ اور انہوں نے ایک مکر کیا اور ہمنے بھی ایک تدبیر کی کہ وہ جانتے

لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۵۰﴾ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ ۙ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ

بھی نہ تھے پس دیکھ کہ اُن کے مکر کا انجام کیا ہوا (یہی) کہ ہمنے اُن کو تمام قوم کو ہلاک کر دیا

اَجْمَعِیْنَ ﴿۵۱﴾ فَتِلْكَ بُیُوْتُهُمْ خَاوِیَةًۢ بِمَا ظَلَمُوْا ۗ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ﴿۵۲﴾

پس یہ اُن کے گھر ہیں جو اُن کے ظلم کے سبب سے گرے پڑے ہیں اسمیں علم والے لوگوں کیواسطے نشان ہے

وَاَنْجَیْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ ﴿۵۳﴾ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ

اور ہمنے اُن کو نجات دی جو ایمان لائے اور متقی تھے اور لوط کو بھی ہمنے بھیجا جب اسنے اپنی

وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۴﴾ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ۭ بَلْ اَنْتُمْ

قوم سے کہا کہ تم دیدہ و دانستہ بدکام کرتے ہو کیا تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے شہوت رانی کرتے ہو بلکہ تم

قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۵۵﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْۤا اٰلَ لُوْطٍ

جاہل لوگ ہو پس اُس کی قوم کا جواب اور کچھ نہ تھا مگر یہی کہ وہ بولے کہ آل لوط کو اپنی بستی سے نکالدو

مِّنْ قَرْیَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ یَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَاَنْجَیْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ

کہ وہ لوگ پاک باز ہیں پس ہمنے اُس کو اور اُس کے لوگوں کو سوا اُس کی عورت کے [illegible] بچا لیا

قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِیْنَ ﴿۵۷﴾ وَاَمْطَرْنَا عَلَیْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ

اُس کی بیوی کی نسبت ہمنے اندازہ کیا تھا کہ وہ پیچھے رہجانے والوں میں سے ہے اور ہمنے ان پر ایک برسات برسایا

الْمُنْذَرِیْنَ ﴿۵۸﴾ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِهِ

پس جو لوگ ڈرائے گئے انکا برا اور بہت برا ہے تمام حمد اللہ کے واسطے ہے اور سلامتی ہے اُن بندوں پر

الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۭ آٰللّٰهُ خَیْرٌ اَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۵۹﴾

جن کو اسنے برگزیدہ کیا جو شریک وہ ٹھیراتے ہیں اللہ اُن سے بہتر ہے

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں بھی نو شخص بڑے سرکش مخالف تھے۔ ابوجہل۔ زمعہ۔ نضر۔ عقبہ۔ شیبہ۔ اُبی بن خلف۔ منبہ۔ ابو البختری۔ نبیہ (تفسیر بیضاوی وغیرہ) اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو فرماتا ہے کہ دشمنان حق کی طرح تیرے دشمنوں کا انجام بربادی اور ہلاکت ہوگا تجھ کو وہ کسی طرح کا نقصان نہ پہنچا سکیں گے۔۱۲

الجزو ۲۰

أَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِنَ السَّمَاءِ
بھلا کس نے زمین اور آسمان کو پیدا کیا اور آسمان سے تمہارے واسطے پانی اتارا

مَاءً فَأَنْبَتْنَا بِهِ حَدَائِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُنْبِتُوا شَجَرَهَا أَإِلٰهٌ مَعَ اللّٰهِ
پھر اوس سے رونق والے باغ اگائے تمہاری طاقت نہ تھی کہ اوسکے درختوں کو اوگاتے کیا اللہ کے

بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَعْدِلُونَ ﴿٦٠﴾ أَمَّنْ جَعَلَ الْأَرْضَ قَرَارًا وَجَعَلَ خِلَالَهَا أَنْهَارًا وَجَعَلَ
ساتھ دوسرا معبود ہے نہیں بلکہ وہ لوگ دوسروں کو خدا کے برابر ٹھہراتے ہیں بھلا کس نے زمین کو آرام کی جگہ بنایا اور بیچ

لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا أَإِلٰهٌ مَعَ اللّٰهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ
اسمیں نہریں جاری کیں اور اوسکے واسطے اٹل پہاڑ بنائے اور سمندروں کے درمیان روک بنائی کیا اللہ کے ساتھ اور معبود ہے

أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ
بھلا کون ہے جو بیقرار کی اوسکی دعا کیوقت سنیگا اور دکھ دور کریگا اور تمکو زمین کے خلیفہ بنائیگا کیا اللہ کے

أَإِلٰهٌ مَعَ اللّٰهِ قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ ﴿٦٢﴾ أَمَّنْ يَهْدِيكُمْ فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُرْسِلُ
ساتھ اور معبود کوئی ہے بہت ہی تھوڑا ہے جو تم سمجھتے ہو بھلا کون ہے جو تمکو خشکی اور تری کے اندھیروں میں راہ

الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ أَإِلٰهٌ مَعَ اللّٰهِ تَعَالَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٦٣﴾ أَمَّنْ
بتلاتا اور کون ہواوں کو بھیجتا ہے جو اوسکی رحمت کے آگے خوشخبری ہوتی ہیں کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے جو

يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَمَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَإِلٰهٌ مَعَ اللّٰهِ قُلْ هَاتُوا
بھلا کون ہے جو پہلی بار پیدا کرتا پھر بار بار کرتا ہے اور کون تمکو آسمان سے اور زمین سے رزق دیتا ہے کیا اللہ کے ساتھ کوئی

بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٦٤﴾ قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ
اور معبود ہے کہہ کہ اپنی دلائل پیش کرو اگر تم سچے ہو تو بتلا دے کہ آسمانوں اور زمین میں جو ہے اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا

وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ﴿٦٥﴾ بَلِ ادَّارَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْآخِرَةِ بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ
اور وہ جانتے ہیں کہ کب اوٹھائے جاوینگے بلکہ انکا علم آخرت بارے میں تھک گیا ہے بلکہ وہ اوس سے شک میں

مِنْهَا بَلْ هُمْ مِنْهَا عَمُونَ ﴿٦٦﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَإِذَا كُنَّا تُرَابًا وَآبَاؤُنَا أَئِنَّا
بلکہ وہ اندھے ہیں اور کہنے لگے جو کفر لیا کیا جب ہم اور ہمارے باپ دادا مٹی ہو جاوینگے

لَمُخْرَجُونَ ﴿٦٧﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَآبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ إِنْ هٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ
تو ہم نکالے جاوینگے یہی وعدہ ہمکو اور ہمارے باپ دادوں کو دیا گیا ہے پہلے یہ نہیں مگر

الْأَوَّلِينَ ﴿٦٨﴾ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ ﴿٦٩﴾ وَلَا تَحْزَنْ
پہلوں کی کہانیاں کہہ کہ زمین میں سیر کرو اور دیکھو کیسا ہوا انجام گنہگاروں کا اور تو غم نہ کر

عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِي ضَيْقٍ مِمَّا يَمْكُرُونَ ﴿٧٠﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ
نہ کر اور اون کے مکروں سے تنگ دل مت ہو اور کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب پورا ہوگا اگر تم سچے ہو

صٰدِقِيْنَ ﴿٧١﴾ قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ

تو سنا دو سے کہ قریب ہے تم جسکی جلدی کرتے ہو انہیں سے بعض تمہارے پاس آلگا ہو اور تیرا رب لوگوں پر فضل کرنیوالا

عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ

ہے لیکن ان میں سے اکثر شکر نہیں کرتے اور تحقیق تیرا رب جانتا ہے جو کچھ اُن کے سینے چھپاتے

وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٧٤﴾ وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٧٥﴾ اِنَّ هٰذَا

اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں اور جو کچھ بھی آسمان اور زمین میں چھپا ہوا ہے وہ سب صریح حفاظت میں ہے یہ

الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَكْثَرَ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٧٦﴾ وَاِنَّهٗ لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ

قرآن تو بنی اسرائیل پر اکثر وہ باتیں بیان کرتا ہے جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں ۲ اور وہ بیشک مومنوں

لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٧﴾ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ﴿٧٨﴾ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ

کیواسطے ہدایت اور رحمت ہے۔ تیرا رب اُن کے درمیان اپنے حکم سے فیصلہ کرتا ہے اور وہ زبر علم والا ہے بس اللہ پر بھروسہ

اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ﴿٧٩﴾ اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا

کر تحقیق تو صاف سچائی پر ہے تو مردوں کو نہیں سنا سکتا نہ بہروں کو جب وہ پیٹھ پھیر کر

وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿٨٠﴾ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِي الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ

چلدیں اور نہ تو اندھوں کو اُن کی بیراہی سے (بچاکر) ہدایت کرنے والا ہے تو اسی کو سنا سکتا

يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿٨١﴾ وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ

جو ہماری آیتوں پر ایمان لاوے اور وہ فرمانبردار ہو جائیں اور جب اُن پر فرد جرم قائم

اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا

ہو جائیگی اور حجت قطع ہو ہم اُن کے واسطے ۳ زمین میں سے ایک حیوان نکالینگے جو کلام کریگا کہ لوگ ہماری آیتوں پر یقین نہیں لاتے

۱ عسے اور لعل اور سوف شاہی مواعید میں جزم کے قیمقام ہوتے ہیں اپنا وقار اور اقتدار ظاہر کرنیکیلئے ملوک ایسی ہی بولا کرتے ہیں جس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ اونکا کنایہ تصریح کے برابر ہے ۲ مثلاً مسیح کی نسبت یہودیوں اور عیسائیوں میں کیسی سخت اختلافات تھے ایکگروہ تو مسیح کو خدا اور خدا کا بیٹا مانتا ہے اور ایک گروہ انکو جھوٹا اور لعنتی بتلاتا ہے ایک گروہ مانتا ہے کہ وہ زندہ آسمان پر گئے اور ایک گروہ کہتا ہے کہ وہ صلیب پر مر گئے پھر انمیں بھی بہت سے اختلافات ہیں ان تمام اختلافات کا تصفیہ قرآن مجید نے دلایل قویہ کیساتھ فرمادیا کہ مسیح خدا کے سچے رسول اور نیک بندے تھے اور خدا یا

۳ مفسرین نے دابۃ الارض کی شکل صورت کی بابت بہت اختلاف کیا ہے بعض کا قول ہے کہ وہ صالح کی اونٹنی کا بچہ ہوگا بعض نے کہا کہ وہ زرد بالوں والا ہوگا اور اُس کا نام جساسہ مشہور ہے بعض نے کہا کہ وہ آدمی کیطرح کا جانور ہوگا کہ اوسکا سر بادلوں میں لگیگا اور پاؤں زمین میں ہونگے بعض نے کہا کہ اوسکا سر بیل کا آنکھیں سور کی کان ہاتھی کے سینگ بارہ سنگھے کے گردن شتر کی سینہ شیر کا رنگ چیتے کا کوکھ بیل کی دم مینڈھے کی پاؤں اونٹ کے ہونگے اور اُسکا ظہور قریب قیامت میں ہوگا ۴ معالم التنزیل میں حضرت علیؓ کا قول نقل ہے کہ دابۃ الارض ایسا جانور نہ ہوگا کہ جسکی دم ہوگی بلکہ داڑھی ہوگی مراد آپ کی یہ کہ وہ انسان ہوگا۔ جو لوگوں سے کلام کریگا اور الفاظ قرآنی سے بھی یہی ترشح ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کو وعظ سنائیگا کہ وہ خدا کی آیتوں پر نہیں جمتے اور صرف دینی ہوگا یعنی بے عمل ہونگے جبر آسمانوں کے دروازے اُنکے نہیں کھولے جائینگے بلکہ تمام اُس کے خیالات پست اور سطحی ہوں گے

يوقنون ﴿٨٢﴾ ويوم نحشر من كل امة فوجا ممن يكذب بايتنا فهم يوزعون ﴿٨٣﴾ حتى اذا

اور جسدن ہم ہر ایک قوم میں سے جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتی ہے ایک گروہ اکٹھا کرینگے پھر وہ

جاءو قال اكذبتم بايتي ولم تحيطوا بها علما اماذا كنتم تعملون ﴿٨٤﴾ ووقع القول عليهم

جماعت بندیاں کرینگے یہانتک کہ جب وہ حاضر ہوئے اللہ نے پوچھا کیا تم نے ہماری تکذیب کی حالانکہ تم کو اُن کا علم حاصل نہ تھا کیا کرتے رہے ۔ اور

بما ظلموا فهم لا ينطقون ﴿٨٥﴾ الم يروا انا جعلنا اليل ليسكنوا فيه والنهار مبصرا

اُن کے ظلم کی وجہ سے اُن پر فرد جرم قایم ہو جاے گی پس وہ بول نہ سکینگے ۔ کیا اُنہوں نے نہیں دیکھا کہ ہمنے رات کو بنایا کہ اُس میں آرام کریں ۔ اور دن کو

ان في ذلك لايت لقوم يؤمنون ﴿٨٦﴾ ويوم ينفخ في الصور ففزع من في السموت

بنایا کہ اُس میں دیکھکر کام کریں اس میں بیشک مومن لوگوں کیواسطے نشانیاں ہیں اور ایکدن صور پھونکا جائیگا پھر جو کوئی آسمانوں اور

ومن في الارض الا من شاء الله وكل اتوه دخرين ﴿٨٧﴾ وترى الجبال تحسبها جامدة

زمین میں ہے گھبرا جائیگا مگر جس کو اللہ چاہے (وہ نہ گھبرائیگا) اور سب عاجزی کرتے ہوئے اُس کی جناب میں حاضر ہونگے ۔ اور تو پہاڑوں کو دیکھے گا جسکو

وهي تمر مر السحاب صنع الله الذي اتقن كل شيء انه خبير بما تفعلون ﴿٨٨﴾

تو جما ہوا خیال کرتا ہے کہ بادلوں کی طرح اڑتے پھرینگے یہ اللہ کا کام ہے جسنے ہر شے کو پختہ بنایا جو کچھ تم کرتے ہو وہ اُس سے خبردار ہے

من جاء بالحسنة فله خير منها وهم من فزع يومئذ امنون ﴿٨٩﴾ ومن جاء بالسيئة

جو بھلائی لیکر آئیگا پس اُس کیواسطے بہتر ہے اُس سے ۔ اور وہ اُس دن کی گھبراہٹ سے امن میں ہونگے اور جو بدی لیکر آیا

فكبت وجوههم في النار هل تجزون الا ما كنتم تعملون ﴿٩٠﴾ انما امرت ان اعبد

پس اوندھے منہ آگ میں گرایا جاوے گا ۔ کیا تم کو وہی بدلہ نہ دیا جائیگا ۔ جو تم کرتے ہو مجھکو تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں

رب هذه البلدة الذي حرمها وله كل شيء وامرت ان اكون من المسلمين ﴿٩١﴾

اس گھر کے رب کی عبادت کروں جس نے اُس کو عزت دی اور اُسی کیواسطے ہر شے ہے اور مجھکو حکم دیا گیا ہے کہ فرمانبرداروں میں سے ہو جاؤں

وان اتلوا القران فمن اهتدى فانما يهتدي لنفسه ومن ضل فقل انما انا

اور یہ قرآن پڑھکر سناؤں پس جو ہدایت یاب ہوا وہ اپنی نفس کیواسطے ہدایت یاب ہوا اور جو بہکا پس کہدے میں تو صرف ڈرانیوالوں میں سے ہوں

من المنذرين ﴿٩٢﴾ وقل الحمد لله سيريكم ايته فتعرفونها وما ربك بغافل عما تعملون ﴿٩٣﴾

ڈرانیوالوں میں سے ایک ہوں ۔ اور کہدے کہ تمام حمد اللہ کیواسطے ہے وہ تمکو اپنی نشانیاں ضرور دکھائیگا پس تم اُن کو ضرور پہچان جاؤ گے اور جو کچھ تم کرتے ہو

سورة القصص مكية ‏ بسم الله الرحمن الرحيم ‏ وهي تسع وثمانون اية

(شروع) اللہ کے نام سے جو رحمن اور رحیم ہے

طسم ﴿١﴾ تلك ايت الكتب المبين ﴿٢﴾ نتلوا عليك من نبا موسى وفرعون بالحق لقوم يؤمنون ﴿٣﴾ ان فرعون

طسم ۔ یہ روشن بیان کتاب کی آیتیں ہیں ہم تمکو مومن لوگوں کیواسطے موسیٰ اور فرعون کی خبریں حق حق سناتے ہیں فرعون نے زمین میں سر اٹھا رکھا تھا

علا في الارض وجعل اهلها شيعا يستضعف طائفة منهم يذبح ابناءهم ويستحي نساءهم انه كان

اور وہاں کے لوگوں کو گروہ گروہ کر رکھا تھا اُن میں سے ایک گروہ کو ضعیف سمجھا اُن کے بیٹوں کو ذبح کرتا اُن کی عورتوں کو زندہ چھوڑتا تھا وہ مفسدوں میں

سلہ ط = طور ۔ س = سینا ۔ م = موعود یعنی اس موعود نبی جس کی طور سینا پر خبر دی گئی تھی ۔

مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٤﴾ وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِى الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ

اور ہم ارادہ کرتے ہیں کہ جو زمین میں کمزور سمجھے گئے تھے اُن پر احسان کریں اور اُن کو امام

اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿٥﴾ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِى الْاَرْضِ وَنُرِىَ فِرْعَوْنَ

اور وارث بنائیں۔ اور زمین میں اُن کو جگہ دیں اور فرعون اور

وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ﴿٦﴾ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى

ہامان اور اُن کے لشکر کو وہی کچھ دکھا دیں جس سے وہ ڈرتے تھے۔ اور ہمنے موسیٰ کی ماں کی طرف وحی کی

اَنْ اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِى الْيَمِّ وَلَا تَخَافِىْ وَلَا تَحْزَنِىْ ۚ اِنَّا رَآدُّوْهُ

کہ اسے دودھ پلا۔ پس اگر تجھکو اُس کی نسبت خوف ہو تو اُس کو دریا میں ڈالدے اور خوف نہ کر نہ غمگین ہو ہم اُس کو تیری طرف

اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٧﴾ فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ۗ

واپس لائینگے اور اُسے رسولوں میں سے ایک رسول بنانیوالے ہیں۔ پس اُس کو فرعون کے لوگوں نے اٹھا لیا تاکہ اُن کا دشمن بنے اور اُن

اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِئِيْنَ ﴿٨﴾ وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ

کی پریشانی کا موجب ہو فرعون اور ہامان اور اُن کے لشکر خطا کار تھے۔ اور فرعون کی بیوی نے کہا کہ وہ میرے

قُرَّتُ عَيْنٍ لِّىْ وَلَكَ ۖ لَا تَقْتُلُوْهُ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ

اور تیرے واسطے آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اُس کو قتل مت کرو شاید وہ ہمیں نفع دے یا ہم اُس کو بیٹا بنالیں اور وہ انجام کار نہیں جانتے تھے

منزل ۵

وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا ۖ اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِىْ بِهٖ لَوْلَآ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا

اور صبح کو موسیٰ کی والدہ کا دل بیقرار ہوا قریب تھا کہ وہ اُسکو ظاہر کر دیتی اگر ہم اُس کے دل کو ثابت نہ رکھتے تاکہ وہ مومنوں میں

لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠﴾ وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ ۖ فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ لَا

سے ہو جائے۔ اور اُس نے موسیٰ کی بہن سے کہا کہ اُس کے پیچھے پیچھے جا اور کنارے سے اُس کو دیکھتی رہی کہ

يَشْعُرُوْنَ ﴿١١﴾ وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰٓى اَهْلِ

وہ نہ جانیں۔ اور پہلے سے ہمنے اُسپر اور اناؤں کا دودھ منع کر دیا تھا پس وہ بولی کیا میں کو ایسے اہل بیت بتلا دوں

بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ﴿١٢﴾ فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ كَىْ تَقَرَّ عَيْنُهَا

جو اُس کی پرورش کریں اور وہ اُس کے خیر خواہ بھی ہوں۔ پس ہمنے اُس کو اُس کی ماں کی طرف واپس کر دیا تاکہ اُس کی

وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٣﴾ وَلَمَّا بَلَغَ

آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور غم نہ کرے اور تاکہ جان لے کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے مگر اُن میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے اور جب وہ

اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰٓى اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ۗ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٤﴾ وَدَخَلَ

اپنی جوانی کو پہنچا اور کامل ہوا ہمنے اُس کو حکم اور علم عطا کیا اور اسی طرح ہم نیکوں کو جزا دیا کرتے ہیں اور وہ شہر میں

سلہ یہ ایک ابدی صداقت ہے کہ ظالم تباہ ہو جاتے مظلوم اُن کو وارث بنتے اور عروج حاصل کرتے ہیں فرعون اور موسیٰ کی
مثیل سے صحابہ کرام کو بشارت ہے کہ تم جو اب مظلوم اور کمزور ہو تم ہی [illegible] امام اور وارث ہو گے۔ سلہ فرعون نے حضرت

الْمَدِينَةَ عَلَىٰ حِينِ غَفْلَةٍ مِّنْ أَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ هَٰذَا مِن شِيعَتِهِ

جبکہ لوگ غفلت میں تھے داخل ہوئے تب دو شخصوں کو وہاں لڑتے ہوئے پایا ایک اس کے گروہ میں سے تھا اور دوسرا اُسکے دشمنوں میں سے

وَهَٰذَا مِنْ عَدُوِّهِ ۖ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِي مِن شِيعَتِهِ عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ فَوَكَزَهُ

پس جو اس کے گروہ میں سے تھا اس نے اُس سے دوسرے کے خلاف فریاد کی جو اس کے دشمنوں میں سے

مُوسَىٰ فَقَضَىٰ عَلَيْهِ ۖ قَالَ هَٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ ۖ إِنَّهُ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِينٌ ﴿١٥﴾

تھا پس موسیٰ نے اُس کے مُکا مارا اور اس کا کام تمام کر دیا کہا یہ عمل شیطانی کا نتیجہ ہے[1] وہ بہکانے والا دشمن ہے

قَالَ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَغَفَرَ لَهُ ۚ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿١٦﴾

بولا اے میرے رب میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا پس تو میری [illegible] پس اللہ نے اُس کی مغفرت کی تحقیق وہ بخشنے والا رحم والا ہے

قَالَ رَبِّ بِمَا أَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ أَكُونَ ظَهِيرًا لِّلْمُجْرِمِينَ ﴿١٧﴾ فَأَصْبَحَ فِي الْمَدِينَةِ

بولا اے میرے رب بوجہ اس کے جو تو نے مجھ پر انعام کیا ہے [illegible] مجرموں کا مددگار نہ ہوں گا۔[2] پس وہ شہر میں ڈرتا ہوا صبح کو

خَائِفًا يَتَرَقَّبُ فَإِذَا الَّذِي اسْتَنصَرَهُ بِالْأَمْسِ يَسْتَصْرِخُهُ ۚ قَالَ لَهُ مُوسَىٰ

[illegible] دیکھتا ہے کہ جس نے کل اس سے مدد طلب کی تھی وہ اس سے فریاد کرتا ہے موسیٰ نے اُسے کہا (تحقیق)

إِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِينٌ ﴿١٨﴾ فَلَمَّا أَنْ أَرَادَ أَن يَبْطِشَ بِالَّذِي هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا قَالَ يَا مُوسَىٰ

[illegible] پس جب ارادہ کیا کہ پکڑے اس کو جو دونوں کا دشمن ہے وہ بول اٹھا اے موسیٰ

أَتُرِيدُ أَن تَقْتُلَنِي كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْأَمْسِ ۖ إِن تُرِيدُ إِلَّا أَن تَكُونَ جَبَّارًا فِي الْأَرْضِ

[illegible] جیسا کہ تو نے کل ایک شخص کو مار ڈالا تھا کیا تو یہی چاہتا ہے کہ زمین میں زبردستی کرتا پھرے اور

وَمَا تُرِيدُ أَن تَكُونَ مِنَ الْمُصْلِحِينَ ﴿١٩﴾ وَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ يَسْعَىٰ

نہیں چاہتا کہ اصلاح کرنے والوں میں سے ہو اور ایک شخص شہر کے کنارے سے دوڑتا ہوا آیا

قَالَ يَا مُوسَىٰ إِنَّ الْمَلَأَ يَأْتَمِرُونَ بِكَ لِيَقْتُلُوكَ فَاخْرُجْ إِنِّي لَكَ مِنَ النَّاصِحِينَ ﴿٢٠﴾

اُس نے کہا اے موسیٰ سرداران قوم تیری بابت مشورہ کر رہے ہیں کہ تجھے قتل کر ڈالیں پس وہاں سے نکل جا میں تیرا خیرخواہ ہوں۔

فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا يَتَرَقَّبُ ۖ قَالَ رَبِّ نَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٢١﴾ وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَاءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسَىٰ

پس وہ وہاں سے خوف کرتا ہوا نکل گیا اور اندیشہ کرتا تھا دعا کی اے میرے رب ... تو مجھکو ظالم قوم سے نجات دے۔ اور جب اُسنے

رَبِّي أَن يَهْدِيَنِي سَوَاءَ السَّبِيلِ ﴿٢٢﴾ وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُونَ

مدین کی طرف رخ کیا تو کہا قریب ہے کہ میرا رب مجھکو سیدھا راستہ بتلا دے۔ اور جب مدین کے کنوئیں پر پہنچا تو لوگوں کا ایک گروہ دیکھا جو پانی پلا رہا تھا

[1] یعنی قبطی جو ایک مُکے سے مر گیا یہ اُسکے شیطانی عمل کا نتیجہ ہے بعض مفسرین نے شیطانی عمل کو موسیٰ کی طرف منسوب کیا ہے یہ سخت غلطی ہے کیونکہ شیطان کا تسلط انبیاء علیہم السّلام پر نہیں ہو سکتا جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ ہاں فرعونیوں کا ایک قصور موسیٰ سے ضرور سرزد ہوا جیسا کہ ایک اور آیت میں ہے وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْبٌ اور اسی صورت کی اگلی آیت میں موسیٰ اس قصور سے خوف زدہ ہو کر جناب باری میں دعا کرتے ہیں رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ

وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى يُصْدِرَ
پھر ان سے علیحدہ دو عورتوں کو دیکھا جو (بکریاں) روکے کھڑی تھیں پوچھا تمہارا کیا حال ہے بولیں ہم نہیں پلا سکتے جب تک چرواہے

الرِّعَاۗءُ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ﴿٢٣﴾ فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّىْ لِمَآ
اپنے جانوروں کو ہٹا کر نہ لیجائیں اور ہمارا باپ بوڑھا بزرگ ہے پس موسیٰ نے ان دونوں کیواسطے پانی نکالا پھر سایہ کیطرف پھر گیا اور دعا کی اے میرے

اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ﴿٢٤﴾ فَجَاۗءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِيْ عَلَى اسْتِحْيَاۗءٍ قَالَتْ اِنَّ اَبِيْ
رب جو کچھ بھلائی تو میری طرف اتارے میں اسکا حاجتمند ہوں (کچھ دیر بعد) ان دونوں میں سے ایک شرم کیساتھ چلتی ہوئی آئی بولی میرا باپ

يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا فَلَمَّا جَاۗءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ قَالَ
تجھکو بلاتا ہے تاکہ تو نے جو ہمکو پانی پلایا ہے اسکا اجر تجھکو دے پس وہ جب اس کے پاس آیا اور اسپر قصہ بیان کیا وہ بولا

لَا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢٥﴾ قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا يٰٓاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ اِنَّ خَيْرَ
خوف نہ کر تو نے ظالم لوگوں سے نجات پائی ان دونوں میں سے ایک بولی اے باپ تو اس کو ملازم رکھ لے

مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ ﴿٢٦﴾ قَالَ اِنِّىْٓ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَيَّ
ملازمت میں جسکو تو رکھے تو بہتر وہی ہے جو قوت والا اور امانتدار ہو وہ بولا میں چاہتا ہوں کہ ان بیٹیوں میں سے ایک کا نکاح

منزل ۵

هٰتَيْنِ عَلٰٓي اَنْ تَاْجُرَنِيْ ثَمٰنِيَ حِجَجٍ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ
تجھ سے اس شرط پر کردوں کہ تو آٹھ سال میری ملازمت کرے پس اگر تو دس پورے کردے تو وہ تیری طرف سے ہے اور میں یہ

اَشُقَّ عَلَيْكَ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٢٧﴾ قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ
نہیں چاہتا کہ تجھ پر سختی کروں تو انشاء اللہ مجھکو نیک بندوں سے پائیگا اس نے جواب دیا یہ میرے اور تیرے درمیان

ع ۳

اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ وَاللّٰهُ عَلٰي مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿٢٨﴾ فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى
(عہد ہے) ان دونوں مدتوں میں سے جسکو پوری کروں پس مجھپر کوئی زیادتی نہو اور جو کچھ میں کہتا ہوں اللہ اسپر ضامن ہے پس جب موسیٰ

الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖٓ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّىْٓ اٰنَسْتُ
نے مدت پوری کردی اور اپنے اہل کے ساتھ رات کو چلا طور کیطرف سے ایک آگ دیکھی اپنی اہل سے بولا کہ میں نے آگ دیکھی ہے شاید میں

نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿٢٩﴾ فَلَمَّآ اَتٰىهَا
تمہارے واسطے کوئی خبر لے آؤں یا آگ کی چنگاری تاکہ تم تاپو پس جب وہ اسکے پاس

نُوْدِيَ مِنْ شَاطِیِٔ الْوَادِ الْاَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ يّٰمُوْسٰٓي
آیا تو اس میدان کے داہنے کنارے سے مبارک جگہ میں درخت سے ندا ہوئی اے موسیٰ

اِنِّىْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٠﴾ وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَاۗنٌّ
میں اللہ تمام جہانوں کا رب ہوں اور یہ کہ اپنا عصا ڈالدے پس جب اس کو دیکھا کہ ایسا ہلتا ہے

وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ يٰمُوْسٰٓي اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ﴿٣١﴾
گویا کہ سانپ ہے تو پیٹھ موڑ پھرا اور پیچھے نہ دیکھا (حکم ہوا) اے موسیٰ آگے ہو اور خوف نہ کر تو امن والوں میں سے ہے

اسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاۗءَ مِنْ غَيْرِ سُوْۗءٍ ۡ وَّاضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ

اپنا ہاتھ اپنی گریبان میں ڈال وہ بلا روگ کے سفید روشن نکل آئیگا اور خوف سے اپنے بازو اپنے جسم سے ملا

مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ىِٕهٖ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا

یہ دونوں تیرے رب کی طرف سے فرعون اور اُس کے سرداروں کی طرف دو دلائل ہیں وہ بیشک بدعہد لوگ

فٰسِقِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّىْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿۳۳﴾ وَاَخِيْ

تھے موسیٰ نے کہا اے میرے رب میں نے اُن میں سے ایک نفس کو قتل کر دیا ہے اسلئے ڈرتا ہوں کہ وہ مجھکو قتل

هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّىْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِىَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِيْٓ ۡ اِنِّىْٓ اَخَافُ

نہ کریں۔ اور میرا بھائی ہارون مجھ سے زیادہ فصیح بولنے والا ہے پس اُس کو میرے ساتھ امداد کو بھیج کہ وہ میری تصدیق کرتا ہے میں ڈرتا ہوں

اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ﴿۳۴﴾ قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا

کہ وہ میری تکذیب نہ کریں فرمایا کہ میں ضرور بہ تیرے بازو کو تیرے بھائی سے مضبوط کروں گا اور تم دونوں کو اپنی نشانیوں

فَلَا يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا ۚ بِاٰيٰتِنَآ ۚ اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ مُّوْسٰى

سے غلبہ دوں گا پس وہ تمہیں ہاتھ نہ لگا سکینگے تم دونوں اور جو تمہارے تابع ہوں وہ غالب رہنے والے ہیں۔ پس جب موسیٰ اُن کے

بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى وَّمَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَاۗىِٕنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۶﴾

پاس ہماری صاف نشانیوں کیساتھ پہنچا تو وہ بولے کہ یہ تو بس بنایا ہوا جادو ہے اور ہمنے یہ اپنے پہلے باپ دادوں میں نہیں سنا

وَقَالَ مُوْسٰى رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَنْ جَاۗءَ بِالْهُدٰى مِنْ عِنْدِهٖ وَمَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ

اور موسیٰ نے کہا میرا رب خوب جانتا ہے کہ کون اُس کے پاس سے ہدایت لیکر آیا ہے اور عاقبت کا گھر کس کا ہوگا

الدَّارِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ

وہ ظالموں کو فلاح نہیں دیتا اور فرعون نے سرداروں سے کہا کہ مجھے تو تمہارے واسطے سوا میرے کے اور کوئی

غَيْرِيْ ۚ فَاَوْقِدْ لِيْ يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَطَّلِعُ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى

معبود معلوم نہیں ہے۔ پس اے ہامان تو میرے واسطے آوے پکا اور میرے لئے ایک محل بنا تاکہ میں موسےٰ کے خدا کو جھانک کے دیکھوں

وَاِنِّىْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۳۸﴾ وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُوْدُهٗ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ

اور اصل میں تو میں اُسے جھوٹا خیال کرتا ہوں اور اُسنے اور اُس کے لشکروں نے ناحق زمین میں تکبر کیا اور گمان کرتے رہے

وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اِلَيْنَا لَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۳۹﴾ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ ۚ

کہ وہ ہماری طرف واپس ہونیوالے نہیں ہیں پس ہمنے اُسکو اور اُسکے لشکروں کو پکڑ لیا اور اُن کو دریا میں پھینکدیا

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَ

پس غور کر کہ ظالموں کا انجام کیسا ہوتا ہے ؎۲ اور ہمنے اُن کو پیشوا بنایا کہ آگ کی طرف بلاتے ہیں اور

؎۱ موسیٰ علیہ السلام کو طور پر تجلی الٰہی ہوئی تھی اسی خیال سے فرعون نے بھی ایک اونچا محل تیار ہونیکا حکم دیا۔

؎۲ ظلم و فساد و شرارت تکذیب رسول مخالفت مامورین نافرمانی خدا افترا علی اللہ اور ہر قسم کی بدی کا نتیجہ یہی ہوتا ہے کہ ایک انسان

مع عند المتأخرین ۱۲

منزل ۵

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝۴۱ وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ

قیامت کے دن اُن کی مدد نہ کیجائیگی اور اس دنیا میں ہمنے لعنت سے اُن کا پیچھا کیا اور قیامت کے دن وہ

مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ۝۴۲ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ

بُرے حالوں میں سے ہوں گے پہلی امتوں کو ہلاک کرنے کے بعد ہمنے موسیٰ کو کتاب دی جو

تو کیا قبیلے اور خاندان اور قومیں اور بادشاہتیں بھی اس سے تہ و بالا ہو جاتی ہیں بہت جلد اُن میں زوال آنا شروع ہو کر نام و نشان مٹ جاتا ہے اس مضمون کو قرآن کریم نہایت تکرار اور وضاحت کیساتھ بیان فرماتا ہے تاکہ لوگ متنبہ ہو کر اور ہر قسم کے جھوٹ فریب اور ظلم و بے ایمانی اور بدکاری سے باز آجائیں ذیل میں چند آیات بطور نمونہ درج کیجاتی ہیں تاکہ اہل دل لوگ عبرت پکڑیں۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۶/۸۲ جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے اپنے ایمان کو ظلم کیساتھ آلودہ نہیں کیا ہے یہی لوگ ہیں جنکے واسطے امن ہے اور وہی ہدایت ہونیوالے ہیں

اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۶/۲۲ وہ کبھی ظالموں کو کامیاب نہیں کرتا۔

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ۷/۱۶۲ پس ہمنے اُن پر آسمان سے عذاب اُتارا بوجہ اس کے کہ وہ ظلم کرتے تھے۔

وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَئِيْسٍۭ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۷/۱۶۵ اور ہمنے ظلم پیشہ لوگوں کو بُرے عذاب میں پکڑ لیا کہ وہ بدکاری کرتے تھے۔

منزل ۵

وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۸/۲۵ اور اس فتنہ سے ہمیشہ ڈرتے رہو جو تم میں سے ظالموں ہی پر چن چن کر . . . پڑے گا۔

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ۲۸/۴۰ پس نظر کر کہ ظالموں کا انجام کیسا ہوا۔

اِنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۱۱/۱۸ خبردار ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۱۴/۴۲ جو کچھ ظالم کر رہے ہیں اللہ کو اس سے غافل مت سمجھ

فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۱۶/۳۴ پس ان کے عملوں کی بلا اُن پر آپڑی اور جس چیز کا وہ ٹھٹھول کرتے تھے اسی نے ان کو گھیر لیا۔

فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۱۶/۱۱۳ پس اُن کو عذاب نے پکڑ لیا جب وہ ظلم کر رہے تھے۔

وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً ۲۱/۱۱ اور کتنی بستیوں کو ہمنے ہلاک کر دیا جبکہ وہاں کے لوگ ظلم پیشہ ہو گئے۔

فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ۲۲/۴۵ پس بہت سی بستیوں کو ہمنے ہلاک کر دیا جبکہ وہ ظالم تھے۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَاِلَيَّ الْمَصِيْرُ ۲۲/۴۸ اور بہت سی بستیوں کو میں نے مہلت دی جبکہ وہ ظالم تھیں پھر میں نے اُن کو پکڑ لیا اور میری طرف ہی بازگشت ہے۔

لِأُولَىٰ بَصَائِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿۴۳﴾ وَمَا كُنتَ بِجَانِبِ
لوگوں کیواسطے موجب بصیرت اور ہدایت اور رحمت ہے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں اور تو غربی طرف

الْغَرْبِيِّ إِذْ قَضَيْنَا إِلَىٰ مُوسَى الْأَمْرَ وَمَا كُنتَ مِنَ الشَّاهِدِينَ ﴿۴۴﴾ وَلَٰكِنَّا
(موجود) نہ تھا جب ہمنے موسیٰ کیطرف قطعی وحی کی اور نہ تو گواہوں میں سے تھا لیکن ہم نے

أَنجَيْنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوءِ وَأَخَذْنَا الَّذِينَ ظَلَمُوا بِعَذَابٍ بَئِيسٍ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴿۱۶۵﴾ جو بدی سے منع کرتے تھے ہمنے اُن کو بچا لیا اور جو ظلم کرتے رہے ان کو بُرے عذاب میں پکڑ لیا کیونکہ وہ بد عہدی کرتے رہے۔

وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ ﴿۲۲۷﴾ اور ظالم لوگ تو عنقریب جان لینگے کہ کس پلٹی پر وہ پلٹنے والے ہیں۔

فَتِلْكَ بُيُوتُهُمْ خَاوِيَةً بِمَا ظَلَمُوا ﴿۵۲﴾ پس یہ اُن کے گھر ہیں جو اُن کے ظلموں کے سبب سے گرے پڑے ہیں۔

فَأَخَذْنَاهُ وَجُنُودَهُ فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ ﴿۴۰﴾ پس ہمنے اُس کو اور اُس کے لشکروں کو پکڑ لیا اور اُن کو سمندر میں ڈالدیا پس نظر کر کہ ظالموں کا انجام کیا ہوتا ہے۔

منزل ۵

وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرَىٰ إِلَّا وَأَهْلُهَا ظَالِمُونَ ﴿۵۹﴾ اور ہم بستی کو ہلاک کرنے والے نہیں مگر اُسیوقت جب وہاں کے لوگ ظالم ہو جائیں۔

فَأَخَذَهُمُ الطُّوفَانُ وَهُمْ ظَالِمُونَ ﴿۱۴﴾ پس طوفان نے اُن کو پکڑ لیا جبکہ وہ ظالم تھے

وَظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ فَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ وَمَزَّقْنَاهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ﴿۱۹﴾ اور اُنہوں نے اپنی ہی نفسوں پر ظلم کیا پس ہمنے اُن کے قصے بنا دیئے اور اُن کو ٹکڑے ٹکڑے ریزے ریزے کر دیا۔

وَالظَّالِمُونَ مَا لَهُم مِّن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿۸﴾ اور جو ظالم ہیں اُن کا نہ کوئی ولی ہے اور نہ مددگار

إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ﴿۴۰﴾ تحقیق وہ ظالموں سے محبت نہیں کرتا۔

إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ ﴿۲۳﴾ تحقیق وہ تکبر والوں سے محبت نہیں کرتا۔

وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ﴿۲۸﴾

وَلَا يُرَدُّ بَأْسُهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ ﴿۱۴۷﴾ اُس کا عذاب سرکش لوگوں سے نہیں ٹلتا۔

إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُونَ ﴿۱۷﴾ تحقیق وہ سرکش لوگوں کو سرسبز نہیں کرتا

قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ ﴿۶۹﴾ تو کہہ زمین میں سیر کرو دیکھو سرکشوں کا انجام کیا ہوا۔

فَانتَقَمْنَا مِنَ الَّذِينَ أَجْرَمُوا وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۴۷﴾ پس ہمنے بدکاروں سے انتقام لیا اور مومنوں کی مدد کرنا ہمارا فرض تھا

اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِیْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ

بستیوں کو پیدا کیا پس اُن پر عمریں دراز گذر گئیں — اور نہ تو اہل مدین میں ٹھہرنے والا تھا کہ اُن کو ہماری آیتیں پڑھ کر سناتا ہو

اٰيٰتِنَا ۙ وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۝ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ

بلکہ ہم ہی رسول بھیجنے والے تھے — اور نہ تو جانب طور پر تھا جب ہم نے ندا کی بلکہ تیرے رب کی طرف سے رحمت ہے

اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ۝ ہم تو مجرموں سے ضرور انتقام لینے والے ہیں۔

اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ۝ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ۝ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ۝ کیا ہم نے پہلوں کو ہلاک نہیں کر دیا پھر اُن کے بعد دوسروں کو نہیں لے آئے ہم مجرموں کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۝ پس اللہ نے اُن کو اُن کے گناہوں کے سبب سے پکڑ لیا۔ فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۝ پس ہر ایک کو ہم نے اُس کے گناہوں کی باعث پکڑ لیا۔ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ۝ پس اُن کو اللہ نے اُن کے گناہوں کے سبب سے پکڑ لیا اور اللہ کے مقابلہ پر اُن کا کوئی بچانیوالا نہیں۔ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ۭ سَاۗءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝ کیا بدکاروں کا یہ گمان ہے کہ ہم سے بڑھ جائیں گے۔ یہ بُرا فیصلہ ہی جو وہ گمان کرتے ہیں۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَاۗءَ فَعَلَيْهَا ۡ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝ جس نے اچھا عمل کیا پس اپنے نفس کیواسطے اور جس نے بُرا کیا وہ اسی پر پڑے گا پھر اپنے رب کیطرف تم لوٹائے جاؤ گے

اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰٓي اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَاۗءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝ ہم اسی بستی کے لوگوں پر آسمان سے ایک عذاب اوتارنیوالے ہیں بسبب اس کے کہ وہ بدعہد ہیں۔ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ۝ اور اللہ فساد کو

وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ۝ جس نے افترا باندھا وہ زیاں کار ہوا۔

وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ جس چیز کا وہ مخول کرتے تھے وہی اُن پر آ پڑی۔

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۣ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝

الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ اصحاب کہف کے متعلق لوگوں کے اختلافات بیان کر کے قرآن مجید فرماتا ہے کہ رَجْمًۢا بِالْغَيْبِ یعنے اندھیرے میں نشانہ مارنا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد ہے فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَاۗءً ظَاهِرًا ۠ وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ۝ پس جو تفصیلاً قصص انبیاء علیہم السلام سابقہ کی نسبت مفسرین نے یہودیوں کی روایات سے بیان تفاسیر میں درج کی ہیں اور احادیث صحیحہ میں ان کا کچھ ذکر نہیں اور نہ قرآن کریم سے اُن کی تصدیق ہوتی ہے اور وہ موجب توہین اسلام و تلبیس حق بھی ہیں ہم نے عمداً ترک کر دیئے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی اُن کی نسبت یہی فیصلہ ہے کہ قصص بنی اسرائیل کی تم نہ تصدیق کرو اور نہ تکذیب اسلئے ہم نے اُن کی نہ تصدیق کی ہے اور نہ تکذیب۔ ہاں جن قصوں کی تصدیق قرآن مجید سے ثابت ہوتی ہے اُن کو لفظ بلفظ ہم نے توریت مروجہ یا دیگر کتب معتبرہ سے تفسیر کے لئے اوپر لے لیا ہے اور جو قصص قرآن مجید یا فطرت یا عقل کے خلاف ہیں اُن کو مطلقاً ترک کر دیا ہے کیونکہ بے سند باتوں میں بحث کرنا بھی فضول جھگڑوں میں پڑنا ہے جن کی نہ تو تصدیق ممکن ہے اور نہ تکذیب۔

لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَوْلَآ اَنْ

تاکہ اس قوم کو ڈراوے جس کے پاس تجھ سے پہلے کوئی نذیر نہیں آیا تاکہ وہ سمجھیں ۔ اور اگر اُن پر اُن کے

تجھ سے پہلے رسولوں کیساتھ ہنسی کیگئی پس میں نے کافروں کو مہلت دی پھر میں نے انکو پکڑ لیا پس میرا عذاب کیسا تھا۔ اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ کیا اللہ کی تدبیروں سے نڈر ہو گئے اللہ کی تدبیروں سے وہی قوم نڈر ہوتی ہے جو برباد ہونیوالی ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۱۳/۱۲ تحقیق اللہ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جبتک وہ اپنے نفسوں کے حال کو نہ بدل ڈالیں۔

حدیث شریف میں ہے سن لو پانچ چیزوں پر پانچ سزائیں مقرر ہیں جو قوم عہد شکنی کرتی ہے تو اُسکے دشمن اُسکے اوپر مسلط کئے جاتے ہیں ۲ جو قوم احکام الٰہی کو خواہش نفسانی اور رشوت ستانی سے ترک کرتی ہے تو فقر و افلاس میں مبتلا ہوتی ہے ۳ جس قوم میں زنا و اغلام کی کثرت ہوگی وہ وباؤں اور دیگر حوادثات سے ہلاک کی جائیگی ۴ جو قوم ناپ تول میں خیانت کرے گی قحط میں مبتلا ہوگی باغ اور کھیتوں کی پیداوار سے بہرہ ور نہ ہوگی ۵ جو قوم زکوٰۃ اور حقوق مساکین سے دست کشی کرے گی ان سے بارش روک لیجائیگی۔ ظالم کی نسبت حدیث شریف میں ہے اللہ ظالم کو مہلت دیتا ہے پھر جب پکڑتا ہے تو پھر اُسکو نہیں چھوڑتا (متفق علیہ)

(۲) ہر قسم کی نیکی کا نتیجہ دنیاوی اور اخروی بھلائی اور سرسبزی ہے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے۔ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ۱۶/۳۰ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ۴۲/۲۴ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۳۰/۴۷ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۲۲/۵۰ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۷/۵۶ اللہ تعالیٰ مومن کی نیکی میں نقصان نہیں کرتا اس کی برکت سے دنیا میں بھی اسکو عطا کرتا ہے اور آخرت میں اسکو بدلہ دیا جائیگا اور کافر جو نیک عمل اللہ کیواسطے کرے تو ان کے عوض دنیا میں اسکو طعام وغیرہ دیدیا جاتا ہے تاکہ جب آخرت میں پہنچے تو اُسکے پاس کوئی ایسی نیکی نہ ہوگی جسکا اُسکو عوض دیا جائے (مسلم) مگر مومن دنیاوی لذات اور اسکے عروج و اقبال سے مطمئن نہیں ہو سکتا اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ دنیا مومن کا قیدخانہ اور کافر کا بہشت ہے (حدیث مسلم) تعس عبد الدینار والدرهم والقطيفة والخميصة ان اعطي رضي وان لم يعط لم يرض دینار و درہم اور چادر اور سیاہ دھاری دار کمبل کا بندہ منہ کے بل گر پڑا اگر اسکو دی جائے تو راضی رہے اور اگر نہ دیجائے تو ناخوش ہو جائے (بخاری) لا عيش الا عيش الاخرة سوائے آخرت کے کوئی عیش عیش نہیں (متفق علیہ) ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا یا رسول اللہ مجھے آپ ایسا عمل بتائیں کہ جب وہ عمل کروں تو اللہ اور انسان مجھ سے محبت کریں آپ نے فرمایا کہ دنیا سے رغبت نہ کر اللہ تجھ سے محبت کریگا اور جو چیز لوگوں کے پاس ہے اُسکو چھوڑ دے تب لوگ تجھ سے محبت کرینگے (ابن ماجہ) خبردار دنیا ملعون ہے اور جو چیز دنیا میں ہے وہ بھی ملعون ہے مگر اللہ کا ذکر اور جس سے وہ پیار کرے اور عالم اور متعلم (ترمذی) غنا کثرت مال سے نہیں بلکہ دل کی غنا سے ہے ؎ تونگری بدل است نہ بمال (متفق علیہ)

(۳) جو لوگ دین سے علیحدہ ہو کر دنیاوی عزت اور دولت کیواسطے کوشش کرتے ہیں وہ اپنی اپنی کوششوں کے مطابق

تُصِيبَهُم مُّصِيبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ فَيَقُولُوا رَبَّنَا لَوْلَا أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا

عملوں کی وجہ سے جو انہوں نے آگے بھیجے ہیں مصیبت آپڑتی تو وہ کہتے کہ اے ہمارے رب اگر تو ہماری طرف رسول بھیج دیتا

کامیاب ہوتے ہیں۔ہاں اگر یہ لوگ کسی رسول یا کلام الٰہی کی مخالفت کرنے لگجائیں اور ظالم بنجائیں تو اُن کی دنیاوی کوشش بھی برباد ہوجاتی ہے اور اُن کی ہلاکت کا موجب ہوجاتی ہے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ ۔ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۔ جو شخص دنیاوی زندگی اور آرائش چاہتا ہے ہم اُس کو اُسکے اعمال کیمطابق دنیا میں دیتے ہیں اور اُن کی محنت میں کچھ کمی نہیں کیجاتی مگر ان لوگوں کیواسطے آخرت میں آگ کے سوائے کچھ نہیں وہاں اُن کی تمام دنیاوی محنتیں برباد ہوجاوینگی اور تمام اعمال باطل ثابت ہوں گے۔ اس آیہ کریمہ سے ظاہر ہے کہ دنیا کیواسطے جسقدر کوئی شخص محنت اُٹھاتا ہے اُس کیمطابق وہ ضرور پھل حاصل کرلیتا ہے خواہ کوئی مومن ہو یا غیر مومن ہو اُس کی محنت میں کچھ کمی نہیں کیجاتی مگر دنیا پرستوں کی صنعتیں اور محنتیں آخرت میں کچھ کارآمد نہ ہونگی اور اُن کو سوائے آتش جہنم کے اور کچھ بھی حاصل نہ ہوگا۔ ان لوگوں کی دنیاوی کامیابی اور ترقی بھی اُس وقت تک ہے جبتک وہ ظلم کا پیشہ اختیار نہ کریں اور نہ کسی رسول یا کلام الٰہی کی مخالفت پر کمربستہ ہوں ورنہ دنیا میں بھی ایسے لوگ جلد ہلاک اور تباہ کردیئے جاتے ہیں چنانچہ کافروں کی نسبت خداوند عالم فرماتا ہے وَأَنَّ اللَّهَ مُخْزِي الْكَافِرِينَ [۹/۲] تحقیق اللہ کافروں کو رسوا کرنیوالا ہے پھر فرماتا ہے إِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِّلْكَافِرِينَ [۲] تحقیق اللہ کافروں کا دشمن ہے پھر فرماتا ہے إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ فِي الْأَذَلِّينَ [۵۸] جو لوگ اللہ اور اُس کے رسولوں کی مخالفت کرتے ہیں وہ بہت ذلیل ہوتے ہیں ظالموں کی نسبت اللہ کریم فرماتا ہے فَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَقَصْرٍ مَّشِيدٍ [۲۲/۴۵] توراتِ مقدس میں بھی یہ مضمون نہایت تواتر اور وضاحت کیساتھ ہے کہ شریر جلد فنا ہوجاتا اور صادق ہی عزت اور دولت حاصل کرتا ہے ذیل میں چند مقامات

ایوب [۴/۷] یاد کیجیو کیا کوئی بے گناہ ہوتے ہوئے کبھی ہلاک ہوا اور کہاں صادق کاٹے گئے۔

ایوب [۵/۳] میں نے بیوقوف کو جڑ پکڑتے دیکھا پر ترت میں اُس کے گھر پر لعنت کی۔

ایوب [۵/۱۲] وہ مکاروں کے منصوبوں کو باطل کرتا ہے کہ اُن کے ہاتھوں سے اُن کا مطلب پورا نہیں ہوسکتا۔

ایوب [۸/۱۴] اور ریاکار کی امید توڑی جاتی ہے اُن کی امید کی جڑ کٹ جاتی اور اُن کی آس مکڑی کا سا جالا ہے۔

ایوب [۸/۲۰] دیکھ خدا سچے آدمی کو مردود نہیں کرتا وہ بدکاروں کی کمک نہیں کرنے کا۔

ایوب [۱۵/۳۴] ریاکاروں کی جماعت بھوکی مرے گی اور آگ رشوت خوروں کے ڈیروں کو جلا دے گی۔

ایوب [۲۰/۵] شریروں کی خوشی کرنی تھوڑے دن کی ہے اور ریاکاروں کی شادمانی ایک لمحہ کی ہے۔

ایوب [۲۱/۱۷] کیا نہیں ہوتا کہ شریروں کا چراغ بجھایا جائے اُن پر ہلاکت آئے سبب خدا کے غضب کے شہری دکھ بانٹ

ایوب [۲۱/۳۰] کہ شریر ہلاکت کے دن کیلئے چھوڑا گیا ہے وے قہر کے دن نکالے جاوینگے۔

ایوب [۲۴/۱۲] وہ شہروں ... نہیں دیتا یہ مظلوموں کا انصاف کرتا ہے اور راستبازوں کی طرف ... چشم پوشی نہیں کرتا

رَسُولًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۞ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا

تو ہم تیری آیتوں کی ضرور پیروی کرتے اور مومن ہو جاتے پس جب اُن کے پاس ہمارے پاس سے حق پہنچا

بلکہ اُن کو بادشاہوں کیساتھ ایسے تخت پر جسکی ابدی پائیداری ہے بٹھاتا اور وے سرفراز ہیں۔

زبور ۱/۴ شریر ایسے نہیں بلکہ وے بھوسے کے مانند ہیں جسے ہوا اُڑا لیجاتی ہے۔

زبور ۵/۵ تو سب بدکاروں سے عداوت رکھتا ہے تو اُن کو جو جھوٹھ بولتے ہیں نابود کرے گا۔ خداوند خونی اور دغاباز

زبور ۷/۹ سو وہ اُن کو جن کے دل سیدھے ہیں رہائی دیتا ہے۔ خدا صادق کا انصاف کرتا ہے اور حق تعالے ہر روز بدکار پر جھنجلاتا ہے اگر وہ باز نہ آوے گا تو خدا اپنی تلوار تیز کرے گا۔

زبور ۹/۵ تو نے شریروں کو فنا کیا تو نے اُن کا نام ابدالآباد تک مٹا ڈالا ہے۔

زبور خداوند مظلوموں کیلئے محکم مکان ہے اور مصیبت کیوقت میں پناہ گاہ۔ وے جو تیرا نام جانتے ہیں تیرا بھروسا رکھینگے کہ تو نے اے خداوند اُن کو جو تیری تلاش میں ہیں ترک نہیں کیا ہے خداوند کی جو صیہون پر کرسی نشین ہے ستایش کے

زبور ۹/۱۷ شریر پلٹ کے جاکر جہنم میں ڈالے جاینگے۔

زبور ۱۱/۶ و ۷ وہ شریروں پر آگ اور انگارے اور گندھک برساوے گا اور لو وہ اُن کے پیالہ کا حصہ ہوگا اسواسطے کہ خداوند صادق ہے صداقت چاہتا ہے اور اُس کا مُنہ سیدھے لوگوں کی طرف متوجہ ہے۔

زبور ۱۲/۵ مسکینوں کی خراب حالی اور حاجتمندوں کے ٹھنڈے سانس پر نظر کرکے خداوند فرماتا ہے اب میں اُٹھتا ہوں جو اُس سے اکڑتا ہے میں اُس سے اُس کو رہائی دوں گا۔

زبور ۱۵/۱ اے خداوند تیرے خیمہ میں کون رہیگا تیرے کوہ مقدس پر کون سکونت کرے گا وہ جو سیدھی حال چلتا ہے اور صداقت کے کام کرتا ہے اور اپنے دل سے سچ بولتا ہے۔

زبور ۱۸/۲۵ و ۲۶ رحم کرنیوالے کو تو اپنے تئیں رحیم دکھلاتا ہے اور نیکی کرنیوالوں پر آپ کو نیکی کرنیوالا ظاہر کرتا خالص کو تو اپنے تئیں خالص دکھاتا ہے اور کجروں کیساتھ تو کجرو معلوم ہوتا ہے۔

زبور ۲۴/۳ خداوند کے پہاڑ پر کون چڑھ سکتا ہے اور اُس کے مکان مقدس پر کون کھڑا رہ سکتا ہے وہی ہے جسکے

زبور ۳۱/۲۳ کہ خداوند دینداروں کا نگہبان ہے اور غرور کرنیوالوں کو بے طرح بدلا دیتا ہے۔

زبور ۳۴/۱۲ وہ کون انسان ہے جو زندگی کا مشتاق ہے اور بڑی عمر چاہتا ہے تاکہ بھلائی دیکھے اپنی زبان کو بدی سے اور ہونٹوں کو دغا کی بات بولنے سے باز رکھ۔

زبور ۳۷/۱ بدکاروں کے سبب تو مت کُڑھ بدی کرنیوالوں سے تو حسد مت کر کہ وے جلدی گھاس کی مانند کاٹ ڈالے جاینگے اور ہری سبزی کی طرح مرجھا جاوینگے۔

زبور ۹ تا ۱۱ بدکار کاٹ ڈالے جاینگے۔ لیکن وے جو خداوند کے منتظر ہیں زمین کو میراث میں لینگے۔ کہ تھوڑی سی مدت ہوگی شریر نہوگا تو غور کرکے اُسکے مکان ڈھونڈیگا۔ اور وہ نہ ہوگا۔ اور سے جو حلیم ہیں زمین کے وارث ہونگے اور بہت سی راحت پاکر خوشدل ہونگے۔ شریر صادق کے برخلاف بندش باندھتا ہے اور اُس پر دانت پیستا ہے

قَالُوا لَوْلَا أُوتِيَ مِثْلَ مَا أُوتِيَ مُوسَىٰ أَوَلَمْ يَكْفُرُوا بِمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ مِنْ قَبْلُ قَالُوا

تو کہنے لگے کہ جیسا کچھ موسیٰ کو دیا گیا تھا اسکو کیوں نہیں دیا گیا کیا انہوں نے ان باتوں کا انکار نہ کیا تھا جو پہلے موسیٰ کو دی گئی تھی کہنے لگے

خداوند اُسپر ہنستا ہے کیونکہ دیکھتا ہے کہ اسکا دن آتا ہے شریر تلوار نکالتے اور اپنی کمان کھینچتے تاکہ مسکین اور محتاج کو گرادیں اور اُنکو جنکی راہیں سیدھی ہیں جان سے ماریں اُن کی تلوار اُن کے دلوں میں بیٹھینگی اُن کی کمانیں ٹوٹ جاوینگی تھوڑا سا جو صادق کا ہے بہت سے شریروں کے مال و اسباب سے بہتر ہے۔

استثنا ۹ باب ۵ و ۶ تو اپنی صداقت سے اور اپنے دل کی راستی سے اُس زمین کا وارث ہونے نہیں جاتا بلکہ خداوند تیرا خدا اُن قوموں کی شرارت کے باعث اُن کو تیرے آگے سے خارج کرتا ہے تاکہ وہ اُس بات کو جو اُسنے قسم کھا کے تیرے باپ دادوں ابرہام اور اضحاق اور یعقوب سے کہی پورا کرے پس تو سمجھ لے کہ خداوند تیرا خدا تیری صداقت کے سبب سے تجھکو اس نفیس سرزمین کا وارث نہیں کرتا کیونکہ تم گردن کش لوگ ہو۔

ہاں شریر کا چراغ ضرور بجھایا جائیگا۔ اور اُس کی آگ کا شعلہ نہ چمکیگا۔ روشنی اُسکے ڈیرہ میں تاریک ہو جائیگی۔ اور اُسکا چراغ اُسکے ساتھ بجھایا جائیگا۔ اُس کی زور آوری کے قدم چھوٹے کئے جاینگے اُسی کا منصوبہ اُسے گرا دے گا کیونکہ وہ اپنے ہی پاؤں سے جال میں پھنسا جاتا ہے۔ اور وہ پھندے پر چلتا ہے۔ دام اُس کی ایڑی کو گرفتار کرے گا اور پھندا اُسے مضبوطی سے پکڑ رکھیگا۔ دام اُس کیلئے زمین میں چھپایا ہوا ہے اور راہ میں اُس کیلئے کل لگائی گئی ہے۔ دہشتیں ہر ایک طرف سے اُسے گھبراوینگی اور اُسکے در پئے ہو کے اُسے بھگاوینگی۔ اُسکا زور بھوک سے جاتا رہے گا اور تنگحالی اُسکے پاس مستعد رہیگی۔ وہ اُسکے اعضا کو کھا لیگی۔ موت کا پلوٹھا اُسکے عضو نگل جاویگا۔ اُسکے بھروسہ کی جڑ اُسکے خیمہ میں سے اُکھاڑ پھینکی جائیگی اور وہ ملک الموت کے آگے پیش کیا جائیگا۔ دہشت اُسکے ڈیرہ میں آ بسے گی کہ اسکا نہ رہا اُسکے مکان پر گندھک بکھرایا جائیگا۔ تلے اُسکی جڑ سوکھ جائیگی۔ اور اوپر اُس کی ڈالی کاٹی جائیگی اُسکی یادگاری زمین پر سے مٹ جائیگی اور بازاروں میں اُسکا نام و نشان نہ رہیگا وہ اُجالے سے اندھیرے میں دھکیلا جائیگا اور دنیا میں سے کھدیڑا جائیگا اُسکا نہ بیٹا نہ بھتیجا اُسکے لوگوں میں رہیگا اور اُس کے مکانوں میں کوئی باقی نہ ہوگا۔ وے جو اُسکے بعد ہووینگے اُسکے دن سے سراسیمہ ہووینگے جسطرح سے وے جو اُسکے ہمعصر تھے حیران ہوئے یقیناً شریروں کے مسکن ایسے ہی ہیں اور اُس کی جگہ جو خدا کو نہیں پہچانتا ہے۔

نظم

جو چھوڑی یاد لوگوں نے خدا کی
یہ ہے لازم بروئے عدل اور داد
ہر ایک نیکی کا پھل ہے شاد مانی
خدا کا ہو غضب اور قہر و لعنت
مصائب جسقدر ہیں اس جہاں میں
ٹھکانا کچھ نہیں پھر ایک ہی آہ

تبھی شدت ہوئی قحط اور وبا کی
عمل نیک اور اس سولا پہ ایماں
خدا کا رحم فضل و کامرانی
بھلائی کا ہے پھل سکھ اور راحت
وہ سب اپنے ہی فعلوں کا بیاں ہیں
سبھی کذاب اور جبار و بیداد

خدا پر فرض ہے مومن کی امداد
اسی سے عزت و نصرت ہے اے جاں
شرارت سے گھٹے عقل اور عزت
بُرائی کا ہے پھل دُکھ اور مصیبت
نہ ہو گر عفو تقصیرات انسان
بہت ہی جلد ہو جاتے ہیں برباد

سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۟ وَقَالُوْٓا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ ۝ قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى

کہ دونوں جادوگر ہیں کہ ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ اور انہوں نے کہا ہم کل سے انکاری ہیں تو کہہ اچھا اللہ کے پاس سے کوئی کتاب لاؤ

خدا دیتا ہے اُن کی نسل کو مار
ترقی پاتے ہیں پھر اُن سے بہتر
خدا کے حکم کو جو مانتے ہیں
سدا رہتے ہیں مولا کی اماں پر
بلائیں اُن پہ آتی ہیں گاہے
کہ پاتے ہیں مخالف اُن کے حالات
خدا فرما چکا قرآں کے اندر
بڑھاتا ہے خداوند اُن کا اقبال
ہمیشہ رحم اور فضل و کرم سے
وہ بخشتا ہے کفیل رزق و عزت
نہیں کرتا خدا لوگوں کو برباد
نہ بدلے جب تلک وہ اپنا حوال
بھلائی کی رکھو ہر وقت نیت
خدا کے فضل سے شاداں رہو گے
کرو گے ظلم اگر یک ذرہ بھر بھی
تباہ کرے گا فضل کا ہاتھ
بھلوں کی ہے بھلائی دو جہاں میں
اسی تلقین میں دن رات رہنا
وہ ہے قادر و غفار و منان
کرے باغات سبز انہار جاری
یہی فرما گئے ہیں حضرت ہود
کرو توبہ ہر اک ظلم و دغا سے
کرو مت سرکشی حکم خدا سے
کہ رکھو ٹھیک تم پیمانہ و میزان
نہ پھیلاؤ زمیں میں تم فسادات
مبارک ہے وہی فضل خدا سے

اگر ہو بھی وہ ہو جاتی ہے بدکار
اُجڑ جاتے ہیں اُن کے سب مکانات
اُسی کو رب عالم جانتے ہیں
نہ کوئی خوف و حزن اُن کو ستاوے
کرے پاک اُن کو مولا جیسے چاہے
مدد کرتا ہے بس اللہ اُن کی
کہ مومن کی مدد ہے فرض ہم پر
مصائب میں مدد کرتا ہے دائم
بچا رکھتا ہے اُن کو خوف و غم سے
مٹاتا ہے خدا باطل کو دائم
نہ چھوڑیں جب تلک وہ عدل و داد
خدا کا فضل گر تم چاہتے ہو
کہ تا برسے خدا کی تم پہ رحمت
بھلائی سے بھلا پاؤ گے انعام
نتیجہ اُس کا دیکھو گے ضروری
ہمیشہ رحم سے پاؤ گے رحمت
خدا کے قہر سے رہتے ہیں اماں میں
کہ اُس مولا سے چاہو مغفرت تم
کرم سے اپنے برسائے گا باراں
تمہاری کیا ہوئی تعلیم و عقلیں
کہ استغفار و توبہ کرو زود
وہ بھیجے گا کرم سے بادلوں کو
نہ ہو مت مرتکب ظلم و دغا کے
حقوق خلق میں نقصان کرو مت
بگڑ جائیں گے ورنہ اس سے حالات
اگر مومن ہو تو مانو گے یہ بات

مگر آخر کو ہو جاتے ہیں ابتر
نہیں کام آتے ہیں باغات و چاہات
وہ پھلتے پھولتے ہیں دو جہاں میں
نہ کوئی دشمن اُن پر غلبہ پاوے
ستاتے ہیں انہیں بدکار و بدذات
مٹا دیتا ہے ظالم کا نشاں بھی
جو رکھتے ہیں درست ایمان و اعمال
طریق نیک پر رکھتا ہے قائم
سدا چاہے جو اُس مولا سے رحمت
جو حق ہے اُس کو کر دیتا ہے قائم
نہیں ہوتی کوئی بھی قوم پامال
کسی انسان کو ہرگز نہ دکھ دو
اگر ظلم و شرارت سے بچو گے
شرارت سے نہ ہو گے سخت ناکام
رہو گے جس طرح تم خلق کے ساتھ
ہمیشہ ظلم سے پاؤ گے زحمت
یہی تھا نوح سب لوگوں سے کہتا
خلوص دل سے مانگو مغفرت تم
بڑھائے مال اور نسلیں تمہاری
کہ اللہ سے نہیں رکھتے امید میں
اگر تم مغفرت چاہو خدا سے
بڑھائے گا تمہاری قوتوں کو
شعیب مدینی کا تھا یہ فرمان
دغا اور مکر پہ مائل رہو مت
بچے جو کچھ تمہیں صدق و صفا سے
شرارت سے سدا بہتر ہے خیرات

منزل ۵

منهما اتبعه ان كنتم صدقين ﴿٤٩﴾ فان لم يستجيبوا لك فاعلم انما يتبعون

جو ان دونوں سے زیادہ رہنما ہو تاکہ میں اُس کی پیروی کروں اگر تم سچے ہو۔ پس اگر وہ تیرا کہا نہ مانیں تو جان رکھ کہ وہ تو بس اپنی بگڑی ہوئی خواہشوں

اهواءهم ومن اضل ممن اتبع هوىه بغير هدى من الله ان الله لا

کی پیروی کرتے ہیں اور اُس شخص سے زیادہ گمراہ کون ہے جو اللہ کی ہدایت کے بغیر اپنی بگڑی ہوئی خواہشوں کا پیرو بنے تحقیق اللہ ظالم

رکھو پوری تم اپنی ناپ و میزاں
تجارت جس نے یورپ کی بڑھائی
یہی ہے نسبت تورات و انجیل
کریں قایم وہ سب تعلیم ساری
یہی ہے نسبت انصار دیگر
خدا کے حکم سے باہر غبا وہیں
مگر ہر وقت جھٹلاتے رہے وہ
نہ پائی کچھ اماں قہر خدا سے
خدا سے تم اپنی غفران چاہو
توقف دیوے تا اجل مسمےٰ
اگر کذاب اور سرکش ہوگے
لینا دیں سے تمہاری ہے یہی ڈر
ہوئے ختم اُس نبی کی زندگی میں
یہی قانون جاری ہے خدا کا
اگر ہیں مرتشی یا ہیں ریا خوار
کر پڑے لگتی ہے اللہ کی مار
اُجڑ جاتے ہیں بس اُن کے قصر عالی
بہت عیاش و مصروف اور زناکار
اٹھا دیتا ہے اُن کو رب عالم
خدا کرتا ہے اُن کی جلد تخریب
بغاوت اور نفرت اور غفلت
شفا و عظر رحمت ہے یہی بس
مصائب اور ذلت کی پڑے مار
ہوئی مستغرق طوفان بیک یوم

اسی میں ہووے گی برکت فراواں
صفا و صدق پر رحمت خدا کی
کہ گرگھتے رہیں حکموں کی تعمیل
ملے رزق اُن کو فضل بیکراں سے
بیاں قرآن میں ہے جس کا اکثر
تو پاویں برکتیں ارض و سما کی
سزا اعمال کی پاتے رہے وہ
یہی فرماتے ہیں ختم الرسل بھی
خلوص دل سے اُس کی سمت دوڑو
جو اہل فضل ہے وہ فضل پاوے
عذاب اللہ سے کیونکر بچوگے
چنانچہ جتنے تھے مکہ میں کفار
یہ نصرت تھی خدا کی زندگی میں
کہیں ہوں ظالم و کذاب فجار
بہت ہی جلد ہو جاتے ہیں و خوار
فنا ہو جاتے ہیں قہر خدا سے
پڑے رہتے ہیں اُن کے قصر خالی
کرے تکذیب جو امت نبی کی
ہویدا کرتا ہے پھر اور آدم
جو اترے کوئی حکم آسمانی
یہ ہو جاتے ہیں بس اسباب لعنت
کرے جو اُس کی اب تکفیر و تکذیب
معیشت تنگ ہو دائم رہے خوار
جو کی فرعون نے موسیٰ کی تکفیر

ور برکات ہے صدق و صفا کی
دغابازی پہ ہے لعنت خدا کی
جو اترا اُن پہ ہے اُن کے سوا بھی
رسل انشیں اور آسماں سے
اگر اہل القریٰ ایمان لاویں
سدا ہوتی رہے رحمت خدا کی
ہوئے برباد تکذیب و جفا سے
سبب کفار اور جہال مکی
کر تا بخشے تمہیں ساماں جنے
بزید رحمت رحماں آوے
بڑے دن کا عذاب آ دیکھا تم پر
سبب اللہ کے نبا سے یا ہووے خوار
برا انجام ہے ظلم و دغا کا
بندو دی ہوتے ہیں بے نسل اور خوار
نہیں ہوتی ہیں اُن کی نسلیں و چار
یہی قانون ہے بس ابتدا سے
جو بد اولاد وہ ہوتی ہے بدکار
نہیں رہتی ہے دنیا میں کبھی بھی
بڑا ہی ظلم ہے تکفیر و تکذیب
اطاعت میں ہے اُس کے کامرانی
کلام اللہ قرآن مقدس
خدا سے جلد تر ہو اُس کی لعنت
یہی لعنت تھی جس سے نوح کی قوم
خدا نے غرق سے کی اُن کی تدبیر

منزل ۵

يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۰﴾ وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۱﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ

لوگوں کی ہدایت نہیں کرتا اور ہم متواتر اُن کیواسطے حکم بھیجتے رہے تاکہ وہ سمجھیں جن لوگوں کو ہم نے

الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ

پہلے سے کتاب دی ہے وہ اُس کو مانتے ہیں اور جب اُن کو کتاب سنائی جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اُسپر ایمان لائے یہ تو بیشک ہماری رب کیطرف

ثمود و عاد اور اقوام دیگر
ہوئے تکذیب پیشہ لوگ جو جو
اگر کرتے رہیں اُس کی اطاعت
نہیں پیوستہ یا کاہل اِس سے
نہ بچے ہیں جب تلک قرآن کو ہم
تفقہ اور تدبر اور تذکر
نبی فرماتے ہیں باکلفت و یاس
مٹا تفہیم کا نام و نشان تک
کیا پھر خوب تنگ و خوار اُن کو
مصائب دن بدن ہیں دیکھو ایزاد
جو پڑھتے ہیں کتابیں اور دل سے
تو ولسے ہیں اس سے سخت بیزار
کتبہائے دگر کے سخت مشتاق ہیں
تبھی جاتا رہا سب دین و ایماں تو
بنا رکھا ہے اس کو محض بکواس
کہ اعراض اس قدر اس سے ہوا ہے
سمجھنے کے لئے قرآن ہے آیا
نصیحت سے چرایا کرتے ہیں دل
خدا فرماتا ہے باصد تو اتر
نصیحت کو فقط حق نے دیا ہے
کرو علم و عمل اس کے مطابق
عذاب دین و دنیا میں رہو گے

ہوئے تکذیب سے نابود و ابتر
مسلمانو سنو شتّا اگر ہے
ملے دُنیا و عقبےٰ میں فراغت
سبھی اشکال میں برباد ہونگے
رہے گا حال تنگ و زار دایم
خلاف اس کے بلا معنی تلاوت
میری اُمت نے سمجھا اسکو بکواس
مسلمانوں نے جو قرآں کو چھوڑا
دیا ہر طرح کا آزار اُن کو
بڑے نادان ہیں اور سخت ظالم
نہیں پڑھتے جو یہ قرآں بغور دل سے
جو رسمی طور پہ سب مانتے ہیں
مگر قرآن ہے اُن کیلئے شاق
ہوئی گم دولت و توقیر ساری
نہیں تفہیم کے جاتے کبھی پیں
سمجھ آتا نہیں کیا تم کو اتنا
عجب نور و بیاں ہے ساتھ لایا
جو خالص وعظ اس قرآں کو پایا
کر قرآں سے غرض ہر بس ندہے
نہیں مطلب ہے کچھ قرآن کا اور
نہ ہو جاؤ مخالف مثل سابق
ہوا کیا دین و ایمان تمہارا
رہو یاد مولا میں سدا تم
پڑھو با معنی قرآن مومنو تم

خدا نے بس نہیں چھوڑا کسیکو
ہماری بہتری قرآن پہ ہے
اگر سرکش رہیں یا غافل اِس سے
مصائب دن بدن ایزاد ہونگے
تلاوت کا ہے حق غور و تفکر
نتیجہ اس کا اغلب ہے شقاوت
پڑھے غفلت میں معنی سے یہانتک
خدا نے رشتۂ رحمت کو توڑا
معیشت تنگ کی اور دین برباد
جو لاپرواہ ہیں قرآں سے عالم
سمجھتے ہیں اسے بے سود و بیکار
نہیں کوئی ضرورت جانتے ہیں
زمانے سے گیا گم درس قرآں
ترقی پہ ہے بس تنگی و خواری
مسلمانوں عجب یہ ماجرا ہے
کہ یکساں ہی نہیں اندھا و بینا
ہوا کرتے ہیں جو گمراہ و غافل
تبھی معنی سے اس کے دل چرایا
مبارک نور اور کامل شفا ہے
مگر کرتے رہو تم فکر اور غور
اگر ویسی ہی غفلت رکھو گے
کہ قرآں سے ہوا مطلق کنارا

منزل ۵

مُسْلِمِيْنَ ﴿۵۳﴾ أُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ

تو (اُس سے) پہلے (ہی) مسلمان تھے ۔ اِن لوگوں کو دوبارہ اُن کا اجر دیا جائیگا ۔ کیونکہ وہ صبر کرتے ۔ اور بدی کے

بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَإِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ

بدلے نیکی کرتے ۔ اور جو کچھ ہمنے اُن کو دیا اُس میں سے خرچ کرتے ہیں ۔ اور جب لغویات سنیں

أَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ ز سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ

تو اُس سے کنارہ کرتے اور کہتے ہیں ۔ ہمارے واسطے ہمارے اعمال اور تمہارے واسطے تمہارے اعمال ہیں تم پر سلام ہو

لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ﴿۵۵﴾ إِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ أَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ

ہم تو جاہلوں کو نہیں چاہتے ۔ جس کو تو چاہے ہدایت نہیں کر سکتا [1] بلکہ اللہ جسکو چاہے ہدایت

يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ج وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَقَالُوْٓا إِنْ نَّتَّبِعِ

کرتا ہے ۔ اور وہ (اللہ تعالیٰ) خوب جانتا ہے کہ کون ہدایت یاب ہونیوالے ہیں ۔ اور اُنہوں نے کہا کہ اگر ہم

الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ أَرْضِنَا ط أَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا

تیرے ساتھ ہدایت کی پیروی کریں تو اپنی زمین سے اُچک لئے جائیں [2] ۔ کیا ہمنے اُن کو عزت و امن کی جگہ نہیں دی

يُّجْبٰىٓ إِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ

کہ ہماری طرف سے اُس کی طرف ہر قسم کے پھلوں کا رزق کھنچا چلا آتا ہے ۔ بلکہ اکثر اُن میں سے جانتے نہیں

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا ج

اور ہمنے کتنی بستیوں کو ہلاک کر دیا [3] ۔ جو اپنی معاش میں اکڑ باز ہو گئی تھی

فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْ بَعْدِهِمْ إِلَّا قَلِيْلًا ط وَكُنَّا نَحْنُ

پس یہ اُن کے گھر ہیں ۔ جو اُن کے بعد آباد نہیں ہوئے ۔ مگر شاذ و نادر ۔ اور ہم ہی

الْوٰرِثِيْنَ ﴿۵۸﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْٓ أُمِّهَا

وارث تھے ۔ اور تیرا رب کسی بستی کو ہلاک کرنے والا نہیں ۔ جبتک اُس کے صدر میں کوئی

رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ج وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰىٓ إِلَّا وَأَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۹﴾

رسول نہ بھیج لے جو اُن کو ہماری آئیں سنا دے اور ہم کسی بستی کو ہلاک کرنے والے نہیں مگر صرف جبکہ اُس کے لوگ ظالم ہوں

[1] حدیث بخاری و ترمذی و مسلم سے ظاہر ہے کہ آیت إِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ أَحْبَبْتَ ابوطالب کے حق میں ہے زجاج کا قول ہے کہ مفسرین کا اسباب پر اتفاق ہے کہ یہ آیت ابوطالب کے حق میں ہے۔

[2] شیعہ اس مقام پر غور کریں کہ ایسے وقت میں جو لوگ ایمان لائے جبکہ عام طور پر لوگوں کا خیال تھا کہ اگر ہم ایمان لائے تو زمین سے نکالے یا مار ڈالے جائینگے کیا وہ منافق ہو سکتے ہیں۔

[3] مثلاً بابل اور نینوی کی خرابات کسریٰ کی عمارات سور و سیدار کی کھنڈرین میں ان کے بلند محل عبرت انگیز نشانات ہیں۔

٭ بلند شہر اور گاؤں ایران طالبین ۔ اور بعض اُمراء کے اُجڑے ہوئے مکانات موجود ہوتے ہیں جو اہلِ عجب کیلئے نصیحت کی کھلی کتاب ہے۔

وَمَا أُوتِيتُم مِّن شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا ۚ وَمَا عِندَ اللَّهِ

اور جو کچھ تم کو دیا گیا ہے وہ دنیاوی زندگی کا ساماں اور اسکی زینت ہے اور جو اللہ کے پاس ہے

خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿۶۰﴾ أَفَمَن وَعَدْنَاهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيهِ

وہ بہتر اور زیادہ پایدار ہے پس کیا تم سمجھتے نہیں ہو پس کیا جسکو ہمنے اچھا وعدہ دیا اور وہ اسکو ملنے والا ہے

ع ۶

كَمَن مَّتَّعْنَاهُ مَتَاعَ الْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْمُحْضَرِينَ ﴿۶۱﴾

وہ اسکی مثال ہو سکتا ہے جسکو ہمنے دنیاوی زندگی کا سامان دیا پھر وہ قیامت کے دن حاضر کیا جائیگا

وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ﴿۶۲﴾ قَالَ الَّذِينَ

اور ایک دن انکو پکارا جائیگا بس وہ پوچھیگا کہ وہ میرے شریک کہاں ہیں جو تم گمان کرتے تھے جن لوگوں پر

حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ الَّذِينَ أَغْوَيْنَا أَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا

فرد جرم قایم ہو گئی اور حجت قطع وہ کہینگے اے ہمارے رب یہی لوگ ہیں جنکو ہمنے بہکایا جیسا کہ ہم بہکے ویسا

تَبَرَّأْنَآ إِلَيْكَ ۖ مَا كَانُوٓا إِيَّانَا يَعْبُدُونَ ﴿۶۳﴾ وَقِيلَ ادْعُوا شُرَكَآءَكُمْ

ہمنے انکو بہکایا ہم تیری طرف اُن سے دست بردار ہیں وہ ہماری ہی پوجا نہیں کرتے تھے۔ اور کہا جائیگا تم اپنے شریکوں کو بلاؤ

فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وَرَأَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ أَنَّهُمْ كَانُوا

پس وہ پکاریںگے مگر وہ اُن کو جواب نہ دینگے اور عذاب دیکھینگے کاش وہ

منزل ۵

يَهْتَدُونَ ﴿۶۴﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ مَاذَآ أَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِينَ ﴿۶۵﴾

ہدایت یاب ہوتے اور ایکدن وہ اُن کو پکاریگا اور پوچھے گا کہ تمنے رسولوں کو کیا جواب دیا

فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْأَنۢبَآءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُونَ ﴿۶۶﴾ فَأَمَّا مَن تَابَ وَ

پس اُن کو اُسدن کوئی بات نہ سوجھ پڑے گی پس وہ ایکدوسرے سے پوچھ بھی نہ سکینگے پھر جو توبہ کرے اور

آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسَىٰٓ أَن يَكُونَ مِنَ الْمُفْلِحِينَ ﴿۶۷﴾ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ

اللہ کو مانے اور عمل اچھے کرے تو قریب ہے کہ وہ فلاح پانیوں میں سے ہو جائے اور تیرا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا

وَيَخْتَارُ ۗ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۚ سُبْحٰنَ اللَّهِ وَتَعٰلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿۶۸﴾ وَرَبُّكَ

اور پسند کرتا ہے فیصلہ اُن کو کوئی اختیار نہیں ہے اللہ پاک ہے اور جو شرک وہ کرتے ہیں اس سے بالاتر ہے اور تیرا رب

يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿۶۹﴾ وَهُوَ اللَّهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ لَهُ

جانتا ہے جو کچھ اُن کے سینے چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں اور وہ اللہ ہے نہ اسکے سوا کوئی معبود ہے

الْحَمْدُ فِي الْأُولَىٰ وَالْآخِرَةِ ۖ وَلَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۷۰﴾ قُلْ أَرَءَيْتُمْ

اول میں اور آخرت میں اسی کے واسطے حمد ہے اور اسی کے واسطے حکم ہے اور اسی کیطرف تم لوٹائے جاؤگے کہہ کیا تم نے دیکھا

۵ یعنی جماعت صحابہ کرام رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ نے ہی پیدا کیا اور اسنے ہی برگزیدہ کیا ہے تمہارا اس میں کچھ اختیار نہیں ہے ۱۲

إِنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَ سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُم

کہ اللہ قیامت تک تمپر رات دراز کردے سلہ اللہ کے سوائے کون خدا ہے جو تمہارے واسطے

بِضِيَاءٍ ۖ أَفَلَا تَسْمَعُونَ ﴿٧١﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا

روشنی لے آئے پس کیا تم سمجھتے نہیں ہو تو کہہ کیا تمنے دیکھا اگر اللہ تمپر قیامت تک دن دراز کردے

إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُم بِلَيْلٍ تَسْكُنُونَ فِيهِ ۖ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ﴿٧٢﴾

اللہ کے سوائے کون خدا ہے جو تمپر رات لے آئے تاکہ تم اسمیں آرام پاؤ پس کیا تم سمجھتے نہیں ہو

وَمِن رَّحْمَتِهِ جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ

اور اسی کی رحمت میں سے ہے کہ اسنے تمہارے واسطے رات اور دن بنائے تاکہ تم ان میں آرام کرو اور اللہ کے فضل سے

وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٧٣﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنتُمْ

رزق تلاش کرو اور تاکہ تم اس کی قدر کرو اور ایک دن اُن کو پکاریگا پس پوچھیگا کہ وہ میرے شریک کہاں ہیں جنکا تم

تَزْعُمُونَ ﴿٧٤﴾ وَنَزَعْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا فَقُلْنَا هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوا

گھمنڈ کرتے تھے اور ہر ایک گروہ میں سے ہم ایک گواہ کالینگے اور کہینگے اپنے دلائل پیش کرو پس وہ جان جائینگے

أَنَّ الْحَقَّ لِلَّهِ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٧٥﴾ إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِن قَوْمِ

کہ حق اللہ کے واسطے ہے اور جو کچھ جھوٹی باتیں بناتے ہیں سب دور ہو جائیگی سلہ قارون بھی موسیٰ کی قوم میں سے

مُوسَىٰ فَبَغَىٰ عَلَيْهِمْ ۖ وَآتَيْنَاهُ مِنَ الْكُنُوزِ مَا إِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوءُ بِالْعُصْبَةِ أُولِي الْقُوَّةِ

تھا اسنے اُن کے خلاف بغاوت کی اور ہمنے اسکو خزانے دیئے تھے جن کی کنجیاں اسقدر تھیں کہ جوان قوت والوں کو گراں

إِذْ قَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا تَفْرَحْ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ ﴿٧٦﴾ وَابْتَغِ فِيمَا

جب اس کی قوم نے اسکے کہا کہ تو اکڑ بازی مت کر تحقیق اللہ اکڑ بازوں کو دوست نہیں رکھتا اور جو اللہ نے

ع ۵ | ۱۰ | منزل ۵

سلہ یعنے کے والو تمہارے غموم وہموم کی رات ایسی دراز ہوگی کہ اسکا کوئی انجام نہوگا اور برعکس تمہارے صحابہ رسول کا دن چڑھیگا جسکا آفتاب کبھی غروب نہوگا۔

سلہ قارون کا قصہ توریت کے سفر عدد کے سولہویں باب میں تفصیلاً مذکور ہے جسکی مختصر کیفیت یہ ہے۔ اور قارح (یعنی قارون) بن اظہار بن قہات بن لاوی نے لوگ لیئے الخ اڑہائی سو شخص جو سرگروہ اور نامی اور جماعت کے مشہور تھے موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں اُٹھے اور وے موسیٰ اور ہارون کی مخالفت پر جمع ہوئے اور انہیں کہا الخ تم کیوں آپ کو خداوند کی جماعت سے بڑا جانتے ہو الخ پھر موسیٰ نے قارح کو کہا اے بنی لاوی سن رکھو۔ الخ۔ اب تم کہانت (امامت) کو بھی چاہتے ہو سو تو اور سب تیری گروہ خداوند کی مخالفت پر اکٹھے ہوئے اور ہارون کون ہے جو تم اُس کی شکایت کرتے ہو (قارون چاہتا تھا کہ موسیٰ اور ہارون کے برخلاف لوگوں کو اکسا کر سرداری آپ لے اور خصوصاً کہانت کے عہدہ کا اُسکو بڑا رشک تھا کہ یہ اپنے بھائی ہارون کو کیوں دیا مجھے کیوں نہ دیا تب موسیٰ کا غصہ بھڑکا اور خداوند سے یوں بولا ان کی ہدی کیطرف تو جہ مت کر میں نے ان سے ایک گدہا بھی نہیں لیا

اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ

تجھکو دیا ہے اُس سے دار آخرت کی تلاش کر اور اپنے دنیاوی حصہ کو مت بھول اور جیسا اللہ نے تجھپر احسان کیا ہے

اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ۷۷

تو بھی احسان کر اور زمین میں فساد مت چاہ تحقیق اللہ فسادیوں کو دوست نہیں رکھتا

قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰي عِلْمٍ عِنْدِيْ ۭ اَوَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ

اُسنے کہا کہ یہ سب مجھکو میری لیاقت کے سبب دیا گیا ہے کیا اس کو معلوم نہیں کہ اللہ نے اس سے پہلے

مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّاَكْثَرُ جَمْعًا ۭ وَلَا يُسْـَٔــلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ

بہت بستیوں کو ہلاک کر دیا جو اُس سے قوت میں زیادہ سخت اور جماعت کے لحاظ سے بہت زیادہ تھی اور مجرموں

الْمُجْرِمُوْنَ ۷۸ فَخَــرَجَ عَلٰي قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا

سے اُن گناہ کی بابت سوال نہ کیا جاویگا ۲ پس وہ اپنی زینت میں اپنی قوم کے سامنے آیا جو لوگ دنیاوی زندگی چاہتے تھے وہ

نہ ان میں ست کسی کو دکھ دیا پھر موسٰے علیہ السلام نے قارح کو کہا کہ تو اپنی ساری گروہ سمیت تو اور وے اور ہارون
بھی خداوند کے حضور کل کے دن حاضر ہوں اور ہر ایک شخص اپنا اپنا عود سوز لیوے اور اسمیں بخور ڈالے الخ
سو ہر ایک آدمی نے اپنا اپنا عود سوز لیا اور اسمیں آگ بھری اور اسپر بخور ڈالا اور جماعت کے خیمہ کے دروازے
پر موسٰے اور ہارون سمیت آکھڑے ہوئے اور قارح نے اس سارے گروہ کو ان کی مخالفت پر جماعت کے خیمہ کے
دروازہ پر جمع کیا (فَخَرَجَ عَلٰي قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ ۲۸/۷۹ کے یہ معنی ہیں) تب خداوند کا جلال اس سارے
گروہ کے سامنے ظاہر ہوا اور خداوند نے موسٰے اور ہارون کو خطاب کرکے فرمایا تم آپ کو اس گروہ میں سے
جدا کرو تا کہ میں اُنہیں پل میں ہلاک کروں الخ. تب موسٰی نے کہا تم اسے جانیو کہ خداوند نے مجھے بھیجا ہے۔ الخ
اگر وے آدمی اُس موت سے مریں جس موت سے سب مرتے ہیں یا اُنپر کوئی حادثہ ایسا ہوئے جو سب پر ہوتا ہے تو میں
خداوند کا بھیجا ہوا نہیں پر اگر خداوند کوئی نئی بات پیدا کرے اور زمین اپنا منہ پھیلا دے اور ان کو اس سب سمیت
جو اُنکا ہے نگل جاوے اور جیتے جی گور میں جاویں تو تم جانیو کہ ان لوگوں نے خداوند کی اہانت کی اور یوں ہوا
کہ جوں ہی موسٰی یہ سب باتیں کہہ چکا تو زمین جو اُن کے نیچے تھی پھٹی اور زمین نے اپنا منہ کھولا اور اُنہیں اور اُن کے
گھروں اور اُن سب آدمیوں کو جو قرح کے تھے اور اُن کے سب مال کو نگل گئی سو وہ اور سب جو اُن کے تھے جیتے
جی گور میں گئے اور زمین نے اُنہیں چھپا لیا اور جماعت کے درمیان سے فنا ہو گئے (فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ ۣ
فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۤ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ۲۸/۸۱ کے یہ معنی ہیں) اور سارے
بنی اسرائیل جو اُن کے پاس تھے اُن کا چلانا سُنکر بھاگے کہ اُنہوں نے کہا ایسا نہ ہو کہ زمین ہمکو بھی نگل جائے ۱۲

لہ غلط العام طور پر احسان سے مراد منت لی جاتی ہے اور احسان جتانا اردو زبان میں منت نہادن اور منّت
کا قایم ہو گیا ہے یہ نتیجہ ہے قرآنی تعلیم کا مفقود ہو جانے اور بے معنی رواج کا. قرآنی اصطلاح میں احسان سے مراد وہ
بھلائی ہے جو خلوص نیت اور سچی خدا ترسی کے طریق پر کیجائے جس میں بے ایمانی اور ریا کی مطلق آمیزش نہو

يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ قَارُوْنُ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿۷۹﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ

کاش جیسا قارون کو دیا گیا ہے ہمیں بھی دیا جاتا وہ بڑے ہی حظ والا ہے اور جو علم والے تھے وہ بولے

اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا وَلَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا

تمہیں افسوس جو ایمان لائے اور عمل اچھے کرے سو انکیو سطو اللہ کا ثواب بہتر ہے مگر

جیساکہ آیات ذیل سے صاف ظاہر ہے بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ پس ان اصلی معنوں کے لحاظ سے احسان کی حقیقت ذیل میں مختلف صورتوں میں بیان کیجاتی ہے۔

اوّل جو انسان کسی انسان یا حیوان پر احسان کرتا ہے وہ حقیقت میں اپنے ہی نفس کا بھلا کرتا ہے کیونکہ وہ بھلائی سات سو گنی ہو کر جناب الٰہی سے اُسکو ملے گی اور جسکے واسطے اللہ کریم چاہیگا اُس کو اور بھی بڑھائیگا احسان کی برکات اس دنیا میں بھی ظاہر ہونی شروع ہو جاتی ہیں جیساکہ آیات ذیل سے ظاہر ہے وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ اور احسان کرنے والونکو ہم زیادہ دینگے لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ جن لوگوں نے اُن میں سے احسان کیا اور خدا ترس بنے رہے اُن کے واسطے اجر عظیم ہے اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ بتحقیق اللہ کی رحمت محسنوں ہی کے قریب ہے مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ جو لوگ اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اُن کی مثال ایسی ہی جیسے کہ ایک دانہ جس سے سات بالیں پیدا ہوئیں ہر ایک بال میں سو دانے ہیں اور اللہ بڑھاتا ہے جسکے واسطے چاہتا ہے اور اللہ کشایش کرنے والا جاننے والا ہے لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ

دوئم محسن یعنے بھلائی کرنے والا انسان خدا کی رحمت محبت اور معیت کے سایہ میں رہتا ہے جیساکہ قرآن کریم فرماتا ہے اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ

سیوم ایمان اور اسلام اُسی وقت پھل دیتے ہیں جب احسان ساتھ ہو جو اللہ پر ایمان رکھتا اور مسلمان کہلاتا ہے مگر جہانتک اُس کی طاقت ہے اپنے دل اور جان اور مال سے بھلائی کی کوشش نہیں کرتا تو وہ اُس بے ثمر درخت کی مشابہ ہے جسکو پانی نہیں پہنچا چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ

چہارم محسن کے ساتھ احسان کرنا ہر انسان پر لازم ہے خواہ محسن کسی قوم اور فرقہ کا ہو جیساکہ قرآن کریم

منزل ۵

الصّٰبِرُوْنَ ﴿۸۰﴾ فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ

یہ ثواب صبر کرنیوالونکو ہی دیا جاتا ہے پس ہمنے اسکو اور اسکے گھر کو زمین میں دھنسا دیا پس کوئی گروہ نہ ہوا جو اللہ کے خلاف

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ

اسکی مدد کرسکتا اور نہ وہ انتقام لے سکا۔ اور جو کل اس کے مال کی آرزو کرتے تھے صبح کو کہنے لگے

عام طور پر فرماتا ہے هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ۵۵/۶۰

پنجم ہر مسلمان پر فرض ہے کہ جہانتک اُسکی طاقت ہو دوسرے انسانوں اور حیوانوں پر احسان کرتا رہے چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے۔ وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۲/۱۹۵ وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ۲۸

ششم احسان مال سے بھی ہو سکتا ہے جسم و جان سے بھی علوم سے بھی دل اور زبان سے بھی۔ مالی احسان یہ ہے کہ اپنے مال سے قرابتیوں یتیموں مسکینوں مسافروں غلاموں اور قیدیوں کی امداد کرتا رہے۔ جسمانی احسان یہ ہے کہ اپنے ہاتھوں سے یا چلکر دوسروں کی امداد میں شریک ہو۔ علمی احسان یہ ہے کہ جو مفید باتیں اُس کو معلوم ہوں وہ اوروں کو بتا دیا کرے۔ دل کا احسان یہ ہے کہ دوسرے کی امداد کیواسطے دل میں ارادہ اور خواہش کرے اور جب موقعہ حاصل ہو تو کسی قسم سے دریغ نہ کرے زبانی احسان یہ ہے کہ لوگوں سے ہمدردی اور خیر خواہی کی باتیں کیا کرے۔ دوسروں کی بدگوئی اور ایذا رسانی پر صبر کرنا اور مخالفت کی بجائے ہمدردی اور خیر خواہی کی بات کرنا ایک عظیم الشان احسان ہے جو بڑے خوش نصیبوں کو ہی میسر آتا ہے ان تمام اقسام کی نسبت قرآن مجید ذیل ارشادات فرماتا ہے۔ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِى الرِّقَابِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۲/۱۷۷ وَاَنْفِقُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۲/۱۹۵ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۲/۲۶۷ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۹/۱۱۱ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۵۹/۹ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۹۳/۱۰ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۵/۱۳ وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۱۱/۱۱۵ اِدْفَعْ بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِىْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِىٌّ حَمِيْمٌ وَمَا يُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَمَا يُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۴۱/۳۵

حدیث شریف میں ہے کل معروف صدقة (ہر ایک بھلی بات اور بھلا کام صدقہ ہے) (حدیث بخاری)

اور جو شخص تنگدست پر آسانی کرے اللہ اُس پر دنیا اور آخرت میں آسانی کریگا اور جسنے مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ اُسکی دنیا اور آخرت میں پردہ پوشی کرے گا (حدیث مسلم) لوگوں کے ہر ایک عضو پر ہر روز نئے سورج نکلتے صدقہ ہے دو شخصوں میں انصاف کرنا صدقہ ہے آدمی کی مدد کرنا اور اُسکو سواری پر چڑھا دینا اُسکا اسباب اُسکے جانور پر لدوانا صدقہ ہے اور نیک بات سے کسی کا دل خوش کر دینا خیرات ہے اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھنا بھی خیرات ہے اور ہر ایک قدم جو نماز کیواسطے چلے خیرات ہے اور تکلیف والی چیز (جیسے کانٹا ہڈی اور پتھر) راستہ سے دور کر دینا خیرات ہے (صحیح متفق علیہ)

يَقُولُونَ وَيْكَأَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ
اے واہ اللہ ہی جسکے واسطے بندوں میں سے چاہے رزق فراخ کرتا اور تنگ کرتا ہے

لَوْلَا أَنْ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا وَيْكَأَنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ ﴿۸۲﴾ تِلْكَ الدَّارُ
اگر اللہ کا ہم پر احسان نہوتا تو ہمکو بھی دھنسا دیتا وہ تو کافروں کو کامیاب با اقبال نہیں کرتا۔ یہ آخرت کا گھر ہے

ع ۸ / ۱۱

هَٰذَا احسان کرنیوالا انسان کی برائیونکو اللہ کریم معاف فرماتا اور اُسکی عمر و دولت میں ترقی بخشتا ہے چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ﴿۱۲ ھ﴾ يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ ﴿۳ پ﴾ اللہ کریم نے جو دنیا اور آخرت کے احسانات نوح علیہ السلام ابراہیمؑ موسیٰؑ و ہارونؑ اور الیاسؑ پر کئے اُن کیطرف اشارات کرکے فرماتا ہے اِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿۲۳ پ﴾

هَٰذَا تم بھلائی اور برائی جیسا کہ حقیقت کے لحاظ سے برابر نہیں ویسا ہی نتیجہ کے لحاظ سے برابر نہیں بھلائی کا نتیجہ ہمیشہ بھلا اور برائی کا نتیجہ ہمیشہ برا ہوتا ہے پس کیا بدبخت اور بدفہم ہے وہ انسان جسکو نیکی کا موقعہ ملے اور وہ نہ کرے اور جب برائی کا موقعہ ملے تو فوراً مستعد ہو جائے وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ﴿۲۴ پ﴾

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر روز صبح کو دو فرشتے اُترتے ہیں۔ ایک دعا کرتا ہے کہ یا اللہ خرچ کرنے والے سخی کو جلدی عوض دے اور دوسرا بخیل کو جلدی نقصان دے (متفق علیہ) وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ (صحیح مسلم) اللہ اپنے بندے کی مدد میں ہے جبتک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے اے ابن آدم خرچ کر تجھپر خرچ کیا جائیگا (متفق علیہ) یعنی تو خلق خدا کو دے اللہ تجھکو دے گا۔ صدقہ مال کو کم نہیں کرتا اور عفو کرنے سے اللہ تعالیٰ آدمی کی عزت بڑھاتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کیواسطے کسی کی تواضع کرے تو اُسکو اللہ بلند کرتا ہے (مسلم) تو بندمت کر کہ تجھپر بند کیا جائیگا اور ایک روایت میں ہے تو خرچ کر اور خرچ کر (تین دفعہ) اور شمار مت کر کہ تجھپر شمار کیا جائیگا اور جو مال اللہ تعالیٰ تجھے عطا کرے تو اُسکو بندمت کر ورنہ اللہ تعالیٰ تجھپر بند کر دیگا (متفق علیہ) بخیل اور سخی کی ایسی مثال ہے جیسے دو آدمی ہوں اُن دونوں پر سینے سے گردن تک دو کرتے یا دو زرہیں لوہے کی ہیں جو سخی ہے جب خرچ کرتا ہے تو اُسکے بدن پر وہ فراخ ہو جاتی ہے یہانتک کہ انگلیاں بھی چھپ جاتی ہیں اور اسقدر بڑھ جاتی ہے کہ اُسکے قدموں کے نشان بھی پیچھے سے مٹاتی جاتی ہے اور بخیل نہیں ارادہ کرتا کہ کچھ خرچ کرے مگر ہر ایک حلقہ اپنی جگہ میں چمٹ جاتا ہے وہ اُس کو کشادہ کرتا ہے مگر کشادہ نہیں ہوتا (متفق علیہ) شعری لوگ جب غزوے میں اُنکا زاد قریب الاختتام ہو جاتا ہے یا مدینہ میں اُن کے عیال کا کھانا کم ہو جاتا ہے تو جو کچھ اُن کے پاس موجود ہوتا ہے سب کو ایک کپڑے میں جمع کرتے ہیں پھر آپسمیں ایک ایک برتن سے برابر بانٹ لیتے ہیں وہ مجھسے ہیں اور میں اُن سے ہوں (متفق علیہ) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی اپنے بھائی مسلمان کی آبرو بچانے میں کوشش کرے یعنی جو کوئی اُسے بے عزت کرنا چاہے تو یہ اُسکی بے عزتی نہ ہونے دے اللہ تعالیٰ اُس کو دوزخ کی آگ سے بچاویگا (ترمذی)

الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ

ہم اُس کو اُنہیں لوگوں کیواسطے مقرر کرتے ہیں جو زمین میں سرکشی اور فساد کے طالب نہیں ہوتے اور انجام

لِلْمُتَّقِينَ ﴿٨٣﴾ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا

متقیوں کیواسطے ہی ہے جو بھلائی لیکر آوے اسکے واسطے اُس سے بہتر ہے اور جو برائی لے کر آوے پس جو

يُجْزَى الَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٨٤﴾ إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ

بُرے عمل کرتے ہیں اُن کو وہی جزا دیجائے گی جو وہ عمل کرتے ہیں تحقیق جسنے تجہپر قرآن فرض کیا

الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَى مَعَادٍ قُلْ رَبِّي أَعْلَمُ مَنْ جَاءَ بِالْهُدَى وَمَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ

ہے وہی تجھکو اصل مولد کیطرف واپس لیجائیگا تو کہہ میرا رب خوب جانتا ہے کہ کون ہدایت کو ساتھ آیا اور کون کھلی

مُبِينٍ ﴿٨٥﴾ وَمَا كُنْتَ تَرْجُو أَنْ يُلْقَى إِلَيْكَ الْكِتَابُ إِلَّا رَحْمَةً مِنْ رَبِّكَ فَلَا

گمراہی میں ہے اور تو امید نہ کرتا تھا کہ تیری طرف کتاب القا کیجاوے مگر تیرے رب کیطرف سے یہ رحمت ہے پس تو

تَكُونَنَّ ظَهِيرًا لِلْكَافِرِينَ ﴿٨٦﴾ وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ آيَاتِ اللَّهِ بَعْدَ إِذْ

کافروں کا مددگار مت بن ــ اور تجھکو وہ اللہ کی آیتوں سے نہ روکیں بعد اسکے کہ وہ

أُنْزِلَتْ إِلَيْكَ وَادْعُ إِلَى رَبِّكَ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿٨٧﴾ وَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ

تیری طرف نازل کیگئی اور اپنے رب کیطرف تو دعوت کرتا رہ اور مشرکوں میں مت بن اور اللہ کے ساتھ

إِلَٰهًا آخَرَ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ لَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٨٨﴾

دوسرا خدا مت پکار اسکے سوا کوئی معبود نہیں سب ذات کیسوا ہر شے ہلاک ہونیوالی ہے اسی کیواسطے حکم ہے اور اسیکیطرف تم لوٹائے جاؤگے

سُورَةُ الْعَنْكَبُوتِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | وَهِيَ تِسْعٌ وَسِتُّونَ آيَةً

(شروع) اللہ کے نام سے (جو) رحمٰن اور رحیم ہے

الم ﴿١﴾ أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ ﴿٢﴾

الم کیا لوگوں نے گمان کر لیا کہ بس اتنی بات پر چھوڑ دیے جائیں کہ ہم ایمان لائے اور وہ آزمائے نہ جائیں

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص مسلمان کسی مسلمان کی ایسے موقع میں مدد نہ کرے جہاں اُسکی آبرو یا مال کو صدمہ پہونچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس شخص کو بھی ایسے موقع پر ذلیل کریگا جہاں یہ اپنی مدد چاہتا ہو اور جو شخص مسلمان کسی مسلمان کی آبرو یا مال بچا نیمیں مدد کریگا تو اللہ بھی اس شخص کی ایسے موقعہ پر مدد کریگا جہاں یہ اپنی مدد چاہتا ہو گا ۔ (ترغیب ۵۱۶)

۵۱ بخاری نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ معاد سے مراد مکہ ہے ایسا ہی نسائی اور ابن جریر نے بھی روایت کیا ہے ــ اور ابن ابی حاتم نے ضحاک سے روایت کیا ہے کہ جب آپ مکہ سے نکلے اور جحفہ تک پہنچے اُسوقت آپ کو مکہ کا شوق ہوا اور یہ آیت نازل ہوئی معاد کے لغوی معنی ہی مولد کے ہیں ــ ۱۲

۵۲ ہجرت سے پیشتر مسلمانوں پر مکہ میں بڑی مصیبت تھی برادری کا چھوڑنا کافروں سے مار کھانا جلاوطن ہونا مارا جانا ـ عیال و اطفال چھوٹنا مال و اسباب سے دست بردار ہونا بعض صحابہ باندھ کر دھوپ میں ڈالے گئے اور گرم پتھروں میں

وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ

اور ہم نے آزمایا تھا ان سے پہلوں کو پس اللہ ضرور ضرور ظاہر کردیگا کہ کون سچے ہیں اور ضرور ضرور

الْكَاذِبِينَ ۝٣ أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ أَنْ يَسْبِقُونَا ۚ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ۝٤

جھوٹوں کو بھی ظاہر کردیگا کیا لوگ بدیاں کرتے ہیں انہوں نے گمان کرلیا کہ وہ ہم سے سبقت لیجائینگے برا ہے جو خیال کرتے ہیں

مَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ اللَّهِ فَإِنَّ أَجَلَ اللَّهِ لَآتٍ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝٥ وَ

جو اللہ سے ملنے کی امید کرتا ہے پس یاد رکھے کہ اللہ کا وقت ضرور آنے والا ہے اور وہ سننے والا جاننے والا ہے اور

مَنْ جَاهَدَ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ ۝٦ وَالَّذِينَ آمَنُوا

جو کوئی کوشش کرے پس وہ اپنے نفس کے واسطے کوشش کرتا ہے تحقیق اللہ جہانوں سے لاپرواہ ہے اور جو لوگ ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَحْسَنَ الَّذِي كَانُوا

اور عمل اچھے کرتے رہے ہم ان کی بدیوں کو مٹا دینگے اور جو عمل وہ کرتے ہیں اس سے اچھا بدلہ ہم

يَعْمَلُونَ ۝٧ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ۖ وَإِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ

انہیں دینگے اور ہم نے انسان کو نصیحت کی کہ اپنے والدین سے اچھا سلوک کرے اور اگر وہ تجھسے جھگڑیں کہ

بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۚ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝٨

میرے ساتھ ایسی چیز کو شریک ٹھیرا دے جسکا تجھکو کچھ علم نہیں پس انکا کہنا نہ مان میری طرف تمہارا واپس آنا ہے پس جو کچھ کرتے ہو میں تمہیں

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصَّالِحِينَ ۝٩ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ

اور جو لوگ ایمان لائے اور عمل اچھے کرتے رہے ہم ان کو نیکوں میں داخل کرینگے اور بعض لوگ ایسے ہیں جو

يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ فَإِذَا أُوذِيَ فِي اللَّهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللَّهِ

کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لائے مگر جب اللہ کے رستہ میں ستائے جاتے ہیں تو لوگوں کی فتنہ کو اللہ کے عذاب کے برابر سمجھتے ہیں

وَلَئِنْ جَاءَ نَصْرٌ مِنْ رَبِّكَ لَيَقُولُنَّ إِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ۚ أَوَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِمَا فِي صُدُورِ

اور اگر تیرے رب کی طرف سے مدد آئے تو کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ تھے کیا اللہ خوب نہیں جانتا جو کچھ جہانوں کے

الْعَالَمِينَ ۝١٠ وَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنَافِقِينَ ۝١١ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا

دلوں میں ہے اور اللہ ضرور ضرور مومنوں پر بھی علامت لگاویگا اور منافقین پر بھی اور کافروں نے مومنوں سے

لِلَّذِينَ آمَنُوا اتَّبِعُوا سَبِيلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطَايَاكُمْ وَمَا هُمْ بِحَامِلِينَ مِنْ خَطَايَاهُمْ مِنْ شَيْءٍ

کہا کہ ہمارے رستہ کی پیروی کرو اور ہم تمہاری خطاؤں کا بار اٹھالینگے مگر وہ ان کی خطاؤں کا کوئی حصہ بھی اٹھانیوالے نہیں

وہاں کے بعض مسلمانوں کو بڑی اذیت سے قتل کیا گیا ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کی دیوار سے تکیہ لگائے سایہ میں بیٹھے تھے کہ بعض صحابہ نے مشرکین کے ظلم وستم کی شکایت کی کہ ہم طرح طرح سے دبلے جارہے ہیں آپ دعا نہیں کرتے خفا ہوکر فرمایا تم سے پہلے دیندار آرے سے چیرے گئے ہیں پر وہ دین سے نہ پھرے لوہے کی کنگھی ان کے سر میں کیگئی کہ گوشت چیر کر ہڈی تک پہنچ گئی مگر تب بھی اپنے دین سے نہ پھرے قسم ہے اللہ کی یہ دین تو پھیلیگا یہانتک کہ صنعاء سے لیکر حضرموت تک سوار امن سے جاویگا لیکن تم

حاشیہ ... (رواہ البخاری)

إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿١٢﴾ وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ وَأَثْقَالًا مَّعَ أَثْقَالِهِمْ وَلَيُسْأَلُنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَمَّا كَانُوا

وہ تو محض جھوٹے ہیں اور وہ اپنا بوجھ معہ اُن کے بوجھ کا ضرور اُٹھائینگے اور جو باتیں وہ بناتے ہیں اُن کی بابت اُن سے قیامت

يَفْتَرُونَ ﴿١٣﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا

کے دن ضرور بازپرس ہوگی۔ اور ہمنے نوح کو اسکی قوم کیطرف بھیجا پس وہ اُن میں پچاس کم ہزار سال رہا[۱]

فَأَخَذَهُمُ الطُّوفَانُ وَهُمْ ظَالِمُونَ ﴿١٤﴾ فَأَنجَيْنَاهُ وَأَصْحَابَ السَّفِينَةِ وَجَعَلْنَاهَا آيَةً لِّلْعَالَمِينَ ﴿١٥﴾

پس اُن کو طوفان نے پکڑ لیا جبکہ وہ ظالم تھے پس ہمنے اسکو اور کشتی والوں کو بچا لیا اور اسکو جہانوں کیواسطے ایک نشان بنایا

وَإِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿١٦﴾

اور ابراہیم (کو بھی رسول بناکر بھیجا) جب اُسنے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ کی عبادت کرو اور اُس سے ڈرو یہ تمہارے واسطے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو

إِنَّمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا وَتَخْلُقُونَ إِفْكًا إِنَّ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ

تم اللہ کے سوا صرف بتوں کی پوجا کرتے اور جھوٹ بات بناتے ہو جو لوگ اللہ کے سوائے اوروں کی پوجا کرتے ہیں وہ تمہارے واسطے

لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوا عِندَ اللَّهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوهُ وَاشْكُرُوا لَهُ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿١٧﴾ وَإِن

رزق کی قدرت نہیں رکھتے پس اللہ کے پاس سے ہی رزق چاہو اور اُسکی عبادت کرو اور اُسکی قدر کرو اُسی کی طرف تم لوٹائے جاؤگے اور اگر وہ

تُكَذِّبُوا فَقَدْ كَذَّبَ أُمَمٌ مِّن قَبْلِكُمْ وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿١٨﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللَّهُ

جھٹلادیں پس اُن سے پہلی امتیں بھی تو جھٹلاتی رہی ہیں اور رسول پر تو بس صاف صاف پہنچا دینا ہے کیا اُنہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ کیونکر اول بار

الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿١٩﴾ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ

پیدا کرتا پھر بار بار اُسکو پیدا کرتا ہے یہ اللہ پر آسان ہے تو کہہ کہ زمین میں پھرو اور نظر کرو کہ اللہ نے کیسے خلقت کو اول بار

ثُمَّ اللَّهُ يُنشِئُ النَّشْأَةَ الْآخِرَةَ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٠﴾ يُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ وَيَرْحَمُ

پیدا کیا پھر اللہ دوسری بار پیدا کریگا تحقیق اللہ ہر شے پر قادر ہے جسکو چاہتا ہے عذاب کرتا اور جسپر چاہتا وہ رحم کرتا ہے

مَن يَشَاءُ وَإِلَيْهِ تُقْلَبُونَ ﴿٢١﴾ وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ

اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤگے اور تم نہ زمین میں اور نہ آسمان میں غلبہ پانیوالے ہو اور نہ تمہارے واسطے اللہ کے سوائے کوئی

[۱] توریت سفر پیدائش پانچویں چھٹی باب میں یوں لکھا ہے کہ آدم کی عمر ایک سو تیس برس کی ہوئی تو اُسکے یہاں شیث پیدا ہوا آدم کی کل عمر ۹۳۰ برس کی ہوئی اور شیث کی ۱۰۵ برس کی عمر میں انوس پیدا ہوا اور اُسکی کل عمر ۹۱۲ برس کی ہوئی اور انوس کی جب ۹۰ برس کی عمر ہوئی تو اُسکے قینان پیدا ہوا اور انوس کی کل عمر ۹۰۵ برس کی ہوئی اور قینان کے ستر برس کی عمر میں محلل ایل پیدا ہوا اور قینان کی کل عمر ۹۱۰ برس کی ہوئی اور محلل ایل کے ۶۵ برس کی عمر میں یارد پیدا ہوا اور محلل ایل کی کل عمر ۸۹۵ برس کی ہوئی اور یارد کے ایکسو باسٹھ برس کی عمر میں حنوک پیدا ہوا اور یارد کی کل عمر ۹۶۲ برس کی ہوئی اور حنوک کے ۶۵ برس کی عمر میں متوسلح پیدا ہوا اور حنوک کی کل عمر ۳۶۵ برس کی تھی کہ اُسکو خدا نے لیا اور غایب ہوگیا اور وہ خدا کے ساتھ چلتا تھا اور متوسلح کی کل عمر ۹۶۹ برس کی ہوئی اور لمک ۱۸۲ برس کا تھا کہ اُسکے نوح پیدا ہوا اور لمک کی کل عمر ۷۷۷ برس کی اور نوح پانسو برس کا تھا اُسکے سام حام یافث ہوئے نوح کی عمر جب چھ سو برس کی ہوئی تب طوفان آیا اور طوفان کے بعد ساڑھے تین سو برس جیتا رہا اور نوح کی ساری عمر ۹۵۰ برس کی ہوئی پس فیھم کی ضمیر خاص اُس قوم کی طرف راجع نہیں جو طوفان سے ہلاک ہوئی بلکہ اُنکیطرف اور اُن کے بعد والوں کی طرف یعنی قوم کیطرف راجع ہے اور لبث کے معنے یہ ہونگے کہ اُن میں ساڑھے نو سو برس کی مدت تک تعلیم دیتے رہے ۔ ۱۲

مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيرٍ ﴿۲۲﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَلِقَائِهِ أُولَٰئِكَ يَئِسُوا مِنْ رَّحْمَتِي وَأُولَٰئِكَ

حمایتی اور مددگار ہے اور جن لوگوں نے اللہ کی آیتوں اور اُسکے ملنے سے کفر کیا یہ وہ لوگ ہیں جو میری رحمت سے ناامید ہوگئے اور

لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۲۳﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا اقْتُلُوهُ أَوْ حَرِّقُوهُ فَأَنْجَاهُ اللَّهُ

انہیں کے واسطے دردناک عذاب ہے پر اُسکی قوم کا جواب اور کچھ نہ تھا مگر یہی کہ وہ کہنے لگے اُسکو مار ڈالو یا جلادو پس اللہ نے اُسکو آگ سے

مِنَ النَّارِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿۲۴﴾ وَقَالَ إِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا

بچا لیا تحقیق اس میں مومن قوم کے واسطے نشانات ہیں اور اُس نے کہا تم نے اللہ کو چھوڑ کر دنیاوی زندگی میں آپس کے شوق

مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ثُمَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا

اور محبت سے بتوں کو خدا بنا لیا پھر قیامت کے دن تم میں سے بعض بعض سے انکار کرینگے اور بعض بعض پر لعنت اور

وَمَأْوَاكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نَّاصِرِينَ ﴿۲۵﴾ فَآمَنَ لَهُ لُوطٌ وَقَالَ إِنِّي مُهَاجِرٌ إِلَىٰ رَبِّي إِنَّهُ

تمہارا ٹھکانا آگ ہوگی اور کوئی تمہارا مددگار نہو گا۔ پس اُسپر لوط ایمان لایا اور اُسنے کہا میں اپنے رب کیطرف ہجرت کرنیوالا ہوں وہ

هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۲۶﴾ وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ

زبردست حکمت والا ہے اور ہمنے اُس کو اسحق اور یعقوب عطا کیا اور اُسکی اولاد میں نبوت اور کتاب قایم کی

وَآتَيْنَاهُ أَجْرَهُ فِي الدُّنْيَا وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ﴿۲۷﴾ وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ إِنَّكُمْ

اور اُسکو دنیا میں اُسکا اجر دیا اور آخرت میں وہ نیک بندوں میں سے ہے اور لوط کو بھی ہمنے بھیجا جب اُس نے اپنی قوم

لَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِّنَ الْعَالَمِينَ ﴿۲۸﴾ أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُونَ

سے کہا کہ تم ایسی بیحیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے جہانوں میں سے کسی نے نہیں کی کیا تم مردوں سے شہوت رانی کرتے اور رستے

السَّبِيلَ وَتَأْتُونَ فِي نَادِيكُمُ الْمُنْكَرَ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ

کاٹتے ہو اور اپنی مجلسوں میں ناجایز فعل کرتے ہو پس اُسکی قوم کا جواب اور کچھ نہ تھا مگر یہی کہ اُنہوں نے کہا کہ اگر تو سچا ہے

اللَّهِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿۲۹﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِي عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِينَ ﴿۳۰﴾ وَلَمَّا جَاءَتْ

تو ہم پر اللہ کا عذاب لے آ اُسنے کہا اے میرے رب تو مفسد لوگوں کے خلاف میری مدد کر اور جب ہمارے

رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَىٰ قَالُوا إِنَّا مُهْلِكُو أَهْلِ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ إِنَّ أَهْلَهَا كَانُوا ظَالِمِينَ ﴿۳۱﴾

فرستادے ابراہیم کے پاس بشارت لے کر پہنچے اُنہوں نے کہا ہم اس گاؤں کے لوگوں کو ہلاک کرنیوالے ہیں کیونکہ اُسکے لوگ ظالم ہیں

قَالَ إِنَّ فِيهَا لُوطًا قَالُوا نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَنْ فِيهَا لَنُنَجِّيَنَّهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ كَانَتْ مِنَ

وہ بولا اس میں تو لوط ہے اُنہوں نے جواب دیا ہم خوب جانتے ہیں جو اُس میں ہے ہم اُسکو اور اُسکے لوگوں کو سوائے اُسکی عورت کے نجات دینگے

الْغَابِرِينَ ﴿۳۲﴾ وَلَمَّا أَنْ جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالُوا

(کیونکہ) وہ پیچھے رہنے والوں میں ہے اور جب ہمارے رسول لوط کے پاس آئے تو اُسنے برا منایا اور اُن سے تنگدل ہوا اور وے بولے

لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ إِنَّا مُنَجُّوكَ وَأَهْلَكَ إِلَّا امْرَأَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ ﴿۳۳﴾

خوف نہ کر اور غمگین بھی نہ ہو ہم تجھکو اور تیرے اہل کو سوائے تیری بیوی کے نجات دینے والے ہیں (کیونکہ) وہ پیچھے رہنے والوں میں ہے

ع ۱۹ | وقف لازم | منزل ۵ | ع ۳ ۱۵

إِنَّا مُنزِلُونَ عَلَىٰ أَهْلِ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴿۳۴﴾ وَلَقَد تَّرَكْنَا مِنْهَا

ہم اس گاؤں کے لوگوں پر آسمان سے عذاب اوتارنے والے ہیں بوجہ اس کے کہ وہ بدعہدی کرنیوالے ہیں اور ہمنے اُن میں سے

آيَةً بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿۳۵﴾ وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَارْجُوا

ایک صاف نشان سمجھنے والے لوگوں کیواسطے باقی چھوڑ دیا اور مدین کیطرف ہمنے اُن کے بھائی شعیب کو بھیجا پس اسنے کہا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو

الْيَوْمَ الْآخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿۳۶﴾ فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا

اور یوم آخرت کی امید رکھو اور زمین میں فساد کرتے مت پھرو پھر اُنہوں نے اُسکو جھٹلایا پس اُن کو لرزہ نے پکڑ لیا پس وہ اپنے گھروں

فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ ﴿۳۷﴾ وَعَادًا وَثَمُودَا وَقَد تَّبَيَّنَ لَكُم مِّن مَّسَاكِنِهِمْ ۖ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ

میں اوندھے پڑے رہ گئے اور عاد و ثمود کو بھی رسول بناکر بھیجا اور تمپر اُن کے مسکن بھی ظاہر ہو چکے ہیں اور شیطان نے اُنکیواسطے

أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَكَانُوا مُسْتَبْصِرِينَ ﴿۳۸﴾ وَقَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ ۖ

اُن کے عملوں کو آراستہ کردکھایا اور اُن کو رستہ سے روک دیا حالانکہ وہ سوجھ سمجھ والے لوگ تھے۔ اور قارون اور فرعون اور ہامان کا حال

وَلَقَدْ جَاءَهُم مُّوسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانُوا سَابِقِينَ ﴿۳۹﴾ فَكُلًّا أَخَذْنَا

اُن کے پاس موسیٰ صاف حکم لیکر پہنچا پھر اُنہوں نے زمین میں تکبر کیا اور وہ غلبہ پانے والے نہ تھے پس سب کو ہمنے

بِذَنبِهِ ۖ فَمِنْهُم مَّنْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا وَمِنْهُم مَّنْ أَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ وَمِنْهُم مَّنْ

اُن کے گناہوں کے سبب پکڑ لیا پس اُن میں سے بعض پر تو ہمنے پتھر برسائے اور بعض کو ایک حادثہ سے پکڑ لیا اور بعض کو

خَسَفْنَا بِهِ الْأَرْضَ وَمِنْهُم مَّنْ أَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ

اُن میں سے زمین میں دھنسا دیا اور بعض کو غرق کر دیا اور اللہ یہ شان نہ تھی کہ اُنپر ظلم کرتا مگر وہی اپنے نفسوں پر ظلم کیا

يَظْلِمُونَ ﴿۴۰﴾ مَثَلُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ كَمَثَلِ الْعَنكَبُوتِ اتَّخَذَتْ

کرتے رہے جن لوگوں نے اللہ کے سوائے کارساز پکڑ رکھے ہیں اُن کی مثال مکڑی کی ہے جسنے ایک گھر

بَيْتًا ۖ وَإِنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوتِ لَبَيْتُ الْعَنكَبُوتِ ۖ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿۴۱﴾ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُونَ

بنایا اور گھروں میں سب سے کمزور گھر مکڑی کا گھر ہے اگر وہ جانتے ہوں اللہ جانتا ہے جو کچھ وہ اُسکے سوائے

مِن دُونِهِ مِن شَيْءٍ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۴۲﴾ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۖ وَمَا يَعْقِلُهَا

کسی شئے میں سے پکارتے ہیں اور وہ زبردست حکمت والا ہے اور یہ مثالیں ہیں جو ہم لوگوں کے واسطے بیان کرتے ہیں مگر انکو عالم

إِلَّا الْعَالِمُونَ ﴿۴۳﴾ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿۴۴﴾

لوگ ہی سمجھتے ہیں اللہ نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے تحقیق اس میں مومنوں کیواسطے ایک نشان ہے

اتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ ۖ إِنَّ الصَّلَاةَ

جو کتاب تجھپر وحی کی گئی ہے اُس کی تلاوت کر اور نماز قایم کر کیونکہ نماز ناجایز اور

تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ ۗ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُونَ ﴿۴۵﴾ وَلَا تُجَادِلُوا

بد باتوں سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر بہت بڑی چیز ہے اور اللہ جانتا ہے جو کچھ کاریگری تم کرتے ہو اور اہل

(حاشیہ: رکوع ۵، وقف، ع ۴، الجزء ۲۱، آیات ۱۲۶)

أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِالَّذِي أُنزِلَ إِلَيْنَا وَأُنزِلَ إِلَيْكُمْ وَإِلَٰهُنَا

کتاب والوں سے جھگڑا مت کرو مگر ایسے طریق سے جو احسن ہے مگر اُن میں سے جنہوں نے ظلم کیا (وہ اس سے مستثنیٰ ہیں) اور کہو کہ ہم اسپر ایمان لائے ہیں جو ہماری طرف

وَإِلَٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿٤٦﴾ وَكَذَٰلِكَ أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ ۚ فَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يُؤْمِنُونَ

اور ہمارا اور تمہارا الٰہ ایک ہی ہے اور ہم تو اسکے ہوکے فرمانبردار ہیں اور اسی طرح ہمنے تیری طرف کتاب اتاری ہے پس جنکو ہمنے کتاب دی وہ تو اسپر ایمان لاتے ہیں

بِهِ ۖ وَمِنْ هَٰؤُلَاءِ مَن يُؤْمِنُ بِهِ ۚ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا الْكَافِرُونَ ﴿٤٧﴾ وَمَا كُنتَ تَتْلُو مِن قَبْلِهِ مِن كِتَابٍ وَلَا تَخُطُّهُ

اور اُن لوگوں میں سے ایک وہ ہے جو اُسکو مانتا ہے اور ہماری آیتوں سے تو کافر ہی انکار کیا کرتے ہیں اور تو تو پہلے سے نہ کوئی کتاب پڑھتا تھا اور

بِيَمِينِكَ ۖ إِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُونَ ﴿٤٨﴾ بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ ۚ وَمَا يَجْحَدُ

نہ اپنے ہاتھ سے لکھتا ہی تھا اگر ایسا ہوتا تو جھٹلانے والے لوگ ضرور ہی شبہ کرتے۔ بلکہ یہ تو صاف صاف آیتیں ہیں جو علم والوں کے سینوں میں ہیں اور ہماری آیتوں سے انکار

بِآيَاتِنَا إِلَّا الظَّالِمُونَ ﴿٤٩﴾ وَقَالُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَاتٌ مِّن رَّبِّهِ ۖ قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِندَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ

سوائے ظالموں کے اور کوئی نہیں کرتا اور اُنہوں نے کہا کہ اُسپر اُسکے رب کیطرف سے کوئی نشان کیوں نہیں اُتارا گیا تو کہہ کہ آیتیں تو بس اللہ ہی کے پاس ہیں

مُّبِينٌ ﴿٥٠﴾ أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَرَحْمَةً وَذِكْرَىٰ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٥١﴾

ڈرانے والا ہوں ۔ کیا اُنکو یہ کافی نہیں کہ ہمنے تجھپر کتاب اُتاری ہے جو اُنپر پڑھی جاتی ہے اسمیں بیشک مومنوں کیواسطے رحمت اور نصیحت ہے

قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ شَهِيدًا ۖ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوا

تو کہہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ کی شہادت کافی ہے وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور جو لوگ باطل پر ایمان لائے اور

بِاللَّهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿٥٢﴾ وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ ۚ وَلَوْلَا أَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَاءَهُمُ الْعَذَابُ

یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں اور تجھ سے عذاب کی جلدی کرتے ہیں اور اگر وقت مقرر نہ ہوتا تو اُن پر عذاب آ ہی چکتا

وَلَيَأْتِيَنَّهُم بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٥٣﴾ يَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ ﴿٥٤﴾

اور وہ ضرور ضرور دفعتًا اُنپر آئیگا کہ وہ جانتے بھی نہ ہونگے وہ تجھ سے عذاب کی جلدی کرتے ہیں اور جہنم تو کافروں کو گھیرے ہوئے

يَوْمَ يَغْشَاهُمُ الْعَذَابُ مِن فَوْقِهِمْ وَمِن تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ وَيَقُولُ ذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٥٥﴾ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ

ایک دن عذاب اُن کو سر پر سے بھی اور پاؤں کے نیچے سے ڈھانپ لے گا اور (اللہ کریم) فرمائیگا جو عمل تم کرتے تھے اب اُنکو چکھو اے میرے

آمَنُوا إِنَّ أَرْضِي وَاسِعَةٌ فَإِيَّايَ فَاعْبُدُونِ ﴿٥٦﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۖ ثُمَّ إِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ﴿٥٧﴾

بندو جو ایمان لائے ہو میری زمین فراخ ہے سو پس میری ہی عبادت کرو ہر ایک نفس موت کا مزہ چکھنے والا ہے پھر ہماری طرف ہی لوٹائے

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُبَوِّئَنَّهُم مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ

اور جو ایمان لائے اور عمل اچھے کرتے رہے ہم اُن کو بہشت کے بالاخانوں میں جگہ دینگے جنکے نیچے سے نہریں بہتی اور نکلتی ہیں وہ اسمیں ہمیشہ

نِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ﴿٥٨﴾ الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿٥٩﴾ وَكَأَيِّن مِّن دَابَّةٍ لَّا تَحْمِلُ

رہنے والے ہیں عمل کرنیوالوں کا اجر کیا ہی اچھا ہے جنہوں نے صبر کیا اور اپنے رب پر وہ بھروسہ رکھتے ہیں۔ اور بہت سے حیوان ہیں جو اپنا رزق

سلہ یعنی میں بالکل صاف طور پر تمکو سنا چکا ہوں کہ اگر میرے مخالف بنے رہے تو آل فرعون اور قوم ثمود و عاد و قوم نوح و قوم تبع وغیرہ کیطرح برباد اور ہلاک ہوجاؤ

گے اگر رحمت الٰہی کے مستحق اور طالب ہو تو قرآن ہی کافی نشان تھا حجت کافی نہ ہوا تو عذاب کا نشان دیکھنے کیلئے طیار رہو جیسا کہ صاف طور پر اُنکو بتلا دیا گیا ہے زیادہ تفصیل

سلہ یعنی جو لوگ اس کتاب پر ایمان لائے ہیں تا آنکہ وہ خدا کی رحمت میں داخل ہو کر دنیا میں اقبال اور نامور انسان ہیں جنکا ذکر تاریخ میں باقی رہیگا۔ ۱۲

رِزْقَهَا اللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٦٠﴾ وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ

اٹھائے نہیں پھرتے اللہ ہی انکو اور تمکو رزق دیتا اور وہ سننے والا جاننے والا ہے اور اگر تو ان سے سوال کرے کہ آسمان اور زمین کو کسنے پیدا کیا

وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ فَأَنّٰى يُؤْفَكُونَ ﴿٦١﴾ اللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ

اور سورج اور چاند کو فرمانبردار بنایا تو وہ ضرور کہدینگے کہ اللہ نے پس کہاں کو پھرے جاتے ہیں اپنے بندوں میں سے اللہ جسکے واسطے چاہتا رزق

لَهُ إِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٦٢﴾ وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّن نَّزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ مِن بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ

تحقیق اللہ ہر شے کا جاننے والا ہے اور اگر تو ان سے سوال کرے کہ کس نے آسمان سے پانی اتارا پھر اس سے زمین کو اسکے مرے پیچھے زندہ کیا تو وہ ضرور

قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ﴿٦٣﴾ وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَهْوٌ وَلَعِبٌ وَإِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ لَهِيَ

کہدینگے کہ اللہ نے تو کہہ کہ تمام حمد اللہ کیواسطے ہے بلکہ اکثر ان میں سے عقل نہیں رکھتے اس دنیا کی زندگی تو بس فضول کھیل اور تماشا ہے اور آخرت کا ہی گھر ہمیشہ کی زندگی کا ہے

الْحَيَوَانُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٦٤﴾ فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجّٰهُمْ إِلَى الْبَرِّ

کاش کہ وہ جانتے ہوں پس جب کشتی میں سوار ہوئے تو اللہ کو اس خالص دین کے ساتھ پکارا پر جب ہمنے انکو نجات دیکر خشکی پر پہنچایا

إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ ﴿٦٥﴾ لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنٰهُمْ وَلِيَتَمَتَّعُوا فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٦٦﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا

تو وہیں وہ شرک کرنے لگتے ہیں تاکہ جو کچھ ہمنے ان کو دیا ہے اسکا انکار کریں اور آسائش سے بسر کریں پس وہ جان جائینگے (کہ اسکا انجام کیا)

آمِنًا وَيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُونَ ﴿٦٧﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ

ہمنے (کعبہ) عزت و امن کیجگہ بنایا ہے حالانکہ اسکے آس پاس ہی لوگ اچک لئے جارہے ہیں[1] پس کیا باطل پر ایمان لاتے اور اللہ کی نعمت سے انکار کرتے ہیں

افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِينَ ﴿٦٨﴾ وَالَّذِينَ جٰهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ

زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا جب حق اسکے پاس پہنچا تو اسکی تکذیب کرے کیا کافروں کا ٹھکانا جہنم میں نہیں ہے اور جن لوگوں نے ہم میں جہاد کر کے کوشش کی

سُبُلَنَا وَإِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٦٩﴾

سورة الروم مكية وستون آية

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

ہم انکو ضرور ضرور اپنے رستوں کی ہدایت کردینگے اور اللہ محسنوں کے ساتھ ہے (شروع) اللہ کے نام سے جو رحمن اور رحیم ہے

الٓمٓ ﴿١﴾ غُلِبَتِ الرُّومُ ﴿٢﴾ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُم مِّن بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ ﴿٣﴾ فِي بِضْعِ سِنِينَ لِلّٰهِ

الٓمٓ روم قریب کی زمین میں مغلوب ہوگیا ہے مگر وہ اپنی مغلوبیت کے بعد چند سالوں میں ضرور غالب ہو جائینگے[2] تمام حکم اللہ کے واسطے ہے

الْأَمْرُ مِن قَبْلُ وَمِن بَعْدُ وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ ﴿٤﴾ بِنَصْرِ اللّٰهِ يَنصُرُ مَن يَشَاءُ وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿٥﴾

پہلے اور پیچھے بھی اور اسروز مومن لوگ اللہ کی نصرت سے خوش ہونگے وہ جسکو چاہتا مدد دیتا ہے اور وہ زبردست حکمت والا ہے

وَعْدَ اللّٰهِ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٦﴾ يَعْلَمُونَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

یہ اللہ کا وعدہ ہے اپنے وعدہ کا خلاف نہیں کرتا مگر اکثر لوگ نہیں سمجھتے وہ دنیاوی زندگی کے ظاہری سامان کو جانتے ہیں

وَهُمْ عَنِ الْآخِرَةِ هُمْ غٰفِلُونَ ﴿٧﴾ أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا فِي أَنفُسِهِم مَّا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ

پر آخرت سے وہ بے خبر ہیں کیا انہوں نے اپنے نفسوں میں غور نہیں کیا کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو

---

[1] اسکے قریب قریب ہمیشہ جنگ و قتل و خون اور راہزنیاں ہوتی ہیں پر خانہ کعبہ کی عزت و امن میں کوئی فرق نہیں آتا اصحاب فیل کا جو حال ہوا

[2] مدت سے شاہ ایران اور شاہ روم میں جنگ چلی آتی تھی ایک جنگ میں شاہ روم جو اہل کتاب یعنی عیسائی تھا مغلوب ہو گیا

وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ

اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے اسکو ناحق پیدا نہیں کیا بلکہ حق اور ایک وقت مقرر کیواسطے پیدا کیا ہے اور اکثر لوگ اپنے رب

لَكٰفِرُوْنَ ۝۸ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ

کی ملاقات سے انکاری ہیں کیا انہوں نے زمین میں پھر کر نہیں دیکھا کہ ان سے پہلوں کا انجام

مِنْ قَبْلِهِمْ ۗ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا

کیا ہوا اور اُن سے وہ قوت میں زیادہ تھے انہوں نے زمین کو جوتا اور جسقدر انہوں نے

عَمَرُوْهَا وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۗ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ

زمین کو آباد کیا ہے انہوں نے اس سے زیادہ اسکو آباد کیا تھا اور انکے پاس ہمارے رسول صاف صاف آیتوں کے ساتھ آئے تھے

وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝۹ ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓاٰۤى

پس اللہ کی یہ عادت نہیں کہ اُن پر ظلم کرتا بلکہ وہی اپنے نفسوں پر ظلم کرتے رہے پھر انکا انجام برا ہوا جنہوں نے برا کیا

اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۱۰ اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ

کہ اللہ کی آیتوں کی تکذیب کی اور اس سے ٹھٹھا کرتے رہے اللہ پہلی بار پیدا کرتا پھر دوبارا اسکو

يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝۱۱ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝۱۲

کریگا پھر اسکی طرف تم لوٹائے جاؤ گے اور جسدن قیامت قایم ہوگی سرکش لوگ ناامید ہو جائینگے ف۱

اور شاہ ایران جو بت پرست اور آتش پرست تھا غالب آگیا اس موقعہ پر مشرکین عرب نے بڑی خوشی منائی اور مسلمانوں کو طعن کرتے رہے کہ تمہارے بھائی اہل کتاب جو ایک خدا کو ماننے والے تھے مغلوب ہو گئے ان آیات میں پیشین گوئی ہے کہ اگرچہ اہل روم اسوقت مغلوب ہو گئے ہیں مگر ۹ سال تک پھر ایرانیوں پر غالب ہو جائینگے۔ ہجرت سے چھ سال پیشتر خسرو شاہ ایران نے ہرقل شاہ روم کو شکست دیکر ایشیا کوچک کر تمام علاقہ اور بیت المقدس کو فتح کر کے قسطنطنیہ کا محاصرہ کر لیا تھا اور اس شکست کے سات برس بعد ہجرت کے دوسرے سال شاہ روم نے بہت سی طیاریاں کر کے جنگ شروع کر دیا ایرانیوں کو شکست دی تمام ملک جو ہاتھ سے نکل گیا تھا ایرانیوں سے چھڑا لیا پھر ملک ایران میں بڑھکر مداین تک پہونچا اور وہاں اپنی فتح کی یادگار میں ایک عمارت بنوائی جسکو رومیہ کہتے ہیں اس پیشینگوئی کے ساتھ ایک یہ بھی پیشینگوئی تھی کہ اسروز مسلمان اللہ کی مدد سے خوش ہوں گے چنانچہ جب رومیوں کی فتح کی خبر آئی اُسی دن بدر کی لڑائی میں مسلمانوں کو کفار قریش پر فتح عظیم نصیب ہوئی نیشاپوری نے روایت کیا ہے کہ چند سال کے لفظ پر کفار قریش نے بڑا تمسخر کیا اور ابوبکر رضہ سے پوچھا کہ سالوں کی تعداد قایم کرو پس ابوبکر صدیق اور ابی بن خلف میں بحث ہو کر ایک شرط ٹھہری پہلے ابابکر صدیق نے تین سال کی میعاد پر دس اونٹ کی شرط کی تھی جب آنحضرت صلعم کو خبر کی تو آپنے فرمایا کہ میعاد زیادہ کرو چنانچہ بعد میں ابوبکر صدیق اور ابی بن خلف کے درمیان یہ شرط قرار پائی کہ نو

ف۱ جب کوئی شخص لاجواب ہو کر چپ چاپ ہو جائے تب عرب کے لوگ بولتے ہیں اَبْلَسَ الرَّجُلُ۔ ابن عباس رضہ سے اسکے تین معنے منقول ہیں (۱) يَيْئَسُ غمناک اور ناامید ہو جائینگے (۲) يَكْتَئِبُ بدحال ہو جائینگے (۳) رسوا ہو جائینگے

وَلَمْ يَكُن لَّهُم مِّن شُرَكَائِهِمْ شُفَعَاءُ وَكَانُوا بِشُرَكَائِهِمْ كَافِرِينَ ﴿١٣﴾
اور ان کے شریکوں میں سے کوئی بھی اُن کا سفارشی نہ ہوگا اور وہ اپنے شریکوں سے منکر ہو جائینگے

وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَتَفَرَّقُونَ ﴿١٤﴾ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا
اور جسدن قیامت قایم ہوگی اسروز مومن و کافر جدے جدے ہو جائینگے پس جو ایمان لائے اور عمل اچھے کرتے

الصَّالِحَاتِ فَهُمْ فِي رَوْضَةٍ يُحْبَرُونَ ﴿١٥﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا
رہے وہ باغ میں ہوں گے اور ان کی خاطر داریاں ہوتی ہونگی پھر جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں

بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ فَأُولَٰئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُونَ ﴿١٦﴾ فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ
کو اور آخرت کے ملنے کو جھٹلایا یہ لوگ عذاب میں موجود کیے جاینگے پس اللہ کی تسبیح کرو جسوقت

تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ ﴿١٧﴾ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَ
تم شام کرتے اور جسوقت تم صبح کرتے ہو اور آسمانوں میں اور زمین میں وہی حمد کے لائق ہے اور دن ڈھلے

حِينَ تُظْهِرُونَ ﴿١٨﴾ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي
عصر اور ظہر کے وقت (اس کی تسبیح) کرو۔ وہ مردے سے زندہ اور زندے سے مردہ نکالتا ہے اور

الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ ﴿١٩﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ
زمین کو اسکی موت کے بعد زندہ کرتا ہے اور اسیطرح تم (زمین سے) نکالے جاؤگے۔ اور اُس کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ تم

ع ۵

برس کے اندر اگر روم غالب آگیا تو میں تجھ سے سو اونٹ لیلونگا ورنہ تجھکو سو اونٹ دونگا جب یہ پیشینگوئی پوری ہوئی ابی بن خلف مرچکا تھا ابوبکر صدیقؓ نے اسکے وارثوں سے سو اونٹ لئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو لائے اُنہے وہ سو اونٹ لِلّٰہ دلوا دیئے یہ دونوں پیشینگوئیاں بڑی عظیم الشان ہیں کیونکہ اسوقت ہرقل کی فتحیابی کا کوئی قرینہ تھا اور نہ مسلمانوں کے فتح کا۔ مورخین نے اس انقلاب عظیم کا سر یہ بیان کیا ہے کہ خسرو پرویز کا سپہ سالار شہر براز نامی تھا جسنے رومیوں پر فتوحات حاصل کیں تھیں اُسکے ایک بھائی فرخان نامی پر خسرو پرویز کو شبہ ہوا کہ اسکی خفیہ سازش ہرقل کے ساتھ ہے اسلیئے اُسنے غصہ میں آکر مآل اندیشی کے خلاف شہر براز کو حکم دیا کہ اپنے بھائی فرخان کو قتل کرکے اسکا سر بھیجدے۔ اسپر وہ بادشاہ سے بگڑ گیا کہ اسقدر فتوحات کے بعد یہ انعام ملتا ہے۔ اسلیئے وہ ہرقل سے جاملا اور خسرو پرویز کو شکست اٹھانی پڑی۔ یہ قرآنی پیشینگوئی بھی ابدی معلوم ہوتی ہے چنانچہ نور الدین اور صلاح الدین کے وقت میں بھی روم ایک دفعہ مغلوب ہو کر پھر غالب ہوگیا تھا۔ ایسا ہی آیندہ کو رہیگا ۔۔۔ ۲،

۵۱ تُمْسُونَ اور تُصْبِحُونَ سے مراد وقت نماز شام اور وقت نماز فجر کی ہے۔

۵۲ اور عَشِيًّا و تُظْهِرُونَ سے مراد وقت نماز عصر ظہر عشا کے ہیں۔ ہر نماز کے بعد وظیفہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ کا کرنا چاہیئے اسی کلمہ میں خداوند کریم کی تسبیح کا بیان ہے اور ہر نماز کے اپنی ہر نماز کے پیچھے اس تسبیح کو اور کلمہ توحید کو بھی پڑھکر ثواب حاصل کرنا

ثُمَّ إِذَا أَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُونَ ۝٢٠ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا

اس نے تمکو مٹی سے (جو محض عناصر ہے) پیدا کیا پھر تم انسان ہوکر جا بجا پھیل رہے ہو اور اسکی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ اسنے تمہارے

لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝٢١

واسطے تمہارے نفسوں سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان سے آرام پکڑو اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت قایم کردی تحقیق اسمیں فکر کرنیوالی قوم

وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ إِنَّ

کیواسطے نشانات ہیں اور اسکی نشانیوں میں سے آسمانوں اور زمین کی پیدائیش اور تمہاری زبانوں اور رنگتوں کا اختلاف ہیں تحقیق

فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْعَالِمِينَ ۝٢٢ وَمِنْ آيَاتِهِ مَنَامُكُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاؤُكُمْ

اس میں جہانوں کے واسطے نشانیاں ہیں اور اسکی نشانیوں میں سے رات اور دن میں تمہارا سونا اور

مِنْ فَضْلِهِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَسْمَعُونَ ۝٢٣ وَمِنْ آيَاتِهِ يُرِيكُمُ

اسکے فضل سے روزی تلاش کرنا ہے تحقیق اسمیں سننے والے لوگوں کے واسطے نشانات ہیں اور اسکی نشانیوں میں سے ہے

الْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيُحْيِي بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ

کہ وہ تمکو بجلی دکھاتا ہے جس سے خوف بھی ہوتا ہے اور طمع بھی اور آسمانوں سے پانی اتارتا ہے پھر اس سے زمین کو اسکی

مَوْتِهَا إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝٢٤ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ تَقُومَ

موت کے بعد زندہ کر دیتا ہے تحقیق اسمیں عقلمند لوگوں کے واسطے نشانات ہیں اور اسکی نشانیوں میں سے ہے کہ

الربع

السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ بِأَمْرِهِ ثُمَّ إِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً مِنَ الْأَرْضِ

آسمان اور زمین اسکے حکم سے ٹھہرے ہیں پھر جب وہ تمکو زمین سے ایک پکار کے ساتھ بلائیگا تو وہیں

إِذَا أَنْتُمْ تَخْرُجُونَ ۝٢٥ وَلَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ كُلٌّ لَهُ

تم نکل کھڑے ہوگے اور اسی کے واسطے ہے جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہے سب اوسکے

قَانِتُونَ ۝٢٦ وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ وَلَهُ

فرمانبردار ہیں اور وہ وہی ہے جو خلقت کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر اسکو دوبارہ کرتا ہے اور وہ اسپر بہت آسان ہے اور اسکے واسطے

الْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝٢٧ ضَرَبَ لَكُمْ مَثَلًا مِنْ أَنْفُسِكُمْ

آسمانوں اور زمین میں اعلیٰ مثال ہے اور وہ زبردست حکمت والا ہے تمہارے واسطے تمہارے نفسوں سے اسنے ایک مثال

هَلْ لَكُمْ مِنْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْ شُرَكَاءَ فِي مَا رَزَقْنَاكُمْ فَأَنْتُمْ فِيهِ سَوَاءٌ تَخَافُونَهُمْ

بیان کی ہے کیا تمہارے مملوک غلام ان چیزوں میں شریک ہوتے ہیں جو ہمنے تمکو دی ہیں کہ تم اسمیں برابر ہو جاؤ تم انکی ایسی

كَخِيفَتِكُمْ أَنْفُسَكُمْ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝٢٨ بَلِ اتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا

پروا کرنے لگو جیسے کہ اپنے نفسوں کی اسیطرح ہم عقل والے لوگوں کے واسطے مفصل آیتیں بیان کرتے ہیں بلکہ ظالموں نے

أَهْوَاءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَمَنْ يَهْدِي مَنْ أَضَلَّ اللَّهُ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ ۝٢٩

بے دلیل سے اپنی گمراہی کی خواہشوں کی پیروی کی پس جسکو اللہ گمراہ کرے اسکو کون ہدایت کر سکتا ہے اور انکا کوئی مددگار نہیں

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ

پس اپنے آپ کو خالص دین پر قایم رکھ فطرت اللہ[1] کو قایم رکھو جس پر اُسنے لوگوں کو پیدا کیا ہے اللہ کی خلقت کیوجہ

ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۳۰﴾ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ

کوئی تبدیلی نہیں یہی قایم رہنے والا دین ہے مگر اکثر لوگ جانتے نہیں اسی کیطرف جھکتے ہوے

وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿۳۱﴾ مِنَ الَّذِينَ

اور اس سے ڈرتے رہو اور نماز قایم کرو اور مشرک مت ہو جن لوگوں نے

فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ﴿۳۲﴾ وَإِذَا مَسَّ

اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کرلیا اور شیعہ ہوگیے[2] اُن میں سے سب اپنے خوش ہیں جو اُن کے پاس ہے اور جب

النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا أَذَاقَهُمْ مِنْهُ رَحْمَةً إِذَا فَرِيقٌ

انسان کو نقصان پہنچے تو اپنے رب کو اسی کیطرف جھک کر پکارتے ہیں پھر جب وہ اُن کو اپنے پاس سے رحمت چکھاتا ہے تو

مِنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ﴿۳۳﴾ لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ فَتَمَتَّعُوا فَسَوْفَ

ایک فریق اُن میں سے اپنے رب سے شرک کرنے لگتا ہے تاکہ جو ہمنے اُن کو دیا ہے اسکا کفر کریں اور آرام اُٹھا لیں تم

تَعْلَمُونَ ﴿۳۴﴾ أَمْ أَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوا بِهِ يُشْرِكُونَ ﴿۳۵﴾ وَإِذَا أَذَقْنَا

جان لوگے کہ اسکا انجام کیا ہے کیا ہمنے اُن پر کوئی دلیل اُتاری ہے سو وہ وہی بتاتی ہے جو وہ شرک کرتے ہیں اور جب ہم

[1] فطرت اللہ کی تفصیل میں ایک حدیث ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک بچہ فطرت ہی پر پیدا ہوتا ہے پھر بعد اسکے ماں باپ کہیں اسکو یہودی بنالیتے ہیں کہیں نصرانی کہیں مجوسی جیسا کہ حیوانات بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو بے عیب ہوتا ہے کسی کا کان کٹا ہوا نہیں ہوتا بعد میں لوگ اُسکا کان کاٹ ڈالتے ہیں پھر اسی سند میں حضرت نے یہ آیت پڑھی فطرت اللہ التی الخ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۳)

[2] اس آیت سے ظاہر ہے کہ جب لوگ جدی جدی جماعت قایم کرکے فرقہ فرقہ ہوکر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں تو آسمانی ہدایت اُن سے زایل ہو جاتی ہے وحدت اور یکرنگی کی سمجھ اُن سے جاتی رہتی اور ہر ایک فرقہ اپنے عقاید پر اترانے لگتا ہے اللہ کی ربوبیت و رحمت کے دائرہ کو اپنے فرقے کے محیط بناکر باقی تمام کو اُس سے خارج سمجھتا ہے حقیقت میں اسکی رحمت اور مغفرت کا کوئی انتہا نہیں اسکی فضا اور فضا زمین پر محیط ہونا انسان کا کام نہیں جیسا وہ خود فرماتا ہے رحمتی وسعت کل شیء پ۹ع۱۰ سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری نجات بھی خدا کی رحمت سے ہی ہوگی تو پھر کسی فریق کا اپنی پاکدامنی اور نجات پر متکبر ہونا اور باقی تمام جہان کو جہنمی قرار دینا کیسا بے بنیاد اور باطل خیال ہے تفرقہ اور اختلافات کیوجہ سے نہ صرف جہالت اور تکبر کی بدستی پیدا ہوتی ہے بلکہ بذات خود ایک عذاب ہے جس سے صدہا طرح کی مصیبتیں پیدا ہوتیں اور دینی و دنیاوی فسادات ظاہر ہوتے ہیں جیسا کہ آیت ذیل میں ارشاد ہے۔

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ پ۱۰ ع۲ الانفال

اور اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرو اور جھگڑا مت کرو ورنہ پھسل جاؤگے اور تمہاری ہوا اُکھڑ جائیگی اور صبر کرو تحقیق اللہ صبر کرنیوالوں کیساتھ ہے

(یعنی جب لوگ کتاب اللہ اور حدیث سے اختلاف کرینگے اسوقت وہ بگڑ جاینگے اور اُنکا اقبال جاتا رہیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا)

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ

النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ

انسان کو رحمت چکھادیں تو وہ اُس سے اکڑ باز ہو جاتے ہیں اور اگر انپر اُن (عملوں کے) کے سبب جو اُن کے ہاتھوں نے آگے

بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ۶/۶۶ کہ وہ اس بات پر قادر ہے کہ تمپر عذاب اوپر سے گھر گرکر دے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے یا تمکو گروہ گروہ کرکے بھڑا دے اور بعض کو بعض کا مزہ چکھادے دیکھیے کسطرح ہم اپنی آیتیں پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں تاکہ وہ سمجھیں (یعنے آسمانی عذاب بھی ہوں گے اور زمینی بھی اور آپس کی خونریزیوں کا مزہ چکھنا پڑیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ؕ اِنَّمَاۤ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۶/۱۶۰ جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا اور شیعہ ہوگئے تو ان میں سے کسی بات میں نہیں ہو پس انکا معاملہ اللہ کے حوالے پھر جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ ان کو خبردار کریگا (یعنی اُن کے عقاید اور اعمال ایسے خراب ہو جائینگے کہ جناب ختم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بات اُن میں نہ رہے گی اور پھر درست بھی نہونگی) اِن تمام آیات نے پیشینگوئی کے طور پر مسلمانوں کو متنبہ کردیا تھا کہ جب تم اختلافات اور تنازعات میں پڑوگے تو تمہاری ہمتیں پست ہو جائینگی تمہارا اقبال جاتا رہیگا تمکو آسمانی اور زمینی عذاب گھیر لینگے بارشیں بند ہو جائینگی طاعون نازل ہوگا حکام ظالم ہونگے رعایا بغاوت کریگی آپسکے جنگ پیش آئینگے سخت خونریزیاں ہونگی دینی سمجھ جاتی رہیگی عمل خراب ہو جائینگے یہانتک حال ہوگا کہ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی کوئی بات ان میں نہ رہیگی اور یہ حالت ہوگی اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ۶/۱۶۰ "جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا اور شیعہ ہوگئے تو (اے محمدؐ) اُن میں سے کسی بات میں نہیں"۔ اور پھر اُنکے انجام کی نسبت پیشینگوئی ہے کہ وہ اپنی ضد سے باز بھی نہیں آئینگے یہانتک کہ جناب الٰہی میں حاضر ہوں جیساکہ ارشاد ہوتا ہے اِنَّمَاۤ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۶/۱۶۰ پس انکا معاملہ اللہ کے حوالے پھر جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ انکو بتلادے گا ان پیشینگوئیوں کیطرف آیت ذیل میں صاف ارشاد ہے وَقُلْ اِنِّيْۤ اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ۚ كَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ ۱۵/۹۱ اور (اے محمدؐ) تو سنادے کہ میں صاف طور پر ڈرانیوالا ہوں کہ جیسا (عذاب) ہمنے ان ٹکڑے ٹکڑے ہونیوالوں پر اتارا تھا جنہوں نے اپنی کتاب کو ٹکڑے ٹکڑے کرلیا (یعنی یہود پر) (ویسا ہی تمپر عذاب نازل ہوگا جب تم قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کرلوگے) پھر یہ تمام عذاب اور دکھ اُسوقت انتہا درجہ کو پہنچ جائینگے جبکہ خدا کیطرف سے ایک مامور صاف صاف نشانات لیکر آئیگا اور لوگ اسکی نہ سنینگے جیساکہ ۳/۱۰۵ میں ہے وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۳/۱۰۵ اُن لوگوں کیطرح مت ہوجاؤ جنہوں نے صاف صاف نشان آنکے بعد تفرقے ڈالے اور اختلاف کیا اور یہی لوگ ہیں جنکے واسطے عذاب عظیم ہے۔

چنانچہ فی زمانہ مسیح موعود صاف صاف نشانات کے ساتھ ظاہر ہوا اور قرآن و حدیث اور ذاتی نشانات سے اپنی سچائی کا کافی ثبوت پیش کیا مگر لوگ خواہ مخواہ اختلاف کرتے رہے اسلئے قحط اور دباؤں کا عذاب انتہا درجہ کو پہنچگیا جو بلاشبہ عذاب عظیم ہے فَاعْتَبِرُوْا يٰۤاُولِى الْاَبْصَارِ ۵۹/۳ پس اب بھی ضد اور بنیاد اختلاف کو چھوڑ دو کتاب اللہ کو مضبوطی اور اتفاق کے ساتھ پکڑو اگر ایسا کروگے تو تمام دکھ جاتے رہینگے اور قہر کی بجائے رحمت اور نصرت کے آثار ظاہر ہوں گے چنانچہ ۳/۱۰۴ میں ارشاد ہے

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۪ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ

يَقْنَطُونَ ﴿٣٦﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ

بالیتے ہیں تو وہیں ناامید ہو جاتے ہیں کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ جس کیواسطے چاہے اللہ رزق فراخ کر دیتا اور تنگ کرتا ہے تحقیق اسمیں

لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٣٧﴾ فَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ

ایمان والے لوگوں کیواسطے نشانیاں ہیں پس قرابتیوں اور مسکینوں اور مسافروں کو ان کا حق دو

ذَٰلِكَ خَيْرٌ لِلَّذِينَ يُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٣٨﴾ وَمَا آتَيْتُمْ

یہ اُن کے واسطے بہتر ہے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں اور یہی لوگ ظفر و منصور ہونیوالے ہیں اور جو

مِنْ رِبًا لِيَرْبُوَ فِي أَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُو عِنْدَ اللَّهِ ۖ وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ زَكَاةٍ

سود تم ادا کرو کہ لوگوں کے مال بڑھا دے (یا دو رکھی) کہ وہ اللہ کے نزدیک نہیں بڑھتا اور جو تم زکوۃ ادا کرو

تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُونَ ﴿٣٩﴾ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ

کہ اللہ کی رضا حاصل کرو بس ایسے ہی لوگ ہیں جن کے مال بڑھائے جاتے ہیں اللہ وہ ہے جسنے تمہیں پیدا کیا

ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ۖ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَفْعَلُ مِنْ ذَٰلِكُمْ

پھر تمہیں رزق دیا پھر تمہیں ماریگا پھر تمہیں زندہ کریگا کیا تمہارا شریک بھی ایسا ہے جو ان میں سے کچھ کر سکے

مِنْ شَيْءٍ ۚ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٤٠﴾ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ

وہ اس شرک سے پاک اور برتر ہے جو وہ کرتے ہیں خشکی اور تری میں لوگوں کے عملوں کے سبب فساد ظاہر ہو گیا

أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٤١﴾ قُلْ

تاکہ اُن کو بعض عملوں کا مزہ چکھاوے تاکہ وہ رجوع کریں تو سنادے

سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلُ ۚ كَانَ

کہ زمین میں پھر کر نظر کرو کہ اُن سے پہلوں کا جن میں اکثر مشرک تھے

أَكْثَرُهُمْ مُشْرِكِينَ ﴿٤٢﴾ فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا مَرَدَّ لَهُ

کیا انجام ہوا بس اپنے آپ کو پایدار دین پر اس دن کے آنے سے پہلے قایم کر جسکو اللہ کے سولے کوئی

ع منزل

لکہ ایۃ لعلکم تھتدون پ ۳ اور اللہ کی رسی جمع ہو کر مضبوطی سے پکڑو اور تفرقہ مت ڈالو اور اسکیطرف سے جو انعامات تمپر ہوں اُن کو یاد کرو کہ تم آپس میں دشمن تھے اُسنے تمہارے دلوں کے درمیان الفت ڈالی پس اُسکے فضل سے بھائی ہو گئے اور مغار آتش کے کنارہ پر تھے اُسنے تمہیں اُس سے بچالیا اسی طرح اللہ تمہارے واسطے اپنی نشانیاں بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ ع ۱۰

۱ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سود کا مال اگرچہ کتنا ہی بڑھ جاوے لیکن انجام اُسکا مفلسی اور بربادی ہے (ترغیب والترہیب ۳۶۲)

لعنت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کے لینے والے پر اور دینے والے اور اُسکی دستاویز لکھنے والے پر اور گواہی کرنیوالے پر اور فرمایا کہ سب برابر ہیں (مشکوۃ ۲۳۶) کہ جس شخص نے غریب قرضدار کو مہلت دی اللہ تعالے اُسکو قیامت کے دن اپنا سایہ دیگا (مشکوۃ المصابیح صفحہ ۲۴۳)

مِنَ اللّٰهِ يَوْمَئِذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ ﴿٤٣﴾ مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ

ٹالنے والا نہیں اُسدن مومن و کافر جدا جدا ہو جائینگے۔ جسنے کفر کیا پس اُسپر اُسکے کفر کا بار ہوگا اور جسنے اچھے عمل کیے پس وہ اپنے ہی لیے

يَمْهَدُوْنَ ﴿٤٤﴾ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ

سامان بناتے ہیں تاکہ اُن لوگوں کو جو ایمان لائے اور اچھے عمل کرتے رہے اپنے فضل سے جزا دے اسکی شان یہی

الْكٰفِرِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَ

کہ وہ کافروں سے محبت نہیں کرتا اور اُسکی نشانیوں میں سے ہے کہ وہ ہواؤں کو بھیجتا ہے جو خوشخبری دینے والی ہوتی ہیں تاکہ تمکو

لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٤٦﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا

اور تاکہ اپنے حکم سے کشتی چلا دے اور تاکہ تم اُسکے فضل سے (فائدے) تلاش کرو اور تاکہ تم شکرگذار ہو اور ہمنے تجھسے پہلے بھی

مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَاۗءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا

رسول اُنکی قوموں کیطرف بھیجے ہیں پس وہ صاف صاف تعلیمات کے ساتھ اُنکے پاس پہنچے پس سرکشوں سے ہمنے انتقام لیا

وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٤٧﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا

اور مومنوں کی مدد کرنا تو ہمارا فرض تھا اللہ وہ ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے پھر بادلوں کو اٹھاتا

ف (۱) اللہ کریم کی ربوبیت اور رحمانیت کے احسانات انسان پر اس کثرت سے ہیں کہ اُنکا شمار تو در کنار قیاس و اندازہ ہونا بھی ناممکن ہے خود انسان کا وجود اور اُسکے تمام اعضا اور تمام قوتیں اُسی کا عطیہ ہیں تمام زندگی کو سامان جو زمین و آسمان میں ہیں اُسی کی بخشش ہیں اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿پ۲ع۳﴾ ایسا تو بیشک اللہ تو فضل ہی ہے مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ۭ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ﴿پ۱۳ع۱۷﴾ اور تمکو جو کچھ تمنے (یعنی تمہاری فطرت نے) اُس سے مانگا سے دیا اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنے لگو تو اُسکا اندازہ بھی نہ کر سکو وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـــًٔـا ۙ وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـــِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿پ۱۴ع۱۷﴾ اور اللہ نے تمہاری ماؤں کے پیٹ سے نکالا کہ تم کچھ بھی نہیں جانتے تھے اور تمہارے کان اور آنکھیں اور دل بنائے تاکہ تم قدر کرو حدیث شریف میں ہے نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ (بخاری) دو نعمتیں ہیں اکثر لوگ زیاں کار ہیں یعنی تندرستی اور فراغت۔

(۲) شکرگذاری خود انسان کیواسطے مفید اور ضروری ہے اللہ کریم کی نعمتوں اور فضلوں کو یاد کرنا حقیقت میں اُسکو یاد کرنا ہے اور رب العلمین کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے اور تقرب و معرفت میں ترقی ہوتی ہے چنانچہ خود اللہ کریم فرماتا ہے فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ﴿پ۲ع۲﴾ پس تم مجھے یاد کرو میں تمکو یاد کرونگا اور میرا شکر کرتے رہو اور میری نعمتوں کا کفران مت کرو وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿پ۲۱ع۱۲﴾ اور جو شکر کرتا ہے وہ اپنی ہی بھلائی کیواسطے شکر کرتا ہے اور جسنے کفر کیا پس یاد رکھو کہ اللہ تو غنی اور حمید ہے (یعنی اُسکو کسی کی شکرگذاری کی ضرورت نہیں اور اُسکی صفات ذاتی ہیں کسی کے شکر سے اُن میں کوئی کمی نہیں آسکتی اور کسی قسم کی حاجت بھی اُسکی جناب میں نہیں) اسی پیغام جناب باری سے پیارے حبیب ﷺ کو سنایا ہے کہ جو شکر کریگا اُسے زیادہ دیا جاویگا اور جو کفر کریگا اُسپر سخت عذاب ہوگا چنانچہ ارشاد ہوتا ہے وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَىِٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَىِٕنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ﴿پ۱۳ع۱۲﴾ اور جب تمہارے رب نے سنا دیا کہ اگر تم شکر کروگے تو میں تمہیں زیادہ دونگا اور اگر ناشکری کروگے تو یاد رکھو کہ میرا عذاب سخت ہے ایک اور آیت میں ہے وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ﴿پ۴ع۶﴾ شکرگذاروں کو اللہ عنقریب بدلہ دیگا پھر فرماتا ہے وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ﴿پ۲۳ع۱۹﴾ اور اگر

فَيَبْسُطُهٗ فِى السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ

اور جیسے چاہتا ہے اُسکو آسمان میں پھیلاتا ہے اور اُسکے ٹکڑے ٹکڑے کرتا ہے پس تو مینہ کو دیکھتا ہے کہ اُسکے اندر سے نکلتا ہے

تم شکر کرنے تو اُسکو وہ تمسے پسند کریگا فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۹۹ پس اللہ کی نعمتیں یاد کیا کرو تاکہ مظفر و منصور رہو۔ پس موجود نعمتوں پر صبر کرنا اور شکر گذار بنے رہنا زیادہ فضل اور برکتوں کا موجب ہوتا ہے موسیٰؑ کو اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ۱۴۴ جو میں نے تجھکو دیا ہے وہ لے اور شکر گذار بنا رہ (۳) شکر گذاری ایک قسم کی عبادت ہے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت کو کھینچتی اور اُسکے غضب کو دور رکھتی ہے چنانچہ اللہ کریم فرماتا ہے مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ۱۴۷ اگر تم شکر کرتے رہو اور مومن بنے رہو تو اللہ تمہیں عذاب دیکر کیا کریگا بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ۶۶ بلکہ اللہ کی ہی عبادت کر اور شکر گذار بنا رہ۔

(۴) اللہ کریم اپنے بندوں کے اچھے عملوں کی بڑی قدر کرتا اور اُنکو ہمیشہ کیواسطے یاد رکھتا ہے پس جو بندہ چاہتا ہے کہ اخلاق الٰہی کے رنگ میں آجائے اور اُسکی ذات میں فنا ہو جائے تو وہ خدا کا شکر گذار رہے اور اُسکی نعمتوں کو ہر وقت یاد کیا کرے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ۱۴۷ اور اللہ قدردان جاننے والا ہے وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۱۱ اور تیرے رب کے فضل جو تجھ پر ہیں اُنکا بیان کرتا رہ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ۱۵۸ اور جو کوئی خوشی سے بھلائی کرے تو یاد رکھے کہ اللہ قدردان جاننے والا ہے۔

(۵) جب کوئی نعمت انسان سے چھن جاتی یا چھن جانے پر ہوتی ہے اُسوقت وہ اُسکی بڑی قدر کرتا اور جناب باری میں دعائیں کرتا ہے مثلاً آنکھ یا کان یا ہاتھ پاؤں یا زبان یا دانت بیکار ہو جائیں یا بیکار ہونے پر ہوں یا مال اولاد پر زوال آئے تو اُن کی کیسی قدر معلوم ہوتی اور اُن کے قیام کیواسطے کسقدر سعی اور کوششیں کرتا ہے جناب باری میں دعائیں کرتا اور منتیں مانتا ہے لَئِنْ اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۲۲ اگر اللہ ہمکو اس سے بچائے تو ہم ضرور ضرور شکر گذاروں میں ہو جائینگے اسکے جواب میں اللہ کریم فرماتا ہے۔ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۶۴ تو بتلا دے کہ اللہ ہی تمکو اسمیں اور کل دکھوں میں بچاتا ہے پھر تم شرک کرنے لگ جاتے ہو ایک اور جگہ پر ہے لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۱۸۹ اگر تو ہم کو صحیح سالم دیگا تو ہم ضرور ضرور شکر گذار رہینگے پس یہ بڑی دانائی ہے کہ صحت و عافیت میں انسان شکر گذار بنا رہے تاکہ بلائیں دور ہی رہیں اور جو ایسا نہیں کرتا بلکہ مصیبت اور بلا کے وقت ہی آئندہ کے وعدے کرتا ہے تو وہ جھوٹا ہے مصیبت دور ہونیکے بعد ایسے لوگ پھر خدا سے دور جا پڑا کرتے اور شرک کرنے لگجایا کرتے ہیں جیسا کہ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ سے ظاہر ہے انبیا علیہم السلام کا ہر حال میں ورد الحمد للہ ہوتا تھا اور تمام مسلمانوں کو پانچوقت روزانہ یہی اقرار کرنا پڑتا ہے مبارک ہے وہ جو دل سے خدا کا شکر کرے

(۶) اللہ کریم نے جو لقمان کو حکمت سکھلائی وہ یہی شکر گذاری تھی جیسا کہ ۲۱ میں ہے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ۱۲ اور ہمنے لقمان کو حکمت دی تھی کہ اللہ کا شکر کرتا رہ (۷) کفر یعنے خدا سے انکاری ہو جانا ایسی ناشکری اور ناقدری کا نتیجہ ہوتا ہے شیطان نے جناب باری میں عرض کی تھی وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ۱۷ تو اُن میں سے اکثر کو شکر گذار نہ پائیگا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ۶۷ اور آدمی ہے ہی ناشکر گذار اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ۳ ہم

(۸) زمین ہوا پانی سورج چاند حیوانات نباتات جمادات وغیرہ تمام چیزیں جو انسان کی زندگی کیواسطے جسمانی سامان میں زبان حال سے پکار رہی ہیں کہ یہ سب خدا کا فضل ہے اُسکو یاد کرو اُسکا شکر کرو کماؤ اور کھاؤ اپنے رب کی مت بھولو اسی نے سب کچھ دیا ہے وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ۶۲ اور وہ وہی ہے جسنے

خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنْ كَانُوْا

پس جب وہ اُسکو اپنے بندوں میں سے جسپر چاہے پہنچا دیتا ہے تو وہیں وہ خوشیاں منانے لگتے ہیں اور پہلے سے تو

مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ ﴿۴۹﴾ فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ

پیشتر اسکے کہ وہ اُن پر اوتارا گیا ناامید تھے پس تو اللہ کی رحمت کے آثار و نشان پر نظر کر کہ وہ

كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾

زمین کو اُسکی موت کے پیچھے کیسے زندہ کرتا ہے وہی مردوں کو زندہ کرنے والا اور وہ ہر شے پر قادر ہے

وَلَئِنْ اَرْسَلْنَا رِيْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ﴿۵۱﴾ فَاِنَّكَ

اور اگر ہم ایک ہوا بھیجیں جس سے وہ اُسکو زرد ہوئی دیکھ لیں تو اُسکے بعد ضرور کفر کرنے لگجاتے ہیں پس تو

لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاۗءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۵۲﴾ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ

مردوں کو ۵۱ نہیں سنا سکتا اور نہ بہرے کو پکار سنا سکتا ہے جسوقت وہ پیٹھ موڑ کر پھر جائیں اور نہ تو اندھوں کو

الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ۭ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۵۳﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ

اُن کی گمراہی کے خلاف ہدایت کر سکتا ہے تو تو بس اسی کو سنا سکتا ہے جو ہماری آیتوں پر ایمان لائیں اور وہ حکم فرمانبردار ہو جاویں

مِّنْ ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَّشَيْبَةً ۭ يَخْلُقُ

اللہ وہ ہے جسنے تمکو ضعف سے پیدا کیا ضعف کے بعد قوت دی پھر قوت کے بعد ضعف اور بڑھاپا دیا وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا

مَا يَشَاۗءُ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ ﴿۵۴﴾ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ڏ مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ ۭ كَذٰلِكَ

ہے اور وہ علم والا قدرت والا ہے اور جس دن وہ گھڑی قایم ہوگی تو سرکش لوگ قسم کھائینگے کہ وہ ایک گھڑی سے زیادہ نہیں

رات اور دن کو ایک بعد دیگرے مقرر کیا تاکہ جو چاہتا ہے وہ خدا کو یاد کرے یا چاہتا ہے شکر گذار بنے یعنی رات کی قدر دن سے معلوم ہوتی ہے اور دن کی قدر رات سے اسیطرح ہر چیز کی قدر اُسکی ضد سے معلوم ہوتی ہے مگر اُسی کو جو غور و فکر کرے سمجھنا چاہیئے اور شکر گذار بنا چاہیئے۔

۵۱ اس آیت پر علماء نے سماع موتا کی طول طویل بحثیں کی ہیں ایک فریق یہ کہتا ہے کہ مُردے سن سکتے ہیں اور ایک یہ کہتا ہے کہ نہیں صاف بات تو یہ ہے کہ مردے اسطرح پر نہیں سن سکتے جسطرح زندہ انسان سنتے ہیں کیونکہ یہ کان اور دماغ بعد زندگی اُن میں باقی نہیں رہتی ایسا ہی لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى ۳۰/۵۲ سے ظاہر ہے ہاں ایک روحانی زندگی اُنکو حاصل ہوتی ہے جسمیں نیک روحیں عیش و آرام محسوس کرتی اور بد روحیں دکھ اور مصائب اٹھاتی ہیں پس مُردوں کا سُننا بھی ایک روحانی طریقہ پر ہے جسکی مثالیں خواب میں سب نیک و بد انسان مشاہدہ کرتے ہیں قرآن مجید نے خواب کو موت کے مشابہ بیان فرمایا ہے جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۳۹/۴۲ اللہ نفس انسانی کو موت کے وقت قبض کر لیتا ہے اور جو نہیں مرا اُسکا نفس خواب میں قبض کیا جاتا ہے پس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ موت اور خواب میں قبض روح ہو جاتا ہے اسلیئے ظاہری حواس جیسے کہ خواب میں معطل ہوتے ہیں ویسے ہی موت کے بعد ہو جاتے ہیں اور یہ دیکھنا سننا چلنا پھرنا لذت اُٹھانا اور دکھ جھیلنا جسطرح کہ خواب میں ہوتا ہے اُسیطرح روحانی طور پر موت کے بعد ہوتا ہے چونکہ حالت خواب کی حرکات و سکنات و نظر و شنوائی وغیرہ سے ہر نیک و بد انسان بخوبی واقف اور تجربہ کار ہے اور اُسپر نظر کر کے حالت مابعد موت کا قیاس کر سکتا ہے اسلیئے اس میں زیادہ کلام کرنا فضول ہے اسقدر صاف ظاہر ہے کہ مُردوں کا سُننا زندوں کیطرح جسمانی نہیں بلکہ روحانی ہے۔

كَانُوا يُؤْفَكُونَ (٥٥) وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِلَىٰ يَوْمِ الْبَعْثِ

وہ پھرتے رہے ہیں اور جن لوگوں کو علم اور کتاب دیا گیا تھا وہ بولے کہ تم تو اللہ کی کتاب میں جی اٹھنے کے دن تک رہے ہو

فَهَٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلَٰكِنَّكُمْ كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (٥٦) فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنفَعُ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا

سو یہ ہے دن جی اٹھنے کا پر تم علم والے لوگ نہ تھے پس اس روز ظالموں کو معذرت کچھ نفع نہ دیگی اور

هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ (٥٧) وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِن كُلِّ مَثَلٍ وَلَئِن جِئْتَهُم بِآيَةٍ

اُن سے عتاب دور کیا جائیگا اور ہم نے تو انسان کیواسطے اس قرآن میں ہر قسم کی مثال بیان کی ہے اور اگر تو اُن کے پاس کوئی آیت

لَّيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ أَنتُمْ إِلَّا مُبْطِلُونَ (٥٨) كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ (٥٩)

لائے تو کافر ضرور کہہ دینگے کہ تم تو سب لغو باتوں پر ہو اسی طرح اللہ اُن لوگوں کے دلوں پر مہر کر دیتا ہے جو علم نہیں رکھتے

سورۃ لقمٰن مکیۃ

فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِينَ لَا يُوقِنُونَ (٦٠)

پس تو صبر کر کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور جو یقین نہیں رکھتے وہ تجھکو چھچھورا نہ بنادیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ الم (١) تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ (٢) هُدًى وَرَحْمَةً

شروع اللہ کا نام لیکر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے الم یہ سراسر پرحکمت کتاب کی آیتیں ہیں جو نیکوں کیواسطے

لِّلْمُحْسِنِينَ (٣) الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُم بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ (٤) أُولَٰئِكَ عَلَىٰ

ہدایت و رحمت ہے جو نماز قایم کرتے زکوٰۃ دیتے اور آخرت کا یقین رکھتے ہیں یہ لوگ

هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (٥) وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ

رب کی طرف کی ہدایت پر ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب اور بااقبال ہونے والے ہیں اور لوگوں میں سے ایک ایسا ہے جو لغو باتیں خریدتا ہے

بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ (٦) وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا وَلَّىٰ مُسْتَكْبِرًا

تاکہ بیوقوفی سے لوگوں کو اللہ کے رستے سے بہکاوے اور اسکی ہنسی بناوے ایسے لوگوں کیواسطے رسوا کرنیوالا عذاب ہے اور جب اسپر ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں

لہ یعنے ایسی باتیں جو لغو تمسخر آمیز بے اصل اور نا قابل اعتبار ہوں مثلاً ناول کی قصہ عشقیہ غزلیں اور مبالغہ آمیز باتیں نضر بن حارث رستم و اسفندیار کے قصہ لوگوں کو سناتا اور راگ رنگ ناچ کے تماشے دکھلایا کرتا تھا تاکہ لوگ اُسکے افسانوں اور تماشوں میں مشغول ہو کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وعظوں اور قرآن کی تعلیم سے رُک جائیں مگر افسوس کہ اُسوقت تو ایک نضر بن حارث ایسا کرتا تھا جسپر خدا کیطرف سے لعنت ملامت ہوئی مگر بعد میں لکھو کھا مسلمان ویسا ہی کرنے لگے ایک رستم و اسفندیار کی بجائے کروڑہا لغو قصے ناول غزلیات قصاید مرثیہ اور فسانہ اس کثرت سے شایع کیے کہ قرآنی تعلیم کا نام و نشان دنیا سے جاتا رہا بجائے شریعت محمدی کے باطل رسوم ۔ ولق یہ ہو گئی عموماً شادی اور غمی کے موقع پر جسقدر حرکات ہوتے ہیں خلاف شرع اور قطعاً حرام اور جسقدر شغل ہیں وہ عموماً لغو و باطل ہیں جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ افسانوں ناولوں اور غزلیات سے ہر کسی کو مس و مذاق ہے مگر قرآنی علوم سے کسی کو بھی نہیں بلکہ مس اور مذاق کی بجائے صریح نفرت اور بعد ہے جسکے نتیجہ میں ذلت و خواری اور افلاس اور بد چلنی اور حرام کاری روز بروز بڑھتی جا رہی ہے خدا کیطرف سے اور اسکے احکام کیطرف سے سخت غفلت لاپروائی تکبر اور نفرت ہے مگر یہ یاد رہے کہ خدا کے ساتھ زیادہ عرصہ نہیں چل سکتی یا تو مسلمان تمام لغویات کو چھوڑ کر قرآن کو لیکر بیٹھیں ورنہ خدا کا غضب بھڑک اٹھیگا اور جو چاہیگا سو کریگا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گانے بجانے والیوں کی خرید و فروخت نہ کرو اور نہ ان کو تعلیم دو

عہ گر اسکو عتبٰے و مانا جاوے جس کے معنے ہیں دہلیز کی چوکھٹ تو یستعتبون کے معنے ہونگے کہ ... ملنے کو جو ... بند کر دیئے جائینگے ...

كَأَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَأَنَّ فِيْٓ أُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيْمٍ ﴿٧﴾ إِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

پھیر لیتا ہے گویا کہ اُسنے اُسکو سنا ہی نہیں گویا کہ اُسکے دونوں کانوں میں ثقیل ہے پس اُسکو دردناک عذاب کی بشارت سنا دو تحقیق

لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ﴿٨﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۖ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٩﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ

کرنے والے اُن کے لئے نعمتوں والے باغات ہیں وہ اُنمیں ہمیشہ رہنے والے ہیں اللہ کا وعدہ سچا ہے اور وہ زبردست حکمت والا ہے ۔ اسنے آسمانوں کو بلا

عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَأَلْقٰى فِى الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۚ وَأَنْزَلْنَا مِنَ

ستونوں کے بنایا جیسا کہ تم اُن کو دیکھتے ہو اور زمین میں اٹل پہاڑ بنائے تاکہ وہ تمکو ہلاک نہ کر دے اور اسمیں ہر قسم کے حیوانات پھیلائے

السَّمَآءِ مَآءً فَأَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ﴿١٠﴾ هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَأَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ

اور آسمان سے پانی اُتارا ۔ اسمیں سے ہر قسم کے عظیم الشان جوڑے اُگائے یہ اللہ کی پیدائش ہے پس مجھکو دکھلاؤ کہ اوروں نے جو اُسکے

مِنْ دُوْنِهٖ ۚ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿١١﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ۚ وَ

سوائے ہیں کیا پیدا کیا بلکہ ظالم لوگ صریح گمراہی میں ہیں ۔ اور ہمنے لقمان کو حکمت عطا کی کہ اللہ کا شکر کر اور

مَنْ يَّشْكُرْ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿١٢﴾ وَإِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ

جو شکر کرے وہ اپنے نفس کیواسطے شکر کرتا ہے اور جو کفر کرے پس تحقیق اللہ بے پروا اور اعلٰی صفات والا ہے اور جب لقمان نے وعظ

وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ۖ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ﴿١٣﴾ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ

کرتے ہوئے اپنے بیٹے سے کہا ۔ اے میرے بیٹے تو اللہ کے ساتھ شرک نہ کر شرک تو بڑا ہی ظلم ہے اور ہمنے انسان کو

بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ أُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ۗ

اپنے والدین کی بابت نصیحت کی اسکی ماں اُسے تکلیف پر تکلیف اٹھا کر پیٹ میں رکھتی ہے اور اسکا چھوڑانا دو سال میں ہوتا ہے کہ میرے اور اپنے والدین

إِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿١٤﴾ وَإِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى أَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَ

کا شکر گذار رہ میری ہی طرف لوٹنا ہے اور اگر وہ دونوں تجھسے اس بات میں جھگڑا کریں کہ میرے ساتھ شرک کر جسکا تجھکو کچھ علم نہیں پس تو انکا

صَاحِبْهُمَا فِى الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۖ وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ۚ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ

کہنا مان مگر دنیا میں بھلائی کے طریق سے انکا ساتھی بنا رہ اور جو میری طرف آتا ہے اسکے رستہ کی پیروی کر پھر میری ہی طرف تمہارا رجوع ہوگا

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٥﴾ يٰبُنَيَّ إِنَّهَآ إِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ أَوْ

پس جو کچھ تم کرتے تھے میں تمہیں بتلا دونگا ۔ اے میرے بیٹے اگر ایک رائی کے دانے کے برابر بھی کوئی چیز ہو اور پتھر میں ہو یا

فِى السَّمٰوٰتِ أَوْ فِى الْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللّٰهُ ۚ إِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿١٦﴾ يٰبُنَيَّ أَقِمِ الصَّلٰوةَ

آسمانوں میں یا زمین میں تو اللہ اسکو لے آئیگا تحقیق اللہ باریک بین خبردار ہے ۔ اے میرے بیٹے نماز قایم کر

سلہ پہاڑ القی یعنی جعل ہے جیسا کہ آیت ذیل میں بجائے القی جعل ہے : وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَآ أَقْوَاتَهَا

سلہ آہستہ آہستہ زمین کے اندر سے آتشی مادہ جوش مار کر تمام زمین کو ہلاتا رہتا تھا اور اچھالتا رہتا تھا جس سے بڑے بڑے راکس یعنی چٹان باہر نکل

آتے جو سرد ہو گئے اور ہوا اسی جگہ سخت اور پائدار ہو گئے اور زمین حیوانات اور انسانوں کی رہائش کے قابل ہو گئی اور دوسرے معنے یہ ہو سکتے ہیں

تمکو رزق دے یہ دونوں طرح سے ہے ایک تو مادل جیسا کہ ... ویسے ہی ... پہاڑوں سے دریا نکلکر ملکوں کو سیراب کرتے چلے جاتے ہیں

وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنكَرِ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا أَصَابَكَ ۖ إِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ (۱۷)

اور نیک بات کا حکم . اور بد بات سے منع کر اور سہہ جو مصیبت تجھ پر (اس رستے میں) پڑے بیشک صبر کرنا یہ بڑے درجے کا کام ہے

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ

. اور لوگوں کے واسطے اپنے رخسار مت پھلا اور زمین میں اکڑ کر مت چل تحقیق اللہ کسی اترانے والے

۱۷ یعنی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں ضرور ہے کہ بہت سی مصیبتیں پیش آئیں مالی اور جانی نقصان اٹھانے پڑیں پس تو ان تمام کا مقابلہ کرنے اور سب کی برداشت کرنے کیلئے مستعد رہ جب تک ایسا نہ کریگا اسوقت تک کوئی اصلاح کا کام دنیا میں نہ کرسکیگا فرمایا رسول صلعم نے جسوقت قیامت کو میدان میں سب مخلوق جمع ہوگی منادی ہوگی کہ فضل والے کہاں ہیں پس کچھ لوگ اٹھینگے اور جلد جلد جنت کیطرف کو چلنے لگینگے پس فرشتے ان سے ملینگے اور دریافت کرینگے کہ تم کون لوگ ہو جو ایسے جلد جلد اور خوش خوش جنت کو جاتے ہو وہ جواب دینگے کہ ہم فضل والے ہیں فرشتے کہینگے کہ تمکو کیا فضیلت کسوجہ سے ملی وہ کہینگے کہ جب ہم پر کوئی ظلم کرتا تھا تو ہم صبر کرتے تھے اور کوئی ہمکو ستاتا تھا تو ہم بردباری کرتے تھے پس فرشتے کہینگے کہ چلے جاؤ جنت میں کیا ہی اجر ہے ایسے عمل والوں کا (ترغیب ۱۹۱)

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں جیسا کہ صبر اور تحمل لازمی ہے ویسا ہی خود عامل ہونا بھی لازمی ہے کیونکہ اللہ کے نزدیک یہ بڑی مکروہ بات ہے کہ انسان اوروں کو نصیحت کرے اور خود عمل نہ کرے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ كَبُرَ مَقْتًا عِندَ اللَّهِ أَن تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ ۲۸ اے مومنو تم ایسی بات کیوں کہتے ہو جو خود نہیں کرتے ہو یہ اللہ کے نزدیک بڑی غضبناک بات ہے کہ تم وہ بات کہو جو خود نہیں کرتے ہو حدیث شریف میں ہے کہ قیامت ایک آدمی حاضر کیا جائیگا اور دوزخ میں گرایا جائیگا وہاں اسکے پیٹ میں سے انتڑی نکل پڑے گی اور وہ ان کے گرد اسطرح پھریگا جیسا گدھا چکی کے گرد پھرتا ہے لوگ اسکو دیکھکر جمع ہوجائینگے اور کہینگے تجھے کیا ہوا ایسا تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کیا کرتا تھا وہ جواب دیگا ہاں میں لوگوں کو نیکی کا امر کیا کرتا اور خود اسپر عمل نہیں کرتا تھا اور لوگوں کو برائی سے منع کیا کرتا تھا اور خود وہ کام کرلیا کرتا تھا۔

ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا تھا کہ جو شخص تم میں سے برا کام دیکھے اسکو ہاتھ سے روکے اگر یہ طاقت نہ ہو تو زبان سے منع کرے اگر اسکی بھی طاقت نہ ہو تو دلمیں برا سمجھے اور یہ شخص ضعیف تر ایمان والا ہے (مسلم)

جب کسی قوم میں بدکاری زیادہ ہو تو خاموش رہنا یا انکے ساتھ ملنا معصیت میں داخل اور عذاب الٰہی کا موجب ہوتا ہے جیسا کہ آیت ذیل سے ثابت ہے أَنجَيْنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوءِ وَأَخَذْنَا الَّذِينَ ظَلَمُوا بِعَذَابٍ بَئِيسٍ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ۱۶۵ وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۱۱ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس ذات پاک کی قسم ہے جسکے ہاتھ میں میری جان ہے تم ضرور نیکی کا امر کیا کرو اور برائی سے منع کیا کرو ورنہ اللہ تعالے تمپر جلدی عذاب نازل کریگا پھر اللہ سے دعا مانگوگے اور تمہاری دعا قبول نہیں ہوگی (ترمذی)

ابو بکر صدیق رض فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ لوگ جب ظالم کو ظلم کرتا دیکھیں اور اسکے ہاتھ نہ پکڑیں تو عنقریب اللہ انپر عذاب عام نازل کریگا (ابو داؤد و ترمذی ونسائی)

جب کسی قوم میں ظاہر طور پر کوئی شخص گناہ کرے اور وہ انکی نسبت زیادہ عزت والا اور قوی ہوں مگر اسکو بدلیں نہیں تو اللہ انپر اسکے سبب سے عذاب ضرور نازل کرے گا رواہ احمد اس مضمون کی حدیث ابن ماجہ نے بالفاظ دیگر بیان کی ہے

منزل ۵

مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴿۱۸﴾ وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۭ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ

شیخی باز کو دوست نہیں رکھتا ہے اور اپنی رفتار میں میانہ روی اختیار کر اور اپنی آواز نیچی رکھ کیونکہ سب سے بری آواز گدہے

الْحَمِيْرِ ﴿۱۹﴾ اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً

کی ہے سلہ کیا تمنے نہیں دیکھا کہ جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے اللہ نے اُسکو تمہارے کام میں لگا رکھا ہے اور اپنی

وَّبَاطِنَةً ۭ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ﴿۲۰﴾ وَاِذَا قِيْلَ

ظاہری و باطنی نعمتوں کو تم پر پورا کیا ہے اور لوگوں میں سے ایک ایسا ہے جو اللہ کے بارے میں علم اور ہدایت اور روشن کتاب کے بغیر جھگڑتا ہے

لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَاۗءَنَا ۭ اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْ

کہا جائے کہ جو اللہ نے اُتارا ہے اُسکی پیروی کرو تو وہ جواب دیتے کہ ہم تو اُسی کی پیروی کرتے ہیں جسپر ہمنے اپنے باپ دادوں کو پایا ہے خواہ شیطان

هُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۲۱﴾ وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ

اُنکو عذاب جہنم کی ہی طرف بلاتا رہا ہو اور جو اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کر دے اور نیکی کرنیوالا ہے پس اُسنے مضبوط رسی کو پکڑ لیا

سلہ آیت ۳۷ میں ہے "تو زمین میں اترا کر مت چل کہ تو زمین کو نہ پھاڑ سکیگا اور نہ طول میں پہاڑوں کے برابر ہو جائیگا" پہر ۲۷ میں ہے
اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ
نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطٰمًا ۭ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ۭ وَمَا
الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۲۰ جان رکھو کہ دنیا کی زندگی کیا ہے ہنسی اور کھیل اور آرائش اور آپسکا فخر اور کثرت مال و اولاد کی
ہوس اسکی مثال ایسی ہے جیسے مینہ اُس سے جو روئیدگی ہوئی اُسنے کفار کو خوش کر دیا پھر وہ لہلہاتی پھر تو دیکھتا ہے کہ وہ زرد ہو گئی اور پھر
چورہ چورہ ہو گئی اور آخرت میں سخت عذاب بھی ہے اللہ کیطرف سے مغفرت اور خوشنودی بھی اور دنیاوی زندگی تو بس ایک دھوکے کا گذران ہے
اللہ کریم متکبر انسان سے محبت نہیں کرتا بلکہ اُسکو حقیر ذلیل و خوار کر دیتا اور ہمیشہ کو جہنم میں جھونک دیتا ہے جیساکہ آیات ذیل سے ظاہر ہے
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ۵ پ تحقیق اللہ کسی اکڑباز شیخی بگھارنے والے کو دوست نہیں رکھتا۔
قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ۸ پ فرمایا یہاں سے نکل جا تیرا حق نہیں کہ تو اُسمیں تکبر کرے
پس نکل جا تحقیق تو ذلیل ہونے والوں میں سے ہے۔
لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ۱۴ پ یہ اُنکا خیال نہیں بلکہ حق یہ ہے کہ اللہ
جانتا ہے جو کچھ وہ چھپاتے اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں تحقیق وہ تکبر کرنیوالوں سے محبت نہیں کرتا۔
فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۱۴ پ پس جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ اور وہ اُسمیں
ہمیشہ رہیوالے ہیں پس مغروروں کا ٹھکانا بُرا ہے۔
وہ شخص بہشت میں داخل نہوگا جسکے دلمیں ایک ذرہ کی برابر تکبر ہے ایک شخص نے عرض کی کہ ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ اُسکا کپڑا اور پاپوش
اچھا ہو آپ نے فرمایا اللہ جمیل ہے اور جمال کو دوست رکھتا ہے تکبر حق کو رد کرنے اور لوگوں کو حقیر جاننے کا نام ہے (مسلم) تین شخص ہیں جن سے اللہ قیامت کے
دن کلام نہ کریگا اور نہ اُن لوگوں سے پاک کریگا اور نہ اُنکیطرف رحمت کی نظر سے دیکھیگا اور اُنکو سخت عذاب ہوگی ایک بوڑھا حرامکار (یعنی زانی)
دوسرا جھوٹا بادشاہ تیسرا مغرور محتاج جو اکڑنے والا (مسلم)

سلہ حسد اور تکبر سے اور [illegible] حدیث شریف میں ہے کہ غصہ کے وقت ملایکہ رحمت دور ہو جاتے ہیں اسلئے عقل بھی قائم نہیں رہتی

بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۲۲﴾ وَ مَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ؕ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ

اور تمام معاملات کا انجام اللہ کی طرف ہے اور جو کفر کرے تو اسکے کفر سے غمناک نہ ہو ہماری طرف انکی بازگشت ہے

فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۳﴾ نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ

پس جو کچھ انہوں نے کیے ہم اُن کو بتا دینگے تحقیق اللہ دلوں کی بات جانتا ہے ہم انکو تھوڑا سا سامان دیتے پھر انکو سخت

اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۲۴﴾ وَ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ

عذاب کی طرف کھینچ لیجائینگے اور اگر تو اُن سے پوچھے کہ کسنے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تو بیشک جواب دینگے کہ اللہ نے تو کہہ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۶﴾

تمام حمد اللہ کیواسطے ہے بلکہ اُن میں سے اکثر نہیں جانتے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ کیواسطے ہے تحقیق اللہ وہی بے پرواہ اور لائق حمد ہے

وَ لَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّ الْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ

اور اگر تمام درخت جو زمین میں ہیں قلمیں ہو جائیں اور سمندر اُسکی سیاہی ہو جائیں بعد اسکے سات سمندر اُسکی مدد کریں (تب بھی) اللہ کی

اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۷﴾ مَا خَلْقُكُمْ وَ لَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۲۸﴾ اَلَمْ

کلمات پوری نہ ہوں تحقیق اللہ زبردست حکمت والا ہے تمہارا پیدا کرنا اور مرنے کے بعد تمہارا زندہ اٹھانا محض ایک نفس کی طرح ہے تحقیق اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے

تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ يُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ ؗ كُلٌّ يَّجْرِيْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ

کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے اور سورج اور چاند کو حکم بردار کر رکھا ہے سب

مُّسَمًّى وَّ اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ اَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ

ایک وقت مقرر تک چل رہے ہیں اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خبردار ہے یہ اسواسطے ہے کہ اللہ ہی حق ہے اور جسے سوا اسکے یہ پکارتے ہیں وہ باطل ہے

وَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۳۰﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ

اور اللہ وہی ہے جو بلند شان اور بزرگی والا ہے کیا تو نے نہیں دیکھا کہ کشتی سمندر میں اللہ کے فضل سے چلتی ہے تاکہ تمکو اسکے نشان دکھائے تحقیق

ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۱﴾ وَ اِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ

اسمیں ہر ایک صبر کرنے والے شکر گزار کیواسطے نشانیاں ہیں اور جب انکو موج سایہ دار کیطرح ڈھانپ لیتی ہے تو وہ اللہ کو خالص دین کے ساتھ پکارتے ہیں

فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ؕ وَ مَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَاۤ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۲﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا

پھر جب ہم انکو بچا کر خشکی پر لے آتے ہیں تو اُن میں سے بعض میانہ رو ہوتے ہیں اور ہماری نشانیوں کا انکار نہیں کرتا مگر وہی جو عہد شکن اور ناشکرا ہے

رَبَّكُمْ وَ اخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ؗ وَ لَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ

اپنے رب سے تم ڈرو اور اسدن سے ڈرو کہ باپ بیٹے کے [۱] کچھ کام نہ آئیگا اور بیٹا باپ کے تحقیق

[۱] بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اے قریش اپنی خلاصی ڈھونڈو میں تمہارے کچھ کام نہ آؤنگا اے بنی عبد مناف میں تمہارے کچھ کام نہ آؤنگا اے عباس میں تمہارے کچھ کام نہ آؤنگا اے صفیہ محمد کی پھوپھی میں تیرے کچھ کام نہ آؤنگا اے فاطمہ محمد کی بیٹی مجھ سے جو مال چاہے مجھ سے مانگ لے اللہ کے معاملہ میں کچھ کام نہ آؤنگا یعنی اعمال و ایمان چھوڑ کر شفاعت پر تکیہ نہ کر بیٹھو کہ پیغمبر کے اقارب ہیں جیسا کہ عیسائیوں نے مسیح کو کفارہ جوڑ کر بے ہودہ کرکے اعمال کو بیکار ٹھیرا دیا اور ایک طرح پر بدکاری کیواسطے جرأت دیدی ہے اس آیت سے بھی ظاہر ہے کہ شفاعت محمدی محض با عمل مومنوں کیواسطے ضعیف قصور دکھی معافی کیلئے کارآمد ہوسکیگی نا فرمانوں اور بدکاروں کیلئے نہیں —

وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۳۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ

اللہ کا وعدہ سچا ہے پس تجھکو دنیا کی زندگی دھوکے میں نہ ڈالدے اور نہ غرور تمکو اللہ سے دھوکہ دے تحقیق اللہ کے پاس

السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا

علم الساعت ہے اور وہ بارش برساتا اور جانتا ہے جو کچھ رحموں میں ہے اور کوئی نفس نہیں جانتا کہ کل کیا کریگا

وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿۳۴﴾

اور نہ کوئی نفس جانتا ہے کہ کس زمین میں مریگا۔ تحقیق اللہ جاننے والا خبردار ہے۔

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ | اٰيَاتُهَا ۳۰ وَثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

(شروع) اللہ کے نام سے (جو) رحمٰن اور رحیم ہے۔

الٓمّٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ بَلْ

الٓمّٓ اس میں کوئی شک نہیں اس کتاب کا نزول رب العالمین کیطرف سے ہے۔ کیا کہتے ہیں کہ اسکو جھوٹ بنا لیا ہے نہیں بلکہ

هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۳﴾

وہ تیرے رب کیطرف سے حق ہے تاکہ اس قوم کو ڈراوے جنکے پاس تیرے سے پہلے کوئی نذیر نہیں آیا تاکہ وہ ہدایت پاویں

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ مَا لَكُمْ مِّنْ

اللہ ہے جسنے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے اسکو چھ دنوں میں پیدا کیا پھر عرش کیطرف بلند ہوا تمہارے واسطے

دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴﴾ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ

اسکے سوائے کوئی رفیق اور سفارشی نہیں پس کیا تم سمجھتے نہیں ہو وہ آسمان سے زمین کیطرف ایک حکومت کی تدبیر کریگا پھر وہ اسکی طرف

اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗۤ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿۵﴾ ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

ایک دن میں چڑھ جائیگی جسکی مقدار تمہاری گنتی کے مطابق ہزار سال[1] ہے وہ چھپے اور ظاہر کا جاننے والا

الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۶﴾ الَّذِيْۤ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ﴿۷﴾ ثُمَّ جَعَلَ

زبردست رحم والا ہے جسنے ہر ایک شے کی خلقت کو اچھا کیا اور انسان کی پیدائش کو مٹی سے شروع کیا پھر اسکی

نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ﴿۸﴾ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ

نسل کو ایک ذلیل پانی کے خلاصہ سے بنایا پھر اسکو درست کیا اور اسکے اندر اپنی روح پھونک دی اور تمہارے لئے کان اور آنکھیں

وَالْاَفْـِٕدَةَ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۹﴾ وَقَالُوْۤا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ

اور دل بنائے پر تم بہت ہی تھوڑی قدر کرتے ہو اور انہوں نے کہا کیا جب ہم زمین میں رل مل کر گم ہو گئے تو کیا نئی پیدائش میں آجاوینگے۔

[1] زبور ۹۰/۴ ہزار برس تیری آنکھ میں ایسے ہیں جیسے کل کا دن جو گذر گیا اور جیسے ایک پہر رات

۲ پطرس ۳/۸ اے عزیزو یہ خاص بات تم پر پوشیدہ نہ رہے کہ خداوند کے نزدیک ایک دن ہزار برس کے برابر ہے [illegible] تمہارے بابت میں صبر کرتا ہے کہ کسی کی ہلاکت نہیں بلکہ یہ چاہتا ہے کہ سب کو توبہ نصیب ہو

یہ ہزار سال جنکا ذکر تورات و انجیل میں ہے اور جسکی طرف قرآن مجید بھی بار بار اشارہ فرماتا ہے ایک خاص زمانہ کے متعلق ہیں جسکا ذکر [illegible] میں ہے اسکی تفصیل کیلئے دیکھو ۲۲/۹ کا حاشیہ اور نیز ۱۸/۸۳ کا حاشیہ اور نیز ۱۸/۱۴ کا حاشیہ۔

بَلْ هُمْ بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ كَافِرُونَ ﴿١٠﴾ قُلْ يَتَوَفَّاكُمْ مَلَكُ الْمَوْتِ الَّذِي وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ ﴿١١﴾

بلکہ وہ اپنے رب کے ملنے سے انکاری ہیں۔ تو کہہ تمکو موت کا فرشتہ وفات دیگا جو تمپر مقرر کیا گیا ہے پھر تم اپنے رب کیطرف لوٹائے جاؤ گے

وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الْمُجْرِمُونَ نَاكِسُو رُءُوسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ رَبَّنَا أَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا

اور کاش تو دیکھے جب سرکش لوگ اپنے رب کے نزدیک اپنے سر اوندھے کئے ہونگے (اور کہینگے) اے ہمارے رب ہم نے دیکھا اور سنا اب ہمکو پھیر

إِنَّا مُوقِنُونَ ﴿١٢﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَآتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدَاهَا وَلَٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأَمْلَأَنَّ

دے ہم اچھے عمل کریں ہم یقین لانیوالے ہیں۔ اور اگر ہم چاہتے تو ہر ایک نفس کو اسکی ہدایت دیدیتے مگر میری طرف سے ایک بات حق ہو چکی کہ میں

جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿١٣﴾ فَذُوقُوا بِمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا إِنَّا نَسِينَاكُمْ

جہنم سب جنوں اور انسانوں سے بھر دونگا تب چکھو اس دن کے ملنے کو بھلا دینا اسکا مزہ ہم نے تمکو بھلا دیا ہے اور

وَذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٤﴾ إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا

جو تم کرتے رہے اسکے عوض میں ہمیشہ کا عذاب چکھو۔ ہماری آیتوں پر تو وہی ایمان لاتے ہیں کہ جب انکو یاد دلائی گئی تو

سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ﴿١٥﴾ تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ

تو سجدے میں گر پڑے اور اپنے رب کی حمد کی تسبیح کرنے لگے اور وہ تکبر نہیں کرتے ان کے پہلو بستر خواب سے الگ رہتے اور وہ اپنے رب کو

رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ﴿١٦﴾ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ

خوف اور طمع کے ساتھ پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انکو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ سو کوئی نفس نہیں جانتا کہ انکے واسطے کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک

جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٧﴾ أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُونَ ﴿١٨﴾ أَمَّا الَّذِينَ

چھپا رکھی ہے جو انکے عملوں کی جزا ہے۔ کیا پس جو مومن ہے وہ اسکے برابر ہو سکتا ہے جو بدعہد ہے (ہرگز) برابر نہیں ہوتے۔ پر جو ایمان لائے

آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ جَنَّاتُ الْمَأْوَىٰ نُزُلًا بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٩﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ فَسَقُوا فَمَأْوَاهُمُ

اور اچھے عمل کرتے رہے ان کے واسطے آخری ٹھکانا بہشت ہے۔ جو ان کے عملوں کے صلہ میں مہمانی ہے اور جو نافرمان بنے رہے انکا ٹھکانا

النَّارُ كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا أُعِيدُوا فِيهَا وَقِيلَ لَهُمْ ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّذِي

آگ ہے جب کبھی چاہینگے کہ اس میں سے نکلیں اسی میں لوٹائے جائینگے اور ان سے کہا جائیگا کہ اس آگ کا عذاب چکھو جسکو

كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ ﴿٢٠﴾ وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٢١﴾

تم جھٹلاتے تھے اور ہم ان کو اس بڑے عذاب کے سوا قریب کا عذاب بھی چکھائینگے تاکہ وہ باز آجائیں

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنْتَقِمُونَ ﴿٢٢﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا

اور اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہے جسکو اسکے رب کی آیتوں سے یاد دلائی گئی پھر اس نے اس سے منہ پھیر لیا تحقیق ہم مجرموں سے بدلہ لینے والے ہیں اور ہم نے

سے زبور ۴۲ باب ۱ و ۲ جیطرح ہرن کہ ہری پانی کے سوتوں کی نہایت پیاسی ہوتی ہے ویسے ہی میری روح اے خدا تیری پیاسی ہے میری روح خدا کی یعنی زندہ خدا کی پیاسی ہے میں کب جاؤں اور خدا کے حضور حاضر ہوں [illegible] یہ انجام نا ہیں۔

زبور ۵۱ باب ۱۴ تا ۱۷ اے خدا میری نجات دینے والے خدا مجھے خون کے گناہ سے رہائی دے میری زبان تیری صداقت کو بلند آواز سے گائیگی۔ اے خداوند میرے لبوں کو کھول دے [illegible] تیری ستائش بیان کریگا کیونکہ تو ذبیحہ سے خوش نہیں ہوتا نہیں تو میں دیتا سوختنی قربانی سے تیری خوشنودی نہیں۔ خدا کے ذبیحے شکستہ جان ہیں دل شکستہ اور خاکسار کو اے خدا تو حقیر نہ جانیگا اپنی خوشی سے صیہون کے ساتھ بھلائی کر۔ الخ

مُوسَى الْكِتَابَ فَلَا تَكُن فِي مِرْيَةٍ مِّن لِّقَائِهِ ۖ وَجَعَلْنَاهُ هُدًى لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿٢٣﴾ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ

موسیٰ کو کتاب دی پس تو اُسکے ملنے سے شبہ میں مت پڑ اور اُسکو ہمنے بنی اسرائیل کے واسطے موجب ہدایت کیا تھا اور اُن میں سے جب

أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا ۖ وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ ﴿٢٤﴾ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ

انہوں نے ثابت قدمی دکھائی امام بنائے تھے جو ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے تیرا رب قیامت کے دن اُن باتوں کا

يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿٢٥﴾ أَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْقُرُونِ

اُن کے درمیان فیصلہ کر دیگا جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ کیا اُن کو (اس بات سے) سمجھ نہ آئی کہ ہمنے کتنی اُمتوں کو اُن سے پہلے ہلاک کر دیا

يَمْشُونَ فِي مَسَاكِنِهِمْ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ ۖ أَفَلَا يَسْمَعُونَ ﴿٢٦﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَسُوقُ الْمَاءَ

کہ وہ اب اُن کے گھروں میں چل پھر رہے ہیں اسمیں بیشک نشانات ہیں پس کیا وہ سنتے نہیں ہیں کیا اُنہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم افتادہ زمین

إِلَى الْأَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا تَأْكُلُ مِنْهُ أَنْعَامُهُمْ وَأَنفُسُهُمْ ۖ أَفَلَا يُبْصِرُونَ ﴿٢٧﴾

کی طرف پانی ہانکتے ہوئے پہنچاتے ہیں پھر اُس سے کھیتی نکالتے ہیں کہ اُس سے اُن کے چوپائے اور خود وہ رزق حاصل کرتے ہیں پس کیا دیکھتے نہیں

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْفَتْحُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٢٨﴾ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا

اور کہتے ہیں کہ یہ فتح کب ہوگی اگر تم سچے ہو (تو بتاؤ) تو کہدے کہ فتح کے دن کافروں کو اُن کا ایمان کچھ نفع نہ دیگا

إِيمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ﴿٢٩﴾ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانتَظِرْ إِنَّهُم مُّنتَظِرُونَ ﴿٣٠﴾

اور نہ اُنکو مہلت دی جاوے گی پس اُن سے منہ پھیر لے اور انتظار کر کہ وہ بھی انتظار کرنے والے ہیں۔

سُورَةُ الْأَحْزَابِ مَدَنِيَّةٌ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | وَهِيَ ثَلَاثٌ وَسَبْعُونَ آيَةً وَتِسْعُ رُكُوعَاتٍ

(شروع) اللہ کے نام سے جو رحمن اور رحیم ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١﴾

اے نبی تقویٰ پر قایم رہ اور کافروں اور منافقوں کے کہے پر مت چل تحقیق اللہ علم والا حکمت والا ہے

وَاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ﴿٢﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ

اور جو کچھ تیرے رب کی طرف سے تیری طرف وحی کیا گیا ہے اُسکی پیروی کر تحقیق جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اُس سے خبردار ہے۔ اور اللہ پر بھروسہ کر

بِاللَّهِ وَكِيلًا ﴿٣﴾ مَّا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِّن قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ ۚ وَمَا جَعَلَ أَزْوَاجَكُمُ

اور وکالت کیواسطے اللہ ہی کافی ہے اللہ نے کسی انسان کے واسطے اُسکے سینہ میں دو دل نہیں بنائے ۵۲ اور جن بیبیوں کو تم پشت

اللَّائِي تُظَاهِرُونَ مِنْهُنَّ أُمَّهَاتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَاءَكُمْ أَبْنَاءَكُمْ ۚ ذَٰلِكُمْ قَوْلُكُم بِأَفْوَاهِكُمْ ۖ

۵۳ مادر کی برابر کہہ بیٹھو اُن کو اُسنے تمہاری ماں نہیں بنایا اور نہ تمہارے منہ بولے ۵۴ لیپالکوں کو تمہارے بیٹے بنایا ہے

۵۱ یعنے کتاب کے ملنے میں شبہ نہ کر وہ تجھے دیجائیگی تو مثل موسیٰ کے موسیٰ کی کتاب بھی بنی اسرائیل کیواسطے موجب ہدایت ہوئی اسیطرح تیری کتاب بھی موجب ہدایت ہوگی جسطرح موسیٰ کی امت میں امام اور خلیفہ ہوئے اسیطرح تیری امت میں امام اور خلیفہ ہونگے ۵۲ انسان کے دو دل نہیں کہ ایک محب خدا ہو اور ایک محب غیر

۵۳ زمانہ جاہلیت میں عربکا دستور تھا کہ خفا ہو کر بیوی کو کہدیتے تو مجھپر ماں کی پیٹھ کے برابر ہے اور ایسا کہنا طلاق سمجھا جاتا تھا اسلام میں اسکا نام ظہار ہے اسکے احکام کی تفصیل سورہ مجادلہ میں دیکھو۔ ۵۴ یعنے دوسرے لڑکے کو اگر تم متبنّیٰ کر لو تو وہ تمہارا بیٹا نہیں ہوجاتا عربوں میں یہ دستور تھا کہ جس لڑکے کو

باقی در صفحہ

وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ ④ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ

تمہارا قول تمہارے منہ کی بات ہے اور اللہ تو سچ کہتا اور وہی رستہ کی ہدایت کرتا ہے اُن کو تم اُن کے باپوں کے نام سے پکارا کرو یہ

عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ۭ وَلَيْسَ

اللہ کے نزدیک زیادہ منصفانہ بات ہے اور اگر تم اُن کے باپوں کو جانتے ہو تو وہ دین میں تمہارے بھائی اور تمہارے دوست ہیں اور تم پر کوئی

عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا

گناہ نہیں اگر تم اسمیں کچھ خطا کر بیٹھو مگر عمداً جو تمہارے دل کریں (وہ گناہ ہے) اور اللہ تو بخشنے والا رحم والا

رَّحِيْمًا ⑤ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ۭ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ

ہے مومنوں سے نبی اُن کی جانوں کی نسبت بہی قریب تر ہے اور انکی بیویاں اُن کی مائیں ہیں اور اللہ کی کتاب میں

بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى

مومنوں اور ہجرت کرنے والوں کی نسبت بعض رشتہ وار بعض سے زیادہ قریب ہیں ہاں اگر تم اپنے دوستوں کیطرف

اَوْلِيٰۗىِٕكُمْ مَّعْرُوْفًا ۭ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ⑥ وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ

کوئی نیک سلوک کرو (تو مضایقہ نہیں) کتاب میں لکھا ہوا ہے۔ اور جب ہمنے نبیوں سے اُن کا عہد لے لیا

وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۠ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ⑦

اور تجھسے اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ ابن مریم سے بھی اور ہمنے اُن سے پکا عہد لیا

لِّيَسْــَٔـلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِـيْمًا ⑧ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

تاکہ وہ صادقوں سے اُن کے صدق کی بابت سوال کرے اور کافروں کیواسطے اُسنے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے

اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَاۗءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ

اللہ کی نعمتیں جو تمپر ہیں اُن کو یاد کرو جب لشکر تمپر آ گئے پس ہمنے اُن پر ایک ہوا بھیجی اور لشکر

تَرَوْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ⑨ اِذْ جَاۗءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ

جنکو تمنے نہیں دیکھا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسکو دیکھنے والا ہے۔ جب وہ تمپر تمہارے اوپر کی طرف سے اور تمہارے نیچے

کوئی شخص متبنی کر لیتا تو وہ اصلی بیٹا سمجھا جاتا تھا مگر اسلام میں متبنٰی کوئی چیز نہیں۔ بخاری اور مسلم وغیرہ محدثین نے روایت کیا ہے مرفوعاً سے کہ ہم زید کو زید بن محمد کہکر پکارا کرتے تھے یہانتک کہ قرآن میں یہ حکم آگیا کہ اُنکو اُنکے اصلی باپوں کے نام سے پکارا کرو تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود کہدیا کہ تو زید بن حارث بن شراحیل ہے اللہ تعالیٰ نے اس نسبت کو جو جاہلیت میں مروج تھی ان الفاظ سے رد فرما دیا کہ اللہ نے منہ بولے بیٹوں کو تمہارا بیٹا نہیں بنایا یہ تمہارے منہ کی باتیں ہیں پس اسلام میں متبنٰی بنانا کوئی چیز نہیں رہا ۱۲

سلہ اس عہد کا ذکر پہلے ہو چکا ہے دیکھو تفسیر آیت ۳

سلہ مسلمان سوئے پڑے تھے کہ مخالفین میں سے ایک شخص کی آگ بجھ گئی اُس نے اس وقوع کو بدشگونی خیال کیا اور یہ سمجھا کہ ہماری آتش جنگ بجھ جائیگی اور شکست حاصل ہوگی اسلئے وہ چلدیا دوسرے نے اسکے دیکھا دیکھی خیمہ اٹھالیا ایسا ہی اور کرتے رہے یہ ہلچل رعب تھا جسنے مخالفین کو بھگا دیا اور اس لشکر آسمانی کو مسلمانوں نے دیکھا ہی نہیں ۱۲

مِنكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّونَ

کیطرف سے آپڑے اور جب آنکھیں اور دل گلوں تک پہنچ گئے۔ اور تم اللہ پر طرح طرح

بِاللَّهِ الظُّنُونَا ۝ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا زِلْزَالًا شَدِيدًا ۝۱۱

کے ظن کرنے لگ گئے اُس جگہ مومن آزمائے گئے اور ایک سخت زلزلے لہ کے ساتھ ہلا دیئے گئے

وَإِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللَّهُ وَ

اور جب منافق لوگ اور وہ لوگ جنکے قلبوں میں بیماری تھی ظاہر کرنے لگے کہ اللہ اور رسول کا وعدہ

رَسُولُهُ إِلَّا غُرُورًا ۝۱۲ وَإِذْ قَالَت طَّائِفَةٌ مِّنْهُمْ يَا أَهْلَ

تو بس دھوکا ہی دھوکا تھا اور جب اُن میں سے ایک گروہ نے کہا اے اہل

لہ یہ غزوہ خندق کیطرف اشارہ ہے جسکا دوسرا نام جنگ احزاب بھی ہے یہ ہجرت کے پانچویں سال میں اِس وجہ سے وقوع میں آیا تھا کہ مدینہ میں جو قبیلہ بنی نضیر رہتا تھا اُن کو بدعہدی اور شرارت کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکالدیا تھا اِن میں سے بہت لوگ خیبر جا رہے تھے وہاں سے سلام بن ابی حقیق وسلام بن مشکم وکنانہ بن ربیعہ مکہ میں آئے اور قریش کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف بھڑکانا شروع کیا اسیطرح قبیلہ غطفان کو بھڑکایا قریش کے سپہ سالار ابوسفیان اور غطفان کا سپہ سالار عتبہ تھا سب کا مجمع دس ہزار کے قریب ہوگیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خبر پہنچی تو آپنے سلمان فارسی کے مشورہ سے مدینہ کی شرقی جانب میں خندق کھودنیکا حکم دیا خندق کھودتے ہوئے ایک پہاڑسی بیچ میں آگئی صحابہ کی عرض پر خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لیگئے۔ پہلی کدال مارنے پر جو پتھر سے روشنی ہوئی تو آپنے فرمایا کہ مجھکو فارس دکھایا گیا کہ وہ فتح ہوگا دوسری کدال میں آپنے فرمایا کہ مجھ روم دکھایا گیا وہ فتح ہوگا پھر تیسری کدال کی روشنی میں آپنے فرمایا کہ صنعاء یمن فتح ہوگا مخالفین کچھ تو مدینہ کی شرقی جانب روہد کے قریب آ اُترے اور کچھ مدینے سے بلندی کے رُخ اُتر پڑے اسطرح ایک گروہ تو مسلمانوں پر اوپر کی طرف سے آپڑا اور دوسرا نیچے کی طرف سے دشمنوں کی کثرت اور زبردست محاصرہ کیوجہ سے مسلمانوں کا حراس اور خوف سے یہ حال ہوگیا کہ آنکھیں پتھرا گئیں اور دل گلوں تک پہنچ گئے یعنے ناک میں دم آگیا اور طرح طرح کے خدشات دلوں میں پیدا ہونے شروع ہوئے مگر سچے مومن خدا پر متوکل رہے انکو یہ یقین کامل تھا کہ اللہ کا وعدہ برحق ہے اور اسلام ضرور فتحیاب ہوگا مگر منافق بے دل بدگمان اور متردد ہوگئے اور یہ گمان کرنے لگے کہ اللہ اور رسول کا وعدہ محض دھوکا ہی دھوکا تھا مخالفین نے ایک مہینہ تک محاصرہ رکھا تیر بازی اور سنگباری بھی کرتے رہے مگر صف بستہ ہوکر جنگ نہیں کیا ایکبار عمرو بن عبد ود عامری چند سواروں کو لیکر خندق سے نکلکر مسلمانوں کے قریب آپہونچا اُسکے مقابلہ کو حضرت علی مرتضیٰ نکلے اور اُس کو قتل کر ڈالا آخر کار اللہ جل جلالہ نے آسمانی لشکر (اسلام کی امداد کے واسطے) بھیجا۔ ایک سخت آندھی

سلہ یہ اشارہ اُس وعدہ کیطرف ہے جو پہلے سے اللہ و رسول کیطرف سے اُنکو ملا تھا کہ اسجگہ سب بڑے بڑے لشکر جمع شدہ بھاگ جائینگے چنانچہ سورہ ص میں ہے جُندٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُومٌ مِّنَ الْأَحْزَابِ یعنے احزاب کے بڑے بڑے لشکر اسجگہ شکست کھا جائینگے پھر سورہ قمر میں وعدہ تھا أَمْ يَقُولُونَ نَحْنُ جَمِيعٌ مُّنتَصِرٌ ۝ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ یعنی کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم بدلا لینے والی جماعتیں ہیں عنقریب یہ سب لوگ شکست دیئے جائینگے اور پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلینگے ۱۲

يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا وَيَسْتَأْذِنُ فَرِيقٌ مِنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُولُونَ إِنَّ

یثرب تمہارے واسطے کوئی ٹھکانا نہیں پس واپس ہو جاؤ اور ان میں سے ایک گروہ نبی سے یہ کہکر اجازت مانگتا تھا کہ ہمارے گھر

بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ إِنْ يُرِيدُونَ إِلَّا فِرَارًا (۱۳) وَلَوْ دُخِلَتْ

غیر محفوظ ہیں حالانکہ وہ غیر محفوظ نہ تھے ان کا ارادہ محض بھاگ جانے کا تھا اور اگر ان پر داخل ہو جائیں

عَلَيْهِمْ مِنْ أَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَآتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوا بِهَا إِلَّا يَسِيرًا (۱۴)

اُس کی اطراف سے داخل ہو جائیں اور اُن سے فساد کی بابت کہا جاتا تو وہ ضرور ایسا کرتے اور اس میں تھوڑا سا ہی ٹھہرتے

وَلَقَدْ كَانُوا عَاهَدُوا اللَّهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّونَ الْأَدْبَارَ وَكَانَ عَهْدُ اللَّهِ

اور انہوں نے اس سے پہلے اللہ سے عہد کر لیا تھا کہ پیٹھ نہ پھیریں گے۔ اور اللہ کے عہد کی بابت ضرور

مَسْئُولًا (۱۵) قُلْ لَنْ يَنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ إِنْ فَرَرْتُمْ مِنَ الْمَوْتِ أَوِ الْقَتْلِ وَإِذًا

بازپرس ہوگی تو ان سے کہہ دے کہ اگر تم موت یا قتل سے بھاگو تو یہ بھاگنا تمکو کچھ نفع نہ دے گا اور اگر ایسا ہو

لَا تُمَتَّعُونَ إِلَّا قَلِيلًا (۱۶) قُلْ مَنْ ذَا الَّذِي يَعْصِمُكُمْ مِنَ اللَّهِ إِنْ أَرَادَ

تو بس تھوڑا ہی رہنے سہنے پاؤ گے تو بتلا دے کہ اگر اللہ تمسے بدی کا ارادہ کرے یا رحمت کا تو کون تمکو اللہ سے بچا سکتا ہے

بِكُمْ سُوءًا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً وَلَا يَجِدُونَ لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا

اور وہ اپنے واسطے اللہ کے سوا نہ کسی کو رفیق پاویں اور

وَلَا نَصِيرًا (۱۷) قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الْمُعَوِّقِينَ مِنْكُمْ وَالْقَائِلِينَ لِإِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ

مددگار پاویں گے اللہ کو معلوم ہے جو تم میں سے لوگوں کو جنگ سے روکنے والے ہیں اور اپنے بھائیوں کو کہنے والے ہیں کہ ہماری طرف

إِلَيْنَا وَلَا يَأْتُونَ الْبَأْسَ إِلَّا قَلِيلًا (۱۸) أَشِحَّةً عَلَيْكُمْ فَإِذَا جَاءَ الْخَوْفُ

آجاؤ اور جنگ کے واسطے بس کم ہی آتے ہیں تمسے بخیل ہیں پس جب خوف آئے تو تو اُن کو

رَأَيْتَهُمْ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ تَدُورُ أَعْيُنُهُمْ كَالَّذِي يُغْشَى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ

دیکھتا ہے کہ وہ تیری طرف نظر کرتے ہیں ان کی آنکھیں اس کی طرح پھرتی ہیں جس پر موت کی غشی ہو

فَإِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوكُمْ بِأَلْسِنَةٍ حِدَادٍ أَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ أُولَئِكَ لَمْ

پس جب خوف جاتا رہا تو وہ تمسے لوہے کی زبانوں کے ساتھ مال کی حرص سے ملتے ہیں یہ ایمان نہیں لائے

يُؤْمِنُوا فَأَحْبَطَ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ وَكَانَ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا (۱۹) يَحْسَبُونَ

پس اللہ نے اُن کی عملوں کو برباد کر دیا اور یہ اللہ پر آسان ہے وہ لشکروں کی بابت

چلائی سردی کے ایام تھے شدت طوفان اور سردی سے مخالفین پریشان ہو گئے سب لا افواج کیطرف سے اور لشکر بھی مسلمانوں کی امداد کیلئے آئے جو دکھائی نہیں دیتے تھے جنہوں نے تمام مخالفوں کو بے حواس باختہ کر کے ایسے بھاگے ہر طرف گھوڑوں اور سواروں کی آہٹ معلوم ہوتی تھی۔ اور بھاگو بھاگو کے سوا کوئی کلام سنائی نہیں دیتا تھا۔ اس غزوہ اور نکاح بیوگان کی بابت ۶۸ زبور میں پیشینگوئی تھی۔

ف منافقوں کا یہی انجام ہوتا ہے ۱۲

الْأَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوا ۖ وَإِنْ يَأْتِ الْأَحْزَابُ يَوَدُّوا لَوْ أَنَّهُمْ بَادُونَ

گمان کرتے ہیں کہ وہ نہیں گئے اور اگر لشکر آ جائیں تو چاہیں کہ کاش وہ دیہات میں نکل کر چلے جائیں

فِي الْأَعْرَابِ يَسْأَلُونَ عَنْ أَنْبَائِكُمْ ۖ وَلَوْ كَانُوا فِيكُمْ مَا قَاتَلُوا إِلَّا قَلِيلًا

اور تمہاری خبریں (دوسروں سے) پوچھتے رہیں اور اگر تم میں رہیں بھی تو وہ کم ہی لڑینگے

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ

تمہارے واسطے رسول اللہ (کے حالات) میں ایک عمدہ نمونہ ہے خاصکر اس شخص کیواسطے جو اللہ کی اور یوم آخرت کی امید رکھتا

الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ﴿٢١﴾ وَلَمَّا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ الْأَحْزَابَ قَالُوا هَٰذَا مَا

اور اللہ کو بہت یاد کرتا ہے اور جب مومنوں نے لشکروں کو دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ وہی ہے

وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَصَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ۚ وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا

جو ہمسے خدا اور اس کے رسول نے ہمسے وعدہ کیا تھا اور اللہ نے اور اس کے رسول نے سچ فرمایا ہے اور اس سے ان کے ایمان اور انکی فرمانبرداری کی

وَتَسْلِيمًا ﴿٢٢﴾ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ

ترقی ہوئی مومنوں میں سے ایسے لوگ ہیں کہ خدا کے ساتھ جو عہد کیا تھا اس میں سچے رہے

فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا ﴿٢٣﴾ لِيَجْزِيَ

پس بعض تو ان میں سے اپنی منت پوری کر چکے اور بعض ان میں سے انتظار کر رہے ہیں اور انہوں نے کوئی بات نہیں بدلی تاکہ

اللَّهُ الصَّادِقِينَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ إِنْ شَاءَ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ

راستبازوں کو اللہ ان کی راستی کی جزا دے اور منافقوں کو جب چاہے سزا دے یا ان پر رجوع کرے

انس بن النضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غزوۂ بدر میں جانا تھا مگر کسی وجہ سے جانا میسر نہ ہوا تو بہت رنجیدہ ہوئے اور کہا کہ افسوس ہے پہلے جہاد میں مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہونا نصیب نہ ہوا قسم اللہ کی اگر اب کی دفعہ مجھکو اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی جہاد میں جانا نصیب کریگا تو اللہ پاک دیکھیگا کہ میں کیسا جہاد کرتا ہوں پھر ان کو اس حکم کے کہنے سے بھی خوف ہوا یعنی یوں خیال کیا کہ ہمنے بڑی بھاری بات کہہ دی اگلے سال جب غزوہ احد میں ان کو شامل ہونا نصیب ہوا تو دشمن کیطرف چلے سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے سامنے آئے اور پوچھا کہاں جاتے ہو کہنے لگے کہ کوہ احد کے اس طرف سے جنت کی بو چلی آتی ہے پس آگے بڑھکر خوب لڑے اور شہید ہو گئے اور ان کی نعش دیکھی گئی تو تلوار اور نیزہ اور تیر وغیرہ کے کچھ اوپر اسی زخم تھے ان کی بہن ربیع بنت نضر کہتی ہیں کہ میں نے ان کی انگلیوں کو دیکھکر پہچانا ورنہ زخموں کی کثرت کی وجہ سے پہچانے نہیں جاتے تھے (ترمذی)

ف اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ کوئی صحابی مرتد نہیں ہوا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیا میں افضل و اکمل ہیں ویسے ہی آپ کی صحبت میں تربیت یافتہ لوگ بھی افضل و اکمل ہیں برخلاف اس کے مسیح علیہ السلام کے بارہ حواریوں میں سے سب صلیب کے وقت بھاگ گئے یہانتک کہ پطرس نے آپ پر لعنت کی اور یہودا نے تیس روپیہ لیکر آپ کو پکڑوا دیا۔

منزل ۵

إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿۲۴﴾ وَرَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوا

تحقیق اللہ بخشنے والا رحم والا ہے اور اللہ نے کافروں کو دفع کر دیا ان کو غیظ و غضب کے ساتھ ہٹا دیا اور وہ کسی بھلائی

خَيْرًا ۚ وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ ۚ وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا ﴿۲۵﴾ وَأَنزَلَ

کو نہ پہنچ سکے اور جنگ میں مومنوں کیواسطے اللہ کافی ہوگیا اور اللہ قوی زبردست ہے ؎ اور اہل کتاب

الَّذِينَ ظَاهَرُوهُم مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِن صَيَاصِيهِمْ وَقَذَفَ فِي

میں سے جنہوں نے ان کی مدد کی تھی خدا نے ان کو ان کی گڑھیوں سے اتار لیا اور ان کے دلوں میں رعب ڈالدیا (یہانتک

قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيقًا تَقْتُلُونَ وَتَأْسِرُونَ فَرِيقًا ﴿۲۶﴾ وَأَوْرَثَكُمْ أَرْضَهُمْ

کہ ایک گروہ کو تم قتل کرتے رہے اور ایک کو قید اور تم کو ان کی زمین

وَدِيَارَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ وَأَرْضًا لَّمْ تَطَئُوهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ

اور ان کے گھروں اور مالوں کا وارث بنایا اور ایسی زمین کا بھی جس میں تم نے قدم نہیں رکھا (خیبر کا) اور اللہ ہر شے پر قادر ہے

قَدِيرًا ﴿۲۷﴾ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ إِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا

اے نبی تو اپنی بیویوں سے کہدے کہ اگر تم دنیاوی زندگی اور اس کی آرائش چاہتی ہو تو آؤ میں تمھیں کچھ سامان دیدوں

وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا ﴿۲۸﴾ وَإِن كُنتُنَّ

اور تمہیں خوبی کے ساتھ رخصت کر دوں ؎ اور اگر تم اللہ کو اور اس کے

تُرِدْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنكُنَّ

رسول کو اور آخرت کے گھر کو چاہتی ہو تو سمجھ لو کہ اللہ نے تم میں سے جو نیک ہیں ان کے لئے بڑا اجر

أَجْرًا عَظِيمًا ﴿۲۹﴾ يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ مَن يَأْتِ مِنكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ

تیار کر رکھا ہے اے نبی کی عورتو جو کوئی تم میں سے صریح بدی کرے تو

يُضَاعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ﴿۳۰﴾

اس کیواسطے عذاب دوچند کر کے بڑھایا جائیگا اور یہ اللہ پر آسان ہے

ع ۳ — منزل ۵

؎ یسعیاہ ۴۲ خداوند بہادر کے مانند نکلے گا وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت کو اکسائیگا۔ ؎ بخاری نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو سب سے اول حضرت نے مجھ سے فرمایا اور یہ بھی کہدیا کہ جلدی نہ کرنا اپنے ماں باپ سے صلاح لیکر کرنا میں نے کہا وہ کیا ہے فرمایا تو مجھے اختیار کرتی ہے اور دار آخرت کو یا دنیا کو میں نے کہا اس بارہ میں کیا ان سے کیا پوچھوں گی میں نے اللہ اور اس کے رسول اللہ اور آخرت کو اختیار کیا اسیطرح سب بیویوں نے کہا اسی مضمون کو مسلم نے فرمایا اور ابن جریر اور احمد اور نسائی نے بھی روایت کیا ہے۔

والعشرون الجزو الثانی

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا

اور جو تم میں سے اللہ اور رسول کی فرماں برداری کرے اور عمل اچھے کرتی رہے ہم اس کو دو چند اجر دینگے

مَرَّتَيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿۳۱﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ

اور اس کیواسطے ہمنے عزت کا رزق طیار کر رکھا ہے ملہ اے نبی کی بیویو تم کسی اور بیوی جیسی نہیں ہو اگر تم خدا سے ڈرتی رہو

اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ

پس بات میں نرمی مت کرو کہ جسکے قلب میں مرض ہے وہ طمع کرنے لگے

وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۳۲﴾ وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ

اور نیک بات کہا کرو اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور جاہلیت سابقہ کے طریق پر بناؤ سنگار دکھاتی اور اکڑتی مت پھرو

الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ

اور نمازیں قائم کرو اور زکات ادا کرو اور اللہ کی اور اس کے رسول کی تابعداری کرو اے اہل بیت

ملہ آپ کی پہلی بیوی خدیجۃ الکبریٰ ہیں جو آپ سے عمر میں بڑی تھیں ان سے ۲۵ سال کی عمر میں آپ کا نکاح ہوا تھا پھر خدیجۃ الکبریٰ کے انتقال کے بعد حضرت سودہ سے نکاح ہوا یہ بھی عمر رسیدہ اور سیاہ فام تھیں ہجرت سے چند ایام پیشتر صدیق اکبر نے بڑی التجا کے ساتھ اپنی دختر عائشہ صدیقہ رضہ کی نسبت آپ سے کی تھی اس وقت عائشہ صدیقہ رضہ کی عمر چھ برس کی تھی مدینہ پہنچنے کے بعد عائشہ صدیقہ جوان ہوئیں اس وقت ان کو رخصت کیا آنحضرت صلعم کی عمر پچاس سال سے تجاوز کر چکی تھی برکات نبوت کی محبت سے بہت سی عورتوں نے آپ کے نکاح میں آنے کی التجائیں کرنی شروع کیں مہاجرین و انصار اس سلسلہ کو موجب برکات سمجھکر ہمیشہ ملتجی ہوتے تھے کہ ان کی لڑکیاں آپ کے نکاح میں آ جائیں۔ انبیائے بنی اسرائیل مثلاً سلیمان و داؤد علیہما السلام وغیرہ نے سینکڑوں تک ازدواج کئے مگر آنحضرت صلعم نے تمام جوانی کی عمر ایک ہی بیوی کے ساتھ گذاری اور آپ پچاس سال عمر کے بعد جبکہ آپ کی برکات تمام مسلمانوں پر ظاہر ہوئیں اور زیادتی سعادت کی امید میں بہت سی عورتیں اور ان کے ورثا اس امر کے آرزومند ہوئے کہ نکاح کے ذریعہ آپ کے ساتھ سلسلہ قرابت بڑھایا جاوے ساتھ ہی عورتوں کے خاص معاملات میں عورتوں کی تعلیم دینا بھی ضروریات میں سے تھا جو تعلقات نکاح کے سوائے اور طرح پر ممکن نہیں ہو سکتا تھا اور بعض قبایل سے اسن و صلح کا ہونا ایسے نکاحوں پر منحصر تھا اسلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پیرانہ سالی میں بہت سی ازدواج کیں۔ یہانتک کہ ایک وقت ۹ نو کی تعداد ہو گئی۔ عکرمہ کا قول ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی اس وقت نبی صلعم کی نو بیبیاں تھیں پانچ تو قریش سے یعنی عائشہ رضہ حفصہ رضہ ام حبیبہ رضہ سودہ رضہ اور ام سلمہ رضہ چار مختلف قبایل سے تھیں صفیہ رضہ بنت حی نضریہ۔ میمونہ رضہ بنت حرث ہلالیہ زینب رضہ بنت حجش اسدیہ اور جویریہ رضہ بنت حرث مصطلقیہ۔ ان ازواج مطہرات کی نسبت یہ حکم ہے کہ اے نبی کی بیویو تم کسی اور بیوی جیسی نہیں ہو اگر تم اللہ سے ڈرتی ہو تو کلام میں ناجایز نرمی نہ کرو کہ جس کے دل میں مرض ہے وہ طمع کرے اور معقول بات کہو اور اپنے گھروں میں قرار پذیر رہو اور جاہلیت اولیٰ کی طرح بناؤ سنگار دکھاتی نہ پھرو نمازیں ادا کرو زکوٰۃ دیا کرو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ موسیٰ علیہ السلام پر بھی کوئی عورت کے کہنے سے شکوہ کیا گیا تھا جس کی سزا میں مریم مبروص ہو گئی۔ دیکھو اعداد ۱۲ باب

منزل ۵

اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ﴿۳۳﴾ وَاذْكُرْنَ مَا

اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی دور کرے اہل بیت[۱] اور تمکو ایسا پاک بنا دے جیسا کہ پاک بنانے کا حق ہے اور جو اللہ کی

يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ﴿۳۴﴾

آیتیں اور حکمت کی باتیں تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں ان کو یاد کرو تحقیق اللہ باریک بین اور باخبر ہے

ع

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ

تحقیق مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں مومن مرد اور مومن عورتیں فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں

وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ

سچے مرد اور سچی عورتیں صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں عجز و نیاز کرنے والے مرد و عجز و نیاز

وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ

کرنے والی عورتیں خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں بدمس مرد اور بدکدمس

فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ

عورتیں اللہ کا بہت ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں ان سب کیواسطے اللہ نے

مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۳۵﴾ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ

مغفرت اور اجر عظیم طیار کر رکھے ہیں اور مومن مرد کی یہ شان نہیں ہے نہ مومنہ عورت کی کہ جب اللہ اور اسکے

رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ

رسول کسی بات کا فیصلہ کر دیں پھر بھی ان کو ان کے معاملات میں اختیار رہے اور جو اللہ کی اور اس کے

رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴿۳۶﴾ وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْۤ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ

رسول کی بے فرمانی کرے وہ صریح گمراہی میں پڑ گیا اور جب تو کہتا تھا اس شخص سے کہ انعام کیا تھا اللہ نے جسپر اور تو نے بھی جسپر انعام کیا تھا

وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ

کہ تو اپنی بیوی کو اپنی زوجیت میں رہنے دے اور اللہ سے ڈر اور تو اپنے دل میں ایک بات چھپاتا تھا

منزل ۵

۱۔ اہل بیت میں خاص بیوی داخل ہے گو گھر میں بیٹا بیٹی نواسہ نواسی بھی ہوتے ہیں اور یہ بھی [illegible] ایک جگہ قرآن مجید میں ابراہیم علیہ السلام کی بیوی کے متعلق ہوا ہے اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ہے ایسا ہی آیت ذیل میں موسیٰ کی والدہ کی نسبت اہل بیت کا لفظ ہے هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰۤى اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ۔ عرب کا عام محاورہ ہے کہ کسی کی بیوی کی نسبت اسطرح پوچھا کرتے ہیں کیف اہلک۔ فارسی اور اردو میں بھی اہل خانہ اور گھر کے لوگ اور اہل کیواسطے بولتے ہیں اور ضمیر جمع مذکر سے ذکر کرتے ہیں مثلاً گھر کے لوگ کیسے ہیں یہ نہیں کہتے کہ گھر کی عورت کیسی ہے۔ مگر ترمذی و طبرانی و احمد و مسلم وغیرہ نے ایک حدیث نقل کی ہے جسکا خلاصہ مطلب ہے کہ آنحضرت صلعم نے فاطمہؓ و علیؓ و حسنؓ و حسینؓ کو ایک سیاہ کملی میں لپیٹا کہ جسکو آپ اوڑھے ہوئے تھے اور یہ آیت پڑھی اور دعا کی کہ الٰہی یہ لوگ میرے اہل بیت ہیں ان کی ناپاکی دور کر دے اور ان کو پاک کر دے۔ ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ آنحضرت صلعم گھر کی

مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ۭ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا

جسکو اللہ ظاہر کرنے والا تھا اور تو لوگوں سے ڈرتا تھا (کہ وہ ابتلا میں نہ پڑ جائیں) اور اللہ زیادہ حقدار ہے کہ اُس کا خوف کیا جائے پھر جب زید اُس سے

وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَاۗىِٕهِمْ

لہ بے تعلقی کر چکا ہم نے اُس کو تیری بیوی بنا دیا تا کہ اپنے لیپالکوں کے بارے میں مومنوں پر دقت نہ رہے جب وہ ان سے قطع تعلق کر لیا کریں

اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝۳۷ مَا كَانَ عَلَي النَّبِيِّ

اور اللہ کی بات تو ہو کر ہی رہتی ہے — جو بات اللہ نے فرض کر دی

مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ۭ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۭ وَ

اُس میں نبی پر کوئی حرج نہیں — یہ اللہ کی سنت ان میں بھی تھی جو پہلے گذر چکے — اور جو

كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَۨا ۝۳۸ الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ

اللہ کا امر ہے اُس کے تو قاعدے سے مقرر ہو چکے ہیں — جو اللہ کے پیغاموں کو پہنچاتے اور اُسی سے ڈرتے

وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝۳۹ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ

اور اللہ کے سوا اور کسی سے نہیں ڈرتے (ان میں یہ طریق رہا ہے) اور حساب لینے کو اللہ کافی ہے — تم لوگوں میں سے محمد کسی کا باپ نہیں ہاں

مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّـبِيّٖنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ

اللہ کا رسول ہے — اور سب نبیوں پر مہر ہے — اور اللہ ہر شے کا جاننے والا ہے (۴۲)

عَلِــيْمًا ۝۴۰ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۝۴۱ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا

اے مومنو اللہ کا — بہت ذکر کیا کرو — اور صبح اور شام اُس کی تسبیح کرو

نماز کو جو مسجد میں جاتے تو فاطمہؓ کے گھر پر کھڑے ہو کر یا اہل بیت الصلوٰۃ الصلوٰۃ کہتے اور یہ آیت پڑھتے تھے اور مسلم نے زید بن ارقم سے روایت کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا میں تمکو اپنے اہل بیت کے حق میں اللہ کو یاد دلاتا ہوں یعنی ان کی رعایت رکھنا حصین نے زید سے سوال کیا کہ اہل بیت کون ہیں کیا آپ کی بیویاں نہیں ہیں زید نے جواب دیا آپ کی بیویاں آپ کی اہل بیت ہیں ساتھ ہی آپ کے اہل بیت وہ لوگ ہیں کہ جن پر آپ کے بعد صدقہ حرام ہے پوچھا کہ وہ کون ہیں جواب دیا علی۔ اور عقیل اور جعفر اور عباس کی اولاد (مسلم) پس قرآن مجید کے نظم و ربط کلام و محاورہ عرب اور ان احادیث پر مجموعی نظر ڈالکر یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ اہل بیت میں ازواج مطہرات بالاصل داخل ہیں اور آنحضرت صلعم کے پیارے فرزند بھی اور علی و فاطمہؓ بھی۔

لہ بعض مفسرین ان آیات میں زید بن حارثہ اور اُس کی بیوی زینب کے قصہ کی طرف اشارہ دیتے آنحضرت صلعم نے زینب بنت جحش کا نکاح اپنے غلام زید سے کر دیا تھا زینب قوم کی شریف اور تند مزاج تھی اکثر معاملات میں دونوں کا نزاع رہتا تھا آخر زید نے آنحضرت صلعم سے شکایت کی اور کہا کہ میں اسکو طلاق دیتا ہوں زید بفضل خدا مسلمان ہو چکا تھا اور حضرت صلعم نے اُس کو غلامی سے آزاد بھی کر دیا تھا اور ہمیشہ بڑی مہربانی فرماتے تھے آپ نے اُسکو طلاق دینے سے منع کیا زینب آنحضرت صلعم کی پھوپی کی بیٹی تھی اور زید کو متبنیٰ بھی کر چکی تھی اس لئے آپ کو یہ خیال تھا کہ اگر ان کی باہمی ناچاقی ظاہر ہوئی تو موجب ذلت و طعن ہوگی اس لئے وہ اس ناچاقی کو اخفا کرنا چاہتے تھے جو آخر پھوٹ نکلی اسپر اللہ تعالیٰ نے نبی کو مطلع کیا کہ لوگوں سے کیا ڈرتا ہے اللہ سے ڈرنا چاہئے تو اپنے دل میں جو سوچتا ہے اور لوگوں سے ڈرتا ہے اللہ اُسکو ظاہر کرکے رہیگا چنانچہ

هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمٰتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَكَانَ

وہ وہی ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اُس کے فرشتے بھی تاکہ تمکو اندھیروں سے نکالکر نور کی طرف لے آئے اور وہ

بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ﴿۴۳﴾ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلٰمٌ ۚ وَأَعَدَّ لَهُمْ أَجْرًا كَرِيمًا

مومنوں پر رحم کرنے والا ہے | جس روز اُس سے ملیں گے اُن کی ملاقات سلام ہوگی | اور اُس نے اُن کیواسطے بڑا اجر تیار کر رکھا ہے

يٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّآ أَرْسَلْنٰكَ شٰهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ﴿۴۵﴾ وَدَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ

اے نبی ہم نے تجھکو شاہد و مبشر | اور نذیر | اور اُس کے حکم سے | اللہ کی طرف

بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا ﴿۴۶﴾ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُم مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيرًا

بلانیوالا اور روشن چراغ بناکر بھیجا ہے | اور مومنوں کو بشارت سنا دے کہ اللہ کی طرف سے اُن کیواسطے بڑا فضل ہے

وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِينَ وَالْمُنٰفِقِينَ وَدَعْ أَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۚ وَكَفٰى بِاللّٰهِ

اور تو کافروں اور منافقوں کی تابعداری نہ کر اور اُن کی ایذا رسانی سے درگذر کر اور اللہ پر بھروسہ کر | اور وہ وکالت کیلئے اللہ

وَكِيلًا ﴿۴۸﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوٓا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن

ہی کافی ہے | اے مومنو جب تم مومنہ عورتوں سے نکاح کرو پھر اُن کو مس کرنے سے پہلے طلاق دیدو

قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا ۖ فَمَتِّعُوهُنَّ

تو تمہارے واسطے اُن پر کوئی عدت نہیں | جس کا شمار تم پورا کرو | پس اُن کو کچھ متاع دو

وَسَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا ﴿۴۹﴾ يٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّآ أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوٰجَكَ

اسباب ہو واور خوش اسلوبی کے ساتھ رخصت کردو | اے نبی ہم نے تیرے واسطے تیری بیبیاں جنکا تو مہر ادا کرچکا جائز کردی ہیں

الّٰتِيٓ اٰتَيْتَ أُجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّآ أَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ

اور مملوکہ بھی جو اللہ نے غنیمت میں تیرے پاس پہنچائی اور تو اُن کا مالک ہوچکا | اور تیرے

ناچاقی ظاہر ہوگئی اور آخرکار زید نے طلاق دیدی اللہ تعالیٰ نے آپ کو اُس سے نکاح کرنے کی اجازت دی اور بخاری و ترمذی و احمد وغیرہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب سے نکاح کرکے ایسا ولیمہ کیا جو کسی بیوی کا نہیں کیا تھا سب لوگوں کو گوشت روٹی کی دعوت کھلائی اس نکاح کرنے میں یہ مصلحت تھی کہ مسلمان لوگ متبنے کی بیوی سے نکاح کرنے میں جبکہ وہ اُسکو طلاق دیدے کوئی حرج نہ سمجھیں جیساکہ آنحضرت صلعم ہر ایک امر تعلیمی کیلئے خود نمونہ بنکر دکھلاتے تھے اور کبھی کوئی ارشاد ایسا نہیں کیا جس پر خود عمل نہ کیا ہو ویسا ہی اس مسئلہ میں خود نمونہ بنکر دکھلادیا برخلاف علماء کے جو اوروں کو نصیحت کرتے ہیں پر خود کچھ کرکے نہیں دکھلاتے یا نئی روشنی کے واعظین کہ جو تعلیم و تلقین سب کچھ کرتے ہیں مگر آپ کوئی بھی عمل نہیں کرتے دوسرے متبنے بنانے کی رسم کو توڑنا سوم مطلقہ عورت سے (جس سے شادی کرنا سخت عیب شمار کیا جاتا تھا) نکاح کرکے دکھلانا تھا۔

متاع اُس عطیہ کا نام ہے جو خاوند کیطرف سے بیوی کو اُس حالت میں دیا جائے جبکہ اُسنے اُسکو ہاتھ لگانے سے پیشتر طلاق دیدیا ہو اور نکاح کے وقت مہر مقرر نہ ہوا ہو اس کی مقدار میں علماء کا اختلاف ہے حضرت عائشہؓ اور ابن عباسؓ کے نزدیک حیثیت خاوند کے مطابق کم سے کم تین پارچات ہیں مگر جب قرآن مجید نے اس معاملہ میں کچھ تعین نہیں کیا بلکہ غنی و تنگدست کی حیثیت و وسعت پر چھوڑ دیا ہے تو اپنی طرف سے حد بندی کی کیا ضرورت ملاحظہ ہو دفعہ

جویریہ و ماریہ لونڈیاں تھیں جو غنیمت میں آئی تھیں آپ نے اُن کو آزاد کرکے اُن سے نکاح کیا ماریہ کے بطن سے ایک فرزند ابراہیم پیدا ہوئے جو طفولیت میں فوت ہوگئے۔

عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ۡ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً

چچا کی بیٹیاں اور تیرے ماموں کی بیٹیاں اور تیری خالاؤں کی بیٹیاں ؎۱ جنہوں نے تیرے ساتھ ہجرت کی اور مومنہ عورت جب اُسنے اپنا

اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۤ خَالِصَةً لَّكَ

نفس نبی کو دیدیا ؎۲ جبکہ نبی نے اُسسے نکاح کرنا چاہا (یہ سب اقسام تیرے نکاح میں آچکے ہیں) خالص تیرے واسطے ہیں

مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا

اور کسی مومن کیواسطے نہیں (یعنے کوئی اور اُن سے نکاح نہیں کرسکتا) ہم کو معلوم ہے جو ہمنے ؎۳ اُن پر اُنکی ازواج کے بارے میں اور

مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵۰﴾

لونڈیوں کے بارے میں مقرر کیا ہے تاکہ تجھپر کچھ دقت نہو اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے

تُرْجِيْ مَنْ تَشَاۗءُ مِنْهُنَّ وَتُـــْٔوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَاۗءُ ۭ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ

اُن میں سے ؎۴ جسکو تو چاہے الگ کردے اور جس کو چاہے اپنے پاس رکھے اور جن کو تو علیحدہ کرچکا ہے

مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ وَلَا

اگر اُن میں سے کسی کو چاہے تو تجھپر کوئی گناہ نہیں یہ قریب تر ہے کہ اُنکی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور وہ غمناک نہوں اور جو کچھ

منزل ۵

؎۱ یعنے چچا پھوپی ماموں اور خالہ کی بیٹیاں جو تیرے ساتھ ہجرت کرکے آئی ہیں اور نکاح کے بعد تو اُن کو مہر ادا کرچکا وہ تجھپر حلال ہیں اور نیز وہ جو پہلے تیری ملک میں تھیں پھر اُن سے نکاح ہوگیا جیسے صفیہ رضہ ؎۲ بعض مومنہ عورتیں جو دینی خدمات میں اپنی زندگی کو وقف کرنا چاہتی تھیں وہ بلا مہر آنحضرت کے نکاح میں آنے کیلئے ملتجی ہوتی تھیں اُن کی بابت اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ وہ بھی نبی کیلئے حلال ہیں اگر نبی اُن سے نکاح کرنا چاہے عبداللہ بن عباس اور مجاہد کا قول ہے کہ حضرت کے گھر میں جسقدر عورتیں تھیں وہ سب ایسی تھیں کہ جنسے نکاح ہوا تھا اگرچہ بلا اجازت ہوئی تھی کہ اگر کوئی عورت اپنے نفس کو نبی کیواسطے ہبہ کرے بلا مہر نکاح میں آنا چاہے تو آسکتی ہے بشرطیکہ نبی کا ارادہ بھی اُس سے نکاح کرنیکا ہو مگر آنحضرت صلعم نے اس قسم کا نکاح کسی سے نہیں کیا۔ ؎۳ مہر کی مقدار امام اعظم رح کے نزدیک کم از کم دس درہم ہے مگر شافعی رح کے نزدیک پیسہ دو پیسہ تک بھی ہوسکتا ہے اور ہر ایک چیز جسکی کچھ قیمت ہو اسکا مہر ہونے کی صلاحیت رکھتی ہے بلکہ بعض کے نزدیک قرآن مجید کی تعلیم اور دوسری دینی خدمات بھی مہر میں مقرر ہوسکتی ہیں زیادہ کی کوئی حد نہیں اُسکے شوہر کو حسب حیثیت خود اختیار ہے ؎۴ اس آیت کے معنی کئی طرح پر کئے گئے ہیں (۱) ابن عباس رضہ اور شعبی وغیرہ کہتے ہیں کہ یہ آیت طلاق کے بارے میں ہے کہ جسکو آپ چاہیں طلاق دیدیں اور جسکو آپ چاہیں اپنی بیوی رہنے دیں۔ وہی معنی صحیح معلوم ہوتے ہیں۔ کیونکہ اگر اس سے مراد لی جائے کہ شب باشی میں آپکو اختیار ہے کہ جسکو چاہیں علیحدہ رکھیں اور جسکو چاہیں اپنے پاس بلاویں تو یہ معنی نہ محض انصاف کے خلاف ہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے بھی خلاف ہیں جیساکہ ابن عربی وغیرہ علماء کے قول سے ظاہر ہے اور اسی پر سب کا اتفاق ہے کہ آنحضرت صلعم اپنی بیویوں کے حقوق حتی المقدور اپنی طرف سے برابر رکھتے تھے ایسا ہی صحیح بخاری و مسلم کی اُس حدیث سے جو عائشہ صدیقہ رضہ سے مروی ہے ثابت ہے جسمیں وہ فرماتی ہیں کہ ہم میں سے کسی کی باری کے دن جو آپ اور بیوی کے پاس رہنا چاہتے تو اس آیت کے نزول کے بعد بھی ہم سے اجازت لیلیتے تھے (۲) ابن کثیر کا قول ہے کہ یہ آیت واہبات کے بارہ میں ہے کہ آپ اُن میں جسکو چاہیں قبول کریں اور جسکو چاہیں نہ قبول کریں اور جنکو ایک وقت قبول نہیں کیا اُن کو اگر بعد میں چاہیں تب بھی کوئی گناہ نہیں (۳) شافعیہ وغیرہ بھی بعض اسکے مؤید ہیں کا قول ہے کہ باوجود تقسیم کے بارہ میں ہے کہ آپ پر تقسیم واجب نہیں۔

يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَا آتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي قُلُوبِكُمْ وَكَانَ اللَّهُ

تو نہ اُن کو رنج ہو گا اور سب کی سب اُس سے خوش ہو جائیں اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اللہ اُس کو جانتا ہے اور اللہ

عَلِيمًا حَلِيمًا ﴿٥١﴾ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ

جاننے والا (اور) حلم والا ہے (آج کے بعد) تجھ کو کوئی عورت حلال نہیں اور نہ یہ حلال ہے کہ کسی بیوی کو چھوڑ کر اُس کی جگہ دوسری کرے

وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ

خواہ اس کا حسن تجھ کو کیسا ہی پسندیدہ ہو ہاں جو لونڈیاں تیرے ہاتھ کی ملک ہیں (ان میں کچھ مضائقہ نہیں) اور اللہ ہر شے پر نگہبان ہے

رَقِيبًا ﴿٥٢﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ

اے مومنو نبی کے گھروں میں نہ جایا کرو مگر اُس وقت جب تم کو کھانے کو واسطے

لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ

بلایا جایا کرے کہ اُس کے پکنے کا انتظار نہ کرنا پڑے مگر جب تم بلایا جائے تو اندر چلے جایا کرو اور جب کھا چکو تو

فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي

چلے جایا کرو باتوں میں نہ لگ جایا کرو کیونکہ اس سے نبی کو تکلیف پہنچتا ہے اور وہ تم سے حیا کرتا ہے

مِنْكُمْ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ

اور اللہ حق سے حیا نہیں کرتا اور جب تم اُن سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگا کرو

وَرَاءِ حِجَابٍ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا

یہ تمہارے دلوں اور اُن کے دلوں کے واسطے زیادہ پاک ہے اور یہ تم کو نہیں چاہئے کہ اللہ کے رسول کو ایذا دو

رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ

اور نہ یہ کہ اُس کے بعد اُس کی بیویوں سے کبھی نکاح کرو یہ اللہ کے نزدیک بہت بڑی

لہ یعنے اب آپ کو اور کوئی عورت حلال نہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ و قتادہ و حسن و ابن سیرین کا قول ہے کہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی آنحضرت صلعم کی ۹ بیویاں تھیں جنہوں نے دنیا کو چھوڑ کر آخرت کو اختیار کیا تھا اُن کی تفصیل یہ ہے۔ عائشہ تھ حفصہ بنت عمر ام حبیبہ بنت ابی سفیان۔ سودہ بنت زمعہ۔ ام سلمہ بنت ابی امیہ۔ صفیہ بنت حی بن اخطب۔ جو خیبر کے رئیس یہودی کی بیٹی تھی میمونہ بنت الحارث ہلالیہ۔ زینب بنت جحش اسدیہ۔ جویریہ بنت حارث مصطلقیہ رضی اللہ عنہن حضرت کی وفات تک بھی موجود ہیں۔ ان کے بعد اور کی اجازت نہ تھی مگر لونڈی رکھنے کی اجازت تھی چنانچہ اس حکم کے بعد مقوقس شاہ مصر نے ہدیہ کے طور پر ایک لونڈی ماریہ نام قبطیہ بھیجی تھی جن سے آٹھویں سال ہجری میں ابراہیم پیدا ہوئے جو شیر خوارگی کے زمانہ میں انتقال کر گئے۔ یہ نو ازواج آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سورۂ نساء کے نزول سے پہلے ہو چکی تھیں جس میں چار بیویوں کی حد قائم ہو گئی پس یہ خاصیں کا دھوکا او غلط العام بات ہے کہ آنحضرت صلعم نے چار کی حد کو اپنے واسطے توڑ دیا تھا کیونکہ سورۂ نساء مدنی ہے اور سورۂ احزاب کے بعد نویں سال ہجری میں نازل ہوئی تھی چنانچہ اس آیت کے نزول کے بعد جن مسلمانوں کے پاس چار سے زیادہ ازواج تھیں اُن میں سے چار رکھ کر باقی علیحدہ کر دی گئیں تھیں مگر آنحضرت صلعم کے ازواج مطہرات جو ام المومنین (باقی بر صفحہ آیندہ)

عَظِيمًا ﴿٥٣﴾ إِن تُبْدُوا شَيْئًا أَوْ تُخْفُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٥٤﴾ لَّا جُنَاحَ

بات ہے — اگر تم کسی بات کو ظاہر کرو یا چھپاؤ (پس یاد رکھو) کہ اللہ ہر شے کو جاننے والا ہے — اُن پر اپنے

عَلَيْهِنَّ فِي آبَائِهِنَّ وَلَا أَبْنَائِهِنَّ وَلَا إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ إِخْوَانِهِنَّ وَلَا

باپوں کے سامنے ہونے میں) کوئی گناہ نہیں اور نہ اپنے بیٹوں کے نہ اپنے بھائیوں کے نہ اپنے بھتیجوں کے اور نہ اپنے بھانجوں کے

أَبْنَاءِ أَخَوَاتِهِنَّ وَلَا نِسَائِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ ۗ وَاتَّقِينَ اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ

اور نہ اپنی عورتوں کے اور نہ اپنی لونڈیوں کے — اور وہ اللہ سے ڈرتی رہیں تحقیق اللہ

كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا ﴿٥٥﴾ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا

ہر شے پر — شاہد ہے — تحقیق اللہ اور اُس کے فرشتے نبی پر درود[1] بھیجتے ہیں — اے

الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿٥٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَ

مومنو تم بھی اُس پر درود بھیجو — اور سلام جیسا کہ سلام بھیجنا چاہئے — جو اللہ کو — اور

رَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ﴿٥٧﴾ وَالَّذِينَ

اُس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں اللہ نے اُن پر دنیا اور آخرت میں لعنت کی ہے — اور اُن کے واسطے رسوا کرنے والا عذاب مہیا کیا ہے — جو لوگ

يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا

مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کو بلا کسی قصور کے تکلیف دیتے ہیں وہ بہتان کا بوجھ اور صریح گناہ (اپنے سر پر) اٹھاتے ہیں

مُّبِينًا ﴿٥٨﴾ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ

اے نبی تو اپنی بیبیوں اور بیٹیوں — اور مومنوں کی عورتوں سے کہدے کہ وہ اپنی

عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيبِهِنَّ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَن يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ

چادروں کے گھونگھٹ کر لیا کریں — یہ قریب تر ہے کہ وہ پہچانی جائیں (کہ وہ مومنہ ہیں) اور ستائی نہ جائیں — اور اللہ بخشنے والا

غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿٥٩﴾ لَّئِن لَّمْ يَنتَهِ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَ

رحم کرنے والا ہے — اگر منافق باز نہ آئے اور نہ وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے اور نہ

دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتی تھیں اور نہ کوئی مسلمان از روئے ادب و احترام ایسا گوارا بھی کر سکتا تھا پس ایسی حالت میں اُن کو علیحدہ کرنا خلاف مروت رحم و انسانیت تھا۔ اِس لئے آپ نے اپنے ازواج کو کم نہیں فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلعم کی وفات کے بعد بیویوں کے نان نفقہ کا بیت المال سے فرما دیا تھا اور آنحضرت نے بھی اپنی حیات میں اُن کو اِس سے مطمئن کر دیا تھا کیونکہ آپ کے بعد کسی اور سے نکاح کرنا حرام ہو چکا تھا۔

[1] یعنی برکت اور بھلائی چاہتے ہیں اور ثناء و صفت کرتے ہیں اور محبت و رحمت کیساتھ ذکر کرتے ہیں توریت سفر پیدایش کے بارھویں باب میں ابراہیم علیہ السلام کی نسبت اللہ تعالیٰ یوں فرماتا ہے اور میں تجھے ایک بڑی قوم بناؤں گا اور تجھ کو مبارک اور بزرگ کرونگا اور تو ایک برکت ہوگا اُن کو جو تجھے برکت دیتے ہیں برکت دونگا اور اُسپر جو تجھ پہ لعنت کرتا ہے لعنت کرونگا اور دنیا کے سب گھرانے تجھ سے برکت پاوینگے پس اللہ تعالیٰ کو صلوٰۃ بھیجنے کی یہ تفصیل ہے جیسا کہ نماز پنجگانہ اور دیگر اوقات میں ہم دعا کرتے ہیں اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص میرے اوپر ایک مرتبہ درود بھیجے اللہ اُس پر دس رحمت بھیجتا ہے اور اُس کے دس گناہ معاف ہوتے ہیں اور اُس کے درجہ جنت میں بلند کئے جاتے ہیں۔ (مشکوٰۃ ۸۶) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت میں سب سے زیادہ قریب مجھ سے وہ شخص ہوگا جو درود زیادہ پڑھتا ہے۔ (مشکوٰۃ ۸۶)

وَالْمُرْجِفُونَ فِي الْمَدِينَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُونَكَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا ﴿۶۰﴾

اور جو مدینہ میں جھوٹی خبریں اڑانے والے ہیں تو ہم تجھکو ان پر تسلط بخشینگے پھر وہ اسمیں تیرے قریب رہنے بھی نہ پائینگے مگر تھوڑی مدت

مَلْعُونِينَ أَيْنَمَا ثُقِفُوا أُخِذُوا وَقُتِّلُوا تَقْتِيلًا ﴿۶۱﴾ سُنَّةَ اللَّهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا

لعنت کے مارے ہونگے جہاں کہیں پائے جائینگے پکڑے جائینگے اور قتل کیے جائینگے — یہی اللہ کا قاعدہ ان میں تھا جو

مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ﴿۶۲﴾ يَسْأَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ قُلْ

پہلے گذر چکے اور تو اللہ کے قاعدہ میں کبھی تبدیلی نہ پائیگا — تجھسے لوگ اس گھڑی کی بابت پوچھتے ہیں — تو کہدے

إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا ﴿۶۳﴾ إِنَّ اللَّهَ لَعَنَ

اسکا علم اللہ کے پاس ہے اور تو کیا جانے شاید وہ گھڑی قریب ہی ہو — اللہ نے

الْكَافِرِينَ وَأَعَدَّ لَهُمْ سَعِيرًا ﴿۶۴﴾ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿۶۵﴾

کافروں پر لعنت کی ہے اور ان کیواسطے دوزخ تیار کر رکھی ہے — وہ اس میں مدتوں رہنیگے کوئی ان کا رفیق و مددگار نہ ہوگا

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يَا لَيْتَنَا أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَا ﴿۶۶﴾

جسدن ان کے چہرے آگ میں الٹے پلٹے جائینگے — وہ کہینگے کاش ہم اللہ کی اور اس کے رسول کی تابعداری کرتے

وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا ﴿۶۷﴾ رَبَّنَا آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ

اور وہ کہینگے اے ہمارے رب ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کی تابعداری کی پس انہوں نے ہمیں راستے سے بہکا دیا — اے ہمارے رب تو ان کو

مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيرًا ﴿۶۸﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا

دوہرا عذاب دے اور ان پر بڑی لعنت کر — اے مومنو ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ — جنہوں نے

مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا ﴿۶۹﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

موسیٰ کو دکھ دیا پس اللہ نے اس کو ان کی باتوں سے بری کیا اور وہ اللہ کے نزدیک باعزت تھا — اے مومنو

یہ زبردست پیشگوئی ہے کہ اگر منافق لوگ جھوٹی خبریں اڑاتے ہیں کہ آج فلاں بادشاہ چڑھکر آتا ہے اور کل فلاں بادشاہ آئیگا اور مسلمانوں کو قتل عام کریگا تاکہ مسلمانوں کو پریشان کریں اگر ایسے افواہوں سے باز نہ آئے تو اے نبی ہم تجھکو ان پر تسلط بخشینگے پھر وہ مدینے سے نکالے جائینگے ذلت اور خواری کیمارے ہوئے ادھر ادھر پھرینگے اور پھر جا بجا پکڑے جائینگے اور قتل کیے جائینگے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بہت سے قبائل یہود اور مشرکین کے جلا وطن کیے گئے بہت سے پکڑے اور قتل کیے گئے اور جو مان گئے وہ بچ گئے اور آنحضرت صلعم کی حیات میں ہی کل مدینہ منافقین سے صاف ہوگیا تفصیل کیلئے دیکھو نبوت محمدی کا بیان ان آیات سے یہ بھی ظاہر ہے کہ ہر چہار خلفاء جو آخری دم تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ میں رہے نہ وہاں سے نکالے گئے اور نہ ذلیل و خوار ہوئے بلکہ روز بروز عزت اور دولت میں بڑھتے گئے یہانتک کہ بڑی بڑی سلطنتوں کو فتح کر کے مالک ہوئے وہ منافق نہ تھے ورنہ اس آیت کے مطابق مدینے سے نکالے جاتے جہاں کہیں پائے جاتے گرفتار اور قتل کیے جاتے اور لعنت سے ہر دو ذلیل اور خوار ہوتے۔ ۲؎ توریت سفر عدد کے بارھویں باب میں مذکور ہے کہ حضرت موسیٰ نے ایک کوشی عورت کی تھی جسکی نسبت آپکی بہن مریم اور ہارون نے آپ پر تہمت لگادی جس سے خدا تعالیٰ کا غضب ہوا اور خدا تعالیٰ کا جلال بدلی میں سے نمودار ہوا مریم

کو برص ہوگیا وہ موسیٰ کی نسبت خوبانی کے سیر سے سارے گھر میں امانتدار ہے ہارون کا برص نہ ہونا ثابت کرتا ہے کہ ہارون اس الزام میں شریک نہ تھے ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ مریم کو سزا ملے اور ہارون بچا رہے صاف غلطی معلوم ہوتی ہے دوسری ایذا قارون کا حملہ ہے جسکا بیان پہلے ہو چکا دیکھو ۲۸ کا نوٹ ۲۰۔

اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ﴿٧٠﴾ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَن

اللہ سے ڈرو اور پکی بات کہا کرو وہ تمہارے عملوں کو درست کر دیگا تمہارے گناہوں کو بخشے گا اور جسنے

يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ﴿٧١﴾ إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ

اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کی پس وہ بڑی کامیابی کو پہونچ گیا ہمنے اس امانت کو آسمانوں اور زمین پر

وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَن يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنسَانُ ۖ إِنَّهُ

اور پہاڑوں پر پیش کیا پھر وہ اس کے اٹھانے سے انکار کرگئے اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اس کو اٹھا لیا کیونکہ

كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا ﴿٧٢﴾ لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ

وہ ظلوم و جہول تھا تاکہ اللہ بدکار مردوں اور بدکار عورتوں اور مشرک مردوں

وَالْمُشْرِكَاتِ وَيَتُوبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿٧٣﴾

اور مشرک عورتوں کو سزا دے اور مومن مردوں اور مومنہ عورتوں پر اللہ رجوع کرے اور اللہ بخشنے والا رحم والا ہے

ع ۹ — منزل ۵

سلہ امانت سے مراد احکام الٰہی ہیں۔ چونکہ ان کی ادائیگی واجب ہے اس لئے ان کو امانت کہا گیا قرآن مجید ان تمام احکام کی تفصیل ہے جسمیں بہت سے اوامر ہیں اور بہت سے نواہی یعنی بہت باتوں کا حکم دیا گیا ہے مثلاً نماز روزہ حج زکات خیرات صدقات صبر شکر عفو۔ رحم۔ محبت۔ وصلاح وغیرہ اور بہت برائیوں سے بچنے کا حکم ہے مثلاً چوری۔ جھوٹھ۔ شرک۔ زنا۔ شراب۔ ظلم۔ فساد اور بغاوت وغیرہ سے ان تمام اوامر و نواہی کا سمجھنا اور انپر عمل کرنا فرض و واجب ہے جیساکہ امانت کی ادائیگی فرض ہوتی ہے پس انکے مطابق عمل کرنا فرض ہے اس امانت کے سمجھنے اور اسکا بار اٹھانے اور ادا کرنیکی استعداد بجز انسان کے اور کسی مخلوق کو حاصل نہیں چنانچہ اس آیت میں تو یہ ارشاد ہے کہ ہمنے آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے یہی امانت کو پیش کیا پر اس کے اٹھانے سے انہوں نے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اسکو اٹھا لیا کیونکہ وہ تو ظلوم و جہول ہے اور دوسری آیت میں اس طرح پر ارشاد ہوتا ہے کہ اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارتے تو تو اسکو خوف الٰہی سے ہراساں و لرزاں دیکھتا۔ پس ثابت ہوگیا کہ امانت سے مراد قرآنی تعلیم ہے اور اس دوسری آیت سے یہ بھی ثابت ہوگیا کہ اللہ تعالےٰ نے جبال پر یہ امانت نازل نہیں فرمائی کیونکہ ان میں اس کے سمجھنے اور اٹھانے کی استعداد نہیں رکھی اور نہ وہ اس کی تحمل ہوسکتے تھے اگر ان پر یہ امانت نازل کیجاتی تو خوف الٰہی سے ہر وقت ڈرتے اور لرزتے رہتے مگر انسان جو ظلوم و جہول ہے یعنے اپنے نفس پر یا دوسروں پر ظلم کرسکتا اور اپنی اور دوسروں کی بہبودی کی طرف سے نادان بنجاتا ہے اس امانت کا متحمل ہوگیا بعض تو ادائے کی امانت کی صورت میں متحمل ہوتے ہیں اور بعض عدم ادائیگی کی صورت میں جو کامل انسان ہیں وہ تو اپنے نفس پر ظلم کرتے اور اپنے اغراض کیطرف سے نادان بنتے اور احکام الٰہی کی بجاآوری میں کامل جانفشانی اور استقامت دکھلاتے ہیں بعض وہ ہیں جو ظالم اور جاہل بنے رہتے اور امانت الٰہی کا بار اپنے سر پر اٹھائے رکھتے ہیں زمین و آسمان بوجہ عجز اس امانت کو نہ اٹھا سکے اور جو حکم ان کو دیا گیا اس کی اطاعت میں لگ گئے جیساکہ قرآن مجید فرماتا ہے ائْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِينَ یعنے زمین و آسمان کو حکم دیا کہ تم یا تو خوشی سے یا اکراہ سے حکم میں لگ جاؤ انہوں نے کہا ہم تابعدار ہیں گویا کہ زمین اور آسمان کی طاعت طبعی اور غیر اختیاری ہے جیساکہ ہم دیکھتے ہیں مگر انسان کو فطرتاً اور تعلیماً سمجھایا جاکر آزادی دی گئی ہے کہ خواہ وہ تابعداری کرے یا نہ کرے مگر جیساکریگا ویسے نتائج دیکھیگا انسان آزاد و خود مختار ہے اس کے سوائے اور کوئی مخلوق آزاد و مختار نہیں۔

سُوْرَةُ سَبَاٍ مَكِّيَّةٌ اِلَّا قَوْلَهُ وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الْاٰيَةَ اَلْخ وَهِيَ اَرْبَعٌ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً

سورۂ سبا مکہ میں اُتری اور اسکی چون آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۰﴾

(شروع) اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ

تمام حمد اللہ کیواسطے ہے جس کی سب چیزیں ہیں جو آسمانوں میں اور جو زمین میں ہیں اور آخرت میں اُسی کیواسطے حمد ہے

وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۱﴾ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ

اور وہ حکمت والا اور خبردار ہے وہ جانتا ہے جو زمین میں داخل ہوتا اور جو اُس سے نکلتا ہے

السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۚ وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ ﴿۲﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا

اور جو آسمان سے اُترتا اور جو اُسمیں چڑھتا ہے اور وہ رحیم والا بخشنے والا ہے اور کافروں نے کہا کہ ہم پر قیامت نہ آئیگی

السَّاعَةُ ۖ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ

تو کہدے کہ ہاں اور مجھے رب کی قسم جو عالم الغیب ہے وہ ضرور آکر رہیگی اُس سے ذرہ بھر چیز بھی چھپی ہوئی نہیں نہ

فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ

آسمانوں میں نہ زمین میں نہ اُس سے چھوٹی اور نہ اُس سے بڑی مگر جو کچھ ہے وہ کھلی کتاب میں ہے

مُّبِيْنٍ ﴿۳﴾ لِّيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۚ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ

تاکہ وہ اُن لوگوں کو جزا دے جو ایمان لائے اور اچھے عمل کرتے رہے انہیں لوگوں کیواسطے معافی و حفاظت اور عزت والا

كَرِيْمٌ ﴿۴﴾ وَالَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ

رزق ہے اور جو لوگ ہماری نشانیوں کے پست کرنے میں کوشش کرتے ہیں اُن کیواسطے دردناک دھتکار کا عذاب ہے[1]

اَلِيْمٌ ﴿۵﴾ وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ

اور جنکو علم دیا گیا ہے دیکھتے ہیں کہ جو تیری طرف تیرے رب سے اُتارا گیا ہے وہ حق ہے

وَيَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ﴿۶﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ

اعلیٰ صفات والے خدا کے راستہ کی طرف ہدایت کرتا ہے اور کافروں نے کہا کیا تمکو ایک شخص کا پتہ دیں جو خبر دیتا ہے

يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۷﴾ اَفْتَرٰى عَلَى

کہ جب تم ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو تم نئی پیدائش میں اُٹھو گے کیا اُسنے

یہی اسکی طاعت خود مختاری کی حالت میں اپنے ارادہ اور کوشش کر سکتا ہے مگر اور مخلوقات کی طاعت بلا اختیاری کی حالت میں بلا ارادہ و کوشش کے ہے یہی امانت ہے جس کا بار انسان نے اپنی فطرت و استعداد کے لحاظ سے اُٹھایا دوسری مخلوقات میں یہ قابلیت نہ تھی کہ وہ اپنے ارادہ اور کوشش سے کچھ کر سکے اسلئے وہ اس امانت کو نہ اُٹھا سکے نہ زمین نہ آسمان نہ حجر نہ شجر نہ پرند نہ چرند۔ [1] یعنی تمام مخالف جو ہماری آیتوں کا مقابلہ کر

رہے ہیں وہ دردناک دھتکار کیساتھ ہلاک کئے جائینگے اور بہت ہلاک ہو گئے۔ ایک بڑی صداقت ہے کہ آسمانی نشانوں کو جھٹلانے سے عذاب آتا ہے جیسا یہود اور مشرکین عرب کا یہی حال ہوا اور اس زمانہ میں بھی مسیح موعود کی تکذیب سے یہی حال ہو رہا ہے۔

اللّٰہِ کَذِبًا اَمۡ بِہٖ جِنَّۃٌ ؕ بَلِ الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَۃِ فِی الۡعَذَابِ وَ الضَّلٰلِ

اللہ پر جھوٹ باندھا ہے یا اسکو جنون ہے بلکہ جو لوگ آخرت کو نہیں مانتے وہ عذاب میں اور

الۡبَعِیۡدِ ﴿۸﴾ اَفَلَمۡ یَرَوۡا اِلٰی مَا بَیۡنَ اَیۡدِیۡہِمۡ وَ مَا خَلۡفَہُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الۡاَرۡضِ

صریح گمراہی میں ہیں کیا پس انہوں نے نہیں دیکھا جو آسمان اور زمین کی ان کے آگے اور پیچھے ہے

اِنۡ نَّشَاۡ نَخۡسِفۡ بِہِمُ الۡاَرۡضَ اَوۡ نُسۡقِطۡ عَلَیۡہِمۡ کِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ؕ اِنَّ فِیۡ

جب ہم چاہینگے ان کو زمین میں دھسا دینگے یا ان پر آسمان کا ٹکڑا گرا دینگے تحقیق اس

ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّکُلِّ عَبۡدٍ مُّنِیۡبٍ ﴿۹﴾ وَ لَقَدۡ اٰتَیۡنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضۡلًا ؕ یٰجِبَالُ اَوِّبِیۡ

میں ہر ایک توبہ کرنے والے بندے کیواسطے ایک نشان ہے۔ اور ہمنے داود کو اپنی طرف سے فضل دیا۔ اے لہ پہاڑو اسکے ساتھ رجوع

مَعَہٗ وَ الطَّیۡرَ ۚ وَ اَلَنَّا لَہُ الۡحَدِیۡدَ ﴿۱۰﴾ اَنِ اعۡمَلۡ سٰبِغٰتٍ وَّ قَدِّرۡ فِی السَّرۡدِ

کرو اور پرندو تم بھی لہ اور ہمنے اس کیواسطے لوہا نرم کر دیا تھا کہ اس کی پوری زرہیں بناؤ اور کڑیاں اندازہ سے جوڑو اور

وَ اعۡمَلُوۡا صَالِحًا ؕ اِنِّیۡ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ ﴿۱۱﴾ وَ لِسُلَیۡمٰنَ الرِّیۡحَ غُدُوُّہَا شَہۡرٌ

عمل اچھے کرو جو کچھ تم کرتے ہو میں دیکھتا ہوں اور سلیمان کیواسطے ہوا کو (ہمنے کام میں لگا دی تھی) کہ اسکا

لہ توریت ۱۸ زبور ۷ آیت میں داؤد علیہ السلام فرماتے ہیں میں نے تنگی کیوقت میں خدا کو پکارا اور اپنے خدا کے آگے چلایا اسنے میری آواز اپنی ہیکل میں سنی اور میری فریاد اسکے سامنے اسکے کانوں تک پہنچی تب زمین کانپی اور لرزی ساری پہاڑ جڑ سے ہل گئی مطلب یہ کہ جب داؤد علیہ السلام خدا کی تسبیح کرتے تھے تو ایسا سماں بندھ جاتا تھا کہ پہاڑ اور پرندے بھی تسبیح کرتے معلوم ہوتے تھے۔ جبال سے مراد پہاڑی لوگ اور طیر سے مراد وہ لوگ بھی ہو سکتے ہیں جو وعظ و نصیحت اور ذکر خدا سے متنفر رہا کرتے ہیں پس اس سے یہ مراد ہو کہ ان کی حمد و تسبیح اور وعظ و نصیحت میں یہ اثر تھا کہ پہاڑی اور وحشی لوگ بھی دل گرفتہ ہو کر خدا کی طرف جھکتے تھے طیر سے مراد رقیق القلب اور ڈرنے والے لوگ بھی ہو سکتے ہیں جیسا کہ حدیث میں ہے بہشت میں بہت لوگ ایسے داخل ہونگے جنکے دل پرندوں جیسے ہیں حدیث صحیح میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو موسیٰ اشعری کو رات کیوقت قرآن مجید پڑھتے ہوئے سنا تو آپ ٹھہر گئے پھر ان کی قرات سنی اور فرمایا لَقَدۡ اُوۡتِیَ ھٰذَا مِزۡمَارًا مِّنۡ مَزَامِیۡرِ اٰلِ دَاوٗدَ (مسلم) لہ یعنے لوہا پگلانے اور ٹھونکنے کی صنعت داؤد کو ہمنے سکھلائی تھی جیسا کہ زبور ۱۸ میں ہے وہ میرے ہاتھوں کو جنگ کی تعلیم دیتا ہے یہانتک کہ پیتل کی کمان میرے بازوؤں سے جھکائی جاتی ہے لہ یعنے ہوا سے کام لینا اول دنیا میں سلیمان کو سکھلایا گیا جسا زور یہ دہ اپنے جہاز چلاتے تھے چنانچہ صور کے بادشاہ حورام کیطرف سے صنوبر سرو۔ اور صندل کی لکڑی لبنان پہاڑ سے ہیکل کی تعمیر کیلئے جہازوں میں بحر شام کے راستہ آیا کرتی تھی اور یافہ میں اتر تا تھا وہاں سے یروشلم تک اور بار برداری سے پہونچائی جاتی تھی اور وہ جہاز صبح و شام میں اتنی مسافت طے کرتے تھے جو اس زمانہ میں خشکی کی راہ سے ایک مہینہ کی راہ ہوتی تھی سورہ (ص) میں ہوا سے کام نکالنے کا ذکر اسطرح پر ہے فَسَخَّرۡنَا لَہُ الرِّیۡحَ تَجۡرِیۡ بِاَمۡرِہٖ رُخَآءً حَیۡثُ اَصَابَ ۙ لہ پس سلیمان کے کام میں ہمنے ہوا کو لگا دیا وہ اللہ کے حکم سے نرم چلتی جہاں پہنچانا چاہتا پہنچ جاتا اس آیت کی تفسیر میں مفسرین نے تسخیر کے لفظ سے دھوکا کھایا ہے کہ ہوا کو حکم سلیمان کے ماتحت سمجھ لیا جسطرح

غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَأَسَلْنَا لَهُ عَيْنَ الْقِطْرِ ۖ وَمِنَ الْجِنِّ مَن يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ

صبح کا سفر ایک مہینہ کا تھا اور شام کا سفر ایک مہینہ کا تھا اور اُس کیواسطے تانبا سلہ بہا دیا تھا اور جنات میں سے بعض اُسکے آگے اپنے مالک کے

بِإِذْنِ رَبِّهِ ۖ وَمَن يَزِغْ مِنْهُمْ عَنْ أَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ ﴿١٢﴾ يَعْمَلُونَ

حکم سے کام کرتے تھے اور جو کوئی اُن میں سے ہمارے حکم سے نکلے تو ہم اسکو آگ کا عذاب چکھا دینگے

لَهُ مَا يَشَاءُ مِن مَّحَارِيبَ وَتَمَاثِيلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُورٍ رَّاسِيَاتٍ ۚ

اُس کیواسطے جیسا وہ چاہتا قلعے اور مورتیں اور حوضوں جیسے لگن اور دیگیں جو ایک جگہ جمی رہتی بنایا کرتے تھے

اعْمَلُوا آلَ دَاوُودَ شُكْرًا ۚ وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ ﴿١٣﴾ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ

اے آل داؤد شکرگذاری کے ساتھ عمل کرو اور میرے بہت ہی تھوڑے بندے ہیں جو شکر گذار ہیں پس جب ہمنے سلیمان پر موت کا

الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنسَأَتَهُ ۖ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ

حکم جاری کیا تو اُس کی موت کا پتہ اُن کو ایک زمینی کیڑے (دیمک) نے دیا جو اُس کے عصا (سلطنت) کو کھاتا رہا پس جب وہ گر گیا تو جنوں نے

سلیمانؑ جاہتے ہوا کو نرم یا تند کر لیتے تھے۔ مگر تسخیر کا لفظ عام انسانوں کیواسطے بھی آیا ہے جیسا کہ آیت ذیل میں وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ ۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْأَنْهَارَ ۝ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبَيْنِ ۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ (ابراہیم ۳۲) سلیمانؑ کی خصوصیت محض اسقدر ہے کہ اول دفعہ بنی اسرائیل میں سلیمانؑ کو جہازرانی میں کمال حاصل ہوا چنانچہ آپکے دو بیڑے جہازوں کے تھے ایک خلیج فارس بحر ہند میں اور دوسرا بحر روم میں جیسا کہ اسلاطین ۹ اور اخبار الایام ۲ سے ظاہر ہے۔

ملہ دوسری کتاب تواریخ باب چہارم سے ظاہر ہے کہ جب حضرت سلیمانؑ کو اللہ تعالیٰ نے ایک سلطنت عظیم عطا فرمائی اور بہت سے بادشاہ اسکے ماتحت ہوئے تو آپنے بیت المقدس میں ہیکل کی تعمیر شروع کی اور بڑے بڑے پیتل کے حوض اور ستون اور دیگر ظروف ڈھلوائے اس کام کیلئے شاہ حورام نے شہر صور کے کاریگر جو پیتل ڈھالنے میں کمال رکھتے تھے بھیجے تھے۔ سلیمان علیہ السلام نے ان کاریگروں سے ایک ڈھلا ہوا بحر بنوایا جو چاروں گرد سے گول تھا غرض ایک کنارہ سے دوسرے کنارے تک دس ہاتھ تھا اور بلندی پانچ ہاتھ تھی اور اُس کا گھیر ۳۰ ہاتھ دور کی سوت سے اندازہ کیا جاتا تھا اور گرداگرد اُس کے نیچے بیلوں کی صورتیں تھیں جو اُس کے اردگرد تھیں ایک ایک ہاتھ میں دس دس تھیں اور اُس بحر کو چاروں طرف سے گھیرتی تھیں بیلوں کی دو قطاریں اُس کے ڈھالنے میں اسی کے ساتھ ڈھالی گئیں تھیں وغیرہ وغیرہ اور اسی کتاب کے تیسرے باب میں ہے کہ اُسنے پاک ترین مکان میں دو کروبیوں کو تراش کر بنایا اور ہیکل بھی بنائی جس میں محرابیں اور دروازے اور کواڑ بنائے اور بڑی صناعی خرچ کی تھی اور سلیمانؑ نے اسرائیل کے ملک میں پردیسیوں کو گنا تو ایک لاکھ ترپن ہزار چھ سو تھے ان میں ستر ہزار تو بار برداری پر اور اسی ہزار پہاڑوں پر سنگ تراشی پر مقرر کیا اور تین ہزار چھ سو کو افسر مقرر کیا کہ اُن سے کام لیتے تھے۔ پیتل یا تانبہ کے چشمے بہا دینے سے یہی مراد ہے کہ پیتل اس کثرت سے پگھلا کر ڈھالا جاتا تھا کہ گویا اُس کے چشمے جاری ہو جاتے تھے صناعان صور کا ہزاروں من پیتل پگھلانا اور ڈھالنا ایسا نظر آتا تھا کہ گویا جنات کام کر رہے ہیں اگر کوئی اُن میں سے نافرمانی کرتا تو سخت سخت سزا پاتا ان لوگوں نے پیتل ڈھالکر ایک بحر بنایا پھر ایک بڑا بیلوں کی صورتیں بنائیں حوض بنائے کوٹھڑیاں برتن اور دیگیں بنائیں الغرض اسقدر کاریگروں اور مزدوروں نے ۷ سال میں ہیکل اور ۱۳ سال میں گھر طیار کیا تھا۔

منزل ۵

أَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿١٤﴾ لَقَدْ كَانَ

معلوم کیا کہ اگر وہ غیب جانتے تو رسوا کرنے والے عذاب میں نہ ٹھہرتے ۔ اہل سبا کیلئے

لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ ۬ؕ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ

اُن کے مسکنوں میں ایک نشان تھا۔ یعنی دو باغ جو داہنے اور بائیں تھے ۔ اپنے رب کے رزق میں سے کھاؤ اور

وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ﴿١٥﴾ فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ

اُس کا شکر کرو ۔ شہر پاک ہے اور رب بخشنے والا ہے ۔ پر وہ (حکم خدا سے) منہ پھیرے رہے پس بھیجے

سلہ دابۃ الارض سے مراد سلیمان علیہ السلام کا بیٹا رحبعام ہے جو سخت نالایق اور بدچلن تھا اُس کی نالائقی کی وجہ سے سلطنت سلیمانیہ میں سخت فتور اور تزلزل پیدا ہو گیا یہانتک کہ بنی اسرائیل کے دس قبایل باغی ہو گئے اور یربعام کو اپنا بادشاہ بنا لیا۔ اِس ضعف اور فتور کو دیکھ کر شہ زور اور پردیسی لوگ جو تعداد میں ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ تھے اور سلیمان کے خوف سے محنت مزدوری کر رہے تھے وہ بھی کام چھوڑ بیٹھے اور انہوں نے کہا کہ اگر ہمکو پہلے سے معلوم ہوتا کہ سلیمان وفات پا چکے تو ہم اِس مشقت میں نہ پڑے رہتے سلہ مِنْسَاَتَهٗ کے لغوی معنی ہیں عصا اس سے مراد یہاں پر سلطنت کا زور اور اقبال ہے اور عصا کے گر جانے سے مراد یہ ہے کہ سلطنت کا زور اور اقبال جاتا رہا اور اُس کے گر جانے سے مراد یہ ہے کہ جیسے دیمک عصا کو کھا کر بودا کر دے پھر وہ گر پڑے اسی طرح سلیمانؑ کے نالایق بیٹے رحبعام نے سلطنت کے عصا کو اپنی بدعملیوں کی دیمک سے کھا کر بودا کر دیا پھر وہ گر پڑا یعنے سلطنت میں زوال آ گیا کچھ عرصہ تک سلیمان علیہ السلام کی موت کو ارکین سلطنت نے اِس خیال سے مخفی رکھا کہ سلطنت میں دفعتًا فتور نہ پڑ جانے مگر تابکے رحبعام کی عام بدچلنیوں نے سلطنت کو بہت جلد کمزور کر دیا اور تمام راز طشت از بام ہو گیا۔

سلہ یمن میں جو عرب کا جنوبی حصہ سمندر سے ملا ہوا ہے قحطان بن عامر بادشاہ تھا اُس کے بعد اُس کا بیٹا یعرب ہوا اُس کے بعد اُسکا بیٹا یشجب ہوا جسکو صباح کہتے ہیں اِس کے نام سے تمام خاندان کو صباح کہتے تھے ان کی بستیاں جو صنعا سے پچاس ساٹھ میل کے فاصلہ پر تھیں اب مآرب کھلاتی ہیں صباح کے بعد اُسکا بیٹا حمیر۔ ملک یمن میں جانشین ہوا۔ شداد بن عاد بن صباح بھی اِس ملک کا بادشاہ ہوا جو بڑا جبار تھا اُسکے بعد اُس کا بھائی لقمان بن عاد ہوا پھر اُس کا دوسرا بھائی ذوسد تخت نشین ہوا اسکے بعد اُس کا بیٹا حارث الرائش بادشاہ ہوا یہی تبع اول ہے اِس کے بعد اُس کا بیٹا صعب ہوا پھر اُس کا بیٹا ذوالمنار اُسکے بعد اُس کا بیٹا افریقس بادشاہ ہوا اسکے بعد اسکا بھائی ذوالاذعار اِس کے بعد اِس کا بھائی شرجیل اِس کے بعد اِس کا بیٹا اسہد ہاد ہوا اِس کے بعد اِس کی بیٹی بلقیس ملکہ ہوئی جو حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس آئی تھی (ابو الفداء) ان سلاطین میں سے جو صباح کی اولاد میں ہوئے بعض خدا پرست تھے جیسے تبع اور سعد اور بعض مشرک اور بد دین تھے بعض کی سلطنت عرب سے تجاوز کر کے مصر شام اور ایران تک پھیلی ہوئی تھی اُن تبع کی یادگار میں سے عمارات غمدان وغیرہ ہیں منجملہ اُن کے ایک یہ بند ہے جسکو سعب یا بلقیس نے برسات کا پانی روکنے کیلئے طیار کر دیا تھا جسکو رِم بھی کہتے ہیں جو ابتک بے مرمت موجود ہے بڑے بڑے مربع ترشے ہوئے پتھر جو لوہے کی میخوں اور چونہ سے جڑے ہوئے تھے ابتک موجود ہیں تخمیناً اسّی ہاتھ بلند اور پندرہ بیس گز عریض ہے اسمیں کھڑکیاں اُوپر نیچے رکھی ہوئی ہیں جو پانی کے اوتار اور چڑھاؤ کے وقت کھولی جاتی ہیں تمام برساتی نالوں کا پانی سال بھر اِس بند سے رکا رہتا تھا پھر اِس میں سے چھوٹی چھوٹی نہریں نکالی

سَیۡلَ الۡعَرِمِ وَبَدَّلۡنٰہُمۡ بِجَنَّتَیۡہِمۡ جَنَّتَیۡنِ ذَوَاتَیۡ اُکُلٍ خَمۡطٍ وَّاَثۡلٍ وَّشَیۡءٍ مِّنۡ

پرزور کا سیلاب بھیجا اور اُن کے دو باغوں کے بدلے دو باغ بنا دیئے جس میں کڑوے پھل اور جھاؤ اور قدرے

سِدۡرٍ قَلِیۡلٍ ﴿۱۶﴾ ذٰلِکَ جَزَیۡنٰہُمۡ بِمَا کَفَرُوۡا ؕ وَہَلۡ نُجٰزِیۡۤ اِلَّا الۡکَفُوۡرَ ﴿۱۷﴾

بیریاں تھیں اُن کے کفر کی وجہ سے ہم نے یہ سزا دی اور کیا ناشکروں کے سوا ہم کسی اور کو ایسی جزا دیا کرتے ہیں

وَجَعَلۡنَا بَیۡنَہُمۡ وَبَیۡنَ الۡقُرَی الَّتِیۡ بٰرَکۡنَا فِیۡہَا قُرًی ظَاہِرَۃً وَّقَدَّرۡنَا فِیۡہَا السَّیۡرَ ؕ

اور ہم نے اُن کے اور ان بستیوں کے[۱] درمیان جس میں ہم نے برکتیں رکھی تھیں جو آگے پیچھے بعد دیگرے نظر آتی اور اُس میں سیر کا سامان مقرر کیا تھا

سِیۡرُوۡا فِیۡہَا لَیَالِیَ وَاَیَّامًا اٰمِنِیۡنَ ﴿۱۸﴾ فَقَالُوۡا رَبَّنَا بٰعِدۡ بَیۡنَ اَسۡفَارِنَا وَظَلَمُوۡۤا

رات دن اُن میں امن سے سیر کرو پھر انہوں نے دعا کی اے ہمارے رب ہمارے سفروں میں دور دراز کا

اَنۡفُسَہُمۡ فَجَعَلۡنٰہُمۡ اَحَادِیۡثَ وَمَزَّقۡنٰہُمۡ کُلَّ مُمَزَّقٍ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ

فاصلہ کر دے انہوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا پس ہم نے اُن کے افسانے بنا دیئے اور اُن کو ستاپار پریشان کرکے ڈھول اوڑا دی تحقیق اس میں

صَبَّارٍ شَکُوۡرٍ ﴿۱۹﴾ وَلَقَدۡ صَدَّقَ عَلَیۡہِمۡ اِبۡلِیۡسُ ظَنَّہٗ فَاتَّبَعُوۡہُ اِلَّا فَرِیۡقًا

تمام صبر کرنے والوں شکر کرنیوالوں کیواسطے نشانیاں ہیں۔ اور شیطان نے اُن پر اپنا گمان سچا کر دکھایا پس سوائے مومنوں کے ایک فریق کے

مِّنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۲۰﴾ وَمَا کَانَ لَہٗ عَلَیۡہِمۡ مِّنۡ سُلۡطٰنٍ اِلَّا لِنَعۡلَمَ مَنۡ یُّؤۡمِنُ

وہ اُس کے پیرو ہو گئے اور اُن پر اُس کیواسطے کوئی زور نہ تھا (اور ہم نے اسواسطے ہونے دیا) کہ علامات لگا دیں کون تو

بِالۡاٰخِرَۃِ مِمَّنۡ ہُوَ مِنۡہَا فِیۡ شَکٍّ ؕ وَرَبُّکَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ حَفِیۡظٌ ﴿۲۱﴾

آخرت کو مانتا اور کون اُس سے شک میں ہے اور تیرا رب ہر شے پر نگہبان ہے

قُلِ ادۡعُوا الَّذِیۡنَ زَعَمۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ ۚ لَا یَمۡلِکُوۡنَ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ فِی السَّمٰوٰتِ

تو کہہ کہ اللہ کے سوائے جن کا تم گمان کرتے ہو اُن کو بلاؤ وہ ایک ذرہ برابر آسمانوں اور زمین میں اختیار نہیں رکھتے

وَلَا فِی الۡاَرۡضِ وَمَا لَہُمۡ فِیۡہِمَا مِنۡ شِرۡکٍ وَّمَا لَہٗ مِنۡہُمۡ مِّنۡ ظَہِیۡرٍ ﴿۲۲﴾ وَلَا

اور نہ اُن کو اُن میں کوئی حصہ ہے اور نہ اُن میں سے کوئی اُس کا (خدا کا) مددگار ہی ہے اور

تَنۡفَعُ الشَّفَاعَۃُ عِنۡدَہٗۤ اِلَّا لِمَنۡ اَذِنَ لَہٗ ؕ حَتّٰۤی اِذَا فُزِّعَ عَنۡ قُلُوۡبِہِمۡ قَالُوۡا

اُس کے نزدیک کوئی سفارش نفع نہ دے گی مگر جس کو وہ اجازت دے (فرشتوں کا تو یہ حال ہے) کہ جب گھبراہٹ اُن کے دلوں سے دور ہو جاتی ہے تو

تھیں جن پر سے ملک شام کے کھیت اور باغ سیراب ہوتے تھے اور سیدھے راستوں کے دو طرف باغ تھے بستیاں قریب قریب تھیں منزلوں تک

بستی آبادی درشت آدمی تھی اور خدا کا فضل محیط معلوم ہوتا تھا لوگوں نے اس نعمت الہی کی قدر نہ کی بدکاری اور بے دینی میں پڑ گئے

آخر خدا کا غضب مشتعل ہو گیا اس بند کو توڑ ڈالا تمام آبادیوں کھیتوں اور باغوں کو غرق کر دیا پھر باغوں کی بجائے جھاؤ کے درخت اور

دیگر کیکر جھاڑ جھنکاڑ پیدا ہو گئے یہ حادثہ مسیح علیہ السلام اور آنحضرت صلعم کے زمانے کے درمیان وقوع میں آیا تھا۔

[۱] ان مبارک بستیوں سے مراد ارض مقدسہ یعنی ملک شام کی بستیاں ہیں یمن اور شام کے درمیان مسافت کے سبب اور مرفہ الحال بستیاں واقع

مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ۲۴ قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ

پوچھتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا۔ وہ کہتے ہیں کہ حق اور وہ بہت بلند شان اور بڑائی والا ہے ۔ تو پوچھ کہ تمکو آسمانوں اور زمین سے کون رزق

السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ قُلِ اللّٰهُ وَإِنَّا أَوْ إِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى أَوْ فِي ضَلٰلٍ مُبِينٍ ۲۵

دیتا ہے ۔ کہہ اللہ اور ہم یا تم ہدایت پر ہو یا صریح گمراہی میں

قُلْ لَا تُسْأَلُونَ عَمَّا أَجْرَمْنَا وَلَا نُسْأَلُ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۲۶ قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ

ان سے کہہ جو جرم ہم نے کیے ہیں ان کی بابت تم سے پوچھا نہ جائیگا اور نہ ہم سے تمہارے عملوں کی بابت پوچھا جائیگا ۔ تو سنا دے کہ ہمکو ہمارا رب جمع

يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيمُ ۲۷ قُلْ أَرُونِيَ الَّذِينَ أَلْحَقْتُمْ بِهِ

کرے گا اور پھر حق کیساتھ ہمکو فتح دے گا اور وہ بڑی فتح دینے والا اور جاننے والا ہے ملہ تو کہہ کہ مجھکو تو دکھلاؤ جو شریک تم نے

شُرَكَاءَ كَلَّا بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۲۸ وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ

(اللہ کیساتھ) ملا رکھے ہیں ۔ ہرگز ایسا نہ ہوگا ۔ بلکہ وہ اللہ زبردست حکمت والا ہے اور ہم نے تو تجھکو تمام انسانوں کیواسطے بشیر و نذیر

بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۲۹ وَيَقُولُونَ مَتٰى هٰذَا

بناکر بھیجا ہے مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ۲ اور کہتے ہیں کہ کب یہ وعدہ (پورا) ہوگا

ملہ پیشگوئی جنگ بدر سے پوری ہوئی جس میں مخالفین مکہ کو سخت شکست ہو کر اُن کا زور ٹوٹ گیا اور اسلام کی شوکت ہوگئی جیسا کہ ایک اور آیت میں اس واقع کی نسبت ارشاد ہے يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۸/۴۱ ۲ نبی آخر الزمان محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیشتر جسقدر انبیا مبعوث ہوئے وہ خاص خاص قوموں کیطرف بھیجے گئے تھے۔ چنانچہ مسیح علیہ السلام کا قول ہے کہ میں بنی اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی بھیڑوں کے سوائے اور کسی کی طرف نہیں بھیجا گیا دیکھو متی ۱۵/۵ ایسا ہی قرآن مجید میں ہے يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ۶۱/۶ مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کل بنی نوع کیواسطے رسول و ہادی اور خاتم النبیین ہیں جیسا کہ اس آیت اور نیز آیات ذیل سے ظاہر ہے وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۴/۷۹ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا ۷/۱۵۸ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۹/۳۳ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۱۳/۷ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِلْعٰلَمِيْنَ ۲۱/۱۰۷ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۳۳/۴۰ ان آیات اور نیز آیات ذیل سے آپ کی عظمت و فضیلت قطعی طور پر ثابت ہوتی ہے وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۴/۱۱۳ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۵/۶۷ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۷/۱۵۷ وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ۲۹/۴۸ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ۳۳/۲۱ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيْرًا وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا

الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٣٠﴾ قُل لَّكُم مِّيعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَأْخِرُونَ عَنْهُ سَاعَةً

اگر تم سچے ہو — تو سُنا دے کہ تمہارے واسطے ایک دن کی میعاد ہے اُس سے نہ ایک گھڑی پیچھے

وَلَا تَسْتَقْدِمُونَ ﴿٣١﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَن نُّؤْمِنَ بِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَلَا

ہو نہ آگے [1] — اور کافر لوگوں ظاہر کرتے ہیں کہ ہم اس قرآن پر ہرگز ایمان نہ لائینگے اور نہ اس پر

بِالَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ ۗ وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ مَوْقُوفُونَ عِندَ رَبِّهِمْ يَرْجِعُ

جو اس سے پہلے ہے اور کاش تو دیکھے جب اپنے رب کے پاس کھڑے ہوئے رد کرتے ہونگے

بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ الْقَوْلَ يَقُولُ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا

بعض بعض کی بات کو رد کرتے ہونگے — جو کمزور خیال کئے جاتے تھے وہ متکبر ولسے کہینگے اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور

لَوْلَا أَنتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِينَ ﴿٣٢﴾ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لِلَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا

مومن بنجاتے — متکبروں نے کمزوروں سے کہا کیا ہمنے تمکو ہدایت سے اُس کے پہنچنے کے

أَنَحْنُ صَدَدْنَاكُمْ عَنِ الْهُدَىٰ بَعْدَ إِذْ جَاءَكُم ۖ بَلْ كُنتُم مُّجْرِمِينَ ﴿٣٣﴾ وَ

بعد روکا تھا — نہیں بلکہ تم ہی سرکش تھے — اور

قَالَ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا بَلْ مَكْرُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِذْ تَأْ

جو کمزور شمار کئے جاتے تھے اُنہوں نے متکبروں سے کہا نہیں بلکہ رات کے اور دن کے مکر نے (ہمیں روکا) جب تم

مُرُونَنَا أَن نَّكْفُرَ بِاللَّهِ وَنَجْعَلَ لَهُ أَندَادًا ۚ وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ

ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ اللہ کو نہ مانو اور اُس کے شریک ٹھہراؤ — اور جب وہ عذاب دیکھینگے تو ندامت ظاہر کرینگے

وَجَعَلْنَا الْأَغْلَالَ فِي أَعْنَاقِ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

اور ہمنے کافروں کی گردنوں میں طوق ڈال رکھے ہیں — اُس کے سوائے اُن کو کوئی جزا دی جائیگی کیا جو کچھ وہ کرتے ہیں

وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ

اور ہمنے کسی بستی میں کوئی نذیر نہیں بھیجا مگر اُس کے آسودہ حال لوگوں نے کہا کہ جس کیساتھ تم بھیجے گئے ہو ہم اُس سے انکاری ہیں

كَافِرُونَ ﴿٣٥﴾ وَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ أَمْوَالًا وَأَوْلَادًا وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ﴿٣٦﴾

اور اُنہوں نے کہا ہمارے مال اور ہماری اولادیں زیادہ ہیں اور ہمپر عذاب نہ کیا جائیگا

تفسیر [٣٣] إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا [٣٣] هو الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ [٦٢] وَإِنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَمْنُونٍ ۝ وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ [٦٨] آپ کی [illegible] عظمت گذشتہ امتوں میں بھی اسقدر تھی کہ جب کاہنوں اور راویوں نے یوحنا سے جاکر پوچھا کہ کیا تو ایلیا نبی ہے؟ اسنے انکار کیا۔ پھر پوچھا کہ کیا تو مسیح ہے [illegible] ایا۔ پھر سب سے پوچھا جا نا کیا تو محمد احمد خاتم النبیین ہے تو نام نہ لیا بلکہ عام شہرت اور عظمت شان

[1] نبوت کا ایک دن لیا [illegible] صبح و شام کا تعین نہ ہو [illegible] کی میعاد ہوا یکسال [illegible] شمار ہوا [illegible] ما کان اللہ لیعذبھم [illegible] — ٣٢ [illegible] کو عذاب کر [illegible] کی میعاد کا موقت سے شروع ہو گی جب تو اُن میں [illegible] یکم محرم [illegible] ہجرت [illegible] بعد جنگ بدر [illegible] وعدہ [illegible] برس [illegible] قید [illegible] حکمت جانچے [illegible] یوں فرمایا ١٢

قُلْ إِنَّ رَبِّي يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ

تو کہدے کہ میرا رب جس کیواسطے چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور جس کیواسطے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے مگر اکثر لوگ

لَا يَعْلَمُونَ ﴿۳۷﴾ وَمَا أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُم بِالَّتِي تُقَرِّبُكُمْ عِندَنَا

جانتے نہیں اور تمہارے مال اور تمہاری اولاد ایسی نہیں کہ تم کو ہم سے کچھ بھی قریب کر دیں

ع ۶

زُلْفَىٰ إِلَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ لَهُمْ جَزَاءُ الضِّعْفِ بِمَا

مگر جو ایمان لایا اور اچھے عمل کرے ان کیواسطے اُن کے عملوں کی جزا بڑھائی گئی ہے

عَمِلُوا وَهُمْ فِي الْغُرُفَاتِ آمِنُونَ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِينَ يَسْعَوْنَ فِي آيَاتِنَا

اور وہ امن سے بالاخانوں میں ہونگے اور جو لوگ ہماری نشانیوں کو پست کرنے کی کوشش کرتے ہیں

مُعَاجِزِينَ أُولَٰئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُونَ ﴿۳۹﴾ قُلْ إِنَّ رَبِّي يَبْسُطُ

یہ لوگ عذاب میں حاضر کئے جائینگے تو کہدے کہ تحقیق میرا رب اپنے بندوں

الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَهُ ۚ وَمَا أَنفَقْتُم مِّن شَيْءٍ فَهُوَ

میں سے جسکے واسطے چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا اور تنگ کر دیتا ہے اور جو کچھ بھی تم خرچ کرو وہ اُس کا عوض دے گا

يُخْلِفُهُ ۖ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ﴿۴۰﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ

اور وہ اچھا رزق دینے والا ہے اور ایک دن وہ ان سب کو اٹھائیگا پھر فرشتوں سے

منزل ۵

لِلْمَلَائِكَةِ أَهَٰؤُلَاءِ إِيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ ﴿۴۱﴾ قَالُوا سُبْحَانَكَ أَنتَ

کہیگا کیا یہی لوگ ہیں جو تمہاری پوجا کرتے تھے وہ بولے تو پاک ہے وہ نہیں

وَلِيُّنَا مِن دُونِهِم ۖ بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْجِنَّ ۖ أَكْثَرُهُم بِهِم مُّؤْمِنُونَ ﴿۴۲﴾

پر تو ہی ہمارا کارساز ہے بلکہ وہ جنوں کی پوجا کرتے تھے اُن میں سے اکثر اُن پر ایمان لانے والے تھے

فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَلَا ضَرًّا وَنَقُولُ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا

پس آج کے دن تم میں سے بعض بعض کو نہ تو نفع پہونچا سکیگا اور نہ نقصان اور ہم ظالموں سے کہینگے کہ تم آگ

ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّتِي كُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ ﴿۴۳﴾ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا

کا عذاب چکھو جسکو تم جھٹلاتے تھے اور جب ان پر ہماری صاف صاف

بَيِّنَاتٍ قَالُوا مَا هَٰذَا إِلَّا رَجُلٌ يُرِيدُ أَن يَصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُكُمْ

آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ بولے یہ تو بس ایک انسان ہے جو چاہتا ہے کہ تم کو روک دے اس سے جسکو تمہارے باپ دادا پوجتے تھے اور

وَقَالُوا مَا هَٰذَا إِلَّا إِفْكٌ مُّفْتَرًى ۚ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ

بولے یہ تو کچھ نہیں بس جھوٹا طوفان ہے اور کافروں نے حق کو جب وہ ان کے پاس پہنچا

اُن و جعت اس طرح پر سوال کیا گیا تو وہ بنی ہیں تو اس نے جواب دیا کہ نہیں وہ کیونکر ... وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً

إِنْ هٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿۴۴﴾ وَمَآ آتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ أَرْسَلْنَا

کہ یہ تو بس کھلا ہوا جادو ہے اور ہمنے اُن کو کوئی کتاب نہیں دی جسکو وہ پڑھتے اور ہمنے اُن کی طرف تجھسے

إِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ ﴿۴۵﴾ وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ

پہلے کوئی نذیر بھی نہیں بھیجا اور جو اُن سے پہلے تھے اُنہوں نے تکذیب کی اور جو ہمنے اُن کو دیا تھا یہ تو ابھی اُس کے

مَآ آتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۴۶﴾ قُلْ إِنَّمَآ أَعِظُكُمْ

دسویں حصہ کو بھی نہیں پہنچے پس اُنہوں نے میرے رسولوں کو جھٹلایا پس میرا عذاب کیسا تھا تو سنا دے کہ میں تو تم کو

بِوَاحِدَةٍ أَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ

بس ایک ہی نصیحت کرتا ہوں کہ تم اللہ کیواسطے دو دو اور اکیلے اکیلے کھڑے ہو اور سوچو کہ تمہارے صاحب (محمد) کو کسی قسم کا جنون نہیں ہے

جِنَّةٍ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ﴿۴۷﴾ قُلْ مَا

وہ تو بس ایک سخت عذاب سے جو تمہارے آگے آنیوالا ہے ڈرانیوالا ہے تو کہہ دے

سَأَلْتُكُمْ مِّنْ أَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

جو کچھ اجر تم سے مانگا ہو پس وہ تمہارا ہے میرا اجر تو بس اللہ پر ہے اور وہ ہر شے پر

شَهِيْدٌ ﴿۴۸﴾ قُلْ إِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۴۹﴾ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ

گواہ ہے تو کہہ میرا رب حق ہے (باطل کو) دے مارے گا وہ غیبوں کا جاننے والا ہے تو کہہ دے کہ حق

وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ ﴿۵۰﴾ قُلْ إِنْ ضَلَلْتُ فَإِنَّمَآ أَضِلُّ عَلٰى

اور باطل نہ تو پہلے کچھ ہوا اور نہ آئندہ ہوگا تو کہہ دے کہ اگر میں گمراہ ہوا تو سوائے اِس کے نہیں کہ میں اپنے نقصان

نَفْسِيْ وَإِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوْحِيْ إِلَيَّ رَبِّيْ إِنَّهُ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ ﴿۵۱﴾ وَلَوْ

گمراہ ہوں گا۔ اور اگر میں ہدایت یاب ہوا تو اُس وحی سے ہوا ہوں جو میرے رب کی طرف سے میری طرف ہوتی ہے وہ سننے والا اور قریب ہے اور

تَرٰى إِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَأُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿۵۲﴾ وَقَالُوْا آمَنَّا بِهِ

کاش تو دیکھے جب وہ گھبرائے پھرینگے پھر بھاگ نہ سکینگے اور قریب جگہ سے پکڑے جائینگے اور وہ کہیں گے

وَأَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ﴿۵۳﴾ وَقَدْ كَفَرُوْا بِهِ مِنْ قَبْلُ

ہم اُسپر ایمان لائے اور دور کی جگہ سے اب اُس کی دسترس کہاں ہو سکتی ہے[1] اور پہلے وہ اُس سے کفر کرتے رہے

وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ﴿۵۴﴾ وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا

اور دور سے ہی غیب (کے نشانے) مارتے رہے اور اُن میں اور اُن کی خواہشوں کے درمیان روک

يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِأَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ إِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ﴿۵۵﴾

ڈال دی گئی جیسا کہ اُن کے ہم جنس پہلے گروہوں میں وہ بھی شک میں متردد (رہتے) تھے۔

لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ

[1] اب ایمان تو دور چلا گیا کیونکہ اب عرفان کا زمانہ آگیا ہے۔

سورۃ الفاطر نزلت بمکۃ بتمامہا وھی خمس او ست و اربعون آیۃ

سورۃ فاطر مکہ میں اتری اور اس کی پینتالیس یا چھیالیس آیتیں ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا رحمٰن اور رحیم ہے

الحمد للہ فاطر السمٰوٰت والارض جاعل الملٰئکۃ رسلا اولی

تمام حمد اللہ کیواسطے ہے جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنیوالا ہے اور دو دو تین تین چار چار پروں والے فرشتوں کو رسول

اجنحۃ مثنی وثلٰث وربٰع یزید فی الخلق ما یشاء ان اللہ علی کل

بنانیوالا ہے جس کو چاہتا خلقت میں بڑھاتا ہے تحقیق اللہ ہر شے پر قادر ہے

شیء قدیر ۝ ما یفتح اللہ للناس من رحمۃ فلا ممسک لہا وما

اللہ جو کچھ لوگوں کیواسطے رحمت کھولدے تو کوئی اس کا بند کرنیوالا نہیں اور جو

یمسک فلا مرسل لہ من بعدہ وھو العزیز الحکیم ۝۲ یایہا الناس

بند کرے کوئی اس کے بعد اس کا بھیجنے والا نہیں اور وہ زبردست حکمت والا ہے اے لوگو اللہ

اذکروا نعمت اللہ علیکم ہل من خالق غیر اللہ یرزقکم من السماء

منزل ۵

کی جو نعمتیں تم پر ہیں ان کو یاد کرو کیا اللہ کے سوائے کوئی خالق ہے جو تمکو آسمان اور زمین میں

والارض لا الٰہ الا ہو فانی تؤفکون ۝۳ وان یکذبوک فقد

سے رزق دے سکے کوئی اور معبود نہیں مگر وہی پس کہاں سے پھرے جاتے ہو اور اگر وہ تجھے جھٹلائیں پس تحقیق

کذبت رسل من قبلک والی اللہ ترجع الامور ۝۴ یایہا الناس

تجھ سے پہلے جو رسول تھے وہ بھی تو جھٹلائے گئے تھے اور اللہ کی ہی طرف تمام معاملات لوٹائے جائینگے اے لوگو اللہ کا وعدہ سچا ہے

ان وعد اللہ حق فلا تغرنکم الحیوۃ الدنیا ولا یغرنکم باللہ

پس تمکو دنیا کی زندگی بہکا نہ دے ورنہ تمکو غرور اللہ سے بہکا دے

الغرور ۝۵ ان الشیطن لکم عدو فاتخذوہ عدوا انما یدعوا

شیطان تو تمہارا دشمن ہے پس اس کو دشمن ہی بنائے رکھو وہ اپنے

حزبہ لیکونوا من اصحب السعیر ۝۶ الذین کفروا لہم عذاب

گروہ کو اسی واسطے بلاتا ہے کہ وہ صاحب دوزخ ہو جاتیں جنہوں نے کفر کیا ان کے واسطے سخت عذاب ہے

شدید والذین امنوا وعملوا الصلحت لہم مغفرۃ واجر

اور جو ایمان لائے اور عمل اچھے کرتے رہے ان کیواسطے معافی و مغفرت اور بڑا

کبیر ۝۷ افمن زین لہ سوء عملہ فراٰہ حسنا فان اللہ

اجر ہے کیا ایسے شخص کے واسطے جس کے برے عمل آراستہ کئے گئے وہ ان کو اچھا ہی سمجھتا ہے پس اللہ

يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ

گمراہ اُسی کو کرتا ہے جو ایسا چاہتا ہے اور ہدایت اُسی کو کرتا ہے جو ایسا چاہتا ہے پس اُن پر حسرت کرتے ہوئے تیری جان نجاتی رہے

حَسَرَاتٍ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ۝ وَاللَّهُ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ

اللہ جانتا ہے جو کچھ باتیں وہ بناتے ہیں ۔ اور اللہ وہ ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے

فَتُثِيرُ سَحَابًا فَسُقْنَاهُ إِلَىٰ بَلَدٍ مَيِّتٍ فَأَحْيَيْنَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا

پس وہ بادلوں کو اُٹھاتی ہیں پس ہم اُس کو ایک شہر مردہ کیطرف لیجاتے اور زمین کو اُس کے مرے پیچھے زندہ کر دیتے ہیں

كَذَٰلِكَ النُّشُورُ ۝ مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعِزَّةَ فَلِلَّهِ الْعِزَّةُ جَمِيعًا إِلَيْهِ يَصْعَدُ

اُسیطرح مرکے جی اُٹھنا ہوگا ۔ جو شخص عزت چاہتا ہے پس یاد رکھے کہ تمام عزت اللہ ہی کیواسطے ہے ۔ پاک روح

الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ وَالَّذِينَ يَمْكُرُونَ السَّيِّئَاتِ

اُس کی طرف چڑھتی ہیں اور اچھے عمل اُس کو اُٹھا کر لیجاتے ہیں ۔ اور جو لوگ بری تدبیریں کرتے رہتے ہیں

لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَكْرُ أُولَٰئِكَ هُوَ يَبُورُ ۝ وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ

اُن کیواسطے سخت عذاب ہے ۔ اُن لوگوں کا مکر ہی فنا ہو جائے گا ۔ اور اللہ نے تم کو مٹی سے

مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ أَزْوَاجًا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنْثَىٰ

(جو کچھ عناصر ہے) پیدا کیا پھر نطفہ سے تم کو جوڑے بنایا اور جو کچھ کوئی مادہ اُٹھاتی پھرتی یا جنتی ہے وہ سب اُس کے علم سے ہے

وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُعَمَّرٍ وَلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهِ إِلَّا فِي

اور کسی عمر والے کو عمر نہیں دی جاتی ورنہ اُس کی عمر سے کچھ کم کیا جاتا ہے مگر سب کچھ محفوظ ہے

كِتَابٍ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ۝ وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرَانِ هَٰذَا عَذْبٌ

تحقیق یہ اللہ پر سہل ہے ۔ اور دو سمندر برابر نہیں ہوتے ۔ یک تو میٹھا خوش ذائقہ خوش گوار ہے

فُرَاتٌ سَائِغٌ شَرَابُهُ وَهَٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ وَمِنْ كُلٍّ تَأْكُلُونَ لَحْمًا

اور دوسرا کھاری کڑوا ۔ اور ہر ایک میں سے تم تازہ گوشت کھاتے

طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُونَ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ فِيهِ مَوَاخِرَ

اور زیورات نکالتے ہو جن کو تم پہنتے ہو ۔ اور تو دیکھتا ہے کہ کشتی اُس میں پھاڑتی ہوئی

لِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ

چلتی ہے ۔ اور تاکہ تم اُس کے فضل سے کماؤ اور تاکہ تم اُس کی قدر کرو ۔ وہ رات کو دن میں داخل کرتا

يُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُسَمًّى

اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور سورج اور چاند کو حکم میں لگا رکھا ہے کہ سب کے سب ایک وقت مقرر تک چلتے ہیں۔

لہ زبور ۳۳: ۱۰ خداوند قوموں کی مشوروں کو ناچیز کرتا ہے وہ لوگوں کی منصوبوں کو باطل کر دیتا ہے خداوند کی منصوبہ ابد تک ثابت

رہیگا اُسکے دل کے منصوبے پشت در پشت جاری ہونگے ۱۲

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۚ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ

یہی اللہ تمہارا رب ہے اُسی کیواسطے بادشاہی ہے اور جو اس کے سوائے اوروں کو پکارتے ہیں وہ کھجور کے سوراخ برابر بھی اختیار نہیں

مِنْ قِطْمِيْرٍ ﴿۱۳﴾ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا

رکھتے اگر تم ان کو بلاؤ تو وہ تمہاری پکار کو نہ سن سکینگے اور اگر سن بھی لیں

مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ۗ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ۗ وَلَا يُنَبِّئُكَ

تو تمہاری بات نہ پوری کر سکینگے اور قیامت کے دن تمہارے شرک سے انکاری ہو جائینگے اور کوئی تجھکو واقف کار کے

مِثْلُ خَبِيْرٍ ﴿۱۴﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ

برابر خبر نہیں دیگا اے لوگو تم اللہ کے محتاج ہو اور اللہ وہ ہے جو لاپرواہ اعلیٰ

الْحَمِيْدُ ﴿۱۵﴾ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۱۶﴾ وَمَا ذٰلِكَ

صفت والا ہے جب چاہے تمکو لیجائیگا اور ایک نئی جبلت لے آئیگا اور یہ اللہ پر

عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۱۷﴾ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ

کچھ مشکل نہیں اور کوئی بوجھ اٹھانیوالا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا اور اگر کوئی شخص جسکو بوجھ اٹھوا

اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۗ اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ

رکھا ہے اپنے بوجھ کی طرف کسی کو بلائے تو وہ اس میں سے کچھ بھی نہ اٹھائیگا خواہ قرابتی ہی کیوں نہ ہو تو تو انہیں کو ڈرا سکتا ہے

يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۚ وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا

جو بن دیکھے اپنے رب سے ڈرتے اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو پاک بنا پس وہ اپنے

يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۸﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ﴿۱۹﴾

واسطے پاک بنتا ہے اور اللہ ہی کی طرف (سبکی) بازگشت ہے اور اندھا اور سوانکھا برابر نہیں ہو سکتے

منزل ۵

۶ قرآن مجید انسان کے اندر ذکر و فکر کی قوتیں پیدا کرنی چاہتا اور حوصلہ ۔ وعظ و نصیحت ہے سچے معنوں ...
... بیدار کرتا اور حیوانی زندگی کے علاوہ روحانی زندگی بخشنا چاہتا ہے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ یہ تمام جہانوں کیواسطے نصیحت ہی نصیحت ہے پھر فرمایا ہے اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ یہ تو بشر کیواسطے ... ہی نصیحت ہے كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ برکت والی کتاب ہے جو تمہاری طرف اتاری ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں غور کریں اور تاکہ اہل دانش لوگ نصیحت پکڑیں ... تدبر ... سے کچھ واسطہ نہیں رہا بلکہ اس آیت کے خلاف شب و روز عمل ہو رہا ہے۔ کسی کو بھی اس خلاف ... پروا نہیں ہوتا ... لوگ خلاف عمل دیکھکر اس کے معنی سے ہی دل چراتے ہیں اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ یہ تو ہی عام فہم قرآن ہے تاکہ زندہ دل لوگ اس سے ... جاویں اور ... حجت قائم ہو وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ اور ہم نے اس میں ... آیتیں ...

وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ﴿۲۰﴾ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ﴿۲۱﴾ وَمَا يَسْتَوِي

نہ اندھیرے اور روشنی — نہ سایہ اور دھوپ — اور نہ

الْاَحْيَاۗءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ

زندے اور مردے برابر ہوسکتے ہیں — تحقیق اللہ اس کو سنا تا ہے جو چاہتا ہے — اور تو اس کو نہیں سنا سکتا

ہیں تاکہ وہ سمجھیں اور نصیحت پکڑیں۔ اس آیت شریفہ میں اُن تمام بیہودہ وسا‌وس کی تردید ہے جو قرآن کو مشکل اور مجمل جتا کر یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ اس کا بے معنی پڑھنا ہی ٹھیک ہے یہ کیسا کفر اور کیسا بہتان ہے۔

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا [۲۰/۱۱۳] اور ایسا ہی ہمنے اس کو عربی زبان کا قرآن اُتارا ہے اور اس میں طرح طرح پر ڈراوے سنا دیئے ہیں تاکہ لوگ پرہیزگاری اختیار کریں یا اس کے ذریعہ سے اُن کے دلوں میں غور و فکر پیدا ہو ہائے افسوس جو کتاب خوف دلانے اور غور و فکر پیدا کرنے کیواسطے نازل ہوئی اُسی کو انتہائی درجہ کی غفلت اور جہالت کا ذریعہ بنا لیا کیا یہی ایمانداری اور اسلام ہے کہ صریح آیات قرآنی کی ایسی سخت مخالفت کیجائے

فَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى [۲۰/۳] ہمنے تجھپر قرآن اس واسطے نازل نہیں کیا کہ تو مشقت اُٹھاوے بلکہ یہ خدا ترس کیواسطے یہ ایک نصیحت ہے۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا ۭ وَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا [۱۷/۴۱] ہمنے اس قرآن میں طرح طرح سے سمجھایا تاکہ وہ سمجھیں مگر اُن کو نفرت ہی نفرت زیادہ ہوتی ہے عبرت! عبرت!! عبرت!!! اُن لوگوں کی شان میں یہ آیت ہے اور مسلمانان حال پر کیسی صادق آتی ہے۔

يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ [۱۶/۹۰] تمکو اللہ تعالیٰ نصیحت کرتا ہے تاکہ تم سمجھو کیا رحمت اور کیا ربوبیت ہے کہ جس ... کی ضرورت ہے اُسکو کس پیرایہ میں اور کس شفقت کیساتھ بیان فرمایا ہے وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ [۱۶/۴۴] ہمنے تجھپر نصیحت اُتاری ہے تاکہ جو کچھ لوگوں کیواسطے اُتارا گیا ہے تو اُن سے بیان کر دے اور تاکہ وہ خود بھی غور و فکر کریں۔

فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ [۷/۱۷۶] پس تو قصہ بیان کر تاکہ وہ فکر کریں جو معنی دال ہے وہ عمداً معنوں پر نظر نہیں رکھتے بلکہ بُت پرستوں کی طور پر اس کے اوراق یا الفاظ کو پوجتے ہیں یا محض خوش الحانی یا خوشخطی کا مذاق رہ گیا ہے کیا عجیب ماجرا ہے جسقدر زیادہ تکرار اور شد و مد کیساتھ ذکر و فکر اور تدبر و تفقہ کا حکم ہے اُسی قدر اس کے خلاف بیعقلی بےغوری بےسمجھی اور غفلت کو کام میں لا رہے ہیں اس سے بڑھکر اور کیا بےغوری ہوسکتی ہے کہ اس کا بامعنی پڑھنا متروک ہو گیا حالانکہ بار بار قرآن مجید فرماتا ہے ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ [۶/۱۵۱] اللہ تعالیٰ یہ حکم فرماتا ہے تاکہ تم سمجھو پھر فرماتا ہے ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ [۶/۱۵۲] اللہ تمکو یہ حکم کرتا ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو۔ پھر فرماتا ہے ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ [۶/۱۵۳] اللہ تمکو یہ حکم کرتا ہے تاکہ تم متقی بنو پھر فرماتا ہے قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ [۶/۹۸] تحقیق ہمنے اس قوم کیواسطے آیات صاف صاف بیان کر دی ہیں جو سوچتے اور سمجھتے ہیں كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ

منزل ۵

مَنْ فِی الْقُبُوْرِ ﴿۲۲﴾ اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ ﴿۲۳﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ

جو قبروں میں ہے تو تو بس ایک ڈرانیوالا ہے ہمنے تجھکو حق کیساتھ بشارت دینے والا

نَذِيْرًا ؕ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ﴿۲۴﴾ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ

بنا کر بھیجا ہے اور کوئی امت ایسی نہیں [۱] جس میں نذیر نہیں ہو گذرا اور اگر وہ تجھکو جھٹلاویں تو

كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَ

اُن سے پہلے بھی جھٹلاتے رہے ہیں اُن کے پاس اُن کے رسول صاف تعلیموں اور صحیفوں اور

بِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۲۶﴾

روشن کتاب کے ساتھ آئے تھے پھر ہمنے کافروں کو پکڑ لیا پس میرا عذاب کیسا تھا

ع ۳ ۱۲ ۱۵

اور اللہ اپنی آیتوں کو صاف صاف بیان کرتا ہے تاکہ وہ سمجھیں كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۲ ۲۴۲ اسیطرح اللہ اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے تاکہ تم سمجھو۔ پس جو سننے والا ہے وہ سُن سکتا ہے جو دیکھنے والا ہے وہ دیکھ سکتا ہے جو سمجھنے والا ہے وہ سمجھ سکتا ہی مگر بہرا سُن نہیں سکتا اندھا دیکھ نہیں سکتا۔ اور بےعقل سمجھ نہیں سکتا اسے بھائیو ابزرگو! غور کرو کہ آپ کی حالت اُن لوگوں میں ہو ہے یا نہیں جن کی نسبت قرآن مجید بار بار فرماتا ہے۔ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ۸ ۱۲۶ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ۸ ۹۸ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۲۹ ۲۴ میں خیال کرتا ہوں کہ صاحب عقل صاحب فکر۔ صاحب ذکر اور صاحب تفقہ بہت ہی کم ہونگے جیساکہ قرآن کریم فرماتا ہے قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۲۴ ۶ پھر غور کرو کیا آپ اُن لوگوں میں سے جن کی نسبت قرآن مجید فرماتا ہے لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۲ ۲۱۹ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۲ ۲۴۲ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۲ ۲۲۱ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۲ ۲۱ مجھے اس میں بھی منفی جواب نظر آتا ہے کیونکہ اگر یہ لوگ صاحب فکر و عقل و ذکر و تقوی ہو سکتے تو قرآن مجید نے اس بارہ میں کچھ کم زور نہیں لگایا تو ضرور ہو جاتے مگر وہ تو روز بروز اُلٹے قدم پیچھے ہٹتے جا رہے ہیں ایک اور پیرایہ میں قرآن مجید فرماتا ہے قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ۶ ۱۰۵ تحقیق تمہارے رب کی طرف سے روحانی آنکھیں آگئی ہیں پس جو دیکھے اپنے نفس کا بھلا کرتا ہے اور جو اندھا رہے اپنے نفس پر وبال ڈالتا ہے۔

غور کرو کس کس طرح سے قرآن مجید فرماتا ہے کہ یہ کتاب روحانی آنکھیں ہیں یہ کتاب ذکر و فکر۔ تفقہ۔ تدبر۔ تعقل اور تبصر کیواسطے ہی اس کا یہ مدعا ہے کہ تم میں ذکر و فکر اور اصلاح کر عادات پیدا ہوں پھر کیا آپنے اس کو ایسا ہی سمجھکر اس کے مطابق عمل کیا ہے یا سراسر خلاف فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ ۵۹ ۲

---

[۱] اور مقامات پر بھی یہ مضمون ہو مثلاً آیات ذیل میں اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۱۳ ۷ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا ۱۶ ۳۶ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ۱۷ ۱۵ ان آیات بینات سے صاف ظاہر ہے کہ ہر ایک قوم میں ایک نذیر یا ہادی یا رسول ضرور ہوتا ہے اور جب تک کسی امت میں رسول مبعوث نہ ہو اُس وقت تک وہ عذاب کی مستحق نہیں ٹھیرتی ایک آیت میں ہے وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ۳۵ ۲۴ کوئی بستی بھی نہیں جس میں نذیر نہیں آیا اس سے صاف ظاہر ہے کہ ہر ایک ملک میں نبی یا رسول ضرور آتا رہے خواہ وہ عرب ہو یا ہند یا امریکہ یا افریقہ کا کوئی ملک جسقدر تمام مذاہب میں حق اور توحید ہے وہ انہیں نفوس [*]

[*] طیبہ کی تعلیم ہے

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ ثَمَرَاتٍ مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهَا

کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا پھر اس سے مختلف رنگتوں کے پھل نکالے

وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيضٌ وَحُمْرٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهَا وَغَرَابِيبُ سُودٌ

اور پہاڑوں میں سے بعض طبقات سفید اور بعض سرخ اور بعض مختلف رنگتوں کے اور بعض سخت سیاہ

وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَابِّ وَالْأَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ كَذَٰلِكَ ۗ إِنَّمَا يَخْشَى

اور آدمیوں اور جانوروں اور چارپایوں میں بھی رنگتیں مختلف ہیں اسیطرح (اور بہت سی مخلوقات) مگر

اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ ﴿٢٨﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ

اللہ سے اس کے بندوں میں سے ڈرتے وہی ہیں جو جاننے والے ہیں تحقیق اللہ زبردست بخشنے والا ہے جو لوگ اللہ کی کتاب پڑھتے

كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ

ہیں اور نماز قائم رکھتے اور جو ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے چھپے اور ظاہر خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امیدوار

تِجَارَةً لَنْ تَبُورَ ﴿٢٩﴾ لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ غَفُورٌ

ہیں جو کبھی نیست نہ ہوگی تاکہ اللہ ان کو ان کے اجر پورے پورے دے اور اپنے فضل سے ان کو زیادہ دے تحقیق وہ بخشنے والا

شَكُورٌ ﴿٣٠﴾ وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ

قدر شناس ہے اور جو کتاب ہم نے تیری طرف وحی کی ہے وہی ٹھیک ہے اس کی مصدق ہے جو ان کے آگے ہے

منزل ۵

يَدَيْهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِعِبَادِهِ لَخَبِيرٌ بَصِيرٌ ﴿٣١﴾ ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ

تحقیق اللہ اپنے بندوں کی خبر رکھنے والا دیکھنے والا ہے پھر ہم نے اپنے بندوں میں سے ان کو کتاب کا وارث

اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۖ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ

کیا جن کو ہم نے برگزیدہ کیا پس بعض تو ان میں سے اپنے نفس پر ظلم کرنے والے اور بعض میانہ رو اور

۲ عالم ہے یا ایک قسم نصیحتوں کی کتاب اور خود انسان کا نفس عبرتوں کا دفتر ہے قرآن مجید اُن تمام نصیحتوں اور عبرتوں کی یاد دہانی سی کرتا ہے یہ جب سمجھتے ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے وَفِي الْأَرْضِ آيَاتٌ لِلْمُوقِنِينَ وَفِي أَنْفُسِكُمْ ۚ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ﴿۲۱﴾ زمین میں اہل یقین کیواسطے نشانات ہیں اور تمہارے نفسوں میں بھی کیا پس نہیں دیکھتے ہو اِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ

لے ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ إِلَى آخِرِهِ پس سابق تو وہ ہیں جو جنت میں بلا حساب داخل ہوجائیں گے میانہ رو وہ ہیں جن سے آسان حساب لیا جائیگا اور اپنے نفسوں پر ظلم کرنے والے لوگ وہ ہیں جو طول محشر میں روکے جائیں گے پھر اللہ اپنی رحمت سے ان کے قصوروں اور گناہوں کی تلافی کرے گا تب وہ کہیں گے الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ الآیۃ اخرجہ الامام احمد۔

سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللَّهِ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ﴿۳۲﴾ جَنَّاتُ عَدْنٍ

بعض خیرات میں اُن سے بڑھنے والے ہیں اللہ کے حکم سے۔ یہی تو بڑا فضل ہے رہنے کے لائق باغات

يَدْخُلُونَهَا يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا

جس میں وہ داخل ہونگے وہاں پر اُن کو سونے اور موتیوں کے کڑے پہنائے جائینگے اور اُن کا لباس ریشمی ہوگا

حَرِيرٌ ﴿۳۳﴾ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ

اور وہ کہینگے تمام حمد اللہ کیواسطے جس نے ہم سے غم دور کیا تحقیق ہمارا رب بخشنے والا قدردان

شَكُورٌ ﴿۳۴﴾ الَّذِي أَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهِ لَا يَمَسُّنَا فِيهَا

ہے جس نے ہم کو اپنے فضل سے ٹھہرنے کی جگہ میں اتارا۔ ہم کو اس میں نہ تو دکھ پہونچے گا

نَصَبٌ وَلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ ﴿۳۵﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ

اور نہ تکان اور جنہوں نے کفر کیا اُن کیواسطے جہنم کی آگ ہے

لَا يُقْضَىٰ عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِنْ عَذَابِهَا كَذَٰلِكَ نَجْزِي

نہ تو اُن کو قضا آئے گی کہ وہ مر رہیں اور نہ اُن سے عذاب کم کیا جائیگا اسی طرح ہم جزا دیتے

كُلَّ كَفُورٍ ﴿۳۶﴾ وَهُمْ يَصْطَرِخُونَ فِيهَا رَبَّنَا أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا

ناشکرے کو سزا دیا کرتے ہیں۔ اور وہ اُس میں چلائینگے اے ہمارے رب تو ہم کو نکال تاکہ ہم جو عمل کرتے رہے۔

النار ۱۹ تحقیق آسمانوں اور زمین کی مخلوقات اور شب و روز کے اختلاف میں اہل دانش کیواسطے نشانات ہیں جو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہوئے اللہ کا ذکر کرتے اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور و فکر کرتے ہیں۔ اے ہمارے رب تو نے یہ باطل پیدا نہیں کیا تو پاک ہے پس ہمکو دوزخ کے عذاب سے بچا۔

(۳) یہ سخت نادانی اور بدفہمی ہے کہ بے علمی سے عقلی اور رسم پرستی کو کافی سمجھکر ترقی کیواسطے کوئی آرزو اور کوئی کوشش نہ کیجائے نہ اصل حقیقت کی طرف کچھ نظر ہو اور نتائج کی طرف غور کیا جاوے۔ چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ ۶ انعام ۵ کیا اندھا اور سوانکھا برابر ہو سکتے ہیں کیا تم اتنا بھی نہیں سوچتے۔

(۴) بے سمجھی کا کام محض حیوانی نفس ہوتا ہے اس سے انسانی قلب کچھ روشنی حاصل نہیں کرسکتا قرآن مجید مثال کے طور پر فرماتا ہے مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا ۱ جمعہ ۵ تحقیق جن لوگوں سے توریت اٹھوائی گئی پر انہوں نے اسکو نہیں اٹھایا وہ اس گدھے کی مثال ہیں جو کتابیں اٹھاتا ہو صاف ظاہر ہے کہ کتابوں کا اٹھانا جبھی کارآمد اور مصلح انسان ہوتا ہے جبکہ اُن کو سمجھا جاوے اُن میں غور و فکر کیا جاوے اور اُن کی منشاء کے مطابق اپنے خیالات اور ارادات اور اعمال کو درست کیا جاوے کیونکہ کتاب کا انسان سے یہی تعلق ہے کہ انسان اُن کو سمجھکر نصیحت پکڑے اور اپنی اصلاح کرے ورنہ وہ ایک حمال بالکتب گدھے ہی جیسا ہے گدھے کو کتابوں کا بوجھ اٹھانے سے کوئی ثواب نہیں ملتا نہ کوئی تزکیہ نفس یا نور باطن یا معیت الہی یا ہدایت غیبی حاصل کرسکتا ہے ایسا ہی وہ انسان ہے جو آسمانی کتابوں پر غور و فکر کر کے اپنی اصلاح نہیں

غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ ۚ أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُم مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَن تَذَكَّرَ وَجَاءَ

اُن کے خلاف اچھے عمل کر لیں کیا ہم نے اُن کو عمر نہ دی تھی جس میں کوئی عمل کرنا چاہتا کر لیتا اور تمہارے

كُمُ النَّذِيرُ ۖ فَذُوقُوا فَمَا لِلظَّالِمِينَ مِن نَّصِيرٍ ﴿٣٧﴾ إِنَّ اللَّهَ عَالِمُ غَيْبِ

پاس ڈرانے والا بھی آیا تھا پس اب مزہ چکھو پس ظالموں کا کوئی مددگار نہیں تحقیق اللہ آسمانوں اور زمین کے غیب

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٣٨﴾ هُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ

کا جاننے والا ہے بیشک وہ دلوں کے حال خوب جانتا ہے وہ وہی ہے جس نے تم کو

خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ ۚ فَمَن كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ ۖ وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ

زمین میں جانشین کیا پس جس نے کفر کیا پس اسی پر اس کا کفر ہے اور کافروں کو اُن کا کفر اُن کے

كُفْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ إِلَّا مَقْتًا ۖ وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ كُفْرُهُمْ إِلَّا خَسَارًا ﴿٣٩﴾

رب کے نزدیک غضب کے سوا کچھ نہیں بڑھاوے گا اور کافروں کو اُن کا کفر [illegible] زیادہ کر رہا۔

قُلْ أَرَأَيْتُمْ شُرَكَاءَكُمُ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ أَرُونِي مَاذَا

تو کہہ کیا تم نے اپنے شریکوں کو دیکھا کہ جن کو تم پکارتے ہو اللہ کے سوائے مجھ کو دکھاؤ کہ انہوں نے زمین میں کیا پیدا کیا کیا آسمانوں میں

خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمَاوَاتِ أَمْ آتَيْنَاهُمْ كِتَابًا

اُن کی شرکت ہے کیا ہم نے اُن کو کوئی کتاب دی ہے

عَلَىٰ بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ إِن يَعِدُ الظَّالِمُونَ بَعْضُهُم بَعْضًا إِلَّا غُرُورًا ﴿٤٠﴾

وہ اس کی وجہ سے صاف سند پر ہیں بلکہ [illegible] دیتے ہیں

ع ۱۱

منزل ۵

کرتے وقت کچھ [illegible] حاصل نہیں [illegible] حاصل ہو سکتا ہے چنانچہ ہر شخص کا

تجربہ [illegible]۔

(۵) ذرا اس سے غافل ہوئے شیطان کے [illegible] غفلت [illegible] صحبت ہو وہ باتوں میں لگی ہے

توجہ [illegible] فوراً توبہ [illegible] غفلوں سے علیحدہ ہو کر [illegible] رب کی طرف متوجہ ہو جانے ہی تقویٰ کی حقیقت اور یہی اس کا

نقشہ [illegible] فرماتا ہے۔ وَإِمَّا يُنسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٦٨﴾

إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُم مُّبْصِرُونَ ﴿٢٠١﴾ إِنَّمَا تُنذِرُ مَنِ

اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمَٰنَ بِالْغَيْبِ ۖ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَأَجْرٍ كَرِيمٍ ﴿١١﴾ ﴿٣٦﴾ [illegible] شیطان تجھکو غافل بنا دے

پس یاد [illegible] بعد [illegible] لوگوں کے [illegible] تحقیق متقی لوگ تو وہ ہیں کہ جب اُن کو شیطانی وسوسہ [illegible] تو

متنبہ ہو جائیں اور اُسی دم دیکھنے لگیں تو بھی تو اُسی کو سمجھا سکتا ہے جو نصیحت پر چلے اور [illegible] وہ [illegible] سے ڈرتا ہے پس

ایسے شخص کو مغفرت اور اجر کریم کی خوشخبری سُنا۔

(۶) مومن کو ایک روحانی عقل عطا ہوتی ہے جس سے وہ ہر فعل کی حقیقت اور اس کے انجام کو خوب دیکھتا ہے [illegible]

إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا

تحقیق اللہ آسمانوں اور زمین کو ٹھہرائے ہوئے ہے کہ وہ ٹل نہ جائیں اور اگر وہ ٹل جائیں تو اُس کے

مِنْ أَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهِ ۚ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ﴿٤١﴾ وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ

بعد کوئی بھی اُن کو نہ ٹھہرا سکے تحقیق وہ حلم والا بخشنے والا ہے اور وہ اپنے سارے زور سے

أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَاءَهُمْ نَذِيرٌ لَّيَكُونُنَّ أَهْدَىٰ مِنْ إِحْدَى الْأُمَمِ ۖ فَلَمَّا

اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر اُن کے پاس کوئی نذیر آیا تو وہ ہر ایک امت کی نسبت زیادہ ہدایت یاب ہو جائینگے پس

جَاءَهُمْ نَذِيرٌ مَّا زَادَهُمْ إِلَّا نُفُورًا ﴿٤٢﴾ اسْتِكْبَارًا فِي الْأَرْضِ وَ

جب اُن کے پاس نذیر آیا تو اُن کو اور کچھ نہیں پر نفرت ہی زیادہ ہوئی تکذ زمین میں بڑائیاں مارنے اور

مَكْرَ السَّيِّئِ ۚ وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ ۚ فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا سُنَّتَ

بُری تدبیریں کرنے لگے اور بُرا مکر اور کسی پر نہیں بلکہ اُس کے کرنے والے پر ہی پڑتا ہے پس کیا وہ پہلوں کے دستور کے ہی منتظر ہیں

صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے فرماتا ہے۔ عَلٰى بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي ۱۲/۱۰۸ "میں اور میرے تابعین ایک بصیرت کے راستہ پر ہیں"۔ یہی تو بصیرت ہے جو مومن کو دینی اور دنیاوی امور میں رہنمائی کرتی بری اور بھلی بات کی تمیز پیدا کرتی اور دھوکے سے بچاتی رہی ہے۔ یہی بصیرت تھی جس نے انبیاء علیہم السلام اور اُن کے تابعین کو دنیا کے مقابلہ میں صراط مستقیم پر ثابت رکھا تمام لوگ اُن کو بہکا ہوا اور پاگل کہتے رہے مگر اُن کو اندرونی بصارت نے کبھی شبہ ہونے نہیں دیا جس بات کو انسان اپنی آنکھ سے دیکھ لیتا ہے اُس کو کبھی جھوٹ اور غیر واقعی خیال نہیں کر سکتا اسی طرح پر رسولوں اور اُن کے تابعین کا یہ حال ہوتا تھا کہ دینی امور اُن کی آنکھوں کے دیکھے معاملات تھے اس لئے دنیا کی تکذیب اور مخالفت اُن کے ایمان میں کوئی شبہ نہیں ڈال سکتی تھی ہزار مخالفت ہو مگر اپنے چشم دید معاملات کی انسان کب تکذیب کرتا ہے بلکہ تمام مکذب اور مخالف اُنکی نظروں میں جھوٹے اور بیوقوف ٹھہرتے ہیں مگر افسوس کہ قرآن مجید کے نہ سمجھنے اور واہیات شغلوں میں پڑ جانے سے یہ تمام بصیرت جاتی رہی ذکر الٰہی فضول اور مکروہ معلوم ہونے اور اُس کے مخالف تمام شغل دلچسپ و دلفریب اور دلربا معلوم ہونے لگ گئے سُنانے سے نہیں سُننے سمجھانے سے نہیں سمجھتے قرآنی آیات سے صاف صاف طور پر تبلایا جاتا ہے مگر نہیں مانتے اور طرح طرح کی بیہودہ عذر کر کے ساتھ قرآن مجید کی تکذیب اور مخالفت پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۲/۱۵۶

(۷) ذکر الٰہی سے دل مطمئن ہوتے بلائیں دور ہوتیں اور کشائش کی راہیں کھلتی ہیں چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ ۱۳/۲۸ "اللہ کے ذکر سے دل اطمینان پاتے ہیں"۔ أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ ۗ أَإِلٰهٌ مَّعَ اللَّهِ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ۲۷/۶۲ "بھلا وہ کون ہے جو مضطر کو اس کی پکار کے وقت جواب دیتا اور اس کی مشکل آسان کر دیتا ہے اور کون ہے جو تم کو زمین کا خلیفہ بنا تا ہے کیا اللہ کے ساتھ اور کوئی معبود ہے مگر تم بہت کم غور و فکر کرتے ہو"۔ ان آیات بینات میں اللہ کریم تمام وساوس اور غدغات

الْاَوَّلِیْنَ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِیْلًا ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِیْلًا

پس تو اللہ کے دستور میں کوئی تبدیلی نہیں پائیگا اور اللہ کے دستور میں تو کوئی تغیر ہرگز نہ پائے گا

اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ

کیا وہ زمین میں نہیں پھرے اور نظر نہیں کی کہ جو اُن سے پہلے تھے اُن کا انجام کیا ہوا کہ وہ

قَبْلِهِمْ وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِی

قوت میں زیادہ سخت تھے اور اللہ ایسا نہیں کہ کوئی آسمانی یا زمین کی چیز اُس کو

السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ﴿۴۴﴾ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ

عاجز کر سکے وہ تو علم والا قدرت والا ہے اور اگر اللہ لوگوں کو اُن کے

کی تردید فرماتا ہے جو آوارہ گرد لغو پسند تماشبین لوگ اپنی عادت کی موافقت میں پیش کیا کرتے ہیں کہ خالی پھرنے ظاش کھیلنے حقہ بجلنے زٹلیات ہانکنے اور تماشہ دیکھنے میں کسی کا کوئی نقصان نہیں محض اپنی دل لگی اور وقت گذاری ہے اس میں دل بہلا رہتا ہے اللہ کریم فرماتا ہے اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۱۳ آگاہ ہو کہ اللہ کے ذکر سے قلوب اطمینان پاتے ہیں اور واقعی ہے بھی اسی طرح پر مگر جن کے قلوب اندھے اور مردار ہو چکے وہ اُس حظ اور اطمینان کو محسوس نہیں کر سکتے جو ایک زندہ دل انسان کو ذکر الٰہی میں حاصل ہوتا ہے اسی وجہ وہ اِس ہمت کی لذت سے مایوس ہو کر واہیات عملوں میں مشغول ہو جاتے ہیں ایک اندھا خوشنما چمن کے نظارہ سے کوئی حظ نہیں اُٹھا سکتا اِسیطرح پر قلب کا اندھا انوار باطنی کی سرور سے محروم رہجاتا ہے۔

(۸) جو شخص یہاں اندھا ہے وہ وہاں بھی اندھا رہیگا چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے وَمَنْ كَانَ فِیْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ۱۵ جو اس دنیا میں اندھا ہے وہی آخرت میں اندھا ہوگا اور بہت بے راہ۔ پس دیکھنا چاہئے کہ ہماری ایمانی آنکھیں کھل گئیں یا نہیں ہمکو انوار الٰہی نظر آتے ہیں یا نہیں ہدایت اور معیت الٰہی ہمارے شامل حال ہے یا نہیں وہ بصیرت جو انبیاء علیہم السّلام اور اُن کی تابعین کو حاصل ہوتی تھی ہم کو نصیب ہوگئی یا نہیں ہم اپنے تمام خیال ارادہ اعمال اور شغل اُس بصیرت کیمطابق درست کرتے ہیں یا نہیں ہم کو ذکر الٰہی اور دینی خدمت میں خاص دلچسپی ہے یا نہیں اور استقامت حاصل ہے یا نہیں اور اُس کے خلاف غفلت آوارگی اور لہو و لعب اور تماشبینی سے ہم کو دوری اور نفرت ہے یا نہیں اگر ہے تو بس مراد حاصل ہے اور فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ میں ہم داخل ہیں اور اگر نہیں تو سوچنا سمجھنا چاہئے کہ کچھ خرابی ہے اور وہ کیا ہے پس اُس کی اصلاح کرنی چاہئے ورنہ تباہ ہو چکے اور اُس کے نتائج بہت کچھ دیکھ چکے اور آئندہ دیکھینگے فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝ پس جس نے ذرہ بھر نیکی کی وہ اُس کو دیکھ لیگا۔ اور جس نے ذرہ برابر بدی کی وہ اُس کو دیکھ لیگا۔ میں نے جہانتک ان تمام خرابیوں پر غور کیا مجھے تو یہی معلوم ہوا کہ قرآن میں لوگوں نے غور و فکر کرنا اور اُس کی تذکروں سے دل کو صاف اور مشہور کرنا چھوڑ دیا۔ اس لئے میں برابر یہی علاج پیش کرتا ہوں کہ قرآن مجید کو بامعنی پڑھنا اور سمجھنا شروع کرو اُسی کیمطابق اپنے خیالات اور عادات بنالو اور اُسی کی تذکروں سے اپنی خلوت اور جلوت کو رونق دو تمام مشغلے جو اس کی مخالف ہیں یکقلم چھوڑ دو اسی بنا پر میں نے تذکرۃ القرآن جاری کیا

منزل ۵

إِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا

تحقیق اللہ آسمانوں اور زمین کو ٹھہرائے ہوئے ہے کہ وہ ٹل نہ جائیں اور اگر وہ ٹل جائیں تو اُس کے

مِنْ أَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهِ ۚ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ﴿۴۱﴾ وَأَقْسَمُوا بِاللّٰهِ جَهْدَ

بعد کوئی بھی اُن کو نہ تھام سکے تحقیق وہ حلم والا بخشنے والا ہے اور وہ اپنے سارے زور سے

أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَاءَهُمْ نَذِيرٌ لَّيَكُونُنَّ أَهْدَىٰ مِنْ إِحْدَى الْأُمَمِ ۖ فَلَمَّا

اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر اُن کے پاس کوئی نذیر آیا تو وہ ہر ایک امت کی نسبت زیادہ ہدایت یاب ہو جائیں گے پس

جَاءَهُمْ نَذِيرٌ مَّا زَادَهُمْ إِلَّا نُفُورًا ﴿۴۲﴾ اسْتِكْبَارًا فِي الْأَرْضِ وَ

جب اُن کے پاس نذیر آیا تو اُن کو اُس سے نہیں بلکہ نفرت ہی زیادہ ہوئی تمہ زمین میں بڑائیاں مارنے اور

مَكْرَ السَّيِّئِ ۚ وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ ۚ فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا سُنَّتَ

بری تدبیریں کرنے لگے اور بُرا مکر اور کسی پر نہیں بلکہ اُس کے کرنے والے پر ہی پڑتا ہے پس کیا وہ پہلوں کے دستور کے ہی منتظر ہیں

صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے فرماتا ہے۔ عَلٰی بَصِيْرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۱۲/۱۰۸ میں اور میرے تابعین ایک بصیرت کے راستہ پر ہیں'' یہی تو بصیرت ہے جو مومن کو دینی اور دنیاوی امور میں رہنمائی کرتی بُری اور بھلی بات کی تمیز پیدا کرتی اور دھوکے سے بچاتی ہے۔ یہی بصیرت تھی جس نے انبیاء علیہم السّلام اور اُن کے تابعین کو دنیا کے مقابلہ میں صراط مستقیم پر ثابت رکھا تمام لوگ اُن کو بہکا ہوا اور پاگل کہتے رہے مگر اُن کو اندرونی بصارت نے کبھی شبہ ہونے نہیں دیا جس بات کو انسان اپنی آنکھ سے دیکھ لیتا ہے اُس کو کبھی جھوٹ اور غیر واقعی خیال نہیں کر سکتا اسی طرح پر رسولوں اور اُن کے تابعین کا یہ حال ہوتا تھا کہ دینی امور اُن کی آنکھوں کے دیکھے معاملات تھے اس لئے دنیا کی تکذیب اور مخالفت اُن کے ایمان میں کوئی شبہ نہیں ڈال سکتی تھی ہزار مخالفت ہو مگر اپنے چشم دید معاملات کی انسان کب تکذیب کرتا ہے بلکہ تمام مکذب اور مخالف اُنکی نظروں میں جھوٹے اور بیوقوف ٹھہرتے ہیں مگر افسوس کہ قرآن مجید کے نہ سمجھنے اور واہیات شغلوں میں پڑ جانے سے یہ تمام بصیرت جاتی رہی ذکر الٰہی فضول اور بے ہودہ معلوم ہونے اور اُس کے مخالف تمام شغل دلچسپ دلفریب اور دلربا معلوم ہونے لگ گئے سُننے سُنانے سے نہیں سمجھنے سمجھانے سے نہیں سمجھتے قرآنی آیات سے صاف صاف طور پر بتلایا جاتا ہے مگر نہیں مانتے اور طرح طرح کی بیہودہ عذر رکھ کر قرآن مجید کی تکذیب اور مخالفت پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۲/۱۵۶

(۷) ذکر الٰہی سے دل مطمئن ہوتے بلائیں دور ہوتیں اور کشائش کی راہیں کھلتی ہیں چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے أَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۱۳/۲۸ آگاہ ہو اللہ کے ذکر سے دل اطمینان پاتے ہیں۔ أَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْأَرْضِ ۗ أَإِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۚ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۲۷/۶۲ ''بھلا وہ کون ہے جو مضطر کو اُس کی پکار کے وقت جواب دیتا اور اُس کی مشکل آسان کر دیتا ہے اور کون ہے جو تم کو زمین کا خلیفہ بناتا ہے کیا اللہ کے سوا اور کوئی معبود ہے مگر تم بہت کم غور و فکر کرتے ہو'' ان آیات بینات میں اللہ کریم تمام وساوس اور عذرات

الْاَوَّلِيْنَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا

پس تو اللہ کے دستوروں میں کوئی تبدیلی نہیں پائیگا اور اللہ کے دستوروں میں تو کوئی تغیر ہرگز نہ پائے گا

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ

کیا وہ زمین میں نہیں پھرے اور نظر نہیں کی کہ جو اُن سے پہلے تھے اُن کا انجام کیا ہوا کہ وہ

قَبْلِهِمْ وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَىْءٍ فِى

قوت میں زیادہ سخت تھے اور اللہ ایسا نہیں کہ کوئی سمائی یا زمین کی چیز اُس کو

السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى الْاَرْضِ ۚ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ﴿۴۴﴾ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ

عاجز کر سکے وہ تو علم والا قدرت والا ہے اور اگر اللہ لوگوں کو اُن کے

کی تردید فرماتا ہے جو آوارہ گرد لغو پسند تماشبین لوگ اپنی عادت کی موافقت میں پیش کیا کرتے ہیں کہ خالی پھرنے طاش کھیلنے حقہ
بجلتے زٹلیات بکنے اور تماشہ دیکھنے میں کسی کا کوئی نقصان نہیں محض اپنی دل لگی اور وقت گذاری ہے اس میں دل بہلا رہتا
ہے اللہ کریم فرماتا ہے اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۱۳ آگاہ ہو کہ اللہ کے ذکر سے قلوب اطمینان پاتے ہیں اور واقعی ہے
بھی اسی طرح پر مگر جن کے قلوب اندھے اور مردار ہو چکے وہ اُس حظ اور اطمینان کو محسوس نہیں کر سکتے جو ایک زندہ دل انسان کو
ذکرِ الٰہی میں حاصل ہوتا ہے اسی وجہ وہ اِس ہمت کی لذت سے مایوس ہو کر واہیات عملوں میں مشغول ہو جاتے ہیں ایک
اندھا خوشنما چمن کے نظارہ سے کوئی لحظ نہیں اُٹھا سکتا اِسیطرح جو قلب کا اندھا انوار باطنی کے سرور سے محروم رہجاتا ہے۔
(۸) جو شخص یہاں اندھا ہے وہ وہاں بھی اندھا رہیگا چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے وَمَنْ كَانَ فِىْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِى الْاٰ
خِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ۱۵ جو اس دنیا میں اندھا ہے وہی آخرت میں اندھا ہو گا اور بہت بے راہ۔ پس دیکھنا
چاہئے کہ ہماری ایمانی آنکھیں کھل گئیں یا نہیں ہمکو انوار الٰہی نظر آتے ہیں یا نہیں ہدایت اور معیت الٰہی ہمارے شامل حال ہے یا
نہیں وہ بصیرت جو انبیا علیہم السلام اور اُن کے تابعین کو حاصل ہوتی تھی ہم کو نصیب ہو گئی یا نہیں ہم اپنے تمام خیال ارادہ
اعمال اور شغل اُس بصیرت کیمطابق درست کرتے ہیں یا نہیں ہم کو ذکرِ الٰہی اور دینی خدمت میں خاص دلچسپی ہے یا نہیں اور
استقامت حاصل ہے یا نہیں اور اُس کے خلاف غفلت آوارگی اور لہو و لعب اور تماشبینی سے ہم کو دوری اور نفرت ہے یا نہیں
اگر ہے تو بس مراد حاصل ہے اور فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ میں ہم داخل ہیں اور اگر نہیں تو سوچنا سمجھنا چاہئے
کہ کچھ خرابی ہے اور وہ کیا ہے پس اُس کی اصلاح کرنی چاہئے ورنہ تباہ ہو چکے اور اُس کے نتائج بہت کچھ دیکھ چکے اور آیندہ دیکھینگے
فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۚ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۳۰ پس جس نے ذرہ بھر نیکی کی وہ
اُس کو دیکھ لیگا۔ اور جس نے ذرہ برابر بدی کی وہ اُس کو دیکھ لیگا۔ میں نے جہانتک اِن تمام خرابیوں پر غور کیا مجھے تو یہی معلوم ہوا کہ
قرآن میں لوگوں نے غور و فکر کرنا اور اُس کے تذکروں سے دل کو صاف اور مشہور کرنا چھوڑ دیا۔ اس لئے میں برابر یہی علاج
پیش کرتا ہوں کہ قرآن مجید کو بامعنی پڑھنا اور سمجھنا شروع کرو اُسی کیمطابق اپنے خیالات اور عادات بنالو اور اُسی کے تذکروں
سے اپنی خلوت اور جلوت کو رونق دو تمام مشغلے جو اس کے مخالف ہیں یکقلم چھوڑ دو اسی بنا پر میں نے تذکرۃ القرآن جاری کیا

منزل ۵

النَّاسَ بِمَا كَسَبُوا مَا تَرَكَ عَلَىٰ ظَهْرِهَا مِن دَابَّةٍ وَلَٰكِن يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ

عملوں کے سبب پکڑنے لگتا تو اس کی پشت پر کوئی حیوان نہ رہتا مگر وہ ان کو ایک وقت مقرر تک

أَجَلٍ مُّسَمًّى ۖ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِعِبَادِهِ بَصِيرًا ﴿٤٥﴾

مہلت دیتا ہے پس جب ان کا وقت آگیا پس تحقیق اللہ اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے

اور اللہ کریم نے اپنے فضل و کرم سے مفتاح القرآن میری قلم سے نکلوا دیا جس کو معمولی اُردو خواں ایک دو مہینہ میں پڑھکر قرآن مجید باترجمہ آسانی پڑھ سکتا ہے محض تھوڑی سی توجہ اور محنت کی ضرورت ہے جاگو اُٹھو اور کوشش کرو زیادہ غفلت اور آوارگی اچھی نہیں۔

(۹) افسوس مسلمانوں نے قرآن کو ذکر فکر کا ذریعہ نہ سمجھا بلکہ ایک زبانی بخواس بنالیا۔ ہائے کیا ہوگیا۔ کیوں قرآن پر تدبر نہیں کرتے کیا دلوں پر قفل لگ گئے کیا وہ لذت ہی کہ ذکر و فکر کا اُن میں مادہ ہی نہیں اور وہ جانتے ہی نہیں کہ ذکر و فکر کیا ہوتا ہے۔ کیا قرآن چھا لٹھ نوالا شیر ہے کہ اس سے ہراساں ہوکر بھاگتے ہیں قرآن مجید فرماتا ہے وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَٰذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا ﴿۱۹ ع ۳﴾ اور رسول نے کہا اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو بخواس بنالیا أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا ﴿۲۶ ع ۷﴾ کیا قرآن میں غور و فکر ہی نہیں کرتے یا دلوں پر قفل لگ گئے جس کی وجہ سے وہ غور و فکر کے قابل نہیں رہے۔ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنفِرَةٌ فَرَّتْ مِن قَسْوَرَةٍ ﴿۲۹ ع ۱۵﴾ پس انہیں کیا ہوگیا کہ تذکرہ قرآنی سے منہ پھیرتے ہیں گویا کہ وہ بھاگتے ہوا گدھے ہیں کہ شیر سے بھاگ جاتے ہیں" ہاں اے میرے مولا تیرے سب فرمان سچ ہیں روایت ہے ابوہریرہؓ و ابو سعیدؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کوئی قوم نہیں جو اللہ کا ذکر کرنے بیٹھتی ہے تو فرشتے اُن کو گھیر لیتے اور رحمت اُن کو ڈھانک لیتی اور تسلی اُن پر نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے قریبیوں میں اُن کا ذکر کرتا ہے۔ مسلم روایت ہے ابوموسیٰؓ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مثل اُس شخص کی جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور اُس کی جو نہیں یاد کرتا زندہ اور مردہ کی مثال ہے (متفق علیہ) ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو کوئی قوم ایسی مجلس میں سے اُٹھتی ہے جس میں اللہ کا ذکر نہ کیا ہو تو وہ ایسے اُٹھتے ہیں جیسے کوئی مردار گدھے پر سے اُٹھے اور اُن پر افسوس ہوگا۔ ترمذی نے ابوہریرہؓ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے خیال کے نزدیک ہوں جب کبھی وہ مجھکو یاد کرتا ہے میں وہیں موجود ہوتا ہوں اگر وہ مجھکو اپنے جی میں یاد کرتا ہے تو میں اسکو اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھکو مجمع میں یاد کرتا ہے تو میں اُس کو بہت بہتر مجمع میں یاد کرتا ہوں یعنی فرشتوں کی جماعت میں اُس کا تذکرہ کرتا ہوں اور اگر بندہ میری طرف ایک بالشت آتا ہے تو میں اُس کی طرف ایک گز آتا ہوں اگر وہ میری طرف ایک گز آتا ہے تو میں اُس کی طرف دونوں ہاتھوں کی سمائی برابر آتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چلتا ہوا آتا ہے تو میں دوڑتا ہوا آتا ہوں۔

منزل ۵

اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۳﴾ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ

سمجھا دے جب اُن کے پاس رسول پہنچے [1] جب بھیجا ہم نے اُن کی طرف دو کو

فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ

اُنہوں نے تکذیب کی پس ہم نے تیسرے کی مدد کی پس اُن سب نے کہا کہ ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں وہ بولے تم ہمارے

اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿۱۵﴾

جیسے ہی انسان ہو اور رحمٰن نے کچھ بھی نہیں اتارا تم تو بس جھوٹ بولتے ہو

قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۷﴾

وہ بولے ہمارا رب جانتا ہے کہ ہم تمہاری طرف بھیجے ہوئے ہیں اور ہم پر تو بس صاف صاف پہنچا دینا (فرض) ہے

قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ

وہ بولے ہم تم میں نحوست دیکھتے ہیں اگر تم باز نہ آؤ گے تو ہم تمہیں پتھر مار مار دینگے اور ہمسے تمکو دردناک عذاب پہنچے گا

اَلِيْمٌ ﴿۱۸﴾ قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ۭ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۱۹﴾

انہوں نے جواب دیا تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہے کیا جب تم کو سمجھایا گیا (تو یہ کہنے لگے) نہیں بلکہ تم خطاکار قوم ہو

وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۰﴾

اور ایک شخص شہر کے کنارے سے دوڑتا ہوا آیا اُس نے کہا اے میری قوم رسولوں کی پیروی کرو

اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔـلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۱﴾

اُس کی پیروی کرو جو تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا اور وہ ہدایت یافتہ ہیں

وَمَالِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۲﴾ ءَاَتَّخِذُ مِنْ

اور مجھے کیا ہوا کہ میں اُس کی پوجا نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور اُسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے کیا میں اُس کے

دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا

سوا اور خدا بنالوں اگر رحمٰن مجھکو نقصان پہنچانا چاہے تو اُن کی سفارش میرے کچھ بھی کام نہ آئے گی

وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ﴿۲۳﴾ اِنِّيْٓ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۴﴾ اِنِّيْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ﴿۲۵﴾

اور نہ وہ مجھکو بچا سکینگے اگر ایسا ہوا تو میں صریح گمراہی میں ہونگا میں تو تمہارے رب پر ایمان لایا ہوں میری سنو

قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ۭ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ بِمَا غَفَرَ لِيْ

اُس کو کہا گیا کہ بہشت میں داخل ہو وہ بولا کاش میری قوم جانتی ہوتی کہ کس بنا سے میرے رب نے مجھے بخشا

منزل ۵

لکھی ہے جس میں یہ بھی ہے کہ اس کے پڑھنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں اور اس کو اپنے مردوں پر پڑھا کرو [illegible] ہر سختی
کے وقت لیسین پڑھنی چاہئے اسکی برکت سے سختی دفع ہوتی ہے۔ یٰسین کے معنے لغت حبشہ میں یا انسان ہیں۔

[1] یعنی موسیٰ و عیسیٰ کے بعد خاتم النبیین مبعوث ہوئے۔

رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ ﴿٢٧﴾ وَمَا أَنزَلْنَا عَلَىٰ قَوْمِهِ مِن بَعْدِهِ

اور مجھکو عزت یافتہ کیا اور ہمنے اُس کے بعد اُس کی قوم پر

مِن جُندٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَمَا كُنَّا مُنزِلِينَ ﴿٢٨﴾ إِن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً

آسمان سے کوئی لشکر نہیں اُتارا اور نہ ہم اُتارنے والے ہیں وہ تو بس ایک چنگھاڑ تھی

وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ خَامِدُونَ ﴿٢٩﴾ يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِم

پس وہ یکایک بجھی ہوئی آگ کی طرح ہو کر رہگئے بندوں پر افسوس کہ کوئی

مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٣٠﴾ أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا

رسول اُن کے پاس نہیں آیا مگر اُس سے ہنسی ہی کرتے رہے کیا اُنہوں نے نہیں دیکھا ہمنے

قَبْلَهُم مِّنَ الْقُرُونِ أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿٣١﴾ وَإِن كُلٌّ لَّمَّا جَمِيعٌ

اُن سے پہلے کتنی بستیوں کو ہلاک کر دیا وہ اُن کی طرف لوٹ کر نہیں آتے اور یہ جتنے ہیں سب ہمارے پاس

لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ﴿٣٢﴾ وَآيَةٌ لَّهُمُ الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ أَحْيَيْنَاهَا وَأَخْرَجْنَا

حاضر کئے جائینگے اور اُن کے سمجھنے کیلئے ایک نشان زمین مردہ ہے ہمنے اُسکو زندہ کیا اور اُس سے

مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ ﴿٣٣﴾ وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنَّاتٍ مِّن نَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ

اناج نکالا پس اُسی میں سے کھاتے ہیں اور اُس میں کھجور اور انگور کے باغات لگائے اور بہتے جاری

وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ ﴿٣٤﴾ لِيَأْكُلُوا مِن ثَمَرِهِ وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ

کئے تاکہ اُس کا ثمر کھاویں جو کچھ اُن کے ہاتھ کماویں کھاویں

أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿٣٥﴾ سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنبِتُ

کیا پس قدر نہیں کرتے پاک ہے وہ جس نے ہر قسم کے جوڑے زمین کی روئیدگی

الْأَرْضُ وَمِنْ أَنفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٦﴾ وَآيَةٌ لَّهُمُ اللَّيْلُ نَسْلَخُ

اور اُن کے نفسوں سے اور ایسی چیزوں سے جو وہ نہیں جانتے پیدا کئے اور اُن کیواسطے ایک نشان رات ہے

مِنْهُ النَّهَارَ فَإِذَا هُم مُّظْلِمُونَ ﴿٣٧﴾ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا

کہ ہم اُس میں سے دن کو نکالدیتے اور وہ یکایک اندھیرے میں رہجاتے ہیں اور سورج بنی جائے قرار کیواسطے چل رہا ہے[1]

ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿٣٨﴾ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ كَا

یہ اُس زبردست علم والے کا قائم کیا ہوا انتظام ہے اور چاند کی منزلیں ہمنے مقرر کر دی ہیں یہانتک کہ وہ پھر پرانی

لْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ ﴿٣٩﴾ لَا الشَّمْسُ يَنبَغِي لَهَا أَن تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ

کھجور کی شاخ کی مانند ہو جاتا ہے سورج کو یہ نہیں پہنچتا کہ چاند کو پکڑلے اور نہ رات

[1] ل بمعنی ئی اور الیٰ ہو سکتا ہے۔ اگر بمعنی ئی لیا جاوے تو یہ مراد ہے کہ وہ اپنے محور پر چل رہا ہے اور اگر بمعنی الیٰ لیا جاوے تو معنی

سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ﴿٤٠﴾ وَآيَةٌ لَهُمْ أَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ

دن پر غلبہ پا سکتی ہے حالانکہ سب کے سب آسمانوں میں پھرتے ہیں اور ایک نشان ان کیواسطے یہ ہے کہ ان کی اولاد کو

فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ﴿٤١﴾ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِنْ مِثْلِهِ مَا يَرْكَبُونَ ﴿٤٢﴾ وَإِنْ

بھری کشتی میں اٹھایا اور ان کیواسطے ویسی ہی اور سواریاں پیدا کیں اور جب

نَشَأْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُونَ ﴿٤٣﴾ إِلَّا رَحْمَةً مِنَّا وَمَتَاعًا

چاہیں ہم ان کو غرق کر دیں پس کوئی ان کا فریاد رس نہ ہو اور نہ وہ بچائے جائیں مگر ہماری رحمت ہے اور ایک وقت تک

إِلَىٰ حِينٍ ﴿٤٤﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ

سازو سامان اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو تمہارے آگے اور تمہارے پیچھے ہے تم اس سے ڈرو تاکہ تم

لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٤٥﴾ وَمَا تَأْتِيهِمْ مِنْ آيَةٍ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا

پر رحم کیا جاوے اور ان کے پاس کوئی آیت ان کے رب کی آیتوں میں سے نہیں آتی مگر وہ اس سے منہ

مُعْرِضِينَ ﴿٤٦﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا

پھیرتے ہیں اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو اللہ نے تم کو دیا ہے تم اس میں سے خرچ کرو تو جنہوں نے کفر کیا

لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنُطْعِمُ مَنْ لَوْ يَشَاءُ اللَّهُ أَطْعَمَهُ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ

وہ مومنوں سے کہتے ہیں کیا ہم اس کو کھانا دیں جس کو اگر اللہ چاہتا تو آپ ہی کھلا دیتا تم تو بس صریح گمراہی میں ہو

مُبِينٍ ﴿٤٧﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٤٨﴾ مَا

اور وہ کہتے ہیں یہ وعدہ کب پورا ہوگا اگر تم سچے ہو وہ تو بس

يَنْظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ ﴿٤٩﴾ فَلَا

ایک ہی ہولناک آواز کا انتظار کرتے ہیں جو ان کو پکڑ لیگا اور وہ جھگڑ رہے ہونگے پس

يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ ﴿٥٠﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ

وہ نہ تو وصیت کر سکینگے اور نہ اپنے لوگوں کی طرف واپس جا سکینگے اور صور پھونکا جائے گا

فَإِذَا هُمْ مِنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنْسِلُونَ ﴿٥١﴾ قَالُوا يَا وَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا

پس یکایک وہ قبروں سے اپنے رب کی طرف دوڑ پڑینگے کہیں گے ہائے ہماری کمبختی کس نے ہم کو اٹھایا

مِنْ مَرْقَدِنَا ۜ هَٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ ﴿٥٢﴾

ہماری خوابگاہ سے یہ وہ ہے جو رحمن نے وعدہ کیا تھا اور رسولوں نے سچ کہا تھا

ہو سکتے ہیں اول یہ کہ شمس طرف کو اپنے تمام نظام کیساتھ جا رہا ہے دوم یہ کہ کسی وقت تک چل رہا ہے ... اس آیت سے ظاہر ہے

قدیم کا لفظ ایسے پرانے کیواسطے نہیں آتا جس کی ابتدا نہ ہو اس لئے قرآن مجید و احادیث و اقوال صحابہ والعرب میں قدیم کا

[illegible] ... مستعمل نہیں ہوا ... [illegible]

إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَدَيْنَا مُحْضَرُونَ ﴿۵۳﴾

وہ تو بس ایک ہی حادثہ تھا بس وہ یکایک سب کے سب ہمارے پاس موجود ہو گئے

فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَلَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۵۴﴾

پس آج کے دن کسی نفس پر کچھ ظلم نہ کیا جائیگا اور وہی جزا دی جائے گی جو اُن کے عمل تھے

إِنَّ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغُلٍ فَاكِهُونَ ﴿۵۵﴾ هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ فِي

تحقیق بہشتی لوگ آج کے دن شغلوں میں خوشیاں کر رہے ہیں وہ اور اُن کے جوڑے سایوں میں

ظِلَالٍ عَلَى الْأَرَائِكِ مُتَّكِئُونَ ﴿۵۶﴾ لَهُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَلَهُمْ مَا يَدَّعُونَ ﴿۵۷﴾

تختوں پر تکیے لگائے ہوئے ہیں اُن کے واسطے اُس میں میوے ہیں اور جو کچھ وہ طلب کریں

سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبٍّ رَحِيمٍ ﴿۵۸﴾ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ﴿۵۹﴾

رب رحیم کی طرف سے سلام کہا جائیگا۔ اور اے سرکشو آج کے دن الگ ہو جاؤ

أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ

اے اولاد آدم کیا میں نے تم سے عہد نہ لیا تھا کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا وہ تمہارا صریح

مُبِينٌ ﴿۶۰﴾ وَأَنِ اعْبُدُونِي هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ﴿۶۱﴾ وَلَقَدْ أَضَلَّ

دشمن ہے۔ اور یہ کہ میری ہی عبادت کرنا یہی سیدھا راستہ ہے اور تم میں سے

مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ ﴿۶۲﴾ هَذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي

بہت سی خلقت بہک گئیں پس کیا تم سمجھتے نہ تھے یہی وہ جہنم ہے جس کا تم وعدہ

كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ﴿۶۳﴾ اصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿۶۴﴾ الْيَوْمَ

دیا جاتا تھا آج کے دن اس میں اپنے کفر کی وجہ سے داخل ہو جاؤ آج

نَخْتِمُ عَلَى أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا

کے دن ہم اُن کے مونہوں پر مہر لگا دینگے اور ان کے ہاتھ ہم سے کلام کریں گے اور اُن کے پاؤں اُن کے عملوں کی شہادت دینگے

يَكْسِبُونَ ﴿۶۵﴾ وَلَوْ نَشَاءُ لَطَمَسْنَا عَلَى أَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ

اور اگر ہم چاہتے تو ہم اُن کی آنکھیں [illegible] پھر وہ راستے [illegible]

فَأَنَّى يُبْصِرُونَ ﴿۶۶﴾ وَلَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنَاهُمْ عَلَى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوا

[illegible] دیکھ سکتے اور اگر ہم چاہتے تو ہم اُن کو اُن کی جگہ ہی پر [illegible] کر دیتے کہ وہ چل پھر نہ سکتے

مُضِيًّا وَلَا يَرْجِعُونَ ﴿۶۷﴾ وَمَنْ نُعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ أَفَلَا

[illegible] لوٹ سکتے اور جس کو ہم عمر [illegible] [illegible]

[illegible]

يَعْقِلُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ

نہیں سمجھتے ‏ اور ہمنے اُسکو شعر نہیں سکھایا ‏ اور نہ وہ اُس کے شایاں ہے ‏ یہ تو بس ایک ذکر اور صاف

مُّبِيْنٌ ﴿٦٩﴾ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَي الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٠﴾ اَوَلَمْ

قرآن ہے ‏ تاکہ جو زندہ ہے وہ عبرت زدہ ہو جائے اور کافروں پر حجت قطع اور فردِ جرم قائم ہو جائے ‏ کیا

يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿٧١﴾

اُنہوں نے نہیں دیکھا کہ ہمنے اپنے ہاتھوں کے عملوں سے مواشی بنائے ‏ جن کے وہ مالک ہیں

وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَ

اور اُن کو اُن کیواسطے عاجز بنا دیا پس بعض اُن میں سے اُن کی سواری ہیں اور بعض کو وہ کھاتے ہیں۔ اور اُن کیواسطے اُن میں منافع بھی ہیں اور

مَشَارِبُ ۭ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ

پینے کی چیز بھی (یعنی دودھ) کیا پس وہ شکر نہیں کرتے ‏ اور اُنہوں نے اللہ کے سوائے خدا بنالئے ‏ تاکہ وہ

يُنْصَرُوْنَ ﴿٧٤﴾ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿٧٥﴾

مدد دیے جائیں ‏ وہ اُن کی مدد نہ کرسکینگے ‏ اور وہ اُن کا ایک لشکر ہیں جو (عذاب پر) حاضر کئے جائینگے

فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٧٦﴾ اَوَلَمْ

پس تجھکو اُن کی بات غم میں نہ ڈالے ‏ ہم جانتے ہیں جو کچھ وہ چھپاتے اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں ‏ کیا

يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿٧٧﴾ وَ

انسان نے نہیں دیکھا کہ ہمنے اسکو نطفے سے پیدا کیا ‏ پس وہ یکایک کھلا جھگڑالو بنجاتا ہے ‏ اور

ضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ۭ قَالَ مَنْ يُّـحْيِ الْعِظَامَ وَهِىَ رَمِيْمٌ ﴿٧٨﴾

وہ ہمارے واسطے مثالیں بناتا ہے پھر اپنی پیدایش کو بھول جاتا ہے ‏ اور کہتا ہے کہ ہڈیوں کو کون زندہ کرے گا جب وہ پرانی ہو جائینگی

قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ ﴿٧٩﴾ الَّذِيْ

تو کہدے کہ وہی اُن کو زندہ کرے گا جس نے پہلی بار اُن کو پیدا کیا تھا ‏ اور وہ ہر ایک پیدایش کو جاننے والا ہے ‏ جسنے

جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿٨٠﴾ اَوَ

تمہارے واسطے سبز درخت میں آگ بنائی ‏ پس ایک وقت آتا ہے کہ تم اُن کو جلاتے ہو ‏ کیا وہ

لَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓي اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ڲ

جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اس بات پر قادر نہیں ہے کہ اُس کی مثل پیدا کرسکے

بَلٰى ۤ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿٨١﴾ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَـيْـــًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ

ہاں قادر ہے اور وہ بڑا پیدا کرنے والا جاننے والا ہے ‏ جب وہ کسی شے کو بنانا چاہتا ہے تو بس یہی کہتا ہے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتی ہے

فَيَكُوْنُ ﴿٨٢﴾ فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٨٣﴾

پس پاک ہے وہ جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہی ہے ‏ اور اُسی کیطرف تم لوٹائے جاؤگے۔

سُوْرَةُ الصّٰفّٰتِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ بَعْدَ لُقْمَانَ وَهِيَ مِائَةٌ وَاثْنَتَانِ وَثَمَانُوْنَ اٰيَةً

سورۂ صافات مکے میں اتری اور اس کی ایک سو بیاسی ۱۸۲ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(شروع) اللہ کے نام سے (جو) رحمٰن اور رحیم ہے

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ﴿۱﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ﴿۲﴾ فَالتّٰلِیٰتِ ذِكْرًا ﴿۳﴾ اِنَّ اِلٰهَكُمْ

قسم ہے صفوں میں صف بستہ ہونیوالوں کی پھر انتظاماً ڈانٹنے والوں کی پھر وعظ سنانیوالوں کی لہ کہ تمہارا خدا تو

لَوَاحِدٌ ﴿۴﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ﴿۵﴾

بس ایک ہی ہے جو آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے اُس کا اور مشرقوں کا رب ہے

اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِزِیْنَةِ ا۟لْكَوَاكِبِ ﴿۶﴾ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَیْطٰنٍ مَّا

ہمنے اس قریبی آسمان کو ستاروں کی زینت سے آراستہ کیا اور ہر شیطان سرکش سے اُس کو محفوظ رکھا

رِدٍ ﴿۷﴾ لَا یَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَیُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ﴿۸﴾

وہ طبقہ اعلےٰ کی باتیں سن نہیں سکتے اور ہر طرف سے اُن پر پھٹکار کی مار پڑتی ہے

دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ﴿۹﴾ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَ

اور اُن کیواسطے ہمیشہ کا عذاب ہے ہاں اگر کوئی کچھ تھوڑا اُچک لیجائے تو چمکتا ہوا شہاب

تْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿۱۰﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا

اس کے پیچھے پڑتا ہے لہ پس تو اُن سے پوچھ کیا اُن کی پیدائش سخت تر ہے یا اُن کی جو ہم پیدا کر چکے

اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِیْنٍ لَّازِبٍ ﴿۱۱﴾ بَلْ عَجِبْتَ وَیَسْخَرُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَاِذَا

ہمنے اُن کو ایک لیسدار مٹی سے پیدا کیا بلکہ تو تعجب کرتا ہے وہ ہنسی کرتے ہیں اور جب

ذُكِّرُوْا لَا یَذْكُرُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَاِذَا رَاَوْا اٰیَةً یَّسْتَسْخِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَقَالُوْا اِنْ هٰذَا

سمجھایا جائے تو سمجھتے نہیں اور جب کوئی نشان دیکھیں تو ہنسی اُڑاتے ہیں اور انہوں نے کہا یہ تو

اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۵﴾ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَوَ

بس صریح جادو ہے کیا جب ہم مرگئے اور مٹی اور ہڈی ہوگئے کیا ہم یا ہمارے پہلے باپ دادا اٹھائے جاینگے

لہ یعنی اگر ہزارہا دانشمند اور طالب حق جمع ہوکر صف بستہ کھڑے ہوں یا بیٹھیں اور جس انتظام کیلئے پولیس کا افسر موجود ہوں پھر بڑے بڑے لکچرار اور واعظین کھڑے ہوکر اپنی اپنی تقریریں کریں تو نتیجہ یہی نکلیگا کہ ہمارا معبود ایک ہی ہے چنانچہ فی زمانہ جتنے بڑے بڑے مذہبی جلسے ہوئے کیا امریکہ کیا یوروپ میں کیا ہندوستان میں اور تمام مذاہب کے منتخب لوگوں نے جمع ہوکر مذاہب پر غور کرنا چاہا انبوہ عظیم اور عقاید مختلفہ کی وجہ سے پولیس کا انتظام بھی ہے اور اعلےٰ اعلےٰ لکچرار سے اپنے اپنے مذہب کی خوبیوں پر طول طویل اور زبردست تقریریں کیں تو تمام نتیجہ یہی ہوا کہ کُل عالم کا خدا اور معبود ایک ہی

اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۱۷﴾ قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَاِنَّمَا هِیَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ

تو کہدے کہ ہاں اور تم عاجز و ذلیل ہوگے پس وہ تو ایک ہی للکار ہو گی

فَاِذَا هُمْ یَنْظُرُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَقَالُوْا یٰوَیْلَنَا هٰذَا یَوْمُ الدِّیْنِ ﴿۲۰﴾ هٰذَا یَوْمُ الْفَصْلِ

اور یکایک وہ دیکھنے لگے اور کہینگے اے وائے ہم پر یہ تو انصاف کا دن ہے یہ تو فیصلہ کا دن ہے

الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۱﴾ اُحْشُرُوا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا

جس کو تم جھٹلاتے تھے (حکم ہوگا) اُن لوگوں کو جمع کرو جو ظلم کرتے رہے اور اُن کے ہمجنسوں کو اور

كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ ﴿۲۲﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰی صِرَاطِ الْجَحِیْمِ ﴿۲۳﴾

اُن کو جن کی وہ لوگ اللہ کے سوائے پوجا کرتے تھے پس اُن کو دوزخ کے راستہ پر لیجاؤ

وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ﴿۲۴﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ بَلْ هُمُ الْیَوْمَ

اور ٹھیرا رکھو اُن سے بازپرس کیجائیگی تمہیں کیا ہوا کہ ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے بلکہ وہ آج کے دن فرمانبردار

مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ یَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ قَالُوْا

بنے ہوئے ہیں اور بعض بعض کی طرف رخ کرکے سوال کرینگے وہ کہینگے

اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْیَمِیْنِ ﴿۲۸﴾ قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ ﴿۲۹﴾ وَمَا كَانَ

تم ہمارے پاس داہنی طرف سے آیا کرتے تھے وہ کہینگے کہ تم مومن ہی نہ تھے اور ہمارا تم پر

لَنَا عَلَیْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِیْنَ ﴿۳۰﴾ فَحَقَّ عَلَیْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ

کوئی غلبہ نہ تھا بلکہ تم لوگ سرکش تھے پس ہم پر ہمارے رب کا قول حق ہو گیا

اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ﴿۳۱﴾ فَاَغْوَیْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِیْنَ ﴿۳۲﴾ فَاِنَّهُمْ یَوْمَئِذٍ فِی الْعَذَابِ

ہم تو عذاب کا مزہ چکھنے والے ہیں پس ہمنے تمکو بہکایا کہ ہم تو بہکے ہوئے تھے پس وہ آج کے دن عذاب میں شریک ہیں

مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِیْنَ ﴿۳۴﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِیْلَ لَهُمْ

ہم ایسا ہی سرکشوں کیساتھ کیا کرتے ہیں اُن کا تو یہ حال تھا کہ جب اُن سے کہا جاتا

سے قرآن مجید کی قسمیں ایک قسم کی شہادتیں اور براہین قویہ ہوتی ہیں جو نہایت مختصر اور بلیغ پیرایہ میں ایک مسئلہ کو صاف کر دیتی ہیں ہمیشہ کر ان آیات کی قسموں میں ثابت ہو چکا اور ایسا ہی انشاء اللہ کریم موقعہ بموقعہ ثابت کرتے رہینگے سے اصل تفسیر کیلئے دیکھو حاشیہ …

سلہ ازواج سے مراد اس آیت میں اقسام متناسبہ ہیں کیونکہ بدکاروں کے رفیق اور ساتھی بھی عموماً بدکار ہوتے ہیں۔ کند ہمجنس باہمجنس پرواز۔ جیسا کہ آیات ذیل میں ازواج کے معنی ساتھی اور ہمجنس کے ہیں۔ سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ … لَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْكَ اِلٰی مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ …

مَا كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ سے مراد شیاطین ہیں جیسا کہ دوسری آیت میں ہے وَاِنْ یَّدْعُوْنَ اِلَّا شَیْطٰنًا مَّرِیْدًا … پس

سے یعنی تم دین میں سر راہ ہوتے تھے یا گمراہ کرنیکیلئے راستی کے خلاف جھوٹی قسمیں کھاتے تھے یا …

سے یمین سے آنیکے یہ تینوں معنی ہو سکتے ہیں ۱۲

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ

کوئی معبود اللہ کے سوائے نہیں ہے تو وہ غرور میں بھر جاتے اور کہتے کہ کیا ہم ایک دیوانہ شاعر کی خاطر اپنے خداؤں کو چھوڑ دیں

مَّجْنُوْنٍ ﴿۳۶﴾ بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ

بلکہ وہ تو حق لیکر آیا ہے اور رسولوں کو سچ کہا ہے تم ضرور دردناک عذاب کو

الْاَلِيْمِ ﴿۳۸﴾ وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۴۰﴾

چکھو گے اور تمکو اور کچھ نہیں مگر وہی سزا دی جائے گی جو تمہارے عمل تھے مگر اللہ کے بندے جو اخلاص والے ہیں (بچے رہینگے)

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۴۱﴾ فَوَاكِهُ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۴۲﴾ فِيْ جَنّٰتِ

اُن کیواسطے رزق معلوم ہوگا یعنی میوہ جات اور اُن کی بڑی عزت ہوگی اور وہ نعمتوں کے باغوں

النَّعِيْمِ ﴿۴۳﴾ عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۴۴﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿۴۵﴾

میں آمنے سامنے تختوں پر (بیٹھے ہوئے ہونگے) اُن میں صاف سفید (شراب) کے جام کا دور چل رہا ہوگا

بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿۴۶﴾ لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَعِنْدَهُمْ

جس سے پینے والوں کو لذت آئے نہ تو اس میں خمار ہوگا اور نہ اس سے اُن کی عقلیں زائل ہونگی

قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ﴿۴۸﴾ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۴۹﴾ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ

اور اُن کے پاس نیچی آنکھ رکھنے والی بڑی آنکھ والی (حوریں ہوں گی) گویا کہ چھپائے ہوئے انڈے ہیں پس بعض بعض کی طرف رخ کر

عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۵۰﴾ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ ﴿۵۱﴾ يَّقُوْلُ

سوال کرینگے اُن میں سے ایک کہنے والا کہے گا کہ میرا ایک ہم نشین تھا وہ (مجھے) کہا کرتا تھا کہ کیا تو

اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ﴿۵۲﴾ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ﴿۵۳﴾

تصدیق کرنے والوں میں سے ہے کیا جب ہم مر گئے اور مٹی اور ہڈیاں ہو گئے ہمارا حساب کتاب ہوگا

قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ﴿۵۴﴾ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿۵۵﴾ قَالَ تَاللّٰهِ

اُسنے کہا کیا تم اُسکو جھانکنا چاہتے ہو پس اُسنے جھانکا تو اُسکو دوزخ کے بیچ میں دیکھا اُس سے کہا اللہ

اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ﴿۵۶﴾ وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿۵۷﴾ اَفَمَا

کی قسم قریب تھا کہ تو مجھے ہلاک کر دیتا اور اگر میرے رب کا احسان نہ ہوتا تو میں بھی عذاب میں حاضر کیا جاتا کیا پس

نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ﴿۵۸﴾ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۵۹﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ

ہم بات نہیں ہے کہ ہم پہلی موت کے سوا اور موت نہ دیئے جائینگے اور نہ ہمکو عذاب دیا جائیگا یہ تو بیشک بڑی کامیابی

جو لوگ ملائکہ یا انبیاء کو معبود بناتے ہیں وہ حقیقت میں شیطان کی پرستش کرتے ہیں کیونکہ انبیاء اور ملائکہ نے کبھی اپنی پرستش کے واسطے نہیں کہا بلکہ وہ سب خدا کی توحید ہی کی تعلیم دیتے رہے

هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۶۰﴾ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَذٰلِكَ

ہے — عمل کرنیوالوں کو ایسا ہی عمل کرنا چاہیے — کیا یہ

خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ﴿۶۲﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۳﴾ اِنَّهَا شَجَرَةٌ

ضیافت بہتر ہے یا تھوہر کا درخت — ہمنے اُس کو ظالموں کیواسطے ملہ فتنہ بنایا ہے — وہ ایک درخت ہے

تَخْرُجُ فِيْۤ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ﴿۶۴﴾ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۶۵﴾ فَاِنَّهُمْ

جو دوزخ کی جڑ سے نکلتا ہے — اُس کے خوشے ایسے ہیں جیسے کہ سانپ کے پھن — پس وہ اُن کو

لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۶۶﴾ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا

ضرور کھائینگے — اُن سے اپنے پیٹ بھرینگے — پھر اُسپر کھولتا ہوا (پیپ و لہو سے) ملا ہوا

مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿۶۷﴾ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ﴿۶۸﴾ اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ

پانی پلایا جائیگا — پھر تحقیق اُن کی بازگشت دوزخ کی طرف ہو گی — کیونکہ اُنہوں نے اپنے باپ دادوں کو

ضَآلِّيْنَ ﴿۶۹﴾ فَهُمْ عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَ

گمراہ پایا — اور وہ اُنہیں کے قدموں پر دوڑتے ہونگے — اور پہلوں میں سے اکثر لوگ اُن سے پہلے گمراہ ہوتے

وَّلِيْنَ ﴿۷۱﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿۷۲﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

رہے ہیں — اور ہمنے اُن میں نذیر بھیجے تھے — پس نظر کر کہ جن لوگوں کو ڈرایا گیا اُن کا کیا انجام ہوا

الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۷۳﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۷۴﴾ وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ

مگر جن بندوں کو اللہ نے خالص کیا تھا وہ بچے رہے — اور نوح نے ہمکو پکارا پس ہم اچھے سننے والے اور

الْمُجِيْبُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۶﴾ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ

جواب دینے والے ہیں۔ — اور ہمنے اُسکو اور اُس کے اہل کو بڑی مصیبت سے بچا لیا — اور اُسی کی اولاد کو ہمنے

هُمُ الْبٰقِيْنَ ﴿۷۷﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِى الْاٰخِرِيْنَ ﴿۷۸﴾ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۹﴾

باقی رکھا۔ — اور آنیوالے لوگوں میں ہمنے اُس کیلئے یہ بات چھوڑی کہ جہانوں میں نوح پر سلام ہو

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۱﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا

اسی طرح نیکوں کو جزا دیا کرتے ہیں — تحقیق وہ میرے ایماندار بندوں میں سے تھا — اور دوسروں کو

الْاٰخَرِيْنَ ﴿۸۲﴾ وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ﴿۸۳﴾ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ

ہمنے غرق کر دیا — اُسی کے گروہ میں سے ابراہیم ہے — جب وہ سلامتی والی دل لیکر اپنے رب کے

منزل — ع ۲ / ۱ — وقف لازم

ملہ یعنی شجرة الزقوم ظالموں کی آزمائش کیواسطے اور دُکھ ہے آزمائش اِس طرح پر کہ بہُت سے بدکار بے باک لوگ یہ سنکر آتش جہنم میں تھوہر کا درخت ہوگا تمسخر کرنے لگے کہ آگ کے اندر سبز درخت کیونکر ہو سکتا ہے تکلیف اِس طرح سے کہ مرنے کے بعد یہ اُن کی غذا ہوگا اور اِس آیت کا مطلب عالم خواب پر نظر کرنے سے بآسانی سمجھ میں آسکتا ہے کیونکہ خواب میں ہم اکثر اِس قسم کے نظارے

لَاِبْرٰهِيْمَ ﴿۸۳﴾ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿۸۴﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۸۵﴾ اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ﴿۸۶﴾

پاس آیا۔ جب اپنے باپ اور اپنی قوم سے اُسنے کہا کہ کس چیز کی پوجا کرتے ہو کیا اللہ کو چھوڑ کر بناوٹی خدا تم چاہتے ہو

فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۷﴾ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ﴿۸۸﴾ فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ ﴿۸۹﴾

پس رب العالمین کی نسبت تمہارا کیا گمان ہے پس اُسنے ستاروں میں ایک نظر سے دیکھا پس کہا کہ میں بیمار ہوں

فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ﴿۹۰﴾ فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۹۱﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ﴿۹۲﴾

پس وہ اُس سے پیٹھ موڑ کر چلے گئے پس وہ اُن کے خداؤں کی طرف جا گھسا اور کہا کہ تم کھاتا نہیں کرتے تمہیں کیا ہوا کہ تم بات نہیں کرتے

فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ ﴿۹۳﴾ فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ﴿۹۴﴾ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ﴿۹۵﴾

پس اُن پر اپنے ہاتھ سے ضربیں مارنے لگا۔ پس (اطلاع ملنے پر بت پرست لوگ) اُسکیطرف دوڑے ہوئے آئے وہ بولا کیا جو تم تراشتے ہو اُسی

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ ﴿۹۷﴾ فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا

کی پوجا کرتے ہو۔ اللہ نے تمکو اور جو کچھ تم کرتے ہو بنایا ہے۔ وہ بولے اُسکے واسطے ایک (بھٹی بناؤ) اور اُس کی آگ میں اُس کو ڈالدو۔ پس اُنہوں نے اُسکے

فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَقَالَ اِنِّيْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿۹۹﴾ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ

ساتھ ایک مکر کرنا چاہا پر ہمنے اُنہیں کو نیچا دکھایا۔ اور اُسنے کہا میں تو بس اپنے رب کی طرف جانیوالا ہوں .... پس وہ مجھے راہ بتادے گا۔ ای

الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى

رب تو مجھے نیک اولاد دے۔ پس ہمنے اُسکو ایک حلیم لڑکے کی بشارت دی۔ پس جب وہ بالغ ہوا کہ اُسکے ساتھ دوڑنے لگا (ابراہیم نے) کہا اے میرے بیٹے

فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ

میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ تجھکو ذبح کر رہا ہوں پس تو غور کر کہ تیری کیا رائے ہے وہ بولا اے باپ جو حکم دیا گیا ہے سو کر تو انشاء اللہ

دیکھتے ہیں کہ آگ اور اُس میں کوئی حیوان یا درخت یا پانی موجود ہے بعض اوقات ایسا بھی نظر آجاتا ہے کہ خود بھی دیکھنے والا آگ میں پھر رہا ہے

لہ ابراہیم علیہ السلام کی چھیاسی برس کی عمر میں ہاجرہ مصری سے اسمٰعیل پیدا ہوئے جنکی نسبت توریت سفر پیدایش باب ۱۷ آیت ۲۰ میں ہے اور اسمٰعیل کے حق میں نے تیری سنی دیکھ میں اُسے برکت دونگا اور اُسے برومند کرونگا اور اُسے بہت بڑھاؤنگا اور اُس سے بارہ سردار پیدا ہونگے اور میں اُسے بڑی قوم بناؤنگا ایکدفعہ ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں دیکھا کہ وہ اپنے بیٹے کو خدا کی راستے میں ہلاک کرتے ہیں جب بیدار ہوئے تو خواب کا ذکر اپنے فرزند سے کیا اور پوچھا کہ تیری کیا مرضی ہے اُنہوں نے فوراً کہدیا کہ اے باپ جو تجھکو حکم ملا ہے سو کر اور تو مجھکو انشاء اللہ صابرین میں سے پائیگا پھر جب دونوں خدا کی حکم کیلئے سر تسلیم ہو گئے اور اپنے فرزند کو ذبح کیلئے زمین پر ڈالا کہ چھری پھیریں اللہ تعالیٰ نے آواز دی کہ اے ابراہیم تو نے خواب کو سچ کر دکھلایا ہم نیکبختوں کو ایسی ہی توفیق دیا کرتے ہیں یہ ایک امتحان ہے اور ہمنے ایک ذبح عظیم کے بدلہ اُسکے فرزند کو چھڑا لیا اُسکی جگہ خدا نے ایک موٹا تازہ مینڈھا بھیجکر حکم دیا کہ اُسکو ذبح کر دو اُسوقت سے قربانی کی رسم فرزند ابراہیم کی یادگار میں چلی آتی ہے اور ہر سال کروڑوں بکری اور مینڈھے اور گائے بیل وغیرہ ذبح ہوتے ہیں ہزاروں سال سے ایسا ہی ہوتا ہے اور تا قیامت ہوتا رہیگا یہی ذبح عظیم ہے جو فرزند ابراہیم کے عوض میں فدیہ ہوا اس امر میں اختلاف ہے کہ یہ فرزند جسکی قربانی کا حکم ہوا تھا اسمٰعیل ہے یا اسحٰق احادیث صحیحہ میں تو اسکا کچھ ذکر نہیں عمرؓ و علیؓ و عباسؓ بن عبد المطلب و ابن مسعود و کعب احبار و قتادہ و سعید بن جبیر و مسروق و عکرمہ و زہری و سدی و مقاتل رضی اللہ

منزل ٦

اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ﴿۱۰۳﴾ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿۱۰۴﴾ قَدْ صَدَّقْتَ

مجھے صبر کرنیوالا پائیگا — پس جب دونوں تعمیل حکم پر آمادہ ہوئے اور ابراہیم نے اسکو پیشانی کے بل پچھاڑا اور ہمنے اسکو پکارا کہ ای ابراہیم

الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ﴿۱۰۶﴾ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ

تو نے اپنا خواب سچ کر دکھایا ہم اسیطرح نیکوں کو جزا دیا کرتے ہیں — بیشک وہی کھلا امتحان تھا [illegible] — اور ہمنے اسکو ذبح عظیم

عَظِيْمٍ ﴿۱۰۷﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿۱۰۹﴾ كَذٰلِكَ نَجْزِي

بدلہ میں چھڑا لیا تھا — اور پیچھے آنیوالوں میں اُس پر یہ بات چھوڑی — کہ ابراہیم پر سلامتی ہو — اسی طرح ہم نیکوں کو جزا دیتے

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ

ہیں — تحقیق وہ ہمارے مومن بندوں میں تھا — اور ہمنے اسکو اسحٰق کی بشارت دی کہ وہ نبی اور نیکوں میں سے

الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اِسْحٰقَ ۭ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ

ہوگا — اور ہمنے اسپر اور اسحٰق پر برکتیں نازل کیں اور اُن کی اولاد میں سے نیک اور اپنے نفس پر کھلا ظلم کرنے والے بھی

مُبِيْنٌ ﴿۱۱۳﴾ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰي مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ

ہیں — اور تحقیق ہمنے موسیٰ اور ہارون پر احسان کیا — اور اُن دونوں کو اور اُن کی قوم کو بڑے دکھ سے بچا لیا

الْعَظِيْمِ ﴿۱۱۵﴾ وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۶﴾ وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَ

اور اُن کی مدد کی پس وہی غالب رہنے والے تھے — اور ہمنے اُن دونوں کو واضح بیان کتاب دی — اور

هَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۱۸﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰي مُوْسٰى

راہ راست کی ہدایت کی — اور اُن دونوں کیلئے پیچھے آنیوالوں میں یہ بات چھوڑی کہ موسیٰ اور ہارون پر

وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَاِنَّ اِلْيَاسَ

سلام ہو — اسی طرح ہم نیکوں کو جزا دیا کرتے ہیں — وہ دونوں ہمارے مومن بندے تھے — اور الیاس بھی تھے

ع ۳ — منزل ۶

[illegible] کہتے ہیں اسحٰق علیہ السلام کو ذبح کا حکم ہوا تھا، اور یہود و نصاریٰ بھی اسیکے قائل ہیں اور توریت سفر پیدائش کے بائیسویں باب میں بھی [illegible] اور ابن عباس اور ابن عمر اور سعید بن [illegible] حسن بصری و شعبی و مجاہد و کلبی وغیرہم کا ایک جم غفیر یہ کہتا ہے کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ذبح کا حکم ہوا تھا مگر اغلب یہی معلوم ہوتا ہے کہ دونوں بیٹوں کی قربانی کا حکم علیحدہ علیحدہ موقعوں پر ہوا ہے کیونکہ قرآن کریم سے اسمٰعیل علیہ السلام کی بابت قربانی کا حکم ثابت ہوتا ہے اور توریت سے اسحٰق علیہ السلام کی نسبت ۱۲

[illegible] جواب محذوف ہے گویا تقدیر اسطرح ہے اَجْرُنَا اَجْرُهُمَا ۱۲ یعنی باپ اور بیٹے سب کچھ خدا کی راستے میں فدا کر دیا جسکے بدلہ [illegible] قربانیاں ہیں [illegible] حضرت الیاس [illegible] ملک شام میں ہوا اور [illegible] سمرون کے عہد میں حضرت [illegible] علیہ السلام سے [illegible] کا حکم تھا جو یردن ندی کے سامنے ہے صبح و شام لوگ [illegible] کھانا دیا [illegible] تیری پرورش کریگی [illegible] سے کہا [illegible] تیل [illegible] ہوا نے فرمایا [illegible]

لَلَبِثَ فِي بَطْنِهِ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿۱۴۴﴾ فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ سَقِيمٌ ﴿۱۴۵﴾ وَأَنْبَتْنَا عَلَيْهِ

تو یوم قیامت تک اُسی کے پیٹ میں ٹھہرا رہتا ۱؎ پس ہمنے اُسکو کھلے میدان میں پھینکدیا اور وہ بُرے حال میں تھا۔ اور اُس کے اوپر

شَجَرَةً مِنْ يَقْطِينٍ ﴿۱۴۶﴾ وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ ﴿۱۴۷﴾ فَآمَنُوا فَمَتَّعْنَاهُمْ

بیل کا درخت اُگا دیا اور اُسکو ایک لاکھ یا زیادہ کی طرف رسول بنا کر بھیجا ۲؎ پس وہ ایمان لائے اور ہمنے

إِلَىٰ حِينٍ ﴿۱۴۸﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ أَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُونَ ﴿۱۴۹﴾ أَمْ خَلَقْنَا الْمَلَائِكَةَ إِنَاثًا

اُن کو ایک وقت تک رہنے بسنے دیا پس اُن سے پوچھ کیا تیرے رب کیواسطے تو بیٹیاں ہیں اور اُن کیواسطے بیٹے کیا ہمنے فرشتوں کو بیٹیاں بنایا ہے

وَهُمْ شَاهِدُونَ ﴿۱۵۰﴾ أَلَا إِنَّهُمْ مِنْ إِفْكِهِمْ لَيَقُولُونَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَدَ اللَّهُ وَإِنَّهُمْ

اور وہ (اس بات کے) شاہد ہیں خبردار کہ یہ اُن بناوٹ پر جو وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے بنا ہے اور وہ بیشک

لَكَاذِبُونَ ﴿۱۵۲﴾ أَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِينَ ﴿۱۵۳﴾ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ﴿۱۵۴﴾ أَفَلَا

جھوٹے ہیں کہ اُسنے بیٹوں پر بیٹیوں کو چن لیا ہے تمہیں کیا ہوا کیسا خیال کرتے ہو کیا پس

تَذَكَّرُونَ ﴿۱۵۵﴾ أَمْ لَكُمْ سُلْطَانٌ مُبِينٌ ﴿۱۵۶﴾ فَأْتُوا بِكِتَابِكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿۱۵۷﴾

تم سمجھتے نہیں ہو کیا تمہارے پاس کوئی صریح دلیل ہے اچھا اپنی کتاب لاکر (دکھاؤ) اگر تم سچے ہو

وَجَعَلُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ۚ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ﴿۱۵۸﴾

اور انہوں نے اُس (اللہ) اور جنوں کے درمیان رشتہ بھی قائم کیا ہے اور جنوں کو معلوم ہے کہ وہ ضرور حاضر کئے جائینگے

سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿۱۵۹﴾ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿۱۶۰﴾ فَإِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ ﴿۱۶۱﴾

اور اُن کی باتوں سے اللہ پاک ہے مگر اللہ کے برگزیدہ بندے (بچے رہینگے) پس تم اور تمہارے معبود خدا کے

مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ ﴿۱۶۲﴾ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ ﴿۱۶۳﴾ وَمَا مِنَّا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَعْلُومٌ ﴿۱۶۴﴾

مقابلہ پر کسی کو بہکا نہیں سکتے مگر اُسی کو جو دوزخ میں شامل ہونیوالا ہے اور ہم (فرشتوں) میں سے ہر ایک کیواسطے

وَإِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُّونَ ﴿۱۶۵﴾ وَإِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُونَ ﴿۱۶۶﴾ وَإِنْ كَانُوا لَيَقُولُونَ ﴿۱۶۷﴾ لَوْ

ایک مقام مقرر ہے اور ہم صف بستہ رہنے والے اور تسبیح کرنیوالے ہیں۔ اور وہ کہا کرتے تھے کہ اگر پہلوں میں سے ہمارے

أَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِنَ الْأَوَّلِينَ ﴿۱۶۸﴾ لَكُنَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿۱۶۹﴾ فَكَفَرُوا بِهِ

پاس کوئی نصیحت ہوتی تو ہم ضرور اللہ کے مخلص بندے بنجاتے پر انہوں نے اُس سے

فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿۱۷۰﴾ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۷۱﴾ إِنَّهُمْ لَهُمُ

انکار کیا پس (اسکا نتیجہ) جان لینگے اور ہمارے مرسل بندوں کیواسطے پہلے ہی ہمارا قول ہو چکا ہے کہ وہی ضرور

۱؎ جس جگہ آدمی مرتا ہے وہیں اُسکا حشر ہوگا ۲؎ اَوْ اسجگہ بمعنی او ہے جیسا کہ ابی بن کعب کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اَوْ یَزِیْدُوْنَ کا معنی پوچھا آپنے فرمایا بیس ہزار اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے پس مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيدُونَ سے مراد ایک لاکھ بیس ہزار ہوئے ایسا ہی کتاب یونہ ۴ باب ۱۱ سے ظاہر ہے اَوْ سے یہ مراد ہے کہ اگر بالغ مرد اور عورتوں کی تعداد لیجائے تب ایک لاکھ تھی اور اگر چھوٹے بچے بھی شامل کر لئے جائیں تو ایک لاکھ سے زیادہ تھی ۱۲

لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ۝۱۷۲ وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝۱۷۳ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ۝۱۷۴ وَّ

فتحیاب رہا کریں گے — اور ہمارا ہی لشکر (ہمیشہ) غالب رہا کریگا — پس آن سے کچھ وقت تک کنارہ کش ہوجا — اور

اَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ۝۱۷۵ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ۝۱۷۶ فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ

دیکھتا رہ وہ بھی ضرور دیکھ لینگے — کیا پس وہ ہمارے عذاب کی جلدی کرتے ہیں — پس جب وہ اُن کے میدان میں آ

فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝۱۷۷ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ۝۱۷۸ وَّاَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ۝۱۷۹

گرا تو اُن لوگوں کی صبح بُری ہوگی جو ڈرائے گئے ہیں — اور اُن سے کچھ وقت تک کنارہ کش ہوجا — اور دیکھ پس وہ بھی ضرور دیکھ لینگے

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝۱۸۰ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝۱۸۱ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۸۲

تیرا رب جو عزت کا رب ہے پاک ہے اُن باتوں سے جو وہ بتاتے ہیں — اور رسولوں پر سلام ہو — اور تمام حمد اللہ کیواسطے ہے جو رب العالمین ہے

سُوْرَةُ صٓ مَكِّيَّةٌ نَزَلَتْ بَعْدَ الْاَعْرَافِ وَهِيَ ثَمَانٍ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً

سورہ صٓ — مکے میں اُتری — اور اس کی — اٹھاسی آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع) اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِى الذِّكْرِ ۝۱ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِىْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ۝۲ كَمْ اَهْلَكْنَا

صٓ — قسم ہے نصیحت والے قرآن کی — بلکہ جن لوگوں نے کفر کیا وہ سیکڑی اور اختلاف میں ہیں — ہمنے اُن سے پہلے

مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ۝۳ وَعَجِبُوْا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ

کتنی بستیاں ہلاک کر ماریں پس وہ چلائے جبکہ خلاصی کا وقت جا رہا — اور اُنہوں نے اس بات سے تعجب کیا کہ اُن کے پاس انہیں میں

وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝۴ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا اِنَّ هٰذَا لَشَىْءٌ

سے ایک ڈرانیوالا آ پہنچا اور منکروں نے کہا کہ یہ تو جادوگر بڑا جھوٹا ہے — کیا اسنے خداؤں کا ایک ہی خدا بنا دیا یہ بات تو بڑی عجیب ہے [1]

عُجَابٌ ۝۵ وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ اِنَّ هٰذَا لَشَىْءٌ

اور اُن کے سردار لوگ چلائے (اور یہ کہنے لگے) کہ تم بھی چلدو اور اپنے خداؤں پر قائم رہو یہ بات تو بیشک خودغرضی کی ہے

يُّرَادُ ۝۶ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِى الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۝۷ ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ

یہ بات تو ہمنے دوسرے مذہبوں میں نہیں سنی یہ تو بس ایک گھڑت ہے — کیا اسی پر ہم میں سے

الذِّكْرُ مِنْۢ بَيْنِنَا بَلْ هُمْ فِىْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِىْ بَلْ لَّمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِ ۝۸ اَمْ

نصیحت اُتری — بلکہ وہ میری نصیحت سے شک میں ہیں بلکہ ابھی انہوں نے عذاب نہیں چکھا — کیا

[1] ایک مجمع قریش جسمیں ابوطالب بھی موجود تھے نبی صلعم نے اپنے چچا کو جواب میں فرمایا کہ چچا میں اپنی قوم کی نسبت یہ آرزو رکھتا ہوں کہ وہ ایک کلمہ کو کہتے ہیں اسی ہو جائیں کہ عرب انکا مطیع ہو جائیں اور عجم جزیہ دینے لگیں یہ سنکر وہ سب گھبرائے اور کہنے لگے کہ ہم کو تیرے باپ کی قسم ہم تو دس کلمے کہدینگے وہ کلمہ کیا ہے آپ نے فرمایا وہ لا الٰہ الا اللہ ہے یہ سنکر وہ تمام گھبرا کر کپڑے جھاڑتے ہوئے کھڑے ہوئے اور کہنے لگے۔ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ

بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَىٰ نِعَاجِهِ ۖ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْخُلَطَاءِ لَيَبْغِي بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ

کہ اپنی دنبیوں میں (ملالے) اور اکثر شرکا ایسے ہی ہوتے ہیں کہ بعض بعض پر زیادتی کرتے رہتے ہیں

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ ۗ وَظَنَّ دَاوُودُ أَنَّمَا فَتَنَّاهُ فَاسْتَغْفَرَ

مگر جو ایمان لائے اور عمل اچھے کرتے رہے (وہ ایسا نہیں کرتے) اور وہ تھوڑے ہی ہیں اور داؤد نے گمان کیا کہ ہمنے اسکو آزمایا ہے پس اُسنے

رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ ۩ (۲۴) فَغَفَرْنَا لَهُ ذَٰلِكَ ۖ وَإِنَّ لَهُ عِندَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ

اپنے رب سے پناہ مانگی اور توبہ کرتا ہوا سجدے میں گر پڑا پس ہمنے اسکو پناہ دی اور اسکیواسطے ہمارے پاس نزدیکی اور اچھا ٹھکانا ہے

مَآبٍ (۲۵) يَا دَاوُودُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُم بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا

اے داؤد ہمنے تجھکو زمین میں خلیفہ بنایا ہے پس تو لوگوں میں حق حق فیصلہ کیا کر اور نفس کی پیروی

تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَضِلُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ

نہ کرو ورنہ تجھکو اللہ کے راستے سے گمراہ کر دے گی تحقیق جو لوگ اللہ کے رستے سے گمراہ ہو جاتے ہیں اُن کیواسطے

لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا نَسُوا يَوْمَ الْحِسَابِ (۲۶) وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا

سخت عذاب ہے کیونکہ انہوں نے حساب کے دن کو بھلا دیا اور ہمنے آسمان اور زمین کو اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے اسکو

بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ۚ ذَٰلِكَ ظَنُّ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِنَ النَّارِ (۲۷) أَمْ

باطل پیدا نہیں کیا یہ کافروں کا گمان ہے پس کافروں کیواسطے آگ کے عذاب سے افسوس ہے کیا ہم

نَجْعَلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَالْمُفْسِدِينَ فِي الْأَرْضِ أَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ

اُن کو جو ایمان لائے اور عمل اچھے کرتے رہے اُن کی برابر کر دینگے جو زمین میں فساد کرنے والے ہیں کیا ہم پرہیزگاروں کو

كَالْفُجَّارِ (۲۸) كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِّيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ (۲۹) وَ

بدکاروں کے برابر کر دینگے۔ یہ کتاب ہمنے تیری طرف [illegible]

وَوَهَبْنَا لِدَاوُودَ سُلَيْمَانَ ۚ نِعْمَ الْعَبْدُ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ (۳۰) إِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصَّافِنَاتُ

ہمنے داؤد کو سلیمان دیا اچھا بندہ ہے کہ تحقیق بہت رجوع ہونے والا تھا جب شام کے وقت اس کے سامنے عمدہ گھوڑے پیش

الْجِيَادُ (۳۱) فَقَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَن ذِكْرِ رَبِّي حَتَّىٰ تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ

کئے گئے [illegible]

[illegible]

السجدة — ع ۲ — منزل ۶

سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ﴿٦٣﴾ اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ﴿٦٤﴾ قُلْ اِنَّمَا

ٹھٹھول کیا کرتے تھے کیا اُن سے ہماری آنکھیں پھیر گئیں ہیں یہ بیشک حق بات ہے کہ دوزخ والے آپس میں جھگڑ رہے تو کہدے کہ میں تو

اَنَا مُنْذِرٌ ۖ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٦٥﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا

بس ایک ڈرانیوالا ہوں اور اللہ کے سوائے کوئی معبود و مطلوب نہیں جو ایک ہے سب پر غالب ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے

الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ﴿٦٦﴾ قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ﴿٦٧﴾ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ﴿٦٨﴾ مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍۭ

اسکا رب زبردست بخشنے والا ہے۔ کہدو وہ ایک بڑی خبر ہے۔ تم اس سے منہ پھیرے ہوئے ہو مجھکو اعلیٰ طبقے کے فرشتوں کی کچھ

بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰۤى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٦٩﴾ اِنْ يُّوْحٰۤى اِلَيَّ اِلَّاۤ اَنَّمَاۤ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٧٠﴾ اِذْ قَالَ

خبر نہیں تھی جب وہ آپس میں جھگڑتے تھے مجھے تو بس یہی وحی کی گئی ہے کہ میں بس صاف صاف ڈرانے والا ہوں جب

رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ﴿٧١﴾ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ

تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں مٹی سے انسان پیدا کرنے والا ہوں پس جب میں اسکو درست کر چکوں اور اس میں اپنی روح پھونکدوں

فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿٧٢﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿٧٣﴾ اِلَّاۤ اِبْلِيْسَ ۭ اِسْتَكْبَرَ وَ

تب اُس کیواسطے سجدہ کرتے گر پڑنا تب سب کے سب (زمینی) فرشتوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے نہیں کہ وہ تکبر سے بھر گیا

كَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٤﴾ قَالَ يٰۤاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ۭ

اور وہ تھا کافروں [illegible] اللہ نے پوچھا اے ابلیس تجھکو کس چیز نے منع کیا کہ تو نے اُسے سجدہ نہ کیا جسکو میں نے اپنے ہاتھ سے بنایا

[illegible] تو وہ [illegible] تو کشتی ڈوب گیا اور سلیمان ماہی گیروں کے ہاں نوکر ہو گئی

[illegible] بہت [illegible] اقبال [illegible] جن اور شیاطین [illegible]

[illegible] اور تمام کا [illegible] نوال [illegible]

[illegible] منسوب کیے جاتے ہیں [illegible]

[illegible] کی توفیق عمل کرتی [illegible] نیک خیالات اور جذبات پیدا کرتی

[illegible] دوسرے وہ جو اسکے اندر [illegible] پیدا کرتی اور بدی کیطرف اسکو کھینچکر [illegible]

[illegible] القدس یا جبرائیل کا ظل ہے [illegible] کہتے ہیں اور دوسری قوتیں جو داعی الی الشر [illegible]

[illegible] شیطان بنی آدم کے دلمیں القا کرتا ہے اور فرشتے بھی۔ سو شیطان تو

[illegible] القا [illegible] حدیث کے الفاظ یہ ہیں ان للشیطان

[illegible] الشیطٰن [illegible] ایعاد بالشر و تکذیب بالحق واما لمة الملک فایعاد بالخیر

[illegible] اور کوئی [illegible] رفیق ہوتی ہیں [illegible]

[illegible] اور کوئی [illegible] معصوم ہے جسکو خدا بچاوے (بخاری)

ان [illegible] سعید ہیں وہ داعی الی الخیر یعنی تفہیمات روح القدس پر عمل کرتے اور شیطانی تفہیمات

أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِينَ ﴿٧٥﴾ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْهُ خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ

کیا تو نے تکبر کیا یا تو اعلیٰ مقام والے فرشتوں میں سے تھا۔ اُسنے جواب دیا میں اُس سے بہتر ہوں تو نے مجھکو آگ سے پیدا کیا اور اُسکو

سے بچتے اور پناہ مانگتے ہیں جو بدبخت ہیں وہ داعی الی الشر کا حکم مانتے اور داعی الی الخیر کی نافرمانی کرتے ہیں رفتہ رفتہ پہلی قسم کے لوگ شیطانی تسلط سے بالکل محفوظ ہو جاتے ہیں جیساکہ قرآن کریم فرماتا ہے اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ ۴۲ دوسرے قسم کے شیطان کے قبضہ میں آجاتے ہیں جیساکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ ۱۹ ان دونوں فرقوں کا حال ایک اور آیت میں اسطرح ہے اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـئُھُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۲۵۷ اللہ تو اُن لوگوں کا والی ہے جو ایمان لائے وہ اُن کو اندھیروں سے نکالکر نور کیطرف لاتا ہے اور جو کافر ہوگئے اُن کے والی شیطان سرکش ہیں جو اُن کو نور سے نکالکر اندھیروں کیطرف لیجاتے ہیں۔ ایک اور آیت میں ہے فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا ۲۵۶ پس جو کوئی شیطان کا کہا نہ مانے اور اللہ پر ایمان لائے پس اُسنے مضبوط رسی کو پکڑ لیا جو ٹوٹنے والی نہیں۔ الغرض یہ تو ایک واقعی اور بدیہی الثبوت بات ہے کہ انسان کے اندر نیک و بد جذبات پیدا ہوتے رہتے ہیں اور یہ بھی ظاہر ہے کہ جو نیک جذبات میں ترقی کرنی چاہتا اور کوشش کرتا ہے وہ روز بروز زیادہ نیک بنتا جاتا ہے اور جو بد جذبات میں ترقی کرنی چاہتا اور ویسی ہی کوشش کرتا ہے تو روز بروز بدتر ہوتا جاتا ہے جو کامل درجہ کے نیک ہیں اُن میں بدی کا عدم ہو جاتی اور جو کامل درجہ کے بد ہیں اُن میں نیکی معدوم ہو جاتی ہے۔ تمام انوار کا تعلق روح القدس سے اور تمام اندھیروں کا تعلق ابلیس سے ہے تمام نیکی لمہ ملک سے پیدا ہوتی ہے اور تمام بدی لمہ ابلیس سے انسان کو دونوں سے متاثر ہونے کی قابلیت ہے جسطرف مائل ہوگا اور جسقدر کوشش کریگا اسی میں ترقی کرتا چلا جائیگا خواہ روح القدس کی طرف خواہ ابلیس کیطرف جو متفرق اسباب بدی کا موجب [illegible] ہیں انکا نام بھی شیطان رکھا گیا ہے ملائک کا ذکر ۲۸ حاشیہ میں اور ابلیس کا بحث [illegible] حاشیہ میں [illegible] ذیل شیطان [illegible] اُنکو تقسیم کر کے پیش کیجاتی ہیں۔

(۱) تمام بدکار اور بد [illegible] لوگ شیطان [illegible] تمام وہ [illegible] اور [illegible] میں [illegible] ہیں وہ
اِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۱۴ اور جب وہ اپنے شیطانوں کی [illegible] [illegible] ساتھ ہیں اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۲۷ [illegible]
[illegible]
[illegible]
اور شیطان [illegible]
(۲) ابلیس [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مِنْ طِينٍ ﴿٧٦﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ﴿٧٧﴾ وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي

مٹی سے — فرمایا یہاں سے نکل جا — تو مردود ہے — اور تجھ پر انصاف کے دن تک لعنت

رہتا ہے اور اس بات کا کہ تم اللہ پر وہ باتیں بناؤ جو تم جانتے نہیں ہو۔ (۳) صداقت خیرات دیانت امانت راستبازی اور سچی شہادت میں نقصان اور ذلت کا خوف دلا کر اُن سے روکنا اور بخل نفس پرستی بددیانتی خیانت جھوٹ اور جھوٹی گواہی میں نفع اور عزت کی امید دلا کر اُن کی طرف مائل کرنا جیسا کہ ۴/۱۲۰ میں ہے يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ ۖ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا ۱۲۰ یعنی اُن کو وعدے دیتا اور امیدیں دلاتا ہے اور شیطان جو کچھ اُن کو وعدے دیتا ہے وہ سب دھوکا ہوتا ہے۔ (۴) شراب، جوا، بُت اور لاٹری جیسا کہ ۵ میں ہے إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ ۵/۹۰ کیونکہ یہ تمام عمل انسان کو مفید شغلوں اور ذکر خدا سے غافل کر دیتے ہیں اور بہت سے فتنہ و فساد بھی ان سے پیدا ہوتے ہیں۔ إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ ۖ فَهَلْ أَنتُم مُّنتَهُونَ ۵/۹۱ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے میں پھنسا کر تمہارے درمیان عداوت اور بغض ڈالدے اور تمکو اللہ کے ذکر سے اور نماز سے روکدے پس کیا تم رکنے والے ہو۔ (۵) امور من اللہ کے خلاف لوگوں کو بد تفہیمات کرنا بُرے خواب دکھانا جھوٹے الہام بیان کرنا جیسا کہ ۶/۱۱۲ میں ہے وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِينَ الْإِنسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا ۶/۱۱۲ اور اسی طرح ہم نے ہر ایک نبی کیواسطے انسانوں اور جنوں کے شیطان بنائے ہیں کہ اُن میں سے بعض بعض کی طرف چکنی چپڑی باتیں دھوکا دینے کی غرض سے وحی کرتے رہتے ہیں۔

(۳) شیطان کسکے رفیق ہوتے ہیں اور کس پر انکا زور ہے۔ کافروں بدکاروں بے ایمانوں بدعہدوں جھوٹوں سرکشوں باغیوں شرابخوروں جوئے بازوں حرام کاروں اور تمام اُن لوگوں پر اُسکا غلبہ رہتا ہے جو خدا کی کتاب اور ذکر الٰہی کو چھوڑ کر نفس پرست ہو جاتے ہیں جیسا کہ آیات ذیل سے ظاہر ہے وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ ۲/۲۵۷ جن لوگوں نے کفر کیا اُن کے دوست وہی شیطان ہیں۔ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا ۳/۱۵۵ شیطان نے اُن کو بعض عملوں کے سبب بہکا دیا۔ اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ جب تک پہلے انسان سے کوئی نافرمانی ظہور میں نہ آئے اُسوقت تک شیطان اسکو پھسلا نہیں سکتا۔ إِنَّا جَعَلْنَا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ۷/۲۷ شیطانوں کو تو ہم نے انہیں لوگوں کا والی بنایا ہے جو خدا کو نہیں مانتے۔ فَرِيقًا هَدَىٰ وَفَرِيقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلَالَةُ ۗ إِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ اللَّهِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُم مُّهْتَدُونَ ۷/۳۰ ایک فریق کی اُسنے ہدایت کی اور ایک فریق پر گمراہی حق ہو گئی کیونکہ انہوں نے اللہ کے سوائے شیطان کو دوست بنا لیا ہے اور گمان یہ کرتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں۔ إِنَّمَا سُلْطَانُهُ عَلَى الَّذِينَ يَتَوَلَّوْنَهُ وَالَّذِينَ هُم بِهِ مُشْرِكُونَ ۱۶/۱۰۰ اُسکا غلبہ تو بس انہیں لوگوں پر ہے جو اُس سے محبت رکھتے اور جو اُسکے ساتھ شریک ٹھیراتے ہیں۔ هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَن تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ ۝ تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ۝ يُلْقُونَ السَّمْعَ وَأَكْثَرُهُمْ كَاذِبُونَ ۲۶/۲۲۳ کیا میں تم کو بتلاؤں کہ شیطان کس پر نازل ہوا کرتے ہیں وہ ہر ایک جھوٹے بدکار پر نازل ہوا کرتے ہیں اور سنی سنائی باتیں القا کرتے ہیں اور ان میں سے اکثر جھوٹے ہوتے ہیں۔ وَمَن يَعْشُ عَن ذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ ۴۳/۳۶ اور جو ذکر رحمٰن سے منہ پھیر لیتا ہے ہم شیطان کو اُس پر مسلط کر دیتے ہیں پس وہ اُسکا ہمنشین ہو جاتا ہے۔ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَأَنسَاهُمْ ذِكْرَ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ ۵۸/۱۹ اُن پر شیطان نے قابو پالیا ہے پس اُسنے اُن کو اللہ کا ذکر بھلا دیا یہی شیطان کا گروہ ہے۔

إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ ﴿٧٨﴾ قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿٧٩﴾ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ ﴿٨٠﴾

ہے — وہ بولا اے میرے رب تو مجھکو یوم بعث تک مہلت دے — فرمایا ہاں تجھکو ایک وقت معلوم تک مہلت

إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ﴿٨١﴾ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٨٢﴾ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ

دی گئی ہے — اُسنے کہا کہ تیری عزت کی قسم میں اُن سبکو ضرور بہکاؤنگا — مگر اُن میں سے جو تیرے

(۴) شیطانی تسلط سے کون بچے ہوئے ہیں۔ تمام مومن جو خدا کو مانتے اُسپر بھروسہ رکھتے اور اُسی کی عبادت کرتے اور اُسی سے ڈرتے ہیں یعنی جو خدا کے مخلص اور متوکل بندے ہیں إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ ۲۵/۴ جو میرے بندے ہیں اُن پر تیرا کوئی غلبہ نہیں۔ قَالَ رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ۵/۱۴ شیطان نے کہا اے میرے رب تو نے تو مجھکو اغوا کیا ہی ہے میں بھی اُنکے واسطے زمین میں آرائش کروں گا اور اُن سب کو ضرور بہکاؤنگا مگر اُن میں سے تیرے ایسے بندوں کو نہیں جو مخلص ہیں إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطَانٌ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۱۴/۱۶ اُس کو اُن لوگوں پر کوئی غلبہ نہیں جو ایمان لائے اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

(۵) شیطان سے بچنے کی یہی راہ ہے کہ جسوقت بدی کا خیال یا جذبہ یا ارادہ پیدا ہو تو فوراً اُس کی مخالفت کرے اللہ سے ڈرے اور اُسی سے پناہ مانگے کیونکہ انسان بذات خود نہایت کمزور ہے جبتک خدا کا خوف اور اُس کی رحمت شامل نہ ہو اُسوقت تک انسان کیواسطے بچا محال ہے جو بد وسوسے کے وقت اپنے آپ کو نہیں بچاتا بلکہ ارادے کے بعد بُرا عمل کر بیٹھتا ہے تو شیطان اُسپر قابض ہوجاتا ہے پھر اُسکے پنجے سے انسان کا نکلنا محال ہے گویا کہ شیطان سے بچنے کا موقع بس خیال اور جذبہ کا وقت ہے جیسا کہ اللہ کریم فرماتا ہے وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۹/۲۰۰ اور جب کبھی شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ تجھکو گدگدائے تو فوراً اللہ سے پناہ مانگ کہ وہ سننے والا جاننے والا ہے إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُم مُّبْصِرُونَ ۹/۲۰۱ تحقیق جو متقی ہیں جب شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ اُن کو چھوجاتا ہے تو وہ فوراً متنبہ ہوجاتے ہیں اور وہیں دیکھنے والے ہوجاتے ہیں۔ بس جسنے بد خیال یا جذبہ یا ارادے کو سرسری سمجھا اُسنے رحمانی تدابیر سے جو شیطان سے بچنے کیواسطے بتائی گئی تھی عمل نہیں کیا وہ ضرور اِس کفران کی سزا اُٹھائیگا اور شیطان اُسپر زیادہ غلبہ پاکر اُسکو اپنا بندہ بنالیگا۔

ایوب ۱/۱ اور ایکدن ایسا ہوا کہ بنی اللہ آئے کہ خداوند کے حضور حاضر ہوں اور شیطان بھی اُن کے درمیان آیا۔ تب خداوند نے شیطان سے پوچھا کہ تو کہاں سے آتا ہے شیطان نے خداوند کو جواب دیا اور کہا کہ زمین پر اِدھر اُدھر سے پھرتے اور سیر کرتے آیا ہوں پھر خداوند نے شیطان سے کہا کہ تو نے میرے بندے ایوب کا حال غور کیا کہ زمین پر اُس سا کوئی شخص نہیں وہ کامل اور صادق ہے اور خدا سے ڈرتا اور بدی سے دور رہتا ہے شیطان نے خداوند کو جواب دیا اور کہا کیا ایوب مفت میں خدا سے ڈرتا ہے کیا تو نے اُسکے گرد اور اُس کے گھر کے آس پاس اور اُسکے ساری مال و اسباب کو چاروں طرف سے احاطہ نہیں کیا ہے۔ تو نے اُسکے ہاتھ کے کام میں برکت بخشی ہے اور اُسکا مال زمین پر بڑھتا جاتا ہے لیکن اپنا ہاتھ بڑھا کر اُسکا سب کچھ چھوئیو۔ تو کیا وہ تیرے منہ پر تیری ملامت نہ کریگا۔ تب خداوند نے شیطان سے کہا دیکھ اُسکا سب کچھ تیرے قابو میں ہے مگر فقط اُسپر اپنا ہاتھ مت بڑھا تب شیطان خداوند کے حضور سے چلا گیا۔ متی ۴/۱ اُسوقت یسوع روح کے وسیلہ جنگل میں لیگیا تاکہ ابلیس سے آزمایا جاوے اور جب چالیس دن اور چالیس رات فاقہ کر چکا آخر کو بھوکا ہوا۔ تب آزمانے والے نے پاس آکر اُس

منزل ۶

الْمُخْلَصِينَ ﴿٨٣﴾ قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ أَقُولُ ﴿٨٤﴾ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ

خالص کئے ہوئے بندے ہیں (اُن کو نہیں) فرمایا پس یہی حق ہے اور میں حق کہتا ہوں کہ میں تجھ سے اور اُن سب سے جو اُن میں سے تیری پیروی کریں جہنم کو بھر دوں گا

مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٨٥﴾ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ ﴿٨٦﴾

تو کہہ سکتے ہیں اُس پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا اور نہ میں بناوٹی بات کرنے والا ہوں

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ﴿٨٧﴾ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ ﴿٨٨﴾

یہ تو جہانوں کے واسطے بس ایک ذکر ہے ۔ اور تم اُس کی خبر ایک وقت کے بعد ضرور جان لو گے

سُورَةُ الزُّمَرِ مَكِّيَّةٌ إِلَّا قَوْلَهُ قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا الْآيَةَ وَهِيَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ آيَةً

سورہ زمر مکہ میں اُتری اور اس کی پچھتر آیتیں ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

(شروع) اللہ کا نام لے کر جو رحمن اور رحیم ہے

تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ﴿١﴾ إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللَّهَ

یہ کتاب اللہ کی طرف سے اُتری ہے جو زبردست حکمت والا ہے ہم نے حق کے ساتھ تیری طرف کتاب اُتاری ہے پس اُس کی عبادت

مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ ﴿٢﴾ أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ ۚ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ

خالص دین کے ساتھ کر خبردار کہ خالص دین اللہ کے ہی واسطے ہے اور جنہوں نے اُس کے سوا اور کارساز بنائے ہیں (وہ کہتے

مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ

ہیں کہ ہم اُن کی اسی واسطے عبادت کرتے ہیں کہ وہ ہم کو اللہ کے قریب پہنچا دیں اللہ اُن کے درمیان فیصلہ کر دیگا جن میں وہ باہم اختلاف کرتے ہیں

إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ ﴿٣﴾ لَوْ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا لَاصْطَفَىٰ

اللہ اُسکو ہدایت نہیں کرتا جو جھوٹا اور ناشکرا ہے اگر اللہ چاہتا کہ بیٹا بنائے تو اپنی مخلوق میں سے جسکو چاہتا بیٹا بنا لیتا

مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ سُبْحَانَهُ ۖ هُوَ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٤﴾ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ

وہ پاک ہے وہ اللہ ایک ہے اور سب پر غالب ہے اُسنے آسمانوں اور زمین کو حق سے پیدا کیا

بِالْحَقِّ ۖ يُكَوِّرُ اللَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى اللَّيْلِ ۖ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَجْرِي

وہ رات کو دن پر لپیٹتا ہے اور دن کو رات پر لپیٹتا اور اُسنے سورج اور چاند کو پابند احکام بنا رکھا ہے

کہ عُزیر اور یسوع کا بیٹا ہونا [illegible] ۔ اسکے جواب میں کہا [illegible] کہ آدمی صرف روئی سے ہی جیتا نہ رہیگا بلکہ ہر بات سے جو خدا کے منہ سے نکلتی ہے ۔ پھر ابلیس اُسے مقدس شہر میں لے گیا اور ہیکل کے کنگورے پر کھڑا کر کے اُس سے کہا کہ اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو اپنے تئیں نیچے گرا دے کیونکہ لکھا ہے کہ وہ تیری بابت اپنے فرشتوں کو حکم دیگا اور وہ تجھے ہاتھوں پر اٹھا لینگے کہیں ایسا نہ ہو کہ تیرے پاؤں کو پتھر کی ٹھیس لگے

۵ حدیث عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں یہ الفاظ ہیں إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ (متفق علیہ) ابو ہریرہ رضی اللہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تمہارے جسم اور صورتیں نہیں دیکھتا لیکن تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے ۔

لِاَجَلٍ مُّسَمًّى اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ﴿۵﴾ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا

سب کے سب ایک وقت مقرر تک چل رہے ہیں خبردار وہی زبردست بخشنے والا ہے اُسنے تمکو ایک نفس سے پیدا کیا ہے پھر اُس سے اُسکا جوڑا بنایا

زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ

اور تمہارے واسطے مواشی کے آٹھ جوڑے نازل کئے تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹ میں ایک خلقت کے بعد دوسری خلقت تین اندھیروں کے

خَلْقًا مِّنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

اندر بنا دیتا ہے یہ اللہ تمہارا رب ہے اُسیکا ملک ہے اُس کے سوائے کوئی معبود

فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ﴿۶﴾ اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ

معبود نہیں پس تم کہاں سے پھرے جاتے ہو اگر تم کفر کرو تو اللہ تم سے غنی ہے اور وہ اپنے بندوں کیواسطے کفر کو پسند

وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ

نہیں کرتا اگر تم اُس کا شکر کرو تو وہ تمہارے واسطے اُسکو پسند کرتا ہے کوئی بوجھ اُٹھانیوالا دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھا سکتا پھر تمہارے رب کی

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اِنَّهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۷﴾ وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ

طرف تمہارا لوٹنا ہوگا پھر جو کچھ تم کرتے تھے وہ تمہیں بتلا دیگا تحقیق وہ دلوں کی بھید جانتا ہے اور جب انسان کو نقصان پہنچے تب وہ

دَعَا رَبَّهُ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْا اِلَيْهِ مِنْ

اپنے رب کو پکارتا اور اُسی کی طرف جھکتا ہے پھر جب وہ اُسکو کوئی نعمت دیتا ہے تو ایسا بھول جاتا ہے کہ گویا اُس کو پہلے پکارا ہی

یسوع نے اُس سے کہا یہ بھی لکھا ہے کہ خداوند اپنے خدا کی آزمائش نکر۔ پھر ابلیس اُسے ایک بہت اُونچے پہاڑ پر اپنے ساتھ لے گیا اور دنیا کی ساری بادشاہتیں اور اُن کی شان و شوکت اُسے دکھائی اور اُس سے کہا کہ اگر تو جھک کر مجھے سجدہ کرے تو یہ سب چیزیں تجھے دیدونگا۔ یسوع نے اُس سے کہا اے شیطان دور ہو کیونکہ لکھا ہے خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور صرف اُسی کی عبادت کر۔ اُسوقت ابلیس اُسکے پاس سے چلا گیا اور دیکھو فرشتے اُس کی آکر خدمت کرنے لگے۔ لوقا [۴ ۱۲] پھر یسوع روح القدس سے بھرا ہوا یردن سے لوٹا۔ اور چالیس دن تک روح کی ہدایت سے بیابان میں پھرتا رہا۔ اور ابلیس اُسے آزماتا رہا۔ اُن دنوں میں اُسنے کچھ نہ کھایا۔ پھر اُس عرصے کے بعد اُسے بھوک لگی۔ اور ابلیس نے اُس سے کہا کہ اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو اُس پتھر سے کہہ کہ روٹی بن جا۔ یسوع نے اُسکو جواب دیا لکھا ہے کہ آدمی صرف روٹی ہی سے جیتا نہ رہیگا۔ پھر ابلیس نے اُسے اونچے پر لیجا کر دنیا کی [illegible] بادشاہتیں پل بھر میں دکھائیں۔ اور اُس سے کہا کہ یہ سارا اختیار اور اُن کی شان و شوکت میں تجھی کو دونگا کیونکہ یہ میرے سپرد ہے اور جسکو چاہتا ہوں دیتا ہوں۔ پس اگر تو میرے آگے سجدہ کرے تو یہ سب تیرا ہوگا۔ یسوع نے جواب میں اُس سے کہا لکھا ہے کہ تو خداوند کو سجدہ کر جو تیرا خدا ہے صرف اُسی کی عبادت کر۔ پھر وہ اُسے یروشلم میں لے گیا اور ہیکل کے کنگورے پر کھڑا کر کے اُس سے کہا اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو اپنے تئیں یہاں سے گرا دے کیونکہ لکھا ہے کہ وہ اپنے فرشتوں کو تیری بابت حکم دیگا کہ تیری حفاظت کریں اور یہ بھی لکھا ہے کہ وہ تجھے ہاتھوں پر اُٹھا لینگے۔ ایسا نہ ہو کہ تیرے پاؤں کو پتھر کی ٹھیس لگے۔ یسوع نے جواب میں اُس سے کہا فرمایا گیا ہے کہ تو خداوند

لے یعنی بھیڑ بکری اُونٹ اور گائے جو نر اور مادہ ملکر آٹھ بن جاتے ہیں سے یعنی ایک پیٹ کا اندھیرا دوسرا رحم کا اندھیرا تیسرا جنین کی تھیلی کا۔ جھلیاں بھی تین ہوتی ہیں جو اُس وقت کل جنین پر محیط ہوتی ہیں یعنی [illegible] اور [illegible]۔

منزل ٦

قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا اِنَّكَ مِنْ

ذکر کرتا تھا اور اللہ کے برابر اوروں سے محبت کرتا ہے تاکہ اُسکے راستے سے بہکاوے تو کہدے کہ اپنے کفر میں تھوڑا سا رس لے تو تو اہل دوزخ میں سے

اَصْحٰبِ النَّارِ ﴿۸﴾ اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا

ہے کیا جو فرمانبردار ہے راتوں کے وقتوں میں سجدہ اور قیام کرنے والا آخرت سے ڈرتا اور اپنے

رَحْمَةَ رَبِّهٖ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ

رب کی رحمت سے امید رکھتا ہے۔ تو کہدے کیا جو جانتے ہیں اور جو نہیں جانتے برابر ہو سکتے ہیں نصیحت تو بس اہل دانش

اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۹﴾ قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا

ہی پکڑتے ہیں تو سنادے کہ اے بندو جو ایمان لائے ہو اپنے رب کو اپنا سپر بناؤ جو نیکی کریں اُن کیواسطے

حَسَنَةٌ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۱۰﴾

دنیا میں نیکی ہے اور اللہ کی زمین فراخ ہے صبر کرنیوالوں کو اُن کا اجر بلا حساب پورا دیا جائیگا

قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ﴿۱۱﴾ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ

تو کہدے کہ مجھکو حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی عبادت خالص نیت کیساتھ کروں اور مجھکو حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے زیادہ فرمانبردار

الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۲﴾ قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۳﴾ قُلِ

اور جان نثار ہوں تو کہدے کہ میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں تو کہدے کہ

اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ ﴿۱۴﴾ فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ

میں اللہ کی ہی عبادت کرتا ہوں اُسی کیواسطے اپنا خالص دین بنا کرکے پس تم اُسکے سوائے جس کی چاہو پوجا کرو تو سنادے کہ اصل زیاں کار

اپنے خدا کی آزمایش نہ کر۔ جب ابلیس تمام آزمایشیں کر چکا تو کچھ عرصہ کیلئے اُس سے جدا ہوا **یوحنا** ۸ باب ۴۲ تا ۴۵ یسوع نے اُن سے کہا اگر خدا تمہارا باپ ہوتا تم مجھ سے محبت رکھتے اسلئے کہ میں خدا میں سے نکلا اور آیا ہوں کیونکہ میں اپنی طرف سے نہیں آیا۔ بلکہ اُسی نے مجھے بھیجا تم میری باتیں کیوں نہیں سمجھتے اس لئے کہ میرا کلام سُن نہیں سکتے تم اپنے باپ ابلیس سے ہو اور اپنے باپ کی خواہشوں کو پورا کرنا چاہتے ہو تو وہ شروع سے ہی خونی ہے اور راستی پر قایم نہ رہا کیونکہ اس میں راستی نہیں جب وہ جھوٹ بولتا ہے تو اپنے ہی سے کہتا ہے کیونکہ وہ جھوٹا ہے بلکہ جھوٹ کا باپ ہے۔ لیکن میں جو سچ بولتا ہوں اسی لئے تم یقین نہیں کرتے۔ تم میں کون مجھ پر گناہ ثابت کرتا ہے اگر میں سچ بولتا ہوں تو میرا یقین کیوں نہیں کرتے جو خدا کا ہوتا ہے وہ خدا کی باتیں سنتا ہے تم اس لئے نہیں سنتے کہ تم خدا کے نہیں۔۔۔۔

۱ پطرس ۵ باب ۶ تا ۹ پس خدا کے قوی ہاتھ کے نیچے فروتنی سے رہو تاکہ وہ تمہیں وقت پر سربلند کرے اور اپنا سارا فکر اُسی پر ڈال دو کیونکہ اُس کو تمہارا فکر ہے تم ہوشیار اور بیدار رہو کیونکہ تمہارا مخالف ابلیس گرجنے والے شیر ببر کی طرح ڈھونڈتا پھرتا ہے کہ کسکو پھاڑ کھائے

۱ یوحنا ۳ باب ۷ تا ۸ اے بچو کسی کے فریب میں مت آجانا جو راستبازی کے کام کرتا ہے وہی اُس کی طرح راستباز ہے جو شخص گناہ کرتا ہے وہ ابلیس سے ہے کیونکہ ابلیس شروع ہی سے گناہ کرتا رہا ہے خدا کا بیٹا اسلئے ظاہر ہوا تھا کہ ابلیس کے کاموں کو مٹائے۔

ع ۱۵ منزل ۶

الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا ذَٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ ﴿١٥﴾ لَهُم

وہ ہیں جنہوں نے قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے لوگوں کو نقصان میں ڈالا خبردار یہی کھلا نقصان ہے اُن کیواسطے

مِّن فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِن تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۚ ذَٰلِكَ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِ عِبَادَهُ ۚ يَا عِبَادِ

اُن کے اوپر سے اور نیچے سے آگ کے سایبان ہونگے اسیطرح اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ اے میرے بندو

فَاتَّقُونِ ﴿١٦﴾ وَالَّذِينَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوتَ أَن يَعْبُدُوهَا وَأَنَابُوا إِلَى اللَّهِ لَهُمُ

پس مجھسے ڈرو اور جو لوگ شیطان سرکش سے بچ رہے کہ اُس کی عبادت نہ کی اور اللہ کی طرف جھک گئے اُن کیواسطے خوشخبری

الْبُشْرَىٰ ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿١٧﴾ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ ۚ أُولَٰئِكَ

ہے پس میرے بندوں کو خوشخبری سُنا دو جو بات کو سُنتے اور اُس میں اچھے حصّہ کی پیروی کرتے ہیں یہی لوگ ہیں

الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿١٨﴾ أَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ

جن کو اللہ نے ہدایت کی اور یہی صاحب دانش ہیں کیا جس پر کلمہ عذاب حق ہو چکا (وہ بچ سکتا ہے) کیا پس تو اُس کو بچا سکتا ہے

أَفَأَنتَ تُنقِذُ مَن فِي النَّارِ ﴿١٩﴾ لَٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّن فَوْقِهَا

جو آگ میں ہے مگر جنہوں نے اپنے رب کو ہی ڈھال بنایا اُن کیواسطے بالاخانے ہیں کہ اُن پر بالاخانے

غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَعْدَ اللَّهِ ۖ لَا يُخْلِفُ اللَّهُ الْمِيعَادَ ﴿٢٠﴾ أَلَمْ

بنے ہوئے ہیں اُن کے نیچے سے نہریں جاری ہیں یہ اللہ کا وعدہ ہے۔ اور اللہ اپنے وعدہ کا خلاف نہیں کرتا۔ کیا

تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَلَكَهُ يَنَابِيعَ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا

تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی اُتارا پس اُس کو زمین میں چشمے جاری کئے پھر اُس سے رنگ برنگ کی کھیتیاں نکالتا ہے پھر وہ لہلہاتی

مُّخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهُ حُطَامًا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ

ہیں پھر تو اُس کو زرد دیکھتا ہے پھر وہ اُس کو چورا کر دیتا ہے تحقیق اس میں صاحب عقل کیواسطے

لِأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿٢١﴾ أَفَمَن شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِّن رَّبِّهِ ۚ

ایک نصیحت ہے کیا پس اللہ نے جس کا سینہ اسلام کیواسطے کھول دیا اور وہ اپنے رب کی طرف سے ایک نور پر ہو گیا

فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُم مِّن ذِكْرِ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٢٢﴾ اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ

(وہ اندھے منکر کی برابر ہو سکتا ہے) پس افسوس جنکے دل اللہ کے ذکر سے سخت ہیں یہی لوگ صریح گمراہی میں ہیں۔ اللہ نے ایک

الْحَدِيثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ

بہت ہی اچھی کلام اُتاری یعنی کتاب جسکی آیتیں ملتی جلتی ہیں اور وہ دہرائی گئی ہیں یعنی اُس سے اُن لوگوں کی جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں کھالیں کانپ جاتی ہیں

ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَن يَشَاءُ

پھر اُن کی کھالیں اور دل اللہ کے ذکر کی طرف نرم ہو جاتے ہیں یہ اللہ کی ہدایت ہے جس کو چاہتا ہے اُس کو اس سے راہ دیتا ہے

لہ یعنی مواعظ اور احکام کو قرآن مجید میں بار بار مکرر بیان کیا گیا ہے تاکہ اُن کا مطلب ...

وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ﴿٢٣﴾ أَفَمَن يَتَّقِي بِوَجْهِهِ سُوءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اور جسکو اللہ گمراہ کرے اسکا کوئی ہدایت کرنیوالا نہیں ہے — کیا پس جو اپنے چہرے پر قیامت کے دن برا عذاب آنے سے ڈرتا ہے

وَقِيلَ لِلظَّالِمِينَ ذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿٢٤﴾ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَأَتَاهُمُ

(وہ بڑا شان کی برابر ہے) اور ظالموں کو تو کہا جائیگا کہ اپنے عملوں کا مزہ چکھو — ان سے پہلوں نے بھی جھٹلایا پس ان پر ایسی جگہ سے

الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٢٥﴾ فَأَذَاقَهُمُ اللَّهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

عذاب آیا جہاں سے وہ جانتے نہ تھے — پس اللہ نے انکو دنیا کی زندگی میں رسوائی کا عذاب چکھایا

وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٢٦﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا

اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی بڑا ہے — کاش وہ جانتے — اور ہمنے اس قرآن میں لوگوں کیواسطے ہر قسم کی مثال

الْقُرْآنِ مِن كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٢٧﴾ قُرْآنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِي عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ

بیان کی ہے — تاکہ وہ نصیحت پکڑیں — قرآن عربی ہے کسی پیچیدگی والا نہیں تاکہ وہ خدا ترس

يَتَّقُونَ ﴿٢٨﴾ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيهِ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ وَرَجُلًا سَلَمًا

بنیں — اللہ ایک شخص کی مثال دیتا ہے کہ اس میں کئی شریک ہیں جو آپس میں کشمکش رکھتے ہیں اور ایک شخص ہے جو سموچا

لِّرَجُلٍ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا الْحَمْدُ لِلَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٩﴾ إِنَّكَ مَيِّتٌ

ایک ہی شخص کا ہے کیا دونوں مثالیں برابر ہو سکتی ہیں — تمام حمد اللہ کے واسطے ہے مگر ان میں سے اکثر نہیں جانتے — بیشک تو بھی مرنے

وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ﴿٣١﴾

والا ہے اور وہ بھی مرنے والے ہیں — پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے حضور میں باہم جھگڑو گے

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن كَذَبَ عَلَى اللَّهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ إِذْ جَاءَهُ أَلَيْسَ فِي

پس اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہے جس نے اللہ پر جھوٹ بولا — اور سچ کی تکذیب کی جب وہ اسکے پاس آیا — کیا دوزخ میں کافروں کا

جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَافِرِينَ ﴿٣٢﴾ وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ أُولَٰئِكَ

ٹھکانا نہیں ہے — اور جو سچ لیکر آیا اور سچ کی تصدیق کرتا ہے — یہی لوگ

هُمُ الْمُتَّقُونَ ﴿٣٣﴾ لَهُم مَّا يَشَاءُونَ عِندَ رَبِّهِمْ ذَٰلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ ﴿٣٤﴾ لِيُكَفِّرَ

اصل متقی ہیں — انکیواسطے جو کچھ وہ چاہینگے انکے رب کے پاس موجود ہے یہ نیکوں کی جزا ہے — تاکہ

اللَّهُ عَنْهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي عَمِلُوا وَيَجْزِيَهُمْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٣٥﴾

اللہ انکے برے عملوں کو دور کر دے — اور انکے اچھے اچھے عملوں کا اجر انکو دے

۱ے عرفی موت جس میں روح جسم سے علیحدہ ہو جاتی ہے ہر ایک نبی او ولی اور تمام انسانوں پر طاری ہوتی ہے اس سے کوئی مستثنیٰ نہیں مگر انبیائے صدیقین اور شہدائے صالحین کو ایک حیات ابدی خدا کے فضل سے ملتی ہے جسکا ذکر ہم سورۂ [illegible] کے بیان میں کر چکے ہیں تفصیل کیلئے دیکھو آیت ذیل کی تفسیر نمبر [illegible] ۱۶۸ تا ۱۷۰

أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ وَيُخَوِّفُونَكَ بِالَّذِينَ مِن دُونِهِ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ

کیا اللہ اپنے بندہ کو کافی نہ ہوگا اور تجھے اوروں سے جو اس کے سوائے ہیں ڈراتے ہیں اور بات یہی ہے کہ جسکو اللہ گمراہ کرے اسکا

مِنْ هَادٍ ﴿٣٦﴾ وَمَن يَهْدِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِن مُّضِلٍّ أَلَيْسَ اللَّهُ بِعَزِيزٍ ذِي انتِقَامٍ ﴿٣٧﴾

کوئی ہادی نہیں ہو سکتا اور جسکو اللہ ہدایت کرے اسکو گمراہ کرنیوالا کوئی نہیں کیا اللہ زبردست صاحب انتقام نہیں ہے ملہ

وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ قُلْ أَفَرَأَيْتُم مَّا

اگر تو ان سے سوال کرے کہ آسمانوں اور زمین کو کسنے پیدا کیا تو وہ ضرور کہدینگے کہ اللہ نے تو کہدے کیا پس تمنے دیکھ لیا

تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ إِنْ أَرَادَنِيَ اللَّهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَاشِفَاتُ ضُرِّهِ أَوْ أَرَادَنِي

کہ اللہ کو چھوڑ کر وہ کسکو پکارتے ہیں اگر اللہ میرے لئے کسی نقصان کا ارادہ کرے تو کیا وہ اُس کے نقصان کو دور کر سکتے ہیں یا اگر وہ مجھ پر

بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكَاتُ رَحْمَتِهِ قُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ ﴿٣٨﴾

رحمت کا ارادہ کرے تو کیا وہ اُس کی رحمت کو بند رکھ سکتے ہیں تو کہدے کہ اللہ مجھکو کافی ہے اُسی پر توکل کرنیوالے بھروسہ کیا کرتے ہیں

قُلْ يَا قَوْمِ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿٣٩﴾ مَن يَأْتِيهِ

تو سُنا دے کہ اے میری قوم تم اپنی جگہ پر عمل کرتے رہو میں بھی عمل کر رہا ہوں پس تم ضرور جان جاؤ گے کہ کس پر عذاب

عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ﴿٤٠﴾ إِنَّا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ لِلنَّاسِ

آتا ہے جو اُس کو رسوا کر دے اور کس پر پائدار عذاب اُترتا ہے ہمنے تجھ پر لوگوں کیواسطے حق کیساتھ کتاب اُتاری ہے

بِالْحَقِّ فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَلِنَفْسِهِ وَمَن ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا وَمَا أَنتَ عَلَيْهِم

پس جو ہدایت یافتہ ہوا وہ اپنے نفس کیواسطے اور جو گمراہ ہوا اپنی جان ہی پر ہلاکت ڈالتا ہے اور تو اُن پر ضامن نہیں ہے

بِوَكِيلٍ ﴿٤١﴾ اللَّهُ يَتَوَفَّى الْأَنفُسَ حِينَ مَوْتِهَا وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا فَيُمْسِكُ

اللہ نفسوں کو اُن کی موت کے وقت وفات دیتا ہے اور جو نہیں مرا اُس کو اُس کے خواب میں (وفات دیتا) پس جسپر

الَّتِي قَضَىٰ عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْأُخْرَىٰ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ

موت کا حکم قطعی ہو چکا اسکو بند رکھتا اور دوسرے کو ایک وقت مقرر تک بھیج دیتا ہے اس میں فکر کرنے والے لوگوں کیواسطے

لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٤٢﴾ أَمِ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ شُفَعَاءَ قُلْ أَوَلَوْ كَانُوا لَا يَمْلِكُونَ

نشانات ہیں کیا انہوں نے اللہ کے سوائے اور سفارشی بنا لئے ہیں تو کہدے کیا خواہ وہ کسی شے کا اختیار نہ

شَيْئًا وَلَا يَعْقِلُونَ ﴿٤٣﴾ قُل لِّلَّهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا لَّهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ثُمَّ إِلَيْهِ

رکھتے ہوں تو کہدے تمام شفاعت اللہ کے ہاتھ میں ہے آسمانوں و زمین کا ملک اُسی کا ہے اور اُسی کی طرف

ملہ ان آیات میں زبردست پیشگوئیاں ہیں کہ اللہ تعالیٰ محمد کی حفاظت کیواسطے کافی ہوگا اور اُسکے مخالفین سے وہ ضرور انتقام لیکر رہیگا کیونکہ یہ اُسکا قاعدہ ہے ملہ یہ مضمون اور آیات میں بھی رنگارنگ پیرایوں میں آیا ہے مثلاً آیات ذیل میں لَسْتَ عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلَىٰ آثَارِهِمْ إِن لَّمْ يُؤْمِنُوا لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ أَلَّا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ فَلَا

تُرْجَعُوْنَ ﴿٤٤﴾ وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

تم لوٹائے جاؤ گے اور جب اللہ کا ذکر کیا جائے کہ وہ ایک ہے تو ان کے دل کھنچتے اور نفرت کرتے ہیں جو آخرت کو نہیں مانتے

وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿٤٥﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ

اور جب اس کے سوا اوروں کا ذکر کیا جائے تو یکایک وہ خوشیاں مناتے ہیں تو کہہ اے خداوند تو آسمانوں اور زمین کا

الْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٤٦﴾

پیدا کرنیوالا چھپے اور ظاہر کا جاننے والا ہے تو ہی اپنے بندوں میں ان باتوں کا فیصلہ کریگا جن میں وہ اختلاف کرتے تھے

وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ

اور اگر ظالم کیواسطے سب کچھ ہو جائے جو زمین میں ہے اور اس کے ساتھ ویسا ہی اور بھی تو قیامت کے دن برے

سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَبَدَا لَهُمْ

عذاب سے اسکو فدیہ دیکر رہائی نہ پا سکینگے اور اللہ کی طرف سے ان کیواسطے وہ ظاہر ہوگا جسکا وہ گمان نہیں کرتے اور ان کے

سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٤٨﴾ فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ

عملوں کی برائیاں ان کیواسطے ظاہر ہوں گی اور جن باتوں کا وہ مخول اڑاتے ہیں وہی ان پر الٹ پڑینگی پس جب انسان کو مصیبت

ضُرٌّ دَعَانَا ۡ ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ ؕ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ

پہنچتی ہے تو ہمیں پکارتا ہے پھر جب ہم اپنی طرف سے اسکو کوئی نعمت دیتے ہیں تو کہتا ہے یہ مجھکو علم کے زور سے ملا ہے بلکہ وہ ایک موجب

وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٩﴾ قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا

ابتلا ہے مگر ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے [۱] یہی ان سے پہلوں نے کہا تھا پس انکو کچھ وہ کمائی نہ آئی جو وہ کماتے رہے ان کے

كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٥٠﴾ فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؕ وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

کچھ کام نہ آیا پس ان کے عملوں کی برائیاں ان پر پڑیں اور ان لوگوں میں سے جنہوں نے ظلم کیا ہے تو عنقریب

مِنْ هٰٓؤُلَآءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿٥١﴾ اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا

جن عملوں کی برائیاں ان پر پڑینگی اور وہ اللہ کو عاجز نہ کر سکینگے کیا انہوں نے

اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٥٢﴾

نہیں جانا کہ اللہ جسکے واسطے چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا اور تنگ کر دیتا ہے۔ اس میں مومن لوگوں کیواسطے نشانات ہیں۔

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

تو کہہ دے کہ میرے بندو جو اپنے نفسوں پر خطا کر بیٹھے ہو اللہ کی رحمت سے نا امید مت ہو تحقیق اللہ

[۱] غلط العام طور پر تمام مذاہب میں یہ مسلمہ مسئلہ ہے کہ جس طرف کثرت ہو وہ بات صحیح ہے چنانچہ فی زمانہ عموماً مسلمانوں کا بھی یہی قول ہے مگر یہ مسئلہ حقیقت میں بے بنیاد ہے اسلئے قرآن مجید نہایت تکرار اور وضاحت کیساتھ اس مسئلہ کی تردید فرماتا ہے اور دلوں پر منقش کرنا چاہتا ہے کہ اہل حق اور دانشمند ہمیشہ کم ہوتے ہیں اور باطل پرست جاہل لوگ بکثرت چنانچہ آیات ذیل پر غور کرو۔ بقیہ بر صفحہ ٨٥٩

يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿۵۳﴾ وَأَنِيبُوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا لَهُ

سارے گناہ بخش دیتا ہے کہ وہ غفور و رحیم ہے اور اپنے رب کی طرف جھک جاؤ اور اُس کے ہو رہو

مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ ﴿۵۴﴾ وَاتَّبِعُوا أَحْسَنَ مَا أُنزِلَ

فرمان بردار ہو جاؤ پیشتر اس کے کہ تم پر وہ عذاب آ جائے پھر تمہیں مدد نہ دی جا سکے اور تمہارے رب کی طرف سے جو اچھی سے

إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ﴿۵۵﴾ أَن

اچھی باتیں تم پر اتاری گئیں ہیں اُن کی پیروی کرو پیشتر اس کے کہ تم پر وہ عذاب دفعتاً آ جائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو (ایسا نہ ہو کہ) کوئی نفس یہ کہتا رہ جائے

تَقُولَ نَفْسٌ يَا حَسْرَتَىٰ عَلَىٰ مَا فَرَّطتُ فِي جَنبِ اللَّهِ وَإِن كُنتُ لَمِنَ السَّا

کہ اللہ کے معاملہ میں جو قصور میں نے کئے اُن کا مجھ پر افسوس ہے اور میں تو بس ہنسی ہی کرتا رہا

خِرِينَ ﴿۵۶﴾ أَوْ تَقُولَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ هَدَانِي لَكُنتُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ﴿۵۷﴾ أَوْ تَقُولَ حِينَ

یا یہ کہتا رہ جائے کہ اگر مجھے ہدایت کرتا تو ضرور متقی ہو جاتا یا عذاب دیکھنے کے وقت

تَرَى الْعَذَابَ لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةً فَأَكُونَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿۵۸﴾ بَلَىٰ قَدْ جَاءَتْكَ آيَاتِي

یہ کہتا رہ جائے کہ اگر مجھ کو اکبار اور موقعہ ملے تو میں نیک بن جاؤں اور انسان سو جیسے نہیں بلکہ تیرے پاس میری نشانیاں آئیں

فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنتَ مِنَ الْكَافِرِينَ ﴿۵۹﴾ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ

تو نے اُن کو جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافر رہا اور قیامت کے دن تو اُن لوگوں کو دیکھتا ہے

كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ وُجُوهُهُم مُّسْوَدَّةٌ ۚ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِينَ ﴿۶۰﴾ وَ

اللہ پر جھوٹ باندھتے رہے کہ ان کے چہرے سیاہ ہیں کیا متکبروں کا ٹھکانا جہنم میں نہیں ہے اور

يُنَجِّي اللَّهُ الَّذِينَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿۶۱﴾ اللَّهُ

اللہ متقیوں کو نجات دیگا کامیابی کے مقام تک پہنچا دے گا نہ ان کو کوئی دکھ پہنچیگا اور نہ وہ غمناک ہونگے اللہ

خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ﴿۶۲﴾ لَّهُ مَقَالِيدُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ

ہر شے کا خالق ہے اور وہ ہر شے پر نگہبان ہے اُسی کیواسطے آسمانوں اور زمین کی کنجیاں

وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿۶۳﴾ قُلْ أَفَغَيْرَ اللَّهِ تَأْمُرُونِّي أَعْبُدُ

ہیں اور جنہوں نے اللہ کی آیتوں سے کفر کیا وہی لوگ نقصان اُٹھانے والے ہیں۔ تو کہہ کیا اے جاہلو تم مجھ سے یہ کہتے ہو کہ اللہ

أَيُّهَا الْجَاهِلُونَ ﴿۶۴﴾ وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ

کے سوا میں اور کی عبادت کروں اور تیری طرف تو وحی فرمائی جیسے پہلوں کی طرف بھی کی گئی تھی کہ اگر تو شرک کرے گا تو تیرا

ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِّنكُمْ وَأَنتُم مُّعْرِضُونَ ۲/۸۳ پھر تم سب سوائے قلیل تعداد کے پھر گئے اور تم عموماً پھر جانے والے ہو۔

بَل لَّعَنَهُمُ اللَّهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيلًا مَّا يُؤْمِنُونَ ۲/۸۸ بلکہ اللہ نے اُن کے انکار کے سبب سے ان پر لعنت کر دی لیس تھوڑے ہی ہیں

جو ایمان لاتے ہیں۔ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا ۴/۱۴۲ فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا ۴/۱۵۵ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ لَفَاسِقُونَ ۵/۴۹

عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝۶۵ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝۶۶ وَمَا قَدَ

عمل اکارت جائیگا اور تو زیاں کاروں میں سے ہو جائیگا۔ بلکہ خاص اللہ کی ہی عبادت کرو اور شکرگزار رہو اور انہوں نے

رُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ

اللہ کی قدر نہ کی جیسا کہ اس کی قدر کا حق ہے۔ اور قیامت کے دن کل زمین اس کی ایک مٹھی ہوگی اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے

بِيَمِيْنِهٖ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝۶۷ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ

ہوں گے جو شرک وہ کرتے ہیں اس سے وہ پاک اور برتر ہے اور صور پھونکا جائیگا تو جو آسمانوں اور زمین میں ہیں وہ

وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ۝۶۸

بیہوش ہو کر گر پڑے گا مگر جسکو اللہ چاہے پھر وہ دوبارہ پھونکا جائیگا پس وہ ناگہاں کھڑے ہو کر دیکھنے لگینگے

وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْۗءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَاۗءِ وَقُضِيَ

اور زمین اپنے رب کے نور سے چمک اٹھیگی اور کتاب اعمال رکھی جائے گی اور تمام نبی اور گواہ حاضر کئے جائینگے اور

بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝۶۹ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ

ان کے درمیان حق حق فیصلہ کیا جائیگا اور ان پر ظلم نہ کیا جائیگا اور جو کسی نے عمل کیا ہے وہ اس کو پورا پورا دیا جائیگا اور وہ خوب جانتا ہے

بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝۷۰ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْهَا فُتِحَتْ

جو وہ کرتے ہیں اور کافر ٹولی ٹولی کر کے دوزخ کی طرف لیجائے جائینگے یہانتک کہ جب وہ اس تک پہنچینگے

اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِ

تو اسکے دروازے کھولے جائینگے اور ان سے اس کے نگہبان پوچھینگے کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہیں آئے جو تم پر تمہارے رب کی آیتیں

رُوْنَكُمْ لِقَاۗءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۭ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝۷۱

پڑھتے اور اس دن کی پیش آنے سے تم کو ڈراتے ہوں۔ وہ جواب دینگے ہاں ضرور آئے مگر کافروں پر عذاب کا کلام حق ہو گیا

قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝۷۲ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ

تو ان سے کہا جائیگا کہ جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ اس میں ہی ہمیشہ رہنے والے ہو۔ پس مغروروں کا ٹھکانا بہت ہی برا ہے اور جو لوگ اپنے

اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا

رب سے ڈرتے رہے وہ ٹولیوں میں بہشت کی طرف لیجائے جائینگے یہانتک کہ جب وہ ان کے پاس پہنچینگے اور اس کے دروازے کھولے

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ۝۷۳ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا

جائینگے اور ان کو اس کے نگہبان کہینگے تم پر سلام ہو تم خوش نصیب ہوئے اس میں ہمیشہ کیلئے داخل ہو۔ اور وہ کہینگے تمام حمد اللہ کیواسطے ہے جسنے

ع ۸

وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِي الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۔ وَاَنَّ اَكْثَرَهُمْ فٰسِقُوْنَ ۔ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ

رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۔ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَاۗءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ۔ قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ

وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۔ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۔ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ

وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۷۴﴾ وَ

ہم سے اپنا وعدہ سچا کیا اور ہم کو اس زمین کا وارث بنایا جہاں ہم چاہیں جنت میں رہتے ہیں پس عمل کرنے والوں کا اجر اچھا ہے اور

تَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ

تو فرشتوں کو عرش کے ارد گرد دیکھیگا کہ حلقہ باندھے ہوئے اپنے رب کی حمد میں تسبیح کرتے ہیں اور اُن میں حق حق فیصلہ کیا جائیگا اور

بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۵﴾

کہا جائیگا تمام حمد اللہ کیواسطے ہے جو رب العالمین ہے

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ اِلَّا قَوْلَهٗ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ الْآيَتَيْنِ ... وَهِيَ خَمْسٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً

سورۂ مومن مکہ میں اُتری اور اس کی پچاسی آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع) ساتھ نام اللہ کے جو بڑا رحمن اور رحیم ہے

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۲﴾ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ

حٰم یہ کتاب اللہ کیطرف سے ہے جو زبردست علم والا ہے گناہوں کا بخشنے والا توبہ قبول کرنیوالا سخت عذاب

الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۳﴾ مَا يُجَادِلُ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ

والا اور صاحب بخشش ہے کوئی معبود و محبوب سوا اس کے نہیں اُس کی طرف پھر کر جانا ہے اللہ کی آیتوں میں کافروں کے سوا اور کوئی نہیں جھگڑتا

كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ﴿۴﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّالْاَحْزَابُ مِنْ

کیا ایسا اُن کا شہروں میں ڈاکر ٹہلنا پھرنا دھوکے میں نہ ڈالدے اُن سے پہلے نوح کی قوم نے تکذیب کی اور اُن کے بعد اور گروہوں نے

بَعْدِهِمْ ۪ وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۭ بِرَسُوْلِهِمْ لِيَاْخُذُوْهُ وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا

اور ہر ایک اُمت اپنے رسول کا ارادہ کرتی رہی کہ اُس کو پکڑ لیں اور باطل باتوں کی بنا پر جھگڑتے رہے

بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿۵﴾ وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى

تاکہ اس سے حق کو پھیر دیں پس میں نے اُن کو پکڑا پس میری سزا کیسا تھا اور اسی طرح تیرے رب کا کلمہ کافروں پر ثابت ہو چکا کہ وہ

الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۶﴾ اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ

صاحب دوزخ ہیں جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے ارد گرد ہیں وہ اپنے رب کی حمد میں تسبیح کرتے

بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ

اور ایمان رکھتے ہیں اور مومنوں کیواسطے استغفار کرتے ہیں اے ہمارے رب تیری رحمت اور علم ہر شے سے سما

وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلٌ ۚ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۚ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ۚ وَمَا

كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَ مُؤْمِنِيْنَ ۚ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ۚ وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ

اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ۚ فَقَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ۚ قَلِيْلًا

منزل ۶

رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿٧﴾ رَبَّنَا

چھا رہی ہے پس تو بخش دے توبہ کرنیوالوں کو اور تیری راہ پر چلنے والوں کو پناہ دے اور ان کو دوزخ کے عذاب سے بچا اے رب

وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ۨالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَاۗىِٕهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ

تو ان کو باغات میں جہاں ہمیشہ رہنا ہوگا اور جنکا تو نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے داخل کر اور نیز ان کو جو ان کے آبا و اجداد اور ان کی

وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٨﴾ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ۭ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَىِٕذٍ

کی بیبیوں اور اولاد میں سے نیک کام کریں تحقیق تو ہی زبردست حکمت والا ہے اور ان کو دکھوں سے بچا اور جو اسدن دکھوں سے بچا پس

فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ

تحقیق تو نے اس پر رحمت کی ۔ اور یہی بڑی کامیابی ہے اور جو کافر ہیں ان کو پکار کر کہا جائیگا کہ اللہ کی بیزاری بڑھکر

اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ﴿١٠﴾ قَالُوْا رَبَّنَآ

تھی تمہاری بیزاری سے جو (آج) تم میں اپنے نفسوں پر ہے جب تم ایمان کی طرف بلائے جاتے تھے پھر تم انکار کرتے تھے ۔ وہ کہینگے

اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿١١﴾

اے ہمارے رب تو نے ہمیں دو دفعہ موت دی اور دو دفعہ زندہ کیا پس ہم نے اپنے گناہوں کا اقرار کیا پس کیا اب کوئی نکلنے کو راستہ ہے

ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗٓ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ۭ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ

یہی (اسلئے) کیونکہ جب اللہ یکتا کو پکارا جاتا تم انکار کرتے اور اگر اسکے ساتھ شرک کیا جاتا تو تم مان جاتے تھے پس حکم اللہ کے واسطے ہے

الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ﴿١٢﴾ هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ رِزْقًا ۭ وَمَا يَتَذَكَّرُ

جو عالی شان اور بڑائی والا ہے ۔ جو تم کو اپنی آیتیں دکھاتا اور تمہارے واسطے آسمان سے رزق اتارتا ہے اور کوئی نصیحت نہیں پکڑتا مگر وہی

اِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ ﴿١٣﴾ فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿١٤﴾ رَفِيْعُ

جو توبہ کرتا ہے پس اللہ کو اسکے واسطے دین خالص کرکے پکارو خواہ کافر برا ہی سمجھیں وہ درجات

الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ

بلند کرنیوالا صاحب عرش ہے بھیجتا احکام کی روح اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا اتارتا ہے تاکہ وہ یوم قیامت سے لوگوں کو ڈراوے

يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿١٥﴾ يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ڬ لَا يَخْفٰى عَلَي اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ۭ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۭ لِلّٰهِ

جسدن وہ سامنے حاضر ہونگے اللہ پر ان کی کوئی بات پوشیدہ نہیں ۔ آج کس کی بادشاہی ہے اللہ

الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿١٦﴾ اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ۭ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ

کی جو ایک اور سب پر غالب ہے ۔ آج کے دن ہر ایک نفس کو اس کے عملوں کی جزا دی جائیگی آج کوئی ظلم نہ ہوگا تحقیق اللہ جلدی

الْحِسَابِ ﴿١٧﴾ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ڛ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ

حساب کرنیوالا ہے ۔ اور ان کو اسدن سے ڈرا جو قریب آنیوالا ہے جب دل گلے کے قریب پہنچ کر گھٹے ہوئے ہونگے ظالموں کیواسطے کوئی دلسوز دوست ہوگا

[illegible]

مِنْ حَمِيمٍ وَلَا شَفِيعٍ يُطَاعُ ﴿١٨﴾ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ ﴿١٩﴾

دسفارشی جسکا کہا مانا جائے وہ آنکھوں کی خیانت کو اور جو کچھ سینے چھپاتے ہیں اُس کو جانتا ہے۔

وَاللَّهُ يَقْضِي بِالْحَقِّ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَقْضُونَ بِشَيْءٍ إِنَّ اللَّهَ هُوَ

اور اللہ حق حق فیصلہ کرتا ہے۔ اور جو لوگ اُس کے سوائے اوروں کو پکارتے ہیں وہ کچھ بھی فیصلہ نہیں کر سکتے تحقیق اللہ سننے والا

السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ﴿٢٠﴾ أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

دیکھنے والا ہے کیا وہ زمین میں نہیں پھرے تا وہ نہیں دیکھتے کہ اُن سے پہلوں کا انجام

الَّذِينَ كَانُوا مِنْ قَبْلِهِمْ كَانُوا هُمْ أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَأَخَذَهُمُ

کیا ہوا اور اُن کی نسبت وہ قوت میں اور اپنے زمینی آثاروں میں بڑھکر تھے پس اللہ نے اُن کو اُن

اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَاقٍ ﴿٢١﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانَتْ تَأْتِيهِمْ

کے گناہوں کے سبب سے پکڑ لیا اور اللہ سے اُن کو کوئی بچانے والا نہ ہوا یہ اسواسطے ہوا کہ اُن کے پاس اُن کے

رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَكَفَرُوا فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ إِنَّهُ قَوِيٌّ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٢٢﴾ وَلَقَدْ

رسول صاف صاف آیتیں لیکر آتے رہے انہوں نے انکار کیا پس اللہ نے اُن کو پکڑ لیا وہ بیشک قوی اور سخت عذاب والا ہے

أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُبِينٍ ﴿٢٣﴾ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَقَارُونَ فَقَالُوا

اور ہم نے موسیٰ کو اپنی آیتیں اور صاف حجت دیکر فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف بھیجا پس انہوں نے کہا کہ یہ جادوگر بڑا

سَاحِرٌ كَذَّابٌ ﴿٢٤﴾ فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوا أَبْنَاءَ الَّذِينَ آمَنُوا

جھوٹا ہے پس جب وہ ہماری طرف سے حق کیساتھ اُن کے پاس پہنچا۔ بولے کہ اُن لوگوں کے بیٹوں کو جو اُسکے ساتھ ایمان لائے

مَعَهُ وَاسْتَحْيُوا نِسَاءَهُمْ وَمَا كَيْدُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ﴿٢٥﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُونِي

ہیں قتل کر دو اور اُن کی عورتوں کو زندہ چھوڑ دو مگر کافروں کا مکر نامرادی ہی ہے اور فرعون نے کہا مجھے چھوڑ دو

أَقْتُلْ مُوسَىٰ وَلْيَدْعُ رَبَّهُ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُبَدِّلَ دِينَكُمْ أَوْ أَنْ يُظْهِرَ فِي الْأَرْضِ

کہ میں موسیٰ کو قتل کر دوں اور وہ اپنے رب کو پکارتا رہے میں ڈرتا ہوں کہ وہ تمہارا دین نہ بدل دے یا زمین میں فساد نہ مچا دے

الْفَسَادَ ﴿٢٦﴾ وَقَالَ مُوسَىٰ إِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ مِنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ

اور موسیٰ نے کہا میں اپنے رب اور تمہارے رب سے ہر ایک مغرور کے مقابلہ پر جو یوم حساب کو نہیں مانتا پناہ مانگتا ہوں

الْحِسَابِ ﴿٢٧﴾ وَقَالَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَانَهُ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا

اور آل فرعون میں سے ایک شخص مومن نے جو اپنے ایمان کو چھپاتا تھا کہا کہ تم ایک شخص کو اسوجہ سے قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ

أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ وَإِنْ يَكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ

میرا رب اللہ ہے اور تمہارے رب کی طرف سے وہ صاف احکام لیکر آیا ہے اور اگر وہ جھوٹا ہے پس اُس پر اُس کا

لہ خروج ۵/۲۱ میں بنی اسرائیل موسیٰ و ہارون سے کہتے ہیں تم نے کیوں فرعون کے ہاتھ میں تلوار دی ہے کہ وہ ہم کو قتل کریں۔ مگر

كَذِبُهُ ۖ وَإِن يَكُ صَادِقًا يُصِبْكُم بَعْضُ الَّذِي يَعِدُكُمْ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ

جھوٹ پڑے گا۔ اور اگر سچا ہے تو تم پر بعض مصیبتیں پڑیں گی جن سے وہ تمہیں ڈراتا ہے اللہ کسی خطاکار جھوٹ بولنے والے کو کامیابی کی

هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿٢٨﴾ يَا قَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظَاهِرِينَ فِي الْأَرْضِ فَمَن يَنصُرُنَا مِن

راہ نہیں دکھاتا اے میری قوم آج تمہاری بادشاہی ہے کہ تم زمین میں غالب ہو پھر ہمکو اللہ کے عذاب کے مقابلہ

بَأْسِ اللَّهِ إِن جَاءَنَا ۚ قَالَ فِرْعَوْنُ مَا أُرِيكُمْ إِلَّا مَا أَرَىٰ وَمَا أَهْدِيكُمْ إِلَّا سَبِيلَ

اگر وہ آپڑے تو کون مدد کرے گا فرعون نے کہا میں تو تمہیں وہی دکھاتا ہوں جو میں خود دیکھتا ہوں اور میں تمکو بھلائی کا ہی رستہ دکھلاتا ہوں

الرَّشَادِ ﴿٢٩﴾ وَقَالَ الَّذِي آمَنَ يَا قَوْمِ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُم مِّثْلَ يَوْمِ الْأَحْزَابِ ﴿٣٠﴾ مِثْلَ

اور جو ایمان لایا تھا بولا اے میری قوم میں ڈرتا ہوں کہ تم پر (گذشتہ) گروہوں جیسا دن آجائے (یعنی) قوم نوح اور عاد اور ثمود کی رسم

دَأْبِ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ وَالَّذِينَ مِن بَعْدِهِمْ ۚ وَمَا اللَّهُ يُرِيدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿٣١﴾

اور ان لوگوں کی رسم جو اُن کے بعد ہوئے اور اللہ بندوں پر ظلم نہیں چاہتا

وَيَا قَوْمِ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ﴿٣٢﴾ يَوْمَ تُوَلُّونَ مُدْبِرِينَ مَا لَكُم مِّنَ اللَّهِ

اور اے میری قوم میں تم پر بُلاہٹ کے دن کا خوف رکھتا ہوں جس دن تم پیٹھ موڑ کر پھرنا چاہو گے تمہارے واسطے اللہ سے بچانیوالا کوئی

مِنْ عَاصِمٍ ۗ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ جَاءَكُمْ يُوسُفُ مِن

نہیں۔ اور جس کو اللہ ہلاک کرے اُس کو کوئی بچانیوالا نہیں وہ تمہارے پاس پہلے یوسف صاف نشانیوں کے

قَبْلُ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا زِلْتُمْ فِي شَكٍّ مِّمَّا جَاءَكُم بِهِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَن يَبْعَثَ

ساتھ آچکا ہے پر تم ہمیشہ جو وہ تمہارے پاس لیکر آیا تھا اُس سے شک ہی میں رہے یہاں تک کہ جب وہ مر گیا تم نے کہا کہ اب ہرگز اللہ کسی

اللَّهُ مِن بَعْدِهِ رَسُولًا ۚ كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابٌ ﴿٣٤﴾ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ

رسول کو نہ بھیجیگا۔ اسی طرح اللہ ہر ایک خطاکار شکی انسان کو گمراہ کر دیتا ہے جو اللہ کی آیتوں میں

فِي آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ ۖ كَبُرَ مَقْتًا عِندَ اللَّهِ وَعِندَ الَّذِينَ آمَنُوا ۚ كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ

بلا کسی حجت کے کہ اللہ نے اُن کو دی ہو جھگڑتے ہیں یہ اللہ اور مومنوں کے نزدیک بڑی بیزاری کی بات ہے اسی طرح اللہ ہر ایک

اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿٣٥﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يَا هَامَانُ ابْنِ لِي صَرْحًا

متکبر ظالم کے دل پر مہر لگا دیا کرتا ہے اور فرعون نے کہا اے ہامان[1] تو میرے واسطے ایک محل بنا دے تاکہ

ثابت نہیں ہوتا کہ موسیٰ اور ہارون کے عہد میں فرعون نے اُس ارادہ اور ظلم کو عملاً پورا کیا یا نہیں مگر الفاظ قرآنی سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ فرعون نے یہ حکم ضرور دیا تھا کہ جو لوگ موسیٰ پر ایمان لائے ہیں اُن کے بیٹوں کو قتل کرو اور اُسکے مطابق اُس نے کچھ تدبیر بھی کی مگر تدبیر چلنے نہ پائی جیسا کہ قرآن فرماتا ہے وَمَا كَيْدُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ﴿٥﴾ ایسا ہی ابراہیم علیہ السلام کو کفار سے مکاید و شر سے محفوظ رکھا تھا جیسا کہ سورۂ انبیا میں ہے وَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَخْسَرِينَ اسی طرح محمد صلعم کو جو کفار نے مارنا چاہا اور اللہ نے اُن کو محفوظ رکھا تھا اُسکی نسبت سورۂ طارق میں

[1] ہامان کا ذکر توریت میں نہیں ہے استر باب ۳ سے ظاہر ہے کہ ایک ہامان جو سیرس کا وزیر تھا جو موسیٰ کی موت سے تقریباً نو سو برس بعد

فرماتا ہے إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا ﴿١٥﴾ وَأَكِيدُ كَيْدًا ﴿١٦﴾

لَعَلِّیٓ اَبۡلُغُ الۡاَسۡبَابَ ﴿۳۶﴾ اَسۡبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓی اِلٰهِ مُوۡسٰی وَاِنِّیۡ لَاَظُنُّهٗ کَاذِبًا

راستوں پر پہونچوں آسمانوں کے (چڑھنے کے) راستے ہوں میں موسیٰ کے خدا کی خبر لے آؤں اور میرا گمان تو یہی ہے کہ وہ جھوٹا ہے

وَکَذٰلِکَ زُیِّنَ لِفِرۡعَوۡنَ سُوۡٓءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِیۡلِ ؕ وَمَا کَیۡدُ فِرۡعَوۡنَ اِلَّا

اور اسیطرح فرعون کیواسطے اُس کے عمل کی برائی اچھی دکھائی گئی اور وہ راستے سے روکا گیا اور فرعون کا مکر بس ہلاکت میں جاتا رہا

فِیۡ تَبَابٍ ﴿۳۷﴾ وَقَالَ الَّذِیۡۤ اٰمَنَ یٰقَوۡمِ اتَّبِعُوۡنِ اَهۡدِکُمۡ سَبِیۡلَ الرَّشَادِ ﴿۳۸﴾ یٰقَوۡمِ اِنَّمَا

اور وہ جو ایمان لایا تھا اُسنے کہا ای میری قوم تو میری پیروی کر کہ میں تجھے بھلائی کا راستہ دکھاؤں ای میری قوم

هٰذِهِ الۡحَیٰوةُ الدُّنۡیَا مَتَاعٌ ۫ وَّاِنَّ الۡاٰخِرَةَ هِیَ دَارُ الۡقَرَارِ ﴿۳۹﴾ مَنۡ عَمِلَ سَیِّئَةً

یہ دنیا ہی زندگی تو بس ایک ساز و سامان ہے اور جو آخرت ہے وہی ہمیشہ رہنے کا گھر ہے جس نے برا عمل کیا

فَلَا یُجۡزٰۤی اِلَّا مِثۡلَهَا ۚ وَمَنۡ عَمِلَ صَالِحًا مِّنۡ ذَکَرٍ اَوۡ اُنۡثٰی وَهُوَ مُؤۡمِنٌ فَاُولٰٓئِکَ

پس اُسی کے مطابق بدلا دیا جائیگا اور جسنے اچھا عمل کیا خواہ مرد ہو یا عورت پر وہ مومن ہو بس یہی ہیں

یَدۡخُلُوۡنَ الۡجَنَّةَ یُرۡزَقُوۡنَ فِیۡهَا بِغَیۡرِ حِسَابٍ ﴿۴۰﴾ وَیٰقَوۡمِ مَا لِیۡۤ اَدۡعُوۡکُمۡ اِلَی النَّجٰوةِ

کہ جنت میں داخل ہونگے - اور اُس میں بیحساب رزق اُن کو دیا جائیگا اور اے میری قوم میرا کیا حال کہ میں تو تم کو نجات کی طرف

وَتَدۡعُوۡنَنِیۡۤ اِلَی النَّارِ ﴿۴۱﴾ تَدۡعُوۡنَنِیۡ لِاَکۡفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشۡرِکَ بِهٖ مَا لَیۡسَ لِیۡ بِهٖ عِلۡمٌ ۫ وَّ

بلاتا ہوں اور تم مجھے آگ کی طرف بلاتے ہو تم مجھے بلاتے ہو کہ اللہ سے انکار کروں اور اُس کے ساتھ شرک کروں جس کا مجھکو کچھ علم نہیں ہے

اَنَا اَدۡعُوۡکُمۡ اِلَی الۡعَزِیۡزِ الۡغَفَّارِ ﴿۴۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدۡعُوۡنَنِیۡۤ اِلَیۡهِ لَیۡسَ لَهٗ دَعۡوَةٌ فِی

اور میں تم کو اُس زبردست بخشنے والے کی طرف بلاتا ہوں بے شبہ تم مجھکو ایسی کی طرف بلاتے ہو جس کیواسطے دنیا اور آخرت میں کوئی

الدُّنۡیَا وَلَا فِی الۡاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَاۤ اِلَی اللّٰهِ وَاَنَّ الۡمُسۡرِفِیۡنَ هُمۡ اَصۡحٰبُ النَّارِ ﴿۴۳﴾

پکار نہیں اور ہمارا لوٹنا اللہ کی طرف ہوگا اور جو خطاکار ہیں وہی صاحب آتش ہیں

فَسَتَذۡکُرُوۡنَ مَاۤ اَقُوۡلُ لَکُمۡ ؕ وَاُفَوِّضُ اَمۡرِیۡۤ اِلَی اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیۡرٌۢ بِالۡعِبَادِ ﴿۴۴﴾

پس تم ضرور یاد کرو گے جو میں تمہیں کہتا ہوں اور میں اپنا معاملہ اللہ کے حوالے کرتا ہوں تحقیق اللہ اپنے بندوں کو دیکھنے والا ہے

فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِ مَا مَکَرُوۡا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرۡعَوۡنَ سُوۡٓءُ الۡعَذَابِ ﴿۴۵﴾ اَلنَّارُ یُعۡرَضُوۡ

پس اللہ نے اُسکو اُن کی تدبیروں کی برائی سے بچالیا اور آل فرعون پر برا عذاب اُلٹ پڑا آگ ہے (کہ) صبح

ع ۱۰ / ۶ — النصف — منزل

ہوا اِس لئے یہ ہامان اور یہی جو فرعون کی طرف سے بنی اسرائیل پر متعین تھا کہ اُن سے اینٹیں پکوا نے کا کام لے جیسا کہ خروج ۵ سے ظاہر ہے ہامان کے لفظی معنی محافظ کے ہیں دوم تمطاؤس جو الہامی کتاب مانی گئی ہے اس کے ۸ میں ہے مینس اور یبرس نے موسیٰ کا مقابلہ کیا مگر انکا ذکر توریت میں نہیں ہے اسی طرح ہامان کا نام بھی توریت میں نہیں۔

لہ بخاری و مسلم وغیرہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر میت کو صبح و شام اُس کا اصلی ٹھکانا دکھایا جاتا ہے اگر جہنمی ہے تو جہنم اور جنتی ہے تو جنت اور کہدیا جاتا ہے کہ قیامت کے روز تیرا یہ ٹھکانہ ہوگا۔

عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ ۚ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿٤٦﴾

اور شام پیش کیجاتی ہے اور جس روز وہ گھڑی قایم ہوگی تو کہا جائیگا آل فرعون کو سخت ترین عذاب میں داخل کرو

وَإِذْ يَتَحَاجُّونَ فِي النَّارِ فَيَقُولُ الضُّعَفَاءُ لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ

اور جب وہ آگ میں باہم جھگڑینگے تو ضعیف لوگ متکبروں کو کہینگے ہم تو تمہارے تابع تھے پس کیا تم آگ

أَنتُم مُّغْنُونَ عَنَّا نَصِيبًا مِّنَ النَّارِ ﴿٤٧﴾ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُلٌّ فِيهَا إِنَّ

کا کوئی حصہ بھی ہم سے دور کر سکتے ہو متکبر لوگ کہینگے ہم سب آگ میں ہیں اللہ

اللَّهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿٤٨﴾ وَقَالَ الَّذِينَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوا رَبَّكُمْ

بندوں کے درمیان فیصلہ کر چکا ہے اور جو لوگ آگ میں ہیں وہ جہنم کے پاسبانوں سے کہینگے اپنے رب سے دعا کرو کہ ہم

يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿٤٩﴾ قَالُوا أَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُم بِالْبَيِّنَاتِ ۖ قَالُوا

سے عذاب کا ایک ہی دن کم کر دے وہ جواب دینگے کیا تمہارے پاس تمہارے رسول صاف صاف نشانیاں لیکر نہیں آتے رہے

بَلَىٰ ۚ قَالُوا فَادْعُوا ۗ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ﴿٥٠﴾ إِنَّا لَنَنصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ

وہ کہینگے ہاں آئے تو کہینگے پھر تم ہی دعا کرتے رہو اور کافروں کی دعا تو بھٹکتی ہی رہتی ہے (کوئی اسکو نہیں سنتا) ہم اپنے رسولوں اور مومنوں کو

آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ ﴿٥١﴾ يَوْمَ لَا يَنفَعُ الظَّالِمِينَ مَعْذِرَتُهُمْ ۖ

دنیا کی زندگی میں بھی مدد دیا کرتے ہیں اور اس دن بھی جب گواہ کھڑے ہونگے (مدد دینگے) جس دن ظالموں کو ان کا عذر کچھ نفع نہ دے گا

وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ ﴿٥٢﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْهُدَىٰ وَأَوْرَثْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ

اور ان کیواسطے لعنت اور ان کیواسطے برا گھر ہے اور ہمنے موسی کو ہدایت دی اور بنی اسرائیل کو کتاب کا وارث بنایا

الْكِتَابَ ﴿٥٣﴾ هُدًى وَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿٥٤﴾ فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَاسْتَغْفِرْ

جو اہل عقل کیواسطے موجب ہدایت اور موجب یادگاری تھی پس تو صبر کر کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور اپنے گناہ سے پناہ مانگ

لِذَنبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ ﴿٥٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ

[1] اور اپنے رب کی حمد کیساتھ شام اور صبح تسبیح کرتا رہ جو لوگ اللہ کی آیتوں میں بحث

ع ۵ منزل

[1] ذنب کے لغوی معنی ہیں دم - اس سے مراد ایسے خفیف گناہ ہیں جو انبیاء سے سرزد ہوتے رہے ہیں بڑے گناہ ہوں کیواسطے جو انسان کو خدا سے علیحدہ اور اس کی رحمت سے دور کر دیں قرآن مجید میں جرم اور جناح مستعمل ہوئے ہیں - جرم کے معنی ہیں کاٹنا ایسا گناہ جو انسان کو خدا سے علیحدہ کر دے مجرم ایسا گنہگار جو خدا سے کٹ گیا ہو - جناح کے لفظی معنی ہیں بدی کی طرف مایل ہونا خدا کی طرف سے پھرنا - جرم اور جناح کا لفظ انبیاء علیہم السلام بلکہ صحابہ کرام کی نسبت بھی کسی جگہ قرآن مجید میں مستعمل نہیں ہوا ان کی نسبت ہر جگہ ذنب کا لفظ آیا ہے - جس سے بہ تقاضائے بشری کوئی بچا ہوا نہیں - جیسا کہ دم ایک زائد شے ہوتی ہے اس کو کاٹ ڈالنے سے حیوان میں چنداں نقصان نہیں ہوتا اور نہ اس کے رہنے سے کوئی بڑی خرابی ہے اسی طرح ذنب سے مراد ایسے گناہ ہیں جو فضول عادات کے طریق پر کبھی سرزد ہو جائیں مگر اس کا دل اور فطرت ایسی متغیر نہ ہو جائیں کہ وہ خدا سے پھیر بدی کی طرف مائل ہو جاوے بلکہ یہ ایسے قصور ہوتے ہیں جو عمد مستقل کے بغیر سرزد ہو جاتے ہیں -

بِغَیْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ اِنْ فِیْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِیْهِ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ

دلیل کے بغیر جو ان کو نہیں دی ہو جھگڑتے ہیں ان کے سینوں میں بس ایک بڑائی ہوتی ہے جسکو وہ پہنچ بھی نہیں سکتے پس اللہ سے پناہ مانگ کر وہ

اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ﴿۵۶﴾ لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ

سننے والا دیکھنے والا ہے۔ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا لوگوں کی پیدائش سے بیشک بڑھکر ہے مگر اکثر لوگ

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَمَا یَسْتَوِی الْاَعْمٰى وَالْبَصِیْرُ وَالَّذِیْنَ

نہیں جانتے۔ اور اندھا اور سوجھاکھا برابر نہیں ہو سکتے۔ اور نہ وہ لوگ

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِیْٓءُ قَلِیْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِیَةٌ

جو ایمان لائے اور عمل اچھے کرتے رہے بدکار کے برابر ہو سکتے ہیں پر تم بہت ہی تھوڑا سمجھتے ہو۔ قیامت ضرور ہونیوالی ہے

لَّا رَیْبَ فِیْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ

اس میں کوئی شک نہیں۔ مگر اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔ اور تمہارے رب نے فرمادیا ہے کہ مجھے پکارو ۱؎ اور میں

۱؎ آیت ذیل میں دعا کی حقیقت اور اس کی قبولیت کے طریق بیان فرمائے گئے ہیں اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَةً ۚ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ۚ وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۚ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ۵۵؎ اپنے رب کو تضرع اور خوف کیساتھ پکارو تحقیق اللہ زیادتی کرنیوالوں سے محبت نہیں کرتا اور زمین میں اصلاح کے بعد فساد نہ کرو اور خوف و طمع کیساتھ اس سے دعا مانگا کرو۔ تحقیق اللہ کی رحمت محسنوں سے قریب ہے تضرع یعنی گڑگڑانا اور خوف یعنی اپنے گناہوں کی شامت اور خدا کی عدالت سے ڈرنا دعا کیواسطے لازمی امور ہیں۔ جسقدر کوئی دعا ان دو حالتوں سے خالی ہوگی اسیقدر قبولیت سے دور ہوگی کیونکہ تضرع میں تمام درجہ کا عجز و نیاز شامل ہو جاتا ہے اور خوف میں اپنی عبودیت و گنہگاری اور خداوند عالم کی الوہیت اور قدوسیت کا اظہار ہوتا ہے جسقدر تضرع اور خوف کسی انسان میں ترقی کریں اسیقدر وہ گناہوں سے پاک ہوکر خدا کی جناب میں مقبول اور برپا ہو جاتا ہے۔ برعکس اسکے جو انسان خدا کی طرف سے لاپروا اور خوف سے بے نیاز ہو اسیقدر متکبر ظالم سرکش اور بدکار ہوتا جاتا اور حدود انسانیت سے جو عجز و نیاز ہے راست روی اور عبودیت سے خارج ہو جاتا ہے۔ جب تضرع اور خوف کی خوبیوں سے کوئی انسان عاری ہو تو سمجھنا چاہئے کہ وہ انسانیت سے خارج اور جناب الٰہی سے مردود ہے گویا کہ تضرع اور خوف سے علیحدہ ہونا بدکاری میں پڑ جانا اور خدا کے حضور میں غیر مقبول ہو جانا ہے چنانچہ آیت مذکورۃ الصدر میں ایک طرف یہ حکم ہے کہ اپنے رب کو تضرع اور خوف کیساتھ پکارو دوسری طرف ساتھ ہی یہ تنبیہ ہے کہ اللہ حد سے گذر جانیوالوں کو دوست نہیں رکھتا دوسرے الفاظ میں اس آیۂ کریمہ کا مطلب اس طرح پر بیان کر سکتے ہیں کہ اپنے رب کو عجز و نیاز گریہ و زاری اور خوف کیساتھ پکارتے رہو اگر ایسا نہ کروگے تو ان غافلوں اور ظالموں میں شامل ہو جاؤ گے جو اپنی زیادتیوں کی وجہ سے اس قابل نہیں رہتے کہ خدا ان سے محبت کرے پھر دوسرے الفاظ میں اس کی تشریح اس طرح پر ہے وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۵۵؎ یعنی اصلاح کے بعد زمین میں فساد نہ کرو اور خوف و طمع کیساتھ اللہ سے دعائیں مانگا کرو۔ پھر اور پیرایہ میں آئندہ الفاظ اس مطلب کو اور بھی صاف کرتے ہیں اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ۵۶؎ تحقیق اللہ کی رحمت محسنوں سے قریب ہے رحمت الٰہی جو دعاؤں کی قبولیت کا موجب ہوتی ہے اس کی نسبت اللہ کریم فرماتا ہے کہ وہ نیکی کرنیوالوں سے قریب ہے جب کوئی نیک

لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ﴿٦٠﴾

تمہاری سنونگا ہاں جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں وہ ذلت کیساتھ جہنم میں ضرور داخل ہونگے

اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى

اللہ وہی ہے جسنے تمہارے واسطے رات بنائی کہ تم اس میں آرام کرو اور دن دیکھنے کا وقت بنایا لوگوں پر اللہ بڑے فضل والا ہے

النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ﴿٦١﴾ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ لَا

مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے یہ اللہ تمہارا رب ہے جو ہر شے کا خالق ہے

إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ﴿٦٢﴾ كَذَٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِينَ كَانُوا بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ﴿٦٣﴾

اُس کے سوا کوئی معبود و محبوب نہیں پس کہاں تم پھیرے جاتے ہو۔ اسی طرح وہ لوگ پھیرائے جاتے ہیں جو ہماری آیتوں سے انکار کرتے ہیں

اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ قَرَارًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ

اللہ وہ ہے جسنے زمین کو تمہارے واسطے جائے قرار اور آسمان کو بطور بنیاد بنایا اور تمہاری صورت بنائی پھر تمہاری صورتوں کو اچھا بنایا

وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ فَتَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿٦٤﴾ هُوَ الْحَيُّ

اور پاک چیزوں کا تمہیں رزق دیا یہی اللہ ہے جو تمہارا رب ہے پس مبارک ہے اللہ جو جہانوں کا رب ہے وہ زندہ ہے

اللہ کو پکارے تو رحمت الٰہی اُس کی قبولیت کیواسطے حرکت میں آجاتی ہے الغرض مومن متقی اور نیک ہونا گریہ وزاری اور عجز و نیاز کیساتھ دعا میں مانگنا قبولیت کیواسطے لازمی امور ہیں۔ برعکس اسکے بدکاری اور ظلم کی حالت میں جو دعائیں لاپروائی اور بیدلی کیساتھ کیجائیں وہ قبولیت حاصل نہیں کرسکتیں چنانچہ آیات مذکورۃ الصدر میں الفاظ ذیل اس کے شاہد ہیں إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ بتحقیق اللہ حد سے گذر جانیوالوں کو دوست نہیں رکھتا قرآن مجید چونکہ ہر ایک روحانی مسئلہ کو طرح طرح کی تمثیلات اور ہر طرح کے پیراؤں میں صاف اور روشن کرنا چاہتا ہے اور مقامات میں اس مسئلہ کی تشریح اس طرح پر فرماتا ہے۔ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ظالموں کا کوئی مددگار نہیں إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ اللہ بدکاروں کو کامیابی کے رستے نہیں دکھاتا إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ نافرمانوں کی دعا بس بھٹکتی رہتی ہے جیسے کوئی راہ سے بھٹکا ہوا مسافر منزل مقصود کو نہیں پہنچ سکتا اسی طرح کسی ایسے شخص کی دعا جو خدا کو نہیں مانتا کبھی قبولیت کو نہیں پہنچتی یہی وجہ ہے کہ ظالم اور بدکار قومیں جو خدا کی نسبت ایمان صحیح نہیں رکھتیں اور اصلاح نفس اور عبودیت کے راستوں سے دور ہیں اپنی دعاؤں کو بے اثر دیکھکر اُن کی قبولیت سے ہی انکاری ہوگئی ہیں اور دعا کو محض عبادت سمجھتی ہیں یہ بے ایمانی کا دوسرا درجہ ہے اول درجہ تو وہ ہے کہ خدا کی ہستی سے ہی انکار کیا جاوے دوسرا درجہ یہ ہے کہ اسکو کارخانہ عالم کیطرف سے بے اختیار محض یا معطل مانا جاوے۔ پاک بندوں کی مخلصانہ دعائیں ضرور جناب الٰہی تک پہنچتی اور مناسب جواب حاصل کرتی ہیں یہ ایک لطیف پردہ مکالمہ ہے جو مومن بندہ اور اُس کے رب کے درمیان ہوتا ہے ایک روحانی ملاقات ہے جو پاک روح کو اس کے مولا کے ساتھ ہوتی ہے اور ہر سائل پورے یقین اور ایمان کیساتھ عجز و نیاز اور توبہ و استغفار کو رحیم وکریم مالک کے آگے پیش کرتا ہے ادھر خداوند عالم کی رحمت کامیابی کی صورت یا مناسب تشفی سے اس کی دلداری کرتی ہے نصرت الٰہی کے مشاہدات اپنی زندگی میں معائنہ ہو کر مومن کے یقین کو روز بروز ترقی ہوتی اور معرفت بڑھتی ہے دنیا میں کوئی مذہب اور کوئی قوم ایسی

ع ۶

منزل ۶

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۵﴾ قُلْ اِنِّیْ

کوئی معبود و محبوب اُسکے سوا نہیں ہیں اُسی کیواسطے دین خالص کر کے اُسی کو پکارو تمام حمد اللہ کیواسطے ہے جو رب العالمین ہے تو کہدے کہ

نہیں جسکی آسمانی کتابوں میں دعا کی تعلیم نہو بلکہ کوئی فرد بشر بھی ایسا نہیں جو دلگداز مصائب اور جانسوز تکالیف کے وقت خود بخود اپنے رب سے مدد اور معافی کا خواستگار نہوتا ہو۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ سعید اور خدا ترس لوگ تو بات بات میں اپنے رب کو پکارتے ہیں اور آپکو ناچیز و ناتواں خیال کر کے اُس قادر مطلق کی مدد کے خواہاں ہوتے ہیں ہر ایک حاجت میں اور ہر ایک دُکھ میں جو ضرورت ہو اُس مولا سے چاہتے ہیں کوئی دنیاوی تکلیف یا حاجت ہو یا دینی ہر ایک امر میں خدا سے دعائیں مانگتے ہیں۔ ان لوگوں کا حال بعینہ ایک معصوم بچہ کے مشابہ ہوتا ہے جو ہر ایک ضرورت کیوقت رو دیتا اور ماں ماں کر کے پکارتا ہے ایسے ہی خدا کے پیارے اپنے محبوب اور مولائے حقیقی کو بھی ہر ضرورت کیوقت پکارتے ہیں اور جیسے ماں شفقت و رحمت کے ساتھ اپنے معصوم بچہ کی کارسازی کرتی ہے ویسے ہی رب العالمین کمال شفقت و رحمت کیساتھ اپنے عاجز بندے کی کارسازی کرتا ہے۔ دوم درجہ کے وہ لوگ ہیں جو عموماً غفلت اور لاپروائی میں اپنی زندگی بسر کرتے اور اپنی طاقتوں اور کوششوں کو اپنے واسطے کافی سمجھتے ہیں معمولی حالتوں میں کبھی خدا کو یاد نہیں کرتے مگر غیر معمولی حالتوں میں ضرور اُس کی طرف جھکتے دعائیں مانگتے نذر و نیاز مانتے اور اُسکے پاک بندوں سے دعا کا سوال کرتے ہیں۔ جبتک یہ لوگ خود بھی توبہ و استغفار نہ کریں اپنے مالک کے آگے دردِ دل اور عجز و نیاز کیساتھ نہ روئیں اُسوقت تک کوئی قبولیت حاصل نہیں ہوتی اسلئے یہ لوگ دعاؤں کی کچھ حقیقت نہیں سمجھتے مگر مصیبت کیوقت فطرتی ایمان اندرونی طور پر جوش مار کر خدا کی طرف ان کو ضرور جھکا دیتا ہے۔ سوم درجہ کے وہ لوگ ہیں جو معمولی تکالیف میں بھی خدا کی طرف نہیں جھکتے اور نہ کوئی اُس سے مدد مانگتے ہیں مگر جب ناقابل برداشت تکالیف اُن کے سر پر آپڑتی اور اُن کے گھمنڈ خود روی بے نیازی کو توڑ کر دلوں کو شکستہ و مایوس کر دیتی ہیں اُسوقت یہ بھی خدا کے آگے روتے گڑگڑاتے اور دعائیں مانگتے ہیں۔ الغرض کوئی مذہب آسمانی ایسا نہیں جس میں دعاؤں کی تاکید نہو اور کوئی فرد بشر ایسا نہیں جس کی فطرت ایک نہ ایک وقت اُسکو دعا کیطرف نہ جھکا دے پھر وہ انسان کیسا لامذہب اور فطرت انسانی و مشاہدات جاودانی کی طرف سے کیسا جاہل ہے جو دعاؤں کو فضول یا غیر مقبول خیال کرتا ہے اور وہ قوم کیسی نادان ہے جس نے عدم قبولیت دعا کو اصول ایمانی میں سے قرار دیا ہے تمام عالم میں دعاؤں کی آواز ہے بچہ جوان اور بوڑھے سب خدا کو پکارتے ہیں علم والے اور بے علم سب کے سب نظر تا دعا کی اصلیت کے قائل ہیں سارے مذہب اور ساری قومیں خدا سے دعائیں کرتی ہیں۔ اتنا فرق ضرور ہے کہ ایک لوگ دُکھ اور سکھ تنگی اور فراخی میں ہر ایک ضرورت کیوقت خدا کی مدد ہدایت اور رحمت کے طالب رہتے ہیں اور ایک لوگ تھوڑی تھوڑی سی تکالیف کے وقت اور ایک لوگ سخت مصائب کے وقت۔ پھر کیا ایسا ایمان جو کم و بیش ہر ایک فطرت میں موجود ہے باطل ہے؟ تو پھر ماننا چاہیئے کہ تمام علوم متعارفہ اور فطرتی عقاید باطل ہیں اور ساتھ ہی ماننا چاہیئے کہ تمام علوم انسانی باطل ہیں کیونکہ تمام علوم کی بنیاد علوم متعارفہ اور فطرتی عقاید ہوتے ہیں الغرض دعاؤں کو بے حقیقت سمجھنا دہریت یا سوفسطائی کا ایک شعبہ ہے یا بے ایمانی اور بدکاری کا ایک نتیجہ۔

دعاؤں کی قبولیت سے انکار خدا و اور انسان گدا ہے دعا ہر ایک فطرت کی صدا ہے	خلاف دین و فطرت کا ہے اظہار عبادت کا یہی تو مدعا ہے ہر ایک دُکھ میں اسی کا آسرا ہے	سعیدوں کی رفیق دم دعا ہے دعاؤں سے ہی قوت اور ہمت دعا سے جو کوئی کرتا ہے انکار	عبودیت کا خاصہ التجا ہے خدا کی مغفرت اور فضل و نصرت سمجھ لو ہے وہ غافل اور بدکار

نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَمَّا جَاءَنِيَ الْبَيِّنَاتُ مِن رَّبِّي وَ

مجھے منع کیا گیا ہے کہ میں اُن کی عبادت کروں جنکو اللہ کے سوائے پکارتے ہو جبکہ میرے پاس میرے رب کیطرف سے صاف تعلیمیں آ چکیں اور

أُمِرْتُ أَنْ أُسْلِمَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٦٦﴾ هُوَ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ

مجھکو حکم دیا جا چکا کہ میں رب العالمین کیواسطے پورا فرماں بردار اور جان نثار ہو جاؤں۔ وہ وہی ہے جسنے تمکو مٹی سے پیدا کیا اور پھر نطفہ سے

سعادت جب تلک انساں میں قایم
دعا تو مغز ہے تم بندگی کا
نہیں کرتا ہے جو اللہ کو یاد
بڑھے اس سے خلوص و نور عرفاں
دعا میں شرط ہو اخلاص و زاری
دعا میں ہو اگر کچھ بے نیاری
یونہی برباد و بیکار جائیں
دعا کو فطرتاً سب جانتے ہیں
کوئی ہر وقت کرتا ہے دعائیں

گراں ہے دعائیں رب دایم
سہارا ہے بہت یہ زندگی کا
وہ ہو جاتا ہے بس بدکار و برباد
زیادہ دم بدم ہو دین و ایماں
گداز و درد خوف و انکساری
نہیں ہوتی ہے اس سے کامیابی
سراسر زحمت و نقصان لائیں
قبولیت کو اس کی مانتے ہیں
کوئی اُسوقت جب آفت میں آئیں
نہ کوئی قوم نہ مذہب ہے نہ انساں

تکبر اور رعونت اور جہالت
دعا میں سستی و انکار و غفلت
دعا سے رحمت خالق ہو شامل
خدا کی ہو مدد اور فضل و رحمت
خدا کا خوف ہو خلقت پہ شفقت
جو ہوں ناحق اور بے معنی دعائیں
جو ہو مغرور جبار و کذاب
کوئی بے علم ہو یا علم والا
غرض خالی نہیں کوئی دعا سے
نہیں جس میں دعا پر کچھ بھی ایماں

دعاؤں سے کرا دیتی ہیں نفرت
یہ کرتے ہیں حماقت کی دلالت
دعا سے دین و ایمان ہو کامل
ملے مقصد ٹلے رنج اور زحمت
گدازش نفس میں اور دل میں رقت
اجابت حق تعالیٰ کی بنا میں
دعاؤں میں نہ ہو دے اس کی یکجا
ہو قایل فی الحقیقت دعا کا
تنفر اس میں ہے نفرت خدا سے

پیدایش ۱۷/۱۸ اور ابرام نے خدا سے کہا کہ کاش اسمٰعیل تیرے حضور جیتا رہے۔ تب خدا نے کہا کہ بیشک میری جورو سرہ تیرے لئے ایک بیٹا جلیگی تو اُسکا نام اضحاق رکھنا۔ گنتی ۲۲/۸ سو آپکے بادشاہ بلق نے آرام سے یعنی پورب کے پہاڑوں سے مجھکو بلوایا۔ آ میرے لئے یعقوب کو میری خاطر سے بددعا کیجیو۔ اور آ میرے لئے اسرائیل کو بُرا کہیو۔ میں کیونکر اسکو بددعا کروں جسکو خدا نے بددعا نہیں کی یا اسکو بُرا کہوں جسکو خداوند نے برا نہیں کہا۔ اسلاطین ۱۷/۲۰ اور اسنے خداوند کو پکارا اور کہا اے خداوند میرے خدا کیا تونے اس بیوہ پر بھی جسکے یہاں میں رہتا ہوں بلا بھیجی کہ اسکے بیٹے کو مار ڈالا۔ اور اسنے آپ کو تین بار اس لڑکے پر پسارا اور خداوند کو پکارا۔ اور کہا اے خداوند میرے خدا اپنی عنایت سے ایسا کیجئے کہ اس لڑکے کی جان اس میں پھر آوے۔ اور خداوند نے ایلیاہ کی دعا سنی اور لڑکے کی جان اس میں پھر آئی کہ وہ جی اُٹھا۔ ایوب ۴۲/۱۰ اور خداوند نے جسوقت کہ ایوب نے اپنے دوستوں کیلئے دعا مانگی ایوب کی گرفتاری کو بدل دیا اور خداوند نے ایوب کو آگے کی نسبت سے دونی دولت عنایت کی۔ اور اُس کے سب بھائی اور سب بہن اور اُس کے اگلے جان پہچان اُس کے پاس آئے اور اُس کے گھر میں اُنہوں نے اُس کے ساتھ کھانا کھایا اور اُسپر افسوس کیا اور اُن ساری بلاؤں کیلئے جو خداوند نے اُسپر نازل کی تھیں تسلی دی اور اُنمیں سے ہر ایک نے اُسکو ایک قسیطہ اور ہر ایک نے اُسے سونے کا ایک کرنپھول بخشا۔ اُس قوم کو دین اور عقل پر افسوس جو خدا کو بخشش اور رحمت کی صفات میں بااختیار ماننے اور دعاؤں کو محض ایک طریق عبادت خیال کرتے ہیں۔ انکے نزدیک دعائیں ایک قسم کی جھوٹی عبادات ہیں یہ نتیجہ اُس بیجا تصرف کا ہے جو محجوب اور بیدین لوگوں نے کلام الٰہی کی تفسیر میں کیا۔

ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُونُوا شُيُوخًا وَ

پھر جوان ہی سے پھر تم کو بچہ بنا کر نکالا پھر تم کو بڑھایا تاکہ تم اپنی پوری طاقت کو پہنچو پھر (عمر دی) تاکہ تم بوڑھے ہو جاؤ اور

مِنْكُمْ مَنْ يُتَوَفَّىٰ مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوا أَجَلًا مُسَمًّى وَلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٦٧﴾ هُوَ الَّذِي

تم میں سے بعض ایسے ہے جو پہلے ہی مر جاتا ہے اور تاکہ تم وقت مقرر کو پہنچو اور تاکہ تم عقل پکڑو وہ وہی

يُحْيِي وَيُمِيتُ فَإِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴿٦٨﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ

ہے جو زندہ کرتا اور مارتا ہے اور جب کچھ کرنے کا قطعی ارادہ کرے تو بس یہی کہتا ہے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتی ہے کیا تو نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جو

يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ أَنَّىٰ يُصْرَفُونَ ﴿٦٩﴾ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِالْكِتَابِ وَبِمَا أَرْسَلْنَا بِهِ

اللہ کی آیتوں میں جھگڑا کرتے ہیں۔ کہاں کو پھیرے جاتے ہیں۔ جنہوں نے کتاب کو اور اس چیز کو جو ہم نے رسولوں کے ساتھ بھیجی جھٹلایا

ع ۷ / ۱۴ — معا — عند المتاخرین — منزل ۶

خود جو ہیں مردودِ درِ بارِ خدا ٭ وہ کیا کرتے ہیں انکارِ دعا ٭ رحمت و فضلِ خدا سے دور ہیں ٭ بے خبر ہیں بے بصر بے نور ہیں

اسقدر عام تمہید کے بعد ہم مضمون دعا کو چند صورتوں میں بیان کرتے ہیں۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہر ایک شخص کو چاہیئے کہ ہر ایک ضرورت اور تکلیف میں اللہ تعالیٰ ہی سے دعا کرے یہاں تک کہ نمک کی ضرورت ہو یا جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوے تب بھی دعا کرے (ترمذی) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی صلعم نے کہ جو شخص ایسے بیمار کی عیادت کرے جسکو موت نہ آئی ہو اور اُس کے پاس سات بار اَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ کہے اللہ تعالیٰ اُسے عافیت بخشیگا۔ (ترمذی و ابو داؤد) فرمایا رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کوئی اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں مانگتا اللہ تعالیٰ اُسپر خفا ہوتا ہے یعنی جسقدر بندہ اللہ تعالیٰ سے دعا اور التجا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسیقدر اُس بندہ سے راضی ہوتا ہے (ترمذی)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت سونے کیواسطے تم اپنے بستر پر لیٹو اسوقت یہ دعا کرو جسکا ترجمہ یہ ہے کہ یا رب تیرے نام کیساتھ میں نے اپنی کروٹ کو بستر پر لگایا ہے اور تیرے ہی نام کیساتھ اُٹھاؤں گا اگر تو میری جان کو روک رکھے یعنے سوتا ہی رہجاؤں گا تو میری جان پر رحم کرنا یعنے بخشدیجیو اور اگر پھر میری طرف واپس کرے یعنی میں جاگ اُٹھوں تو مجھکو آفتوں اور بلاؤں سے بچائیو جسطرح تو اپنے بندوں کو بچاتا ہے (جامع البیان) (۳۹۸)

دُعاؤں کی قبولیت کا ایمان ہر ایک اِنسان کی فطرت میں موجود ہے سعیدوں میں یہ ایمان زندہ رہتا اور ہر ایک چھوٹی بڑی ضرورت کیوقت اُن کو کامل یقین کے ساتھ خدا کی طرف جھکاتا ہے برعکس اس کے سعید مومن کی یہ ایک بڑی پہچان ہے کہ وہ ہر حال میں اپنے خدا کی نصرت مغفرت اور رحمت کا طالب رہتا ہے جسقدر انسان دنیا پرست غافل اور جناب الٰہی سے دور ہوتا جاتا ہے اسیقدر یہ ایمان ضعیف اور بیجان ہوتا جاتا ہے یہانتک کہ

رُسُلَنَا فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٧٠﴾ إِذِ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ يُسْحَبُونَ ﴿٧١﴾

وہ ضرور جان جائیں گے جب طوق اُن کی گردنوں میں (ہوں گے) اور زنجیریں (بھی) وہ گھسیٹے ہوئے

فِي الْحَمِيمِ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُونَ ﴿٧٢﴾ ثُمَّ قِيلَ لَهُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ تُشْرِكُونَ ﴿٧٣﴾ مِن

پانی میں گھسیٹے جائینگے پھر آگ میں جھونک دئیے جائینگے پھر اُن سے کہا جائیگا وہ کہاں ہیں جنکو تم اللہ کے سوائے شریک ٹھہراتے تھے

پرلے درجہ کے بدبخت لوگوں میں بلا انتہا درجہ کے دُکھ اور مصیبت کے ظاہر نہیں ہوتا۔

چنانچہ بیان نیک و بد لوگوں میں مختلف درجوں پر ہم شب و روز خود مشاہدہ کرتے ہیں کوئی قوم تو کیا کوئی فرد بشر بھی ایسا نہیں جو ایک ایک وقت اپنے خدا سے امداد اور مشکل کشائی کا خواستگار نہ ہوتا ہو اسکی تفصیلات سے قرآن مجید بھرا ہوا ہے ایک طرف انبیاء علیہم السلام اور اُن کے پیچھے تابعین کا گروہ ہے جو بات بات میں اپنے رب سے دعائیں مانگتا ہے۔ حاملان عرش پکارتے ہیں رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْمًا ۴۰ اے ہمارے رب تیری رحمت اور تیرا علم ہر ایک شے میں پھیلا ہوا ہے آدم علیہ السلام کی دعا ہے رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۷ اے ہمارے رب ہمنے اپنے نفسوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہماری مغفرت نہ کرے تو ہم ضرور تباہ ہو جاویں۔ نوح علیہ السلام دعا کرتے ہیں رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ۷۱ اے میرے رب تو زمین پر کافروں کا کوئی ملک نہ رہنے دے۔ ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہے رَبِّ اجْعَلْ هَٰذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ آمَنَ مِنْهُم بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۲ ۱۲۶ اے میرے رب تو اس شہر مکہ کو با امن بنا اور اس کے رہنے والوں میں سے جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھیں اُن کو پھلوں کا رزق دے شعیب علیہ السلام کی دعا ہے رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ ۷ اے ہمارے رب ہماری قوم کے درمیان حق حق فیصلہ کر دے۔ صالحین کی دعا ہے رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ ۲۵ اے ہمارے رب تو ہماری بیویوں اور ہماری اولاد میں سے قرۃ العین عطا کر۔ یونسؑ کہتے ہیں۔ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ۲۸ اے میرے رب تحقیق میں نے ہی اپنے نفس پر ظلم کیا حضرت سلیمانؑ کی دعا ہے رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَّا يَنبَغِي لِأَحَدٍ مِّن بَعْدِي ۳۸ اے میرے رب تو میری مغفرت کر اور مجھکو ایسا ملک عطا کر جو میرے بعد کسی کو نہ پہنچ سکے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی دعا ہے رَبَّنَا أَنزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً ۵ اے ہمارے رب تو ہم پر ایک خوان نازل کر۔ اصحاب کہف کی دعا ہے رَبَّنَا آتِنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً ۱۸ اے ہمارے رب تو ہمپر اپنی جناب سے رحمت بھیج ان کے علاوہ اور ہزارہا متفرق دعائیں ہیں جیسے أَنتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا ۷ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۲ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا ۳ الغرض رَبَّنَا و رَبِّي کی پکار سے تمام قرآن بھرا ہوا ہے دوسری طرف دنیا پرستوں بدکاروں اور ملحدوں کا گروہ ہے جسکی مثال فرعون اور اُسکا گروہ ہے شدت مصیبت کیوقت وہ بھی موسیٰ علیہ السلام سے دعا کے خواستگار ہوئے ہیں تفصیل کیلئے دیکھو رسالجات مارچ و اپریل ۱۹۱۰ء صفحہ ۳۷۲ پھر ایک عام مثال کے طور پر قرآن مجید فرماتا ہے فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ ۲۹ جب کشتی میں سوار ہوتے ہیں تب اللہ کو دین اخلاص کیساتھ پکارتے ہیں مگر جب ہم اُن کو صحیح سلامت خشکی پر پہنچا دیتے ہیں تب فوراً شرک کرنے لگتے ہیں۔

دُونِ اللّٰهِ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوا مِنْ قَبْلُ شَيْئًا كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ

وہ کہیں گے ہم سے گم ہو گئے بلکہ ہم پہلے سے کسی شے کو بھی نہیں پکارتے تھے اسی طرح اللہ کافروں کو گمراہ

الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۴﴾ ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ﴿۷۵﴾

کرتا ہے یہ اسواسطے ہوا کہ تم زمین میں ناحق اتراتے اور اکڑا کرتے تھے

اُدْخُلُوْا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۷۶﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ

جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ ہمیشہ اسی میں رہنے والے پس متکبروں کا برا ٹھکانا ہے پس تو صبر کر اللہ کا وعدہ

حَقٌّ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۷۷﴾

سچا ہے پس جو ہم تجھکو بعض باتیں دکھاویں جنسے ہم ان کو ڈراتے ہیں یا تجھکو وفات دیدیں پس ہماری طرف وہ واپس کئے جاوینگے

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ

اور ہم نے تجھسے پہلے رسول بھیجے بعض تو وہ ہیں جنکے قصے ہم نے تجھسے بیان کر دیئے ہیں اور بعض وہ ہیں کہ جن کے قصے ہم نے تجھسے بیان

۱۔ دعاؤں کی قبولیت سے معرفت ترقی پکڑتی اور ایمانی اصول یقینی صورت میں متبدل ہو جاتے ہیں

چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۱۸۶ اگر میرے بندے تجھسے میری بابت سوال کریں پس ان کو جواب دے کہ میں قریب ہوں۔ دعا کرنیوالا جب مجھے پکارے میں اسکو قبول کرتا یا جواب دیتا ہوں پس میرے بندوں کو چاہئے کہ مجھسے دعائیں مانگا کریں اور مجھپر ایمان رکھیں تاکہ وہ رشد حاصل کریں یہ یاد رہے کہ ہم سید میں بیان کر آئے ہیں کہ قبولیت دعا کیواسطے صحت ایمان استغفار توبہ صبر اور عجز و نیاز ضروری ہیں چنانچہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ لفظ عبادی سے اپنے بندوں کو مخاطب کرکے انکے قرب اور مجیب ہونے کا اظہار فرماتا ہے اور دعا کرنے والے کو لفظ الداع سے جو آیت میں ہے بتا دیا بلکہ الف نے مخصوص کر دیا ہوا اور آیات قرآنی اس مسئلہ کو اور زیادہ واضح کرتی ہیں چنانچہ ارشاد ہوتا ہے فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْا اِلَيْهِ اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ۶۱/۱۱ خدا سے استغفار کرو اس کی طرف جھکو کہ تحقیق میرا رب قریب اور مجیب ہے ایک اور مقام پر ارشاد ہے۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۱۵۳/۲ اے مومنو اللہ سے صبر اور نماز کیساتھ مدد چاہا کرو بتحقیق اللہ صابرین کے ساتھ ہے۔

امثال ۱۵/۲۹ شریر کی قربانی سے خداوند کو نفرت ہے پر سیدھے آدمی کی دعا اسکی رضا ہے یعقوب ۵/۱۶ راستباز کی دعا کے تاثیر سے بہت کچھ ہو سکتا ہے الیاہ ہمارا ہم طبیعت انسان تھا اسنے بڑے جوش سے دعا کی کہ مینہ نہ برسے چنانچہ ساڑھے تین برس تک زمین پر مینہ نہ برسا پھر اسنے دعا کی تو آسمان سے پانی برسا اور زمین میں پیداوار ہوئی زبور ۳۴/۱۷ صادق چلاتے ہیں اور خداوند سنتا ہے۔ اور انہیں ان کے سارے دکھوں سے رہائی دیتا ہے خداوند ان کے نزدیک ہے جو شکستہ دل ہیں۔ زبور ۵۰/۱۴ تو شکرگزاری کی قربانیاں خدا کے آگے گذران اور حق تعالیٰ کے حضور اپنی نذریں ادا کر اور مصیبت کے دن مجھے فریاد کر میں تجھے مخلصی دونگا

نَقْصُصْ عَلَيْكَ ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ

نہیں کئے اور کسی رسول کی یہ مجال نہ تھی کہ اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی نشان لے آتا پس جب

اور تو سیدھا حال ظاہر کرے گا - متی ۲۱ - ۲۲ - اور جو کچھ دعا میں ایمان کیساتھ مانگو گے وہ سب تمہیں ملیگا - متی ۵ تا ۱۵ اور جب تم دعا مانگو گے

تو ریاکاروں کی مانند نہ ہو کیونکہ وہ عبادت خانوں میں اور بازاروں کے کونوں پر کھڑے ہو کر دعا مانگنی پسند کرتے ہیں تاکہ لوگ انہیں

دیکھیں میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ اپنا اجر پا چکے بلکہ جب تو دعا مانگے تو اپنی کوٹھری میں جا اور دروازہ بند کرکے اپنے باپ سے جو پوشیدگی

میں ہے دعا مانگ - اس صورت میں تیرا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے تجھے بدلہ دے گا اور دعا مانگتے وقت غیر قوم کے لوگوں کی طرح

بک بک نہ کرو - کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہماری بہت بولنے کے سبب ہماری سنی جائیگی - پس ان کی مانند نہ ہو کیونکہ تمہارا باپ تمہارے

مانگنے سے پہلے ہی جانتا ہے کہ تم کن کن چیزوں کے محتاج ہو - پس تم اس طرح دعا مانگا کرو اے ہمارے باپ تو جو آسمانوں میں ہے - تیرا نام پاک

مانا جائے - تیری بادشاہی آئے - تیری مرضی جیسی آسمان پر پوری ہوتی ہے زمین پر بھی ہو ہماری روز کی روٹی آج ہمیں دے - اور جس طرح

ہم نے اپنے قرضداروں کو بخشا ہے تو بھی ہمارے قرض ہمیں بخشدے - اور ہمیں آزمائش میں نہ پڑنے دے - بلکہ برائی سے بچا اس لئے کہ اگر تم آدمیوں کے

قصور معاف کروگے تو تمہارا آسمانی باپ بھی تمہیں معاف کرے گا - اور اگر تم آدمیوں کے قصور معاف نہ کروگے تو تمہارا باپ بھی

تمہارے قصور معاف نہ کرے گا -

۳ - صفات باری تعالیٰ میں سے اجابت دعا ایک ایسی صفت ہے جو غفور رحیم اور مغفرت کا مظہر بنتی اور اولیاء کرام کی زندگی میں عجیب و غریب کرشمہ دکھلاتی ہے -

ربع ۱۶

قرآن مجید سے تاثیرات دعا کی بابت یہانتک ثابت ہوتا ہے کہ جب کوئی شخص مصائب میں گرفتار ہوتا ہے یا کوئی قوم خراب حال ہو جاتی

ہے اس مصیبت اور تباہی کے وقت جو دعائیں زار اور بے اختیار اُن کے موہوں سے نکلتی ہیں وہ ایک نہ ایک وقت ضرور اپنا اثر کرتی اور

زمانہ کا تختہ پلٹ دیتی ہیں یہی سلسلہ دعا ہے جو مغلوب کو غالب اور زیردست کو زبردست بنا دیتا ہے اور عروج اور غلبہ کے

وقت میں عموماً لوگ لاپرواہ متکبر سرکش اور ظالم بنجاتے ہیں اس لئے دعائیں اُن سے چھوٹ جاتی اور یہ لاپرواہی اُن کے زوال کا موجب

بنتی ہے برعکس اس کے جو لوگ تباہی اور مظلومیت کی حالت میں ہوتے ہیں وہ عموماً کثرت سے اپنے خدا کو پکارتے ہیں اسلئے آخرکار اُن

کی آہ و زاری مقبول ہو کر عروج کا باعث بنجاتی ہے یہ سلسلہ عروج و زوال کا کنبوں خاندانوں اور قوموں میں اس کثرت سے دیکھا

جاتا ہے کہ یہ بات ضرب المثل ہو گئی ہے وہ یہ بات کا انت ہے ،، یعنی انتہائے زوال کے بعد عروج اور انتہائے عروج کے بعد زوال شروع ہوتا ہے جب

ہے اصل راز اس شخصی اور قومی عروج و زوال کا دعا و رغبتہ ہے کسی بزرگ کا شعر ہے - بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن ✤

اجابت از در حق بہر استقبال می آید - قرآن مجید ان تصرفات الٰہیہ کی نسبت اسطرح پر فرماتا ہے اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا

دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ ۲۷ بھلا کون ہے جو بیقرار کی سنتا ہے جب کہ وہ

اُسکو پکارتا ہے اور مصیبت کو دور کر دیتا اور تم کو زمین کے خلیفہ بناتا ہے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے اس آیت سے

أَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُونَ ﴿۷۸﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ

اللہ کا حکم آیا تو حق حق فیصلہ کر دیا گیا اور اُس وقت جھٹلانے والے لوگ برباد ہو گئے ۔ اللہ وہ ہے جس نے تمہارے واسطے مواشی بنائے کہ ان

صاف ظاہر ہے کہ مصیبت کا دور ہونا اور رزق میں عروج پانا اضطراری دعاؤں سے شروع ہوتا ہے یہ تمام قدرت اللہ کو ہے جس کے سوائے اور کوئی معبود نہیں اور یہ مسئلہ بھی ایسا صاف اور بدیہی ہے کہ ہر ایک انسان اپنے دل سے سوال کر کے اس نتیجہ کو پہنچ سکتا ہے اسی واسطے یہ تمام حقیقت سوال کی صورت میں بیان فرمائی گئی ہے تاکہ ہر ایک سمجھدار آدمی خود سوچے اور سمجھے۔

۴۔ جو لوگ دعائیں نہیں مانگتے وہ سخت غافل بیدین اور بدکار ہو جاتے اور ان تعلقات باطنی سے محروم رہجاتی ہیں جو مومن بندہ کیواسطے رفع الی اللہ اور ازدیاد بصر کا موجب ہوتے ہیں

جو شخص خدا سے کچھ نہیں مانگتا وہ عبودیت کی حقیقت اور رب العالمین کی رحمت و فضل سے نا آشنا محض ہے انسان کی کیا حقیقت ہے جو اپنے رب سے لاپرواہ بنا رہے ہم ظاہری سلسلوں میں بھی جو باطنی قواعد کا نمونہ ہیں یہی دستور دیکھتے ہیں کہ جو ماتحت اپنے افسر کو حقیر یا بے اختیار یا بخیل یا موذی خیال کر کے اُس سے کسی قسم کے فیض کی امید نہ رکھے اور نہ کبھی اُس سے کوئی سوال کرے بلکہ سوال لاحاصل اور ہتک خیال کرتا رہے وہ کبھی اپنے افسر کی خوشنودی حاصل نہیں کر سکتا اور اُن تمام فیوض سے محروم رہجاتا ہے جو اُس کی نسبت حسن ظن رکھنے اچھی خدمات کرنے اور دلجوئی کرنے سے حاصل ہو سکتے تھے اور عموماً لاپروائی بڑھتے بڑھتے تنفر کو پہنچ جاتی ہے جو مخالفت اور نقصانات کا موجب ہوتی ہے پھر جب ایک ناچیز انسان اپنی لیاقتوں اور قوتوں پر متکبر اور سرکش بنا رہے اور رب العالمین کی کچھ حقیقت نہ سمجھے نہ اُس سے دعاؤں کی قبولیت کا یقین کرے اور نہ اُس سے فیوض و انعامات کی توقع رکھے تو پھر اُس کا کیا دین ہے اور خداوند عالم کو اُس کی کیا پرواہ ہے۔ عموماً دنیا پرستوں جاہلوں غافلوں اور متکبروں اور بدکاروں کا یہی حال ہوتا ہے کہ اپنی کمائی پر مست عیش و تنعم میں غرق اور دنیاوی شغلوں میں خدا سے بے خبر رہتے ہیں پھر رب العالمین کو کچھ نہیں سمجھتے اور محض حیوانی زندگی بسر کرتے ہیں کہ گاؤ خر کیطرح سوائے شکم سیری کے کچھ خیال اُن کو نہیں آتا بلکہ حیوانوں سے بھی بدتر ہو جاتے ہیں قرآن مجید میں نوح علیہ السلام ایسے غافلوں اور بدکاروں کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ﴿۱۳﴾ تمہیں کیا ہو گیا کہ اللہ سے بڑی بڑی امیدیں نہیں رکھتے ایک اور جگہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ ﴿۷۷﴾ لوگو اگر تم دعائیں نہ کرو تو میرے رب کو تمہاری کیا پرواہ ہے۔ پھر ایک اور جگہ پر قرآن مجید فرماتا ہے اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ﴿۲۸﴾ کیا ہم تمہاری شامل حال وہ انعامات اور برکات کر دیں جن سے تم کراہیت کرتے ہو۔

تو اسے ذرہ ناتواں چیز کیا ہے ۔ جو مالک ہے بے فکر ایسا ہوا ہے
جو ہے مالک الملک خلاق عالم ۔ قدیر اور عزیز اور رزاق عالم
جو چاہے تو یکدم میں برباد کر دے ۔ دکھوں سے تیرے گھر کو اور کو بھر دے
جو چاہے تجھے سخت بیمار کر دے ۔ تو نگر سے یکدم میں نادار کر دے
کھڑے کھیت و باغات سارے بہا دے ۔ زمانہ کو خشکی کے دکھ سے رلا دے
زمین اور پہاڑوں کو تھر تھرا دے ۔ مکانات عالی و ھڑا ھڑ گرا دے
وباؤں سے آدم پہ لا دے تباہی ۔ ہزاروں کو یکدم میں کر دیوے راہی
نہیں اُس کی پرواہ کچھ بھی سمجھتا ۔ خداوند عالم کو یوں ہی سمجھتا
نہیں تو بھی کیا ایک بندہ خدا کا ۔ ملا کیا تجھے حکم ارض و سما کا
تو رکھتا ہے لوگوں سے امید ہر دم ۔ نہیں یاد یکدم خداوند عالم

لِتَرْكَبُوا مِنْهَا وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ﴿۷۹﴾ وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوا عَلَيْهَا حَاجَةً

تاکہ بعض پر تم سوار ہوتے ہو اور بعض کو کھاتے ہو اور اُس میں تمہارے واسطے منافع ہیں اور (یہ بھی) کہ تم اُن پر سوار ہو کر اپنے

فِي صُدُورِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ ﴿۸۰﴾ وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ فَأَيَّ آيَاتِ

دلوں کی حاجتوں کو پہنچ جاؤ اور اُن پر اور کشتی پر لدے پھرتے ہو اور اللہ تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے پس [1]

اللَّهِ تُنْكِرُونَ ﴿۸۱﴾ أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

اللہ کی کونسی آیت سے تم انکار کرتے ہو کیا وہ زمین میں پھرے اور نظر نہیں کی کہ اُن سے پہلوں کا انجام کیا ہوا

سوالات کرتا ہے انساں سے تو | نہیں مانگتا کچھ بھی رحمان سے تو | بھلا کیا خدا کا تو انساں سے ہے | اگر مایوس و بے فکر رحمان سے ہے
خلائق کے در پر پڑا پھر رہا ہے | امید اور خوف اُن سے ہی کر رہا ہے | مگر رب سے مایوس و بیزار ہے تو | اسی واسطے تنگ اور خوار ہے تو
دعا اور عبادت سے ہے عار تجھکو | فیوض خدا سے ہے انکار تجھکو | وہ ہے صاحب مغفرت اور رحمت | وہی دیوے عزت وہی دیوے ذلت
نہیں اُس کی حکموں میں تجھکو ہے کوئی | نہیں کر سکے اُس سے تکرار کوئی | نہ مانگے اگر تو خدا سے دعائیں | رہے سخت بے دین و آئین الٰہیہ
رہے دور اللہ کی مغفرت سے | محبت کرے ظلمت شیطنت سے | سیاہی تیرے دل پہ چھاتی رہی ہیں | مصیبت صدا تجھپہ آتی رہی ہیں
خرابی ہے دین و ایماں میں تیرے | بدی کی طرف تجھکو شیطاں جو پھیرے | یہاں اور وہاں سخت اندھا رہے تو | ہمیشہ کو پھر دُکھ سے روتا رہے تو
نہ ہو تجھکو حاصل محبت خدا کی | نہ نصرت خدا کی نہ رحمت خدا کی | رہے بے خبر دل کی انوار سے تو | پڑے دور نیکوں کی اطوار سے تو
ارے بے خود و سرکش و مست جاہل | دعاؤں میں یک لحظہ بھی ہو نہ کاہل | تو رکھ در دو ہر وقت اچھی دعا کا | کہ بندہ ہے محتاج ہر دم خدا کا
نہ رکھ اپنے مولا سے اتنا تکبر | نہ کر اپنے آقا سے بیجا تنفر | خدا کا نہیں اس میں کچھ بھی بگڑتا | بگڑتا ہے جو کچھ تیرا ہی بگڑتا

۵- دعاؤں کا قبول نہ ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ مشرک ہے یا غفلت اور بے راہی کی وجہ سے جناب الٰہی میں اُسکو قبولیت نہیں ایسے شخص کو توبہ و استغفار کیساتھ خداوند عالم کو پکارنا چاہیے

چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے۔ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ﴿۵۰﴾ خدا سے منکروں کی دعا بھٹکتی بھٹکتی پھرا کرتی ہے إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ﴿۶﴾ اللہ بدکاروں کو کامیابی کا راستہ نہیں دکھاتا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿۱۹۰﴾ اللہ حد سے گذر جانیوالوں کو دوست نہیں رکھتا أَلَا إِنَّ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ یاد رکھو کہ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہے إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿۵۶﴾ تحقیق اللہ کی رحمت محسنوں کے قریب ہے وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ﴿۲۷۰﴾ ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہوتا لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُمْ بِشَيْءٍ إِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَاءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهِ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ﴿۱۴﴾ اُسی کو پکارنا حق ہے اور جو لوگ خدا

[1] اتی ضمیر مبہم ہے اسمائے غیر صفات میں مونث و مذکر میں تفرقہ بہت ہی کم ہوتا ہے اور آیات کیساتھ لفظ اتی بہ نسبت آیتہ

٭ کے زیادہ فصیح ہے اس لئے یہاں بجائے آیتہ کے اتی آیا ہے ۱۲

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَانُوْا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَاَشَدَّ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِى الْاَرْضِ فَمَآ اَغْنٰى

تعداد میں اور قوت میں اور زمینی آثاروں میں زیادہ تھے پس جو کچھ انہوں نے

کو چھوڑ کر اور وں سے دعا کرتے ہیں وہ اُن کی کچھ بھی قبولیت نہیں کرسکتے مگر جیسے ایک شخص اپنے دونوں ہاتھ پانی کیطرف پھیلائے تاکہ پانی اُس کے مُنہ میں آجائے حالانکہ وہ اُس تک از خود آنے والا نہیں اور کافروں کی دعا تو یونہی بھٹکتی پھرا کرتی ہے۔ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا اے لوگو بیشک خدا پاک ہے عمل پاک اور مال پاک کو ہی قبول کرتا ہے خدا نے ایمانداروں کو وہی حکم دیا ہے جو رسولوں کو دیا ہے اُسنے فرمایا ہے اے پیغمبرو پاک مال و حلال رزق کھاؤ اور نیک عمل کرو میں تمہارے عملوں کو جانتا ہوں اور خدا نے فرمایا ہے کہ جو پاک چیزیں ہمنے تمکو دی ہیں اُن کو کھاؤ پھر حضرت صلعم نے ایک مرد کا ذکر فرمایا جو بڑا سفر کر کے آیا بکھرے بال خاک آلودہ دونوں ہاتھ آسمان کی طرف پھیلاتا اور کہتا ہے اے میرے رب اے میرے رب حالانکہ اُسکا کھانا حرام ہے اور پینا حرام ہے اور لباس حرام ہے اور حرام غذا سے ہی وہ پلا ہے پھر کہاں سے ایسے شخص کی دعا قبول ہو۔

نہ ہووے جو مقبول تیری دعا — سمجھ لے کہ ہے تو ہی دور از خدا — قریب الشیاطین ہے رب سے دور — نہیں اُس کی رحمت کا کچھ ظہور

ترے دین و ایمان میں کچھ فرق ہے — شرارت میں یا شرک میں غرق ہے — بھلائی نہیں ہے کوئی تیرے پاس — تبھی تیرا رب ہے نہیں تجھکو پاس

نہیں تیری سُنتا ہے رب کریم — بدافعالیوں سے ہوا ہے رحیم — نکوکار ہوتے ہیں لیں ہیں بلیاب — خبر پر وہ ہے اور اسکی خطاب

ریاکار ہو یا جفا کار ہو — دغاباز ہو یا کہ بدکار ہو — دعا اُس کی ہوتی نہیں ہے قبول — پکار اُس کی جاتی ہے ساری فضول

گناہوں سے جب تک نہو پاک صاف — دعاؤں سے ہرگز نہو انکشاف — خدا پاک ہے پاک ہی ہے حبیب — نکوکار کو ہے قرب اور مجیب

زبور ۶۶/۱۸ اگر میں دل میں بدکاری پر مائل ہوتا تو خداوند میری نہ سنیگا۔ پر خدا نے تو سُنا ہے اُسنے میری دعا کی آواز پر کان دھرا ہے مبارک ہو خدا جسنے میری دعا کو نہ پھیرا۔ اور نہ اپنی رحمت کو مجھ سے۔ میکاہ ۳/۴ تب وے خداوند کو پکارینگے پر وہ انکی نہیں سُننے کا بلکہ وہ اُسوقت اُنسے اپنا مُنہ پوشیدہ کرے گا اسلئے کہ انہوں نے بُرے عمل کئے ہیں یوحنا ۹/۳۱ ہم جانتے ہیں کہ خدا گنہگاروں کی نہیں سنتا لیکن اگر کوئی خدا پرست ہو اور اُس کی مرضی پر چلے تو وہ اُس کی سُنتا ہے۔

۶۔ دعاؤں کا قبول ہونا اس امر کی دلیل ہے کہ اُس کا دین و ایمان خداوند عالم کی نظر میں منظور ہے وہ خدا کا محبوب ہے خداوند کریم اُس کی سُنتا اور اُس کو جواب دیتا ہے۔

جیسے قرآن کریم فرماتا ہے اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ تحقیق اللہ کی رحمت محسنوں کے نزدیک ہے۔

۷۔ خداوند عالم سے رحمت مغفرت اور فضل کی دعائیں مانگنا ہر ایک مومن پر لازم ہے

جیسا کہ قرآن میں مذکور ہے فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۲/۱۸۶ پس چاہئے کہ مجھ سے دعائیں مانگا کریں اور مجھ پر ایمان رکھیں تاکہ رشد حاصل کریں پھر فرمایا ہے وَسْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ۴/۳۲ اللہ سے اُس کے فضل کا سوال کیا کرو۔

عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ

کمایا وہ اُن کے کچھ کام نہ آیا پس جب اُن کے رسول اُن کے پاس صاف نشانیں لیکر آئے تو جو

مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٨٣﴾ فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا

علم اُن کے پاس تھا اُسی پر اکڑتے رہے اور جن باتوں کا تمسخر کرتے تھے وہی اُن پر اُلٹ پڑی پس جب اُنہوں نے ہمارا عذاب دیکھا

اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ﴿٨٤﴾ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ

تو بولے کہ ہم اللہ پر ایک ہی ایمان لائے اور جو جو شریک ہم اُس کیساتھ کرتے تھے اُن سے انکاری ہوگئے۔ پس اُن کا ایمان اُن کو کچھ بھی نفع نہ دے

لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ۚ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٥﴾

سکا جب اُنہوں نے ہمارا عذاب دیکھا۔ اللہ کا قانون ہے جو اُس کے بندوں میں گذر چکا اور وہاں کافر برباد ہوتے رہے۔

پھر ارشاد ہے اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۵۵ اپنے رب سے خوف و تضرع کیساتھ دعائیں کرو لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ اُسکو پکارنا حق ہے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۲ ۱۵۳ اے ایمان لوگو تم اللہ سے صبر و عبادت کیساتھ مدد طلب کیا کرو اُدْعُوْنِيْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ تم مجھ سے دعا کرو اور میں قبول کرونگا اور بھی صدہا آیات حکم اور تمثیل کے طور پر ہیں جن سے دعا و التجا کا مانگنا لازمی ثابت ہوتا ہے واقعی طور پر بھی یہ ایک صاف اور ظاہر بات ہے کہ جو شخص خدا کو رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ رحمٰن رحیم قاضی الحاجات غَافِرِ الذَّنْبِ قَابِلِ التَّوْبِ سمیع الدعا اور ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ مانتا ہے مگر عملاً اُس سے کوئی توقع نہیں رکھتا اور نہ کبھی اُس سے کچھ مانگتا ہے اور نہ مانگنے میں کچھ فائدہ کی امید خیال کرتا ہے پھر اُسکا کیا ایمان اور دین ہے فی الحقیقت اُسکی نظروں میں خدا بھی ایک بیکار اور فضول شے ہے جو اپنے اختیار اور ارادہ سے کچھ تصرف نہیں کر سکتا بلکہ اُسکے اعمال کے مطابق نتائج پیدا کرنے پر مجبور ہے یا خود بخود وہ نتائج پیدا ہوتے رہتے ہیں واقعی ایسا ایمان دہریت کی ایک صورت ہے جو محجوب الحال مدعیان دین کی ہے نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ

متی ۷ باب ۷ مانگو تو تمہیں دیا جائیگا۔ ڈھونڈو تو تم پاؤگے۔ دروازہ کھٹکھٹاؤ تو تمہارے واسطے کھولا جائیگا کیونکہ جو کوئی مانگتا ہے اُسے ملتا ہے اور جو ڈھونڈتا ہے وہ پاتا ہے اور جو کھٹکھٹاتا ہے اُسکے واسطے کھولا جائیگا تم میں ایسا کونسا آدمی ہے کہ اگر اُسکا بیٹا اُس سے روٹی مانگے تو وہ اُسے پتھر دے یا اگر مچھلی مانگے تو اُسے سانپ دے۔ پس جبکہ تم بُرے ہو کر اپنی اولاد کو اچھی چیزیں دینی جانتے ہو تو تمہارا آسمانی باپ تو اپنے مانگنے والوں کو اچھی چیزیں ضرور دیگا پس جو برتاؤ تم اوروں سے چاہتے ہو وہی تم بھی اُن کے ساتھ کرو کیونکہ توریت اور نبیوں کی تعلیم یہی ہے۔

۸- دعاؤں میں ہمیشہ دنیا و آخرت کی بھلائی اور رب العالمین کی رضاء مدنظر رکھنی چاہیئے محض دنیاوی آرام و آسائش کا طالب رہنا بزدلی اور بے ایمانی کی علامت ہے

چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۲ ۲۰۰ وَمِنْهُمْ

سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ ثُمَّ الشُّوْرٰى وَهِيَ اَرْبَعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً

سورۂ حٰمٓ سجدہ مکہ میں اتری اور اس کی چون (۵۴) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع) اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے۔

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۲﴾ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ

حٰمٓ رحمان و رحیم خدا کی طرف سے نزول ہے یعنی کتاب جسکی آیتیں کھول کھول کر بیان کی گئی ہیں کہ علم والے لوگوں

يَّعْلَمُوْنَ ﴿۳﴾ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۴﴾ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا

کے واسطے عربی قرآن ہے بشارت دینے والا اور ڈرانے والا۔ پھر ان میں سے اکثر نے منہ پھیر لیا پس وہ نہیں سنتے اور انہوں نے کہا

فِيْۤ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَاۤ اِلَيْهِ وَفِيْۤ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا

ہمارے دل ان باتوں سے جن کی طرف ہمیں بلاتے ہو پردوں میں ہیں اور ہمارے کانوں میں ڈاٹ ہے اور ہمارے اور تیرے درمیان پردہ ہے پس تو عمل کر

عٰمِلُوْنَ ﴿۵﴾ قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰۤى اِلَيَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْۤا

ہم بھی عمل کرنیوالے ہیں۔ تو کہہ کہ میں تو بس تمہارے جیسا ایک انسان ہوں میری[1] طرف وحی کی گئی ہے کہ تمہارا معبود و محبوب ایک ہی ہے

اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ۗ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ﴿۶﴾ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ

پس اسی کی طرف قائم ہو جاؤ اور اسی سے بخشش مانگو اور مشرکوں پر افسوس ہے جو زکات ادا نہیں کرتے اور وہ آخرت سے

منزل ۶

مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۲۰۱؂ پھر لوگوں سے کچھ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہمارے رب تو ہمیں دنیا میں عطیات کر اور آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اور لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب تو ہمیں دنیا میں بھی خیر و برکت دے اور آخرت میں بھی خیر و برکت دے اور جہنم کے عذاب سے بچا۔

[1] یعنی رسول کی دو حالتیں اور جہتیں ہیں ایک حالت اور جہت کے لحاظ سے وہ آدمی ہیں بشر ہیں دوسری حالت اور جہت کے لحاظ رسول اور نبی یعنی الٰہی احکام کے مظہر اور واسطے ہیں۔ پہلی جہت کے لحاظ سے جو کچھ وہ حکم فرماویں اس کا منکر یا باغی رسول کا کافر یا فاسق و فاجر نہیں کہلاتا دوسری جہت کے لحاظ سے جو انکار کرے وہ باغی رسول کا کافر ہے فاسق و فاجر ہے منکر ہے مرتد ہے۔ چنانچہ صحابہ کرام کے حالات سے یہ تفرقہ بخوبی ثابت ہے بریرہ نام ایک لونڈی تھی جب وہ آزاد ہو گئی تب اپنے خاوند سے جو ابھی غلام تھا بیزار ہو گئی۔ مگر وہ اسیر فدا الفقاد محمد صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسنے بریرہ کی بیزاری کا حال بیان کیا آپنے بریرہ سے اس کے ساتھ مصالحت کر لینے کا ارشاد فرمایا بریرہ نے جواب دیا آپ بیوی سے فرماتے ہیں یا بطریق مشورہ کے آپنے فرمایا رسالت کے لحاظ سے یہ حکم نہیں دیتا اپنی ذاتی رائے سے تجھے کہتا ہوں۔ اسنے نہ مانا اور کہا مجھے اختیار حاصل ہے۔ اسی امر کی تاکید اس آیت میں ہے کہ خبردار کبھی شرک نہ کرنا مجھے خدا یا خدا کی مثال نہ سمجھ بیٹھنا میں فقط ایک بشر اور رسول ہوں بلکہ عام معاملات میں آپکو مسلمانوں سے مشورہ لینے کا حکم ہے جیسا کہ سورۂ آل عمران میں ہے وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۱۵۹؂ اسی کی موید حدیث ذیل ہے ام سلمہ رض سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ میں تمہارے جیسا آدمی ہوں اور تم میرے پاس جھگڑے فیصل کرانے لاتے ہو اور شاید تم میں سے بعض اپنے دعوے کے ثبوت

هُمْ كٰفِرُوْنَ ۞ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۞ قُلْ

انکار کرتے ہیں تحقیق جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کرتے رہے اُن کیلئے نہ منقطع ہونیوالا اجر ہے تو کہدے

اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗۤ اَنْدَادًا

کیا تم اُس ہستی کا انکار کرتے ہو جس نے دو ایام میں زمین کو پیدا کیا اور تم اُس کی نسبت دوسری ہستیوں کو ہمسر ٹھیراتے ہو

ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۞ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ

وہ تو رب العالمین ہے اور اس نے زمین کی بالائی سطح پر بھاری پہاڑ بنائے اور اس میں برکتیں رکھیں اور اندازہ کیا

فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا فِيْۤ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِيْنَ ۞ ثُمَّ اسْتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ

اس میں اُس کا سامان خوراک چار دنوں میں مقرر کیا کہ تمام حاجتمندوں کی ضرورتیں برابر پوری ہوتی ہیں اور آسمانوں کی طرف متوجہ ہوا اور وہ

دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا قَالَتَاۤ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ ۞ فَقَضٰىهُنَّ

دھواں تھا پس اُس کو اور زمین کو حکم دیا کہ خوشی سے یا جبر سے حاضر ہو جاؤ وہ بولے ہم دونوں خوشی سے حاضر ہیں پس

سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا

دو دنوں میں اُن کو سات آسمان بنایا اور ہر ایک آسمان میں اُس کی باتیں وحی کر دیں اور اس قریب کے آسمان کو چراغوں سے رونق

بِمَصَابِيْحَ ۖ وَحِفْظًا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۞ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ

کو آراستہ کیا اور محفوظ بنایا یہ اس زبردست علم والے کا اندازہ ہے پس اگر وہ منہ پھیریں تو تو سنادے

صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ ۞ اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ

میں تم کو عاد اور ثمود جیسے (عذاب) کی واقعہ سے جو بجلی کی طرح آ پڑے ڈرا دیا ہے جب اُن کے پاس رسول اُن کے آگے اور پیچھے سے آئے

پس اپنی خوش بیانی کے سبب خوب بیان کرنیوالا ہو پس میں اسکا بیان سنکر اُسکیلئے حکم کردوں جس شخص کو دوسرے کے حق میں فیصلہ میں دلوادوں بیشک میں آگ کا ٹکڑا اُسکو کاٹ کر دلواتا ہوں (متفق علیہ) بریرہ والی حدیث کے الفاظ حسب ذیل ہیں قال لها النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو راجعتہ قالت یا رسول اللہ تامرنی قال انما اشفع قالت لا حاجة لی فیہ (بخاری)

۱؎ عربی زبان میں یوم ایسے وقت کو کہتے ہیں جس میں کوئی واقعہ گذرا ہو خواہ اُس کی مقدار وہ منٹ ہو یا لاکھوں کروڑوں سال۔ مثلاً یوم بعاث۔ یوم حنین۔ یوم جمعہ بدر۔ یوم بسوس۔ یوم معاد۔ یوم الدین پس ان آیات میں بھی یوم سے مراد ایک خاص مدت ہے خواہ وہ ایک آدھ منٹ ہو یا لاکھوں کروڑوں سال۔ علم الطبیعات و طبقات الارض سے ثابت ہو چکا ہے کہ یہ زمین ایک وقت میں آتشیں گیس تھی یہ یوں ہوا کہ ایک روشن ستارہ [illegible] اجتماع سے بخارات ہوکر ایک سیال مادہ بنا جسکو عربی زبان میں دخان کہتے ہیں اُس وقت ہوا چلتی تھی جیسا کہ توریت کتاب پیدائش میں ہے اور رفتہ رفتہ منجمد ہوتے ہوتے زمین کی صورت میں ہوگیا۔ پس ایکدن میں یہ زمین سیال تھی وہ آخر کار کثیف ہوگئی۔ اب تک پچیس میل کی گہرائی پر اندر ایسا گرم مادہ موجود ہے جسکی گرمی تصور سے باہر ہے اس حالت میں زمین اور ایک وقت وہ تھا کہ زمین

وَمِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۖ قَالُوا لَوْ شَاءَ رَبُّنَا لَأَنْزَلَ مَلَائِكَةً فَإِنَّا بِمَا

اور سنایا کہ اللہ کے سوا اور کسی کی عبادت نہ کرو۔ وہ بولے اگر ہمارا رب چاہتا تو فرشتے اتار دیتا پس ہم جس بات کو لے کر

أُرْسِلْتُمْ بِهِ كَافِرُونَ ﴿١٤﴾ فَأَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوا

ساتھ بھیجے گئے ہو ہم اس کے منکر ہیں۔ پس عاد نے ناحق زمین میں تکبر کیا اور بولے کہ ہم سے زیادہ کون قوت

مَنْ أَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ۖ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَهُمْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۖ وَ

میں زیادہ ہے کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ وہ ہے جس نے انہیں پیدا کیا وہ ان سے قوت میں زیادہ سخت ہے اور

كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ﴿١٥﴾ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي أَيَّامٍ نَحِسَاتٍ لِنُذِيقَهُمْ

وہ ہماری آیتوں کا انکار کیا کرتے تھے پس بھیجی ہم نے ان پر نحوست کے دنوں میں ہوائے تند تاکہ چکھائیں ہم ان کو دنیاوی زندگی میں رسوائی کا

عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَخْزَىٰ ۖ وَهُمْ لَا يُنْصَرُونَ ﴿١٦﴾

عذاب چکھاویں اور آخرت کا عذاب تو رسوائی کا ہے اور ان کو مدد نہ دی جائے گی

وَأَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنَاهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمَىٰ عَلَى الْهُدَىٰ فَأَخَذَتْهُمْ صَاعِقَةُ الْعَذَابِ

اور ثمود کو ہم نے راستہ بتلا دیا پھر انہوں نے ہدایت کے مقابلہ میں اندھے پن کو پسند رکھا پس ان کو رسوا کرنے والے عذاب کی کڑک نے

الْهُونِ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿١٧﴾ وَنَجَّيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ﴿١٨﴾ وَيَوْمَ

ان کو عملوں کی وجہ سے پکڑ لیا اور بچا لیا ہم نے ان کو جو ایمان لائے اور تقویٰ رکھتے تھے اور

يُحْشَرُ أَعْدَاءُ اللَّهِ إِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ﴿١٩﴾ حَتَّىٰ إِذَا مَا جَاءُوهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ

جس دن اللہ کے دشمن آگ کی طرف جمع کئے جائیں گے اور ان کی جماعت بندی کی جائے گی یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچیں گے تو ان کے کان ان کی

سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَجُلُودُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢٠﴾ وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ

آنکھیں اور ان کی جلدیں ان کے خلاف جو کچھ وہ کرتے رہے گواہی دیں گی اور وہ اپنی جلدوں سے کہیں گے

شَهِدْتُمْ عَلَيْنَا ۖ قَالُوا أَنْطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ

کیوں ہمارے خلاف گواہی دی وہ کہیں گی کہ ہمیں اسی اللہ نے بلوایا جس نے ہر شے کو گویائی دی اور اسی نے تم کو اول بار پیدا کیا اور اسی کی طرف

مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٢١﴾ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ

تم لوٹائے جاؤ گے اور تم (دنیا میں) پردہ نہیں کیا کرتے تھے کہ تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری

وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَٰكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٢٢﴾ وَذَٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ

جلدیں بھی تمہارے خلاف گواہی دیں گی بلکہ تم نے یہ گمان کر رکھا تھا کہ جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس کا اکثر حصہ نہیں جانتا اور یہی تمہارا گمان ہے

کی بالائی سطح جو اس وقت پتلی تھی اس کے نیچے آتشیں مادہ کا سمندر موجیں مارتا تھا اور بالائی سطح ٹوٹ ٹوٹ کر چھوٹے بڑے پہاڑ باہر نکلتے تھے اور سخت زلزلے اور بھونچال آتے تھے جب بڑے بڑے پہاڑ زمین کی بالائی سطح سے بن گئے اور زمین کا بالائی حصہ زیادہ مضبوط ہو گیا تو پھر تیسرا درجہ تھا کہ وہ آیا کہ نباتات جمادات پھل پھول وغیرہ اشیاء انسانی ضروریات کے واسطے پیدا ہوئے

الذی ظننتم بربکم اردٰکم فاصبحتم من الخٰسرین ۲۳ فان یصبروا فالنار

جو تم اپنے رب کی نسبت کرتے رہے تھے تمکو ہلاک کر دیا پس تم زیاں کاروں میں سے ہو گئے — پس اگر وہ صبر کریں تو آگ اُن کا

مثوی لھم وان یستعتبوا فما ھم من المعتبین ۲۴ وقیضنا لھم قرنآء

ٹھکانا ہے — اور اگر معافی چاہیں تو اُن کو معافی نہ دی جائے گی — اور ہم نے اُن پر ہم نشین مقرر کر دیئے

فزینوا لھم ما بین ایدیھم وما خلفھم وحق علیھم القول فی امم قد خلت

پس اُنہوں نے جو کچھ اُن کے آگے اور پیچھے تھا اُن کیواسطے آراستہ کر دکھایا اور اُن پر اُمتوں کے ساتھ ہی فرمودہ جرم تسلیم ہو گئی

من قبلھم من الجن والانس انھم کانوا خٰسرین ۲۵ وقال الذین کفروا

جو اُن سے پہلے از قسم جن یا انسان گذر چکے ہیں کہ وہ نقصان اُٹھانیوالے ہیں — اور کافروں نے کہا کہ اس قرآن کو

لا تسمعوا لھٰذا القرآن والغوا فیہ لعلکم تغلبون ۲۶ فلنذیقن الذین کفروا

مت سنو اور اُس میں شور و غل مچا دیا کرو — تاکہ تم غالب رہو — پس ہم ضرور کافروں کو سخت عذاب

عذابا شدیدا ولنجزینھم اسوا الذی کانوا یعملون ۲۷ ذٰلک جزآء اعدآء

چکھائیں گے اور اُن کو اُن کے برے عملوں کی سزا — ضرور دیں گے — یہ آگ اللہ کے دشمنوں کی سزا

اللہ النار لھم فیھا دار الخلد جزآء بما کانوا بآیٰتنا یجحدون ۲۸ وقال الذین

ہے — اُن کیواسطے اُس میں ہمیشگی کا گھر ہے جو سزا ہے اِس بات کی کہ وہ ہماری آیتوں سے انکار کرتے تھے — اور کافروں نے کہا اے

کفروا ربنا ارنا الذین اضلٰنا من الجن والانس نجعلھما تحت اقدامنا لیکونا

رب ہمارے ہم کو وہ جن اور انسان دکھا دے جنہوں نے ہم کو بہکایا ہے تاکہ ہم اُن کو اپنے قدموں کے نیچے کر دیں — تاکہ وہ زیادہ نیچے

من الاسفلین ۲۹ ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم

ہو جائیں — جن لوگوں نے یہ کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اُس پر قائم رہے اُن پر فرشتے نازل ہوتے ہیں — کہ

الملٰئکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون ۳۰ نحن

خوف نہ کرو اور غم نہ کھاؤ اور اُس جنت کی خوشخبری لو — جس کا تم کو وعدہ دیا گیا تھا — ہم

اولیٰؤکم فی الحیٰوۃ الدنیا وفی الاٰخرۃ ولکم فیھا ما تشتھی انفسکم ولکم فیھا

تمہارے دوست ہیں دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں بھی اور تمہارے لئے اُس میں ہے جو کچھ تمہارے نفس چاہیں اور جو کچھ

ما تدعون ۳۱ نزلا من غفور رحیم ۳۲ ومن احسن قولا ممن دعآ الی

مانگو — یہ غفور رحیم کی طرف سے ضیافت ہے — اور اُس شخص سے زیادہ اچھی کس کی بات ہے — جو

تفسیر — مدلل ان دو سیلوں کی پیدائش کا اور دوسرا رات کی ترکیب کا۔ جس طرح ہر کل چار دن میں زمین بنی اسی طرح زمین کا بلا ...
... آسمان کو ... دو روز میں بنایا ... زمین ہمیشہ کیواسطے ...
... ایک زمین ... جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے ... ابن عباس ... ان کی تمام ...

اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا

اللہ کی طرف پکارے وہ اچھے عمل کرے اور کہے کہ میں تو فرماں بردار ہوں۔۱ه اور نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتی (بدی کا) جواب

۱ه زبان سے بہت سی نیکیاں بھی پیدا ہوتی یا نکلتی ہیں اور بہت سی بدیاں بھی ذیل میں اُن کی مختصر فہرست بحوالہ آیات قرآنی پیش کیجاتی ہے تاکہ اہل دانش غور کریں اور عبرت پکڑیں۔

زبان کی حسنات اور اُن کے متعلق قرآنی آیات

(۱) سچ بولنا۔ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۵/۱۱ آج وہ دن ہے کہ سچوں کو اُن کا سچ نفع دیگا اُن کے واسطے باغات ہیں جنکے نیچے سے نہریں بہتی اور نکلتی ہیں وہ اُس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں اللہ اُن سے خوش وہ اللہ سے خوش ہیں یہ بڑی کامیابی ہے۔ صدیق کا لقب انبیاء علیہم السلام کی تعریف میں آیا ہے جیسا کہ ادریس کی نسبت ہے وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ۹/۱۹ آیت ۷/۱۲ سے ظاہر ہے کہ تمام نیکیوں کی بنیاد راستبازی ہے اور اسی پر تمام کامیابیوں کا دارومدار ہے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۲/۱۷ یہی لوگ ہیں جنہوں نے سچ بولا اور یہی لوگ خداترس ہیں (۲) قسموں کی حفاظت کرنا۔ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ۷/۱۱ قسم جب کھاؤ تو پوری کھاؤ اور خدا کا ذکر بہت کرتے رہنا (۳) خدا کی حمد و تسبیح۔ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۳۰/۱۱۰ اپنے رب کی حمد میں تسبیح کر اور اُس سے مغفرت مانگ کہ وہ بہت رجوع کرنے والا ہے (۴) سچی گواہی دینا۔ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۶/۱۹ اور جب تم کہو انصاف کرو خواہ قریبوں کی ہی بابت کیوں نہ ہو وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۵/۴۲ اور جب فیصلہ کرو تو انصاف سے فیصلہ کرو تحقیق اللہ منصفوں سے محبت کرتا ہے (۵) دینی معاملات میں سچ سچ بولنا۔ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ

زبان کی آفات اور اُن کے متعلق قرآنی آیات

(۱) جھوٹ بولنا۔ اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۱۶/۱۰۵ جھوٹ بات تو وہی لوگ بنایا کرتے ہیں جو اللہ کی آیتوں کو نہیں مانتے اور وہی جھوٹے ہوتے ہیں وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ۲۰/۶۱ جسنے جھوٹ باندھا وہ ضرور نامراد رہا۔ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۲۶/۲۲۲ میں تمکو بتلاؤں کہ شیطان کس پر اُترا کرتے ہیں وہ ہر ایک جھوٹے بدکار پر اُترتے ہیں اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۴۰/۲۸ اللہ اس کی ہدایت کرتا جو خطاکار بڑا جھوٹا ہے فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ۳/۶۱ پس ہم جھوٹوں پر لعنت کریں پس آیات سے ثابت ہو گیا ہے کہ جھوٹا ماہر وہ بڑا ایمان ہے وہ نامراد رہیگا اُس پر شیطان اُترتے رہینگے اللہ اُس کی ہدایت نہیں کرتا اور اُس پر جو لعنت کیجاوے وہ اُس پر لگی (۲) جھوٹی قسمیں کھانا وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ ۲/۲۲۴ اللہ کو اپنی قسموں کا نشانہ مت بناؤ۔ (۳) خوشامدانہ کسی انسان کی بیجا تعریف کرنا وَيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا ۳/۱۸۸ اور چاہتے ہیں کہ جو انہوں نے نہیں کیا اس کی بابت بھی ان کی تعریفیں ہوں (۴) جھوٹے فیصلے دینا یا جھوٹی رائے کسی امر میں ظاہر کرنا وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَاۗءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ۴/۵۱ اور وہ کافروں کو کہتے ہیں کہ یہ مومنوں کی نسبت زیادہ ہدایت یافتہ ہیں۔ (۵) گناہ کرکے کسی بیگناہ پر تہمت لگانا۔ ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْۗــــًٔـا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۴/۱۱۲

السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ
اچھی بات سے دیا کر جو بہت بھلی ہو پس جب ایسا کرے گا تو وہ شخص جس کے ساتھ تیری عداوت ہے ایک دلسوز دوست

حَمِيمٌ ﴿۳۴﴾ وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ﴿۳۵﴾ وَإِمَّا
ہو جائے گا۔ اور یہ میسر نہیں آتا مگر ان لوگوں کو جو صبر کرتے ہیں اور یہ میسر نہیں آتا مگر ان کو جو بڑے حظ والے ہیں اور اگر

يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿۳۶﴾ وَمِنْ
تجھکو شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ گدگدائے تو اللہ سے پناہ مانگ کہ وہ سننے والا جاننے والا ہے اور اس کی

وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۲ ۴۲ دانستہ حق کیساتھ باطل مت ملاؤ اور نہ حق کو چھپاؤ۔ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ ۴ ۱۷۱ اللہ کی نسبت کوئی بات نہ کہو مگر حق۔ (۶) یاوہ گوئی لسانی اور جھگڑالو پن سے بچنا۔ وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ ۳ ۲۳ جو لغو سے بچنے والے ہیں۔ (۷) انکسار اور خاکساری کی باتیں فَلَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَى ۳۲ ۵۳ اپنے نفسوں کو خود پاک مت ٹھہراؤ وہ متقی کو خوب جانتا ہے (۸) جایز مشورہ۔ وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ ۳۸ ۴۲ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۱۵۹ ۳ (۱۰) خوش کلامی اور اخلاق سے پیش آنا۔ وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا ۸۳ ۲ اور لوگوں سے اچھی بات کہو۔ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ۹۶ ۲۳ بدی کا جواب نیکی سے دو۔ وَقُلْ لِعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ۵۳ ۱۷ اور میرے بندوں کو بتلا دو کہ وہ ایسی بات کہا کریں جو نہایت دلپسند ہو کیونکہ شیطان اُن کے درمیان وسوسہ ڈالتا ہے۔ إِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا ۶۳ ۲۵ اور جب جاہل لوگ اُنسے خطاب کرتے ہیں تو وہ سلامتی کا جواب دیتے ہیں۔ (۱۱)

(۱۲)

(۱۳) خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ ۱۹۹ ۷ معافی کی عادت ڈال اور نیک بات کا حکم کرتا رہ اور جاہلوں سے کنارہ کر۔ (۱۴) وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ ۱۹ ۳۱

پھر جو بیگناہ پر تہمت لگاوے پس اُس نے بہتان اور صریح گناہ کا بار اُٹھا لیا۔ (۶) اللہ پر افترا کرنا۔ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُ ۶۸ ۲۹ اُس شخص سے زیادہ ظالم کون ہے جسنے اللہ پر جھوٹ باندھا یا جب حق اُس کے پاس آیا اُس کو جھٹلایا۔ (۷) یاوہ گوئی لسانی جھگڑالو پن۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللَّهَ عَلَىٰ مَا فِي قَلْبِهِ وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ ۲۰۴ ۲ اور لوگوں میں سے ایک ایسا بھی ہے جس کی بات تجھکو دنیاوی زندگی میں اچھی معلوم ہوتی ہے اور وہ اللہ کو اپنے قلبی حال پر گواہ ٹھہراتا ہے حالانکہ وہ سخت جھگڑالو ہے۔ اِس آیت سے ظاہر ہے کہ جو سخت جھگڑالو ہوتے ہیں وہ اپنی الفاظی تقریر سے راستبازوں کے دل لبھا لیا کرتے ہیں اور حقیقت میں وہ بڑے ایمان اور سخت جھگڑالو ہوتے ہیں (۸) شیخی مارنا۔ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُزَكُّونَ أَنْفُسَهُمْ ۴۹ ۴ کیا تو نے اُن لوگوں کی طرف نہ دیکھا جو اپنے نفسوں کو پاک ٹھہراتے ہیں۔ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ۱۸ ۳۱ اللہ کسی اترانے والے شیخی خورے سے محبت نہیں کرتا۔
(۹) ناجایز مشورہ۔ لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ ۱۱۴ ۴ اُن کے بہت سے مشوروں میں خیر نہیں (۱۰) بدگوئی دشنام دہی بسخر۔ لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْجَهْرَ بِالسُّوءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَنْ ظُلِمَ ۱۴۸ ۴ بری بات پکار کر کہنا اللہ کو پسند نہیں مگر مظلوم کو کہنے سے۔ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا

اٰیٰتِہِ الَّیْلُ وَالنَّہَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰہِ

نشانیوں میں سے رات اور دن اور سورج اور چاند ہیں سجدہ نہ سورج کو کرو اور نہ چاند کو بلکہ اللہ کو ہی سجدہ کرو جس نے ان کو پیدا کیا ہے

الَّذِیْ خَلَقَہُنَّ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ ۳۷ فَاِنِ اسْتَکْبَرُوْا فَالَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّکَ

اگر تم اس کی عبادت کرنا چاہتے ہو پس اگر وہ تکبر کریں (تو کیا ہوا) جو تیرے رب کے پاس ہیں

یُسَبِّحُوْنَ لَہٗ بِالَّیْلِ وَالنَّہَارِ وَہُمْ لَا یَسْئَمُوْنَ ۳۸ وَمِنْ اٰیٰتِہٖٓ اَنَّکَ تَرَی الْاَرْضَ

وہ رات اور دن اس کی تسبیح کرتے ہیں اور وہ تھکتے نہیں اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ تو زمین کو عاجز

خَاشِعَۃً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْہَا الْمَآءَ اہْتَزَّتْ وَرَبَتْ اِنَّ الَّذِیْٓ اَحْیَاہَا لَمُحْیِ الْمَوْتٰی

(دبی) دیکھتا ہے پس جب ہم نے اس پر پانی اتارا تو وہ لہلہائی اور پھولی بڑھی جس نے اس کو زندہ کیا وہی مردوں کو زندہ کرنے والا ہے

اِنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۳۹ اِنَّ الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا لَا یَخْفَوْنَ عَلَیْنَا

کہ وہ ہر شے پر قادر ہے جو لوگ ہماری آیتوں میں سے تحریف کرتے ہیں وہ ہم سے چھپتے نہیں

اَفَمَنْ یُّلْقٰی فِی النَّارِ خَیْرٌ اَمْ مَّنْ یَّاْتِیْٓ اٰمِنًا یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ اِنَّہٗ بِمَا

کیا پس جو شخص آگ میں ڈالا جاوے بہتر ہے یا وہ جو قیامت کے دن امن کے ساتھ آتا ہے تم جو چاہو عمل کرو جو تم عمل کرتے ہو وہ دیکھتا ہے

تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۴۰ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِالذِّکْرِ لَمَّا جَآءَہُمْ وَاِنَّہٗ لَکِتٰبٌ عَزِیْزٌ ۴۱

جن لوگوں نے نصیحت سے انکار کیا جب وہ ان کو پہنچی [illegible]

لَّا یَاْتِیْہِ الْبَاطِلُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَلَا مِنْ خَلْفِہٖ تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَکِیْمٍ حَمِیْدٍ ۴۲

اس کو باطل نہ آگے سے آتا ہے اور نہ پیچھے سے حکمت والے قابل صفت کی طرف سے اتارا ہوا ہے

مَا یُقَالُ لَکَ اِلَّا مَا قَدْ قِیْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِکَ اِنَّ رَبَّکَ لَذُوْ مَغْفِرَۃٍ وَّ

تجھے نہیں کہا گیا مگر وہی جو تجھ سے پہلے رسولوں کو کہا گیا [illegible]

منزل ۶

یعنی رفتار میں میانہ روی اختیار کر اور اپنی آواز نرم رکھ کیونکہ تمام آوازوں میں بری آواز گدھے کی آواز ہے (۵) دعوت حق کرنا۔ اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَجَادِلْہُمْ بِالَّتِیْ ہِیَ اَحْسَنُ ۱۲۵ اپنے رب کے راستہ کی طرف حکمت کے ساتھ اور دل پسند نصیحتوں کے ساتھ بلا اور ان سے اس طریق پر بحث کر جو نہایت ہی دل پسند ہو فَقُوْلَا لَہٗ قَوْلًا لَّیِّنًا لَّعَلَّہٗ یَتَذَکَّرُ اَوْ یَخْشٰی [illegible] اس سے نرم بات کرنا تاکہ وہ سمجھے یا عبرت پکڑے وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ

[illegible] وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۴۹ آپس میں ایک دوسرے کو الزام مت لگاؤ اور نہ برے نام رکھو ایمان کے بعد برا نام رکھنا بری بات ہے اور جو توبہ نہ کریں پس وہ ظالم ہیں لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓی اَنْ یَّکُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْہُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓی اَنْ یَّکُنَّ خَیْرًا مِّنْہُنَّ ۴۹

ملحدون فی آیاتہ کے معنی ہیں۔ ان میں تحریف کرنا ان کی ہیر پھیر کرکے غلط مطلب کو ثابت کرنا [illegible]

بلا ضرورت جھوٹ نہ بولو ۱۲

عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ۭ ءَاَعْجَمِيٌّ وَّ

دردناک عذاب۔ اور اگر ہم اسکو قرآن عجمی بناتے تو وہ کہتے کہ اس کی آیتیں کھول کر کیوں نہیں بیان کی گئیں کیا عجمی ہے

عَرَبِيٌّ ۭ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَاۗءٌ ۭ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ

اور (یہ رسول) عربی تو کہہ دے کہ وہ مومنوں کیواسطے موجب ہدایت اور موجب شفا ہے اور جو ایمان نہیں لاتے اُن کے کانوں میں ٹینٹ ہے

صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۳۳/۴۱ اور اُس شخص سے زیادہ اچھی بات کسکی ہوگی جو اللہ کیطرف پکارے اور اچھے عمل کرتا رہے اور اپنے حال اور قال سے بتلادے کہ میں تو بس فرماں بردار ہوں۔

... کوئی قوم دوسری قوم سے ہنسی نہ کرے شاید ہے کہ وہ اُن سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے (ہنسی کریں) شاید ہے کہ وہ اُن سے بہتر ہوں۔ وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۱/۱۰۴ ہر ایک عیب چین بدگو پر افسوس ہے (۱۱) غیبت کرنا۔ وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۭ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۴۹/۱۲ اور تم میں سے بعض غیبت نہ کیا کریں کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اپنے بھائی مردے کا گوشت کھائے پس تم اس سے نفرت ہی کروگے (۱۲) ناجائز سوال گداگری بدعا (۱۳) لوگوں کو نیکی اور رشد سے ہٹانا۔ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۶۸/۱۲ نیکی سے منع کرنیوالا سرکش بدکار۔ (۱۴) درشت کلامی۔ اکڑپن۔ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۳/۱۵۸ اور اگر تو سخت گو سنگدل ہوتا تو وہ تیرے پاس سے ضرور بھاگ جاتے۔ (۱۵) دین میں جھوٹا بحث کرنا۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ۲۲/۳ اور لوگوں میں سے ایک ایسا ہے جو اللہ کے بارے میں بلا علمی سند کے جھگڑتا اور ہر ایک شیطان ڈھکوسلہ باز کی پیروی کرتا ہے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۴۰/۵۶ جو لوگ اللہ کی آیتوں میں بلا ایسی دلیل کے جھگڑتے ہیں جو اُن کو دی ہو اُن کے دلوں میں بس بڑائی ہے جسکو وہ پہنچ نہیں سکتے (۱۶) جھوٹی تہمت لگانا۔ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاۗءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ

وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ؕ اُولٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ۝۴۴ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا

اور وہ اُن پر موجب نابینائی ہے یہ لوگ دور کے مکان سے پکارے جاتے ہیں اور ہمنے موسٰی کو بھی

مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ

کتاب دی تھی پس اس میں اختلاف کیا گیا اور اگر تیرے رب کی طرف سے ایک بات پہلے نہ ہو چکی ہوتی تو اُن کے درمیان فیصلہ

وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ۝۴۵ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ؕ

ہو چکتا اور وہ تو اس کی طرف سے شک میں حیران ہیں جس نے عمل اچھے کئے پس اپنے نفس کیواسطے اور جس نے برے کئے

وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝۴۶

پس اُن کا وبال اُسی پر ہوگا اور تیرا رب بندوں پر ظلم کرنیوالا نہیں

اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ؕ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ اَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ

اُس گھڑی کا علم اُسی کو حوالے کیا جاتا ہے اور جو پھل اپنے پردوں سے نکلتے اور جو کوئی عورت حاملہ ہوتی یا جنتی ہے

اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اَيْنَ شُرَكَآءِيْ ۙ قَالُوْٓا اٰذَنّٰكَ ۙ مَا مِنَّا

وہ سب اُس کے علم کے مطابق ہوتا ہے اور جس دن اُن کو پکار کر پوچھے گا کہ میرے شریک کہاں ہیں۔ وہ جواب دینگے کہ ہمنے

مِنْ شَهِيْدٍ ۝۴۷ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَدْعُوْنَ مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوْا مَا لَهُمْ

تیری خدمت میں عرض کر دی کہ ہم میں کوئی گواہ نہیں ہے اور جنکو وہ پہلے سے پکارتے تھے وہ اُن سے گم ہو گئے اور انہوں نے گمان کیا کہ

مِّنْ مَّحِيْصٍ ۝۴۸ لَا يَسْـَٔمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَآءِ الْخَيْرِ ؗ وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَـُٔوْسٌ

اُن کیواسطے کوئی خلاصی کی راہ نہیں ہے۔ انسان بھلائی کی دعا سے نہیں اکتاتا اور اگر اسکو برائی پہنچے تو ناامید اور شکستہ دل

شَهَادَةً اَبَدًا ۲۴-۱۸ جو پاکدامنہ عورتوں پر تہمت لگا دیں پھر چار گواہ پیش نہ کر سکیں پس اُن کو اسی کوڑے لگاؤ اور آئندہ کو اُن کی شہادت کبھی قبول نہ کرو (۱۷) جھوٹی شاعری اور لغو قصہ وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ؕ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ۲۶ / ۲۲۴-۲۲۵ جو شاعر ہیں اُن کی پیروی وہی لوگ کرتے ہیں جو سرکش بدکار ہیں کیا تو نے نہیں دیکھا کہ وہ ہر ایک جنگل میں بہکتے پھرتے ہیں۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لوگوں میں سے ایک ایسا ہے جو بیہودہ قصے خریدتا ہے تاکہ اللہ کے راستے

[1] کم یا کمہ اُن پردوں کو کہتے ہیں جو میوہ یا پھل کے اوپر لپٹے ہوئے ہوتے ہیں۔
[2] یعنی اُن میں سے کوئی نظر نہیں آتا۔ اور اس وقت ہم میں سے کوئی بھی شہادت نہیں دیسکتا کہ اللہ کا کوئی شریک ہے۔

الجزو ۱۵

منزل ۶

قَنُوطٌ ﴿۴۹﴾ وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِنْ بَعْدِ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ هَٰذَا لِي وَمَا

ہو جاتا ہے اور اگر ہم اسکو نقصان کے بعد جو اسکو پہنچا ہے اپنی طرف سے رحمت چکھادیں تو کہتا ہے یہ میرا حق ہے اور میں گمان

أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِن رُّجِعْتُ إِلَىٰ رَبِّي إِنَّ لِي عِندَهُ لَلْحُسْنَىٰ فَلَنُنَبِّئَنَّ

نہیں کرتا کہ قیامت کھڑی ہونیوالی ہے اور اگر میں اپنے رب کی طرف لوٹایا بھی جاؤں تو میرے واسطے اسکے پاس بھی بھلائی ہوگی پس ہم کافروں کو

الَّذِينَ كَفَرُوا بِمَا عَمِلُوا وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ﴿۵۰﴾ وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى

اُن کے عملوں کی اطلاع دینگے اور اُن کو سخت عذاب چکھائینگے اور جب ہم انسان پر انعام کریں

الْإِنسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَىٰ بِجَانِبِهِ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُو دُعَاءٍ عَرِيضٍ ﴿۵۱﴾ قُلْ أَرَ

تو وہ منہ پھیر لیتا اور اپنے پہلو پر پلٹ جاتا ہے اور جب اُس کو بدی پہنچے تو لمبی چوڑی دعائیں مانگنے لگتا ہے کہو کہ تم

أَيْتُمْ إِن كَانَ مِنْ عِندِ اللَّهِ ثُمَّ كَفَرْتُم بِهِ مَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ﴿۵۲﴾

بتلاؤ تو سہی اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے اور تم اس سے انکار کرتے ہو تو اس سے زیادہ کون گمراہ ہے جو پرلے درجہ کے اختلاف میں ہو۔

سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ أَوَلَمْ يَكْفِ

ہم ان کو اپنی نشانیاں ضرور ضرور زمانہ میں بھی دکھائینگے اور ان کی جانوں میں بھی یہاں تک کہ اُن پر اچھی طرح ظاہر ہو جائے کہ یہ واقعی حق ہے

سے بچاؤ (۱۸) ریاکاری۔ خود فضیحت و دیگراں را نصیحت

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ كَبُرَ مَقْتًا عِندَ اللَّهِ أَن تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ ﴿۲﴾ اے مومنو تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو اللہ کے نزدیک بہت مکروہ ہے کہ وہ باتیں کہو جو خود نہ کرو اس طرح پر زبان کی آفات بہت سی ہیں اور ان سے بچنا تزکیہ نفس کیواسطے لازمی ہے

روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ بندہ کلمہ بولتا ہے اُس میں فکر نہیں کرتا کہ اچھا ہے یا برا ہے اس کے سبب آگ میں اسقدر اتر جاتا ہے کہ اس کی مسافت مشرق و مغرب کی مسافت سے بھی زیادہ ہوتی ہے (متفق علیہ) بیشک بندہ خدا کی رضامندی کی کوئی بات بول جاتا ہے اور دل میں اس کو کوئی بڑی چیز نہیں سمجھتا حالانکہ اس کے سبب سے خدا اسکے درجے بلند کرتا ہے اور کبھی بندہ ایسی بات بول دیتا ہے جس سے اللہ غضبناک ہو جاتا ہے اُس کے بولنے میں کچھ مضائقہ اور پرواہ نہیں کرتا اس کے سبب سے دوزخ میں گر جاتا ہے (بخاری) تم اللہ کے ذکر کے سوائے کلام بہت مت کیا کرو کہ اللہ کے ذکر کے سوائے اور کلام زیادہ کرنی دل کو سخت کر دیتی ہے اور سخت دل والا سب لوگوں کی نسبت اللہ سے دور ہوتا ہے (ترمذی) میرے اصحاب میں کوئی کسی کی (بری) بات میرے پاس نہ پہنچایا کرے کیونکہ میں پسند کرتا ہوں کہ جب میں تمہارے پاس آیا کروں تو میرا سینہ صاف ہو (ابوداؤد و ترمذی) مسلمانوں کو گالی دینا فسق ہے اور ان سے لڑنا کفر (متفق علیہ) کوئی شخص کسی شخص کو فسق یا کفر کی تہمت نہ دے

۵ یہ ایک زبردست پیشگوئی تھی کہ ہم عنقریب ان کو زمانہ میں اور ان کی جانوں میں ایسی نشانیاں دکھائینگے جن سے ظاہر

منزل ۶

بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ﴿۵۳﴾ اَلَاۤ اِنَّهُمْ فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ ۭ اَلَاۤ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ ﴿۵۴﴾ ع ۱

کیا تیرا رب کافی نہیں ہے کہ وہ ہر شے پر نگران حال ہے۔ خبردار وہ اپنے رب کی ملاقات سے شک میں ہیں خبردار کہ وہ ہر شے پر احاطہ کئے ہوئے ہے

کہ اگر اسکا صاحب ویسا نہ ہو تو وہ کلمہ کہنے والے پر ہی لوٹ آتا ہے (بخاری) مسلمان وہ ہے جس کے زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہیں اور مہاجر وہ ہے جو اس کام کو چھوڑ دے جسے اللہ نے منع کر دیا ہے۔ (متفق علیہ) جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسکو لازم ہے کہ اپنے پڑوسی کو ایذا نہ دے اور جو شخص اللہ کو اور آخرت کو مانتا ہے اسپر لازم ہے کہ مہمان کی عزت کرے اور جو شخص اللہ کو اور آخرت کو مانتا ہو اسپر لازم ہے کہ نیک بات کہا کرے یا خاموش رہے (متفق علیہ)

ہو جائیگا کہ قرآن حق ہے چنانچہ تھوڑے دنوں میں اسلام دور دور ملکوں میں پھیلا تمام مخالفین اور کفار عرب کا خاتمہ ہو گیا کسریٰ و قیصر کی سلطنتیں تہ و بالا ہوئیں۔ ارض مقدسہ جسکا وعدہ ابد تک صالحین کیواسطے تھا عمر فاروق کے عہد میں مسلمانوں کے ہاتھ آئی اہل عرب کی مخالفت کیوجہ سے جو انتیس مہینوں تک ایک عجیب و غریب آگ مشتعل رہی۔ سخت زلزلہ آکر سات سال تک سخت قحط پڑا کہ لوگ مردوں کی ہڈیاں کھا گئے یہود اور مشرکین بار بار اس نیت سے مسلمانوں پر حملہ کرتے رہے کہ مسلمانوں کا نام و نشان مٹا دیں مگر خود ہی مٹتے چلے گئے۔ آنحضرت صلعم کی حیات میں ہی کل ملک عرب میں ایک تحائف ہو رہا۔ پھر نفسوں میں تو ایسا تغیر عظیم واقع ہوا کہ دنیا میں آجتک اُس کی کوئی مثال نہیں مل سکتی اور نہ آئندہ کو ملیگی ہزارہا بدرسمیں جو عرب میں ہو رہی تھیں صاف نابود ہو گئیں سینکڑوں جھوٹے خداؤں کی بجائے ایک سچے خدا کی پرستش قائم ہو گئی شراب خوری زناکاری قمار بازی غارت اور خونریزی جو تمام عرب کے معمولی شغل تھے قطعاً بند ہو گئے اولاد کا قتل کرنا اور بہو سے نکاح کرنا زناکاری پر فخر کرنا جو عرب کا عام شیوہ تھا بند ہو گیا ہزارہا رسومات باطلہ جو شرک اور جہالت کیوجہ سے عرب میں رائج تھیں مسدود ہو گئیں۔ چھ وقت شراب اور بدکاری کے جلسے جو گھر گھر عرب میں ہوتے تھے اُن کی بجائے پنجوقتہ نمازیں فرض اور نماز تہجد قائم ہو گئیں۔ الغرض شرک کی بجائے خالص توحید جہالت کی بجائے دانائی بغض و عناد کی بجائے محبت و الفت۔ غضب و انتقام کی بجائے رحم اور عفو و حشانیت کی بجائے انسانیت۔ شراب خوری اور ناچ رنگ کی بجائے سادگی اور ذکر خدا۔ لہو و لعب اور آوارگی کی بجائے محنت کشی اور طلب علم۔ مسکرات اور لغویات سلسلہ کی بجائے پارسائی اور مفید اشغال بے حیائی اور بدکاری کی بجائے عفت و عصمت دنیا پرستی اور شہوت کی بجائے خدا پرستی اور دینداری بے باکی سفاکی خونریزی اور ظلم کی بجائے اتقا مروت احسان قائم ہوئی۔ الغرض ہر قسم کی شرارت بدکاری بے حیائی بے دینی شرک و جہالت کی بجائے اس درجہ کی نیکی پرہیزگاری حیا دینداری توحید اور دانائی عام طور پر قائم ہو گئی کہ سارے عرب کے لوگ جو سخت درجہ کے وحشی مجرم اور بدکار بے حیا مشرک جاہل اور بے دین تھے اعلیٰ درجہ کے متقی رحم دل نیک باحیا موحد دانشمند دیندار ہو گئے خلاصہ مطلب یہ کہ تمام وحشی تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے انسان بنے اور پھر معمولی انسان سے باخدا انسان بنگئے اور ایسے مقامات قرب و ولایت و معرفت پر پہنچے کہ آئندہ زمانہ کے تمام اولیائے کرام اُن کو اپنا سرتاج مانتے رہے ہیں اور مانتے رہینگے یہ ایک ایسا بدیہی اور عظیم الشان تغیر ہے جو قرآنی تعلیمات کے طفیل عرب کے وحشیوں اور بے سر قوموں میں پیدا ہوا کہ اس کی نظیر کبھی نبی اور کسی بادشاہ کے معاملات میں تمام دنیا میں نہیں ملتی یہ ایک ایسا عالیشان معجزہ ہے کہ اسکی مثال کسی ملک کی تاریخ میں موجود نہیں اسکی پوری حقیقت اسوقت معلوم ہو کہ پہلے عرب کی قومی اور تمدنی اور اخلاقی حالات اور رسومات و مذاہب

۹/۱ منزل

سُوْرَةُ الشُّوْرٰى مَكِّيَّةٌ اِلَّا قُلْ لَّا اَسْـَٔلُكُمْ اِلَى الْاَرْبَعِ اٰيَاتٍ وَّهِيَ ثَلٰثٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً

سورہ شوریٰ مکے میں اتری اور اس کی ترپن آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

(شروع) اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے

حٰمٓ ۝ عٓسٓقٓ ۝ كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ

حم ۔ عسق ۔ اسی طرح اللہ جو زبردست حکمت والا ہے تیری طرف وحی کرتا ہے اور تجھ سے پہلوں کی طرف کرتا رہا ہے

الْحَكِيْمُ ۝ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے اور وہ بڑی شان و عظمت والا ہے قریب ہے کہ

يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ

(اس کی ہیبت و عظمت سے) آسمان اپنی بالائی طرف سے پھٹ جائیں اور فرشتے اپنے رب کی حمد و تسبیح کرتے اور جو زمین میں ہے اسکے واسطے

فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ

پناہ مانگتے ہیں خبردار کہ اللہ غفور اور رحیم ہے اور جن لوگوں نے اسکے سوائے اور کارساز بنا لئے

اَوْلِيَاۗءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ڮ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ

ہیں اللہ اُن پر نگہبان ہے اور تو اُن کا کوئی ضامن نہیں اور اسی طرح ہم نے تیری طرف

وعقاید اور اُن کے چال چلن کا حال بیان کیا جاوے پھر یہ دکھایا جاوے کہ کیسا عظیم تغیر اُن وحشیوں کی حالات میں قرآن مجید اور محمدؐ کے طفیل پیدا ہوا اسلئے ذیل میں اوسوقت کی حالات اور اختلافوں کا حال مختصراً بیان کرتے ہیں۔

(۱) خداوند عالم کی نسبت عقاید اور خیالات ۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پیشتر بت پرستی کل عالم میں پھیلی ہوئی تھی چاند سورج ستارے درخت دریا سمندر پہاڑ مقبرے ۔ امراض پتھروں اور انسانوں کی پوجا ہوتی تھی عرب میں خانگی خاندانی اور قومی بت علیحدہ علیحدہ تھے پھر ہر ایک دن اور مہینہ اور سال کا بت علیحدہ ہوتا بڑے مشہور قومی بت لات منات عزیٰ جبل یغوث یعوق ود سواع نسر صفا اور نائلہ ہیں۔ عیسائیوں میں ایک فرقہ مریم صدیقہ کی صورت پر گوٹے کناری کے کپڑے چڑھا کر اور پرستش کرتا تھا۔ مسیح علیہ السلام کو خدا اور خدا کا بیٹا قرار دیا گیا۔ یہودی عزیرؑ کو ابن اللہ کہتے تھے بعض فرقے دو خدا مانتے تھے ایک خالق شر اور دوسرا خالق نیکی۔ خالق شر کو آہرمن کہتے اور خالق نیکی کو یزداں آتش پرستی نیچریت اور دہریت کا بھی زور تھا یہود جو وحدانیت کی اعلیٰ تعلیم یعنی توریت اپنے پاس رکھتے تھے اُن کی نسبت گاڈفرے ہیگنس اپنی کتاب اپالوجی فار محمد صفحہ ۴۳ میں لکھتے ہیں "بعض مصنفوں نے کہا ہے کہ عبادت گاہ کعبہ کو اسمٰعیلؑ نے بنایا تھا جبکہ میں رہتا تھا اور ابراہیم کی صورت سب سے زیادہ مشہور تھی اور نوحؑ و موسیٰ کی مورتیں بھی موجود تھیں اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مورتی پوجا کے بانی یہود تھے" اُن کے علما الوہیت کا دعویٰ رکھتے تھے۔ مسیح اور مریم اور روح القدس کو خدا بنایا گیا۔ نسطے آثار تو اب تک موجود ہیں بعض یہ بھی کہتے تھے کہ بیٹے کیساتھ باپ خدا بھی مصلوب ہو گیا خدا کی نسبت ۔ عقاید مگر جزوی اختلافات پر ایک دوسرے کے جانی دشمن بنے رہتے اور ایک دوسرے کو لعنت ملامت کرتے تھے چنانچہ

إِلَيْكَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِّتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيهِ

قرآن عربی وحی کیا ہے تاکہ تو ام القریٰ (مکہ) اور اس کے اردگرد کے لوگوں کو ڈراوے اور جمع ہونے کے دن سے ڈراوے

(۱) اس زمانہ کی عیسائیوں کی نسبت جان ڈیون پورٹ صاحب آپالوجی فار محمدؐ میں لکھتے ہیں کہ اس زمانہ یعنی ظہور اسلام میں مذہب عیسائی سے زیادہ کوئی چیز بہ تصریح خراب نہ تھی وہ دونوں شاخیں مذہب عیسائی کی جو ایشیا و افریقہ میں پھیل گئی تھیں انہوں نے طرح طرح کی بدعتیں اور بد اعتقادیاں اختیار کر لی تھیں اور ہمیشہ باہمی مباحثوں اور مناقشوں میں مصروف رہتی تھیں اور ایرین نسطورین اور یوٹیکین (?) مذہب والوں کی تکراروں سے نہایت دق تھیں ان پادریوں کی بد اعتدالی اور عہدوں کی فروخت نے اور جہالت نے مذہب عیسائی کو بڑا دھبہ لگایا تھا اور عیسائی لوگوں کو نہایت بد رویہ کر دیا تھا عرب کے جنگلوں میں جاہل اور شوریدہ سر مذاہب بکثرت تھے وہ بیہودہ تخیلات میں دماغ سوزی کر کر اپنی اوقات خراب کیا کرتے تھے اور اکثر ان کے غول کے غول شہر میں آ کر اہل شہر کو اپنے توہمات تلوار کے ذریعہ سے سکھایا اور منوایا کرتے تھے نہایت ذلیل بت پرستی نے اس سادی پرستش کی بیخ کنی (?) کی تھی جس میں حضرت عیسیٰ نے خدائے حکیم علی الاطلاق اور قادر مطلق اور بے مثل نفع رساں کی بندگی کا حکم کیا ہے۔ اس زمانہ میں ایسے عیسائی بھی تھے جو یوسف کی زوجہ (مریم علیہا السلام) میں الوہیت کے صفات قایم کرتے تھے بزرگوں تصویروں اور مورتوں کو نہایت خلوص کے ساتھ وہی لوگ پوجتے تھے جنکو حضرت مسیح نے فرمایا تھا کہ تم اپنی دعا صرف زندہ خدا سے کیا کرو۔ ہندوستان میں اب تک زمانہ جاہلیت کے آثار موجود ہیں انسان حیوان پتھر درخت دریا پہاڑ اچھے ماتا سورج اور ستاروں کی پرستش مختلف اقوام ہنود میں رائج ہے بلکہ لنگ اور فرج کی پرستار بھی اب تک موجود ہیں حقیقی دانائی راستبازی اور انصاف کی بجائے توجہات توہمات اور رسومات کا زور ہے عیسائیوں کو وہ نجات دہندہ اور ضیائے الٰہی میں دخیل مانا کرتے تھے تمام حرام و حلال ان کی منشاء پر تھا گویا کہ وہ بھی بمنزلہ خدا کے تھے روم کیتھولک ابھی تک معصوم سمجھتے ہیں

منزل ۶

(۲) شراب اور زناکاری کی یہ حالت تھی کہ بجائے وقت شراب نوشی ناچ رنگ اور بدکاری کے جلسے تمام عرب میں ہوتے تھے جس کی بجائے پانچ وقت نماز قایم کی گئی اور رات کے جلسے کی بجائے نماز تہجد قایم ہوئی زنا پر مرد و عورت ناز کیا کرتے تھے مرد و عورت مادر زاد برہنہ ہو کر طواف کعبہ کیا کرتے تھے۔ ان کی بجائے عصمت و عفت ستر اور پردہ داری کا زور ہوا۔

(۳) زندہ بچوں کو زمین میں دبا دیتے اور بتوں پر چڑھا کر آگ میں جلا دیتے تھے سسر کہلانے کی شرم سے لڑکیوں کو گلا گھونٹ کر مار ڈالتے یا زندہ درگور کر دیتے یا ذبح کر ڈالتے یا پہاڑ پر سے گرا کر مار دیتے تھے۔

(۴) جنگ جوئی اور خونخواری کا یہ حال تھا کہ خفیف معاملات پر دو شخصوں میں جھگڑا ہو کر قومیں آپس میں لڑ بیٹھتی اور ہزاروں کا خون ہو جاتا تھا پھر انتقامی جوش پشت در پشت قایم رہ کر جنگوں کا غیر منقطع سلسلہ بندھ جاتا تھا چنانچہ بسوس کی اونٹنی بنو بکر کی چراگاہ میں چلی گئی مالک زمین نے اس کے تھن کاٹ ڈالے مخالفوں میں سے ایک شخص نے بگڑ کر چراگاہ والے کو قتل کر ڈالا اس طرح پر بنی تغلب اور بنو بکر میں لڑائی چھڑ گئی جو چالیس برس تک رہی اور ستر ہزار آدمی طرفین سے مقتول ہوئے۔ ایسا ہی حرب داحس کا حال ہے۔ وہ اس طرح پر شروع ہوئی کہ داحس نامی ایک گھوڑا گھوڑ دوڑ میں بڑھا چاہتا تھا ایک شخص نے جھاڑی میں سے بھڑکا دیا اس بات پر ترسٹھ سال تک وہ جنگ رہی کہ قبیلے کے قبیلے پامال ہو گئے کینہ و فساد کا یہ حال تھا کہ عورتیں اپنے زخمی اور مقتول

فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ۝ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَهُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً

جس میں کوئی شک نہیں ایک فریق بہشت میں ہوگا اور ایک دوزخ میں۔ اور اگر اللہ چاہتا تو ان کو ایک ہی امت بنا دیتا

و مقتولوں کا کلیجہ چبا کر دانتوں سے چباتیں اور ناک کان و عضو تناسل کاٹ کر ان کے ہار گلے میں ڈالتیں اور اُن کا خون منہ سے پیتی تھیں

(۵) چوری اور قزاقی کا یہ حال تھا کہ غیر قوموں میں کُل عرب کے لوگ سارقین مشہور ہو گئے تھے سارسین کی اصل یہی سارقین ہے بدوان عرب جو ابھی تک نا تربیت یافتہ جنگلی لوگ ہیں اس عام حالت کا نمونہ اب تک موجود ہیں۔

(۶) تمدنی معاملات کا یہ حال تھا کہ ازدواج کی کوئی حد نہ تھی جو اب تک بھی سوائے اسلام کے کسی مذہب میں نہیں ہے لوگ اپنی سوتیلی ماں بہن چاچی تائی نانی دادی اور خالہ سے نکاح کر لیا کرتے تھے مرد کی وفات کے بعد اسکے وارثوں میں سے جو کوئی اسکی بیوہ پر کپڑا ڈال دیتا وہی اُسکا مالک متصور ہوتا تھا پھر خواہ اسکو اپنی جورو بنا کر رکھتا خواہ کچھ روپیہ لیکر دوسرے سے بیاہ دیتا طلاق کیواسطے کوئی قید اور کوئی حد نہ تھی۔ وراثت کے مستحق وہی مرد ہوتے تھے جو متوفی کی جگہ نیزہ لیکر جنگ کر سکیں اس لئے عورتیں اور چھوٹے بچے محروم الارث رہتے تھے ایک ذرہ سے قصور پر بیوی کو نکال دیتے تھے ایک بیوی کرنے کے بعد اگر دوسری پسند آجاتی تو پہلی کو چھوڑ کر دوسری کر لیتے۔ طلاق دیکر جب چاہتے بیوی کو واپس بُلا لیتے جتنی دفعہ چاہتے طلاق دیتے اور مطلقہ کو پھر بھی کوئی آزادی ملتی تھی کسی شریعت اور قانون کے پابند نہ تھے لونڈیوں کو ناچنا اور گانا بجانا سکھاتے اور اُن کی حرامکاری کی کمائی کے آپ مالک مختار تھے۔ قمار بازی کیواسطے دور دور از مقامات سے لوگ جمع ہوا کرتے تھے یتیم لڑکوں اور لڑکیوں کا مال اُن کے والی جسطرح چاہتے کھایا جایا کرتے تھے یتیم لڑکیوں میں جو خوبصورت ہوتی اُس سے آپ نکاح کر لیتے اور جو بدصورت ہوتی تو اُس کے مال کی طمع سے اُس کی شادی نہ کرتے تھے غلام اور لونڈی سے مزدوری کراتے اور سخت تکلیف دیتے اور مارپیٹتے اور کھانے کو کم دیتے تھے۔ مجوسی لوگ ماں بیٹی اور بہن سے نکاح کر لیتے تھے۔ یہودیوں میں حضرت داؤد و سلیمان علیہما السّلام کی سُنّت ہیں ازدواج کی کوئی حد نہ تھی مسیح علیہ السّلام نے بھی اس کی ممانعت نہیں فرمائی تھی بلکہ اپنی خاموشی سے ثابت کر دیا تھا کہ یہ رسم جائز ہے قابل ترمیم نہیں ہے عیسائی اور نیز یہودی فرقوں میں ایک عورت کے کئی کئی خصم ہوتے تھے اہل ہنود کی طرح نیوگ کا دستور بھی جاری تھا اسکو نکاح استبضاع کہتے تھے۔ کبھی ایک عورت پر دس تک آدمی جمع ہو جاتے اور باری باری صحبت کرتے تھے جب وہ بچہ جنتی تو اُن سب کو بلا بھیجتی وہ سب کے سب بلا کسی عذر یا حیا کے حاضر ہو جاتے پھر اُس بچہ کو جس کے سر وہ عورت کر دیتی وہی اُس کی پرورش کا ذمہ دار ٹھہرتا تھا کبھی اپنے تمام آشناؤں کو بلا کر قیافہ شناسوں سے تشخیص کراتی اور جسکی طرف وہ نسبت کرتے اُسی کی طرف سے وہ فرزند کہلاتا۔ عیسائیوں میں بہت مرد و عورت مجرد رہنا عبادت سمجھتے تھے۔ یہودی اپنی بیٹیوں کو روپیہ لیکر دوسرے کے نکاح میں دیا کرتے تھے۔ زیادہ تفصیل کیلئے دیکھو تاریخ زوال سلطنت روم مولفہ گبن۔ انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا۔ خطبات احمدیہ تاریخ ابن ہشام تاریخ ابوالفدا تاریخ التواریخ۔ دیباچہ جارج سیل۔ آپولوجی فار محمد مولفہ جان ڈیون پورٹ۔ ہیروز مصنفہ کارلائیل

اس عام اندھیر شرک بت پرستی جنگ و جدال خونخواری و حوشت اور جہالت کی اصلاح جو قرآنی اور محمدی تعلیمات کی بدولت عرب میں شروع ہو کر اور ممالک میں پھیلی اُس کا زندہ نشان مُلک عرب میں موجود ہے کہ آج تک کل عرب میں ایک بھی اشتراک یا بت پرست قبر پرست آتش پرست ستارہ پرست یا انسان پرست نہیں سوائے ایک معبود کے جو رب العالمین ہے

وَلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۸﴾

مگر وہ جسکو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے اور ظالموں کا تو نہ کوئی دوست ہے نہ مددگار

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُـحْيِ الْمَوْتٰى ۡ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ

کیا انہوں نے اللہ کے سوائے اور کارساز بنالئے سو اللہ ہی اصل کارساز ہے اور وہ مردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہ ہر چیز پر

شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۹﴾ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ

قادر ہے اور جس کسی بات میں تم اختلاف کرو پس اسکا فیصلہ اللہ کی طرف ہے وہ اللہ میرا رب ہے میں نے

تَوَكَّلْتُ ڰ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ﴿۱۰﴾ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ

اسی پر بھروسہ کیا اور اسی کی طرف میں رجوع ہوتا ہوں۔ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنیوالا ہے تمہارے نفسوں سے تمہارے لئے

اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ۭ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ

جوڑے بنائے اور مواشی کے بھی جوڑے بنائے اس طرح وہ تمہیں پھیلاتا ہے۔ اُس کی مثال کوئی چیز نہیں اور وہ سننے

الْبَصِيْرُ ﴿۱۱﴾ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ

والا دیکھنے والا ہے آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اسی کی ہیں جسکے واسطے چاہتا رزق فراخ کرو دیتا اور تنگ کر دیتا ہے اور وہ ہر شے کو جاننے والا ہے

اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۲﴾ شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْ

اسنے تمہارے واسطے وہی دین کا رستہ مقرر فرمایا ہے جس کی نصیحت اسنے نوح کو دی تھی اور

حَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا

جسے تیری طرف وحی کی، اور جسکی وصیت ہمنی ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو کی کہ دین قائم رکھو اور اس میں پھوٹ مت ڈالو

الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ۭ كَبُرَ عَلَي الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ۭ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ

مشرکوں پر یہ بات بہت شاق ہے جس کی طرف تو ان کو بلاتا ہے اللہ اسی کو برگزیدہ کرتا ہے

اِلَيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ﴿۱۳﴾ وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا

جو اپنا چاہتا ہے اور اپنی طرف اسی کو ہدایت کرتا ہے جو بدی سے باز آکر اس کی طرف جھکتا ہے اور انہوں نے تفرقہ بھی آپس کی ضد سے علم آنے کے بعد

کسی غیر کی پرستش نہیں کیجاتی بچے زندہ درگور نہیں کئے جاتے۔ نہ تو نیران کی سوختنی قربانی کیجاتی ہے شراب خوری زناکاری اور تمام بیحیائی کی بجائے پارسائی عصمت اور عفت کے آثار موجود ہیں۔ مسٹر باسورتھ سمتھ صاحب ایم اے اپنی کتاب محمد اینڈ محمڈنزم میں لکھتے ہیں کہ محمد کا بیان دربارہ وحدانیت خدا اور اس امر کے کہ وہ انسان کے ہر ایک چھوٹے بڑے فعل پر مختار ہے صرف کسی پہلے مذہب سے چرایا ہوا نہ تھا۔ یہودی علی العموم اپنے پہلے زمانہ میں بھی خدا کے سوا اسکے اور دیوتاؤں کی پرستش میں وحشت کے باعث مصروف ہو گئے تھے اور آخرکار تیدار و بالو ناؤں کی ہو تو ں میں جو خلل ہو گیا تھا اور ان سے مشرقی ملکوں کے قیام میں بہت کچھ سیکھ لیا مگر اس سے زیادہ بھول گئے لیکن جو انہوں نے پھر اس وقت کے بعد دیوتاؤں کی پوجا نہ کی اگرچہ اپنے انبیا کی اعلیٰ درجہ تعلیمات سے پھر بھی وہ غافل تھے اور جو وقت ان کی انتہائی عروج کا ہوا تھا وہ بہت دنوں گیا ختم ہو گیا تھا اسکے

جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى

گیا — اور اگر تیرے رب کیطرف سے ایک وقت مقرر تک کیواسطے ایک بات نہ ہوئی تو اُن کے

لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ (۱۴)

درمیان فیصلہ ہو چکتا اور جو اُن کے بعد کتاب کے وارث کئے گئے وہ اُسکی طرف سے شک میں حیران ہیں

فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ

پس اُسی کیواسطے پکار اور جیسا تجھکو حکم دیا گیا ہے اُسی پر قایم رہ اور اُنکی گری ہوئی خواہشوں کی پیروی نہ کر اور تو سنادے کہ جو کتاب اللہ نے

اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ۭ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۭ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَ

اُتاری ہے میں اُسکو مانتا ہوں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ تمہارے درمیان انصاف کروں اللہ ہمارا اور تمہارا رب ہے ہمارے واسطے ہمارے عمل

لَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۭ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ۭ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ (۱۵)

اور تمہارے واسطے تمہارے عمل ہیں ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں اللہ ہمکو جمع کریگا اور اُسی کیطرف واپس جانا ہے۔

زوال کے تھوڑے ہی دنوں بعد وقوع میں آیا تھا۔ عیسائی سلطنت یہود کے ہاتھ سے نکل گیا تھا لیکن جلاوطن شدہ یہودی ابتک مُلک عرب میں نہایت سختی کے ساتھ اپنے مغرورانہ مذہبی حقوق کی خیالی تصویر پر قایم تھے حالانکہ جس بات نے اُن کو یہ استحقاق دیا تھا اب اُس کا نام و نشان بھی نہ رہا تھا۔ عیسائی بھی یہودیوں کا مذہب اور وہ اعلیٰ درجہ کے الہامات خدا جو حضرت عیسیٰؑ نے اُن کو پہنچائے تھے اور جنکو یہودیوں نے قبول کیا تھا بھول چکے تھے۔ ہوموشی نیس۔ مانوتھی لائیٹس۔ مانوفی سٹس۔ جیکو بائیٹس۔ فرقوں کے عیسائی نہایت سختی کے ساتھ ایسی باتوں میں مذہبی قاعدے بنا رہے تھے جن میں ہمارے متبرک پیشواؤں نے کوئی بھی قاعدہ یا اصول نہیں بنایا۔ زبان سے تو خدا خدا نہایت چلا چلا کر کہتے تھے مگر دل میں وحدانیت خدا کو بھلا چکے تھے پس محمدؐ اسلئے آئے کہ ان تمام باطل باتوں پر جھاڑو پھیر دیں بت کیا زیتون کی لکڑی کے ٹکڑے جو خدا ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں فلسفیانہ خیالات اور مذہب مکڑی کا تنا ہوا جالا۔ ان سب کو دور کرد و اللہ سب سے بڑا ہے اور اُسکے سوائے اور کوئی شے بڑی نہیں یہی مسلمانوں کا مذہب ہے۔ اسلام یعنی انسان کو چاہیے کہ خدا کی مرضی پر توکل کرے اور ایسا کرنے میں نہایت خوش ہو یہی مسلمانوں کا طرز زندگی ہے۔ ایک معترض یہ سوال کر سکتا ہے کہ ان دونوں اصولوں میں جو اوپر بیان ہوئے کونسی بات ایسی ہے جسکو یہ کہا جائے کہ وہ نئی تھی یا محمدؐ کو ہی سوجھی تھی۔ بیشک کچھ نیا نہ تھا کہ یہ باتیں ایسی پرانی ہیں جیسا کہ موسیٰ کا زمانہ بلکہ ایسی پرانی کہ زمانہ ابراہیم۔ بار بار محمدؐ نے نہایت سنجیدگی سے جتلایا ہے کہ میں کوئی نئی بات عربوں کیواسطے لیکر مبعوث نہیں ہوا بلکہ صرف شریعت ابراہیمی کو دوبارہ زندہ کرنے آیا ہوں جو ہمیشہ یہاں موجود تھی۔ مگر اُسکو سب لوگ بھول گئے یا اُس سے غافل ہو گئے تھے قوم سے علیحدہ ناخوش و غمگین یہودیوں و آپس میں لڑنے والے تین خدا کے عیسائیوں اور ہر طرح کے مخلوق پرستوں میں ایکسا دنٹ ہانکنے والا آیا۔ نہ اس لیئے کہ اُنکو کوئی نئی بات سکھائے

وَالَّذِيْنَ يُحَاجُّوْنَ فِي اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ

جو لوگ اللہ کی بابت میں اسکے بعد بھی جھگڑا کرتے ہیں کہ بات لوگ اسکو مان چکے تو اُن کی حجتیں اُن کے رب کے نزدیک بے حقیقت ہیں اور اُن پر

رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿۱۶﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ

غضب ہے اور ان کیواسطے سخت عذاب ہے — اللہ وہ جسنے کتاب بہمہ اُتری کی بھری دبی

بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ۭ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ﴿۱۷﴾ يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ

اُتاری اور میزان بھی — اور تو کیا جانے کہ وہ گھڑی قریب ہی ہو — جو اسکو نہیں مانتے وہ تو اسکی

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ ۭ اَلَآ اِنَّ

جلدی کرتے ہیں اور جو مانتے ہیں وہ اُس سے ڈرنے والے ہیں اور جانتے ہیں کہ وہ حق ہے — خبردار

الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ فِي السَّاعَةِ لَفِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۱۸﴾ اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ

جو لوگ قیامت کے بارہ میں جھگڑا کرتے ہیں وہ دور کی گمراہی میں ہیں — اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے جسکو چاہتا ہے وہ رزق

بلکہ اس لئے کہ وہی پرانی شے جسکو وہ بھول گئے تھے یاد دلائے۔ عرب کی زمین پر دو ہزار برس پہلے ایک ایسے شخص (موسےؑ) کو جنگل میں اپنے باپ کی بکریاں چرا رہا تھا یہ سادہ مگر چونکا دینے والا پیغام آیا تھا "میں وہ ہوں جو میں ہوں سن اے اسرائیل ہمارا مالک خدا ایک خدا ہی ہیں جا اور میں تیری زبان کے ساتھ ہونگا اور سکھا دونگا جو تجھے کہنا چاہیئے۔ اِن الفاظ کو سنکر یہ برگزیدہ قوم افریقہ سے ایشیا میں چلی گئی غلام آزاد ہوگئے اور ایک خاندان ایک قوم بن گیا۔ اُسی عرب کی زمین پر اب وہی آواز ایک دوسرے بکریاں چرانے والے کو آئی اور ایسے ہی ترکیسات آئی جو پہلی آواز سے کچھ کم عجیب یا عام طور پر دنیا کو فائدہ پہنچانے میں اس سے ہرگز کم نہ تھی یعنی اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ — یہ رسالت قبول نہ کی گئی اور خدا کے پیغام کا اعلان کیا گیا اور ایک ہی صدی کے اندر اس آواز کی گونج عدن سے الطاکیہ تک اور سی ویل سے سمرقند تک پھیل گئی اور اس نام ملک نے اُس کی حقیقت کو مان لیا"۔ ڈاکٹر راسے سپرنگر صاحب اپنی کتاب لائف آف محمدؐ کے صفحہ (۸۹) میں محمدؐ کی نسبت لکھتے ہیں "جسکے خیال میں ہمیشہ خدا کا تصور رہتا تھا وہ جسکو نکلتے ہوئے آفتاب بہتے ہوئے پانی اور اگتی ہوئی روئیدگی میں خدا ہی کا یہ قدرت نظر آتا تھا اور غرش رعد اور آواز آب اور طیور کے نغمہ حمد الٰہی میں خدا ہی کی آواز سنائی دیتی ہے اور سنسان جنگلوں اور پرانے شہروں کے کھنڈرات میں خدا ہی کے قہر کے آثار دکھائی دیتے تھے کشیش معظم ایوریند جی ایم راڈویل صاحب ایم اے اپنے ترجمہ قرآن میں لکھتے ہیں "وہ ایک عجیب و غریب نمونہ اُس قوت و حیات کا جو ایسے شخص میں ہوتی ہے جسکو خدا اور عاقبت پر شدت کے ساتھ یقین ہوتا ہے اور جو اپنی ذات کریم اور سیرت صداقت مشحون سے ہمیشہ اُن لوگوں میں شمار کیا جائیگا جنکو اپنی بنی نوع کی ایمان و اخلاق اور تمام حیات دنیوی پر ایسا غلبہ کامل حاصل ہوتا ہے جو بجز حقیقت میں کسی اعلیٰ درجہ کے شخص کے کسی اور کو بھی حاصل نہیں اور نہ ہو سکتا ہے"۔ آنریبل سر ولیم میور صاحب اپنی کتاب لائف آف محمدؐ کی جلد دویم صفحہ ۲۶۹ میں لکھتے ہیں "اگرچہ محمدؐ کے اوامر و احکام اسوقت تک تھوڑے سے اور سادہ طور کے تھے جیسا کہ بیان بالا سے ظاہر ہوتا ہے مگر انہوں نے ایک تعجب انگیز اور عظیم الشان کام کیا۔ جبکہ دین مسیحی نے دنیا کو خواب غفلت سے

منزل

مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿۱۹﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ

دیتا اور وہ قوت والا زبردست ہے ۔ جو شخص آخرت کی کھیتی چاہتا ہے ہم اُس کی کھیتی میں ترقی کرتے ہیں

وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ﴿۲۰﴾

اور جو دنیا کی کھیتی چاہتا ہے ہم اس میں سے اُسکو دیتے ہیں پر آخرت میں اُسکا کوئی حصہ نہیں ۔

اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ

کیا اُن کیواسطے شرکا ہیں کہ اُنہوں نے اُن کیواسطے دین کا ایسا رستہ نکالا ہے جسکی اللہ نے اجازت نہیں دی اور اگر فیصلہ کی بات

لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۚ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۱﴾ تَرَى الظّٰلِمِيْنَ

ٹھہری ہوئی نہ ہوتی تو انکے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا ۔ اور ظالموں کیواسطے دردناک عذاب ہے ۔ تو ظالموں کو دیکھیگا کہ وہ اپنے عملوں سے

مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ

ڈرتے ہیں اور وہ اُن پر واقع ہونے والی ہے ۔ اور جو ایمان لائے اور اچھے عمل کرتے رہے وہ بہشت کے

پیدا کیا تھا اور شرک و بت پرستی سے جہاد عظیم کیا تھا اُسوقت سے حیات روحانی کبھی ایسی برانگیختہ نہیں ہوئی تھی اور نہ ایسا غلو کسی مذہب میں ہوا تھا جیسا کہ دین اسلام میں ہوا اس دین کے پیرواں خوش اعتقادنے کیسے کیسے نقصانات صرف اپنے ایمان کی خاطر اُٹھائے اور اُن نقصانات کی تلافی میں مال غنیمت کس خوشی سے لیا ۔ ایک زمانہ نامعلوم سے مکہ اور تمام جزیرہ نمائے عرب کی روحانی حالت بالکل بے حس و حرکت ہو گئی تھی اور اگرچہ شریعت موسوی دین مسیحی اور فلسفہ یونان کا کچھ اثر عرب پر ہوا تھا مگر وہ ایسا ناپائیدار اور خفیف تھا جیسے کسی جھیل کے پانی کی سطح پر کبھی کبھی کوئی لہر آجاتی ہے مگر پانی کے نیچے کہیں ذرا سی بھی حرکت نہیں معلوم ہوتی الغرض عرب کے لوگ توہمات کفر ضلالت بے رحمی اور بداعمالی کے دریا میں غرق تھے چنانچہ یہ عام رسم تھی کہ بڑا بیٹا اپنے باپ کی بیویوں کو جو اور جائیداد کی مانند میراث میں آتیں بیاہ لیتا تھا اُن کے غرور اور افلاس سے دختر کشی کی رسم بھی اُن میں اُسیطرح جاری ہو گئی تھی جس طرح فی زمانہ ہندوؤں میں جاری ہے اُن کا مذہب حد درجہ کی بت پرستی تھا اور اُنکا ایمان ایک مسبب الاسباب مالک علی الاطلاق پر نہ تھا بلکہ غیر مرئی ارواح کے توہم باطل کی ہیبت کا سا اُن کا ایمان تھا اُنہیں کی رضامندی مناتے تھے اور اُنہیں کی ناراضی سے احتراز کرتے تھے اور قیامت و جزا و سزا جو فعل یا ترک کا باعث ہو اُسکی اُنہیں خبر ہی نہ تھی ہجرت سے تیرہ برس پہلے تو مکہ ایسی ذلیل حالت میں بیجان پڑا تھا مگر اُن تیرہ برسوں نے کیا ہی اثر عظیم کیا کہ سینکڑوں آدمیوں کی جماعت نے بت پرستی چھوڑ کر خدائے واحد کی پرستش اختیار کی اور اپنے اعتقاد کی موافق وحی الٰہی کی ہدایت کے مطیع و منقاد ہو گئے اُسی قادر مطلق سے بکثرت و بشدت دعا مانگتے اُسی کی رحمت پر مغفرت کی امید رکھتے اور حسنات و خیرات و راستی اور انصاف کرنے میں بڑی کوشش کرتے تھے ۔ اب اُنہیں شب و روز اُسی قادر مطلق کی قدرت کا خیال تھا اور یہ کہ وہی رزاق ہمارے ادنے حوائج کا بھی خبرگیراں ہے ہر ایک قدرتی اور طبیعی عطیہ میں ہر ایک امر متعلقہ زندگانی میں اور اپنی خلوت و جلوت کے ہر ایک حادثہ و تغیر میں اُسی کی قدرت

رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿۲۲﴾

باغوں میں ہونگے اُن کیواسطے جو کچھ وہ چاہینگے اُن کے ربکے پاس موجود ہے یہی وہ بڑا فضل ہے ۔

ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ

یہ وہ بات ہے کہ اللہ اس کی بشارت اپنے ایسے بندوں کو دیتا ہے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے تو کہہ کہ میں تمسے اسپر کوئی

عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا

اجر نہیں مانگتا مگر قریب کی دوستی ۱ اور جو کوئی بھلائی کمائے ہم اُس میں اور بھلائی زیادہ کرتے ہیں

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۲۳﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ

تحقیق اللہ بخشنے والا قدردان ہے کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ اللہ پر جھوٹ باندھ لیا ہے پس اگر اللہ چاہتا تو تیرے

يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ

دل پر مہر کر دیتا اور اللہ تو باطل کو مٹاتا اور حق کو اپنے کلمات سے حق ثابت کرتا ہے کہ وہ دلوں کا حال جاننے والا ہے

الصُّدُوْرِ ﴿۲۴﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ

اور وہ وہی ہے جو اپنے بندوں سے توبہ قبول کرتا اور بدیوں کو معاف کرتا ہے اور جانتا ہے جو تم

وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ

کرتے ہو اور وہ اُن لوگوں کی دعا قبول کرتا ہے جو ایمان لائے اور عمل اچھے کرتے رہے اور اُن کو اپنے فضل سے

مِّنْ فَضْلِهٖ وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿۲۶﴾ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ

بڑھاتا ہے اور جو کافر ہیں اُن کیواسطے سخت عذاب ہے اور اگر اللہ اپنے بندوں کیواسطے رزق فراخ

منزل

کو دیکھتے تھے اور اس سے بڑھکر اس نئی روحانی حالت کو جسمیں خوش حال اور حمد کناں رہتے تھے خدا کے فضل خاص و رحمت با اختصاص کی علامت سمجھتے تھے اور اپنے کو باطن اہل شہر کے کفر کو خدا کی تقدیر کئے ہوئے خذلان کی نشانی جانتے تھے محمد کو جو اُن کی ساری امیدوں کے مانند تھے اپنا حیات تازہ بخشنے والا سمجھتے تھے اور اُن کی اطاعت ایسے کامل طور پر کرتے تھے جو اُن کے رتبہ عالی کے لایق تھی ایسے تھوڑے ہی زمانہ میں مکہ ایسی عجیب تاثیر سے دو حصوں میں تقسیم ہوگیا تھا جو بلحاظ قبیلہ و قوم ایک دوسرے کے درپئے مخالفت و ہلاکت تھے۔ مسلمانوں نے مصیبتوں کو تحمل و شکیبائی سے برداشت کیا اور گو ایسا کرنا اُن کی مصلحت تھی مگر تو بھی ایسی عالی ہمتی کی بردباری سے وہ تعریف کے مستحق ہیں۔

ایک سو مرد اور عورت تو اپنا گھر بار چھوڑا لیکن ایمان عزیز سے منہ نہ موڑا اور جبتک کہ یہ طوفان مصیبت فرو ہو ۔ حبش کو ہجرت کر گئے پھر اس تعداد سے بھی زیادہ آدمی کہ اُن میں نبی بھی شامل تھے اپنے عزیز شہر اور مقدس کعبہ کو جو اُنکی نظر میں تمام ۔ روئے زمین پر سب سے زیادہ مقدس تھا چھوڑ کر مدینہ کو ہجرت کر گئے اور یہاں بھی اُسی عجیب تاثیر نے دو یا تین برس کے عرصہ میں اُن لوگوں کیواسطے ایک برادری جو نبی اور مسلمانوں کی حمایت میں جان دینے کو مستعد ہو گئے ۔ تیار کر دی تھی

ف ۱ اس کے معنی یہ ہیں کہ میری اپنی قرابت کی محبت ہو کہ [illegible] جیسے عداوت بھی ہو کوئی [illegible] تعلیم کا عوض [illegible] دوسرے معنی یہ ہیں کہ تیرا فقار [illegible] محبت [illegible] قربت [illegible] میں [illegible] قرب [illegible] صورت میں تقرب کرو

لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِی الْاَرْضِ وَلٰکِنْ یُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا یَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِیْرٌۢ بَصِیْرٌ (۲۷)

کر دیتا تو وہ زمین میں ضرور سرکشی کرنے لگتے مگر اللہ ایک اندازے سے جیسا کہ وہ چاہتا ہے نازل فرماتا ہے کہ وہ اپنے بندوں سے خبردار ہے اور دیکھ رہا ہے

وَهُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَیَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ؕ وَهُوَ الْوَلِیُّ

اور وہی ہے جو لوگوں کے نا امید ہونے کے بعد پانی برساتا اور اپنی رحمت کو پھیلاتا ہے اور وہی کارساز

الْحَمِیْدُ (۲۸) وَمِنْ اٰیٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِیْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ؕ

خوبیوں والا ہے۔ اور اسی کی نشانیوں میں سے ہے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور ان جانداروں کی جو اس نے ان میں پھیلا رکھے ہیں اور وہ جب چاہے

وَهُوَ عَلٰی جَمْعِهِمْ اِذَا یَشَآءُ قَدِیْرٌ (۲۹) وَمَاۤ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ

ان کو جمع کر لینے پر قادر ہے۔ اور جو مصیبت تم پر پہنچتی ہے وہ تمہارے ہی ہاتھوں کے کئے ہوئے کاموں سے ہے اور وہ تو

اَیْدِیْكُمْ وَیَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍ (۳۰) وَمَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ ۚ وَمَا لَكُمْ مِّنْ

بہت سے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ اور تم زمین میں (اللہ کو) عاجز نہیں کر سکتے اور اللہ کے

دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ (۳۱) وَمِنْ اٰیٰتِهِ الْجَوَارِ فِی الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ (۳۲)

سوا تمہارا کوئی کارساز ہے نہ مددگار۔ اور اسی کی نشانیوں میں سے جہاز ہیں جو پہاڑوں کی طرح سمندر میں (نظر آتے) ہیں

ریورنڈ جی ایم راڈویل اپنے ترجمہ قرآن کے دیباچہ میں لکھتے ہیں کہ عرب کے سید ہے سادے خانہ بدوش ایسے بدل گئے جیسے کسی نے سحر کر دیا ہو۔ بت پرستی کے مٹانے جنات اور بادیات کے شرک کی عوض اللہ کی عبادت قائم کرنے اطفال کشی کی رسم کو نیست و نابود کرنے بہت سے توہمات کو دور رکھنے اور ازواج کی تعداد کو گھٹا کر اس کی ایک حد معین کرنے میں قرآن بیشک عربوں کے لئے برکت اور قدم حق تھا۔"

بائیس سال کی عمر میں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بت پرستی شرک توہمات رسومات باطلہ کے خلاف توحید محض اور دانائی کی تعلیم شروع کی جس سے تمام مکہ چونک اٹھا اور مخالفت پر اتر آیا ہوگیا جبکہ استقلال توکل کے ساتھ آپ اپنے ارادے میں مشغول رہتے تھے۔ مخالفت بڑھتی گئی۔ سب سے پہلے جو آپ پر ایمان لائے عورتوں میں آپ کی حلیلہ جلیلہ خدیجۃ الکبریٰ ہیں لڑکوں میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور بڑوں میں ابوبکر صدیق ہیں پھر آپ کا آزاد کردہ غلام زید بن حارث عبداللہ بن ابی قحافہ۔ عثمان بن عفان۔ عبدالرحمن بن عوف۔ سعد بن ابی وقاص۔ زبیر بن عوام۔ طلحہ بن عبیداللہ۔ جعفر بن ابی طالب۔ ابوذر۔ عمار بن یاسر۔ ابوعبیدہ بن جراح۔ سعید بن زید اور چند عورتیں یکے بعد دیگرے مشرف باسلام ہوئے فاضل المحقق۔ گاڈفری ہگنس اپنی تصنیف آپالوجی فار محمد میں لکھتے ہیں باوجودیکہ محمد اور عیسیٰ کی ابتدائی سوانح عمری میں ایسے حالات میں جنہیں عجیب مشابہت پائی جاتی ہے تاہم ان میں [illegible] اختلاف ہے مثلاً عیسیٰ کے [illegible]

[illegible] کے اول مریدوں کے کہ بجز [illegible]

[illegible] اسلام لائے تو اس زمانہ میں جو کچھ انہوں نے کام کیا [illegible]

إِنْ يَشَأْ يُسْكِنِ الرِّيحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلَىٰ ظَهْرِهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِكُلِّ صَبَّارٍ

جب چاہے ہوا ٹھہرا دے اور وہ اُسکی پشت پر کھڑے کے کھڑے رہجائیں۔ اسمیں تمام صبر کرنیوالوں شکر گزاروں کیواسطے

شَكُورٍ ﴿٣٣﴾ أَوْ يُوبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيرٍ ﴿٣٤﴾ وَيَعْلَمَ الَّذِينَ يُجَادِلُ

نشانیاں ہیں یا اُن کے عملوں کے سبب اُنہیں ہلاک کر دے اور بہت سا حصہ معاف کر دے اور جو ہماری آیتوں میں جھگڑتے ہیں

ونَ فِي آيَاتِنَا مَا لَهُمْ مِنْ مَحِيصٍ ﴿٣٥﴾ فَمَا أُوتِيتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ

ان پر علامت لگا دے جن کا چھٹکارا پانے والا نہیں جو کچھ بھی تمکو دیا گیا ہے وہ دنیاوی زندگی کا گذارہ ہے اور جو اللہ کے پاس ہے

وَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ لِلَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿٣٦﴾ وَالَّذِينَ

وہ ان لوگوں کیواسطے بہتر اور زیادہ باقی ہے جو ایمان لائے اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں اور جو گناہ کے بڑے

اُن سے ثابت ہوتا ہے کہ ان میں اول درجہ کی لیاقتیں تھیں اور غالباً ایسے نہ تھے کہ آسانی دھوکا کھا جاتے عیسیٰ کے اول مریدوں کی کم رتبگی میں موشیم صاحب دین عیسوی کی خوبی سمجھتے ہیں مگر سچ پوچھو تو میں مجبوری سے قرار کرتا ہوں کہ اگر لاک اور نیوٹن جیسے اشخاص مذہب عیسوی کے اول محققین میں ہوتے تو مجھکو بھی اطمینان کامل ویسا ہی ہوتا۔ اس سے ثابت ہے کہ ایک ہی شے مختلف شخصوں کو کیسی مختلف معلوم ہوتی ہے۔ گبن نے بیان کیا ہے کہ پہلے چار خلیفوں کے اطوار یکساں صاف اور ضرب المثل تھے انکی سرگرمی اور دلی اخلاص کے ساتھ تھی اور ثروت و اختیار پاکر بھی اُنہوں نے اپنی عمریں ادائے فرائض اخلاقی و مذہبی میں صرف کیں یہی لوگ محمدؐ کے ابتدائی جلسوں میں شریک تھے۔ جو پیشتر اس سے کہ اُسنے اقتدار حاصل کیا یعنی تلوار پکڑی اُسکی جانب دار ہو گئے یعنی ایسے وقت میں کہ وہ باقی آزار رہا اور جان بچا کر اپنے ملک سے چلا گیا۔ ان کے اول ہی اول تبدیل مذہب کرنے سے اُنکی سچائی ثابت ہوتی ہے اور دنیا کی سلطنتیں فتح کرنے سے ان کی لیاقت کی فوقیت معلوم ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں کوئی یقین کر سکتا ہے کہ ایسے شخصوں نے ایذائیں سہیں اور اپنے وطن سے جلاوطنی گوارا کی اور اس سرگرمی سے اُسکے تابع ہوئے اور رہے جو ایک شخص کی خاطر ہوں جسمیں ہر طرح کی بریّاں ہوں

يَجْتَنِبُونَ كَبَٰٓئِرَ ٱلْإِثْمِ وَٱلْفَوَٰحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا۟ هُمْ يَغْفِرُونَ ﴿٣٧﴾ وَٱلَّذِينَ

خصوصاً اور بدکاریوں سے بچتے اور جب غصہ میں آتے تو بخشدیتے ہیں اور جو لوگ

ٱسْتَجَابُوا۟ لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنَٰهُمْ

اپنے ربکا کہا مانتے اور نماز میں قایم کرتے ہیں اور اُن کا کام باہم مشورہ ہوتا ہے اور جو کچھ ہمنے اُن کو دیا اُسمیں

يُنفِقُونَ ﴿٣٨﴾ وَٱلَّذِينَ إِذَآ أَصَابَهُمُ ٱلْبَغْىُ هُمْ يَنتَصِرُونَ ﴿٣٩﴾ وَجَزَٰٓؤُا۟

سے خرچ کرتے ہیں اور جب اُن پر بغاوت کی مصیبت آپڑے تو وہ انتقام لیتے ہیں اور بدی کی جزا تو

سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۖ فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُۥ عَلَى ٱللَّهِ ۚ إِنَّهُۥ لَا يُحِبُّ

اسی کی برابر بری بدی ہی ہیں جو معاف کرے اور اصلاح کردی تو اُسکا اجر اللہ پر ہے کہ وہ ظالموں سے محبت نہیں کرتا

ع ٦ منزل

اور اُسکے بچاؤ میں اپنی جانیں خطرہ میں ڈالکر کل دشمنوں پر اُسکو غالب کردیا تین برس کی تھوڑیسی کامیابی کر بعد آنحضرت صلعم نے اپنے خاندانوں کے لوگوں کو جو چالیس کے قریب تھے جن میں آپکے چچا ابوطالب اور حمزہ اور عباس اور ابولہب بھی شامل تھے دعوت کی تقریب سے جمع کیا اور اکل شرب سے فراغت پاکر اُن کو مخاطب کرکے فرمایا کہ اولاد عبدالمطلب میں تمہارے لئے ایک ایسی چیز لایا ہوں جو بے شبہ دنیا و آخرت کی بہتری ہو اور یقین کرو کہ خدا تعالے نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ میں تمکو اُسکی اطاعت کی طرف بلاؤں پس تم میں کون ایسا ہو جو اس امر عظیم میں میرا بوجھ بٹائے اور میرا بھائی اور میرا وصی اور میرا نائب تم میں ہو علی جو ابھی سولہ برس کی عمر میں تھے بڑی ہمت اور جرأت کے ساتھ کھڑے ہوکر بولے کہ یا رسول اللہ اگرچہ میں اس مجمع میں سب سے کم عمر ہوں مگر اس مشکل خدمت کو بجالاؤنگا یہ دیکھکر تمام مجمع مضحکہ کرتے ہوتے اور قہقہا لگاتے ہوئے منتشر ہوگیا جب آپکے اہل خاندان پر وعظ کا کچھ اثر نہ ہوا تو حرم کعبہ میں تشریف لاکر اُس پتھر پر کھڑے ہوئے جو آپکے جد امجد اسمٰعیل نے نصب کیا تھا اور بآواز بلند فرمایا کہ اے گروہ قریش و قبائل عرب میں تمکو خدا کی توحید اور اپنی رسالت کی طرف بلاتا ہوں پس اسکو مانو اور شرک و بت پرستی چھوڑدو تاکہ عرب و عجم دونوں کے بادشاہ ہوجاؤ اور آخرت کی بادشاہی بھی تمہاری ہوجائے اس آواز کو سنکر کفار ہنسنے لگے کہ محمد کو جنون ہوگیا ہے اور غیظ و غضب میں بھر کر کڑھتے ہوئے چلے گئے اور مسلمانوں کی قلیل جماعت کو ہر قسم کی ایذائیں پہونچانا شروع کردیا ایک روز انہوں نے جمع ہوکر آپکے چچا ابوطالب کو کہلا بھیجا کہ یا تو اپنے بھتیجے کو ان باتوں سے روکئے ورنہ ہم ہی غارت ہوجائنگے یا اُسکو فنا کردینگے یہ پیغام ابوطالب نے محمد صلعم کو سنایا جسپر آپنے فرمایا اے چچا اگر یہ لوگ اس مطلب سے کہ میں اس امر عظیم کی بجا آوری کو چھوڑدوں اگر آفتاب کو میرے دائیں ہاتھ اور مہتاب کو میرے بائیں ہاتھ پر بھی لا رکھیں تو بھی اسکو ہرگز ترک نہ کرونگا تاوقتیکہ خدا اپنے دین کو سب دنیا پر غالب کردے یا میں ہی اس کوشش میں ہلاک ہوجاؤں۔ مسٹر باسورتھ سمتھ صاحب

ف ۵۳ فرایض کا ترک کرنا اور حرام عمل اختیار کرنا گناہ کبیرہ ہیں مثلاً شرک قتل ناجائز سود کھانا یتیم کا مال کھانا جہاد سے بھاگنا پاکدامنوں پر تہمت لگانا چوری زنا جھوٹ شراب خوری تکذیب حق رشوت وغیرہ۔ ف ۵۴ یہ جمہوری سلطنت

کی بنیاد اور شخصی حکومت اور خود رائی کی تردید ہو آنحضرت صلعم کو بھی سورہ آل عمران میں مشورہ لینے کا حکم ہے۔ وَشَاوِرْهُمْ فِى ٱلْأَمْرِ ۱۵۹

الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٠﴾ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿٤١﴾

اور جو مظلوم ہونے کے بعد انتقام لے تو ان پر کوئی الزام نہیں

اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ

الزام تو ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے اور زمین میں ناحق فساد ڈالتے ہیں ان لوگوں کیواسطے دردناک

الْحَقِّ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٤٢﴾ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ

عذاب ہے اور جو صبر کرے اور بخشدے یہ بڑے حوصلہ کا کام ہے

عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿٤٣﴾ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَتَرَى

اور جسکو اللہ گمراہ کرے اسکے واسطے اسکے بعد کوئی کارساز نہیں اور تو ظالموں کو

اس موقعہ پر لکھتے ہیں کہ "یہ کلام اور یہ چلن ایک جھوٹے مدعی رسالت کا نہیں ہو سکتا"۔ قریش کے غیظ و غضب کا یہ حال کہ جب آپکو نماز میں مصروف دیکھتے تو پتھر مارتے اور ناپاک اور نجس چیزیں لا کر آپ پر ڈالتے تھے حرم کعبہ میں نماز پڑھنے اور آنے جانے سے مزاحم ہوتے قرآن مجید کو پڑھتے سنکر غل مچا دیتے اور اسکے الفاظ میں اپنے الفاظ ملا دینے کی کوشش کرتے تھے چنانچہ ایک روز جب آنحضرت صلعم نماز میں سورہ والنجم پڑھتے ہوئے اس آیت پر پہونچے اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ۙ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ﴿٥٣/١٩﴾ تو شیطان قریش میں سے ایک شیطان نے اس خیال سے کہ مبادا آگے ہمارے بتوں کی ہجو کریں یہ شیطانی کلمات کہدیئے تِلْكَ الْغَرَانِيْقُ الْعُلٰى وَاِنَّ شَفَاعَتَهُنَّ لَتُرْتَجٰى۔

آپکے کھانے پکانے کی ہنڈیا میں اونٹ کی اوجھڑی ڈالدیتے راستہ چلتے ہوئے سر پر خاک اور کوڑا کرکٹ پھینک دیتے برا بھلا کہتے گالیاں نکالتے اور ہنسی ٹھٹول کرتے ابولہب کی عورت آپکے راستے میں کانٹے ڈالدیتی محمد کی بجائے مذمم کہتے اور آپکے پاس بیٹھنے والوں اور بات سننے والوں کو بھی تکلیفیں پہونچاتے تھے ان سے بر تو ارہ اور بات کلام چھوڑ دیئے تھے۔ آپکے اصحاب کو پکڑ کر دھوپ میں ڈالدیتے اور گرم پتھروں میں دبا کر مار ڈالتے کبھی مشکیں باندھکر مار دیتے چنانچہ حضرت عمار اور ان کے والد یاسر اور ان کی والدہ سمیہ کو بری طرح سے مار ڈالا۔ خباب بن ارت صہیب بن سنان۔ بلال بن رباح۔ عامر بن فہیرا وغیرہ اصحاب کو سخت از سخت تکلیف عمار کا تو یہ حال کیا کہ ننگا کر کے گرم زمین پر ڈالدیا آگ سے گرم کئے ہوئے پتھر چھاتی پر رکھدیتے اور سر کے بال کھینچکر گردن مروڑتے مگر انہوں نے ان تکالیف کی کچھ پروانہ کی یہانتک کہ شہید ہو گئے۔ ابو فکیہہ کے پاؤں میں رسی باندھکر مکہ کے گرم پتھروں پر گھسیٹا جاتا اور انکار محمد پر مجبور کیا جاتا تھا۔ سمیہ کو شرمگاہ میں نیزہ مارکر مار ڈالا گیا۔ لبینہ۔ زنیرہ۔ نہدیہ۔ اور ام عبیس جو بیچاری لونڈیاں تھیں انکے آقا ان کو سخت از سخت دکھ دیتے اور مار مار کر تھکا جایا کرتے تھے مگر انہوں نے کبھی خدائے واحد سے پھر کر بتوں کی طرف رخ نہیں کیا۔ ان حالات پر نظر کر کے مسٹر کارلائیل صاحب جن کا علم و فضل کل یورپ میں مانا ہوا ہے

منزل ٦

الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۴﴾ وَتَرٰىهُمْ

دیکھو گے کہ جب وہ عذاب کو دیکھیں گے تو کہیں گے کیا واپسی کی بھی کوئی راہ ہو سکتی ہے اور تو اُن کو

يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ۭ وَقَالَ

دیکھیگا کہ وہ ذلت کیوجہ سے اُس (دوزخ) کے سامنے کئے جاینگے ڈر کر آنکھوں سے چپکے چپکے نظر کریں گے اور مومن لوگ کہیں گے کہ اصل میں کار تو

فرماتے ہیں۔ پس ہم محمد کو ہرگز یہ خیال نہیں کر سکتے کہ صرف وہ شعبدہ باز اور نہی باطن شخص تھا اور نہ ہم اُسکو ایک حقیر جاہ طلب و زر دبارہ و دانستہ منصوبے گانٹھنے والا کہہ سکتے ہیں۔ جو سخت و کرخت پیغام اُس نے دنیا کو دیا بہر حال وہ ایک سچا اور حقیقی پیغام تھا اور اگرچہ وہ ایک غیر مترتب کلام تھا مگر اُسکا مخرج وہی ہستی تھی جسکی بھاہ کسی نے بھی نہیں پائی اس شخص کے نہ اقوال ہی جھوٹے تھے نہ افعال ہی اور نہ خالی از صداقت یا کسی کی نقل و تقلید تھی حیات ابدی کا ایک نورانی وجود تھا جو قدرت کے ذریع سینہ میں سے دنیا کو منور کرنیکو نکلا تھا اور بے شبہ اُس کیلئے امر ربانی یونہی تھا“ سخت سخت تکالیف پہنچانے پر بھی جب مسلمانوں کے استقلال میں ایک ذرہ بھر تزلزل نہ دیکھا تو ایک موقعہ پر صنادید عرب نے جمع ہو کر عتبہ بن ربیعہ کو آپکے پاس بھیجا کہ اگر آپ کسی حسین و جمیل عالی خاندان کی عورت سے شادی کرنا چاہتے ہو تو ہم اسکا بند و بست کر دیتے ہیں اور اگر مال و زر مطلوب ہے تو اسقدر جمع کر دیتے ہیں کہ سب سے زیادہ تم دولتمند ہو جاؤ اور اگر حکومت و سرداری کی تمنا ہے تو تمکو اپنا سردار بلکہ بادشاہ بنا لیتے ہیں اور اُسی طرح اطاعت و فرمانبرداری کرینگے جسطرح بادشاہوں کی کیجاتی ہے اور اگر کسی جن یا بھوت کا آسیب ہے تو اسکا علاج کرا دیتے ہیں آپنے یہ سب کچھ سنکر سورۂ حٰم تنزیل سنائی جسمیں یہ آیات بھی ہیں قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ۭ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ﴿۶﴾ (ان کو سنا دے کہ میں تو محض تم جیسا ایک بشر ہوں میری طرف وحی کی گئی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی خدا ہے پس اسکی طرف قایم ہو جاؤ اور اُس سے استغفار کرو) اور یہ بھی فرمایا فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ ﴿۱۳﴾ پس اگر تیرے سمجھانے پر بھی سرتابی کریں تو سنا دو کہ جیسی کڑک عاد و ثمود پر پڑی تھی اسیطرح کی کڑک سے میں تمکو بھی ڈراتا ہوں۔ پھر یہ بھی فرمایا [illegible] عَلَيْكُمْ [illegible] میں نے تمہارے [illegible]

[illegible] قرآن مجید میں [illegible] ارشاد ہے [illegible] ....

اگر میں تم سے کچھ [illegible]

[illegible] حقیقی جواب [illegible]

[illegible]

[illegible]

إِنَّ الظّٰلِمِينَ فِي عَذَابٍ مُّقِيمٍ ﴿٤٥﴾ وَمَا كَانَ لَهُم مِّنْ أَوْلِيَاءَ يَنصُرُونَهُم مِّن

کہ ظالم قایم رہنے والے عذاب میں ہونگے — اور کوئی اُن کا کارساز نہ ہوگا جو اللہ کے خلاف اُن کی مدد کریگے اور جسکو

دُونِ اللّٰهِ وَمَن يُضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِن سَبِيلٍ ﴿٤٦﴾ اسْتَجِيبُوا لِرَبِّكُم مِّن

اللہ گمراہ کرے اُس کیواسطے کوئی راستہ نہیں — اُسدن کے آنے سے پہلے اللہ سے اُسکو

قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَكُم مِّن مَّلْجَإٍ يَوْمَئِذٍ وَمَا لَكُم مِّن

کوئی ٹالنے والا نہیں اپنے رب کا کہا مانو اُسدن تمھارے واسطے نہ کوئی پناہ ہوگی — اور نہ تم سے گناہ کا انکار

ہوسکیگا — یہ اُن کی بیٹی دینگے اور نہ اُنکو - نتیجہ یہ ہوا کہ مجبوراً بنی ہاشم نے پہاڑ کے اندر پناہ لی اور کا فروں نے دانہ پانی پہنچانا مطلقاً بند کردیا - کامل تین سال تک یہی حال رہا پھر خدیجۃ الکبریٰ اور ابوطالب کا انتقال ہوگیا جس سے اور بھی مشکلات زیادہ ہوگئیں - مشرکین مکہ کی اصلاح سے مایوس ہوکر آنحضرت زید بن حارثہ کو ساتھ لیکر متوکلاً علی اللہ شہر طایف کو جو مکہ سے ۶۰ میل مشرق کی طرف واقعہ تھا بنی ثقیف کی ہدایت کیواسطے تشریف لیگئے - اسکی بابت سر ولیم میور صاحب لکھتے ہیں محمد کے اس طایف کے سفر میں ایک نہایت درجہ کی جوانمردی پائی جاتی ہے ایک یکہ و تنہا شخص جسکو اُسکی قوم کے لوگوں نے بالکل چھوڑ دیا تھا اور نہایت حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے خدا کے نام پر دلیرانہ آگے بڑھا جسطرح یونس نینوا کو گئے تھے اور اُسنے ایک بت پرست شہر کو آگاہ کیا کہ توبہ کریں اور اُسکی رسالت کی تائید کریں اس سے ایک نہایت قوی روشنی اس امر پر پڑتی ہے کہ اُسکو اپنے کام کے من اللہ ہونیکا کس شدت کیساتھ یقین تھا، مگر وہاں کے لوگ بھی ہدایت سے محروم رہے اور طیش میں آکر مخالفت کرنے لگے مجبوراً تین روز کے بعد آپ وہاں سے واپس تشریف لے آئے - وہاں کمینوں کے ایک انبوہ کثیر نے آپ کو گھیر لیا تمام دن غل مچاتے اور تنگ کرتے رہے -

حج کے موقعہ پر مدینہ کے چھ اشخاص مسلمان ہوگئے اور مدینہ پہونچکر انہوں نے اسلام کے حالات بیان کئے دوسرے سال مدینہ کے سات آدمی اور مشرف باسلام ہوئے اور آنحضرت صلعم نے عبداللہ بن ام مکتوم اور مصعب بن عمیر کو قرآنی وعظوں کیواسطے مدینہ کو بھیجا - اگلے سال حج کے موقعہ پر تہتر ۷۳ مرد اور دو عورتیں اپنے قافلہ سے پوشیدہ طور پر اور مسلمان ہوئے - ان میں سے آپنے بارہ اشخاص کو منتخب فرمایا کہ اپنے قبیلوں میں جاکر اسلام کی اشاعت کریں ان میں سے سعد بن عبادہ کو ایک مشرک بالوں سے پکڑکر گھسیٹتا اور مارتا ابوجہل کے پاس لے گیا - سر ولیم میور لکھتے ہیں :-

کہ پیغمبر اسلام اسطرح سے دشمنوں کے نرغہ میں گھرے ہوئے تھے اور فتح مبین کے منتظر تھے - اور ظاہر ہے یار و مددگار تھے اور اُن کے اصحابہ کا چھوٹا گروہ شہر کے منہ میں تھا تاہم اُن کو اُس قادر مطلق پر بھروسہ تھا جسکا رسول وہ اپنے تئیں سمجھتے تھے اور اُن کے پائے ثبات میں ایک سرمو لغزش نہ ہوئی تھی - غرض اس عالم مصیبت و تنہائی میں وہ ایسے عالی مرتبہ اور جلیل الشان معلوم ہوتے تھے کہ کتب مقدسہ سماویہ میں ان کا عدیل و نظیر کوئی نہیں دکھائی دیتا سوائے اُس بنی اسرائیل کے نبی کے جسنے خداوند عالم سے یہ شکایت کی تھی کہ میں اکیلا رہ گیا ہوں

ملتا ہے

نَكِيْرٍ ﴿٤٧﴾ فَإِنْ أَعْرَضُوا فَمَا أَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا إِنْ عَلَيْكَ إِلَّا الْبَلٰغُ

ہو سکیگا پس اگر روگردانی کریں تو ہم نے تجھکو اُن پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا تجھپر تو بس پہنچا دینا فرض ہے

الغرض جب مشرکین مکہ کی مخالفت اور ایذا رسانی کی کوئی حد نہ رہی آنحضرت صلعم نے مسلمانوں کو اجازت دی کہ وہ مدینہ چلے جاویں۔ اسی طرح پر مکے میں گھر کے گھر ویران ہو گئے اور بہت کنبوں میں تفرقہ پڑ گیا اور ابن مریم کا وہی نظارہ موجود ہو گیا جیسا کہ اُنہوں نے فرمایا تھا۔ یہ نہ سمجھو کہ میں زمین پر صلح کرانے آیا ہوں۔ صلح کرانے نہیں بلکہ تلوار چلانے آیا ہوں کیونکہ میں اس لئے آیا ہوں کہ بیٹے کو باپ سے اور بیٹی کو ماں سے اور بہو کو ساس سے جدا کروں جب صرف علی مرتضیٰ اور ابوبکر صدیق اور اُنکے گھرانے کے لوگ آنحضرت کے پاس رہگئے تو مشرکوں کو اندیشہ ہوا کہ مبادا یہ بھی بچکر نکل جاویں۔ اسلئے اُن سب نے محمد صلعم کے قتل کر دینے کا مشورہ کیا بعض کی یہ رائے ہوئی کہ طوق و زنجیر ڈالکر ایک مکان میں بند رکھا جائے ابو جہل نے یہ رائے پیش کی کہ ہر ایک قبیلہ میں سے ایک ایک منتخب جوان تلواریں لیکر یکلخت محمد پر جا گرے۔ مگر اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ﴿٦٧﴾ .... اللہ تجھے لوگوں سے بچائے رکھیگا اسے کون جھٹلا سکتا تھا جوں جوں اندھیرا ہوتا گیا تمام مجوزہ قاتل آپکے گھر کے گرد جمع ہوتے گئے۔ آنحضرت صلعم نے علی مرتضیٰ کو اپنی جگہ بستر پر لٹا دیا اور اپنی سبز چادر اُڑھا دی اور فرمایا یقین جانو کہ خدا کے فضل سے تمہارا بال بھی بیکا نہوگا اور یہ آیت پڑھی وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ﴿٩﴾ اور بنا دی ہمنے اُنکے آگے اور پیچھے دیوار پھر اوپر سے اُنکو ڈھانک دیا پس وہ کچھ نہیں دیکھتے۔ اسیطرح دشمنوں میں سے نکل گئے جسطرح جناب مسیح قاتل یہودیوں کے نرغہ میں سے نکل گئے تھے۔ اور ابوبکر صدیق کو ساتھ لیکر ثور نامی پہاڑ کے ایک غار میں جو مکہ سے قریب ڈھائی میل کے ہے جا چھپے۔ گبن اس موقعہ پر لکھتا ہے " قریش کے لوگوں نے محمد کی تلاش میں مکہ کی نواح چھان ڈالی اور اُس غار پر بھی پہنچے جسمیں وہ اور اُسکا ساتھی چھپے ہوئے تھے مگر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ مکڑی کے جالے اور کبوتر کے گھونسلے نے جو خدا نے کافروں کے دھوکا دینے کیلئے پیدا کر دیا تھا۔ اُنکو یقین دلایا کہ اسجگہ کوئی نہیں ہے اور نہ کوئی وہاں آیا ہے۔ ابوبکر نے خوف سے کانپ کر کہا ہم تو صرف دو ہی ہیں مگر محمد نے کہا نہیں ہمارے ساتھ تیسرا اور بھی ہے اور وہ خود خداوند تعالیٰ ہے "۔ تین دن کے بعد آپ بسواری شتر عازم یثرب ہوئے۔ قریش نے آپکے گرفتار کنندہ کیواسطے سو اونٹ کا انعام مقرر کر رکھا تھا دوپہر کے قریب سراقہ بن مالک نامی ایک سوار تلوار ہاتھ میں نیزہ لئے ہوئے آ پہنچا جسکو دیکھکر ابوبکر صدیق نے کہا یا رسول اللہ ہمارا متلاشی تو آ پہنچا آپنے بڑے استقلال سے جواب دیا کہ ڈر نہیں ہمارا بچانے والا بیشک ہمارے ساتھ ہے" وہ سوار گھوڑا دوڑاتے ہوئے دوبار منہ کے بل گرا اور اسقدر خوف زدہ ہوا کہ چلا کر عرض کی کہ میرا قصور معاف فرمائیے میں وعدہ کرتا ہوں کہ جو لوگ آپ کی تلاش میں نکلے ہیں سب کو پھیر لیجاونگا۔ چنانچہ اُسنے ایسا ہی کیا اور آپ صحیح سلامت قبا نامی گاؤں میں جو مدینہ سے دو میل پر ایک آباد ہے تشریف فرما ہوئے اور بانتظار علی مرتضیٰ وہاں قیام فرمایا۔ تین دن تک حضرت مکہ میں ٹھیرے رہے لوگوں کا غیظ و غضب اُن کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکا

منزل ۶

وَإِنَّا إِذَا أَذَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ

اور ہم جب انسان کو اپنی طرف سے رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ اُس سے اکڑ باز ہو جاتا ہے اور اگر اُن کے عملوں کی وجہ سے اُن پر کوئی برائی آتی ہے تو

أَيْدِيهِمْ فَإِنَّ الْإِنْسَانَ كَفُورٌ ﴿۴۸﴾ لِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَخْلُقُ مَا

انسان ناشکر ہو جاتا ہے ۔ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کے واسطے ہے جو چاہتا ہے وہ پیدا کرتا ہے

اور لوگوں کی امانتیں جو آنحضرتؐ کے پاس تھیں وہ اُن کے مالکوں کو واپس دیکر سخت گرم موسم میں پاپیادہ جا حاضر ہوئے۔ دوسری سنہ ۶۲۲ع کو بروز جمعہ صبح کے وقت مدینہ میں پہنچے عبداللہ بن ابی کے سوائے جو سلطنت مدینہ کا امیدوار تھا تمام قبیلوں کی آرزو تھی کہ آپ اُن کے یہاں تشریف فرما ہوں مگر آپ اونٹنی کی مہار ڈھیلی چھوڑے ہوئے سب کو یہی جواب دیتے تھے کہ جہاں خدا کو میرا ٹھیرانا منظور ہے وہاں میرا ناقہ خود بیٹھ جائیگا۔ چنانچہ وہ اُس مقام جاکر بیٹھا جہاں اب مسجد نبوی ہے اور آپ اُتر کر خالد بن زید کے گھر میں رونق افروز ہوئے سب سے پہلی برکت مدینہ کے شامل حال یہ ہوئی کہ اوس و خزرج میں جو پشت در پشت خونخوار جنگ چلے آتے تھے بند ہو کر برادرانہ محبت اور اُلفت قایم ہو گئی نماز کے وقت یہودی ترہی اور عیسائی ناقوس اور گھنٹہ بجاتے تھے ۔ آنحضرت صلعم نے اُس بے معنی شور و غل کی بجائے اذان مقرر فرمائی جسمیں اطلاع کے علاوہ توحید و صفات باری تعالیٰ کا اعلان بھی ساتھ کے ساتھ ہے ۔ مسٹر چیمبر جو ایک عیسائی فاضل ہیں اپنی انسائیکلوپیڈیا کی جلد ششم میں اذان کی نسبت لکھتے ہیں کہ موذن کی آواز جو سادہ مگر نہایت متین و دلکش ہوتی ہے اگرچہ شہروں کی دن کی دندپکار میں مسجد کی بلندی سے دلچسپ اور خوش آیند معلوم ہوتی ہے۔ لیکن رات کے سناٹے میں اُس کا اثر اور بھی عجیب طور سے شاعرانہ معلوم ہوتا ہے یہانتک کہ بہت سے اہل یوروپ بھی پیغمبر کو اس امر پر مبارکباد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ اُسنے انسان کی آواز کو موسیٰ کی ترہی اور عیسائیوں کے گرجا کے گھنٹے پر ترجیح دی" جس قبیلہ میں آپ رونق فرماتے تھے اُس قبیلہ کے تمام مرد و عورت رفتہ رفتہ مسلمان ہو گئے۔

سر ولیم میور اپنی کتاب لائف آف محمدؐ میں مسیحؑ اور آنحضرتؐ کا مقابلہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جس زمانہ تک مقابلہ ممکن ہے اُس میں تکلیف کی برداشت کرنے اور دنیاوی لالچوں کے قبول نہ کرنے دونوں برابر ہیں لیکن محمدؐ کے تیرہ برس کے مواعظ نے بمقابلہ کل زمانہ زندگی مسیحؑ کے ایک انقلاب پیدا کیا جو ظاہر میں لوگوں کی نظروں میں بہت بڑا معلوم ہوتا ہے۔ مسیحؑ کی تمام پیرو خوف کی آہٹ معلوم ہوتے ہی بھاگ گئے اور ہمارے خداوند کی تعلیم نے اُن پانسو آدمیوں کے دل پر جنہوں نے اُسکو دیکھا تھا خواہ کیسا ہی گہرا اثر پیدا کیا ہو مگر ظاہر میں اُسکا کچھ نتیجہ دکھائی نہیں دیا اُن میں سے کسی نے بھی خوشی سے اپنا گھر نہیں چھوڑا اور نہ سینکڑوں نے بالاتفاق مسلمانوں کی طرح مہاجرت اختیار کی اور نہ ویسا پرجوش ارادہ ہی کسی سے ظاہر ہوا جیسا کہ ایک غیر شہر کے نومسلموں نے اپنے خون کی عوض اپنے پیغمبر کے بچانے میں ظاہر کیا۔ مسیحؑ تو یہودیوں میں مبعوث ہوئے تھے اور اُنکا مدعا شرایع موسوی کو برباد کرنا نہ تھا بلکہ اُن کی تکمیل مقصود تھی اور اسوجہ سے مسیحؑ کو یہودیوں کی ظاہری حالت میں کچھ نمایاں تغیر کرنا ضروری نہ تھا مگر محمدؐ ایک ایسی بت پرست قوم میں آئے جو برا یعنی اور ضلالت میں ڈوبی ہوئی تھی اور اُس کی تمام حالت کو بدل ڈالنا ضروری تھا اور ضروری تھا کہ اس قوم میں سے جو لوگ مسلمان ہوں وہ تعلقات سے

دلیرانہ اور علانیہ علیحدگی اختیار کریں تاکہ ظاہر ہو جائے کہ وہ اپنے مذہب پر کیسے ثابت قدم ہیں۔ اُن حیرت انگیز اصلاحوں او
عظیم الشان تغیرات پر نظر کرکے جو محمد صلعم کی تعلیمات کی بدولت اُن میں پیدا ہوئیں بطرح سیل لکھتے ہیں دنیا میں وہ قبولیت
حاصل ہوئی جسکی مثل و نظیر موجود نہیں ہے اور اسکو نہ صرف اُن قوموں نے قبول کیا جن پر مسلمانوں نے کبھی فوج کشی نہ کی تھی بلکہ
اُن لوگوں نے بھی قبول کیا جنہوں نے اہل عرب کو اُن کی فتوحات سے محروم اور اُن کی سلطنت بلکہ اُن کی خلیفوں کا خاتمہ
کر دیا اور جس میں کوئی بات اُس سے بڑھ کر نہ تھی جو ایک مذہب میں عموماً خیال کی جاتی ہے اور جس سے ایک عجیب ترقی ہوئی ہے۔
راڈویل صاحب دیباچہ ترجمہ قرآن میں لکھتے ہیں "ایک نہایت اعلیٰ درجہ کی عمیق سچائی ہے جو ایسے الفاظ میں بیان کی گئی ہے جو باوجود
اختصار کے قوی اور کثیر الدلالت اور ملہمانہ حکمت سے بھری ہوئی ہیں۔ گبن کا۔ لائل ڈیون پورٹ اور باسورتھ سمتھ اور جان
فنڈر وغیرہ صاف مقر ہیں کہ آنحضرتؐ لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے اور جان فنڈر نے اسی کتاب میزان الحق میں صاف تصریح کی ہے کہ
آنحضرتؐ توریت و انجیل نہیں پڑھی تھی مسٹر راڈویل صاحب اپنے ترجمہ قرآن کی دیباچہ میں یہ بھی لکھتے ہیں کہ ہمارے پاس اس امر
کے کوئی شہادت نہیں ہے کہ ہماری کتب مقدسہ محمد صاحب کو دستیاب ہو گئی ہوں گو یہ صرف ممکن ہے کہ عہد عتیق و جدید کے
ٹکڑے خدیجہ یا ورقہ یا مکہ کے اور عیسائیوں کے ذریعہ سے جنکے پاس ہماری مقدس کتاب کے قلمی نسخہ موجود ہونگے اُس کو پاس
پہنچ گئے ہوں۔ اور یہ امر بھی ذہن میں رکھنے کے قابل ہے کہ ہم کو کوئی صاف سراغ اس امر کا نہیں ملتا کہ کوئی عربی
ترجمہ عہد عتیق یا جدید کا محمدؐ کے زمانہ سے پہلے موجود تھا۔

سورة الزخرف مكية ۞ بسم الله الرحمن الرحيم ۞ وهي تسع وثمانون آية

(شروع) اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے

حمٓ ⑴ والكتاب المبين ⑵ إنا جعلناه قرآنا عربيا لعلكم تعقلون ⑶

حمٓ ۔ اور قسم ہے کتاب روشن بیان کی ۔ ہمنے اسکو قرآن عربی بنایا ہے تاکہ تم عقل پکڑو۔

وإنه في أم الكتاب لدينا لعلي حكيم ⑷ أفنضرب عنكم الذكر صفحا أن كنتم

اور تحقیق وہ اصل کتاب میں ہمارے پاس علو شان والا اور حکمتوں بہرا ہے۔ کیا ہم تمکو نصیحت کرنا چھوڑ دیں کہ تم خطاکار لوگ ہو

قوما مسرفين ⑸ وكم أرسلنا من نبي في الأولين ⑹ وما يأتيهم من نبي إلا

اور ہم پہلوں میں کتنے نبی بھیج چکے ہیں اور اُنکے پاس کوئی نبی بھی نہیں آتا

كانوا به يستهزئون ⑺ فأهلكنا أشد منهم بطشا ومضى مثل الأولين ⑻

جس سے وہ مخول نہیں کرتے پس ہمنے اُن کو بھی جو اُن کی نسبت زیادہ زور آور تھے ہلاک کر دیا اور پہلوں کی کہاوتیں چل پڑیں

ولئن سألتهم من خلق السماوات والأرض ليقولن خلقهن العزيز العليم ⑼

اور اگر تو اُن سے سوال کرے کہ آسمانوں اور زمین کو کسنے پیدا کیا تو وہ ضرور کہینگے کہ انکو زبردست علم والے نے پیدا کیا

الذي جعل لكم الأرض مهدا وجعل لكم فيها سبلا لعلكم تهتدون ⑽

جسنے تمہارے واسطے زمین کو گہوارا بنا دیا اور اُس میں تمہارے واسطے راستے بنا دے تاکہ تم راستے معلوم کرو

والذي نزل من السماء ماء بقدر فأنشرنا به بلدة ميتا كذلك تخرجون ⑾

اور جسنے آسمان سے پانی ایک انداز سے اُتارا پس اسکے ساتھ شہر مردہ کو زندہ کر دیا اسیطرح تم نکالے جاؤگے

والذي خلق الأزواج كلها وجعل لكم من الفلك والأنعام ما تركبون ⑿

اور جسنے سب چیزوں کے جوڑے پیدا کئے اور تمہارے واسطے کشتیاں اور چوپائے بنائے کہ تم اُن پر سوار ہوتے ہو۔

مسٹر میلر جو ایک محقق عیسائی مورخ ہے منکرین سے سوال کرتا ہے کہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ ایک مذہبی شعلہ جو اگرچہ
ایک بیابان میں سے اُٹھا تھا مگر جسنے اسقدر قابل حیرت قلیل مدت میں تمام ایشیا میں آگ بھڑکا دی اور وہ
ایسے دلمیں سے نکلا ہو جسمیں اسکی کچھ بھی گرمی موجود نہ ہو۔ پھر مسٹر کارلائن صاحب جو محقق و مشاہیر فضلاء یورپ سے
ہیں لغو اعتراضات و رباطل مخالفت پر نظر کر کے فرماتے ہیں کہ ہاں ایسا ہرگز نہیں یہ ژرف نگاہ شخص جو جنگلی
ملک میں پیدا ہوا تھا اپنے دلمیں کھب جانے والی سیاہ آنکھوں اور شگفتہ اور با اخلاق اور پر غور طبیعت کے ساتھ
بجائے جاہ طلبی کے کچھ اور ہی خیالات رکھتا تھا وہ ایک ذی سکینہ اور غیر معمولی طاقتوں والی روح تھا اور
اور اُن لوگوں میں سے تھا جو سوائے راستباز ہونے کے اور کچھ ہو ہی نہیں سکتے اور جسکو خود قدرت نے سچا اور
راست باز پیدا کیا تھا۔ جبکہ اور لوگ مقررہ عقیدوں اور روایتوں پر چلتے اور انہیں پر قائم و قانع تھے یہ شخص
اُن عقاید اور روایات کی حمایت میں نہ رہ سکتا تھا۔ اور اپنی روح اور حقایق اشیاء کے معلوم کرنے میں [illegible]

لِتَسْتَوٗا عَلٰی ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا

تاکہ تم اُن کی پشتوں پر بیٹھو پھر جب اُن پر بیٹھ جاؤ تو اپنے رب کی نعمت یاد کرو اور کہو پاک ہے جسنے اُس کو ہمارے کام میں لگایا

مستثنے تھا۔ اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہی ہستی مطلق کا سر عظیم مع اپنے جلال و جمال کے اُسپر کھل گیا تھا اور پیاری روائیں اُس حقیقت پر جسکے بیان میں ناطقہ عاجز ہی۔ اور جسنے اپنے تئیں میں بیان ہوتے تعبیر کیا۔ پردہ نہ ڈال سکیں ایسا صدق جسکا ہمنی کوئی اور بہتر لفظ نہ ملنے کی وجہ سے صدق نام رکھا ہی فی الحقیقت منجملہ آثار الٰہی ہی۔ ایسے شخص کا کلام ایک آواز ہی جو بلا واسطہ فطرت الٰہیہ کے قلب سے نکلتی ہے۔ جیسے انسان سنتے ہیں اور جسکے سننے میں اور چیزونکی بہ نسبت زیادہ توجہ چاہئے کیونکہ اُسکے مقابلہ میں اور جو کچھ ہے وہ ہیچ ہی شروع ہی سے اُسکے دلمیں حج کے موقعوں اور نیز روزمرہ کے اِدھر اُدھر چلنے پھرنے میں طرح طرح کے ہزاروں خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ میں کیا ہوں۔ یہ کیا چیز جسکو لوگ دنیا کہتے ہیں اور جسمیں میں موجود ہوں کیا ہی زندگی کیا ہی موت کیا ہی۔ مجھے کس بات کا یقین کرنا چاہئے۔ اور کیا کرنا چاہئے۔ جبکا جبل حرا اور کوہ سینا کے بڑی بڑی پتھروں کے ڈھیروں اور سخت سنسان بتیلے بیابانوں نے کچھ جواب نہ دیا اور سر پر چپ چاپ چکر کھانے والے آسمان نے بھی مع اپنے نیل گوں روشنی والے ستاروں کے کچھ نہ بتایا مگر بتایا تو صرف اُسی کی روح نے اور خدا کے الہام نے جو اُسمیں تھا۔ پھر اُس زندہ روح کا نتیجہ یہ ہوا جسکو سر ولیم میور صاحب الفاظ ذیل میں ظاہر کرتے ہیں خدا کی وحدانیت اور غیر محدود کمالات اور ایک خاص اور ہر ایک جگہ احاطہ کی ہوئی قدرت کا مسئلہ آنحضرت کے معتقدوں کے دلوں اور زبانوں میں ایسا ہی زندہ اصول ہوگیا جیسا کہ خاص آپکے دلمیں تھا اور پروفیسر مارس صاحب لکھتے ہیں کہ کوئی چیز عیسائیان روم کو اُس ضلالت وغوایت کے خندق سے جسمیں وہ گر پڑے تھے نہیں نکال سکتی تھی بجز اُس آواز کے جو سرزمین عرب میں غار حرا سے آئی۔ اعلاء کلمۃ اللہ جس سے یونانی انکار کرتے جاتے تھے اُسی آواز نے دنیا میں کیا اور ایسے عملی پیرایہ میں کیا کہ جس سے بہتر ممکن نہ تھا فاضل محقق گاڈفری ہیگنس صاحب لکھتے ہیں نہ پاک پانی ہی نہ تبرک نہ موت نہ تصویر نہ سینٹ اور نہ خدا کی ماں ہے اُسپر داغ لگتا ہی اور نہ ایسے مسائل اُسمیں ہیں کہ ایمان بدون عمل کے موثر ہو اور نزع کے وقت میں توبہ کلام آمنت اور غایت درجہ کی عنایات اور مغفرت اور خفیہ اقرار بکار آمد ہوں۔ جنکا نتیجہ یہ ہی۔ کہ اوّل اُسی دین کے پیرؤں کو بگاڑدیں اور پھر مقتداؤں کے حوالہ کریں۔ جو واقع میں اُن مسائل سے بھی بدتر اور ناچیز بات ہے۔ ما۔ پھر یہی صاحب دوسرے مقام پر لکھتے ہیں کہ جب بہت سے طول وطویل اور عسیر الفہم عیسائی مذہبوں پر خیال کیا جاتا ہی تو شاید دین اسلام کی خوبی اور سادگی اور بے تکلفی اور سریع الفہم ہونے پر آہ کرکے ایک فلاسفر یہ کہتا ہی کہ میرا مذہب ایسا کیوں نہ ہوا کہ میں ایمان لاتا ایک اللہ پر اور مانتا رسول محمد پر یا یوں کہو کہ "لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ" کہتا یا یہ کہ میں ایمان لاتا ہوں اللہ پر اور اُن مسایل پر جو خدا کے بارہ میں محمدؐ نے تعلیم فرمائی"۔ ایسا ہی فرانسیسی فاضل ایم دی سینٹ ہلیر لکھتے ہیں کہ اسلام میں کوئی بات مشتبہ یا قدرت کی باتوں پر ہے بڑھکر بطور عجوبہ کے نہیں ہے مذہب اسلام خود اس بات کے مخالف ہے کہ وہ کسی پردہ میں پوشیدہ کیا جائے اور اگر ابتک نہیں چند شبہات موجود ہیں تو انکا لزام

منزل ۶

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ﴿۱۳﴾ وَاِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَ

اور ہمسے کب ہو سکتا تھا کہ ہم ان کو زیر کر کے قابو کرتے اور ہم بیشک سب اپنے رب کی طرف واپس جانے والے ہیں اور

جَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۵﴾ اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا

انہوں نے اسکے بندوں کو اسکا ایک جز بنا دیا ہے تحقیق انسان کھلا ناشکرا ہے کیا اسنے تو اپنی مخلوقات

یَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّاَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِیْنَ ﴿۱۶﴾ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ

میں سے بیٹیاں اختیار کرلیں اور تمہارے واسطے بیٹے پسند کرلیے اور جب ان میں سے کسی ایک کو بشارت دیجاوے جو وہ رحمن کے

مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِیْمٌ ﴿۱۷﴾ اَوَمَنْ یُّنَشَّؤُا فِی الْحِلْیَةِ وَهُوَ

واسطے مثلاً بیان کرتا ہے تو اسکا چہرہ سیاہ ہوجاتا اور وہ دل میں گھٹ جاتا۔ کیا جنے زیورات میں پرورش پائی اور وہ جھگڑے کے وقت

فِی الْخِصَامِ غَیْرُ مُبِیْنٍ ﴿۱۸﴾ وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِیْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ؕ

صاف اظہار نہیں کرسکتی (وہ خدا کے واسطے ہے) اور انہوں نے فرشتوں کو جو رحمان کے بندے ہیں مونث قرار دیا ہے۔

اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ؕ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَیُسْـَٔلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ

کیا انہوں نے انکی پیدائش کو دیکھا ہے۔ انکی شہادت ضرور لکھی جائیگی اور ان سے پوچھا جائیگا اور انہوں نے کہا اگر رحمن چاہتا تو ہم

مَا عَبَدْنٰهُمْ ؕ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۗ اِنْ هُمْ اِلَّا یَخْرُصُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمْ اٰتَیْنٰهُمْ

انکی عبادت نہ کرتے انکو اس کا کچھ علم نہیں۔ وہ تو بس اٹکل بازیاں کرتے ہیں۔ کیا ہمنے ان کو پہلے سے

كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿۲۱﴾ بَلْ قَالُوْۤا اِنَّا وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا عَلٰۤى اُمَّةٍ

کوئی کتاب دی ہے پس وہ اسکو پکڑتے ہیں بلکہ ان کا تو یہی قول ہے کہ ہمنے اپنے باپ دادوں کو ایک دین پر

وَّاِنَّا عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَكَذٰلِكَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ

پایا اور ہم ان کے قدموں پر چلائے گئے ہیں اور اسیطرح تجھسے پہلے بھی دستور رہا ہے کہ جس کسی بستی میں ہمنے کوئی نذیر بھیجا تو

نَّذِیْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَاۤ ۙ اِنَّا وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا عَلٰۤى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ

اسکے آسودہ حال لوگوں نے کہا کہ ہمنے باپ دادوں کو ایک دین پر پایا اور ہم ان کے قدموں پر چلائے گئے ہیں

قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَیْهِ اٰبَآءَكُمْ ؕ قَالُوْۤا اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ

کہا اگر میں تمہارے پاس اس سے زیادہ ہدایت کی بات لایا ہوں جسپر تمنے باپ دادوں کو پایا وہ بولے کہ جس چیز کے

كٰفِرُوْنَ ﴿۲۴﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۲۵﴾ وَاِذْ

ساتھ تم بھیجے گئے ہو ہم اسکے انکاری ہیں۔ پس ہمنے ان سے انتقام لیا پس تو دیکھ کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا اور جب

اسلام پر نہیں ہے۔ کیونکہ وہ ابتدا ہی سے ایسا صاف اور سچا ہے جیسا کہ ہونا ممکن ہے۔ ایسا ہی سرجان مالکم اپنی تاریخ ایران میں فرماتے ہیں کہ
ہیچ چیز عالی تر از عقیدۂ اہل اسلام در توحید نمی شود ازاں روکہ، ہر طرف رو بکہ دارند خیالیشہ از آیات و احادیث و آثار و اشعار
و اقوال و افعال، شان ہمہ، ظاہر است اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ہر جا کہ نظر کردم سیما، تو می بینم۔ اوتعالی

وَإِذْ قَالَ إِبْرَٰهِيمُ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِۦٓ إِنَّنِى بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُونَ ﴿٢٦﴾ إِلَّا ٱلَّذِى فَطَرَنِى فَإِنَّهُۥ

ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا جن چیزوں کی تم عبادت کرتے ہو میں اُن سے پاک ہوں سوائے اُس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا

سَيَهْدِينِ ﴿٢٧﴾ وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِى عَقِبِهِۦ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٢٨﴾ بَلْ مَتَّعْتُ

اور وہی مجھکو ہدایت کریگا۔ اور بنایا اس نے پیچھے اُس کی بات کو باقی رہنے دیا تاکہ وہ رجوع کریں بلکہ میں نے انکو اور انکے

هَٰٓؤُلَآءِ وَءَابَآءَهُمْ حَتَّىٰ جَآءَهُمُ ٱلْحَقُّ وَرَسُولٌ مُّبِينٌ ﴿٢٩﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمُ ٱلْحَقُّ

باپ دادوں کو گذران کا سامان دیا یہاں تک کہ اُنکے پاس حق اور صاف بیان کرنے والا رسول آیا اور جب اُنکے پاس حق پہنچا تو کہنے لگے

قَالُوا۟ هَٰذَا سِحْرٌ وَإِنَّا بِهِۦ كَٰفِرُونَ ﴿٣٠﴾ وَقَالُوا۟ لَوْلَا نُزِّلَ هَٰذَا ٱلْقُرْءَانُ عَلَىٰ رَجُلٍ

یہ تو جادو ہے اور ہم اس سے انکاری ہیں اور انہوں نے کہا یہ قرآن دو بڑی قصبوں میں سے کسی شخص پر کیوں نہیں

مِّنَ ٱلْقَرْيَتَيْنِ عَظِيمٍ ﴿٣١﴾ أَهُمْ يَقْسِمُونَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۚ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُم

اتارا گیا کیا وہ تیری رب کی رحمت کو تقسیم کرتے ہیں ہم نے اُن کے درمیان دنیاوی زندگی

مَّعِيشَتَهُمْ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۚ وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَٰتٍ لِّيَتَّخِذَ

میں روزی تقسیم کی ہے اور بعض کے درجے بعض پر بلند کئے ہیں تاکہ بعض بعض کو فرمانبردار بنا سکیں

بَعْضُهُم بَعْضًا سُخْرِيًّا ۗ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ﴿٣٢﴾ وَلَوْلَآ أَن يَكُونَ

اور تیرے رب کی رحمت اس تمام سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں اور اگر ایسا نہ ہوتا کہ لوگ ایک ہی گروہ

ٱلنَّاسُ أُمَّةً وَٰحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَن يَكْفُرُ بِٱلرَّحْمَٰنِ لِبُيُوتِهِمْ سُقُفًا مِّن فِضَّةٍ

ہو جاتے یعنی تو دنیاوی سامان ہمارے نزدیک ایسا ناچیز ہے) کہ جو لوگ رحمٰن کو نہیں مانتے ہم اُنکے گھروں کی چھتیں چاندی کی

وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ ﴿٣٣﴾ وَلِبُيُوتِهِمْ أَبْوَٰبًا وَسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔونَ ﴿٣٤﴾

کر دیتے اور سیڑھیاں بھی کہ وہ اُس پر چڑھتے ہیں اور اُنکے گھروں کے دروازے بھی اور تخت کہ اُن پر وہ تکیہ لگا کر بیٹھا کرتے اور سونے کی

وَزُخْرُفًا ۚ وَإِن كُلُّ ذَٰلِكَ لَمَّا مَتَٰعُ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۚ وَٱلْءَاخِرَةُ عِندَ رَبِّكَ

اور یہ سب اور کچھ نہیں صرف دنیاوی زندگی کا گذران ہے اور تیرے رب کے نزدیک آخرت تو خدا ترسوں ہی کے

لِلْمُتَّقِينَ ﴿٣٥﴾ وَمَن يَعْشُ عَن ذِكْرِ ٱلرَّحْمَٰنِ نُقَيِّضْ لَهُۥ شَيْطَٰنًا فَهُوَ لَهُۥ

واسطے ہے۔ اور جو کوئی رحمان کے ذکر سے غفلت کرے ہم اُس پر ایک شیطان قابض کر دیتے ہیں پس وہ اسکا ہمنشین

قَرِينٌ ﴿٣٦﴾ وَإِنَّهُمْ لَيَصُدُّونَهُمْ عَنِ ٱلسَّبِيلِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُم مُّهْتَدُونَ ﴿٣٧﴾

ہو جاتا ہے اور وہ انکو راستہ سے ضرور روکتے اور گمان کرتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں۔

بالخصوص وشایستہ بندگی میدانند و بس۔ و ہیچ یک را از مخلوقات دریں باب باخدے شریک و سہیم نمی سازند۔

اب ذیل میں ہم چند اقوال مشاہیر یورپ کے قرآن مجید کی نسبت درج کرتے ہیں

مسٹر طامس کارلائیل اپنی کتاب ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ کی جلد دوم میں لکھتے ہیں یہ میرے نزدیک قرآن میں سچائی کا جوہر

منزل ۶

ع ۳ ۹ ع ۱۰

حَتّٰٓى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ

یہانتک کہ جب وہ ہمارے پاس پہنچیگا تو کہیگا کاش میرے اور تیرے درمیان دو مشرقوں کا فاصلہ ہوتا پس وہ برا ہمنشین ہے

اُسکے تمام معنی میں موجود ہے جسنے اُسکو وحشی عربوں کی نظروں میں بہا کر دیا تہا۔ سب سے آخر یہ کہا جا سکتا ہو کہ یہ کتاب یعنی قرآن سب سے اول اور سب سے آخر جو عمدگیاں ہیں وہ اپنے میں رکھتا ہو اور ہر قسم کے اوصاف کا بانی ہو بلکہ در اصل ہر قسم کے وصف کی بنا صرف اُس سے ہو سکتی ہے!!

مسٹر گاڈ فرے ہیگنس لکھتے ہیں کہ مسیح کی انجیل کیطرح قرآن غریب آدمی کا دوست اور غمخوار ہے بڑے آدمیوں کی نا انصافی کی ہر جگہ مذمت کرتا ہے۔ وہ آدمیوں کی باعتبار مدارج کے توقیر نہیں کرتا یہ امر اسکے مصنف کی خواہ وہ عرب کے نامی پیغمبر محمد ہوں خواہ اُنکے خلیفہ عثمان لازوال نیکنامی کا باعث ہو کہ اس میں ایسا ایک بھی حکم بتلایا نہیں جا سکتا کہ جسمیں پولیٹیکل خوشامد و رواداری کی طرف ذرا سا بھی میل ہو جیسا کہ ویسٹ منسٹر ریویو میں منصفانہ رائے دی گئی ہو کہ اگر خود مختار و جابر ایشیائی فرمان رواؤں کو اُنکے ارادہ سے کوئی چیز کبھی روک سکتی ہو تو وہ غالباً قرآن کی ایک بے تکلف آیت کسی ذی جرات واعظ کی زبانی ہوگی مسٹر گوئیٹے جو ایک مشہور اور معروف جرمنی فاضل ہیں فرماتے ہیں۔ کہ جسقدر ہم اُسکے یعنی قرآن کے قریب پہنچتے ہیں یعنی اُسپر زیادہ غور کرتے ہیں وہ ہمیشہ دور کھینچتی جاتی ہو یعنی زیادہ اعلی معلوم ہوتی ہے وہ بتدریج فریفتہ کرتی ہے پھر متعجب کرتی ہے اور آخر کار فرحت آمیز تحیر میں ڈالدیتی ہے۔

مسٹر ڈوشی جو ایک فرانسیسی فاضل ہیں قرآنی تربیت کے بابت لکھتے ہیں ان تبدیلات مضامین میں جو مثل برق کے تیز رفتار ہیں اس کتاب کی ایک نہایت بڑی خوبصورتی پائی جاتی ہے۔ مسٹر جان ڈیون پورٹ فرماتے ہیں منجملہ اُن بہت سی اعلی درجہ کی خوبیوں کے جو قرآن کیلئے واجب طور پر باعث فخر و ناز ہو سکتی ہیں دو خوبیاں نہایت بین ہیں یعنی اول تو اسکا وہ مودبانہ اور ہیبت و رعب سے بھرا ہوا طرز بیان جو ہر ایک مقام پر جہاں خدا تعالی کا ذکر یا اُسکی ذات کی طرف اشارہ ہے اختیار کیا گیا ہو اور جسمیں خداوند عالم کو اُن جذبوں اور اخلاقی نقصوں سے منسوب نہیں کیا جو انسان میں پائے جاتے ہیں دوسرے اُسکا ان تمام خیالات و الفاظ اور قصوں سے مبرا ہونا جو فحش اور خلاف اخلاق اور نا مہذب ہوں حالانکہ نہایت افسوس کی بات ہے کہ یہ عیوب توریت وغیرہ کتب مقدسہ یہود میں بکثرت پائے جاتے ہیں فی الحقیقت قرآن ان سخت عیوب سے ایسا مبرا ہے کہ اسمیں خفیف سے خفیف ترمیم کی بھی ضرورت نہیں اول سے آخیر تک پڑھجاؤ تو اسمیں کوئی بھی ایسا لفظ نہ پاؤ گے جو پڑھنے والے کے چہرہ پر شرم و حیا کے آثار پیدا کرے۔ قرآن میں ذات باری کی تعریف نہایت مشرح اور صاف ہے۔

مسٹر گوئیٹے اپنے ایک آرٹیکل میں لکھتے ہیں "ہم دفعتاً از راہ ترجیح اس عجیب کتاب کی ماہیت کیطرف متوجہ ہوتے ہیں جسکی اعانت سے عربوں نے سکندر اعظم کے جہان سے بڑا جہان اور روم الکبریٰ کی سلطنت سے وسیع تر سلطنت فتح کر لی اور جسقدر زمانہ کہ سلطنت روم کو اپنی فتوحات کے حاصل کرنے میں لگا ہوا تھا اُسکا دسواں حصہ بھی اُنکو نہ لگا ایسی کتاب جسکی اعانت سے جملہ بنی سام میں یہی لوگ بحیثیت سلاطین یوروپ میں آئے تھے جہاں کہ اہل فنیشیا دشنام تاجروں کی حیثیت سے اور یہودیوں پناہ گیروں یا قیدیوں کی طرح پر آرہے تھے یہی لوگ معہ ان پناہ گیروں کے یوروپ کو انسانیت کی روشنی دکھانے کیلئے آئے

وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَفَاَنْتَ

اور آج تم کو وہ کچھ نفع نہ دے گا جبکہ تم ظلم کر چکے — تم بیشک عذاب میں شریک ہو — کیا پس تو

تھے یہی لوگ جبکہ تاریکی چھا رہی تھی یونان کی مردہ عقل کو زندہ کرتے اور اہل مغرب اور اہل مشرق کو فلسفہ طب ہیئت اور نظم لکھنے کا خوشنما اور دلچسپ فن سکھاتے اور علوم جدیدہ کی بنا ڈالتے اور ہم لوگوں کو غرناطہ کی تباہی کے دن ہمیشہ کے لئے یاد دلانے کو آئے تھے ریورنڈ ڈاکٹر وڈیل لکھتے ہیں محمدؐ کی زندگانی کا مدعا توحید الٰہی کا اعلان کرنا تھا وہ بیشک اُس میں کامیاب ہوگیا۔

مگر یورپ میں قرآن مجید اپنی اصلی دریا اور روح افزا صورت میں پہنچا اور نہ کسی زبان اور انسان میں یہ طاقت ہے کہ ترجمہ میں قرآن مجید کی اصل عظمت و شان کو ظاہر کر سکے مسٹر گاڈفرے ہیگنس اس بارہ میں لکھتے ہیں " اگر عبرانی کتب مقدسہ کا ترجمہ اسطرح پر شایع کیا جائے کہ ہر لفظ قابل تبدیل ہیں اور شائستہ معنی سے ذلیل اور غیر مہذب معنی میں بدل دیا جائے اور ہر آیت کا مضمون کسی جوڑ توڑ اور ناقابل برداشت غلط ترجموں اور غلط تاویلوں سے مصنف پر معیوب معنی پہنانے کا ذریعہ بنایا جاوے اور ایک بیقدر اور خراب شرح اُسکے ساتھ لگادی جاوے تو اُس ذریعہ کا کسیقدر تصور بندہ سکتا ہے کہ جسکی وساطت سے قرآن کی اشاعت یورپ میں ہوئی "

ایسا ہی مانشیو سیواری جو فرانسیسی مترجم قرآن ہیں مانشیو رڈورایر کے ترجمہ کی نسبت لکھتے ہیں کہ اگر قرآن جو تمام ایشیائی ملکوں میں عبارت کے کمال اور قوت خیال کے علو شان و عظمت و جلال کے اعلیٰ مرتبہ پر ہے ڈورایر کے ترجمہ میں ایک نامرتب اور سست بے مزہ بیان کہ جس سے طبیعت دق ہو جائے معلوم ہو تو یہ الزام اُس طرز پر لگانا واجب ہے جو ڈورایر نے اِس ترجمہ میں اختیار کی۔

کینن ٹیلر کا ایک لیکچر ۸ اکتوبر ۱۸۸۷ء میں شایع ہوا تھا اُسمیں اُنہوں نے یہ بیان کیا۔ کہ ہم کو یہ اقرار کرنا چاہیے کہ اسلام دنیا کے ایک بڑے حصہ پر بطور ایک واعظ مذہب کے بہ نسبت مذہب عیسوی کے زیادہ تر کامیاب ہے نہ صرف بت پرستی سے اسلام پر ایمان لانے والے بہ نسبت عیسائی مذہب پر ایمان لانے والوں کے زیادہ تر ہیں بلکہ مذہب عیسائی بعض ملکوں میں درحقیقت اسلام کے سامنے سے ہٹتا جاتا ہے اور مسلمانوں کو عیسائی بنانے کی کوشش ظاہرا بالکل ناکامیاب ہے اور صرف یہی نہیں کہ ہم وہاں پتا قدم نہیں جما سکتے بلکہ ہم اپنے آپ کو بچانے میں بھی ناکامیاب ہوتے ہیں مذہب اسلام اسوقت مراکو سے جاوا تک اور زنجبار سے چین تک پھیلا ہوا ہے اور وسط افریقہ میں بھی تیزی سے پھیلتا جاتا ہے وہ [illegible] پھیلا ہوا ہے اور بڑی تیزی سے جنوب [illegible] بڑھتا جاتا ہے۔ ہندوستان میں یورپین کی شائستگی جو [illegible] مذہب کو دور کر رہی ہے وہ اسلام کے لئے ایک [illegible] اسلام نے مذہب پھیلانے میں عیسائی مذہب سے زیادہ کوشش کی ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ میں مشنریوں کے بیانات سے کسیقدر بدگمان ہوں [illegible] اور [illegible] جو یادری [illegible] ہیں مثل ٹن ٹوپ [illegible] [illegible] ان کی عملی [illegible] بیانات کو ملاحظہ کرو جبکہ اُسکو یعنی اسلام کو ایک حبشی قوم قبول کیا ہے بت پرستی بنات پرستی

منزل ۶

تُسْمِعُ الصُّمَّ أَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَنْ كَانَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿٤٠﴾ فَإِمَّا نَذْهَبَنَّ

بہرے کو سنا سکتا یا اندھے کو اور اسکو ہدایت کر سکتا ہے جو کھلی گمراہی میں ہے ۔ پس جب ہم تجکو لیجاویں

بِكَ فَإِنَّا مِنْهُمْ مُنْتَقِمُونَ ﴿٤١﴾ أَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِي وَعَدْنَاهُمْ فَإِنَّا عَلَيْهِمْ مُقْتَدِرُونَ

تو ان سے ضرور انتقام لیں گے ۔ یا ہم تجکو وہی دکھلا دیں جسکا ہمنے ان سے وعدہ کیا ہے پس ہم ان پر قدرت رکھتے ہیں

فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِي أُوحِيَ إِلَيْكَ إِنَّكَ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٤٣﴾ وَإِنَّهُ

پس جو تیری طرف وحی کیا گیا ہے تو اسکو مضبوط پکڑ لے ۔ تو بیشک سیدھے راستہ پر ہے ۔ اور یہ تو تیرے

لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ ﴿٤٤﴾ وَسْئَلْ مَنْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ

اور تیری قوم کیواسطے ایک ذکر ہے اور تم سے سوال کیا جائیگا۔ اور تو پوچھ کہ تجھ سے پہلے جو رسول ہمنے بھیجے کیا ہمنے خدا کے

مِنْ رُسُلِنَا أَجَعَلْنَا مِنْ دُونِ الرَّحْمَٰنِ آلِهَةً يُعْبَدُونَ ﴿٤٥﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا

سوائے اور خدا مقرر کئے تھے جنکی عبادت کی جاتی ہو ۔ اور ہمنے موسیٰ کو اپنی نشانیوں

مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٤٦﴾ فَلَمَّا

کے ساتھ فرعون اور اسکے سرداروں کی طرف رسول بناکر بھیجا پس اسنے کہا کہ میں رب العالمین کا رسول ہوں۔ پس جب

جَاءَهُمْ بِآيَاتِنَا إِذَا هُمْ مِنْهَا يَضْحَكُونَ ﴿٤٧﴾ وَمَا نُرِيهِمْ مِنْ آيَةٍ إِلَّا هِيَ أَكْبَرُ مِنْ أُخْتِهَا

وہ انکے پاس ہماری نشانیوں کے ساتھ گیا تو وہ ان سے ہنسنے لگے ۔ اور ہم جو نشانی انکو دکھاتے ہے وہ اسکی جنس سے بڑکر تھی اور ہمنے انکو

وَأَخَذْنَاهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٤٨﴾ وَقَالُوا يَا أَيُّهَ السَّاحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا

عذاب میں مبتلا کیا تاکہ وہ باز آجائیں ۔ اور وہ بولے اے جادوگر اس عہد کی بنا پر جو تیری پاس ہے تو اپنے رب سے

عَهِدَ عِنْدَكَ إِنَّنَا لَمُهْتَدُونَ ﴿٤٩﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِذَا هُمْ يَنْكُثُونَ ﴿٥٠﴾

دعا کر ہم ضرور ہدایت یاب ہونے والے ہیں ۔ پس جب ہمنے ان سے عذاب دور کر دیا تو وہیں وہ اس سے پھر جاتے

وَنَادَىٰ فِرْعَوْنُ فِي قَوْمِهِ قَالَ يَا قَوْمِ أَلَيْسَ لِي مُلْكُ مِصْرَ وَهَٰذِهِ الْأَنْهَارُ

اور فرعون نے اپنی قوم کو پکار کر کہا اے میری قوم کیا مصر کا ملک میرا نہیں۔ اور یہ نہریں نہیں جو میرے نیچے بہتی ہیں پس کیا تم

تَجْرِي مِنْ تَحْتِي أَفَلَا تُبْصِرُونَ ﴿٥١﴾ أَمْ أَنَا خَيْرٌ مِنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ مَهِينٌ ۵

دیکھتے نہیں ہو ۔ کیا میں اس شخص سے بہتر نہیں ہوں جو ذلیل ہے اور بیان کرنے کی

مخلوق پرستی۔ مردم خوری۔ انسانی قربانی۔ اطفال کشی جادوگری فوراً دور ہو جاتی ہیں باشندے کپڑے پہننے لگتے ہیں
نجاست کی جگہ صفائی ہو جاتی ہے۔ اور وہ ذاتی شرافت اور سلف ریسپکٹ حاصل کر لیتے ہیں۔ مہمان نوازی ایک
مذہبی فرض ہو جاتا ہے۔ اور شراب خوری بہت کم رہجاتی ہے اور جوا متروک ہو جاتا ہے۔ بیحیائی کے ناچ اور
عورت مرد کے ناجائز میل جول بند ہو جاتے ہیں عورتوں کی پاکدامنی نیک خصلت خیال کیجاتی ہے محنت کاہلی کی
جگہ حاصل کر لیتی ہے۔ ذاتی بے اختیاری کی جگہ قانون دخل کر لیتا ہے۔ انتظام اور پرہیزگاری پھیل جاتی ہے۔ خاندانی

ع منزل

وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ ﴿۵۲﴾ فَلَوْلَآ اُلْقِيَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ

طاقت نہیں رکھتا پس اسکو سونے کے کڑے کیوں نہیں دیئے جاتے اور اسکے ساتھ فرشتے ہو کر کیوں نہیں آئے

خصوصیتیں اور جانوروں اور غلاموں پر بیرحمی کا امتناع ہوتا ہے۔ انسانیت اور مہربانی اور یگانگی کا خیال سکھلایا جاتا ہے کثرت ازدواج اور بندہ گری ٹھیک طور سے تربیت دیجاتی ہے اور اُنکی بد اساں کم ہوجاتی ہیں۔ کل دنیا میں اسلام سے زیادہ قوی گروہ شراب نہ پینے والوں کا ہے۔ اور بمقابلہ اسکے یورپ کی ترقی سے گویا شراب خوری اور گنہگاری کا پھیلاؤ اور اسجگہ کی قوم کا تنزل مراد ہے۔ حالانکہ اسلام کسی کم درجہ کی تہذیب نہیں پھیلاتا جسمیں پڑھنے اور لکھنے کا علم۔ عمدہ لباس پہنا ذاتی صفائی راست گوئی اور شرف ذاتی شامل ہیں۔ اسکی بُرائی سے روکنے اور تہذیب پھیلانے کے اثر بے حد عجیب ہیں ؎

مورخ اوکھلرٹ لکھتے ہیں اصول شرع اسلام میں سے ہر ایک اصل کو دیکھے تو فی نفسہ ایسی عمدہ اور موثر ہے کہ شارع اسلام کی شرف و فضیلت کو قیامت تک کافی ہے اور اُن سب اصول کے مجموعہ سے ایک ایسا انتظام سیاست قایم ہوگیا ہے جسکی قوت و متانت کے سامنے اور سب انتظام سیاست ہیچ ہیں ایک شخص کی عین حیات اور وہ بھی ایسا شخص جو ایک جاہل وحشی تنک مایہ و کم ظرف قوم کے قابو میں تھا وہ شرع اُن ممالک میں شایع ہوگئی جو سلطنت قاہرہ روم کبیر سے کہیں عظیم و وسیع تھی جب تک اس شرع میں اسکی اصل کیفیت باقی رہی اُسوقت تک کوئی چیز اُسکا مقابلہ نہ کر سکی۔

مسٹر چیمبر اپنے انسائیکلوپیڈیا میں لکھتے ہیں۔ مذاہب اسلام کا وہ حصہ بھی جس سے اسکے بانی کی طبیعت صاف صاف معلوم ہوتی ہے نہایت کامل اور غایت درجہ کا موثر ہے۔ اس سے ہماری مراد اسکی اخلاقی نصیحتیں ہیں یہ نصیحتیں کسی ایک یا دو تین صورتوں میں مجتمع نہیں ہیں بلکہ اسلام کی عالیشان عمارت میں سلسلہ از سے ملی جلی ہیں۔ نا انصافی۔ جھوٹ۔ و غرور۔ انتقام۔ غیبت۔ استہزا۔ طمع۔ فضول خرچی۔ حرامکاری خیانت اور بدگمانی کی سخت مذمت ہے اور اُن کو قبیح اور بد بینی بتایا گیا ہے اور بمقابلہ اُن کے خیر اندیشی۔ فیض رسانی پاکدامنی۔ حیا۔ بردباری۔ صبر۔ تحمل۔ کفایت شعاری۔ سچائی۔ راستبازی۔ عالی ہمتی۔ صلح پسندی۔ حق پرستی۔ اور سب پر بالا توکل بر خدا اور انقیاد امر الٰہی کو سچی ایمانداری کی اصل بنیاد اور مومن صادق کا اصلی نشان قرار دیا ہے ؎

سر ولیم میور جو ایک نہایت متعصب عیسائی ہے۔ اپنی کتاب لایف آف محمد ؐ میں لکھتا ہے۔ مذہب اسلام اس بات پر فخر کر سکتا ہے کہ اسمیں پرہیزگاری کا ایک ایسا درجہ موجود ہے جو کسی اور مذہب میں نہیں پایا جاتا۔ مسٹر ڈاکٹر ... لکھتے ہیں مورخوں نے بیان کیا ہے کہ محمد ؐ کے زمانہ سے پیشتر اہل عرب میخواری اور قماربازی کے نہایت عادی تھے مگر اُنکے دو حکموں کی وجہ سے شراب و قماربازی کا رواج قطعاً موقوف ہوگیا۔ اُن کے پیرووں کی کل شہوات نفسانی اور تعصب اور عادات کی بندش کر دی گئی ہے۔ ضرور ہے کہ سب کو ترک کریں ورنہ اُنکے تابع نہیں ہو سکتے۔

مُقْتَرِنِيْنَ ﴿٥٣﴾ فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿٥٤﴾ فَلَمَّا

اس طرح اسنے اپنی قوم کو تھوڑا بنا دیا پس وہ اسکے کہنے میں رہے کہ وہ بدعہد لوگ تھے

اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٥٥﴾ فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ﴿٥٦﴾

جب انہوں نے ہمکو غصہ دلایا ہمنے اُن سے انتقام لیا اور اُن سبکو غرق کر دیا اور اُن کو گیا گذرا اور دوسروں کیواسطے ایک کہاوت کر دیا

ع ۱۱

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ ﴿٥٧﴾ وَقَالُوْٓا ءَاٰلِهَتُنَا

اور جب ابن مریم کی مثل بیان کی گئی تو اسوقت تیری قوم اسپر کھل کھلانے لگی - اور بولی کیا ہمارے خدا بہتر ہیں

خَيْرٌ اَمْ هُوَ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ﴿٥٨﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا

یا وہ لوگ تجھ سے یہ بات بس کٹ حجتی کی راہ سے کہتے ہیں بلکہ وہ لوگ جھگڑنے والے ہیں وہ تو بس ایک بندہ

عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿٥٩﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓئِكَةً

ہے کہ ہمنے اسپر انعام کیا اور اسکو بنی اسرائیل کیواسطے کہاوت بنا دیا اور اگر ہم چاہتے تو تم میں سے زمین میں فرشتے

فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ ﴿٦٠﴾ وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ

بنا دیتے جو جانشینی کرتے اور وہ تو اس گھڑی کا علم ہے [1] پس اسمیں شک نہ کرو اور میری پیروی کرو یہ

هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦١﴾ وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٦٢﴾

سیدھا راستہ ہے اور تمکو شیطان سیدھے راستے سے نہ روکدے کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے

منزل ۶

وَلَمَّا جَآءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ

اور جب عیسیٰ صاف تعلیمات کے ساتھ آیا تو اسنے کہا میں تمہارے پاس حکمت کی باتیں لیکر آیا ہوں اور تاکہ جن باتوں میں تم اختلاف رکھتے ہو

الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿٦٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ

ان کا بیان کر دوں پس اللہ سے ڈرو اور میری پیروی کرو اللہ ہی میرا اور تمہارا رب ہے پس اسکی عبادت کرو یہ

هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦٤﴾ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ

سیدھا راستہ ہے پھر گروہوں نے آپس کے درمیان سے اختلاف کیا پس دردناک دن کے

گبن اس موقعہ پر لکھتے ہیں۔ میری رائے ناقص اور خیالات محدود کے بموجب اگر شراب اور قماربازی وغیرہ کی ممانعت انجیلوں میں پائی جاتی تو انسان کی خوشی کچھ کم ہو جاتی اور اگر حضرت عیسیٰ اپنے علم غیب سے جو بزعم لوگوں کے انکو حاصل تھا اور جیسا کہ محمدؐ کو دعوے نہ تھا۔ نشہ کی چیزوں کی ممانعت کر دیتے بجز ان صورتوں کے جنمیں وہ دوا کے طور پر ضروری ہوں تو اس سے کچھ برائی زیادہ ہو جاتی۔ اسنے (محمدؐ نے) مسلمانوں میں نیکی اور محبت کی ایک روح پھونکدی آپس میں بھلائی کرنے کی ہدایت کی اور اپنے احکام اور نصیحتوں سے انتقام کی خواہش اور بیوہ عورتوں و یتیموں پر ظلم و ستم

[1] یہ ایک دلیل مسیح علیہ السلام کے وفات پاجانے پر ہے کیونکہ اسی سورت کی ۸۵ آیت میں ہے وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۴۳/۸۵ اور اُسی کے پاس علم الساعت ہے اور اُسی کیطرف تم لوٹائے جاؤ گے گویا مسیح تو اسکے پاس پہنچ چکا ہے۔

۶۱*۔ اور تم سب اُسی کے پاس جانیوالے ہو دوسرے معنی۔ سو آیت کے یہ ہیں کہ وہ اُس گھڑی کی علامت ہے جسکا ذکر کتاب یسعیاہ باب ۲۱ میں ہے

ظَلَمُوا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ أَلِيمٍ ﴿٦٥﴾ هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً

عذاب کی ظالموں پر افسوس ہے کیا وہ اس گھڑی کا ہی انتظار کرتے ہیں کہ وہ اُنپر دفعتہً آجائے اور وہ جانتے بھی

وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٦٦﴾ الْأَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ ﴿٦٧﴾

نہوں جو دوست ہیں وہ اس روز بعض بعض کے دشمن ہونگے مگر متقی لوگوں کو کہا جائیگا

يَا عِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ ﴿٦٨﴾ الَّذِينَ آمَنُوا بِآيَاتِنَا وَ

اے میرے بندو آج تمپر کوئی خوف نہیں اور نہ تم غمناک ہوگے جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور

كَانُوا مُسْلِمِينَ ﴿٦٩﴾ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُونَ ﴿٧٠﴾ يُطَافُ

فرمانبردار بنے رہے تم اور تمہاری بیویاں بہشت میں داخل ہو جاؤ ۵ تمہاری خاطرداریاں

عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِنْ ذَهَبٍ وَأَكْوَابٍ وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ

کیجائینگی اُن پر سونے کی رکابیوں اور آبخوروں کی دور ہونگے اور اسمیں موجود ہوگا جو کچھ کوئی نفس چاہے اور جس سے آنکھیں لذت پادیں

وَأَنْتُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٧١﴾ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٧٢﴾ لَكُمْ

اور تم اسمیں ہمیشہ رہنے والے ہو اور یہی وہ جنت ہے جسکے تم وارث بنا دئیے گئے ہو بسبب ان عملوں کے جو تم کرتے تھے اسمیں

فِيهَا فَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ مِنْهَا تَأْكُلُونَ ﴿٧٣﴾ إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي عَذَابِ جَهَنَّمَ خَالِدُونَ ﴿٧٤﴾

تمہارے واسطے بہت میوے ہیں جن میں سے تم کھاتے ہو بدکار لوگ دوزخ کے عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہیں

لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ﴿٧٥﴾ وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَكِنْ كَانُوا هُمُ الظَّالِمِينَ ﴿٧٦﴾

اُن سے کچھ کمی نہ کیجائیگی اور وہ اسمیں نا امید رہینگے اور ہمنے اُن پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہی ظالم بنے رہے

وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ إِنَّكُمْ مَاكِثُونَ ﴿٧٧﴾ لَقَدْ جِئْنَاكُمْ بِالْحَقِّ

اور وہ پکارینگے اے مالک کوئی صورت ہے کہ تیرا رب ہمارا خاتمہ کردے وہ جواب دیگا تم تو ٹھہرنے والے ہو ہم تو تمہارے پاس حق لیکر

وَلَكِنَّ أَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كَارِهُونَ ﴿٧٨﴾ أَمْ أَبْرَمُوا أَمْرًا فَإِنَّا مُبْرِمُونَ ﴿٧٩﴾ أَمْ يَحْسَبُونَ

آئے ہیں مگر اکثر تم میں سے حق سے نفرت ہی کرتے ہیں کیا انہوں نے کوئی بات ٹھان لی ہے پس ہم بھی ٹھان لینے والے ہیں کیا وہ گمان

أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ بَلَىٰ وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُونَ ﴿٨٠﴾ قُلْ إِنْ كَانَ

کرتے ہیں کہ ہم اُنکے بھید اور اُنکی سرگوشیوں کو نہیں سنتے حالانکہ ہمارے رسول اُنکے پاس لکھتے رہتے ہیں تو سنا دے کہ اگر رحمان کے

لِلرَّحْمَٰنِ وَلَدٌ فَأَنَا أَوَّلُ الْعَابِدِينَ ﴿٨١﴾ سُبْحَانَ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

بیٹا ہوتا تو میں سب سے پہلا عبادت کرنیوالا ہوتا آسمان اور زمین کا رب

ہونے سے رُک گیا۔ قومیں جو کہ اعتقاد میں مخالف تھیں فرماں برداری میں متفق ہوگئیں۔ خانگی جھگڑوں میں جو بہادری بیہودہ طور سے صرف ہوتی تھی نہایت مستعدی سے غیر ملک کے دشمن پر مائل ہوگئی۔

۵ اس آیت سے ظاہر ہے کہ دنیا میں نیک بندوں کی بیویاں بہشت میں بھی اُنکے ساتھ ہونگی

رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿٨٢﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي

مالک عرش سب اُن باتوں سے پاک ہے جو وہ بناتے ہیں۔ پس اُن کو جھگڑتے اور کھیل کرتے چھوڑ دے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے اُس دن سے

يُوعَدُونَ ﴿٨٣﴾ وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَٰهٌ وَفِي الْأَرْضِ إِلَٰهٌ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ

مل لیں جسکا اُن کو وعدہ دیا جاتا ہے۔ اور وہی ہے جو آسمانوں میں بھی خدا ہے اور زمین میں بھی خدا ہے۔ اور وہ حکمت والا اور علم والا ہے

وَتَبَارَكَ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَعِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَ

اور بڑی برکتوں والا ہے وہ جسکے واسطے آسمانوں اور زمین کا ملک ہے اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے اُسکا بھی۔ اور اُسی کے پاس قیامت کا علم ہے اور

إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٨٥﴾ وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنْ

اُسی کیطرف تم لوٹائے جاؤ گے۔ اور جو اُس کے سوائے اوروں کو پکارتے ہیں وہ شفاعت کا اختیار نہیں رکھتے۔ مگر جو حق

شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٨٦﴾ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ

شہادت دے۔ اور وہ جانتے ہیں۔ اور اگر تو اُن سے پوچھے کہ کس نے اُن کو پیدا کیا ہے تو وہ کہینگے اللہ نے

فَأَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿٨٧﴾ وَقِيلِهِ يَا رَبِّ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ قَوْمٌ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٨٨﴾ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ

پس کہاں کو وہ پھیرے جاتے ہیں۔ اور اُس کے یا رب یا رب کہنے کی قسم کہ یہ لوگ ایمان نہیں لائینگے۔ پس اُن سے درگذر کر

وَقُلْ سَلَامٌ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٨٩﴾

اور سلام کہہ پس وہ آیندہ معلوم کرلینگے

کیمنن ایزک ٹیلر صاحب نے اپنے اُس لیکچر میں یہ بھی ظاہر کیا (۱) اُسنے (اسلام نے) دختر کشی کی رسم کو بالکل موقوف کر دیا (۲) اور ہر ایک عورت کا ایک قانونی دلی اُسکے سبب سے ہوتا ہے تعداد ازدواج کی سبب مسلمانوں کے ملک پیشہ ور عورتوں سے جو کہ مذہب سے خارج کر دی گئی ہیں بالکل بری ہیں اور یہ تمام عیسائی ملکوں کی زیادہ تر رسوائی کا باعث ہیں۔ بہ نسبت تعداد ازدواج کے جو اسلام کیلئے ہے۔ اور ٹھیک طور سے باقاعدہ بنائی ہوئی رسم تعداد ازدواج مسلمانوں کے ملکوں کی عورتوں کو بہت کم ذلیل کرنے والی اور مردوں کے لئے بہت کم نقصان پہنچانے والی ہے۔ بہ نسبت اُس ناجائز رسم تعدد شوہروں کی جو عیسائیوں کے تمام شہروں کا وبال ہے اور جو اسلام میں بالکل نہیں پائی جاتی۔ ہمکو خبردار ہونا چاہئے کہ شاید ایک برائی کو بیوقت دور کرنے میں ہم اُسکی جگہ ایک اُس سے زیادہ بڑی برائی کو قایم کر دیں۔ انگریز جنکو ایک عورت کے لئے کئی خصم بنانے پسندیدہ معلوم ہوتے ہیں مسلمانوں پر جو کہ جوروؤں کی تعداد کو پسند کرتے ہیں طعن کی مجاز نہیں ہے۔ ہمکو قبل اسکے کہ کسی کے آنکھ کے تنکے کا خیال کریں اپنی آنکھ کا شہتیر نکالنا چاہیئے (سنٹ جیمز گزٹ ۱۰ اکتوبر ۱۸۸۷ء) مسٹر کارلائل لکھتے ہیں اسلام کا عرب کی قوم کے حق میں گویا کہ تاریکی میں روشنی کا آنا تھا عرب کا ملک پہلے پہل اُسکے ذریعہ سے زندہ ہوا اہل عرب گلہ بانوں کی ایک غریب قوم تھی اور جب سے دنیا بنی تھی عرب کے غیر فیصل میدانوں میں پھرا کرتے تھے اور کسی شخص کو اُسکا کچھ خیال ہی نہ تھا اُس قوم میں ایک اولوالعزم پیغمبر بیسے کلام کیساتھ جسپر وہ یقین کرتے تھے بھیجا گیا

لہ یہ ایک دلیل ابطال الوہیت مسیح علیہ السلام کی ہے کہ وہ مر کر خدا کے پاس پہنچ چکے اور تم سب نے پہنچنا ہے نیز اسطرح یہ بھی

نیز ایک دلیل ہے کہ قیامت کا علم اللہ کریم کے ہی پاس ہے مسیح کو نہیں جیسا کہ انجیل مرقس ۱۳/۳۲ میں خود انکا اقرار موجود ہے۔

منزل

سورۃ الدخان مکیۃ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ وھی تسع وخمسون آیۃ

شروع اللہ کا نام لے کر جو رحمٰن اور رحیم ہے

حٰمٓ ۝۱ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝۲ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ۝۳ فِيْهَا

حٰمٓ ۔ قسم ہے کتاب روشن بیان کی ۔ بیشک ہمی نے اسکو مبارک[1] رات میں اُتارا ہم ضرور ڈرانے والے تھے ۔ اُس میں

يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۝۴ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ۭ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۝۵ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّهٗ

باتیں حق و حکمت سے بھری ہوئی ہماری طرف سے جدا کی جاتی ہیں ۔ ہم کو رسول بھیجا ہی کرتے ہیں ۔ تیرے رب کی طرف سے رحمت ہے

هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۶ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝۷

وہ سننے والا جاننے والا ہے ۔ جو آسمانوں اور زمین کا رب اور جو ان کے درمیان ہے اسکا رب ہے ۔ اگر تم یقین کرتے ہو

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَاۗىِٕكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۸ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ۝۹

کوئی معبود و محبوب اسکے سوائے نہیں وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے ۔ تمہارا رب اور تمہارے پہلے باپ دادوں کا رب ہے ۔ بلکہ وہ شک میں کھیل کرتے ہیں

فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَاۗءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۝۱۰ يَّغْشَى النَّاسَ ۭ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۱۱

پس انتظار کر اس دن کا آسمان ایک کھلا دھواں[2] ظاہر کرے گا جو لوگوں کو ڈھانپ لیگا ۔ یہ دردناک عذاب ہوگا (لوگ کہیں گے) ۔

اب دیکھو کہ جس چیز سے کوئی واقف ہی نہ تھا وہ تمام دنیا میں مشہور معروف ہوگئی ۔ اور چھوٹی چیز نہایت ہی بڑی چیز بنگئی اسکے بعد ایک صدی کے اندر عرب کے ایک طرف غرناطہ اور ایک طرف دہلی ہوگئی ۔ عرب کی بہادری اور عظمت کی بجلی اور عقل کی روشنی زمانہ ہائے دراز تک دنیا کے ایک بڑے حصہ پر چمکتی رہی ۔ اعتقاد ایک بڑی چیز اور رجان ڈال دینے والا ہے جسوقت کوئی قوم کسی بات پر اعتقاد لاتی ہے تو اسکے خیالات بارآور اور مدروح کو عظمت دینے والے اور رفیع الشان ہوجاتے ہیں یہ ہے عرب اور یہ ہے محمدؐ اور یہ ہے ایک صدی کا زمانہ گویا ایک چنگاری ایسے ملک میں پڑی جو اندھیرے میں کس پرس ریگستان تھا مگر دیکھو کہ اس ریگستان نے زور شور سے اوڑ جانے والی بارود کی طرح نیلے آسمان پر اُٹھتے ہوئے شعلوں سے دہلی سے غرناطہ تک روشن کردیا ۔ مسٹر جان ڈیول پورٹ کہتے ہیں ہر ایک طرح کی شہادت سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ جن شخصوں نے فلسفہ اور علوم و فنون کو سب سے پہلے زندہ کیا جو قدیم اور زمانہ حال کے علم ادب میں بطور ایک سلسلہ کے بیان کیے گئے ہیں ۔ بلاشبہ وہ ایشیا کے مسلمان اور اونا لیس کے مورینی اہل بربر تھے جو خلفائے عباسیہ و بنی امیہ کے عہد میں وہاں رہتے تھے علم جو ابتدا میں ایشیا سے یوروپ میں آیا تھا اسکا وہاں دوبارہ رواج مذہب اسلام کی دانشمندی سے ہوا یہ بات معروف و مشہور ہے کہ اہل عرب میں چھ سو برس کے قریب سے علوم و فنون

[1] شب مبارک سے مراد لیلۃ القدر ہے جو رمضان کے آخر میں زیادہ تر ستائیسویں رات کو ہوتی ہے جیسا کہ دوسری آیت میں ہے شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ ۲۔۱۸۵ بعض مفسرین کے نزدیک لیلہ مبارکہ سے مراد نصف شعبان کی رات ہے جسکو شب برات بھی کہتے ہیں مگر حسب قول امام نووی یہ قول غلط ہے اور ظاہر مفہوم قرآنی کے بھی خلاف معلوم ہوتا ہے کیونکہ قرآن کریم میں صاف ارشاد ہے

[2] آنحضرت صلعم کی مخالفت سے عرب پر سات برس تک ایسا سخت قحط پڑا کہ مردار اور ہڈیوں کو پکانے کی نوبت پہنچگئی فاقہ کی ماری ہوئی

جو اوپر کو دیکھتے تھے تو آنکھوں کے آگے غبار اور دھواں سا نظر آتا تھا اور عرب ایسی حالت اور قحط کو دھویں سے تعبیر کیا کرتے ہیں ایک دھواں قرب قیامت میں بھی ظاہر ہوگا جسکا ذکر احادیث میں ہے ۱۲

رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ ﴿١٢﴾ أَنَّىٰ لَهُمُ الذِّكْرَىٰ وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ

اے ہمارے رب تو ہم سے عذاب دور کر دے ہم مومن ہوگئے اُن کو سمجھ کہاں سے (ملے گی) اور اُن کے پاس صاف بیان رسول

مُبِينٌ ﴿١٣﴾ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَجْنُونٌ ﴿١٤﴾ إِنَّا كَاشِفُو الْعَذَابِ قَلِيلًا

آچکا پھر اُنہوں نے اُس سے منہ پھیر لیا اور بولے ایک معلم دیوانہ ہے ہم تھوڑا عذاب دور کرنے والے ہیں مگر تم پھر

إِنَّكُمْ عَائِدُونَ ﴿١٥﴾ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَىٰ إِنَّا مُنْتَقِمُونَ ﴿١٦﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا

اُسی حالت میں لوٹ جاؤ گے ایکدن بڑی پکڑ سے پکڑینگے کہ ہم انتقام لینے والے بھی ہیں [1] اور ہم نے اُن سے

قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَاءَهُمْ رَسُولٌ كَرِيمٌ ﴿١٧﴾ أَنْ أَدُّوا إِلَيَّ عِبَادَ اللَّهِ إِنِّي

پہلے قوم فرعون کو بھی آزمایا تھا اور اُن کے پاس معزز رسول آیا تھا کہ اللہ کے بندوں کو میرے حوالے کر دو۔ میں تمہارے

لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٨﴾ وَأَنْ لَا تَعْلُوا عَلَى اللَّهِ إِنِّي آتِيكُمْ بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ ﴿١٩﴾

واسطے امانت دار پیغمبر ہوں اور اللہ کے خلاف سرکشی نہ کرو میں تمہارے پاس صاف حجت لیکر آیا ہوں

جاری تھی اور یوروپ میں جہالت اور وحشیانہ پن پھیلا ہوا تھا اور علم ادب قریباً نیست و نابود ہو گیا تھا۔ علاوہ اسکے یہ بات بھی تسلیم کرنی چاہیئے کہ تمام علوم طبعیات ہیئت فلسفہ ریاضی جو دسویں صدی میں یوروپ میں جاری تھے ابتداً عرب کے علماء سے حاصل ہوئے تھے اور خصوصاً اندلس کے مسلمان تو فلسفہ یوروپ کے موجد خیال کئے جاتے ہیں بالتحقیق مسلمانوں کے سبب سے قوانین انتظام کی سختیاں اور امیروں کی خود مختاری یوروپ سے موقوف ہوگئی جسکے باقیماندہ اثر و نیز ہمارے ملک یوروپ کی آزادی کی بڑی عالیشان عمارت قایم ہوئی اہل یوروپ کو یہ بات بھی یاد دلانی چاہیئے کہ محمدؐ کے پیروں کے اس لحاظ سے بھی ممنون ہیں کہ مغربی تاریکی کی مدت دراز میں یونانی حکما کی سبب سے کتابیں فنون اور علوم ریاضی اور طب وغیرہ کی بعض نہایت بڑی بڑی شعبوں کی اُن ہی کی کوششوں سے شایع ہوئیں۔ فاضل محقق مسٹر چیمبر اپنی انسائکلوپیڈیا میں لکھتا ہے کہ ہم اس بات پر غور نہیں کر سکتے کہ اسلام نے تمام انسانوں کے بہلانے کے لئے کیا کیا۔ لیکن اگر نہایت ٹھیک ٹھیک کہا جائے تو یوروپ میں علوم و فنون کی ترقی میں اسیکا حصہ تھا مسلمان علی العموم نویں صدی سے تیرہویں صدی تک وحشی یوروپ کے لئے روشن ضمیر معلم کہے جا سکتے ہیں خاندان عباسیہ کے خلیفہ نہایت عمدہ زمانہ سے یونانی خیالات اور یونانی تہذیب کا از سر نو سر سبز ہونا شمار کیا جاتا ہے قدیم علم ادب ہمیشہ کیواسطے بغیر کسی علاج کے مفقود ہو جاتا اگر مسلمانوں کے مدرسوں میں اسکو پناہ ملتی عربی فلسفہ قرون تاریکی کی تاریخ جغرافیہ تاریخ عام صرف نحو علم کلام اور فن شاعری کے سبب سے کتابیں پیدا ہوگئیں جنمیں سے اکثر اُسوقت تک جاری رہینگے اور تعلیم دیجائیگی جبتک تسلسل تعلیم پانیکے واسطے بیدا ہوتی رہینگی ١٩٠١ء کی مردم شماری سے ظاہر ہے کہ ١٨٩١ء سے ١٩٠١ء تک دس سال میں مسلمانوں کی ترقی پچاس لاکھ سے زیادہ ہوئی۔ ہندوں کی تعداد میں ٥ لاکھ پچاس ہزار کی کمی ہوئی عیسائیوں میں چھ لاکھ انتالیس ہزار کی زیادتی بدھ مذہب والوں میں تیئیس لاکھ چھیالیس ہزار زیادتی اور سکھوں میں ایک لاکھ ستاسی ہزار چار سو کی ترقی اسطرح بجز اسلام کے علاوہ کل مذاہب میں پچیس لاکھ چھیاسی ہزار چار سو کی زیادتی ہوئی گویا کہ اسلام کی ترقی اور تمام مذاہب کی مجموعی ترقی سے دوچند کے قریب ہے حالانکہ ہندوستان کی

[1] یعنی قحط کی شدت دور ہونیکے بعد لوگ پھر اُسیطرح سرکش ہو جاینگے تو ہم ایک اور بڑی پکڑ سے پکڑینگے یوم بدر میں

وَإِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ أَن تَرْجُمُونِ ﴿۲۰﴾ وَإِن لَّمْ تُؤْمِنُوا لِي فَاعْتَزِلُونِ ﴿۲۱﴾

اور میں اپنے رب اور تمہارے رب کی پناہ میں ہوں کہ تم مجھے پتھراؤ نہ کر سکو مگر تم مجھے نہیں مانتے تو مجھ سے علیحدہ ہو جاؤ

فَدَعَا رَبَّهُ أَنَّ هَٰؤُلَاءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُونَ ﴿۲۲﴾ فَأَسْرِ بِعِبَادِي لَيْلًا إِنَّكُم مُّتَّبَعُونَ ﴿۲۳﴾

پس اس نے اپنے رب کو پکارا کہ یہ لوگ سرکش ہیں (پس حکم ملا) کہ تو میرے بندوں کے ساتھ رات کو نکل جا کہ تمہارا پیچھا کیا جاویگا

وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ۖ إِنَّهُمْ جُندٌ مُّغْرَقُونَ ﴿۲۴﴾ كَمْ تَرَكُوا مِن جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿۲۵﴾ وَ

اور سمندر کو ٹھہرا ہوا چھوڑ جا کہ وہ ایک لشکر ہیں جو غرق کئے جائیں گے کتنے باغ اور چشمے وہ چھوڑ گئے اور کھیتیاں

زُرُوعٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ ﴿۲۶﴾ وَنَعْمَةٍ كَانُوا فِيهَا فَاكِهِينَ ﴿۲۷﴾ كَذَٰلِكَ ۖ وَأَوْرَثْنَاهَا

اور عزت والے گھر اور نعمتیں جن میں وہ خوشحال رہا کرتے تھے اسی طرح ہمیشہ ہوا کرتا ہے اور ہمنے دوسرے

قَوْمًا آخَرِينَ ﴿۲۸﴾ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنظَرِينَ ﴿۲۹﴾ وَلَقَدْ

لوگوں کو ایسی چیزوں کا وارث بنا دیا پس ان پر نہ آسمان اور زمین رو سکے اور نہ ان کو مہلت دی گئی اور بنی اسرائیل

نَجَّيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِينِ ﴿۳۰﴾ مِن فِرْعَوْنَ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِينَ ﴿۳۱﴾

کو ہمنے رسوائی کے عذاب سے یعنی فرعون سے نجات دی کہ وہ بہت ہی سرکش خطاکار تھا۔

وَلَقَدِ اخْتَرْنَاهُمْ عَلَىٰ عِلْمٍ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿۳۲﴾ وَآتَيْنَاهُم مِّنَ الْآيَاتِ مَا فِيهِ بَلَاءٌ مُّبِينٌ ﴿۳۳﴾ إِنَّ

اور ہمنے ان کو اپنے علم کے مطابق جہان پر برگزیدہ کیا اور ان کو نشانات عطا کئے جن میں کھلا امتحان تھا۔

هَٰؤُلَاءِ لَيَقُولُونَ ﴿۳۴﴾ إِنْ هِيَ إِلَّا مَوْتَتُنَا الْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ بِمُنشَرِينَ ﴿۳۵﴾

لوگ کہتے ہیں کہ یہ ہماری پہلی موت ہے اور ہم پھر زندہ اٹھائے نہ جائیں گے۔

کل آبادی انتیس کروڑ چالیس لاکھ کے قریب ہے جن میں سے مسلمان صرف چھ کروڑ ساٹھ بارہ لاکھ ہیں یعنی کل مردم شماری میں صرف اکیس فیصدی کے قریب اس حساب سے اسلام کی ترقی اور تمام اقوام کی مجموعی ترقی سے دس گنی ہوئی۔ یہ نتیجہ محض نور صداقت کا ہے جو اسلام میں آفتاب کی طرح چمکتا ہے ورنہ دنیاوی لحاظ سے مسلمانوں کی حالت فی زمانہ نہایت پست ہے ؛

له یعنی میرا تمہارے بیچ میں ہونا پناہ ہے جب میں تم سے علیحدہ ہوا تو تم پر عذاب آجائیگا اور تم ہلاک ہو جاؤ گے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول ہے کہ عذاب الہی سے دو پناہیں تھیں۔ ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا درمیان ہونا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنتَ فِيهِمْ دوسرا استغفار جیسا کہ ارشاد ہے وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ۲ ۳ یعنی مصر کے باغوں چشموں کھیتوں اور دیگر تمام نعمتوں کے مالک اور ہی لوگ ہو گئے بعض مفسرین نے غلطی سے بنا بریں یہ سمجھ لیا کہ فرعون اور اسکا لشکر غرق ہو گئے بعد بنی اسرائیل قلزم پار سے لوٹ آئے اور مصر میں آکر فرعون کی سلطنت کے مالک و وارث ہو گئے مگر ایسا نہیں ہوا بلکہ بحر قلزم کو عبور کر لینے بعد بنی اسرائیل کوہ سینا کیطرف روانہ ہوئے چالیس برس بیابان میں ٹکراتے پھرے اسی عرصہ میں موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کا بھی انتقال ہو گیا متواتر نافرمانیوں کی وجہ سے تمام بنی اسرائیل جو بیس برس سے اوپر تھے وادی تیہ میں ہلاک ہو گئے نئی نسل لوگ

یوشع بن نون علیہ السلام کے عہد میں ملک شام میں پہنچکر اسکے مالک بنے پھر مصر کیطرح پر باغات چشمہ اور کھیت بکثرت تھے ۱۲
۳ یعنی ان کے مرنے پر افسوس نہ کیا کیونکہ وہ سرکش دل آزار اور ظالم قوم تھے ۱۲

منزل ۶

فَأْتُوا بِآبَائِنَا إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٣٦﴾ أَهُمْ خَيْرٌ أَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ أَهْلَكْنَاهُمْ

تو ہمارے باپ دادوں کو لا کر دکھاؤ اگر سچے ہو کیا وہ بہتر ہیں یا قوم تبع[1] اور جو لوگ اُن سے پہلے تھے ہم نے اُن کو ہلاک

إِنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ ﴿٣٧﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِينَ ﴿٣٨﴾ مَا

کر دیا کیونکہ وہ لوگ سرکش تھے اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو کھیلتے ہوئے پیدا نہیں کیا ہم نے

خَلَقْنَاهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٩﴾ إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيقَاتُهُمْ

اُن کو ٹھیک ٹھیک پیدا کیا ہے مگر اُن میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے فیصلہ کا دن اُن سب کے واسطے مقرر ہے

أَجْمَعِينَ ﴿٤٠﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلًى عَن مَّوْلًى شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ﴿٤١﴾ إِلَّا مَن

ایک دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہ آئیگا اور نہ وہ مدد دیئے جائینگے مگر جس پر

رَّحِمَ اللَّهُ ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿٤٢﴾ إِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّومِ ﴿٤٣﴾ طَعَامُ الْأَثِيمِ ﴿٤٤﴾ كَالْمُهْلِ

اللہ رحم کرے کہ وہ زبردست رحم والا ہے تھوہر کا درخت بدکار کی خوراک ہے جیسے پگھلی

يَغْلِي فِي الْبُطُونِ ﴿٤٥﴾ كَغَلْيِ الْحَمِيمِ ﴿٤٦﴾ خُذُوهُ فَاعْتِلُوهُ إِلَىٰ سَوَاءِ الْجَحِيمِ ﴿٤٧﴾

ہوئی دھات جو پیٹ کے اندر اُبلتے ہوئے پانی کی طرح جوش مارے اسکو پکڑو اور دوزخ کے بیچوں بیچ گھسیٹتے ہوئے لیجاؤ

ثُمَّ صُبُّوا فَوْقَ رَأْسِهِ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيمِ ﴿٤٨﴾ ذُقْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ ﴿٤٩﴾

پھر اسکے سر پر کھولتے ہوئے پانی کا عذاب ڈالو چکھ کہ تو بڑا عزت والا بزرگ بنا ہوا تھا

إِنَّ هَٰذَا مَا كُنتُم بِهِ تَمْتَرُونَ ﴿٥٠﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ ﴿٥١﴾ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ

یہ وہی ہے جس پر تم شبہ کیا کرتے تھے خدا ترس لوگ امن کے مقام میں باغوں اور چشموں کے اندر ہیں

يَلْبَسُونَ مِن سُندُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُّتَقَابِلِينَ ﴿٥٢﴾ كَذَٰلِكَ وَزَوَّجْنَاهُم بِحُورٍ

ریشم کے مہین اور دبیز کپڑے پہنے ہوئے آمنے سامنے بیٹھے ہونگے اسیطرح ہمنے اُن کا بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں

عِينٍ ﴿٥٣﴾ يَدْعُونَ فِيهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِنِينَ ﴿٥٥﴾ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا

سے نکاح کر دیا[2]۔ بافراغت ہر قسم کے میوے اُن سے طلب کر رہے ہونگے[3] اُس میں پہلی موت کے علاوہ اور موت نہ چکھینگے

الْمَوْتَةَ الْأُولَىٰ ۖ وَوَقَاهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ﴿٥٦﴾ فَضْلًا مِّن رَّبِّكَ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ

اور اللہ اُن کو دوزخ کے عذاب سے بچالیگا۔ یہ تیرے رب کا فضل ہے اور یہی بڑی کامیابی ہے

[1] خاندان حمیر میں یہ ایک دیندار بادشاہ تھا جو یمن کی بستیوں تا ربشام میں ہوا اسکی تعلیم توحید کی وجہ سے بہت لوگ اسکا اعتبار کرنے لگ گئے کثرت تابعین کیوجہ سے اسکا نام تبع مشہور ہو گیا بعد میں ورشاہان یمن کا لقب تبع پڑ گیا اسکا بیٹا صعب ذوالقرنین بھی کہلاتا تھا بہت نیک اور با اقبال تھا آخرکار سرکشی اور بدکاری کی وجہ سے قوم تبع ہلاک کئے گئے تفصیل کیلئے دیکھو ۴۲ کا حاشیہ۔ [2] دنیا میں یہ پیشگوئی اسطرح پوری ہوئی کہ فرزندان صدیق وفاروق اور علی رضی اللہ تعالی عنہم کے گھروں میں کسریٰ کی لڑکیاں آئیں اور بنی امیہ جب شام میں رہتے تھے تو انکے گھروں میں قیصر کی لڑکیاں ہیں۔ عباسی لڑکوں کا لباس سبز تھا

[3] ایک اور آیت میں خمر نعمائے جنت میں شمار کیا گیا ہے اسلئے خمر سے مراد انگور ہوا نہ کہ شراب اعصر خمرا ۱۲/۳۶ اس سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ خمر کے معنی انگور کے ہیں ؎

الْعَظِيمُ ۝٥٧ فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۝٥٨ فَارْتَقِبْ إِنَّهُم مُّرْتَقِبُونَ ۝٥٩

پس ہمنے تو اُسکو تیری زبان میں آسان کردیا کہ وہ سمجھیں پس تو انتظار کر کہ وہ بھی انتظار کرنیوالے ہیں

سورۃ الجاثیۃ مکیۃ وھی بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ سبع و ثلثون آیۃ

(شروع) اللہ کے نام سے (جو)

حم ۝١ تَنزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ۝٢ إِنَّ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

حم[1] یہ کتاب اللہ کیطرف سے اتری ہے جو زبردست حکمت والا ہے آسمانوں اور زمین میں مومنوں کیواسطے

لَآيَاتٍ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝٣ وَفِي خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِن دَابَّةٍ آيَاتٌ لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ۝٤

نشانیاں ہیں اور تمہاری پیدایش میں اور ہر جانوروں میں جنکو وہ (روئے زمین پر) پھیلاتا ہے یقین کرنیوالے

[1] حم جسکے لغوی معنی ہیں قُضِیَ مَا ھُوَ کَائِنٌ جو ہونے والا تھا وہ قضا میں ہو چکا۔ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر جو بیشمار دلائل ہیں اور جن کو قرآن مجید نہایت اکمل اور ابلغ طور پر بیان فرماتا ہے وہ پانچ اقسام پر منقسم کئے جاسکتے ہیں **اوّل** - وہ دلایل جو فطرتاً ہر ایک انسان کے اندر موجود ہیں یعنی جنکو انسان پیدائشی طور پر مانتا ہے **دوم** - وہ دلائل جو نظام عالم پر غور کرنے سے پیدا ہوتے ہیں - **سوم** - وہ دلائل جو حالات انسان پر نظر ڈالنے سے حاصل ہوتے ہیں - **چہارم** - وہ دلائل جو انبیا علیہم السلام اور اولیائے کرام کے حالات پر نظر کرنیسے حاصل ہوتے ہیں **پنجم** - وہ دلائل جو ایمان صحیح اور اعمال صالحہ کے بعد پیدا ہوتے ہیں۔

اوّل - وہ دلائل جو فطرتاً ہر ایک انسان کے اندر موجود ہیں ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ ہر ایک انسان خواہ کسی فرقہ یا کسی ملت کا ہو نیکی و بدی کی تمیز اپنے اندر رکھتا ہے نیکی کے وقت خودبخود بشاش ہوتا اور بدی کے وقت خوف کرتا ہے اگر کوئی شخص بداعتبار محسن اور خدا پرست ہو تو جاہل لوگ بھی جنہوں نے کسی جگہ ادب اور اخلاق کی تعلیم نہیں پائی اُسکی تعریف کرنے لگجاتے ہیں برعکس اسکے جو شخص ظالم دغاباز اور بدکار ہو۔ اُسکو سب لوگ بُرا کہتے ہیں اسقدر تمیز ہر ایک انسان میں پائی جاتی ہے خواہ وہ علم والا ہو یا بے علم - خواہ شہری ہو یا جنگلی خواہ شریف ہو یا رذیل چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا قسم ہے نفس کی اور اس ذات کی جسنے نفس کو درست کیا پھر اُسکے اندر بدی اور نیکی کا علم ڈالدیا۔

بدتعلیموں بدصحبتوں اور بدفعلیوں سے یہ فطرتی خوف اور حیا رفتہ رفتہ زایل ہوجاتے ہیں جیسا کہ ہر قسم کا اناج اور ہر قسم کا تخم نمی پہنچنے اور بیطرح پڑے رہنے سے گلجاتا اور سڑ جاتا ہے اور پھر نشوونما کے لایق نہیں رہتا اسی طرح یہ فطرتی مادہ بھی خراب ہوکر بیکار پڑ جاتا ہے - یا اس طرح کہو کہ جب لوہا زنگ خوردہ ہوکر خراب ہوجاتا ہے تو اُس کی اصل آب و تاب ماری جاتی ہے چنانچہ اس فساد کی نسبت قرآن کریم فرماتا ہے بَلْ رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ اُن کے عملوں کی وجہ سے اُنکے دلوں پر زنگ بیٹھ گیا ہے پھر ایک جگہ اور فرماتا ہے فَلَمَّا زَاغُوا أَزَاغَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ پس جب اُنہوں نے کجروی اختیار کی تب اللہ نے اُن کے دلوں کو کج کردیا

فَأْتُوا بِآبَائِنَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٣٦﴾ أَهُمْ خَيْرٌ أَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ أَهْلَكْنَاهُمْ

پس اگر سچے ہو تو ہمارے باپ دادوں کو لاکر دکھا دو — کیا وہ بہتر ہیں یا قوم تبع سلہ — اور جو لوگ اُن سے پہلے تھے ہمنے اُن کو ہلاک

إِنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ ﴿٣٧﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِينَ ﴿٣٨﴾ مَا

کردیا کیونکہ وہ لوگ سرکش تھے — اور ہمنے آسمانوں اور زمین کو کھیلتے ہوئے پیدا نہیں کیا۔ ہمنے

خَلَقْنَاهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٩﴾ إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيقَاتُهُمْ

اُن کو حق کیساتھ پیدا کیا ہے — مگر اُن میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے — فیصلہ کا دن اُن سب کے واسطے مقرر ہے

أَجْمَعِينَ ﴿٤٠﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلًى عَنْ مَوْلًى شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ﴿٤١﴾ إِلَّا مَنْ

ایکدن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہ آئیگا اور نہ وہ مدد دیئے جائینگے — مگر جسپر

رَحِمَ اللَّهُ إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿٤٢﴾ إِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّومِ ﴿٤٣﴾ طَعَامُ الْأَثِيمِ ﴿٤٤﴾ كَالْمُهْلِ

اللہ رحم کرے کہ وہ زبردست رحم والا ہے — تھوہر کا درخت — بدکار کی خوراک ہے — جیسے پگھلی

يَغْلِي فِي الْبُطُونِ ﴿٤٥﴾ كَغَلْيِ الْحَمِيمِ ﴿٤٦﴾ خُذُوهُ فَاعْتِلُوهُ إِلَىٰ سَوَاءِ الْجَحِيمِ ﴿٤٧﴾

ہوئی دھات جو پیٹ کے اندر ابلتے ہوئے پانی کیطرح جوش مارے — اسکو پکڑو اور دوزخ کے بیچوں بیچ گھسیٹتے ہوئے لیجاؤ

ثُمَّ صُبُّوا فَوْقَ رَأْسِهِ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيمِ ﴿٤٨﴾ ذُقْ سلہ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ ﴿٤٩﴾

پھر اُسکے سر پر کھولتے ہوئے پانی کا دکھ ڈالو۔ — چکھ — کہ تو بڑا عزت والا بزرگ بنا ہوا تھا

إِنَّ هَٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهِ تَمْتَرُونَ ﴿٥٠﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ ﴿٥١﴾ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ

یہ وہی ہے جسپر تم شبہ کیا کرتے تھے — خداترس لوگ امن کے مقام میں باغوں اور چشموں کے اندر ہیں

يَلْبَسُونَ مِنْ سُنْدُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُتَقَابِلِينَ ﴿٥٣﴾ كَذَٰلِكَ وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُورٍ

ریشم کے مہین اور دبیز کپڑے پہنے ہوئے آمنے سامنے بیٹھے ہونگے — اسیطرح ہمنے اُن کا بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں

عِينٍ ﴿٥٤﴾ يَدْعُونَ فِيهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِنِينَ ﴿٥٥﴾ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا

سے نکاح کردیا سلہ۔ وہاں ہر قسم کے میوے امن سے طلب کررہے ہونگے سلہ اُس میں پہلی موت کے علاوہ اور موت نہ چکھینگے

الْمَوْتَةَ الْأُولَىٰ وَوَقَاهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ﴿٥٦﴾ فَضْلًا مِنْ رَبِّكَ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ

اور اللہ اُن کو دوزخ کے عذاب سے بچالیگا۔ یہ تیرے رب کا فضل ہے اور یہی بڑی کامیابی ہے

سلہ خاندان حمیر میں یہ ایک دیندار بادشاہ تھا جو یمن کی بستیوں اور شام میں ہوا اسکی تعلیم توحید کی وجہ سے بہت لوگ اسکا اعتبار کرنے لگ گئے کثرت تابعین کیوجہ سے اسکا نام تبع مشہور ہوگیا بعد میں اور شاہان یمن کا لقب تبع پڑگیا اسکا بیٹا صعب ذوالقرنین بھی کہلاتا تھا بہت نیک اور با اقبال تھا آخرکار سرکشی اور بدکاری کی وجہ سے قوم تبع ہلاک کئے گئے تفصیل کیلئے دیکھو پ۱۶ کا حاشیہ سلہ دنیا میں یہ پیشگوئی اسطرح پوری ہوئی کہ فرزندان صدیق و فاروق اور علی رضی اللہ تعالی عنہم کے گھروں میں کسری کی لڑکیاں آئیں اور بنی امیہ جب شام میں رہتے تھے تو انکے گھروں میں قیصر کی لڑکیاں ہیں۔ عباسی لڑکوں کا لباس سبز تھا۔

سلہ ایک اور آیت میں خمر نعماء جنت میں شمار کیا گیا ہے اسلئے خمر سے مراد انگور ہوا کہ شراب اعصر خمرا ۱۲/۲۶ اس سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ خمر کے معنی انگور کے ہیں ؛

الْعَظِيمُ ﴿٥٧﴾ فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٥٨﴾ فَارْتَقِبْ إِنَّهُمْ مُرْتَقِبُونَ ﴿٥٩﴾

پس ہمنے تو اُسکو تیری زبان میں آسان کر دیا کہ وہ سمجھیں پس تو انتظار کر کہ وہ بھی انتظار کرنیوالے ہیں

سُورَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سَبْعٌ وَثَلٰثُونَ آيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

(شروع) اللہ کے نام سے (جو)

حٰمٓ ﴿١﴾ تَنْزِيلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ﴿٢﴾ إِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ

حٰم یہ کتاب اللہ کیطرف سے اُتری ہے جو زبردست حکمت والا ہے آسمانوں اور زمین میں مومنوں کیواسطے

لَآيٰتٍ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٣﴾ وَفِي خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَابَّةٍ آيٰتٌ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ ﴿٤﴾

نشانیاں ہیں اور تمہاری پیدایش میں اور نیز جانوروں میں جنکو وہ (روئے زمین پر) پھیلاتا ہے یقین کرنیوالے

حٰم جسکے لغوی معنی ہیں قَدْ قُضِيَ مَا هُوَ كَائِنٌ جو ہونے والا تھا وہ قضا میں ہو چکا۔ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر جو بیشمار دلائل ہیں اور جن کو قرآن مجید نہایت اکمل اور ابلغ طور پر بیان فرماتا ہے وہ پانچ اقسام پر منقسم کئے جا سکتے ہیں اوّل۔ وہ دلائل جو فطرتاً ہر ایک انسان کے اندر موجود ہیں یعنی جنکو انسان پیدائشی طور پر مانتا ہے دوم۔ وہ دلائل جو نظام عالم پر غور کرنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ سوم۔ وہ دلائل جو حالات انسان پر نظر ڈالنے سے حاصل ہوتے ہیں۔ چہارم۔ وہ دلائل جو انبیاء علیہم السلام اور اولیائے کرام کے حالات پر نظر کرنے سے حاصل ہوتے ہیں پنجم۔ وہ دلائل جو ایمان صحیح اور اعمال صالحہ کے بعد پیدا ہوتے ہیں۔

اوّل۔ وہ دلائل جو فطرتاً ہر ایک انسان کے اندر موجود ہیں ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ ہر ایک انسان خواہ کسی فرقہ یا کسی ملت کا ہو نیکی و بدی کی تمیز اپنے اندر رکھتا ہے نیکی کے وقت خود بخود بشاش ہوتا اور بدی کے وقت خوف کرتا ہے اگر کوئی شخص بد اسنبار محسن اور خدا پرست ہو تو جاہل لوگ بھی جنہوں نے کسی جگہ ادب اور اخلاق کی تعلیم نہیں پائی اُسکی تعریف کرنے لگجاتے ہیں برعکس اسکے جو شخص ظالم دغاباز اور بدکار ہو۔ اُسکو سب لوگ بُرا کہتے ہیں اسقدر تمیز ہر ایک انسان میں پائی جاتی ہے خواہ وہ علم والا ہو یا بے علم۔ خواہ شہری ہو یا جنگلی خواہ شریف ہو یا رذیل چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے وَنَفْسٍ وَمَا سَوّٰهَا فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوٰهَا ۸ قسم ہے نفس کی اور اس ذات کی جسنے نفس کو درست کیا پھر اُسکے اندر بدی اور نیکی کا علم ڈالدیا۔

بد تعلیموں بد صحبتوں اور بد فعلیوں سے یہ فطرتی خوف اور حیا رفتہ رفتہ زایل ہو جاتے ہیں جیسا کہ ہر قسم کا اناج اور ہر قسم کا تخم نمی پہنچنے اور بے طرح پڑے رہنے سے گلجاتا اور سڑ جاتا ہے اور پھر نشو و نما کے لایق نہیں رہتا اسی طرح یہ فطرتی مادہ بھی خراب ہو کر بیکار پڑ جاتا ہے۔ یا اس طرح کہو کہ جب لوہا زنگ خوردہ ہو کر خراب ہو جاتا ہے تو اس کی اصل آب و تاب ماری جاتی ہے چنانچہ اس فساد کی نسبت قرآن کریم فرماتا ہے بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۳۰ اُن کے عملوں کی وجہ سے اُنکے دلوں پر زنگ بیٹھ گیا ہے پھر ایک جگہ اور فرماتا ہے فَلَمَّا زَاغُوا أَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوبَهُمْ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِينَ ۲۸ پس جب انہوں نے کجروی اختیار کی تب اللہ نے اُن کے دلوں کو کج کر دیا

وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ رِزْقٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ

لوگوں کیواسطے نشانیاں ہیں اور نیز رات اور دن کے اول بدل میں اور نیز اُس رزق میں جو اللہ آسمانوں سے اُتارتا اور اُس سے زمین کو

کر دیا کیونکہ اللہ تعالیٰ قوم فاسقوں کو ہدایت نہیں کرتا۔

دوسری فطرتی دلیل ہستی باری تعالیٰ کی نسبت یہ ہی کہ سخت مصیبت کیوقت ہر ایک انسان خواہ کیسا ہی فاسق و فاجر اور غافل کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ کو ضرور پکارتا ہی یہانتک جس شخص نے کبھی خدا کا نام نہ لیا ہو اور تمام عمر بدکاری اور ظلم میں گذاری ہو جب کوئی سخت مصیبت واقع ہوتی ہی یا موت سامنے دکھائی دیتی ہی اُس کو بھی خدا یاد آجاتا ہی فرعون جیسے متکبر بادشاہ نے بھی مرتے دم اقرار کیا تھا کہ میں رب پر ایمان لایا وہی رب جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہے۔ أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ ۶۲ کون ہی جو بیقرار کی پکار کو سنے جسوقت وہ اُسے پکار رہا ہے پھر تمثیل کیطور پر ایک اور جگہ فرماتا ہی۔ فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ ۶۵ پس جب کشتی میں سوار ہوتے ہیں تب اللہ کو خالص ایمان اور یقین کیساتھ پکارتے ہیں۔ مگر جب ہم سلامتی کیساتھ اُن کو خشکی میں پہنچا دیتے ہیں تو پھر شرک کرنے لگجاتے ہیں۔ یعنی اللہ کو بھلا کر خود پرستی میں پڑ جاتے ہیں۔

تیسری فطرتی دلیل یہ ہی۔ کہ ہر ایک صحیح الفطرت اور نیک انسان کا دل خدا کو مانتا ہی اور اُس کی عبادت کیطرف جھکتا ہی سخت بدکاریوں اور متکبرانہ زندگی کی وجہ سے یقین کمزور پڑ جاتا بلکہ بعض اوقات نابود ہو جاتا ہی مگر عموماً کسی نیک چلن انسان سی سوال کر کے دیکھو کہ کیا اس عالم کا کوئی خالق ہی تو اُسکا دل ضرور گواہی دے گا کہ ہاں میرا اور تمام عالم کا ایک خالق ضرور ہی جو رب العالمین ہی چنانچہ اِس فطرتی اقرار کیطرف قرآن مجید اس طرح پر ارشاد فرماتا ہے۔ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَىٰ ۱۷۲ (روحوں سے سوال ہوا) کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں اُنہوں نے جواب میں کہا۔ ہاں ہے۔

چوتھی فطرتی دلیل ہستی باری تعالیٰ پر یہ ہی۔ کہ شروع خلقت سے آجتک کوئی قوم ایسی نہیں گذری جسنے کسی نہ کسی صورت میں اپنا کوئی معبود قرار نہیں دیا کسی نے خاص اللہ کو اپنا معبود بنایا کسی نے سورج کو۔ کسی نے چاند کو کسی نے پتھر کو کسی نے دریا کو کسی نے پہاڑ کو کسی نے درخت کو۔

پانچویں فطرتی دلیل ہستی باری تعالیٰ پر عبادت و عشق الٰہی کا انتہا ترقیات کرنا کلیہ قاعدہ ہی کہ جس زمین میں رائی کا بیج نہ ہو اُس میں رائی کا درخت نہیں ہوسکتا جس جگہ جامن کا تخم نہ ہو اُس جگہ جامن کا درخت نہیں ہوسکتا۔ اسیطرح اگر روح انسانی کے اندر عبادت و عشق الٰہی کا کوئی تخم نہ ہو تو کسیطرح ممکن نہیں کہ عبادت و عشق الٰہی عابدوں اور عارفوں میں اسقدر ترقی کرے کہ اُن کو دنیا اور مافیہا سے بیخبر بنا دی اِس فطرتی تخم کی طرف قرآن مجید اِس طرح پر ارشاد فرماتا ہی كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا ۲۵ پاک کلمہ درخت پاکیزہ کی مانند ہی جسکی جڑ ثابت ہی اور شاخ آسمان میں ہے ہر ایک موسم میں اپنے رب کی اجازت سے پھل دیتا ہے۔

دوم وہ دلایل جو نظام عالم پر غور کرنے سے حاصل ہوتی ہیں

منزل ۷

بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۵﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا

اس کو مرے پیچھے زندہ کر دیتا ہے اور ہواؤں کے پھیلنے میں عقل والے لوگوں کیواسطے نشانات ہیں ۔ یہ اللہ کے نشانات ہیں جس کو ہم تجھپر

عَلَيْكَ بِالْحَقِّ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۶﴾ وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ

حق حق پڑھتے ہیں پس اللہ اور اسکی آیتوں کے بعد وہ کونسی بات پر ایمان لائینگے ہر ایک جھوٹے بدکار پر افسوس ہے

اَثِيْمٍ ﴿۷﴾ يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا فَبَشِّرْهُ

کہ اللہ کی آیتیں جو اسپر پڑھی جاتی ہیں سنتا پھر تکبر سے اپنی بات پر اڑا رہتا ہے گویا کہ اسنے اسکو سنا ہی نہیں

بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۸﴾ وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْئًا اتَّخَذَهَا هُزُوًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ

پس اسکو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو ۔ اور جب اسکو ہماری نشانیوں کا کچھ علم ہو تو اسکو ہنسی سمجھتا ہے ۔ ایسے ہی لوگوں

مُّهِيْنٌ ﴿۹﴾ مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْئًا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا

کیواسطے رسوا کرنے والا عذاب ہے ۔ ان کے آگے دوزخ ہے ۔ اور جو کچھ انہوں نے کمایا وہ انکے کچھ کام نہ آئیگا اور نہ وہ جسکو انہوں نے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰﴾ هٰذَا هُدًى وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اللہ کے سوا کارساز سمجھا ہے اور ان کیواسطے بڑا عذاب ہے ۔ یہ ہدایت ہے اور جن لوگوں نے اپنے رب کی

بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ﴿۱۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ

نشانیوں کا کفر کیا ان کیواسطے دردناک دہشتناک عذاب ہے ۔ اللہ وہی ہے جسنے سمندر کو تمہارے واسطے پابند احکام بنا دیا

الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَسَخَّرَ لَكُمْ

کہ اسمیں اسکے حکم سے کشتی چل سکے اور تاکہ اسکے فضل سے کمائی کرو اور تاکہ اس کی قدر کرو ۔ اور جو کچھ آسمانوں میں

مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾

اور جو کچھ زمین میں ہے اس سب کو تمہارے واسطے اسنے پابند احکام بنا دیا ۔ تحقیق اسمیں فکر کرنے والے لوگوں کیواسطے نشانات ہیں

قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ

تو مومنوں کو یہ حال دریافت کر دے کہ ان لوگوں کی خطائیں معاف کر دیا کریں جو اللہ کے دنوں کی امید نہیں رکھتے کہ وہ قوموں کو ان کے اعمال کی جزا دے

منزل

ان دلایل کا خلاصہ دو اسمائے الٰہی ہیں ایک رب العالمین اور دوسرا الرحمٰن ۔ ربوبیت اور رحمانیت کے اسلوبوں پر غور کرنے سے عجیب عجیب نشان ملتے ہیں پہلی دلیل یہ ہے کہ ہر ایک حیوان کے واسطے غذا کا پورا پورا سامان موجود ہے کوئی ادنیٰ حیوان ہو یا اعلیٰ خشکی میں رہتا ہو تری میں ویرانہ میں یا آبادی میں ۔ زمین پر یا ہوا میں ۔ غرض جس جگہ کوئی حیوان ہے اسی جگہ اسکا رزق موجود ہے کروڑہا قسم کے حیوانات زمین پر رہتے ہیں مگر رزق سے کوئی محروم نہیں چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا ۔ تمام دابۃ الارض کا رزق اللہ کے ذمہ ہے ۔ هُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۔ اور وہ ہر شے کا رب ہے ۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ ہر ایک حیوان اپنی اپنی غذا کو چن چن کے چراگاہوں میں دیکھو جس جگہ چرند و پرند آزادانہ

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ۡ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَلَقَدْ

جس نے اچھے عمل کیئے پس اپنے نفس کیواسطے اور جس نے برا کیا اُس کا وبال اُسی پر ہے پھر اپنے رب کی طرف تم لوٹائے جاؤگے اور ہم نے

چرتے اور چگتے ہیں بیسوں زہریلی بوٹیاں بھی موجود ہوتی ہیں مگر کوئی جانور زہروں کو نہیں کھاتا غذا اور ردا میں تمیز جانور کو کیسے حاصل ہوئی کس مدرسہ میں انہوں نے یہ تعلیم حاصل کی یہ تمام رحمانیت الٰہی کا انتظام ہے وَالَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰی اور جسنے پرورش وبقائی نوع وغیرہ کے طریق مقرر کر دیئے اور ہر ایک مخلوق کو اس کے حسب حال ہدایت کر دی۔

تیسری دلیل یہ ہے کہ ہر ایک حیوان بچہ جنتے اور اُن کے پالنے کا طریق جانتا ہے قبل از وقت اپنی اپنی مناسب طیاریاں شروع کر دیتے ہیں شہد کی مکھی کو دیکھو کہ قبل از وقت کیا عجیب چھتہ تیار کرتی اور شہد بناتی ہے۔ ابابیل کو دیکھو کیسا عجیب خانہ قبل از وقت تیار کرتا ہے۔ انجن ہاری کیسا نفیس چھوٹا سا مٹی کا گھر تیار کرتی ہے۔ بیا کیسا عجیب گھونسلا قبل از وقت بناتا ہے اسی طرح ہر ایک جانور اپنے اپنے مناسب جگہ اختیار کرتا۔ اور پھر اپنے بچوں کے جننے اور طریق پرورش کو کیسی جانتا ہے پرندوں کو دیکھو کہ کس کس احتیاط کیساتھ اپنے انڈوں کو سیتے ہیں پھر بچوں کو کس طریق سے چگنا سکھاتے ہیں۔

سبھی بچہ جنتی ہیں اور پالتی ہیں   نہیں طرح بجگہ ڈالتے ہیں   غذا کو سبھی اپنی پہچانتے ہیں   مکان اور رہائش کو سب جانتے ہیں
کہاں سے یہ تعلیم پائی اُنہوں نے   فراست یہ کیونکر کمائی اُنہوں نے   نہیں جانور کوئی زہر ان کو کھاتا   اگرچہ وہ ہو خوش ہر اول لبھاتا
یہ تعلیم سب پاک رحمان کی ہے   بھلا اس میں کیا تاب حیوان کی ہے

وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ۙ ۱۶ ع ۸ ہمنے شہد کی مکھی کو بتلایا کہ پہاڑ اور درختوں میں گھر بنالو اور جہاں چھتریاں ڈالتے ہیں۔

چوتھی دلیل یہ ہے کہ ہر موسم میں غذا اُس کا نیا ذخیرہ طیار ہو جاتا ہے دیکھو فصل وار بادل آتے اندازہ اندازہ سے پانی برسا جاتے ہیں ابھی تو کل زمین خشک اور برہنہ تھی اور ابھی تر بتر سرسبز ہو جاتی ہے تمام گرد و غبار روئے زمین سے دھویا جاتا۔ اور کوڑہ کرکٹ کے میدان سبزہ کے دلربا منظر بن جاتے ہیں جیسا کہ قرآن مجید فرماتا ہے وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ ۱۸ ع ۲ اور ہمنے آسمان سے پانی اندازہ

پانچویں دلیل یہ ہے کہ ہر ایک حیوان اپنے طریق بود و باش کو جانتا اور اپنے مکان کو پہچانتا ہے مچھلیاں پیرنا خوب جانتی ہیں پرند اڑنا خوب جانتے ہیں شکاری جانور گھات لگانا خوب جانتے ہیں چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ۘ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ۲۹ ع ۱ یا انہوں نے پرندوں کیطرف نظر نہیں کی جو اُن کے اوپر پر پھیلاتے اور بند کرتے ہیں اُن کو رحمٰن کے سوائے کوئی نہیں سنبھالتا۔

چھٹی دلیل یہ ہے کہ ہر ایک جانور کو اُسکے مناسب حال اعضاء ملے ہیں۔ جانوروں کی ہڈیاں ہلکی ہوتی ہیں اور گوشت بہت کم ہوتا ہے گودے کے بجائے ہڈیوں میں ہوا بھری ہوئی ہوتی ہے گوشت زیادہ تر سینہ کی ہڈی پر ہوتا ہے تاکہ پرواز کیوقت خوب زور لگ سکے۔ مچھلیوں کو دیکھو کہ اُنکے سانس کی ترکیب ایسی رکھی ہے کہ پانی کے اندر ہی انہیں سانس آ سکتا ہے شکاری جانوروں کو پھاڑنے والے پنجہ اور دانت دیئے گئے ہیں پیر نے

آتَيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ

بنی اسرائیل کو کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کی اور اُن کو پاک چیزوں کا رزق دیا اور اُن کو جہانوں پر

والے پرندوں کا بدن کشتی نما ہوتا ہے اور اُن کی پنجوں کی انگلیوں کے درمیان جھلی ہوتی ہے جو پیرنے میں مدد دیتی ہے پایاب
چلنے والوں کی ٹانگیں اور چونچیں لمبی ہوتی ہیں الغرض جیسا کہ کسی جانور کا طریق زندگی ہے اُسیکے مطابق اُسکو اعضا دئیے
گئے ہیں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى۔ الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّى وَالَّذِي قَدَّرَ فَهَدَى یعنی رب اعلیٰ کے نام کی تسبیح کر جس نے سب
کچھ پیدا کیا پھر درست کیا اور جسنے پرورش و بقاء وغیرہ کے علیحدہ علیحدہ طریق مقرر کئے پھر وہ طریق تبلا بھی دیئے۔
ساتویں دلیل یہ ہے کہ تمام اشیاء اُپنے اپنے خواص پر ہمیشہ کیواسطے قایم ہیں گھاس میں اپنے خواص گیہوں میں اپنے
خواص۔ دودھ میں اپنے خواص۔ شکر میں اپنے خواص سنکھیے میں اپنے خواص پانی میں اپنے خواص اور آگ میں اپنے خواص
ہمیشہ کیلئے قایم ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو کوئی جانور پانی پر اعتبار کر سکتا نہ دودھ پر نہ گھاس پر نہ اناج پر۔ نہ علم طب قایم ہوتا
نہ کیمیا نہ طبعی۔ نہ حیوانات۔ نہ نباتات۔ نہ نجوم کیونکہ تمام علوم کی بنیاد کوائف الاشیاء کی یکساں رہنے پر ہے۔ ہر ایک
حیوان غذا کی تردد میں ہلاک ہو جاتا۔ اگر کبھی گیہوں میں سنکھیے کے خواص آتے۔ اور کبھی سنکھیے میں گیہوں کے خواص تو پھر
کسطرح کوئی حیوان اپنی غذا مقرر کر سکتا تھا۔ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَبْدِيلًا وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَحْوِيلًا پس کیا
یہ تمام انتظام خود بخود قایم ہو گیا کبھی کوئی انتظام خود بخود قایم رہ سکتا ہے۔ یہ تمام رحمانیت الٰہی کا انتظام ہے
آٹھویں دلیل یہ ہے کہ عالم کی تمام مخلوقات اگرچہ علیحدہ علیحدہ ہیں مگر غور کرنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمام
ایک دوسرے کی خادم اور ایک دوسرے سے ایسے متعلق ہیں گویا کہ ایک ہی جسم کے اعضاء ہیں مثلاً سورج کو دیکھو
کہ کروڑہا میل کا فاصلہ پر ہے مگر زمینوں کا تمام کارخانہ اُسکے سہارے پر چل رہا ہے۔ دن کا نکلنا۔ ہواؤں کا چلنا
بادلوں کا آنا کھیتیوں کا پکانا اُسیکے طفیل ہے اگر دس روز سورج غایب ہو جائے تو دیکھو کیا حال ہوتا ہے
لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ سورج کی مجال نہیں کہ چاند کو پکڑے اور نہ رات کی
مجال ہے کہ دن پر پیش قدمی کرے۔ پھر ہوا اور پانی کو دیکھو کہ اگرچہ علیحدہ علیحدہ مخلوقات ہیں مگر تمام حیوانات کی زندگی انہیں
پر ہے۔ پھر نباتات کیطرف غور کرو کس کثرت سے انسان اور حیوان کا گذران انپر ہے۔ پھر دیکھو کہ جسقدر حیوانی فضلات نکلے
وہ تمام ان نباتات کی غذا ہے۔ ہمارے سانس کیساتھ جو خراب ہوا نکلتی ہے وہ درختوں اور روئیدگی کی غذا بنتی ہے۔ اگر ایسا
نہ ہوتا تو ایک دو صدی میں تمام روئے زمین غلاظتوں اور خراب ہواؤں وغیرہ سے ایسی متعفن اور زہریلی
ہو جاتی کہ ایک منٹ کیواسطے بھی کسی حیوان کا زندہ رہنا محال ہو جاتا۔ ہزارہا ستارے ہیں جن کا کچھ حد و حساب نہیں۔ مگر
تمام ایک دوسرے کی کشش پر اپنی اپنی چکروں میں پھر رہے ہیں جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے۔ كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ تمام اجرام
آسمان ہی پھرتے ہیں۔ الغرض غور کرنے سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ اگرچہ عالم میں کروڑہا قسم کی مخلوقات ہیں ایک دوسرے سے
بالکل علیحدہ اور کروڑوں میلوں کے فاصلہ پر ہیں مگر فی الحقیقت تمام ایک دوسرے سے ایسے متعلق اور وابستہ ہیں گویا
کہ تمام کے تمام ایک ہی جسم کے اعضاء ہیں۔ یا یوں کہو کہ کل عالم ایک ہی جسم ہے۔ پس ایک قطعی دلیل۔۔۔

عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَ

فضیلت دی اور اُن کو اپنے حکموں کی صاف صاف تعلیم دی اور اُنہوں نے اختلاف نہ کیا مگر آپس کی ضد سے

اس بات کی ہے کہ کل عالم کا خالق اور منتظم ایک ہی ہے جو رب العالمین ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو ضرور مخلوقات کے سلسلے علیحدہ علیحدہ ہوتے۔ اور ضرور فساد پڑتے جیسا کہ قرآن مجید فرماتا ہے وَلَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا اگر اللہ کے سوائے زمین و آسمان میں کوئی اور بھی خدا ہوتا تو ضرور دونوں میں فساد پڑ جاتے

نویں دلیل یہ ہے کہ سورج ہمیشہ اپنے وقت پر نکلتا۔ اور اپنے وقت پر چھپتا ہے چاند ہمیشہ اپنے وقت پر نکلتا اور اپنے وقت پر چھپتا ہے۔ اور اسیطرح ہر ایک کرۂ ارضی و سماوی اپنی اپنی چال پر قایم ہے کبھی اپنی اپنی چال اور اپنے اپنے وقت سے نہیں چوکتے۔ پس کون ہے جسنے ایسا پکا انتظام کر رکھا ہے کہ کبھی ایک ذرہ بھر کمی بیشی نہیں ہوتی وہ وہی ہے جو رب العالمین ارحم الراحمین ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ یہ اللہ کا انتظام ہے جو زبردست اور علم والا ہے۔

دسویں دلیل یہ ہے کہ ہر ایک انسان ہر ایک حیوان اور ہر ایک نبات کے اندر غذا کی تقسیم ہونیکا ایسا کامل انتظام رکھا ہے کہ رگ اور ہر ریشہ میں پورے طور پر اُسکے مناسب غذا پہنچ جاتی ہے۔ پہلے اپنے وجود کو دیکھو کہ جو غذا ہم کھاتے ہیں حلق سے نیچے اُترنے کے بعد ہمیں کچھ خبر نہیں رہتی۔ کہ وہ کہاں گئی۔ اور کیا کیا اُسمیں تغیرات ہوئے اور کس کس طریق سے ہر ایک رگ و ریشہ میں اُسکا حصہ پہنچا۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ بالوں میں بالوں کے مادے ناخون میں ناخون کے مادے۔ دانتوں میں دانتوں کے مادے۔ ہڈی میں ہڈی کے مادے۔ گوشت میں گوشت کے مادے۔ پٹھوں میں پٹھوں کے مادے دماغ میں دماغ کے مادے اور اسی طرح سے دل پھیپڑا جگر طحال گردہ انتڑی وغیرہ میں انکے مناسب مادے اور اسیطرح سے علیحدہ علیحدہ ہر ایک ذرہ اور ہر ایک ریشہ میں اُن کے مناسب مادے پہنچ جاتے ہیں۔ اب بتلاؤ تو سہی کہ ایک ہی غذا سے لاکھوں قسم کے مادے کب اور کس طرح سے بنے اور کن نالیوں کے راستہ سے ہر ایک ذرہ اور ہر ایک ریشہ میں پہنچے اور کب کس طرح سے اور کن نالیوں کے راستہ اُن کے فضلات واپس آئے اور کسنے ایسا کامل انتظام مادوں کے بنانے اور ہر جگہ مناسب طور پر حصہ رسد پہنچانے اور فضلات کو واپس لانیکا کیا کیا ایسا عجیب و غریب اور کامل انتظام جسکی ایک مثال بھی تمام عالم کے بادشاہ اور حکما ملکر نہیں کر سکتے خود بخود ہو گیا۔ یہ تمام اللہ کا انتظام ہے جو رب العالمین اور رحمٰن الرحیم ہے۔ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ آسمانوں اور زمین کا رب ہے۔ اور اُن تمام اشیائے کا رب ہے جو اُنکے درمیان ہے۔ اُنکی حفاظت سے وہ نہیں تھکتا اور وہ بڑا عالی مرتبہ اور عظمت والا ہے پھر نباتات کی طرف ایک میدان یا باغ میں کھڑے ہو کر دیکھو کہ ایک ہی زمین اور ایک ہی پانی اور ایک ہی ہوا سے ہزاروں رنگ و بو اور ذایقہ کے پھول پھل پتے اور شاخیں پیدا ہوتی ہیں اور اُن تمام کے خواص علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں۔ مگر آم کا درخت آم بناتا ہے۔ آڑو کا درخت آڑو بناتا ہے کیلہ کا درخت کیلہ ناسپاتی کا درخت ناسپاتی۔ سیب کا درخت سیب اور انار کا درخت انار ہے۔ انسان کیا یہ سب کچھ تو دیکھتا ہے اے بیوقوف انسان کیوں غفلت میں پڑا ہے اور اس رب کریم کا شکریہ ادا نہیں کرتا

هُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ط اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۱۷

جب اُن کے پاس علم آچکا تحقیق تیرا رب اُن کے درمیان قیامت کے دن اختلافی باتوں میں فیصلہ کردیگا

جسنے ہزارہا ہزار قسم کی نعمتیں تیرے واسطے پیدا کی ہیں یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ الَّذِیْ خَلَقَكَ .... فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۵ اے انسان تجھ کو کس چیز نے تیرے رب کریم سے پھیر دیا جسنے تجھے پیدا کیا پھر ٹھیک ٹھاک کیا پھر معتدل کیا جس صورت میں چاہا تجھے ترکیب دی۔

گیارہویں دلیل یہ ہے کہ ہر ایک انسان و حیوان کی فطرت میں یہ علم ڈالا گیا ہے کہ ہر ایک شے اپنے خواص پر ہمیشہ کیواسطے قایم ہے۔ مثلاً اگر ایک چھوٹے بچہ کو جسنے پہلے کبھی انگور نہیں کھایا۔ ایک انگور کھلا دیا جاوے تو ہمیشہ کیواسطے یقین کر لیتا ہے کہ تمام انگور خوش ذایقہ ہوتے ہیں۔ پھر جب دوبارہ انگور اُسکے روبرو لاوٴگے تو اُسکی طلب کریگا۔ اگر ایک دفعہ آگ سے اُس کا ہاتھ جل جاوے تو آیندہ کو ہمیشہ آگ سے ڈرتا رہیگا۔ یہ ہمیشہ کا علم اُسکو کہاں سے ہوا اور ہمیشہ کیواسطے ایک ہی دفعہ کے تجربہ سے وہ کیسی قایل ہوگیا۔ یہ محض فطرتی اصول ہے جو اُسکے ساتھ پیدا ہوا ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو ہر ایک شے کے خواص کے نسبت اُسکو علیحدہ علیحدہ ہمیشہ کے واسطے یقین دلانا محال ہو جاتا اور سخت مشکلات پیش آتے سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ ۸۵

بارہویں دلیل زبانوں اور رنگتوں اور خط و خال کا اختلاف ہے

اگر ایسا نہ ہوتا تو انسان میں تمیز محال ہو جاتا اور سخت خرابیاں واقع ہوتی۔ عزیز و دوستوں کا پہچاننا محال ہو جاتا جیسا کہ خود قرآن کریم فرماتا ہے وَمِنْ اٰیٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ ۴ تحقیق آسمانوں اور زمین کی پیدایش اور تمہاری زبانوں اور رنگتوں کے اختلاف میں جاننے والوں کیواسطے نشانات ہیں۔ اسی قسم کے صدہا نشانات ہیں جو نظام عالم پر غور کرنے سے حاصل ہوتی ہیں جنسے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ کل عالم کا ایک خالق اور رب ضرور ہے چنانچہ ان تمام دلایل کیطرف قرآن مجید حسب تفصیل ذیل اشارات فرماتا ہے اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ۱۲ تحقیق زمین و آسمان کی پیدایش اور رات دن کے اختلافات میں اہل دانش کیواسطے نشانات ہیں جو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے یاد کرتے اور آسمانوں اور زمین کی مخلوقات میں غور و فکر کرتے ہیں اے رب ہمارے یہ تو نے باطل نہیں پیدا کیا۔ تو پاک ہے۔ بس ہمکو آگ کے عذاب سے بچا

سویم وہ دلایل جو گذشتہ اور موجودہ حالات انسانی پر نظر ڈالنے سے پیدا ہوتی ہیں

اول قوموں اور بادشاہتوں کا زیر و زبر ہونا تواریخ عالم پر نظر ڈالنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب کبھی کسی قوم نے علوم و فنون اور قواعد تہذیب و شایستگی میں ترقی کی تو وہ قوم بادشاہ بنا دی گئی۔ اور برعکس اسکے جب آرام طلبی عیاشی جہالت اور ظلم و فساد میں پڑ گئی تو رفتہ رفتہ غارت کر دی گئی۔ سلطنتیں زمانہ میں زیر و زبر ہوتی رہا۔ ایکوقت ہندوستان کا ستارہ عروج پر رہا۔ پھر یونان نے عروج پایا۔ پھر روما۔ پھر اسلام کی سلطنتیں ممالک ایشیا و افریقہ و یورپ میں قایم ہوگئیں اور اب یورپ کی سلطنتیں دنیا کی کل ممالک میں زور پر ہیں۔ الغرض جب کبھی کسی قوم کو غلبہ ہوا وہ ترقی علوم و فنون و قواعد تہذیب سے ہی ہوا اور جب زوال آیا تو ظلم اور فساد سے ہی آیا۔ جیسا کہ قرآن مجید فرماتا ہے

ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ (۱۸)

اور ہم نے تجھکو اپنے احکام کی شریعت پر قائم کر دیا پس اُسکی پیروی کر اور بےعلموں کی اُٹھی ہوئی خواہشوں کا پیرو نہ بن

یعنی اللہ کسی قوم کے حالات کو نہیں بدلتا جبتک کہ وہ اپنے نفسوں کے حالات کو نہ بدلیں۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ ظالم پیشہ لوگ کبھی سرسبز نہیں ہوتے اور اگر اُن کو کسی وقت دنیاوی عروج حاصل ہو بھی جائے تو جلد جاتا رہتا ہے۔ اور اُن کی نسلیں منقطع کر دی جاتی ہیں۔ کیا کبھی ایسے شخص کی ترقی بھی دیکھی گئی ہے جسنے اپنی عمر چوری راہزنی اور خونریزی میں گذاری ہو کیا ایسے شخص کے مکانات اور اولاد میں ترقی ہوتی ہے اسیکی طرف قرآن مجید اشارہ فرماتا ہے وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۱۲۸ یعنی آخری عزت اور فتح خداترسوں کو ہی نصیب ہوتی ہے پھر فرماتا ہے اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۳۱ بتحقیق خداترسوں کیواسطے کامیابی ہے۔

تیسری دلیل یہ ہے کہ خیرات کرنے والے لوگ دنیا میں بڑی رونق اور عزت پاتے ہیں اور برعکس اسکے سودخوار اور راشی اور ظالموں کے سلسلے قطع کر دیئے جاتے ہیں اگر خود غور کرو تو اس قسم کی مثالیں ہر ایک بستی اور ہر زمانہ میں بکثرت ملیں گی چنانچہ خود قرآن مجید فرماتا ہے يُرْبِي الصَّدَقٰتِ ۲۷۶ اللہ تعالیٰ صداقت کی ترقی کرتا اور سود کو مٹاتا ہے۔ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ۴۰ یعنے خود نظر کرو کہ ظالموں کا خاتمہ کیسا ہوتا ہے۔

چوتھی دلیل یہ ہے کہ جسقدر مفید خلایق کام ہیں وہ دنیا میں قایم رہتے ہیں اور جو مضر ہیں وہ پانی کے جھاگ کیطرح برباد کر دیئے جاتے ہیں مثلاً فارسی زبان میں ہزارہا کتابیں تصنیف ہوئیں مگر جو شہرت گلستان و بوستان کو حاصل ہے وہ کسی کو حاصل نہیں۔ ایساہی جسقدر کوئی زیادہ مفید کتاب ہے۔ اُسیقدر اُسکو قیام حاصل ہوتا ہے۔ قرآن مجید جو تمام آسمانی کتابوں میں اکمل اور افضل کتاب ہے اسکی برابر ابتدا سے آجتک کسی کتاب کی حفاظت اور شہرت نہیں ہوئی شروع نزول سے آجتک ہزارہا ہزار حافظ اور قاری چلے آتے ہیں جو ایکطرح سے اُسکے محافظ ہیں کسی غیر یا مخالف کو ایک ذرہ بھر آمیزش کا موقع آجتک نہیں ملا۔ اگرچہ تفاسیر میں ترجمت کچھ رطب و یابس بھر دیا گیا مگر خاص قرآن کا ایک ایک حرف اور ایک ایک نقطہ کامل طور پر اتبک محفوظ ہے اور ایساہی ابدالآباد تک محفوظ رہیگا چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے اَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ ۱۷ مگر جو چیز بنی نوع کیواسطے مفید ہوتی ہے وہی زمین میں قرار پذیر ہوتی ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۹ ہمنے ہی قرآن اُتارا اور ہم ہی اُسکے محافظ ہیں۔

چہارم وہ دلائل جو انبیائے علیہم السّلام اور اولیائے کرام کے حالات پر نظر ڈالنے

سے حاصل ہوتی ہیں

پہلی دلیل اُن کا معجزنما اخلاص ہے ابراہیم علیہم السّلام کہتے ہیں اے باپ میں تجھکو اور تیری قوم کو صاف بہکا ہوا دیکھتا ہوں قوم اسکو دھمکاتی ہے کہ ہم تجھکو پتھراؤ کریں گے یا جلا دینگے۔ مگر اُن کے الفاظ میں ایک ذرہ بھر بناوٹ ظاہر نہیں

إِنَّهُمْ لَن يُغْنُوا عَنكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۚ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ

وہ اللہ کے مقابلہ پر تمہارے کچھ بھی کام نہ آسکیں گے اور جو ظالم ہیں اُن میں سے بعض بعض کے رفیق ہوتے ہیں

ہوتی ہے مسیح علیہ السلام کی نسبت یہود نے مارنے کا ارادہ کرلیا اور بر سر بازار یہی تجاویز ہورہی ہیں۔ مگر آپ کی زبان پر وہی ہے جو دل میں ہے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے برخلاف سخت از سخت تجاویز ہورہی ہیں اُنکے ذلیل کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جاتا۔ یہانتک کہ قتل کرنیکے ارادہ پر مستعد ہوگئے ہیں۔ مگر ممکن نہیں کہ انکے اقوال میں ایک ذرہ بھر تبدیلی کرسکیں۔ ظالموں نے امام حسین علیہ السلام کو ہر طرف سے گھیر لیا ہے انکے فرزندان و برادران کو نظروں کے سامنے شہید کرچکے ہیں۔ ہر طرف سے تیروں اور نیزوں کی بوچھاڑ پڑ رہی ہے۔ تمام تن زخموں سے چھلنی کیطرح ہوگیا ہے۔ اور قریب ہے کہ تن مبارک زمین پر گر پڑے۔ اور گھوڑوں کے سموں سے روندا جائے۔ یہ سب کچھ آپ کیواسطے آسان ہے، مگر یزید پلید کے ہاتھ میں ہاتھ دینا ممکن نہیں ہے۔ تمام عزیزوں کا خاک و خون میں ملجانا ہر طرح سے ذلیل و خناگ ہونا۔ اور اپنے وجود کا قتلہ قتلہ ہوجانا شیر و شکر معلوم ہوتا ہے مگر اخلاص کو ہاتھ سے دینا اور زبان سے قلب کے خلاف اقرار کرنا ہرگز گوارا نہیں۔

سر داد و نداد دست در دست یزید والله دلیل لا الہ است حسین

انبیا علیہم السلام اور اولیاء کرام کے حالات میں اِس قسم کی مثالیں بیشمار دیکھنے میں آتی ہیں۔ کہ آرہ سے چیرنا۔ آگ میں جلنا۔ پتھروں سے مار کھانا۔ تلواروں سے کٹنا۔ ساحر اور مجنوں کہلانا اور ہر طرح کی ذلت اور مصیبت برداشت کرنا اُن کیواسطے ایک معمولی بات تھی۔ مگر جھوٹ بولنا یا ریا کرنا اور اخلاص کو چھوڑنا اُن کیواسطے ناممکن تھا مگر افسوس کہ فی زمانہ یہی ایک سنت انبیا متروک اور قطعاً متروک ہے ظاہری سنتوں پر بہت کچھ سنا جاتا ہے۔ مگر اخلاص کا تام و نشان باقی نہیں رہا جو تمام اعمال کی بنیاد اور روح ہے، اور جسکی تمثیلات سے تمام قرآن مجید اول سے آخر تک بھرا ہوا ہے

دوسری دلیل اُن کا معجزنما صبر و توکل ہے تمام قرآن مجید اول سے آخر تک اِس قسم کی مثالوں سے بھرا ہوا ہے، کہ انبیا علیہم السلام ہر قسم کی تکلیفیں اور مصیبتیں اللہ تعالیٰ کے راستہ میں کمال صبر و شکر کے ساتھ برداشت کرتے رہے۔ کسی نقصان اور ذلت کو الٰہی احکام پر مقدم نہیں کیا اپنی طرف سے تبلیغ احکام میں جان توڑ کر کوشش کرتے رہے ظاہری ناکامیوں اور ناکامیونکو کچھ حقیقت نہیں سمجھا اپنے رب کی رضا میں راضی اور اُسکے وعدوں پر متوکل رہے ماں باپ عزیز و اقارب اور مال و دولت وغیرہ کا اظہار حق کے وقت کچھ خیال نہیں کیا۔

تیسری دلیل اُن کی معجزنما خیرخواہی خلائق ہے۔ جو لوگ اُن کو سنگسار کرتے گالیاں نکالتے ہر طرح سے ذلیل و بدنام کرتے اُنہیں کی اصلاح کے ساعی رہتے تھے کسی قسم کے اجر کی امید خلقت سے نہ رکھتے تھے بلکہ اجر کے بجائے اُن سے طرح طرح کی تکلیفیں اُٹھاتے پھر بھی اُنکی دینی اور دنیاوی حالت درست کرنیکی تدبیروں میں سرگرم رہتے تھے۔ قرآن مجید میں اِس قسم کی صدہائے تمثیلات ہیں۔

چوتھی دلیل وہ دانشمندانہ جان بازی اور جان نثاری ہے جو انبیا علیہم السلام نے اظہار حق اور اصلاح خلائق کے کاموں میں ظاہر کرتے رہے کسی بدبختی اور بدرسمی میں کبھی ساتھ نہیں دیا۔

منزل ۶

وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹﴾ هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۲۰﴾

اور اللہ متقیوں کا رفیق ہے یہ لوگوں کے واسطے عقل و دانش کی باتیں اور یقین کرنے والی قوم کے واسطے موجب ہدایت و رحمت ہے

ہاں نیک رسوم اور عمدہ اخلاق کے پھیلانے میں سب سے آگے قدم رکھتے ہیں۔ کسی قسم کی طمع قرابتیوں اور دوستوں کا نقصان اور تکالیف کا خوف ان کے نیک ارادوں میں ردوبدل نہیں پیدا کرسکتا تھا بلکہ خالصاً للّٰہ ہر قسم کی مصیبت اور نقصان کو عمداً اوٹھانیکے لئے آمادہ رہتے تھے۔

پانچویں دلیل اُن کی تعلیم حقہ ہے۔ زمانہ میں کیسی ہی بت پرستی اور جہالت و ظلمت چھائی ہوئی ہو لوگوں کے عقاید اعمال اور رسومات کیسے ہی خراب ہوں مگر اُن کی تعلیم ہمیشہ پاک صاف رہی ہے تمام عالم میں شرک کفر اور ظلم کا سخت اندھیرا ہو رہا ہے لوگوں کی عقلیں بیہودہ تعلیمات اور تعصبات کی وجہ سے خراب ہوگئی ہیں۔ مگر اُنکی آنکھوں اور عقلوں میں نقص نہیں ظاہر ہو سکتا۔ ہر قسم کا تعصب اور ہر قسم کی جہالت اُن سے دور ہے نہ بد صحبت اور نہ بد رسومات کسی قسم کا بد اثر پہنچا سکتے ہیں نہ ظالموں اور بدکاروں کی بہکاوٹ کوئی اثر کرتی ہے۔ اُن کا دل روشن اُنکے عقاید صحیح اُنکے اعمال نیک اور اُن کی تعلیم حق ہے۔

چھٹی دلیل وہ دائمی عزت اور غلبہ ہے جو انبیا علیہم السلام کو سخت مخالفتوں اور ذلتوں کے بعد حاصل ہوتا ہے جسکی نسبت قرآن مجید فرماتا ہے کَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ اللہ نے لکھدیا ہے کہ ضرور میں اور میرے رسول ہی غالب رہا کرینگے۔ فرعون اور اسکا لشکر غارت ہوا۔ اور آجتک ذلت کے ساتھ اُن کا ذکر کیا جاتا ہے۔ مگر موسیٰ علیہ السلام آخرکار فتحیاب ہوئے۔ اور یہودی ہمیشہ ذلت پر ذلت اور تباہی پر تباہی دیکھتے جاتے ہیں۔ لیکن حضرت مسیح علیہ السلام کی عزت روز بروز دنیا میں زیادہ ہے۔ اور اُنکے تابعین کی تمام عالم پر سلطنتیں قایم ہوتی جاتی ہیں۔ حضرت خاتم المرسلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آخرکار تمام مخالفین پر غالب آئے یہانتک کہ آپ کی حیات میں آپکے مخالفین عرب میں سے کوئی بھی زندہ نہیں بچا تھا اور تمام کا خاتمہ سخت ذلت اور رسوائی کے ساتھ ہوچکا تہا۔ اور روز بروز آپکا ہی دین تمام دنیا میں پھیلتا جارہا ہے اور قریب ہے کہ تمام عالم سیطرف جھک پڑے۔ افواج یزید نے چاہا کہ امام حسین علیہ السلام کا کوئی نمود دنیا میں نہ رہے اور اپنی طرف سے الحاد اور کفر کے جوش میں خاتمہ ہی کرچکے تھے۔ مگر دنیا میں اسوقت اولاد حسین اُس کثرت سے موجود ہے کہ شاید کوئی شہر ان سے خالی نہ ہوگا۔ اور ہر کا حسن و حسین پر بڑی کثرت سے نام رکھے جاتے ہیں۔ لیکن یزید کی نسل یا نام کا شخص کہیں دیکھنے یا سننے میں نہیں آتا۔ وہی یزید جو اپنے آپ کو خلیفہ وقت اور امیر المومنین قرار دیتا تھا۔ اور حسین علیہ السلام جیسے امام کو باغی گردانکر قابل سرزنش قرار دیتا تھا۔ اُس کا نام نفرت اور حقارت کے ساتھ لیا جاتا ہے۔ لیکن حسین کی دنیا میں وہ عزت باقی ہے جسکی مثالیں بہت کم ہیں۔

پنجم وہ دلایل جو جہد فی سبیل اللّٰہ سے پیدا ہوتے ہیں۔

یہ وہ دلایل ہیں جو سالک کے ایمان کو کامل یقین تک پہنچا دیتے ہیں۔ چہار اقسام کے دلائل محض ظن غالب پیدا کرسکتے ہیں

أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ نَجْعَلَهُمْ كَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

کیا جو لوگ برائی کماتے ہیں ہم اُن کو اُن کے برابر کر دیں گے جو ایمان لائے اور عمل اچھے کرتے رہے

لیکن یقین اسوقت تک حاصل نہیں ہوتا۔ جبتک کہ انسان الٰہی رضا کے راستہ میں خود محنت نہ اُٹھاوے خودغرضی اور نفسانیت کو قطعاً چھوڑ کر اور ہر قسم کے شرک اور ظلم سے پاک وصاف ہو کر اللہ کریم کیطرف کلیتاً جھکنا اور اپنے مال و جان کو اُسکی راہ میں فدا کرنا۔ اور اُسکے حکموں کی پوری پوری طاعت کرنا حصول یقین کیلئے ضروری ہیں جب انسان طالب حق ہو کر کچھ محنت اُٹھانی شروع کرتا۔ اور اپنے معبود کا سچا پرستار رہتا ہے تب اللہ کریم کیطرف سے خاص خاص انعامات نازل ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ جو اُسکے ایمان کو خالص اور اُسکے یقین کو کامل کر دیتے ہیں یہ انعامات مختلف حالتوں کے مطابق مختلف ہوتے ہیں۔

ابتدائی حالت میں جبکہ رسمی طور کا ایمان ہوتا ہے۔ یعنے جیسا کہ آباؤ اجداد کو دیکھا ویسا ہی ہمارا بھی ایمان ہو گیا اور جسطرح سے اُنکو عبادت کرتے دیکھا ویسے ہی ہم بھی کرنے لگے۔ لیکن ایمان اور اعمال سے جو حاصل ہوتا ہے اسپر کچھ خیال نہیں کیا اور نہ اُسکی کچھ طلب پیدا ہوئی۔ بلکہ غافلوں اور سادہ لوحوں کیطرح اپنی زندگی بسر کرتے رہے مگر وقت تک تو مخض اسقدر معلوم ہوتا ہے کہ جب کبھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کسی قدر توجہ اور خلوص کے ساتھ کیا جاوے تو معاً ایک اطمینان اور سرور حاصل ہوتا ہے جیسا کہ قرآن مجید فرماتا ہے أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ خبردار ہو کہ اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ لفظ خبردار سے صاف ظاہر ہے کہ اس آیت کے مخاطب غافل اور سادہ لوح اشخاص ہیں جو اس اطمینان قلبی سے بیخبر ہیں۔ پھر ایک اور آیت میں اسطرح پر ارشاد فرماتا ہے هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا اللہ وہ ہے جو ایمان والوں کے دلمیں سکینت نازل کرتا ہے تاکہ ایمان پر ایمان زیادہ ہو الخ۔ اس آیت شریفہ سے صاف ظاہر ہے کہ ابتدائی ایمان جو ناقص ہے اُسکی ترقی اسطرح ہوتی ہے کہ اللہ کریم دلوں پر ایک اطمینان نازل فرماتا ہے جو پہلے ایمان کو زیادہ کر دیتا ہے۔ الغرض وہ سرور جو ابتدائی ایمان میں خیرات صدقات اور عبادات کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ ایک دلیل ہے اُس ذات پر جو ہمارے تمام عملوں کو دیکھتا اور ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔ اس سرور کا ہمیشہ طالب رہنا چاہیے کیونکہ روحانی ترقیات اور ایمانی عروج کا یہی پہلا زینہ ہے۔

دوسرا درجہ ایمانی ترقیات کا یہ ہے۔ کہ انسان جن باتوں کو محض ایمانی یا اعتقادی طور پر مانتا تھا اب اُن کی اصل حقیقت کو خود دیکھنے اور محسوس کرنے لگ جاتا ہے۔ مثلاً پہلے ایمان تھا کہ اللہ تعالیٰ مومنین اور محسنین کا ساتھی اور والی ہے۔ مومنوں کو اُسی پر توکل رکھنا چاہیے وہ خداوند قریب ہے۔ اور پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہے مصیبت کے وقت میں اپنے مخلص بندہ کی امداد اور دلداری کرتا ہے۔ اور اُسکے برابر کوئی رفیق نہیں۔ اور اُسکے برابر کوئی مولا نہیں نیکی سے وہ خوش ہوتا اور بدی سے ناراض ہوتا ہے جسقدر انسان نیکی اور احسان کا راستہ اختیار کرے اُسیقدر جناب باری سے وابستہ ہوتا جاتا ہے ان تمام مسائل پر جو ایمان تھا اب واقعی علم اور یقین کی صورت میں بدلتا جاتا ہے کیونکہ ان تمام مسائل کو تجربتاً اپنی زندگی میں دیکھ لیتا ہے جیسا کہ قرآن مجید فرماتا ہے اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا

الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْیَاهُمْ وَ مَمَاتُهُمْ سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ

اُن کا جینا اور مرنا برابر ہے۔ بُرا ہے جو فیصلہ وہ کرتے ہیں اور اللہ نے آسمانوں

یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ اللہ مومنوں کا دوست ہے، اُن کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لے آتا ہے الخ جب تک الٰہی معیت ہدایت نایت اور رحمت کے آثار وں کا خاص اپنے نفس پر تجربہ اور مشاہدہ نہ ہو جائے اُس وقت تک ایمان ناقص اور موجب خطرات رہتا ہے۔ ایسے لوگ خواہ کیسے ہی عالم و فاضل یا جاہل مطلق ہوں بڑی بڑی غلطیوں میں پڑ جاتے ہیں۔ انبیا علیہم السلام اور اولیائے کرام کی تکذیب اور مخالفت ایسے ہی لوگوں کے ہاتھوں سے ہوتی ہے ایسے ہی علمائے یہود تھے جو مسیح علیہ السلام کی تکفیر اور تخریب پر آمادہ ہوئے ایسے ہی لوگ تھے جو حسین علیہ السلام اور کل بنی فاطمہ کی خونریزی اور تذلیل پر تلے رہے جب تک انسان اپنے رب سے خاص عنایات اور ہدایات کا طالب نہ بنے۔ بلکہ اپنے علم اور عقل کو کافی رہنما سمجھے۔ اور اپنی طاقتوں اور اسباب پر غنی بنا رہے وہ جاہل اور متکبر ہے۔ اُسنے اپنے رب کو غفور رحیم و کریم اور ذو الفضل العظیم نہیں سمجھا۔ تبھی تو وہ دور ہے۔ اور عبادت کرتا اور غفلت ولاپرواہی میں اپنی عمر عزیز کو برباد کرتا ہے نہ کبھی خاص انعامات الٰہی کی امید رکھتا ہے اور نہ کبھی سچی طلب کیساتھ اُن کی خواہش کرتا ہے اُس کی زبان سے اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ بار بار نمازوں میں کہنا محض رسمی طور پر ہے۔ نہ تو اُسکے مقام اُسکے اعمال میں اور نہ انعامات الٰہی کی اُسکے اندر خواہش ہے قرآن مجید فرماتا ہے وَ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖۤ اِذْ قَالُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَیْءٍ ۝ انہوں نے اللہ کو نہ سمجھا جیسا کہ سمجھنا چاہیے تھا۔ جبکہ اُن کا یہ قول رہا کہ اللہ نے انسان پر کچھ نہیں اوتارا۔

تیسرا درجہ وہ ہے جبکہ بندہ اللہ کیواسطے ہو جاتا ہے اور اللہ کریم اُس کا رفیق اور ہادی اور محافظ اور ناصر بن جاتا ہے

یہ وہ مقام ہے جس میں کہ بندہ پر تائیدات غیبی رویائے صادقہ۔ مکاشفات الہامات اور تفہیم ربانی کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ جن انعامات الٰہی کو پہلے قصہ کہانیوں کے رنگ میں سُنتا تھا۔ یا کبھی کبھی اپنی زندگی میں محسوس کرتا تھا اب وہ انعامات لگاتار بارش کیطرح برستے رہتے ہیں۔ اِن انعامات کے ذکر اور تمثیلات سے قرآن مجید بھرا ہوا ہے ذیل میں نمونہ کیطور پر محض چند آیات درج کیجاتی ہیں اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ۝ اللہ متقیوں کیساتھ ہے اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ۝ اللہ متقیوں کو دوست رکھتا ہے وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَ یُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ۝ اللہ سے ڈرتے رہو اور اللہ تمہارا معلم بن جاویگا اِنَّ اللّٰهَ یُدٰفِعُ عَنِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۝ اللہ تعالیٰ مومنین سے بلاؤں کو دور کرتا ہے۔ وَ لَیَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗ ۝ اللہ تعالیٰ ضرور اُس کی مدد کرتا ہے جو اللہ کی خدمت کرتا ہے وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّ یَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ۝ جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اُس کیواسطے خلاصی کا رستہ بنا دیتا ہے

والارض بالحق ولتجزی کل نفس بما کسبت وهم لا یظلمون ﴿۲۲﴾ افرءیت

اور زمین کو حق حق پیدا کیا ہے اور اسواسطے کہ ہر ایک نفس کو اُس کے عملوں کا پورا پورا بدلہ دیا جائے اور انپر ظلم نہ کیا جائیگا۔

من اتخذ الٰهه هوىٰه واضله الله علیٰ علم وختم علیٰ سمعه وقلبه وجعل

کیا تونے اُس کو دیکھا جس نے اپنی گڑی ہوئی خواہشوں کو اپنا خدا بنالیا اور اللہ نے اُس کو باوجود علم کے گمراہ کردیا اور اُس کے کان اور دلپر مہر

علیٰ بصره غشٰوة فمن یهدیه من بعد الله افلا تذکرون ﴿۲۳﴾ وقالوا ما هی

کردی اور اُسکی آنکھ پر پردہ ڈالدیا بس کون اللہ کے بعد اُسکی ہدایت کرسکتا ہے کیا پس تم نصیحت نہیں پکڑتے ہو اور اُنھوں نے کہا

الا حیاتنا الدنیا نموت ونحیا وما یهلکنا الا الدهر وما لهم بذٰلك من علم

کہ یہ تو بس ہماری دنیاوی زندگی ہے ہم مرتے اور جیتے ہیں اور ہم کو بس زمانہ ہی ہلاک کرتا ہے اور اُن کو اُسکا کچھ علم نہیں

ان هم الا یظنون ﴿۲۴﴾ واذا تتلیٰ علیهم اٰیٰتنا بینٰت ما کان حجتهم الا ان

وہ تو بس اٹکلیں کرتے ہیں اور جب اُنپر ہماری صاف صاف آیتیں پڑھی جاتیں ہیں تو وہ یہی حجت پیش کرتے ہیں کہ

قالوا ائتوا باٰبائنا ان کنتم صٰدقین ﴿۲۵﴾ قل الله یحییکم ثم یمیتکم ثم یجمعکم

ہمارے باپ دادوں کو لاؤ اگر تم سچے ہو تو بتلادے کہ اللہ ہی تم کو جلاتا ہے پھر مارتا ہے پھر تم کو

الیٰ یوم القیٰمة لا ریب فیه ولٰکن اکثر الناس لا یعلمون ﴿۲۶﴾ ولله ملك السمٰوٰت

منزل ۶

قیامت کے دن جمع کرے گا جس میں کوئی شبہ نہیں مگر اکثر لوگ نہیں جانتے اور آسمانوں

والارض ویوم تقوم الساعة یومئذ یخسر المبطلون ﴿۲۷﴾ وتریٰ کل امة

اور زمین کا ملک اللہ کے واسطے ہے اور جس روز قیامت قائم ہوگی اُس روز باطل پر والے لوگ نقصان اٹھائینگے اور تو ہر ایک

جاثیة کل امة تدعیٰ الیٰ کتٰبها الیوم تجزون ما کنتم تعملون ﴿۲۸﴾ هٰذا

اُمت کو گھٹنوں پر گرے ہوئے دیکھیگا - ہر ایک اُمت اپنی کتاب کی طرف بلائی جائیگی - آج کے دن تم کو وہی جزا دیجائیگی جو تمہارے عمل

کتٰبنا ینطق علیکم بالحق انا کنا نستنسخ ما کنتم تعملون ﴿۲۹﴾ فاما الذین

ہیں - یہ ہماری کتاب ہے جو تم کو حق حق بتلاتی ہے جو کچھ تم کرتے ہو ہم اوس کو لکھ لیتے ہیں پس جو ایمان لائے

اٰمنوا وعملوا الصٰلحٰت فیدخلهم ربهم فی رحمته ذٰلك هو الفوز المبین ﴿۳۰﴾

اور اچھے عمل کرتے رہے اُن کو اُن کا رب اپنی رحمت میں داخل کرے گا یہ وہی کھلی کامیابی ہے

اور ایسی جگہہ سے رزق پہونچاتا ہے جسکا وہ گمان نہیں کرسکتا۔ الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون ۝

الذین اٰمنوا وکانوا یتقون ۝ لهم البشریٰ فی الحیٰوة الدنیا وفی الاٰخرة ۝ خبردار تحقیق اللہ کے وہ دوست ہیں

جن کو کوئی خوف نہیں ہوتا نہ وہ غمگین ہوتے ہیں۔ جو مومن اور متقی ہوتے ہیں اُن کیواسطے اِس دنیا میں اور آخرت

میں بشارتیں ہیں۔ اجیب دعوة الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی لعلهم یرشدون ۝ میں

پکارنیوالے کی پکار کو سنتا ہوں جب وہ مجھکو پکارتا ہے پس چاہیے کہ مجھسے دعاؤں کی قبولیت چاہا کریں۔

وَاَمَّا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اَفَلَمْ تَکُنْ اٰیٰتِیْ تُتْلٰی عَلَیْکُمْ فَاسْتَکْبَرْتُمْ وَکُنْتُمْ قَوْمًا

اور جن لوگوں نے کفر کیا (اُن سے پوچھیگا) کیا پر میری آیتیں نہ پڑھی جاتی تھیں پر تم نے تکبر کیا اور تم سرکش اور بدکار

مُّجْرِمِیْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِذَا قِیْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَیْبَ فِیْهَا قُلْتُمْ مَّا

بنے رہے اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کوئی شک نہیں تھے تم ہی کہا کہ ہم

نَدْرِیْ مَا السَّاعَةُ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَیْقِنِیْنَ ﴿۳۲﴾ وَبَدَا لَهُمْ

نہیں جانتے قیامت کیا ہے جیسے اور ظن ہوتے ہیں ہم اس کا بھی ایک ظن کرتے ہیں مگر ہم کو یقین نہیں آتا اور اُن کے عملوں

سَیِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا کَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَقِیْلَ الْیَوْمَ

کی برائی اُن پر ظاہر ہوئی اور جو مخول وہ کرتے تھے وہ اُنہیں پر آ الٹ پڑا اور اُن سے کہا گیا آج

نَنْسٰکُمْ کَمَا نَسِیْتُمْ لِقَآءَ یَوْمِکُمْ هٰذَا وَمَاْوٰکُمُ النَّارُ وَمَا لَکُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ﴿۳۴﴾

اس نے تم کو بہلا دیا جیسا کہ تم نے اس آج کے دن کی ملاقات کو بہلا دیا تھا اور تمہارا ٹھکانا آگ ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں

ذٰلِکُمْ بِاَنَّکُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰیٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْکُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا فَالْیَوْمَ لَا

یہ اس واسطے کہ تم نے اللہ کی آیتوں کو ہنسی ٹھٹھا بنا لیا اور تم کو دنیا کی زندگی نے دہوکے میں ڈالا پس آج وہ یہاں سے

یُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ یُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ

نکالے نہ جائیں گے اور نہ اُن کو معافی دیجائے گی پس تمام حمد اللہ کے واسطے ہے جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے

رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۳۶﴾ وَلَهُ الْکِبْرِیَآءُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ﴿۳۷﴾

اور آسمانوں اور زمین میں اُسی کی بڑائی ہے اور وہ زبردست حکمت والا ہے

اور مجھ پر ایمان رکھیں تاکہ اُن کو رشد حاصل ہو۔

پس وہ دلایل جو ذات باری تعالیٰ کی نسبت انسان کو جہد نفس کے بعد حاصل ہوتی اور اُس کے ظنیات کو کامل یقین کے درجہ پر پہنچا دیتی ہیں۔ حسب ذیل ہیں۔

اوّل اللہ تعالیٰ کا ساتھ ہو جانا۔

دوم اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل ہو کر عرفان ذوق وشوق اور تقوی میں ترقیات بیغایات حاصل ہونا۔

سوم بلایات غیبی نور عرفان اور رشد کا حاصل ہونا۔

چہارم اللہ تعالیٰ کا ہادی اور والی اور محافظ ہو جانا۔

پنجم غیب سے مدد پہنچنا۔

ششم رویائے صادقہ مکاشفات اور الہامات کی صورت میں تنزل ملائکہ ہونا۔

ہفتم۔ دعاؤں کا قبول ہونا۔ اور پیش از وقت اُن کی قبولیت کی خبریں ملنا۔

ہشتم ہر قسم کے خوف اور حزن سے نجات کلی حاصل ہو کر بہشتی لذات کا اسی دنیا میں احساس شروع ہو جاتا۔

سلہ اللہ تعالیٰ کے بہلا دینے سے مراد ہے چھوڑ دینا ان کی طرف نظر توجہ نہ کرنا کیونکہ واقعی نسیان تو جناب باری میں ممکن ہی نہیں

سُورَةُ الْأَحْقَافِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ خَمْسٌ وَثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

(شروع اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے)

حٰمٓ ۝۱ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝۲ مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ

حٰم — یہ کتاب اللہ کیطرف سے ہے جو زبردست حکمت والا ہے — ہم نے آسمانوں

وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا

اور زمین کو اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے اُس کو حق اور حکمت کے ساتھ اور ایک وقت مقرر تک کیلئے پیدا کیا ہے — اور جو کافر ہیں وہ اُس

مُعْرِضُوْنَ ۝۳ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا

منہ پھیرنے والے ہیں جس سے وہ ڈرائے گئے ہیں۔ تو اُن سے پوچھ کہ مجھے بتلاؤ تو جس کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو اُنہوں نے زمین کی کونسی چیز پیدا کی

مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۭ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ

کیا آسمانوں میں اُن کا حصہ ہے — اِس سے پہلے کی کوئی کتاب یا علمی روایت سے پیش کرو

مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۴ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

اگر تم سچے ہو — اور اُس سے زیادہ بیراہ کون ہے جو اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کو پکارتا ہے

مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَاۗىِٕهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝۵ وَاِذَا حُشِرَ

جو قیامت تک بھی اُس کو جواب نہیں دیسکتی — اور وہ اُن کی دعا سے بیخبر ہیں — اور جب لوگ اُٹھائے

النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَاۗءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝۶ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا

جائیں گے تو وہ اُن کے دشمن ہوں اور اُن کی عبادت سے انکاری ہو جائیں گے — اور جب اُن پر ہماری صاف آیتیں پڑھی جاتی

بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاۗءَهُمْ ۙ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۷ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ

ہیں تو جو حق سے جب اُن کے پاس آیا انکار کرنے والے ہیں بولے یہ تو صریح جادو ہے — کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ اُس کو

قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَـيْـــًٔا ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ۭ

خود گھڑ لیا ہے تو کہدے اگر میں نے اس کو گھڑ لیا ہے تو تم اللہ کے مقابلہ پر میرے کچھ کام نہیں آسکتے وہ خوب جانتا ہے جیسی جیسی باتوں میں تم

كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۭ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝۸ قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ

لگے رہتے ہو گواہی کیواسطے میرے اور تمہارے درمیان وہی کافی ہے۔ اور وہ بخشنے والا رحم والا ہے۔ تو کہدے کہ میں رسولوں میں سے کوئی نئی قسم کا

الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ ۭ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا

رسول نہیں ہوں اور میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا ہوگا اور تمہارے ساتھ کیا میں تو بس اُسی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کیگئی ہے اور میں صرف

یہی تعلقات ربانی ہیں۔ جو انسان کے ایمان کو کامل یقین تک پہنچا دیتے ہیں جو شخص اِن تعلقات کی آرزو نہیں رکھتا وہ سخت نادان ہے کیا اُسکو الٰہی رحمت و مغفرت پر کچھ ایمان نہیں کیا وہ الٰہی انعامات محدود و مسدود سمجھتا ہے۔ افسوس ایسے ناقص اور فاسد ایمان پر وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّاۗلُّوْنَ اپنے رب کی رحمت سے کون نا امید

نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٩﴾ قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِن كَانَ مِنْ عِندِ ٱللَّهِ وَكَفَرْتُم بِهِۦ وَشَهِدَ شَاهِدٌ

صاف صاف طور پر ایک ڈرانیوالا ہوں ۔ تو کہہ بتلاؤ تو سہی اگر اللہ کے پاس سے ہی ہوا اور تم کفر کرتے رہے ۔ (پھر کیا انجام ہوگا) اور بنی اسرائیل میں

مِّنۢ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ عَلَىٰ مِثْلِهِۦ فَـَٔامَنَ وَٱسْتَكْبَرْتُمْ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ

سے ایک گواہ نے اسکے مثل کی گواہی دی لے پس وہ ایمان لایا اور تم تکبر کرتے رہے ۔ تحقیق اللہ ظالم لوگوں کی ہدایت

ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿١٠﴾ وَقَالَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ لِلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُونَآ إِلَيْهِ

نہیں کرتا ۔ اور کافروں نے مومنوں سے کہا اگر کوئی نیک بات ہوتی تو ہم سے پہلے یہ لوگ اسکی طرف نہ جاتے اور جب ان کو

وَإِذْ لَمْ يَهْتَدُوا۟ بِهِۦ فَسَيَقُولُونَ هَٰذَآ إِفْكٌ قَدِيمٌ ﴿١١﴾ وَمِن قَبْلِهِۦ كِتَٰبُ مُوسَىٰٓ

ہدایت نصیب نہ ہوئی تو کہنے لگے یہ تو پرانی ساونی بات ہے ۔ اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب

إِمَامًا وَرَحْمَةً ۚ وَهَٰذَا كِتَٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنذِرَ ٱلَّذِينَ ظَلَمُوا۟ وَ

جو نمونہ اور رحمت ہے اور یہ کتاب تصدیق کرنے والی عربی زبان میں ہے تاکہ ظالموں کو ڈرایا جائے اور نیکوں

بُشْرَىٰ لِلْمُحْسِنِينَ ﴿١٢﴾ إِنَّ ٱلَّذِينَ قَالُوا۟ رَبُّنَا ٱللَّهُ ثُمَّ ٱسْتَقَٰمُوا۟ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

کو بشارت ہو ۔ جن لوگوں نے یہ کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اسپر قائم ہوگئے ان پر کوئی خوف نہیں

وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿١٣﴾ أُو۟لَٰٓئِكَ أَصْحَٰبُ ٱلْجَنَّةِ خَٰلِدِينَ فِيهَا جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿١٤﴾

اور نہ وہ غمناک ہوتے ہیں ۔ یہ لوگ صاحب بہشت ہیں ہمیشہ اس میں رہنے والے ۔ یہ انکے عملوں کی جزا ہے ۔

وَوَصَّيْنَا ٱلْإِنسَٰنَ بِوَٰلِدَيْهِ إِحْسَٰنًا ۖ حَمَلَتْهُ أُمُّهُۥ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَحَمْلُهُۥ

اور ہم نے انسان کو اسکے والدین کے ساتھ احسان کرنے کی نصیحت کی اسکی ماں اسکو مصیبت سے اٹھاتی اور مصیبت سے جنتی ہے اور

وَفِصَٰلُهُۥ ثَلَٰثُونَ شَهْرًا ۚ حَتَّىٰٓ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُۥ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ

اسکا اٹھانا اور اس کا جدا کرنا ۳۰ تیس مہینہ کا زمانہ ہے یہاں تک کہ جب وہ اپنی جوانی کو پہنچا اور چالیس سال کا ہوا تو دعا کرتا ہے اے میرے رب

أَوْزِعْنِىٓ أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ ٱلَّتِىٓ أَنْعَمْتَ عَلَىَّ وَعَلَىٰ وَٰلِدَىَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَٰلِحًا

تو مجھے توفیق دے کہ میں تیری نعمت کا شکر کروں جو تونے مجھپر اور میرے ماں باپ پر کی ہیں اور عمل اچھے کروں

تَرْضَىٰهُ وَأَصْلِحْ لِى فِى ذُرِّيَّتِىٓ ۖ إِنِّى تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّى مِنَ ٱلْمُسْلِمِينَ ﴿١٥﴾ أُو۟لَٰٓئِكَ

جن سے تو خوش ہوجائے اور میری اولاد کو نیک بنا میں تیری طرف جھک گیا ہوں اور میں فرمانبردار ہوں ۔ ایسے ہی

ٱلَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا۟ وَنَتَجَاوَزُ عَن سَيِّـَٔاتِهِمْ فِىٓ أَصْحَٰبِ ٱلْجَنَّةِ ۖ

لوگوں سے ہم ان کے اچھے عمل قبول کرتے اور ان کی برائیوں سے درگذر کرتے ہیں وہ اصحاب جنت میں ہیں

وَعْدَ ٱلصِّدْقِ ٱلَّذِى كَانُوا۟ يُوعَدُونَ ﴿١٦﴾ وَٱلَّذِى قَالَ لِوَٰلِدَيْهِ أُفٍّ لَّكُمَآ

یہ سچا وعدہ ہے جس کا ان کو وعدہ دیا گیا ہے ۔ اور جس نے اپنے والدین کو کہا کہ تم پر اف ہے کیا تم مجھکو

ہو تمہیں منکر ہوئیں جو بیہراہ ہیں وَمَا قَدَرُوا ٱللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِۦٓ إِذْ قَالُوا۟ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ عَلَىٰ بَشَرٍ مِّن شَىْءٍ [انعام ۹۱] انہوں نے اللہ

لہ آنحضرت صلعم تمہیں مبہم میں اور تین امور میں مماثلت ہے اس کی تفصیل توریت کی کتاب استثنا ۱۸ میں ہے جسکا ذکر مفصل ۱۵ مزمل کی تفسیر میں ہے یہی اس مقام پر دیکھو ۱۲

سہ ممالک مشرقی میں عموماً ایسا ہی رواج ہے کہ بچہ کو دو دو برس تک دودھ پلایا جاتا ہے ۔ بچہ کی مدت حمل اور مدت رضاعت ملکر تیس مہینے کے قریب ہو جاتے ہیں جہاں ماں بچہ کو دودھ پلانے کی اجرت دینی پڑے تو اس کی پوری مدت قرآن مجید نے دو سال بیان فرمائی ہے ۱۲

أَتَعِدَانِنِي أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُونُ مِن قَبْلِي وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ اللَّهَ وَيْلَكَ

ڈراتے ہو کہ میں قبر سے نکالا جاؤنگا اور مجھسے پہلے بہت اُمتیں گذر چکی اور وہ دونوں اللہ فریاد کرتے ہوں کہ تیری

آمِنْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَيَقُولُ مَا هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٧﴾ أُولَٰئِكَ

مٹی پلید ایمان لے آ۔ اللہ کا وعدہ سچا ہے پس وہ جواب دیتا ہے کہ یہ تو بس پہلوں کے قصے ہیں ان لوگوں پر

الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ

حجت قطع اور فرد جرم قائم ہو گئی اُن اُمتوں کے ساتھ ہی ہیں جو اُن سے پہلے جنوں یا انسانوں میں سے ہو گذریں کہ وہ برباد ہوئے

إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ﴿١٨﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِّمَّا عَمِلُوا وَلِيُوَفِّيَهُمْ أَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا

والے ہیں اور سب کے واسطے انکے عملوں کے مطابق درجے ہیں اور اُن کو اُن کے عملوں کا اجر پورا پورا دیا جائیگا

يُظْلَمُونَ ﴿١٩﴾ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي

اور اُن پر ظلم نہوگا اور ایک دن منکر ان آگ پر پیش کیے جائینگے (اور کہا جائیگا) تم اپنی پاک چیزیں اپنی دنیا وی زندگی

حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُم بِهَا فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنتُمْ

میں برباد کر چکے اور اُن سے حظ اُٹھاتے رہے آج تم کو رسوائی کا عذاب دیا جائیگا بسبب اس کے کہ تم زمین میں

تَسْتَكْبِرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنتُمْ تَفْسُقُونَ ﴿٢٠﴾ وَاذْكُرْ أَخَا عَادٍ

ناحق تکبر اور بدعہدی کرتے رہے اور عاد کے بھائی کا ذکر جب

إِذْ أَنذَرَ قَوْمَهُ بِالْأَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ أَلَّا

اس نے احقاف میں اپنی قوم کو ڈرایا[1] اور اسکے آگے اور پیچھے بہی ڈرانے والے گذر چکے ہیں کہ اللہ کے سوا اور کسی کی

تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿٢١﴾ قَالُوا أَجِئْتَنَا

عبادت نہ کرو میں تمپر بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں وہ بولے کیا تو اسواسطے

لِتَأْفِكَنَا عَنْ آلِهَتِنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٢٢﴾ قَالَ إِنَّمَا الْعِلْمُ

آیا ہے کہ ہم کو ہمارے معبودوں سے بہکاوے پس لے آ جس سے تو مجھکو ڈراتا ہے اگر تو سچا ہے وہ بولا کہ علم تو

عِندَ اللَّهِ وَأُبَلِّغُكُم مَّا أُرْسِلْتُ بِهِ وَلَٰكِنِّي أَرَاكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ ﴿٢٣﴾ فَلَمَّا رَأَوْهُ

اللہ کے پاس ہے اور میں تو وہی پہنچاتا ہوں جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا ہے۔ مگر میں تمہیں جاہل قوم دیکھتا ہوں۔ پس جب

کی قدر نہ کی جیسے کہ قدر کرنی چاہیے تھی۔ جب اُن سے یہ قول رہے کہ اللہ نے انسان پر کچھ نازل نہیں کیا۔

[1] احقاف ملک یمن میں ایک وادی ہے جہاں قوم عاد رہا کرتی تھی یہ حقف کی جمع ہے جسکے معنی ہیں ریت کا ٹیلہ۔ قوم قوم عاد پر اُن کی غفلت بیدینی اور بدکاری کی وجہ سے قحط پڑا مگر جب اس قحط سے متنبہ نہوئے تو اللہ تعالیٰ کا پورا غضب بھڑکا ایک سیاہ آندھی آسمان پر نمودار ہوئی جسکو وہ قحط کی ماری ہوئی قوم دیکھکر خوش ہوئی اور یہ سمجھی کہ یہ کالی گھٹا ہے جو ضرور برسیگی پس وہ آندھی اس شدت سے چلی کہ درختوں کو زمین سے اُکھاڑ کر لیگئی بہت سے مکانات گر پڑے

عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ۭ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ

اُنہوں نے اُسے دیکھا کہ وہ بادل کی طرح اُن کے میدانوں کی طرف چلا آرہا ہے بولے کہ یہ تو برسنے والا بادل ہے۔ بلکہ وہ تو

بِهٖ ۭ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۴﴾ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۢ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰٓى اِلَّآ

وہی ہے جسکی تم جلدی کرتے تھے یعنی ہوا ہے جسمیں دردناک عذاب ہے۔ ہر شے کو سلہ اپنے رب کے حکم سے تباہ کر دیگا پس ایسا ہوا کہ اُن کے

مَسٰكِنُهُمْ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۲۵﴾ وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ

گھروں کے سوائے کچھ نظر آنے کو نہ رہا اسی طرح ہم بدکار لوگوں کو سزا دیا کرتے ہیں۔ اور ہم نے اُن کو اُن باتوں کی قدرت دی تھی جن کی قدرت

سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً ڮ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ

تم کو نہیں دی اور اُن کو کان اور آنکھ اور دل دیئے تھے۔ پس اُن کے کان اور آنکھیں اور دل اُنکے کچھ کام نہ آئے جبکہ وہ

مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۲۶﴾

اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے رہے اور جس بات کا وہ مخول کرتے تھے وہی اُنپر اُلٹ پڑی

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۷﴾

اور ہم نے بہت سی بستیاں جو تمہارے اردگرد ہیں سلہ ہلاک کردیں اور ہم نے اپنی آیتیں پھیر پھیر کر بیان کی ہیں تاکہ وہ رجوع کریں

فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ۭ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ

پس اُن کی مدد اُنہوں نے کیوں نہ کی جنکو وہ اللہ کے سوا حصول قربت کیلئے خدا بناتے رہے بلکہ وہ اُن سے گم ہوگئے

وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ

اور یہ اُن کی اُوت پٹانگ اور بناوٹی بات تھی اور جب ہم نے تیری طرف جنوں میں سے ایک گروہ کو پھیرا جو قرآن

يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ

سنتے تھے پس جب وہ سننے کے واسطے حاضر ہوئے بولے چپ رہو پس جب پورا ہو چکا تو اپنی قوم کی طرف

مُّنْذِرِيْنَ ﴿۲۹﴾ قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا

ڈراتے ہوئے پلٹ گئے۔ بولے اے ہماری قوم ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد سلہ اُتاری گئی ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق

بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۳۰﴾ يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ

کرنے والی ہے حق اور راہ راست کی طرف ہدایت کرتی ہے اے ہماری قوم اُس کی سنو جو اللہ کیطرف

منزل ۷

تمام سرکش لوگ درختوں اور مکانوں سمیت ہوا سے اوپر کو اُڑ کر گرے یہ شدت کا طوفان سات روز تک رہا جسنے قوم عاد کو ایک ایک فرد کو ہلاک کر دیا۔

سلہ دیکھا نا اور ڈر مرنے کی اصل تدبیر معلوم ہوتی ہے سلہ مثلاً جنوب میں قوم عاد و قوم تبع کے عالیشان کھنڈرات موجود ہیں شمال مغرب میں ثمود کی اُجڑی ہوئی بستیاں آنے جانے والوں کو نظر آتی ہیں قوم لوط کی بستیاں سدوم و عمورہ وغیرہ بحر مردار کے کنارہ پہاڑ جا پڑے ہیں ایکطرف بابل اور انطاکیہ کو عظیم الشان مکانات کے آثار باقی ہیں یہ تمام قومیں دفعتاً ہلاک نہیں ہوئیں بلکہ پہلے خدا کیطرف سے واعظ اور نذیر آموریں۔ جب اُن کی سرکشی اور بدچلنی روز بروز بڑھتی گئی

اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۱﴾ وَمَنْ لَّا

بلانے والا ہے اور اس پر ایمان لاؤ تمہارے واسطے وہ تمہارے گناہ بخشدیگا اور دُکھ والے عذاب سے تمکو بچا دیگا اور جو شخص

يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ

اللہ کے طرف پکارنے والے کی نہیں سنتا وہ زمین میں غالب نہیں رہ سکتا اور اسکے واسطے اسکے سوا کوئی رفیق نہیں

اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۲﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

یہ لوگ صریح گمراہی میں ہیں کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ وہ ہے جسنے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا

وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ۭ بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰى

اور ان کی پیدائش سے نہیں تھکا کیا اس بات پر وہ قادر نہیں کہ مردوں کو زندہ کرے ہاں ہے کہ وہ تو ہر شے

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۳﴾ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ۭ اَلَيْسَ هٰذَا

پر قادر ہے اور ایک دن کافر آگ پر پیش کئے جاینگے کیا یہ حق نہیں ہے

بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۴﴾ فَاصْبِرْ

وہ کہینگے ہاں اور ہمیں رب کی قسم۔ وہ فرمائیگا پس اپنے کفر کی وجہ سے عذاب چکھو پس تو صبر کر

كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ۭ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا

جیسا کہ بڑے حوصلہ والے رسول صبر کرتے رہے اور ان کیواسطے جلدی نہ کر۔ جسروز وہ دیکھینگے جو وعدہ دیئے گئے

يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ۭ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۳۵﴾

ہیں ایسا معلوم ہوگا گویا کہ دن کی ایک گھڑی سے زیادہ نہیں ٹھہرے۔ تو پہنچا دو۔ پس کیا بد عہد لوگوں کے سوائے

سُوْرَۃُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَدَنِیَّۃٌ ۞ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞ وَھِیَ ثَمَانٍ وَّثَلٰثُوْنَ اٰیَۃً

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا رحمٰن اور رحیم ہے

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴿۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کے راستہ میں روک ڈالی انکے عمل برباد ہو گئے اور جو ایمان لائے اور

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ

اور اچھے عمل کرتے رہے اور جو محمد پر اتارا گیا ہے اس پر ایمان لائے اور وہ ان کے رب کیطرف سے حق ہے اللہ انکی برائیاں ان سے دور کریگا

اور خدا کے رسولوں کی تکذیب پر اڑے رہے آخیر خدا کے قہر نے انکو برباد کر دیا ۵؎ یہ آیت اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ محمد صلعم مثل موسیٰ ہیں اسکی تفصیل کیلئے دیکھو ۱۵/۳ کی آخیر جن نصیبین یمن کی ایک بستی تھی وہ اپنے منہ پر نقاب رکھتے اور لوگوں سے چھپے رہا کرتے تھے اسواسطے جن کہلاتے تھے ان کے سرداروں میں یہ بات انہی بھی زیادہ تھی چونکہ وہ یہود تھے اس لئے من بعد موسیٰ کہا اور مسیح علیہ السلام کا ذکر چھوڑ دیا ۱۲

ملے بلکہ مغلوب ہوگا اور اس زمین پر اس کی بادشاہت ہو جائیگی اور تم اسکو روک نہ سکو گے یہی مضمون ...

ص کی کتاب استثنا باب ۱۸ میں ...

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ دَمَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَلِلْكَافِرِينَ أَمْثَالُهَا ⑩

کہ ان سے پہلے لوگوں کا کیا انجام ہوا [illegible] ان کو ہلاک کر دیا۔ اور کافروں کیواسطے ان کے مثیل ہیں لہ

آزاد کر دو پھر اُسکا نتیجہ کر دو اسیطرح پر پرانی رسم غلامی کی خلاف انتظام فرمایا گیا جو رحمۃ اللعالمین اور ہادی محسن کے واسطے نہایت ہی ضروری امر تھا قدیم دستور یہی تھا کہ دشمنوں کو فتحیابی کے بعد گرفتار کرکے ہمیشہ کیلئے قید رکھتے یا غلام بنا لیتے تھے اِس آیت میں یہ ارشاد ہے کہ ان کو احسان کرکے چھوڑ دو یا جرمانہ لیکر رہا کر دیا کرو اور جو لوگ غلامی میں رکھے جائیں اُن کی خلاصی کیواسطے بہت سی سبیل قایم کیے اور رقم زکات میں سے اِس مد میں خرچ کرنے کی تاکید فرمائی جیسا کہ آیت ذیل میں ارشاد ہی۔ خیرات تو فقیروں مسکینوں صدقات کے کارکنوں اور اُن کافروں کو جنکا اسلام و [illegible] لینے لگا و سبب حق ہی۔ صدقات کو غلاموں کے آزاد کرنے اور جنپر خاص آفتیں آئی ہیں اُن کی امداد [illegible] اور خدائی کاموں جہاد وغیرہ اور مسافروں کی مددگاری میں خرچ کرو یہ امر اللہ کی طرف سے نہایت ضروری ہی اور اللہ علم والا ہے۔ (پ التوبہ ۸۱)

جو لوگ ظہار کر بیٹھیں کہ [illegible] پر نادم ہوں تو اُن پر لازم ہی کہ بی بی کے پاس جانے سے پہلے غلام آزاد کریں (پ ۱۸ مجادلہ ۱) پھر جنگ کے قیدیوں کیواسطے اسطور پر رکھنے کا حکم ہی کہ انہیں بھائیوں کیطرح رکھو جیسے آپ کھاتے ہو ویسا کھلاو جیسا آپ پہنتے ہو ویسا پہناو۔ اُن کی عمدہ تادیب کرو قرآن مجید نے جہاں والدین قرابتیوں یتیموں مسکینوں اور پڑوسیوں کیساتھ نیک سلوک کرنیکا حکم دیا ہے ساتھ ہی غلاموں کو بھی شامل فرمایا ہی جیسا کہ آیت [illegible] میں ہی پھر غلام آزاد کرنے کو بڑے ثواب کا عمل فرمایا ہی جس سے مشکل گھاٹیاں طی ہوتی ہیں چنانچہ آیت ذیل میں ہے فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ فَكُّ رَقَبَةٍ أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ [illegible] پس وہ انجیل کر گھاٹی پر کیوں نہیں چڑھتا اور تو کیا جانے گھاٹی کیا ہی قیدی یا غلام کا آزاد کرنا یا فاقہ کے دن میں قریبی یتیم یا خاک نشین مسکین کو کھانا کھلانا مسٹر باسورتھ سمتھ صاحب اِس بارہ میں لکھتے ہیں [illegible] رسوم ملکی مثل اختیارات سرداران قوم قتل عام جنون بت پرستی تعداد ازدواج اور غلامی کو جیسا پایا ویسا ہی رکھا۔ اسیطرح مذہب عیسوی نے اپنے زمانہ کی کل قومی اور پولیٹکل [illegible] و دستورات کو ملیامیٹ نہیں کیا [illegible] صرف اسپر قناعت کی کہ اپنے پیرووں کے دلوں میں نیک اصول کا بیج بو دے [illegible] سبب وقت آنے پر وہ قبیح رسوم و دستورات خود بخود مٹ جائیں سلطنت روم کی عظمت [illegible] تماشہ گاہ [illegible] جس میں درندے اور انسان آپس میں لڑائے جاتے تھے خونخوار [illegible] لیے وسیع و عالیشان مکانات بنے ہوئے تھے جس میں [illegible] تماشا [illegible] دل کی برا بھلا نہ کہا انجیل [illegible]

[illegible]

منزل ۶

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ﴿۱۱﴾ اِنَّ

یہ اسواسطے کہ مومنوں کا دوست اللہ ہے اور کافروں کا کوئی دوست نہیں ۔ اللہ

اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور عمل اچھے کرتے رہے باغوں میں داخل کرے گا جنکے نیچے سے نہریں نکلتی اور بہتی ہیں

الْاَنْهٰرُ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ

اور جنہوں نے کفر کیا وہ حیوانوں کی طرح حظ اٹھاتے اور کھاتے ہیں اور آگ

مَثْوًى لَّهُمْ ﴿۱۲﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِىَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ اَخْرَ

ان کا ٹھکانا ہے اور بہت سی بستیاں ہیں جو تیری بستی کی نسبت سے جس نے تجھے نکال دیا قوت میں زیادہ تھیں ہمنے ان کو ہلاک

جَتْكَ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ﴿۱۳﴾ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰي بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ

کر دیا پس کوئی ان کا مددگار نہیں پس جو شخص اپنے رب کی طرف سے صاف تعلیم پر ہو وہ اسکے برابر ہے

زُيِّنَ لَهٗ سُوْۗءُ عَمَلِهٖ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَاۗءَهُمْ ﴿۱۴﴾ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ

جسکے واسطے برے عمل آراستہ کئے گئے اور وہ اپنی بری ہوائی خواہشوں کے پیرو ہو گئے اس جنت کی مثال جسکا وعدہ پرہیزگاروں کو دیا گیا ہے

فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّاۗءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ

کہ اسمیں ایسے پانی کی نہریں ہیں جو سڑنے والا نہیں اور ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزا نہیں بگڑتا اور ایسی شراب کی نہریں ہیں

رکوع ۲ منزل ۶

نے تسلیم کیا گیا ہے اور پولوس نے مالکوں کیساتھ نوکروں کے فرائض کو ویسی ہی صراحت سے بیان کیا ہے جیسے کہ مالکوں کے فرائض کو ان کیساتھ مگر نبی آخر الزمان محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غلامی کا انسداد نہایت دانائی اور حکمت کے ساتھ فرمایا چنانچہ وہی صاحب آنحضرت کی نسبت لکھتے ہیں " اور یہ اصول قرار دیا کہ جو بندی مسلمان ہو جائے وہ آزاد سمجھا جاوے اور اس سے بھی زیادہ تر اہم بات یہ کہ انہوں نے حکم دیا کہ کوئی آزاد شدہ غلام اس سبب سے کہ اُسنے محنت و مشقت سے ایکساتھ یا استداری اور عزت کی زندگی بسر کی ہے ذلیل نہ سمجھا جائے ۔ اور جو غلامی میں ہوں اُن کی نسبت حکم دیا کہ اے مسلمانو تم غلاموں کو ایسا ہی کھانا کھلاؤ جیسا کہ تم خود کھاتے ہو اور ایسا ہی کپڑا پہناؤ جیسا کہ خود پہنتے ہو کیونکہ وہ بھی خدا کے بندے ہیں ان کو ستانا نہیں چاہئے پس ایک غلام جو قانون اور ایسے اعلیٰ درجہ کے احکام مذہبی کی حفاظت میں ہوں وہ اُن کے معنوں کے لحاظ سے جو لفظ غلام کے ہیں غلام نہیں کہا جا سکتا ۔ یہ حکم اُس آخری الوداعی خطبہ میں دیا گیا تھا جو آپنے وفات سے ایک سال پہلے بمقام منا پڑھا صحیح بخاری (باب قول النبی العبد اخوانکم) میں ہے کہ انسے ایسی تکلیف کے کام نہ لئے جاویں جو اُن کو تھکا دیں اور اگر ایسی تکلیف کا کام اُن کو دیا جاوے تو اُن کے آقا اُس کام میں خود اُن کی مدد کریں ۔ صحیح مسلم میں ہے ہرگز کوئی یہ نہ کہے کہ میرا غلام اور میری لونڈی تم سب خدا کے غلام

ـــــــــــــ

لہ مثلاً قوم فرعون اور عاد و ثمود و قوم تبع اور مشرکین بابل و انطاکیہ و قوم لوط و قوم مدین و قوم نوح وغیرہ جو بڑی طاقتور قومیں بد چلنی و مخالفت حق کی وجہ سے برباد ہوئیں جو اہل مکہ کی نسبت دولت و حشمت اور کثرت و قوت میں کہیں بڑھکر تھیں اسی طرح اے محمد اگر اہل مکہ تیری مخالفت پر جمع ہوں تو سب کے سب ہلاک کر دئیے جائینگے ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کل

[illegible]

خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۗ وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ

شراب کی جس کے پینے والوں کو لذت آتی ہے۔ اور صاف کئے ہوئے شہد کی نہریں ہیں۔ اور اُنہیں اُن کیواسطے ہر قسم کے پھل ہیں اور ان کے

مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ﴿۱۵﴾

رب کیطرف سے بخشش و حفاظت ہے (کیا جنت میں رہنے والا) اُسکے برابر ہے جو ہمیشہ آگ میں رہنے والا ہے اور جنکو کھولتا ہوا پانی پلایا

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ حَتّٰۤى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ

جاتا ہے جو اُن کی انتڑیوں کو کاٹ ڈالتا ہے اور ان میں سے ایک ایسا بھی ہے جو تیری باتیں سنتا ہے یہانتک کہ جب تیرے پاس سے باہر گئے تو اہل علم

مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۟ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۶﴾

سے کہنے لگے کہ ابھی کیا اُسنے کہا تھا۔ یہی لوگ ہیں جنکے دلوں پر اللہ نے مہر لگا دی اور جو اپنی گری ہوئی خواہشوں کے پیرو ہو گئے۔ اور جو ہدایت پا گئے

وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ﴿۱۷﴾ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ

ہوئے اللہ ان کو ہدایت زیادہ دیتا اور اُن کو خدا ترسی عطا فرماتا ہے۔ پس کیا وہ اُس گھڑی کا ہی انتظار کرتے ہیں

اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ﴿۱۸﴾ فَاعْلَمْ

کہ ان پر دفعتاً آ جائے اور اُسکی نشانیاں تو آ چکی پس جب وہ آ چکے گی تو کہاں سے ان کو سمجھنا مفید ہو سکیگا۔ پس جانتے

اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ

رہو کہ کوئی معبود و محبوب سوائے اللہ کے نہیں اور اپنے قصوروں کیواسطے[1] اور نیز مومن مرد اور عورتوں کیواسطے معافی اور حفاظت

اور تمہاری سب عورتیں خدا کی لونڈیاں ہیں گی یوں کہو کہ میرا بچہ میری بچی اور میرا لڑکا اور میری لڑکی۔ اب ان احکام کی عملی نمونہ سنو (۱) پیغمبر خدا کی نور نظر بیبی فاطمۃ الزہرا اپنی لونڈی کیساتھ بیٹھکر چکی پیستیں ہی اپنے ہاتھ سے اپنی لونڈی کے نیچے سے ٹھاتی تھیں اور کبھی لونڈی تاکہ لونڈی کو ہوی سے یہ تکلیف ہو (۲) عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب خلیفۃ الوقت اور وسیع سلطنت کے مالک تھے (حضرت عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ میں) اپنے غلام کو جو ہمراہ لیجاتے تو باری باری سوار ہوا کرتے اور غلام کو سوار کر کے مہار پکڑ کے پیدل چلنے میں فخر سمجھا کرتے تھے

لہ اسکے تین معنے ہو سکتے ہیں (۱) مومنین نے جو قصور کئے ہیں۔ اس صورت میں للمومنین اسکی تفسیر ہوگی اور واو تفسیری ہوگا کیونکہ کتب سماوی کا یہ محاورہ ہے کہ سردار اور رعیت اعلیٰ کو مخاطب کر کے اس سے مراد اُسکی قوم لیجاتی ہے جیسا کہ آیات ذیل میں یٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ ۔ اے موسیٰ تو نے ہمیں مول لیکر شریعت کی لعنت سے چھوڑا یا وہ ہمارے واسطے لعنتی ہوا گلتیاں ۳ تا ۱۳ قرتی ۔ ۵ تا ۱۲ دیکھو یشرون (یعنے وہ سب موٹا ہوا اور اسنے لات ماری۔ تو تو موٹا ہو گیا تازی میں چھپ گیا خالق کو چھوڑ دیا) استثنا ۹ تا ۱۵ سیط عنہ مخاطب ہے جو اسجگہ پر محمد صلعم کی طرف سے آپکے اصحاب مراد ہیں کیونکہ اُن کی کمال جان نثاری اور وفاداری اور محمد صلعم کی کمال محبت و شفقت و تمام ایک ہی وجود ہو گئے تھے قوم کی نافرمانی سے نبی پر بھی زوال آتا ہے جیسا کہ غزوہ حنین و احد میں آنحضرت صلعم کو تکالیف پہونچی ۔ جنگ احد میں آپکے دانت بھی شہید ہوئے بنی اسرائیل کی نافرمانی سے موسیٰ و ہارون علیہ السلام بھی چالیس سال تک بیابان

ع ۶
منز

متقلبکم ومثوٰىکم ﴿١٩﴾ ویقول الذین امنوا لولا نزلت سورۃ فاذا انزلت

تمہارے چلنے پھرنے اور رہنے کو جانتا ہے اور جو مومن کہتے ہیں کہ (جہاد کے بارے میں) کوئی سورۃ کیوں نہیں اتاری جاتی - پس جب

میں حیران و سرگردان پھرتے رہے اور درمیں انتقال فرمایا ملک شام تک نہ پہنچ سکے بیس سال سے اوپر جسقدر بنی اسرائیل تھے
قہر الٰہی سے فنا ہوئے اور بیس سال سے کم عمر کے لوگ یوشع بن نون کے عہد میں ارض مقدسہ تک پہنچ سکے جیسا کہ استثنا ۳۴/۲۶ و
۱/۲ سے ظاہر ہے (۲) دوسرے یہ معنی ہو سکتے ہیں کہ لوگوں نے جو تیرے قصور کئے ہیں - اس صورت میں بھی واو تفسیری ہے
اور للمومنین تفسیر (۳) ذنب کے معنی خفیف قصور کے ہیں جو انبیائے عظام کے نزدیک معمولی بات شمار نہیں ہوتی بلکہ
جسقدر اُن کی معصومیت زیادہ ہوتی ہے اسیقدر اُن کو خفیف سے خفیف قصوروں پر زیادہ پشیمانی حاصل ہوتی ہے
اور توبہ او استغفار کی سوجھتی ہے - اللہ تعالیٰ کیطرف سے بھی ایسے قصوروں پر فوراً تنبیہ ہوتی ہے مثلاً آدم علیہ السلام
بھولکر درخت ممنوع کا پھل کھا بیٹھے اتنے نسیانی قصور پر باغ عدن سے نکالے گئے اور پکار اٹھے ربنا ظلمنا انفسنا
وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخسرین نوح نے ایک بیٹے کیواسطے دعا کی تھی فوراً حکم ہوا کہ وہ تمہارے اہل
میں سے نہیں اُسکے عمل بد ہیں پس ایسا سوال مت کر جسکا تجھکو کچھ علم نہیں میں تجھکو نصیحت کرتا ہوں کہ تو جاہلوں میں سے
نہ ہو جا یونس یہ خیال کرکے کہ خداوند کریم و رحیم ہے نینوہ پر عذاب نازل کرنے میں توقف کریگا ترسیس کو بھاگ نکلے اتنے قصور
میں سمندر میں گرا دیئے گئے اور مچھلی نے انہیں نگل لیا پھر خدائی بڑائی اور اپنا ظلم بیان کرنے لگے اسطرح پر اُس بلا سے نجات پائی موسیٰ نے
جناب باری میں یہ عرض کی کہ مجھکو ڈر ہے تو اُسکے وسیلہ سے بھیج تب خداوند کا غصہ بھڑکا اور اُسنے کہا کیا نہیں ہے لاوی [illegible]
ہارون تیرا بھائی میں جانتا ہوں کہ وہ فصیح ہے -
ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے باپ کے حق میں دعا کی تھی جسکی بابت ارشاد ہوتا ہے کہ ابراہیم نے جو اپنے باپ کے حق میں استغفار
کی وہ محض اُس وعدہ کی وجہ سے ہے جو وہ اُس سے کر چکا تھا پس جب اُسپر ظاہر ہوگیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تب اُس سے بیزار ہو گیا
تحقیق ابراہیم بہت نرم دل اور حلیم تھا -
محمد صلعم کو لوگوں کا کفر شاق معلوم ہوا - اُسپر حکم ہوتا ہے اگر تجھکو اُن کا اعراض شاق معلوم ہوتا ہے پس اگر تیری طاقت میں ہے تو زمین
میں سرنگ یا آسمان میں زینہ لگا اور اُن کو کوئی نشان لاکر دکھادے - ہوگا تو وہی جو اللہ چاہے اور اگر چاہے تو سب کو ہدایت پر
جمع کر دے تو نہیں جاہلوں میں سے نہ ہو جاؤ - زید اور زینب کی رنجش کے افشا سے آپ ڈرتے تھے اُسپر فوراً حکم ہوا کہ لوگوں کی ابتلا سے
مت ڈر بلکہ خدا سے ڈر - آپنے مسئلہ ظہار پر رواج عرب کی مطابق حکم جاری فرمایا پھر متنبہ کیا گیا کہ ظہار سے بیوی ماں نہیں بنجاتی
توریت و انجیل میں متضاد اور متخالف بیانات ایسے موجود ہیں جو ایکطرف انبیا علیہم السلام کی عصمت پر داغ
لگاتے ہیں اور دوسری طرف اُن کو معصوم ثابت کرنے والے چنانچہ پیدائش ۹/۲۲ و ۱۴ میں ہے کہ نوح شراب پیکر بیہوش
اور برہنہ ہوئے اور کنعان کے باپ حام نے آپ کی برہنگی کو دیکھا جب آپکو یہ حال معلوم ہوا تو حام کے بیٹے کنعان پر لعنت
کی اوّل تو یہ بیان خود غیر معقول ہے کیونکہ باپ کی خطا پر بیٹا ایسے ملعون ہو سکتا ہے دوسرے لوط علیہم السلام کی نسبت پیدائش
۱۹/۳۲-۳۴ میں ہے کہ آپ شراب کے نشہ میں بیخود اور بیخبر ہوگئے نشہ کی حالت میں پہلے روز بڑی بیٹی اُن سے ہم بستر ہو کر ایک بیٹا

منزل ٦

سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ

پس جب کوئی صاف سورت اُتاری گئی جسمیں جنگ کا ذکر کیا گیا تو جن لوگوں کے دلوں میں مرض ہے تو اُنکو دیکھتا ہے کہ وہ تیری طرف ایسی نظر سے

جنی جسکا نام موآب ہوا وہ موآبیوں کا باپ ہوا جو آجتک موجود ہیں دوسرے روز چھوٹی بیٹی ہمبستر ہوئی اور ایک بیٹا
جنی جسکا نام بن عمی رکھا گیا وہ بنی عموں کا جو آجتک ہیں باپ ہوا ۔ ذٰلِکَ ... مَا هٰذَا اِلَّا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ
نوح تو محض برہنگی ظاہر ہونے پر کنعان پر لعنت کریں مگر لوط دو دو بیٹیوں کی ہمبستری پر کچھ بھی رنج ظاہر نہ فرویں پھر لوط
کی وہ شان کہ ایک بدکاری کی وجہ سے اُس کی بستیاں غارت کردی گئیں اور اُن کو مع اُن کی بیٹیوں کی معصومیت کی وجہ
بچایا گیا بلکہ اُن کی خاطر سے صغر بستی سے بھی اللہ تعالیٰ نے عذاب روک لیا ایسے معصوم مجیب الدعوات اور برگزیدہ بندہ
کی طرف سے ایسی حرکت صادر ہونا نہ محض شان نبوت کے خلاف ہے بلکہ تقدیس باری تعالیٰ کے بھی خلاف ہے اس پاک گروہ
میں زناکاری ایسا خطرناک فعل ہے کہ ابی ملک نے ابراہیم کی بیوی سارہ کو نیت بد سے طلب کیا تھا کہ ارتکاب سے پیشتر
خواب میں خدا کی طرف سے تنبیہ ہوئی کہ دیکھ تو اُس عورت کے سبب جسے تو نے لیا مرے گا۔ شراب نوشی اس گروہ
پاک کے نزدیک ہمیشہ ممنوع اور مکروہ چلی آئی ہے چنانچہ امثال سلیمان ۲۰/۱ میں ہے مے مسخرہ بناتی اور مست والی ہر ایک
چیز غضب آلودہ کرتی ہے جو اُن کا فریب کھاتا ہے وہ دانشمند نہیں ہے ایسا ہی امثال ۲۳/۲۱ و ۲۲ میں شراب کی ہجو ہے
پیدایش ۲۷/۱۹ میں ہے کہ یعقوب نے اپنے باپ اسحٰق سے دھوکا دیکر عیسو کی برکت آپ حاصل کر لی یہ کیا عجیب بات ہے۔ پھر عجیب تر
یہ ہے کہ عیسو نے ہی نبوت کو مسور کی دال اور روٹی کے عوض یعقوب کے ہاتھ فروخت کر دیا پیدایش ۳۷/۱۰ و ۱۱ میں ہے کہ جب یوسف نے اپنے
باپ یعقوب سے اپنا خواب بیان کیا تو یعقوب نے اُسے ڈانٹا اور کہا کہ یہ کیا خواب ہے جو تو نے دیکھا کیا میں اور تیری ماں اور تیرے
بھائی سچ مچ تجھے سجدہ کرینگے۔ کیا جو شخص خواب کی حقیقت کو جانتا اور اُن کا منجانب اللہ ہونا مانتا ہے اُس کی یہ جرأت
اور یہ حالت ہو سکتی ہے کہ کسی سچے خواب کی نسبت کہے کہ تو نے یہ کیا خواب دیکھا۔ کیا یہ خواب یوسف کا اپنا منصوبہ تھا
یا خدا کی طرف سے ایک پیش خبری تھی۔ پھر پیدایش ۴۵/۲۶ میں ہے کہ جب مصر سے یوسف کی خبر پہنچی تو اُسنے کہا کیا یوسف اب تک
جیتا ہے اور اُس کا دل سنسنا گیا۔ خواب پر یوسف کو ڈانٹنا اور برسوں اُس کے حالات سے بیخبر رہنا بلکہ نبوت کے خلاف ہے
پھر جس نور کا ملکہ نبوت یعقوب علیہ السلام کو حاصل تھا وہ پیدایش کے ۴۹ باب سے ظاہر ہوتا ہے جہاں اپنے تمام بیٹوں کو
بلا کر اُن کے آئندہ حالات بیان کیے۔ جس موسیٰ کی نسبت میں ہے کہ وہ زمین پر خدا جیسا تھا اُسی کی نسبت خروج ۲/۱۱ و ۱۲
میں ہے کہ اُسنے عمداً ایک عبرانی جوان کو مار کر ریت میں چھپا دیا۔ داؤد علیہ السلام نسبت سلاطین ۱۵/۵ میں ہے کہ داؤد نے
خداوند کی نگاہ میں نکوکاری کی اور جب تک جیتا رہا خداوند کے کسی حکم سے منہ نہ موڑا بجز اوریاحتی کی جورو کے مقدمہ
میں۔ یہ بھی عجیب کلام ہے ایک طرف تو داؤد علیہ السلام کی یہ شان کہ وہ خدا کی نگاہ میں نکوکار رہا اور جب تک جیتا رہا
خداوند کے کسی حکم سے منہ نہ موڑا۔ جس بزرگ کی زندگی مستقل نیکی اور کامل اطاعت ہے اُس سے یہ کب ہو سکتا ہے کہ ایک
موقعہ پر دفعتاً گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو جاوے۔ کیونکہ فطرت انسانی کی نسبت یہ عام مشاہدہ کی بات ہے کہ گناہ کبیرہ کا مادہ مدتوں
تھوڑا تھوڑا طیار ہو کر ظہور پکڑتا ہے نہ کہ اچانک طور پر جو شخص نیکی میں پختہ کار اور ہمیشہ خداوند کا فرمانبردار ہے یہ اُس سے

ع ۶ منزل

إِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ فَأَوْلَىٰ لَهُمْ ﴿٢٠﴾ طَاعَةٌ وَقَوْلٌ مَعْرُوفٌ

دیکھتے ہیں جیسے کہ اُس پر موت کی غشی طاری ہو رہی ہے۔ پس اُن کیواسطے بہتر تو یہ ہے کہ تابعداری کریں اور بھلی بات کہیں پس جب لڑائی ٹھن جائے

ممکن ہی نہیں کہ وہ دفعتاً زنا بالجبر اور قتل عمد کا مرتکب ہوسکے ہاں برگزیدوں کے بھی بعض ذنوب ہوتے ہیں جیسا کہ

قرآن مجید نے تفصیلاً و تمثیلاً بیان فرما دیئے ہیں۔

ایوب ۴:۱۴ انسان کون ہے کہ پاک ہوسکے اور وہ جو عورت سے پیدا ہوا کیا ہے کہ ٹھیرے دیکھ کہ وہ اپنی قدوسیوں کا اعتبار

نہیں کرتا اُس کی آنکھوں میں آسمان بھی پاک نہیں تو گھنونی اور ناپاک آدمی کا کیا ذکر جو بدی کو پانی کی مانند پیتا ہے۔

ایوب ۲:۲۵ کیا اُس کے لشکروں کا کچھ شمار ہے اور کون ہے جس پر اسکا نیر طلوع نہیں ہوتا پس خدا کے حضور انسان کیونکر صادق سمجھا

جاوے اور وہ جو عورت سے پیدا ہوا ہے کیونکر پاک ٹھیرے۔ مگر انسانی حساب سے کوئی انسان انبیاء علیہم السلام کے پاک گروہ

میں خطا نہیں پکڑ سکتا کیونکہ اُن کے ذنوب اس قسم کے ہوتے ہیں کہ عام انسانوں کے حساب اور شریعت میں وہ خطا قرار نہیں

پاسکتی چنانچہ اُن کی خطاؤں کی تمثیلیں ہم اوپر بیان کرچکے اور ایسا ہی دانیال ۴:۶ میں ہے تب اُن پیشواؤں اور سرداروں

نے چاہا کہ ملک داری کی بابت دانی ایل پر قصور ثابت کریں لیکن وہ کوئی داؤں یا کوئی تقصور پا نہ سکے کیونکہ وہ دیانتدار

تھا اور اُس میں کوئی خطا یا گناہ پایا نہ گیا۔ ہر ایک نبی پیدائش سے ہی معصوم ہوتا ہے قانونی اور شرعی گناہوں کا ارتکاب

اُس سے ممکن ہی نہیں چنانچہ یرمیاہ ۴:۱ تا ۶ میں ہے تب خداوند کا کلام مجھکو پہونچا اور اُسنے کہا کہ پیشتر اس سے کہ میں نے تجھے

پیٹ میں خلق کیا میں تجھ کو جانتا تھا اور رحم میں سے تیرے نکلنے کے پہلے میں نے تجھے مخصوص کیا اور قوموں کیلئے تجھے نبی

ٹھہرایا۔ یہ پاک لوگ ہمیشہ روح القدس کیساتھ رہتے اور خطا و غلطی پر فوراً متنبہ ہوکر روک دیئے جاتے ہیں چنانچہ

گنتی باب ۲۲ میں بلعام کا حال اس بات کا شاہد ہے کہ جب بلعام نے موسیٰ کے خلاف بد دعا کرنے کا ارادہ کیا اور بادشاہ

کیطرف چلا تو بار بار خدا کا فرشتہ اُس کے آگے اتار اور روکتا رہا یہانتک کہ خدا نے بلعام کی آنکھیں کھولیں اور اُسنے

خداوند کے فرشتہ کو دیکھا کہ راہ میں کھڑا ہے اور اُس کے ہاتھ میں تلوار کھنچی ہوئی ہے اُسنے اپنا سر جھکایا اور اوندھا گرا

خداوند کے فرشتہ نے اُسے کہا کہ تو نے اپنی گدھی کو تین بار کیوں مارا دیکھ میں نکلا ہوں کہ تیرا مخالف ہوں اسلئے کہ تیری

چال میری نظر میں ٹیڑھی ہے پھر یوحنا ۱۰ کے الفاظ کیسے سچ ہوسکتے ہیں جہاں وہ کہتا ہے پس یسوع نے اُن سے پھر کہا میں

تمسے سچ کہتا ہوں کہ بھیڑوں کا دروازہ میں ہوں جتنے مجھ سے پہلے آئے سب چور اور ٹھگ ہیں۔ تو پھر چور اور ڈاکوں کی

کسی بات پر اعتبار ہوسکتا ہے۔ پھر اُن کی پیشینگوئیاں مسیح علیہ السلام کی صداقت اور عظمت میں کیوں بطور دلیل پیش

کیجاتی ہیں کیوں بار بار مسیح اُن کے اقوال اپنی صداقت میں پیش کرتے ہیں۔ اُنہیں بزرگوں کی تعلیم نے آپ کو شیطان

کے دھوکے سے بچایا جب اُن بزرگوں کا یہ قول یاد آیا کہ تو اپنے خداوند کو مت آزما تبھی حضرت مسیح کو خبر ہوئی کہ یہ مجھے بہکانا چاہتا ہے

میں پھر اپلٹ شیطان ہے الغرض اُنہیں بزرگوں کی تعلیم کے طفیل آخر کار اُسے پہچانا اور کہا اے شیطان دور ہو

کیونکہ لکھا ہے کہ تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر اور صرف اُسی کی عبادت کر تفصیل کیلئے دیکھو متی ۴:۱ تا ۱۱ مرقس ۱:۱۲ و ۱۳ لوقا ۴:۱ تا ۱۳

اسیطرح پر انبیاء علیہم السلام کی عصمت پر متضاد و متخالف اقوال اناجیل و توریت میں موجود ہیں جنہوں نے اس مسئلہ کو نہایت

ملاکی ۲

فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ﴿٢١﴾ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ

تو اگر اللہ سے سچے رہیں تو اُن کیواسطے بہتر ہے — پس کیا تم قریب ہو کہ اگر پھر جاؤ

مشتبہ کر دیا اور صاف مبتلا ہو رہیں کہ حوادثات زمانہ اور دست برد مخالفین کیوجہ سے اِن میں بہت سی تحریفات ہو گئی ہیں
چنانچہ ۵/۸ میں دلایل قویہ سے ہم ثابت کر چکے ہیں کہ موجودہ توریت و انجیل تحریف سے خالی نہیں بلکہ اکثر مضامین مفقود و مشتبہ
اور متحرف ہیں انہیں میں سے انبیاء علیہم السلام کی عصمت کا مسئلہ ہے اس لئے قرآن مجید اس مسئلہ کو نہایت وضاحت اور تکرار
سے بیان فرما کر تشکیلات سے صاف فرماتا ہے ذیل میں ہم چند آیات نمونہ کیطور پر پیش کرتے ہیں۔

(۱) وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۸۸/۶ ہمنے اُن کو برگزیدہ کیا اور صراط مستقیم کیطرف اُن کی ہدایت کی۔

(۲) اِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ۴۷/۳۸ تحقیق وہ ہمارے نزدیک پسندیدہ اور نیک لوگوں میں سے ہیں۔

(۳) اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ۲۴/۱۲ تحقیق وہ ہمارے اُن بندوں میں سے ہے جو خالص کر دئے گئے ہیں۔

(۴) اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ۴۲/۱۵ اے شیطان جو میرے بندے ہیں اُنپر تیرا غلبہ نہ ہوگا یہ غلبہ انہیں سرکشوں پر ہوگا جو تیرے پیرو ہو گئے ہیں۔

(۵) شیطان کا قول ہے لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ۸۲/۳۸ میں تمام انسانوں کو اغوا کروں گا۔ مگر اُن میں سے تیرے ایسے بندوں کو نہیں جو خالص کئے گئے۔

اگر انبیاء علیہم السلام سے خطائیں سرزد ہوں اور وہ گناہ کریں تو اُن کے قول و فعل کا کچھ اعتبار نہ رہے پھر اُن کا عمل تو قابل مطاوعت نہیں ہو سکتا قول میں کذب اور افترا کا امکان ہونے سے اعتبار جاتا رہا۔ الغرض جب تک ایک نبی معصوم نہیں اُسوقت تک اُسکا کوئی فعل اور قول یقینی طور پر قابل اعتبار و قابل اتباع نہیں ٹھہر سکتا نہ اُن کا کلام کسی مباحثہ میں حجت ٹھہر سکتا ہے قرآن مجید فرماتا ہے وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۶۴/۴ ہمنے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اسواسطے کہ اللہ کے حکم سے اُس کی اطاعت کیجاوے کیونکہ بہت سے انبیاء علیہم السلام کا قول قرآن مجید میں ہے اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ وَّاَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ ۱۹/۴۴ تحقیق میں تمہارے واسطے امانتدار رسول ہوں اور اللہ کے خلاف سرکشی مت کرو۔ عیسائیوں کا یہ شرب کیسا عجیب ہے اور مومنین اناجیل کے اقوال لیکر سب گذشتہ نبیوں کی پیشینگوئیوں سے مسیح کی صداقت و عظمت و عصمت ثابت کرنا چاہتے ہیں انہیں پر زنا شراب چوری اور جھوٹ اور ڈاکہ کی تہمت لگاتے ہیں خود مسیح علیہ السلام جنکو معصوم ثابت کر کے خدا اور خدا کا فرزند ثابت کیا جاتا ہے موجودہ اناجیل کی رو سے معصوم قرار نہیں دیئے جاسکتے چنانچہ اناجیل موجودہ سے مسیح علیہ السلام کا شراب پینا ثابت ہے جبکہ ...و دانیال نبی ولسٹ پر بہشت کے دروازے بند کرتی
متی ۱۲/۴۸ سے مسیح کا ماں کی بے ادبی کرنا ظاہر ہے جو قانون موسوی کی رو سے گناہ ہے۔
متی ۵/۱۴ سے ظاہر ہے کہ مسیح نے عمداً ایک بیگناہ شخص کا مال ضایع کر دیا۔ متی ۹/۱ سے ظاہر ہے کہ آپنے اپنے شاگردوں کو دوسرے کی چیز اُس کی اجازت کے بغیر کھانے سے منع نہ فرمایا۔
لوقا ۳۸/۷ سے ظاہر ہے کہ آپنے فاحشہ عورت کو بدن کیساتھ بدن لگانے اور زنا کی کمائی کا روغن لگانے سے منع نہ فرمایا۔

منزل ۶

فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ﴿۲۲﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ

تو زمین میں فساد کرو اور اپنی رشتہ داریوں کا لحاظ توڑ دو ۔ یہی لوگ ہیں جنپر اللہ نے لعنت کی اور انکو بہرا بنا دیا

ان سب سے بڑھکر یہ گناہ ہی کہ آپنے خدائی کا دعوی کر دیا جو بزعم عیسائیاں موجودہ اناجیل سے ثابت ہی یہودی علما کے نزدیک یہ گناہ اشد درجہ کا کفر تھا اور اسیوجہ سے انہوں نے آپ کی نسبت قتل کے فتوے دیئے ۔ مریم مگدلینی جو ایک مشتبہ چال چلن کی عورت تھی اسکے ساتھ راہ و رسم رکھنا یہودیوں کے نزدیک قابل اخذ بات تھی ۔ ختنہ جو عہد عتیق کی رو سے ابدی رسم تھی مسیح نے اسکو بند کیا اور سور کا گوشت جو ہمیشہ کیواسطے ممنوع تھا مسیح نے اسکو جائز قرار دیا خود مسیح کا اقرار اناجیل میں موجود ہے کہ میں نیک نہیں ہوں ۔

یہ تو اناجیل مروجہ کی رو سے بیان ہوا ورنہ ہمارا ایمان تو مسیح علیہ السلام کی نسبت ویسا ہی ہے جیسا کہ تمام انبیاء علیہم السلام کی نسبت ہی اور یہی قرآن کریم سے ثابت ہے ۔

پیدائش ۲۲ آیۃ ۱-۲ ان باتوں کے بعد یوں ہوا کہ خدا نے ابرہام کو آزمایا اور اسے کہا کہ اے ابرہام وہ بولا کہ دیکھ میں حاضر ہوں تب اسنے کہا کہ تو اپنے بیٹے ہاں اپنے اکلوتے بیٹے کو جسے تو پیار کرتا ہے اضحاق کو لے اور زمین موریاہ میں جا اور اسے وہاں پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ پر جو میں تجھے بتاؤں گا سوختنی قربانی کیلئے چڑھا ۔

ایوب ۵ آیۃ ۱۷ دیکھ نیک بخت وہ آدمی ہے جسے خدا تنبیہ دیتا ہے سو قادر مطلق کی تادیب کو حقیر مت جان کہ وہ زخم مارتا ہے اور اسے باندھتا ہے وہ گھایل کرتا ہے اور اسکے ہاتھ چنگا کرتے ہیں ۔

منزل ۶

ایوب ۴۲ آیۃ ۱۰-۱۷ اور خداوند نے جسوقت کہ ایوب نے اپنے دوستوں کیلئے دعا مانگی ۔ ایوب کی گرفتاری کو مبدل کیا اور خداوند نے ایوب کو آگے کی نسبت سے دونی دولت عنایت کی اور اسکے بھائی اور سب بہن اور سب اگلے جان پہچان اسکے پاس آئے اور اسکے گھر میں انہوں نے اسکے ساتھ کھانا کھایا اور اسپر افسوس کیا اور ان ساری بلاؤں کیلئے جو خدا نے اسپر نازل کی تھیں تسلی دی اور ان میں سے ہر ایک نے اسے ایک قسیطہ اور ہر ایک نے اسے سونے کا کرنپول بخشا اور خداوند نے ایوب کے آخیر عمر میں ابتدا کی نسبت سے بہت برکتیں عطا کی اور وہ چودہ ہزار بھیڑوں اور چھ ہزار اونٹوں اور ایک ہزار جوڑی بیل اور ایک ہزار گدہوں کا مالک ہوا ۔ اسکے سات بیٹے اور تین بیٹیاں ہوئیں اور اسنے پہلی کا نام یمیمہ اور دوسری کا نام قصیاہ اور تیسری کا نام قرن ہپوک رکھا اور ساری زمین میں کوئی عورتیں ایوب کی بیٹیوں کی سی خوبصورت نہ ملیں ۔ اور ان کے باپ نے انہیں ان کے بھائیوں کے درمیان میراث دی بعد اسکے ایوب ایک سو چالیس برس جیا اور اپنے بیٹے اور اپنی بیٹیوں کے بیٹے چار پشت تک دیکھے اور ایوب بوڑھا اور عمر دراز ہوکر مر گیا ۔

زبور ۳۴ آیۃ ۱۹ تا ۲۰ صادق پر بہت سی مصیبتیں ہوتی ہیں پر خدا اسکو ان سب سے چھڑاتا ہے وہ اس کی ساری ہڈیوں کا نگہبان ہے ان میں سے ایک بھی ٹوٹنے نہیں پاتی ۔

زبور ۶۶ آیۃ ۸-۱۰ اے لوگو ہمارے خدا کو مبارک رکھو اور اس کی ستایش کرکے آواز سناؤ جو ہمارے جانکو زندہ رکھتا ہے اور ہماری پانوں پھسلنے نہیں دیتا کہ تو نے اے خدا ہمکو آزمایا تو نے ہمکو یوں تایا ۔ جیسے روپا تایا جاوے ۔ تو نے ہمکو

فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰى اَبْصَارَهُمْ ﴿۲۳﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴿۲۴﴾

اور اُن کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ؏ کیا یہ لوگ قرآن پر غور نہیں کرتے کیا اُن کے دلوں پر قفل ہیں۔

دام میں پھنسایا تو نے بھاری کمروں پر دکھ باندھا ہے تو نے لوگوں کو ہماری سروں پر چڑھایا ہم آگ اور پانی میں پڑے پر تو نے ہمکو سیراب جگہ میں پہنچایا ہے۔

زبور ۹۴/۱۲ - مبارک وہ انسان جسے تو اے خداوند تادیب کرتا اور اپنی شریعت میں سکھلاتا تاکہ تو اس کو دکھ کے دن میں چین بخشے جب تک کہ شریر کیلئے گڑھا کھودا جائے۔

امثال ۳/۱۱-۱۲ اے میرے بیٹے خداوند کی تنبیہ کو حقیر مت جان اور اُس کی تادیب سے بیزار مت ہو کیونکہ خداوند جسکو پیار کرتا ہے اُسکو تنبیہ دیتا ہے جس طرح باپ اُس بیٹے کو کہ جس سے وہ خوش ہے۔

متی ۲۶/۲۶ تا ۲۹ یہوداہ نے جو اُس کا پکڑوانے والا تھا کہا اے ربی کیا میں ہوں اُسنے اُس سے کہا تو نے خود کہدیا کھانا کھاتے وقت یسوع نے روٹی لی اور برکت چاہ کر توڑی اور شاگردوں کو دیکر کہا لو کھاؤ یہ میرا بدن ہے پھر پیالہ لیکر شکر کیا اور اُنہیں دیکر کہا کہ تم سب اس میں سے پیو کیونکہ یہ میرا خون ہے یعنے عہد کا وہ خون جو بہتیروں کیلئے گناہوں کی معافی کیواسطے بہایا جاتا ہے میں تم سے کہتا ہوں کہ انگور کا یہ شیرہ اُس دن تک پھر ہرگز نہ پیوں گا جب تک کہ تمہارے ساتھ اپنے باپ کی بادشاہت میں نئے طور پر نہ پیوں

امثال ۱۲/۱ جو کوئی تادیب کو دوست رکھتا ہے معرفت کو دوست رکھتا ہے پر جو کوئی تنبیہ سے کینہ رکھتا ہے حیوان ہے۔

یعقوب ۱/۱۲ مبارک وہ شخص ہے جو آزمایش کی برداشت کرتا ہے کیونکہ جب مقبول ٹھہرا تو زندگی کا وہ تاج حاصل کرے گا جسکا خداوند نے اپنی محبت کرنیوالوں سے وعدہ کیا ہے جب کوئی آزمایا جائے تو یہ نہ کہے کہ میری آزمایش خدا کی طرف سے ہوتی ہے کیونکہ نہ تو خدا بدی سے آزمایا جا سکتا ہے اور نہ وہ کسیکو آزماتا ہے ہاں ہر شخص اپنی ہی خواہشوں کے سبب کھنچ کر اور جال میں پھنسکر آزمایا جاتا ہے پھر خواہش حاملہ ہو کر گناہ پیدا کرتی ہے اور گناہ بڑھکر موت پیدا کرتا ہے۔

ملاحظہ ۹۱/۱

ؔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی اپنی روزی میں برکت اور اپنے گناہوں کی بخشش چاہتا ہو اُس کو چاہئے کہ صلہ رحمی یعنے قرابت والوں سے اچھا سلوک کرے لیکن بڑی صلہ رحمی وہ ہے کہ قرابت والے ایذا دیتے ہوں تب اُن کیساتھ سلوک کرے (مشکوٰۃ ۴۱۱)

ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ سب سے افضل صدقہ کونسا ہے فرمایا کہ ایسے قرابت والوں پر سلوک کرنا جو ایذا دیتے ہوں دشمنی رکھتے ہوں (ترغیب ۱۸۴)

قطع رحمی کرنیوالا بہشت میں داخل نہو گا (متفق علیہ)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ قسم اُس ذات کی کہ جسنے مجھکو سچا نبی بنا کر بھیجا ہے اللہ تعالیٰ اُس شخص کو قیامت میں عذاب نہ کرے گا جو یتیموں پر رحم کرتا ہے اور اُس کی یتیمی کا خیال کر کے اُس پر ترس کھاتا ہے اور نرم کلامی کرتا ہے اور جو شخص اپنی آسودگی اور قوت کیوجہ سے اپنے ہمسایہ پر تکلیف یا زور نہیں ڈالتا اور قسم ہے اُس ذات کی جسنے مجھے سچا نبی بنایا ہے کہ

إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِهِم مِّن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى الشَّيْطَانُ سَوَّلَ لَهُمْ

جو لوگ اپنی پشتوں پر پھر کر الٹے چلے گئے بعد اسکے کہ ان کیواسطے ہدایت ظاہر ہو چکی شیطان نے اُن کو دھوکا دیا ہے

وَأَمْلَىٰ لَهُمْ ﴿۲۵﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ

اور ان کو کامل بھروسہ ہو گیا سو تا ظاہر کر دیا ۔ یہ اسواسطے کہ انہوں نے ایسے لوگوں سے جنہوں نے اُن باتوں کو کراہیت

الْأَمْرِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِسْرَارَهُمْ ﴿۲۶﴾ فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ

کی جو اللہ نے اتاری یہ کہا کہ ہم بعض باتوں میں تمہاری اطاعت کرینگے اور اللہ انکی خفیہ باتوں کو جانتا ہے پس کیا حال ہوگا جب انکو فرشتے

وَأَدْبَارَهُمْ ﴿۲۷﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اتَّبَعُوا مَا أَسْخَطَ اللَّهَ وَكَرِهُوا رِضْوَانَهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ

وفات دینگے انکے چہروں و پیٹھوں پر ضربیں مارتے ۔ یہ اسواسطے کہ انہوں نے اس بات کی پیروی کی جسنے اللہ کو ناراض کیا اور اسکی خوشنودی

أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ أَن لَّن يُخْرِجَ اللَّهُ أَضْغَانَهُمْ ﴿۲۸﴾ وَلَوْ

کو برا سمجھا پس اسنے انکے عملوں کو برباد کر دیا کیا جن لوگوں کے دلوں میں مرض ہے انہوں نے گمان کر لیا کہ اللہ انکے دلوں کی عداوت ہرگز نہیں ظاہر کریگا

نَشَاءُ لَأَرَيْنَاكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُم بِسِيمَاهُمْ ۚ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ

اور اگر ہم چاہتے تو تم کو انکا حال کھول دیتے پس تو انکو انکی پیشانی سے پہچان لیتا اور انکی بات کی ادا سے بھی تو انکو پہچان لیگا اور اللہ تمہارے

أَعْمَالَكُمْ ﴿۲۹﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتَّىٰ نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِينَ مِنكُمْ وَالصَّابِرِينَ وَنَبْلُوَ أَخْبَارَكُمْ

عملوں کو جانتا ہے اور ہم تمہیں امتحانات دینگے یہاں تک کہ ہم تم میں سے جہاد کرنے والے اور صبر کرنے والے ہیں انپر علامت لگا دینگے اور تمہاری خبریں

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَشَاقُّوا الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ

تحقیق جن لوگوں نے کفر کیا اور روکدے راستہ سے مانع ہوئے اور ہدایت کی تحقیق ہونے پیچھے رسول کو دکھ دیا وہ اللہ کو کچھ بھی نقصان

اللہ تعالیٰ اُس شخص کی زکات اور خیرات کو قبول نہیں کرتا جو غیر محتاجوں اور مسکینوں کو دیدیتا ہو اور اُس کی قرابت والے محتاج اور مسکین موجود ہوں اُن کی خبر گیری نہیں کرتا قسم اللہ کی کہ ایسے شخص کیطرف اللہ تعالیٰ رحمت کی نظر نہ کریگا ۔ ترغیب ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کو پیدا کیا تو رحم نے کھڑے ہو کر عرض کی کہ یہ مقام اُس کا ہے جو قطع برادری سے فریاد چاہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہاں کیا تو اس بات سے راضی نہیں کہ

لہ حدیث ابوسعید و ابوہریرہ میں ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ مسلمان کو کوئی مرض نہیں پہونچتا نہ ماندگی نہ رنج نہ فکر نہ حزن نہ ایذا اور نہ غم یہانتک کہ کانٹا بھی اُس کو نہیں لگتا مگر اللہ اُسکے گناہوں کا کفارہ کر دیتا ہے (متفق علیہ) حدیث انس میں ہے کہ اللہ اپنے بندے سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو دنیا میں کچھ بیہودی دیتا ہے اور اسکو جلد تر کچھ سزا دیتا ہے اور جب اللہ اپنے بندے سے برائی کا ارادہ کرتا ہے تو گناہ کے سبب جس سے عذاب کا وہ مستحق ہے دنیا میں عذاب کو اس سے روک دیتا ہے یہانتک کہ قیامت آئے تو اسکی سزا دیگا اور نبی صلعم نے فرمایا جزا کی عظمت بلا کی عظمت کی موافق ہے اور جب اللہ کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو بلا میں ڈالتا ہے جو راضی رہا اُس کے واسطے خدا کی خوشنودی اور جو رنج ہو گیا اُس کے لئے خدا کا غضب ہے ۔ ۱۲

لَهُمُ الْهُدَى لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا وَسَيُحْبِطُ أَعْمَالَهُمْ ﴿۳۲﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

رہنما ہو چکے اور وہ اللہ کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے اور وہ ان کے عملوں کو ضائع کر دے گا مومنو اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت

أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ ﴿۳۳﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَ

کرو اور اپنے عملوں کو باطل نہ کرو جنہوں نے کفر کیا اور مسلمانوں کو حج سے روکا

صَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ مَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ﴿۳۴﴾ فَلَا تَهِنُوا

اور کفر کی حالت میں ہی مر گئے تو انکو ہرگز نہ بخشیگا پس سستی نہ کرو

وَتَدْعُوا إِلَى السَّلْمِ وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ وَاللَّهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَتِرَكُمْ أَعْمَالَكُمْ ﴿۳۵﴾ إِنَّمَا

اور اسلام کی طرف دعوت کرنے رہو اور تم ہی غالب رہنے والے ہو کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے وہ تمہارے عملوں میں سے ہرگز کچھ کم نہ کریگا۔ دنیاوی

الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَإِنْ تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا يُؤْتِكُمْ أُجُورَكُمْ وَلَا يَسْأَلْكُمْ

زندگی تو ایک کھیل تماشا ہے اور اگر تم ایمان لاؤ اور اللہ کو سپر بناؤ وہ تمہیں تمہارے اجر دے گا اور تم سے تمہارے مال نہ طلب

أَمْوَالَكُمْ ﴿۳۶﴾ إِنْ يَسْأَلْكُمُوهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوا وَيُخْرِجْ أَضْغَانَكُمْ ﴿۳۷﴾ هَا أَنْتُمْ

کریگا اگر وہ تم سے ان کی طلب کرے سو تمہیں تنگ کرے تم بخل کرنے لگو اور وہ تمہارے کینہ ظاہر کر دے گا کیا تم وہ لوگ ہو

میں اس سے راضی ہوں جو تجھے ملا دے اس کو ملاؤں جو تجھے قطع تعلق کرے قرابت نے کہا کہ اب میں راضی ہوں اللہ نے فرمایا یہ تیرے لئے ہے پھر حضرت نے فرمایا اگر چاہو تو میری بات کو قرآن سے پڑھ لو اللہ منافقوں سے فرماتا ہے فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ (متفق علیہ) ایک آدمی نے نبی صلعم سے عرض کی کہ نیک مصاحبت کیواسطے کون سب سے زیادہ مستحق ہے آپ نے فرمایا تیری ماں اس نے کہا پھر کون ہے فرمایا تیری ماں اسنے پھر پوچھا اس کے بعد آپ نے فرمایا تیری ماں اسنے پھر پوچھا کہ اسکے بعد کون ہے آپ نے فرمایا تیرا باپ (متفق علیہ) ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا تیری ماں پھر تیری ماں پھر تیری ماں پھر تیرا باپ پھر جو قرابت میں تجھ سے زیادہ نزدیک ہو پھر جو زیادہ نزدیک (ایضاً) نبی صلعم نے فرمایا خاک میں ملا جسنے اپنے ماں باپ کو ضعیفی میں پایا ایک کو یا دونوں کو پھر بہشت میں داخل نہ ہوا (مسلم) یعنی ان کی خدمت سے بہشت باسانی حاصل کر سکتا تھا۔ ایک آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ میرے رشتہ دار ہیں ان سے سلوک کرتا ہوں اور وے مجھ سے برادری کا حق کاٹتے ہیں میں ان سے احسان کرتا ہوں اور وے مجھ سے برائی کرتے ہیں میں ان سے درگذر کرتا ہوں اور وے مجھ سے جہالت کرتے ہیں گالیاں دیتے ہیں آپ نے فرمایا اگر حقیقت میں تو ایسا ہی ہے جیسا تو نے کہا گویا تو ان کے منہ پر جلتی راکھ ڈالتا ہے اور ہمیشہ خدا کی طرف سے تیرے ساتھ ایک مددگار فرشتہ رہیگا جو تجھکو ان پر غالب رکھیگا جب تک تو اس حالت میں رہیگا۔ (مسلم) جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کی روزی کشادہ اور زندگی دراز ہو تو اپنے قرابتی لوگوں کی خبرگیری کرے (متفق علیہ) برادری کا حق ادا کرنیوالا وہ شخص نہیں جو احسان کی عوض احسان کرے بلکہ برادری کا حق ادا کرنیوالا وہ ہے کہ جب کوئی اس سے توڑے تو وہ اسکو جوڑے (بخاری) باپ بہشت کا بیچ کا دروازہ ہے اگر تو

ع ۱۷ منزل

نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ﴿۲﴾ وَيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيزًا ﴿۳﴾

نعمت تجھپر کامل کرے اور تجھکو سیدھے راستے کی ہدایت کرے اور تجھکو اللہ مدد دیکر زبردست فتح میسر کرے

هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَعَ

وہ وہی ہے جسنے مومنوں کے دل میں اطمینان اُتارا تاکہ اُن کے ایمان کیساتھ اور اطمینان زیادہ ہوجائے اور آسمانوں اور زمین کا لشکر

إِيمَانِهِمْ ۗ وَلِلّٰهِ جُنُودُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿۴﴾ لِيُدْخِلَ

اللہ کے واسطے ہے اور اللہ علم والا حکمت والا ہے تاکہ مومن مردوں

الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا وَيُكَفِّرَ

اور مومن عورتوں کو باغوں میں داخل کرے جنکے نیچے سے نہریں نکلتی اور بہتی ہیں وہ اُس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں

عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ۚ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيمًا ﴿۵﴾ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِينَ

اور اُن سے اُن کی بدیوں کو دور کرے گا اور یہ اللہ کے نزدیک بڑی کامیابی ہے اور منافقوں مردوں

منزل ۶

فتحًا مُّبِينًا پس یہ ایک نہایت ہی زبردست پیشینگوئی ہی اور صیغہ ماضی میں اس کا بیان ہونا ظاہر کرتا ہی کہ یہ بات ایسی قریبی اور ایسی یقینی ہی کہ وقوع میں آ ہی چکی چنانچہ اس صورت کے بعد سے فتوحات کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ تھوڑے دن نہ گذرے تھے کہ خیبر فتح ہوا۔ پھر اُس کے بعد مکہ فتح ہوا پھر یمن اور عرب کے کل علاقوں پر تسلط ہوگیا فتح عرب کے بعد غیر ممالک مثلاً شام روم و ایران وغیرہ میں فتوحات شروع ہوگئی اور ان فتوحات نے ثابت کر دیا کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام گناہوں سے محفوظ رکھا اور اپنی نعمتیں اسپر کامل کیں اور صراط مستقیم پر اسکو قایم کیا کیونکہ اگر جھوٹے نبی ہوتے تو توریت کے بموجب قتل کئے جاتے اور ان بشارات کے پوری ہونے نے ثابت کر دیا کہ آپ سچے نبی ہیں کہ توریت نے سچے نبی کی یہی پہچان مقرر کی ہے کہ اُس کی پیشینگوئیاں پوری ہوں چنانچہ دیکھو استثنا باب اٹھارہ من ذنبك اسکے تین معنی ہوسکتے ہیں (۱) لوگوں کے جو تیرے قصور کئے۔ یعنی تجھکو فتوحات دیکر اللہ تعالیٰ لوگوں کے وہ قصور معاف کرے جو تیری ناراضگی کا باعث ہوتے ہیں (۲) تیری جماعت کے قصور کیونکہ کتب آسمانی کا یہ محاورہ ہے کہ قوم کو سردار یا مورث اعلیٰ کے نام سے مخاطب کر لیا جاتا ہے جیسا کہ استثنا ۳۲ باب ۱۵ میں ہے یشرون (یعقوب) موٹا ہوا اور اسنے لات ماری تو تو موٹا ہوگیا۔ اور چربی میں چھپ گیا خالق کو چھوڑ دیا ہوشیع ۱۲ باب ۲ یعقوب کو جیسی اس کی روشیں ہیں سزا دے گا۔ پس اس محاورہ کے مطابق لیغفر لك اور من ذنبك جو ضمیر خطاب محمد صلعم کی طرف ہی اُس سے مراد اصحاب و انصار ہیں جو کامل نثاری کی وجہ سے اپنے رسول کیساتھ ایک جان ہو گئے تھے اور آنحضرت صلعم بھی اپنے نفس کے برابر ان سے محبت اور اتحاد رکھتے تھے (۳) ذنب خفیف قصوروں کو کہتے ہیں جو اعلیٰ یا عظمت یا [illegible] ہوتی حالت میں ہر ایک نبی [illegible] ہوتے [illegible] انبیا علیہم السلام کی پاک [illegible] ان کو بھی عظیم سمجھکر ہمیشہ [illegible]

[illegible]

وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ عَلَيْهِمْ

اور عورتوں کو اور مشرک مردوں اور عورتوں کو عذاب دے گا جو اللہ پر ظن رکھنے والے ہیں اُن پر برائی

دَآئِرَةُ السَّوْءِ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ

کا دائرہ ہے اور اللہ اُن پر غضبناک ہوا ہے اور اُن پر لعنت کی ہے اور اُن کیواسطے جہنم طیار کر رکھا ہے۔ اور وہ بُرا

مَصِيْرًا [۶] وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا [۷]

ٹھکانا ہے اور آسمانوں اور زمین کا لشکر اللہ کے ہی واسطے ہے اور اللہ زبردست حکمت والا ہے

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا [۸] لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ

ہم نے تجھکو بادشاہ اور خوشخبری دینیوالا اور ڈرانیوالا بناکر بھیجا ہے تاکہ تم اللہ پر اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اُس کی مدد کرو

وَتُوَقِّرُوْهُ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا [۹] اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا

اور اُسکی عزت کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح کرو تحقیق جو لوگ تجھسے بیعت کرتے ہیں وہ لوگ اللہ سے

يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ

بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ اُن کے ہاتھوں پر ہے۔ پس جس نے عہد توڑا وہ اپنے ہی نفس پر توڑتا ہے

وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا [۱۰] سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ

اور جس نے عہد پورا کیا جو عہد کیا تھا اُس نے اللہ سے تو وہ اُسکو اجر عظیم عطا کرے گا کہ گنواروں میں سے پیچھے رہنے والے لوگ

منزل ۶

ناپاک سے پاک نکالنے کوئی نہیں۔ ہاں جسقدر کسی کی پاکیزگی اور معصومیت زیادہ ہوتی ہے اُسیقدر تقصیرات خفیف مگر اُن کی پشیمانی اور توبہ و استغفار بھی اُسیقدر زیادہ ہوتی ہے۔ ۱۲

سلہ حدیبیہ میں جب آنحضرت صلعم نے عثمان رض کو پیغام دیکر بھیجا تو قریش نے اُن کو وہیں قید کرلیا اور خبر مشہور ہوئی کہ قتل کر ڈالا تب مسلمانوں کو جوش ہوا اور آنحضرت صلعم نے لوگوں سے بیعت شروع کی۔ آپ ایک سایہ دار درخت کے نیچے بیٹھ گئے اور صحابہ یکے بعد دیگرے حضرت کے ہاتھ پر ہاتھ رکھکر یہ کہتے گئے کہ ہم لڑینگے بھاگینگے نہیں۔ چودہ سو آدمیوں نے اسیطرح پر بیعت کی اسکا نام بیعت الرضوان ہے جسکا مختصر ذکر حسب ذیل ہے حدیبیہ والے سال آنحضرت قربانیاں لیکر خانہ کعبہ کی زیارت کو چلے تخمیناً چودہ سو آدمی ساتھ تھے جب خیبر پہونچے تو کفار قریش مقابلہ کیلیے پیش آئے حضرت نے حدیبیہ میں ڈیرہ کردیا اور عثمان رض کو ابوسفیان و دیگر عمایدِ مکہ کے پاس بھیجا کہ ہم باارادہ جنگ نہیں آیا ہوں محض طواف کرنے دو قریش نے عثمان رضی اللہ عنہ کو قید کرلیا مسلمانوں میں یہ خبر مشہور ہوئی کہ وہ قتل کئے گئے تب آنحضرت صلعم نے لوگوں سے بیعت لینی شروع کی آپ ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے سب نے اس شرط پر بیعت کی کہ لڑینگے اور بھاگینگے نہیں بیہقی وغیرہ محدثین نے صحیح سند سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ عثمان اللہ اور رسول کے کام میں ہے ان کی طرف سے آپ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھا اور بیعت کی حضرت کا ہاتھ عثمان رض کے ہاتھ سے بہتر تھا۔

مِنَ الْأَعْرَابِ شَغَلَتْنَا أَمْوَالُنَا وَأَهْلُونَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِمْ مَا لَيْسَ

مغرور گنوار کہ ہم اپنے مالوں اور گھروں کے کام میں مشغول رہے پس تو ہمارے واسطے استغفار کر وہ اپنی زبانوں سے کہتے

فِي قُلُوبِهِمْ قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ

جو اون کے دلوں میں نہیں تو کہدے کہ اللہ کے مقابلہ پر تمہارے کوئی کیا کام آسکتا ہے اگر وہ تمکو نقصان پہونچانا ارادہ

نَفْعًا بَلْ كَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ⑪ بَلْ ظَنَنْتُمْ أَنْ لَنْ يَنْقَلِبَ الرَّسُو

کرے یا نفع دینے کا بلکہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اوس سے خبردار ہے۔ بلکہ تمہارا یہی گمان رہا کہ رسول اور

لُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَىٰ أَهْلِيهِمْ أَبَدًا وَزُيِّنَ ذَٰلِكَ فِي قُلُوبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ

مومن ہرگز اپنے گھروں کیطرف واپس نہ آسکینگے اور یہ بات تمہارے دلوں میں اچھی دکھائی گئی اور تم

ظَنَّ السَّوْءِ وَكُنْتُمْ قَوْمًا بُورًا ⑫ وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّا

برا ظن کرتے رہے اور تم ہلاک ہونیوالے لوگ تھے اور جو اللہ پر اور اوسکے رسول پر نہ ایمان لائے پس ہم نے

أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا ⑬ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ

کافروں کے واسطے دوزخ کا عذاب طیار کر رکھا ہے اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ کیواسطے ہے وہ جسکو

وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ⑭ سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ

اور جسکو چاہیگا عذاب کریگا اور اللہ بخشنے والا رحم والا ہے اور جب تم غنیمتوں کیطرف جاؤ گے تاکہ

إِذَا انْطَلَقْتُمْ إِلَىٰ مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ

ان کو حاصل کرو تو پیچھے رہے ہوئے لوگ کہینگے کہ ہمکو اجازت دو تاکہ ہم تمہاری پیروی کریں۔

اللہ تعالیٰ نے تمام بیعت کنندوں سے اپنی خوشنودی ظاہر فرمائی اور فرمایا کہ اے محمد جو تجھ سے بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ اونپر ہے۔ یہ آیات ذیل میں ہے لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ۔ إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ ۔ احادیث صحیحہ میں بھی اس بیعت میں شریک ہونیوالوں کے بہت فضائل آئے ہیں چنانچہ امام احمدؒ نے جابر بن عبد اللہؓ سے روایت کی ہے کہ نبی ؐ نے فرمایا ہے جسنے بیعت کی ہے انمیں سے کوئی بھی دوزخ میں داخل نہوگا اور بہت سی احادیث میں انکے جنتی ہونیکا وعدہ ہے۔ بدر کے لوگوں کے بعد ان لوگوں کا درجہ ہے۔ ابابکر صدیقؓ و حضرت عمرؓ و حضرت علیؓ اس بیعت میں شریک تھے حضرت عثمان کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ رکھکر بیعت کی تھی۔ پس ان کے مومن اور جنتی ہونے میں کوئی بھی شک نہیں جو لوگ اُن کی شان میں لغو بکتے ہیں وہ آیات قرآنی اور احادیث صحیحہ کا صریح بطلان اور تکذیب ہے بے اصل روایات کی بنا پر قرآن کو جھٹلانا اور عمداً اُسکا خلاف کرنا سخت حماقت ہے

سلہ حدیبیہ سے لوٹتے وقت آنحضرت صلعم نے مسلمانوں کو حکم الہی سے ایک بشارت دی تھی کہ اب عنقریب تمکو فتح اور غنیمت حاصل ہوگی اور اسمیں وہی لوگ شریک ہوں جو حدیبیہ میں تھے چنانچہ جب آپ ذی الحجہ کے مہینہ میں مدینہ کو واپس آئے۔ شروع محرم میں بستا تقیف سال ہجری آپ نے خیبر پر چڑھائی کی یہ چند گڑھ ہونکا نام ہے

يُرِيدُونَ أَن يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ ۚ قُل لَّن تَتَّبِعُونَا كَذَٰلِكُمْ قَالَ اللَّهُ مِن قَبْلُ

وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے کلام کو بدلیں۔ تو سنا دے کہ تم ہرگز ہماری پیروی نہ کروگی ایسا ہی اللہ نے پہلے

فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُونَنَا ۚ بَلْ كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿۱۵﴾ قُل

سے فرما دیا ہے پس وہ عنقریب کہنے لگینگے کہ نہیں بلکہ تم ہم سے حسد کرتے ہو بلکہ وہ بات کو سمجھتے ہی نہیں مگر تھوڑا

لِّلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ

جو ضعیف الایمانوں میں سے پیچھے چھوڑے گئے تھے تو انکو سنا دے کہ تم عنقریب ایک سخت جنگجو قوم کی طرف بلائی جاؤ

أَوْ يُسْلِمُونَ ۖ فَإِن تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا ۖ وَإِن تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُم

کہ تم ان سے لڑوگے یا وہ فرمانبردار ہو جاینگے پس اگر تم تابعداری کروگی تو اللہ تمکو اچھا اجر عطا فرمائیگا اور اگر پھر جاؤ

مِّن قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿۱۶﴾ لَّيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا

جیسا کہ تم پہلے سے پھرے رہے تو تمکو وہ دردناک عذاب دیگا ہاں اندھے پر کوئی حرج نہیں نہ لنگڑے پر اور نہ

عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ ۗ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ

بیمار پر (اگر وہ شریک جہاد نہوں) اور جو اللہ اور اوسکے رسول کی تابعداری کرے وہ اسکو باغوں میں داخل کریگا جنکے نیچے نہریں

وَمَن يَتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿۱۷﴾ لَّقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ

چلتی ہیں۔ اور جو پھر جاوے وہ اوسکو دردناک عذاب کا دکھ دیگا۔ اللہ مومنوں سے خوش ہوا جب وہ

يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنزَلَ السَّكِينَةَ

درخت کے نیچے تجھ سے بیعت کرتے تھے پس اوسکو معلوم ہی جو اون کے دلوں میں تھا پس اُسنے انپر اطمینان اوتارا

جو مدینہ سے شمال کیجانب چھ منزل پر تھیں یہاں باغ اور کھیتی بکثرت تھی اس چڑھائی میں وہ لوگ بھی ساتھ چلنے کو آمادہ ہوئے جو سفر مکہ میں پیچھے رہگئے تھے حکم الٰہی سے اُن کو منع کر دیا گیا الغرض خیبر فتح ہوا یہاں یہود رہتے تھے جنسے بار بار بدعہدی اور سرکشی ظہور میں آچکی تہی اسلیئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر پر چڑھائی کرکے اوسکو فتح کیا اور یہاں کی زمین کو اُن لوگوں میں تقسیم کر دیا جو حدیبیہ میں شریک تھے ۱۲

سلہ یہ ایک پیشین گوئی کے طور پر فرمایا تھا کہ ضعیف الایمان لوگ جو سفر مکے سے پیچھے رہگئے تھے وہ عنقریب کہینگے کہ تم از روئے حسد ہمکو فتوحات کے موقعہ پر ساتھ نہیں لیجاتے چنانچہ وہ ایسا ہی کہتے ہیں اسلیئے اگلی آیات میں پیشین گوئی کے طور پر انکو سنایا جاتا ہے کہ تم عنقریب ایک جنگجو قوم سے لڑنے کو بلائے جاؤگے اور تم اُن سے یہانتک لڑنا کہ وہ تابعدار ہو جاویں اگر تمنے اسوقت حکم مان لیا تو تمکو نیک اجر ملیگا۔ اور اگر پہلی کی طرح پھر گئے تو سخت سزا پاؤگے چنانچہ فتح خیبر کے بعد اہل فارس و روم وقبائل ازن وثقیف اور اہل یمن ومسیلمہ کذاب سے مقابلہ ہوا اور ان تمام سے مسلمان یہانتک لڑے کہ وہ فرمانبردار ہو گئے ان آیات سے صدیق رضی اللہ وعمر فاروق رضی اللہ کی خلافت کا قطعی طور پر برحق ہونا ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ زبردست وعدے اللہ جل جلالہ وعم نوالہ کا انہی بزرگوں کے ہاتھ سے پورے ہوئے ۱۲

عَلِيهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا ﴿۱۸﴾ وَّمَغَانِمَ كَثِيرَةً يَّاْخُذُونَهَا ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيزًا

اور انکو فتح قریب کا بدلہ دیا [1] اور بہت سی غنیمتوں [2] کا جنکو وہ حاصل کرینگے اور اللہ زبردست

حَكِيمًا ﴿۱۹﴾ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَاْخُذُونَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ

حکمت والا ہے۔ اللہ نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ کیا تھا کہ تم انکو حاصل کروگے پس اسکی تو اسنے جلدی

اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُونَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ﴿۲۰﴾

کی اور لوگوں کے ہاتھ [3] تم سے روکے رکھے اور تاکہ مومنوں کے واسطے یہ ایک نشانی ہو جاوے اور تمہیں راہ راست

وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

اور دوسری فتوحات کا وعدہ دیا جنپر ابھی تمنے قدرت نہیں پائی پر اللہ نے انکا احاطہ کر رکھا ہے اور اللہ

قَدِيرًا ﴿۲۱﴾ وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَّ

ہر شے پر قادر ہے۔ اور اگر کافر تم سے لڑیں اور وہ پیٹھ دکھا کر بھاگ جائینگے پھر کوئی انکا دوست مددگار نہوگا

لَا نَصِيرًا ﴿۲۲﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۖ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيلًا ﴿۲۳﴾ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ اَيْدِيَهُمْ

یہ اللہ کا قاعدہ ہے جو پہلے سے ہو چکا اور اللہ کے قاعدے میں تو کبھی تبدیلی نہ پائیگا اور وہ وہی ہے جسنے انکے ہاتھوں کو تم سے

[1] صلح حدیبیہ جس سے بعض مسلمان بڑے دل آزردہ ہوئے تھے اللہ تعالیٰ نے انکے دلوں پر ایک اطمینان نازل کیا اور ایک فتح قریب کی بشارت دی اور یہ بھی بشارت دی کہ بہت سی غنیمت عنقریب تمہارے ہاتھ آئیگی چنانچہ عرب و روم کی فتوحات جسمیں غنیمت انکے ہاتھ آئی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے فرمایا رسول خدا نے کہ جن لوگوں نے اُس درخت کے نیچے بیعت کی ہے انمیں سے کوئی بھی دوزخ میں نہ جائیگا اور کچھ عرصہ کے بعد اس درخت کی تعظیم ہونے لگی جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر ہوئی تو اس خیال سے کٹوا دیا کہ چند روز کے بعد اوپر اسکے منتیں نہ چڑھنے لگیں (حاشیہ جامع ۴۳۸)

[2] یعنی فتح خیبر تو عنقریب ہی نصیب ہوئی اور ایسی عمدگی کے ساتھ کہ وہ جنگ بھی نہ کر سکے ۱۲

[3] مخالفین کے ہاتھ اللہ تعالیٰ نے کئی موقعوں پر روکے چنانچہ ایک موقعہ کی بابت احمد و مسلم و ابو داؤد و نسائی و ترمذی و ابن ابی شیبہ وغیرہ نے نقل کیا ہے کہ اسی جوان ہتھیار بند اہل مکہ کے مقتیم پہاڑ کی طرف سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بمقام حدیبیہ حملہ کے قصد سے آئے آپنے بد دعا کی وہ گرفتار کر لئے گئے۔ پھر آپنے انکو معاف کر دیا۔ دوسرا موقعہ یہ ہے کہ عکرمہ بن ابی جہل ایک جماعت کو لیکر مسلمانوں پر حملہ آور ہوا مقابلہ میں مسلمان نکلے اور پتھروں کی لڑائی ہوئی۔ کفار کو بھگا کر خاص مکہ میں اُن کے گھروں تک پہنچا دیا تیسرا موقعہ فتح مکہ کا ہے جو صلح حدیبیہ کے بعد واقعہ ہوا ایسے موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے زیادہ تلوار نہ چلنے دی اگر تلوار چلتی تو مکہ میں جو بہت سے [illegible] اور [illegible] ہیں اور پردہ میں مسلمان ہو چکی تھیں اور مسلمانوں کو ان کی خبر نہ تھی وہ مسلمانوں کے ہاتھ سے پامال ہو جاتے اور پھر اسکا وبال مسلمانوں پر پڑتا کفار تو اس جوش جہالت میں بھرے ہوئے تھے کہ سارے لوگ قتل ہوں پر یہ ہمارے شہر اور گھر میں نہ آویں دنیا کے لوگ سنکر کیا کہینگے ہم ہرگز طواف کعبہ کیلئے [illegible] نہیں آنے دینگے اور مسلمان اُن کے ہاتھوں ہر سخت سخت مصائب اٹھا چکے تھے بعض مارے گئے تھے بعض کو وطن سے نکالے گئے اُن کے دین کی توہین کی گئی [illegible] اور اُن کی قربانیاں حرم تک پہنچنے [illegible]

عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا

اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے مکہ کے اندر روک رکھا بعد اسکے کہ تم انپر فتح پا چکے تھے اور جو کچھ تم کرتے ہو

هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ

وہ وہی ہیں جنہوں نے کفر کیا اور تمکو مسجد حرام سے روکا اور تمہاری قربانیوں کو کہ وہ رکی ہوئی اپنے حلال ہونے کی جگہ

وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَـُٔوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ

نہ پہنچنے دیں اور اگر کچھ مومن مرد اور مومن عورتیں نہ ہوتیں جنکو تم نہیں جانتے اگر تم ان کو پامال کر بیٹھتے تو تمکو بے خبری میں

مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

لاعلمی میں معصیت پہنچتی (مگر اسنے ایسا نہیں ہونے دیا) تاکہ جسکو چاہے اللہ اپنی رحمت میں داخل کرے اگر وہ

مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۲۵﴾ اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ

الگ ہو جاتے تو ہم انمیں سے کافروں کو دردناک عذاب دیتے جب کافروں نے اپنے دل میں ضد ٹھان لی اور ضد بھی زمانہ جاہلیت

اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا

جیسی تو اللہ نے اپنے رسول پر اور مومنوں پر تسلی اتاری اور خدا ترسی کی بات ان کے شامل حال کردی اور وہ

اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۲۶﴾ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا

ان کو زیادہ مستحق اور لائق تھے اور اللہ ہر شے کو جاننے والا ہے اللہ نے رسول کا اسکا خواب حق طریق

بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ

پر سچا کر دکھایا کہ تم مسجد حرام میں جب چاہے گا امن کے ساتھ ضرور داخل ہوگے اپنے سر منڈوا

وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ

اور بال کترواتے ہوئے اور کچھ خوف نہ رکھتے ہوگے پس اللہ کو معلوم تھا جو تمکو معلوم نہ تھا اور اسکے سوائے

ف ہجرت کے چھٹے سال آنحضرت ﷺ نے یہ خواب دیکھا تھا کہ ہم مسجد کعبہ میں امن سے گئے ہیں ارکان حج و عمرہ بجا لائے ہیں اور اکثر
نے سر بھی منڈوائے اور بال کترواتے ہیں جیسا کہ حج اور عمرہ میں دستور ہے اس خواب کو آپنے بعض لوگوں سے بیان فرما دیا تھا اسکے
بعد آپنے عمرہ کرنیکا قصد کیا جب حدیبیہ پہنچے اور کفار مکہ کو خبر ہوئی تو انہوں نے مقابلہ کیا آخر شرائط ذیل پر صلح قرار
پائی کہ جو قریش سے بھاگ کر مدینہ جاوے تو اسکو واپس بھیجدو اور جو مسلمان بھاگ آوے واپس نہ دیا جاوے اور آپ اگلے
سال اگر عمرہ کریں تو مکہ میں ہتھیار بند کرکے آویں تین دن سے زیادہ نہ رہیں ... اور دس برس تک باہم جنگ
نہ ہو اور جو قبائل جسکے ... ہوں وہ بھی انہیں کے ساتھ رہیں کفار کیطرف سے وکیل سہیل بن عمرو تھا جسکا بیٹا
ابا جندل اسی وقت مکہ سے بھاگ کر مسلمان ہو کر آ ملا تھا جو واپس دیا گیا قبیلہ بنو بکر قریش کی طرف اور قبیلہ
خزاعہ حضرت کا ... صلح نامہ لکھا گیا ... یہ وہ ہے جس پر محمد رسول اللہ ... کفار نے کہا ہم آپکو
رسول نہیں جانتے اسکو مٹا دو ... حضرت علی ... نے ...
تب آنحضرت نے خود رسول اللہ کے لفظ کو مٹا کر دیا کیونکہ صلح کرنی مقصود تھی یہ امر تمام مسلمانوں پر بہت شاق

فَتْحًا قَرِيبًا ﴿۲۷﴾ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ

ایک نزدیکی فتح اسنے مقرر فرمادی۔ وہ وہی ہے جسنے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ

عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ﴿۲۸﴾ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ۚ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ

کل دینوں پر اوس کو غالب کردے اور گواہی کے لیے اللہ کافی ہے۔ محمد اللہ کا رسول ہے اور جو اوسکے ساتھ ہیں

عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ ۖ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا ۖ

وہ کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں رحم کرنیوالے ہیں تو ان کو رکوع کرتے سجدہ کرتے دیکھیگا اور اللہ کی فضل اور

سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ ۚ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي

خوشنودی کی متلاشی رہتی ہیں سجدے کے اثر سے ان کی آثار اون کی چہروں میں (نظر آتی ہیں) یہ اون کی مثال توراۃ

الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ

میں ہے اور انجیل میں ان کی مثال یہ ہے کہ ایک کھیتی جسنے اپنی سوئی نکالی پھر اوسنے اوسکو مضبوط کیا پھر

الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۗ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

موٹا کیا پس وہ اپنی نالی پر کھڑی ہو گئی کہ کسان کو خوش کرتی ہے تاکہ کافر لوگ اوس سے غیظ

الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ﴿۲۹﴾

و غضب میں پڑیں اللہ نے اون لوگوں کو جو اون میں سے ایمان لائے اور اچھے عمل کرے بڑی بخشش کا اور اجر

گو اس صلح کے بعد آنحضرت صلعم حدیبیہ سے مدینہ کو واپس چلے آئے مکذبین کو ہنسی اڑانیکا ایک موقعہ ملگیا کہ دیکھو نبی کا ایک خواب جھوٹا ثابت ہو گیا حالانکہ خواب میں وقت نہیں ظاہر کیا گیا تھا اور نہ روانگی وقت آنحضرت صلعم نے یہ ظاہر فرمایا تھا کہ اس خواب کی بنا پر ہمنے عمرہ کا ارادہ کیا ہے مگر مکذبین کیلیے تکذیب کیواسطے ایک بہانہ ہی کافی ہوتا ہے۔ ان آیات میں پیشینگوئی کے طور پر اللہ تعالیٰ ظاہر فرماتا ہے کہ اللہ نے اپنے رسول کا خواب بالکل سچ کردیا یہ قرآن مجید کا محاورہ ہے کہ یقینی اور عنقریب ہونیوالی بات کو صیغہ ماضی میں بیان فرمایا کرتا ہے چنانچہ الٰہی عبارت میں یہ مضمون صاف ہے کہ تم انشاء اللہ تعالیٰ مسجد حرام میں داخل ہو گے سر منڈاتے اور بال کترواتے ہوئے بے خوف کرتا ہوئے پس اسکو معلوم ہے وہ بات جو تمکو معلوم نہیں یعنی اسنے مدینے میں داخل ہونے سے پہلے ایک قریب کی فتح مقدر کی ہے چنانچہ چند ماہ بعد خیبر فتح ہوا اور اگلی سال آنحضرت صلعم نے اطمینان سے عمرہ کیا کسی نے سر منڈوایا کسی نے بال کترواے اسلامی لشکر کے خوف سے تمام کفار مکہ گھروں میں چھپ گئے اور کسی کا خوف و خطر نہ رہا۔ آج قرآن مجید کی وہ پیشینگوئی پوری ہوئی جو آنحضرت کی جلالی فتوحات کی بابت چلی آتی تھی چنانچہ توراۃ میں بھی صیغہ ماضی میں یہ پیشینگوئی اسطرح درج ہے۔ "خداوند سینا سے آیا شعیر سے انپر طلوع ہوا فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آیا اور اوسکے داہنے ہاتھ میں ایک آتشی شریعت اُن کے لیے تھی۔ آتشی شریعت سے مراد جنگ و قتال ہے

سلہ چنانچہ انجیل متی ۱۳ باب ۸ میں ہے اور کچھ تخم اچھی زمین میں گرا اور پھل لایا کچھ سو گنا کچھ ساٹھ گنا کچھ تیس گنا پھر اسی انجیل کے ۱۳ باب ۳۱ و ۳۲ میں ہے کہ آسمان کی بادشاہت رائی کے دانہ کی مانند ہے جسے ایک شخص نے لیکر اپنے کھیت* میں بو دیا وہ سب بیجوں سے چھوٹا تو ہے پر جب اوگتا تو سب ترکاریوں سے بڑا ہوتا اور ایسا پیڑ ہوتا ہے کہ ہوا کے پرندے آکر اوسکی ڈالیوں پر بسیرا کرتے ہیں۔

سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ مَدَنِيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ ثَمَانَ عَشْرَةَ اٰيَةً

(شروع) اللہ کے نام سے (جو) رحمان اور رحیم ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ

اے مومنوں اللہ کے آگے اور اوسکے رسول کے آگے پیش قدمی نہ کیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تحقیق اللہ سننے

عَلِيْمٌ ① يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا

والا جاننے والا ہے - اے مومنوں تم اپنی آوازیں نبی کی آواز پر اونچی نہ کیا کرو اور نہ اوسکو زور کی آواز سے

لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا

مخاطب کیا کرو جیسے کہ تم میں سے بعض بعض کو زور سے بلاتے ہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے عمل برباد ہوجائیں

تَشْعُرُوْنَ ② اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ

اور تم جانتے بھی نہ ہو - تحقیق جو لوگ اپنے آوازیں رسول اللہ کے پاس دھیمی رکھتے ہیں یہی لوگ ہیں کہ

الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ③ اِنَّ الَّذِيْنَ

جنکے دلوں کو اللہ نے تقوے کے واسطے محنت میں ڈالا ہے ان کیواسطے بخشش ہے اور اجر بڑا ہے جو لوگ تجھکو

يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَاۗءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ④ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا

حجروں کے پیچھے سے پکارتے ہیں انمیں سے اکثر بے عقل ہیں اور وہ صبر کیا کرتے جبتک تو خود اون کیطرف نکل کر

حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑤ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

نہ جاے تو اون کے واسطے بہتر تہا اور اللہ بخشنے والا رحم والا ہے - اے مومنوں اگر تمہارے پاس

اٰمَنُوْٓا اِنْ جَاۗءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ

کوئی بدعہد بدکار کوئی خبر لیکر آے تو اوس کی تحقیق کرلیا کرو ایسا نہ ہو کہ تم نادانستہ کسی قوم پر جا پڑو

فَتُصْبِحُوْا عَلٰي مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ⑥ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ

پھر اپنے فعل پر ندامت اٹھاؤ اور جانتے رہو کہ تمہارے درمیان اللہ کا رسول ہے

اور زناخانوں کا جلا دینا ہی جیساکہ آنحضرت ص نے کیاکہ عرب سے انکا نام ونشان مٹادیا پھر آگے اسی باب میں ہے ہاں وہ اُس
قوم سے بڑی محبت رکھتا ہے اسکے سارے مقدس تیرے ہاتھ میں ہیں اور وہ تیرے قدموں کے نزدیک بیٹھے ہیں اور تیری باتوں
کو مانیں گے دیکھو توریت سفر استثنا باب ۳۳ بجز آنحضرت ص کے کسی نبی کو یہ بات نصیب نہیں ہوئی کہ اُن کے ہزاروں آدمی
پورے فرمانبردار ہوئے ہوں مسیح ع کے اصحاب تو چند معدود تھے پھر بھی بعض ان میں سے بے ایمان دغا باز کہ ایک
تو چند روپیوں کے عوض آپکو پکڑوا ہی دیا موسیٰ ع کی قوم کا یہ حال کہ بار بار معجزے دیکھے خدا کے فضل اور غضب کی
آثار مشاہدہ کئی مگر پھر بھی ہمیشہ نافرمانی اور بغاوت کرتے رہے یہانتک کہ غرق فرعون جیسا معجزہ دیکھکر
بھی اپنی جہالت اور نافرمانیوں سے باز نہ آئے یہانتک کہ خدا کا غضب ہی چالیس سال تک بیابان میں سرگردان
اور حیران پھرتے رہے اور شام تک پہونچنے سے پہلے پہلے بیس برس سے اوپر جسقدر بنی اسرائیل تھے سب ہلاک ہوگئے

لَوْ يُطِيعُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِّنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ

اگر وہ بہت باتوں میں تمہارا کہا مانتا رہے تو تم ضرور مشکلات میں پڑ جاؤ مگر اللہ نے تمہاری واسطے ایمان

فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ ﴿٧﴾

پسند کیا ہے اور اسکو تمہارے دلوں میں اچھا دکھلایا ہے اور کفر اور بدعہدی اور نافرمانی سے تمکو نفرت دلادی

فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَنِعْمَةً ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٨﴾ وَإِن طَائِفَتَانِ مِنَ

یہ اللہ کا فضل اور اوسکا انعام ہے اور اللہ علم والا حکمت والا ہے اگر مومنوں کے دو گروہ باہم لڑ پڑیں

الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا ۖ فَإِن بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ

تو ان میں صلح کرادیا کرو پس اگر ان میں سے ایک دوسرے پر سرکشی کرے تو اوس سے

فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ تَفِيءَ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ ۚ فَإِن فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا

جنگ کرو جسنے سرکشی کی ہے یہانتک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف آجائے پس اگر وہ باز آجائے تو انکی درمیان

بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا ۖ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ﴿٩﴾ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ

انصاف سے صلح کرواؤ اور انصاف کرو تحقیق اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ مومن تو بھائی بھائی

فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿١٠﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

ہیں پس اپنے بھائیوں میں صلح کرادیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جاوے اے مومنو

آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّن نِّسَاءٍ

ایک قوم دوسری قوم پر نہ ہنسے ممکن ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں پر ہنسا کریں

عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۖ وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ۖ بِئْسَ

ممکن ہے کہ وہ اون سے بہتر ہوں اور آپسمیں ایک دوسرے پر الزام نہ لگایا کرو اور نہ برے نام سے پکارا کرو کیونکہ

الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ ۚ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿١١﴾

ایمان کے بعد بدکاری پر چلنا برا ہے ۱؎ اور جو باز نہ آوے پس ایسے لوگ ظالم ہیں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ

اے مومنو بہت بدظنیوں سے بچا کرو کیونکہ بعض ظن گناہ ہے

وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا ۚ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ

اور ایک دوسرے کی تفتیش نہ کیا کرو اور نہ بعض بعض کی غیبت کیا کرے کیا کوئی تم میں سے پسند کرتا ہے

أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ ﴿١٢﴾

کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاوے پس اوس سے کراہت کرو تحقیق اللہ توبہ قبول کرنیوالا رحم والا ہے

۱؎ اسم مشتق ہے سمو سے جسکے معنے نمو یعنے بڑھنے کے ہیں۔

۲؎ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس شخص نے کسی مسلمان پر الزام لگادیا جس سے وہ بری ہے یعنی اسکے نام کو تہمت

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا

اے لوگو ہمنے تمکو مرد اور عورت سے پیدا کیا اور تمہارے گوت اور خاندان بنائے ہیں

وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ۚ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿۱۳﴾

تاکہ تم آپس میں پہچان سکو۔ اللہ کے نزدیک تم میں سے شریف تر وہی ہے جو زیادہ متقی ہے

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ۚ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ

گنواروں نے کہا ہم ایمان لائے تو سنا دے کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ یوں کہو کہ ہم فرمانبردار ہو گئے کیونکہ ابھی ایمان تمہارے

فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۚ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ۚ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

دلوں میں داخل نہیں ہوا اور اگر تم اللہ کی اور اسکے رسول کی تابعدار بنے رہو تو وہ تمہارے عملوں میں سے کچھ بھی کم نہ کریگا بیشک

رَّحِيْمٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَ

اللہ بخشنے والا رحم والا ہے مومن تو وہی ہیں جو اللہ پر اور اسکے رسول پر ایمان لائے پھر شبہ میں نہ پڑے اور

جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴿۱۵﴾

اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کے رستہ میں کوشش کرتے رہے یہی تو سچے لوگ ہیں

قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَاللّٰهُ بِكُلِّ

تو کہہ کہ کیا تم اللہ کو اپنی دینداری جتلانا چاہتے ہو اور اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے

شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۶﴾ يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ۚ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ

اور اللہ ہر شے کو جانتا ہے وہ تجھ پر احسان رکھتے ہیں کہ مسلمان ہو گئے تو سنا دے کہ اپنے اسلام کا مجھ پر احسان نہ رکھو

يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ

بلکہ اللہ نے تم پر احسان کیا کہ ایمان کی طرف تمہاری ہدایت کی اگر تم سچے ہو اللہ تو آسمانوں اور زمین کی چھپی باتیں

وَالْاَرْضِ ۚ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾

جانتا ہے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس کو دیکھنے والا ہے۔

لگا دی اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ پر لازم کر لیتا ہے کہ اسکو دوزخ میں لٹکا دے یہانتک کہ اسکا عوض لاوے نہ تو عوض اسکیگا نہ جھوٹی گا (ترغیب) فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانچ گناہ ایسے ہیں کہ انکا کفارہ نہیں ایک شرک دوسرا قتل ناحق تیسرا کسی مسلمان کو بہتان لگانا چوتھا جہاد میں دشمن کے آگے سے بھاگنا پانچواں جھوٹی قسم کھا کر کسی کا مال لینا (ترغیب) فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو اپنے بھائی مسلمان کی ذلت اور حقارت کی خوشی مت کر ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ اسکو عزت دیدے اور تجھکو ذلیل کرے اور تجھکو مبتلا کر دے (مشکوٰۃ) حضرت ابن عباسؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کسی کی ایسی بات کیطرف جسکو وہ چھپانا چاہتے ہیں یعنی انکا بھید سنتا ہے عیب لگانیکو یا ایذا پہنچانیکو تو قیامت کے دن اسکے کانوں میں سیسہ گرم ڈالا جاوے گا (ترغیب) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی اپنے بھائی مسلمان کا عیب چھپاوے اللہ تعالیٰ اسکے عیب چھپاوے گا اور اللہ پاک جسکا عیب کھولتا ہے اسکو فضیحت کر ڈالیگا کیونکہ اللہ پاک سے کوئی چیز

[illegible]

سُوْرَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ خَمْسٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً

(شروع) اللہ کے نام سے (جو) بڑا رحمان اور رحیم ہے

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ① بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ

قیامت برحق اور قرآن بزرگ اسپر گواہ ہے بلکہ انہوں نے تعجب کیا کہ ان کے پاس انہیں میں سے ڈرانیوالا آیا

هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ② ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ③ قَدْ عَلِمْنَا

یہ تو عجیب بات ہے۔ کیا جب ہم مر گئے اور مٹی ہو گئے وہ واپسی تو بعید از قیاس ہے۔ ہم کو معلوم ہے کہ جو کچھ

مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ④ بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ

زمین انہیں سے کم کرتی ہے اور ہمارے پاس حفاظت کرنیوالی کتاب ہے بلکہ انہوں نے حق کو جب وہ ان کے پاس آیا جھٹلایا

فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ⑤ اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا

پس وہ ایک ڈگمگاتی بات میں ہیں کیا انہوں نے اپنے اوپر آسمان کو نہیں دیکھا کہ ہم نے اسکو کیسا بنایا اور اسکو آراستہ

وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ⑥ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا

کیا اور اسمیں کوئی نقص یا خلاف نہیں اور زمین کو پھیلایا اور اسمیں اٹل پہاڑ بنائے اور ہر قسم کی خوشنما روئیدگی

رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ⑦ تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ

اسمیں اگائی جو ہر ایک توبہ کرنیوالے بندے کیواسطے موجب دانائی اور نصیحت ہے

مُّنِيْبٍ ⑧ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ

اور ہمنے آسمان سے مبارک پانی اتارا اور اوس سے باغات اور اناج جو کاٹا جاتا ہے

الْحَصِيْدِ ⑨ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ⑩

پیدا کیے۔ اور نیز لمبی لمبی کھجوریں کہ اون کے خوشے تہ بر تہ لگے

رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ⑪ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ

جو میرے بندوں کا رزق ہے اور اوس سے مردہ شہر کو زندہ کیا۔ اسیطرح نکلنا ہوگا اون سے پہلے

قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ⑫ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍ ⑬

نوح کی قوم اور کنوئیں یا خندق والوں اور ثمود اور عاد اور فرعون اور اخوان لوط

وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ۚ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ⑭ اَفَعَيِيْنَا

اور بن والوں اور قوم تبع نے (رسولوں کو) جھٹلایا۔ سب نے رسولوں کو جھٹلایا پس ہمارے عذاب کا وعدہ سچا ہوا

بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ۚ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ⑮ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ

کیا پس ہم پہلی پیدائش سے تھک گئے نہیں بلکہ یہ نئی پیدائش سے شبہ میں پڑے ہیں اور ہم نے ہی انسان کو پیدا کیا

وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ⑯ اِذْ يَتَلَقَّى

اور ہم جانتے ہیں جو کچھ وسوسہ اسکا نفس پیدا کرتا ہے اور ہم اوس کی ورید کی رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں جبکہ

ع ۱ ۱۵

سے مضطرب۔ لبس فائدہ ۱۲ ورید کی رگ سے مراد وہ سرخ رگ ہے جو خون کو ورید ۱۰ انسان کے اندر بہتی ہے ہر ایک
... خون سے کہ لگی دوسرا قدرہ رگ ہی مگر ذات باری کے لیے کوئی بھی روک نہیں ۱۲

الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ﴿۱۷﴾ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ

دو حفاظت کرنے والے دائیں اور بائیں بیٹھے ہوئے حفاظت کرتے ہیں (دیکھا تک) کہ کوئی بات بھی منہ سے نہیں نکالتا

عَتِيْدٌ ﴿۱۸﴾ وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿۱۹﴾

مگر وہ اسکے پاس نگہبان ڈالنے لکھ لینے کو تیار ہوتے ہیں اور موت کی بیہوشی حق طریق سے آپہنچی یہ وہی ہے جس سے تو گریز کرتا

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ﴿۲۰﴾ وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّ

تھا اور صور پھونکا جائیگا وہی دن ہے جس سے ڈرایا گیا تھا اور ہر ایک نفس آئیگا کہ اسکے ساتھ ایک ہانکنے والا اور

شَهِيْدٌ ﴿۲۱﴾ لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ

ایک شاہد ہوگا۔ تو تو اس سے بےخبر ہی تھا پس ہمنے تجھسے پردہ اوٹھادیا آج تیری نظر تیز ہے اور اسکا ساتھی

فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ﴿۲۲﴾ وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ﴿۲۳﴾

کہیگا کہ یہ جو میرے پاس ہے تیار ہے (حکم ہوگا۔)

اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۲۴﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبٍ ﴿۲۵﴾

جہنم میں ڈالو ڈالو ہر ایک نافرمان عنادی کو جو نیکی سے منع کرنے والا سرکش شکی ہے

الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ﴿۲۶﴾ قَالَ

جسنے اللہ کے ساتھ اور خدا بنا لئے پھر اوسکو سخت عذاب میں ڈالو ڈالو اسکے ساتھی نے

قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ ﴿۲۷﴾ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا

کہا اے ہمارے رب میں نے اوسکو سرکش نہیں بنایا بلکہ وہ ہی دور کی گمراہی میں تھا اسنے کہا میرے پاس

لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ﴿۲۸﴾ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ

مت جھگڑو اور میں پہلے سے تمہارے پاس ڈراوے بھیج چکا تھا ہماری جناب میں بات نہیں بدلتی

وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۲۹﴾ يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ

اور میں اپنے بندوں پر ظلم کرنیوالا نہیں ہوں ایک دن ہم جہنم سے پوچھینگے کیا تو بھر گئی اور وہ کہتی جاتی ہے

ع ۲ ۱۶

۵۱ نیک ہانکنے والا تو اسکا شوق اور جذبہ ہے جو اوسکو حضرت کبریائی میں لیجاتا ہے اور بد کا ہانکنے والا اسکی غفلت و نحوست ہے جو اسکو جہنم کیطرف کھینچکر لیجائینگے اور شہید اوس کی حالت ہے۔

۵۲ القیا صیغہ تثنیہ تاکید کیواسطے ہے یعنے ڈالو ڈالو جیسا کہ اور جگہ تاکید کیواسطے قرآن مجید نے جمع کا صیغہ مفرد کیواسطے استعمال کیا ہے رَبِّ ارْجِعُوْنِ ۲۳ اے میرے رب تو مجھے واپس بھیجدے واپس بھیجدے واپس بھیجدے فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۵۵ اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے مکرو گے

۵۳ حدیث شریف میں ہے لا تزال جهنم تقول هل من مزيد حتى يضع فيها رب العزة قدمه فيقول قط قط یعنے جہنم ہمیشہ یہی کہتی رہے گی کہ کیا کچھ اور ہے یہانتک کہ صاحب عزت اپنا قدم اسمیں رکھیگا پھر وہ کہیگی بس بس یہاں پر صاحب عزت سے مراد متکبر اور جبار لوگ ہیں جیسا کہ اسکی نسبت

وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿۴۰﴾ وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ

اور رات میں بھی اوس کی تسبیح کر اور سجدے کے بعد بھی اور سن رکھ ایک دن پکارنیوالا قریب کی جگہ سے

قَرِيْبٍ ﴿۴۱﴾ يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ﴿۴۲﴾ اِنَّا نَحْنُ

پکاریگا جسدن وہ حق طریق سے ایک للکار سنینگے یہ نکلنے کا دن ہے ہم ہی زندہ کرتے

نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ﴿۴۳﴾ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ذٰلِكَ

اور مارتے ہیں - اور ہماری طرف سبکی بازگشت ہے - ایکدن زمین انپر سے پھٹ جاوے گی اور وہ دوڑتے

حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ﴿۴۴﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ فَذَكِّرْ

ہوئے نکلینگے - یہ اٹھانا اور جمع کرنا ہمپر آسان ہے - ہم خوب جانتے ہیں جو کچھ وہ کہتے ہیں اور تو انپر کوئی جبر کرنے والا نہیں

بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ﴿۴۵﴾

پس جو ڈرا وے سے ڈرتا ہے - اوسکو قرآن سے سمجھا -

سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ سِتُّوْنَ اٰيَةً

(شروع) اللہ کے نام سے (جو) بڑا مہربان اور رحیم ہے

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ﴿۱﴾ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ﴿۲﴾ فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ﴿۳﴾ فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ﴿۴﴾

[1] الجرات کو ایک قاعدہ سے جدا کرنیوالی ہواؤں کی قسم پھر (انکا) بوجھ اٹھانیوالیوں کی قسم پھر نرم نرم چلنے والیوں کی قسم

اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ﴿۵﴾ وَّاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ﴿۶﴾ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ﴿۷﴾

پھر ان فرشتوں کی قسم جو تمام امر کے بانٹنے والے ہیں جو تمکو وعدہ دیا گیا ہے وہ ضرور سچا ہو نیوالا ہے اور

اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ﴿۸﴾ يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ﴿۹﴾ قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ﴿۱۰﴾

کہ تم مختلف بات میں ہو جو بہک گیا ہے وہی اوس سے بہکایا جاتا ہے - اٹکل باز ہلاک ہوں -

الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ﴿۱۱﴾ يَسْــَٔلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۱۲﴾ يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ

جو غفلت میں بھولے ہیں - وہ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ انصاف کا دن کب ہوگا ایک دن وہ آگ پر

يُفْتَنُوْنَ ﴿۱۳﴾ ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۴﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ

تپائے جاوینگے اور کہا جاویگا اپنے انعام کو چکھو یہ وہی ہے جسکی تم جلدی کیا کرتے تھے تحقیق خدا پرست

فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۱۵﴾ اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ﴿۱۶﴾

لوگ باغوں اور چشموں میں ہونگے اپنے رب کی عطیات حاصل کر رہے ہونگے کیونکہ وہ پہلے سے محسن تھے

كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَفِيْ

رات کے وقت میں تھوڑی ہی دیر سویا کرتے اور صبح کے وقتوں میں استغفار کیا کرتے تھے اور

[1] یعنی الجرات اٹھتے بادلوں کی بنے ہواؤں کے چلنے اور حصہ حصہ اون کی تقسیم ہونیکا انتظار اسباب کی کافی دلیل ہے کہ قیامت ضرور ہوگی جیسے متفرق قطرات کہیں کہیں سے اٹھکر جمع ہو جاتے اور بادل بناتے ہیں اسیطرح انسانوں کے ذرات جو زمین یا ہواؤں میں منتشر ہو گئے ہونگے سب جمع ہو جاوینگے اللہ کی قدرت سے یہ کسی طرح باہر نہیں ۱۲

أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ﴿١٩﴾ وَفِي الْأَرْضِ آيَاتٌ لِلْمُوقِنِينَ ﴿٢٠﴾

اور اون کے مالوں میں سائل اور غیر سائل کیواسطے ایک حق تہا اور زمین میں یقین کرنیوالوں کیواسطے نشانیاں ہیں

وَفِي أَنْفُسِكُمْ ۚ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ﴿٢١﴾ وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ ﴿٢٢﴾

اور تمہارے نفسوں میں بہی پس کیا تم دیکہتے نہیں ہو اور آسمان میں تمہارا رزق ہے اور نیز وہ چیز جسکا تمکو وعدہ دیا

فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِثْلَ مَا أَنَّكُمْ تَنْطِقُونَ ﴿٢٣﴾ هَلْ أَتَاكَ

پس زمین اور آسمان کے رب کی قسم کروہ ایسا ہی حق ہے جیسا کہ تم باتیں کرتے ہو کیا تیرے پاس

حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ ﴿٢٤﴾ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا

ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر پہونچی ہے جب وہ اوسکے پاس پہنچے اور بولے سلام

قَالَ سَلَامٌ قَوْمٌ مُنْكَرُونَ ﴿٢٥﴾ فَرَاغَ إِلَىٰ أَهْلِهِ فَجَاءَ بِعِجْلٍ سَمِينٍ ﴿٢٦﴾ فَقَرَّبَهُ

اسنے جواب دیا سلام دلمیں ابراہیم نے کہا یہ تو کوئی اوپرے لوگ ہیں پس اپنے گہر کیطرف دوڑ گیا اور تلا ہوا

إِلَيْهِمْ قَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ ﴿٢٧﴾ فَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً ۖ قَالُوا لَا تَخَفْ ۖ وَبَشَّرُوهُ

بچہڑا لے آیا اور اونکے آگے رکہا اور پوچہا کیا آپ کہاتے نہیں اور اون سے اوسکے دل میں ڈر کا شروع ہوا بولے خوف نکر

بِغُلَامٍ عَلِيمٍ ﴿٢٨﴾ فَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ فِي صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوزٌ

اور اوسکو علم والے لڑکے کی بشارت دی اور اسکی بیوی جماعت میں آئی پس اسنے اپنا چہرہ پیٹا اور بولی بڑہیا اور

عَقِيمٌ ﴿٢٩﴾ قَالُوا كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ ۖ إِنَّهُ هُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ﴿٣٠﴾

بانجہ وہ بولے تیرے رب نے اسیطرح کہا ہے کہ وہ حکمت والا علم والا ہے

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ﴿٣١﴾ قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمٍ

اسنے پوچہا اے خدا کے فرستادو تمہارا کیا مطلب ہے وہ بولے ہم بدکار لوگوں کی طرف بہیجے

مُجْرِمِينَ ﴿٣٢﴾ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِنْ طِينٍ ﴿٣٣﴾ مُسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ

گئے ہیں تاکہ ہم اون پر مٹی کے پتہر برساویں جو تیرے رب کے نزدیک خطاکاروں کے لیئے

لِلْمُسْرِفِينَ ﴿٣٤﴾ فَأَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٣٥﴾ فَمَا وَجَدْنَا

نامزد کئے ہوئے ہیں پس ہمنے اونکو نکالدیا جو وہاں پر مومن تہے اور مسلمانوں کے ایک گہر کے سوا

فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٣٦﴾ وَتَرَكْنَا فِيهَا آيَةً لِلَّذِينَ يَخَافُونَ الْعَذَابَ

اور کوئی نہ دیکہا (جسمیں مومن ہوں) اور اسمیں اون لوگوں کیلیئے ایک نشان چہوڑدیا جو دردناک عذاب

الْأَلِيمَ ﴿٣٧﴾ وَفِي مُوسَىٰ إِذْ أَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ ﴿٣٨﴾ فَتَوَلَّىٰ

ڈرتے تہے اور موسی میں بہی (ایک نشان تہا) جب ہمنے اوسکو فرعون کیطرف صاف صاف غلبہ دیکر بہیجا پس وہ

بِرُكْنِهِ وَقَالَ سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ ﴿٣٩﴾ فَأَخَذْنَاهُ وَجُنُودَهُ فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ

اپنے زور کے گہمنڈ میں پہیر گیا اور کہنے لگا کہ جادوگر ہے یا دیوانہ ہے پس ہمنے اوسکو اور اوسکے لشکر کو پکڑ لیا اور اونکو دریا میں

وَهُوَ مُلِيمٌ ﴿٤٠﴾ وَفِي عَادٍ إِذْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ ﴿٤١﴾ مَا تَذَرُ مِن شَيْءٍ

اور وہ ملامت زدہ تھا۔ اور عاد میں بھی (ایک نشان تھا) جب ہم نے ان پر منحوس ہوا بھیجی جس شے کو نہ چھوڑا

أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيمِ ﴿٤٢﴾ وَفِي ثَمُودَ إِذْ قِيلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوا حَتَّىٰ

جس پر وہ گئی مگر اسکو بوسیدہ ہڈیوں کیطرح بنا دیا اور ثمود میں بھی (ایک نشان تھا) جب ان کو کہا گیا

حِينٍ ﴿٤٣﴾ فَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ وَهُمْ يَنظُرُونَ ﴿٤٤﴾ فَمَا

کہ ایک وقت تک گزران کرلو پس وہ اپنے رب کے حکم سے سرکش ہو گئے پس ان کو اس واقعہ مہلک نے پکڑ لیا اور وہ

اسْتَطَاعُوا مِن قِيَامٍ وَمَا كَانُوا مُنتَصِرِينَ ﴿٤٥﴾ وَقَوْمَ نُوحٍ مِّن قَبْلُ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا

دیکھتے رہ گئے پس نہ تو اٹھ سکے اور نہ انتقام لینے کی طاقت ہوئی اور پہلے قوم نوح کو بھی

فَاسِقِينَ ﴿٤٦﴾ وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ ﴿٤٧﴾ وَالْأَرْضَ فَرَشْنَاهَا فَنِعْمَ الْمَاهِدُونَ

(ہلاک کر چکے) کہ وہ بدعہد لوگ تھے اور آسمان کو ہم نے ہاتھوں سے بنایا اور ہم کشائش دینے والے ہیں اور زمین

وَمِن كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿٤٩﴾ فَفِرُّوا إِلَى اللَّهِ إِنِّي

اور ہر شے کے ہم نے جوڑے پیدا کئے تاکہ وہ سمجھیں پس اللہ کی طرف دوڑو میں تمہارے لئے اسکی طرف سے

لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٥٠﴾ وَلَا تَجْعَلُوا مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ إِنِّي لَكُم مِّنْهُ

صاف صاف طور پر ڈرانے والا ہوں اور اللہ کے ساتھ دوسرا خدا نہ بناؤ میں اسکی طرف سے تمہارے لئے

نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٥١﴾ كَذَٰلِكَ مَا أَتَى الَّذِينَ مِن قَبْلِهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا قَالُوا سَاحِرٌ

صاف ڈرانے والا ہوں۔ اسی طرح ان سے پہلوں کے پاس بھی کوئی رسول نہیں آیا مگر انہوں نے اسکو جادوگر یا

أَوْ مَجْنُونٌ ﴿٥٢﴾ أَتَوَاصَوْا بِهِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ ﴿٥٣﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَا أَنتَ

مجنون کہتے رہے کیا وہ ایک دوسرے کو وصیت کرتے رہے ہیں بلکہ وہ شریر لوگ ہیں پس تو ان سے کنارہ کر

بِمَلُومٍ ﴿٥٤﴾ وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٥٥﴾ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ

پس تجھ پر کوئی الزام نہیں اور نصیحت کرتا رہ کیونکہ نصیحت مومنوں کو نفع دیتی ہے اور میں نے

وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴿٥٦﴾ مَا أُرِيدُ مِنْهُم مِّن رِّزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَن

جن اور انسان کو اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ عبادت کریں میں ان سے رزق نہیں چاہتا اور نہ چاہتا ہوں

يُطْعِمُونِ ﴿٥٧﴾ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ ﴿٥٨﴾ فَإِنَّ لِلَّذِينَ

کہ مجھ کو کھانا کھلاویں اللہ ہی بڑا رزق دینے والا اور زبردست قوت والا ہے پس ظالموں کو بھی

ظَلَمُوا ذَنُوبًا مِّثْلَ ذَنُوبِ أَصْحَابِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُونِ ﴿٥٩﴾ فَوَيْلٌ

ایک ڈول ہے جیسا کہ ان کے ہم مشربوں کا ڈول تھا پس وہ مجھ سے جلدی نہ کریں پس

لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِن يَوْمِهِمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿٦٠﴾

کافروں پر ان کے اس دن کا افسوس جس کا ان کو وعدہ دیا گیا ہے

سے جب ڈول بھر جاتا ہے تب خالی کر دیا جاتا ہے اسی طرح کافر زمانہ ...

سُوْرَةُ الطُّوْرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | تِسْعٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

وَالطُّوْرِ ۝۱ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۝۲ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۝۳ وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ۝۴

قسم ہے طور کی[1] اور کتاب کی جو لکھی ہے کاغذ پر کھلے میں لکھی ہوئی ہے (قرآن) اور اس آباد گھر کی (خانہ کعبہ) اور چھت

وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۝۵ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۝۶ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۝۷ مَّا لَهٗ

بلند (آسمان) کی اور سمندر کی جسمیں جوش پیدا کیا گیا ہے کہ تیرے رب کا عذاب ضرور واقع ہونے والا ہے اسکا

مِنْ دَافِعٍ ۝۸ يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ۝۹ وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ۝۱۰ فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ

کوئی دفع کرنے والا نہیں ایک دن آسمان لرزوں سے لہریں مارے گا اور پہاڑ اڑائے جائینگے پس جھٹلانے

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝۱۱ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ۝۱۲ يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ

والوں پر اسدن کا افسوس ہے جو اپنے جھوٹے کھوج میں ہنسی کرتے ہیں ایکدن وہ آتش جہنم کیطرف

دَعًّا ۝۱۳ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۝۱۴ اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ

دھکیل کر دھکیلے جائینگے یہی وہ آگ ہے جسکو تم جھٹلایا کرتے تھے کیا یہ جادو ہے یا تم دیکھتے ہی

لَا تُبْصِرُوْنَ ۝۱۵ اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ۭ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ

نہ تھے اسمیں داخل ہو جاؤ خواہ اسکی برداشت کرسکو یا نہ کرسکو تمہیں برابر ہے تمہیں

مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۱۶ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ۝۱۷ فٰكِهِيْنَ

تو وہی بدلہ دیا جائیگا جو تمہارے عمل تھے تحقیق متقی لوگ سکھوں کی جنت میں ہیں اپنے رب کی

[1] قرآن مجید کی تمام قسمیں حقیقت میں دلایل بینہ کا بیان نہایت مختصر الفاظ میں ہوتا ہی چنانچہ یہ تمام قسمیں دلائل ہیں اول دلیل طور ہی جہاں موسیٰ کو تورات ملی جسمیں مثیل موسیٰ یعنی نبی آخر الزمان کی بشارات ہیں دوسری دلیل قرآن مجید ہی جسکی مثل آجتک کوئی بھی پیش نہیں کرسکا اور نہ کرسکتا ہی اور جو ہر ایک پہلو سے بے نظیر ہے تیسری دلیل خانہ کعبہ ہی جہاں مکہ آباد ہوا جسکے گرد و نواح کی آثار بتلا رہے ہیں کہ مامور من اللہ کے مقابلہ پر قومیں اور بادشاہتیں برباد ہو جایا کرتی ہیں چوتھی دلیل یہ قسمیں ہیں عرب کا عام عقیدہ تہا اور اسوقت بھی قریب قریب تمام دنیا کا ہی کہ جھوٹی قسمیں کھانیوالا ہلاک ہو جایا کرتا ہے اسیواسطے علم طور اور عدالتوں میں قسموں پر فیصلے کیے جاتے ہیں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقدر قسمیں کھاتے ہیں آپ پر کوئی زوال نہیں بلکہ روز افزوں ترقی ہی خانہ کعبہ کے اندر افترا اور جھوٹی قسموں کا وبال بہت جلد پیش آنا چاہیے تھا اگر ایسا نہیں ہوا پانچویں دلیل آسمان ہی جو بلند چھت کیطرح نظر آتا ہے خدا کی ذات پر افترا کرنے اور خانہ کعبہ کے اندر جھوٹی قسمیں کھانے سے چاہیے تہا کہ آپ پر آسمان ٹوٹ پڑتا مگر وہ صادق ہے اسلیے روز بروز اسکا اقبال زیادہ ہے اور اسکے مخالفین کا زوال چھٹی دلیل وہ دین قیم اور معرفت کا سمندر ہے جو اس قرآن میں جوش مار رہا ہے ساتویں دلیل پیشگوئی کے طور پر بتلائی گئی کہ سلے مخالفوں جسطرح اور نبیوں کے مخالف مبتلائے عذاب

بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿۱۸﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا

عطیات سے مزے اوڑاتے ہیں اور اُن کے رب نے اون کو دوزخ کے عذاب سے بچا لیا ہے ان عملوں کے

هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَ

نتیجہ میں جو تم کرتے تھے مزے سے کھاؤ پیو - ترتیب سے بچھائے ہوئے تختوں پر تکئے لگائے ہوئے بیٹھے ہوں

زَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿۲۰﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ

اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے اُن کے نکاح کر دیئے اور جو ایمان لائے اور اُن کی اولاد بھی ایمان میں اون کی

بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ كُلُّ

تابع ہوئی ہمنے اُن کو اُن کی اولاد کے ملا دیا اور ہمنے اُن کے عمل میں سے کچھ بھی کم نہیں کیا - ہر ایک انسان

امْرِی ٍٔۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ﴿۲۱﴾ وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۲﴾

اپنے عمل میں گرو ہے اور ہمنے میووں اور گوشت کی جو وہ چاہتے ہیں ریل پیل کر دی

يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ ﴿۲۳﴾ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ

(مزا لیکر) وہ ایک دوسرے سے پیالوں کی چھینا جھپٹی کریںگے اُسمیں نہ تو لغو ہے اور نہ گناہ اور اون

غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۲۴﴾ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَاۗءَلُوْنَ

کے گرد اون کے لڑکے پھرینگے[1] گویا کہ وہ چھپائے ہوئے موتی ہیں اور بعض بعض کیطرف رخ کر کے باہم سوال کرتے

منزل ۷

ہوئے ہیں اسیطرح تم بھی مبتلائے عذاب ہو کر فنا ہو جاؤ گے چنانچہ جنگ بدر اور جنگ احزاب میں مخالفین پر عذاب آیا کہ آسمان اُنپر ٹوٹ پڑا اور فرشتے نازل ہوئے اور خدا کے ایسے لشکر اُترے کہ جنکو انہوں نے نہیں دیکھا اور آسمان میں سمندر کیطرح طوفان پیدا ہوا جس سے جنگ احزاب میں دس ہزار مخالفین کی جمعیت چھ سو مسلمانوں کے خلاف پر بھاگ گئی آٹھویں دلیل اُن قوموں کا اور بادشاہتوں کا مسلمانوں کے خلاف سے اُڑ جانا ہے جو اپنے آپ کو پہاڑ کی طرح اٹل سمجھتے تھے جیسے اقوام عرب سلطنت ایران و روم و یمن وغیرہ - ۲

[1] یہ لڑکے کون ہونگے ان کی نسبت قرآن مجید فرماتا ہے کہ با ایمان والدین کی با ایمان لڑکے ہونگے - جنکو اللہ کریم ملا دیگا جیساکہ پہلی آیت میں ذکر ہو چکا کہ جو لوگ با ایمان ہیں اور اون کی اولاد بھی ایمان میں اُن کی تبع ہے اُن کے ساتھ ان کی اولاد کو ملا دینگے سورہ دہر میں بجائے غلمان کے ولدان کا لفظ ہے وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ﴿۱۹﴾ انکے پاس انکے بچے سدا بہار رہینگے جب تو انہیں دیکھیگا تو بکھرے ہوئے موتی خیال کریگا ایسا ہی سورہ واقعہ میں ہے يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿۱۷﴾ بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ ۙ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿۱۸﴾ اُن کے پاس اُن کے بچے صاف پانی کے آبخورے اور مرتبان اور پیالے لیے ہوئے سدا بہار رہینگے غلمان جمع ہے غلام کی جو بمعنی فرزند کے ہو قرآن مجید میں آیا ہے جیساکہ مقامات ذیل میں فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ

قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ﴿۲۶﴾ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾

وہ کہینگے کہ ہم پہلے سے اپنے گہر کے لوگوں میں ڈرا کرتے تھے بس اللہ نے ہمپر احسان کیا اور ہمکو لو کے عذاب سے بچایا

اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ﴿۲۸﴾ فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ

ہم پہلے سے اسکو پکارا کرتے تھے کہ وہ بڑا نیکی کرنے والا اور رحم والا ہے بس تو نصیحت کر پس تو اپنے رب کے

بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ﴿۲۹﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ﴿۳۰﴾ قُلْ

فضل سے نہ تو کاہن ہے اور نہ دیوانہ کیا وہ کہتے ہیں کہ شاعر ہے ہم تو اسپر گردش ہلاکت کی امید کرتے ہیں

تَرَبَّصُوْا فَاِنِّىْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ﴿۳۱﴾ اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ اَمْ هُمْ

تو کہدے کہ انتظار کرو اور میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں ۔ کیا ان کی عقلیں انکو یہ بتلاتی ہیں یا وہ

قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۳۲﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾ فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ

شریر ہیں کیا وہ کہتے ہیں کہ اسنے اسکو خود گہڑ لیا ہے نہیں بلکہ وہ ایمان نہیں لاتے بس اگر وہ

كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿۳۴﴾ اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَ

سچے ہیں تو پیش کریں کیا وہ کسی اور شئے سے پیدا کیے گئے ہیں کیا وہی خالق ہیں کیا انہوں نے آسمانوں اور زمین

الْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ﴿۳۶﴾ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَاۗىِٕنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَۜيْطِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ

کو پیدا کیا ہے نہیں بلکہ وہ یقین نہیں کرتے ۔ کیا انکے پاس تیرے رب کے خزانے ہیں یا وہ داروغہ ہیں کیا انکے پاس سیڑہی ہے

يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾ اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۳۹﴾

جس پر چڑھ کر انہیں سنتے ہیں تو چاہیئے کہ ان میں جو سننے والا ہے وہ کوئی صاف دلیل پیش کرے کیا اسکے واسطے بیٹیاں اور

اَمْ تَسْـَٔــلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۰﴾ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۴۱﴾ اَمْ يُرِيْدُوْنَ

کیا تو ان سے کوئی اجر مانگتا ہے پس وہ چٹی کے بوجھ میں دبے ہوئے ہیں ۔ کیا ان کے پاس غیب ہے کہ وہ لکھ لیتے ہیں کیا وہ کسی تدبیر

كَيْدًا ۭ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۳﴾

کا ارادہ رکہتے ہیں پس جنہوں نے کفر کیا وہی اس تدبیر میں پہنسینگے کیا ان کیواسطے اللہ کے سوا کوئی اور معبود ہے پاک ہے اللہ اس سے جو

وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَاۗءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ﴿۴۴﴾ فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ

اور اگر وہ آسمان سے کوئی ٹکڑا گرتے ہوئے دیکہیں تو کہنے لگیں کہ بادل ہے جو تہ بتہ جما ہوا ہے پس ان کو چھوڑ دے

الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ﴿۴۵﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـــًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۶﴾

یہاں تک کہ وہ اپنے اسدن کو دیکھ لیں جسمیں وہ ہلاک کیے جائینگے جسدن انکا جتن انکی تدبیر بہی کام نہ آئیگا ۔

ئہ شاعر تو ہمیشہ ذلیل رہتے ہیں اور جب کسی قوم میں لغو جہوٹی شاعری زور پکڑتی ہے تو وہ قوم تباہ ہو جاتی ہے خاندان مغلیہ خاتمہ شاعری کی انتہا پر ہوا تو کیا اتنا ہی نہیں دیکہتے کہ اگر محمدؐ شاعر ہوتا تو کبھی کا ناکام اور ذلیل ہو گیا ہوتا بلکہ اسکا تو روز بروز اقبال زیادہ ہی ایسا ہی جہوٹے کاہنوں کا حال ہوتا ہے اسلیئے عرب والوں کا خیال تھا کہ چونکہ محمدؐ ایک کاہن اور شاعر ہے خود گردش میں آجائیگا اور وہ انتظار کرتے تھے کہ کب وہ گردش آئے اور یہ ہلاک ہو جائے اسلیئے انکو سنایا جاتا ہے کہ اچھا بس اسی پر فیصلہ سہی تم بہی انتظار کرو اور میں بہی انتظار کرتا ہوں ۔ یہ صداقت محمدؐ کے ثبوت میں نویں دلیل ہے ۔ دسویں دلیل یہی ہے کہ اسکے برابر کوئی بات پیش کرکے تو دکہلاو ۔ ئہ یعنی یوم بدر ۱۲

وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَ

اور ظالموں کیواسطے اُنکے سوائے اور عذاب بھی ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے اور

اصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿٤٨﴾ وَمِنَ الَّيْلِ

اپنے رب کے حکم کے واسطے صبر کر تو ہماری آنکھوں میں یعنی حفاظت میں ہے اور جب تو کھڑا ہو تو اپنے رب کی حمد کیساتھ

فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ﴿٤٩﴾ | سُوْرَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اِثْنَتَانِ وَسِتُّوْنَ اٰيَةً

تسبیح کر اور رات میں بھی اور ستاروں کے چھپنے کے بعد بھی اسکی تسبیح کیا کر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو رحمان اور رحیم ہے

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ﴿١﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ﴿٢﴾ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ﴿٣﴾

قسم ہے ستارے کی جب وہ ڈھلے تمہارا صاحب نہ بھولا بھٹکا اور نہ سرکش ہوا۔ اور وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتا

اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ﴿٤﴾ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ﴿٥﴾ ذُوْ مِرَّةٍ فَاسْتَوٰى ﴿٦﴾

بلکہ یہ قرآن تو وحی ہے جو اسکی طرف وحی کی گئی ہے اسکو سخت قوت اور زور والے نے سکھایا ہے

وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ﴿٧﴾ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ﴿٨﴾ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ

جب سیکھنے میں اچھا درست ہے اور وہ اعلیٰ حد پر پہنچا پھر وہ نزدیک ہوا اور پھر وہ جھکا پھر دو کمانوں

ریگستان عرب میں پانی کی قلت تھی راستوں پر سڑک یا میل کے نشانات نہ تھے اسلیے جب عرب لوگ رات کو سفر کرتے تو ستارہ ثریا سے سمت کو قائم کرتے تھے چنانچہ قرآن مجید میں بھی اسکا ذکر ہے وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ آجکل قطب نما اور سڑکوں و میلوں کے نشانات نے اسکو غیر ضروری کر دیا النجم میں جو ال خصوصیت کا ہے وہ اسی ستارہ کیطرف دلالت کرتا ہے۔ اگر النجم سمت الراس پر واقعہ ہو تو اُس سے سمت کا کچھ پتہ نہیں لگسکتا بلکہ جب مشرق یا مغرب کیطرف ڈھلا ہوا ہو تبھی اُس سے پتہ لگ سکتا ہے هَوٰى کے معنے چڑھنے اور ڈھلنے کے ہیں پس وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى سے یہ مراد ہوئی کہ دیکھو جسطرح پر النجم چڑھنے یا ڈھلنے کے وقت مسافروں کا رہنما ہوتا ہے اسیطرح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو تمہاری طرف جھکا اور متوجہ ہوا ہے

۵۲ یعنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو تمہارا ہموطن اور ہمقرن ہے جسکو تم محمد احمد اور امین جانتے ہو جسکے حالات سے تم چالیس سال سے واقف ہو جسکی دیانت امانت راستبازی اور اخلاق جمیلہ سے تم خوب واقف ہو خوب غور کرو اور سمجھو کہ وہ بھولا بھٹکا نہیں بلکہ جسطرح پر خداوند عالم کیطرف سے ظاہری اندھیرے کے وقت النجم رہنما ہے۔ اسیطرح خداوند کریم کیطرف سے روحانی لیل و ہموم و غموم کی ہدایت یعنی رات میں محمد باطنی رہنمائی کے لیے مامور ہوا ہے ۵۳ یعنی یہ قرآن سراسر وحی ہے جو اُسپر بھیجی جاتی ہے ایسا ہی جو کچھ وہ خدا کیطرف سے بیان کرتا ہے سب خدا کیطرف سے ہے ۵۴ یعنے روح القدس یا جبرائیل نے جو ایک طاقتور معلم ہے ۵۵ یعنے تعلیم کے اعلیٰ مدارج پر پہنچکر پختگی اور درست ہو چکا ہے ۵۶ یعنی کامل تربیت اور اعلیٰ تعلیمات

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ ۹۷۵)

ع ٢١

منزل ٧

اَوْ اَدْنٰى ﴿٩﴾ فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى ﴿١٠﴾ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ﴿١١﴾

بلکہ اس سے بھی نزدیک تر ہو گیا۔ پھر اسنے اپنے بندے کیطرف قرآن وحی کیا جو کچھ اسنے دیکھا اُسکے دل نے اسمیں غلطی نہ کی

اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ﴿١٢﴾ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ﴿١٣﴾ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ﴿١٤﴾

نہیں کیا پس کیا تم اُس کی دید میں جھگڑتے ہو۔ اور اُسنے اسکا دوبارہ نزول بھی دیکھا۔ انتہائی بیری کے قریب تھا

عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ﴿١٥﴾ اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ﴿١٦﴾ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا

جسکے پاس جنت ہے جو رہنے کی جگہ ہے جب اس بیری کو (اعلیٰ درجہ کے انوار) ڈھانکے ہوئے تھے (جو احاطہ بیان سے باہر ہیں)

طَغٰى ﴿١٧﴾ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ﴿١٨﴾ اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ﴿١٩﴾

نہ اسکی نظر نے کجی کی اور نہ وہ سرکش ہوا بیشک اسنے اپنے رب کی نشانیاں دیکھیں۔ کیا تمنے لات اور عزیٰ کو بھی دیکھا

وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ﴿٢٠﴾ اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ﴿٢١﴾ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ

اور پھر تیسری مناۃ کو۔ کیا یہ دیکھا کہ تمہارے بیٹے اور اُس کی بیٹیاں ہیں یہ تقسیم تو ٹیڑھی ہے

سے خدا کا مقرب ہوتا چلا گیا اور ایسا اتحاد پیدا کیا کہ اُسکی ذات میں ملکر ایک ہو گیا اس قرب کی مثال دو کمانوں کا باہم ملاکر ان میں ایک تیر چلانا ہی عرب کا یہ دستور تھا کہ جب دو شخص آپسمیں کامل اتحاد پیدا کرکے یگانگت کا عہد کرتے تو دو کمانوں کو باہم ملاکر اسمیں ایک تیر چھوڑتے تھے جس سے یہ مراد ہوتی تھی کہ جو ایک کا دوست وہ دوسرے کا بھی دوست اور جو ایک کا دشمن وہ دوسرے کا بھی دشمن اسی رواج اور محاورہ کے مطابق اللہ کریم محمد ﷺ کے قرب کو بیان فرماتا ہے ایسا ہی ایک اور آیت میں ہے وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۔ الغرض جسقدر آپکی عبودیت زیادہ ہوتی گئی اُسیقدر الوہیت کا میل زیادہ ہوتا گیا اور بقدر ترقی عبودیت روح القدس کا فیضان بڑھتا گیا یہی حقیقی توحید اور تثلیث تھی جس کی غلط فہمی سے عیسائی لوگ شرک میں گرفتار ہو گئے اسحالتمیں ان کے تمام ارادے اور فعل عین رضائے الٰہی کے مطابق ہو جاتے ہیں۔ اُسکے بلائے سے بولتے اور اُسکے چلائے سے چلتے ہیں۔ انکا رحم اور غضب اللہ کا رحم اور اللہ کا غضب ہو جاتا ہے اور ان کے ہاتھ پر بیعت اور اقرار کرنا گویا خدا سے ہی بیعت و اقرار ہوتا ہے اور رسول کی اطاعت خدا کی اطاعت ہو جاتی ہے۔ مگر حقیقتاً رسول ایک بشر ہے اور خدا اُسکا خالق و مالک ہے

٥١ یعنی قرآن کیونکہ آنحضرت ﷺ پر جو وحی کیا گیا ہی قرآن ہے۔ اسکے علو شان اور عظمت فوق البیان کی وجہہ خاص نام لینے کی ضرورت نہ رہی اور آیات میں اسیطرح ہے وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ٤٢/٥٢ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ٢٦/١٩٣ اور اسیطرح ہمنے تیری طرف اپنے حکم سے کلام وحی کیا۔ اوتارا اُسکو روح الامین نے

٥٢ یعنی آنحضرت ﷺ کے قلب کی کمالیت اور درستی کا بیان ہے کہ اسکے دل نے جو دیکھا خوب دیکھا کسی قسم کا مغالطہ

٥٣ عرب کا یہ دستور تھا کہ جب بڑے بڑے کاموں میں مشورہ اور غور و فکر کرنا ہو تو واسطے جمع ہونے کے گویا فی خیمہ ہونیکی وجہ سے کسی بڑے درخت کے نیچے بیٹھ جایا کرتے تھے اور عرب میں بڑا درخت بیری کا ہوتا ہے [illegible]

٥٤ یعنے اے مشرکو اور بدعقلو محمد ﷺ جو چالیس سال تک تم میں رہا اور [illegible] کہلایا [illegible] قدرت کی نشانات قدرت دیکھے اور ایسی ایسی مقامات قرب طے کئے اور احد [illegible] کہ لات عزےٰ اور مناۃ کو خدا بنایا اور احمق بنکر اسکی پرستش [illegible]

ضِيْزٰى ﴿۲۲﴾ اِنْ هِيَ اِلَّآ اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ

وہ تو بس نام ہیں جو تمنے اور تمہارے باپ دادوں نے رکھہ لیے ہیں اللہ نے ان کی کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی

سُلْطٰنٍ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ

وہ تو بس ظن کی پیروی کرتے ہیں یا نفس کی خواہشوں کی اور ادن کے پاس ان کے رب کی طرف

رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ﴿۲۳﴾ اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى ﴿۲۴﴾ فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾ وَكَمْ

سے ہدایت آچکی کیا انسان کو وہی ملیگا جو وہ آرزو کرے نہیں دیکھو کیا آخر کیا اول اللہ کا ہے اور

مِّنْ مَّلَكٍ فِى السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِىْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ

بہت سے فرشتے آسمانوں میں ہیں کہ ان کی شفاعت کچھہ بھی کام نہیں آسکتی مگر بعد اسکے کہ جسکے واسطے

يَّشَآءُ وَيَرْضٰى ﴿۲۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ

اللہ اجازت دیدی اور راضی ہوجائے جو آخرت کو نہیں مانتے وہ فرشتوں کے نام عورتوں کے نام پر

الْاُنْثٰى ﴿۲۷﴾ وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِىْ مِنَ

رکھتے ہیں حالانکہ ان کو اسکا کچھہ بھی علم نہیں، وہ تو بس اٹکلوں کی پیروی کرتے ہیں اور حق کے

الْحَقِّ شَيْـًٔا ﴿۲۸﴾ فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ

مقابلہ پر ظن کچھہ بھی کام نہیں آتا لہ پس اسکی کچھہ پروا نہ کر جو ہمارے ذکر سے پیٹھ پھیرتا اور دنیاوی زندگی

الدُّنْيَا ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ

کے سوا اور کچھہ نہیں چاہتا یہ اون کی علم کی پہنچ ہے تیرا رب خوب جانتا ہے کہ کون اوسکی راستے سے زیادہ

سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ﴿۳۰﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ

گمراہ اور کون زیادہ ہدایت یافتہ ہے — اور جو کچھہ آسمان اور زمین میں ہے وہ اللہ کیواسطے ہے

اسی بنا پر استعارہ کے طور پر یہ کلام ہے کہ جہاں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشوہ لیا وہ بیری تمام دنیا کی بیریوں سے بڑی بیری تھی جو سات آسمانوں سے پرے اور نظام شمسی سے کہیں اونچی تھی جسکی جڑ سے تمام دینی اور دنیاوی منافع کی ندیاں نکلی ہیں جنت الخلد کی ندیاں بھی وہیں سے نکلیں اور جنت الماوٰی اسی کے پاس ہے" جہاں اسنے نظر ثانی کی اور یقیناً اس انتہائی بیری کے پاس روح القدس کو دیکھا جسکے پاس جنت الماوی ہے اور جس بیری کو اعلیٰ درجہ کے انوار ڈھانکے ہوئے ہیں" تفخیم اور تعظیم کے لحاظ سے ان انوار کو ما یغشی کیصورت میں بیان فرمایا گیا ہے۔

لہ یہ ایک نہایت ہی عام غلطی ہے کہ ظنیات کو یقین کا درجہ دیدیا جاتا ہے جس سے طرح طرح کے دینی اور دنیوی فساد پیدا ہوجاتے ہیں دانائی اور راستبازی کا یہی تقاضا ہے کہ ظنی بات پر پورا یقین نہ کیا جائے اور جب اسکے خلاف کوئی حقیقت ثابت ہوجائے تو اوسکو فوراً ترک کردیا جایا کرے ظنیات پر یقین کرنیکی خرابیوں اور اون کے علاج کے بابت قرآن مجید میں حسب ذیل ارشادات ہیں۔

(۱) ظنی بات پر یقین کرنے سے طرح طرح کے دینی اور دنیاوی فساد پیدا ہوتے ہیں مثلاً عائشہ صدیقہ

لِيَجْزِيَ الَّذِينَ أَسَاءُوا بِمَا عَمِلُوا وَيَجْزِيَ الَّذِينَ أَحْسَنُوا بِالْحُسْنَى ﴿٣١﴾ الَّذِينَ

تاکہ وہ بدکاروں کو اُن کے عملوں کے مطابق جزا دے اور نیکی کرنیوالوں کو اچھا بدلہ دے جو بڑے گناہوں

يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ إِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ

اور بیحیائی کے کاموں سے بچتے ہیں اگر ہوا تو کبھی وسوسہ میں پڑ گئے بیشک تیرا رب معافی اور حفاظت کو پھیلانے

هُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَإِذْ أَنْتُمْ أَجِنَّةٌ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ

والا ہے وہ تمکو خوب جانتا ہے جب اسنے تمکو زمین سے پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں جنین تھے

فَلَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَى ﴿٣٢﴾ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي تَوَلَّى ﴿٣٣﴾ وَ

پس اپنے نفسوں کو پاک مت کہو وہ خوب جانتا ہے کہ کون زیادہ متقی ہے کیا تو نے اوسکو دیکھا جو پھر کر چلا گیا

أَعْطَى قَلِيلًا وَأَكْدَى ﴿٣٤﴾ أَعِنْدَهُ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرَى ﴿٣٥﴾ أَمْ لَمْ يُنَبَّأْ

اور تھوڑا سا دیا اور سنگدل ہو گیا کیا اسکے پاس علم غیب ہے کہ وہ دیکھ لیتا ہے کیا اوسکو خبر نہیں پہنچی

بِمَا فِي صُحُفِ مُوسَى ﴿٣٦﴾ وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّى ﴿٣٧﴾ أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ

جو کہ موسیٰ کی کتابوں میں کیا تھا اور ابراہیم کی کتابوں میں جسنے عہد پورا کیا کہ کوئی بوجھ اٹھانیوالا دوسرے

أُخْرَى ﴿٣٨﴾ وَأَنْ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى ﴿٣٩﴾ وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ

کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا اور انسان کے واسطے اور کچھ نہیں مگر وہی جو وہ کوشش کرے اور اپنی کوشش کا نتیجہ

ع ۲ منزل ۷

پر ظنی بنا پر چند فاسقوں نے ایک جھوٹا الزام دیا اور بہت سی مسلمانوں کو حیرانی اٹھانی پڑی مسیح علیہ السلام کا مصلوب ہونا آسمان پر جانا اور زندہ رہنا ظنی امور تھے اسپر یقین کرنے سے یہود نصاریٰ اور مسلمانوں میں عقائد باطلہ پیدا ہو گئی مشرکین ظنی بنا پر طرح طرح کا شرک کرنے لگجاتے ہیں چنانچہ قرآن مجید تمثیلی طور پر فرماتا ہے۔

ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُعَاسًا يَغْشَى طَائِفَةً مِنْكُمْ وَطَائِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنْفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُولُونَ هَلْ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ مِنْ شَيْءٍ قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ ۳ ۱۵۴ ترجمہ پھر اللہ نے غم کے بعد تمپر امن اُتارا یعنی ایک نیند جو تم میں سے ایک گروہ پر طاری ہوئی مگر ایک گروہ کے نفسوں نے اُن کو فکر میں ڈالے رکھا وہ اللہ پر ناحق جاہلیت والے گمان کرتے رہے وہ کہتے تھے کہ کیا حکومت میں کچھ ہمارا حصہ بھی ہے (اے نبی تم) کہدو کہ تمام حکومت اللہ کے واسطے ہے۔

وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۴ ۱۵۸ ترجمہ اور کہتے ہیں کہ ہمنے مسیح عیسیٰ ابن مریم رسول کو قتل کر دیا ہے۔ اور انہوں نے اسکو قتل نہیں کیا اور نہ اوسکو صلیب پر مارا لیکن اُن کو واسطے شبہ ڈال لیا اور جن لوگوں نے اسکے بارہ میں اختلاف کیا وہ اسکی طرف سے ضرور شک میں ہیں۔ اُنکو اسکا کچھ علم نہیں صرف ظن کی پیروی ہے اور یقیناً اسکو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے اسکو اپنی طرف اٹھا لیا اور اللہ زبردست حکمت والا ہے

يُرٰى ﴿۴۰﴾ ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ﴿۴۱﴾ وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿۴۲﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ

وہ ضرور دیکھی جائیگی پھر اس کو اس کی جزا پوری پوری دیجائیگی اور تیرے رب ہی کی طرف انتہا ہے اور وہی

اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ﴿۴۳﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ﴿۴۴﴾ وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ

ہنساتا اور رلاتا ہے اور وہی مارتا اور جلاتا ہے اور اسی نے نطفہ سے جب وہ (رحم میں)

وَالْاُنْثٰى ﴿۴۵﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ﴿۴۶﴾ وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ﴿۴۷﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ

ڈالا جاتا ہے نر اور مادہ پیدا کئے اور اسی کے ذمہ دوبارہ پیدا کرنا ہے اور وہی مالدار اور

اَغْنٰى وَاَقْنٰى ﴿۴۸﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ﴿۴۹﴾ وَاَنَّهٗ اَهْلَكَ عَادَا الْاُوْلٰى ﴿۵۰﴾

صاحب ثروت بناتا ہے اور وہی شعرا کا رب ہے اور اسی نے پہلے عاد کو ہلاک کیا

وَثَمُوْدَا فَمَآ اَبْقٰى ﴿۵۱﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ﴿۵۲﴾

اور ثمود کو بھی پس باقی نہ رہنے دیا اور ان سے پہلے قوم نوح کو کہ وہ بڑے ظالم اور سرکش تھے

وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِى الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ پ۸ ع۱ اگر تو ان میں کے بہت سے لوگوں کی بات مانیگا تو وہ تجھکو اللہ کے رستہ سے گمراہ کردینگے وہ تو محض ظن کی پیروی کرتے ہیں اور سوائے اٹکل پچّو کے اور کچھ نہیں کرتے۔

وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِىْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِمَا يَفْعَلُوْنَ پ۱۱ ع۱۳ اور اکثر انمیں سے محض ظن کی پیروی کرتے ہیں حقیقت میں ظن حق کے مقابلہ پر کچھ کام نہیں دیتا اللہ جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔

منزل ۷

وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَآءَ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ پ۱۱ اور جو لوگ اللہ کے سوا شریکوں کو پکارتے ہیں وہ کس چیز کی پیروی کرتے ہیں وہ تو محض ظن کی پیروی کرتے اور اٹکلیں چلاتے ہیں۔

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ پ۱۷ ع۶ اور یونس کو یاد کر جب وہ غصے میں بھرا ہوا چلدیا اور گمان کیا ہم اسپر تنگی نہ کرینگے پس (غم کے) اندھیروں میں اسنے پکارا کہ کوئی معبود و مطلوب تیرے سوا نہیں تو پاک ہے میں ہی ظالموں میں سے تھا۔

(۴) دانشمندی اور ایمانداری کا یہی تقاضا ہے کہ ظنی باتوں پر پورا یقین نکیا جاوے اور جب اسکے خلاف کوئی حقیقت ثابت ہو تو اسکو فوراً دور کردیا جائے بدخبر اور الزامات کو سنکر حسن ظن سے کام لیا جاتا وقتیکہ کوئی پختہ ثبوت نہ پہنچے جیسا کہ آیات ذیل میں ارشاد ہے۔ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ

۱ؔ عاد اولیٰ اس لحاظ سے کہا گیا کہ طوفان نوح کے بعد سب سے پہلے یہ قوم ہلاک ہوئی جو یمن میں رہتی تھی اور حضرت ہود ان کے نبی تھے عاد ثانی اور ہیں جو اس حادثہ کے بعد باقی رہے تھے جنکو ارم کہتے ہیں۔

۲ؔ یہ ایک ستارہ کا نام ہے جسکی عرب لوگ پرستش کیا کرتے تھے۔ ۱۲

وَالْمُؤْتَفِكَةَ أَهْوٰى ۝ فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ۝

اور الٹی ہوئی بستیوں کو الٹے گرا دیا پس اسکو تباہی نے ڈھانپ لیا پس تو اپنے رب کی کونسی نعمتوں میں جھگڑا

هٰذَا نَذِيرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْأُولٰى ۝ أَزِفَتِ الْآزِفَةُ ۝ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُونِ

ہے یہ تو پہلی نذیروں میں سے ایک نذیر ہے وہ قریب آنیوالی قریب آپہنچی کہ اللہ کے سوا اسکا کوئی دور

اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ۝ أَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيثِ تَعْجَبُونَ ۝ وَتَضْحَكُونَ وَلَا تَبْكُونَ ۝

کرنے والا نہیں کیا پس اس حدیث سے تم تعجب کرتے اور ہنستے ہو اور روتے نہیں

وَأَنْتُمْ سَامِدُونَ ۝ فَاسْجُدُوا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوا ۝

اور تم غافل ہو پس اللہ کو سجدہ کرو اور اسکی عبادت کرو

سجدہ ۵۸ ع ۱

سُورَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ | خمس و خمسون آية

(شروع) اللہ کے نام سے (جو) بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝ وَ

وہ گھڑی آپہنچی اور چاند شق ہو گیا ہے اور

إِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ

جب کبھی کوئی نشان دیکھتے ہیں تو اوس سے منہ پھیر لیتے اور کہتے ہیں کہ یہ تو جادو ہے

أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَحِيمٌ ترجمہ

اے مومنوں بہت بدظنیوں سے بچا کرو کیونکہ بعض ظن گناہ ہے اور ایک دوسرے کی تفتیش نہ کیا کرو اور

نہ بعض بعض کی غیبت کیا کرے۔ کیا کوئی تم میں سے پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے

پس تم اس سے کراہت کرو اور اللہ سے ڈرو تحقیق اللہ توبہ قبول کرنے والا رحم والا ہے۔

لَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِأَنْفُسِهِمْ خَيْرًا وَقَالُوا هٰذَا

إِفْكٌ مُبِينٌ ۲۴ ترجمہ) کیوں ایسا نہ ہوا کہ جب تم نے اسکو سنا تو مومن مرد اور عورتوں

نے اپنے نفسوں میں اچھا گمان نہ کیا اور یہ نہ کہا کہ یہ تو صاف بہتان ہے ۱۲

سلہ یعنے وہ ساعت جو شق قمر کیواسطے مقرر ہو چکی تھی۔ آ پہونچی۔ اور چاند شق ہو گیا۔ علم

ہیئت کا یہ ایک مسلمہ مسئلہ ہے کہ چاند سورج اور سیاروں کے متعلق جو واقعات ہوتے ہیں وہ

ایک خاص رفتار اور اوقات کی کامل پابندی کے ساتھ ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ اسی مسئلہ ہیئت کی

طرف اس آیت میں اشارہ ہے کہ چاند کے شق ہونے کا وقت مقررہ آپہونچا اور محمد صلی اللہ علیہ و

آلہ وسلم کے لیے ایک نشان کے طور پر مخالفین کی درخواست کے مطابق ظہور پذیر ہوا۔

صحیح بخاری صحیح مسلم و مسند امام احمد وغیرہ میں اس نشان کا اس طرح پر ذکر ہے کہ جب

آپ مکہ میں تھے تو کفار نے آپ سے کوئی معجزہ طلب کیا تھا۔ تب آپنے چاند کی طرف اشارہ کیا اور لگ

مُسْتَمِرٌّ ﴿٢﴾ وَكَذَّبُوا وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ وَكُلُّ أَمْرٍ مُسْتَقِرٌّ ﴿٣﴾

جو سدا سے چلا آیا ہے اور انہوں نے جھٹلایا اور اپنی گری ہوئی خواہشوں کی پیروی کی اور ہر ایک بات کیواسطے وقت مقرر ہے

وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مِنَ الْأَنْبَاءِ مَا فِيهِ مُزْدَجَرٌ ﴿٤﴾ حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ فَمَا

اور اُن کے پاس خبریں آچکی ہیں جنسے اُن کو متنبہ ہونا اور ڈرنا چاہیئے یہ کمال کو پہنچی ہوئی حکمت ہے پر ڈرانے والی

تُغْنِ النُّذُرُ ﴿٥﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَىٰ شَيْءٍ نُكُرٍ ﴿٦﴾

پر (اِن لوگوں کو) ڈرانا کچھ مفید نہ ہوا تو اُن سے کنارہ کر ایکدن پکارنیوالا ایک ناپسند بات کیطرف بلائیگا

خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ

انکی آنکھیں نیچی ہونگی اور قبروں سے نکل پڑینگے جیسے ٹڈیاں جو دور دور پھیلی ہوں

مُنْتَشِرٌ ﴿٧﴾ مُهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ﴿٨﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ

ہوں۔ پکارنیوالے کیطرف دوڑتے چلے آئینگے کافر کہینگے یہ کٹھن دن ہے ان سے پہلے قوم نوح نے

قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا وَقَالُوا مَجْنُونٌ وَازْدُجِرَ ﴿٩﴾ فَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ

جھٹلایا پس انہوں نے ہمارے بندے کی تکذیب کی اور بولے دیوانہ ہے اور اسپر جھڑکیاں ڈالی گئیں پس اُس نے

فَانْتَصِرْ ﴿١٠﴾ فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُنْهَمِرٍ ﴿١١﴾ وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا فَالْتَقَى

رب کو پکارا اور کہا میں مغلوب ہوں پس تو انتقام لے پس ہمنے موسلادھار پانی سے آسمان کے دروازے کھولدیئے اور

الْمَاءُ عَلَىٰ أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ﴿١٢﴾ وَحَمَلْنَاهُ عَلَىٰ ذَاتِ أَلْوَاحٍ وَدُسُرٍ ﴿١٣﴾ تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا جَزَاءً

زمین میں کثرت سے چشمے جاری کر دیئے پس ایک بات کیلیے جو اندازہ کی جاچکی تھی پانی مل گیا اور ہمنے اسکو تختوں اور میخوں والی

دو ٹکڑے لوگوں کو دکھائی دیئے ایک ابوقبیس پہاڑ پر اور دوسرا اسکے قریب قیقعان پہاڑ پر نظر آیا اور لوگوں نے دیر تک دیکھا یہ تشریح نہیں کہ جو ٹکڑا علیحدہ ہوا وہ جسامت میں کسقدر تھا اور پھر اسکا انجام کیا ہوا۔ افتراپسند لوگوں نے اسکے متعلق بہت سے لغو قصے تراشے ہیں جنکی بنیاد نہ قرآن میں ہے اور نہ احادیث صحیحہ میں بلکہ اُن کی آمیزش کیوجہ سے اصل معجزہ بھی خلاف فطرت وعقل اور ناقابل اعتبار بنگیا۔ اصل حقیقت اس معجزہ کی اسیقدر ہے کہ علم الٰہی کے مطابق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مقررہ وقت پر چاند کیطرف اشارہ کیا اور اُسکا ٹکڑا علیحدہ ہو کر کچھ فاصلہ پر چلا گیا۔ باقی مفتریات اُسی قسم کی ہیں جیساکہ کتاب یسوع میں لکھا ہے کہ اُس روز آفتاب ٹھیرا رہا انجیل میں ہے کہ مسیح علیہ السلام کو صلیب دینے کے وقت ہیکل کے پردے پھٹ گئے اور تمام زمین پر بڑی دیر تک تاریکی چھا گئی اور قبریں کھل گئیں اور انمیں سے مردے نکلے اور بعض لوگوں کو دکھائی بھی دیئے چاند کے ٹکڑے ہوگئے رہنا ہیئت سے ثابت ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ کشفی طاقت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نظارہ تمام حاضرین کو دکھادیا ہو۔

ف۵ عبرت نصیحت۔ دھمکی تنبیہ۔ ڈانٹ ف۶ ہمر کے معنی ہیں پانی اور بہ کثرت گرنا پس منہمر کے معنی ہوئے

لِمَنْ كَانَ كُفِرَ ﴿١٤﴾ وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿١٥﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿١٦﴾

جسکی ناقدری کی گئی اور ہمنے اسکو ایک نشان چھوڑ دیا پس کیا کوئی نصیحت پکڑنیوالا ہی ہے پس میرا عذاب اور ڈرانا

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿١٧﴾ كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَ

اور ہمنے تو قرآن کو سمجھنے کیواسطے آسان کر دیا ہے پر کوئی سمجھنے والا بھی ہے عاد نے بھی تکذیب کی تھی پس میرا

نُذُرِ ﴿١٨﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿١٩﴾ تَنْزِعُ النَّاسَ

اور ڈرانا کیسا تھا ہمنے ان پر ایک ایسی نحوست کے دن میں جو کبھی ٹلنے والی نہ تھی سخت سنسناتی ہوئی ہوا بھیجی جو لوگوں کو

كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ﴿٢٠﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿٢١﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ

گویا کہ وہ اکھڑی ہوئی کھجوروں کی جڑیں تھیں پس میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا تھا اور ہمنے تو قرآن کو سمجھنے کے

لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٢٢﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ﴿٢٣﴾ فَقَالُوْٓا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗٓ

واسطے آسان کر دیا ہے پس کوئی ہے جو سمجھنا چاہے ثمود نے بھی میری ڈرانیوالوں کو جھٹلایا پس انہوں نے کہا کہ ہم اپنی

اِنَّآ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿٢٤﴾ ءَاُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْۢ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ﴿٢٥﴾

میں ایک بشر کے تابع ہو جائیں اگر ایسا کریں تو ہم گمراہی اور سختی میں پڑ گئے کیا ہمارے میں سے اسی پر نصیحت اتاری گئی

سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ﴿٢٦﴾ اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَ

اب کل جان جائینگے کہ کون جھوٹا اترانے والا تھا ہم ان کی آزمائش کیواسطے ناقہ بھیجنے والے ہیں پس ان کا

اصْطَبِرْ ﴿٢٧﴾ وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَيْنَهُمْ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿٢٨﴾ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ

اور صبر کر اور ان کو اطلاع دیدے کہ انمیں پانی تقسیم ہو چکا ہر ایک گھاٹ پر لوگ (اپنے اپنے وقت پر)

فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ ﴿٢٩﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿٣٠﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا

موجود ہو جایا کریں پس انہوں نے اپنے ساتھی کو پکارا اسنے ہاتھ ڈالا اور ناقہ کی کونچیں کاٹ ڈالیں پس میرا

كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿٣١﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٣٢﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍ

ایسے ہو گئے جیسے بکریوں کا باڑہ جو روندہ گیا ہو اور ہمنے تو قرآن کو نصیحت کیواسطے آسان کر دیا ہے پس کوئی ہے

بِالنُّذُرِ ﴿٣٣﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ﴿٣٤﴾ نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا كَذٰلِكَ نَجْزِيْ

جو نصیحت پکڑتا ہے قوم لوط نے میرے پیغمبروں کی تکذیب کی ہمنے ان پر آل لوط کے سوا پتھر کنکر برسا بھیجا

ے یوم سے مراد اس جگہ مطلق وقت ہے کیونکہ سورہ سجدہ میں ایام نحسات ہے اور سورۃ الحاقہ میں سبع لیال و ثمانیۃ ایام آیا ہے ﴿ جمع سعیر کی ہے اسکے معنے ہیں جنون شعلہ آتش اور سختی ﴿ توراۃ سفر پیدائش باب ۱۹ آیت ۱ تا ۲۳ میں ہے۔ تب فرستادوں نے لوط علیہ السلام سے کہا کہ تو اپنے لوگوں کو لیکر اس مقام سے نکل۔ کیونکہ ہم اسکو غارت کرینگے صبح کو لوط علیہ السلام اپنی بیوی اور دونوں اور بیٹیوں کو لیکر نکل گئے اور شہر صغر میں پہونچے اور جب صغر میں داخل ہوئے سورج کی روشنی

مَنْ شَكَرَ ﴿۳۵﴾ وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿۳۶﴾ وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ

اور اُسنے اُن کو ہماری پکڑ سے ڈرا دیا تھا پر وہ میری تدبیروں سے جھگڑتے رہے۔ اور اسکے مہمانوں سے اپنی خواہش پوری کرنی

فَطَمَسْنَآ اَعْيُنَهُمْ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۳۷﴾ وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ﴿۳۸﴾

چاہی پس ہمنے انکی آنکھوں پر چادر ڈھانپ دی (کہ وہ شرارت میں اندھے ہو گئے) پس (حکم ہوا) کہ میرے عذاب اور میرے ڈرانے کا مزا چکھو

فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۳۹﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۴۰﴾ وَلَقَدْ جَآءَ

اور صبح ہی انکو عذاب نے پکڑ لیا۔ جو کسیطرح ٹلنے والا نہ تھا۔ پس میرے عذاب اور ڈرانیکا مزہ چکھو اور ہمنے قرآن کو سمجھنے کیواسطے

اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ﴿۴۱﴾ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۴۲﴾ اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ

آسان کر دیا ہے پس کوئی ہے جو سمجھنا چاہے۔ اور آل فرعون کے پاس بھی ڈرانیوالے آئے۔ انہوں نے ہماری سب آیتوں کو جھٹلایا

اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ ﴿۴۳﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ﴿۴۴﴾ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ

پس ہمنے اُن کو زبردست قدرت والی کی قدرت سے پکڑ لیا۔ کیا ان لوگوں سے تمہارے منکر بہتر ہیں۔ یا تمہارے واسطے آسمانی

وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴿۴۵﴾ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ﴿۴۶﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ

کتابوں میں بریت ہے۔ (کہ تم پر عذاب نہ آئیگا) کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم انتقام لینے والی جماعت ہیں۔ وہ سب جماعت

فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿۴۷﴾ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ﴿۴۸﴾

بڑی آفت والی اور بڑی تلخی والی ہے۔ مجرم لوگ گمراہی میں اور دوزخ میں ہیں۔ جسدن آگ میں وہ انکے چہروں کے بل کھینچے جائینگے

اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴿۴۹﴾ وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ﴿۵۰﴾ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ

اور حکم ہوگا کہ دوزخ کا مزا چکھو۔ ہمنے ہر ایک شی کو اندازے سے پیدا کیا ہے۔ اور ہمارا حکم تو بس ایک ہی ہے جیسے آنکھ کا جھپکنا۔ اور ہم

اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۵۱﴾ وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ﴿۵۲﴾ وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿۵۳﴾

ہلاک کر دیا ہے کوئی ہے جو نصیحت پکڑنے والا ہو۔ اور ہر بات جو وہ کرتے ہیں کتابوں میں ہے اور سب چھوٹا اور بڑا لکھا ہے

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ﴿۵۴﴾ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۵۵﴾

متقی لوگ بیشک باغوں میں اور ہر قسم کی انہار میں سچی جگہ میں بادشاہ با اقتدار کے پاس ہیں۔

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ ثَمَانٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً

(شروع) اللہ کے نام سے (جو) بڑا رحمان (اور) رحیم ہے

اَلرَّحْمٰنُ ﴿۱﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ﴿۲﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ﴿۳﴾ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴿۴﴾ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ

رحمان نے قرآن سکھایا انسان کو پیدا کیا اوسکو بیان کرنا سکھایا سورج اور چاند

زمین پر پہنچا تب خداوند نے سدوم اور عمورہ پر گندک اور آگ خداوند کیطرف سے آسمان پر سے برسائی اور اوسنے اون شہروں کو اور اُس سارے میدان کو اور اُن شہروں کے سب رہنے والوں کو اور سب کچھ جو زمین سے اگا تھا نیست کیا مگر اسکی جورو نے اسکے پیچھے سے پھر کر دیکھا اور وہ نمک کا کھمبا بن گئی اور ابراہیم صبح کو اٹھکر اُس تمام زمین کے میدان

۵۳ یعنے عرب کے لوگوں کو اتنا سا کافر ان پہلے کافروں سے جو برباد کئے گئے کسیطرح ممیز ہیں کہ بدکاری اور بد فعلی کیوجہ سے برباد نہیں ہو جائینگے یا آسمانی کتابوں میں ان کی بریت کے واسطے کوئی پروانہ ہی نہیں ہرگز نہیں بلکہ یاد رکھیں کہ تھوڑے عرصہ میں تمام مخالفین رسول نیست و نابود کر دیئے جائینگے ۔۱۲ ۵۴ یہ پیشگوئی جنگ بدر و احزاب میں پوری ہوئی تفصیل کیلئے دیکھو ۳۳ــ۱۲ کی تفسیر ۔۳

بِحُسْبَانٍ ۝۵ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ ۝۶ وَالسَّمَاۤءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۝۷ اَلَّا تَطْغَوْا

(اپنے محور پر) گردش میں ہیں۔ اور بیل ۵۱ اور درخت سجدہ کرتے ہیں۔ اور آسمان کو اُسنے بلند کیا اور میزان بنائی ۵۲

فِى الْمِيْزَانِ ۝۸ وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ۝۹ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا

کہ ترازو میں بے انصافی نہ کرو۔ اور انصاف سے وزن درست رکھا کرو۔ اور میزان میں کمی نہ کرو۔ اور زمین کو لوگوں کے واسطے

لِلْاَنَامِ ۝۱۰ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۝۱۱ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ۝۱۲

بنایا۔ اس میں میوے ہیں۔ اور کھجوریں جنکے (پھلوں پر) پردے ہوتی ہیں۔ اور اناج جو چھلکے میں ہوتے اور خوشبودار

فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۱۳ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۝۱۴ وَخَلَقَ الْجَاۤنَّ

پس اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں سے مکرو گے ۵۳ اس نے انسان کو ٹھیکری کی طرح کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا اور جن

مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ۝۱۵ فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۱۶ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۝۱۷

کو لو کی آگ سے۔ پس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں سے مکرو گے وہ دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کا رب ہے ۵۴

فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۱۸ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ۝۱۹ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ۝۲۰

پس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں سے مکرو گے۔ اسنے دو سمندروں کو جاری ۵۵ کیا ہے۔ جو مل جائینگے (اب) تو ان

فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۲۱ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۝۲۲ فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۲۳

پس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں سے مکرو گے۔ ان سے موتی اور مونگا نکلتا ہے۔ پس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں سے

وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِى الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۝۲۴ فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۲۵ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا

اور اسی کے واسطے ہیں جہاز اٹھے ہوئے جو سمندر میں ٹیلوں کی طرح نظر آتے ہیں۔ پس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں

فَانٍ ۝۲۶ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝۲۷ فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۲۸

سے مکرو گے۔ ہر کوئی جو اس پر ہے۔ فنا ہونے والا ہے۔ اور تیرے رب کی ذات باقی رہنی ہے۔ جو جلال و بزرگی والا ہے

يَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِىْ شَاْنٍ ۝۲۹ فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۳۰

پس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں سے مکرو گے۔ جو کوئی آسمانوں میں اور زمین میں ہے۔ اسکا محتاج ہے ہر وقت وہ ایک شان میں ہے ۵۶

سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ۝۳۱ فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۳۲ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ

اے دو جماعتو ہم تمہاری طرف ضرور متوجہ ہونگے پس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں سے مکرو گے اے جنوں اور انسانوں کے گروہ

۵۱ جس درخت کے تنہ ہو وہ شجر کہلاتا ہے اور جسکے تنہ نہو وہ نجم کہلاتا ہے ۵۲ یعنی دلایل معرفت بارتعالٰی و معرفت نفس و معرفت حقوق ۱۲

۵۳ اسکا مخاطب انسان ہے اور خطاب میں عرب کے لوگ صیغہ مفرد کو تثنیہ کرکے بولا کرتے ہیں خاصکر جب تاکید مطلوب ہو جیسے آیات ذیل میں ہے قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ۲۳/۹۹ اسمیں مفرد کیواسطے جمع کا صیغہ ہے اَلْقِيَا فِىْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ۵۰/۲۴

۵۴ زمین کے دو رخوں کے لحاظ سے دو مشرق اور دو مغرب ہیں مگر موسموں کے لحاظ سے مشرق اور مغرب کے مقامات بہت سے ہوتے ہیں اسلیے اس آیت میں رب المشرقین و رب المغربین آیا ہے اور دوسری آیت میں رب المشارق و المغارب آیا ہے ۱۲

۵۵ دو بحیرہ (ان کے) ملنے کی بابت یہ پیشینگوئی ہے جو آبنائے سویز سے پوری ہو گئی جسنے بحیرہ روم اور بحیرہ قلزم کو ملا دیا ۱۲

۵۶ نام عبرانی … آسمان … زمین … [illegible]

۵۷ حدیث شریف میں اسکی تفسیر یہ ہے کہ وہ گناہ بخشتا ہے اور غم دور کرتا ہے اور کسی قوم کو بلند اور کسی کو پست کرتا ہے ۱۲

إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ فَانْفُذُوا لَا تَنْفُذُونَ

اگر تم میں طاقت ہے کہ آسمانوں اور زمین کے کناروں سے نکل جاسکو۔ تو نکل جاؤ تم نکل کر نہ جاسکوگے (مگر جہاں جاؤگے وہیں)

إِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿۳۳﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِنْ نَارٍ وَنُحَاسٌ

اسلامی) سلطنت ہوگی پس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں سے کرو گے۔ تم پر آگ کی لپٹ اور دھواں بھیجا جائیگا پس تم

فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿۳۵﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۶﴾ فَإِذَا انْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً

انتقام نہ لے سکوگے پس تم اللہ کی کون کونسی نعمتوں سے کرو گے پس جب آسمان پھٹ جائیگا اور سرخ چمڑی کی طرح ہو

كَالدِّهَانِ ﴿۳۷﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۸﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَا يُسْئَلُ عَنْ ذَنْبِهِ إِنْسٌ وَلَا

جائیگا پس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں سے کرو گے اسدن اسکے گناہ کی بابت نہ انسان سے پوچھا جائیگا اور نہ جن سے

جَانٌّ ﴿۳۹﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۰﴾ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ

پس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں سے کرو گے بدکار لوگ اپنی پیشانیوں سے پہچانے جائینگے اور پیشانیوں اور قدموں

بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ ﴿۴۱﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۲﴾ هٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي يُكَذِّبُ

سے پکڑے جائینگے پس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں سے کرو گے یہی وہ جہنم ہے جسکو بدکار لوگ جھٹلاتے رہے اسکے

بِهَا الْمُجْرِمُونَ ﴿۴۳﴾ يَطُوفُونَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيمٍ آنٍ ﴿۴۴﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۵﴾

اور کھولتے پانی کے درمیان اس وقت وہ پھرتے ہونگے پس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں سے کرو گے

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۷﴾ ذَوَاتَا أَفْنَانٍ ﴿۴۸﴾

اور جو شخص اپنے رب کی جاہ وجلال سے ڈرتا ہے اسکے واسطے دو بہشتیں ہیں پس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں سے کرو گے بہت سے

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۹﴾ فِيهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ﴿۵۰﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۱﴾

پودوں والے (ہرے بھرے) پھر اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں سے کرو گے ان دونوں میں چشمے جاری ہیں پھر تم

فِيهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ﴿۵۲﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۳﴾ مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ فُرُشٍ

ان میں ہر قسم کے پھل کے جوڑے ہیں پھر اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں سے کرو گے فرشوں پر تکیہ لگائے ہونگے

بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿۵۴﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۵﴾ فِيهِنَّ

جنکے استر تافتے کے ہیں اور دونوں باغ میووں کے بوجھ سے جھک کر قریب ہیں۔ پس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں سے کرو گے ان میں

۳۳ یہ نہایت زبردست پیشنگوئی تھی کہ اسلامی سلطنت اسقدر پھیلیگی کہ اے کفار عرب خواہ جنوں میں سے ہوں یا انسانوں میں سے اگر وہ اسمیں سے بھاگنا چاہیں تو باہر نہ نکل سکیں گے بلکہ جہاں جائینگے وہاں اسلامی سلطنت ہی ہوگی۔
۳۹ کیونکہ ہاتھ پاؤں خود گواہی دینگے اور اعمال نامے لکھے لکھائے موجود ہونگے اور اللہ کے علم میں سب کچھ ہے اسکو دریافت کی ضرورت ہی نہیں ۴۶ یعنی ایک دنیا میں اور دوسری آخرت میں یا ایک جسمانی اور ایک روحانی یا جس بہشت میں کوئی مومن ہوگا وہ اسکی سوائے اور بہشتیں بھی دیکھیگا۔ حدیث شریف میں ہے کہ ہر ایک شخص کا ایک گھر دوزخ میں ہے اور ایک بہشت میں پس جیسے عمل وہ کرتا ہے ویسا گھر پالیتا ہے مومن کو قریب جو کسی کافر کا گھر ہوگا وہ بھی اسی کو ملجائیگا۔ چاروں معنی ایکدوسرے کے مخالف نہیں بلکہ چاروں صحیح ہیں اور چاروں صورتیں جمع ہوسکتی ہیں ۱۲

فِيهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ۝۵۶ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۵۷

نیچی نگاہ والی عورتیں ہیں ۔ جنکو ان سے پہلے نہ کسی انسان نے مس کیا اور نہ جن نے پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو گے

كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ۝۵۸ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۵۹ هَلْ جَزَآءُ

گویا کہ وہ یاقوت اور مونگا ہیں ۔ پس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو گے کیا احسان کی جزا سوائے احسان کے

الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ۝۶۰ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۶۱ وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ۝۶۲

کچھ اور بھی ہے ۔ پس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو گے اور ان دونوں کے علاوہ دو اور باغ ہیں

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۶۳ مُدْهَآمَّتٰنِ ۝۶۴ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۶۵

پس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو گے گہرے سبز ہیں پس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو گے

فِيهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ۝۶۶ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۶۷ فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ

ان دونوں میں دو چشمے ہیں ۔ پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو گے ان دونوں میں میوے اور کھجوریں اور

وَّرُمَّانٌ ۝۶۸ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۶۹ فِيهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ۝۷۰ فَبِاَيِّ

انار ہیں پس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو گے ان میں نیک سیرت خوبصورت عورتیں ہیں پھر تم اپنے

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۷۱ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ۝۷۲ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو گے حوریں خیموں میں بند رہنے والی پس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کا

تُكَذِّبٰنِ ۝۷۳ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ۝۷۴ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۷۵

انکار کرو گے ان سے پہلے نہ انسان نے چھوا اور نہ جن نے پس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو گے

مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ۝۷۶ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۷۷

سبز چاندنیوں اور عمدہ قالینوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہونگے پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو گے

تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝۷۸

برکتوں والا ہے تیرے رب کا نام جو جلال اور بزرگی والا ہے

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ سِتٌّ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً

شروع اللہ کے نام سے جو رحمن الرحیم ہے

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝۱ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۝۲ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۝۳ اِذَا رُجَّتِ

جب واقعہ ہونیوالی واقعہ ہو گی کہ اسکے واقعہ کا کوئی خلاف ہو ہی نہیں سکتا بعض کو نیچا دکھلانیوالی

الْاَرْضُ رَجًّا ۝۴ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۝۵ فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ۝۶ وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ۝۷

اور بعض کو بلند کرنے والی ہو گی جب زمین لرز کر ہل جائیگی اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ریزے ہو جائینگے

۱؎ دنیا میں یہ پیشینگوئی اسطرح پر پوری ہوئی کہ کسریٰ کی تین لڑکیاں فرزندان ابوبکر و عمر و علی رضی اللہ عنہم کے نکاح میں آئیں اور
بنی امیہ کے گھر میں جب وہ شام میں تھے قیصر کی لڑکیاں آئیں ۱۲ ۲؎ یعنے عراق و شام جو دنیا میں بہشت

منزل ۷

فاصحٰب المیمنۃ ما اصحٰب المیمنۃ ۞ واصحٰب المشئمۃ ما اصحٰب المشئمۃ ۞

پس دائیں طرف والے (اُن کا کیا ہی) کیا ہیں جو دائیں طرف والے ہیں اور بائیں طرف والے - کیا ہیں بائیں طرف والے

والسٰبقون السٰبقون ۞ اولٰئک المقربون ۞ فی جنٰت النعیم ۞ ثلۃ

اور بڑھنے والو نہی آگے بڑھنیوالے - یہی مقرب لوگ ہیں جو سکھوں کے بہشتوں میں ہونگے ایک گروہ تو

من الاولین ۞ وقلیل من الاٰخرین ۞ علی سرر موضونۃ ۞ متکئین

پہلوں میں سے اور تھوڑے سے آخری زمانہ والوں میں سے ۵۲ جڑاؤ تختوں پر آمنے سامنے تکیہ لگائے ہوئے ان

علیہا متقٰبلین ۞ یطوف علیہم ولدان مخلدون ۞ باکواب واباریق

کے اردگرد ہمیشہ کی زندگی والے لڑکے پھر رہے ۵۳ اور تسنیم اور صاف پانی کے پیالے لئے ہوئے پھرینگے

کالمونہ ہیں اور سچے مسلمانوں کے ہاتھ آئی جہاں دجلہ اور فرات بہتی ہیں معراج میں یہ دو ظاہری ندیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سدرۃ المنتہی کے قریب دیکھی تھیں اور قرآن مجید ان کی نسبت فرماتا ہے فیہما عینٰن نضاختٰن ۵۵/۶۶

۵۲ یعنی مسیح آخرالزمان کے گروہ میں سے تفصیل کے لیے دیکھو یٰعیسٰی انی متوفیک ورافعک الی ۳/۵۵

۵۲ (۱) اعمال کی جزا و سزا دنیا سے ہی شروع ہو جاتی ہے - ہر نیکی کی جزا ہے صحت دولت عزت و شہرت اور عمر و اولاد میں ترقی حاصل ہونا اور ہر بدی کی سزا ہے ان تمام میں زوال آنا چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے ولو ان اہل القرٰی اٰمنوا واتقوا لفتحنا علیہم برکٰت من السماء والارض ولٰکن کذبوا فاخذنٰہم بما کانوا یکسبون ۷/۹۶ اگر بستیوں کے لوگ خدا کو مانتے اور متقی بنے رہتے تو ہم ضرور اپر آسمانوں اور زمین سے برکتوں کے دروازہ کھولدیتے مگر انہوں نے تکذیب کی پس ہم نے اُن کو اعمال کی سزا میں اُن کو پکڑ لیا اقترب للناس حسابہم وہم فی غفلۃ معرضون ۲۱/۱ لوگوں کے واسطے انکا حساب قریب ہے مگر وہ غفلت میں کچھ نہیں سمجھتے من اٰمن باللہ والیوم الاٰخر وعمل صالحا فلا خوف علیہم ولا ہم یحزنون ۵/۶۹ جو اللہ کو مانے اور یوم آخرت کو مانے اور عمل اچھے کرے ایسے لوگوں پر خوف نہیں اور وہ غمناک نہ ہونگے - یٰایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبٰدی وادخلی جنتی ۸۹/۳۰ اے تسلی یافتہ نفس تو اپنے رب کیطرف واپس آ تو اپنے رب کو خوش کرنیوالا اور تجھکو خوش کرنے والا - پس تو میرے بندوں میں داخل ہو اور میری جنت میں داخل ہو - ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملٰئکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون نحن اولیٰؤکم فی الحیٰوۃ الدنیا وفی الاٰخرۃ ۴۱/۳۰ جن لوگوں نے یہ کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے - پھر اس پر

۵۳ ولدان جمع ہے ولد کی جسکے معنے بیٹے کے ہیں یہ کونسے بیٹے ہونگے جو اپنے ماں باپ کو یا سر بہشتی جام لئے ہوئے سدا پھرینگے اسکی تفسیر ۵۲/۲۱ آیت میں یہ ہے کہ وہ اولاد کے جو ایمان میں اپنے مومن والدین کے قدم بقدم چلتی ہیں اُن کو اللہ کریم بہشت میں نیک ماں باپ سے ملادیگا -۱۲

وَكَأْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿۱۸﴾ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ﴿۱۹﴾

کہ ان سے نہ تو ان کا سر دکھیگا　اور　نہ عقل ذلیل ہوگی۔

قایم ہوگئے اُنپر فرشتے نازل ہوتے اور کہتے ہیں کہ خوف مت کھاؤ اور غمناک مت ہو اور جس جنت کا تمکو وعدہ دیا گیا ہے اُسکی بشارت لو ہم تمہارے رفیق ہیں دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی الغرض بہشتی انسان کی خوشیاں اور دوزخی کے دکھ اسی دنیا سے شروع ہوجاتے ہیں تورات وانجیل میں بھی اسکی طرف اشارات ہیں ایوب ۱۸/۵ ہاں شریر کا چراغ ضرور بجھایا جائیگا اور اوسکی آگ کا شعلہ نہ چمکیگا ایوب ۱۸/۱۹ اسکا نہ بیٹا نہ بھتیجا اسکے لوگوں میں رہیگا اور اوسکے مکانوں میں کوئی باقی نہو ویگا۔ زبور ۳۷/۹ کہ بدکار کاٹ ڈالے جائینگے۔ لیکن وے جو خداوند کے منتظر ہیں زمین کو میراث میں لینگے اَلْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ بخاری بہشت تم میں سے کسی ایک کیطرف اُسکی جوتی کے تسمہ سے بھی زیادہ نزدیک ہے اور دوزخ بھی ایسا ہی ہے

(۲) موت کے بعد ہر ایک انسان کو عالم رویا کی طرح ایک جسم ملتا ہے جو روحانی طور پر رنج و راحت اور دکھ و سکھ اُسکے اعمال کے مطابق بھگتا رہتا ہے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۳۹/۴۲ اللہ نفسوں کو ان کی موت کے وقت وفات دیتا ہے اور جو مرے نہیں انکو خواب میں وفات دیتا ہے۔ اس آیت سے ظاہر ہے کہ موت میں جو قبض روح ہوتا ہے وہ خواب کے مشابہ ہے پھر تمثیلی طور پر آل فرعون کا حال جو عالم برزخ میں ہے بیان فرماتا ہے وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ۴۰/۴۶ اور آل فرعون پر بُرا عذاب واقع ہوا صبح اور شام انکو دوزخ کی آگ دکھائی جاتی ہے اور جب قیامت ہوگی (اُسوقت حکم دیا جائیگا) کہ آل فرعون کو سخت ترین عذاب میں داخل کرو گویا کہ آل فرعون کا عذاب دنیا میں شروع ہوا عالم برزخ میں بھی پیش آتا رہیگا اور آخر کار قیامت کے دن سخت ترین عذاب میں ڈالے جائینگے۔ عالم برزخ کی بابت زبور ۱۶/۱۰ میں داؤد علیہ السلام فرماتے ہیں اسی سبب سے میرا دل خوش ہے اور میری شوکت شاد۔ میرا جسم بھی امید میں چین کریگا تو میری جان کو قید میں رہنے نہ دیگا اور تو اپنے قدوس کو سڑنے نہ دیگا تو مجھکو زندگانی کی راہ دکھلائیگا تیرے حضور میں خوشیوں سے سیری ہے تیرے داہنے ہاتھ میں ابد تک عشرتیں ہیں اس آیت سے بھی صاف ظاہر ہے کہ بہشتی زندگی دنیا سے شروع ہوکر عالم برزخ میں قایم رہیگی اور ہمیشہ کی خوشیوں اور عشرتوں میں ممتاز ہو جائیگی۔ ایسا ہی تمثیلی طور پر قرآن مجید شہیدوں کے حال میں فرماتا ہے وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۳/۱۶۹ اور ۱۷۰ اے نبی جو لوگ اللہ کے رستے میں مارے گئے اُنکو مرا ہوا خیال نہ [illegible] اپنے رب کے پاس زندہ ہیں اُن کو رزق

منزل ۷

فَاَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ ؕ ﴿۹﴾ وَ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ؕ ﴿۱۰﴾

پس دائیں طرف والے (اُن کا کہنا ہی) کیا ہیں جو دائیں طرف والے ہیں اور بائیں طرف والے - کیا ہیں بائیں طرف والے

وَ السّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ﴿۱۱﴾ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۱۲﴾ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ﴿۱۳﴾ ثُلَّةٌ

اور بڑھنے والونسی ہی آگے بڑھنیوالے - یہی مقرب لوگ ہیں جو سکھوں کے بہشتوں میں ہونگے ایک گروہ تو

مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۴﴾ وَ قَلِیْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۵﴾ عَلٰی سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ﴿۱۶﴾ مُّتَّكِئِیْنَ

پہلوں میں سے اور تھوڑے سے آخری زمانہ والوں میں سے [۵۱] جڑاؤ تختوں پر آمنے سامنے تکئے لگائے ہوئی اُن

عَلَیْهَا مُتَقٰبِلِیْنَ ﴿۱۷﴾ یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿۱۸﴾ بِاَكْوَابٍ وَّ اَبَارِیْقَ

کے ارد گرد ہمیشہ کی زندگی والے لڑکے رہینگے [۵۳] اور تھیان اور صاف پانی کے پیالے لئے ہوئی پھرینگے

کا نمونہ ہیں اور سچے مسلمانوں کے ہاتھ آئی جہاں دجلہ اور فرات بہتی ہیں معراج میں یہ دو ظاہری ندیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سدرۃ المنتہی کر قریب دیکھی تھیں اور قرآن مجید ان کی نسبت فرماتا ہے فِیْهِمَا عَیْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ [۵۵/۶۶]

[۵۱] یعنی مسیح آخر الزمان کر گروہ میں سے تفصیل کے لیے دیکھو یٰعِیْسٰٓی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَ رَافِعُكَ اِلَیَّ [۳/۵۵]

[۵۲] (۱) اعمال کی جزا و سزا دنیا سے ہی شروع ہو جاتی ہے۔ ہر نیکی کی جزا ہے صحت و دولت عزت و شہرت اور عمر و اولاد میں ترقی حاصل ہونا اور ہر بدی کی سزا ہے ان تمام میں زوال آنا چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے وَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓی اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَیْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ وَ لٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ [۷/۹۶] اگر بستیوں کے لوگ خدا کو مانتے اور متقی بنے رہتے تو ہم ضرور اپر آسمانوں اور زمین سے برکتوں کے دروازہ کھولدیتے مگر انہوں نے تکذیب کی پس ہمنے اُن کے اعمال کی سزا میں اُن کو پکڑ لیا اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَ هُمْ فِیْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ [۲۱/۱] لوگوں کے واسطے انکا حساب قریب ہے مگر وہ غفلت میں کچھ نہیں سمجھتے۔ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ [۵/۶۹] جو اللہ کو مانے اور یوم آخرت کو مانے اور عمل اچھے کرے ایسے لوگوں پر خوف نہیں اور وہ غمناک نہ ہونگے۔ یٰٓاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ وَ ادْخُلِیْ جَنَّتِیْ [۸۹/۳۰] اے تسلی یافتہ نفس تو اپنے رب کیطرف واپس آ تو اپنے رب کو خوش کرنیوالا اور تجھکو خوش کرنے والا ہے پس تو میرے بندوں میں داخل ہو اور میری جنت میں داخل ہو۔ اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا وَ اَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُكُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَةِ [۴۱/۳۰] جن لوگوں نے یہ کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے۔ پھر اس پر

[۵۳] ولدان جمع ہے ولد کی جسکے معنے بیٹے کے ہیں یہ کونسے بیٹے ہونگے جو اپنے ماں باپ کے پاس بہشتی جام لیئے ہوئی سدا پھرینگے اسکی تفسیر [۵۲/۲۱] آیت میں یہ ہی کہ وہ لڑکے جو ایمان میں اپنے مومن والدین کے قدم بقدم چلتے ہیں اون کو اللہ کریم بہشت میں نیک ماں باپ سے ملا دیگا - ۱۲

وَكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ ﴿۱۸﴾ لَّا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنزِفُونَ ﴿۱۹﴾

کہ ان سے نہ تو ان کا سر دکھیگا اور نہ عقل ذلیل ہوگی۔

قایم ہوگئے اُنپر فرشتے نازل ہوتے اور کہتے ہیں کہ خوف مت کھاؤ اور غمناک مت ہو اور جس جنت کا تمکو وعدہ دیا گیا ہے اُسکی بشارت لو ہم تمہارے رفیق ہیں دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی الغرض بہشتی انسان کی خوشیاں اور دوزخی کے دُکھ اِسی دنیا سے شروع ہو جاتے ہیں توریت و انجیل میں بھی اسکی طرف اشارات ہیں ایوب ۱۸/۵ ہاں شریر کا چراغ ضرور بجھایا جائیگا اور اوسکی آگ کا شعلہ نہ چمکیگا ایوب ۱۸/۸ اسکا نہ بیٹا نہ بھتیجا اُسکے لوگوں میں رہیگا اور اوسکے مکانوں میں کوئی باقی نہ ہوویگا۔ زبور ۳۷/۹ کہ بدکار کاٹ ڈالی جائینگے۔ لیکن وے جو خداوند کے منتظر ہیں زمین کو میراث میں لینگے اَلْجَنَّةُ اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ بخاری بہشت تم میں سے کسی ایک کیطرف اُسکی جوتی کے تسمہ سے بھی زیادہ نزدیک ہے اور دوزخ بھی ایسا ہی ہے

(۲) موت کے بعد ہر ایک انسان کو عالم رویا کی طرح ایک جسم ملتا ہے جو روحانی طور پر رنج و راحت اور دکھ و سکھ اُسکے اعمال کیمطابق بھگتا رہتا ہے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۳۹/۴۲ اللہ نفسوں کو ان کی موت کے وقت وفات دیتا ہے اور جو مرے نہیں انکو خواب میں وفات دیتا ہے۔ اس آیت سے ظاہر ہے کہ موت میں جو قبض روح ہوتا ہے وہ خواب کے مشابہ ہے پھر تمثیلی طور پر آل فرعون کا حال جو عالم برزخ میں ہے بیان فرماتا ہے وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ النَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ۴۰/۴۶ اور آل فرعون پر بُرا عذاب واقع ہوا صبح اور شام اونکو دوزخ کی آگ دکھائی جاتی ہے اور جب قیامت ہوگی (اُسوقت حکم دیا جائیگا) کہ آل فرعون کو سخت ترین عذاب میں داخل کرو گویا کہ آل فرعون کا عذاب دنیا میں شروع ہوا عالم برزخ میں بھی پیش آتا رہیگا اور آخر کار قیامت کے دن سخت ترین عذاب میں ڈالے جائینگے۔ عالم برزخ کی بابت زبور ۱۶/۹ میں داؤد علیہ السلام فرماتے ہیں اسی سبب سے میرا دل خوش ہے اور میری شوکت شاد۔ میرا جسم بھی امید میں چین کریگا تو میری جان کو قید میں رہنے نہ دیگا اور تو اپنے قدوس کو سڑنے نہ دیگا تو مجھکو زندگانی کی راہ دکھلائیگا تیرے حضور میں خوشیوں سے سیری ہے تیرے داہنے ہاتھ میں ابد تک عشرتیں ہیں اس آیت سے بھی صاف ظاہر ہے کہ بہشتی زندگی دنیا سے شروع ہو کر عالم برزخ میں قایم رہیگی اور ہمیشہ کی خوشیوں اور عشرتوں میں ممتد ہو جائیگی۔ ایسا ہی تمثیلی طور پر قرآن مجید شہیدوں کے حال میں فرماتا ہے وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىھُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا ھُمْ يَحْزَنُوْنَ ۳/۱۶۹ و ۱۷۰ اے نبی جو لوگ اللہ کے راستے میں مارے گئے اونکو مرا ہوا خیال نہ کر بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں اُن کو رزق

منزل ۷

وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ ﴿۲۰﴾ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ﴿۲۱﴾

اور میوے ہوں گے جو وہ پسند کرینگے اور پرندوں کا گوشت جیسا کہ وہ چاہتے ہونگے

وَحُورٌ عِينٌ ﴿۲۲﴾ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ ﴿۲۳﴾ جَزَاءً بِمَا

اور بڑی آنکھوں والی حوریں گویا کہ وہ چھپائے ہوئے موتی ہیں - یہ اون کے

دیا جاتا ہے جو کچھ اللہ نے اُن کو اپنے فضل سے دے رکھا ہے اُسمیں شاداں ہیں اور جو لوگ ابھی تک ان سے نہیں ملے اُن کی نسبت خوشیاں مناتے ہیں کہ انپر بھی کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمناک ہونیوالے ہیں ان آیات [illegible] صاف ظاہر ہے کہ خدا کے شیدائی اور نیک مرنے کے بعد اپنے رب کے خاص مقرب اور مہمان ہو [illegible] اسکے فضل اور رحمت سے روحانی رزق حاصل کرتے اور ہمیشہ خوش وخرم رہتے ہیں برعکس اُنکے بدکار لوگ مردہ حالت میں پڑے رہتے اور کچھ ترقی یا اصلاح نہیں کرتے جناب الٰہی سے دور اور مردود رہکر طرح طرح کی برائیوں اور مصیبتوں میں مبتلا رہتے ہیں يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي $\frac{۸۹}{۳۰}$ اے تسلی یافتہ نفس اپنے رب کی طرف واپس تو خوش کرنیوالا اور خوش کیا گیا ہے پس میرے بندوں میں داخل ہو اور میری جنت میں داخل ہو

اسلاطین $\frac{۲}{۱}$ اور سلیمان اپنے باپ دادوں کے ساتھ سو رہا پیدائش $\frac{۴۹}{۲۹}$ میں یعقوب کا قول ہے مجھے مصر میں مت گاڑ میں کہیں اپنے باپ دادوں کے پاس سو ونگا ان الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ مرنیکے بعد قبر کے ساتھ روح کا کوئی خاص تعلق رہتا ہے - اس خیال کو آیت ذیل سے اور بھی تقویت ملتی ہے فَإِذَا هُم مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنسِلُونَ $\frac{۳۶}{۵۱}$ پس اچانک وہ قبروں سے نکلکر اپنے رب کیطرف دوڑینگے ایسا ہی انجیل یوحنا $\frac{۵}{۲۸}$ میں ہے کہ جتنے قبروں میں ہیں آواز سنکر نکلینگے واعظ $\frac{۹}{۱}$ جو کام تیرا ہاتھ کرنے پاوے اُسے اپنی مقدور بھر کر کیونکہ وہاں گور میں جہاں تو جاتا ہے نہ کام نہ منصوبہ نہ آگاہی نہ حکمت ہے -

متی $\frac{۱۲}{۴۳ تا ۴۵}$ جب ناپاک روح آدمی میں سے نکلتی ہے تو سوکھے مقاموں میں آرام ڈھونڈتی پھرتی ہے اور پاتی نہیں - اُسوقت کہتی ہے کہ میں اپنے اُس گھر میں پھر جاؤنگی جس سے نکلی تھی اور آکر اُسے خالی اور جھاڑا ہوا اور سجا ہوا پاتی ہے اسپر وہ جاکر اور سات روحیں اپنے سے بری ہمراہ لے آتی ہے اور وہ داخل ہوکر وہاں بستی ہیں اور اس آدمی کا پچھلا حال اس پہلے سے بھی خراب ہو جاتا ہے اس زمانہ کے برے لوگوں کا حال بھی ایسا ہی ہوگا -

(۳۳) جن لوگوں کے پاس خدا کا رسول پہنچا مگر انہوں نے اُسکی تعلیم کو نہ مانا وہ کافر ہیں اور جہنم کے سزاوار مگر جنکے پاس اس عالم میں خدا کا رسول نہیں پہنچا اُن کے پاس عالم برزخ میں یوم قیامت سے پیشتر پہنچ جائیگا اور تبلیغ حق کریگا اور جب تک کسی شخص پر قطع حجت نہوئے اُسوقت تک وہ سزا سے بری ہے چنانچہ قرآن مجید کلیہ طور پر فرماتا ہے وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا $\frac{۱۵}{۱۵}$ ہم کسی پر عذاب کرنے والے نہیں جب تک رسول نہ بھیج لیں - مگر دنیا میں ہر شخص کے پاس رسول نہیں پہنچا اس لئے ایسا شخص یا تو عذاب سے بری رہیگا یا عالم برزخ میں اُسکے پاس خدا کا رسول پہنچیگا اور آیت ذیل سے ظاہر ہے کہ ہر ایک بدکار دوزخ

كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢٤﴾ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا ﴿٢٥﴾ إِلَّا قِيلًا سَلَامًا

عملوں کی جزا ہے — وہ اُس میں نہ تو لغو سنینگے اور نہ گناہ کی بات - بلکہ ہر طرف سے سلام

میں داخل ہونے سے پیشتر کہیگا کہ ہمارے پاس نذیر ضرور آیا تھا مگر ہم اسکی تکذیب ہی کرتے رہے كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ ۝ قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ [illegible] جب کبھی اسمیں (دوزخمیں) ایک گروہ داخل کیا گیا تو اُسکے پاسبانوں نے پوچھا کیا تمہارے پاس کوئی نذیر نہیں پہونچا اُنہوں نے جواب دیا کہ ہاں نذیر تو ضرور پہنچا مگر اوسکی تکذیب کی اور کہا کہ اللہ نے کچھ بھی نازل نہیں کیا تم تو بس سخت گمراہی میں ہو۔ اور آیات ذیل سے ظاہر ہے کہ ربانی وعظوں اور باہمی امداد شفاعت کا سلسلہ قطعی طور پر یوم قیامت میں ہی بند ہوگا وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ [illegible] قیامت کے دن اللہ اُن سے کلام نہ کریگا اور نہ اُن کو پاک کریگا اور اُن کیواسطے عذاب دردناک ہے وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ [illegible] اُسدن سے ڈرو جبکہ کوئی نفس کسی نفس کے کچھ بھی کام نہ آئیگا اور نہ اُس سے شفاعت قبول کیجائیگی اور نہ اُس سے معاوضہ لیا جائیگا اور نہ وہ مدد دیئے جاوینگے آیت برزخ سے بھی ان معنوں کی تائید ہوتی ہے کہ جب نافرمانوں کو موت آتی ہے تو کہتے ہیں کہ اے رب مجھے واپس بھیج تاکہ (دنیا میں) اپنی فرو گذاشتوں میں نیک عمل کر لوں۔ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا یہ تو اوسکی منہ کی بات ہے اور اُن کے مرنے کے پیچھے یوم بعث تک برزخ ہے دیکھو ٢٣ [illegible] اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو شخص اپنے قصوروں کی اصلاح کرنی چاہے اُسکے واسطے دنیا میں واپس آنا تو ممکن نہیں مگر عالم برزخ میں یوم بعث تک اپنی اصلاح کر سکتا ہے اُسکے بعد کچھ نہ ہو سکیگا بلکہ تمام اعمال کی جزا و سزا پوری پوری بھگتنی ہوگی شیطان کو بھی بہکانے کیواسطے یوم بعث تک مہلت دی گئی ہے جیسا کہ آیت ذیل میں ہے قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۝ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ [illegible] پس جب یوم بعث تک بہکانے والے شیطان کو مہلت دی گئی ہے تو قاعدے انصاف سے ضروری ہے کہ تبلیغ بھی ساتھ کے ساتھ یوم بعث تک ہو۔ مسند احمد حنبل اور شرح منازل السائل میں جو احادیث پاگلوں بڈھوں اور بہروں کی تبلیغ کے بارے میں آئی ہیں وہ بھی اس مضمون کے موید ہیں۔

(۴) قیامت کے دن وعظ و نصیحت کا دروازہ بند ہو کر آخری فیصلہ ہو جاویگا پھر کوئی عذر مسموع ہوگا اور نہ جزا سزا میں کمی کیجاویگی - يَا أَيُّهَا الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ [illegible] اے خدا کے نافرمانو آج کوئی عذر پیش نہ کرو تمہیں تمہارے اعمال کے ہی مطابق جزا دیجائیگی يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ ۝ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۝ وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ [illegible] جس روز سب حقیقت کھل جائیگی (اور نافرمان لوگ) سجدہ کیطرف بلائے جاوینگے مگر ایسا نہ کر سکینگے۔ اُن کی آنکھیں نیچی ہونگی اور اُن پر ذلت چھا رہی ہوگی کیونکہ وہ حالت سلامتی میں سجدے کیطرف بلائے جاتے تھے (مگر وہ سجدے سے بھاگتے تھے) يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِي مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ

سَلٰمًا ﴿۲۶﴾ وَ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ﴿۲۷﴾ فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ﴿۲۸﴾

سلام ہی کہا جائیگا۔ اور دائیں طرف والے۔ دائیں طرف والے کیسے ہیں وہ بے خار بیری کے بیچے۔

بِبَنِيْهِ ۙ وَ صَاحِبَتِهٖ وَ اَخِيْهِ ۙ وَ فَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـئْوِيْهِ ۙ وَ مَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ ثُمَّ يُنْجِيْهِ ۙ كَلَّا [۷۰/۱۱] اسدن مجرم چاہیگا کہ کاش اپنے بیٹے یا جورو یا بھائی سے فدیہ دے سکے یا اپنے کنبے سے جسکو وہ پناہ دیتا ہی یا تمام زمینی مال و متاع سے پھر اسکو وہ نجات دیوے۔ ہرگز ایسا نہ ہوگا۔

متی [۱۳/۴۹،۵۰] دنیا کے آخر میں ایسا ہوگا کہ فرشتے نکلینگے اور شریروں کو راستبازوں سے جدا کرینگے اور انہیں آگ کی بھٹی میں ڈالدینگے وہاں رونا اور دانتوں کا پیسنا ہوگا۔

(۵) بہشتی لذات اور جہنمی تکالیف انہی اپنے ایمانیات اور اعمال اور خدا کی حکمتوں کا نتیجہ ہونگی چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہی سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ [۳/۱۸۰] جن چیزوں کا بخل کیا ہے وہی طوق بنکر قیامت کے دن انکے گلے میں پڑینگے اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ [۲/۲۷۵] جو سود خور ہیں وہ اسطرح پر کھڑے ہونگے گویا کہ شیطان نے اسکو مس کرکے مخبوط الحواس بنا دیا ہے وَ بَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ [۲/۲۵] جو لوگ ایمان لائے اور عمل اچھے کیے اُن کو بشارت سنادے کہ اُن کیواسطے باغات ہیں جنکے نیچے سے نہریں جاری ہیں گویا کہ ایمان تو باغات ملینگے اور اعمال صالحہ سے نہریں ملینگی۔

یوحنا [۴/۱۴] مگر جو کوئی اُس پانی میں سے پئیگا جو میں اُسے دونگا وہ ابد تک پیاسا نہوگا بلکہ جو پانی میں اُسے دونگا وہ اُسمیں ایک چشمہ بنجائیگا جو ہمیشہ کی زندگی کے لئے جاری رہیگا مکاشفہ یوحنا [۱۴/۱۳] پھر میں نے آسمان میں سے یہ آواز سنی کہ لکھ جو لوگ خداوند میں مرتے ہیں وہ اب سے مبارک ہیں روح کہتی ہے کہ بیشک۔ کیونکہ وہ اپنی محنتوں سے آرام پاتے ہیں اور اُن کے اعمال اُن کے ساتھ ساتھ ہوتے ہیں۔

(۶) بہشتی لذتوں اور نعمتوں کا بیان جسقدر قرآن مجید میں ہے وہ واقعی بیان ہے یہاں موجودہ زندگی میں کامل طور پر آئندہ عالم کی حقیقتوں کو سمجھانا انسان کے لیے غیر ممکن ہے اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ جیساکہ قرآن مجید فرماتا ہی فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ [۳۲/۱۷] کوئی نفس نہیں جانتا کہ ہمنے اُن کیواسطے کیسی کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک یعنی راحتیں چھپا رکھی ہیں جو اُن کے اعمال کی جزا ہی پھر اُن نعمتوں اور راحتوں کو مثال دیکر واضح فرماتا ہے مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۚ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۚ وَ لَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَ مَغْفِرَةٌ اُس جنت کی مثال جسکا وعدہ پرہیزگاروں کو دیا گیا یہ ہی کہ اُس میں نہریں ایسے پانی کی ہونگی جو سڑنیوالا نہیں اور ایسے دودھ کی جو بگڑنیوالا نہیں اور ایسے شراب کی جو پینے والوں کیواسطے لذت بخش ہوگی اور ایسی شہد کی جو صاف کیا گیا ہے اور اسمیں اُن کیواسطے ہر قسم کے پھل ہونگے اور اُن کے رب کیطرف سے مغفرت [۴۷/۱۵] اس آیت کا سر بسر مثل کا لفظ صاف بتلا رہا ہی کہ اصل لذات کا یہ تمام تمثیلی بیان ہی اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ نَهَرٍ ۙ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ

منزل ۷

۵ع

وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿۲۹﴾ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿۳۰﴾ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ﴿۳۱﴾ وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ﴿۳۲﴾

اور تہ بتہ خوشوں اور پھیلے ہوئے سائیوں اور جھرنے والے پانی اور کثرت کے میووں میں ہونگے

مُتَّقِیْنَ بیشک پرہیزگار لوگ باغوں اور نہروں میں ہیں مقام صدق میں قدرت والے بادشاہ کے نزدیک یعنی وہ باغ اور چشمہ کیا ہیں صدق اور خدا کا قرب توریت و انجیل میں جو ذکر بہشتی انعامات کا تھا اسکو اصل حقیقت پر محمول کرنے سے یہودیوں کے ایک فرقہ نے مسیح علیہ السلام کی خدمت میں ایک اعتراض پیش کیا تھا جسکا ذکر متی ۲۲ باب ۲۳ تا ۳۳ میں اس طرح ہے کہ انسے دن صدوقی جو کہتے ہیں کہ قیامت ہی نہیں اسکے پاس آئے اور اس سے یہ سوال کیا کہ اوستاد موسیٰ نے کہا تھا کہ اگر کوئی بے اولاد مرجائے تو اسکا بھائی اوسکی بیوی سے بیاہ کرلے اور اپنے بھائی کیلئے اولاد پیدا کرے اب ہمارے درمیان سات بھائی تھے اور پہلا بیاہ کرکے مرگیا اور اس سبب سے کہ اسکی اولاد نہ تھی اپنی بیوی اپنے چھوٹے بھائی کے لئے چھوڑ گیا اسیطرح دوسرا اور تیسرا بھی ساتویں تک سب کے پیچھے وہ عورت بھی مرگئی پس وہ قیامت میں ان ساتوں میں سے کس کی بیوی ہوگی کیونکہ سب نے اس سے بیاہ کیا تھا۔ یسوع نے جواب میں ان سے کہا کہ تم گمراہ ہو اسلئے کہ نہ کتاب مقدس کو جانتے ہو نہ خدا کی قدرت کو کیونکہ قیامت میں بیاہ شادی نہ ہوگی۔ بلکہ لوگ آسمان پر فرشتوں کی مانند ہونگے۔ مگر مردوں کے جی اٹھنے کی بابت جو خدا نے تمہیں فرمایا تھا کیا تمنے وہ نہیں پڑھا کہ میں ابراہیم کا خدا اور اسحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا ہوں۔ وہ تو مردوں کا خدا نہیں بلکہ زندوں کا ہے لوگ یہ سنکر اسکی تعلیم سے حیران ہوئے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یعنی جنت والوں کے بدن صاف شفاف بے منتی ہوئے ہونگے یعنی بال اور میل کچیل داغ دھبہ کچھ نہوگا اور نہ ان کی جوانی کبھی جائیگی نہ ان کا لباس کبھی میلا اور پرانا ہوگا (ترمذی) اور ایک روایت میں ہے جنت والوں کو سنایا جائیگا کہ اب تم ہمیشہ زندہ رہو کبھی موت نہ آئیگی ہمیشہ سلامت رہو کبھی بیماری نہ آئیگی ہمیشہ جوان رہو کبھی بڑھاپا نہ آئیگا ہمیشہ عیش کرو غم نہ ہوگا۔ (مشکوٰۃ ۴۹۶)

(۷) دوزخ کے مصائب اور آلام کے چند نمونے جو قرآن مجید سے بیان فرماتے ہیں وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ۚ سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ۱۴ ابراہیم ۵ اور تو مجرموں کو بیڑیوں سے جکڑے ہوئے دیکھیگا۔ ان کے کرتے گندھک کے ہونگے اور ان کے چہروں کو آگ چھپائے ہوئے ہوگی فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ يُسْحَبُوْنَ فِي الْحَمِيْمِ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ۲۴ ع ۸ پس وہ جانینگے جب طوق اور زنجیریں ان کی گردنوں میں ہونگی اور گرم پانی میں گھسیٹے جاوینگے پھر آگ میں جھونک دیئے جاوینگے فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۖ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۲ پس ڈرو اس آگ سے جسکا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں جو کافروں کیواسطے طیار کی گئی ہے كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ پ ۵ جب ان کی جلدیں گل جائینگی ہم ان کی بجائے اور جلدیں بدل دینگے تاکہ وہ عذاب چکھتے رہیں۔ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۭ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَي الْكٰفِرِيْنَ پ ۸ اور دوزخی لوگ بہشتیوں کو پکارینگے کہ پانی میں سے کچھ ہماری طرف ڈالدو یا اوس رزق میں سے جو اللہ نے تمکو دیا ہے۔ وہ

لا مقطوعۃ ولا ممنوعۃ ﴿۳۳﴾ وفرش مرفوعۃ ﴿۳۴﴾ انا انشأنٰھن انشاء ﴿۳۵﴾

جو نہ تو کاٹے جاتے ہیں اور نہ کوئی روک ٹوک کیجاتی ہے اور اونچے فرشوں میں ہونگے ہمنے اونکو ایک عجیب خلقت سے پیدا کیا

جواب دینگے کہ تحقیق یہ دونوں چیزیں اللہ نے کافروں پر حرام کر دی ہیں ویسقٰی من ماء صدید یتجرعہ ولا یکاد یسیغہ ویاتیہ الموت من کل مکان وما ھو بمیت ومن ورائہ عذاب غلیظ ۱۴ اور پیپ کا پانی پلایا جائیگا جسکو وہ گھونٹ گھونٹ کرکے اُتارے گا مگر نگل نہ سکیگا اور ہر طرف سے اوسپر موت آویگی مگر وہ مریگا نہیں اور اوسکے علاوہ عذاب غلیظ ہوگا فالذین کفروا قطعت لھم ثیاب من نار یصب من فوق رؤسھم الحمیم یصھر بہ ما فی بطونھم والجلود ۲۲ پس جو لوگ کافر ہوئے اُن کے پارچات آگ کے قطع کیے جاوینگے اُن کے سر و نپر گرم پانی ڈالا جائیگا جو کچھ اُن کے پیٹوں میں ہے اور جلدیں اُس سے گلجاوینگی کلما ارادوا ان یخرجوا منھا من غم اعیدوا فیھا وذوقوا عذاب الحریق ۲۲ جب کبھی غم کے مارے اُس سے نکل جانے کا ارادہ کرینگے اُسی میں لوٹا دیے جاوینگے اور کہا جاویگا کہ جلنے کا عذاب چکھو۔ لا تدعوا الیوم ثبورا واحدا وادعوا ثبورا کثیرا ۲۵ آج ہلاکت کو نہیں بلکہ بہت سی ہلاکتوں کو پکارو ھو خالد فی النار وسقوا ماء حمیما فقطع امعاءھم ۴۷ وہ آگ میں ہمیشہ رہنے والا ہے اُنکو گرم پانی پلایا جائیگا پس اُن کی انتڑیاں کٹ جاوینگی خذوہ فغلوہ ثم الجحیم صلوہ ثم فی سلسلۃ ذرعھا سبعون ذراعا فاسلکوہ انہ کان لا یؤمن باللہ العظیم ولا یحض علی طعام المسکین ۶۹ اُسکو پکڑو پس اُسکے طوق ڈالو پھر جہنم میں لیجاؤ پھر ستر ہاتھ کی زنجیروں میں اُسکو جکڑو تحقیق وہ عظمت والے کو نہیں مانتا تھا اور نہ مسکین کو طعام دینے پر رغبت دلاتا تھا ان شجرۃ الزقوم طعام الاثیم ۴۴ تحقیق تھوہر کا درخت گنہگار کا کھانا ہے

توراۃ اور انجیل میں آلام دوزخ کی طرف حسب ذیل اشارہ آیا ہے

انجیل متی ۲۵ باب ۴۱ پھر وہ بائیں طرف والوں سے بھی کہیگا اے ملعونو میرے سامنے سے اس ہمیشہ کی آگ میں چلے جاؤ جو ابلیس اور اوسکے فرشتوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔

متی ۸ باب ۱۲ مگر بادشاہت کے بیٹے (یعنی نافرمان بنی اسرائیل) باہر اندھیرے میں ڈالے جائینگے وہاں رونا

متی ۱۰ باب ۲۸ بلکہ اوس سے ڈرو جو روح اور بدن دونوں کا جہنم میں ہلاک کرسکتا ہے۔

لوقا ۶ باب ۲۴ و ۲۵ مگر افسوس تمپر جو دولتمند ہو کیونکہ تم اپنی تسلی پا چکے افسوس تمپر جو اب سیر ہو کیونکہ بھوکے ہوگے افسوس تمپر جو اب ہنستے ہو کیونکہ ماتم کروگے اور روؤگے۔

مکاشفہ ۲۱ باب ۸ مگر بزدلوں بے ایمانوں اور گھنونے لوگوں اور خونیوں اور زناکاروں اور جادوگروں اور بت پرستوں اور سارے جھوٹوں کا حصہ آگ اور گندھک سے جلنے والی جھیل میں ہوگا یہ دوسری موت ہے۔

فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ﴿۳۶﴾ عُرُبًا اَتْرَابًا ﴿۳۷﴾ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۳۸﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۹﴾

پس اُن کو باکرہ پیاری پیاری ہم عمر داہنی طرف والوں کے واسطے بنایا ہے جو ایک گروہ پہلوں میں سے

لوقا ۱۶/۱۹ تا ۳۱ ایک دولتمند تھا جو ارغوانی اور مہین کپڑے پہنتا اور ہر روز خوشی منا تا اور شان و شوکت سے رہتا تھا اور لعزر نام ایک غریب ناسوروں سے بھرا ہوا اُسکے دروازہ پر ڈالا گیا تھا اُسے آرزو تھی کہ دولتمند کی میز کے جوٹھے سے اپنا پیٹ بھرے۔ بلکہ کُتے بھی آکر اُسکے ناسور چاٹتے تھے اور ایسا ہوا کہ وہ غریب مرگیا اور فرشتوں نے اُسے لیجا کر ابراہیم کی گود میں رکھدیا۔ اور دولتمند بھی مُوا اور دفن ہوا۔ اوسنے عالم ارواح کے درمیان عذاب میں مبتلا ہو کر اپنی آنکھیں اٹھائیں اور ابراہیم کو دور سے دیکھا اور اوسکی گود میں لعزر کو اور اوسنے پکار کر کہا اے باپ ابراہیم مجھپر رحم کر کے لعزر کو بھیج کہ اپنی انگلی کا سرا پانی میں بھگو کر میری زبان تر کرے کیونکہ میں اس آگ میں تڑپتا ہوں ابراہیم نے کہا کہ بیٹا یاد کر کہ تو اپنی زندگی میں اپنی اچھی چیزیں لے چکا اور اُسی طرح لعزر بری چیزیں۔ لیکن اب وہ یہاں تسلی پاتا ہے اور تو تڑپتا ہے اور ان سب باتوں کے سوائے ہمارے تمہارے درمیان ایک بڑا گڑھا قایم کیا گیا ہے ایسا کہ جو یہاں سے تمہاری طرف پار جانا چاہیں نہ جاسکیں اور نہ لوگ ادھر سے ہماری طرف وار آسکیں۔ اُسنے کہا پس اے باپ میں تیری منت کرتا ہوں کہ تو اُسے میرے باپ کے گھر بھیج کیونکہ میرے پانچ بھائی ہیں تاکہ وہ اُن کے سامنے ان باتوں کی گواہی دے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ بھی اس عذاب کی جگہ میں آئیں۔ ابراہیم نے کہا کہ اُن کے پاس موسیٰ اور انبیا تو ہیں اُن کی سنیں اُسنے کہا نہیں اے باپ ابراہیم ہاں اگر کوئی مردوں میں سے اُن کے پاس جائے تو وہ توبہ کرینگے اوسنے اُس سے کہا کہ جب وہ موسیٰ اور نبیوں ہی کی نہیں سُنتے تو اگر مُردوں میں سے کوئی جی اُٹھے تو اُس کی بھی نہ مانینگے۔

جہنم سے رستگاری ملنے پر یہ آیات دلالت کرتی ہیں (۱) فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۵/۱۹ (۲) عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ۱۱/۱۰ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۱۱/۱۰۷

(۸) بہشتی نعمتوں اور لذتوں کے چند نمونے جو قرآن مجید میں مذکور ہیں۔

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۲/۲۵ اور خوشخبری سنا اُن لوگوں کو جو خدا کو مانتے اور عمل اچھے کرتے ہیں کہ اُن کے واسطے باغات ہیں جنکے نیچے نہریں جاری ہیں كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۲/۲۵ جب کبھی اُن کو پھلوں کا رزق دیا جائیگا وہ کہینگے کہ یہ تو وہی چیزیں ہیں جو ہمکو پہلے دی گئی تھیں اور متشابہ چیزیں لائی جائینگی اور اُن کیواسطے اُسمیں ازواج مطہرہ ہیں اور وہ اُسمیں ہمیشہ رہنے والے ہونگے۔ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۱/۱۰۸ اے محمد ہمنے تجھکو چشمہ کوثر عطا فرمایا ہے۔ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا ۱۳/۳۵ اُسکے پھل دائمی ہونگے اور اُسکا سایہ بھی اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۵ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ۵ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۵ لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ۱۵/۴۵ بتحقیق خدا ترس لوگ باغوں اور چشموں میں ہیں۔ اُسمیں سلامتی اور امن کے ساتھ داخل

وَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِيْنَ ۝۴۰ وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۝۴۱ فِيْ سَمُوْمٍ

اور ایک گروہ آخرین میں سے ہوگا۔ اور بائیں طرف والے کیا ہیں بائیں طرف والے۔ آگ کی لو

ہو جاو۔ ہم اُن کے سینوں میں سے تمام خلش نکال دینگے اور وہ بھائیوں کیطرح تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہونگے کوئی
دکھ اُن کے نزدیک پہنچیگا اور نہ وہ اُس سے نکالے جائینگے اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ
يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا
عَلَى الْاَرَآئِكِ ۱۸ پ ۱۵ انہیں لوگوں کے واسطے باغات خلد ہیں کہ اُن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ وہاں پر اُن کو
سونے کے کنگن اور سبز سندس و استبرق کے کپڑے اُن کو پہنائے جائینگے۔ تختوں پر تکیے لگائے بیٹھینگے لَا يَمَسُّنَا
فِيْهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ ۳۵ پ ۳۵ اُسمیں نہ تو کوئی دکھ پہنچیگا اور نہ تکان اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ
فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ۝ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ۝ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ
سَلٰمٌ ۣ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ۳۶ پ ۲۳ بہشتی لوگ آج کے دن ایک شغل میں خوش و خرم ہیں وہ اور اون کے ساتھی
سایہ دار کے نیچے تختوں کے اوپر تکیے لگائے ہوئے اُن کے واسطے اُسمیں میوہ جات ہیں اور اُن کے واسطے حاضر ہے جو کچھ
کہ وہ چاہیں رب رحیم کیطرف سے قول ہے کہ سلامت رہو وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ
نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ۴۱ پ ۲۴ تمہارے واسطے اُسمیں موجود ہے جو کچھ کہ تمہارے نفس چاہیں اور تمہارے
واسطے وہاں پر موجود ہے جو کچھ کہ تم طلب کرو۔ یہ ایک مہمانی ہے غفور اور رحیم کی طرف سے وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ
الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۴۳ پ ۲۵ اُسمیں موجود ہے جو کچھ کہ نفس خواہش کریں
اور جس سے آنکھوں کو لذت حاصل ہو اور تم اُسمیں ہمیشہ رہنے والے ہو وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ
اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ۷۶ پ ۲۹ اُن کے پاس اُن کے بچے سدا پھرتے رہینگے جب تو اونکو دیکھیگا

توراۃ اور انجیل میں بہشتی نعمتوں اور عشرتوں کیطرف حسب ذیل اشارات ہیں۔

زبور ۱۶ پ ۱۱ تیرے حضور میں خوشیوں سے سیری ہے تیرے داہنے ہاتھ میں ابد تک عشرتیں ہیں۔

متی ۲۵ پ ۳۴ تا ۳۶ اوسوقت بادشاہ اپنے داہنے والوں سے کہیگا۔ کہ آؤ میرے باپ کے مبارک لوگو جو بادشاہت بنائے
عالم سے وقت سے تمہارے لیے تیار کیگئی ہے اُسے ورثے میں لو۔

زبور ۳۶ پ ۷ اے خدا تیری مہربانی کیا ہی عزیز ہے اسلیئے بنی آدم تیرے پروں کے سائے تلے آکے پناہ لیتے ہیں
وے تیرے گھر کی چکنائی کھانے سے سیر ہونگے اور تو اپنی عشرتوں کی دریا سے اُنہیں سیراب کریگا کہ زندگی کا
چشمہ تیرے کنے ہے ہم تیری روشنی میں شامل ہو کے روشنی دیکھینگے۔

متی ۵ پ ۱۰ مبارک وے ہیں جو راستبازی کے سبب ستائے گئے کیونکہ آسمان کی بادشاہت اُنہیں کی ہے۔

متی ۸ پ ۱۱ اور میں تمسے کہے دیتا ہوں کہ بہتیرے پورب اور پچھم سے ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کے
ساتھ آسمان کی بادشاہت میں کھانے بیٹھینگے۔

متی ۱۹ پ ۲۸ تا ۳۰ یسوع نے اُن سے کہا میں تمسے سچ کہتا ہوں کہ جب ابن آدم نئی پیدائش میں اپنے جلال کے تخت پر

وَّ حَمِيْمٍ ﴿۴۲﴾ وَّ ظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ﴿۴۳﴾ لَّا بَارِدٍ وَّ لَا كَرِيْمٍ ﴿۴۴﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ

اور کھولتے پانی میں کالی دھوئیں کے سایہ میں جو نہ ٹھنڈا ہی اور نہ عزت کیچگہ کیونکہ وہ پہلے[۱] سے آسودہ حال تھے[۱]

بیٹھیگا - تو تم بھی جو میرے پیچھے ہو لئے ہو بارہ تختوں پر بیٹھکر اسرائیل کی بارہ فرقوں کا انصاف کروگے اور
جس کسی نے گھروں یا بھائیوں یا بہنوں یا ماں یا باپ یا اولاد یا کھیتیوں کو میرے نام کی خاطر چھوڑ دیا ہے اسکو سو گنا
ملیگا اور ہمیشہ کی زندگی کو ورثہ میں پاویگا۔ مگر بہت سے پہلے پچھلے ہو جائینگے۔ اور پچھلے پہلے -
یوحنا ۵ ۲۴ و ۲۵ - میں تمسے سچ کہتا ہوں کہ جو میرا کلام سنتا اور میرے بھیجنے والے کا یقین کرتا ہے ہمیشہ کی زندگی
اُسی کی ہی اور اُسپر سزا کا حکم نہیں ہوتا بلکہ وہ موت سے نکلکر زندگی میں داخل ہو گیا ہی میں تمسے سچ کہتا ہوں کہ
وہ وقت آتا ہی بلکہ ابھی ہے کہ مردے خدا کے بیٹے کی آواز سنینگے اور جو سنینگے وہ جئینگے -
یوحنا ۶ ۲۷ - فانی خوراک کے لئے محنت نہ کرو بلکہ اُس خوراک کے لئے جو ہمیشہ کی زندگی کے لئے ٹھہرتی ہے جسے
ابن آدم تمہیں دیگا کیونکہ باپ یعنے خدا نے اُسپر مہر کی ہے -
یوحنا ۸ ۵۱ - میں تمسے سچ کہتا ہوں کہ اگر کوئی شخص میرے کلام پر عمل کریگا تو ابد تک کبھی موت کو نہ دیکھیگا -
اعمال ۲۴ ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ - لیکن تیرے سامنے یہ اقرار کرتا ہوں کہ جس طریق کو وہ بدعت کہتے ہیں اُسی کے مطابق
میں اپنے باپ دادوں کے خدا کی عبادت کرتا ہوں اور جو کچھہ توریت اور نبیوں کی کتابوں میں لکھا ہی اُس سب پر
میرا ایمان ہی اور خدا سے اُسی بات کی امید رکھتا ہوں جسکے وہ بھی منتظر ہیں کہ راستبازوں اور ناراستوں دونوں
پطرس ۱ ۳ ۱۰ - اور جو کوئی زندگی سے خوش ہونا اور اچھے دن دیکھنا چاہے وہ زبان کو بدی سے اور ہونٹوں
کو مکر کی بات کہنے سے باز رکھے -
مکاشفہ یوحنا ۷ ۱۵ تا ۱۷ - اسی سبب سے یہ خدا کے تخت کے سامنے کھڑے ہیں اور اُسکی مقدس میں دن رات اُسکی
عبادت کرتے ہیں اور جو تخت پر بیٹھا ہے وہ اپنا خیمہ اُن کے اوپر تانیگا اسکے بعد نہ کبھی اُنکو بھوک لگیگی نہ پیاس
اور نہ کبھی اُن کو دھوپ ستائیگی نہ گرمی۔ کیونکہ جو برہ تخت کے بیچ میں ہی وہ اُن کی گلہ بانی کریگا اور اُنہیں
آبحیات کے چشموں کے پاس لیجائیگا اور خدا اُن کی آنکھوں کے سب آنسو پونچھہ دیگا -
مکاشفہ ۱۹ ۷ تا ۹ - آؤ ہم خوشی کریں اور نہایت شادمان ہوں اور اُس کی تمجید کریں اسلئے کہ برہ کی شادی
قریب آگئی اور اوس کی بیوی نے اپنے آپ کو تیار کر لیا اور اوسکو چمکدار اور صاف مہین کتانی کپڑا پہننے
کا اختیار دیا گیا کیونکہ مہین کتانی کپڑے سے مقدس لوگوں کی راستبازی کے کام مراد ہیں اور اوسنے مجھسے
کہا کہ لکھہ مبارک ہیں وہ جو برہ کی شادی کی ضیافت میں بلائے گئے ہیں پھر اُسنے مجھہ سے کہا کہ یہ خدا کی

[۱] انجیل لوقا ۱۶ باب میں ہی کہ حضرت عیسے علیہ السلام نے ایک دولتمند اور ایک لعزر نامے محتاج بیمار کا انجام
کا بیان فرمایا کہ وہ دولتمند دوزخ میں گیا اور وہ محتاج جو اوسکی ڈیوڑھی پر جو اوسکے بچے ہوئے ٹکڑوں کی آرزو کیا
کرتا تھا اور کتے اُسکے زخم چاٹا کرتے تھے ابراہیم علیہ السلام کی گود میں بیٹھا ہوا اوسکو نظر آیا وہ التجا کی کہ کاش
لعزر اپنی انگلی کا سرا پانی میں بھگو کر میری زبان تر کرے کیونکہ میں اس آگ میں تڑپتا ہوں ابراہیم نے کہا کہ بیٹا
یاد کر کہ تو اپنی زندگی میں اچھی چیزیں لیچکا اور اسیطرح لعزر بری چیزیں لیکر اب وہ یہاں تسلی پاتا ہی اور تو تڑپتا -

مُتْرَفِينَ ۝ وَكَانُوا يُصِرُّونَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيمِ ۝ وَكَانُوا يَقُولُونَ

اور بڑے گناہ پر اصرار کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ کیا جب ہم

سبھی باتیں ہیں اور میں اُسے سجدہ کرنے کے لیے اُسکے پاؤں پر گرا اُسنے مجھسے کہا کہ خبردار ایسا نہ کر۔ تیرا اور تیرے اُن بھائیوں کا ہم خدمت ہوں جو یسوع کی گواہی دینے پر قایم ہیں۔ خدا ہی کو سجدہ کر کیونکہ یسوع کی گواہی نبوت کی روح ہے مکاشفہ ١٩ پھر اُسنے مجھسے کہا کہ یہ باتیں پوری ہوگئیں ہیں الفہ اور اومیگہ یعنے ابتدا اور انتہا ہوں میں پیاسے کو آب حیات کے چشمے سے مفت پلاؤنگا۔ جو غالب آئے وہی اُن چیزوں کا وارث ہوگا اور میں اُسکا خدا ہونگا اور وہ میرا بیٹا ہوگا۔ مگر بزدلوں اور بے ایمانوں اور گھنونے لوگوں اور خونیوں اور زناکاروں اور جادوگروں اور بت پرستوں اور سارے جھوٹوں کا حصہ آگ اور گندھک سے جلنے والی جھیل میں ہوگا یہ دوسری موت ہے

(۹) قیامت کے دن نیک لوگ بیفکر مسرور اور خوش و خرم ہونگے مگر بدکار لوگ سخت غمناک ملول و پریشان جیسا قرآن مجید فرماتا ہے يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ ٣ (جس) دن بہت سے چہرے سفید ہونگے اور بہت سے سیاہ يَوْمَئِذٍ يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَعَصَوُا الرَّسُولَ لَوْ تُسَوَّى بِهِمُ الْأَرْضُ وَلَا يَكْتُمُونَ اللَّهَ حَدِيثًا ٥ جسدن کافر اور رسول کے نافرمان لوگ آرزو کرینگے کاش کہ وہ زمین کے برابر کیے جائیں اور وہ اللہ سے کوئی بات چھپا نہ سکینگے يَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ نُورُهُمْ يَسْعَىٰ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ ٦٦ اُسدن اللہ نبیوں کو رسوا نہ کریگا اور نہ اون لوگوں کو جو اُسکے ساتھ ایمان لائے اُن کا نور اُن کے آگے اور اُن کے دائیں دوڑتا ہوگا فَوَقَاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا ٦ پس اللہ نے اُن کو اُسدن کے شر سے بچالیا اور تازگی و سرور اُن کے شامل حال کردیا وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُسْفِرَةٌ ضَاحِكَةٌ مُسْتَبْشِرَةٌ وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ٨٠ بہت سے چہرے اُسروز سفید خنداں اور بشاش ہونگے اور بہت سے چہرے پر غبار ہوگا اور سیاہی چھائی ہوئی یہی لوگ وہ ہیں جو کافر و بدکار ہیں

(۱۰) قیامت کی متعلق متفرق خبریں۔

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ وَبَرَزُوا لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ١٣ جسدن زمین بدلکر اور زمین ہوجائیگی اور آسمان بھی بدل جائینگے۔ اور سب لوگ اللہ کے روبرو ہونگے جو ایک اور زبردست ہے وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ ١٦ قیامت کا معاملہ محض ایک پلک جھپکنے کی طرح بلکہ اُس سے بھی کمتر ہوگا۔ يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ جسدن ہم آسمان کو اسطرح لپیٹ لینگے جسطرح کہ کتابوں کا طومار لپیٹا جاتا ہے يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ كَالْمُهْلِ وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ وَلَا يَسْأَلُ حَمِيمٌ حَمِيمًا يُبَصَّرُونَهُمْ ٢٩ جسدن آسمان تیل کی تلچھٹ کیطرح اور پہاڑ دھنی ہوئی روئی کی طرح ہوجائینگے اور کوئی دوست دوست سے سوال نہ کر سکیگا حالانکہ وہ اُن کو دکھلائے جائینگے وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ ٢٤ اور صور پھونکا جائیگا تو جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں اُن پر بیہوشی طاری

أَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ﴿۴۷﴾ أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ﴿۴۸﴾ قُلْ

مر گئے اور مٹی اور ہڈی ہو گئے تو کیا ہم یا ہمارے پہلے باپ دادے زندہ اُٹھائے جاوینگے تو بناد

ہو جائیگی مگر جسکو اللہ چاہے پھر دوبارہ صور پھونکا جائیگا تو اب سب کے سب ایکدم قبروں سے نکل کھڑے ہونگے

اور دیکھنے لگینگے یَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَىٰ شَيْءٍ نُّكُرٍ ۝ خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ

جَرَادٌ مُّنتَشِرٌ ۝ مُّهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ۝ جسدن پکارنیوالا

ایک اجنبی شے کی طرف بلاویگا۔ آنکھیں نیچی کیے ہوے قبروں سے ٹڈیوں کی طرح منتشر ہو کر نکلینگے پکارنے

والے کیطرف دوڑتے ہوے کافر کہینگے کہ یہ دن بڑے دکھہ کا ہے

یوحنا ۵ ۲۸ و ۲۹ اس سے تعجب کرو کیونکہ وہ وقت آتا ہے کہ جتنے قبروں میں ہیں اُسکی آواز سنکر نکلینگے جنہوں نے

نیکی کی ہے زندگی کی قیامت کیواسطے اور جنہوں نے بدی کی ہے عدالت کی قیامت کے واسطے۔

اکرنتھیون ۱۵ ۵۱ تا ۵۴ میں تمسے بھید کی بات کہتا ہوں ہم سب سوئینگے تو نہیں مگر سب بدل جائینگے۔ اور یہ

ایکدم میں۔ ایک پل میں پچھلا نرسنگا پھونکتے ہی ہو جائیگا کیونکہ نرسنگا پھونکا جائیگا اور مردے بقا کی حالت میں

اُٹھینگے اور ہم بدل جائینگے۔ کیونکہ یہ ضروری ہے کہ فانی جسم بقا کا جامہ پہنے اور یہ مرنیوالا جسم حیات ابدی کا جامہ

پہنے اور جب یہ فانی جسم بقا کا جامہ پہن چکیگا اور یہ مرنیوالا جسم حیات ابدی کا جامہ پہن چکیگا تو وہ قول

پورا ہوگا جو لکھا ہے کہ موت نگلی گئی اور فتح حاصل ہوئی۔

زبور ۷۱ ۱۹ اے خدا تیری صداقت بہت بلند ہے کہ تو نے بڑے بڑے کام کئے اے خدا تیری مثل کون ہے تو جسنے ہمیں بڑی

سخت مصیبتوں سے آگاہی دی اور تو ہمکو پھر جلائیگا اور زمین کی اسفل سے ہمکو پھر اوپر لے آئے گا۔

زبور ۱۰۲ ۲۵ تا ۲۸ تو نے قدیم سے زمین کی بنا ڈالی۔ آسمان بھی تیرے ہاتھ کی صنعتیں ہیں۔ وے نیست

ہو جاوینگے پر تو باقی رہیگا ہاں وے پوشاک کی مانند پرانے ہو جائینگے تو اُنہیں لباس کی مانند بدلیگا اور وے بدل

ہو وینگے پر تو وہی ہے اور تیری برسوں کی انتہا نہوگی تیرے بندوں کے فرزند بسے رہینگے اور اُن کی نسل تیرے حضور قائم رہیگی

(۱۱) قیامت کب ہوگی اور اوسکے آثار کیا ہیں۔ قیامت کا وقت کتب سماوی میں ظاہر نہیں فرمایا گیا نہ قرآن

مجید میں نہ توریت میں نہ انجیل میں نہ کسی اور کتاب میں جو آثار مذکور ہیں اُن سے بھی وقت کا ٹھیک پتہ نہیں

لگتا۔ بلکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ قیامت دفعتًا ظاہر ہو جاویگی اور آثار سے یہ علم او یقین نہو سکیگا کہ اب قیامت وقوع

ہونیوالی ہے حتی کہ زمین و آسمان میں دفعتًا فطور عظیم پیدا ہو کر یک لمحہ میں موجودہ حالتوں کا خاتمہ ہو جائیگا قرآن

مجید اور احادیث میں ایکطرف قیامت کے آثار بیان فرمائے گئے ہیں دوسری طرف یہ بیان ہے کہ قیامت

دفعتًا ظاہر ہوگی ایسا ہی انجیل کا بیان ہے فَهَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَن تَأْتِيَهُم بَغْتَةً ۖ فَقَدْ جَاءَ

أَشْرَاطُهَا ۚ فَأَنَّىٰ لَهُمْ إِذَا جَاءَتْهُمْ ذِكْرَاهُمْ ۝ تو کیا یہ لوگ بس قیامت کے ہی منتظر ہیں کہ ایکدم سے اُنپر آ نازل

ہو سو اوسکی نشانیاں تو آہی چکی ہیں پھر جب قیامت اُنکے سامنے آجائیگی تب اُنکا سمجھنا اونکو کیا مفید ہوگا هَلْ

يَنظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَن تَأْتِيَهُم بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝ کیا یہ لوگ قیامت کے منتظر ہیں کہ یکایک

منزل ۷

إِنَّ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ ﴿۴۹﴾ لَمَجْمُوعُونَ إِلَىٰ مِيقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ﴿۵۰﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ

کہ ہاں پہلے بھی اور پچھلے بھی سب کے سب ایک مقرر دن کے وقت میں جمع کیے جائینگے۔ پھر تم

اپر آجائے اور اون کو خبر بھی نہ ہو وَلَيَأْتِيَنَّهُم بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۲۹/۵۳ اور وہ دفعتاً اُنپر آکر رہیگا اور اُن کو خبر بھی نہ ہوگی بَلْ تَأْتِيهِم بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ۲۱/۴ بلکہ وہ دفعتاً آموجود ہوگی اور اُن کو ہکا بکا کر دے گی پھر اُسوقت اُسکو ہٹا نہ سکینگے اور نہ وہ مہلت دیے جائینگے قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً ۶/۳۱ جن لوگوں نے اللہ کے حضور میں حاضر ہونیکو جھوٹ جانا تحقیق وہ لوگ نقصان میں ہیں۔ یہانتک کہ وہ گھڑی یعنی قیامت اُنپر یَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ رَبِّي لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ ثَقُلَتْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً ۷/۸۷ تجھسے اے نبی قیامت کی بابت سوال کرتے ہیں کہ وہ کب ہوگی ان کو بتا دے کہ اُسکا علم سوائے میرے رب کے اور کسیکو نہیں ہے وہی اُسکو اُسکے وقت پر ظاہر کریگا وہ آسمانوں اور زمین میں ایک بڑا بھاری واقعہ ہے۔ وہ تم پر دفعتاً آئے گی وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ ۱۶/۷۷ قیامت کا امر محض ایک پلک جھپکنے کی برابر ہے یا اُس سے بھی قریب تر

آثار قیامت جو قرآن مجید نے بیان فرمائے ہیں ان میں سے چند حسب ذیل ہیں۔

(۱) سد ذوالقرنین کا شکستہ ہوجانا اور یاجوج و ماجوج کا موج سمندر کیطرح ایک دوسرے کے ملک میں حملہ آور ہونا اور دوسری قوموں سے گڈمڈ ہوجانا (۱۸/۹۸ و ۹۹ و ۲۱/۹۶) (۲) آسمان سے ایک دھوان صاف صاف ظاہر ہونا دیکھو ۴۴/۱۰ (۳) دابۃ الارض کا ظاہر ہونا دیکھو ۲۷/۸۲ کی تفسیر۔

قیامت کبریٰ کے علاوہ احادیث میں چار اور قیامتوں کا ذکر ہے (۱) موت مَنْ مَاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهُ (۲) سو سال کے بعد وہ ساعت آئیگی جبکہ موجودہ لوگوں میں سے کوئی باقی نہ رہیگا (۳) پانسو سال کے بعد سلطنت عرب کا ضعیف ہوجانا (۴) ہجرت سے ہزار سال بعد جبکہ عرب کمزور ہوجائینگے۔ یاجوج و ماجوج کا عروج ہوگا دجالی فتنے ظاہر ہونگے اور مسیح موعود کا نزول ہوگا۔ اور صحیح مسلم کی حدیث میں ہے جبتک دس علامتیں ظاہر نہ ہولیں قیامت برپا نہ ہوگی یعنی دخان۔ دجال۔ دابہ۔ سورج کا مغرب سے نکلنا عیسیٰ ابن مریم کا نازل ہونا یاجوج و ماجوج کا ظہور تین خسوف ہونا۔ ایک خسف مشرق میں۔ ایک مغرب میں اور ایک جزیرہ عرب میں اور اسکے بعد ایک آگ جو یمن سے نکلکر لوگوں کو اُن کے محشر کیطرف ہانکتی ہوئی لیجائیگی ایک روایت میں ہے کہ وہ آگ قعر عدن سے نکلکر لوگوں کو ان کے محشر کیطرف ہانکتی ہوئی لے جائے گی۔

اور ایک روایت میں فی العاشر ہے اور ہوا جو لوگوں کو سمندر میں ڈال دے گی۔

یوئیل ۲/۲۸ تا ۳۲ اور اسکے بعد ایسا ہوگا کہ میں اپنی روح سارے بشر پر ڈالونگا اور تمہارے بیٹے بیٹیاں نبوت کرینگی اور تمہارے بوڑھے خواب دیکھینگے اور تمہارے جوان رویتیں بلکہ میں اُنہیں دنوں میں اپنی روح کو غلاموں اور لونڈیوں پر ڈالونگا اور میں آسمانوں اور زمین پر عجیب قدرتیں ظاہر کرونگا یعنی لہو اور آگ اور دھوئیں کے ستون سورج اندھیرا اور چاند لہو ہو جاویگا پیشتر اسکے کہ خداوند کا بڑا اور خوفناک دن آپہونچے اور ایسا ہوگا جو کوئی خداوند کا نام لے گا سو نجات پاویگا۔

أَيُّهَا الضَّالُّونَ الْمُكَذِّبُونَ ﴿٥١﴾ لَآكِلُونَ مِن شَجَرٍ مِّن زَقُّومٍ ﴿٥٢﴾ فَمَالِئُونَ

اے جھٹلانے والے گمراہ ہو درخت تھوہر کھاؤ گے اوس سے اپنے

مِنْهَا الْبُطُونَ ﴿٥٣﴾ فَشَارِبُونَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيمِ ﴿٥٤﴾ فَشَارِبُونَ شُرْبَ الْهِيمِ ﴿٥٥﴾

پیٹ بھرو گے پھر اس پر کھولتا ہوا پانی پیو گے۔ اور ایسے (اب تماشا) پیو گے جیسے کہ پیاسا اونٹ

هَٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّينِ ﴿٥٦﴾ نَحْنُ خَلَقْنَاكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُونَ ﴿٥٧﴾ أَفَرَأَيْتُم

انصاف کے دن یہ اون کی مہمانی ہوگی ہمنے تم کو پیدا کیا پس تم کیوں سچا نہیں سمجھتے ہو بھلا بتلاؤ تو سہی

مَّا تُمْنُونَ ﴿٥٨﴾ أَأَنتُمْ تَخْلُقُونَهُ أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ ﴿٥٩﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ

جو منی تم ڈالتے ہو کیا تمنے اوسکو پیدا کیا ہے یا ہم اسکے خالق ہیں ہمنے ہی تمہارے درمیان موت

الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ﴿٦٠﴾ عَلَىٰ أَن نُّبَدِّلَ أَمْثَالَكُمْ وَنُنشِئَكُمْ فِي

مقرر کی ہے اور ہم (اسباب سے) اسیطرح عاجز نہیں ہیں کہ بدل کر تمہارے جیسے اور لے آئیں اور تمکو ایسی

مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٦٢﴾

حالتیں اوٹھاویں کہ تم جانتے نہو۔ اور تمکو پہلی پیدائش تو معلوم ہی ہے پس کیوں نہیں سمجھتے ہو

أَفَرَأَيْتُم مَّا تَحْرُثُونَ ﴿٦٣﴾ أَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ ﴿٦٤﴾ لَوْ

بھلا بتلاؤ تو سہی جو کھیتی تم کرتے ہو کیا تم اوسکو اگاتے ہو یا ہم اسکو اگانے والے ہیں۔ اگر

نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ﴿٦٥﴾ إِنَّا لَمُغْرَمُونَ ﴿٦٦﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ

ہم چاہیں تو اوسکا چورا کر دیں اور تم باتیں بناتے رہجاؤ کہ ہمپر تو چٹی ہوگئی بلکہ ہم تو برباد ہوگئے

أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ﴿٦٨﴾ أَأَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ

بھلا بتلاؤ تو سہی کہ جو پانی تم پیتے ہو کیا تمنے بادل سے اسے اتارا ہے یا ہم اوسکے

أَمْ نَحْنُ الْمُنزِلُونَ ﴿٦٩﴾ لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ﴿٧٠﴾ أَفَرَأَيْتُمُ

اوتارنے والے ہیں اگر ہم چاہتے تو اوسکو کڑوا کر دیتے پس قدر کیوں نہیں کرتے ہو

النَّارَ الَّتِي تُورُونَ ﴿٧١﴾ أَأَنتُمْ أَنشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنشِئُونَ ﴿٧٢﴾ نَحْنُ جَعَلْنَاهَا

بھلا بتلاؤ تو سہی جو آگ تم سلگاتے ہو کیا تمنے اسکے درخت پیدا کئے ہیں یا ہم پیدا کرنے والے ہیں ہمنے اسکو

تَذْكِرَةً وَمَتَاعًا لِّلْمُقْوِينَ ﴿٧٣﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿٧٤﴾ فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ

موجب نصیحت اور موجب گذران مسافروں کیواسطے بنایا ہے پس تو اپنے رب عظیم کے نام کی تسبیح کر لیو میں ستاروں

ف۱ یعنی منی سے جو حیوانات پیدا ہوتے ہیں اُن کے خالق تم ہو یا اللہ۔ ظاہر ہے کہ اللہ ہی خالق ہے جس کی منی میں سپرموٹوزوا (یعنے حیوانات منی) نہوں تو کوئی طبیب یا ڈاکٹر اُن کو پیدا نہیں کرسکتا خواہ منی کسیقدر افراط سے خارج ہوتی ہو اور کیسی ہی غلیظ یا رقیق ہو مگر جب تک وہ خاص حیوانات نہوں اُسوقت تک وہ بار آور نہیں کرسکتی۔

إِنَّ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ ﴿٤٩﴾ لَمَجْمُوعُونَ إِلَىٰ مِيقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ﴿٥٠﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ

کہ ہاں پہلے بھی اور پچھلے بھی سب کے سب ایک مقرر دن کے وقت میں جمع کیے جاوینگے ۔ پھر تم

اُنپر آجائے اور اون کو خبر بھی نہ ہو وَلَيَأْتِيَنَّهُم بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۲۹/۵۳ اور وہ دفعتاً اُنپر آکر رہیگا اور اُن کو خبر بھی نہ ہوگی بَلْ تَأْتِيهِم بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ۲۱/۴۰ بلکہ وہ دفعتاً آموجود ہوگی اور اُن کو ہکا بکا کر دے گی پھر اُسوقت اُسکو ہٹا نہ سکینگے اور نہ وہ مہلت دیے جاوینگے قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً ۶/۱۳ جن لوگوں نے اللہ کے حضور میں حاضر ہونیکو جھوٹ جانا تحقیق وہ لوگ نقصان میں ہیں ۔ یہانتک کہ وہ گھڑی یعنی قیامت آپہنچی يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ رَبِّي ۖ لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ ۚ ثَقُلَتْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً ۗ ۷/۲۸ تجھسے (اے نبی) قیامت کی بابت سوال کرتے ہیں کہ وہ کب ہوگی ان کو بتادے کہ اُسکا علم سوائے میرے رب کے اور کسیکو نہیں ہے وہی اُسکو اُسکے وقت پر ظاہر کریگا وہ آسمانوں اور زمین میں ایک بڑا بھاری واقعہ ہے ۔ وہ تو تیرے دفعتاً آئے گی وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ ۱۶/۱۲ قیامت کا امر محض ایک پلک جھپکنے کی برابر ہے یا اُس سے بھی قریب تر

آثار قیامت جو قرآن مجید نے بیان فرمائے ہیں ان میں سے چند حسب ذیل ہیں ۔

(۱) سد ذوالقرنین کا شکستہ ہوجانا اور یاجوج و ماجوج کا موج سمندر کیطرح ایک دوسرے کے ملک میں حملہ آور ہونا اور دوسری قوموں سے گڈمڈ ہوجانا (دیکھو ۱۸/۹۹ و ۲۱/۹۶) (۲) آسمان سے ایک دھواں صاف صاف ظاہر ہونا دیکھو ۴۴/۱۱ (۳) دابۃ الارض کا ظاہر ہونا دیکھو ۲۷/۸۲ کی تفسیر ۔

قیامت کبریٰ کے علاوہ احادیث میں چار اور قیامتوں کا ذکر ہے (۱) موت مَنْ مَاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهُ (۲) سو سال کے بعد وہ ساعت آئیگی جبکہ موجودہ لوگوں میں سے کوئی باقی نہ رہیگا (۳) پانسو سال کے بعد سلطنت عرب کا ضعف ہوجانا (۴) ہجرت سے ہزار سال بعد جبکہ عرب کمزور ہوجاوینگے ۔ یاجوج و ماجوج کا عروج ہوگا دجالی فتنے ظاہر ہونگے اور مسیح موعود کا نزول ہوگا ۔ اور صحیح مسلم کی حدیث میں ہے جبتک دس علامتیں ظاہر نہ ہولیں قیامت برپا نہ ہوگی یعنی دخان ۔ دجال ۔ دابہ ۔ سورج کا مغرب سے نکلنا ۔ عیسیٰ ابن مریم کا نازل ہونا یاجوج و ماجوج کا ظہور تین خسوف ہونا ۔ ایک خسف مشرق میں ۔ ایک مغرب میں اور ایک جزیرہ عرب میں اور اسکے بعد ایک آگ جو یمن سے نکلکر لوگوں کو اُن کے محشر کیطرف ہانکتی ہوئی لیجائیگی ایک روایت میں ہے کہ وہ آگ قعر عدن سے نکلکر لوگوں کو اُن کے محشر کیطرف ہانکتی ہوئی لے جائے گی ۔

اور ایک روایت میں فی العاشر ہے اور ہوا جو لوگوں کو سمندر میں ڈال دیگی ۔

یوئیل ۲/۲۸ تا ۳۲ اور اسکے بعد ایسا ہوگا کہ میں اپنی روح سارے بشر پر ڈالونگا اور تمہارے بیٹے بیٹیاں نبوت کرینگی اور تمہارے بوڑھے خواب دیکھینگے اور تمہارے جوان رویتیں بلکہ میں اُنہیں دنوں میں اپنی روح کو غلاموں اور لونڈیوں پر ڈالونگا اور میں آسمانوں اور زمین پر عجیب قدرتیں ظاہر کرونگا یعنی لہو اور آگ اور دھوئیں کے ستون سورج اندھیرا اور چاند لہو ہوجاویگا پیشتر اسکے کہ خداوند کا بڑا اور خوفناک دن آپہنچے اور ایسا ہوگا جو کوئی خداوند کا نام لے گا سو نجات پاویگا ۔

أَيُّهَا الضَّالُّونَ الْمُكَذِّبُونَ ﴿۵۱﴾ لَآكِلُونَ مِن شَجَرٍ مِّن زَقُّومٍ ﴿۵۲﴾ فَمَالِئُونَ

اے جھٹلانے والے گمراہ ہو درخت تھوہر کھاؤ گے اوس سے اپنے

مِنْهَا الْبُطُونَ ﴿۵۳﴾ فَشَارِبُونَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيمِ ﴿۵۴﴾ فَشَارِبُونَ شُرْبَ الْهِيمِ ﴿۵۵﴾

پیٹ بھرو گے پھر اسپر کھولتا ہوا پانی پیوگے ۔ اور ایسے (بے تحاشا) پیوگے جیسے کہ پیاسا اونٹ

هَٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّينِ ﴿۵۶﴾ نَحْنُ خَلَقْنَاكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُونَ ﴿۵۷﴾ أَفَرَأَيْتُم

انصاف کے دن یہ اون کی مہمانی ہوگی ہمنے تم کو پیدا کیا پس تم کیوں سچا نہیں سمجھتے ہو بھلا بتلاؤ تو سہی

مَّا تُمْنُونَ ﴿۵۸﴾ أَأَنتُمْ تَخْلُقُونَهُ أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ ﴿۵۹﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ

جو منی تم ڈالتے ہو کیا تمنے اوسکو پیدا کیا ہے یا ہم اسکے خالق ہیں ہمنے ہی تمہارے درمیان موت

الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ﴿۶۰﴾ عَلَىٰ أَن نُّبَدِّلَ أَمْثَالَكُمْ وَنُنشِئَكُمْ فِي

مقرر کی ہے اور ہم (اسباب سے) کسیطرح عاجز نہیں ہیں کہ بدل کر تمہارے جیسے اور لے آئیں اور تمکو ایسی

مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿۶۱﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ﴿۶۲﴾

حالتیں اوٹھادیں کہ تم جانتے نہو ۔ اور تمکو پہلی پیدائش تو معلوم ہی ہے پس کیوں نہیں سمجھتے ہو

أَفَرَأَيْتُم مَّا تَحْرُثُونَ ﴿۶۳﴾ أَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ ﴿۶۴﴾ لَوْ

بھلا بتلاؤ تو سہی جو کھیتی تم لگاتے ہو کیا تم اوسکو اگاتے ہو یا ہم اسکو اگانے والے ہیں ۔ اگر

نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ﴿۶۵﴾ إِنَّا لَمُغْرَمُونَ ﴿۶۶﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ

ہم چاہیں تو اوسکو ٹہا دیں اور تم باتیں بناتے رہجاؤ کہ ہمپر تو چٹی ہوگئی بلکہ ہم تو برباد ہوگئے

﴿۶۷﴾ أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ﴿۶۸﴾ أَأَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ

بھلا بتلاؤ تو سہی کہ جو پانی تم پیتے ہو کیا تمنے بادل سے اوسے اُتارا ہے یا ہم اوسکے

أَمْ نَحْنُ الْمُنزِلُونَ ﴿۶۹﴾ لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ﴿۷۰﴾ أَفَرَأَيْتُمُ

اوتارنے والے ہیں اگر ہم چاہتے تو اوسکو کڑوا کر دیتے پس قدر کیوں نہیں کرتے ہو

النَّارَ الَّتِي تُورُونَ ﴿۷۱﴾ أَأَنتُمْ أَنشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنشِئُونَ ﴿۷۲﴾ نَحْنُ جَعَلْنَاهَا

بھلا بتلاؤ تو سہی جو آگ تم سلگاتے ہو کیا تمنے اسکے درخت پیدا کئے ہیں یا ہم پیدا کرنے والے ہیں ہمنے اسکو

تَذْكِرَةً وَمَتَاعًا لِّلْمُقْوِينَ ﴿۷۳﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿۷۴﴾ فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ

موجب نصیحت اور موجب گذران مسافروں کیلئے بنایا ہے بس تو اپنے رب عظیم کے نام کی تسبیح کر پس میں ستاروں کے

ے یعنی منی میں جو حیوانات پیدا ہوتے ہیں اُن کے خالق تم ہو یا اللہ ۔ ظاہر ہے کہ اللہ ہی خالق ہے جسکی منی میں یہ جُز و آ
یعنے حیوانات منی نہوں تو کوئی طبیب یا ڈاکٹر اُن کو پیدا نہیں کرسکتا خواہ منی کسیقدر افراط سے خارج
ہوتی ہو اور کیسی ہی غلیظ یا رقیق ہو مگر جب تک وہ خاص حیوانات نہوں اُسوقت تک وہ بار آور نہیں کرسکتی

النُّجُومِ ﴿۷۵﴾ وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ ﴿۷۶﴾ إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ﴿۷۷﴾ فِي كِتَابٍ

موقعوں کی قسم[1] کھاتا ہوں اور وہ ایک بڑی قسم ہے کاش تم جانو بیشک بزرگ قرآن ہے لکھی ہوئی محفوظ

مَّكْنُونٍ ﴿۷۸﴾ لَّا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ﴿۷۹﴾ تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۸۰﴾

کتاب میں[2] اسے وہی مس کرینگے جو پاک کئے گئے ہیں رب العالمین کی طرف سے اتری ہے

أَفَبِهَٰذَا الْحَدِيثِ أَنتُم مُّدْهِنُونَ ﴿۸۱﴾ وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ ﴿۸۲﴾

کیا پس انہیں چکنی چپڑی باتیں بناتے ہو[3] اور اپنا یہی حصہ ٹھہراتے ہو کہ تم جھٹلاتے ہو

فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ ﴿۸۳﴾ وَأَنتُمْ حِينَئِذٍ تَنظُرُونَ ﴿۸۴﴾ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ

پس کیا ایسا نہوگا کہ جان گلے میں آپہنچی اور تم اوس وقت دیکھتے رہ جاؤگے اور ہم تو اوس سے تمہاری

مِنكُمْ وَلَٰكِن لَّا تُبْصِرُونَ ﴿۸۵﴾ فَلَوْلَا إِن كُنتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ ﴿۸۶﴾ تَرْجِعُونَهَا

نسبت بھی زیادہ قریب ہیں مگر تم سمجھتے نہیں ہو پس اگر تم کسی کے محکوم نہیں ہو تو جان کو واپس تو لاکر

إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿۸۷﴾ فَأَمَّا إِن كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿۸۸﴾ فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ وَ

دکھاؤ اگر تم سچے ہو پس اگر کوئی مقرب ہو تو اوسکے واسطے خوشی میں ہیں اور

جَنَّتُ نَعِيمٍ ﴿۸۹﴾ وَأَمَّا إِن كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ﴿۹۰﴾ فَسَلَامٌ لَّكَ مِنْ أَصْحَابِ

خوشبودار پھول اور سکھ کا بہشت اور جو داہنی طرف والوں میں سے ہو تو اسکو کہا جائیگا اے

الْيَمِينِ ﴿۹۱﴾ وَأَمَّا إِن كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِينَ الضَّالِّينَ ﴿۹۲﴾ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيمٍ ﴿۹۳﴾ وَتَصْلِيَةُ

داہنی طرف والوں سے تجھپر سلام ہو اور اگر وہ جھٹلانیوالے گمراہوں میں سے ہو تو مہمانی کھولتے پانی کی ہے اور جہنم میں

جَحِيمٍ ﴿۹۴﴾ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِينِ ﴿۹۵﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿۹۶﴾

داخل کرنا یہ وہی یقینی حق ہے پس اپنے رب عظیم کے نام کی تسبیح کیا کر

منزل ۷ ع ۲۲ ۱۴

سورۃ الحدید مدنیۃ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ وهی تسع وعشرون آیۃ

(شروع) اللہ کے نام (جو) رحمان اور رحیم ہے

سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۱﴾ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ

جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے وہ اللہ کی تسبیح کرتا ہے اور وہ زبردست حکمت والا ہے آسمانوں اور زمین کا

وَالْأَرْضِ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۲﴾ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ

ملک اسی کے واسطے ہے وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے وہ اول اور آخر اور ظاہر

ف۱ مواقع مصدر میمی ہے جسکے معنے ہیں ستاروں کا غروب ہونا یا ٹوٹنا اور موقع کی جمع بھی ہو سکتا ہے جس سے مراد جائے غروب ہوگی بعض مفسرین نے مواقع سے مراد انبیاء و اولیاء کرام کے دل لئے ہیں جہاں اُنکے انوار محبت کے ستارہ ٹوٹکر گرا کرتے ہیں بعض مفسرین کے نزدیک ستاروں سے مراد نیک باخدا لوگ ہیں جو دنیا کی اندھیری راتیں ستاروں کا کام دیتے ہیں اون کے غروب اور ٹوٹنے سے مراد انکا بعد دیگرے دنیا سے گذر جانا ہے یہ دلیل قرآن مجید کے آسمانی ہونے پر ہے

ف۲ یہ ایک پیشین گوئی ہے کہ یہ قرآن بزرگ ہمیشہ لکھا ہوا اور محفوظ رہیگا ۱۲ ف۳ ادہان و مداہنت کے لغوی معنی چکنا کرنا جو جھوٹا اور منافق آدمی چکنی اور چپڑی باتیں کیا کرتا ہے اسلئے اسکے فعل کو مداہنت کہتے ہیں ۱۲

وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٣﴾ هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي

اور ۵ باطن ہے اور وہ ہر شے کو جاننے والا ہے وہ وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو

سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ

چھ دنوں میں پیدا کیا پھر عرش پر بلند ہو گیا وہ جانتا ہے جو کچھ زمین میں داخل ہوتا اور جو اس سے نکلتا ہے

مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ۖ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا

اور جو کچھ آسمان سے اترتا اور جو اسمیں چڑھتا ہے اور جہاں کہیں تم ہو وہ تمہارے ساتھ ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو

تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٤﴾ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَإِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿٥﴾

اللہ اوسکو دیکھنے والا ہے آسمانوں اور زمین کا ملک اسیکا ہے۔ اور اللہ کی ہی طرف سب کام لوٹائے جائینگے

يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ ۚ وَهُوَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٦﴾

وہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کر دیتا اور وہ دلوں کا حال جاننے والا ہے۔

آمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَأَنْفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِينَ فِيهِ ۖ فَالَّذِينَ آمَنُوا

اللہ پر اور اوس کے رسول پر ایمان لاؤ اور جن چیزوں کا تمہیں وارث بنایا ہے اُن میں سے خرچ کرو پس جو لوگ

مِنْكُمْ وَأَنْفَقُوا لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ ﴿٧﴾ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ ۙ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ

تم میں سے ایمان لائیں اور خرچ کریں انکیواسطے بڑا اجر ہے اور تمہیں کیا ہوا کہ تم اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور رسول

لِتُؤْمِنُوا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ أَخَذَ مِيثَاقَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿٨﴾ هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ

کہ تم اپنے رب پر ایمان لاؤ اور وہ تمہارے عہد بھی لے چکا ہے اگر تم مانتے ہو وہ وہی ہے جو اپنے

عَلٰى عَبْدِهِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَإِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ

بندے پر صاف صاف آیتیں اتارتا ہے تاکہ تمکو اندھیروں سے نکالکر نور کی طرف لیجائے اور اللہ تمپر

لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ﴿٩﴾ وَمَا لَكُمْ أَلَّا تُنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيرَاثُ السَّمٰوٰتِ

مہربان اور رحم کرنیوالا ہے اور تمہیں کیا ہوا کہ اللہ کے راستے میں تم خرچ نہیں کرتے ہو اور آسمانوں اور زمین کی

وَالْأَرْضِ ۚ لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ ۚ أُولٰئِكَ أَعْظَمُ

میراث اللہ کی ہے تم میں سے کوئی اسکے برابر نہیں ہو سکتا جو فتح (موعودہ) سے پیشتر خرچ کرے اور جنگ کرے یہ لوگ

منزل ۷

۵ حدیث صحیح میں اس آیت کی تفسیر اسطرح ہے هُوَ الْأَوَّلُ لَيْسَ قَبْلَهُ شَيْءٌ یعنی اُس سے پہلے کوئی شے نہیں هُوَ الْآخِرُ لَيْسَ بَعْدَهُ شَيْءٌ یعنی ہر چیز کی فنا کے بعد اوس کی ذات پاک موجود رہتی ہے هُوَ الظَّاهِرُ لَيْسَ فَوْقَهُ شَيْءٌ یعنی ہر ایک شے پر وہ غالب ہے اور اُسپر کوئی شے غالب نہیں هُوَ الْبَاطِنُ لَيْسَ دُونَهُ شَيْءٌ یعنی مخفی در مخفی اسباب میں آخری سبب اور علت العلل وہی ہے۔

یسعیا ۴۴ میں ہے رب الافواج فرماتا ہے میں اول اور آخر ہوں اور میرے سوا کوئی خدا نہیں۔ ایوب ۱۱ میں ہے وہ تو آسمان سا اونچا تو کیا کر سکتا ہے اور پاتال سے نیچے ہے تو کیا جان سکتا ہے۔

دَرَجَةً مِّنَ الَّذِينَ أَنفَقُوا مِن بَعْدُ وَقَاتَلُوا ۚ وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ ۚ

درجے میں اُس سے بڑے ہیں جو بعد میں خرچ کریں اور لڑیں اور سب سے اللہ نے اچھا وعدہ کر رکھا ہے اور

وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿١٠﴾ مَّن ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ

جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اوس سے خبردار ہے وہ کون ہے جو اللہ کے واسطے اچھا حصہ علیحدہ لہ کرتا ہے پس وہ اسکو

لَهُ وَلَهُ أَجْرٌ كَرِيمٌ ﴿١١﴾ يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعَىٰ نُورُهُم بَيْنَ أَيْدِيهِمْ

اوسکے واسطے بڑہاتا اور اوسکے واسطے بڑا اجر ہے ایکدن تو مومن مردوں اور عورتوں کو دیکھیگا کہ ان کا نور انکے آگے

وَبِأَيْمَانِهِم بُشْرَاكُمُ الْيَوْمَ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ

اور اُن کے داہیں طرف دوڑتا ہے تمہارے واسطے آج بہشتوں کی خوشخبری ہو جسکے نیچے سے نہریں جاری

هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١٢﴾ يَوْمَ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا انظُرُونَا

ہیں وہ اُسمیں ہمیشہ رہنے والے ہیں یہی بڑی کامیابی ہے ایکدن منافق مرد اور منافق عورتیں مومنوں کو کہینگے کہ ہماری طرف نظر کرو

نَقْتَبِسْ مِن نُّورِكُمْ قِيلَ ارْجِعُوا وَرَاءَكُمْ فَالْتَمِسُوا نُورًا فَضُرِبَ بَيْنَهُم

تاکہ ہم تمہارے نور میں سے کچھ لے لیں اُن سے کہا جائیگا پیچھے ہٹو کوئی نور تلاش کرتے پھرو پس اُن کے درمیان

بِسُورٍ لَّهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهُ مِن قِبَلِهِ الْعَذَابُ ﴿١٣﴾

ایک دیوار حائل کردی جائیگی جسکے ایک دروازہ ہے اسکے اندر والی طرف میں رحمت ہے اور اسکے باہر مقابل میں عذاب

يُنَادُونَهُمْ أَلَمْ نَكُن مَّعَكُمْ ۖ قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنَّكُمْ فَتَنتُمْ أَنفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ

وہ پکارینگے کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے وہ کہینگے ہاں مگر تمنے اپنے نفسوں کو فتنہ میں ڈالا اور امید وار رہے اور

وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْأَمَانِيُّ حَتَّىٰ جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ وَغَرَّكُم بِاللَّهِ الْغَرُورُ ﴿١٤﴾

شبہ کرتے رہے اور تم کو محال آرزوؤں نے بہکائے رکھا یہانتک کہ اللہ کا حکم آپہونچا اور غرور نے تمہیں اللہ کے غرہ میں رکھا

فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنكُمْ فِدْيَةٌ وَلَا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ مَأْوَاكُمُ النَّارُ ۖ

پس آج تمسے کوئی فدیہ نہیں لیا جائیگا اور نہ اُن سے جنہوں نے کفر کیا تمہارا ٹھکانا آگ ہے

هِيَ مَوْلَاكُمْ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿١٥﴾ أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَن تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ

وہی تمہارا دوست اور برا ٹھکانا ہے کیا مسلمانوں کیواسطے وہ وقت نہیں آیا کہ اون کے دل ذکر الٰہی

لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلُ فَطَالَ

کے واسطے اور اوس حق کے واسطے جو اللہ نے اوتارا ہے گداز ہو جائیں اور وہ اُن جیسے نہ بنجائیں جنکو پہلے

عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ ﴿١٦﴾ اعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ

کتاب دی گئی تھی پس اُنپر زمانہ دراز گذر گیا پس اُن کے دل سخت ہو گئے اور بہت اُن میں سے بدعہد ہیں جانتے رہو کہ اللہ

ع ١ ١٧ — منزل ٧

لہ عربی میں قرض کے معنے کاٹنے اور علیحدہ کرنے کے ہیں اسی سے لفظ مقراض بنا ہے اردو میں جو لفظ قرض ہے اسکے واسطے عربی میں لفظ دَین ہے ۔ ١٢

يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ (۱۷)

زمین کو اوسکے مرے پیچھے زندہ کیا کرتا ہے لہ ہمنے تمہارے واسطے آئتیں بیان کر دی ہیں تاکہ تم سمجھو

اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ

جو خیرات کرنیوالے مرد اور خیرات کرنیوالی عورتیں اور اللہ کیواسطے اچھا مال علیحدہ کرنیوالے ہیں اُن کے مال میں

لہ صحیفہ عالم نفس انسان اور قرآن مجید انسان کو عقل دینے کے واسطے ہیں جسقدر فسادات دینی اور دنیوی ہیں وہ بےعقلی سے پیدا ہوتے ہیں۔ حالات عالم تواریخ انسان اور کتب آسمانی سے وہی لوگ مستفید اور ہدایت یاب ہو سکتے ہیں جو اپنی عقل کو کام میں لاتے ہیں اور جو عقل کو کام میں نہیں لاتے وہ اندھے اور گونگے اور بہرے کی مثال ہیں جو نہ دیکھ سکتا ہے نہ بول سکتا اور نہ سن سکتا ہے اس مضمون کو قرآن مجید کامل تفصیلات کے ساتھ بیان فرماتا ہے ذیل میں ہم اُسکا مختصر بیان کرتے ہیں۔

(۱) صحیفہ عالم نفس انسان۔ اور قرآن مجید انسان کو عقل دینے کے واسطے ہیں جیساکہ آیات ذیل میں ارشاد ہے

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۲۷

جانے رہو کہ اللہ زمین کو اوسکو مرے پیچھے زندہ کیا کرتا ہے ہمنے تمہارے واسطے آیتیں بیان کر دی ہیں تاکہ تم سمجھو

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۱۵۲

اور جس نفس کا مارنا اللہ نے حرام کر دیا اوسکو سوائے حق طریق کے مت مارو وہ تمکو حکم دیتا ہے تاکہ تم عقل پکڑو

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۱۲ ہمنے اُسکو عربی قرآن کی صورت میں اتارا ہے تاکہ تم سمجھو

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۲۴۲ اسیطرح اللہ تمہارے واسطے اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۶۷

وہ وہی ہے جسنے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے پھر حیوان منی سے پھر تمکو بچہ بنا کر نکالا پھر تمکو بڑھایا تاکہ تم اپنی پوری طاقت کو پہنچو پھر (عمر دی) تاکہ تم بوڑھے ہو جاؤ اور تم میں سے بعض ایسا ہے جو پہلے ہی مر جاتا ہے اور

(۲) عقل ہی ایک رہنما ہے جسکے ذریعہ سے انسان دینی اور دنیاوی غلطیوں اور جہالتوں سے بچ سکتا ہے جیساکہ آیات ذیل میں ارشاد ہے۔

قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۱۶

کہہ کہ اگر اللہ چاہتا تو میں اُسکو تمپر نہ پڑھتا اور وہ تمکو اس سے آگاہ کرتا میں تم میں اس سے پہلے ایک عمر ٹھہر چکا ہوں پس کیا تم سمجھتے نہیں ہو۔ يٰقَوْمِ لَآ اَسْــَٔـلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَي الَّذِيْ فَطَرَنِيْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۱۵ اے میری قوم میں تمسے اسپر کوئی اجر نہیں مانگتا میرا اجر اُسکے ذمہ ہے جسنے مجھکو پیدا کیا تم سمجھتے نہیں ہو۔ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ

کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے اور اپنے نفسوں کو بھلاتے ہو حالانکہ تم کتاب (توراۃ) کی تلاوت کرتے ہو پس کیا سمجھتے نہیں ہو۔

[margin notes:] تاکہ تم سمجھو ۔ منزل ۔ تاکہ تم عقل پکڑو ۔ تاکہ تم سمجھو ۔ تاکہ وقت مقرر تک پہنچو اور تاکہ تم عقل سے کام لو

وَلَهُمْ أَجْرٌ كَرِيمٌ ۝ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الصِّدِّيقُونَ

بر نیکی کیا تھا اور اُن کو واسطے بڑا اجر ہی جو لوگ اللہ کو اور اُسکے رسولونکو مانتے ہیں اپنے رب کی نزدیک وہی صدیق ہیں

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تُحَاجُّونَ فِي إِبْرَاهِيمَ وَمَا أُنْزِلَتِ التَّوْرَاةُ وَالْإِنْجِيلُ إِلَّا مِنْ بَعْدِهِ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ

اے اہل کتاب تم ابراہیم کے بارہ میں کیوں جھگڑتے ہو اور تورات و انجیل تو اُسکے بعد ہی اُتاری گئی ہیں کیا تم یہ نہیں سمجھتے

وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَعِبٌ وَلَهْوٌ ۖ وَلَلدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ ۗ ۳۲/۶ اور دنیا کی زندگی کچھ نہیں مگر ایک کھیل اور لغو شغل ہے اور آخرت کا گھر ضرور پرہیزگاروں کیواسطے بہتر ہے — سمجھتے نہیں

لَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ كِتَابًا فِيهِ ذِكْرُكُمْ ۖ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۱۰/۲۱ ہمنے تمہاری طرف کتاب اتاری ہے اُسمیں تمہارا ذکر ہے پس کیا تم

أُفٍّ لَكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۖ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۲۱/۶۷ تم پر تف ہے اور اُن پر بھی جنکی اللہ کے سوائے تم عبادت کرتے

وَهُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۲۳/۸۰ اور وہ وہی ہے

جو زندہ کرتا اور مارتا ہے اور اُسکے واسطے رات دن کا اختلاف ہے کیا پس تم سمجھتے نہیں ہو۔

وَمَا أُوتِيتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۲۸/۶۰

اور جو کچھ تمکو دیا گیا ہے وہ دنیاوی زندگی کا سامان اور اُسکی زینت ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ بہتر اور زیادہ پایدار ہے پس کیا تم

وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا ۖ أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ ۳۶/۶۲ اور تم میں سے بہت سی فطرتیں بہک گئیں پس کیا تم نہیں سمجھتے

وَإِنَّكُمْ لَتَمُرُّونَ عَلَيْهِمْ مُصْبِحِينَ ۝ وَبِاللَّيْلِ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۳۷/۱۳۸

(۳) جسقدر فسادات دینی اور دنیاوی ہیں وہ بیعقلی سے ہی پیدا ہوتے ہیں چنانچہ آیات ذیل میں ارشاد ہے۔

وَمَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا كَمَثَلِ الَّذِي يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ إِلَّا دُعَاءً وَنِدَاءً ۚ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ۲/۱۷۱ جن لوگوں نے کفر کیا اُن کی مثال ایسی ہے جیسے کہ ایک شخص ایسی چیز کو چلا رہا ہے

جو سنتے نہیں مگر پکار اور آواز کر رہا ہے وہ گونگے بہرے اندھے ہیں پس وہ نہیں سمجھتے۔

وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ اتَّخَذُوهَا هُزُوًا وَلَعِبًا ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ ۵/۵۸

اور جب تم نماز کیواسطے اذان دیکر بلاتے ہو وہ اُسکو ہنسی اور کھیل سمجھتے ہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ قوم نہیں سمجھتی

مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ بَحِيرَةٍ وَلَا سَائِبَةٍ وَلَا وَصِيلَةٍ وَلَا حَامٍ ۙ وَلَٰكِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ ۖ وَأَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ۵/۱۰۳ اللہ نے کوئی بحیرہ مقرر کیا نہ سائبہ اور نہ وصیلہ

اور نہ حام بلکہ جن لوگوں نے کفر کیا وہ اللہ پر جھوٹھ باندھتے ہیں اور اُن میں سے اکثر کچھ نہیں سمجھتے۔

إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللَّهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ۸/۲۲ تحقیق شریرترین حیوانات

اللہ کے نزدیک وہ گونگے اور بہرے ہیں جو عقل خرچ نہیں کرتے۔

وَمِنْهُمْ مَنْ يَسْتَمِعُونَ إِلَيْكَ ۚ أَفَأَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوا لَا يَعْقِلُونَ ۱۰/۴۲ اور اُنمیں سے

بعض بعض ایسے بھی ہیں جو تیری بات سننا چاہتے ہیں کیا تو بہرے کو سنا سکتا ہے خواہ وہ عقل خرچ ہی نہ کرتا ہو

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تُؤْمِنَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ۱۰/۱۰۰

نجاست یعنی کفر و شرک ... قال اللہ تعالیٰ انما المشرکون نجس ...

وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَکَذَّبُوْا

اور شہید ہیں ان کیواسطے انکا اجر اور نور ہے اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری

اور کسی نفس سے یہ نہیں ہوسکتا کہ اللہ کے اذن کے بغیر ایمان لے آئے اور اللہ تو گند ان لوگوں پر ڈالتا ہے جو عقل کو کام میں نہیں لاتے

وَفِی الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِیْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَیْرُ صِنْوَانٍ یُّسْقٰی بِمَآءٍ وَّاحِدٍ وَّنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ فِی الْاُکُلِ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۱۳/۴

اور زمین میں قطعات آس پاس ملتے ہیں اور انگور کے باغات اور کھیتی اور کھجور کے درخت دو شاخ بھی اور اکیلے بھی انکو ایک ہی پانی پلایا جاتا ہے مگر کھانے میں بعض کو بعض پر فضیلت دیدیتے ہیں تحقیق اس میں عقل خرچ کرنیوالوں کیواسطے نشانیاں ہیں

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ قُلْ اَوَلَوْ کَانُوْا لَا یَمْلِکُوْنَ شَیْئًا وَّلَا یَعْقِلُوْنَ ۳۹/۴۳

کیا انہوں نے اللہ کے سوا اور سفارشی بنالیے ہیں تو کہدے کیا خواہ وہ کسی چیز کا اختیار نہ رکھتے ہوں اور نہ سمجھ رکھتے ہوں۔

اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَتَکُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ یَّعْقِلُوْنَ بِهَآ اَوْ اٰذَانٌ یَّسْمَعُوْنَ بِهَا فَاِنَّهَا لَا تَعْمَی الْاَبْصَارُ وَلٰکِنْ تَعْمَی الْقُلُوْبُ الَّتِیْ فِی الصُّدُوْرِ ۲۲/۴۶

کیا وہ زمین میں نہیں پھرتے پس ان کیواسطے دل ہوں جن سے وہ سمجھیں یا کان ہوں جن سے وہ سنیں آنکھیں تو اندھی نہیں ہوتیں بلکہ وہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں

ضَرَبَ لَکُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِکُمْ هَلْ لَّکُمْ مِّنْ مَّا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ مِّنْ شُرَکَآءَ فِیْ مَا رَزَقْنٰکُمْ فَاَنْتُمْ فِیْهِ سَوَآءٌ تَخَافُوْنَهُمْ کَخِیْفَتِکُمْ اَنْفُسَکُمْ کَذٰلِکَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۳۰/۲۸

تمہارے واسطے تمہارے نفسوں سے اسنے ایک مثال بیان کی ہے کیا تمہارے مملوک غلام ان چیزوں میں شریک ہوتے ہیں جو ہم نے تم کو دی ہیں کہ تم اسمیں برابر ہو جاؤ تم انکی ایسی پروا کرتے ہو جیسی کہ اپنے نفسوں کی اسیطرح ہم عقل والے لوگوں کے واسطے مفصل آیتیں بیان کرتے ہیں۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَکْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ۴۹/۴ جو لوگ تجھکو حجروں کے پیچھے پکارتے ہیں انمیں سے اکثر بیسمجھ ہیں

لَا یُقَاتِلُوْنَکُمْ جَمِیْعًا اِلَّا فِیْ قُرًی مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ بَاْسُهُمْ بَیْنَهُمْ شَدِیْدٌ تَحْسَبُهُمْ جَمِیْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰی ذٰلِکَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ ۵۹/۱۴

وہ اکٹھے ہوکر جنگ نہیں کرینگے بلکہ قلعہ بند ہوکر یا دیواروں کے پیچھے لڑینگے آپسمیں انکی جنگ سخت ہے۔ تو انکو ایک دل خیال کرتا ہے۔ اور انکے دل پھٹے ہوئے ہیں۔ یہ اسواسطے ہے کہ وہ لوگ عقل نہیں رکھتے۔

(۴) حالات عالم و تاریخ انسان اور کتب آسمانی سے وہی لوگ مستفید اور ہدایت یاب ہوسکتے ہیں جو اپنی عقل کو کام میں لاتے ہیں اور جو عقل کو کام میں نہیں لاتے وہ اندھے اور گونگے اور بہرے کی مثال ہیں جو نہ دیکھ سکتا ہے نہ سن سکتا ہے اور نہ بول سکتا ہے۔ بے عقل انسان حیوانات سے بدتر ہوتا ہے چنانچہ آیا ہے

اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَکْثَرَهُمْ یَسْمَعُوْنَ اَوْ یَعْقِلُوْنَ اِنْ هُمْ اِلَّا کَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِیْلًا ۲۵/۴۴

کیا تو گمان کرتا ہے کہ اکثر انمیں سے سنتے یا سمجھتے ہیں وہ تو بس چوپاؤں کی مشابہ ہیں بلکہ انسے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔

بِاٰیٰتِنَآ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ﴿۱۹﴾ اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَیٰوۃُ
آیتوں کو جھٹلایا وہی صاحب دوزخ ہیں جانے رہو کہ دنیا کی زندگی

وَلَقَدْ تَّرَکْنَا مِنْهَآ اٰیَةً ۢ بَیِّنَةً لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۲۹/۳۵ اور ہم نے اس میں سے ایک صاف نشانی سمجھنے والوں کے لیے باقی چھوڑی
وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَکِّسْهُ فِی الْخَلْقِ اَفَلَا یَعْقِلُوْنَ ۶۸/۳۶ اور جس کسی کو ہم عمر دیتے ہیں اسکو خلقت میں الٹا دیتے ہیں
وَسَخَّرَ لَکُمُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌ بِاَمْرِهٖ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ
لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۱۲/۱۴ اور رات دن اور سورج و چاند کو تمہارے کام میں لگا دیا ہے اور
تمام ستارے اُس کے حکم سے کام میں لگے ہوئے ہیں تحقیق اسمیں عقل والی قوم کے واسطے نشانات ہیں۔
اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْکِ الَّتِیْ تَجْرِیْ فِی
الْبَحْرِ بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا
وَبَثَّ فِیْهَا مِنْ کُلِّ دَآبَّةٍ وَّتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ
لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۲/۱۶۴ تحقیق آسمان و زمین کی خلقت میں اور رات دن کے اختلاف میں اور اُس
کشتی میں جو سمندر میں لوگوں کی منافع کی چیزیں لئے پھرتی ہے اور اُس پانی میں جسکو اللہ نے آسمان سے اوتارا
پھر اسکے ساتھ زمین کو اسکی موت کے بعد زندہ کیا اور اسمیں ہر قسم کے جانور پھیلائے اور ہواؤں کے چلنے میں اور اُن
بادلوں میں جو آسمان اور زمین کے درمیان تابع ہو رہے ہوتے ہیں عقل خرچ کرنیوالی لوگوں کے واسطے نشانات ہیں۔
وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ
قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ بَلْ اَکْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ۲۹/۶۳ اور اگر تو اُن سے سوال کرے کہ کس نے آسمان سے پانی اوتارا
پھر اُس سے زمین کو اسکے مرے پیچھے زندہ کیا تو ضرور کہہ دینگے کہ اللہ نے تو کہہ کہ تمام حمد اللہ کیواسطے ہے بلکہ اکثر انمیں سے عقل نہیں رکھتے
وَمِنْ اٰیٰتِهٖ یُرِیْکُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّیُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَیُحْیٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا اِنَّ
فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۳۰/۲۴ اور اسکی نشانیوں میں سے ہے کہ وہ تمکو بجلی دکھاتا ہے جس سے خوف
ہوتا اور طمع بھی اور آسمان سے پانی اوتارتا ہے پھر اُس سے زمین کو اُس کی موت کے بعد زندہ کر دیتا ہے تحقیق
اس میں عقل والی لوگوں کے واسطے نشانات ہیں۔
وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِیْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَکَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَةً
لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۱۴/۶۷ اور کھجوروں اور انگوروں کے پھلوں سے تم نشے کی چیزیں بناتے اور پاک رزق حاصل
کرتے ہو اسمیں بھی عقل والی قوم کے واسطے ایک نشان ہے۔
وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ
مَوْتِهَا وَتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ اٰیٰتٌ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۴۵/۵ اور نیز رات اور دن کے اول بدل میں اور نیز اُس رزق
میں جو اللہ آسمان سے اُتارتا اور اُس سے زمین کو اوس کے مرے پیچھے زندہ کر دیتا ہے۔ اور
ہواؤں کے چلنے میں عقل والی لوگوں کے واسطے نشانات ہیں۔

الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ

کیا ہے ہنسی اور کھیل اور آرائش اور آپس کا فخر اور کثرت مال و اولاد کی ہوس

كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ

اسکی مثال ایسی ہے جیسے کہ مینہ اُس سے جو روئیدگی ہوئی اسنے کفار کو خوش کر دیا پھر وہ لہلہائی پھر تو دیکھتا ہے کہ وہ

حُطَامًا ۚ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ

زرد ہو گئی اور پھر چورہ چورہ ہو گئی اور آخرت میں سخت عذاب بھی ہے اور اللہ کیطرف سے مغفرت اور خوشنودی بھی۔ اور

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝ سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ

دنیاوی زندگی تو بس ایک دھوکے کا گذران ہے [۱] اپنے رب کی مغفرت کی طرف

[۱] یعنی مال اور اولاد کی طلب میں اپنے رب سے غافل اور لاپرواہ مت بنو ورنہ آخر کا سخت نامرادی اور عذاب کا سامنا ہوگا۔ کیونکہ دنیاوی متاع عارضی ہے ورنہ بذات خود ہر ایک شی اللہ کی نعمت ہے، جو کچھ جایز طریق پر حاصل ہو وہ اللہ کا فضل ہے عمدہ کھانا یا پہننا یا مکان جسمیں کوئی خلاف شرعی نہو حرام نہیں قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ [۲۲] الخ جو آرائش کی چیزیں اپنے بندوں کیواسطے پیدا کیں ہیں اُنکو کسنے حرام کر دیا (یعنی کسی نے نہیں) اور جابجا قرآن مجید مال اولاد باغات نہروں پھل پھول موتی زر و سیم وغیرہ دنیاوی اشیا کو ربانی نعمتیں فرماتا ہے اور سورہ رحمٰن میں بار بار سوال ہے فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ [۵۵/۱۳] پس بذات خود دنیاوی اشیا کو ذلیل اور مکروہ سمجھنا نعماء ربانی کی توہین کرنا ہے مگر روحانی لذتوں اور اخروی نعمتوں کے مقابلہ میں دنیاوی چیزیں بیشک ناپایدار اور بحقیقت ہیں پس جو شخص دنیاوی عشرتوں میں بدمست ہو کر آخرت سے لاپرواہ ہو جاوے وہ سخت دھوکے میں ہے اور برعکس اسکے جو یہ کہتا ہے کہ دنیاوی نعمتیں حقیر اور قابل نفرت ہیں وہ بھی غلطی پر ہے اُسکو یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن مجید کے رو سے مال اولاد باغات نہریں جواہرات شہد دودھ چاندی سونا وغیرہ نعماء ربانی ہیں اور برعکس اسکے دنیاوی افلاس اور ذلت عذاب الٰہی کی ایک صورت ہے اب ذیل میں یہ مضمون دو صورتوں میں بیان کیا جاتا ہے اول۔ جو لوگ باطنی لذتوں کا مزہ اٹھا چکے اور روحانی حقایق سے واقف ہیں اُن کے نزدیک دنیاوی لذتیں لہو و لعب سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتیں پس آیات الٰہی کا منشا ہے کہ عارضی لذتوں میں مست ہو کر دائمی لذتوں سے محروم نہو جائیں اور اپنے رب کریم سے لاپرواہ اور متکبر نہوں۔

وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ۭ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِىَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ [۲۱]

یہ دنیا کی زندگی تو بس فضول کھیل اور تماشا ہے اور آخرت کا ہی گھر ہمیشہ کی زندگی ہے کاش کہ وہ جانتے ہوتے۔

[۲] يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ [۲۸]

اے مومنوں تمہیں تمہارے مال اور تمہاری اولاد اللہ کی ذکر سے غافل نہ کر دیں اور جو ایسا کرینگے وہی لوگ ٹوٹا پانے والے ہیں

اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ [۶۴/۱۱]

تمہارے مال اور تمہاری اولاد تو بس فتنہ ہیں اور اللہ کے پاس بڑا اجر ہے۔

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ

بڑھ جانیکی کوشش کرو اور بہشت کیطرف جسکی قیمت یا وسعت آسمان و زمین کی قیمت یا وسعت کے برابر ہے وہ ان لوگوں کیلئے

فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ۙ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۙ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى

پس جسنے سرکشی کی اور دنیاوی زندگی کو مقدم سمجھا تو دوزخ اسکا ٹھکانا ہوگا۔

يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۙ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۙ فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۙ اے انسان تجھ کس چیز نے تیرے رب کریم سے پھیر دیا جسنے تجھے پیدا کیا پھر ٹھیک ٹھاک کیا پھر معتدل کیا جس صورت میں چاہا تجھے ترکیب دی۔

مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ ۭ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ جو کچھ وہ اس دنیا میں خرچ کرتے ہیں انکی مثال ایسی جیسی کہ مثال ہوا کی جسمیں ٹھری ہو جو ایک قوم کی کھیتی پر پڑی جو اپنے نفسوں پر ظلم کرتی تھی پس اسکو ہلاک کر ڈالا پر اللہ نے انپر ظلم نہیں کیا بلکہ وہی اپنے نفسوں پر ظلم کرتے تھے۔

اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ ۭ حَتّٰٓي اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ ۙ اَتٰىھَآ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ حیات دنیا کی مثال تو بس ایسی ہے جیسے کہ پانی کہ ہمنے اسکو آسمان سے اوتارا پھر اس سے زمین کی روئیدگی مل کر نکلی جسمیں سے انسان بھی کھاتے ہیں اور چوپائے بھی یہاں تک کہ جب زمین نے اپنا بناؤ سنگار کیا اور آراستہ ہوئی اور اسکے مالکوں نے گمان کیا کہ وہ اسپر قادر ہیں ہمارا حکم رات کو یا دنکو پہنچا پس ہمنے اسکو کٹی ہوئی کھیت کیطرح کر دیا گویا کل وہ تھی ہی نہیں اسیطرح ہم فکر کرنیوالوں کیلئے اپنی آیتیں مفصل بیان کرتے ہیں

الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَي الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ جو دنیاوی زندگی کو آخرت کی نسبت پسند کرتے ہیں اور اللہ کے رستے سے روکتے اور اسمیں کجی چاہتے ہیں یہ لوگ دور کی گمراہی میں ہیں۔

الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَاۗءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور مخول بنا لیا اور جو دنیاوی زندگی کے دھوکے میں آگئے پس آج ہمنے ان کو بھلا دیا جیسا کہ انہوں نے اپنے ان دنوں کو بھلا دیا

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ

اور جانے رہو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد تو بس ایک آزمائش ہیں اور اللہ کے پاس اجر عظیم ہے۔

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَاۗءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ۭ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ

وَرُسُلِهٖ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۱﴾

تیار کی گئی ہے جو اللہ پر اور اسکے رسولوں پر ایمان لائے یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسکو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے

لوگوں کیواسطے نفسانی خواہش کی چیزیں مثلاً عورتیں بیٹے سونے چاندی کے جمع کئے ہوئے ڈھیر عمدہ عمدہ گھوڑے اور مویشی اور کھیتی خوشنما اور مرغوب معلوم ہوتی ہیں، یہ دنیاوی زندگی کے سامان ہیں اچھا ٹھکانا تو اللہ ہی کے پاس ہے۔

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۵۷ جانے رہو کہ دنیا کی زندگی کیا ہے ہنسی اور کھیل اور آرائش اور آپس کا فخر اور کثرت مال و اولاد کی ہوس اسکی مثال ایسی ہے جیسی کہ مینہ اس سے جو روئیدگی ہوئی اسنے کفار کو خوش کر دیا پھر لہلہا پھر تو دیکھتا ہے کہ وہ زرد ہو گئی اور پھر چورہ چورہ ہو گئی اور آخرت میں سخت عذاب بھی ہے اور اللہ کی طرف سے مغفرت اور خوشنودی بھی اور دنیاوی زندگی تو بس ایک دھوکے کا گذران ہے۔

دوم - مومن کے حق میں دنیاوی فراغت اور عروج فضل اور رحمت الٰہی کی دلیل اور موجب برکات و ترقیات ہوتی ہیں مگر بد دینوں اور ظالموں کے حق میں غضب الٰہی کی دلیل اور موجب لعنت و زوال چنانچہ مومنوں کی نسبت ارشاد ہے۔ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۳۰ اور مومنوں کی مدد کرنی تو ہمارا فرض ہے۔ كَذٰلِكَ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۱۰ یہ ہم پر حق ہے کہ ہم مومنوں کو نجات دیں فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۲۲ پس جو لوگ ایمان لائے اور عمل اچھے کرتے رہے انکے واسطے مغفرت اور عزت والا رزق ہے۔ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۵۵ اور جو شخص اپنے رب کے جاہ و جلال سے ڈرتا ہے اسکے واسطے دو بہشت ہیں اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۲۲ تحقیق اللہ مومنوں سے بلاؤں کو دور کرتا ہے وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۹ اور اگر بستیوں کے لوگ ایمان لاتے اور خدا ترس بنتے ہم ان پر آسمانوں اور زمین سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے۔

برعکس اسکے بد دینوں اور ظالموں کے حق میں یہ ارشاد ہے۔

فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۵۵ پس تجھکو ان کے مال اور اولاد تعجب میں نہ ڈالیں اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ اسکے ساتھ ان کو دنیا میں عذاب کرے۔ اور ان کی جانیں کفر کی حالت میں ہلاک ہو جائیں۔

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَاَشَدَّ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۲۴ کیا وہ زمین میں نہیں پھرے اور نظر نہیں کی اور ان سے پہلوں کا انجام کیا ہوا وہ ان سے تعداد میں اور قوت میں اور زمینی آثاروں میں زیادہ تھے پس جو کچھ انہوں نے کمایا وہ ان کے کچھ کام نہ آیا۔

منزل ۶

مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أُعِدَّتْ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ

بڑھ چڑھ کر کوشش کرو اور بہشت کی طرف جسکی قیمت یا وسعت آسمان و زمین کی قیمت یا وسعت کے برابر ہے وہ اُن لوگوں کیلئے

فَأَمَّا مَن طَغَىٰ ۝ وَآثَرَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۝ فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوَىٰ ۝ ۳۹/۲

پس جسنے سرکشی کی اور دنیاوی زندگی کو مقدم سمجھا تو دوزخ اُسکا ٹھکانا ہوگا۔

يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ ۝ الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ ۝ فِي أَيِّ صُورَةٍ مَّا شَاءَ رَكَّبَكَ ۝ ۸۲/۱ اے انسان تجھ کو کس چیز نے تیرے رب کریم سے پھیر دیا جسنے تجھے پیدا کیا پھر ٹھیک ٹھاک کیا پھر معتدل کیا جس صورت میں چاہا تجھے ترکیب دی۔

مَثَلُ مَا يُنفِقُونَ فِي هَٰذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيحٍ فِيهَا صِرٌّ أَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ فَأَهْلَكَتْهُ ۚ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَلَٰكِنْ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝ ۳/۱۲ جو کچھ وہ اس دنیا میں خرچ کرتے ہیں اُنکی مثال ایسی جیسی کہ شال ہوا کی جسمیں ٹھری ہی جو ایک قوم کی کھیتی پر پڑی جو اپنے نفسوں پر ظلم کرتی تھی۔ پس اسکو ہلاک کر ڈالا پر اللہ نے انپر ظلم نہیں کیا بلکہ وہی اپنے نفسوں پر ظلم کرتے تھے۔

إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْأَنْعَامُ حَتَّىٰ إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَا أَنَّهُمْ قَادِرُونَ عَلَيْهَا أَتَاهَا أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنَاهَا حَصِيدًا كَأَن لَّمْ تَغْنَ بِالْأَمْسِ ۚ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝ ۱۰/۲۴ حیات دنیا کی مثال تو بس ایسی ہے جیسے کہ پانی کہ ہمنے اسکو آسمان سے اوتارا پھر اُس سے زمین کی روئیدگی ملکر نکلی جسمیں سے انسان بھی کھاتے ہیں اور چوپائے بھی یہانتک کہ جب زمین نے اپنا بناؤ سنگار کیا اور آراستہ ہوئی اور اسکے مالکوں نے گمان کیا کہ وہ اُس پر قادر ہیں ہمارا حکم رات کو یا دنکو پہنچا پس ہمنے اسکو کٹی ہوئی کھیت کیطرح کر دیا گویا کل وہ تھی ہی نہیں اسیطرح ہم فکر کرنیوالے لوگوں کیواسطے اپنی آیتیں مفصل بیان کرتے ہیں

الَّذِينَ يَسْتَحِبُّونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا ۚ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ۝ ۱۴/۱ جو دنیاوی زندگی کو آخرت کی نسبت پسند کرتے ہیں اور اللہ کے رستے سے روکتے اور راہمیں کجی چاہتے ہیں یہ لوگ دور کی گمراہی میں ہیں۔

الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَهْوًا وَلَعِبًا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنسَاهُمْ كَمَا نَسُوا لِقَاءَ يَوْمِهِمْ هَٰذَا وَمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ۝ ۷/۵۱ جنہوں نے اپنے دین کو کھیل اور مخول بنا لیا اور جو دنیاوی زندگی کے دہوکے میں آگئے پس آج ہمنے اُن کو بھلا دیا جیسا کہ اُنہوں نے اپنے ان دنوں کو بھلا دیا تھا

وَاعْلَمُوا أَنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَأَنَّ اللَّهَ عِندَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ۝ ۸/۳

اور جانتے رہو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد تو بس ایک آزمائش ہیں اور اللہ کے پاس اجر عظیم ہے۔

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ۗ ذَٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَاللَّهُ عِندَهُ حُسْنُ الْمَآبِ ۝ ۳/۱۴

وَرُسُلِهٖ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۱﴾

طیار کی گئی ہے جو اللہ پر اور اسکے رسولوں پر ایمان لائے یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسکو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے

لوگوں کیواسطے نفسانی خواہش کی چیزیں یعنی مثلاً عورتیں بیٹے سونے چاندی کے جمع کئی ہوئی ڈھیر عمدہ عمدہ گھوڑے اور مویشی اور کھیتی خوشنما اور مرغوب معلوم ہوتی ہیں، یہ دنیاوی زندگی کے سامان ہیں اور اچھا ٹھکانا تو اللہ ہی کے پاس ہے۔

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ۭ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۵۷ جانے رہو کہ دنیا کی زندگی کیا ہے ہنسی اور کھیل اور آرائش اور ایک کا فخر اور کثرت مال و اولاد کی ہوس اسکی مثال ایسی ہے جیسے کہ مینہ اُس سے جو روئیدگی ہوئی اُسنے کفار کو خوش کر دیا پھر لہلہا پھر تو دیکھتا ہے کہ وہ زرد ہو گئی اور پھر چورہ چورہ ہو گئی اور آخرت میں سخت عذاب بھی ہے اور اللہ کی طرف سے مغفرت اور خوشنودی بھی اور دنیاوی زندگی تو بس ایک دھوکے کا گذران ہے۔

دوم۔ مومن کے حق میں دنیاوی فراغت اور عروج فضل اور رحمت الٰہی کی دلیل اور موجب برکات و ترقیات ہوتی ہیں مگر بد دینوں اور ظالموں کے حق میں غضب الٰہی کی دلیل اور موجب لعنت و زوال چنانچہ مومنوں کی نسبت ارشاد ہے۔ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۳۰ اور مومنوں کی مدد کرنی تو ہمارا فرض ہے۔ كَذٰلِكَ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۱۰ یہ ہم پر حق ہے کہ ہم مومنوں کو نجات دیں فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۲۲ پس جو لوگ ایمان لائے اور عمل اچھے کرتے رہے انکے واسطے مغفرت اور عزت والا رزق ہے۔ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۵۵ اور جو شخص اپنے رب کی جاہ و جلال سے ڈرتا ہے اُسکے واسطے دو بہشت ہیں اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۲۲ تحقیق اللہ مومنوں سے بلاؤں کو دور کرتا ہے وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۹ اور اگر بستیوں کے لوگ ایمان لاتے اور خدا ترس بنتے ہم اُنپر آسمانوں اور زمین سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے۔ برعکس اسکے بد دینوں اور ظالموں کے حق میں یہ ارشاد ہے۔

فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۹ پس تجھکو اُن کے مال اور اولاد تعجب میں نہ ڈالیں اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ اسکے ساتھ اُن کو دنیا میں عذاب کرے۔ اور اُن کی جانیں کفر کی حالت میں ہلاک ہو جائیں۔

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَاَشَدَّ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۴۰ کیا وہ زمین میں نہیں پھرے اور نظر نہیں کی اور ان سے پہلوں کا انجام کیا ہوا وہ ان سے تعداد میں اور قوت میں اور زمینی آثاروں میں زیادہ تھے پس تو کچھ انہوں نے کمایا وہ اُن کے کچھ کام نہ آیا۔

منزل

مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِّن قَبْلِ

جو مصیبت زمین میں اور تمہاری نفسوں میں آتی ہے وہ سب ہماری پیدا کرنے سے پہلو کتاب میں ہے

أَن نَّبْرَأَهَا ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿۲۲﴾ لِّكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ

یہ اللہ پر آسان ہے تاکہ جو تمسے فوت ہوگیا اسپر افسوس نہ کرو اور جو تمکو

وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ﴿۲۳﴾ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ

دیا اسپر اترا کر نہ بہولو اور اللہ کسی اترانیوالی شیخی باز کو دوست نہیں رکھتا جو بخل کرتے اور

وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۗ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿۲۴﴾

لوگوں کو بخل کا حکم کرتے ہیں اور جو پھر جائے (تو یاد رکھو) کہ اللہ لاپروا اور اعلیٰ صفات والا ہے۔

لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ

ہمنے اپنے رسولوں کو صاف صاف تعلیمات کے ساتھ بہیجا اور اُن کے ساتھ کتاب اور میزان نازل کی تاکہ لوگ

بِالْقِسْطِ ۖ وَأَنزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ

انصاف پر قایم رہیں اور ہمنے لوہا نازل کیا جسمیں سخت ہلاکت بہی ہے اور لوگوں کے واسطے منافع بہی ہیں

مَن يَنصُرُهُ وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ ۚ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿۲۵﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا

اور تاکہ اللہ علامت لگادے کہ کون اوسکی اور اوسکے رسولوں کی دریردہ مدد کرتا ہے اللہ تو قوی اور زبردست ہے اور ہمنے

نُوحًا وَإِبْرَاهِيمَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ ۖ فَمِنْهُم مُّهْتَدٍ ۖ

نوح اور ابراہیم کو رسول بناکر بہیجا اور ان کی اولاد میں نبوت اور کتاب نازل کی سو اونمیں سے بعض ہدایت یافتہ ہیں

أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَبْلِهِم مِّن قَرْنٍ مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّن لَّكُمْ وَأَرْسَلْنَا السَّمَاءَ عَلَيْهِم مِّدْرَارًا وَجَعَلْنَا الْأَنْهَارَ تَجْرِي مِن تَحْتِهِمْ فَأَهْلَكْنَاهُم بِذُنُوبِهِمْ وَأَنشَأْنَا مِن بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ ۔ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہمنے اُن سے پہلے کتنی امتوں کو ہلاک کرڈالا جنکو ہمنے زمین میں ایسا پایدار کیا (ای منکرو) تمکو نہیں اور اُن کے اوپر پانی برسانیوالے بادل بھیجے تھے اور اونکے نیچے نہریں جاری کی تہیں … پس ہم نے انکے گناہوں کی وجہ سے انکو ہلاک کر ڈالا اور اُن کے بعد اور امتیں پیدا کیں ۱۲

یاد رہنا چاہیئے کہ دنیاوی عروج مومن کیواسطے نصرت اور رحمت الٰہی کی دلیل ہے مگر بددین اور ظالم کیواسطے دنیاوی زوال اور اخروی عذاب کا پیش خیمہ مومن کی عشرتیں اور عزتیں روزافزوں ترقی پر رہتی ہیں۔ مگر ظالم اور بددین کا جلد زوال ہوجاتا ہے عقبہ بن عامر کی حدیث میں ہے جسکو امام احمد نے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت تو دیکھے کہ اللہ عزوجل کسی بندہ کو باوجود اسکے گنہگار ہونے کے دنیا کی محبوب چیزیں عطا فرماتا ہے پس یاد رکھ کہ وہ استدراج ہے پھر رسولخدا نے یہ آیت سنائی پس جب وہ بہول گئے جو نصیحتیں انکو یاد دلائی گئی تھیں (تب) ہمنے انپر تمام چیزوں کے دروازے کھول دیئے یہانتک کہ وہ اُن چیزوں پر جو اُن کو دی گئیں اترانے لگے ہمنے اُن کو دفعتاً پکڑ لیا پس وہ یکایک ناامید رہگئے ۱۲

وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُونَ ﴿٢٦﴾ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰىٓ اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيسَى

اور اکثر بدعہد اور اون کے قدم بقدم ہم اور رسول بھیجتے رہے اور عیسیٰ ابن مریم کو

ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيلَ ۙ وَجَعَلْنَا فِي قُلُوبِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ رَاْفَةً

اون کے بعد بھیجا اور انکو ہمنے انجیل دی اور جو اوس کے پیرو ہوئے اون کے دلوں میں ہمنے ترس اور رحمت

وَّرَحْمَةً ۗ وَرَهْبَانِيَّةَ ۨابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ

پیدا کئی اور ترک دنیا جو انہوں نے خود ایجاد کیا تھا ہمنے انپر یہ فرض نہیں کیا تھا بلکہ خوشنودی خدا کی

اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِينَ اٰمَنُوا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ

طلب میں (انہوں نے ایسا کیا) پھر وہ اوسکو نباہ نہ سکے جیسا کہ اوسکے نباہنے کا حق تھا پس انمیں سے جو ایمان لائے

وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُونَ ﴿٢٧﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوا بِرَسُولِهٖ

اور انمیں سے اکثر بدعہد ہیں۔ اے مومنوں اللہ سے ڈرو اور اوسکے رسول پر ایمان لاؤ وہ تمکو اپنی رحمت سے

يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَاللّٰهُ

دوچند دیگا اور تمہیں ایک نور دیگا جسمیں تم چلو پھروگے اور گناہ ہو لیے ہیں تمہارے معاف اور غفار اللہ

غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٢٨﴾ لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُونَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ

کریگا اور اللہ بخشنے والا رحم والا ہے تاکہ اہل کتاب جان جائیں کہ اللہ کے فضل میں سے کسی بات کی قدرت نہیں

وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿٢٩﴾

رکھتے اور تمام فضل اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ اسی کو دیتا ہے جو اوسکی طلب کرتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے

سورة المجادلة مدنية وهي | بسم الله الرحمن الرحيم | اثنتان وعشرون اية

(شروع) اللہ کے نام سے (جو) رحمان اور رحیم ہے

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا

اللہ نے اس عورت کی بات سنی جو تجھ سے بار بار اپنے خاوند کے بارے میں جھگڑتی رہی

وَتَشْتَكِيٓ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۚ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ﴿١﴾

اور اللہ کی طرف شکایت لے گئی اور اللہ تمہاری گفتگو سنتا تھا تحقیق اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے

۱؎ مفسرین نے یہ قصہ اسطرح پر نقل کیا ہے کہ خولہ بنت ثعلبہ کو اوسکے خاوند اوس بن صامت نے ناراضگی میں یہ کلمہ کہدیا تھا انت علی کظهر امی یہ کلمہ اوسوقت میں سخت طلاق سمجھا جاتا تھا کہ جسکے بعد ملاپ نہیں ہو سکتا تھا اسکو بڑا رنج ہوا کیونکہ وہ عیالدار تھی اور خاوند سے بڑی محبت رکھتی تھی اسلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنا حال عرض کرکے پوچھا کہ میں اب اوس سے پھر بھی مل سکتی ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دستور عرب کو مدنظر رکھکر فرمایا کہ طلاق تو ہو چکی ہے سنکر وہ اوسکی

اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ۭ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔيْ

جو لوگ تم میں سے اپنی عورتوں کو پشت مادر کی برابر کہہ بیٹھیں وہ اون کی مائیں نہیں اونکی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے

وَلَدْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝۲

اونکو جنا ہے ہاں جو وہ کہتے ہیں وہ بات ناپسند اور جھوٹی بھی ضرور ہے اور اللہ معاف کرنیوالا بخشنے والا ہے

وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ

اور جو لوگ اپنی عورتوں کو پشت مادر کی برابر کہدیں پھر بار بار ایسا ہی کہیں ان کو باہم ملنے سے پیشتر ایک غلام

اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۭ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝۳ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ

آزاد کرنا چاہیے۔ تمکو یہ نصیحت کی جاتی ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اُس سے خبردار ہے پس جو غلام کی

شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ۭ

وسعت نہ رکھتا ہو تو باہم ملنے سے پیشتر دو مہینے کے متواتر روزے رکھے پھر جسمیں یہ طاقت نہو وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاوے

ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ

یہ اسواسطے ہے کہ تم اللہ اور رسول کو مانو اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور کافروں کیواسطے دردناک عذاب ہے۔

اَلِيْمٌ ۝۴ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَاۗدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ

تحقیق جو لوگ اللہ کی اور اوسکے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ ذلیل کیے گئے جیسے کہ ان کے پہلے لوگ (مخالف رسول)

قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝۵ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ

ذلیل کیے گئے ہیں اور ہمنے تو صاف صاف آیتیں اتاری ہیں اور کافروں کیلئے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔ ایکدن اللہ ان سب

جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۭ اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝۶ اَلَمْ تَرَ

کو اٹھائیگا اور جو عمل انہوں نے کیے انکو بتلادیگا اللہ نے ان کو محفوظ رکھا ہے اور وہ بھول گئے ہیں اور اللہ سب کچھ دیکھتا ہے

اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ

کیا تونے نہیں دیکھا کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ اسکو جانتا ہے کہیں تین کا خفیہ مشورہ نہیں ہوتا مگر وہ

رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ

اون میں چوتھا ضرور ہوتا ہے اور نہ پانچ میں مگر وہ ان میں چھٹا ضرور ہوتا ہے اور نہ اس سے کم میں اور نہ زیادہ میں مگر

اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۷ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ

ہوں وہ اون کے ساتھ ہے پھر جو کچھ عمل انہوں نے کیے قیامت کے دن ان کو بتلادیگا کہ اللہ ہر شے کو جاننے والا ہے۔ کیا تونے

آزردہ خاطر ہوئی اور بار بار دردناک الفاظ میں جو اُنکی بے بسی پر پھبتی رہی۔ آخر مایوسانہ حالت میں خدا کو پکار
لگی اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر وحی کے آثار نمودار ہوئے جب وحی ہو چکی تو آپنے اُس عورت کو بلاکر
یہ آیات سنائیں اور کفارے کا حکم فرمایا اُسکے خاوند نے کفارہ ادا کردیا اور وہ عورت اسکیلئے مباح ہو گئی - ۲

ٹ اکثر نے اسکے یہ معنی کیے ہیں کہ اپنی بات پر قائم رہیں۔ ل کو بمعنی عن مانا ہے — ۱۲

منزل ۷ ع ۱

نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

اُن لوگوں پر غور نہ کیا جنکو سرگوشیوں سے منع کیا گیا تھا پھر وہ جن باتوں سے روکے گئے تھے اونہیں میں پڑگئے

وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَاِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ وَيَقُوْلُوْنَ

اور بدی اور سرکشی اور نافرمانی رسول کی سرگوشیاں اور خفیہ صلاحیں کرتے ہیں اور جب تیرے پاس آتے ہیں

فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ

اور اپنے نفسوں میں کہتے ہیں کہ جو ہم کہتے ہیں اسپر اللہ ہمیں سزا کیوں نہیں دیتا اون کو جہنم کافی ہے اسمیں وہ جائینگے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ

ہونگے پس وہ برا ٹھکانا ہے اے مومنو جب تم آپس میں خفیہ مشورے کرو تو بدی اور سرکشی اور نافرمانی رسول کے

الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ⑨

مشورے نہ کیا کرو۔ بلکہ نیکی اور خداترسی کے مشورے کیا کرو اور اللہ کو ہی اپنا سپر بناؤ جسکی طرف تم اٹھائے جاؤگے

سلہ مثلاً السلام علیکم کی بجائے السام علیکم دبی زبان سے کہتے یا انعم صباحًا وغیرہ الفاظ بولتے تھے۔

سلہ نجویٰ کے معنے مخفی مشورے کے ہیں مشورہ عام ہے خواہ مخفی ہو یا برسرِ عام مشورہ ایک نہایت ہی ضروری فعل اور قیام سلطنت کا موجب ہے اسیواسطے آنحضرت صلعم کو بھی حکم ہے وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۳/۱۵۵ یہی جمہوری سلطنت کی بنیاد ہے مشورہ کی ضرورت اور خوبی کو تمام مہذب قومیں مان چکی اور شخصی سلطنت کے عیبوں اور مظالم سے بخوبی واقف ہوگئی ہیں خلفائے راشدین ہمیشہ مشورہ سے کام کرتے رہے اور انکا انتخاب بھی مہاجرین وانصار کے مشوروں اور کثرت رائے سے ہوتا رہا ان آیات میں ایک حکمت کے ساتھ غیر مشروع مشوروں اور سرگوشیوں کا انسداد ہے منافق لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بار بار خلوت اور سرگوشی کے سوالات سے تنگ کرتے تھے اکثر منافق بدظنی پیدا کرنے یا اپنی مشیخت جتلانے یا وعظ ونصیحت میں خلل انداز ہونے کی غرض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کرتے کہ ہمیں کچھ مخفی عرض کرنا ہے اور سر قریب کرکے ادھر ادھر کی تکبیات آپکے کانوں میں ڈالنی شروع کر دیتے تھے جسقدر کسی قوم یا شخص میں بے ایمانی ریاکاری اور چالبازی زیادہ ہو اسیقدر یہ لغو عادت زور پکڑتی ہے اور جسقدر راستبازی اور صفائی زیادہ ہو اسیقدر اسمیں کمی ہوتی ہے ان احکام کے نزول میں یہی ایک بڑا اسر ہے اس منافقانہ عادت میں کمی ہو پھر یہ بھی سو نہیں لوگ اس قسم کی لغو حرکات نہ کیا کریں اور مخفی مشورے خاص ضرورتوں اور بڑے موقعوں کے واسطے محدود رہجاویں اول تو یہ حکم ہے کہ جو مخفی مشورے کرتے ہوں وہ بغاوت اور نافرمانی رسول اور بدی کیواسطے نہیں بلکہ نیکی اور خداترسی کے واسطے ہونی چاہئیں دوسرا یہ حکم ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قسم کا مشورہ کرنا ہو تو پہلے صدقہ دیدینا چاہیے۔

امثال آیۃ ۱۱ جہاں مصلحت نہیں وہاں لوگوں کی تباہی ہے لیکن مشیروں کی کثرت سے سلامتی ہے اگر بنی آدم اسمیں سب کام مشورہ سے کریں تو امید ہے کہ دنیاوی معاملات میں لغزش سے بچے رہیں۔

إِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَآرِّهِمْ شَيْئًا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ

کانا بھوسی اور خفیہ مشورہ شیطان کی طرف سے ہے تاکہ مومنوں کو رنجیدہ کرے اور وہ اللہ کی اجازت کے بغیر انکو کچھ بھی

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا

نقصان نہیں دیسکتا اور مومنوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیئے اے مومنوں جب تمکو مجلس میں کہا جائے کہ کھل جاؤ تو

فِى الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

کھلجایا کرو اللہ تمہارے واسطے کشائش دیگا اور جب کہا جائے کھڑے ہوجاؤ تو کھڑے ہوجایا کرو تم میں سے جو

اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾

مومن ہیں اور جن کو علم دیا گیا ہے اللہ اون کو درجے بلند کریگا۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اوس سے خبردار ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَىْ نَجْوٰىكُمْ

اے مومنوں جب تمہیں رسول سے سرگوشی کرنی ہوا کرے تو سرگوشی سے پہلے صدقہ دے لیا کرو

صَدَقَةً ۚ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾

یہ تمہارے واسطے بہتر اور زیادہ پاک ہے پس اگر تم میں وسعت نہ ہو تو اللہ بخشنے والا رحم والا ہے

ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَىْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ۚ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا

کیا تم ڈرتے ہو کہ اپنی سرگوشی سے آگے صدقے دو پس جب ایسا نہ کرو اور اللہ نے تم پر رجوع کرلیا ہے

وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ

پس نمازیں قایم کرو اور زکوٰۃ دو سلہ اور اللہ کی اور اوسکے رسول کی اطاعت کرو

وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ

اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اوس سے خبردار ہے۔ کیا تو نے اون لوگوں کی طرف دیکھا جو اوس قوم سے محبت کرتے ہیں

سلہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص مجلس میں آئے اور جگہ تنگ ہو تو کسی کو اُٹھاکر اسجگہ نہ بیٹھے بلکہ مجلس والے تھوڑے تھوڑے کھلجائیں تاکہ جگہ نکل آوے اور یہی حکم مسجد کا بھی ہے (مشکوٰۃ صفحہ ۹۵) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یعنی کوئی شخص جمعہ کے دن اپنے بھائی مسلمان کو اُسکی جگہہ سے اُٹھاکر اُس کی جگہ میں نہ بیٹھے۔ بلکہ یوں کہدے کہ کھلکر بیٹھ جاؤ (منتقی)

سلہ زکوٰۃ فرض ہے مسلمان آزاد عاقل بالغ پر جب مال نصاب کاروبار ضروری سے بچ رہے اور نصاب پر ایک برس پورا گذرے یعنی غلام کو زکات نہیں اور لڑکے اور دیوانے کے مال میں زکات نہیں امام اعظمؒ کے مذہب میں اور علما فرماتے ہیں کہ لڑکے اور دیوانے کے مال میں بھی زکات فرض ہے ان کیطرف سے ولی انکا دیوے اور جسکے پاس مال نصاب سے کم ہے اُسپر زکات نہیں اور جسکے پاس مال نصاب بھر ہوا اور وہ اُس سے زیادہ قرضدار ہو اُسپر زکات نہیں رہنے کے گھروں میں پہننے کے کپڑوں میں خدمت کے غلاموں میں سواری کے جانوروں میں لڑائی کے ہتھیاروں میں کسب کے اوزاروں میں پڑھنے کی کتابوں میں اور جونسی چیزیں گھر کے

عَلَيْهِمْ ۭ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴﴾ اَعَدَّ

جنپر غصے ہوا وہ تم میں سے نہیں اور نہ انمیں سے ہیں اور جان بوجھ کر جھوٹی بات کا حلف اٹھا لیتے ہیں انکو سطے

اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۭ اِنَّهُمْ سَاۗءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ

اللہ نے سخت عذاب طیار کر رکھا ہے بیشک برا ہے جو وہ کرتے ہیں اپنی قسموں کو ڈھال سمجھ لیا ہی

کاروبار میں آتی ہیں جیسے تلوار تغاری پکانیکے برتن ان میں بھی زکات نہیں جس مال میں زکات فرض ہے وہ مال تین قسم کا ہے ایک قسم نقدی یعنی سونا چاندی خواہ روپیہ اشرفی ہو یا زیور یا برتن سونے چاندی کے ہوں نصاب چاندی کی دوسو درم ہیں جسکی باون تولہ اور چھ ماشہ چاندی ہوتی ہے جسے حقتعالےٰ دے اور کھا پی کر اتنی چاندی اوسکے پاس بچ رہے اور ایک برس دن اسپر گذرے تو چالیسواں حصہ جدا کر کے خدا کی راہ میں دے اور نصاب سونیکی بیس مثقال ہی جسکا سات تولہ اور چھ ماشہ سونا ہوتا ہی جسکے پاس اتنا سونا کاروبار ضروری سے بچ رہے اور برس روز اسپر گذرے تو چالیسواں حصہ زکات دے جسکے پاس نصاب سے کم چاندی ہو اور نصاب سے کم سونا ہو مول کرکے نصاب پورا کرے چالیسواں حصہ زکات دے نیت زکات میں ضرور ہے بغیر نیت کے ادا نہیں ہوتی جسپر زکات فرض ہے جسوقت چالیسواں حصہ جدا کرے اُسے زکوٰۃ فرض جانکر جدا رکھے اور فقیروں کو دے اور جو جدا نہ کرے جب کسی فقیر کو کچھہ دے اُسوقت جی میں سمجھہ لے کہ زکات فرض ادا کرتا ہوں اگر نیت زکات کی نہ کی اور مال بانٹ دیا زکات سر سے اتر گئی اور جو کچھہ مال رکھا کچھہ فقیروں کو دیا اور نیت زکات کی بعضے علماء نے کہا ہے کہ سارے مال کی زکات اوسپر لازم ہے اور بعضوں نے کہا جتنا مال بانٹا اوسکی زکات سر سے اتر گئی جتنا رہا اُسکی زکات دے دوسری قسم مال زکات کی یہ ہے کہ سوداگری کیواسطے کپڑا خریدا یا غلہ یا کچھہ اور جب ایسے مال پر برس روز گذرا اسکی قیمت کرے اگر باون تولہ چھ ماشہ چاندی یا اس سے زیادہ قیمت اُسکی ٹھیرے تو چالیسواں حصہ زکات دے تیسری قسم مال زکوٰۃ کی جانور ہیں یعنی اونٹ گائیں بکریاں زیادہ رلے ملے اگر ساری برس یا آدھے برس سے زیادہ جنگل میں چگا کریں زکات اون میں واجب ہے اونٹ کی زکات کے مسئلے بیان نہیں کئے ۳۰ گائیں بیلوں سے کم میں زکات نہیں جب تیس پورے ہوں اور برس اپنر گذرے ایک تبیعا یعنی بڑا یا پڑوا برس دن سے زیادہ اور دو برس سے کم کا دیوے جب چالیس ہوں ایک منا یعنی دو برس سے زیادہ تین برس سے کم بڑا یا پڑوا دیوے جب ساٹھ ہوں تو تبیعی دے جب ستر ہوں ایک منا اور ایک تبیعا۔ جب اسی ہوں دو منی جب نوے ہوں تبیعی جب سو ہوں دو تبیعی اور ایک منی دے اسیطور سے ہر ایک تیس میں تبیعا اور ہر چالیس میں منا دیا کرے۔ گائے بھینس کی زکات ایک طور ہے چالیس بکری سے کم میں زکات نہیں جب چالیس پوری ہوں اور برس اپنر گذرے ایک بکری زکات دے۔ ایک سو بیس تک جب ایک سو اکیس ہوں تب دو بکری زکات دے دو سو تک۔ جب دو سو سے ایک زیادہ ہو تین بکریاں دے ایک کم چارسو تک۔ جب چارسو پوری ہوں چار بکری دے پھر سیکڑے پیچھے

منزل ۷

جُنَّةً فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿۱۶﴾ لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ

پس اللہ کے راستے میں روک ہوگئی پس اون کیواسطے رسوا کرنے والا عذاب ہی اللہ کے مقابلہ پر اُن کے مال

أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا أُولٰئِكَ أَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ

اور اون کی اولاد کچھ بھی کام نہ آئیگی یہ صاحب دوزخ ہیں اُس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيعًا فَيَحْلِفُونَ لَهُ كَمَا يَحْلِفُونَ لَكُمْ وَيَحْسَبُونَ

ایکدن اللہ اُن سب کو اٹھایگا پس اسکے آگے بھی قسمیں کھاینگے جیسا کہ تمہارے آگے قسمیں کھاتے ہیں اور گمان

أَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُونَ ﴿۱۸﴾ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَأَنْسٰهُمْ

کرینگے کہ اون کی بھی کچھ بات ہی خبردار وا ہی بیشک جھوٹے ہیں شیطان نے انپر غلبہ پالیا پس اون کو اللہ کا

ذِكْرَ اللّٰهِ أُولٰئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُونَ ﴿۱۹﴾

ذکر بھلا دیا یہ لوگ شیطان کے گروہ ہیں۔ خبردار شیطانی گروہ ہی برباد ہونیوالا ہے

إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ أُولٰئِكَ فِي الْأَذَلِّينَ ﴿۲۰﴾ كَتَبَ اللّٰهُ لَأَغْلِبَنَّ

جو لوگ اللہ کی اور اوس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہی ذلیل ہونے والے ہیں۔ اللہ نے لکھدیا ہے کہ میں

أَنَا وَرُسُلِي إِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿۲۱﴾ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

اور میرا رسول غالب رہا کرینگے کہ اللہ قوی زبردست ہی۔ جو لوگ اللہ کو اور یوم آخرت کو مانتے ہیں تو نہیں پائیگا

ایک بکری دیا کری بھیڑ بکری کی زکات ایک طور ہی زکات میں چاہے بکری دی چاہے بکرا دی چھوٹے بڑے سب جانور گن کے زکات دی زکات مسلمانوں کو دی کافروں کو نہ دی دولتمندوں کو نہ دی دولتمند وہ ہی کہ مالک نصاب کا ہو اور جو نصاب سی کم مال اسکے پاس ہو زکات لے دینی جایز ہے زکات اپنے ماں باپ کو اور اپنی اولاد کو نہ دیوی اور عورت اپنی شوہر کو اور شوہر اپنی عورت کو نہ دیوے اور اپنے غلام باندی کو نہ دیوی اور زکات کا پیسہ سیدوں کو نہ دیوی سوا زکات کے اور کچھ ادب گذرانے اگر بھائی بھائی اور قرابت والے محتاج ہوں زکات اون کو دینی بہت خوب ہی

صدقہ فطر کا جو شخص مالک نصاب کا ہو عید کے دن صدقہ فطر کا دینا اسپر واجب ہی جتنے آدمی گھر ہوں ہر ایک کیطرف سی دو دو سیر گندم یا چار چار سیر جو فقیروں کو دی کے عید کی نماز کو جاوی بر اپنی جوروں کی طرف سی اور بیٹا بیٹی بالغوں کی طرف سی دینا ضرور نہیں وی اپنے پاس سی دیویں اگر مالک نصاب کا ہوں پر غلام باندی کیطرف سے دے جسنے صدقہ فطر کا عید کے دن نہ دیا جب چاہے دی جو شخص مالک نصاب کا ہے عید الضحی کے دن قربانی اسپر واجب ہے بکری برس دن کی یا زیادہ کی گائے دو برس کی یا زیادہ کی یا اونٹ پانچ برس کا یا زیادہ کا ذبح کرے اور جو سات آدمی اونٹ یا گائے میں شریک ہوکر قربانی کریں جایز ہے اگر سبکی غرض قربانی ہو قربانی فربہ بے عیب کرے قربانی عید کی نماز سے پہلے جایز نہیں عید کی نماز سے پیچھے ذبح کریں تین دن تک ذبح صحیح ہی دسویں گیارہویں بارہویں اگر تین دن کے اندر قربانی نہ کی جتنی قربانی یا اسکی قیمت ہو فقیروں کو دی صدقہ فطر کا اور ضحی کا ہر صاحب نصاب پر جب نفقہ بڑھنے والی ہویا نہو جیسا کہ کپڑا پہننے سے اور گھر رہنے سے زیادہ ہو اور قیمت اسکی نصاب ہو اور نیت تجارت کی نہو پر زکوۃ فرض ہوگی جب نیت تجارت کی اسمیں ہوگی اور بھی برس اسپر گذریگا۔

يُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ

کہ وہ اوس سے دوستی رکھیں جو اللہ اور اوسکے رسول کی مخالفت کرے خواہ اون کے باپ دادا ہوں یا بیٹے یا بھائی یا

عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ

اونکی بیویاں ہوں لے ان لوگوں کے دلوں میں اللہ نے ایمان لکھدیا اور روح قدس سے اونکی مدد کی ہے اور انکو

لے دوستی نہ کرنیکا یہ مطلب نہیں کہ ان کے ساتھ حسن سلوک نہ کیا جائے اور حسن معاشرت کے قاعدوں کو توڑ دیا جائے بلکہ دوسری مقام پر صاف حکم ہے وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا [۲۱/۱۵] ان کے ساتھ دنیا میں نیک سلوک پر رہ قرآن کی تعلیم کا اصل مقصد یہی ہے کہ خدا جیسا کہ وحدہ لاشریک ہے ایسا ہی اپنی محبت کی رو سے بھی اسکو وحدہ لاشریک ٹھہراؤ جیسا کہ کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ جو ہر وقت مسلمانوں کے ورد زبان رہتا ہے اسی کیطرف اشارہ کرتا ہے کیونکہ اِلٰہ ولہ سے مشتق ہے اور اسکے معنے ہیں ایسا محبوب اور معشوق جسکی پرستش کیجائے یہ کلمہ نہ توریت نے سکھلایا اور نہ انجیل نے صرف قرآن نے سکھلایا اور یہ کلمہ اسلام سے ایسا تعلق رکھتا ہے کہ گویا اسلام کا تمغہ ہے یہی کلمہ پنج وقت مساجد کے میناروں میں بلند آواز سے کہا جاتا ہے جس سے عیسائی اور ہندو سب چڑتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کو محبت کے ساتھ یاد کرنا انکے نزدیک گناہ ہے یہ اسلام کا خاصہ ہے کہ صبح ہوتے ہی اسلامی مؤذن بلند آواز سے کہتا ہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی ہمارا پیارا اور محبوب اور معبود بجز اللہ کے نہیں پھر دوپہر کے بعد یہی آواز اسلامی مساجد سے آتی ہے پھر عصر کو بھی یہی آواز پھر مغرب کو بھی آواز اور پھر عشا کو بھی یہی آواز گونجتی ہوئی آسمان کیطرف چڑھ جاتی ہے کیا دنیا میں کسی اور مذہب میں بھی یہ نظارہ پھر بعد اسکے لفظ اسلام کا مفہوم بھی محبت پر ہی دلالت کرتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کے آگے اپنا سر رکھدینا اور صدق دل سے قربان ہونیکے لیے طیار ہو جانا جو اسلام کا مفہوم ہے یہ وہ عملی حالت ہے جو محبت کے سرچشمہ سے نکلتی ہے۔ اسلام کے اسلام کے لفظ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ قرآن نے صرف قولی طور پر محبت کو محدود نہیں رکھا بلکہ عملی طور پر بھی محبت اور جانفشانی کا طریق سکھایا ہے دنیا میں اور کونسا دین ہے جسکے بانی نے اسکا نام اسلام رکھا ہے اسلام نہایت پیارا لفظ ہے اور صدق اور اخلاص اور محبت کے معنے کوٹ کوٹ کر اسمیں بھرے ہوئے ہیں پس مبارک وہ مذہب جسکا نام اسلام ہے ایسا ہی خدا کی محبت کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ [۲/۱۶۵] یعنی ایماندار وہ ہیں جو سب سے زیادہ خدا سے محبت رکھتے ہیں پھر ایک جگہ فرماتا ہے فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا [۲/۲۰۰] یعنی خدا کو ایسا یاد کرو جیسا کہ تم اپنے باپوں کو یاد کرتے تھے بلکہ اس سے زیادہ اور سخت درجہ کی محبت کے ساتھ یاد کرو اور پھر ایک جگہ فرماتا ہے قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ [۶/۱۶۲] یعنے اونکو جو تیری پیروی کرنا چاہتے ہیں یہ کہدے کہ میری قربانی اور میرا مرنا اور میرا زندہ رہنا سب اللہ تعالیٰ کیلئے ہے یعنے جو میری پیروی کرنا چاہتا ہے وہ بھی اس قربانی کو ادا کرے اور پھر ایک جگہ فرمایا ہے کہ اگر تم اپنی جانوں اور اپنے دوستوں اور اپنے باغوں اور اپنی تجارتوں کو خدا اور اوسکے رسول سے زیادہ پیاری چیزیں جانتے ہو تو الگ ہو جاؤ جب تک خدا فیصلہ کرے اور ایسا ہی ایک اور جگہ فرمایا وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا

[illegible]

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا

باغوں میں داخل کریگا جنکے نیچے سے نہریں نکلتی اور بہتی ہیں اسمیں ہمیشہ رہنے والے ہیں اللہ ان سے راضی اور

عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۲﴾

وہ اس سے راضی ہیں یہی اللہ کا گروہ ہے جو کامیاب اور اقبال رہنے والا ہے۔

وَيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۝ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ۝ یعنی مومن وہ ہیں جو خدا کی محبت سے مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کو کھانا کھلاتے ہیں اور انہیں کہتے ہیں کہ ہم محض خدا کی محبت اور اسکے منہ کیلئے تمہیں دیتے ہیں ہم تم سے کوئی بدلہ نہیں چاہتے اور نہ شکر گذاری چاہتے ہیں۔ غرض قرآن شریف ایسی آیتوں سے بھرا پڑا ہے جہاں لکھا ہے کہ اپنے قول اور فعل کی رو سے خدا کی محبت دکھلاؤ اور سب سے زیادہ خدا سے محبت کرو لیکن اس سوال کی یہ دوسری خبر کہ قرآن شریف میں کہاں لکھا ہے کہ خدا بھی انسانوں سے محبت کرتا ہے پس واضح ہو کہ قرآن شریف میں یہ آیات بکثرت موجود ہیں کہ خدا توبہ کرنیوالوں سے محبت کرتا اور نیکی کرنیوالوں سے محبت کرتا ہے اور خدا صبر کرنیوالوں سے محبت کرتا ہے ہاں قرآن شریف میں یہ نہیں کہ جو شخص کفر اور بدی کا اور ظلم سے محبت کرتا ہے خدا اس سے بھی محبت کرتا ہے بلکہ ایسے لوگوں کیلئے رحم اور احسان کا لفظ استعمال کیا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ یعنی تمام دنیا پر رحم کرکے ہم نے تجھے بھیجا ہے اور عالمین میں کافر اور بے ایمان اور فاسق اور فاجر بھی داخل ہیں اور ان کیلئے رحم کا دروازہ اس طرح پر کھولا کہ وہ قرآن شریف کی ہدایت پر چلکر نجات پا سکتے ہیں ہمیں اس بات کا بھی اقرار کرتا ہوں کہ قرآن شریف میں خدا کی محبت انسانوں سے اس قسم کی بیان نہیں کی گئی کہ اس نے کبھی اپنا بیٹا بدکاروں کے گناہوں کے بدلہ میں سولی دلوا دیا اور ان کی لعنت اپنے پیارے بیٹے پر ڈالدی خدا کے بیٹے پر لعنت نعوذ باللہ خود خدا پر لعنت ہے کیونکہ باپ اور بیٹا دو نہیں ہیں اور ظاہر ہے کہ لعنت اور خدا کی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتیں پھر یہ بھی سوچو کہ خدا نے دنیا کی بدکاروں سے یہ کیسی محبت کی کہ نیک کو مارا اور بدی سے پیار کیا یہ ایسا خلق ہے جسکی کوئی راستباز پیروی نہیں کر سکتا اور اس سوال کی تیسری خبر یہ ہے کہ قرآن شریف میں یہ کہاں لکھا ہے کہ انسان انسان کے ساتھ محبت کرے اسکا جواب یہ ہے کہ قرآن نے اسکی بجائے محبت کے رحم اور ہمدردی کا لفظ لیا ہے کیونکہ محبت کا انتہا عبادت ہے اسلئے محبت کا لفظ حقیقی طور پر خدا سے خاص ہے اور نوع انسانی کیلئے بجائے محبت کے خدا کے کلام میں رحم اور احسان کا لفظ آیا ہے کیونکہ کمال محبت پرستش کو چاہتا ہے اور کمال ہمدردی کو چاہتا ہے اس فرق کو غیر قوموں نے نہیں سمجھا اور خدا کا حق غیر کو دیدیا میں یقین نہیں رکھتا کہ یسوع کے منہ سے ایسا مشرکانہ لفظ نکلا ہو بلکہ میرا گمان ہے کہ یہ مکروہ الفاظ انجیلوں میں ملا دئے گئے ہیں اور پھر ناحق یسوع کو بدنام کیا گیا غرض خدا کی پاک کلام میں بنی نوع کیلئے رحم کا لفظ آیا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ یعنی مومن وہ ہیں جو حق اور رحم

ع ۳

منزل ۷

سورة الحشر مدنية وهي | بسم الله الرحمن الرحيم | اربع وعشرون آية

(شروع اللہ کے نام سے (جو) رحمان (اور) رحیم ہے)

سبح لله ما في السموات وما في الارض وهو العزيز الحكيم ۝۱ هو الذي

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ اللہ کی پاکی بیان کرتا ہے اور وہ بے نظیر حکمت والا ہے۔ وہ وہی ہے

کی وصیت کرتے ہیں اور پھر دوسری جگہ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَ اِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى یعنی خدا کا حکم یہی ہے کہ تم تمام عام لوگوں کے ساتھ عدل کرو اور اس سے بڑھکر یہ ہے کہ تم احسان کرو اور اس سے بڑھکر یہ ہے کہ بنی نوع سے ایسی ہمدردی بجالاؤ جیسا کہ ایک قریبی کو اپنے قریبی کے ساتھ ہوتی ہے۔ اب سوچنا چاہیئے کہ اس سے زیادہ دنیا میں اور کونسی اعلیٰ تعلیم ہوگی جسمیں تمام بنی نوع کے ساتھ نیکی کرنا صرف احسان کی خدمت تک محدود نہیں رکھا بلکہ وہ درجہ جوش طبعی بھی بیان کر دیا جسکا نام ایتاء ذی القربیٰ ہے کیونکہ احسان کرنیوالا اگرچہ احسان کے وقت ایک نیکی کرتا ہے مگر جزا اور پاداش کا خواہاں ہوتا ہے اسلیئے وہ کبھی منکر احسان اور کافر نعمت پر ناراض بھی ہو جاتا ہے اور کبھی جوش میں آکر اپنا احسان بھی یاد دلاتا ہے مگر طبعی جوش سے نیکی کرنا جسکو قرآن نے ذی القربیٰ کی نیکی کے ساتھ مشابہت دی ہے یہ درحقیقت آخری درجہ کا ہے جسکے بعد اور کوئی مرتبہ نیکی کا نہیں ماں کی نیکی بچہ کے ساتھ اور اسکا رحم ایک طبعی جوش ہے اور نا کارہ شیر خوار سے کوئی شکر گذاری مطلوب نہیں۔ یہ تین درجہ بنی نوع کی حق گذاری کے ہیں جو قرآن شریف نے بیان فرمائے ہیں۔ اب جب ہم توریت اور انجیل کو دیکھتے ہیں تو ہمیں ماننا کہنا پڑتا ہے کہ یہ دونو کتابیں اس اعلیٰ درجہ کی حق گذاری سے خالی ہیں بھلا ہم ان دونوں کتابوں سے اس تیسرے درجہ کی کیا توقع رکھیں ان میں تو پہلا اور دوسرا درجہ بھی کامل طور پر بیان نہیں کیا گیا کیونکہ جس حالت میں توریت صرف یہودیوں کیلئے نازل ہوئی ہے اور حضرت مسیح بھی صرف بنی اسرائیل کی بھیڑوں کے لیئے بھیجے گئے ہیں تو اون کو دوسروں سے کیا غرض اور کیا تعلق تھا تا ان کی نسبت عدل اور احسان کی ہدایتیں بیان کی جاتیں لہذا وہ تمام احکام بنی اسرائیل تک ہی محدود ہیں اور اگر محدود نہیں تھے تو کیوں یسوع نے باوجودیکہ ایک عورت کی نالہ و فریاد کرنے کی آواز سنی اور اسکی عاجزانہ درخواست استک پہونچی تو پھر بھی یسوع نے رحم نہ کیا اور کہا کہ میں صرف بنی اسرائیل کے لیئے بھیجا گیا ہوں بس جبکہ یسوع نے خود دوسروں کے لیئے جو بنی اسرائیل سے خارج تھے اور ہمدردی میں کوئی عملی نمونہ دکھایا تو کیونکر امید کیجاوے کہ یسوع کی تعلیم میں دوسری قوموں پر رحم کرنیکا حکم ہے یسوع نے تو ... کہدیا کہیں ... قوموں کیلئے بھیجا ہی نہیں گیا ... تو ... ہم کیا امید رکھ سکتے ہیں کہ یسوع کی تعلیم میں ... کرنے کی کچھ ہدایتیں ... بلکہ یسوع کی تعلیم کا ... یہودی ملیر ... اور یسوع نے خود اپنے تئیں اسبات کا مجاز نہیں سمجھا کہ دوسری قوموں کو ... ہدایتیں ... عام طور پر رحم کیا

هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ

جنھنے اہل کتاب میں سے کافروں کو اُن کے گھروں سے نکالدیا [۵] جو پہلا قیامت ہی

تعلیم دلسکتا تھا اور اگر انجیل میں یسوع کا اس کلمہ کے مخالف کہ میری تعلیم اور ہمدردی یہودتک محدود ہی کوئی اور کلمہ لکھا بھی گیا ہو تو بلا شبہ وہ کلمہ الحاقی ہوگا کیونکہ تناسخ جایز نہیں اسطرح توریت کے پیش نظر بھی صرف یہودی تھی اور توریت کی تعلیم کا بھی تمام پرداز یہودیوں کی سروں تک ہی لیکن وہ قانون جو عام عادل اور احسان اور ہمدردی کیلئے دنیا میں آیا وہ صرف قرآن ہی اللہ تعالی فرماتا ہے قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا ﴿۵۸﴾ یعنی کہہ اے لوگو میں تم سب کی طرف رسول کرکے بھیجا گیا ہوں اور پھر فرمایا وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً معاذ رضہ سے روایت ہی کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا تھا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ میرے جلال میں ایکدوسرے سے پیار کرنیوالونکیلئے نور کے منبر ہونگے کہ نبی اور شہدا انپر رشک کھاینگے (ترمذی) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کے حق میں فرمایا کہ ان سے محبت نہیں کرتا مگر مومن اور انسے بغض نہیں رکھتا مگر منافق جو شخص انسے محبت کریگا اُس سے اللہ محبت کریگا اور جو انسے بغض رکھیگا اللہ تعالی اُس سے بغض رکھیگا (متفق علیہ) بھی اوسکی قسم ہی جسکے قابو میں میری جان ہی کہ جبتک تم ایمان نہ لاؤگے بہشت میں داخل نہ ہو سکوگے اور جبتک آپسمیں محبت پیدا نہ کروگے پورے ایماندار نہوگے کیا میں تمکو وہ بات نہ بتلاؤں جسکے کرنیسے تم آپسمیں ایکدوسرے کے دوست بنجاؤ آپسمیں سلام کرنیکا رواج قایم کرو۔

اکرنتھیون ۱۳ تا ۱۳ اگر میں آدمیوں اور فرشتوں کی زبانیں بولوں اور محبت نہ رکھوں تو میں ٹھنٹھناتا ہوا پیتل یا جھنجھناتی ہوئی جھانجھ ہوں اگر مجھے نبوت ملی اور سارے بھیدوں اور کل علم کی واقفیت ہوئی اور میرا ایمان یہانتک کامل ہوا کہ پہاڑوں کو ہٹادوں اور محبت نہ رکھوں تو میں کچھ بھی نہیں اور اگر میں اپنا سارا مال غریبونکو کھلادوں یا اپنا بدن جلانیکو دیدوں اور محبت نہ رکھوں تو مجھے کچھ بھی فایدہ نہیں محبت صابر ہی اور مہربان محبت حسد نہیں کرتی محبت شیخی نہیں مارتی اور پھولتی نہیں نازیبا کام نہیں کرتی اپنی بہتری نہیں چاہتی جھنجھلاتی نہیں بدگمانی نہیں کرتی بدکاری سے خوش نہیں ہوتی بلکہ راستی سے خوش ہوتی ہی سب کچھ سہہ لیتی ہی سب کچھ یقین کرتی ہے سب باتوں کی امید رکھتی ہی سب باتوں کی برداشت کرتی ہے محبت کو زوال نہیں ہی نبوتیں ہوں تو موقوف ہو جاینگی زبانیں ہوں تو جاتی رہینگی علم ہو تو مٹ جایگا کیونکہ ہمارا علم ناقص ہے اور ہماری نبوت ناتمام لیکن جب کامل آیگا تو ناقص جاتا رہیگا جب میں بچہ تھا تو بچوں کی طرح بولتا تھا بچوں ہی کی سی طبیعت تھی بچوں ہی کی سی سمجھ تھی لیکن جب جوان ہوا تو بچپن کی باتیں ترک کردیں اب ہمکو آئینہ میں دھندلا سا دکھائی دیتا ہی مگر اسوقت روبرو ہوکر دیکھینگے اسوقت میرا علم ناقص ہے مگر اسوقت ایسی پوری طور پر پہنچانونگا جیسے میں پہچانا گیا ہوں غرض ایمان امید اور محبت یہ تینوں دایمی ہیں مگر انمیں محبت افضل ہے۔

یوحنا ۲ تا ۱۱ جو کوئی کہتا ہی کہ میں نور میں ہوں اور اپنے بھائی سے عداوت رکھتا ہی وہ ابھی تک تاریکی ہی میں

[۵] یروشلم کے آخری حادثات میں بہت سے یہود عرب میں اس خیال سے آبسے تھے کہ جس عظیم الشان نبی کی خبریں موسی وسلیمان وداود ویسعیاہ وعیسی ویحیی وغیرہ انبیای بنی اسرائیل دیتے آئے ہیں اسی ملک میں پیدا ہوگا منجملہ ان کے یہود تین قبیلہ یعنی بنو قینقاع بنی قریظہ وبنی نضیر مدینہ کے آس پاس آباد ہوگئے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ

مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ

تمہارا گمان نہ تھا کہ اونکو نکالا جاویگا اور وہ لوگ اس گمان میں تھے کہ اللہ کے مقابلہ پر اُن کے قلعے اُن کو بچا لینگے پس جہاں سے وہ

مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ

گمان نہ کرتے تھے اللہ انپر آپڑا اور اون کے دلوں میں رعب ڈالدیا اپنے ہاتھوں اور مومنوں کے ہاتھ

ہے جو کوئی اپنے بھائی سے محبت رکھتا ہے وہ نور میں رہتا ہے اور ٹھوکر نہیں کھائیگا اور جو اپنے بھائی سے عداوت رکھتا ہے وہ تاریکی میں ہے اور تاریکی ہی میں چلتا ہے اور یہ نہیں جانتا کہ کہاں چلتا ہے کیونکہ تاریکی نے اُسکی آنکھیں اندھی کر دی ہیں۔ **یوحنا** ۳ باب ۱۴ ۱۵ جو محبت نہیں رکھتا وہ موت کے بیچ میں رہتا ہے جو کوئی اپنے بھائی سے عداوت رکھتا ہے وہ خونی ہے اور تم

یوحنا ۴ باب ۱۸ محبت میں خوف نہیں ہوتا بلکہ کامل محبت خوف کو دور کر دیتی ہے کیونکہ خوف سے عذاب ہوتا ہے اور یونہی خوف کرنیوالا محبت میں کامل نہیں ہوا ہم اس لئے محبت کرتے ہیں کہ پہلے اُسنے ہمسے محبت کی اگر کوئی کہے کہ میں خدا سے محبت رکھتا ہوں اور اپنے بھائی سے عداوت رکھے تو جھوٹا ہے کیونکہ جو اپنے بھائی سے جسے اُسنے دیکھا ہے محبت نہیں رکھتا وہ خدا سے بھی جسے اُسنے نہیں دیکھا محبت نہیں رکھ سکتا اور ہمکو اُسکی طرف سے یہ حکم ملا ہے کہ جو کوئی خدا سے محبت

یوحنا ۵ باب ۱ جسکا یہ ایمان ہے کہ یسوع ہی مسیح ہے وہ خدا سے پیدا ہوا ہے اور جو کوئی والد سے محبت رکھتا ہے وہ اوسکی اولاد سے بھی محبت رکھتا ہے جب ہم خدا سے محبت رکھتے اور اُسکے حکموں پر عمل کرتے ہیں تو اس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ خدا کے فرزندوں سے بھی محبت رکھتے ہیں اور خدا کی محبت یہ ہے کہ ہم اوسکے حکموں پر عمل کریں اور اوسکے حکم سخت نہیں۔ جو کوئی خدا سے پیدا ہوا ہے وہ دنیا پر غالب آتا ہے اور ہمارا ایمان وہ فتح ہے جس سے دنیا مغلوب ہوتی ہے۔

وسلم مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ میں رونق افروز ہوئے تو ان دونوں قبیلوں نے موافقت کا عہد کر لیا یعنی آپکے حلیف ہو گئے۔ مگر جنگ احد میں جب مسلمانوں کو نافرمانی رسول کی وجہ سے شکست ہوئی اُسوقت سے ان کا میلان بھی سرکشی اور مخالفت پر ہو گیا جنگ بدر میں بھی بنی نضیر کے سردار سلام بن مشکم نے قریش کے سردار ابو سفیان کو مہمان رکھا تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر شبخون مارنے آیا تھا سلام بن مشکم کی مدد سے ابو سفیان نے مسلمانوں پر آ کے وقت حملہ بھی کیا مگر مسلمان وقت پر مطلع ہو گئے اور اُسکو بھاگنا پڑا۔ ایک اور تیسری بدعہدی اور خلاف ورزی اُن کی طرف سے یہ ہوئی کہ ایک مسلمان کو خونبہا دینا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معہ چند اصحاب عہد سابقہ کی بنا پر یہودیوں سے چندہ وصول کرنے کی غرض سے بنی نضیر کی گڑھی میں تشریف لے گئے بنی نضیر نے کہا کہ آپ تشریف رکھیں ہم خونبہا کیواسطے چندہ بھی جمع کر دیتے ہیں اور بھی امداد کرینگے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گڑھی کی دیوار سے تکیہ لگا کر بیٹھ گئے یہود نے اندر جا کر یہ مشورہ کیا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے سر پر اوپر سے ایک چکی کا پاٹ گرا دیا جاوے تاکہ ہمیشہ کا دغدغہ صاف ہو جائے آج یہ موقعہ بہت اچھا ملگیا ہے وہ ابھی تیار اور تدابیر کر ہی رہے تھے کہ وحی کے ذریعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر ہو گئی اور آپ وہاں سے چلدیئے۔ ابن مسیح علیہ السلام کی اُس بشارت کا وقت آگیا کہ جو اُس پر گریگا وہ چور چور ہو جائیگا اور جس پر وہ گریگا اُسے پیس ڈالیگا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بحکم الٰہی اعلان کر دیا کہ اب ہمارا تمہارا عہد باقی نہیں رہا تم یہاں سے چلے جاؤ۔

بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ فَاعْتَبِرُوْا يٰۤاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿۲﴾ وَلَوْلَاۤ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ

سے وہ اپنے گہرونکو خراب کرتے تھے پس اے اہل دانش عبرت پکڑو۔ اور اگر اللہ نے اون پر

عَلَيْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ؕ وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ﴿۳﴾ ذٰلِكَ

جلاوطنی نہ لکھی ہوتی تو اون کو دنیا میں سخت تر عذاب دیتا اور اون کیواسطے آخرت میں آگ کا دکھ ہے

بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۴﴾

یہ اسواسطے کہ انہوں نے اللہ کی اور اسکے رسول کی سخت مخالفت کی اور جو اللہ کی مخالفت کرے پس تحقیق اللہ سخت عذاب

مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰۤى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَ

جو بہل کہجوریں تم نے کاٹیں یا اُن کو رہنے دیا وہ اللہ کی اجازت سے تہا تاکہ

لِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۵﴾ وَمَاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَاۤ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ

بدعہدوں کو سزا دے اور جو کچہہ اللہ نے دبالاڑے اُن کیطرف سے اپنے رسول کو پہنچا پس تم نے اسپر دوڑ ہی

مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى

نہیں کی نہ گہوڑوں سے نہ پیدل سے بلکہ اللہ اپنے رسولوں کو جسپر چاہتا ہے غالب کر دیتا ہے اور اللہ ہر شے

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۶﴾ مَاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَ

پر قادر ہے جو اللہ نے اپنے رسول کو بے دبالاڑائی کے ان بستیوں والوں سے پہنچایا ہے سلہ

لِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ

وہ اللہ اور رسول اور قرابتیوں اور سلہ یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے واسطے ہے۔

یہودی گڑہی کے دروازے بند کر لیے جو بہت مستحکم اور بلند تھے لشکر اسلام نے محاصرہ کیا۔ گیارہ روز تک کوئی مدد نہ آئی اون کو قریش مکہ کیطرف سے مدد کی پوری امید تہی اور اسی امید پر سرکش ہوئے تھے ادہر مسلمانوں نے اون کی ردی کہجوروں کو جو مدینہ تک تہیں کاٹنی اور جلانی شروع کر دیں۔ آخر مجبور ہو کر اونہوں نے پیغام بہیجا کہ جو آپ فرمائینگے اسکے مطابق ہم عمل کرینگے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو کہلا بہیجا کہ اپنا بقدر مال و اسباب کہ تم سے چلسکے یا اونٹوں پر لدسکے لیجاؤ یہود نے منظور کیا اور دس یوم کی مہلت مانگی اس عرصہ میں انہوں نے اپنا مال لادنا شروع کیا اور اس خیال سے کہ مسلمان بعد میں ان کی مکانات کے مالک بنینگے مکانوں کو گرانا شروع کر دیا اور مسلمانوں نے بہی اس کام میں انکو شریک کیا پہر اکثر تو اریحا اور اذرعات کیطرف چلے گئے جو شام میں ہے اور باقی خیبر وغیرہ میں جا رہے یہ پہلا حشر تہا دوسرا حشر وہ ہے جب حضرت عمرؓ کے زمانہ میں خیبر سے شام کو نکالے گئے

سلہ مثلاً قتل یا غلامی یا وبا یا قحط یا زلزلہ یا افلاس وغیرہ کا عذاب ۱۲ سلہ جو مال جنگ کے بغیر حاصل ہو مثلاً خوف زدہ ہو کر یا تنگ آ کر مخالفین خود چہوڑ کر چلے جائیں یا ہدیہ کے طور پر ادا کریں یا دفائن ملجائیں فے کہلاتا ہے اور جو مال جنگ سے حاصل ہو اسکو غنیمت کہتے ہیں مورخین کا قول ہے کہ بنی نضیر سے پچاس زرہیں پچاس خود تین سو چالیس تلواریں اونٹ اور کچہہ اور سامان حاصل ہوا تہا ۱۲ سلہ مثلاً قریظہ نضیر فدک و خیبر تفصیل کیلیے دیکہو سیپارہ ۲۸ وسم ۵ باب تفسیر حضرت شاہ صفحہ ۱۱ جلد ۲ اور ابو داؤد صفحہ ۶۷ و ۴۸

سلہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات میں آپکے قرابتی اور آپکے بعد میں اون کے جانشین اور اون کے قرابتی ۱۲

كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ ۚ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ

تاکہ تمہارے دولتمندوں ہی میں دائر نہ رہے اور جو کچھ رسول تم کو دے وہ لے لو اور جس سے تمکو روکے

فَانْتَهُوا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٧﴾ لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ

رک جاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو تحقیق اللہ سخت عذاب والا ہے ہجرت کرنیوالے محتاجوں کیواسطے بھی جو اپنے گھروں اور

دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ

مالوں سے نکالے گئے اللہ کے فضل اور خوشنودی کے طالب ہیں اور اللہ کی اور اسکے رسول کی مدد کرتے رہتے ہیں

أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ﴿٨﴾ وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ

یہی سچے لوگ ہیں ؎ اور جو لوگ ان کے آنے سے پہلے ان گھروں (یعنی مدینہ) میں رہتے اور ایمان لاچکے ہیں وہ ان سے

إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ

محبت کرتے ہیں جو ہجرت کرکے ان کی طرف آئے اور اپنے سینوں میں کوئی طلب اس چیز کی نہیں پاتے جو انکو دیگئی بلکہ اپنی نفسوں

بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٩﴾ وَالَّذِينَ

اور انکو مقدم کرتے ہیں خواہ خود تنگ حال ہی کیوں نہ ہوں اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچا لیا گیا وہی لوگ ؎ بامراد اور نجات پانیوالے ہیں

جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا

اور جو لوگ پہلے مہاجرین کے بعد آئے وہ دعا مانگتے ہیں اے ہمارے رب تو ہمیں بخش اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے

بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ﴿١٠﴾

ایمان لائے اور ہمارے دلوں میں رنجش ان کیواسطے نہ رہنے دے جو ایمان لائے خواہ سنی ہوں یا شیعہ تحقیق تو مہربان رحیم ہے

؎ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم لوگ بہت پوچھ گچھ کی عادت مت رکھو کیونکہ اگلی امتیں اپنے نبیوں سے بہت سوال کرکے ہلاک ہوگئیں ہاں جب میں خود کوئی حکم دوں تو جہانتک ممکن ہے اسکی تعمیل کرو اور جس چیز سے منع کروں اسکو چھوڑ دو

؎ یہ مہاجرین کی جان نثاری وفاداری صدق اور مساعی جمیلہ کا بیان اور خوشنودی باریتعالی اور ابدی نجات کا ان کیواسطے یقینی اور قطعی فرمان ہے احادیث صحیحہ کی رو سے مہاجرین میں ابابکر صدیق عمر فاروق عثمان غنی اور علی مرتضی اعلی مقامات کے لوگ ہیں تاریخ اسلام ان مہاجرین رضی اللہ تعالی عنہم کی بابت صاف شہادت دیتی ہے کہ یہ لوگ محض اطاعت رسول کیوجہ سے گھروں سے نکالے گئے اپنے مال و متاع سے محروم کئے گئے فضل خدا کی آرزو اور اسکی رضا کی طلب میں ہر قسم کی مصیبتیں اٹھاتے رہے اور جان و مال سے ہر حال میں دینی خدمات میں لگے رہے یہی علامات راستبازی اور ایمانداری کی ہیں قرآن مجید ان واقعات اور حالات کی صاف تصدیق کرکے فرماتا ہے أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ۵۹ یہی تو وہ لوگ ہیں جو کامل درجہ کے صادق تھے فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۵۹ یہی لوگ مظفر منصور رہنے والے ہیں

؎ اس آیت میں مدینہ کے انصار رضی اللہ عنہم کا ذکر ہے اور انکو نجات یافتہ بتلایا ہے جنہوں نے مہاجرین کے ساتھ کامل اخلاص محبت اور اخوت کا بے نظیر نمونہ پیش کیا صدق دل سے ان کی امداد کی اپنی حاجتوں پر ان کی حاجتوں کو مقدم کیا نفسانی اغراض اور بخل سے ان کے معاملہ میں صاف بریت دکھلائی یہانتک کہ اپنے گھر اور مال نصف نصف بانٹنے کا ارادہ اور اظہار کیا جسکے پاس ایک مکان یا باغ تھا تو آدھا اپنے بھائی مہاجر کو دیدینا چاہا دو کپڑے تھے تو ایک آپ رکھا اور ایک مہاجر کو دیدیا اسلیے قرآن کریم انکو یہ فرماتا ہے فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۵۹ بس یہی لوگ ہیں جو حقیقی نجات پانے والے ہیں ۔ اپنیاد ۔ بقیہ ۔ مسلمان ہے

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَ
کیا تو نے منافقوں کیطرف دیکھا کہ وہ اپنے اون بہائیوں کو جو اہل کتاب میں سے کافر ہوگئے کہتے ہیں
لَئِنْ أُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيعُ فِيكُمْ أَحَدًا أَبَدًا وَإِنْ
کہ اگر تم نکالے گئے تو ہم ضرور تمہارے ساتھ نکلینگے اور تمہاری بابت میں کبھی کسی کی تابعداری نہ کرینگے اور اگ

اپنے واسطے مغفرت کی دعا مانگا کریں ساتھ ہی مہاجرین و انصار کو اس دعا میں شامل کیا کریں وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا ۵۹ یہ ایک اعلیٰ درجہ کا فضل ہے جو خدا نے کیطرفسے مہاجرین و انصار پر ہوا کہ ہمیشہ کیلئے مسلمانوں میں اُن کی یاد خیر دعائے مغفرت اور اخلاص و محبت کی بنا قایم فرما دی فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ کا ایک یہ نمونہ ہے کہ جن لوگوں نے خدا کو یاد کیا اُن کی یادگار ہمیشہ کیواسطے اُسنے دنیا میں قایم فرما دی پھر افسوس ہے اُن مسلمانوں پر جو صاف صاف قرآنی تعلیم کے خلاف لغو اور جھوٹی روایات کی بنا پر اُن بزرگوں کی شان میں تبرا کرنا عین ایمان و سعادت سمجھتے ہیں جنکی شان میں قرآن کریم هُمُ الصَّادِقُونَ ۵۹ اور هُمُ الْمُفْلِحُونَ فرماتا ہے زیادہ تر افسوس تو یہ ہے کہ اُن بزرگوں میں سے جو تمام میں برگزیدہ اور اعلیٰ درجہ پر ہیں انہیں کی توہین و تحقیر کیجاتی اور بیہودہ اتہام تراشے جاتے ہیں شیعہ لوگ ابوبکر صدیقؓ و عمرؓ و عثمانؓ کے حق میں اور خوارج حضرت علیؓ و عثمانؓ کے حق میں نعوذ باللہ یہی تو وہ بزرگ ہیں جو تمام مہاجرین و انصار میں سرتاج مانے ہوئے ہیں جنہوں نے اسلامی خدمات سب سے بڑھکر کی جو اپنی ثابت قدمی اخلاص اور جان نثاری میں سب سے ممتاز ہیں جنکی مناقب سے رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں ایک شورت ہے جنکے طفیل اسلام دنیا میں قایم رہا اور پھیلا جنکی بابت پیشین گوئیاں و قرآن کی بہت سی پیشینگوئیاں پوری ہوئی ہیں۔

اوّل اعتراض شیعہ کا یہ ہے کہ خلافت کا اصل حق حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا تھا مگر مہاجرین و انصار نے کرکے ابابکر صدیقؓ کو پہلا خلیفہ بنا دیا یہ اعتراض ہے بہت بیجا ہے کیونکہ ان خلفاء کی نسبت توریت و قرآن میں جو کچھ ظہور میں آیا وہ توریت و قرآن کے مطابق ہوا اب اُسپر اعتراض کرنا توراتی اور قرآنی نبوت کو جھٹلانا ہے کیا کسی انسان کی طاقت ہے کہ خدا کے وعدوں کو جھوٹا ثابت کر سکے یا اُن کے خلاف ظاہر کرکے دکھلا سکے انتخاب بھی مہاجرین و انصار کے مجمع نے کیا جو تمام اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات اور قابلیت سے بخوبی واقف تھے اور جنکی راستبازی و وفاداری اور جان نثاری اظہر من الشمس ہے۔ قرآن مجید سے بخوبی ثابت ہے جنکی شان هُمُ الصَّادِقُونَ اور هُمُ الْمُفْلِحُونَ ہے خود حضرت علیؓ نے اُن کی جانشینی کو تسلیم کیا اور تمام کاروبار میں مشیر کار اور معاون رہے پھر یہ کہنا کہ حضرت علیؓ خوف کیوجہ سے دبے رہے اور اسکا نام تقیہ رکھنا آپکو ریاکار منافق ثابت کرنا ہے اور پھر مہاجرین اور انصار کی نسبت یہ کہنا کہ انہوں نے ابوبکر صدیق و عمر سے ڈر کر انتخاب کیا اول تو واقعات کے خلاف ہے کیونکہ ابوبکر صدیقؓ کا ذاتی دباؤ کچھہ نہ تھا۔ اور نہ اُن کی قوم زیادہ تھی نہ انکے پاس کوئی لشکر و خزانہ تھا۔ دوم مہاجرین و انصار کو منافق اور جھوٹا ثابت کرنا پڑتا ہے جنکی شان أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ ۴۸ وَأُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ۵۹ أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

یعنی یہود مدینہ جسکا سردار عبداللہ بن ابی تھا اس پیشین کے مطابق وہ بنی نضیر کی کچھہ مدد نہ کر سکے اور نہ اُسکے ساتھ جلاوطن ہوئے ۱۲ گردی

فوائل

قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۱﴾ لَئِنْ اُخْرِجُوْا

تمسے لڑائی ہوئی تو ہم ضرور تمہاری مدد کرینگے اور اللہ گواہی دیتاہے کہ وہ جھوٹے ہیں اگر وہ نکالے گئے

لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ

تو اون کے ساتھ نہ نکلینگے اور اگر اون سے جنگ ہوا وہ اون کی مدد نہ کرسکینگے اور اگر انہوں نے اون کی مدد کی

وارد ہی ہے۔ سوم جن لوگوں نے محض حق کی حمایت پر ہر قسم کی مصیبتیں عمدًا اٹھائیں جان و مال کو بیدریغ صرف کیا ماں باپ اور بھائیوں سے علیحدہ ہونا اور وطن سے نکالا جانا مال و متاع سے محروم ہونا بخوشی خاطر گوارہ کیا انکا اس موقعہ پر منافق بنجانا کسی طرح قرین قیاس نہیں ہو سکتا ہے چہارم ظاہری تعلقات کے لحاظ سے حضرت علی کا زیادہ رعب ہونا کچھہ مضایقہ کی بات نہ تھی۔ کیونکہ یہ حضرت کے بھائی اور داماد تھے اور حضرت کی بھائی اور داماد اور مہاجرین میں ذی مرتبہ شخص تھے اور پھر بقول شیعہ اُن کے پاس کوئی آسمانی سند بھی موجود تھی جسکو آپنے کبھی پیش نہ فرمایا۔ بے بنیاد مباحثات اور منقریانہ روایات سے کوئی حاصل نہیں۔ اصل بات اسیقدر ہے کہ ہر چہار خلفا کی خلافت جس ترتیب پر ہوئی اُسی ترتیب پر مناسب تھی۔ ایساہی خداوند عالم کا منشا تھا اور وہی وقوع میں آیا جسقدر کہ اسلام کی قوت اور ترقی ہر پہلو سے ان خلفا کے وقت میں ہوئی محتاج بیان نہیں دوسرا اختلاف شیعہ کا یہ ہے کہ صدیق کی خلافت میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ دعویٰ پیش کیا کہ پیغمبر خدا کی جائداد میں سے فرائض کے بموجب مجھے حصہ ملنا چاہیئے خلافت کی طرف سے یہ جواب ملا جو اسی سورت میں ۶ آیت سے ۱۰ آیت تک درج ہے۔ اسلئے دعویٰ نہ چلا مگر جسقدر جائداد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حسب تقسیم قرآن جن جن مصارف میں لگا دی تھی۔ خلافت نے اسکو بدستور جاری رکھا یعنی منافع جاری رہے تملیک عین نہ کی بلکہ وہ سب خلافت کا مال تصور ہوا اور اپنے بعد اپنا جانشین بیٹے کو قرار نہیں دیا بلکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بابت وصیت فرمائی اگر نعوذ باللہ کوئی نفسانیت آپ پر غالب ہوتی تو اپنی بیٹی کو میراث سے اور بیٹے کو خلافت سے کیسے محروم کرتے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بھی اپنے عہد میں اس جائداد کو اُسی طرح صرف کیا جیسا کہ خلفائے ثلاثہ کے وقت میں تھا۔ تیسرا اختلاف شیعہ کا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہے یہ انتخاب بھی توراتی و قرآنی بشارات کے مطابق ارادہ الٰہی سے ہوا جسکا خلاف کرنا اُس نظام الٰہی کو باطل ثابت کرنا ہے جسکے وعدہ انبیا سابقین و نیز ختم المرسلین صاف الفاظ میں فرما چکے تھے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے اُسوقت معاویہ رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد سے شام کے حاکم مقرر تھے چونکہ معاویہ معاملات سلطنت میں بڑے بامہ ایل فہم اور مدبر تھے لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ اول معاویہ سے بیعت لیجئے پھر خواہ اونکو معزول ہی کر دیں اور عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کی بھی تحقیقات شروع فرماویں مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کسی مصلحت سے اس مشورہ پر اتفاق نہ کیا۔ قاتلان عثمان رضی اللہ عنہ بدستور دخیل کار رہا حضرت کے پاس رہے جس سے بنی امیہ کے

لَيُوَلُّنَّ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنصَرُونَ ﴿۱۲﴾ لَأَنتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدُورِهِم

تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جاوینگے پھر اون کی مدد نہ کیجاوے گی تمہارا رعب ان کے دلوں میں اللہ سے زیادہ ہے

مِّنَ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ ﴿۱۳﴾ لَا يُقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي

یہ اسواسطے کہ وہ لوگ سمجھتے نہیں ہیں وہ اکٹھے ہو کر جنگ نہیں کرینگے بلکہ گڑھیوں میں

شبہات میں ترقی ہوگئی اور حبس کے سبب سے جناب امیر کی کامیابی میں لاعلاج مشکلات پیش آگئیں معاویہ اور کل بنو امیہ بلکہ عام مسلمانوں کو حیرت ہوئی اور ان لوگوں نے عائشہ صدیقہ و طلحہ و زبیر کو بہکانا شروع کیا کہ قاتلان عثمان حضرت علی کے لشکر میں ہیں اور اسوقت حضرت علی اطراف کوفہ میں تھے ام المومنین ایک لشکر عظیم کے ساتھ مدینہ کی طرف ان فسادوں سے علیحدہ رہنے کے لئے مکے کو حج کرنیکو تشریف لیگئیں تھیں اور جب بعد حج کے بھی یہ فتنہ فرو نہ ہوئی اور مدینہ میں خلیفہ کے قتل کا شور ابتک ٹھنڈا نہ ہوا اور چند ایک ازواج مطہرات کی برادریاں قاتلان عثمان کے حامی تھے اسلئے کسی تیسری جگہ تشریف لیگئیں تاکہ علیحدگی میں امن رہے پھر حضرت جناب امیر المومنین کو ان مفسدہ پردازوں نے اکسایا کہ ان تینوں یعنی عائشہ و طلحہ و زبیر کو جا پکڑیں کہ یہ کسی فتنہ کا موجب نہ ہو جائیں اور ان کمبختوں کے دل میں یہ تہا کہ کہیں امن کیجائیں ہم ماخوذ نہ ہو جائیں جب جناب امیر کا مقابلہ عائشہ و طلحہ و زبیر سے ہوا تو قریب تھا کہ اصل حقیقت کے کھلجانے سے باہمی صفائی ہو جائے اور یہ لوگ اپنی کردار کو جلد پہونچ جائیں تو ان فسادیوں نے جنگ چھیڑ دی اور صلح نہونے دی چونکہ عائشہ و طلحہ و زبیر کے پاس جنگی سپاہ نہ تھی صرف اسقدر لوگ تھے جو کہ انکو سفروں میں ساتھ رکھنے ضروری تھی بہت جلد پراگندہ ہوگئی لیکن طلحہ و زبیر شہید ہو چکے تھے اور حضرت عائشہ صدیقہ کو اصل حقیقت معلوم ہوئی پر جناب امیر کی طرف سے بالکل صفائی ہوگئی تو جناب امیر نے بڑی خاطر و مدارات سے آپکو مدینہ پہنچا دیا اسکے بعد حضرت علی اور معاویہ کے لشکر سے لڑائیاں شروع ہوگئیں جسمیں ہزارہا مسلمانوں کا خون ہوا اسکے بعد ابن ملجم نے جو اس قوم میں سے تہا جو ابتدا سے جناب امیر کی حامی اور بنو امیہ کی دشمن تھی اور وہ مفسدہ پرداز قوم جو قتل عثمان میں شریک تھی ان میں سے بھی ایک بڑا حصہ انہیں قوم کا تھا ان کے تعصبی غرور جو ان کی کامیابیوں سے پیدا ہوئی تھے انہوں نے اس بات کی طرف انکو متوجہ کیا کہ جناب امیر کو بھی اپنے خیالات کا پابند رکھو اسواسطے ادنی ادنی بات پر آپ ہی الجھ پڑتے تھے آخر نتیجہ یہ نکلا کہ اس قوم میں بغاوت پھوٹی اور دور دراز قبائل تک اسکا اثر پھیلا اور جناب امیر کو انمیں سے ہزاروں ہزار قتل کرنے پڑے تو آخر اس قوم میں سے تین آدمی اس بات پر تلے کہ انمیں سے ایک علی کو ایک معاویہ کو اور ایک عمرو بن عاص کو قتل کرے اور ایک تاریخ مقرر کی مگر عجائبات قدرت الہی کا کیا اثر تھا کہ وہ دونوں جو معاویہ اور عمرو کے قتل کے درپے تھے پکڑے گئے اور معاویہ اور عمرو بچ رہے ابن ملجم اپنے اس بد ارادے میں کامیاب ہوا اسنے حضرت علی کو مسجد کوفہ میں زخمی کیا اور اسی زخم سے آپ شہید ہوئے اسکے بعد حضرت حسن مسند خلافت پر بیٹھے معاویہ کے ساتھ جنگ جاری رہی آخر کار ہزارہا مسلمانوں کے ناحق خون سے ڈر کر حسن نے خلافت معاویہ کے سپرد کر دی اور آپ کنارہ کش ہوگئے معاویہ کا انتقال ہوا تو ان کی جگہ انکا نالائق بیٹا یزید پلید نہ انتخاب سے بلکہ اپنی باپ کے زور سے جانشین ہوا اس نالائق کے زمانہ میں حضرت حسن انتقال فرما گئے اور یہی میدان کربلا کے بلا خیز خونریزیوں کا موجب تہا جسمیں امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے اسکے بعد یزید بھی مرگیا اور چند روز کیلئے اسکا بیٹا جانشین ہوا اسکے بعد مروان بادشاہ ہوا مروانی خاندان میں سو برس کے

قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ ۭ بَاْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيْدٌ ۭ تَحْسَبُهُمْ

بند ہو کر یا دیواروں کے پیچھے سے لڑینگے آپسمیں انکا جنگ سخت ہے تو اون کو ایک دل خیال

جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ۝۱۴ كَمَثَلِ الَّذِيْنَ

کرتا ہے اور اون کے دل پھٹے ہوئے ہیں یہ اسواسطے ہے | کہ وہ لوگ عقل نہیں رکھتے جیسے کہ اون سے

قریب حکومت رہی اس خاندان کا استیصال بنی عباس نے کیا عباسیوں کا پایہ تخت آخر میں بغداد ہو شیعہ محض
بارہ اماموں کو ایک فرضی آسمانی سند پر امام برحق مانتے اور باقیوں کو غاصب کہتے ہیں پھر انہیں سے ایک فریق جو
ابتداء حضرت علی کا طرفدار تھا بعد میں برگشتہ ہو کر اون کو برا کہنے لگا جو خوارج کہلاتا ہے جیسے شیعہ لوگ ابوبکر صدیق
و عمر و عثمان پر طعن و تشنیع کرنا اور تبرا کہنا عین عبادت سمجھتے ہیں ویسی ہی خارجی لوگ حضرت علی رضہ و عثمان کی
نسبت تبرا کو عین عبادت میں سمجھتے ہیں مگر قرآن مجید چاروں خلفاء کی بڑی تعریف کرتا اور هُمُ الصّٰدِقُوْنَ وَمِنْ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۵۹ و رضی اللہ عنہم صاف صاف طریق پر فرماتا ہے حضرت علی رضہ و حسن رضہ و عائشہ صدیقہ رضہ و معاویہ رضہ
میں جو باہم جنگ ہوئی اون کی بنا اجتہادی غلطی کے سوائے اور کچھ نہیں ہو سکتی اور نہ کسی خاص شخص کے ماننے یا نہ ماننے
سے کوئی کافر ٹھہر سکتا ہے ہاں اس میں کوئی شک نہیں ان لڑائیوں سے اسلامی ترقی پر بڑا صدمہ پہونچا جو فتوحات
ابابکر صدیق رضہ او عمر فاروق رضہ و عثمان غنی رضہ کے ہاتھ پر بحر مواج کیطرح شروع ہوئی تھیں دفعتا رک گئیں
اون کی مقبوضہ ممالک کے بھی ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے فریقین نے اپنی اپنی تصدیق میں احادیث و اسناد سماوی اور روایات
کے انبار لگا دیئے اور قرآن مجید کے صاف صاف معنوں میں دست اندازی کر کے تحریفات و تاویلات سے
یہ ثابت کرنا چاہا کہ سوائے خلافت علی رضہ مرتضی کے قرآن اور اسلام کا اور کوئی منشاء و مقصود ہی نہ تھا صحیح بات اسقدر
ہے کہ خلافت کی ترتیب عین منشائے الٰہی کے مطابق ہوئی ان چاروں بزرگوں میں سے کسی کی حقارت کرنا سراسر نادانی
ہے اور قرآن و واقعات کے خلاف علی مرتضی کو خلیفہ بلافصل کہنا صریحا واقعات کے خلاف اور منشائے الٰہی کے خلاف
و توراتی و قرآنی بشارات کے خلاف ہے بارہ امام بتفصیل ذیل ہیں۔
علی رضہ حسن رضہ حسین رضہ زین العابدین محمد باقر جعفر صادق موسیٰ کاظم علی رضا محمد تقی محمد نقی
حسن عسکری۔ امام حضرت مہدی جنکی نسبت حدیث شریف میں وارد ہے لا المهدی الا
عیسیٰ گویا کہ مسیح موعود نبی بارہواں امام ہے جسکا ظہور اسوقت ہو چکا تفصیل کیلئے دیکھو آیت ذیل کی تفسیر
مہدی کے ظہور کا خیال مسلمانوں میں خلفائے اربعہ کے انتقال کے بعد ہی پیدا ہو گیا تھا شیعہ کا خیال ہے کہ محمد
بن عسکری جو سنہ ۲۵۵ھ میں پیدا ہو چکے وہ گیارہ سو سال سے آجتک غار سامرہ میں چھپے ہوئے ہیں جب
ظاہر ہونگے تو بزور شمشیر تمام دنیا کو فتح کرلینگے۔ یہودیوں کا خیال ہے کہ ایلیا نبی آسمان پر اٹھائے گئے جب وہ نازل
ہونگے تب مسیح علیہ السلام مبعوث ہونگے اور اون کے بعد نبی موعود ظاہر ہونگے عیسائیوں کا خیال ہے کہ مسیح علیہ السلام آسمان
پر زندہ ہیں اور دوبارہ زمین پر تشریف لا کر دنیا کو فتح کرینگے یہی عقیدہ عیسائیان عرب سے اسلام میں داخل ہو گیا
اور اسی بنا پر آیات قرآنی اور احادیث صحیحہ میں تاویلات کر کے اس خیال کیمطابق قصص بنائے گئے۔ اہل ہنود

منزل ۷

مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيبًا ذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ

تھوڑا عرصہ پہلے رہنے والے ہیں) اپنے فعل کا مزہ چکھ چکے ہیں اور ان کیواسطے دردناک عذاب ہے جیسے کہ شیطان

إِذْ قَالَ لِلْإِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنْكَ إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ

کہ وہ انسان کو کہتا ہے کفر کر لیں جب وہ کافر ہوگیا تو کہتا ہے میں تجھ سے بری ہوں میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں

کا خیال ہے کہ جب بیدینی اور بدکاری انتہا درجہ کو پہنچ جائیگی تو کلنگ اوتار ظاہر ہو کر شرارت کو مٹا دینگے یا غستان اور نیز ہندوستان کے بعض حصوں میں ایک جماعت اس انتظار میں ہے کہ سید احمد بریلوی دوبارہ ظاہر ہوں اور اپنی تلوار سے عالم کو فتح کریں احادیث میں مہدی کی ولدیت سکونت قومیت اور زمانہ ظہور کی بابت سخت اختلافات ہیں اول اختلاف ولدیت حسب ذیل ہے۔

اوّل) ایک گروہ مانتا ہے کہ وہ بنی فاطمہ سے ہوگا بدلیل حدیث مسلم و ابو داؤد از ام سلمہ المهدی من عترتی من ولد فاطمہ دوسرا گروہ کہتا ہے کہ فاطمہ کی خصوصیت نہیں بلکہ وہ اولاد علی میں سے ہوگا خواہ کسی بیوی سے ہو بدلیل حضرت مستغفری تیسرے گروہ کا ایمان ہے کہ وہ امام حسن کی اولاد سے ہوگا چوتھے گروہ کا یہ خیال ہے کہ وہ حسین کی اولاد میں سے ہوگا یا پانچویں گروہ کا یہ خیال ہے کہ وہ حسن اور حسین دونوں سے ہوگا چھٹا گروہ یہ کہتا ہے کہ مہدی بنی امیہ کی اولاد میں سے ہوگا بدلیل حدیث ذیل ابن عسکر بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب کہا کرتے تھے ایک شخص میری اولاد میں سے ہوگا جسکے چہرہ پر نشان ہوگا زمین کو عدل سے بھر دیگا۔ ساتواں گروہ مدعی ہے کہ مہدی بنی عباس میں سے ہوگا بدلیل حدیث ذیل عن ابن عباس ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال له اللهم انصر للعباس وولد العباس قالها ثلثا ثم قال یا عم اما شعرت ان المهدی من ولدک موفقا راضیا مرضیا از تاریخ دمشق۔ آٹھواں گروہ مدعی ہے کہ کسی قوم اور قبیلے کی خصوصیت نہیں اس امت میں سے جسکو چاہیگا اللہ تعالی مہدی بنا دیگا منجملہ ان احادیث کے جو وہ اپنے ثبوت میں پیش کرتے ہیں ایک حدیث ذیل ہے۔

حدثنا عبد الرزاق ثنا جعفر بن سلیمان عن المعلی ثنا العلاء بن بشیر عن ابی سعید عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ابشرکم بالمهدی یبعث فی امتی علی اختلاف من الناس وزلازل فیملاء الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا رضی اللّٰہ عنہ وساکن السماء وساکن الارض ویقسم المال صحاحا کذا فی المیزان۔ نواں گروہ کہتا ہے کہ مہدی ایک نہیں بلکہ متعدد ہونگے چنانچہ جواہر الاسرار میں ہے کہ نبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی ہے [illegible] عمر بن عبد العزیز [illegible] ابو ذر روایت [illegible] اختلافات [illegible] در زمان آخر پیدا شود و اختلاف مہدی [illegible] چند عدد باشند روایات ذیل سے بھی ان کی تصدیق ہوتی ہے۔ ابو نعیم اور ابو حسین بن منادی کتاب الملاحم میں سالم بن ابی جعد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ مہدی گیارہ سال تک ہوگا پھر اس کے بعد دوسرا ہوگا اور وہ صالح آدمی ہوگا جو چودہ سال رہیگا پھر اسکے بعد ایک اور ہوگا جو وہ بھی صالح ہوگا اور وہ نو سال رہیگا دسواں گروہ وہ ہے جو کہتے ہیں کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے سوا کوئی اور مہدی نہیں صرف عیسی ہی مہدی

رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶﴾ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا

جو رب العالمین ہے۔ پس ان دونوں کا انجام یہ ہوا کہ وہ دونوں آگ میں ہیں ہمیشہ اسمیں رہنیوالے اور ظالموں

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا

کی یہی جزا ہے اے مومنوں اللہ سے ڈرو اور ہر شخص کو چاہیے کہ دیکھتا رہے

موعود ہی بدلیل حدیث ذیل ابن ماجہ اور حاکم حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کام شدت سے بڑھجائیگا اور دنیا ادبار سے بھرپور ہو جائیگی اور لوگ شدوم ہو جائینگے اور قیامت شریر انسانوں پر قایم ہوگی اور سوای عیسی بن مریم کے کوئی مہدی نہ ہوگا۔

دویم اختلاف نام احادیث میں مہدی کے نام حسب ذیل آئے ہیں محمد۔ احمد۔ عیسی۔ آپکے والد کا نام ایک حدیث میں عبداللہ آیا ہی اور شیعہ کہتے ہیں کہ اُن کے والد کا نام حسن ہے۔

سویم مہدی کے مولد و مخرج کے نام احادیث میں مختلف ہیں چنانچہ آپکا مولد و مخرج مقامات ذیل سے بتایا گیا ہے تہامہ۔ کدعہ۔ مشرق۔ مدینہ۔ مغرب۔ خراسان۔ قحطان۔ مکہ اور حجاز۔

چہارم ظہور مہدی کے زمانہ کی بابت بھی اختلافات ہیں بعض روایت میں ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے کے قریب ظاہر ہونگے اور کہیں ہے کہ زمانہ وسط میں اور کہیں بیان ہے کہ آخری زمانے میں آپکا ظہور ہوگا اور بعض حدیثوں میں ہے کہ عیسی اور مہدی ایک ہی زمانے میں ہونگے۔

پنجم مہدی کی مدت قیام کے بابت اختلافات تیس یا چالیس سال۔ ۱۰ سال، ۷ سال و ۹ سال، ۸ سال آیا ہے۔

ان تمام اختلافات کی تصدیق میں احادیث موجود ہیں۔

آجتک مفصلہ ذیل اصحاب مہدی ہو چکے ہیں بعض تو ایسے ہیں کہ جنہوں نے خود مہدی ہونیکا دعوی کیا اور باقی ایسے ہیں جنہوں نے خود دعوی نہیں کیا بلکہ اُن کے معتقدین نے اُن کو مہدی قرار دے لیا (۱) عمر بن عبدالعزیز۔ خود مدعی مہدویت نہیں ہوے (۲) ابو عبداللہ محمد بن منصور ۔ ۔ (۳) محمد بن حنیفہ ۔ ۔ شیعوں کا ایک گروہ ان کو ابھی تک کوہ رضوی میں مخفی مانتا ہے۔ (۴) ابو ہاشم بن محمد بن حنیفہ ۔ ۔ (۵) عبداللہ بن معاویہ بن عبداللہ بن جعفر بن ابیطالب خود مدعی مہدویت نہیں ہوے۔ (۶) محمد بن عبداللہ بن حسن بن علی خود دعوی نہیں کیا بلکہ شیعوں کے ایک فرقہ مغیریہ نام نے اُن کو مہدی قرار دے لیا۔ (۷) امام جعفر صادق جو مدعی نہیں ہوے اہل تشیعہ کے فرقہ نادوسیہ نام نے اِن کو مہدی قرار دیا اور اب تک اُن کو زندہ مانتے ہیں (غایت المقصود صفحہ ۸۳) (۸) اسمعیل بن جعفر خود مدعی نہیں ہوئے شیعوں کے فرقہ مبارکیہ نے اُن کو مہدی قرار دیا اور اب تک اُنکو زندہ مانتے ہیں دیکھو غایت المقصود جلد اول صفحہ ۸۳۔ (۹) حضرت موسٰی کاظم بن جعفر خود مدعی نہیں ہوے بلکہ شیعوں کے فرقہ واقفیہ نے اُن کو مہدی قرار دیا اور اُن کے دوبارہ ظہور کے منتظر ہیں دیکھو ابن خلکان (۱۰) محمد بن علی نقی خود مدعی نہیں ہوے شیعوں کے فرقہ محمدیہ نے اُن کو مہدی قرار دیا دیکھو غایت المقصود ۸۴ (۱۱) محمد بن اسمعیل۔ خود مدعی نہیں ہوے اُن کو شیعوں کے فرقہ اسمعیلیہ نے مہدی قرار دیا (غایت المقصود)

قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٨﴾ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ

کہ کل کیواسطے اسنے کیا (توشہ) مہیا کیا ہے اور اللہ سے ڈرو جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خبردار ہے اور تم ان

نَسُوا اللَّهَ فَأَنْسَاهُمْ أَنْفُسَهُمْ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿١٩﴾ لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ

ان لوگوں جیسے نہو جاؤ جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا پس اسنے ان کے نفسوں کو بھلا دیا یہی لوگ بدعہد ہیں دوزخ والے اور

(۱۲) اسمٰعیل بن جعفر۔ فرقہ اسمٰعیلیان کو زندہ اور امام آخرالزمان مانتا ہے دغایت المقصود ۳۹ (۱۳) حسن عسکری خود مدعی نہیں ہوئے شیعوں کے فرقہ عسکریہ نے اونکو مہدی قرار دیا دیکھو ابن خلکان (۱۴) محمد بن علی باقر۔ انکو فرقہ امامیہ نے مہدی قرار دیا (سیف المسلول صفحہ ۲۳۳) (۱۵) محمد بن عبداللہ بن حسن ثانی بن حسن بن علی اہل شیعہ کے ایک فرقے نے اُن کو مہدی قرار دیا اور اپنی تائید میں حدیث ذیل پیش کرتے رہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مہدی میری اولاد میں سے ہوگا اسکا نام میرا نام اور اوس کے باپ کا نام میرے باپ کا نام ہوگا انکے کندھے پر ایک سیاہ خال بھی تھا اور منصور عباسی نے جو بعد ازاں خلیفہ ہوا اوسکے ہاتھ پر بیعت بھی کی تھی جیسا کہ حدیث میں وارد ہے کہ مہدی کی تائید میں منصور ہوگا ابوجعفر منصور خلیفہ عباسی نے ملکی خطرات کے سبب سے ایک لشکر جرار اُن کے مقابلہ پر بھیجا جنگ ہوا اور آخرکار یہ مہدی مارا گیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حدیثیں موضوع تھیں جنکی بنائیں پر لوگوں نے محمد بن عبداللہ کو مہدی قرار دیکر فتوحات دنیا کی امیدیں قایم کی تھیں دیکھو ابن خلکان وعمدۃ المطالب (۱۶) محمد بن حسن خود مدعی نہیں ہوئے دیکھو سیف المسلول صفحہ ۲۳۴ (۱۷) محمد بن عبداللہ بن حسین ایضا ایضا۔ (۱۸) یحیی بن عمر ایضاً ایضاً۔ (۱۹) محمد بن حسن عسکری ان کو فرقہ امامیہ اثنا عشریہ مہدی موعود و خلیفہ انس وجان مانتے ہیں اور اُن کا اعتقاد ہے کہ غار سامرہ میں مخفی ہیں اور اصلی قرآن بھی اُن ہی کے پاس ہے جب وہ ظہور کرینگے تو تمام خوارج اور کفار کو قتل کر ڈالینگے اور دنیا پر خون کی ندیاں بہاوینگے اسوقت کل انبیا اور تمام امام بھی پیدا ہو جاوینگے اور تمام صحابہ بھی قبروں سے نکل پڑینگے دیکھو غایت المقصود صفحہ ۴۱ و دیگر کتب اہل شیعہ کیونکہ فرقہ عنا صریہ کے سوا اور کوئی فرقہ ان کو نہیں مانتا بعض انکے وجود کے ہی قایل نہیں بعض کہتے ہیں کہ محمد بن حسن عسکری خورد سالی میں فوت ہو گیا تھا اہل سنت وجماعت کا بھی اس امر پر اتفاق ہے کہ محمد عسکری نام کا کوئی شخص کسی غار میں مخفی نہیں بلکہ ایک شخص آخری زمانہ میں پیدا ہوگا اور چالیس سال میں دعویٰ مہدیت کریگا اور اُس کے آنے سے اسلام کی بڑی اشاعت ہوگی (۲۰) موسیٰ بن طلحہ یہ بزرگوار خود مہدیت کا انکار کرتے رہے دیکھو حدیث الغاشیہ صفحہ ۱۴۳۔ (۲۱) ۳۰۹ھ میں عباس نام ایک شخص نے مہدیت کا دعوے کیا مگر ناکام مرا۔ (۲۲) ۸۷۰ ہجری میں محمد نامی ایک شخص نے دعوے کیا اور احمد خاں کردی کی فوج سے مقتول ہوا دیکھو مہدی نامہ (۲۳) محمد بن تومرت یہ ایک عالم فاضل شخص تھا بہت لوگ اسکے معتقد ہو گئے آخرکار بادشاہ وقت کے ہاتھ سے قتل ہوا۔ مہدیت کا مدعی تھا مگر مدعی الہام نہ تھا دیکھو ابن خلکان صفحہ ۱۴۳۔ (۲۴) محمد بن عبداللہ

سے ۱ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس سے حساب لیتا ہے اور واسطے بعد موت

وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۔ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى

بہشت والی برابر نہیں ہوتے جو صاحب جنت ہیں وہی مرادوں کو پہنچنے والے ہیں اگر ہم اس قرآن کو پہاڑ پر

جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا

اوتارتے تو تو اون کو اللہ کے خوف سے جھکتا اور پھٹتا دیکھتا - اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے واسطے بیان

یہ ایک ملحد اور مکار شخص تھا پہلے مدعی مہدیت ہوا مصر شام خراسان کو بہت سے لوگ اسکے ساتھ ہو گئے آخر خدا نے جعفر

کر بیٹھا آخر سلطان صلاح الدین کے ہاتھ سے ہلاک ہوا دیکھو ہدیہ مہدویہ صفحہ ۱۸۹ (۲۵) سنہ ۔۔۔ ھ میں سید محمد نے دعویٰ

کیا آخر کار معہ اپنی رفیقوں کو مارا گیا دیکھو حجج الکرامہ صفحہ ۳۰۰ (۲۶) محمد بن عبد اللہ نے ملک اکراد میں دعویٰ کیا آخر کار وہ

گرفتار ہو کر شاہ استنبول کے روبرو تایب ہوا (۲۷) محمد بن عبد اللہ اطراف مصر میں ۱۷۹ھ ہجری میں مدعی مہدیت

ہوا اور آخر کار گرفتار ہو کر تائب ہوا دیکھو مہدی نامہ صفحہ ۹ (۲۸) قاسم بن مرہ اسنے خود دعویٰ کیا اور ناکام ہو کر بہت

جلد ہلاک ہوا دیکھو حدیث الغاشیہ ۳۴۱ (۲۹) حضرت عبد القادر جیلانی الملقب بہ محی الدین قدس سرہ

آپنے خود دعویٰ کبھی نہیں کیا ہندوستان میں فرقہ مہدویہ آپکی مہدیت کا قایل ہے دیکھو ہدیہ مہدویہ ۳۴۱

(۳۰) سعادت نامی ایک شخص بادیہ رباح میں مدعی ہوا اور خایب و خاسر رہکر ہلاک ہو گیا دیکھو حدیث الغاشیہ صفحہ

(۳۱) عیسیٰ بن مہرویہ نے ۱۰۹۱ھ میں دعویٰ کیا اور خلیفۃ الوقت کی فوج کے ہاتھ سے مارا گیا (۳۲) سید محمد

نوربخش جونپوری ان کو کشف ہوا کہ تو مہدی ہے ایک مدت کے بعد جب حج کو چلے تو کشف میں معلوم ہوا کہ میں مہدی یعنی

ہوں کہ ہدایت یافتہ ہوں اور لوگوں کیواسطے ہادی ہوں لیکن مہدی موعود نہیں ہوں چنانچہ اپنی مریدوں سے آپنے یہ

حقیقت ظاہر فرما دی دیکھو مہدی نامہ صفحہ ۱۱ (۳۳) شیخ ادریس رومی جو سلطان بایزید کے زمانہ میں تھے پہلے

ایک شیطانی الہام کی بنا پر مدعی ہوئے اور بعد میں ایک رحمانی الہام سے مطلع ہو کر تایب ہو گئے دیکھو مہدی نامہ صفحہ ۱۱

(۳۴) سید محمد جونپوری یہ ایک بزرگ ولی اللہ ہیں ایکدفعہ بحالت مغلوبی کہنے لگے انا المہدی انا المہدی

مگر جب افاقہ کی حالت ہوئی تو فرمایا میں مہدی موعود نہیں - دیکھو مہدی نامہ صفحہ ۱۱ (۳۵) سید احمد بریلوی یہ بہت

کے واسطے سامان جمع کرتا ہے اور وہ شخص احمق ہے جو کام تو کرے دل کے چاؤ کی موافق پھر اللہ کی

بخشش کی تمنا رکھے (ترمذی شریف صفحہ ۔۔۔)

فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یعنی عقلمند وہ ہی جو اپنے نفس سے حساب لے یعنے یہ بات سوچتا دیکھتا ہی کہ

میری عمر اچھے کاموں میں گذر رہی ہے یا برے کاموں میں اور آخرت کیواسطے توشہ جمع کرتا ہے اور بیوقوف

وہ ہے جو اپنے نفس کو بری باتوں سے نہیں روکتا پھر کہتا ہے کہ اللہ تعالے بخشش ہی دیگا مشکوٰۃ ۴۴۲ -

اور ایک روایت میں ہی کہ ایک شخص نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مسلمانوں میں سب سے افضل کون

شخص ہی فرمایا جو شخص خلق زیادہ کرے اسنے پوچھا کہ مسلمانوں میں زیادہ عقلمند کون ہے فرمایا جو موت کو

زیادہ یاد کرے اور آخرت کا زیادہ فکر رکھے مشکوٰۃ ۴۴۲ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یعنے

دنیا اس شخص کا گھر ہے جسکا کہیں گھر نہیں اور اس شخص کا مال ہی جسکا کوئی مال نہیں اور دنیا کو جمع کرتا ہے

لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
کرتے ہیں، تاکہ وہ فکر کریں وہ اللہ وہ ہے کہ اوسکے سوای کوئی معبود و محبوب نہیں وہ چھپی اور ظاہر بات کا جاننے والا
هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۲۲﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ
وہ رحمن اور رحیم ہے وہ اللہ وہ ہے کہ اوسکے سوای کوئی معبود و محبوب نہیں (ذرہ ذرہ کا) بادشاہ ہر نقصان سے پاک

بڑے بزرگ ہندوستان میں ہوئے ہیں انہوں نے خود کبھی دعوی نہیں کیا مگر مولوی محمد اسمعیل صاحب وغیرہ علمای کا خیال تھا کہ یہ مہدی ہیں سرحد کے پہاڑوں میں جنگ کرتے ہوئے شہید ہوئے دیکھو تواریخ احمدی ان کے سوای اور بھی مہدی ہوئے ہیں جنمیں سے بعض کی بزرگی اور ولایت میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا اور بعض یہ بہی طور پر مفتری اور باطل ہیں تمام احادیث پر جو مہدی کی ولدیت، سکونت، مدت قیام و وقت ظہور مختلف بتلاتی ہیں نظر ڈالنے سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ لغوی معنی کے لحاظ سے مہدی بہت سے ہیں اور ان تمام میں ایک مہدی موعود یا مہدی آخر الزمان ہے جو مسیح موعود بھی ہے۔ کیونکہ احادیث نبوی میں مہدی کا لفظ عام طور پر بہی مستعمل ہوا ہے اور خاص طور پر بھی مثلاً خلفاء راشدین کی نسبت یہ الفاظ ہیں الخلفاء المهدين الراشدين حضرت جریر کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی دعا ہے اللهم اجعله هاديا مهديا حضرت علی کی نسبت ہی اگر تم علی سے دوستی کرو تم اسکو ہادی اور مہدی پاؤگے۔ مہدی اور مسیح موعود کا ہونا دلایل ذیل سے ثابت ہوتا ہے۔

(اول) احادیث میں دونوں کے زمانہ کی نسبت بتلایا گیا ہے کہ کثرت باراں اور کثرت پیداوار ہوگی امن اور عدالت اور انصاف کا زمانہ ہوگا اُن کے زمانے میں دینی جنگ ہو کر خونریزیاں نہیں ہونگی کسر صلیب و قتل خنزیر ہوگا۔ دین کا غلبہ ہوگا۔ (دوم) ہر دو کا زمانہ تبلیغ مساوی بتلایا گیا ہے۔ (سوم) مسیح موعود کی نسبت لکھا ہے کہ وہ مکہ میں جائیگا ایسے مہدی موعود کی نسبت ہی۔ (چہارم) مسیح موعود کی نسبت ہی کہ وہ بیت المقدس میں جائیگا ایسا ہی مہدی موعود کی نسبت ہی (پنجم) مسیح موعود و مہدی موعود کے حلیوں میں مطابقت ہی۔ (ششم) مسیح موعود کی نسبت ہی کہ جب نازل ہوگا تو دو کپڑے اسپر ہونگے ایسا ہی مہدی موعود کے بارہ میں ہے (ہفتم) مہدی موعود کو بھی ہتی

شخص مصروف رہتا ہے جسکو عقل نہیں (مشکوۃ ۲۴۶) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے یعنی عقلمند وہ شخص ہے جو اپنے نفس کا حساب لیتا ہے یعنی نیکی بدی کی جانچ کرتا ہے اور قبر کی تنہائی اور تاریکی اور نکیرین کے سوالات اور حشر اور پل صراط وغیرہ کیواسطے سامان کرتا ہے اور وہ شخص احمق ہی جو اپنی نفس کو خواہشوں کے پیچھے لگا دے یعنی جو کچھ جی میں آوے وہی کرنے لگے پھر اللہ پر آرزو رکھے کہ بخش ہی دیگا کیونکہ اگرچہ وہ قادر اور کریم ہے لیکن بخشش کا وعدہ نیکوں کیواسطے کیا ہے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی کے مرض الموت میں حضرت ابن عباس رضی نے پوچھا کہ آپکا کیا حال ہی جواب دیا کہ اچھی طرح ہوں اگر اللہ تعالی کی نافرمانی سے بچ جاؤں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہو اور اللہ پاک نے تمہاری پاکدامنی قرآن مجید میں بیان فرمائی حضرت عائشہ صدیقہ رضی نے فرمایا کہ یہ میری ایسی تعریف کرتے ہیں اور میں کہتی ہوں کہ میرا نام و نشان ہی نہوتا یعنے اللہ پاک کے سامنے کھڑے ہونیکی ڈر سے یہی چاہتا ہے کہ پیدا ہی نہوتی تو بہتر تھا (صحیح بخاری) ۱۲۔

السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا

سلامت لہ رہنے والا اور سلامتی کا موجب امن دینے والا سب پر محافظ بے نظیر ٹوٹے کو جوڑنیوالا تمام بڑائی کا مالک ہے

يُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى ۭ

جو شرک وہ کرتے ہیں اللہ اوس سے پاک ہے وہ اللہ وہ ہے جو تجویز کرنیوالا پیدا کرنیوالا اور صورت بنانے والا ہے۔ تمام اچھے نام

يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۴﴾

اسی کے ہیں جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اسی کی تسبیح کرتا ہے اور وہ بڑے نظیر حکمت والا ہے

سورۃ الممتحنۃ مدنیۃ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وهی ثلث عشرۃ اٰیۃ

(شروع) ساتھ نام اللہ کے جو بڑا رحمان اور رحیم ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَاۗءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ

(ایام جنگ میں) اے مومنو! تم میری دشمن یعنی اپنے دشمن کو دوست نہ بناؤ کہ اون کی طرف دوستی کے پیغام بھیجتے رہو

بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَاۗءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ

کیونکہ جو حق تمہارے پاس آیا ہے وہ اوس سے انکار کر چکے اور تمہیں اور رسول خدا کو محض اس بنا پر نکال رہے ہیں

اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ۭ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَاۗءَ مَرْضَاتِيْ

کہ تم اللہ پر جو تمہارا رب ہے ایمان لائے ہو جب تم میرے رستے میں اور میری خوشنودی کی طلب میں جہاد کیواسطے نکلو (تو ایسا نہ کرو)

تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ڰ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ ۭ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ

کہ چھپ چھپ اون کی طرف دوستی کے پیغام بھیجتے رہو لہ اور میں خوب جانتا ہوں جو کچھ تم چھپا اور ظاہر کرتے ہو اور جو

کہا گیا ہے اور مسیح کو بھی مشرق ہدی اور مسیح کی سمت بھی ایک ہی بتائی گئی ہے یعنی مشرق۔ انسی نبیہ کے مصداق حدیث شریف کے یہ الفاظ ہیں (لا مھدی) الا عیسی۔ زمانہ موجودہ کا آثار اور قرآنی پیشینگوئیاں اور بزرگان سلف وحال کے الہامات شاہد وناطق ہیں کہ مہدی موعود اور مسیح موعود ایک ہی ہیں۔ اور وہ آچکے یعنی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی۔ پس جو سننے والے ہیں وہ

لہ ہر عیب اور نقصان سے پاک کثیر البرکات۔ نہ لشکر کا محتاج نہ رعایا کا ذرہ ذرہ کا بادشاہ ۲؎ لہ نقصان کو پورا کرنیوالا اور ٹوٹے کو جوڑنیوالا فقیر کو غنی کرنیوالا اپنے مامور کو مجبور کرنیوالا القہار بعظیم ۳؎ لہ بزرگی والا علو اور کبریائی ظاہر کرنیوالا تمام بڑائی کا مالک۔ ۴؎ لہ یہ احکام موقعہ جنگ کے لیے ہیں ایسے موقعہ پر دشمنوں سے نہ ملنا اور اون کے ساتھ خط وکتابت بند کرنا ضروری ہوتے ہیں تاکہ دشمنوں اور منافقوں کو جاسوسی کا موقعہ نہ ملے زمانہ امن میں تمام خلق اللہ سے احسان کرنا اور حسن معاملت سے پیش آنا ضروری ہے بلکہ دشمنوں سے بھی نیکی کرنی بہتر ہے اس موقعہ کا ذکر ہے کہ حاطب بن ابی بلتعہ نے ایک خط مکہ کو لکھا اوسکے اہل وعیال مکہ میں تھے اسلئے مکہ والوں کے ساتھ اوسنے سلوک کرنا چاہا کہ وہ اسکے عوض میں اسکے رشتہ داروں سے جو مکہ میں ہیں اچھا سلوک کرتے رہیں اگرچہ فتح مکہ کا اسکو یقین تھا مگر اس خیال سے کہ اس خط سے کوئی ہرج نہیں لکھدیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو الہاماً اطلاع ہو گئی

مِنكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ① إِن يَثْقَفُوكُمْ يَكُونُوا لَكُمْ أَعْدَاءً وَيَبْسُطُوا

تم میں سے ایسا کرے بس وہ سیدھے رستے سے بہک گیا اگر وہ تمہیں قابو پائیں تو تمہارے دشمن ہوجائیں اور تمہاری

إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ وَأَلْسِنَتَهُم بِالسُّوءِ وَوَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ ② لَن تَنفَعَكُمْ

طرف بدی کے واسطے اپنے ہاتھ اور زبانوں کو پھیلاویں اور وہ چاہتے ہیں کاش تم کافر ہوجاؤ قیامت کے دن

أَرْحَامُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ

تمہارے رشتے اور تمہاری اولاد تمہیں کچھ نفع نہ دیگی وہ تمہارے درمیان فیصلہ کریگا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ دیکھ رہا ہے

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ

تمہارے واسطے ابراہیم میں اور اوس کے ساتھیوں میں عمدہ نمونہ ہے۔ جب اُنھوں نے اپنی قوم سے کہا

إِنَّا بُرَآءُ مِنكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا

کہ ہم تم سے اور تمہارے معبودوں سے جو اللہ کے سوائے ہیں بیزار ہیں ہم نے تم سے کفر کیا اور ہمارے اور تمہارے

وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّىٰ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ إِلَّا قَوْلَ

درمیان ہمیشہ کے لیے دشمنی اور بغض ظاہر ہوگئے یہاں تک کہ تم اللہ پر جو ایک ہے ایمان لاؤ مگر ابراہیم کا اپنے

إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَا أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللَّهِ مِن شَيْءٍ رَّبَّنَا

باپ کو واسطے یہ کہنا کہ میں تیرے واسطے استغفار کرونگا (اچھا نمونہ نہ تھا) اور میں اللہ کے مقابلہ پر تیرے واسطے

عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ④ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً

کچھ بھی اختیار نہیں رکھتا اے ہمارے رب ہم نے تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف جھکے اور تیری ہی طرف بازگشت ہے

لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ⑤ لَقَدْ كَانَ

کافروں کے لیے موجب فتنہ نہ بنا اور ہماری بخشش کرلے ہمارے رب تو زبردست حکمت والا ہے تمہارے لئے اُن کے

لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَمَن يَتَوَلَّ

حالات میں ایک عمدہ نمونہ ہے (جسکی پیروی کرلی چاہیئے خاص) اُس شخص کے لیے جو اللہ کی اور یوم آخرت کی امید رکھتا

فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ⑥ عَسَى اللَّهُ أَن يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ

اور جو منہ پھیر لے پس اللہ تو لاپرواہ اور اچھی صفات والا ہے قریب ہے کہ اللہ تمہارے اور اون کے درمیان جنسے تم باہمی دشمنی

الَّذِينَ عَادَيْتُم مِّنْهُم مَّوَدَّةً وَاللَّهُ قَدِيرٌ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ⑦

رکھتے ہو دوستی پیدا کردیگا اور اللہ قدرت والا ہے اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے

ع ۱ — منزل ۷

آپنے حضرت علی رضؓ کو فرمایا کہ روضہ خاخ میں فلاں عورت کو ملو اوس کے پاس ایک خط ہے وہ انکاری ہوگئی۔ جب کپڑے اوتارنے اور تلاشی کی دھمکی دی گئی تو اوس نے خط نکالدیا اس سے ثابت ہوا کہ ضرورت کے وقت عورت کو برہنہ کرکے دیکھنا جائز ہے ۱۲

۷ یہ ایک پیشینگوئی تھی جو اپنے وقت پر پوری ہوئی کہ کوئی مخالف نہ رہا ۱۲

لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ

جن لوگوں نے تمسے دینی جنگ نہیں کیا اور تمکو گھروں سے نکالا اُن کی نسبت اللہ تمکو نہیں منع کرتا کہ تم

اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْا اِلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ⑧ اِنَّمَا يَنْهٰكُمُ

اُن سے نیکی کرو اور منصفانہ برتاؤ کرو سلہ بلکہ اللہ تو انصاف کرنیوالوں کو دوست رکھتا ہے اللہ تو بس

اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا

ایسوں کو منع کرتا ہے جو تمسے دین کی وجہ سے جنگ کرتے رہے اور جنہوں نے تمکو گھروں سے نکالدیا اور تمہارے نکالنے پر

عَلٰٓي اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ⑨

ایک دوسرے کی امداد کرتے رہے اور جو اُن سے دوستی کرے پس وہ ظالم ہیں۔

سلہ اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ تمام اقوام غیر اسلام سے نیکی کرنا اور منصفانہ برتاؤ رکھنا جایز ہے بشرطیکہ وہ خود دینی جنگ شروع نہ کریں اور تمکو گھروں سے نہ نکالدیں بلکہ انصاف اور نیکی اللہ کریم کو پسند ہیں اور مومن کو وہی کام کرنا چاہیے جو اللہ کو محبوب ہے مگر بے ایمانوں اور بدکاروں کی صحبت اختیار کرنا اور اُن سے محبت کا واسطہ رکھنا ممنوع ہیں کیونکہ بری صحبت سے اپنے ایمان اور اعمال پر برا اثر پڑتا ہے اور بیدین اور بدعمل انسان سے محبت کرنا ثابت کرتا ہے کہ وہ خود بیدین اور بدعمل ہے جب تک دوسرا شخص اپنا ہم خیال اور ہم مشرب نہو اُس وقت تک اوس سے واقعی محبت ہونی ناممکن ہے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَىِٕسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَىِٕسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ۱۳

اے مومنو اُس قوم سے دوستی مت کرو جسپر اللہ کا غضب ہے وہ آخرت سے ایسے ناامید ہو گئے جیسے کہ کافر لوگ قبروں والوں سے

الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَھُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۱۳۹

جو مومنوں کو چھوڑکر کافروں کو دوست بناتے ہیں کیا اُن کے پاس وہ عزت چاہتے ہیں پس یاد رکھیں کہ تمام عزت اللہ کیواسطے ہے

يٰٓاَيُّھَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۱۴۴ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مومنوں کو چھوڑکر کافروں کو دوست مت بناؤ کیا تم چاہتے ہو کہ تم اللہ کیواسطے اپنے نفسوں کے خلاف صریح حجت قایم کرو۔

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْھُمْ تُقٰىةً ۭ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۲۸ مومنوں کو چاہیے کہ مومنوں کو چھوڑکر خدا کے نہ ماننے والوں کو دوست نہ بنایا کریں اور جو ایسا کریگا وہ اللہ کیطرف سے کسی بات میں نہیں ہے ہاں اگر خوف کی وجہ سے اُن سے بچاؤ کے طریق پر میل ملاپ کیا جاوے تو مضایقہ نہیں) اور اللہ تمکو اپنی ذات سے ڈراتا ہے اور اللہ ہی کیطرف بازگشت ہے۔

يٰٓاَيُّھَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَاۗءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَاۗءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَي الْاِيْمَانِ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّھُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۲۳ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اپنے آبا و اجداد

منزل ۷

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ اَللّٰهُ اَعْلَمُ

اے مومنو جب تمہارے پاس مومن عورتیں ہجرت کرکے آئیں تو اون کا امتحان کرلیا کرو لہ اللہ اون کے

بِاِيْمَانِهِنَّ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ لَا هُنَّ

ایمان کو خوب جانتا ہے پس اگر تم معلوم کرو کہ وہ مومنہ ہیں تو اون کو کافروں کی طرف واپس نہ کیا کرو

حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ

وہ اون کے واسطے حلال نہیں اور نہ وہ اون کے واسطے حلال ہیں اور جو کچھ انہوں نے خرچ کیا ہو وہ اونکو ادا کر دیا کرو

اور بھائیوں کا ساتھ نہ دوا گروہ ایمان کے مقابلہ پر کفر سے محبت کرتے ہیں اور جو تم میں سے اُن کی رفاقت کرتا ہے

پس وہی لوگ ظالم ہیں۔
سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ اِنَّهُمْ رِجْسٌ
وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۹۵ ضرور تمسے اللہ کی قسمیں کھائینگے جب تم
واپس جاؤ گے تاکہ تم انسے درگذر کرو وہ گندی لوگ ہیں اور اون کے عملوں کی جزا میں جہنم اون کا ٹھکانا ہے۔
يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ
وہ تمسے قسمیں کھائینگے تاکہ تم اُن سے راضی ہو جاؤ پس اگر تم اُنسے راضی ہو بھی جاؤ پس اللہ تو بدکار قوم سے راضی نہیں ہوتا
كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۲۲
اُسپر یہ لکھا جاچکا ہے کہ جو کوئی اُس سے (شیطان سے) محبت کریگا وہ اُس کو گمراہ کریگا اور عذاب آتش کی طرف وہ اوسکو لیجائیگا
لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا
اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ
بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ
وَرَضُوْا عَنْهُ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ۵۵/۲۲ جو لوگ اللہ کو اور یوم آخرت کو مانتے ہیں تو نہیں پائیگا کہ وہ اُس سے
دوستی رکھیں جو اللہ اور اوسکے رسول کی مخالفت کریں خواہ اون کے باپ دادا ہوں یا بیٹے بھائی یا اُن کی ہویاں ہوں
ان لوگوں کے دلوں میں اللہ نے ایمان لکھدیا اور روح قدس سے اُن کی مدد کی ہے اور اون کو باغوں میں داخل کریگا
جنکے نیچے سے نہریں نکلتی اور بہتی ہیں انہیں ہمیشہ رہنے والے ہیں اللہ اُن سے راضی اور وہ اُس سے راضی

ہیں یہی اللہ کا گروہ ہے۔
اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۵۸/۲۲
خبردار اللہ کا گروہ ہی کامیاب اور با اقبال رہنے والا ہے۔

لہ یعنی اس امر کی تحقیقات کرلو کہ وہ خالص دین کے واسطے آتی ہیں۔ یا کسی شرارت یا بغاوت کے لئے۔ ۱۲
لہ یعنی مہر کے علاوہ جو کچھ اون کے کافر خاوند ادا کرچکے ہیں ف۔ ۱۲

أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ

اگر تم اون سی نکاح کرو بشرطیکہ تم اُن کے مہر ادا کر چکو اور کافرہ عورتوں کی ناموس پر قبضہ نہ کرو

وَاسْأَلُوا مَا أَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْأَلُوا مَا أَنْفَقُوا ذَٰلِكُمْ حُكْمُ اللَّهِ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ

اور جو کچھ تم خرچ کر چکے ہو تم طلب کر و لہ اور جو وہ خرچ کر چکے ہیں وہ طلب کر لیں یہ اللہ کا حکم ہے وہ تمہارے درمیان

وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝۱۰ وَإِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ

حکم کرتا ہے اور اللہ علم والا حکمت والا ہے اور اگر تمہاری بیویوں میں سے کوئی کافروں کی طرف چلی جاے اور بدلہ لینے کی

فَآتُوا الَّذِينَ ذَهَبَتْ أَزْوَاجُهُمْ مِثْلَ مَا أَنْفَقُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنْتُمْ

تمہاری باری آئے تو جن مسلمانوں کی بیبیاں کفار کی طرف چلی گئیں ہیں انکو ویسی ادا کرو جو انہوں نے خرچ کیا ہے

بِهِ مُؤْمِنُونَ ۝۱۱ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰ أَنْ لَا يُشْرِكْنَ

اور اللہ کو جس پر تم ایمان لائے ہو اے نبی جب تیرے پاس مومن عورتیں شرائط ذیل پر بیعت کرنے کے واسطے آئیں

بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ

کہ وہ اللہ کے ساتھ کوئی شریک نہ کرینگی نہ چوری کرینگی نہ زنا کرینگی نہ اپنی اولاد کو مارینگی اور نہ کوئی ایسی تہمت لگا یا کرینگی

يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ فَبَايِعْهُنَّ

جو انہوں نے اپنے ہاتھ پاؤں کے آگے بنا کھڑا کیا ہو اور نہ نیک باتوں میں تیری نافرمانی کریں گی پس اون کی بیعت لے

وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝۱۲ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا

اور اُن کے واسطے اللہ سے استغفار کر کہ اللہ بخشنے والا رحم والا ہے اے مومنو اس قوم سے دوستی مت کرو

غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوا مِنَ الْآخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ ۝۱۳

جن پر اللہ کا غضب ہے وہ آخرت سے ایسے ناامید ہو گئے جیسے کہ کافر قبر والوں سے

سورۃ الصف مدنیہ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی اربع عشرۃ آیۃ

شروع ساتھ نام اللہ کے جو بڑا رحمن اور رحیم ہے

سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝۱ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے وہ اللہ کی تسبیح کرتا ہے اور وہ زبردست حکمت والا ہے اے مومنو

لہ یعنی کافر عورت سے جس نے کافر سے نکاح کیا ہے اور تم اسکا مہر ادا کر چکے تو وہ واپس پاؤ [illegible]

مسلمان سے نکاح کرے تو [illegible] مسلمانوں [illegible] کافروں کی طرف

جاکر نکاح کریں [illegible] مسلمان [illegible] ادا کیا جاتا [illegible]

مسلمان ہو کر تمہاری طرف آجاویں اور [illegible] مسلمانوں [illegible]

جاوے [illegible] اسطرح کہ جو مال غنیمت [illegible] ہاتھ [illegible]

اس بات سے یا یوں سمجھو کہ [illegible] ناامید

۳ سو جاتے [illegible]

أمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ ﴿۲﴾ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ ﴿۳﴾

ایسی بات کیوں کہتے ہو جو تم کرتے نہیں ہو اللہ کے نزدیک یہ بڑی مکروہ بات ہے[۱] کہ ایسی بات کہو جو خود نہ کرو

إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَرْصُوصٌ ﴿۴﴾

اللہ تو ان کو پسند کرتا ہے جو دینی جہاد میں صف بستہ ہو کر لڑتے ہیں گویا کہ وہ مضبوط بنیاد ہیں جسکو سیسہ پلا دیا گیا ہے

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ لِمَ تُؤْذُونَنِي وَقَدْ تَعْلَمُونَ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ تم مجھے کیوں تکلیف دیتے ہو اور تم جانتے ہو کہ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں

إِلَيْكُمْ فَلَمَّا زَاغُوا أَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوبَهُمْ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ﴿۵﴾ وَإِذْ قَالَ

پس جب انہوں نے کجی کی تو اللہ نے ان کے دلوں کو کج کر دیا اور اللہ بدعہد لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا اور جب

عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ

عیسیٰ ابن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں جو توراۃ مجھ سے پہلے موجود ہے اس کی

مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ

تصدیق کرنے والا اور ایک رسول کی بشارت دینے والا ہوں جو میرے بعد آئیگا اور اسکا نام احمد ہوگا[۲] پس جب وہ

قَالُوا هَٰذَا سِحْرٌ مُبِينٌ ﴿۶﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعَىٰ

ان کے پاس صاف تعلیم لیکر آیا تو بولے یہ تو کھلا جادو ہے اور اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے حالانکہ اسکو

إِلَى الْإِسْلَامِ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿۷﴾ يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللّٰهِ

اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو منہوں سے بجھا دیں

بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ﴿۸﴾ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ

اور اللہ تو اپنے نور کو کامل کر کے رہیگا خواہ کافر کیسا ہی گراں یا محال سمجھتے ہوں اسنے اپنے رسول کو ہدایت اور

[۱] فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت میں سب سے زیادہ عذاب ان عالموں کو ہوگا جنہوں نے اپنے علم سے فائدہ نہ پایا یعنی عمل نہ کیا تو اوس سے بدتر کوئی ذلت نہیں (ترغیب ۳۴) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی سب بدتروں سے زیادہ بدتر بری عالم ہیں اور سب نیکوں سے زیادہ نیک اور مقبول اچھے عالم ہیں (مشکوٰۃ ۹۰) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو اسحالت میں موت آجائے کہ وہ دین کو جاری اور زندہ کرنیکی نیت سے علم سیکھتا تھا تو جنت میں ایسا عالم درجہ پائیگا کہ انبیاء علیہم السلام کے درجہ میں اور اسکے درجہ میں ایک درجہ کا فاصلہ ہوگا (مشکوٰۃ ۳۲) انجیل متی باب ۵ میں مسیح کا قول ہے یہ خیال مت کرو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتاب منسوخ کرنے آیا ہوں میں منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان و زمین ٹل نہ جائیں ایک لفظ یا شوشہ توریت کا ہرگز نہ مٹیگا جب تک سب کچھ پورا نہ ہو مگر پولس کے نامہ گلتیاں ۳ باب ۱۳ درس میں ہے مسیح نے ہمیں مول لیکر شریعت کی لعنت سے چھڑایا کہ وہ ہمارے بدلے میں لعنتی ہوا کیونکہ لکھا ہے جو کوئی کاٹھ پر لٹکایا گیا سو لعنتی ہے پس شریعت کو ایمان سے

[۲] اصل عبرانی زبان کی پیشین گوئی میں لفظ احمد تھا جیسا کہ انجیل برناباس میں موجود ہے مگر یونانی میں ترجمہ ہوکر

بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ﴿۹﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ

دین حق دیکر بھیجا ہے تاکہ وہ اوسکو کل دینوں پر غالب کرکے دکھلاوے خواہ یہ بات مشرکوں کو کیسی ہی گراں یا محال

اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰی تِجَارَةٍ تُنْجِیْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۱۰﴾ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

کیوں معلوم ہو اے مومنو کیا میں تمکو ایک سوداگری بتلاؤں جو تمکو دردناک عذاب سے بچاوے اللہ پر اور اوس کے

وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ

رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کے راستوں میں اپنے مالوں اور جانوں سے کوشش کرتے رہو یہ تمہارے

لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱﴾ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَیُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ

واسطے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو داللہ تمہارے گناہ بخشدیگا اور تم کو باغوں میں داخل کرے گا

کچھ نسبت نہیں پھر نامہ عبرانیان ۷ باب ۱۸ و ۱۹ میں پولس فرماتے ہیں۔ اگلا حکم اسلیئے کہ کمزور اور بیفائدہ تھا منسوخ ہوگیا مارٹن لوتھر کے اقوال میں ہم نہ سنینگے اور نہ دیکھینگی موسی کو اسلیئے کہ وہ صرف یہودیوں کے لیئے تھا اور اسکو ہمسے کسی چیز میں علاقہ نہیں (دیکھو کتاب جلد سوم صفحہ ۴۰ و ۴۱) ہم موسی کو قبول نہ کرینگی اور نہ اوسکی توریت کو اسلیئے کہ وہ دشمن عیسی ہی موسی تو جلادوں کا استاد ہی۔ توریت کی دس حکموں کو عیسائیوں سی کچھ علاقہ نہیں ان کو دور کرنا چاہیئے تمام بدعات ان سی موقوف ہوجائینگی ۱۲۰

وقت اس کی ہم معنی پیرکلوطوس نام رکھا گیا جو بعد میں بگڑ کر پاراکلی طوس ہوا جسکا معرب فارقلیط ہوا سینٹ جروم نے جب انجیل کا ترجمہ لاطینی زبان میں کیا تو پیرکلوس کی جگہ پاراکلوس لکھدیا۔ پیرکلوس کی معنی بھی محمدؐ اور احمد کی ہیں یعنی بہت تعریف کیا گیا۔ فارقلیط کا لفظ بھی اب دو انا جیل میں نہیں رہا بلکہ سنہ ۱۸۳۱ و ۱۸۳۳ء کی بعد اسکا ترجمہ روح القدس کردیا گیا جسکی نسبت عیسائیوں کا یہ خیال ہی کہ حضرت عیسیٰ کی بعد جبکہ حواری ایک مکان میں جمع تھے روح القدس انپر نازل ہوا جس سے وہ مختلف زبانیں بولنی لگ گئی اور یہ معاملہ تھوڑی دیر رہا تھا پہلے تو براکٹ میں فارقلیط کی بعد یعنے روح حق کرتے رہے اور رفتہ رفتہ لفظ فارقلیط اور خطوط وحدانی کو اڑا کر بس روح حق کرلیا۔ مگر اس لفظ سے بھی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت پیشینگوئی صاف ہی کیونکہ انکی اوصاف حمیدہ کی لحاظ سے وہ سراسر روح حق ہیں نیز احمد کے معنی حاکم سزا دینے والا اور اسم کی معنے ہیں نشان گویا کہ اسکے ایک یہ معنی ہوئی کہ اسکا نشان یہ ہی کہ وہ بڑا حاکم ہوگا اور بدکاروں کو سزا دیگا چنانچہ یوحنا ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ میں ہے کہ میں حاکم نہیں کرتا اور ایک حکم کرنیوالا آنا ہے مگر روح حق سے وہ مراد لیتا جو عیسائی لیتے ہیں وجوہات ذیل سے باطل ہی اول عموماً عیسائیوں کا اعتقاد فارقلیط کی لفظ سے یہی چلا آتا تھا کہ ایک شخص عظیم الشان ہادی کامل مبعوث ہوگا اسی بنا پر دوسری صدی عیسوی میں منتس عیسائی نے جو بڑا عالم و فاضل تھا دعوی کیا کہ میں فارقلیط ہوں جسکی خبر مسیحؑ نے دی تھی اور ایشیائی کوچک میں ہزاروں عیسائی اسپر ایمان لائی اسکے سوائی جو بیسیوں اشخاص نے یہی دعوی کیا دو یہ یوحنا ۱۴ میں ہی کیا تو وہ نبی ہی صاف اس خیال کی

مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۲﴾

جنکے نیچے سے نہریں نکلتی او ربہتی ہیں اور پاک گھروں میں جو ہمیشگی کی بہشت میں ہیں یہ بڑی کامیابی ہے

وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

ایک اور جسکو تم چاہتے ہو (یعنے دنیا میں) اللہ کی مدد اور قریبی فتح اور مومنوں کو خوشخبری سنادو کہ اے مومنو

اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ

اللہ کے مددگار ہوجاؤ جیساکہ عیسیٰ ابن مریم نے حواریوں سے کہا تھا کہ اللہ کی طرف میرے مددگار کون ہیں

تصدیق کررہا ہے لب التواریخ کا مصنف لکھتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معاصر یہود و نصاریٰ ایک نبی کے منتظر تھے چنانچہ انہیں بشارات کے بموجب حبشہ کا بادشاہ نجاشی اور جارود بن علاج علم توریت میں بڑے عالم و فاضل تھے مسلمان ہوئے سوئم انجیل برناس میں صاف احمد کا لفظ ہے چہارم ابراہیم داؤد سلیمان یسعیاہ علیہم السلام کی پیشینگوئیاں جو مجموعہ توریت میں مندرج ہیں وہ مجموعتاً سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کسی پر صادق آ ہی نہیں سکتیں تفصیل کیلئے دیکھو تفسیر ۲۶/۱۹۶ کی پنجم مسیح فرماتے ہیں کہ وہ فارقلیط ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیگا۔ اس سے مراد عیسائیوں کا روح القدس نہیں ہوسکتا کیونکہ وہ تھوڑی دیر ساتھ رہا تھا ششم اس روح حق نے کوئی کامل تعلیم نہیں دی اور کوئی نئی باتیں نہیں بتلائیں فقط مختلف زبانیں ایک دن میں تھوڑی سی دیر بولنی لگ گئے تھے البتہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے توحید و عبادت و ترک شہوات اور آخرت کی بابت کامل تعلیم دی اور قرآن مجید جو روح حق ہے ہمیشہ کیواسطے مسلمانوں میں چھوڑا ہفتم مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں میں نے واقع ہونے سے پہلے تمہیں خبر دی تاکہ واقع ہو تو ایمان لاؤ۔ یہ الفاظ عیسائیوں کی روح پر صادق نہیں آسکتے کیونکہ جبکہ اسکا نزول ہوا حواریوں سے انکار کرسکتا ہے ہاں ایک رسول کا انکار ضروری تھا جیسا کہ ہمیشہ ہوتا رہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ابتک ہوتا رہا ہے ہشتم مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس جہان کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کی کوئی بات نہیں تو کیا وہ روح حق جو حواریوں پر نازل ہوئی مسیح میں نہ تھی یا حواریوں والی روح کامل اور مسیح والی ناقص تھی۔ کیا حواریوں والی روح سچی صاف گو اور کامل علوم والی تھی اور مسیح والی جھوٹی ڈرنیوالی اور ناقص علوم والی یہ الفاظ خاتم النبیین پر ہی صادق ہیں جو سرور انبیا فخر کائنات اور رحمۃ اللعالمین ہیں نہم فارقلیط آکر میرے لیے گواہی دیگا اس روح نے جو حواریوں پر نازل ہوئی لوگوں کے آگے کوئی گواہی نہیں دی البتہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام عالم کے آگے مسیح علیہ السلام کی رسالت و نبوت کو ظاہر فرمایا۔ اور ان کو عیسائیوں اور یہودیوں کی تہمتوں سے صاف بری کیا تفصیل کے لئے دیکھو ۲۶/۱۹۶ کی تفسیر دہم میں جاؤں تو فارقلیط تمہارے پاس نہ آئے یہ الفاظ روح القدس پر کسی طرح منطبق نہیں ہوسکتے کیونکہ وہ تو ہر وقت مسیح پر موجود رہتی تھی بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر صادق و منطبق ہیں کیونکہ آپکا آنا مسیح کے بعد مقدر تھا۔ یازدہم روح الحق آکر دنیا کو گناہ اور راستی اور عدالت پر ملزم ٹھہرائیگا حواریوں والی روح نے ایسا کوئی عمل نہیں کیا البتہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے منکرین مسیح کو ملزم کیا مشرکوں اور حق کے مخالفوں کا نام و نشان عرب سے مٹا دیا دوازدہم روح حق تمکو ساری سچائی کی راہیں بتاویگی۔ حواریوں والی روح نے کوئی کامل تعلیم نہیں

اِلَى اللّٰهِ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ

حواریوں نے جواب دیا[1] ہم اللہ کے مددگار ہیں پس بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ تو ایمان لایا اور

وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظَاهِرِيْنَ ﴿۱۴﴾

ایک گروہ کافر ہو گیا پس ہم نے مومنوں کو اون کے دشمنوں پر مدد دی پس وہ غالب ہو گئے

سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع ساتھ نام اللہ کے جو بڑا رحمن اور رحیم ہے

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۱﴾

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ اللہ کی تسبیح کرتا ہے جو ذرہ ذرہ کا بادشاہ ہر عیب سے پاک بڑا عظیم حکمت والا

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ

وہ وہی ہے جس نے امیوں میں رسول[2] انہیں میں سے بھیجا جو اونکو اون کی آیتیں پڑھ سناتا اور اونکو پاک کرتا اور اونکو کتاب

دی نہ مسیح ع سے زاید نبی سچائی کے راستے بتلائی بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام عالم کیواسطے کامل ہدایت پیش فرما دی قرآن کریم ہی جس سے کوئی صداقت اور سچائی باہر نہیں سیزدھم جو سنیگا وہی کہیگا اور غیب کی خبریں بتاویگا حواریوں والی روح نے کیا سنا اور کیا غیب کی خبریں دیں وہ تو بقول عیسائیان عین خدا یا جزو خدا تھا پھر سننا کیا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ شان ضرور ہی وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۳ پ غیب کی خبروں کی بابت دیکھو مقامات ذیل۔

۲/۲۳ ۸ ۔ ۲/۵۰ ۔ {۳-۵ و ۶ و ۷ و ۱۸۶ / ۱۱ و ۱۱۸ و ۱۳ و ۹ و ۱۵ و ۱۶۶ و ۸۵} ۔ ۴/۴۷ و ۶۴ و ۴ و ۸ ۔ ۵/۳ ۔ ۵/۱۱ و ۴۵ ۔ ۵/۹۷ و ۹۹ ۔ ۶/۱۲۵ و ۹ و ۹۰ و ۳۴ ۔

۸/۱۰ و ۴ و ۳ و ۹ {۳۳ و ۳ ۔ ۳/۳۱ و ۴۱ ۔ ۷/۲۴ و ۴۸ ۔ ۷/۸۱ ۔ ۹/۳۱ ۔ ۱۰/۹۱ ۔ ۱۰/۲۰ ۔ ۱۰/۹۲ ۔ ۱۲/۲۱۰ ۔ ۱۱/۱۱ ۔ ۱۳/۳۶ ۔ ۱۳/۱۴ و ۳ ۔ ۱۳/۴۴ و ۴ ۔ ۱۴/۴۲ و ۲۵ ۔

۱۵/۹۱ و ۹ ۔ ۱۶/۸ و ۲۶ و ۳۰ و ۹۶ و ۹۲ ۔ ۱۸/۴۷ ۔ ۲۵/۲۵ ۔ ۲۶/۸ ۔ ۲۷/۴۸ ۔ ۲۷/۹۲ ۔ ۲۸/۵ ۔ ۱۸/۸۸ ۔ ۱۷/۹۳ ۔ ۱۷/۹۹ ۔ ۱۸/۴۵ ۔ ۲۱/۴۴ و ۴۳ و ۱۰۵ ۔

۲۲/۲ و ۱۵ ۔ ۲۳/۴۴ ۔ ۲۴/۵۵ ۔ ۲۵/۱۰

الغرض فارقلیط کے معنے روح قرار دیکر بھی جسقدر الفاظ اسکی متعلق مسیح ع نے فرمائے ہیں وہ تمام حواریوں والی روح پر کسیطرح منطبق نہیں ہو سکتی بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اپنے اوصاف حمیدہ کی رو سے احمد اور سراسر روح حق ہیں صاف منطبق ہوتے ہیں پھر جن حواریوں پر وہ روح نازل ہوئی تھی ان الفاظ کی ناقل ہیں اور انمیں سے کسی کا بھی یہ قول نہیں کہ جو فارقلیط آنے والا تھا وہ روح حق کیصورت میں ہمپر نازل ہو چکا۔ آج پیشگوئی کی نقل کرتے تب ہوتی جب اسکا ظہور ہو چکا اور روح حق آ چکی تو اسکا بیان کر دینا لازمی اور ضروری امر تھا۔

[1] حواری کا لفظ حور سے مشتق ہے جسکے معنی خالص سفیدی کے ہیں اسلیئے دہوبی کو بھی حواری کہتے ہیں کیونکہ وہ کپڑے دہوکر سفید کرتا ہے اور مخلص دوست و معاون کو بھی حضرت مسیح علیہ السلام کے اصحاب جو اول اول اُن کے رفیق و مددگار ہوئے حواری کہلاتے ہیں جو تعداد میں بارہ تھے اور اون کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ شمعون جو پیرس کہلاتا تھا اندریاس۔ یعقوب۔ یوحنا۔ فلپس۔ برتلمائی۔ توما۔

[2] امی یعنی جو اشاعت توحید کا مادہ مخرج اور مظہر یا اہل ہیں یا جو اس نبی کی تعلیمات سے پہلے دین سے ناآشنا محض تھے۔

الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۲ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ

اور حکمت کی تعلیم دیتاہے اور اس سے پہلے وہ کھلی گراہی میں تھے۔ اور ان میں سے اوروں کو

لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۳ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ

بھی جو ان سے آملے ہوے نہیں اور وہ زبردست حکمت والا ہے یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسکو چاہتاہے دیتاہے اور اللہ

ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝۴ مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ

بڑے فضل والا ہے جن لوگوں کو توریت اٹھوائی گئی پھر انہوں نے اسکو نہیں اٹھایا وہ اس گدھے کے

يَحْمِلُ اَسْفَارًا ۭ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي

مانند ہیں جو کتابیں اٹھاتاہے بری مثال ہے ان لوگوں کی جنہوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا اور اللہ

الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۵ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَاۗءُ لِلّٰهِ

ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا تو سنادے کہ اے یہودیو اگر تمہارا گمان ہے کہ تم اور لوگوں سے بڑھکر اللہ کے

مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۶ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ

دوست ہو تو موت والی (جلدی) کی دعا مانگو اگر تم سچے ہو اور وہ کبھی بھی

اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝۷ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ

ان عملوں کے سبب جو انہوں نے آگے بھیجے ہیں اوس کی آرزو نہ کرینگے اور اللہ ظالموں کو جانتاہے تو سنادے کہ

تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ

وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو تمہیں ضرور بیشک آکر رہیگی پھر تم اللہ کی طرف لوٹائے جاؤگے جو چھپے اور ظاہر کا جاننے والا ہے

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۸ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ

پھر وہ تمہیں بتلادیگا جو کچھہ تم کرتے تھے۔ اے مومنو جب جمعہ کے دن میں تمہیں نماز کے واسطے بلایا جائے تو

ع ۱

متی رسول لبی والا یعقوب ثانی لبی یا تدی شمعون قنانی یہوداہ اسکریوتی دیکھو متی باب ۱ مسیح علیہ السلام کے بعد یہ حواری ملک یہودیہ میں منادی کہتے پھرے پھر باکی علاقوں میں سے گذر کر یونان اور روم کے شہروں میں پہونچے بڑی بڑی مصیبتیں اٹھاتے رہے کسی سے کچھہ لیتے نہ تھے باکرامت درویش تھے ان کی دعا سے بیمار تندرست ہوتے تھے آخر لوگوں کے ہاتھ سے شہید ہوئے ان کی مساعی جمیلہ کے طفیل دین عیسوی بہت سے بحری و بری ممالک میں پھیلگیا گو گھر لڑائی اور جنگ کی آگ بھی بھڑک اٹھی ۱۲

سه ۵ بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی و ابن ابی حاتم و ابن جریر نے ابو ہریرہ رض سے نقل کیاہے کہ جب آپ نے لما یلحقوا بہم پڑہا تو لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون لوگ ہیں آپ نے جواب نہ دیا پھر سوال کیا جواب نہ دیا تیسری بار سلمان فارسی پر جو ہم میں موجود تھے ہاتھ رکھکر فرمایا کہ ایمان اگر ثریا تک چلا جاوے تو ان میں کے لوگ اسکو پا لینگے بعض مفسرین و محدثین نے اس بشارت کو امام ابو حنیفہ اور اون کے شاگردوں کی طرف منسوب کیا مگر کتنی وجوہات سے یہ پیشینگوئی انپر اونھی نہیں آسکتی اول تو امام اعظم علیہ الرحمۃ نے خود اس بات کا دعوی نہیں کیا دوم آپ کے زمانہ میں دین ایسا مفقود نہیں ہوگیا تھا کہ اسکی نسبت یہ کہا جاسکے کہ وہ زمین پر نہیں رہا تھا۔ بلکہ ثریا پر چلا گیا تھا۔ سه ۵۲ حدیث شریف میں

فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۹﴾ فَاِذَا

اللہ کے ذکر کی طرف کوشش کرکے جاؤ اور خرید فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے واسطے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو

قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ وَاذْکُرُوا اللّٰہَ

پس جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کے فضل سے کمائی کرو[ل] اور اللہ کو بہت یاد کرو

جمعہ کی بڑی تاکید ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ممبر پر چڑھے ہوئے فرماتے تھے کہ لوگ جمعہ ترک کرنے سے باز آویں ورنہ اللہ اُن کے دلوں پر مہر کر دیگا کہ وہ غافل ہو جاوینگے (مسلم) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو سستی سے تین جمعے ترک کریگا اللہ اُسکے دل پر مہر کر دیگا (ابوداؤد و نسائی و ترمذی و ابن ماجہ و دارمی و مالک و احمد) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جمعہ ہر مسلمان پر جماعت کیساتھ حق اور واجب ہے مگر چار شخص غلام اور عورت اور لڑکے اور بیمار پر نہیں۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے جن لوگوں کو عادت ہو کہ جمعہ ترک کر دیتے ہوں یا تو اس عادت سے باز آویں ورنہ اللہ تعالی انکے دلوں پر مہر لگا دیگا پس بھولے ہوئے ہو جائینگے (مشکوۃ ۱۲۳) فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسکو اللہ تعالی اور قیامت پر ایمان ہو اُسکو لازم ہے کہ جمعہ کو ضرور جایا کرے جو کوئی سوداگری میں یا کسی دل لگی کے کام میں لگکر جمعہ سے بے پرواہ ہوا اللہ تعالی اُس سے بے پرواہ ہو جاتا ہے اور اللہ تعالی بے پرواہ تعریف کیا گیا ہے (ترغیب ۱۳۱) فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے جمعہ کے دن اچھی طرح سے غسل کیا اور سویرے اور اول وقت مسجد میں پہنچا اور پیدل چلکر گیا اور امام کے قریب بیٹھا اور خطبہ سنا اور کوئی فضول کلام نہیں کیا تو اوسکو ہر ایک قدم کے بدلے ایک ایک سال کی عبادت کا ثواب ملیگا جسمیں ہمیشہ روزہ رکھا ہو اور ہمیشہ شب بیداری کی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسوقت امام خطبہ پڑھتا ہو اوسوقت کسی بولنے والے کو بھی یوں کہنا کہ چپ رہو یہ بھی فضول ہے (نسائی) بعض مولوی یوں فتوی دیتے ہیں کہ جمعہ شہر میں درست ہوتا ہے دیہات میں درست نہیں یہ فتوی صحیح نہیں ہے کیونکہ اس آیت میں اللہ پاک نے عام طور پر جمعہ کا حکم فرمایا ہے تو سب مسلمانوں پر اور ہر جگہ میں فرض ہوا اور حدیث میں عورتوں اور نابالغوں اور بیماروں اور لونڈی غلاموں کو مستثنے فرمایا گیا اور بعض روایت میں مسافر کا لفظ بھی آگیا ہے (مشکوۃ)

ل گویا کہ روزی کا تلاش کرنا اور اوسکے واسطے محنتیں اٹھانا فضل الٰہی کی تلاش ہے اسی واسطے دن بنایا اور اوسی واسطے تمام نور اللہ کریم فرماتا ہے وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ﴿۱۱﴾ بنایا ہم نے دن کو روزی کمانے کے واسطے۔ لیکن ایسا نہ ہو کہ دنیاوی مشغلوں میں پڑکر انسان اپنے رب سے غافل نہو جائے اور نہ حرام طریقوں کو اختیار کرے چنانچہ حکم ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹﴾ اے مومنو تمکو تمہارے مال اور تمہاری اولاد اللہ کے ذکر سے غافل نہ کردیں اور جو ایسا کرے پس ایسے ہی لوگ برباد ہونیوالے ہیں قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ تو اپنے حال اور قال سے لوگوں کو بتا دے کہ میرے رب نے تو بس فحش باتوں کو حرام کیا ہے خواہ وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ اور گناہ کو اور ناحق کی بغاوت کو اور اس بات کو کہ اللہ کیساتھ ایسا شرک کرو جسکی

كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿١٠﴾ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ

تاکہ تم مظفر و منصور رہو اور جب انہوں نے تجارت یا تماشے کو دیکھا تو اوس کی طرف چلے گئے اور تجھکو کھڑا

قَائِمًا ۚ قُلْ مَا عِندَ اللَّهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ۚ وَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ﴿١١﴾

چھوڑ گئے ہیں تو سنا دے کہ جو اللہ کے پاس ہے وہ تماشے اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ ہی بہتر رزق دینے والا ہے

سُورَةُ الْمُنَافِقُونَ مَدَنِيَّةٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ وَهِيَ إِحْدَىٰ عَشْرَةَ آيَةً

شروع اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا رحمن اور رحیم ہے

إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ

جب تیرے پاس منافق آئے تو انہوں نے کہا کہ ہم شہادت دیتے ہیں کہ تو اللہ کا رسول ہے اور اللہ جانتا ہے کہ تو اسکا رسول یقیناً

باب ۲ سنی تم پر کوئی دلیل نہیں اتاری اور نیز اسبابوں کو اللہ پر وہ باتیں بنا و جنکا تم کو علم نہیں ہے لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ ۱۹۸ تیر اسباب کا کوئی گناہ نہیں کہ اپنے رب کے فضل کی تلاش کرو بلکہ حکم ہے وَابْتَغُوا مِن فَضْلِ اللَّهِ ۶۲ پس وہ لوگ نادان اور بے ایمان ہیں جو اپنی سستی بیکاری اور آوارگی کیواسطے توکل اور تقدیر کا بہانہ پیش کر دیا کرتے اور اپنی تنگ حالی اور بدکاری کو اللہ کیطرف منسوب کر دیتے مَا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللَّهِ ۖ وَمَا أَصَابَكَ مِن سَيِّئَةٍ فَمِن نَّفْسِكَ ۱ پس تمام مصیبت اپنی اعمال کا نتیجہ ہے اور تمام آسائش خدا کی فضل کا۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال روزی کا تلاش کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے (ترغیب ۲۳۷) فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک ہی چیز کو قبول کرتا ہے اور اللہ نے عام مسلمانوں کو بھی حلال روزی کی ویسی ہی تاکید فرمائی ہے جیسے انبیاء علیہ السلام کو (مشکوٰۃ ۲۴۳)

فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص مال حرام کماتا ہے پھر اسمیں سے خیرات کرتا ہے تو قبول نہیں ہوتی اور اس مال کو نیک راہ میں خرچ کر جائیگا تو برکت حاصل نہ ہوگی اگر جمع چھوڑ کر مر جائیگا تو وہ مال دوزخ کا توشہ ہے (مشکوٰۃ ۲۴۳)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کونسا کسب بہت بہتر ہے فرمایا کہ انسان کا اپنے ہاتھ کی مزدوری سے کمانا

امثال ۶ ۱۱ اے کاہل آدمی چیونٹی کے پاس جا اسکی روشیں دیکھ اور دانشی حاصل کر کہ وہ باوجود یکہ اسکا کوئی سردار اور کوئی کروڑا کوئی حاکم نہیں گرمی کے موسم میں اپنے لیئے خورش تیار کرتی ہے اور دروکیوقت اپنی واسطے خوراک جمع کرتی ہے اے کاہل آدمی تو کب تک سویا کریگا تو کب اپنی نیند سے اٹھیگا تھوڑا سونا ور تھوڑا اونگھنا اور تھوڑا ہاتھ کو نیند کے لیئے سمیٹ لینا سو تیری مفلسی رہزن کیطرح آپہونچیگی اور تیری محتاجی ہتھیار بند مرد کی طرح۔

امثال ۱۳ ۴ سست آدمی کا جی بہت کچھ چاہتا ہے لیکن اسے کچھ نہیں ملتا پر چالاکوں کا جی موٹا ہوگا۔

امثال ۲۱ ۵ ہر طرح کی محنت سے مال کی افزونی ہوتی پر لبوں کی زیادہ گوئی صرف محتاجی تک پہنچاتی ہے۔

امثال ۱۸ ۹ وہ جو کام میں سستی کرتا ہے فضول خرچ کا بھائی ہے۔

امثال ۲۰ ۴ سست آدمی جاڑے کے باعث ہل نہیں چلاتا سو وہ کاٹنے کیوقت بھیک مانگیگا اور اس پاس کچھ نہ ہوگا۔

وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ① اِتَّخَذُوْۤا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اور اللہ یہ بھی گواہی دیتا ہے کہ منافق جھوٹے ہیں انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا لیا ہے تاکہ لوگوں کو اللہ کی

اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ② ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

راستے سے روکیں برا ہے جو وہ کرتے ہیں یہ اس واسطے کہ وہ ایمان لائے پھر انکاری ہو گئے پس ان کے دلوں پر مہر

فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ③ وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ

لگا دی گئی پس وہ نہیں سمجھتے اور جب تو ان کو دیکھتا ہے تو ان کے جسم تجھ کو خوشنما معلوم ہوتے ہیں اور اگر بات کہیں

كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ؕ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ

تو تو ان کی بات سنتا ہے گویا کہ وہ لکڑیاں ہیں (مگر نفاق کی وجہ سے ان کا یہ حال ہے) کہ ہر ایک آواز ان کے خلاف

قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ؗ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ④ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا

ہے وہ دشمن ہیں پس ان سے ہوشیار رہ اللہ ان کو ہلاک کرے کدھر الٹے پھرے جاتے ہیں اور جب ان سے کہا جائے آؤ تاکہ اللہ کا رسول

رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ⑤ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ

تمہارے واسطے استغفار کرے تو اپنے سر ونا مٹکاتے ہیں اور تو ان کو دیکھتا ہے کہ وہ تکبر سے پھر کر رک جاتے ہیں ان پر برابر ہے خواہ

اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ⑥

تو ان کے واسطے استغفار کرے یا نہ کرے اللہ ان کو ہرگز نہ بخشے گا اللہ بدعہد لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا

هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ

وہ وہی ہیں جو کہتے ہیں کہ جو رسول اللہ کے پاس ہیں ان پر (اپنے مال) خرچ نہ کرو یہاں تک کہ وہ تتر بتر ہو جائیں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ⑦ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَاۤ اِلَى الْمَدِيْنَةِ

اور آسمانوں اور زمین کے خزانے اللہ ہی کے واسطے ہیں مگر منافق لوگ نہیں سمجھتے کہتے ہیں کہ اگر ہم مدینے واپس گئے تو

لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ

عزت والے لوگ وہاں سے ذلیل آدمیوں کو نکال دینگے اور تمام عزت تو اللہ کے اور اس کے رسول کے واسطے ہے اور مومنوں

لَا يَعْلَمُوْنَ ⑧ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَ

نہیں جانتے اے مومنو تمہیں تمہارے مال اور تمہاری اولاد اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں اور جو ایسا کرے

مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ⑨ وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِىَ

پس وہی لوگ برباد ہونے والے ہیں اور جو کچھ ہم نے تم کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرو پیشتر اس کے

اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَاۤ اَخَّرْتَنِىْۤ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ

کہ تم میں سے کسی کو موت آ جائے پھر وہ کہے اے میرے رب تو نے مجھ کو تھوڑی سی دیر مہلت کیوں نہ دی تاکہ میں صدقہ کرتا

امثال ۲۳/۴ وہ جو جلد مالدار ہونے کو دوڑتا ہے بے گناہ نہ ٹھہریگا ۔ جو شخص اپنی رغبت ایسی شے پر لگاتا ہے جو کچھ نہیں ہے وہ ہرگز مالدار نہ ہو گا ۔

واعظ ۵/۱۲ محنتی کی نیند میٹھی ہے خواہ وہ تھوڑا کھائے خواہ بہت لیکن دولت کی فراوانی مالدار کو سونے نہیں دیتی

مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

اور نیک بنجاتا اور اللہ کسی نفس کو جب اسکی اجل آپہونچی ہرگز ہرگز مہلت نہ دیگا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خبردار ہے

سُوْرَةُ التَّغَابُنِ مَدَنِيَّةٌ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ وَهِيَ ثَمَانَ عَشْرَةَ اٰيَةً

شروع ساتھ نام اللہ کے جو بڑا رحمن اور رحیم ہے

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۫ وَهُوَ

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ اللہ کی تسبیح کرتا ہے اُسیکا ملک ہے اور اُسی کی حمد ہے اور وہ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ؕ وَاللّٰهُ

ہر شے پر قادر ہے وہ وہی ہے جسنے تمکو پیدا کیا پھر تم میں سے بعض کافر ہیں اور بعض مومن

بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ

اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اُس کو دیکھ رہا ہے اُسنے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا اور تمہاری صورتیں بنائیں

لہ ہر ایک شے اپنے رب کی تسبیح کسطرح اور کن الفاظ سے کرتی ہے یہ ایک نہایت ہی دقیق اور غور طلب مسئلہ ہے سرسری نظر سے بھی جو دیکھا جائے تو ہر ذرہ اور ریشہ خداوند عالم کا جلال و جمال ظاہر کر رہا ہے آسمانوں کے بیشمار ستارے جنکی کوئی انتہا آجتک معلوم ہوئی ہی نہیں کروڑہا کروڑ میلونکے فاصلوں سے خدای قدوس کی لاانتہا قدرت کا نظارہ دکھلاتے اور چھپ جاتے ہیں چاند اور سورج تبلاتے ہیں کہ اُس خدا کی کیسی عظمت و شان ہے جسکی ہم ادنی مخلوق ہیں ہوا کے پرند اور میدانوں کے چرند دکھلا رہے ہیں کہ اُس مالک مطلق کی ربوبیت کیسی وسیع اور عام ہے جسنے ادنی ادنی حیوان کیلئے کسطرح پرورش کا سامان کامل طور پر مہیا کر رکھا ہے ایک مچھر بھی زبان حال سے یہی کہتا ہے کہ اے ناچیز انسان تو اپنے رب کی قدرت کو دیکھ کہ مجھ جیسے بے مقدار حیوان کے اندر کیا کیا اعضا رکھے ہیں دیکھنے کے الگ سننے کے الگ کاٹنے کے الگ خون چوسنے کے الگ غذا ہضم کرنیکے الگ سانس لینے کے الگ موقعہ شناسی کے الگ اوڑنے کے الگ چلنے کے الگ کیا کوئی صناع یا حکیم ہے جو مجھسا ایک پر بھی بنا سکے یہی تسبیح ہر ایک دانہ اور پتہ کر رہا ہے کہ سوائے خدائے قدوس کے اور کسی میں یہ طاقت نہیں جو مجھ جیسا وجود بنا کر وہی خاصیتیں اُسمیں رکھ سکے وجود انسانی کا بھی ذرہ ذرہ اور ریشہ ریشہ اُسی قادر مطلق کی تسبیح و تقدیس کر رہا ہے آنکھ کہتی ہے کہ کوئی حکیم یا کاریگر مجھ جیسی صورت بنا کر اُسمیں میری خواص اور میری قوتیں پیدا نہیں کر سکتا کان کہتے ہیں کہ سوای باریتعالی کے اور کسی کی طاقت نہیں کہ مجھ سی شکل بنا کر ہزارہا ہزار آوازوں اور بولیوں کی شناخت اُسمیں پیدا کر سکے حنجرہ کہتا ہے کہ میں قدرت الٰہی سے کروڑہا کروڑ آوازیں نکال سکتا ہوں پر کیا کوئی انسان ایسا باجہ اور بھی بنا سکتا ہے اسیطرح ہر شے خدای قدوس کی عظمت و قدرت کا اظہار کر رہی ہے وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ۱۵/۴۴ یہ اُسی پروردگار کی قدرت ہے جسنے ہاتھی گھوڑے گدھے گائے بیل بکری بھیڑ اور خچر کو انسان مطیع اور خادم بنا رکھا ہے سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ۲۵/۱۳ بادل کا گرجنا بجلی کا لسکنا مینہ اور اولوں کا برسنا ہواؤں کی جھنگار سورج کی چمک رات کا اندھیرا اور دن کی روشنی تمام اُسی کا جلال اور اُسی کی قدرت ظاہر کر رہے ہیں وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ ۱۳/۱۴

صَوَّرَكُمْ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۞ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَ

پھر تمہاری صورتوں کو اچھا بنایا اور اسی کیطرف آخری ٹھکانا ہی جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے وہ جانتا ہی اور

مَا تُعْلِنُوْنَ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۞ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

نیز جو کچھ تم چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو اسکو جانتا ہے اور اللہ دل کے حال سے بھی خوب واقف ہی کیا تمہیں اون منکروں کی

مِنْ قَبْلُ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۞ ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ

پہلے ہو چکے پس اونہوں نے اپنے فعل کا عذاب چکھا اور اونکے واسطے دردناک عذاب ہی یہ اسواسطے ہوا کہ اُن کے رسول

رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ

صاف صاف تعلیم لیکر آئے مگر وہ یہی کہتے رہے کہ کیا یہ انسان ہماری ہدایت کریگا پس اُس سے انکاری ہوئے اور

پھر یہ کیسا غضب اور کیسی نادانی ہے کہ کسی انسان یا حیوان یا چاند یا سورج یا پہاڑ یا دریا کو اسکا شریک ٹھیرایا جاوے یا خداوند عالم کی ذات یا کلام میں ضعف یا نقص یا تغیر مانا جائے سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۲۳ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۵۹ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ هُوَ الْغَنِيُّ ۶۸ ہر ایک شی اپنے اپنے خواص قدرتیہ پر ہمیشہ کیواسطے قایم ہے یہی اُسکی نماز اور یہی اُس کی تسبیح ہی اسی قیام پر تمام علوم کا دار مدار ہے پانی ہوا روشنی بجلی اور مقناطیس ہمیشہ کیواسطے اپنے اپنے قواعد کے پابند ہیں جنکی تحقیقات سے علوم طبعی پیدا ہوئے تمام چیزیں کیا حیوانی کیا نباتی کیا معدنی اپنے اپنے خواص رکھتی ہیں یہی علوم طب وکیمیا ایجاد ہوئے فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۸۳ پس پاک ہی وہ جسکے ہاتھ میں تمام چیزوں کی بادشاہتیں ہیں اور اُسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤگے كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ۴۱ سب کو اپنی اپنی نماز اور تسبیح معلوم ہے انسان کسی قدرتی شے کے بنانے پر قدرت نہیں رکھتا یہاں تک کہ ایک مچھر یا پسو یا اس سے بھی کم درجہ کا حیوان نہیں بنا سکتا نہ ادنی سے ادنی کوئی نباتی شی بنا سکتا ہی اور نہ معدنی کسی خدائی فعل میں کوئی انسان ایک ذرہ بھر شرکت بھی ثابت نہیں کر سکتا مسیح علیہ السلام صلیب کیوقت پکارا ٹھے ایلی ایلی لما سبقتنی میرے خدا میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا حالانکہ خدا نے اون کو چھوڑا نہ تھا وقت ہائی میں کسیقدر دیر باقی تھی جو پیشخبری اور خدائی وعدوں کے باوجود بھی گھبرا اٹھے اور دعائیں کرتے رہے کہ اگر تیرا منشا ہو تو یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے ایسا ہی نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت جو فتوحات ممالک حصول خزاین اور ہلاکت اعدا کے وعدے چلے آتے تھے ان میں توقف دیکھکر منکرین ومخالفین بار بار پکارتے تھے کہ وہ تمہارے فتوحات کہاں ہیں تمہاری مدد کو فرشتے کیوں نہیں اُترتے تمہارے ملک میں نہریں کیوں جاری نہیں ہو جاتیں تمہارے دشمنوں پر آسمان کیوں نہیں ٹوٹ پڑتا تا تیر کتاب دفعتاً کیوں نہیں اُتر آئی تمہیں سونے اور چاندی کے مکان کیوں نصیب نہیں ہوتے تمہارے معجزات کیوں ظاہر نہیں ہوتے ایسے سوالوں کا جواب یہی دیا جاتا تھا سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ۹۳ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ۳۸ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۶۷ یونس علیہ السلام محض اس خیال سے کہ خداوند رحیم

منزل ۷

وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ﴿٦﴾ زَعَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَن لَّن يُبْعَثُوا ۚ قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي

بے پروائی کی اور اللہ تو لاپروا اور اعلیٰ صفات والا ہے کافروں نے گمان کیا کہ وہ ہرگز اٹھائے نہ جاوینگے تو کہ ہاں قسم ہے میرے رب کی

لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۚ وَذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿٧﴾ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ

سنا دو کہ ہاں اور مجھے اپنے رب کی قسم کہ تم ضرور اٹھائے جاؤ گے پھر تمہارے عملوں پر تنبیہ کی جائیگی اور یہ اللہ پر آسان ہے پس اللہ

وَالنُّورِ الَّذِي أَنزَلْنَا ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿٨﴾ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ۖ ذَٰلِكَ

اور اسکے رسول پر اور اس نور پر جو ہم نے اتارا ہے ایمان لاؤ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خبردار ہے جس دن وہ تم کو

يَوْمُ التَّغَابُنِ ۗ وَمَن يُؤْمِن بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُدْخِلْهُ

ہار جیت کا دن ہوگا اور جو اللہ پر ایمان لائے اور اچھے عمل کرے وہ اسکی برائیوں کو مٹا دیگا اور اسکو داخل

جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٩﴾

جنت کریگا جنکے نیچے سے نہریں نکلتی اور بہتی ہیں وہ اسمیں ہمیشہ رہنے والے ہیں وہ بڑی کامیابی ہے۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ خَالِدِينَ فِيهَا

اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری نشانیوں کو جھٹلایا یہ لوگ صاحب دوزخ ہیں ہمیشہ اسمیں رہنے والے اور

وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿١٠﴾ مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَمَن يُؤْمِن بِاللَّهِ

وہ برا ٹھکانا ہے جو کچھ مصیبت پہونچے وہ اللہ کے ہی اذن سے پہونچتی ہے اور جو اللہ کو مانے وہ اوس

يَهْدِ قَلْبَهُ ۚ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿١١﴾ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ۚ فَإِن

قلب کو ہدایت کر دیگا اور اللہ سب شے کو جاننے والا ہے اور اللہ کی اور اسکے رسول کی اطاعت کرو پس اگر

تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿١٢﴾ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ وَعَلَى اللَّهِ

تم پھر جاؤ تو ہمارے رسول پر تو بس صاف صاف پہنچا دینا ہے اللہ وہ ہے کہ اس کے سوائی کوئی معبود محبوب نہیں

اور کریم ہے وہ وقت پر نینوہ سے عذاب کو ٹالیگا اسلئے وہاں سے بھاگ نکلا اور گمان کیا کہ خدا کی قدرت اسکو پکڑ نہ سکیگی اسلئے سمندر میں گرا دیئے گئے اور مچھلی ان کو نگل لیا تین دن اور تین رات اوسی کے پیٹ میں رہے یہانتک کہ خود پکار اٹھے لا الٰہ الا انت سبحٰنک انی کنت من الظٰلمین ۔ ۱۲ ۔ انسان کو ذات باری تعالیٰ کی نسبت کسی قسم کی بدظنی کرنا بڑی بڑی مصیبتوں کا موجب ہو سکتا ہے اور ہر ایک دکھ انسان اُسی کی شامت اعمال سے آتا ہے وہ کبھی اللہ کریم پر بوجہ سختی او ظلم کا گمان نہ کرے بلکہ وہ تو صدہا بار بخشتا اور معاف فرماتا ہے ہاں تادیباً سزا بھی دیتا ہے مصیبتوں سے بچنے کا یہ ایک کامل نسخہ لا الٰہ الا انت سبحٰنک انی کنت من الظٰلمین ۔ ۱۲ ۔ کیونکہ اسکے ساتھ ہی اللہ کریم فرماتا ہے فاستجبنا له ونجیناه من الغم ۔

۵ نقصان خسارہ بہت سے کام جنمیں انسان عموماً نہایت مشغول و محو رہتا ہے اور تمام عمر متفرق محنتوں میں منافع کی امید پر کھو دیتا ہے قیامت کے دن ثابت ہوگا کہ وہ تمام شغل اور تمام محنتیں بیفائدہ اور باعث نقصان تھیں جو تھوڑے بہت نیک عمل کئے وہ مفید ثابت ہونگے باقی سب برباد ہو جائینگے عمومیت کے لحاظ سے اُس دن کا نام یوم التغابن ہے

فلیتوکل المؤمنون ﴿۱۳﴾ یٰایھا الذین اٰمنوا ان من ازواجکم واولادکم عدوا

اور مومنوں کو چاہیے کہ اللہ پر بھروسہ کریں۔ اے مومنو بہت سی تمہاری بیویاں اور تمہاری اولاد تمہاری دشمن ہیں

لکم فاحذروھم وان تعفوا وتصفحوا وتغفروا فان اللہ غفور رحیم ﴿۱۴﴾

پس اُن سے ہشیار رہو اور اگر معاف کرو اور درگزر کرو اور پردہ کرو سلے تو (یاد رکھو) کہ اللہ بھی غفور اور رحیم ہے

انما اموالکم واولادکم فتنۃ واللہ عندہ اجر عظیم ﴿۱۵﴾ فاتقوا اللہ ما استطعتم

تمہاری مال اور تمہاری اولاد تو بس فتنہ ہیں ع۵ اور اللہ کے پاس بڑا اجر ہے پس جہانتک تمہاری طاقت

واسمعوا واطیعوا وانفقوا خیرا لانفسکم ومن یوق شح نفسہ

ہے اللہ کو ہی اپنا سپر بناؤ اور سنو اور تابعداری کرو اور مال خرچ کرو (کہ یہ) تمہاری نفسوں کیواسطے بہتر ہے اور

فاولئک ھم المفلحون ﴿۱۶﴾ ان تقرضوا اللہ قرضا حسنا یضعفہ لکم

بچایا گیا وہی لوگ مظفر و منصور ہیں اگر تم اللہ کے نام پر اچھا مال علیحدہ کر دیا کرو تو وہ تمہارے واسطے اسکو

ویغفر لکم واللہ شکور حلیم ﴿۱۷﴾ عٰلم الغیب والشھادۃ العزیز الحکیم ﴿۱۸﴾

بڑھا دیگا (گنا ہوں سے) تمہاری معافی اور حفاظت کریگا اور اللہ قدردان حلم والا ہے چھپے اور ظاہر کو جاننے والا زبردست

سلے یعنی اللہ غفور و رحیم ہے اسلیئے اے مومنو تمکو بھی اُسکے اخلاق کیمطابق معافی اور درگزر اور پردہ پوشی کی عادات اختیار کرنی چاہئیں تاکہ اُس کی قربت اور محبت اور معیت حاصل ہو اگر تم لوگونسے معافی درگذر اور پردہ پوشی کا معاملہ رکھو گے تو ایسا ہی اللہ کریم تمسے رکھیگا چنانچہ ایک اور آیت میں ارشاد ہے ولیعفوا ولیصفحوا الا تحبون ان یغفر اللہ لکم واللہ غفور رحیم ۲۲/۲۴ چاہیے کہ معاف کیا کریں اور گذر کیا کریں کیا تم نہیں چاہتے ہو کہ اللہ تمہاری معافی اور حفاظت کرتا ہے اور اللہ تو غفور و رحیم ہے معافی و درگذر کیطرف قرآن کریم طرح طرح سے کھینچتا اور رنگارنگ پیرایوں سے اس عادت کو دلوں میں منقش کرنا چاہتا ہے چنانچہ آیات ذیل پر غور کرو۔

(۱) وان تعفوا اقرب للتقوٰی ۲/۲۳ خدا ترسی کے قریب تر یہی ہے کہ معاف کرتے رہا کرو (۲) وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم وجنۃ عرضھا السمٰوٰت والارض اعدت للمتقین ۞ الذین ینفقون فی السرآء والضرآء والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین ۳/۱۴ اپنے رب کی پناہ اور بخشش کیطرف اور اس جنت کیطرف دوڑ جسکا پھیلاؤ آسمان اور زمین ہیں جو خدا ترسوں کیواسطے طیار کیگئی ہے جو فراخی میں اور تنگدستی میں خرچ کرتے رہتے ہیں جو غصہ کھا جانے والے اور لوگوں کو معاف کرنیوالے ہیں اور اللہ محسنوں سے محبت کرتا ہے (۳) واذا ما غضبوا ھم یغفرون ۴۲/۴ اور جب وہ غصہ میں آتے ہیں تو بخشدیتے ہیں (۴) فاعف عنھم واصفح ان اللہ یحب المحسنین ۵/۳ پس اون کو معاف کرے اور درگذر کر تحقیق اللہ ایسے نیکوں سے محبت کرتا ہے (۵) ادفع بالتی ھی احسن السیئۃ نحن اعلم بما یصفون ۲۳/۶ بدی کا مقابلہ اعلےٰ درجہ کی بھلائی سے کر ہم خوب جانتے ہیں جو کچھ باتیں وہ بناتے ہیں (۶) ادفع بالتی ھی احسن فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم ۞ وما یلقھا الا الذین صبروا وما یلقھا الا ذو حظ

علہ جب کوئی سونے کو نکھارتا ہے تو کہتا ہے فتنت الذھب یعنی میں نے سونے کو نکھار لیا ہے اسی طرح مال اور اولاد سے متقیوں اور منافقوں کی چھانٹ ہو کر خدا پرست لوگ الگ اور دنیا پرست لوگ الگ ہو جاتے ہیں۔ ۱۲

سورۃ الطلاق مدنیۃ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | وھی اثنتا عشرۃ آیۃ

شروع ساتھ نام اللہ کے جو بڑا رحمٰن اور رحیم ہے

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْھُنَّ لِعِدَّتِھِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّۃَ

اے نبی جب تم عورتوں کو طلاق دیکر تو ایسے وقت میں طلاق دو کہ عدت کا شمار آسان ہو اور عدت کو دن گنتے رہو

وَاتَّقُوا اللّٰہَ رَبَّکُمْ لَا تُخْرِجُوْھُنَّ مِنْ بُیُوْتِھِنَّ وَلَا یَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَۃٍ

اور اللہ سے ڈرو جو تمہارا رب ہے اونکو اون کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں مگر جبکہ کوئی صریح شرارت انسے سرزد

مُّبَیِّنَۃٍ وَتِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰہِ وَمَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰہِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَہٗ لَا تَدْرِیْ

ہوئی ہو (تو نکالدو یا وہ خود نکلجائیں) اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اللہ کی حدونکو توڑے تو اسنے اپنی نفس پر ظلم کیا

لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا ۝ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَھُنَّ فَاَمْسِکُوْھُنَّ بِمَعْرُوْفٍ

تو نہیں جانتا شاید اللہ اسکے بعد نئی صورت (میل ملاپ کی) پیدا کرے پس جب وہ اپنی عدت پوری کر چکیں

اَوْ فَارِقُوْھُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْھِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْکُمْ وَاَقِیْمُوا الشَّھَادَۃَ

تو اون کو نیکنامی کے طریق سے رہنے دو یا نیکنامی کے ساتھ جدا کر دو اور اپنے میں سے دو انصاف والے گواہ

لِلّٰہِ ذٰلِکُمْ یُوْعَظُ بِہٖ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ

ٹھیرالو اور اللہ کیواسطے شہادت پر قایم رہو اللہ یہ نصیحت اوس شخص کو کرتا ہے جو اللہ کو اور یوم آخرت کو مانتا ہے

مَخْرَجًا ۝ وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ

کر دیگا اور اوسکو ایسی جگہ سے رزق دیگا جہاں سے اوسکو گمان نہیں ۵۴ اور جو اللہ پر بھروسہ کریگا پس وہ اوسکو کافی

عظیم ۱۴ بدی کا مقابلہ اعلیٰ درجہ کی بھلائی سے کرنیسے پس جس شخص کے ساتھ تیری عداوت ہی وہ ایسا ہو جاویگا گویا کہ گرمجوش دوست ہی اور ایسا کرنا انہیں کو نصیب ہوتا ہی جو صبر کرنیوالے ہیں اور یہ انہیں کو نصیب ہے جو بڑے خوش نصیب ہیں معافی اور احسان کی یہی سچی فلاسفی ہی جو قرآن کریم نے بیان فرمائی ہی جو فطرت انسانی کے عین مطابق ہی اسمیں اوس افراط و تفریط کی اصلاح ہے جو شریعت موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام میں تھی کہ موسیٰ کی تعلیم میں آنکھیں انتقام کی تاکید ہی اور مسیح علیہ السلام نے حلم و عفو کو حد فطرت سے باہر پہنچا دیا ہی کہ جو تمہارے ایک گال پر تھپیڑ مارے دوسری گال کو پیش کر دو زیادہ تفصیل کیواسطے دیکھو آیات ذیل کا حاشیہ ہے ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ پہلوان وہ نہیں جو لوگوں کو پچھاڑے بلکہ پہلوان وہی جو غصہ کیوقت اپنی جان پر قابو رکھے ۱۲

سلہ مثلاً ایسا طہر ہو جسمیں جماع واقع ہو چکا جس سے احتمال حمل کا ہو سکتا ہی یا ایام حیض نہ ہوں ۱۲

سلہ یعنی مدت عدت کے گذرنے سے پہلے جس گھر میں وہ ہیں وہ انہیں کا گھر ہی اسلیئے وہاں سے نکالنا داخل ظلم ہوگا

سلہ جب اتفاقی اس آیت سے سورہ مایدہ کی آیت ذیل کو منسوخ قرار دیا ہی ذَوَا عَدْلٍ مِّنْکُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَیْرِکُمْ کہیں خواہ مخواہ آیت قرآنی کو منسوخ قرار دینا یا انمیں اختلاف ثابت کرنا عظمت قرآنی کے خلاف ہی سورہ مایدہ میں شہادت وصیت کے بارہ میں ہی پھر اختلاف ہی کونسا ہی جسکی وجہ سے دو آیت قرآنی کو منسوخ قرار دیا جاوے ۱۲ سلہ کا نتیجہ رہو اور گناہ سے

منزل ۷

ترجمہ بامحاورہ حضرت کی بارہ میں عدد

إِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ أَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝ وَالّٰٓئِي يَئِسْنَ مِنَ

الله اپنی بات کو پہونچنے والا ہے الله نے ہر شے کے واسطے ایک اندازہ مقرر کیا ہے اور تمہاری عورتوں میں سے

الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ أَشْهُرٍ وَّالّٰٓئِي لَمْ يَحِضْنَ

جو حیض سے نا امید ہو چکی اگر تمہیں شبہ ہو تو ان کی عدت تین مہینہ ہیں ایسا ہی ان کی جنکو ابھی حیض نہیں آیا

کرو ٤ اپنی بستر پر پڑے ہوئے اپنے ہی دلونمیں سوچ کرو ٣ (زبور ۴) خداوند کا خوف پاک ہی کہ اسکو ابد تک پائیدار کی ہے ٥ (زبور ۱۹) وہ کونسا انسان ہی جو خداوند سے ڈرتا ہی وہ اسکو وہی راہ جو اسکو پسند ہے تبلاویگا ۱۰ اسکا جی چین سی رہیگا ۱۱ اور اسکی نسل زمین کی وارث ہوگی ۱۲ خداوند کا بھید اس پاس ہی جو اس سے ڈرتا ہی ۱۳ وہ ان کو اپنے عہد کی شناسائی عنایت کریگا (زبور ۲۵) ساری زمین خداوند سی ڈرتی رہی اور جہان کی ساری آبادی اسکا خوف مانے کہ اس نے کہا اور وہ ہو گیا ۱۱ (زبور ۳۳) مبارک ہی وہ آدمی جسکا بھروسا اسپر ہے اسکے مقدسو خداوند سی ڈرو ۱۲ کیونکہ جو اس سے ڈرتے ہیں انہیں کچھ کمی نہیں شیر ببر کے بچے حاجتمند ہوئے اور بھوکے رہتی ہیں پر جو خداوند کے طالب ہیں انہیں کسی نعمت کی کمی نہیں (زبور ۳۴)

اتقوی ایک فطرتی امر ہے جو ہر ایک انسان کے اندر بدی کے وقت ظاہر ہوتا ہی متواتر سرکشیوں اور بدکاریوں کے ساتھ یہ خوب زائل ہو جاتا اور خدا پرستی و نکوکاری کے ساتھ بڑھتا ہے۔ قرآن مجید فرماتا ہے وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۝ فَأَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ۝ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۝ ۹۱ قسم ہے نفس کی اور اوس ذات کی جسنے اوسکو ایسا درست کیا پھر اوسکے اندر فجور اور تقوی کا علم ڈالا تحقیق جسنے اسکو پاک کیا وہ فلاح یافتہ ہوا اور جسنے اوسے ناپاک کیا وہ برباد ہوا۔ **تقوی** پر تمام ہدایت اور انسانی کامیابیوں کا مدار و مدار ہی کیونکہ جو متقی ہی اسی کیواسطے نصیحت کارگر ہوتی اور وہی اسپر چلتا ہے جو خدا سے ڈرتا ہے وہی نصیحت کی بات کو سنتا اور بیچ قبول کرسکتا ہی مگر جو بیباک ہے وہ لاپرواہ متکبر اور سرکش بنا رہتا ہی چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے وَإِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ تحقیق قرآن متقیوں کیواسطے ضرور تذکرہ ہی یعنی اس سی متقی لوگ ضرور متنبہ اور نصیحت پذیر ہوتی ہیں إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ۝ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ ۳۶ یہ محض ایک نصیحت اور صاف صاف بیان کرنیوالا قرآن ہے تاکہ وہ شخص جو زندہ ہی عبرت زدہ ہو اور کافروں پر حجت پوری ہو کر عذاب کا حکم حق ہو جا۔ اَللّٰهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ۳۹/۲۳ اللہ نے احسن حدیث کی کتاب اتاری ہی جسکی باتیں ایک دوسرے سے مشابہ اور بار بار دوہرائی گئی ہیں جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کی جلدوں کا رواں کھڑا ہو جاتا ہے پھر ان کی جلدیں اور قلوب نرم ہو کر ذکر الٰہی کیطرف مائل ہو جاتے ہیں پھر جو صادق ہی وہ خود جھوٹ ریا فریب مبالغہ اور افترا سے پاک صاف ہوتا ہے اس لئے خود سچ بولتا اور سچائی کو فوراً پہچان کر قبول کر لیتا ہے چنانچہ متقیوں کی بابت قرآن کریم فرماتا ہے وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ ۳۹/۳۳ جو سچ لایا اور سچ کی تصدیق کرتے

یہی لوگ تو متقی ہیں ۱۲

منزل ۷

وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۭ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ

اور حمل والیوں کی عدت یہ ہی کہ وہ اپنا حمل جن چکیں اور جو اللہ کو سپر بنا وے اُسکے واسطے اپنے

اَمْرِهٖ يُسْرًا ۝ ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗٓ اِلَيْكُمْ ۭ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ

حکم سے آسانی کی صورتیں کر دیگا۔ یہ اللہ کا حکم ہی اُسنے اُسکو تمہاری طرف اُتارا ہی اور جو اللہ سی ڈرے وہ اُسکی برائیاں

اگر تجھ میں خوفِ خدا کچھ نہیں ہی	سمجھ لے امید ہدا کچھ نہیں ہی	نہیں ذکر سے دل ترا کانپتا گر
نصیحت نہیں تجھپہ ہوگی موثر	نہ کام آیگی تیری انجیل و تورات	نہ داؤد کے گیت و قرآں کی آیات
تجھے نرم کرتا نہیں گر یہ قرآں	سمجھ لے نہیں تجھمیں کچھ دین ایماں	جو پیدا نہوں اس سے رقت کے آثار

انسان خواہ کیسا ہی متکبر ظالم اور غلیظ القلب کیوں نہو جبتک اسمیں کوئی شمہ ایمان اور حیات روحانی کا باقی ہی اسوقت تک ذکر قرآن اسمیں کپکپی ڈالدیتا اور جسم کے ذرہ ذرہ کو ہلا دیتا ہے اسکی مثال ایسی ہی جیسے کہ فاسد عضلات یا اعصاب جبتک اُنکا کوئی ریشہ بھی اصلی حالت پر ہی اُسوقت تک بجلی انمیں حرکت پیدا کر سکتی ہے اسی طرح پر جبتک انسان میں کوئی بھی رگ دین وایمان کی باقی ہی اوسوقت تک قرآن کا ذکر اُسکو حرکت دیسکتا۔ مثال کے طور پر قرآن مجید فرماتا ہی لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰي جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۭ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۵۹/۲ کیسی مبارک ہیں وہ لوگ جو خدا سے ڈرتے ہیں۔ اللہ تعالی اُن کی ہدایت حمایت اور مغفرت کے وعدے فرماتا ہے اُن کے رزق عزت اور مشکلات کا کفیل بنتا ہے چنانچہ وہ خود فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۱۶/۱۲۸ تحقیق اللہ اُن لوگوں کے ساتھ ہے جو متقی اور محسن ہیں اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ۳۶/۱۱ رسلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے سمجھانے سے وہی سمجھ سکتا ہے جو نصیحت پر عمل کرے اور در پردہ رحمن سے ڈرتا ہو پس ایسے شخص کو مغفرت اور اجر عظیم کی خوشخبری سنادے وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۷/۹۶ اگر بستیوں کے لوگ خدا کو مانتے اور تقوی اختیار کرتے تو ہم اُنپر برکتوں کے دروازے آسمان اور زمین سے کہولدیتے وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۳/۱۴ اللہ سے تم ڈرو تاکہ تم فلاح پاؤ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۷/۱۲۸ تحقیق آخر فلاح متقیوں کیواسطے ہے هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ۳/۱۳ یہ قرآن لوگوں کیواسطے ایک بیان اور خدا ترسوں کیواسطے ہدایت و نصیحت ہی وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۶۵/۳ جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ اُسکے واسطے مخلصی کے رستے بنا دیتا ہے اور ایسی ایسی طرق سے رزق پہنچاتا ہے کہ وہ گمان نہیں کرسکتا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۸/۲۹ اے مومنو اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو وہ تمہارے واسطے فرقان پیدا کریگا تمہاری بدیوں کو دور کریگا اور تمہارے گناہوں کو بخشیگا کیونکہ اللہ بڑے فضل والا ہے فرقان کے معنی ہیں علیحدگی امتیاز اور

سَیِّاٰتِهٖ وَ یُعْظِمْ لَهٗۤ اَجْرًا ⑤ اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَیْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ

دور کردے گا اور اُس کے اجر کو بڑا کرے گا۔ (اُن مطلقہ عورتوں) کو وہیں ٹھہراؤ جہاں اپنے مقدور کے مطابق

وُّجْدِكُمْ وَ لَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَیِّقُوْا عَلَیْهِنَّ ؕ وَ اِنْ كُنَّ اُولَاتِ

اور اُن کو تنگی پہنچانے کی نیت سے دُکھ نہ دو اور اگر حمل والی ہوں

حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَیْهِنَّ حَتّٰى یَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ

تو اُن کو روٹی کپڑا دو یہاں تک کہ وہ اپنا حمل جن لیں پس اگر وہ تمہارے واسطے دودھ پلادیں

فیصلہ۔ پس آیت شریف کا یہ مطلب ہوا کہ اے مومنو اگر تم متقی بنو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری ذات میں ایسے ایسے نشانات برکتیں اور کرامتیں رکھدیگا جو تمکو اور لوگوں سے علیحدہ کرد کھلائیں گے اور تم صاف طور خاص خاص نظر آؤگے اور نیز تم میں نیکی بدی کی امتیاز کیواسطے قوت فیصلہ پیدا ہو جائیگی گویا کہ جیسے قرآن مجید تمام کتب ہائے سماوی میں بالاتر اور حق باطل میں صاف جدائی کرنیوالا ہے ویسے ہی تم بھی ہو جاؤگے تمہاری آئیں تمکو اوروں سے علیحدہ کردیگی اور تمہاری قوت فیصلہ تمام حق و باطل میں صاف امتیاز کرے گی اور تم دیکھوگے کہ اللہ کریم کے کتنے بڑے فضل و کرم ہیں اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ۹ تحقیق اللہ متقیوں سے محبت کرتا ہے۔ اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۚۖ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۱۱ آگاہ ہو کہ اولیا اللہ کو نہ تو کچھ خوف ہوتا ہے اور نہ وہ غمناک ہوتے ہیں وہی تو ہیں جو خدا کو مانتے اور اُس سے ڈرتے ہیں وَ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۚ ۲۷ جو اپنے رب کے جلال سے ڈرتا ہے اُس کے واسطے دو بہشت ہیں وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۙ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰى ؕ ۹ پس جو شخص اپنے رب کے جلال سے ڈرتا اور اپنے نفس کو ہوا و ہوس سے روکتا ہے اُسکا دار القرار جنت ہے مَنْ خَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ وَ جَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِیْبِ ۙ ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ؕ ذٰلِكَ یَوْمُ الْخُلُوْدِ ۳۴ لَهُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ فِیْهَا وَ لَدَیْنَا مَزِیْدٌ ۳۵ جو بے دیکھے رحمٰن سے ڈرتا اور توبہ کرنیوالے دل کے ساتھ حاضر ہوتا ہے اُسکی نسبت کہا جائیگا کہ اُسکو سلامتی کے ساتھ بہشت میں داخل کرو یہ ہمیشگی کا دن ہے اُن کے واسطے یہاں پر جو کچھ چاہیں حاضر ہے اور ہمارے پاس اور بڑھکر ہے یعنی وہ نعمتیں اور رحمتیں موجود ہیں جن کا وہ خیال نہیں کرسکتے۔

۳۔ تقویٰ ہی ایک ایسا محافظ ہے جو انسان کو بد ارادوں اور بد عملیوں کے وقت فوراً متنبہ کردیتا اور ضلالت سے بچالیتا ہے۔ اِس طاقت کی نسبت قرآن کریم فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ۲۰۱ تحقیق جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں جب اُن کو شیطانی وسوسہ چھوتا ہے تب وہ متنبہ ہو جاتے اور فوراً دیکھنے لگتے ہیں مبارک ہیں وہ لوگ جو شیطانی وسوسے کے مساس کے ساتھ ہی آگاہ ہو جائیں اور بد ارادہ سے باز آجائیں یہی لوگ ہیں جو ہر قسم کی شرارت سے بچ سکتے اور اللہ کی خاص رحمت کے نیچے آجاتے ہیں جو خدا کے واسطے اور خدا ان کے واسطے ہو جاتا ہے۔ ۶/۱۸۸

۴۔ بدی سے فطرتی تقویٰ زائل ہو جاتا اور نیکی سے ترقی پکڑتا ہے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ اللہ تعالیٰ تمکو اِس قرآن سے نصیحتیں کرتا ہے تاکہ تم متقی بنو ہو یا بنجاؤ یعنی اس قرآن کی تعلیم سے تین قسم کے نتائج پیدا ہوتے ہیں

ع منز

لَكُمْ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ وَأْتَمِرُوا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوفٍ وَإِنْ تَعَاسَرْتُمْ

تو اُن کو اُن کی اُجرت ادا کرو۔ اور نیک طریق سے ایک دوسرے کی بات مان لیا کرو اور تم کشمکش میں رہو

فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرَىٰ ﴿٦﴾ لِيُنْفِقْ ذُو سَعَةٍ مِنْ سَعَتِهِ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ

تو کوئی اُس کو دودھ پلا دے۔ وسعت والیکو چاہیے کہ اپنی وسعت کے مطابق مال خرچ کرے اور جس کی روزی تنگ ہو

رِزْقُهُ فَلْيُنْفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَا آتَاهَا سَيَجْعَلُ اللَّهُ

وہ اُس میں سے خرچ کرے جو اللہ نے اُس کو دیا ہے۔ اللہ کسی نفس کو اُسی قدر تکلیف دیتا ہے جس قدر اُس نے

اول تو جن لوگونمیں تقویٰ باقی ہے اُنکا اسر قایم رکہتا ہے اور ترقیات غیر محدود بخشتا ہے دویم جن لوگونمیں سے روح زائل ہو چکی اُنکو از سر نو زندہ کرکے خدا ترس بناتا ہے سوم جو لوگ شدت کفر اور طغیان سے بالکل مردار ہو چکے اُنپر محض حجت قطع کرتا ہے جیسا کہ بارش سے موجودہ نباتات پرورش پاتے اور بڑھتے ہیں اور جو تخم خشک ہو کر مردہ کی مثال ہو گئے تھے وہ زندہ ہوجاتے ہیں پھر وہ بھی پرورش پاکر ترقی کرتے ہیں پر جو تخم مردار ہو کر فاسد ہو چکے اُن کو بارش سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔

۵۔ تقویٰ کی کمی بیشی پر ہی انسان کی حقیقی شرافت و نجابت کا حساب ہے کیونکہ یہی انسان کو ہر قسم کی شرارت و بدی سے محفوظ رکھتا اور نیک دین و عمدہ اخلاق حاصل کرنیکا موجب ہوتا ہے۔ شرارت سے بچنے اور نیک بننے کا نام ہی شرافت ہے چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے۔ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۱۳ ای لوگو ہمنے تمکو مرد و عورت سے پیدا کیا اور آپس کی شناخت کیواسطے تمہاری قوم اور خاندان بنائے۔ مگر اللہ کے نزدیک تم میں سے شریف تر وہی ہے جو زیادہ متقی ہے پس قومیت یا خاندان کا فخر کرنا اور اعمال و اخلاق پر نظر نہ رکہنا سراسر حمق اور رعونت میں داخل ہے۔

۶۔ تقویٰ تمام عبادت کی روح ہے مثلاً ایک شخص نماز کیواسطے جارہا ہے مگر خدا کا خوف ساتھ نہیں تصور ہے کہ رستہ میں بد نظری کے موقع پیش آئیں یا دلمیں بُرے وسوسے پیدا ہوں یا نیت بدی کیطرف راغب یا متحرک ہو۔ سوائے خوف خدا کے وہ کونسی طاقت ہے جو اس قسم کی لغزشوں سے اُس کو بچا سکے اگر خوف خدا ساتھ نہیں تو ضرور ہے کہ نماز کیوقت بھی شرارت کے خیال اُس کو محو رکھیں اور واپسی کیوقت بھی وہی شیطان ساتھ چلے اس طرح پر نماز کا جو مقصود ہے یعنی فحش اور منہیات سے بچنا مطلق مقصود ہے فی الحقیقت جبتک خدا کا خوف ساتھ نہیں اُس وقت تک انسان شیطانی وساوس و ارادوں اور فعلوں سے کسی طرح بچ نہیں سکتا نہ اُسکی دعا اور توبہ میں عجز و نیاز پیدا ہوسکتے ہیں نہ اُسکے ذکر و فکر میں خلوص و گرمی ظاہر ہو سکتی ہے اور نہ اُسکی نظر اپنے گناہوں اور خداوند عالم کے جاہ و جلال پر قایم رہ سکتی ہے۔ تمثیلات کے طور پر قرآن مجید حج قربانی اور لباس کے بیانمیں تقویٰ کی حقیقت فرماتا ہے وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ وَاتَّقُونِ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ ۱۹۷ (حج کیواسطے) زادراہ لو پس تحقیق تقویٰ بہتر زادراہ ہے اور اے ارباب دانش مجھسے ڈرتے رہو اس آیت میں زاد راہ لینے کا حکم فرماکر یہ تشریح فرمادی ہے کہ بہتر زاد راہ تقویٰ ہے یعنی اگر تقویٰ ساتھ ہے تو سمجھ لو کہ بہتر زاد راہ تمہارے ساتھ ہے کیونکہ اول تو متقی کے رزق و عزت کا کفیل خود رب العلمین ہوجاتا ہے دویم جب تقویٰ ساتھ نہیں تو سمجھ لو کہ حج کیواسطے جو بہتر سامان تھا وہی موجود نہیں پھر اہل دانش کو مخاطب کرکے دوبارہ تاکیدی حکم فرمایا ہے کہ تم مجھسے ڈرتے رہو گویا کہ حج کی تمام حکمت و دانائی اسی ایک بات پر منحصر ہے کہ انسان تقویٰ ساتھ لیکر حج کیواسطے چلے چونکہ اصل حقیقت کا سمجھنا دانایوں کا کام ہوتا ہے اس لیئے حج کی اصل حقیقت سمجھانیکے لئے مخاطب بھی اہل دانش کو فرمایا ہے پھر قربانی کے بیانمیں ارشاد ہے۔

لَنْ يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَٰكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنْكُمْ

بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا ۝ وَكَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ أَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهِ فَحَاسَبْنَاهَا

تنگی کے بعد فراخی کردیگا ۔ اور بہت سی بستیاں جو اپنے رب اور اوسکے رسولوں کے حکم سے سرکش ہوئیں اون سے ہمنے سخت حساب لیا

حِسَابًا شَدِيدًا وَعَذَّبْنَاهَا عَذَابًا نُكْرًا ۝ فَذَاقَتْ وَبَالَ أَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ

اور اون کو بہت عذاب کا دکھ دیا پس انہوں نے اپنے کیے کا مزہ چکھا اور انجام کار

أَمْرِهَا خُسْرًا ۝ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ

برباد ہوگئے اللہ نے اون کے واسطے سخت عذاب تیار کیا ہے پس اے اہل دانش جو ایمان لائے ہو

اللہ تک قربانیوں کے گوشت اور خون نہیں پہنچتے بلکہ تم میں سے تقویٰ کی روح اُس تک پہنچتی ہے گویا کہ قربانیاں بذات خود انسان کو خدا تک پہنچانیوالی نہیں بلکہ وہ تقویٰ جو قربانیوں کے فعل اور تعلق سے مقصود ہے خدا تک پہنچا اور موجب وصال ہوتا ہے۔ لباس کی نسبت حکم ہے يَا بَنِي آدَمَ قَدْ أَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُوَارِي سَوْآتِكُمْ وَرِيشًا ۖ وَلِبَاسُ التَّقْوَىٰ ذَٰلِكَ خَيْرٌ

اے بنی آدم ہمنے تم پر لباس نازل کیا جو تمہارے واسطے ستر اور زینت ہے اور جو لباس تقویٰ ہے بہتر تو یہی ہے حقیقت میں انسان کا اصل پردہ پوش تقویٰ ہے کیونکہ پارچات کا لباس انسان کو بیحیائی کے کاموں سے نہیں بچا سکتا جب ارادہ ہو اور بدی کا موقع ہو تو کپڑے نہیں روک سکتے بلکہ تقویٰ ہی روک سکتا ہے اللہ تعالیٰ ہی متقی کی برائیوں کو ڈھانپتا ہے۔ ایسا ہی انسان کی اصل زیب و زینت تقویٰ سے ہے اگر تقویٰ ساتھ نہیں تو ظاہری کپڑے ریا اور نمایش میں داخل ہو جاتے ہیں اور وہ نور جو متقیوں کے چہروں کو غالب کے چہرہ سے ممیز کر دکھاتا ہے نمایاں نہیں ہوتا گویا کہ جس لباس سے انسان کی زیادہ پردہ پوشی ہے اور زیادہ زیبایش ہے وہ تقویٰ ہی ہے یہی وجہ ہے کہ متقی لوگ ظاہری بناؤ اور سنگار کی کچھ پرواہ نہیں کرتے بلکہ عموماً سادگی پسند کرتے ہیں ہوتے ہیں اور برعکس اُن کے دنیا پرست بیدین لوگ نمایش اور آرایش کے ہی مفتون رہتے ہیں اندروں پر اُن کی کوئی نظر نہیں فقط ظاہر بین اور ظاہر پرست ہوتے ہیں کپڑوں کے پوجاری اور نمایش کے مشتاق اس آیت پر غور کریں ۔ فی زمانہ یہ بیہودہ پرستش ریاکاری کو انتہا تک پہنچا رہی ہے اور بیشمار مصائب کا موجب بن رہی ہے کم حیثیت لوگوں کا روپیہ جو اولاد کی تربیت اور دیگر مفید کاموں میں صرف ہو سکتا تھا وہ بیجا نمایش اور ریاکاری پر قربان ہو رہا ہے۔ اصل یہ ہے مال حرام بجائے حرام بیدینوں کی کمائی جو عموماً حرام ہوتی ہے اسیوجہ سے فضول رسموں اور واہیات میں صرف ہوتی ہے اور یونہی برباد ہو جاتی ہے متقی لوگوں کی کمائی نیک ہوتی ہے اسی وجہ سے نیک اور مفید کاموں میں خرچ ہوتی ہے۔

متقی کیواسطے خداوند عالم خود معلم بنجاتا ہے چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ اللہ سے ڈرو اور اللہ تمہیں تعلیم دیگا یہ تعلیم تین طرح پر ہوتی ہے اول تو اس طرح پر کہ جس قدر کوئی انسان زیادہ تقویٰ اختیار کرتا ہے اسکا قلب پاک اور نور فراست صاف اور روشن ہو جاتا ہے اس طرح وہ طاقت جو نیکی اور بدی میں تمیز کرتی ہے تیز اور درست ہو جاتی ہے اور عبادات اور معاملات میں اُس کا فطرتی قیاس صحیح ہوتا جاتا ہے اس فطرتی روشنی پر بعض لوگوں کو اسقدر اعتماد ہوتا ہے کہ اسی کو یقینی اور کافی سمجھ کر الہام الٰہی کو ہیچ اور غیر ضروری سمجھنے لگے ہیں اسمیں کوئی شک نہیں تعلیمات ربانی کا پہلا زینہ یہی اندرونی نور اور صفائی قلبی ہے مگر یہ اکیلا اسقدر بتلا سکتا ہے کہ ایسا ہونا چاہیے یہ یقین پیدا نہیں کر سکتا کہ ایسا ہے دوسرے الفاظ میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ تمام اندرونی تفہمات جو خدا اور عاقبت کے متعلق عبد صالح کے اندر پیدا ہوں وہ ظنون اور قیاس ہی ہیں جبتک اُنکے ساتھ واقعات شامل نہ ہوں تب تک یقینی نہیں ہو سکتیں ہم اس طرح کہ متقی انسان کو اس کی خطا اور غلطیوں پر اللہ کے ساتھ

ع ١٧

عند المتقدمین ١٤

مع

منزل ٧

الَّذِينَ آمَنُوا قَدْ أَنزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۝ رَسُولًا يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللَّهِ

الله کو اپنا سپر بناؤ الله نے بہتر ذکر یعنے رسول نازل فرمادیا ہے جو تمہیں الله کی صاف آیتیں پڑھ سناتا ہے

مُبَيِّنَاتٍ لِيُخْرِجَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ

تاکہ تم اُن لوگوں کو جو ایمان لائے اور اچھے عمل کرتے رہے اندھیروں سے نکالکر نور کی طرف لائے

وَمَن يُؤْمِن بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

اور جو الله کو مانے اور نیک عمل کرتا ہے وہ اوسکو بہشت میں داخل کریگا جسکے نیچے سے نہریں نکلتی اور بہتی ہیں۔

تنبیہ جو آتی ہے اور ہر بلا کی نسبت وہ صاف طور پر دیکھتا ہے کہ بعض عیوب کو دور کرنے اور بعض کمالات اُنکی جگہ پیدا کرنا اُس کا
مقصود ہے مثلاً جب ایک انسان خداپرستی میں سستی کرتا تعمیل احکام الٰہی میں غافل ہوتا یا کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے تو اُس غفلت یا گناہ کے مطابق
کچھ مصیبت اُس پر آتی ہے۔ اگر کثرت دولت کی وجہ سے استغنا پیدا ہوا ہے تو مال کا نقصان ہوتا اگر اولاد کی فرط محبت میں خدا سے غافل ہوا ہے
تو اولاد میں بیماری یا موت یا بیراہی کے مصائب سامنے آتے ہیں اگر کھانے پینے کی ہوسوں میں اپنے رب سے بددست ہوا ہے تو بھوک یا
بیماری کی بلائیں پیش آتی ہیں۔ الغرض ہر ایک بلا ایک قسم کی تنبیہ ہوتی ہے جو خدا کی طرف سے اُسکے پیارے بندوں کو ہوتی ہے جو بعض
عیوب کے دور ہونے اور بعض کمالات حاصل ہونے کا موجب ہوتی ہے چنانچہ قرآن مجید اپنے مومن بندوں کو مخاطب کرکے فرماتا ہے وَلَنَبْلُوَنَّكُم
بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا
أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۝ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن
رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ۲/۱۵۷ اور البتہ ہم کچھ خوف و بھوک سے اور مال وجان
اور پھلوں کی کمی سے تمہاری اصلاح اور تکمیل کرینگے اور اے پیغمبر اُن صبر کرنیوالوں کو خوشخبری سنا دو جو مصیبت پڑے پر اِنَّا
لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ کہتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جنپر اُن کے رب کی طرف سے صلوات اور رحمت ہے اور یہی لوگ ہدایت یافتہ
ہیں۔ پس جو لوگ ابتلاؤں کے وقت صبر کرتے خدا سے بیزار ہو کر دینیات کا رستہ نہیں چھوڑتے بلکہ لایق شاگردوں کی طرح اُس حقیقی
اُستاد کی سرزنشوں کو برداشت کرتے اور آگے کو زیادہ ہوشیار اور محنتی بنجاتے ہیں وہ اپنے صبر کے صلہ میں رب العالمین کی رحمت کے نیچے
آجاتے ہیں اور حقیقت میں یہی لوگ خوش نصیب اور مستحق ہدایت ہیں جو شاگرد پہلے روز اُستاد کی تنبیہ سے بیزار ہو کر بھاگ جاتا اور
سرکشی اختیار کرلیتا ہے وہ کبھی اُن نتایج کو نہیں پہنچ سکتا جن کو ایک سعید صبر کرنیوالا شاگرد پہنچتا ہے۔ غفلتوں خطاؤں اور گناہوں پر
ساتھ کیساتھ تادیب اور تنبیہ ہونے سے بہت سے مسایل جو قیاسی اور ظنی ہوتے تھے اب واقعات کی صورت میں پیش آتے جاتے ہیں
اور یقین بڑھتا جاتا ہے تب خدا اور اُس کا تصرف گناہ اور اُسکی سزا نیکی اور اُس کی جزا یہ تمام حقایق واقعات کے رنگ میں مشاہد ہو جاتے
ہیں۔ سیوم اس طرح پر کہ غیبی آوازیں کان میں پڑتی یا تحریریں اور دیگر نظارے نظر آتے یا ملائکہ بزرگوں کی صورت میں آکر کچھ بتلاتے ہیں اِن
حالتوں کو الہام و کشف کہتے ہیں یہی خداوند عالم کی محبت معیت ہدایت نصرت اور رحمت کے مظہر ہوتے ہیں جو ایک ضعیف البنیان
انسان غیر محدود طاقتوں اور قوتوں والا بنا دیتے ہیں۔ پھر وہی آنکھیں جو دیوار میں سے گزر نہیں کر سکتی پہاڑوں کے پیچھے تک
دیکھ آتی ہیں یہی کان جو معمولی کلام کو ایک خاص فاصلہ سے زیادہ نہیں سن سکتے ہزاروں لاکھوں کوس سے سننے لگتے ہیں یہی جسم
انسانی ایک حد سے زیادہ طاقت نہیں رکھتا اور ایک خاص رفتار سے زیادہ نہیں چل سکتا لا انتہا طاقتوں والا ہو جاتا اور غیر معین رفتار سے چلنے لگتا

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ﴿۱۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ

وہ اسمیں ہمیشہ رہنے والے ہیں اللہ نے انکے واسطے اچھا رزق بنایا ہے ۔ اللہ وہ ہے جسنے سات آسمان

سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ؕ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ

کو پیدا کیا۔ اور انہیں کی مثل زمین کو لہ ان کے درمیان حکم اتارتا ہے تاکہ

لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿۱۲﴾

تم جانو کہ اللہ ہر شئے پر قادر ہے اور اللہ نے ہر شئے کا اپنے علم سے احاطہ کر رکھا ہے

ہے وہی انسان جو غیب پر کچھ دسترس نہیں رکھتا اب اسکو مرئیات کی طرح دیکھتا ہے مگر یہ حالت دائمی اور اختیاری نہیں ہوتی خاص خاص فیوض ربانی کے وقت اسکا ظہور ہوتا ہے نیز وہ شخص ایسا ملکوت السمٰوٰت والارض لے کی سیر کرسکتا اور سکندر و نیم ایسی ایسی سیریں کرتا ہے جو اور طرح برسوں میں نصیب نہ ہوسکیں۔ الہامی اور کشفی نظارے اور تعلیمیں ایسی یقینی اور بعید از شک ہوتی ہیں جیسی کہ ظاہری آنکھوں سے دیکھی ہوئی یا کانوں سے سنی ہوئی اور یہ کامل یقین الہامی باتوں پر اسی طریق سے پیدا ہوتا ہے جسطرح سے کہ ظاہری نظر اور شنوائی کی باتوں پر بس یہی نظارے ہیں جو دینیات میں کامل یقین اور معرفت کا موجب بنتے ہیں اس سے پہلے جو کچھ ہے وہ سماعی اور ظنی ہے جس کی فہم میں ہزارہا شبہات اور غلط فہمیوں کا احتمال رہتا ہے۔ تمام قرآن مجید الہامی اور کشفی عجائبات اور نظارہ کی تفصیلات اور تمثیلات سے بھرا ہوا ہے انشاء اللہ الکریم اس مضمون کو کسی اور موقعہ پر علیحدہ رسالہ میں بیان کرینگے وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ۔

۸ ہر ایک انسان کیو اعلیٰ متقی بننا فرض ہے قرآن مجید اس حکم کو بڑی تاکید اور طرح طرح کے پیرایوں میں فرماتا ہے وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۳ـــ ۱۹۹ اللہ سے ڈرو تاکہ تم نجات پاؤ یعنی خدا ترسی اُن تمام اصلاحوں اور ترقیات کی بنیاد ہے جو موجب نجات ہوتی ہیں پھر دوسرے پیرایہ میں اسطرح پر فرماتا ہے۔ فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۖ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۲ـــ ۲۴ اس آگ سے ڈرو جسکا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں جو کافروں کیواسطے تیار کی گئی ہے پھر فرماتا ہے وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۪ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۵ـــ ۲ نیکی اور خدا ترسی کے امور میں ایک دوسرے کے معاون بنو گناہ اور ظلم میں ایک دوسرے کے معاون مت بنو وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۵ـــ ۲ اللہ سے ڈرو تحقیق اللہ سخت عذاب دینے والا ہے جونکہ ریا اور خوف خلائق سے خدا ترسی میں کمی آتی ہے اسلیئے قرآن مجید فرماتا ہے فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ ۵ـــ ۴۴ لوگوں سے مت ڈرو

لہ یعنی جیسے آسمان کے سات طبقے ہیں ویسے ہی زمین کے طبقات ہیں زمین تری اور خشکی کے بڑے حصے بھی سات ہیں جنکے کہ سات حصے یہ ہیں (۱) براعظم ایشیا (۲) براعظم یورپ (۳) براعظم افریقہ (۴) براعظم امریکہ شمالی (۵) براعظم امریکہ جنوبی (۶) آسٹریلیا معہ جزائر مشرق الہند (۷) نیوزیلینڈ معہ جزائر غرب الہند اسیطرح تری کے سات بڑے حصے ہیں تحقیقات جدیدہ سے یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ زمین کے گرد سات سیارے گردش کرتے ہیں جن میں سے ایک زمین ہے گویا کہ اسطرح بھی سات زمینیں ہوئیں اور اونکے ساتھ سات آسمان ہیں ۲۳

ع ۲ ۱۸

منزل ۷

سُوْرَةُ التَّحْرِيْمِ مَدَنِيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ اثْنَتَا عَشْرَةَ آيَةً

شروع ساتھ نام اللہ کے جو بڑا رحمٰن اور رحیم ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ وَاللّٰهُ

اے نبی جو اللہ نے تجھ پر حلال کیا ہے اوسکو اپنی بیویوں کی مرضی کی خاطر حرام کیوں کرتا ہے اور اللہ

بلکہ مجھسی ڈرو وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۹/۱۳ اگر تم مومن ہو تو سمجھ لو کہ اللہ اس بات کا زیادہ مستحق ہی کہ اُس سی خوف کیا جای پس اگر خدا کو مانتے ہو تو اس بات کو بھی ساتھ ہی مانو کہ اُسکا خوف اور اُسکی اطاعت سب سے مقدم ہے جو عملًا ایسا ظاہر نہیں کرتا وہ فی الحقیقت مشرک اور بے ایمان ہی پھر دوسرے الفاظ میں اس مسئلہ کو یاد دلاتا ہے وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۳/۲ اللہ تمکو اپنی ذات سی ڈراتا ہی کیونکہ اللہ کیطرف ۹ خدا سے نہ ڈرنا حماقت اور رعونت کی دلیل ہی خلقت کا خوف ریا جھوٹھ اور بدی کی طرف لیجاتا ہے پر خدا کا خوف صفائی راستی اور نیکی کیطرف رسم و رواج کا خوف مشرک و احمق بناتا ہے پر خدا کا خوف موحد و دانشمند حکام کا خوف خوشامد بیوفائی اور حرامخوری کی طرف مایل کرتا ہے مگر خدا کا خوف صدق و وفا اور نمک حلالی کی طرف۔ برادری اور شہر داری کا خوف رسم پرست اور ریاکار بناتا ہے پر خدا کا خوف خدا پرست اور صلاح کار۔ پھر کیسی نادانی اور جہالت ہی کہ رسم و رواج سے ڈریں مخلوق سے ڈریں حکام اور برادری سے ڈریں پر خدا سے غافل اور بیخوف بنے رہیں۔ بدیہی نظر میں یہ سراسر نادانی کی بات ہی کہ خالق کے مقابلہ پر اُسکی مخلوق کا خوف کیا جاوے۔ رب العالمین کے احکام کے مقابلہ پر رسم و رواج کو مانا جاے احکم الحاکمین کے مقابلہ پر دنیاوی حکام کا خوف کیا جاوی اے انسان کیا تیرے نزدیک اُس رب العلمین کی کچھ حقیقت نہیں جو تمام جہان کا پروردگار ہے جو جسکی رزق کو چاہے زیادہ کر دے جسکو چاہے عزت بخشی اور جسکو چاہے ذلیل کر دے جسکے حکم میں کوئی مخل نہیں ہو سکتا جو چاہے تو ایکدم میں زمین اور پہاڑوں کی گرد بنا کر اوڑا دے۔

سے تیرا اے بندۂ ناتواں چیز کیا ہے
تدبیر اور عزیز اور رزاق عالم

جو خالق سے بیخوف ایسا ہوا ہے
جو چاہے تو ایکدم میں نابود کر دے

جو ہی مالک الملک خلاق عالم
وہ کھو نسی تری گہر کو اور دو کو بھر کے

سلہ بخاری اور مسلم وغیرہ احادیث کی اعلی کتابیں ان آیات کے متعلق قصہ ذیل درج ہی کہ محمد نے اپنی بی بی زینب کے گہر شہد پیا عائشہ اور حفصہ بیوی زینب پر رشک کیا اور رسول خدا سے عرض کی کہ آپکے منہ سی مغافیر کی بو آتی ہی آپنے فرمایا کہ مینے زینب کے گہر میں شہد پیا ہے اب پھر نہ پیونگا چونکہ ازواج کو اُسکی بو سے نفرت ہوئی اسلیے حسن اخلاق اور حسن معاشرت کے لحاظ سے آپنے یہ فرما دیا کہ پھر شہد نہ پیونگا حلال اشیا کا ترک کرنا اور اسپر حلف کر لینا محض عورتوں کی رضامندی کیلیے ضروری نہ تھا اسلیے قرآن مجید میں اللہ تعالے نے فرمایا کہ قسم سے بچنے کے واسطے سورۂ مائدہ میں کفارہ کا حکم ہے اُسپر عمل کرو چنانچہ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۲ میں بصیغہ ماضی یہ ارشاد ہی بعض مفسرین نے زینب کے بدلہ میں ماریہ قبطیہ کا نام لیا ہے جو مقوقس شاہ مصر نے ہدیہ میں محمد کی خدمت میں بھیجی تھی آپنے اسکو آزاد کر کے نکاح کر لیا تہا اور اسی سے ابراہیم پیدا ہوئے جو طفولیت میں انتقال کر گئے اسکے ساتھ ایک خچر اہلی تھی جو دلدل کے نام سے مشہور ہے اسکی ایک بہن حسان کے گہر میں تھی جس سے عبدالرحمن بن حسان پیدا ہوا مگر مفسرین کا یہ قول احادیث صحیحہ کے مقابلہ پر کچھ وقعت نہیں رکھتا۔

عَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۱ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ

عفور رحیم ہے اللہ نے تمہارے واسطے قسموں کا توڑنا ٹھہرادیا ہے اور اللہ تمہارا مولیٰ ہے اور وہ

الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝۲ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ

جاننے والا حکمت والا ہے اور جب نبی اپنی بعض عورتوں کی طرف ایک بات چپکے سے کہے بتا پس جب اُسنے اوسکی خبر کردی

وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ

اور اپنے اُسپر اوسکو ظاہر کردیا تو نبی نے اوس کے ایک حصہ کو جتادیا اور ایک سے اعراض کیا پس جبکے اُسکو جتایا

مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ۭ قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝۳ اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ

اوسنے پوچھا یہ آپ کو کس نے خبر کردی آپ نے فرمایا کہ مجھکو اس علم والے خبردار نے اطلاع دی ہے اگر تم دو نو اللہ کی طرف جھک جاؤ

جو چاہے تجھے سخت بیمار کردے
زمانہ کو خشکی کر دکھ سے رولادے
وباؤں سے آدم پہ لاوے تباہی
خداوند عالم کو یوں ہی سمجھتا

تو انگر سے یکدم میں نادار کردے
زمین اور پہاڑونکو تھرتھرا دے
ہزاروں کو یکدم میں کردے راہی
بھلا کیا خدا کمتر انسان سے ہے

کھڑے کھیت و باغات سب سکھا دے
مکانات عالی دھڑادھڑ گرادے
نہیں اُسکی پرواہ کچھ بھی سمجھتا
کہ بیخوف و بیفکر رحمان سے ہے

الغرض خدا سے نڈر ہونا ہر پہلو سے حماقت و رعونت میں داخل ہے قرآن مجید اس حق کی تشریح اپنے فلسفیانہ طریق سے بہت مقامات پر فرماتا ہے ذیل میں تمثیل کے طور پر چند مقامات درج کئے جاتے ہیں اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ ۝ اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۝ اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ کیا ان بستیوں کے لوگ اس بات سے نڈر ہوگئے ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب دن میں آپڑے اور وہ لہو و لعب میں مشغول ہوں تو کیا اللہ کے نامعلوم فعلوں سے نڈر ہوگئے سو دیاد رکھو کہ اللہ کے نامعلوم فعلوں سے وہی لوگ نڈر ہوتے ہیں جو برباد ہونیوالے ہیں۔ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ۲۵ اللہ سے تو بس وہی ڈرتے ہیں جو اوسکے بندوں میں سے اہل علم ہیں مثال کے طور پر ایک احمق و متکبر کے بیان میں قرآن مجید فرماتا ہے وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ۭ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ۲ جب اُسکو کہا جاوے کہ خدا سے ڈر رعونت اوسکو پکڑ کر گناہ کی طرف مائل کردیتی ہے پس اُس کیواسطے جہنم کافی ہے اور وہ برا ٹھکانا ہے پھر ایک اور مقام پر فرماتا ہے۔ اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝ اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰي تَخَوُّفٍ ۭ فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۱۶ تو کیا جو لوگ بدی کے منصوبہ باندھتے ہیں اُن کو اس بات کا خوف نہیں کہ خدا اُن کو زمین میں دھنسا دے یا جدھر سے اُن کو خبر ہی نہو عذاب انپر آنازل ہو یا اُن کے چلتے پھرتے خدا ان کو پکڑلے یا ڈر کی حالت میں پکڑلے مگر اصل یہ ہے کہ تمہارا رب بڑی شفقت و رحمت والا ہے یہی وجہ ہے کہ سخت بیباکی کی حالت میں بھی لوگوں پر کوئی عذاب اچانک نازل نہیں ہوتا ایک مقام پر فرماتا ہے ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَاۗءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ

قُلُوبُكُمَا ۚ وَإِن تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ ۖ

تم دونوں کے دل ٹیڑھے ہو چکے ہیں اور اگر تم دونوں کو خلاف مدد کروگی تو یاد رکھو کہ اللہ ہی اُسکا مولی ہے

وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَٰلِكَ ظَهِيرٌ ۝ عَسَىٰ رَبُّهُ إِن طَلَّقَكُنَّ أَن يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا

اور اونکے علاوہ فرشتے بھی اوسکے مددگار ہیں اگر وہ تمکو طلاق دیدے تو قریب ہے کہ اُسکا رب تمسے بہتر بیویاں اسکو

مِّنكُنَّ مُسْلِمَاتٍ مُّؤْمِنَاتٍ قَانِتَاتٍ تَائِبَاتٍ عَابِدَاتٍ سَائِحَاتٍ ثَيِّبَاتٍ وَأَبْكَارًا ۝

بدلکر لادے جو فرمانبردار مومن نمازی توبہ کرنیوالی عبادت کرنیوالی روزہ رکھنیوالی دُہاجنیں اور باکرہ ہونگی

فَإِذَا هِيَ تَمُورُ ۝ أَمْ أَمِنتُم مَّن فِي السَّمَاءِ أَن يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرِ ۝ ۲۹/۱ کیا تم اُسکے غضب سے نہیں ڈرتے کہ کہیں زمین میں تمکو دھسا دے اور پھر وہ بڑے جھکولے مارے یا خدا جو آسمان میں ہے تم اوسکے غضب سے نہیں ڈرتے کہ کہیں تم پر پتھر برسا دے تو عنقریب تم معلوم کروگے کہ ہمارا ڈرانا کیسا تھا

۱۰ شریروں کے درمیان مومنوں کو بھی بیخوف نہیں رہنا چاہیے بلکہ بہت ڈرنا چاہیے جبتک ہم اپنی جان و مال کو وعظ و نصیحت میں صرف نہ کریں اور تبلیغ احکام کا بار جو صبح بے ایمانیوں اور بے دینیوں کے درمیان ہمپر عین فرض ہے سبکدوش نہو جائیں اُسوقت تک عذاب الٰہی سے بری نہیں ہو سکتے ایسی حالتوں میں جب عذاب الٰہی نازل ہوتا ہے تو چن چن کر شریروں کو نہیں پکڑتا بلکہ بیچ میں بہت سے سست اور غافل مومن بھی پکڑے جاتے ہیں چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے۔ وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً ۖ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۸/۲۵ فتنہ سے ڈرو جو تم میں سے شریروں کو چن چن کر نہیں پکڑے گا اور اس بات کو جانتے رہو کہ تحقیق اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔

۱۱ جو خدا سے نہیں ڈرتا وہ سخت جھگڑالو فسادی اور مشرک اور دین و دنیا میں برباد ہوجاتا ہے یہ مسئلہ اوپر کے بیانات سے صاف ہو چکا ہے کہ تمام نیکی اور دینداری کی بنیاد خداترسی ہے اور تمام بدی اور بددینی کی بنیاد اُس کا خلاف ہے بس جو ڈرتا ہے وہ ہر طرح سے اپنی اصلاح کرتا اور فساد سے بچتا ہے اُس کی آنکھیں روشن اور عقل صاف و صحیح ہو جاتی ہے ہر طرح کے ظلم و فساد سے اوسکی روح کانپتی اور دور رہتی ہے برعکس اسکے جو بیباک ہے وہ ہمیشہ بدی اور فساد کی طرف مائل رہتا اُس کی آنکھیں اندھی اور عقل خراب رہتی ہے ہر طرح کی شرارت اُس کو اچھی معلوم ہوتی ہے اسطرح پر اُسکا دین برباد ہو جاتا اور ظلم و شرارت کی وجہ سے دنیا میں جلد تر ذلیل و خوار یا نیست و نابود ہو جاتا ہے چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے أَفَأَمِنُوا مَكْرَ اللَّهِ ۚ فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ ۝ کیا اللہ کے نامعلوم فعلوں سے نڈر ہو گئے بس اللہ کے نامعلوم فعلوں سے وہی لوگ نڈر رہتے ہیں جو برباد ہونیوالے ہیں جو شرک بھی اُسوقت تک انسان کو اچھا معلوم ہوتا ہے جب تک خدا کی طرف سے بیخوفی ہے بلکہ شرک میں مبتلا ہونا اس امر کی دلیل ہے کہ خدا کی عظمت و ہیبت اُس کے اندر کچھ نہیں تبھی ایک انسان یا حیوان یا پتھر یا چاند سورج یا ستارہ کو خدا بناتا اور اوسکے آگے جھکتا ہے چنانچہ قرآن شریف فرماتا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰۤئِكَةٌ

اے مومنو اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ جسکا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اسپر تند خو سخت مزاج فرشتے

غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴿٦﴾ يٰۤاَيُّهَا

مامور ہیں جو کچھ اللہ ان کو حکم کرے وہ نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جو ان کو حکم دیا گیا ہے اے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٧﴾ يٰۤاَيُّهَا

کافرو آج کوئی عذر نہ کرو تمکو تو وہی جزا دیجائے گی جو تم عمل کرتے رہے ہو اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ

مومنو اللہ کی طرف خالص توبہ کے ساتھ جھک جاؤ قریب ہے کہ تمہارا رب تمہاری[1] بدیوں کو

قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٦٥﴾ (ہود علیہ السلام نے) کہا کہ اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو تمہارے واسطے اس کے سوائے اور کوئی معبود نہیں پس کیا تم خدا سے نہیں ڈرتے ہو (جو اللہ کے شریک ٹھیراتے ہو) تقوے اور پرہیزگاری کا فائدہ حسب ذیل اشعار پڑھکر حاصل کرو

خدا کا خوف ہر یک میں ہے موجود
شرارت سے ہے ہو جاتا فنا یہ
ہر ایک فطرت میں ہے موجود تقوے
اسی سے ٹھیک ہوویں بگڑے احوال
سراسر منحصر ہیں اتقائے پر
ترقی اور اصلاح اور نجابت
میسر اس سے ہو قربت خدا کی
کہ پکڑے زور اس سے دین ایمان
اسی کا تذکرہ ہے سارا قرآں
اسی پر منحصر خوف و حیا ہے
بقا جسمیں ہو روح اتقا کو
اثر کرتا نہیں ذکر خدا کچھ
بیاں قرآن ہے صالح اور شقی کو
مگر خدا ڈر تنفر ہے شقی کو
خدا سے جو کوئی ڈرتا ہے در غیب
نہیں ڈرتا ہے کیوں اس کی بلا
اسی کی سلطنت کون و مکاں ہیں

گناہوں سے جو ہو جاتا ہے نابود
کلام حق دلاتا ہے اسے یاد
سدا ہوتا ہے جس سے خوف عقبی
درستیہائے ایمانی انسان
بنا ان کی ہے بس خوف خدا پر
محافظ ہے یہی فعل خفی میں
محبت اور ہدایت کبریا کی
ملے انسان کو اس سے صاف فرقاں
اسی کا ہے بیان صاف قرآں
حیات طیبہ ہے نام اس کا
وہی ہے چاہتا ذکر خدا کو
وہ رہتا ہے سدا مردود بد کا
ہدایت اور نصیحت متقی کو
خدا اور رسول پر ہے رحمت خدا کی
وہی بس جنتی ہووے گا لاریب
کہ جسکے ہاتھ میں ہے رزق و عزت
اسی کی ملکیت ہر دو جہاں ہیں

نکوکاری سے پاتا ہے جلا یہ
گناہوں پر یہی کرتا ہے فریاد
سدھرتے ہیں اسی سے سارے اعمال
ترقیات روحانی انسان
اسی پر منحصر ہے سب شرافت
مودب ہے یہی فعل جلی میں
اسی سے دور ہوں وسواس شیطان
جلا پا اسی سے نور ایماں
سمجھتا ہے وہی جسمیں صفا ہے
درستی عمل ہے کام اس کا
اگر باقی نہیں ہے اتقا کچھ
نہیں رہتی صلاحیت کے آثار
صداقت سے کشش ہے متقی کو
دلاؤ قربت و نصرت خدا کی
تو کیوں بے خوف ہے تو خدا سے
حیات و موت اور امان و آفت
کوئی اسکو نہیں ہے روک سکتا

ع ١٦ ١

منزل ٧

[1] یسعیاہ کی کتاب میں ہے کہ اگر چہ تمہارے گناہ قرمزی ہوں پر برف کی مانند سفید ہو جاویں گے ... انجیل متی ... فرماتا ہے
توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آئی ...

سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ

مٹا دے تمہیں باغات میں داخل کرے جنکے نیچے سے نہریں نکلتی او بہتی ہیں اُس روز اللہ نبی کو

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ

اور اون کو جو اوسکے ساتھ ایمان لائے رسوا نہ کریگا انکا نور اون کے آگے اور داہنی جانب دوڑتا ہوگا وہ دعا

اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ

اے ہمارے رب تو ہمارے نور کو کامل کر اور ہماری مغفرت کر تحقیق تو ہر شے پر قادر ہے اے نبی

قدیر مطلق و مختار ہے وہ
اگر چاہے تو یکدم میں اُڑا دے
بہت بدبخت ہیں ڈرتے نہیں جو
بدی نیکی کی ہے میزان تقوی
حقیقی ستر و زینت اتقا ہے
سپر رب العلا ہے متقی کا
عجب ناداں ہیں جو ڈرتے نہیں ہیں
انہیں سے بنتے ہیں کفار و فجار
وہی ہوتے ہیں جھگڑالو فسادی
بنا اوسکی فقط خوف خدا ہے
ہدایت کی بنا ہی روح تقوی
انیس اصفیا ہے روح تقوی
خدا کا خوف مفتاح جناں ہے
نہ حاصل جب تلک ہو اس سے تقوے

عزیز و قاہر و جبار ہے وہ
زمیں کو چاہے گر دا ارل بنا دے
خدا کا خوف کچھ کرتے نہیں جو
لباس ظاہری ہی ستر و زینت
حجاب بے حیائی اتقا ہے
خدا کا خوف ہے بنیاد حکمت
خدا کا خوف کچھ کرتے نہیں ہیں
وہی ہوتے ہیں بس گمراہ و احمق
جنہوں نے باطنی خشیت گنوا دی
عبادت اور توبہ کی یہ جاں ہے
حیات اولیا ہے روح تقوی
یہی صیقل ہے بس زنگار دل کا
یہی مفتاح اسرار نہاں ہے
نمازیں بھی نہ ہونگی بار آور

اشارے سے پہاڑوں کو ہلا دے
شریروں ظالموں کو پھر دہسا دے
تمام اعمال کی ہے جان تقوی
مگر بہتر ہے اس سے خوف و خشیت
معلم خود خدا ہے متقی کا
یہی ہے چشمہ اسرار حکمت
شرارت میں وہ رہتی ہیں گرفتار
سدا رہتی ہیں وہ جہال مطلق
جہاں میں جسقدر صدق و صفا ہے
سعادت کا یہی کامل نشاں ہے
رفیق اتقیا ہے روح تقوے
یہی مشرق ہے سب انوار دل کا
نہیں کچھ حج قربانی سے ہوتا
نہ زکوٰۃ جب تلک وہ نخش منکر

خدا کا خوف کر دل میں ہمیشہ

زکوٰۃ و صوم و تسبیح و نوافل
بتاتے ہیں نہ ہو مولے سے غافل
غرض خوف خدا راہ جناں ہے
یہی بس حل اسرار نہاں ہے

جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۚ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۹﴾

کافروں سے اور منافقوں سے جہاد کر اور ان پر سختی کر اور اُنکا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ برا ٹھکانا ہے

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ۖ كَانَتَا تَحْتَ

اللہ نے کافروں کی مثال بیان کی ہے نوح کی جورو اور لوط کی جورو وہ دونوں

عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا

ہمارے دو نیک بندوں کی ماتحت تھیں پر دونوں نے اپنے خاوندوں کی[۱] خیانت کی پس وہ دونوں

وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ﴿۱۰﴾ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ

اور حکم دیا گیا کہ دونوں داخل ہونے والوں کے ساتھ آگ میں داخل ہو جاؤ اور اللہ نے مومنوں واسطے فرعون کی

فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ

جورو کی مثال[۲] بیان کی جب اوسنے دعا کی اے میرے رب تو میرے واسطے اپنے پاس ایک گھر بہشت میں بنا دے اور

وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۱﴾ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ

مجھکو فرعون سے اور اوسکے عمل سے نجات دے اور نیز ظالم لوگوں سے مجھے نجات دے اور مریم بیٹی عمران کی جسنے اپنی عصمت کو

فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ

بچایا پس ہمنے اوس میں اپنی روح پھونک دی اور اوسنے اپنے رب کی باتوں اور کتابوں کی تصدیق کی اور وہ فرمانبرداروں میں تھی

سورۃ الملک مکیۃ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — ہی تیس آیۃ

شروع ساتھ نام اللہ کے جو بڑا رحمان اور رحیم ہے

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۙ﴿۱﴾

مبارک ہے وہ جسکے ہاتھ میں بادشاہی ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے

الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

جسنے موت اور زندگی پیدا کی تاکہ تم کو انعام دے جو تم میں اچھے عمل والا ہو اور وہ زبردست

الْغَفُوْرُ ۙ﴿۲﴾ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۭ مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ

بخشنے والا ہے جسنے سات آسمانوں کو طبق بر طبق پیدا کیا تو رحمن کی پیدائش میں

[۲] توریت موجودہ میں حضرت موسی علیہ السلام کو دریا سے نکالکر پرورش کرنا فرعون کی بیٹی کی طرف منسوب کیا گیا ہے مگر قرآن مجید میں فرعون کی بیوی کی طرف اسلیئے یا تو توریت کی ان ہزارہا غلطیوں میں سے یہ بھی ایک غلطی ہے جو مشرک بادشاہوں کی دست اندازی میں اور بار اصل توریت کے جلائے جانے اور متفرق طور پر جمع ہونے سے پیدا ہوتی رہیں یا وہی عورت جسنے موسیٰ کو پرورش کیا ایک فرعون کی بیٹی اور دوسرے کی بیوی ہو۔

[۱] نمک کا کھایا بنکی عزت کی بابت سے ہم مرتبہ نوح کی بیوی اور لوط کی بیوی طوفان ان کو بھی کام قبیل سے نوح اور لوط انکی نصیحتوں کو نہیں مانتی کرتی رہیں ظاہراً ہی گونی اور مخالفت پرمبنی دربھدہ غیبت

[۱] کہ تم بھی جہنمیوں کے ساتھ جہنم میں جاؤ

تَفٰوُتٍ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ③ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ

کوئی قصور نہیں دیکھتا پس دوبارہ نظر کرکے دیکھ کیا تو اسمیں کوئی خرابی دیکھتا ہے پھر بار بار نظر کر لہ تیری نظر

اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ④ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ

کھسیانی اور تھکی ماندی ہوکر تیری طرف واپس آجائیگی اور ہمنے اس قریب کے آسمان کو چراغوں سے آراستہ کیا

وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ⑤ وَلِلَّذِيْنَ

اور اوسکو شیطانوں کیلئے سٰہ واسطے نشانہ غیب کا سبب ٹھہرا دیا اور اُنکے واسطے دوزخ کا عذاب ہے اور جن لوگون

كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ⑥ اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا

نے اپنے رب سے کفر کیا اُنکے واسطے دوزخ کا عذاب ہے اور برا ٹھکانا ہے جب وہ اُسمیں ڈالے جاوینگے تو اُسکو

شَهِيْقًا وَّهِيَ تَفُوْرُ ⑦ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۭ كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ

چنگھاڑتے اور جوش مارتے سنینگے قریب ہے کہ وہ غیظ میں پھٹ جائے جب کبھی اُسمیں ایک گروہ ڈالا گیا تو انکو

سٰہ زبان عرب میں کبھی تثنیہ کثرت کے معنوں میں آتا ہے اسی طرح پر کرتین سے مراد یہاں بار بار ہے۔ ۱۲

سٰہ خواص النجم کی نسبت اس قسم کے اشارات بائبل میں بھی پائے جاتے ہیں جیساکہ آیات ذیل میں۔
ایوب ۳۳/۳۸ میں ہے اور نادان کیا تو افلاک کے قانون کو جانتا ہے اور انکا اقتدار زمین پر جاری کرسکتا ہے۔
ایوب ۳۱/۳۸ کسنی شہابوں کی فہمید عطا کی۔ آسمانوں پر خدا کا اور اُسکے تخت وکرسی کا ہونا بھی کتب مقدسہ
سے ثابت ہے جیساکہ متی ۶/۹ میں ہے لے ہمارے باپ جو آسمان پر ہے تیرا نام مقدس ہو تیری بادشاہت
آوے تیری مرضی جیسی آسمان پر ہے زمین پر بھی ہو۔ زبور ۱۹/۱۰۳ خداوند نے آسمان پر اپنا تخت قایم کیا
اعمال ۵۵/۷ مسیح آسمان پر خدا کے داہنے کھڑا ہوا۔ بائبل سے آسمانوں پر شیطان کا جانا بھی ظاہر ہوتا ہے
جیساکہ ایوب ۶/۱ و ۲/۱ میں ہے ایکدن بنی اللہ آئے کہ خداوند کے حضور حاضر ہوں اور شیطان بھی اُنکے درمیان
آیا خدا نے جب شیطان سے پوچھا تو اُسنے کہا زمین کے ادہر ادوہر سے پھرتے اور اُس میں سیر کرکے آیا ہوں
مکاشفات یوحنا کے باب ۱۲ سے ظاہر ہے کہ شیطان کی دم نے ستاروں کی تہائی گرادی۔
کتب مقدسہ سے معلوم ہوتا ہے جو سچے غیب بینا سابق میں بہت ہوتے تھے اور اون کی بڑی شنوائی تھی اب بھی غیب بین
بہت ہیں پر بیچارے نہایت درجہ کے ذلیل اور خوار ہیں۔ ساول کے سرکاری بھی ہی تھے دیکھو اسمویل ۹/۱۹ و ۹/۴
و ۲ تواریخ ۱۸/۴ یہ بھی ثابت ہے کہ اُسوقت میں شیطان کا بڑا تسلط تھا یہانتک کہ بنی اسرائیل کی پاک قوم جنکو توراۃ
نے خدا کے بلوٹھے بیٹے کہا ہے بار بار مرتد ہوتے رہے دیکھوں کتاب ثاثنیون۔ موسیٰ جیسا معلم اُن کو تعلیمی اور
عملی طور پر برسوں توحید کی تعلیم دیتا رہا مگر پھر بھی چالیس یوم کی غیبت میں بچھڑے کو خدا بنالیا۔ خود جنت
میں جاکر شیطان نے آدمؑ کو اغوا کیا۔ وہی شیطان ابراہیمؑ کی خبریں نمرود کو پہنچاتا رہا اور موسیٰؑ کی فرعون کو
الغرض اوس پر لئے ضرانٹ سانپ یعنی شیطان اور اوسکی ذریات کو بڑی آزادی تھی اب ذیل میں ہم اس آیت

خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ﴿۸﴾ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۙ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ

مہتموں نے پوچھا کیا تمہارے پاس کوئی نذیر نہیں آیا تھے وہ جواب دینگے ہاں نذیر تو آئے تھے پر ہم نے جھٹلایا اور کہا کہ اللہ نے کچھ نہیں

مِنْ شَيْءٍ ۚ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ﴿۹﴾ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ

اتارا تم تو بس بڑی گمراہی میں ہو اور انہوں نے کہا کہ اگر ہم سنتے یا سمجھتے تو اصحاب

اور دیگر آیات متشابہ کی ظاہری معنی بیان کرکے ان کے اصل اسرار کیطرف اشارہ کرتے ہیں وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ اور اُن کو شیطانوں کیواسطے نشانہ غیب کا موجب بنایا ہے یعنی جھوٹی نجومی ستاروں کے نام سے پیشینگوئیاں کرکے لوگونکو ٹھگتے پھرتے ہیں سینتیسویں سورت کی دسویں آیتیں اسطرح ہے کہ ہمنے اس آسمان کو ستاروں کی زینت سے مزین اور ہر ایک شیطان رجیم یعنی ہر ایک غیب کے نشانے مارنے والے سے محفوظ کیا ہے وہ ملاء اعلی کی باتونکو نہیں سن سکتے ہر طرف سے دھتکاریں ان پر پڑتیں اور وہ عذاب سخت کے مستحق ہیں اور جو کچھ اوچک پاوے تو شہاب ثاقب اسکے پیچھے آتا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ بد کار جھوٹے لوگ جو غیب کے نشانے مارتے پھرتے ہیں وہ آسمانی باتونکو معلوم نہیں کرسکتے بلکہ زمینی لوگ بھی انکی پیشینگوئیاں غلط دیکھکر انکو دھتکارتے رہتے ہیں اور وہ بیحیائی سے پھر بھی در بدر گداگروں کیطرح پھرتے رہتے ہیں اگر کسی ستارے کی چال سے وہ کوئی بات بنانا چاہیں تو اسکی مبطل کسی اور ستارے کی چال آپڑتی اور ایک دیکھا کی مبطل دوسری دیکھا ہو جاتی ہے یہی شہاب ثاقب ہے جو ان کی آنکھوں پر پڑتا ہے تب وہ کہتا ہے کہ فلانی دیکھا یا فلانی حرکت اسوقت نظر آئی تھی جس سے میری بات باطل ثابت ہوگئی مکہ میں جبل ابو قبیس پر ایک رصدگاہ بنی ہوئی تھی جہاں نجومی لوگ ستاروں کا مشاہدہ کرتے اور پیشینگوئیاں کیا کرتے تھے یہ بات صحیح نہ تھی ہاں اسطریق پر جو واقعات مشاہدہ شدہ بیان کئے جائیں تو وہ ایک علم ہے جس سے جنتری وغیرہ کا حساب ہوتا ہے بلکہ یہ ایک نظام باریتعالی کا ثبوت ہے اور اس کے جواز کی نسبت قرآن کریم خود فرماتا ہے لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ تاکہ تم سالوں کا شمار اور دیگر حسابات معلوم کرسکو چنانچہ آجکل مکہ میں جنتری اعلی درجہ کی طیار ہوتی ہے اِن ظاہری معنوں کے بطن میں خاتم النبیین سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ثبوت ہے سماء دنیا وہ تمام فضائے ہے جسمیں انسانوں کا رزق ہے بقولہ تعالی وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ اور جسمیں انسان بستے ہیں۔ اس آسمان کے روشن ستارے انبیاء علیہم السلام کے سچے تابعین ہیں حسب حدیث اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ اور اُن کا ملاء اعلی یا صدر مقام عرب و یروشلم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری پر ابلیس یعنی جسکا نام تورات میں سانپ ہے ہزار سال کیلئے قید کیا گیا جیسا کہ مکاشفات یوحنا باب ۱۹ و ۲۰ میں ہے پھر میں نے آسمان کو کھلا دیکھا اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سفید گھوڑا ہے اور اس پر ایک سوار ہے جو سچا اور برحق کہلاتا ہے اور وہ راستی سے انصاف اور لڑائی کرتا ہے اور اس کی آنکھیں آگ کے شعلے کی مانند ہیں اور اس کے سر پر بہت سے تاج ہیں اور اس کا ایک نام لکھا ہوا ہے جسے اسکے سوا اور کوئی نہیں جانتا اور وہ خون کی چھڑکی ہوئی پوشاک پہنے ہوئے ہے اور اس کا نام کلام خدا ہے اور آسمان کی فوجیں سفید گھوڑوں پر سوار اور سفید اور صاف مہین کتانی کپڑے پہنے ہوئے اس کے پیچھے پیچھے ہیں

أَصْحَٰبِ ٱلسَّعِيرِ ﴿١٠﴾ فَٱعْتَرَفُوا۟ بِذَنۢبِهِمْ فَسُحْقًا لِّأَصْحَٰبِ ٱلسَّعِيرِ ﴿١١﴾ إِنَّ ٱلَّذِينَ

دوزخ میں سے نہوتے — پس انہوں نے گناہوں کا اقرار کیا پس دوزخ والوں کیو ہٹی لعنت ہے جو لوگ در پردہ

يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِٱلْغَيْبِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ﴿١٢﴾ وَأَسِرُّوا۟ قَوْلَكُمْ أَوِ ٱجْهَرُوا۟ بِهِۦٓ

اپنے رب سے ڈرتے ہیں — اُن کے واسطے معافی و محافظت اور بڑا اجر ہی — اور تم اپنی بات کو خواہ چھپاؤ خواہ ظاہر کرو بے

إِنَّهُۥ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ ٱلصُّدُورِ ﴿١٣﴾ أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ ٱللَّطِيفُ ٱلْخَبِيرُ ﴿١٤﴾ هُوَ ٱلَّذِى

وہ تو دلوں کا حال جانتا ہے — کیا وہ نہ جانے جسنے پیدا کیا وہ باریک بین خبردار ہے — وہ وہی ہے

اور قوموں کو مارنے کیلئے اُسکے منہ سے ایک تیز تلوار نکلتی ہے اور وہی لوہے کے عصا سے اُنپر حکومت کریگا اور قادر مطلق خدا کے سخت غضب کی مے کے حوض میں انگور روندیگا اور اُسکی پوشاک اور ران پر یہ نام لکھا ہوا ہے بادشاہوں کا پھر میں نے ایک فرشتے کو آسمان سے اُترتے دیکھا جسکے ہاتھ میں اتھاہ گڑھے کی کنجی اور ایک بڑی زنجیر تھی اُس نے اُس اژدہے یعنی پرانے سانپ کو جو ابلیس اور شیطان ہے پکڑ کر ہزار برس کے لیے باندھا اور اُسے اتھاہ گڑھے میں ڈالکر بند کر دیا اور اُسپر مہر کر دی تاکہ وہ ہزار برس کے پورے ہونے تک قوموں کو پھر گمراہ نہ کرے اِسکے بعد ضرور ہے کہ تھوڑے عرصے کے لئے کھولا جائے۔

اور جب ہزار برس پورے ہو چکینگے تو شیطان قید سے چھوڑ دیا جائیگا اور اُن قوموں کو جو زمین کے چاروں طرف ہوں گی یعنی یاجوج و ماجوج کو گمراہ کرکے لڑائی کے لیے جمع کرنے کو نکلیگا اُنکا شمار سمندر کی ریت کے برابر ہوگا۔ اور وہ تمام زمین پر پھیل جائینگی۔ اور مقدسوں کی لشکرگاہ اور عزیز شہر کو چاروں طرف سے گھیر لینگی اور آسمان پر سے آگ نازل ہو کر انہیں کھا جائیگی اور اُنکا گمراہ کرنیوالا ابلیس آگ اور گندھک کی اُس جھیل میں ڈالا جائیگا جہاں وہ حیوان اور جھوٹا نبی بھی ہوگا اور وہ رات دن ابد الآباد عذاب میں رہینگے۔

پھر آسمان پر ایک بڑا نشان دکھائی دیا یعنی ایک عورت نظر آئی جو آفتاب کو اوڑھے ہوئی تھی اور چاند اوسکے پاؤں کے نیچے تھا۔ اور بارہ ستاروں کا تاج اُسکے سر پر۔ وہ حاملہ تھی اور دردِ زہ میں چلاتی تھی اور بچہ جننے کے درد میں تھی پھر ایک اور نشان آسمان پر دکھائی دیا یعنی ایک بڑا لال اژدہا اوسکے سات سر اور دس سینگ تھے اور اُسکے سروں پر سات تاج اور اوسکی دم نے آسمان کی تہائی ستارے کھینچ کر زمین پر ڈال دیے۔ اور وہ اژدہا اُس عورت کے آگے جا کھڑا ہوا جو جننے کو تھی۔ تاکہ جب وہ جنے تو اوسکے بچے کو کھا جائے اور وہ بیٹا جنی یعنی وہ لڑکا جو لوہے کے عصا سے سب قوموں پر حکومت کریگا۔ اور اُسکا بچہ یکایک خدا اور اُسکے تخت کے پاس تک پہنچا دیا گیا۔ اور وہ عورت اُس بیابان کو بھاگ گئی جہاں خدا کی طرف سے اُس کے لیے ایک جگہ تیار کی گئی تھی۔ تاکہ وہاں ایک ہزار دو سو ساٹھ دن تک

پھر آسمان میں لڑائی ہوئی میکائیل اور اُس کے فرشتے اژدہا سے لڑنے کو نکلے اور اژدہا اور اُسکے فرشتے اُنسے لڑے لیکن غالب نہ آئے اور اُسکے بعد آسمان پر اُن کے لیے جگہ نہ رہی۔ اور بڑا اژدہا یعنی وہی پرانا سانپ جو ابلیس اور شیطان کہلاتا ہے اور سارے جہان کو گمراہ کر دیتا ہے۔ زمین پر گرا دیا گیا اور اُس کے فرشتے بھی اُسکے ساتھ گرا دیے گئے پھر میں نے آسمان پر سے یہ بڑی آواز آتی سنی کہ اب ہمارے خدا کی نجات

لے زوئتا باب دران ؟ ! . کا مہوتا ہے پھر ایبل از روبہ صفحہ ۳۱۲-

جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ۞

جسنے زمین کو تمہارے واسطے مفت کام میں لگا دیا[ل] پس اُسکی اطراف وجوانب میں چلو پھرو اور اُسکے

ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ۞ اَمْ اَمِنْتُمْ

زندہ اُٹھائے جاؤگے۔ کیا تم اُس سے نڈر ہوگئے جو آسمان میں ہے کہ وہ تمہیں زمین میں دھسادے اور وہ ہچکولے کھانے لگے کیا تم نڈر ہوگئے

اور قدرت اور بادشاہت اور اوسکے مسیح کا اختیار ظاہر ہوا کیونکہ ہمارے بھائیوں پر الزام لگانیوالا جو
رات دن ہمارے خدا کے آگے اُنپر الزام لگایا کرتا تھا گرا دیا گیا اور وہ برّے کے خون اور اپنی گواہی کی باعث
اُسپر غالب آئے اور اُنہوں نے اپنی جان کو عزیز نہ سمجھا۔ یہانتک کہ موت بھی گوارا کی۔ پس اے آسمانو
اور اُنمیں کے رہنے والو خوشی مناؤ۔ اور خشکی اور تری پر افسوس ہے۔ کیونکہ ابلیس بڑے غصہ میں اُنکے
پاس اُتر کر آیا ہے۔ اس لئے کہ جانتا ہے کہ میرا تھوڑا ہی سا وقت باقی ہے۔
مکاشفات یوحنا کے مندرجہ بالا حصہ سے ظاہر ہے کہ ہزار ہا سال گذرنے کے بعد شیطان رہا کیا گیا جسنے یاجوج
وماجوج کو پاک قوموں کے خلاف کھڑا کر دیا اور وہ تمام زمین پر پھیل گئیں اور آخر کار مقدسوں کے لشکر اور عزیز
شہر کو چاروں طرف سے گھیر لینگے تب آسمان سے آگ نازل ہوکر اُن کو کھا جائیگی بارہ سو ساٹھ سال
کے بعد شیطان اور میکائیلی فرشتوں میں لڑائی ہوئی تو شیطان معہ اپنے فرشتوں کے زمین پر
گرا دیا گیا تب مسیح کا اختیار ظاہر ہوا مگر شیطان کی دم نے تہائی ستاروں کو گرا دیا چنانچہ بہت سے علما اس مسیح کے مخالف ہوگئے
اور تکفیر وتکذیب کا پیشہ اختیار کر لیا اسکی طرف اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ ۳۷ میں اشارہ ہے اُنپر فلک حق سے شہاب ثاقب
پڑتے ہیں اسلئے عام امت گمراہ ہونے سے محفوظ ہے اور قریب ہے کہ رئیس المکذبین والمکفرین گرایا جاوے اور خدا کی
نجات اور قدرت اور بادشاہت اور اوسکے مسیح کا اختیار ظاہر ہو خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد سے
غیب بینوں کا تنزل شروع ہوا جیسا کہ میکاہ ۳ میں ہے خداوند اُن نبیوں کو مخاطب کرکے فرماتا ہے کہ
جو لوگوں کو گمراہ کرنیوالے یعنی جھوٹے نبی ہیں۔ اسلئے تم پر رات ہو جائیگی جسمیں تم رویا نہیں دیکھوگے اور تم پر تاریکی
چھا جائیگی جسکے باعث تم غیب دانی نہ کر سکوگے اور نبیوں پر آفتاب غروب ہوگا اور اُن کے لئے دن اندھیرا ہو جائیگا تب
غیب دان پشیمان ہونگے اور رمال کرنے والے شرم کھائینگے ایسا ہی متی ۲۴ میں ہے سورج اندھیرا ہوگا۔ چاند
روشنی نہ دیگا ستارے گرینگے آسمانوں کی قوتیں ہلائی جائینگی۔ ایسا ہی مکاشفہ یوحنا ۱۲ میں ہے اور اُسکے بعد
آسمان پر اُسکے لئے جگہ نہ رہی اور وہ بڑا سانپ جو ابلیس اور شیطان کہلاتا ہے اور سارے جہان کو گمراہ کر دیتا
ہے۔ زمین پر گرا دیا گیا اور اوسکے فرشتے بھی اُسکے ساتھ گرا دئے گئے۔ ۱۲

[ل] چونکہ زمین تمام انسانوں اور اُن کے مقامات واسباب کو اُٹھائے پھرتی ہے جو جانور باربرداری کے
کام آتے اُسکو ذلول کہتے ہیں جیسا کہ ۲ میں ہے۔
لَا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ ۲

منزل ۷

مَّنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرِ ﴿۱۷﴾ وَلَقَدْ كَذَّبَ

اوس سے جو بلندیوں میں ہے کہ وہ تیز پتھروں کا برساؤ بھیجدے سلہ پس تم جان جاؤگے کہ میرا ڈرانا کیسا تھا اور انسے پہلے

الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿۱۸﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صَافَّاتٍ وَيَقْبِضْنَ ۚ

بھی جھٹلاتے رہے پس میری ناراضی کیسی تھی - کیا انہوں نے پرندوں کی طرف نظر نہیں کی کہ جو اون کے اوپر پر کھولے اور بند کیے

مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا الرَّحْمَٰنُ ۚ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ ﴿۱۹﴾ أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ جُنْدٌ لَكُمْ

رہتے ہیں سوائے رحمان کے اور کون اون کو تھامے ہوئے ہے وہ ہر شی کو دیکھنے والا ہے - کون ہے وہ جو تمہارے واسطے لشکر ہو سکے

يَنْصُرُكُمْ مِنْ دُونِ الرَّحْمَٰنِ ۚ إِنِ الْكَافِرُونَ إِلَّا فِي غُرُورٍ ﴿۲۰﴾ أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي

رحمان کے سوائے تمہاری مدد کرے کافر تو بس دھوکے میں ہیں کون ہے وہ جو تمکو رزق دے سکے

يَرْزُقُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ رِزْقَهُ ۚ بَلْ لَجُّوا فِي عُتُوٍّ وَنُفُورٍ ﴿۲۱﴾ أَفَمَنْ يَمْشِي مُكِبًّا

اگر رحمان اپنا رزق بند کرے بلکہ سرکشی اور نفرت میں وہ اڑے ہوئے ہیں کیا پس جو اندھا اپنے منہ کے بل

عَلَىٰ وَجْهِهِ أَهْدَىٰ أَمَّنْ يَمْشِي سَوِيًّا عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿۲۲﴾ قُلْ هُوَ الَّذِي

چلتا ہے وہ زیادہ ہدایت یافتہ ہے یا وہ جو سیدھا راہ راست پر چل رہا ہے سلہ تو سنا دے کہ وہ وہی ہے

أَنْشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۖ قَلِيلًا مَا تَشْكُرُونَ ﴿۲۳﴾ قُلْ هُوَ الَّذِي

جسنے تمکو پیدا کیا اور تمہارے واسطے کان اور آنکھ اور دل بنائے پر تم بہت ہی تھوڑا شکر کرتے ہو تو کہدے کہ وہ وہی

ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿۲۴﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ

ہے جسنے تمکو زمین میں پھیلایا اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤگے اور وہ لوگ پوچھتے ہیں کہ یہ وعدہ کب ہے اگر تم

صَادِقِينَ ﴿۲۵﴾ قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿۲۶﴾ فَلَمَّا رَأَوْهُ

سچے ہو تو سنا دے کہ علم تو بس اللہ کے پاس ہے اور میں تو صاف صاف ڈرانیوالا ہوں پس جب وہ اسکو

سلہ زمین بھی آسمان میں گردش کرتی ہے جیساکہ ۲۳ ۲۱ میں ہے کُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ -

پس اس آیت سے یہ مراد لینا کہ اللہ تعالے آسمان میں ہے اور زمین میں نہیں صریح غلطی ہے بلکہ خداوند عالم زمان اور مکان کی قید سے پاک ہے ہاں اسکا علم و تصرف و حکم ہر مکان اور زمان پر محیط ہے۔ انسان کی عقل اور زبان حقیقت باریتعالی کی متحمل نہیں ہوسکتی اسلیئے اسکی نسبت جسقدر بیان ہے وہ متشابہ الفاظ میں ہے تاہم قرآن مجید ایسے الفاظ استعمال فرماتا ہے جو اظہار حقیقت کیواسطے سب سے زیادہ آسان اور صاف ہوں اور غلط فہمی کی اشتباہ کو طرح طرح سے صاف کر دیتا ہے مثلاً مَنْ فِي السَّمَاءِ سے یہ شتباہ ہوسکتا تھا کہ خدا آسمان میں ہے مگر دوسری آیت فرماتی ہے يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۶۲ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ کی تسبیح کرتا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ میں شی نہیں یعنی ایسا نہیں جو زمین اور آسمان میں سکے پھر دوسری آیت میں ہے لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۵۷ اسی کیواسطے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۲ ۲۵۵ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے پس صاف ثابت ہوگیا کہ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۲ ۲۸۴

سلہ یہ دو حالتیں کافر اور مومن کی مثال ہے بے ایمان شخص بیباک زندگی بسر کرتا ہے اور اوندھا ہوکر چلتا ہے اگر با ایماندار انسان خدا سے ڈرتا اور دیکھکر چلتا ہے"

زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿۲۷﴾ قُلْ

نزدیک دیکھینگے تو کافروں کے منہ سیاہ ہو جائینگے اور (انہیں) کہا جائیگا کہ یہی ہے وہ جسکا تم تقاضا کیا کرتے تھے ۔ تو سنادے

اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ

کیا تمنے سمجھا کہ اگر اللہ مجھکو اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کر دے یا ہم پر رحم کرے (تو وہ مالک ہے) پر کافروں کو دردناک عذاب سے کون بچائیگا

اَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ

تو سنادے کہ وہ رحمن ہے ہم اُسی کو مانتے اور اُسی پر بھروسہ کرتے ہیں پس تم جان جاؤگے کہ صریح گمراہی

فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۹﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ﴿۳۰﴾

میں کون ہے ۔ تو سنادے کیا تمنے غور کیا کہ اگر تمہارا پانی اُتر جائے تو کون تمہارے واسطے پانی کی سوتیں جاری کر سکتا ہے

سُوْرَةُ الْقَلَمِ مَكِّيَّةٌ ۶۸ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾ | وَهِيَ اثْنَتَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً ۵۲

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا رحمن اور رحیم ہے

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ﴿۱﴾ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲﴾ وَاِنَّ لَكَ

نبوت کا ثبوت قلم ہے اور جو کچھ وہ لکھتے ہیں [1] تو اپنے رب کے فضل سے دیوانہ نہیں ہے اور تیرے واسطے

لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ﴿۳﴾ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ﴿۴﴾ فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ﴿۵﴾

تو ایسا اجر ہے جو کبھی قطع ہونیوالا نہیں ۔ اور تو بیشک خلق عظیم پر ہے پس تو دیکھیگا اور وہ بھی دیکھ لینگے

بِاَيِّيْكُمُ الْمَفْتُوْنُ ﴿۶﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۠ وَهُوَ اَعْلَمُ

کہ تم میں سے کون خبطی ہے تیرا رب خوب جانتا ہے کہ کون اُس کے راستہ سے زیادہ گمراہ ہے اور وہ ہدایت یافتوں

بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۷﴾ فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۸﴾ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ﴿۹﴾ وَلَا تُطِعْ

کو خوب جانتا ہے پس جھٹلانیوالے کی پیروی نہ کر وہ چاہتے ہیں کاش تو چکنی چپڑی باتیں کرے وہ بھی چکنی چپڑی باتیں کرتے

كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ﴿۱۰﴾ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ ﴿۱۱﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ﴿۱۲﴾ عُتُلٍّ

لگتی نہیں ۔ اور تو کسی ایسے کی پیروی نہ کر جو جھوٹی قسمیں کھانیوالا ذلیل طعنہ زن چغلخور نیکی سے منع کرنیوالا سرکش بدکار متکبر اور اس

بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ﴿۱۳﴾ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ ﴿۱۴﴾ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ

تمام کے بعد اصل کمی بھی ہو ۔ اسوجہ سے کہ وہ صاحب مال و اولاد ہے (اُس کا یہ حال ہے) کہ جب اُس کو ہماری آیتیں سنائیں جائیں تو کہتا ہے کہ

اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۵﴾ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ﴿۱۶﴾ اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ

کہ پہلوں کے قصے ہیں ہم عنقریب اُس کی ناک پر داغ لگا دیں گے ہمنے اُن کو آزمایا جیسا کہ باغ والوں

[1] یعنی تمام عالم میں لاکھوں کروڑوں کتابیں لکھی گئی اور لکھی جا رہی ہیں پر دینیات کا کوئی سچا مسئلہ ایسا نہیں لکھا گیا اور نہ لکھا جائیگا جو قرآن میں موجود نہ ہو تو کیا اس کامل کتاب کسی دیوانہ کی تصنیف ہو سکتی ہے اور پھر دیوانہ کو کبھی غیر محدود ابدی کامیابیاں حاصل ہوا کرتی ہیں جو محمد صلعم کو ہیں اور نہ دیوانہ کبھی اخلاق فاضلہ کا مالک ہوتا ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ۔ تمام کمالات قرآنی فتوحات محمدی اور فضائل احمدی کا نظارہ تم دیکھ رہے ہو ...... اور دیکھتے رہوگے

[2] مقدمہ میں ولید بن مغیرہ کی نسبت کفار نے بار بار اور ولید کی ناک پر ایک پیشگوئی بطور پیشگوئی بدر کی لڑائی میں سلامتک زخم آگیا جو تاعمر ہمیشہ نشان رہا۔

اصحٰب الجنة اذ اقسموا ليصرمنها مصبحين ﴿۱۷﴾ ولا يستثنون ﴿۱۸﴾

کو آزمایا تھا جب اُنہوں نے قسم کھائی کہ سویرے ہی اسکو کاٹ لینگے ۱؎ اور کوئی استثنا نہ کی

فطاف عليها طائف من ربك وهم نائمون ﴿۱۹﴾ فاصبحت كالصريم ﴿۲۰﴾

پس اُس پر تیرے رب کی طرف سے ایک بلا پھر گئی اور وہ ابھی سوئے ہی ہوئے تھے۔ پس صبح کو ایسا ہو گیا کہ اسکے تمام پھل توڑ لئے گئے

فتنادوا مصبحين ﴿۲۱﴾ ان اغدوا على حرثكم ان كنتم صارمين ﴿۲۲﴾

وہ صبح کو ایک دوسرے کو پکار کر کہنے لگے کہ اپنے باغ میں سویرے چلو اگر تم کاٹنا چاہتے ہو

فانطلقوا وهم يتخافتون ﴿۲۳﴾ ان لا يدخلنها اليوم عليكم مسكين ﴿۲۴﴾ و

پس وہ ڈرتے ہوئے چلے ایسا نہو کہ آج کوئی مسکین اُن کے پاس آ گھسے اور

غدوا على حرد قادرين ﴿۲۵﴾ فلما راوها قالوا انا لضالون ﴿۲۶﴾ بل نحن

سویرے پورا اہتمام کر کے چلے پس جب اُنہوں نے اسکو دیکھا بولے ہم تو بھول گئے (پھر غور کے بعد بولے) نہیں نہیں

محرومون ﴿۲۷﴾ قال اوسطهم الم اقل لكم لولا تسبحون ﴿۲۸﴾ قالوا سبحٰن

بلکہ ہماری تو قسمت پھوٹ گئی۔ اُن میں سے سمجھدار نے کہا کیا میں نے تمسے نہ کہا تھا کہ تم تسبیح کیوں نہیں کرتے وہ بولے ہمارا رب پاک ہے

ربنا انا كنا ظلمين ﴿۲۹﴾ فاقبل بعضهم على بعض يتلاومون ﴿۳۰﴾ قالوا يويلنا

ہم تو ظالم تھے پس وہ ایک دوسرے پر ملامت کرنے لگے وہ بولے کہ افسوس

انا كنا طغين ﴿۳۱﴾ عسى ربنا ان يبدلنا خيرا منها انا الى ربنا رغبون ﴿۳۲﴾

ہم سرکش ہو گئے قریب ہے کہ ہمارا رب ہم کو اس سے بہتر بدلہ عنایت کرے ہم اپنے رب کی طرف رغبت کرتے ہیں

كذلك العذاب ولعذاب الاخرة اكبر لو كانوا يعلمون ﴿۳۳﴾ ان للمتقين

اسی طرح (دنیاوی) عذاب ہوا کرتا ہے اور آخرت کا عذاب بہت بڑا ہے کاش وہ جانتے ہوں پرہیزگاروں کیواسطے

عند ربهم جنت النعيم ﴿۳۴﴾ افنجعل المسلمين كالمجرمين ﴿۳۵﴾ ما لكم كيف

اُن کے رب کے نزدیک نعمتوں کے بہشت ہیں کیا ہم فرمانبرداروں کو سرکشوں کے برابر کر دینگے تمہیں کیا ہوا کیسا

تحكمون ﴿۳۶﴾ ام لكم كتب فيه تدرسون ﴿۳۷﴾ ان لكم فيه لما تخيرون ﴿۳۸﴾

حکم کرتے ہو کیا تمہارے پاس کتاب ہے جس میں پڑھتے ہو کیا تمہیں اس میں پورا اختیار دیا گیا ہے

ام لكم ايمان علينا بالغة الى يوم القيمة ان لكم لما تحكمون ﴿۳۹﴾ سلهم ايهم

کیا تمہارے واسطے ہمنے قسمیں کھائی ہیں جن کی میعاد یوم قیامت تک ہے کیا تمہارے واسطے ہے جو کچھ تم حکم کرو تو اُن سے سوال کر

منزل ۷

یہ مستقل ابدی دلایل ہیں جن سے نبوت محمدی کی صداقت اور عظمت ہر زمانہ میں ثابت ہوتی رہیگی۔

۱؎ مکذبین میں ولید بن مغیرہ بڑا متکبر کذاب خلاف نماز اور ولد الزنا تھا۔ اس پیشینگوئی کیمطابق بدر کی لڑائی میں اسکا ناک کٹ گیا جسکا داغ ہمیشہ تک باقی رہا ۱۲ ۲؎ مورخین نے بیان کیا ہے کہ یہ باغ شہر صنعا سے دو کوس کے قریب تھا جسکا مالک خدا پرست اور سخی تھا اُسنے فقرا و مساکین کے حقوق مقرر کر رکھے تھے۔ یہ ایک تمثیلی پیشینگوئی ہے کہ اسیطرح مکہ والونکا

سبز باغ بھی اُجڑ جائیگا تھا۔ بڑی بڑی گردن کشی جو اُنکو پھل اور درخت کیطرح ہیں سب کٹ جائینگے ۱۲ ۳؎ یعنی خدا کے نام پر فقرا و مساکین کیواسطے کچھ نہ ٹھہراتے تھے ۱۲

بِذٰلِكَ زَعِيمٌ ۝٤٠ أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ ۚ فَلْيَأْتُوا بِشُرَكَائِهِمْ إِنْ كَانُوا صٰدِقِينَ ۝٤١ يَوْمَ

ان میں سے کون اس بات پر ضامن ہے۔ کیا ان کے واسطے شریک ہیں پس چاہیئے کہ وہ اپنے شریکوں کو پیش کریں اگر وہ سچے ہیں ۔ جس دن

يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ ۝٤٢ خٰشِعَةً أَبْصَارُهُمْ

اصل حقیقت [1] ظاہر ہوگی اور (تارک نماز) سجدے کی طرف بلائے جائیں گے کہ وہ سجدہ نہ کر سکیں گے ۔ ان کی نظریں جھکی ہوئی

تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۖ وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سٰلِمُونَ ۝٤٣ فَذَرْنِي

اور ذلت اُن پر چھائی ہوئی ہوگی۔ کیونکہ صحت و توانائی کی حالت میں وہ سجدہ کی طرف بلائے جاتے تھے (پر سجدہ نہ کرتے تھے) پس

وَمَنْ يُكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ ۖ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ۝٤٤ وَأُمْلِي

مجھے چھوڑ دے اور اُس کو جو اِس بات کو جھٹلاتا ہے ہم اُن کو ایسے راستوں سے درجہ بدرجہ گھسیٹ کر لے جائیں گے کہ وہ جانتے نہ ہونگے ۔ اور میں

لَهُمْ ۚ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ۝٤٥ أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُمْ مِنْ مَغْرَمٍ مُثْقَلُونَ ۝٤٦ أَمْ عِنْدَهُمُ

اُن کو ڈھیل دیتا ہوں میری تدبیر زبردست ہے۔ کیا تو اُن سے اجر چاہتا ہے اور وہ چٹی کے بوجھ میں دبے ہوئے ہیں ۔ کیا اُن کے

الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ ۝٤٧ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ

پاس غیب ہے پس وہ لکھ لیتے ہیں ۔ پس اپنے رب کے حکم کا انتظار کر اور صاحب مچھلی کی مانند مت ہو جب اُس نے (خدا کو) پکارا اور وہ دل گرفتہ تھا

إِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُومٌ ۝٤٨ لَوْلَا أَنْ تَدٰرَكَهُ نِعْمَةٌ مِنْ رَبِّهِ لَنُبِذَ بِالْعَرَاءِ

اگر اُس کے رب کا فضل اُس کی دستگیری نہ کرتا ۔ تو وہ برے حال کنارے

وَهُوَ مَذْمُومٌ ۝٤٩ فَاجْتَبٰهُ رَبُّهُ فَجَعَلَهُ مِنَ الصّٰلِحِينَ ۝٥٠ وَإِنْ يَكَادُ الَّذِينَ

پر گرایا جاتا ۔ پس اُس کے رب نے اُسے برگزیدہ کیا اور اُس کو نیکوں میں سے بنایا ۔ اور قریب ہے کہ کافر تجھکو اپنی

كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ ۝٥١

آنکھوں سے گھور گھور کر [2] پھسلا دیں جبکہ وہ قرآن کو سنتے ہیں ۔ اور کہتے ہیں کہ یہ تو دیوانہ ہے

وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعٰلَمِينَ ۝٥٢

اور وہ تو اور کچھ نہیں مگر تمام جہانوں کیواسطے نصیحت ہے،

[1] الساق کے معنی عربی میں شدت اور تکلیف کے ہیں پس کشف ساق سے مراد تکلیف کا ظہور ہوا۔ عرب کا محاورہ ہے جب جنگ پوری شدت پر ہو تو اسکی نسبت کہا کرتے ہیں کشف الحرب عن ساق ۔ یہی معنی آیت ذیل میں ہیں كَلَّا إِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ وَقِيلَ مَنْ رَاقٍ وَظَنَّ أَنَّهُ الْفِرَاقُ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمَسَاقُ پس اس آیت کا یہ مطلب ہوا کہ جب تارک الصلوۃ شدت مرض میں سخت ناتوان اور لاچار ہو جاتا اور موذن کی آواز اسکے کان میں پڑتی ہے تب موت کو سامنے دیکھکر مسجد میں جانیکو اسکا دل تڑپتا ہے مگر شدت ضعف سے ہل جل نہیں سکتا اور دل کڑھتا ہے اور اضطرار سے پہلی قوت واپس نہیں آسکتی ۔ ساق کے معنی اصل ذات اور حقیقت بھی ہوتے ہیں ان معنوں کے لحاظ سے اس آیت کا یہ مطلب ہوگا کہ جب اشیاء کی اصل حقیقت ظاہر ہوگی اور منکر و بدکار لوگ اپنے اعمال کا نتیجہ مشاہدہ کرینگے اور (بحکم) اقتلوا انا المجرمہ وہ لوگ سجدہ کیطرف بلائے جائینگے مگر پہلی بدکاریوں کی شامت سے سجدہ نہ کر سکیں گے تیسرے معنی یہ ہو سکتے ہیں کہ ساق اور اسکا کشف باری تعالیٰ کی حکمت ظاہر ہونا مراد ہو کیونکہ خداوند کریم کی جبکہ یہ شان ہے لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ اسلئے ساق سے مراد انسان

منزل

[2] یعنی حسد و بغض اور غصہ بھری نگاہوں سے تیری طرف تاکتے ہیں تاکہ تیرے ارادوں اور استقامت میں خلل انداز ہو سکیں ۱۲

سُوْرَۃُ الْحَاقَّۃِ مَکِّیَّۃٌ | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وَھِیَ اِثْنَتَانِ وَّخَمْسُوْنَ اٰیَۃً

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا رحمٰن اور رحیم ہے

اَلْحَآقَّۃُ ۝۱ مَا الْحَآقَّۃُ ۝۲ وَمَآ اَدْرٰىکَ مَا الْحَآقَّۃُ ۝۳ کَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌ

سچ ہونے والی کیا ہے سچ ہونے والی اور تو نے کیا سمجھا کہ سچ ہونے والی کیا ہے ثمود اور عاد نے اُس کھڑ کھڑانے والی کو جھوٹا

بِالْقَارِعَۃِ ۝۴ فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُھْلِکُوْا بِالطَّاغِیَۃِ ۝۵ وَاَمَّا عَادٌ فَاُھْلِکُوْا بِرِیْحٍ صَرْصَرٍ

سمجھا پس ثمود تو اپنی سرکشیوں کے سبب ہلاک کر دیئے گئے اور عاد ایک سخت زناٹے کی آندھی سے ہلاک کر دیئے گئے

عَاتِیَۃٍ ۝۶ سَخَّرَھَا عَلَیْھِمْ سَبْعَ لَیَالٍ وَّثَمٰنِیَۃَ اَیَّامٍ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ

جس کو اللہ نے اُن پر سات رات اور آٹھ دن برابر متعین رکھا پس تو نے اُس قوم کو دیکھا کہ کھوکھلی کھجوروں کی جڑ کی طرح

فِیْھَا صَرْعٰى کَاَنَّھُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِیَۃٍ ۝۷ فَھَلْ تَرٰى لَھُمْ مِّنْۢ بَاقِیَۃٍ ۝۸

پھیلے ہوئے پڑے ہیں پس کیا تو اُن میں سے کسی کو باقی دیکھتا ہے

وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَہٗ وَالْمُؤْتَفِکٰتُ بِالْخَاطِئَۃِ ۝۹ فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّھِمْ

اور فرعون اور اُس سے پہلے لوگ اور اُلٹی ہوئی بستیاں خطا کار ہوئیں تھیں پس اُنہوں نے اپنے رب کے رسول کی

فَاَخَذَھُمْ اَخْذَۃً رَّابِیَۃً ۝۱۰ اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰکُمْ فِی الْجَارِیَۃِ ۝۱۱

نافرمانی کی پس اُن کو سخت پکڑ کے ساتھ[1] (اللہ نے) پکڑ لیا۔ جب پانی چڑھ آیا ہم نے تم کو کشتی میں اُٹھا لیا تاکہ ہم اُس کو تمہارے واسطے ایک تذکرہ

لِنَجْعَلَھَا لَکُمْ تَذْکِرَۃً وَّتَعِیَھَآ اُذُنٌ وَّاعِیَۃٌ ۝۱۲ فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ نَفْخَۃٌ

بناویں اور یاد رکھنے والے کان اُس کو یاد رکھیں پس جب ایک دفعہ صور پھونکا جائیگا

وَّاحِدَۃٌ ۝۱۳ وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُکَّتَا دَکَّۃً وَّاحِدَۃً ۝۱۴ فَیَوْمَئِذٍ

اور زمین اور پہاڑ اُٹھائے جائیں گے اور ایک بار ٹکرا کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے پس اُس روز واقع

وَّقَعَتِ الْوَاقِعَۃُ ۝۱۵ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَھِیَ یَوْمَئِذٍ وَّاھِیَۃٌ ۝۱۶ وَّالْمَلَکُ عَلٰٓى

ہونے والی واقع ہو گی اور آسمان پھٹ جائیگا اور وہ بودا پڑ جائیگا اور فرشتے اُس کے کناروں پر

اَرْجَآئِھَا وَیَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّکَ فَوْقَھُمْ یَوْمَئِذٍ ثَمٰنِیَۃٌ ۝۱۷ یَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ

ہو جائیں گے اور تیرے رب کے عرش کو[2] اُس روز آٹھ (ہستیاں) اُٹھائے ہوئے ہونگے اُس روز تم پیش کئے جاؤ گے تمہارا کوئی

لَا تَخْفٰى مِنْکُمْ خَافِیَۃٌ ۝۱۸ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَہٗ بِیَمِیْنِہٖ فَیَقُوْلُ ھَآؤُمُ

بھید چھپا نہ رہیگا پس جسکی کتاب اُسکے داہنے ہاتھ میں دی گئی وہ البتہ پکارے گا کہ آؤ میری کتاب پڑھو

کے مشابہ یا مثل نہیں ہو سکتی بلکہ کوئی ضعیف مراد ہے جیسا کہ اُس کے ہاتھ اُسکے منہ اُسکے کان اور اُس کی آنکھ سے خاص صفات مراد ہیں جیسا کہ اُس کا اِستوا علی العرش دوسروں کی کرسی نشینی سے علیحدہ ۔

[1] بڑھنے والی سخت۔ گذشتہ قوموں میں سخت تر۔ [2] یہ ایک روحانی نظارہ کی طرف اشارہ ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی اصل حقیقت کو دیکھنا بشر کی قابلیت سے باہر ہے جیسا کہ قرآن میں ہے۔ لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ وَھُوَ

اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ (۱۹) إِنِّي ظَنَنْتُ أَنِّي مُلَاقٍ حِسَابِيَهْ (۲۰) فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ (۲۱)

میں یقین رکھتا تھا کہ میں اپنے حساب سے ملنے والا ہوں - پس وہ خوش کرنے والے عیش میں

فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ (۲۲) قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ (۲۳) كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ

بلند بہشت میں ہے کہ اُس کے میوے جھکے ہوئے ہیں (اور حکم ہے) رچتا پچتا کھاؤ پیو اُن عملوں کے نتیجے میں جو تم گذشتہ دنوں میں کرتے

الْخَالِيَةِ (۲۴) وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتَابِيَهْ (۲۵) وَلَمْ أَدْرِ مَا

رہے اور جس کے بائیں ہاتھ میں کتاب دی گئی وہ کہیگا مجھپہ افسوس مجھکو میری کتاب دی ہی نہ جاتی اور مجھکو اپنے

حِسَابِيَهْ (۲۶) يَا لَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ (۲۷) مَا أَغْنَىٰ عَنِّي مَالِيَهْ (۲۸) هَلَكَ عَنِّي سُلْطَانِيَهْ (۲۹)

حساب کی خبر ہی نہوتی اے کاش (موت) خاتمہ کرنے والی ہوتی مجھے میرا مال کچھ کام نہ آیا میری دلائل سب مجھسے گم ہو گئی

خُذُوهُ فَغُلُّوهُ (۳۰) ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُّوهُ (۳۱) ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا

اُسکو پکڑو اُسکے طوق ڈالو اور جہنم میں داخل کرو اور ستر ہاتھ کی زنجیر میں اُسکو [۱] جکڑو

فَاسْلُكُوهُ (۳۲) إِنَّهُ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ (۳۳) وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ (۳۴)

کہ وہ اُس عظمت والے اللہ کو نہیں مانتا تھا اور نہ مسکین کو کھانا کھلانے پہ لوگوں کو ترغیب دیا کرتا تھا

فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هَاهُنَا حَمِيمٌ (۳۵) وَلَا طَعَامٌ إِلَّا مِنْ غِسْلِينٍ (۳۶) لَا يَأْكُلُهُ إِلَّا الْخَاطِئُونَ (۳۷)

پس آج اُسکے واسطے یہاں کوئی غمخوار نہیں اور نہ کھانا ہے مگر زخموں کا دھوون اُس کو سوائے خطاکاروں کے کوئی نہیں

فَلَا أُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُونَ (۳۸) وَمَا لَا تُبْصِرُونَ (۳۹) إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ (۴۰) وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ

پس ہر چیز جو تم دیکھتے ہو اور جو تم نہیں دیکھتے میں اُس کی قسم کھاتا ہوں [۱] یہ تو بزرگ رسول کا قول ہے۔ اُس میں کوئی شاعرانہ بات

قَلِيلًا مَا تُؤْمِنُونَ (۴۱) وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ (۴۲) تَنْزِيلٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ (۴۳) وَلَوْ

نہیں۔ پر تم بہت ہی تھوڑا ایمان لاتے ہو۔ اور نہ وہ کسی کاہن کی [۲] بات پر چلنے والا ہے۔ پر تم بہت ہی تھوڑا سمجھتے ہو۔ رب العالمین کی طرف اُترا ہے

تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ (۴۴) لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ (۴۵) ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ

اور اگر وہ ہمپر کوئی بات بنا کر کہتا تو ہم اُس کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے پھر اُس کی رگ گردن کاٹ ڈالتے [۳]

يُدْرِكُ الْأَبْصَارُ حواس اُسکو نہیں پہنچ سکتے مگر وہ حواس تک پہنچتا ہے یعنی انسانی قوا اُسکی اصل حقیقت کو نہیں پہنچ سکتے مگر وہ خود جسطرح چاہے روحانی عالم میں انسان پر اپنے آپ کو ظاہر فرما سکتا ہے۔

[۱] یہ سرکشوں اور بدکاروں کی طولانی امیدیں اور عمریں ہیں جو ستر ہاتھ کی زنجیر بنکر پیش آوینگی [۲] یعنی تمام واقعات عالم اور علوم انسانی اِس بات کے شاہد ہیں کہ اعمال کی جزا سزا ضرور ہے۔ بد پرہیزیوں کی نسبت انسان بہت دکھ اُٹھاتا پھوڑا پھنسی اور طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے اسیطرح بدعملیوں کے نتیجہ میں یہ دکھ اُسکو اُٹھانے پڑینگے۔ [۳] یہ لوگ جھوٹی رمالیوں نجومیوں فال دینوں ہاتھ دیکھنے والوں اور بھوت چڑیل نکالنے والوں جاہلوں کی طرح جاہل عربوں کو مرشد اور پیر بنتے جھوٹی سچی خبریں سنا کر جو خدا پر افترا کرتا ہے وہ بہت جلد ہلاک ہو جاتا یا قتل کیا جاتا ہے اور یہ مسئلہ تورات و انجیل سے بھی تواتر کیساتھ ثابت ہے ذیل میں چند آیات درج کیجاتی ہیں۔ استثنا ۱۳ باب ۵ اگر تمہارے درمیان کوئی نبی خواب دیکھنے والا ظاہر ہو۔ اور تمہیں کوئی

الوتین ﴿۴۶﴾ فما منکم من احد عنه حاجزین ﴿۴۷﴾ وانه لتذکرة للمتقین ﴿۴۸﴾ وانا

پھر تم میں سے کوئی بھی ہم کو اُس سے روک نہ سکتا — اور بیشک وہ تو خدا ترسوں کیواسطے ایک نصیحت ہے۔ اور ہم

نعلم ان منکم مکذبین ﴿۴۹﴾ وانه لحسرة علی الکفرین ﴿۵۰﴾ وانه لحق الیقین ﴿۵۱﴾

جانتے ہیں کہ تم میں سے جھٹلانیوالے ہیں — اور وہ کافروں پر موجب حسرت ہوگا — اور وہ بیشک یقینی حق ہے

فسبح باسم ربك العظیم ﴿۵۲﴾

پس اپنے رب عظیم کے نام کی تسبیح کرتا رہ

نشان یا معجزہ کیمطابق جو اُسنے تمہیں دکھایا بات واقع ہو اور وہ تمہیں کہے آؤ ہم غیر معبودوں کی جنہیں تم نہیں جانا پیروی کریں اور اُن کی بندگی کریں۔ تو ہرگز اُس نبی یا خواب دیکھنے والے کی بات پر کان نہ دھیو۔ کہ خداوند تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے۔ تا دریافت کرے کہ تم خداوند اپنے خدا کو سارے دل اور ساری جان سے دوست رکھتے ہو کہ نہیں۔ چاہیئے کہ تم خداوند اپنے خدا کی پیروی کرو اور اُس سے ڈرو اور اُس کے حکموں کو حفظ کرو اور اُس کی بات مانو۔ تم اُس کی بندگی کرو اور اُسی سے لپٹے رہو اور وہ نبی یا خواب دیکھنے والا قتل کیا جائیگا کیونکہ اُسنے تمہیں خداوند تمہارے خدا سے جو تمکو مصر سے باہر نکال لایا اور اُس غلام خانہ سے رہائی دی۔ پھر آنے کیلئے کہا تھا تاکہ تمہیں اُس راہ سے جسپر خداوند تمہارے خدا نے چلنے کا حکم دیا ہے بہکاوے اسیطرح تو بدی کو اپنے درمیان سے جدا کرے گا۔

استثناء ۱۸ باب ۲۰ تا ۲۲ لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جسکے کہنے کا میں نے اُسکو حکم نہیں دیا اور معبودوں کے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جاوے اور اگر تو اپنے دل میں کہے کہ میں کیونکر جانوں کہ یہ بات خداوند کی کہی ہوئی نہیں۔ تو جان رکھ کہ جب نبی خداوند کے نام سے کچھ کہے اور وہ جو اُسنے کہا ہے واقع نہ ہو یا پورا نہ ہو تو وہ بات خداوند نے نہیں کہی بلکہ اُس نبی نے گستاخی سے کہی ہے تو اُس سے مت ڈر۔

یرمیاہ ۲۳ باب ۲۵ تا ۳۲ میں نے سُنا جو نبیوں نے کہا جو میرا نام لیکے جھوٹی نبوت کرتے اور کہتے ہیں کہ میں نے خواب دیکھا خواب دیکھا۔ کب تک نبیوں کے دل میں رہیگا کہ جھوٹی نبوت کریں۔ ہاں وے اپنے دل کی فریب کاری کے نبی ہیں جو گمان رکھتے ہیں کہ اپنے خوابوں سے جو اُن میں سے ہر ایک اپنے پڑوسی سے بیان کرتا۔ میری قوم کو میرا نام بھلا دیں جسطرح اُن کے باپ دادے بعل کے سبب میرا نام بھول گئے۔ جس نبی کے پاس خواب ہے، سو خواب بیان کرے۔ اور جس کے پاس میرا کلام ہے۔ سو میرے کلام کو دیانتداری سے کہے گیہوں کو بھوسی سے کیا نسبت خداوند کہتا ہے کیا میرا کلام سراسر آگ کی مانند نہیں ہے خداوند کہتا ہے اور ہتھوڑے کی مانند جو چٹان کو چورچار کرتا ہے اسلئے دیکھ میں اُن نبیوں کا مخالف ہوں خداوند کہتا ہے جو ہر ایک اپنے پڑوسی سے میری باتیں چرا رکھتے ہیں دیکھ میں اُن نبیوں کا مخالف ہوں خداوند کہتا ہے جو اپنی زبان کو استعمال کرتے اور کہتے ہیں کہ وہ فرماتا ہے دیکھ میں اُن کا مخالف ہوں جو جھوٹھی خوابوں کو نبوت سے کہتے ہیں اور انہیں بیان کرتے اور اپنی جھوٹھی باتوں سے اور شیخیوں سے میرے لوگوں کو بھٹکاتے ہیں۔ لیکن میں نے انہیں نہ بھیجا نہ اُنہیں حکم دیا۔ اسلئے اِس قوم کو اُن سے ہرگز فائدہ نہوگا خداوند کہتا ہے۔

یرمیاہ ۲۷ باب ۱۴ و ۱۵ اور اُن نبیوں کی باتیں نہ سنو جو تمسے کہتے اور بولتے ہیں کہ تم بابل کے بادشاہ کی خدمت

منزل ۷

سورۃ المعارج مکیۃ وھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اربع و اربعون آیۃ ؟

(شروع) اللہ کے نام سے جو رحمان اور رحیم ہے۔

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ۝۱ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ۝۲ مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ؕ

ایک سائل نے اُس عذاب کی بابت سوال کیا جو کافروں پر واقع ہونیوالا ہے کہ کوئی اُسکو ہٹا نہیں سکتا (وہ عذاب) اللہ کی طرف سے ہوگا جو معراجوں کا مالک ہے[1]

مکروگے کیونکہ وہ تمہارے آگے جھوٹی جھوٹی نبوت کرتے۔ کہ میں نے اُنہیں بھیجا خداوند کہتا ہے کہ وے میرے نام سے جھوٹی نبوت کرتے ہیں تاکہ تمہیں ہانکے خارج کردوں اور تم اُن نبیوں کے ساتھ جو تمسے نبوت کرتے ہیں ہلاک ہو جاؤ۔

یرمیاہ ۲۸ / ۱۵ تا ۱۷ تب یرمیاہ نبی نے حننیاہ نبی سے کہا اے حننیاہ اب سُن خداوند نے تجھے نہیں بھیجا پر تو اس قوم کو جھوٹھ پہ امیدوار کرتا ہے اسلئے خداوند یوں کہتا ہے کہ دیکھ میں تجھے روئے زمین پر سے خارج کروں گا۔ تو اسی سال میں مریگا کیونکہ تو نے خداوند کی طرف سے پھر جانے کی بابت کہی ہے چنانچہ اُسی سال کے ساتویں مہینے حننیاہ نبی مرگیا۔

متی ۷ / ۱۵ تا ۱۹ جھوٹھے نبیوں سے خبردار رہو۔ جو تمہارے پاس بھیڑوں کی بھیس میں آتے ہیں مگر باطن میں پھاڑنیوالے بھیڑئے ہیں۔ تم اُنہیں اُن کے پھلوں سے پہچان لوگے کیا جھاڑیوں سے انگور۔ یا اونٹ کٹاروں سے انجیر توڑتے ہیں۔ اسیطرح ہر ایک اچھا درخت اچھے پھل لاتا ہے اور برا درخت برے پھل لاتا ہے۔ اچھا درخت برے پھل نہیں لاسکتا نہ برا درخت اچھے پھل لاسکتا ہے جو درخت اچھا پھل نہیں لاتا وہ کاٹا اور آگ میں ڈالا جاتا ہے۔

اعمال ۔ وہ یہ سنکر جل گئے اور اُنہیں قتل کرنا چاہا مگر گملی ایل نام ایک فریسی نے جو شرع کا معلم اور سب لوگوں میں عزت دار تھا عدالت میں کھڑے ہو کر حکم دیا کہ ان آدمیوں کو تھوڑی دیر کیلئے باہر کرو پھر اُن سے کہا کہ اے اسرائیلیو۔ اِن آدمیوں کے مقدمہ میں جو کچھ کیا چاہتے ہو ہوشیاری سے کرنا۔ کیونکہ اِن دنوں سے پہلے تھیوداس نے اُٹھکر دعویٰ کیا تھا کہ میں بھی کچھ ہوں۔ اور تخمیناً چار سو آدمی اُسکے ساتھ ہو گئے مگر وہ مارا گیا اور جتنے اُس کے ماننے والے تھے سب پراگندہ اور نیست و نابود ہوئے اسکے بعد یہوداہ گلیلی اسم نویسی کے دنوں میں اُٹھا اور کچھ لوگ اپنی طرف کر لیئے۔ وہ بھی ہلاک ہوا۔ اور جتنے اُسکے ماننے والے تھے سب پراگندہ ہو گئے۔ پس اب میں تمسے کہتا ہوں کہ ان آدمیوں سے کنارہ کرو اور اُن سے کچھ کام نہ رکھو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ خدا سے بھی لڑنے والے ٹھہرو۔ کیونکہ یہ تدبیر یا کام اگر آدمیوں کی طرف سے ہے تو آپ برباد ہو جائیگا۔ اور خدا کی طرف سے ہے تم اِن لوگوں کو مغلوب نہ کر سکوگے۔

ملاکی

جہانتک تاریخ گواہی دیتی ہے ہمیں یہی ثابت ہوتا ہے کہ کسی مدعی نبوت کو جسپر کوئی وحی منجانب اللہ نہ ہوتی ہو اور کہے مجھے وحی ہوتی ہے اور اپنی مفتریات کو لوگوں کے آگے پیش کرے اور انہی کی بناء پر لوگوں کو دعوت کرے تو اتنی مہلت نہیں دی گئی جتنی راستباز خدا کے مرسل کو ہوتی ہے اس کی تائید خدا تعالیٰ کے اس کلام سے بھی ہوتی ہے وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ۝ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ۝ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ۝ ۴۴ تا ۴۶ سورۃ الحاقہ پارہ ۲۹۔ اگر تو ہماری نسبت ایسی بات کہدے جو ہمنے نہیں کہی تو ہم اُس کی وجہ سے پکڑلیں اور شاہ رگ کاٹ ڈالیں۔

اس آیت کی رو سے اس اُمت محمدیہ میں ہمیشہ کیلئے ایک قانون ناطق قرار دیا گیا کہ اگر کوئی ماموریت من اللہ اور مرسل من اللہ

---

[1] یعنی اللہ بہت بلند مرتبوں اور شان والا ہے۔

تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۴

والا ہیں فرشتے اور روح اُس کی طرف ایک زمانہ میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے چڑھتے ہیں [۱]

ہونیکا دعویٰ کرے تو وہ اسقدر مہلت نہیں پا سکتا جسقدر مُہلت خدا کے صادق و مصدوق حضرت محمد مصطفےٰ و احمد مجتبےٰ صلوٰۃ اللہ وسلامہ نے پائی تھی۔ کیونکہ اُن کو آیت مذکورہ بالا میں کہدیا گیا ہے کہ اگر تو بھی میری ذات پر افترا کرے تو تجھے بھی مہلت نہیں دی جاویگی بلکہ ہلاک کیا جاویگا اور ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کامل ۲۳ برس تک نبوت کی خدمات کو سرانجام فرما کر رفیق اعلیٰ کو جا ملے تو بعد زمانۂ نبوی علیہ السّلام کوئی مفتری علی اللہ اس قدر عمر نہیں پا سکتا۔ ہاں بعض نادان اپنی حماقت اور جہالت سے کسی ایسے آدمی کو جس نے خدائی دعویٰ کیا ہو یا صرف مہدی یا ہادی یا امام ہونے کا دعویٰ کر دیا ہو اور اُس نے زیادہ عمر پائی ہو مد نظر رکھکر کہدیا کرتے ہیں کہ یہ قاعدہ تو درست نہیں یہ خدا تعالیٰ کی سنت نہیں ہے کہ کسی خدائی کے مدعی کو جلدی پکڑ لیا کرتا ہو بلکہ اُسنے یہ فرمایا ہے لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ یہی تورات و انجیل سے ثابت ہے کیا عبد اللہ میمون نے مہدی کا دعویٰ کر کے مرسل من اللہ یا محدث من اللہ کا دعویٰ کیا تھا۔ کیا اکبر بادشاہ نے اپنی زبان سے دعویٰ نبوت کیا تھا اور کیا اُس نے اپنے دعوے کے ثبوت میں کسی اپنی مفتریات کو شایع کیا۔ کیا محمد بن تومرت نے مہدی کہلا کر اپنے الہامات کو شایع کیا۔ یا اسی طرح کسی اور مدعی مہدیت نے اپنے الہامات کو منجانب اللہ ظاہر کر کے لوگوں کو دعوت دی ہو۔ ایک بھی ایسا ثابت نہیں پھر محض اُن کے دعوے پر مفتری علی اللہ تصور کر لینا سخت نادانی ہے۔ بعض عقل کے دشمن یہ بھی کہدیا کرتے ہیں کہ مسیلمہ کذاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں دعویٰ نبوت کیا۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا۔ اور وہ زندہ رہا۔ افسوس کہ اُن کی عقل کو کیا ہو گیا یہ نہیں سمجھتے کہ اُس نے گو دعویٰ کیا تھا لیکن اُس نے نبی آخر الزماں فداہ ابی و امی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب تو نہیں کی تھی۔ یہی کہا کہ تم بھی نبی ہو اور میں بھی نبی ہوں مُلک باہم تقسیم کر لیں اور نہ اُسوقت تک اُس نے اپنی مفتریات کو پھیلایا تھا اور وہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری دنوں میں ہویدا ہوا تھا۔ اگر وہ تکذیب کرتا تو یقیناً اُنہی کی حیات میں ہلاک ہو جاتا۔ لیکن چند ماہ کے بعد ہی وہ حضرت ابوبکر رضہ کی خلافت میں ہلاک ہو گیا۔ اور سجاح تو اُس کی وفات کے بعد ہی خاموش ہو گئی تھی اور اُس خاموشی کے عالم میں اُس کو یہ توفیق ملی کہ وہ تائب ہو کر مسلمان ہو گئی تھی۔ پھر وہ

[۱] سورہ سجدہ میں ہے يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ تغیرات جو ایک دن یعنی زمانہ میں ہوتی ہیں کوئی بڑی چیز نہیں۔ احادیث اور آیت سے بہت سے دور ثابت ہوتے ہیں جس میں تغیرات عظیم واقعہ ہوتے رہے مثلاً (۱) ایک دور تیس سال کا جسمیں خلافت حقہ کا خاتمہ ہوا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے بعدی ثلاثون (۲) ایک دور ۶۰ سال کا جبکہ ۶۰ سنہ میں حضرت معاویہ کا انتقال ہوا اور اُس کے بعد کوئی صحابی بادشاہ نہیں ہوا۔ (۳) ایک دور سو سال کا جسمیں رؤیت بلا واسطہ ختم ہو گئی (۴) ایک دور ۲۰ سال کا جیسے کہ ہجرت حضرت صلعم کے بعد ہجرت ثانی ہو گئی پھر حضرت صلعم سے دس سال بعد حضرت عمر کا انتقال ہو گیا جس کے باعث رہا اختلاف سے بچ گیا۔ (۵) ایک دور پانسو سال کا جس میں سلطنت عرب کا خاتمہ ہو گیا (۶) ایک دور ہزار سال کا جسکے بعد یاجوج ماجوج کا غلبہ شروع ہو گیا (۷) ایک دور پچاس ہزار سال کا ہے اس میں تمام کا پلٹ جاتی اور راشیائے کا نام تک نہیں رہتا۔ ۱۲

منزل ۷

فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيلًا ۝۵ إِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيدًا ۝۶ وَنَرَاهُ قَرِيبًا ۝۷ يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ

پس تو صبر جمیل کیساتھ صبر کر | اُنہوں نے تو اُسکو دور سمجھا ہے | اور ہم اُسکو قریب دیکھتے ہیں۔ ایکدن آسمان پگھلی ہوئی

کیونکہ عمر دراز نہ پاتی۔ پس حضرت مرزا صاحب کے منجانب اللہ مسیح موعود اور مہدی معہود اور ملہم من اللہ و منذر الی خلق اللہ ہونے کی یہی کافی دلیل ہے کہ باوجودیکہ وہ غلیظ قسمیں کھا کھا کر اپنے دعوٰی پر اصرار کرتے کرتے تیس برس سے زیادہ عرصہ ہو گیا لیکن وہ روز بروز ترقی کر رہا ہے اور کسی روکنے والے اور سد راہ ہونے والے کی کوشش نے ایک دم بھر بھی اُن کو اپنے مقصد سے نہیں ہٹایا۔ مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خبر دی ہے کہ میرے بعد ۲۷ یا ۳۰ کے قریب کذاب ہوں گے جنکا دوسرے لفظوں میں دجال بھی نام آیا ہے۔ اور بعض میں ۷۰ کذابین کا ذکر آیا (۱) احمد بن حنبل اور طبرانی اور حافظ ضیاء الدین نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری اُمت میں ستائیس کذاب اور دجال ہوں گے جن میں سے چار عورتیں ہوں گی حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا دیکھو کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۷۰۔ (۲) طبرانی نے نعیم ابن مسعود رض سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تک تیس کذاب جو اپنے آپ کو نبی سمجھتے ہوں نہ نکل لیں تب تک قیامت قایم نہیں ہوگی دیکھو کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۷۱ (۳) یعنے احمد بن حنبل اور مسلم و بخاری اور ابو داؤد اور ترمذی نے ابو ہریرہ رض سے روایت کی ہے کہ قیامت نہیں ہوگی جبتک ۳۰ کے قریب دجال کذاب نہ نکلیں اور ہر ایک اُن میں سے یہی گمان کرتا ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔ دیکھو کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۷۱ (۴) طبرانی نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت سے پہلے دجال ہوگا اور دجال سے پہلے تیس یا زیادہ کذاب ہوں گے پوچھا گیا کہ اُن کی کیا نشانی ہے فرمایا کہ وہ تمہارے پاس ایسا طریقہ لیکر آئینگے جو ہمارے طریقہ کے خلاف ہوگا جن کے ذریعہ سے وہ تمہارے طریقہ اور دین کو بدل ڈالینگے۔ جب تم ایسا دیکھو۔ تو تم اُن سے پرہیز کرو۔ اور اُن سے عداوت رکھو۔ دیکھو کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۷۱۔ نعیم بن حماد نے کتاب الفتن میں اور ابو یعلیٰ نے حضرت انس رض سے روایت کی ہے کہ دجال سے پہلے ستر دجال ہوں گے۔ دیکھو کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۷۱۔

ان تمام روایات سے ظاہر ہے کہ ۲۷ سے لیکر ۷۰ تک دجال ہوں گے۔

(۱) مسیلمہ کذاب۔ یہ کذاب بنی قبیلہ بنی حنیفہ سے تھا۔ اسنے قرآن کریم کے مقابل میں کچھ تحریر بھی نکالی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری دنوں میں نبوت کا دعوٰی کرکے ایک خط حضرت رسالتمآب کی خدمت میں لکھا تھا کہ نصف ملک تمہارا اور نصف ملک میرا ہے باہم ملکر تقسیم کر لیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جواب اُسکو لکھا وہ ہم بجنسہ درج کرتے ہیں اور وہ یہ ہے۔ طبرانی نے نعیم بن مسعود سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیلمہ کذاب کو لکھا از طرف محمدؐ رسول اللہ بطرف مسیلمہ کذاب واضح ہو کہ زمین اللہ کی ہے اور اللہ اپنے بندوں میں سے جسکو چاہتا ہے اُس کو زمین کا وارث کر دیتا ہے۔ اور یاد رکھ کہ انجام کار متقی ہی کامیاب اور مظفر و منصور ہوتے ہیں۔ دیکھو کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۷۱۔

منزل ۷

كَالْعِهْنِ ﴿٩﴾ وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ﴿٩﴾ وَلَا يَسْأَلُ حَمِيمٌ حَمِيمًا ﴿١٠﴾ يُبَصَّرُونَهُمْ

دھات کی طرح — اور پہاڑ اون کی مانند ہو جاوینگے — اور کوئی دوست دوست سے سوال نہ کریگا۔ حالانکہ ایکدوسرے کو دیکھینگے

اس کذاب نے علاوہ دعویٰ نبوت نماز معاف کردی تھی اور شراب اور زنا کا عام حکم دیدیا تھا کہ یہ سب حلال ہیں۔ آخر بعہد خلافت حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک خطرناک لڑائی کے بعد خالد بن ولید کے ہاتھ سے وہ کذاب واصل جہنم ہوا۔ ایک سال سے بھی زیادہ عمر نہ پائی اسکے ساتھ ایک لاکھ سے زیادہ لوگ شامل ہوگئے تھے۔ دیکھو تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۱۵۰ لغایت ۱۵۲ (۲) اسود عنسی۔ یہ کذاب بھی زمانہ حیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مثل مسیلمہ دعویدار نبوت ہوا تھا اسکا نام عیلہنہ اور اسکے باپ کا نام کعب بن عوف تھا۔ یہ شخص ہر وقت میں مخمور رہتا تھا۔ اسواسطے اسکا لقب ذوالخمار ہوگیا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے فراغت پاکر بیت اللہ شریف سے واپس ہوکر مدینہ منورہ میں پہونچکر بیمار ہوگئے تو ان کی علالت طبع کی شہرت دور و نزدیک پھیل گئی اسپر مسیلمہ اور اسود عنسی نے دعویٰ نبوت کردیا۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی نسبت رویا میں پہلے سے کل حال معلوم کرکے اُن کے انجام سے بھی خبر دیدی تھی چنانچہ حدیث ذیل اس کی مصدق ہے۔

بیہقی اور نسائی اور ابن ماجہ ابوہریرہ رضہ سے اور بخاری ابن عباس رضہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب میں سویا ہوا تھا تو گیا دیکھتا ہوں کہ میرے ہاتھ میں سونیکے دو کڑے ہیں جس سے مجھے بڑا تردد پیدا ہوا۔ اُسوقت اللہ تعالیٰ نے خواب ہی میں مجھے وحی کی کہ ان پر پھونک مار۔ میں نے ایسا ہی کیا تو وہ دونو اُڑ گئے۔ اس سے میں نے یہ تاویل کی کہ دو کذاب میرے بعد خروج کرینگے جن میں سے ایک تو اسود عنسی ہے اور دوسرا مسیلمہ کذاب ہے۔ دیکھو کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۷۰ یہ کذاب یعنی اسود عنسی ایک بڑا شعبدہ باز تھا۔ اور اپنی شعبدہ بازی سے بڑے بڑے عجائبات دکھلایا کرتا تھا جس سے لوگ حیرت میں آکر اسکے پنجہ میں گرفتار ہوجاتے تھے۔ اسنے چھ سو آدمیوں کی جمعیت پیدا کرکے شہر صنعا پر قبضہ کرلیا تھا۔ اسکے ہمراہ دو اور شیاطین بھی رہتے تھے جو فن شعبدہ بازی میں بڑے چالاک اور ہوشیار تھے ایک کا نام سحیق دوسرے کا نام شقیق تھا۔ اس کذاب کا بڑا زور و شور صرف چار مہینے تک رہا۔ آخر فیروز دیلمی کے ہاتھ سے مارا گیا اس کے قتل کی خبر خود مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی سے پانچ روز پہلے دی تھی جو فی الحقیقت صحیح نکلی۔ دیکھو تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۱۳۹ لغایت ۱۴۲ (۳) ابن صیاد۔ یہ شخص یہودی تھا۔ اسکا نام صافی اور اسکے باپ کا نام صیاد یا صائد تھا بچپن سے ہی اُسکو ایسی فطرت ملی تھی کہ عجیب عجیب تماشہ دکھاتا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے بھی اُسکی شہرت سُنی تو اُسکے پاس گئے اور دل میں ایک لفظ دخان تجویز کرکے پوچھا کہ بتا میرے دل میں کیا ہے وہ فوراً کہنے لگا دُخ جسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اخسأ فلن تعدو قدرك یعنی دور ہو تو اپنے اصل کو واپس نہ پائیگا۔ غرض یہ شخص اسقدر خطرناک سمجھا گیا کہ بڑی جماعت صحابہ نے اسی کو دجال اکبر تسلیم کرلیا تھا۔ مگر بالآخر یہ شخص مسلمان ہوگیا تھا اور حج بیت اللہ سے مشرف ہوا تھا لیکن پھر بھی صحابہ اُس سے ڈرتے اور اُس کو نظر حقارت سے دیکھتے رہے (۴) طلیحہ بن خویلد اسدی۔ یہ شخص بنی اسد کے قبیلہ کا آدمی تھا۔ خیبر کے مضافات میں کسی گانوں سے حضرت ابوبکر صدیق رضہ خلیفہ اول کے زمانہ خلافت

يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِي مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيهِ ﴿۱۱﴾ وَصَاحِبَتِهِ وَأَخِيهِ ﴿۱۲﴾

اور بدکار چاہیگا کاش کہ وہ اُسدن عذاب سے اپنے بیٹے اور بیوی اور بھائی کے فدیہ میں نجات پا جائے اور سب کنبے کے

میں نکلا۔ فی الاصل یہ کذاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ظاہر ہوا تھا۔ اُسنے بھی دعویٰ نبوت کیا تھا اس کی سرکوبی کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرار بن الازور کو متعین کیا تھا۔ بنی اسد کے تمام لوگ ضرار کیساتھ ہوگئے اور طلیحہ کی طاقت ٹوٹ گئی۔ یہ کذاب کہا کرتا تھا کہ جبرئیل میرے پاس آتا ہے۔ اور اکثر مسجع فقرات بنا کر لوگوں کو سُناتا تھا کہ مجھے وحی ہوئے ہیں اور نماز اور سجدہ سے لوگوں کو منع کرتا تھا اور یہ حکم دیتا تھا کہ کھڑے ہو کر اللہ کی عبادت کیا کرو۔ آخر اُسکے ساتھ قبائل اسد و غطفان وطے شامل ہوگئے تھے۔ اور اسطرح اُسنے بڑا زور پکڑ لیا تھا۔ نماز اور زکوٰۃ سے منع کرتا تھا آخر بڑی کشت و خون کے بعد جب قبیلہ اسد اور غطفان مسلمان ہوگئے تھے تو وہ بھی مسلمان ہوگیا۔ دیکھو تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۴۴ و ۴۵ (۵) سجاح بنت الحرث بن سوید یہ ایک عورت قبیلہ بنی تمیم سے تھی جسنے نبوت کا دعویٰ کیا تھا کل قبیلہ بنی تمیم کے لوگ اسکے پشتیبان ہوگئے۔ اور اُس کے ماموں تغلبی تھے یہ قتل کو شیر مادر سمجھتی تھی جسکو چاہتی فوراً قتل کرادیتی گرگ پر سوار ہوتی تھی۔ یہ بدذات عورت یمامہ میں جہاں مسیلمہ کذاب رہتا تھا پہونچی۔ مسیلمہ کو اپنے کذاب ہونے پر یقین تھا اُسکے آنے سے گھبرایا۔ مگر آخر کہلا بھیجا کہ مجھکو وحی ہوئی ہے کہ جو ہم سے غالب آئے وہ دوسرے کا تابع ہو جائے اسپر سجاح نے بھی اپنی رضامندی ظاہر کی آخر ایک خیمہ میں اُن دونوں نے باہم ملاقات کی۔ آخر جماع کی ٹھہرائی اور مرتکب زنا ہوئے اُسکے بعد سجاح نے اپنی نبوت مسیلمہ کے سپرد کرکے خود نبوت سے دست بردار ہوگئی۔ اور باہم نکاح کرلیا اور بلند آواز سے پکارا گیا کہ نماز فجر اور عشار معاف کردی گئی۔ بالآخر یہ عورت بزمانہ خلافت حضرت معاویہ تائب ہو کر صدق دل سے مسلمان ہوگئی تھی۔ اور بصرہ میں مدت مدید تک رہ کر فوت ہوگئی اور سمرہ بن جندب نے نماز جنازہ ادا کی۔ دیکھو تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۱۴۷ و ۱۴۹ - (۶) مختار۔ یہ کذاب قبیلہ ثقیف سے برآمد ہوا تھا اُسنے بھی نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ اور ہمیشہ اپنے خطوط میں من مختار رسول اللہ لکھا کرتا تھا۔ اسکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی چنانچہ مسلم میں ہے اِنَّ فِي ثَقِيفٍ كَذَّابًا وَمُبِيرًا۔ رواہ مسلم عن اسماء بنت ابی بکر و ترمذی عن ابن عمر والطبرانی عن سلامۃ بنت الحر۔ یعنے مسلم نے اسماء بنت ابوبکر سے اور ترمذی نے ابن عمر سے اور طبرانی نے سلامۃ بنت حر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبیلہ ثقیف سے ایک کذاب پیدا ہوگا دیکھو کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۷۱۔ اسنے بڑے بڑے فساد اور جنگ جدال کئے آخر کار قید ہو کر ہلاک ہوا۔ دیکھو تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۴ صفحہ ۱۰ لغایت ۸۷ (۷) شاعر متنبی اس کا نام احمد اس کے باپ کا نام حسین تھا۔ کوفہ اُسکا مسکن محلہ کندہ تھا کنیت اسکی ابو طیب تھی شام کے ملک میں جا کر علم ادب کے سیکھنے میں مصروف ہوا اور کلام عرب پر ایسا قادر ہوا کہ بلا تکلف نظم و نثر کہہ سکتا تھا کتب لغت میں بکثرت مطالعہ کیا۔ اُس نے ایک بڑا دیوان بھی نظم کیا آخر نبوت کا مدعی ہوا۔ اور قبیلہ بنی کلب اور دیگر قبائل کے لوگ بکثرت اُسکے تابع ہوگئے۔ لیکن امیر حمص نے اوس کے دعوے کیساتھ ہی اُسپر چڑھائی کی اُسکو اسیر کرلیا اور اُس کی جماعت کو پراگندہ کردیا اور وہ بالآخر تائب ہوگیا اور بعض کہتے ہیں کہ ۳۵۴ ہجری میں ایک شعر کے کہنے پر بحکم سیف الدولہ قتل کیا گیا دیکھو تاریخ

منزل ۷

وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ ﴿۱۳﴾ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ثُمَّ يُنْجِيْهِ ﴿۱۴﴾ كَلَّا اِنَّهَا لَظٰى ﴿۱۵﴾

قدرےمیں جسکو وہ پناہ دیا کرتا تھا اور اُن تمام چیزوں کے فدیہ میں جو زمین میں ہے ہرگز نہیں وہ تو ایک لپیٹ ہے

ابن خلکان جلد اول صفحہ ۳۹۳،۳۸ - (۸) بہبوذ - یہ کذاب قوم زنج کا سرگروہ تھا - اس نے بڑی جمعیت پیدا کرلی تھی اور وہ بصرہ پر چڑھ آیا - اور بہت علاقہ پر متصرف ہوا لاکھوں مخلوقات خدا کو تہ تیغ اور بیشمار بندگان خدا کو بے خان ومان کردیا - اُس نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ میں خدا کی طرف سے رسول ہو کر آیا ہوں اور مجھ پر غیب کی خبریں کھولی جاتی ہیں - اُس کے دعویٰ کرنے کے تھوڑے عرصے کے بعد معتمد علی اللہ خلیفہ عباسی کی فوج نے اُسے قتل کر ڈالا اور اُس کا سر کاٹ لیا اور بغدا میں ایک نیزہ پر نصب کرکے بازاروں میں پھرایا گیا دیکھو تاریخ الخلفا صفحہ ۲۴۹ - (۹) یحییٰ بن زکرویہ قرمطی نے بکثرت لوگ پیدا کرکے ایک بڑا زور پکڑ لیا اور اپنا سجدہ کراتا تھا اور کہتا تھا کہ مجھ پر قرآن کی آیات نازل ہوتی ہیں - حاجیوں پر لوٹ مار کرتا تھا - اور بغداد کے آس پاس کے علاقہ کو تباہ کر رکھا تھا - آخر خلیفہ مکتفی باللہ نے ایک فوج جرار بھیجکر اُسکو شکست فاش دیکر قتل کیا اور صرف ایک سال تک اُسکا شور رہا - دیکھو تاریخ الخلفا صفحہ ۲۵۰ و تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۷ صفحہ ۱۹۵ (۱۰) عیسیٰ بن مہرویہ - یہ شخص بھی قرمطی تھا - یہ کذاب یحییٰ بن زکرویہ کا چچازاد بھائی تھا اُس نے اپنا لقب مدثر اختیار کیا اور امیر المومنین مہدی کے نام سے پکارا جاتا تھا - ایک بڑی جمعیت پیدا کرکے شام کے ملک پر حملہ آور ہوا - اور بڑی خونریزی اور فساد کیا آخر خلیفہ مکتفی باللہ کی جرار فوج کے ہاتھوں سے قتل کیا گیا اور ایک قلیل مدت میں اُن کے شر سے زمین پاک وصاف ہو گئی دیکھو تاریخ الخلفا صفحہ ۲۵۸ (۱۱) سلیمان قرمطی - اس کی کنیت ابوطاہر اُسکے باپ کا نام ابوسعید تھا جب اُسکا باپ ابوسعید اُسکے غلام کے ہاتھ سے مارا گیا تو بموجب وصیت پدری اُسکا بڑا بیٹا سعید اپنے باپ کا قایمقام کھڑا ہوا لیکن ابوطاہر سلیمان اپنی چالاکی کیوجہ سے غالب آیا اور خانہ کعبہ میں جاکر حجر اسود کو اُکھیڑ لیا - اور بلند آواز سے للکارنے لگا کہ میں خدا ہوں اور میں ہی خلقت کو پیدا کرتا اور فنا کرتا ہوں - لیکن غیرت خداوندی نے اُس کو بڑی مہلت نہ دی اور چیچک کی بیماری بھیجکر اُسکو ذلت سے ہلاک کر دیا دیکھو تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۸ صفحہ ۲۹ و ۱۷ و تاریخ الخلفا صفحہ ۲۶۳ (۱۲) ابوجعفر محمد بن علی شلمغانی - جو ابوالعزاقر کے نام سے معروف ومشہور تھا - راضی باللہ خلیفہ عباس کے عہد سلطنت میں ظاہر ہوا - مذہب کا شیعہ تھا - شروع شروع میں یہ اپنے عقیدہ کو مخفی رکھتا تھا لیکن جب بڑے امیر اُسکے ہم عقیدہ ہو گئے تو پھر علانیہ خدائی کا دعویدار ہو گیا اور انبیا کو خائن قرار دیتا - شریعت غرا کو بالکل اُلٹ پلٹ کر دیا ملائیکہ کی نسبت کہتا تھا کہ وہی فرشتہ ہے جو اپنے نفس کا مالک ہو - اور حق کو پہچانتا ہو - اور جنت بجز اُسکے کوئی چیز نہیں کہ نفس اور حق کی معرفت حاصل ہو اور عدم معرفت کا نام دوزخ اور روزہ رمضان اور صلوٰۃ مفروضہ - کا ترک کرنا بھی عبادت ہے نکاح کرنا فضول امر ہے - بلکہ تمام فروج حلال ہیں - ہر ایک شخص کو مجاز ہے جس عورت سے چاہے مباشرت کرے تناسخ کا قائل تھا دیکھو تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۸ صفحہ ۱۰۱ و ۱۰۳ - لیکن خلیفہ راضی باللہ نے اُس کی سرکوبی کیلئے ایک لشکر عظیم روانہ کرکے اُسکو معہ اُس کے ہمراہیوں کے قید کرلیا اور سولی پر چڑھا کر دار البوار کو بھیجا - دیکھو تاریخ الخلفا صفحہ ۲۶۹

نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ﴿۱۶﴾ تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ﴿۱۷﴾ وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ﴿۱۸﴾

جو کھلڑی اور دھیڑ ادھیڑ ڈالتی ہے۔ اُس کو پکارتی ہے جسنے (ذکر الٰہی سے) پیٹھ پھیری اور منہ پھیرا اور مال جمع کرکے رکھتا رہا۔

(۱۳) ۳۲۲؁ ہجری میں بعہد خلافت راضی باللہ قریہ باسند میں جو ملک صغانیاں کے مضافات سے ہے ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اُسپر فوج در فوج اور گروہ در گروہ لوگ اُسکے تابع ہوگئے اور اِسقدر ظلم اختیار کیا کہ جو اُس کی تکذیب کرتا اُسکو قتل کر ڈالتا۔ چنانچہ ایک کثیر مخلوقات اُس کی تعدی سے ہلاک ہوگئی۔ بڑا ہی شعبدہ باز تھا اپنی شعبدہ بازی کو خوارق عادات ظاہر کرتا تھا۔ ایک حوض میں ہاتھ ڈالتا اور دیناروں کی مٹھی بھر کر باہر لاتا آخر ابو علی بن محمد بن مظفر حاکم صغانیان نے ایک برجستہ فوج اُسکے مقابلہ میں روانہ کی ایک بھاری جنگ کے بعد اُسکو سخت تنگ کیا۔ اور وہ ایک بلند پہاڑ پر چڑھ گیا۔ مگر سپاہیوں نے ہمت کرکے اُسکو گرفتار کر لیا۔ اور اُسکا سر کاٹ کر حاکم وقت کے پاس لیگئے اور اُسکے معتقدین کی بھاری جماعت کو بھی تہ تیغ کر دیا۔ اور اِس طرح اِس کذاب کا نام ونشان مٹا دیا گیا۔ دیکھو تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۸ صفحہ ۱۰۰۔ (۱۴) قبیلہ سوادیہ میں ایک شخص ۴۹۹؁ ہجری میں نہاوند میں ظاہر ہوا جس نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اور اُس نے اپنے چار اصحاب کے نام ابوبکر وعمر وعثمان وعلی رکھا ہوا تھا۔ اُسوقت خلیفہ مستظہر باللہ کا دورانِ حکومت تھا۔ سوادی قبیلہ کی کثیر جماعت اُس کیساتھ ہوگئی اور اُنہوں نے اپنے سارے املاک اور مال ودولت اُسکے سپرد کر دیئے تھے آخر شاہی فوج کے ہاتھ سے پکڑا گیا اور بہت جلد اُسکا سر قلم کرکے صفحۂ دنیا سے اُسکا نام ونشان مٹا دیا گیا۔ دیکھو تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۱۰ صفحہ ۱۴۹۔ وتاریخ الخلفا صفحہ ۲۹۴۔ (۱۵) اُستاذسیس ملک خراسان میں بعہد خلافت خلیفہ منصور عباسی ۱۵۰؁ ہجری میں ظاہر ہوا اور اہل ہرات وبادغیس وسجستان وغیرہ اُسکے ساتھ ہوگئے۔ اخشم حاکم مرورروز نے اُس کا مقابلہ کیا۔ مگر اُستاذسیس کے ساتھ تین لاکھ بہادر سپاہی تھے اخشم نے ہزیمت اُٹھائی۔ پھر خلیفہ منصور نے حازم بن خزیمہ کو بڑی فوج کیساتھ حکم دیا کہ مہدی کے لشکر کیساتھ ملکر اُستاذسیس پر حملہ کرے۔ چنانچہ حازم نے بفرمان خلیفہ ایسا ہی کیا۔ بڑی بھاری لڑائی ہوئی اُستاذسیس کے ستر ہزار آدمی مارے گئے۔ اور اُستاذسیس معہ چودہ ہزار متعلقین کے اسیر ہوا صرف ایک ہی سال میں اُس کا کل تانا بانا ملیامیٹ کر دیا گیا۔ اِس کذاب نے بھی دعوےٰ نبوت کرکے فسق کا عام رواج دیا تھا۔ اور اُنہوں نے اُسکو اپنا پیشوا بنا لیا تھا دیکھو تاریخ کامل ابن اثیر۔ جلد ۵ صفحہ ۲۳۸ و ۲۳۹۔ (۱) عطا یہ شخص مقنع کے نام سے مشہور تھا قصبہ کادہ کا رہنے والا تھا جو مضافات مرو میں ہے ذات کا دھوبی تھا۔ خدائی کا دعویٰ کرتا اور کہتا کہ اللہ تعالیٰ تمام انبیا میں حلول کرتا رہا ہے۔ اور اب مجھ میں حلول کیا ہے نخشب میں چاند بنایا تھا۔ تناسخ کا قائل تھا۔ چونکہ نہایت کریہ منظر اور پستہ قد تھا چہرہ پر طلائی برقعہ رکھتا تھا۔ خلیفہ مہدی نے اُسکے مقابلہ میں ایک لشکر عظیم روانہ کیا۔ وہ ایک قلعہ میں محصور ہوگیا اور جب اُسکو یقین ہوگیا کہ اب کوئی صورت بچاؤ کی نہیں رہی تو اپنی بیوی اور بچوں اور لوگوں کو جمع کرکے کہا کہ جو شخص میرے ساتھ آسمان پر جانا چاہے وہ آگ میں میرے ساتھ کود پڑے۔ چنانچہ وہ معہ اپنے کل رفقاء کے آگ میں جلکر مر گیا دیکھو تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۶ صفحہ ۹ و اقترب الساعۃ صفحہ ۱۴۹ (۱۷) عثمان بن نہیک شخص ابومسلم خراسانی کے لوگوں میں سے ایک سرگروہ اور لیڈر تھا۔ اِس کی نسبت اِس کے تابعین کہتے تھے کہ حضرت آدم کی رُوح .... اُس میں حلول

منزل ۷

إِنَّ الْإِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا ﴿۱۹﴾ إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا ﴿۲۰﴾ وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ

انسان بہت ہی بے صبرا پیدا کیا گیا ہے جب اُسکو بُرائی پہنچے تو گھبرا جاتا اور جب بھلائی پہنچے تو بخیل

مَنُوعًا ﴿۲۱﴾ إِلَّا الْمُصَلِّينَ ﴿۲۲﴾ الَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ ﴿۲۳﴾ وَالَّذِينَ

ہو جاتا ہے مگر نمازی لوگ جو اپنی نماز میں ہمیشہ ادا کرتے رہتے اور جن کے

فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُومٌ ﴿۲۴﴾ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ﴿۲۵﴾ وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ بِيَوْمِ

مالوں میں سوالی اور غیر سوالی کیواسطے معین حصہ ہے اور جو یوم الانصاف کی تصدیق کرتے ہیں

کر گئی ہے اور یہ کہ اُن کا رب منصور ہے۔ اور ہشیم بن معاویہ جبرئیل ہے۔ اسپر منصور اُن پر غضبناک ہوا۔ اور بروس چیدہ چیدہ آدمیوں کو گرفتار کر کے محبوس کر دیا۔ اسپر لوگوں کی ایک کثیر جماعت منصور کے محل پر چڑھ آئی۔ ان عثمان بن نہیک بھی تھا معن بن زائدہ نے ان سب کو مار و اصل جہنم کیا دیکھو کامل ابن اثیر جلد ۵ صفحہ ۲۰۳ (۱۸) وامیہ۔ یہ ایک عورت تھی جسنے سنہ ہجری میں نبوت کا دعویٰ کیا یہ سوادان کی رہنے والی تھی۔ اکثر سودانی لوگ اُس کے تابع ہوگئے۔ مگر اسی طرف کے مسلمانوں نے اُس کو پکڑ کر مار ڈالا دیکھو اقترب الساعہ صفحہ ۱۹ (۱۹) یہ شخص مُلک مغرب میں نکلا اور نبوت کا دعویٰ کیا اپنے نبی ہونے کی دلیل یہ پیش کی ہے کہ حدیث میں آیا ہے کہ لا نبی بعدی یعنے میرے بعد ایک نبی آئیگا۔ جسکا نام لا ہوگا۔ آخر تھوڑی مدت کے بعد قتل ہوا۔ دیکھو اقترب الساعہ صفحہ ۱۹ (۲۰) ایک اور عورت نے بھی اس حدیث لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ کو پیش نظر رکھکر دعویٰ کیا کہ میں نبیہ ہوں کیونکہ حدیث میں لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ ہے یہ کہاں ہے کہ لَا نَبِيَّةَ بَعْدِيْ یعنے مرد نبی کی نفی کی گئی ہے۔ کسی عورت کے نبی ہونے کی نفی کہیں نہیں ہے۔ آخر وہ بھی تھوڑے عرصہ میں ہلاک ہوگئی۔ دیکھو اقترب الساعہ صفحہ ۱۹ (۲۱) یوشیا نامی ایک شخص زمانہ خلافت مہدی عباسی نبوت کا مدعی ہوا اُس کیساتھ بھی ایک جماعت کثیر جمع ہوگئی۔ خلیفہ نے ایک فوج بھیجکر اُس کو گرفتار کرایا اور پھر اسکو صلیب پر ہلاک کیا دیکھو اقترب الساعہ صفحہ ۱۹ (۲۲) مسٹر وارڈ یہ شخص انگریز تھا جو کچھ عرصہ ہوا ہے کہ اُسنے مسیح ہونیکا دعویٰ کیا چونکہ فصاحت و بلاغت میں ید طولیٰ رکھتا تھا اسلئے بکثرت لوگ اُسکے تابع ہوگئے۔ مگر آخر تھوڑے عرصہ کے بعد نامراد ہو کر مر گیا۔ دیکھو اخبار ایکڈ وکیٹ مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۸۹۹ء (۲۳) جزیرہ جمیکا میں ایک حبشی نے دعویٰ کیا کہ میں عیسے بن مریم ہوں۔ اُس جزیرہ کی تمام جنگلی اقوام اُسکے تابع ہوگئی۔ آخر حکام نے اُس کی سرکوبی کر کے اُس کا بہت قلع وقمع کر دیا۔ دیکھو اخبار ایڈوکیٹ مورخہ ۱۷۔ اکتوبر ۱۸۹۹ء (۲۴) مُلک روس میں بھی ایک فرنگی نے دعویٰ کہ وہ عیسٰے ابن مریم ہے آخر وہ بھی بہت جلد ناکام و مراد مر گیا۔ دیکھو اخبار مخبر دکن۔ (۲۵) دسویں صدی ہجری میں ایک شخص بھیک نام نے مسیح ہونے کا دعویٰ کیا تھا ایک مدت کے بعد تائب ہو گیا۔ دیکھو ہدیہ مہدویہ صفحہ ۱۶۱ (۲۶) ابراہیم بزکہ۔ اس شخص نے بھی دسویں صدی میں عیسٰے ابن مریم ہونے کا دعویٰ کیا مگر تھوڑی مدت میں نامراد دنیا سے اُٹھ گیا۔ دیکھو ہدیہ مہدویہ صفحہ ۱۶۱ (۲۷) شیخ محمد خراسانی۔ اس شخص نے بھی دسویں صدی میں مسیح ہونیکا دعویٰ کیا۔ ایک بڑی جماعت اُس کے دعویٰ کی تصدیق میں کھڑی ہوگئی۔ اور وہ وسط ہند سے گذرتا ہوا مُلک سندھ میں آن پہنچا بادشاہ سندھ نے اُسکو گرفتار کر کے مار ڈالا۔ دیکھو

منزل ۷

الَّذِیْنَ ﴿۲۶﴾ وَالَّذِیْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿۲۷﴾ اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَیْرُ

اور جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرنے والے ہیں اُن کے سبب کا عذاب ایسا نہیں کہ اُس سے

ہدیہ مہدویہ صفحہ ۱۶۱ (۲۸) محمد بن تومرت ۵۱۴ھ ہجری میں بادشاہ وقت سے بغاوت کی بغاوت کے بعد جب خوب طاقت پیدا کر لی تو کچھ مدت اُسکو یہ اندیشہ دامنگیر ہوا کہ کہیں لوگ بگڑ نہ جائیں تو ایک روز کہنے لگا کہ مجھے دو فرشتے دکھائی دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تو مہدی ہے۔ اُسپر اُسنے مہدی کا دعویٰ کر دیا۔ مگر اِس شخص نے یہ کبھی نہیں دعویٰ نہیں کیا کہ مجھے وحی یا الہام ہوتے ہیں۔ لیکن پھر بھی سات آٹھ سال کے دعوے کے بعد مر گیا۔ اور اسکا جتھہ سب ٹوٹ گیا۔ یہ بھی لکھا ہے کہ قبروں میں لوگوں کو چھپا کر اُن سے اپنی تصدیق کراتا اور پھر اس اندیشہ سے کہ راز فاش نہ ہو جائے اُن کو زندہ در گور مروا ڈالتا۔ دیکھو تاریخ ابن خلکان جلد ۲ صفحہ ۱۴۸ (۲۹) چند سال ہوئے ہیں یوروپ میں ایک عورت نے نبیہ ہونیکا دعوے کیا تھا۔ جس کی خبر اخباروں میں شایع ہوئی تھی۔ مگر تھوڑے عرصہ میں اُسکا خاتمہ ہو گیا۔ (۳۰) دجال اکبر۔ کیونکہ حدیث میں آیا ہے لا تقوم الساعۃ حتی یخرج ثلاثون کذابا اٰخرھم الکذاب ممسوح العین الیسریٰ۔ رواہ ابو یعلیٰ الحدیث بطولہ وابو نعیم عن جابر بن سمرۃ یعنے قیامت نہیں ہوگی جبتک تیس کذاب نہ نکل لیں اُن میں سے سب سے آخر کذاب اکبر ہوگا جس کی بائیں آنکھ نابود ہوگی۔ اس حدیث طویل کو ابو یعلیٰ اور ابو نعیم نے جابر بن سمرہ سے روایت کیا ہے۔ پس ظاہر ہے کہ تیسواں کذاب دجال ہو جو ہم آگے چلکر دکھائینگے کہ اِس دجال سے مراد ایک عظیم الشان جماعت ہے۔ جیسے لغت و حدیث نبوی سے ظاہر ہے اور اِس تمام بیان سے واضح ہے کہ حسب فرمودہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چار عورتیں بھی ہو چکی ہیں۔ جنہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور باقی کذاب بھی جن کی کل تعداد تیس ہے ثابت ہو چکی ہے۔ اب رہا ۷۰ کذابین کا حال سو یہ لفظ کثرت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ تعداد ہی پوری ہو کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ۷۰ کذاب تو کیا لاکھوں بلکہ کروڑوں تک نوبت پہنچ چکی ہے۔ اس کی تصدیق خود احادیث نبویہ سے ہوتی ہے اور وہ یہ ہے لا تقوم الساعۃ حتی یخرج ثلاثون کذابا منھم مسیلمۃ والعنسی والمختار وشر قبائل العرب بنو امیۃ وبنو حنیفۃ و ثقیف۔ رواہ ابن ابی شیبۃ وابن عدی عن الزھری۔ یعنی ابن عدی نے زہری سے روایت کی ہے کہ قیامت قایم نہ ہوگی جب تک تیس کذاب نہ نکل لیں۔ اُنہی میں سے مسیلمہ اور اسود عنسی اور مختار اور قبائل عرب سے کل شریر لوگ بنی اُمیہ اور بنی حنیفہ اور ثقیف کے لوگ ہیں۔ اِس طرح بہُت سی کتابیں کذابوں سے بھری ہوئی ہیں۔ دیکھو حجج الکرامہ واقترب الساعہ وکتب تواریخ وغیرہ۔ پس واضح ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ۷۰ سے کثیر جماعت کذابین سے تھی اور مشاہدہ نے دکھلا دیا ہے کہ لاکھوں کذاب دنیا میں ہو چکے اور لکھوکہا اب بھی موجود ہیں۔ لیکن کذابین بالا کے بیان سے روز روشن کیطرح ہویدا ہے کہ جنہوں نے نبی ہونا اور ملہم ہونا ظاہر کیا اور خدا اور رسول پر افترا کیا وہ بہُت ہی جلد ہلاک ہوتے رہے ہیں۔ صرف مہینوں یا دو چار سالوں کے اندر تباہ ہو گئے ہیں۔ الغرض مفتری کو کبھی اتنی مہلت نہیں دیتا جتنی صادقوں اور راستبازوں کو دیتا ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب جنہوں نے مسیح موعود اور مہدی معہود اور مجدد صدی چہارم دہم و امام زماں ہونیکا دعویٰ کیا ہے خدا کے فضل سے زیادہ از بیس برس سے اپنے دعوے پر قایم ہیں اور خدا کیطرف سے ملہم ہونیکا ۲۵ برس سے

مَأْمُوْنٍ ﴿۲۸﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا

نڈر ہو جا بیٹھیں — اور جو اپنی شرمگاہوں کو اپنی بیویوں اور لونڈیوں کے سوائے اور وں سے محفوظ رکھتے ہیں لہ پس اُن پر کوئی الزام

مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ﴿۳۰﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ

نہیں — پر جو اسکے سوا چاہے تہ وہ — سرکش

الْعٰدُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ

ہیں — اور جو اپنی اماتنوں اور عہد کو نگاہ رکھتے ہیں — اور جو اپنی شہادتوں پر (راستی کے ساتھ)

زیادہ عرصہ بیان کرتے ہیں۔ لیکن اُن کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہیں آئی باوجودیکہ تمام دنیا کے دشمنوں نے اسکو ملیامیٹ کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ اور اُسکی ترقی کے روکنے کیلئے کوئی حیلہ اور مکر نہیں جو ان قوموں نے اُٹھا رکھا ہو۔ اگر یہ خدا تعالیٰ کیطرف سے نہ ہوتا اور خدائی قادر حی و قیوم کا مخفی ہاتھ اُسکی حفاظت کیلئے کھڑا نہ ہوتا تو اِس ضعیف انسان کی جو ہر وقت مرضوں کا شکار ہے کیا حقیقت تھی کہ اِس طرح دنیا کے دنگل میں نکلکر چار دانگ عالم میں پہلوانوں کی طرح للکارتا اور شیر کی طرح چنگھاڑتا۔ ضرور اللہ تعالیٰ کا غیبی ہاتھ اُسکی مدد میں ہے جسکی وجہ سے کوئی انسان بھی اُن کے مقابلہ کیلئے نہیں نکلتا۔ بلکہ اِن کا اِسقدر رعب صفحۂ دنیا پر چھا گیا ہے کہ اُن کے مقابلہ میں آنا گویا موت کا سامنا ہے بس یہی کافی دلیل ہے کہ وہ کذاب نہیں بلکہ صادق اور مصدوق انسان ہیں۔ اور بالضرور خدا کی ملہم و منذر ہیں۔

لہ جنگ میں جو عورتیں گرفتار ہوں اُن کو لونڈی بنا کر رکھنا اور بیوی کی طرح اُن سے صحبت کرنا جائز تھا جیساکہ استثنا ۲۱ باب میں ہے اور جب تو لڑائی کیلئے اپنے دشمنوں پر خروج کرے اور خداوند تیرا خدا انکو تیرے ہاتھوں میں گرفتار کرے اور تو انہیں اسیر کر لائے اور اُن اسیروں میں خوبصورت عورتیں دیکھے اور تیرا جی اُسے چاہے کہ اُسے اپنی جورو بنائے تو تو اُسے اپنے گھر میں لا اُسکا سر منڈوا اور ناخن کٹوا۔ تو وہ اپنا اسیری کا لباس اُتارے اور تیرے گھر میں رہے اور ایک مہینہ بھر اپنے باپ اور اپنی ماں کا سوگ بیٹھے بعد اِسکے تو اُسکے ساتھ خلوت کر اور اُسکا خصم بن اور وہ تیری جورو بنے،، توریت کے اور مقامات سے بھی غلام اور لونڈی بنانا یا خریدنا اور لونڈیوں سے صحبت کرنا جائز ثابت ہوتا ہے۔ اغلبًا یہودیوں سے ہی یہ رواج عرب میں آیا اُسی رواج کیمطابق جو لونڈیاں مسلمانوں کے قبضہ میں آئیں تھیں نکاح میں آنے کے بعد بھی پوری حقوق کو نہ پہنچتی تھیں۔ مگر یہ کہنا غلط ہے کہ قرآن مجید نے یہ حکم دیا کہ جنگوں میں جو مرد و عورت گرفتار ہوں اُنکو غلام بناؤ یا ایسی عورتوں سے محبت کرو یا مرد و عورت کو گائے بھینس کی طرح خریدا کرو بلکہ اسیر مرد اور عورتوں کیواسطے جو قتل کئے جانے کے مستحق نہوں یہ حکم ہے کہ اُنکو مفت یا کچھ فدیہ لیکر چھوڑ دو اور جو غلام پہلے سے زر خرید موجود تھے یا رواج سابقہ کے مطابق جنگوں میں مسلمانوں کے ہاتھ آئے تھے اُنکو رہا کرنے کی بابت حکیمانہ تعلیم ہے اور خاص خاص چندے اِس کام کیلئے مقرر فرما دیئے گئے ہیں مثلًا زکوٰۃ و خیرات کی مد میں اُن کی آزادی کیواسطے ایک حصہ ہے قتل خطا کی دیت میں ایک غلام کو کفارہ ظہار میں اور کفارہ قسم میں آزاد کرنے کا حکم ہے تہ

اِس آیت سے متعہ صاف طور پر حرام ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ متعہ والی عورت نہ ازواج میں داخل ہے نہ لونڈیوں میں۔ کیونکہ نہ اُسکے لئے کوئی حق زوجیت مثل میراث و نان و نفقہ وغیرہ ثابت ہے۔ نہ اُس کی اولاد کی نا جگوئی

قَآئِمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۳۴﴾ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ

قائم رہتے اور اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں یہ باغوں میں باعزت ہوں گے

حکم ہے زیادہ تفصیل کیلئے دیکھو پ۲۵ ۳۳/۹ ع ۴/۵ کی تفسیر میں سبرہ بن معبد جہنی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اے لوگو میں نے تم کو متعہ کی اجازت دی تھی اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے
حرام کر دیا اسکو قیامت تک (صحیح مسلم ۱/۴۵۱) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس شخص نے عورت کے دبر میں جماع کیا وہ کافر ہوا۔ (ترغیب ۴۵۱) اور ایک روایت میں ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ کا یہ لفظ ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ملعون ہے جسنے قوم لوط والا کام کیا جسنے قوم لوط
والا کام کیا ملعون ہے جسنے قوم لوط والا کام کیا راوی اس حدیث کے رجال صحیح کے ہیں (ترغیب ۴۵۰) عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس فعل بد کے فاعل و مفعول دونوں کو قتل کر دو اور جو کوئی
کسی جانور سے بدفعلی کرے اس کو قتل کر دو (ترغیب ۴۵۱) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جب
میری امت میں یہ چلن ہو جاوے کہ مرد کیساتھ مرد اور عورت کیساتھ عورت بدفعلی کرنے لگیں تو ان پر ہلاکی ہے نعوذ باللہ
(ترغیب ۴۵۳) اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ میں عام لفظ ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کہ
جو کوئی جماع کرے کسی نامحرم عورت سے اس کو قتل کر دو (ابن ماجہ ۱۸۷) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے جبکہ مجھکو معراج میں بلایا گیا تھا اور طرح طرح کی کیفیتیں دکھلائی گئیں تھیں میں ایک جماعت کی طرف گذرا
کہ ان کی جلد آگ کی مقراضوں سے کاٹی جاتی تھی۔ میں نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں کہا یہ وہ
لوگ ہیں جو زنا کیواسطے اپنا بناؤ سنگار کرتے تھے پھر ایک غار کی طرف گذرا جسمیں سے سخت بدبو آتی اور بہت چیخ
پکار کی آوازیں آتی تھیں میں نے پوچھا اے جبرئیل یہ کون ہیں انہوں نے کہا یہ وہ عورتیں ہیں جو زنا کیواسطے
بناؤ سنگار کیا کرتی تھیں (ترغیب ۴۴۷) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو عورت پنجوقتی نماز کی پابند ہے اور
بدکاری سے بچتی ہے اور اپنے خاوند کی تابعدار ہے اسکو قیامت کے دن اختیار ملیگا کہ جنت کے جس دروازے
میں چاہے داخل ہووے (ترغیب ۴۴۹) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس شخص نے اپنی زبان
کو بری بات سے اور شرمگاہ کو برے کام سے بچا لیا وہ جنتی ہو گیا (ترغیب ۴۴۹) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
وسلم نے ہمسایہ کی عورت سے زنا کرنا اور زنا سے دس حصے زیادہ گناہ ہے (ترغیب ۴۴۸) ایک روایت
میں ہے یعنی جس عورت کا خاوند گھر نہیں ہے جو کوئی اس کے بستر پر جاتا ہے قیامت کے دن وہ شخص
اژدہا کے آگے ڈالا جائیگا کہ وہ جس طرح چاہے اس کو کھائے (ترغیب ۴۴۸) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے یعنی تین قسم کے لوگوں پر قیامت کے دن نہ اللہ تعالیٰ رحمت کی نظر کریگا اور ان پر سخت عذاب ہوگا
ایک بڑھاپے میں بدکاری کرنیوالا دوسرے حاکم جھوٹ بولنیوالا تیسرے غریب تکبر کرنیوالا (ترغیب ۴۴۸) فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو شخص امانت دار نہیں اسکا دین نہیں نہ اسکا روزہ قبول ہے نہ نماز (ترغیب ۵۴۲) جو شخص
امانت دار نہیں اسکا ایمان نہیں اور جو وعدہ کا سچا نہیں اسکا دین نہیں (ترغیب ۵۴۲) اگر کسی نے وعدہ کیا

مُكْرَمُونَ ﴿٣٥﴾ فَمَالِ الَّذِينَ كَفَرُوا قِبَلَكَ مُهْطِعِينَ ﴿٣٦﴾ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِينَ ﴿٣٧﴾

پس کافروں کو کیا ہوا کہ تیرے سامنے دائیں اور بائیں سے ٹولیوں میں دوڑتے آتے ہیں

أَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِنْهُمْ أَنْ يُدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيمٍ ﴿٣٨﴾ كَلَّا إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِمَّا يَعْلَمُونَ ﴿٣٩﴾

کیا ان میں سے ہر ایک یہ ہوس رکھتا ہے کہ نعمتوں کی بہشت میں داخل ہو جائے ہرگز نہیں ہم نے اُن کو اُس چیز سے پیدا کیا ہے جسکو

فَلَا أُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ إِنَّا لَقَادِرُونَ ﴿٤٠﴾ عَلَىٰ أَنْ نُبَدِّلَ خَيْرًا

وہ بھی جانتے ہیں۔ پس میں مشرقوں اور مغربوں کی قسم کھاتا ہوں کہ ہم اس بات پر ضرور قادر ہیں کہ اُن سے بہتر بدل کے لے آئیں اور ہم سے کو

مِنْهُمْ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ﴿٤١﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ

کوئی عاجز کرنیوالا نہیں پس اُن کو چھوڑ دے کہ وہ جھوٹی تحقیق اور ہنسی کرتے رہیں یہانتک کہ وہ اپنے

الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿٤٢﴾ يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ إِلَىٰ نُصُبٍ

اُس دن سے مل لیں جسکا اُن کو وعدہ دیا گیا ہے۔ جس دن وہ قبروں سے دوڑتے ہوئے نکلینگے گویا کہ وہ پانی کی طرف بھاگے جا رہے ہیں

يُوفِضُونَ ﴿٤٣﴾ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿٤٤﴾

اُن کی آنکھیں نیچی ہوں گی اور ذلت اُن پر چھائی ہوئی ہوگی یہ وہ دن ہے جسکا اُن کو وعدہ دیا گیا تھا

سُورَةُ نُوحٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴿٥﴾ | ثَمَانٍ وَعِشْرُونَ آيَةً

منزل ۷

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا رحمن و رحیم ہے

إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ أَنْ أَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١﴾

ہم نے نوح کو اُس کی قوم کی طرف رسول بناکر بھیجا کہ اپنی قوم کو دردناک عذاب کے آنے سے پہلے ڈرا دے

قَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿٢﴾ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ وَأَطِيعُونِ ﴿٣﴾

اُسنے کہا اے میری قوم میں تمہارے واسطے کھلا ڈرانے والا ہوں کہ اللہ کی عبادت کرو اور اُس سے ڈرو اور میری پیروی کرو

کیا اور اُس کی نیت یہی ہے کہ اُس کو پورا کرے اور پورا نہ کر سکا تو گناہ نہیں (مشکوۃ صفحہ ۴۰۸) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غیر محرم کو دیکھنا آنکھوں کا زنا ہے اور بدکاری کی باتیں سننا کانوں کا زنا ہے اور ایسی باتیں کرنی زبان کا زنا ہے اور غیر کو ہاتھ لگانا ہاتھوں کا زنا ہے اور ایسے کام کی طرف چلنا پیر کا زنا ہے (رواہ مسلم ترغیب ۳۲) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یا تو تم لوگ اپنے نگاہوں کو اور شرمگاہوں کو غیر محرموں سے بچاؤ ورنہ اللہ تعالیٰ تم کو روسیاہ کر دے گا (ترغیب ۳۷) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی غیر مرد اور عورت کسی علیحدہ جگہ میں جمع ہوتے ہیں تو شیطان ضرور وہاں موجود ہو جاتا ہے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ دیور وغیرہ کے سامنے جانا کیسا ہے فرمایا کہ اسکو موت سمجھو لینے اوروں سے بھی بدتر ہے (ترغیب ۳۷)

۵ چنانچہ تمام سرکشوں متکبروں اور دشمنوں کا خاتمہ ہو گیا اور ان کی جگہ سعید خدا پرست اور صالح لوگ اصحاب محمد میں داخل ہو گئے یہانتک کہ کل عرب میں آنحضرت صلعم کی حیات میں ہی ایک مخالف نہ رہا اور سب کے سب جاں نثار مخلص دوست بن گئے کوئی لشکر خدا کے مقابلہ پر کامیاب نہ ہو سکا۔

يَغْفِرْ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ إِنَّ أَجَلَ اللَّهِ إِذَا جَاءَ لَا يُؤَخَّرُ

وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تم کو ایک وقت مقرر تک مہلت دیگا۔ اللہ کا وقت جب آگیا تو اُس میں دیر نہیں

لَوْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ④ قَالَ رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلًا وَنَهَارًا ⑤ فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَاءِي

ہوتی کاش تم جانو اُس نے کہا اے میرے رب میں نے اپنی قوم کو دن اور رات پکارا پر میری دعا سے اُن کو نفرت ہی زیادہ

إِلَّا فِرَارًا ⑥ وَإِنِّي كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوا أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا

ہوتی گئی اور جب کبھی میں نے اُن کو بلایا کہ تو اُن کو بخشے اُنہوں نے اپنی اُنگلیاں اپنے کانوں میں رکھیں اور اپنے کپڑوں میں چھپ گئے

ثِيَابَهُمْ وَأَصَرُّوا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ⑦ ثُمَّ إِنِّي دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ⑧ ثُمَّ إِنِّي

اور اپنی بات پر اڑے رہے اور تکبر میں بڑھتے گئے میں نے تو اُن کو جتلا کر بھی بلایا اُن کو اعلان بھی کیا اور خفیہ طور پر

أَعْلَنتُ لَهُمْ وَأَسْرَرْتُ لَهُمْ إِسْرَارًا ⑨ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا

اُن کو سمجھایا آخر کار میں نے اُن سے کہا کہ اپنے رب سے استغفار کرو کہ بخشنے والا ہے

يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا ⑪ وَيُمْدِدْكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَل لَّكُمْ جَنَّاتٍ

وہ تم پر برسنے والے بادل بھیجیگا اور تمہارے مال اور اولاد میں ترقی کریگا اور تمہارے واسطے باغات اور نہریں بنا دیگا

وَيَجْعَل لَّكُمْ أَنْهَارًا ⑫ مَّا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلَّهِ وَقَارًا ⑬ وَقَدْ خَلَقَكُمْ أَطْوَارًا ⑭

تمہیں کیا ہوا کہ اللہ سے بڑی بڑی امیدیں نہیں رکھتے۔ اور اُسنے تمہیں طرح طرح کا پیدا کیا

منزل ۷

أَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللَّهُ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا ⑮ وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا

کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ اللہ نے سات آسمان تہ برتہ پیدا کئے اور چاند کو اُس میں نور کیواسطے اور

وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ⑯ وَاللَّهُ أَنبَتَكُم مِّنَ الْأَرْضِ نَبَاتًا ⑰ ثُمَّ يُعِيدُكُمْ

سورج کو بطور چراغ کے۔ اور اللہ تم کو زمین کی روئیدگی سے بڑھاتا ہے پھر تم کو اُس میں لیجائیگا اور ایک طرح

فِيهَا وَيُخْرِجُكُمْ إِخْرَاجًا ⑱ وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ بِسَاطًا ⑲ لِّتَسْلُكُوا مِنْهَا

تم کو نکالیگا اور اللہ نے زمین کو تمہارے واسطے بچھونا بنایا تاکہ تم اُس کے کھلے رستوں

سُبُلًا فِجَاجًا ⑳ قَالَ نُوحٌ رَّبِّ إِنَّهُمْ عَصَوْنِي وَاتَّبَعُوا مَن لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهُ وَوَلَدُهُ

میں چلو نوح نے کہا اے میرے رب اُنہوں نے میری نافرمانی کی اور ایسے کے پیرو ہو گئے جو اُن کے مال اور اولاد میں

إِلَّا خَسَارًا ㉑ وَمَكَرُوا مَكْرًا كُبَّارًا ㉒ وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ

سوا نقصان کے اور زیادتی نہ کی اور اُنہوں نے بڑا مکر کیا اور بولے اپنے معبودوں کو نہ چھوڑو اور نہ تو ود کو چھوڑو اور نہ سواع کو

وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا ㉓ وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا ۖ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ

نہ یغوث اور نہ یعوق اور نسر کو اور اُنہوں نے بہتوں کو بہکا دیا۔ اور اے خدا تو ظالموں کا

۱ اہل نظر اس بات پر غور کریں یا سیاہی من محل اور سن ضعف پر ... و محبت اور خواہش کا بت۔ مرد کی صورت کا باعث ایجاد سمجھا جاتا تھا جسے ہندو برہما کہتے ہیں۔ سواع۔ یہ لقب نے عالم کا بت عورت کی شکل میں تھا جسکو ہندو بھگن

إِلَّا ضَلَالًا ﴿٢٥﴾ مِمَّا خَطِيئَاتِهِمْ أُغْرِقُوا فَأُدْخِلُوا نَارًا فَلَمْ يَجِدُوا لَهُمْ مِنْ دُونِ

گمراہی میں ہی بس زیادتی کر ۔ آخر کار اپنی خطاؤں کے سبب سے غرق ہوئے اور آگ میں داخل کئے گئے پس انہوں نے اللہ کے سوائے اپنے واسطے

اللَّهِ أَنْصَارًا ﴿٢٦﴾ وَقَالَ نُوحٌ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ﴿٢٧﴾

کوئی مددگار نہ پایا ۔ اور نوح نے دعا کی اے میرے رب زمین پر کافروں کا کوئی گھر رہنے نہ دے

إِنَّكَ إِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿٢٨﴾ رَبِّ اغْفِرْ لِي

کیونکہ اگر تو ان کو چھوڑ دیگا ۔ تو یہ تیرے بندوں کو گمراہ کرینگے اور اولاد بھی بدکار نافرمان جنینگے اے میرے رب

وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ

تو میری اور میرے والدین کی مغفرت کر اور نیز اس کی جو میرے گھر میں ایمان کیساتھ داخل ہو اور نیز تمام مومنوں مرد اور عورتوں کی

إِلَّا تَبَارًا ﴿٢٩﴾

اور ظالموں پر بس تباہی زیادہ کر

سُورَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانِي وَعِشْرُونَ آيَةً — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا رحمن اور رحیم ہے

قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا ﴿١﴾ يَهْدِي

تو سنا دے کہ میری طرف وحی کی گئی ہے جنوں میں سے ایک گروہ نے سنا تو اور وہ بولے کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو نیکی

إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا ﴿٢﴾ وَأَنَّهُ تَعَالَىٰ جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ

کی طرف ہدایت کرتا ہے پس ہم اس پر ایمان لائے اور ہم اپنے رب کیساتھ ہرگز کسیکو نہ شریک کرینگے ۔ اور وہ ہمارا رب بلند بزرگی والا ہے

ع ۱ منزل ۷

سے تعبیر کرتے ہیں یغوث ۔ یہ حاجت روائی اور مشکل کشائی کا بت گھوڑے کی شکل میں تھا جسکو ہندو اندر دیوتا سے تعبیر کرتے ہیں یعوق ۔ یہ مصیبتوں اور دشمنوں کے دفع کرنیکا بت بشکل شیر ہوتا تھا جسکو ہندو شو سے تعبیر کرتے ہیں ۔ نسر ۔ یہ طول عمر کا بت گدھ کی شکل میں ہوتا تھا عرب کے زمانہ جاہلیت میں بھی یہ بت بنائے اور پوجے جاتے تھے انکے علاوہ اور بہت سے بت تھے مثلاً لات و منات عزیٰ ۔ اساف ۔ نائلہ ۔ ہبل ۔ وغیرہ ۔ صابی لوگ جن کا زور ابراہیم کے وقت میں زیادہ تر تھا آفتاب چاند ۔ زہرہ ۔ مشتری ۔ زحل عطارد و مریخ کی پرستش کیا کرتے اور ان کی حمد میں بھجن گایا کرتے تھے ۔ انسان کے اقبال اور زوال انہیں کے خواص پر سمجھے جاتے تھے ساتھ ہی صفات باری تعالیٰ کی نسبت بھی ان کو علم تھا کہ وہ ایک قدرت و حکمت والا اور تغیرات سے پاک ہے ستاروں کو اسکا رکن اور انسان

لہ اس آیت سے صاف ظاہر کہ مومن و کافر کا بہشت و دوزخ مرتے ہی شروع ہو جاتا ہے ایسا ہی ایک اور آیت میں ہے النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ ۔ کہ فرعونی رات اور دن آتش جہنم کے سامنے لائے جاتے ہیں اور قیامت کو سخت عذاب میں داخل کرنیکا حکم ہوگا ۔ حدیث میں ہے من مات فقد قامت قیامته جو مر گیا پس اسکی قیامت قائم ہو گئی عالم برزخ میں لوگ کسطرف واعظ بھی پہنچینگے اور کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جسکی طرف دوزخ میں داخل ہونے سے پیشتر ایک نذیر نہ پہنچ چکے گا ۔ جیسا کہ آیت ذیل سے صاف ظاہر ہے

صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ﴿۳﴾ وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ﴿۴﴾ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ

اُسنے نہ تو کوئی جورو بنائی اور نہ بیٹا ہاں ہمارے بیوقوف لوگ اُسپر عجب باتیں کہا کرتے تھے اور ہمنے گمان کیا

اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ﴿۵﴾ وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ

کہ انسان اور جن اللہ پر جھوٹ ہرگز نہ کہینگے انسانوں میں سے بعض مرد بعض جنات کے

يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ﴿۶﴾ وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ

مردوں سے پناہ مانگا کرتے تھے سو اُنہوں نے اُن کے غرور کو بڑھا دیا اور انہوں نے وہی گمان کیا جیسا کہ تمہارا گمان ہے

لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ﴿۷﴾ وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّ

کہ اللہ ہرگز کسی کو نہ اٹھائیگا اور ہمنے آسمان کو ٹٹولا پس اُسکو سخت پاسبانوں اور شہابوں سے بھرا ہوا پایا

شُهُبًا ﴿۸﴾ وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ۭ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا

اور ہم تو پہلے خاص خاص موقعوں میں بیٹھکر سُنا کرتے تھے پر جو کوئی اب سننا چاہے تو شہاب کو تاک میں پاتا ہے لہ

رَّصَدًا ﴿۹﴾ وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ

اور ہم نہیں سمجھتے کہ آیا کچھ برائی [illegible] زمین والوں کیواسطے [illegible] ہے یا [illegible] بھلائی

رَشَدًا ﴿۱۰﴾ وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ۭ كُنَّا طَرَاۗىِٕقَ قِدَدًا ﴿۱۱﴾ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ

اور ہم میں سے بعض نیک ہیں اور بعض [illegible] اور ہمنے گمان کیا

اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ﴿۱۲﴾ وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓى اٰمَنَّا بِهٖ

کہ ہم [illegible] زمین [illegible] عاجز نہ کر سکینگے [illegible] اور جب ہم نے ہدایت کی بات سنی تو اُسپر ایمان لائے

فَمَنْ يُّؤْمِنْ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ﴿۱۳﴾ وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ۭ فَمَنْ

پس جو اپنے رب پر ایمان لایا [illegible] نقصان کا خوف [illegible] اور ظلم کا ہم میں سے بعض مسلمان ہیں اور بعض سرکش

اَسْلَمَ فَاُولٰۗىِٕكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ﴿۱۴﴾ وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿۱۵﴾

پس جو فرمانبردار ہوے سو وہی نیکی کا طالب ہے اور جو سرکش ہیں وہ جہنم کا ایندھن ہیں

وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَي الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّاۗءً غَدَقًا ﴿۱۶﴾ لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ

اور اگر یہ لوگ) اُس راستہ پر قائم ہو جاتے تو ہم اُن کو پانی کی ریل پیل سے سیراب کر دیتے اور ہم اُس سے اُن کو آزما لیتے

كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَاۗءَنَا نَذِيْرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ پھر آیت ذیل فرمائی ہو کہ جب تک کسی شخص کے پاس کوئی رسول نہ پہنچ لے اُسوقت تک اللہ اُسکو عذاب نہیں دیتا وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ۔ لہ نصیبین ایک بڑا آباد شہر تھا وہاں کے یہودی جن کہلاتے تھے سوق عکاظ میں وہاں کے لوگ آتے اور قرآن سُنکر تعجب کیا کرتے تھے چنانچہ جنّ میں مذکور ہے کہ ان لوگوں نے اپنی قوموں سے جا کر کہا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى یعنے تعصب کی وجہسے مسیح علیہ السلام کا نام لیا گویا کہ اُن کے نزدیک انجیل مقدس آسمانی کتاب نہ تھی اور توریت کے بعد قرآن مجید ہی ایک عجیب اور

لہ آنحضرت صلعم کیوقت شہاب ستارے بکثرت ٹوٹے تھے

إِلَّا ضَلَٰلًا ﴿٢٥﴾ مِّمَّا خَطِيٓـَٔـٰتِهِمْ أُغْرِقُوا۟ فَأُدْخِلُوا۟ نَارًا فَلَمْ يَجِدُوا۟ لَهُم مِّن دُونِ

گمراہی میں ہی پس زیادتی کر (آخر کار) اپنی خطاؤں کے سبب سے غرق ہوئے اور آگ میں داخل کئے گئے پس انہوں نے اللہ کے سوائے اپنے واسطے

ٱللَّهِ أَنصَارًا ﴿٢٦﴾ وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى ٱلْأَرْضِ مِنَ ٱلْكَٰفِرِينَ دَيَّارًا ﴿٢٧﴾

کوئی مددگار نہ پایا اور نوح نے دعا کی اے میرے رب زمین پر کافروں کا کوئی گھر نہ رہنے دے

إِنَّكَ إِن تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا۟ عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوٓا۟ إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿٢٨﴾ رَّبِّ ٱغْفِرْ لِى

اگر تو ان کو چھوڑ دیگا تو تیرے بندوں کو گمراہ کرینگے اور اولاد بھی بدکار نافرمان جنینگے اے میرے رب

وَلِوَٰلِدَىَّ وَلِمَن دَخَلَ بَيْتِىَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتِ وَلَا تَزِدِ ٱلظَّٰلِمِينَ

تو میری اور میرے والدین کی مغفرت کر اور نیز اُس کی جو میرے گھر میں ایمان کیساتھ داخل ہو اور نیز تمام مومنوں مرد اور عورتوں کی

إِلَّا تَبَارًۢا ﴿٢٩﴾

اور ظالموں پر بس تباہی ہی زیادہ کر

سورة الجن مكية وهى ثمان وعشرون آية بسم الله الرحمن الرحيم

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا رحمن اور رحیم ہے

قُلْ أُوحِىَ إِلَىَّ أَنَّهُ ٱسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ ٱلْجِنِّ فَقَالُوٓا۟ إِنَّا سَمِعْنَا قُرْءَانًا عَجَبًا ﴿١﴾ يَهْدِىٓ

تو سنا دے کہ میری طرف وحی کی گئی ہے جنوں میں سے ایک گروہ نے سنا اور وہ بولے کہ ہم نے ایک عجب قرآن سنا ہے۔ جو نیکی

إِلَى ٱلرُّشْدِ فَـَٔامَنَّا بِهِۦ وَلَن نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ أَحَدًا ﴿٢﴾ وَأَنَّهُۥ تَعَٰلَىٰ جَدُّ رَبِّنَا مَا ٱتَّخَذَ

کی طرف ہدایت کرتا ہے پس ہم اُس پر ایمان لائے اور ہم اپنے رب کیساتھ ہرگز کسی کو نہ شریک کرینگے۔ اور وہ ہمارا رب بلند بزرگی والا ہے

سے تعبیر کرتے ہیں۔ یغوث۔ یہ حاجت روائی اور مشکل کشائی کا بت گھوڑے کی شکل میں تھا جسکو ہندو اندر دیوتا سے تعبیر کرتے ہیں۔ یعوق۔ یہ مصیبتوں اور دشمنوں کے دفع کرنیکا بت بشکل شیر ہوتا تھا جسکو ہندو شو سے تعبیر کرتے ہیں۔ نسر۔ یہ طول عمر کا بت گدھ کی شکل میں ہوتا تھا عرب کے زمانہ جاہلیت میں بھی یہ بت بنائے اور پوجے جاتے تھے۔ انکے علاوہ اور بہت سے بت تھے مثلاً لات۔ منات۔ عزیٰ۔ اساف۔ نائلہ۔ ہبل۔ وغیرہ۔ صابی لوگ جن کا زور ابراہیم کے وقت میں زیادہ تر تھا۔ آفتاب۔ چاند۔ زہرہ۔ مشتری۔ زحل۔ عطارد۔ مریخ کی پرستش کیا کرتے اور ان کی حمد میں بھجن گایا کرتے تھے۔ انسان کے اقبال اور زوال انہیں کے خواص پر سمجھے جاتے تھے ساتھ ہی صفات باری تعالیٰ کی نسبت بھی ان کو علم تھا کہ وہ ایک قدرت و حکمت والا اور تغیرات سے پاک ہے ستاروں کو اسکا رکن اور نائب

؎ اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ مومن و کافر کا بہشت و دوزخ مرتے ہی شروع ہو جاتا ہے ایسا ہی ایک اور آیت میں ہے
اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْا آلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ پ۲۴ کہ فرعونی رات اور دن آتش جہنم کے سامنے لائے جاتے ہیں اور قیامت کو سخت عذاب میں داخل کرنیکا حکم ہوگا۔ حدیث میں ہے۔ من مات فقد قامت قیامته جو مر گیا پس اُسکی قیامت قائم ہو گئی عالم برزخ میں لوگونکی طرف واعظ بھی پہنچینگے اور کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جسکی طرف دوزخ میں داخل ہونے سے پیشتر ایک نذیر نہ پہنچ چکے گا۔ جیسا کہ آیت ذیل سے صاف ظاہر ہے

صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۝٣ وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۝٤ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ

اُسنے نہ کوئی جورو بنائی اور نہ بیٹا ہاں ہمارے بیوقوف لوگ اسپر بیجا باتیں کہا کرتے تھے اور ہمنے گمان کیا

اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۝٥ وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ

کہ انسان اور جن اللہ پر جھوٹ ہرگز نہ کہینگے انسانوں میں سے بعض مرد بعض جنات کے

يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۝٦ وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ

مردوں سے پناہ مانگا کرتے تھے پس انہوں نے اُن کے غرور کو بڑھا یا اور انہوں نے وہی گمان کیا جیسا کہ تمہارا گمان ہے

لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۝٧ وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَاۗءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّ

کہ اللہ ہرگز کسی کو نہ اٹھائیگا اور ہمنے آسمان کو مس کیا پس اُس کو سخت پاسبانوں اور شہابوں سے بھرا ہوا پایا

شُهُبًا ۝٨ وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ۭ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا

اور ہم تو پہلے خاص خاص موقعوں میں بیٹھکر سنا کرتے تھے پر جو کوئی اب سننا چاہے تو شہاب کو تاک میں پاتا ہے لہ

رَّصَدًا ۝٩ وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ

اور ہم نہیں جانتے آیا کوئی برائی زمین والوں کیواسطے … اُن کے رب نے بہتری چاہی ہے یا بھلائی

رَشَدًا ۝١٠ وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ۭ كُنَّا طَرَاۗىِٕقَ قِدَدًا ۝١١ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ

اور ہم میں سے بعض نیک ہیں اور بعض اس کے خلاف … اور ہمنے گمان کیا

اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۝١٢ وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓى اٰمَنَّا بِهٖ

کہ ہم اللہ کو زمین میں عاجز نہ کر سکینگے اور نہ بھاگ کر اسکو عاجز کر سکینگے اور جب ہمنے ہدایت سنی تو اسپر ایمان لائے

فَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ۝١٣ وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ۭ فَمَنْ

پس جو اپنے رب پر ایمان لاوے اسکو نہ تو کسی نقصان کا خوف ہے اور نہ ظلم کا اور ہم میں سے بعض مسلمان ہیں اور بعض سرکش

اَسْلَمَ فَاُولٰۗىِٕكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ۝١٤ وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۝١٥

پس جو فرمانبردار ہوئے سو وہی نیکی کا طالب ہوئے اور جو سرکش ہیں وہ جہنم کا ایندھن ہیں

وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَي الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّاۗءً غَدَقًا ۝١٦ لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ

اور اگر یہ لوگ اُس راستہ پر قائم ہو جاتے تو ہم اُن کو پانی کی ریل پیل سے سیراب کر دیتے اور ہم اُس سے اُن کو آزماتے

كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَاۗءَنَا نَذِيْرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ پھر آیت نازل فرمائی ہو کہ جب تک کسی شخص کے پاس کوئی رسول نہ پہنچ لے اسوقت تک اللہ اسکو عذاب نہیں دیتا وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا لہ نصیبین ایک بڑا آباد شہر تھا وہاں کے یہ جن کہلاتے تھے سوق عکاظ میں وہاں کو لوگ آتے اور قرآن سنکر متعجب ہوا کرتے تھے چنانچہ بخاری میں مذکور ہے کہ ان لوگوں نے اپنی قوموں سے جاکر کہا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى تعصب کی وجہ سے مسیح علیہ السلام کا نام نہ لیا کیونکہ اُن کے نزدیک انجیل مقدس اصلاً کتاب نہ تھی اور توریت کے بعد قرآن مجید ہی ایک عجیب او

لہ آنحضرت صلعم کیوقت میں ستارے بکثرت ٹوٹے تھے

وَمَن يُعْرِضْ عَن ذِكْرِ رَبِّهِ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ﴿١٧﴾ وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا

اور جو اپنے رب کے ذکر سے کنارہ کرے وہ اس کو سخت عذاب میں لیجا کر داخل کرے گا اور تمام مسجدیں اللہ کے واسطے ہیں

تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا ﴿١٨﴾ وَأَنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا

پس اللہ کے ساتھ کسی اور کو مت پکارو۔ اور جب اللہ کا بندہ کھڑا ہوتا ہے کہ اللہ کو پکارے تو اس کے گرد جمگھٹا لگانے کو ہوتے ہیں

قُلْ إِنَّمَا أَدْعُو رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِهِ أَحَدًا ﴿٢٠﴾ قُلْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا

تو بتلا دے کہ میں تو بس اپنے رب کی طرف بتلاتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔ تو بتلا دے کہ میں تمھارے واسطے

وَلَا رَشَدًا ﴿٢١﴾ قُلْ إِنِّي لَن يُجِيرَنِي مِنَ اللَّهِ أَحَدٌ وَلَنْ أَجِدَ مِن دُونِهِ مُلْتَحَدًا

نقصان کا اختیار رکھتا ہوں نہ بھلائی کا۔ تو بتلا دے کہ کوئی بھی مجھکو اللہ سے نہ بچا سکیگا اور میں اس کے سوائی کوئی جائے پناہ نہیں پا سکتا

إِلَّا بَلَاغًا مِّنَ اللَّهِ وَرِسَالَاتِهِ وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ

مگر اللہ کی طرف سے اس کے احکام اور رسالت پہنچا دیتا ہوں اور جو اللہ کی اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے پس اس کیواسطے آتش

خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ﴿٢٣﴾ حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ أَضْعَفُ

جہنم ہے وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں یہاں تک کہ جب وہ دیکھ لینگے جس کو وعدہ دیا گیا ہے پس وہ جان جائینگے کہ کس کے مددگار کمزور

نَاصِرًا وَأَقَلُّ عَدَدًا ﴿٢٤﴾ قُلْ إِنْ أَدْرِي أَقَرِيبٌ مَّا تُوعَدُونَ أَمْ يَجْعَلُ

اور کون تعداد میں تھوڑے ہیں تو کہدے میں نہیں جانتا آیا جو تمکو وعدہ دیا گیا ہے وہ قریب ہے یا اس کے واسطے میرے

لَهُ رَبِّي أَمَدًا ﴿٢٥﴾ عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا ﴿٢٦﴾ إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِن

رب نے زمانہ دراز کر دیا ہے وہ غیب دان ہے اور اپنے غیب پر کسیکو خبر نہیں کرتا سوائے بعض رسولوں کے جنکو وہ برگزیدہ کرے

رَّسُولٍ فَإِنَّهُ يَسْلُكُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا ﴿٢٧﴾ لِّيَعْلَمَ أَن قَدْ

پس وہ اس کے آگے اور پیچھے پاسبان لگا دیتا ہے تاکہ علامت لگا دے کہ انہوں

أَبْلَغُوا رِسَالَاتِ رَبِّهِمْ وَأَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَأَحْصَىٰ كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ﴿٢٨﴾

نے اپنے رب کی رسالت کو پہنچا دیا اور جو کچھ ان کے پاس ہے اسکا احاطہ کر لیا ہے اور ہر ایک شے کے عدد کو گن رکھا ہے۔

سُورَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ ۝ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝ وَهِيَ عِشْرُونَ آيَةً

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت رحمٰن اور رحیم ہے

يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ﴿١﴾ قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿٢﴾ نِّصْفَهُ أَوِ انقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا ﴿٣﴾ أَوْ

اے چادر اوڑھنے والے رات کو تھوڑا ہی قیام (نماز) کیا کر۔ اسکا نصف یا قدرے کم یا قدرے زیادہ اور قرآن کو

اسماعیل کتاب بخاری اور مشکوٰۃ شریف کی حدیثوں میں جن کا لفظ مفصلہ ذیل معنوں پر مستعمل ہوا ہے۔ سانپ کتا

مکھی بھوری چیونٹی حرام و بائی بجلی دشمن کے ملک میں ایلچی دو چاہیوں کو تربیاز۔ ز قوم کو مہر باہیں ناقصے کھانے

سنک جلی ہوئی روئی۔ گدھا۔ بال پراگندہ رکھنے والا۔ شاہ غراب نالک یا کان کٹا شریر سردار۔ بکریاں۔ گائیں

اے بزاز طبرانی اور ابونعیم نے اس سورت کی شان نزول میں بیان کیا ہے کہ دارالندوہ میں قریش جمع ہو کر

زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝۴ اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ۝۵ اِنَّ نَاشِئَةَ

ٹہر ٹہر کر پڑھا کر ۔ ہم عنقریب تجھپر ایک بھاری بوجھ ڈالینگے ۔ رات کا جاگنا

الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ۝۶ اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ۝۷ وَاذْ

نفس کو کچلنے میں سخت تر ہے اور اس میں بات ٹھیک نکلتی ہے ۔ تجھکو دن میں لمبے شغل رہتے ہیں ۔ اور

كُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ۝۸ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

اپنے رب کا نام یاد کر اور سب طرف سے ٹوٹ کر اسی کی طرف جھکجا - وہ مشرق اور مغرب کا رب ہے کوئی معبود و محبوب نہیں سوائے اُسکے

فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ۝۹ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ۝۱۰ وَذَرْنِيْ

سو چاہیئے تو اسی کو اپنا ضامن بنالے - اور جو کچھ وہ کہتے ہیں اُس پر صبر کر اور خوبصورتی کیساتھ اُن سے علیحدہ ہوجا ۔ اور تو مجھے

وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ۝۱۱ اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ۝۱۲ وَّ

چھوڑ دے اور اُن جھٹلانیوالوں کو جو مال و ثروت والے ہیں اور اُنکو تھوڑی مہلت دے ہمارے پاس بیڑیاں ہیں اور دوزخ ہے اور

طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ۝۱۳ يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ

گلوگیر کھانا ہے اور دردناک عذاب ہے ۔ ایکدن زمین اور پہاڑ ہلجائینگے اور پہاڑ ریت کے بھربھرے ٹیلے ہوجائینگے

الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ۝۱۴ اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۵ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ

ہمنے تمہاری طرف ویساہی ایک رسول بھیجدیا ہے جو تمپر شاہد ہے جیساکہ ہمنے فرعون

اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ۝۱۵ فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ۝۱۶

کی طرف ایک رسول بھیجا تھا۔ پس فرعون نے اُس رسول کی نافرمانی کی پس ہمنے بھی اُس کو سخت پکڑ سے پکڑ لیا۔

محمد صلعم کا کوئی نام رکھنا چاہا بعض نے شاعر بعض نے کاہن بعض نے مجنوں اور بعض نے ساحر تجویز کیا۔ آنحضرت صلعم یہ سنکر آزردہ خاطر ہوئے اور چادر اوڑھکر لیٹ گئے۔ اُسی حالت میں سورۂ مزمل اور سورۂ مدثر نازل ہوئی یہ دونوں ابتدائی سورتیں ہیں سب سے پہلے سورۂ اقرء نازل ہوئی مالم یعلم تک پھر کچھ دنوں وحی بند رہ کر سورۂ مدثر نازل ہوئی اُسکے بعد مزمل بعض مفسرین نے اس ترتیب پر اختلاف کیا ہے۔ مگر اس میں سب کا اتفاق ہے کہ یہ تینوں۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کو سب لوگ ایک میدان میں جمع ہونگے منادی ندا کرے گا کہاں ہیں وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کیواسطے اپنے بستر چھوڑ کر تہجد کی اور فجر کی نماز کیواسطے اٹھا کرتے تھے پس وہ کھڑے ہوجاوینگے اور وہ تھوڑے ہونگے پس حکم ہوگا کہ بلاحساب جنت میں چلے جاؤ اُس کے بعد اور لوگوں کا حساب شروع ہوگا (مشکوٰۃ) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو اُس شخص پر جو تہجد کیواسطے آپ بھی اُٹھے اور نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو اُٹھا دے اگر وہ نہ اُٹھے تو اُس کے منہ پر پانی چھڑک کر اُٹھا دے اور اُس عورت پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو جو خود بھی تہجد کیواسطے اُٹھے اور اپنے شوہر کو بھی اُٹھائے اگر وہ نہ اُٹھے تو اُس کے منہ پر پانی چھڑک کر اُٹھا دے (ترغیب ۱۲۶) سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا یا محمد جب تک چاہو زندہ رہو مگر تحقیق

فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبَا ﴿١٧﴾ السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌ بِهٖ

پس اگر تمنے بھی کفر کیا تو تم بھی کیسے بچوگے اُسدن وہ بچوں کو (بڑا کر) بوڑھے بنا دے گا۔ جس سے آسمان بھی پھٹ جائیگا

كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ﴿١٨﴾ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿١٩﴾

اُس کا وعدہ تو پورا ہو کر ہی رہیگا۔ یہ تو ایک نصیحت ہے پس جو چاہے اپنے رب کی طرف راستہ اختیار کرلے

ع ۱۲

اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ

تیرا رب جانتا ہے کہ تو قریبًا رات کی دو تہائی اور کبھی نصف اور کبھی ایک تہائی کھڑا رہتا ہے اور نیز تیرے ساتھیوں

مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ

میں سے ایک گروہ اور اللہ رات اور دن کا اندازہ لگاتا ہے اُسکو معلوم ہے کہ تم اُسکو نباہ نہ سکو گے پس اُسنے تمہا پر رجوع

مرنا ضرور ہے اور جو چاہو عمل کرو بعد الملنا ضروری ہے اور جس سے چاہو محبت کرو جدائی ضرور ہونیوالی ہے اور جانو مسلمانوں کی شرافت یہ ہے کہ تہجد گذار رہو اور عزت یہ ہے کہ آدمیوں کے احسان کا امیدوار نہ رہیں بلکہ اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ رہیں ترغیب ۱۲۶) ۵ یعنی جیسا کہ فرعون کی طرف رسول بھیجا گیا تھا اُسی کی مثال تمہاری طرف رسول بھیجا گیا ہے اِس مثیلت کی نسبت توریت کتاب استثنا باب ۱۸ میں اُن کیلئے اُن کے بھائیوں میں سے تجھسا ایک نبی برپا کرونگا پھر اگلی آیات میں اس تشبیہ کی تشریح یہ ہے (۱) میں اپنا کلام اُس کے مُنہ میں ڈالونگا ایسا ہی قرآن مجید فرماتا ہے وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۳-۴ نجم (۲) ... سے کہونگا وہ سب اُن سے کہیگا ایسا ہی آنحضرت صلعم نے حجۃ الوداع میں لوگوں کو مخاطب کرکے فرمایا ... فقال الناس اللھم نعم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم اشھد۔ ایسا ہی قرآن مجید میں ہے اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا مائدہ (۳) اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ نام لیکر کہیگا نہ سنیگا تو میں اُسکا حساب اُس سے لوں گا ایسا ہی قرآن مجید نے فرمایا ہے وَاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ وَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ۹۸ (۴) لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جسکے کہنے کا میں نے اُسے حکم نہیں دیا یا اور معبودوں کے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جائیگا ایسا ہی قرآن مجید میں ہے وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ (۵) اور اگر تو اپنے دل میں کہے میں کیونکر جانوں کہ یہ بات خداوند کی کہی ہوئی نہیں تو جان رکھ کہ جب نبی خداوند کے نام سے کہے اور وہ جو اُسنے کہا ہے پورا نہ ہو یا واقع نہ ہو تو وہ بات خداوند نے نہیں کہی بلکہ اُس نبی نے گستاخی سے کہی تو اُس سے مت ڈر چنانچہ آنحضرت صلعم کی پیشینگوئیوں کا پورا ہونا ہم اس تفسیر میں کئی مقام پر ثابت کر چکے ہیں تفصیل کیلئے مقامات ذیل دیکھو ۳-۵ و ۱۰۶-۱۰۶ و ۱۱ و ۲۹ و ۵۱ و ۶۶ و ۸۵

[illegible]

زیادہ تفصیل کیلئے دیکھو فہرست تفسیر القرآن بالقرآن کی قرآنی پیشینگوئیاں ... مثیل موسیٰ نبی ابراہیم

منزل

عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ عَلِمَ أَنْ سَيَكُونُ مِنْكُمْ مَرْضَىٰ وَآخَرُونَ

رجوع کیا پس جسقدر میسر ہو سکے قرآن پڑھ لیا کرو۔ اُس کو معلوم ہے کہ تم میں مریض بھی ہوں گے اور بعض لوگ

يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَآخَرُونَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ

میں فضل خدا یعنی (معاشرت کی) تلاش میں پھریں گے اور بعض اللہ کے راستہ میں جنگ کرینگے

اللَّهِ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا

پس جسقدر اُس میں سے میسر ہو پڑھ لیا کرو اور نماز قائم کرو زکات دو اور اللہ کے واسطے اچھا مال علیحدہ کر لیا کرو اور جو کچھ بھلائی تم اپنے

حَسَنًا وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ

نفسوں کیواسطے آگے بھیجو گے اُس کو اللہ کے پاس پا لو گے وہ بہتر ہوگا اور اجر کے لحاظ سے بہت بڑا۔ اور اللہ سے استغفار کرو اور اللہ بخشنے

أَجْرًا وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

رحیم کرنے والا ہے

سُورَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ ۷۴ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | وَهِيَ سِتٌّ وَخَمْسُونَ آيَةً

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا رحمٰن و رحیم ہے

يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَأَنْذِرْ ۝ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝

اے کپڑا پوش اٹھو اور ڈراؤ اور اپنے رب کی بڑائی بیان کرو۔ اپنا لباس پاک کرو۔ ہر قسم کی نجاست کو چھوڑ دو

وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۝ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۝ فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ ۝ فَذَٰلِكَ

اور احسان اس خیال سے کر کے زیادہ حاصل کرو نہ کرو اور اپنے رب کیواسطے صبر کرو۔ جب صور پھونکا جائیگا تو وہ دن بڑا سخت ہو

کیلئے ان کے بھائیوں میں سے ہوگا چنانچہ آنحضرت صلعم بنی اسمٰعیل میں سے ہیں جو بنی اسرائیل کے بھائی ہیں اور اہل عرب کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ تمہارے باپ ابراہیم کا یہی مذہب ہے اسی نے پہلے سے تمہارا نام مسلمان رکھا۔ اس مماثلت کے علاوہ جو خود تورات میں مذکور ہے اور امور میں بھی مماثلت ہے جس کی تشریح کسیقدر بشارت نمبر میں کیجا چکی ہے پس اُس مقام پر دیکھو۔ بعض عیسائیوں نے محض ضد اور جہالت کی وجہ پر اس پیشینگوئی کا مصداق عیسو اور بنی قطورہ کو ٹھہرایا ہے حالانکہ خود ان میں سے کسی نے اس امر کا دعویٰ نہیں کیا کہ وہ مثیل موسیٰ اور اس پیشینگوئی کا مصداق ہے پھر عیسو کی بابت نامہ رومیان ۹/۱۳ میں ہے کہ خداوند نے یعقوب سے محبت کی اور عیسو سے عداوت۔ پیدائش ۲۵/۳۴ میں ہے عیسو نے مسور کی دال پر اپنی نبوت بیچدی پیدائش ۲۷/۵ میں ہے یعقوب نے فریب سے نبوت کا ورثہ اُس سے لیا۔ پیدائش ۲۵/۶ سے ظاہر ہے کہ بنو قطورہ زندگی ہی میں خارج ہو چکے تھے مرتے وقت صرف اسمٰعیل و اسحٰق پاس تھے۔ حل الاشکال میں یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ بشارت میں تمہیں سے کا لفظ وارد ہے اس لئے محمد اسکے مصداق نہیں ہو سکتے۔ مگر اصل کلام میں یہ لفظ نہیں نہ یونانی ترجمہ میں ہے اور نہ اعمال ۳/۲۲ میں۔ ایک اعتراض اس پیشینگوئی پر یہ بھی کیا جاتا ہے کہ مسیح نے اس بشارت کو اپنی طرف منسوب کیا مگر یوحنا ۵/۴۶

سلہ دیکھو ۴۳/۲ کی تفسیر ۱۲

يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيرٌ ﴿۹﴾ عَلَى الْكَافِرِينَ غَيْرُ يَسِيرٍ ﴿۱۰﴾ ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا ﴿۱۱﴾

کافروں کیواسطے کوئی آسانی کی صورت نہ ہوگی — مجھے چھوڑ دے اور جسکو میں نے اکیلا پیدا کیا

وَجَعَلْتُ لَهُ مَالًا مَمْدُودًا ﴿۱۲﴾ وَبَنِينَ شُهُودًا ﴿۱۳﴾ وَمَهَّدْتُ لَهُ تَمْهِيدًا ﴿۱۴﴾

اُس کو میں نے مال افراط سے دیا اور بیٹے حاضر باش — اور ہر طرح کے سامان اُس کیواسطے مہیا کئے

ثُمَّ يَطْمَعُ أَنْ أَزِيدَ ﴿۱۵﴾ كَلَّا ۖ إِنَّهُ كَانَ لِآيَاتِنَا عَنِيدًا ﴿۱۶﴾ سَأُرْهِقُهُ صَعُودًا ﴿۱۷﴾

پھر بھی وہ حرص کرتا ہے کہ میں اور زیادہ دوں وہ تو میری آیتوں سے سرکش ہو رہا ہے۔ — میں عنقریب اُس پر سختی ڈالونگا

إِنَّهُ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ﴿۱۸﴾ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿۱۹﴾ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿۲۰﴾ ثُمَّ نَظَرَ ﴿۲۱﴾

اُس نے فکر کیا اور جانچا پر وہ ہلاک ہو گیا اُس نے جانچا — پھر ہلاکت پر ہلاکت آئی کیسا اُس نے جانچا۔ پھر نظر کی

ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ﴿۲۲﴾ ثُمَّ أَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ﴿۲۳﴾ فَقَالَ إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ يُؤْثَرُ ﴿۲۴﴾

پھر تیوری چڑھائی اور منہ بگاڑ لیا[1] پھر پیٹھ پھیر لی اور تکبر سے اکڑ گیا — اور کہا یہ تو وہی جادو ہے جو پہلے سے چلا آتا ہے۔

إِنْ هَٰذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿۲۵﴾ سَأُصْلِيهِ سَقَرَ ﴿۲۶﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سَقَرُ ﴿۲۷﴾

یہ تو بس انسانی کلام ہے ہم اسکو عنقریب آگ میں داخل کرینگے اور (اے پیغمبر) تم کو کیا معلوم ہے اُس آگ کی حقیقت کیا ہے۔

لَا تُبْقِي وَلَا تَذَرُ ﴿۲۸﴾ لَوَّاحَةٌ لِلْبَشَرِ ﴿۲۹﴾ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿۳۰﴾ وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ

رہنے نہ باقی رہنے دیتی اور نہ چھوڑتی ہے انسان کو جھلسنے والی ہے۔ اُس پر اُنیس (فرشتے) مامور ہیں اور ہمنے دوزخ کے صاحب

النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً ۙ وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا لِيَسْتَيْقِنَ

فرشتوں کو ہی بنایا ہے — اور اُن کی گنتی کافروں کیواسطے محض ایک فتنہ بنایا ہے۔ تاکہ جن کو کتاب دی گئی ہے وہ تو یقین

الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا ۙ وَلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ

کرلیں — اور مومنوں کا ایمان زیادہ ہو — اور جو اہل کتاب اور مومن ہیں

وَالْمُؤْمِنُونَ ۙ وَلِيَقُولَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ وَالْكَافِرُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ

اُن کو کوئی شبہ نہ ہو اور جن کے دلوں میں مرض ہے اور نیز کافر وہ کہنے لگیں کہ اللہ کا اس مثال سے کیا ارادہ ہے۔

بِهَٰذَا مَثَلًا ۚ كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ

اسی طرح اللہ اُس کو گمراہ کرتا ہے (جو گمراہی) چاہتا ہے اور اُس کو ہدایت کرتا ہے جو (ہدایت) چاہتا ہے

إِلَّا هُوَ ۚ وَمَا هِيَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْبَشَرِ ﴿۳۱﴾ كَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿۳۲﴾ وَاللَّيْلِ إِذْ أَدْبَرَ ﴿۳۳﴾ وَالصُّبْحِ

اور تیرے رب کے لشکروں کو اُس کے سوائے کوئی نہیں جانتا اور یہ تو بشر کیواسطے محض ایک نصیحت ہے ہرگز اس کے خلاف نہیں اور چاند کی

میں اس بشارت کا کچھ پتہ نہیں دیا گیا بلکہ یوں ہی گول مول لفظ ہیں جس سے ظاہر ہے کہ مسیح نے بالتخصیص کسی کی طرف اس کو منسوب نہیں کیا۔ علاوہ بریں جو امور مماثلت اصل کلام میں درج ہیں اُن کا مصداق اور کوئی نبی سوائے محمد صلعم کے ہو ہی نہیں سکتا زیادہ تفصیل کیلئے دیکھو قرآن ۴۶ کی تفسیر میں۔

[a] مضمون کی شہ دیکھو یہ ذکر ولید بن مغیرہ مکا ہے جو بڑا صاحب دولت و عزت تھا اور وحید کے لقب سے مشہور تھا۔

[1] یعنی بدن میں بھسرا ہوا منہ اسی سے بگاڑ ہے۔

إِذَا أَسْفَرَ ﴿٣٤﴾ إِنَّهَا لَإِحْدَى الْكُبَرِ ﴿٣٥﴾ نَذِيرًا لِّلْبَشَرِ ﴿٣٦﴾ لِمَن شَاءَ مِنكُمْ أَن يَتَقَدَّمَ

قسم اور رات کی جب وہ جانے لگے اور صبح کی جب وہ روشن ہو جائے وہ بیشک بڑے واقعات میں ایک ہی ہے اس بشر کو ڈرانے والی

أَوْ يَتَأَخَّرَ ﴿٣٧﴾ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ ﴿٣٨﴾ إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ ﴿٣٩﴾ فِي جَنَّاتٍ

جو تم میں سے آگے بڑھنا چاہتا ہے یا پیچھے ہٹنا ہر ایک نفس اپنے (بُرے) عملوں پر گروی ہے مگر داہنے والے لوگ [1] باغات میں

يَتَسَاءَلُونَ ﴿٤٠﴾ عَنِ الْمُجْرِمِينَ ﴿٤١﴾ مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ ﴿٤٢﴾ قَالُوا لَمْ نَكُ

مجرموں کی بابت سوال کریں گے کہ تم کو جہنم میں کس چیز نے پہنچا دیا وہ کہیں گے ہم نمازی نہ تھے اور نہ

مِنَ الْمُصَلِّينَ ﴿٤٣﴾ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ ﴿٤٤﴾ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ ﴿٤٥﴾

مسکینوں کو کھانا کھلایا کرتے تھے اور جھوٹے کھوجیوں کے ساتھ ہم بھی کھوج لگاتے

وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ ﴿٤٦﴾ حَتَّىٰ أَتَانَا الْيَقِينُ ﴿٤٧﴾ فَمَا تَنفَعُهُمْ شَفَاعَةُ

رہا کرتے تھے اور یوم انصاف کو جھوٹا سمجھتے تھے۔ یہاں تک کہ ہم کو یقین آ گیا اور ان کو شفاعت کرنے والوں کی شفاعت

الشَّافِعِينَ ﴿٤٨﴾ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ ﴿٤٩﴾ كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنفِرَةٌ ﴿٥٠﴾

نے کچھ نفع نہ دیا پس انہیں کیا ہوا کہ تذکرہ سے منہ پھیرتے ہیں گویا کہ وہ بھاگ جانیوالے گورخر ہیں کہ شیر کی آہٹ سے بھاگ جاتے ہیں

فَرَّتْ مِن قَسْوَرَةٍ ﴿٥١﴾ بَلْ يُرِيدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَن يُؤْتَىٰ صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿٥٢﴾

بلکہ ان میں سے ہر ایک مرد یہ چاہتا ہے کہ اسکو کھلے صحیفہ دیے جائیں

كَلَّا ۖ بَل لَّا يَخَافُونَ الْآخِرَةَ ﴿٥٣﴾ كَلَّا إِنَّهُ تَذْكِرَةٌ ﴿٥٤﴾ فَمَن شَاءَ ذَكَرَهُ ﴿٥٥﴾ وَمَا

ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ آخرت سے نہیں ڈرتے حقیقت یہ ہے کہ یہ تو نصیحت ہے۔ پس جو چاہے اس کو سمجھے اور وہ

يَذْكُرُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ۚ هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿٥٦﴾

نہیں سمجھتے مگر جب اللہ چاہے وہ صاحب تقویٰ اور صاحب مغفرت ہے [2]

سُورَةُ الْقِيَامَةِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴿٥﴾ | وَهِيَ أَرْبَعُونَ آيَةً

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا رحمٰن اور رحیم ہے

لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ ﴿١﴾ وَلَا أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ﴿٢﴾ أَيَحْسَبُ الْإِنسَانُ

میں یوم قیامت کی قسم کھاتا ہوں اور نفس لوامہ کی کیا انسان نے گمان کر لیا ہے

أَلَّن نَّجْمَعَ عِظَامَهُ ﴿٣﴾ بَلَىٰ قَادِرِينَ عَلَىٰ أَن نُّسَوِّيَ بَنَانَهُ ﴿٤﴾ بَلْ يُرِيدُ الْإِنسَانُ

کہ اس کی ہڈیاں ہم ہرگز جمع نہ کر سکیں گے۔ نہیں بلکہ ہم اس بات پر قادر ہیں کہ اس کی پور پور کو درست بنا دیں۔ نہیں بلکہ انسان

[1] یعنی جو نصیحت کو قبول کر کے آگے یا پیچھے کو قدم رکھتا ہے بالکل مردار اور پتھر کی طرح بے حس و حرکت ہے [2] یعنی وہ لوگ جو قیامت کے دن ان میں تخت رب العالمین کی داہنی طرف ہوں گے یا وہ جنکے نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دیے جائیں گے یا یہ کہ وہ صاحب برکت و سعادت ہوں گے [3] حدیث شریف میں اس کی یہ تفسیر ہے کہ میں ہی اس قابل ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے میرے ساتھ کوئی شریک نہ بنایا جائے پھر جو مجھ سے ڈریگا

لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ ⑤ يَسْأَلُ أَيَّانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ ⑥ فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ⑦ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ⑧

چاہتا ہے کہ انسان اس کے آگے بدکاری کرتا رہے پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب ہے بس جب نظر چکا چوند ہو جاوے اور چاند گرہن اور

وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ⑨ يَقُولُ الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفَرُّ ⑩ كَلَّا لَا وَزَرَ ⑪

سورج اور چاند جمع کئے جائیں (سورج گرہن ہو) تو انسان کہیگا آج جائے گریز کہاں ہے نہیں ہرگز کوئی جائے

إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقَرُّ ⑫ يُنَبَّأُ الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ ⑬

گریز نہیں آج تیرے رب کے پاس ہی جائے قرار ہے اس روز انسان کو بتلا دیا جائیگا جو اسنے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا۔

بَلِ الْإِنْسَانُ عَلَىٰ نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ ⑭ وَلَوْ أَلْقَىٰ مَعَاذِيرَهُ ⑮ لَا تُحَرِّكْ بِهِ

بلکہ اپنے نفس سے خبردار رہے اور خواہ عذر پیش کرتا رہے قرآن کے ساتھ اپنی

لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ ⑯ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ⑰ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ

زبان نہ ہلایا کر کہ جلدی سے اسے پڑھ لے[1] اس کا جمع کرنا اور پڑھا دینا[2] ہمپر فرض ہے۔ پس جب ہم پڑھا چکیں اس کے

قُرْآنَهُ ⑱ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ⑲ كَلَّا بَلْ تُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ ⑳ وَتَذَرُونَ الْآخِرَةَ ㉑

پیچھے تو بھی پڑھا کر پھر ہمپر اس کا سمجھانا بھی فرض ہے بلکہ تم اس زود رو کو پسند کرتے ہو اور آخرت کو چھوڑ دیتے ہو۔

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ ㉒ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ㉓ وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ㉔

بہت سے چہرے اس روز تازہ اور اپنے رب کی طرف نظر کناں ہوں گے[3] اور بہت سے چہرے اس روز بگڑے

تَظُنُّ أَنْ يُفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ㉕ كَلَّا إِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ㉖ وَقِيلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ㉗

ہوئے ہوں گے کہ ان پر کمر توڑنے والی مصیبت ڈالی جائے گی۔ اصل یہ ہے کہ جب (جان) ہنسلی تک آ پہنچی اور تلاش

وَظَنَّ أَنَّهُ الْفِرَاقُ ㉘ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ㉙ إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمَسَاقُ ㉚

کی گئی کوئی جھاڑنے پھونکنے والا ہو اور اسنے گمان کر لیا کہ یہ جدائی ہے اور پنڈلی سے پنڈلی لپٹنے لگی آج تیرے رب کی طرف

فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلَّىٰ ㉛ وَلَٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ㉜ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَىٰ أَهْلِهِ يَتَمَطَّىٰ ㉝

جانا ہے پس نہ تصدیق کی نہ نماز پڑھی بلکہ جھٹلاتا اور منہ پھیرتا رہا پھر اپنے گھر والوں کی طرف اکڑتا ہوا اٹھ چلا گیا

میرے ساتھ اور معبود ٹھہرائیگا تب اسکو بخشدوں گا (نسائی ابن ماجہ و ترمذی وغیرہ)

[1] اس کی تفسیر دوسری آیت میں یہ ہے۔ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُقْضَىٰ إِلَيْكَ وَحْيُهُ ۲۰: ۱۱۴ [2] یہ ایک بڑی زبردست پیشگوئی تھی۔ قرآن مجید متفرق حصوں میں جو بنا بت کم و بیش ہوتے تھے بیس سال کے عرصہ تک اترتا رہا مگر وہ ایسا کامل طور پر جمع ہوا اور ابتداء سے اسکے حافظ پیدا ہوتے رہے کہ آجتک تیرہ سو سال کے عرصہ میں ایک ذرہ بھر تفاوت ہونے نہیں پایا۔ تمام بلاد اسلامی میں پھر جاؤ لاکھوں حافظوں سے سنو کسی فرقہ اسلامی میں دیکھو کہیں بھی اختلاف نہ ہوگا۔ برخلاف توریت و انجیل کے کہ آجتک اصل کتاب کا ہی پتہ نہیں کہ کس زبان میں اور کس ملک میں اور کس شخص کی تالیف کردہ تھی تفصیل کیلئے دیکھو ۲۲ ۲۶ ۱۲۵ تفسیر میں [3] دیدار الٰہی کی کیفیت کا مشرح بیان حدیث میں ہے۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ کیا ہم قیامت میں اپنے رب کو دیکھینگے آپ نے

أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ ﴿٣٤﴾ ثُمَّ أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ ﴿٣٥﴾ أَيَحْسَبُ الْإِنسَانُ أَن يُتْرَكَ

تجھ پر افسوس پھر افسوس پھر افسوس پر افسوس کیا انسان گمان کرتا ہے کہ یوں ہی چھوڑ دیا جائیگا

سُدًى ﴿٣٦﴾ أَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّن مَّنِيٍّ يُمْنَىٰ ﴿٣٧﴾ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوَّىٰ ﴿٣٨﴾

کیا وہ ایک منی کا نطفہ تھا جو ڈالی گئی اور جونک کی شکل کا ایک ٹکڑا تھا

فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ ﴿٣٩﴾ أَلَيْسَ ذَٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ

پھر اُس کو پیدا کیا اور درست کیا پھر اُس سے جوڑے نر و مادہ کے بنائے کیا وہ اس بات پر قادر نہیں ہے کہ مردوں

أَن يُحْيِيَ الْمَوْتَىٰ ﴿٤٠﴾

کو زندہ کر سکے

سُورَةُ الدَّهْرِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ وَهِيَ إِحْدَى وَثَلَاثُونَ آيَةً

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا رحمٰن و رحیم ہے

هَلْ أَتَىٰ عَلَى الْإِنسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُن شَيْئًا مَّذْكُورًا ﴿١﴾ إِنَّا خَلَقْنَا

کیا انسان پر زمانہ کا ایک وقت نہیں آیا جبکہ اُس کا کچھ بھی ذکر نہ تھا ہمنے انسان کو ایک

الْإِنسَانَ مِن نُّطْفَةٍ أَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا ﴿٢﴾ إِنَّا هَدَيْنَاهُ

مرکب نطفے سے بنایا ہم ہی اُس کی تربیت کرتے ہیں پھر اُس کو سننے والا دیکھنے والا کیا ہمنے ہی اُس کو

السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا ﴿٣﴾ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَلَاسِلَ وَأَغْلَالًا وَسَعِيرًا ﴿٤﴾

راستہ بتایا بعض تو قدر دان ہیں اور بعض ناشکرے ہمنے کافروں کیواسطے زنجیریں اور طوق اور دوزخ طیار کر رکھے ہیں

إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِن كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا ﴿٥﴾ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا

نیکوں کو ایک جام پلایا جائیگا جس کی ملونی کافور ہے ایک چشمے کا پانی جو اللہ کے

عِبَادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا ﴿٦﴾ يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ

بندوں کو پلایا جائیگا وہ اُس کو سنت اللہ کے مطابق کاٹ کر لائے ہیں کہ وہ منتیں پوری کیا کرتے اور ایک دن سے ڈرتے تھے جس کی

آپ فرمایا کہ تم آفتاب کے دیکھنے میں جبکہ بادل نہ ہو کچھ شک کرتے ہو یا کوئی مانع ہوتا ہے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ پھر فرمایا کیا چودھویں رات کا چاند ماہتاب دیکھنے میں جبکہ کوئی حجاب اور بادل نہ ہو کوئی مانع ہوتا ہے لوگوں نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ آپنے فرمایا پھر تم اسی طرح قیامت کو دن اپنے رب کو دیکھو گے ابن کثیر کہتے ہیں کہ یہ مسئلہ صحابہ میں متفق علیہ تھا اور تابعین اور اُن کے بعد ایمہ اسلام کا بھی اسپر اتفاق رہا جریرہ سے روایت ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپنے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ بیشک تم اپنے رب کو دیکھو گے جیسا تم اس چاند کو دیکھتے ہو اس کے دیکھنے میں ہجوم نہ کر سکو گے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تکبر اور غرور والے لوگوں کو قیامت کے دن اسی طور پر اٹھایا جائیگا کہ صورت تو انسان کی ہوگی اور جثہ چیونٹی کا سا ہوگا نہایت ذلت کی حالت ان کو ہانکتی ہوئی بولس کی طرف لیجائینگے جو دوزخ میں اُس قیدخانہ کا نام ہے جسکی آگ تمام دوزخ کی آگ سے

بڑی کی آگ کو اسطرح جلا دیتی ہے جسطرح ایندھن کو اور دوزخیوں کے زخموں کا لوہو اور پیپ اُن کو پلایا جائیگا مشکوٰۃ ۴۲۲

مُسْتَطِيرًا ﴿۷﴾ وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ﴿۸﴾ إِنَّمَا

پھیلنے والی ہے اور اس کی حب سے مسکین یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے رہے لہ (اور کہتے رہے) کہ ہم تو بس اللہ کی خوشنودی کے

نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا ﴿۹﴾ إِنَّا نَخَافُ مِن رَّبِّنَا يَوْمًا

واسطے تم کو کھانا کھلاتے ہیں تم سے کوئی بدلہ یا شکر کی خواہش نہیں کرتے ہم تو اپنے رب سے ایک دن کی بابت

عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا ﴿۱۰﴾ فَوَقَاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا ﴿۱۱﴾

ڈرتے ہیں جو چہروں کو مرجھا دینے والا اور بڑا لمبا ہوگا۔ بس اللہ نے آج کے دن اُن کو مصیبت سے بچا لیا اور اُن کو تازگی اور سرور عطا کئے

وَجَزَاهُم بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا ﴿۱۲﴾ مُّتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ لَا يَرَوْنَ

اور اُن کے صبر کے صلہ میں اُن کو بہشت اور ریشمی لباس عطا کئے کہ تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہیں اُس میں نہ تو سورج کی تپش ہے اور نہ

فِيهَا شَمْسًا وَلَا زَمْهَرِيرًا ﴿۱۳﴾ وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلَالُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا ﴿۱۴﴾

سردی کی ٹھر اور اُس کا سایہ اُن پر جھکے پڑتے اور اُس کے میوے اُن کے پاس حاضر ہیں

وَيُطَافُ عَلَيْهِم بِآنِيَةٍ مِّن فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا ﴿۱۵﴾ قَوَارِيرَ مِن

اور اُن کے واسطے چاندی کے برتنوں میں اور آبخوروں سے دور چل رہے ہیں وہ آبخورے شیشے کے ہیں اور شیشے بھی چاندی کے لہ

فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا ﴿۱۶﴾ وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنجَبِيلًا ﴿۱۷﴾

جو کارکنان قدرت نے پہلے سے تجویز کر رکھے ہیں اور اُس میں ایک جام پلایا جائیگا جس کی ملونی سونٹھ کی ہے

عَيْنًا فِيهَا تُسَمَّىٰ سَلْسَبِيلًا ﴿۱۸﴾ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ إِذَا رَأَيْتَهُمْ

ایک چشمہ ہے جسکا نام سلسبیل ہے اور اُن کی خدمت میں لڑکے جو ہمیشگی کی زندگی پائے ہوئے ہیں لہ حاضر باش رہینگے

حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا ﴿۱۹﴾ وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا ﴿۲۰﴾

جب تو اُنہیں دیکھیگا تو بکھرے ہوئے موتی گمان کرے گا اور جب تو اُن پر بار بار نظر کرے گا تو نعمتوں اور بڑی بادشاہی کا نظارہ سامنے آئیگا

عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُندُسٍ خُضْرٌ وَإِسْتَبْرَقٌ ۖ وَحُلُّوا أَسَاوِرَ مِن فِضَّةٍ وَ

اُن پر نہیں اور دبیز ریشمی کپڑے ہوں گے اور اُن کو چاندی کے کپڑے پہنائے جائینگے اور

سَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا ﴿۲۱﴾ إِنَّ هَٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وَكَانَ سَعْيُكُم مَّشْكُورًا ﴿۲۲﴾

اُن کا رب اُن کو پاکبازی کی شراب پلائیگا لہ ۔ یہ تمہاری جزا ہے اور تمہاری کوششوں کی قدر کی گئی ہے

لہ ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ قسم ہے اُس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ نہ عذاب کریگا اللہ پاک دن قیامت کے اُس شخص پر جس نے رحم کیا یتیم پر اور نرمی سے کلام کیا اسکے ساتھ اور ترس کھایا اُس کی یتیمی اور لاچاری پر (ترغیب ۱۰۱۴) ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ مسلمانوں کے گھروں میں اچھا گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اُس کی خاطر داری ہوتی ہو اور بُرا مسلمانوں میں وہ گھر ہے جسمیں کوئی یتیم ہو اور اُس کو تکلیف دی جاتی ہو اور ابن عباسؓ سے مرفوعاً یہ لفظ آیا ہے من اوی یتیما الی طعامہ وشرابہ اوجب اللہ لہ الجنۃ البتۃ جسنے اپنے کھانے پینے میں یتیم کو شریک کر لیا اللہ تعالیٰ نے اُسکے واسطے جنت کو واجب کر دیا اور۔۔۔

ابو امامہ کی روایت میں یہ لفظ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس کوئی یتیم لڑکی یا لڑکا ہو اور وہ اُسکو اچھی طرح رکھتا ہو تو میں اور وہ شخص جنت میں ساتھ رہیں گے (مشکوٰۃ ۴۲۵) [illegible]

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنْزِيلًا ﴿۲۳﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ آثِمًا أَوْ كَفُورًا ﴿۲۴﴾ وَاذْ

ہمنے ہی تجھپر قرآن قاعدے کے مطابق اُتارا ہے پس اپنے رب کے حکم کیواسطے صبر کر اور اُن میں سے جو گنہگار اور ناشکرا ہے اُس کی پیروی مت

كُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴿۲۵﴾ وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا ﴿۲۶﴾ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ

اور اپنے رب کو صبح اور شام یاد کرتا رہ اور رات کے اوقات میں بھی اُس کو سجدہ کیا کر اور بڑی بڑی رات اُس کی تسبیح کیا کر یہ لوگ

يُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُونَ وَرَاءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيلًا ﴿۲۷﴾ نَحْنُ خَلَقْنَاهُمْ وَشَدَدْنَا أَسْرَهُمْ وَ

اس زود رو کو پسند کرتے ہیں اور اُس بھاری دن کو پیچھے چھوڑ دیتے ہیں ہمنے ہی اُن کو پیدا کیا اور اُن کے جوڑ بند کو مضبوط کیا اور

إِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَا أَمْثَالَهُمْ تَبْدِيلًا ﴿۲۸﴾ إِنَّ هَٰذِهِ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ﴿۲۹﴾ وَمَا

جب ہم چاہینگے تبدیلی کر کے انہیں کی مثال لے آئینگے۔ یہ ایک نصیحت ہے پس جو چاہے اپنے رب کی طرف راستہ اختیار کر لے

تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿۳۰﴾ يُدْخِلُ مَنْ يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ وَالظَّالِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿۳۱﴾

اور تمہیں یہ چاہیے کہ تم وہی چاہا کرو جو اللہ چاہتا ہے لے اللہ سب کچھ جاننے والا الحکمت ہے جسکو چاہیگا وہ اپنی رحمت میں داخل کریگا اور جو ظالم ہیں اُن کے لئے

سُورَةُ الْمُرْسَلَاتِ مَكِّيَّةٌ ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۔ وَهِيَ خَمْسُونَ آيَةً

(شروع) اللہ کے نام جو بڑا رحمٰن اور رحیم ہے

وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا ﴿۱﴾ فَالْعَاصِفَاتِ عَصْفًا ﴿۲﴾ وَالنَّاشِرَاتِ نَشْرًا ﴿۳﴾ فَالْفَارِقَاتِ فَرْقًا ﴿۴﴾ فَالْمُلْقِيَاتِ ذِكْرًا ﴿۵﴾ عُذْرًا أَوْ

دستور اور نرمی کیساتھ بھیجی ہوئی چیزوں کی قسم پھر شدت کیساتھ خلاف معمول جھگڑا پیدا کرنے والیوں کی قسم اور قاعدے لہ و

نُذْرًا ﴿۶﴾ إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَوَاقِعٌ ﴿۷﴾ فَإِذَا النُّجُومُ طُمِسَتْ ﴿۸﴾ وَإِذَا السَّمَاءُ فُرِجَتْ ﴿۹﴾ وَإِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ﴿۱۰﴾ وَ

مطلب کے مطابق پھیلانیوالیوں کی قسم پھر جدا کرنے والیوں کی قسم پھر نصیحت پہونچانیوالیوں کی قسم خواہ یہ قطع حجت کریں ٹہ یا ڈر

إِذَا الرُّسُلُ أُقِّتَتْ ﴿۱۱﴾ لِأَيِّ يَوْمٍ أُجِّلَتْ ﴿۱۲﴾ لِيَوْمِ الْفَصْلِ ﴿۱۳﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ﴿۱۴﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿۱۵﴾

پیدا کریں کہ جسکا تمکو وعدہ دیا گیا ہے وہ تو ضرور واقع ہونیوالا ہے پس جب ستارے ماند کر دیئے جائینگے اور آسمان پھٹ جائینگے اور پہاڑ اُڑا دیئے جائینگے اور رسول

أَلَمْ نُهْلِكِ الْأَوَّلِينَ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْآخِرِينَ ﴿۱۷﴾ كَذَٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ ﴿۱۸﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿۱۹﴾ أَلَمْ نَخْلُقْكُمْ

کیا ہمنے پہلوں کو ہلاک نہیں کیا۔ پھر اُن کے بعد دوسروں کو نہیں لائے اسیطرح ہم مجرموں کیساتھ کرینگے اُسدن جھٹلانیوالوں پر افسوس ہے کیا ہمنے تم کو ذلیل پانی

مِنْ مَاءٍ مَهِينٍ ﴿۲۰﴾ فَجَعَلْنَاهُ فِي قَرَارٍ مَكِينٍ ﴿۲۱﴾ إِلَىٰ قَدَرٍ مَعْلُومٍ ﴿۲۲﴾ فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقَادِرُونَ ﴿۲۳﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ

سے نہیں پیدا کیا پھر ہمنے اُس کو محفوظ جگہ میں ایک اندازہ معلوم تک رکھا پھر ہمنے اندازہ مقرر کیا۔ پس ہم اچھا اندازہ مقرر کرنیوالے ہیں اُسروز جھٹلانیوالوں پر افسوس

لہ اپنی منشا کا اظہار خداوند کریم ہمیشہ رسولوں کی معرفت کرتا رہا ہے یہ اُس کی ابدی سنت ہے سلسلہ نبوت کی آخری اور کامل کتاب قرآن مجید

ہے پس تمام مومنوں کو چاہیے کہ اپنی تمام ارادی اور فعل عین منشائے قرآنی کے مطابق بنالیں ٭ ان آیات میں ایک تو ظاہری دلایل

ہیں دوسرے باطنی دلایل۔ (۱) ظاہری دلایل یہ ہیں کہ ہواؤں کو دیکھو خاص قاعدوں کی مطابق چلتی ہیں جو دل کو خوش

کرتی ہیں بادلوں کو اٹھاتی ہیں اور حیوانات و نباتات کیواسطے ممد حیات ہوتی ہیں پھر اُن زور آندھیوں کو دیکھو جو کرہ ہوا

سمندروں اور دریاؤں میں طوفان عظیم پیدا کر دیتی ہیں اور اُن ہواؤں کو دیکھو جو خراب گھاسوں زہریلے مادوں

اور بادلوں کو پھیلا دیتی ہیں پھر اُن ہواؤں کو دیکھو جو جدائی کیوقت جدائی کرتی ہیں مثلاً بادلوں کو کبھی کسی طرف

ٹہ یعنی نصیحت کا پہنچانا خواہ قطع حجت کا موجب ہو یا قربت کا ہو ایسی اُس کو کانوں تک خود پہنچا دیتی یا فرشتہ الہام کر دیتے ہیں ۱۲۔

أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ كِفَاتًا ﴿٢٥﴾ أَحْيَاءً وَأَمْوَاتًا ﴿٢٦﴾ وَجَعَلْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ شَامِخَاتٍ وَأَسْقَيْنَاكُم مَّاءً فُرَاتًا ﴿٢٧﴾

کیا ہمنے زمین کو زندوں اور مردوں کیواسطے کافی نہیں بنایا اور اس میں اونچے اونچے پہاڑ نہیں بنادیے اور تم کو میٹھا پانی نہیں پلایا

وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٢٨﴾ انطَلِقُوا إِلَىٰ مَا كُنتُم بِهِ تُكَذِّبُونَ ﴿٢٩﴾ انطَلِقُوا إِلَىٰ ظِلٍّ ذِي ثَلَاثِ شُعَبٍ ﴿٣٠﴾

اسدن جھٹلانیوالوں پر تباہی ہے۔ اُس چیز کی طرف چلو جسکو تم جھٹلایا کرتے تھے تین شاخوں والے سایہ کی طرف چلو جو نہ تو اس میں

لَّا ظَلِيلٍ وَلَا يُغْنِي مِنَ اللَّهَبِ ﴿٣١﴾ إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿٣٢﴾ كَأَنَّهُ جِمَالَتٌ صُفْرٌ ﴿٣٣﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ

اصل سایہ ہے اور نہ اس میں شعلے سے امن ہے۔ وہ لکڑیوں کی جیسی جیسے انگارے پھینک رہا ہے گویا کہ وہ زرد اونٹ ہیں۔ اُسدن جھٹلانیوالوں پر

لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٣٤﴾ هَٰذَا يَوْمُ لَا يَنطِقُونَ ﴿٣٥﴾ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُونَ ﴿٣٦﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٣٧﴾ هَٰذَا يَوْمُ

تباہی ہے۔ اس دن وہ بول نہ سکینگے اور نہ اُن کو اجازت دی جائے گی کہ عذر کر سکیں۔ اُس روز جھٹلانیوالوں پر تباہی ہے۔ یہ فیصلہ کا

الْفَصْلِ ۖ جَمَعْنَاكُمْ وَالْأَوَّلِينَ ﴿٣٨﴾ فَإِن كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيدُونِ ﴿٣٩﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٤٠﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ

دن ہے ہمنے تم کو اور پہلوں کو جمع کر لیا ہے پس اگر تمہارے پاس کوئی تدبیر ہے تو مجھ سے کر گذرو۔ اُس روز جھٹلانیوالوں پر تباہی ہے۔ جو

فِي ظِلَالٍ وَعُيُونٍ ﴿٤١﴾ وَفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُونَ ﴿٤٢﴾ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٤٣﴾ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي

خداترس ہیں وہ سایوں اور چشموں اور حسب خواہش میووں میں ہوں گے۔ جو عمل تم کرتے تھے اس کے صلے میں اطمینان سے کھاؤ اور پیو۔ اسی طرح ہم

الْمُحْسِنِينَ ﴿٤٤﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٤٥﴾ كُلُوا وَتَمَتَّعُوا قَلِيلًا إِنَّكُم مُّجْرِمُونَ ﴿٤٦﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ

نیکوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔ اُسدن جھٹلانیوالوں پر تباہی ہے تم کچھ کھالو اور تھوڑے دن گذران کر لو تم تو سرکش ہو۔ اُسدن جھٹلانیوالوں پر

لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٤٧﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ ﴿٤٨﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٤٩﴾ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ ﴿٥٠﴾

تباہی ہے۔ اور جب اُن سے رکوع کو کہا جاوے تو وہ رکوع نہیں کرتے اُس دن جھٹلانیوالوں پر تباہی ہے پس اسکے بعد تم کون سی بات پر ایمان لاؤگے

کبھی کسیطرف لیجاتی وانہ کو گھاس سے جدا کرتی اور مختلف آوازوں کو علیحدہ کرتی ہیں پھر ان ہواؤں کو دیکھو جو کلام یا آواز کو کانوں تک پہنچاتی ہیں تمام واقعات اِس بات کے شاہد ناطق ہیں کہ قیامت میں حشر جسد کا ہونا ممکنات میں سے ہی نہیں بلکہ لازمی ہے جسطرح ہوائیں ذرات مادی کو ادھر اُدھر سے اِدھر اُدھر خاص خاص صورتوں اور حکمتوں کی بموجب لئے پھرتی اور ہر روز ایک نیا عالم پیدا کردیتی ہیں اسیطرح تمام ذرات عالم اجساد ارواح جمع ہوکر حشر جسد کا ہوگا (۲) باطنی دلائل یہ ہیں کہ ہوائیں اور ذرات عالم خود مدبر مستقل اور مطلق اور علیم و خبیر نہیں ہیں جنکو خود حضور عالم سمجھکر وقت پر ان کا انتظام کرتے رہیں بلکہ ان تمام واقعات ظاہری کی تحت میں مدبرات اور مقسمات ہیں جنکو ملائکہ کہتے ہیں جو ان واقعات اور خدائے علیم و قدیر کے درمیان بطور وسائط کے ہیں جنکو افعال ظاہری کی لحاظ سے مرسلت عاصفات ناشرات فارقات اور ملقیات کہہ سکتے ہیں جسطرح یہ خدائے علیم و قدیر کے حکم سے نئے نئے عالم ہر روز ہماری نظروں کے سامنے بنتے ہیں اور عالم کے متفرق ذرات بکھرتے جدا ہوتے اور کچھ خاص صورتوں میں جمع ہو جاتے ہیں اسیطرح پر اسی قادر مطلق کے حکم سے تمام ذرات وارواح جمع ہوکر حشر اجساد کا موجب ہو جائینگے قرآن مجید کے مقصد میں ہوا کا ہی نام نہیں بلکہ عام الفاظ ہیں جو ہر ایک واقعات بیرونی واندرونی آفاقی و انفسی جسمانی و روحانی پر دلالت کرسکتے ہیں جن سے بیشمار دلائل وجود قیامت پیدا ہوسکتے ہیں مرسلت عرفا میں وہ تمام واقعات عالم و حالات نفس شامل ہیں جو نرمی اور آہستگی کیساتھ عام دستور کیمطابق ظہور پذیر ہوتے ہیں مثلاً دن رات سونا جاگنا چلنا پھرنا جہازوں ریلوں اور گاڑیوں کا چلنا بادلوں کا آنا اور برسنا عاصفات عصفا میں وہ تمام واقعات شامل ہیں جو غیر معمولی طور پر ظہور پذیر ہوکر طوفان پیدا کردیتے ہیں مثلاً سخت آندھیاں طوفان زلزلے پہاڑوں کی آتش فشانیاں وباؤں کی شدت

جنگ و قتال نفسانی جذبات۔ غیض و غضب۔ عشق و جنون اختلاج ہذیان وغیرہ ناشرات نشرا میں وہ واقعات شامل ہیں جو چیزوں کو ادھر اُدھر پھیلادیتے ہیں مثلاً سفر تجارت جنگ ہواؤں کا چلنا اخبارات کا شائع ہونا خیالات ... فارقات فرقا میں وہ تمام واقعات شامل ہیں جو چیزوں کو علیحدہ کردیتے ہیں مثلاً ہوا دس اور

سُورَةُ النَّبَإِ مَكِّيَّةٌ ۷۸ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا رحمان اور رحیم ہے

عَمَّ يَتَسَاۤءَلُوْنَ ۝۱ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۝۲ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ۝۳ كَلَّا

کس چیز کی بابت وہ سوال کرتے ہیں ۔ اُس بڑی خبر کی بابت جس میں وہ اختلاف[۱] کر رہے ہیں ۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ عنقریب جان لینگے اور ضرور

سَيَعْلَمُوْنَ ۝۴ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝۵ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۝۶ وَّالْجِبَالَ

ضرور وہ جان لینگے کیا ہم نے زمین کو گہوارا نہیں بنایا ۔ اور پہاڑوں کو میخ

اَوْتَادًا ۝۷ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۝۸ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝۹ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۝۱۰

اور تم کو نر و مادہ پیدا کیا ۔ اور تمھاری نیند کو موجب راحت بنایا ۔ اور رات کو پردہ پوش بنایا ۔ اور

وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝۱۱ وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۝۱۲ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝۱۳

دن کو روزی کمانے کا وقت بنایا ۔ اور تمھارے اُوپر سخت اجسام بنائے[۲] ۔ اور چراغ روشن بنایا

وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَاۤءً ثَجَّاجًا ۝۱۴ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ۝۱۵ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ۝۱۶ اِنَّ

اور بادلوں سے زور کا پانی برسایا ۔ تاکہ ہم اُس سے اناج اور روئیدگی اور گھنے باغ پیدا کریں ۔ فیصلہ کا

يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ۝۱۷ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۝۱۸ وَّفُتِحَتِ السَّمَاۤءُ

دن مقرر شدہ ہے ۔ ایک دن صور پھونکا جائیگا پھر تم فوج فوج آؤ گے ۔ اور آسمان کھولا جائیگا کہ

فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۝۱۹ وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۝۲۰ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۝۲۱

وہ دروازے دروازے ہو جائیگا ۔ اور پہاڑ اُکھاڑ لئے جائینگے کہ وہ ریت کی طرح ہو جائیں گے ۔ جہنم بیشک گھات میں ہے وہ سرکشوں کیواسطے

لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ۝۲۲ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَاۤ اَحْقَابًا ۝۲۳ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ۝۲۴ اِلَّا

جائے بازگشت ہے ۔ وہ اُس میں کئی احقاب[۳] ٹھہرینگے ۔ اُس میں نہ سردی کا مزہ حاصل کرینگے نہ پینے کا ۔ مگر

حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ۝۲۵ جَزَاۤءً وِّفَاقًا ۝۲۶ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ۝۲۷ وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا

کھولتا ہوا پانی اور پیپ یہ پوری جزا ہوگی ۔ کیونکہ وہ حساب کی امید نہ رکھتے تھے ۔ اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے

كِذَّابًا ۝۲۸ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ۝۲۹ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ۝۳۰ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ

رہے ۔ اور ہر ایک شخص کو ہم نے لکھکر محفوظ کر رکھا ہے ۔ پس چکھو ہم عذاب کے سوائے تمہاری اور کسی شے میں زیادتی نہ کرینگے ۔ بیشک خدا ترسوں

مَفَازًا ۝۳۱ حَدَاۤئِقَ وَاَعْنَابًا ۝۳۲ وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۝۳۳ وَّكَاْسًا دِهَاقًا ۝۳۴ لَا يَسْمَعُوْنَ

کیواسطے کامیابی ہے ۔ باغات اور انگور اور پیاری پیاری کم عمر بیویاں اور چھلکتے ہوئے پیالے ۔ اُس میں نہ تو لغو سنینگے

[۱] یہود و نصاریٰ اور مشرکین میں قیامت کی بابت اختلافات تھے ۔ توریت میں صاف تشریح نہونے کے سبب یہود کا ایک گروہ صاف انکاری تھا ایسا ہی مشرکین بھی وجود قیامت سے منکر تھے ۔ ایک قوم اِسوقت تک تناسخ کو مانتی ہی ایسا ہی نبوت رسالت اور قرآن مجید کی نسبت اختلافات تھے اور اب بھی ہیں اور تا قیامت رہیں گے ۔ [۲] یعنی آفتاب ۔ ماہتاب زحل ۔ مشتری ۔ مریخ ۔ زہرہ ۔ عطارد جو قدیم سے مشہور و معروف ستارے چلے آتے ہیں اور جو زمین سے مختلف بلندیوں پر ہیں

منزل ۷

ع ۱

لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذَّابًا ﴿٣٥﴾ جَزَاءً مِّن رَّبِّكَ عَطَاءً حِسَابًا ﴿٣٦﴾ رَّبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

لغو نہ جھوٹ — از روئے حساب کے یہ جزا ہے تیرے رب کی طرف سے جو آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے

وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَٰنِ ۖ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿٣٧﴾ يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا ۖ

درمیان ہے اُن کا رب ہے جو رحمٰن ہے وہ اُس سے کلام نہ کر سکینگے — ایکدن روح اور فرشتے صف بستہ کھڑے ہوں گے

لَّا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿٣٨﴾ ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۖ

اور وہ کلام نہ کر سکینگے سوائے اُس شخص کے جسکو رحمٰن اجازت دے اور وہ نیک بات کہے — یہ سچائی کا دن ہے — پس

فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ مَآبًا ﴿٣٩﴾ إِنَّا أَنذَرْنَاكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا يَوْمَ يَنظُرُ الْمَرْءُ مَا

جو چاہے اپنے رب کی طرف ٹھکانا بنا لے — ہمنے اُس دن کے عذاب سے جسدن ہر ایک انسان دیکھ لیگا جو اُس کے

قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَا لَيْتَنِي كُنتُ تُرَابًا ﴿٤٠﴾

ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے اور کافر کہیگا کاش میں مٹی ہو جاتا

سُورَةُ النَّازِعَاتِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — وَهِيَ سِتٌّ وَّأَرْبَعُونَ آيَةً

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا رحمٰن اور رحیم ہے

وَالنَّازِعَاتِ غَرْقًا ﴿١﴾ وَالنَّاشِطَاتِ نَشْطًا ﴿٢﴾ وَالسَّابِحَاتِ سَبْحًا ﴿٣﴾ فَالسَّابِقَاتِ سَبْقًا ﴿٤﴾

قسم ہے غرق ہو کر نکالنے والوں[1] کی اور خوشی سے کام کرنے والوں کی اور بے روک تیرنے والوں کی پھر حوصلے سے آگے بڑھنے والوں کی

فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا ﴿٥﴾ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ﴿٦﴾ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ﴿٧﴾ قُلُوبٌ يَوْمَئِذٍ

پھر معاملات میں تدبیر کرنے والوں کی — ایکدن لرزنے والی لرزے گی — اُسکے پیچھے دوسرا زلزلہ آئیگا — بہت سے دل اُس روز

وَاجِفَةٌ ﴿٨﴾ أَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ﴿٩﴾ يَقُولُونَ أَإِنَّا لَمَرْدُودُونَ فِي الْحَافِرَةِ ﴿١٠﴾

دھڑکتے ہوں گے — اُن کی آنکھیں نیچی ہوں گی — وہ کہینگے کیا ہم اُلٹے پاؤں واپس کئے جائینگے؟

أَإِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ﴿١١﴾ قَالُوا تِلْكَ إِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ﴿١٢﴾ فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ

کیا جب ہم کھوکھلی ہڈیاں ہو گئے — اُسکے بعد تو یہ لوٹنے کا لوٹنا ہو گا (وہ گھاٹا رہ جائیں) — وہ تو ایک ہی للکار ہو گی کہ وہ دیکھا یک میدان

حدیث ابن عمرؓ میں مرفوعاً آیا ہے کہ واللہ نہ نکلیگا کوئی آگ میں سے یہانتک کہ ٹھہرے اُس میں احقاب تک حقب کچھ اوپر اسی سال کا ہوتا ہے ہر سال ۳۶۰ دن کا تمہاری گنتی سے۔

[1] نازعات غرقا۔ غرق ہو کر نکالنے والے۔ مثلاً مجاہدہ کرنے والے، محنت کش دین یا دنیا کے امور میں غرق ہو کر کوشش کرنے والے۔ ناشطات نشطا خوشی سے کام کرنے والے۔ مثلاً جو محنت اور مشقت کے درجوں سے نکل کر ذوق و شوق کی حالت کو پہنچ گئے ہوں خواہ دینیات خواہ دنیاوی معاملات میں۔ سابحات سبحا بے روک تیرنے والے۔ مثلاً جو لوگ اپنے کام میں مشاق اور رواں ہو چکے ہیں خواہ دینی مقامات میں ہوں یا دنیاوی میں۔ فقہا کے نزدیک اس کا نام سیر احوال و مقامات ہے۔ سابقات سبقا حوصلے سے آگے بڑھنے والے۔ اور ان پر سبقت لیجانیوالے۔ اہل اللہ کے نزدیک اس مقام کا نام طیران و عروج ہے۔ دنیاوی امتحانوں اور شغلوں میں بھی یہ مقابلہ ہوتا ہے جو اوروں سے بڑھ جاتا ہے وہ کامیابی حاصل کرتا ہے

فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ﴿۱۴﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿۱۵﴾ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ

میں موجود ہو جائیں گے ۔ کیا تیرے پاس موسیٰ کی بات پہنچی ہے جبکہ اُسے اُسکے رب نے پکارا طویٰ کی پاک وادی

الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿۱۶﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۱۷﴾ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى

میں پکارا (اُسکو حکم ملا) فرعون کی طرف جاؤ وہ سرکش ہو گیا ہے اور اُس سے کہو کیا تو چاہتا ہے کہ پاک

اَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۸﴾ وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ﴿۱۹﴾ فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ﴿۲۰﴾ فَكَذَّبَ

ہو جائے ۔ اور میں تجھکو تیرے رب کی طرف کا رستہ بتلا دوں پس تو ڈر جائے ۔ پس اُس نے اُسکو بڑا نشان دکھایا ۔ پس اُس نے جھٹلایا

وَعَصٰى ﴿۲۱﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ﴿۲۲﴾ فَحَشَرَ فَنَادٰى ﴿۲۳﴾ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿۲۴﴾ فَاَخَذَهُ

اور نافرمانی کی ۔ اور پیٹھ پھیر کر تدبیریں کرتا رہا پھر (جادوگروں کو) جمع کرکے پکارا اور کہا میں تمہارا رب اعلیٰ ہوں پس پکڑا اُسے

اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿۲۶﴾ ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ

اُسکو آخرت اور دنیا کے عذاب میں مبتلا کر دیا تحقیق اِس میں اُس شخص کیواسطے ایک عبرت ہے جو ڈرتا ہے ۔ کیا تمہارا پیدا کرنا

خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ۚ بَنٰىهَا ﴿۲۷﴾ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿۲۸﴾ وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ

زیادہ سخت ہے یا آسمانوں کی اُس نے اُس کو بنایا اُسکی چھت بلند کیا اور اُس کو مضبوط بنایا اور اُس کی رات کو تاریک کیا اور اُس کا دن نکالا

ضُحٰىهَا ﴿۲۹﴾ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿۳۰﴾ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ﴿۳۱﴾

اور زمین کو اُس کے بعد فراخ کیا اُس میں سے اُس کا پانی اور چارہ نکالا

وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ﴿۳۲﴾ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۳﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿۳۴﴾

اور پہاڑوں کو قائم کیا یہ تمام تمہارے واسطے اور تمہارے مویشی کیواسطے گذارا ہے ۔ پس جب وہ بڑا ہنگامہ آ لے گی

يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿۳۵﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ﴿۳۶﴾ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿۳۷﴾

اُس دن انسان یاد کرے گا کہ اُس نے کیا کوشش کی اور دیکھنے والے کیواسطے دوزخ ظاہر کیا جائیگا پس جس نے سرکشی کی

وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۳۸﴾ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۳۹﴾ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ

اور دنیاوی زندگی کو مقدم سمجھا تو دوزخ اُس کا ٹھکانا ہوگا اور جو اپنے رب کے مقام سے ڈرا اور اُسنے

وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۴۱﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ

نفس کو خواہشوں سے روک رکھا اُس کا ٹھکانا بہشت ہے تجھ سے قیامت کی بابت پوچھتے ہیں

مدبّرات امرًا یعنی معاملات میں غور و فکر کرنے والے ہیں اللہ کے نزدیک اِس حالت کا نام رجوع و نزول دعوت حق ہے دنیاوی لحاظ سے وزرا مقنن مدبر اور منتظم لوگ اِس میں شامل ہیں ہر ایک شغل میں خواہ دنیاوی ہو یا دینی پہلے محنت و مشقت ہوتی پھر ذوق و شوق ہو جاتا پھر روانگی اور مشق ہوتی ہے ان حالتوں کے بعد ایک انسان دوسرے سے بڑھنا چاہتا ہے پھر تدبر کے قابل ہو جاتا ہے یہ تمام حالتیں اِس بات کی شاہد ہیں کہ اعمال کی جزا و سزا ضرور ہے کوئی حالت مستقل نہیں بلکہ تمام صورتیں بدلتی رہتی ہیں ایک ہی انسان مختلف منزلیں طے کرتا ہوا موت کا شکار ہو جاتا ہے ایسی ہی ایک موت کل عالم پر آنیوالی ہے پس یہ تمام قسمیں قابل غور دلائل اور حکمتیں ہیں جو تغیرات موجودہ دکھلا کر

ے یعنی قبروں میں سب جسم خاک پریشان ہو چکے اور ہڈیاں کھوکھلی ہو گئیں تو کیا پھر ہم جی اٹھیں گے یہ سلسلہ ایسا خوفناک ہے ...

أَيَّانَ مُرْسَاهَا ﴿٤٢﴾ فِيمَ أَنتَ مِن ذِكْرَاهَا ﴿٤٣﴾ إِلَىٰ رَبِّكَ مُنتَهَاهَا ﴿٤٤﴾ إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرُ

کہ کب اُسکا وقوع ہوگا۔ تجھکو اُسکے ذکر سے کیا تعلق ہے۔ تیرے رب کی طرف اُسکا انتہا ہے۔ تو تو صرف اُس کو ڈرانے والا ہے

مَن يَخْشَاهَا ﴿٤٥﴾ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا ﴿٤٦﴾

جو اُس سے ڈرتا ہے۔ جسدن وہ اُس کو دیکھینگے یہ گمان کرینگے گویا کہ وہ اُن کے پچھلے پہر یا پہلے پہر سے زیادہ نہیں ٹھہرے۔

ع ۲ ۴

سُورَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ ٢٤ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | وَهِيَ اثْنَتَانِ وَأَرْبَعُونَ آيَةً

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا رحمٰن اور رحیم ہے۔

عَبَسَ وَتَوَلَّىٰ ﴿١﴾ أَن جَاءَهُ الْأَعْمَىٰ ﴿٢﴾ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّهُ يَزَّكَّىٰ ﴿٣﴾ أَوْ يَذَّكَّرُ

تیوری چڑھائی اور مُنہ پھیر لیا اس وجہ سے کہ اندھا اُسکے پاس آ پہنچا[1] اور تجھکو کیا معلوم کہ وہ پاک ہو جاتا یا سمجھتا اور نصیحت اُس کو

فَتَنفَعَهُ الذِّكْرَىٰ ﴿٤﴾ أَمَّا مَنِ اسْتَغْنَىٰ ﴿٥﴾ فَأَنتَ لَهُ تَصَدَّىٰ ﴿٦﴾ وَمَا عَلَيْكَ أَلَّا

نفع دیتی۔ پھر جو لاپروائی کرے پس کیا تو اُس کے پیچھے پڑتا ہے حالانکہ تجھپر اس بات کا کوئی الزام نہیں کہ کوئی

يَزَّكَّىٰ ﴿٧﴾ وَأَمَّا مَن جَاءَكَ يَسْعَىٰ ﴿٨﴾ وَهُوَ يَخْشَىٰ ﴿٩﴾ فَأَنتَ عَنْهُ تَلَهَّىٰ ﴿١٠﴾ كَلَّا إِنَّهَا

پاک نہ بنے۔ اور جو تیرے پاس دوڑتا ہوا آیا اور وہ ڈرتا ہے۔ پس کیا تو اُس سے ہٹ سکتا ہے۔ نہیں نہیں

تَذْكِرَةٌ ﴿١١﴾ فَمَن شَاءَ ذَكَرَهُ ﴿١٢﴾ فِي صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿١٣﴾ مَّرْفُوعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ﴿١٤﴾ بِأَيْدِي

ہرگز نہیں کیونکہ یہ نصیحت ہے پس جو چاہے اُس کو یاد کرے بزرگ صحیفوں[2] میں ہے جو اونچی رکھی جاتی جو پاک کی گئی۔ بزرگ نیک

نصف لازم ملوی

سَفَرَةٍ ﴿١٥﴾ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ﴿١٦﴾ قُتِلَ الْإِنسَانُ مَا أَكْفَرَهُ ﴿١٧﴾ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهُ ﴿١٨﴾

کاتبوں کے ہاتھ سے لکھی ہوئی ہے۔ انسان ہلاک ہو وہ کیسا ناشکرا ہے۔ اُس کو کس چیز سے اُسنے پیدا کیا ہے۔

مِن نُّطْفَةٍ خَلَقَهُ فَقَدَّرَهُ ﴿١٩﴾ ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّرَهُ ﴿٢٠﴾ ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ ﴿٢١﴾ ثُمَّ إِذَا شَاءَ

نطفہ سے اُس کو پیدا کیا پھر اُسکا اندازہ مقرر کیا پھر اصل راہ اُس کیواسطے آسان کیا پھر اُس کو مارا اور قبر میں[3] پہنچایا پھر جب چاہیگا

أَنشَرَهُ ﴿٢٢﴾ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَا أَمَرَهُ ﴿٢٣﴾ فَلْيَنظُرِ الْإِنسَانُ إِلَىٰ طَعَامِهِ ﴿٢٤﴾ أَنَّا صَبَبْنَا

اُس کو اُٹھائے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ جو کچھ اُس کو حکم دیا گیا تھا اُسنے اُس کو پورا نہ کیا پس انسان کو چاہیے کہ اپنے کھانے کیطرف

الْمَاءَ صَبًّا ﴿٢٥﴾ ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا ﴿٢٦﴾ فَأَنبَتْنَا فِيهَا حَبًّا ﴿٢٧﴾ وَعِنَبًا وَقَضْبًا ﴿٢٨﴾ وَ

دیکھے ہمنے ہی پہلے قاعدے سے پانی برسایا پھر ایک قاعدے سے زمین کو پھاڑا پھر اُس میں اناج اُگایا اور انگور اور ترکاریاں اور

حشر ونشر پر دلالت کرتی ہیں۔

[1] اس آیت کی شانِ نزول میں مفسرین نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلعم ایک مجمع قریش کو وعظ فرما رہے تھے اور دل سے چاہتے تھے کہ کسی طرح پر وہ سمجھیں اور ہدایت یافتہ ہوں اسنے میں عبداللہ بن مکتوم صحابی نابینا آئے اور اُنہوں نے پیغمبر صاحب کے کلام میں مخل ہوا اپنی طرف آپ کو متوجہ کرنا چاہا۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اُن کی طرف مخاطب ہوگئے اور سرداران قریش کیطرف سے جو لاپروائی او تکبر کرتے تھے تیوری چڑھا کر مُنہ پھیر لیا۔ [2] یعنی جسقدر صحف متعدد پہلے نازل ہو چکے ہیں اُن تمام میں یہی تعلیم موجود ہے جیسا کہ آیت ذیل میں یہی مضمون ہے يَتْلُو صُحُفًا مُّطَهَّرَةً فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ مُصَدِّقٌ لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ۔ إِنَّ هَٰذَا

مَكِيْنٍ ﴿٢٠﴾ مُطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ﴿٢١﴾ وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ﴿٢٢﴾ وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ﴿٢٣﴾

اور امانت دار ہے اور تمہارا صاحب کوئی دیوانہ نہیں اور اس نے اس کو صاف افق پر دیکھا ہے

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ﴿٢٤﴾ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿٢٥﴾ فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ

اور غیب کی بات ظاہر کرنے میں بخیل نہیں اور نہ وہ شیطان مردود کی بات پر چلنے والا ہے۔ پس تم کہاں چلے جاتے ہو

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٧﴾ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ﴿٢٨﴾ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ

یہ تو تمام جہانوں کیلئے بس ایک نصیحت ہے خاص کر اس کیواسطے جو راہ راست پر قائم ہونا چاہے۔ اور تم تو اور کچھ نہ چاہا کرو گے

اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٩﴾

مگر وہی جو رب العالمین چاہتا ہے

سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا رحمٰن اور رحیم ہے

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ﴿١﴾ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ﴿٢﴾ وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ﴿٣﴾ وَاِذَا الْقُبُوْرُ

جب آسمان پھٹ جائے اور ستارے بکھر جائیں اور دریا چیرے جائیں اور جب قبریں اکھاڑی

بُعْثِرَتْ ﴿٤﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ﴿٥﴾ يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ

جائیں تو ہر ایک نفس جان لیگا کہ کیا کچھ اس نے آگے بھیجا اور کیا کچھ چھوڑا۔ اے انسان تجھے کس چیز نے تیرے رب کریم سے

الْكَرِيْمِ ﴿٦﴾ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ﴿٧﴾ فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ﴿٨﴾

پھیر دیا جس نے تجھے پیدا کیا پھر ٹھیک ٹھاک کیا پھر معتدل کیا جس صورت میں چاہا تجھے ترکیب دی

كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ﴿٩﴾ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ﴿١٠﴾ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ﴿١١﴾ يَعْلَمُوْنَ

مگر تم تو دین کو جھٹلاتے ہی ہو۔ اور تم پر محافظ ہیں یعنی بزرگ لکھنے والے وہ جانتے ہیں

مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿١٢﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿١٣﴾ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ﴿١٤﴾ يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ

جو کچھ تم کرتے ہو نیک لوگ نعمتوں میں ہیں اور بدکار لوگ دوزخ میں وہ اس میں انصاف کے

الدِّيْنِ ﴿١٥﴾ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ﴿١٦﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿١٧﴾ ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ

دن داخل ہوں گے۔ اور وہ اس سے کبھی غائب نہ ہوں گے۔ اور تو نے کیا سمجھا کہ روز انصاف کیا ہے پھر تو نے کیا سمجھا کہ روز انصاف

مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿١٨﴾ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ۗ وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ﴿١٩﴾

کیا ہے جس دن کوئی نفس کسی نفس کے کام نہ آسکے گا اور تمام حکم اس روز اللہ ہی کے واسطے ہوگا

سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ سِتٌّ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا رحمٰن اور رحیم ہے

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ﴿١﴾ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ﴿٢﴾ وَاِذَا كَالُوْهُمْ

کم دینے والوں کی تباہی ہے جو لوگوں سے ناپ کر لیں تو پورا لیتے ہیں اور جب ان کو ناپ تول کر

[illegible] اکتالوا علی [illegible] جہت اور ضرر رسانی کی وجہ سے [illegible] تم [illegible] جو عرب کا یہ حاصل محاورہ ہے کہ کثرت استعمال [illegible] ف حذف کر دیتے ہیں

أَوْ وَزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ ﴿٣﴾ أَلَا يَظُنُّ أُولَٰئِكَ أَنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ ﴿٤﴾ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿٥﴾

دیتا ہو تو کمی کرتے ہیں — کیا ان لوگوں نے یہ گمان نہیں کیا کہ وہ ایک بڑے دن کیواسطے اُٹھائے جائینگے۔ جسدن

يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٦﴾ كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ ﴿٧﴾ وَمَا

لوگ اپنے رب کیواسطے اُٹھ کھڑے ہوں گے — ضرور ایسا ہی ہوگا بدکاروں کی کتاب قیدیوں کے رجسٹر میں ہے اور تم

أَدْرَاكَ مَا سِجِّينٌ ﴿٨﴾ كِتَابٌ مَرْقُومٌ ﴿٩﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿١٠﴾ الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ

اور تو نے کیا سمجھا کہ قیدیوں کا رجسٹر کیا ہے۔ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے۔ اسروز جھٹلانیوالوں پر تباہی ہوگی جو یوم انصاف کو جھٹلا رہے

بِيَوْمِ الدِّينِ ﴿١١﴾ وَمَا يُكَذِّبُ بِهِ إِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ﴿١٢﴾ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ

اور اس کو تو وہی جھٹلاتا ہے جو سرکش اور بدکار ہے۔ جب اسپر ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے پہلوں کے قصے ہیں

أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٣﴾ كَلَّا ۖ بَلْ ۜ رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿١٤﴾ كَلَّا

نہیں بلکہ اُن کے دلوں پر اُن کے [ل] عملوں کا زنگ بیٹھ گیا ہے — خبردار

إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ ﴿١٥﴾ ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصَالُو الْجَحِيمِ ﴿١٦﴾ ثُمَّ يُقَالُ هَٰذَا الَّذِي

یہ لوگ اُس روز اپنے رب سے پردہ میں ہوں گے — پھر وہ دوزخ میں داخل ہوں گے۔ اور کہا جائیگا کہ یہی وہ جسکو تم

كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ ﴿١٧﴾ كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ ﴿١٨﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا عِلِّيُّونَ ﴿١٩﴾

جھٹلایا کرتے تھے — خبردار نیکوں کی کتاب اعلیٰ مقام والوں کے رجسٹر میں ہے۔ اور تو نے کیا سمجھا کہ اعلیٰ مقام

كِتَابٌ مَرْقُومٌ ﴿٢٠﴾ يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُونَ ﴿٢١﴾ إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ﴿٢٢﴾ عَلَى الْأَرَائِكِ

والوں کا رجسٹر کیا ہے [٢] لکھی ہوئی کتاب ہے اسکو مقرب لوگ دیکھینگے نیک بیشک سکھوں میں ہیں۔ اپنے تختوں پر سے

يَنْظُرُونَ ﴿٢٣﴾ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ ﴿٢٤﴾ يُسْقَوْنَ مِنْ رَحِيقٍ ﴿٢٥﴾

دیکھینگے — تو اُن کے چہروں میں خوشحالی کی تازگی دیکھیگا — اُن کو خالص شراب پلائی جائے گی جو مہربند

مَخْتُومٍ ﴿٢٦﴾ خِتَامُهُ مِسْكٌ ۚ وَفِي ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ ﴿٢٦﴾ وَمِزَاجُهُ

ہوگی اور اُس کی مہر مسک کی ہوگی — اور اسی کی ہوس تمام ہوس کرنیوالوں کو چاہیئے — اور اُس کی ملونی

ل فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آدمی جب کوئی گناہ کرتا ہے تب اُس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ لگجاتا ہے۔ پھر اگر وہ شخص اُس گناہ سے جدا ہوا اور توبہ اور استغفار کرے تو اُس کا دل پھر صاف ہو جاتا اور سیاہی دور ہو جاتی ہے۔ اور اگر توبہ نہ کی پھر کوئی گناہ کیا تو ایک نقطہ اور لگ گیا اسی طرح سیاہی بڑھتی جاتی ہے یہانتک کہ تمام دل سیاہ اور اندھا ہو جاتا ہے (ترمذی)

[٢] احادیث واقوال صحابہ وتابعین میں سجین وعلیین کی تشریح ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ سجین جہنم کا طبقہ ہے جو عالم علوی کے خلاف عالم سفلی میں واقعہ ہے۔ نہایت تنگ وتار۔ وہاں پر سوائے رونے دھونے اور آگ میں جلنے کے کچھ حاصل نہیں ہوتا جب کوئی ایماندار نیک بندہ مرتا ہے تو نورانی فرشتے اُس کے روبرو آتے ہیں اور نہایت لطف اور نرمی سے کہتے ہیں لو چلو خدا کی رحمت ومغفرت اور باغ وبہار اور عیش وپسند میں داخل ہو تب اُس کی روح فرحت وانشاد کیساتھ بدن سے نکلکر اُسکے ساتھ ہو لیتی ہے تب وہ اُس کو عالم بالا کی طرف لیجاتے اور اُس کے مقام تک پہنچا دیتے ہیں کسی کو پہلے آسمان تک کسی کو دوسرے

مِنْ تَسْنِيمٍ ﴿۲۷﴾ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ ﴿۲۸﴾ إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا كَانُوا مِنَ

تسنیم کی ہوگی جو ایک چشمہ ہے جسکا پانی نزدیکان خدا کو پلایا جاتا ہے۔ جو لوگ بدکاری کرتے رہے وہ مومنوں سے ہنسی

الَّذِينَ آمَنُوا يَضْحَكُونَ ﴿۲۹﴾ وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَزُونَ ﴿۳۰﴾ وَإِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ

کیا کرتے تھے اور جب ان کے پاس سے گذرتے تو آنکھیں مارتے تھے۔ اور جب اپنے گھر والوں کی طرف واپس جاتے تو اٹھلاتے ہوئے واپس جایا کرتے تھے

أَهْلِهِمُ انْقَلَبُوا فَكِهِينَ ﴿۳۱﴾ وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوا إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَضَالُّونَ ﴿۳۲﴾ وَمَا

اور جب ان کو دیکھتے تو کہا کرتے یہ تو بیشک گمراہ ہیں حالانکہ وہ ان پر

أُرْسِلُوا عَلَيْهِمْ حَافِظِينَ ﴿۳۳﴾ فَالْيَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ ﴿۳۴﴾ عَلَى

محافظ کے طور پر نہیں بھیجے گئے تھے۔ پس آج کے دن جو مومن ہیں وہ کافروں سے ہنسی کرتے ہیں تختوں پر

الْأَرَائِكِ يَنْظُرُونَ ﴿۳۵﴾ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿۳۶﴾

بیٹھے نظر کرتے ہیں۔ اب کافروں کو ان کے عملوں کا بدلہ دیا گیا

ع ۱

سُورَةُ الْانْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — وَهِيَ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ آيَةً

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا رحمن اور رحیم ہے۔

إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ ﴿۱﴾ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿۲﴾ وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ ﴿۳﴾

جب آسمان پھٹ جائے۔ اور اپنے رب کا حکم سنے اور یہی اسکو سزاوار ہے۔ اور جب زمین پھیلائی جائے اور

منزل ۷

وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ﴿۴﴾ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿۵﴾ يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ إِنَّكَ

جو کچھ اس میں ہے اسکو نکال ڈالے اور خالی ہو جائے۔ اور اپنے رب کا حکم سنے اور یہی اسکو چاہیے۔ اے انسان تو محنت کرتا کرتا

كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَاقِيهِ ﴿۶﴾ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ ﴿۷﴾ فَسَوْفَ

اپنے رب کی طرف جا رہا ہے پس اس کو ضرور ملیگا۔ پس جس کو اس کا اعمالنامہ داہنے ہاتھ میں دیا گیا اس سے

يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا ﴿۸﴾ وَيَنْقَلِبُ إِلَىٰ أَهْلِهِ مَسْرُورًا ﴿۹﴾ وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ

آسان حساب لیا جائیگا۔ اور وہ اپنے گھر والوں کی طرف خوش خوش لوٹے گا۔ لیکن جسکو کتاب پیٹھ کی طرف

الف کسیلو ساتویں تک پہنچ گئیں اُسلوا سپے رب کے شرف ہمکلامی حاصل ہوتا ہے اور علم ہوتا ہے کہ میرے نیک بندے کا نام دفتر علیین میں لکھو اور جو بدکار کافر منافق مرتا ہے تو اُس کے سامنے شداد و غلاظ فرشتے نہایت ہیبتناک صورتوں میں آتے اور کہتے ہیں اے روح خبیث اس ناپاک بدن سے نکل اور اپنی سزا اور عذاب کی جگہ چل تب وہ اُس کو لیجاتے ہیں آسمانوں میں اُس کو جانا نہیں ملتا آخرکار اُس کی روح اوپر سے نیچے پھینکدی جاتی ہے وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ الخ یہی خوف تھا جو مسیح علیہ السلام پر طاری ہوا کہ اگر میں صلیبی موت سے مرا تو حسب تورات لعنتی ٹھہروں گا اس لئے اللہ کریم نے فرمایا کہ میں ہی تجھکو وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا یعنی مقام علیین میں پہنچا دوں گا آپ طبعی موت سے فوت ہوکر آسمان دوم پر پہنچ گئے جہاں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شب معراج میں نظر آئے۔

[illegible] صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص [illegible]

كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ﴿١٠﴾ فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ﴿١١﴾ وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ﴿١٢﴾ اِنَّهٗ كَانَ

سے دی گئی وہ ہلاکت کو پکارے گا اور دوزخ میں داخل ہوگا۔ کیونکہ وہ اپنے

فِيْٓ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿١٣﴾ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ﴿١٤﴾ بَلٰٓى اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ﴿١٥﴾

گھر والوں میں خوشحال رہا کرتا تھا اُس کا گمان تھا کہ کبھی پوچھا نہ جائیگا نہ زوال ہوگا۔ نہیں بلکہ اسکا رب اسکو دیکھ رہا تھا

فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ﴿١٦﴾ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ﴿١٧﴾ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ﴿١٨﴾ لَتَرْكَبُنَّ

پس میں شفق کی قسم کھاتا ہوں اور رات کی اور جسکو وہ ڈھانپ لے۔ اور چاند کی جب وہ پورا ہو جاوے کہ تم درجہ

طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿١٩﴾ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ﴿٢١﴾

بدرجہ چڑھتے چلے جاؤگے پس اُن کو کیا ہوا کہ ایمان نہیں لاتے۔ اور جب اُن کو قرآن سُنایا جائے تو سجدہ نہیں کرتے۔

بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ﴿٢٢﴾ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ﴿٢٣﴾ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ

بلکہ جو کافر ہیں وہ تو جھٹلاتے ہیں۔ اور اللہ خوب جانتا ہے کیا کچھ وہ دلوں میں رکھتے ہیں۔ پس اُن کو دردناک

اَلِيْمٍ ﴿٢٤﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿٢٥﴾

عذاب کی خوشخبری سُنا دے۔ مگر جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کرتے رہے اُن کیواسطے کبھی قطع نہونے والا اجر ہے۔

سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وَهِيَ اثْنَتَانِ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا رحمٰن اور رحیم ہے۔

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ﴿١﴾ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ﴿٢﴾ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ﴿٣﴾ قُتِلَ

برجوں والے آسمان کی قسم اور وعدے کے دن کی اور دیکھنے والے اور دیکھے گئے کی اُس

اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ﴿٤﴾ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ﴿٥﴾ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ﴿٦﴾

کھائی والے لوگ ہلاک ہوئے جس میں ایندھن بھر کر آگ (سلگائی گئی تھی) جب وہ اُس پر کھڑے ہوئے دیکھ رہے تھے جو

وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ﴿٧﴾ وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا

وہ مومنوں کیساتھ کر رہے تھے اور انہوں نے اُن میں اور کوئی عیب نہ پکڑا مگر یہی

کی پوچھ گچھ ہوگی وہ سلامت نہیں رہ سکتا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا حساب آسان سے کیا مراد ہے فرمایا کہ اُس حساب سے یہ مطلب ہے کہ بندہ کو اُس کی خطائیں صرف دکھلائی جائینگی کہ تو نے فلاں فلاں کام کئے تھے اب ہم معاف کرتے ہیں لیکن جس شخص سے یوں پوچھا گیا کہ فلاں کام تو نے کیوں کیا بس وہ سلامت نہیں بچیگا۔ (ترمذی ۱۰۸)

[1] برج کے معنی روشن کے ہیں ایوب ۲۸ [illegible] میں ذکر کیا گیا ہے کہ منطقہ البروج کو ایک ایک اس کی موسم بموسم [illegible] اُترتے نہیں ہرگز ہیں وہی دلیل قسم کی سچائی میں اچھی طرح ہو رہی ہے۔ [2] یعنی یوم بدر جس کا نام یوم فرقان بھی ہے جس میں بہت سرکش اصحاب خندق کی طرح ہلاک ہوئے اُس روز جلال الہی کا ایک نظارہ لوگ دیکھینگے اور خدا اور عالم کی قدرت سمجھینگے [3] یمن میں [illegible] ذونواس [illegible] کے عہد میں عیسائیوں کو جلایا تھا اس کا تصفیہ یعنی تاشا [illegible] مصر میں ہوتا ہے کہ والے جنگ احزاب میں خندق میں گر کر تباہ ہوئے۔ اُس ظلم و ستم کے بعد ذونواس یمن [illegible] نجران کے

بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ﴿۸﴾ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ

کہ وہ اللہ پر جو زبردست اعلےٰ صفات والا ہے ایمان لائے۔ جس کیواسطے آسمان اور زمین کی بادشاہی ہے۔ اور اللہ ہر شے پر

شَهِيْدٌ ﴿۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ

گواہ ہے جنہوں نے مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کو فتنہ میں ڈالا اور توبہ نہ کی اُن کیواسطے دوزخ کا عذاب ہے اور

جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ﴿۱۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ

اُن کیواسطے جلانے والا عذاب ہے جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کرتے رہے اُن کیواسطے باغات ہیں جن کے نیچے

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ڛ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ﴿۱۱﴾ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ هُوَ

سے نہریں نکلتی اور بہتی ہیں۔ یہ بڑی کامیابی ہے تیرے رب کی پکڑ بیشک سخت ہے۔ وہی پہلی

يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ﴿۱۳﴾ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ﴿۱۴﴾ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ﴿۱۵﴾ فَعَّالٌ

بار پیدا کرتا اور دوبارہ کرے گا۔ اور بخشنے والا محبت کرنے والا ہے اور عرش بزرگ کا صاحب ہے۔ جو چاہتا ہے

لِّمَا يُرِيْدُ ﴿۱۶﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ﴿۱۷﴾ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ﴿۱۸﴾ بَلِ الَّذِيْنَ

اُس کو پورے طور پر کر سکتا ہے۔ کیا تجھے فرعون اور ثمود کے لشکروں کی خبر ملی بلکہ جو کافر ہیں وہ

كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ﴿۱۹﴾ وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَاۗىِٕهِمْ مُّحِيْطٌ ﴿۲۰﴾ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ﴿۲۱﴾

تو جھٹلاتے ہی ہیں اور اللہ اُن کو گھیرے ہوئے ہے بلکہ وہ تو بزرگ قرآن ہے

فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿۲۲﴾

جو تختیوں میں محفوظ ہے

سُوْرَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ سَبْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا رحمٰن و رحیم ہے

وَالسَّمَاۗءِ وَالطَّارِقِ ﴿۱﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ﴿۲﴾ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ﴿۳﴾ اِنْ كُلُّ

قسم ہے آسمان کی اور رات کو آنے والے کی اور تو نے کیا جانا رات کو آنیوالا کیا ہے وہ روشن ستارہ ہے۔ کوئی نفس ایسا نہیں لہ

..... عیسائیوں میں سے ایک شخص جلی ہوئی انجیل لیکر قیصر روم کے پاس پہنچا۔ قیصر یہ ماجرا سنکر سخت غمناک اور غضب آلودہ ہوا اور حبش کے پادشاہ نجاشی کو انتقام لینے کیواسطے لکھ بھیجا۔ شاہ حبش نے فوراً ایک لشکر روانہ کیا۔ پہلی دفعہ تو ذونواس ایک تدبیر سے بچگیا پھر نجاشی نے ابرہہ کے ماتحت لشکر دوبارہ روانہ کیا۔ ذونواس تو سمندر میں غرق ہوکر مرگیا۔ ابرہہ نے تمام ملک یمن پر قبضہ کرلیا اور اعلان کردیا کہ جو دین عیسوی اختیار نہ کرے گا وہ قتل کیا جائیگا چنانچہ جس نے ذرہ بھی انکار کیا وہ قتل کردیا گیا اور آخرکار نجاشی نے اس ابرہہ کو یمن کا حاکم کردیا یہ وہی ابرہہ ہے جو ہاتھی لیکر خانہ کعبہ کو منہدم کرنے کیواسطے چلا تھا اور قہرِ الٰہی سے اپنے ہاتھیوں اور لشکر سمیت ہلاک ہوا۔ تفصیل کیلئے دیکھو تاریخ طبری۔

لہ آسمان اور ستاروں کا نظام خداوند عالم کی قدرت عظمت وحدت اور کبریائی پر بڑی دلیل ہے اسلئے مثال کے طور پر ہر شے کی حفاظت کا حال بیان فرمایا گیا ہے کہ النجم کو تم ہزاروں سالوں سے دیکھتے ہو کہ اُس میں کوئی نقصان نہیں آیا اِن

نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ﴿۴﴾ فَلْيَنظُرِ الْإِنسَانُ مِمَّ خُلِقَ ﴿۵﴾ خُلِقَ مِن مَّاءٍ

ایسا نہیں جسپر محافظ نہو۔ پس انسان کو دیکھنا چاہیئے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا۔ وہ اچھلتے ہوئے پانی سے

دَافِقٍ ﴿۶﴾ يَخْرُجُ مِن بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ ﴿۷﴾ إِنَّهُ عَلَىٰ رَجْعِهِ لَقَادِرٌ ﴿۸﴾ يَوْمَ

پیدا کیا گیا ہے جو پسلیوں اور پشت کے درمیان سے نکلتا ہے [۱] اور وہ اُس کے دوبارہ پیدا کرنے پر قادر ہے۔ ایکدن

تُبْلَى السَّرَائِرُ ﴿۹﴾ فَمَا لَهُ مِن قُوَّةٍ وَلَا نَاصِرٍ ﴿۱۰﴾ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ﴿۱۱﴾ وَالْأَرْضِ

تمام اسرار جانچے جائینگے۔ پھر اُس کیواسطے نہ کوئی طاقت ہوگی اور نہ کوئی مددگار۔ واپس کرنیوالے آسمان اور پھٹنے والی زمین کی قسم

ذَاتِ الصَّدْعِ ﴿۱۲﴾ إِنَّهُ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿۱۳﴾ وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ﴿۱۴﴾ إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ

کہ یہ فیصلہ کرنیوالی بات ہے اور یہ کوئی ہنسی مخول نہیں ہے وہ تو ایک جنگ کی تدبیر

كَيْدًا ﴿۱۵﴾ وَأَكِيدُ كَيْدًا ﴿۱۶﴾ فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿۱۷﴾

کر رہے ہیں۔ اور میں بھی ایک جنگ کی تدبیر کر رہا ہوں۔ پس تو کافروں کو تھوڑی سی مہلت دیدے۔

ع

النصف

سُورَةُ الْأَعْلَىٰ مَكِّيَّةٌ ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴿۰﴾ وَهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ آيَةً

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا رحمٰن اور رحیم ہے۔

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ﴿۱﴾ الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّىٰ ﴿۲﴾ وَالَّذِي قَدَّرَ فَهَدَىٰ ﴿۳﴾

اپنے بلند مقام رب کے نام کی تسبیح کیجیئے (سب کچھ) پیدا کیا پھر اُن کو ٹھیک ٹھاک کیا اور جسنے قاعدے مقرر فرمائے پھر

منزل

وَالَّذِي أَخْرَجَ الْمَرْعَىٰ ﴿۴﴾ فَجَعَلَهُ غُثَاءً أَحْوَىٰ ﴿۵﴾ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنسَىٰ ﴿۶﴾ إِلَّا

ہر شے کو ہدایت کر دی اور جس نے چارہ نکالا۔ پھر اُسکو کالا کوڑا بنا دیا ہم ضرور تجھکو پڑھا دینگے پھر تو نہیں بھولیگا۔ مگر

مَا شَاءَ اللَّهُ ۚ إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفَىٰ ﴿۷﴾ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرَىٰ ﴿۸﴾ فَذَكِّرْ إِن نَّفَعَتِ

جو اللہ چاہے [۲]۔ وہ ظاہر کو بھی جانتا ہے اور جو چھپا ہے اُس کو بھی۔ اور تجھکو سکھوں کا راستہ آسان کر دینگے۔ پس تو نصیحت کرتا رہ

جس چیز سے پیدا ہوتا ہے وہ کیسی حقیر اور قابل نفرت ہوتی ہے مگر خداوند عالم اُس کی ایسی حفاظت کرتا ہے کہ بڑھتے بڑھتے اسکا انسان بنجاتا ہے۔ ایک فنا کے بعد وہ اُس کو دوبارہ اُٹھا سکتا ہے۔

[۱] منی اور نطفہ کا مخرج دو طرح سینہ اور پیٹھ کی ہڈیوں کے درمیان واقعہ ہے۔ اوّل تو نطفہ اور منی شریانی خون سے بنتی ہیں اور دل واوردا سینہ و پیٹھ کی ہڈیوں کے درمیان واقعہ ہیں دوئم خصیہ منی کی نالی اور عضو تناسل بھی جو منی کا سوا اور مخرج ہیں سینہ و پشت کے درمیان واقعہ ہیں۔ بلحاظ پاکیزگی کلام اور تہذیب کے اصل عضو کا نام ترک کر دیا گیا۔ یہی طرح حدیث شریف میں ہے جو شخص مجھے ضمانت دے اُس چیز کی جو اُس کے دو جبڑوں کے درمیان ہے اور اُس چیز کی جو اُس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان ہے۔ میں اُس کیواسطے جنت کا ضامن ہوتا ہوں۔ مگر عرب اور ایران میں یہ غلط مسئلہ تھا کہ منی پشت پر سے بنتی ہے یہانتک کہ سعدی سے جیسا سیاح اور تجربہکار اور ایران کا رہنے والا جہاں سے بقول مورخین یونان و مصر و عرب و ہند نے علوم لئے اور پھر ایسے زمانہ میں جبکہ از سر نو علوم زندہ ہوئے تھے اس غلطی سے نہ بچ سکا چنانچہ اپنی سیاحی تجربہ کاری اور اعلیٰ علم و دانش کی موجودگی میں آپ فرماتے ہیں سے نطفہ

الذِّكْرٰى ﴿٩﴾ سَيَذَّكَّرُ مَن يَخْشٰى ﴿١٠﴾ وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى ﴿١١﴾ الَّذِي يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ﴿١٢﴾

یہانتک کہ نصیحت مفید ثابت ہو جو ڈرتا ہے وہ تو سمجھیگا اور وہ بدبخت اُس سے کنارہ رہیگا۔ جس نے بڑی آگ میں داخل ہونا ہے

ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿١٣﴾ قَدْ أَفْلَحَ مَن تَزَكّٰى ﴿١٤﴾ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلّٰى ﴿١٥﴾

پھر وہاں نہ مرے گا نہ جئے گا۔ تحقیق فلاح یافتہ وہ ہوا جو پاک بنا اور جو اپنے رب کا نام لیتا یاد اور نماز پڑھتا رہا

بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿١٦﴾ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقٰى ﴿١٧﴾ إِنَّ هٰذَا لَفِي

رہا۔ بلکہ تم دنیاوی زندگی کو مقدم کرتے ہو حالانکہ آخرت زیادہ بہتر اور پائیدار ہے یہی پہلے صحیفوں میں ہے

الصُّحُفِ الْأُولٰى ﴿١٨﴾ صُحُفِ إِبْرٰهِيمَ وَمُوسٰى ﴿١٩﴾

مثلاً ابراہیم اور موسے کے صحیفوں میں۔

سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ — وَهِيَ سِتٌّ وَعِشْرُونَ اٰيَةً

(شروع) اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے۔

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ ﴿١﴾ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ﴿٢﴾ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ﴿٣﴾

کیا تجھے ڈھانپنے والی کی خبر ملی بہت سے چہرے اُس روز ذلیل محنت زدہ ہارے ہوئے ہونگے

تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ﴿٤﴾ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ﴿٥﴾ لَّيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِن ضَرِيعٍ ﴿٦﴾

وہ دہکتی آگ میں داخل ہوں گے اُن کو کھولتے ہوئے چشمے کا پانی پلایا جائے گا۔ اُن کا کھانا سوائے کانٹوں کے اور

لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِن جُوعٍ ﴿٧﴾ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ﴿٨﴾ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ﴿٩﴾

کچھ نہ ہوگا۔ جو نہ تو جسم کو فربہ کرے اور نہ بھوک کو دفع کرے۔ بہت سے چہرے اُس روز خوشحال اپنی کوششوں پر راضی اور

فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿١٠﴾ لَّا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً ﴿١١﴾ فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ﴿١٢﴾ فِيهَا سُرُرٌ

اونچی بہشت میں ہوں گے تو اُس میں نہ لغو سنے گا اُس میں ایک چشمہ جاری ہے اُس میں اونچے تخت

مَّرْفُوعَةٌ ﴿١٣﴾ وَأَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ ﴿١٤﴾ وَنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ ﴿١٥﴾ وَزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ ﴿١٦﴾

ہیں اور قرینے سے آبخورے بچھے ہوئے اور گاؤ تکیے قطاروں میں لگے ہوئے۔ اور چاندنیاں بچھی ہوئی۔

اور دلشفنہ۔ تکم۔ یعنی عام نصیحتوں سے بار ... اور صحیح مسئلہ کو ایسے الفاظ میں بیان فرمانا جو تہذیب و شائستگی کے خلاف ہو اور نہ قدم قدم پر سوء ادب ہو ... ایک نشان ہے جسکو معجزہ کہہ سکتے ہیں۔ ؎ ذات الرجع۔ واپس کرنے والا مثلاً پانی کے بخارات آسمان کی طرف جاکر بارش کی صورت میں واپس آجاتے ہیں ایسا ہی انسان جو نیک یا بد عمل کرتا ہے اس کی جزا یا سزا پلٹ کر اس پر پڑتی ہے۔ ذات الصدع سے مراد ہے نباتات کا زمین کے اندر سے نکلنا۔ ؎ ایک اور آیت میں اس طرح پر ہے وَلَئِن شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ ۸۶/۱۷ اگر ہم چاہتے تو جو ہمنے تیری طرف وحی کیا ہے اسکو لیجاتے مگر ایسا وقوع میں نہیں آیا اس لئے ما شاء اللہ یا الا ما شاء اللہ سے سمجھ کہ یہ وقوع میں بھی آیا سراسر غلط خیال ہے۔ ہاں ایک نسخ ضرور ثابت ہوتا ہے وہ یہ ہے فَيَنسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيَاتِهِ یعنی تعالیٰ اللہ کو القا کو منسوخ کر دیتا ہے پھر اپنی آیات کو مضبوط کرتا ہے ۲۲/۵۲ ... اللہ ... الباطل ویحق الحق بکلماتہ اللہ تعالیٰ باطل کو

أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿١٧﴾ وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿١٨﴾ وَ

پس کیا وہ اُونٹ کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسا پیدا کیا گیا اور آسمان کی طرف (نہیں دیکھتے) کہ کیسا بلند کیا گیا۔

إِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿١٩﴾ وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿٢٠﴾ فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنتَ

اور پہاڑوں کی طرف کہ کیسے قائم کئے گئے اور زمین کی طرف کہ کیسی پھیلائی گئی۔ پس تو نصیحت کرتا رہ تو تو بس

مُذَكِّرٌ ﴿٢١﴾ لَّسْتَ عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ ﴿٢٢﴾ إِلَّا مَن تَوَلَّىٰ وَكَفَرَ ﴿٢٣﴾ فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ

سمجھانیوالا ہے تو اُن پر کوئی داروغہ نہیں ہے مگر جو منہ پھیرے اور انکاری رہے اُسکو اللہ بڑے عذاب

الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ ﴿٢٤﴾ إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُم ﴿٢٦﴾

میں گرفتار کرے گا کیونکہ ہماری طرف ہی اُن کی واپسی ہے پھر ہم پر ہی اُن کا حساب ہے۔

سُورَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ ٨٩ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ وَهِيَ ثَلٰثُونَ آيَةً ٣٠

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا رحمٰن اور رحیم ہے۔

وَالْفَجْرِ ﴿١﴾ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ﴿٢﴾ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ﴿٣﴾ وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ ﴿٤﴾ هَلْ فِي ذَٰلِكَ قَسَمٌ

قسم ہے فجر کی (جب مزدلفہ کو جاتے ہیں) اور قسم (حج کی) دس راتوں کی اور قسم طاق وجفت (عرفات کو جانے والوں کی) اور قسم

لِّذِي حِجْرٍ ﴿٥﴾ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ﴿٦﴾ إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ﴿٧﴾ الَّتِي

ہے آخر رات کی (جب عرفات سے چلتے ہو) کیا اس میں صاحب عقل کیواسطے کوئی دلیل نہیں ہے کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے

لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ﴿٨﴾ وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ﴿٩﴾ وَفِرْعَوْنَ

عاد سے کیا کیا جو ارم تھے بڑے ستونوں والے کہ اُس کی مثل کہیں شہروں میں نہیں بنائے گئے تھے اور کیا ثمود کیسا تھا جو

ذِي الْأَوْتَادِ ﴿١٠﴾ الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ﴿١١﴾ فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ ﴿١٢﴾ فَصَبَّ

وادی میں پتھر تراش کر مکان بناتے تھے اور فرعون کیسا تھا جو میخوں والا تھا یہ جس نے شہروں میں سر اُٹھا رکھا تھا اور اُن میں بہت

عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ﴿١٣﴾ إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿١٤﴾ فَأَمَّا الْإِنسَانُ إِذَا

فساد برپا کر دیا تھا پس اُن پر تیرے رب کی طرف سے عذاب کا کوڑا پڑا۔ تحقیق تیرا رب گھات میں ہے۔ پس جب انسان کو اُس کا رب آزما

محو کر دیتا ہے اور اپنے کلمات سے حق کو حق ثابت کرتا ہے۔ اہل خواب کا یہ عام تجربہ ہے کہ سچے خواب مدتوں یاد رہتے ہیں اور جھوٹے خواب فراموش ہو جایا کرتے ہیں۔ اخبار احاد غیر صحیحہ اور غلط فہمی کی بنا پر بعض مفسرین نے یہ ظاہر کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعض آیات بھول گئے تھے یہ سراسر غلط خیال ہے۔

لے یعنی مکہ میں دور دراز کے حاجی آنے جانے والے خوب جانتے ہیں کہ مکہ کے مغرب میں ثمود قوم تھی جو اپنی بد کاریوں اور مخالفت رسول کیوجہ سے تباہ ہوئی۔ مشرق میں عاد قوم تھی جو بدچلنی اور سرکشی کے سبب غارت ہوئی شمال مغرب میں آل فرعون تھی جو موسیٰ علیہ السّلام کی مخالفت میں غرق ہوئی تھی۔ پس اہل مکہ سمجھو تم جو خاص اس مبارک اور محترم شہر کے اندر رسول اللہ کی مخالفت کر رہے ہو گیا تم بھی برباد و ہلاک نہ کر دیئے جاؤ گے ضرور کئے جاؤ گے جب مکہ کے گرد نواح والے سرکش فنا کئے گئے تم بدرجہ اولیٰ کئے جاؤ گے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جنقدر مخالف سرکش

مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّيْۤ اَكْرَمَنِ ﴿۱۵﴾ وَاَمَّاۤ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ

اور اُس کو عزت و نعمت دیتا ہے اور وہ کہتا ہے میرے رب نے مجھے عزت دی اور جب اور طرح سے آزماتا ہے یعنے اُسپر

عَلَيْهِ رِزْقَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّيْۤ اَهَانَنِ ﴿۱۶﴾ كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ﴿۱۷﴾ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ

رزق تنگ کر دیتا ہے تو کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے ذلیل کیا۔ نہیں بلکہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے اور نہ مسکینوں کو کھانا

عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۱۸﴾ وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ﴿۱۹﴾ وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا

کھلانے کی ترغیب دیتے ہو اور میراث سمیٹ کر کھا جاتے ہو اور مال کی محبت گہری محبت کرتے

جَمًّا ﴿۲۰﴾ كَلَّاۤ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿۲۱﴾ وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا

ہو خبردار جب زمین ٹکرا ٹکرا کر ریزے ریزے ہو جائیگی اور تیرا رب اور فرشتے صف در صف

صَفًّا ﴿۲۲﴾ وَجِايْٓءَ يَوْمَئِذٍۭ بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى

آئینگے اور اُس روز جہنم سامنے لایا جائیگا اُس روز انسان سمجھیگا اور وہ سمجھنا اُس کیلئے کیا فائدہ دیگا۔

يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ﴿۲۴﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗۤ اَحَدٌ ﴿۲۵﴾ وَّلَا

وہ کہیگا اے افسوس میں اپنی زندگی کیواسطے کچھ آگے بھیج لیتا۔ پس اُس روز ایسا عذاب دیگا کہ کسی نے ویسا عذاب دیا ہو۔ اور

يُوْثِقُ وَثَاقَهٗۤ اَحَدٌ ﴿۲۶﴾ يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿۲۷﴾ ارْجِعِيْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً

ایسا جکڑیگا کہ ویسا کسی نے نہ جکڑا ہو۔ اے تسلی یافتہ نفس تو اپنے رب کی طرف واپس آ جا تو رب کو خوش کرنیوالا اور رب

مَّرْضِيَّةً ﴿۲۸﴾ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ﴿۲۹﴾ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ﴿۳۰﴾

تجھکو خوش کرنیوالا۔ پس تو میرے بندوں میں اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

سُوْرَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ عِشْرُوْنَ اٰيَةً

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا رحمٰن اور رحیم ہے۔

لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۱﴾ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۲﴾ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ﴿۳﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا

میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں اور تو اس شہر کیواسطے حلال ہے[1] اور والد اور مولود کی قسم ہمنے انسان

الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ﴿۴﴾ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ﴿۵﴾ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا

کو عمدہ قد و قامت کا پیدا کیا ہے کیا وہ گمان کرتا ہے کہ اُس پر کوئی قادر نہ ہو سکیگا وہ کہتا ہے کہ میں نے ڈھیر مال

لُّبَدًا ﴿۶﴾ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗۤ اَحَدٌ ﴿۷﴾ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ﴿۸﴾ وَلِسَانًا وَّ

اُڑا دیا کیا اُسکا گمان ہے کہ اُس کو کسی نے نہیں دیکھا کیا ہمنے اُس کو دو آنکھیں اور زبان اور ہونٹھ

تھے سب آنحضرت صلعم کی زندگی میں ہی تباہ اور ہلاک ہو گئے کسی کا نام و نشان نہ رہا اور نہ آجتک خاص مکہ میں کوئی مخالف ہوا اور نہ تا قیامت ہو سکتا ہے۔ مکہ زندگی میں جو سخت تنگی اور بیکسی کا زمانہ تھا ایسی زبردست خلاف و اقعات پیشینگوئیاں کرنا سوائے ذات باری تعالیٰ اور کسی سے ممکن ہے ہرگز نہیں وہی قادر مطلق اور علام الغیوب ہے۔ اور کوئی نہیں [illegible] لشکروں والا بکثرت سے گھوڑے رکھنیوالا جنگی واسطے بیشمار سینکیں درکار تھیں۔ [illegible]

[1] یعنی اس شہر سے تیرا قتل کرنا جائز اور ضروری قرار دیا ہے حالانکہ اس میں جانوروں پر بھی ظلم منع ہے۔

وَشَفَتَيْنِ ﴿٩﴾ وَهَدَيْنَٰهُ ٱلنَّجْدَيْنِ ﴿١٠﴾ فَلَا ٱقْتَحَمَ ٱلْعَقَبَةَ ﴿١١﴾ وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا ٱلْعَقَبَةُ

ہونٹ دیئے اور اسکو دو راستے نہیں تبلادیئے لہ ہیں وہ اچھل کر گھاٹی پر کیوں نہیں چڑھتا - اور تو کیا جانے گھاٹی کیا ہے

﴿١٢﴾ فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿١٣﴾ أَوْ إِطْعَٰمٌ فِى يَوْمٍ ذِى مَسْغَبَةٍ ﴿١٤﴾ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿١٥﴾ أَوْ مِسْكِينًا

قیدی یا غلام کا آزاد کرنا یا فاقہ کے دن میں قریبی یتیم یا خاک نشین مسکین کو کھانا کھلانا۔

ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿١٦﴾ ثُمَّ كَانَ مِنَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَتَوَاصَوْا۟ بِٱلصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا۟ بِٱلْمَرْحَمَةِ

پھر اُن لوگوں میں سے ہوتا جو ایمان لائے اور ایکدوسرے کو صبر اور رحم کی نصیحت کرتا ہے سلہ

﴿١٧﴾ أُو۟لَٰٓئِكَ أَصْحَٰبُ ٱلْمَيْمَنَةِ ﴿١٨﴾ وَٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَا هُمْ أَصْحَٰبُ ٱلْمَشْـَٔمَةِ ﴿١٩﴾ عَلَيْهِمْ

یہی لوگ داہنی طرف والے ہیں جن لوگوں نے ہماری آیتوں سے کفر کیا وہ بائیں جانب والے لوگ ہیں - اُن پر

نَارٌ مُّؤْصَدَةٌۢ ﴿٢٠﴾

بند کی ہوئی آگ ہوگی

سُورَةُ ٱلشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ ﴿١٥﴾ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ وَهِيَ خَمْسَ عَشْرَةَ ءَايَةً

(شروع) ساتھ نام اللہ کے جو بڑا رحمن اور رحیم ہے

وَٱلشَّمْسِ وَضُحَىٰهَا ﴿١﴾ وَٱلْقَمَرِ إِذَا تَلَىٰهَا ﴿٢﴾ وَٱلنَّهَارِ إِذَا جَلَّىٰهَا ﴿٣﴾ وَٱلَّيْلِ إِذَا

قسم ہے سورج کی اور اُس کی دھوپ کی سلہ اور چاند کی جو اُس کے پیچھے روشنی ہووے اور دن کی جب وہ اُسے ظاہر کرے

يَغْشَىٰهَا ﴿٤﴾ وَٱلسَّمَآءِ وَمَا بَنَىٰهَا ﴿٥﴾ وَٱلْأَرْضِ وَمَا طَحَىٰهَا ﴿٦﴾ وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّىٰهَا ﴿٧﴾

اور رات کی جب وہ اُسے ڈھانپ لے - اور آسمان کی جس نے اُسے بنایا اور زمین کی اور اُس ذات کی جس نے اُسے فراخ کیا اور نفس کی اور

لہ یعنی نیکی اور بدی کے سامان پیدا کردیئے اور اُن کی تمیز انسان کی فطرت میں ڈالدی جیسا کہ ۹۱/۸ میں ہے فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَىٰهَا سلہ ابوداؤد اور ترمذی کی حدیث میں ہے کہ رحم کرنے والوں پر رحمان رحمت کرتا ہے زمین والوں پر رحم کرو تمپر آسمان والا رحم کریگا

زبور ۱۸/۲۵ رحم کرنے والے کو تو اپنے تئیں رحیم دکھلاتا اور نیکی کرنے والے پر اپکو نیکی کرنیوالا ظاہر کرتا ہے خالص کو تو اپنے تئیں خالص دکھلاتا ہے اور کجروؤں کو تو کجرو معلوم ہوتا ہے کیونکہ تو مسکینوں کو بچاتا ہے اور تو اونچی آنکھوں کو نیچی کرتا ہے زبور ۴۱/۱ مبارک ہے وہ جو مسکین کی فکر کرتا ہے - خداوند بپت کیوقت اُس کو رہائی دیگا - خداوند اُس کا حافظ رہیگا - اور اُسے جیتا رکھیگا - اور وہ زمین پر مبارک ہوگا

امثال ۱۴/۲۱ وہ جو اپنے ہمسایہ کو حقیر جانتا ہے گناہ کرتا ہے پر وہ جو کنگال پر رحم کرتا ہے مبارک ہے۔

امثال ۱۹/۱۷ وہ جو مسکینوں پر رحم کرتا ہے خداوند کو اُدھار دیتا ہے جو کچھ اُسنے دیا ہوگا وہ اُسے پھر دیگا۔

امثال ۲۸/۲۷ وہ جو مسکینوں کو دیتا ہے محتاج نہوگا - پر جو چشم پوشی کرتا ہے اُسپر بہت لعنتیں ہوں گی

کتب سابقہ میں صدقات خیرات کے اصول اور اُن کے مصارف کی تفصیل نہیں تھی قرآن مجید نے اِس کے اصول

سلہ یہ قسم ایک قسم کی دلیل ہو ہر معنی کہ سب سے پہلے سورج اور اُس کی دھوپ بڑی دلیل ہو کر روشنی کیوا سطے سورج کی بڑی ضرورت ہے زمین پر روشنی کیواسطے

فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا ﴿۸﴾ قَدْ أَفْلَحَ مَن زَكَّاهَا ﴿۹﴾ وَقَدْ خَابَ مَن دَسَّاهَا ﴿۱۰﴾

ہر ذات کی جسنے اُسے دُرست کیا۔ پس اُس کے اندر بدی اور نیکی کا علم الہام کر دیا۔ تحقیق اُسنے فلاح پائی جسنے اُسے پاک کیا اور وہ خراب ہوا

كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوَاهَا ﴿۱۱﴾ إِذِ انبَعَثَ أَشْقَاهَا ﴿۱۲﴾ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ نَاقَةَ اللَّهِ

ثمود نے اپنی سرکشی سے تکذیب کی جب اُن میں سے ایک بڑا بدبخت اُٹھا۔ اُن کو اللہ کے رسول نے سُنا دیا کہ یہ اللہ کی

وَسُقْيَاهَا ﴿۱۳﴾ فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُم بِذَنبِهِمْ فَسَوَّاهَا ﴿۱۴﴾

ناقہ ہے اُس کو پانی پینے دو۔ پر اُنہوں نے اُسے جھٹلایا۔ اور اُس کی کونچیں کاٹ ڈالیں پس اُن کے گناہ کے سبب سے اُن کے رب نے اُنہیں ہلاک

وَلَا يَخَافُ عُقْبَاهَا ﴿۱۵﴾

اور اُس کے انجام کی اُسنے کچھ پرواہ نہ کی۔

مسارف کی تشریحات بکمال وتمام فرمادی جسکا مختصر بیان حسب ذیل ہے۔

(۱) صدقات وخیرات سے روحانی حیات قایم رہتی اور بخل سے زائل ہوجاتی ہے کیونکہ احسان سے انسان اللہ کا محبوب ہوجاتا ہے اور بخل وامساک سے اس کا مغضوب۔ اللہ کے انعامات کو چھپانا اور اُس میں بخل اور کنجوسی کرنا ایک طرح کا عملی کفر ہے

وَأَنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ وَأَحْسِنُوا ۛ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۲/۱۹۵

اور اللہ کے راستہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں مت پڑو اور نیکی کرو تحقیق اللہ محسنوں سے محبت کرتا ہے۔

لَن تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّىٰ تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ ۚ وَمَا تُنفِقُوا مِن شَيْءٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ۳/۹۲

جبتک (اللہ کے راستہ میں) اُس شے میں سے خرچ نہ کرو جس سے تم پیار کرتے ہو اُسوقت تک تم نیکی کو ہرگز نہیں پہنچ سکتے اور جو کچھ بھی تم خرچ کرو اللہ اسکو جاننیوالا ہے

ہزارہا قسم کے سامان ہیں اور آنکھوں سے دیکھا جاتا ہے مگر انسانی روشنیوں اور آنکھوں سے وہ کام ہرگز نہیں چل سکتے جو سورج چلتے ہیں ایسا ہی نور رسالت کے بغیر تمام انسانی نور اور عقلیں ناقص اور نکمی ہیں۔ سورج سے قمر نور کا اقتباس کر کے بہت کچھ نور زمین کو پہونچاتا ہی ایسا ہی انبیائے علیہم السّلام سے اولیائے کرام اقتباس انوار کر کے بہت کچھ نور لوگوں کو دیتے ہیں (۲) دن اور رات میں یہ دلیل ہے کہ ایک انسان جو تزکیہ نفس کرتا رہتا ہے اُس کی حالت دن کے مشابہ ہے۔ جو آفتاب نبوت کی روشنی کا مظہر ہے اور جو تزکیہ نفس نہیں کرتا وہ اندھیری رات کے مشابہ ہے کہ آفتاب نبوت سے کوئی روشنی اُس کو نہیں پہنچتی (۳) آسمان اور زمین میں یہ دلیل ہے کہ اللہ کریم نے زمین کے اندر تمام حیوانات اور نباتات کے تخم رکھے ہیں مگر جب تک آسمان سے بارش نہو اُس وقت تک وہ نشو ونما نہیں پا سکتے بلکہ مر جاتے ہیں اسی طرح خداوند عالم نے دین اور اخلاق کے تخم انسانی فطرت میں رکھے ہیں مگر جب تک وحی نبوت سے اُن کی آبپاشی نہو اُسوقت تک وہ زندہ نہیں رہ سکتے اور نہ نشو ونما پا سکتے ہیں (۴) نفس انسانی میں یہ دلیل ہے کہ اُس کے اندر نیکی اور بدی کے خیالات پیدا ہو کر اپنے اطمینان کیواسطے خارجی نور اور برہان بھی چاہتے ہیں پھر ان تمام نظاروں میں ایک عجیب قدرت اور انتظام اور وحدت نمایاں ہے سورج چاند۔ زمین اور آسمان علیحدہ علیحدہ مخلوقات ہیں مگر یہ تمام ملکر انسانی خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ اگر ان میں سے ایک میں بھی فتور آ جائے تو تمام انسان ہلاک ہو جائیں ان کا انتظام ایسا کامل ہے

سُوْرَۃُ اللَّیْلِ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | اِحْدٰی وَّعِشْرُوْنَ اٰیَۃً

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا رحمن اور رحیم ہے

وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی ۝۱ وَالنَّھَارِ اِذَا تَجَلّٰی ۝۲ وَمَا خَلَقَ الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰٓی ۝۳

قسم ہے رات کی جب وہ ڈھانپ لے اور دن کی جب وہ روشن ہو اور اُس ذات کی جس نے مرد عورت پیدا کئے لہ تمہاری

الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ وَیَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَیَکْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ وَاَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّھِیْنًا

جو لوگ بخل کرتے اور لوگوں کو بخل کرنیکا حکم کرتے ہیں۔ اور جو اللہ نے اپنے فضل سے اُن کو دیا ہے اسکو چھپاتے ہیں ایسوں کا فروں کیلئے ہم نے

وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِ ۨ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ وَیَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَمَنْ یَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ

اور اللہ کسی اترانیوالے شیخی باز کو دوست نہیں رکھتا جو بخل کرتے اور لوگوں کو بخل کا حکم کرتے ہیں اور جو پھر جائے تو یاد رکھو اللہ تعالیٰ بے پروا

فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی ۝۵ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی ۝۶ فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْیُسْرٰی ۝۷ پس جس نے راہ خدا میں مال دیا) - اور پرہیزگار بنا اور نیک باتوں

(۲) ہر بھلائی اور خیرات کیساتھ ریاکاری اور خود نمائی سے بچنا اور خلوص نیت کیساتھ خوشنودی خدا کا طالب رہنا اور بعد میں نہ

منت جتانا اور نہ دکھ پہنچانا لازمی امور ہیں ورنہ کوئی ثمرہ حاصل نہ ہوگا بلکہ وہ بھلائی اور خیرات شرک میں داخل ہو کر

موجب عذاب ہوگی جیسا کہ آیت ذیل میں ہے۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِکُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی کَالَّذِیْ یُنْفِقُ مَالَہٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ

وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَمَثَلُہٗ کَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَیْہِ تُرَابٌ فَاَصَابَہٗ وَابِلٌ فَتَرَکَہٗ صَلْدًا لَا یَقْدِرُوْنَ عَلٰی شَیْءٍ مِّمَّا کَسَبُوْا

وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ (ترجمہ) اے لوگو جو ایمان لائے ہو اپنے صدقات کو احسان جتلانے اور ایذا رسانی سے اُس

شخص کی طرح اکارت مت کرو جو اپنا مال لوگوں کو دکھاوے میں صرف کرتا اور اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان نہیں رکھتا ہے پس وہ اُس

چٹان کی مشابہ ہے جس پر مٹی ہے پس اسپر زور کا مینہ برسے اور اُسکو صاف پتھر چھوڑ جائے جو کچھ انہوں نے کمایا ہے اُس میں کسی

شے کی قدرت نہیں رکھتے اور اللہ کافر لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا۔

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًی لَّھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ

وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ جو لوگ اپنے مال کو اللہ کے راستہ میں خرچ کرتے ہیں پھر جو کچھ بھی خرچ کیا اُس کے

بعد احسان نہیں جتاتے اور نہ دکھ دیتے ہیں ان کیواسطے ان کے رب کے پاس اجر ہے اُن پر نہ کوئی خوف ہوگا نہ وہ غمگین ہوں گے۔

الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَہٗ یَتَزَکّٰی ۝۱۸ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَہٗ مِنْ نِّعْمَۃٍ تُجْزٰٓی ۝۱۹ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْہِ رَبِّہِ الْاَعْلٰی ۝۲۰ وَلَسَوْفَ یَرْضٰی ۝۲۱

جو اپنا مال پاک ہونے کیواسطے خرچ کرتا ہے اور اُس کے پاس کسی کیواسطے ایسی کوئی شے دینے کو نہیں جسکا وہ بدلہ چاہتا ہو

مگر اپنے رب اعلیٰ کی خوشنودی اور وہ ضرور ضرور خوش ہوگا۔

اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ فَذٰلِکَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ کیا تو نے اُس کا حال دیکھا

کہ ہزاروں سالوں سے کوئی فرق ان میں واقعہ نہیں ہوا سورج اور چاند اپنے وقت پر نکلتے اور چھپتے ہیں یہ وحدت اور

یہ انتظام بتلا رہے ہیں کہ اس تمام عالم کا ایک ہی خالق ہے جو نہایت ہی قدرت اور جلال والا ہے یہی تعلیم فطرتاً ہر ا

نفس کے اندر موجود ہے اور تمام انبیاء علیہم السلام اسی تعلیم کو زندہ کرتے رہے ہیں

لہ یعنے جیسے دن اور رات مرد اور عورت مختلف ہیں ایسے ہی تمہاری کوششیں بھی مختلف ہیں اور اصطلاحات بھی اسی طرح کی ہیں:
دن اور رات میں اختلاف ہیں۔ پس اب خود غور کر لو اور سمجھ لو کسقدر اس کا بیان اگلی آیت میں آتا ہے

إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّىٰ ﴿٤﴾ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ ﴿٥﴾ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ ﴿٦﴾ فَسَنُيَسِّرُهُ

کوششیں مختلف ہیں۔ پس جس نے راہ خدا میں مال دیا اور پرہیزگار رہا اور نیک بات کی تصدیق کرتا رہا اُسکے واسطے ہم

غور کیا جو دین کو جھٹلاتا ہے پس وہ وہی ہے جو یتیم کو دھکے دیتا اور مسکین کو کھانا کھلانے کی رغبت نہیں دیتا۔

(۳) صدقات کا ظاہر طور پر دینا بھی اچھا ہے تاکہ لوگوں میں اُس کی مثال سے نیک رواج قایم ہو اور خفیہ طور پر دینا بہت ہی اچھا ہے کیونکہ اس میں ریا اور شرک سے بچا رہتا اور اللہ کیواسطے نیت خالص رہتی ہے جیسا کہ آیات ذیل میں ہے۔

قُلْ لِعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا يُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خِلَالٌ ﴿٣١﴾

میرے بندے جو ایمان لائے ہیں اُن سے کہو کہ نماز قایم کریں اور جو ہمنے اُن کو دیا ہے اُس میں سے چھپے اور ظاہر اس سے پیشتر خرچ کرتے رہیں کہ وہ دن آجائے کہ جس میں نہ خرید فروخت ہوگی اور نہ دوستی۔

وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٢٢﴾

اور جو اپنے رب کی خوشنودی کی تلاش میں صبر کرتے اور نماز قایم کرتے ہیں اور جو کچھ ہمنے اُن کو دیا ہے اُس میں سے چھپے اور ظاہر خرچ کرتے اور بدی کے بدلہ میں نیکی کرتے ہیں انہیں کیواسطے آخرت کا گھر ہے

إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِنْ تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِنْ سَيِّئَاتِكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿٢٧١﴾

اگر تم صدقات کو ظاہر کرو تو یہ بھی اچھا ہے اگر اُسکو چھپاؤ اور فقیروں کو دو تو تمہارے واسطے بہتر ہے اور اللہ تمسے تمہاری برائیاں دور کرے گا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اُس کو خوب جانتا ہے۔

(۴) صدقات خیرات سے اصل مال میں کچھ کمی نہیں آتی بلکہ فضل الہٰی سے اُس میں بڑھتی ہوتی ہے برعکس اس کے.... بخل اور امساک سے لعنت پڑتی اور زوال شروع ہو جاتا ہے جیسا کہ آیات ذیل میں ہے۔

يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ ﴿٢٧٦﴾

اللہ سود کو مٹاتا اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔ اور اللہ کسی نافرمان بدکار سے محبت نہیں کرتا۔

وَيْلٌ لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُمَزَةٍ ﴿١﴾ الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهُ ﴿٢﴾ يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ ﴿٣﴾

ہر ایک حقارت کرنیوالے عیب چین پر افسوس ہے جسنے مال جمع کیا اور اُسکو گنتا رہا وہ گمان کرتا ہوگا کہ اسکا مال ہمیشہ ایک حال پر رہیگا

فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَأَنْفِقُوا خَيْرًا لِأَنْفُسِكُمْ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿١٦﴾

پس جہانتک تمہاری طاقت ہو اللہ کو ہی اپنا سپر بناؤ اور سنو اور تابعداری کرو اور اپنے نفسوں کیواسطے مال خرچ کرو اور جو اپنے نفس کے بخل سے بچا لیا گیا وہی لوگ مظفر و منصور ہیں۔

قُلْ إِنَّ رَبِّي يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَهُ وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ﴿٣٩﴾

تو سنا دے کہ تحقیق میرا رب اپنے بندوں میں سے جسکے واسطے چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا اور تنگ کر دیتا ہے اور جو کچھ بھی تم خرچ کرو وہ اُس کا عوض دے گا اور وہ اچھا رزق دینے والا ہے

بقیہ حاشیہ بر صفحہ آیندہ

لِلْیُسْرٰی ⑦ وَ اَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَ اسْتَغْنٰی ⑧ وَ كَذَّبَ بِالْحُسْنٰی ⑨ فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰی ⑩

سکھوں کا راستہ آسان کر دینگے۔ اور جس نے بخل کیا اور لاپرواہ رہا اور نیک بات کو جھٹلاتا رہا ہم اسکیواسطے مصیبت کا راستہ

هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَمِنْكُمْ مَّنْ یَّبْخَلُ وَ مَنْ یَّبْخَلْ فَاِنَّمَا یَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ

کیا تم وہ لوگ ہو کہ تم کو اسواسطے بلایا گیا کہ تم اللہ کے راستہ میں خرچ کرو پس تم میں ایک وہ ہے جو بخل کرتا ہے اور جسنے بخل

وَ اللّٰهُ الْغَنِیُّ وَ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ وَ اِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ ثُمَّ لَا یَكُوْنُوْۤا اَمْثَالَكُمْ

کیا پس سوائے اِس کے نہیں کہ وہ اپنے نفس سے بخل کرتا ہے اور اللہ تو غنی ہے اور تم فقیر ہو اور اگر تم پھر جاؤ تو وہ تمہارے علاوہ اور قوم بدل کرلے آئیگا اور وہ تمہاری طرح نہوں گے

(۵) خیرات اور صدقات میں کمی بیشی کا حساب نہیں بلکہ خلوص نیت اور ثبات قلب کا حساب ہے۔ خالصاً خدا کیواسطے جو کچھ بھی دیا جائے خواہ ایک رائی کا دانہ ہی کیوں نہوں وہ ضرور پھل لاتا اور اللہ کے فضل سے سینکڑوں اور ہزاروں گنا ہو جاتا ہے برعکس اِس کے جو ریاکاری اور خود پسندی کے طور پر صرف کیا جائے خواہ پہاڑ کے پہاڑ سونے اور چاندی کیوں نہوں وہ تمام رائیگاں جاتا بلکہ موجب عذاب ہوتا ہے جیسا کہ آیات ذیل میں ہے۔

اَلَّذِیْنَ یَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی الصَّدَقٰتِ وَ الَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَیَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ سَخِرَ اللّٰهُ

اس جگہ پر تمثیلاً صدیق اکبر اور امیہ بن خلف کا ذکر مناسب معلوم ہوتا ہے۔ امیہ بن خلف ایک مالدار آدمی تھا بہت سے غلام رکھتا تھا مگر پرلے درجہ کا بخیل تھا کہ اگر اس کے غلاموں میں سے کوئی بھی کچھ خیرات کرتا تو اس کی آفت آجاتی اور یہ کہا کرتا کہ آخرت کا اجر کیا چیز ہے مجھے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جنت سے زیادہ یہ مال حاصل ہے اور ایسا ہی رہیگا وہ لوگ نادانوں کو لالچ دیکر معتقد بناتا ہے منجملہ اس کے غلاموں کے ایک [illegible] بفضل خدا مسلمان ہو چکے تھے۔ جب اس کی اطلاع ہوئی تو اپنے غلاموں سے کہا کہ [illegible] کاٹنے اور [illegible] دوپہر کے وقت مشکیں باندھکر جلتے پتھروں پر ڈالدو اور شام کو [illegible] ان سے ایسا ہی کیا مگر بلال رضی اللہ عنہ کے منہ سے احد احد کے سوائے اور کچھ نہ نکلا۔ ایک روز ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اتفاقاً اس طرف سے گذرے اور ان کو اس وحشیانہ تشدد کا حال معلوم ہوا تو آپ امیہ سے ملے اور فرمایا کہ تو خدا سے نہیں ڈرتا اس سے کہا اگر تو خدا ترس اور اسلام کا حامی ہے تو اس کو خرید لے آپ نے فرمایا اچھا کیا مانگتا ہے اس نے کہا اس کی عوض میں مجھے اپنا غلام نسطاس رومی دیدو صدیق اکبر نے نسطاس رومی کو دیا اور [illegible] بلال کو لے لیا اور آنحضرت صلعم کی خدمت میں ان کو آزاد کر دیا۔ ایسا ہی صدیق اکبر نے عامر بن فہیرہ جو اولیا اللہ میں سے ہوئے ہیں زبیرہ لونڈی اور اور بھی جو اپنے مالکوں سے بیحد تکلیف اٹھاتے تھے خرید کر آزاد کیا۔ آپ کے پاس چالیس ہزار درہم تھے وہ تمام آپنے اسلامی خدمت میں خرچ کر ڈالے مسجد نبوی کی زمین آپ کے ہی مال سے خریدی گئی تھی اسی لئے آنحضرت صلعم بار بار فرمایا کرتے تھے کہ سب لوگوں کی جان مال سے زیادہ ابوبکر کا مجھپر بڑا احسان ہے اگر خدا کے سوا کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن اخوت اسلامی اور اس کی مودت کافی ہے۔ ایکبار ابوبکر صدیق کے پاس کچھ نہ رہا تو کمبل پیٹ کر کانٹے کا تکمہ لگا آنحضرت صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے اتنے میں جبرائیل بھی نازل ہوئے اور کہا کہ محمد

صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ ابوبکر کو سلام کہتا ہے اور پوچھتا ہے کہ اس فقر میں بھی تو مجھ سے راضی ہے یا نہیں [illegible] ابوبکر پر ایک وجد کی حالت طاری ہو گئی۔ اور کہنے لگے [illegible] سے مجھے اپنے مولا سے [illegible] اور بار بار یہی کہتے رہے انا عن ربی راض انا عن ربی راض

وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدّٰى ⑪ إِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ⑫ وَإِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ

آسان کردینگے۔ اور جب وہ (دوزخ میں) گرا جائیگا تو اُس کا مال اس کے کچھ کام نہ آئےگا۔ ہمپر راستہ بتلا دینا فرض ہے اور آخر

وَالْاُوْلٰى ⑬ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ⑭ لَا يَصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقَى ⑮ الَّذِيْ كَذَّبَ

واوّل ہمارے واسطے ہے۔ بس میں نے تم کو شعلوں والی آگ سے ڈرا دیا ہے۔ اس میں اور کوئی داخل نہوگا مگر وہی بدبخت جو جھٹلا دے

وَتَوَلّٰى ⑯ وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ⑰ الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ⑱ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ

اور منہ پھیرے اور اُس سے وہ خدا پرست دور رکھا جائیگا جو اپنا مال پاک ہونے کیواسطے خرچ کرتا ہے اور اُس سے [illegible] کیواسطے

مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰى ⑲ اِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ⑳ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ㉑

ایسی کوئی شے دینے کو نہیں جس کا وہ بدلہ چاہتا ہو مگر اپنے رب اعلےٰ کی خوشنودی اور وہ ضرور خوش ہوگا

ع ۲۱ ۱۷

مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۹ (ترجمہ) جو لوگ ایسے مومنوں کو الزام لگاتے ہیں جو بڑے حوصلہ سے صدقات دینے والے ہیں اور جو اپنی محنت سے زیادہ کچھ نہیں پاتے اور اُن سے تمسخر کرتے ہیں اللہ اُن سے ہنسی کرتا ہے اور اُن کیواسطے عذاب دردناک ہے

(۶) خیرات و صدقات میں میانہ روی اختیار کرنی چاہیے اور اپنے نفس و عیال و اطفال کا خیال رکھنا چاہیے جیسا ارشاد ہے۔

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ۲۹

اور نہ تو اپنے ہاتھ کو اپنی گردن سے جوڑ رکھ اور نہ اُسکو کلیۃً کھولدے کہ ملامت کا مارا تنگ حال ہو بیٹھے۔

كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ۳۸

تیرے رب کے نزدیک یہ سب مکروہ بدی ہے۔

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ۲۶

اور ہر ایک رشتہ دار کو، و مسکین و مسافر کو اسکا حق دو مگر فضول طور پر خرچ نہ کرو۔

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ۶۷

اور جو خرچ کرتے وقت خطاکاری نہیں کرتے اور نہ تنگی کرتے ہیں بلکہ اُن کے درمیان قایم رہتے ہیں۔

وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ۷۷

اور جو اللہ نے تجھکو دیا ہے اس سے دار آخرت کی تلاش کر اور اپنے دنیاوی حصہ کو مت بھول اور جیسا اللہ نے تجھپر احسان کیا ہے تو بھی احسان کر اور زمین میں فساد مت چاہ۔ تحقیق اللہ فسادیوں کو دوست نہیں رکھتا۔

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۳۸ (ترجمہ) پس قرابتیوں اور مسکینوں اور مسافروں کو اُن کا حق دو یہ اُن کیواسطے بہتر ہے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں اور یہی لوگ مظفر و منصور ہونے والے ہیں

وَيَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ قُلِ الْعَفْوَ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۲۱۹ (ترجمہ) اور تجھ سے پوچھتے ہیں کہ

سُوْرَةُ الضُّحٰى مَكِّيَّةٌ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ وَهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا رحمٰن اور رحیم ہے۔

وَالضُّحٰى ① وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ② مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ③ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ

قسم ہے دن کے پہلے پہر کی اور رات کی جب وہ ڈھانپ لے تیرے رب نے تو تجھے کبھی چھوڑا اور نہ ناراض ہوا۔ اور تیرے لئے پہلی کی نسبت آخرت

مِنَ الْاُوْلٰى ④ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ⑤ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ⑥

بہتر ہے اور تیرا رب تجھ پر انعامات کرتا رہے گا پس تو خوش ہو جائے گا۔ کیا اس نے تجھکو یتیم نہیں پایا

کیا خرچ کریں۔ کہدے کہ جو زاید ہو اسی طرح اللہ تمہارے واسطے نشانیاں کھولکر بیان کرتا ہے تاکہ تم دنیا اور آخرت میں فکر کرو

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو اس چیز میں سے جو ہمنے تمکو دیا ہے اس وقت کے آنے سے پہلے خرچ کرو جس میں نہ خرید و فروخت

الظّٰلِمُوْنَ ۲۵۴ ہوگی اور نہ دوستی نہ شفاعت اور جو کافر ہیں وہ ظالم ہیں۔

(۷) صدقات اور خیرات میں اول حق قرابتیوں کا ہے دوم یتیم کا سوم مسکینوں کا چہارم مسافروں کا پنجم فقیروں کا اور ششم قیدیوں غلاموں اور مقروضوں کا جیساکہ آیات ذیل میں بھی ارشاد ہے

وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۱۷۷

اور اُس کے حب سے قرابتیوں یتیموں مسکینوں مسافروں سوالیوں اور غلاموں پر مال صرف کرے

(۸) اس تمام فلسفیانہ تبلیغ اور حکیمانہ ترغیب و ترہیب کے ساتھ مومنوں کو حکم ہے وَاَحْسِنْ كَمَاۤ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ۷۷ اور جیسا اللہ نے احسان کیا ہے تو بھی احسان کر وَاَحْسِنُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۱۹۵ اور تم نیکی کرو کہ اللہ نیکوں سے محبت کرتا ہے پھر اس احسان کی کیفیت یہ فرمائی ہے اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى ۹۰ یعنے کم سے کم درجہ سلوک کا عدل ہے دوم درجہ احسان ہے سوم درجہ یہ ہے کہ انسان دوسرے انسان کے ساتھ ایسا سلوک کرے جیساکہ اپنے قرابتیوں یعنی اولاد یا ماں باپ یا بھائیوں وغیرہ سے کیا کرتا ہے۔

وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَاۤ اَخَّرْتَنِيْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ

اور جو کچھ ہمنے تمکو دیا ہے اُس میں سے خرچ کرو پیشتر اس سے کہ تم میں سے کسی پر موت آجائے پس وہ کہے اے میرے رب تونے

وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۱۰ مجھکو تھوڑی سی دیر مہلت کیوں نہ دی تاکہ میں تصدیق کرتا اور نیک بنجاتا۔

اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۷

اللہ پر اسکے رسول پر ایمان لاؤ اور جن چیزوں کا ہمنے تمہیں وارث بنایا ہے اُن میں سے خرچ کرو پس جو لوگ تم میں سے ایمان لائیں اور خرچ کریں اُن کیواسطے بڑا اجر ہے۔

لہ بخاری مسلم و ترمذی و نسائی و ابن ابی حاتم و ابن جریر اور امام احمد نے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے تھے ایک یا دو رات اُٹھ نہیں سکے ایک عورت نے آکر کہا اے محمد میں تیرے شیطان کو نہیں دیکھتی کیا تجھے چھوڑ دیا تب یہ سورت نازل ہوئی سفیان بن عیینہ کی روایت میں ہے کہ جبرائیل علیہ السلام کے آنے میں دیر ہوئی تو مشرکوں

وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰى ⑦ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ⑧ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ⑨

ور اُسنے تجھکو پناہ نہیں دی اور تجھکو طالب و عاشق نہیں پایا اور اُس نے ہدایت کی لہ اور تجھکو کنبے دار پایا پس اُس نے تجھکو غنی کیا پس

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ⑩ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ⑪

جو یتیم ہو اُسپر غصہ نہ کر اور جو سوالی ہے پس اُسکو مت جھڑک لہ اور اپنے رب کی نعمتوں کا بیان کر۔

[illegible] نے یہ کہنا شروع کیا کہ اللہ نے محمد کو چھوڑ دیا اس سورۃ میں اِن اقوال کا رد اور ترقیات بیغایات کا وعدہ ہے۔ لہ
یعنی روز بروز تیرا اقبال اور قرب زیادہ ہوگا اور تو ہمیشہ ترقیات کرتا رہیگا اور تجھپر اللہ ایسے ایسے فضل کرے گا کہ تو خوش
ہو جائیگا یہانتک کہ مقام محمود میں کھڑا ہو کر تو شفاعت کرے گا اور تمام انبیا و اولیا کی نظریں تیری طرف ہوں گی۔

لہ اسجگہ پر ضال کے معنی گمراہ تو نہیں سکتے کیونکہ ۵۳ میں ہے مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۵۳ یعنی تمہارا صاحب
یعنی محمد صلعم نہ تو گمراہ ہوا اور نہ نفس پرست بنا اس مقام پر ضال کے تین معنی ہو سکتے ہیں جو قرآن کریم سے ثابت
ہیں (۱) طالب کیونکہ بلحاظ ترتیب کے اِس مقابلہ پر ہے۔ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ میں سائل کا لفظ ہے (۲) عاشق جیسا
کہ یعقوب علیہ السلام کی نسبت عشق یوسف کے اظہار میں ضلالت کا لفظ ہے اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ۱۲ (۳) انبیا
علوم دینیہ سے بیخبر اور نا بلد ہونا جیسا کہ آیت ذیل میں ہے۔ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ ۲۵ ان
معنوں کی تصدیق قرآن کریم سے ہوتی ہے اور گمراہی کی نفی۔ لہ السائل سے مراد وہ سائل ہے جو اصل محتاج ہو
اور مانگنے کے سوا اور کسیطرح گذر نہیں کر سکتا کیونکہ صحیح سالم آدمی کیواسطے سوال کرنا شرعاً جائز نہیں۔ چنانچہ حضرت عمرؓ
نے ایک تندرست سائل کو جو لوگوں سے مانگتا پھرتا تھا دُرّے مارے تھے۔ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مسکین وہ نہیں جو ایک دو خرما اور ایک دو لقمہ کیواسطے دربدر پھرے مسکین وہ ہے جو
باوجود حاجت کے سوال سے بچے (متفق علیہ) ایک اور روایت میں ہے مسکین وہ نہیں جو ایک دو خرما کیواسطے
لوگوں کے پاس پھرتا ہے لیکن وہ شخص مسکین ہے کہ اُس کو ایسی وسعت نہیں جو اُس کو سوال سے لاپروا کرے اور نہ
وہ کسی کو (اپنی حاجت) جتاتا ہے ایسے مسکینوں کو دینے کی بابت حدیث میں ہے بیوہ عورتوں اور مسکینوں کیلئے
کوشش کرنے والا مثل اُس شخص کی ہے جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والا ہے [illegible] کرتا ہو
کہ آپ نے فرمایا تھا کہ مثل اُس [illegible] کی بندگی کرنیوالا ہے۔ جو بندگی میں [illegible]
[illegible] جو کبھی افطار نہیں کرتا (متفق علیہ) جو شخص لوگوں سے جمع کرنے کیلئے سوال کرتا ہے تو وہ [illegible]
دوزخ کی چنگاریاں [illegible] چاہے کم جمع کرے یا زیادہ (مسلم) اس شخص کو [illegible] وہ لوگوں کے پاس [illegible]
[illegible] اُسکے [illegible] گیا [illegible] اللہ تعالیٰ جلد [illegible]
[illegible] فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص [illegible] امر کی [illegible]
[illegible] کوئی شے نہ مانگے [illegible] اُس کیلئے بہشت کا ذمہ [illegible] (ابو داؤد) سوال کرنا کسی کو حلال نہیں
[illegible] لوگ [illegible] سوال [illegible] کیلئے اس حد تک سوال درست ہے [illegible]
[illegible] اکرے [illegible] کا مال کسی آفت سے تلف ہو گیا ہو تو اُسکو بقدر سوال کرنا

سُوْرَةُ الْاِنْشِرَاحِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ

(شروع) ساتھ نام اللہ کے جو بڑا رحمان اور رحیم ہے۔

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ① وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ② الَّذِيْۤ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ③

کیا ہمنے تیرا سینہ نہیں کھولدیا [1] اور تیرا وہ بوجھ نہیں اُٹھا دیا جس نے تیری کمر کو توڑ دیا اور

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ④ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ⑤ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ⑥ فَاِذَا فَرَغْتَ

تیرا ذکر بلند کر دیا پس دُکھ کے ساتھ سکھ ہے۔ بیشک دُکھ کے ساتھ سکھ ہے۔ پس جب تو فارغ

فَانْصَبْ ⑦ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ⑧

(ہو) شغل میں، فارغ ہو تو دوسرے شغل میں لگ جایا کر اور اپنے رب کی طرف رغبت (کر)

سُوْرَةُ التِّيْنِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا رحمان اور رحیم ہے۔

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ① وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ② وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ③ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ

قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی اور طور سینا کی اور اُس شہر با امن کی [2] بیشک ہمنے انسان کو

. جایز ہے جس سے اُس کی معاش قایم ہو جاوے تیسرا وہ جسکو فاقہ آجاوے اور تین عقلمند آدمی اُس کی برادری کے کہدیں کہ فلانے کو فاقہ آگیا ہے اُسکو اسقدر سوال کرنا جایز ہے جس سے اُس کی معاش ٹھیک ہو جاوے۔ اِن تین شخصوں کے سوائے جو سوال کر کے کھاوے وہ حرام کھاتا ہے (مسلم) تم میں سے ایک آدمی لکڑی کا بھارا اپنی پشت پر اُٹھا کر لاوے وہ اُس سے بہتر ہے جو کسی سے سوال کرے خواہ وہ اُس کو دے یا نہ دے (متفق علیہ)

[1] احادیث صحیحہ میں وارد ہے کہ دو بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ فرشتوں نے چاک کر کے قلب مبارک کو نورانی طشت میں آب قدس سے دھویا ایکبار لڑکپن میں جبکہ آپ حلیمہ سعدیہ کے ہاں پرورش پایا کرتے تھے دوبارہ جبکہ معراج میں تشریف لیگئے۔ اسی شرح صدر کیواسطے موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی تھی رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ طٰہٰ یہ ایک روحانی نظارہ اور کشفی حقیقت ہے۔ [2] اِن آیات میں عظیم الشان پیشینگوئیوں کی طرف اشارہ ہے جن کا ذکر توریت میں اِس طرح پر ہے۔ خدا سینا سے نکلا اور سعیر سے جمکا اور فاران کے پہاڑوں سے ظاہر ہوا۔ اُس کے داہنے ہاتھ میں شریعت ہے ساتھ لشکر ملائیکہ کے آیا۔ توریت کتاب ثنیہ ۳۳ حبقوق نبی کی کتاب ۳ جنوب سے اور قدوس نامان کے پہاڑ سے آیا اُس کی جلال نے آسمان کو چھپا دیا اُس کی ستایش سے زمین بھرگئی حبقوق ۳ چنانچہ سینا سے موسیٰ جیسے بادشاہ صاحب شریعت ظاہر و باطن نکلا۔ سعیر سے جسکے پاس بیت لحم اور ناصرہ ہے مسیح ظاہر ہوئے۔ فاران سے محمد صلعم کا ظہور ہوا۔ اِن آیات میں مسیح کے ظہور کا پتہ زیتون سے دیا گیا ہے کیونکہ زیتوں کے پہاڑ کے پاس مسیح ؑ نے ایک گدھے کا بچہ منگوایا اور اُس کے ذریعہ سے اپنی نسبت ایک بڑی پیشینگوئی کا اظہار کیا جیسا کہ متی ۲۱ مرقس ۱۱ میں ہے۔ انجیر کے درخت کے پاس ایک نئے دعوے کا اظہار کیا دیکھو مرقس ۱۱ اور انجیر کا نشان دیکھنے پر ایک شخص ایمان لایا یوحنا ۱ طور سینا پر موسیٰ علیہ السلام کو احکام ملے تھے ہوئے امن والا شہر یعنی مکہ دشت فاران میں ہے جس کی نسبت توریت میں ہے۔ فاران کے پہاڑ سے ظاہر ہوا

ع ۵ ۱۹

منزل ۷

سُوْرَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ خَمْسُ اٰيٰتٍ

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا رحمٰن اور رحیم ہے

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ① وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ② لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ

ہمنے اُس کو شب قدر میں اُتارا ہے[1] اور تو کیا جانے شب قدر کیا ہے شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے

اَلْفِ شَهْرٍ ③ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ④ سَلٰمٌ ۛ هِيَ

اور اُس میں فرشتے اور روح اپنے رب کے حکم سے ہر ضروری امر میں اُترتے ہیں وہ فجر کے طلوع

حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ⑤

تک سلامت رہتا ہے۔

سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ ثَمَانُ اٰيٰتٍ

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا رحمٰن اور رحیم ہے۔

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ①

اہل کتاب میں سے جو کافر ہو گئے اور جو مشرک ہیں وہ کبھی اپنے کفر و شرک سے ٹلنے والے نہ تھے جب تک اُن پاس صاف صاف دلیل نہ آتی

آپ کو کھینچ لیا اور کہا اگر پھر کبھی تو کعبہ میں نماز پڑھیگا تو گردن توڑ ڈالوں گا۔ بدر کی لڑائی میں اِس واقعہ کے بعد ابوجہل مع اپنے بہت سے ہمراہیوں کے زخمی ہوا۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اُس کی گردن کاٹی اور کان میں رسی ڈالکر گھسیٹتے ہوئے لائے۔ اور گڑھے میں ڈالدیا۔ یہ پیشینگوئی ظاہرا طور پر اسطرح سے پوری ہوئی اور جو عاقبت کا حال ہے وہ جو اُس کو بھگتنا ہو گی

[1] امام نووی شرح صحیح مسلم باب صوم التطوع میں لکھتے ہیں کہ لیلۃ مبارک سے مراد لیلۃ القدر ہے اور جو نصف شعبان کی رات بتاتے ہیں وہ بڑی غلطی کرتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی رمضان کے پچھلے عشرہ کی طاق راتوں میں لیلۃ القدر کو تلاش کرو (مشکوٰۃ ۱۸۲) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا دستور تھا کہ جب رمضان مبارک کا آخیر عشرہ شروع ہوتا تو کمر مضبوط باندھتے اور تمام رات خود بھی عبادت کرتے اور گھر والوں کو بھی عبادت کیواسطے جگانے کا حکم کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ رمضان مبارک کے آخیر عشرہ کا اعتکاف کرتے رہے جب تک کہ آپ کی وفات ہوئی (ترمذی ۱۰۰) اِس سورہ میں ایک [illegible] بھی ہے یعنی سخت بدینی اور دنیا پرستی کا زمانہ جبکہ عالم میں ایک اندھیر چھا جاتا ہے اور سراسر ظلمت ہوتی ہے تب ظہور انوار کا زمانہ شروع ہو جاتا ہے جس میں اللہ تعالے کی طرف سے ایک مجدد یا محدث یا امام مامور ہوتا ہے جس کے ساتھ کلام الٰہی اور ملائیکہ کا نزول بکثرت ہوتا ہے ہر ایک مامور من اللہ سلامت رہتا ہے یہانتک کہ بدکار اور بے ایمان کی شب دیجور دور ہو کر صبح نمایاں ہو جاتی ہے تب وہ دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے اور پورے انوار کا ظہور اُس کی رحلت کے بعد ہوتا ہے۔ جیسا کہ سورج کا ظہور صبح کے بعد ہوتا ہے۔ ہر مہینے کے سوا ترشی نازل ہوتے ہیں۔ اور حدیث شریف میں ہے کہ ہر صدی کے

صلعم
قف النبی
ع ۱
الضحٰی
منزل ۷

سورۃ الزلزال مدنیۃ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۰ | وھی ثمان اٰیات

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا رحمٰن اور رحیم ہے۔

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝١ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝٢ وَقَالَ الْاِنْسَانُ

جب زمین اپنے زلزلے سے ہلا دی جائے گی اور زمین بوجھ نکال ڈالے گی اور انسان کہیگا کہ

نماز پڑھی اور روزے رمضان مبارک کے رکھے اور زکوٰۃ ادا کرے اور ساتھ کبیرہ گناہ سے بچے۔ مگر قیامت میں ہوں دروازے جنت کے اُس کیواسطے کھلے ہوں گے اور اُس کی ملاقات کے شوق میں ہل رہے ہوں گے جیسے کوئی وجد میں ہو (ترغیب ۸۰) عن عمارۃ بن حزم مرفوعاً فرمایا رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ چار چیزیں اللہ تعالیٰ نے اسلام میں فرض کی ہیں پس جو کوئی قیامت میں ایسا پایا جاوے گا جس نے اِن میں سے تین پر عمل کیا ہوگا اور ایک کو چھوڑ دیا ہوگا تو وہ عمل کرنا کچھ کام نہ آوے گا۔ وہ چار چیزیں یہ ہیں کہ نماز پانچوقت کی۔ زکوٰۃ۔ روزہ رمضان اور بیت اللہ کا حج شلاً کوئی مسلمان مالدار ہو تو اُس پر یہ چاروں چیزیں فرض ہیں۔ پھر اگر اُس نے اِن میں سے ایک کو بھی چھوڑ دیا ہوگا اور باقی کو بجالایا تو وہ ادا کرنا اور بجالانا کچھ کام نہ آوے گا جب تک سب فرائض کو ادا نکیا ہوگا (ترغیب ۱۶۰) روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ اُنہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ کہتے تھے بھلا تبلاؤ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر چلتی ہو وہ اُس میں ہر روز پانچ مرتبہ نہاتا ہو کیا اُس کی میل میں سے کچھ باقی رہجاتا ہے۔ لوگوں نے کہا کچھ میل باقی نہیں رہتی فرمایا اسی طرح پانچ نمازوں کی مثال ہے اللہ تعالیٰ اُن کے سب گناہ محو کرتا ہے (متفق علیہ) اِنَّ بَیْنَ الرَّجُلِ وَبَیْنَ الشِّرْکِ وَالْکُفْرِ تَرْکَ الصَّلٰوۃِ (مسلم) کَانَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرَوْنَ شَیْئًا مِنَ الْاَعْمَالِ تَرْکُہٗ کُفْرٌ غَیْرَ الصَّلٰوۃِ (ترمذی) جو شخص نمازی نہیں اُس کا کوئی حصہ یا تعلق اسلام میں نہیں (ترغیب ۱۱۱) جب رمضان شریف کا مہینہ آیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو تحقیق تمہارے پاس ایک مہینہ بزرگ اور برکت والا آیا ہے اس مہینے میں ایک رات ایسی آتی ہے کہ اُس میں عبادت کرنی ہزار مہینے کی عبادت سے بہتر ہے اللہ پاک نے اس مہینہ کے روزے فرض کیے ہیں اور اس کی راتوں میں عبادت کو نفل کیا ہے اس مہینے میں جو کوئی نیکی کرے اُس کا ایسا درجہ ہے جیسے اور دنوں میں فرض ادا کرنیکا درجہ ہے اور اس میں ایک فرض ادا کیا ایسا ہے جیسا اور دنوں میں ستر فرض کرنے کا یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے اور یہ مہینہ سلوک و نیکی کرنیکا ہے بہ نسبت مخلوقات کے خصوصاً غریبوں سے اس مہینہ میں مسلمانوں کی روزی زیادہ ہو جاتی ہے یعنی اور دنوں کی نسبت اِن دنوں میں اکثر غذا زیادہ میسر آتی ہے جس کسی نے کسی غریب روزدار کو کھانا کھلایا اُس کے گناہ بخشے جاتے ہیں اور دوزخ سے آزادی ملتی ہے اور جتنا ثواب روزہ رکھنے والیکو ملتا ہے اتنا اُس کو بھی ملتا ہے اور روزہ رکھنے والیکا کچھ ثواب کم نہیں ہوتا یعنے اُس کا ثواب لیکر اُس کو نہیں ملتا بلکہ اُس کو بسبب روزہ رکھنے کے اور اُس کو بسبب کھانا کھلانے کے ملتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ جسکو اتنا میسر نہ ہو کہ روزہ دار کو کھلاوے آپ نے فرمایا کہ جو کوئی ایک گھونٹ دودھ کا یا شربت کا یا ایک کھجور بھی کسی روزہ دار کو دے گا اُس کو بھی اللہ تعالیٰ اتنا ہی ثواب دیگا۔ اور یہ مہینہ ایسا ہے کہ اس کے شروع میں رحمت ہے اور بیچ میں بخشش ہے اور اخیر میں دوزخ سے خلاصی ہے (صحیح الحاکم ترغیب ۲۰۲)

مَا لَهَا ﴿٣﴾ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا ﴿٤﴾ بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا ﴿٥﴾ يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ

اِس کو کیا ہوا۔ اُسدن وہ اپنی خبریں بیان کریگی کہ تیرے رب نے اُس کو یہی وحی کی ہے۔ اُسدن لوگ الگ الگ ٹولیوں

أَشْتَاتًا لِّيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ ﴿٦﴾ فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ﴿٧﴾ وَمَن يَعْمَلْ

میں لوٹینگے تاکہ اپنے اعمال کو دیکھیں بس جسنے ایک ذرہ بھر بھلائی کی وہ اُس کو دیکھ لیگا اور جس نے

مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ﴿٨﴾

ایک ذرہ بھر بُرائی کی وہ اُس کو دیکھ لے گا۔

سُورَةُ الْعٰدِيٰتِ مَكِّيَّةٌ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَهِيَ إِحْدَىٰ عَشْرَةَ آيَةً

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا رحمٰن اور رحیم ہے

وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحًا ﴿١﴾ فَالْمُورِيَاتِ قَدْحًا ﴿٢﴾ فَالْمُغِيرَاتِ صُبْحًا ﴿٣﴾ فَأَثَرْنَ بِهِ نَقْعًا ﴿٤﴾

قسم ہے اُن گھوڑوں کی جو دوڑتے ہوئے ہانپ جاتے ہیں پھر قدموں کی زد سے پتھروں سے آگ نکالتے پھر صبح ہوتی جا چھاپا مارتے

فَوَسَطْنَ بِهِ جَمْعًا ﴿٥﴾ إِنَّ الْإِنسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُودٌ ﴿٦﴾ وَإِنَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ لَشَهِيدٌ ﴿٧﴾

پھر اُس دوڑ دھوپ سے گرد اُٹھاتے پھر جماعت کے بیچ میں جا گھستے ہیں [1] بیشک انسان اپنے رب کا بڑا ہی ناشکرا ہے۔ اور وہ اس بات پر گواہ بھی ہے

وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ ﴿٨﴾ أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُورِ ﴿٩﴾ وَحُصِّلَ مَا فِي

اور وہ مال کی محبت میں سخت ہے۔ بس کیا وہ نہیں جانتا کہ جو کچھ قبروں میں ہے اُس کو اٹھایا جائیگا۔ اور جو کچھ سینوں میں ہے

الصُّدُورِ ﴿١٠﴾ إِنَّ رَبَّهُم بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌ ﴿١١﴾

وہ نکال لیا جائیگا (تو کیا حال ہوگا) اُس روز اُن کا جو حال ہوگا اُس سے اُن کا رب خبردار ہے

سُورَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَهِيَ إِحْدَىٰ عَشْرَةَ آيَةً

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا رحمٰن اور رحیم ہے

الْقَارِعَةُ ﴿١﴾ مَا الْقَارِعَةُ ﴿٢﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ ﴿٣﴾ يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْ

کھڑکھڑانے والی کیا ہے کھڑکھڑانے والی کیا ہے۔ اور تو نے کیا سمجھا کیا ہے کھڑکھڑانے والی۔ ایک دن لوگ بکھرے ہوئے پروانوں

فَرَاشِ الْمَبْثُوثِ ﴿٤﴾ وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنفُوشِ ﴿٥﴾ فَأَمَّا مَن ثَقُلَتْ

کی طرح ہو جائینگے۔ اور پہاڑ دھنکی ہوئی اُون کی طرح پس جس کا وزن بھاری ہوا

مَوَازِينُهُ ﴿٦﴾ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿٧﴾ وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ ﴿٨﴾ فَأُمُّهُ

وہ ہمیشہ کے عیش میں ہوگا پر جس کا وزن ہلکا ہوا اُس کی ماں

ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم میں کسی کے روزے کا دن ہو تو فحش نہ بولے اور نہ شور کرے اگر کوئی دوسرا اُس کو گالی دے یا اُس سے لڑے تو اُسکو دوبارہ کہدے کہ میں روزہ دار ہوں (متفق علیہ) جو شخص جھوٹھ بولنا اور جھوٹھ پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اُسکے کھانا پینا چھوڑنے کی اللہ کو کچھ حاجت نہیں (بخاری)

[1] ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ جنگ ضرور ہوگی اور یہ قسمیں ایک قسم کی پُرحکمت دلایل ہیں جو انسان کو آگاہ کرتی ہیں کہ تیرے بھلے واسطے گھوڑے کسقدر محنت و شقت اٹھاتے کیسی فرمانبرداری کرتے اور کیا کیا خدمات ادا کرتے ہیں مگر تو بڑا ہی نادان اور ناشکرا ہے جو اپنے رب کی کچھ بھی قدر نہیں کرتا اور نہ اُس کی نعمتوں کو یاد کرتا ہے۔ ۱۲

هَاوِيَةٌ ۝٩ وَمَآ أَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۝١٠ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝١١

ہاویہ ہے (جس کی بغل یا گود میں وہ رہیگا) اور تو نے اُس کی حقیقت کو کیا سمجھا وہ دہکتی ہوئی آگ ہے

سُورَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ — وَهِيَ ثَمَانُ اٰيٰتٍ

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا رحمٰن اور رحیم ہے۔

أَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۝١ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝٢ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝٣ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ

تم کو بہتایت کی ہوس نے ہلاک کر رکھا ہے یہانتک کہ تم قبروں کی جگہ سے جا ملو [1] سُن رکھو کہ تم جان جاؤ گے پھر سُن رکھو کہ تم

تَعْلَمُونَ ۝٤ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ الْيَقِينِ ۝٥ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ ۝٦ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا

جان جاؤ گے سن رکھو کہ اگر تم یقینی طور پر جانتے (تو یہ حال نہ رہتا) ضرور دوزخ کو دیکھو گے پھر ضرور تم اُس کو یقین کی

عَيْنَ الْيَقِينِ ۝٧ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ۝٨

آنکھوں سے دیکھو گے پھر تم سے اُس دن نعمتوں کی بابت سوال کیا جائیگا [2]

سُورَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ — وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيٰتٍ

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا رحمٰن اور رحیم ہے۔

وَالْعَصْرِ ۝١ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۝٢ إِلَّا الَّذِينَ اٰمَنُوا

زمانہ گواہ ہے [3] کہ انسان ٹوٹے میں ہے مگر وہ خوش نصیب ہیں جو ایمان لائے اور اچھے عمل

[1] فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے میں نے تمکو قبروں کی زیارت سے منع کر دیا تھا سو مجھکو اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کیواسطے اجازت ملی پس قبروں کی زیارت کیا کرو اُس سے آخرت یاد آتی ہے (ترمذی ۱۳۴) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو شخص ہر جمعہ کو اپنے ماں باپ کی یا ایک کی قبر کی زیارت کرتا رہے اُس شخص کے گناہ بخشے جاتے ہیں اور ماں باپ کے ساتھ سلوک کرنیوالا لکھا جاتا ہے (مشکوٰۃ ۱۵۴) [2] نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی بندے کے قدم نہ ہٹینگے یہانتک کہ اُس کی عمر کی بابت سوال کیا جائیگا کہ کس کام میں اُس نے اپنی عمر فنا کی اور علم سے سوال کیا جائیگا کہ کیا کیا کمایا اور مال کی بابت پوچھا جائیگا کہ کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور بدن کی بابت سوال کیا جائیگا کہ کس کام میں اُسکو گلایا (ترمذی) [3] کسی کی عمر خشک روٹی کھاتے اور ننگی زمین پر سوتے گذر جاتی ہے کسی کی رنگا رنگ نعمتوں اور مخملی بستروں میں مگر قلبی حالت سب کی یکساں رہتی ہے نہ تو غریب کو اطمینان ہے اور نہ امیر کو اپنی اپنی حالت کیمطابق ہر ایک کے ساتھ خواہشیں اور اُمیدیں رہتی ہیں جو اُس کو ہمیشہ بیچین رکھتی ہیں خوش اور مبارک وہی ہیں جو ہر حال میں .... صبر اور شکر کے ساتھ زندگی گذارتے ہیں۔ وہ تو بڑے ہی بدبخت ہیں جو خدا کو چھوڑ کر دنیا پرست بنجاتے اور عاقبت کو بھلا کر نفس پرست ہو جاتے ہیں کہ بہتر لباس اور خوراک کیواسطے جھوٹھ رشوت ستانی ظلم چوری دغا فریب اور طرح طرح کی بد ایمانیاں سے جہنم میں جلتے رہتے ہیں ناجائز باتیں بُری صحبتیں اور حرام فعل اُن کا مشغلہ ہو جاتا ہے اور نیک باتوں پاک صحبتوں اور حلال کاموں سے کوسوں بھاگتے ہیں۔ یہی جنتی بنانے کے سامان ہیں۔ اور یہی جہنمی ہونے کے پس زمانہ کی حالت سے تو عموماً یہی نظر آرہا ہے کہ انسان اپنے ہاتھوں سے اپنے آپ کو برباد کر رہا ہے اور ایسے خوش نصیب بہت ہی کم ہیں جو خدا کو مانکر

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿۳﴾

کرتے رہے اور ایکدوسرے کو حق بات کی نصیحت کرتے رہے اور ایکدوسرے کو صبر کی نصیحت کرتے رہے

سُوْرَۃُ الْھُمَزَۃِ مَکِّیَّۃٌ | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿۱﴾ | وَھِیَ تِسْعُ اٰیَاتٍ

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا رحمن اور رحیم ہے۔

وَیْلٌ لِّکُلِّ ھُمَزَۃٍ لُّمَزَۃِۨ ﴿۱﴾ الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَہٗ ﴿۲﴾ یَحْسَبُ اَنَّ مَالَہٗۤ

ہر ایک حقارت کرنے والے عیب چین پر افسوس ہے جس نے مال جمع کیا اور اس کو گنتا رہا وہ گمان کرتا ہے کہ اس کا مال ہمیشہ

اَخْلَدَہٗ ﴿۳﴾ کَلَّا لَیُنْۢبَذَنَّ فِی الْحُطَمَۃِ ﴿۴﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىکَ مَا الْحُطَمَۃُ ﴿۵﴾ نَارُ اللّٰہِ

ایک حال پر رہیگا۔ نہیں ہرگز نہیں بلکہ وہ حطمہ میں ڈالا جائیگا۔ اور تو کیا جانے حطمہ کیا ہے وہ اللہ کی

الْمُوْقَدَۃُ ﴿۶﴾ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْـِٕدَۃِ ﴿۷﴾ اِنَّھَا عَلَیْھِمْ مُّؤْصَدَۃٌ ﴿۸﴾ فِیْ عَمَدٍ

سلگائی ہوئی آگ ہے۔ جو دلوں پر جا لگتی ہے وہ ان پر بڑے بڑے ستونوں میں بند کی

مُّمَدَّدَۃٍ ﴿۹﴾

ہوئی ہوئی

سُوْرَۃُ الْفِیْلِ مَکِّیَّۃٌ | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿۱﴾ | وَھِیَ خَمْسُ اٰیَاتٍ

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا رحمن اور رحیم ہے۔

اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ ﴿۱﴾ اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَھُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ ﴿۲﴾ وَّاَرْسَلَ

کیا تو نے دیکھا کہ تیرے رب نے اصحاب فیل کیسا کیا[1] کیا ان کے داؤ کو غلط نہ کر دیا اور

اور عمل اچھے کرتے رہیں۔ جسقدر برے اور ناجایز عمل ہیں وہ تمام کے تمام دوزخ کا سامان ہیں اور جسقدر نیک اور جایز عمل ہیں وہ سب کے سب بہشت کا سامان۔ دنیا میں بھی برے فعلوں کا انجام برا اور اچھے فعلوں کا اچھا۔ بہت جلد پیش آجاتا ہے پس وہی خوش نصیب ہیں جو خدا کو مانتے اور عمل اچھے کرتے رہیں اور ایکدوسرے کو حق بات اور صبر کی نصیحت کیا کریں۔ نصیحت کا کام نہایت ہی کٹھن کام ہے حق نصیحت کی مخالفت بہت ہوتی ہے جیسی ہوئی اور لوگ ایسے واعظین کے جانی دشمن ہو جایا کرتے ہیں اس لیئے حکم ہے اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ پ۱۴ ع۵ اپنے رب کے راستہ کی طرف حکمت کیساتھ اور دلپسند نصیحتوں کے ساتھ لوگوں کو بلا اور ان سے ایسے طریق پر بحث کر کہ جو نہایت ہی دلپذیر ہو خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰھِلِیْنَ پ۹ ع۱۴ معافی کی عادت ڈال اور نیک بات کا حکم کر اور جاہلوں سے کنارا کیا کر لقمان علیہ السلام اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَاۤ اَصَابَکَ اِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ پ۲۱ ع۱۱ اے میرے بیٹے نماز قایم کر اچھی باتوں کا امر اور ناجایز سے منع کیا کر اور جو تجھ پر پڑے اس پر صبر کر۔ تحقیق یہ بڑے ہمت کے کاموں میں سے ہے۔ راستباز مصلحوں کی نسبت ہنسی اور مخول ہوتے ضروری ہیں۔ کیونکہ یہ دنیا کی ہاں میں ہاں ملانے والے ریاکار نہیں ہوتے جو خزاں

[1] ابرہہ حاکم یمن نے ایک لشکر جس میں چند ہاتھی بھی تھے مکہ کیطرف کعبہ ڈھانے کیلئے روانہ کیا تھا جب لشکر قریب پہونچا

عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ ③ تَرْمِيهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّن سِجِّيلٍ ④ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ ⑤

اُن پر جھنڈ کے جھنڈ پرندوں کو نہ بھیجے۔ جو اُن پر کنکر کی پتھریاں پھینکتے تھے۔ پس اُن کو کھائے ہوئے بھس کی مانند کر دیا۔

سُورَةُ الْقُرَيْشِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | وَهِيَ أَرْبَعُ آيَاتٍ

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا رحمٰن اور رحیم ہے۔

لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ ① إِيلَافِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ ② فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَٰذَا الْبَيْتِ ③ الَّذِي أَطْعَمَهُم مِّن جُوعٍ وَآمَنَهُم مِّنْ خَوْفٍ ④

قریش کی رغبت کے شکریہ میں یعنی اُن کی اُس رغبت کے شکریہ میں جو اُن کو سردی اور گرمی کے سفروں سے ہے اُن کو چاہئے کہ اِس گھر کے رب کی عبادت کیا کریں۔ جس نے اُن کو بھوک کیوقت کھانا دیا اور اُن کو ہر قسم کے خوف سے امن میں رکھا ہے

سُورَةُ الْمَاعُونِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | وَهِيَ سَبْعُ آيَاتٍ

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا رحمٰن اور رحیم ہے۔

أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ ① فَذَٰلِكَ الَّذِي يَدُعُّ الْيَتِيمَ ② وَلَا يَحُضُّ

کیا تو نے اُس کے حال پر غور کیا جو دین کو جھٹلاتا ہے پس وہ وہی ہے جو یتیم کو دھکے دیتا اور مسکین کو کھانا کھلانے کی

کسی میں رکھتے ہیں اُس کو صاف ظاہر کر دیا کرتے ہیں۔ اِس لئے اللہ کریم اپنے رسول صلعم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے اِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ ۱۵/۹۵ تیرے واسطے ہنسی مخول کرنیوالوں کیواسطے ہم کافی ہیں ناکامی اور عام مخالفت کو دیکھکر گھبرائے نہیں بلکہ یاد رکھے وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۲۴/۵۴ رسولوں کے ذمہ تو بس صاف صاف پہنچا دینا ہے۔ ؎ گر نیاید بگوش رغبت کس۔ بر رسولاں بلاغ باشد و بس۔ ۱۲۔

اور ہاتھیوں کو کعبہ ڈہانیکے واسطے آگے کیا گیا تو قہر الہی سے وہ لشکر فنا ہو گیا اس قہر الہی کی تفصیل جو اگلی آیت میں ہے اُس کی تشریح مفسرین نے دو طرح پر کی ہے۔ اوّل یہ کہ سمندر کے کنارے سبز اور سیاہ جانور پرے کے پرے نمودار ہوئے ایک ٹکڑی کے بعد دوسری ٹکڑی آتی تھی دو کنکریاں اُن کی پنجوں میں اور ایک چونچ میں تھی پھر لشکر میں سے جسپر پڑتی تھی خواہ انسان ہو خواہ حیوان سر سے نیچے تک نکل جاتی تھی اِس طرح پر اُنہوں نے سب کو فنا کر دیا۔ ابابیل جمع ہے ابیل یا ابول یا آبلہ کی۔ اِس کے معنے ہیں جوق جوق جھنڈ کے جھنڈ۔ پرے کے پرے۔ ابابیل سے یہ چھوٹا جانور جو ابابیل کے نام سے مشہور ہے سمجھ لینا غلطی ہے دویم چیچک کی وبا جو حبشیوں میں نہایت شدت اور سرعت سے پھیلتی ہے اِس کا اصل سبب بھی ایک قسم کے باریک حیوانات ہوتے ہیں جو دوڑ کر دوسروں کو چمٹ جاتے ہیں اور تعداد میں لاکھوں ہوتے ہیں۔ شدت کی وباؤں میں جسم سو جھکر پیلا ہو جاتا ہے گویا کہ کھایا ہوا بھس ہے اور عکرمہ کی روایت جو ابن عباس سے ہے اور جسکو سعید بن جبیر نے نقل کیا اس کیفیت کی مؤید ہے چنانچہ وہ الفاظ یہ ہیں لمّا ارسل اللّٰہ الحجارۃ علے اصحاب الفیل لم یقع حجر علی احد منہم الا نفط جلدہ وثار بہ الجدری یعنی اصحاب فیل میں سے جس کسی پر وہ کنکریاں پڑی تھیں اُس کی جلد متورم کر دیتی اور آبلہ ہو جاتے تھے

۵ قریشی سوداگروں کا قاعدہ تجارت کی غرض سے دور دراز ملکوں کا سفر کرتے اور ساتھ ہی اسلام کی اشاعت بھی کرتے تھے اِس طرح پر اسلام تھوڑے ہی عرصہ میں ایک طرف چین تک اور دوسری طرف ہسپانیہ تک پھیل گیا موسم گرما میں

عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿٣﴾ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ﴿٤﴾ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ﴿٥﴾

رغبت نہیں دیتا پس اُن نمازیوں پر افسوس جو اپنی نماز سے غفلت کرتے ہیں

الَّذِيْنَ هُمْ يُرَاۤءُوْنَ ﴿٦﴾ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ﴿٧﴾

جو ریاکاری کرتے ہیں[1] اور برتوارے کی چیزوں میں بخل کرتے ہیں

اُن کے تین قافلے روانہ ہوتے تھے (۱) عراق عجم اور فارس کیطرف (۲) شام کو (۳) یوروپ کو سویڈن اور ناروے تک۔ موسم سرما میں بھی تین قافلہ چلتے تھے (۱) افریقہ کو (۲) ہندوستان کی طرف (۳) چین کو اسقدر دور دراز سفروں کے سامان اور پھر امن توفیق الٰہی سے ہی میسر آسکتے ہیں۔ پہلی سورت میں تو ذکر تھا کہ اے اہل مکہ تمہارے دشمن کو جو خانہ کعبہ کے انہدام کیواسطے روانہ ہوئے تھے ہمنے ہلاک کر دیا اور اس سورت میں یہ ذکر ہے کہ اللہ نے دور دراز سفروں کی توفیق عطا فرمائی جس میں تم کو دنیاوی اور دینی فواید حاصل ہوتے ہیں پس ان انعامات کا تم شکر بجالاؤ اور خانہ کعبہ کے رب کی عبادت کرو جو تم کو دور دراز سفروں میں روزی اور امن عطا فرماتا ہے۔ ان دونوں چیزوں کی قدر سفروں میں ہی معلوم ہوتی ہے۔

[1] آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ احسان کسکو کہتے ہیں تو فرمایا اللہ کی عبادت کرتے وقت یوں سمجھ کہ میں اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہوں اگر اتنی بات حاصل نہ ہو تو کم درجہ یہ ہے کہ یوں خیال رکھ کہ اللہ تعالیٰ تجھے دیکھ رہا ہے (مشکوۃ ۳) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں داخل ہوگا دوزخ میں مگر شقی پوچھا گیا شقی کسکو کہتے ہیں فرمایا جو طاعت وعبادت کا کام اللہ کیواسطے نہ کرے اور گناہ کو اللہ کی رضامندی کے واسطے نہ چھوڑے (مشکوۃ ۲۰۹) عن عدی بن حاتم رضی مرفوعاً فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کہ قیامت کے دن بعض لوگوں کو جنت کی طرف لیجانیکا حکم ہوگا جب وہ جنت کی طرف پہونچینگے اور اس کی خوشبو پاوینگے اور اس کی رونق اور تازگی دیکھینگے آواز دی جاوے گی کہ ان کو یہاں سے نکالو جنت میں ان کا کچھ حصہ نہیں ہے پس اس وقت وہ ایسے حسرت سے لوٹینگے کہ کوئی ایسی حسرت سے نہ پھرا ہوگا۔ اور کہینگے [illegible] اگر تو ہم کو جنت کے دکھانے سے پہلے دوزخ میں داخل کر دیتا تو ہم کو اسقدر مصیبت نہ ہوتی جیسے اب ہوئی اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ میں نے یہ کام اسلئے کیا ہے کہ تم کو بہت عذاب ہو کیونکہ تم جب تنہا ہوتے تھے تو بڑے بڑے کام کرتے تھے اور جب لوگوں کے سامنے ہوتے تھے تو دینداروں کی وضع بناتے تھے تمہارے دل میں کچھ اور تھا اور ظاہر میں کچھ اور تھا۔ تم لوگوں سے ڈرتے تھے اور مجھ سے نہیں ڈرتے تھے۔ لوگوں کی عظمت تمہارے دل میں تھی اور میری عظمت نہیں تھی لوگوں کی خاطر گناہ کو چھوڑتے تھے میری رضا کیواسطے نہیں چھوڑتے تھے آج میں تمکو سخت عذاب چکھاؤنگا۔ اور نعمتوں سے محروم کرونگا۔ [illegible] فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین چیزیں منافق کی علامت ہیں [illegible] جو اسلام کا دعویٰ کرتا ہو۔ ایک جھوٹ بولنا دوسرے وعدہ خلافی تیسرے امانت میں خیانت کرنی [illegible] چار چیزوں کا ذکر ہے چوتھے خصومت میں گالیاں اور فحش بکنا (مشکوۃ باب الکبائر) ابن عباس [illegible] کہ تحقیق میں چھوڑ کر جاتا ہوں تمہارے پاس ایسی چیز کہ جب تک اسے مضبوط پکڑے رہو گے [illegible]

سُورَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا رحمٰن اور رحیم ہے۔

إِنَّا أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ﴿۱﴾ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ﴿۲﴾ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ﴿۳﴾

ہمنے تو تجھکو ہر قسم کی ہتایت عطا کی ہے لہ پس اپنے رب کیواسطے نماز ادا کر اور قربانی کر بیشک جو دشمن ہے وہ منقطوع النسل اور بُری حال رہیگا۔

ہنوگے وہ کیا ہے اللہ کی کتاب اور نبی صلی اللہ وآلہ کا طریق۔ (ترغیب صفحہ ۲۶ وصحیح الحاکم) اور حضرت ثوبان رضی اللہ سے مرفوعاً روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ میری امت کے بعض لوگ قیامت میں اسقدر نیکیاں لیکر آئینگے کہ گویا نور کے چمکتے ہوئے پہاڑ ہیں مگر اللہ تعالیٰ اُن کو ایسا بقدر اور ہلکا کردے گا جیسا اُڑتا ہوا دھواں حضرت ثوبان رضی اللہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اُن لوگوں کی علامت اور پہچان بتا دیجیئے ایسا نہو کہ ہم بھی اُنہی میں ہو جاویں فرمایا کہ خبردار ہو کر سُنو وہ تمہارے ہی بھائی ہیں تمہاری ہی صورت شکل میں ہیں جیسے کہ تم عبادت کرتے ہو اسی طرح وہ بھی کرتے ہیں لیکن اُن کی پہچان یہ ہے۔ کہ جب لوگوں کی نظر سے علیحدہ ہوتے ہیں اُس وقت کوئی کام گناہ کا پیش آجاتا ہے تو اُس سے نہیں بچتے مطلب ہوا کہ ظاہر میں مولوی مُلا یا درویش صوفی بنے ہوئے ہیں وعظ نصیحت عبادت ریاضت بہت کچھ کرتے ہیں اور جب علیحدہ ہوتے ہیں بُرے کام کرتے ہیں (ابن ماجہ ۳۲۳) ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ فرماتے تھے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے جسپر حکم کیا جائیگا ایک شخص ہوگا کہ شہید کیا گیا تھا وہ حاضر کیا جائیگا۔ پھر اللہ تعالیٰ اُس کو اپنی نعمتیں معلوم کرائیگا اور وہ شخص اُن نعمتوں کو جان لیگا وہ کہیگا اللہ میں تیری راہ میں لڑا یہانتک کہ شہید ہو گیا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے جھوٹھ کہا۔ لیکن تو اسلیئے لڑا تھا کہ کہا جاوے کہ بہادر ہے سو کہا گیا۔ یعنی لوگوں نے تجھکو دنیا میں بہادر کہدیا اب مجھسے کیا چاہتا ہے پھر حکم کیا جائیگا پس وہ مُنہ کے بل گرایا جاوے گا۔ یہانتک کہ آگ میں گرایا جائیگا۔ اور ایک وہ شخص کہ اُسنے علم پڑھا اور لوگوں کو پڑھایا اور قرآن پڑھا۔ پس وہ حاضر کیا جائیگا اور اللہ تعالیٰ اپنی نعمتیں جو دنیا میں اُسکو عطا کی تھیں جتاویگا۔ پس جان لیگا کہ ہاں مجھے یہ نعمتیں ملی تھیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو نے ان نعمتوں میں کیا عمل کیا وہ کہیگا میں نے تیری راہ میں علم پڑھا اور لوگوں کو پڑھایا اور تیرے لئے قرآن پڑھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا تو نے جھوٹھ بولا لیکن علم اسلیئے پڑھا تھا کہ تجھکو عالم کہا جاوے اور قرآن اسلیئے پڑھا تھا کہ تجھکو قاری کہا جاوے۔ سو کہا گیا پھر حکم کیا جائیگا۔ پس وہ مُنہ کے بل کھینچا جاوے گا۔ یہانتک کہ آگ میں گرایا جائیگا۔ اور ایک وہ شخص ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسکے رزق میں کشایش دی تھی اور ہر قسم کا مال اُس کو عطا کیا تھا۔ پس وہ حاضر کیا جائیگا۔ اور جو نعمتیں دنیا میں اُسکو دی گئیں تھیں اللہ اُن کو جتاوے گا۔ پس وہ سب نعمتیں معلوم کرے گا۔ اللہ فرمائیگا تو نے اُن نعمتوں میں کیا کیا وہ کہیگا میں نے کوئی راہ نہیں چھوڑی جسکو تو دوست رکھتا ہو میں اُس میں تیری خوشنودی کیواسطے خرچ کیا اللہ فرمائیگا تو نے جھوٹھ کہا۔ لیکن تو نے اسلئے کیا تھا کہ سخی کہلائے سو کہا گیا پس حکم ہوگا۔ پس وہ مُنہ کے بل کھینچا جاوے گا اور آگ میں جلادیا جائیگا

سلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم سے پہلے حوض کوثر پر موجود ہوں گا۔ تم لوگوں میں سے جو کوئی میرے پاس آئیگا اُس کا پانی پیے گا۔ اور جو ایک دفعہ اُس میں سے پی لے گا۔ پھر اُسکو پیاس کی تکلیف نہوگی

سُورَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا رحمٰن اور رحیم ہے

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝١ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝٢ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝٣

تو اپنے حال اور قال سے بتلا دے کہ اے کافرو میں اُس کی عبادت نہیں کرتا جسکی تم عبادت کرتے ہو اور نہ تم اُس کی عبادت کرنیوالے ہو

وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝٤ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝٥ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝٦

اور نہ میں اُس چیز کی عبادت کرنیوالا ہوں جسکی تم عبادت کرتے ہو۔ اور نہ تم اُس چیز کی عبادت کرنیوالے ہو جسکی میں عبادت کرتا ہوں تمہارے واسطے تمہارا دین اور...

سُورَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا رحمٰن اور رحیم ہے۔

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝١ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝٢

جب اللہ کی مدد اور فتح آپہنچی لہ — اور تو نے لوگوں کو اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہوتے دیکھ لیا

بعض لوگ ایسے آئینگے کہ میں اُن کو پہچانتا ہوں گا پھر میرے اور اُن کے بیچ میں پردہ حائل کیا جائیگا اور اُن کو ہٹایا جائیگا میں کہوں گا اُن کو کیوں ہٹاتے ہو یہ تو میری لوگ ہیں جواب دیا جائیگا کہ آپ کو خبر نہیں ہے انہوں نے دین میں نئی نئی باتیں یعنی بدعتیں ایجاد کی تھیں تب میں کہوں گا دور کرو دور کرو ان کو جنہوں میرے دین کو بدل دیا (مشکوٰۃ ٤٧٩) کوثر بروزن فوعل ہے جسکی معنی ہیں بہت زیادہ۔ اللہ کریم اپنے نبی کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ ہمنے تجھکو ہر قسم کی بہتایت عطا فرمائی ہے چنانچہ نبوت کے لحاظ سے آپ خاتم النبیین اور رحمۃ للعالمین ہیں باقی تمام نبی ایک ایک قوم کیواسطے آتے رہے۔ مگر آپ تمام جہان کیواسطے ہمیشہ تک نبی ہیں آپ کی کتاب تمام صداقتوں اور حکمتوں کا مجموعہ ہے آپ کی شریعت ہر پہلو سے کامل ہے آپ کا فیضان تا قیامت جاری ہے کہ ہزارہا اولیائے کرام جو انبیائے بنی اسرائیل کے مشابہ ہیں آپ کی امت میں ہوئے اور ہوتے رہینگے آپنے عرب کی جو اصلاح کی اُس کا ہزارواں حصہ بھی کسی نبی کی تاریخ سے ثابت نہیں ہوتا آپ کی اولاد بھی اس کثرت سے دنیا میں پھیلی کہ کوئی شہر سیدوں سے خالی نہیں آپ کی بادشاہت عرب سے شروع ہو کر ایسی پھیلی کہ عجم۔ شام۔ روم۔ ایران ہند۔ مصر زنجبار۔ سوڈان۔ افغانستان۔ ترکستان۔ وغیرہ ممالک کے بادشاہ آپ کی قدمبوسی کو عین فخر سمجھتے ہیں۔ اور آپکے نام پر جان نثار کرنیکو طیار ہیں آپ کا حکمت اور فلسفہ اس کمال کو پہنچا کہ آجتک کے حکما اور فلاسفر آپکے آگے سر بتسلیم ہیں آپ کا قانون ایسا مکمل کہ امام ابوحنیفہ قاضی ابویوسف امام محمد امام مالک اور امام شافعی جیسے ادنیٰ شاگرد ہیں۔ آپ کا ملکی تدبر ایسا کامل کہ مستحکم سلطنتوں کو مغلوب کر دکھایا اللہ تعالیٰ جناب میں آپ کی قبولیت ایسی کہ میدان حشر میں تمام انبیا اور اولیا سے پہلے آپ ہی شفاعت کرینگے۔ اور آپ کا اقبال ایسا کہ جو مقابلہ پر اُٹھا وہ ذلیل ہوا پست ہوا مقطوع النسل ہوا اور جلدی نام و نشان ہو گیا۔ کیا ابوجہل کیا ابولہب کیا امیہ بن خلف کیا عاص بن وائل کیا عبداللہ بن ابی زمانہ حال کے مخالفین کا اگر حال دیکھنا ہو تو نظر کرو۔ اندرمن مرادآبادی۔ عبداللہ آتھم۔ لیکھرام پشاوری۔

لہ اِس سورت کے نزول سے آنحضرت صلعم نے سمجھ لیا تھا کہ میرا کام پورا ہو چکا اور اب وفات قریب ہے اور اکثر صحابہ کرام بھی سمجھ گئے تھے چنانچہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اس سورت کو سنکر زار زار روئے آنحضرت صلعم نے آپکی داڑھی پر آنسو بہتے دیکھکر فرمایا کہ سبب

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا رحمٰن اور رحیم ہے

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ① اَللّٰهُ الصَّمَدُ ② لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ③ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ④

تو اپنے حال سے اور اپنی زبان سے لوگوں کو بتلا دے کہ اللہ ایک ہے بے نیاز ہے نہ اسنے (کچھ) جنا اور نہ وہ جنا گیا اور اسکے کفو کا تو کوئی ہے ہی نہیں لہ

سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَدَنِيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا رحمٰن اور رحیم ہے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ① مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ② وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ③

تو اپنے حال سے اور اپنی زبان سے لوگوں کو بتلا دے کہ میں رب فلق سے پناہ مانگتا ہوں لہ ہر ایک مخلوق کے شر سے اور اندھیرا ہونے والے کے شر سے جب وہ

وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ④ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ⑤

ڈھانپ لے اور گرہ میں پھونک مارنے والیوں کے شر سے اور حاسد کی شرارت سے جب وہ حسد کرے

دوسری نبی کی ایذا رسانی اسلئے جلد سزا کو پہنچی۔ وہ اپنے گلوبند پر جو بڑا قیمتی تھا فخر کرتی تھی اور کہتی تھی کہ محمدؐ کو ہلاک کرنے میں اسکو صرف کردونگی۔ سو اسی قسم کی سزا اسکو ملی وہی بٹی ہوئی رسی اور لکڑیوں کا پشتارہ ہمیشہ کیواسطے اسکے گلے کو گھونٹتی رہینگے۔ عتبہ نے جو وحشیانہ حرکت کی تھی وہ ایک وحشی جانور سے پھڑوا یا گیا اور ہمیشہ وہی شیر اسکو پھاڑتا رہیگا۔ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہ۔

لہ احد۔ دنیا ایک کہ اسکے سلسلہ یا جنس کا اور کوئی دوسرا نہو یکتا سو واحد کیساتھ ثانی ضرور ہوتا ہے مگر احد کیساتھ نہیں۔ صمد کے کئی معنی ہیں۔ عالم کل۔ سب سے اعلیٰ۔ خالق کل۔ فریادرس۔ قادر مطلق۔ بےنظیر یکتا۔ بے نیاز جسکو کوئی حاجت نہو...... جسکے [illegible] جسکے مثل کوئی نہو۔ لازوال۔ حی و قیوم۔ جو نہ کبھی سوئے اور نہ بھولے جس میں کوئی عیب نہو۔ جسیر [illegible] جو اپنی صفات میں کامل [illegible] الامثال ہو جس کی حقیقت کو کوئی نہ پہنچ سکے جو زیادتی و نقصان سے پاک ہو لہ فلق کے لغوی معنی ہیں پھٹنا۔ اور پھاڑنا۔ اللہ تعالیٰ کا نام فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ۹۵ یعنے دانے اور گٹھلی کا پھاڑنیوالا اور فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۹۶ یعنی صبح کا پھاڑنیوالا۔ قرآن مجید میں آئے ہیں۔ پس اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ سے مراد یہی ہے کہ اے خداوند تو جو دانے اور گٹھلی کو پھاڑ کر پیدا کرتا یا درخت نکالتا ہے اور اندھیرے کو پھاڑ کر صبح نمودار کر دیتا ہے تو مجھکو اپنی پناہ دے گٹھلی جو ایسی سخت چیز ہے کہ پھینکدی جاتی ہے تو تیری قدرت کا [illegible] [illegible] پھولوں اور پھلوں سے لدا ہوا درخت نکال لاتا ہے اسے خداوند میں بھی ایک حقیر چیز ہوں اور سراسر اندھیرا ہوں پر تو اپنے فضل و کرم سے میرے باطن کو کھولدے اور اسکو روشن کردے اور ہر شر کی بدی سے تو مجھکو بچا لے ہر ایک مخلوق میں ایک تو نفع اور نیکی کا پہلو ہے اور ایک نقصان اور بدی کا۔ مثلاً پانی کہ زندگی کا مدار بھی اسی پر ہے اور تمام متعفن مادے بھی اسی سے پیدا ہوتے ہیں جسکے بغیر ایک دم زندگی نہیں رہ سکتی امراض کا منشا بھی اسی سے ہوتا ہے۔ زبان حمد بھی اسی سے ہوتی ہے اور کفر بھی۔ ہاتھ بھلے کام بھی کر سکتے ہیں [illegible] بھی پس مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ سے یہی مراد ہے کہ ہر مخلوق کی بدی سے تو مجھکو بچا اور تو جو دانے اور گٹھلی کو پھاڑ کر درخت نکالتا ہے اور [illegible] کو پھاڑ کر صبح نمودار کرتا ہے اسی طرح میرے سینہ کو کھولکر انوار کا منبع بنا دے مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ تمام عیب اور شر اندھیرے پردہ میں ہی ہوتی ہیں۔ خواہ وہ رات کا پردہ ہو یا مکان کا یا تنہائی کا۔ پس اے خداوند تو جو ہر ایک عیب

منزل ۷

سُوْرَةُ النَّاسِ مَدَنِيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ⓵ | وَهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

(شروع) اللہ کے نام سے جو بڑا رحمن اور رحیم ہے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ⓵ مَلِكِ النَّاسِ ⓶ اِلٰهِ النَّاسِ ⓷ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۵

تو اپنی زبان سے اور اپنے حال سے لوگوں کو تبلا دے کہ میں اُس ذات سے پناہ مانگتا ہوں جو لوگوں کا سب لوگوں کا بادشاہ لوگوں کا

الْخَنَّاسِ ⓸ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ⓹ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ⓺

معبود و محبوب ہے۔ کہ وہ اُس چھپ جانیوالے وسوسہ ڈالنیوالے کے شر سے مجھے بچا دے۔ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ خواہ جن میں سے یا انسان میں سے ۱

پنہانی سے بچا لے۔ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ جب دو شخصوں میں باہمی رنج ہوتا ہے تو پھونک مارنیوالے لوگ گرہ کو اور سخت کر دیا کرتے ہیں پس اے خداوند ایسی پھونک مارنیوالوں کی شرارت سے بھی تو مجھکو پناہ دے اور حاسد جب حسد کرنے لگتا ہے تو خواہ مخواہ بدنام کرتا بدخواہی کرتا اور بلا کسی غرض اور ذاتی مفاد کے نقصان رسانی کے درپے ہو جایا کرتا ہے پس اے خداوند تو مجھکو ایسی شرارتوں سے بھی پناہ دے کہ نہ تو مجھ میں حسد کا عیب پیدا ہو اور نہ مجھ پر کوئی حسد کرے۔ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ میں ہر قسم کی شرارت شامل تھی تمثیلاً اور تشریحاً تین قسم کی شرارتوں کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ اول ڈوبنیوالے کی شرارت خواہ وہ رات ہو یا خلوت ہو یا جنگل ہو یا کسی قسم کا اور پردہ ہو۔ تمام عیبوں کی ابتدا پردہ میں ہی ہوتی ہے اسلئے شروع سے ہی محفوظ رہنے کیواسطے یہ دعا ہے دوم گرہ میں پھونک مارنیوالوں کی شرارت۔ ہزارہا جھگڑے فساد اور شیطانی دلوں اسیطرح زور پکڑتے ہیں کہ پہلے انکے دل میں گرہ بیٹھتی ہے پھر بددین لوگ شیطان کی طرح پھونک مار کر اسکو اور اُبھار دیتے ہیں سوم حاسد کا شر بعض مفسرین نے نَفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ سے مراد جادو گر ٹونے باز گنڈے تعویذ کرنیوالے لئے ہیں۔ اس بارہ میں نبی کریم کا ارشاد ہے حسب ذیل ہیں میری امت میں سے ستر ہزار شخص بلا حساب جنت میں جائینگے وہ نہ جھاڑ پھونک کرتے ہونگے نہ فال و شگون لیتے ہونگے اور اپنے رب ہی پر توکل کرتے ہونگے عبداللہ ابن مسعود کی بیوی کے گلے میں تاگا بڑا ہوا دیکھا تو پوچھا کیا ہے آپکی بیوی نے جواب دیا کہ تاگہ (گنڈا) ہے تب ابن مسعود نے اسکو توڑ ڈالا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ چھوٹا بڑا اور تعویذ ... ٹونے کا شرک ہے۔ جابر کہتے ہیں کسی نے آنحضرت صلعم سے جھاڑ پھونک کی بابت پوچھا آپ نے فرمایا کہ شیطانی کام ہے مگر یہ تمام حکم کلمات شرک کی بابت ہیں کہ شرک آمیز ہیں کی بابت کیونکہ معوذتین پڑھکر دم کرنا اور پاک کلمات لکھکر تعویذ کے طور پر باندھنا آنحضرت صلعم اور صحابہ کرام کے اعمال سے ثابت ہے۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ تم حسد سے دور رہو کیونکہ حسد نیک عملوں کو ایسا کھا جاتا ہے جیسے

۱ انسان کو سب سے پہلے پرورش کی ضرورت ہوتی ہے اور اسکے متعلق جو نقصان پہنچتے یا گناہ پیدا ہوتے ہیں وہ بکثرت ہیں مثلاً رزق تنگ یا کم ہو تو انسان لاغر اور کمزور ہو جاتا ہے اور تمام طاقتیں زائل ہو جاتی ہیں اگر ناقص ہے تو امراض پیدا ہوتے ہیں رزق کے خیال سے انسان چوری کرتا ڈاکہ مارتا خون کرتا رشوت لیتا سود کھاتا دغا فریب کرتا جھوٹ بولتا اور خیانت کرتا ہے۔ سودگی میں انسان متکبر عیاش اور بددین ہو جاتا ہے۔ دوم۔ ہر انسان کو ایک بادشاہ کی ضرورت ہے جسکی وجہ سے جرائم کا انتظام رہے بچہ کشی راہزنی تنازعات قتل چوری جنگ فساد اور مذہبی فتنوں کا انسداد ہو تاکہ امن کی زندگی اور مذہبی آزادی حاصل ہو کر ہر شخص اپنی اصلاح کر سکے۔ سوم جب با سمجھ ہو تو اسکی فطرت میں ایک معبود کی طلب پیدا ہوتی ہے اس طلب میں لوگ دھوکا کھا کر خدا کی مخلوقات کو معبود قرار دے لیتے ہیں کہیں انسان کو کہیں حیوان کو کہیں چاند سورج یا ستاروں کو کہیں کسی پہاڑ یا درخت کو جسقدر خطا کاریاں انسان سے صادر ہوتی ہیں وہ عموماً ربوبیت بادشاہت اور عبادت کے متعلق ہوتی ہیں سلئے اس سورۃ میں ان تمام خطا کاریوں سے بچنے کی طلب ہے کہ اے خداوند تو جو انسان کا رب ہے بادشاہ ہے اور معبود ہے تو مجھکو پناہ دے ہر قسم کی خطا کاری سے تو مجھکو بچا جب رزق کا فکر ہو تو تو ہی مجھکو رزق دے اور دوسروں کی خوشامد اور ہر قسم کی شرارت سے بچا جب ظالم نعمت پیش آویں یا لوگ مجھپر ظلم کرنا چاہیں یا میرا نفس ظلم کو جوش پیدا کرے تو تو ہی اپنی بادشاہت میرے اندر قائم کر تاکہ اور کوئی مجھپر ظلم نہ کر سکے اور نہ میں دوسروں پر ظلم کر سکوں اے خداوند تو میرے دل میں اپنی

محبت اور اپنا جلال قائم کر تاکہ سوائے تیرے مجھے اور کسی کی تلاش رہے نہ کسی اور کی محبت اور نہ عبادت۔ اے خداوند تو ہی ہر حال میں میرا رب تو ہی میرا بادشاہ اور تو ہی میرا محبوب اور معبود ہے شیطان جو چھپ جانیوالا اور وسوسہ ڈالنیوالا ہے تیری ربوبیت سلطنت اور الوہیت کے خلاف دلوں میں وسوسہ ڈالتا رہتا ہے جب کبھی وہ بد تحریک پیدا کرے تو تو ہی مجھکو بچا لے یہ شیطان خواہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے عموماً بد خیالات یا بد وسوسے انسان کے اندر شیاطین کی تحریک سے پیدا ہوا کرتے ہیں یا بد کار انسانوں کی صحبت یا کلام سے خواہ کسی وجہ سے ہوں تو فوراً مجھکو بچا دے اس دعا میں جو ہر قسم کی آفات سے بچنے

فہرست سور القرآن

فہرست پارہ ہائے تفسیر القرآن بالقرآن

نمبر پارہ	نام پارہ	صفحہ ابتدا	صفحہ انتہا	نمبر پارہ	نام پارہ	صفحہ ابتدا	صفحہ انتہا	نمبر پارہ	نام پارہ	صفحہ ابتدا	صفحہ انتہا
۱	الم	۳۵	۱۱۲	۱۱	یعتذرون	۳۴۳	۳۷۳	۲۱	اتل ما اوحی	۷۷۵	۷۹۹
۲	سیقول	۱۱۳	۱۶۴	۱۲	وما من دابة	۳۷۴	۵۰۹	۲۲	ومن یقنت	۸۰۰	۸۲۰
۳	تلک الرسل	۱۶۵	۲۲۰	۱۳	وما ابرئ نفسی	۵۰۹	۵۲۷	۲۳	ومالی	۸۳۰	۸۵۶
۴	لن تنالوا	۲۲۱	۲۸۱	۱۴	ربما	۵۲۷	۵۴۸	۲۴	فمن اظلم	۸۵۶	۸۸۷
۵	والمحصنت	۲۸۲		۱۵	سبحان الذی	۵۴۹	۶۱۴	۲۵	الیہ یرد	۸۸۷	۹۲۶
۶	لا یحب اللہ		۳۳۸	۱۶	قال الم	۶۱۴	۶۳۸	۲۶	حم	۹۳۷	۹۶۹
۷	واذا سمعوا	۳۳۹		۱۷	اقترب للناس	۶۳۹	۶۷۳	۲۷	قال فما خطبکم	۹۶۹	۱۰۱۱
۸	ولو اننا	۳۶۵	۴۰۷	۱۸	قد افلح المؤمنون	۶۷۳	۷۰۶	۲۸	قد سمع اللہ	۱۰۱۱	۱۰۶۳
۹	قال الملا	۴۰۸	۴۲۷	۱۹	وقال الذین	۷۰۶	۷۴۶	۲۹	تبارک الذی	۱۰۶۳	۱۱۰۰
۱۰	واعلموا	۴۲۷	۴۴۳	۲۰	امن خلق السموت	۷۴۷	۷۷۵	۳۰	عم	۱۱۰۱	۱۱۳۸

رموز اوقاف

○ آیت کی علامت ہے اس پر ٹھہرنا چاہیے اگر اور کوئی علامت
ط ج ز وغیرہ اس پر لکھی ہو تو اس کے موافق حکم ہوگا اگر اس پر
لا لکھا ہوا ہو تو نہ ٹھہرے لیکن متقدمین میں اختلاف ہے۔
م وقف لازم کی علامت ہے یہاں ضرور ٹھہرے اگر نہ ٹھہرے اور
ملا کر پڑھے تو بعض مقامات میں کفر کا خوف ہے۔
ط وقف مطلق کی علامت ہے یہاں ٹھہرنا چاہیے
ج وقف جائز کی علامت ہے یہاں ٹھہرنا اولیٰ ہے نہ ٹھہرنا جائز ہے
ز وقف مجوز کی علامت ہے یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے
ص وقف مرخص کی علامت ہے ملا کر پڑھنا بہتر ہے اگر تھک کر ٹھہرے

صح صحیح [illegible] وصل کر وقف کی نسبت صحیح ہے۔
صلے وصل اولیٰ کی علامت ہے یہاں ملا کر پڑھنا بہتر ہے
ق قیل علیہ الوقف کی علامت ہے یہ ضعف کی طرف اشارہ ہے یہاں بھی ٹھہرنا بہتر ہے
صل قد یوصل کی علامت ہے یہاں وصل کا ترک اولیٰ ہے اور وقف احسن ہے
قف اس وقف کی علامت ہے جہاں قاری کو وصل کا گمان ہو
سکتہ سکتہ کی علامت ہے یہاں پر ذرا ٹھہرے سانس نہ توڑے۔
وقفہ سکتہ طویلہ کی علامت ہے یعنی سانس لینے سے کم ٹھہرے
[illegible] اقرب بوقف
لا [illegible] آیت سے ہو تو وہاں ہرگز نہ ٹھہرے

نوٹ ہر ایک مضمون کی جو ابتدا میں خط ہے اور ہر سورت کا نمبر اور نیز آیت کا نمبر ہے مثلاً ۵۶/۱۱ سے مراد ہے ۵۶ سورت کی بارہویں آیت جن نمبروں کے اوپر سے خط ہیں وہ حاشیہ کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ اس آیت حاشیہ میں اس مضمون کی تفصیل ہے ۱۲

تشخیص الامراض ۔ اس کتاب میں مفید عام کی طرح تمام امراض لغت کی ترتیب پر درج کئے جاکر ہر ایک مرض کی تعریف اسباب ۔ کیفیت ۔ علامات ۔ امتحان اور تشخیص درج کئے گئے ہیں ۔ طب ۔ جراحی ۔ امراض قابلہ ۔ امراض العین ۔ امراض النسوان ۔ امراض الصبیان ۔ امراض سنین وغیرہ میں سے کوئی مرض مستثنےٰ نہیں رہا ۔ تمام امراض پر یہ کتاب کامل طور سے حاوی اور جامع ہے ۔ اگرچہ پہلے سے اس کتاب کی نسبت ہمارا ارادہ محض اسقدر تھا کہ ہر ایک مرض کی تعریف اور تشخیص درج کی جاوے مگر بنظر تکمیل **اسباب و علامات و امتحان و کیفیت** کا بھی کامل بیان شامل کر دیا گیا ہے ✦ باوجود زیادتی حجم بنظر افادہ عام وہی ۱۲ قیمت ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ✦

تفسیر سورہ فاتحہ و پارہ الٓم ۔ یہ تفسیر القرآن بالقرآن کا ایک علیحدہ جز ہے قیمت ۶ر

تفسیر پارہ عم ۔ یہ بھی تفسیر القرآن بالقرآن کا ایک علیحدہ جز ہے ۔ قیمت ۲ر

مفید عام عرف معین الحکیم ۔ یہ ایک طبی لغت ہے جس میں ہر مرض اور دوا کا نام انگریزی اردو فارسی عربی زبان میں لغات کی ترتیب پر درج کیا گیا ہے ۔ جس مرض یا دوا کا نام معلوم کرنا ہو تو فوراً لغات کے طور پر اس میں نکالو اور دیکھ لو خواہ اس کا نام آپ کو اردو میں آتا ہو یا فارسی یا عربی یا انگریزی میں ۔ اس کی مدد سے خود کامل طور پر علاج کر سکتے ہو یا کم از کم کسی خاص نسخہ معالجہ کی جانچ پڑتال اور قابل انخفا امراض میں جب بیاہو کامل رائے حاصل کر سکتے ہو ۔ ہر مرض کے علاج میں انگریزی و یونانی نسخہ جات جو اعلیٰ درجہ پر قابل اعتبار ہیں درج کئے گئے ہیں ۔ سہل الوصول اور دیسی ادویہ کی طرف خاص توجہ دی گئی ہے تاکہ اس کی مدد سے شہر و دیہات میں علاج بلاوقت ہو سکے ہر فہیم و ذی علم کے لئے یہ کتاب حالت صحت میں رفیق جان فزا اور ایام مصیبت میں مونس و غمگسار ہوگی ۔ اس کے تتمہ میں اخلاقی و روحانی امراض کا علاج نہایت ہی دلچسپ اور معقول طور پر درج کیا گیا ہے ۔ یہ ایک ایسی جامع اور قابل اعتبار کتاب ہے کہ اس کی نظیر زمانہ سابق اور حال کی کتابوں میں نہیں دیکھی جاتی ۔ بار دوم بہت سی ایزادیوں کے ساتھ طبع ہوئی ہے ۔ ہر مرض کیساتھ اسکی تشریح و علامات و اسباب و تشخیص مختصر مگر کامل طور پر ایزاد کئے گئے ہیں ۔ قیمت عہ محصولڈاک ذمہ خریدار ۔

رسالہ اعضائے مخصوصہ ۔ اس میں تمام امراض مخصوصہ مثلاً آتشک و سوزاک و جریان و نامردی ضربات حلق ۔ عقر ۔ سرعت انزال ۔ احتلام ۔ عسرت الطمث ۔ اسقاط وغیرہ کا علاج جماع کے قواعد و آداب اور بہت سے ضروری مضامین لغت کی ترتیب پر درج کئے گئے ہیں ۔ نیز تمام ادویہ حیوان اعضا کے متعلق ہیں درج کی گئی ہیں ۔ زمانہ موجودہ کی تمام خرابیوں اور فسادات کا اس میں کامل علاج ہے ۔ قیمت ۸ر محصولڈاک بذمہ خریدار ۔

مفید النساء والصبیان ۔ اس رسالہ میں ان تمام ناگہانی دکھوں اور دردوں کا علاج ہے جو عورتوں کی بےخبری ، دائیوں کی نادانی اور واہیات رسموں کی پابندی سے حاملہ اور زچہ اور نوزائیدہ بچوں کو ہمارے ملک میں وبائے عالمگیر کی طرح ہلاک کر رہے ہیں ۔ قیمت ۴ر محصولڈاک بذمہ خریدار ✦

تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی میں - اس کے بالائی حصہ میں قرآن مجید کا بامحاورہ انگریزی ترجمہ ہے اور نیچے تفسیر القرآن بالقرآن کیمطابق حاشیہ چلا جاتا ہے - قرآنی فصاحت و بلاغت کا کسی انسان سے دوسری زبان میں ادا ہونا تو ناممکن ہے جسقدر میری حدِ امکان میں تھا میں نے صحیح ترجمہ کرنیکی کوشش کی ہے اور اُس عام غفلت سے جو تمام عالم میں قرآنی تراجم کی نسبت پھیلی ہوئی ہے لوگونکو بیدار کرنا چاہا ہے - خداوند عالم مجھے کامیاب کرے - اگر کوئی صاحب ترجمہ کے متعلق مجھے کسی غلطی کی اطلاع دینگے یا کسی مقام پر بہتر الفاظ بتلائیں گے تو میں شکرگذاری کیساتھہ انکو قبول کرونگا اور آئندہ کو اُس سے فائدہ اُٹھاؤنگا - اگر مسایل میں اختلاف ہو تو اُس کے ساتھہ قرآن مجید یا احادیث صحیحہ یا علوم محققہ سے دلایل ساتھہ آنی چاہئیں ورنہ کوئی توجہ نہ کیجائے گی - قیمت عہ علاوہ محصولڈاک

مفتاح القرآن - اس کو معمولی اُردو خواں ایک مہینہ میں یاد کرکے پانچہزار لفظوں اور ایک لاکھ سولہزار صیغوں پر ایسا حاوی ہوجاتا اور صرف و نحو میں ایسا مشاق ہوجاتا ہے کہ قرآن مجید با ترجمہ بآسانی پڑھ سکتا ہے چھوٹے بچے بھی اسکو چار پانچ مہینہ میں یاد کرکے قرآن مجید با معنی پڑھنے اور سمجھنے کے قابل ہوسکتے ہیں بلا معنے پڑھنے کی برابر مدت میں ختم کرسکتے ہیں -
تفسیر القرآن بالقرآن نے قرآن مجید با معنے پڑھنے اور سمجھنے کو ایسا آسان کردیا ہے کہ اُستاد کی ضرورت نہیں معمولی سمجھ کے طلبا بآسانی از خود اس تفسیر کی مدد سے قرآن مجید پڑھ سکتے ہیں - قیمت ۴ر

جامع العلوم طبّی یعنی میڈیکل سائی کلوپیڈیا اُردو - یہ ایک نہایت ہی مفید اور جامع کتاب ہے جسمیں مفصلہ ذیل علوم طبی کا بیان کامل طور پر نہایت عمدگی اور اختصار کیساتھہ کیا گیا ہے کوئی مفید اور ضروری بات چھوڑی نہیں گئی -

اوّل - علم الادویہ - دوم اقسام الادویہ نظامہا جسمانی - سوم علم دواسازی - چہارم علم تشریح الامراض - پنجم علم طب - ششم علم امراض النسوان - ہفتم علم امراض الصبیان - ہشتم جنرل سرجری یعنی علم جراحی عام - نہم آئی سرجری یعنی جراحی چشم - دہم مائنر سرجری یعنی جراحی خفیفہ - یازدہم علم قابلہ - دوازدہم اناٹومی یعنی علم تشریح - سیزدہم فزیالوجی یعنی علم اسرار الاعضا - چہاردہم علم حفظ صحت - پانزدہم میڈیکل جورس پروڈنس یعنی طب متعلقہ عدالت - شانزدہم پریکٹیکل کیمسٹری - ہفتدہم ٹاکسی کالوجی یعنی علم سمیات

حقیقت میں یہ ایک کتاب نہیں بلکہ تمام طبی کتابوں کا ایک کامل مجموعہ اور نہایت ہی مفید کتبخانہ ہے جو ہر وقت ساتھہ رہ سکتا ہے اور بآسانی کام دیسکتا ہے

کل قیمت دس روپیہ آٹھ آنہ عہ علاوہ محصولڈاک مجلد لعہ

میڈیکل سائی کلوپیڈیا انگریزی قیمت مجلد للعہ بلاجلد لعہ

الذکر الحکیم نمبر ۳ - یعنی وہ لکچر جو ضرورت قرآن پر محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس علیگڈھ منعقدہ ۱۹۰۵ء میں دیا گیا قیمت ۲ر - یہی لیکچر انگریزی میں قیمت ۲ر

تمام کتب مولفہ جناب ڈاکٹر محمد عبدالحکیم خانصاحب ایم - بی کیلئے درخواستیں ذیل پر آنی چاہئیں

منیجر مطبع عزیزی تراوڑی ضلع کرنال ملک پنجاب